

اشاعتِ خاص
ہمدردِ صحت
مرتبہ

دق و سل

[illegible]

ہمدرد صحت دہلی

ہمدرد صحت کا یہ خاص نمبر [illegible] کا زنامہ

ہے جن کی تعمیر و ترقی [illegible] دق و سل کے متعلق ایسے ایسے پہلوؤں پر بحث کی گئی ہے جو اس سے پہلے تاریکی میں تھے۔ یہ نمبر صرف طبیبوں [illegible] کے لئے جدید و قدیم معلومات و معالجات کا مخزن ہے بلکہ ان لوگوں کے لئے بھی انتہائی کارآمد ثابت ہوگا جو عوام کی بھلائی کے معاملات سے دلچسپی رکھتے ہیں۔ اس کا مطالعہ ان کے سامنے ہندوستان کی حالت زار کا صحیح نقشہ پیش کر دے گا۔ اور ان کو ممالک غیر سے اپنے ملک کی حالت کا مقابلہ کرنے میں کوئی دشواری نہیں رہے گی۔ کیونکہ "ہمدرد صحت" ہی ایک ایسا رسالہ ہے جسے دنیا بھر کے ماہرین فن کی قلمی خدمات حاصل ہیں۔ چنانچہ اس نمبر میں یورپ۔ امریکہ۔ آسٹریلیا وغیرہ براعظموں کے پندرہ سے زیادہ ماہرین فن نے مضامین لکھے ہیں۔ صرف اسی حقیقت سے آپ کو اس نمبر کے افادہ کا اندازہ ہو جائے گا۔ ہندوستان کے ماہرین میں سے تقریباً سو ماہرین ایسے ہیں جنہوں نے اس اشاعت کے اوراق کو زینت دی ہے۔ ان مستقل معاونوں میں طبیب۔ ادیب۔ مزاحیہ نویس۔ افسانہ نویس اور شاعر غرض سب ہی شامل ہیں۔ یہ نمبر ان اصحاب کو بھی دعوت فکر دے گا۔ جو ہر معاملہ کو صرف علمی نقطۂ نظر سے دیکھنے کے عادی ہیں۔ دق و سل نمبر ادبی ذوق رکھنے والوں کی تسکین بھی پوری طرح کر دے گا اور ان کو یہ محسوس کرا دے گا۔ کہ علم و ادب کو آپس میں کس طرح سمویا جا سکتا ہے۔ یہ نمبر ان مریضوں کے لئے جو [illegible] ہدایت کا کام دے گا۔ جو اس وقت اس موذی مرض کی کسی نہ کسی شکل میں مبتلا ہیں۔ یہ اشاعت خاص [illegible] کو ہلاکت کے غار میں گرنے سے بچا سکے گی۔ جو [illegible] دق کی اموات ہو چکی ہیں اور تیمارداروں کو دق کے بیمار دل کی تیمارداری سکھانے کی غرض سے اشاعت خاص کیا ہے۔ دق و سل کی ایک ایسی انسائیکلوپیڈیا ہے۔ جس میں اس موضوع پر ہر عنوان سے بحث ملے گی۔ فہرست مضامین ہمارے اس دعوے کی تصدیق کے لئے کافی ہے۔

[illegible]

ہمدرد صحت کی ایک [illegible]

آپ [illegible] علمی اور فنی [illegible] جا سکتا ہے

(۲) اگر آپ [illegible] دق و سل نمبر [illegible] تو اس کی قیمت کے ٹکٹ مع محصول [illegible] چند ہی روز میں آپ کے [illegible]

[illegible]

قیمت [illegible] مع [illegible] اشاعت خاص [illegible]

[illegible]

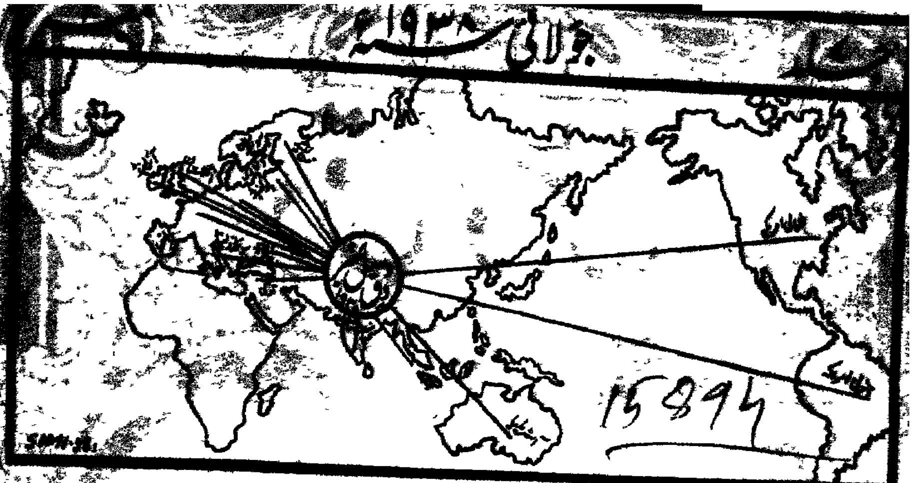
قیمت
مجموعی اشاعت [illegible]
محصول [illegible]

قیمت
اشاعت خاص [illegible]
محصول ڈاک

[illegible]

ہمدرد صحت لال کنواں دہلی

قیمت [illegible] مع اشاعت خاص [illegible] ہمدرد صحت کے [illegible]



فہرست تصاویر

بلاک کی تصاویر						لیتھو کی تصاویر					
شخصی			فنی			شخصی			فنی		
نمبر سلسلہ	نام	صفحہ مقابل	نمبر سلسلہ	نام	صفحہ مقابل	نمبر سلسلہ	نام	صفحہ	نمبر سلسلہ	نقشے	صفحہ
(۱)	ہز ایکسلنسی [illegible]	۸	۱	سہ رنگی تصویر		۱	حکیم اکبر حسین الہ آبادی	۱۲۹	۱	تپ دق کی شرح اموات	
(۲)	حکیم مولوی محمد کبیر الدین صاحب	۱۶		(۱) جراثیم دق		۲	حکیم سید علی اکبر آزاد	۱۳۰		متعلق مضمون [illegible]	
۳	پنڈت [illegible] دہلی صاحب	۱۷		(۲) جراثیم دق سیل رئوی		۳	حکیم لالہ [illegible] صاحب	۱۳۱		ٹریکیڈو پیرس	
۴	بہاری لال صاحب ملتانی	۱۷		مزمن میں۔		۴	حکیم رحمت علی ہمایوں	۱۳۲	۲	نفخ الصدر [illegible]	
۵	رابرٹ کاخ	۴۰		(۳) زلالی مفصلی جھلی کے جراثیم	۳۶	۵	حکیم ظہیر الدین صاحب آرزو	۱۳۶		سوئی کا سائز	
۶	ڈاکٹر محمد عثمان خاں صاحب	۴۱		(۴) جراثیم حاد درنی التہاب		۶	حکیم امیر علی شاہ صاحب	۱۳۸	۳	نقشہ شرح اموات [illegible]	
۷	حکیم مولوی [illegible] فضل الرحمن صاحب	۶۲	۲	بقری عصبیات درنیہ	۳۶	۷	حکیم مظہر محمود صدیقی	۱۳۹			
۸	[illegible] نیویارک	۷۶	۳	بقری اور انسانی جراثیم دق		۸	حکیم ڈاکٹر غوث محی الدین صاحب	۱۴۱			
۹	ڈاکٹر سید ناصر عباس صاحب [illegible]	۷۹		کی کاشتیں۔	۳۶	۹	حکیم محمد حسن صاحب [illegible]	۱۴۳			
۱۰	[illegible] صاحب	۷۷	۴	سیل رئوی مزمن	۶۳	۱۰	حکیم محمد حیات صاحب ثابت	۱۴۴			
۱۱	[illegible]	۹۹	۵	ثوریہ سیل	۶۳	۱۱	حکیم جوند سنگھ صاحب [illegible]	۱۴۶			
۱۲	ڈاکٹر غلام دستگیر صاحب	۱۰۵	۶	دو متصل قطنی خفرات کی سیل	۱۰۴	۱۲	حکیم مرزا منظور حسین صاحب	۱۴۸			
۱۳	پروفیسر [illegible] کارژف	۱۶۹	۷	عمود فقری کے فقری خلطی سیل	۱۰۴	۱۳	حکیم شفاء القادری صاحب	۱۴۹			
۱۴	حکیم عبدالرحیم صاحب [illegible]	۱۶۹	۸	خراج عمود فقری	۱۰۴	۱۴	حکیم سید محمد رضا صاحب	۱۵۰			
۱۵	حکیم محمد یوسف [illegible]	۱۸۰	۹	قطنی خراج (جانبی منظر)	۱۰۴	۱۵	حکیم تلسی داس صاحب	۱۵۰			
۱۶	خاں صاحب حکیم یوسف حسن	۱۸۰	۱۰	فقری خراج اور حوض کا تعلق	۱۰۴	۱۶	حکیم آغا منصب علی صاحب	۱۵۱			
۱۷	ڈاکٹر [illegible]	۲۱۴	۱۱	فقری خلیج [illegible]	۱۰۴	۱۷	حکیم [illegible] خاں صاحب	۱۵۱			
۱۸	ڈاکٹر [illegible]	۲۱۴	۱۲	[illegible]	۱۰۵						
۱۹	ڈاکٹر [illegible]		۱۳	[illegible]	۲۱۴						
	(دیو [illegible])	۲۲۸	۱۴	[illegible]	[illegible]						
[illegible]	ڈاکٹر [illegible]	۲۲۸	۱۵	[illegible] (")	۲۱۵						
۲۱	ڈاکٹر [illegible]	۲۲۹	[illegible]	[illegible]	۲۱۶						

فہرست مضامین

باب الصحت (آٹھواں باب)

دنیا سے دق وسل (نواں باب)

ادبیات دق وسل (دسواں باب)

اِشارات

ہمدرد صحت کی اشاعت خاص "دِق و سِل" حاضر ہے۔ اگر وقت کی پابندی کا خیال نہ ہوتا تو معمول سے دو تین دن پہلے ہی اسے شائقین کے ہاتھوں میں پہونچایا جا سکتا تھا لیکن وقت کی پابندی جہاں اس بات کی متقاضی ہے کہ پانچ تاریخ کی بجائے چھ نہ ہو جائے، وہاں وہ تین یا چار تاریخ کو رسالہ شائع کر دینے میں بھی مانع ہے۔ ورنہ مولوی لیاقت جیسے اصحاب قلم کو کسی اور رنگ میں یہ بات لکھنے کا موقع مل جاتا کہ "ہندوستانی پابند وقت نہ پہلے تھے اور نہ اب۔ پہلے اگر وہ ریل کی روانگی کے ایک ایک گھنٹہ بعد اسٹیشن پر پہونچتے تھے۔ تو اب دو دو گھنٹے پہلے ہی اسٹیشن پر جا پڑتے ہیں۔ کیونکہ ان کو یہ معلوم ہو گیا کہ ریل ان کی تاخیر کی وجہ سے نہیں رک سکتی تھی" ✦

معمول سے دو دن پہلے اگر ہم نے اپنا ادارتی کام ختم کر لیا ہے۔ تو غالباً اکثر اصحاب ہمیں عدم پابند وقت تو نہیں کہیں گے لیکن یہ ضرور ممکن ہے کہ بعض ناظرین اس تعجیل کو "کام کے ہلکا ہونے" پر محمول کریں۔ اور یہ بھی غیر ممکن نہیں ہے کہ بعض عنایت فرما یہ بھی ارشاد فرما دیں۔ کہ "دق و سل کا موضوع بھی کوئی ایسا نرالا موضوع ہے کہ جس پر غور و فکر مشکل اور جس میں خامہ فرسائی کی راہیں دشوار ہوں"! یہ یا اسی قسم کی اور بھی تنقیدیں اس اشاعت خاص پر کی جا سکتی ہیں۔ جن کا بہترین جواب ہمارے خیال میں خود یہ اشاعت دے سکے گی لیکن یہاں چند باتوں کیطرف اشارہ کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے۔

ہمدرد صحت کی یہ اشاعت پہلی خاص اشاعتوں کے مقابلہ میں کئی اعتبار سے مختلف اور غالباً "ترقی یافتہ" ہے۔ ترقی یافتہ کا اگر عام مفہوم ہی مراد لیا جائے تو اس نمبر کی ضخامت مقررہ ضخامت سے چالیس صفحات یا اس سے کچھ زیادہ ہے۔ یہ اور بات ہے کہ دو سو صفحوں کی مقررہ ضخامت پر عمل سوائے ایک بار کے کبھی نہیں ہوا۔ ہر سال کچھ نہ کچھ صفحے بڑھتے ہی رہے۔ اب بھی بہت سے مضمونوں کی کاٹ چھانٹ کے بعد ضخامت تقریباً سوائی ہے۔ اگر وہ سب مضامین اس اشاعت میں شامل کر دئے جاتے جو اب تک دفتر میں پہنچ چکے ہیں یا جن کی کاپیاں وقت کے وقت مجبوراً خارج کی گئی ہیں۔ تو ضخامت کا ڈیوڑھے سے بھی بڑھ جانا یقینی تھا۔ اور اگر پیش نظر تمام مواد کا جائزہ بے فکری سے لیا جاتا تو ایسی ایسی تین چار خاص اشاعتیں بھی اس کے لئے کافی ثابت نہ ہوتیں ✦

ضخامت کی زیادتی، کاغذ کی عمدگی، کتابت و طباعت کے اہتمام، تصاویر کی فراوانی اور ٹائٹیل کی معنویت وغیرہ سے قطع نظر بھی کر لیجائے اور "ترقی یافتہ" کا مفہوم وہی لیا جائے جو ارباب دانش میں معتبر ہے تو اس لحاظ سے بھی یہ اشاعت خاص بہت سے موانع اور اسباب ہمت شکنی کے باوجود خاصی آگے بڑھی ہوئی ہے۔ اور یہ بات بلا تامل کہی جا سکتی ہے۔ کہ دق و سل پر جتنا فنی اور علمی مواد اس اشاعت میں جمع کر دیا گیا ہے۔ وہ بہت سے لوگوں کے لئے تعجب خیز ہے۔ اور سچ پوچھئے تو ہماری توقع سے بھی کچھ زیادہ ہے۔ کیونکہ وقت کی تنگی کام ذرا پھیکا ہی کر دینے میں مُصر معلوم ہوتی تھی۔

ہمدرد صحت کی اس اشاعت خاص کے لئے جو پروگرام آج سے ٹھیک دو مہینے پہلے بنایا گیا تھا آج وہ جامہ عمل پہنے ہمارے سامنے ہے بعض جگہ کچھ جزوی تبدیلیاں ہوئیں لیکن کلی طور پر اس نمبر کی وہی شکل رہی۔ جس کا خاکہ ناظرین دیکھ چکے ہیں۔ ابواب کی تعداد اتنی ہی رہی لیکن بعض مضامین اس نوعیت کے بھی اس اشاعت میں شامل ہیں کہ خاکہ بناتے وقت اگر ان کا خیال ہوتا تو ان کے لئے مستقل بابوں کا اضافہ مناسب سمجھا جاتا۔ اب وہ سب مضامین مجوزہ ابواب ہی میں پیش کر دیئے گئے۔ ناظرین کوئی چیز بے موقع نہیں پائیں گے ✦

اس اشاعت خاص کے ان بابوں میں سے پہلے باب کا عنوان "دق و سل اور طب قدیم" تجویز کیا گیا تھا۔ خیال یہ تھا کہ اس باب کی ترتیب کا [illegible] کہ کہنہ مشق [illegible] کا۔ لیکن [illegible] حکیم مولوی محمد کبیر الدین صاحب شیخ الجامعہ جامعہ طبیہ دہلی نے [illegible]

ذمہ داری لے کر ہمارے کاموں کو بہت ہلکا کر دیا۔ اس کیلئے ہم موصوف کا جتنا بھی دلی شکریہ ادا کریں کم ہے۔ حکیم صاحب نے جس قابلیت اور وسعت نظر سے یہ مقالہ لکھا ہے۔ وہ ان ہی کا حصہ ہے۔ اس اشاعت خاص میں اس مقالہ کا ابتدائی حصہ شائع کیا جا رہا ہے۔ شائقین اس کے بقیہ حصوں کو آئندہ اشاعتوں میں ملاحظہ فرمائیں گے۔

دوسرے باب کو آیورویدک کے نام معنون کیا گیا تھا۔ اس کے لئے بھی ہم کو بعض ایسے قلمی معاون مل گئے۔ جن کی تحریرات ہمیشہ دلچسپی سے پڑھی جاتی ہیں۔ کویراج پنڈت اوپندر ناتھ داس صاحب پروفیسر آیورویدک اینڈ یونانی طبی کالج دہلی کا مضمون "تپ دق" اور جناب راج وید کرشن دیال کا مضمون "تپ دق اور چرک بھگوان کا قدیم طریقہ علاج" اور بہاری لال صاحب وید کا مضمون "تپ دق و سل" پڑھنے کے قابل مضامین ہیں۔ جنہیں امید ہے کہ نہ صرف وید ہی دلچسپی سے پڑھیں گے۔ بلکہ ہمارے اطبا بھی اپنے ملک کے قدیم طریقہ علاج کے متعلق مفید معلومات حاصل کریں گے۔ اس باب میں بزرگ محترم حکیم مولوی محمد حبیب اللہ صاحب سدھوری کی عدم موجودگی کو ناظرین ضرور محسوس کریں گے۔ حکیم صاحب کا مضمون اس قدر تاخیر سے وصول ہوا کہ یہ باب اس وقت منزل طباعت سے بھی گذر چکا تھا۔ اب انشاءاللہ یہ بیش قیمت مضمون آئندہ اشاعت میں نذر ناظرین کیا جائے گا۔

تیسرے باب "عصبہ تدرن یا جرثومہ سل و دق" کے متعلق کچھ کہنا تحصیل حاصل ہے۔ یہ ہمارے فاضل دوست ڈاکٹر محمد عثمان خاں صاحب دارالترجمہ، جامعہ عثمانیہ حیدر آباد دکن کے عمیق مطالعہ اور زور قلم کا نتیجہ ہے۔ غالباً اس عنوان پر اس قدر تفصیل سے ہماری زبان میں بہت کم لکھا گیا ہوگا اطبائے قدیم و اطبائے جدید دونوں اس سے مستفید ہوں گے۔ ہم اپنے کرم فرما کی اس عنایت کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ ہمدرد صحت کی یہ خوش قسمتی ہے کہ اس کو ایسے قابل اصحاب کی قلمی معاونت کا شرف حاصل ہے۔ چوتھا باب "دق وسل کا عام بیان" ہے۔ جناب حکیم حافظ محمد قسیم الدین صاحب نے اس کو اس انداز سے لکھا ہے کہ عوام بھی دق وسل کے متعلق اس کے ذریعہ ضروری باتیں جان سکتے ہیں۔ حکیم صاحب کا شکریہ بھی ہم پر واجب ہے

پانچواں اہم ترین باب "سل رئوی" ہے۔ پھیپھڑے کی دق ہی سب سے زیادہ کثیر الوقوع ہے۔ اس لئے اس اشاعت خاص میں اگر سب سے زیادہ توجہ اسی پر صرف کی گئی ہے تو تعجب کی بات نہیں ہے۔ اس کے ساتھ یہ حقیقت بھی واضح ہے۔ کہ اس باب کو ہم اپنے پروگرام کے مطابق مرتب نہیں کر سکے ارادہ تھا۔ کہ سل رئوی کی قسموں، اس کے اسباب، الارات و علامات، امراضیات اور تشخیص و معالجات پر علیحدہ علیحدہ حصوں میں بحث کی جائے۔ تاکہ پڑھنے والے ہر چیز قرینہ سے رکھی ہوئی پائیں۔ اور پھر اسی قرینہ سے ان کے دماغ میں ہر بحث محفوظ ہو جائے لیکن یہ ارادہ کامیاب نہیں ہو سکا قلمی معاونین جنہوں نے اس عنوان پر قلم اٹھایا۔ اس بات کا خاص لحاظ نہیں رکھ سکے۔ تاہم جو مضامین اس باب میں درج کئے گئے ہیں۔ معالجوں کا ہر گروہ ان سے مستفید ہو سکتا ہے۔ اور غالباً یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ سل رئوی کے ہر ضروری عنوان پر اس باب میں بحث ہو گئی ہے۔

اس باب میں سب سے پہلے "سل رئوی کی تشخیص اور علاج کے جدید ذرائع" کے عنوان سے بعض جدید معلومات جمع کر کے پیش کرنے کی ہم نے کوشش کی ہے۔ اس کے بعد "سل رئوی کے ارتقائی مدارج" کے عنوان سے ایک بیش قیمت مضمون پروفیسر ژرکے لو (پیرس یونیورسٹی) کا ہے۔ پروفیسر موصوف نے سل رئوی پر نہایت دلچسپ انداز میں روشنی ڈالی ہے۔ اور بعض ایسے حقائق کا اظہار کیا ہے جس پر جماعت اطباء کو غور کرنا چاہئے۔ یہ مضمون فرانسیسی زبان میں تھا۔ ادارہ نے کوشش کی ہے کہ مضمون نگار کا مفہوم وضاحت کے ساتھ سادہ زبان میں پیش کیا جائے "تسل رئوی" کے عنوان سے جناب حکیم ڈاکٹر اختر حسین صاحب صدیقی نے مفید معلومات جمع کی ہیں۔ اور مضمون "تشخیص سل رئوی" ہمارے محترم جناب حکیم مولوی محمد فضل الرحمن صاحب رئیس الجامعہ، جامعہ طبیہ دہلی، کی کرم فرمائی کا نتیجہ ہے۔ اس مضمون کی قدر اصحاب فن ہی کر سکتے ہیں۔ غالباً تشخیص سل کا مضمون اس سے زیادہ واضح نہیں ہو سکتا۔ مکرمی جناب ڈاکٹر سید ناصر عباس صاحب پرنسپل طبیہ کالج دہلی نے باوجود اپنی مصروفیتوں کے ہماری درخواست کو رد نہیں فرمایا۔ آپ کا مضمون اگرچہ قامت میں کہتر ہے لیکن قیمت میں بہتر ہے "تشخیص دق" کے عنوان سے

صرف دو سطروں میں، تمام ضروری باتوں کو جمع کر دینا کافی مطالعہ اور تجربہ کے بغیر کیسے ممکن ہے؟ صفحہ ۴۷ سے ۲۰ تک معالجات سل ریوی پر بحث ہے۔ اس سلسلہ میں سب سے پہلا نام ڈاکٹر ہورٹن ناؤس (نیو یارک) کا ہے جن کا "محفوظ خون دامیون بلڈ کے ذریعہ سے دق کا علاج" میں اس طریقہ علاج پر روشنی ڈالی ہے یہ مضمون معالجوں کی توجہ کو جذب کئے بغیر نہیں رہے گا" ہماری مجبوری لورنا کا حق ہے ہمارے کرم فرما لفٹنٹ کرنل ڈاکٹر محمد اشرف الحق صاحب نے اپنے دلچسپ انداز میں بعض حقائق کا اعتراف کیا ہے۔ پڑھئے اور لطف اٹھائیے "سل ریوی میں مصنوعی نفخ الصدر" میں آپ کو اس طریقِ علاج کے مفصل حالات معلوم ہو جائیں گے۔ "کرومو تھیپی اور سل و دق" "سائیڈ روتھیپی اور سل و دق کا علاج" اور "سل و دق کا ہومیو پیتھک علاج" یہ تینوں مضامین جناب ڈاکٹر عبدالحمید صاحب چغتائی کی توجہ کا نتیجہ ہیں۔ جناب مولانا سید ابن الحسن صاحب فکر ایم اے نے مضمون "ریگ صحرا سے دق و سل کا علاج" عنایت فرما کر اس بات کا ثبوت دیا ہے کہ غیر اطبا کو بھی دق و سل کے مسئلہ سے خاص دلچسپی پیدا ہو گئی ہے۔ ہم ان تمام اصحاب قلم کا صمیم قلب سے شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے اپنے نتائج افکار سے اس باب کی قدر و قیمت بڑھائی ہے۔

چھٹا باب "مختلف اعضا کی دق" کے لئے مخصوص ہے۔ اس میں سب سے پہلا مضمون "سل عمود فقری" جناب ڈاکٹر غلام دستگیر صاحب ایم بی بی ایس، رکن دار الترجمہ جامعہ عثمانیہ کے طبی و علمی انہماک کا نتیجہ ہے۔ اطبا اس کے مطالعہ سے یقیناً محظوظ ہوں گے۔ جناب ڈاکٹر ایس کرشنا سوامی نے "عہد طفولیت کی سل اور اس سے حفاظت کی تدابیر" میں بہت سی مفید باتیں لکھی ہیں۔ "دق گردہ"۔ "دق چشم" تراجم ہیں۔ خنازیر پر جناب حکیم ڈاکٹر علیم اللہ صاحب لاہور نے مفید مواد جمع کیا ہے۔ "زنانہ اعضائے تناسل کی دق" جناب حکیم سید محمد غوث صاحب مدراس کے شوقِ خدمتِ فن کا مظہر ہے۔ "ہڈیوں کے دقی امراض" کے عنوان سے ایک مضمون لفٹنٹ کرنل۔ ایم۔ ایم۔ کروکشینک آئی۔ ایم۔ ایس (مدراس) کا مدراسی معاصر "انٹی سیپٹک" میں چھپا تھا۔ اس کا ترجمہ بھی اس باب میں شامل کر دیا گیا ہے۔ امید ہے کہ اطبا اس سے فائدہ حاصل کریں گے، ہمدرد صحت اپنے ان قلمی معاونوں کی خدمت میں بھی ہدیۂ تشکر پیش کرتا ہے۔

"مجربات دق و سل" کے باب کا نمبر ساتواں ہے۔ دس پانچ نہیں بلکہ پورے ساٹھ حکیموں، ڈاکٹروں اور ویدوں نے اس کو قابل قدر اور مفید بنانے میں حصہ لیا ہے۔ یونانی نسخوں کے علاوہ اسی باب میں سل و دق کے متعلق ڈاکٹری اور ویدک مجربات بھی جمع کئے گئے ہیں۔ دو صفحے یورپ کی پیٹنٹ دواؤں کے لئے وقف ہیں۔ غرض یہ باب متلاشیان مجربات کے لئے ایک ایسا ذخیرہ ہے جس سے وہ فائدہ اٹھائے بغیر نہیں رہ سکتے۔ اس مختصر جگہ میں فرداً فرداً ان ساٹھ کرم فرماؤں کا شکریہ تقریباً ناممکن ہے۔ اس لئے اجتماعی طور پر ہم ان سب کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔

آٹھویں باب کا نام "باب الصحت" ہے۔ یہاں سے گویا اس اشاعت خاص کا علمی و ادبی حصہ شروع ہوتا ہے جس میں غیر اطبا کے لئے اس مسئلہ کے ہر نمایاں پہلو کو پیش کیا گیا ہے۔ اس باب کے مضمونوں کے عنوان تو ناظرین فہرست مضامین میں دیکھ لیں گے۔ مضمون نگار اصحاب کے اسمائے گرامی یہ ہیں: ڈاکٹر جے۔ جی۔ ہیرٹ ایم۔ ڈی؛ ڈاکٹر اے۔ کے مترا (کلکتہ) حکیم عبدالرحیم صاحب جلال آباد۔ ڈاکٹر عبدالحمید چغتائی لاہور۔ میجر ڈبلیو۔ ایچ کرچسٹن چیف ہیلتھ کمشنر صوبہ دہلی۔ ڈاکٹر سر پنڈل وار پر جونس ڈائرکٹر پیپ ورتھ ولیج سٹل منٹ کیمبرج، ڈاکٹر ایس۔ ایل کنس سی پی سی ایم جی ایم ڈی کارڈف انگلینڈ، ڈاکٹر کیتھرین جل لوما۔ بی اے، شکاگو (امریکہ)، خاں صاحب حکیم یوسف حسن خاں صاحب (بہار) حکیم مولوی محمد ظہیر علی صاحب سہسوانی ایڈیٹر رسالہ تندرستی دہلی۔ ڈاکٹر رفیق الدین صاحب ایم بی بی ایس۔ میڈیکل سپرنٹنڈنٹ ہاسپٹل دہلی۔

ان اصحاب میں سے نمبر ۱ و ۲ و ۵ کے مضامین ہمدرد صحت کے نام براہ راست نہیں آئے ہیں بلکہ انگریزی روزناموں سے ترجمہ کئے گئے ہیں۔ باقی سب کرم فرماؤں کے لئے ہمارا دل شکرگزاری کے جذبات سے پُر ہے۔

باب نہم "دنیائے دق و سل کی روداد" ناظرین کو دق و سل کے متعلق بہت سے حقائق سے روشناس کرائے گا۔ اس میں دق کے مسئلہ کو بین الاقوامی نقطۂ نظر سے جانچ کر اس کے ہر پہلو پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ ہندوستان کے متعلق حکومت ہند کے پبلک ہیلتھ کمشنر کی رپورٹ کا ترجمہ درج کیا گیا

[illegible] ڈاکٹر گرفلاڈ لفیا وامریکہ کا مضمون ہے۔ جس سے اس تحقیق کے سلجھانے میں کسی حد تک مدد مل سکتی ہے۔ اس کے بعد ڈاکٹر سی ہووارڈ مارس یپ مارکل کا "دق کے اخراجات کی تحقیق نسلی اعتبار سے" ہے مضمون کی اہمیت اس کے نام سے ظاہر ہے۔ اس کے بعد جمعیۃ الاقوام کی رپورٹوں سے "دنیا بھر میں دق وسل سے مرنے والوں کی شرح" تفصیل سے دکھائی گئی ہے۔ ان نقشوں سے ایک نظر میں دق وسل کی پوری دنیا ہمارے سامنے آجاتی ہے پھر یورپ وغیرہ ممالک کے محکمہ ہائے صحت عامہ کے ڈائرکٹروں کے مضامین ہیں جن میں انہوں نے اپنے اپنے ملکوں کے وہ حالات منتقل کئے ہیں جو دق وسل کے متعلق ہیں۔ ان مضامین کو پڑھنے کے بعد ہم یہ بخوبی اندازہ لگا سکیں گے۔ کہ دوسرے ممالک نے اپنی مشکلات کو کس طرح حل کیا اور اس بلائے عظیم سے نبرد آزمائی کے لئے ہمیں کیا ذرائع اختیار کرنے کی ضرورت ہے۔ ہم ناظرین سے درخواست کریں گے کہ وہ اس باب کا ایک ایک لفظ کو غور و احتیاط سے پڑھیں۔

فین لینڈ، سویڈن، بلغاریہ، پولینڈ، ترکی، آئرلینڈ، نیویارک، شکاگو اور آسٹریلیا وغیرہ کے ڈائرکٹران صحت عامہ ہمارے شکریہ کے مستحق ہیں۔ کہ انہوں نے ہماری درخواست پر ہم کو اپنے ملک کے متعلق بیش قیمت معلومات مہیا کیں۔ غالباً چھ سات حکومتیں اور ہیں جن سے ہم نے حالات بھیجنے کی درخواست کی تھی۔ اگر بعد میں ان ممالک سے مضامین وصول ہوئے تو وہ بھی آئندہ اشاعتوں میں نذر ناظرین کر دئے جائیں گے

دسواں باب "ادبیات دق وسل" ہے۔ اور اس میں بھی ناظرین بہت سی متعارف ادبی شخصیتوں کو جلوہ فگن دیکھیں گے۔ جناب پنڈت برجموہن دتاتریہ کیفی دہلوی، جناب حکیم مولنا محمد یوسف صاحب نیر اورنگ آبادی، جناب شوکت تھانوی، جناب ڈاکٹر سید احمد صاحب بریلوی، جناب کوثر چاند پوری، جناب مولوی محمد شفیع الدین صاحب نیر وغیرہم میں سے اکثر اصحاب ایسے ہیں جو ادبی دنیا کے ساتھ مخصوص ہیں۔ لیکن انہیں کسی نہ کسی طرح طبی دنیا میں لے ہی آتے ہیں۔ اور یہاں وہ ادب وطب کا ایک ایسا "آمیزہ" تیار کرتے ہیں جس کی لذت کو اس اصحاب علم ہی اچھی طرح محسوس کر سکتے ہیں +

بہرحال ہمدرد صحت کا دق وسل نمبر حاضر ہے۔ اس میں کیا ہے اور کیا نہیں اس کا فیصلہ ناظرین خود ہی کر لیں +

عبدالحمید

یکم جولائی ۱۹۳۰ء

جامعہ طبیہ دہلی کا داخلہ

جامعہ طبیہ دہلی نے اپنا سہ سالہ نصاب تعلیم عدیم المثال کامیابی کے ساتھ ختم کیا اور اس سال یہاں کے سندی امتحان میں طلبا کی ایک بڑی تعداد شریک ہوئی، جامعہ طبیہ ان اطبائے گرامی کی نگرانی میں قائم ہے جو تیس سالہ علمی و عملی تجارب کی بنا پر طبی دنیا میں ماہران تعلیم تسلیم کئے گئے ہیں۔ اور طب کی ترقی۔ نصاب تعلیم کی اصلاح و تجدید کیلئے اپنی زندگیاں وقف کر چکے ہیں۔ جن میں سے :-

(۱) حکیم محمد الیاس خاں صاحب صدر جامعہ طبیہ دہلی و آنریری سکرٹیری آل انڈیا ویدک و یونانی طبی کانفرنس دہلی +

(۲) حکیم محمد فضل الرحمن صاحب رئیس جامعہ طبیہ دہلی +　(۳) حکیم محمد کبیر الدین صاحب شیخ الجامعہ طبیہ دہلی +

کے اسمائے گرامی خاص طور پر قابل ذکر ہیں، جو مسیح الملک مرحوم کے طبی مشن کے اہم ارکان رہ چکے ہیں۔ بہترین نصاب، بہترین اساتذہ اور کم سے کم وقت میں زیادہ سے زیادہ تعلیم اس طبی درسگاہ کی خصوصیات میں داخل ہے +

نئے سال کا داخلہ یکم اگست ۱۹۳۰ء سے شروع ہوگا۔ اور مقررہ تعداد پوری ہو جانے کے بعد بند کر دیا جائیگا۔ داخلہ کی درخواست جامعہ طبیہ کے پتہ پر بنام شیخ الجامعہ جامعہ طبیہ دہلی آنی چاہیئے۔ قواعد (پراسپکٹس) اور فارم داخلہ شیخ الجامعہ، جامعہ طبیہ دہلی سے طلب کریں + [illegible]

پہلا باب

دِق و سِل اور طبّ قدیم

سِلّ و دِق!

از فاضل گرامی جناب حکیم مولوی محمد کبیر الدین صاحب شیخ الجامعہ، جامعہ طبیہ دہلی

علم الامراض کے لحاظ سے جس میں حتی الامکان بشری طاقت کی محدود حد تک ہر مرض کی ماہیت بیان کرنے کی کوشش کی جاتی ہے، سل ودق کے گہرے اور دقیق مسائل میں ڈوبنے سے پہلے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ان دونوں بھیانک الفاظ کی لفظی اور معنوی تحقیق کی جائے۔

سِل ودق میں اشتراکِ معنوی | یہ تو طب یونانی کے ایک مبتدی کو دس پندرہ اسباق کے اندر ہی بتا دیا جاتا ہے کہ "تپ دق" سِل کے اعراض لازمہ میں سے ہے، اسلئے دق کو سل کے ساتھ ایک طرح کا لزوم اور ایک جہت سے دونوں کے درمیان تلازُم پایا جاتا ہے. اس تلازم میں "ایک جانب" کی قید اسلئے لگائی گئی کہ دوسری جانب سے یہ رشتۂ لزوم مفقود ہے: یعنی یہ ہر صورت میں ضروری نہیں ہے کہ دِق کے ساتھ سِل بھی پائی جائے۔

اس درس قدیم کے بعد ایک مبتدیِ طب ان دونوں خطرناک اصطلاحات کو ایک ساتھ سنتا ہے، تو اس کا ذہن اسی قدیم "آموختہ" کی طرف تیزی کے ساتھ منتقل ہو جاتا ہے، اور وہ بلا دریغ سمجھ جاتا ہے کہ ان دونوں کے درمیان مِنْ وَجْہٍ لزوم ہے اسلئے لفظ دق کو سل کے ساتھ چپکا دیا جاتا ہے. ایسے مبتدی فن اور اسی درجہ کے اطباء جو محض اپنے گھر کے ایک گوشہ پر صبر و قناعت کرنا اخلاقیات کا کارنامہ تصور کرتے ہیں، جب ہمدرد صحت کی اشاعتِ خاص میں دِق کو سِل کے ساتھ ایک رستے میں بندھا ہوا دیکھیں گے، تو — فکرِ ہر کس بقدرِ ہمتِ اوست — اُن کے تخیل کی پرواز محض اسی منتہائے خیال تک محدود رہیگی، اور وہ اس امر کو بہت ہی تعجب سے سنیں گے کہ طِب یونانی کا باوا، بوڑھا بقراط آج سے ڈھائی ہزار سال پہلے بے تکلفی کے ساتھ سِلّ کو دِق کے معنے میں استعمال کیا کرتا تھا، اور پھیپھڑوں کے زخم کو دِق میں شامل سمجھتا تھا، جسکے صاف معنے یہ ہیں کہ بقراط کے ذہن میں سِل ودِق کی حقیقتیں فیما بین زیادہ بُعد نہیں رکھتی تھیں۔

ایسے قانعین وصابرین کے لئے غالباً یہ خبر بھی موجب حیرت ہوگی کہ آج ڈھائی ہزار سال کے بعد فنوں میں ذرا نمائشی ولفریبی کا افسوں بھر کر، پھر اُنہیں قدیم شرحوں کو جدید مرماروں میں الا یا جا رہا ہے، اور بتایا جا رہا ہے کہ دق کی جتنی صورتیں رونما ہوا کرتی ہیں، اکثر و بیشتر حالات میں در اصل سِل ہی کے موذی مواد کمین گاہوں میں چھپے ہوئے کارفرمائیاں کرتے رہتے ہیں۔

کیا عجب ہے کہ اشاعتِ خاص کا یہ "چڑدال عنوان" بہ عُنوانِ کنایہ بوڑھے بقراط کے اسی واجب الاحترام قدیم مافی الضمیر کی طرف اشارہ کر رہا ہو، اور اسی پرانی حقیقت کو از سر نو بیدار کر رہا ہو جسے درمیانی زمانہ کے کچھ لوگوں نے موقات و مخدرات سے سلا دیا تھا، کہ یہ عمل تنویم و تخدیر علم و حکمت کے ہر دورِ تاریخ میں نہ معلوم کب سے اب تک برابر جاری رہا ہے، اور آئندہ بھی یہ اچھا یا برا عمل کبھی بند نہیں ہوگا۔ اینٹ اور پتھر کی مادی عمارتوں کی طرح علمی تعمیرات کے بنیادی پتھروں پر بھی مستعدی کے دونوں مصرعے پابندی کے ساتھ کندہ ہوا کرتے ہیں؛

ہر کہ آمد عمارتِ نو ساخت　　رفت و منزل بہ دیگرے پرداخت

اختلاف نظریات | ہر محققِ صنعت جب کسی مسئلہ کو موضوعِ فکر بناتا، اور علم و معرفت کے آفتاب ہمہ دین بدلا کر

تحقیقات کی کوشش کرتا ہے تو خواہ وہ حقیقت کی اصل تہ تک پہونچنے میں کامیاب نہ ہو سکے، مگر اُسے اس تگ و دو اور کدوکاوش
میں کوئی ایسی سیپی ضرور مل جایا کرتی ہے جو اس کی نظر میں دیانت وایمانداری کے ساتھ سچی اور کھری ہی دکھائی دیتی
ہے اور وہ اس کی محنت کا ایک قیمتی اور زریں سرمایہ ہوتی ہے +

اس کے بعد اس محب علم وحکمت پر ایک علمی فریضہ عائد ہو جاتا ہے کہ اُسکے عقیدہ کے مطابق آئینۂ حقیقت نما میں
جو عکس اُسے نظر آیا ہے، اور وہ سَو فیصدی حقیقت وصداقت کی سچی تصویر ہے، دوسروں کے استفادہ کی مقدس نیت سے علم وحکمت
کی بارگاہ میں پوری سجاوٹ کے ساتھ اپنی اس متاعِ ہمت وکاوش کو پیش کرے۔

اسی طرح مختلف مسائل میں محققین کاوش وتحقیق کے بعد مختلف نتائج تک پہونچتے ہیں، اور ایک ایک چیز کے بارہ میں متعدد نظریات
پیدا ہو جاتے ہیں۔ پھر ہر محقق اپنے نتائج تحقیق کو دلائل سے آراستہ کرکے ابھارتا، اور دوسرے خیالات ونظریات کو اپنی قوت
استدلال کے مطابق دبا دیتا ہے، جس میں اکثر اُسے کامیابی بھی ہو جاتی ہے اور اس کامیابی کے لئے یہ شرط لازم نہیں ہے کہ فی نفسہ
صداقت کا پہلو اسی کے ساتھ ہو۔

اس اختلاف وتجدُّد کے مظاہر دیگر مسائل ونظریات کی طرح، سل ودق کے قدیم وجدید مباحث میں بھی آپ کو بکثرت
ملیں گے، جن میں سے معدودے چند نمونے اِن کوتاہ صفحات اور تنگ اوقات میں، تقابل کے ساتھ پیش کرنے کی کوشش کی جائیگی۔

اس موذی اور دشمن انسان مرض کی تباہ کاریاں بہت ہی قدیم ہیں، اور ہر زمانہ کے علماء وحکماء نے جہاں تک ان کا بس
چل سکا ہے اس سے مقابلہ کرنے، اور اشرف المخلوقات کو اس کے مہلک چنگل سے بچانے کی کوشش کی ہے ان مختلف قسم کے
مساعی اور جدوجہد میں گو اب تک کوئی خاص کامیابی نہیں ہوئی ہے، جو ایک دردانگیز حقیقت اور ہمت شکن سانحہ ہے، مگر اس
سلسلہ میں مختلف نظریات اور مذاہب ضرور پیدا ہو گئے ہیں، جو دراصل قدیم ہمدردوں اور جفاکشوں کے نشاناتِ قدم ہیں کہ کس
قِس وادی پُرخار تک جانے کی ناگوار زحمت اِن بزرگوں نے بطیبِ خاطر برداشت کی ہے، اور اس تباہ کار عدو کے رقت انگیز
مصائب سے بنی نوع انسان کو بچانے کے لئے کیا کیا جتن نہیں کئے ہیں۔

سِل ودق کی لفظی تحقیق:

سِلّ ــــ کے معنے لغۃً ہُزال (لاغری) کے ہیں۔ چونکہ اس مرض میں اعضاء نمایاں طور پر لاغر ہو جاتے ہیں، اور اس کی یہ ایک
ممتاز خصوصیت ہے، اس لئے اس مرض کا نام سِلّ رکھا گیا ہے۔

یا سِلّ ــــ کے لغوی معنے عریاں ہو جانے، اور کھل جانے کے ہیں؛ اور چونکہ ہاتھ پاؤں اور سارے بدن کی ہڈیاں اور
سینہ کی پسلیاں لاغری کی افراط سے گویا ننگی سی ہو جاتی ہیں، اِسلئے اس مرض کا نام سِلّ رکھا گیا ہے۔ اسی لفظ سِلّ سے
مسلول ماخوذ ہے، جو ننگی تلوار کے لئے بطور صفت کے استعمال کیا جاتا ہے اور سیفٌ مسلولٌ (ننگی تلوار) کہا جاتا ہے۔

پہلی وجہ تسمیہ علامہ نفیس وغیرہ نے بیان کی ہے، اور دوسری وجہ تسمیہ علامہ طبری وغیرہ کے کلام
سے مستنبط ہے؛ جسے علامہ علی گیلانی نے بھی پسند کیا ہے:

السِلُّ ــــ وھو فی اللغۃ الھُزال، سمی به المرض لان من لوازمه ھُزال البدن (شرح اسباب) +	سِل ــــ کے معنے لاغری کے ہیں؛ اس مرض کو سِلّ کہنے کی وجہ یہ ہے کہ لاغری اس مرض میں ذو عرض لازم کے طور پر پائی جاتی ہے +

لیکن اسی مقام پر صاحب محشّی حاشیہ آرائی کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ عربی کے مشہور کتب لغت، مثلاً قاموس و
صراح علامہ نفیس کی اس توجیہ کی تصدیق نہیں کرتے، اور لغت میں سِلّ کے معنے "لاغری" کے نہیں نکلتے۔ اسلئے وہ دوسری
وجہ تسمیہ طبری کے حوالے سے وہ اس طرح پیش کرتے ہیں:

ویستنبط من کلام الطبری، وتبعه [illegible]	علامہ طبری (مصنف فردوس الحکمۃ)

بعض الاکابر انّ وجۃ التسمیۃ بالسّل السلال اطرافِ العظامِ بالحسّ بسبب الھزال والذبولِ الذی یلزم ھذہ العلۃ۔ یقال «سیفٌ مسلولٌ» ای خارجٌ عن غلافہ +

کے کلام سے "سل" کی وجہ تسمیہ یہ سمجھی جاتی ہے، جس کی پیروی بعض جلیل القدر اطبا مثلاً علامہ علی گیلانی نے کی ہے، کہ لاغری و ذبول (گھُل جانے) کی وجہ سے جو اس مرض میں ضروری ہے ہڈیوں کے سرے کھُل جاتے ہیں۔ چنانچہ جو تلوار میان سے باہر (ننگی) ہوتی ہے اُسے سَیف مَسلُول (ننگی تلوار) کہا کرتے ہیں۔

وجہ تسمیہ کی اِن دونوں صورتوں کا اگر مقابلہ کیا جائے، تو ذہن سلیم کا فیصلہ علامہ طبری کی طرف جھکتا ہے اور زیادہ لگتی ہوئی بات یہی معلوم ہوتی ہے۔ واللہ اعلم بحقیقۃ الحال +

لیکن یہ ایک بے ریب حقیقت ہے کہ اب اطبا قدیم و جدید آزادی کے ساتھ سل کی اصطلاح کو "لاغری" کے معنے میں استعمال کرتے ہیں، مثلاً آنکھ کی لاغری کو سِلّ العین کہا جاتا ہے، خواہ یہ استعمال ثانوی اور مجازی ہو، یا حقیقی اور ابتدائی +

سل کے مقابلہ میں ڈاکٹری اصطلاح :

اگر لفظ سِل کو محدود طور پر پھیپھڑے کے قرحہ سِلّیہ کے لئے استعمال کیا جائے، جیسا کہ ایک بڑے گروہ نے کیا ہے، اور جس کا تفصیلی تذکرہ ذیل میں آنے والا ہے تو اسکے مقابلہ میں ڈاکٹری اصطلاح تھائی سِس Phthisis اور کنزمپشن Consumption ہیں، جس کی وجہ تسمیہ اور لغوی معنے کی مناسبت سل کی پہلی وجہ تسمیہ سے زیادہ قریب ہے، جس میں سل کے معنے "لاغری" کے بتائے گئے ہیں۔ "تھائی سِس" اور "کن زمپشن" لغۃً اور اصطلاحاً دونوں مترادف ہیں، اور عضو کی بربادی اور لاغری کا مفہوم رکھتے ہیں۔

نیو مین ڈارلینڈ اپنے مشہور لغت میں لکھتے ہیں:-

Consumption:—(Konsumpshun) [L. Consumptio: a wasting]. A wasting away of the body, especially phthisis or pulmonary tuberculosis. See phthisis.

ترجمہ:

کن زمپشن — { لاطینی میں اس کو کن زمپشیو کہتے ہیں، جسکے معنے "ضائع اور برباد ہونے یا لاغر ہونے" کے ہیں }۔ کن زمپشن: اصطلاحاً بالعموم جسم کی بربادی یا لاغری کو کہتے ہیں، اور خصوصیت کے ساتھ تھائی سِس (سِل) کو، اور پھیپھڑے کے تدرن (پلمونری ٹیوبرکیولوسس) کو۔ نیز دیکھو "تھائی سِس" +

ڈارلینڈ کے اس ایماء کے مطابق اب ہمیں تھائی سِس کو بھی دیکھنا چاہیئے :

Phthisis:—(tisis, or thisis) [φθισις to consume]. 1. A wasting away of the body, or a part of the body. 2. Pulmonary Consumption; Pulmonary tuberculosis: a disease marked by progressive wasting or emaciation of the body, obstinate cough, with the expectoration of opaque matter and sometimes of blood, loss of strength, hectic fever, night-sweats, and diarrhea.

ترجمہ:

تھائی سِس (دوسرا تلفظ: ثائی سِس) { یہ لفظ یونانی "تھائی سِس" سے ماخوذ ہے جسکے معنے ضائع ہونا، گھلنے اور لاغر ہونے کے ہیں }۔ لفظ تھائی سِس دو معانی میں مستعمل ہے:

اول — جسم کا، یا اس کے کسی حصہ کا لاغر ہو جانا۔ دوئم — پھیپھڑے کی سل، جس میں حسب ذیل علامات و عوارض پائے جاتے ہیں: بتدریج جسم کا لاغر ہو جانا — مسلسل کھانسی، جسکے ساتھ ایک غلیظ مادہ نکلتا ہے

... بخار ... پنڈلی ٹوٹنے کا اضمحلال ـــــ تپ دق ـــــ شب کا پسینہ ـــــ اور اسہال +

مندرجہ بالا اقوال کا باہم مقابلہ کرنے سے نتیجہ واضح طور پر برآمد ہوتا ہے، کہ :
(۱) جس طرح سل کے معنے بعض لوگوں نے "ہزال بدن" کے بتائے ہیں، اسی طرح ڈاکٹری لفظ تھائی سس اور کن زمپشن کے لغوی معانی بھی "بدن اور عضو کی لاغری" کے ہیں۔
(۲) جس طرح ہمارے اطبا سل کو دو معانی میں استعمال کرتے ہیں : (۱) (الف) لاغری بدن، (۲) (ب) پھیپھڑے کا قرحہ سلیہ۔ اسی طرح ڈاکٹری اصطلاحات "تھائی سس" اور "کن زمپشن" انہی دونوں معانی میں مستعمل ہیں +

لفظ دق کی لفظی اور معنوی تحقیق

دِق عربی لفظ ہے، جسکے معنے باریک ہونے کے ہیں۔ اس مرض کا نام دِقّ اِس وجہ سے رکھا گیا ہو کہ (۱) اس میں بخار باریک (یعنی ہلکا) ہوا کرتا ہے، جیسا کہ آگے اس کی تفصیل آنے والی ہے ـــــ (۲) یا اس کی وجہ یہ ہے کہ اس مرض میں اعضاء باریک (لاغر) ہو جاتے ہیں، اور یہ اس مرض کی ایک ممتاز خصوصیت ہے۔

حکیم اعظم خاں لکھتے ہیں:

بدانکه معنے "دق" درلغت هد وهزال ست وچوں حرارت ایں تپ هادی ونرم باشد، وهزال ولاغری لازم وارد، بدیں نام مسمیٰ گشته +

دِق کے معنے لغت میں "نرمی" اور "لاغری" کے ہیں اور چونکہ اس بخار کی حرارت نرم ہوتی ہے اور اعضاء کی لاغری اس میں ضروری چیز ہے، اسلئے اس نام سے اس مرض کو موسوم کیا گیا +

لیکن میں نے جہاں تک اس لفظ کی لغوی تحقیق کی، مجھے پتہ نہ چل سکا کہ دِقّ کے معنے هَدّ و هُزال (نرمی و لاغری) کے ہیں۔

صاحب مُنجِد نے لکھا ہے :

"الدِّقُّ : الدقیق۔ القلیل ومنه "اخذت دِقَّهٗ وجِلَّهٗ" ای قلیلهٗ وکثیرهٗ"
"حُمَّى الدِّقِّ۔ داءٌ معروف تعرفهٗ العامة بالسخونة الرفیعة"

دق : کے دو معانی ہیں: (۱) باریک، (۲) تھوڑا۔ اسی معنے (تھوڑا) کے لحاظ سے عرب کا یہ محاورہ ہے "اخذت دِقَّهٗ وجِلَّهٗ" یعنی کم و بیش میں نے سب لے لیا
حُمَّى الدق : ایک مشہور بیماری ہے جس کو عرب کے عام لوگ سخونۃ رفیعہ (بڑھی ہوئی حرارت) کے نام سے یاد کرتے ہیں +

تپ دق کا یونانی نام افطیقوس

تپ دق کو یونانی زبان میں افطیقوس ہے، جس کو بعض غافل مؤلفین نے افطیقوس (ق کے ساتھ) اور افطیغوس (ق کے بدلے غ کے ساتھ) لکھا ہے۔ اس قسم کی غلطیاں یونانی زبان کی اصطلاحات میں بُعد مسافت اور یونانی حروف ہجا کے نہ جاننے کی وجہ سے عربی تراجم اور عربی مصنفات میں بکثرت ہوئی ہیں مثلاً انوذسما کو ابورسما ـــــ غانغرانا کو غانغرایا ـــــ سفاقلوس کو شقاقلوس ـــــ مالنخولیا کو مالیخولیا ـــــ افیذیذومس[1] کو اغدیدوس ـــــ اطروفیا کو اطروقیا (لاغری بدن) ـــــ قرانیطس کو قرانیطس ـــــ ابی لبسیا کو ابیلیمسیا ـــــ عام طور پر لکھا اور پڑھا جاتا ہے، اور کان ان اصطلاحات سے اتنے مانوس ہو چکے ہیں کہ بہت کم لوگ اس کے خلاف سننے کے لئے تیار ہیں۔

علامہ ہروی صاحب بحر الجواہر (الف کے بعد ف میں) لکھتے ہیں :

افطیقوس: معناه الثابتة بالیونانیة، وهی الحمّى الدقیة +

افطیقوس: یہ یونانی لفظ ہے جسکے لغوی معنے ثابت و قائم کے ہیں اصطلاحاً حمی دقیہ کا نام ہے۔

[1] افیذیذومس: خصیہ کا ایک مخصوص حصہ ہے جس سے مجرائے منی شروع ہوتی ہے۔

"Hamdard-i-Sehat," Delhi.
Tuberculosis Number
July 1938.

"ہمدرد صحت" دہلی
دق و سل نمبر
جولائی ۱۹۳۸ء



ہر ایکسلنسی لیڈی لن لتھ گو
جنہوں نے ہندوستان میں دق کے خلاف ایک عظیم الشان مہم جاری کر رکھی ہے

HER EXCELLENCY THE COUNTESS OF LINLITHGOW,
who has launched, for the welfare of the people, a
huge Campaign against Tuberculosis in India.

اسی طرح حکیم اعظم خاں نے بھی اکسیر اعظم میں اس لفظ کو ق سے لکھا ہے یعنی ان کی کتاب میں اسی طرح چھپا ہوا ملتا ہے۔

لیکن میں اس لفظ کو ق کے ساتھ اسلئے صحیح سمجھتا ہوں کہ میں نے اس کی مزید لفظی تحقیق کی ہے اور انگریزی لغت میں یونانی حروف ہجا سے مقابلہ کیا ہے۔ یونانی میں اس کو اکٹی کوس آیپسا (ε) اور کپا (κ) سے لکھا جاتا ہے جس کی تعریب الف اور ق ہی سے ہو سکتی ہے نہ کہ الف اور ف سے۔

انگریزی اصطلاح ہِک ٹک فیور جو تپ دق کا مترادف ہے، اسی یونانی لفظ اکٹی کوس سے ماخوذ ہے جیسا کہ فاضل ڈارلینڈ کے قول سے معلوم ہو جائے گا۔

اسی طرح علامہ ہروی نے اس لفظ کے معنٰے الثابتۃ (ثابت و قائم) بتایا ہے، مگر فاضل ڈارلینڈ امریکی نے اکٹی کوس کے معنٰے ہیبی چُوَل (معتاد: عادت والی چیز) لکھے ہیں۔

وجہ تسمیہ | یہ فیصلہ کرنا میرے لئے دشوار ہے کہ اس بارہ میں علامہ ہروی صداقت وصحت سے زیادہ قریں ہیں یا فاضل امریکی لیکن تپ دق کی نوعیت حرارت دونوں معانی سے مناسبت رکھتی ہے، اگر علامہ ہروی کی بات مانی جائے اور اقطیقوس کے لغوی معنٰے "ثابت وقائم" کے لئے جائیں، تو تپ دق کو اس نام سے یاد کرنے کی وجہ یہ ہوگی کہ دق کی ہلکی حرارت ہر وقت ثابت وقائم رہتی ہے اور دوسرے حمیات نائبہ کی طرح کسی وقت اترتی نہیں۔

اور اگر فاضل ڈارلینڈ کی بات تسلیم کی جائے، تو اس کی وجہ تسمیہ یہ ہوگی کہ دق کی حرارت ایسی نرم اور ہلکی ہوتی ہے کہ بعض اوقات مریض کو اس کا احساس بھی نہیں ہوتا کہ اُسے بخار ہے، اسلئے یہ حرارت گویا اسکے لئے حرارتِ معتادہ ہوتی ہے، اور عادی امور کی طرح اس کی ناگواری کا اُسے پتہ بھی نہیں چلتا۔

اسی مفہوم کو ادا کرنے کے لئے اطبائے قدیم نے سوءِ مزاج مستوی کی ایک الگ اصطلاح قرار دی ہے، جس میں انفعال وتاثر مفقود ہوتا ہے، اور وہ قائل ہیں کہ تپ دق کی حرارت سوءِ مزاج مستوی کی بہترین مثال ہے۔ اس کے مقابلہ میں سوءِ مزاج مختلف ہے جس کی ناگواری اور تضرر کا مریض کو احساس ہوا کرتا ہے۔

تپ دق کا ڈاکٹری مترادف (ہکٹک فیور)

ڈارلینڈ امریکی اپنے مشہور لغت میں لکھتے ہیں:

Hectic (hectic) [L. hecticus; Gr. εκτικος: habitual]. 1. Associated with phthisis and with septic poisoning. 2. The irregular fever of phthisis on chronic suppurative processes.

ترجمہ

ہِکٹِک: اس کو لاطینی زبان میں ہِکٹِی کَس کہا جاتا ہے، جو یونانی لفظ اکٹی کوس سے ماخوذ ہے، جس کے معنٰے مُعتاد (عادت والی چیز) کے ہیں۔

ہِکٹِک اصطلاحاً دو معانی کے لئے مستعمل ہے: (۱) سل اور دوسرے عفونی حمیات (مثلاً قرح معدہ کی پیپ) سے متعلق شریک، وہ چیز جو سل اور عفونی سمیات کے ساتھ عرض لازم کے طور پر پائی جائے۔ (۲) وہ غیر قاعدہ بخار جو سل یا دیگر مزمن امراض تقرح (قرحہ) ورمت قرحہ کے نتیجہ میں پیدا ہوتا ہے۔

سل کی اصطلاحی تحقیق

لفظ سل کو اطبا کن معانی میں استعمال کرتے ہیں اس سے اس مرض کی تحقیق میں آگے چل کر بہت کچھ مدد ملیگی اسلئے تفصیل کے ساتھ اس بیان کا اس جگہ لایا جاتا ہے۔

لہ دیکھو اکسیر اعظم، جلد ششم، بیان سل، صفحہ ۲۰۹

سل کے متعدد معانی اور مختلف مصداقات | سل کی اصطلاح کو اطباء اگرچہ مختلف معانی کے لئے استعمال کرتے ہیں لیکن ان سب معانی میں سے (۱) "پھیپھڑے کا قرحہ سلیہ" زیادہ مشہور و متعارف ہے جسکے عوارض میں سے تپ دق بھی ہوتا ہے۔

(۲) اسی طرح گاہے جوفِ سینہ میں پیپ جمع ہو جانے (تقیّح صدر) کو بھی سل کہدیا کرتے ہیں۔

(۳) گاہے دق کے معنے میں بھی سل کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے جیسا کہ بقراط کے قول کے ذیل میں اس کے چیستان کو حل کرتے ہوئے شیخ بو علی سینا نے حمیات قانون میں تصریح کی ہے۔

(۴) لفظ سل گاہے ایک ایسے مرض کے لئے بھی بولا جاتا ہے، جس میں نہ بخار ہوتا ہے اور نہ پھیپھڑے میں قرحہ مخصوصہ لیکن مریض کی ظاہری حالت مریض سل کے مشابہ ہو جاتی ہے۔ ان کے پھیپھڑوں میں نزلہ کا دائمی انصباب ہوتا رہتا ہے۔ تنفس میں تنگی اور کھانسی میں شدت ہوتی ہے۔ مریض کی قوتیں نڈھال ہو جاتی ہیں، بدن گھُل کر لاغر ہو جاتا ہے۔ اس کو سل غیر حقیقی اور سل مجازی بھی کہتے ہیں۔

(۵) صاحب "کامل" قرحہ ریہ کے علاوہ سینہ کے قرحہ کو بھی جسکے ساتھ تپ دق لازم ہو سل ہی کی اصطلاح سے یاد کرتے ہیں۔

(۱) معنی اول: قرحۂ ریہ سلیہ

اس معنے میں لفظ سل اس قدر مشہور ہے کہ علم طب کا ایک طالب علم بھی اسے جانتا ہے اور طب کی ابتدائی کتابوں میں یہ بحث موجود ہے کہ علامہ علاء الدین قرشی اس کو مرض مرکب شمار کرتے ہیں یعنی ان کے نزدیک "سل" دو امراض کے مجموعہ کا نام ہے (۱) پھیپھڑے کا قرحہ اور (۲) حمی دقیہ۔

لیکن اکثر اطبا نے اس بارہ میں علامہ قرشی سے اختلاف کیا ہے: یہ کہتے ہیں کہ سل دراصل پھیپھڑے کے قرحہ کا نام ہے، لیکن تپ دق اس کے ساتھ عرض لازم کے طور پر پایا جاتا ہے۔ بہر حال یہ ایک اصطلاحی بات ہے جس میں نکتہ چینی کی زیادہ گنجائش نہیں۔

شارح اسباب فرماتے ہیں:

{السل هو قرحة الرية} والقرحة كما علمت عبارة عن تفرق اتصال اللحم اذا تقيح،

پھیپھڑے کا (مخصوص) قرحہ یعنی زخم ہے اور قرحہ کو تم جانتے ہی ہو کہ گوشت کے تفرق اتصال کو جبکہ اس میں پیپ پڑ جائے قرحہ کہتے ہیں۔

ولما كانت الحمى الدقية لازمة لهذه القرحة ذكر القرشي ان السل هو قرحة الرية مع الدق، وعدّه من الامراض المركبة۔

اور چونکہ حمی دقیہ اس قرحہ میں لازم ہوتا ہے، اس لئے قرشی نے پھیپھڑے کے زخم اور دق کے مجموعہ کو سل کہا ہے۔ اور اسے امراض مرکبہ میں شمار کیا ہے (جو چند امراض کے اجتماع سے پیدا ہوا کرتے ہیں)۔

سل اور حمی دق کا لزوم | اس قول سے کہ "حمی دق قرحہ سلیہ میں لازم ہے" بہت کچھ دھوکا ہو سکتا ہے، اور سرسری طور پر ذہن اسی طرف منتقل ہوتا ہے کہ شاید ایسا کوئی وقت نہ ہوگا، جبکہ سل موجود ہو، اور دق کا بخار موجود نہ ہو۔ مگر ایسا نہیں ہے، بلکہ ایسے اوقات بھی ہوتے ہیں، جبکہ سل کے ساتھ "حمی" غیر موجود ہوتا ہے۔

چنانچہ ابو سہل مسیحی جو شیخ الرئیس سے زیادہ معمر اور بقول بعض "استاذ شیخ" بھی ہیں، اپنی تصنیف "مأة مسیحی" کے چودھویں کتاب (فی علاج السل) میں علاج سل کی پیچیدگیوں کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

لما كان السل قرحة في الرية مع حمى لازمة في الكثر الاوقات وجب لمعالجة القرحة اشياء حارة يابسة ولمعالجة الحمى

چونکہ سل "پھیپھڑے کے ایسے قرحہ کا نام ہے جس کے ساتھ اکثر اوقات حمی لازمہ (حمی دائمہ یعنی حمی دقیہ) ہوا کرتا ہے، اس لئے ضروری ہے کہ قرحہ کے علاج کے لئے گرم خشک چیزیں استعمال کی جائیں،

---

[1] دیکھو معالجات قانون اور اکسیر اعظم، بحث سل۔

اشیاء باردۃ رطبۃ٭ — اور بخار کے علاج کے لئے سرد تر چیزیں

اس بیان سے ظاہر ہے کہ سل کے ساتھ بخار کا ہر وقت پایا جانا ضروری نہیں ہے البتہ زائد اسکو سل کی لازمی کہا جا سکتا ہے۔

چند ہی سطروں کے بعد بہ سلسلۂ علاج اس مرض کے لئے دودھ کی فضیلت (علی الخصوص عورت اور گدھی کے دودھ کی فضیلت) بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

فان لم یکن مع القرحۃ حمی فافضل الاشیاء لہ سقی اللبن وخیر الالبان لبن النساء وبعدہ لبن الاتن، ولبن الماعز۔

اگر قرحہ سلیہ کے ساتھ بخار (تپ دق) نہ ہو، تو اس کے علاج کیلئے بہترین چیز دودھ کا پلانا ہے، اور اس مقصد کے لئے سب سے بہتر عورت کا دودھ ہے۔ اس کے بعد گدھی کا دودھ اور بکری کا دودھ +

اس قول سے یہ حقیقت پورے طور پر بے نقاب ہوگئی کہ سل کی موجودگی میں گاہے بخار غائب بھی ہوا کرتا ہے، اور اسی حالت میں دودھ پلانے کی اجازت ہے، ورنہ بصورت دیگر ناجائز، جیسا کہ آگے چل کر لکھتے ہیں:۔

وان کان السل مع الحمی فلیس یستعمل فیہ اللبن البتۃ۔

اگر سل کے ساتھ بخار ہو تو اس حالت میں دودھ ہرگز نہ پلایا جائے۔

(۲) سل کا دوسرا مفہوم: تقیح صدر[1]

علامہ برہان الدین نفیس ابن عوض، شرح اسباب میں سل کے متعدد معانی بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

ویطلقہ العامۃ علی المدۃ المجتمعۃ فی الصدر والرئۃ +

عام لوگ سل اس ریم کو کہتے ہیں، جو سینہ اور پھیپھڑہ میں جمع ہو جاتی ہے (تقیح صدر و ریہ) +

لیکن حکیم اعظم خاں نے اسی مفہوم کو ذرا بدل کر لکھا ہے، یعنی اس فقرہ سے پھیپھڑے کا لفظ اڑا دیا ہے۔ جس کی وجہ غالباً یہ ہے کہ حکیم اعظم خاں نے یہ خیال کیا کہ پھیپھڑہ میں پیپ جمع ہونے کی صورت یہی ہو سکتی ہے کہ اس میں قرحہ پیدا ہو جائے، اور یہ معلوم ہے کہ قرحہ ریہ کے معنی میں سل کا لفظ بہت زیادہ مشہور ہے اور وہ اسکے مقابلہ میں پہلا مفہوم ہے لیکن علم الامراض کی یہ ایک حقیقت ہے کہ گاہے پیپ پھیپھڑے کے لوتھڑوں کے درمیان اس کی بیرونی جھلی میں جمع ہو جاتی ہے، جو دراصل اجتماع مِدہ ہی کی ایک صورت ہے، اور پھیپھڑے کی سل سے جداگانہ حیثیت رکھتی ہے۔

چنانچہ حکیم اعظم خاں فرماتے ہیں:۔

"عوام ایں لفظ را بر اجتماع مِدہ در صدر اطلاق می کنند"

"سینہ میں پیپ کے جمع ہو جانے کو عوام سل کہا کرتے ہیں۔"

الغرض اگر حکیم اعظم خاں اصل عربی جملہ کے ترجمہ میں یہ تصرف نہ فرماتے، بلکہ سینہ کے ساتھ پھیپھڑوں کو بھی رہنے دیتے تو زیادہ بہتر ہوتا، اور اس سے علم الامراض میں ایک اچھے نکتہ کا اضافہ ہو جاتا، جس کی طرف اوپر اشارہ کیا گیا ہے، لیکن المجتہد قد یخطی و یصیب (یعنی اجتہاد کرنے والا اپنی طرف سے کسی بات کا اضافہ کرنے والا گاہے غلطی کر جاتا ہے، اور گاہے صحیح نتیجہ پر پہنچتا ہے)۔

(۳) سل کا تیسرا مفہوم: دِق، تپ دِق

قول شیخ | سل کا لفظ گاہے دق کے معنے میں استعمال کیا جاتا ہے، اس کی صراحت خود شیخ نے بقراط کے چیستان کے حل میں کی ہے پہلے شیخ نے بقراط کا قول نقل کیا ہے، جس میں سل کا لفظ آیا ہے، اس کے بعد اپنی طرف سے اس کا حل بیان ہے جس میں لکھا ہے کہ "بقراط کی مراد یہاں "سل" سے دِق ہے۔

بقراط کے چیستان کا ایک ٹکڑہ یہ ہے:

ان الخماسیۃ اردأ الحمیات لانہا تکون قبل السل او بعدہ[2]

حمی خماسیہ (خمس: پانچویں روز کی باری کا بخار) تمام بخاروں سے زیادہ ردی ہے کیونکہ یہ سل سے پہلے ہوتا ہے یا اس کے بعد

[1] تقیح صدر کو [illegible] اصطلاح میں امپائی ما [illegible] اور امپائی ماتھوریکس کہتے ہیں۔

[2] تنقیح یجز الفصوص [illegible] امپائی [illegible]

اسی کو سل بیان کیا ہے، جیسا کہ شیخ لکھتے ہیں:-

وما يعنى بهذا القول وجهاً مّا هو ان يكون السل يعنى به الدق ......

جیسے کہ بیک نگاہ اس کے ظاہر پر نظر ڈالتے ہیں کہ اطباء نے امراض کے ایک بیان کو تو اس کا مطلب اور وہ یہ ہے کہ سل سے بقراط کی مراد دق ہے ......

اس عبارت کو یہاں پر تفصیل کے ساتھ بیان کرنا اور اس کے بعد شیخ کے حل کو بتانا بے محل اور طول امل ہے، اس لئے میں اس مختصر فقرہ پر اکتفا کرتا ہوں جس سے صرف یہ ظاہر کرنا مقصود ہے کہ سل کا لفظ گاہے دق کے معنے میں استعمال کیا جاتا ہے۔

شیخ ابوالحسن | اس کی مزید تائید ان بزرگوں کے صریح اقوال سے ہوتی ہے جو حکیم اعظم خاں نے "اکسیر اعظم" میں جمع کئے ہیں: چنانچہ اس مقصد کا پہلا قول شیخ ابوالحسن کا ہے، اور دوسرا طبری (مصنف فردوس الحکمۃ) کا:

"شیخ ابوالحسن می گوید کہ لفظ سل بر دو معنے واقع می شود: یعنی بر قرحۂ ریہ و برحمی دق +

شیخ ابوالحسن لکھتے ہیں: سل کا لفظ دو معانی کیلئے مستعمل ہے: اول پھیپھڑے کا قرحہ (قرحۂ سلیہ) دوم تپ دق +

علامہ طبری | دوسرا قول علامہ طبری کا ہے، جس سے متعدد حقیقتیں وا شگاف ہو رہی ہیں، لیکن میں یہاں پر اسکے قول کا محض وہ جزو نقل کرتا ہوں جو اس مفہوم کو ادا کر رہا ہے کہ سل کا اطلاق دو معانی پر کیا جاتا ہے:-

"طبری گوید کہ در ینجا امر سل بہر آن ذکر کردم کہ متعلم فرق میان سل بالقرحہ، و سل بغیر قرحہ نماید، و قرحۂ سل را قرحۂ ریہ و قرحہ مذوبہ، و قرحہ مقورہ نامند، و نوع دوم تپ دق را گویند +"

طبری کہتے ہیں کہ اس جگہ میں نے سل کا ذکر اس لئے کیا ہے کہ طالب علم سل کی دونوں قسموں کے درمیان فرق و تمیز کر سکے، ایک سل قرحہ کے ساتھ ہوتی ہے، اور دوسری سل قرحہ کے بغیر۔ پہلی قسم، قرحۂ سل کو قرحہ ریہ (پھیپھڑے کا قرحہ)، قرحہ مذوبہ[1] (پگھلانے والا قرحہ)، قرحہ مُقوّرہ[2] (درمیان سے کاٹنے والا قرحہ) کہتے ہیں۔ اور دوسری قسم سل بغیر قرحہ، تپ دق کو کہتے ہیں۔"

(۴) سل کا چوتھا مفہوم سل مجازی

شیخ الرئیس "معالجات قانون" میں لکھتے ہیں، جس کو شارح اسباب اور حکیم اعظم خاں نے بھی نقل کیا ہے:-

وقد يطلق اسم السّل على علّةٍ اُخرىٰ لا تكون معها حمّى، ولكن تكون الرية قابلة لاخلاطٍ غليظةٍ لزجةٍ من نوازلَ تنصبّ اليها دائماً وتضيق مجاريها فيقعون فى نفسٍ ضيقٍ و سعالٍ مُلحٍّ يؤدى ذلك الى انهاكِ قواهم واذابةِ ابدانهم، وهم بالحقيقة جارون مجرى اصحاب الربو +

گاہے لفظ سل ایک دوسرے مرض کے لئے استعمال کیا جاتا ہے، جس کے ساتھ بخار نہیں ہوتا، لیکن پھیپھڑے غلیظ اور لیسدار اخلاط کو قبول کرنے کے لئے آمادہ ہوتے ہیں، جو ہمیشہ ان پر نزلہ کی وجہ سے گرا کرتے ہیں۔ (ترشح پایا کرتے ہیں) اور پھیپھڑے کی ہوائی نالیاں تنگ ہو جاتی ہیں، اس لئے سانس میں تنگی (دمہ کی سی کیفیت) اور شدت کی کھانسی عارض ہو جاتی ہے۔ جو بالآخر ان کے قوتوں کو نڈھال، اور بدن کو گھلا کر لاغر کر دیتے ہیں۔ یہ لوگ فی الحقیقت اصحاب ربو (دمہ والوں) کے قائم مقام اور ان کے حالات ان کے مشابہ ہوا کرتے ہیں +

(۵) سل کا پانچواں مفہوم: قرحہ صدر مع تپ دق

حکیم اعظم خاں لکھتے ہیں:-

"صاحب کامل گوید کہ آن قرحہ است کہ در صدر یا در ریہ حادث شود، و تابع او تپ دق باشد +"

"علی بن عباس مجوسی، صاحب کامل فرماتے ہیں کہ سل ایک قرحہ ہے جو سینہ میں یا پھیپھڑے میں پیدا ہوتا ہے، اور اسکے تابع تپ دق ہوتا ہے +"

[1] مُذوّبہ: تذویب سے مشتق ہے، جسکے معنے پگھلانے کے ہیں، پھیپھڑے کا قرحہ سلیہ چونکہ اعضا کو پگھلا کر لاغر بنا دیتا ہے، اسلئے یہ نام رکھا گیا ہے۔

[2] مُقوّرہ: تقویر سے مشتق ہے جسکے معنے درمیان سے پھاڑنے کے ہیں جس سے درمیان میں گول شگاف پیدا ہو جائے۔ قوّر الشیئ: قطع من وسطہ خرقاً مستدیراً (المنجد) + قرحہ سلیہ سے پھیپھڑے کے جوہر میں اکثر گول سی خلا پیدا ہو جایا کرتی ہے +

ظاہر ہے کہ اس قول میں سینہ (صدر) کو پھیپھڑے کے مقابلہ میں لایا گیا ہے' اس لئے یہاں سینہ سے مراد وہ اعضا ہیں' جو قفص صدر کے بنانے میں حصہ لیتے ہیں مثلاً غشاء الصدر' پسلیاں' پسلیوں کے درمیان کے عضلات' اور دوسری متصلہ جھلیاں۔

یہ ایک امر محقق ہو گا کہ سلی مواد ان اعضاء پر حملہ آور ہو کر اپنے مخصوص عوارض مثلاً تپ دق اور اعضاء کی لاغری وغیرہ پیدا کر دیتے ہیں۔ اس لحاظ سے صاحب کامل کا یہ دعوےٰ اپنے دامن میں ایک حقیقت پوشیدہ رکھتا ہے۔

دیگر اعضاء کی سِل اور عام غفلت و بے خبری

اگر کسی طبیب سے دریافت کیا جائے جو مروجہ کتب درسیہ پڑھ کر ابھی فارغ ہوا ہو' کہ "پھیپھڑے کے علاوہ کیا دوسرے اعضاء میں بھی سِل پیدا ہوا کرتی ہے؟ اِس بارہ میں آپ کی کتابیں کیا کہتی ہیں؟ اور آپ کے معلومات کیا بتاتے ہیں؟

تو اس سوال کے جواب میں اُسے زیادہ دیر تک غور کرنے کی زحمت نہ ہوگی' اور چند لمحات کی خاموشی کے بعد بے اختیار اُس کا سر یمین و یسار کی طرف گردش کھانے لگیگا' جسے واضعین اشارہ نے "انکار و نفی" کی ترجمانی کے لئے مقرر کیا ہے۔ حالانکہ واقعہ اسکے خلاف ہے کیونکہ یہ ایک مصدقہ حقیقت ہو کہ سل کے مخصوص مادہ سے دوسرے اعضاء بھی ماؤف ہو سکتے ہیں' اور دوسرے اعضاء میں بھی سل پیدا ہو سکتی ہے' جس کی صراحت قدیم یونانی اطباء اپنی تالیفات میں کر چکے ہیں' اور بتا چکے ہیں کہ سل کا مادہ ایک مخصوص نوعیت رکھتا ہے' جس سے دوسرے اعضاء متأثر ہو جاتے' اور جس سے ورم گردہ' جراحات عظیمہ' دبیلات' اور ناصور وغیرہ پیدا ہو جاتے ہیں۔ نیز یہ حقیقت بھی ان قدماء فن پر بے نقاب ہو چکی ہو گی کہ یہ مخصوص سلی مواد دوسرے اعضاء سے سرایت کر کے پھیپھڑوں میں پہونچ جاتے ہیں' جس سے پھیپھڑے میں قرحۂ سلیہ پیدا ہو جاتا ہے۔

ان اطباء اور طلبہ کی غفلت کی ذمہ داری بہت بڑی حد تک مروجہ کتب نصابیہ کی خرابی اور طرز تعلیم کی کوتاہی پر عائد ہوتی ہے۔ یہ واقعہ ہے کہ کتب متداولہ میں نہ یہ سوال موجود ہے' اور نہ اس کا حل ان کے بیانات سے مل سکتا ہے۔

اس قسم کی خرابیوں اور کوتاہیوں کا حل ایک اور محض ایک ہے' اور وہ یہ ہے کہ ہماری سوئی ہوئی قوم' جس کا نام اطباء ہے' بیدار ہو کر دردمندی کا جذبہ لئے ہوئے تحقیقِ مسائل کے لئے کمربستہ ہو جائے' کھرے اور کھوٹے کی پرکھ کے لئے تنقید کے دروازوں کو آزادی کے ساتھ کھول دیا جائے' اور اپنے قدیم فنی سرمایہ کو ــــ جس کا انبار اتنا تھوڑا نہیں ہے' جتنا کہ ہم اپنی کوتہ اندیشی سے اکثر سمجھ لیا کرتے ہیں ہمدردی کے جذبہ کو سامنے رکھ کر اچھی طرح اُلٹ پلٹ کر کھنگال دیا جائے + محض اسی عمل سے معلوم کتنے جواہر آبدار گرد سے سطح پر نکل آئینگے' جو فن کی آبرو بچانے کے لئے ایک موثر "نسخۂ کیمیا" ثابت ہونگے۔

یہ بدگمانی میرے دماغ میں ایک عرصے سو بانِ رُوح بنا ہوا تھا' کہ کیا واقعی ہمارے بزرگ دوسرے اعضاء کی سل سے بیخبر تھے؟ کیا انہیں محض اسی قدر علم تھا کہ سل محض پھیپھڑے کے قرحہ کا نام ہے' اور بس؟ ــــ مقام شکر ہے: کہ ہمدرد صحت کی "اشاعتِ خاص" کی برکت سے میرا یہ فنی خلجان آج کافور ہوا' اور مجھے ایسے صریح اور قوی اقوال مل گئے' جو بہ آواز بلند بتا رہے ہیں کہ ہمارے قدماء کی نظر تحقیق میں یہ حقیقت مخفی نہیں رہی تھی کہ دوسرے اعضاء میں بھی سل پیدا ہوا کرتی ہے' اور دوسرے اعضاء کے ان مخصوص سلی مواد سے پھیپھڑے متأثر ہو کر مسلول ہو جایا کرتے ہیں۔

علامہ طبری کا قول علامہ طبری اسی قول کے ذیل میں فرماتے ہیں' جس کا ایک ٹکڑا اوپر نقل کیا گیا ہے:

"اما دیگر امراض کہ مآل بسل می گردند مثل ورم گردہ' و جراحات عظیمہ و دبیلات' و نواصیر مقعد' و مانند آنہاست' و این انواع دیگر نیستند'

یہ وہ دوسرے امراض جو انجام کار سل کے موجب ہوتے ہیں' مثلاً ورم گردہ' بڑی بڑی جراحتیں (جراحات منتقرحہ)' دبیلات' اور ناصور مقعد' اور ان کے مانند دوسرے امراض کی دوسری نوعیت اور جداگانہ ماہیت نہیں ہے' بلکہ یہ بلحاظ ماہیت

ل دیکھو اکسیر اعظم بحث سل۔ غالباً اس کا یہ قول اپنی مشہور کتاب "معالجات بقراطیہ" سے نقل کیا گیا ہے +

درحقیقت اُس نوع کے تحت میں داخل ہیں جس نوع سے پھیپھڑے کا قرحہ سلیہ (سل) ہے، اور اسی پھر قرحہ ریلیہ پر ان سب امراض کو قیاس کرنا چاہیئے۔

علامہ طبری کے اس قول سے ظاہر ہے کہ ورم گردہ، جراحات و قروح، دُبیلات، نواصیر اور دوسرے بہت سے امراض مادۂ سلیہ سے پیدا ہوتے ہیں، پھر یہ مواد جب کسی طرح پھیپھڑوں تک منتقل ہو جاتے ہیں تو پھیپھڑے میں قرحۂ سلیہ پیدا ہو جاتا ہے۔

اس تصریح سے جس طرح یہ ثابت ہو رہا ہے کہ دیگر اعضاء سلی مواد سے متأثر ہو کر سل میں مبتلا ہوا کرتے ہیں، اسی طرح اس سے یہ بھی ثابت ہو رہا ہے کہ دوسرے اعضاء کے سلی امراض گاہے پھیپھڑے کی سل کے لئے سبب اور ذریعہ بن جایا کرتے ہیں۔

چنانچہ حکیم اعظم خاں سل کے اسباب ہفت گانہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

دوم: مادہ از جنس کہ بعضے را ... از عضو دیگر بریزد

سل کے اسباب میں سے دوسرا سبب یہ ہے کہ "اسی جنس کا مادہ" کسی دوسرے عضو سے منتقل ہو کر پھیپھڑے میں گرے۔

یعنی جس قسم کے مادہ سے سل پیدا ہوا کرتی ہے، اسی قسم کا مادہ کسی دوسرے عضو میں موجود ہو اور وہاں سے سرایت کر کے پھیپھڑے میں پہنچے، اور قرحہ پیدا کر کے اُسے مرض سل میں مبتلا کر دے۔

طبِ جدید کی تائید

طبِ جدید کے تازہ ترین معلومات علامہ طبری کے زرین خیال کے ہمنوا ہیں، اور وہ بہت ہی تفصیل کے ساتھ بتاتی ہے کہ سلی مادہ خون کی رگوں (وریدوں) اور مائیت کی رگوں (عروق جاذبہ: عروق مائیہ) کی راہ تمام اندرونی اعضاء میں ایک دوسرے سے پہونچا کرتے ہیں، حتیٰ کہ بعض اوقات بیرونی سلی قروح و اورام، اور مقامی سلی امراض سے بھی پھیپھڑے کی سل پیدا ہو سکتی ہے۔ پھر جس طرح پھیپھڑے کی سل سے دیگر اعضاء، مثلاً جگر، طحال، گردے، صفاق، امعاء، دماغ حتیٰ کہ قلب کے سلی امراض سے پھیپھڑے میں سل پیدا ہوا کرتی ہے۔

فریڈرک ٹیلر اپنی مشہور کتاب معالجات (پریکٹس آف میڈیسن) میں سل رئوی[1] کے دیگر اسباب بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"Sometimes phthisis is determined by a local tuberculosis lesion such as a suppurating cervical glands, a diseased joint, or scrofulous dermatitis". (The Practice of Medicine by Taylor).

ترجمہ:

"بعض اوقات تھائی سس (سلِ رئوی)....... دیگر مقامی سلی آفات کے نتیجہ میں پیدا ہوا کرتا ہے، مثلاً گردن کی متقرح گلٹیاں (جن میں مادۂ سل موجود ہو)، مأوف مفاصل (جن میں سلی امراض موجود ہوں)، اور جلد کا خنازیری ورم (خنازیر کا مادہ بطور ودیعت سلی مادہ سے متحد ہوا کرتا ہے)۔"

نیز مؤلف موصوف اسی بیان میں آگے چل کر "دیگر اعضاء کے تغیرات" کا عنوان قائم کر کے لکھتے ہیں:

"*Changes in other organs*:—Phthisis of long duration is commonly associated with lesions of other organs, some of which are due to tubercular deposits, while others are of a degenerative kind, and probably the result of the circulation of tubercular disease of larynx; tubercular disease of the intestines; fatty infiltration of liver and lardaceous of the liver, spleen, kidneys and intestine". (Taylor)

ترجمہ:

[1] سلِ رئوی: تھائی سس، پلمونری ٹیوبرکیولوسس، کن زمپشن۔

دیگر اعضاء کے تغیرات: جب سل پر ایک لمبی مدت گزر جاتی ہے تو عموماً اس کے ساتھ دیگر اعضاء بھی شریک آفت ملتے ہیں۔ ان میں سے بعض براہ راست سلی مادہ کے اجتماع و ترسب کا نتیجہ ہوتے ہیں اور بعض فساد ترکیب اور استحالہ جوہری کی قسم سے ہوتے ہیں، جو غالباً اس امر کا نتیجہ ہوتے ہیں کہ سلی سمیات، یعنی عفونی سمیات (ٹاکسین) خون میں دورہ کرتے ہیں اور ان اعضاء میں پہونچکر فساد اور بگاڑ کا سبب بن جاتے ہیں۔ ان امراض میں سے کثیر الوقوع یہ ہیں:۔ جھجرہ کا مرض سلی؛ امعاء کا مرض سلی؛ جگر کے جوہر کا چربی کے مادہ میں تبدیل ہو جانا؛ جگر، طحال، گردے، اور امعاء کا مرض نشائی (تشمع)۔

اسی عنوان کے ماتحت ذرا آگے بڑھ کر لکھتے ہیں:

"At any time also, in the course of phthisis infection of other organs with tubercle may take place, forming an acute general, or miliary tuberculosis. In this case the remainder of the lungs, liver, spleen, kidneys, the cerebral and spinal maningitis, and perhaps other parts are invaded with grey tubercles". (Taylor)

ترجمہ

"نیز مرض سل کے دوران میں یہ امر ہر وقت ممکن ہے کہ دوسرے اعضاء تک سل کا عدوی (چھوت) پہونچ جائے، اور اس کے نتیجہ میں سل حاد عمومی، یا سل جاورسی کی صورت رونما ہو جائے۔ اس صورت میں پھیپھڑے کے بقیہ تندرست اجزاء، جگر، طحال، گردوں، دماغ اور نخاع کی جھلیوں میں، اور شاذ و نادر جسم کے دوسرے حصص میں، سل کے خاکی رنگ کے دانے (ٹیوبرکلز) بکھرے ہوئے ہوتے ہیں"

نیز لکھتے ہیں:۔

"Most of the other tubercular lesions in the body, and many suppurative lesions, are from time to time associated with phthisis, sometimes preceding, sometimes followings, the deposit in the lungs; such as a caseous or suppurating cervical glands, tubercular disease of the bones, tubercular pyelitis, tubercular peritonitis, scrofulodermia, and fistulae subcutaneous abcesses etc" (Taylor)

ترجمہ:۔ "جسم کے بیشتر سلی امراض، اور بہت سے قروح اور متقیح جراحات، وقتاً فوقتاً سل کے شریک حال ہوا کرتے ہیں، جو بعض اوقات پھیپھڑوں میں مادہ کے جمع ہونے سے پہلے ہوتے ہیں اور بعض اوقات اسکے بعد پیدا ہو جاتے ہیں؛ وہ عوارض و آفات یہ ہیں: گردن کی گلٹیوں کا تقرح و تجبن (پنیر کا سا مادہ پیدا ہو جانا، اور پھوٹ بہنا)، ہڈیوں کا سلی مرض، ورم جُییب الکلیہ (حوض گردہ کا ورم سلی)، بطن الاعلیٰ کی جھلی یا صفاق کا ورم حلقی، جلدی خنازیر، نواصیر مقعد (بھگندر)، زیر جلد خراجات و دُبیلات وغیرہ"

نتیجہ | علامہ طبری نے اس موقعہ پر جن چند امراض کا نام لیا ہے، یعنی ورم گردہ، جراحات عظیمہ، دُبیلات، نواصیر مقعد — یہ سب چیزیں فریڈرک ٹیلر کی زبان سے یہاں نکل گئی ہیں۔ پھر علامہ طبری نے آخر میں "وما اشبہ ذلک" کہا ہے تو ٹیلر کی زبان سے بھی "وغیرہ" کا کلمہ نکل گیا ہے؛ یعنی یہ سارے امراض سل کو پیدا کر سکتے ہیں اور بلحاظ نوعیت ان میں اور پھیپھڑے کے قرحہ سلیہ میں کوئی فرق نہیں ہوتا بلکہ قرحہ سلیہ جیسا قیاس کرنا چاہیئے۔ نیز اس دعوے کی تردید کی مجال کسی میں نہیں ہو کہ کہ دوسرے اعضاء سے اسی قسم کا مادہ پھیپھڑے میں گر کر اس میں قرحہ سلیہ پیدا کر سکتا ہے، جیسا کہ اعظم خاں مرحوم نے اور اسباب ہفت گانہ کے ذیل میں بتایا ہے۔ (رفاق آشنا)

لہ مرض نشائی: تشمع یا لارڈیسی مرض جس میں اعضاء کی ساخت کا ایک حصہ چربی جیسے مادہ میں تبدیل ہو جاتا ہے۔

لہ سل جاورسی: جس میں سل والے دانے پیدا ہوا کرتے ہیں، جس سے وجہ تسمیہ ظاہر ہے۔ جاورس: باجرہ۔

علم اور حکمت کے خزانے

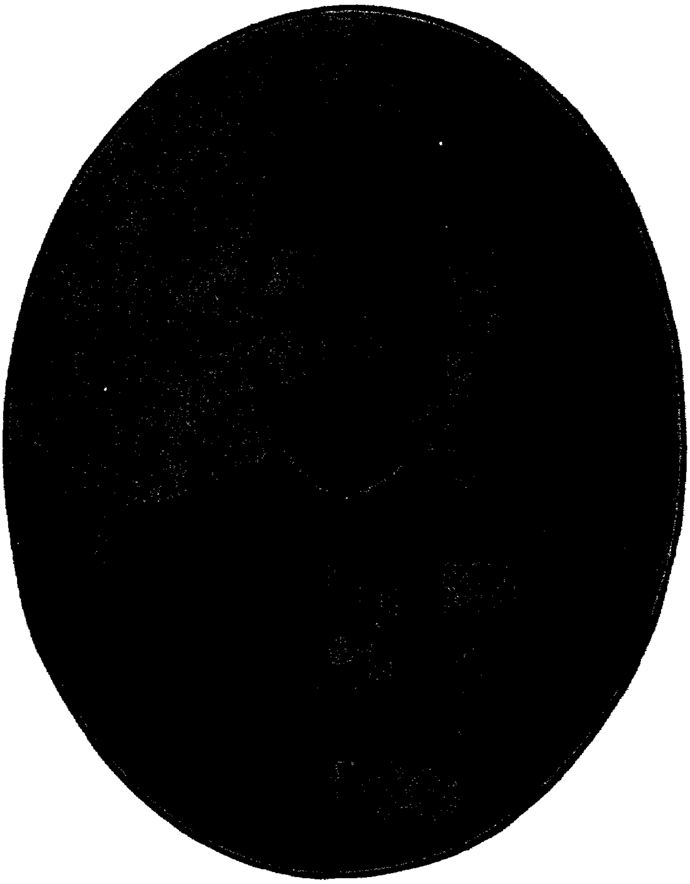
شائقین علم کے لئے ایک زرّین موقعہ

اردو کی علمی صحافت میں ہمدرد صحت ہی وہ رسالہ ہے جو اپنی ظاہری اور معنوی خصوصیات کی وجہ سے ایک انقلاب آفرین دور کے لئے اس کا خیر مقدم نہ صرف ہندوستان کے ہی علمی حلقوں کی طرف سے کیا گیا بلکہ ممالک غیر کے ماہرین بھی اسی صف میں داخل ہیں۔ آج سے چند سال پہلے کسی شخص کے خیال میں بھی یہ بات نہیں آسکتی تھی کہ ہماری علمی صحافت اس قدر کامیابی کے ساتھ ترقی کی منزلیں طے کرنے لگیگی۔ ہمدرد صحت ہی وہ رسالہ ہے جس نے طبیب اور غیر طبیب اور عوام و خواص کی ہر علمی ضرورت کو کما حقہ پورا کر دیا ہے اسکی اشاعت خاص جو ہر سال اسکی سالگرہ کی تقریب میں ۵ جولائی کو شائع ہوتی ہے اپنی نوعیت اور جامعیت کے لحاظ سے مشرقی زبانوں میں بالکل نئی چیز ہوتی ہے اور اسکی ضخامت تین سو صفحات سے بھی زیادہ ہوتی ہے۔ پہلے سالوں میں رسالہ کی جلدوں کا کوئی اہتمام نہیں کیا گیا تھا صرف پندرہ بیس جلدیں مکمل کی جاسکتی تھیں جو چند ہی روز میں شائقین علم نے حاصل کر لی تھیں۔ اب دفتر میں پہلے سالوں کی صرف دو جلدیں ہی بطور فائل موجود ہیں۔ قدردانوں کے پیہم تقاضوں کا خیال کر کے کبھی کبھی خیال بھی کیا گیا کہ گذشتہ جلد کے بعض پرچے جلدوں کی تکمیل کیلئے دوبارہ طبع کرالئے جائیں لیکن اسکے لئے موقع نہیں ملسکا۔ پہلے تجربے کو سامنے رکھکر تازہ جلدوں کے تقریباً پانچسو پرچے علیحدہ رکھے جاتے رہے تاکہ آخر میں پانچسو جلدیں مکمل کی جاسکیں اور شائقین ان سے محروم نہ رہیں چنانچہ اب ان جلدوں کے تمام پرچے مکمل ہو جانیکے بعد دفتر میں انکی جلدیں مکمل کرالی گئی ہیں جو جولائی ۱۹۳۴ء سے جون ۱۹۳۵ء تک، اور جولائی ۱۹۳۵ء سے جون ۱۹۳۶ء تک اور جولائی ۱۹۳۷ء سے جون ۱۹۳۸ء تک کے پرچوں پر مشتمل ہیں۔ اس میں ہمدرد صحت کی وہ اشاعت ہائے خاص بھی شامل ہیں جو بجائے خود ایک جلد کا درجہ رکھتی ہیں اور "تجدید و اعادۂ شباب اور درازی عمر" "پرہیز" بچوں کے متعلق ہر قسم کی جدید و قدیم معلومات کا انتہائی ذخیرہ ہیں تازہ جلد (جو جولائی ۱۹۳۷ء سے جون ۱۹۳۸ء تک) میں گذشتہ سال کا عظیم الشان "عورت نمبر" ہے جسکی تعریف میں ہندوستان بھر کے منتخب علماء اور حکماء متفقہ طور پر رطب اللساں ہیں۔ جلد بندی بھی رنگین کپڑے کی پختہ کرائی گئی ہے۔ جسکے پشتہ پر رسالہ کا نام وغیرہ سنہری حروف میں چھپا ہوا ہے۔

ان جلدوں میں کیا ہے؟

اس کا جواب اتنا مختصر نہیں کہ اس ذرا سی جگہ میں دیا جاسکے مجمل طور پر یوں سمجھ لیجئے کہ ۱۹۳۴-۳۵ء کی جلد میں ایک تو وہ مشہور زمانہ اشاعت خاص ہے جسکا موضوع "اعادۂ شباب اور درازی عمر" تھا اور اسکے علاوہ گیارہ مہینوں کے گیارہ پرچے جنمیں ہر ایک علم و حکمت کے جواہر ریزوں سے مالامال ہے۔ ۱۹۳۵-۳۶ء کی جلد میں گیارہ معمولی پرچوں کے علاوہ ایک وہ معرکۃ الآرا اشاعت خاص ہے جسے "الاطفال" کا نام دیا گیا ہے اور جس میں بچوں کی پرورش اور انکی طبیعت اور انکے کھیل، انکی عادات اور اطوار اور انکے امراض و علاج کے متعلق بہت سے ایسے نادر زمانہ مضامین ہیں جنکی نظیر آپ کو انگریزی زبان کے طبی پرچوں میں بھی نہیں مل سکتی۔ بچوں کی تعلیم و تربیت کے متعلق آپ اس سے جو کچھ اتنی معلومات حاصل کر سکتے ہیں جو بصورت دیگر کئی مستقل فنی کتابیں دیکھنے سے بمشکل حاصل ہو سکتی ہے اور وہ فنی کتابیں بھی اردو زبان میں کہیں موجود نہیں ہیں ۱۹۳۷ء کی تازہ جلد میں گذشتہ سال کے عجیب و غریب "عورت نمبر" کے علاوہ گیارہ مہینے کے پرچے ہیں جو جون ۱۹۳۸ء تک ختم ہوتے ہیں۔ اس جلد میں صرف ایک عورت نمبر ہی ایسا ہے جسکی قیمت اس جلد کی سب قیمت کے برابر بھی ہو تو شائقین اور قدر شناس اسکو سستا ہی سمجھیں گے "ہمدرد صحت" کے معمولی پرچوں میں علاوہ بیش بہا علمی مضامین کے جو ماہ بماہ شائع ہوتے رہتے ہیں اچھے اچھے حکیموں اور ڈاکٹروں کے مجرب اور آزمودہ صدہا نسخے ملیں گے جنمیں سے ہر ایک کی قیمت یقیناً اس رقم سے بہت زیادہ ہے جو "ہمدرد صحت" کی جلدیں خریدنے پر صرف کرنی پڑیگی۔ یہ رقم دو روپے فی جلد ہے محصول ڈاک اسکے علاوہ ہے ہر جلد کی ضخامت اوسط سائز کے ایک ہزار یا ساڑھے صفحات یا اس سے کچھ زیادہ ہے بلاک کی رنگین تصاویر بھی ہر جلد میں ساٹھ سے زیادہ ہیں۔ اسکے علاوہ دلچسپ مرقعے کارٹون اور دوسری تصویریں ان میں شامل ہیں علم و حکمت کے جواہر ریزوں سے بھرپور یہ جلدیں صرف اطباء ہی کے لئے ضروری نہیں بلکہ عوام بھی اور دوسرے شائقین علم و ادب بھی انکے مطالعہ سے فائدہ حاصل کرینگے۔ ہمدرد صحت کی خصوصیتوں کا اندازہ آپکو اسی پرچہ کے مضامین سے ہو جائیگا۔ ہماری زبان کے نہ صرف طبی پرچوں میں بلکہ دوسرے رسالوں میں ہمدرد صحت ہی ایک ایسا رسالہ ہے جسکے علمی معاونین میں ممالک یورپ کے بہت سے مضمون نگار شامل ہیں اور جسکے حلقہ میں ہندوستان کے منتخب طبیب و حکماء ہیں ان جلدوں میں آپکو ان مشہور اصحاب قلم کے نتائج افکار جا بجا نظر آئیں گے۔

منیجر مکتبہ ہمدرد صحت ہمدرد منزل لال کنواں دہلی



حکیم مولوی محمد کبیر الدین صاحب شیخ الجامعہ' جامعہ طبیہ - دہلی
Hakeem Molvi Mohomed Kabeer-ud-din
Principal Jamia Tibbia, Delhi.

"Hamdard-i-Sehat", Delhi.
Tuberculosis Number
July 1938.

"ہمدرد صحت" دہلی
دق و سل نمبر
جولائی سنہ ۱۹۳۸ء



کویراج پنڈت اوپندر ناتھ داس صاحب
پروفیسر آیور ویدک اینڈ یونانی طبیہ کالج دہلی
(مضمون صفحہ ۱۷ پر)

Kaviraj Pandit Upendar Nath Das
Prof. A. & U Tibbia College, Delhi.



وید بہاری لال صاحب (رنگا پشتی کار)
سابق ایڈیٹر "شدھ رسائن" ملتان

Vaid Behari Lal
(Ranga Pushtikar)
Ex Editor, The "Shudh Rasain"
Multan (Punjab)

دق و سل اور آیورویدک

تپ دق

از جناب کوی راج پنڈت اپندر ناتھ داس صاحب پروفیسر آیورویدک اینڈ یونانی طبی کالج دہلی

جہاں تک ہندوستان کا تعلق ہے موجودہ زمانہ میں شاید ایک مرض بھی تباہ کاریوں کے لحاظ سے تپ دق کا مقابلہ نہیں کرسکتا اسلئے اس پر جتنا بھی غور کیا جائے کم ہے۔ اس خوفناک مرض کے متعلق بہت قابل انشاپردازوں نے اچھے اچھے مضامین سپرد قلم کئے ہیں لیکن تپ دق کی روز افزوں ترقیوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے کچھ خامہ فرسائی کرنا سعیٔ لاحاصل کے مرادف نہیں ہے۔ تمام امراض کا راجہ ہونے کی وجہ سے یہ مرض ویدک میں "راج یکشما" کہلاتا ہے تاریخی اعتبار سے اسکی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ سب سے پہلے یہ مرض ایک راجہ یعنے چندرماں کو ہوا تھا یہ مرض کبھی اکیلا نہیں رہتا ہے۔ بلکہ جس جسم پر اپنا تسلط جمائے وہاں اپنے متعلقہ امراض کو بھی اذن عام دیدیتا ہے۔ اسی لئے شری چرک جی نے لکھا ہے کہ "راج یکشما روگ سموہا تم" یعنی جو امراض کئی امراض کا مجموعہ ہوتے ہیں ان میں تپ دق کو امتیازی درجہ حاصل ہے" +

اس مرض کو انگریزی میں تھائسس، کنزمپشن، اردو میں سل، تپ دق، اور عام طور پر پرانا بخار اور ہڈی کا بخار وغیرہ کہتے ہیں

اس مرض کی پیدائش تاریخ عالم کے ابتدائی دور میں ہوئی تھی۔ آیورویدک تاریخ کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ مرض چندرماں کو ہوا تھا اور اسے اشونی کماروں کے علاج سے شفا حاصل ہوئی تھی۔ اشونی کماروں کے اعجاز مسیحائی سے خائف ہوکر یہ مرض سورگ لوک (دیوتاؤں کی دنیا) سے مرتیو لوک (عالم فانی) میں آیا تھا۔ سطور بالا سے کم از کم اتنا تو ضرور ہوتا ہے کہ تپ دق کا حملہ عہد قدیم سے ہوتا رہا ہے +

اس مرض کا تعلق زمین سے ہے اور ہندوستان کے اقلاع [illegible] میں پایا جاتا ہے لیکن راجپوتانہ میں مقابلتاً کم ہوتا ہے۔ بڑے شہروں کے مقابلہ چھوٹے شہروں اور اس سے بھی کم گاؤں میں ہوتا ہے۔ بڑے شہروں میں بھی اس کا حملہ زیادہ تر ان محلوں میں ہوتا ہے جہاں غریب [illegible] ہیں لیکن طبقہ امرا بھی اسکے حملے سے محفوظ نہیں رہتا اور اس کا سبب میں آگے بیان کرونگا +

اس مرض کے لئے کوئی خاص موسم متعین نہیں ہے، ہر موسم میں اس کا حملہ ہوسکتا ہے پھر بھی زیادہ تر سردی میں پیدا ہوکر موسم گرما میں [illegible] اور برسات میں زیادہ تکلیف دہ ہوجاتا ہے +

یہ مرض عورت، مرد، بوڑھے اور بچے سب ہی کو ہوسکتا ہے [illegible]

[illegible]

[illegible] ہمیں تسلیم کرنا پڑیگا کہ ہمارے برادران وطن ان باتوں کے زیادہ مرتکب ہوتے ہیں جن سے یہ مرض پیدا ہوتا ہے +

مرض کے اسباب و علل شاستر کی رو سے

آیورویدمیں تپ دق کی پیدائش کے حسب ذیل چار اسباب بیان کئے گئے ہیں۔ (۱) پاخانہ پیشاب اور ریاح کو روکنا + (۲) برہمچریہ کے اصول کو نہ رکھنا + (۳) ہمت یا جسمانی محنت میں زیادہ اُلوالعزمی اور (۴) کھانے میں بے احتیاطی +

اب ہم ہر امر کو کسی قدر تفصیل کیساتھ بیان کرینگے +

(۱) حوائج ضروری کو روکنے سے دق کا مرض اس طرح سے ہوتا ہے کہ انسان اپنے حاکموں، بزرگوں یا عورتوں کے سامنے شرم یا خوف کے سبب پاخانہ پیشاب یا ریاح کو روکے رکھتا ہے۔ موجودہ زمانہ میں خاص کر شہروں میں لوگوں کو مجبور ہو کر تکلیف برداشت کرنیکے باوجود پاخانہ اور پیشاب وغیرہ کو روکنا پڑتا ہے۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ ایک مکان میں جتنے مرد اور عورتیں ہوتی ہیں انکی تعداد کے لحاظ سے پاخانے نہیں ہوتے نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ جب ایک آدمی پاخانہ میں جا کر بیٹھ جاتا ہے تو پانچ چھ آدمی رفع حاجت کی تکلیف سے مجبور ہو کر بھی اسکے نکلنے کا انتظار کرتے رہتے ہیں، ہم پولس میں جانیوالوں کو تو نمبر کے مطابق ہی جانا پڑتا ہے چاہے کسی شخص کو کتنی ہی تکلیف کیوں نہ ہو، لیکن جب تک اسکی باری نہ آئے وہ اندر قدم نہیں رکھ سکتا۔ بازار میں جن لوگوں کی دکانیں ہوتی ہیں انہیں بھی مجبور ہو کر حوائج کو روکنا پڑتا ہے۔ اگر تکلیف ناقابل برداشت ہو جائے تب انہیں دوکان سے اُٹھ کر اپنے گھر واپس جانا پڑتا ہے یا قریب میں کسی دوست کے گھر۔ باہر سے جو لوگ شہر میں کسی کام سے آتے ہیں اگر انہیں حاجت محسوس ہو تو بس خدا ہی مالک ہے۔ شہروں میں پیشاب خانوں تک کی تعداد بالکل ناکافی ہوتی ہے جس شہر میں سڑک یا گلی میں پیشاب کرنے سے پولیس پکڑ لیتی ہے وہاں انسان اگر پیشاب بھی نہ روکے تو کیا کرے۔ دیہات میں تو اگر کوئی شخص حوائج کو روکے تو یہ اسکی خطا ہے لیکن شہروں میں تو وہ حوائج کے روکنے پر مجبور ہے۔ یہ وجہ ہے کہ شہروں میں دیہات سے زیادہ تپ دق کا حملہ ہوتا ہے +

(۲) عیاشی کا لازمی نتیجہ تپ دق ہے ہندوستان کی قدیم تہذیب کے مطابق "برہمچریہ" (تجرد) پر عمل کرنا سب کے لئے ضروری تھا اس زمانہ میں لوگوں کو مجرد رہ کر ہی تعلیم حاصل کرنی پڑتی تھی اور طالب علموں کو ایسے ماحول میں نہیں رکھا جاتا تھا کہ ان کے دلوں میں نفسانی جذبات پیدا ہوں۔ شادی کے بعد بھی بیوی کے ساتھ مواصلت کا مقصد محض اولاد کی پیدائش سمجھا جاتا تھا۔ وان پرستھ اور سنیاس آشرم میں تو مکمل تجرد پر کاربند ہونا پڑتا تھا۔ اب دان کے دھرم دھرم کی عظمت برباد ہو چکی ہے۔ ہندوستان میں اب برہمچریہ آشرم نہیں رہا۔ "گرد گرہ" کی جگہ بورڈنگوں نے لی۔ زیادہ تر بورڈنگوں میں طلبا خلاف فطرت حرکات اور دوسری باتوں سے بیس بائیس سال کی عمر تک مردانہ قوتوں سے محروم ہو جاتے ہیں اس کا سبب محض غلط طریقہ تعلیم ہی نہیں، بلکہ سینما، ناول اور تہذیب نو کے دوسرے زہریلے جراثیم بھی ہیں۔ گرہست کے لئے برہمچریہ تو دور رہا۔ بیوی کے حمل کو اپنی لطف اندوزیوں کی راہ میں حائل سمجھ کر استقرار حمل کو روکنے کی دوائیں تلاش کی جاتی ہیں۔ اشتہاری دوا فروشوں کے اشتہارات دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ہندوستان میں نامردانہ برتھ کنٹرول کی خواہش کس قدر بڑھ گئی ہے۔ سینما میں برہنہ تصویریں، طوائفوں کے رقص اور راستے میں مخمور شباب فیشن ایبل لڑکیوں کو دیکھ کر جو نوجوان رات میں بیوی کے ساتھ اپنے جذبات شوق کو تسکین نہیں دیتا ہے اُسے احتلام یا جلق کا شکار بننا پڑتا ہے۔ صرف نوجوان لڑکے ہی نہیں بلکہ لڑکیاں بھی ان گناہوں میں مبتلا ہو جاتی ہیں۔ یہ معصیت دیہات سے زیادہ شہروں میں ہے اور شہروں میں بھی غریبوں کے گھروں سے زیادہ امیروں کے گھروں میں +

(۳) ہمت یا جسمانی محنت میں زیادہ اُلوالعزمی:۔ طاقتور شخص کے ساتھ دست بدست جنگ، دوڑنے اور گھوڑے کی سواری سے زیادہ تکان ہو جانے کی وجہ سے لوگ پہلے زمانہ میں مبتلائے دق ہوا کرتے تھے۔ اب اہل ہند ہمت کا کوئی کام تو زیادہ کرتے نہیں لیکن فٹ بال، کرکٹ، ہاکی وغیرہ مروجہ کھیلوں کی کثرت اس مرض کی ترقی کا ایک سبب خاص بنی ہوئی ہے +

(۴) کھانے میں بے احتیاطی:۔ ضرورت سے زیادہ کھانا، ایسی غذائیں کھانا جو بات کو بحال رکھنے کے لئے ضروری ہوں بے وقت کھانا۔ ان سب باتوں کو بے احتیاطی کہتے ہیں۔ دولت مند زیادہ کھاتے ہیں۔ شہروں کے دولتمند اشخاص [illegible] کھا کر بھی سیر نہیں ہوتے۔ اسکے علاوہ چاٹ، پکوڑے، دہی بڑے، پھل، مٹھائی وغیرہ کا شغل ہر جاری رہتا ہے۔ [illegible] نہیں ہوتی۔ ملازمت پیشہ بابو بے وقت کھانے پر مجبور ہوتے ہیں۔ شاستر کا قانون ہے کہ [illegible]

چاہیے۔ لیکن موجودہ تہذیب کا پرستار تعلیم یافتہ طبقہ صبح اُٹھ کر گندے ہی دانتوں لوگ دانت مانجھنے اور کلی کرنے سے بھی پہلے ایک اور آنے کے ساتھ پیٹ بھر لیتے ہیں۔ جیسے آباؤ اجداد کبھی ایسی چیزیں نہیں کھاتے ہیں جن میں گوشت یا انڈے کا جزو شامل ہو وہ بھی ہوٹل میں جا کر کئی دن کے باسی چاپ، چالیں کھا کر مہذب بن جاتے ہیں۔ بازار کی مٹھائیاں جن پر دھول مٹی اور مکھیوں کا ڈھیر ہے لوگ کھا کر اپنی صحت کو برباد کر لیتے ہیں +

ضرورت سے کم کھانا مضر ہے اور یہ بدعت بھی گاؤں سے زیادہ شہروں پائی جاتی ہے۔ قدیم اصولوں کے مطابق تپ دق کے اسباب و علل بیان کرنے کے بعد اب ہم موجودہ زمانہ کی تحقیقات پر غور کریں گے +

موجودہ دور کی تحقیقات

موجودہ زمانہ کی طبی تحقیقات کے مطابق یہ مرض ایک خاص قسم کے جراثیم سے پیدا ہوتا ہے جن کا نام "ٹیوبرکلوسس بیسی لس" ہے۔ عام طور پر ان جراثیم کو "ٹی۔بی" کہا جاتا ہے۔ یہ تنفس کے ذریعہ انسان کے پھیپھڑوں میں داخل ہو کر وہاں اپنا گھر بنا لیتے ہیں۔ اور قوت مدافعت سے انکی جنگ شروع ہوتی ہے جس مقام پر دق کے جراثیم اپنا گھر بناتے ہیں وہاں قدرتی طور پر کیلسیم کا ایک حلقہ بن جاتا ہے۔ قوت مدافعت یہ چاہتی ہے کہ جراثیم کو اس حلقے کے اندر مقید کر کے ہلاک کر ڈالے لیکن جراثیم حلقے کو توڑ کر تمام جسم میں پھیل جانا چاہتے ہیں۔ اس جنگ میں اگر جراثیم ہلاک ہو جائیں تو مرض کی علامتیں ظاہر نہیں ہوتیں۔ لیکن دوسری صورت میں جراثیم کیلسیم کے حلقے کو توڑ کر تمام جسم میں پھیل جاتے ہیں اور انسان مبتلائے مرض ہو جاتا ہے +

تپ دق چونکہ ایک متعدی مرض ہے اور ان جراثیم کے ذریعے ایک شخص سے دوسرے شخص تک پہونچتا ہے۔ خاص کر وہ لوگ جو مریض کے پاس رہتے ہیں، ان کے مبتلائے مرض ہو جانے کا زیادہ احتمال رہتا ہے۔ جراثیم مریض کے کف میں شامل رہتے ہیں۔ مریض کو دیکھے بغیر بھی صرف اسکے بلغم کے ایک ٹکڑے کا امتحان کر کے مرض کی تشخیص کی جا سکتی ہے۔ انہی جراثیم کے ذریعہ کسی صحت مند شخص کے جسم میں بھی اس مرض کو پیدا کیا جا سکتا ہے۔ قدیم آیورویدمیں تپ دق کے جو اسباب و علل بیان کئے گئے ہیں اگر ان کے متعلق پوری احتیاط کی جائے تب بھی مندرجہ بالا جراثیم کے جسم میں داخل ہو جانے سے انسان مبتلائے مرض ہو جائیگا۔ اس سے موجودہ زمانہ کی تحقیقات کے زیادہ صحیح ہونے کا ثبوت ملتا ہے۔ حکمائے قدیم کے پاس چونکہ مشاہدات کے لئے خوردبین وغیرہ نہ تھی، اس لئے وہ جراثیم کا پتہ نہ لگا سکے اور انہوں نے حوائج ضروری کے روکنے ہی کو تپ دق کا سبب خاص سمجھ لیا۔ اب جدید آلات کی موجودگی میں جراثیم ہی کو دق کی پیدائش کا سبب سمجھنا مناسب ہے +

یہ صحیح ہے کہ حکمائے قدیم خوردبین وغیرہ کے ایجاد نہ ہونے سے چونکہ جراثیم کا عینی مشاہدہ نہ کر سکے تھے۔ اسلئے انہوں نے قدرتی طور پر اپنی تصانیف میں انکی موجودگی کا اظہار وثوق کے ساتھ نہیں کیا ہے۔ لیکن اس سے یہ نہ سمجھنا چاہیئے کہ انہیں جراثیم کے خواص و ماہیت کا علم نہ تھا انہوں نے چرک کی کتابوں میں یہ لکھا ہے کہ مریض کے تنفس، تھوک، بلغم اور ساتھ کھانے پینے سے صحت مند انسان کو بھی یہ بیاری ہو جاتی ہے نیز یہ کہ جس خاندان میں کوئی شخص مبتلائے دق ہوا ہو، اُسکے کسی فرد کے ساتھ ازدواجی تعلقات قائم نہ کئے جائیں۔ ان امور سے معلوم ہوتا ہے کہ ہندوستان کے قدیم ماہران طب کو نظریۂ جراثیم کا علم ضرور تھا +

لیکن ساتھ ہی یہ حقیقت بھی پیش نظر رکھنی چاہیئے کہ تپ دق کے کسی جرثومہ کے محض جسم میں داخل ہو جانے سے بیماری نہیں ہوتی، بلکہ جب انکی تعداد جسم میں بڑھ جاتی ہے تو ان سے ایک خاص قسم کا زہریلا مادہ "ٹاکسن" نکلتا ہے اور یہی ٹاکسن دق کی پیدائش کا سبب خاص ہے۔ بعض اجسام انسانی ایسے بھی ہوتے ہیں جن میں جراثیم کی افزائش نسل نہیں ہو سکتی۔ ایسے لوگ جسم میں جرثومۂ دق کے داخل ہو جانے کے باوجود بھی محفوظ رہتے ہیں۔ مبتلائے دق ہونے کا زیادہ امکان انہی لوگوں کے لئے ہے جنکی قوت مدافعت کمزور ہو اور جن کے جسم میں جراثیم آسانی سے نشوونما حاصل کر سکیں +

[illegible] حکمائے ہند نے امراض کی دو قسمیں بیان کی ہیں۔ ایک "روشج" اور دوسری "آگنتک" روشج وہ مرض ہے جو مختلف مرکبات کی بنا پر پیدا ہو۔ اور آگنتک پہلے خود تنہا پیدا ہوتا ہے [illegible] کا تعلق ہے مرض دق کو [illegible] "روشج" سمجھنا چاہیئے +

دق کی ابتدائی علامتیں

سانس پھولنا، بلغم کا بڑھ جانا، قبض، زکام، کھانسی، لاغری، ایک خاص قسم کا نشہ سا محسوس کرنا یہ تپ دق کی ابتدائی علامتیں ہیں +

بعض آدمی کثرت سے خواب ہائے پریشاں دیکھتے ہیں، زبان کا ذائقہ کسی قدر خراب ہو جاتا ہے، آنکھ سفید ہوتی ہے، گوشت کھانے اور عورت سے لطف اندوز ہونے کی خواہش بہت بڑھ جاتی ہے۔ یہ تمام باتیں مرض دق کی اولین علامتیں ہیں لیکن یہ ضروری نہیں ہے کہ ہر شخص میں تمام کی تمام علامتیں پائی جائیں۔ تشخیص مرض کے لئے ایک یا دو علامتوں کی موجودگی کافی سمجھی جاتی ہے +

عام حالات میں پہلے زکام بار بار ہوتا ہے، جسم سوکھنے لگتا ہے، کھانسی کی شکایت بڑھ جاتی ہے، حرارت رہنے لگتی ہے، نبض کی رفتار بڑھ جاتی ہے۔ اگر اسی حالت میں مرض کی تشخیص ہو جائے اور احتیاط کے علاج شروع کر دیا جائے تو مریض بہت جلد شفایاب ہو جاتا ہے +

سنسکرت زبان کی ایک پرانی مثل ہے کہ "مریض دق کا نام سن کر ہی دہشت سے مر جاتا ہے" لہذا پہلے درجہ میں جب مرض کی تشخیص ہو جائے تو مریض کو گھبرانا بالکل نہیں چاہیئے، بلکہ بہت زیادہ صبر و سکون کی ضرورت ہوتی ہے +

خوردبینوں کے ذریعہ ٹی۔ بی کے جراثیم یا ایکس رے کے فوٹو دیکھ کر مرض کی تشخیص کرنے والے ماہران طب دق کی بالکل ابتدائی علامتوں میں پورے وثوق کیساتھ کچھ نہیں کہہ سکتے، جب مرض ڈاکٹروں کی تشخیص کے قابل ہوتا ہے تو وہ بہت کچھ بڑھ چکا ہوتا ہے۔ لہذا اگر کوئی شخص جدید آلات اور ڈاکٹروں کی تشخیص پر نہ رہ کر شاستروں کی ابتدائی علامتوں پر اعتماد کرے تو ایسے مرض کے ابتدائی حملہ سے بآسانی نجات مل سکتی ہے۔ اس طرح اس کی جان بھی بچ جائیگی اور روپیہ بھی برباد نہ ہوگا +

یہ سوال قابل غور ہے کہ رس سے خون۔ خون سے گوشت۔ گوشت سے مید۔ مید سے ہڈیاں۔ ہڈیوں سے گودا اور گودے سے منی پیدا ہوتی ہے جس سے پیدا ہو وہ "کارن" (فاعل) اور جو پیدا ہو وہ "کاریہ" (مفعول) کہلاتا ہے۔ دنیا کا عام قانون یہ ہے کہ کارن کی کمزوری سے کاریہ کمزور ہو سکتا ہے لیکن کاریہ کی کمزوری کا کوئی اثر "کارن" پر نہیں ہو سکتا، مثلاً منی آخری جوہر ہے جو مغز سے پیدا ہوتی ہے۔ اگر مغز کا فعل بند ہو جائے تو ظاہر ہے کہ اس سے منی کی پیدائش رک جائیگی لیکن اگر منی کا وجود مٹ جائے تو اس کا مغز پر کوئی اثر نہیں پڑ سکتا۔ پھر کیا وجہ ہے کہ جسم میں ایک جوہر کے کم ہو جانے سے پورا جسم متاثر ہو جاتا ہے؟

بات یہ ہے کہ جڑ ذات کے زاویہ نظر سے جاندار جسم کی ساری کیفیت سمجھی نہیں جا سکتی۔ جاندار جسم میں ایک چیز کی کمی ہو جانے پر قوت اسکی تلافی کی کوشش کرتی ہے، اور جس جوہر سے وہ چیز پیدا ہوتی ہے اسے اپنی قوت زیادہ خرچ کرنا پڑتی ہے۔ مثلاً اگر ہندوستان میں سارے کپڑے تلف ہو جائیں تو روئی کے گودام تھوڑے ہی دنوں میں خالی ہو جائینگے۔ اسی طرح جسم میں منی کے کم ہو جانے سے اسکی مقدار پوری کرنیکے لئے مغز کو زیادہ حصہ لینا پڑیگا اس سے مغز کمزور ہو جائیگا، اب مغز کے نقصان کی تلافی کے لئے ہڈیوں کو اپنی قوت زیادہ صرف کرنا پڑیگی۔ ہڈیوں کی کمزوری کا اثر مید پر پڑیگا۔ مید کا اثر گوشت پر، گوشت کا اثر خون پر، خون کا اثر رس پر، اس طرح ایک جوہر کے کم ہو جانے سے تمام نظام جسمانی متاثر ہو جاتا ہے۔ چنانچہ تپ دق میں بھی جب خون صالح کی پیدائش رک جاتی ہے تو تمام جسم سوکھنے لگتا ہے +

اس بات کو ظاہری مثال سے یوں سمجھنا چاہیئے کہ جب کسی گھر کی آمدنی کے ذرائع بند ہو جاتے ہیں تو اس پر افلاس طاری ہو جاتا ہے +

یہاں دوسرا سوال پیدا ہوتا ہے وہ یہ کہ کثرت مواصلت کے ذریعہ منی کے غیر معمولی اخراج سے نامردی ہونی چاہیئے جب نامردی ہو گی تو منی کا اتلاف رک جائیگا اور اس اتلاف کے رک جانے سے مغز اور دوسرے جوہر تمام نقصانات سے محفوظ رہیں گے۔ لہذا یہ نظریہ کہ جسم انسانی میں کسی ایک جوہر کے کم ہو جانے سے پورا نظام متاثر ہو جاتا ہے۔ قابل اعتراض قرار پاتا ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ عام طور پر ایک سبب سے ایک ہی مرض پیدا نہیں ہوتا ہے۔ اگر ایک سبب خاص سے ایک جسم میں ایک مرض پیدا ہوتا ہے تو دوسرے جسم میں دوسرا مرض بھی ہو سکتا ہے۔ کیونکہ تمام اجسام کی حالت اسی طرح یکساں نہیں ہے جس طرح دنیا میں تمام مقامات کی حالت۔ کسی گھر میں پانچ بھائی ہیں۔ دو بھائی کمانے ہیں اور تین بیکار ہیں تو کمانے والے آرام سے کھاتے پہنتے ہیں اور بیکار بھوکے مرتے ہیں۔ لیکن بعض گھروں میں کمانے والے پہلے بیکار بھائیوں کو کھلاتے پہناتے ہیں اور پیچھے خود کھاتے پہنتے ہیں۔ بالکل یہی حال تمام جسمانی کا ہے اگر کسی جسم میں منی کم ہو جائے لیکن نفسانی خواہشات کی تیزی بدستور قائم ہے تو محض منی کی کمی سے نامردی کی شکایت پیدا نہیں ہو سکتی۔ لیکن اگر خواہشات زائل ہو جائیں تو منی کی پیدائش جاری رہنے کے باوجود انسان نامرد ہو جائیگا +

یہ بابیک علمی بحث تفصیل طلب ہے اور اسے شائقین چرک سنگھتا میں مطالعہ کر سکتے ہیں +

اب ہم مرض دق کو بڑھانے والے چند عام امراض کا ذکر کرینگے +

پھیپھڑے کی خرابی یہ شکایت بہت عام اور پڑوسیوں سب کے لئے زیادہ خطرناک ہے۔ ایک مریض جس کا پھیپھڑا خراب ہوگیا ہے جب کھانستا چھینکتا اور یہانتک کہ سانس لیتا ہے تو بیماری کے جراثیم کرۂ ہوا میں منتشر ہوکر قرب وجوار میں رہنے والے لوگوں کے پھیپھڑوں میں داخل ہو جاتے ہیں۔ اور اگر کسی شخص کے پھیپھڑے میں پہلے سے کوئی نقص و توان جراثیم کو بہت آسانی کیساتھ نشوونما حاصل ہو جاتا ہے۔

خرابیٔ امعاء بخار جب برابر آتا رہے اور کھانے پینے کی چیزوں کے ذریعہ بیماری کے جراثیم جسم میں داخل ہو جائیں تو آنتیں ملتہب ہو جاتی ہیں اور ان میں بسا اوقات خراش ہو جاتی ہے۔ اس خراش میں تپ دق کے جراثیم کو نشوونما حاصل کرنے کا اچھا موقع ملتا ہے۔ اسہال وغیرہ کی شکایت سے بھی آنتوں میں خرابی پیدا ہو جاتی ہے +

خنازیری مادہ کنٹھ مالا وغیرہ اورام میں تپ دق کے جراثیم بآسانی بڑھ جاتے ہیں کبھی کبھی یہ ورم صرف کنٹھ میں نہیں ہوتا۔ بلکہ کسی دوسرے مقام پر بھی ہوتا ہے۔ بعض مریضوں کے پورے جسم میں بھی ہو سکتا ہے +

بعض آدمیوں کے جسم میں پھوڑے ہوکر بہت دنوں میں پکتے ہیں۔ اگر انہیں کسی طرح سے مرض کے جراثیم داخل ہو جائیں تو انکی تعداد بآسانی بڑھنے لگتی ہے اور وہ اس پھوڑے کو مسموم کر دیتے ہیں۔ رفتہ رفتہ یہ زہر تمام جسم میں پھیل جاتا ہے اور انسان دق میں مبتلا ہو جاتا ہے +

مرض دق کبھی ایک خرابی سے پیدا نہیں ہوتا، بلکہ آیورویدک اصطلاح میں یہ "تردوشج" ہے لیکن ہر شکایت اپنی اپنی علامتیں ظاہر کرتی ہے یعنے جو شکایت زیادہ قوی ہوگی اسکی علامتیں مریض میں زیادہ قوی ہونگی۔ اور جو شکایت خفیف ہوگی اسکی علامتیں بھی خفیف ہونگی۔ اس مرض میں والیو (ہوا) سے حسب ذیل اثرات ظاہر ہوتے ہیں :-

سُرَبھید، شول اور انس (شانہ) اور پاشبرادی کا سنکوچ + (سر بھید: گلے پڑ جانا) (شول: پیٹ کا درد) (پاشبرادی کا سنکوچ: پسلی ہڈی کا سکڑ جانا) + صفرا کے اثرات حسب ذیل ہیں :-

بخار، درد، رسائینک تبدیلی اور جریان خون +

کف سے حسب ذیل اثرات مترتب ہوتے ہیں :-

سر کا بھاری رہنا، بھوک نہ لگنا، کھانسی اور حلق کا التہاب +

اس اجمال کی تفصیل اس طرح ہے :-

والیو سے :- (الف) سُربھید۔ جب حلق کی نالیاں متاثر ہوتی ہیں تو آواز صاف نہیں نکلتی، بولتے وقت حلقوم کی نالیاں اچھی طرح کام نہیں دیتیں، اور ٹوٹی ہوئی آواز نکلتی ہے۔ اسے آیوروید کی اصطلاح میں "سُربھید" کہتے ہیں +

(ب) شول۔ اعصاب کے متاثر ہو جانے سے شول کی کیفیت پیدا ہوتی ہے +

(ج) انس اور پاشبر۔ مرض کی وجہ سے ہوا جب انس (شانہ) اور پاشبر کو تحریک دینے والی رگوں کو متاثر کر دیتی ہے تو یہ حالت پیدا ہوتی ہے +

پت سے :- (الف) بخار۔ مرض کے اثرات سے جب خون مسموم ہوتا ہے تو اس میں ایک طرح کی تیزی پیدا ہو جاتی ہے جو دل کو کمزور کر کے اسکی رفتار کو بڑھا دیتی ہے۔ قدرتی حالات میں اس طرح فرق پڑ جانے سے بخار آنے لگتا ہے۔ آیورویدک اصول کے مطابق بخار پت کے غلبہ سے پیدا ہوتا ہے۔

(ب) پت کی بڑھی ہوئی مقدار جب خون میں شامل ہوتی ہے تو بخار آنے لگتا ہے۔ لیکن جب دوسرے اعضاء میں منتقل ہو جائے تو درد کی کیفیت پیدا ہوتی ہے +

(ج) رسائینک تبدیلیوں کو آیوروید میں "پاک" کہتے ہیں۔ پاک صرف پت ہی سے پیدا ہوتا ہے۔ مرض کے حملے سے جب خون مسموم ہوتا ہے تو جسم میں رسائینک تبدیلیاں پیدا ہوتی ہیں۔ ان میں سے جو عناصر خارجی ہوں انہیں جسم باہر نکالنے کی بھی کوشش کرتا ہے +

(د) جریان خون۔ پت کی غیر معمولی افزائش سے جب خون کی تیزی بہت بڑھ جاتی ہے تو وہ کسی ایک مقام کو پھاڑ کر باہر نکلتا ہے

جراثیم کی وجہ سے پھیپھڑوں میں پہلے ہی سے زخم ہو جاتے ہیں، اسلئے وہ خون بالعموم پھیپھڑوں ہی سے نکلتا ہے کبھی زیادہ کھانسنے سے پھیپھڑوں میں جھٹکا لگ کر خون اپنی تیزی کی وجہ سے پھیپھڑوں سے نکلتا ہے، خون میں تیزی پیدا کرنے والا پت ہی جریان خون کا سبب ہے +

کف سے :- (الف) سر بھاری رہتا ہے اور چکر آتے ہیں +

(ب) ہضم کرنے والے مادہ کی پیدائش کم ہو جانے سے بھوک نہیں لگتی +

(ج) پھیپھڑوں میں جمے ہوئے غیر ضروری کف کو خارج کرنے کی کوشش کا نام کھانسی ہے +

(د) حلق کی نالیوں میں جب کف بھر جاتا ہے تو تنفس کی رگوں میں لچک کم ہو جاتی ہے اس سے آواز بھی صاف نہیں نکل سکتی +

اب سوال ہوتا ہے کہ تین دوشوں سے جو گیارہ مختلف اثرات مترتب کئے گئے ہیں۔ وہ سب ہی تو درحقیقت دو مرض ہیں۔ تپ دق کو مرض مزمن بھی مانا گیا ہے۔ پھر بھی سُرکھید کو مرض نہ مان کر تپ دق کا لچھن کیوں مانا گیا ہے +

اس کا جواب یہ ہے کہ اگر سُرکھید کے علیحدہ علیحدہ اسباب ہو کر سُرکھید ہوتا تو علیحدہ علیحدہ روگ مانے جاتے، یہاں تو ایک مرض کے اسباب سے سُرکھید ہوتا ہے۔ اسلئے یہاں مرض دق ہے اور اس کا لچھن سُرکھید +

اگر تپ دق کا زہر تنفس کی نالیوں میں جم جائے اور اُنکے کام میں خلل اندازی کرے تو سرکھید کے معمولی علاج سے کچھ فائدہ بھی نہیں ہوگا۔ اگر تپ دق سے پیدا شدہ سمیت رُک جائے تو اس طرح پیدا ہونے والا سرکھید بھی دور ہو جائیگا۔ لہذا معلوم ہوا کہ سُرکھید درحقیقت کوئی مستقل مرض نہیں ہے +

اسی طرح تپ دق میں جو بخار آتا ہے وہ بھی عام بخاروں کی طرح ایک جُداگانہ حیثیت نہیں رکھتا اور نہ معمولی بخاروں کے علاج سے اچھا ہو سکتا ہے۔ کیونکہ تپ دق کا بخار جس طرح پت کی زیادتی سے پیدا ہوتا ہے اسکی تفصیل اوپر بیان کی جا چکی ہے۔ اگر جسم میں تپ دق کی سمیت کم ہو جائے اور غیر ضروری رسائنک تبدیلیاں ہوں تو بخار رک جائیگا۔ دوسرے الفاظ میں یوں سمجھنا چاہئیے کہ تپ دق کا بخار جُداگانہ حیثیت سے کوئی مستقل مرض نہیں ہے، اسی طرح اور سب اثرات کے متعلق غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ ایک تپ دق کے پیدا ہونے سے ہی بخار کھانسی اور جسم میں کیمیاوی تبدیلیاں پیدا ہو جاتی ہیں +

مختلف اسباب سے پیدا ہونے والے مرض دق کے لچھنوں میں کچھ فرق ہوتا ہے، یعنے کسی کو گیارہ لچھن ہوتے ہیں تو کسی کو چھ۔ ان سب کا بیان چرک میں کافی تفصیل سے ہے +

پھیپھڑے کی دِق کی علامات

شانوں میں درد، ہتھیلی اور پیر کے تلووں کا جلتے رہنا، یا مسلسل بخار۔ یہ تینوں علامتیں سب ہی مریضوں میں پائی جاتی ہیں۔ علی الصباح بخار نہیں رہتا ہے پھر تھوڑا تھوڑا کرکے بخار بڑھتا جاتا ہے۔ کسی کو سردی سے بخار چڑھتا ہے اور کسی کو آنکھوں میں جلن ہو کر بخار چڑھتا ہے جس وقت مریض یہ سمجھتا ہے کہ اُسے بخار نہیں ہے اور تھرمامیٹر سے بھی بخار معلوم نہیں ہوتا، اس وقت بھی نبض سے بخار کا احساس ہوتا ہے، جس شخص کو سردی سے بخار تیز ہوتا ہے، اسکی ظاہری علامات ملیریا کی سی ہوتی ہیں لیکن غور کرنے سے یہ فرق صاف ظاہر ہو جاتا ہے۔ ملیریا میں زبان کا رنگ میلا ہوتا ہے اور کونین کے استعمال سے بخار کم ہو جاتا ہے۔ لیکن تپ دق کے بخار میں زبان میلی نہیں ہوتی، بلکہ اس کا رنگ سرخ اور آنکھوں کا رنگ سفید ہو جاتا ہے۔ نبض کی رفتار زیادہ بڑھ جاتی ہے عام طور پر ایک صحت مند نوجوان کی نبض کی رفتار ۷۰ سے ۷۵ فی منٹ ہوتی ہے۔ ایک ڈگری بخار بڑھ جانے سے نبض کی رفتار میں فی منٹ دس کا اضافہ ہو جاتا ہے، اس حساب سے ننانوے ڈگری بخار میں مریض کی نبض کی رفتار جتنی ہونی چاہئیے دق کے مریض کی اس سے زیادہ رہتی ہے۔ مریض دق کی نبض سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ پہلے نصف منٹ میں ۵۰ کی رفتار ہوتی ہے اور دوسرے نصف منٹ میں صرف ۳۵ کی، اس کا سبب بلکہ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ معالج کے ہاتھ پکڑتے ہی مریض کچھ گھبرا جاتا ہے جس سے نبض کی رفتار بڑھ جاتی ہے۔ کھانسی بڑھ جاتی ہے مریض منہ بند کرکے اگر ناک سے لمبا سانس کھینچنا چاہے تو کھانسی آ جاتی ہے۔ ابتدا میں کھانسی خشک ہوتی ہے اور پسینہ بھی نہیں آتا لیکن کچھ عرصے کے بعد کھانسی میں گاڑھا گاڑھا کف نکلتا ہے، اور رات کو بہت پسینہ آتا ہے +

مریض کا چہرہ ظاہری طور پر کچھ چکنا سا معلوم ہوتا ہے، پورے گیارہ لچھنوں میں سے کچھ لچھن ضرور رہتے ہیں۔ کھانسی میں خون آنے سے

مریض دُبلا ہوتا ہے۔ بخار اور اندرونی جسم میں کیمیاوی تبدیلیوں سے بھی لاغری بڑھتی ہے۔ اگر مریض کی پشت دیکھی جائے تو ریڑھ کی ہڈی کا اُبھار نظر آتا ہے، سامنے سینہ دیکھنے سے پسلی کی ہڈیاں صاف نظر آتی ہیں۔ کھال نیچے کی چربی سوکھ جانے سے اس قدر ڈھیلی ہو جاتی ہے کہ ہاتھ سرکانا چاہیں تو آستین کی طرح سرک جاتی ہے۔ مریض کا جسم کچھ سوکھتا ہی نہیں، بلکہ لمبائی میں بھی کچھ چھوٹا ہو جاتا ہے۔ پھیپھڑوں کی دق خاص طور پر مہلک ہوتی ہے +

آنتوں کی دق (سل بطنی)

علامات پہلے آنتوں میں ایک قسم کی گرہ پڑتی ہے جسے چھونے سے درد ہوتا ہے اور قبض کی شکایت بھی رہتی ہے لیکن محض اس حد تک شکایات کا پیدا ہونا دق میں داخل نہیں ہے۔ مرض دق کا حملہ ہو جانے سے مریض کو بخار رہنے لگتا ہے۔ کھانے کے بعد جب معدے کا فعل شروع ہوتا ہے تو درد بھی بڑھ جاتا ہے کبھی قبض کی شکایت رہتی ہے تو کبھی دست آتے ہیں جس سے اسہال کا شبہ ہوتا ہے۔ پاخانہ کے ساتھ کچی غذا زیادہ مقدار میں نکلتی ہے مسلسل بخار نہیں رہتا اور نبض کی رفتار بھی زیادہ نہیں بڑھتی۔ یہ تمام علامات آنتوں کی دق کے ہیں۔ اگر آنتوں کی دق والے کے پھیپھڑے بھی متاثر ہو جائیں تو چوبیس گھنٹوں میں دو مرتبہ بخار تیز ہوتا ہے اور کھانسی فوراً بڑھ جاتی ہے۔ لیکن آنتوں کی دق پھیپھڑے کی طرح زیادہ مہلک نہیں ہوتی۔ اگر مریض کے امعاء کو دبایا جائے تو ہوا کے چلنے کی سی آواز محسوس ہوتی ہے۔ دس پندرہ دن مریض کی حالت سنبھلتی ہے تو ایک دن دست ہو کر مریض بہت لاغر ہو جاتا ہے بعض مریضوں کو پاخانہ کے ساتھ آنوَس بھی آتی ہے۔ بیماری بڑھ جانے پر اسہال کا سلسلہ کچھ اس طرح شروع ہوتا ہے کہ افیون وغیرہ سے بھی دست نہیں رُکتے، اور مریض روز بروز لاغر ہوتا جاتا ہے۔ آخری حالت میں شوتھ (ورم) بھی ہو جاتا ہے، دل اگر زیادہ کمزور ہو جائے تو شوتھ کے بعد اُدر دیپٹ کی بیماری) بھی ہو جاتا ہے اور اس حالت میں شفایابی کی اُمید ختم ہو جاتی ہے +

کنٹھ مالا سے تپ دق

کنٹھ مالا ایک مقامی مزمن مرض ہے یہ بذات خود تو مہلک نہیں ہے لیکن اسکی گلٹیوں میں جب تپ دق کے جراثیم داخل ہو جائیں تو یہ شکایت مرض دق میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ دق کا حملہ اسوقت سے متصور کرنا چاہیئے، جبکہ کنٹھ مالا کے مریض کو بخار رہنے لگے اور اس کا جسم سوکھنے لگے۔ اس مرض میں گیارہ لچھنوں میں سے کئی لچھن ملتے ہیں۔ شانوں میں درد، اور ہمیشہ بخار رہنا یہ ظاہری علامات ہیں۔ اگر کنٹھ مالا کے مریض پر تپ دق کا پورا حملہ نہ ہو تو اسکے شفایاب ہو جانیکی اُمید رہتی ہے +

تپ دق کے زخم تپ دق کا زخم جو پھیپھڑے میں ہو یا خنازیر کے متورم غدد میں کچھ عجیب قسم کا ہوتا ہے۔ بعض اوقات کئی چھوٹے چھوٹے زخم مل کر ایک بڑے زخم کی شکل اختیار کر لیتے ہیں۔ زخم کے چاروں طرف چکنا چکنا شوتھ (ورم) ہوتا ہے پیپ بہت آتی ہے۔ بخار اور کھانسی کی شکایات مستقل طور پر جم جاتی ہیں +

اگر مریض کے کولھے اور کمر پر زخم پڑ جائیں (قروح الفراش) اور اندر اندر سے بہت دور تک پھیلے ہوئے ہوں تو مریض کا صحت یاب ہونا بہت دُشوار ہو جاتا ہے لیکن اگر زخم ہاتھ پیر میں ہوں اور مریض زیادہ لاغر نہ ہو تو شفایابی کے امکانات رہتے ہیں +

علاج

یہاں تپ دق کے معالجات بالتفصیل بیان کرنا مقصود نہیں ہیں۔ اختصار کے ساتھ لکھکر سمجھانا بھی دُشوار ہے تاہم طریقہ علاج پر کچھ روشنی ڈالنا ضروری ہے۔ تپ دق میں یوں بر تقاضائے عقل یہی معلوم ہوتا ہے کہ جب جسم گھل رہا ہے تو مریض کو ایسی غذائیں کھلائیں جن سے تقویت حاصل ہو لیکن محض مقوی غذاؤں کے استعمال ہی سے تپ دق کے مریض کو صحت نہیں ہوتی، کیونکہ جسم کے اندر سمیت کی موجودگی میں جو مقوی غذا جسم میں داخل ہوتی ہے وہ مفاسد کو تقویت دیتی ہے۔ علاج میں سب سے پہلے اس طرف توجہ کرنی چاہیئے کہ مادی

(مسامات) کے راستے کھل جائیں تاکہ جسم کے خلیے غذا کے قیمتی اجزا سے فائدہ اٹھا سکیں۔ غذا زود ہضم ہونی چاہیئے اس مرض میں شراب اور گوشت کو مفید مانا گیا ہے۔ لیکن بہت سے ہندوستانیوں کی نگاہ میں شراب اور گوشت کا استعمال مذہبی اعتبار سے ممنوع ہے +

میرے خیال میں مذہبی زاویہ نظر کا احترام قائم رکھتے ہوئے بھی علاج ہو سکتا ہے۔ شراب کو اسلئے ممنوع قرار دیا گیا ہے کہ اسکے پینے سے انسان کی عقل بیکار ہو جاتی ہے اور وہ نشہ میں مذموم حرکتیں کرتا ہے۔ پھر بھی شاستر لکھتے ہیں کہ شراب کا بکثرت استعمال عادتاً تو ناجائز ہے لیکن طبیب کے ہاتھ سے بطور دوا قلیل مقدار میں استعمال کرنا گناہ نہیں ہے، علاوہ بریں تپ دق کے مریض کو نشہ آور شراب بھی نہیں دی جاتی۔ اس میں جو کچھ دیا جاتا ہوا سے شراب کی حیثیت سے سمجھنا بھی دشوار ہے۔ جیسے "دراکشاسو" وغیرہ۔ ان میں سُراسار (الکحل) کی مقدار اس قدر کم ہوتی ہے کہ وہ عام اقسام شراب کی طرح نہ تو تیز ہوتی ہیں اور نہ ان سے نشہ ہوتا ہے لیکن ان سے رسادی کی نالیوں کا منہ کھل جاتا ہے اور مریض مقوی غذاؤں کو ہضم کرنے کے قابل ہو جاتا ہے ایسی چیزوں کو جو بطور دوا استعمال کرائی جائیں شراب سمجھنا سخت غلطی ہے۔ ان میں چند اجزا ایسے ہوتے ہیں جو جسم کے لئے بہت مفید ہیں۔ یہ اجزا کچھ تو پانی میں حل ہوتے ہیں اور کچھ الکحل میں۔ مثلاً "دراکشارشٹ" میں جو دارچینی، الائچی، تیج پات، ناگ کیسر، پیپلی، در مرچ وغیرہ پڑتی ہے اس سے رسادی (مسامات) کے راستے کھلتے ہیں۔ اس میں جو باؤبڑنگ پڑتا ہے وہ جراثیم مرض کے لئے تو مہلک زہر ہے لیکن جسم انسانی میں سمیت پیدا نہیں کرتا انہی وجوہ سے تپ دق میں "دراکشارشٹ" وغیرہ کا استعمال بہت مفید ہے۔ ان چیزوں میں شراب کی برائیوں کا نہیں بلکہ خوبیوں جزو شامل ہے۔ اور چونکہ انہیں طبیب کی ہدایت کے مطابق بطور دوا استعمال کیا جاتا ہے، اسلئے شراب پینے کا گناہ بھی عاید نہیں ہوتا +

تپ دق میں گوشت کے استعمال کا بہترین طریقہ حسب ذیل ہے :-

پیپلی تین ماشہ۔ جو دو تولہ، کلتھی دو تولہ، سونٹھ تین ماشہ۔ آملہ تین ماشہ، انار دانہ تین ماشہ، گوشت ایک تولہ۔ سوا سیر پانی میں پکا کر پانچ چھٹانک رکھیں۔ اس میں نمک اور ہلدی وغیرہ ملا کر گوشت کا یہ عرق استعمال کریں۔ کاڈلیور آئل کے استعمال سے اگر مذہب برباد نہیں ہوتا اور ہمیوگلوبین کے پینے سے مذہب کی حفاظت ہوتی ہے تو مندرجہ بالا طریقہ سے گوشت کا عرق بھی پینا چاہیئے، جو لوگ گوشت کا عرق پینا نہیں چاہتے ہیں انہیں دھوکے سے نہیں پلانا چاہیئے۔ بلکہ ان کے لئے بکری کے دودھ، مکھن، سیب، بیدانہ اور دوسرے پھلوں کا استعمال مناسب ہے +

رسادی کی نالیوں کے کھل جانے سے تپ دق میں بہت فائدہ ہوتا ہے۔ لہذا اسکے کھولنے کی کوشش خاص طور پر کرنی چاہیئے۔ تازہ تحقیقات سے ثابت ہوا ہے کہ آکسیجن سے اس مرض کے جراثیم کمزور ہو جاتے ہیں اور وہ انکے لئے سم قاتل ہے۔ صاف ہوا میں آکسیجن کا جزو زیادہ ہوتا ہے، سمندر کے کنارے اور پہاڑوں کی ہوا میں آکسیجن بمقدار وافر شامل ہوتی ہے۔ اسلئے کھلے مقامات پر چہل قدمی اور سمندر کے کنارے یا پہاڑی مقامات پر قیام مریضوں کے لئے بہت مفید ہے، صاف ہوا میں بیٹھ کر ورزش کرنے سے بہت فائدہ ہوتا ہے۔ سورج کی کرنوں میں تپ دق کے جراثیم کو ہلاک کرنے کی قوت ہے اسمیں ایک قسم کے وٹامن انسان کو تپ دق سے محفوظ رکھتے ہیں۔ مریضوں کو کپڑے اتار کر دھوپ میں بیٹھنا چاہیئے کیونکہ سورج کی کرنیں اس مرض میں بہت مفید ثابت ہوتی ہیں جس شخص پر تپ دق کا حملہ ہوا اسکے لئے تجرد پر کاربند ہونا ضروری ہے، طبیعت خوش خرم رکھنی چاہیئے۔ شاستر کی دواؤں میں۔ ستوپلادی، چون پراش دراکشارشٹ، مرگانک، جے منگل، سورانگ سندر، بسنت مالتی، کشتہ فولاد، کشتہ طلا، پنچ امرت، پرپٹی وغیرہ متعدد مشہور دوائیں مفید ثابت ہوتی ہیں سولپ پنچ، مولی کا شیر پاک بھی مفید ہے۔ طب مغربی کی تحقیقاتوں کے مطابق اس مرض کے لئے کیلسیم بہت مفید ثابت ہوا ہے +

آیورویدک ادویہ میں ستوپلادی میں بنسلوچن پڑتا ہے جس میں کیلسیم ہے۔ موتی میں سب سے عمدہ کیلسیم ہے، یہ بسنت مالتی، مرگانگ وغیرہ میں پڑتا ہے جسم کے اندر پیدا ہونے والے کیمیاوی تغیرات کو کم کرنے کے لئے سونے کے کشتہ کا استعمال مفید ہے۔ بسنت مالتی، جے منگل وغیرہ میں سونا پڑتا ہے۔ اس سونے سے دل کو بھی تقویت پہنچتی ہے۔ پارہ اور گندھک کے استعمال سے تپ دق کے جراثیم ہلاک ہوتے ہیں۔ بسنت مالتی میں جو مرچ پڑتی ہے اور مرگانک کو مرچ چورن کیساتھ دیا جاتا ہے اس سے شرائین کی صفائی ہوتی ہے کف خارج ہوتا ہے۔ اس طرح سے ہر دوا پر غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ ان ادویہ سے تپ دق میں کیوں فائدہ ہوتا ہے +

سل بطنی میں سورن پدپٹی، رس پرپٹی، اور لوہے کا استعمال مفید ہے کنٹھ مالا کے لئے کانچنار، گوگل، پنچ امرت وغیرہ مفید ہیں +

تپ دق سے اگر ہاتھ یا پیر میں زہر دوڑ جائے تو اسے پہلے دواؤں کے ذریعہ اچھا کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے، اور جب اس میں ناکامی ہو تو بیمار عضو کو کاٹ کر الگ کر دینا چاہیئے کنٹھ مالا کو بھی ابتدائی حالت میں مفید ادویہ استعمال کرانے کے بعد کٹوا دینا مناسب ہے +

ابھی مجھے جو بہت کچھ کہنا ہے اس میں سے صرف ایک بات لکھکر اپنا مضمون ختم کرتا ہوں وہ یہ کہ اس مرض کے نمودار ہونیکے بعد جب علاج شروع ہوتا ہے تو بعض اوقات مفید ترین ادویہ استعمال کرنیکے باوجود مریض صحت یاب نہیں ہوتا کبھی کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ علاج سے فائدہ ظاہر ہوتا ہے، دق کی تمام علامتیں دور ہو جاتی ہیں اور مریض اور معالجوں کو شفا کا یقین ہو جاتا ہے۔ لیکن کچھ عرصہ کے بعد ہی مرض پوری قوت سے عود کر آتا ہے اور مریض کو موت کی آغوش میں سُلا دیتا ہے۔ لہٰذا اس مرض میں محض دواؤں ہی پر اعتماد نہ کرکے " دیو دیپا شرے کرم " بھی کرانا چاہیئے۔ ایسا دیکھا گیا ہے کہ دیو دیپا شرے کرم سے کسی کسی مریض کو فائدہ ہو جاتا ہے۔ جس طرح نا اہل طبیبوں کے علاج سے مریض کو فائدہ نہیں ہوتا اسی طرح دھوکہ باز پنڈتوں کے پاکھنڈ کو دیو دیپا شرے سمجھ کر غلطی نہیں کرنی چاہیئے۔ بھرگو سنگھتا اور جوتش کی دوسری کتابوں کی مدد سے طے کرنا چاہیئے کہ کیا کرم کرانا ہے۔ پھر اسکے لئے کسی ایماندار اور خدا پرست پنڈت سے رجوع کرنا چاہیئے۔ میں آخر میں دنیا کو پالنے والے سورج دیوتا کو نمسکار کرکے اپنا مضمون ختم کرتا ہوں +

تپِ دِق اور چرک بھگوان کا قدیم طریقۂ علاج

ازجناب راج وید کرشن دیال صاحب وید شاستری امرتسر

ہندی طب میں اگرچہ سینکڑوں گرنتھ ہیں۔ مگر علاج کے لئے جو فوقیت چرک کو حاصل ہے وہ کسی کو بھی نہیں، چرک کی چکتسا پدھتی (طریقۂ علاج) ضرب المثل ہے۔ چنانچہ کہا بھی ہے:۔

ندانے مادھو سریشٹہ سوترا ستھانے تو واگ بھٹ

شریرے سُشرُتہ پروکتہ چرکتو چکتسکے

اس کا مطلب یہ ہے کہ ویدک کتب میں تشخیص امراض کے لئے سب سے اعلیٰ مادھو ندان ہے اور واگ بھٹ علمی لحاظ سے سرو سریشٹ ہے۔ علم جراحی کے لئے سشرت اور علم العلاج کے لئے چرک سب پر فوقیت رکھتا ہے۔ موجودہ زمانے میں چرک کے مطابق علاج کرنا تو درکنار، چرک پڑھنے اور سمجھنے والے بھی کم ہیں بدقسمتی سے یا گردش زمانہ کے باعث ہندی طب پر گھٹا ٹوپ بادل چھائے ہوئے ہیں۔ بدیشی راج کے باعث قدیم طب کی قدردانی تو درکنار اُلٹا اس پر غیر سائنٹیفک اور مضر ہونیکے الزامات تھوپے جاتے ہیں۔ لیکن خوشی کی بات ہے کہ قدیم طب اپنی خوبیوں اور سریع الاثر ہونے کے باعث اکثر موقعوں پر کامیاب ہوتی ہے۔ جب کہ دیگر طریقہائے طب کانوں پر ہاتھ دھرے لگ جاتے ہیں۔ تپ دق اور دیگر اسی قسم کے سخت و مہلک امراض کا علاج صرف علم طب قدیم ہی خاطر خواہ بتاتا ہے۔ گو اس قدیم سائنس کے خزانہ کو دقیانوسی کا خطاب دیکر گورنمنٹ اور انگریزی تعلیم یافتہ لوگ اس کا مخول اڑاتے رہے ہیں۔ مگر ہم یہاں بہانگ دہل بتا دینا چاہتے ہیں کہ موجودہ زمانہ میں جس قدر طریقہائے علاج مروج ہیں اور آئندہ ہونگے ان سب کا اصل اصول بھگوان چرک نے اپنی بے نظیر تصنیف میں پیشتر درج کر رکھا ہے +

آپ یہ سُن کر حیران ہونگے کہ ایلوپیتھی، ہومیوپیتھی وغیرہ مغربی طریقہائے علاج کے علاوہ نئے نئے طریقہ علاج انجکشن سسٹم (بذریعہ پچکاری دوا پہونچانا) تک ویدک گرنتھوں میں موجود ہے۔ مگر یہاں ہم جس بالکل نئے طریقہ علاج کا ذکر کرنا چاہتے ہیں۔ اس کا نام مغربی اصطلاح میں " ہائیڈرو پیتھی " ہے۔ ہائیڈرو پیتھی کا مترادف لفظ جل چکتسا یا پانی کا علاج ہے جس کو ایک جرمن ڈاکٹر کی نئی ایجاد بتایا جاتا ہے۔ کہتے ہیں کہ جرمنی کے لوئی کوہنی صاحب خود مرض تپ دق میں مبتلا تھے اور دنیا بھر کے علاج معالجے کرانیکے بعد مایوس ہو چکے تھے۔ اس وقت ان کو اس طریقہ علاج کا الہام ہوا یا انہوں نے اپنی عقل سے اسکو ایجاد کیا +

مغرب کے لوگ یا ہندوستان کے بھولے بھالے لوگ اپنی ناواقفیت کے باعث اس علاج کو بالکل نیا اور کوئی کوہنی صاحب کی ایجاد سمجھیں مگر ہندوستان کے بوڑھے آیور وید میں جب تک دم خم ہے اور چرک جیسی لاثانی کتاب صفحۂ دنیا پر موجود ہے اس وقت تک کوئی بھی نیا سائنس یا طریقہ علاج اپنے آپ کو نیا کہنے کا حوصلہ نہیں کر سکتا اور نہ کوئی شخص کسی طریقہ کو اپنی ایجاد کہنے کا دعوےٰ کر سکتا ہے۔ ہم یہاں لوئی کوہنی صاحب کے نئے طریقہ

علاج یا جل چکتسا کے متعلق صرف اس قدر بتا دینا چاہتے ہیں کہ یہ کوئی نیا طریقہ علاج نہیں بلکہ چرک کے چکتسا ستھان میں سے صرف تپ دق کے علاج کی بالکل ادھوری نقل ہے +

ناظرین! آؤ ہم آپ کو بتائیں کہ چرک میں اسی پانی کے علاج کو کس وضاحت مگر نہایت اختصار کیساتھ بیان کیا گیا ہے اس کو پڑھکر آپ کو یقین ہوجائیگا کہ پانی کا علاج جرمن کے لوئی کوہنی صاحب نے ہندوستان کے اس قدیم طبی گرنتھ میں سے ہی لیا ہے اور وہ انکی اپنی ایجاد نہیں تھی غالباً کرلوئی کوہنی صاحب جب سب طرح کے علاج معالجہ سے مایوس ہوچکے تو انہوں نے اپنے طور پر تحقیقات کرنی شروع کی ہوگی اور ان کی تحقیقات کے دوران میں ہندوستان کا قدیم گرنتھ چرک بھی انکے زیر مطالعہ آیا ہوگا۔ چونکہ وہ خود تپ دق کے مریض تھے۔ لہٰذا اُنہوں نے چرک کا وہ باب مطالعہ کیا ہوگا جس میں تپ دق کا علاج درج ہے اور اُنہوں نے اس طرق علاج کو آزمایا ہوگا۔ اور فائدہ ہونے پر جہاں اُنہوں نے اسکے موجد ہونے کا دعوے کردیا۔ وہاں ہر "مصالحہ پیپلا مول" کے مصداق اس کو تمام امراض کا واحد علاج قرار دیا۔ اور نیو سائنس کے نام سے ایک کتاب لکھی جس میں تمام امراض کو ایک ہی طریقہ یعنی جل چکتسا کے ذریعہ دور کرنیکا دعوے کیا +

چرک بھگوان کا اصول علاج

اگرچہ اردو کے رسالہ میں سنسکرت الفاظ یا سنسکرت شلوکوں کا پڑھنا مشکل امر ہے مگر بعض مقامات پر شہادت کے طور پر قدیم کتب کے ان ہی الفاظ کو ہم نے درج کرنیکی جرات کی ہے۔ اُمید ہے کہ ناظرین اس سے ناراض نہ ہونگے، چرک بھگوان تپ دق کا علاج مندرجہ ذیل الفاظ سے شروع فرماتے ہیں :-

"سویدم ابھینگ دھوم لیپنانی چہ پریشیکا اوگا ہانشیچ "

اس کا مطلب ہے کہ مریض کی جسمانی حالت کے مطابق سوید کرم یعنے پسینے نکالنا۔ مالش کرنا۔ دھوم پان کرانا یا ادویہ کی دھونی دینا، تمام جسم پر مختلف دواؤں کا لیپ کرانا یا پانی وغیرہ کے فوارے سے پریشک کرنا یعنی جسم کو شدھ کرنا اور اگاسن کرنا یعنے خوب مل مل کر نہلانا چاہیئے، اسکے آگے چل کر رشی نے تپ دق کے علاج میں جس اصول کو بیان فرمایا ہے۔ وہ بالکل لوئی کوہنی سسٹم کا اصل اصول ہے۔ بلکہ اس میں خاص خوبیاں ہیں جو مغربی سائنس میں پلے ہوئے اور علم الاخلاط سے بالکل بے بہرہ لوئی کوہنی صاحب کے طریق علاج قطعی نہیں ملتی چنانچہ ملاحظہ فرمایئے :-

"سپنے کھشیرے امبوکوشٹے تم سو بھیکتم اوگا ہئیت
سروت دی بندھ موکش ارتھم بل پشی ارتھ میودا "

رشی فرماتے ہیں کہ تپ دق کے مریض کا مسامات کے ذریعہ فاسد مواد خارج کرنے اور جسم پشٹی یعنی طاقت و توانائی کے لئے۔ سپنہ یعنی چکنائی۔ کھشیر یعنی دودھ اور امبو یعنی پانی کے ٹب میں بٹھا کر اوگاہن کرنا چاہیئے ۔ ۱۔

ناظرین! آپ نے دیکھ لیا کہ لوئی کوہنی صاحب تو صرف پانی کے ٹب میں بٹھانا تجویز کرتے ہیں۔ مگر رشی نے دودھ، گھی اور پانی کے ٹب میں بٹھانے کی ہدایت فرماکر خاص دانشمندی کا ثبوت دیا ہے۔ یہاں سوال پیدا ہوسکتا ہے کہ مسامات کھولنے کے لئے صرف پانی کے ٹب میں بٹھانا ہی کافی ہے۔ دودھ اور گھی کے ٹب میں بٹھانے کی کیا ضرورت ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ بیشک صرف پانی کے ٹب میں بٹھلانے سے مسامات کو کھل سکتے ہیں مگر تپ دق کے سوکھے ہوئے مریض کے صرف مسامات کھولنے مقصود نہیں۔ بلکہ مسامات کو کھولنے کیساتھ ہی ان مسامات کے ذریعہ کمزور اور دُبلے پتلے مریض کے جسم کو ہرا بھرا کرنے کیلئے غذائیت پہونچانا بھی مقصود ہے۔ آپ کہیں گے کہ غذا تو منہ کے راستہ سے بھی پہونچائی جاسکتی ہے۔ اس طرح اتنا جھنجھٹ کرنے کی کیا ضرورت ہے، اس کا جواب صاف ہے کہ تپ دق کے مریض کی حرارت ہاضمہ چونکہ بالکل کمزور ہوتی ہے اور وہ ہر قسم کی غذا وغیرہ کھانے پینے سے بالکل نفرت کرتا ہے اس حالت میں گھی یا دودھ کے ٹب میں بٹھانے کا مشورہ دے کر رشی نے ایک پنتھ دو کاج کی ضرب المثل کے مطابق عمل فرمایا ہے۔ اس طریق سے جہاں مسامات کھل جائینگے وہاں ساتھ ہی کمزور ہاضمہ والے مریض تپ دق کو پرورش جسم کے لئے غذائیت بھی مل جائے گی آپ کا ایک اعتراض ہوسکتا ہے کہ دودھ اور گھی جیسی مہنگی اشیا میں کیا خصوصیت ہے اسکی بجائے اور سستی اشیاء پانی میں ملا کر کام نہیں چل سکتا اور خاصکر دودھ گھی میں کیا خصوصیت ہے؟ اگرچہ اس کا جواب ہم اوپر دے چکے ہیں کہ مریض کے جسم میں بالواسطہ غذا پہونچانے کے لئے ہی رشی نے دودھ، گھی تجویز فرمایا ہے۔ تاہم اسکو دوسرے طریقہ ہائے علاج کے مقابلہ میں سمجھانے کی کوشش کرتے ہیں +

آیورویدک متقدمین چونکہ ہر ایک مرض کی پیدائش کا باعث تین خلطوں کو ہی مانتے ہیں۔ اور چونکہ مرض تپ دق میں بھی یہ تینوں خلطیں

ہی خراب ہوتی ہیں۔ اور صحت کو واپس لانے کے لئے ان خلطوں کو اعتدال پر لانا ہی علاج کا مقصد اعلیٰ ہے۔ لہذا چرک بھگوان نے مریضان تپ دق کے لئے پانی، دودھ، اور گھی چکنائی کے ٹبوں میں بٹھانے کی ہدایت فرمائی ہے۔ اگرچہ وہاں اس امر کا ذکر نہیں ہے کہ کس چیز کے ٹب میں کس مریض کو بٹھانا چاہیئے تینوں چیزوں کی ہدایت کرنا اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ ان کا یہ منشا صرف خلطوں کی رعایت سے ہی ہے۔ ہم کئی بار لکھ کہ قدیم ہندوستانی مختصر نویسی کے بہت شائق رہے ہیں اور انکے اختصار میں بھی ایسا جادو بھرا ہوا ہے کہ ایک چھوٹے سے چھوٹے شلوک میں دنیا بھر کا سائنس مرکوز نظر آتا ہے۔ صرف نکتہ شناس نگاہ کی ضرورت ہے۔ پھر دودھ گھی اور پانی ان تین اشیاء کا فلسفہ ایک معمولی بات نظر آئیگا +

ہم پیشتر ذکر کر چکے ہیں کہ مرض تپ دق تینوں خلطوں کے بگڑنے سے پیدا ہوتا ہے اور ان تینوں خلطوں میں بھی ایک خلط غالب یا بڑھی ہوئی ہوتی ہے، اسی لحاظ سے رشی نے تینوں چیزوں کا ذکر فرمایا ہے +

دودھ کا ٹب

جس تپ دق کے مریض کے جسم میں خلط صفرا غالب ہو اس کو دودھ کے ٹب میں بٹھا کر تمام جسم پر اوگاہن کریں۔ بالفاظ دیگر مریض کو دودھ کے ٹب میں بٹھا کر آہستہ آہستہ ہاتھ سے دودھ کی سارے جسم پر مالش کریں۔ اس سے جہاں مریض کے مسامات کھل کر عمدہ غذائیت حاصل ہوگی وہاں ساتھ ہی غلبۂ صفرا دور ہو کر حرارت جسم یا بخار میں خاص طور پر نمایاں تخفیف ہوگی۔ صفرا چونکہ گرم وخشک ہوتا ہے۔ اس لئے دودھ کی سردی اور تری سے اس کا دفعیہ کرنا نہایت دانشمندی پر مبنی ہے۔ خصوصاً جب کہ مریض منہ کے راستہ چھٹانک بھر دودھ نہ پی سکتا ہو۔ اس طریقہ سے سیروں دودھ اسکے جسم میں پہونچ سکتا ہے اور جہاں منہ کے راستہ پلائے ہوئے دودھ سے ہاضمہ کی خرابی اور دست لگ جانے کا خطرہ رہتا ہے وہاں اس طریق سے معدہ کی خرابی وغیرہ آفات کا کوئی خطرہ نہیں رہتا اور بڑی ہی آسانی سے مریض کے غلبۂ صفرا کو اعتدال پر لایا جا سکتا ہے +

مریض تپ دق کو گرم دودھ کے ٹب میں بٹھایا جائے یا سرد دودھ میں؟ اس کا جواب بھی رشی نے نہایت خوبی کے ساتھ دیا ہے۔ جہاں پر رشی نے دودھ گھی اور پانی کے ٹب میں بٹھانے کی ہدایت فرمائی ہے اُسی شلوک کے آخر میں آپ نے صاف الفاظ میں فرمایا ہے کہ "رِتو سُکھے کرئے"، یعنی مریض کو موسم کے مطابق گرم یا سرد دودھ پانی یا گھی کے ٹب میں بٹھانا چاہیئے جس سے کہ اسکو سکھ یقینی نصیب ہو، مثلاً اگر موسم گرما ہو تو دودھ پانی یا گھی سرد ہونا چاہیئے اور اگر موسم سرما ہو تو دودھ گھی یا پانی کو گرم کر لینا چاہیئے

گھی۔ تیل اور چربی کا ٹب

غلبۂ سودا کی حالت میں اور جب کہ مریض کے جسم میں چربی و گوشت بالکل سوکھ چکے ہوں۔ مریض دق کو گھی، تل کے تیل، یا بکری وغیرہ جانوروں کی چربی کے ٹب میں بٹھانا چاہیئے اگر موسم گرما ہو تو گھی وغیرہ کو گرم کرنے کی ضرورت نہیں، موسم سرما میں گھی، تیل یا چربی (جسکے بھی ٹب میں بٹھانا مقصود ہو) کو گرم کر لینا چاہیئے۔ اور اس قدر گرم کرنا چاہیئے کہ جس کو طبیعت برداشت کر سکے + اب سوال یہ ہے کہ غلبۂ سودا کی حالت میں، گھی، تیل اور چربی میں سے کس کا انتخاب کرنا چاہیئے۔ اسکے لئے معالج کو عقل اور انتخاب سے کام لینا چاہیئے۔ چرک بھگوان نے تو سنیہہ یعنی چکنائی کے ٹب میں بٹھانے کیلئے لکھا ہے اور چکنائی میں یہ تینوں چیزیں یا اسی قسم کی دوسری چیزیں سب ہی شامل ہیں۔ اب طبیب کا فرض ہے کہ اپنے مریض کے مزاج کے موافق گھی، تیل اور چربی وغیرہ چکنائیوں میں سے جس کو مناسب سمجھے کام میں لائے +

گھی کا ٹب:۔ تپ دق کے جن مریضوں میں غلبۂ سودا یعنی وات کی بڑھانے کے ساتھ پت یعنے صفرا بھی ملا ہو انکو گھی کے ٹب میں بٹھانا چاہیئے +

تیل کا ٹب:۔ جن مریضوں کے جسم میں غلبۂ سودا کے ساتھ بلغم بھی ملا ہوا ہو، ایسے مریضوں کو تلوں کے تیل یا چندن آدی تیل۔ لاکشادی تیل وغیرہ کے ٹب میں بٹھانا چاہیئے +

چربی کا ٹب:۔ غلبۂ سودا کے ساتھ ہی جن مریضوں کے جسم کی چربی بالکل کھیشئہ یعنی ناش ہو چکی ہو ان مریضوں کو بکری کی چربی کے ٹب میں بٹھانا چاہیئے +

پانی کا ٹب:۔ غلبۂ بلغم کی حالت میں تپ دق کے مریضوں کو صرف سادہ پانی کے ٹب میں یا دافع بلغم ادویہ کے جوشاندہ میں بٹھانا چاہیئے اور موسم کے مطابق گرم سرد کا بھی لحاظ رکھیں یعنی موسم گرما میں پانی یا جوشاندہ سرد ہونا چاہیے اور موسم سرما میں پانی یا جوشاندہ گرم کر لیں۔

ٹب میں بٹھانیکا طریقہ مریضان دق کو ہر روز دن میں ایک مرتبہ یا دو مرتبہ دودھ، گھی، یا پانی کے ٹب میں بٹھانا چاہیئے۔ کسی عمدہ صحتی روشن اور ہوادار کمرہ کو بند کرکے اس میں ایسی جگہ ٹب کو رکھیں جہاں کہ ہوا سیدھی مریض کے جسم کو نہ لگنے پائے مگر کمرہ میں ہوا کا دخل ضرور ہو، ٹب میں دودھ، گھی یا پانی وغیرہ مناسب چیز ڈال کر اس میں ایسے طریقہ سے بٹھائیں یا لٹائیں کہ جس سے اسکا سارا جسم گلے تک دودھ، پانی یا گھی میں ڈوب جائے، اگر مریض میں خود طاقت ہو تو وہ خود ہی اپنے ہاتھوں سے جسم کے تمام حصوں کو خوب آہستہ آہستہ ملتا جائے خصوصاً ناف اور چھاتی کو زیادہ ملنا چاہیئے۔ ٹھیک پندرہ منٹ سے ایک گھنٹہ تک حسب طاقت برداشت مریض کو ٹب میں بٹھا کر جسم ملتے رہنا چاہیئے

اس طریقۂ علاج کے فائدے چرک کے اس طریقۂ علاج کے بیشمار فائدے ہیں بلکہ ہمارا تو دعوٰی ہے کہ دیگر ادویہ کے ساتھ ساتھ نہایت سادہ غذا وغیرہ کا انتظام کرکے اس طریقہ کو جاری رکھا جائے تو تپ دق جیسے مہلک مرض سے مریض کو یقیناً بچایا جا سکتا ہے +

اس طریق سے جسم کے تمام مسامات کھل کر مواد فاسد یا گندہ غلطیں بذریعہ مسامات خارج ہو جاتی ہیں۔ بخار کی حرارت کم ہونی شروع ہو جاتی ہے، جسم میں طاقت و توانائی آجاتی ہے۔ مریض دق جو حرارت ہاضمہ کمزور ہونے سے منہ کے راستہ غذا کھانے سے عاری ہوتا ہے، مسامات کے ذریعہ سیر دین ہی غذا ہضم کرنے لگتا ہے، مواد فاسد کے اخراج سے جسم ہلکا اور پھرتیلا ہو جاتا ہے۔ کھانسی و بخار میں فوراً اور یقینی کمی ہونے لگتی ہے، مریض کو چین سے نیند آنے لگتی ہے، جسم کی تھکان و سستی نام کو نہیں رہتی، کم حوصلگی پژمردگی، رنج و غم وغیرہ مصائب سے چھٹکارا نصیب ہوتا ہے، مریض ہر وقت ہشاش بشاش رہتا ہے۔ ایکسو پانچ درجہ حرارت بخار اس طریقۂ عمل سے یقینی طور پر پندرہ بیس منٹ میں نیچے اُتر کر سو درجہ یا اس سے بھی کم رہ جاتا ہے +

ٹب میں بٹھانیکے بعد ٹب میں بٹھانے اور اچھی طرح نہلانے کے بعد مریض کا جسم کسی عمدہ نرم اور صاف تولیئے یا اسی قسم کے کپڑے سے خوب صاف کرکے کپڑا اڑھا دیں اور اسی کمرہ میں مریض کو چند منٹ چہل قدمی کرائیں۔ بعد ازاں بستر پر لٹا دیں۔ یا اگر مریض کو بھوک ہو تو کچھ کھلا دیں +

نوٹ :۔ ٹب میں بٹھانے کا عمل ہمیشہ خالی معدہ ہونا چاہیئے +

اودورتن اوگاہن اور اوودرتن ان دو کاموں پر چرک بھگوان نے خوب زور دیا ہے، اوگاہن کا تو ذکر آچکا۔ اوگاہن کے معنی ہیں خوب مل مل کر نہلانا اور اوودرتن کے معنی ہیں ملنا یا اُبٹنہ ملنا، چنانچہ رشی لکھتے ہیں کہ مندرجہ ذیل اشیا میں سے مناسب اشیاء لے کر ان کا اوبٹنہ تیار کریں اور مریض تپ دق کے جسم پر ملیں، اور یہ کام اوگاہن سے پیشتر کر لینا ضروری ہے کیونکہ اس سے بھی مسامات کھل جاتے ہیں،

جیونتی، سفید دُوب، مجیٹھ، اسگندھ ناگوری، اپامارگ (چھ کنڈا یا چرچٹہ) تل سب چیزوں کو خوب باریک پیس کر بقدر ضرورت شراب ملائیں اور اسکو بطور اُبٹنہ مریض کے جسم پر خوب ملیں۔ اس سے جسم میں ترو تازگی آتی ہے، خوبصورتی بڑھتی اور جسم ہلکا ہو جاتا ہے +

تپ دق کے عوارض اور انکا علاج

چرک بھگوان نے تپ دق میں پیدا ہونے والے، زکام، کھانسی، گلا بیٹھ جانا، درد سر وغیرہ عوارض کے لئے چند ایک نہایت مفید علاج بتائے ہیں۔ جو ہم بجنسہ درج ذیل کرتے ہیں :۔

(۱) فلفل دراز، جو، کلتھ، آملہ، سونٹھ، انار دانہ وغیرہ زود ہضم اور لذیذ اشیاء کے ہمراہ پکایا ہوا گوشت کا شوربہ مریض کو کھلائیں۔ یہ زکام و کھانسی وغیرہ کے لئے مفید ہے +

(۲) جو کی روٹی نمکین، لذیذ، چرپرے اور گرم رس یا شوربے تیار کرکے مریض کو کھلائیں۔ کوا، تیتر بٹیر اور مرغ وغیرہ جانوروں کے گوشت کا شوربہ دیں۔ یہ بھی زکام و کھانسی کے لئے عمدہ چیز ہے +

(۳) مولی اور کلتھی کے یوش کے ساتھ حسب ضرورت جو، گیہوں اور شالی چاول پکا کر کھلائیں +

(۴) سُرامنڈ یا پنچ مول ڈال کر پکایا ہوا پانی، یا دھنیا اور سونٹھ ڈال کر پکایا ہوا پانی، یا آملہ ڈالکر پکایا ہوا پانی یا شال پرنی، پرشٹ پرنی، مدگ پرنی، اور ماش پرنی ڈال کر پکایا ہوا پانی پلائیں۔ یا انہی پانیوں کے ساتھ پکائی ہوئی غذا کھانے کو دیں +

(۵) شرکر (کھچڑی) اتکارکا (پلیس) ماش کی کھچڑی اور مالیں (کھیر) سے شنکر سوید کی ترکیب کے مطابق حلق، پسلیوں، چھاتی اور سر پر سویدن کریں

(۶) کھرینٹی، گلو، اور ملیٹھی سے پکائے ہوئے نیم گرم پانی کو پری سیچن کے کام میں لائیں۔یا

(۷) بکرے اور مچھلی کے سر سے پانی پکاکر اس سے وات کو دور کرنے والی دواؤں کے کاڑھے سے ناڑی سوید کی ترکیب کے مطابق گلے ہنسلی اور پسلیوں پر سویدن کریں یا

(۸) آبی اور رطوبت پسند جانوروں کے ماس اور پنچ مول کے پکائے ہوئے پانی یا چکنائی ملے کانجی سے ناڑی سوید کے ذریعہ سویدن کرم کریں +

(۹) جیونتی، سونف، بلا، ملیٹھی، بچ، ولیوار (قیمہ) وداری، آملہ، آبی اور رطوبت پسند جانوروں کا ماس اور چاروں قسم کی چکنائیاں ڈال کر پکایا ہوا اُپ ناہ، سوید سر کے درد، پسلی کے درد اور کندھوں کے درد کے لئے نہایت مفید ہوتا ہے +

(۱۰) سونف، ملیٹھی، کتھ، تگر اور چندن کو گھی میں ملاکر لیپ کرنے سے سر، پسلی اور کندھوں کا درد دور ہوجاتا ہے +

(۱۱) (۱) بلا، راسنا، تل، گھی، ملیٹھی اور نیلوفر +

(۲) گوگل، دیودار، چندن، کیسر، اور گھی

(۳) کاکولی، کھرینٹی، وداری کند، سہانجنا اور پنرنوا +

(۴) شتاوری، کھشیر کاکولی، رکت ترن، ملیٹھی اور گھی +

مندرجہ بالا چاروں لیپ الگ الگ تیار کرکے لگانا بڑھے ہوئے دوش والے سر کے درد، پسلی کے درد اور کندھوں کے درد کیلئے مفید ہوتا ہے +

(۱۲) نسوار، دھوم پان، اتر بھکتکا سنیہہ، مالش اور دستی کرم کرنیکے قابل تیل بھی مفید ہوتے ہیں +

(۱۳) جونک، الابو، سینگیاں اور فصد کے ذریعے خون نکلوانا، سر کے درد، پسلی کے درد اور کندھوں کے درد کو دور کرتا ہے +

(۱۴) پدماکھ، چندن اور خس کو پیس کر گھی میں ملاکر لیپ کرنا یا دُوب، ملیٹھی، مجیٹھ اور کیسر کو گھی میں ملاکر لیپ کرنا، یا پرپنڈریک، نرگندھی، کنول کیسر، نیلوفر، کیسر۔ کو گھی میں ملاکر لیپ کرنا درد سر وغیرہ کو دور کردیتا ہے +

(۱۵) چندن آدی تیل یا سودفعہ دھویا ہوا گھی ملنا، یا گھی اور ملیٹھی کے پانی کا پری شیک کرنا، یا برسات کا ٹھنڈا پانی یا چندن آدی دواؤں کے کاڑھے کا پانی پری شیک کے کام میں لانا بھی اس مقصد کے لئے مفید تدابیر ہیں +

سنشودھن کرم | دوشوں (صفرا سودا) کی کثرت میں سویدن کرم (پسینہ نکالنا) کرکے مرغن ومن (قے کرانا) اور وریچن (جلاب) دینا چاہیئے تاکہ مریض لاغر نہ ہونے پائے +

فضلے کے اخراج کی وجہ سے شوش روگی کا جسم گرپڑا سا معلوم ہوتا ہے اس لئے مریض کی طاقت کا لحاظ رکھکر مسہل دینا چاہیئے +

جب مریض کا شکم صاف ہوجائے اور کھانسی دمہ، آواز کی خرابی، دردسر، درد پسلی اور کندھے کے درد کی شکایات باقی رہ جائیں تو مندرجہ ذیل دوائیں استعمال کرانی چاہئیں +

(۱۶) بلا، وداری قند آدی دوائیں، وداری قند اور ملیٹھی سے پکائے ہوئے گھی میں نمک ڈال کر نسوار دینے سے آواز کا بگاڑ دور ہوجاتا ہے +

(۱۷) پرپنڈریک، ملیٹھی، پیپل، بڑی کنڈیاری، کھرینٹی اور دودھ سے پکائے ہوئے گھی کی نسوار دینے سے بھی آواز کی خرابی دور ہوجاتی ہے +

(۱۸) غذا کے بعد مختلف تراکیب سے گھی کا پینا، سر، پسلی اور کندھوں کے درد، نیز کھانسی اور دمہ کو دور کرتا ہے +

(۱۹) دشمول، دودھ، ماس رس اور کھرینٹی کے نغدے کے ساتھ پکایا ہوا گھی مندرجہ عوارض کو فوراً دور کرنیکے لئے بے نظیر چیز ہے +

کھانا کھانیکے بعد یا کھانا کھانیکے درمیان حرارت ہاضمہ کے مطابق دودھ اور راسنا سے پکایا ہوا گھی، یا دودھ اور کھرینٹی کا بھی استعمال کرانا اول الذکر عوارض کو دور کردیتا ہے +

اب ان سنیہوں (مرغنیات) اور لیہوں (معجونات) کا ذکر کیا جائیگا جو کھانسی، آواز کی خرابی، دمہ، ہچکی، دردسر، درد پسلی اور کندھوں کے درد کو دور کردیتے ہیں +

(۲۰) گھی، کھجور، منقےٰ، کھانڈ، شہد اور پیپل ملاکر چاٹنے سے سوربھنگ، کھانسی اور دمے کی شکایات دور ہوجاتی ہیں +

تپ دق وسل

از جناب بہاری لال صاحب رنگا پشتی کار، ویدیا کوی رتنا ویدیا مارتنڈ سابق ایڈیٹر سندر رسائن ملتان

آیورویدک شاستروں میں اس بیماری کے چار نام لکھے ہیں مثلاً (۱) یکھشما (۲) راج یکھشما (۳) کھیئے (۴) شوش +

ناموں کا مطلب

(۱) یکھش نام ہے دیوتا کا۔ بیمار اور اُسکے تیماردار بوقت علاج چونکہ حکیم کی عزت اس طرح کرتے ہیں جس طرح دیوی دیوتاؤں کی، اسی وجہ سے اس بیماری کا نام یکھشما پڑا +

(۲) راج یکھشما۔ یہ بیماری چونکہ دنیا کے شروع میں چندرماں نامی ایک راجہ کو ہوئی تھی۔ اسلئے پہلے زمانہ کے بزرگوں نے اس بیماری کا نام راج یکھشما رکھا یعنی رجاؤں کو ہونے والا مرض +

(۳) کھیئے کے معنی ہیں کمزور یا ضائع کرنے کے، اس بیماری کے دوران میں تیماردار چونکہ اپنی لیاقت کے مطابق بیمار کو تندرست کرنے کی جو جو تدابیر کام میں لاتے ہیں وہ سب بے سود ثابت ہوتی ہیں یعنی تدابیر ضائع ہو جاتی ہیں۔ لہٰذا اس بیماری کو بعض بزرگوں نے کھیئے نام دیا ہے +

(۴) شوش کے معنے خشک کرنے یا سکھانے کے ہیں، یہ بیماری ہمارے جسم کی دھاتوؤں (رس) خون، گوشت، چربی، ہڈی، ہڈی کے اندر کا مغز اور ویریہ یعنی منی یہ سات دھاتوئیں ہیں) کو دن بدن سکھاتی جاتی ہے۔ اس لئے اس بیماری کو بعض بزرگوں نے شوش نام سے بھی لکھا ہے +

مرض کے اسباب

بادمخالف (پادنا) یا نیند یا پیاس اُبکائی چھینک وغیرہ کو بار بار روکنے سے بھی یہ روگ پیدا ہوتا ہے۔ چنانچہ چرک میں لکھا ہے، کہ "جب کوئی شخص شرم یا کسی کے خوف سے یا دیگر اسباب سے بادمخالف کو روکتا ہے یا پیشاب پاخانہ کو روکتا ہے تب اسمیں مختلف بیماریوں کی پیدائش شروع ہو جاتی ہے" اسکے علاوہ اعتدال سے زیادہ جماع، اعتدال سے زیادہ بھوکا رہنا (روزہ رکھنا) اور حد سے زیادہ کسی سے حسد رکھنا۔ یہ اسباب بھی دھاتوؤں کو کھیئے یعنی ضائع کرتے ہیں۔ دوسرے لفظوں میں ان اسباب کے باعث بھی تپ دق جیسی بیماری ہو جایا کرتی ہے، یا اپنے سے زیادہ طاقت والے کے ساتھ بار بار کشتی لڑنے سے یا حسد وبغض وکینہ رکھنے سے بھی یہ بیماری پیدا ہو جاتی ہے، اعتدال سے زیادہ کھانے سے اعتدال سے زیادہ بھوکا رہنے سے اور بار بار بے وقت کھانا کھانے سے اور بلا ضرورت بار بار کھلانے سے بھی یہ روگ پیدا ہو سکتا ہے +

آیورویدک شاستر میں اخلاط تین ملنے گئے ہیں جن کے نام وات (سودا) پت (صفرا) اور کف (بلغم) ہیں۔ تپ دق میں تینوں اخلاط بگڑ جاتے ہیں۔ مگر ان میں فضیلت اکثر کف کو ہی ہوا کرتی ہے۔ کف کی کثرت کا باعث یہ ہوتا ہے کہ رس (جسم کا سیال مادہ) جن جن راستوں سے گذر کر ہمارے جسم کی پرورش کا باعث ہوتا ہے ان راستوں سے کف (بلغمی مادہ) کے زیادہ ہو جانیکے باعث وہ سیال مادہ ہمارے جسم کے ہر طرف اچھی طرح دورہ نہیں کر سکتا جس کا باعث یہ ہوتا ہے کہ ہمارے جسم کی ساتوں دھاتوئیں کمزور ہونے لگتی ہیں۔ انکے کمزور ہوتے ہی شریر بھی کمزور ہونے لگتا ہے سب دھاتوؤں کے کمزور ہونیکے باعث خون بھی جس کا کہ اس جسم سے بڑا بھاری تعلق ہے کمزور ہونے لگ جاتا ہے +

یہ ایک مسلمہ امر ہے کہ جسوقت جسمانی دھاتوئیں کمزور ہو جائینگی تو وہ جسم بھی خود بخود کمزور ہو جائیگا جس میں کہ یہ ساتوں دھاتوئیں بقاعدہ کام کر رہی ہیں +

چرک میں لکھا ہے کہ "سیال مادہ کے راستہ میں بلغمی مادہ کی رکاوٹ کے سبب دلمیں بہنے والے رس میں سڑاند پیدا ہو جاتی ہے اس طرح سڑاند والا رس (دودہ کی طرح پھٹا ہوا سیال مادہ) اوپر سے کھانسی کے دورہ کے ساتھ منہ کے راستہ مختلف طریقہ سے باہر خارج ہوتا ہے" + ساتھ ہی چرک رشی کہتے ہیں کہ "اس فقرہ سے یہ مت سمجھنا کہ کھانسی کے ہونے سے ہی رس (سیال مادہ) خارج ہوتا ہے یہ سڑا ہوا رس

نیز کھانسی کے ساتھ کبھی کبھی ایک دوسرے راستوں سے خارج ہوتا رہتا ہے اور اسے باہر خارج کرنے والا دایو (سودا) ہوتا ہے +

علاوہ ازیں یہ بھی لکھا ہے، کہ "ان راستوں[1] میں بلغمی مادہ کی طرف سے رکاوٹ پیدا ہو جانے کے باعث رس وغیرہ دھاتیں ضائع ہونی شروع ہو جاتی ہیں" +

اور اسباب پرمیہہ (پیشاب اور منی کی بیماریاں) آتشک، ادھ کچی اُدھ پکی چیزوں کے استعمال سے خون جیسی دھاتو خراب ہو جاتی ہے اور راج یکشما روگ پیدا ہو جاتا ہے۔ اس بیماری میں بالوں کا گرنا، رات کو پسینہ آنا، تھوک کے ساتھ خون کا گرنا، سانس چڑھنا (دمہ) طاقت اور جسمانی گوشت کا دن بدن ضائع ہوتے جانا یہ علامتیں تپ دق میں عام طور پر ملتی ہیں +

نوٹ:- اس مضمون میں لفظ "رس" بہت سی جگہ بار بار آئیگا۔ ناظرین کو چاہیئے کہ وہ اس بات کو ذہن نشین کر لیں کہ ہمارے جسم میں رس دو قسم کا ہوتا ہے۔ (۱) جو چیزیں ہم کھاتے ہیں۔ وہ جب معدہ میں جا کر پختہ ہو جاتی ہیں تو پھر اس سے دو چیزیں بنتی ہیں۔ ایک کو تو آیورویدک میں رس یا سار کہتے ہیں اور دوسرے جزو کو کرس یا اسار کہتے ہیں۔ رس سے تو درجہ بدرجہ خون گوشت وغیرہ دھاتوئیں بنتی ہیں، اور کرس یعنی اسار آنتوں میں سے ہوتا ہوا پیشاب پاخانہ کی صورت اختیار کرتا ہے۔ مگر مضمون ہذا میں رس سے مراد وہ سیال مادہ ہوگا، جو ہمارے جسم کو گیلا رکھتا ہے۔ لہذا غرض ہے کہ اس جگہ رس سے گیسٹرک جوس مراد نہ لی جائے +

جس طرح جڑ کے سڑ جانے سے سارا درخت ضائع ہو جاتا ہے اسی طرح بعض اوقات درخت کی چوٹی کے سڑ جانے سے درخت کا ہمیشہ کے لئے پھلنا پھولنا بند ہو جاتا ہے، جیسے کھجور کا درخت۔ اسی طرح ہمارے جسم میں جو سات دھاتوئیں ہیں اگر ان میں رس یعنی گیسٹرک جوس میں بار بار سڑاند پیدا ہو جائے تو بھی یہ انسانی جسم ضائع کر دیتا ہے۔ اور اگر اس کی ساتویں دھات یعنی ویریہ میں سڑاند پیدا ہو کر وہ ضائع ہو جائے تو اس سے بھی ساری دھاتیں خراب ہو کر جسم کو ضائع کر دیا کرتی ہیں یعنی ویریہ (قطرہ منی) کی سڑاند سے ہڈی کے اندر کے مغز میں سڑاند پیدا ہونے لگ جاتی ہے اسی طرح اسکی چھوت سے ہڈی میں اور ہڈی کی چھوت سے گوشت میں اور گوشت کی چھوت سے خون میں سڑاند پیدا ہو جاتی ہے۔ کیونکہ خون سارے جسم کی پرورش کا باعث ہوا کرتا ہے، لہذا اس وقت دورہ اسکی (خون کی) سڑاند سارے جسم میں پھیل کر بیمار کا ستیاناس کر دیتی ہے +

اعراض آیورویدک شاستر میں لکھا ہے کہ تعلیم حاصل کرنے کے وقت شاگرد اپنے اُستاد سے اس معاملہ میں اس طرح سوال کرتا ہے کہ "ویریہ منی کے سڑنے سے دوسری دھاتوئیں کیونکر سڑ جاتی ہیں؟" جس پر اُستاد اسے یوں جواب دیتا ہے کہ "ویریہ (منی) کے ضائع ہو جانے سے وات کی خلط (سوداوی خلط) نزدیک ہو جاتی ہے، پھر وہ رفتہ رفتہ ہڈی کے اندر کے مغز اور ہڈی وغیرہ کو بھی خشک کرنا شروع کر دیتی ہے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ انسانی جسم دن بدن زیادہ کمزور ہوتا چلا جاتا ہے +

کھیئے روگ ہونے کی پہلی علامات جس وقت تپ دق یعنی کھیئے روگ کا حملہ ہوتا ہے تو اس سے پہلے یہ علامتیں ظاہر ہوتی ہیں۔ اسلئے تیماردار اور حکیم کو اگر ان علامات کا بروقت پتہ لگ جائے تو اسکی روک تھام آسانی سے کی جا سکتی ہے ورنہ کفِ افسوس ملنا پڑتا ہے۔ لہذا ذیل میں لکھی ہوئی علامات کو ضرور ذہن نشین کر لینا چاہیئے +

کف کا گرنا، تالو کا سوکھنا، قے[2]، بھوک کی کمی، مستی (نشہ چڑھے رہنا) ناک سے پانی کا گرنا یعنی زکام وغیرہ۔ کھانسی، نیند کا غلبہ اور بازو پر سستی رہتی ہے۔ جس شخص میں کھیئے روگ (تپ دق) کے باعث مذکورہ بالا علامات ظاہر ہوں۔ ان کو گوشت کھانے کی اور جماع کرنے کی اکثر خواہش ہوتی رہتی ہے۔ آنکھیں سفید ہو جاتی ہیں۔ خواب میں کوا، طوطا، سیہی، نیل کنٹھ، گدھ، بندر وغیرہ جانور آتے رہتے ہیں، یا وہ اپنے کو خواب میں ان پر سوار دیکھتا ہے، یا ایسے تالاب اور دریاؤں کا خواب دیکھتا ہے جن کا پانی خشک ہو گیا ہو۔ یا ایسے درخت خواب میں دیکھتا ہے جو تیز آندھی کے باعث سوکھ گئے ہوں یا آسمان پر دھواں یا غبار چڑھا ہوا دیکھتا ہے +

---

[1] جن جن راستوں سے ہمارے جسم میں سیال مادہ کا گذر ہوتا ہے انہیں آیورویدک میں رس ورہنی ناڑی کہتے ہیں اور جس راستے سے سانس آتا جاتا ہو اسے شواس نلکا، اور جس راستہ سے خوراک آتی جاتی ہے اُسے آہار نلکا کہتے ہیں +

[2] قے (۱) سوتے ہوئے منہ سے رال کا ٹپکنا (۲) کھائی ہوئی اشیاء کا براستہ منہ باہر خارج ہو جانا۔ اور (۳) جھاگ دار تھوک کا بار بار آنا۔ ان سب کو قے (الٹی) سمجھنا چاہیئے۔ ان میں کف کا غلبہ ہوتا ہے +

کھیئے روگ کی علامات

کندھے اور پسلیوں میں پیڑا (درد)، ہاتھ اور پاؤں میں سنتاپ (جلن) تمام اعضاء میں ہلکا ہلکا جا رہتا ہے۔ کھیئے روگ کی یہ تین خاص علامات ہوا کرتی ہیں۔ اس بیماری میں تمام دھاتوئیں ضائع ہو جاتی ہیں اور بدن سوکھنا شروع ہو جاتا ہے۔ کندھے اور پسلیوں میں خاص کر درد محسوس ہوتا ہے۔

سشرت جی نے تپ دق کی بجائے تین کے چھ خاص علامتیں لکھی ہیں مثلاً (۱) بھوک کی کمی (۲) بخار (۳) شواس (دمہ)، (۴) کھانسی۔ (۵) خون کی جھلک اور (۶) آواز میں تبدیلی۔ یہ علامات سشرت سنگھتا میں لکھی ہیں جو تجربہ سے ٹھیک ثابت ہوئی ہیں۔

مختلف اخلاط کے غلبہ سے مختلف علامات

(۱) اگر وات عرف وایو (سودا) کا غلبہ ہو تو آواز میں تبدیلی ہو جاتی ہے اور کندھے اور پسلیاں سکڑ جاتی ہیں۔

(۲) پت یعنی صفراوی غلبہ کی حالت میں بخار، جسم میں داہ یعنی جلن سی محسوس ہوتی ہے دست آتے ہیں اور کبھی کبھی خون بھی خارج ہوتا ہے۔

(۳) کف یعنی بلغم کے غلبہ سے سر میں بھاری پن محسوس ہوتا ہے، کھانے پینے میں رغبت نہیں رہتی، کھانسی ہوتی ہے اور حلق جکڑا ہوا محسوس ہوتا ہے۔

سشرت جی لکھتے ہیں کہ "کھیئے روگ کو تینوں اخلاط کے بگاڑ سے پیدا ہوتا ہے اور اسے ایک ہی قسم کا مانتے ہیں پھر معالج کو چاہیے کہ جس جس خلط کا غلبہ ہو۔ پہلے اُسے اعتدال پر لانے کی کوشش کرے"۔

کھیئے روگ (تپ دق) کے لاعلاج ہونیکی علامات

ویدک شاستروں میں لکھا ہے کہ "جس حکیم کو نیکی اور عزت کی خواہش ہو وہ مذکورہ بالا پانچ اور چھ یعنے گیارہ علامات والے بیمار کو یا چھ علامات والے بیمار کو یا فقط کھانسی، بخار، بلغم یا قے میں خون والے بیمار کو زیر علاج نہیں لیتا۔ بلکہ چھوڑ دیتا ہے"۔

سشرت جی کہتے ہیں کہ "کوئی لالچی حکیم اس قسم کے بیمار کو رکھنا بھی چاہے تو اس کا فرض ہے کہ ایسا بیمار زیر علاج لے جسکی جسمانی نشوونما بہتر معلوم ہوتی ہو۔ جسم گوشت اور بل یعنے طاقت بالکل ضائع نہ ہو چکی ہو"۔

نیز جو بیمار زیادہ کھانے پینے پر دن بدن کمزور ہوتا چلا جائے تو ایسے بیمار کو لاعلاج سمجھکر چھوڑ دینا چاہیئے۔

اور تپ دق والے جس مریض کو مرض اتیسار (اسہال) ہو تو اسے بھی زیر علاج نہیں رکھنا چاہیئے۔ کیونکہ زمانہ سلف کے حکماء کا قول ہے کہ انسان کا بل (طاقت) مل (اجابت) کے ماتحت ہوا کرتا ہے اور جیون (زندگی) ویریہ (منی) کے ماتحت ہوتا ہے۔ اسلئے معالج کو چاہیئے کہ بوقت علاج ایسے بیمار کے مل (اجابت) اور ویریہ (منی) کے بچاؤ کیلئے زیادہ احتیاط برتے۔

جس تپ دق والے کے خصیئے سوج گئے ہوں اور پیٹ پر بھی سوزش آگئی ہو ایسے بیمار کو بھی لاعلاج سمجھکر چھوڑ دینا چاہیئے۔

کھیئے روگی کب مرنے کے قریب ہوتا ہے؟

جس روگی کی آنکھیں سفید ہو گئی ہوں، کھانے پینے کی رغبت نہ رہے، باہر کا سانس لے (خواہ وہ گرم ہی کیوں ہو) یا جس کے بغیر قدرے تکلیف کو محسوس کرے۔ ویریہ یعنے منی گرتی ہو، ایسا بیمار ضرور بالضرور ملک الموت کا مہمان ہوا کرتا ہے۔

کھیئے روگی کی بیماری کی زیادہ سے زیادہ عمر

بزرگوں کا قول ہے کہ اگر تپ دق کا بیمار نوجوان ہو اور معالج بھی دور اندیشی سے اس کا علاج کر رہا ہو تو ایسا بیمار بیماری کے حملہ آور ہونے کے دن سے لیکر مرنے تک ایک ہزار دن سے زیادہ نہیں جیتا۔ ایک ہزار دن اس بیماری کی زیادہ سے زیادہ عمر مانی گئی ہے۔ مگر اکثر بیمار پانچ سو دنوں کے اندر اندر بھی مر جاتے ہیں۔

کن کن علامتوں والے روگی کا علاج جائز ہے؟

جو بیمار کمزور نہ ہو اور جسے بخار نہ آتا ہو اور جو معالج کی ہدایت اور حکم کو بصد شوق بجا لاتے اور سہنے والا ہو۔ با حوصلہ دور اندیش ہو تو ایسے بیمار کا ضرور علاج کرنا چاہیئے۔

شوش روگ (سوکھتے جانا)

بہت سے بیمار ایسے دیکھے گئے ہیں کہ ان میں مذکورہ بالا علامات نہیں ہوتیں۔ مگر پھر بھی وہ دن بدن سوکھتے چلے جاتے ہیں۔ ان کو

دیکھنے سے فوراً تپ دق کا شک پیدا ہو جاتا ہے اور عوام اُسے تپ دق ہی کہا کرتے ہیں، مگر آیورویدک جاننے والوں نے اسے شوش روگ نام دیکر اسکی سات قسمیں بتائی ہیں +

(۱) جو شوش زیادہ جماع کے باعث پیدا ہوا ہو اُسے وے یوائے شوش کہتے ہیں +

(۲) جو شوش روگ کثرتِ غم سے پیدا ہوا ہو اسے شوک شوش کہتے ہیں +

(۳) جس کا سبب بڑھاپا ہو اُسے وارد ھکیہ شوش کہتے ہیں

(۴) ڈنڈ کسرت وغیرہ کی زیادتی سے اگر یہ روگ پیدا ہوا ہو تو اُسے ویایام شوش کہتے ہیں +

(۵) جو روگ زیادہ سفر کرنیسے پیدا ہوا ہو اُسے اُدھو شوش کہتے ہیں +

(۶) اگر بُرانے پھوڑے پھنسی اس کا سبب ہوں تو اُسے برن شوش کہتے ہیں +

(۷) چھاتی میں گھاؤ ہونیکے باعث جو شوش روگ ہوا ہو تو اُسے اُرکھشت شوش کہتے ہیں +

آگے ان سب کی جُدا جُدا علامتیں لکھی جاتی ہیں جن کا مطالعہ ایک لائق معالج کے لئے نہایت ہی ضروری ہے :-

(۱) وے یوائے شوش کی علامتیں

سشرت جی لکھتے ہیں کہ "وے یوائے شوش میں وہ تمام علامتیں ہوا کرتی ہیں جو منی کے بالکل ضائع ہو جانے کی حالت میں روگی کے اندر پائی جاتی ہیں دوسرے لفظوں میں یوں سمجھیں کہ عضو تناسل اور خصیوں میں درد محسوس ہو جماع کی خواہش نابود ہو جائے، اگر جماع کرے تو دوران جماع میں کئی بار ویریہ (منی) خارج ہو مگر نہایت ہی کم مقدار میں" +

اس قسم کے بیمار کی رنگت یرقانی ہو جاتی ہے۔ اور سب سے پہلے ویریہ (منی) کے کمزور ہو جانے سے اسکی کمزوری کا اثر بنیادی اعضاً پر پڑتا ہے یعنی ہڈی کے اندر جو مغز ہے جسکے پختہ ہونے سے ویریہ یعنے قطرہ منی بنتا ہے اس پر اس کی کمزوری کا اثر پڑتا ہے جسکے باعث ہڈی کے اندر کا مغز آئندہ پختہ ہو کر ویریہ یعنی منی نہیں بن سکتا جس کا رفتہ رفتہ الٹا نتیجہ نکلتا چلا آتا ہے۔ یعنی وہ دوسری جسمانی دھاتوؤں کو بھی کمزور کر دیتا ہے +

(۲) شوک شوش کی علامتیں

شوک نام ہے فکرمندی کا جس کو ہندی میں چنتا کہتے ہیں جن اصحاب کو کسی چیز یا خواہش کے پورا نہ ہونیکے باعث بیماری لگ جائے۔ اور ہر وقت اسی چیز کا دھیان رکھے یا بات بات میں اسی کا ذکر کرے۔ ایسے بیمار کو "شوک شوشی" کہتے ہیں، اسکے تمام اعضا کمزور ہو جاتے ہیں مذکورہ بالا وے یوائے شوش کی سی تمام علامات رفتہ رفتہ ظاہر ہونے لگتی ہیں فرق فقط یہ ہوتا ہے کہ کثرتِ غم سے پیدا شدہ شوش روگ میں عضو تناسل اور خصیوں میں درد محسوس نہیں ہوتا +

(۳) وارد ھکیہ شوش روگ کی علامتیں

وارد ھکیہ کے لغوی معنی تو ہیں زیادہ بوڑھا ہو جانا کیونکہ ذیل میں لکھی ہوئی علامتیں اکثر زیادہ عمر والوں میں ہی پائی جاتی ہیں، لہذا اُسے وارد ھکیہ شوش روگ کہتے ہیں جن کی عام علامتیں ذیل میں درج ہیں +

ایسے مریض کا جسم بہت دُبلا ہو جاتا ہے۔ ویریہ (منی) بل (طاقت) بُدھی (عقل) اور تمام اندریئیں ڈھیلی پڑ جاتی ہیں اور رعشہ پیدا ہو جاتا ہے جسم کی رونق جاتی رہتی ہے، منہ سے جو آواز نکلتی ہے وہ کانسی کے پھوٹے برتن کی آواز سے ملتی جلتی ہوتی ہے۔ بلغم آسانی سے خارج نہیں ہوتا جسم میں بھاری پن محسوس ہوتا ہے۔ کھانے پینے کی رغبت نہیں رہتی۔ منہ ناک اور آنکھوں سے پانی اکثر بہتا رہتا ہے۔ اجابت (پاخانہ) اور جسم کا رنگ سوکھا اور روکھا ہوتا ہے +

(۴) ویایام شوش روگ کی علامتیں

ویایام شوش روگ میں عام طور پر پانچویں اُدھو شوش روگ کی اکثر علامتیں ملتی جلتی ہیں جسم پر کسی قسم کا گھاؤ ہونے پر بھی ساتویں قسم یعنے اُرکھشت کی علامتیں بھی اکثر پائی جاتی ہیں +

(۵) ادھو شوش روگ کی علامتیں

زیادہ پیدل سفر کرنے کے باعث جو بیماری پیدا ہوتی ہے اُسے ادھو شوش روگ کہتے ہیں۔ اسمیں تمام اعضا کمزور ہو جاتے ہیں۔ جسم بھنچے ہوئے عضو کی طرح ہو جاتا ہے، جلد میں کھردرا پن پیدا ہو جاتا ہے حلق اور منہ سوکھ جاتے ہیں

(۶) برن شوش روگ کی علامتیں

پُرانے زخموں کی موجودگی میں چونکہ خون اور بلغم جسم سے زیادہ خارج ہو جاتا ہے اور زخموں کی تکلیف کے باعث کھانے پینے کی رغبت نہ رہنے سے بھی بیمار میں شوش روگ پیدا ہو جاتا ہے۔ ان مذکورہ بالا تین اسباب کے باعث پیدا شدہ شوش اکثر لا علاج ہی ہوا کرتا ہے ✢

(۷) ارکھشت شوش روگ کی علامتیں

بہت بھاری اور زیادہ کثرت سے تیر کمان چلانے سے، بھاری بوجھ کو بار بار اُٹھانے سے اپنے سے زیادہ طاقت والے سے بار بار کشتی لڑنے سے، اونچی نیچی جگہ پر سے بار بار اُچھلنے سے، دوڑتے ہوئے بیل، گھوڑے، ہاتھی، یا اونٹ وغیرہ جیسے طاقتور جانوروں کو روکنے سے۔ کسی وزنی (مثلاً اینٹ، لکڑی پتھر یا اوزار کو زور سے پھینکنے سے، دوسروں کو مارنے پیٹنے سے، بہت اونچی آواز دیکر بولنے سے یا وید اور قرآن وغیرہ زیادہ چلا چلا کر پڑھنے سے جس سے چھاتی وغیرہ پر زیادہ دباؤ پڑے)، نہایت ہی تندی تیزی سے بھاگنے سے، بڑے پاٹ والی ندیوں کو تیر کر عبور کرنے سے گھوڑے کے مقابلہ میں اسکے ساتھ دوڑنے سے، جلدی جلدی ناچنے اور لذات نفسانی میں پھنسا رہنے سے خوفناک ارکھشت شوش روگ پیدا ہو جاتا ہے

ارکھشت شوش روگ والے کی چھاتی بہت دُکھتی ہے۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ گویا کوئی چھاتی کو چیر رہا ہے یا دو ٹکڑے کر رہا ہے۔ پسلیوں میں درد محسوس ہوتا ہے جسم کے تقریباً سب ہی اعضاً سوکھنے لگ جاتے ہیں جسم میں رعشہ پیدا ہو جاتا ہے۔ رفتہ رفتہ ویریہ (منی)، بل (طاقت) کانتی (چہرے کی رونق) اور بھوک کم ہوتی جاتی ہے۔ جور یعنے بخار کے باعث تکان محسوس ہوتی ہے۔ پاخانہ میں فرق پڑ جاتا ہے کبھی کبھی دست ہو جایا کرتے ہیں جس سے بدن اور بھی کمزور ہوتا چلا جاتا ہے۔ جس وقت کھانسی آتی ہے تو اس وقت خراب سیاہ رنگ کا بدبودار، پیلا، گانٹھ دار بہت سا اور خون ملا بلغم بار بار خارج ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں ارکھشت روگی ویریہ (منی) اور اوج[1] کے ضائع ہو جانے سے نہایت ہی کمزور ہو جاتا ہے ✢

ارکھشت شوش روگ کی مزید علامتیں

ارکھشت شوش روگی کی چھاتی میں سخت درد ہوتا ہے۔ خون کی قے اور کھانسی اکثر ہوا کرتی ہے۔ بلغم خون کیساتھ خارج ہوتا ہے۔ ویریہ، اور اوج بھی دن بدن ضائع ہوتا جاتا ہے۔ ان کے ضائع ہونے سے پیشاب لہو (خون) کے رنگ کا یا بعض اوقات پیشاب خون کے ساتھ ملا جلا آتا ہے۔ علاوہ ازیں پسلیوں میں اور پیٹ، پیٹھ اور کمر میں درد کا سخت دورہ ہوتا رہتا ہے ✢

ارکھشت روگ کے علاج میں کب کامیابی ہوتی ہے؟

ارکھشت روگ میں اگر معمولی تکلیف ہو، بھوک محسوس ہوتی ہو۔ اجابت باقاعدہ خارج ہوتی ہو تو اس کا علاج کرنا چاہیئے۔ لیکن جب مرض پیدا ہوئے کم از کم ایک برس بیت چکا ہو تو اُسے مشکل العلاج سمجھنا چاہیئے، اور جب ارکھشت روگ میں سب علامات ملتی ہوں تو اسے لا علاج سمجھ کر چھوڑ دینا چاہیئے ✢

مذکورہ بالا مضامین میں آیور وید کے مطابق جو کچھ لکھا گیا ہے، اسکے متعلق ہندو آریوں کی نہایت پُرانی اور مستند کتاب اگست سنگتا میں بھی یہی کچھ لکھا ہے اور شارنگدہر سنگھتا کے مصنف نے بھی مذکورہ باتوں سے اتفاق کیا ہے۔ چرک، سشرت واگ بھٹ وغیرہ کا تو کہنا ہی کیا ہے البتہ عبارت سب کی مختلف ہے مگر ساتھ ہی سب کے مضامین ملنے جلنے کا مطلب یہی ہے کہ بعد کے تحقیق کرنے والوں نے جس وقت اس میں کوئی فرق محسوس نہیں کیا تو گویا انہوں نے اس مضمون کی تصدیق کر دی۔ اسلئے آخر میں مختصراً یہی کہا جائیگا کہ معالج کا فرض یہی ہے کہ جن جن بیماروں میں ارشٹ چنہہ (علاماتِ موت) موجود ہوں انکو وہ ہرگز اپنے زیر علاج نہ لے۔ ان علامات کو نیچے دوبارہ اگست سنگتا میں سے

[1] اوج کے مضمون کو آیور ویدک نہ جاننے والوں کو سمجھانے کیلئے فلسکیپ سائز کے تین چار صفحے چاہئیں۔ مگر یہاں مختصر عرض ہے کہ ویریہ (منی) کو سار بھوت رس بھی کہتے ہیں سار بھوت رس یعنے منی کو آیور وید کے جاننے والوں نے دو حصوں میں تقسیم کیا ہے۔ اول استھول بھاگ (موٹا حصہ) دوسرا سوکشم بھاگ (لطیف حصہ) اس لطیف حصے کو سنیہہ (چکنا حصہ) بھی کہتے ہیں جو سارے جسم میں پھیل کر جسمانی نشو و نما کو چار چاند لگا دیتا ہے یعنے خوبصورت بنا دیتا ہے۔ اس حصے کو آیور وید میں اوج کہتے ہیں ✢

نقل کیا جاتا ہے۔

(۱) راج یکشما میں کم از کم یہ تین علامتیں ضرور ہوا کرتی ہیں۔ اسلئے معالج سب سے پہلے ان ہی تینوں پر دھیان دے۔ مثلاً کندھے اور پسلیوں میں سنتاپ (بےچینی) ہاتھ اور پاؤں میں جلن، سارے جسم میں بخار کا رہنا، یہ راج یکشما کی معمولی علامات ہیں۔

(۲) کھانسی، بخار، پسلیوں میں درد، آواز کا بیٹھ جانا یا بدل جانا، بھوک کی حد سے کمی اور دنیا کی اشیاء کی رغبت اُٹھ جانا، یہ چھ علامات اُسوقت ہوتی ہیں جب مرض بڑھ جاتا ہے۔

(۳) مذکورہ بالا علامات جو نمبر دو میں بیان کی گئی ہیں اس وجہ سے پیدا ہوتی ہیں کہ وات (باد یا سودا) کے غلبہ سے آواز میں تبدیلی پیدا ہو جاتی ہے، کندھے اور پسلیوں میں سنکوچ (سکیڑ) محسوس ہوتا ہے، صفراوی یعنی پت کے غلبہ سے بخار، بدن میں جلن، اسہال اور مختلف راستوں سے خاصکر منہ کے راستہ سے خون خارج ہوتا ہے، اور بلغم کے غلبہ سے سر میں بھاری پن۔ کھان پان کی رغبت نہ رہنا کھانسی اور گلے پڑنا۔ اسلئے مذکورہ بالا علامات کو مدِنظر رکھتے ہوئے موت کی علامات کو یوں جاننا چاہیئے کہ اگر بیمار میں نمبر ۳ کی علامات جو گیارہ کے قریب ہیں، سب کی سب کی موجود ہیں تو وہ مریض ضرور موت کا لقمہ بن جاتا ہے، اسکے برخلاف اگر فقط کھانسی، اسہال، پسلیوں میں درد آواز میں تبدیلی۔ کھان پان سے رغبت نہ رہنا اور بخار، یہ چھ علامات ہوں تو بھی موت ہی کا پیش خیمہ ہوا کرتی ہیں، اور اگر بخار کھانسی اور خون کا اخراج بار بار ہوتا ہو تب بھی مریض کو موت کے گھوڑے پر سوار سمجھیں، آیورویدک اچاریہ کہتے ہیں کہ نیکی اور عزت کا خواہش مند معالج ایسے بیماروں سے ہمیشہ دور ہی رہے تو اچھا ہے۔

تپِ دق اور ایلوپیتھک

میں نے یونانی اور وید کے علاوہ ایلوپیتھک کا بھی تھوڑا بہت مطالعہ کیا ہے۔ تپِ دق کے مطالعہ سے میں اس نتیجہ کو پہونچا ہوں کہ ماہرینِ ایلوپیتھک بھی ان تمام باتوں سے متفق الرائے ہیں جو تپ دق کے پیدا ہونیکے متعلق آیوروید آچاریوں نے اپنی اپنی کتابوں میں لکھے ہیں۔ البتہ عبارت مختلف ہے۔

پیچھے بیان کیا جا چکا ہے کہ جس وقت مریض کے کندھوں اور کندھوں کی پچھلی طرف کھانستے وقت درد محسوس ہوتا ہو اس حالت کو مرض کا پہلا درجہ تصور کرنا چاہیئے، اگر درد کندھوں سے آگے چھاتی کے اوپر کے حصہ میں بھی محسوس ہو تو اسے دوسرا درجہ تصور کرنا چاہیئے۔ اور اگر ساری پسلیوں میں درد ہو تو وہ تیسرا درجہ ہے۔ اسی طرح ایلوپیتھک والوں نے بھی اسے سب سے پہلے تین حصوں میں تقسیم کیا ہے یعنی جنرل ٹیوبر کلوسس جسے ہم عام طور پر اردو زبان میں سل عامہ کہتے ہیں۔ اسکے بعد اکیوٹ میلی ایری ٹیوبر کلوسس جس کا اردو نام سل شدید ہے اور تیسرا پلمونیری ٹیوبر کلوسس جس سے سارے پھیپھڑے زخمی ہو جاتے ہیں اور انکو چھونے سے تکلیف محسوس ہوتی ہے۔

ان کے علاوہ سل کی دوسری قسمیں جو ایلوپیتھک میں بیان کی گئی ہیں، وہ سب کی سب ارکھشت روگ اور شوش روگ سے ملتی جلتی ہیں، فقط ضرورت غور سے مطلب سمجھنے کی ہے۔ مثال کے طور پر گلینڈ یولیر ٹیوبر کلوسس کو لیجیے جسکے متعلق ایلوپیتھک میں لکھا ہے کہ بیماری گردن، اور پیٹ وغیرہ کے غدد میں زیادہ تر واقع ہوتی ہے جیسے طب یونانی والے اگر مرض گردن میں واقع ہو تو اُسے خنازیر کہتے ہیں۔ مگر آیورویدک والوں نے تھوڑے الفاظ سے زیادہ معنے لئے ہیں مثلاً شوش روگ کے ماتحت صاف لکھ دیا گیا ہے کہ اگر جسم اور دھاتوؤں کے سوکھنے کا باعث کوئی پرانا پھوڑا پھنسی یا زخم وغیرہ ہو تو اُسے برن شوش روگ کہتے ہیں "برن" نام ہے زخم کا یا پھوڑے وغیرہ کا جو جسم کے اندر اور باہر غدد والی اور غیر غدد والی سب ہی جگہوں میں ہو سکتا ہے پس آیورویدک آچاریوں (حکماء ہند قدیم) نے ان تمام بیماریوں برن شوش نام دیدیا ہے اسلئے دوسری طب والوں کو یہ نہ سمجھنا چاہیئے کہ آیوروید کے ماہرین گلینڈ یولیر ٹیوبر کلوسس سے ناواقف تھے۔

سل گردہ، سل مثانہ سب کے سب برن شوش میں آجاتے ہیں۔ کیونکہ ان امراض میں جو برن (زخم) ہوتا ہے اسے انترنگ برن (اندرونی زخم) کہا جاتا ہے۔ ایلوپیتھک اور یونانی حکماء لکھتے ہیں کہ جس طرح دنیا کا کوئی حصہ اس نامراد مرض سے نہیں بچا اسی طرح جسم کا بھی کوئی ایسا حصہ نہیں جس پر کہ اس مراد مرض کا وار نہ ہو سکے۔ مگر آیورویدک حکما لکھتے ہیں کہ جونہی اس کا اثر خون میں واقع ہوتا ہے فوراً یہ مرض سارے جسم میں سرایت کر جاتا ہے کیونکہ خون سارے جسم میں دورہ کرتا ہے اسلئے سل یا دق کے جراثیم میں مبتلا خون جسم کے جس جس حصہ میں دورہ کریگا وہاں اس کا ناقص اثر پڑ کر مریض کو موت کی طرف لیجاتا ہے۔

تیسرا باب

عصیۂ تدرّن یا جرثومۂ سل و دق

(از جناب ڈاکٹر محمد عثمان خان صاحب رکن شعبۂ طبّیہ دار الترجمہ جامعہ عثمانیہ حیدرآباد دکن)

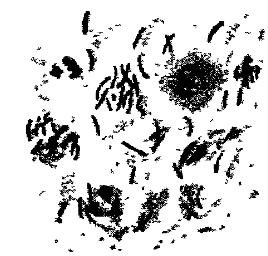
عصیۂ درنیہ مرضی طفلیات میں انسان کا سب سے زیادہ خوفناک دشمن عصیۂ درنیہ (جرثومۂ سلّ و دق) ہے۔ جسے جرمنی کے مشہور زمانہ ماہر جرثومیات رابرٹ کاخ نے سنہ ۱۸۸۲ء میں دریافت کیا یوں تو ماہرین امراضیات وطب کو عرصۂ دراز سے ایسے کسی عصیۂ کی موجودگی کا شبہ تھا مگر علامہ کاخ نے مسلسل گیارہ سال تک وسیع تحقیقات وتجربات کے بعد اس عصیۂ کی تلوین و تثبیت کا مخصوص و نوعی طریقہ ایجاد کرکے اس شبہ کو یقین کے درجہ تک پہنچا دیا، اور بالآخر عصیۂ درنیہ کے انکشاف کا سہرا اسی کے سر رہا۔

تدرّن (دق) کی قدامت کا سراغ تین ہزار سال قبل مسیح تک لگایا جاسکتا ہے۔ رایل کالج آف سرجنز (انگلستان) کے طبی عجائب خانہ میں سلّ عمود فقری کے دو نہایت قدیم نمونے، تین ہزار اور دو ہزار سال قبل مسیح کے موجود ہیں۔ یہ کاخ کی بے انتہا محنت اور علمی انہماک ہی کا نتیجہ ہے کہ طبی دنیا بالآخر سلّ ودق کے خوفناک عصیۂ سے روشناس ہوگئی۔ اور امراض درنیہ کا اصلی سبب معلوم ہوگیا۔ یہ عصیۂ انسانی آبادی کے تقریباً ۱/۷ حصے کو نشانۂ اجل بناتا ہے (شکل نمبر ۱)

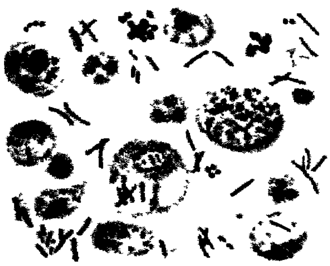
کاخ کی صبر آزما مگر کامیاب تحقیقات

کاخ سے پہلے آرمانی، کوہنیم اور سالومان سن کی تحقیقات (سنہ ۱۸۷۰ء تا سنہ ۱۸۸۰ء) سے یہ تو ثابت ہوچکا تھا کہ تدرّن ایک ساری مرض ہے۔ ان مشاہدین نے جب خرگوش کی آنکھ میں درنی مواد کی تطعیم کی تو اس سے درنی اضرار پیدا ہوگئے۔ اور بالآخر یہ جانور عمومی تدرّن میں مبتلا ہوکر نشانۂ اجل بن گئے۔ اس تحقیقات کے بعد تدرّن کے مسبّب (جرثومہ) کی مخصوص نوعیت کا دریافت اور ثابت کرنا باقی رہ گیا۔ اس اہم مسئلہ کی عقدہ کشائی کاخ کی تحقیقات سے ہوگئی علامہ موصوف تمام مشکلات پر نہایت کامیابی کے ساتھ غالب آیا اور اس نے مرض تدرّن کے ساتھ اس جرثومہ کا تعلق کامل طور پر ثابت کردیا۔ درحقیقت اس کی مساعی جرثومیاتی تحقیقات میں ایک شاہکار کی حیثیت رکھتی تھیں۔ منزل تحقیق میں محققین کو دو خاص مشکلیں درپیش تھیں۔ اوّل تو درنی جراثیم کو بافتوں کے اندر ظاہر کرنا۔ دوم ان جراثیم کو بیرون جسم بذریعہ کاشت اگانے پر قادر ہونا۔ پہلی مشکل کی وجہ یہ تھی کہ عصیۂ درنیہ اساسی انیلین لون (Basic Aniline dye) کے محض سادہ آبی محلول سے ظاہر نہیں ہوسکتا تھا مگر جب کاخ نے میتھلین بلیو (Methylane-blue) کے ایک محلول میں کاسٹک پوٹاش ملاکر مسلسل ۲۴ گھنٹے تک تلوین کی تو اس جرثومہ کی موجودگی ظاہر ہوگئی۔ دوسری دقت یہ تھی کہ اب تک عصیۂ درنیہ کو معمولی وسائط کاشت پر اگانے کی تمام کوششیں ناکام رہی تھیں۔ چنانچہ کاخ نے اسے منجمد مصل دموی پر اگانے کی ایک خاص ترکیب دریافت کی، اور اس میں وہ بدرجہ اکمل کامیاب رہا۔ اُسنے مختلف تعلیمی تجربات کے ایک طویل سلسلہ کے بعد قطعی طور پر ثابت کردیا کہ مختلف مآخذ سے کاشت کردہ عصیات جانوروں میں مماثل درنی اضرار پیدا کردیتے ہیں۔ دقیق اور تفصیلی تحقیقات سے اسنے یہ بھی ثابت کردیا کہ جلدی تدرّن (ذئبہ Lupus) مفصلی تدرّن (ورم ابیض White-Swelling) غدّی تدرّن (خنازیر Scrofula) وغیرہ، اسی عصیۂ درنیہ کے حملے کے مختلف مظاہر ہیں۔ مگر فی الحقیقت یہ سب اپنی ماہیت میں مماثل یعنے درنی ہیں۔

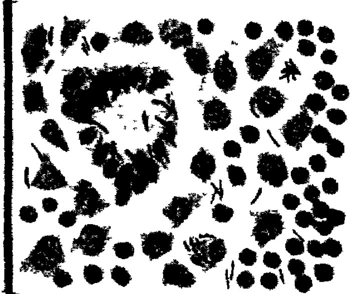
غالباً دنیائے طب وامراضیات پر اسقدر اہم اور گہرا اثر کسی اور انکشاف سے نہیں پڑا جسقدر کہ عصیۂ درنیہ کے انکشاف سے ... درنی اضرار کی تعیین کے موثق طریقے معلوم ہوگئے۔ اور درنی سرایت کے مختلف راستوں اور متعدد طریقوں کی ...



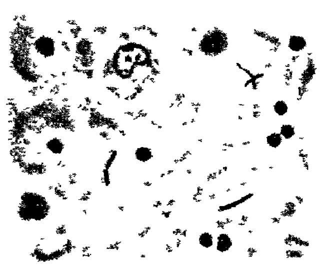
شکل نمبر ۱



شکل نمبر ۲



شکل نمبر ۳

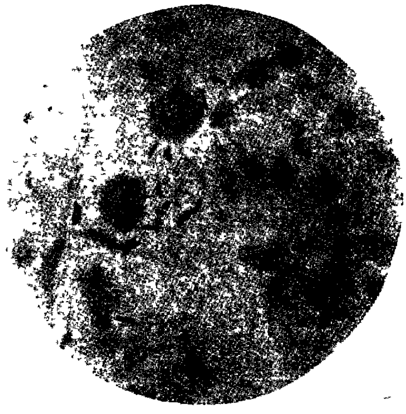


شکل نمبر ۴

شکل (۱) جراثیم دق (عصیات درنیم) جو تھوک میں پائے گئے - شکل (۲) عصیات درنیم مرض سل رئوی کے ایک مریض کے بلغم سے تیار کی ہوئی تہہ میں - ترشہ قایم عصیات درنیم سرخ رنگ کے اور ثانوی سرایت کے دوسرے جراثیم نیلے رنگ کے ہیں - شکل (۳) گھٹنے کی زلالی مفصلی جھلی کا تدرن - جس میں عفریتی خانوں کے نظام کا ایک حصہ نظر آرہا ہے - مرکزی عفریتی خلیہ، دروں حامی اور لمفی خلیات اور عصیات درنیم - شکل (۴) حاد درنی سحائی التہاب کے ایک مریض کے دماغی نخاعی سیال سے حاصل کردہ عصیات درنیم، لمفی خلیات، کثیر الاشکال نواتی خلیات اور دروں حامی خلیات نظر آرہے ہیں



شکل (۶)
بقری اور انسانی جراثیم دق کی کاشتیں (پانچ ہفتوں کی) ڈارسیٹ کے گلیسیرینی بیضی مزرعہ پر - اطراف کی نلیاں بقری عصیہ کی اور بیچ کی دو انسانی عصیہ کی بالیدگی ظاہر کرتی ہے دونوں نلیوں کی تطعیم اسی دن کی گئی تھی -



شکل (۵)
بقری عصیات درنیم دودھ میں × ۱۰۰۰

حیوانی تدرن

عصیۂ درنیہ کی عالمگیر وسعت کا اندازہ یہاں سے ہو سکتا ہے کہ یہ صرف انسان کو ماؤف کرتا اور انسانی ہلاکت کے اسباب میں سے ایک خاص سبب ہی نہیں ہے بلکہ مویشی میں وسیع طور پر پھیلا ہوا ہے اور ادنیٰ حیوانات کو بھی ماؤف کرتا ہے۔ پالتو جانوروں میں یہ مرض مویشی میں سب سے زیادہ عام ہے۔ (بقری تدرن (Bovine Tuberculosis)) اگرچہ ان حیوانات کے تدرنی اضرار اپنی نوعیت اور وسعت کے لحاظ سے بہت مختلف ہوتے ہیں۔ بیشتر حالتوں میں حیوانات کے شُش متأثر ہوتے ہیں اور ان میں کثیر التعداد گول گرہیں پیدا ہو جاتی ہیں۔ اکثر پلیورا (غشائے شُش) اور گاہے باریطون بھی ماؤف ہو جاتا ہے۔ دوسری حالتوں میں اعضائے شکم خاص طور پر مبتلائے مرض ہو جاتے ہیں۔ درنی گایوں کے کچھ تناسب (تقریباً ۲ فی صدی) میں بالکہ (کھیری۔ دودھ کا غدہ) ماؤف ہو جاتا ہے۔ مگر یہ غدہ اوّلی طور پر شاذ ہی ماؤف ہوتا ہے۔ سوّروں میں تدرن مقابلتاً ایک عام مرض ہے اور زیادہ تر ان کے اعضائے شکم کو ماؤف کرتا ہے یا ایک قسم کا جبنی خونیہ پیدا کر دیتا ہے۔ اور گاہے ان کے لمفی غدد کو مزمن طور پر ماؤف کر کے خنازیر (Scrofula) پیدا کر دیتا ہے۔ گھوڑوں میں اولاً عموماً احشائے شکم محلِ مرض ہوتے ہیں اور اکثر طحال کی کلانی ہو کر اس میں بڑی بڑی گرہیں پیدا ہو جاتی ہیں۔ گاہے اوّلی اضرار گھوڑوں کے پھیپھڑوں میں ہوتے ہیں۔ بھیڑوں اور بکریوں میں تدرن شاذ ہی ہوتا ہے۔ کتوں اور بلیوں میں اور بڑے گوشت خور درندوں میں تدرن خود رو پیدا ہو سکتا ہے۔ بندروں میں بھی بعض اوقات، جبکہ ان کو پنجروں میں محبوس رکھا جائے، یہ مرض پیدا ہو کر سریع الانتشار ہوتا ہے۔

پرندوں کا تدرن عام ہے اور اس قدر ساری ہوتا ہے کہ بعض اوقات مرغی خانہ کے تقریباً تمام پرندے بسرعت مبتلائے مرض ہو جاتے ہیں۔

مندرجہ بالا بیان سے واضح ہوگا کہ عصیۂ درنیہ محض ایک انسانی طفیلیہ ہی نہیں، بلکہ وہ بہت سے دوسرے حیوانات (مویشی، انسان نما بندروں، پرندوں، مچھلیوں وغیرہ) میں بھی تدرن پیدا کر دیتا ہے۔ گو اس میں شک نہیں کہ جانوروں میں اس کے خصائص اور مظاہر بہت سی حالتوں میں بہت مختلف ہوتے ہیں۔ ان ادنیٰ حیوانات کو بعض اوقات انسان سرایت زدہ کر دیتا ہے لیکن اکثر درنی سرایت حیوانات ہی کی وساطت سے انسان میں منتقل ہوتی ہے عموماً دودھ کے ذریعہ سے اور گاہے ممکن ہے کہ گوشت کے ذریعہ سے بھی۔ اس عالمِ آب و گِل میں اس سریع الانتشار عالمگیر عصیہ کا کلی استیصال نہایت مشکل بلکہ تقریباً اسی قدر محال ہے جس قدر کہ خود حضرت انسان کا۔

عصیات درنیہ کی قسمیں

تدرن کی مختلف قسموں کے تعلقات پر ذیل میں بحث کی گئی ہے۔ لیکن یہاں یہ بیان کر دینا ضروری ہے کہ پستانی حیوانات کے عصیاتِ درنیہ کی اب دو خاص قسمیں شناخت کی گئی ہیں ایک **انسانی عصیۂ درنیہ** جو انسانی تدرن کا عام سبب ہے، اور دوسرا **بقری عصیۂ درنیہ**، جو نہ صرف گایوں میں تدرن پیدا کر دیتا ہے، بلکہ ایک خاص تناسب میں انسان میں بھی تدرن پیدا کر دیتا ہے۔

(۱) انسانی عصیۂ درنیہ (MYCOBACTERIUM TUBERCULOSIS HOMINIS)

الف۔ خوردبینی خصائص۔ یہ عصیات چھوٹے چھوٹے ڈنڈے ہوتے ہیں (طول عموماً ۲½ تا ۳½ مم اور دبازت ۰٫۳ مم) جو لمبے طول کے تناسب کے اعتبار سے مقابلتاً پتلے ہوتے ہیں۔ لیکن بعض اوقات مصنوعی کاشتوں اور بافتوں میں ان کی نسبتاً زیادہ لمبی شکلیں (۱۰ مم تک) بھی پائی جاتی ہیں۔ یہ ڈنڈے سیدھے یا کسی قدر خمیدہ ہوتے ہیں، اور ان کی دبازت یکساں ہوتی ہے یا ممکن ہے کہ دونوں سرے کسی قدر زیادہ موٹے ہوں۔ تلوین کے بعد ڈنڈے یکساں طور پر رنگے ہوئے نظر آتے ہیں یا ممکن ہے کہ ان کے طول میں بعض مقامات بے رنگ نظر آئیں جن کے بیچ میں زیادہ گہرے رنگ کے ہو کر دانہ دار صورت ظاہر کریں۔ اس امر کا کوئی ثبوت نہیں کہ یہ ان کی بذریت کی دلیل ہے۔ مگر یہ ثابت ہو چکا ہے کہ دانہ دار [illegible] عصیات میں یکساں رنگ دار عصیات کی نسبت کوئی زیادہ قوتِ مدافعت نہیں ہوتی۔

بافتوں کے اندر عصیات بے قاعدہ طور پر منتشر یا چھوٹے چھوٹے تودوں میں مجتمع ملتے ہیں۔ یہ عصیات یا منفرد ہوتے ہیں یا دو عصیے ایک دوسرے سے چپکے ہوئے ہوتے ہیں، اور اس حالت میں ان کے سروں کی پیوستگی سے ایک زاویۂ منفرجہ بنتا ہے [illegible] چھوٹے [illegible] پائے جاتے ہیں۔ کاشتوں میں عصیات کے ڈنڈے ایک دوسرے کے قریب متوازی پیوستہ ہو کر

...دیتے ہیں عصیات میں ذاتی تحرک کا خاصہ نہیں ہوتا۔

(ب) تلوینی تعاملات۔ عصیہ درنیہ معمولی رنگوں کو بہت آہستہ آہستہ اور ہلکا قبول کرتا ہے، اور اسکی کامیاب تلوین کے لئے نہایت قوی طور استعمال کرنے چاہئیں۔ مثلاً جنشن وایولیٹ (Gention-violet) یا فکسین (Fuchsin) جنکے ساتھ انیلین آئل واٹر (Aniline oil water) یا کاربالک ایسڈ (حمض الکربولیک) شامل ہو۔ مزید برآں ان محلولات کو بھی بہت دیر تک لگائے رکھنا پڑتا ہے۔ عمل تلوین کو تیز کرنے کے لئے محلول کو گرم کرلینا چاہیئے۔ یہاں تک کہ شیشہ پر سے بھاپ اٹھنے لگے اور زیر امتحان تہ رنگ کے گرم محلول میں قریباً تین منٹ تک ڈوبی رہے۔ ایک نہایت سہولت بخش اور بہترین طریقۂ تلوین۔ زیل نیلسن کا طریقہ (Zeihl-Neelsen method) ہے عصیات درنیہ کی ایک نادر خصوصیت (جسے آہرلک (Ehrlich) نے دریافت کیا) یہ بھی ہے کہ جب وہ رنگ قبول کرکے ایک بار ملوّن ہو جاتے ہیں تو پھر اُن کا رنگ اُن لون رُبا محلولات سے بھی دور نہیں کیا جاسکتا۔ جن سے دوسری بافتوں اور دوسرے جراثیم کا رنگ بآسانی اڑایا جاسکتا ہے۔ ایسے لون رُبا محلولات سلفیورک ایسڈ (حامض کبریت) اور نائٹرک ایسڈ (حامض شورہ) ہیں جن کی طاقت ۲ فیصدی ہونی چاہیئے۔ اس ترکیب سے ایسی تجہیزات حاصل کی جاسکتی ہیں جن میں صرف عصیات درنیہ (بوجہ اپنی "ترشہ قائم" خصوصیت کے) رنگین نظر آتے ہیں اور دیگر بافتوں اور جراثیم کا رنگ لون رُبا محلول کے اثر سے اُڑا ہوا ہوتا ہے اور وہ بے رنگ نظر آتے ہیں۔ ان رنگ اُڑی ہوئی چیزوں کو مقابلتاً نمایاں کرنے کے لئے ان کی تلوین کسی دوسرے معمولی رنگ (مثلاً نیلے رنگ) سے کرلی جاتی ہے۔ اس طرح تجہیز کے اندر عصیاتِ درنیہ تو گہرے سرخ رنگ کے اور دیگر حشو و زوائد یعنے دوسری بافتیں اور جراثیم نیلے رنگ کے نظر آتے ہیں (ملاحظہ ہو شکل نمبر ۲)

(ج) عصیاتِ درنیہ کی کاشت۔ کاخ نے جو واسطۂ کاشت (مزرعہ (Culture medium) پہلے استعمال کیا وہ مخلّط مصل دموی (Inspissated blood serum) تھا۔ اگر درنی مواد کو جو دوسرے عضویات (جراثیم سے مُبّرا ہو، لیکر اس واسطہ پر تطعیمات (Inoculations) کی جائیں تو اس سے چودہ یوم کے اندر اس کی سطح پر ہلکے سپیدی مائل رنگ کی بالیدگیوں کے چھوٹے چھوٹے نقطے نمودار ہو جاتے ہیں، جو سطح سے کسی قدر اُبھرے ہوتے ہیں۔ جب ان عمیراتِ جراثیمی (Colonies) کا خردبین کی ادنےٰ طاقت سے امتحان کیا جاتا ہے تو وہ لہریہ دار شعاعی دھاریوں کی شکل میں پھیلی ہوئی نظر آتی ہیں۔ یہ دھاریاں عصیات درنیہ کے تودوں سے مُرکّب ہوتی ہیں، جن میں عصیات کم و بیش متوازی طور پر مُرتّب پائے جاتے ہیں۔

عصیۂ درنیہ کی بالیدگی کے لئے ایک نہایت موزوں واسطہ ڈارسیٹ کا بیضی واسطہ (Dorset's egg medium) ہے جس سے ایک واقر شکن دارتہ پیدا ہو جاتی ہے، جسکا رنگ بالعموم زردی مائل بھورا یا گلابی ہوتا ہے۔ ابتدائی بالیدگی کے لئے دوسرے مخصوص وسائط کاشت گلسرین زدہ آلو (Glycerinated potato) گلسرین آمیز مخی اگر (Glycerine brain agar) اور گلسرین زدہ مصل (Glycerinated serum) ہیں۔

اوّلی کاشت کے بعد ثانوی بالیدگی گلسرین اگر (Glycerine agar) گلسرینی جیلاٹین (Glycerine gelatine) یا گلسرینی یخنی (Glycerine broth) پر پیدا ہو سکتی ہے۔

عصیاتِ درنیہ کی قوتِ مدافعت۔ عصیاتِ درنیہ خارجی اثرات کے مقابلہ اور مدافعت کے لئے کافی قوت رکھتے ہیں۔ اور جسم سے باہر مختلف حالات میں عرصہ دراز تک اپنی قوت اور قابلیتِ حیات کو برقرار رکھ سکتے ہیں۔ فی الحقیقت اس معاملہ میں اُنکی حیثیت بذرات (Spore) اور غیر بذری عصیات (Spore-free bacilli) کے درمیان ہے۔ مریض سل و دق کے خشک بلغم میں دو ماہ کے بعد بھی نہایت زہریلے درنی عصیات پائے گئے ہیں۔ عصیاتِ درنیہ کو آب کشیدہ کے اندر کئی ہفتوں تک رکھنے کے بعد بھی وہ بدستور زندہ پائے جاتے ہیں۔ طویل تعفن کا عمل جو بہت سے دوسرے مرضی جراثیم کے حق میں بسرعت مہلک ثابت ہوتا ہے، عصیاتِ درنیہ پر عرصہ دراز تک کوئی مہلک اثر نہیں رکھتا۔ ایسے بلغم میں بھی جسے کئی ہفتے تک سڑنے دیا گیا ہو زندہ عصیاتِ درنیہ پائے گئے ہیں (فرنیکل) ادم گاڈش (اور درنی احشاء کو ہفتوں زمین کے اندر مدفون رکھنے کے بعد بھی اُنکے اندر یہ عصیات زندہ ملے۔ اگر درنی عصیات پر مسلسل چھ گھنٹے تک عصیرِ معدی (Gastric Juice) کا اثر ہونے دیا جائے یا انہیں ۳ درجہ سینٹی گریڈ کی تپش میں تین گھنٹے تک رکھا جائے تو بھی وہ ہلاک نہیں ہوتے...

عمل کو کئی ماہ کیا جائے یا بالکل خشک کر دینے کے بعد بھی وہ ۰ ۰ ا درجہ سینٹی گریڈ کی تپش میں ایک گھنٹہ تک زندہ رہتے ہیں لیکن اگر انہیں مرطوب حالت میں ۶۰ درجہ سینٹی گریڈ میں اسی عرصہ تک رکھا جائے تو وہ عموماً ہلاک ہو جاتے ہیں۔ اگر سیالات اور بافتوں کی تپش کو ۰۰ ا درجہ سینٹی گریڈ تک بڑھا دیا جائے تو اس سے ان کے اندر کے عصیات ہلاک ہو جاتے ہیں۔ ۵ فیصدی طاقت کے کاربولک ایسڈ کے زیر اثر وہ ایک منٹ سے بھی کم عرصہ میں ہلاک ہو جاتے ہیں۔ اور کاخ اور اسٹراؤس کا تجربہ ہے کہ اگر درنی عصیات کو تمازتِ آفتاب میں منکشف ہونے دیا جائے تو وہ سورج کی راست روشنی سے بسرعت ہلاک ہو جاتے ہیں۔ اس حقیقت سے واضح ہوگا کہ گرم ممالک کی روشنی ان عصیات کے حق میں سم قاتل ہے لیکن اس بلغم کو جس میں درنی عصیات موجود ہوں دافع عفونت ادویہ کے ذریعہ عقیم (Sterile) کرنا نسبتاً بہت زیادہ مشکل ہے۔ کیونکہ بلغم کے طبعی اور کیمیائی خصائص مستعملہ دافع عفونت دوا کے کارگر نفوذ میں مزاحم ہوتے ہیں۔

(د) **بافتوں پر عصیاتِ درنیہ کا عمل**۔ مقامی ضرر جو عصیہ درنیہ پیدا کر دیتا ہے **درنی گرہ** کے نام سے مشہور و معروف ہے۔ اس کی ساخت مختلف مقامات میں مختلف، اور عصیات کی شدتِ عمل کے لحاظ سے متغیر ہوتی ہے۔ جب عصیات اتصالی بافت (مثلاً قزحیہ (Iris) کی اتصالی بافت) کے اندر داخل ہو چکتے ہیں تو ان کے ابتدائی عمل کے اثر سے دروں حلمی خلیئے اور اتصالی بافت کے خلیئے کسی قدر پھول جاتے ہیں اور ان میں خیطیتی انقسام (Mitotic divisions) واقع ہوتا ہے۔ اس انقسام سے جو خلیئے پیدا ہوتے ہیں وہ اپنی بڑی جسامت اور زرد نواتوں کی وجہ سے ممتاز ہوتے ہیں، اور دروں حلمی خلیون کے نام سے مشہور ہیں۔ اس طرح عصیات کے گرد و نواح میں ان خلیات متکاثرہ کا ایک چھوٹا سا مرکز بن جاتا ہے۔ تقریباً اسی اثنا میں اس مرکز کے محیط پر متعدد سپید خلیئے (بالخصوص لمفی خلیئے) ظاہر ہونا شروع ہوتے ہیں اور بتدریج ان کی تعداد بہت زیادہ ہو جاتی ہے۔ لیکن جلد ہی عصیات کا زہر ملا اثر خلیات پر طاری اور نمایاں ہونے لگتا ہے۔ دروں حلمی خلیات پھول کر کسی قدر زجاجی ہو جاتے ہیں، ان کے حدود غیر ممیز ہو جاتے ہیں، ان کے نوات بہت خفیف سا رنگ قبول کرتے ہیں اور بالآخر وہ تکوین کی قابلیت سے معرا ہو جاتے ہیں۔ مرکزی خلیئے اس طرح متغیر ہو کر تبدریج باہم مخلوط و ممزوج ہو جاتے ہیں، جس سے ایک متجانس تودہ بن جاتا ہے۔ اور یہ بالآخر کسی قدر ذراتی منظر اختیار کر لیتا ہے۔ اگر ایسا مرکزی تنخر جلد واقع نہ ہو تو پھر اس جراب کے وسط میں عفرتی خلیوں کی تکوین واقع ہو سکتی ہے جو درنی ضرر کا ایک ممتاز خاصہ ہے یا ممکن ہے کہ تجبن کے وقوع کے بعد حصاری خلوی بافت کے اندر عفرتی خلیئے بن جائیں۔ عفرتی خلیہ کے مرکز میں اکثر انحطاط کے علامات (مثلاً زجاجی تغیر، تخلی (Vacuolation) رونما ہوتے ہیں یا یہ ہو سکتا ہے کہ مرکز بقیہ خلیہ کے مقابلہ میں زیادہ ذریاتی ہو جائے۔ درنی جراب کی تکوین کا اصلی طریقہ مختلف بافتوں میں مختلف ہوتا ہے۔ (شکل نمبر ۳ و ۴)

درنی عصیہ بافتوں میں پہونچکر جو ابتدائی التہابی مرکز پیدا کر دیتا ہے وہ اس قدر چھوٹا ہوتا ہے کہ خالی آنکھ سے نظر نہیں آ سکتا۔ مگر اس کی خردبینی ساخت حسب ذیل ہوتی ہے:- خارجاً لمف آسا خلیئے۔ ان سے اندر کو سرِ حلمہ آسا خلیئے (دروں حلمی خلیات)، اور مرکز میں ایک عفرتی خلیہ جس میں متعدد نوات ہوتے ہیں جیسے جیسے یہ درنی مرکز بڑا ہوتا جاتا ہے ناکافی عروقی رسد کے باعث اور درنی عصیات کے متلف کیمیائی افراز کے اثر سے ان خلیات پر ترویبی تنخر (Coagulatine necrosis) کا عمل طاری ہوتا جاتا ہے۔

درنی یا درنہ اپنے بالکل ابتدائی درجہ میں (جب کہ اسے ایک **دخنی درنہ** (Miliary tubercle) کہتے ہیں) ایک نیم شفاف موتی جیسی رمادی گرہ ہوتی ہے۔ اس کی جسامت ایک باجرہ کے دانے کے برابر ہوتی ہے۔ اس میں تنخری مادے کی ایک مرکزی کیکل سی ہوتی ہے جسکے گرد اور درنی مراکز ہوتے ہیں جیسے جیسے یہ درنہ بڑا ہوتا جاتا ہے اس کا مرکزی حصہ غیر شفاف زرد اور پنیر نما ہوتا جاتا ہے۔ مگر محیطی حصے کی ساخت میں تازہ دانے بنتے جاتے ہیں۔ یہ محیطی دانے بھی باری باری سے پنیری ہوتے جاتے ہیں۔ بحالت مذا ایسی درنہ کو **درنہ جبنیہ** (Caseous tubercle) کہتے ہیں۔

بعض جبنی درنوں میں بالآخر تکلیس (زیادہ تر کیلسیم فاسفیٹ کے جماؤ کی وجہ سے) واقع ہو جاتی ہے اور اندر کے درنی عصیات تلف ہو جاتے ہیں۔ تکلیس مکمل ہونے کے بعد دانہ ساری نہیں رہتا۔ درنہ کے اختتام کا دوسرا طریقہ **لیفی تغیر** ہے۔ اس میں گرد و پیش کی بافت میں مزمن التہاب اور تصلب واقع ہو جاتا ہے۔ اور درنہ خود سکڑ کر ایک لیفی گرہک بن جاتا ہے۔ اس ختم کا لیفی تغیر حجاب ملتحمہ (؟) کی سطح پر زیادہ عام ہے لیکن پھیپھڑوں میں بھی واقع ہوتا ہے۔

... کی موجودگی اور پھیلاؤ۔ عصیات درنیہ کی موجودگی اور درنی اضرار میں اُن کی ممکن تعداد کے متعلق چند حقائق بیان کئے ... اجتماعات، جُبنی مادّے میں ... میں ان کی تعداد عموماً بہت کم ہوتی ہے خواہ یہ اضرار درنی گرہیں ہوں یا کبۂ جُبنی اجتماعات۔ جُبنی مادّے ... بعض اوقات تلوین کے بعد چند ہلکے رنگ کے عصیات اور ان کے ساتھ نہایت باریک غیر مساوی رنگ کے ذرّاتی نقاط نظر آسکتے ہیں مگر کبھی کبھی ایک عصیہ بھی نظر نہیں آتا۔ لیکن یہ اہم حقیقت ثابت ہو چکی ہے کہ جب ایسا درنی مادہ بھی جس میں خردبین سے کوئی عصیہ پایا گیا ہو تجربتاً جانوروں میں داخل کر دیا جاتا ہے تو وہ قتبی (دمتی) ثابت ہوتا ہے۔ تحت الحاد درنی اضرار میں عصیات عموماً کم ہوتے ہیں مگر حاد اضرار میں ان کی تعداد بہت زیادہ پائی جاتی ہے۔ درنی عصیہ ایسا ہے کہ اسکی افزائش دوسرے جراثیم کے مقابلہ میں سست ہوتی ہے۔ مگر وہ اپنی شکل اور قابلیتِ تلوین نسبتاً بہت زیادہ عرصہ تک برقرار رکھتا ہے۔ عموماً درنی عصیات خلیے سے باہر واقع ہوتے ہیں۔ مگر کا ہے یہ عفرتی خلیوں اِن خلی خلیون، اور سفید خلیون کے اندر بھی واقع ہوتے ہیں، اور ان کا یہ درون خلوی وقوع بعض ادنے حیوانات میں زیادہ عام ہوتا ہے مثلاً بیل میں یہ عموماً عفرتی خلیون کے اندر محیط کے قریب نیم قطری ترتیب میں مرتب پائے جاتے ہیں اور اتصالی بافت کے اندر بھی یہ معتدبہ تعداد میں بکھرے ہوئے ملتے ہیں۔ گھوڑے اور پرندوں کے تدرّن میں ایسے اضرار کے اندر بھی جو خاص طور پر حاد نہیں ہوتے اِنکی تعداد بہت زیادہ ہوسکتی ہے۔ اور تحلیل پذیر درنی اضرار کے مواد میں عصیات عام طور پر پائے جاتے ہیں۔ سِل رئوی کے مریضوں کے بلغم میں عصیات بلا استثنا کسی نہ کسی موقع پر ضرور موجود ملتے ہیں، اور بعض اوقات اُن کی تعداد بہت زیادہ پائی جاتی ہے۔ لیکن یہ فیصلہ کرنے کے لئے کہ کوئی مریض غیر درنی ہے کئی بار امتحان کرنے نیز حیوانات میں تطعیم کرنے کی ضرورت لاحق ہوتی ہے۔ درنی سحائی التہاب (Tubercular meningitis) میں وخزِ قطنی (Lumbar puncture) کے ذریعہ حاصل کردہ دماغی نخاعی سیال کے اندر درنی عصیات مِل سکتے ہیں۔ تناسلی بولی تدرّن کی حالتوں میں یہ عصیے عموماً پیشاب کے اندر موجود ہوتے ہیں۔ امعاء کے تدرّنی تقرّح میں یہ براز میں پائے جاسکتے ہیں، جیسا کہ کاخ نے ابتداءً بتادیا تھا لیکن چونکہ امعاء کے درنی اضرار عموماً تدرّن کے ترقی یافتہ درجوں میں واقع ہوتے ہیں جب کہ تشخیص میں کوئی شبہ باقی نہیں رہتا، لہٰذا براز میں عصیات کا انکشاف کوئی عملی اہمیت نہیں رکھتا۔

(و) **تجربی تطعیم**۔ تدرّن جانوروں میں مصنوعی طور پر بہت سے مختلف طریقوں سے پیدا کیا جاسکتا ہے۔ مثلاً عصیات درنیہ کو بذریعہ اشراب تحت الجلدی بافت کے اندر، باریطون کے اندر، آنکھ کے خزانۂ مقدم کے اندر، یا وریدوں میں داخل کرکے۔ یا جانوروں کو عصیات درنیہ کھلا کر یا ہوا میں کے معلق عصیات درنیہ کو بذریعہ تنفس جانوروں کے پھیپھڑوں میں پہنچا کر۔

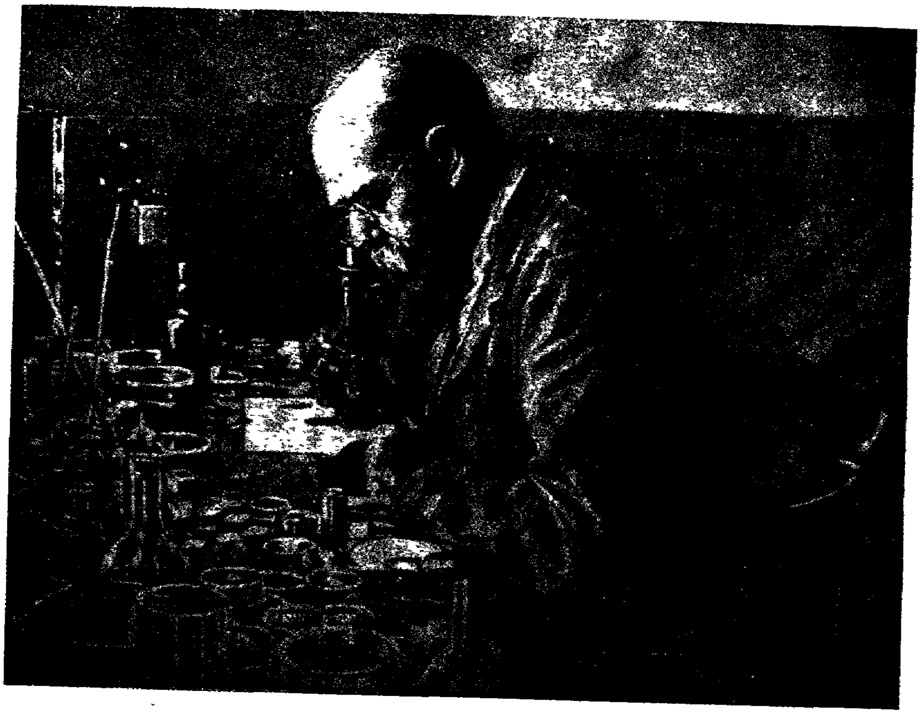
درنی عصیات کی تطعیم کا نتیجہ مختلف جانوروں میں مختلف، اور طریقہ تطعیم کے لحاظ سے متغیر ہوتا ہے لیکن عام طور پر یہ کہا جاسکتا ہے کہ جب درنی عصیات کسی حس پذیر جانور کی بافتوں میں داخل کئے جاتے ہیں تو وہ مقامی طور پر متذکرۂ بالا درنی اضرار پیدا کر دیتے ہیں جن کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ متصلہ لمفی غدد میں درنی مرض پیدا ہو جاتا ہے اور ممکن ہے کہ جوئے خون کے ذریعہ عصیات دوسرے اعضاء و احشاء میں بسرعت پھیل جائیں یا عمومی تدرّن پیدا ہو جائے۔ تطعیم کے لئے جو جانور عموماً استعمال کئے جاتے ہیں اُنہیں گینی پگ (ارنب مصری) سب سے زیادہ حس پذیر ہے۔

(۲) بقری عصیۂ درنیہ (MYCOBACTERIUM TUBERCULOSIS BOVIS)

اس کو جب بذریعۂ کاشت اُگایا جاتا ہے تو یہ انسانی عصیۂ درنیہ کے مقابلہ میں عموماً کسی قدر چھوٹا، زیادہ موٹا، اور جسامت میں نسبتاً زیادہ ہموار ہوتا ہے (ملاحظہ ہو شکل نمبر ۵) مختلف وسائط کاشت پر اسکی بالیدگی انسانی درنی عصیہ کی بالیدگی کی نسبت کم ہوتی ہے اس خاصہ کی وجہ سے تدرّن کے برطانوی شاہی کمیشن نے بقری قسم کو "قلیل النمو" (Dysgonic) کے نام سے اور انسانی قسم کو "کثیر النمو" (Eugonic) کے نام سے موسوم کیا ہے۔ اِن دونوں اقسام کے خصائص بالیدگی کو تمیز کرنے کے لئے وسائط بیضیہ (Egg media) (انڈوں کے وسائط) خاص طور پر موزوں ہوتے ہیں۔ ڈارسیٹ کے بیضی واسطہ (Dorset's egg medium) پر انسانی قسم ایک وافر خشک اور شکن دار یا برونی (Verrucose) بالیدگی پیدا کر دیتی ہے جس کا رنگ اکثر زردی مائل یا گلابی ہوتا ہے اس واسطہ پر بقری قسم کی بالیدگی ایک سپیدی مائل تہ پیدا کرتی ہے جو چکنی یا کسی قدر ذرّاتی اور خشک نظر آتی ہے اور نسبتاً ...

" Hamdard-i-Sehat," Delhi.
Tuberculosis Number
July 1938.

" ہمدرد صحت " دہلی
دق و سل نمبر
جولائی ۱۹۳۸ ء



رابرٹ کاخ (۱۸۴۳ - ۱۹۱۰)
جس نے سنہ ۱۸۸۲ ء میں جراثیم دق کا انکشاف کیا
Robert Koch (1843-1910)

" Hamdard-i-Sehat," Delhi.
Tuberculosis Number
July 1938.

"ہمدرد صحت" دہلی
دق و سل نمبر
جولائی ۱۹۰۸ء



ڈاکٹر محمد عثمان خاں صاحب دارالترجمہ جامعہ عثمانیہ
حیدرآباد (دکن)

Dr. Mohomed Osman Khan,
Osmania University,
Hyderabad (Deccan)

جاتی ہے۔ اگر اس واسطہ کاشت میں گلیسرین بھی ملا دیجائے تو حاصل شدہ کاشت میں انسانی اور بقری اقسام کے عصیوں کا امتیازی فرق بہت زیادہ نمایاں ہوجاتا ہے۔ گلیسرین زدہ واسطہ انسانی درنی عصیہ کی بالیدگی میں بہت ممد ہوتا ہے، مگر بقری درنی عصیہ کی بالیدگی کو تیز اور نمایاں نہیں کرسکتا بلکہ ایسے واسطہ پر بقری عصیہ کی ابتدائی بالیدگی اکثر حاصل نہیں ہوتی (ملاحظہ ہو شکل نمبر ۱) بقری عصیہ دودھ دینے والے حیوانات پر نسبتاً بہت زیادہ قتیبی (سمّی) اثر رکھتا ہے۔ اور جب اس کا اشراب بیل میں کیا جاتا ہے تو یہ ایک مقامی درنی ضرر پیدا کر دیتا ہے، جسکے بعد اُس میں ایک عام اور مہلک تدرّن پیدا ہوجاتا ہے لیکن انسانی درنی عصیہ کے ایسے ہی اشراب سے محض مقامی ضرر کے سوائے اور کچھ نہیں ہوتا۔

اِن عصیات کے انتشار کے متعلق موجودہ معلومات کی بنا پر یہ کہا جاسکتا ہے کہ وہ عصیہ جو بقری تدرّن سے حاصل ہوتا ہے ہمیشہ بقری قسم کا ہوتا ہے۔ درحقیقت جانوروں کے تدرّن میں یہی عصیہ زیادہ غالب ہوتا ہے۔ انسانی تدرّن میں بیشتر صورتوں میں عصیے انسانی قسم ہی کے ہوتے ہیں، گو چند حالتوں میں بقری قسم کے عصیے موجود ملتے ہیں۔ سلِ ریوی تقریباً ہمیشہ انسانی قسم کے عصیہ کی وجہ سے ہوتی ہے۔ اگرچہ نہایت شاذ مثالیں (تحقیق کردہ مثالوں میں ایک فی صدی سے کم میں) ایسی پائی گئی ہیں جن میں بقری قسم کے عصیے موجود تھے۔ برطانوی شاہی کمیشن نے دریافت کیا کہ بچوں میں اوّلی شکمی تدرّن کے ۵۰ فیصدی مریضوں میں بقری عصیے موجود تھے۔ یعنے اُن صورتوں میں جن میں درنی سرایت بظاہر غذا کی وساطت سے واقع ہوئی تھی۔ نسبتاً جدید مشاہدات سے ظاہر ہوا ہے کہ ۱۶ سال سے کم عمر کے بچوں میں غدّی تدرّن جو بقری عصیوں کی وجہ سے ہو مختلف مقامات میں بہت مختلف تناسب رکھتا تھا۔ ذئبیہ (Lupus) یعنی جلدی تدرّن کی حالتوں میں جو عصیات ملے اُن میں سے تقریباً نصف بقری قسم کے تھے، اور ایک دلچسپ حقیقت یہ معلوم ہوئی کہ انسانی اور بقری دونوں قسم کے قسب جانوروں کے لئے نمایاں طور پر خفیف قتبیت رکھتے ہیں۔ مختلف مشاہدین کا تجربہ ہے کہ تقریباً تمام درنی اضرار جن کے اندر سے بقری عصیات حاصل ہوئے بچوں ہی میں پائے گئے۔ بالغوں کے درنی اضرار سلِ ریوی کے بلغم وغیرہ میں بقری عصیہ کی موجودگی بہت شاذ واقعہ ہے۔ ان وجوہات کی بنا پر یہ نتیجہ مستنبط کرنا درست ہے کہ تدرّن گائے یا بیل سے انسان میں منتقل ہوسکتا ہے اور یہ کہ گائے کا دودھ ہی وہ عام ذریعہ ہے جسکی وساطت سے درنی سرایت انسان میں بیشتر منتقل ہوتی ہے۔

(۳) طیوری عصیّہ درنیہ (MYCOBACTERIUM AVIUM)

پرندوں کے درنی ضرار میں طیوری عصیاتِ درنیہ ملتے ہیں، جو اپنے تلوینی تعاملات اور شکلیاتی خصائص میں پستان والے حیوانات کے درنی عصیوں سے مماثل ہوتے ہیں۔ مگر کاشتوں میں اور تجربی تطعیم کرنے پر طیوری عصیات میں بعض اختلاف پائے جاتے ہیں۔ مختلف تجربات کی بنا پر قیاس کیا جاتا ہے کہ غالباً انسان طیوری تدرّن کی سرایت سے بہت کم متاثر ہوتا ہے۔ طیوری عصیہ سے پیدا کردہ اضرار میں تجبّن اور تقیح کا رجحان نسبتاً کم ہوتا ہے۔ پستانی حیوانات کا عصیہ درنیہ ۴۳ درجہ سینٹی گریڈ کی تپش میں بالیدگی حاصل کرنا موقوف کر دیتا ہے مگر طیوری عصیہ اِس درجہ تپش پر خوب نشوونما حاصل کرتا ہے۔

(۴) حوتی عصیہ درنیہ (مچھلیوں کا عصیّہ درنیہ) (MYCOBACTERIUM PISCIUM)

کارپ مچھلی کے درنہ نما مرض کی کاشتوں سے ایک عصیہ حاصل کیا گیا ہے، جو اپنے تلوینی تعاملات اور خوردبینی خصائص میں عصیۂ درنیہ سے نہایت قریبی مشابہت رکھتا ہے۔ یہ عصیہ اُریکی بافت کی ایک وافر بالیدگی میں سے حاصل ہوا ہے جس میں کثیر التعداد عرطبی خلیات موجود تھے۔ پستانی حیوانات کی بافتوں میں حوتی عصیات کا اشراب کرنے پر ان کی تعداد میں کوئی اضافہ نہیں واقع ہوتا۔ بعض مشاہدین نے ایسا ہی ایک عصیہ کیچڑ میں سے اور تندرست مینڈکوں کے احشار میں کاشت کیا۔ چنانچہ اغلب معلوم ہوتا ہے کہ یہ ایک گندہ خور نباتی عضویہ (Saprophyte) ہے جو گاہے گاہے مچھلیوں کے مرض میں پایا جاتا ہے۔

مُردہ درنی عصیات کا عمل

متعدد محققین کی تحقیقات سے یہ اہم حقیقت ثابت ہوچکی ہے کہ اگر مُردہ درنی عصیات کافی تعداد میں بافتوں کے اندر داخل کر دئے جائیں تو اس سے درنہ نما گرہیں پیدا ہوجاتی ہیں۔ درنی عصیات کی کاشتوں کو حرارت کے اثر سے تعقیم کرنے کے بعد خرگوش میں درون وریدی اشراب کے ذریعہ اندر دیئے گئے تو دیکھا گیا کہ اسکے پھیپھڑوں میں چھوٹی چھوٹی گرہیں پیدا ہوگئیں، جن میں کبھی کبھی عرطبی خلیے پائے گئے۔

نسبت زیادہ ملائم بافت ملی کو تحقیق مطلق نہ تھا معمولی تلوینی طریقوں سے ان گرہوں کے اندر درنی عصیات شناخت ہو گئے۔ مختلف طریقوں سے طعیم کردہ جانوروں میں ایک ہزالی حالت پیدا ہو جاتی ہے جس کا نتیجہ بالآخر موت ہوتا ہے۔ ان تجربات سے ظاہر ہوتا ہے کہ عصیات کے مر جانے کے بعد بھی بافتوں کے اندر ان کے تلوینی تعاملات باقی رہتے ہیں، نیز یہ کہ مُردہ عصیات کے اجسام کے اندر بھی بعض ایسی سمی اشیاء موجود ہوتی ہیں جو مقامی طور پر اثر کر کے تکاثری اور انحطاطی تغیرات پیدا کر دیتی ہیں اور عام تعدیہ کو بھی متاثر کرتی ہیں۔

عملی نتائج عصیاتِ درنیہ کی بالیدگی، اُن کی قوتِ مدافعت اور ان کے داخل ہونے کے مختلف راستوں اور مرض پیدا کر دینے کے متعلق مندرجۂ بالا حقائق سے ظاہر ہوگا کہ تدرّن قدرتی طور پر کس طرح منتقل ہوتا ہے۔ اگرچہ بعض تجربات سے ظاہر ہوتا ہے کہ درنی عصیات گرم تپش میں بعض نباتی وسائط پر بھی تعداد میں بڑھ سکتے ہیں۔ مگر فی الحقیقت عصیاتِ درنیہ کے بڑھنے اور پھلنے پھولنے کے لئے بہترین زمین جسم حیوانی ہی ہے۔ اور اس مرض کے انتشار و انتقال کا سب سے بڑا ذریعہ درنی بافتیں اور وہ افرازات (بلغم وغیرہ) ہیں جن میں درنی عصیات موجود ہوں۔ درنی عصیے جسم سے بہت بڑی تعداد میں سل ودق کے مریض کے بلغم میں باہر نکلتے ہیں۔ اور جب یہ بلغم خشک ہو کر سفوف بنجاتا ہے تو عصیے ہوا میں آزاد اور منتشر ہو جاتے ہیں۔ سل ودق کے مریضوں کے کمروں کی ہوا میں ان عصیوں کی موجودگی بلاشبہ اور بار بار ثابت ہو چکی ہے۔ ایسے مریضوں کے کمروں کی دیواروں کا گردوغبار جمع کر کے جانوروں میں اس کی تطعیم کی گئی تو تدرّن پیدا ہو گیا۔ بولی خطّے کے درنی مرض میں درنی عصیات مریض کے میثانے کے اندر بھی معتدبہ مقداروں میں خارج ہوتے ہیں۔ آنتوں کے درنی تقرّح کی حالتوں میں یہ عصیے براز میں بھی بکثرت خارج ہوتے ہیں۔ لیکن جہاں تک انسانی موضوع کا تعلق ہے ان عصیات کو بیرونی دنیا میں پھیلانے کا **سب سے بڑا اور اہم ذریعہ خشک سلی لُساق** (سل ودق کے مریض کا سوکھا ہوا بلغم) ہے۔

سرایت کا دوسرا بڑا ذریعہ ان گایوں کا دودھ ہے جن کی بالکھیں (دودھ کا غدہ۔ کھیری) تدرّن سے ماؤف ہوں۔ بچوں میں لمفی غدد کا تدرّن (خنازیر) اور ہڈیوں اور مفاصل کا تدرّن بیشتر درنی دودھ کے استعمال ہی کی وجہ ہوتا ہے۔ دُودھ کے اندر عصیاتِ درنیہ کی شناخت کا معتبر طریقہ صرف یہی ہے کہ مشتبہ دودھ کے مُحفض نمونوں (Centrifuged samples) کی تطعیم جانوروں میں کی جائے۔ درنی گایوں کا دودھ غالباً بچوں میں **ھزال ماساریقا** (Tabes mesentinea) کا بڑا سبب ہے۔ ممکن ہے ایسی صورتوں میں امعاء کا درنی تقرّح موجود ہو یا نہ ہو۔ یہ طریقۂ سرایت خاص کر بچوں میں پایا جاتا ہے۔ کیونکہ بالغوں میں امعاء کا درنی تقرّح بطور اولی سرایت کے شاذ ہے، اگرچہ سل ریوی کے مریضوں میں درنی بلغم کے نگلنے سے امعاء کی ثانوی سرایت عام ہے۔

درنی گائے بیلوں کے **گوشت کے ذریعہ سرایت** کا خطرہ نسبتاً کم ہوتا ہے۔ کیونکہ اوّل تو ان جانوروں میں عضلاتی تدرّن نہایت شاذ ہوتا ہے۔ اور دوم یہ کہ اگر عضلاتی تدرّن موجود ہو تو بھی گوشت کو اچھی طرح پکانے اور اُبال لینے سے اُس کے اندر کے عصیات تلف اور برباد ہو جاتے ہیں

مذکرہ بالا حقائق کی بنا پر ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ درنی سرایت کے دو بڑے طریقے براہ (۱) **تنفس** اور (۲) **ادخال بذریعہ غذا** ہی ہیں۔ تنفسی سرایت میں درنی عصیات بیشتر حالتوں میں انسانی مریض کے بلغم وغیرہ ہی سے ہوا میں پھیل کر دوسروں تک پہونچتے ہیں، اور غذائی سرایت غالباً گلے سے حاصل ہوتی ہے۔ سانس کے ساتھ اندر جانے اور نگلے جانے، دونوں صورتوں میں درنی عصیات بلعوم کے قریب قیام پذیر ہو سکتے اور اس طرح بلعومی لمفی بافت اور لوزتین وغیرہ کو ماؤف کر سکتے ہیں۔ درحقیقت ان حصّوں ہی میں درنی اضرار بہت زیادہ پائے جاتے ہیں اور پھر یہیں سے عنقی لمفی غدد میں سرایت پہنچ جاتی ہے۔ اور ازاں بعد غدد کے دوسرے گروہ، ہڈیاں اور مفاصل اور اندرونی اعضا و احشا سرایت پذیر ہوتے ہیں۔ مزید برآں یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ درنی عصیے خواہ کسی راستہ سے جسم میں داخل ہوں، پھیپھڑوں میں درنی سرایت سے متاثر ہو جانے کا ایک خاص میلان موجود ہوتا ہے۔ اس واسطے ریوی اضرار محض تنفسی سرایت ہی کا نتیجہ نہیں ہوتے۔

عصیۂ درنیہ کا مبدأ تحقیقات سے معلوم ہو چکا ہے کہ نوزائیدہ شیر خوار درنی سرایت سے مبرّا پیدا ہوتا ہے۔ اس کلیہ کا استثنا ہمیں لاکھوں حالتوں میں سے ایک آدھ حالت میں ملتا ہے، اور عملاً ایسی مستثنیٰ حالت کو ہمیں کالعدم ہی سمجھنا چاہیئے۔ گو بچہ کی ماں درنی سرایت سے بسرعت ہلاکت کے قریب پہونچ گئی ہو اور بہت سی حاملہ عورتیں درنی سرایت میں مبتلا ہوتی ہیں تاہم

رحم مادر میں بچہ درنی سرایت سے کامل طور پر محفوظ و مصئون رہتا ہے۔ یہ تحفظ انسے مشیمہ (آنول) کے تقطیری عمل سے حاصل ہوتا ہے۔ ہی واسطہ گو حمل ماں میں سِل ودق کے نمو کو تیز اور شدید کردیتا ہے۔ مگر بچہ عموماً عملی طور پر عصیات درنیہ سے مبرّا ہوتا ہے۔ جیسا کہ اوپر بیان ہوچکا ہے۔ انسان میں درنی سرایت پیدائش کے بعد تدرّن کے دو خاص مآخذ میں سے کسی ایک مآخذ سے حاصل ہوسکتی ہے۔

انسان کی طرح گائے کا بچھڑا بھی عصیۂ درنیہ سے مبرّا پیدا ہوتا ہے، لیکن ازاں بعد وہ کسی نہ کسی طرح نشانہ سرایت بن جاتا ہے۔ اگر ہم اسے آئندہ سرایت سے محفوظ رکھ سکیں تو انسانی تدرّن کے دو خاص ذرائع اکتساب میں سے ایک کا استیصال ہوجائے اور ہمارے سامنے ایک نسبتاً سادہ مسئلہ باقی رہ جائے۔ مگر مشکل یہ ہے کہ ہم اب تک عصیۂ درنیہ کی پوری سرگذشت حیات سے واقف نہیں۔ وہ ہمیں گایوں اور انسانوں میں ملتا ہے اور اُن مقامات میں جہاں ان دونوں کا گذر رہا ہو۔ تاہم ہم اسکے ابتدائی مبدء سے ہنوز واقف ہیں۔ **گائے کی سرایت کس طرح اور کہاں سے ہوتی ہے؟** اس کا ہمیں اب تک یقینی علم نہیں۔ ہم صرف اس حقیقت کو جانتے ہیں کہ گائے میں درنی سرایت سے متاثر ہونے کی قابلیت اُسی طرح موجود ہے جس طرح کہ انسانوں میں۔ لیکن ہمارے پاس ابتک اس سوال کا کوئی تشفی بخش جواب موجود نہیں کہ گائے کس طرح اور کہاں سے متاثر ہوتی ہے۔ یہ بات تو بآسانی ثابت کیجا سکتی ہے کہ عصیۂ درنیہ انسان میں گائے کے دُودھ کی وساطت سے داخل ہوتا ہے۔ اس میں بھی شک نہیں کہ بچھڑوں کی سرایت اُن کی ماؤں سے حاصل ہوتی ہے، اور تندرست بچھڑوں کو اُن کی سرایت زدہ ماؤں سے علیحدہ رکھنے سے ایسی نسل حاصل کرنا ممکن ہوگیا ہے جو عصیۂ درنیہ سے مبرّا ہو۔ یہ طریقہ اُسی طریقہ سے مماثل ہے جو درنی والدین سے اُن کے بچوں کو علیحدہ کرنیکے لئے اختیار کیا گیا ہے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ کیا ان تحفظی تدابیر کو سختی کیساتھ عمل میں لانیسے بقری تدرّن کا قطعی استیصال ہوجائے گا، اُس طرح جس طرح کہ انسانوں میں مرض جذام کی صورت میں ممکن ہُوا۔ ممکن ہے کہ ان تدابیر سے بقری تدرّن کا قلع قمع نہو، کیونکہ اغلب ہے، کہ قدرت میں کوئی ایسا خزانہ موجود ہے جس سے بقری حیوانات اپنا درنی عصیہ حاصل کر سکتے ہیں۔ بدقسمتی سے اس معاملہ میں ابھی ہمارا علم محدود ہے اور ہم اصلی راز سے ناواقف ہیں۔

مضرت رساں عصیات کی نئی قسموں کے ارتقا کا امکان۔ ڈاکٹر ہنری چارلٹن باسٹین اور دیگر صحاب نے اہل سائنس کو عرصہ دراز سے متنبہ کردیا ہے کہ سائنس داں جراثیم کے متعلق بہت سے امور کو بخیال خود فرضی طور پر صحیح تسلیم کرلیتے ہیں۔ ایک قسم کے جراثیم کو ہم "مرضی" سمجھنے لگے ہیں اور دوسری قسم کے جراثیم کو "غیر مرضی" اور پھر یہ بھی فرض کرلیتے ہیں کہ وہ ہمیشہ سے ایسے ہی تھے اور ہمیشہ ایسے ہی رہیں گے۔ انسانوں میں تو ارتقار کے متعلق ہم بہت کچھ بیان کرتے ہیں مگر عالم جراثیم میں عمل ارتقار کو تسلیم نہیں کرتے۔ گو قیاس رہنمائی کرتا ہے کہ جراثیم میں قانونِ ارتقار اسی طرح جاری و ساری ہونا چاہیئے جس طرح کہ وہ مخلوقات کی دیگر انواع میں جاری و ساری ہے لہٰذا بہت ممکن ہے کہ واقعہ یہ ہو کہ عصیہ درنیہ بھی کسی دُوسری قسم کے غیر مرضی اور بے ضرر جراثیم کی ایک ترمیم یافتہ شکل ہے، یا اُن کی اولاد ہے، یا اُن کی متوافق یا گھریلو قسم ہے، جو قدرت میں وسیع طور پر پھیلی ہوئی ہے۔ ممکن ہے کہ موافق حالات و ماحول میسر آنے پر (بالخصوص انسانوں یا بقری حیوانات کے اندھیرے، گندے، بے ہوا اور تاریک مقامات میں ہجوم و قیام سے) بالآخر یہی عالمگیر اور بے ضرر ابتدائی عصیہ "مرضی عمل" اختیار کرکے عصیۂ درنیہ بن جاتا ہو جو ایسے حالات و ماحول میں اعلےٰ پستانی حیوانات میں بکثرت پایا جاتا ہے۔ اُس نوع کا بھی جسے ہم عصیۂ درنیہ کے نام سے یاد کرتے ہیں کوئی نہ کوئی مبدء ضرور ہونا چاہیئے اور اغلب ہے، کہ یہ مبدء، کوئی ایسی غیر مرضی قسم ہے جسے بعض حالات میں دوسرے حیوانات کے جسم کے اندر اپنی توسیع و تکثیر حیات کے لئے مناسب اور موزوں موقعے دستیاب ہوگئے ہوں۔ اصطلاحی الفاظ میں اسکو یُوں بیان کیا جاسکتا ہے کہ ابتداءً ایک "گندہ خور نباتی عضویہ" (Saprophyte) ہے جو موافق ماحول میں عمل ارتقار سے ایک "طفیلیہ" (Parasite) بن جاتا ہے۔ مندرجہ بالا بیان سے ظاہر ہوگا کہ ماہرین سائنس کو دراصل عصیۂ درنیہ کے قدرتی مورث اعلیٰ کی تلاش ہو یعنی اس کثیر الوسعت اور عالمگیر نوع کی جس سے موافق حالات اور مناسب ماحول میں عصیۂ درنیہ پیدا اور اخذ ہوسکتا ہے۔

نوٹ۔ اس مضمون کی تیاری میں زیادہ تر مندرجہ ذیل مآخذ سے استفادہ کیا گیا ہے:۔ جرثومیات از میؤر و ریچی۔ پاپولر سائنس روزانہ ڈکارنیس، ڈاکٹر بی۔ ایس۔ کانگا۔

چوتھا باب

دق وسل کا عام بیان

ازجناب حکیم حافظ مولوی محمد قسیم الدین صاحب صدیقی فاضل طب و جراحت کھاتولی

تعریف مرض دق وسل ایک متعدی مرض ہے جو عصی درنی کی موجودگی اور عمل کے بغیر ظہور پذیر نہیں ہوسکتا، دق وسل کے جراثیم (عصی درنی) کو ڈاکٹر کاخ نے ۱۸۸۲ء میں دریافت کیا +

سل انسانی اور سل بقری مرض درنی کی دو قسمیں ہیں جن سے انسان متاثر ہوتا ہے ۔ (۱) انسانی (۲) بقری +

(۱) انسان کے لئے انسان ہی تعدیہ کا بڑا اور اہم ذریعہ ہے ۔ چنانچہ سل رئوی کا تعدیہ بالعموم مریض انسان سے بذریعہ خشک شدہ کے زندہ جراثیم سے ہوجاتا ہے، جو ہوا میں اڑکر بالعموم تندرست انسان کے اعضائے تنفس پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ اس لحاظ سے مریض کے بلغم اور تھوک کے متعلق پوری احتیاط ضروری ہے

(۲) سل بقری کا سبب گائے اور سور کے جراثیم دق ہوتے ہیں۔ سل بقری کے عصی درنی خصوصیت کے ساتھ گردن کے غدود، بچوں میں لوزتین، غدود صفاقی عظام اور مفاصل کو ماؤف کرتے ہیں، گائے کی سل چونکہ تعدیہ کا سبب ہے، اسلئے مشتبہ گائے کو درنین (ٹیوبر کولین) کا امتحان کرنے کے بعد فوراً ضائع کردینا چاہیئے +

تھیوبالڈ سمتھ نے ۱۸۹۸ء میں یہ بات ثابت کردی تھی کہ عصے درنی بقری انسانی قسم سے بہت سے اہم امور کی بنا پر مختلف ہیں +

طیور اور انسانی تدرن عصی درنی انسانی بہت کمی کے ساتھ صرف کبوتروں میں سبب مرض بنتے ہیں۔ اور عصی درنی طیری بہت زیادتی کے ساتھ خنزیر میں باعث مرض ہوتے ہیں۔ بین الاقوامی نواں اجلاس جو مویشیوں کے متعلق (۱۴ تا ۱۹ ستمبر ۱۹۰۹ء) ہیگ میں منعقد ہوا تھا۔ اس میں منجملہ دیگر اہم مباحث کے یہ بھی تسلیم کیا گیا تھا کہ سل طیری پستانوں والے حیوانات میں منتقل ہوجاتی ہے اور عصی درنی طیری افعال و وظائف کے لحاظ سے انسانی جراثیم دق کے مطابق نہیں۔ سل انسانی کی مندرجہ ذیل تین قسمیں ہیں +

(۱) **سل عامہ یا منتشرہ** :- اس قسم میں جراثیم سل جسم کے تمام حصوں میں پھیل جاتے ہیں اور نہایت قوی العمل ہوتے ہیں۔ جسم میں ان کا انتشار کسی طرح نہیں رک سکتا +

(۲) **سل رئوی** :- یہ پہلی قسم میں داخل ہے لیکن اس صورت میں پھیپھڑے زیادہ تر مبتلائے مرض ہوتے ہیں +

(۳) **سل غددی** :- اس قسم میں گردن شکم وغیرہ کے غدود اکثر ماؤف ہوتے ہیں۔ چنانچہ جب غدد عنقیہ ماؤف ہوتے ہیں تو خنازیر، اور اگر غدد ماساریقیہ مبتلائے مرض ہوتے ہیں تو اس مرض کو سل بطنی کہا جاتا ہے +

کاہے مرض سل کے جائے وقوع کے لحاظ سے نام تجویز کرتے ہیں یعنی جو عضو مبتلائے مرض ہوتا ہے۔ اسکے نام سے مرض کو منسوب کردیتے ہیں، جیسا کہ سل کلوی، سل مثانی، سل غدہ قدامی، سل الخصیہ، سل عظمی، سل مفصلی، سل جلدی، سل رحمی، سل طحالی، سل دماغی وغیرہ۔ چونکہ عظام اور مفاصل کی سل کا تعلق جراحی سے ہے اسلئے اس قسم کی سل کو سل جراحی (سرجیکل ٹیوبرکلوسس) بھی کہتے ہیں +

اسباب سل ودق کی استعداد پیدا کرنے والے اسباب حسب ذیل ہیں :-

(۱) **شخصی خصوصیتیں** :- تنگ سینہ، لمبی انگلیاں، سفید اور صاف جلد، لمبی اور تنگ ناک، یہ ایک ایسا حلیہ ہے جس کو اطبائے اس موذی مرض کے لئے مخصوص قرار دیا ہے +

(۲) **عمر** :- اگرچہ یہ مرض ہر عمر میں لاحق ہوسکتا ہے لیکن ۱۵ سے ۲۰ سال تک اس کا حملہ زیادہ دیکھنے میں آتا ہے +

(۳) **رنگ**:- سیاہ اقوام بہ نسبت سفید اقوام کے زیادہ مبتلا ہوتی ہیں +

(۴) **ضربہ وسقطہ**

(۵) **مقامی کمزوری**:- جو التہاب اور ورم سے پیدا ہو جاتی ہے مثلاً نزلہ، زکام، ورم حلق، شہیقہ، خسرہ۔ ان امراض سے آلات تنفس ماؤف ہو کر جلد دق کو قبول کر لیتے ہیں +

(۶) **پیشہ**:- بعض پیشہ ور ایسے ہیں جو مرض دق کی زیادہ استعداد رکھتے ہیں، مثلاً بڑھئی، لوہار، دھنیہ، معمار، اور سنگتراش وغیرہ +

(۷) **طرز رہائش**:- مکانوں کی غلاظت اور بدن کی گندگی وغیرہ +

علامات

ابتدا میں علامات بتدریج بڑھتی ہیں۔ اس مرض کے پیدا ہونے کے چھ طریقے بیان کئے گئے ہیں۔ ان طریقوں میں جو بیشتر دیکھنے میں آتے ہیں ان کا تذکرہ پہلے کیا جائیگا اور جو کمتر ہوتے ہیں ان کو بعد میں بیان کیا جائیگا +

(۱) مریض کو عام کمزوری محسوس ہوتی ہے جو برابر بڑھتی چلی جاتی ہے بہت ممکن ہے کہ کچھ کھانسی کا ٹھسکہ بھی موجود ہو + (۲) ضعف ہضم (۳) نفث الدم (۴) حنجرہ کا مرض درنی (۵) ذات الجنب یابس (۶) ذات الریہ فصی یا فصیصی یا التہاب عروق خشنہ۔ ابتدائی عمومی علامات میں سب سے زیادہ اہم علامت جو اس مرض کا شبہ پیدا کرتی ہے وہ عام کمزوری ہے جس کا سبب بیان نہیں کیا جا سکتا۔ ساتھ ہی چہرہ کی زردی، لاغری، سوء ہضمی اور حرارت بدنیہ کا شام کے وقت بڑھ جانا یہ مختلف علامتیں ہیں جو مختلف مریضوں میں پائی جاتی ہیں +

حرارت بدنیہ

حرارت بدنیہ کا بڑھنا بہت زیادہ اہمیت رکھتا ہے۔ کیونکہ جسم میں کسی مقام پر مرض درنی کے تغیرات جاری رہنے کی صورت میں حرارت بدنیہ کا بڑھنا لازمی ہے +

حرارت بدنیہ کے بڑھنے کا طریقہ بھی اس مرض میں مخصوص ہوتا ہے۔ صبح کے وقت حرارت طبعی درجہ پر ہوتی ہے اور دوپہر یا شب کو بڑھ جاتی ہے، شاذ و نادر اسکے برعکس بھی ہوتا ہے۔ ابتدا میں ممکن ہے کہ حرارت بدنیہ ایک یا دو گھنٹے بڑھے۔ لہذا مشکوک مریضوں میں حرارت بدنیہ کا امتحان ہر دو گھنٹے کے بعد کرنا چاہیئے۔ بعض اطبائے یہ علامت بتائی ہے کہ عورتوں میں ایام حیض شروع ہونے سے پہلے اگر صبح و شام درجۂ حرارت طبعی حالت سے بڑھ جائے تو دق کا شبہ کرنا چاہیئے۔ ابتدا میں مریض کو حرارت بڑھنے کا احساس زیادہ نہیں ہوتا لیکن شام کے وقت کچھ ٹھنڈ ضرور محسوس ہوتی ہے۔ مرض کے بڑھنے پر شام کو حرارت زیادہ بڑھنے لگتی ہے اور رات کو پسینہ آنے لگتا ہے۔ یہ خیال کیا جاتا ہے کہ خالص جراثیم دق کی موجودگی کی وجہ سے بخار ۱۰۱ درجہ سے زیادہ نہیں ہوتا، اگر اس سے زیادہ حرارت بڑھتی ہو تو سمجھنا چاہیئے کہ عدویٰ ثانیہ شریک ہو گیا ہے۔ عدویٰ ثانیہ کی وجہ سے انذار مرض بہت خراب ہو جاتا ہے اور عدویٰ ثانیہ کو روکنے کے لئے تازہ ہوا، صفائی اور باقاعدہ طریقہ زندگی اختیار کرنا چاہیئے +

تشخیص

(۱) **ڈاکٹر مارو کا طریقۂ امتحان**:- درنین کا مرہم (ٹیوبرکولین آئنٹمنٹ) جلد پر خراش پیدا کر کے مالش کریں۔ اگر مرض درنی موجود ہے تو سرخ رنگ کے بثور نمایاں ہو جائیں گے اور کئی دن تک قائم رہیں گے +

(۲) **ڈاکٹر وان پرکوئیٹ کا طریقۂ امتحان**:- بازو پر ہلکی سی خراش پیدا کی جائے۔ اور ایک قطرہ کاخ کے قدیم درنین (اولڈ ٹیوبرکولین) کا اس خراش دار سطح پر رگڑا جائے۔ بحالت مثبت ایک سرخ پھنسی نما ابھار ظاہر ہوگا، یہ ابھار گاہے چند گھنٹے بعد گاہے ۲۴ گھنٹے یا زائد وقت بھی اسکے ظاہر ہونے میں صرف ہو سکتا ہے +

(۳) **ڈاکٹر کیلمیٹ کا امتحان چشم**۔ ایک قطرہ ایک فیصدی والے کاخ کے قدیم درنین کا طبقہ ملتحمہ پر لگایا جائے، بحالت مثبت آنکھ سرخ اور متورم ہو جائے گی۔ اس طریقہ میں خطرہ یہ ہے کہ اگر آنکھ میں مرض درنی موجود ہے تو وہ درنین کے اثر سے ایسی متورم ہو جائیگی کہ اس کا درست ہونا دشوار ہو جائیگا +

(۴) **امتحان جلدی**۔ اس طریقہ میں کاخ کے قدیم درنین کا بڑھتی ہوئی خوراکوں میں امتحان کیا جاتا ہے مثلاً ½ ۱۰۰ ر، ۱۰ ملی گرام ۴۸ گھنٹے کے وقفات سے مثبت ردعمل کاہلی، سستی اور بخار وغیرہ صورتوں میں نمایاں ہوگا +

نوٹ:- امتحان سے پہلے اور بعد میں مریض کا درجۂ حرارت کئی روز تک نوٹ کرتے رہنا چاہیئے تاکہ فرق اور امتیاز کیا جا سکے +

ڈاکٹر سرامروتھ رائٹ ،معیار ملذذات (آپسونک انڈکیس) کے امتحان کے متعلق بڑے وثوق کے ساتھ سفارش کرتے ہیں ۔ اور ڈاکٹر اوتن برجر عظمی درنیہ کے لئے خون کے امتحان کی تائید میں ہیں

عظمی درنیہ کے امتحان کے لئے براز کا امتحان بھی کیا جاتا ہے اور تھوک کا امتحان بھی دستورالعمل میں داخل ہے +

تشخیص امتیازی :- ہمارے ملک کے مختلف حصوں میں بخار کے عام اسباب یہ ہیں ۔موسمی بخار (حمیٰ اجامیہ) حمیٰ تیفودیہ ، (ٹائیفائڈ فیور) الف العنزہ (انفلوئنزا) تعدیہ عظمی قولونی ،التہاب الکلیہ صدیدی ،ورم جگر، حمیٰ دنج ، ذات الریہ ، ذات الجنب وغیرہ ، لیکن ان سب کی تشخیص مخصوص علامات کی بنا پر آسان ہے اور باہمی فرق و امتیاز میں کوئی دشواری پیش نہیں آتی +

فقر الدم مہلک بذات خاص بخار کا سبب ہو سکتا ہے اور جب اسکے ساتھ عظم الطحال کی بھی شکایت موجود ہو تو تشخیص سوء مزاج ملیریائی کے ساتھ مشکوک ہو جاتی ہے ۔آتشک ثانوی بھی خفیف بخار کا باعث ہو سکتی ہے ،وہ بخار جس میں کونین کی کافی مقدار (۳۰ گرین روزانہ) دینے سے کوئی تغیر نمایاں نہ ہو تو غالباً اسکو ملیریا نہیں کہا جا سکتا +

عظمی قولونی کا تعدیہ عموماً عورتوں اور بچوں میں پایا جاتا ہے ۔اسکے ساتھ اکثر کنج ران میں درد ہوتا ہے ،ہجوم کریات بیضاً پایا جاتا ہے +

التہاب الکبد اور اسکے ساتھ پیچش کے سابقہ حالات ،مقام جگر یا دائیں شانہ میں درد پایا جاتا ہے ۔مگر تنفس کے ساتھ آزادی کیساتھ حرکت نہیں کرتا +

دیگر علامات مشخصہ :- مندرجہ ذیل علامات دق کی تشخیص میں کافی رہبری کرتی ہیں +

(۱) باربار اور مستقل طور پر زکام کا موجود ہونا اندیشہ سے خالی نہیں ۔ کھانسی کا موجود ہونا ، بالخصوص صبح اُٹھتے وقت اور بعد از غذا یہ علامتیں مریض کو مشکوک بنا دیتی ہیں +

(۲) جراثیم دق کی سمیتیں عروق میں استرخا پیدا کر دیتی ہیں جسکی وجہ سے ابتدائی علامات ظاہر ہوتی ہیں ،مثلاً :-

(الف) رطوبت بیضیہ ۔ یہ گردوں میں احتقان دموی بالواسطہ کے سبب ہوا کرتی ہے ، فی نفسہٖ گردوں میں کوئی نقص نہیں ہوتا +

(ب) سوء ہضم ضعفی جسکے ساتھ معدہ میں تیزاب نمک زیادہ مترشح ہوتا ہے اور قبض یا اسہال کی بھی شکایت ہو سکتی ہے مگر پہلی صورت زیادہ عام ہے

(ج) کُند ذہنی ،پست ہمتی ،کاہلی ،اس قسم کے بچوں کا حافظہ خراب ہوتا ہے +

(د) فتور عضلات اور ضعف ،بہت آسانی کے ساتھ تکان ہو جانا +(ہ) احتباس الطمث +

(۳) بخار ۔ ہر چار گھنٹہ کا درجہ حرارت لکھنا ضروری ہے اور مقیاس الحرارت کو پانچ منٹ تک منہ میں رکھوانا چاہیئے +

(۴) فقر الدم ۔چہرہ دُبلا اور زردی مائل ہو جاتا ہے + (۵) قوت مردمی مفقود ہو جاتی ہے +

(۶) آواز میں خشونت اور گرفتگی بغیر کسی خاص سبب کے ہونا + (۷) وزن کی کمی +

(۸) قئ الدم کا ہر ایک مریض تاوقتیکہ اسکے اسباب معلوم نہ ہوں مثلاً مسوڑھے یا حلق مشتبہ سمجھنا چاہیئے +

انذار مرض :- اس مرض کا اگر ابتدائی درجات میں مناسب علاج ہو جائے تو کافی یقین کے ساتھ مریض اچھا ہو سکتا ہے لیکن اگر مریض کی عام تندرستی اتنی خراب ہو جائے کہ اُس میں قوتِ مدافعت باقی نہ رہے تو یہ مرض مہلک ہو جاتا ہے ۔بعض مریض یا تو ذاتی قوت مدافعت کی کمزوری یا جرثومہ کی شدت سمیت کی وجہ سے اس مرض کا تیزی کیساتھ شکار ہو جاتے ہیں ۔ ابتداء مرض سے آخر وقت تک تین مہینے سے چھ مہینے تک کا عرصہ لگتا ہے ۔لیکن بیشتر مریض اس مرض کا مقابلہ کچھ اس سے زیادہ کامیابی کے ساتھ کرتے ہیں اور زمانۂ علالت دو ڈھائی سال یا اس سے بھی زیادہ مدت تک طول پکڑ جاتا ہے +

علاج | مریضان دق کے لئے جتنا کہ معقول اور بہترین معالجہ کی ضرورت ہے اس سے زیادہ اصول حفظان صحت پر کاربند ہونا ضروری ہے کیونکہ اس قسم کے مرض میں قوت کا بڑھانا ہی کامیاب طریقہ علاج ہے ۔اس مقصد کے لئے صرف بہترین نسخے مہیا کرنا "قیمتی ادویہ" استعمال کرانا اور مریض کو قوانین صحت کی ہدایت نہ کرنا خطرناک غفلت ہے +

پانچواں باب

سلِ رِئوی (پھیپھڑے کی دق)

سلِ رِئوی کی تشخیص و علاج کے جدید ذرائع

ہمدرد صحت کی اِس اشاعت خاص کے لائحہ عمل میں سل رئوی کو بہت اہمیت دی گئی تھی جس کی وہ حقیقتاً مستحق بھی تھی کیونکہ سل کی یہی ایک صورت ایسی ہے جو سب سے زیادہ واقع ہوتی ہے اور سچ پوچھئے تو یہ واقعہ ہے کہ دق کے مرنے والوں کے جو اعداد و شمار (خواہ وہ کسی ملک کے ہوں) ہمارے سامنے آتے ہیں۔ ان میں سے نوّے فیصدی سل رئوی کے مریض ہوتے ہیں۔ دیگر ممالک کی رپورٹوں کے مطالعہ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہاں دق و سل کی ہر قسم کے اعداد و شمار علیحدہ علیحدہ فراہم کرنے کا اہتمام ہے اور اِس سے بعض اہم حقائق پر روشنی پڑتی ہے لیکن ہندوستان کی حالت اس معاملہ میں بالکل دوسری ہے۔ اوّل تو یہاں سل و دق کے مریضوں کے اعداد و شمار فراہم کرنے کا اہتمام ہی نہیں ہے۔ اور اگر کچھ ہے بھی۔ تو وہ بھی اتنا ناقص ہے کہ غور کرنے والوں کو نتائج نکالنے میں کوئی آسانی نہیں ہوتی اور اگر انہوں نے کچھ نتائج اخذ بھی کر لئے تو ان پر نہ تو خود ان کو اعتماد ہوتا ہے اور نہ دوسرے ان کو قبول کر سکتے ہیں۔

اِس افسوس ناک صورت حال کا احساس نہ صرف پبلک معاملات میں دلچسپی رکھنے والوں کو ہے بلکہ سل و دق کے مریضوں کے متعلق اعداد و شمار کی خامیوں کا اعتراف خود سرکاری رپورٹوں میں موجود ہے۔ چنانچہ "دُنیائے دق و سل" کے باب میں ہیلتھ کمشنر کی رپورٹ کا ترجمہ اس نمبر میں شائع ہو رہا ہے اِس سے ہمارے خیالات کی تصدیق ہو سکتی ہے۔ بہرحال اعداد و شمار کی فراہمی میں خواہ کتنی ہی خامیاں ہوں۔ پھر بھی یہ حقیقت ناقابل انکار ہے کہ دق کی تمام صورتوں میں پھیپھڑے کی سل سب سے زیادہ انسانی زندگیاں تباہ کر رہی ہے بلکہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ پھیپھڑے ہی کی سل کو عوام دق سے تعبیر کرتے ہیں۔ اور دوسرے اعضاء کی دقیں جو خود کچھ کم اہمیت نہیں رکھتیں۔ اُن کے تصوّر سے بالاتر ہیں۔ ہمارے فاضل ملکی اور غیر ملکی مضمون نگاروں نے اس باب کی اہمیت اور افادہ کو کافی بڑھا دیا ہے۔ اس لئے ہمیں اِس عنوان پر کچھ لکھنے کی ضرورت محسوس نہیں ہو رہی تھی لیکن یورپ کے بعض طبی رسائل نے سل رئوی کی تشخیص اور معالجہ کے متعلق جو تازہ معلومات ہم تک پہنچائی ہیں مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ناظرین کو اس سے استفادہ کا موقع دیا جائے ہم ان متفرق اور پراگندہ معلومات کو اس مضمون میں مسلسل طور پر پیش کرنے کی کوشش کریں گے

تشخیص کا مرحلہ دشوار

دق و سل کی تمام منزلوں میں سب سے بڑی اور اہم منزل تشخیص کی ہے۔ بلاخوف تردید یہ بات کہی جا سکتی ہے کہ اس مرض کی تشخیص میں اطبائے جدید نے جس قدر کوشش کی ہے وہ کسی اور مرض کی تشخیص کے سلسلہ میں نہیں کی گئی۔ یہ آرزو ہر معالج پیشہ کے دل میں ہر وقت ایک خاص جگہ حاصل کئے رہتی ہے کہ کسی نہ کسی طرح دق کی تشخیص اس کے بالکل ابتدائی درجہ میں کر لی جائے یعنی اس وقت جب کہ یہ مرض عوام کے مفہوم کے مُطابق "دق" ہی نہیں ہوتا۔ اور معمولی احتیاطی تدابیر اور کچھ ضروری علاج اس کو رفع کرنے کے لئے کافی ہوتا ہے۔

دق و سل جن معالجین کا خاص مضمون بنا ہوا ہے وہ اس باب میں سرگرداں ہیں کہ کیوں دو تہائی ایسے مریض ان کی تشخیص کی دسترس سے باہر رہ جاتے ہیں جو بعد میں سل رئوی کے مریض ثابت ہوتے ہیں۔ اور اس وقت ان کا مرض بہت حد تک ترقی کر چکا ہوتا ہے۔ حال ہی میں ڈاکٹر اینڈریو مورلینڈ ایم ڈی نے لندن کے مشہور طبی رسالہ پریکٹشنر میں تشخیص سل رئوی کے عنوان سے ایک مضمون شائع کرایا ہے اس میں وہ لکھتے ہیں کہ چند سال پہلے میں نے ایک سو مریضوں کے حالات کا مطالعہ کیا جو سوسائٹی کے اعلیٰ طبقے سے تعلق رکھتے تھے ان میں چالیس فیصدی ایسے مریض نکلے جن کے مرض کی تشخیص واضح طور پر علامات مرض ظاہر ہونے کے بعد تین مہینے کے اندر اندر کر لی گئی ان چالیس میں دس مریض ایسے تھے جنہوں نے

میں شروع کر تشخیص کو اور بھی آسان بنا دیا تھا۔ اس سے ظاہر ہے کہ ان اکیسویں سے ساٹھ مریض ایسے تھے جن کا علاج اتنے جلدی نہ شروع کیا جا سکا جتنی جلد شروع ہونا چاہیئے تھا۔ اس افسوسناک تاخیر کے تنہا معالجین ذمہ دار نہیں ہیں۔ کیونکہ ان میں سے آدھے سے زیادہ مریض ایسے تھے جنہوں نے ابتدا میں طبی مشورہ لینے میں بے پروائی سے کام لیا۔" +

حال ہی میں انگلستان کے ایک اسکول کے بچوں کا طبی معائنہ صرف اس غرض سے کیا گیا کہ دق وسل کا کھوج ابتدائی عمر میں لگایا جائے۔ اس معائنہ میں وہ بچے بھی شریک تھے جو بظاہر بالکل تندرست معلوم ہوتے تھے۔ ان میں بعض ایسی کیفیات پائی گئیں جن کو سل کا ظہور علامات سے قبل کا درجہ کہا جا سکتا ہے

ڈاکٹر ڈارسی ہارٹ نے اپنے طرائے کے لیکچروں میں سل رئوی کے حفظ ماتقدم اور ابتدا میں تشخیص مرض کے متعلق ایک دلچسپ تبصرہ کیا ہے۔ انہوں نے اس بات پر بہت زور دیا ہے کہ مشکوک مریضوں کا تھوڑے تھوڑے وقفہ کے بعد طبی معائنہ اور عکس ریز کے ذریعہ امتحان لازمی ہے یہ امتحانات ان لوگوں کے لئے خاص طور پر ضروری ہیں جو سل رئوی کے شدید مریضوں سے ہر وقت ملتے جلتے رہتے ہوں اور جن میں سیلین (ٹیوبرکولین) کے امتحان کا نتیجہ منفی ہو اور جو لوگ سل کے مریضوں میں رہ کر کام کرنا چاہتے ہوں۔ جیسے مدارس طبیہ کے متعلم، نرسیں اور دوسرے حفظان صحت کے متعلق کام کرنے والے، ان کے لئے اس قسم کے امتحانات ناگزیر ہیں۔ +

ابتدائے مرض کی تشخیص کے متعلق بعض نظریات

مشکوک مریضوں کے سینہ کا سب سے پہلے پورے طور پر امتحان کرنا ضروری ہے امتحان بالقرع (ٹھوک کر امتحان کرنا) میں دونوں پھیپھڑوں کی آواز کے اختلاف کو بغور معلوم کرنا چاہیئے اس موقع پر پھیپھڑے کا بالائی حصہ جو عموماً سب سے پہلے ماؤف ہوتا ہے، قابل توجہ ہے۔ مسماع کے ذریعہ ہوا کے پھیپھڑوں میں داخل ہونے کی آواز کو اچھی طرح سننا چاہیئے نیز ان آوازوں کو جو بلغم کی موجودگی میں یا ہوا کی نالیوں کی تنگی کی صورت میں سنائی دیتی ہیں یہ آوازیں اس وقت بالکل واضح طور پر سنائی دیتی ہیں جب سانس کو باہر خارج کر دیا گیا ہو (زفیر) اور پھر خفیف سی کھانسی ہو کر سانس اندر لیا جائے اس طریقہ امتحان سے بعض مریضوں میں ان ابتدائی علامات کا پتہ لگ جاتا ہے جو پھیپھڑے کے بالائی حصہ کے متاثر ہونے سے پیدا ہوتی ہیں یا ہو سکتی ہیں۔ لیکن اس میں بھی شک نہیں کہ اس درجہ کے بہت سے مریضوں کی علامات کا پتہ ان طریقہائے تشخیص سے بھی نہیں لگتا۔ ہمارے مسماع الصدر کو تشخیص امراض کے میدان میں بیشک نمایاں جگہ حاصل ہے لیکن ہمارا خیال ہے کہ سل کی ابتدائی حالت کی تشخیص اسکے بس کا روگ نہیں ہے۔ اور اگر اسکو ابتدائی حالت ہی میں اس کی تشخیص پر لگا دیا جائیگا تو یقیناً وہ عوام کیلئے ایک غلط عظیم بن جائیگا۔ کیونکہ جس وقت تک مسماع کے ذریعہ تشخیص ہو جانے والی علامات رونما ہونگی اس وقت تک مرض کافی ترقی کر چکے گا۔ +

تشخیص سل رئوی میں بلغم کے امتحان کی اہمیت

مریض کے بلغم کے خوردبینی امتحان کی اہمیت ابتک ویسی ہی مسلم ہے جیسی کہ ایک عرصہ سے چلی آرہی ہے اس امتحان کو اس مرض کی تشخیص کا سب سے زیادہ قابل اعتبار ذریعہ سمجھا گیا ہے اور آجکل اس پر بہت زیادہ زور دیا جاتا ہے کہ اگر کسی شخص میں سل رئوی کا ذرا بھی شبہ ہو تو متعدد بار اسکے بلغم کا خوردبینی امتحان کیا جائے اگر ہم اس مسئلہ پر کافی غور کریں تو ہمیں بھی تشخیص کے اس طریقہ کی اہمیت معلوم ہو جائیگی۔ اگرچہ یہ بات پھر بھی باقی رہ جاتی ہے کہ سل رئوی کی ابتدا میں بہت سے مریضوں کو کھانسی کا شک بھی نہیں ہوتا اور نہ بلغم نکلتا ہے، اسکے باوجود یہ بھی واقعہ ہے کہ ایسے مریضوں کی تعداد بھی بہت کافی ہوتی ہے جو ابتدائے مرض میں ایک ایسے دور سے گذرتے ہیں کہ اگر ان کے بلغم کا امتحان کیا جائے تو اس میں سل کے جراثیم ضرور پائے جائینگے +

ڈاکٹر ایمین کے بیان کے مطابق سل کے ابتدائی حملہ کی صحیح علامات یہ ہوتی ہیں کہ پہلے بخار کا ایک حملہ ہوتا ہے۔ جو صرف چند روز تک رہتا ہے، اسکے بعد کھانسی شروع ہو جاتی ہے۔ اور بلغم کا خوردبینی امتحان کرنے پر اس میں جراثیم سل پائے ملتے ہیں۔ یہ علامتیں اکثر جلد ہی رفع ہو جاتی ہیں، لیکن چند مہینے کے اندر اندر مریض میں سل رئوی کی نمایاں علامات ظاہر ہو جاتی ہیں جو اکثر اوقات شدید ہوتی ہیں۔ عموماً مرض کے ابتدائی حملہ کو انفلوئنزا خیال کر لیا جاتا ہے۔ اگرچہ یہ ہو سکتا ہے کہ انفلوئنزا کے دیگر مریضوں کی غیر موجودگی یہ شبہات پیدا کرے کہ وہ سل ہے، لیکن مشاہدات سے اس بات کی تردید ہو چکی ہے کہ انفلوئنزا کے بعد سل ہو جایا کرتی ہے +

تشخیص سل رئوی میں مسماع و عکس ریز کا معرکہ

عکس ریزی تصاویر اور دیگر مشاہدات نے پھیپھڑوں کی تشخیص میں آجکل ایک اچھا خاصہ انقلاب برپا کر رکھا ہے اور اب یہ بحث معالجین کر دہا

پھیلی ہوئی ہیں کہ مساع الصدر اور عکس ریزی میں زیادہ کارآمد کونسی چیز ہے مساع کے حامی کہتے ہیں کہ عکس ریزی تصاویر سے تشخیص کے متعلق صحیح نتائج پر پہنچنا بہت دشوار ہے ان کا یہ دعویٰ ہمیں شک نہیں کہ آج سے چند سال پہلے تک صحیح تھا لیکن اب علم طب کی گوناگوں ترقیوں نے یہ دشواریاں بہت حد تک کم کر دی ہیں اور اب اس قسم کی غلطیاں ایک ماہر شخص بہت کم کر سکتا ہے۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ اس چیز کو موضوع بحث بنانے ہی کی ضرورت نہیں ہے۔ کیونکہ ابتدائی حالت میں سل ریوی کی تشخیص اس قدر اہم اور دشوار ہے کہ ہمیں کسی تعصب کے بغیر ہر طریقہ سے مدد لینی چاہیئے اور نتیجہ نکالنے کے لئے اپنے ہر تشخیصی مشاہدہ کو جائز اہمیت دینی چاہیئے۔ اس کے علاوہ اس بات کو یقین کرنے کے اسباب موجود ہیں کہ بہت سے مریضوں میں ایسی علامات جو عکس ریزی تصویر سے معلوم ہو سکیں ان علامتوں سے پہلے ظاہر ہوتی ہیں جو دیگر ذرائع تشخیص سے علم میں آئیں۔ اسی مشاہدہ سے ڈاکٹر ڈارسی ہارٹ نے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ جماعتوں کی صورت میں ایسے تندرست لوگوں کا عکس ریزی امتحان ہی ہمارے پاس ایک ایسا ذریعہ ہے جس سے ہم ان مریضوں کی تعداد میں معقول اضافہ کر سکیں جن کا مرض ابتدائی حالت ہی میں تشخیص کر لیا گیا ہو۔ ڈاکٹر صاحب موصوف نے یونیورسٹی کالج ہسپتال میں طب کے تمام طالب علموں کے عکس ریزی امتحان کا طریقہ جاری کر رکھا ہے اور وہ طلباء کے لئے بیحد مفید ثابت ہوا ہے۔ کیونکہ اس طریقہ سے یہ یقینی ہو گیا ہے کہ مرض کی تشخیص اس کی ابتدا ہی میں کر لیجائے اور طلباء جلد سے جلد تندرست ہو کر اپنے کام پر واپس آسکیں۔ اسکے علاوہ اس صورت میں سل کی بالکل ابتدائی علامات کا مشاہدہ کرنے کے لئے ایسے نوجوانوں کی ایک اچھی خاصی تعداد مل جاتی ہے۔ جو سل میں مبتلا ہونے کی غیر معمولی صلاحیت رکھتے ہیں۔ کیونکہ ان طلباء کو تمام دن کام کرنا پڑتا ہے۔ اس پر امتحان کے تفکرات اور سب سے بڑھ کر یہ کہ سل کے مریضوں سے خلاملا یہ سب چیزیں مل ملا کر ان کے لئے خطرات کو زیادہ کر دیتی ہیں۔

جب ہم سل کے کسی مشکوک مریض کی عکس ریزی تصویر کا معائنہ کرتے ہیں تو ہم کو اس میں غیر شفاف دھبا نظر آتا ہے۔ اسکے بعد یہ تو ضروری نہیں ہو جاتا کہ فوراً صاحب تصویر کا علاج کر دیا جائے لیکن یہ بات ضروری ہو جاتی ہے کہ دو تین مہینے بعد پھر عکس ریزی تصویر لے کر اس میں ان مشکوک مقامات کو دیکھا جائے۔ اگر یہ مقامات کم ہو رہے ہیں تو فکر کی کوئی ضرورت نہیں لیکن اگر وہ دھبا بڑھ رہا ہو اور سل کی اور علامات خفیفہ یا ظاہرہ بھی رونما ہو رہی ہوں۔ تو اسوقت یہ قطعی طور پر لازم ہوتا ہے کہ مناسب علاج فوراً شروع کر دیا جائے۔

اس طرح کے جماعتی امتحان ہمارے سامنے ایسے ذرائع پیش کرتے ہیں جن سے ہم اکثر مریضوں کی تشخیص ابتدائی اور علاج پذیر درجہ میں کر سکتے ہیں لیکن تمام ملک میں اس قیمتی طریقہ کا رواج دینا عملی سے زیادہ ایک نظری مسئلہ رہے گا۔ اور ابھی مدتوں تک لوگ اپنے معالجوں سے یہ توقع رکھیں گے کہ وہ ایک ایسے مرض کی تشخیص بالکل ابتدائی حالت میں کر لیں۔

مشکوک علامات

ایک مرتبہ اگر کسی شخص کے متعلق شک ہو جائے تو پھر پھیپھڑوں کی سل کی تشخیص زیادہ دشوار نہیں رہتی۔ اگرچہ یہ صحیح ہے کہ کبھی کبھی ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ مرض موجود ہو اور عکس ریزی تصویر ہمیں کچھ بھی نہ بتلائے اور دیگر ذرائع تشخیص یا بلغم کا خوردبینی معائنہ وغیرہ، مرض کو ثابت اور مشخص کر دیں۔ لیکن ایک بہت بڑی اکثریت ایسے ہی مریضوں کی ہوتی ہے جن کی عکس ریزی تصویر اگر ٹھیک طرح سے لے لی جائے اور اسے صحیح طریقہ پر سمجھ بھی لیا جائے تو غلطی کا امکان کم باقی رہ جاتا ہے۔ اگر کسی مشکوک شخص کا مساع الصدر سے امتحان کر لیا جائے اور بلغم کا امتحان بھی اسکے مرض کو ثابت نہ کر سکے تو معالج کے لئے ایسی صورت میں حل طلب سوال یہ رہ جاتا ہے کہ مریض کو عکس ریزی تصویر لینے کی ہدایت کب کی جائے۔ کیونکہ اس قیمتی امتحان کی راہ میں ہر جگہ کچھ نہ کچھ دشواریاں ہیں اور شہروں کے علاوہ دیہاتوں میں اس قسم کی سہولتیں میسر نہیں ہوتیں۔ اس لئے اس موقع پر ہر مریض کو اگر عکس ریزی تصویر لینے کی ہدایت کیجائے تو اس کے معنی مریض کا وقت اور روپیہ برباد کرنے کے سوا اور کیا ہو سکتے ہیں؟ ہاں ایسی علامت جس کی موجودگی عکس ریزی امتحان کو لازمی بنا دیتی ہے وہ نفث الدم ہے یورپ کے ماہرین سل کا عموماً اس پر اتفاق ہے کہ وہ سینہ کے امتحان کو عکس ریزی تصویر کے بغیر مکمل نہیں سمجھتے۔ لیکن نفث الدم ایک ایسی علامت ہے کہ جس کے بعد سل کی موجودگی قریب قریب لازمی خیال کی جاتی ہے۔ اس لئے اس نمایاں علامت کے بعد بھی اگر ہم اس کو مسلولوں کی فہرست سے خارج کر دیں تو یہ ناقابل معافی غلطی ہو گی۔ خواہ مریض کے گلے آئے ہوئے ہوں اور نفث الدم کا کوئی اور سبب بھی خیال میں آ سکتا ہو۔

ذات الجنب بھی ایک ایسی علامت ہے جو سل کی موجودگی کا یقین دلاتی ہے۔ اگر عکس ریزی تصویر سے مریض کے دونوں پھیپھڑے صاف بھی معلوم ہوں تو اس وقت بھی مریض کو مشتبہ ہی سمجھنا چاہیئے۔

کھانسی جیسا کو نوشوں میں ایک عام کیفیت ہے۔ اور دوسرے لوگوں میں بھی ایک عام بیماری ہے لیکن بخار کے گلے کے بعد جب یہ کچھ دنوں کے لئے

[illegible] عام طور پر غلطی سے تعبیر کیا جاتا ہے اس صورت میں بھی سل کا شک کرنا چاہیئے۔ زیادہ عمر کے لوگوں میں پرانی کھانسی اور نزلہ سل کی ایک علامت ہے۔ اور ایسے لوگ بیماری پھیلانے کے لحاظ سے بہت خطرناک ہوتے ہیں۔ اگرچہ یہ ممکن ہے کہ بار بار ان کے بلغم کا امتحان کرنے پر بھی اس میں جراثیم سل موجود نہ پائے جائیں۔

شام کے وقت حرارت کی خفیف سی زیادتی اکثر مرض کی ابتدا میں نہیں ہوتی لیکن اگر موجود ہو تو یہ بھی ایک اہم علامت ہے۔ حرارت کا خفیف سا فرق صحیح طور پر صرف اسی صورت میں معلوم ہو سکتا ہے جب ہوشیاری اور باقاعدگی کے ساتھ اسے دیکھا جائے۔ کیونکہ معمولی نشست و برخاست یا ہلکی سی ورزش سے بھی حرارت میں قابل لحاظ زیادتی ہو سکتی ہے۔ اس لئے یہ ضروری ہے کہ سل کے مشتبہ شخص کا درجہ حرارت معلوم کرنے کے لئے اسے آدھ گھنٹے تک آرام سے لیٹے رہنے دیا جائے۔ بغل میں مقیاس الحرارت لگانا آج کل بے سود سمجھا جاتا ہے اور منہ میں بھی مقیاس لگانا اتنا قابل اعتبار نہیں سمجھا جاتا۔ جتنا برز میں لیکن بعض وجوہ سے سل کے مریض کا درجہ حرارت منہ ہی کے ذریعہ معلوم کیا جاتا ہے۔

حرارت معلوم کرنے کے بہترین اوقات یہ سمجھے جاتے ہیں (۱) صبح کو سو کر اٹھتے ہی (۲) چھ بجے شام کو (۳) نو بجے رات کو۔ تھرمامیٹر کا پارہ اچھی طرح زبان کے نیچے رکھ کر منہ بند کرا دینا چاہیئے۔ اور پانچ منٹ تک اسے منہ میں رکھوانا چاہیئے۔ اس طرح لیٹی ہوئی حالت میں اگر درجہ حرارت ۹۹ ہو تو اسے یقیناً صحت کے درجہ سے زیادہ سمجھنا چاہیئے۔

وزن کی کمی کی علامت بھی گو ابتدا میں نہیں ہوتی لیکن جب ہو تو یہ بھی سل ریوی کی ایک اہم علامت ہے۔ عام مسلمہ تو یہ ہے کہ دق اور لاغری لازم و ملزوم ہیں۔ اس وجہ سے بہت سے موٹے تازے آدمیوں کی طرف سے غفلت برتی جاتی ہے۔ حالانکہ بہت فربہ آدمیوں کا جب سل کا امتحان کیا گیا تو ان میں بھی نتیجہ مثبت تھا۔ بلکہ ایک بہت ہی زیادہ فربہ آدمی کے پھیپھڑوں اور دیگر اعضاء کا جب امتحان کیا گیا تو اسے بھی سل تھی اور مرض کافی ترقی کر چکا تھا اس لئے یہ بہت ضروری ہے کہ سل کے سلسلہ میں فربہ اندام لوگوں کو بھی مشتبہ نظر سے دیکھا جائے۔

سل کے مریضوں جیسا سینہ مسلولوں کا تو ہوتا ہی ہے۔ لیکن بعض تندرست آدمیوں کا سینہ بھی کچھ دبا دبا یا اور خاص قسم کے ابھار والا ہوتا ہے اس لئے تشخیص کرتے وقت صرف سینہ کی ظاہری صورت پر اعتبار نہیں کیا جا سکتا۔ یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ اکثر سل کے مریضوں کا سینہ ابتداء مرض میں معمولی شکل و ہیئت کا ہوتا ہے۔ ابتدائے سل ریوی میں حیض کی بندش اگرچہ غیر معمولی ہے لیکن ممکن ضرور ہے۔ بالخصوص ایسی مریض عورتوں میں جو سل کے حملہ سے پہلے عرصہ تک محنت اور غم و فکر میں مبتلا رہی ہوں۔

سب سے زیادہ عام اور مخصوص علامت ابتدائی سل کی یہ ہے کہ مریض سست اور مضمحل رہتا ہے۔ بھوک بہت کم ہو جاتی ہے ہاضمہ کی بہت سی شکایتیں مریض بیان کرتا ہے۔ کام کاج سے دلچسپی کم ہو جاتی ہے تفریحات سے وہ مسرت اندوزی نہیں کر سکتا۔ لیکن ان تمام باتوں کے باوجود مریض اکثر اس بات کو تسلیم ہی نہیں کرتا کہ اس کا مزاج ناساز ہے بسا اوقات وہ طبی امداد حاصل کرنا پسند نہیں کرتا۔ مذکورۂ بالا خاص علامات کی اہمیت اکثر اس لئے ضرور کم ہو جاتی ہے کہ یہ بیماری عموماً پریشان حالی، مایوسی اور عرصہ دراز تک اپنی بساط سے زیادہ محنت کرنے کے بعد پیدا ہوتی ہے اور مریض کے اضمحلال کا باعث قدرتی طور پر ان ہی اسباب کو سمجھ لیا جاتا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ مضمحل اور جلد تھک جانے والے لوگوں میں بہت بڑی تعداد ایسے لوگوں کی ہوتی ہے جو مسلول نہیں ہیں لیکن اس کے لئے کوئی ایسا قاعدہ مقرر کر دینا ناممکن ہے جس سے مسلول اور غیر مسلول میں ایک حد امتیاز قائم کر دی جائے۔

جس وقت یہ فیصلہ کرنا ہو کہ مشتبہ مریضوں میں سے کس کس کا عکس ریزی امتحان ضروری ہو گیا ہے۔ اس وقت مریض کے موجودہ اور سابقہ حالات کا علم بہت مددگار ثابت ہوتا ہے۔ اگر خاندان میں سل کے مریض ہیں اور پہلے کبھی رہ چکے ہیں تو یہ چیز سب سے زیادہ اہم ہے مسلول و مدقوق مریضوں کے پاس بچوں یا نوجوان طالب علموں اور تیمارداروں کا رہنا سہنا یا میل جول اکثر اس بات کی دلیل ہوتا ہے کہ ان لوگوں نے مرض کا اثر قبول کر لیا ہے۔ جدید تحقیقات سے اس بات کا پتہ چل گیا ہے کہ زندگی کے ابتدائی زمانہ میں اگر سل کے مریض کے ساتھ خلا ملا رہا ہو تو عموماً بیس پچیس سال کے بعد اس کا اثر ظاہر ہوتا ہے۔ اور وہ باقاعدہ مسلول ہو جاتے ہیں اس لئے اس قسم کے تعلقات یا قریبی میل جول کو سل ریوی کی تشخیص میں خاص اہمیت دینی چاہیئے۔ اسکے علاوہ علامات کے قیام کی مدت بھی ایک اہم چیز ہے مثلاً اگر اضمحلال اور ہاضمہ کی خرابی [illegible] سل کا امکان بہت کم ہوتا ہے بخلاف اسکے کہ یہ باتیں تھوڑی ہی مدت کی ہوں ۔

مسلول مدقوق خاندانوں کے بچوں کا اگر امتحان کیا جائے تو ان میں مدقوقوں کی دق یا برائی دق زیادہ ملیگی بچوں کے سینوں کی عکسی ریزی تصاویر میں پھیپھڑوں کی جڑ کا گہرا سایہ آج کل اختلاف رائے کا باعث بنا ہوا ہے بعض ماہرین ایسی تصاویر میں سے اکثر کو سل زدہ پھیپھڑوں کی تصاویر قرار دیتے ہیں لیکن ماہرین کی اکثریت اسے اس وقت تک سل نہیں کہتی جب تک کہ ایک یا زیادہ غیر شفاف گول دھبوں کی موجودگی یہ نہ ظاہر کر دیے کہ یہ یقینی طور پر متورم مقامات کا سایہ ہے +

علاج کے متعلق جدید معلومات

سونے کے مرکبات کے ذریعہ جو علاج کئے جاتے ہیں انکی مختلف صورتیں منتخب مریضوں میں مفید ثابت ہوتی ہیں۔ بالخصوص ایسے مریضوں میں جن کے دونوں پھیپھڑے ماؤف ہوں اور ایک پھیپھڑے کو طبی تدابیر سے غیر متحرک کر دیا گیا ہو اور دوسرے میں ہلکی سی مقامی خرابی موجود ہو۔ سونے کا یہ اثر بھی مشاہدہ میں آیا ہے کہ سلین کی طرح بعض اوقات ایسے مریضوں میں جو مرض کی خفیف علامات کے حامل ہوں اور جنکے بلغم میں جراثیم باقی نہیں رہتے۔ اسی کے ساتھ یہ حقیقت پیش نظر رکھنی چاہیئے کہ سونے کے مرکبات سخت قسم کے معدنی زہر ہوتے ہیں اور یہ بھی کہ بعض مریض خصوصیت کے ساتھ ان کا سمی اثر زیادہ قبول کرتے ہیں۔ اس لئے سونے کے مرکبات کا استعمال بہت ہی احتیاط کے ساتھ کرنا چاہیئے اور مریض کے حال پر برابر نظر رکھنی چاہیئے، اگر کچھ ناخوشگوار علامات ظاہر ہوں تو فوراً اس کا استعمال روک دینا چاہیئے۔ یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ جو مریض اسکا استعمال کر رہے ہوں اُنہیں دھوپ سے بالکل بچانا چاہیئے کیونکہ سورج کی شعاعوں کے اثر سے سونے کا ارغوانی رنگ جلد پر دھبوں کی صورتیں نمودار ہو جائیگا

پھیپھڑے کو ساکن کرنا

اپنی مختلف صورتوں میں یہ علاج بہترین علاج مان لیا گیا ہے اور جن حالات میں یہ علاج کرنا چاہیئے ان کا تعین بھی کیا جا چکا ہے۔ اگرچہ ابھی تک یہ مضمون کسی نہ کسی حد تک زیر بحث ہے۔ گذشتہ چند سال میں جب سے اس بات کا علم ہوا ہے کہ مسلول پھیپھڑے میں غار پڑنے سے پیشتر جو ملائمت پیدا ہو جاتی ہے اسکی وجہ سے بیماری صرف اسی پھیپھڑے میں نہیں، بلکہ دوسرے تندرست پھیپھڑے میں بھی بآسانی پھیل جاتی ہے، بعض ڈاکٹروں کا یہ عقیدہ ہو گیا ہے کہ ہر اس مریض کے لئے یہی طریقہ علاج اختیار کرنا چاہیئے جسکے پھیپھڑوں میں عکس ریزی امتحان یہ ظاہر کرے کہ غار بن رہا ہے۔ لیکن اسی کے ساتھ یہ بات ملحوظ خاطر رہنی چاہیئے کہ بعض غار جنکی دیواریں پتلی ہوتی ہیں بالخصوص وہ کہ جنہیں "حجابی حلقے" کہا جاتا ہے بعض اوقات حیرت انگیز طریق پر محض مریض کو کامل آرام دینے اور کھلی ہوا میں رکھنے ہی سے غائب ہو جاتے ہیں۔ اسلئے یہ بہتر ہے کہ پھیپھڑے کو غیر متحرک بنانے سے پہلے کچھ انتظار کر لیا جائے، دوسری طرف یہ چیز بھی قابل لحاظ ہے کہ یک طرفہ سل کے مریض جن میں علامات مرض پورے طور پر موجود ہوں اور جن میں پھیپھڑے کی ملائمت نمایاں ہو یا غار پڑ چلا ہو۔ ان میں پھیپھڑے کو غیر متحرک کرنیکا علاج ابتدا ہی سے کرنا بہتر ہے تاکہ پھیپھڑے کی ساختوں کے چپک جانے سے پہلے ہی ہم اس کی حرکت بند کر دینے میں کامیاب ہو جائیں +

پھیپھڑے کو غیر متحرک کرنے کے لئے سب سے سادہ طریقہ یہی ہے کہ مصنوعی طور پر باہر سے ہوا بھر دی جائے (مصنوعی نفخ الصدر) اور اگر پھیپھڑے کی ساختیں چپکی ہوئی نہیں ہیں تو یہی طریقہ سب سے زیادہ مفید ہے۔ کیونکہ اس طریقہ پر حرکت زیادہ سے زیادہ بند ہو جاتی ہے۔ چونکہ مخصوص صورتوں کے علاوہ اب یہی طریقہ عام ہو گیا ہے، اسلئے دوسرے طریقے متروک ہوتے جا رہے ہیں۔ یہ بات ملحوظ خاطر رہنی چاہیئے کہ جب پھیپھڑے کی ساختوں کے چپکے ہونے کی وجہ سے کسی غار کو غیر متحرک بنانا ممکن العمل نہ ہو تو اس طرح ہوا بھرنے سے یہ نقصان بھی ہو سکتا ہے کہ وہ چپکا ہوا حصہ برابر غار کو کھینچتا ہے۔ اور اسے بڑا کرتا ہے، ایسی صورتوں میں نیز ان صورتوں میں کہ جب انسداد حرکت پورے طور پر عمل میں نہ آئے تو ان بندشوں کو قطع کر دینا کہ جنہوں نے پھیپھڑے کو چپکا رکھا ہے مناسب ہوگا۔ ماہرین کے ہاتھوں یہ عمل جراحی اب نسبتاً ایک آسان اور سادہ عمل بن گیا ہے کیونکہ آلات کے ذریعہ اب ان بندشوں کو قبل از عمل جراحی دیکھکر یہ فیصلہ کرنا ممکن ہے کہ آیا وہ بندشیں کٹ سکیں گی، یا یہ انہیں قطع کر دینا مفید ثابت ہو سکیگا۔ بعض اوقات اس عملیہ کے نتائج حیرت انگیز حد تک مفید ثابت ہوتے ہیں۔ تجربہ کی زیادتی کے ساتھ ساتھ دو طرفہ سل کے مریضوں میں دونوں جانب مصنوعی طور پر ہوا بھرنا بھی اب مفید ہوتا جا رہا ہے اس کے لئے مریضوں کا انتخاب بہت ہوشیاری سے کرنے کی ضرورت ہے۔ ایسے مریضوں میں چونکہ از خود پھیپھڑوں میں ہوا بھر جانے کا بہت زیادہ اندیشہ ہوتا ہے، اس لئے

بھرنے کے وقت ہوا کے دباؤ کا اور دو مرتبہ ہوا بھرنے کے درمیانی وقفہ کا احتیاط کیساتھ تعین کرنا چاہیئے۔ ایسے مریضوں میں جن کے لئے پھیپھڑوں کی حرکت کو روک دینا علاج مناسب معلوم ہو لیکن مصنوعی ہوا بھرنے کا طریقہ ناکام رہے، ممکن نہ ہو تو ان میں اعمال جراحی کے ذریعہ جلد سے جلد پھیپھڑوں کی حرکت روک دی جانی چاہیئے +

عصب راجع کو مفلوج کرکے پھیپھڑوں کی حرکت بند کرنیکا طریقہ مدتوں زیر بحث رہا ہے اور اسکی افادیت کے متعلق رایوں میں اس قدر اختلاف ہے کہ بعض لوگ تو اسکے بیحد مداح ہیں اور بعض اسے بالکل مسترد کرتے ہیں۔ یہ طریقہ بعض حالتوں میں ماؤف پھیپھڑے کو آرام دینے میں بہت ممد ہوتا ہے تنے ہوئے غار سکڑ کر بند ہو جاتے ہیں۔ عصب اجع کو قطع کر دینے کی بجائے صرف کچل کر عارضی فالج پیدا کر دینا بھی ایک طریقہ ہے اور اس میں یہ آسانی ہے کہ دائمی طور پر عصب کو مفلوج کر دینے سے پہلے ہمیں اس طریقہ علاج کی نفع رسانی کا اندازہ ہو جاتا ہے۔ اگر اس طرح یہ ثابت ہو جائے کہ یہ علاج مفید ہے تو پھر قبل اسکے کہ یہ عارضی فالج دور ہو اسے مستقل طور پر مفلوج کر دینا چاہیئے۔ مصنوعی طور پر ہوا بھرنے کے طریقہ میں بھی جب غیر متحرک رہنے کی مدت ختم ہو چکے تو اس طریقے پر فالج پیدا کر دینا مفید ثابت ہوتا ہے +

پسلی کاٹ کر پھیپھڑے کو ساکن کرنا :- اس جراحی عملیہ کو مختلف صورتوں میں انجام دیا جاتا ہے۔ جب سل کا مرض پھیپھڑے کے بالائی حصہ تک محدود ہو تو جزوی انقطاع سے کام لیا جاتا ہے خصوصاً جب ہوا بھر کر پھیپھڑے کی حرکت بند کرنے کی کوشش ناکام رہے +

حال میں ڈاکٹر سیمب اور ڈاکٹر ہوسٹ نے عمل جراحی کے ذریعہ پھیپھڑے کی حرکت کو بند کرنے کا ایک نیا طریقہ نکالا ہے۔ جو پسلی کاٹنے اور پھیپھڑے کے بالائی حصہ پر جھلیوں سے باہر دباؤ پہونچانے کا ایک مشترک طریقہ ہے۔ اس طریقے پر پھیپھڑے کی بے حرکتی اوپر سے شروع ہو کر نیچے کو آتی ہے اور اسی کیساتھ پسلیوں کے انقطاع کی وجہ سے پہلوؤں سے دباؤ پڑتا ہے۔ اس طریقے کے متعلق یہ توقعات ہیں کہ یہ پرانے طریقوں سے بہتر ثابت ہوگا۔ لیکن اس میں ایک دقت یہ ہے کہ اس عمل میں معمولی انقطاع کے مقابلہ میں دیر بہت لگتی ہے +

تھوڑا عرصہ ہوا کہ ڈاکٹر گریف اور شمٹ نے ایک اور طریقہ ایجاد کیا ہے جسکی ابھی آزمائش ہو رہی ہے۔ اس میں بالعموم تیسری پسلی کا ایک حصہ کاٹا جاتا ہے۔ حجاب الریہ کا بالائی حصہ کو پسلیوں سے علیحدہ کیا جاتا ہے۔ اور پھیپھڑے کی جڑ تک علیحدہ کر دیا جاتا ہے اور حجاب کے باہر ہوا بھر کر پھیپھڑے کے بالائی حصہ کو بے حرکت کیا جاتا ہے۔ ابھی یہ طریقہ اس قدر نیا ہے کہ اسکی قدر و قیمت کا صحیح اندازہ مشکل ہے۔ لیکن اس وقت جو تجربے ہوئے ہیں وہ اسکی موافقت میں ہیں +

پھیپھڑے میں از خود ہوا بھر جانا :- پھیپھڑوں میں از خود ہوا بھر جانے کو اس قدر خطرناک خیال کیا جاتا ہے کہ لوگوں کو یہ بتا دینا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اگر سادہ طریقے پر تھوڑی سی ہوا بھر گئی ہو اور اسکے ساتھ کوئی اندیشہ ناک علامات شامل نہ ہوں تو یہ کوئی ایسی غیر معمولی بات نہیں ہے۔ فرانس میں اس مرض کا نام "جبریہ فوج میں بھرتی کئے ہوئے لوگوں کی بیماری" ہے۔ یہ بالکل صحیح ہے کہ اس کیفیت کو اکثر نظر انداز کر دیا جاتا ہے اور جب اسے تشخیص بھی کر لیا جائے تو اسے "خفیہ سل" کی ایک علامت تصور کیا جاتا ہے۔ اب اس کے بہت سے مریضوں کے حالات باقاعدہ ضبط تحریر میں آگئے ہیں اور اس مضمون پر بکثرت تحریرات اور کتابیں مہیا ہو گئی ہیں۔ یہ ممکن ہے کہ ظاہری اور باطنی علامات بہت ہی خفیف ہوں اور تشخیص مرض صرف عکس ریز کے ذریعہ ہو سکے ہوا کے دباؤ سے سکڑا ہوا پھیپھڑہ دوبارہ دو سے چھ ہفتوں کے اندر پھیل جاتا ہے۔ لیکن اگر وہ سوراخ جسکے راستے ہوا بھری ہے یکطرفہ ہو یعنے صرف ایک ہی رخ کھلتا ہو تو پھیپھڑے پر بہت زیادہ دباؤ پڑ سکتا ہے اور ممکن ہے کہ اس کے ساتھ بعض خطرناک علامات بھی شامل ہوں اور یہ علامتیں صرف اسی وقت رفع ہو سکتی ہیں جب ہوا کو نکال دیا جائے۔ یہ کیفیت ایک ہی مریض میں کئی کئی بار رونما ہو سکتی ہے اور کبھی کبھی دونوں پھیپھڑوں میں بیک وقت بھی ہوتی ہے۔ عام طور پر مریض کو کامل آرام دینے کے علاوہ کسی اور علاج کی ضرورت نہیں ہوتی سوائے اس صورت کے کہ جب پھیپھڑوں پر مذکورہ بالا قسم کا دباؤ پڑے شاذ و نادر ایسی حالت میں کہ جب حجاب الریہ جو سوراخ ہوا ہے وہ بڑا ہو تو پھیپھڑے کا دوبارہ پھیلنا عرصہ تک وقوع پذیر نہیں ہوتا اور بعض اوقات اس ہوا کی وجہ سے کہ جو سینہ کی دیوار میں سے پھیپھڑے کی حرکت بند کرنے کے لئے داخل کی گئی ہو۔ اس کا بڑھ جانا بھی بالکل ممکن ہے +

عبد الحمید

سل ریوی کے ارتقائی مدارج

از ڈاکٹر ایم۔ ژیکراد پروفیسر پیرس یونیورسٹی

"ڈاکٹر ایم ژیکراد نے ہماری درخواست پر اپنا یہ مضمون ارسال فرمایا ہے جسے ہم فرانسیسی زبان سے ترجمہ کرکے ناظرین ہمدرد صحت کی معلومات میں اضافہ کی غرض سے پیش کرتے ہیں۔ ہم پروفیسر ژیکراد کی خدمت میں اس عنایت کا دلی شکریہ پیش کرتے ہیں + "ہمدرد صحت"

عہد نامعلوم سے پھیپھڑے کی سل کو تین درجوں یا زمانوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ اور علم تشریح اعضاء، علم العلامات اور کلینک کے تجارب میں بھی تین ہی کے حیرت انگیز عدد کی کارفرمائیاں نظر آتی ہیں +

زمانہ حال کے نامور فرانسیسی ماہر طب سر رانکے (Dr,Ranke) نے بھی اس مرض کو آتشک کی طرح تین درجوں میں تقسیم کیا ہے اس تقسیم کی رو سے پہلا درجہ تو وہ ہے جب کہ تپ دق کے جراثیم (عصلی درنیہ) پھیپھڑے میں داخل ہوکر ابھار یا دانہ پیدا کردیتے ہیں جو بعد میں زخم کی شکل اختیار کرلیتا ہے۔ اسکے ساتھ ہی ناک اور حلق کی پشت میں اسفنجی ریشے پیدا ہو جاتے ہیں جو پھیپھڑے کے فعل میں خلل اندازی کرتے ہیں۔

دوسرے درجہ میں قرحہ ریہ کی سمیت سے تمام خون متاثر ہو جاتا ہے اور مرض کو عمومی حیثیت حاصل ہو جاتی ہے +

تیسرے درجہ میں وہ تمام علامتیں نمودار ہوتی ہیں جنکی تفصیل کلینک کے تجربات اور علم التشریح میں سل مزمن مقامی کے زیر عنوان بیان کی جاتی ہے +

جسم کے اندرونی تغیرات

جسم انسانی کے اندر جو کیمیاوی تغیرات ہوتے رہتے ہیں سر رانکے نے انہیں بھی حسب ذیل تین درجوں میں تقسیم کیا ہے۔

(۱) ریشوں کی سختی یا کیسہ کی دیواروں کا سخت ہو جانا (سکلیروسس) +

(۲) جسم میں حملہ مرض کو روکنے یا اسے زیادہ قبول کرنے کی صلاحیت پیدا ہونا +

(۳) ہستالوجی (علم الانسجہ) کے مطابق جسم کا مرض سے تمام و کمال مغلوب ہونا یا مرض کو مغلوب کرلینا +

سر رانکے نے اپنی ایک کتاب "پروپودی الرئیہ" میں مندرجہ بالا نظریہ کو کافی تفصیل کیساتھ بیان کیا ہے اور اپنے دلائل کے جواز میں متعدد نقشے بھی دیئے ہیں۔ اسکے خیال میں جسم کے اندرونی تغیرات کا پہلا درجہ (یعنے ریشوں کی سختی) جراثیم دق کی نشوونما کے لئے معاون ثابت ہوتا ہے +

سر رانکے کی وفات کے بعد ۱۹۲۶ء تک یورپ کے متعدد ماہران طب اسی نظریہ کو قبول کرتے رہے لیکن بعد میں نقد و جرح کا دروازہ کھل گیا۔ مجھے خود بھی اس نظریہ سے کسی قدر اختلاف ہے۔ اور میں جسم کے اندرونی تغیرات کے متعلق فان پرکت (Von Pirquet) کے مندرجہ ذیل نظریہ کو قابل ترجیح سمجھتا ہوں +

جسم میں اندرونی تغیرات ایک خاص قسم کے زہر "وِیرس" (مرض پیدا کرنے والا زہر۔ مجازاً بدّہ) کے ذریعہ رونما ہوتے ہیں اسکی افزائش سے یا قوت مدافعت بڑھ جاتی ہے۔ اور جسم مرض سے مغلوب نہیں ہوسکتا یا جسم مرض کے اثرات کو مقابلتاً جلد تر قبول کرلیتا ہے۔ لہذا علم الانسجہ کی تشریحات کے مطابق جسم کے اندرونی تغیرات کی صرف دو صورتیں ہوسکتی ہیں:-

(۱) ایسا تغیر جسکی وجہ سے جسم میں اثرات مرض کو قبول کرنے کی صلاحیت بڑھ جائے +

(۲) وہ تغیرات جنکی وجہ سے جسم مرض کے حملے سے محفوظ (مصئون) ہو جائے +

سر رانکے نے جسم کے اندرونی تغیرات کی تقسیم میں جس کیفیت کو پہلا درجہ قرار دیا ہے وہ درحقیقت تغیر نہیں بلکہ انسان کی حالت مستقیم ہے +

مندرجہ بالا تقسیموں کی عملی حیثیت جہاں تک محض نظریات کا تعلق ہے مندرجہ بالا تقسیموں کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جا سکتا کیونکہ انہوں نے سل ودق کے ارتقائی مدارج کے متعلق بحث وتمحیص کا ایک بڑا دروازہ کھول دیا ہے لیکن عملی اعتبار سے ان کا دائرہ بالکل محدود ہے۔ امراض سل ودق کے انسداد کرنے کے لئے صرف علمی نظریات ہی سے مقصد برآری نہیں ہو سکتی، بلکہ ہمیں اسکے عملی پہلوؤں پر بھی غور کرنا پڑیگا +

میں آج جو مضمون سپرد قلم کر رہا ہوں۔ اس میں میں نے اس بات کی پوری کوشش کی ہے کہ سہل آنکے کے ضروری خیالات کو سنگ بنیاد قرار دیکر سل ودق کے عملی پہلوؤں پر نظر ڈالی جائے۔ میں اس مضمون میں محض نظریہ پر بحث کرنے کی بجائے سل رئوی کے وہ اسباب علامات بالتفصیل بیان کرونگا جن کی تصدیق اناٹومی۔ کلینیک تجربات اور نقشۂ اموات سے ہوتی ہے

میں انسانی زندگی کے دور کے مطابق سل رئوی کی نشوونما کے حسب ذیل تین درجے مقرر کرتا ہوں:-

(۱) عہد رضاعت + (۲) عہد طفولیت + (۳) عہد بلوغ +

دق کا عہدِ رضاعت

یہ حقیقت اب کسی صراحت کی محتاج نہیں رہی ہے کہ دق ایک متعدی مرض ہے جو ایک خاص قسم کے جراثیم سے پیدا ہوتا ہے بعض لوگوں کا میلان قدرتی طور پر دق کی جانب ہوتا ہے۔ یا دوسرے الفاظ میں یوں کہنا چاہیئے کہ ان کے جسم میں جراثیم دق کو نشوونما دینے اور انکے اثرات کو قبول کرنے کی استعداد مقابلتاً زیادہ ہوتی ہے۔ مروجہ طبی کتابوں میں دق کی ابتدائی علامتیں کافی تفصیل کیساتھ درج ہیں علم التشریح کے نقطۂ نظر سے ٹیوبرکلوسس کی ابتدا اس طرح ہوتی ہے کہ ایک خاص قسم کے جراثیم غدودی مادہ میں سمیت پیدا کر دیتے ہیں اور یہ سمیت جس سے خون میں مائیت بڑھ جاتی ہو۔ کچھ تو سوء تغذیہ کی وجہ سے بڑھتی ہے اور کچھ قرحہ ریہ کی وجہ سے۔ پھیپھڑے میں جراثیم کے داخل ہونے سے جو چھوٹے چھوٹے دانے پیدا ہو جاتے ہیں وہ کچھ عرصے کے بعد مستقل شور یا زخم کی شکل اختیار کر لیتے ہیں۔ سل رئوی ہو یا غدودی اسکے زخموں میں ایک خاص قسم کی سوزش کم وبیش ضرور ہوتی ہے +

کلینیک کے تجربات کے مطابق جب مادۂ سل جسم میں سرایت جاتا ہے تو اس سے ایک خاص قسم کی حرارت رہنے لگتی ہے جس میں التہاب امعا کی عمومی شکایات پائی جاتی ہیں۔ بعض لوگ غلطی سے اس بخار کو ٹائیفائیڈ یا "پاراٹائیفائڈ" (محمّٰی نوعیہ جو ٹائیفائڈ سے مشابہ ہوتا ہے) سمجھ لیتے ہیں۔ اگر ابتدائی حملہ دق کے بخار میں پھیپھڑے کا امتحان بالقرع (ٹھونک کر امتحان کرنا) کیا جائے تو اس کی ٹھوس آواز عام ٹائیفائیڈ سے کچھ زیادہ متمیز نہیں ہوتی۔ ماہران طب کافی عرصہ تک شش وپنج میں گرفتار رہے تھے اور انکے لئے ابتدائی تپ دق اور ٹائیفائیڈ بخار کے مابین حد فاصل قائم کرنا دشوار تھا۔ بعض ڈاکٹروں کا یہ بھی خیال رہا ہے کہ دق کا ابتدائی بخار درحقیقت ٹائی فائیڈ ہی ہوتا ہے جو دانوں کے اچھی طرح نہ ابھرنے کی وجہ سے تپ دق کی صورت اختیار کر لیتا ہے لیکن بعد میں مانتو (Mantoux) نے طویل تحقیقات کے بعد شکوک وشبہات کا ازالہ کر دیا اور ریڈیوگرافی کے ذریعہ بھی دق کے ابتدائی حملہ کی تشخیص میں کافی سہولت رہتی ہے +

اس مرض کے ابتدائی حملہ کا ارتقاء ایک مریض سے دوسرے مریض میں کافی مشابہت رکھتا ہے۔ زیادہ سے زیادہ پانچ یا چھ ہفتوں کے بعد اور کبھی کبھی تو اس سے بہت پہلے بخار اتر جاتا ہے۔ مریض کم وبیش کمزور ہو جاتا ہے لیکن جلد ہی اسکی حالت میں افاقہ شروع ہو جاتا ہے تھوڑے دنوں کے بعد ظاہری طور پر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا مریض کو صحت حاصل ہو گئی اور اسکے وزن میں بھی اضافہ ہو جاتا ہے لیکن ریڈیوگرافی کے ذریعہ امتحان کرنے پر پھیپھڑوں میں اثرات مرض پوشیدہ نظر آتے ہیں +

تپ دق کا مقابلہ دوسرے امراض سے دوسرے متعدی امراض مثل ہرا کو نمونیہ وغیرہ اور تپ دق میں ایک نمایاں فرق یہ ہے کہ اول الذکر امراض کے اثرات چند ہفتوں کے اندر زائل ہو جاتے ہیں۔ لیکن ابتدائی حملۂ دق کے اثرات زائل ہونے کے لئے ایکسال سے دوسال تک کی مدت درکار ہوتی ہے۔ پھر بھی غدودوں یا پھیپھڑوں کے داد ہائے سل میں کچھ ایسا مادہ باقی رہ جاتا ہے جسکی وجہ سے کسی نہ کسی وقت میں دق کے دوبارہ حملہ کا امکان باقی رہتا ہے +

یہاں میں یہ مسئلہ بھی صاف کر دینا چاہتا ہوں کہ بغیر ریڈیو گرافی کی مدد کے ابتدائی حملہ دق کی شناخت دشوار ہے اور بہت سے اطبا دق کے ابتدائی حملہ کو غلطی سے ٹائیفائیڈ، انفلوئنزا یا پار ٹائیفائڈ (حمی نوعیہ جو ٹائیفائڈ سے مشابہ ہوتا ہے) سمجھ لیتے ہیں۔

بچوں پر دق کا حملہ

اس سلسلہ میں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ سل رئوی میں بچے زیادہ تر ایک سال سے دس سال تک مبتلا ہو سکتے ہیں۔ اس کے بعد نو سال عملی طور پر کامل حفاظت کے ہوتے ہیں اور گیارہ سال سے اُنیس سال کی عمر تک دق کے واقعات شاذونادر ہی سننے میں آتے ہیں۔ اسکے بعد عمر کے بیسویں سال سے حملہ دق کے امکانات دوبارہ پوری قوت سے بڑھتے ہیں اور یہ زمانہ مقابلتاً بہت خطرناک ہوتا ہے نقشہ اموات دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ دق کی قربانگاہ پر بھینٹ چڑھنے والوں میں اکثریت ان بدنصیبوں کی ہوتی ہے جنکی عمریں بیس اور چوبیس سال کے درمیان ہوتی ہیں +

میں بچپن کے حملہ دق کے اسباب وغیرہ پر کسی دوسرے موقع روشنی ڈالونگا +

عہد طفولیت کے ٹائپ کی دِق

یہ مندرجہ بالا سطور میں دق کے حملہ اولین کی تفصیل بیان کی ہے اگر اس حالت میں معقول علاج کر لیا جائے تو صحت یابی کے امکانات زیادہ قوی رہتے ہیں۔ ورنہ بصورت دیگر مرض کا دوسرا دور شروع ہو جاتا ہے۔ حرارت قائم ہو جاتی ہے۔ یہ حرارت کبھی تو اس قدر ہلکی ہوتی ہے کہ مریض کو بھی محسوس نہیں ہوتی۔ دق کے جراثیم جو جسم میں داخل ہو کر عضو کو متورم کر دیتے ہیں اس میں پیپ پڑ جاتی ہے اور وہ زخم کی صورت اختیار کر لیتا ہے، یہ پیپ رفتہ رفتہ خون میں شامل ہو کر پورے نظام جسمانی کو متاثر کر دیتی ہے +

کبھی کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ دق کے جراثیم دوران خون میں شامل ہو کر ہڈیوں اور جوڑوں کو بھی ماؤف کر دیتے ہیں اور اس طرح سل عظمی اور سل مفصلی کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے، جب جراثیم تمام جسم میں سرایت کر جائیں تو دق میں عمومیت پیدا ہو جاتی ہے جسے طبی اصطلاح میں "سل عام" کہتے ہیں

جہانتک پھیپھڑوں میں جراثیم کے داخل ہونے کا تعلق ہے یہ اپنا مسکن زیادہ تر پھیپھڑے کے بالائی حصہ یا عروق شعریہ کے ہوائی کیسوں میں بنانے ہیں۔ پھیپھڑوں کے بعد ہنسلی (کالربون) جراثیم دق کی خاص آماجگاہ ہے۔ جو لوگ اتفاقی حادثات میں عروس مرگ سے ہمکنار ہوئے انکی لاشوں کے پوسٹ مارٹم سے جراثیم کی کیفیت اچھی طرح ظاہر ہوتی ہے +

سل رئوی کے دوسرے درجہ میں شفایابی کے امکانات

سل رئوی کا دوسرا درجہ خطرناک ضرور ہوتا ہے لیکن کبھی کبھی اس درجہ میں بھی انسان کی قوت مدافعت مریض کو موت کا شکار بننے سے بچا لیتی ہے وہ اس طرح کہ دق کے ابتدائی حملہ میں جراثیم پھیپھڑے کے بالائی حصہ میں داخل ہو کر جو چھوٹے چھوٹے دانے پیدا کر دیتے ہیں وہ مریض میں قوت مدافعت زیادہ ہونے کی وجہ سے زخموں کی صورت اختیار نہیں کرتے۔ نہ ان میں پیپ پڑتی ہے اور نہ وہ نرم ہو کر پھوٹتے ہیں، بلکہ وہ غیر معمولی طور پر سخت ہو کر کچھ عرصہ کے بعد اندر ہی اندر تحلیل ہو جاتے ہیں اور جراثیم کی سمیت تمام خون میں شامل نہیں ہو سکتی +

بیس۲۰ کی عمر میں دق کا خطرہ

میں اوپر بیان کر چکا ہوں کہ گیارہ سال کی عمر سے انیس سال تک حملہ دق کے امکانات بہت ہی کم ہوتے ہیں لیکن عمر کے بیسویں سال سے جسم انسانی میں تپ دق کے اثرات قبول کرنے کی صلاحیت غیر معمولی طور پر بڑھ جاتی ہے اور یہ استعداد کم و بیش پانچ سال تک قائم رہتی ہے اسکے بعد اس میں کمی شروع ہو جاتی ہے اور انسان کی عمر جب انتالیس سال ہو جائے تو حملہ دق کے امکانات مقابلتاً کم ہو جاتے ہیں +

انفلوئنزا اور کھانسی

جب کہ اوپر بیان کیا گیا ہے کہ دق کے دوسرے درجہ میں بخار بالعموم بڑھتا نہیں ہے۔ بلکہ مستقل طور پر ہلکی حرارت رہتی ہے جو زیادہ تر آدھی رات کے بعد پسینہ آ کر کم ہو جاتی ہے لیکن کبھی کبھی دق کے دوسرے درجہ کا آغاز انفلوئنزا کے حملے سے بھی ہوتا ہے۔ کھانسی تو سل رئوی کے پہلے ہی درجہ سے شروع ہو جاتی ہے لیکن ابتدا میں وہ خشک ہوتی ہے، دوسرے درجہ میں کھانسی کی شدت بڑھنے کیساتھ ہی زرد رنگ کا بلغم زیادہ مقدار میں خارج ہونے لگتا ہے اور یہ اس بات کی نشانی ہے کہ پھیپھڑوں کے دانے یا سل میں پیپ

پھیپھڑے کی اس حالت میں سینہ کے امتحان بالقرع سے دق کے اثرات معلوم کئے جاسکتے ہیں۔ اور خوردبین کے ذریعہ تو ہلاکت آفرین جراثیم کی کارروائیاں صاف نظر آتی ہیں +

سل کی مقامی حیثیت عام طور پر دوسرے درجہ میں سل کی عمومیت کم ہو جاتی ہے اور مرض بڑی حد تک مقامی حیثیت اختیار کر لیتا ہے یعنے جراثیم یا تو پھیپھڑے تو اپنا گھر بنا کر سل رئوی کی کیفیت پیدا کر دیتے ہیں یا گلے اور آنتوں کو اپنی ترکتازیوں کا مرکز قرار دیکر سل غنازیری یا آنتوں کی دق (سل امعاء) کی نمود کا سبب بنتے ہیں +

دق کی تشخیص کیلئے ریڈیوگرافی دق کی تشخیص کے لئے ریڈگرافی کی مدد بہت ضروری ہے۔ کیونکہ اسکے ذریعہ جراثیم کی تباہ کاریوں کے تمام نتائج نظروں کے سامنے آجاتے ہیں۔ لتولے (Letulle) بیزنسان (Bezancon) ریست (Rist) اور امینل (Amenille) وغیرہ موجودہ دور کے فرانسیسی مصنفوں نے جسم انسانی میں جراثیم دق کے تمام اثرات پورے شرح و بسط کیساتھ قلمبند کئے ہیں۔

زمانۂ گذشتہ کے مصنفوں میں بھی تھیئون (Thaon) تریپیہ (Tripia) گرانشر (Grancher) اور رینان (Renon) وغیرہ نے علم تشریح کے دقائق پر جو کتابیں قلمبند کی ہیں ان میں دق کی پیدائش کا سبب ایک خاص قسم کے جراثیم ہی کو قرار دیا ہے۔ حالانکہ اسوقت تک متعدد ممالک کے ماہران طب جراثیم کی حقیقت سے بالکل ناآشنا تھے، اور وہ دق کی پیدائش کو عام بے احتیاطیوں سے خون کی خرابی کا نتیجہ قرار دیتے تھے۔ زمانۂ بعد میں جرمنی کے ڈاکٹروں نے "فروہ انفلٹریٹ" (Fruh infitrate) کے نام سے جراثیم کا نظریہ فرانس ہی سے قبول کیا ہے +

سل حاد اور سل مزمن سل رئوی کی دو قسمیں ہیں۔ ایک قسم تو وہ ہوتی ہے کہ مرض زیادہ طول نہیں کھینچتا، اور جراثیم پھیپھڑے میں غیر معمولی تیزی سے نشوونما حاصل کر کے مریض کا کام جلد تمام کر دیتے ہیں۔ سل کی اس قسم کو سل حاد کا نام دیا جاتا ہے سل مزمن بیشتر حالات میں سل حاد ہی سے پیدا ہوتی ہے۔ اسمیں جراثیم کی تباہ کاریوں کی رفتار مقابلتاً سست ہوتی ہے اور مرض زیادہ عرصہ تک طول کھینچتا ہے۔ لیکن کبھی کبھی سل مزمن سل حاد سے پیدا نہیں ہوتی اور اس کا حملہ ایک مستقل مرض کی صورت میں ہوتا ہے۔ سل حاد عام طور پر انفلوئنزا اور بچوں کو کالی کھانسی کے بعد ہوتی ہے۔ سل مزمن کی ابتدا، بالعموم مستقل نزلہ و زکام اور ذات الشعبی (التہاب شعبی رئوی) وغیرہ سے ہوتی ہے +

بیس سال کی عمر میں دق

بیس سال کی عمر اور اسکے بعد جو دق کا حملہ ہوتا ہے وہ اپنے علامات اور ارتقاء میں بچپن کی دق سے بہت کچھ مختلف ہوتا ہے اس عمر میں جو مریض بالعموم زیادہ مرتے ہیں۔ اسکی ایک خاص وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ دق کے جو جراثیم بچپن میں داخل جسم ہو جاتے ہیں وہ آہستہ آہستہ نشوونما حاصل کر کے انسان میں اثرات مرض قبول کرنے کی استعداد بڑھا دیتے ہیں اور جب اس پر مرض کا حملہ ہوتا ہے تو اسکی شدت غیر معمولی طور پر زیادہ ہوتی ہے اس عمر میں زیادہ تر سل مزمن کے آثار ظاہر ہوتے ہیں۔ لیکن اس سلسلہ میں ایک بات اور بھی قابل غور ہے وہ یہ کہ بیس سال سے چوبیس سال تک دق کے مریضوں کی شرح اموات زیادہ تو ضرور ہوتی ہے لیکن اس سے یہ نتیجہ اخذ نہ کرنا چاہیئے کہ اس عمر میں شفایابی کے امکانات مفقود ہو جاتے ہیں اور مریض کسی طرح جانبر ہی نہیں ہو سکتا، بلکہ شفایابی کے امکانات بدستور قائم رہتے ہیں اور اسکی وجہ یہ ہے کہ جسم میں چونکہ بچپن ہی سے دق کے جراثیم داخل ہو جاتے ہیں اسلئے طبیعت انکی عادی ہو جاتی ہے۔ اور برسوں کے بعد تقریباً بیس سال کی عمر میں جب مرض کا دوبارہ حملہ ہوتا ہے تو اسوقت تک بعض حالات میں انسان کی قوت مدافعت اس قدر بڑھ چکی ہوتی ہے کہ وہ حملہ کا کامیابی سے مقابلہ کر کے مرض کو خارج کر دیتی ہے +

دق داخلی مرض ہے یا خارجی یہ تو مسلمات سے ہے کہ مرض دق ایک خاص قسم کے جراثیم سے پیدا ہوتا ہے لیکن اس قسم کی مثالیں بکثرت پائی جاتی ہیں کہ اتفاقیہ حادثات سے مرنے والوں کی لاشوں کا جب پوسٹ مارٹم کیا گیا تو ان کے اندر سے دق کے جراثیم کافی تعداد میں برآمد ہوئے۔ لیکن ایسے لوگوں کی زندگی میں کبھی دق کی کوئی علامت ظاہر نہ ہوئی اور انکی صحت بہت اچھی رہی۔ دق کی علامتیں صرف اسی وقت نمودار ہوتی ہیں جب کہ انکی سمیت سے حرارت غریبی جسم پر مستولی ہو کر حرارت غریزی کو مغلوب کر کے التہاب

حسب ذیل دو بہت اہم سوال پیدا ہوتے ہیں :-

(۱) مرض دق طب مغربی کی اصطلاح میں "انڈوجینس" (جسم کے اندر خود پیدا ہونے والا ؛ داخلی) ہے یا "اکسوجینس" (خارجی)؟

(۲) وہ کون سے اسباب ہیں جنکی بنا پر کسی شخص میں دق کو قبول کرنے کی استعداد بڑھ جاتی ہے؟ +

پہلے سوال کے متعلق اگرچہ ابتک بہت کچھ لکھا جا چکا ہے لیکن یہ اب بھی تشنۂ بحث ہے اور ابھی اسکے متعلق قطعیت کیساتھ کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ سر رانکے (Dr, Ranke) کے خیالات کے مطابق آتشک کی طرح مرض دق میں بھی ایک خاص قسم کی چھوت ہوتی ہے۔ جو انسانی زندگی کے ساتھ ساتھ اپنا ارتقائی دور پورا کرتی رہتی ہے۔ زمانۂ بعد میں تپ دق کی جتنی بھی زیادہ علامتیں نمودار ہوتی ہیں وہ سب درحقیقت ابتدائی چھوت ہی کی ترقیوں کا نتیجہ ہوتی ہیں +

عملی طور پر مرض دق کے تباہ کن اثرات صرف اسی حالت میں نمودار ہوتے ہیں جب کہ تعدیہ وسعت پذیر ہو جائے اور جب نئی چھوت جسم میں داخل ہوتی ہے تو وہ اس تعدیہ کے اثرات کو بڑھا دیتی ہے جو پہلے سے موجود ہوتی ہے۔ لیکن دق کو موثر بنانے کے لئے یہ ضروری ہے کہ جسم کے اندر داخل ہونیوالا خارجی تعدیہ (انفکشن) مقدار یا حجم میں زیادہ ہو تاکہ عملی طور پر اس سے تمثیلی نتائج برآمد ہو سکیں۔ اس طرح دق کو خارجی مرض کہا جا سکتا ہے۔ لیکن دوسری جانب جب ہم اس مسئلہ پر غور کرتے ہیں کہ دق کے اثرات کو قبول کرنے کی استعداد خود جسم کے اندر پیدا ہوتی ہے اور جب تک جسم کے اندرونی کیمیاوی تغیرات سے انسان میں یہ استعداد پیدا نہ ہو جائے وہ باہر سے داخل ہونیوالے تعدیہ کے ذریعہ مبتلائے دق نہیں ہو سکتا تو ہم ٹیوبرکلوسس کو ایک داخلی مرض قرار دینے پر مجبور ہیں۔ کلینک کے تجربات سے اس قسم کی مثالیں بہت کثرت سے پائی جاتی ہیں کہ ننھے ننھے بچوں کے جسم میں دق کی سمیت داخل ہوئی لیکن دس سال کی عمر تک جو بچوں میں تپ دق کی مدت ہے اس مرض کی کوئی علامت نمودار نہ ہوئی۔ اسکے بعد نو سال وہ گزرے جن میں بالعموم دق کا حملہ نہیں ہوتا ہے پھر وہ اپنی زندگی کے پُرآشوب بیسویں سال میں داخل ہوئے لیکن دق کی علامات ظاہر نہیں ہوئیں۔ اسی طرح وہ عمر طبعی کو پہونچ گئے اور بچپن کے ابتدائی تعدیہ کے باوجود کبھی اس مرض کا شکار نہ بنے۔ اس سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ اگرچہ انکے اجسام میں خارجی اثرات داخل ہوئے لیکن چونکہ اندرون جسم مرض کو پیدا کرنے یا اسے نشوونما دینے کی استعداد نہ تھی، اسلئے خارجی اثرات بالکل ناکام رہے[1] +

جسم میں اثرات مرض قبول کرنیکی استعداد

اب میں اس دوسرے سوال پر غور کرتا ہوں کہ کن اسباب کی بنا پر اعضائے جسم اور ریشوں میں دق کے اثرات قبول کرنے کی استعداد بڑھتی ہے، مرض کی اندرونی پیدائش کے اسباب میں ایک قابلِ ذکر امر نوعیت خصوصی ہے۔ سر رانکے کے نظریے کے مطابق انسان کے جسم میں ایک خاص قسم کے کیمیاوی تغیرات رونما ہوتے ہیں جنکی وجہ سے یا انسان کی قوت مدافعت اس قدر بڑھ جاتی ہے کہ اس پر مرض کا اثر نہیں ہو سکتا۔ یا جسم میں اثرات مرض قبول کرنے کی استعداد بڑھ جاتی ہے۔ خوردبینی مشاہدات سے ظاہر ہوتا ہے کہ جن کیمیاوی تغیرات کی وجہ سے انسان کا جسم امراض سے محفوظ ہو جاتا ہے وہ اکثر عارضی ہوتے ہیں۔ مثلاً ٹیکے کا اثر چھ سال سے سات سال تک رہتا ہے۔ یہ ممکن ہے کہ بچپن میں جو قوت مدافعت اندرونی تغیرات کی وجہ سے بڑھتی ہے اسکا ذخیرہ بتدریج ختم ہوتا جاتا ہو۔ یہانتک کہ بیس سال کی عمر میں اس کا شائبہ بھی باقی نہ رہتا ہو، اور انسان مرض دق کے حملے سے مغلوب ہو جاتا ہو اس میں کوئی تعجب کی بات نہیں ہے۔ کیونکہ جسم میں جراثیم پہلے سے موجود ہوتے ہیں اور جیسے ہی انسان کی قوت مدافعت کمزور یا زائل ہوتی ہے وہ اپنا کام شروع کر دیتے ہیں +

دوسری جانب مرض کی اندرونی پیدائش غیر خصوصی کا سبب نظام جسمانی کی عام کمزوری ہے جو یا تو کیمیوں اور اخلاط کے نقائص یا پھر کیلسم اور ہائیڈو وٹامن وغیرہ کے کیمیاوی اثرات سے پیدا ہوتی ہے۔ اس کمزوری کے لاحق ہونے پر دق کے وہ جراثیم جو جسم کے اندر پوشیدہ ہوتے ہیں انسان کو اپنے زہریلے اثرات سے مغلوب کر لیتے ہیں۔ ہمیں اپنے مبحث کو سردست اس دائرۂ تحقیق تک محدود رکھنا چاہئے کہ سل ریوی کے متعلق اب تک جو بہت کچھ موشگافیاں کی گئی ہیں، انکے باوجود ماہران طب نے ابھی ان ذرائع پر غور نہیں کیا ہے جنکی وجہ سے بیس سال کی عمر میں اعضائے جسم کے اختلال کو روک کر انسان کو تپ دق کے دوسرے درجے سے محفوظ رکھا جا سکتا ہے۔ حالانکہ انسانی ہمدردی کے نقطۂ خیال سے یہ چیز

[1] چونکہ بعض لاشوں میں دق کے جراثیم موجود تھے جن سے معلوم ہوتا تھا کہ اس پر بچپن میں اس مرض کا حملہ ہوا تھا +

بہت ضروری ہے اور ہمیں خالص علمی نظریوں پر اپنا پورا وقت صرف کرنیکی بجائے عملی طور پر بھی کچھ کرنا چاہیئے +

دق کی نشوونما کے خارجی اسباب

ان خارجی اسباب میں جن کی وجہ سے ابتدائی حملہ دق کے پوشیدہ جراثیم کو اپنی نشوونما اور سرگرم عمل ہونے میں مدد ملتی ہے، چند اسباب حسب ذیل ہیں +

(۱) انفلوئنزا وغیرہ کی ناگہانی بیماریاں + (۲) ایسے مشاغل جن سے تکان زیادہ ہو اور جن میں قوت (جہد) زیادہ صرف کرنی پڑے، (۳) ضرورت سے زیادہ جسمانی اور دماغی محنت + (۴) ضرورت سے کم کھانا + (۵) لاغر ہونے کیلئے زیادہ دوائیں استعمال کرانا (۶) کثرت مجامعت (۷) عورت کا جلدی جلدی حاملہ ہونا +

بعض ماہران طب کے خیال میں کافی مقدار میں سلین (ٹیوبرکولین) اور ایسی دواؤں کا استعمال جن میں پوٹاسیم کے اجزا زیادہ ہوں، ان خارجی اسباب کو روکنے کے لئے مفید ہے، جن سے دق کے جراثیم کو نشوونما حاصل ہوتی ہے +

عہد بلوغ کی دِق

عہد بلوغ کے طرز کی دق سے میری مُراد دق کا وہ دور ہے جسے سر آنکنے نے اپنی تقسیم میں تیسرے درجہ سے تعبیر کیا ہے۔ یا علم الانسجہ کی تقسیم کی رو سے اندرونی تغیرات کا وہ زمانہ سمجھنا چاہیئے جب کہ انسان مرض سے محفوظ یا مغلوب ہو جاتا ہے۔ اس دور میں سل رئوی مزمن مقامی حیثیت اختیار کرلیتی ہے، پھیپھڑوں کے بالائی حصے اور عروق شعریہ کے ہوائی کیسوں میں دق کے جراثیم پہلے درجہ میں داخل ہو کر جو دانہائے سل پیدا کرتے ہیں وہ دوسرے درجہ میں زخموں کی صورت اختیار کر کے پھیپھڑوں کی ساخت تباہ کرنا شروع کر دیتے ہیں اور تیسرے درجہ میں پھیپھڑوں کے گلے ہوئے حصے کٹ کٹ کر بلغم کے ساتھ خارج ہوتے ہیں، یہانتک کہ پھیپھڑوں میں بڑے بڑے غار پیدا ہو جاتے ہیں۔ ریڈیو گرافی کے ذریعہ مرض کی تمام ہولناک تباہ کاریاں نظروں کے سامنے آجاتی ہیں اور امتحان بالقرع (ہاتھ سے ٹھونک کر امتحان کرنا) سینہ بین (اسٹیتھسکوپ) سے مریض کے سانس لینے کی آواز اس طرح محسوس ہوتی ہے، جیسے کسی لوہار کی بھٹی میں دھونکنی چل رہی ہو۔ اس زمانہ میں سل رئوی کے تمام ارتقائی مدارج ختم ہو جاتے ہیں اور وہ درجہ انتہا کو پہنچ جاتا ہے +

پہلے درجہ اور تیسرے درجہ کی درمیانی مدت

یہ سوال بھی پیدا ہو سکتا ہے کہ پہلے درجہ اور تیسرے درجہ کی درمیانی مدت کیا ہے؟ یعنے دق کے جراثیم جسم انسانی میں پہلی مرتبہ داخل ہونیکے بعد کتنے عرصہ میں اپنی نشوونما کے تمام ارتقائی مدارج ختم کر لیتے ہیں؟ اس سوال کا جواب قطعی طور پر کچھ نہیں دیا جا سکتا۔ جن لوگوں میں اثرات مرض قبول کرنے کی استعداد زیادہ ہوتی ہے انکے اجسام میں سل رئوی کے تینوں درجے صرف چند ماہ کے اندر پورے ہو جاتے ہیں لیکن جن لوگوں کی قوت مدافعت بڑھی ہوئی ہو وہ کئی کئی سال تک مرض کے حملوں کو جھیلتے رہتے ہیں، ریڈیو گرافی کے ذریعہ سل رئوی مزمن کی پوری مدت عام طور پر دو سال سے تین سال تک ظاہر ہوتی ہے +

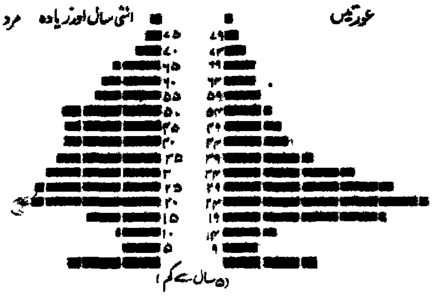
بعض ماہران طب کے خیال میں دق کا تیسرا درجہ انہی جراثیم کی کارفرمائیوں کا نتیجہ ہوتا ہے جو ابتدائی حملہ کے وقت جسم انسانی میں داخل ہوتے ہیں لیکن بعض کے خیال میں دوسرے اور تیسرے درجوں کے آغاز پر نیا تعدیہ جسم میں داخل ہو کر پہلے تعدیہ کو تقویت پہونچاتا ہے +

تیسرے درجہ میں شفایابی کے امکانات

سر آنکنے نے علم الانسجہ کے مطابق جسم کے اندرونی تغیرات کی جو تقسیم کی ہے اسکی رو سے تیسرے درجہ میں انسان یا تو مرض سے بالکل محفوظ ہو جاتا ہے یا بالکل مغلوب لیکن بدقسمتی سے سل رئوی کے تیسرے درجہ میں صحت یابی کے امکانات تقریباً نفی کے برابر ہوتے ہیں۔ مائیت خون، شدید کھانسی، پھیپھڑوں کے گل جانے اور کبھی کبھی اسہال وغیرہ سے بھی مریض اس قدر کمزور ہو جاتا ہے کہ اسمیں قوت مدافعت نام کو بھی باقی نہیں رہتی بعض مریضوں کے منہ میں بھی آبلے پڑ جاتے ہیں۔ ہر وقت بستر پر پڑے رہنے سے کمر وغیرہ کے زخم (قروح بستری) بھی مریض کو بہت تکلیف دیتے ہیں، اور ان زخموں میں بھی سمیت پیدا ہو سکتی ہے، دق کے تیسرے درجہ کی شناخت بالکل آسان ہے محض مریض کی صورت دیکھ کر بھی معلوم کیا جا سکتا ہے +

ذیل میں تقسیم عمر کے لحاظ سے تپ دق کے نخچیروں کا نقشہ اموات درج کیا جاتا ہے۔ یہ نقشہ طویل مشاہدات و تجربات کے بعد پوری

احتیاط کے ساتھ مرتب کیا گیا ہے اور اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ تپ دق کے ذریعہ شرح اموات کس عمر میں زیادہ ہوتی ہے :-



(تپ دق کی شرح اموات کا نقشہ)

(تپ دق کی شرح اموات کا نقشہ ۔ اتلاف جان کا اظہار سیاہ نشانات سے کیا گیا ہے)

آخر میں اپنا مضمون ختم کرتے ہوئے میں علاج کے متعلق صرف اس قدر کہنا چاہتا ہوں کہ ہر درجہ میں مختلف قسم کے علاج کی ضرورت ہوتی ہے۔ میرے تجربات کے مطابق سل رئوی کے تینوں درجوں میں حسب ذیل اصول علاج کی پابندی مفید ہوتی ہے :-

(۱) پہلے درجہ میں احتیاط اور پرہیز۔ (۲) دوسرے درجہ میں مکمل آرام اور ادویہ اور (۳) تیسرے درجہ میں سرجیکل کولیپسو تھراپی (کمزور اور سڑے گلے اعضاء اعصاب کی جراحی)

سل رئوی

(از جناب حکیم ڈاکٹر اختر حسین صاحب احمد آباد)

سل ایک ایسا متعدی مرض ہے جو ہر طبقہ، ہر جنس اور ہر ملک و شہر کو اپنے زہریلے اثرات سے متاثر کئے ہوئے ہے۔ کوئی جگہ بھی اسکے خفیہ اور ظاہری حملوں سے بچی ہوئی نہیں ہے، ادنیٰ طبقات سے لیکر اعلیٰ اور متمدن سوسائیٹیوں تک اس کا عمل و دخل موجود ہے۔ یہ سینکڑوں انسانوں کی کشتیٔ حیات کو موجِ فنا میں لپیٹ رہا ہے، دنیا کی تمام اموات کا تقریباً ⅐ حصہ اسی مرض میں مبتلا ہو جانے سے واقع ہوتا ہے اور لطف یہ ہے کہ جس طرح اسکے عروض کی عمومیت ہر قوم و ملت، ملک و شہر، دیہات و محلہ اور عورت و مرد کے لئے یکساں ہے اسی طرح اس مرض کے لاحق ہونے کے لئے جسم کے کسی حصہ کسی عضو، یا کسی احشاء کی تخصیص نہیں ہے، چشم و حلق، معدہ و جگر، گردے و مثانہ، جلد و ہڈیاں، ہر ایک اس مرض کا شکار ہو سکتے ہیں لیکن زیادہ تر اس مرض کا حملہ نوجوانوں کے پھیپھڑوں پر اور بچوں کی آنتوں پر عموماً ہوا کرتا ہے۔ پھیپھڑوں پر اس وجہ سے کہ پھیپھڑے تنفس کا مخصوص آلہ ہیں اور سل کے جراثیم کو ہوا کے ساتھ اپنے اندر بآسانی لے سکتے ہیں۔ اور بچوں کی آنتوں پر اسلئے کہ انکی غذا کا دارومدار زیادہ تر گائے کے دودھ پر ہوتا ہے اور عموماً مریض گائے کے دودھ میں اس مرض کے زہریلے جراثیم موجود رہتے ہیں جو بچہ کی ننھی ننھی آنتوں پر اپنے بے پناہ حملے شروع کر دیتے ہیں۔ اس موقعہ پر محض پھیپھڑے کی سل (سل رئوی) کا بیان مقصود ہے +

سل رئوی کی قسمیں

(۱) سل رئوی حاد + (۲) سل رئوی مزمن + اول الذکر کی تین صورتیں ہو سکتی ہیں :-

(الف) سل حادہ خبیثہ۔ اس کا تعدیہ بذریعہ دوران خون ہوتا ہے۔ یعنے خون کے اندر اگر سل کے جراثیم شامل ہو گئے ہیں۔ تو وہ پھیپھڑوں میں پہونچ کر سل پیدا کر دیتے ہیں۔ مرض کی اس صورت میں رفتار مرض اس قدر تیز ہوتی ہے کہ طبیعت کو اتنا موقعہ نہیں ملتا کہ وہ مقام ماؤف کو لیفی یا تجبنی ساخت میں تبدیل کر سکے +

(ب) سل ذات الرئوی حاد۔ اس کا عدویٰ بھی دوران خون ہی کے ذریعہ ہوتا ہے لیکن یہ صورت نادر الوقوع ہے، اور جب واقع ہوتی ہے تو مہلک ثابت ہوتی ہے +

(ج) سل ذات الریہ نزلی حاد۔ اس کا عدویٰ براہ تنفس یا غدد لمفاویہ کے ذریعہ ہوتا ہے، یہ بچوں اور نوجوانوں میں اکثر واقع ہوتی ہے اور انجام کار مریض کو چند ماہ کے اندر اندر ہلاک کر دیا کرتی ہے + آخر الذکر سل رئوی مزمن کی بھی دو صورتیں ہو سکتی ہیں :-

(الف) سل تجبنی لیفی مزمن۔ اس کا تعدیہ تنفس یا غدد لمفادیہ کے ذریعہ ہوتا ہے جس سے پھیپھڑہ میں پرانے زخم پیدا ہو جاتے ہیں۔

(ب) سل لیفی مزمن۔ اس کا تعدیہ مثل سابق کے ہوتا ہے اسمیں بجائے قرحات لیفی کے ساخت پیدا ہوتی ہے +

یہ مرض حالت نوجوانوں میں کثیرالوقوع ہے۔ اس کا مقام اوّلاً قلۃ الریہ کے بالکل نیچے کسی مخصوص جگہ پر ہوتا ہے، جو تدریجاً اس کے پھیپھڑے کے نچلے حصوں میں مراکز قائم کرتا جاتا ہے، پھیپھڑہ کی ساخت تجنی (پنیر جیسی) حالت میں تبدیل ہوتی جاتی ہے بعد اس میں غار ہو جاتے ہیں۔ اسی سلسلہ میں اگر کوئی شریان آجاتی ہے تو مریض خون تھوکنے لگتا ہے جس کی مقدار کا انحصار شریان کی چھٹائی اور بڑائی پر ہے ✣

اسباب

اس مرض کا سبب اصل خاص قسم کے کیڑے ہیں، جن کو جراثیم سلیہ (ٹی بی) کہتے ہیں ان جراثیم کی چار قسمیں ہیں۔ (۱) جراثیم سلیہ انسانی (۲) جراثیم سلیہ بقری (۳) جراثیم سلیہ طیری (۴) جراثیم حشراتی۔ لیکن انسانوں میں سل رئوی کے پیدا ہونیکا سبب عموماً جراثیم سلیہ انسانی ہوا کرتے ہیں (جو بلغم منفوث کیساتھ خارج ہوکر یا تو بلغم کے چھوٹے چھوٹے ذرات میں شامل ہوکر یا بلغم کے خشک ہوجانے کی صورت میں ہوا کے ساتھ پھیپھڑوں کے اندر چلے جاتے ہیں اور دوسرے تندرست انسان کو مرض میں مبتلا کر دیتے ہیں۔ البتہ مریض کے تنفس میں یہ جراثیم موجود نہیں ہوسکتے، اسی لئے مریض کے سانس سے اس کا تعدیہ نہیں ہوسکتا ✣

اگر جراثیم آلود بلغم خشک ہوجائے تو جراثیم کو اپنی زندگی باقی رکھنے کا اچھا موقعہ مل جاتا ہے اور وہ اپنے چاروں طرف محافظ کی ایک دیوار یا غلاف بنا لیتے ہیں اور عرصہ دراز کے لئے مامون و محفوظ ہوکر اپنی نسلیں بڑھانی شروع کر دیتے ہیں۔ جب کبھی ان کا یہ خود ساختہ قلعہ مسمار ہوتا ہے تو وہ ہوا میں شامل ہوکر انسانوں کو اپنا شکار بناتے ہیں لیکن اگر بلغم کو خشک ہونے کا موقع نہ ملے بلکہ اس میں تعفن لاحق ہوجائے یعنے جراثیم عفنیہ اس میں پیدا ہوجائیں تو ایسی حالت میں جراثیم سل کو زندگی گذارنی بہت دشوار ہوجاتی ہے کیونکہ عفونت پیدا کرنے والے جراثیم انکی سرمایۂ زندگی یعنے آکسیجن کو تلف کر دیتے ہیں۔ دوسرے خود انکی موجودگی بھی جراثیم سل کے لئے تریاق مضاد کا کام دیتی ہے، سل رئوی کے جراثیم مریض کے پاخانہ میں بھی خارج ہوسکتے ہیں۔ کیونکہ جراثیم آلود بلغم بذریعہ حلق معدہ اور آنتوں تک پہنچ سکتا ہے، اسکے ساتھ یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ ضروری نہیں ہے کہ ہمیشہ مریض کے بلغم میں جراثیم سل موجود ہی ہوں ✣

ایسا اکثر و بیشتر ہوتا ہے کہ ایک ہی مریض کے بلغم میں بعض مرتبہ جراثیم ملتے ہیں اور بعض مرتبہ نہیں ملتے۔ جراثیم سل کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ یہ کھلی ہوا اور روشنی میں زندہ نہیں رہ سکتے، اسی طرح آگ کے ذریعہ سے بھی ان کو فنا کیا جاسکتا ہے ✣

اسباب سابقہ و معدہ میں عمر، جنس۔ آب و ہوا، مقام رہائش، ضرب سینہ، اور امراض حادہ مثلاً ذات الریہ، خسرہ، نزلۂ مزمن، سعال دیکھ وغیرہ کو کافی دخل ہے۔ کثرت شراب نوشی کے نتیجہ میں بھی سل ہوسکتی ہے ✣

علامات

ظہور علامات کا انحصار زیادہ تر مرض کی نوع اور قسم پر ہے، حاد صورتوں میں نیز ذات الریہ کی سل میں علامات حادہ یا نمونیا کی علامات وجود ہوتی ہیں۔ مثلاً رات کو ۱۰۳ و ۱۰۴ درجہ کی حرارت کا ہونا اور صبح کو بکثرت پسینہ ہوکر درجۂ حرارت کا کم ہوجانا، نبض کا منشاری ہونا، تنگی نفس، سعال، نزلہ و زکام کا موجود ہونا وغیرہ وغیرہ ✣

سل مزمن کی ابتداء اکثر نہایت پوشیدہ اور مخفی طور پر ہوتی ہے جس کو مریض محسوس بھی نہیں کرتا۔ کیونکہ خاص تکلیف ہوتی، البتہ مریض کا وزن روز بروز انحطاط پذیر ہوتا جاتا ہے نبض میں سرعت اور کھانسی کا خفیف ٹھسکا ہوتا ہے۔ کھانسی گاہے خشک ہوتی ہے اور کبھی کھانسی کے ساتھ بلغم یا خون خارج ہوتا ہے۔ کسی کسی وقت سینہ میں درد ہوتا ہے، خصوصاً تحت الترقوہ میں ہضم کی حالت خراب ہوجاتی ہے طبیعت ہر وقت مضمحل رہتی ہے، مریض ان تمام علامات کو معمولی خیال کرکے جلد علاج کی طرف مائل نہیں ہوتا، اور مرض نتیجۃً آگے بڑھ جاتا ہے۔ یعنے مرض اپنا درجۂ اول ختم کرکے دوسرے درجہ میں پہونچ جاتا ہے۔ علامات مذکورہ میں شدت ہوجاتی ہے۔ بھوک بالکل جاتی رہتی ہے، ہاتھ پیر جلتے ہیں۔ کھانسی زیادہ ہوجاتی ہے، پھیپھڑہ کی برباد شدہ انسجہ بلغم منفوث میں خارج ہوتی ہیں۔ شام کے وقت خفیف سردی معلوم ہوکر بخار ہوجاتا ہے اور بعض مرتبہ خفیف حرارت ہر وقت رہتی ہے صرف صبح کو کافی پسینہ آکر بخار کسیقدر ہلکا ہوتا ہے، جس سے مریض کو بہت زیادہ نقاہت محسوس ہوتی ہے رخساروں کا ابھار سرخی نمودار ہوتی ہے جسکو حمرۃ الدق (Hectic Flesh) کہتے ہیں اگر اس درجہ میں بھی ضروری تدابیر اور اصول حفظان صحت کا خیال نہ کیا جائے تو مرض کے دور ثالث کا آغاز ہوجاتا ہے، پھر علاج و معالجہ چنداں کارگر نہیں ہوتا، بلکہ اس مصرع کا مصداق ہوتا ہے:۔

"مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی" مریض صاحب فراش ہوجاتا ہے عضلات فنا ہوچکے ہوتے ہیں صرف ایک ہڈیوں کا ڈھانچہ

رہ جاتا ہے۔ ناخن سفید اور مدور شکل کے ہو جاتے ہیں، سر کے بال گرنے لگتے ہیں پیروں پر ورم ہو جاتا ہے اور بالآخر مریض ہلاک ہو جاتا ہے +

یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ جب کوئی مریض کچھ عرصہ بھی کھانسی اور بخار میں مبتلا ہے، بلغم یا خون کبھی کبھی آتا ہو (لیکن لیفی ساخت کے بنجانے کی صورت میں بلغم یا خون کا آنا ضروری نہیں ہے) سانس لینے میں کسی قدر تکلیف کا احساس ہو، وزن کم ہو رہا ہو، رات کو پسینہ آ کر کمزوری کا احساس ہوتا ہو تو مرض سل کی موجودگی کے متعلق تقریباً یقین ہو سکتا ہو لیکن حالتِ مرض میں کسی قدر پیچیدگی پیدا ہو جانے کی صورت میں اگر علامات فارقہ نمایاں نہ ہوں تو مندرجہ ذیل ذرائع تشخیص کو کام میں لایا جائے +

تشخیص مرض سل کو اسکے ابتدائی مدارج میں تشخیص کر لینا دو وجہوں سے دشوار ہے۔ اول یہ کہ مریض ابتدائی علامات اور معمولی شکایات کو غیر اہم خیال کر کے علاج کی طرف متوجہ نہیں ہوتا اور طبیب کے پاس اسوقت پہونچتا ہے جب کہ وہ مرض کے درجہ اول سے گذر کر دوسرے درجہ کی شدید علامات سے دوچار ہوتا ہے۔ دوسرے یہ ہے کہ خود طبیب بھی بعض مرتبہ اصل مرض کو تشخیص نہیں کر پاتا، اور مریض کے بیان کردہ علامات کو تجیز، ملیریا مزمن اور ورم احشاء پر محمول کر لیتا ہے۔ کیونکہ بہت سی علامات ان امراض میں مشترک ہوتی ہیں۔ اس لئے یہ بالکل ضروری ہے کہ ابتدا ہی میں مریض اور طبیب دونوں کو پوری توجہ کیساتھ صحیح تشخیص اور علاج کی طرف متوجہ ہو جانا چاہیئے +

معائنہ عینی ۔ مریضان سل نیز وہ لوگ جو اس مرض کے لئے آمادہ ہوتے ہیں انکی شکل و صورت مخصوص ہوتی ہے، اُنکے شانے نمایاں اور آگے کی طرف مائل ہوتے ہیں۔ بقول شیخ رح کے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا دو باز علیحدہ انکے جسم کے ساتھ ملحق کر دیئے گئے ہیں سینے ان کے نہایت تنگ ہوتے ہیں پسلیاں بوجہ گوشت نہ ہونے کے کافی نمایاں ہوتی ہیں، ایسے لوگوں کی گردنیں لمبی ہوا کرتی ہیں جن کا میلان آگے کی جانب ہوتا ہے، حلق کی ہڈی بھی نمایاں ہوتی ہے، رنگ عام طور پر سفید یا زردی مائل ہوتا ہے، انکے بدن سخت ہوتے ہیں۔ اس مرض میں عام طور پر ۱۰ اور ۳۰ سال کی عمر میں ابتلا ہوا کرتا ہے +

امتحان بالقرع :- سل کے مریض کا سینہ اگر ٹھوک کر دیکھا جائے تو دو قسم کی آوازیں سنائی دیتی ہیں، جھوجھری اور کھوکھلی، اگر پھیپھڑے کے اندر غار پیدا ہو گئے ہیں تو ایسی آواز آئے گی جیسی کسی ٹوٹے ہوئے برتن کو ٹھوکنے سے پیدا ہوتی ہے، اور اگر ورم ہوگا تو آواز مختلف ہوگی +

امتحان بذریعہ مسماع الصدر :- پھیپھڑہ میں غار ہو جانیکی صورت میں آواز اُس آواز سے مشابہ ہوگی جو کسی خلاء میں ہوا ابھر کر خارج ہونے سے پیدا ہوتی ہے، اور پیپ پڑ جانے کی حالت میں مختلف قسم کی آوازیں سنائی دیتی ہیں۔ ایسے مریضوں کے سانس لینے کی آواز نہایت ضعیف اور صغیر ہوتی، اور سانس باہر خارج کرنے کی طویل و بلند +

خوردبینی امتحان :- امتحانات مذکورہ کے علاوہ تکمیل تشخیص کے لئے براز، بلغم اور خون کا خوردبینی امتحان بھی کیا جا سکتا ہے کیونکہ ان تینوں چیزوں میں جراثیم سل کا پایا جانا ممکن ہے۔ اسکے علاوہ عکس ریز سے بھی تشخیص مرض میں مدد لی جا سکتی ہے +

امتحان بذریعہ ادویہ :- بعض ماہرین نے ایسی دوائیں ایجاد کی ہیں جو جسم پر لگانے، آنکھ میں ڈالنے اور کھلانے سے مرض کی موجودگی کی صورت میں مخصوص علامات ظاہر کر دیتی ہیں جن سے مرض کے وجود و عدم پر دلیل لائی جا سکتی ہیں عینی ردِ عمل اگر کاخ کا محلول درنین آنکھ میں ڈالا جائے اور اس سے آنکھ میں التہابی کیفیات پیدا ہو جائیں تو مرض کی موجودگی پر دال ہوگا۔ لیکن ردِ عمل نہ ہونا عدم مرض کی دلیل نہیں ہے۔ **جلدی ردِ عمل** : ٹیوبرکلین یا درنین جدید کے مرہم کو جلد پر مالش کرنے سے ردِ عمل ظاہر ہوتا ہے۔ **دوسرا طریقہ** : بازو کی جلد کو کسی نوک دار چیز سے گود کر کاخ کی درنین کی مالش کرنے سے اس مقام پر ایک سُرخ رنگ کا اُبھار پیدا ہوتا ہے۔ **تلقیح درنین** : درنین قدیم مخصوص مقدار میں تحت الجلد تلقیح کرنے سے ردِ عمل ہوا کرتا ہے بشرطیکہ مرض موجود ہو +

عوارض اس مرض کے لاحق ہونے کے بعد چونکہ مریض کی قوت روز بروز گھٹتی رہتی ہے، اسلئے یہ ممکن ہے کہ اس مرض کے سلسلہ میں دیگر امراض بطور عوارض پیدا ہو جائیں مثلاً: ضمور کلیہ، سرسام، نفخ الریہ، ذات الریہ وغیرہ +

انجام مزمن حالت میں جب کہ مقام ماؤف لیفی ساخت میں تبدیل ہو کر سخت ہو جائے، مریض بیس پچیس سال اور بعض مرتبہ اس سے بھی زیادہ زندہ رہ سکتا ہے۔ البتہ حاد صورتوں میں مریض چند ماہ کے اندر ہی ہلاک ہو جاتا ہے +

تشخیص سلِ ریوی

از جناب شفیع حکیم مولوی محمد فضل الرحمن صاحب رئیس الجامعۃ طبیہ دہلی

سل کی بیماری کے علاج میں ناکامی کے اسباب میں سے ایک اہم سبب یہ بھی ہے کہ اس کی تشخیص ابتدا میں عموماً نہیں کیجاتی۔ اگرچہ کیجاسکتی ہے کیونکہ سل ابتدائی درجہ میں قابل علاج ہے، اور جب یہ ابتدائی درجہ سے آگے بڑھ جاتی ہے تو انجام تقریباً ہمیشہ موت ہوتا ہے۔

جب کبھی کوئی مریض ہمارے مطب میں اس قسم کا آتا ہے جس کو کھانسی یا دیگر ایسی شکایات ہوتی ہیں جن کا تعلق سینہ اور پھیپھڑوں سے ہوتا ہے تو ہم عموماً ان شکایات کو ایسے اسباب کی طرف منسوب کرتے ہیں جو معمولی اور غیر اہم ہوتے ہیں۔ مثلاً نزلہ و زکام یا سردی لگ جانا یا برف پینا وغیرہ۔ اور اس امر پر بہت کم غور کرتے ہیں کہ پھیپھڑوں کی شکایات کا سبب سل بھی ہوتی ہے۔ اور یہ کوئی قلیل الوقوع اسباب میں سے نہیں ہے۔ بلکہ پھیپھڑوں کی تکالیف اور عوارض کا اکثری سبب سل ہوتی ہے لیکن عام طور پر اطبا ویدا اور ڈاکٹر صاحبان کا ذہن سب سے آخر میں سل کی طرف منتقل ہوتا ہے، اور ایسے وقت میں منتقل ہوتا ہے کہ مرض علاج کے حیطۂ اقتدار سے نکل چکتا ہے۔ کوئی دوا، کوئی غذا اور کوئی تدبیر ایسے وقت نہ مفید ہو سکتی ہے، اور نہ مریض کو اسکے یقینی انجام سے بچایا جا سکتا ہے۔ بلکہ بعض صورتوں میں تو مرض کے عوارض میں کسی تدبیر سے تخفیف تک نہیں ہو سکتی۔

اسکی وجہ غالباً یہ ہے کہ سل کو عموماً ایسا کثیر الوقوع مرض نہیں خیال کیا جاتا، جیسا کہ وہ حقیقتاً ہے۔ یورپ میں ہر دس اموات میں ایک موت سل کی بیماری کی وجہ سے ہوتی ہے۔ حالانکہ یورپ میں صفائی اور طہارت، حفظان صحت کے اصول کی پابندی تعلیم اور تربیت، عوام اور اطبا کا باہم اشتراک عمل اور جدید ترین مؤثر ذرائع اس بیماری کو صفحۂ ہستی سے مٹانے کے لئے لگاتار اختیار کئے جا رہے ہیں۔ پھر بھی وہاں پھیپھڑوں کی شکایات کا سبب اکثر سل ہوتی ہے۔ اور وہ اشخاص جنکو سل کی تعدی ہوگئی ہے لیکن ان میں مرض سل پیدا نہیں ہوا ہے یعنی علامات مرض ظاہر نہیں ہوئی ہیں ایسے اشخاص بہت کثرت سے یورپ کے ہر حصہ میں موجود ہیں۔

یہ حالات تو یورپ کے ہیں اب ہندوستان کو لیجئے، یہاں پراگندگی، جہالت، فقر و فاقہ، حفظان صحت کے اصول سے نفرت، توالد و تناسل کی کثرت، اور سب سے بڑھکر غلامی نے مرض سل کو اتنا عام کر دیا ہے کہ اگر اسکے صحیح اعداد و شمار پیش کئے جائیں تو ان میں مبالغہ آمیزی کا شبہ پیدا ہو جائیگا اور اطبا اور عوام کی اکثریت اسکو صحیح تسلیم کرنے میں تامل کریگی۔ ہر طبیب اگر ذرا غور و فکر سے کام لے تو اس کو معلوم ہو جائیگا کہ عورتوں اور بچوں میں کس کثرت سے سل کے مریض ہوتے ہیں۔ اور جوانوں میں بھی ان سے کچھ کم نہیں ہوتے، عورتیں اکثر وضع حمل کے موقع پر اس مرض میں مبتلا ہو جاتی ہیں اور ان کا مرض خفیہ طور پر بڑھتا رہتا ہے۔ پھر جب اسکی علامات اس حد تک نمایاں ہو جاتی ہیں کہ عوام اور خود مریضہ کو بھی تشخیص مرض میں دقت نہیں ہوتی، اس وقت اس کا علاج شروع کیا جاتا ہے۔ بعض عورتیں ایام حمل میں ہی اس مرض میں مبتلا ہو جاتی ہیں اور طبیب کی غفلت اور بے توجہی سے اسکی تشخیص نہیں ہو سکتی جس کا نتیجہ ہوتا ہے کہ وضع حمل کے موقع پر مریضہ دفعتاً انتقال کر جاتی ہے اور اسکی موت عموماً حمیٰ نفاسیہ (پرسوت کا بخار) وغیرہ کی طرف منسوب کر دیجاتی ہے، اسی طرح بہت سے سل کے مریضوں کو موتی جھرہ کے مریض سمجھ لیا جاتا ہے اور علاج بھی اس وقت موتی جھرہ کا کیا جاتا ہے، جب تک کہ وہ قبل از وقت قبر میں جا کر نہ سو جائیں۔ بعض اشخاص کے سینہ پر چوٹ لگنے کے بعد سل کی بیماری شروع ہو جاتی ہے لیکن چونکہ اس کی ابتدا چوٹ سے ہوتی ہے، اسلئے طبیب اور مریض کا یہی خیال ہوتا ہے کہ یہ عوارض و علامات چوٹ کی وجہ سے ہیں اور سل کی طرف ذہن منتقل نہیں ہوتا۔ ذیل میں ہم ان اہم وجوہ کو مفصل طور پر بیان کرتے ہیں جن کے سبب سے مرض سل کی تشخیص نہیں کیجا سکتی ہے لیکن اگر غور و تامل سے کام لیا جائے تو تشخیص نہ ہو سکنے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔

(۱) سب سے پہلی اور اہم وجہ یہ ہے کہ سل کی تعدی کو عام نہیں سمجھا جاتا ہے۔ اور نہ اس بیماری کو اتنا کثیر الوقوع خیال کیا جاتا ہے جتنی یہ حقیقتاً ہے اسلئے سل کے مریضوں کو دیگر امراض کے مریض سمجھ لیا جاتا ہے۔ اور تشخیص کی غلطی کی وجہ سے علاج بھی غلط ہوتا رہتا ہے۔

اس موقع پر سل کی تعدی اور سل کی بیماری کے فرق کو بیان کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ سل کی تعدی اور مرض سل میں اکثر لوگ تفریق اور تمیز نہیں کرتے ہیں۔ سل کی تعدی کے معنی یہ ہیں کہ عصیات درنیہ (جراثیم سلیہ) کسی انسان کے جسم میں پہونچ جائیں، اور علامات مرض

amdard-i-Sehat", Delhi.
erculosis Number
July 1938.

"ہمدرد صحت" - دہلی
دق و سل نمبر
جولائی ۱۹۳۸ ء



پروفیسر حکیم مولوی محمد فضل الرحمن خان صاحب رئیس جامعہ طبیہ - دہلی

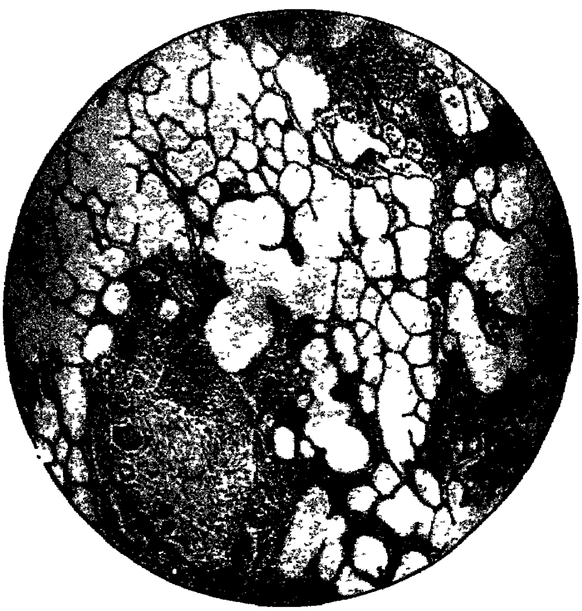
Prof. Hakeem Molvi Mohomed Fazal-ul-Rahman
Vice Chancellor Jamia Tibbia, Delhi.

" Hamdard-i-Sehat ", Delhi.
Tuberculosis Number
July 1938.

" ہمدرد صحت " - دھلی
دق و سل نمبر
جولائی ۱۹۳۸ ء



سل رئوی مزمن
(الف) غار جو پھیپھڑے میں پڑ گئے ھیں -
(ب) بل کھائی ھوئی ساختوں میں کھلی ھوئی شرائین و اورده جو غار کو عبور کر رھی ھیں -
(ج) جبنی ساختیں -
(د) متجمد حلقے -
(ہ) پھیپھڑے کی ساختیں جن میں امتلا واقع ھو گیا ھے -
(و) غشاء الریہ جو دبیز پڑ گئی ھے -



تثور رئیہ سِلّی
عفریتی خلیات بھی دکھائی دے رہے ھیں ۔

مثلاً بخار، کھانسی، ذبول وغیرہ پیدا نہ کریں۔ بعد اگر علامات مرض بھی پیدا ہو جائیں تو اس کو مرض سل کہا جائیگا۔ اس تعریف کی بنا پر یہ ممکن ہے کہ ایک شخص کو سل کی تعدی ہو جائے لیکن وہ مرض سل میں مبتلا نہ ہو چنانچہ تجربات اور مشاہدات جدیدہ سے یہ ثابت ہو چکا ہے کہ تقریباً ۹۰ فیصدی انسانوں کو سل کی تعدی ہے۔ یعنے اُنکے جسم میں عصیات درنیہ (جراثیم سلیہ) موجود ہیں کیونکہ مرض سل میں اتنے اشخاص مبتلا نہیں ہیں یعنی ایسے اشخاص نسبتاً کم ہیں جن میں مرض سل کی علامات، مثلاً کھانسی، بخار، ذبول وغیرہ موجود ہوں +

(۲) چونکہ دیہات اور قصبات میں مرض سل اس کثرت سے نہیں ہوتا ہے جیسا کہ شہروں میں ہے۔ اسلئے دیہات اور قصبات کے اطباء مریضوں میں سل کو تلاش ہی بہت کم کرتے ہیں جس کا یہ نتیجہ ہوتا ہے کہ بہت سے مریض تشخیص سے بچ جاتے ہیں

(۳) تنگیٔ وقت کی وجہ سے یا دوسرے کاموں میں مصروفیت کے سبب سے کافی توجہ اور غور کے ساتھ مریض کا امتحان نہیں کیا جاتا، اور اسکے گذشتہ اور موجودہ حالات کو کامل التفات کے ساتھ نہیں سنا جاتا، جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ تشخیص غلط ہو جاتی ہے اور پھر علاج بھی، ایسے واقعات آج کل بہت عام ہیں، اسلئے اس سبب کو غلط تشخیص کا سبب اکثری کہا جا سکتا ہے اس قسم کی غلطی کا ارتکاب اکثر ایسے اطبا اور ڈاکٹر کرتے ہیں جو باقاعدہ تعلیم یافتہ ہیں۔ ان میں صرف توجہ اور غور و خوض کی کمی ہوتی ہے، علم کی کمی نہیں ہوتی +

(۴) مرض سل کی علامات ظاہرہ اور علامات طبیعیہ اتنی زیادہ ہیں۔ اور پھر مرض کے حملہ کی صورتیں اس قدر مختلف ہیں کہ بڑے بڑے فاضل ڈاکٹر اور قابل اطبا صحیح تشخیص تک پہونچنے میں سینکڑوں ٹھوکریں کھاتے ہیں۔ اور اکثر صورتوں میں صرف علامات ظاہریہ اور علامات طبیعیہ سے تشخیص مرض کرنے میں عاجز اور بے دست و پا ہوتے ہیں جنکی وجہ سے وہ مجبور ہو جاتے ہیں کہ صحیح تشخیص مرض کے لئے بجائے اپنی قوت فیصلہ استعمال کرنیکے مریض کے بلغم کا امتحان کرائیں اور پھر پیتھالوجسٹ کے خوردبینی امتحان کی رپورٹ پر اپنی تشخیص کی بنیاد رکھیں۔ حالانکہ صرف بلغم میں جراثیم سلیہ کی موجودگی اور دیگر علامات ظاہرہ و باطنہ سل کا نہ ہونا مرض سل قطعی ثبوت نہیں ہے +

(۵) بعض صورتوں میں طبیب کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ جس مریض کا وہ علاج کر رہا ہے اسکے متعلق مریض کو اور اسکے اعزہ و دیگر اشخاص کو یہ معلوم نہ ہو جائے کہ وہ مرض سل میں مبتلا ہے کیونکہ سل کی بیماری کی وجہ سے مریض کو اچھوت سمجھا جاتا ہے، اور اس کو لوگ ذلت کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ نیز یہ خیال کیا جاتا ہے کہ مرض سل پیام موت ہے۔ اس کا اثر مریض اور اُسکے دوستوں پر بہت بُرا پڑتا ہے، اسلئے طبیب مریض کے سینہ کا امتحان بھی نہیں کرتا اور نہ اُسکی دیگر علامات پر غور کرتا ہے، اور نہ اسکے بلغم وغیرہ کا امتحان کراتا ہے۔ تاکہ اگر اس کو واقع میں سل بیماری ہو تو اُسکی تشخیص نہ ہو سکے اور اُسکے دوستوں کو مرض سل کا علم نہ ہو لیکن اس قسم کی مجرمانہ غفلت سے مریض کو بہت بڑا نقصان پہونچتا ہے کیونکہ مرض سل کے ابتدائی درجہ میں تشخیص کرنے پر علاج شروع کر دینے سے عموماً شفا ہو جاتی ہے، اور اگر مرض ترقی کر جائے اور علامات اتنی نمایاں ہو جائیں کہ مریض کو خود اپنے متعلق سل کا شبہ ہونے لگے، اور وہ طبیب کو اپنے سینہ کا امتحان کرنے پر مجبور کرے تو ایسی صورت میں کوئی علاج مفید نہیں ہوتا۔ اور مریض عموماً سل کے بقیہ مدارج طے کر کے انتقال کر جاتا ہے +

(۶) سل و دق کے ہر مریض کی تشخیص کوئی آسان کام نہیں ہے بلکہ بعض مریضوں میں نہایت غور و خوض سے ان کے گذشتہ حالات معلوم کرنے اور ان کے سینوں کا نہایت عرق ریزی سے امتحان کرنے بعد، بلغم، خون وغیرہ کے امتحان کرانے اور عکس ریز لینے کے بعد بھی تشخیص مشتبہ رہتی ہے بلکہ مذکورہ بالا تمام ذرائع تشخیص استعمال کرنیکے بعد مریض کو چند روز اپنی نگرانی میں رکھنے کے باوجود اسکے درجہ حرارت اور دیگر علامات پر غور کرنے بھی تشخیص نہیں ہو سکتی۔ اور طبیب یہی کہتا ہے کہ مجھ کو سل کا شبہ ہوتا ہے یقین کیساتھ سل کے متعلق فیصلہ نہیں کر سکتا۔ اسی قسم کے مریضوں کو اگر سل کے اطبا خصوصی کو دکھایا جائے جن کا تجربہ اس مرض کے متعلق بہت وسیع ہوتا ہے اور تشخیص مرض میں بھی خاص ملکہ ہوتا ہے وہ بھی عموماً اشتباہ ہی میں رہتے ہیں اور مختلف طبیبوں کی مختلف رائیں ہوتی ہیں۔ اس قسم کے مریضوں میں تشخیص کے اندر اشتباہ کی اہم وجہ یہ ہوتی ہے کہ تقریباً ۹۰ فیصدی بلکہ اس سے بھی زیادہ بظاہر تندرست اشخاص میں سل کے جراثیم موجود ہوتے ہیں لیکن علامات سل میں سے کوئی علامت ایسی نہیں پائی جاتی جس سے یہ ثابت ہو کہ مرض سل موجود ہے +

(۷) بعض مریض اس قسم کے مشاہدہ میں آتے ہیں کہ ان کے سینہ کا امتحان کرنے پر ان کے پھیپھڑوں میں اس قسم کی علامات طبیعیہ معلوم ہوتی ہیں جو دوسرے اشخاص میں مرض سل کی علامات پیدا کر دیتی ہیں لیکن اس شخص میں باوجود پھیپھڑوں میں سل کی علامات طبیعیہ موجود ہونے

کے سل کے مرض کی دیگر علامات موجود نہیں ہوتیں۔ یعنے سل کی علامات طبیعیہ جو پھیپھڑوں کے امتحان کرنے سے معلوم ہوتی ہیں۔ وہ بعض اشخاص میں تو سل کی علامات بھی پیدا کر دیتی ہیں اور بعض اشخاص میں نہیں کرتیں۔ پس جس شخص میں علامات طبیعیہ موجود ہوں اور سل کی دیگر علامات موجود نہ ہوں اور اسکے ساتھ دیگر ذرائع تشخیص اور امتحانات سل کو ثابت کریں۔ تو اس کے متعلق یہی کہا جائیگا کہ اس کو مرض سل نہیں ہے۔ اگرچہ تعدیٔ سل موجود ہے۔ اب اگر ایسے شخص کو ورم حنجرہ یا کھانسی وغیرہ کی شکایت ہو جائے تو اس امر کا معلوم کرنا بہت ہی دشوار ہوتا ہے، کہ ورم حنجرہ یا کھانسی پرانی سل کے مادہ سے پیدا ہوئی ہے یا کسی جدید مرض مثلاً نزلہ زکام وغیرہ کی وجہ سے پیدا ہوئی ہے۔ اس لئے اکثر مریضوں میں سل کی تشخیص اسکی علامات ظاہرہ کے ذریعہ سے کرنی پڑتی ہے اور علامات طبیعیہ تشخیص میں چنداں مفید نہیں ہوتیں لیکن سل کی علامات ظاہرہ بھی اتنی مختلف ہوتی ہیں کہ وہ ہر ایک عضو کی بیماری کی طرف منسوب کیجا سکتی ہیں۔ اس لئے ان علامات سے بھی مرض تشخیص میں بڑی دقتیں واقع ہوتی ہیں +

بہرحال جن مریضوں میں مرض سل کی تشخیص بسہولت نہ ہو سکے، ان میں تمام گذشتہ حالات، موجودہ علامات ظاہرہ علامات طبیعیہ اور مریض کی مختلف اشیاء کے امتحانات کے نتائج پر غور کرنے کی ضرورت پڑتی ہے اور ان تمام امور کے مجموعہ سے جو شکل پیدا ہوتی ہے اس پر غور کرنے سے تشخیص میں ایک حد تک مدد ملتی ہے۔ صرف ایک علامت پر تشخیص کی بنیاد رکھنا عموماً غلطی کا باعث ہوتا ہے۔ وسیع تجربات اور صحیح قوت فیصلہ کا استعمال ایسی صورتوں میں تشخیص کے لئے سب سے بہتر ذرائع ہیں +

لیکن پھر بھی بعض مریضوں میں تشخیص مرض سل اتنی مشکل ہو جاتی ہے کہ باوجود وسیع تجربات اور صحیح قوت فیصلہ کے طبیب مجبور ہوتا ہے کہ وہ تشخیص مرض کے متعلق صرف یہ کہہ سکے کہ "مجھ کو مرض سل کا شبہ ہوتا ہے یا سل کے متعلق میرا گمان غالب ہے، قطعی یا یقینی فیصلہ بالکل نہیں کر سکتا"۔ سل کے ابتدائی درجات کی تشخیص میں عموماً شبہ یا گمان غالب ہی کا اظہار کیا جا سکتا ہے۔ یعنے فیصلہ بہت مشکل ہے کیونکہ سل کے ابتدائی درجہ میں علامات ظاہرہ بہت خفیف اور غیر یقینی ہوتی ہیں اور پھیپھڑوں کا امتحان کرنے پر جو علامات طبیعیہ معلوم ہوتی ہیں ان کا ان علامات طبیعیہ سے امتیاز کرنا بہت مشکل ہو جاتا ہے۔ اور جو تندرستی اور صحت کی حالت میں بھی ہو سکتی ہیں +

(۸) اب یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا کوئی ایسی علامت یا امتحان ہے جس سے مرض سل کی تشخیص یقینی طور پر ہو جائے۔ اس سوال کا جواب عام طور پر یہ دیا جاتا ہے کہ اگر مریض کے بلغم کا امتحان کرنے پر اسکے اندر جراثیم سلیہ پائے جائیں۔ تو یہ اس امر کا یقینی ثبوت ہے کہ مریض مرض سل میں مبتلا ہے +

لیکن حقیقت میں یہ امتحان بھی مرض سل کی موجودگی کا قطعی اور یقینی ثبوت نہیں۔ اس میں بھی بہت سے نقائص اور شبہات موجود ہیں۔ کیونکہ بلغم کے اندر جراثیم سلیہ کی موجودگی اگرچہ اس بات کو ظاہر کرتی ہے کہ اعضائے تنفس کے اندر کسی نہ کسی جگہ مرض سل کا مادہ موجود ہے لیکن اسکے ساتھ ساتھ یہ ممکن ہے، بلکہ ایسے واقعات مشاہدہ میں آتے رہتے ہیں کہ وہ مقام جہاں پر مادہ سلیہ موجود ہے اس میں کچھ ایسے نامعلوم تغیرات پیدا ہو جاتے ہیں جن کی وجہ سے جراثیم سلیہ کسی قسم مضرت نہیں پہونچاتے ہیں اور نہ کسی قسم کی علامات مرض پیدا کرتے ہیں +

ایسی حالت میں بلغم میں جراثیم سلیہ کی موجودگی صرف سل کی تعدی کو ظاہر کرتی ہے۔ مرض سل کو ظاہر نہیں کرتی۔ یعنے اس امر کو ظاہر کرتی ہے کہ اس شخص کے جسم میں سینہ کے کسی حصہ کے اندر جراثیم سلیہ موجود ہیں لیکن وہ مرض سل پیدا نہیں کر رہے ہیں۔ اگر بلغم کے اندر جراثیم سلیہ کی موجودگی کو مرض سل کا قطعی ثبوت تسلیم کر لیا جائے تو سو فیصدی اشخاص میں مرض سل ثابت ہو جائیگا۔ کیونکہ سو فیصدی اشخاص کے جسم میں کہیں نہ کہیں جراثیم سلیہ موجود ہیں۔ اور دنیا بھر میں کوئی انسان جراثیم سلیہ سے پاک نہیں ہے۔ حالانکہ واقعات اسکے بالکل برخلاف ہیں۔ کیونکہ مرض سل میں تقریباً دس فیصدی اشخاص یا اس سے کچھ زیادہ اشخاص مبتلا ہیں۔ سو فیصدی اشخاص میں مرض سل نہیں ہے۔ بلکہ صرف سل کی تعدی ہے۔ اور یہ پہلے واضح کیا جا چکا ہے کہ مرض سل اور تعدیٔ سل میں بہت بڑا فرق ہے۔ اس لئے جراثیم سلیہ کی کسی شخص کے بلغم میں موجودگی بشرطیکہ اسکے ساتھ دیگر علامات مرض سل، مثلاً سنجار، کھانسی، ذبول، ضعف عام، سینہ میں درد وغیرہ نہ ہوں تو مرض سل کا یقینی ثبوت نہیں۔ بلکہ بخلاف اس کے اگر کسی شخص میں مرض سل کی علامات ظاہرہ مذکورہ بالا موجود ہوں، اور اسکے بلغم کا امتحان کرنے سے جراثیم سلیہ اس میں نہ ملیں تب بھی ہم گمان غالب کے ساتھ یہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ شخص مرض سل میں مبتلا ہے۔ بلکہ ایسی صورتوں میں اگر ہم یہ انتظار کریں کہ جب تک مریض کے بلغم میں جراثیم سلیہ نہ پائے جائیں اس وقت تک مرض سل کی تشخیص کے متعلق فیصلہ کو ملتوی کر دیں اور مریض سل کے متعلق گمان غالب

کا کوئی اظہار نہ کریں تو اس سے مریض کو نقصان عظیم پہونچنے کا اندیشہ ہے کیونکہ مرض سل کے ابتدائی درجہ میں تشخیص کرنے سے علاج نتیجہ خیز ہوتا ہے اور اگر یہ وقت نکل جائے تو پھر کسی علاج سے فائدہ نہیں ہوتا۔ اس لئے اس قسم کی غلطی مریض کے لئے سخت نقصان کا باعث ہوتی ہے بہر حال جراثیم سلیہ کی بلغم میں موجودگی بغیر علامات ظاہرہ کے مرض سل کا قطعی ثبوت ہرگز نہیں۔ بلکہ اگر پھیپھڑوں میں مسماع الصدر وغیرہ کے ذریعہ سے امتحان کرنے پر سل کی علامات طبیعیہ معلوم ہوں اور بلغم میں جراثیم سلیہ بھی پائے جائیں لیکن مرض سل کی علامات ظاہرہ مثلاً بخار ذبول، سینہ میں درد، رات کا پسینہ وغیرہ نہ ہوں تو مرض سل کی موجودگی کے متعلق فیصلہ نہیں کیا جا سکتا۔ یعنے یہ قطعی طور پر نہیں کہا جا سکتا کہ یہ شخص مرض سل میں مبتلا ہے۔ البتہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ اسکو سل کی تعدی ہوگئی ہے مذکورہ بالا تفصیل سے معلوم ہوا کہ مرض سل کی تشخیص کے لئے بلغم کے اندر جراثیم سلیہ کی موجودگی یا پھیپھڑوں کے اندر علامات طبیعیہ کا ہونا یقینی ثبوت نہیں ہے۔ جب تک کہ دیگر علامات ظاہرہ و باطنہ مرض مثلاً بخار، کھانسی وغیرہ بھی موجود نہ ہوں +

علامات تشخیصیہ

ذیل میں ہم ان اہم علامات کو بیان کرتے ہیں جن کے ذریعہ سے تشخیص مرض سل میں نمایاں مدد ملتی ہے +

(۱) بعض صورتوں میں مریض کے گذشتہ حالات نہایت غور و خوض کے ساتھ معلوم کرنے سے مرض سل کے متعلق گمان غالب کیا تھا فیصلہ کیا جا سکتا ہے۔ اس لئے مرض سل کی تشخیص میں مریض کے گذشتہ حالات نہایت غور اور احتیاط کے ساتھ معلوم کرنا بہت اہمیت رکھتا ہے اس سلسلہ میں یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ مریض کے کسی دور کے رشتہ دار کو سل کی شکایت ہوئی ہو تو یہ کوئی زیادہ اہمیت نہیں رکھتی۔ البتہ اگر مریض کے گذشتہ حالات معلوم کرنے میں یہ معلوم ہو جائے کہ اسکے کسی قریبی رشتہ دار کو مرض سل ہے یا ہو چکا ہے۔ یا اسکے کسی دوست کو مرض سل ہے یا ہو چکا ہے اور یہ اپنے اس دوست یا رشتہ دار کے ساتھ ایک جگہ رہ چکا ہے، یا ان کے پاس اس کی زیادہ آمد و رفت رہی ہے، خواہ یہ آمد و رفت یا میل جول بچپن سے لیکر اس وقت تک مسلسل نہ رہا ہو۔ بلکہ کچھ روز کے لئے رہا ہو۔ تب بھی اس میل جول کو مرض سل پیدا کرنے میں بڑی اہمیت حاصل ہے پس اگر کوئی شخص اپنے کسی مریض رشتہ دار یا دوست کیساتھ خواہ چند روز ہی کے لئے میل جول رکھ چکا ہو اور اس میں اس قسم کی علامات ظاہر ہو جائیں۔ جو سل کی طرف رہنمائی کرتی ہیں تو طبیب کو اس شخص کے متعلق بہت زیادہ شبہ کرنا چاہیئے اور مرض سل کے متعلق گمان غالب کے ساتھ فیصلہ کرنا چاہیئے +

(۲) اگر کسی شخص کو بار بار نزلہ، زکام، کھانسی ہوتی رہتی ہو تو اس پر مرض سل کا شبہ ہو سکتا ہے +

(۳) اگر کسی شخص کی صحت گذشتہ زمانہ میں کئی مرتبہ بہت زیادہ گر چکی ہو اور وہ شخص فی نفسہ قوی اور توانا بھی نہ ہو، اور اسکے گذشتہ صحت کی خرابی کے اسباب باوجود غور و خوض کرنیکے معلوم نہ ہو سکے ہوں تو مرض سل کا شبہ کرنا چاہیئے +

(۴) اگر کسی شخص کی گردن کی گلٹیاں کسی زمانہ میں بڑھ چکی ہوں، لیکن انکے بڑھنے کا سبب عظم لوزتین یا منہ کی کوئی اور تعدی نہ ہو تو سل کا شبہ ہو سکتا ہے +

سل کی نہایت اہم علامات تشخیصیہ

سل کی علامات یوں تو بہت سی ہیں لیکن ان میں سب سے زیادہ اہم دو علامتیں ہیں :-

(۱) نفث الدم (خون تھوکنا) (۲) ذات الجنب (ورم غشاء الریہ)

نفثُ الدَّم :- کم از کم چار ماشہ خالص خون تھوکنا عموماً مرض سل کی تعدی کو ظاہر کرتا ہے ایسی صورتوں میں محفوظ اور محتاط طریقہ یہی ہے کہ ایسے مریضوں کو اس وقت تک سل میں مبتلا سمجھنا چاہیئے جب تک کہ نفث الدم کا سبب سل کے علاوہ کوئی اور سبب ثابت نہ ہو جائے اگر مریض کے تھوک میں یا اسکے بلغم میں خون کی صرف دھاریاں موجود ہوں۔ تو اس سے سل کا گمان غالب نہیں ہو سکتا، البتہ خفیف سا شبہ ہو سکتا ہے کیونکہ ان تھوک کی دھاریاں ناک اور حلق کے امراض یا حنجرہ اور قصبۃ الریہ کے امراض مثلاً سادہ نزلہ زکام کی وجہ سے بھی بلغم میں نظر آ

یکی میں اور ان اعضا کا غور و احتیاط کے ساتھ امتحان کرنے سے با سانی تشخیص کی جا سکتی ہے +

ذات الجنب :- غشاء الریہ کا ورم خواہ رطوبی ہو یا یبسی دونوں صورتوں میں اس کا سبب ہمیشہ سل ہی کو خیال کرنا چاہئے۔ جب تک کہ اس کے خلاف ثابت نہ ہو جائے۔ چنانچہ اکثر مریضوں میں ان کے گذشتہ حالات معلوم کرنے پر اس واقعہ کا علم ہو جاتا ہے کہ ان کو پہلے ایک یا کئی مرتبہ ذات الجنب کی شکایت ہو چکی ہے۔ لیکن ذات الجنب کے حملہ کے دوران میں اُنکے معالج کو سل کا شبہ نہیں ہوا۔ پھر بعد میں جب سل کی دیگر علامات بھی نمایاں ہو گئیں۔ تب تشخیص بھی یقینی ہو گئی +

اگر کسی مریض کو مستقل اور ہٹیلی کھانسی کی شکایت ہو خواہ خشک ہو یا تر اور ایک مہینہ سے زیادہ عرصہ تک قائم رہے تو مریض کے سینہ اور بلغم کا امتحان ضرور کرنا چاہئے۔ اگر بلغم میں جراثیم موجود نہ ہوں اور پھیپھڑوں میں سل کی علامات طبیعیہ نہ پائی جائیں۔ تب بھی مریض کو اس وقت تک اپنی نگرانی میں رکھیں۔ اور اس کا درجۂ حرارت معلوم کرتے رہیں، جب تک کہ کھانسی کا کوئی اور سبب معلوم نہ ہو جائے یا کھانسی بالکل زائل نہ ہو جائے +

مریض کے امتحان میں چند اہم نکتے

مریض کا امتحان کرتے وقت چند امور پر غور کرنا نہایت ضروری ہے۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ مریض کے قد اور عمر سے اسکے وزن کا تناسب معلوم کیا جائے۔ پس اگر مریض کے قد اور عمر کے لحاظ سے اس کا جتنا وزن ہونا چاہئے اتنا نہ ہو، بلکہ اس سے کم ہو تو یہ سل کا بہت زیادہ شبہ پیدا کرتا ہے! بیمہ کرنے والی کمپنیاں ہر شخص کے اس تناسب کو نہایت اہم سمجھتی ہیں، اگر کسی شخص کا وزن اسکے قد اور اسکے عمر کے تناسب سے کم ہو تو اسکی زندگی کا بیمہ کرنے سے انکار کر دیتی ہیں +

اسی طرح اگر کسی شخص کو رات کے وقت روزانہ ۹۹ ف سے زیادہ بخار ہو تو ہمیشہ مرض سل کا شبہ کرنا چاہئے۔ قلب کی حرکت کی سرعت جو مستقل ہو اور آرام و سکون سے رہنے کے باوجود اس میں کمی پیدا نہ ہو تو یہ سل کی تعدی کا قوی شبہ پیدا کرتی ہے +

مریض کے قد و قامت یا اس کے دُبلے یا موٹے ہونے کو سل کے ہونے نہ ہونے میں کوئی دخل نہیں۔ کیونکہ ہر قد و قامت کے انسان خواہ دراز قد یا پست قامت، دُبلے، پتلے یا موٹے تازے خوب گٹھے ہوئے اور سخت عضلات کے یا نرم اور ڈھیلے گوشت کے خوب ورزش کرنے والے یا آرام سے زندگی بسر کرنے والے، الغرض ہر قسم کے اشخاص اس میں مبتلا ہو سکتے ہیں +

مرض سل کی علامات طبیعیہ

سل کے مریض کے سینہ کا امتحان آلات، یا آنکھ یا ہاتھ وغیرہ کے ذریعہ سے کرنے پر جو علامات معلوم ہوتی ہیں۔ ان کو علامات طبیعیہ کہا جاتا ہے۔ ان کے متعلق یہ سوال کیا جا سکتا ہے کہ ان میں سے کون کون سی علامات طبیعیہ علامات تشخیصیہ کہی جا سکتی ہیں۔ یعنے پھیپھڑوں کے اندر وہ کون سے کم از کم تغیرات ہیں جنکی موجودگی سل کو ثابت کرتی ہے۔ اس سوال کا صحیح جواب یہ ہے کہ علامات طبیعیہ میں سے کوئی علامت ایسی نہیں ہے کہ صرف اسی پر تشخیص کی بنیاد رکھی جائے۔ کیونکہ جو علامات طبیعیہ سینہ میں پیدا ہوتی ہیں، ان کے مختلف اسباب ہیں جن میں سے ایک سل بھی ہے۔ لیکن یہ تفریق کرنا اور بتانا کہ فلاں خاص علامت طبیعیہ کا سبب سل ہی ہے کوئی دوسری بیماری نہیں ہے بہت مشکل ہے۔ بہر حال سینہ کی علامات طبیعیہ کے متعلق چند مفید معلومات پیش کی جاتی ہیں جن سے تشخیص مرض میں خاصی مدد مل سکتی ہے +

(۱) سل اپنے ابتدائی درجہ میں خصوصیت کیساتھ پھیپھڑوں کے بالائی حصہ میں پائی جاتی ہے۔ پس اگر پھیپھڑے کی چوٹی پر یعنی ہنسلی کے ہڈی کے ٹھیک نیچے یا مریض کے پشت کی جانب پھیپھڑے کے نیچے کے لوتھڑے کے اوپر کے حصہ میں یا پھیپھڑے کے اس مقام پر جس قصبۃ الریہ کی شاخ داخل ہوتی ہے خواہ سینہ کے سامنے کی طرف یا پیچھے کی طرف ان مقامات میں سے کسی مقام میں مسماع الصدر یا آنکھ یا ہاتھ وغیرہ سے امتحان کرنے سے تغیرات یعنے علامات طبیعیہ محسوس ہوں۔ تو سل کا گمان غالب ہونا چاہئے +

اگر بچوں کے پھیپھڑوں کے اس مقام پر جس میں قصبۃ الریہ کی شاخ داخل ہوتی ہے، امتلاء دموی اور ترشح مواد محسوس ہو جو اس مقام کے گرد و پیش میں پھیل رہا ہو تو یہ بھی سل کی ایک اہم علامت ہے۔ کیونکہ بچوں کے پھیپھڑوں میں عموماً اس ہی مقام پر سل کی تعدی ہو کر ترشح مواد پیدا ہوتا ہے +

پھیپھڑہ کی چوٹی کی سل کو تشخیص کرتے وقت اس نکتہ کا خاص طور پر خیال رکھنا چاہئے کہ دائیں اور بائیں پھیپھڑے کی چوٹیوں کی آواز میں

یا علامات طبیعیہ میں طبعی طور پر فرق پایا جاتا ہے۔ کیونکہ قصبۃ الریہ اور اسکی شاخوں نیز شرائین اور اوردہ کے تعلقات دائیں اور بائیں پھیپھڑوں کی چوٹیوں کے ساتھ یکساں نہیں ہیں بلکہ مختلف ہیں اور یہ اختلاف طبعی اور خلقی ہے۔ اسی تشریحی اختلاف کی وجہ سے دائیں پھیپھڑے کی چوٹی پر تنفس کی آواز بہ نسبت بائیں پھیپھڑے کی چوٹی کے زیادہ بلند یا کرخت ہوتی ہے (تنفس شعبی) نیز اگر داہنے پھیپھڑے کی چوٹی پر ہاتھ رکھکر گفتگو کی لرزش محسوس کی جائے۔ یا مریض کی گفتگو کی گونج کو مسماع سے سنا جائے تو یہ دونوں یعنے لرزش اور گونج بہ نسبت بائیں پھیپھڑے کی چوٹی کے زیادہ نمایاں ہوتی ہیں۔ اس لئے مریض کے دائیں اور بائیں پھیپھڑوں کی چوٹیوں کے اس طبعی فرق کو امتحان کرتے وقت ملحوظ رکھنا چاہیئے۔ ورنہ تندرست اشخاص میں بھی سل کا دہوکا ہو سکتا ہے +

پھیپھڑوں کی علامات طبیعیہ میں غالبًا سب سے اہم تشخیصی علامت یہ ہے کہ مریض کی تیسری پسلی اور پشت کے تیسرے مُہرے کے نقطہ (سنسنہ) کے اوپر مسماع سے مستقل طور پر لَفَظ سنائی دے اور وہ متوسط درجہ کی کرخت بھی ہو۔ اس صورت میں گمان غالب کے ساتھ سل کے حق میں فیصلہ کیا جاسکتا ہے۔ (لَفَظ وہ غیر طبعی آواز ہے، جو پھیپھڑے کی نالیوں میں بلغم یا رطوبت جمع ہو جانیکے سبب سے مسماع الصدر کے ذریعہ سے سنائی دیتی ہے) +

مسماع سے پھیپھڑوں کا امتحان کرتے وقت اس بات کا بھی خاص طور پر خیال رکھنا چاہیئے کہ پھیپھڑے سے باہر کی آوازوں کو پھیپھڑے کی اندر کی آوازیں نہ سمجھ لیا جائے۔ کیونکہ اس قسم کا دہوکہ بے توجہی سے امتحان کرنیکے موقع پر ہو جایا کرتا ہے +

چنانچہ بغل کے مقام پر اور پھیپھڑے کے نیچے کے لوتھڑے کے پیندے پر عمومًا اس قسم کی غیر طبعی آواز سنائی دیتی ہے۔ یہ آواز یا تو غشاء الریہ کی ہوتی ہے، اور یا پھیپھڑے میں طبعی تَقَلُّص یا جفاف یا سکڑنے کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔ یہ غیر طبعی آوازیں جو غشاء الریہ سے آتی ہیں یا پھیپھڑے کے غیر طبعی تَقَلُّص کی وجہ سے پیدا ہوتی ہیں۔ ان کو سل کی تشخیص کے سلسلہ میں کوئی اہمیت نہیں (بچہ پیدا ہونے کے بعد جب سانس لیتا ہے تو اس کا پھیپھڑہ پھیلتا ہے، لبعض صورتوں میں اس تنفس سے بچوں کے پھیپھڑے اچھی طرح نہیں پھیلتے اس کو تَقَلُّص طبعی کہتے ہیں) +

مسماع سے امتحان کے موقعہ پر اس نکتہ کو بھی نہیں بھولنا چاہیئے کہ بعض مریضوں میں لفظ کی آواز معمولی حالت میں سنائی نہیں دیتی جب تک کہ مریض کھانسی نہ ہونے لگے۔ اس لئے طبیب کے لئے مناسب ہے کہ وہ مریض کو ہدایت کرے کہ وہ کھانسنے کی کوشش کرے دو ایک مرتبہ کھانسنے کے بعد مریض کا مسماع سے امتحان کیا جائے اس طرح امتحان کرنے سے وہ لفظ جو معمولی حالت میں سنائی نہیں دیتی تھی۔ اب کھانسنے کے بعد مسماع سے سننے پر سنائی دینے لگے گی +

مذکورۂ بالا علامات طبیعیہ کے متعلق یہ خیال نہیں کرلینا چاہیئے کہ اگر یہ کسی شخص میں پائی جائیں تو ان سے سل کی یقینی اور قطعی تشخیص ہو جائیگی کیونکہ سل کے مریض کے پھیپھڑوں میں جو علامات طبیعیہ پائی جاتی ہیں وہ بہت ہی مختلف قسم کی ہوتی ہیں اور تعداد میں بھی بہت زیادہ ہوتی ہیں ان علامات کی نوعیت کا اختلاف نیز تعداد میں کمی بیشی کا سبب سل کے زخم کی نوعیت کا اختلاف سل کے درجوں کا اختلاف اور پھیپھڑوں کے مقامات کا اختلاف ہوا کرتا ہے۔ اسلئے پھیپھڑوں کی علامات طبیعیہ کے ذریعہ تشخیص سل کے لئے کوئی صحیح اور حقیقی معیار قائم نہیں کیا جاسکتا، اور نہ اس کے لئے کوئی قطعی اور یقینی قواعد مرتب کئے جاسکتے ہیں، لہذا صرف علامات طبیعیہ پر سل کی تشخیص کی بنیاد رکھنا صحیح نہیں ہے۔ بلکہ زیادہ صحیح طریقہ یہ ہے کہ مریض کے سینے کا مکمل طور پر امتحان کر لیا جائے، آنکھ، ہاتھ، مسماع الصدر اور دیگر ذرائع جو مہیا ہوسکیں انکے استعمال میں کوتاہی نہ کی جائے۔ اس امتحان کے بعد مریض کے سینہ میں جو علامات طبیعیہ محسوس ہوں۔ اُن کو پیش نظر رکھکر مریض کے گذشتہ حالات نیز اسکی موجودہ علامات اور اسکے مختلف فضلات کے کیمیاوی اور خوردبینی امتحانات کے نتائج کے مجموعہ پر غور کیا جائے۔ اب اگر مریض کی علامات طبیعیہ کی تائید مریض کے گذشتہ حالات، اسکی موجودہ علامات اور اسکے فضلات کے امتحانات سے ہوتی ہو تو سل کی تشخیص کے متعلق اکثر مریضوں میں بڑی حد تک یقین کے ساتھ فیصلہ کیا جاسکتا ہے +

(۲) امتحان درنین (ٹیوبرکولین)

درنین کے ذریعہ سے امتحان کرنے سے اگر نتیجہ مثبت نکلے تو اس سے یہ ضرور ثابت ہوتا ہے کہ مریض کو سل کی تعدی ہوگئی ہے۔ لیکن اس سے یہ معلوم نہیں ہوتا کہ سل کی تعدی ترقی کر کے سل کے مرض میں تبدیل ہوگئی ہے یا محض تعدی کی حالت میں ہے یعنی جراثیم سلیہ مریض کے جسم میں نشوونما پاکر ترقی کر رہے ہیں۔ اور پھیپھڑوں میں سل کی

(۵) پیدا کر رہے ہیں۔ یا خاموشی اور سکون کی حالت میں پڑے ہوئے ہیں۔ اور پھیپھڑوں کو کسی قسم کی اذیت نہیں پہونچا رہے ہیں۔ اس لئے یہ امتحان بھی مرض سل کی تشخیص کے لئے کوئی مفید امتحان نہیں ہے۔ کیونکہ اس کے ذریعہ سے مرض سل اور تعدیٔ سل میں تفریق نہیں ہوسکتی۔ یعنے اگر مرض سل ہو تب بھی یہ مثبت ہوتا ہے اور اگر صرف تعدیٔ سل ہوگئی ہو، اور مرض سل پیدا نہ ہوا ہو، تب بھی مثبت ہوتا ہے۔ اسکے علاوہ اس امتحان میں ایک بہت بڑا خطرہ بھی ہے وہ یہ کہ درنین کے امتحان سے پھیپھڑے کے اس مقام میں جہاں پر سل کی صرف تعدی ہوچکی ہے اور مرضی تغیرات پیدا نہیں ہوئے ہیں۔ ایسے مرضی تغیرات پیدا ہو جاتے ہیں جو ان خاموش اور ساکن جراثیم سلیہ کو متحرک اور فعال کر دیتے ہیں جس سے مرض سل کے پھیلنے اور پھیپھڑوں کے وسیع حصہ کے مبتلائے مرض ہو جانیکا اندیشہ ہوتا ہے، اس قسم کے تغیرات درنین کے امتحان سے پندرہ فیصدی مریضوں میں ظاہر ہو جایا کرتے ہیں۔ اس لئے اس امتحان تشخیص مرض سل کے لئے استعمال کرنا خطرہ سے خالی نہیں ہے۔ جہانتک ممکن ہو اس سے احتراز کرنا چاہیئے +

امتحان درنین کا بیان کرنے سے پہلے یہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ درنین کی ماہیت بیان کردی جائے۔ درنین کو دوسرے الفاظ میں مادۂ سلیہ یا مادہ دقیہ کہہ سکتے ہیں۔ کیونکہ یہ وہ مادہ ہے کہ جو جراثیم سلیہ سے حاصل کیا جاتا ہے۔ یہ مادہ سب سے پہلے ۱۸۹۰ء میں تیار کیا گیا تھا، اس کے بعد اس میں بہت سی ترمیمیں ہوئیں اور تقریباً پچاس سے زیادہ درنین ابتک تیار کی گئیں۔ امتحان درنین میں جو درنین استعمال کی جاتی ہیں وہ حقیقت میں وہی ہے، جو سب سے پہلے تیار کی گئی تھی جس کو قدیم درنین کہا جاتا ہے۔ اس کے تیار کرنے کی ترکیب یہ کہ گاڑھی تیز یخنی بنا کر اس کو چھان لیا جاتا ہے اور اسکے اندر کم از کم چار ہفتہ اور زیادہ سے زیادہ آٹھ ہفتہ تک جراثیم سلیہ کا نشو و نما ہونے دیا جاتا ہے۔ یخنی کو گاڑھا اس طرح کیا جاتا ہے کہ اسکو کسی برتن میں ڈال کر برتن کو گرم پانی پر رکھکر اتنی دیر تک گرم کیا جاتا ہے کہ وہ اپنے اصلی حجم کا ۱/۱۰ حصہ رہ جائے۔ اس کے اندر ۲ فیصدی گلیسرین ہوتی ہے +

درنین کا امتحان ان لوگوں میں مثبت ہوتا ہے، جن کو جراثیم سلیہ کی تعدی ہوتی ہے۔ اور جن لوگوں میں جراثیم سلیہ موجود نہیں ہوتے ہیں ان میں اس امتحان کا اثر ظاہر نہیں ہوتا +

طریقۂ امتحان درنین کے امتحان کے کئی طریقے ہیں لیکن ان میں سب سے زیادہ سادہ اور آسان یہ ہے کہ کلائی کے سامنے کی جلد کو الکحل سے اس طرح صاف کیا جائے کہ ایک روئی کا پھویہ الکحل میں بھگو کر جلد کو اس سے پونچھ دیا جائے +

جلد کے خشک ہونیکے بعد درنین کا ایک قطرہ اس پر لگا دیا جائے۔ اور تقریباً اس سے دو انچ کے فاصلہ پر گلیسرین کے پچاس فیصدی محلول کا ایک قطرہ لگا دیا جائے۔ اور ایک نشتر سے اس مقام کی جلد کو جس پر درنین کا قطرہ پڑا ہوا ہو اس طرح چھیل دیا جائے کہ جلد کے صرف بالائی پرت میں خراش پیدا ہو جائے اور نیچے کا پرت محفوظ رہے۔ لیکن درنین کے قطرہ کے مقام کو چھیلنے سے پہلے گلیسرین والے قطرے کے مقام کو چھیل لینا چاہیئے، تاکہ گلیسرین کے قطرہ کے مقام کو درنین کی تعدی نہ پہونچے۔ اگر نشتر دستیاب نہ ہو تو صرف سوئی کی نوک سے بھی یہ کام کیا جا سکتا ہے اور جلد کو صرف اتنا چھیلا جائے جتنا کہ چیچک کا ٹیکہ لگانے کی صورت میں چھیلا جاتا ہے۔ یعنے خون نہ نکلنے پائے صرف عروق جاذبہ میں سے رطوبت خارج ہو جائے۔ تاکہ درنین جذب ہوسکے۔ جلد میں خراش پیدا کرنیکے پانچ منٹ بعد درنین کے اس حصہ کو جو جذب ہونے کے بعد باقی بچا ہے۔ روئی کے پھویہ سے صاف کرلیا جائے۔ اگر یہ شخص جس کے درنین کا ٹیکہ لگایا گیا ہے، سل کی تعدی سے پاک ہے۔ یعنے اسکے جسم میں کہیں بھی جراثیم سلیہ موجود نہیں ہیں تو گلیسرین کے قطرہ کے مقام اور درنین کے قطرہ کے مقام کی جلد ایک حالت میں ہوگی ایسی حالت سے یہ ثابت ہوگا کہ امتحان درنین کا نتیجہ منفی ہے اور اگر اس مقام کی جلد کے گرد و پیش میں جہاں درنین کا قطرہ لگایا گیا تھا سرخی نمایاں ہو جائے، اور اس مقام کی جلد کچھ ابھر کر سخت ہو جائے تو یہ اس بات کی علامت ہے کہ امتحان درنین مثبت ہے۔ یعنے اس شخص کو سل کی تعدی ہوچکی ہے، اور اسکے جسم میں کہیں نہ جراثیم سلیہ موجود ہیں۔ خواہ وہ مرض سل پیدا کر رہے ہوں یا خاموشی اور سکون کی حالت میں ہیں۔ اس امتحان سے بعض اشخاص میں معمولی سرخی پیدا ہوتی ہے اور بعض اشخاص میں بہت زیادہ نمایاں سرخی پیدا ہو کر خاصے حصہ میں پھیل جاتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ ورم بھی ہوتا ہے۔ دیکھنے سے جلن بھی ہوتی ہے۔ اور بعض بعض مریضوں میں عروق جاذبہ میں ورم ہو کر اوپر کی طرف چڑھنے لگتا ہے۔ درنین کے لگانے کے بعد اس قسم کے آثار یعنے سرخی وغیرہ عموماً کم از کم بارہ گھنٹے میں اور زیادہ سے زیادہ چوبیس گھنٹے میں ظاہر ہو جاتے ہیں۔ لیکن بعض شاذ و نادر صورتوں میں چار یا چھ گھنٹے کے اندر نمایاں ہوتے ہیں۔ اور بعض مریضوں

میں کئی دن کے بعد ظاہر ہوتے ہیں +

(۳) اشعہ مجہولہ اشعہ مجہولہ (ایکس ریز) کے ذریعہ سے مرض سل کی تشخیص کرنا ایک اچھا طریقہ ہے اور اکثر صورتوں میں اس سے تشخیص میں نمایاں مدد ملتی ہے۔ لیکن اس تلخ حقیقت کا اظہار کئے بغیر نہیں رہا جاسکتا کہ ایکس ریز کے فوٹو عموماً غلط پڑھے جاتے ہیں یعنے ایکس ریز کے فوٹو میں ایسے مرضی تغیرات سمجھے اور پڑھے جاتے ہیں جو مریض کے اندر غیر طبعی تغیرات کو ظاہر نہیں کرتے۔ اسلئے ایکس ریز کے فوٹو سے صحیح نتیجہ نکالنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ پہلے طبعی اور تندرست سینوں کے فوٹو کا کافی مطالعہ ومشاہدہ کیا گیا ہو۔ یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ سینہ کے ایکس ریز کے فوٹو میں اگر کوئی غیر طبعی گہرے مقامات (شیڈو) موجود ہوں تو صرف یہ کثافت کے اختلاف کو ظاہر کرتے ہیں۔ اپنے سبب کو عموماً نہیں بتاتے اسکے علاوہ یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ بعض مریضوں میں مرض سل کی علامات طبیعیہ اور صرف تددّی کی علامات طبیعیہ بالکل یکساں ہوتی ہیں لیکن اگر دونوں مریضوں کے سینوں کے ایکس ریز سے فوٹو لئے جائیں، تو ان دونوں فوٹوؤں میں خفیف سا اختلاف پایا جائیگا۔ باوجودیکہ دونوں مریضوں کے سینوں کی علامات طبیعیہ بالکل یکساں ہیں۔ اسلئے آج کل مرض کی تشخیص کے لئے ایکس ریز کے فوٹو کو ایک اہم اور قابل اعتبار ذریعہ تشخیص سمجھنے کی جو وبا پھیلی ہوئی ہے وہ بہت ہی گمراہ کن ہے +

ڈاکٹر لارین براؤن جن کے اقوال سل ودق کے متعلق نہایت محقق اور مستند تسلیم کئے جاتے ہیں ایکس ریز سے سل کی تشخیص کے متعلق اپنی رائے کا اظہار ان الفاظ میں کرتے ہیں :-

"سل کی ایکس ریز کے ذریعہ سے تشخیص کرنے کے طریقہ پر اعتماد اور بھروسہ کرنے کا خیال اور اسکو سل کی تشخیص کی گتھیوں کو سلجھانے کا آسان راستہ تصور کرنا ایک نمایاں اور فاش غلطی ہے" +

حقیقت میں ایکس ریز سے سل کی تشخیص میں جس حد تک مدد ملتی ہے، وہ صرف یہ ہے کہ مریض کے گذشتہ حالات اسکی علامات ظاہرہ و باطنہ نیز علامات طبیعیہ کے ساتھ اس کو بھی شریک کرکے ان سب کے مجموعے پر غور کیا جائے اور جو علامات ظاہرہ اور علامات طبیعیہ معلوم ہوئی ہیں انکے سبب کو دریافت کرنے میں نیز انکے باہمی تعلقات کو معلوم کرنے میں ایکس ریز کے فوٹو سے بھی مدد لی جائے۔ اس سے زیادہ عکس ریز کی توقع رکھنا یقیناً گمراہ کن اور تشخیص میں غلطی کے ارتکاب کا باعث ہوگا +

(۴) مخصوص امتحانات سل کی تشخیص کے لئے مختلف قسم کے مخصوص امتحانات بھی کئے جاتے ہیں۔ لیکن ان میں سے کوئی امتحان ایسا نہیں ہے جس سے سل کی یقینی اور قطعی تشخیص ہوسکے +

(۵) توہّم سل کی تشخیص کے سلسلہ میں بعض اطبّا خصوصاً طب جدید کے عاملین اکثر مریضوں کے متعلق یہ فیصلہ کردیتے ہیں کہ وہ سل میں مبتلا ہے۔ ان میں ایسے مریض بھی ہوتے ہیں جن کی شکایات سینہ اور پھیپھڑہ سے تعلق رکھتی ہیں لیکن جو علامات ان میں موجود ہوتی ہیں وہ سل کے علاوہ کسی دوسرے سبب کی طرف منسوب کی جاسکتی ہیں۔ یہانتک کہ بعض ڈاکٹر ایسے مریضوں کے متعلق بھی سل کا فیصلہ کردیتے ہیں جن کو معمولی کھانسی ہوتی ہے لیکن انکے علاج سے اس میں نمایاں تخفیف نہیں ہوتی۔ سل ودق کی تشخیص میں اس قسم کی وہم پرستی سے بعض مریضوں میں غلطی ہوجاتی ہے۔ اور جن اشخاص کو حقیقتاً سل نہیں ہے انکو مسلول سمجھ لیا جاتا ہے۔ اس کا نتیجہ مریض کے حق میں کچھ اچھا نہیں ہوتا۔ کیونکہ عام طور پر سل کے مریض کو ذلت کی نظر سے دیکھا جاتا ہے۔ اور اس کو اچھوت سمجھا جاتا ہے۔ اور جس طرح سے جذامی سے لوگ بچتے ہیں۔ اسی طرح سل کے مریض سے بھی لوگ احتراز کرتے ہیں۔ نیز سل کے مریض کو نہ کوئی ملازمت ملتی ہے اور نہ کوئی کمپنی اسکی زندگی کا بیمہ کرتی ہے، اسلئے کسی شخص کے متعلق مسلول ہونے کا فیصلہ کرنا نہایت احتیاط، غور وخوض اور تجربہ کا متقاضی ہے۔ اور جب تک قطعی اور یقینی دلائل سے سل ثابت نہ ہو کسی مریض کے متعلق سل کی تشخیص کرنا بالکل نامناسب بلکہ ناجائز ہے۔ اگر کسی مریض کے متعلق سل کا شبہ ہو تو مریض سے اور اسکے خاندان سے صرف شبہ اور احتمال کا اظہار کرنا چاہیئے یقین اور گمان غالب کے ساتھ اظہار رائے نہیں کرنا چاہیئے +

حاصل کلام مذکورہ بالا تفصیل سے معلوم ہوا کہ مرض سل کی تشخیص ایک نہایت ہی پیچیدہ اور مشکل مسئلہ ہے۔ صرف علامات طبیعیہ یا صرف علامات ظاہرہ وباطنہ یا صرف گذشتہ وموجودہ حالات مریض۔ یا صرف بلغم، خون، قارورہ وغیرہ کے امتحان یا صرف مخصوص امتحانات مثلاً امتحان درنین، عکس ریز وغیرہ سے صحیح تشخیص نہیں ہوسکتی ہے۔ اگر اسکے لئے کوئی قابل اعتماد طریقہ ہے تو وہ صرف یہ ہے کہ مریض

کے گذشتہ اور موجودہ حالات، اس کے خاندانی حالات، مریض کے سینہ کی علامات طبیعیہ، مرض کی علامات ظاہرہ و باطنہ، مریض کے فضلات کے امتحانات، نیز مخصوص امتحانات مثلاً امتحان درنین اور عکس ریز وغیرہ کے مجموعہ پر غور کرنیکے بعد نیز علامات کے باہمی تعلقات اور انکے اسباب کے باہمی ارتباطات پر غور وخوص کرنیکے بعد بعض صورتوں میں گمان غالب کے ساتھ اور بعض صورتوں میں یقین کے ساتھ تشخیص کی جا سکتی ہے +

سل کی تشخیص دیگر امراض سے

سل کی مقامی علامات نیز علامات عامّہ اتنی کثیر التعداد اور اتنی مختلف ہیں کہ اس بیماری کی بے شمار اور مختلف شکلیں بن گئی ہیں، اور بہت سے امراض سے اپنی علامات کے لحاظ سے مشابہ ہونے کی وجہ سے طبیب کو مرض سل کا بہت سی بیماریوں سے اشتباہ ہوجاتا ہے اس لئے ذیل میں ان بیماریوں کو تفصیل کیساتھ بیان کیا جاتا ہے جن کی علامات سل کی علامات سے ملتی ہیں اور جن کو کبھی سل سمجھ لیا جاتا ہے اور کبھی سل کو ان بیماریوں میں سے کوئی بیماری خیال کرلیا جاتا ہے +

کھانسی کھانسی کی اکثر صورتوں میں سل سے اشتباہ نہیں ہوتا اور کھانسی اور سل میں بآسانی تفریق و امتیاز کیا جاسکتا ہے کیونکہ کھانسی کے مریض کے دونوں پھیپھڑوں میں علامات طبیعیہ موجود ہوتی ہیں اور سل کے مریضوں میں عموماً ایک پھیپھڑے میں شروع ہوتی ہے نیز کھانسی کے مریض کے تنفس کی آوازوں میں کوئی تغیر نہیں ہوتا۔ اور نہ مریض کے سینہ کو ہاتھ سے ٹھونکنے پر (قرع) کوئی غیر طبعی تغیر محسوس ہوتا ہے، نیز کھانسی کی وجہ سے جو علامات عامّہ پیدا ہوتی ہیں، وہ اتنی شدید نہیں ہوتیں جتنی سل میں ہوا کرتی ہیں۔ البتہ ناک اور حلق کے مزمن نزلہ کے نتیجہ میں جو کھانسی پیدا ہوجاتی ہے اس کی تشخیص سل سے ذرا مشکل ہے کیونکہ اس قسم کے مزمن نزلہ کے سبب سے جو کھانسی پیدا ہوتی ہے اسکے سلسلہ میں بعض مریضوں میں پھیپھڑوں کی چوٹیوں پر یا انکے بالائی لوتھڑوں میں مقامی علامات طبیعیہ اور تغیرات پیدا ہوجاتے ہیں۔ نیز ناک اور حلق کا مزمن نزلہ بعض مریضوں میں عموماً علامات عامّہ مثلاً بخار، ذبول عام، بےچینی وغیرہ بھی پیدا کردیتا ہے بعض مریضوں میں اس نزلہ کے سلسلہ میں بلغم کے اندر خون کی دھاریاں بھی موجود ہوتی ہیں اور کبھی خون آمیز سرخ بلغم بھی خارج ہوتا ہے، یہ خون ناک اور حلق کے نزلی التہاب کی وجہ سے بلغم کے ساتھ آمیز ہوجایا کرتا ہے۔ اس قسم کی صورتوں سے سل کی تفریق اور تشخیص مشکل ہوجاتی ہے۔ ایسے مریضوں میں صحیح تشخیص تک پہونچنے کے لئے اس نکتہ کو یاد رکھنا چاہیئے کہ جو کھانسی سل کی وجہ سے نہیں ہوتی ہے۔ اس کے مریض کے بلغم میں رطوبت بیضیہ کبھی نہیں پائی جاتی +

ناک اور حلق کے مزمن نزلہ کے بعض مریضوں میں اشتباہ کی وجہ یہ بھی ہوجاتی ہے کہ بعض شاذ و نادر صورتوں میں ان کے بلغم میں تیز تیزابی جراثیم بھی پائے جاتے ہیں۔ چونکہ جراثیم سلیہ بھی تیز تیزابی ہیں۔ اسلئے ان جراثیم کا اشتباہ جراثیم سلیہ سے ہوجاتا ہے لیکن ان دونوں قسم کے جراثیم میں بآسانی تفریق کی جاسکتی ہے۔ کیونکہ جراثیم سلیہ اگر بعض حیوانات کے جسم میں پہونچائے جائیں تو ان میں مرض پیدا ہوجائیگا اور جو جراثیم مزمن نزلہ کے مریض کے بلغم میں خارج ہوتے ہیں ان کو کسی حیوان کے جسم میں پہونچانے سے مرض سل پیدا نہیں ہوتا۔ بلکہ یہ کوئی اور مرض بھی پیدا نہیں کرتے (نوٹ) تیز تیزابی جراثیم وہ جراثیم ہیں جو رنگ دیئے جانیکے بعد تیز تیزاب سے بھی سفید نہیں ہوتے یعنی ان کا رنگ نہیں اُڑتا۔ یہ خاصہ جراثیم سلیہ کا ہے۔ اور ان جراثیم کا بھی ہے جو مزمن نزلہ زکام کے بعض مریضوں کے بلغم میں خارج ہوتے ہیں +

زکام وبائی کبھی شدید سل ایسی علامات کے ساتھ شروع ہوتی ہے جو زکام وبائی کی علامات کے بہت مشابہ ہوتی ہیں۔ اسلئے اس کو غلطی سے زکام وبائی تشخیص کرلیا جاتا ہے۔ اس قسم کے مریضوں کے پھیپھڑوں کی چوٹیوں میں ترشّح مواد بھی موجود ہوتا ہے۔ جو ایک یا دو مہینے کے بعد زائل ہوجاتا ہے اور پھیپھڑوں کی چوٹیاں صاف ہوجاتی ہیں۔ پھیپھڑوں کی چوٹیوں میں مذکورہ بالا ترشّح مواد کے سبب سے اس قسم کی صورتوں کو ذات الریہ فصیصی سمجھ لیا جاتا ہے اور اس کا سبب زکام وبائی قرار دیا جاتا ہے۔ اس لئے یہ ہمیشہ یاد رکھنا چاہیئے کہ جب کبھی کسی شخص کو شدید زکام وبائی کی شکایت ہوجانیکے بعد کھانسی ہوجائے یا اس کے پھیپھڑوں میں مرضی تغیرات پیدا ہوجائیں تو اس کی بیماری کے متعلق صحیح رائے قائم کرنے سے پہلے اسکے سینہ کا بار بار امتحان کیا جائے۔ لیکن یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ اگر مریض کے سینہ کے مرضی تغیرات یا ترشّح مواد ایک یا دو مہینے کے بعد غائب ہوجائیں۔ اور پھیپھڑے بالکل صاف ہوجائے تب بھی یہ فیصلہ یقین کے ساتھ نہیں کیا جاسکتا کہ اس کو سل کی بیماری نہیں ہے +

اتساع عروق خشنہ پھیپھڑوں کی ہوائی نالیاں جب پھیل جاتی ہیں اور ان کے اندر بلغم جمع ہوتا رہتا ہے اور ایک جگہ زیادہ عرصہ تک رہنے کی وجہ سے نیز مختلف جراثیم کی تعدی کی وجہ سے اس میں سخت تعفن پیدا ہو جاتی ہو۔ تو اس کو اتساع عروق خشنہ کہتے ہیں۔ یہ بلغم اتنا بدبودار ہوتا ہے کہ جب وہ کھانسی کے ساتھ خارج ہوتا ہے تو اس کی تعفن مریض اور تیاردار کے لئے بعض اوقات ناقابل برداشت ہوتی ہے۔ سل کی بیماری میں بھی بعض مریضوں کے بلغم میں تعفن ہوتی ہو اور دیگر علامات بھی ان دونوں بیماریوں کی مشابہ ہوتی ہیں۔ اسلئے اتساع عروق خشنہ کا سل سے اور سل کا اتساع عروق خشنہ سے اشتباہ ہو سکتا ہے۔ ان دونوں بیماریوں میں اس طرح تفریق کی جا سکتی ہے کہ اتساع عروق خشنہ کی بیماری میں مریض کے گذشتہ حالات دریافت کرنے سے یہ معلوم ہوگا کہ اس کو کھانسی کی عرصے سے شکایت ہو، اور اسکے ساتھ بلغم بھی آتا رہا ہے یہ شکایت بعض مریضوں میں برسوں رہتی ہے۔ نیز سینہ کے نصف اسفل میں تغیرات اور علامات طبیعیہ پیدا ہوتی ہیں۔ اور متعفن بلغم کے اندر جراثیم سلیہ نہیں پائے جاتے ہیں۔ یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ نفث الدم کی شکایت اتساع عروق خشنہ میں اکثر ہوا کرتی ہے +

ورم فضائی فضاء جبہی اور فضاء ربرجی کے مزمن التہاب نزلی کے نتیجہ میں پھیپھڑوں کے اندر بھی التہاب نزلی ہو کر اس قسم کی علامات پیدا ہو جاتی ہیں جن کا سل کی علامات سے اشتباہ ہو سکتا ہے، مثلاً کمزوری، دُبلاپن، بھوک نہ لگنا، نقص الدم، کھانسی، بلغم کا اخراج، خفیف بخار اور کبھی کبھی تیز بخار اس قسم کے التہاب نزلی رئوی کی تشخیص سل سے اس طرح کی جا سکتی ہے کہ معمولی التہاب نزلی رئوی عموماً پھیپھڑے کے نصف اسفل میں پیدا ہوتا ہے اور سل کا التہاب عموماً پھیپھڑے کے نصف اعلیٰ میں ہوا کرتا ہے۔ نیز معمولی التہاب نزلی رئوی کے اسباب دفع کرنیکے بعد وہ خود بخود زائل ہو جاتا ہے۔ یعنے ورم فضاء جبہی یا ورم فضاء ربرجی کے علاج کے بعد التہاب نزلی رئوی بھی جاتا رہتا ہے لیکن پھیپھڑے کا ورم سلی فضاء جبہی یا فضاء ربرجی کے اورام کے زائل ہونے کے بعد نہیں جاتا اس موقع پر یہ نکتہ یاد رکھنا چاہیئے کہ اگر پھیپھڑے کے ورم کے متعلق یہ شبہ ہو جائے کہ وہ غیر سلی ہے تو مریض کی فضاء جبہی اور فضاء ربرجی وغیرہ کا غور سے امتحان کرنا چاہیئے کیونکہ پھیپھڑے کے ورم غیر سلی کا سبب اکثری فضاء جبہی یا فضائے ربرجی کا مزمن التہاب نزلی ہوا کرتا ہے +

(نوٹ) فضاء جبہی ان دو ہوائی تجویفوں کا نام ہے، جو پیشانی کی ہڈی کے نیچے کے کنارے میں واقع ہیں۔ فضاء ربرجی وہ ہوائی تجویف ہی جو اوپر کے جبڑے کی ہڈی میں واقع ہے۔ یہ دونوں تجویفیں چونکہ ناک کی تجویف میں کھلتی ہیں۔ اسلئے جب نزلہ یا زکام ہو جاتا ہے تو ناک کی غشاء مخاطی کا التہاب نزلی کبھی ایک اور کبھی ان دونوں تجویفوں تک پہونچ جاتا ہو۔ زکام کے بعض مریض اکثر پیشانی کے مقام پر درد کی شکایت کرتے ہیں۔ کیونکہ التہاب نزلی یہانتک پہونچ کر درد کا باعث ہوتا ہے +

پھیپھڑوں کی غیر سلی تعدی مزمن یہ ایک ایسی اصطلاح ہے جس کا اطلاق پھیپھڑوں کے ان تمام مختلف حالات پر کیا جاتا ہے جن میں پھیپھڑوں کے اندر غیر سلی تعدی ہو کر سل کے مشابہ علامات پیدا ہو جاتی ہیں۔ اس قسم کی علامات عموماً ذات الریہ اور زکام وبائی کے مادہ سے پیدا ہوتی ہیں اس کی تشخیص سل سے اس طرح ہو سکتی ہے کہ اس بیماری میں عموماً پھیپھڑوں کے نصف اسفل میں ورم ہوتا ہے اور سل میں عموماً پھیپھڑوں کے نصف اعلیٰ میں ورم ہوا کرتا ہے۔ اس کے علاوہ اس بیماری کے حملے بار بار ہوتے ہیں۔ یعنے ایک مرتبہ اس بیماری کی علامات ظاہر ہونے کے بعد بالکل صحت ہو جاتی ہو اس کے بعد پھر اس قسم کی علامات ظاہر ہو جاتی ہیں۔ یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ اس قسم کی علامات ذات الریہ فصیصی کے بعد بھی بعض مریضوں میں پیدا ہو جایا کرتی ہیں۔ بلکہ ذات الریہ کے ساتھ ساتھ شروع ہوتی ہیں اور مستقل طور پر قائم رہتی ہیں +

تلیّف الرّیہ جس کو شیخ الرئیس نے جفافُ الرّیہ کے نام سے موسوم کیا ہے یہ وہ حالت ہو جس میں پھیپھڑے کی ساخت ریشہ دار ساخت میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ یہ شکایت عموماً ان لوگوں کو ہو جاتی ہے جو خاک دھول کی فضا میں کام کرتے ہیں۔ مثلاً کوئلے کی کانوں میں کام کرنے والے یا سنگ تراش یا پاٹری کے کارخانوں میں کام کرنے والے اس قسم کے مریضوں کے پھیپھڑوں میں مزمن سل لیفی کی علامات موجود ہوتی ہیں۔ تلیف الریہ اور مزمن سل لیفی میں تفریق کرنا بہت ہی مشکل ہے کیونکہ تلیف الریہ اور سل لیفی عموماً دونوں ساتھ ساتھ ہوتے ہیں +

دبیلۃ الریہ

[illegible]ک یا حلق کے عمل جراحی کے سلسلہ میں یا ذات الریہ فقی کے بعد کبھی کبھی پھیپھڑے میں پھوڑا ہو جایا کرتا ہے۔ ان پھوڑوں کی تشخیص عموماً بہت مشکل ہوتی ہے۔ کیونکہ اسکی وجہ سے پھیپھڑوں میں جو علامات طبیعیہ پیدا ہوتی ہیں وہ بہت مشتبہ ہوتی ہیں البتہ عکس ریز سے تشخیص میں خاصی مدد ملتی ہے اور مریض کے گذشتہ حالات کو بھی تشخیص میں خاصی اہمیت ہو۔

پھپھوندکے جراثیم کی تعدی

کبھی کبھی بعض مریضوں کے پھیپھڑوں میں پھپھوند کے جراثیم کی تعدی بھی ہو جایا کرتی ہے لیکن اس کی تشخیص سل سے بآسانی ہو سکتی ہے۔ کیونکہ اس کے مریض کے بلغم میں پھپھوند کے جراثیم بھی ہوتے ہیں جو اپنے مخصوص امتحان کے ذریعہ سے دریافت ہو سکتے ہیں۔

دمہ اور نفخ الریہ

اگر دمہ یا نفخ الریہ کے ساتھ ساتھ سل کی بیماری بھی موجود ہو تو علامات طبیعیہ کے ذریعہ سے سل کی تشخیص بہت مشکل ہوتی ہے البتہ عکس ریز سے ایسی صورتوں میں کافی مدد ملتی ہے۔

پھیپھڑہ کی رسولیاں

پھیپھڑوں کے اندر ابتدائی رسولیاں بھی ہوتی ہیں اور ثانوی رسولیاں بھی ہوا کرتی ہیں۔ ثانوی رسولیاں وہ ہیں۔ جو پھیپھڑے کے علاوہ کسی دوسرے مقام پر خبیث رسولی کے نمایاں ہونے کے سلسلہ میں پیدا ہوتی ہیں۔ مثلاً منہ میں یا گردن پر یا کسی اور جگہ سرطان پیدا ہو جائے تو کبھی کبھی ثانوی رسولی پھیپھڑے میں بھی پیدا ہو جایا کرتی ہے۔ پھیپھڑے کی رسولیاں کی علامات سل کی علامات کے بہت مشابہ ہوتی ہیں۔ چنانچہ پھیپھڑے کی رسولی کی صورت میں سینہ میں درد ہوتا ہے، غشاء الریہ سے رطوبت مترشح ہو کر تجویف صدر میں اکٹھی ہوتی رہتی ہے اور کبھی خون آمیز بھی ہوتی ہے۔ علامات طبیعیہ رسولی کے حجم اس کے مقام اور اسکی نوعیت کے لحاظ سے مختلف ہوتی ہیں۔ اس کی تشخیص کے لئے بھی عکس ریز بہت مفید چیز ہے۔ رسولیوں کے مختلف اقسام میں سے دو قسم کی رسولیاں پھیپھڑوں میں زیادہ تر دیکھی گئی ہیں۔ ایک سلعہ سرطانیہ اور دوسری سلعہ لحمیہ۔ کلاہ گردہ کی رسولی کے سلسلہ میں بھی ثانوی رسولیاں پھیپھڑوں میں پیدا ہو جایا کرتی ہیں اس قسم کی رسولی کی صورت میں نفث الدم ایک اکثری علامت ہے۔

کبھی کبھی پھیپھڑوں میں کیس جلدی بھی پیدا ہو جاتی ہے، اگر یہ قصبۃ الریہ کی کسی شاخ میں پھٹ جائے تو کھانسی کے بلغم میں بال بھی کبھی کبھی پائے جاتے ہیں۔

پھیپھڑے کی آتشک

پھیپھڑے کی آتشک، اگرچہ یہ بہت قلیل الوقوع ہے۔ اس کو بھی سل کی تشخیص میں ملحوظ رکھنا چاہیئے خصوصاً ایسی صورتوں میں جب کہ مریض کے پھیپھڑوں میں تلیف پیدا ہو گیا ہو۔ لیکن اس تلیف کا سبب سل کا مادہ ثابت نہ ہو سکا ہو، یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ اگر ان مریضوں میں امتحان واسرمانی مثبت ہو تو اس سے لازمی طور پر یہ نہ سمجھنا چاہیئے کہ مریض کے پھیپھڑے کی شکایت آتشک کی وجہ سے ہے۔ کیونکہ اکثر ایسا دیکھا گیا ہے کہ ایک ہی وقت میں ایک شخص کو سل بھی ہے اور آتشک بھی۔

حمیٰ معویہ

بعض مریضوں میں سل کی بیماری ایسی علامات کے ساتھ شروع ہوتی ہے جو حمیٰ معویہ یعنے موتی جھرہ کی علامات کے بہت مشابہ ہوتی ہیں۔ اس قسم کی سل کی تشخیص حمیٰ معویہ سے اس طرح کی جا سکتی ہے کہ سل میں بخار اس مخصوص تدریجی ترقی کے ساتھ روزانہ نہیں بڑھتا ہے جس طرح کہ موتی جھرہ میں بڑھتا ہے۔ نیز مختلف اوقات میں بخار کی کمی بیشی اتنی خفیف نہیں ہوتی جیسی کہ حمیٰ معویہ میں ہوتی ہے بلکہ دن کے ایک حصہ میں بخار بہت کم ہو جاتا ہے۔ اور دوسرے حصہ میں خوب بڑھ جاتا ہے۔ نیز اسکے مریض کو اگر آرام اور سکون پہونچایا جائے تو بخار کم ہونے لگتا ہے لیکن حمیٰ معویہ میں ایسا نہیں ہوتا۔ اس کے علاوہ حمیٰ معویہ کے مریض کی نبض بہ نسبت بخار کے بطی ہوتی ہے۔ یعنی جس درجہ کے بخار کے لئے جس رفتار کی نبض ہونی چاہیئے اس سے نسبتاً بطی ہوگی لیکن سل کی بیماری میں نبض اور بخار میں معمولی تناسب قائم رہیگا یعنے جس درجہ کے بخار میں جتنی تیز نبض ہونی چاہیئے اتنی ہی تیز ہوگی۔

موسمی بخار

جن مقامات میں موسمی بخار کثرت سے ظاہر ہوتا ہے اگر وہاں کسی شخص کو سل کی بیماری اس طرح شروع ہو کہ شام کے وقت بخار سردی لگ کر بڑھ جاتا ہو تو اس کو عموماً موسمی بخار تشخیص کر لیا جاتا ہے۔ ایسی اشتباہ کی صورتوں میں سل کی تشخیص موسمی بخار سے کوئی مشکل نہیں ہوتی۔ کیونکہ خون کا امتحان کرنے کے بعد اگر اس میں موسمی بخار کے جراثیم موجود نہ ہوں۔ اور مریض میں سل کی دیگر علامات ظاہرہ و باطنہ موجود ہوں۔ نیز پھیپھڑوں کے اندر سل کی مخصوص علامات طبیعیہ موجود ہوں تو اس کو موسمی بخار سے تشخیص کرنے میں کوئی دقت نہیں۔

ذات الریہ فصی اور ذات الریہ فصیصی کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ مرض سل ذات الریہ فصی کی شکل میں شروع ہوتا ہے ایسی صورت میں ذات الریہ فصی کی تمام علامات ظاہرہ و باطنہ مریض میں موجود ہوتی ہیں۔ اس قسم کی سل کی تشخیص ذات الریہ فصی سے پہلے ہفتہ میں بہت ہی مشکل ہے۔ البتہ ایک ہفتہ گذر جانیکے بعد سل کی مخصوص علامات نمایاں ہونے لگتی ہیں اور پھر تشخیص میں سہولت ہو جاتی ہے۔ جدید تجربات سے یہ ثابت ہو چکا ہے کہ سل کا حملہ عموماً ذات الریہ فصیصی کی شکل میں ہوا کرتا ہے۔ اسلئے یہ نکتہ یاد رکھنا چاہیئے کہ اگر کسی شخص کو ذات الریہ فصیصی ہونے کے بعد اسکے پھیپھڑوں میں عرصہ تک علامات طبیعیہ موجود رہیں اور اسکے ساتھ سل کی علامات ظاہرہ و باطنہ بھی نمایاں ہو جائیں تو سل کا بہت زیادہ شبہ کرنا چاہیئے +

ورم عفنی بطانۂ قلب قلب کی اندرونی جھلی کے ورم عفنی کو ورم عفنی بطانۂ قلب کہتے ہیں اس کا اشتباہ بھی سل سے اکثر ہو جایا کرتا ہے اس بیماری کی تشخیص سل سے اس طرح کیجاتی ہے کہ ورم عفنی بطانہ میں اس مرض کی مخصوص علامات طبیعیہ قلب کا مسماع سے امتحان کرنیسے معلوم ہو جاتی ہیں۔ نیز طحال بڑھ جاتی ہے، بے قاعدہ بخار رہتا ہے۔ جس کے ساتھ کبھی لرزہ ہوتا ہے کبھی نہیں ہوتا، اسکے ساتھ ساتھ مرکز تنفس مثلاً بڑھے ہوئے لوزتین یا ورم زائدہ دودیہ وغیرہ کی موجودگی تشخیص میں مزید مدد دیتی ہے +

قلب کی کواڑیوں کے امراض قلب کی کواڑیوں کے امراض میں تضیق سکر شنائی کا اشتباہ سل سے ہو سکتا ہے اس بیماری میں چونکہ خون بائیں اذن سے دالپس ہو کر پھیپھڑوں میں آتا ہے، اسلئے پھیپھڑوں میں امتلاء دموی ہو کر کبھی کبھی نفث الدم کی شکایت بھی ہو جاتی ہے، چونکہ نفث الدم سل کی ایک اہم علامت ہے اسلئے عموماً سل کا شبہ ہو جاتا ہے لیکن اس بیماری کی تشخیص سل سے کوئی مشکل نہیں ہے، کیونکہ قلب کا امتحان کرنیسے تضیق سکر شنائی کی علامات طبیعیہ محسوس ہوتی ہیں اور پھیپھڑوں کے اندر جو علامات طبیعیہ موجود ہوتی ہیں وہ انکے نصف اسفل میں ہوتی ہیں اور دونوں پھیپھڑوں میں ہوتی ہیں اور سل کی بیماری میں عموماً پھیپھڑوں کے نصف اعلیٰ میں ہوتی اور عموماً ایک پھیپھڑہ میں ہوتی ہیں +

مہلک نقص الدم اور دم ابیض ان دونوں بیماریوں کا اشتباہ کبھی کبھی سل سے ہو جایا کرتا ہے۔ لیکن ان دونوں کی تشخیص سل سے بہت آسان ہے۔ چنانچہ خون کے امتحان سے ان دونوں بیماریوں کی تشخیص یقین کے ساتھ ہو جاتی ہے +

مرض اخضر یہ بھی ایک قسم نقص الدم ہے جو نوجوان لڑکیوں کو ہوا کرتا ہے اس کا اشتباہ سل سے اس وجہ سے ہوتا ہے کہ سل کی ابتداء میں مرض اخضر کی علامات عام طور پر ہوا کرتی ہیں۔ لیکن سل کی دیگر علامات ظاہرہ و باطنہ سے اس کی تشخیص آسانی ہو سکتی ہے +

عظم غدہ درقیہ غدہ درقیہ کے بڑھ جانے سے بھی اس قسم کی علامات پیدا ہو جاتی ہیں جو سل کی ابتدائی علامات سے بہت مشابہ ہوتی ہیں، مثلاً خفیف بخار، سریع قلب، ذکاوت حس، خراش کن کھانسی اور دیگر علامات عامہ۔ لیکن اس کی تشخیص سل سے اس طرح ہو سکتی ہے کہ اس بیماری میں پھیپھڑوں کے اندر علامات طبیعیہ موجود نہیں ہوتیں۔ البتہ اگر سل اور عظم غدہ درقیہ دونوں ایک ہی وقت میں ہو جائیں تو پھیپھڑوں میں بھی علامات طبیعیہ موجود ہونگی +

مرضِ دق کی تشخیص!

ازجناب ڈاکٹر سید ناصر عباس صاحب پرنسپل طبیہ کالج دہلی

یُوں تو ہر مرض کی تشخیص جس قدر جلد ممکن ہو ہونی چاہیئے لیکن اس کلیّہ کی اہمیت جتنی کہ مرضِ دق اور بعض دیگر امراض سے وابستہ ہے اتنی غالباً دوسرے عام امراض سے نہیں ہے۔ اس لئے کہ مرض دق ایسا مرض ہے جس میں خود بخود اچھا ہو جانے کی صلاحیت بہت زیادہ ہے یہاں تک بسا اوقات مرض کا حملہ ہونے اور اسکے اچھا ہو جانے تک کسی بھی مریض یا معالج کو اس کی اطلاع نہیں ہوتی۔ اور یہ حملے کثرت کے ساتھ ہوتے رہتے ہیں اور اچھے ہوتے رہتے ہیں۔ اس حقیقت کا انکشاف اس طرح ہوا ہے کہ چودہ پندرہ سال کی عمر سے زائد عمر کے اشخاص کی لاش کا معائنہ کیا جائے تو نوّے فی صدی اشخاص میں مندمل شدہ مرض دق کی علامات موجود پائی جائیں گی۔ حالانکہ ان کو کبھی تپ مرض دق لاحق نہیں ہوا تھا اس کے معنے یہ ہوئے کہ جسم کی معمُولی قوت مدافعت عمومًا اس قابل ہوتی ہے کہ مرض دق کے معمُولی حملہ پر غالب آ جائے۔ لیکن اگر کسی وجہ سے مریض کی قوت مدافعت کمزور ہو جائے دلیریا۔ یا ٹائیفائیڈ ہیچش وغیرہ یا دیگر کمزوری پیدا کرنے والے امراض سے یا زیادہ تیز سمیت پیدا کرنے والے جراثیم کا حملہ ہو تو مرض کے حملہ کا مقابلہ مشکل ہو جاتا ہے۔ اور اس وقت اس کی ضرورت ہوتی ہے کہ مریض کی قوتوں کو تقویت پہونچائی جائے اور اس کی تمام قوتوں کو مرض سے مُقابلہ کرنے کے لئے محفوظ کیا جائے جسم کے اندر مرض کی موجُودگی کو جتنا عرصہ گذرتا جائے گا اُتنی ہی ان مقاصد کی تکمیل میں دشواری ہوتی جائے گی۔ یہاں تک کہ ممکن ہے کہ ایک حد گذر جانے کے بعد مریض کی صحت کی اُمیدیں مفقود ہو جائیں۔ اس سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ جلد از جلد اس مرض کی تشخیص کس قدر ضروری ہے تاکہ آنے والے خطرہ کا فوری مُقابلہ شروع کیا جا سکے اور مرض کے بڑھتے ہوئے سیلاب کو ابتدا ہی میں روکنے کی کامیاب تدابیر شروع کی جا سکیں۔

اس موقع پر ابتدائی زمانۂ مرض میں، مرض دق کی تشخیص کے ذرائع اور تدابیر بیان کرنی مقصُود ہیں۔ علاج معالجہ سے کوئی سروکار نہیں رکھا جائے گا۔

امراض دقیہ جسم کے خواہ کسی حصہ میں شروع ہوں لیکن مندرجہ ذیل چند عمُومی علامتیں ہمیشہ پائی جائیں گی۔

۱۔ حرارت جسمانی۔ دن و رات کے کسی حصہ میں حرارت جسمانی کا ننانوے ۹۹ سے سو درجہ حرارت تک پہنچ جانا۔ عمومًا حرارت کا یہ ضعف بعد زوال پیدا ہوتا ہے۔ اور بسا اوقات مریض کو خود اس کا احساس نہیں ہوتا۔ حرارت کی اس کیفیت کو دریافت کرنے کے لئے ہر چار گھنٹہ کے بعد تھرمامیٹر کے ذریعے سے حرارت جسمانی کا معائنہ کرنا چاہیئے۔

۲۔ کمی خون۔ مذکورۂ بالا علامت کے ساتھ ساتھ نمایاں طور سے جسم میں کمی خون کے آثار ظاہر ہونے شروع ہو جاتے ہیں۔ جلد پر بجائے تندرستی کی ہلکی سُرخی کے زردی نمایاں ہونی شروع ہو جاتی ہے۔ ابتداء میں یہ زردی چہرہ اور تمام جسم پر یکساں ہوتی ہے لیکن پھیپھڑے کی دق کے آخری درجات میں شام کے قریب جیسے جیسے حرارت جسمانی ترقی کرتی ہے رخساروں پر سُرخی ظاہر ہوتی ہے۔ جس کی وجہ سے چہرہ بارونق معلوم ہونے لگتا ہے۔ لیکن باقی ماندہ جسم کمزور، دُبلا اور پژمُردہ ہونے کی وجہ سے اس غیر طبعی سُرخی کا صحیح اندازہ آسانی سے لگایا جا سکتا ہے۔

۳۔ کمی وزن۔ مذکورۂ بالا علامتوں کے ساتھ ساتھ جسم دُبلا ہونا شروع ہو جاتا ہے چربی گھل جاتی ہے عضلات کی طبعی فربہی غائب ہو جاتی ہے۔ جلد خشک ہو جاتی ہے اور اس میں جھُرّیاں پڑ جاتی ہیں۔

۴۔ قوت جسمانی کی کمی۔ رفتہ رفتہ مریض کی جسمانی قوت زائل ہو جاتی ہے اس کا سبب زیادہ تر

۵۔ نقص ہضم ہوا کرتا ہے۔ نقص ہضم بعض مریضوں کو ابتدا ہی سے لاحق ہوتا ہے اور بعض مریضوں کو دیر تک نقص ہضم کی شکایت پیدا نہیں ہوتی۔

بہرحال جراثیم دقیہ (عصائے دقی) جسم کے کسی حصہ میں عمل کر رہے ہوں ان کی پیدا کی ہُوئی سمیتیں، مذکورۂ بالا علامتیں ضرور پیدا کریں گی اور ان علامتوں کی موجُودگی میں طبیب کا فرض ہے کہ وہ یہ معلوم کر کے فیصلہ کرے کہ آیا یہ علامتیں عصائے دقی پیدا کر رہے ہیں یا نہیں

ابتداء میں اکثر یہ بھی آسانی کے ساتھ نہیں معلوم ہو سکتا ہے کہ مرض کس عضو میں ہے۔ اس کے لئے مریض کا خون اور دوسری رطوبات کا معائنہ کرانا مفید ہوگا۔

معائنۂ خون۔ امراض دقیہ خالصتاً پیدا ہوں تو اس وقت خون کے سُرخ دانوں کی کمی کے علاوہ کچھ تغیرات خون کے سفید دانوں میں بھی پیدا ہوا کرتے ہیں۔ جن کے ذریعہ سے مرض دق کی موجودگی کے شبہات طبیب کے دِل میں زیادہ پختہ ہو جاتے ہیں۔ خون کے سفید دانوں کی مختلف قسموں کا آپس میں تناسب مندرجہ ذیل طریقہ پر بدل جاتا ہے۔

	بحالت تندرستی		بحالت مرض
کریات بیضا کثیر النواۃ	تقریباً ۷۰ فیصدی	سے	تقریباً ۵۴ فی صدی
کریات بیضا واحد النواۃ صغیر	" ۲۰ "	" "	۴۰ " "
کریات بیضا واحد النواۃ کبیر	" ۵ فی صدی	" "	۵ فی صدی
کریات بیضا	" ۸ [فیصدی]	" "	۱ فی صدی

اس کے علاوہ کریات بیضا کثیر النواۃ کے نواۃ کی تعداد طبعاً مختلف ہوتی ہے۔ مثلاً اگر دو یا تین نواۃ والے کریات کی تعداد نسبتاً زیادہ پائی جائے تو اُس سے گمان کیا جائے گا کہ مرض دق اغلباً موجود ہے اور حاد قسم کا ہے بعض محققین نے لکھا ہے کہ خون کے اندر جراثیم دقیہ (عصائے درنی) آزاد بھی پائے گئے ہیں لیکن دوسرے محققین نے اس سے اختلاف کیا ہے۔ لہٰذا یہ عمل قابل اعتماد نہیں کہا جا سکتا۔

معائنہ بلغم۔ مریض کو اگر کھانسی ہو اور بلغم آتا ہو تو بلغم کا بار بار معائنہ کرانا چاہیئے۔ اگر نتیجہ مثبت ہو یعنی جراثیم مل جائیں تو تشخیص یقینی ہے لیکن منفی نتیجہ کے یہ معنی نہیں نکل سکتے کہ مرض کی موجودگی ناممکن ہے۔ اس لئے بار بار معائنہ کراتے رہنا چاہیئے۔

معائنہ قارورہ۔ قارورہ میں پیپ کے ذرات اور عصائے درنی تلاش کرنے چاہئیں۔ گردہ اور مجاری بول میں عصائے درنی کا تعدیہ موجود ہو تو جراثیم مل جاتے ہیں، اور تشخیص یقینی ہو جاتی ہے۔

معائنہ براز۔ آنتوں میں قروح موجود ہوں یا پھیپھڑے کی دق میں اگر مریض بلغم نگل جاتا ہو تو جراثیم براز میں پائے جاتے ہیں۔

اگر ان رطوبات میں براہِ راست جراثیم نظر نہ آئیں تو مناسب قسم کی غذائی رطوبتوں میں جراثیم کو کاشت کر کے اور ان کی تعداد کو بڑھا کر دیکھا جاتا ہے۔ اگر اس میں بھی کامیابی نہ ہو تو مشتبہ رطوبتیں خرگوش کے جسم میں تلقیح کر کے دیکھا جاتا ہے۔ اگر جانور کو مرض دق لاحق ہو جائے اور ہفتہ عشرہ میں اس کی موت واقع ہو جائے اور بعد موت اُس کے جسم سے جراثیم حاصل کر لئے جائیں تو بالکل یقین کے ساتھ کہا جا سکتا ہے کہ اس رطوبت میں جراثیم دقیہ موجود تھے۔

رطوبت نخاعی۔ اِس کے معائنہ سے اگر جراثیم مل جائیں تو اغشیۂ دماغ و نخاع کے مرض درنی پر دلالت کرتے ہیں۔

عکس ریز۔ ان شعاعوں سے مرض دق کی تشخیص میں بڑی مدد ملتی ہے پھیپھڑے میں سب سے اول جو پیدا ہونے والی خرابیاں جو معائنہ مریض سے ظاہر نہ ہو سکیں ان شعاعوں کے ذریعہ دکھائی دے جاتی ہیں۔ علاوہ پھیپھڑوں کے غدد لمفاویہ خواہ وہ پھیپھڑوں کی جڑوں میں ہوں یا جدار امعاء میں ہوں عکس ریز سے ان کا پتہ چل جاتا ہے۔ ہڈیوں اور مفاصل میں جب مرض دق شروع ہوتا ہے تو عکس ریز کی تصویر اس کو ظاہر کر دیتی ہے۔

غرض مذکورۂ بالا پانچ علامتوں کی موجودگی میں مریض کی نبض تیز اور کمزور ہو تو طبیب کا فرض ہے کہ مرض دق کی تلاش میں اپنے آپ کو مصروف کرے مختلف رطوبتوں میں جراثیم دقیہ کو تلاش کرے اگر مل جائیں تشخیص یقینی ہے۔ اگر جراثیم نہ ملیں تو یہ یقین کر لینا غلط ہوگا کہ مرض دقیہ موجود نہیں ہے۔ بلکہ اس کے بعد خون کے معائنہ سے مدد لینی چاہیئے۔ اور تمام مشتبہ حالات میں مریض کا علاج مرض دق کے مفروضہ کے مطابق شروع کر کے تحقیق و تدقیق جاری رکھنی چاہیئے +

معالجات سل ریوی!

"خون محفوظ" کے ذریعے سے دِق کا علاج

از جناب ڈاکٹر جوزف ہالوس ایم، ڈی نیو یارک (امریکہ)

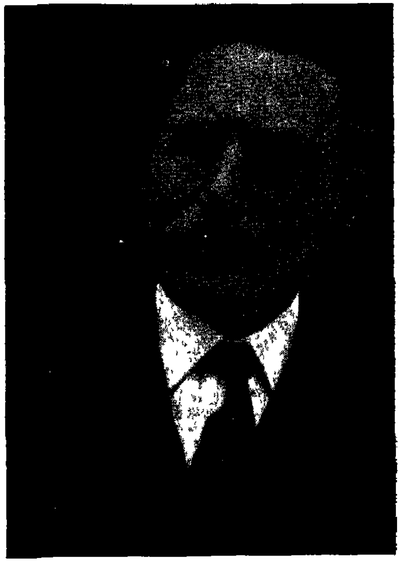
"ڈاکٹر جوزف ہالوس صاحب نے اپنے پچاس سال کے تجربات کو ایک کتاب کی صورت میں جمع کیا ہے جو عنقریب امریکہ سے شائع ہونے والی ہے۔ ازراہ کرم ڈاکٹر صاحب موصوف نے اپنی اس کتاب کا ایک باب ہمدرد صحت کی خاص اشاعت کے لئے ہمیں بھیجا ہے۔ یہ باب بہت طویل ہے اس لئے ہم دلی شکریہ کے ساتھ صرف اسکے اقتباسات کا ترجمہ ہدیۂ قارئین کرتے ہیں۔

ڈاکٹر اسپینگلر ایک مشہور و معروف محقق ہیں اور ڈاکٹر جوزف ہالوس کی یہ کتاب انہی کی تحقیقات پر مبنی ہے۔ سل کے مریضوں کا ایسے خون کے ذریعہ علاج کرنا کہ جس میں مناعت کردی گئی ہو ڈاکٹر اسپینگلر ہی کا طریقہ ہے۔ اور اگر ڈاکٹر جوزف ہالوس کے بیانات صحیح ہیں تو کہا جا سکتا ہے کہ اس وقت تک اس بیماری کا اس سے بہتر کوئی اور علاج دریافت نہیں ہوا ہے ۔ ہمدرد صحت"

ڈاکٹر کارل اسپینگلر (Dr Carl spangler) نے ۱۹۰۸ء میں اپنی تحقیقات کا اعلان کیا تھا کہ خون کے ذرات میں مناعت پیدا ہوتی ہے۔ ڈاکٹر اسپینگلر کا بیان ہے کہ مرض سل کے لئے اجسام مانعہ خون کے سیال جزو میں نہیں پیدا ہوتے بلکہ خون کے سرخ ذرات میں پیدا ہوتے ہیں جہاں وہ بے شمار تعداد میں ہیموگلوبین (خون کے سرخ دانوں کا مادہ بلوریہ) کے اندر جمع ہو جاتے ہیں۔ سرخ ذرات مرض کے دفعیہ کی خاطر حسب ضرورت یہ اجسام مانعہ خون کے سیال کو دیا کرتے ہیں۔ اگر مریض کے جسم میں ہم اینٹی جن یعنی ٹیوبرکیولن (سلین) داخل کریں تو سرخ ذرات ٹوٹ کر ایک خاص تعداد میں ان اجسام مانعہ کی آزاد ہو کر خون میں شامل ہو جائے گی۔ اس طرح جو تعداد نکل گئی ہے اسی خون کے سرخ ذرات پھر پورا کر لیتے ہیں بلکہ اکثر اس سے بھی زیادہ۔ اسلئے سل کے خلاف جو مناعت پیدا ہوتی ہے اسکا تعلق رطوبت سے نہیں بلکہ خلیات سے ہے۔

ڈاکٹر اسپینگلر نے انسانی سل کے جراثیم اور گائے کے سل کے جراثیم ملا کر ایک مادہ تیار کیا جس کا نام انہوں نے "تھائیسین" (Phthisin) رکھا۔ یہ بہت کچھ کمزور کر دینے کے باوجود اس قدر مؤثر تھا کہ اگر خرگوش کی جلد کے نیچے پچکاری سے پہونچا دیا جاتا تھا تو سل کا مرض پیدا ہو کر اسے ایک ہفتہ میں ہلاک کر دیتا تھا۔ لیکن اگر اتنی ہی مقدار میں اسے عضلات کے اندر داخل کیا جاتا تو خرگوش کو صرف تین مہینے تک بخار آتا تھا پھر جب چار مہینے کے بعد اسی جانور کو اتنی ہی مقدار کی تلقیح زیر جلد دی گئی ہو تو اس کا کچھ بھی اثر نہ ہوا (حالانکہ پہلے اتنی ہی مقدار سے موت لاحق ہو گئی تھی) ایسے خرگوشوں کو گیارہ مہینے کے بعد جب ہلاک کر کے دیکھا گیا تو ان کے جسم میں سل کا کوئی اثر نہ تھا۔ اس تدبیر سے ڈاکٹر اسپینگلر نے جانوروں میں سل کے خلاف مناعت پیدا کر دی۔ تھائیسین کی اتنی ہی مقدار کو اگر ایسے خون کے ہمراہ کہ جس میں مناعت موجود ہو دس کروڑ حصوں میں ایک حصہ کی نسبت سے ملا کر عضلات کے راستے داخل کیا جائے تو اس کا اثر اتنا تیز ہو جاتا ہے کہ خرگوش صرف تین روز میں ہلاک ہو جائے۔

حقیقی "خون محفوظ" بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ چند ایسے خرگوشوں کی وریدوں سے خون حاصل کر لیا جاتا ہے کہ جن میں مناعت پیدا کر دی گئی ہو اور اسے ۵۔ فی صدی کے فینول سالٹ کے محلول کے ساتھ ملا دیا جاتا ہے جس میں نصف فی صدی لیکٹک ایسڈ موجود ہو، اس خون سے البیومن الگ کر دی جاتی ہے۔ پھر ایک لاکھ میں ایک کی نسبت سے ہلکا کر لیا جاتا ہے۔ یہی زردی مائل صاف سیال جس کی کیفیت قدرے تیزابی ہوتی ہے اور جو کسی اجزاء سے پاک ہوتا ہے "اصلی خون محفوظ" ہے۔ یہ اس قدر پُر اثر ہوتا ہے کہ ایک ارب حصوں



ڈاکٹر جوزف ہالوس ایم ۔ ڈی ۔ نیویارک (امریکہ)
Dr. Joseph Hollos, M.D.
New York, (U.S.A.)



ڈاکٹر سید ناصر عباس صاحب ایم ۔ بی ۔ بی ۔ ایس ۔
پرنسپل طبیہ کالج دہلی (مضمون صفحہ ۷۲ پر)
Dr. Syed Nasir Abbas, M.B., B.S ,
Principal Tibbia College, Delhi.

"Hamdard-i-Sehat," Delhi.
Tuberculosis Number
July 1938.

"ہمدرد صحت" دہلی
دق و سل نمبر
جولائی ۱۹۳۸ء



لفٹیننٹ کرنل ڈاکٹر محمد اشرف الحق
صاحب ایم - بی - سی - ایچ - بی -
(ایڈنبرا) ایم - ڈبلو - ایل - ایس - آر -
(برلن) حیدرآباد دکن -
(مضمون صفحہ ۸۴ پر)

Lieut.-Col. Mohomed Ashraf-ul-Haq, M.B Ch B, M.W.L S R., Hyderabad (Deccan)



حکیم ڈاکٹر اختر حسین صاحب احمدآباد
(مضمون صفحہ ۵۹ و ۸۱ پر)

Hakeem, Dr. Akhtar Husain, Ahmedabad.

میں ایک حصہ کی نسبت سے پانی میں ملا کر اگر اسکے چند قطرے پچکاری کے ذریعہ جسم میں داخل کئے جائیں تو مخصوص انفعالی اثرات ظاہر ہوتے ہیں ان محلول کے اتنے خفیف ذرات کا اتنا زیادہ اثر خون کے رازہائے نہفتہ میں سے ایک ہے۔

اس سے اندازہ ہوگیا ہوگا کہ "محفوظ خون" معمولی ٹیوبرکیولن کی طرح کوئی سمیت نہیں ہے۔ یہ اس بات سے ثابت ہو جاتا ہے کہ اگر یہ خون خالص حالت میں بھی کسی تندرست شخص کے جسم میں داخل کر دیا جائے تو قطعاً کوئی اثر نہ ہوگا۔

کسی نئے طریقۂ علاج کے مشہور اور عام ہونے کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ پہلے اور اختیار کردہ طریقوں پر اسکی فوقیت پورے طور پر آشکار کر دی جائے۔ مثال کے طور پر اعمال جراحی کے متعلق صفائی کی احتیاطیں محقق کی کوششوں کے باوجود پچیس سال تک کسی نے قبول نہ کیں۔ مرض خناق کی دوا کے متعلق بھی ایسا ہی ہوا تھا کہ تمام ڈاکٹروں نے اور حکومت نے اسے مدتوں میں جا کر تسلیم کیا تھا۔

ٹیوبرکیولن کی ایجاد اتنی خوش نصیب نہ ثابت ہوئی۔ لاکھوں آدمی منتظر تھے کہ اس سے معجزے ظاہر ہوتے ہوئے دیکھیں۔ اس لئے ابتدا میں بعض غلطیوں کی وجہ سے اسکی ناکامی نے ایک دنیا کو مایوس کر دیا۔ ڈاکٹر ورچو نے جب اسکی برائیاں شائع کر دیں تو پھر کوئی ڈاکٹر اسے چھونے کے لئے بھی تیار نہ تھا۔ اور سالہائے دراز کے بعد کہیں جا کر ٹیوبرکیولن کو سل کے علاج کے میدان میں وہ جگہ مل سکی جسکی وہ مستحق تھی۔

ٹیوبرکیولن کو قبولیت حاصل ہو گئی لیکن جب ڈاکٹر اسپینگلر نے "محفوظ خون" سے علاج کا طریقہ دریافت کیا تو کوئی اسکی طرف متوجہ نہ ہوا ٹیوبرکیولن ہی کی طرح ایک بڑے ماہر امراض صدر کی آواز نے مخالفت میں بلند ہو کر اس نئی اور تا حال بہترین دوا کی قسمت پر بھی مہر لگا دی۔

میں نے اس طریقہ کو اسی زمانہ سے اپنا معمول مطب بنا لیا تھا اور کئی ہزار مریضوں کا علاج اس خون سے کر چکا ہوں۔ اکثر صورتوں میں یہ طریقہ تشخیص مرض کے لئے بھی بہترین ثابت ہوا ہے۔ دق کے مادے کی وجہ سے جو بعض چھوٹے چھوٹے امراض ہو جاتے ہیں اور جو معمولی علاج سے دفع نہیں ہوتے جیسے کہ عصبی درد، گٹھیا، حیض کا درد، عصبی کمزوری وغیرہ۔ اس طریقہ علاج سے ان کی نوعیت بھی آشکارا ہو جاتی ہے اور ساتھ ہی ساتھ وہ اچھے بھی ہو جاتے ہیں۔ ان چیزوں کے علاج کے لئے یہ بھی ضروری نہیں ہے کہ محفوظ خون جسم میں داخل کیا جائے۔ اسکی صرف مالش ہی سے بیماری دور ہو جاتی ہے۔

تیس سال تک اپنے مطب کے دوران میں میں نے ہزارہا سل کے مریضوں کا علاج کیا ہے۔ جنکا تعلق غریب ترین طبقے سے تھا جو اپنے طرز زندگی کو بدلنے کی اہلیت نہ رکھتے تھے۔ جسکی دق کے علاج کی خاطر سخت ضرورت ہوتی ہے۔ ایک ہی مقام پر مطب رکھنے کی وجہ سے مجھے اس بات کا موقع ملا کہ میں مدتوں حتیٰ کہ بعض مریضوں کو مسلسل بیس سال تک علاج کے بعد دیکھتا رہا ہوں اور صرف اس خون کی بروقت مالش سے میں نے بہت سے خاندانوں کو اس موذی مرض سے پاک کر دیا ہے۔

ٹیوبرکیولن میں اور محفوظ خون میں بنیادی فرق یہ ہے کہ ٹیوبرکیولن نظام جسمانی میں تحریک پیدا کر کے اسے اجسام مانعہ کے پیدا کرنے پر ابھارتی ہے اور یہ خون نظام جسمانی پر کوئی بار ڈالنے کی بجائے خود تیار شدہ اجسام مانعہ نظام جسمانی کو دیدیتا ہے مرض میں کمی پیدا ہونے کی بجائے اس خون کی پچکاری کے بعد علامات مرض میں کسی قدر زیادتی نمایاں ہوتی ہے اور یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ جسم کا نظام مدافعت دفع مرض کی کوشش میں مصروف ہوگیا۔ ہر مرتبہ حقنہ (انجکشن) سے اس قسم کی زیادتی کے فرو ہونے پر مرض میں بین تخفیف نمایاں ہوتی جاتی ہے۔ ایسے مریضوں میں جنکے جسم میں طاقت مدافعت بالکل ضائع ہو چکی ہو یہ طریقۂ علاج خصوصیت کیساتھ زیادہ مفید ہے۔ اور یہی وہ مریض ہوتے ہیں جن پر سلیں بھی اثر نہیں کرتی اور جنہیں صحت گاہوں کا قیام بھی کچھ فائدہ نہیں پہونچاتا۔

ایک چھ سال کے بچہ کا علاج مجھے کرنا پڑا جس کی حالت اتنی خراب تھی کہ ڈاکٹر جواب دے چکے تھے۔ میں نے بھی تسکین خاطر کے لئے "محفوظ خون" اسے دیدیا اور یہ ہدایت کر کے چلا آیا کہ روزانہ چند قطرے ملکر اسکی جلد میں جذب کر دیئے جائیں مجھے خود سخت حیرت ہوئی جب چند روز بعد مجھے مطلع کیا گیا کہ بچہ کی حالت اب اچھی ہے۔ تین مہینے کے بعد وہ بچہ خود میرے مطب میں آسکا اور مزید چھ ماہ کے بعد اسکول جانے لگا۔

چوبیس سال کا ایک جوان آدمی تین مہینے سے صاحب فراش تھا۔ بخار بھی اسے بہت کافی تیز رہتا تھا ضعف کی وجہ وہ بستر پہ اٹھ کر بیٹھ بھی نہ سکتا تھا۔ روزانہ دو مرتبہ اس خون کی مالش کرائی گئی اور چند ہی روز میں اس کی اشتہا بڑھ گئی نیند کافی آنے لگی اور دل کا

کے بعد وہ اس قابل ہو گیا کہ اٹھ کر بیٹھ سکے۔ ڈھائی مہینے کے بعد وہ اتنا ہو گیا کہ میرے مطب میں آسکے۔ اس کا بخار دور ہو گئیں البتہ پھیپھڑے دو برس لگ گئے اور اس وقت وہ اپنے کام پر جا سکا۔

ڈاکٹر جوزف مالوس نے اس موقع پر اپنے متعدد مریضوں کا ذکر کیا ہے جو اس طریقۂ علاج سے شفایاب ہوئے۔ یہاں ان سب کا ذکر غیر ضروری معلوم ہوتا ہے (" ہمدرد صحت ")

دستور العلاج

چونکہ اس طریقۂ علاج میں "محفوظ خون" کے محلول بہت ہی ہلکی طاقت کے استعمال کرنے پڑتے ہیں اسلئے ان کے تیار کرنے کا طریقہ بتا دینا مناسب ہوگا:-

ایک کیوبک سنٹی میٹر اصلی محفوظ خون + ۹ کیوبک سنٹی میٹر آب مقطر = ۱۰ کیوبک سنٹی میٹر محلول ۱
ایک کیوبک سنٹی میٹر محلول ۱ + ۹ کیوبک سنٹی میٹر آب مقطر = ۱۰ کیوبک سنٹی میٹر محلول ۲
ایک کیوبک سنٹی میٹر محلول ۲ + ۹ " " " " = ۱۰ " " " محلول ۳

اسی طرح محلول ۳ سے محلول ۴ اور پھر ۴ سے ۵ بنائے چلے جائیں۔ گویا محلول ۱ کی طاقت دس حصوں میں ایک حصہ، ۲ کی طاقت ۱۰۰ حصوں میں ایک حصہ، اور ۳ کی ۱۰۰۰ حصوں میں ایک حصہ، اور ۱۰ کی دس ارب حصوں میں ایک حصہ ہوگی۔ یہ محلول مہینوں تک اچھی حالت میں رہتے ہیں اور جلدی خراب نہیں ہوتے۔ عام طور پر ۱۰ یا ۹ محلول کے اعشاریہ تین سے لیکر پانچ سنٹی میٹر تک داخل کئے جاتے ہیں۔ چونکہ انفعالی علامات بالعموم آٹھ دس دن کے اندر پیدا ہوتی ہیں اسلئے بارہ روز کا وقفہ دینا مناسب ہے، قبل اسکے کہ دوسری خوراک دیجائے۔ جن مریضوں میں انفعالی علامات رونما ہوں انہیں علامات کے فرو ہو جانے پر پھر وہی مقدار دوا کی دیجائے۔ اگر علامات بالکل ظاہر نہ ہوں یا بہت خفیف سی ظاہر ہوں تو مقدار میں اضافہ کر دیا جائے۔

جب اطمینان بخش علامات ظاہر ہوں۔ اور مرض کی تمام علامتیں دور ہو جائیں تو انجکشن بند کر دیئے جائیں۔ اگر علاج ختم کر دینے کے بعد پھر علامات مرض رونما ہوں جیسا کہ اکثر چار یا چھ مہینے کے بعد ہوتا ہے تو اسے اعادہ مرض کی علامت خیال کرنا چاہیئے۔ اور پھر علاج شروع کر دینا چاہیئے۔ عام طور پر اس مرض میں مرض آتشک کی طرح تھوڑے تھوڑے وقفہ کے بعد کئی مرتبہ علاج کی ضرورت ہوتی ہے۔ تاآنکہ مریض بالکل تندرست ہو جائے۔

قدرتی طور پر ایسی تمام باتیں جو جسم میں مناعت پیدا کرتی ہیں مثلاً آرام، عمدہ غذا، صاف ہوا اور دھوپ وغیرہ اگر اس مخصوص علاج کے ساتھ ساتھ میسر آتی رہیں تو بہت اچھا ہے۔ اسکے برعکس بہت سے مریضوں میں نہایت اچھے نتائج برآمد ہوئے درحالیکہ وہ اپنا روزمرہ کا کام کرتے رہے۔ یا یہ کہ وہ اپنے طرز زندگی میں کوئی بہتر تبدیلی نہ پیدا کر سکے۔ اندرونی طور پر تھوڑی سی آیوڈین مریض کو استعمال کرا دینا مفید ہوتا ہے۔ اس کا اثر مقام مرض پر اچھا ہوتا ہے اور مناعت پیدا کرنے میں بھی مدد دیتی ہے۔ میں عام طور پر پانچ سے دس بوند تک ٹنکچر آیوڈین کی ایک خوراک روزانہ دودھ کے ایک بڑے گلاس میں ملا کر پلایا کرتا ہوں۔

بہت ہی ذکی الحس مریضوں میں یہ خون مالش کے طور پر استعمال کیا جا سکتا ہے یا یہ کہ انجکشن لگانے سے پہلے ایک دو ہفتہ تک اسکی مالش کرائی جا سکتی ہے۔

گذشتہ چند سالوں سے میں مالش اور انجکشن دونوں سے کام لیتا ہوں۔ میں انجکشن تو دو یا تین ہفتوں میں ایک مرتبہ لگاتا ہوں اور درمیانی وقفہ میں مریض روزانہ ایک مرتبہ یا دو دن میں ایک مرتبہ مالش کرتا رہتا ہے۔

یہ مالش کا طریقہ ڈاکٹر اسپینگلر نے سنہ ۱۹۰۶ء میں سلین کے متعلق ایجاد کیا تھا اور وہ ایسے مریضوں کے لئے استعمال کیا جاتا تھا جو ذکاوت حس کی وجہ سے انجکشن برداشت نہ کر سکتے تھے۔ بعد میں انہوں نے "محفوظ خون" کی مالش بھی انجکشن لگانے سے پیشتر مریض کو عادی بنانے کے واسطے شروع کر دی۔

میں نے اس مالش کے طریقہ کو بہت ہی وسیع پیمانہ پر استعمال کیا کیونکہ میرے پاس دور دور دراز فاصلوں سے مریض آتے تھے جنکی باقاعدہ حاضری ناممکن تھی۔ اور میں انہیں مالش کے لئے یہ خون دیدیا کرتا تھا۔ اور انہیں ہدایت کر دیتا تھا کہ روزانہ چار یا پانچ قطرے کلائی کی جلد پر ملکر جذب کرلیا کریں۔ ہر مہینے میں دوا کی تیزی میں اضافہ کرتا رہتا تھا اور میں نے دیکھا کہ اس آسان اور سادہ طریقے سے بڑی کامیابی ہوئی بالکل انجکشنوں کی طرح اس طریق علاج سے علامات مرض میں کمی آجاتی تھی۔ یا وہ دور ہو جاتی تھیں۔ یا بعض اوقات کامل شفا بھی حاصل ہوجاتی تھی۔

اس طرح مریضوں کی بڑی بڑی جماعتوں کے علاج کا ایک مخصوص طریقہ میرے ہاتھ آگیا جس کا کہ میں نے سنہ ۱۹۰۹ء میں اعلان بھی کردیا تھا لیکن اسکی طرف کوئی توجہ نہیں کی گئی۔ کئی سال بعد سنہ ۱۹۱۸ء میں جرمنی کے پروفیسر پٹروشکی نے اسی طریق علاج کی تفصیلات شائع کیں۔ لیکن وہ اسی طرز پر سلیمن سے علاج کرتے تھے اور انہیں اس بات میں کامیابی ہوگئی کہ پرشیا کے ایک گاؤں سے جہاں بکثرت سل اور دق پھیلی ہوئی تھی۔ اس مرض کو بالکل ناپید کردیا۔ اس وقت سے اس طریقہ کا نام غلطی سے پٹروشکی کا طریقہ پڑگیا۔ اور جرمنی میں بہت سے ڈاکٹر اس پر عملدرآمد کرنے لگے، اور یہ خیال بھی عام ہوگیا کہ ٹیوبرکیولن کے انجکشنوں سے زیادہ اسکی مالش مفید ہوتی ہے۔

لیکن یہ سلیمن کے ذریعہ سے علاج خواہ کسیقدر بھی مفید ثابت ہوا ہو اس میں ایک خرابی ضرور ہے اور وہ یہ کہ اس علاج کے لئے یہ ضروری ہے کہ معالج کی نگرانی میں کیا جائے کیونکہ اس میں غلطی کا امکان ہے اور بعض حالات ایسے بھی ہوتے ہیں کہ جن میں وہ علاج ممنوع ہے، اسکے بالمقابل "محفوظ خون" سے علاج کا طریقہ بڑی بڑی جماعتوں کے علاج کے لئے بہت زیادہ موزوں ہے۔ بکثرت بچے اور نابالغ نوجوان تو کبھی واقف ہی نہیں ہونے پاتے کہ وہ سل میں مبتلا ہیں۔ لیکن اگر تمام مریضوں کا پتہ بھی لگ جائے تو کیا کسی طرح بھی یہ بات ہمارے بس میں ہے کہ ان سب کے لئے صحت گاہوں میں رہنے کا انتظام کرسکیں تاکہ ان لاکھوں اور کروڑوں مریضوں کو کچھ فائدہ پہنچ سکے اور اسی طرح کیا ہم ان کروڑوں آدمیوں کے لئے حفظان صحت کے قواعد کے مطابق رہنے کا انتظام کرسکتے ہیں۔ جن میں سل کی بیماری خفیہ طور پر موجود ہے تاکہ وہ باقاعدہ مریض بنجانے سے بچ سکیں۔ افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ اپنے موجودہ رسم و رواج، اور مالی حالات کی موجودگی میں ایسے انتظامات ناممکن ہیں اس لئے یہ ضروری ہے کہ ملک کی غریب آبادی کے لئے کوئی سستا طریقہ علاج معلوم کیا جائے۔

ہم ایسے تدریہ زدہ لوگوں کو محفوظ خون کا محلول نمبر ۷ جسکی طاقت ایک کروڑ حصّوں میں ایک کی ہوتی ہے۔ کلائی کی جلد پر روزانہ پانچ قطرے ملنے کے لئے دے سکتے ہیں۔ ترقی پذیر مریض دن میں دو مرتبہ بھی مالش کرسکتے ہیں۔ دو یا تین ہفتوں کے بعد ہم ذرا تیز محلول یعنی نمبر ۶ استعمال کرسکتے ہیں جسکی قوت دس لاکھ میں ایک ہے۔ چار ہفتوں کے بعد یہ بہتر ہوگا کہ علاج ایک ہفتہ کے لئے بند کر دیا جائے اسکے بعد نمبر ۵ کا محلول جس کی قوت ایک لاکھ میں ایک ہے کام میں لایا جائے اور چھ سے آٹھ ہفتوں تک جاری رکھا جائے۔ اسکے بعد پھر ایک ہفتہ کی ناغہ اور کرنی چاہیئے۔ اور اسکے بعد چھ سے آٹھ ہفتوں تک نمبر ۴ کا محلول جسکی قوت دس ہزار میں ایک ہوتی ہے استعمال کیا جائے۔ ایسے مریض کہ جن میں پورے طور پر انفعالی علامات پیدا نہ ہوں ان کا علاج اسی منزل پر ختم کردیا جائے۔

جن مریضوں میں یہ علامات پورے طور پر ظاہر ہوں جو مرض کی موجودگی کا ثبوت ہیں ان میں معالجہ کو جاری رکھا جائے اور اب نمبر ۳ کے محلول سے کام لیا جائے جسکی قوت ایک ہزار میں ایک ہوتی ہے۔ روزانہ ایکمرتبہ مالش کرائی جائے اور جن لوگوں میں مرض کی شدت کم ہو ان کے لئے دو روز میں ایک مرتبہ کی مالش کافی ہے۔ اگر محلول کی اتنی قوت بہت تیز ثابت ہو تو پھر نمبر ۴ کے محلول پر واپس آسکتے ہیں۔ لیکن جو مریض اسے برداشت کرلیں تو چھ یا آٹھ ہفتوں کے بعد محلول نمبر ۲ پر آجانا چاہیئے۔ اور دو یا تین روز میں ایک مرتبہ اس کی مالش کرانی چاہیئے۔ مزید چھ یا آٹھ ہفتوں کے علاج کو چند ماہ کے لئے بالکل بند کرا دینا چاہیئے تاکہ جسمانی نظام کو موقع ملے کہ جو امداد اسے پہونچائی گئی ہے اس سے وہ پورا فائدہ اٹھالے۔

علاج کی تکرار اسی ترتیب سے پھر کیجائے لیکن اب محلول نمبر ۴ سے شروع کرنا بہتر ہوگا۔ اس طرح علاج کی ایک مدت پانچ چھ ماہ میں پوری ہو جائے گی اور مریض کو کسی طرح کی کوئی دقت لاحق نہ ہوگی۔ علاج کی تکرار اس وقت تک جاری رکھی جاسکتی ہے کہ جب تک شفائے کامل نہ ہوجائے۔

اس طریقہ علاج سے بچّوں کو بالخصوص بہت نفع پہنچتا ہے۔ کیونکہ ان میں انگور پیدا کرنے والی بافت نہایت تازہ ہوتی ہے جس سے

[illegible] زیادہ آسان ہوتی ہے۔

حال میں ڈاکٹر اسپینگلر نے ایک مرکب "اسپین لرساں" کے نام سے بغرض فروخت تیار کیا ہے اور وہ صرف مالش کے طریقۂ علاج کے لئے مخصوص ہے۔ یہ محلول نمبر ۲ کے مقابلہ میں قدرے تیز ہے۔ اور اسکی مقدار کی کمی اور بیشی قطروں کی کمی بیشی سے کیجاتی ہے۔ ڈاکٹر اسپینگلر کا مشورہ یہ ہے کہ مالش زیادہ زیادہ وقفہ سے ہونی چاہیئے یعنی دو مالشوں کے درمیان دس دن سے تین ہفتوں کا وقفہ دینا چاہیئے تاکہ مخصوص انفعالی علامات سے پورا پورا فائدہ اٹھایا جاسکے۔ اس میں شبہ نہیں ہے کہ علاج کی کامیابی کے لئے یہ ضروری ہے کہ ہم دوا کی مقدار خوراک اور انفعالی علامات کے تناسب کو پیش نظر رکھیں اور اس معاملہ میں انفرادی خصوصیات بہت اہمیت رکھتی ہیں۔ ہر معالج کو کچھ عرصہ کی مشق یہ بتا دیا کرتی ہے کہ دستور علاج کیا ہونا چاہیئے۔

ڈاکٹر اسپینگلر کی دوا اس پتہ سے مل سکتی ہے:-

P. A. Meckel, Berlin (Germany) W. 30, Barbarosse str. 32. A.

"محفوظ خون" کے ذریعہ سے دق کی ابتدائی صورتوں کے علاج، اور باقاعدہ دق کی روک تھام کے متعلق جو کچھ بھی کہا جائے وہ کم ہے، میری تو یہ رائے ہے کہ اس طریق علاج کو ہر ایسے خاندان کے لئے کہ جس میں دق کا مریض ہو، اور صحت گاہوں، اور سب کولوں کے لئے لازمی کر دینا چاہیئے۔ ایسے بچے جن میں ٹیوبرکیولن کے امتحان کے مرض کی موجودگی ثابت کردی ہو، انکا علاج اس خون کی مالش سے کرنا چاہیئے۔ لاکھوں اور کروروں روپے جو بیش قیمت علاجوں پر صرف کئے جاتے ہیں بچائے جا سکتے ہیں۔ لاکھوں انسانوں کی مصیبت دور کیجا سکتی ہے۔ لیکن بدقسمتی یہ ہے کہ اس سلسلہ میں حفظان صحت کا محکمہ اور دوسرے ذمہ دار افراد کچھ بھی نہیں کر رہے ہیں۔

میں اس آسان اور سستے طریقۂ علاج کے متعلق ہر ایسے خاندان میں مشورہ دیدیا کرتا ہوں کہ جس میں دق کا کوئی مریض موجود ہو۔ اس طرح حفظ ماتقدم سے جو فائدہ پہنچتا ہے وہ ذیل کی مثال سے بخوبی ظاہر ہو جائے گا۔

میری جائے قیام سے قریب ایک خاندان میں ایک باپ تھا جو چھ سال سے شدید سل میں مبتلا تھا جب میں پہلی مرتبہ اس خاندان میں گیا تو میں نے دیکھا کہ اسکی بیماری علاج کے درجہ سے گذر کر مہلک ہونیکی حد تک پہنچ چکی تھی۔ اسکی بیوی ایک مضبوط اور تندرست عورت تھی لیکن چند روز سے وہ حیض کے درد کی شکایت میں مبتلا ہو گئی تھی۔ مریضہ کا وزن بھی کسی قدر کم ہو گیا تھا اور نبض کی رفتار میں بھی سرعت آگئی تھی جس سے سل کا تعدیہ پہنچ جانیکا شبہ ہو سکتا تھا خاندان میں بچے تین تھے۔ بڑی لڑکی کی عمر ۱۴ سال منجھلی کی ۱۲ سال اور چھوٹی کی ۱۰ سال تھی تینوں لڑکیاں دبلی پتلی قلت دم کی مریض اور عصبی مزاج کی تھیں۔ اس میں ذرا بھی شک نہ تھا کہ ان تینوں میں مرض سل خفیہ حالت میں موجود تھا۔

میں نے پورے خاندان کے لئے یہ نسخہ تجویز کردیا کہ "محفوظ خون" کی مالش کیا کریں اگرچہ یہ ظاہر ہے کہ باپ کے بچنے کی کوئی توقع نہ تھی۔

چھ ہفتوں کے بعد میرے پاس بڑی لڑکی کا خط آیا تھا جسے میں بلاکسی ترمیم و تنسیخ کے شائع کرتا ہوں:-

از نیو برنزوک۔ مورخہ ۲ر جون ۱۹۳۲ء

محترم ڈاکٹر صاحب

"میں آپ کو اطلاع دینا چاہتی ہوں کہ ہم سب اب تندرست ہیں سوائے والد کے۔ آپکی ہدایت کے مطابق ہم اس "خونین" سیال کی روزانہ مالش کر رہے ہیں ہمیں محسوس ہو رہا ہے کہ اس سے ہمیں بہت فائدہ پہنچ رہا ہے۔ اب میں آپ کو بتاتی ہوں کہ ان چھ ہفتوں میں اس سے کیا فائدے ہوئے۔ ہم جس روز آپکی خدمت میں حاضر ہوئے اسکے ایک ہفتہ بعد والدہ کے ماہواری ایام شروع ہوئے اور اس قدر شدید درد کیساتھ کہ دو روز تک انہوں نے دوا کی مالش بھی نہ کی بلکہ وہ درد جاتا رہا۔ اب کوئی ایک ہفتہ ہوا کہ پھر انہیں ماہواری آئی لیکن اس مرتبہ سوائے تیسرے دن کے قطعاً درد نہیں ہوا۔ اور تیسرے دن بھی خفیف ہی سا درد ہوا تھا۔ میرا وزن پانچ پونڈ کے بقدر بڑھ گیا ہے اور اب میں ستانوے پونڈ کی ہوں جبسے میں نے یہ خونین سیال استعمال کیا ہے مجھے اپنے جسم میں طاقت محسوس ہوتی ہے اور اب پہلے کی طرح کثرت سے پسینہ بھی نہیں آتا۔ اب میری بھوک بھی بڑھ گئی ہے اور نیند بھی خوب آتی ہے۔

"میری بہن تیسری کی بھوک میں اضافہ ہو گیا۔ نیند بھی اچھی آتی ہے اور اسے بھی اپنا جسم طاقتور محسوس ہونے لگا ہے اسکے وزن میں ساڑھے چار پونڈ کا اضافہ ہوا ہے۔ ہیلن بھی ہماری ہی طرح خوب کھاتی ہے اور خوب سوتی ہے۔

"والد کی حالت اب بہت خراب ہے لیکن انہیں اس خیال سے مسرت ہے کہ ہم سب کی حالت بہتر ہوگئی ہے۔ وہ آپ کے بہت ممنون ہیں کہ ان کو یہ مسرت آپ نے بخشی ہے۔"

چند ماہ کے بعد اس باپ کا انتقال ہوگیا۔ ماں اور تینوں لڑکیاں دو سال تک خون کی مالش کرتی رہیں۔ سب کے سب بالکل تندرست ہوگئے اور لڑکیوں کا زمانہ بلوغ بخیر و خوبی گذر گیا۔

سِل ریوی کا عِلاج

از جناب حکیم ڈاکٹر اختر حسین صاحب صدیقی۔ احمد آباد

ویسے تو ہر مرض میں ہی اس امر کی ضرورت ہے کہ مریض کی جسمانی قوت کو بڑھانے کی بہت زیادہ کوشش کی جائے لیکن مرض سل ودق میں تمام تر علاج و معالجہ کی بنیاد اسی چیز پر قائم کی گئی ہے، کیونکہ مریض کی قوت مقابلہ کم ہو جانے کے بعد کوئی تدبیر بھی مرض کی رفتار ترقی کو نہیں روک سکتی خصوصاً ایسے مریضوں میں جن کا مرض اجتماع کلسی (کیلسیم) کی وجہ سے محصور و محدود ہوگیا ہو۔ جب ایسے مریض کمزور ہو جاتے ہیں تو طبیعت جسم کی احتیاج کو اسی چونہ سے پورا کر دیتی ہے جو مرض کو روک رہا تھا۔ خوابیدہ جراثیم میں از سر نو تحریک عمل پیدا ہو جاتی ہے۔

اصول علاج کا دوسرا جزو یہ ہے کہ اُن اسباب و علل کا استیصال کیا جائے جو ترقی مرض کا باعث ہو رہے ہیں۔ نیز مریض کو ایسے ماحول میں رکھا جائے جو جراثیمی زندگی کے مضاد ثابت ہو یعنی کشادہ مقام، صاف ہوا اور نفیس زود ہضم غذا وغیرہ کا انتظام کیا جائے۔

صحت گاہ کا علاج

اس مرض کے مہلک اثرات اور کثرت وقوع کو دیکھتے ہوئے اس زمانہ میں بہت سے شفاخانہ اور صحت گاہیں قائم ہوگئی ہیں۔ جہاں صرف اسی مرض کا علاج کیا جاتا ہے۔ حتٰی کہ جہازوں کشتیوں وغیرہ میں بھی اسکا انتظام کیا گیا ہے۔ ترقی یافتہ ممالک مثلاً انگلستان، امریکہ وغیرہ میں اس پر کافی روپیہ صرف کیا جاتا ہے اور پبلک کو اس کے مہلک اثرات سے سینما، میجک لینٹرن، اور تعلیم گاہوں کے ذریعہ سے آگاہ کیا جاتا ہے۔ اس قسم کی صحت گاہیں عموماً ایسے پہاڑوں پر بنائی جاتی ہیں جس کی بلندی تقریباً چھ ہزار فٹ ہو۔ نیز وہاں کی ہوا زیادہ مرطوب نہ ہو، کیونکہ مرطوب ہوا بقول شیخ رح کے اندمال زخم میں مانع ہوتی ہے۔

ہندوستان میں بھی ایسے چند سینے ٹوریم اور تقریباً ہر بڑے شہر میں ایسے شفاخانہ بنائے گئے ہیں جہاں اس مرض کا علاج اصول حفظ صحت کو مد نظر رکھکر کیا جاتا ہے۔ اسکے علاوہ آج کل ہوائی جہازوں میں بھی اس کا انتظام کیا گیا ہے جو غالباً زیادہ مفید ثابت ہوگا۔ کیونکہ مریض سل ودق کے لئے صاف اور کشادہ ہوا سب سے زیادہ ضروری چیز ہے لیکن اگر ہندوستان جیسے غریب ملک والوں کو اس قسم کا علاج ممکن نہ ہو تو کم از کم انہیں کسی قریب کے اچھے دیہات میں سکونت اختیار کر لینی چاہیئے۔ دھوپ کی تپش، سردی اور بارش سے بچنا چاہیئے۔ اور اگر ممکن ہو سکے تو زیادہ بہتر یہ ہے کہ مریض کو کسی شفاخانہ یا پہاڑ پر بھیج دیا جائے۔ خصوصاً موسم گرما اور برسات میں۔ جبکہ گرم اور تیز اور مرطوب ہوائیں چلا کرتی ہیں۔ سل کے مریضوں میں صفائی کی نہایت ضرورت ہے۔ روزانہ نیم گرم پانی سے غسل کر کے جسم کو تولیہ سے اچھی طرح مل دینا چاہیئے۔ اور ہلکے کپڑے زیب تن کرنے چاہیئے۔ جا رہائش یعنی جس کمرہ میں مریض رہتا ہو۔ صاف ستھری ہونی چاہیئے۔ روزانہ فینائل سے دھو کر کمرہ کی صفائی کر دینا ضروری ہے۔ کمرہ کے اندر زائد از ضرورت سامان بالکل نہ ہو، مریض کے تھوکنے کے لئے کوئی تنگ منہ کا برتن فینائل یا لائیسول ڈالکر رکھ دینا چاہیئے۔ جسکو روزانہ اسپرٹ سے جلا کر صاف کر دیا جائے۔ مریض کو دماغی یا جسمانی محنت، مباشرت وغیرہ سے قطعی بچنا چاہیئے۔ مریض کے لئے ہلکی ورزش مثلاً چہل قدمی، سیر و تفریح کرنا ضروری ہے۔ اور اسے رنج و غم، فکر و تردد میں پڑنے کا موقع نہ دیا جائے بلکہ اس کے سامنے دل خوش کن باتیں کی جائیں۔ مریض کو یہ باور کرانے کی کوشش کرنی چاہیئے کہ وہ صحت یاب ہو رہا ہے۔ پہلے سے اسکی حالت ہر طرح قابل اطمینان ہے۔ لیکن ان تمام چیزوں کا حصول ہندوستانی گھرانوں میں ذرا دشوار ہے۔ اس لئے مریض کو کسی سینے ٹوریم میں یا قریب کے شفاخانہ سل ودق میں داخل کرا دینا زیادہ بہتر ہے۔

علاجِ غذائی | مریضِ سل کو عمدہ زود ہضم غذا بہم پہنچانا بھی علاج کا ایک ضروری جزو ہے۔ کیونکہ مریض کی قوتِ مدافعت کو مرض کے خلاف بڑھانے سے ہی اس مرض کے زائل ہونے کا امکان ہو سکتا ہے، ورنہ حقیقت میں اندرونی مراکز کے جراثیم کو ہلاک کر دینا تو بہت دشوار ہے اور ظاہر ہے کہ نفیس غذائیں، بہ نسبت دواؤں کے جسمانی طاقت کو بڑھانے میں زیادہ موثر اور کامیاب ثابت ہو سکتی ہیں خصوصاً وہ غذائیں جن میں حیاتین زیادہ مقدار میں موجود ہو۔ اس لئے یہ ضروری ہے کہ مریض کی غذائیت کو بتدریج بڑھایا جائے اور چرب اور روغنی غذائیں دی جائیں مثلاً دودھ بالائی، مکھن، گھی وغیرہ اسکے علاوہ مچھلی کا تیل، دودھ، انڈہ، چوزوں کی یخنی، شوربہ، اور تازہ مچھلی، ساگودانہ وغیرہ، مناسب مقدار میں دئے جائیں۔ ترکاریوں میں ٹماٹر۔ کدو، خرفہ کا ساگ، ترئی، گاجر وغیرہ دے سکتے ہیں۔

علاجِ دوائی | **مجرّبات شیخ بوعلی سینا:** شیخ رح کا خیال ہے کہ قصبۃ الریہ کے زخم والوں کو جو دوائیں دی جائیں وہ ایک دم نہ کھلائی جائیں، کیونکہ ایسا کرنے سے ایک قسم کا ہیجان پیدا ہو کر کھانسی اٹھے گی، بلکہ دوا کو منہ میں رکھکر آہستہ آہستہ چسوانا چاہیئے۔ دوسری بات یہ کہ جو دوائیں ایسے مریض کو استعمال کرائی جائیں وہ مغری اور مجفف ہونی چاہئیں۔ اس مرض میں علاج کی پانچ غرضیں ہوا کرتی ہیں (۱) پھیپھڑے کی صفائی (۲) زخم کو خشک کرنے کی کوشش کرنا (۳) جو مواد و سمیات وہاں مجتمع ہو گئے ہیں۔ ان کو دفع کرنے کی کوشش کرنا (۴) مزید مواد کو جمع ہونے سے روکدینا (۵) زخم کو مندمل ہونے کی جدوجہد کرنا۔ ان میں سے ہر ہر غرض کے لئے جو دوائیں تجربہ میں آچکی ہیں وہ ذیل میں درج کی جاتی ہیں :-

ادویہ منقیہ میں ماء العسل اور لعوق کتاں و لعوق کرسنہ اچھی چیز ہے۔ اس کے علاوہ گدہی اور بکری کا دُودھ بھی زخم کا تنقیہ اچھی طرح کر دیتا ہے۔ اور اسی لئے اس کی خاص طور پر سفارش کیجاتی ہے اور اگر عورت کا دودھ دستیاب ہو سکے تو تنقیہ اور ترطیب کے لئے سب سے زیادہ اچھا ہے خصوصاً جبکہ عورت کی چھاتیوں سے بالواسطہ پیا جائے۔ گھوڑی کا دودھ بھی تنقیہ مواد کے لئے چوتھے نمبر پر آ سکتا ہے۔ زخم کو مندمل کرنے والی چیزوں میں لال ساگ، اور بھنگ کے مرکبات کو بہتر خیال کیا گیا ہے تقطیع مواد کے لئے صندلین کو عرق گلاب میں گھسکر اور تھوڑی سی اس میں گل مختوم ملاکر داہنی جانب اور تمام سینہ کے اردگرد لیپ کر دینا مجربات میں سے ہے۔

علاجِ ڈاکٹری | جدید علاج کے لحاظ سے اس مرض میں تمام معالجہ کا لب لباب یہ ہے کہ مریض کو تازہ ہوا، حالت کے مناسب ورزش، عمدہ اور نفیس اغذیہ واشربہ دی جائیں۔ نیز اجزا رکلسی کو جسم کے اندر پہنچایا جائے، تاکہ تقویت حاصل ہو اسکے علاوہ مچھلی کا تیل، اکسٹریکٹ آف مالٹ ملاکر دیا جائے۔ اور اگر یہ مزاج کے مناسب نہ ہو تو بجائے اسکے مارہٹول یعنی جوہر روغن جگر ماہی استعمال کرائیں۔ روغن ماہی کی سینہ پر مالش کرانا اور صبح کو نکلتے سورج کی ہلکی شعاعوں کو پندرہ منٹ تک روزانہ سینہ پر ڈالنا بہت مفید خیال کیا گیا ہے۔ اسکے علاوہ اس وقت بیشمار انگریزی پیٹنٹ دوائیں اس مرض کے لئے رائج ہیں جو کم وبیش مفید خیال کی گئی ہیں۔ ذیل میں چند وہ دوائیں ذکر کی جاتی ہیں، جن کے فوائد اس مرض میں نہایت بیش قیمت ہیں (تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو "مجربات طب جدید")

بعض سونگھنے کی دوائیں بھی اس میں مفید ثابت ہوتی ہیں مثلاً کلورے ٹون ان ہیلنٹ منتھال پرالین۔ ان دواؤں کو سنگھانے کے آلے سے پھیپھڑے میں پہنچایا جائے۔ اسی طرح بعض ضمادات اور طلاؤں کی سینہ پر مالش کرنا بھی مفید ہے۔ مثلاً (۱) جوکھیون ۲ حصے اور روغن زیتون ۲۰ حصے۔ دونوں کو ملاکر صبح و شام سینہ پر مالش کریں یا کریوزوٹ ۲ ڈرام اور لینی منٹم آیوڈین چار ڈرام دونوں کو حل کر کے پھریری سے سینہ پر لگائیں +

اسکے علاوہ کافور، سنکھیا، اور سونے کے مرکبات کو بھی مفید سمجھا جاتا ہے۔ اگر مریض کو پسینہ رات کو زیادہ آتا ہو تو کیمفیورک ایسڈ ۱۵-۱۵ گرین استعمال کرا سکتے ہیں۔ نیز کافور کو روغن زیتون میں حل کر کے بذریعہ تلقیح اندر پہنچاتے ہیں۔ مندرجہ ذیل مرکبات کا استعمال بھی اس مرض میں ازبس مفید خیال کیا گیا ہے۔

(۱) ایملشن آف کاڈ لیور آئل۔ (۲) کمپونڈ ایملشن آف کاڈ لیور آئل (۳) کریوزوٹڈ ایملشن آف کاڈ لیور آئل۔ (۴) کاڈ لیور آئل ایملشن کریوزوٹیڈ ود ہائپو فاسفیٹ۔

علاج بذریعہ تلقیح (انجکشن) | ذیل میں وہ دوائیں لکھی جاتی ہیں جو بذریعہ تلقیح (پچکاری) جسم کے اندر پہنچائی جاتی ہیں :-

(۱) **کولائڈل کیلشیم** - یہ پندرہ سی سی کی شیشی ملتی ہے لیکن سی سی روزانہ یا دو سی سی ہر دوا ایک دن درمیان میں چھوڑ کر بذریعہ عضلی پچکاری پہونچائی جائے - (۳) **کیلسی تول** - بذریعہ تلقیح مستعمل ہے - (۳) **اے - کے - بی** - بذریعہ تلقیح عضلی مستعمل ہے - (۴) **سوڈیم کاکوڈی لیٹ** - ۱ گرین کی زیر جلد تلقیح کی جاتی ہے (۵) **کرائی زول گان** - یہ ایک سونے کا مرکب ہے جسکو حجرہ سل میں استعمال کیا جاتا ہے (۶) **اڈاسپیٹن** - بذریعہ تلقیح وریدی ۸۰ قطرے تک جسم کے اندر پہونچائے جاتے ہیں (۷) **نیوٹبیں** - مرض کے ابتدائی درجہ میں ۲۰ عضلی انجکشن کئے جائیں (۸) بعض ماہرین کا خیال ہے کہ مریض کا تغذیہ بڑھانے کے لئے انسولین کی تلقیح یہ ترکیب بہت مفید ہے لیکن اسکے دوران استعمال میں غذا کافی دی جائے جس میں شکر کی مقدار کا زیادہ لحاظ کیا جائے - اس سے مریض کا وزن بڑھ جاتا ہے -

نوٹ :- اس دوا کو کسی ہوشیار ڈاکٹر کے مشورہ سے استعمال کیا جائے -

علاج بذریعہ آلات | آرٹی فیشل نیمو تھرکیس - (مصنوعی نفخ الریہ) اس طریقۂ علاج میں پھیپھڑے کے چاروں طرف ہوا ابھر دی جاتی ہے تاکہ وہ کام کرنے کے قابل نہ رہے (تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو مفصل مضمون مصنوعی نفخ الریہ "ہمدرد صحت"

بجلی کا طریقہ علاج | جب پھیپھڑے کے اندر چھوٹے چھوٹے غار پیدا ہو جائیں - اس وقت بجلی کی شعاعیں (عکس ریز) سے فائدہ کی امید کی جا سکتی ہے - جیسا کہ بعض ماہرین کا خیال ہے -

عوارض کا علاج | مریض کو بعد میں جو عوارض پیدا ہوتے ہیں ان کی رعایت و علاج کا انحصار مریض کے حالات پر ہے - جسکو طبیب فی الفور معائنہ مریض کے بعد اچھی طرح تجویز کر سکتا ہے - تاہم چند ضروری چیزوں کا یہاں ذکر کر دینا تکمیل بیان کے لئے ضروری ہے - (۱) سل و دق کے مریض کو بخار خواہ کتنا ہی تیز کیوں نہ ہو مُعرق دوا ہرگز نہیں دینی چاہیئے - اگر بخار ۱۰۲ تک پہونچ جائے تو سرد پانی سے اسپنج کر دیا جائے (۲) سل کی کھانسی کو روکنے کے لئے جو دوا تجویز کی جائے اس میں افیون کا جزء نہ ہونا چاہیئے - بلکہ ایسی دوائیں استعمال کی جائیں جن میں لزوجت ہو مثلاً صمغیات وغیرہ - یا کوئی مناسب دوا سنگھانے کے آلہ سے سنگھائیں - (۳) پسینہ کی زیادتی کو روکنے لئے کیمفورک ایسڈ ۱۵-۱۵ گرین کے دو کیپسول چار گھنٹہ کے وقفہ سے کھلائیں - یا قرص کافور دیں - (۴) اگر سوء ہضم ہو تو کوئی تیز دوا نہ دیں بلکہ قرص پودینہ، جوارش جالینوس وغیرہ سے ہضم کی اعانت کر دیں - نیز غذا کے اندر تغیر و تبدل کر دینا زیادہ اچھا ہے (۵) اگر سینہ میں درد ہو تو لنیمنٹ استعمال کریں - مثلاً لنیمنٹ کلوروفارم لنیمنٹ آیوڈین وغیرہ کی سینہ پر مالش کر دیں - اس کے علاوہ خُراجات، امراض گردہ، سحج امعاء، ذیابیطس وغیرہ بطور عوارض کے پیدا ہو سکتے ہیں جن کا علاج حسب دستور کیا جائے -

ذاتی مجرّبات | اگر مریض کے منہ سے خون آرہا ہو تو مندرجۂ ذیل نسخہ بطور چٹنی استعمال کرائیں :- تخم خرفہ ۳ ماشہ - سنگجراحت ۲ ماشہ - گیرو ۲ ماشہ - گل ارمنی ۲ ماشہ - صمغ عربی سائیدہ ۲ ماشہ شربت بنفشہ ۴ تولہ میں ملاکر چٹائیں اور عرق برگ اڑوسہ پندرہ تولہ میں شربت فریادرس ۲ تولہ ملاکر دن میں تین مرتبہ دیں - اگر کھانسی زیادہ ہو تو دیا قوزہ یا لعوق نزلی آب تربوز والا ایک ایک تولہ رات کو سوتے وقت دیں - یا لعوق سپستاں اور لعوق معتدل ایک ایک تولہ عرق گاؤزبان پندرہ تولے میں جوش دیکر تھوڑا تھوڑا کرکے چاٹتے رہیں - صبح کو عناب ۵ دانہ - بہدانہ ۳ ماشہ - سپستاں ۹ دانہ پانی میں جوش دے کر شربت بنفشہ ۲ تولہ ملاکر دیتے رہیں - اگر قبض ہو تو بجائے شربت بنفشہ کے خمیرہ بنفشہ ۳ تولہ دیں - یا اطریفل ملین ۵ ماشہ یا قرص ملین ایک عدد دیں - اگر دست زیادہ آنے لگیں تو حب الآس اور اسبغول کا اضافہ کر دیں - مریض کی قوت بحال رکھنے کے لئے کولائیڈل کیلشیم کا انجکشن ۲ سی سی کی مقدار میں ایک دن چھوڑ کر کریں - اور مچھلی کے تیل کی سینہ پر مالش کریں - اور یہی تیل بقدر مناسب کھلائیں -

سفوف حمٹے | طباشیر، دانہ ہیل، ست گلو، کہربائے شمعی، سنگجراحت، صمغ عربی، سب چیزیں ہم وزن لے کر سفوف تیار کریں اور عناب، بہدانہ، سپستاں والے نسخہ کے ہمراہ تین ماشہ یہ پھنکائیں -

اگر مریض کے بلغم میں پیپ زیادہ آرہی ہو تو گدہی یا بکری کا دودھ پانچ پانچ تولہ مریض کو دیں بشرطیکہ حمی خلطی کی شرکت نہ ہو -

اگر اختلاجی کیفیت ہو تو خمیرہ ابریشم حکیم ارشد والا تین ماشہ میں کشتہ مروارید ۲ چاول ملاکر سہ پہر کیوقت کھلا دیا کریں *

ہماری مجبوری اور ناکامی

ازجناب لفٹننٹ کرنل ڈاکٹر محمد اشرف الحق صاحب، ایم. بی. سی. ایچ. بی (ایڈنبرا) ایم. ڈبلیو. این. آر (برلن)
قلعہ گول کنڈہ، حیدرآباد، دکن

ایک ہم ہیں یا میں ہوں کہ اپنی ناکامیوں کو محکمۂ موجودہ کی مزید توجہ اور عوام کے فائدے کیلئے علی الاعلان پبلک میں لا رہا ہوں۔ ایک آپ کے حکیم صاحبان ہیں جو محکمۂ قدیم کی ہرات کو پیغمبر آخرالزماں کی وحی سمجھتے ہیں +۔ دہلی کے ایک نامور حکیم سے میں نے پوچھا کہ آپ اعادۂ شباب کے بارہ میں فلاں کشتے کو اکسیر کا درجہ دے رہے ہیں، کیا کوئی رجسٹر بھی آپکے پاس ہے جس میں آپ مجھے دکھا سکیں کہ فلاں فلاں مریض کو اس سے فائدہ پہونچا۔ فرمایا "کیا میں کوئی ساہوکار یا بنیا ہوں جو ایسا رجسٹر رکھوں"۔ سبحان اللہ! ۔ خیر تو مجھ بنیئے کے رجسٹر میں گذشتہ سال ۱۵۲ وہ بیمار ہیں جن سے میں نے پیسے لیکر باقاعدہ علاج کیا اور ان میں چودہ بیمار دق وسل کے ہیں، جن میں سے نو تو مرچکے، باقی بھی داعی اجل کو لبیک کہنے کیلئے تیار ہیں، اسی سے اس مرض کی یا تو اہمیت معلوم ہوتی ہے یا ہماری مجبوری یا میری حماقتیں یا مولویوں کی زبان میں حکم ربی۔ پہلے ہم ڈاکٹروں یا میری اور مریضوں کی مجبوریاں سُن لیجئے +۔

(۱) پوری نصف صدی گذری کہ تمام یورپ میں اس کی کوشش اور تجربے ہوتے رہے اور آجتک ہو رہے ہیں کہ جس طرح بعض اور بیماریاں انہی بیماریوں کے بسیلوس (جرثومہ) کو کچل کر نکلے ہوئے عرق یا گھوڑوں وغیرہ کو یہی عروق دیکر ان سے حاصل کردہ آب خون (مار الدم) کی زیر جلد پچکاریاں ان امراض میں بے حد مفید ثابت ہوئیں، دق سل میں بھی ہونگی۔ مگر کوئی خاص کامیابی نہ ہوئی۔ کاخ، ورہو، اور مارگ لیانو نے اللہ بخشے کوئی کسر اُٹھا نہ رکھی میرا مطلب پھیپھڑے کی سل (سل ریوی) سے ہے۔ اب رہے مریض تو بھائی ڈاکٹر عثمان کی فیس دس روپے فی انجکشن (میرے پندرہ روپے) کہاں سے لائیں +۔

(۲) اب آب وہوا کی سنئے۔ مانا کہ کھلے ہوئے مقام کی ہوا یعنے شاعروں کی فضاء اور کسیقدر دھوپ اور ورزش، یا کم سے کم چہل قدمی بھوک بڑھائیگی۔ ہاضمہ درست کریگی، مگر یہی تحریک بعض اوقات پھیپھڑوں کی غشاء مخاطی (لعابدار جھلی) میں سوزش یا جلن کا باعث ہو جاتی ہے جس کا دارومدار مریض کی جسمانی ذاتی خصوصیات پر ہوتا ہے۔ یہ ہے خیال اس ماہر دق وسل کا جس کا نام ہے تھیوڈور دکسن (نہ کہ میرے پیارے ڈاکٹر محمد عمر صاحب ماہر دق وسل کا جیسا کہ اُنکے سائن بورڈ پر لکھا ہوا ہے) جاڑوں میں گرم مقاموں پر چلے جانا، گر ایسے جو مرطوب نہ ہوں، بعض موسموں میں دریاؤں کے کنارے، بشرطیکہ وہاں خشک تحریک پیدا کرنیوالی اور اُبھارنے والی ہوا ہو، ممکن ہے کہ عمر کو بڑھادے، مگر وہاں کی تنہائی سفر کی مشکلات اور پھر وہی پیسوں کا رونا لگا رہیگا۔ ممکن ہے میرے اس عمر کو بڑھا دینے والے جملہ پر کوئی مولوی صاحب اعتراض کریں تو انکی خدمت میں گذارش ہے کہ آج سے سو ہی برس پہلے ۹۹ فیصدی مریض خاق میں مرجاتے تھے، اور اب ایک فیصدی بھی اس مرض سے نہیں مرتے، جو اللہ بخشے، کلب فر والی پچکاریوں کا "بفضل ربی" نتیجہ ہے۔ گرم مقاموں، دریاؤں کے کناروں کی سفارش پر پھر وہی سوال آجاتا ہے کہ بعض حالتوں میں مریض کی ذراسی بھی معدے کی سوزش یا تہیج دماغی ایسے مقام کے تحریکی اثرات سے اُلٹا نقصان پہونچائیگی۔ یہی حالت سمندر کے سفر میں ہے کہ بعض خاص حالتوں میں اسکی اجازت دیجا سکتی ہے۔ مگر کیوں؟ اسلئے کہ شہری گھمسان زندگی اور کثرت تفکرات سے تو مریض کو کم سے کم نجات ملیگی۔ رہی مقام کی اونچائی تو اسکی طرف یورپ والوں کی توجہ زیادہ رہی ہے۔ ماہرین یورپ کا خیال ہے کہ اگر سل صرف ایک طرف پھیپھڑے میں ہو تو ۹۶ سے ۹۷ فیصدی تک مرض کی صرف روک تھام (ذرا لفظ روک تھام کو خیال میں رکھیئے) ہوسکتی ہے۔ مگر جہاں تجویف یا تجاویف ہو تو ۴۵ فیصدی تو سنبھلے رہتے ہیں۔ مگر ساتھ ہی ۳۵ فیصدی بد سے بدتر ہو جاتے ہیں۔ اور جن کو سنبھلے رہتے ہیں کہا گیا ہے، اسکے ساتھ ہی یہ بھی ارشاد ہوتا ہے کہ ان میں سے اکثر کا مرض پھر لوٹ آتا ہے (رجوع المرض) مختصر یہ کہ اگر مریض کے ششش میں صرف کیطرفہ یا دوطرفہ بھی تجمد (Consolidation) ہے مگر ساتھ ہی اتنی کافی جگہ بھی بچ رہی ہے، جہاں ہوا اپنا کافی تصرف کرسکے، دوران خون اسکی اجازت دیتا ہو کہ مریض کچھ ورزش بھی کرسکے۔ ساتھ ہی بخار بھی نہ ہو یا بہت خفیف ہو تو شاید اسکی قطعی روک تھام ہو (شاید کا لفظ ملاحظہ ہو) یعنی پسپائی ہوگی تو شاندار پسپائی ہوگی۔ واضح ہو کہ ایسے لئے مقام خاص طور پر

ایسے مریض تپ دق کے لئے مفید ثابت ہوتے ہیں جو خون تک تھوکتا ہو یا مرض خاندانی اور ابتدائی حالت میں ہو۔ مگر پھر شرائط یہ ہیں کہ مریض زیادہ عمر رسیدہ نہ ہو، اور مرض نزلی نہ ہو، حلق یا نرخرہ ماؤف نہ ہوئے ہوں، پیشاب میں رسوب نہ آتا ہو، تجاویف دوہری دوہری نہ ہوں، اور مرض مزمن نہ ہو گیا ہو، صحت گاہوں (سینے ٹوریمز) میں جو اونچائی اور آب و ہوا کے لحاظ سے بنائی جاتی ہیں علاج تو وہی ہوگا جو ہم کم و بیش اپنے شہر میں کر لیتے ہیں مگر وہ رکاوٹیں جو اوپر بیان کی گئی ہیں ان کا بہت کچھ تدارک وہاں کر دیا جاتا ہے۔ غذا، صفائی، لباس، اور ورزش کا انتظام نہایت معقول ہوتا ہے۔ مگر (اس مگر کو دیکھئے) یہ اس وقت تک ہے کہ جب تک آپ کا مریض وہاں ہے پھر واپس آکر کیا ہوتا ہے؟ اسکا جواب سوائے گردن جھکا کر فاتحہ پڑھنے کے اور کچھ نہیں ٭

(۳) میرے چودہ مریضوں میں ۹ عورتیں تھیں۔ ان میں کل دو عورتیں ایسی تھیں جو میری سفارش پر مدن پلی سینے ٹوریم گئیں اور وہاں سے واپس ہونیکے بعد پھر مجھ سے نہیں ملیں، ان میں ایک کے میاں نواب صاحب اور دوسری کے خسر نواب صاحب ابتک کہیں موٹر میں دکھائی دیتے ہیں تو دور ہی سے ہوا میں ہاتھ ہلا کر انکی سلامتی کا اشارہ کر دیتے ہیں۔ مگر میری دریافت پر معلوم ہوا کہ دونوں رخصت ہو چکی ہیں اور یہ اشارے انکی اپنی سلامتی کے ہوتے ہیں۔ یہ دونوں جب میرے زیر علاج تھیں تو دونوں میری ہمدردی اور محبت دیکھکر اپنی مصیبتوں کا حال مجھ سے بیان کرتی تھیں جو ان پر اپنے اپنے خاوندوں کی غلامی میں نازل ہوتی تھیں۔ وہ جب تک باہر رہیں اچھی رہیں اور سچ پوچھیئے تو اب مر کر بھی اچھی ہی رہیں ایک اور صاحبہ جنکی شادی ہوئے ایکسال بھی نہیں گذرا تھا، اسی قسم کی مصیبت میں مبتلا رہیں اور ایکسال کے اندر ہی اندر چل بسیں۔ ان کا حال لکھتے ہوئے مجھے بہت ہی رنج ہوتا ہے، اگر میں ان کا باپ ہوتا تو جس طرح بھی ہوتا ان کو شرابی میاں سے خلع دلوا دیتا۔ مذکورہ بالا تین مریضوں کا علاج ہم ڈاکٹروں سے زیادہ قانون یا مذہب ہی کر سکتا تھا۔ دو اور مریضوں کو میں نے اپنے ہی پاس قلعہ گولکنڈہ میں بلا لیا تھا اور پاس ہی کی کشادہ فضا میں قطب شاہی گنبدوں میں ٹھیرا دیا تھا، جہاں ایک پر فضا باغ بھی ہے۔ ان کو غذا مقوی دی جاتی تھی جو زود ہضم بھی ہوتی تھی قدرے بالائی اور مسکہ (مکھن)، بھوسے کی روٹی کے ساتھ دیا جاتا تھا۔ بکری کا دودھ ان کا پانی تھا اور وہ تین تین ادھے روزانہ پی لیتی تھیں، دودھ کی بو دور کرنے کی خاطر بکریوں کے تھن مونڈ دیئے گئے تھے، اسپر بھی نارنگی کے پھولوں سے بنا ہوا پانی خوشبو کی خاطر اس میں شریک کر دیا جاتا تھا۔ تازہ موسمی میوے اور ترکاریوں کے علاوہ اراروٹ، انڈے، مچھلی کا تیل (ہیلی ویرال)۔ ٹاکا ڈایاسٹیز (Taka Diastase) پرند کا گوشت زیادہ کبوتر بھی دیا جاتا تھا۔ صبح کو ۲ ماشہ سنگھاڑے کا آٹا چھٹانک بھر قیمہ کے پانی کیساتھ بھی دیا جاتا رہا۔ بن دھلا قیمہ رات کو بھگو دیا جاتا تھا اور صبح اُسے دبا کر نچوڑ لیا جاتا تھا، چھاننے کے بعد قیمہ پسے ہوئے گوشت کی شکل میں لا کر اس میں قسم قسم کے مسالے ملا کر کچا ہی کھانے کی ترغیب دی جاتی تھی جس میں وہ موتیں تو کھا لیتیں مگر وہ پانی تو آنکھ بھینچ کر پی لیتی تھیں۔ مگر قیمہ جگہ جگہ کر واپس کر دیا جاتا تھا۔ اس علاج بالغذا کو انگریزی میں زائیمو تھیراپی (Zymotheraphy) کہتے ہیں۔ میں جب ولایت میں تعلیم پاتا تھا تو مجھے خوب یاد ہے کہ ہم کوئی ڈیڑھ سو طالب علموں میں قریب قریب دس بارہ بڑی مشقا میں اس قیمہ کی چکھنے کو آئیں جو ہم سب انہیں دیکھتے دیکھتے میں اڑا گئے تھے، شب کو سوتے وقت دو بڑے چمچہ شہد، بکری کا دودھ اور ایک بڑے لیموں کا رس بھی دیا جاتا تھا۔ برسات آجانے پر انہیں یہ مقام خوفزدہ کرنے لگا۔ وہ گولکنڈہ سے رخصت ہو کر پھر شہر چلی گئیں۔ اور ایسی گئیں کہ اب قیامت میں پھر ان سے دل لگی رہیگی۔ علم الصحت کے لحاظ سے یہ گنبد لاجواب تھے۔ ان میں ہوا خوب آتی تھی۔ زمین پر جو پانی گرتا تھا صاف بہ جاتا تھا۔ جگہ خشک اور اونچی تھی۔ کھڑکیاں یہاں نہ تھیں جو ہر وقت کھلی رکھی جاتیں۔ مگر بڑی بڑی محرابیں تھیں۔ جہاں ہوا کے تیز جھونکوں یا جھکڑوں سے بچنے کے لئے پردے بھی ہر آن مستور رہتے تھے۔ ان کا بخار تو تیسرے ہی دن جاتا رہا۔ مگر کھانسی کسی قدر بڑھ گئی تھی مگر ان کے کہنے پر بھی میں نے بالائی یا لیموں موقوف نہیں کیا، بلکہ اور دواؤں سے کھانسی کا تدارک کر دیا۔ انکے اگالدان کی صفائی اگر کوئی شاعر دیکھ لیتا تو انکے دل کی صفائی سے تعبیر کرتا۔ لباس میں سوتی باریک ململ استعمال کرتی تھیں۔ ساڑیاں اور چولی کرتیاں وغیرہ بھی اسی کپڑے کی ہوتی تھیں۔ گرمی کا موسم تھا۔ ان میں پسینہ خوب جذب ہو جاتا تھا جاڑا یا برسات ہوتی تب بھی میں گرم مگر ہلکا ہی لباس تجویز کرتا، ان میں ایک کی ورزش محض بغیر سہارے کی چہل قدمی تھی، اور دوسری کھڑی ہو کر ہاتھ اوپر کر کے گہرے سانس لیا کرتی تھی۔ اس آخری ورزش سے میرا مدعا گو خود پھیپھڑے میں زیادہ سے زیادہ ہوا بھر کر تنفس کی حالت پیدا کر دینا تھا جس سے مقام مرض کے آگے بڑھنے یا پھیلنے کی پھر کوئی صورت نہ رہے ٭

(۴) ایک اور مریضہ ... ۹ میں سے ۵ گئے تو بچے، یہ چار عورتیں شہر خاص کی اُن گلیوں میں رہتی تھیں جہاں سوائے کسی قدر دھوپ کے ...

اور شادی ہو اب لڑکے نام ہی تھی ۔ ان میں سے دو کو کوٹھے پر رکھا گیا اور تیسری کوٹھے پر اس وجہ سے نہ جاسکیں کہ کوٹھے پر ایک اور کرایہ دار رہتا تھا ان میں سے صرف ایک کا حال لکھتا ہوں ۔ ان کی حالت اکثر ایسی نازک ہوجاتی ہے کہ گھر میں رونا پیٹنا مچ جاتا ہے ۔ یہ پانچ بچوں کی ماں ہیں اور ان کی عمر ۲۳ سال ہے ۔ انکے میاں ضبط تولید کو مذہب کے خلاف کہتے ہیں ۔ اور مغرب کے وقت اکثر میں نے یہ کہتے سُنا کہ مغرب اور عشا کی نماز ساتھ ملاکر شب ہی کو پڑھ لیا کرتا ہوں اور امت رسول کو گو وہ کیسی ہی کمزور ہو دہ بڑھانا فرض سمجھتے ہیں ، دریافت پر ایک منح وہ بات مجھے اُنکے ہاں یہ معلوم ہوئی کہ شادی کے وقت مریضہ کی عمر ۱۴ سال کی تھی اور اس غریب کو اس وقت بھی کھانسی کے خفیف دورے پڑتے تھے اور کبھی کبھی مغرب کے بعد ہلکا سا بخار بھی ہوجاتا تھا ۔ انکی ماں کا انتقال بھی دق میں ہوچکا تھا مجھے افسوس تو اس بات کا ہے کہ ایسی حالت میں بھی معقول معالج سے مشورہ نہیں کیا گیا ، حکیم صاحب کی تشخیص کا دارومدار نبض و قارورہ پر ہی رہا ۔ غرض ابتدائی حالت میں تشخیص نہ ہوئی یہ مریضہ ابھی زندہ ہیں گو سسک رہی ہیں چھوٹے چھوٹے پانچ بچے ماں کے پلنگ کو گھیرے رہتے ہیں ۔ ایک ماں کے سینے پر چڑھا منہ سے منہ ملائے پیار کررہا ہے ، دوسرے نے اُگالدان پھینک دیا ، تیسری جو سب میں بڑی ہیں عمر ۶ سال اگالدان اور فرش کی صفائی میں مصروف ہیں ۔ صاحب خانہ گاؤ تکیہ سے لگے بیٹھے ہیں ، فرماتے ہیں کہ " یہ غریب ماں کے غم دور کرنے اور بیکار مباش کچھ کیا کر ، کی خاطر ، جائز اور درست ہے ۔ کیا اس آخری وقت بھی اپنے بچوں کو نہ دیکھیں ۔ آپ ڈاکٹر لوگ بھی بڑے ہی سخت دل ہوتے ہیں خدا ترسی کا نام تک نہیں " فعتبرو ۔ انکے علاج میں ان تمام باتوں کا خیال رکھا گیا جن کا مذکور ہوچکا ہے ۔ مگر جو علاج دواؤں کے ذریعہ ہوا اسکی تفصیل بھی حکیم کبیر داس سے ڈرتے ڈرتے کہہ ہی دیتا ہوں ۔ ڈرتے ڈرتے میں نے اس لئے کہا کہ وہ علاج جالینوس اور بوعلی سینا سے غالباً مختلف ہوگا ۔ میں خوش ہوں کہ ان میں سے چار ابھی زندہ ہیں ۔ میں یہاں اب جملہ مریضوں کو شریک کرلیتا ہوں کہ علیحدہ علیحدہ لکھنے میں مضمون طویل و بار خاطر نہ ہوجائے ۔

علاج کی تفصیلات

ایسے مریضوں کی دوا دارو کرنے سے پہلے میں ان چار باتوں کو یاد کرلیتا ہوں جو میرے اُستاد سر جان وائیلی مرحوم نے کچھ ایسے پاکیزہ و شستہ الفاظ میں میرا کان پکڑے بغیر میرے ذہن نشین کرادی تھیں جو اس وقت تک زبان کی نوک پر ہیں ۔ (۱) مریض کو کچھ ایسا قوی کردو کہ وہ خوب کھائے پیئے اور قوتِ مدافعت ایسی بڑھ جائے جو جراثیم کا مقابلہ کرسکے ۔ (۲) دافع تعفن علاج جو ان جراثیم کو تباہ کردے یا باہر نکال دے ۔ (۳) مقامی ورم (التہاب) ایک ہو یا کئی کو کم کرنا یا بڑھنے سے روکنا ۔ (۴) مریض کی مختلف شکایات کا علاج ۔

(ا) قوت کی دواؤں میں فولاد ، سنکھیا ، اور گندھک کی تعریف کی جاتی ہے ، یا مچھلی کے تیل کیساتھ کچلہ ، کواشا وغیرہ ، یا ذائقہ بدلنے کے لئے کوئی شربت ، مثلاً ادرک کا شربت ملا دیا جاتا ہے ۔ مگر مجھے انکے دینے کا اتفاق نہیں ہوا ۔ میں مچھلی کا نیا تیل ہیلی ویبرال دیتا ہوں ، جو کیپ شول میں رکھکر دیا جاتا ہے ۔ مگر زیادہ مقدار میں دینے سے ہاضمہ کا خیال ہر وقت لگا رہتا ہے ۔ قیمہ کا پانی دیتا ہوں تو دست آنے کا خیال رکھنا پڑتا ہے ۔ مگر سنگھاڑے کا آٹا اکثر دست نہیں آنے دیتا ۔ یا سنگھاڑے کا آٹا خوب کلاں کے پانی کے ساتھ دیا جاسکتا ہے ۔ پارک ڈیوس کا کریو زوٹ امیلشن بھی اکثر دیا ہے ۔ کالزانا ، اوکین ، انفسٹون ، واٹربری کمپونڈ ، سونے کا کشتہ ، برومائیڈ کی صورت میں ، ڈجی ٹیلس ، مروارید معہ مارا ہوا پارہ ، سولگن نال اور کولوڈیل کیلسیم کی پچکاریاں بھی دی گئیں جو کبھی مفید اور کبھی بیکار رہیں ۔

(۲) دافع تعفن بیسیوں دوائیں ہیں جن کا جانوروں پر قدمائے تجربہ کیا ، مگر کامیابی بہت معمولی رہی ، اور دوائیں بھی مختلف صورتوں میں مثلاً زیر جلد پچکاری یا پچکاری کے ذریعہ ناک یا معاء مستقیم میں پہونچائی گئیں ۔ مگر کوئی فائدہ نہ پایا ۔ ایک لے دے کر کریو زوٹ ہے جسے میں بکثرت استعمال کرتا ہوں ۔ کھلانے میں ۔ سنگھانے میں لگانے میں ۔

(۳) التہاب کے لئے جو اکثر مریضوں میں پایا میں نے سیلائن کے ساتھ ، کبھی ڈیٹی منی اور کبھی صرف سیلائن دیا یا بصورت تہیج سینہ پر السی کی پٹی لگادی گئی یا ہلکے ہاتھ سے لنی منٹ آیوڈین لگا دیا گیا ۔ بخار اُتارنے کیلئے میں نے آجتک کبھی کچھ نہیں دیا اور نہ دونگا ، البتہ تازی ہوا کو اس حالت میں بھی پسند کرتا ہوں اور مفید پا رہا ہوں ۔

(۴) چوتھا اور آخری علاج ان مختلف شکایات کا ہے جو اس مرض میں پیدا ہوتی ہیں ۔ مگر یہ علاجات محض مسکن ہیں اصل مرض سے انہیں کیا تعلق ۔

(الف) کھانسی (سعال) اگر پھیپھڑوں سے اچھی نہ ہو رہی ہو تو ہائیڈرو سیانک ایسڈ ، بلغم نہ نکلتا ہو اور افیون یا مرفیا دے رہا ہوں تو اسکی مقدار اور کم کردیتا ہوں اور اسمیں وائنم انٹی منی اور ایمونیم کاربونیٹ شریک کردیتا ہوں ۔ یہ سب ہی میں صرف دو تین بار دیتا ہوں کہ دن کو دینے

میں ہاضمہ کی خرابی کا اندیشہ رہتا ہے۔ اگر کھانسی کے ساتھ بلغم بکثرت نکل رہا ہو، تو ٹار کا کوئی بھی مرکب گولیوں یا کیپ سول کی صورت میں بلغم کے تعفن اور ساتھ ہی بلغم کے بالکل نہ نکلنے کی صورت میں کریازوٹ یا اگر کھانسی بالکل ہی خشک ہو تو یا اگر اسکے دورے پڑتے ہوں تو کلوروفارم کیساتھ کونیم اور ریاپ۔ دو چار بار پارک ڈیوس کا کاسیلا نا شربت بھی دیا گیا جو بہت ہی مسکن ثابت ہوا +

(ب) سینے میں درد کے لئے جیسا کہ میرے نمبر (۳) میں لکھا یا کبھی ٹرپن ٹائن کی مالش اور کبھی سینے کی حرکت کو روکنے کے لئے مجھے مجبوراً بینڈیج بھی باندھ دینا پڑا +

(ج) پسینہ اگر شب کو زیادہ آتا ہو تو زنک اوکسائیڈ کی ۲ گرین کی ایک گولی صرف شام کے وقت۔ میں اسمیں بلاڈونا ایکسٹریکٹ ¼ گرین بھی ملا لیتا ہوں +

(د) معمولی دستوں کے لئے اگر جگر وغیرہ کی وجہ سے ہوں، زبان زردی مائل سفید ہو تو بسمتھ اور کھریا۔ اگر امعا میں زخموں کا اندیشہ ہو اور دست بند ہی نہ ہوتے ہوں، زبان بھی سرخی مائل ہو تو افیون، مارفیا بھی بسمتھ میں شریک کر لیتا ہوں۔ اس کا حقنہ اور اسی کی چائے بھی اس کی معاون پائی گئی۔ اس سے بھی اگر فائدہ نہ ہوا تو حقنہ میں ٹینک ایسڈ اور ایسڈ ایسی ٹیٹ بھی شریک کر لیا جاتا ہے۔ گو مجھے اسکی ضرورت کبھی نہیں ہوئی اب بجائے دستوں کے اگر قبض کی شکایت ہو جو عموماً ابتدائی حالتوں میں ہوا کرتی ہے تو تبدیلیٔ غذا مثلاً بھوری روٹی یا گھر کی بھوسہ ملی روٹی، اور تازہ پھل، تھوڑی سی ورزش اور دواؤں میں رہُو برب یا کوئی معدنی پانی، مثلاً کارلس باڈ مفید ہوتا ہے +

(ھ) نیند نہ آتی ہو تو کلوری ٹون +

(و) منہ اندر سے پک جائے تو بورو گلیسرائیڈ +

(ز) جلد پر خراش ہو تو بورک مرہم

(ح) گردن میں غدد بڑھ جائیں اور ابتدائی حالت ہو تو فوراً نکلوا دئے جائیں +

(ط) مقعد کی شکایتوں میں آپریشن ہرگز مناسب نہیں۔ صرف آیوڈوفارم کافی ہے۔ یہ چند آخری شکایتیں مزمن حالتوں میں پائی جاتی ہیں اور خود میرے بعض مریضوں میں تھیں +

(ی) خون کی قے تو صرف ایک مریضہ کو ہوئی تھی جس کا فوری علاج تو بذریعہ نی اوہیمو پلاسٹن کی زیر درون لحمی پچکاری سے کیا گیا، مگر بعد کو کیلسیم دیا جاتا رہا۔

(ک) سوء تنفس یہ مریض کے چل چلاؤ کے زمانہ میں یا کبھی مریض کہنہ میں بھی پایا جاتا ہے۔ میرا ایک جوان مریض میری آنکھوں کے سامنے کہنے لگا "ڈاکٹر صاحب معلوم ہوتا ہے کہ اب میرا وقت آ گیا" پھر کچھ دیر خاموش پڑا ہانپتا رہا۔ پھر کہا کہ افسوس دنیا سے گذرتا ہوں میں۔ رخصت آئے زندگی کہ مرتا ہوں میں۔ اللہ سے لو لگی ہوئی ہے میری۔ اسواسطے اوپر کا دم بھرتا ہوں میں۔ اب ایک قرآن شریف میرے سینے کے پاس اور ایک پیالی میں شہد میرے سرہانے رکھوا دیجئے۔ میری آپا جان سے تاکید سے کہہ دیجئے کہ میرے آس پاس ہی رہیں کہ یٰسین شریف سننے سے محروم نہ رہ جاؤں" میں نے کہا "میاں تم تو پاگل ہو گئے ہو۔ تم اپنی صورت آئینہ میں تو دیکھو، بس ایک مجسم عاشق بنے ہوئے ہو اور بس۔ اچھا یہ تو بتاؤ کہ مجھ سے چھپاتے کیوں ہو؟" میں اسی ہنسی مذاق کی باتیں کرتا رہا۔ وہ خاموش ہو گیا، اور سننے میں آیا کہ میرے جانیکے آدھ گھنٹہ بعد اس نے کروٹ لی اور قرآن شریف کو بغل میں دبا کر رخصت ہو گیا۔ یٰسین شریف اور شہد اُسے آخری وقت مل گیا، اور اسکی دنیاوی آخری آرزو پوری ہو گئی انا للہ وانا الیہ راجعون۔ میری دی ہوئی مجرب دوائیں اور سونگھنے کو آئیوڈائڈ آف ایتھل، کیپ سول جو اُسے توڑ کر سنگھائے جاتے تھے کچھ کارگر نہ ہوئے اور نہ مریض کی حالت ایسی تھی کہ میں شگاف دے کر رطوبات کا اخراج کر سکتا۔ آکسیجن دینے کے انتظام کا وقت بھی گذر چکا تھا میں نے اپنے قریباً ہر مرنیوالے دق و سل کے مریض کو دیکھا کہ اُسکے ہوش و حواس آخری وقت تک درست رہتے ہیں بلکہ اور تیز ہو جاتے ہیں۔ اسوقت مجھے ایک اور مریض کا جو اپنے مرض کو گھسیٹ گھسیٹ کر چونتیس سال کی عمر تک پہنچا چکا تھا اور دو پیاری پیاری نوجوان لڑکیوں کا باپ بھی تھا بالکل آخری وقت میں یہ کہتے سنا کہ "منحوس ہے اس خاندان پر کہ خدا کی مار اور پھٹکار ہو کہ دلی کے غدر کے بعد سے اب تک کم سے کم ۳۰ آدمی اس مرض سے ہمارے خاندان میں مر چکے ہیں۔ گو یا ہر جتنی دنیا تو در کنار بار کی بیٹی لانا تک روا نہیں رکھتے" بالکل ایسا ہی واقعہ گزرا تھا کہ ایک خاندان کا ایک اور ایک مریض جو دار الجاثین سے لا کر میرے ہی مکان پر علاج کی خاطر رکھا گیا تھا اپنی موروثی اثرات کا شکار تھا۔

سلِ رئوی میں مصنوعی نفخ الصدر

اس کے مواقعِ استعمال اور طریقِ عمل

سل انسانی زندگی کے بہترین اوقات کار (۱۵ سے ۴۰ سال) میں نہایت تباہ کن مرض ہے۔ اور اس کے غصے کی آگ اپنے شکار کے گوشت اور روح کو نہایت سرعت کے ساتھ خاک سیاہ کردیتی ہے۔ یہ مرض تمام دنیا میں پھیلا ہوا ہے۔ اور بہ نسبت دیہاتوں کے گنجان آباد شہروں میں اور ہجوم کے مقامات پر زیادہ پایا جاتا ہے۔ ہندوستان میں دیہاتی آبادی بھی اس خوفناک مرض سے زیادہ متاثر ہے۔ لیکن اس ملک میں اس مرض کے صحیح اعداد و شمار بہم نہیں پہنچتے۔ گو ان تمام اعداد و شمار سے جو حاصل ہوسکتے ہیں۔ میجر جنرل میگا (   ) کا خیال ہے کہ بیس لاکھ سے زیادہ اشخاص اس میں مبتلا ہیں۔ یہ زیادہ تر متوسط اور ادنےٰ طبقہ کے لوگوں کا مرض ہے۔ تہذیب کی ترقی اور جدید حالات زندگی کے ساتھ اس مرض کے واقعات دہشتناک طریق پر بہت بڑھ رہے ہیں۔ اور تمام اقسام سل میں سے سل رئوی کے واقعات زیادہ ہوتے ہیں۔

زمانۂ نامعلوم سے سل رئوی کو جان لیا گیا تھا۔ اور مختلف زمانوں میں مختلف ممالک کے اندر اس کے مختلف قسم کے علاج مروّج تھے۔ علاج کا اختلاف ہی اس مخصوص دوا کو معلوم کرنے میں انسان کی ناکامی کا کافی ثبوت ہے۔ جو اس مرض کے پیدا کرنے والے جراثیم کو ہلاک کردے اور مریض کو اس کے مرض سے شفابخش سکے۔ زمانہ ہائے دراز سے تمام معلومہ علاجوں سے جس علاج نے مناسب حالات میں بہت آرام بخشا ہے۔ وہ نفخ الصدر (Pneumothorax) ہے۔

گو لورپول کے جیمس کارسن (James Carson) نے ۱۸۲۱ء میں ہی اس طریق علاج کی وکالت کردی تھی۔ لیکن ۱۸۸۲ء تک اسے علمی طور پر قبول نہیں کیا گیا حتیٰ کہ ۱۸۸۲ء میں ایک مشہور اطالوی طبیب فارلینی (Forlanini) نے علمی بنیادوں پر اسے تسلیم کرکے اس کے استعمال کی سفارش کی۔ ۱۸۸۲ء سے ۱۹۱۰ء کے مابین طبیب مذکور اس قابل ہوگیا کہ وہ ایسے پچیس مریضوں کی یادداشتیں پیش کرسکے جن کا اس طریق پر علاج کیا تھا۔ صحیح تر الفاظ میں ۱۹۱۰ء سے اس طریق علاج کو تمام دنیا میں سل رئوی کے مریض کی مصیبت کے افق تاریک پر بہترین شعاع امید کے طور پر تسلیم کرلیا گیا ہے۔

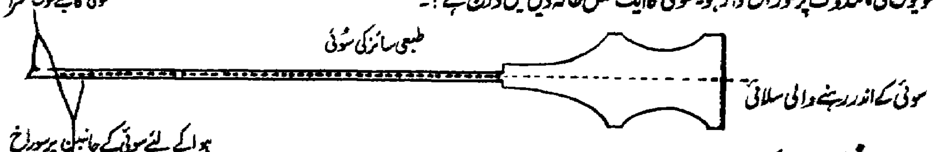
اس سے ہمارا یہ مقصد نہیں ہے کہ ناظرین کو یہ کہکر کہ وہ اس طریق علاج سے اپنے مریضان سل رئوی کو مکمل شفابخش سکتا ہے۔ کوئی سبز باغ دکھایا جائے۔ حقیقت یہ ہے کہ مصنوعی نفخ الصدر ان تمام اشخاص کے ہاتھوں میں جنہوں نے اس سے مریضوں کا علاج کرنے کا تجربہ کیا ہے۔ بہت سے مریضوں کے لئے شفابخش ثابت ہوتا ہے اور بعض میں یہ قطعی ناکام ثابت ہوتا ہے اور بعض کے حالات کو صرف بہتر بنانے میں تسلی بخش پایا جاتا ہے۔ ایک موزوں طور پر انتخاب کئے ہوئے مریض میں یہ طریق علاج گذشتہ ایک صدی سے زیادہ عرصہ کے تمام معلوم شدہ طریق علاج کے مقابلہ میں زیادہ بہتر ہے۔ شدید نفث الدم کے بعض خاص مریضوں میں یہ اسی طرح فوری اور اہم طریق علاج ہے۔ جس طرح شدید ورم زائدہ اعور میں زائدہ اعور کو بذریعہ عمل جراحی قطع کرکے نکال دینا یا کسی شدید مرض شکم میں شکم کا چاک کرنا۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ موزوں طور پر انتخاب کئے ہوئے مریض سے کیا مطلب ہے۔ یہ جاننا چاہئے کہ سل رئوی کا ہر ایک مریض ایک ایسے درجہ سے گذرتا ہے جبکہ مصنوعی نفخ الصدر کا بہترین طریق علاج ہوتا ہے۔ پس جہاں کہیں ممکن ہو اس درجہ کا پہچاننا اور دوسرے طریق علاج کے مقابلے میں اس طریق علاج کو ترجیح دینا ضروری ہے۔ تمام امراض کے علاج میں یہ ایک اچھی طرح مشہور جزو علاج ہے۔ کہ ہر مریض حصہ بدن حرکات سے آرام کا طلبگار ہوتا ہے۔ اور اسی نظریہ کی بنا پر مریض پھیپھڑے کو مسلسل حرکات سے جو سانس کی آمد و رفت (زفیر اور شہیق) کے ساتھ ملے کرنی پڑتی ہیں۔ جوف غشاء الصدر میں ہوا کا ایک خریطہ سا پیدا کرکے اور اس کے ذریعہ پھیپھڑے کو سکیڑ کر مختلف عرصہ کے لئے آرام پہنچانے کی خاطر مصنوعی نفخ الصدر کا عمل کیا جاتا ہے۔

چونکہ یہ خوفناک مرض شہروں سے دور دیہاتوں میں بھی جتنا کہ سمجھا جاتا ہے۔ اس سے زیادہ پھیلا ہوا ہے اور چونکہ ایسے علاقوں میں جو طبی امداد

باہم پہنچ سکتی ہے قریب قریب نفی کے برابر ہے۔ اور چونکہ اس ملک میں جمہور کا خوفناک افلاس دور دراز علاقوں میں طبی امداد سے مستفید ہونے کے راستے میں حائل ہے۔ اس لئے یہ ہماری دلی خواہش ہے کہ تمام وہ طبیب جو طبی درسگاہوں سے فارغ التحصیل ہو کر جاتے ہیں آلہ نفخ الصدر کے استعمال کا طریقہ سیکھ لیں یا پیشتر اس کے کہ وہ کسی جگہ مطب شروع کریں کم سے کم کسی ایسی صحت گاہ میں ضرور ہو آئیں جہاں وہ اس طریق علاج سے واقفیت حاصل کر سکیں

یہ عمل سادہ ترین عملیات میں سے ایک ہے۔ گو اس میں بھی ناگوار واقعات اسی طرح رونما ہو سکتے ہیں جس طرح کسی دوسرے جراحی عمل میں خواہ وہ کیسا ہی سادہ کیوں نہ ہو اسی عمل کے لئے مختلف قسم کے آلات ہیں جن میں سے سادہ ترین وہ ہے جس میں دو نشاندار بوتلیں ایک ربڑ کی نلکی سے باہم ملی ہوئی ہوتی ہیں ایک میں پانی ہوتا ہے اور دوسری میں ہوا اس کے ساتھ حسب ضرورت ہوا کے داخل ہونے کے لئے مقطع (کلیپ) لگے ہوئے ہوتے ہیں۔ اس آلے کے استعمال کے لئے ایک مددگار کی ضرورت ہوتی ہے۔ جو بوتلوں کو حسب ضرورت اونچا یا نیچا کرتا ہے۔ تھوڑا عرصہ ہوا انگلستان میں خود بخود حرکت کرنے والی بوتلیں مروج تھیں گو اب پتہ نہیں کہ وہاں انکا رواج ہے یا نہیں باقی تمام یورپ میں البتہ غیر متحرک یا قائم بوتلوں والا آلہ مروج ہے جو بہت پسند کیا جاتا ہے۔ وہ پال ہاک ویانہ کے ہاں سے مل سکتا ہے۔ اسکی قیمت پچھتر روپے ہے اور ملنے کا پورا پتہ پال ہاک ۲۰ گیری لگسی ویانہ ۹ ہے۔ اس کی سوئی قریباً چار انچ لمبی ہوتی ہے۔ اور سوئی کی نوک اچھی خاصی کند اور آخری سرے پر قریباً پانچ ملی میٹر کے فاصلے تک بغیر سوراخ کے ہوتی ہے۔ ہوا کے نکلنے کا راستہ سوئی کی جانبین پر ہے تاکہ اگر سوء اتفاق سے دوران عمل میں پھیپھڑے کے اندر سوراخ ہو جائے تو ہوا پھیپھڑوں کے اندر نہ چلی جائے کیونکہ جب ایسا واقعہ ظہور پذیر ہوتا ہے تو یہ نہایت ناخوشگوار واقعہ ہوتا ہے۔ اور ایسا ہونا اس صورت میں زیادہ ممکن ہے جبکہ سوئی معمولی زیر جلد پچکاری کی سوئیوں کی مانند نوک پر سوراخ دار ہو۔ سوئی کا ایک مکمل خاکہ ذیل میں درج ہے :-



مصنوعی نفخ الصدر کے مواقع استعمال | بہترین موقع عمل وہ ہے جبکہ ایک طرف کا پھیپھڑا ماؤف ہو۔ اور مرض ابتدائی درجات میں ہو۔ گو ایسا شاذ و نادر ہی ہوتا ہے کہ ایک طرف کا پھیپھڑا تو ماؤف ہو اور دوسری طرف کا پھیپھڑا پوری طرح تندرست ہو۔ بار بار اور شدید یا ہٹیلے نفث الدم کے مریضوں میں فوراً نفخ الصدر کے ذریعہ علاج کرنا چاہیئے۔ جب مریض کی نبض سریع ہو۔ بخار تیز ہو اور تحریک کی دیگر علامتیں پائی جائیں اور معمولی طریق علاج سے کوئی فائدہ نہ ہو۔ تو پھیپھڑے کے سکیڑنے کا علاج کرنا چاہیئے۔ بعض اطباء کی رائے ہے کہ نفخ الصدر کے عملیہ کے لئے ایک پھیپھڑے کا کامل طور پر تندرست ہونا نہایت ضروری ہے۔ لیکن اگر ایسا مان لیا جائے تو نفخ الصدر کا میدان عمل نہایت محدود ہو جاتا ہے۔ کیونکہ عملی طور پر جب ایک پھیپھڑے کو ماؤف ہوئے اچھا خاصہ عرصہ گذر چکا ہو تو دوسرے پھیپھڑے کا کامل طور پر تندرست پایا جانا ایک حد تک دشوار ہے۔ تندرست پھیپھڑے میں مرض کا شروع ہو جانا پہلے سے مریض اور ماؤف پھیپھڑے کی جانب فوری عمل نفخ الصدر کا یقینی موقع ہے۔ کیونکہ یہ دیکھا گیا ہے کہ اس کے بعد تندرست پھیپھڑے میں جو مرکز بن چکا ہے۔ وہ ساکن ہو جاتا ہے۔ بعض مریضوں میں جنکے پھیپھڑوں میں بڑے بڑے جوف بن چکے تھے اور عمل نفخ الصدر کے بعد باقاعدہ وقت پر جن کے پھیپھڑوں کی ریڈیو تصاویر (Radiograph) لی جاتی رہیں۔ رفتار مرض کا مطالعہ کیا گیا۔ اور دیکھا گیا کہ جوف پہلے نفخ الصدر کے ذریعہ سے دب جاتا ہے اور بالآخر قریب قریب مفقود ہو جاتا ہے۔ سل ریوی کے عوارض میں کسی ایک طرف کے پھیپھڑے کے پھوڑے ہوائی نالیوں کے پھیل جانے اور ذات الجنب رطوبی کے پیدا ہو جانے پر بھی مصنوعی نفخ الصدر کر دینا چاہیئے۔

مصنوعی نفخ الصدر کے ممنوعات | جب دونوں طرف کے پھیپھڑے ماؤف ہوں اور مرض کافی حد تک بڑھ چکا ہو تو یہ عمل منع ہے۔ لیکن ایسے حالات میں بھی کسی ایک طرف یا یکے بعد دیگرے ہر ایک پھیپھڑے کو سکیڑنے کے جزوی عمل نفخ الصدر کے ذریعہ مریض کی زندگی کو بڑھا دینا ممکن ہے۔ فورلانینی (Dr. Forlanini) اور برنارڈ (Bernard) نے اس قسم کے مریضوں کے حالات شائع کئے ہیں جنکو اس طریق علاج سے ایک حد تک فائدہ حاصل ہوا ہے۔ دوسرا مانع غشاء الریہ کے دونوں طبقات کے وسیع التصاقات ہیں جن کی وجہ سے یہ نہایت دشوار یا ناممکن ہے کہ ہوا کے احتقان سے اس میں جوف پیدا کیا جاسکے۔ لیکن حال ہی میں منظار الصدر (Thoracoscopes) کی مدد سے التصاقات کو علیحدہ کرنے کا عمل کیا جا چکا ہے۔

سل ریوی کے ساتھ دوسرے اعضاء مثلاً امعاء اور حنجرہ کے شدید ابتلا میں یہ عمل نہیں کرنا چاہیئے۔

مصنوعی نفخ الصدر کا طریق عمل کامیاب عمل نفخ الصدر کے لئے مریض کا کامل جسمانی امتحان اور اس کی چھاتی کی ریڈیو تصویر (ریڈیو گرافی) کا ہونا ضروری ہے۔ بعض ذمہ دار طبیب کہتے ہیں کہ کامل جسمانی امتحان کافی ہے۔ شعاعی تصویر (عکس ریزی) ہمیشہ ضروری نہیں ہوتی۔ لیکن زیادہ بہتر اور محفوظ تجویز یہی ہے۔ کہ ہمیشہ عمل کرنے سے پہلے عکس ریزی کی تصویر حاصل کر کے بخوبی معائنہ کر لیا جائے کیونکہ اس صورت میں اتفاقی حوادث سے بہت حد تک محفوظ رہا جا سکتا ہے۔ عکس ریزی کی تصویر کے بغیر مصنوعی عمل نفخ الصدر کا کرنا غلط طریق کار ہے۔

عکس ریزی کی تصویر کے ذریعہ سے حصہ ماؤف کو معلوم کر کے اور اگر غشاء الریہ کے طبقات میں التصاقات ہوں تو ان کو ذہن نشین کر کے عملیہ کے مقام کا انتخاب کیا جاتا ہے۔ یہ فعل مرکز مرض سے کسی قدر دور ہونا چاہیئے اور زیادہ بہتر یہ ہے کہ مریض کو پہلو کے بل لٹا کر اور اسکے بازو کو سر کے اوپر رکھ دیں تاکہ فضائے مابین الاضلاع خوب اچھی طرح علیحدہ علیحدہ کھلی رہے۔ پھر وسطی خط ربطی میں عمل کیا جائے۔ طہارت کے اصولوں کو اسی طرح مدنظر رکھتے ہوئے جس طرح کسی دوسرے عمل جراحی میں رکھا جاتا ہے۔ مقام عمل کو ۲ فیصدی کے محلول نوکین یا ۔۔۔ کے محلول پرکین کے ساتھ بے حس کیا جاتا ہے۔ اس کے لئے دو سوئیاں استعمال کی جاتی ہیں۔ ایک جس سے جلد اور زیر جلد ساخت کو بے حس کیا جاتا ہے۔ اور دوسری غشاء الریہ صدری کو بے حس کرنے کے لئے کام میں لائی جاتی ہے۔ بعض لوگ ہدایت کرتے ہیں کہ سوئی کو سیدھا غشاء الریہ تک پہنچا دیا جائے اور وہاں محلول مخدر کے چند قطرے آہستہ آہستہ داخل کر کے سوئی کو باہر کی طرف کھینچا جائے اور جیسے جیسے سوئی باہر کی طرف آتی جائے۔ تو کچھ محلول بھی راہ میں چھوڑتے جائیں۔ لیکن غشاء الریہ چونکہ نہایت ذکی الحس ساخت ہے۔ اس لئے زیادہ بہتر یہ ہے کہ پہلے غشاء الریہ کو غشاء الریہ صدری پر چند قطرے محلول مخدر کے چھوڑ کر بے حس کر لیا جائے۔ اور پھر ذرا سا سوئی کو اور آگے چھو کر جوف غشاء الریہ میں چند قطرے اور داخل کر دیئے جائیں۔ اس کے بعد جب سوئی کو باہر کی طرف نکالیں تو تھوڑا سا محلول اس راستے پر بھی چھوڑ دیا جائے۔ اس کے پانچ منٹ بعد آلہ نفخ الصدر کی سوئی جو ہوا یا گیس کے سلنڈر (بیلن۔ بوتل) کے ساتھ لگی ہوئی ہوتی ہے اور جس کا ٹھکا بند ہوتا ہے آہستہ آہستہ فضائے مابین الاضلاع میں تھوڑی تھوڑی کر کے داخل کی جاتی ہے۔ اس دوران میں طبیب آلہ مذکور کے ساتھ لگی ہوئی گھڑی (Mauometer) پر ہوا کے دباؤ کو دیکھتا رہتا ہے جو ۴ سی سی سے کسی قدر زیادہ منفی دباؤ کو بتاتی ہے۔ یا اگر سوئی جوف غشاء الصدر میں ہو تو اس سے بھی زیادہ کو ظاہر کرتی ہے۔ جب سوئی جوف غشاء الصدر میں پہنچ جائے۔ تو ٹھکے کو کھول کر ہوا کو داخل کرنا شروع کریں۔ صفر سے کسی قدر زیادہ یا کم ہوا کا دباؤ ہمیشہ نہایت مشکوک ہوتا ہے۔ یہ اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ سوئی یا تو پھیپھڑوں میں پہنچ گئی ہے یا وہ جوف غشاء الصدر کے اس حصے میں ہے جہاں غشاء الریہ کے دونوں طبقوں میں نہایت مضبوط التصاق ہو چکا ہے۔ اگر زفیر و شہیق کے آزادانہ اتار چڑھاؤ موجود ہوں جس سے قریباً ۱ سی سی پانی کا منفی دباؤ ظاہر ہوتا ہے۔ ٹھکے کو کھول دیا جائے۔ اور ہوا کو آہستہ آہستہ اندر داخل ہونے دیا جائے۔ حتے کہ قریب قریب ۲ سی سی تک داخل کر دیا جائے اور پھر بند کرنے والی ٹونٹی کو پھرا کر بند کر دیا جائے۔ اور مریض کو ہدایت کی جائے کہ وہ گہرا سانس لے۔ اسکے بعد بھی اگر سانس کے آزادانہ اتار چڑھاؤ اور منفی دباؤ کا یقین ہو تو پھر کسیقدر اور ہوا داخل ہونے دی جائے مثلاً پچاس سی سی تک جو پہلی نشست یا اولین عمل پر کم سے کم مقدار ہو سکتی ہے۔ ہر نشست یا عمل پر داخل کی جانے والی ہوا کی مقدار ۵۰ سے ۔۔۔ سی سی تک ہو سکتی ہے۔ جسے انفرادی ضروریات کے مطابق ہر نشست پر آہستہ آہستہ بڑھایا جا سکتا ہے۔ یہ ہمیشہ ضروری ہے۔ کہ دوران عمل میں مریض سے معلوم کرتے رہیں۔ کہ اُسے تنفس میں کوئی دقت یا پریشانی تو محسوس نہیں ہوتی۔ اگر اسے کوئی دقت ہو تو آلہ نفخ الصدر کی سوئی کو فوراً باہر نکال لیں۔ اور اس روز عمل کو بند کر دیں۔ ایک ہی مرتبہ کثیر مقدار میں ہوا کے احتقان کے پرانے طریقے کے مقابلے میں بتدریج تھوڑی تھوڑی ہوا کے داخل کرنے کا طریقہ یقینی طور پر قابل ترجیح ہے۔ کیونکہ اس صورت میں مریض میں نہ صرف دقت اور پریشانی تنفس ہی پیدا ہو سکتی ہے بلکہ دوسرے پھیپھڑے پر جو ممکن ہے کہ کامل طور پر تندرست بھی نہ ہو جیسا کہ اکثر ہوتا ہے بھی غیر مناسب اور زیادہ کام کا فوری بار پڑ جاتا ہے۔ مزید براں اگر مرض بائیں پھیپھڑے میں ہو۔ تو ہوا کی نسبت زیادہ مقدار کا جلدی سے احتقان کر دینا قلب کو دائیں طرف دھکیل دیتا ہے۔ اور قلب کے فعل میں بھی دقت اور پریشانی پیدا ہوتی ہے۔

دوسری نشست یا دوسرا عمل پہلے عمل کے دوسرے دن کیا جا سکتا ہے۔ لیکن اسکے بعد کا عمل ایک ہفتے کے وقفے سے کرنا چاہیے۔ اور پھر پندرہ روز میں ایک مرتبہ اسکے بعد مہینے میں ایک مرتبہ یہ عمل کر دیا کریں حتےٰ کہ غشاء الریہ میں حسب ضرورت کافی خریطہ ہوا بن جائے۔ احتقان کی جانے والی ہوا کی مقدار کا انحصار ذیل کی باتوں پر ہوتا ہے اس لئے کسی خاص مریض کے لئے کوئی معین اصول قائم نہیں کیا جا سکتا۔

(۱) ہر ایک مریض کی انفرادی ضروریات پر۔

(۲) اس مقدار ہوا پر جس کا احتمال مریض، تنفسی یا قلب کے فعل میں کسی دقت اور پریشانی محسوس کئے بغیر برداشت کر سکتا ہے۔

(۳) دو عملوں کے مابین ہوا کے انجذاب کی کمی بیشی یا شرح انجذاب پر۔

(۴) غشاء الریہ کے دونوں پرتوں میں التصاقات کی موجودگی یا غیر موجودگی پر۔

(۵) دوسری طرف کے پھیپھڑے کے ردعمل پر جو وہ عملیہ کے بعد ظاہر کرتا ہے۔ اور (۶) عام جسمانی تغیرات اور حالات پر۔

دوران عمل کے خطرات اور انکا علاج (۱) غشاء الریہ کا صدمہ جو ناخوشگوار ہو سکتا ہے۔ اسکی علامات بھی وہی ہیں جو کسی دوسری قسم کے صدمے سے ظاہر ہوا کرتی ہیں

علاج۔ فوراً سوئی کو باہر نکال لیں۔ اور اس دن کے لئے اس عمل کو بالکل روک دیں۔ محرکات۔ گرم پانی کی بوتلوں اور مقویات قلب وغیرہ کا استعمال کرائیں۔ اگر غشاء الریہ صدری کو اچھی طرح بےحس کر لیا جائے تو اس عارضے کے لاحق ہونے کا امکان نہیں ہوتا۔

(۲) سدۂ ہوائیہ (Gas Enibolism) سب سے زیادہ تکلیف دہ اور خطرناک عارضہ جو دوران عمل میں رونما ہو سکتا ہے وہ کچھ ہوا کا کل کر خون کی کسی رگ (شریان یا ورید) میں داخل ہو جانا ہے۔ اس سے صرع کا سا دورہ یا فالج نصفی ہو کر مریض فوراً یا ایک دو روز میں راہی عدم ہو جاتا ہے۔ صحیح طریقہ عمل یہ ہے کہ ہوا کو آہستہ آہستہ داخل کیا جائے اور دباؤ کو ظاہر کرنے والی گھڑی (مینومیٹر) کی نگرانی کیجائے۔ گھڑی کو بغیر خفیف ترین شبہ کے جوف غشاء الریہ میں سوئی کے دباؤ کو ظاہر کرنا چاہیے۔

عمل نفخ الصدر کے فوری اثرات صحیح طور پر انتخاب کئے ہوئے مریض میں عمدگی کے ساتھ کئے ہوئے عمل نفخ الصدر کے اثرات حیرت انگیز ہوتے ہیں اگر کسی مریض کو بخار رہتا ہو۔ تو بتدریج اس میں وقفے رونما ہوتے ہیں اور تین چار ہفتے میں بخار بالکل دور ہو جاتا ہے۔ اور بدنی حرارت اپنی طبعی حالت پر آجاتی ہے جبکہ اس اثر کو پیدا کرنے میں دوسرے تمام طریقے ناکام ہو چکے ہوتے ہیں۔ ہفتہ بھر کے اندر اندر اخراج بلغم کی کثیر مقدار تھوڑی سے تھوڑی ہوتی جاتی ہے اور زیادہ پیپ دار سے کم پیپ دار ہوتی ہوئی رقیق اور مخاطی ہو جاتی ہے۔ کھانسی کم تکلیف دہ ہو جاتی ہے۔ مریض زیادہ اچھی طرح سوتا اور نسبتاً بشاش نظر آتا ہے۔ اگر بار بار ظاہر ہونے والی نفث الدم کی شکایت نہایت تکلیف دہ ہو تو وہ بہت کم ہو کر بالآخر مفقود ہو جاتی ہے مریض کی عام صحت ہر بات میں بہتر ہو جاتی ہے۔ شدید نفث الدم میں خون کو روکنے کیلئے یہ نہایت فوری اور بہترین طریقہ علاج ہے۔ لیکن ان حقائق کے پیش نظر یہ مقصد نہیں کہ اس طریقہ عمل سے سو فیصدی مریضوں کو کامل شفا ہو جاتی ہے۔ بہت سے ماہرین جنہوں نے اس طریقہ علاج سے کام لیا ہے۔ اپنے مریضوں میں درجہ مرض اور انفرادی طور پر اس علاج سے ہر ایک مریض کے ردعمل کے لحاظ سے کامیاب بھی ہوئے ہیں اور ناکام بھی رہے ہیں۔ کامیاب نتیجے کے لئے یہ ضروری ہے کہ علاج کو مختلف وقفوں پر قریب قریب دو سال تک جاری رکھا جائے اور اسکے بعد بھی مریض کو کبھی کبھی اچھی طرح دیکھ لیا جایا کرے۔ علاج کے دوررس نتائج کو پیش نظر رکھتے ہوئے یہ کہا جا سکتا ہے کہ یہ طریقہ علاج بعض کیلئے زندگی بخش ہوتا ہے۔ اور اس سے بعض کا جنکی تعداد اول الذکر سے زیادہ ہوتی ہے اور جنکے لئے کسی دوسرے طریق علاج سے یہ قطعی غیر ممکن ہوتا ہے۔ عرصہ حیات طویل ہو جاتا ہے اور بعض میں ناکامی ہوتی ہے، لیکن بحیثیت مجموعی کیا یہ جاننا اطمینان بخش نہیں ہے کہ ایک ایسا طریقہ موجود ہے جس سے مرض کی مدت کو کم کیا جا سکتا ہے مریضوں کی عام حالت کو بہتر بنایا جا سکتا ہے اور ایک حد تک شفا بھی حاصل کی جا سکتی ہے۔

کب تک مصنوعی نفخ الصدر کو جاری رکھنا چاہیئے۔ اس سوال کا جواب دینا مشکل ہے۔ ہر ایک مریض کا علاج اسکے مخصوص حالات کے مطابق کرنا چاہیئے۔ اوسط درجے کے شدید مرض میں جس میں پھیپھڑے کی ساخت زیادہ تباہ نہ ہوئی ہو اور جسکے ساتھ بخار بھی بہت زیادہ نہ ہو بعض کی رائے ہے کہ تین سال تک پھیپھڑے کو پورے طور پر سکیڑے رکھنے کی ضرورت ہوتی ہے بشرطیکہ پھیپھڑے کا کامل طور پر سکیڑنے کے بعد چھ ماہ کے اندر اندر مرض فعال کی تمام علامات دور ہو جائیں۔ اگر کسی وقت بھی علامات مرض پھر ظاہر ہو جائیں تو اس مدت علاج کو اور بھی بڑھا دینا چاہیئے بعض مریضوں میں بار بار مصنوعی عمل نفخ الصدر کرنے سے دباؤ کو زیادہ عرصہ تک قائم رکھنا نقصان رساں بھی ہو سکتا ہے۔ ایک عام مریض میں اگر مصنوعی عمل نفخ الصدر کرنے سے دباؤ کو زیادہ عرصہ تک قائم رکھنا نقصان رساں بھی ثابت ہو سکتا ہے۔ یا ایک تیسری مریض میں اگر مصنوعی عمل نفخ الصدر کے ختم کرنے کے بعد کم سے کم چار سال تک مرض کی پھر کوئی علامت ظاہر نہ ہو تو یقین کے ساتھ کہا جا سکتا ہے کہ وہ کامل شفا حاصل کر چکا ہے۔ لیکن عملی طور پر اگر پھیپھڑے کو اسی طرح سکیڑ کے فعال کی علامات کیلئے بار بار امتحان کرنے پر کم سے کم چھ ماہ اور زیادہ بہتر ہے کہ ایک سال تک نتیجہ نفی ہوتا ہے تو مریض کو اغلباً شفایاب سمجھ کر مصنوعی نفخ الصدر کو ختم کیا جا سکتا ہے لیکن شدید مریضوں میں اتنا عرصہ کے بعد سے ختم کر دینا غیر محفوظ ہے۔ بلکہ اگر پہلے سال بلغم کا امتحان کرنے پر اس میں جراثیم سل [illegible] کی کوئی خاص علامت [illegible] نہ پائی جائے تو بھی زیادہ بہتر ہے کہ نفخ الصدر کو ایک سال تک اور قائم رکھا جائے۔

کروموپیتھی اور سل و دق

علاج باللون

ازجناب ڈاکٹر عبدالحمید صاحب چغتائی لاہور

کروموپیتھک طریق علاج کا موجد ڈاکٹر بابیٹ (Dr, Babitt) تھا جس کے نظریات دیگر تمام طریقہ ہائے علاج سے بالکل الگ اور نرالے ہیں۔ اس طریقہ میں سورج کی روشنی اور انکے قدرتی رنگوں سے علاج کیا جاتا ہے +

یہ طریقہ علاج اگرچہ قدیم اطبا کو بھی معلوم تھا۔ اور پرانے لوگوں کو بھی رنگوں کی منفعت کا علم تھا۔ مثلاً زمانہ قدیم ہی سے دولہا اور دلہن کو سُرخ لباس میں ملبوس کیا جاتا ہے تاکہ انکے شہوانی قوا میں ہیجان پیدا ہو اور خوشی و انبساط سے طبیعت خنداں و فرحاں رہے +

چیچک کے مریض پر سُرخ روشنی یا سُرخ کپڑا رکھنا قدیم ویدوں کو معلوم تھا تاکہ بدن پر چیچک کے داغ کم پیدا ہوں اور مرض کی تکلیف سے مریض محفوظ رہے، یہانتک کہ چیچک کی دیوی کا مندر بھی سُرخ رنگ کا بنایا جاتا ہے تاکہ زائرین پر اس رنگت کی منفعت ظاہر ہو +

آشوب چشم کے مریض کی آنکھ پر سبز رنگ کا کپڑا رکھا جاتا ہے تاکہ آنکھ کی سرخی اور جلن کم ہوجائے، غم و ماتم کی مجالس کا لباس سیاہ تجویز کیا گیا تھا تاکہ طبیعت میں افسردگی اور اُداسی پیدا ہو، سبز رنگ اور نیلے رنگ کو گرمیوں میں زیادہ پہنا کرتے تھے تاکہ بدن آفتاب کی تمازت سے محفوظ رہے جوگی لوگ اپنے کپڑے زرد رکھا کرتے تھے، تاکہ طبیعت میں سرور و انبساط قائم رہے اور تکان و کوفت پاس نہ پھٹکے۔ لیکن دور حاضرہ کے جدید علمی انکشافات نے اس سلسلہ میں نہایت مفید اور گرانقدر حقائق کو بے نقاب کیا ہے +

کیفیت سورج کی روشنی مندرجہ ذیل سات مختلف شعاعوں سے مرکب ہے :۔

(۱) روشنی پیدا کرنے والی شعاعیں۔ (۲) حرارت اور گرمی پیدا کرنے والی شعاعیں۔ (۳) راتنجی شعاعیں (عکس ریز)۔ (۴) ہرٹزین شعاعیں (Hertzian Rays) (۵) الٹراوائیلٹ ریز (ماورا بنفشجی شعاعیں) یا فوٹوگرافک ریز۔ (۶) ریڈیم کی شعاعیں۔ (۷) براڈکاسٹنگ ریز +

اب اگر ہم سورج کی روشنی کو ایک منشور مثلثی (پرزم Prism) میں سے گذاریں تو سورج کی سفید روشنی کا تجزیہ ہو کر سات مختلف رنگ کی شعاعیں دکھائی دینگی۔ یہ رنگ ترتیب وار اس طرح واقع ہوتے ہیں +

(۱) سُرخ۔ (۲) نارنجی۔ (۳) زرد۔ (۴) سبز۔ (۵) آسمانی۔ (۶) نیلا۔ (۷) بنفشجی +

ان میں سے سُرخ رنگ کی شعاعیں سب سے لمبی اور گرم ہوتی ہیں۔ نیلے رنگ اور بنفشجی رنگ کی شعاعیں چھوٹی اور سرد ہوتی ہیں۔ ڈاکٹر بابیٹ نے مسلسل تجربات سے واضح کیا ہے کہ ان تمام رنگوں میں الگ الگ اثرات شفابخشی موجود ہیں۔ اور یہ شعاعیں مختلف امراض کے دفعیہ میں اکسیر کا حکم رکھتی ہیں +

قدرت کے مظاہر ہر وہ شخص جس نے صحیفۂ قدرت پر کبھی بھی ایک نظر غائر ڈالی ہے معلوم کرسکتا ہے کہ زندگی کے ہر شعبہ میں خواہ وہ زندگی حیوانی ہو یا نباتاتی، معدنی ہو یا بحری ان سب میں رنگ ایک جزو لاینفک ہے اور کائنات کی تمام اشیاء اپنی نوع در نوع رنگوں سے خوشنما اور جاذب نظر بنائی گئی ہیں۔ جس سے یہ امر اظہر من الشمس ہو جاتا ہے کہ رنگ اور زندگی میں ایک گہرا تعلق ہے اور کسی شے میں قدرتی رنگ و روغن کی کمی، اس شے کی علالت، فساد، ضعف اور خرابی پر دلالت کرتی ہے۔ اسی طرح کسی انسان کے اصلی رنگ و روغن کی خرابی اس بات کی دلیل ہے کہ اسکے وظائف حیات میں اختلال رونما ہو چکا ہے +

اسکے علاوہ تمام اجزائے اوّلی جن کے امتزاج سے کائنات کا ذرہ ذرہ معرض وجود میں آیا ہے رنگدار مادّے ہیں اور ہر ایک کے رنگ کی کیفیت جُدا جُدا ہے۔ اسی طرح ہمارے جسم کے اخلاط خون بلغم صفرا اور سودا بھی رنگین مادّے ہیں۔ یہ بھی ظاہر ہے کہ ہماری تمام خورونوش

کی چیزیں خواہ سبزیاں ہوں یا پھل سب میں قدرتی رنگ موجود ہیں اور ان تمام امور سے یہ بات واضح ہے کہ قیام صحت کے لئے طبعی رنگ ایک نہایت لابدی اور ضروری شے ہے +

رنگ اور سورج کی روشنی

دنیا کی ہر شے کا رنگ سورج کی روشنی سے ماخوذ ہے۔ چنانچہ ان تمام ممالک میں جو منطقہ حارہ اور خط استوا پر واقع ہیں جہاں پر سورج کی شعاعیں نسبتاً بہت زیادہ اور تیز تر پڑتی ہیں۔ ہر قسم کی روئیدگی نباتات اور حیوانات کا رنگ شوخ اور خوشنما ہوتا ہے اور جس قدر رنگوں کی انواع ان ممالک میں پائی جاتی ہیں وہ کسی دوسرے مقام پر دیکھنے میں نہیں آتیں۔

سورج کی روشنی کے علاوہ تمام اجرام فلکی مثلاً چاند، ستارے، سیارے، شہاب، کہکشاں، دُم دار تارے وغیرہ کی روشنیاں بھی مختلف رنگوں سے مرکب ہیں۔ اور ان تمام اجرام سماوی کی ضیا اور روشنی بھی ہمارے جسم پر کئی طرح سے اثر انداز ہوتی ہے۔ مثلاً بدر پورے چاند کی روشنی دیوانے مریضوں کے دماغ میں ہیجان اور جوش پیدا کرتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ پاگلوں کو انگریزی میں (Lunatic) یا قمرزدہ کہتے ہیں +

مندرجہ بالا تمام امور پر غور کرتے ہوئے ڈاکٹر بابیٹ کو یہ خیال پیدا ہوا کہ وہ سورج کی روشنی اور اُسکے رنگوں سے مریضوں کا علاج کرکے اور نتائج کو دیکھے۔ چنانچہ اس نے علاج کی غرض سے سورج کی روشنی کے سات رنگوں کا انتخاب کیا اور اس میدان میں گامزن ہوا +

ڈاکٹر موصوف کی جد و جہد نے قدرت کے اس عظیم الشان راز کی طرف رہنمائی کی اور وہ بہت سے امراض کے علاج میں کامیاب ہوا +

اگرچہ یہ علم ہنوز تشنۂ تکمیل ہے۔ لیکن امریکن ماہرین نے اس میں گرانقدر اضافے کئے ہیں اور اس مضمون پر بڑی بڑی مبسوط کتابیں لکھی ہیں

علاج باللون کا طریق کار

علاج شمسی کا طریق کار یہ ہے کہ مصفا سادہ پانی یا خشک دانہ دار کھانڈ کو سُرخ، نارنجی، زرد، سبز، نیلے آسمانی اور بنفشی رنگ کی بوتلوں میں بھر کر بیس گھنٹہ تک دھوپ میں رکھدیا جاتا ہے پھر اس پانی یا کھانڈ کو دوا کے استعمال کرتے ہیں۔ کھانڈ والی شیشیوں کو وقتاً فوقتاً ہلانا ضروری ہوتا ہے تاکہ تمام کھانڈ پر رنگین روشنی کا اثر پڑ سکے +

اسی طرح ان بوتلوں میں روغن زیتون بھر کر ۳۰ گھنٹہ تک دھوپ میں رکھتے ہیں، پھر اس تیل کو بیرونی استعمال کے لئے دواءً استعمال کرتے ہیں +

مقدار خوراک :- پانی کی مقدار خوراک ایکتولہ سے تین تولہ تک ہر تیسرے یا چوتھے گھنٹہ ہے لیکن کھانڈ ۵ سے ۲۰ گرین ایک دو گھونٹ پانی کے ساتھ کھلائی جاتی ہے +

کبھی رنگین شیشوں کو مریض کے کمرے کی کھڑکیوں میں لگا دیا جاتا ہے اور سورج کی جو روشنی اس شیشے میں سے چھن کر آتی ہے اس میں مریض کو برہنہ کرکے لٹا دیا جاتا ہے اور ایسا غسل آفتابی مریض کو ۵ سے ۳۰ منٹ تک روزانہ دیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ شدید مریضوں کو مطلوبہ رنگ کے رنگین کپڑے بھی پہنا دیئے جاتے ہیں +

اصول علاج

(۱) انسانی بدن کی ساختیں رنگوں سے مرکب ہیں۔ جب تک ان رنگوں میں تناسب و توازن درست رہتا ہے تو انسان بھی تندرست رہتا ہے، جب کسی رنگ کی کمی بیشی ہو جاتی ہے تو انسان بیمار ہو جاتا ہے +

(۲) ہمارے جسم کے رنگ گھٹائے بڑھائے جا سکتے ہیں۔ چنانچہ اس کی کمی یا زیادتی کو درست کرنا کرومو تھیپی کا اصل موضوع ہے +

سورج کی روشنی کے منافع

یہ ایک ناقابل تردید حقیقت ہے کہ جہاں سورج کی روشنی نہ پہونچ سکے وہاں انسان کی صحت قائم نہیں رہ سکتی۔ اسی طرح سورج کی روشنی کے بغیر نباتات اور ادنےٰ روئیدگی کا نشو و نما بالکل رک جاتا ہے اور پودے گلنے سڑنے لگتے ہیں +

تنگ و تاریک اور بند مکانوں کے رہنے والے اکثر زرد رو اور نحیف ہوتے ہیں اور ان میں دل اور پھیپھڑوں کے امراض زیادہ پائے جاتے ہیں نیز وہ غیر طبعی تکان و کوفت میں مبتلا رہتے ہیں۔ معدنوں میں کام کرنے والوں کی بصارت بہت کمزور ہوا کرتی ہے اور انہیں دردسر اور دوار لاحق رہتا ہے اسی طرح ان لوگوں میں رقص العین کا مرض بھی پایا جاتا ہے +

جس جگہ سورج کی روشنی نہیں پہونچتی، وہاں جراثیم اور حشرات الارض کی کثرت ہو جاتی ہے جو انسانی زندگی کے لئے مضر و مہلک ہیں۔ سورج کی روشنی کامل طور پر جراثیم کش اور حافظ صحت ہے +

سورج کی روشنی سے ہمارے بدن میں حیاتین د پیدا ہونے لگتی ہے چنانچہ اوجاع المفاصل اور کساح کے مریضوں کو اگر ہر روز تھوڑی تھوڑی

کے دوران بستر پر رکھا جائے تو انکے مرض کا ازالہ ہو جاتا ہے +

دق وسل

سل ودق کے مریضوں کے لئے سورج کی روشنی آب حیات سے کم نہیں +
جن مریضوں کو ہم سورج کی روشنی میں رکھیں، ان کا وزن، اشتہا اور صحت عامہ ترقی کرتی ہے اس سے بے خوابی تکان اور عصبی ضعف بھی دور ہو جاتا ہے۔ علاوہ بریں مریض کے ذہنی قوٰے ترقی کرنے لگتے ہیں +

رنگوں کے افعال وخواص

(۱) سُرخ رنگ :۔ اس رنگ کی تاثیر گرم اور قبض کشا ہے۔ لیکن اس رنگ کا استعمال کسی ورم، سوزش بخار، جوش اور ہذیان کی حالت میں نہ کرنا چاہیئے +

(۲) نارنجی رنگ :۔ یہ رنگ اپنے خواص میں سُرخ رنگ کے مشابہ ہے۔ لیکن طاقت میں اس سے کم ہے اس کا استعمال نازک اور نحیف مریضوں میں نیز بچوں اور عورتوں میں بجائے سُرخ کے کرنا چاہیئے +

(۳) نیلا رنگ :۔ یہ رنگ بہت کار آمد ہے اور ٹھنڈک پہونچاتا ہے۔ گویا اپنے فعل میں سُرخ کا متضاد ہے۔ اس رنگ کا استعمال ہر قسم کے انفعالات نفسانیہ، جوش، غم، غصہ، بخار، سوزش اور شدید دردمزمن امراض میں مفید ہوتا ہے چنانچہ شدید اسہال، تپ، پیچش، ہذیان سرسام اور تپ دق کے لئے نافع ہے۔ نیلی بوتل کا تیل مقام قلب پر مالش کرنے سے قلب کا درست ہو جاتا ہے +

دق کے بخار اور شدت کھانسی میں نیلی بوتل کا پانی پلانا نہایت مفید ہے +

اُودا رنگ :۔ یہ رنگ امراض ریہ اور دم کشی میں نہایت مفید ہے، سوء ہضم، سینہ کی جلن، قراقر، غثیان، قے اور اسہال کو بھی دور کرتا ہے۔ اسلئے سل اور دق بطنی کے مریضوں کے لئے خاص طور پر مفید ہے + دق بطنی کے مریضوں کے شکم اودے رنگ کی بوتل کا تیل بھی مالش کرنا چاہیئے + ضیق النفس، نمونیہ اور کالی کھانسی کے لئے بھی یہ رنگ بے حد مفید ہے +

زرد رنگ :۔ یہ رنگ اپنے افعال وخواص میں مفرح اور محرک ہے اور اسے عصبی تحریک کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ رنگ دل کو خوش کرتا اور ملین بھی ہے +

جب مریضان سل ودق کو پست ہمتی عارض ہو یا وہ مغموم واُداس ہوں تو اس کا استعمال جادو کا سا اثر کرتا ہے +

مسلول ومدقوق کی شدید کھانسی کے لئے مریض کے سینہ اور بدن پر نیلی روشنی کا ڈالنا مفید ہے اس سے بے خوابی اور ہذیان بھی دور ہوتا ہے۔ نفث الدم اور بے چینی کے لئے سبز بوتل کا پانی پلانا اکسیر ہے۔ قلت الدم کے ازالہ کے لئے سُرخ بوتل کا پانی استعمال کریں بشرطیکہ مریض کو بخار نہ ہو۔ کمی اشتہا کے لئے نارنجی رنگ اکسیر ہے +

ہائیڈروپیتھی اور سل ودق کا علاج

علاج آبی

ازجناب ڈاکٹر عبدالحمید صاحب چغتائی، لاہور

ہائیڈروپیتھی (علاج بالماء) کا موجد جرمن کا ایک فاضل ڈاکٹر لوئی کہنی تھا جو ۱۸۳۵ء میں بمقام لپزک پیدا ہوا۔ لوئی کہنی کی والدہ ہمیشہ بیمار رہتی تھی، سرطان معدہ کا مرض لاحق تھا اور وہ اپنے بچوں کو اکثر بتاتی رہتی تھی کہ اسکی مصیبت اور تکلیف کا باعث صرف مروجہ طریق علاج ہے اور اطباء کی گوناگوں دواؤں نے اسکی زندگی کو ناقابل برداشت بنا دیا ہے۔ چنانچہ لوئی کہنی بچپن ہی سے مروجہ طریق علاج سے متنفر اور بدگمان تھا +

لوئی کہنی چونکہ خود بھی کمزور اور ضعیف تھا، قبولیت مرض کی استعداد بھی اس میں اچھا موجود تھی، اسلئے اسکے پھیپھڑوں میں کبھی کبھی شدید درد

ہوجایا کرتا تھا۔ اسی طرح اس کا بھائی بھی اکثر علیل رہا کرتا تھا۔ غرض لوئی کہنی کے بڑے بھائی نے تھیوڈار ہن (Theodar Hahn) کی طرف علاج کے لئے رجوع کیا جو اس وقت علاج آبی کا ماہر معالج خیال کیا جاتا تھا۔ اس علاج سے وہ روبصحت ہونے لگا۔ چنانچہ بھائی کی بہتر صورت اور صحت یابی لوئی کہنی کے لئے محرک ثابت ہوئی اور وہ بھی ڈاکٹر موصوف کے پاس علاج کے لئے پہونچا۔ اس طرح سے دونوں بھائی امراض کے پنجے سے نکل کر شفایاب ہو گئے۔ چنانچہ ان تمام واقعات نے لوئی کہنی پر گہرا اثر کیا اور وہ اس طریق علاج کا مداح ہو گیا +

لوئی کہنی نے اس طریق علاج کے مختلف پہلوؤں پر مزید غور و خوض کرکے ہائیڈروپیتھی یا علاج آبی کی علمی بنیاد رکھی اور اس موضوع پر متعدد کتابیں شائع کیں۔ یہ کتابیں طبی دنیا میں بہت جلد مشہور ہو گئیں اور یورپ کی مختلف زبانوں میں اُنکے تراجم شائع ہوئے، اور اب یہ طریق علاج اس قدر مقبول ہے کہ آج یورپ میں ہر جگہ بڑے بڑے عظیم الشان ہسپتال اور آبی شفاخانے شہر در شہر قائم ہیں جن میں صرف پانی سے مریضوں کا علاج کیا جاتا ہے +

ہائیڈروپیتھی کی اہمیت

غسل کے بعض طریقے مذاہب عالم کا ایک لازم جزو ہیں۔ چنانچہ مندروں اور مسجدوں میں غسل خانوں کا پایا جانا بھی اس کی طرف اشارہ کرتا ہے +

یونانی شاعر ہومر نے بھی ازالۂ تکان کے لئے غسل کرنا مفید بتایا تھا +

قدیم رومی بھی امراض کا علاج مختلف سرد و گرم غسلوں سے کیا کرتے تھے اور رومی بادشاہوں نے اس غرض کے لئے بڑے بڑے عظیم الشان حمام بنوائے، جن میں تیرنے کے لئے تالاب، گرم پانی کے غسل کے لئے گرم حمام اور مریضوں کے لئے بھاپ کے غسلوں کا پورا پورا انتظام موجود تھا۔ ان حماموں میں اُنکے بڑے بڑے شعراء، فلاسفر، سیاست دان، مدبر، عمال سلطنت، عالم و فاضل اور امرا بھی آیا کرتے تھے۔ چنانچہ روم کے حماموں میں ہی پہلے مالش (تدہین) کا کام شروع ہوا، اور اس غرض کے لئے امرا کے لئے نہایت مفرح اور خوشبودار تیل اور پومیڈ وغیرہ تیار کئے گئے، اسکے بعد جن ملکوں کو رومیوں نے فتح کیا وہاں بھی اُنہوں نے ان حماموں کو مروج کیا +

مسلمانوں کے عروج میں عربوں نے ہسپانیہ میں حماموں کو جاری کیا اور مردوں اور عورتوں کے لئے علیحدہ علیحدہ خوشبو حمام تیار کرلئے +

غسل کے فوائد

غسل کے دو فوائد بالکل ظاہر ہیں:-

(۱) غسل سے بدن کی میل کچیل دور ہوتی اور طبیعت میں فرحت و تازگی پیدا ہوتی ہے۔ چنانچہ غسل قیام صحت کے لئے ازبس ضروری شے ہے +

(۲) غسل سے جلد کے مسامات کھل جاتے ہیں جسکا اثر دوران خون اور احشاء پر نہایت صحت افزا ہوتا ہے اور بدن کے سمی مواد آسانی سے پسینہ کی راہ خارج ہونے لگتے ہیں اور جلد ان کے اثرات سے محفوظ رہتی ہے +

لیکن غسل سے زیادہ سے زیادہ فوائد خاص قواعد کے ماتحت ہی اُٹھائے جاسکتے ہیں۔ کیونکہ کبھی بے وقت اور بے پروائی کا غسل صحت کو برباد بھی کر دیتا ہے، اسکے علاوہ پانی کا درجہ حرارت اور غسل کے طریقے بھی تندرست اور بیمار پر خاص خاص اثر رکھتے ہیں۔ اور حقیقت یہ ہے کہ انہیں اصولوں کی وضاحت ڈاکٹر لوئی کہنی نے اپنی کتابوں میں کی ہے۔ مثلاً کھانا کھانے کے بعد سرد غسل سے سوء ہضمی پیدا ہوتی ہے۔ بیمار اور کمزور اشخاص کو سرد غسل سے نقصان پہونچتا ہے۔ جوانوں کو صبح کا غسل نزلہ و زکام سے محفوظ رکھتا اور انکی قوت مدافعت کو بڑھاتا ہے۔ گرم پانی کے غسل سے جلد کے عروق پھیل جاتے ہیں اور پسینہ کے غدد کو تحریک ہو کر پسینہ آنے لگتا ہے۔ گرم پانی کے غسل سے قلب کا فعل تیز ہو جاتا ہے۔ اور حرارت بدن بڑھ جاتی ہے گو گرم پانی کا غسل شروع میں محرک ثابت ہوتا ہے لیکن اگر اسے زیادہ دیر تک جاری رکھا جائے تو مضعف اثر کرتا ہے۔ گرم پانی کا غسل امراض قلب کے مریضوں کے لئے مضر ہے اور کھانا کھانے کے فوراً بعد بھی مضر ثابت ہوتا ہے۔ اسی طرح روزانہ گرم غسل کرنے سے اعصاب کمزور اور مسترخی ہو جاتے ہیں وغیرہ

علاج بالماء

طبی اغراض کے لئے غسل مختلف طریقوں سے دئے جاتے ہیں مثلاً جسم کا کوئی حصہ پانی میں غرق کیا جاتا ہے کبھی تمام ڈبویا جاتا ہے پھر کبھی پانی کا نطول کیا جاتا ہے اور کبھی تر کپڑے سے تکمید، کبھی چھینٹے اور فوارے سے کام لیا جاتا ہے اور کبھی ٹب یا تالاب سے اسی طرح غسل کا پانی کبھی شیر گرم اور کبھی ٹھنڈا رکھا جاتا ہے پھر کبھی ان غسلوں کا پانی سادہ ہوتا ہے اور کبھی دوا آمیز کبھی چشموں کا پانی استعمال کیا جاتا ہے اور کبھی چشموں جیسا مصنوعی پانی وغیرہ +

لوئی کہنی کے نظریات لوئی کہنی کے نزدیک بدن میں موذی مواد کی موجودگی کا نام مرض ہے اور یہ موذی مواد یا تو تنفس کی راہ پھیپھڑوں میں داخل ہوجاتا ہے، یا منہ کے راستے معدہ و انتڑیوں میں پہونچ جاتا ہے۔ پھر ان اعضاء سے یہ غیر طبعی اور موذی مواد خون میں جذب ہوکر مرض کا باعث ہوتا ہے +

دوم۔ ہماری ہر قسم کی بے اعتدالی سے بدن میں سمّی مواد بڑھنے لگتا ہے۔ خواہ یہ بے اعتدالی کھانے پینے میں ہو یا حرکت و سکون میں چنانچہ جب یہ سمّی مواد بدن میں جمع ہوجاتے ہیں تو جسم انہیں مندرجہ ذیل منافذ سے خارج کرنے کی کوشش کرتے ہیں +

(۱) براہِ تنفس (بصورت سانس)۔ (۲) براہِ جلد (بصورت پسینہ) (۳) براہ گردہ و مثانہ (بصورت بول)۔ (۴) براہ امعاء و مقعد (بصورت براز) گویا ان چار راہوں سے ہر وقت بدن کی صفائی ہوتی رہتی ہے +

لیکن جب یہ سمّی مواد بدن میں اس قدر زیادہ ہوجاتے ہیں کہ اخراج مواد کی زحمت اور افراط سے ان اعضاء میں کوفت اور تکان پیدا ہوجائے تو یہ مواد پورے طور پر اخراج پذیر نہیں ہوسکتے، نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ زہر خون میں جذب ہوکر انہیں اعضاء، یعنی پھیپھڑوں جلد، گردوں اور امعاء کے گرد جمع ہونے لگتے ہیں، اور جب یہ مواد ترقی کرکے کافی مقدار میں جمع ہوجاتے ہیں تو انسان بیمار ہوجاتا ہے۔ غرض لوئی کہنی تمام امراض کے اسباب و علاج کی یگانگت اور یکسانیت کا قائل تھا +

اصول علاج جب بدن میں موذی مواد کی افراط صحت کو بگاڑ دے تو اس کا ازالہ بطریق ذیل کیا جاتا ہے +

(۱) مریض کو کسی کھلے ہوا دار اور روشن کمرے میں کامل آرام و سکون کیساتھ رکھیں اور اسے حتی الوسع بدنی آرام کیساتھ انفعالات نفسانیہ سے باز رکھیں +

(۲) ابتدائے مرض میں مریض کو چار پانچ روز تک فاقہ کرائیں اور صبح کے وقت ایک گلاس تازہ پھلوں کا پانی اور رات کو ایک گلاس تازہ دودھ پلا دیا کریں۔ اس تدبیر سے معدہ و امعاء کو بہت آرام پہونچتا ہے اور بدن کی قوت مدبرہ کو جمع شدہ موذی مواد خارج کرنیکا موقع ملجاتا ہے،

(۳) مزمن امراض میں مریض کو نہایت سادہ، زود ہضم اور غیر محرک غذائیں دیں۔ اور اُسے ہر قسم کے لحوم و شحوم، شراب و کباب، انڈہ و مچھلی، چاء و کافی تمباکو و شراب، مرچ و مصالحہ، کیک و پیسٹری سے بچنے کی ہدایت کریں +

(۴) مریض کے قدرتی منافذ کو کھولدیں تاکہ پسینہ پیشاب اور بول و براز کا اخراج آسانی سے ہوکر جسم موذی مواد سے پاک صاف ہوجائے غرض انہی اصول و قواعد کے ماتحت ہر دو حاد و مزمن امراض کا علاج کیا جاتا ہے +

بدن انسان میں پھیپھڑہ ایک نازک عضو ہے اس عضو کے امراض بھی حاد و مزمن صورت میں ظاہر ہوا کرتے ہیں +

پھیپھڑے کے امراض کا باعث اگرچہ ایسے اسباب خیال کئے جاتے ہیں جو پھیپھڑے کی ساخت پر بالواسطہ یا بلاواسطہ اثر انداز ہوں لیکن حقیقت یہ ہے کہ ان امراض کا اصل باعث بھی بدن کے وہ مخفی زہر ہوا کرتے ہیں جن کا میں نے اوپر ذکر کیا ہے، اسلئے خواہ ان امراض کو کسی نام سے موسوم کیا جائے لوئی کہنی کا اصول علاج ان عوارض و شدائد کو ضرور کم کردیتا ہے +

سل و دق کی نسبت ڈاکٹر موصوف کا نظریہ ہے کہ اس کا سبب عموماً ایسے امراض ہوا کرتے ہیں جنکی سمیت کو دواؤں سے دبا دیا جاتا ہے، مثلاً خناق، خسرہ، چیچک، سرخ بخار، کھانسی، نمونیہ، ذات الجنب نزلہ و زکام، یا چیچک کا ٹیکہ وغیرہ۔ غرض یہ بالکل ناممکن ہے کہ جس شخص کے پھیپھڑے کا کوئی مرض لاحق ہو اور وہ بدن کے دیگر عوارض اور بیماریوں سے مبرّا ہو، گویا مریض پھیپھڑے کے بدن میں پہلے سمی مواد کا اجتماع ہوتا ہے پھر جب یہ مواد پھیپھڑے کی ساختوں کو ماؤف کرتے ہیں تو سل یا دق کا مرض پیدا ہوجاتا ہے۔ چنانچہ ازالۂ مرض کے لئے ضروری ہے کہ ہم اس موذی مواد کو بدن سے خارج کرنیکے لئے قدرتی منافذ کو کھولدیں۔ ادرار بول کے لئے مریض کو سادہ پانی زیادہ مقدار میں پلائیں، پسینہ لانے کے لئے بھاپ کا غسل دیں، انتڑیوں کو صاف کرنیکے لئے حقنہ کرائیں۔ احشاء کو آرام دینے کے لئے مریض کو سادہ اور غیر محرک اغذیہ کھلائیں۔ نیز تازہ دودھ اور پھلوں کا پانی زیادہ پلائیں +

دق بطنی کا علاج سنٹر باتھ اور ہپ باتھ سے کریں اور غسل کے وقت مریض کے چڈھوں کو تولیہ سے ملیں +

ہائیڈرو پیتھی میں چونکہ غسول و حمام سے خاص طور پر فائدہ اُٹھایا جاتا ہے۔ اسلئے ہم ذیل میں چند مشہور اعمال کا ذکر کرتے ہیں +

حمام معرق حمام معرق کے لئے مندرجہ ذیل چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ (۱) ایک بڑی چادر۔ (۲) پانی اُبالنے کے لئے تین دیگچے

(۳) ایک چارپائی +

اس عمل کو کرنے کے لئے مریض کو برہنہ کرکے چارپائی پر لٹائیں اور اس پر ایک چادر اس طرح ڈال دیں کہ اسکے پلے چارپائی کے دونوں طرف لٹکتے رہیں پھر چارپائی کے نیچے اُبلتے ہوئے پانی کے ایک دو یا تین دیگچے رکھدیں۔ اگر یہ غسل تمام بدن کو دینا مقصود ہو تو تین دیگچے کافی ہوتے ہیں لیکن اگر جسم کے کسی خاص حصّے کو یہ حمام کرانا ہو تو ایک یا دو دیگچے کافی ہیں۔ ابلتے پانی کے دیگچوں کو ہر دس منٹ کے بعد بدلتے بھی رہیں۔ تاکہ مریض کو بھاپ برابر پہونچتی رہے مریض کی کروٹ بھی بدلتے رہیں تاکہ تمام بدن میں سے اچھی طرح پسینہ نکلتا رہے۔ یہ عمل نصف گھنٹہ تک برابر جاری رکھیں۔

اگر مریض کو پسینہ نہ آئے تو اس کا منہ اور سر بھی چادر کے اندر کردینا چاہیئے۔ اس سے پسینہ آنا شروع ہوجاتا ہے +

حمام معرق کے متعلق ہدایات

بہت نحیف اور کمزور نیز عصبی مزاج اور چڑچڑے مریضوں یا ان لوگوں کو جنھیں پسینہ بہت جلد آتا ہو یہ حمام ہرگز نہ کرانا چاہیئے۔ اسکے علاوہ حمام معرق ہفتہ میں دو بار سے زیادہ نہ لینا چاہیئے +

اس حمام کے بعد مریض کو آبزن جلوسی کرایا جاتا ہے تاکہ بھاپ کی گرمی کے اثرات کا ازالہ ہوسکے +

آبزن جلوسی کے لئے پانی کا درجہ حرارت ۷۰ فارن ہائیٹ ہوتا ہے۔ غسل کے بعد مریض کا جسم تولیہ سے مل کر خشک کردیں۔ پھر اسے گرم چادر میں لپیٹ دیں۔ تاکہ خفیف سا پسینہ آجائے +

ہڈیوں کی دق، جلد کی دق، خنازیر اور دق نخاعی میں یہ آبزن اور حمام معرق میں مفید ثابت ہوتا ہے +

سل کے ابتدائی درجوں میں بھی جب کہ مریض کمزور و لاغر نہ ہوا ہو۔ اس سے فائدہ پہونچتا ہے +

آبزن جلوسی

اس غسل میں مریض کو سادہ پانی کے ٹب میں اس طرح بٹھایا جاتا ہے کہ اسکے بازو، ٹانگیں، ہاتھ پاؤں اور سینہ تر نہ ہو، اور صرف اعضائے ستر پانی کے ٹب کے اندر رہیں۔ اس حالت میں مریض خود اپنے ہاتھ سے تولیہ کیساتھ اپنے ہر دو کنج ران اور شکم کو آہستہ آہستہ مالش کرتا رہے +

دق بطنی، دق کلیہ، دق مثانہ وغیرہ میں سیون کے مقام پر بھی مالش کرنی چاہیئے +

آبزن جلوسی کا عمل بغیر حمام معرق بھی کیا جاسکتا ہے اور سل و دق کے لئے نافع ہے اس سے بھوک بڑھ جاتی ہے اور بخار کی شدت کم ہوجاتی ہے۔

سرد پانی کا غسل

سرد پانی (جس کا درجہ حرارت تقریبًا ۹۰ فارن ہائیٹ ہو) کے غسل سے جلد کے عروق دموی سکڑ جاتے ہیں، اور خون کی مقدار اندرونی اعضا میں بڑھ جاتی ہے اور دل کو تقویت ہوتی ہے +

لیکن مریضان سل و دق کو زیادہ دیر تک سرد پانی میں نہ رہنا چاہیئے، اور غسل کے بعد تولیہ سے بدن کو رگڑ کر پونچھ دینا چاہیئے، ابتدا میں اگرچہ اس غسل سے سردی محسوس ہوتی ہے لیکن بعد میں گرمی اور راحت معلوم ہوا کرتی ہے +

نوجوان مریضان دق و سل کے لئے یہ غسل مفید ہے، اسکے علاوہ موسم گرما میں یہ غسل روزانہ بہت مفید ثابت ہوتا ہے۔ نفث الدم کو بھی اس سے فائدہ پہونچتا ہے۔ اس غسل کے لئے ۲ منٹ درکار ہوتے ہیں +

سرد غسل سے پیٹ کے عضلات مضبوط ہوتے ہیں۔ امعاء کی حرکت دودیہ اعتدال پر آتی ہے۔ تکان اور دردِ سر نہیں رہتا۔ لیکن جب مریض کو قبض ہو، شکم و امعاء میں التہاب شدید ہو۔ ورم زائدہ اعور، التہاب باریطون، قلت الدم شدید کھانسی یا ضعف قلب موجود ہو تو ایسی حالت میں سرد غسل مضر ثابت ہوتا ہے +

گرم پانی کا غسل

گرم پانی (جس کا درجہ حرارت ۱۰۰ یا ۱۱۰ ہو) کا غسل جلد کے عروق دموی کو پھیلاتا ہے اور اس سے پسینہ لانیوالی گلٹیوں میں تحریک ہوتی ہے اس غسل سے بدن کے غلیظ مواد خارج ہونے لگتے ہیں۔ قلب کی حرکت تیز ہوجاتی ہے اس غسل کے بعد مریض کو کچھ کمزوری محسوس ہوتی ہے۔ اسلئے امراض قلب میں ایسا غسل ہرگز نہ کرانا چاہیئے۔ نیز اس غسل کے وقت مریض کے سر پر سرد پانی کا بھگویا ہوا تولیہ رکھنا چاہیئے +

غسل ترشیحی

اس طریق میں پانی باریک باریک لگاتار بوندوں یا فوارہ کی صورت میں بدن پر پڑتا ہے اس سے بدن اور اعصاب کو تسکین ہوتی ہے اور یہ غسل تپ کی حرارت کو فرو کرتا ہے +

یہ غسل مسلول و مدقوق مریضوں میں بہت مفید ثابت ہوتا ہے۔ لیکن پانی حسب ضرورت نیم گرم یا گرم ہونا چاہیئے۔ اس غسل میں مریض کو ۱۰ سے ۲۰ منٹ تک رکھنا چاہیئے +

ان تمام غسلوں میں مریض کی جسمانی طاقت اور غسل کے ردعمل کا خیال رکھیں اور حسب ضرورت انہیں تصرف کرتے رہیں۔ ان تدابیر کے علاوہ مریضوں کو اور بھی کئی قسم کے غسل دئے جاتے ہیں مثلاً مقامی غسل، انکباب، نطول، تکمید، ٹب باتھ وغیرہ +

مسلول کو اگر کھانسی کی شدت ہو تو اسے بھاپ دیں +

دق معوی کے مریض کو اگر پیٹ میں قراقر یا درد ہونے لگے تو پیٹ پر گرم پانی کی تکمید کریں +

ان غسلوں کے علاوہ مریض کو سادہ اور غیر محرک غذائیں کھلائیں۔ قبض نہ ہونے دیں، ازالہ قبض کے لئے آب نمک آمیز کا انیما کرائیں جن مریضوں کو خنازیر کی شکایت ہو وہ حمام جلوسی کے وقت بغل، گردن، اور کنج ران کے مقامات کو تر تولیہ سے مالش کرتے رہیں + دق معوی کے مریضوں کو آبزن جلوسی کے وقت تمام شکم، کنج ران اور ناف کے نیچے تولیہ سے مالش کرائیں +

میرے خیال میں اگر کوئی کہنی کی تدابیر پر ہوشیاری سے عمل کیا جائے تو اس سے بھی مسلول و مدقوق مریضوں کو بہت فائدہ پہنچتا ہے +

سل و دق کا ہومیوپیتھک علاج

از جناب ڈاکٹر عبدالحمید صاحب چغتائی ۔ لاہور

دق وسل ایک خطرناک مرض ہے۔ اسکے ازالہ کے لئے قوانین حفظان صحت کی پابندی، مرغوب الطبع اور جید الکیموس غذائیں، صحیح تیمارداری پہاڑ یا کنارۂ سمندر کی بود و باش اور کھلی و تازہ ہوا ازحد ضروری امور ہیں۔ انکے علاوہ مندرجہ ذیل ہومیوپیتھک دوائیں بعض نازک مزاج مریضوں کے لئے نہایت موثر و مفید ثابت ہوتی ہیں۔ ان کا استعمال اگر درست طور پر کیا جائے اور علامات مرض کے مطابق صحیح دوا تجویز کی جائے تو ان کا اثر طلسمی طور پر ظاہر ہوتا ہے +

دق وسل کی خاص ادویہ

نام دوا	نام دوا	طاقت	فوائد
بیسی لے نم	Bacillinum	۱۰۰	کھانسی اور بخار کی شدت اور سمیت مرض کے ازالہ کے لئے مفید ہے ۲ قطرے دوا نصف گلاس پانی میں ڈال کر ایک ایک چائے کا چمچہ ہر ہر گھنٹہ بعد دیں۔ یہ دوا ہفتہ عشرہ میں صرف ایک دن استعمال کرائیں +
ٹیوبرکولینم	Tuberculinum	۱۰۰	ایضاً
آرسینک آیوڈائیڈ	Arsenic Iodide	۳۰	کھانسی اور تپ کی شدت میں مفید اور مانع ہزال و ذبول ہے
کلکیریا آرسینک	Calc. Arsenic	×۶	جن مسلول مریضوں کو نفث الدم بھی عارض ہو انکے لئے ازحد مفید ہے +
فاسفورس	Phosphorus	۶	لیسدار اور پیپ آلود بلغم کے مخرج اور تپ کی شدت کو دور کرتی ہے +
کلکیریا کارب	Calc. Carb	۳۰	اگر مریض کے ہاتھ پاؤں سرد رہتے ہوں۔ رات کو پسینہ بکثرت آئے دودھ ہضم نہ ہوتا ہو تو یہ دوا مفید ثابت ہوتی ہے +
کلکیریا آیوڈائیڈ	Calc Iodide	۶	اگر مریض کو ہزال و ذبول کے علاوہ شدت کی کھانسی بھی عارض ہو تو یہ دوا مفید ہے
کریازوٹ	Kreosote	۳	مسلول کی قے و غثیان کی خاص دوا ہے +
آئیڈوفارم	Iodoform	۳	اگر بخار کی شدت کے ساتھ ہذیان بھی شامل حال ہو تو یہ دوا تجویز کریں

کالی کارب	Kali Karb	۳	درد سینہ اور کھانسی کی خاص دوا ہے +
لائیکوپوڈیم	Lycopodium	۶	عرق شبینہ قبض مزمن اور ورم فص الریہ کی خاص دوا ہے +
ایلیم سٹائیوا	Allium Sativa	۳×	سل کی کھانسی اور نفث الدم کی خاص دوا ہے +
گایاکول	Guiacol	۳×	بخار کھانسی ضعف ہضم اور عرق شبینہ کی خاص دوا ہے +
آئیوڈیم	Iodium	۶	ورم فص الریہ، پیپ آلود بلغم اور کھانسی کی خاص دوا ہے +

(۲) **نفث الدم** | نفث الدم (خون تھوکنا) کی حالت میں مریض کو کامل آرام و سکون میں رکھیں اور اُسے کسی قسم کی حرکت یا گفتگو نہ کرنے دیں مریض کے سر اور کندھوں کو تکیے کا سہارا دیکر اونچا رکھیں۔ برف چُسائیں اور سرد اغذیہ کھلائیں +

فیرم ایسی ٹیکم	Ferr. Acet	۱×	شدید نفث الدم کی حالت میں یہ دوا بہت مفید ہے
میلی فولیم	Millefolium	۱×	جب بلغم کے ساتھ خون جھاگدار خارج ہو تو یہ دوا نافع ہے
ہے میلس	Hamamelis	۳×	اگر نفث الدم کے ساتھ سیاہی مائل خون کے ٹکڑے خارج ہو رہے ہوں تو یہ دوا مفید ہے +
فاسفورس	Phosphorus	۶	جب نفث الدم کیساتھ خون کم مقدار میں خارج ہو رہا ہو تو اس کا استعمال مفید ہے
اپیکاک	Ipecac	۶	جب نفث الدم کیساتھ غثیان اور کھانسی بھی شامل حال ہو +
کلکیریا آرسینک	Calc. Arsenic	۶	جب نفث الدم بار بار عود کرتا ہو تو یہ دوا بہت مفید ہے +

(۳) **شدت بخار** | بخار کی حالت میں مسلول یا مدقوق کو کامل آرام و سکون کے ساتھ لٹائے رکھیں۔ اُسے چلنے پھرنے نہ دیں۔ غم و غصہ سے بھی باز رکھیں۔ بدن کو سرد پانی سے اسفنج کرنا، یا سر کو برف کی تھیلی سے ٹھنڈا رکھنا بھی مفید ہے۔ بخار کی حالت میں مریض کو غذا بہت ہلکی اور زود ہضم دیں۔ مثلاً دودھ، فرنی، ساگودانہ، آب افشردہ انار یا سنگترہ وغیرہ۔ پیاس کے لئے گلوکوس پانی میں ڈال کر دیں +

۱۔ آرسینک آئیوڈائیڈ	Arsenic Iodide	۶	بخار اگر سمیت دق کی وجہ سے ہو تو یہ دوا ہر تیسرے گھنٹے بعد دیں +
۲۔ بپٹیشیا	Baptisia	۱×	بخار کی نوعیت اگر ملیریائی ہو تو یہ دوا مفید ثابت ہوتی ہے +
۳۔ آرسینک البم	Arsenic Alb	۶	مزمن بخار اور بےچینی کے لئے مفید ہے +
۴۔ کلکیریا فاس	Calc. Phos	۶×	بخار اور نقاہت کے لئے مفید ہے +
۵۔ چینینم آرسینک	Chin. Arsenic	۶	بخار اگر نوبتی ہو تو دوا بہت مفید ثابت ہوتی ہے +

(۴) **ہذیان و سرسام** | یہ علامت شدت تپ یا سمیت مرض کی وجہ سے ظاہر ہوتی ہے۔ اصل سبب کو معلوم کر کے اسکا ازالہ کریں۔ مریض کے سر کو برف کی تھیلی سے سرد رکھیں۔ غذاءً پھلوں کا پانی۔ گلوکوس یا البومن واٹر دیں، نیند لانے کی کوشش کریں اور مریض کو حتی الوسع تازہ ہوا میں رکھیں

ایکونائٹ	Aconite	۳	ہر گھنٹہ بعد دیں۔ جب ہذیان بوجہ شدت بخار ہو +
بیلاڈونا	Belladona	۶	اگر مریض کا چہرہ سُرخ ہو اور اُسکے سر میں درد ہوتا ہو تو یہ دوا مفید ہے +
بیسی لینم	Bacillinum	۱۰۰	جب ہذیان بوجہ سمِ دق ہو تو یہ دوا نافع ہے +
مینِنجوکاکسین	Meningococcin	۶	جب ہذیان بوجہ سرسام ہو تو مفید ہے +
فیرم فاس	Ferr. Phos	۶×	جب ہذیان بوجہ فقر الدم دماغی ہو تو مفید ہے +

(۵) **رات کا پسینہ** | مسلول مریضوں میں عرق شبینہ ایک نہایت جانکاہ عارضہ ہے۔ اس سے مریض بہت جلد کمزور مضمحل ہو جاتا ہے۔ ایسے مریضوں کو پھلوں کا پانی پلانا بہت مفید ہے +

اگاریسین	Agaricin	۳×	رات کے پسینہ کی خاص دوا ہے، سوتے وقت اسکی ایک خوراک کھلائیں
آرسینک	Arsenic	۶	جب رات کے پسینہ کی وجہ سے بےچینی کرب اور پیاس زیادہ ہو تو یہ دوا مفید ہے

چائنا	China	×۱	جب رات کے پسینہ کی وجہ سے مریض بہت کمزور اور زرد ہو جائے تو یہ دوا مفید ہے
ایسڈ فاس	Acid. Phos	×۳	رات کے پسینہ کی خاص دوا ہے +
جیبورنڈی	Jaborandi	×۳	جب رات کو پسینے کی شدت ہو اور مریض کمزور و مضمحل ہو جائے تو یہ دوا ہر تیسرے گھنٹے بعد دیں +

(۶) **دق حنجری** دق حنجری میں مریض کی آواز بھرائی ہوئی ہوتی ہے اور اُسے بار بار خشک کھانسی اٹھتی ہے، اسکے لئے یہ دوائیں مفید ہیں

سپنجیا	Spongia	۳ طاقت	خاص دوا ہے یہ دوا ہر تیسرے گھنٹے بعد کھلائیں +
برائی ٹا آئیوڈائیڈ	Bryta Iod	۶	مزمن صورتوں میں اس دوا سے بہت فائدہ ہوتا ہے +

(۷) **دق بطنی** دق بطنی کے مریضوں میں غدد ماساریقا متورم و ملتہب ہوتے ہیں۔ انہیں سوء ہضم، قراقر اور نفخ رہتا ہے قوت ہضم بھی ضعیف ہوتی ہے، کبھی اسہال ہونے لگتے ہیں اور کبھی شدید قبض ہو جاتا ہے۔ پیٹ میں اکثر دکھن اور تکلیف رہتی ہے، کھانا کھانے کے بعد بے چینی اور گھبراہٹ ہو جاتی ہے، دق بطنی کے مریضوں کا تغذیہ چونکہ ناقص ہوتا ہے، اس لئے وہ بہت جلد کمزور و لاغر ہو جاتے ہیں +

بیسی لینم	Bacillinum	۲۰۰	دق بطنی کی خاص دوا ہے۔ ہفتہ میں دو دفعہ استعمال کریں +
مرکیورس کار	Merc Cor	۶	جب مریض کو اسہال یا پیچش کی شکایت ہو تو یہ دوا مفید ہے +
آئیوڈیم	Iodium	×۳	جب پیٹ میں درد، قراقر اور نفخ رہتا ہو تو یہ دوا مفید ہے +
کلکیریا کارب	Calc Carb	۶	جب مریض کو دودھ ہضم نہ ہوتا ہو اور وہ خنازیری مزاج ہو تو یہ دوا مفید ہے۔
پلمبم ایسی ٹیٹ	Plumb Acet	۶	جب مریض کو شدید قبض عارض ہو تو یہ دوا مفید ہے +
نکس وامیکا	Nux Vomica	۶	جب ضعف ہضم عارض ہو اور پیٹ میں درد و نفخ رہتا ہو تو یہ دوا مفید ہے۔
آرسینک	Arsenic	۳۰	جب مریض کو اسہال آنے لگیں تو اس کا استعمال نافع ہے +
فاسفورس	Phosphorus	۶	ایضاً
کریازوٹ	Kreosote	۳	جب مریض کو قے و غثیان عارض ہو تو مفید ہے +

(۸) **کھانسی** مدقوق و مسلول مریضوں میں کھانسی کی شدت بھی ایک نہایت تکلیف دہ عارضہ ہے جن مریضوں کو کھانسی کی شدت رہتی ہو ان کا منہ دانت اور حلق پاک و صاف رکھنا چاہیئے، اور غذا میں مکھن بالائی گھی اور روغن بادام کا استعمال کرانا چاہیئے، گرم پانی کی بھاپ دینا بھی مفید تدبیر ہے +

ایلیم سٹائیوا	Allium Sativa	×۳	دق کی کھانسی کی خاص دوا ہے ایک ایک قطرہ ہر دوسرے گھنٹہ دیں +
آرسینک آیوڈائیڈ	Ars Iodide	۳۰	شدت کی کھانسی کی خاص دوا ہے۔ مخرج بلغم اور دافع تپ بھی ہے +
فاسفورس	Phosphorus	۶	اگر کھانسی کیساتھ بلغم سیاہی مائل اور پیپ آلود خارج ہوتا ہو تو بہت مفید ہے
برائی اونیا	Bryonia	۶	اگر مریض کو کھانسی صبح کے وقت زیادہ آتی ہو تو یہ دوا بہت مفید ہے +
اپیکاک	Ipecac	۳	اگر کھانسی کیساتھ قے بھی ہو جاتی ہو تو اس کا استعمال مفید ہے +

نوٹ:۔ ہومیو پیتھک دواؤں کی مقدار خوراک ایک قطرہ یا ایک رتی ہے۔ دوا دن میں دو تین بار دی جا سکتی ہے +

ریگ صحرا سے دق وسل کا علاج

جرمنی کے ایک پروفیسر کی دریافت

از جناب سید ابن الحسن صاحب فکر ایم۔اے۔ دہلی

کسی شاعر کا یہ مشہور مصرع ہے۔

خاک کے ذرے سے پیدا ہے نموئے کائنات

خاک کے ذرے تو بہرحال نموئے کائنات کا ذریعہ ہیں، لیکن یہ سُن کر آپ کو حیرت ہوگی کہ ریگِ صحرا میں بعض ایسے اجزا پائے گئے ہیں جو پھیپھڑوں کے تمام امراض اور بالخصوص دق وسل کے لئے بہت مفید ثابت ہوئے ہیں تفصیل ملاحظہ فرمائیے۔

برلن (دارالحکومت جرمنی) کے ایک ڈاکٹر کے پاس ہر ماہ میں ایک دو مرتبہ بذریعہ ڈاک چند پارسل آتے ہیں جنہیں صرف اسی لیبورٹیری (معمل) میں کھولا جاتا ہے۔ وہ ڈاکٹر ان تمام پارسلوں کو اپنے ہاتھوں سے کھولتا ہے کسی دوسرے کو اس کام کی اجازت نہیں ہے اگر یہ کہا جائے کہ یہ پارسل سیم وزر کے برابر بیش قیمت ہوتے ہیں تو مبالغہ نہ ہوگا لیکن حقیقت یہ ہے کہ ان میں خاک کے ذروں اور ریت کے سوا کچھ نہیں ہوتا +

دنیا کی ہر خاک کیمیا کا اثر نہیں رکھتی لیکن اس مخصوص صحرائی ریگ میں چند مفید کیمیاوی اجزا دریافت کئے گئے ہیں، ڈاکٹر کے خاص کارندے جو اسی خدمت پر متعین ہیں اس ریگ کو مراکش (شمالی افریقہ) کے قریب صحرائے اعظم سے جمع کرکے بھیجتے ہیں اور صحرائے اعظم کے علاوہ تبت اور گوبی کے صحراؤں سے بھی کچھ ریت جمع کرکے اس ڈاکٹر کے پاس بھیجی جاتی ہے +

ڈاکٹر موصوف کا نام پروفیسر ارنسٹ گہرک (Prof Ernest Geharcke) ہے جس نے اس حقیقت کا انکشاف کیا ہے کہ صحرا کی ریگ میں بعض امراض کے دور کرنے کی عجیب و غریب تاثیر پائی جاتی ہے، بالخصوص پھیپھڑوں کے تمام امراض اور دق وسل کے علاج کے لئے اس کے ذرات بہت مفید ہیں +

پہلے بعض اطبا، یہ کرتے تھے کہ دق کے مریضوں کو صحرائے اعظم یا اس طرح کے دوسرے مقامات میں بھیج دیتے تھے۔ اور وہاں جاکر اکثر مریض شفا یاب ہو جاتے تھے۔ ماہرین امراض کا یہ خیال تھا کہ صحرائی آب و ہوا سورج کی کھلی ہوئی روشنی اور صاف و خشک ہوا انسان کے زخمی پھیپھڑوں کے لئے سود مند ثابت ہوتی ہے لیکن پروفیسر گہرک نے اپنی مسلسل تحقیقات سے اس بات کا اندازہ لگایا ہے کہ ہر صحرائی خطہ میں یہ تاثیر نہیں ہوتی۔ صحرا اور ریگستان تو ہر جگہ موجود ہیں مگر وہاں کے ذراتِ خاک دق وسل کے علاج کے لئے مفید نہیں ہوتے، اگر صرف آب و ہوا اور روشنی اور کھلی ہوئی فضا سے ہی دق کے مریض اچھے ہو جاتے تو صحرائے اعظم کے علاوہ دوسرے صحراؤں میں بھی ان کو اچھا ہو جانا چاہیئے تھا لیکن حقیقت اسکے برعکس نکلی، اسلئے انہوں نے صحرائے اعظم سے ریت کے پارسل منگوانے شروع کئے +

ڈاکٹر گہرک نے برلن میں اپنی تحقیقاتی سرگرمیوں کے لئے ایک علیحدہ لیبورٹیری بنائی ہے اور دنیا کے چند مخصوص بڑے بڑے صحراؤں سے انکے کارندے ریت۔ بالکل معمولی مگر صاف ریت ڈبوں بھرکر انکے پاس بھیجتے رہتے ہیں۔ اور ڈاکٹر کی تحقیقاتی کتابوں میں اس بات کا صحیح اور پورا پورا ریکارڈ رکھا جاتا ہے کہ یہ ریت کس مقام سے کن حالات کے ماتحت جمع کی گئی +

پروفیسر گہرک نے یہ سوچا کہ دق کا ہر مریض صحرائے اعظم کی خاک پھانکنے کے لئے افریقہ تو جا نہیں سکتا اور نہ قیس و عامری کی طرح خاک چھاننا شروع کر سکتا ہے اس لئے بہتر یہی ہے کہ تحقیقات کے ذریعہ اس خاک کو کیمیا میں مبدل کرکے مریضوں ہی تک پہونچایا جائے۔ جب آپ دیکھتے ہیں کہ ریگ کے ان ذروں ہی میں امراض دق وسل کے علاج کی تاثیر پائی جاتی ہے تو پھر برلن ہی میں بیٹھ کر کیوں نہ ان ذروں سے علاج کیا جائے؟

چنانچہ انہوں نے ایک بڑا سا ڈھول بنایا اور اس میں خاص قسم کی باریک جالیاں لگائیں اور ڈھول کو ریت سے بھر دیا۔ عمل کا طریقہ

چونکہ اس ڈھول کو مشین کے ذریعہ گردش دی جاتی ہے ریت کے موٹے ذرّے جالیوں سے نکلنے نہیں پاتے اندر ڈھول کی گردش کے باعث تہ نشین ہوجاتے ہیں لیکن بہت باریک خوردبینی ذرّے جنہیں انسان کی آنکھیں نہیں دیکھ سکتیں۔ ان جالیوں سے نکلکر باہر کی ہوا کو اپنے وجود اور اثر سے لبریز کردیتے ہیں اس طرح کے کئی ڈھول ایک ساتھ گردش کرتے ہیں۔ دق وسل کے مریض کو ان ڈھولوں کے سامنے بٹھادیا جاتا ہے اور یہ ڈھول بجلی کے ذریعہ پہیوں پر گھومتے رہتے ہیں۔ ان میں سے نکلنے والے ریت کے ذرّے بالکل اسی طرح ہوا کو لبریز کرتے ہیں جس طرح صحرائی ذرّے صحرائی ہوا میں موجود ہوتے ہیں۔ صحرا میں بھی موٹے اور بڑے ذرّے ہوا سے اُڑتے تو ہیں لیکن اپنے وزن کے باعث اِدھر اُدھر گر جاتے ہیں اور باریک ذرّے سانس کیساتھ پھیپھڑوں تک پہونچ جاتے ہیں +

اس سلسلہ میں یہ کہنا صحیح ہوگا کہ برلن کے ایک مکان کے اندر صحرائی ہوا بنائی جاتی ہے۔ مریض کو ان متحرک ڈھولوں کے روبرو مسلسل کئی روز تک بٹھایا جاتا ہے۔ اور اگر مرض زیادہ شدید ہوتا ہے تو ہفتے اور مہینے بھی گذر جاتے ہیں کچھ عرصہ کے بعد اسکی صحت میں نمایاں فرق محسوس ہونے لگتا ہے پھیپھڑوں کا درد جسمانی نقاہت، آواز کی گھرگھراہٹ اور جملہ تکلیفیں جو دق کے یا دمہ کے مریضوں کو لاحق ہوتی ہیں رفتہ رفتہ دور ہوجاتی ہیں اور اس طرح صحرائی ہوا کھانے سے کھانسی بھی جاتی رہتی ہے، اور مریض تندرست ہوجاتا ہے +

صحرا کے ذرّوں میں یہ خصوصیت کیوں ہے؟ یہ تاثیر کن کیمیاوی اجزا سے پیدا ہوتی ہے؟ یہ قدرت کا ایک راز ہے جسے اہل سائنس ابتک نہیں پا سکے ہیں۔ لیکن پروفیسر گہرک رات دن اپنے تجربوں میں مصروف ہیں ممکن ہے وہ اس راز کو جلد یا بدیر معلوم کرلیں۔ سردست انکے محل میں ہر ماہ پارسل پر پارسل چلے آتے ہیں اور بہت سے مریضوں پر مختلف اقسام کی ریتوں کے تجربات کئے جارہے ہیں۔ ایک ایک ریت کا اثر الگ الگ معرض تجربہ میں لایا جاتا ہے، اور مریضوں کی حالت کی رپورٹیں نہایت احتیاط سے تیار کی جاتی ہیں۔ اُمید ہے کہ یہ تجربات اگر کسی معین علمی نظریہ کی حد تک پہنچ گئے تو طب اور سائنس کی دُنیا میں ایک نئی دریافت اور ایک نئے طریقہ علاج کا اضافہ ہوجائیگا اور اہل دُنیا ہمیشہ اس سودمند انکشاف کے لئے ڈاکٹر ارنسٹ گہرک کے ممنون رہیں گے +



چھٹا باب

مختلف اعضا کی دِق

سلِ عمودِ فقری یا پاٹ کا مرض

POTT'S DISEASE

از جناب ڈاکٹر غلام دستگیر صاحب ایم۔بی۔بی۔ایس۔منشی فاضل رکن دار الترجمہ جامعہ عثمانیہ حیدر آباد دکن۔

پاٹ کا مرض فقرات کا تدرن ہے جو اُن کے اجسام میں شروع ہوتا ہے، اور ان کو کم و بیش تباہ کر دیتا ہے۔اس سے عمودِ فقری میں ایک بدشکلی پیدا ہو جاتی ہے جو زاویہ نما خم کی شکل کی ہوتی ہے۔پرسیول پاٹ نے اِس مرض کا ذکر ۱۷۷۹ء میں کیا تھا، اور اس لئے یہ مرض اب انہی کے نام سے منسوب ہے۔

اسباب اِس مرض کے اسباب وہی ہیں جو جسمِ انسانی کے دوسرے حصص کے تدرُّنی عوارض کے ہیں اور اس امر میں کچھ شبہ نہیں کہ اس مرض کے ساتھ تدرُّن کے دیگر مظاہر بھی مریض میں موجود ہوتے ہیں۔دس سال سے کم عمر کے بچوں میں یہ مرض بہت کثیر الوقوع ہے ایسے بچوں کی تعداد اِس مرض کے تمام اصابات میں سے ۷۵ فیصدی ہوتی ہے۔اور یہ ثابت کیا گیا ہے کہ ان بچوں میں سے ۹۰ فیصدی میں یہ مرض عصیۂ تدرن کی بقری قسم سے پیدا ہوتا ہے۔یہ مرض عمر کے ہر حصہ میں لاحق ہو سکتا ہے اور ہر دو اصناف میں پایا جاتا ہے عمودِ فقری کا کوئی سا حصہ اِس سے ماؤف ہو سکتا ہے لیکن ظہری حصہ کے زیرین فقرات میں یہ مرض زیادہ کثرت سے عارض ہوتا ہے عنقی خطے میں سوائے بچوں اور جوانوں کے یہ شاذ و نادر ہی دیکھنے میں آتا ہے۔بالغون میں اِس مرض کا عام ترین محلِ وقوع ظہری قطنی فقرات ہیں

امراضیاتی روئداد یہ مرض یا تو گرد عظمی التہاب کی شکل میں اور یا عظمی لُبی التہاب (التہاب مغزِ استخواں) کی شکل میں شروع ہوتا ہے **گرد عظمی** قسم بالغوں میں پائے جانے کے علاوہ شاذ و نادر ہی دیکھنے میں آتی ہے۔اس میں پہلے ایک یا زائد فقرہ کی مقدم سطح ماؤف ہوتی ہے۔اور پھر یہ مرض مقدم مشترک رباط کے نیچے سے دوسرے فقرات تک پہونچ جاتا ہے، اور بین فقری اقراص کو بھی تباہ کر دیتا ہے۔**دروں عظمی** قسم زیادہ کثیر الوقوع ہے، اور بچوں میں یہی قسم پائی جاتی ہے۔تدرنی مادہ اجسامِ فقرات کے صحف نما بر بالون پر مطروح ہو جاتا ہے اور یہاں عظمی بافت میں لینت اور تکسر پیدا کر دیتا ہے۔فقرات کے مقدم حصے موخر حصوں کی نسبت زیادہ ماؤف ہو جاتے ہیں، اور اس لئے بدشکلی عام طور پر پیدا ہو جاتی ہے، اور عصبی اختلالات نادر الوقوع ہیں۔بدشکلی کم و بیش زاویہ نما ہوتی ہے، جس کی وجہ یہ ہے کہ جب فقرہ کے جسم کا مقدم حصہ کسی حد تک تباہ ہو جاتا ہے تو یہ یا تو دھڑ کے بوجھ سے نیچے کے فقرہ تک جا ملتا ہے یا عضلات کے انقباض سے اس سے جا ملتا ہے، اور یا مریض کے لیٹے رہنے کی حالت میں فقرات کی مقدم جانب پر کی ادریجی بافت کے تودوں کے منقبض ہو جانے سے اس سے قریب تر ہو جاتا ہے۔اس طرح اس کا شوکی زائدہ اوپر کی طرف اٹھ جاتا ہے اور کم و بیش زاویہ نما بدشکلی پیدا ہو جاتی ہے۔یہ مرض ایک فقرہ سے دوسرے فقرہ تک یا تو بین فقری اقراص کے تباہ ہو جانے سے اور یا یہ مرض کے مقدم مشترک رباط کے نیچے نیچے منتشر ہونے سے پھیلتا ہے۔موخر الذکر حالت میں بہت سے فقرات کے اجسام متآکل ہو جاتے ہیں اور ہڈیوں کی نسبت غضروف زیادہ تباہ ہوتے ہیں۔ایسی صورت میں بدشکلی زاویہ نما نہیں ہوتی بلکہ گول قسم (کوزپشتی) موجود ہوتی ہے گا جب کہ مرض کی ابتدا ایک ہی وقت میں بہت سے مراکز سے ہوتی ہے اور اس طرح بہت سے فقرات متغیر

ادر بوسیدہ ہو جاتے ہیں۔ بعض حالتوں میں مرض دو متصل فقرات کے اجسام اور بین فقراتی اقراص تک ہی محدود رہتا ہے اور گرد کا خطہ ماؤف نہیں ہوتا۔ یہ عام طور پر قطنی خطہ میں سب سے زیادہ کثرت سے پائی جاتی ہے جہاں فقرات عظیم الجسامت ہوتے ہیں اور اس لئے متصلب بافت کا ایک وسیع حصہ ہی منطقۂ بآسانی بن جاتا ہے۔ بالغوں میں اس خطہ میں رسات (بوسیدہ ہڈی کے ٹکڑے) بھی پائے جاتے ہیں۔ (شکل ۱)

فقرات کے ایک دوسرے پر گر جانے اور بعد میں جساۃ کے پیدا ہو جانے سے عملِ مرض قدرتی طور پر رک جاتا ہے۔ اس طرح عمودِ فقری کا یہ حصہ بالکل سخت ہو جاتا ہے اور اس میں حرکت واقع نہیں ہو سکتی۔ جدید ہڈی متصلب ہو کر بہت کثیف اور سخت ہو جاتی ہے اور متصل فقرات کے شوکہ جات اور ورقہ جات بھی آپس میں متحد ہو جاتے ہیں۔ جن حالتوں میں مرض زیادہ شدید نہیں ہوتا وہ بغیر ہی اختتام تک پہنچ جاتا ہے لیکن ایسا بھی ہوتا ہے کہ خراج بن جاتا ہے۔ گاہے گاہے عمل تدرن فقرہ کے جسم میں سے گذر کر پیچھے کی طرف پہونچ جاتا ہے اور اس طرح موخر مشترک رباط ماؤف ہو جاتا ہے، اور حبل نخاعی پر دباؤ پڑنے کے علامات پیدا ہو جاتی ہیں۔

عنق کے بالائی خطہ میں مرض بالعموم بڑے مفاصل میں یعنی یا تو قذال اور اطلس (پہلا فقرہ) کے درمیان اور یا اطلس اور محورہ (دوسرا فقرہ) کے درمیان شروع ہوتا ہے۔ کچھ عرصے تک یہ ایک جانب تک ہی محدود رہتا ہے مگر فقرہ کا جسم جلد ہی ماؤف ہو جاتا ہے اور یہ دوسرے مفاصل تک بھی پھیل جاتا ہے۔

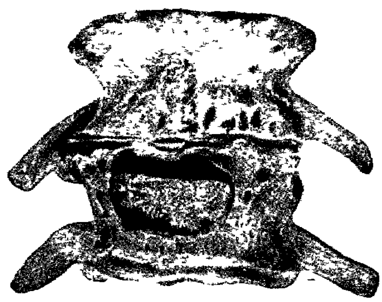
امارات و علامات فقرات کی تدرنی بوسیدگی سے پیدا شدہ علامات و امارات مختلف حصّوں میں مختلف ہوتے ہیں مگر سہولت بیان کے لئے ان کو مندرجہ ذیل عنوانات میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

۱۔ **درد**۔ اس مرض میں ہمیشہ موجود ہوتا ہے اگرچہ ابتدائی مدارج میں یہ زیادہ نمایاں نہیں ہوتا اور صرف احتیاط سے امتحان کرنے پر ہی معلوم کیا جاسکتا ہے۔ یہ دو قسم کا ہوتا ہے مقامی اور بعید۔ **مقامی درد** اکثر شدید نہیں ہوتا مگر شوکہ جات کو دبانے یا ان پر قرع کرنے یا مستعرض زوائد پر دباؤ ڈالنے سے تاکہ فقرہ کی جسم میں گردش پیدا ہو اسے نمایاں کیا جاسکتا ہے محور فقری کے حرکات مثلاً جھکنے یا اسے گردش دینے سے درد پیدا ہوتا ہے اور اسی طرح محور فقری کو جھٹکا دینے سے بھی یہی نتیجہ پیدا ہوتا ہے جیسا کہ سر یا سرینوں پر تھپکی لگانے سے ہوتا ہے۔ **درد بعید** اعصاب کی جڑوں پر ان مقامات پر دباؤ پڑنے یا ان میں خراش واقع ہونے سے پیدا ہوتا ہے جہاں وہ بین فقراتی سوراخوں میں سے باہر نکلتے ہیں۔ چنانچہ اس کی تقسیم ماؤف شوکی قطعہ کی عصبی جڑوں کی ترتیب کے تابع ہوتی ہے اگر قطنی خطہ ماؤف ہو تو درد بعید ٹانگوں میں محسوس ہوتا ہے۔ اور ظہری قطنی خطہ میں یہ آخری ظہری عصب کے ساتھ ساتھ پایا جاتا ہے اور شکم کے زیریں حصہ یا الوی خطہ میں محسوس ہوتا ہے۔ زیرین ظہری خطہ میں یہ برمعدہ (شراسیف) میں پایا جاتا ہے۔ اکثر بچوں میں جب یہ مرض نمودار ہوتا ہے تو وہ اسی وجہ سے اکثر پیٹ کے درد کی شکایت کرتے ہیں عنقی ظہری خطہ میں درد اکثر بازوؤں میں محسوس ہوتا ہے۔

۲۔ **صلابت**۔ پاٹ کے مرض میں عمودِ فقری کی صلابت ہمیشہ پائی جاتی ہے۔ ابتدائے مرض میں یہ عضلی تشنج سے پیدا ہوتی ہے جس سے ماؤف حصہ مثبت ہو جاتا ہے اور اس میں حرکت واقع نہیں ہو سکتی۔ اگر عمودِ فقری کا حصہ زیرین ماؤف ہو تو کمر اکڑی ہوئی اور سیدھی رہتی ہے اور مریض اس کو جھکانے سے ہمیشہ اجتناب کرتا ہے۔ چنانچہ اگر اسے فرش پر سے کوئی چیز اٹھانا ہو تو وہ گھٹنوں اور کولھوں کے جوڑوں کو خمیدہ کرکے آہستہ آہستہ بیٹھ جاتا ہے اور کمر سیدھی اور اکڑی ہوئی ہی رہتی ہے جب اٹھنا چاہتا ہے تو ہاتھ گھٹنوں پر رکھ کر اٹھتا ہے مگر کمر بدستور اسی حالت میں رہتی ہے۔ چھوٹے بچوں میں ظہری قطنی خطہ کی صلابت کو ظاہر کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ بچہ کو میز پر لٹا دیا جائے اور ایک ہاتھ سے دونوں ٹخنوں کو پکڑ کر اور دوسرا ہاتھ مقام ماؤف سے اوپر رکھ کر ٹانگوں کو اوپر اٹھایا جائے اور نیز ایک جانب سے دوسری تک حرکت دی جائے۔ اس طرح یہ معلوم ہو جائے گا کہ خطہ مذکور میں کس قدر صلابت اور حرکت پذیری کا ممتاز ہوتا ہے۔ تندرست بچہ کو اس طرح لٹا کر اس کی ٹانگوں کو اوپر اٹھایا جاسکتا ہے اور ظہری قطنی خطہ میں عمودِ فقری کو پیچھے کی طرف کو ۔ درجہ کے زاویہ تک جھکایا جاسکتا ہے۔ مزید براں جانبی حرکت پذیری خطہ وسطی کی دونوں جانب ۳ تا ۴ درجہ تک موجود ہوتی ہے۔ جب فقرات میں بوسیدگی موجود ہوتی ہے تو ان دونوں حرکتوں میں سے کوئی حرکت بھی صدر اور ظہری خطہ کو شامل کرنے کے بغیر انجام نہیں دی جاسکتی۔ عنقی خطہ کی بوسیدگی میں مریض سر کو ایک حالت میں قائم رکھتا ہے اور کندھوں کو عضلا منحرفہ و قصیہ حلمیہ کے

"Hamdard-i-Sehat, Delhi."
uberculosis Number
July 1938.

ہمدرد صحت دہلی
دق و سل نمبر
جولائی سنہ ۱۹۳۸ ء



شکل (۱)
دو متصل قطنی فقرات کی سل
اوپر کے فقرہ کے سامنے کی جانب زخم
دکھائی دیتا ہے جوادنین پر دبارت بدا
ہوگئی ہے جس سے زاویہ نما حدبی شکلی
پیدا نہیں ہو سکتی ۔



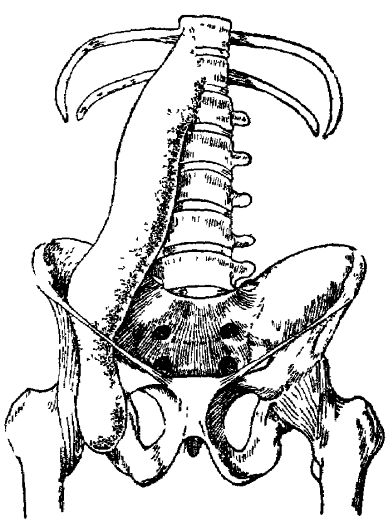
شکل (۲)
عمود فقری کے ظہری حصّہ
کا ترقی یافتہ مرض سل ۔



شکل (۳)
یہ قطنی خراج عمود فقری ۔
قطنی خطّہ کی سل سے پیدا
عمود فقری بالکل سیدھا
دیتا ہے ۔



شکل (۴)
قطنی خراج (جانبی منظر)
قطنی خطہ کا مقدم انحداب
غائب ہو گیا ہے ۔



شکل (۵)
یہ تصویر خصری خراج عمود فقری اور حوض
کے تعلقات کو ظاہر کرتی ہے ۔



شکل (۶)
خصری خراج' حرقفی حفرہ میں
نمودار ہوا ہے - اور یہ عضلات
درمیاں بھی پھیلا ہوا ہے ۔



ڈاکٹر غلام دستگیر صاحب ایم - بی - بی - ایس -
منشی فاضل - دارالترجمہ جامعہ عثمانیہ حیدرآباد دکن

Dr. Ghulam Dastgeer, M.B., B.S.
Osmania University,
(Hyderabad Deccan).



(متعلق مضمون سل عمود فقری) - شکل (۷)
اس تصویر میں عمود فقری کے ظہری حصہ کے بالائی حصہ سلّی کی دوسبدگی کے علاج کے لئے پلاسٹر کی جیکٹ کا استعمال دکھایا گیا ہے - سر اور گردن کو ایک کالر کے ذریعہ قایم کردیا گیا ہے - اور پشت پر سے جیکٹ کو کاٹ کر ہلکا کردیا گیا ہے -

ذریعے اٹھاتے لگتا ہے نیز شانوں کو اکثر ہاتھ سے سہارا دیتا ہے اور اگر اسے ایک طرف کو دیکھنا ہو تو گردن کو گردش دیکر منہ پھیر کر دیکھنے کی بجائے تمام جسم کو گردش دیتا ہے۔

مرض کے متاخر مدارج میں جب اندمال جاری ہوتا ہے یا ختم ہو چکتا ہے تو عمودِ فقری کی صلابت کی وجہ عظمی جسامت ہوتی ہے شفایابی کے بعد عمودِ فقری کے دیگر حصص کی تعویضی حرکات سے مقام ماؤف کی صلابت کسی حد تک پوشیدہ ہو جاتی ہے۔

۳۔ بدشکلی۔ تقریباً تمام اصابات میں ہمیشہ موجود ہوتی ہے اور اس کا انحصار بہت سی حالتوں کے علاوہ ماؤف فقرات کی تعداد پر شاذ سب سے زیادہ ہے۔ جب صرف دو فقرات ماؤف ہوتے ہیں تو ایک حادثی زاویہ نما بدشکلی پیدا ہو جاتی ہے۔ اوپر کے فقرہ کا جسم نیچے کے فقرہ کے جسم کے ساتھ پیوست ہو جاتا ہے اور اس طرح ایک خانہ نما تودہ پیدا ہو جاتا ہے۔ مقام ماؤف سے اوپر اور نیچے تعویضی خموں کے پیدا ہونے سے مریض کو سیدھا کھڑا ہونے میں مدد ملتی ہے۔ جب بہت سے فقرات ماؤف ہو جائیں تو انحنا کبھی زاویہ نما نہیں ہوتا بلکہ تمام خطہ آگے کی طرف کو جھک جاتا ہے۔ حتیٰ کہ بعض حالتوں میں ایک حاد خم پیدا ہو جاتا ہے (شکل نمبر ۱)۔ قطنی خطہ کا مقدم انحداب بڑی حد تک زائل ہو جاتا ہے۔ اور اسی طرح ظہری انحداب میں بھی کمی واقع ہو جاتی ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ فقرات ایک دوسرے پر چنے ہوئے ہیں بہ طرح عمود فقری ایک عمودی ستون کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ جب مرض دو قطنی فقرات تک ہی محدود ہو تو غیر وضعیت یا تو ہوتی ہی نہیں اور اگر ہوتی ہے تو بہت کم ہوتی ہے کیونکہ مرض فقرات کے مرکزی حصوں پر حملہ آور ہوتا ہے اور اس طرح جانبین بعض اوقات بالکل بچ جاتی ہیں۔ ظہری خطہ میں بدشکلی بالعموم بہت نمایاں ہوتی ہے کیونکہ اکثر متعدد فقرات ماؤف پائے جاتے ہیں چونکہ ان فقرات کے شوکی زوائد طویل اور ترچھے ہوتے ہیں اس لئے پیچھے کی طرف کا عظمی ارتفاع نمایاں ہوتا ہے۔ عنقی خطہ میں شاذ و نادر ہی زیادہ بدشکلی پائی جاتی ہے۔ کیونکہ یہاں فقرات کے اجسام چھوٹے ہوتے ہیں لیکن اگر بہت سے فقرات ماؤف ہو جائیں تو سر بعض اوقات آگے کی طرف کو نکل جاتا ہے اور جھک جاتا ہے اور اس لئے ظہری اور قطنی خطوں میں معتدبہ تعویضی تغیرات پیدا ہو جاتے ہیں۔

قطنی خطہ کے مرض کے مترقی مدارج میں صدر کی شکل میں ثانوی تغیرات پیدا ہو جاتے ہیں۔ قص آگے کی طرف کو محدب ہو جاتا ہے اور صدر کی عمودی پیمائش کی کمی کی تعویض کر دیتا ہے۔ اور پسلیاں اکٹھی ہو جاتی ہیں۔ نیچے کی دو آزاد پسلیاں بعض اوقات اپنی طبعی وضع پر قائم رہتی ہیں اور اس طرح ایک افقی محراب پیدا ہو جاتا ہے جو دسویں پسلی کا متناظر ہوتا ہے۔ ایسی حالتوں میں مریض کا نشو و نما بتا عدہ نہیں ہوتا اور وہ منقطع رہ جاتا ہے اور "کوز و پشت" بن جاتا ہے۔

۴۔ خراج۔ عمود فقری کے سل کا سب سے خطرناک نتیجہ خراج ہے چونکہ یہ بہت گہرا واقع ہوتا ہے اس لئے قبل اس کے کہ اس کی شناخت کر کے اس کا علاج کیا جائے اس کے ابعاد بہت بڑھ جاتے ہیں نیز فقرات کے اندر کے مسبب ضرر کا علاج کرنا بھی ناممکن ہوتا ہے بچوں کی نسبت بالغوں میں یہ زیادہ کثرت سے پایا جاتا ہے۔ پیپ اول اول فقرات کی مقدم جانب پر مقدم مشترک رباط کے نیچے جمع ہوتا ہے جو بعض اوقات ایک معتدبہ فاصلہ تک ہڈیوں پر سے اوپر اٹھ آتا ہے اس کے بعد یہ اس میں سوراخ بنا کر فقرات کی جانبوں پر پہنچ جاتی ہے اور خطہ ماؤف کے لحاظ سے مختلف سمتوں میں راستے بنا لیتی ہے۔

عنقی خطہ میں پہلے ایک مزمن پس بلعومی خراج بنتا ہے جو بلعوم کی موخر دیوار کو آگے کی طرف کو دھکیل دیتا ہے اور منہ میں سے ایک لچکدار متموج ورم کی طرح محسوس کیا جا سکتا ہے۔ اس کی جسامت اکثر اوقات اس قدر بڑھ جاتی ہے کہ اس کی وجہ سے نگلنے اور سانس لینے میں تکلیف ہوتی ہے۔ اور بعض اوقات مزمار میں بھی تشنج واقع ہو جاتا ہے۔ اگر اس کو بغیر علاج کے چھوڑا جائے تو یہ ممکن ہے کہ یہ بلعوم میں پھٹ جائے اور اس سے بچے کا دم گھٹ جائے نیز یہ بھی ممکن ہے کہ اس میں نقاقیت یم کی سرایت پیدا ہو جائے اور اس طرح عظمی مزمار شدید ہو جائے بعض اوقات پیپ اپنا راستہ عروقی اور عضلہ قصیہ حلمیہ کے نیچے سے گردن کی جانب کی طرف بنا لیتی ہے لہذا اس حالت میں یہ عنقی فقری ابعاد کے پیچھے واقع ہوتی ہے کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ یہ اس ردا میں سے گذر کر مقام مثلث میں آ جاتی ہے اور نیچے کی منصف تک چلی جاتی ہے اور ابطی ہستری اعصاب کے ساتھ ساتھ بغل میں جا پہنچتی ہے۔

ظہری خطہ میں خراج فقرات کی مقدم جانب پر اسی طرح شروع ہوتا ہے اور پسلیوں کے فقری سروں کے درمیان سے [illegible]

[illegible] اس طرح ایک ظہری خراج بن جاتا ہے جو فقرات کی شوکی زائدوں سے ۱۲ یا ۱۳ تک کے فاصلہ پر نمودار ہوتا ہے [illegible] یہیں صدمہ محسوس ہوتا ہے۔ بعض اوقات یہ اس مقام پر سطح پر ظاہر ہوتا ہے جہاں جلدی شاخیں نکلتی ہیں۔ اس حالت میں [illegible] [illegible] پیدا ہو جاتا ہے جس سے بوسیدگی یا تخریا مختص المقام دبیلہ (امپایما) بھی پیدا ہو جاتا ہے۔ جب مرض سے [illegible] کے فقرات متاثر ہوتے ہیں تو خراج بالعموم نیچے کی طرف کو لٹک لگتا ہے اور ڈایافرام کے رباط محرانی داخلی کے نیچے سے گذر کر خصری خراج کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ (دیکھو شکل ۳ و ۴)

[illegible] ظہری قطنی اور قطنی خلوں کے مرض میں یا تو قطنی خراج بنتا ہے اور یا خصری خراج۔ قطنی خراج (شکل نمبر ۳) پیپ کے قطنی عروق اور اعصاب کی موخر شاخوں کے ساتھ ساتھ عضلہ ناصبہ شوکیہ کے بیرونی کنارے تک چلے جانے سے بنتا ہے۔ سطح جسم پر یہ بالعموم [illegible] کے مثلث میں یعنی عضلہ حرقفیہ ظہریہ اور عضلہ مورب خارجہ کے پاس پاس کے کناروں کے درمیان نمودار ہوتا ہے۔ یہ ایک تیندہ اور متموج ورم کی شکل کا ہوتا ہے اور اس میں کھانسنے پر صدمہ بھی محسوس کیا جا سکتا ہے۔

خصری خراج (شکل ۵) عضلہ خصریہ کے غلاف کے اندر واقع ہوتا ہے اور پیپ عام طور پر عضلی ریشوں سے اوپری ہوتی ہے، اور ان میں سے شاذ بعض تباہ بھی ہو جاتے ہیں۔ اس خراج کے بننے سے پہلے عضلہ خصریہ میں اکثر اوقات تشنجی انقباض کی ایک حالت پیدا ہو جاتی ہے جس سے ران کی بسط کردگی محدود ہو جاتی ہے۔ یہ حالت مریض کو آرام سے لٹائے رکھنے سے رفع ہو جاتی ہے۔ کچھ مدت کے بعد شکم کی گہرائی میں ایک مزاحم اور دروکی الشکل تودہ محسوس ہوتا ہے۔ جوں جوں اس کی جسامت بڑھتی جاتی ہے یہ حرقفی رواکے نیچے نیچے باہر کی طرف پھیلتا جاتا ہے (شکل ۶) اس کے بعد یہ مشترک فخذی عروق کے باہر کی اور پیچھے کی طرف سے پوپارٹ کے رباط کے نیچے سے گذر جاتا ہے اور اس مقام کی تنگی کی وجہ سے اس کی ایک گردن بن جاتی ہے۔ آگے چلکر یہ خراج مشترک فخذی غلاف کے پیچھے پہنچ جاتا ہے اور اسکی وجہ سے عروق آگے کی طرف ٹل جاتے ہیں اور ریشہٹی اور مضغوط ہو جاتی ہے۔ یہاں سے یہ عضلہ حرقفیہ خصریہ کے رباط کے ساتھ ساتھ آگے بڑھتا ہوا طرو خائے صغیر کے قریب وجوار تک پہنچ جاتا ہے۔ اس مقام پر یہ عضلات مقربہ کے درمیان راستہ بنا لیتا ہے اور ران کی اندرونی جانب ایک عظیم الجسامت ورم کی شکل اختیار کر لیتا ہے اور صافنی فتحہ پر یا اسکے قریب بڑے عروق کے اندر کی جانب سطح پر نمودار ہوتا ہے۔ یہاں یہ غلطی سے فخذی فتق بھی تصور کیا جا سکتا ہے۔ گاہے گاہے پیپ پیچھے کی طرف داخلی منحن شریان کے ساتھ ساتھ چلی جاتی ہے اور عظیم طرو خا کے پیچھے سطح پر نمودار ہوتی ہے۔ جن مریضوں میں علاج کی طرف توجہ نہ کی گئی ہو ان میں یہ خراج بعض اوقات ٹانگ تک پہنچ جاتا ہے اور یہاں یہ ایڑی پر [illegible] کی جانب پھوٹ جاتا ہے۔ چند مثالوں میں پیپ حوض میں چلی جاتی ہے اور ورک کی مستقیمی حفرہ میں سطح پر نمودار ہو جاتی ہے اور یا یہ ورک کی نسائی شواخ میں سے باہر نکل آتی ہے۔

سب سے زیادہ مثالی قسم میں (اس قسم میں جس میں خراج کا تاجہ پوپارٹ کے رباط کے اوپر اور نیچے موجود ہوتا ہے اور یہ ایک تنگ گردن سے ملے ہوتے ہیں) نیچے کے تاجہ کو دبانے سے اوپر کے تاجہ میں اور اوپر کے تاجہ کو دبانے سے نیچے کے تاجہ میں عنبذ کی تموج شناخت کیا جا سکتا ہے۔ پوپارٹ کے رباط کے نیچے کے تاجہ میں کھانسنے پر صدمہ محسوس کیا جا سکتا ہے۔

اس قسم کے خراجات سے بہت خفیف نبی اختلالات پیدا ہوتے ہیں۔ خلیات ابیض میں کثرت واقع نہیں ہوتی۔ تپش میں شاذ ہی کسی قدر اضافہ ہو جاتا ہے لیکن اگر ریم زائبقات سے ذاتی سرایت واقع ہو جائے تو یہ زیادہ نمایاں ہو جاتا ہے۔ جب پیپ سطح پر نمودار ہوتی ہے تو نرم حصوں کی خراش اور ان کے تناؤ سے معتدبہ درد پیدا ہوتا ہے۔

۵۔ عصبی علامات۔ بالعموم ان مریضوں میں دیکھنے میں آتے ہیں جن کے علاج کی طرف توجہ نہ کی گئی ہو اور جن کا مرض زیادہ شدید ہو۔ یہ مہرہ و اصابات میں سے ایک میں پیدا ہوتے ہیں۔ بدشکلی کے خم سے یہ شاذ و نادر ہی پیدا ہوتے ہیں مگر چونکہ فقری قنال اس کی وجہ سے کم ہو جاتا ہے اسکے کسرے ان کے پیدا ہونے کے متعلق ہمیں علم ہے۔ ان کی پیدائش کا عام طریقہ [illegible] [illegible] ہے جس سے موخر مشترک رباط کے نیچے تدرنی مادہ کا ایک کریہہ پایہ تمام بن جاتا ہے جو حبل نخاعی پر دباؤ ڈالتا ہے اور [illegible] جانب چلا آتا ہے۔ بعض اوقات خراج بھی پیچھے کی طرف کو چلا جاتا ہے اور حبل کو مضغوط کر دیتا ہے۔ اس حالت میں [illegible]

… ضغط سے … کو اس طرح کھول دیا جائے تو علامات رفع ہو جاتے ہیں۔

… ان علامات کی شدت کا انحصار مثلاً مرض کی سرعت اور اس کی صورت پر ہے جب دباؤ دفعۃً پیدا ہو جاتا ہے تو حبل کے غلاف کے گرد اریکی ماؤفیت پیدا ہو جاتی ہے جو اسے ماؤف بھی کر دیتی ہے۔ اس طرح ایک تحت الحاد ... التہاب پیدا ہو جاتا ہے مگر بغیر یہ مرض ... منقسم کا ... اس کے بعد حبل نخاعی تدریجی تودہ کی وجہ سے ضیق یا سخن ہو جاتی ہے اور اس کی جسامت بھی شاذ کم ہو جاتی ہے اس کی بافت طبعی حبل کی نسبت زیادہ محکم ہوتی ہے اور اس کا رنگ رمادی مائل ہوتا ہے بعض علامات کی ابتدا عموماً بتدریج ہوتی ہے۔ مگر بعض اوقات فرح کے واقع ہونے یا کسی فقرہ کے اپنی جگہ سے ٹل جانے سے دفعۃً بھی پیدا ہو جاتے ہیں۔ ظہری خطہ (آٹھویں فقرہ کے قریب) اکثر بغیر ماؤف ہوتا ہے جس کی وجہ یہ ہے کہ عنقی خطہ میں حبل کے لئے بہت سی جگہ ہوتی ہے اور قطنی خطہ میں حبل ذنب الفرس میں منقسم ہو جاتی ہے۔

حبل نخاعی پر دباؤ پڑنے سے جو علامات پیدا ہوتے ہیں ان کو ان علامات سے تمیز کرنا ضروری ہے جو اعصاب کی جڑوں پر دباؤ پڑنے اور ان کی خراش سے پیدا ہوتے ہیں۔ موخر الذکر سے اعصاب کی جڑوں کے دقیقہ تفرع میں وجع العصب پیدا ہو جاتا ہے جس کے متاخر مدارج میں عدم حسیت پیدا ہو جاتی ہے جو وجعی عدم حسیت کہلاتی ہے اور اگر مقدم جڑیں ماؤف ہو جائیں تو ایک مختص المقام حرکی ضعف پیدا ہو جاتا ہے۔ حبل شوکی کے ضغطہ میں علامات بالعموم فالج اسفل کی قسم کے ہوتے ہیں۔ یہ بالعموم بتدریج پیدا ہوتے ہیں۔ ابتدا میں چلتے وقت پاؤں کی انگلیاں گھسٹتی ہیں اور کمزوری اوپر کی طرف کو پھیلتی جاتی ہے حتیٰ کہ ٹانگوں کی تمام قوت زائل ہو جاتی ہے تشنل کے ساتھ عدم حسیت کبھی موجود ہوتی ہے اور کبھی نہیں۔ اب جب یہ موجود ہوتی ہے تو جوارح متشنج ہو جاتے ہیں اور عضلات عاصرہ کے عمل میں خلل واقع ہو جاتا ہے اور عمیق اور سطحی محکوسات بالعموم کم ہو جاتے ہیں اور غائب بھی ہو جاتے ہیں۔ اگر کوئی نقصانِ حس موجود ہو تو جوارح میں قاعدہ تشنج پایا جاتا ہے اور عضلاتِ عاصرہ کا خلل نمایاں علامت نہیں ہوتا۔ تشنج کی حالت میں خال عمیق محکوسات بالعموم موجود ہوتے ہیں۔ باسط انخمصی محبیت (ایکسٹنسر پلانٹر رسپانس) پائی جاتی ہے اور دوسرے سطحی محکوسات غائب ہوتے ہیں۔

اوپر کے دونوں عنقی فقرات کا تدرّنی مرض ان عظیم الجسامت مفاصل میں پیدا ہوتا ہے جو اطلس کی دونوں طرف موجود ہوتے ہیں اگر ان مفاصل میں فساد و تنضیہ واقع ہو جائے تو کسی وقت بھی غیر وضعیت واقع ہو سکتی ہے جس کی وجہ سے عظم قذالی اطلس پر آگے کی طرف کو پھیل جاتی ہے اس طرح حبل نخاعی کا تدریجی یا فوری ضغطہ پیدا ہو جاتا ہے جس سے موت واقع ہو جاتی ہے بعض اوقات مرض محور کے جسم تک پھیل جاتا ہے اور سنی زائدہ اس سے علیحدہ ہو جاتا ہے اور رباطِ مستعرض شکستہ ہو جاتا ہے۔ چنانچہ سر کے بوجھ سے اطلس کی محراب آگے کی طرف کو پھسل جاتی ہے اور نخاع مستطیل کے ضغطہ سے موت فوراً واقع ہو جاتی ہے۔

سیر مرض و انذار اگر مرض کو بغیر علاج کے چھوڑ دیا جائے تو یہ بالعموم کم و بیش یکساں رفتار سے بڑھتا چلا جاتا ہے۔ ہڈی کا تغیر بتدریج زیادہ نمایاں ہوتا جاتا ہے اور خراجات کے پیدا ہونے کا احتمال ہوتا ہے۔ اگر اس مرض کا علاج ابتدا ہی سے اچھی طرح سے کیا جائے تو صحت ... سے اندمال ہو جاتا ہے۔ اگر خراجات بھی بن جائیں تو مریض کو ایک طویل عرصہ تک آرام دلانے سے یہ غائب ہو جاتے ہیں پیپ کا سیالی حصہ جذب ہو جاتا ہے اور ٹھوس اجزاء غلیظ ہو کر خشک ہو جاتے ہیں۔ اس طرح پنیر کی طرح کا ایک تودہ بن جاتا ہے جو عموماً فقری کی سامنے کی جانب چونا ... ہو جاتا ہے کچھ عرصہ گذرنے پر بعض اوقات اس میں شاذ ... انبقات کی سرایت سے ... پیدا ہو جاتی ہے اور خراج بن جاتا ہے جو خراج باقی کہلاتا ہے۔ اگر یہ خراج پھٹ جائے یا اسے کھول دیا جائے اور یہ سرایت زدہ ہو جائے تو مرض ... الدم کے علامات نمودار ہو جاتے ہیں اور مریض کی طاقت مواد کے بہنے سے مضمحل ہو جاتی ہے اور وہ نہاکت سے زرد یا بذریعہ ہلاکت ہو جاتا ہے۔ اگر خراج کا علاج احتیاط سے کیا جائے ... واقع ہونے دی جائے تو یہ ... بھی ہو جاتا ہے اور اگر ... کو آرام دیا جائے اور مناسب ... کا تغیر ... مندمل ہو جاتا ہے۔ اگر فالج پر فعل نمودار ہو جائے تو اس کی وجہ سے مریض کی ... کی ... ہونا چاہیے کیونکہ طویل المدت آرام اور سکون سے ... بالعموم ... غائب ہو جاتے ہیں ... عضلات ... ہو جاتا ہے پھر حس ... ہو آتی ہے اور انجام کار حرکی قوت ... آجاتی ہیں ... التہاب ... اور ... بعض اوقات ... کے ... ہو جاتے ہیں اور ان کے ... کرنے سے موت واقع ہو جاتی ہے ...

ہونے کا بھی احتمال ہوتا ہے۔ جیسا کہ اس حالت میں ہوتا ہے جب کہ مرض تدرن جسم کے کسی دوسرے حصہ میں موجود ہو اور دوسرے حصہ
[illegible] دماغ یا گردہ کے بھی ماؤف ہو جانے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ ان احتمالات کے باوجود جہاں تک بقائے حیات کا تعلق ہے اتنا ایسی حالتوں
[illegible] ہوتا ہے جن میں پیچیدگیاں پیدا ہوگئی ہوں، اور جن میں موزوں علاج ممکن العمل ہو۔

تشخیص جب عمود فقری میں واضح بدشکلی موجود ہو تو اس مرض کی تشخیص میں شاذ و نادر ہی کوئی دقت پیش آتی ہے لیکن مرض کے ابتدائی مدارج میں جب کہ فقرات کی غیر وضعیت زیادہ نمایاں نہیں ہوتی اسے غلطی سے کساحت یا سکونی انحنا تصور کیا جا سکتا ہے۔ اور اگر وجع العصب نمایاں علامت ہو تو نخاعی یا بین الاضلاع وجع العصب یا رثیت (گٹھیا) یا کلوی عوارض کا شبہ ہوتا ہے۔ عمود فقری کے سلعات مثلاً سرطان اور کیسی دویرے (انیوریزم) ہیڈ سسٹس، آتشکی مرض اور انورسمائی تاکل سے بھی ایسے علامات پیدا ہوتے ہیں جو فقری بوسیدگی کے علامات کے مشابہ ہوتے ہیں۔ بالغ مریضوں میں صرف مقامی مظاہر سے یہ معلوم کرنا کہ مذکورہ عوارض میں سے کونسا عارضہ موجود ہے۔ بعض اوقات غیر ممکن ہوتا ہے اگر روئداد مرض اور علامات کی ابتداء پر غور کرنے اور شعاع نگاری امتحانات سے تشخیص ہو جاتی ہے۔

علاج

سل کے عمومی علاج کی طرف کماحقہ توجہ دینا چاہیئے۔ یعنی مریض کو صحت گاہ یا کسی کوہستانی علاقہ میں منتقل کر دینا چاہیئے۔ اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو اس کی رہائش کا انتظام کسی مکان کی چھت پر یا کسی باغ میں کر دینا چاہیئے۔ جسم کو شمسی یا ورائے بنفشی شعاعوں کے سامنے منکشف کرنے سے بہت فائدہ ہوتا ہے۔ غذا عمدہ، زود ہضم اور مغذی ہونا چاہیئے، اور روغن ماہی، فاسفیٹ آف آئرن یا آیوڈائیڈ آف آئرن، یا آیوڈین کے نباتاتی مرکبات یا سم الفار کے مرکبات کا استعمال مقوی ادویہ کے طور پر بعض اوقات مفید ثابت ہوتا ہے۔ اس امر میں کچھ شبہ نہیں کہ صحت گاہ کے علاج سے جو فائدہ ہوتا ہے وہ کسی دوسری جگہ علاج کرنے سے نہیں ہوتا۔ اگر مریض کو گھر میں رکھکر اس کا علاج کیا جائے تو یہ بالعموم ناقابل اطمینان ثابت ہوتا ہے اور اس کے ناکام رہنے کا بہت احتمال ہوتا ہے۔ بدقسمتی سے ہندوستان میں اتنی صحت گاہیں نہیں ہیں جن میں اس ملک کے ہزارہا مریضانِ سل کی گنجائش کا انتظام ہو سکے۔ اور جو صحت گاہیں موجود ہیں ان میں معیاری صحت گاہی علاج کا کماحقہ انتظام بھی موجود نہیں۔ اور عام مریض مالی مشکلات کی وجہ سے ان سے بھی فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔ غیر ممالک میں بعض ایسی صحت گاہیں موجود ہیں جن میں سل کے علاج کے متعلق تمام اہتمامات موجود ہیں مثلاً انگلستان میں الیٹن، فرانس میں برک سرمر، سوئٹزرلینڈ میں لیسن اور امریکہ میں کنٹین اور میں۔ یہ بہت ضروری ہے کہ ہندوستان میں بھی اس نمونہ کی صحت گاہیں تعمیر ہو جائیں۔

مقامی علاج کی غرض و غایت یہ ہوتی ہے کہ مناسب عظمی اتحاد واقع ہو جائے اور بدشکلی بہت خفیف سی باقی رہے۔ اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے اس مرض کے علاج کے تین اصولوں پر بعض اوقات سالہا سال تک سختی سے پابندی کرنا لازمی ہوتا ہے۔ یہ اصول مندرجہ ذیل ہیں: چت لیٹنا عمود فقری کی تثبیت (عدیم الحرکت بنانا) اور حسب ضرورت پیش توسیع۔ تاکہ بدشکلی واقع نہ ہو۔ یہ ظاہر ہے کہ ان اصولوں کی پابندی صرف اداری علاج میں ہی ممکن ہو سکتی ہے جہاں مریض بچوں کی تعلیم کا انتظام بھی ہو سکتا ہے۔ جب ایسی صورت موجود نہ ہو تو معالج کو والدین اور تیمارداروں کے تعاون ہی سے علاج شروع کر دینا چاہیئے۔ علاج کی دقیق تفصیلات بہت اختلاف پذیر ہیں لیکن یہاں ہم صرف اس کے اہم اصولوں ہی کا بیان کریں گے۔

چت لیٹنا اور تثبیت۔ اس کے کئی مختلف طریقے ہیں مثلاً (۱) مریض کو بے تکیہ کے بستر پر چت لٹا دیا جاتا ہے اور اس کی ٹانگوں اور اس کے دھڑ پر چادریں ڈال دی جاتی ہیں جو طرفین پر اور ٹانگوں کے درمیان ریت کی تھیلیوں سے دبا دی جاتی ہیں۔ اگر ضروری خیال کیا جائے تو وزن اور چرخی کے ذریعہ سے توسیع بھی لگا دی جاتی ہے۔ اور ذقنی اور قذالی بندوں کے ساتھ وزن باندھنے سے اس پر توسیع مقابل کا اضافہ بھی کر دیا جاتا ہے۔ بچوں کے لئے ہر دو توسیعات سے تین تین پاؤنڈ وزن باندھنا بالعموم کافی ہوتا ہے۔ اس سے عضلات تھک جاتے ہیں اور اس لئے ان کے انقباض سے عمود فقری میں بدشکلی پیدا نہیں ہوتی۔ تاوقتیکہ فعال مرض کے تمام علامات دور نہ ہو جائیں بچے کو اسی حالت میں لٹائے رکھا جاتا ہے۔ عنقی خلط کے مرض میں سر اور گردن کو بھی ریت کی تھیلیوں سے عدیم الحرکت بنا دینا چاہیئے۔ اس کام کے لئے

پلاسٹر کا ایک جھاد بھی تیار کیا جاسکتا ہے جس میں سر اور گردن دونوں آجائیں۔ نیز سر کے لئے ایک صندوق نما جبیرہ کا استعمال بھی کیا جاسکتا ہے جس میں ایک بغلی تختہ لگا ہو۔

(۲) بعض معالجین اس کام کے لئے طاس کا دہرا جبیرہ یا برٹیڈ فورڈ کا تجدیدی فریم استعمال کرتے ہیں۔ مگر اداری علاج میں بالعموم برگ کے تختہ (برگ بورڈ) اور جیکٹ کا اس کی کسی ترمیم شدہ شکل کا استعمال کیا جاسکتا ہے۔

(۳) پلاسٹر کے ذریعہ سے تثبیت کا استعمال عرصہ دراز سے رائج ہے۔ یا تو پلاسٹر کی جیکٹ بنائی جاتی ہے، اور یا اس کا جھاد تیار کر لیا جاتا ہے۔ جھاد بالغوں کے لئے مفید ہوتا ہے مگر بچوں کے لئے کارآمد نہیں ہوتا کیونکہ اس میں تثبیت کو برقرار رکھنا مشکل ہوتا ہے۔

پلاسٹر کا جھاد بنانے کے لئے مریض کو ایک واسکٹ پہنا کر اوندھا لٹا دیا جاتا ہے۔ اور اس کی تمام کمر، اس کے سرینوں اور اسکی رانوں پر نمدے یا روئی کی تہیں جمادی جاتی ہیں۔ اور ان کے اوپر پلاسٹر کے بند اس طرح لگادئے جاتے ہیں کہ تمام کمر کیلئے ایک سانچہ تیار ہو جائے جو شکم اور سینہ کی جانبوں تک پہنچتا ہو۔ اس سانچہ کو اتار کر اس کے کنارے صاف کر دئے جاتے ہیں اور ان پر لاصق پلاسٹر لگا کر ان کو اور مضبوط بنا لیا جاتا ہے۔ اسکے بعد اسکو سکھا لیا جاتا ہے اور اس میں جاذب روئی کی ایک تہ رکھ دی جاتی ہے۔

مذکورہ بالا طریقوں میں سے کسی ایک سے بھی عمودِ فقری کی بیش توسیع اسکے نیچے مناسب گدیاں رکھنے سے کی جاسکتی ہے۔ اس کے حاصل کرنے کا ایک اور طریقہ بھی ہے اور وہ یہ کہ بستر کی سرہانے کی جانب کو اس قدر نیچا کر دیا جائے کہ عمودِ فقری کا خم بآسانی رفع ہو جائے۔ جب بدشکلی ظاہر نہ ہوئی ہو اور یا بہت خفیف سی ہو تو یہ طریقہ بے خطر ہوتا ہے۔ مگر یہ ضرور یاد رکھنا چاہیئے کہ اس سے اندمال میں تاخیر پیدا ہوتی ہے۔ اور جب بچہ کی تعلیم و تربیت کا سلسلہ بھی ساتھ ساتھ جاری ہو تو اس کی زیادہ اہمیت نہیں ہوتی۔ جب بدشکلی زیادہ نمایاں ہو اور اس میں فقرات کی ایک کافی تعداد شامل ہو تو تسنم (کوزہ پشتی) کو رفع کرنے کی کوشش محض ماہرین فن ہی کو کرنی چاہیئے۔ جن کے پاس تربیت یافتہ مددگار موجود ہوں۔

جب فعال مرض ختتام تک پہنچ جائے اور اندمال کا عمل جاری ہو جائے جیسا کہ درد کے بالکل غائب ہو جانے، مریض کا وزن بڑھنے، بخار کے رفع ہو جانے، اور شعاع نگاری کے امتحان سے ظاہر ہوتا ہے تو اس سوال پر غور کرنا چاہیئے کہ آیا مریض کو چلنے پھرنے کی اجازت دی جائے یا نہیں۔ یہ اجازت اسی حالت میں دی جانی چاہیئے جب کہ عمودِ فقری کے لئے قابل اطمینان سہارا موجود ہو۔ یہ سہارا پلاسٹر کی جیکٹ لگانے سے نہایت عمدہ طور پر مہیا کیا جاسکتا ہے۔ اگر مرض ظہری خطہ کے حصۂ زیرین میں موجود ہو تو جیکٹ کو بغلوں سے لیکر حرقفی عروف کے نیچے تک ضرور آنا چاہیئے۔ اگر مرض ظہری خطہ کے وسط سے اوپر واقع ہو تو پلاسٹر کا ایک کالر بنا کر سر کی بھی تثبیت کر دینا چاہیئے (شکل ۷)۔ اگر مرض قطنی خطہ میں ہو تو مریض کو لٹا کر جیکٹ تیار کیجا سکتی ہے۔ لیکن اگر یہ اس خطہ سے اوپر ہو تو مریض کو عمودی وضع میں رکھکر جیکٹ تیار کرنا چاہیئے تاکہ عمودی فقری کی توسیع قائم رہے۔ اس کے لئے مریض کو ایک بند کے ذریعہ سے جو سر سے بندھا ہوا ایک سہ پایہ میں اس طرح معلق کر دینا چاہیئے کہ پاؤں کی انگلیاں زمین سے مس کرتی رہیں۔ جہاں جہاں جیکٹ پر زیادہ دباؤ پڑنے کی توقع ہو وہاں اسے پلاسٹر کے زائد بند لگا کر مضبوط بنا دینا چاہیئے۔ لیکن بعد میں غیر ضروری حصوں کو کاٹ کر (مثلاً شکم پر) اسے ہلکا کر دینا چاہیئے۔

بعض ارباب پسند پلاسٹر کی جیکٹ پر سیلولائڈ کی جیکٹ کو ترجیح دیتے ہیں اور اس میں کچھ شبہ نہیں کہ یہ زیادہ صاف اور زیادہ دیرپا ہوتی ہے۔ اور بعض اس کی جگہ فقار بند (بریس) کا استعمال کرتے ہیں۔ فقار بندوں میں سے سب سے زیادہ قابل اطمینان غالباً ٹیلر کا فقار بند ہے۔ اگر عنقی یا عنقی ظہری خطہ ماؤف ہو تو ٹھوڑی کو توسیع کی ایک مناسب وضع میں اٹھانے یا سہارا دینے کے لئے ایک حلقہ یا کالر بنا کر فقار بند کی عمودی سلاخ کے ساتھ لگا دینا چاہیئے۔

اس سوال پر بہت سی بحث ہو چکی ہے کہ عمودِ فقری کے تدرنی مرض کے علاج میں البی کے عملیہ کی کیا اہمیت ہے۔ بعض جراح جن کو اس عملیہ کو نتائج کا مطالعہ کرنے کے بہت سے مواقع حاصل ہوئے ہیں اس مرض کے لئے اس عملیہ کو موزوں قرار نہیں دیتے، اور کی رائے اب تک اسکے موافق ہے۔ یہ ظاہر ہے کہ اس عملیہ سے ہڈی کے ایک داخلی جبیرہ سے عمود فقری کے ماؤف رقبہ کی تثبیت ممکن ہوا [illegible] سے فائدہ ہونا چاہیئے لیکن یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ اگرچہ عمود فقری میں استواری پیدا ہو جاتی ہے لیکن عمل اندمال مکمل نہیں ہوتا،

[illegible] کے سرے از سر نو بدشکلی پیدا ہو سکتی ہے یہ امر متفق علیہ ہے کہ اس عملیہ کو اٹھارہ سال سے کم عمر کے بچوں میں اور [illegible] مرض کے فعال درجہ میں ہرگز انجام نہ دینا چاہیئے۔ مزید براں عملیہ کے بعد مریض کو چھ ماہ تک چت لٹائے رکھنا علاج مابعد کا ایک لازمی جزو ہے [illegible] حالات میں اس عملیہ کے منافع کو ایک حد تک محدود ہو جاتے ہیں۔ لیکن بعض بالغ مریضوں کیلئے یہ عمل بہت مفید ثابت ہوا ہے خاصکر جب کہ قطنی خطہ ماؤف ہو۔

اس عملیہ کے سرانجام دینے کا یہ طریقہ ہے کہ مریض کو اوندھا لٹا کر مُقدم جس کے زیر اثر ماؤف رقبہ پر ایک شگاف دیا جاتا ہے۔ اور فقرات کے شوکی زوائد پر سے عضلات کو ہٹا دیا جاتا ہے اسکے بعد شوکی زوائد میں ایک عظم تراش کے ذریعے ایک طولی شق بنا لیا جاتا ہے اور مناسب شکل اور جسامت کا ایک عظمی پیوند قصبیہ سے گول دہری آری کے ذریعہ سے الگ کر لیا جاتا ہے اور اسے شوکی زوائد کے طولی شق میں فانہ کی طرح لگا لیا جاتا ہے۔ اسکے بعد عضلات اور رداؤں سے اس کو پوشیدہ کر کے ان کو ٹانکے لگا کر ملا دیا جاتا ہے اور اسے اس طرح مثبت کر دیا جاتا ہے۔ مریض کو کچھ عرصہ کے لئے پلاسٹر کے بستر میں لٹایا جاتا ہے۔ پلاسٹر کے جیکٹ اور دوسرے خارجی سہاروں کا استعمال بعد میں اسی طرح کیا جاتا ہے جیسا کہ عملیہ کے بغیر کیا جاتا ہے۔ فقرات میں قدرتی جسارۃ پیدا کرنے کا ایک اور طریقہ بھی ہے اور یہ ہِبّب کا عملیہ ہے۔ اس عملیہ میں شوکی زوائد کو منکشف کر لیا جاتا ہے اور ان کو توڑ کر نیچے کی طرف کو موڑ دیا جاتا ہے اور یہ اس طرح ایک دوسرے سے مل جاتے ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ "خشبۃ" (کیلس) کی ایک سلاخ بن جاتی ہے جو عسود فقری کے ماؤف رقبہ کو مثبت رکھتی ہے۔

مزمن خراج کا علاج انہی اصولوں پر کرنا چاہیئے جن پر معمولی تدرنی خراج کا علاج کیا جاتا ہے۔ بالفاظ دیگر ان خراجات کی تخفیض اسی درجہ میں کر لینا چاہیئے جبکہ ان میں شگاف دینا لازمی نہ ہو اور امتصاص ہی کافی ہو۔ اگر ضرورت ہو تو امتصاص کا تکرار کیا جا سکتا ہے۔ اور اس امر کے متعلق خاص احتیاط کرنا چاہیئے کہ جوف (سائنس) نہ باقی رہنے پائے۔ اس طریقہ عمل میں عدم عفونت کی نہایت سختی سے پابندی کرنا چاہیئے۔ خراج میں خارجی سرایت کا وقوع مریض کی زندگی کے لئے سخت خطرناک ہوتا ہے۔

پس بلعومی خراج کا تدارک ہمیشہ گردن کی طرف سے کرنا چاہیئے۔ امتصاص خطرناک ہوتا ہے کیونکہ خراج کے سامنے بہت سی اہم ساختیں موجود ہوتی ہیں۔ اگر خراج عضلہ قصبیہ حلیہ کے آگے نمودار ہو تو اس میں اسی مقام پر شگاف دے دینا چاہیئے۔ بصورت دیگر اس عضلہ کے موخر کنارے کے ساتھ ساتھ شگاف دینا چاہیئے۔ اور اسے آگے کی طرف کھینچ کر عنقی فقرات کے مستعرض زوائد کو واضح کر لینا چاہیئے۔ اگر خراج ابھی تک زخم کی لازمی دست ورزی میں سے منشق نہ ہو گیا ہو تو اس میں دائیں ہاتھ سے ایک جوفی قلاب (سائنس فارسیپس) فقرات کے سامنے کی طرف پھینک دیا جاتا ہے۔ پیپ پچاروں سے صاف کر دی جاتی ہے اور کہنہ خراج کو اتنا کھول لیا جاتا ہے کہ احتیاط سے اس کا جرف (کیوریٹنگ) کیا جا سکے اسکے بعد اسکے اندر الکحل مطلق لگا کر "بپ" لگا دی جاتی ہے اور زخم کو بغیر مسلیت کے بند کر دیا جاتا ہے۔

ظہری قطنی یا خصری خراج کا امتصاص کرنا چاہیئے یا ایک بڑے سے عدیم العفونت مبزل (ٹروکار) اور نلکی (کینولا) سے اس کا بزل (ٹیپنگ) کر دینا چاہیئے اور پھر اس کی آبیاری کرنے کے بعد اس کو بغیر مسلیت کے بند کر دینا چاہیئے۔

بعض اوقات مریض کو اس طرح صرف ایک ہی بزل سے شفا حاصل ہو جاتی ہے جب کہ اسکی صحت اچھی ہو لیکن جب حاد مرض موجود ہو تو شاذونادر ہی ایسا ہوتا ہے۔ خراج میں سیال بالعموم از سر نو جمع ہو جاتا ہے اور دو تین مرتبہ بزل کا تکرار کرنا پڑتا ہے۔ خراج میں جدار سے نلکی سے بن جاتا ہے اس سے بعض اوقات سیال باہر آ جاتا ہے اور اس طرح ایک جوف (سائنس) پیدا ہو جاتا ہے۔ اس جوف کا تنکیہ نہایت عدیم العفونت طریقوں سے کرتے رہنا چاہیئے حتی کہ ندبہ بن جائے۔ خصری خراج کے بزل کا بہترین مقام مقدم فوقانی شوکہ سے ذرا اوپر اور اندر کی جانب ہے بچے کو دوسری طرف کروٹ دلا دی جاتی ہے اور مشمولات شکم کو دست ورزی سے دور ہٹا دیا جاتا ہے اگر مبزل کا استعمال کرنا ہو تو جلد اور عضلات میں ایک چھوٹا سا شگاف دے دینا چاہیئے تاکہ اس امر کا یقین ہو جائے کہ اس راستہ میں بڑے بڑے عروق حائل نہیں ہیں۔ خراج کو یہاں تک بڑھنے کا موقع نہ دینا چاہیئے کہ اس کا بزل پوپارٹ کے رباط کے نیچے کرنا پڑے لیکن اگر ایسی صورت پیش آ جائے تو مذکورہ بالا مقام پر بزل کرنے کے علاوہ اس رباط کے نیچے بھی اس کا بزل ضروری ہوتا ہے۔

فالج سفلی کا علاج۔ سل عمود فقری کے دوران میں جو فالج سفلی پیدا ہو جاتا ہے اس کا علاج یہ ہے کہ مریض کو چت لٹا کر

عمود فقری کی تثبیت کردی جائے، اور ٹانگوں سے وزنی تو بیع لگا دی جائے۔ مزید براں اس امر کے متعلق خاص احتیاط کرنا چاہیئے کہ جن مقامات پر لیٹنے کے دوران میں دباؤ کا اثر پڑتا ہے ان پر بستری قروح نہ بننے پائیں۔ اگر تبول میں کوئی دقت پیدا ہو تو قاثاطیر سے باقاعدگی کیساتھ پیشاب نکالتے رہنا چاہیئے۔

موجودہ زمانہ میں ورقہ برآری (فقرات کے ورقجات کو دور کرنا) کی ضرورت نہیں پڑتی۔ کیونکہ صحت گاہوں میں شمسی اور ہوائی علاج ہی سے تقریباً تمام مریضوں کو فائدہ ہو جاتا ہے۔ اگر فالج سفل بھی پیدا ہو جائے تو اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ مذکورہ قسم کے علاج کی طرف مزید توجہ دینا چاہیئے۔ لیکن اگر فالج سفل کے علامات دفعتہً پیدا ہو جائیں اور یہ ظاہر ہو کہ خراج خارجی علامات ظاہر کرنے کے بغیر پھٹ گیا ہے تو جبل نخاعی کا استقصار کرنا چاہیئے اور اس پر جو دباؤ پڑ رہا ہو اسے دفع کر دینا چاہیئے۔ اگر علاج کے باوجود مریض کی حالت میں تین ماہ سے زائد مدت میں بھی کوئی اصلاح نہ ہو تو استقصار مناسب ہوتا ہے۔ اور اگر جبل نخاعی پر کسی قسم کا دباؤ پڑ رہا ہو تو وہ رفع کر دیا جاتا ہے اگر مرض سے شفایاب ہونے کے بعد کوئی علامات نمودار ہوں تو ان سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ جبل نخاعی کے گرد ندبہ بن کر منقبض ہو رہا ہے ایسی حالت میں بھی جراحی مداخلت کی ضرورت ہوتی ہے جو خراج اور ریکی بافت جبل پر دباؤ ڈال رہی ہو اس کے تکشف کے لئے ضلعی مستعرض برآری (پسلی کے ایک حصہ اور فقرات کے مستعرض زوائد کو دور کرنا) کا عملیہ پیش کیا گیا ہے۔ یہ عملیہ ورقہ برآری اور عظمی پیوند کے ساتھ کامیابی سے سرانجام دیا جا سکتا ہے۔ اس امر پر زور دینا ضروری ہے کہ جدید طریقوں سے اس مرض کا علاج کرنے سے بچوں میں فالج سفل کو دفع کرنے کے لئے عملیہ کی ہرگز ضرورت نہیں ہوتی اور بالغوں میں شاذونادر ہی ایسی حالتیں دیکھنے میں آتی ہیں جن میں اس مقصد کیلئے عملیہ ضروری ہو۔

عہدطفولیت کی سل اور اس سے حفاظت کی تدابیر

ازجناب ڈاکٹر ایس کرشنا سوامی صاحب ایم بی بی ایس گورنمنٹ ٹیوبرکلوسس ہاسپٹل مدراس

زیر بحث مضمون بہت دلچسپ بھی ہے اور بہت ہی اہم بھی کیونکہ بدقسمتی سے بچوں میں سل کا مرض بہت عام ہو گیا ہے اسکی مخصوص علامات اسے جوانوں کی سل سے بالکل ممتاز کر دیتی ہیں۔ بچوں کی سل کی بعض اقسام کا انجام تو یقینی ہلاکت ہوتا ہے لیکن بعض اقسام ایسی ہیں کہ معقول علاج سے مفید نتائج برآمد ہوتے ہیں۔

سل کا مرض قبول کر لینے کی صلاحیت ہر عمر کے بچوں میں یکساں نہیں ہوتی۔ عمر کے ابتدائی آٹھ مہینوں میں یہ مرض بالعموم نہیں ہوتا۔ اس کے بعد قبول مرض کی استعداد برابر بڑھتی چلی جاتی ہے یہاں تک کہ دو سال کی عمر میں انتہا کو پہونچ جاتی ہے۔ اس عمر کے بعد جسم میں آہستہ آہستہ ایک حد تک مناعت پیدا ہونے لگتی ہے۔ بچوں اور جوانوں کی سل میں جو بین فرق ہوتا ہے اس کا اصل باعث یہی ہے کہ بچوں میں اس مرض کے دفعیہ کی قوت نہیں ہوتی۔ نوعمر بچے میں مرض بہت ہی جلد غیر محدود اور مہلک صورت اختیار کر لیتا ہے لیکن صحیح سل یعنی جوانوں کی بچوں میں شاذونادر ہی دیکھنے میں آتی ہے۔ جوں جوں بچے کی عمر ترقی کرتی جاتی ہے اس کے بدن کے غدد جاذبہ کا انتظام بروئے کار آتا جاتا ہے۔ غدد جاذبہ ایک مضبوط مدافعانہ محاذ پیش کرتے ہیں اور بالعموم تعدیہ کو قید کر لینے میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔ یہیں سے اس دوسری عام شکل مرض کی بنیاد پڑتی ہے یعنی غددوں کی سل کی جو بچوں میں بہت عام ہوتی ہے اور جو جوانوں میں اس لئے کم دیکھنے میں آتی ہے کہ مرض کی مدافعت کے لئے جسم کی اندرونی قوتیں بھی آمادہ ہو جاتی ہیں اور روک تھام کا کام صرف غددوں تک محدود نہیں رہتا۔

جب ہوائی نالیوں کے غدود یا پیٹ کے غدود سل میں مبتلا ہوتے ہیں تو بیماری اکثر بے معلوم حالت میں پڑی رہتی ہے اور اگرچہ اچھا نتیجہ قرباً خود بخود ہی ہو جاتے ہیں لیکن اس دوران میں ماؤف غددوں سے ہر وقت خطرہ لاحق رہتا ہے اور اگر خفیف سا مزید تعدیہ پہونچ جائے یا جسم کی قوت مدافعت کسی سبب سے کم ہو جائے تو ان سے مضرت پہنچ سکتی ہے۔ ایسی صورت میں تعدیہ غددوں تک محدود نہیں رہتا بلکہ آس پاس کی جسمانی ساختوں تک پہونچ جاتا ہے یا دوران خون میں شامل ہو جاتا ہے۔ ایسا بھی ہو جاتا ہے کہ جوانی میں جو سل ہوتی ہے اس کی

[illegible] کو اگر کھایا جائے تو بچپن کی ہی غیر محسوس سل میں ملتا ہے۔

تعدیہ کا راستہ

دق کے جراثیم کی تین محقق اور مسلّم قسمیں ہیں (۱) انسانی قسم جو انسانوں اور گھریلو جانوروں دونوں پر اثر انداز ہوتی ہے (۲) بقری قسم جو مویشیوں میں اور انسانوں میں بالخصوص انسانی بچوں میں مرض پیدا کرتی ہے (۳) ہوائی قسم جس کا اثر گھریلو پرندوں تک محدود رہتا ہے اور انسانی جماعت اس سے محفوظ ہے

بچوں میں تعدیہ پہونچنے کا خاص ذریعہ وہ قریبی رشتہ دار ہوتے ہیں جنہیں سل کا مرض ہو جو بظاہر اچھے خاصے ہوں لیکن جن کے جسم میں جراثیم موجود ہوں اور وہ اپنے فضلات کے ذریعہ ان کی اشاعت کرتے ہیں۔

ماں کی چھاتیوں سے جو دودھ بچے کو ملتا ہے اس میں اگر ماں مسلول ہو تب بھی بالعموم جراثیم نہیں ہوتے، لیکن مسلول عورتوں کو بچوں کی پرورش کی اجازت نہ ہونی چاہیئے کیونکہ وہ دودھ کے علاوہ دوسرے ذریعوں سے بچہ کو مبتلائے مرض کر سکتی ہے۔

گھریلو جانوروں کے پیروں اور بدن کے بالوں کے ذریعہ سے بچوں تک وہ بلغم اور تھوک پہونچ سکتا ہے جو مسلول مریض زمین پر تھوک دیتے ہیں، چھوٹے بچوں میں زمین پر پڑی ہوئی چیزیں بلکہ خود وہ زمین بھی جو کہ آلودۂ جراثیم ہے تعدیہ کا ذریعہ ہو سکتی ہے۔ عمر کے ابتدائی زمانہ میں جو جراثیم آلود پھلوں، ترکاریوں اور دودھ کے ذریعہ سے جراثیم بچوں تک پہونچ سکتے ہیں۔

دِق کے جراثیم کا جسم میں داخلہ حسب ذیل راستوں سے ہو سکتا ہے (۱) آلات انہضام کے راستے آلودہ غذاؤں کی شکل میں (۲) آلات تنفس کے راستے سل کے مریضوں کی کھانسی، چھینک اور ان کی بات چیت کے وسیلے سے یا ہوا میں ایسے خاک کے ذرات کی موجودگی جن میں خشک شدہ بلغم شامل ہو (۳) ناک، منہ، حلق اور آنکھوں کی غشاء بلغمی کے راستے سے (۴) بدن کی جلد کی خراشوں کے راستے سے۔

چونکہ ہر عمر کے لوگ اس مرض میں مبتلا ہو سکتے ہیں اسلئے تعدیہ کے ہر ذریعہ سے بچنے کی انتہائی کوشش کرنی چاہیئے۔

دق کے جراثیم کا صحیح راستہ جسم میں کیا ہوتا ہے؟ اس موضوع پر بہت کچھ بحثیں ہو چکی ہیں۔ ڈاکٹر کالمیٹ کا خیال ہے کہ تنفس کا راستہ ان جراثیم کی شاہراہ نہیں ہے اور سل خواہ پھیپھڑوں کی ہو یا آنتوں کی ان جراثیم کا داخلہ تقریباً ہمیشہ حلق اور غذا کی نالی کی غشاء بلغمی کے راستے ہوتا ہے لیکن ڈاکٹر گون کی رائے اسکے بالکل برعکس ہے جنہوں نے بہت ہی دقیق خوردبینی امتحانات کے بعد یہ دعویٰ پیش کیا ہے کہ ہر ایسے مریض میں کہ جسکے پھیپھڑوں کی جڑ کے غدود پنیر کی صورت اختیار کر چکے ہوں وہ دِق کے جراثیم کا بہت ہی چھوٹا اجتماع دکھا سکتے ہیں اور یہ مختصر اجتماع انکے خیال میں سل کے جراثیم کے ابتدائی حملے کی نشانی جو کہ تنفس کے راستے سے ہوا ہے۔ یہ اجتماع اتنا مختصر ہوتا ہے کہ وہ خوردبین کے بغیر نظر آنا محال ہے اور اکثر حالات میں یہ بالکل مندمل ہو جاتا ہے اور ایک خفیف سا نشان باقی رہ جاتا ہے۔

جراثیم کے حملہ کے اسی قسم کے ابتدائی مراکز حلق کے غدودوں اور آنتوں میں بھی پائے جاتے ہیں لیکن ان مقامات پر بھی بالعموم مقام ماؤف درست ہو جاتا ہے یا اس قدر مختصر ہوتا ہے کہ اکثر اسے معلوم کرنا ناممکن ہوتا ہے تو سوائے اسکے کہ ان مقامات کے غدودوں میں پنیر کی سی کیفیت پیدا ہو جائے اور وہ متورم ہو جائیں سل کی کوئی اور ظاہری علامت نہیں ملتی۔ حقیقت یہ ہے کہ ان گلٹیوں سے ہی مرض پھیپھڑوں اور آنتوں میں پھیل سکتا ہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ خون کی رگوں کو پھاڑ کر وہ دوران خون میں شامل ہو جائے۔ بچوں میں یہ تعدیہ بآسانی قرب وجوار کے اعضا میں پہنچ جاتا ہے اور بسا اوقات وہ مہلک ترین صورت پیدا کر دیتا ہے جس میں تمام جسم کا خون زہریلا اور متعفن ہو جاتا ہے۔ ابتدائے طفولیت میں غدودوں ہی پر سارا زور رہتا ہے اور قریب کی جسمانی ساختیں صرف اسی وقت ماؤف ہوتی ہیں کہ جب وہ پردہ جو ان غدودوں نے قائم کر دیا ہے ٹوٹ جائے ایسا ہونے کے بعد بھی اس کا امکان ہے کہ مرض اسی مقام تک محدود رہے اور مریض شفایاب ہو جائے۔

پانچ سال کی عمر تک سل کی مندرجہ ذیل اقسام دیکھنے میں آتی ہیں:۔ (۱) سرسامی یہ سب سے زیادہ کثیر الوقوع ہے (۲) بطنی (۳) پھیپھڑوں کی۔

عمر کے ابتدائی پانچ برس میں پھیپھڑوں اور آنتوں کی دق کی بہ نسبت سرسامی دق تین گنی زیادہ مقدار میں وقوع میں آتی ہیں۔

عمر کے اس حصہ میں جو دق ہوتی ہے اس کی سب سے زیادہ کثیر الوقوع اور سب سے زیادہ اہم صورتیں یہی ہیں اگرچہ یہ کہنا غلط ہوگا کہ اس زمانہ کی دِق کی بس یہی تین صورتیں ہیں۔

خفیہ سل زندگی کے ابتدائی دو سال میں سل کا قدیہ قریب قریب ہمیشہ ہی سل کا مرض پیدا کر دیا کرتا ہے اور جب مرض پیدا ہو جائے تو انجام بھی بالعموم موت ہوتا ہے خواہ سل پھیپھڑوں میں ہو یا دماغ کی جھلیوں میں۔ آنتوں کی سل ہو جائے تو اس کا یہی انجام ہوتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اس عمر میں سل کی وہ قسم جسے خفیہ سل کہا جاتا ہے یا جس میں زخم اندمال پذیر ہو جاتے ہیں شاذونادر ہی دیکھنے میں آتی ہے۔

تیسرے چوتھے اور پانچویں برس میں وہ زیادہ عام ہو جاتی ہے اور ایسے مریضوں کا اوسط فی صدی بھی بڑھ جاتا ہے جو سل کی شدید اور حاد صورت سے شفایاب ہو جائیں۔ دو برس کی عمر سے پہلے پہلے "شفایافتہ" سل کے مریضوں کی تعداد بہت تھوڑی ہوتی ہے اس عمر کے بعد ایسے مریضوں کی تعداد میں اضافہ ہوتا چلا جاتا ہے اور اس طرح کے شفایافتہ یا خفیہ سل کے مریض اکثر و بیشتر وہ ہوتے ہیں جن کے آنتوں کے غدود ماؤف ہوں۔

سرسامی سل سل کی یہ قسم جو عمر کے ابتدائی سالوں میں بہت عام اور بہت مہلک ہوا کرتی ہے درحقیقت جسم کے کسی حصہ کی سل کی ثانوی صورت ہے۔ سل کا آغاز اس مقام سے نہیں ہوتا بلکہ کسی دوسرے مقام پر پیدا شدہ سل کا انجام اس صورت میں ظاہر ہوا کرتا ہے۔

سرسامی سل کے بیشتر مریض ایسے ہوتے ہیں کہ امتحان بعد الموت کے بغیر یہ پتہ ہی نہیں چلتا کہ مرض کا ابتدائی مرکز کس جگہ تھا۔ اگر مریض بچہ ہو تو یہ کلیہ بالکل ہی صحیح ثابت ہوتا ہے تقریباً تمام سرسامی سل کے مریضوں میں ابتدائی مرکز سینہ اور پیٹ کے غدودوں میں یا احشا میں ہوتا ہے۔ اور مرض اس جگہ سے منتقل ہو کر دماغ کی جھلیوں تک پہونچتا ہے، اور ان میں بھی اکثریت انہی کی ہوتی ہے جنکے پھیپھڑوں میں ابتدائی مرکز ہو۔ ابتدائی مرکز اگر حلق کے غدودوں میں یا گردن کے غدودوں میں ہو تو وہ بالعموم سرسامی سل کی صورت نہیں اختیار کرتا۔

سرسامی سل کی صورت میں حلق، گردن، سینہ اور پیٹ کا بغور طبی معائنہ کرنے کے بعد بھی اکثر مریض کی زندگی میں یہ معلوم نہیں ہوا کرتا کہ ابتدائی مرکز کسی حصہ جسم میں ہے۔ لیکن بعض اوقات پھیپھڑوں کے ماؤف ہونے کی علامات کا ملنا ممکن ہے جن کی تصدیق زندگی میں عکس ریز کی تصویر سے اور بعد مرگ امتحان بعد الموت سے ہو سکتی ہے۔

پھیپھڑونکی سل اگرچہ اس مرض کی تشخص آسان تو کسی حصہ عمر میں بھی نہیں ہے لیکن بعد کے سالوں کے مقابلہ میں ابتدائی دو سالوں میں بہت دشوار ہے پھیپھڑوں کی سل عمر کے ابتدائی دو برسوں میں بہت سی مختلف صورتیں اختیار کر لیا کرتی ہے۔ اسکے علاوہ بچوں کے پھیپھڑوں کی اور جوانوں کی پھیپھڑوں کی سل کی خصوصیات میں بھی فرق ہے۔

جب سل کے جراثیم کے حملہ کی وجہ سے پھیپھڑوں میں سل کا مرض شروع ہوتا ہے تو اسکی چند خصوصیات ہوتی ہیں جو وقت گذرنیکے ساتھ ساتھ اسے جوانوں کی سل سے یعنی اس سل سے جو جسم انسان کو گھلا دیا کرتی ہے اسے ممتاز کر دیتی ہیں۔ یہ ہو سکتا ہے کہ جراثیم اپنی نسل کو بڑھائیں اور جسمانی بافتوں میں التہاب پیدا کر دیں اور یہ التہاب اتنا واضح ہو کہ عکس ریز کی تصویر میں نظر آجائے۔ بہت ہی تھوڑے سے عرصہ میں وہ جراثیم جو ماؤف رقبہ میں مسکن پذیر ہیں ان کا کچھ حصہ پھیپھڑے کی جڑ کے غدد جاذبہ میں پہنچ جاتا ہے۔ ان جاذب غدودوں کا کام یہ ہوتا ہے کہ سل کے جراثیم کو اپنے جالوں میں الجھا لیتے ہیں۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو جراثیم بآسانی خون کے دوران میں شامل ہو جاتے اور جسم کے مختلف حصوں میں پھیل جاتے۔ ان غدودوں کے اندر پھنسکر جراثیم اپنی نسل کی افزائش اسی جگہ شروع کر دیتے ہیں اور خود غدودوں کے اندر مرض پیدا کر دیتے ہیں، جسکی وجہ سے غدود متورم ہو جاتے ہیں اور ان کی ساخت پنیر کی سی ہو جاتی ہے کچھ عرصہ بعد ان ماؤف غدودوں میں چونا تہ نشین ہو کر جمنے لگتا ہے اکثر و بیشتر یہ ماؤف رقبہ اتنا مختصر ہوتا ہے کہ اپنے موجودہ تمام حالات سے بھی ہم زندگی میں اسکی تشخیص سے عاجز رہتے ہیں اسکے کچھ عرصہ بعد وہ وقت آتا ہے کہ زخم سوراخ پیدا کر دیتا ہے یا چونے کے نوکدار ذرے ہوا کی نالیوں میں سوراخ کر کے ان میں گھس جاتے ہیں اور اسکے بعد یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اسی طرح زخموں سے سوراخ بنکر جراثیم کی رسائی دوران خون تک ہو جائے اور پھر پورے جسم کی عام سل لاحق ہو جائے۔

اس دوران میں کہ جب مرض ترقی پکڑتا رہتا ہے اور پھر بعد میں غدد جاذبہ میں پہنچکر دب جاتا ہے پھیپھڑوں میں جو التہابی رقبہ ہے اسکی سوزش میں کمی آجاتی ہے اور بعض مریضوں میں چونے کے پتھر کی بلکہ کبھی کبھی میں خالص ہڈی کی ایک اچھی موٹی سی تہ ماؤف مقام پر جم جاتی ہے اس دبی ہوئی حالت میں مرض کی کوئی ظاہری علامت نہیں ملتی اور اسکی تشخیص ناممکن ہو جاتی ہے۔ لیکن عکس ریز ایسی حالت کا بہت اچھی طرح انکشاف کر دیتی ہے اور چونے کی تہ صاف نظر آجاتی ہے۔

بیماری کی اس کیفیت کا نام بچوں کی سل یا سل کا ابتدائی حملہ رکھا گیا ہے۔ عہد طفولیت کی سل کی پوری مدت میں بھی یہ ممکن ہے کہ مریض میں کوئی ایسی علامت پیدا نہ ہو جسے سل کی علامت کہا جا سکے۔ اگر مرض میں شدت نہ ہو تو اکثر یہی خیال کر لیا جاتا ہے کہ ذرا شدید نزلہ زکام ہو گیا ہے اور اگر مرض زیادہ شدت پکڑ جائے تو نمونیہ کی علامات پائی جا سکتی ہیں۔

ایسے مریضوں میں کہ جن کا انجام ہلاکت ہو بالعموم یہ حالات معلوم ہوتے ہیں کہ ابتدائی حملہ کے بعد بھی وہ برابر ایسے ماحول میں رہے کہ جہاں سے سل کے جراثیم کا تعدیہ ان تک پہونچتا رہے اور اسی سبب سے انہیں بچوں کی سل کی بجائے جوانوں کی سل ہو گئی۔

جوانی کی سل اس مرض کی سب سے مہلک شکل ہے اور عہد طفولیت کی سل کے بعد وقوع میں آتی ہے۔ یہ اس طرح بھی ہو سکتی ہے کہ اسی بچپن کی سل کے جراثیم پھیل کر جسم کے دیگر حصوں میں پہنچ جائیں اور اس طرح بھی کہ کسی دوسرے مریض سے یا بیرونِ جسم کسی ذریعہ سے از سرِ نو تعدیہ جسم میں پہونچے۔ اس بات سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ بچپن کی سل کا تشخیص کر لینا اور سے جوانی کی سل کی صورت اختیار کر لے سے روکنا کس قدر اہم ہے۔

رئوی سل کی جو قسمیں عمر کے ابتدائی دو سال میں دیکھنے میں آتی ہیں وہ یہ ہیں:- (۱) سل کی کھانسی جو بڑھکر شعبی رئوی (برانکو نمونیہ) ہو جاتی ہے (۲) حاد پنیری قسم کا نمونیہ جسکے ساتھ پھیپھڑے میں غار بننے کی کیفیت شامل ہوتی بھی ہے اور نہیں بھی ہوتی ہے (۳) مزمن لیفی ذات الریہ (فائبرائڈ نمونیہ) جسکے ساتھ پھیپھڑے میں غار بھی پڑ جائیں (۴) پھیپھڑے کی جڑ پر سل کے جراثیم کا اجتماع اور پنیر بننے کی کیفیت کا جڑ سے شروع ہو کر پھیپھڑے کے اندر کی طرف بڑھنا۔

پہلی دو قسموں کا ذکر ایک ساتھ کیا جا سکتا ہے وہ ایسی عمر میں ہوتی ہیں کہ جب سادہ کھانسی اور معمولی نمونیہ عام ہوتی ہیں اور انہی امراض کی علامات بھی ان سے پیدا ہوتی ہیں بعض کیفیات تشخیص میں مدد دے سکتی ہیں۔ سل کی صورت میں مرض کا حملہ بے معلوم طریقہ پر ہوتا ہے اور اس کی ترقی بھی خاموشی سی ہوتی رہتی ہے۔ اور شروع شروع میں وقت تنفس اور اذیت بھی کم ہوتی ہے لیکن کچھ عرصہ بعد بہت بیّن طور پر کمزوری، چہرہ کی زردی اور لاغری پیدا ہو جاتی ہے۔ بیماری کا یہ پرسکون لیکن بے رحمانہ اندازِ ترقی سل کے مرض کی خصوصیت ہے۔ سل کی وجہ سے جو التہاب شعبی رئوی ہوتا ہے اسکی عکس ریزی تصویر دیکھ لینے کے بعد غلطی کا امکان نہیں رہتا۔ آخر میں اگرچہ کھانسی بہت کم ہو اور بلغم نہ نکلتا ہو پھر بھی بلغم کے خوردبینی امتحان میں سل کے جراثیم مل جاتے ہیں، اور اگر سلین (ٹیوبرکولن) جسم میں داخل کر کے امتحان کیا جائے تو جلد پر اس کا ردِ عمل تشخیص کے لئے ایک قابلِ اعتبار علامت ہے۔

تیسری قسم خواہ اوائل عمر ہی میں ہو تب بھی سل کی رفتار ترقی نسبتاً آہستہ تر ہوتی ہے اور مہینوں تک رہتی ہے۔ اور اسکے ساتھ پھیپھڑے کی ساخت میں تبدیلی اور غار بننے کی کیفیت ہوتی ہے۔ اس قسم مرض کی تشخیص آسان ہے۔

چوتھی قسم یعنی پھیپھڑے کی جڑ پر غددوں کا ماؤف ہو جانا اور پنیر بننے کی کیفیت کا پھیپھڑے کے اندر کی طرف بڑھنا۔ دوسری اقسام کے مقابلہ میں تشخیص میں زیادہ دقتیں پیدا کرتی ہے۔ اس میں علامات مرض بھی بالکل نہیں ہوتیں اور یہ بھی ممکن ہے کہ عکس ریزی سے بھی کچھ نہ معلوم ہو۔ ایسے مریضوں میں علامات بس ایسی ہوتی ہیں کہ جیسے خون میں سخت سمیت کے شامل ہو جانے سے ہوتی ہیں۔

سل کی وجہ سے حجابُ الریہ میں پانی بھر جانے کی علامت ابتدائی دو سال میں بہت ہی شاذ ہے۔

ایک مرتبہ پھر اگر یہ بات دہرا دی جائے تو مناسب ہوگا کہ عمر کے ابتدائی سالوں میں سل پھیپھڑوں میں ہو یا غدد جاذبہ میں تو یا تو وہ بڑھ کر شدید اور مہلک پھیپھڑوں کی سل بنجاتی ہے یا اس کا انجام دماغ کی جھلیوں کی سوزش اور سرسام ہوتا ہے۔ شاذ و نادر ایسا بھی ہوتا ہے کہ اس کی ترقی رک جائے اور پھیپھڑے یا غدد صحت یاب ہو جائیں۔

سل بطنی عہد شیر خواری میں آنتوں کی دق آلودہ جراثیم دودھ کی بدولت ہوا کرتی ہے۔ اسی طرح سل کی خنازیری گلٹیاں بھی اکثر و بیشتر اسی ذریعہ سے ہوتی ہیں، اور ہڈیوں اور جوڑوں کی سل کے کم از کم ایک تہائی مریض بھی اسی سبب سے مبتلائے مرض ہوتے ہیں۔ جس علاقے میں آنتوں کی دق سے کثرت اموات وقوع میں آتی ہوں اور بہت سے بچے اس میں مبتلا ہوں تو وہ اس بات کی دلیل ہے کہ اس علاقہ کا دودھ آلودہ جراثیم ہے۔

تشخیصی امتحانات

جسم میں سل کی موجودگی معلوم کرنے کے لئے مختلف طریقہائے امتحان وضع کئے گئے ہیں۔ ان میں فان پرکیٹ کا طریقہ جس میں کاخ کی پرانی ٹیوبرکولن کھال میں خفیف سا زخم کرکے داخل کی جاتی ہے سب سے زیادہ مفید ہے۔ اگر جسم میں سل کا اثر موجود ہے تو ۲۴ سے ۴۸ گھنٹوں کے اندر اس کے اثر سے ایک گول چھلا سرخ رنگ کا نمایاں ہو جاتا ہے۔

مانتو کا طریقۂ امتحان زیادہ قابل اعتبار خیال کیا جاتا ہے لیکن وہ بھی قریب قریب یہی چیز ہے۔ اور فرق صرف یہ ہے کہ اس میں ٹیوبرکولن کا محلول پچکاری کے ذریعہ زیر جلد داخل کیا جاتا ہے۔ نتیجہ امتحان اس بات پر منحصر ہے کہ مریض میں سل کے جراثیم کے لئے ذکاوت حس موجود ہے یا نہیں یہ ذکاوت جلد کے ذریعہ سے بہت اچھی طرح معلوم ہو جاتی ہے۔ سل کے جراثیم کے خفیف سے اثر سے بھی یہ ذکاوت پیدا ہو جاتی ہے۔ اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ تمام بالغ العمر آدمی اور دس برس کی عمر کے بہت سے بچے مانتو کے طریق امتحان میں مسلول ثابت ہوں گے۔ اسکے علاوہ سل کا تعدیہ جسم میں پہونچکر خواہ سرگرم ترقی ہو یا خاموش پڑا ہو، یا مادف حصہ صحت یاب سا ہو چکا ہو پھر بھی اس طریقۂ امتحان کے ذریعہ مرض کی موجودگی ثابت ہو جاتی ہے۔ اس لئے بہت چھوٹے بچوں میں تشخیص مرض کے سلسلے میں اس طریقہ کی افادیت بہت زیادہ ہے۔

حفظ ماتقدم

زندگی کا کوئی سا دور بھی ہو سل کے مرض کے سلسلہ میں علاج کے مقابلہ میں حفظ ماتقدم کی تدابیر زیادہ اہم ہیں۔ عہد طفولیت کے متعلق تو یہ بات اور بھی زیادہ صحیح ہے کیونکہ اس عمر میں جو بچے مبتلائے مرض ہوتے ہیں ان میں سو فیصدی اموات ہوتی ہیں۔ یہ مرض چھوت دار ہے اور ایک سے دوسرے کو لگ جاتا ہے۔ یہ بھی ملحوظ خاطر رہنا چاہیئے کہ سل اگر مویشی کو ہو تو ان کے دودھ کے ذریعہ سے انسان تک پہونچ سکتی ہے۔

بچپن کے زمانے کی سل خاص قسم کی ہوتی ہے کیونکہ بلا واسطہ چھوت لگنے اور دودھ وغیرہ کے ذریعہ سے تعدیہ پہونچنے کی دونوں قسمیں نہایت تیزی سے سرگرم کار ہوتی ہیں اور بچپن کے ابتدائی حصہ میں یہ چیز اور بھی زیادہ ہوتی ہے۔ لوگوں کو ابتدائی اور بنیادی مسائل سے آگاہ کرنیکی ضرورت اب بھی موجود ہے اور اس قسم کی تعلیم بہت ہی اہم ہے۔ اس مرض کو ملک سے نکالنے کا سب سے زیادہ یقینی طریقہ یہ ہوگا کہ تمام ایسے بچوں کو جو مسلول والدین کے گھر پیدا ہوں اپنی عمر کا پہلا سال دیہات میں گذارنے کے لئے گھروں سے بھیجدینا چاہیئے۔ لیکن چونکہ یہ طریقہ ناقابل عمل ہے اس لئے بدرجۂ مجبوری اس مرض سے حفاظت کے کم اثر طریقے ہمارے لئے باقی رہجاتے ہیں جو حسب ذیل ہیں :-

مسلول مائیں اپنے بچوں کو اپنا دودھ نہ پلائیں اور بچوں کی خوراک کی تیاری میں انتہائی احتیاط برتیں تاکہ ان کے ہاتھوں کے ذریعہ یا کھانسی اور چھینک کے ذریعہ سے بیماری کے جراثیم بچے کی غذا تک نہ پہونچ جائیں۔ بچے کے کھانے پینے کے برتن اچھی طرح صاف کرکے گھر والوں کے برتنوں سے علیحدہ رکھے جائیں۔ گھر میں جو مسلول ہوں ان پر یہ پابندی عائد ہو کہ اپنے مخصوص اگالدان میں کہ جس میں قاتل جراثیم دوا پڑی ہو تھوکے، اور کبھی بچے کو نہ تو پیار کرے اور نہ اپنا سانس اسکے منہ پر جانے دے۔ گھر کی کھڑکیاں ہر وقت کھلی رہیں۔ بچہ ہمیشہ تازہ اور کھلی ہوا میں رہے۔ اگر ممکن ہو تو پورا خاندان شہر کے قریب گاؤں میں چلا جائے۔ دودھ اگر مشتبہ ہو تو جوش دیکر اسے جراثیم سے پاک کیا جا سکتا ہے۔

حفظ ماتقدم کے مسئلہ کا حل اس بات پر منحصر ہے کہ لوگ موجودہ زمانے کے علم سے واقف ہوں اور اس کی روشنی میں کام کریں (۱) سل کی موجودگی ٹیوبرکولن کے طریقۂ امتحان سے معلوم ہو سکتی ہے (۲) بیماری کی علامات ظاہر ہونے سے پہلے ہی سے ہر مریض میں سل کا مادہ موجود ہوتا ہے (۳) بچوں کی سل کی ابتدا پہلے تعدیہ سے ہوتی ہے (۴) بچپن میں اس قسم کی سل پر بہت کچھ قابو حاصل رہتا ہے (۵) تاہم سل کی یہی قسم جوانی کی سل کے لئے راستہ صاف کرتی ہے (۶) جوانی کی سل اس مرض کی بہت ہی مہلک قسم ہے۔

اس لئے بچپن کی سل کا مناسب علاج اسکے آغاز ہی میں کرنا ضروری ہے۔ تشخیص کو اس وقت تک کے لئے ٹالتے رہنا کہ جب علامات مرض نمودار ہوں علاج کو بالکل بیکار اور بے اثر بنا دیتا ہے اور مریض کو اس سے انتہائی نقصان پہونچتا ہے اس لئے یہ ضروری ہے کہ باشندگان شہر کا امتحان ٹیوبرکولن اور عکس ریز کے ذریعہ سے کیا جائے تاکہ ان تمام لوگوں کا پتہ لگ سکے کہ جو اپنے جسم کے اندر سل کے جراثیم لئے پھرتے ہیں۔ ملک سے سل کے دفعیہ کی اصل کنجی ہمارے ہاتھ میں ہے لیکن ہم اسے اسی وقت استعمال کر سکتے ہیں جب عوام اس کام میں ہمارا ہاتھ بٹائیں +

دقِ گردہ

گردہ کا مرضِ دق ہمیشہ جوان عمر میں پایا جاتا ہے۔ چنانچہ بیس سے چالیس سال کی عمر کے مردوں میں بہت عام ہے۔ گردہ کا ابتدائی مرضِ دق شاذ و نادر ہی ہوتا ہے۔ بالعموم مریض کے حالات میں ذات الجنب کی تاریخ اور پرانی دقِ ریوی بالخصوص حجاب منصف الصدر کے غدد دقی کا ثبوت موجود ہوتا ہے۔ دقِ گردہ کے ساتھ ساتھ حاد دقِ ریوی شاذ ہی پائی جاتی ہے۔ البتہ گردے کی دق کے ساتھ ساتھ جو دقی عوارض پائے جاتے ہیں وہ مردوں کے اعضائے تناسلی کی دق یا ہڈیوں اور جوڑوں کی دق ہو سکتے ہیں۔

گردوں تک مرضِ دق کا تعدیہ پہنچانے کے لئے تین راستے ہو سکتے ہیں (۱) حالب کے سوراخ کے راستے مجاری بول کا اوپر کی طرف جانے والا راستہ (۲) غدد جاذبہ اور (۳) دموی راستہ۔ بالعموم مرض کا تعدیہ آخر الذکر راستے یعنی خون کی وساطت سے گردوں تک پہنچتا ہے۔

اقسام (۱) **دُخنی** (Miliary) یہ قسم شاذ و نادر ہی پائی جاتی ہے اور دقِ عمومی کا ایک جز ہوتی ہے۔ اس میں دونوں گردوں کے اندر چھوٹے چھوٹے بڑے یا دانے بکثرت پھیلے ہوئے ہوتے ہیں۔ یہ نہ تو آسانی تشخیص کی جا سکتی ہے اور نہ علاج پذیر ہوتی ہے۔

(۲) **مزمن دق گردہ**۔ اس میں قریب قریب دق گردہ کی تمام شکلیں شامل ہیں جو طبیب کے پاس آتی ہیں۔ اس میں وہ حالت بھی شامل ہے جو دقِ فوقی (Apical T) دقِ قرحی جوفی (Ulcero-covernous T) استسقاء الکلیہ دقی (Tuberc- Hydronephrosis) بڑہ دقی جُبنی (Cas-eous tubercle) بڑہ دقی عقدی (Nodular tubercle) خراج دقی (Taberculous abscess) کے نام سے مشہور ہے +

پہلا تغیر اہرام گردہ کی چوٹی پر رونما ہوتا ہے۔ اہرام کی چوٹی کا کچھ حصہ ضائع ہو جاتا ہے اور اسکے ارد گرد کے حصے میں التہاب ہوتا ہے۔ تقرح کا عمل باہر کی جانب اہرام کے قاعدے کی طرف پھیلتا ہے اور ایک ایسا جوف پیدا ہو جاتا ہے جس کا تعلق کاس (Calyx) کے ساتھ ہوتا ہے۔ اس جوف کے اندر کا استر مردہ یا جُبنی ساخت کا ایک پرت ہوتا ہے۔ اس سے آگے ایک سوزشی حصہ ہوتا ہے جس میں خاکی ابھار (دمان) یا ثبورِ دقی دکھائی دیتے ہیں اور گاہے وہ تمام حصہ خاکی سرشی دار ابھاروں یا ثبورِ دقی کا بنا ہوا ہوتا ہے۔ اس سوزشی حصے سے باہر کی جانب ثبورِ دقی انفرادی طور پر گردے کی تندرست ساخت میں ایک یا زیادہ لکیروں کی شکل میں جو شعاعوں کی مانند گردے کی سطح کی طرف پھیلی ہوئے ہوتے ہیں پائے جاتے ہیں۔ گردے کی سطح پر ثبورِ دقی کے گردہ ان حصوں پر دیکھے جاتے ہیں جو دقی اہرام کے محاذات میں ہوتے ہیں۔ ایک یا زیادہ یا تمام اہرام مختلف درجات میں ماؤف ہو سکتے ہیں۔ اب ایک اور مرضی تغیر ظاہر ہوتا ہے۔ کاس کی دیوار میں اسکی گردن یا اسکے دہانے پر جیب الکلیہ کے مقامِ القام میں یا جیب الکلیہ کی دیوار میں ریشہ دار سختی پیدا ہو جاتی ہے۔ حتیٰ کہ بالآخر راستہ بالکل مسدود ہو جاتا ہے اب اگر اس حصے میں جو بتدریج مسدود ہو رہا ہے۔ پیشاب کا اخراج ہوتا رہے تو یا تو محدود کیسہ مائی بنجاتا ہے یا جزوی یا عام استسقاء الکلیہ پیدا ہو جاتا ہے۔ اگر اس کے برعکس پیشاب کا اخراج بند ہو جائے تو ایک جبنی جسم بنجاتا ہے جو ارد گرد ریشہ دار ساخت سے گھرا ہوا ہوتا ہے۔ اور تمام گردہ اس قسم کے جبنی اجسام کی مُرسائی تعمیر (Mosaic) میں تبدیل ہو سکتا ہے۔ حالب بہت دبیز ہو کر سخت ہو جاتی ہے۔ گردے کی غشائے مخاطی میں زخم۔ تجبن اور مردہ پن پیدا ہو جاتا ہے اور درمیانی اور بیرونی طبقے میں دقی مادے کے اجتماع کے ساتھ ریشہ دار ساخت کے دبیز پرت سے بن جاتے ہیں۔ نالی کے ایک یا مختلف حصوں میں تضیق پیدا ہو جاتا ہے اور اس کے اوپر کے حصے میں پھیلاؤ رونما ہو جاتا ہے۔

(۳) **ورم گردہ دقی**۔ سلِ ریوی کے مریضوں کے پیشاب میں رطوبت بیضیہ اور قشور انبوبی پائے جا سکتے ہیں۔ یہ ایک گردہ کی مزمن دق کی موجودگی میں دوسرے تندرست گردے کے پیشاب میں بھی پائے جا سکتے ہیں۔ آخر الذکر صورت میں مریض گردہ کو بذریعہ عمل جراحی نکال دینے سے یہ علامات بالعموم مفقود ہو جاتی ہیں۔ اس حالت کو سمی ورم گردہ کا نتیجہ قرار دیا جاتا ہے اور تشریح بعد الموت نے ظاہر کیا ہے کہ اس حالت میں ورم گردہ خلطی مزمن (Interstitial N) یا ورم گردہ حشوی (Parenchymatous N) ہوتا ہے لیکن دقی تغیر نہیں پائے جاتے۔

علامات بقول ہیرسن گردہ میں اولین جرثومہ دق کے قیام پذیر ہونے کے وقت سے مثانہ کے مبتلائے مرض ہو جانے کی صورت تک بھی تمام دوران مرض میں کوئی ایسی علامت پیدا نہیں ہوتی، جو مجاری کیطرف توجہ کو جذب کرتی ہو۔ یہ خاموش درجہ مرض برسوں تک رہتا ہے۔

بقول ہرمن گردے کا ایک جانبی جراحی مرض دق کبھی پہلے وقت کے منتشر تعدیہ کے بڑھتے ہوئے باقیات کو ظاہر کرتا ہے۔

بقول تھامس دق گردہ کے بہت سے مریضوں میں تشخیص مرض نہیں ہونے پاتی اور خرابی پیدا ہونے سے پہلے ہی اچھے ہو جاتے ہیں ابتدائی درجات مرض میں کوئی علامتیں نہیں پائی جاتیں۔

بقول مونگر کسی شخص میں جو سن بلوغ کی ابتدا میں بار بار پیشاب آنے کی شکایت کرے اور اس کے پیشاب میں قدرے پیپ یا رطوبت بیضیہ پائی جائے تو اس میں دقِ گردہ کا شبہ کیا جا سکتا ہے۔

دق گردہ کی علامتیں پہلے پہلے اور بعض اوقات کسی وقت بھی براہِ راست گردے سے تعلق کا اظہار نہیں کرتیں۔ چنانچہ دق گردہ کی علامتیں حسب ذیل ہیں :-

(۱) مثانے سے تعلق رکھنے والی علامتیں (۲) تغیراتِ بولی (۳) عام جسمانی وزن کی کمی (۴) بول الدم (۵) دردگردہ (۶) قابل حس متورم گردہ اور دبیز شدہ حالب۔

اکثر حالات میں سوزشِ مثانہ جس کے ساتھ بار بار پیشاب آتا ہے۔ اوّلین اور ایک عرصۂ طویل تک واحد علامت ہوتی ہے جسکی مریض شکایت کرتا ہے۔ سوزش کم ہوتی ہے لیکن موسم اور غذا کے مطابق کم و بیش ہوتی رہتی ہے یہ سوزش بتدریج بڑھتی جاتی ہے۔ یہاں تک کہ ہر بیس بائیس منٹ بعد خواہ دن میں یا رات میں پیشاب آجاتا ہے۔ پیشاب کرتے وقت پہلے اور بعد میں درد بھی ہوتا ہے۔ ابتدائی درجات میں پیشاب مقدار میں بھی بڑھ جاتا ہے۔ پیشاب پہلے رنگ کا خفیف سا ترش یا غیر جانبدار ہوتا ہے۔ اور اس میں رطوبت بیضیہ اور تھوڑی سی مقدار معلق پیپ اور باریک سفید صفائحی قشور کی شامل ہوتی ہے۔ غیر پیچیدہ مریضوں کے پیشاب میں چند جراثیم دق بھی پائے جاتے ہیں۔ لیکن دوسرے کوئی جراثیم نہیں پائے جاتے۔ خفیف سا اتفاقی بول الدم عام طور پر دیکھا جاتا ہے۔ اور کبھی کبھی بول الدم کا حملہ ہو جانا ابتدائی علامت ہوتی ہے۔ شاذ و نادر بول الدم کے شدید حملے مرض کی نمایاں علامت ہوتی ہے۔ غیر پیچیدہ دق گردہ میں مریض کا وزن مسلسل کم ہوتا جاتا ہے لیکن سرعت کے ساتھ ذبول دیکھنے میں نہیں آتا۔ درد گردہ ناقابلِ ذکر اور بعض اوقات بالکل مفقود ہوتا ہے۔ البتہ شدید بول الدم میں خون کے منجمد لوتھڑوں کی وجہ سے قولنج کلوی کی شکایت رونما ہو سکتی ہے۔ بخار خفیف سا یا بالکل نہیں ہوتا۔ شدید بخار ہمیشہ مخلوط غددی یا دق عمومی کی علامت ہوا کرتا ہے۔ غیر پیچیدہ دق گردہ کے کچھ مریضوں میں گردے کو ٹٹول کر محسوس کیا جا سکتا ہے۔ لیکن جب یہ کافی بڑھا ہوا ہو تو بھی ہو سکتا ہے کہ بہت اوپر دیا فرغما کے نیچے جڑا ہوا ہوا اور محسوس نہ ہو۔ عانہ کے کنارے کے محاذ پر ٹٹولنے سے یا مقعدی یا مہبلی امتحان پر دبیز شدہ دقی حالب محسوس کیجا سکتی ہے۔ دق گردہ کی یہ ایک خصوصیت ہے کہ یہ مرض بغیر ایسی علامات پیدا کرنے کے جو مریض کی توجہ کو اپنی طرف جذب کریں یہاں تک بڑھ جا سکتی ہیں۔ کہ ایک گردہ تمام و کمال تباہ و برباد ہو چکا ہو مختلف مریضوں میں علامات مختلف ہو سکتی ہیں۔ اور بعض مریضوں میں کافی عرصے کے لئے غائب بھی ہو سکتی ہیں۔ اس مرض کی علامتیں آہستہ آہستہ بڑھتی رہتی ہیں۔

مریض بالعموم مرض کے آخری درجہ میں علاج کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ کیونکہ مرض پوشیدہ طور پر بڑھتا ہے اور ابتدائی علامات تشویش انگیز نہیں ہوتیں۔ اس وقت بھی مثانہ سے متعلق علامات مختلف اوقات میں دب جانیکے لئے مستعد ہوتی ہیں۔ اور تخفیفی علاج جو بالعموم کیا جاتا ہے۔ اُس فاقہ کا باعث قرار پاتا ہے۔

شفائے طبعی | دقی تغیرات مرض مندرجۂ ذیل دو طریقوں پر رک سکتے ہیں۔

(۱) جرثومہ دق غائب ہو جائے اور زخم معمولی زخم کی طرح ایک داغ میں تبدیل ہو کر اچھا ہو جائے۔

(۲) دقی مرکز کے ارد گرد لیفی ساخت کا حلقہ بن کر مرضی تغیرات کو روک دے۔

آخر الذکر طریق پر بند شدہ دقِ گردہ کے عملی مظاہرات۔ کچھ عرصہ تک کے لئے ورم مثانہ موجود رہتا ہے لیکن ہو سکتا ہے کہ اس کی طرف سے بے پروائی کی گئی ہو یا یہ غائب ہو گئی ہو اور وہ حالت پیدا ہو گئی ہو جو بند دق گردہ کے طور پر جانی جاتی ہے۔ اور جس میں متعدی حصہ مجری بول کی طرف سے بند ہو جاتا ہے۔ اسکے بعد کوئی اور علامت نہیں پائی جاتی اور مرضی تغیر کا انکشاف صرف تشریح بعد الموت پر ہوتا ہے۔ پیشاب کا امتحان عکس ریز یا دستظار المثانہ کے ذریعہ (نظارۂ مثانہ) بھی اس کا انکشاف کر سکتے ہیں۔ چنانچہ پیشاب کے امتحان پر اس میں رطوبت بیضیہ یا خفیف مقدار میں پیپ یا خون کے کچھ مسیح ذرات (کریات حمرا) پائے جاتے ہیں۔ اور عکس ریز میں چپیری اجسام کا سایہ ظاہر ہوتا ہے۔ گردہ بڑا اور حالب دبیز ہو جاتی ہے منظار المثانہ سے نظارۂ مثانہ پر حالب مسدود اور باہر کو نکلی ہوئی دکھائی دیتی ہے۔ علامات کے اختلاف اور عارضی طور پر غائب ہو جانے کا باعث گردے کے کسی

...بند گردہ دقی ہوتا ہے جس میں کوئی فعال جرثومۂ دق نکلا رہ جاتا اور اس باقی حصے کو ماؤف کر دیتا ہے۔ بند شدہ دقی گردہ تعدیہ کا ممکن پوشیدہ مرکز ہو سکتی ہے۔

تشخیص (۱) **مخصوص علامات جو دق گردہ کا شبہ پیدا کر سکتی ہیں۔** کسی نوجوان شخص میں پوشیدہ طور پر پیدا شدہ سوزش مثانہ کی علامات کا خود بخود ظاہر ہو جانا دق گردہ کی طرف توجہ کو مبذول کر سکتا ہے۔ گردے کی بےچینی درد اور ذکاوت حس مع عظم موجود ہو سکتی ہیں مگر یہ لازمی طور پر دق کا ثبوت نہیں ہیں۔ یہ علامتیں اس گردے میں بھی پیدا ہو سکتی ہیں جس میں عظم پیدا ہو گیا ہو اور وہ تندرست ہو یا جب دوسرا گردہ مریض کے کسی علامت کو محسوس کئے بغیر دق سے تباہ ہو چکا ہو اور اب حال ہی میں یہ گردہ بھی ماؤف ہو چکا ہو۔

(۲) **غیر عفونی بول قیحی اور بول زلالی۔** جب پیشاب میں پیپ آ رہی ہو اور اسکے تمام ہی بول صاف و غیر متعفن ہو یعنی اس میں کسی قسم کے جراثیم نہ پائے جائیں یہ عملاً یقینی ہوتا ہے کہ دق گردہ موجود ہو۔ بند دق گردہ میں پیپ مفقود ہو سکتی ہے۔ بول زلالی دق گردہ کی ایک لازمی علامت ہے

(۳) **جراثیم دق کی موجودگی۔** خورد بین یا حمل تلقیح کے ذریعہ جراثیم دق کا پایا جانا۔ اس مرض کا آخری اور قطعی ثبوت ہے لیکن

(ا) جراثیم دق کا نہ پایا جانا نظام بولی میں دق کی عدم موجودگی کو ظاہر نہیں کرتا۔ ان کا ظہور نوبتی ہوتا ہے۔ اور وہ تعداد میں بھی بہت تھوڑے ہوتے ہیں۔ کسی دوسری جگہ بالخصوص نظام تناسلی بولی میں میں دق کے مرضی تغیرات کا پایا جانا تشخیص میں معاون ہوتا ہے۔

(ب) پیشاب میں جراثیم کی موجودگی تشخیصی علامت ہے لیکن جب تک پیپ موجود نہ ہو۔ یہ قطعی علامت نہیں ہوتی۔

(ج) امتحان قائم التکملہ (Complement Fixation Test) یہ ہمیشہ کامیاب نہیں ہوتا۔

(د) نظارۂ مثانہ (Cystoscopy) نیلے اور قرمزی رنگ کا امتحان (Indigo Carmine Test) کام نہیں دیتا۔ حالبین کے دہانے یا مثانہ کی غشائے مخاطی ماؤف پائی جاتی ہے۔

(ہ) حالبین میں قاثاطیر پہنچا کر اور اس طرح ان کے اندر کا مواد حاصل کر کے اس کا معائنہ کرنا۔ یہ مواد مندرجۂ ذیل امور کیلئے معائنہ کیا جاتا ہے

(ا) جراثیم دق کی موجودگی (ب) دیگر جراثیم (ج) گردے کی فعلی قوت۔

(و) جیب الکلیہ کا نقش لینا (Pyelography) بقول بیر (Beer) جیب الکلیہ کا نقش لینا مضرت رساں ہو سکتا ہے، ۷۰ فیصدی مریضوں میں وسعت مثانہ کم ہو جاتی ہے۔ ترقی یافتہ دق گردہ کی دو قسمیں ہیں جو بالعموم نقش جیب الکلیہ (Pyelogram) کے ذریعہ تشخیص کی جا سکتی ہے۔ پہلی بڑی پھیلی ہوئی بےقاعدہ جیب الکلیہ اور بڑھی ہوئی حالب کی شکل میں ظاہر ہوتی ہے۔ اس قسم میں گردے کا فعل کمزور اور ناقص ہوتا ہے اور یہ مسلسل تباہ کن عمل کا آخری نتیجہ ہوتی ہیں۔ دوسری قسم جیب الکلیہ کے حجم میں زیادتی کے بغیر بڑے اور چھوٹے کاسوں (Calyxes) کے کھردرے پن اور بےقاعدگی سے پہچانی جاتی ہے۔ اسکے ساتھ اکثر گردے کے جوہر میں کلسی تغیرات بھی پائے جاتے ہیں اور حالب چھوٹے چھوٹے بےقاعدہ دانہائے تسبیح کی مانند ہوتی ہے آخر الذکر قسم میں وہ مریض شامل ہوتے ہیں جو شفاء کی استعداد کو ظاہر کرتے ہیں۔ اور بالعموم دقی تعدیہ میں بہتر قوت مدافعت رکھتے ہیں۔

بچوں میں دق گردہ کی علامات ان بچوں میں جو مزمن ورم مثانہ شیلیے بول قیحی اور بار بار لوٹ آنے والے ورم جیب الکلیہ کی شکایات میں مبتلا رہتے ہوں۔ دق گردہ کا شبہ کرنا چاہیئے۔ جن بچوں کا پیشاب مستقلاً غامی۔ مکدر اور تیزابی ہو اور جب اس کا امتحان کیا جائے تو اس میں وہ جراثیم نہ پائے جائیں جو بالعموم ورم جیب الکلیہ اور ورم مثانہ میں پائے جاتے ہیں۔ تو اس وقت پیشاب میں جراثیم دق کو تلاش کرنا چاہیئے۔ آہستہ آہستہ بڑھنے والا ورم مثانہ پیدا ہو جاتا ہے جس کے ساتھ بار بار کثرت اور شدت سے بول الدم اور تکوسلس البول کی شکایت پائی جاتی ہے۔ حالب میں تنگی پیدا ہو جانے یا پنیری مادے کا سدہ پڑ جانے سے کمر والے حصے میں ثقیل درد اور قولنج کلوی کی شکایت بھی پائی جاتی ہے۔ گردہ بڑا ہو جاتا ہے۔ اور ایسے بچوں کے بالائی حصۂ شکم میں ٹٹول کر دیکھنے پر نرم سا محسوس ہوتا ہے۔ ان کے علاوہ دق کی دوسری علامات عامہ بھوک کا مر جانا۔ بخار، وزن کی کمی۔ کمزوری اور رات کو پسینہ آنا وغیرہ بھی پائی جاتی ہیں۔ ان بچوں میں جو بظاہر مزمن ورم جیب الکلیہ میں مبتلا ہوتے ہیں لیکن جن میں نہ تو علاج کا کوئی اثر ظاہر ہوتا ہے اور نہ بار بار گردے کو دھو کر صاف کرنے کا ان میں گردے کے تعدیہ کا شبہ کرنا چاہیئے۔

بچوں کے دق گردہ کی تشخیص جن بچوں میں مزمن ورم مثانہ کی شکایت ہو اور اسکے ساتھ وہ تاریخ مرض میں اپنے حالات بیان کریں

جن میں دق کے تعدیہ کا امکان ہو یا جن میں پھیپھڑوں ۔غدد لمفاویہ ۔ ہڈیوں ۔جوڑوں یا دوسرے اعضاء میں دق کی موجودگی کے شواہد پائے جائیں ان میں یہ دریافت کرنے کے لئے کہ گردوں میں بھی تعدیہ نہ ہوچکا ہو گردوں کا امتحان کرلینا چاہیئے ۔ دوسرے اعضاء کا مرض ہوسکتا ہے کہ اس وقت سرگرم عمل ہو؛ خاموش ہو یا شفایاب ہوچکا ہو ایسے حالات میں اکثر اوقات پھیپھڑوں میں دق کے شفایاب ہوچکنے کا ثبوت پایا جاتا ہے ۔ پیشاب کا بار بار امتحان کرنا ضروری ہے ۔ جراثیم دق گردوں میں پیشاب کے ساتھ افراز پاسکتے ہیں اور گردوں میں بغیر کسی قسم کے خوردبینی دقی تغیرات یا گردوں کے افراز میں بغیر پیپ پیدا کرنے کے پیشاب میں ظاہر ہوسکتے ہیں ۔ دق رئوی کے مریض بچوں میں بول جراثیم دقی بالعموم پایا جاسکتا ہے ۔ اور گو یہ بیان کیا جاچکا ہے کہ پیشاب میں جراثیم دق کی موجودگی دق گردہ کی یقینی مرضی علامت نہیں ہوتی تاہم جب جراثیم دق کے علاوہ خون کے سرخ دانے اور سفید دانے بھی پائے جائیں تو دقی جوفِ الکلیہ ۔ دق لیفی کلوی اور ورم الکلیہ دقی کے امکان کو ذہن میں رکھتے ہوئے مزید تحقیقات کرنی چاہیئے ۔

اِس مرض کی تشخیص کے معملی امتحانات یقینی نہیں ہوتے ۔کیونکہ جیسے سٹیون (Stevens) نے ظاہر کیا ہے بعض جراثیم دق جو انسان میں مرض پیدا کرتے ہیں ۔ گیانومی سوروں (سفید چوہوں ۔گنی پگز) میں مرض پیدا نہیں کرتے ، (جن پر عام طور پر معملوں میں تجربات کئے جاتے ہیں) فان پرکٹ کا امتحان (Von Pirquet Test) مُثبت ہوتا ہے ۔

علاج ماؤف گردے کو عمل جراحی کے ذریعے قطع کرکے نکال دینا (Nephrostomy) اس مرض کا واحد علاج ہے بشرطیکہ دوسرا گردہ صحیح سالم ہو ۔گردے کو عمل جراحی کے ذریعہ کاٹ کر نکال دینے کے بعد مثانے کی علامات اگر ابتدا ہی میں پیدا ہوگئی ہوں تو دور ہوجاتی ہیں ورنہ روغن صندل یا ٹیوبرکلین (Tuberculin) کا استعمال کرانا چاہیئے یا زخموں کو زبردست برقی رو سے داغ دینا چاہیئے ۔

دِقِ چشم

گو دقِ چشم اس قدر عام نہیں ہے کہ اس مرض کو زیادہ اہمیت کی نظر سے دیکھا جائے ۔ تاہم یہ اس لحاظ سے اہم ہے کہ دق خواہ آنکھ کے طبقہ ملتحمہ میں ہو یا طبقہ عنبیہ میں تمام نظام بدنی کے لئے ابتدائی مرکزِ مرض ہوسکتی ہے ۔ اور اگر اسکی طرف سے بے پرواہی برتی جائے تو اس مختصر سے عضو کی دق بھی دق عمومی کا باعث بن سکتی ہے ۔

طبقہ ملتحمہ کی دق طبقہ ملتحمہ میں گرد کا ایک ذرّہ جو جراثیم دق کا حامل ہو معصومیت کے ساتھ طبقہ ملتحمہ کے جفنی حصّہ کے نشیب میں قیام پذیر ہوکر ملتحمہ کا مخصوص دقّی زخم پیدا کرسکتا ہے جس میں زخم کے اردگرد جو یا تو سفیدی مائل سرخ دانوں (اورام) سے پوشیدہ ہوتا ہے ۔ یا زردی مائل سرخ شحمی ساقاعدہ رکھتا ہے اور درنی (چھوٹے چھوٹے خاکی ، ابھاروں کے واضح نشانات پائے جاتے ہیں ۔

یہ زخم بغیر زیادہ درد کے مزمن شکل اختیار کرلیتا ہے ۔ آپٹیں صرف پپوٹہ کسی قدر متورم ہوتا ہے اور اس میں سے پیپ دار مواد کم و بیش خارج ہوتا رہتا ہے ۔ جیسے جیسے دن گذرتے جاتے ہیں ۔ یہ زخم خفیہ طور پر شدت کے لحاظ سے ترقی پذیر ہوتا جاتا ہے اور قرنیہ کے اوپر ایک قسم کا جالا سا آجانے سے بصارت نمایاں طور پر کم ہوجاتی ہے ۔ ابتدائے مرض میں ماؤف جانب کے کان کے سامنے غدد لمفاویہ متورم ہوجاتے ہیں اور جیسے جیسے دن گذرتے جاتے ہیں گردن اور زیریں جبڑے کے غدد لمفاویہ بھی تبدریج ماؤف ہوتے جاتے ہیں ۔

اگرچہ بذریعہ عمل جراحی ماؤف حصّے کو کامل طور پر نکال دینے سے فوری شفایابی کا امکان ہے ۔لیکن اسکے از سرِنو پیدا ہوجانے کے امکان کو ہم فراموش نہیں کرسکتے ۔جسکے نتیجے کے طور پر عام اعضا میں تعدیہ ہوکر بالآخر مہلک نتائج پیدا ہوسکتے ہیں ۔

طبقہ قرنیہ کی دق خوش قسمتی سے آنکھ کا طبقہ قرنیہ جراثیم دق کی نشوونما کے لئے عمدہ میدان معلوم نہیں ہوتا ۔اس لئے سوائے ایک مخصوص قسم کے محیطی ورم قرنیہ کے طبقہ قرنیہ کی دق ہمارے دیکھنے میں نہیں آتی ۔

طبقہ عنبیہ کی دق طبقہ عنبیہ کا ابتدائی مرض دق ہمیشہ یا تو کسی متعدی شے کے طبقہ عنبیہ میں نفوذ کرجانے سے ظاہر ہوتا ہے یا جوف مقدم میں کسی دقی مادے کے داخل ہوجانے سے پیدا ہوتا ہے ۔بچوں اور جوان اشخاص میں جو اس مرض میں عام مبتلا

[illegible] ثانوی تعدیہ کے نتیجے کے طور پر یہ مرض یا تو منتشر شکل اختیار کر لیتا ہے۔ یا عُقدی۔ خفیف قسم کے مرض میں مُناسب غذا اور ورم عنبیہ کے معمولی علاج سے آرام ہو جاتا ہے۔ لیکن شدید قسم کا مرض عدم بصارت پر ختم ہوتا ہے۔ اور اگر اسے ابتدا ہی میں بذریعہ عمل جراحی تمام و کمال کاٹ کر نہ نکال دیا گیا ہو تو تمام جسمانی میں عام مرض دق پیدا کر دیتا ہے۔ جس کا نتیجہ ناگزیر ہلاکت ہوتی ہے۔

اکثر حالات میں مریض بظاہر بالکل تندرست معلوم ہوتا ہے اور اسے اس بات کا شبہ ہی نہیں ہو سکتا کہ وہ مرض دق کے پوشیدہ حملہ کا شکار ہے۔ کیونکہ اس میں دق کی کوئی ظاہری علامت نہیں پائی جاتی۔ حتیٰ کہ اسکی توجہ ورم طبقہ عنبیہ کے مظاہرات کی طرف مبذول ہوتی ہے جو اپنی معمولی علامات درد۔ آنسوؤں کے بکثرت بہنے۔ اور روشنی میں آنکھ چُندھیانے وغیرہ کے ساتھ موجود ہوتا ہے۔ ایسے مریضوں میں امتحان کرنے پر منکشف ہوتا ہے کہ آنکھ صرف مرض دق کے ابتدائی ظہُور کا شکار ہے حالانکہ اصلی مرکز مرض بدن کے کسی اور حصے مثلاً پھیپھڑوں غدد جاذبہ۔ یا ہڈیوں وغیرہ میں موجُود ہے

طبقہ عنبیہ کا منتشر مرض دِق۔ دونوں آنکھوں کے طبقہ عنبیہ میں چھوٹے چھوٹے خاکی مائل شفاف ابھاروں یا گانٹھوں کی شکل میں پایا جاتا ہے۔ یہ ابھار یا گانٹھیں بتدریج غائب ہوتی جاتی ہیں اور ان کی جگہ نئی بنتی جاتی ہیں۔ اس میں محتاط مقامی اور عام علاج کے ذریعہ شفا حاصل کی جاسکتی ہے لیکن عضلہ ہدبیہ اور طبقہ عنبیہ کے مشترک ورم کے نتیجے کے طور پر بلا اختلاف آنکھ میں ضعف اور لاغری پیدا ہو جاتی ہے۔

طبقہ عنبیہ کا محدود دِقی بثرہ۔ جو ہمیشہ ایک ہی آنکھ میں ظاہر ہوتا ہے۔ یا تو خود بخود دانہ باجرہ کی طرح کے دخنی بثور کے ساتھ یا بغیر انکے بڑھتا جاتا ہے اور اسکے ساتھ ورم طبقہ عنبیہ کی کوئی علامت نہیں پائی جاتی۔ تمام باتوں میں وہ ایک جدید ساخت کے مشابہ ہوتا ہے لیکن جدید ساخت کے برعکس اس کی نشو و نما جب ایک خاص درجہ تک پہنچ جاتی ہے تو یہ ٹوٹ جاتا ہے۔ اس سے پنیری قسم کا مواد خارج ہوتا ہے اور آنکھ میں ضعف و لاغری پیدا ہو جاتی ہے۔ جہاں تک اسکے علاج کا تعلق ہے مریض کو دق عمومی کے اثرات سے متاثر ہونے سے بچانے کے لئے صرف ایک ہی طریقہ ہے کہ اسے عمل جراحی کے ذریعہ تمام و کمال نکال دیا جائے۔

طبقہ مشیمیہ کی دِق | طبقہ مشیمیہ میں بھی دق طبقہ عنبیہ کی طرح یا تو دخنی شکل میں ظاہر ہوتی ہے یا عقدی شکل میں جو جدید برقی آلہ منظار العین کے ذریعہ بسہولت پہنچائی جاسکتی ہے۔ دخنی بثور دقی، مشکوک حاد دق دخنی (دق عمومی) کی تشخیص میں بہت حصہ لیتے ہیں۔ اوران کی یہ تشخیصی قدر و قیمت کم دلچسپی کا باعث نہیں ہے کیونکہ یہ معمولی طور پر مزمن سل ریوی یا دق معوی وغیرہ میں دیکھنے میں نہیں آتے۔ دخنی بثور دقی غیر واضح حدود کے زردی مائل یا زرد سُرخی مائل داغوں کی شکل میں ظاہر ہوتے ہیں جنکے بڑے حصہ میں خفیف سا ابھار ہوتا ہے لیکن چند دنوں میں وہ بڑے سے بڑے ہوتے جاتے ہیں اور تعداد میں بھی بڑھتے جاتے ہیں اور بیشتر طبقہ مشیمیہ کے موخر حصہ میں واقع ہوتے ہیں۔ چونکہ طبقہ مشیمیہ میں دُخنی قسم کی دق، دق دخنی عمومی کی ایک علامت ہوتی ہے اسلئے اس کا علاج بھی اصل مرض کے علاج پر مشتمل ہے۔

طبقہ مشیمیہ کا محدود دقی بثرہ۔ بڑا اور ہلکے سے رنگ کی رسولی میں ظاہر ہوتا ہے۔ جسکے گرداگرد چھوٹے چھوٹے تبثری ابھار ہوتے ہیں۔ رسولی حجم میں بڑی سے بڑی ہوتی جاتی ہے۔ اور طبقہ صلبیہ کو پھاڑ کر جُبنی مادہ کی شکل میں اس سے باہر آجاتی ہے۔ گو یہ مرض شاذ و نادر ہوتا ہے اور بیشتر نوجوان اشخاص میں پایا جاتا ہے تاہم مزمن شکل اختیار کر لیتا ہے اور اندرونی اعضا بالخصُوص دماغ کے مزمن مرض دق کے ساتھ پایا جاتا ہے۔ چونکہ ایسی مثالیں موجود ہیں جن میں طبقہ مشیمیہ کا بثرہ دقی بدن انسانی میں دق کا واحد مرکز ہوتا ہے۔ اس لئے بدن کو دق عمومی سے بچانے کے لئے اسے عمل جراحی کے ذریعہ تمام و کمال نکال دینے کی ہدایت کی جاتی ہے۔

خنازیر (کنٹھ مالا)

(از جناب حکیم ڈاکٹر قاضی محمد عظیم اللہ صاحب "فاضل طب و جراحت" پروفیسر تشخیص انچارج جراحی یونانی شفاخانہ طبیہ کالج لاہور)

تعریف اور وجہ تسمیہ | یہ ایک مشہور مرض ہے جس میں گردن کی گلٹیاں متورم ہو کر گانٹھوں کی مانند ہو جاتی ہیں۔ مریض روز بروز [illegible]

ہو جاتا ہے اور لئے اکثر اوقات بخار وغیرہ کی کم و بیش شکایت بھی ہوتی ہیں۔

اطبائے قدیم کے نزدیک خنازیر رسولی کے مشابہ ہوتی ہیں۔ یعنی رسولی کی مانند ابھری ہوئی ہوتی ہیں اور دبانے سے دب جاتی ہیں لیکن اس میں اور رسولی میں یہ فرق ہے کہ یہ رسولی کی طرح گوشت سے الگ نہیں ہوتیں بلکہ گوشت کے ساتھ ساتھ چپٹی ہوئی ہوتی ہیں۔ اور عموماً اپنی جگہ سے کسی طرف بھی حرکت نہیں کر سکتیں۔ لیکن بعض اوقات ابتدا میں رسولی کی مانند حرکت بھی کرتی ہیں۔ نیز یہ رسولی سے زیادہ سخت ہوتی ہیں کیونکہ ان کا مادّہ زیادہ سرد اور غلیظ مائل بہ سوداویت ہوتا ہے۔ بقول اطبائے قدیم اس کا نام خنازیر (جمع خنزیر بمعنی سُؤر) اس لئے رکھا گیا ہے کہ یہ مرض عموماً خنزیر (سُؤر) کو ہوا کرتا ہے۔ لیکن بعض نے اس کی وجہ تسمیہ یہ بیان کی ہے کہ مریض خنازیر کی گردن خنزیر کی مانند ہو جاتی ہے اس لئے اسکو خنازیر کہتے ہیں اور بعض نے اس کی وجہ تسمیہ یہ بتائی ہے کہ جس طرح خنزیر کے بچے بہت سے ہوا کرتے ہیں اسی طرح خنازیر کی گلٹیاں بھی بہت سی ہوا کرتی ہیں یا اس لئے کہ جس طرح بہت سے سُور ایک جگہ ملکر رہتے ہیں۔ اسی طرح خنازیر کی گلٹیاں بھی ایک ہی جگہ کئی کئی پائی جاتی ہیں۔ اس مرض کو عوام بجبڑوں کے نام سے بھی نامزد کرتے ہیں۔ ہندی میں اس مرض کو کنٹھ مالا کہا جاتا ہے۔ کیونکہ اسکی متورم گلٹیاں کنٹھ مالا کی طرح گلے میں ہوا کرتی ہیں۔

اطبائے جدید کے نزدیک خنازیر کی اصلیت ہے کہ گردن کے غدد جاذبہ دقی سمیت سے متورم ہو جاتے ہیں۔ یعنی جب جراثیم دق گردن اور اس کے گرد و نواح کے غدد جاذبہ میں سرایت کر کے ان میں دقی تغیرات پیدا کرنے شروع کر دیتے ہیں تو ان میں ایک یا زیادہ غدد جاذبہ جن میں جراثیم مذکور کا تعدیہ پہنچ چکا ہوتا ہے متورم ہو کر بالآخر متقرح ہو جاتی ہیں۔ ڈاکٹری میں اس مرض کو پہلے سکرافیولا کے نام سے نامزد کیا جاتا تھا جسکے لغوی معنی چھوٹے سے سور کے ہیں۔ گویا عربی لفظ خنازیر سے ہی ڈاکٹری کا لفظ سکرافیولا بنایا گیا تھا۔ لیکن سکرافیولا کا مفہوم نسبتاً زیادہ عام تھا اور یہ دقی استعداد مزاجی کے لئے بولا جاتا تھا۔ چنانچہ قدیم ڈاکٹری کتب میں سکرافیولا کی یہ تعریف کی گئی ہے۔

"مادّہ دق کا بدن کے مختلف اعضا میں جمع ہو جانا اور ان میں مزمن قسم کے ہٹیلے التہابی اورام اور پرانے زخموں کی استعداد کا پیدا ہو جانا" لیکن چونکہ یہ شکایت زیادہ تر گردن کی گلٹیوں میں رونما ہوا کرتی تھی اسلئے عام طور پر خنازیر کو ہی اس نام سے نامزد کر دیا جاتا تھا۔ اب جدید ڈاکٹری اصطلاح میں بجائے سکرافیولا کے اس مرض کو لمفیڈی نوما کے نام موسوم کیا جاتا ہے لیکن یہ بھی خاص گردن کی گلٹیوں کے ساتھ مخصوص نہیں ہے بلکہ جسم کے ہر حصے کی غدد جاذبہ کے متورم ہونے کو لمفیڈی نوما کہا جاتا ہے۔

عوام میں گردن کی گلٹیاں خواہ کسی وجہ سے مزمن طور پر متورم ہو جائیں انہیں خنازیر ہی کہدیا جاتا ہے مگر زیادہ صحیح یہ ہو کہ جب یہ گلٹیاں خالص دقی یا سلّی مادہ (جراثیم سل) سے ماؤف ہو کر متورم ہوں اور انہیں کاٹ کر دیکھنے پر ان میں سل کے جراثیم پائے جائیں۔ نیز انکی ساخت میں پنیری قسم کے تغیرات پائے جائیں تو اس وقت انہیں خنازیر کہنا زیادہ موزوں ہے۔

استعداد مرض اس مرض کی استعداد ان اشخاص میں پائی جاتی ہے جن کا بدن ڈھیلا ڈھالا اور کمزور ہو جلد پتلی اور نازک ہو بال باریک اور خوبصورت ہوں۔ اوپر کا لب موٹا اور نیچے کا پتلا ہو۔ نتھنے زیادہ چوڑے اور پھیلے ہوئے ہوں۔ جن بچوں کا رنگ زرد ماتھے آگے کو نکلے ہوئے سر بد وضع۔ چھاتی تنگ اور بھدی انگلیاں موٹی۔ جوڑ بڑے بڑے۔ دانت بیقاعدہ اور خراب اور پیٹ پھیلے ہوتے ہوں ان میں بھی یہ مرض زیادہ پایا جاتا ہے۔ اسکے علاوہ خنازیری استعداد کے اشخاص کی نبض ضعیف اور پتلی ہوتی ہے ہاتھ پاؤں نسبتاً سرد رہتے ہیں ان کا ہاضمہ خراب ہوتا ہے۔ بھوک کم لگتی ہے اور آنتوں کا فعل بھی خراب ہوتا ہے ایسے بچے بالعموم ذکی الحس مشتعل مزاج اور خیالی ہوا کرتے ہیں۔

اسباب مرض **اسباب مؤیدہ یا سابقہ**۔ یہ مرض زیادہ تر ایسے بچوں میں رونما ہوتا ہے جن کے والدین میں سل و دق۔ آتشک یا گٹھیا وغیرہ کا اثر پایا جاتا ہے۔ والدین کی کمزوری عمر کا زیادہ اختلاف یا بہت قریبی رشتہ داری یا کسی وغیرہ بھی اسکی پیدائش میں موروثی طور پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ یہ مرض تین سے سات سال کے بچوں میں نسبتاً زیادہ دیکھنے میں آتا ہے۔ جوانی کے بعد یہ شاذ و نادر ہی ظاہر ہوتا ہے۔ گو تیس سال کی عمر تک ہو سکتا ہے۔ غذا کی خرابی اور کمی۔ کثیف آب ہوا۔ اور غلیظ ماحول میں رہنا اس کے اسباب مؤیدہ میں شامل ہیں۔

اسباب واصلہ۔ شدید کمزوری۔ غذا کی خرابی۔ ورزش اور تفریح کی کمی۔ کثیف ہوا اور ہجوم میں رہنا کثرت محنت و مشقت نیچی اور تنگ و تاریک جگہ کی رہائش۔ کمزور کر دینے والے امراض میں مبتلا رہنا۔ بالخصوص بخاروں وغیرہ میں۔ نزلہ زکام کے بار بار حملے ہوتے رہنا۔ غریب مزدور پیشہ اشخاص اور قیدیوں وغیرہ میں یہ مرض زیادہ پایا جاتا ہے۔

علاماتِ مرض ابتداء میں نیچے جبڑے کے نیچے گردن میں ایک یا دونوں طرف ایک یا زیادہ گلٹیاں خفیف سی بڑھتی ہوئی پائی جاتی ہیں۔ جو چھونے پر محسوس کی جاسکتی ہیں اور ابتداء میں ان کے اوپر کی جلد اِدھر اُدھر سرکائی جاسکتی ہے۔ اور گلٹیوں کو اپنی جگہ سے ہلایا جاسکتا ہے۔ ان میں پہلے پہلے درد وغیرہ بھی نہیں ہوتا۔ اور بالخصوص متورم گلٹیاں اگر ایک سے زیادہ ہوں تو علیحدہ علیحدہ محسوس ہوتی ہیں۔ یہ حالت میں یہ گلٹیاں بغیر مزید تغیرات کے ہفتوں۔ مہینوں بلکہ برسوں تک رہ سکتی ہیں۔ گاہے یہ نہایت نامحسوس طور پر بڑھتی رہتی ہیں اور گاہے جلد یا بدیر آپس میں مل کر بیقاعدہ گرہ دار تسبیح یا مالا کے دانوں کی مانند ہوجاتی ہیں۔ شاذونادر اگر یہ دو ایک گلٹیاں ہوں تو خود بخود غائب بھی ہوجاتی ہیں لیکن اکثر اوقات یہ زیادہ بڑھتے ہوئے دردناک ہوجاتی ہیں۔ اور بالآخر پھوٹ پڑتی ہیں۔ ان میں پیپ وغیرہ مواد خارج ہوکر رسنے لگتا ہے۔ یہ مزمن زخموں یا ناسوروں کی شکل اختیار کرلیتی ہیں جو بعض اوقات مہینوں اور برسوں تک اچھے نہیں ہوتے۔ ان زخموں کے کنارے بیقاعدہ۔ سخت اور سوجے ہوئے ہوتے ہیں اور ان میں پنیری قسم کا مواد پایا جاتا ہے جب یہ زخم اچھے ہوتے ہیں تو ان کے مقام پر بیقاعدہ بدنما داغ باقی رہ جاتا ہے۔ گو عام طور پر گردن کے سطحی غدد جاذبہ اس میں مبتلا ہوا کرتے ہیں، مگر گہرے غدد جاذبہ بھی ماؤف ہوسکتے ہیں۔ گاہے ابتداء میں سطحی غدد جاذبہ ماؤف ہوتے ہیں۔ ان کے بعد گردن کے گہرے غدد جاذبہ اور شاذونادر پیٹ اور بدن کے دوسرے حصے کے غدد جاذبہ بھی ماؤف ہوجاتے ہیں۔

ابتداء میں مریض کے اندر سوائے متورم گلٹیوں کے دوسری کوئی علامات عامہ نہیں پائی جاتیں۔ لیکن جب مرض ترقی کرجاتا ہے تو بہت سی گلٹیاں ماؤف ہوکر پیپ دار بن جاتی ہیں۔ اور دقی قسم کا بخار بھی مریض کو رہنے لگتا ہے۔ وہ دن بدن کمزور اور لاغر ہوتا جاتا ہے۔ رات کے وقت آسے پسینہ بکثرت آتا ہے۔ اسکی بھوک مرجاتی ہے۔ غرضیکہ دق کی علامات عامہ کم و بیش رونما ہوجاتی ہیں۔ جب مرض اور بھی بڑھ جاتا ہے تو مریض سل ریوی میں بھی مبتلا ہوکر جلد یا بدیر گھل گھلکر راہی عدم ہوجاتا ہے۔ گاہے احشاء شکم کی گلٹیاں بالخصوص غدد ماساریقا مبتلا ہوجاتی ہیں۔ اور سلی مادہ جوڑوں یا ہڈیوں وغیرہ میں پہونچکر ان کو بھی ماؤف کردیتا ہے۔

تشخیصِ مرض اس مرض کی تشخیص زیادہ مشکل نہیں ہوتی۔ جب کسی بچہ کی گردن کی گلٹیاں متورم پائی جائیں اور مرض سٹیلی قسم کا ہو اس مرض کا شبہ کرنا چاہیئے۔

انجامِ مرض یہ مرض نہایت مزمن ہوتا ہے لیکن جب تک صرف گردن کے سطحی غدد جاذبہ تک محدود رہتا ہے تو شاذونادر ہی مہلک ہوتا ہے اور مناسب علاج سے مریض بالکل تندرست ہوسکتا ہے۔ مگر جب یہ مرض غدد ماساریقا جوڑوں۔ ہڈیوں یا پھیپھڑوں وغیرہ میں بھی منتقل ہوجائے تو بڑی مشکل سے علاج پذیر ہوتا ہے اور اکثر اوقات مریض جلد ہلاک ہوجاتا ہے۔

حفظِ ماتقدم اور اصولِ علاج اس مرض میں حفظ ماتقدم کی تدابیر بھی وہی ہیں جو کسی اور جگہ کے مرض سل و دق کی ہیں جن میں سے صفائی اچھی غذا۔ صاف اور تازہ ہوا۔ بکثرت سورج کی روشنی۔ مناسب ورزش خصوصیت کے ساتھ قابل ذکر ہیں۔ حفظ صحت کے عام اصولوں کی پیروی ضروری ہوتی ہے۔

جب یہ مرض پیدا ہوچکا ہو تو اس وقت ابتدائے مرض میں علاج کا یہ اصول ہے کہ حفظ ماتقدم کے اصولوں کی پابندی کرتے ہوئے مریض کو مقوی اغذیہ اور ادویہ کا استعمال کرایا جائے اور گلٹیوں پر ایسی دواؤں کے لیپ کرائے جائیں جو ان کو اندر اندر تحلیل کرکے جذب یا خشک کردیں۔ داخلی طور پر مقوی اور ایسی دواؤں کا استعمال کرانا چاہیئے جن میں کلس یعنی چونے کے اجزا زیادہ ہوں۔ جب مرض بہت بڑھ جائے، متورم گلٹیوں میں درد ہونے لگے اور سرخی پیدا ہوجائے۔ بخار رہنے لگے۔ کمزوری حد سے زیادہ ہوجائے، اس وقت داخلی طور پر مقویات کے ساتھ بجائے کلسی اجزاء کی زیادتی کے مسکن حرارت دوائیں دینی چاہئیں، اور مقامی طور پر گلٹیوں کے اوپر ایسے ضماد لگانے چاہئیں جو ان کو پکا کر پھاڑ دیں۔ جب گلٹیاں پھوٹ جائیں تو ان کو صاف کرکے مدمل دواؤں کا استعمال کرانا چاہیئے۔ یا اگر ممکن ہو تو بذریعہ عمل جراحی ماؤف گلٹیوں کو تمام و کمال قطع کرکے بدن سے نکالدیں۔

چنانچہ انہی اصولوں پر ابتدائی مرض میں مریض کو مروارید محلول ۲ چاول کشتہ مرجان ایک رتی۔ کشتہ صدف صادق ایک رتی۔ کشتہ سنگ جراحت ایک رتی کشتہ عقیق ایک رتی۔ غیر مروارید یا حجر تخم سرس الاشہ میں ملاکر ایک عدد سونے کے ورق میں لپیٹ کر صبح اور عصر کے وقت کھلادیا کریں۔ اور اطریفل غددی ایک تولہ رات کو سوتے وقت عرق بادیان۔ ۱ تولہ وغیرہ کے ہمراہ استعمال کرادیا کریں۔ اگر یہ دوائیں منضج و مسہل بلغم کے بعد استعمال کرائیں تو اور بھی مفید و مجرب ہیں۔

اور مقامی طور پر ضماد دتبق یا تخم سرس پانی میں پیس کر لگا دیا کریں۔ یا یشب سرخ کو پانی کے ساتھ گھسکر گلٹیوں پر لگوا دیا کریں۔

میرا ذاتی طریق علاج جسے میں نے اپنی تالیف پیام شفا میں بالتفصیل درج کیا ہے حسب ذیل ہے۔

کشتہ طلا رخاص ایک یا دو چاول۔ سفوف زہر مہرہ طباشیر والا بہ اضافہ کشتہ مارسیاہ ایک یا دو ماشہ کے ساتھ شامل کرکے روزانہ صبح کو مکھن دو تولہ میں ملاکر کھلا دیا کریں۔ عصر کے وقت معجون تخم سرس بہ اضافہ پوٹاسیم آیوڈائیڈ ایک دو رتی کا استعمال ہر قسم کے مرض خنازیر میں نافع ہے اسکے ساتھ ہی گلٹیوں پر روغن چلپاسہ کی مالش کرانی چاہیئے۔ اور عام تقویت جسمانی کے لئے روغن جگر کاڈ ماہی کے جدید ترین مرکبات ایڈ ڈول۔ فیڈرول۔ ایپی ٹول وغیرہ یا روغن جگر ہیلی بٹ ماہی کے مرکبات ہیلی ویرول وغیرہ کا استعمال کرائیں یا مندرجہ ذیل ڈاکٹری نسخہ بھی اس مرض میں مفید ہے۔

روغن جگر کاڈ ماہی ۴ ڈرام۔ شربت فولاد آیوڈین ۴ ڈرام۔ سیرپ کلسی لکٹوفس ۴ ڈرام۔ لائیکوار کلسس ۳ اونس۔ سب کو ملاکر رکھ لیں اور اس میں سے بمقدار ½ حصہ دن میں تین مرتبہ مریض کو پلوا یا کریں۔

مقامی طور پر متورم گلٹیوں پر ٹنکچر آیوڈین کا طلا کرنا بھی ابتدائی مرض میں ایک حد تک مفید ہے۔ کالزانا اور ذائی کل فاس وغیرہ مخصوص مرکبات کلس کا استعمال بھی نافع ہوتا ہے۔ اسکے ساتھ گولڈ مارہیوٹ کی زیر جلد پچکاری بھی مفید ہوتی ہے۔

مجرّبات ذیل کے مجربات مرض خنازیر کے لئے خصوصیات کے ساتھ مفید ہیں۔

(۱) **اطریفل غدوی**۔ ہلیلہ سیاہ ۴ تولہ۔ اسطخودوس ۱۰ تولہ۔ سنا رکی ۲ تولہ۔ افتیمون ۳ تولہ۔ بلیلہ آملہ، تربد سفید ہر ایک دو تولہ، بسفائج فستقی ۱۰ تولہ۔ غاریقون۔ نرکچور۔ شیطرج ہندی۔ نوشادر ہر ایک ۱۰ ماشہ۔ انیسون۔ قرفہ دتج قلمی اسنبل الطیب (بالچھڑ) قرنفل۔ جوزبوا مصطگی ہر ایک ۷ ماشہ۔ بھیڑ یا بکری کی گردن کی گانٹھیاں (خشک کی ہوئیں) ۵ تولہ۔ تمام دواؤں کو کوٹ چھان کر تمام دواؤں کے وزن سے تین گنا شہد میں ملاکر معجون کا قوام کرلیں۔ نو ماشہ سے ڈیڑھ تولہ تک حسب ضرورت سادہ پانی یا عرق بادیان وغیرہ کے ہمراہ علی الصبح یا رات کو سوتے وقت کھلا دیا کریں۔ دماغ اور معدہ کو فضلات سے پاک وصاف کرتا اور مرض خنازیر میں خصوصیت کے ساتھ مفید و معمول ہے۔

(۲) **معجون تخم سرس**۔ میدہ تخم سرس ایک حصہ۔ شہد خالص دیسی ۳ حصہ۔ دونوں کو بخوبی ملاکر مٹی کے نئے روغنی مرتبان میں ڈال کر اس کا منہ آٹے سے اچھی طرح بند کریں اور کم سے کم دو ہفتے تک دھوپ میں رکھیں۔ پھر ۶ ماشہ سے ایک تولہ تک روزانہ صبح شام تازہ پانی کے ہمراہ استعمال کرائیں۔ خنازیر کے علاوہ جذام۔ داد۔ خارش وغیرہ جلدی امراض میں اور فالج۔ لقوہ۔ خدر وغیرہ عصبی امراض میں نافع ہے۔ مغلظ منی اور دافع سرعت انزال بھی ہے۔

(۳) **روغن چلپاسہ**۔ چلپاسہ (چھپکلی) ۲ عدد دو سیر پانی میں ڈال کر یہاں تک پکائیں کہ تمام پانی جلنے کے قریب پہنچ جائے جب تھوڑا سا پانی رہ جائے تو روغن سرسوں ۲۰ تولہ ڈال دیں۔ جب چھپکلیاں جلکر کوئلہ ہو جائیں تو ان کو نکال کر پھینکدیں اور گائے کے پڑا نے سینگ کی راکھ۔ پرانے جوتے کے تلوے کی راکھ ہر ایک دو تولہ اس تیل میں تھوڑی تھوڑی ڈالکر حل کرکے محفوظ رکھیں اور بوقت ضرورت اس میں سے تھوڑا سا لیکر دو تین مرتبہ دن میں متورم گلٹیوں پر مل دیا کریں۔ خنازیر کے علاوہ سل بطنی میں پیٹ پر اسکی مالش کرانا اور اس میں فتیلہ تر کرکے ناسور کے اندر رکھوانا اور برص وبہق ابیض پر اس کی مالش کرانا بھی نافع ہے۔

(۴) **دوائے زاغ**۔ کوے کو پکڑ کر ذبح کریں اور اسی طرح سالم کسی کوزہ گلی میں بند کرکے دس سیر اپلوں کی آگ میں جلاکر راکھ کریں اور اس راکھ میں ۴ رتی سے ایک ماشہ تک دن میں دو مرتبہ کسی عرق یا شہد وغیرہ کے ساتھ استعمال کرادیا کریں۔ یہ ڈاکٹر عبدالحمید صاحب چغتائی کا بتایا ہوا نسخہ ہے میرا ذاتی مجرب نہیں ہے۔

(۵) **حب رسکپور**۔ رس کپور ۴ تولہ۔ مغز تخم بیدانجیر ۲ تولہ۔ پہلے رس کپور کو پیس کر مغز تخم بیدانجیر ڈال کر بخوبی کھرل کریں۔ اور گولی سی بنالیں۔ پھر باریک ململ کا کپڑا لے کر اس میں یہ گولی رکھکر ڈھیلی سی پوٹلی بنائیں۔ پھر اس پوٹلی کے اوپر ایک ڈورا باندھ دیں اور ایک مٹی کا مٹکا لے کر اس میں دس سیر پانی بھر دیں اور اس کے اوپر اس پوٹلی کو لٹکا کر اس طرح بھاپ سے پکائیں کہ پوٹلی ٹکنے نہیں اگر دس سیر پانی کی بھاپ سے ایک دن میں نہ پکا سکیں تو پانچ پانچ سیر پانی کی بھاپ سے دو دن مسلسل پکالیں۔ اسکے بعد دوا مذکور نکال کر چنے کے برابر گولیاں بنالیں اور آتشی شیشی میں ڈالکر بطریق پتال جنتر تیل نکالیں۔ دو سے چار تولہ تک تیل نکل آئے گا۔ اس تیل کو محفوظ رکھیں۔ اب گل عباسی کی جڑ کی گانٹھ لے کر سایہ میں خشک کر کے

پیس لیں اور اس سفوف میں سے بقدر دو تولہ لے کر روغن مذکور میں سے بقدر ایک ماشہ اس میں ملا کر گوندھ لیں اور دانہ مونگ کے برابر گولیاں بنالیں۔ اور سایہ میں خشک کر کے محفوظ رکھیں۔ بڑے آدمی کے لئے دو گولیاں اور بچے کے لئے ایک گولی صبح وشام مقدار خوراک ہے۔ بہت چھوٹے بچے کے لئے ایک گولی روزانہ کافی ہے۔ کبھی مصفی خون عرق یا عرق گل منڈی ۵ تولہ سے ۱۰ تولہ تک کے ہمراہ دیں۔ خنازیر کے لئے نہایت مجرب اور لاثانی دوا ہے (فائدہ) اگر رسکپور کو تیار کرنے سے پہلے چالیس روز تک آک کے دودھ میں بھگو کر خشک کر لیا گیا ہو تو زیادہ مفید و موثر ہو جاتا ہے۔ آتشک اور تحریک باہ کے لئے بھی خاص چیز ہے۔

یہ نسخہ حکیم غلام قادری صاحب سکریٹری طبیہ کمیٹی جالندھر نے جالندھر طبی بورڈ کے مجربات کے طور پر پنجاب طبی کانفرنس کے اجلاس خاص منعقدہ بٹالہ میں بےحد تعریف کے ساتھ پیش کیا تھا۔

زنانہ اعضاءِ تناسل کی دق

از جناب حکیم سید محمد غوث صاحب مدراس

فلوپی انبوبات کی دق

چونکہ زنانہ اعضاءِ تناسل سے متعلقہ فلوپی انبوباتِ رحم (Fallopian tubes) عصیہ تدرن (جراثیم دق) سے سب سے اول اور سب سے زیادہ متاثر ہوتی ہیں لہذا ان کا بیان سب سے پہلے کیا جاتا ہے۔ دیگر تناسلی اعضاء کی دق نادر الوقوع ہے۔ عصیہ تدرن کے اثر سے عموماً انابیب رحم میں ورم پیدا ہوتا ہے۔ اور جب شکم کے بالائی حصے میں تدرنی ورم صفاق واقع ہوتا ہے تو فلوپی انبوبات ہر وقت ثانوی طور پر متاثر ہوتی ہیں۔ دق کا تعدیہ تین طرح ہوتا ہے۔ یعنی تدرنی جراثیم یا تو خون کے ذریعہ اعضاءِ تناسل میں داخل ہوتے ہیں یا شکم کے بالائی حصے سے بڑھتے ہوئے نیچے اترتے ہیں یا نیچے سے اوپر کو چڑھتے ہیں۔ ان تینوں ذریعوں میں دوسرا ذریعہ بہت عام ہے۔

امراضیات

تعدیہ کے بعد انبوباتِ رحم سب سے پہلے بڑھنے لگتی ہیں اور بہت موٹی اور گرہ دار ہو جاتی ہیں اور ان کی صفاقی سطح پر باریک باریک تدرنی دانے سے نکل آتے ہیں۔ اکثر انابیب پھول کر پیپ سے لبریز ہو جاتی ہیں۔ اور ان کی دیواروں میں متعفن اور گندے مادے پائے جاتے ہیں۔ اس ورم کی وجہ سے انبوبات اطراف کے اعضاء خصوصاً مبیضین (رحم کے دونوں خصیے) سے پیوست ہو جاتے ہیں۔ اسی وجہ سے مبیضین کا تدرن فلوپی انبوبات کے تدرن کے ساتھ ہمیشہ مشترک پایا جاتا ہے۔ خردبینی امتحان پر فلوپی انبوبات میں وہی ساختیں پائی جاتی ہیں جو کسی دوسرے عضو کی دقی کیفیت میں پائی جاتی ہیں (یعنی وہی خلیات مخاطیہ۔ وہی لمفی خلیات اور عفریتی خلیات) اگرچہ عموماً انبوبات کا تدرن کسی دوسری اور جگہ کے تدرن سے مشترک پایا جاتا ہے۔ مگر اکثر اوقات غیر مشترک بھی دیکھنے میں آیا ہے۔ مرض اگر پرانا ہو جائے تو عضویات تدرن انابیب رحم سے دستیاب نہیں ہو سکتے اور موضع مرض سے بالکل مفقود ہو جاتے ہیں۔

علامات

مریضہ درد کی شکایت کرتی ہے۔ یہ درد دن کے چوبیس گھنٹے مروڑ کے ساتھ ہوتا رہتا ہے اور ادوار حیض درد کے ساتھ شروع ہوتا ہے۔ اکثر سیلان کثرت سے ہوتا ہے کبھی کبھی یہ شکایتیں اتنی شدید نہیں ہوتیں۔

تشخیص

تشخیص کا یقین عام طور پر ہونا کسی قدر مشکل ہے۔ لیکن اگر ایسی مریضہ کے جوف عانہ کے پچھلے چوتھائی حصے میں ابھار پایا جائے تو بلاشبہ مرض سل یا تدرنی ورم صفاق میں مبتلا ہو تو تشخیص ٹھیک طور پر ممکن ہے۔ اگر کسی مریضہ میں ورم انبوبات رحم کی علامات ظاہر ہوں یا کوئی مریضہ تعدیہ نفاسی (Puerpral sepsis) سے مبرا ہو تو مذکورہ مرض کا گمان ضرور ہوتا ہے۔ اگر کسی مریضہ میں ورم صفاق اور استسقاء زقی ہو اور احشاء ایک دوسرے سے پیوست ہو چکے ہوں تو رحم کے سلعات خبیثہ کا شبہ ہوتا ہے۔

انجام

اس کا دارومدار مرض کی وسعت۔ صفاقی استر (Peritonsal covering) پر منتشر ہونے اور دق کی موجودگی پر

مختصر یہ کہ استسقاء ذقی والے مریضوں کی صحت میں جراحی علاج سے عجیب وغریب تبدیلی اور ترقی ہوتی جاتی ہے۔

علاج جو مریضہ تدرنِ صفاق میں مبتلا ہو اور جسکے شکم میں پانی ہو اس کے صرف شکم کو چیر کر پانی دور کرنے سے بہت فائدہ حاصل ہوتا ہے۔ علاوہ اس کے مریضہ کے متورم فلوپی انبوبات عمل جراحی کے ذریعہ نکالی جاسکتی ہیں۔ اگر یہ آنتوں سے متصل اور پیوست نہ ہوئی ہوں تو ان کا دُور کرنا لازمی ہے۔ اگر فلوپی تدرّن کسی دوسری جگہ کے تدرّن سے مشترک ہو تو صرف فلوپی انبوبات کو دور کرنے سے زیادہ فائدہ حاصل نہیں ہوسکتا۔ لہٰذا ہر مریضہ میں ضرورت کے لحاظ سے خصوصی علاج کے علاوہ عمومی علاج مثلاً پاک اور تازہ ہوا سُورج کی روشنی نفیس اور عمدہ غذا کی بھی سخت ضرورت ہے۔ چونکہ تدرّن ہر دو انبوبات میں واقع ہوتا ہے اور رحم بھی مستثنیٰ نہیں ہوتا لہٰذا ان تمام کی قربانی بھی لازمی امر ہے۔ اگر کسی سبب سے رحم کو نکال دینے میں تامّل ہو تو انبوب کو رحم کے بہت قریب کاٹ کر کاٹے ہوئے سروں کو ٹانکوں سے بند کردینا چاہیئے تاکہ تعدیہ صفاق کی طرف بڑھکر نہ پھیل سکے۔ اگر فلوپی انبوبات آنتوں سے متصل ہوچکی ہوں تو ان کو نہایت ہوشیاری سے جُدا کرنا چاہیئے تاکہ نواسیر پیدا نہ ہوجائیں۔

مبیضین کی دق یہ اکثر ثانوی طور پر فلوپی انبوبات کے تدرّن کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے عموماً مرض سطحی ہوتا ہے لیکن کبھی تدرّنی عصویہ پھٹے ہوئے مبیضی جرابات (Graffian follicles) کی راہ سے جرم مبیضین میں بھی داخل ہوجاتا ہے۔ اس حالت میں مبیضین متعفن ہوکر ان میں ریمی مادے پائے جاتے ہیں۔ اسکی علامات فلوپی انبوبات کے تدرّن سے مشابہ اور علاج تدرّنی ورم صفاق کے مُطابق ہے۔

رحم کی دِق جسمِ رحم یا عُنق رحم دق میں مبتلا ہوتے ہیں۔ جب تعدیہ جسم رحم میں ہو تو عمُوماً رحم کی اندرونی مخاطی غشا متورم ہوتی ہے۔ اس کی کوئی مخصوص علامات نہیں ہیں جو تذکرہ کے قابل ہوں صرف رحم کے اندرونی استر کو آلات کے ذریعہ سے چھیل کر عفرتی خلیات کے گروہ کا مُعائنہ کیا جاتا ہے۔ شاذونادر رحم پیپ سے لبریز ہوجاتا ہے عُنق رحم تو بہت ہی کم دق میں مبتلا ہوتی ہے۔ اور اسکی علامات سرطان الرحم کی علامات سے مشابہ ہوتی ہیں۔ یعنی خون آمیز پیپ خارج ہوتی رہتی ہے۔ امتحان سے پتہ چلتا ہے کہ اس مرض میں قرحہ سرطان کی طرح پھُسپھُسا (Friable) نہیں ہوتا۔ صرف خردبینی امتحان سے یقینی تشخیص ہوسکتی ہے۔

اندام نہانی کی دِق یہ زنانہ اعضاء تناسل میں سب سے کم پائی جاتی ہے لیکن ان کم سن لڑکیوں میں جو کہنہ دق کے مرض میں مبتلا ہوں دیکھنے میں آئی ہے اس کا سبب یہ ہے کہ جب دق کے مادے مثانہ یا رحم سے خارج ہوتے ہیں تو اندام نہانی اور ہبل کو متاثر کرتے ہیں۔ یہ تدرّنی قرحہ سے لیکر نواسیر کی شکل اختیار کرسکتا ہے۔ عموماً ہبل کا پچھلا حصّہ مبتلائے مرض ہوتا ہے۔

عِلاج اگر ایسی مریضہ کسی اور عضو کی دق میں مبتلا نہ ہو تو ماؤف عضو کو دُور کردینے سے صحت حاصل ہوسکتی ہے۔ چونکہ یہ عمل اکثر ناممکن ہوتا ہے۔ لہٰذا صرف قاتل جراثیم دوائیں استعمال کرکے ماؤف عضو کو عفونت و تعدیہ سے محفوظ رکھا جاتا ہے۔

ہڈیوں کے دقی امراض

از لفٹننٹ کرنل ایم ایم کروکشنک آئی ایم ایس مدراس

ہڈیوں کی دق مزمن ورم کی ایک ایسی صورت ہے جس میں التہاب نخاع العظم کے ساتھ ثانوی سحاقی عوارض بھی پائے جاتے ہیں۔ یہ مرض کا حملہ عموماً بچپن یا آغاز شباب میں لمبی یا چھوٹی ہڈیوں کے سروں پر ہوا کرتا ہے جن کے ساتھ ہڈیوں کے اندر تعمیر کی بجائے تخریب رونما ہوجاتی ہے۔ اس مرض میں ترقی کا میلان بہت کم پایا جاتا ہے اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ یہ ورم خود بخود رو بصحت ہوکر درست ہوجاتا ہے جس کی وجہ ان عجیب ساختوں کی پیدائش ہے جو پھیپھڑوں اور دیگر اعضاء بدن کے دقی امراض میں خصوصیت سے پائی جاتی ہیں۔

دق العظام کا مرض اگرچہ خصوصیت کے ساتھ بچپن اور آغاز شباب کا مرض ہے لیکن اس کا حملہ عمر کے ہر حصّہ میں ہوسکتا ہے یہاں تک

کہ بڑی عمروں میں بھی یہ مرض دیکھا جاتا ہے۔ لیکن عمر رسیدہ لوگوں میں یہ مرض عموماً ایسی ہڈیوں میں ظاہر ہوتا ہے جو پہلی عمر میں کبھی ماؤف رہ چکی ہوں اور جن میں مادہ مرض ایک مدت سے مخفی طور پر موجود ہو۔

مرض کا تعدیہ اس مرض کا زہر جسم کے دیگر ماؤف اعضاء سے دوران خون کے ذریعہ ہڈیوں تک پہونچتا ہے۔ گویا جراثیم کی ایک گرہ ماؤف مقام سے چھوٹ کر خون میں تیرتی ہوئی ہڈی کے سرے پر پہونچ جاتی ہے۔ اور پھر وہاں پر قائم ہو جاتی ہے۔ مرض کا حملہ ہڈی کے اسفنجی حصہ میں عموماً اور سخت حصہ میں شاذونادر ظاہر ہوتا ہے۔

مقام مرض ہڈیوں کی دق کا مقام عموماً لمبی ہڈیوں کے سرے ہیں مثلاً ران اور بازو کی ہڈیاں وغیرہ یا چھوٹی ہڈیوں میں کمر کے مہرے اور ہاتھ پاؤں کی ہڈیاں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ ہڈیاں جوڑوں کے ساتھ زیادہ وابستہ ہیں۔ اور جوڑوں کی دق بیک وقت بکثرت دیکھی جاتی ہے +

ہڈیوں کا وہ مقام جو قبولیت مرض کے لئے زیادہ مستعد ہے۔ ان کا بیرونی حصہ ہے۔ لیکن کبھی ہڈیوں کی درمیانی غضروف (کُرّی) پر بھی مرض کا حملہ ہو جاتا ہے۔ وجہ یہ ہے کہ ان ہر دو مقامات پر عروق شعریہ کے لئے باریک باریک سوراخ بکثرت پائے جاتے ہیں جن میں جراثیمی گرہ کے متمکن ہونیکا ہر امکان موجود ہے اور دایرۃ الاوعیہ جن میں سے اوعیہ دموی کی راہ سے یہ جراثیمی گرہ گذرتی ہے۔ ہڈی کی غشاء زلالی پر منحرف طور پر واقع ہیں چنانچہ ان کا انحراف اگر عظم الفخذ (ران کی ہڈی) کے اوپر والے سرے کی بیرونی ساخت پر واقع ہو تو مرض ہڈی کے اسی حصہ میں ظاہر ہوتا ہے۔ برخلاف اس کے اگر اس کا انحراف درمیان غضروف میں سے ہو کر گذرتا ہو جیسا کہ عظم العضد کے اوپر والے سرے میں پایا جاتا ہے۔ یا عظم الفخذ کے نچلے سرے پر موجود ہے تو مرض کا آغاز جوڑ کی درمیانی غضروف میں ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ ایک اور بھی صورت موجود ہے جس سے ہم اندازہ لگا سکتے ہیں کہ مرض کا حملہ کونسی ہڈی پر ہونے والا ہے۔ اس کی صورت یہ ہے کہ پہلے وہ شرائین مبتلاء مرض ہوتی ہیں جو ہڈی کی غذا بہم پہونچاتی ہیں اور ان میں دقی مادہ کی سمیت کی وجہ سے التہاب بطانہ شرائین پایا جاتا ہے۔

اسی طرح چھوٹی ہڈیوں کا تغذیہ کرنے والی شرائین بھی مبتلائے مرض ہو سکتی ہیں۔ جس سے ہڈی کے گودے (مغز استخواں) میں سریشی قسم کی تبدیلیاں رونما ہونے لگتی ہیں۔ یا ان میں ورم لیفی مخاطی پایا جاتا ہے۔ اور ایسی ہڈی میں التہاب نخاع العظم۔ جرثومہ دق کی سمیت سے رونما ہو جاتا ہے۔ اندریں حالات کبھی ہڈی کی ساق بھی مبتلائے مرض ہو جاتی ہے۔ چنانچہ یہ حالت دق اصابع (انگلیوں کی دق) میں ہاتھ اور پاؤں کی چھوٹی ہڈیوں یا کمر کے مہروں میں دیکھی جاتی ہے۔

یہ مرض کیونکر پیدا ہوتا ہے؟ اس کے متعلق دو نظریئے موجود ہیں۔

پہلا نظریہ ہے کہ چھوٹی ہڈیوں کے اندر اوعیہ خون کی تقسیم ایک خاص نوعیت رکھتی ہے اور ان ہڈیوں کو غذا پہنچانے والی شرائین جونہی کہ ہڈی میں داخل ہوتی ہیں فوراً ہی شاخ در شاخ شعریہ عروق میں تقسیم ہو کر ہڈی کے اندر پھیل جاتی ہیں۔ چنانچہ اگر کوئی جراثیمی گرہ ان عروق میں داخل ہو جائے تو ممکن ہے کہ وہ وہیں جاگزیں ہو کر رہ جائے اور ہڈی کی بیرونی سطح تک نہ پہنچ سکے +

دوسرا نظریہ یہ ہے کہ چھوٹی ہڈیوں کو غذا پہونچانے والی رگوں کے بطانہ میں جرثومہ دق کی وجہ سے التہاب موجود ہوتا ہے جس کی وجہ سے ہڈی کے گودے میں وہ خاص تبدیلیاں رونما ہونے لگتی ہیں جو مادہ دق کی ثانوی تبدیلیاں کہلاتی ہیں اور ان تبدیلیوں کی وجہ سے ہڈی کے اپنے جرم میں دق کا مرض شروع ہو جاتا ہے اور یہ صورت بالخصوص لمبی ہڈیوں کے گودے میں دیکھی جاتی ہے۔

دق کی وجہ سے ساق العظم کا ورم بچپن ہی میں رونما ہوا کرتا ہے کیونکہ عمر کے اسی حصہ میں غذا پہنچانے والی عروق خون کو ہڈیوں میں لے جاتی ہیں۔ اور زمانہ نمو کے بعد سحاقی عروق کے ذریعہ سے ہڈیوں کا تغذیہ ہوتا ہے جس کی وجہ سے ہڈی دقی جراثیم کے حملہ سے بہت حد تک محفوظ ہو جاتی ہے یہی وجہ ہے کہ بڑھاپے میں ساق العظم کا دقی ورم بہت کم دیکھا جاتا ہے۔

ہڈیوں کی درمیانی غضروف کی دق کیونکر عارض ہوتی ہے؟ اس کے متعلق عام خیال یہ ہے کہ ہڈیوں کے سروں کی طرح اسکی درمیانی غضروف بھی قبولیت مرض کی استعداد رکھتی ہے۔ لیکن یہ خیال غلط ہے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ ہڈیوں کی درمیانی غضروف میں تعدیہ مرض ہمیشہ ثانوی ہوا کرتا ہے اور مرض کا تعدیہ کسی قریب کے ماؤف جوڑ سے لگ جایا کرتا ہے۔

دوسری صورت یہ ہے کہ اگر مفاصل کی غشاء زُلالی کا انحراف ہڈی کے سروں کی طرف ہو اور یہ غشاء ساق العظم کی طرف بڑھی ہوئی نہ ہو تو ہڈیوں کے سرے مبتلائے مرض ہوتے ہیں۔ اور جراثیم دق کی سمیت کی وجہ سے ہڈیوں کے سروں میں التہاب پیدا ہو جاتا ہے۔ وجہ یہ ہے کہ یہاں پر شریانیں عروق و مویہ جوڑ کے قرب و جوار سے آکر ہڈی میں داخل ہوتی ہیں اور مرض کا حملہ بھی اسی مقام پر ہوتا ہے۔

لیکن جب یہ مرض ساق العظم پر حملہ کرے تو عموماً اس کا تغذیہ ہڈی کی سمحاقی ساخت یا مُخ سے لگتا ہو جس میں مادہ مرض پہلے سے متمکن ہو چکا ہوتا ہے،

تغذیہ کی وجہ سے ہڈی میں تبدیلیاں

(۱) جب ہڈی کی اوعیہ خون کی دیواریں جراثیم دق کی وجہ سے متورم ہو جاتی ہیں تو جراثیم مرض ان کمزور دیواروں سے چھن کر ہڈی میں جاگزیں ہو جاتے ہیں۔ یہاں وہ ایک کیسہ بنا لیتے ہیں۔ اس کیسہ کے درمیانی مرکز میں ایک بڑا خلیہ ہوتا ہے۔ جس پر بشرہ مخاطیہ کے خلیات کی تہ چڑھ جاتی ہے اور اس پر لمفاوی خلیات کی ایک اور تہ جم جاتی ہے۔ اور یہ عام کیسہ خورد بین کی مدد کے بغیر آنکھ سے بھی دیکھا جا سکتا ہے۔

جہاں یہ کیسہ متمکن ہوتا ہے اس کے درمیان سے دقی تبدیلیاں شروع ہونے لگتی ہیں۔ چنانچہ کیسہ کے درمیانی حصہ میں تجبّن اور کناروں پر ریشہ دار ساختیں پیدا ہونے لگتی ہیں۔ اور مادہ دق کی رنگت سفید سے زرد ہو جاتی ہے۔

اب ترقی مرض کے ساتھ ہڈی کی ساخت اور ترکیب میں بھی کئی تبدیلیاں ہونے لگتی ہیں چنانچہ مخ العظام میں مادہ کے مرکز کے گرد وہی تبدیلیاں رونما ہونے لگتی ہیں جو بدن کے دوسرے حصوں میں جراثیم دق سے واقع ہوا کرتی ہیں۔ وجہ یہ ہے کہ یہاں ایک شدید خراش پیدا کرنے والا اپنا کام کرنے لگتا ہے۔ اور کریات البیضاء کا ردعمل مخ میں کثیر الاشکال نواۃ (گٹھلی۔ کریات کا مرکزی حصہ) والی ساختیں پیدا کر دیتا ہے۔ اب ماؤف ہڈی میں جراثیم دق کے تسمم کا اثر ہونے لگتا ہے۔ اور لمفاوی خلیات کی جگہ مختلف الہیئت خلیات پیدا ہو جاتے ہیں۔

اس کے بعد ماؤف ساخت میں ریشہ دار ساختیں پیدا ہونے لگتی ہیں اور شحم کی بجائے التصاقی ریشے پیدا ہو جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ وقت پر یہ ریشہ دار ساختیں اصل مرکز سے جدا بھی ہو جاتی ہیں۔ لیکن حاد صورتوں میں ایسا نہیں ہوتا بلکہ مرض اپنی وسعت میں بڑھتا رہتا ہے۔

(۲) مخ اور ہڈی کی شرائین میں بھی التہاب بطانہ شرائین ظاہر ہو کر ان کو معدوم کر دیتا ہے۔ یہ کیفیت آتشک کے تسمم سے بھی رونما ہوا کرتی ہے لیکن جراثیم دق کی سمیت کی وجہ سے یہ حالت مرض کے انتہائی درجات میں ظاہر ہوا کرتی ہے۔ اور اس میں اوعیہ خون کے محیط میں کریات بیضاء کا انقباض نہیں ہوتا

غرض جراثیم دق کی سمیت ہڈیوں کے مُخ اور خود ہڈیوں پر بری طرح سے اثر انداز ہوتی ہے اور اس زہر کی وجہ سے ماؤف مقام کی طرف خون کی آمد زیادہ ہو جاتی ہے۔ پھر جب یہ احتقان خون ایک خاص حد پر پہونچ جاتا ہے تو ریشہ دار ساختیں پیدا ہونے لگتی ہیں اور ہڈی میں طبعی چونے کی مقدار کم ہو جاتی ہے چنانچہ ہڈی کی سطح میں بھی مخصوص تبدیلیاں ظاہر ہونے لگتی ہیں مثلاً

ا۔ ہڈی کی ساخت مسامدار ہو کر اس میں تاکّل رونما ہو جاتا ہے یا (۲) ہڈی میں تصلّب اور سختی پیدا ہو جاتی ہے۔

اول الذکر کیفیت کا سبب یا تو کریات العظم کا اپنا فعل ہے یا خلیات العظم کا تاکّل جو غشاء سمحاق اور مخ العظام کے درمیانی حصہ میں رونما ہوتا ہے۔ جس کے نتیجہ میں ہڈی کی صرف نسیج لیفی باقی رہ جاتی ہے اور اس کی درمیانی فضا دانہ دار مواد سے پُر ہو جاتی ہے۔

دوسری صورت میں ہڈی کا صلب و سخت ہو جانا ہے جو دق العظام میں بہت کم دیکھا جاتا ہے۔ ہڈی کی صلابت بھی مخ العظام میں ریشہ دار ساختوں کی پیدائش کی طرح کا ایک عمل ہے۔ چنانچہ کریات العظم کی تہیں ہڈی کی سطح پر چڑھنے لگتی ہیں۔ اور موٹائی اور سختی کو زیادہ کر دیتی ہیں۔ ہڈی کی یہ صلابت دقی تسمم کی عفونت اور ورم بطانہ شرائین سے پیدا ہوتی ہے۔ غرض بدن کے وہ افعال ابھی تک کماحقہ سمجھ میں نہیں آئے جن سے ساق العظم کی شکل و صورت میں نخاع العظم کے دقی التہاب سے تبدیلیاں واقع ہو کر ہڈی کی دیوار دقیق و رقیق ہو جاتی ہے۔ عام خیال یہ ہے کہ ہڈی جراثیم دق کے اندرونی دباؤ سے پھیل جاتی ہے لیکن چونکہ ہڈی کا جرم اور اس کی ساخت سخت و صلب ہے اس لئے اس قسم کا خیال محض لغو اور بودا ہے اور ہم اس کی تائید نہیں کر سکتے۔ غرض ہڈی ہرگز پھیل نہیں سکتی نہ طبعی چونے کی موجودگی میں کسی طرف کو جھک سکتی ہے۔

دوسرا خیال یہ ہے کہ جب ہڈی کا جوف نسیجی احتقان الدم کی وجہ سے نرم پڑ جاتا ہے تو خون کی زیادتی اور اسکے دباؤ کو کم کرنے کے لئے ہڈی اپنے حجم میں بڑھ جاتی ہے تاکہ زیادتی خون کے لئے جگہ بناتے اور خون کے چونے کے اجزائے ہڈی کے بنانے میں مصروف ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ وہ اسباب جو ہڈی کے اس کا ضعف پھیلاؤ اور انگلیوں کے دقی ورم مخ العظم (ہڈیوں کی ساخت کا کمزور پڑ جانا) میں خاص طور پر بروئے کار آتے ہیں

مندرجہ ذیل ہیں۔

جراثیم دق کی موجودگی جو ایک جسم غیر کی حیثیت رکھتی اور نیز بھی احتقان الدم کا باعث ہوتی ہے ہڈی کے اجزا کلسی کو کم کر دیتی ہے جس سے ہڈی کی ساخت نرم پڑ جاتی ہے اور اس کی شکل میں نقص آ جاتا ہے۔ پھر جب خون کا اجتماع ختم ہوتا ہے تو مقامی خون کے کلسی اجزا دونے کے اجزا (؟) نئی ہڈی بناتے ہیں اور بدوضع اور بدشکل ہڈی کو اپنے حال پر قائم کر دیتے ہیں۔ ۲۔ اس عمل میں چونکہ غشا سمحاقی پھیل کر تن جاتی ہے اس لئے اس کے اوعیہ خون پر دباؤ زیادہ ہو جاتا ہے اور مقامی کلسی اجزا ہڈی کی تعمیر میں صرف ہونے لگتے ہیں۔ نئی ہڈی کا یہ غلاف غشا سمحاق کے نیچے پیدا ہوتا ہے۔ وجہ یہ ہے کہ یہاں ہی خون کی رسد اور کلسی اجزا کی زیادتی پائی جاتی ہے لیکن یاد ہے کہ سمحاقی ساخت ہڈی میں تبدیل نہیں ہوتی گویا ہڈی سمحاق سے نہیں بلکہ تحت السمحاق سے پیدا ہوتی ہے۔

قطعہ متنکرزہ کا سوال امراض دق میں مادہ مرض کا ایک جگہ پر محدود و مقید رہنا شاذونادر ہی دیکھا جاتا ہے۔ وجہ یہ ہے کہ جراثیم دق کی وجہ سے مقام ماؤف اور سمحاق کے محیط میں احتقان دموی زیادہ ہو جاتا ہے۔ چنانچہ اگر ہڈی کی نسیج لیفی کا کوئی چھوٹا سا حصہ بھی اجزا کلسی کی کمی کی وجہ سے کمزور ہو تو مادہ دق غیر عروقی پیپ دار یا متجبن مقامات کی طرف جا کر چھوٹے چھوٹے درات کی صورت میں متمکن ہو جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ چھوٹی ہڈیوں کا تمام جسم بہت جلد ماؤف ہو جاتا ہے اور ماؤف ہڈی میں سرایت دق کی وجہ سے دانہ دار ساختیں پیدا ہو جاتی ہیں یا اجزا کلسی کی وجہ سے ماؤف ہڈی سوراخ دار ہو جاتی ہے۔

سمحاق کا ورم دقی اگرچہ سمحاق کا دقی ورم نخاع العظام کے التہاب دقی کے ساتھ متعلق اور وابستہ ہے بلکہ سمحاق کے ورم کو اس کا ثانوی فعل سمجھنا چاہیئے لیکن کبھی خود سمحاق میں جراثیم دق کے متمکن ہو جانے سے ابتدائی ورم رونما ہو جاتا ہے لیکن اس قسم کا ورم عموماً سطحی ہڈیوں کی غشا سمحاق میں پایا جاتا ہے اور اس ورم کا باعث جراثیم دق کا تسمم ہے۔ جب یہ ورم پیدا ہوتا ہے تو غشا سمحاق ہڈی سے جدا ہو جاتی ہے۔

یہ مرض عموماً سطحی ہڈیوں مثلاً عظم الترقوہ (ہنسلی کی ہڈی) عظم القص (سینہ کی ہڈی) پسلی کی ہڈیوں فقرات پشت اور سر کی ہڈیوں کی غشا سمحاق وغیرہ میں پایا جاتا ہے۔

جب غشا سمحاق میں مرض دق شروع ہوتا ہے تو ہڈی کے اوپر ایک متخلخل ورم ظاہر ہو جاتا ہے جس میں درد وغیرہ نہیں ہوتا لیکن اگر اس ورم کو انگلیوں سے دبائیں تو مریض کو ہمیں درد کا احساس ہوتا ہے جب ایسی طبعی ہڈیوں کے سرے مبتلائے مرض ہوں جو گوشت کے اندر ملفوف ہیں مثلاً ران کی ہڈی۔ بازو کی ہڈی وغیرہ تو اس کے بالمقابل سطح جسم پر آماس ظاہر ہوتا ہے جس کی شکل دبیلہ بارد کی طرح ہوتی ہے۔ اور اسی آماس سے مرض کی موجودگی کا پتہ چلتا ہے۔

مرض کی مختلف صورتیں دقی سمیت ہڈیوں پر کئی طرح اثر انداز ہوتی ہے اور مندرجہ ذیل صورتیں پیدا کرتی ہے۔

(۱) دق غیر منتشر یا کیسہ دار تدرن (۲) دق منتشر (۳) دق ہزالی یا نخر العظم لیکن اس کے ساتھ عموماً سمیت آتشک بھی شامل ہوتی ہے۔

اول الذکر صورت کثیر الوقوع اور مرض کی نہایت مزمن صورت ہے۔ وجہ یہ ہے کہ بدن کی قوت مدبرہ مرض کو ترقی کرنے سے روکتی ہے اور مرض ایک مقام پر مقید رہ کر بہت آہستہ آہستہ ترقی کرتا ہے۔ اس صورت کی خصوصیت یہ ہے کہ ہڈی کے ماؤف حصہ کے مرکز میں ایک متجبن کیسہ یا نیم سیال مواد پایا جاتا ہے۔ دوسری صورت میں مقام ماؤف کے مرکز میں ایک سفیدی مائل خلیہ پایا جاتا ہے جس کے گرد ایک سرخ ہالہ ہوتا ہے۔ جب یہ مرض ترقی کرتا ہے تو دقی سمیت ماؤف ہڈی سے تجاوز کر کے اس کی غضاریف (کری لیں)، اور قریبی جوڑوں کو بھی مبتلا کر دیتی ہے اسی طرح کبھی یہ مرض بڑھ کر غشا سمحاق کو بھی ماؤف کر دیتا ہے اور ہڈی و سمحاق کے درمیان دبیلہ بنا دیتا ہے۔ ایسے دبیلے عموماً جلد کی طرف پھٹا کرتے ہیں۔

تیسری صورت میں ہڈی کے اندر ہزال۔ ونما ہو کر اسمیں صغر پیدا ہو جاتا ہے لیکن یہ صورت بہت شاذونادر دیکھنے میں آتی ہے اور بازو کی ہڈی پر عموماً اس کا حملہ دیکھا گیا ہے۔ اس صورت میں ہڈی خشک ہو کر لیفی ساختوں میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ اور دقی سمیت مرکز سے محیط کی طرف بڑھتی رہتی ہے۔

نخاع العظم کا دقی ورم جو طبعی اور سطحی ہڈیوں میں اکثر دیکھا جاتا ہے اس سے چہرے اور سر کی ہڈیاں اکثر مامون و مصئون رہتی ہیں لیکن کم سن بچوں میں چہرہ اور سر کی ہڈیاں بھی ماؤف پائی گئی ہیں۔ اور اگرچہ جوانوں میں دق دماغی اور سرسام دقی کے مریض بکثرت ملتے ہیں لیکن سر اور چہرے کی ہڈیوں کی دق جوانی اور بڑھاپے میں بالکل ناپید ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ سر کی ہڈی کی غشاؤں اور دیگر ہڈیوں کی غشا سمحاق میں بناوٹ کے لحاظ سے بھی بہت فرق ہے۔

فقرات پشت کی دق فقرات پشت کی دق کے متعلق یاد رکھنا چاہیئے کہ یہاں مرض کی شدت و خفت کا انحصار خون کی رسد اور اس کی مقدار پر موقوف ہے۔ اس کے علاوہ فقرات پشت کی دق میں مریض کو عموماً فالج بھی عارض ہو جاتا ہے جس کی وجہ (۱) نخاع یا حرام مغز پر متورم غشاؤں کا دباؤ ہو یا (۲) نخاع میں جراثیم دق کی وجہ سے چیزی مادہ کی موجودگی یا (۳) نخاع میں جراثیم دق کی وجہ سے دبیلوں کا وجود یا (۴) ہزال فقرات کی وجہ سے ہڈی کے ناکارہ اجزا کا حرام مغز پر دباؤ یا (۵) خلع فقرات پشت ہے۔

لیکن مریضان دق کو یہ فالج کبھی بوجہ تسمم جراثیم دق یا سدہ اوعیہ خون سے بھی عارض ہو جاتا ہے۔

ساتواں باب

مجرّبات دِق وسِل

مع

جنابؔ خانصاحبؔ حکیم محمود علیخانصاحبؔ ماہر اکبرآبادی فراشخانہ دہلی

سفوف اکسیر دق — اتیس تلخ ۱ تولہ، مغز تخم خیارین ۲ تولہ، مغز تخم کدو ۲ تولہ، تخم کاسنی ۷ ماشہ، تخم کاہو ۹ ماشہ، تخم خرفہ ۱ تولہ، کتیرا ایک تولہ صندل سفید ۷ ماشہ، صندل سُرخ ۷ ماشہ، صندل زرد ۷ ماشہ، رب السوس ۱ تولہ، بارتنگ ۷ ماشہ، دانہ الائچی خورد ۶ ماشہ، گل ارمنی ۳ ماشہ، کہربائے شمعی ۳ ماشہ، کشنیز خشک ۱ تولہ، بہدانہ ۱ تولہ، زہر مہرہ خطائی ۳ ماشہ، یشب سبز سائیدہ ۶ ماشہ۔ صدف صادق سائیدہ ۱ تولہ، ورق نقرہ ۱۰ عدد، کافور ۳ ماشہ، سب کو کوٹ پیس کر سفوف بنائیں، اور ڈیڑھ ماشہ سے تین ماشہ تک مناسب بدرقوں کے ہمراہ کھلائیں۔

فوائد۔ تپ دق سِل اور نئے دپرانے بخاروں کو دور کرتا ہے۔ دق کے دستوں کو بند کرتا کھانسی کو بند کرتا ہے گھبراہٹ کو تسکین دیتا ہے +

دوائے سِل — طباشیر کبود ۱ تولہ، کہربائے شمعی ۱ تولہ، زعفران ۳ ماشہ، دانہ ہیل ۳ ماشہ، ست گلو اصلی ۱ تولہ، دار فلفل چونسٹھ پہری ۳ ماشہ (تازہ گلو کے رس میں چونسٹھ پہر تک کھرل کی ہوئی)، ورق طلا یک سُرخ، مروارید ناسفتہ ۱ ماشہ، یشب ۱ ماشہ، زہر مہرہ خطائی سائیدہ ۳ ماشہ کوٹ چھانکر سفوف بنائیں اور ایک ماشہ سے دو ماشہ تک مناسب بدرقوں کے ہمراہ نوش کرائیں۔

فوائد۔ دق وسل کی اکثر حالتوں میں یہ دوا مفید ثابت ہوئی ہے +



جنابؔ حکیم اکبر حسین صاحبؔ الہ آبادی

معجون دق — کوکنار خشخاس سفید ہر ایک پانچ تولہ۔ مغز تخم خیارین، مغز بہدانہ، مغز کدو شیریں۔ گوند ببول کتیرا، تخم کاسنی سرطان سُرخ، تخم کاہو مقشر، صندل سفید، کشنیز خشک، نشاستہ، طباشیر، گل ارمنی، پرسیاوشاں اصل السوس مقشر، مغز تخم خربوزہ، رب السوس، الائچی خورد وکلاں۔ مغز تربوز، گل گاؤزبان، گل بنفشہ، زعفران، کافور ہر ایک ۲ تولہ، گلقند، مویز منقےٰ، کشمش سبز ہر ایک پانچ تولہ مغز بادام ۲۰ تولہ، شربت بنفشہ ۲۰ تولہ۔ شربت نیلوفر ۲۰ تولہ، نبات سفید تین پاؤ۔ عرق بید مشک تین پاؤ۔ مروارید سائیدہ۔ کہربا سائیدہ، یاقوت سائیدہ ہر ایک ایک تولہ حسب دستور معجون بنائیں اور چھ ماشہ یہ معجون، ۲ تولہ عرق ہر ایک اکیشا استعمال کرائیں

فوائد۔ یہ معجون نہایت مقوی قلب و اعضائے رئیسہ ہے۔ دوسری یا تیسری خوراک سے نفع ظاہر ہونے لگتا ہے۔ مدقوق و مسلول اعضا کی قوت کو سنبھالنے کے لئے یہ معجون مفید ثابت ہوئی ہے۔

اکسیر دق — الائچی خورد، مرچ سیاہ، طباشیر بھلانواں مدبر، ست گلو۔ کہربائے شمعی کشتہ سنگجراحت (شیر خرّ والا) گاجنی۔ سب چیزیں ہم وزن لے کر کوٹ چھان لیں۔ اگر زیادہ قوی کرنا منظور ہو تو یشب محلول۔ کشتہ عقیق۔ آدھے آدھے وزن سے اور اضافہ کرسکتے ہیں۔ خوراک ا رتی ۲ رتی تک بکری کے دودھ کے ساتھ۔ بکری کا دودھ پہلے تو اتنی مقدار میں دیں کہ آسانی سے ہضم ہوجائے۔ اسکے بعد ایک ایک تولہ بڑھا کر آدھ سیر یا اس سے زیادہ تک پہونچائیں۔ دوا کی مقدار خوراک اتنی ہی رہے گی۔

فوائد۔ استاد الاطباء حکیم فرید احمد عباسی ہاؤس فزیشن طبی کالج کی یہ مشہور دوا ہے لیکن اس کے نسخہ میں اوّل الذکر صرف ۵ چیزیں تھیں باقی چیزیں میں نے اپنے تجربات کے لحاظ سے بڑھائی ہیں۔ دق کے بخار کو دفع کرنے کے لئے یہ اکسیر بہت مفید ثابت ہوئی ہے۔ کمزور مریض آہستہ آہستہ توانا

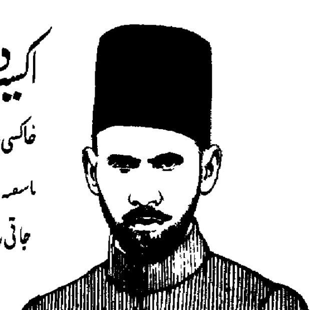
محسوس کرنے لگتا ہے۔ کھانسی کا ٹھسکہ جاتا رہتا ہے۔

حب سل گوندببول۔ کتیرا۔ رب السوس۔ نشاستہ ہر ایک ۲۲، ماشہ۔ افیون خالص ۱۳ ماشہ۔ حب المحلب، مروارید ناسفتہ۔ کہربائے شمعی۔ یاقوت رمانی سائیدہ ہر ایک ۴، ماشہ کوٹ چھان کر لعاب بہدانہ میں چنے کے برابر گولیاں بنالیں اور صبح و شام ایک ایک گولی عرق گاؤزبان کے ساتھ دیں۔ **فوائد** ۔ یہ نسخہ لوامع الشبریہ کا ہے جس کا ترجمہ حکیم ڈاکٹر علی کوثر صاحب چاندپوری نے حال ہی میں شائع کرایا ہے۔ میں نے اب تک یہ گولیاں سہ مریضوں کو استعمال کرائی ہیں۔ خدا کے فضل سے ایک کے سوا سب کی حالت اچھی ہے۔ دوا کا استعمال برابر جاری ہے امید ہے کہ مفید ثابت ہونگی۔

اکسیر دق کہربائے شمعی ۲ تولہ، مروارید قسم اول ۱ تولہ۔ سم الفار سفید ایک ماشہ۔ تینوں چیزوں کو مورنکھی بوٹی کے ۱۰ تولہ پانی میں کھرل کرکے قرص بنالیں اور گل حکمت کرکے پانچ سیر اُپلوں کی آگ دیں۔ جب آگ سرد ہوجائے تو قرصوں کو نکالکر ۱ ماشہ سم الفار شامل کرکے ۱۰ تولہ آب مورنکھی میں کھرل کریں۔ اور اسی طرح آگ دیں۔ سات آنچوں میں کشتہ تیار ہوجائیگا۔ ایک ماہ کے بعد استعمال کرانا شروع کریں۔ خوراک ۲ چاول سے ایک رتی تک مکھن میں ملاکر اگر ضرورت ہو تو دونوں وقت استعمال کرا سکتے ہیں۔

فوائد۔ اس دوا کے استعمال سے پُرانے سے پُرانا بخار اور پھیپھڑوں کی خرابی دور ہوجاتی ہے۔ دو تین خوراکوں کے بعد ہی مریض اپنے جسم کے اندر قوت محسوس کرنے لگتا ہے۔ یہ میرا مشہور و معروف نسخہ ہے جسکو میں نے بہت عرصہ ہوا شائع کرایا تھا۔ اب تھوڑے سے تغیر کے بعد دوبارہ پیش کیا جاتا ہے۔

جناب حکیم ڈاکٹر سید علی اکبر آزاد چاندپوری



اکسیر دق خاکسی مسلم کو بارہ گھنٹے شیر بز ۱ تار میں تر رکھیں اسکے بعد نکالکر خشک کریں۔ دوبارہ پھر اسیقدر دودھ ۱ تار میں بھگوکر خشک کریں۔ غرض اکیس مرتبہ یہ عمل کرکے خاکسی کو باریک پیس لیں۔

خاکسی سائیدہ ۵ تولہ۔ طباشیر کبود ۶ ماشہ۔ دانہ الائچی سفید ۶ ماشہ، صندل سفید ۶ ماشہ۔ ورق طلا ۲ ماشہ۔ مروارید ناسفتہ ۲ ماشہ آخر الذکر دو دواؤں کو عرق بیدمشک بقدر ضرورت میں اس قدر کھرل کریں کہ اوراق کی چمک جاتی رہے۔ باقی دوائیں پیس کر شامل کریں اور آب کاہی سبز ۵ تولہ آب نیلوفر سبز ۵ تولہ آب کدو سبز ۵ تولہ نبات سفید ۲۰ تولہ کا بطریق معروف شربت بنائیں۔ دو تولہ یہ شربت اور ۵ ماشہ سفوف اکسیر دق روزانہ صبح کو عرق گاؤزبان کے ہمراہ استعمال کرائیں۔ اور ایک تولہ شربت ۲، ماشہ سفوف کے ساتھ روزانہ شام کو عرق منڈی کے ہمراہ۔ شدید کھانسی کی حالت میں سفوف میں سے صندل نکالدیا جاتا ہے اور شربت کے نسخہ میں کوکنار کا جوشاندہ اضافہ کیا جاتا ہے۔ اسہال کی حالت میں کہربا شمعی ۶ ماشہ اور گل ارمنی ۶ ماشہ سفوف میں شامل کیا کرتا ہوں۔ اگر قبض کی شکایت زیادہ ہوتی ہے تو شربت میں نبات سفید کا وزن نصف کر کے شیرخشت انگریزی ۱۰ تولہ شامل کردی جاتی ہے۔

فوائد۔ اس پرانے بخار میں جس میں خفیف خفیف حرارت ہر وقت رہتی ہو۔ اور دوپہر کی غذا کے بعد بخار تیز ہوکر شام کو پھر ہلکا ہوجاتا ہو۔ مریض کی طاقت روز بروز کم ہورہی ہو۔ یہ سفوف قطعی طور پر اکسیر کا کام دیتا ہے۔ اعضائے رئیسہ کی حفاظت کے لئے بھی بہترین چیز ہے مجھے یہ نسخہ ایک فقیر سے ملا تھا اور میں نے اس سے بڑے بڑے علاج کئے ہیں ورق کے کھرل کرنے میں جسقدر کوتاہی ہوگی نسخہ کے اثرات اسی قدر کم ہوں گے +

جناب حکیم محمد فضل الٰہی صاحب اکمل صدیقی سیالکوٹ

اکسیر دق ست گلو خالص ۱ تولہ۔ بنسلوچن کبود ۱ تولہ۔ دانہ الائچی خورد ۱ تولہ۔ نشاستہ خالص ۹ ماشہ۔ دم الاخوین ۹ ماشہ۔ تنکر طیغال ۹ ماشہ صمغ عربی ۹ ماشہ۔ کتیرا ۹ ماشہ۔ رب السوس ولائتی ۶ ماشہ۔ تخم خطمی ۶ ماشہ۔ تخم خرفہ ۶ ماشہ۔ مغز بادام مقشر ۱ تولہ۔ مغز خیارین ۱ تولہ مغز کدو شیریں ۱ تولہ۔ سرطان محرق ۷ ماشہ۔ کشتہ ابرک ۷ ماشہ۔ کشتہ کافور دیسی ۳ ماشہ۔ مروارید ناسفتہ ۳ ماشہ کوٹ پیسکر سفوف تیار کرلیں۔

خوراک:۔ ایک ماشہ سے ۳ ماشہ تک مناسب عمر و مزاج مریض ہمراہ شیر بز تازہ صبح و شام استعمال کریں۔

فوائد۔ دق اور سل کے مریض کے بخار، کھانسی، اور خون تھوکنے میں بیحد مفید اور اکسیر الاثر نسخہ ہے مسلسل اور باقاعدہ استعمال سے مریض بالکل صحتیاب ہوجاتا ہے۔

قرص دق

سریشم ماہی اتولہ، رب السوس ایک تولہ، تخم بارتنگ اتولہ، گل ارمنی ۹ ماشہ، صمغ عربی ۹ ماشہ، مغز تخم خیارین ۹ ماشہ، تخم خشخاش ۹ ماشہ، تخم خرفہ ۹ ماشہ، زہر مہرہ خطائی ۲ ماشہ، صندل سفید ۳ ماشہ، کہربائے شمعی ۲ ماشہ، کشتہ گئو دنتی ۲ ماشہ (جو برگ نیب میں بنایا گیا ہو) کافور دیسی ۵ ماشہ، افیون خالص ۳ ماشہ۔ لعاب بہدانہ میں کھرل کرکے قرص تیار کرلیں۔

خوراک:۔ ۳ ماشہ سے ۵ ماشہ تک یہ قرص ہمراہ عرق شیر یا عرق راحت یا شیر بز وغیرہ کیساتھ دیدیا کریں۔

فوائد۔ یہ قرص سل و دق کی کھانسی نزلہ زکام میں اکسیر صفت ہیں خلطی بخاروں کے دفعیہ میں بھی زود اثر ہیں اسہال صفراوی کے ازالہ میں بھی مفید و مجرب ہیں۔

عرق راحت

کدوئے تازہ۔ برگ کاسنی سبز۔ برگ کاہو۔ گل نیلوفر۔ گل بید۔ گل سیوتی ہرایک دس تولہ۔ صندل سرخ، صندل سفید، گل سرخ۔ گل گاؤزبان۔ گاؤزبان۔ کشنیز خشک، گل کنول گٹہ، گل بنفشہ۔ تخم کاسنی، تخم خیارین۔ تخم خرفہ۔ برگ حنا تازہ ہرایک ۵ تولہ۔ آب زردک۔ آب نیشکر ایک ایک سیر۔ عرق شاہترہ ۲ سیر۔ عرق عنب الثعلب ۲ سیر۔ عرق گل سرخ ۲ سیر شیر بز ۸ سیر۔ پانی حسب ضرورت۔ رات کو دوائیں کوٹ کر بھگو دیں۔

کافور دیسی اتولہ زہر مہرہ خطائی اتولہ طباشیر نقرہ اتولہ، یہ تینوں دوائیں کوٹ کر قرع انبیق کے منہ پر لٹکادیں اور ۱۶ سیر عرق کشید کریں۔

خوراک:۔ ۵ ماشہ سے سات ماشہ یا زائد سے زائد دس تولہ تک حسب مزاج مریض اور حسب حالات شربت اعجاز اور اکسیر دق وغیرہ کے ساتھ استعمال کرائیں۔ **فوائد**۔ اس عرق کا باقاعدہ استعمال دق و سل کے مریضوں کے لئے آب حیات سے کم نہیں۔ دل و دماغ کی تفریح اور تقویت کے لئے اعلیٰ درجہ کی چیز ہے خفقان و توحش کے دور کرنے میں عدیم النظیر ہے۔ عرق راحت کا متواتر استعمال درحقیقت پیغام راحت و آرام ثابت ہوتا ہے۔

جناب حکیم لالہ سریرام صاحب دوساجھ کا ئیں نور ایڈیٹر رسالہ "حکمت طبعی"



دوائے دق

کشتہ طلا مرواریدی ۳ ماشہ۔ دانہ الائچی خورد، طباشیر، ست گلو اصلی، مصطگی رومی، کہربا شمعی ست سلاجیت۔ برادہ صندل سفید۔ ہرایک چھ ماشہ، پیپل ۳ ماشہ، سب چیزوں کو کوٹ چھان کر سفوف بنائیں۔ خوراک ۲۔ ۶ رتی صبح و شام مربہ آملہ میں ملاکر ہمراہ عرق دق ۱۰ تولہ شربت بنفشہ خاص ۲ تولہ

فوائد۔ یہ سفوف دق کے بخار کے لئے عجیب چیز ہے۔ خوراک ہضم ہوکر جزو بدن ہوجاتی ہے خون صالح کافی مقدار میں پیدا ہوتا ہے۔ بلغم متعفن نہیں ہوتا۔

عرق دق

گلو سبز۔ کریجوہ سبز۔ پوست بیخ نیم سبز۔ گل درخت پھولاہی خاردار گلسرخ تازہ برگ اڑوسہ سفید گل ہرایک ۲۷ تولہ، پیٹھ کی سبزی۔ گھیئے کی سبزی۔ سونف، تخم کاسنی، ہرایک ۴۴ اتولہ، برادہ صندل سفید ۲۰ تولہ، شیر گاؤ، شیر بز ہرایک آٹھ سیر۔ سب دواؤں کو حسب معمول دودھ میں بھگو کر سولہ بوتلیں عرق کشید کریں۔ مقدار خوراک ۱۰ تولہ۔

فوائد۔ دق کی حرارت کو یہ عرق تسکین دیتا ہے۔ عام جسمانی کمزوری کو دور کرتا ہے۔

شربت بنفشہ خاص

گل بنفشہ ۱۲ تولہ۔ برادہ صندل سفید ۲ تولہ۔ مصری ۱ سیر۔ حسب دستور شربت تیار کریں۔
مقدار خوراک ۲ تولہ ہمراہ عرق دق و دوائے دق +

ازجناب حکیم عبداللطیف صاحب بہاری فاضل طب و جراحت پروفیسر بھوپندر اطبی کالج پٹیالہ اسٹیٹ

اکسیر دق

ست گلو ۲ تولہ، دانہ الائچی خورد ۲ تولہ [illegible] السوس مقشر اتولہ، طباشیر ۲ تولہ، صندل سفید اتولہ، صمغ عربی اتولہ، کتیرا اتولہ، بلادر مدبر کافور ۹ ماشہ، زعفران [illegible] کشنیز خشک اتولہ، نبات سفید ۱۰ تولہ۔ سب کو کوٹ چھان کر سفوف تیار کریں۔
مقدار خوراک [illegible] ہمراہ [illegible] انجبات ۵ تولہ صبح و شام
فوائد [illegible] سفوف تپ دق کے لئے بہت مفید ہے +

آبِ حیات گل منڈی دو سیر، گلوئے سبز ا سیر، گل سُرخ پاؤ سیر، برادہ صندل سفید پاؤ سیر، کشنیز خشک پاؤ سیر، خس گجراتی پاؤ سیر، برگ شاہترہ آدھ سیر، گل نیلوفر آدھ سیر، تخم کاہو آدھ سیر۔ تمام دواؤں کو بیس سیر پانی میں دو روز تک بھگوئیں تیسرے روز نیچہ کے اندر کافی [illegible] ا سیر عرق کشید کریں۔ مقدار خوراک ۵ تولہ ہمراہ بدرقہ مناسب۔

فوائد۔ یہ عرق دقی حرارت کو بہت جلد تسکین دیتا ہے۔ دل کو قوت دیتا ہے۔

لعوق سِل بہدانہ ا تولہ۔ تخم خطمی ۲ تولہ، گاؤزبان دو تولہ۔ سپستاں ۲ تولہ۔ اصل السوس مقشر ۲ تولہ۔ تخم خشخاش سفید ۲ تولہ۔ قند سفید ۳۰ تولہ صمغ عربی ا تولہ۔ کتیرا ا تولہ۔ رب السوس ا تولہ۔ بطریق معروف لعوق تیار کریں، اور بقدر ۳-۴ ماشہ دن میں چار مرتبہ چٹائیں

فوائد۔ یہ لعوق سل نزلی کے لئے اکسیر سے کم نہیں۔ اطبائے کرام ضرور اس لعوق کا تجربہ کریں +

جناب حکیم ڈاکٹر محمد محفوظ عالم صاحب قریشی طوق کوئلوری،

عرق دق خاص گل بنفشہ، اصل السوس مقشر، گل گاؤزبان، کوئیہ ابریشم مقرض، برگ گاؤزبان، تخم خطمی۔ تخم خبازی ہر ایک ۲-۲ تولہ، سرطان مغسول ا سیر۔ برگ اڑوسہ، برگ بید سادہ ہر ایک پاؤ سیر۔ جو مقشر پاؤ سیر۔ سپستاں تازہ پاؤ سیر۔ تخم پالک۔ تخم بھتوا، ہر ایک ۳-۳ تولہ۔ تخم خشخاش سفید، پوست خشخاش ہر ایک ۱۰ تولہ، بہدانہ شیریں۔ اسپغول ہر ایک ۲ تولہ، مغز تخم کدوئے شیریں۔ مغز تخم تربوز مغز تخم پیٹھہ۔ مغز تخم خیارین۔ مغز تخم خربوزہ۔ صندل سُرخ۔ خس گجراتی۔ چرائتہ۔ تخم کاہو، تخم خرفہ سیاہ، ہر ایک ۳ تولہ گلوئے نیم سبز، کاسنی اصلی ہر ایک ۵ تولہ۔ انتر چھال نیم ۱۰ تولہ بادآورد۔ سکاعی گل غافث۔ تخم کشوث ایک ایک تولہ۔ شب کو آب نقرہ تاب، آب طلا تاب۔ آب آہن تاب دو دو سیر میں تر کر کے صبح آب کدو، آب پیٹھہ، آب خیار، اور شیر خر دو سیر۔ آب مکوئے سبز ڈیڑھ سیر اضافہ کر کے زعفران ۳ ماشہ، کافور ۲ ماشہ، گل ارمنی ا تولہ، سریشم ماہی ۲ تولہ نیچہ کے منہ میں لٹکا کر سات سیر عرق کھینچ لیں۔

خوراک :- ۵ تولہ سے ۱۰ تولہ تک دونوں وقت شربت دق خاص کے ساتھ +

شربت دِق خاص سپستاں تازہ ۲۵ عدد، عناب ولایتی ۱۰ عدد گل اڑوسہ ایک تولہ، برگ اڑوسہ سفید گل نیلوفر تخم خشخاص سفید ۲ تولہ، سرطان مغسول، تخم خطمی، تخم خبازی ایک ایک تولہ، برگ گاؤزبان ۲ تولہ، گل بنفشہ ا تولہ، گل گاؤزبان ۹ ماشہ، اصل السوس مقشر ا تولہ، بہدانہ شیریں ۶ ماشہ شب کو مار الجبن میں جو گدہی کے دودھ سے تیار کیا گیا ہو تر کر کے صبح جوش دیں۔ جب نصف رہ جائے صاف کر کے قند سفید ایک سیر داخل کر کے شربت کا قوام بنالیں جب قوام تیاری کے قریب ہو تو سریشم ماہی ۳ تولہ (عرق گاؤزبان میں حل کر کے) اضافہ کر کے ایک جوش دیں پھر اتار لیں۔ بس تیار ہے۔ خوراک ا تولہ سے ۲ تولہ تک عرق مندرجہ بالا کے ساتھ دن میں دو مرتبہ۔

فوائد۔ دق وسل کی ابتدائی حالت میں یہ دونوں نسخے بلا مبالغہ تیر بہدف ہیں +

قرص طباشیر کافوری لولوی خاص طباشیر سفید، مروارید ناسفتہ، سرطان محرق، تخم خشخاش سفید، تخم کاہو، تخم خرفہ مقشر کتیرا ہر ایک ایک تولہ ۱۰ ماشہ کہربائے شمعی، رب السوس غنچہ گل سُرخ ہر ایک ۹ ماشہ مغز تخم خیارین ۲ تولہ، صمغ عربی، بسد محرق ہر ایک ۴ ماشہ، کافور قیصوری ۳ ماشہ، زعفران، ابریشم مقرض ہر ایک ایک ماشہ کو کوٹ چھان کر آب برگ بارتنگ سبز میں ملا کر ایک ایک ماشہ کے قرص تیار کریں۔ خوراک تین قرص مندرجہ ذیل عرق کے ساتھ۔

عرق شیر خاص گل نسرین، گل سُرخ بادرنجبویہ صندل سفید ہر ایک ۳ تولہ، تخم خرفہ ۱۵ تولہ، کشنیز خشک، گل گاؤزبان ہر ایک ۱۰ تولہ گل نیلوفر، تخم خیارین۔ تخم کاسنی ہر ایک ایک پاؤ، کدو تازہ، آب پالک، برگ بید سادہ۔ برگ بہی۔ برگ سیب گلوئے تازہ ہر ایک ایک سیر خس ہندی ایک پاؤ۔ عرق گاؤزبان۔ عرق بید مشک ایک دو بوتل، عرق کیوڑہ ایک پاؤ۔ شیر بز آب تازہ ہر ایک چار سیر بچہ۔ حسب دستور ۴ بوتل عرق کشید کریں۔

خوراک۔ ۵ تولہ سے ۱۰ تولہ تک قرص طباشیر کافوری لولوی خاص کے ساتھ۔

فوائد۔ قرص اور عرق کے یہ دونوں نسخے سل ودق، نفث الدم حمیات محرقہ اور ہر قسم کے اسہال میں مجرب ثابت ہوئے ہیں +

دیا قوزہ دق خاص

سرطان نہری مغسول اصل السوس مقشر نیکوفتہ بہدانہ تخم خطمی سفید ہر ایک ۱ تولہ کوکنا دسلم نیکوفتہ ۳۰ عدد تمام دواؤں کو رات کے وقت ۲ سیر ۱۳ چھٹانک پانی میں بھگو کر صبح جوش دیں۔ جب نصف رہ جائے تو مَل چھان کر لعاب اسپغول ۱۰ تولہ۔ قند سفید نصف سیر شامل کر کے خمیرے کے قوام پر لائیں۔ اور آخر قوام میں اقاقیا۔ ست گلو۔ طباشیر سفید۔ گل ارمنی ہر ایک ۴ ماشہ۔ صمغ عربی۔ کتیرا سفید ہر ایک ۱ تولہ۔ زعفران بزرالبنج سفید ہر ایک ۱۰ ماشہ۔ کہربائے شمعی۔ مروارید ناسفتہ ہر ایک ۲ ماشہ سب کو باریک پیس کر اچھی طرح شامل کر دیں۔ بس تیار ہے۔

فوائد۔ یہ دیا قوزہ دق و سل نفث الدم۔ ضعف قلب اور تقریباً تمام امراض شُش کے لئے مفید و معمول ہے۔

نوٹ:۔ سرطان نہری مغسول کی ترکیب یہ ہے کہ سرطان کے دست وپا کو علیحدہ کریں پھر پیٹ چاک کر کے آلائش سے صاف کریں اسکے بعد خاکستر چوب جھاؤ کے پانی میں قدرے نمک ملا کر ان کو دھوئیں۔ آخر میں صاف و شیریں پانی سے دھولیں۔ اسی کا نام سرطان مدبر بھی ہے۔

نوٹ۔ اوپر کی تمام دوائیں سادہ پانی کے بجائے اگر آب مقطر یا بارش کے پانی میں بھگوئی جائیں تو ان سے زیادہ فوائد حاصل ہوں گے۔

جناب حکیم رحمت علی صاحب ہمایوں، لائل پور



اکسیر دق نمبر ۱

دو سیر پانی میں ڈیڑھ پاؤ برگ حنا ڈال کر دو دن تک بھگوئے رکھیں تیسرے دن پانی نتھار لیں۔ اور اس پانی میں ابرک سفید ۴ تولہ کھرل کرنا شروع کریں۔ دس دن تک کھرل کرنے کے بعد خشک کر لیں۔ اب دو مہینے کے بکری کے بچے کا گوشت لیکر سایہ میں خشک کریں پھر اس کا سفوف بنالیں۔ اور ابرک کی مقدار کے برابر گوشت کا سفوف ملا کر دونوں چیزوں کو عرق کیوڑہ میں تین دن تک کھرل کر کے رکھیں اکسیر دق نمبر ۱ تیار ہے۔

مقدار خوراک ایک ماشہ ہے۔ بدرقہ معالج کی رائے پر منحصر ہے۔

فوائد۔ سل و دق کے مایوس العلاج مریضوں کے لئے عجیب و غریب دوا ہے۔ دو تین خوراکوں ہی میں فائدہ معلوم ہونے لگتا ہے۔

اکسیر دق نمبر ۲

عقیق سرخ، سنکھ، سنگ یشب سبز، مرجان سرخ، خر مہرہ کلاں، سنگ جراحت، ابرک سفید، ابرک سیاہ ہر ایک دو تولہ سب چیزوں کو کوٹ چھان کر باری باری حسب ذیل چیزوں کے پانیوں میں کھرل کریں۔ آب اجوائن، آب برگ پان سبز، آب گلو سبز۔ آب برگ نیم۔ آب کرنجوہ، آب گھی کوار، آب کاسنی سبز، آب زرشک، شیر مادہ خر، شیر بُر، آب کیلہ، ہر ایک پانچ تولے آخر میں ٹکیاں بنا کر خشک کریں۔ اور محفوظ جگہ میں دس سیر اپلوں کی آگ دیں۔ اسی طرح بوٹیوں کے پانیوں اور دودھ میں کھرل کر کے گیارہ مرتبہ آنچ دیں۔ اس کے بعد دوا کو کھرل کر کے اس میں کشتہ طلا قسم اعلیٰ ایک تولہ شامل کر دیں۔ مقدار خوراک ۲ چاول سے ایک رتی تک حسب برداشت مریض مناسب بدرقوں کے ساتھ۔

فوائد۔ دق و سل کے عوارض کو یہ اکسیر بتدریج رفع کرتی ہے۔ پرانے بخاروں کو توڑنے میں واقعی اکسیر ہے۔ کھانسی کو دور کرتی ہے مریض کو نڈھال ہونے سے بچاتی ہے۔ اس میں توانائی اور قوت پیدا کرتی ہے پھیپھڑوں کے زخم آہستہ آہستہ مندمل ہونے لگتے ہیں جسم میں کیلسیم کی مقدار کو بڑھا کر ہڈیوں کو طاقتور کر دیتی ہے۔ جراثیم سل و دق کو ہلاک کرتی ہے۔

جناب حکیم مولوی شمس الاسلام صاحب کامل طب و جراحت طبیب میونسپل کمیٹی رہتک

اکسیر تپ دق

سرطان تازہ صاف شدہ ۲½ سیر، ۲ سالہ بکری کی نلیاں ایک پاؤ۔ گل گلاب تازہ دیسی ۲½ سیر، گل ارہنی ۵ تولہ ترکیب تیاری:۔ ایک مٹی کی ہنڈیا لے کر اس کو اندر سے روغن زرد سے چپڑ دیں۔ پھر ہنڈیا میں چار یا پانچ باریک باریک سوراخ اس ترکیب سے کریں کہ اگر ایک پیالہ ان سوراخوں پر ڈھکا جائے تو کوئی سوراخ پیالے کے کنارے سے باہر نہ رہے اب ہنڈیا کے اندر سوا پاؤ گلاب کے پھول بچھا کر اس کے اوپر بکری کی نلیوں کے ٹکڑے اور نلیوں کے اوپر سرطان صاف شدہ کے ٹکڑے

رکھ کر گل ارمنی باریک پیس کر چھڑک دیں۔ پھر سواپاؤ گلاب کے پھول سب کے اوپر بچھا دیں اور ہنڈیا کا منہ سرپوش سے بند کر کے مضبوط گل حکمت کریں تاکہ دھواں نہ نکلنے پائے۔ پھر زمین میں دو فٹ گہرا گڑھا کھود کر ہنڈیا کو اس میں رکھ دیں۔ اور ہنڈیا کے پیندے کے نیچے ایک پیالہ اس طرح رکھیں کہ سوراخوں کے عین مطابق ہو۔ اب گڑھے کے اوپر بکری کی خشک مینگنیاں قریباً تین چار سیر ڈال کر آگ لگا دیں، ڈھائی تین گھنٹہ کے بعد پیالہ میں روغن برآمد ہوگا۔ یہی اکسیر تپ دق ہے۔ اس کے ۵ قطرے سیاہ رنگ کی بکری کے دودھ کے ساتھ صبح و شام دونوں وقت استعمال کریں۔

فوائد۔ یہ نسخہ اکسیر ہونے کے علاوہ نایاب زمانہ ہے۔ راقم کا مجرب ہے، اگر مرض تیسرے درجہ میں بھی پہونچ گیا ہو تب بھی کامیاب ثابت ہوتا ہے۔ نسخہ لائق قدر ہے۔ اگر تپ دق کے ساتھ سل بھی ہو خون کثرت سے آرہا ہو۔ بیمار صحت سے تقریباً مایوس ہو گیا ہو، تب اس نسخہ کا کرشمہ دیکھئے۔ اس کا تجربہ دق معوی، دق عظمی۔ دق کبدی، اور دق الاطفال میں ہو چکا ہے۔ ۹۰ فیصدی کامیابی ہوتی ہے۔ یہ ممکن ہو کہ یہی نسخہ مختلف صورتوں میں بعض اور اصحاب کے پاس بھی ہو، مگر جن صاحب کے پاس نہیں ہے وہ ضرور ایک مرتبہ آزمائیں۔ اس کا اثر دو ہفتہ میں بخوبی محسوس ہو جاتا ہے۔

سفوف مسلول

طباشیر کبود ۶ ماشہ۔ ست گلو ۹ ماشہ، دانہ ہیل خورد ۶ ماشہ، نشاستہ ۶ ماشہ۔ صمغ عربی ۶ ماشہ، کتیرا ۶ ماشہ، شکر تیغال ۶ ماشہ، مغز ہیدانہ ۶ ماشہ، تخم خرفہ ۶ ماشہ، مغز کشنیز ۹ ماشہ، سبوس اسپغول ۹ ماشہ، ورق نقرہ ۲۵ عدد۔ سب کا سفوف بنالیں اور ۶ ماشہ ہمراہ شیرگاؤ ۵ تولہ کھلائیں۔ اگر خون زیادہ آرہا ہو تو اس سفوف میں دم الاخوین ۶ ماشہ، اقاقیا ۶ ماشہ، سرطان سوختہ ۶ ماشہ، سریشم ماہی ۶ ماشہ پیس کر اضافہ کریں۔ اگر مریض خشکی کی شکایت کرے تو مغز بادام ۱ تولہ، مغز تخم کدو ۱ تولہ، مغز تخم خیارین ۱ تولہ مغز تخم تربوز ۱ تولہ، خشخاش سفید ۱ تولہ کا اضافہ بھی کرلیں۔

فوائد۔ سل کے لئے یہ سفوف نہایت مفید ثابت ہوا ہے۔ نفث الدم (منہ سے خون آنا) اور کھانسی کو دور کرتا ہے۔

لعوق مسلول

گل بنفشہ ۸ ماشہ، پرسیاؤشاں ۴ ماشہ، سپستاں نیم کوفتہ ۲ تولہ۔ گل نیلوفر ۸ ماشہ۔ اسطوخودوس ۴ ماشہ، عناب ولائتی ۲ تولہ۔ تخم حلبہ ۴ ماشہ۔ تخم کتاں ۴ ماشہ، تخم ریحاں ۴ ماشہ، کوکنار ۲ تولہ، تخم خبازی ۴ ماشہ، بہدانہ ۸ ماشہ، سب چیزیں رات کو کھولتے ہوئے تیز گرم پانی میں بھگو دیں۔ صبح کو مل چھان کر مغز املتاس ۲ تولہ حل کر کے دوبارہ لوہے کی باریک چھلنی میں چھان لیں، اور سہ چند مصری میں قوام کر کے لعوق بنالیں، اگر ضرورت سمجھیں تو غری السمک (سریشم ماہی) ۲ تولہ کا اضافہ بھی کریں۔ اور تھوڑا تھوڑا بطور لعوق چٹائیں۔ فوائد:۔ کھانسی کی شدت کو یہ لعوق دور کرتا ہے۔

خون بند کرنے کی حکمی دوا

کشتہ گئو دنتی۔ کشتہ بارہ سنگھا، کشتہ مرجان، کشتہ ابرک۔ سنگجراحت، گیرو، دم الاخوین، کیلسیم لیکٹیٹ، سب چیزیں برابر وزن سے پیس لیں، اور ۳ ماشہ ہمراہ آب استعمال کریں۔

فوائد۔ یہ دوا ہر قسم کا خون بند کرنے میں عجیب الاثر ہے۔ نفث الدم (منہ سے خون آنا) کے لئے مخصوص ہے +

جناب حکیم مولوی کریم بخش صاحب۔ آڑہ اکبر شاہ

کشتہ طلا اکسیری

برادہ طلا خالص ۱ تولہ، سیماب مصفی ۲ تولہ، دونوں کو عرق گلاب میں کھرل کر کے گرہ بنالیں، پھر اس گرہ کو تازہ گلاب کے پھولوں کے ۱۰ تولہ نغدہ میں رکھ کر گل حکمت کریں اور ۷ سیر اپلوں کی آگ دیں۔ جب سرد ہو جائے تو کشتہ کا وزن کریں، جس قدر وزن کم ہو اُسی قدر پارہ ملا کر تکرار عمل کریں۔ یہ عمل اس وقت تک جاری رکھنا چاہیئے جب تک کہ کشتہ کا وزن پورا ۳ تولہ ہو جائے۔

کشتہ توتیا

توتیائے سبز ۱ تولہ کو مچھلی کے مغز میں ملفوف کر کے گل حکمت کریں اور ۲ سیر اپلوں کی آنچ دیں۔ سفید کشتہ برآمد ہوگا، **فوائد**۔ دق و سل کے لئے کشتہ طلا اکسیری ۱ چاول۔ کشتہ توتیا ۱ چاول ملا کر کسی مناسب بدرقہ کے ساتھ روزانہ مریض کو کھلائیں، گھی، دودھ جس قدر مریض ہضم کر سکے دیں۔ ان دونوں نسخوں میں کشتہ طلا نہایت مقوی چیز ہے جو گئی ہوئی قوتوں کو واپس لاتا ہے۔ معدہ کو طاقت دیتا ہے۔ کشتہ طلا اعلیٰ درجہ کا مقوی اور قاتل جراثیم ہے +

زبدۃ الحکما جناب حکیم مولوی محمد یار خان صاحب ایڈیٹر معین الاطبا

شربت دق و سل عناب ۳۰ دانہ، سپستان ۵۰ دانہ، خطمی ۱۰ تولہ، خبازی ۱۰ تولہ، زوفا ۳ تولہ، پرسیاؤ شاں ۲۰ تولہ، میتھی ۳ تولہ، بنفشہ ۲ تولہ، انجیر ۲۰ دانہ، مصری ۳ پاؤ، حسب دستور شربت تیار کریں اور صبح و شام ۲ - ۳ تولہ یہ شربت عرق گاؤزبان ۵ تولہ میں ملاکر استعمال کرائیں۔ زیادہ تکلیف ہو تو دن میں تین چار دفع تک استعمال کرایا جا سکتا ہے معمول و مجرب ہے۔

فوائد۔ یہ شربت اس موقع پر خصوصاً مفید ہے، جہاں ذات الجنب کے علاج میں غفلت کی گئی ہو۔ سل رئوی میں مجرب و مفید ہے، اس کا سینکڑوں دفع تجربہ ہو چکا ہے۔ اس کے علاوہ ذات الجنب، نزلہ و زکام اور کھانسی کے لئے نہایت مفید ہے۔ جو صاحب تجربہ فرمائینگے وہ اسے معمول مطب بنانے کے لئے مجبور ہوں گے ✦

جناب حکیم رگھبر داس صاحب شرما منولی

پچھلے سال میں تفریح کے لئے ریاست جموں گیا۔ وہاں مجھے معلوم ہوا کہ دو میل کے فاصلے پر ایک سادھو آئے ہوئے ہیں۔ انہوں نے ایک مریض دق کو جس کا دل بڑھ گیا تھا اور اسہال شروع ہو گئے تھے۔ ڈیڑھ ماہ تک ایک دوا کھلائی، اور اب اسے آرام ہے۔ جب میں نے یہ سنا تو مجھے ان سادھو جی کے درشنوں کا اشتیاق ہوا اور میں ایک آدمی کو ساتھ لے کر اُن کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حالات کچھ ایسے پیدا ہوئے کہ میں ان کی خدمت میں ایک ماہ تک رہا۔ ایک دن انہوں نے خوش ہو کر مجھے مندرجہ ذیل نسخہ بتایا۔

کشتہ ہڑتال ورقی ۲ چاول، کشتہ سم الفار ۲ چاول، کشتہ سیماب دو چاول، تینوں کو ایک تولہ تازہ مکھن میں ملاکر صبح کے وقت دیدیا کریں اور شام کے وقت کشتہ مروارید چار چاول پان میں ملاکر استعمال کرائیں۔ کھانے کے لئے گدھی کا دودھ یا بکری کا ہمراہ ڈبل روٹی۔

کشتہ ہڑتال اور سم الفار تو عام حکماء بنا ہی لیتے ہیں لیکن مطلوبہ کشتہ پارہ کی تیاری ذرا دقت سے ہوتی ہے یعنی پارہ دس تولہ لے کر پہلے ایک ماہ تک لیموں کے رس میں کھرل کریں۔ پھر اُسے ایک مہینے تک آک کے دودھ میں کھرل کریں۔ اس کے بعد ایک مہینے دھتورہ کے پانی میں اور ایک مہینے گھی کوار کے گودہ میں اور ایک مہینے تھوہر کے پانی میں کھرل کریں۔ پانچ مہینے کے بعد اسے نوشادر اور نمک کے پانی سے صاف کریں پھر نیلے تھوتھے سے گولیاں طیار کریں۔ پھر ان گولیوں کو شہد یوی اور تلسی کے پانی میں کچھ دن کھرل کر کے ٹکیاں بنالیں اور سورج مکھی کے نغدہ میں رکھ کر دو سیر اپلوں کی آنچ دیں۔ معمولی سرخی مائل سفید کشتہ برآمد ہوگا اور بجائے پانی کے مندرجہ ذیل عرق پلاتے رہیں اس سے یہ لاعلاج مرض بالکل رفع ہو جاتا ہے۔

نسخہ عرق:۔ ترکٹا۔ باؤبڑنگ۔ چیتہ۔ اجوائن ہاؤبیر کشنیز۔ تیزپات۔ الائچی خورد۔ کاکڑاسنگی۔ ترپھلا۔ چرائتہ، لونگ، جاوتری پوکھرمول، برہمی، کٹائی دو لونی۔ گل دھاوا۔ زعفران۔ دھمول۔ بریا ریا۔ سنا، مکی۔ جائفل۔ موچرس۔ ملہٹی۔ کشتہ دندان فیل۔ سب چیزیں ہموزن لیں اور سب چیزوں کے برابر چھال ببول لیکر سب کو نیم کوفتہ کرلیں۔ اور ایک مٹکے میں پانی بھر کر یہ دوائیں اس میں بھگودیں اور ایک ہفتہ تک یہ مٹکا زمین میں دفنا دیں۔ پھر عرق کشید کریں۔

جناب حکیم مولوی نیاز احمد صاحب منگلور ضلع سہارنپور

حب دق تخم خشخاش سفید۔ گل ارمنی۔ مغز تخم کدو شیریں۔ مغز بہدانہ۔ گل نیلوفر ہر ایک ۳ ماشہ۔ کشنیز خشک۔ صمغ عربی۔ طباشیر، تخم خرفہ سیاہ۔ مغز تخم خیارین ہر ایک دو ماشہ۔ اجوائن خراسانی۔ افیون خالص چار چار رتی۔ زعفران ایک ماشہ سب چیزوں کو کوٹ چھان کر مونگ برابر گولیاں بنالیں اور سات گولیوں سے گیارہ گولیوں تک عرق نیلوفر اور شربت بنفشہ کے ساتھ یا کبھی او دھنا سب بدرقہ کے ساتھ استعمال کرائیں۔

فوائد:۔ یہ گولیاں دق کی شکایت کے لئے مفید ہیں۔ دق خواہ کسی عضو کی ہو۔ بچوں کی دق کے لئے خصوصاً کارگر ہیں ✦

دوائے سل سفید موم کی چنے کے برابر ایک گولی بناکر اس سفوف کے ہمراہ استعمال کرائیں۔ بدرقہ پانی یا جو مناسب حال ہو دے سکتے ہیں۔ نسخہ سفوف:۔ سیں کھڑی ا تولہ۔ دم الاخوین۔ گہرباشمعی۔ گیرو ہر ایک تین ماشہ۔ کشتہ لسد۔ کشتہ نقرہ۔ کشتہ مروارید ایک ایک ماشہ۔ سب چیزوں کا حسب معمول سفوف تیار کریں۔ اور موم کی گولی کے ساتھ صبح و شام تین ماشہ کی مقدار میں دیں۔

فوائد۔ یہ دوا سل کے لئے مفید ہے۔ پھیپھڑے کے زخم اس سے بھر جاتے ہیں۔ اور عام تقویت بھی حاصل ہوتی ہے +

جناب حکیم بشیر احمد صاحب انصاری سرساوی

سفوف سرطان مرواریدی براده طلا ایک ماشہ۔ براده نقرہ۔ مروارید ناسفتہ۔ ابرک سفید۔ سرطان سوختہ ہر ایک ۳ ماشہ سب اجزا کو کاغذی لیموں کے پانی میں تین دن کھرل کریں۔ پھر ایک دن گھی کوار کے گودہ میں کھرل کرکے ٹکیہ بنالیں۔ اور گلاب کے تازہ پھول کی پتی کے نغدہ میں کھرل حسب معمول بیس سیر اپلوں کی آگ دیں۔ جب آگ ٹھنڈی ہوجائے تو ٹکیہ نکال کرا سے عرق گلاب خالص میں ایک دن کھرل کرکے خشک کرلیں۔ اور ایک رتی یہ دوا بکری یا گدھی کے دودھ کے ساتھ دیں +

فوائد۔ دق اور سل کے مریض کے لئے یہ سفوف عجیب اثر رکھتا ہے۔ کھانسی کی شدت اور حرارت چند ہی خوراک میں کم ہوجاتی ہے۔ عام کمزوری جلد رفع ہوجاتی ہے +

دوائے دق طباشیر۔ زہر مہرہ خطائی۔ ست گلوصلی ہر ایک چھ ماشہ۔ خاکسی مدبر (کدو دراز میں) تین تولہ۔ کشتہ ابرک سفید (آب تربوز والا) چھ سرخ۔ سب چیزوں کو اچھی طرح کھرل کرکے رکھیں۔ اور بقدر تین ماشہ یہ سفوف عرق شیر پانچ تولہ کے ساتھ دیں۔ اور غذا میں ماء الشعیر سرطانی اور روغن گاؤ دیں۔

فوائد۔ حرارت کو زائل کرنے کے لئے اور قوت کو قائم رکھنے کے لئے بہت مفید دوا ہے +

جناب حکیم محمد ظہیر الدین صاحب اروپی



اکسیر دق کشنیز خشک کو عرق کیوڑہ میں خوب پیس کر ایک پاؤ وزنی نغدہ بنالیں۔ پھر اس میں ۲ تولہ سنگجراحت کی ڈلی رکھ کر گل حکمت کردیں۔ اور شام دس سیر اپلوں کی آگ دیں۔ صبح برتن نکال کر سنگجراحت کو کھرل کرکے رکھ لیں۔ بس یہی اکسیر دق ہے۔ ۲ رتی یہ دوا مکھن میں ملاکر صبح اور شام دونوں وقت بکری کے دودھ یا کسی اور مناسب بدرقہ کیساتھ استعمال کرائیں +

فوائد۔ یہ دوا پھیپھڑے کے زخم کو بھرتی ہے "نفث الدم (خون تھوکنے) کو روکتی ہے۔ حرارت کو کم کرتی ہے +

جناب ڈاکٹر جسونت سنگھ صاحب مہتہ گوجرخاں

عرق دق گل سرخ۔ مغز کرنجوہ۔ زیرہ سفید۔ چرائتہ۔ بیخ اندرائن۔ بیخ لبلاب۔ شاہترہ۔ گل سوسن۔ مکھی۔ الائچی کلاں۔ سونف۔ قسط شیریں۔ انیس شیریں ہر ایک ۱۰ تولہ۔ برگ مدار۔ جوانسہ سبز۔ دھمایہ۔ پٹھ کنڈا۔ برگ نیم۔ برگ جھاؤ۔ گلو سبز۔ بیخ اٹ سٹ بیخ کنڈیاری۔ بیخ کوبیخ ہر ایک ۲۰ تولہ۔ سب چیزوں کو ۲۰ سیر پانی میں ایک دن رات بھگو کر حسب معمول عرق کشید کریں اور مریض کی عمر کے مطابق مناسب بدرقہ کے ساتھ استعمال کرائیں۔

فوائد۔ اس عرق کے استعمال سے دق کا بخار کم ہوجاتا ہے، خون کے زہریلے مادے نکل جاتے ہیں، عام قوت بھی بحال ہوجاتی ہے۔

ستوپلادی چٹنی جدید دارچینی ا تولہ۔ الائچی سبز ا تولہ۔ پیپل ۴ تولہ۔ طباشیر کبود ۸ تولہ۔ مصری کالپی ۱۶ تولہ۔ روغن بادام شیریں ۸ تولہ۔ شہد خالص ۱۶ تولہ۔ ست لوبان ۴ تولہ۔ کوٹنے کی چیزیں کوٹ چھان لیں اور روغن بادام میں

چرب کریں۔ پھر مصری اور شہد کے قوام میں دوائیں ملاکر چٹنی تیار کریں اور دو ماشہ سے تین ماشہ تک مریض کو چٹائیں ۔

فوائد۔ یہ ویدک کا مشہور و معروف نسخہ ہے جو کھانسی اور بخار کے لئے نہایت مفید ہے۔ سب لوبان میں نے اپنے تجربہ کے مطابق اس میں بڑھا دیا ہے ۔

حکیم پنڈت چرنجی لال صاحب ۔ لائل پور

عرق دق کدوئے دراز ۱ سیر۔ پیٹھہ ۱ سیر۔ تخم کاسنی، تخم کاہو ۔ تخم خرفہ ۱۵-۱۵ تولہ۔ گلوئے سبز ۴۰ تولہ۔ پوست کچنال بیخ کاسنی۔ بیخ بادیان۔ گل گاؤزباں۔ گل بنفشہ۔ گاؤزبان خس۔ آملہ ہر ایک ۲۰ تولہ۔ صندل سفید صندل سرخ ۔ برگ اڑوسہ ۱۰-۱۰ تولہ۔ الائچی خورد ۵ تولہ۔ پدماکھ ۵ تولہ۔ سب دواؤں کو پانچ گنے پانی اور پانچ گنے بکری کے دودھ میں بھگوئیں۔ ۱۲ گھنٹے کے بعد کدو اور پیٹھے کو صاف کرکے لچھا بنالیں۔ اور دواؤں میں شامل کرکے عرق کشید کریں۔ مقدار خوراک ۱۰ تولہ مناسب بدرقہ کے ساتھ۔

فوائد:۔ یہ نسخہ آیور ویدک کا ہے۔ اور درجہ اول کی دق میں اس کا استعمال نہایت مفید ثابت ہوا ہے۔

دھنونتری رس ورق طلا۔ مروارید بصری۔ پارہ مصفیٰ ہر ایک ۱ تولہ۔ گندھک مصفیٰ ۳ تولہ۔ سہاگہ بریاں ۶ ماشہ۔ کشتہ مرجان چھ ماشہ پہلے پارہ اور گندھک کو پورے ایک دن کھرل کرلیں۔ پھر سہاگہ شامل کرکے ایک دن اور کھرل کرلیں۔ اسی طرح کشتہ مرجان مروارید بصری اور ورق طلاء ہر روز ایک ایک چیز شامل کرکے حل کرلیں۔ آخر میں ایک روز دوا کانجی میں کھرل کرکے ٹکیاں بنائیں۔ اور مٹی کے برتن میں رکھکر، مرتبہ کپڑوٹی کریں۔ اور خشک ہونے پر ۱۰ سیر اپلوں کی آگ دیں اور سرد ہونے پر نکال لیں۔ اور چمچہ بھر تلسی کے پتوں کا پانی لیکر ۱ چاول سے ۴ چاول تک یہ کشتہ ملاکر مریض کو دیں۔ اگر ضرورت ہو تو مریض کو دو وقت بھی یہ دوا دیجا سکتی ہے۔

فوائد۔ اس کے استعمال سے کھانسی کی شکایت رفع ہوجاتی ہے۔ عام کمزوری دور ہوکر مریض رو بصحت ہوجاتا ہے۔ اگر کسی جگہ تلسی کا پانی دستیاب نہ ہوسکے تو یہ دوا مکھن میں شامل کرکے دیجا سکتی ہے ۔

جناب حکیم خواجہ بہاؤ الدین صاحب صدیقی طبیب دواخانہ یونانی سرکار عالی ہنگولی دکن

سفوف گلو ست گلو اصلی ۲ تولہ۔ طباشیر کبود ۱ تولہ ۴ ماشہ۔ رب السوس ۸ ماشہ گل بنفشہ کشمیری ۱ تولہ۔ دانہ الائچی کلاں ۱ تولہ، نبات سفید ۳ تولہ، کوٹ چھان کر سفوف بنائیں اور صبح و شام چھ چھ ماشہ ہمراہ شیرۂ تخم کاہو ۴ ماشہ و تخم خربزہ ۶ ماشہ۔ عرق کاسنی ۷ تولہ عرق نیلوفر ۷ تولہ میں نکال کر شربت بنفشہ ۳ تولہ ملائیں اور ۵ ماشہ خاکسی مدبر چھڑک کر پلائیں۔

فوائد:۔ دق کے لئے یہ دوا بہت مفید ہے۔ حرارت کو کم کرتی ہے ۔

سفوف طباشیر طباشیر کبود ۲ تولہ۔ ست گلو اصلی ۲ تولہ۔ دانہ الائچی خورد ۲ تولہ۔ نبات سفید ۶ تولہ۔ سب دواؤں کو کوٹ کر کپڑے میں چھان لیں۔ خوراک ۴ ماشہ ہمراہ عرق بیدمشک ۵ تولہ یا عرق گاؤزبان ۵ تولہ صبح کے وقت۔

فوائد۔ پرانے بخار اور جگر کی حرارت کو کم کرتا ہے۔ مقوی قلب ہے،

حب فضہ مروارید ناسفتہ بگلاب سودہ ۶ ماشہ۔ ست گلو اصلی ۶ ماشہ۔ طباشیر کبود ۶ ماشہ۔ زہر مہرہ خطائی ۶ ماشہ۔ ورق نقرہ ۲ تولہ۔ عنبر اشہب ۳ ماشہ عرق کیوڑہ و بیدمشک میں حل کرکے آخر میں شامل کریں۔ اور مونگ کے برابر گولیاں بنالیں اور دو گولیاں مناسب بدرقہ کے ساتھ استعمال کریں۔

فوائد۔ یہ گولیاں مقوی اعضائے رئیسہ ہیں۔ مدقوق کے لئے خصوصاً مفید ہیں۔

سفوف مدقوق دانہ الائچی خورد ۹ ماشہ۔ طباشیر کبود ۹ ماشہ۔ یشب محلول ۹ ماشہ۔ زہر مہرہ خطائی محلول ۹ ماشہ۔ ست گلو اصلی ۹ ماشہ مروارید ناسفتہ ۹ ماشہ۔ ورق نقرہ ۱ تولہ۔ عنبر اشہب ۳ ماشہ عرق گلاب و عرق بیدمشک میں چوبیس گھنٹے کھرل کرکے سفوف بنالیں۔ اور چار چار رتی صبح و شام عرق کاسنی کے ساتھ استعمال کرائیں۔

فوائد۔ دق کے مریضوں کے لئے سفوف مفید ہے جسم کو قوت دیتا ہے۔

قرص کہربا جاں کہربا شمعی محلول بعرق گلاب ۱ تولہ۔ اقاقیا ۱ تولہ۔ دم الاخوین ۱ تولہ۔ بسد محرق ۱ تولہ۔ سرطان محرق ۱ تولہ۔ پوست بیضہ مرغ سوختہ ۱ تولہ۔ مصطگی ۱ تولہ۔ کندر ۱ تولہ۔ نشاستہ ۶ ماشہ۔ کتیرا سفید ۶ ماشہ۔ صمغ عربی ۶ ماشہ۔ تخم خرفہ ۶ ماشہ۔ کشنیز خشک ۶ ماشہ۔ تخم حماض ۹ ماشہ۔ افتیمون ولایتی ۳ ماشہ۔ کوٹ چھان کر لعاب اسبغول میں چار چار رتی کے قرص تیار کرلیں۔ صبح دو دو پہر شام دو دو قرص پانی کے ساتھ دیں۔

فوائد۔ پھیپھڑے کے زخم کو یہ قرص جلد بھر دیتے ہیں۔ حرارت کو کم کرتے ہیں۔ دستوں کو بند کرتے ہیں +

از جناب حکیم محمد امیر علی شاہ صاحب حکیم حاذق میانوالی



سفوف دق کشتہ طلا ۴ رتی۔ کشتہ زمرد ۱ ماشہ۔ کشتہ عقیق ۴ ماشہ۔ کشتہ بارسنگھا ۱ ماشہ۔ کشتہ ابرک سفید ۳ ماشہ۔ طباشیر ۲ ماشہ۔ کشتہ ابرک سیاہ ۲ ماشہ (گدھی کے دودھ والا) کشتہ سنکھ (آکھ کے دودھ والا) کشتہ سنگجراحت ۲ ماشہ۔ سرطان محرق ۳ ماشہ۔ کافور ۲ رتی۔ سب چیزوں کو کھرل میں ڈال کر سفوف بنائیں۔ اور صبح و شام دونوں وقت ۱۔۱ رتی یہ سفوف بکری کے پاؤ بھر تازہ دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔

فوائد۔ یہ سفوف سل کے زخم کو بہت جلد بھرتا ہے۔ عام جسمانی قوت کو برقرار رکھتا ہے۔ بخار کی حرارت میں کمی کرتا ہے۔

سفوف نفث الدم کشتہ سنگ جراحت ۳ تولہ۔ کشتہ عقیق۔ کشتہ یشب۔ کشتہ صدف ہر ایک ایک تولہ۔ طباشیر۔ الائچی خورد ہر ایک ۱ ماشہ کافور ۱ ماشہ۔ ورق نقرہ ۱ تولہ۔ مصری ۹ تولہ۔ سب چیزوں کو کوٹ چھان کر سفوف بنائیں۔

خوراک۔ ایک ماشہ شربت اعجاز دو تولہ میں ملاکر۔

فوائد۔ اگر منہ کی راہ پھیپھڑے سے خون آرہا ہو۔ اور بخار بھی موجود ہو۔ تو اس کے لئے یہ سفوف بہت کارگر ثابت ہوا ہے +

جناب حکیم ڈاکٹر محمد شفیع صاحب فائق کپورتھلہ

کشتہ دق مروارید ناسفتہ، شاخ مرجان، ابرک سفید، سرطان نہری، برادہ نقرہ ہر ایک تین ماشہ۔ برادہ طلا ۱ ماشہ۔ کہربا شمعی ۶ ماشہ۔ سب چیزوں کو علیحدہ علیحدہ باریک کرکے لعاب گھی کوار اور آب بھنگرہ سیاہ میں دو روز کھرل کرکے ٹکیاں بنالیں۔ اور گلاب کے تازہ پھولوں کے نغدہ میں رکھ کر گل حکمت کریں اور سات سیر اپلوں کی آگ دیں۔ آگ سرد ہونے پر ٹکیاں نکال لیں اور عرق بید مشک میں کھرل کرکے خشک کریں۔ اور ایک رتی یہ کشتہ شربت خشخاش میں ملاکر چٹائیں۔

فوائد۔ یہ کشتہ دق وسل کے مریضوں کے لئے نہایت مفید ثابت ہوا ہے۔ دوسرے درجہ میں بھی اس کا اثر خاص طور پر نمایاں ہوتا ہے۔ کمزوری دور ہو جاتی ہے۔ کھانسی کم ہو جاتی ہے +

حکیم ڈاکٹر مولوی محمد صفات علی خاں صاحب رارری

قرص دق مرواریدی مروارید ناسفتہ، عصارہ لحیۃ التیس۔ تخم بارتنگ ہر ایک دو درم۔ صندل سفید کیدرم۔ طباشیر۔ گل سرخ ہر ایک شش درم گل ارمنی چار درم۔ مغز تخم کدو، مغز تخم خیار، تخم خرفہ، کہربا ہر یک سہ درم (درم = ۳ ماشہ) ان سب چیزوں کو کوٹ چھان کر عرق گلاب میں بقدر کنار دشتی گولیاں بنائیں۔ اور ایک گولی ہمراہ شربت خشخاش ۲ تولہ صبح و شام استعمال کریں +

فوائد۔ یہ گولیاں ایسے مدقوق کے لئے مفید ہیں جنکو اسہال آرہے ہوں +

جناب حکیم مولوی حافظ مظہر محمود صاحب صدیقی



سفوف دق کہربا شمعی سوا دو ماشہ، مروارید ناسفتہ سوا دو ماشہ، طری السمک ایک ماشہ، عود صلیب ۳ ماشہ رب السوس دو ماشہ، بادیان ۲ ماشہ، سرطان محرق ۳ ماشہ، نشاستہ گندم تین ماشہ، صمغ عربی تین ماشہ، کتیرا تین ماشہ، مغز بادام شیریں تین ماشہ، افیون ۴ سرخ، زعفران ۱۰ ماشہ، کافور ۶ سرخ، بیخ انجبار سوا دو ماشہ، دم الاخوین سوا دو ماشہ، تمام دواؤں کو خوب باریک پیس کر سات خوراکیں بنالیں۔ اور ایک خوراک علی الصباح ہمراہ آب تازہ اور ایک خوراک شام کو ہمراہ شیرۂ برگ بارتنگ استعمال کریں +

فوائد: جب دق کا آخری درجہ ہو اس وقت بھی یہ سفوف اپنا اثر کئے بغیر نہیں رہتا، بخار اور کھانسی کے لئے مفید ہے +

اکسیر دق مغز کرنجوہ ایک ماشہ، زنجبیل سفید ایک ماشہ، سہاگہ بریاں ایک ماشہ، شب یمانی ایک ماشہ، لکو خشک ایک ماشہ، تخم دھتورہ ۲ ماشہ ان سب دواؤں کو خوب باریک کرکے چنے کے برابر گولیاں بنالیں۔ ایک گولی صبح ہمراہ عرق بادیان ۳ تولہ، عرق گاؤزبان ۳ تولہ استعمال کرائیں +

فوائد: یہ گولیاں دق کے بخار کو دفع کرتی ہیں۔ عام تقویت کے لئے بھی اچھی ہیں +

شربت دق گاؤزباں دو تولہ، صندل سفید دو تولہ، عود صلیب دو تولہ، تخم خشخاش دو تولہ، اصل السوس مقشر ایک تولہ، بادیان ایک تولہ تخم خطمی ایک تولہ، گل سرخ ایک تولہ، مویز منقیٰ ۲۵ دانہ، پوست خشخاش مسلم ۵ عدد۔ سب دواؤں کو رات کو تین پاؤ پانی میں بھگو دیں، علی الصباح جوش دیکر چھان کر حسب معمول ایک سیر شکر میں شربت کا قوام تیار کرلیں۔ مقدار خوراک دو تولہ تازہ پانی یا کسی اور مناسب بدرقہ کیساتھ

فوائد: سل کی کھانسی کے لئے یہ شربت نہایت مفید ہے، سینہ کے زخم کو بھرتا ہے، عام صحت کو بھی بحال کرتا ہے +

جناب حکیم محمد فرزند عباس صاحب وارد حال مین پوری

اکسیر دق دانہ الائچی سفید ۲ ماشہ، ناگیسر دو ماشہ، فلفل سیاہ ایک ماشہ، دارچینی قلمی ایک ماشہ، زنجبیل ایک ماشہ، دار فلفل ایک ماشہ، کنکول دو ماشہ تر بالا ۵ ماشہ، خس ہندی ۵ ماشہ، بالچھڑ دو ماشہ، گل سیوتی ۷ ماشہ، بادآورد ۷ ماشہ، اگر ایک ماشہ، صندل سفید ۲ ماشہ، تگر ۱ ماشہ، تج قلمی ایک ماشہ، طباشیر ۸ ماشہ، مغز کنول گٹہ ۵ ماشہ، زیرہ سفید ۲ ماشہ، زیرہ سیاہ ۲ ماشہ، بترج ایک ماشہ، کافور خالص دو ماشہ، کشنیز خشک ۱ ماشہ ست گلو ۹ ماشہ، سب چیزوں کو کوٹ چھان کر سفوف بنائیں اور چار ماشہ یہ سفوف دو تولہ شربت بنفشہ میں ملاکر استعمال کرائیں +

فوائد: دق کے بخار اور کھانسی کے لئے یہ سفوف میرے خاندانی مجربات میں سے ہے اس سے معدہ اور آنتوں کی حالت بھی درست ہو جاتی ہے +

جناب حکیم محمد ابراہیم صاحب انصاری مظفر پوری

اکسیر دق طباشیر کبود ایک تولہ، ست گلو ایک تولہ، رومی مصطگی ۶ ماشہ، کہربائے شمعی ۶ ماشہ، دانہ الائچی خورد ۹ ماشہ، ست سلاجیت اصلی ۹ ماشہ فلفل دراز تین ماشہ، کشتہ مروارید تین ماشہ، چوب صندل سوہن کردہ ۹ ماشہ، سب ادویہ کو خوب باریک کرکے سفوف تیار کرلیں +

۹ سرخ یہ اکسیر مربہ آملہ مربہ سیب چار چار تولہ میں ملاکر اوپر سے یہ عرق نوش کریں +

عرق دق تخم کاسنی چار تولہ، گلو سبز ۵ تولہ، پوست نیم چار تولہ، برگ اڑوسہ دس تولہ، بادیان ۵ تولہ، چوب صندل سفید ۵ تولہ، گل بنفشہ ۱۰ تولہ گائے کا دودھ چار سیر، بکری کا دودھ چار سیر، مصری سفید نصف سیر میں حسب دستور عرق کشید کریں اور بقدر ۵ تولہ صبح و شام استعمال کریں + **فوائد:** ان دونوں دواؤں کے استعمال سے خوراک ہضم ہو کر جزو بدن ہونے لگتی ہے، خون زیادہ پیدا ہو کر جسم کا وزن بڑھتا اور بخار ٹوٹ جاتا ہے +

تریاق دق طباشیر، شکر تیغال، صمغ عربی، کتیرا، رب السوس ہر ایک ایک ماشہ، سریشم ماہی چار رتی، نبات سفید ایک تولہ سب کو خوب باریک کریں، پھر گلاس پر ایک ململ کا کپڑا باندھیں اور اس کپڑے پر دواکو رکھدیں اوپر سے گدھی یا بکری کا ایک پاؤ دودھ اس طرح ڈالیں کہ دوائیں اس میں حل ہو جائیں، اس کے بعد مریض کو وہ پلادیں۔ یہ ایک وقت کی خوراک ہے، یہ نسخہ میرے اپنے استاد کا اکثر ہر کا آزمایا ہوا ہے

...ن کا مجرب نسخہ ہے + فوائد :۔ دق کے بخار اور کھانسی کے لئے یہ نسخہ بہت مفید ہے +

جناب حکیم احمد حسن خاں صاحب نظامی کامل طب و جراحت دہلی

حب خشخاش میٹھا تیلیہ، فلفل سفید دونوں چیزیں نو نو ماشہ لے کر باریک کپڑے میں پوٹلی بنائیں، پھر سوا سیر بکری کے دودھ میں ڈول جنتر کے طور پر جوش دیں۔ یہانتک کہ دودھ کا کھویہ بن جائے، اس کے بعد دودھ میں سے پوٹلی نکال کر دواؤں کو باریک پیس لیں اور چنے سے ذرا چھوٹی گولیاں بنائیں اور ایک گولی صبح کے وقت بکری کے دودھ کیساتھ مریض کو کھلائیں +

فوائد :۔ اُستاذی حکیم مولوی عبد الرحمن صاحب مرحوم پروفیسر طبیہ کالج دہلی نے یہ نسخہ مجھ کو عنایت فرمایا تھا، وہ فرماتے تھے کہ انہوں نے اسے دق وسل کے بہت سے مریضوں پر آزمایا ہے، مجھے بھی اس نسخہ کے تجربہ کا موقع ملا ہے، اور اُسے مفید پایا ہے +

حب فادزہر مروارید ناسفتہ، فادزہر معدنی خطائی، ورق نقرہ، صمغ عربی، چاروں دوائیں ہموزن لے کر تین دن تک عرق بید مشک اور عرق کیوڑہ میں حل کریں، پھر چنے کے برابر گولیاں بنائیں اور ایک گولی ہمراہ شیرہ بیخ کدو دراز، ماشہ فلفل سیاہ ۵ عدد دہانی میں نکال کر) کھلائیں + فوائد :۔ یہ نسخہ بھی اُستاد مرحوم کے مجربات میں سے ہے لیکن میں نے اس کا تجربہ نہیں کیا، اُمید ہے کہ دق وسل کے مریضوں کے لئے یہ گولیاں بھی مفید ہونگی۔ اُستاد مرحوم نے فرمایا تھا کہ یہی گولیاں مریض سوزاک کو بھی بہت فائدہ پہونچاتی ہیں۔ لیکن شیروں میں شیرۂ بیخ انجبار کا اضافہ کر دینا چاہیئے +

قرص دق مروارید ناسفتہ، زمرد سبز، یاقوت رمانی، زہر مہرہ خطائی، کہربا شمعی، لعل بدخشانی، یشب سفید، کافور قیصوری ہر ایک ڈھائی ماشہ، بیخ انجبار، صندل سفید، گل ارمنی ہر ایک پونے دو ماشہ، رب السوس صمغ عربی، کتیرا، نشاستہ گندم، سرطان محرق، گل نیلوفر، طباشیر سفید، پوست خشخاش، گل گاؤزبان ہر ایک چار ماشہ، زعفران خالص پونے چار رتی، سب مجربات کو عرق گلاب میں کھرل کریں کہ مثل سرمہ ہو جائیں۔ پھر دیگر ادویہ کوٹ چھان کر اس میں ملائیں اور لعاب بہدانہ سے چنے کے برابر گولیاں بنالیں اور ایک ایک گولی صبح وشام دونوں وقت مناسب بدرقہ کے ساتھ استعمال کرائیں +

فوائد :۔ یہ گولیاں مدقوق ومسلول کے لئے نہایت مفید ہیں۔ دل کی تقویت کا اس میں خاص لحاظ رکھا گیا ہے +

جناب حکیم سید محمد ریاض الحسن شاہ گیلانی ایڈیٹر "حکمت" شاہ کوٹ

سفوف طباشیر طباشیر ایک تولہ، ست گلوصلی ایک تولہ، رب السوس ایک تولہ، گل سرخ نو ماشہ، کشتہ ابرک سفید چھ ماشہ، دانہ الائچی خورد ایک تولہ، ورق نقرہ تین ماشہ، سب دواؤں کو کوٹ چھان کر ورق نقرہ اور کشتہ ابرک ملائیں۔ پھر خوب کھرل کریں۔ مقدار خوراک نصف ماشہ صبح وشام ہمراہ عرق شیر مرکب +

فوائد :۔ حرارت دق کو کم کرتا ہے، دل ودماغ کو قوت دیتا ہے، سینے کی جلن اور پیاس کو دور کرتا ہے طبیعت میں فرحت پیدا کرتا ہے +

عرق شیر جدید گل گڑھل پانچ تولہ، دانہ ہیل خورد دو تولہ، عناب ایک پاؤ، آبریشم مقرض ۵ تولہ، گاؤزبان ۱۰ تولہ، خس ۱۰ تولہ، بیلگری ۵ تولہ، کشنیز دس تولہ، انجبار دس تولہ، ناگرموتھا ۱۰ تولہ، گل نیلوفر ۱۰ تولہ، بیج جوالنسہ دس تولہ، سیب بارہ عدد، انگور نصف سیر، چھلکہ سنگترہ ۱۰ تولہ، بیج کاسنی ۱۰ تولہ، موبز منقے ایک پاؤ۔ کوٹنے کی دواؤں کو کوٹ لیں اور پھلوں کو مسل لیں۔ پھر عرق گاؤزبان چار بوتل عرق بید مشک چار بوتل، عرق گلاب چار بوتل، بکری کا دودھ ساڑھے تین سیر، پانی چار سیر میں چوبیس گھنٹہ بھگو کر بارہ بوتلیں عرق کشید کر لیں +

خوراک :۔ ایک چھٹانک صبح وشام مناسب بدرقہ کے ساتھ +

فوائد :۔ نفث الدم (خون تھوکنا) دل کی کمزوری، پسینہ کی کثرت اور حرارت بخار کے لئے مفید ہے، آنتوں کی دق کے لئے اس عرق میں مروڑ پھلی ایک پاؤ ملا کر عرق کشید کریں، اسہال ودرد امعا کو فوراً روک دیتا ہے +

حب دق الاطفال مروارید ناسفتہ ۴ رتی، زہر مہرہ خطائی ۶ ماشہ، کہربا شمعی ۳ ماشہ، نارجیل دریائی ۶ ماشہ، طباشیر کبود، تخم الیلو، پوست بلیلہ

دانہ الائچی خورد، زردرد، مغز کنول گٹہ ہر ایک ۶ ماشہ، سب چیزوں کو کوٹ چھان کر عرق گلاب میں مونگ کے برابر گولیاں بنالیں اور صبح و شام ایک ایک گولی ماں کے دودھ یا عرق گلاب میں گھسکر پلادیا کریں +

فوائد:۔ دق الاطفال کے لئے یہ گولیاں نہایت مفید ثابت ہوئی ہیں۔ بچوں کی کمزوری کو رفع کرتی ہیں قے و اسہال کو روکتی ہیں +

جناب حکیم علی حیدر صاحب حکیم حاذق

عرق سل مغز تخم کدو شیریں، مغز تخم خیارین، مغز تخم خربوزہ، تخم خشخاش سفید، گل گاؤزباں، برگ بید سادہ، کشنیز خشک، صندل سفید، صندل سرخ، مکوہ خشک، صمغ عربی، کتیرا ہر ایک تین تولہ، تخم خشخاش سیاہ، گل نیلوفر خاکسی، گل بانسہ، گل گڑھل، تخم پیٹھہ ہر ایک دس تولہ، سب چیزوں کو چھ سیر پانی میں بارہ گھنٹے تک بھگوئیں، پھر آب برگ خرفہ سبز، آب بارتنگ سبز، آب کدو شیریں، آب خیار، آب پیٹھہ ہر ایک آدہ سیر، عرق گلاب، عرق بید سادہ، عرق نیلوفر ہر ایک دو سیر، بکری کا دودھ پانچ سیر مصری آدھ سیر شامل کر کے حسب معمول عرق کشید کریں اور نیچے کیوڑہ زعفران اصلی ڈیڑھ ماشہ کافور تین ماشہ پوٹلی بنا کر رکھیں +۔ مقدار خوراک ۱۰ تولہ مناسب بدرقہ کے ساتھ +

فوائد:۔ دق کے مریضوں کے لئے یہ عرق نہایت مفید ہے، مریض کو کمزور نہیں ہونے دیتا سل بطنی کے مریضوں کے لئے بھی یہ عرق مفید ثابت ہوا ہے +

از جناب حکیم ڈاکٹر مولوی غوث محیٰ الدین صاحب ایل، سی، پی ایس، حیدر آباد دکن



لعوق ریہ خاکستر سرطان دو ماشہ، رب السوس، صمغ عربی، کتیرا سفید، طباشیر، دانہ الائچی خورد، ست گلو اصلی، کہربا شمعی، ہر ایک چار ماشہ، سب چیزوں کو باریک پیس کر شربت بنفشہ میں ملائیں، اور مریض کو بقدر ضرورت چاٹنے کی ہدایت کردیں۔ اگر ضرورت ہو تو گلو سبز، اصل السوس مقشر ۳-۳ ماشہ اور برگ اڑوسہ ۳ عدد کے خیساندہ میں شربت اعجاز دو تولہ ملا کر اس چٹنی کے ساتھ پلائیں +

فوائد:۔ یہ دوائیں پھیپھڑے کے زخموں کو بھرتی ہیں اور بخار لازم کو روکتی ہیں اور عام قوت پہنچاتی ہیں

قرص ابریشم ماہی طباشیر سفید، سرطان محرق، تخم خشخاش سفید، تخم کاہو، تخم خرفہ سیاہ، کتیرا سفید ہر ایک ایک تولہ، کہربا شمعی، رب السوس، غنچہ گل سرخ ہر ایک نو ماشہ، مغز تخم خیارین دو تولہ، صمغ عربی، سید محرق، ابریشم ماہی ہر ایک ۴ ماشہ، کافور قیصوری ۳ ماشہ، زعفران کشمیری، ابریشم مقرض ہر ایک ۱ ماشہ سب چیزوں کو کوٹ چھان کر ہرے بارتنگ کے پانی میں ایک ایک ماشہ کی ٹکیاں بنالیں اور تین ٹکیاں عرق شیرہ تولہ کے ساتھ دیں +

فوائد:۔ یہ قرص دق و سل کے ابتدائی درجہ میں بہت کار آمد ہیں، کھانسی اور بخار کو کم کرتے ہیں +

حب اسہال دقی مروارید ناسفتہ، کہربا، صندل سفید، یاقوت رمانی سائیدہ، زہر مہرہ خطائی سائیدہ، طباشیر، ابریشم مقرض، سرطان سوختہ، بیخ انجبار، دم الاخوین، مغز بہدانہ، نشاستہ، شادنج عدسی مغسول، حب الآس، صمغ عربی، کتیرا، رب السوس سوختہ، اقاقیا، ریشہ برگد، گل داغستانی، گل مختوم، گل ارمنی، طراثیث ہر ایک ایک ماشہ، مغز تخم کدو شیریں، مغز تخم خیارین، کاہو مقشر ہر ایک تین ماشہ، افیون، زعفران کشمیری ہر ایک ایک رتی، کافور قیصوری ایک ماشہ، سائیدہ دواؤں کو چھوڑ کر باقی دوائیں کوٹ چھان کر سفوف بنالیں پھر سب چیزوں کو عرق گلاب میں کہرل کر کے لعاب بہدانہ اور لعاب اسپغول کی مدد سے موٹھ کے برابر گولیاں بنالیں۔ اور ۲ ماشہ یہ گولیاں عرق بادیان یا کسی اور مناسب بدرقہ کے ساتھ مریض کو کھلائیں +

فوائد:۔ یہ گولیاں دق کے مریض کے دستوں کو آہستہ آہستہ بند کردیتی ہیں، معدہ اور آنتوں کو تقویت حاصل ہوتی ہے +

جناب حکیم سید محمد مہدی صاحب نقوی امروہوی

قرص کافور لولوی مروارید ناسفتہ نو ماشہ، طباشیر کبود نو ماشہ، کتیرا نو ماشہ، نشاستہ گندم نو ماشہ، گل سرخ ۱۳ ماشہ، صندل سفید ۱۳ ماشہ

[illegible] سرخ ۱۲ ماشہ، گل نیلوفر ۱۳ ماشہ، کشنیز خشک ۱۳ ماشہ، تخم خرفہ سیاہ ۱۳ ماشہ، مغز تخم تربوز ۱۳ ماشہ، مغز تخم کدو شیریں ۱۳ ماشہ، کافور قیصوری سوا دو ماشہ، کوٹ چھان کر لعاب اسپغول میں ایک ایک ماشہ کے قرص بنالیں اور خاکسی چار ماشہ، برگ گاؤزبان چار ماشہ، گلوئے سبز چھ ماشہ آبریشم مقرض دو ماشہ، برگ تلسی سبز ۵ اعدد، پانی ۵ اسیر میں اُبال کر چھان لیں، اور شربت اعجاز ملا کر چار قرصوں کیساتھ استعمال کرائیں اور سات کورے ٹھیکرے آگ میں سرخ کرکے پانی میں بجھالیں، اور پیاس کے وقت یہ پانی دیتے رہیں +

فوائد:۔ یہ دوا حمّی لازم کے لئے میرے خاندانی مجربات میں سے ہے، آنتوں کی دق میں بھی اسکے فوائد قابل لحاظ ہیں +

جناب حکیم حافظ محمد یوسف صاحب صدیقی، مدیر "حبیب الاطباء"

اکسیر دق

نیم کے تازہ پتوں کا پانی نکال کر مقطر کریں، اس کے بعد ہڑتال ورقی ایک تولہ لیکر انگارے پر رکھیں اور نیم کا پانی آہستہ آہستہ جذب کریں۔ یہانتک کہ پانی ختم ہو جائے، پھر پاؤ بھر نیم کا نغدہ بنا کر ہڑتال کا یہ ٹکڑا اس میں رکھیں اور ۷ مرتبہ گل حکمت کرکے سکھائیں اور پانچ سیر اُپلوں کی آگ دیں، سرد ہونے پر احتیاط سے نکالیں کشتہ سفید برآمد ہوگا +

خوراک ایک چاول مناسب بدرقہ کیساتھ، بدرقہ عمر اور موسم کے لحاظ سے تجویز کرنا چاہیئے +

فوائد:۔ یہ کشتہ دق کے جراثیم کو مارتا ہے اور اسکے استعمال سے مریض کی عام صحت بھی جلد اچھی ہونی شروع ہو جاتی ہے +

اکسیر سل

جوہر مازو، کشتہ سنگ جراحت (منڈی بوٹی والا) کافور بھیم سینی نو ماشہ سب چیزوں کو اچھی طرح کھرل کرکے رکھیں اور دن میں تین مرتبہ دو دو رتی یہ دوا ایکتولہ شربت اعجاز میں ملا کر چٹائیں +

فوائد:۔ سل کا خون روکنے میں یہ دوا عجیب الاثر ہے آٹھ دس روز میں خون کا آنا قطعی بند ہو جاتا ہے، حرارت بھی کم ہو جاتی ہے +

جناب حکیم وزیر چند صاحب نند پنشنر۔ بسوہلی

عرق دق خاص

برگ درخت سفیدہ ایکپاؤ، برگ نیم نورستہ ایکپاؤ، کافور ایک چھٹانک، اجوائن دیسی ۳ تولہ، گلو تازہ نیم کوفتہ ۴۰ تولہ، چرائتہ شیریں ۴۰ تولہ، عناب ولایتی ۲۰ تولہ، زیرہ سفید ۱۰ تولہ، کالی زیری نیم کوفتہ ۲۰ تولہ، اکاس بیل ۸۰ تولہ، گل بنفشہ ۲۰ تولہ، گاؤزبان ۱۰ تولہ، سب دواؤں کو تگنے پانی میں ڈال کر ۲۴ گھنٹے تک بھگوئے رکھیں، پھر حسب معمول ان کا عرق کشید کرکے اسی قدر دواؤں میں یہ عرق شامل کریں اور دوبارہ عرق کھینچیں + خوراک دو تولہ سے ۵ تولہ تک تازہ پانی میں ملا کر مناسب بدرقہ کیساتھ +

فوائد:۔ یہ نسخہ ایک بزرگ کا عطیہ ہے مگر مجھے اسکی دوائیں ابھی تک دستیاب نہیں ہوئیں کیونکہ جہاں سفیدہ کے درخت ہوتے ہیں وہاں نیم کا درخت نہیں ملتا اور جہاں نیم کے درخت ملتے ہیں وہاں سفیدہ کے درخت پیدا نہیں ہوتے۔ لیکن اس نسخہ کی وہ بہت تعریف فرماتے تھے ان کا بیان ہے کہ اس عرق کے استعمال سے مریض اپنی طبیعت سنبھلتی ہوئی محسوس کرتا ہے، دوسرے روز بھوک زیادہ محسوس ہوتی ہے تیسرے روز ایک دو دست آتے ہیں۔ چوتھے روز مریض کی طبیعت ہشاش بشاش معلوم ہوتی ہے، اس عرق کے دوران استعمال میں مریض کو عمدہ قسم کے چاول تازہ دودھ کے ساتھ دینے چاہئیں +

کشتہ سم الفار دق

سم الفار سفید چار تولہ، ریزہ ریزہ کریں پھر کسی مٹی کے سکوڑہ میں دو تولہ گندھک آملہ سار میں بچھائیں اور سم الفار اس پر رکھیں، پھر دو تولہ پسی ہوئی گندھک کی اوپر تہ دیکر مرتبان کو گل حکمت کریں اور ۳۰ سیر اُپلوں کی آگ دیں۔ سرد ہو جانے پر سم الفار نکال لیں اور باریک پیس کر رکھیں + خوراک ایک چاول بکری کے دودھ کے ساتھ +

فوائد:۔ میں نے اس کشتہ کو چھ سات مریضوں پر آزمایا ہے۔ دو تین مریض عورتیں جو دق کے ابتدائی درجہ میں تھیں۔ اس سے مستفید ہوئیں، لیکن جو مریض تیسرے درجہ میں تھا اُسکو یہ کشتہ موافق نہیں آیا۔ میرا خیال ہے کہ اگر اس کشتہ کو مناسب بدرقوں کے ساتھ استعمال کرایا جائے تو پہلے اور دوسرے درجہ میں کامیابی یقینی ہے +



جناب حکیم محمد حسن صاحب بسی سرہند۔ پٹیالہ

شربت سرطان سرطان مقول ۱۰ تولہ، برگ اڑوسہ ۱۰ تولہ، تخم خشخاش، گل اڑوسہ، تخم خطمی، تخم خبازی، گاؤزبان، گل بنفشہ، گل گاؤزبان، اصل السوس مقشر، بہدانہ، عناب، سپستاں ہر ایک ایک تولہ تمام چیزوں کو رات بھر ڈیڑھ سیر آب الجبن میں بھگو کر صبح ہلکی آنچ پر جوش دیں جب آدھا پانی رہ جائے تو چھان کر ایک سیر قند سفید میں شربت کا قوام تیار کریں۔ اور دن بھر میں دو دفعہ دو دو تولہ یہ شربت عرق گاؤزبان میں ملا کر پلائیں +

فوائد:۔ دق کے بخار کے لئے یہ شربت از حد مفید ہے۔ عام کمزوری کو رفع کرتا ہے، کھانسی کو کم کرتا ہے +

حب دق مغز تخم کرنجوہ، ست گلو، طباشیر، صمغ عربی بریاں، سرطان سوختہ، حب قرطم ہر ایک چھ ماشہ، رب السوس، کشتہ مرجان ہر ایک نو ماشہ زعفران ایک ماشہ، سب چیزوں کو اتنا کھرل کریں کہ اسمیں ایک بوتل عرق گلاب صرف ہو جائے، پھر چنے کے برابر گولیاں بنالیں اور ایک ایک گولی صبح و شام دونوں وقت ہمراہ شربت سرطان دیں +

فوائد:۔ یہ گولیاں دق کی حرارت کو کم کرتی ہیں اور کمزوری کو رفع کرتی ہیں +

عرق سل ودق برگ گاؤزبان، برگ بنفشہ، گل نیلوفر، صندل سفید، گل خطمی، گل منڈی، برگ اڑوسہ، ہر ایک ۱۰ تولہ سب چیزوں کو دس سیر گائے کے دودھ میں ۱۲ گھنٹے تک بھگوئیں۔ پھر تراشہ کدو شیریں اور تراشہ پیٹھہ پاؤ پاؤ بھر شامل کر کے حسب معمول عرق کشید کریں۔ مقدار خوراک ۵ تولہ ہمراہ شربت خشخاش یا شربت زوفا دو تولہ +

فوائد:۔ سل ودق کے مریض کی تسکین کے لئے یہ عرق مفید ثابت ہوا ہے۔ عام کمزوری کو رفع کرتا ہے۔ پھیپھڑوں کے زخم کے بھرنے میں مدد دیتا ہے

جناب حکیم سید محمد اسد علی صاحب ایم، آر، ایس (لندن) ایف، ٹی، ایس، ایم، ایم، بی، آنریری مجسٹریٹ جودھپور

قرص کافور سرطانی سرطان سوختہ ۶ ماشہ، شاخ مرجان سوختہ ۳ ماشہ، عقیق سوختہ ۳ ماشہ، صدف مرواریدی تین ماشہ، کہربا شمعی ۳ ماشہ، گل ارمنی ۳ ماشہ، طباشیر کبود ۳ ماشہ، گل مختوم تین ماشہ، تخم خشخاش سفید تین ماشہ، تخم خشخاش سیاہ ۳ ماشہ، مغز تخم خیارین ۵ ماشہ، مغز تخم خربزہ پانچ ماشہ، مغز تخم کدوئے شیریں ۵ ماشہ، مغز پیٹھہ ۵ ماشہ، کتیرا تین ماشہ، رب السوس تین ماشہ، صمغ عربی تین ماشہ، افیون ۱ ماشہ زعفران ایک ماشہ، کافور دو ماشہ، سب کو پیس کر لعاب سریشم ماہی ملا کر ایک ایک ماشہ کے قرص بنائیں، خوراک ایک مثقال (۴½ ماشہ) چار چار قرص صبح و شام دونوں وقت عرق ہرا بھرا ۱ تولہ اور شربت اعجاز دو تولہ کے ساتھ کھلائیں +

فوائد:۔ سل ودق وتپ محرقہ و کھانسی کے لئے مفید ہیں و حمیات محرقہ و نفث الدم (خون تھوکنے) کے لئے اکسیر ہیں +

عرق سل ودق گل سرخ، گل گاؤزبان، گل نیلوفر، تخم خرفہ، تخم کاہو، تخم خیارین، تخم تربوز، تخم کشنیز، تخم خطمی، تخم خبازی ہر ایک ۲ تولہ برگ کاہو، برگ کاسنی، برگ بید، بادرنگ، ہر ایک چار تولہ، گل بنفشہ، تخم کاسنی، صندل سفید ہر ایک نو تولہ، تخم خیار تخم کدوئے شیریں، جو مقشر ہر ایک تیس تولہ، عرق نیلوفر، عرق شاہترہ، عرق کیوڑہ، عرق بیدمشک، عرق کاسنی، عرق گلاب ہر ایک ۳ بوتل سب ادویہ کو عرقیات میں بھگو کر سات بوتل عرق کشید کریں۔ خوراک، ۱ تولہ صبح، ۱ تولہ شام +

فوائد:۔ تھوڑے ہی عرصہ میں یہ عرق سل ودق کے بخار کو زائل کر دیتا ہے اور اس سے عام تقویت بھی حاصل ہوتی ہے +

جناب حکیم محمد حیات صاحب ثابت خانکی ہیڈ

سفوف اکسیر فقیری اجوائن دیسی، گلو سبز، چرائتہ، شاہترہ، فلفل سیاہ، مغز کرنجوہ، فلفل دراز، نمک لاہوری، سب دوائیں ہموزن لیکر

سفوف بنالیں ۔ خوراک تین ماشہ ہمراہ عرق گلو یا کسی اور مناسب بدرقہ کے ساتھ +



فوائد :- کہنہ بخار اور دق کی اکثر حالتوں میں مفید و مجرب ہے +

دوائے گئو دنتی ہڑتال گئودنتی ، ہڑتال طبقی ، سنکھیہ ہر ایک ایک تولہ ، تینوں دواؤں کو آب کشل بوٹی دھائی سیر میں کھرل کریں ، پھر آب گلو سبز ایک پاؤ میں کھرل کر کے چالیس اُپلوں کی آگ ایسی جگہ دیں ۔ جہاں ہوا نہ پہونچ سکے ۔ جب آگ ٹھنڈی ہو جائے تو دوا نکال لیں اور کھرل کر کے رکھیں اور ایک رتی یہ دوا منقے میں بھر کر عرق گاؤزباں یا پختولہ کے ساتھ استعمال کرائیں قابض اور گرم اشیا اور جماع سے پرہیز کرائیں +

فوائد :- چالیس خوراک سے پرانے سے پرانا بخار کھانسی ، دق سل دور دفع ہو جاتا ہے

اکسیر تپ دق ابتدائی کشتہ سرطان ۶ ماشہ ، کشتہ مونگا ۶ ماشہ ، کشتہ ابرک سفید ۶ ماشہ ، کشتہ ابرک سیاہ ۶ ماشہ ، مغز تخم خطمی ۶ ماشہ ، زہر مہرہ ۶ ماشہ ، الائچی خورد ۳ ماشہ ، طباشیر ۶ ماشہ ، کشتہ سنگ یشب ۶ ماشہ ، سفوف ورق نقرہ ۳ ماشہ ، شکر تیغال ، گل غافث ، گل نیلوفر ، تخم خیازی ، رب السوس ، مغز کشنیز ، گل انار ، تخم خرفہ ، باقلا ہر ایک ۶ ماشہ ، خوب کلاں مصفےٰ و مدبر ایک تولہ ، تمام دواؤں کو کوٹ چھان کر حفاظت سے رکھیں اور خاکسی مدبر بعد میں ملالیں ۔ صبح و شام تین ماشہ یہ سفوف ہمراہ شربت فرماد رس تین تولہ عرق شیر ۱۰ تولہ استعمال کرائیں ۔ اگر قبض ہو تو فی خوراک ۳ ماشہ بھوسی اسپغول اضافہ کریں ۔ اگر کھانسی ہو تو گوند کیکر گوند کتیرا چھ چھ ماشہ کوٹ چھان کر تمام سفوف میں ملالیں + فوائد :- چالیس روز کے استعمال سے تپ دق کے ابتدائی درجہ کے مریض کو اس سے فائدہ ہو جاتا ہے +

جناب حکیم مولوی کبیر احمد صاحب مہنگالوی

قرص دق وسل مغز تخم خیارین ، مغز کدوئے شیریں ، مغز تخم پیٹھہ ، مغز تخم تربوز ، تخم کاسنی ، تخم کاہو مقشر ، تخم خرفہ سیاہ ، تخم بالنگا کافور خالص ، خاکستر سرطان ہندی ، زعفران خالص ، کتیرا ، رب السوس ولایتی ، نشاستہ ، سب چیزیں ہموزن لے کر جنگلی گوبھی کے پانی میں ڈیڑھ ڈیڑھ ماشہ کے قرص بنالیں +

شربت مسلول گل اڑوسہ ، کوکنار مسلم ، خشخاش سفید ، خشخاش سیاہ ہر ایک پانچ تولہ ، دواؤں کو دو سیر عرق بید سادہ میں بھگو کر ایک سیر قند سفید میں شربت کا قوام بنائیں اور دوران قوام میں سریشم ماہی ایک تولہ عرق گاؤزباں میں گھول کر اور شیرۂ مغز پستہ دو تولہ اضافہ کر دیں + ترکیب استعمال :- دو عدد قرص دق وسل ہمراہ خیساندہ برگ گوبھی صحرائی نو ماشہ ، کوکنار مسلم دو عدد ، برگ بانسہ نو ماشہ ، عرق بید سادہ پندرہ تولہ اور شربت مسلول ۳ تولہ

دوائے نفث الدم سنگ جراحت ، مروارید ، کوکنار ، دم الاخوین ، کہربائے شمعی ، بیخ انجبار ، تخم خرفہ سیاہ ، نشاستہ ، سب چیزیں ہموزن لے کر سفوف بنائیں ، اور چار ماشہ یہ سفوف اوپر والے خیساندہ کے ساتھ دیں +

ہمدرد دواخانہ یونانی کی تیار کردہ دوائیں قرص سحر و مارالحیات سے بھی اکثر مریضوں نے معتدبہ فائدہ حاصل کیا ہے میرا تجربہ شاہد ہے

جناب حکیم مختار احمد صاحب ، لاہور

اکسیر سل و دق سیماب مصفےٰ دو تولہ ، گندھک آملہ سار ایک تولہ ، دونوں چیزوں کو کھرل کر کے کجلی بنالیں ۔ پھر اس میں مندرجہ ذیل چیزیں شامل کر کے خوب کھرل کریں ۔ ورق طلا ۳ ماشہ ، ورق نقرہ ۳ ماشہ ، کشتہ فولاد دو تولہ ، کشتہ ابرک سیاہ ایک تولہ ، کشتہ ابرک سفید ایک تولہ ، کشتہ مرجان ایک تولہ ، کشتہ قلعی ا تولہ ، کشتہ سنکھ ایک تولہ ، گگل ایک تولہ ۔ جب یہ سب چیزیں ایک ذات ہو جائیں تو آب برگ سرس دس تولہ اس میں جذب کر دیں ۔ پھر دو بڑے سیپوں میں یہ مرکب بند کر کے گل حکمت کریں اور کسی ایسے گڑھے میں صرف دس سیر اُپلوں کی آگ دیں جو ہوا سے محفوظ ہو ۔ سرد ہونے پر دوا نکال لیں اور سفوف کر کے محفوظ رکھیں ۔ یہ ایک نہایت مجرب اکسیر آپ کے پاس تیار ہے

مقدار خوراک: ایک رتی صبح ایک رتی شام ہمراہ شربت کرشمہ ۵ تولہ کے ساتھ کھلائیں +

پرہیز: مریض کو کسی قسم کی غذا یا پھلوں سے پرہیز کرانے کی ضرورت نہیں جس چیز کو مریض کا دل چاہے بلا تامل اسے کھلائیں +

شربت کرشمہ برگ بانسہ ۱۰ تولہ، گاؤزبان ۱۰ تولہ، اصل السوس مقشر ۲ تولہ، پرسیاؤشاں ۳ تولہ، خطمی ۳ تولہ، سپستاں ۱۰ تولہ، صمغ عربی دو تولہ، کتیرا دو تولہ، قند سفید دو سیر۔ صمغ عربی اور کتیرا کے سوا باقی دواؤں کو دو سیر پانی میں جوش دیں جب آدھا رہ جائے تو اسے صاف کرلیں، اور قند سفید ڈال کر بطریق معروف شربت تیار کریں۔ آگ سے نیچے اتار کر صمغ وکتیرا باریک سفوف کرکے ملادیں اور ٹھنڈا ہونے پر بوتل میں بھرلیں۔ یہی شربت اکسیر سل ودق کے ساتھ دیا جاتا ہے +

فوائد: یہ دونوں دوائیں سل ودق کی تمام حالتوں میں اپنا پورا اثر دکھاتی ہیں۔ بخار اور کھانسی کو رفع کرتی ہیں۔ عام جسمانی قوتوں کو بحال کرتی ہیں، بھوک بڑھاتی ہیں +

از جناب حکیم حافظ محمد صادق صاحب، حاذق

عرق کیمیا گلو سبز ایک سیر، گل نیلوفر آدھ سیر، گل ارٹوسہ آدھ سیر، گاؤزباں آدھ سیر، تخم کاسنی آدھ سیر، اصل السوس مقشر دو تولہ، مویز منقی پاؤ بھر۔ بارہ سیر پانی میں بھگو کر ۶ سیر عرق کشید کریں، اور مصطگی رومی، صندل سفید، طباشیر، نقرہ ہر ایک ۶ ماشہ، زعفران ۱ ماشہ کی پوٹلی باندھ کے نیچہ میں رکھیں۔ یہ عرق بقدر پانچ تولہ صبح، دوپہر، شام تینوں وقت استعمال کریں اور آدھ سیر بکری کے دودھ میں دو تولہ نشاستہ گندم اور ۶ ماشہ روغن بادام ڈال کر حریرہ پکائیں اور بطور غذا استعمال کرائیں +

فوائد: یہ عرق دق وسل کے کمزور مریضوں کے لئے بہت مفید ہے۔ حرارت کو کم کرتا ہے، کھانسی کو روکتا ہے +

شربت پالک تخم پالک ۵ تولہ، بیخ انجبارہ تولہ، حب الآس ۲ تولہ، پوست خشخاش، مغز خیارین تین تولہ، مغز کدوئے شیریں تین تولہ، خشخاش سفید ۳ تولہ، برگ گاؤزباں ۳ تولہ، مغز خربوزہ ۳ تولہ، گل خشخاش تین تولہ، تخم خرفہ سیاہ ۲ تولہ، اصل السوس مقشر ۳ تولہ سب چیزوں کو دو سیر پانی میں بھگو کر جوش دیں، پھر صاف کرکے ایک سیر قند سفید میں شربت بنالیں، مقدار خوراک ۴ تولہ مناسب بدرقہ کے ساتھ یا عرق کیمیا کے ساتھ + **فوائد:** کھانسی کے لئے مفید ہے کمزوری کو رفع کرتا ہے +

جناب حکیم عتیق القدیر صاحب چشتی، تجارہ، ایڈیٹر "مسیح الزماں"

اکسیر نفث الدم رب السوس سائیدہ ایک ماشہ، کتیرا سائیدہ ایک ماشہ، گل ارمنی سائیدہ ایک ماشہ، سنگجراحت سائیدہ ایک ماشہ، اگر سائیدہ ایک ماشہ، شربت خشخاش ایک تولہ میں ملاکر چٹائیں۔ اوپر سے تخم خیارین نیم کوفتہ ۶ ماشہ، تخم کاسنی نیم کوفتہ ۶ ماشہ، شکاعی نیم کوفتہ چار ماشہ، بادآورد نیم کوفتہ ۴ ماشہ، گلو سبز نیم کوفتہ پانی میں جوش دیکر صاف کریں اور شربت بنفشہ ۲ تولہ ملائیں اور خاکسی ۵ ماشہ چھڑک کر پلائیں +

فوائد: اس کے چند روزہ استعمال سے دق وسل کا استیصال ہو جاتا ہے، خون تو تین چار خوراکوں سے ہی بند ہو جاتا ہے کھانسی وبخار کو بھی رفتہ رفتہ آرام ہو جاتا ہے +

عرق حمیات کہنہ گلو تازہ ۱۰ تولہ، برگ بانسہ ۱۰ تولہ، پرسیاؤشاں دس تولہ، برگ بید سادہ بیس تولہ، گل گاؤزباں چار تولہ، برگ گاؤزباں چار تولہ، اصل السوس مقشر ۴ تولہ، شکاعی ۴ تولہ، خافث مغربی ۴ تولہ، گل بنفشہ ۴ تولہ، تخم خطمی ۴ تولہ، تخم خیارین ۵ تولہ، تخم خربزہ پانچ تولہ، تخم خشخاش سفید پانچ تولہ، مغز باقلا ۵ تولہ، بیخ بادیان ۵ تولہ، تخم کشوث در پارچہ بستہ ۳ تولہ، بادرنجبویہ تین تولہ، سب چیزوں کو دس سیر پانی میں چوبیس گھنٹے بھگوئیں۔ پھر چار سیر عرق کشید کریں اور نیچہ میں، رب السوس ایک تولہ، شکر تیغال ایک تولہ، صمغ عربی ایک تولہ، طباشیر سفید ایک تولہ، ست گلو ایک تولہ، نبات سفید ۴ تولہ، کوٹ چھان کر پوٹلی بنا کر رکھیں۔ خوراک پانچ تولہ ہمراہ شربت اعجاز دو تولہ صبح وشام +

فوائد: سل ودق وبخارات کہنہ اور پھیپھڑے کی کمزوری وغیرہ کے لئے بے حد مفید ہے +

جناب حکیم جوند سنگھ صاحب حاذق الحکما، چیچہ وطنی ضلع منٹگمری



اکسیر سل و دق عقیق سرخ، سنکھ، مرجان، کوڑہ، سنگ جراحت، ابرک سفید ابرک سیاہ، سنگ یشب، زہر مہرہ سبز، ہر ایک دو تولہ سب چیزوں کو آب اجوائن، آب بانسہ، آب گلو، آب نیم، آب کریلہ، آب کنوار، آب کو آب کاسنی، آب زرشک، شیر بادہ خر، اور بکری کے دودھ (ہر چیز دس دس تولہ) میں باری باری کھرل کر کے دس دس سیر اپلوں کی آگ دیں۔ اس طرح دس آنچیں دیکر کشتہ بنائیں۔ پھر اس میں ایک تولہ کشتہ مروارید شامل کرلیں۔ اکسیر سل و دق تیار ہے +

خوراک ایک رتی سے دو رتی تک مناسب بدرقوں کے ساتھ +

فوائد:۔ یہ اکسیر معالج کے ہاتھ میں ایک ایسا ہتھیار ہے جس سے وہ مریض کو خاطر خواہ فائدہ پہنچا سکتا ہے، پہلے اور دوسرے درجہ میں تو اس کے فوائد حیرت انگیز ہیں۔ میں نے اسکو بارہا آزمایا ہے اور اکثر مفید پایا ہے، یہ اکسیر خون کے سمی مواد کو زائل کرتی ہے، دل کو قوت دیتی ہے، جگر کی گرمی کو رفع کرتی ہے +

جناب حکیم ابو قمر محمد ایوب صاحب کونندی

عرق مسلول شیر خر، شیر گاؤ، شیر بز سیاہ، آب کوہ سبز، آب گلوئے سبز، آب بیٹھ، آب کاسنی سبز ہر ایک چالیس تولے، برگ گاؤزباں، گل گاؤزباں جس، تخم خطمی ہر ایک ۱۰ تولہ، گل بنفشہ، گل منڈی، تخم پالک، تخم کاسنی ہر ایک پانچ تولہ۔ ۵ سیر پانی میں سوکھی دواؤں کو بارہ گھنٹے تر کر کے دواؤں کے پانی اور دودھ شامل کریں، اور حسب معمول عرق کشید کریں۔ خوراک پانچ تولہ ہمراہ حبوب سل ۲ عدد

حبوب سل رب السوس، شکر تیغال، سندرس، کہربائے شمعی، دم الاخوین، گل ارمنی، مغز کدوئے شیریں، تخم کاہو، ہر ایک ۶ ماشہ طباشیر ست گلو ۴۔۴ تولہ، پوست کوکنار، اقاقیا ۳۔۳ ماشہ، افیون ایک ماشہ، گوند ببول ایک تولہ، سرطان ہندی سوختہ دو تولہ سب دواؤں کو کوٹ چھان کر لعاب بہدانہ سے چنے کے برابر گولیاں بنالیں + ۲ گولیاں عرق مسلول ۵ تولہ اور شربت اعجاز دو تولہ کیساتھ صبح و شام کھلائیں +

فوائد:۔ عرق مسلول اور حبوب سل دونوں دوائیں سل و دق کے مریضوں کے لئے آزمائی ہوئی ہیں، سل کی کھانسی جو اکثر مریض اور اسکے تیمارداروں کو پریشان کر دیتی ہے، ان دواؤں کے استعمال سے کم ہو جاتی ہے۔ بیمار کی حالت گرنے نہیں پاتی بخار کم ہونے لگتا ہے +

سفوف مسلول صمغ عربی ۶ ماشہ، نشاستہ ۶ ماشہ، کتیرا ۶ ماشہ، مغز بہدانہ ۶ ماشہ، تخم خشخاش سیاہ ۶ ماشہ، تخم کاہو ۶ ماشہ، تخم کاہو ۶ ماشہ تخم خطمی ۶ ماشہ، صندل سفید ۳ ماشہ، طباشیر ۴ ماشہ، گل سرخ ۴ ماشہ، تخم خبازی ۴ ماشہ، تخم خرفہ ۴ ماشہ، مغز تخم خیارین ۴ ماشہ مغز تخم کدوئے شیریں ۴ ماشہ، گل ارمنی ۴ ماشہ، گل مختوم ۴ ماشہ، گل قبرسی ۴ ماشہ، عصارہ بارتنگ ۴ ماشہ، زعفران ایک ماشہ، سرطان سوختہ ایک تولہ سب دواؤں کو کوٹ چھان کر سفوف بنالیں۔ اور ۶ ماشہ یہ سفوف ۹ ماشہ شیرہ تخم خرفہ سیاہ کے ساتھ صبح کے وقت مریض کو دیں۔ شیرہ کو شربت ناگ پھنی دو تولہ سے میٹھا کرلینا چاہیئے +

فوائد:۔ یہ سفوف پھیپھڑے کے زخم کو بھرتا ہے، کھانسی کو کم کرتا ہے اور مریض کی قوت کو قائم رکھتا ہے +

نوٹ:۔ ناگ پھنی کا شربت، ناگ پھنی کے سرخ پکے ہوئے پھلوں کو پانی میں جوش دیکر اور قند سفید شامل کر کے حسب معمول بنالینا چاہیئے۔ (ناگ پھنی کے پھل ۲۰ تولہ قند سفید ۴۰ تولہ) +

جناب حکیم محمد یٰسین صاحب عابد سہارنی چیچہ وطنی

عرق دق کدو سبز ۲۴ تولہ، مغز کرنجوہ سبز ۲۴ تولہ، پوست بیخ ہبیر ۲۴ تولہ، گل ... [illegible]

۱۲ تولہ بیخ بید سبز ۱۲ تولہ، بادیان ۱۲ تولہ، دودھ بکری تازہ ۸ سیر پختہ، دودھ گاؤ تازہ ۸ سیر پختہ، برادہ صندل سفید ۲ تولہ - ۲۰ سیر پانی میں سب چیزوں کو رات کے وقت بھگوئیں۔ صبح ۱۶ سیر عرق کشید کریں۔ مقدار خوراک ۱۲ تولہ، مناسب بدرقہ کے ساتھ +

فوائد:- دق کے واسطے عجیب چیز ہے +

سفوف دق معوی

طباشیر سفید ایک تولہ، دانہ الائچی خورد ایک تولہ، مصطگی رومی ایک تولہ، کہربائے شمعی ایک تولہ، کافور بھیم سینی ۶ ماشہ، مروارید ناسفتہ ۶ ماشہ، زعفران کشمیری ۶ ماشہ، مشک خالص ۴ ماشہ، مصری کوزہ ۱۰ تولہ ۸ ماشہ کوٹ چھان کر سفوف بنائیں۔ مقدار خوراک ۳ سے ۶ ماشہ تک، صبح وشام شربت صندل ۲ تولہ کیساتھ استعمال کریں +

فوائد:- دق معوی کے لئے یہ سفوف نہایت مفید ثابت ہوا ہے۔ عام کمزوری کو رفع کرتا ہے ہاضمہ کو درست کرتا ہے +

اکسیر یامینی

صمغ عربی ۴ ماشہ، شکر طبرزد ۴ ماشہ، کتیرا سفید ۴ ماشہ، گل سرخ چار ماشہ، طباشیر ۴ ماشہ، ربِ السوس ۵ ماشہ، نشاستہ ۷ ماشہ، خرفہ ۷ ماشہ، صندل سرخ دو ماشہ، صندل سفید ۲ ماشہ، تخم کاہو ۳ ماشہ، رب السوس ۔ ماشہ، کافور قیصوری ۱ ماشہ، مغز تخم کدوئے شیریں نو ماشہ، تخم خشخاش سفید نو ماشہ، مغز تخم خیارین ۹ ماشہ، مغز تخم خربوزہ ۹ ماشہ، سرطان سوختہ ۱ تولہ کوٹ چھان کر لعاب اسپغول میں ایک ایک ماشہ کے قرص بنائیں + مقدار خوراک ۷ ماشہ ہمراہ عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ +

فوائد:- سل، دق اور پرانی کھانسی کے لئے یہ قرص بہت مفید ثابت ہوئے ہیں +

جناب حکیم ڈاکٹر سید محمد اکبر علی حاذق صاحب فاضل طب وجراحت

روغن استخوان بز

استخوان بز جوان (جن میں مغز موجود ہو) سرطان نہری مصفیٰ ایک ایک سیر، گل ارڈ سہ تین سیر، گل سرخ دو سیر۔ مٹی کی ایک کوری ہانڈی لے کر اسکے پیندے میں چھوٹا سا سوراخ کریں، اور ہڈیاں پیندے میں بچھا کر ان کے اوپر سرطان کا قیمہ کر کے رکھیں، پھر گل سرخ اور گل ارڈ سہ اوپر بچھا کر ہانڈی کو گل حکمت کریں، پھر بطریق پتال جنتر روغن نکالیں۔ اور پانچ قطروں سے آٹھ قطروں تک روزانہ گدھی کے دودھ کے ساتھ دیں۔ گدھی کے دودھ کی مقدار اتنی ہونی چاہیئے جو آسانی سے ہضم ہو سکے + **فوائد:-** سل ودق کے مختلف مدارج میں یہ روغن بہت سی شکایتوں کے لئے مفید ہے کمزوری کو دور کرتا ہے

کشتہ مروارید سونے چاندی والا

مروارید ناسفتہ، شاخ مرجان، ابرک سفید، سرطان مصفیٰ، برادہ نقرہ ہر ایک تین ماشہ، برادہ طلا ایک ماشہ، کہربا شمعی دو ماشہ، سب دواؤں کو پہلے باریک کر کے پھر [illegible] اور آب بھنگرہ سیاہ ۱۰-۱۰ تولہ میں اچھی طرح کھرل کر کے ٹکیاں بنالیں، اسکے بعد ان کو گلاب کے تازہ پھولوں کے نغدہ میں رکھکر گل حکمت کریں اور سات سیر اپلوں کی آگ دیں، سرد ہونے پر ٹکیوں کو عرق گلاب اور عرق بیدمشک میں کھرل کر کے رکھیں اور ایک رتی سے [illegible] بکری کے دودھ یا شربت خشخاش کے ساتھ دیں +

فوائد:- مدقوق اور مسلول مریضوں کی کمزوری کو رفع کرنیکے لئے یہ کشتہ عجیب الاثر ثابت ہوا ہے کھانسی کو رفع کرتا ہے

اکسیر صادق

تخم خرفہ سیاہ تین تولہ، نوشادر ۶ ماشہ، دونوں کو کیلے کی جڑ میں بھر کر محفوظ کریں۔ پھر اسکو گل حکمت کر کے گرم توا یا اپلوں کی آگ میں ایک پہر تک رکھیں، سرد ہونے پر جڑ میں سے دوا نکال لیں اور پیس کر رکھیں۔ اور ۶ رتی سے ایک تک شربت انجبار میں ملا کر دن رات میں دو تین بار دیں +

فوائد:- سل کی اکثر قسموں میں یہ دوا مفید ثابت ہوئی ہے، اگر خون بکثرت آرہا ہو تو اسکو روکتی ہے +

جناب حکیم رام ناتھ صاحب چک جھمرہ

[illegible] سوختہ ۲ ماشہ، کشتہ ابرک [illegible] ۲ ماشہ [illegible]

[illegible]

[illegible] دوا [illegible] میں ملا کر عرق شیر کے ساتھ دیں + فوائد:۔ سل کے زخم اور بخار کی شدت کے لئے یہ اکسیر نہایت مفید ثابت ہوئی ہے

دوائے سعال برگ بانسہ ۵ تولہ، سرطان ہندی مصفاہ ۵ عدد، دونوں چیزوں کو مٹی کے کوزہ میں بند کرکے پانچ سیر اپلوں کی آگ دیں پھر کھرل کرکے سفوف بنالیں اور ۳ ماشہ یہ دوا تولہ بھر شہد میں ملا کر چٹائیں + فوائد:۔ سل کی کھانسی کے لئے یہ دوا مفید ثابت ہوئی ہے۔

جناب حکیم ڈاکٹر حافظ سید شمس الدین صاحب فردوسی بہاری

قرص کافور طباشیری طباشیر کبود ۳ ماشہ، صندل سفید (عرق بید مشک ۱۰ تولہ میں حل کیا ہوا) مغز تخم کدوئے شیریں، مغز تخم خرفہ ۳ ماشہ تخم کاہوئے مقشر ۳ ماشہ، تخم خرفہ سیاہ ۳ ماشہ، کافور خالص ۱ ماشہ، سب دواؤں کو کوٹ چھان کر لعاب اسبغول ۳ ماشہ میں گوندھ کر ایک ایک ماشہ کے قرص بنائیں اور سایہ میں خشک کرکے محفوظ رکھیں۔ اور تین قرص ہمراہ عرق شیر مرکب اور شربت اعجاز صبح و شام دونوں وقت استعمال کرائیں + فوائد:۔ دق کے بخار کو یہ قرص تسکین دیتے ہیں، جگر کی حرارت کو اعتدال پر لاتے ہیں +

جناب حکیم صوفی عبدالمجید شمس عرفانی، امرتسر

کشتہ طلا دق ورق طلا، ورق نقرہ ہر ایک نو ماشہ، تخم انجبار سفید، زمرد سبز یاقوت ہر ایک ۲ ماشہ، سب چیزوں کو سنگ سماق کی کھرل میں چار دن تک آب تلسی سیاہ میں کھرل کریں، پھر تھوہر زقوم کے دودھ میں ایک ہفتہ تک اور آب برگ چھوئی موئی میں دو ہفتہ تک اور آب برگ نیم میں ایک ہفتہ تک، آب برگ بکائن میں ایک ہفتہ کھرل کرکے قرص بنالیں اور ایک پاؤ برگ چھوئی موئی کے نغدہ میں قرص رکھکر گل حکمت کریں اور خشک ہونے پر پندرہ سیر اپلوں میں ایسی جگہ آگ دیں جہاں ہوا نہ پہونچ سکے۔ سرد ہونے پر دوا نکالیں۔ سیاہی مائل لسوڑی رنگ کا کشتہ برآمد ہوگا + مقدار خوراک ۲ سے چار چاول مناسب بدرقوں کے ساتھ + فوائد:۔ تپ دق کے پہلے اور دوسرے درجہ میں حکماً فائدہ کرتا ہے +

جناب حکیم مرزا منظور حسین صاحب ڈلہوزی



اکسیر دق کشتہ ابرک سیاہ (برگ ارنڈ والا) ۱۰ ماشہ، کشتہ مروارید ۹ سرخ، ست گلوہلی ۳ ماشہ، سرطان محرق ۲۰ ماشہ، طباشیر ۳ ماشہ، دانہ الائچی خورد ۳ ماشہ، کافور عمدہ ۴ سرخ، کشتہ قلعی ۳ سرخ، کشتہ مرجان ۴ سرخ، کشتہ عقیق ۳ سرخ سب دواؤں کو روح بید مشک اور روح کیوڑہ میں پانچ گھنٹے کھرل کرکے خشک کرلیں، اور بارہ خوراکیں بناکر ایک خوراک دوا صبح کے وقت مکھن میں ملاکر دیں، دوسری خوراک دوپہر کو ہمراہ عرق شیر ۱۰ تولہ شربت اعجاز ۲ تولہ دیں۔ اور تیسری خوراک رات کو آٹھ بجے ہمراہ عرق ہرا بھرا دیں، اور روغن جگر ماہی غذا کے بعد دونوں وقت خالص شہد میں ملاکر مریض کی قوت کے مطابق پلائیں +

فوائد:۔ یہ اکسیر مریضان دق و سل کے لئے نہایت مفید ہے حرارت کو زائل کرتی ہے پھیپھڑے کے زخموں کو بھرتی ہے، عام جسمانی قوت کو بڑھاتی ہے۔ اور اسکے استعمال سے ہاضمہ کا فتور بھی رفع ہو جاتا ہے +

جناب حکیم گل حسین شاہ صاحب، چھوکر کلاں

دوائے دق نوسادر، قلمی شورہ، پانچ پانچ تولے لے کر باریک کریں، پھر اسے مٹی کے ایک پیالہ میں پھیلاکر، دوسرا اس پر ڈھک دیں، اور پیالے کے منہ کو ماش کے آٹے سے بند کرکے خشک کرلیں اور اسے نرم آنچ پر آدھ گھنٹے تک رکھیں، پھر تین گھنٹے تک آگ میں چھوڑ دیں اسکے بعد جب برتن سرد ہو جائے تو دوا کو باریک کرکے رکھ لیں، اور چار رتی یہ دوا عرق خیرو سات تولہ کے ساتھ صبح و شام دونوں وقت کھلائیں +

فوائد:- سل ودق اگر ابتدائی حالت میں ہے تو یہ دوا بہت مفید ثابت ہوتی ہے +

عرق خیرو گل خیرو ۱۰ تولہ، الائچی خورد ۳ تولہ، طباشیر دو تولہ، صندل سفید ۵ تولہ، شیر گاؤ چار سیر، حسب معمول عرق کشید کرکے کام میں لائیں +

جناب ابوالاعجاز حکیم سید شفار القادری، ریاست بیکانیر



کشتہ طلا مرکب سیمابی برادہ طلا، برادہ نقرہ، برادہ فولاد، برادہ قلعی برادہ تانبہ، برادہ ابرک سیاہ، پارہ ہر ایک ڈیڑھ ماشہ، سب کو آب گھی کوار میں اس قدر کھرل کریں کہ سب چیزیں حل ہو کر ٹکیہ بننے کے قابل ہو جائیں۔ اس ٹکیہ کو مرتبان میں رکھ کر پانچ سیر اپلوں کی محفوظ آگ دیں، آنچ ٹھنڈی ہونے پر ٹکیہ نکال لیں۔ پھر اس میں ڈیڑھ ماشہ پارہ اضافہ کرکے بیس تولہ آب گھی کوار میں کھرل کریں اور آنچ دیں۔ اور اس طرح دس بار ڈیڑھ ڈیڑھ ماشہ پارہ اضافہ کرکے دس آنچیں دیں +

خوراک آدھے چاول سے ایک چاول تک ہمراہ بدرقہ مناسب +

فوائد:- یہ کشتہ سل ودق کے مریضوں کے لئے اکسیر کا کام دیتا ہے، ایک دو خوراکوں سے ہی عجیب غریب فائدے ظاہر ہوتے ہیں، بہت سے مریض جو ذبول کی حالت میں تھے اس کے استعمال سے روبصحت ہو گئے، مریض کی عام کمزوری کو روکنے کے لئے تو اس سے بہتر شاید ہی کوئی دوا مل سکے۔

جناب حکیم شمس الحق خانصاحب امرتسر

کشتہ طلا دافع سل ودق برادہ طلا ۳ ماشہ، آب بیخ گل عباسی، آب گل سرخ بہاری، آب پوست بیخ کچنال، آب پوست نیب آب تلسی، آب چولائی خاردار ہر ایک ۱۰ تولہ، برادہ طلا کو ترتیب وار ان پانیوں میں کھرل کرکے گل حکمت کریں اور پانچ سیر اپلوں کی آگ دیں، کشتہ خاکستری مائل بسرخی اور بے چمک برآمد ہوگا۔ خوراک ایک چاول مناسب بدرقہ کے ساتھ +

فوائد:- یہ کشتہ دق وسل کے مریضوں کے لئے عجیب چیز ہے، عام کمزوری کو رفع کرتا ہے، اعضائے رئیسہ کو قوت دیتا ہے دق کے عوارض میں کمی کرتا ہے +

قرص لولوی مروارید ۴ ماشہ، طباشیر ۱۴ ماشہ، سرطان سوختہ ۱۴ ماشہ، تخم خشخاش سفید ۱۴ ماشہ، تخم کاہو ۱۴ ماشہ، تخم خرفہ مقشر ۱۴ ماشہ کتیرا ۱۴ ماشہ، کہربا شمعی ۹ ماشہ، رب السوس ۹ ماشہ، غنچہ گل سرخ نو ماشہ، مغز تخم خیارین ۲۲ ماشہ، صمغ عربی ۴۰ ماشہ، لبسد محرق ۴۰ ماشہ، کافور قیصوری ۳ ماشہ، زعفران ۷ رتی، ابریشم مقرض ۷ رتی، باریک کرکے آب بارتنگ سبز سے قرص بنالیں، خوراک تین تین ماشہ صبح وشام ہمراہ عرق [illegible] تولہ **فوائد:-** اس عرق سے ہر قسم کے بخاروں کا ازالہ ہو جاتا ہے +

جناب حکیم سید محمود صاحب گیلانی

عرق گیلانی برادہ چوب [illegible]، برادہ صندل سفید، برادہ عود ہندی، استخوان کبوتر کوفتہ، اسارون، سعد کوفی، ندنباد ہر ایک تین تولہ [illegible] عناب ولایتی، برگ گاؤزباں، شاہترہ، گلوئے خشک، سپستان کوفتہ، تخم کاسنی کوفتہ ہر ایک ۱۰ تولہ کشنیز خشک کوفتہ، بادیان [illegible] کوفتہ، بیخ بادیان کوفتہ، بیخ کاسنی کوفتہ، تخم خرفہ، الائچی خورد کوفتہ، الائچی کلاں کوفتہ، شقاقل مصری ہر ایک ۲۰ تولہ بالچھڑ [illegible] منقی، تخم خیارین کوفتہ، تخم خربزہ کوفتہ، مغز تربوز، گل بنفشہ، تخم فرنجمشک، خوب کلاں (سفید بستہ) تخم بالنگو ہر ایک ۲ تولہ [illegible] [illegible] دو تولہ، موم دیسی مصفیٰ ۵ تولہ، تخم کاہو ایک تولہ، جو نیم کوفتہ پاؤ سیر، تخم پالک [illegible] چینی، کافور ہر ایک سوا تولہ، تمام

میں ڈال دیں، رات کو بھگو دیں، صبح عرق کی چار پانچ بوتلیں کشید کر لیں، اور پانچ پانچ تولہ دن میں تین دفعہ شربت بنفشہ ڈیڑھ تولہ سے شیریں کر کے استعمال کریں + فوائد: دق و سل کے ہر درجہ میں یہ عرق مفید ثابت ہوا۔ میرے والد جناب حکیم ڈاکٹر سید مسعود شاہ صاحب گیلانی کی خاص ایجاد ہے +

محلول عجیب کاڈلیور آئل ولایتی، روغن بادام شیریں، صمغ عربی سائیدہ ہر ایک دس تولہ، روح کیوڑہ، روح بید مشک ہر ایک بارہ تولہ، روغن بادیان خالص ۶ ماشہ، سیکرین ۱۰ ماشہ، حسب دستور معروف ایملشن تیار کر لیں، خوراک ۳ ماشہ سے شروع کر کے ایک ماشہ روزانہ بڑھاتے جائیں جب ایک تولہ پر پہنچ جائیں تو یہی مقدار ہر روز استعمال کیا کریں۔ یہ دوا دونوں وقت بعد غذا استعمال کرنا چاہیئے +

فوائد:۔ کھانسی کے لئے یہ دوا بہت مفید ہے قوت کو قائم رکھتی ہے +

جناب حکیم سید محمد رضا صاحب ال، یو، ایم، ایس لکھنؤ



قرص اسہال دقی گل سرخ، طباشیر، کہربائے شمعی، ہر ایک ۵ ماشہ، جفت بلوط بریاں، گل ارمنی ہر ایک سات ماشہ، زرشک، تخم حماض ہر ایک نو ماشہ سب دواؤں کو کوٹ چھان کر بہدانہ کے لعاب میں ایک ماشہ کے قرص بنالیں اور تین ماشہ یہ قرص سیبکے پانی کے ساتھ یا کسی اور مناسب بدرقہ کے ساتھ دیں +

فوائد:۔ دق کے مریضوں کو جو اسہال شروع ہو جاتے ہیں۔ ان کو روکنے کے لئے یہ قرص بہت مفید ہیں، معدہ اور جگر کو ان سے قوت حاصل ہوتی ہے +

نقوع دق گلوئے نیم، ابریشم مقرض، تخم پالک نیم کوفتہ، برگ گاؤزباں، گل گاؤزباں ہر ایک ۶ ماشہ، رات کے وقت سب چیزوں کو عرق بید سادہ اور عرق گاؤزباں (دونوں بیس تولے) میں بھگو کر صبح صاف کریں اور تین تولہ مصری ملا کر پلائیں، اور غذا کے ساتھ دونوں وقت تین تین تولے گدھی کا دودھ پلائیں۔ یہ نسخہ میرے پدر بزرگوار حکیم سید جعفر حسین صاحب طبیب اول یونانی شفاخانہ کا ترتیب دیا ہوا ہے میں بھی کئی مریضوں پر اس کو آزما چکا ہوں +

روغن ماہی مدبر گل بنفشہ کشمیری ایک تولہ، تخم بارتنگ بیخ انجبار ہر ایک دو تولہ، تینوں چیزوں کو ڈیڑھ پاؤ پانی میں جوش دیکر صاف کریں، پھر اس میں آب بارتنگ سبز دو تولہ، شیرہ مغز تربوز، شیرہ مغز بادام شیریں، شیرہ خشخاش ہر ایک ایک تولہ شہد دس تولہ اضافہ کر کے ہلکی آگ پر چڑھا دیں اور اس میں دس تولہ روغن ماہی ڈال دیں، جب آدھا پانی اُڑ جائے تو برتن کو آگ پر سے اُتار کر تیل نکال لیں اور احتیاط سے رکھیں، اور دو ماشہ یہ روغن عرق بید سادہ اور عرق گاؤزباں کے ساتھ دیں +

فوائد:۔ عام تقویت کے لئے یہ روغن بہت مفید ثابت ہوا ہے، کھانسی کی شکایت بھی رفع ہو جاتی ہے +

جناب حکیم تلسی داس سینانی (سند یافتہ طبیہ کالج دہلی) میرپور خاص (سندھ)



معجون اکسیر سل تخم کاہو، مغز تخم کدو، مغز تخم تربوز، مغز تخم خیارین ہر ایک ۳ مثقال، مروارید ناسفتہ سائیدہ ۲ مثقال، صندل سرخ، الائچی خورد، عود اگر، درونج عقربی، زرنباد، بہمن سفید ہر ایک ایک مثقال، طباشیر ۴ مثقال گل سرخ ۵ مثقال گل گاؤزباں ۸ مثقال عنبر اشہب ۵ رتی، مشک خالص ۱ ماشہ، مربہ سیب، مربہ گاجر، مربہ آملہ ہر ایک ۵ تولہ، مصری ۲۰ تولہ شہد ۲۰ تولہ بطریق معروف معجون بنائیں، اور صبح و شام دونوں وقت چھ چھ ماشہ مناسب بدرقہ کیساتھ استعمال کرائیں۔ ۵ (مثقال = ۴،۵ ماشہ) فوائد:۔ یہ معجون بارہا تجربہ کی کسوٹی پر صحیح اُتری ہے سل اور اس سے پیدا شدہ کمزوری اس سے دور ہو جاتی ہے +

جناب حکیم آغا منصب علی صاحب دہلی



دوائے نفث الدم پوست بیخ انجبار ۴۰ ماشہ۔ دم الاخوین ۴۰ ماشہ۔ صدف صادق ۴۰ ماشہ کہربا شمعی ۴۰ ماشہ۔ سریشم ماہی ۴۰ ماشہ۔ عود صلیب ۴۰ ماشہ رب السوس ۴۰ ماشہ۔ افیسون ۴۰ ماشہ۔ سرطان سوختہ ۴۰ ماشہ۔ نشاستہ بریاں ۴۰ ماشہ۔ صمغ عربی ۴۰ ماشہ۔ کتیرا ۴۰ ماشہ۔ مغز بادام مقشر ۴۰ ماشہ۔ افیون ۳۰ ماشہ۔ زعفران ۱۰ ماشہ۔ کافور ۲ ماشہ ان سب کو کوٹ چھان کر ۴۱ پڑیاں بنالیں یا ان سب کو گھول کرکے گدھی کے دودھ کے ساتھ ۴۱ قرص تیار کرلیں۔ اور ایک قرص گدھی کے دودھ کے ساتھ۔ شربت انجبار ملاکر شام کے وقت استعمال کریں۔

فوائد۔ نفث الدم (خون تھوکنا) کی شکایت کے لئے یہ دوا نہایت مفید ہے پھیپھڑے کے زخموں کو بھرتی ہے عام صحت کو درست کرتی ہے۔

جناب حکیم علی حماد صاحب فاضل طب!

حب مدقوق تخم خشخاش سیاہ ۱۰ ماشہ تخم خشخاش سفید ۱۰ ماشہ۔ تخم خرفہ سیاہ ۴۰ ماشہ۔ تخم کدو شیریں ۴۰ ماشہ۔ تخم کاہو مقشر ۴۰ ماشہ۔ خیارین ۴۰ ماشہ مغز پیٹھہ ۳۰ ماشہ۔ مغز تربوز ۳۰ ماشہ۔ نشاستہ ۱۰ ماشہ۔ صمغ عربی ۱۰ ماشہ۔ طباشیر کبود ۱۰ ماشہ۔ گل ارمنی ۱۰ ماشہ۔ بزرالبنج ۱۰ ماشہ رب السوس ۱۰ ماشہ۔ ریشہ انجبار ۱۰ ماشہ۔ خاکستر سرطان محرق ۲ ماشہ۔ ست گلو ۲ ماشہ۔ کافور یک سرخ۔ کشتہ زمرد ۲ سرخ۔ مالتی بسنت ۲ سرخ۔ تمام دواؤں کو کوٹ چھان کر آب کوکنار سے چنے کے برابر گولیاں بنالیں۔ اور دو گولیاں بکری یا گدھی کے دودھ کے ساتھ دیں۔

فوائد۔ یہ گولیاں دق کی کمزوری کو دور کرتی ہیں۔ دق کے دستوں کو روکتی ہیں۔

عرق مسلول گوشت حلوان ۲۰ سیر۔ سرطان مصفیٰ ۲۵ عدد۔ گوشت روہو مچھلی صاف ۱ سیر۔ کشنیز خشک ۲ سیر۔ الائچی خورد کے ساتھ بدستور یخنی تیار کریں۔ پھر شیر بز ۲۰ سیر۔ ماءالرائب ۱۰ سیر۔ آب عصی الراعی سرخ آب ریشہ برگد ۰ سیر۔ آب پیٹھہ مشوئی ۱ سیر۔ آب کدوئے دراز مشوئی ۱ سیر۔ آب برگ عنب الثعلب سبز ۱ سیر۔ آب برگ خرفہ ½ سیر۔ آب برگ پالک ½ سیر۔ آب انار شیریں ۱ سیر جو مقشر ۳۰ تولہ تراشہ سیب ۵ عدد ملاکر قلعی دار دیگ میں ڈالیں اور نیچے میں سریشم ماہی ۹ ماشہ۔ طباشیر کبود ۹ ماشہ۔ صمغ عربی ۹ ماشہ۔ دانہ ہیل خورد ۹ ماشہ۔ رب السوس سیاہ ۳ ماشہ کی پوٹلی رکھ کر بدستور عرق کھینچیں۔ اور ۵ تولہ یہ عرق حب مدقوق ۲ عدد کے ساتھ صبح کے وقت استعمال کرائیں عرق کو میٹھا کرنے کے لئے کوئی مناسب حال شربت اضافہ کرسکتے ہیں

فوائد۔ اس عرق کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ یہ مریض کی قوت کو بحال رکھتا ہے دق کی حرارت کو کم کرتا ہے۔ مفرح ہے +

جناب حکیم حبیب احمد صاحب پٹیہڑوی

قرص سرطان کافوری سرطان ۱ تولہ۔ تخم خرپزہ ۹ ماشہ، مغز تخم خیارین ۹ ماشہ۔ مغز کدو شیریں۔ خشخاش سفید ۹ ماشہ۔ گل سرخ ۴ ماشہ۔ صندل سرخ ۲ ماشہ۔ صندل سفید ۲ ماشہ۔ کتیرا ۴ ماشہ۔ صمغ عربی ۴ ماشہ۔ طباشیر ۴ ماشہ اصل السوس مقشر ۵ ماشہ۔ رب السوس ۵ ماشہ۔ نشاستہ ۵ ماشہ۔ تخم خرفہ ۷ ماشہ۔ تخم کاہو ۲ ماشہ۔ کافور ۱ ماشہ۔ نبات سفید ۴ ماشہ۔ کوٹ چھان کر لعاب [illegible] قرص بنائیں اور [illegible] ماشہ مناسب بدرقہ کیساتھ کھلائیں۔ **فوائد۔** دق وسل میں مجرب ہیں۔ حرارت کو کم کرتے ہیں۔

جناب حکیم منشی دیوی دیال صاحب وحید کنجاہ

سفوف راج روگ مروارید ناسفتہ ۳ ماشہ۔ کہربائے شمعی ۲ تولہ طباشیر کبود ۲ ماشہ۔ ست گلو اصلی ۴ تولہ۔ زہر مہرہ خطائی ۱ تولہ۔ رب السوس ۱ تولہ

...دانہ الائچی خورد ۲ تولہ۔ کافور ۱ ماشہ۔ چاول کشنیز ۱ تولہ۔ گلاب کا زیرہ ۱ تولہ۔ مغز خیار ۱ تولہ۔ مغز خربوزہ ۱ تولہ۔ مغز کدو ۱ تولہ۔ مغز ببلانہ ۱ تولہ۔ سب چیزوں کو کوٹ چھان کر سفوف بنائیں اور ایک تولہ یہ سفوف گدھی یا بکری کے دودھ کے ساتھ استعمال کرائیں۔

فوائد۔ راج روگ یعنی دق کے لئے یہ سفوف اکسیر ثابت ہوا ہے۔ حرارت کو کم کرتا ہے۔ تجزیر کو روکتا ہے۔

عرق راج روگ

برادہ صندل سفید ۴ تولہ۔ گل گلاب ۴ تولہ۔ گل بنفشہ ۴ تولہ۔ گل گاؤزبان ۴ تولہ۔ گل بانسہ ۴ تولہ۔ گل نیلوفر ۴ تولہ۔ گلو ۴ تولہ۔ تخم کاسنی ۲ تولہ۔ مغز کدو ۲ تولہ۔ مغز خیرا ۲ تولہ۔ تخم تلسی ۲ تولہ۔ اصل السوس مقشر ۲ تولہ۔ الائچی خورد ۳ تولہ۔ برگ گلو ۵ تولہ۔ برگ کاسنی ۵ تولہ۔ برگ بید ۵ تولہ۔ برگ کرنجوہ ۵ تولہ۔ سب دواؤں کو چھ سیر پانی میں پندرہ گھنٹے بھگو کر عرق کشید کریں۔

خوراک۔ ایک ایک چھٹانک صبح اور شام دونوں وقت۔

فوائد۔ اگر مرض کی ابتدا ہی میں یہ عرق پلانا شروع کر دیا تو یقیناً ہفتہ عشرہ میں آرام ہو جائے گا۔ مجرب ہے۔ +

جناب ڈاکٹر حکیم اللہ صاحب حیرت ایم، بی، ایس۔ برہانپور۔ سی۔ پی

سیال دقی

گلیسرین ایک اونس۔ آئین کا ڈیبور نصف ڈرام۔ گم اکیشیا بقدر ضرورت۔ آئیل سینمن آدھا ڈرام گاگول کا رب ۵۰ گرین کیلیم ہائپو فاسفیٹ ۳۰ گرین۔ ٹنکچر کارڈمم کمپونڈ ۲ ڈرام۔ ٹنکچر سنکونہ ۴ ڈرام۔ ٹنکچر نکس وامیکا آدھا ڈرام ٹنکچر زنجبیل ۲ ڈرام۔ اسپرٹ امونیا آروبیٹک ۳ ڈرام۔ لائکوار آرسینی کیلس آدھا ڈرام۔ سیرپ ٹولو ایک اونس۔ ایکوا اینی سھائی ۱۲ اونس۔ سب دواؤں کو ملا کر سیال بنالیں اور کھانے کے بعد دونوں وقت ایک ایک اونس مریض کو پلائیں۔

فوائد۔ یہ سیال مسلول مریض کے لئے عجیب چیز ہے۔ اس کی قوت بحال ہو جاتی ہے۔ بھوک خوب لگنے لگتی ہے۔ درجہ حرارت کم ہو جاتا ہے۔

دوائے مسلول

ایک تندرست بکری کا پھیپھڑا۔ جگر اور طحال مُسلّم لے کر ان کا قیمہ بنائیں۔ پھر ان میں طباشیر ۵ تولہ۔ سنگ جراحت ۵ تولہ، مرجان ۵ تولہ۔ گیرو ۵ تولہ پیس کر قیمہ کے درمیان ۵ تولہ رکھیں اور مٹی کے برتن میں گل حکمت کر کے ۲۰ سیر اپلوں کی آنچ گڑھے میں دیں۔ سرد ہونے کے بعد اندر کی تمام چیزوں کو پیس کر باریک چھان لیں۔ اور اس سفوف میں سے ۲ تولہ لے کر ۲ ماشہ مازوئے سبز کا سفوف ۲ ماشہ آیڈو فارم ملا کر ایک شیشی میں رکھیں۔ خوراک نصف ماشہ ہمراہ شربت اعجاز یا شربت انجبار وغیرہ۔

فوائد۔ کھانسی کے ساتھ اگر خون آرہا ہو تو اس کو حکمی طور پر بند کرتی ہے، اور پھیپھڑوں کے زخموں کو جلد بھر دینا اس کا ادنی کرشمہ ہے اور اپنا اثر پہلی دوسری خوراک میں یقینی طور پر دکھاتی ہے۔ مجرب اور بھروسہ کی دوا ہے۔



جناب حکیم مولوی گھاسی خاں صاحب جے پوری

لعوق شش

پوست خشخاش سفید ۵ تولہ برگ اڑوسہ ۵ تولہ۔ صمغ عربی ۴ ماشہ گوند کتیرہ ۴ ماشہ۔ ملہٹی مقشر ۴ ماشہ۔ مصطگی رومی ۳ ماشہ۔ مرکی ۳ ماشہ افیون عمدہ ۱ ماشہ۔ زعفران کشمیری ایک ماشہ۔ مصری ۲۰ تولہ۔ ترکیب۔ پہلے پوست خشخاش و برگ اڑوسہ کو ایک سیر پانی میں ۲۴ گھنٹے بھگوئیں پھر جوش دیکر چوتھائی حصہ پانی نکالیں اور مصری ڈال کر قوام کریں۔ جب غلیظ ہو جائے تو نیچے اتار کر باقی دوائیں کوٹ چھان کر ملا دیں۔ خوراک ۲ ماشہ سے ۳ ماشہ تک۔

فوائد۔ سل کہنہ میں جب مریض کو دست بھی آرہے ہوں۔ یہ دوا مفید اور مجرب ثابت ہوئی ہے +

دق وسل کے لئے ویدک کے خاص مجربات

دُرالبھا آدی گھرت جوانسہ، گوکھرو، شالپرنی، پرشٹ پرنی، مُدگ پرنی، ماش پرنی، کھرینٹی اور پت پاپڑا۔ ہرایک ایک پل (چارچار تولہ) لے کر دس گنے پانی میں پکائیں۔ جب پانی دسواں حصہ باقی رہ جائے تو اسے چھان میں پھر ہیں کچور، پوکھر مول، پیپلی۔ ترا مان، بھوآملہ، چرائتہ، کٹکی، اندرجو اور سالکا ہرایک ایک تولہ باریک پیس کر ڈال دیں اور پھر اس میں ایک پرستھ (۶۴ تولہ) گھی اور دو پرستھ دودھ ڈال کر پکائیں +

فوائد:۔ اس گھی کے استعمال سے بخار، جلن، سر چکرانا، کھانسی، کندھوں کے درد، پسلی کے درد، درد سر، پیاس، قے اور اسہال وغیرہ شکایتیں دور ہو جاتی ہیں + (چرک)

جیونتی آدی گھرت جیونتی، ملیٹھی، منقے، اندرجو، کچور، پوکھر مول، کنڈیاری، گوکھرو، کھرینٹی، نیلوفر، بھوآملہ، ترا مان، جوانسہ اور پیپلی سب ہموزن لے کر باریک پیس لیں، پھر ان سے گھی پکالیں +

فوائد:۔ اس گھی کے استعمال سے گیارھوں قسم کے راج یکشما کے عوارض دور ہو جاتے ہیں + (چرک)

بلا آدی گھرت کھرینٹی، شال پرنی، پرشٹ پرنی، بڑی کنڈیاری اور چھوٹی کنڈیاری۔ ان سب کا کاڑھا بنالیں۔ اور اس کاڑھے میں گائے کا دودھ، سونٹھ، منقے، کھجور، گھی، اور پیپلی ڈال کر گھی پکالیں۔ اس گھی میں شہد ملا کر کھائیں +

فوائد:۔ اس گھی سے بخار، کھانسی اور آواز کی خرابی وغیرہ شکایتیں دور ہو جاتی ہیں + (چرک)

یوانی کھانڈو اجوائن، املی، سونٹھ، امل بید، انار، بیر اور آملہ ہرایک ایک تولہ، دھنیا، سونچل نمک، زیرہ دارچینی ہرایک ۱ ماشہ، پیپلی سو عدد، کالی مرچ دو سو عدد، اور کھانڈ چار پل لے کر ان کا چورن بنالیں +

فوائد:۔ یہ چورن زبان کو صاف کرتا ہے، دل پسند ہے۔ غذا کی رغبت بڑھاتا ہے، دل، تلی اور پسلی کے درد کو دور کرتا ہے قبض اور اپھارے کو رفع کرتا ہے، کھانسی، دمہ، گرہنی اور بواسیر کی خرابیوں کو دور کرتا ہے۔ نیز قابض ہوتا ہے + (چرک)

ستادی چورن ناگرموتھا، اسگندناگوری، اتیس، بسکھپرکی جڑ۔ پاٹھا، ستاور، شال پرنی، کھرینٹی، کڑا چھال، تمام دوائیں ہموزن لے کر سفوف تیار کریں، اور اسمیں سے بقدر ۳ ماشہ صبح و شام ہمراہ دودھ بکری استعمال کرائیں +

فوائد:۔ شروع تپ دق کی حالتوں میں بہت فائدہ کرتا ہے + (چرک)

لونگ آدی چورن لونگ، مشک کافور، الائچی خورد، تج، سک، ناگ کیسر، جائفل جنس، سونٹھ، زیرہ سیاہ، اگر (عود) طباشیر نقرہ، کنکول، بالچھڑ، مغز تخم کنول گٹہ فلفل دراز، صندل سفید، مشک بالا۔ تمام دوائیں برابر وزن لے کر نہایت باریک سفوف تیار کریں اور اس میں آدھے وزن سے مصری کوزہ ملا کر محفوظ رکھیں۔ مقدار خوراک ۴ رتی سے دو ماشہ تک +

فوائد:۔ اگر مریض تپ دق میں غلبۂ صفرا ہو، تو یہ چورن شہد میں ملا کر بکری کے دودھ کیساتھ استعمال کرانے سے بہت فائدہ کرتا ہے اسکے استعمال سے حرارت ہاضمہ تیز ہوتی ہے۔ دل میں طاقت آتی ہے۔ گلے کے درد کھانسی اور منہ و گلے کے چھالوں کو دفع کرتا ہے + (چرک)

ستوپلادی چورن یہ آیور ویدک کا ایک مشہور و معروف نسخہ ہے۔ مصری کوزہ ۱۶ تولہ، طباشیر نقرہ ۸ تولہ فلفل دراز ۴ تولہ، الائچی خورد ۲ تولہ، دارچینی ۱ تولہ سب کو نہایت باریک پیس کر محفوظ رکھیں۔ اس میں گھی یا بادام روغن چرب کر کے اسے شہد ملا کر بقدر تین تین ماشہ دن میں کئی مرتبہ چٹائیں +

فوائد:۔ یہ دوا تپ دق کی بڑھی ہوئی کھانسی دمہ نیز بخار کے دفعیہ کے لئے عجیب چیز ہے۔ منہ کے ذائقہ کو درست کرتا اور بھوک لگاتا ہے + (چرک)

تابیس آگ [illegible]

تالیس پتر ایک تولہ، سیاہ مرچ دو تولہ، سونٹھ ۳ تولہ، فلفل دراز چار تولہ، طباشیر نقرہ ۸ تولہ، الائچی خورد ۶ ماشہ دارچینی ۶ ماشہ، مصری کوزہ ۳۲ تولہ۔ جملہ کو کوٹ پیس کر سفوف تیار کریں۔

فوائد:۔ یہ سفوف بلغم کی حالت میں بہت فائدہ کرتا ہے۔ بقدر ۳ ماشہ سفوف [illegible] شہد میں ملا کر مریض کو چٹائیں۔ اوپر سے بکری کا دودھ پلائیں، یا شربت انار، شربت نیلوفر، شربت بنفشہ وغیرہ ملا کر دن میں دو تین مرتبہ چٹائیں۔ دفعیہ بلغم اور کھانسی کے لئے مفید دوا ہے نیز حرارت ہاضمہ کو تیز کر کے بھوک خوب بڑھاتی ہے +

چیون پراش اولیہ

سبز آملہ پانچ سو عدد (تقریباً ساڑھے بارہ سیر)، بیل چھال، ارنی، شیوناک، کنبھاری، پاڈھل، شال پرنی، پرشٹ پرنی، ماکھ پرنی، مدگ پرنی، فلفل دراز، گوکھرو، کنڈیاری کلاں، کنڈیاری خورد، کاکڑا سنگی، بھومی آملہ، مویز منقیٰ، جیونتی، پوکھر مول، اگر (عود)، گلو، پوست ہرڑ، بردھی (اگر نہ ملے تو شقاقل)، جیوک رشبھک (اگر نہ ملے تو بہمن سرخ و بہمن سفید لیں) کچور، ناگر موتھا، بسکھپرہ، میدھا، (اگر نہ ملے تو اسگندھ) الائچی خورد، کنول پھول، بدھاری قند، بیخ بانسہ، کاکولی (نہ ملے تو ستاور) کاکڑا سنگی ہر ایک چار تولہ، جوکوب کر کے سب ادویہ کو ایک عمدہ قلعی دار برتن میں ڈال کر چونسٹھ سیر پانی میں ڈال دیں، اور پانچ سو آملوں کو کسی عمدہ مضبوط مصفّٰے کپڑے میں باندھ کر اس میں لٹکا دیں اور نرم نرم آگ پر پکائیں۔ جب پانی آٹھواں حصہ بقایا رہ جائے تو آگ پر سے اُتار کر ٹھنڈا کر کے آملوں کو کپڑے میں اس طرح چھان لیں کہ ان کا ریشہ و تخم سب دور ہو جائے اور مغز نکل آئے اور ادویہ کے جوشاندہ کو ایک دوسرے برتن میں چھان لیں۔ اب آملوں کے مغز کو نہایت عمدہ قلعی دار برتن میں ڈال کر ۲۴ تولہ گھی اور چوبیس تولہ تلوں کا عمدہ تیل ڈال کر آہستہ آہستہ نہایت نرم آنچ پر بھون لیں جب سب پانی خشک ہو جائے اور آملے اچھی طرح سے گھی کو چھوڑ دیں تو اسکو آگ پر سے اُتار کر محفوظ رکھیں، اور مندرجہ بالا ادویہ کے جوشاندہ میں ساڑھے سیر پختہ عمدہ مصری یا کھانڈ ڈال کر چاشنی تیار کریں۔ جب چاشنی تیار ہو جائے تو اس میں بھونا ہوا آملوں کا مغز ڈال کر اس قدر عرصہ آگ پر رکھیں اور کسی لکڑی کے اوزار سے چلاتے رہیں کہ آملوں کا مغز حل ہو جائے۔ نیز لعوق اس قابل پختہ ہو جائے کہ سال بھر پڑا رہنے پر بگڑ نہ سکے دوسرے لفظوں میں یوں سمجھئے کہ اس لعوق کا قوام ایسا ہونا چاہیئے جیسا کہ معجون کا ہوتا ہے، جب قوام ٹھیک ہو جائے تو آگ پر سے اتار کر مندرجہ ذیل ادویہ کا سفوف جو پیشتر ہی تیار ہونا چاہیئے اس میں ملا دیں +

(نسخہ سفوف) طباشیر نقرہ ۱۶ تولہ، فلفل دراز ۸ تولہ، دارچینی دو تولہ، الائچی خورد ۲ تولہ، ناگ کیسر دو تولہ، تیج پتر دو تولہ، نہایت باریک پیس کر لعوق میں ملائیں، اور جب لعوق قدرے ٹھنڈا ہو جائے تو اس میں چوبیس تولہ شہد ملائیں۔ بس اب یہ چیون پراش اولیہ تیار ہے +

اول اول مریض کو ایک ماشہ وزن سے شروع کرائیں۔ اور اوپر سے گرم کیا ہوا بکری کا دودھ پلائیں۔ اور چند روز استعمال کرنے کے بعد وزن تین ماشہ کر دیں، پھر چند روز کے بعد ۶ ماشہ کر دیں۔ غرضکہ اسی طرح بڑھاتے بڑھاتے ایک تولہ تک لیجائیں اور اس طریق سے مریض کو فائدہ پہنچائیں

فوائد:۔ یہ لعوق مریض دق کے لئے ہر طرح فائدہ مند ہے۔ اسکے استعمال سے بھوک تیز ہوتی ہے۔ کھانسی، زکام، بلغم وغیرہ کا ناش ہو کر مریض میں خاص طاقت آتی ہے۔ مادہ منی کو بھی بڑھاتا اور بڑھاپے کو دور کرتا ہے۔ چیون پراش کی جس قدر تعریف کی جائے تھوڑی ہے اس مبارک دوا کو ہر ایک معالج تیار کر کے رکھے، یہ لاثانی چیز ہے + (چرک)

بانسہ اولیہ

بانسہ کے پتوں کا رس ایک سیر پختہ۔ کھانڈ ۶۴ تولہ، فلفل دراز ۸ تولہ، گھی گائے ۳۲ تولہ، شہد ۳۲ تولہ۔ اول بانسہ کے پتوں کا رس، گھی اور کھانڈ کو نہایت عمدہ قلعی دار برتن میں ڈال کر آہستہ آہستہ نرم آنچ پر اس طرح پکائیں کہ وہ لعوق کی طرح ہو جائے پھر اس میں فلفل دراز کا سفوف تیار کر کے ڈالدیں۔ اور آگ پر سے اُتار کر قدرے ٹھنڈا ہونے پر شہد ملا دیں اور محفوظ رکھیں۔ مقدار خوراک دو تین ماشہ صبح و شام چاٹ کر اوپر سے بکری کا دودھ پلائیں +

فوائد:۔ یہ لعوق بھی تپ دق کے لئے نہایت فائدہ مند ہے۔ کھانسی اور بلغم کو رفع کرتا ہے +

ایلادی وٹی

دانہ الائچی خورد، تیج پتر، دارچینی۔ مویز منقیٰ، فلفل دراز ہر ایک دو تولہ، مصری، آردملیٹھی، کشمش، کھجور ہر ایک چار تولہ سب باریک پیس کر شہد ملا کر جنگلی بیر کے برابر گولیاں تیار کریں۔ اور دن میں چار پانچ گولیاں تک مریض کے منہ میں رکھوا کر چوسائیں + **فوائد:۔** یہ کھانسی دمہ اور تپ دق کے لئے عمدہ گولیاں ہیں +

دراکشا ارشٹ نہایت عمدہ موٹے منقے سوا سیر لے کر دس سیر پختہ پانی میں اس قدر جوش دیں کہ چوتھا حصہ باقی رہ جائے، پھر آگ پر سے اتار کر [illegible] کر لیں [illegible] کو اس میں سوا سیر پختہ مصری ملا کر مندرجہ ذیل اشیا کا سفوف ڈالیں اور کسی عمدہ مصفّا برتن میں ڈال کر منہ بند کر کے اگر موسم سرما ہو تو ایک ماہ تک اور گرمیوں کے موسم میں پندرہ روز تک کسی محفوظ مقام میں پڑا رہنے دیں۔ وقت مقررہ کے بعد برتن کا منہ کھول کر ارشٹ کو نکالیں اور عمدہ کاگ دار بوتلوں میں محفوظ رکھیں +

نسخہ سفوف جو مندرجہ بالا منقے کے جوشاندہ میں ڈالا جائیگا:۔

دارچینی دو تولہ، دانہ الائچی خورد دو تولہ، ناگ کیسر دو تولہ، تیج پتر دو تولہ، گل خیر دو تولہ، باؤ بڑنگ دو تولہ، مرچ سیاہ ایک تولہ، فلفل دراز ایک تولہ، سب کو باریک پیس کر مندرجہ بالا منقے کے جوشاندے میں ملا دیں +

فوائد:۔ یہ ارشٹ تپ دق کے مریضوں کے لئے آب حیات کا کام دیتا ہے، اسکے استعمال سے کھانسی اور گلے کی خراش دور ہو جاتی ہے، کھایا پیا خوب ہضم ہوتا ہے اور جسم میں طاقت و توانائی آتی ہے، مقدار خوراک ۶ ماشہ سے دو تولہ تک دونوں وقت کھانا کھانے کے بعد قدرے پانی ڈال کر استعمال کرائیں +

راسنادی لوہ راسنا، اسگندھ ناگوری، کافور، منڈوک پرنی، برہمی بوٹی، جوہر سلاجیت، پوست ہرڑ، بہیڑہ، آملہ خشک، سونٹھ، مرچ سیاہ، فلفل دراز، چترہ، ناگرموتھا، باؤ بڑنگ ہر ایک ایک تولہ نہایت باریک سفوف تیار کریں، اور بہت عمدہ ایک تولہ کشتہ فولاد ملائیں، اور دو رتی سے ایک ماشہ تک ہمراہ شہد، شربت بنفشہ یا شربت انار دن میں دو مرتبہ استعمال کرائیں۔ اور اوپر سے بکری کا دودھ پلائیں +

فوائد۔ یہ نہایت عمدہ دوا ہے۔ اسکے استعمال سے تپ دق، کھانسی، دمہ و ہر قسم کی کمزوری رفع ہو جاتی ہے، بھوک خوب لگتی ہے، جسم مضبوط ہو جاتا ہے +

لوکیشور رس کشتہ کوڑی چار تولہ، پارہ مصفّٰے دو تولہ، گندھک آملہ سار مصفّٰے دو تولہ، سہاگہ سفید دو تولہ۔ ان سب کو لیموں کے رس میں ایک روز کھرل کر کے ٹکیہ بنالیں اور اس ٹکیہ کو سایہ میں خشک کر کے ایک سکورہ میں بند کریں اور گج پٹ کی آگ میں پھونک لیں ٹھنڈا ہونے پر دوا نکال لیں اور کھرل کر کے شیشی میں محفوظ رکھیں۔ مقدار خوراک ایک رتی سے ۳ رتی تک ہمراہ شہد و سیاہ مرچ +

فوائد:۔ یہ رس بھی تپ دق کے لئے عمدہ دوا ہے +

بانسہ آدی گھرت برگ بانسہ، گلو، نیم کی چھال، کنڈیاری خورد، اسگندھ ناگوری، کنگھی اور ارجن کی چھال ہر ایک چالیس تولہ جوکوب کر کے چار گنے پانی میں جوش دیں۔ ایک حصہ پانی رہنے پر اس میں بکری کا دودھ ایک سیر اور بکری کا گھی ایک سیر شامل کریں۔ پھر ایک دیگچہ میں ڈال کر نرم نرم آگ پر پکائیں۔ جب تمام پانی خشک ہو جائے اور صرف گھی باقی رہ جائے تو آگ پر سے اتار کر گھی کو نتھار لیں۔ اور تین ماشہ سے ایک تولہ تک بکری کے دودھ میں استعمال کرائیں +

فوائد:۔ یہ گھی کھانسی، دمہ و دق کے لئے نہایت عمدہ چیز ہے +

مجرباتِ طب جدید

(حقوق محفوظ)

از جناب ڈاکٹر عبدالحمید صاحب چغتائی لاہور

دق وسل کے علاج میں مندرجہ ذیل دوائیں ڈاکٹری میں بطور عموم مستعمل و مروّج ہیں :-

(۱) کاڈلیور آئل
(۲) کریازوٹ
(۳) گایاکول
(۴) آئیوڈین
(۵) کیلسیم
(۶) گولڈ

الف کاڈلیور آئل بدن کی پرورش کرنے اور ہزال وذبول کو مار رکھنے کے لئے استعمال کرایا جاتا ہے +

ب کریازوٹ۔ گایاکول اور آئیوڈین دافع عفونت اور جراثیم کش دوائیں ہیں اور تسمم مرض کا ازالہ کرتی ہیں +

ج کیلسیم قوت مدافعت کو بڑھاتا اور ماؤف مقامات کی تعمیر کرتا ہے +

د گولڈ عصا درنی پر مہلک اثر کرتا ہے ، اور انکی سمیت کو دور کرتا ہے لیکن اسکے مرکبات بطور ٹیکہ مستعمل ہیں +

اب میں ذیل میں دق وسل کے خاص الخاص اور چیدہ مجربات ہدیۂ ناظرین کرتا ہوں +

کاڈلیور آئل کے مرکبات

۱ کاڈلیور آئل (رلفائن) ۱ ڈرام
کریازوٹ ۲ مم
ٹنکچر آئیوڈین رکٹی فائیڈ ۱ "
میوسیلیج ٹراگاکنتھ کمپونڈ حسب ضرورت
سپرٹ سنے من ۱۵ مم
سیرپ کیلسیم ہائپو فاسفیٹ ۱ ڈرام
سیرپ ٹولو ۳۰ منم
ایکوا منتھا پپ ۱ اونس
ایسی ایک ایک خوراک ہر تیسرے یا چوتھے گھنٹے بعد پلائیں - سل و دق کے پہلے اور دوسرے درجہ میں نہایت مفید دوا ہے +

۲ سوڈا ہائپو فاسفیٹ ۴ گرین
کیلسیم ہائپو فاسفیٹ ۴ "
کاڈلیور آئل ۲ ڈرام
آئل آف کیسیا ۱ منم
گلیسرین ۳۰ "
میوسیلیج اکیشیا حسب ضرورت
لائم واٹر ایک اونس
ایسی ایک ایک خوراک دن میں تین دفعہ پلائیں +

۳ کاڈلیور آئل ۲ ڈرام
سیکرین ½ گرین
اولیم کیراوے ۱ مم
لائم واٹر ۱ اونس
ایسی ایک ایک خوراک بعد غذا صبح وشام پلائیں ۔

۴ کاڈلیور آئل ۲ ڈرام
پلوگم اکیشیا ۲۰ گرین
سیرپ ٹولو ۲۰ منم
گلیسرین ۲۰ "
برانڈی ۵ "
اولیم سنے من ½ "
ایکوا ۱ اونس
ایسی ایک ایک خوراک بعد غذا صبح وشام دیں :-

۵ کاڈلیور آئل ۱۰ اونس
پلوٹراگاکنتھ ۵۰ گرین
سپرٹ کلوروفارم ۳ ڈرام
گلیسرین ۴ "
ایسنشیل آئل آف المنڈ ۱۰ منم
ایکوا ایک پائنٹ
امیلشن بنالیں + خوراک نصف اونس بعد غذا صبح وشام دیں +

۶ ٹارٹریٹڈ آئرن ۵ گرین
سپرٹ ایتھر ۵ منم
ٹنکچر سنے من ۵ "
کاڈلیور آئل ۱ ڈرام
ایکوا نصف اونس
ایسی ایک ایک خوراک دن میں دو دفعہ صبح وشام بعد غذا دیں +

۷ کاڈلیور آئل ۲ ڈرام
گلیسرین ۳۰ منم
سپرٹ ایتھر ۳۰ "
لائم واٹر ایک اونس
ایسی ایک ایک خوراک صبح وشام بعد غذا دیں +

۸ کاڈلیور آئل ۲ ڈرام
فیرائی ایٹ امونیا سائٹریٹ ۵ گرین
پوٹاسیم کاربونیٹ ۳ "
سیکرین ½ "
اولیم کیراوے ½ منم
ایکوا ایک اونس
ایسی ایک ایک خوراک صبح وشام بعد غذا دیں ۔

۹ کاڈلیور آئل ۲ ڈرام
ٹارٹریٹڈ آئرن ۵ گرین

لائیکوار پوٹاش ۵ منم
اولیم کیراوے ۱ "
ایکوا ایک اونس
ایسی ایک ایک خوراک ہر چوتھے گھنٹے پلائیں +

۱۰ کاڈلیور آئل ۲ اونس
سیرپ کیلیائی لکٹو فاسفیٹ ۱ "
سوڈا ہائپو فاسفیٹ ۳ گرین
اولیم کیسیا ۵ منم
پلو اکیشیا ۲ ڈرام
ایکوا ۲ اونس
ایملشن بنالیں اور نصف نصف اونس کی مقدار میں صبح و شام بعد غذا پلائیں +

۱۱ اولیم فاسفورس ۱ منم
کاڈلیور آئل ۳۰ "
کیلسیم گلیسرو فاسفیٹ ۳ گرین
پلو گم اکیشیا ۲۰ "
سپرٹ کلوروفارم ۵ منم
ایکوا اسنے من ایک اونس
ایسی ایک ایک خوراک بعد غذا صبح و شام پلائیں

۱۲ کاڈلیور آئل ۴ ڈرام
ٹنکچر آیوڈین رکٹی فائیڈ ۱۲ منم
کریازوٹ ۶ "
اولیم سنے من ۶ "
میوسیلج ۲ ڈرام
کیلسیم ہائپو فاسفیٹ ۴ گرین
ایکوا ۴ اونس
ایملشن بنالیں اور بقدر ایک ایک اونس صبح و شام بعد غذا پلائیں +

۱۳ کیلسیم ہائپو فاسفیٹ ۳،۵ گرین
دیچنٹول ۰،۵ منم
اولیم فاسفورس ایک ڈرام
کاڈلیور آئل ۱۲ اونس
اجزاء کو ملا کر خوب ہلائیں اور محفوظ رکھیں +
خوراک :- چائے کا ایک چمچہ ہمراہ آب افشردہ سنگترہ بعد غذا صبح و شام دیں +

۱۴ کاڈلیور آئل ۱ ڈرام
سیرپ فیرائی آیوڈائیڈ ۳۰ منم
لائیکوار آرسینی کیلس ۲ "
میوسیلج حسب ضرورت
ایکوا کلوروفارم ایک اونس
ایسی ایک خوراک بعد غذا صبح و شام دیں ۔

۱۵ آئیڈوفارم ½ گرین
گایاکول ½۱ منم
کاڈلیور آئل ۵ "
اجزا کو ایک کیپ شول میں ڈال کر صبح و شام بعد غذا ایک ایک کیپ شول کھلائیں +

۱۶ کریازوٹ ½ منم
آلیو آئل ۵ "
سیرپ ٹولو ۵ "
کاڈلیور آئل ۵ "
اجزا کو ملا کر ایک کیپ شول میں بھر لیں اور صبح و شام ایسا ایک ایک کیپ شول کھلائیں +

۱۷ سوڈا بائیکارب ۸۰ گرین
کاڈلیور آئل ۲ اونس
اولیم لیمن ۲۰ منم
لائیکوار پین کری ایٹک ۶۰ "
لائیکوار پوٹاش ۱۲۰ "
گلیسرین ۱ اونس
سیرپ فیرائی آیوڈائیڈ ۲ ڈرام
ایکوا تا ۶ اونس
ایملشن بنالیں اور بقدر نصف نصف اونس بعد غذا صبح و شام پلائیں +

نوٹ :- بعض نازک مزاج مریضوں کو کاڈلیور آئل راس نہیں آتا اور اس کے استعمال سے انہیں اسہال آنے لگتے ہیں یا بھوک بند ہو جاتی ہے۔ ایسے مریضوں کو کاڈلیور آئل بہت کم مقدار میں دینا چاہیئے اور جوں جوں اسکی برداشت بڑھتی جائے۔ اسکی مقدار خوراک بتدریج بڑھاتے رہیں +

کریازوٹ اور گایاکول کے مرکبات

۱ کریازوٹ ۵ منم
پلو ٹراگا کنتھ کمپونڈ ۵ گرین
سپرٹ جونی پر ۲۰ منم
ایکوا کلوروفارم ایک اونس
ایسی ایک ایک خوراک دن میں تین دفعہ پلائیں +

۲ گایاکول ۴ منم
سپرٹ رکٹی فائیڈ ۴۰ "
گلیسرین ۳۰ "
اولیم سنے من ۱ "
ایکوا ۱ اونس
ایسی ایک ایک خوراک دن میں تین دفعہ پلائیں ۔

۳ ٹنکچر آیوڈین رکٹی فائیڈ ۲ ڈرام
کریازوٹ ۲ ڈرام
ملا کر محفوظ رکھیں +
خوراک تین قطرے ایک گھونٹ دودھ کے ساتھ +

۴ کریازوٹ ۲ ڈرام
ٹنکچر جنشن کمپونڈ ۱ اونس
ملا کر محفوظ رکھیں +
خوراک ۳۰ قطرے دو گھونٹ پانی کے ساتھ +

۵ گایاکول ۲ ڈرام
ٹنکچر اورنشیائی ایک اونس
خوراک ۳۰ بوند ایک گھونٹ پانی کے ساتھ +

۶ کریازوٹ ۲ منم
آئل آف المنڈ ۲۰ "
سیرپ ٹولو ۱ ڈرام
پلو اکیشیا ۵ گرین
ایکوا ۱ اونس
ایسی ایک ایک خوراک صبح و شام پلائیں +

۷ گایاکول ۴ منم
اولیم سنے من ۱ "
سپرٹ رکٹی فائیڈ ۲۰ "
گلیسرین ۳۰ منم + ایکوا نصف اونس
ایسی ایک خوراک دن میں تین دفعہ پلائیں +

۸ کریازوٹ ۱ ڈرام
ٹنکچر جنشن کمپونڈ ۲ "
سپرٹ رکٹی فائیڈ ۱ اونس
وائنی زیراسائی ۸ اونس
مقدار خوراک چائے کا ایک چمچہ دو گھونٹ پانی کے ساتھ صبح، دوپہر اور شام کو دیں +

۹ اولیم یوکلپٹس ایک ڈرام
اولیم صندل ایک ڈرام
کریازوٹ ایک "
ملا کر محفوظ رکھیں۔ مقدار خوراک ۵ سے ۱۰ بوند ہمراہ ایک گھونٹ دودھ استعمال کریں +

۱۰ گایاکول ۴۰ منم
لائیکوار آرسینی کیلس ۲۵ "
ٹنکچر نکس وامیکا ۲۵ "
میوسیلج حسب ضرورت
سیرپ اورنشیائی ۶ ڈرام
ایکوا ۶ اونس
مقدار خوراک نصف سے ایک اونس بعد غذا صبح و شام دیں +

۱۱ لائیکوار آرسینی کیلس ۱۲۰ منم

گایاکول کارب ۱ ڈرام
ٹنکچر سنکونا کمپاؤنڈ ۱ ½ ″
ٹنکچر کیپسیکم ۲ ″
سیرپ کیلسیم ہائیپوفاسفیٹ ۶ ″
ایکوا ۶ اونس
مقدار خوراک ایک اونس صبح و شام نصف گھنٹہ بعد غذا دیں ✦

۱۲ کیلسیم ہائیپوفاسفیٹ ۳۰ گرین
کیلسیم گلیسروفاسفیٹ ۳۰ ″
لائیکوار آرسینک ایٹ ہائیڈرارجائی آیوڈائیڈ (مرکب) ۱۰ منم
ٹنکچر گارلک ۹۰ ″
گایاکول کارب ۳۰ گرین
میوسیلیج حسب ضرورت
ایکوا ۳ اونس
مقدار خوراک نصف اونس صبح دوپہر اور شام دیں

۱۳ کریازوٹ ۳۰ منم
سپرٹ سنیمن ۴ ڈرام
ٹنکچر اورنشیائی ۱ اونس
گلیسرین ۲ اونس
چائے کے ایک چمچہ بھر یہ دوا دو گھونٹ پانی کیساتھ پلائیں ✦

۱۴ کریازوٹ ۸۰ منم
گلیسرین ۲ اونس
ٹنکچر کارڈیمم کمپاؤنڈ ۴ ڈرام
سپرٹ وائنی رکٹی فائیڈ ۲ اونس
چائے کا ایک چمچہ بھر یہ دوا دو گھونٹ پانی کیساتھ پلائیں ✦

۱۵ کریازوٹ ۳۰ منم
گلیسرین ۳ ڈرام
اولیم منتھاپپ ۱۰ منم
سپرٹ کلوروفارم ۱ ½ اونس
چائے کا ایک چمچہ بھر یہ دوا دو گھونٹ پانی کے ساتھ پلائیں ✦

کیلسیم اور آئیوڈین کے مرکبات

۱۶ گایاکول ۲ منم
ٹنکچر سنکونا کمپونڈ ۳۰ ″
کیلسیم لیکٹیٹ ۵ گرین
پوٹاسیم آئیوڈائیڈ ۳ ″
سپرٹ ایمونیا ایروميٹک ۲۰ منم
وائنم اپیکاک ۵ ″
ایکسٹریکٹ گلیسریزا لکوڈ ۳۰ ″
سیرپ کوڈانا فاسفیٹ ۳۰ ″
ایکوکیمفر ایک اونس
ایسی ایک ایک خوراک دن میں تین دفعہ پلائیں ✦

۱۷ کیلسیم لیکٹیٹ ۵ گرین
کریازوٹ ۳ منم
سوڈ بنزوایٹ ۵ گرین
وائنم اپیکاک ۵ منم
ایکسٹریکٹ گلیسریزا لکوڈ ۳۰ ″
سیرپ کوڈانا فاسفیٹ ۲۰ ″
ایکواکیمفر ایک اونس
ایسی ایک ایک خوراک دن میں تین دفعہ پلائیں ✦

۱۸ گایاکول ۳ منم
پوٹاسیم آئیوڈائیڈ ۳ گرین
سوڈا بنزوئیٹ ۵ گرین
کیلسیم کلورائیڈ ۵ ″
سپرٹ ایمونیا ایروميٹک ۲۰ منم
ٹنکچر ہائیوسائمس ۳۰ ″
وائنم اپیکاک ۵ ″
ایکسٹریکٹ گلیسریزا لکوڈ ۳۰ ″
سیرپ ٹولو ۱ ڈرام
ایکواکیمفر ۱ اونس
ایسی ایک ایک خوراک دن میں تین دفعہ پلائیں۔

۱۹ سوڈا آئیوڈائیڈ ۳ گرین
گایاکول ۳ منم
سپرٹ وائنی رکٹی فائیڈ ۲۰ ″
ایکسٹریکٹ گلیسریزا لکوڈ ۳۰ ″
سیرپ ٹولو ۳۰ ″
سیرپ کوڈانا فاسفیٹ ۳۰ ″
ایکوامنتھاپپ ایک اونس
ایسی ایک ایک خوراک دن میں تین دفعہ پلائیں۔

۲۰ ٹنکچر آئیوڈین رکٹی فائیڈ ۱ منم
گایاکول ۲ ″
ٹنکچر سنکونا کمپونڈ ۳۰ ″
سپرٹ ایمونیا ایروميٹک ۲۰ ″
گلائی کو ہیروئن ۳۰ ″
سیرپ ٹولو ۳۰ ″
سیرپ کیلسیائی ہائپوفاسفیٹ ۳۰ ″
ایکوامنتھاپپ ایک اونس
ایسی ایک ایک خوراک دن میں تین دفعہ پلائیں عجیب شے ہے ✦

عوارضِ سل و دق کا علاج!

ضعف ہضم

۱- ایسڈ ہائیڈروکلورک ڈائیلوٹ ایک ڈرام
گلیسرین پپسین ۴ ڈرام
لائیکوار ہائیڈرارجائی پرکلورائیڈ ۱ ½ ″
ٹنکچر کارڈیمم کمپونڈ ۳ ″
ٹنکچر نکس وامیکا ½ ″
سپرٹ کلوروفارم ۱ ″
ایکوامنتھاپپ ۶ اونس
مقدار خوراک ایک اونس بعد غذا صبح و شام دیں

۲ سوڈا بائیکارب ۱۰ گرین
لیکوڈ ٹاکاڈائی ایسٹیس ۳۰ منم
سپرٹ ایمونیا ایروميٹک ۲۰ ″
ٹنکچر نکس وامیکا ۵ ″
ٹنکچر کارڈیمم کمپونڈ ۳۰ ″
سیرپ جنجر ۳۰ ″
ایکوامنتھاپپ ایک اونس
ایسی ایک ایک خوراک نصف گھنٹہ غذا سے پہلے دیں

۳ پے پین ۵ گرین
سوڈا بائیکارب ۵ ″
ٹاکاڈائی ایسٹیس ۵ ″
منتھول ¼ گرین
ایسی ایک پڑیہ درمیان غذا کھلائیں ✦

شدت کھانسی

۱- سٹرپ ہائیڈریٹ ¼ گرین
ہیروئن ہائیڈروکلورائیڈ ½ ″
سپرٹ وائنی رکٹی فائیڈ حسب ضرورت
سیرپ پرونس ورجینی ۳ ڈرام
سیرپ ٹولو ۲ ″
ہر دو اجزا کو ملا کر لعوق بنا لیں
ضرورت کے وقت تھوڑا تھوڑا مریض کو چٹائیں ✦

۲ سیرپ ٹولا ۱ ڈرام
ٹیپ کوٹانا ۳۰ منم
سیرپ سلا ۳۰ ״
سپرٹ امونیا ایرومیٹک ۲۰ ״
وائنم اپیکاک ۵ ״
گایاکول ۲ ״
ایکوا کلوروفارم ایک اونس
ضرورت کے وقت ایسی ایک خوراک فی الفور پلا دیں

۳ سوڈا بائیکارب ۱ ڈرام
سوڈا کلورائیڈ ۳۰ گرین
امونیا کارب ۳۰ ״
پوٹاسیم آیوڈائیڈ ۲۰ ״
سپرٹ کلوروفارم ۳۰ منم
ایکوا اینی سائی ۶ اونس
ضرورت کے وقت بقدر ایک اونس دوا پلائیں۔
اور اوپر سے گرم پانی کی ایک پیالی پلا دیں۔ بلغم آسانی کے ساتھ خارج ہو جائیگا +

شدت تپ
۱۔ سپرٹ ایتھر نائٹروسائی ۱۵ منم
پوٹاشیم سائٹریٹ ۱۰ گرین
سیرپ ٹولو ایک ڈرام
وائنم اپیکاک ۱۰ منم
گایاکول ۲ ״
ٹنکچر آیوڈین ۲ ״
ایکوا کلوروفارم ایک اونس
ایسی ایک ایک خوراک دن میں تین دفعہ دیں +

۲ یوکونین ۳ گرین
ڈیوٹول ۴ ״
کیلسیم ہائپوفاسفیٹ ۲ ״
ایسی ایک ایک پڑیہ ہر تیسرے گھنٹہ دیں یہاں تک بخار اُتر جائے +

۳ یوکونین ۴ گرین
امونیا کلورائیڈ ۲ ״
ایسی ایک پڑیہ صبح و شام دیں +

۴ امونیا کلورائیڈ ۲ گرین
پیرامی ڈون ۲ ״
ایسی ایک پڑیہ ضرورت کے وقت کھلائیں +

۵ ڈائی مول ایک گرین
یوکونین ۲ ״
پوٹاسیم برومائیڈ ۲ ״
کیرائی اوجے نین ۱ ״
پلوذیجی تیلس ۱ ״
اسپائیرین ½ ״
کیفین سائٹریٹ ۱ ״
شوگر ۲ ״
ضرورت کے وقت ایسی ایک پڑیہ دو گھونٹ پانی کے ساتھ کھلائیں +

غثیان و قے
۱۔ منتھول ۵ گرین
سپرٹ امونیا ایرومیٹک ۲ ڈرام
سپرٹ کلوروفارم ۲ ڈرام
ٹنکچر کارڈیم کمپونڈ ۴ ״
اجزا کو ملا کر محفوظ رکھیں۔ ضرورت کے وقت بقدر ۱۰ سے ۲۰ بوند ایک گھونٹ پانی کے ساتھ دیں

رات کا پسینہ
۱۔ زنک اوکسائڈ ۲ گرین
ایکسٹریکٹ بیلاڈونا ½ ״
اسکی ایک گولی بنا کر رات کو سوتے وقت دیں۔

نفث الدم
۱۔ پلوکائینو کمپونڈ ۵ اگرین ایک گھونٹ پانی کے ساتھ دیں +

۲ کیلسیم ہائپوفاسفیٹ ۴ گرین
سوڈائی ہائپوفاسفیٹ ۴ ״
سیرپ پرونس ورجنی ۱ ڈرام
ایکوا کلوروفارم ایک اونس
ایسی ایک ایک خوراک ہر تیسرے گھنٹہ بعد دیں

۳ کیلسیم کلورائیڈ ایک ڈرام
ایکسٹریکٹ گلیسیرزا لکوڈ ۲ ״
ہیزے لیں ۳ ڈرام
میوسیلیج اکیشیا حسب ضرورت
ایسڈ ہائیڈروبرومک ڈل ۱ ڈرام
ایکوا کلوروفارم ۶ اونس
مقدار خوراک ایک ایک اونس ہر تیسرے گھنٹے بعد پلائیں +

قبض
۱۔ پیرافین لیکوئڈ ۳ ڈرام رات کو سوتے وقت پلائیں +
۲ کرسٹومکس۔
چائے کے چمچہ بھر رات کو سوتے وقت پلائیں +

دِق و سِل کا علاج بالتلقیح

(ٹیکہ کی دوائیں)

(۱) سوڈیم مارہوئیٹ Sodium Morrhuate 3 %
(۲) نیوبی اس Neobios
(۳) تھائی سین Phthisin
(۴) ایلے لین Allylene
(۵) امینوبی اس Aminobiase
(۶) آرہی نیل Arrhenale
(۷) آورو تھائی سین Auro—phthysin
(۸) بائی کولین Biocholin
(۹) ایموکال Emocal
(۱۰) کولائیڈل کیلسیم وِد اوسٹلین اِن وٹے مین ڈی Colloidal Calcium with Ostalin in VitaminD
(۱۱) کولوزل کیلسیم Collosol Calcium
(۱۲) کولوزل آئیوڈین Collosol Iodine
(۱۳) سنٹوبین Santubin
(۱۴) ٹیوبرکولین Tuberculin
(۱۵) اے۔کے۔بی A. K. B.

دق و سل کے لئے یورپ کی اشتہاری دواؤں کے راز

از جناب ڈاکٹر عبد الحمید صاحب چغتائی لاہور

۱- آرتھوکال کمپونڈ
ORTHOCOL COMP.

تھایوکال ۴ گرین
ٹرپن ہائیڈریٹ ۲ "
کوڈائنا فاسفیٹ ۱/۴ "
سمپل الکزر ۲ ڈرام

اجزا کو ملا کر الکزر بنالیں۔
مقدار خوراک ۳۰ منم سے ایک ڈرام تک۔
سل و دق کی کھانسی کے لئے مفید ہے +

۲- آسوجن
OSSOGEN

یہ دوا کاڈلیور آئل اور بے بالوجن کا کیمیاوی مرکب ہے۔ جو سل و دق کے لئے مفید ہے +

۳- اے تھائی سین
APHTHISIN

پوٹاسیم گائیکول سلفونیٹ ۹ حصہ
امونیم پٹرو سلفال ۱ "

ہر دو اجزا کو ملا کر سفوف بنالیں۔
خوراک ۴ گرین ایک گھونٹ دودھ کیساتھ صبح و شام دونوں وقت۔
سل و دق کے لئے ازحد مفید ہے +

۴- اکتھیو کریازوٹ
ICTHYOCREOSTE

التھی اول ۱۵ گرین
کریازوٹ ۱۵ "
یوکلپٹال ۱/۴ "
بدرقہ مناسب حسب ضرورت

اجزا کو ملا کر ۵ گرین کی گولیاں بنالیں
دق بطنی کے لئے مفید ہیں +

۵- البومال
ALBUMOL

کاڈلیور آئل ۱۰۰ حصہ
برانڈی ۳ "
کیلسیم فاسفیٹ ۱/۲ "
سوڈیم فاسفیٹ ۵ "
شکر سفید ۵ حصہ
ایسڈ سٹرک ۲ "
زردی بیضہ مرغ ۱ عدد

اجزا کو ملا کر امیلشن بنالیں۔ مقدار خوراک ۱ چائے کے چمچہ بھر بعد غذا صبح و شام دیں +
سل و دق کے تمام درجات میں مفید ہے +

۶- اینٹی ٹیوبرکولس آئل
ANTITUBERCULOUS OIL

کریازوٹ ۱۵۰ منم
بیٹا نفتھول ۴۵ گرین
آئیوڈین ۲½ "
کاڈلیور آئل ۶ اونس

اجزا کو ملا کر امیلشن بنالیں۔
خوراک، ایک سے دو چائے کے چمچہ بھر ایک گھنٹہ بعد غذا دیں +
سل بطنی کے لئے خصوصیت سے مفید ہے +

۷- پنٹا برگ کیپ سول
PANTABURG'S CAPSULES

آئیڈوفارم ½ گرین
کیلسیم فاسفیٹ ۲½ "
کریازوٹ ۳/۴ "

اجزا کو ملا کر اس کا ایک کیپ سول بنالیں اور صبح و شام ایک ایک کیپ سول کھلائیں +
دق بطنی و دق الامعاء کے لئے مفید ہے +

۸- پیلاٹول
PALATOL

گاڈول (جوہر جگر ماہی) ۲۵۰ منم
سیرپ ہیماٹک ہائپوفاسفائیٹ ۹۰ "
ایکسٹریکٹ آف مالٹ ۹۰ "
سیرپ آف وائلڈ چیری ۱۲۰ "

اجزا کو ملا کر مکسچر بنالیں۔
خوراک ۱ چائے کا چمچہ بھر بعد غذا صبح و شام پلائیں +
دق و سل کے لئے مفید ہے +

۹- تھایوونال
THIOVINAL

گایاکول ۶ ڈرام
ایکسٹریکٹ تھائم ۲۰ "
واٹر ۴۰ "
سیرپ ۳۲ "

اجزا کو ملا کر مکسچر بنالیں۔
خوراک چائے کا چمچہ بھر صبح دوپہر و شام دیں
دق کے تمام درجات میں مفید ہے +

۱۰- ٹرپی نائیڈ
TERPINOIDS

کریازوٹ ایک منم
ہیروئن ۱/۱۲ گرین
ٹرپی نال ۳ منم
یوکلپٹال ۱ "

اجزا کو ملا کر اس کا ایک کیپ سول بنالیں۔ ایسا ایک ایک کیپ سول صبح و شام ایک گھونٹ پانی کے ساتھ دیں +

۱۱- روزانا
ROSANA

کاڈلیور آئل ۳/۴ ڈرام
ایکسٹریکٹ آف مالٹ ۱/۴ "
کوکا ۱/۴ "
شوگر ۱/۴ "

اجزا کو ملا کر ۱۰-۱۰ گرین کے قرص بنالیں۔ ایک ایک قرص صبح شام اور دوپہر کو پانی کے ساتھ استعمال کرائیں۔ دق کے لئے مفید ہے +

۱۲- کریو ٹرپن کمپونڈ
CREO-TERPIN COMP

کریازوٹ ۲ منم
ٹرپن ہائیڈریٹ ۳ گرین
کیلسیم گلیسرو فاسفیٹ ۲ "
ہیروئن ہائیڈرو کلورائیڈ ۱/۲۴ "
الکحل ۲۵ فیصدی
سوڈیم گلیسرو فاسفیٹ ۲ گرین

چائے کے چمچہ بھر صبح و شام مکسچر بنا کر پلائیں
دق و سل کی کھانسی کے لئے بیحد مفید شے ہے +

۱۳ - کریازوٹال کمپونڈ
CREOSOTAL COMP

کریازوٹال ۱۵ حصہ
اکتھی اول ۱۵ "
گلیسرین ۳۰ "
ایکوا منتھا پپ ۱۰ "

اجزا کو ملا کر مکسچر بنالیں +
خوراک ۲۰ سے ۳۰ بوند ایک گھونٹ پانی کے ساتھ صبح و شام دیں ۔ دق بطنی کے لئے مفید ہے +

۱۴ - کوگلائیڈ
KUGLOID CAPSULES

کریازوٹ بنزوایٹ ۱ منم
یوکلپٹال بنزوایٹ ۱ "
کونین گلیسروفاسفیٹ ½ گرین

اجزا کو ملا کر ایک کیپ سول میں بند کرلیں
ایسا ایک ایک کیپ سول صبح و شام کھلائیں +
سل کی کھانسی کے لئے مفید دوا ہے +

۱۵ - کوڈائی سول
CODYSOL

گایاکول ۳۰ گرین
کوڈائنا ½ "
سیرپ ۲ ½ ڈرام

اجزا کو ملا کر شربت بنالیں ۔
خوراک ۳۰ بوند ضرورت کے وقت چٹائیں
سل کی کھانسی کے لئے مفید دوا ہے +

۱۶ - ڈارٹوس کیپ سول
DARTOIS CAPSULES

کریازوٹ ¾ منم
کاڈلیور آئل ۳ "

اجزا کو ملا کر ایک کیپ سول میں بند کرلیں
ایسا ایک کیپ سول صبح دوپہر اور شام کے وقت کھلائیں ۔ سل و دق کے لئے مفید ہے +

۱۷ - گایاکول کاربونیٹ کمپونڈ کیپ سول
GUAIACOL CARBONATE COMP. CAPSULES

گایاکول کاربونیٹ ۱ ½ گرین
کیلسیم ہائپو فاسفیٹ ½ "
اکتھی اول ½ "
[illegible] 1/120 "

آلیو آئل ۵ منم

اجزا کو ملا کر ایک کیپ سول میں بند کرلیں
ایسا ایک ایک کیپ سول صبح و شام کے وقت کھلائیں ۔ سل و دق کے لئے بیحد مفید شے ہے +

۱۸ - گلیسروفاسفائیڈز
GLYCEROPHOSPHOIDS

کیلسیم گلیسروفاسفیٹ ۳ گرین
گاڈول (جوہر مگر ماہی) ۵ منم
کریازوٹ ۲ "
سٹرکنین فاسفیٹ 1/50 گرین

اجزا کو ملا کر ایک کیپ سول میں بند کرلیں +
ایسا ایک ایک کیپ سول بعد غذا صبح اور شام کے وقت کھلائیں +
سل و دق کے تمام درجات میں مفید ہے +

۱۹ - میڈولین
MEDULLIN

کاڈلیور آئل ۵۰ ڈرام
شہد ۲۵۰ "
بالسم پیرو ۶۲ "
ایکسٹریکٹ آف بلیک کرنٹ ۶۰ "
ایکسٹریکٹ جیونی پر بیری ۵۰ "
آب لیموں ۱۰ "

اجزا کو ملا کر ایمشن بنالیں +
خوراک ، ایک چائے کے چمچہ بھر بعد غذا صبح و شام دیں ۔ دق و سل کے لئے مفید ہے +

۲۰ - نیٹررز کاڈلیور آئل ٹیبلٹ
NATTERER'S COD-LIVEROIL TABLETS

کاڈلیور آئل ۴۵ منم
ایکسٹریکٹ آف مالٹ ۱۵ گرین
کوکا ۱۵ "
شوگر ۶۵ "

اجزا کو ملا کر ۱۰۰ گرین کے قرص بنالیں
ایک ایک قرص بعد غذا صبح و شام کھلائیں
سل کے لئے مفید ہے +

۲۱ - وولی سان کیپ سول
VOLESAN CAP

کریازوٹ کاربونیٹ ۴ ½ گرین
ہیروئن 1/24 "
بالسم ٹولو ۲ ¾ "
کیمفر ½ "

اجزا کو ملا کر ایک کیپ سول میں بند کرلیں ،
اور ایک ایک کیپ سول صبح و شام کھلائیں +
سل و دق کے لئے مفید دوا ہے +

۲۲ - ہیروئیڈ
HEROIDS

ہیروئن 1/12 گرین
ٹرپن ہائیڈریٹ ۲ "
سیرپ وائلڈ چیری ۱۵ منم
بالسم ٹولو حسب ضرورت
گلیسرین " "

اجزا کو ملا کر ایک کیپسول میں بند کرلیں ۔
اور ایک ایک کیپ سول صبح و شام کھلائیں
سل و دق کی کھانسی کے لئے نہایت مفید دوا ہے

۲۳ - الکزر ہیروئن کم ٹرپن
ELIXIR HEROIN COM TERPIN

ہیروئن ¼ گرین
ٹرپن ہائیڈریٹ ۸ "
الکحل (۹۰ فیصدی) ۲ ڈرام
سیرپ پرونی ورجنی ۳ "
گلیسرین ۳ "

اجزا کو ملا کر مکسچر بنالیں ۔ مقدار خوراک ۳۰ بوند کو ایک ڈرام ایک گھونٹ پانی کے ساتھ +
سل و دق کی کھانسی کے لئے نافع ہے +

۲۴ - برنکول کیپسول
BRONCHOL CAP

ٹیرے بین ۱ منم
اولیم صندل ۱ ½ "
کریازوٹ ½ "
یوکلپٹول ½ "
سٹرکنین 1/100 "
آلیو آئل ۵ "

اجزا کو ملا کر ایک کیپ سول میں بند کرلیں ،
اور ایسا ایک کیپ سول صبح و شام کھلائیں

۲۵ - ومپول کریو ٹرپن کمپونڈ
WAMPOOL'S CREO-TERPIN COMP.

کوڈائنا فاسفیٹ ¼ گرین ۔ کلوروفارم ایک منم ٹرپن ہائیڈریٹ ۲ گرین ۔ کریازوٹ ۲ منم کیلسیم گلیسروفاسفیٹ ۲ گرین ، بہ مقدار ایک اونس ۔
سل و دق کے مریض کو مکسچر بنا کر ۲ ماشہ دیں +

آٹھواں باب

بابُ الصّحت

دق کن چیزوں سے پیدا ہوتی ہے؟

ازڈاکٹر جی ۔جے وہیرٹ ، ایم ۔ڈی

"جس طرح گیہوں سے گیہوں اور دانہ سے دانہ پیدا ہوتا ہے اسی طرح دق سے دق پیدا ہوتی ہے" +

اس جملہ سے نہایت موزوں طریق پر دق کی اصلیت ظاہر کی گئی ہے اور جدید ترین تحقیقات و انکشافات نے ظاہر کر دیا ہے کہ دق جراثیم کے ذریعہ پیدا ہوتی ہے اور اسی یقین و عقیدہ پر تمام طبی و سائنٹیفک معلومات کی بنیاد رکھی گئی ہے ۔ نیوٹن نے کشش زمین کا فلسفہ پیش کر کے طبیعیات میں جو ہنگامہ پیدا کر دیا تھا ۔ بالکل اسی طرح دنیائے طب میں ڈاکٹر کاخ کا یہ نظریہ جو انہوں نے ۱۸۸۲ء میں پیش کیا تھا ، ثابت ہوا سب سے پہلے ڈاکٹر کاخ نے ہی اس امر کا اعلان کیا تھا کہ دق جراثیم کے ذریعہ پیدا ہوتی ہے جس وقت تک کولمبس نے نئی دنیا معلوم نہیں کی تھی دنیا بس یہی سمجھتی تھی کہ ہم جہاں تک ہیں دنیا بھی وہیں تک ہے ۔ مگر ۱۴۹۲ء میں جب دنیا والوں کے سامنے ایک نئی سرزمین ظاہر ہوئی تو آنکھیں کھل گئیں ایک نیا افق سامنے آگیا ، نئی نئی آرزوئیں ، نئے نئے کام ، نئی نئی مہموں کے دروازے اہل دنیا کے سامنے کھل گئے جب تک انسانوں کے سامنے نئے افق نہیں آتے وہ اپنے گرد و پیش کو ہی سارا عالم سمجھتا ہے +

یہی حال دنیائے طب کا ہے ، اس سے قبل دق کے بارے میں معلومات بےحد محدود بلکہ غلط تھیں ۔ مثلاً ایک یہ عقیدہ کہ دق لاعلاج مرض ہے اور اگر کوئی مریض اچھا ہو بھی گیا تو کہہ دیا جاتا تھا کہ تشخیص مرض غلط ہوئی تھی دق تھی ہی نہیں ۔ دق ایک مہلک مرض تسلیم کیا جاتا تھا ۔ جس کے حملے سے مفر ممکن نہ تھا اور اسکے خلاف کوشش کرنی بھی بیکار محض سمجھی جاتی تھی بعض مقامات پر لوگ اب بھی ایسا ہی سمجھتے ہیں ۔ علاوہ ازیں جب لوگوں نے دیکھا کہ دق کا مرض خاندان کے خاندان غارت کر دیتا ہے اور اگر اس پود میں پیدا نہیں ہوا تو آئندہ اولاد میں نمودار ہو جائیگا ، یہ اور اسی قسم کی اور بحثیں تھیں جن کی بنا پر ہر شخص اس مرض کو موروثی اور خاندانی مرض مانتا تھا جس طرح رنگ ، بال ، آنکھیں اور چہرہ مہرہ خاندان میں منتقل ہوتے ہیں ۔ اسی طرح دق بھی منتقل ہوتی ہے ——— مگر یہ عقیدہ بھی اور بہت سے عقیدوں کی طرح غلط تھا +

ہزاروں سال سے دق کا مرض انسانوں کی ہلاکت و تباہی کا باعث بنا ہوا ہے ۔ شہنشاہ اور غلام ، امیر اور غریب ، جاہل اور عالم ، غرض ہر طبقہ کا آدمی دق کے مرض کا شکار ہوتا رہا ہے ۔ مصر قدیم کے کھنڈروں میں سے جو ممیائی ہوئی لاشیں برآمد ہوئی ہیں ۔ اُنکے بارے میں بھی آثار قدیمہ کے ماہرین کا خیال ہے کہ اکثر مدقوق انسانوں کی ہیں ۔ بہت سے قدیم انسان جن کی سیاسی اور سماجی اہمیت مسلمہ ہے ، جو عیش و آرام کی پرشکوہ زندگی بسر کر رہے تھے دولت اور زر و جواہر کے ڈھیر جنکے سامنے پڑے رہتے تھے ان کے جسم دق کی تپش سے پژمردہ اور زرد میں [illegible] تھیں ، قدرت نے زندگی کی ساری آسائشیں ان کو بہم پہونچائی تھیں ۔ مگر دق کے موذی مرض نے جاہ و جلال اور دولت و حشمت کے ان اونچے تودوں کو بھی ہلاکت میں ڈالے بغیر نہ چھوڑا ۔ اس طرح نان جویں سے محتاج ایک عام شخص اور ان میں کوئی فرق نہ تھا +

علم طب کے قدیم ترین ریکاڈوں سے اس ہلاکت آفرین مرض کے بارے میں جو شواہد ملتے ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ ایک خاندان میں نسلوں تک یہ مرض عود کرتا رہتا ہے ۔ اسلئے اسے "موروثی مرض" تسلیم کر لیا گیا تھا ۔ قطع نظر اس اختلافی مسئلہ کے یہ تو سب ہی مانتے ہیں کہ جدید

تمدن نے انسانوں کی زندگی جس قدر جلد طور پر مصنوعی بنادی ہے اور نوجوانوں نے ایک عرصہ سے جس نوع کے اصول حیات اپنے لئے مقرر کر لئے ہیں وہ اس مرض کی ہولناک موجودہ رفتار ترقی کے ذمہ دار ہیں +

زیادہ تر نوجوان نسلیں اس مرض کا شکار بنتی رہی ہیں "موت کے فرشتوں کا کپتان" انسانی آبادی میں جب گھس آتا ہے تو پھر صفیں کی صفیں صاف کر دیتا ہے نسلیں تباہ، خاندان آشفتہ حال اور اقوام تباہی کا بری طرح نشانہ بنتی ہیں جب تک مرض دق کی اصل وجہ دغائت متعین نہیں ہوئی تھی اور اس بیماری کی پہچان سے لوگ بیگانہ تھے اس مرض کو "خدا کی منشاء" اور "مشیت ایزدی" سے تعبیر کیا جاتا تھا، اور صرف اسی پر بھروسہ کر کے مریض کے علاج معالجہ کی طرف سے توجہ ہٹالی جاتی تھی، کیونکہ یہ مرض "لاعلاج" مانا جاتا تھا، مریض کو جس قدر آرام اور ہمدردی حسب حالات اسکے خاندان اور کنبے والے پہنچا سکتے تھے پہنچاتے تھے۔ اور بس۔ یہ تو سب ہی جانتے تھے کہ وہ لب گور ہے۔ اسلئے دوا دارو کا کچھ خیال ہی نہ تھا +

ناامیدی اور مایوسی کی ان ہولناک فضاؤں میں ایک مرد صالح انسانوں کی خدمت کا جذبہ دل میں لئے ہوئے نہایت خاموشی کے ساتھ تجربے کر رہا تھا +

میونخ (جرمنی) کا ایک ڈاکٹر رابرٹ کوخ تھا، ۱۸۸۲ء کا ذکر ہے کہ اس نے سالہا سال کے تجربہ۔ تحقیقات اور عرق ریزی کے بعد یہ اعلان کیا کہ مرض دق ایک جرثومہ سے پیدا ہوتا ہے اور لاعلاج مرض نہیں ہے، اس روز انسانوں کی ہلاکت کے سب سے بڑے فرشتہ (دق) کے تابوت میں آخری کیل لگائی گئی اور دنیا نے اطمینان کے ساتھ ساتھ سوچا کہ اس مرض کا دفیعہ ممکن ہے اور انسانوں کی کوشش سے اسکی رفتار واثر کو روکا جا سکتا ہے ———— کتنا مبارک دن تھا وہ جب کہ اس طبی انکشاف نے ناامیدوں کے دلوں میں امید و تبسم کی ایک سنہری جھلک پیدا کر دی ————! +

یہ ثابت کرنے کے لئے یہ مرض محض "مرضیٔ مولا" ہی نہیں ہے بلکہ اور مرضوں کی طرح ایک سبب یا علت کا نتیجہ ہے اسکی ضرورت ہوئی کہ طبابت پیشہ لوگوں اور عوام میں جو غلط رائیں دق کے بارے میں رواج پاگئی تھیں انہیں منطقی دلائل سے دور کیا جائے اور یہ ثابت کیا جائے کہ ان جراثیم پر قابو پانا انسان کے بس کی بات ہے۔ بنی نوع انسان کے دل میں آفرینش عالم سے اس وقت تک امید کی کوئی کرن ایسی تابناک پیدا نہیں ہوئی تھی جیسی کہ اس طبی انکشاف نے پیدا کی۔ بالآخر یہ ماننا پڑا کہ اگر جراثیم کے ذریعہ دق پیدا ہوتی ہے تو یہ لازمی طور پر موروثی مرض نہیں بلکہ ایک سے دوسرے کو لگنے والے امراض (متعدی) میں سے ہے +

یہ بات ابھی معلوم ہی ہوئی تھی کہ چاروں طرف میڈیکل اور سائنٹیفک حلقوں میں تجربات شروع ہو گئے اور یہ بات پایہ تحقیق کو پہونچ گئی کہ یہ نظریہ صحیح ہے، اس چیز نے انسانوں کو سب سے بڑے علاج "امید" سے روشناس کرا دیا، امید دنیا کے سب علاجوں سے زیادہ بااثر معالج ہے اس نے ناامیدی کے شکار انسانوں میں مسرت حیات کی لہر پیدا کر دی اور ایک نیا افق سامنے نظر آنے لگا۔ بعد کے تجربات نے یہ بھی بتایا کہ یہ جراثیم سانس اور فضلات بالخصوص تھوک کے ذریعہ مریض سے دوسروں تک پہونچتے ہیں۔ اس سے یہ نتیجہ نکالا گیا کہ اگر چھوت اور اکتساب جراثیم کے ذرائع کو نابود کیا جا سکے تو اس مرض کی روک تھام اور رفتار کو بہت مغلوب کیا جا سکتا ہے +

نئے نئے دروازے کھلنے لگے۔ تنگ دائرے وسیع سے وسیع تر ہونے لگے۔ اگر جراثیم دق کا سبب ہیں تو انہیں روکا اور ہلاک کیا جا سکتا ہے اور علاج کامیاب ہو سکتا ہے۔ ان دو امید افزا خیالات نے اہل طب کے سامنے علمی تفتیش کے ایسے میدان کھول دیئے کہ شاید فلاح انسانی کے لئے کبھی نہ کھلے تھے +

دِق کا سب سے بڑا دوست جہل ہے

کیونکہ انسان نے اپنی جہالت اور لاعلمی کی وجہ سے اس مرض کی ترقی میں خود ہی مدد پہونچائی ہے۔ بالخصوص اس مرض کے سبب اور علاج کے بارے میں تو انسان اس قدر جاہل اور اندھے ہیں کہ کچھ کہا ہی نہیں جا سکتا بہت سی باتیں غلط طور پر تسلیم کر لی گئی ہیں۔ مثلاً یہ کہ نزلہ، نمونیا، خراب موسم یا خراب عادت، مشاغلات کو دیر تک جاگنا، بہت کم پوشش، خراب غذا کھیں یا کام زیادتی اور بے جا تیزی اور اسی قسم کے دیگر سطحی اسباب

[illegible] پیدا کرتے ہیں، اور اسکے علاوہ پچیس سال کے مسلسل تجربہ نے اگرچہ پرانے خیالات کو ختم کردیا ہے۔ مگر اب بھی بعض لوگ ابتک اس تصور کے ساتھ چمٹے رہنا پسند کرتے ہیں کہ "دق موروثی مرض ہے" +

اس میں شک نہیں کہ جراثیم سے دق کا مرض پیدا ہوتا ہے۔ مگر اور اسباب بھی اس میں شریک عمل رہتے ہیں جنہیں ہم نظر انداز نہیں کرسکتے۔ اگرچہ دق کے جراثیم دق پیدا کرنیکے لئے کافی سامان اور وجہ ہو سکتے ہیں، مگر کالی کھانسی، نزلہ وبائی (انفلوئنزا) اور دیگر کمزور و نحیف کرنے والے امراض اسکی ابتدا، کا کافی معقول سبب بن جاتے ہیں +

اسکے علاوہ خراب مالی حالت دق کے مرض کو ترقی دیتی ہے، کیونکہ غریب و مفلوک الحال طبقہ کے لوگ، غذا، مکان اور آسائش زندگی صحت بخش ماحول اور معقول حفظ ماتقدم فراہم نہیں کرسکتے، اس لئے زیادہ شکار ہوتے ہیں۔ ترازو کا جو پلڑا مفلس کی طرف جھکتا ہے۔ دق کے مرض کو پاسنگ بنا لیتا ہے، اس کا اندازہ لگانے کیلئے ذیل کے اعداد و شمار کو دیکھئے +

نقشہ مرض دق:۔ (۱۰،۰۰۰) انسانوں کی موت میں عمروں کے لحاظ سے مختلف پیشوں میں کام کرنیوالے مریضوں کا تناسب)

عمر	پیشہ ور لوگ	کلرک وغیرہ	زراعتی کام کرنیوالے	کارآموز مزدور	غیر کارآموز مزدور
۱۰ — ۲۴	۱	۴	۳	۵	۱۰
۲۵ — ۴۴	۳	۷	۴ — ۵	۷	۱۹
۴۵ — ۶۴	۳	۸	۶	۹	۲۳

مختلف طبقوں میں دق پھیلنے کے اسباب مختلف ہوسکتے ہیں۔ مثلاً کام کرنیکے اوقات، کام کرنے کی نوعیت، کھانے اور رہائش کے انتظامات وغیرہ، اگر مالی حالت خراب ہو تو یہ چیز ان کے دشمن، دق، کے ہاتھ مضبوط کرنے کے لئے اور بھی ممد ثابت ہوتی ہے۔ یہ بات مسلمہ ہے کہ بعض پیشے خاص طور پر پھیپھڑے خراب کرتے ہیں، مثلاً ریت کا کام کرنے والے، قلعی کرنے والے، سیسہ ڈھالنے والے وغیرہ +

علاوہ ازیں بعض عمروں کے درجے دق کے مرض کے لئے خاص ہوگئے ہیں۔ اعداد و شمار سے اس بات کا اندازہ لگایا گیا ہے کہ ۱۵ سال کی عمر سے کم دق کم ہوتی ہے لیکن ۱۵ سال کی عمر کے بعد دق کا مرض حیرت انگیز سرعت کیساتھ ترقی کرتا ہے۔ ۱۵ سے ۲۹ سال کی عمروں میں یہ مرض بہت لاحق ہوتا ہے اور اموات کی بھی کثرت ہوتی ہے۔ اصل تو یہ ہے کہ اس عمر میں ہونے والی اموات کا ۲۵ فیصدی حصہ دق کے نام میں لکھا جاتا ہے +

مرض کی یہ خصوصیت عرصہ سے باہمی بحث و تحقیق اور مطالعہ و مشاہدہ کا باعث بن چکی ہے، اسکی توضیح و تشریح مختلف پہلوؤں سے کی جاتی رہی ہے اور بعض ایسے مخصوص وجوہ تسلیم کرلئے گئے ہیں جو اسی عمر کے گروہ میں پائے جاتے ہیں +

سب سے بڑی وجہ تو یہ ہے کہ یہ عمر وہ ہوتی ہے کہ نوجوان اپنے نظام جسمانی میں ایک انقلاب و تبدیلی پاتے ہیں۔ جوش جوانی ایک خاص حد پر آکر انہیں تحریص پر مائل کرتی ہے، اور اگر خدانخواستہ اس عمر میں عادات خبیثہ کا شکار ہو جائے تو نوجوانوں کو دق کا مرض لاحق ہوجاتا ہے۔ بہرحال یہ عمر خود ایک ایسا انقلاب ہے کہ نظام جسم و جاں پر اثرانداز ہوتا ہے اپنی روزی خود کمانے اور دنیا کے میدان میں خود دوڑنے کی ضرورت نوجوانوں کو پڑتی ہے اور وہ بزرگوں سے الگ ہو کر اپنی ذمہ داری خود اپنے کندھوں پر رکھتے ہیں۔ یہ تمام چیزیں نظام جسمانی پر خاص طور سے اثر انداز ہوتی ہیں لیکن یہ امر کہ اس عمر میں عورتوں کی اموات کی تعداد مردوں کی اموات سے دوچند کیوں ہوتی ہے، ایک ایسا مسئلہ ہے جسکے بارے میں ہم ابھی تک کوئی خاص حل نہیں پاسکے ہیں۔ اسکے علاوہ یہ چیز بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ ۴۵ سال کی عمر کے بعد دق کا مرض پھر ترقی پذیر ہوتا ہے، اور اعداد و شمار سے اس بات کا پتہ چلتا ہے کہ نوجوانوں کے طبقہ کی نسبت ادھیڑ عمر کے مریضوں کی تعداد اور اموات زیادہ ہوتی ہیں! +

ایک دو مریضوں کی پوری کیفیت لے کر ہم اور اسباب بھی دق کے معلوم کرسکتے ہیں۔ مثلاً ابتدائی خرابی صحت جس نے بالآخر دق کی صورت اختیار کرلی ہو، وغیرہ +

بہرکیف، یہ تو صحیح ہے کہ جو امور خاص طور پر دق پیدا کرنے اور بڑھانے والے ہمارے تمدن میں پائے جاتے ہیں۔ ان کو تو یہاں ظاہر کردیا گیا ہے اور سب سے بڑا سبب تو بہرصورت یہی قرار دیا گیا ہے کہ "دق جراثیم سے پیدا ہوتی ہے!" +

تپِ دق اور اسکی روک تھام

(از ڈاکٹر اے، کے مسترا)

ہندوستان میں امراض دق وسل کے انسداد کے لئے جو فنڈ قائم کیا گیا ہے۔ اسکے لئے روپیہ جمع کرنیکا ایک خاص جوش وخروش ملک میں پھیلا ہوا ہے۔ اس وقت تک اٹھارہ لاکھ سے زیادہ رقم جمع ہو چکی ہے اور مزید امدادی رقموں کے لئے جدوجہد جاری ہے اس میں شک نہیں کہ یہ ایک کار خیر ہے اور ہمارے ملک کے ہر باشندے کا فرض ہے کہ وہ اس سلسلہ میں فیاضی سے کام لے ظاہر ہے کہ اس مقصد کے لئے جس میں امراض دق وسل کے تمام تحقیقاتی اور معالجاتی پہلو شامل ہوں تیس لاکھ روپے کی رقم کافی نہیں ہے +

دق کوئی ایسا مرض نہیں ہے جو ہماری زندگی سے بالکل الگ تھلگ کسی دور افتادہ اور محدود گوشہ سے پیدا ہو جاتا ہو۔ اسکو ہماری جسمانی اور معاشرتی واخلاقی زندگی سے بہت گہرا تعلق ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ انسان کی صحت اور عدم صحت اسکے ماحول پر منحصر ہے اور جسمانی تندرستی کا تعلق روٹی کی طرح اسکے سوشل حالات سے بھی ہے۔ ہندوستان کے علاوہ اب ہر ملک میں یہ کوشش کی جا رہی ہے، اچھی غذا اور بہتر معاشرت کے ذریعہ جسمانی کمزوری اور بیماریوں کا انسداد کیا جائے +

مشہور فرانسیسی سائنسداں نے یہ ثابت کر دیا تھا کہ متعدی امراض دو مختلف عناصر کا نتیجہ ہوتے ہیں، ایک تو جراثیم اور دوسرے انسانی صحت کی ایسی کمزوری کہ اس میں مدافعت کی طاقت باقی نہ رہے۔ یہی سبب ہے کہ پبلک مفاد اور صحت عامہ کے خیال سے یوروپین ممالک میں تاریک اور گندے مکانات منہدم کر دیئے جاتے ہیں۔ صاف پانی اور صاف ہوا کی فراہمی کا بہت خیال کیا جاتا ہے، اور غذا میں خراب اور مضر صحت اجزا کی ملاوٹ سختی سے روکی جاتی ہے۔ کسی ملک کے باشندوں کی صحت کو بہتر بنانے کے لئے یہ تمام چیزیں ضروری ہیں۔ لیکن ہمیں افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ ہندوستان اس سلسلہ میں ابتک بہت زیادہ "قدامت پرست" ہے +

زندگی کی ضرورتوں کے لئے بہتر سے بہتر چیزیں حاصل کرنے کے مقصد پر لاکھوں روپے خرچ کئے جا سکتے ہیں۔ ملک کے طول وعرض میں بہترین ہسپتال جدید ترین ساز وسامان کے ساتھ قائم کئے جا سکتے ہیں۔ مگر جب تک کہ لوگ بہتر اور صحت بخش زندگی بسر کرنیکے طریقوں سے واقف نہ ہوں، بیماریوں کا انسداد نہیں ہو سکتا، اسلئے ضرور ہے کہ لوگوں کو صحیح تعلیم دی جائے اور اُنکے دماغوں سے جہالت کی تاریکی دور کیجائے +

اسکے علاوہ امراض دق وسل کو سارے ملک میں پھیل جانے سے صرف اسی طریقہ پر روکا نہیں جا سکتا کہ مریض کو اُسکے تمام متعلقین سے جُدا کر کے ہسپتال میں رکھا جائے، بلکہ اسکے ساتھ یہ بھی ضرور ہے کہ آبادی کے جو افراد ابتک مرض دق کا شکار نہیں ہوئے ہیں ان کو اس سے محفوظ رکھنے کی کوشش کیجائے +

ہندوستان کے مختلف حصوں میں پھیپھڑوں کی دق (سل) سے جو اموات ہوئی ہیں۔ اُنکے اعداد وشمار سے باعتبار عمر اس مرض کی تین منزلیں ہمیں دکھائی دیتی ہیں۔ ایک منزل دس سال کی عمر سے پندرہ سال تک پہونچکر ختم ہوتی ہے۔ اس جماعت میں زیادہ تر ناکتخدا اور نوجوان لڑکیاں شامل ہیں جن میں اموات کی شرح بہت زیادہ ہوتی ہے۔ عین عنفوان شباب میں لڑکیوں کا مرض دق میں مبتلا ہو کر اس طرح مرجانا کس درجہ افسوسناک ہوتا ہے۔ یہی وہ عمر ہے جس میں ہندوستانی لڑکیاں سن بلوغ تک پہونچتی ہیں اور انکی جسمانی اور دماغی حالت میں اہم تبدیلیاں ہوتی ہیں اور چونکہ افلاس یا عدم توجہ یا بے پروائی کے باعث اس خاص منزل میں انکی غذا اور دیگر جسمانی ضرورتوں کا خیال نہیں رکھا جاتا اسلئے وہ دق وسل کا شکار ہو جاتی ہیں +

اس مرض کی دوسری منزل بھی زیادہ تر طبقہ نسواں ہی سے تعلق رکھتی ہے اور اس منزل میں بیس برس سے لیکر تیس برس تک کی عمر رکھنے والی عورتیں مرض دق میں مبتلا ہوتی ہیں۔ ہندوستانی عورتوں میں یہ عمر عام طور پر بچے پیدا کرنے کی عمر ہوتی ہے اور متواتر زچگی کا بار برداشت کرتے کرتے عورتیں اتنی کمزور ہو جاتی ہیں کہ انکی زندگی کا پیمانہ بیماریوں سے بھر جاتا ہے، اور ابھی پچھلے لڑکے ہی نے ماں کا دودھ نہیں چھوڑا ہوتا ہے کہ دوسرا حمل قرار پا جاتا ہے۔ کام کی زیادتی اور غذا کی کمی اس پر اور بھی ستم کرتی ہے اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ غریب اور اوسط درجہ کی ہندوستانی

[illegible] بہت جلد [illegible] دق میں مبتلا ہو کر موت کے منہ میں چلی جاتی ہیں +

تیسری منزل تیس اور چالیس برس کی عمر کے درمیان ہے اس میں زیادہ تر مرد پائے جاتے ہیں ۔ یہ وہ عمر ہے جس وقت مرد اپنے کاروبار میں یا روپیہ کمانے اور روزی حاصل کرنے کی جدوجہد میں بہت زیادہ مشغول رہتا ہے اور بہت سے عناصر ایسے پیدا ہو جاتے ہیں جو قوتوں کے اضمحلال کا باعث ہوتے ہیں ۔ اور جن لوگوں کو خاص طور پر گندے اور غیر صحت بخش کارخانوں میں یا کوئلہ وغیرہ کی کانوں میں کام کرنا پڑتا ہے وہ جلد اس مرض کا شکار ہو جاتے ہیں +

صحت اور ماحول دونوں چیزیں ایسی ہیں جو ایک دوسرے سے گہرا تعلق رکھتی ہیں ۔ دق کا اصل سبب یہی ہوتا ہے کہ ایک طرف سے مرض کا حملہ ہوتا ہے اور دوسری طرف اس حملہ کا جواب جسم کی دفاعی طاقت سے نہیں دیا جا سکتا اور چونکہ ہر شخص کو کبھی نہ کبھی دق کے مریض کو دیکھنے یا اُن کے آس پاس رہنے کا موقع ملتا ہے ۔ اس لئے صرف وہی شخص اس خطرہ سے خالی کہا جا سکتا ہے جس میں اچھی غذا ، اچھی زندگی ، اچھی معاشرت ، اچھی ہوا اور روشنی اور اچھے ماحول نے دفاعی طاقت کا کافی ذخیرہ جمع کر دیا ہو +

دق وسل کی انسدادی تدابیر

ازجناب حکیم عبدالرحیم صاحب رحمانی جلال آبادی

ہماری زندگی کا سب سے زیادہ دردناک اور قابل افسوس پہلو یہ ہے ، کہ صحت و تندرستی کے اعتبار سے ہم روز بروز تنزل و پستی کے غار عمیق میں چلے جا رہے ہیں ، وبائی اور متعدی امراض میں اضافہ ہو رہا ہے ۔ ان امراض میں دق وسل کی تباہ کاریاں اور ہلاکت آفرینیاں تو سب پر گوئے سبقت لے گئی ہیں ——— اگرچہ یہ مرض زمانۂ قدیم سے پایا جاتا ہے ، اور دنیا کا کوئی خطہ اور ملک ایسا نہیں ہے ۔ جہاں سے یہ مرض انسانی جانوں کا خراج نہ لیتا ہو ۔ مگر ہندوستان میں اس کی ترقی کی رفتار یہ ہے کہ شہر تو درکنار قصبات و دیہات تک اس کی زد سے محفوظ نہیں ہیں ۔ چنانچہ اندازہ لگایا گیا ہے کہ مجموعی حیثیت سے یہاں تقریباً دس لاکھ آدمی سالانہ دق وسل میں مبتلا ہو کر راہی ملک عدم ہوتے ہیں +

علم العلاج کی بیچارگی

ارسطو و جالینوس وغیرہ اطبائے قدیم نے اسکو متعدی اور لاعلاج تسلیم کیا ہے ۔ اطباء اسلامی و ہندی نے بھی اس کے متعلق بہت شرح و بسط سے بحث کی ہے ۔ مگر آخر الامر سب نے اسکو لاعلاج اور مہلک ضرور مانا ہے ۔ موجودہ زمانہ میں بھی اس مرض کی بہتر سے بہتر دوائیں اس دعوے کیساتھ دنیا میں پیش ہوتی رہتی ہیں کہ یہ دق وسل کا شافی علاج ہیں ۔ مگر حقیقت آج بھی مسلمہ ہے کہ اسوقت تک انسانی علم اس بیماری کا کوئی کامیاب علاج نہیں بتا سکا ہے ۔ اصل وجہ یہ ہے کہ ابتدائی حالت میں یہ مرض قابل علاج ہوتا ہے ، مگر اس وقت اسکی علامات اتنی خفیف اور غیر نمایاں ہوتی ہیں کہ نہ معالج ہی انکی طرف کوئی توجہ کرتا ہے ۔ اور نہ مریض ہی ان شکایتوں کو کچھ اہمیت دیتا ہے ، اور جس وقت علامات خوب نمایاں ہو کر مرض تشخیص ہو جاتا ہے ۔ تو اُس وقت اول تو مرض جوہر اعضاء میں خوب پیوست و جاگزیں ہو جاتا ہے اور پھر اگر معالج اسکے علاج میں انتہائی کوشش بھی کرتا ہے تو مریض اور تیماردار اس بیماری کا نام سُن کر یہ یقین کر لیتے ہیں کہ اب اسکی جانبری ناممکن ہے ۔ اسلئے اس درجے میں بھی علاج کے متعلق مریض اور اسکے تیماردار پوری توجہ و کوشش نہیں کرتے ہیں +

طریقہ انسداد دق وسل

کسی حادثہ کے وقوع پذیر ہونے سے پہلے اس سے بچنے کی احتیاطی تدابیر کو کام میں لایا جائے تو اکثر اوقات اس حادثے کی سختیاں اور تکلیفیں بہت حد تک کم ہو جایا کرتی ہیں ۔ خصوصاً امراض کے معاملہ میں احتیاطی تدابیر پر عمل کرنا بہترین نتائج پیش کرتا ہے ۔ بس دق وسل کا بہترین طریقۂ انسداد یہی ہو سکتا ہے کہ حفظ صحت کے اصولوں کی عوام میں زیادہ سے زیادہ اشاعت کی جائے اور پبلک کو تدابیر حفظ صحت پر عمل کرنے کی رغبت دلائی جائے ۔ اس طریقے سے جسمانی طاقت میں اضافہ ہوگا قوتِ مدافعت قوی رہیگی ۔ اعصاب و عضلات اور اعضائے رئیسہ کا نظام درست رہیگا ، پھر متعدی امراض بآسانی حملہ آور نہیں ہونگے اور طبیعت ان امراض کے تعدیہ کا مقابلہ کر کے اس کو مغلوب کر سکے گی ۔ متمدن و مہذب ممالک کی مثالیں ہمارے سامنے ہیں کہ انہوں نے حفظ صحت کے

کے اصولوں کے تحت زندگی بسر کرنے سے اکثر امراض کا قلع قمع کر دیا ہے +

ہندوستانیوں نے حفظ صحت کے قدرتی ذریعوں کو پس پشت ڈال دیا ہے اور تہذیب جدید کی برقی روشنی سے عقل کی آنکھیں اتنی خیرہ ہو گئی ہیں کہ انکو صحیح راستہ نظر نہیں آتا۔ مصنوعات اور فیشن پرستی کے ذریعہ زندگی و حیات کے پُر لطف مناظر نہیں دیکھے جا سکتے ہیں۔ بلکہ زندگی کی حقیقی مسرت صرف سادہ طرز بود و ماند اور تہذیب سے ناآشنا ہونے میں مضمر ہے +

متموّل اور تعلیم یافتہ اصحاب جو قواعد حفظان صحت سے کچھ واقف ہیں۔ ان کو شہروں میں رہنے کی وجہ سے معاون صحت اسباب مہیا نہیں ہیں۔ یعنے وہاں عمدہ و تازہ ہوا، سورج کی صاف روشنی اور خالص غذائی اشیا دستیاب نہیں ہوتی ہیں اور کاروبار کی کامیابی کے واسطے انتہائی جدوجہد کرنی پڑتی ہے جس سے بدنی رطوبات بہت زیادہ تحلیل ہوتی رہتی ہیں۔ اور ان کا صحیح بدل کافی غذا عمدہ ہوا اور صاف روشنی نہ ملنے کی وجہ سے مہیا نہیں ہوتا ہے، اسی وجہ سے انکی صحت جسمانی اور قوت مدافعت کمزور ہوتی ہے اور کسی متعدی مرض سے طبیعت جلد ہی متاثر ہو جاتی ہے +

دیہات کے باشندے جن کو بہترین عمدہ ہوا، صاف روشنی اور خالص غذائی اشیا مل سکتی ہیں وہ کچھ ناداری و مفلسی اور کچھ لاعلمی کے طفیل ان قدرتی عطیات سے پورے طور پر فائدہ نہیں اُٹھاتے۔ دیہات کے مکانات حفظ صحت کے اصُولوں کے پیش نظر نہیں بنائے جاتے، ہوا اور روشنی کی آمد و رفت کے لئے کوئی انتظام نہیں ہوتا، مکان اور راستوں کی صفائی کی طرف کوئی توجہ نہیں دیجاتی ہے۔ غرض شہر ہو یا دیہات کہیں بھی حفظ صحت کی تدابیر پر عمل نہیں کیا جاتا، اگر ہم صرف سادہ غذا، تازہ ہوا اور سورج کی روشنی کے فوائد سے آگاہ ہو کر ان سے زیادہ سے زیادہ فائدہ حاصل کرنے پر تُل جائیں تو یقیناً بہت جلد ہندوستان میں دق و سل کی ترقی رُک سکتی ہے +

انسداد دق و سل کے دو قدرتی تحفے

ہوا۔ قدرت نے انسانی زندگی کے قیام و تحفظ کے لئے جو ضروری اجزا مرحمت کئے ہیں ان میں ہوا سب سے زیادہ ضروری ہے۔ انسان، حیوان، چرند، پرند اور نباتات وغیرہ کی زندگی کا انحصار ہوا پر ہی ہے، پھیپھڑوں میں خون صاف ہوتا ہے اور عمدہ و صاف خون ہی کا نام زندگی ہے۔ کیونکہ خون سے قوت و حرارت پیدا ہوتی ہے، اعضا کی پرورش اور جسمانی نشوونما خوب ہوتا ہے پس ہر شخص کو اسکی کوشش کرنی چاہیئے کہ وہ عمدہ اور صاف ہوا میں رہے اس غرض کے واسطے دروازے اور کھڑکیاں تعداد میں زیادہ اور کشادہ ہونی چاہئیں تاکہ ہوا میں گندگی و کثافت نہ پیدا ہو، کمروں کو بند کرنے سے ہوا کثیف و خراب ہو جاتی ہے جو مضر صحت ہے، اسلئے رات کو سوتے وقت بھی مکان کی کھڑکی کھلی رکھنی چاہیئے، کارخانوں کے دھوئیں سے ملوث ہوا بھی مضر ہوتی ہے، اس سے بھی حتی الامکان بچنا چاہیئے، روزانہ صبح و شام سبزہ زار اور کھلے ہوئے میدانوں میں تفریح کر کے تازہ ہوا سے فائدہ اُٹھانا چاہیئے +

سورج کی روشنی۔ امراض کے دفعیہ انسداد اور صحت و حیات کی حفاظت و ترقی میں سورج کی روشنی بہت بڑی معاون و مددگار ہے، یہ جسمانی طاقت کو بڑھاتی ہے، جراثیم مرض کو ہلاک کرتی ہے۔ اکثر قسم کے موذی حشرات الارض کو فنا کرتی ہے، اسلئے ہمیشہ ایسی جگہ پسند کریں جہاں کافی روشنی آتی ہو اس مطلب کے واسطے مکانوں میں روشندان بنائیں۔ اور ایسے تنگ تاریک مکانات کو جہاں روشنی کا گذر نہ ہو رہائش کے واسطے پسند نہ کریں۔ حیوانات و نباتات کی زندگی کی افزائش و تحفظ کے واسطے ہوا اور روشنی دو قدرتی تحفے ہیں ۔ اور ہندوستان میں یہ دو چیزیں بہت زیادہ مقدار میں جاری و ساری ہیں۔ ان سے پورے طور پر فیضیاب ہونا قدرت کا صحیح فریضہ تشکر ادا کرنا ہے ہر شخص کو پودوں سے سبق حاصل کرنا چاہیئے کہ جو پودے صاف اور کھلی ہوا میں ہوتے ہیں وہ ان پودوں کی نسبت جو تنگ و تاریک مقامات میں ہیں اور جہاں ان کو سورج کی روشنی اور عمدہ تازہ ہوا نہیں ملتی ہے، بخوبی پرورش پاتے ہیں +

دیگر مفید ہدایات

مکانات۔ دنیا میں رہنے کے واسطے ہر شخص کو مکان کی ضرورت ہے، اور دن رات کا بیشتر حصہ مکان میں بسر کیا جاتا ہے۔ ہندوستان میں عام طور پر مکانات مضر صحت بنائے جاتے ہیں۔ حفظان صحت کی رُو سے انکی تعمیر نہیں کیجاتی، بڑے بڑے شہروں میں جگہ کی قلت کی وجہ سے کئی کئی منزلہ مکان بنائے جاتے ہیں اور انکی گلیاں تنگ تاریک اور کھڑکے چھوٹے ہوتے ہیں۔ جن میں ہوا اور روشنی کا گذر بخوبی نہیں ہو سکتا۔ دیہاتوں میں مکانات کھلی ہوئی جگہوں میں ضرور ہوتے ہیں مگر ان میں دروازے کے سوا کوئی کھڑکی یا روشندان نہیں بنایا جاتا، اور اگر کوئی کھڑکی یا روشندان ہوتا بھی ہے تو اسکا استعمال ہوتا

اور روشنی کی آمد و رفت کے واسطے بہت کم کیا جاتا ہے۔ پس مکانوں کی تعمیر میں صحت کے اصولوں کو مدنظر رکھنا چاہیئے۔ اور ہوا اور روشنی کی آمد و رفت کے واسطے کافی دریچے ہونے چاہئیں۔ اور صفائی کا بھی خیال رکھنا چاہیئے جن مکانات میں مویشی باندھے جاتے ہیں۔ وہاں بھی انسانوں کو رہائش اختیار نہ کرنی چاہیئے +

سونے کی عادت۔ بعض اشخاص کو عادت ہوتی ہے کہ سوتے وقت منہ کو چادر یا لحاف سے ڈھک لیتے ہیں۔ یہ طریقہ نہایت مضر صحت ہے۔ منہ ڈھک کر سونے سے نہ تازہ ہوا پھیپھڑوں میں داخل ہوتی ہے اور نہ خون صاف ہوتا ہے۔ دق وسل کے جراثیم جو ہر وقت ہوا میں رہتے ہیں۔ اس طرح جسم میں خوب ہی پرورش پاتے ہیں۔ پس جو اشخاص اس عادت میں مبتلا ہوں وہ اس کو ترک کریں اور بچوں کو شروع ہی سے اسکا عادی بنائیں کہ وہ سوتے وقت چہرہ کھلا رکھیں۔ سوتے وقت کمرے کا دروازہ یا کھڑکی ضرور کھلی رکھنی چاہیئے۔ بالخصوص اگر کمرے میں کئی آدمی سوتے ہوں تو ہوا کی آمد و رفت کیلئے ضرور دروازہ کھلا رکھنا چاہیئے۔ جس کمرے میں دق وسل کا مریض رہتا ہو اس میں ہوا اور روشنی کے واسطے روشندان اور کھڑکیاں ضرور ہوں۔ سورج کی روشنی اور تازہ ہوا سے جراثیم دق وسل مردہ ہو جاتے ہیں۔ اس کمرے میں تندرست اشخاص کو زیادہ نشست و برخاست نہ رکھنی چاہیئے۔ اور وہاں کسی تندرست آدمی کو سونا بھی نہ چاہیئے۔ کیونکہ اس طریقہ سے اس بیماری کا اثر ایک سے دوسرے کو بہت جلدی ہوتا ہے۔ سوتے وقت لیمپ یا مٹی کے تیل سے جلنے والی چیزیں یا انگیٹھیاں وغیرہ جلتی ہوئی نہ چھوڑنی چاہئیں۔ مکان کو ہمیشہ صاف رکھنا چاہیئے +

غذا۔ تندرستی کی حفاظت اور زندگی کی بقا کے واسطے غذا جتنی ضروری ہے اس سے ہر شخص واقف ہے۔ اسکے بغیر جسمانی اعضاء رفتہ رفتہ تحلیل و کمزور ہو کر روح حیات سے خالی ہو جاتے ہیں۔ جسمانی طاقت اور قوت مدافعت کی حفاظت و ترقی ایسی غذاؤں سے ہوتی ہے جو سادہ ہوں اور لحمی و شحمی اور نشاستہ اجزاء اور چونہ و حیاتین وغیرہ کی سرمایہ دار ہوں۔ گیہوں کی روٹی، دودھ گھی، مکھن، آلو اور سبز ترکاریاں وغیرہ سادہ اور جاں بخش غذائیں ہیں۔ اس سے تعمیر جسم مستحکم اور صحت بہتر ہوتی ہے۔ قوت مدافعت میں اضافہ و ترقی ہوتی ہے۔ متعدی و مہلک امراض سے جسم محفوظ رہتا ہے +

دودھ انسان کے واسطے ایک مکمل غذا ہے۔ اور گھی بہترین پرورش کرنے والا اور دافع امراض ہے۔ زندگی و صحت کے واسطے یہ نہایت عمدہ اشیاء ہیں۔ مگر افسوس آج کل یہ ہر دو اشیاء عمدہ اور خالص نہیں ملتی ہیں۔ دق وسل کے مریض کے جسم میں چونہ کی مقدار کم ہو جاتی ہے۔ چونکہ دودھ میں چونہ کی مقدار کافی ہوتی ہے۔ اسلئے دودھ کے استعمال سے چونہ کی مطلوبہ مقدار جسم میں پہونچتی رہتی ہے اور اس طرح بھی دق وسل کا حملہ کم ہوتا ہے۔ پس ہمیں حتی المقدور گھی دودھ استعمال کرنا چاہیئے +

کھانے پینے میں احتیاط۔ چونکہ اس بیماری کے جراثیم کھانے پینے کی چیزوں سے بآسانی مل جل جاتے ہیں اور ان گندہ اشیاء کے استعمال کرنے سے اس مرض کے جراثیم جسم میں منتقل ہو جاتے ہیں۔ اسلئے یہ احتیاط رکھیں کہ کھانے پینے کی چیزیں کھلی ہوئی نہ رہیں۔ اور برتن بھی صاف ستھرے ہوں مریض کے استعمال کئے ہوئے برتنوں میں کسی تندرست کو نہ کھانا چاہیئے۔ اسکے کپڑے بھی تندرست اشخاص کو نہ پہننے چاہئیں +

لباس۔ جسم کی زیبائش اور آفات و صدمات سے حفاظت کے واسطے لباس بھی ضروری ہے، مگر پوشاک آرام دہ اور موسم و مزاج و عمر کے مطابق ہو۔ تنگ اور غیر موزوں لباس مضر صحت ہے۔ لباس کی تنگی اور غیر موزونیت کے باعث اعضاء آزادی سے نقل و حرکت نہیں کر سکتے سینہ سکڑا ہوا رہتا ہے جس کی وجہ سے تنفس میں دقت ہوتی ہے۔ پھیپھڑوں اور سینہ کی نشو و نما میں فرق پڑ جاتا ہے۔ لباس کے بارے میں یہ احتیاط ضروری ہے کہ وہ ڈھیلا ڈھالا اور موسم و جسم کے مطابق ہو +

بار بار تھوکنے کی عادت۔ بعض لوگوں کو یہ عادت ہوتی ہے کہ بار بار ہر جگہ تھوکتے پھرتے ہیں۔ چونکہ تھوک اور بلغم ایسی چیزیں ہیں کہ ان میں اس مرض کے جراثیم بکثرت ہوتے ہیں اور پھر ہوا کے ذریعہ وہ منتشر ہو کر مرض کو پھیلاتے ہیں۔ اسلئے بار بار اور ہر جگہ تھوکنے کی عادت ترک کرنی چاہیئے، اور مریض کو خصوصیت سے ہدایت کریں کہ وہ ہر جگہ نہ تھوکے، بلکہ تھوکنے کے واسطے اگالدان یا کوئی اور برتن رکھیں اور اس برتن کو صاف کرتے رہیں۔ اور تھوک اور بلغم کو جلا دینا چاہیئے +

ورزش۔ جسم کی مضبوطی، صحت کی بہتری اور دوران خون کی تر و تازگی کے واسطے ورزش نہایت مفید [illegible] اگر ورزش مکمل طریقہ کی جائے، تو تنفس کے افعال اور دوران خون کو تر و تازگی بخشتی ہے۔ ردی فضلات کو جسم سے خارج [illegible]

کو بڑھاتی ہے۔ عضلات مضبوط اور خون کی رگیں قوی ہوتی ہیں جس سے خون ہر ایک عضو کی پرورش کے واسطے با سانی اور پوری مقدار میں پہونچتا رہتا ہو۔ ورزش کرنے سے بھوک خوب لگتی ہو۔ قوت ہاضمہ بڑھتی ہے۔ طبیعت میں فرحت پیدا ہوتی ہو، غرضکہ تندرستی کی حفاظت و ترقی اور قوت مدافعت کی افزائش و بہتری کے لئے ورزش بھی ضرور کرنی چاہیئے۔ اور کچھ نہ ہو تو صبح و شام کھلے ہوئے میدانوں میں پیدل سیر کر لیا کریں ۔

نشیلی اشیاء سے پرہیز ۔ شراب، چرس، گانجا اور بھنگ وغیرہ نشیلی و زہریلی اشیا صحت کی دشمن اور مرض کو دعوت دینے والی ہیں۔ یہ زندگی کو برباد و فنا کر دیتی ہیں، ان کے استعمال سے جسم کمزور، قلب اور پھیپھڑے ماؤف ہو جاتے ہیں۔ اور جراثیم دق و سل اس کے جسم میں خوب پرورش پاتے ہیں اور وہاں جاگزیں ہو کر اپنا کام کرتے رہتے ہیں، اور رفتہ رفتہ موت کے گھاٹ اتار دیتے ہیں۔ ان تمام نشیلی چیزوں اور دوسری بے اعتدالیوں سے قطعی پرہیز کرنا چاہیئے +

حاصل کلام یہ ہے کہ اگر دق و سل کی روز افزوں ترقی کو روکا جا سکتا ہو تو صرف اسی تدبیر سے کہ حفظان صحت کے اصولوں پر عمل کیا جائے اور عوام کو صحت کی اہمیت اور اصول حفظ صحت ذہن نشین کرائیں اور اس کار خیر میں عوام و خواص سب مل کر کوشش کریں، تعلیمیافتہ اشخاص اور اطبا و ڈاکٹر اور وید صاحبان ان اصولوں کی اشاعت کریں، حفظ صحت کے اصولوں پر کاربند ہونے سے قوت مدافعت اور جسمانی طاقت بہتر و بحال رہیگی، اور یہ موذی مرض انسانوں کو مغلوب نہیں کر سکے گا +

دِق وسل کے مریض کی تیمارداری!

از جناب ڈاکٹر عبدالحمید صاحب چغتائی، لاہور

تقدم بالحفظ اس مرض کے انسداد کے لئے ضروری ہو کہ پبلک کو مرض کی تکلیفوں اور اسکے پھیلنے کی خاصیت سے خبردار کیا جائے، اور عام فہم ٹریکٹوں، پبلک لکچروں اور اخبارات کے ذریعہ امراض کی روک تھام کی تدابیر، حفظان صحت کے اصول اور صفائی و پاکیزگی کی اہمیت ذہن نشین کرائی جائے، مریضوں کی تربیت بھی اس سلسلہ میں نہایت ضروری ہو۔ چنانچہ انہیں تعلیم دینی چاہیئے کہ وہ گھر کی دیواروں اور عام راستوں پر نہ تھوکتے پھریں۔ بلکہ ایسے برتن یا اُگالدان میں تھوکا کریں جس میں کاربالک ایسڈ یا فینائل موجود ہو، نیز کھانستے وقت اپنا منہ رومال سے ڈھک لیا کریں ۔

مریض کے کھانیکے برتن، بستر، لباس، رومال اور تولیہ بھی تندرست اشخاص سے بالکل علیحدہ ہونے چاہئیں اور مریض کو احتیاط کرنی چاہیئے کہ وہ تندرست اشخاص کی چیزوں کو اپنے استعمال میں نہ لائے اور ان سے بلا ضرورت میل ملاپ نہ رکھے، اور تماشہ گاہوں، جلسوں، میلوں اور زیادہ ہجوم میں بھی جانے سے پرہیز رکھے +

تندرست لوگوں کو چاہیئے کہ وہ اپنی صحت کو قائم رکھنے کے لئے تنگ و تاریک مکانوں اور نمدار جگہوں میں رہنا سہنا ترک کر دیں، تازہ ہوا اور سورج کی روشنی کو اپنا دوست سمجھیں اور حتی الامکان خوش و خرم رہنے کی کوشش کریں۔ اگر وہ کسی وقت بیمار ہو جائیں تو فی الفور کسی ہوشیار اور ماہر فن معالج کی طرف رجوع کریں اور کسی تکلیف کو بھی معمولی اور بے حقیقت خیال نہ فرمائیں۔ کیونکہ :-

سر چشمہ باید گرفتن بمیل   چوں پُر شد نشاید گزشتن بپیل

غرض اس موذی مرض سے نجات حاصل کرنے کے لئے مندرجہ ذیل امور پر کاربند ہونا لازم ہے +

۱ غریب اور نادار لوگوں کی حالت کو بہتر بنائیں اور انہیں مضر صحت مکانوں سے نکالیں +

۲ مریض کو تندرست اشخاص سے بالکل علیحدہ رکھیں +

۳ مریض کو تعلیم دیں کہ وہ ہر جگہ نہ تھوکے بلکہ کھانستے وقت بھی منہ پر رومال رکھے +

۴ مریض کے کمرے، برتن، بستر اور لباس کو کیمیاوی طریقوں پر پاک (ڈس انفیکٹ) کرتے رہیں +

- مریض کے تھوک اور بلغم آگ میں جلا دیا کریں +
- گنجان آبادیاں، تنگ و تاریک مکانوں اور گرد و غبار سے دور رہیں +
- جن خاندانوں میں اس مرض کی استعداد موجود ہو انہیں چاہیئے کہ وہ معتدل آب و ہوا میں اپنی زندگی بسر کریں۔ اور دودھ، مکھن، بالائی بکثرت استعمال کریں +

تدابیر علاج

مرض سل کا شافی علاج ابھی تک نامعلوم ہے لیکن ابتدا ہی میں صحیح تشخیص کے بعد مناسب علاج شروع ہو جائے تو مرض بالکل دور ہو سکتا ہے لیکن شرط یہ ہے کہ مریض اپنی صحت کو بحال کرنے کی خود بھی پوری کوشش کرے، اور معالج کی ہدایات پر ٹھیک طور پر عمل پیرا ہو +

مدقوق و مسلول مریضوں کو کسی صحت افزا مقام یا کسی ایسے گاؤں میں رہنا چاہیئے، جہاں درختوں کا سایہ اور تازہ و پاکیزہ ہوا میسر ہو، سمندر کا کنارہ یا پہاڑ کی رہائش بالخصوص بہت مفید ہے لیکن اگر یہ ممکن نہ ہو تو کم از کم وہ اپنے مکانوں کی چھت پر یا برآمدہ میں گذر اوقات کریں، اور برف باری، تیز دھوپ اور سخت سردی سے اپنے آپ کو بچائے رکھیں۔ مریض اپنی غذا ایسی رکھے جو لطیف، زود ہضم، مرغوب الطبع اور جسم کو پرورش کرنے والی ہو تاکہ جسم کا وزن کم نہ ہونے پائے۔ چنانچہ دودھ، بالائی، مکھن، گھی اور تازہ پھلوں وغیرہ کا استعمال اپنی قوت ہضم کے مطابق کرے +

مسلول مریضوں کے لئے دودھ سے بڑھکر کوئی غذا مفید نہیں اور اگر کسی نوجوان عورت کا دودھ میسر آجائے تو یہ مریض کے لئے آب حیات سے کم نہیں، ورنہ گائے کا تازہ جوش دیا ہوا دودھ سب سے بہتر شے ہے اسکے علاوہ مریض انڈا، مچھلی، شوربہ، یخنی، شارک، مینا، اور تیتر کا گوشت بھی کھا سکتا ہے +

مریض کا دل ہمیشہ خوش و خرم رکھنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ خوشنما اور پرفضا مقامات کے نظارے، روح پرور اور خوشکن گیت مریض کو ڈھارس دیتے ہیں۔ اُسے جسمانی و دماغی محنت سے باز رکھیں۔ اگر مریض کو بخار رہتا ہو تو چاہیئے کہ وہ کامل آرام و سکون میں رہے۔ لیکن اگر بخار نہ ہو تو مریض کو چہل قدمی کی اجازت دے دینی چاہیئے +

اس مرض کے علاج میں معالج کا فرض ہے کہ وہ مرض کی شدت اور تکلیف کو روکے اور مرض کا زور توڑنے اور اسکے زہر کو دور کرنے کی کوشش کرے۔ تاکہ مرض کی علامات و عوارض میں کمی ہو جائے، اور مریض کی طاقت کو حتی الامکان بحال رکھنے کی کوشش کرے اور اس کی قوت ارادی سے فائدہ اُٹھائے +

یہ بھی یاد رہے کہ مریض کو تازہ ہوا، عمدہ غذا، صحت افزا مقام اور حسن تدبیر سے جس قدر فائدہ ہوتا ہے وہ صرف دوائی علاج سے حاصل نہیں ہو سکتا۔ اسلئے دوا کے ساتھ ساتھ مریض کی صحیح تیمارداری بھی نہایت ضروری شے ہے +

تجویز نسخہ میں معالج دواؤں کا انتخاب کم سے کم تعداد میں کرے +

مریض کا ماحول

معالج چونکہ مریض کے پاس چند منٹ کے لئے آتا اور ہدایات دینے اور نسخہ تجویز کرنیکے بعد چلا جاتا ہے۔ اسلئے ظاہر ہے کہ مریض زیادہ عرصہ کے لئے ایسے لوگوں کے ہاتھ میں ہوتا ہے جو اسکی مناسب تیمارداری کے ذمہ دار ہوتے ہیں۔ چنانچہ اگر تیماردار ہوشیار اور باخبر ہو تو وہ مریض کو امراض کی الجھنوں سے محفوظ رکھ سکتا ہے اور اگر تیمارداری میں غفلت کی جائے تو محض دوا سے مریض کا صحت یاب ہونا ممکن نہیں +

مریض کو دوا تو صرف قوت مدبرہ بدن کی مدد کیلئے دی جاتی ہے اور تیمارداری کی غرض و غایت مریض کو زیادہ سے زیادہ آرام و سہولت پہونچانا ہے۔ چنانچہ مریض کو تندرست اشخاص سے علیحدہ رکھنا، اسکے بدن، بستر اور لباس کو پاک صاف رکھنا، اور قدرت کی دی ہوئی نعمتوں مثلاً تازہ ہوا، سورج کی روشنی، صاف پانی، آرام اور نیند وغیرہ سے زیادہ سے زیادہ فائدہ پہونچانا تیمارداری میں شامل ہے +

تیماردار کو اپنے فرائض سے باخبر ہونا چاہیئے اور اُسے چاہیئے کہ وہ مریض کو تسلی دیتا رہے، اور اپنے چہرہ کو خوش و خرم رکھے اسے اپنے کام میں مستعد ہونا چاہیئے اور لازم ہے کہ وہ مریض سے کبھی سختی اور درشتی سے بات نہ کرے، نہ مریض کے کمرے میں کسی کو سرگوشی کرنے دے

اسکے علاوہ وہ اپنا جسم اور لباس بھی پاک وصاف رکھے اور خود مریض کے کمرہ میں کوئی چیز نہ کھائے پیئے۔ اُسے چاہیئے کہ وہ مریض کو مقررہ اوقات پر دوا اور غذا دے اور مرض کی حالت میں جو تغیر رونما ہو یا جو نئی بات دیکھے اُسے نوٹ کرتا رہے اور اسکی صحیح خبر معالج کو دے +

تیمار دار کو چاہیئے کہ مریض کا کمرہ بھی ہمیشہ پاک وصاف رکھے، اور اس میں کسی قسم کا فالتو سامان نہ رہنے دے، اور بیمار کی چارپائی اس طرح بچھائے کہ وہ ہوا کے تیز اور سرد جھونکوں سے محفوظ ہو۔ نیز تیمار دار اور طبیب حسب ضرورت چارپائی کے ہر طرف بآسانی پھر سکے +

مریض کے کمرے کا سامان (۱) ایک چھوٹی سی میز جو مریض کی چارپائی کے قریب رکھی ہو، (۲) ایک چھوٹی سی الماری جس میں مریض کی دوا، پھل اور غذا وغیرہ محفوظ رکھی جا سکے، (۳) دو کرسیاں، ایک تیمار دار کے لئے، ایک معالج کے لئے، (۴) منہ ہاتھ دھونے کی سلپچی، (۵) تھوکنے کے لئے چینی کے ڈھکنے دار دو اُگالدان، (۶) ظرف بول، (۷) ظرف براز، (۸) تھرمامیٹر، (۹) برف لگانے کی ٹوپی، (۱۰) گرم ٹکور کے لئے ربڑ کی بوتل یا تھیلی +

مریض کا بستر۔ مریض کا بستر پاک صاف اور ہلکا ہونا چاہیے اور اس طرح بچھانا چاہیئے کہ اس میں کوئی سلوٹ نہ ہو کیونکہ کمزور مریضوں کی بستر کی سلوٹوں سے کمر لگ جایا کرتی ہے اور مریض کو تکلیف دیتی ہے +

مریض کی چادر اور رضائی ہر روز دھوپ میں رکھکر خشک کر لینی چاہیئے اس سے ہر قسم کی بُو اور جراثیمی عفونت دور ہو جاتی ہے +

شور وغل۔ تیمار دار کو چاہیئے کہ مریض کے کمرے میں شور وغل نہ ہونے دے تاکہ مریض کو زیادہ سے زیادہ آرام پہونچ سکے چنانچہ اُسے چاہیئے کہ مریض کے کمرے میں عزیز واقارب کا ہجوم نہ ہونے دے، نہ کسی شخص کو مریض کے سامنے معالج کے علاج پر نکتہ چینی کرنے دے۔ کیونکہ اس سے مریض کے خیالات منتشر ہو جاتے ہیں اور وہ استقلال کیساتھ علاج نہیں کرا سکتا +

مریض کا لباس۔ تیمار دار کو چاہیئے کہ وہ مریض کا لباس صاف ستھرا اور موسم کے مطابق گرم یا سرد تجویز کرے اور چونکہ مرض کی حالت میں جلد کے مسامات سے کثیف مادے بکثرت خارج ہوتے رہتے ہیں۔ اسلئے مریض کا لباس تندرست اشخاص کی نسبت جلد بدلتا رہے

غسل۔ ہندوستان میں مریض اس قدر میلے اور غلیظ رہتے ہیں کہ ان سے گھن آتی ہے پس تیمار دار کو چاہیئے کہ وہ ہر صبح شام مریض کا ہاتھ منہ دُھلائے، کلی کرائے، تازی مسواک سے مریض کے دانتوں اور منہ کو صاف کرائے۔ بالوں میں کنگھی کرے، اور اگر معالج اجازت دے تو کبھی کبھی غسل بھی کرائے، اس سے طبیعت میں فرحت ہوتی اور بدن کی میل کچیل سے مریض پاک صاف رہتا ہے +

ورزش۔ مرض کی حالت میں معالج کی اجازت کے بغیر ورزش نہ کرنی چاہیئے۔ ہاں بعض صورتوں میں مریض کے بدن کو ہلکے ہاتھ سے دبانا، خوش گپیوں سے مریض کو خوش رکھنا، مذاقیہ لطائف سے اُسے ہنسانا بھی ورزش میں داخل ہوتا ہے +

نیند۔ بیمار کو زیادہ سے زیادہ آرام کی ضرورت ہوتی ہے۔ اسلئے اگر مریض سو رہا ہو تو اسے دوا یا غذا کے لئے ہرگز نہ جگانا چاہیئے +

مریض کی غذا۔ مریض کی غذا کا مسئلہ بھی نہایت اہم ہے بعض اوقات مناسب غذا دوا سے بھی زیادہ ضروری ہوتی ہے تیمار دار کو چاہیئے کہ مریض کو مقررہ اوقات پر ایسی غذا دے جو مریض کے مناسب حال ہو اور وہ اُسے رغبت کیساتھ کھائے +

مسلول اور مدقوق مریضوں کو پھلوں کا رس، دودھ، ساگودانہ، آئس کریم، کھچڑی، پلاؤ، ارارروٹ، دلیہ، فیرنی، شوربا، چپاتی، ٹوسٹ ڈبل روٹی، بسکٹ، رسک، فورس، آش جو وغیرہ اشیا دی جا سکتی ہیں۔ اور ایسے مریضوں کو ہر بار ایک ہی قسم کی غذا نہ دینی چاہیئے کیونکہ اس سے اشتہا کم ہو جاتی ہے +

دوا پلانا۔ تیمار دار کو چاہیئے کہ وہ مریض کو دوا ٹھیک وقت پر اور معین مقدار میں پلائے اور کھانے پینے والی چیزوں کو خارجی استعمال کی دواؤں سے بالکل علیحدہ رکھے +

پلانے والی دوا اگر سیال ہو تو استعمال سے پہلے شیشی کو خوب ہلا لیا کرے اور احتیاط رکھے کہ وہ مریض کو کبھی اندھیرے میں دوا نہ دے بلکہ جو دوا دینی ہو اسکی شیشی کے لیبل کو ہر دفعہ پڑھ لیا کرے۔ خارجی استعمال کی دوائیں استعمال کرنیکے بعد تیمار دار کو چاہیئے کہ وہ اپنے ہاتھ اسی وقت صابن سے اچھی طرح دھو ڈالے +

مشاہدۂ مریض۔ تیمار دار کے لئے سب سے ضروری بات یہ ہے کہ وہ مریض کی کیفیت کا بغور مطالعہ کرتا رہے۔ تاکہ معالج کو

... کی حالت سے مطلع کر سکے چاہئے کہ اُسے مندرجہ ذیل امور پر غائر نظر رکھنی چاہئیے +

(۱) جسم کا درجہ حرارت و رفتار نبض - (۲) لرزہ یا قشعریرہ - (۳) درد یا تکلیف کی نوعیت اور یہ کہ وہ کتنی دیر تک رہی (۴) نیند کی کیفیت - (۵) جلد اور بدن کی حالت و رنگت - (۶) پسینہ کی کیفیت - (۷) زبان کی رنگت - (۸) بھوک اور پیاس کی کیفیت - (۹) تنفس بلغم اور کھانسی کی کیفیت - (۱۰) متلی و قے - (۱۱) قلب کی کیفیت - (۱۲) بے چینی و اضطراب (۱۳) دواؤں کے اثرات (۱۴) پیشاب و پاخانہ کی مقدار اور کیفیت - (۱۵) نفخ و قراقر - (۱۶) نقاہت و کمزوری - (۱۷) وزن مریض وغیرہ وغیرہ +

اسکے علاوہ تیمار دار کو اس قدر اور علم ہونا چاہئیے کہ وہ معالج کی ہدایت کے مطابق مریض کا بدن اسفنج سے صاف کر سکے، کسی مقام پر سینک ٹکور، یا گرم و سرد پانی کا نطول کر سکے، بھاپ دے سکے۔ بلٹس یا پلستر لگا سکے۔ حقنہ اور قناطیر (کیتھیٹر) کا استعمال جانتا ہو، برف کی ٹوپی اور تھرما میٹر لگا سکتا ہو +

غرض تیمار دار ایسا ہونا چاہئیے جو باریک بین نگاہ رکھتا ہو عقیل و فہیم ہو، جو کچھ سامان گھر میں ہو اس سے بہتر سے بہتر کام لے سکتا ہو۔ مرض کو بڑھنے سے روک سکے - اور مریض کی طاقت کو بحال رکھ سکے - پھر تیار مستقل مزاج اور خوش خلق ہو اور مریض کے ساتھ پوری ہمدردی رکھتا ہو شدید حالات میں ایسے حسن عمل سے کام کر سکے کہ مریض عوارض اور مرض کی الجھنوں سے محفوظ رہ سکے +

ہندوستان میں دق کی وبا کا اہم ترین مسئلہ

از میجر ڈبلیو، ایچ کرچٹن ایم، بی - سی، ایچ، بی - آئی، ایم، ایس - چیف ہیلتھ کمشنر صوبہ دہلی

ہندوستان میں دق کی بڑھتی ہوئی رفتار پر عوام نے در اصل اُس اپیل کے باعث توجہ دی جو ہز ایکسیلنسی لیڈی لن لتھگو نے "ملک معظم کے دق فنڈ" کے سلسلہ میں کی تھی +

لیکن اب بھی بہت ہی کم لوگ ہندوستان میں اس متعدی مرض کی رفتار کا صحیح اندازہ کر سکتے ہیں - اسلئے کہ سرکاری کاغذات اس بارے میں مستند اعداد و شمار پیش کرنے سے قاصر ہیں - رجسٹروں میں موت کے اسباب کا اکثر اندراج ہی نہیں کیا جاتا اور اگر کیا بھی جاتا ہے تو کسی ایک مرض کا نام لکھکر وغیرہ وغیرہ کی تکرار کر دی جاتی ہے - اور اموات کے متعلق ایسے لوگوں کا سرٹیفکٹ قبول کر لیا جاتا ہے جنہیں طب سے دور کا بھی لگاؤ نہیں ہوتا - اب اگر شرح اموات کی اس تقسیم کو ہم قبول کر لیں جو اس قدر بے پروائی سے سرکاری کاغذات میں کی جاتی ہے تو دق کی اموات کے نہایت ہولناک اعداد و شمار ہمارے سامنے آجائینگے لیکن یقین کیجئے یہ ہولناک اعداد حقیقت سے کچھ زیادہ دور بھی نہیں ہیں +

یہی وجہ ہے کہ آجکل دق کا مسئلہ ہندوستان میں بڑی اہمیت حاصل کرتا جا رہا ہے - قحطوں کے بعد سے ہیضہ، چیچک اور پلیگ نے ہندوستان میں بُری طرح سر اُٹھایا - اور لاکھوں جانیں انکی نذر ہوئیں "دق" بھی ان متعدی امراض سے کسیطرح کم نہیں ہے - چنانچہ اس وقت یہ ملک میں پوری شدت کیساتھ پھیلتا جا رہا ہے اور غریب اور امیر دونوں طبقوں کو اپنے موذی اثرات سے متاثر کر رہا ہے - بلکہ امیروں کی نسبت غریب اس مرض کا زیادہ آسانی سے اور بہت جلد شکار ہوتے جا رہے ہیں +

ان بدقسمت لوگوں میں جن میں دوسری نسلوں کے مقابلہ میں متعدی اثرات کے ازالہ کی قوت فطرتاً کم ہے اور جو اچھی غذا، اچھے مکان، صاف ہوا اور روشنی سے محروم اور اپنی قدیم روایات کا شکار ہیں - دق کو پھلنے پھولنے کا بڑا اچھا موقع ہاتھ آگیا ہے اور اسکو نو عمری کی شادی اور بڑے بڑے کنبوں کی پرورش کے بارنے اور تقویت پہونچائی ہے - یہ حال شہروں کا ہے، اور دیہات کی صورت یہ ہے کہ ذرائع آمد و رفت کی آسانیوں کے باعث دیہاتی اپنے کاروبار کے سلسلہ میں بے تکلف شہروں میں آتے ہیں اور جب شہروں سے اپنے گھر واپس جاتے ہیں تو دق کے اثرات بھی اپنے ہمراہ سمیٹ لے جاتے ہیں - اس طرح اپنے دیہاتوں میں اس موذی مرض کو پھیلانے کے ذمہ دار بنتے ہیں - اس اعتبار سے ہندوستان میں دق

صرف مرض ہی نہیں رہا ہے ، بلکہ یہ ایک نہایت وسیع "معاشرتی مسئلہ" بن گیا ہے اور اس کا ازالہ عمدگی سے جب ہی ہو سکتا ہے ، جب دوا اور احتیاطی تدابیر دونوں کا پورا پورا لحاظ رکھا جائے ۔ ضرورت ہے کہ احتیاطی تدابیر نہایت سرگرمی سے ان علاقوں میں شروع کی جائیں جو شہر میں سب سے زیادہ پست اور گندے ہیں ۔ یہاں کی گنجان آبادی کو دور کیا جائے ۔ باشندوں کی حالت کو درست کیا جائے ۔ انکی غذا میں اصلاح کی جائے اور حفظان صحت کے وہ اصول انہیں تلقین کئے جائیں جن سے انکی صحت بہتر ہو سکے اور اس کام کو سرانجام دینے کے لئے حکومت کے ہر شعبہ میں حرکت اور سرگرمی پیدا ہو جانی چاہیئے ۔ افسر ضلع ، ڈاکٹر ، زراعت کا حاکم ، ویٹرنری سرجن وغیرہ ، غرض ان سب کو مل کر یہ کام کرنا چاہیئے ۔ ایک طرف تو پوری سرگرمی سے یہ کام ہو ، دوسری طرف دق کے اثرات کو پھیلنے سے روکنے کے لئے فوراً یہ صورت اختیار کرنی چاہیئے کہ ایسے مقامات کو جہاں دق کے جراثیم پائے جائیں ، عام آبادی سے بالکل علیحدہ کر دیا جائے ۔ ہر قسم کے متعدی اثرات کو پھیلنے سے روکنے کے لئے یہ پہلا اصول ہے اور دق کے اثرات پر قابو پانے کے معاملہ میں بھی یہ اسی طرح کامیاب ہے ۔ اس اصول کو جب عمل پر منطبق کیا جائیگا تو تین مسائل سامنے آئینگے جن کا حل کرنا بہت ضروری ہے +

(۱) متعدی اثرات کا منبع اور مریضوں کی دریافت +

(۲) مریض کے متعلقین اور حلقہ ارتباط کی تحقیق +

(۳) متعدی اثرات کے کامیاب ازالہ کی کوشش +

پہلے مسئلہ کا حل اس صورت میں ہو سکتا ہے کہ ایسے سب مریضوں کا فوراً فوراً اعلان ہوتا رہے ۔ جن میں خانگی یا سرکاری ہسپتال کے ڈاکٹروں نے دق کی علامتیں دیکھی یا پائی ہوں ۔ دوسرے مسئلہ کے حل کا مدار اچھے اور تربیت یافتہ کارکنوں کی ذاتی سرگرمیوں پر ہے ، ان کا یہ فرض ہونا چاہیئے کہ وہ دق کے مریضوں کے گھروں میں جائیں اور یہ دیکھیں کہ خاندان کے دوسرے لوگ کس حد تک اس سے متاثر ہیں اور ساتھ ہی جس قدر جلد ہو سکے سارے خاندان والوں کا دق کے کسی ماہر سے معائنہ کرا دیں ۔ یہ یاد رکھیں کہ دق کے ابتدائی اثرات کی تشخیص میں چونکہ بڑی مشکلیں پیش آتی ہیں ۔ اسلئے ابتدائی معائنہ ہمیشہ نہایت ہوشیار اور ماہر ترین ڈاکٹر سے کرانا چاہیئے ۔ ایسا ڈاکٹر جو عکس ریز کے ذریعہ بھی اس کا معائنہ کر سکے +

تیسرے مسئلہ کا حل مرض کی نوعیت پر منحصر ہے اس مقصد کیلئے دق کے مریضوں کی دو مختلف فہرستیں ہونی چاہئیں ۔ ایک وہ جنکا مرض ابتدائی ہے ، دوسرے وہ جنکا مرض پُرانا ہو چکا ہے +

دق کے ابتدائی مریضوں کو جس قدر ہو سکے "صحت گاہ (سینے ٹوریم) میں داخل کر دینا چاہیئے ۔ اسلئے کہ ابتدائی مرض کا علاج سینے ٹوریم میں نہایت کامیابی سے ہو سکتا ہے لیکن اسی کے ساتھ یہ توقع بھی نہ کرنی چاہیئے کہ ہر مریض کو صحت گاہ ہی میں جگہ مل جائیگی ، اسلئے کہ "صحت گاہ" نہایت مہنگے ادارے ہیں ۔ اگر ہندوستان میں یہ اس قدر کثرت سے تعمیر کر دیئے جائیں کہ یہاں کے ہر مریض کی ان میں گنجائش نکل آئے تو اخراجات کا اندازہ اس قدر زیادہ ہوگا کہ ہندوستان کے ذرائع آمدنی اسے برداشت نہ کر سکیں گے اور ہندوستان ہی پر کیا منحصر ہے دنیا کا کوئی اور ملک بھی ایسا نہیں ہے جو انکے اخراجات کو برداشت کر جائے ۔ بہرحال ہر مقام کی مالی حالت کے اعتبار سے "صحت گاہوں" میں جس قدر گنجائش نکالی جا سکے اسی کو غنیمت سمجھنا چاہیئے اور پھر ہندوستانی مریض اکثر و بیشتر "صحت گاہ" میں داخل ہونے سے انکار کر دیتے ہیں ، چاہے وہاں ان کے علاج کا مفت ہی انتظام کیوں نہ ہو یا اگر صحت گاہ میں داخل ہونے بھی تو پوری طرح تندرست ہونے سے پہلے ہی اپنے اپنے گھر آ جاتے ہیں ۔ جہاں کا ماحول انہیں ایک دفعہ پھر مرض سے متاثر کر دیتا ہے +

ان سب صورتوں میں مریضوں کے علاج کا گھر ہی پر بہترین انتظام ہونا چاہیئے ، خواہ مریض صحت گاہ کے داخلہ کے انتظار میں ہے یا صحت گاہ کی بجائے گھر ہی پر اپنا علاج کرائے یا پوری طرح تندرست ہوئے بغیر صحت گاہ سے گھر واپس آ جائے ، بہرحال بہترین گھریلو انتظام سے دق کے ہسپتالوں ڈاکٹروں اور دوسرے کام کرنے والوں کو بھی اس مرض کے مقابلہ میں بڑی مدد ملتی ہے +

ایسے مریضوں کو جن کا مرض پُرانا ہو چکا ہے صحت گاہ جیسے مہنگے ادارے میں نہیں بھیجنا چاہیئے اسلئے کہ ان مریضوں کو صحت گاہ میں فائدہ حاصل نہیں ہو سکتا ، اور چونکہ ایسے مریضوں کے لئے کسی اور جگہ انتظام نہیں ہو سکتا اسلئے انکی جگہ سوائے گھر کے اور کہیں نہیں ہو سکتی

[illegible] مریضوں کے عزیزوں اور دوستوں کی درخواستیں اکثر آتی رہتی ہیں جن میں بکثرت یہ خواہش ہوتی ہے کہ مریض کے مرض کا ازالہ کیا جائے، خاندان کو متعدی اثرات سے بچایا جائے اور مریض کو اسکے گھر سے الگ کر کے کسی اور جگہ رکھا جائے وغیرہ لیکن گھر کے علاوہ چونکہ کوئی اور جگہ ایسے مریضوں کے لئے ہے ہی نہیں۔ اسلئے ظاہر ہے کہ انہیں کہیں بھی نہیں لے جایا جا سکتا، اور ہر پھر کے جو صورت ہمارے سامنے آتی ہے وہ یہی ہے کہ گھر ہی میں ایسے مریضوں کے لئے علاج کا بہترین انتظام ہونا چاہیئے +

مگر اکثر مریضوں کے گھر کی حالت ایسی ناگفتہ بہ ہوتی ہے کہ وہاں اصول حفظان صحت کا رائج کرنا یا احتیاطی تدابیر اختیار کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ مثلاً گھر والوں کو یہ ہدایت کرنی ضروری ہے کہ دق کا مریض بالکل تنہا علیحدہ کمرے میں سویا کرے لیکن جس غریب گھر میں سارے خاندان کے سونے کے لئے صرف ایک ہی کمرہ ہو وہاں اس ہدایت پر کیونکر عمل ہو سکتا ہی؟ یا مریض کے لئے اگر تازہ ہوا اور صاف روشنی کی ہدایت کی جائے اور مریض ایسے مکان میں ہو جہاں ان دونوں چیزوں کا گذر نہیں ہے تو کیونکر ممکن ہے کہ اس ہدایت پر پوری طرح عمل ہو سکے۔ بعض حالتوں میں تو مریض اور اسکے خاندان کے آگے ایسی احتیاطی تجاویز پیش کرنا ایک طرح کا ظلم معلوم ہوتا ہے۔ نتیجہ یہ ہے کہ بیچارا معالج حالات کا اندازہ کر کے جو ہدایات مناسب معلوم ہوتی ہیں وہ دیتا رہتا ہے اور غریب مریض آہستہ آہستہ قبر کے کنارے پہونچ جاتا ہے +

اس قسم کے مریضوں کے متعلق جلد سے جلد کوئی مناسب اور مفید تجویز سوچنی بہت ضروری ہے، اسکے لئے آبادی سے دور جنگل میں ایک چھوٹی سی "نو آبادی" قائم کر دینا بہت مفید ثابت ہو سکتا ہے۔ صاف اور سادہ جھونپڑیاں کھڑی کر دی جائیں اور ان میں مریضوں کو لا بسایا جائے، انکی خدمت کے لئے ان کے خاندان کے ایک یا دو افراد کو جھونپڑی میں رہنے کی اجازت دیجا سکتی ہے لیکن پڑوس کے ڈاکٹر، ہسپتال یا صحت گاہ کے منتظمین کی نگرانی میں بلکہ واقعہ تو یہ ہے کہ اس تجویز پر عمل ہی اس وقت ہو سکتا ہے جب اس نو آبادی کو کسی صحت گاہ کے ساتھ ملا دیا جائے +

اس طرح اس سلسلہ میں تین اہم تدابیر اختیار کرنی ضروری ہو جاتی ہیں جن سے اس مسئلہ کے کامیاب حل کی توقع پیدا ہو سکتی ہے

(۱) دق کے ہسپتال قائم کئے جائیں +

(۲) فنڈ کی گنجائش کے مطابق صحت گاہ میں زیادہ سے زیادہ مریضوں کی جگہ نکالی جائے +

(۳) پرانے مریضوں کے لئے جنگل میں ایک "نو آبادی" بسائی جائے +

یہ تدابیر درحقیقت ایکدوسرے میں نتھی ہونگی لیکن ان میں سب سے پہلی کڑی "دق کے ہسپتال" کی ہی اس اعتبار سے سب سے پہلے اسی پر توجہ کرنے کی ضرورت ہی۔ دق کا ہسپتال جب ایکدفعہ اپنے مخصوص اسٹاف اور آلات جدید سے آراستہ ہو کر قائم ہو گیا تو اس سے دق کے خلاف مہم شروع کرنے میں حسب ذیل مدد ملے گی +

(۱) یہ ہسپتال دق کے مریضوں کا مرکز ہوگا جہاں مریض بطور خود بھی آئینگے اور دوسرے ڈاکٹر بھی انہیں بھیجیں گے +

(۲) ہسپتال کا اسٹاف یہاں مرض کی نوعیت کے اعتبار سے مریضوں کے درجے قائم کر سکیگا اور مریضوں کے حالات کی مناسبت سے ان کا علاج کر سکے گا +

(۳) اس ہسپتال میں "باہر کے مریضوں" کا علاج بھی ہو سکیگا، اور گھریلو احتیاطی تدابیر بھی بتائی جا سکیں گی +

(۴) ہسپتال کا اسٹاف مریض کے خاندان، عزیز و دوستوں میں متعدی اثرات کی چھان بین کریگا، اور اسی ہسپتال میں ان کا باقاعدہ معائنہ کر کے فوری علاج شروع کر دیگا یا انہیں صحت گاہ میں بھیجدیا کریگا +

(۵) دق کے پرانے مریضوں کے لئے جب تک کوئی اور انتظام نہ ہو سکے یہ ہسپتال گھر ہی پر انکے علاج کا انتظام کریگا +

(۶) یہ ایک ایسا مرکز بھی ہوگا جہاں سے دق علامتوں انکے اثرات اور ازالہ کی تدابیر کے متعلق پبلک کی آگاہی اور واقفیت کیلئے ضروری اور مفید لٹریچر بھی تقسیم ہوا کریگا +

(۷) یہ مرکز ایسے مریضوں کی بھی امداد کرے گا جو صحت گاہ سے اچھے ہو کر نکل آئے لیکن جنہیں اپنے قدیم پیشے کی طرف متوجہ ہونے میں [illegible] محسوس ہو رہی ہوں +

(۸) اور ان کم عقل مریضوں کی بھی یہ ہسپتال مدد کریگا جو پوری طرح تندرست ہونے سے پہلے ہی ہسپتال سے نکل آئینگے +

غرض دق کے خلاف مہم شروع کرنے کی جو اسکیم بھی بنائی جائیگی وہ اس قدر مفید ثابت نہ ہوگی جیسی یہ ہسپتال والی اسکیم ہے، اور وہ دن دور نہیں جب ہندوستان بھر میں اس سکیم کی صحیح قدر و قیمت کا اندازہ ہوجائیگا اور اس پر بے تکلف عمل بھی ہونے لگیگا۔ اس وقت ایک دقت "ماہر سٹاف" کے حاصل کرنے میں ہوگی، اور یقیناً ہمیں اس قدر ماہر اسٹاف نہ مل سکیگا جس قدر ہمیں ضرورت ہوگی۔ اسلئے ضرورت ہے کہ وقت سے پہلے ہی جب بہترین انتخاب ہمارے لئے ناممکن ہوجائیگا ایسے مردوں اور عورتوں کی تربیت کا کام شروع کردیا جائے جو آگے چل کر ہمارے لئے ہر اعتبار سے مفید ثابت ہوں۔ ایسے اسٹاف میں فنی مہارت اور قابلیت کے علاوہ ذاتی وجاہت اور اخلاقی خصوصیات بھی ہونی چاہئیں، اسی کیساتھ اُسے مشفقت پسند، ذہین، رحمدل، ہمدرد اور اپنے پیشے کے فرائض کو نہایت نرمی لیکن پوری سرگرمی سے پورا کرنے والا بھی ہونا چاہئیے ظاہر ہے کہ ان سب صفات کا مجموعہ ایک ہی ذات میں ملجانا آسان نہیں ہوتا۔ ایسے اسٹاف میں ان باتوں کے علاوہ یہ خوبی بھی ہونی چاہئیے کہ وہ نہایت سادہ زبان اور دلکش انداز میں عام لوگوں پر اپنا مافی الضمیر سمجھا سکے۔ دق کے اسباب اور اسکے ازالہ کی تدابیر بتا سکے۔ اور اسے اس قدر روشن خیال بھی ہونا چاہئیے کہ وہ عوام کی پُرانی رسم و رواج کی خرابیوں کا پوری طرح اندازہ کرسکے اور نہایت سلیقہ اور حکمت سے ان خرابیوں سے عوام کو آگاہ اور متنبہ کرسکے +

جب اس طرح کے ہسپتال آلاتِ جدیدہ سے پوری طرح آراستہ اور ماہر اسٹاف کی نگرانی میں ہندوستان میں جگہ جگہ کھل جائینگے اور ہر ہسپتال میں کم سے کم ڈیڑھ لاکھ مریضوں کے علاج کا انتظام ہوسکے گا تو ہندوستان میں دق کی وبا کو روکنے کا یہ نہایت زبردست اور مؤثر قدم ثابت ہوگا۔ یہ توقع کی جارہی ہے کہ مارشنس آف لن لتھگو کی اپیل کے بعد مستقبل قریب ہی میں یہ اور اوپر کی دوسری تدابیر ہندوستان میں اختیار کرنا ممکن ہوجائیگا +

پیپ ورتھ میں سل کے مریضوں کی بستی

از جناب ڈاکٹر سر پینڈرل واریر جونس صاحب ڈائرکٹر پیپ ورتھ ولیج سیٹل منٹ

کیمبرج کے ایک گاؤں میں سل کے مریضوں کی ایک بستی قائم کرکے اس کا تجربہ کیا جارہا ہے، اس بستی کا مقصد اور اسکے انتظامات ان صد ہا صحت گاہوں سے بالکل مختلف ہیں جو ایسے مریضوں کے علاج کے لئے ہر ملک میں موجود ہیں۔ ڈاکٹر سر پینڈرل واریر جونس نے ازراہ کرم اپنے اس ادارہ کے متعلق ایک مضمون ہمدرد صحت کے لئے عنایت کیا ہے جس پر صوبوں کی حکومتوں اور شہروں کی میونسپل کمیٹیوں کو توجہ کرنے کی ضرورت ہے' پیپ ورتھ کا یہ انوکھا اسپتال ضرور اس قابل ہے کہ اس طرز پر ہندوستان میں متعدد ادارے قائم کئے جائیں جہاں کہ آجکل سل کا مرض انتہائی ترقی پر ہے + (ہمدرد صحت)

سل کے مرض کا تعلق بالکل صحیح طور پر سل بٹّے سے ہے، گھر میں اگر کھانے کو نہ ہو اور سل بٹّہ بیکار پڑا رہے تو سل کا مرض بر پا کیا جاتا ہے۔ پتھر کی سل اور سل کے مرض کا یہ باہمی رشتہ اب بہت کچھ تسلیم کیا جاچکا ہے۔ پھر بھی ابھی اس کی ضرورت باقی ہے کہ اسکی مزید وضاحت کی جائے +

یہ ایک [illegible] کو معلوم ہے کہ اس ملک (انگلستان) میں ہر پانچ میں سے چار آدمی ایسے ہیں جنکے جسم میں سل کے جراثیم موجود ہیں۔ لیکن یہ بھی ظاہر ہے کہ اتنے بہت سے آدمی یعنی اسّی فیصدی ہرگز ہرگز سل کے مرض میں مبتلا نہیں ہیں۔ ایسا کیوں ہے؟ صرف اسلئے کہ خوش قسمتی سے ہم میں سے اکثر آدمیوں کے جسم میں وہ طاقت ہے جو تعدیہ کو مرض کی صورت اختیار کرنے سے روک دیتی ہے۔ ہماری اس طاقت کا نام قوت مدافعت ہے اور اس قوت کے بالغ ہونے کا انحصار اچھی خوراک، اچھے مکان اور اچھی طرز بود و ماند پر ہے گویا مختصراً یوں کہا جاسکتا ہے کہ [illegible] ہے جسکی بدولت [illegible] اور تکلیف کے بغیر زندگی بسر کی جاسکے +

[illegible] جب سل کے جراثیم کی تحقیقات کی گئی تھی اس تاریخ سے لیکر آجتک یہی ہوتا رہا ہے کہ بہت سے بہتر [illegible] [illegible] ان کے [illegible] کی عادات اور خصائص دریافت کرنے میں لگے ہوئے ہیں، حال ہی میں ایسا ہوسکا ہے کہ پیپ ورتھ

کی مس ڈی بیڈ میموریل لیبوریٹری میں اس جرثومہ کی تغیر زندگی کے متعلق ایک مقالہ تیار کرکے شائع کیا گیا ہے +

جس قدر تجربے اور مشاہدے کئے گئے ہیں ان کو دیکھتے ہوئے اس مرض کے علاج میں بہت ہی کم تبدیلیاں ہوئی ہیں بعض صورتوں میں گو بہت کچھ ترقی ہوئی ہے ، مثلاً مصنوعی طور پر پھیپھڑوں میں ہوا بھرنا ، اور پھیپھڑوں پر عمل جراحی کرنا ، لیکن یہ بجائے خود عظیم الشان طریقہائے علاج بھی مرض کا علاج نہیں ہیں ۔ بلکہ جسم کی ان کیفیات کے لئے ایک قسم کی امداد ہیں جو بیماری کے زور کو روک رہی ہوں پسلی کاٹ کر پھیپھڑوں پر عمل جراحی کرنا دانت نکالدینے سے مختلف چیز ہے دانت نکالدینے کا عملیہ بجائے خود مرض کا مکمل علاج ہوتا ہے لیکن پھیپھڑوں پر جو اعمال جراحی کئے جاتے ہیں وہ علاج نہیں ہیں ۔ بلکہ صرف امدادی کارروائی ہیں ۔ ان سے بس اتنا ہی ہو جاتا ہے کہ پھیپھڑے کی حرکت بالکل بند کر دی جاتی ہے تاکہ ماؤف اور مریض عضو کو آرام ملجائے اور آرام کی بدولت اندمال ہو جائے +

اس طرح باوجود اس تمام مفید اور گرانقدر کام کے جو سل کے جراثیم کی دریافت کے بعد سے اس وقت تک ہوا ہے بیماری کا مقابلہ کرنے کا کام اب بھی اسی انسانی جسم کی مشین کے متعلق ہے اور جس حد تک ہم اس مشین سے کام لے سکیں اسی حد تک دفع مرض میں مدد مل سکتی ہے +

اس مشین کو چلانے والے کل پرزوں کا مطالعہ ابھی کافی نہیں ہوا ہمیں معلوم ہے کہ بعض نفسیاتی کیفیتوں کا اس پر بہت زیادہ اثر پڑتا ہے ۔ مثلاً فکر اور پریشانی شفایابی میں سخت مزاحمت کرتے ہیں اور ہمیں وہ مقررہ نصیحت بھی معلوم ہے جو صحت گاہ سے رخصت ہوتے وقت ہمیشہ مریض کو کیجاتی ہے یعنے یہ کہ "ہلکا کام ، عمدہ غذا ، اور بکثرت صاف ہوا " یہ نصیحت بجائے خود بہت اچھی ہے ۔ لیکن دیکھنا یہ ہے کہ کتنے مریض اس پر عمل درآمد کر سکتے ہیں اور کتنوں کو یہ محض ایک خوبصورت مذاق معلوم ہوتی ہے ۔ جو ہلکے کام ہیں انکی اجرتیں بھی ہلکی ہوتی ہیں ، اور عمدہ غذا کسی بازار میں بھی سستی نہیں بکتی ، رہی تازہ اور صاف ہوا تو شہروں میں تو وہ بھی اسباب تعیش میں داخل ہو چکی ہے اور جنکے پاس دولت ہو وہی شہر سے باہر سیر تفریح کے لئے جا کر سے حاصل کر سکتے ہیں +

اس سے صاف ظاہر ہے کہ جو دولتمند ہیں اور جنکے گھروں میں سل ٹبہ بیکار نہیں رہتا انہیں سل کی مدافعت یا اگر بیمار ہو جائیں تو صحت یاب ہونے کے بہتر موقع حاصل ہیں +

اس لئے بیپ ورتھ میں سالہا سال تک ان تین ضروری باتوں پر غور کیا جاتا رہا ہے یعنے ایک عرصۂ دراز تک مریض کو صحت گاہ میں ٹھہرانا اور اسی کے ساتھ اس کا علاج بہتر بن طریقوں پر کرنا ، شفایابی کے بعد امداد و اعانت کے ذریعہ جہانتک ممکن ہو مریض کو مالی اور جسمانی تکلیفوں سے بچانا ، اور جسم کی اس مشین کے متعلق جسمانی اور کیمیاوی تحقیقات جاری رکھنا جو امراض کی مدافعت کرتی ہے +

عرصۂ دراز تک معالجہ

میں نے صحت گاہوں کے علاج کے متعلق طویل کا لفظ اسلئے استعمال کیا ہے کہ اب یہ بات مان لی گئی ہے کہ صحت گاہوں میں تھوڑی مدت کے قیام سے یا تو بالکل فائدہ نہیں پہونچتا یا پہونچتا ہے تو بہت کم ۔ علاج کے لئے یہ ضروری ہے کہ مریض مدت مدید تک صحت گاہ میں قیام کرے اور حسب ضرورت اس پر اعمال جراحی کئے جائیں ۔ لیکن اس سلسلے میں دو باتیں ہیں جنکا عام طور پر لحاظ نہیں رکھا جاتا حالانکہ جنہیں ایسے مریضوں کا علاج کرتے وقت ہمیشہ پیش نظر رکھنا چاہیئے جو مرض کی تشخیص مکمل ہونے سے پہلے اپنی بسر اوقات کے لئے محنت مزدوری کرنے پر مجبور رہتے +

پہلی بات یہ ہے کہ مریض خود طویل مدت تک قیام کرنے کی یقینی طور پر مخالفت کریگا جہاں وہ اچھا ہوا اور اسکی یہ تمنا ہوگی کہ صحت گاہ سے اسے نجات مل جائے ، اس کا باعث سرکشی یا حماقت نہیں ہوتا ، بلکہ اس کا اصلی سبب اسکی مالی دشواریاں ہوتی ہیں +

وہ قاعدے کے مطابق صحت گاہ کے قیام کے دوران میں کچھہ کما تو سکتا نہیں ، اور دوسری طرف بال بچوں کا خرچ بھی چلانا ضروری ہے اور مکان کا کرایہ بھی ادا کرنا ناگزیر ہے ۔ اسلئے اسے سب سے زیادہ فکر اسی بات کا لگا رہتا ہے کہ کب صحت گاہ سے نجات ملے اور کب گھر جائے اور اگر ممکن ہو تو اپنا کام سنبھالے ایسی حالت میں اگر اسے کسی طویل مدت کے لئے صحت گاہ میں روکا جائے تو پریشانی لاحق ہو جاتی ہے اور اسکی وجہ سے عصبی کمزوری اپنا رنگ جما لیتی ہے ، اب بالآخر جب اسے صحت گاہ سے رخصت کیا جاتا ہے تو وہ خود کو ایک مصیبت میں مبتلا پاتا ہے وہ دیکھتا ہے کہ اتنے دنوں کا مکان کا کرایہ اس پر چڑھا ہوا ہے ، اگر کچھہ اندوختہ تھا بھی تو اس عرصہ میں برابر ہو چکا ہے ، بیوی کو ان فکروں نے تقریباً پاگل کر دیا

اور بچوں کے پاس کپڑے اور جوتے نہیں رہے ہیں۔ ایسے شخص کو صحت گاہ کا طویل قیام کوئی نفع نہیں پہنچا سکتا سال بھر کے وہاں کے قیام میں جس کی صحت بحال ہوئی تھی وہ ایک ہفتہ کے گھر کے قیام میں برباد ہو جاتی ہے +

صحت گاہ کے طویل قیام کے متعلق دوسری بات یہ ہے کہ بعض اوقات اس قسم کے طویل علاج کی وجہ سے مریض کی اخلاقی قوت پر اثر پڑتا ہے اور وہ اپنے متعلق یہ محسوس کرنے لگتا ہے کہ وہ دنیا میں ایک عضو معطل یا ایک شے بیکار ہے اور کمزوری کا یہ احساس اسکی ہمت توڑ دیتا ہے خوف اور اپنی ذات کے متعلق بے اعتمادی ایک اچھی خاصی شخصیت کو برباد کر دیتے ہیں اور اس طرح ایک بہتر سے بہتر اور طویل سے طویل مدت تک کے لئے علاج کا نتیجہ بھی بجز ناکامی کے اور کچھ نہیں نکلتا +

باکاری کی برکتیں!

پیپ ورتھ کے ادارے کے قیام میں انہی دونوں باتوں پر جن میں سے ہر ایک بجائے خود نہایت ہی اہم ہے پورا پورا لحاظ رکھا گیا ہے ادھر مریض ذرا کام کے قابل ہوا اور ادھر اسے کام پر لگا دیا گیا۔ خواہ صرف دو ہی گھنٹے روزانہ کام کرے چند روز بعد وہ اس قابل ہو جائیگا کہ چار چھ گھنٹے روزانہ کام کر سکے اور اس طرح کام کرنیکے دوران میں ایسے ڈاکٹر اسے ہدایات دیتے رہتے ہیں کہ جنہوں نے برسوں صرف یہی دیکھنے میں گذارے ہیں کہ انجام مرض پر باکاری کا کیا اثر پڑتا ہے +

میں نے جو باکاری کا لفظ استعمال کیا ہے تو اس سے مراد سچ مچ کا محنت اور مشقت کا کام ہے بالکل ایسا ہی جیسا کہ صحت گاہ سے باہر ساری دنیا میں ہوتا ہے۔ میری مراد فنون لطیفہ کے کام سے نہیں ہے۔ ایسے کتنے آدمی ہیں جو فنون لطیفہ کے ذریعے روٹی کما سکتے ہوں؟ یقیناً ایسے آدمیوں کی تعداد بہت تھوڑی ہے اتنی تھوڑی کہ نہ ہونے کے برابر ہے، اسکے بالمقابل مشینوں کے ذریعہ کروڑوں آدمی اپنی روزی کما رہے ہیں میں آجتک یہ نہیں سمجھ سکا ہوں کہ کیوں وہ لوگ جنکا تعلق معذوروں اور لاچاروں کی دیکھ بھال سے ہے یہ فرض کر لیا کرتے ہیں کہ معذوروں کے لئے بس فنون لطیفہ ہی ایک مناسب مشغلہ ہے +

معذور الخدمت لوگ پاگل نہیں ہوتے، وہ اچھی طرح سمجھتے ہیں کہ صاحب فراش رہنے کی بہ نسبت فنون لطیفہ میں مشغول ہو جانا خواہ کتنا ہی گراں قدر ہو پھر بھی اس سے پیٹ کو روٹی نہیں ملتی۔ صرف چند آدمی جنہیں قدرت سے مذاق سلیم ملا ہو فنون لطیفہ کے متعلق ایسے کام کر سکتے ہیں کہ جنکی قیمت بہت زیادہ ہو، لیکن ظاہر ہے کہ سل کی بیماری اپنے مریضوں کو مصور نہیں بنایا کرتی، اور چونکہ دنیا میں بیشتر تعداد ایسے ہی لوگوں کی ہے جو فنون لطیفہ کی بہ نسبت مشین چلانے سے زیادہ رغبت رکھتے ہیں، اسلئے یہی زیادہ مناسب ہے کہ صحت گاہوں میں مریضوں کے لئے مشاغل مہیا کرنے کی جو تجویزیں سوچی جائیں انکی بنیاد فنون لطیفہ پر نہیں بلکہ مشین چلانے پر ہونی چاہیئے۔ لیکن اسکے یہ معنی نہیں ہیں کہ پیپ ورتھ میں فنون لطیفہ کے ماہرین کا کوئی لحاظ ہی نہیں رکھا جاتا۔ یہ لوگ بھی اپنے طور پر بہت مفید ہوتے ہیں۔ ایک شخص جو پہلے کھیت پر مزدوری کیا کرتا تھا۔ اب پیپ ورتھ کے محکمہ آرائش میں کام کرتا ہے۔ جہاں اسکے ہاتھ کا خوبصورت کام اسکے اپنے لئے اور محکمہ کی دوکان کے لئے بہت کچھ اطمینان بخش ہے۔ لیکن مریضوں اور صحت گاہ سے خارج شدہ مریضوں میں سے بیشتر مشینوں کا انتظام کرنے، انہیں درستی کے ساتھ چلانے اور انکے تیار کردہ سامانوں کو رکھنے رکھانے کے کاموں پر لگے ہوئے ہیں اور یہ ایک حقیقت ہے کہ اکثر معذور آدمی اگر بالکل اسی طرح نہیں تو قریب قریب اتنی ہی اچھی طرح مشینوں سے کام لے لیتے ہیں جیسے تندرست آدمی +

دوسرے لفظوں میں اس کا یہ مطلب ہے کہ مشینیں ایک مریض کی معذوریوں کی بڑی حد تک تلافی کر دیتی ہیں، اور چونکہ یہ بات اظہر من الشمس ہے۔ اسلئے پیپ ورتھ میں ایسی مشینیں مہیا کر دی گئی ہیں جن سے عمدہ چیزیں بنائی جا سکیں اور بنانے والوں کو پوری پوری اجرت دی جا سکے اور یہی وہ چیز ہے جس کی معذوروں کو ضرورت ہے، یعنے مزدوری اور کچھ کمانیکے مواقع۔ آپ انہیں اجرت دیدیجئے اور پھر آپ دیکھیں گے کہ نوے فیصدی انکی پریشانیاں اور عصبی کمزوریاں دور ہو جائینگی، آپ ہر ہفتہ انکی اجرت کا چیک ان کے ہاتھ میں دیکر یہ یقین دلا دیجئے کہ دنیا کو یا سوسائٹی کو انکی ضرورت ہے، اور وہ ایک عضو معطل نہیں ہیں۔ پھر آپ دیکھیں گے کہ انکی پست ہمتی اور خود کو حقیر و ذلیل سمجھنے کا احساس بالکل دور ہو جائیگا +

[illegible] دراز تک مریضوں کو رکھکر علاج کرنا خواہ طبی نقطۂ نظر سے کتنا ہی ضروری کیوں نہ ہو، اور مریض خواہ بڑی آمدنی والے لوگ ہوں یا ادنیٰ درجہ کے مزدور اس وقت تک کامیاب نہیں ہوسکتا جب تک ان کے لئے کوئی ایسا کام مہیا نہ کردیا جائے جس سے انہیں مستقل آمدنی ہوسکے بعض مریض اس قدر صحتیاب ہوجاتے ہیں کہ وہ اپنی پرانی جگہوں پر کام کرنیکے لئے واپس چلے جاتے ہیں بعض اپنے مخصوص مزاج کی وجہ سے صحت گاہ میں رہنے کے لئے ناموزوں ہوتے ہیں، اور بقیہ صحت گاہ سے اسلئے چلے جاتے ہیں کہ گو وہ باہر جاکر کام کرنیکے ناقابل ہوں لیکن پیپ ورتھ کی صحت گاہ کے پاس کافی سرمایہ نہیں ہے۔ اس ادارہ کی آمدنی کا واحد ذریعہ امیروں کی بخشش ہے لیکن ایسے فیاض لوگوں کو اور بھی بہت سے کاموں کے لئے رقمیں دینی پڑتی ہیں اسلئے گاہے گاہے ایسا ہوتا رہتا ہے کہ اس صحت گاہ میں نئے مریضوں کو داخل نہیں کیا جاسکتا +

تحقیقات کے لئے وسیع میدان

ایک بڑا سا گاؤں جس میں صدہا سل کے مریض، اور صدہا ایسے لوگ کہ جو بیمار نہیں ہیں لیکن بیماروں سے خلا ملا رکھتے ہیں، موجود ہوں، اور یہ سب ایک مرکزی طبی ناظم کے ماتحت ہوں تو تحقیقات کے لئے ایک نادر موقع ہاتھ آجاتا ہے۔ جہانتک اس ادارے کی مالی حالت اجازت دیتی ہے ہر ممکن کوشش کی جاتی ہے کہ اس موقع سے پورا پورا فائدہ اُٹھایا جائے، لیکن یہ واقعہ ہے کہ اس وقت تک کبھی اتنا کافی روپیہ میسر نہیں آسکا ہے کہ ضرورت اور خواہش کے مطابق اس اہم کام کو سرانجام دیا سکے +

اس وقت تک غیر مریض لوگوں نے جو بیماروں سے ہر وقت کا خلا ملا رکھتے ہیں، یعنے ان کے بیوی بچے مرض کی مدافعت کرنے میں حیرت انگیز مضبوطی اظہار کر رہے ہیں۔ ہماری آنکھوں کے سامنے انسانی مدافعت کی قوت اپنے کرشمے دکھا رہی ہے۔ یہاں ایسے بچے ہیں کہ جنکے والدین میں سے ایک کو سل ضرور ہے اور جو نہایت اچھی طرح سل کے مرض سے بالکل پاک صاف زندگی بسر کر رہے ہیں طبی اصطلاح کے مطابق انہیں مسلول نہیں کہا جاسکتا۔ یہ تو اب مستقبل ہی بتائیگا کہ ان کا کیا انجام ہوگا لیکن اتنا تو معلوم ہے کہ گو وہ ہم سب کی طرح سل کے تعدیہ سے آشنا ہوچکے ہیں لیکن اس وقت اُنہوں نے مرض کا مقابلہ بہت کامیابی کے ساتھ کیا ہے اور اس سے اثر پذیر نہیں ہوئے ہیں +

ایسا کیوں ہوا؟ یہ ایک سوال ہے جو ہر ایک دلمیں پیدا ہوتا ہے، ہم اسکے جواب میں کہتے ہیں کہ چونکہ ان خاندان صحت مند حالت میں رہتا ہے اور اسے مالی مشکلات سے آزادی حاصل ہے اور اُسکے پاس اتنا ہے کہ زندگی کے لئے عمدہ اور ضروری اشیا خرید سکے لیکن ہمیں یہ معلوم نہیں ہے کہ تازہ ہوا، عمدہ غذا اور اسی طرح کی دوسری چیزیں زندگی کے کیمیاوی تغیرات پر اثر انداز ہوتی ہیں، ہوسکتا ہے کہ کوئی بالکل سادہ اور معمولی بات ان کی زندگی میں ایسی ہو کہ جو اس ماحول سے وہ حاصل کرتے ہوں اور جو تعدیہ کی خفیف مقدار کیساتھ ملکر جسم میں مدافعت کی قوت کو مضبوط بنادیتی ہو۔ یہ تو بیشک ہم سے نہیں ہوسکتا کہ تھوڑی سی تازہ ہوا اور ذرا سی عمدہ غذا کو باہم ملا کر گولیاں تیار کردیں اور انہیں ایک روپے یا ایک اشرفی فی گولی کے حساب سے فروخت کیا کریں کہ یہ سل کے حفظ ماتقدم کی دوا ہے، لیکن کون کہہ سکتا ہے کہ تجربے اور مشاہدے کے لیسے مواقع کی موجودگی میں جیسے کہ پیپ ورتھ میں ہمیں حاصل ہیں۔ ہماری کوشش ہمیں کسی ایسے ذریعہ سے روشناس نہ کردیگی کہ جس سے یقینی طور پر اس مرض سے حفاظت اور مناعت حاصل ہوجائے۔ ان تمام خاندانوں کا کہ جو اس صحت گاہ میں قیام پذیر ہیں۔ یا قیام کرچکے ہیں۔ باقاعدہ معائنہ کیا جا رہا ہے اور اُمید کی جاتی ہے کہ ان محققین کی تحقیقات کے نتائج ۱۹۳۰ء کے آخر تک شائع کئے جاسکیں گے +

دانتوں کا جزو جست

مسٹر دی برآن، کروک شینک جو کہ امراض دنداں کے ماہر خصوصی ہیں کچھ عرصہ سے پیپ ورتھ میں قیام پذیر ہیں۔ اور اس امر کے امکانات پر غور کر رہے ہیں کہ آیا جن لوگوں کے خون میں جست کا عنصر زیادہ ہے وہ سل کے مقابلہ کرنے کی قوت دوسروں کی بہ نسبت زیادہ رکھتے ہیں۔ اور وہ انسانی دانتوں کے طبعی جزو جست کا بھی اسی خیال سے امتحان کر رہے ہیں کہ اس کا کوئی تعلق سل کے مرض سے ہو۔ تحقیق کا ایک شعبہ جس کا غور مطالعہ ضروری ہے، لیکن اسی طرح کے شعبے اور بہت سے ہیں، اور افسوس یہ ہے کہ صرف پیسے کی کمی کی وجہ سے ایسے ضروری اور مفید کام

"Hamdard-i-Sehat", Delhi.
Tuberculosis Number
July 1938.

"ہمدرد صحت" دہلی
دق و سل نمبر
جولائی ۱۹۳۸ء



حکیم مولوی محمد یوسف صاحب "نیر" اورنگ آبادی
(مضمون صفحہ ۲۴۵ پر)

Hakeem Molvi Mohomed Yusuf "Nayyar"
of Aurungabad.



"خان صاحب" حکیم حافظ یوسف حسن
خاں صاحب سوری بہار شریف پٹنہ

"Khan Sahib" Hakim Hafiz
Yusuf Husan Khan Suri (Bihar).

"Hamdard-i-Sehat", Delhi.

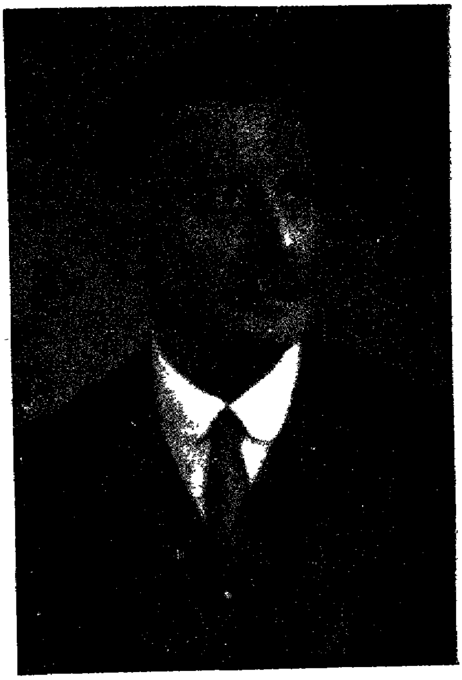
Tuberculosis Number

July 1938.

"ہمدرد صحت" - دہلی

دق و سل نمبر

جولائی ۱۹۳۸ء



پروفیسر ایس - ایل - کمنس

سی - بی -، سی - ایم - جی -، ایم - ڈی -

کارڈف (انگلستان)

(مضمون صفحہ ۱۸۹ پر)

Prof. S. L. Cummins,

C B, C.M G, M.D.

Welsh National School of Medicine

Cardiff (England).



حکیم عبدالرحیم صاحب جلال آبادی

(مضمون صفحہ ۱۶۶ پر)

Hakeem Abdul Raheem

of Jalalabad, U.P.

کے پڑے رہیں +

عکس ریز کے ماہرین نے حال ہی میں اسٹیر اسکوپ سے مدد لینی شروع کر دی ہے پھیپھڑے کی صرف دو سمتیں نہیں ہوتیں اس میں وہ اونچائی اور چوڑائی کے گہرائی بھی ہوتی ہے اور ایک ہی چیز کی دو عکس ریزی تصویریں اس طرح لگا کر کا اسٹیر اسکوپ کی مدد سے وہ ایک ہی نظر میں، اب یہ ممکن ہو گیا ہے کہ وہ پھیپھڑے کی تینوں سمتیں بیک وقت دیکھ سکیں +

اب میں اس مقالہ کو اس درخواست کیساتھ ختم کرنا چاہتا ہوں کہ لوگ مرض سل کی تحقیقات کے معاملے کو بھی اسٹیر اسکوپ سے دیکھنا شروع کر دیں۔ مدتہا مدت سے ڈاکٹروں نے اس مسئلے کو ایک خالص طبی مسئلہ سمجھا ہے اطبا ابتک اسکی صرف دو سمتیں دیتے رہے ہیں یعنی عکس ریزی امتحان اور سینہ بینی امتحان۔ اب میری تجویز ہے کہ اس میں ایک سمت کا اور اضافہ کیا جائے، اور وہ سمت مریض کی مالی حالت ہو۔ جب تک کہ اس بیماری کا کوئی حتمی اور قطعی علاج دریافت نہ ہو اس وقت تک یہ ضروری ہے پہلے کی دونوں سمتوں کے ساتھ یہ تیسری سمت بھی برابر پیش نظر ہو ورنہ کامیابی کے امکانات بہت کم ہیں +

سل کا مرض اور اقوام ہند

ازجناب ڈاکٹر الیس ایل کمنس صاحب، سی بی۔ سی ایم جی۔ ایم ڈی ماہر امراض صدر ویلش نیشنل سکول آف میڈیسن۔ کارڈف

اس میں کچھ شبہ نہیں کہ ہندوستان کی ان قوموں میں سل کا مرض اب روبہ ترقی ہے جو اسے پہلے اس مرض سے محفوظ رہی ہیں۔ یہ ممکن ہے کہ بہت بڑے بڑے شہروں میں جہاں مختلف اقوام آپس میں مخلوط ہو جاتی ہیں اور جہاں نسل کا امتیاز قائم نہیں رہتا یہ بیماری علی حالہا قائم ہو یا شاید کچھ گھٹ رہی ہو لیکن فی زمانہ وہ ایسے تمام مقامات پر ترقی کر رہی ہے جہاں اس سے پہلے وہ یا تو بالکل نہ تھی یا اگر تھی تو بہت کم۔

سل کی یہ خصوصیت ہے کہ یہ جب ان لوگوں میں پہونچ جاتی ہے جو ابتک اس سے بالکل بچے ہوئے تھے تو ان کے لئے بہت زیادہ مہلک ہوتی ہیں۔ یہی حالت انگلستان پر بھی گذر چکی ہے جب کہ شہر اور دیہات کے درمیان وسائل آمد و رفت آسان اور بکثرت موجود ہو گئے تھے اور جب کہ زیادہ اجرتوں کی احتیاج دیہات کے مردوں اور عورتوں کو مجبور کرتی تھی کہ وہ شہر میں جا کر مزدوری کریں۔ آجکل بھی انگلستان کے دیہات میں یہ بیماری اس سے بہت کم ہے کہ جتنی وہ بڑے شہروں میں ہے۔ پھر بھی یہ دیکھا جاتا ہے کہ دیہات والوں میں اس کی قبولیت کی استعداد بہت زیادہ ہے۔ اور وہ جب شہر میں آکر بستے ہیں تو بڑی آسانی سے اس مرض کو قبول کر لیتے ہیں لیکن انگلستان میں اس مرض کے انتہائی عروج کا زمانہ اب سے تقریباً سو برس پہلے ۱۸۵۰ء میں گذر چکا ہے اور اب ملک میں اسکے بعد سے اس کی خفت اور کمی کا دور ساری ہے۔ ایسا ہی ہندوستان میں بھی ہوگا۔ اگرچہ اس عظیم ملک میں اس وقت بیماری کا زور ہے اور اگرچہ گمان غالب یہی ہے کہ اس ملک کو اس سے شدید نقصانات پہونچیں گے پھر بھی نتیجہ یہی ہوگا کہ اس موذی اور سفاک قاتل کا ہاتھ دوسری یا تیسری پشت تک پہونچکر رک جائیگا اور ہندوستان بھی اسطرح سل کو اپنے پیروں کے نیچے کچل سکیگا کہ جیسا انگلستان نے کیا کہ جو اس ابتلا کے دور سے اب باہر نکل رہا ہے۔ کوئی قوم مدتہا مدت تک اس مرض کا شکار نہیں رہ سکتی، قدرت کی طاقتیں جیسے کہ خون کی مناعت وغیرہ کمزور قوم کی مدد کے لئے اُٹھ کھڑی ہوتی ہیں اور آہستہ آہستہ اس قوم کو اتنا طاقتور بنا دیتی ہیں کہ وہ بیماری کا مقابلہ کر لے +

سِل کے مریضوں کی غِذا

از محترمہ ڈاکٹر کیتھرین مچل ٹوما بی اے ، چکاگو (امریکہ)

سل کی بیماری میں مریضوں کو ایک مدت دراز تک معمول سے زیادہ حرارت رہتی ہے، لیکن تغذیہ کی بنیادی رفتار اتنی زیادہ نہیں بڑھتی جتنی تپ محرقہ میں۔ اس لئے اس بیماری میں قوتِ عمل پیدا کرنے کی اتنی زیادہ ضرورت نہیں ہوتی +

سل کی بیماری میں غذاؤں کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ مریض کے وزن کو اس حد پر قائم رکھیں یا اس سے کسی قدر بڑھا دیں جتنا معمولاً اس کا وزن تھا۔ یہ پرانا خیال کہ مریض کو زبردستی اتنا کھلایا جائے کہ وہ خوب پھول جائے اب اچھا نہیں سمجھا جاتا +

سل کے علاج میں کامل آرام اور ایک متوازن الاجزا خوراک یکساں اہم چیزیں ہیں۔ ایسے مریضوں کے لئے غذائیں تجویز کرتے وقت اِن باتوں کا خیال رکھنا چاہیئے +

(۱) غذا میں لحمی اجزا معمول سے کسی قدر زیادہ ہونے چاہئیں اور اس کا یہ حساب ہے کہ مریض کے جسم کا معمولی وزن جتنے کیلوگرام ہو، اتنے گرام یا اس سے ڈیوڑھے گرام لحمی اجزا دیئے جائیں۔ (ایک گرام پندرہ گرین کے برابر ہوتا ہے اور ایک کیلوگرام سے مراد ایک ہزار گرام یا پندرہ ہزار گرین ہے، ہمدرد صحت) روزانہ خوراک میں دو پونڈ دودھ شامل کر دینا چاہیئے۔ بقیہ لحمی اجزا، انڈے، مرغ، مچھلی اور معمولی گوشت کے ذریعہ پورے کئے جاسکتے ہیں۔

(۲) حرارت پیدا کرنے والی غذائیں۔ ایسی غذائیں اتنی کافی مقدار میں دینی چاہئیں کہ مریض کا وزن صحت کے معمول پر یا اس سے کسی قدر زائد ہو جائے، جب ایک مرتبہ یہ مقصد حاصل ہو جائے تو پھر ان چیزوں کی اتنی مقدار کافی ہو کہ یہ وزن قائم رہ سکے۔ لیٹے رہنے والے مریض کے لئے ۲۵۰۰ سے ۳۰۰۰ کیلوری ضروری ہیں (حرارت کی اکائی کو کلوری کہتے ہیں اور ایک کیلوری سے مراد حرارت کی اتنی مقدار ہے جو ایک کیلوگرام پانی میں ایک درجہ سینٹی گریڈ کی حالت پیدا کر دے، ہمدرد صحت) مریض کے وزن سے برابر معلوم ہوتا رہتا ہو کہ آیا جتنی حرارت کے لائق غذائیں دی جارہی ہیں وہ کافی ہیں یا نہیں۔ مریض کو زیادہ کھلانے کی کوششوں کا نتیجہ بعض اوقات سوءِ ہضم کی صورت میں نکلتا ہے، لحمی اور شحمی اجزا کی کثرت سے اسہال شروع ہو جاتے ہیں۔ بہتر یہی ہے کہ مریض کو اتنی ہی غذا دی جائے کہ جتنی اسے ضرورت ہو اور جتنی وہ ہضم کرسکتا ہے نہ یہ کہ اسے زبردستی کھلایا جائے، روغنی اشیاء اور نشاستہ دار اشیاء کو مریض اچھی طرح ہضم کر لیتا ہے اور یہ حرارت پیدا کرنیکا ایک اچھا ذریعہ ہیں +

(۳) معدنیات اور حیاتین بکثرت دیئے جائیں +

(۴) غذا میں سیلولوز کی کتنی مقدار ہو یہ اس بات پر منحصر ہو کہ سل کس قسم کی ہے اور کس درجے میں ہے اگر مریض اتنا اچھا ہو کہ منجمد غذائیں کھا سکے اور اس کے معدہ اور امعاء پر بیماری کا کوئی اثر نہیں ہو تو سیلولوز کی معمولی مقدار دی جاسکتی ہے، اگر مریض بہت کمزور ہے تو سیال غذائیں اسکے لئے مناسب ہیں۔ تاوقتیکہ وہ منجمد غذائیں کھانے کے قابل نہ ہو جائے، اگر معدہ اور امعاء ماؤف ہیں تو غیر خراش دار اور سادہ غذائیں بہتر ہیں +

ہر حالت میں یہ ضروری ہے کہ معالج کا مقصد یہ ہو کہ مریض کا وزن گھٹنے نہ پائے یا اگر گھٹ چکا ہو تو معمول پر آجائے اکثر صورتوں میں مناسب طریقہ پر تجویز کی ہوئی تین وقت کی خوراک اس سے بہتر ہے کہ بار بار منہ جھٹلایا جائے۔ جیسا کہ تمام زیادہ حرارت پیدا کرنے والی غذاؤں کے متعلق دستور ہے سل کے مریضوں میں بھی اس بات کا تعین کہ دنمیں کتنی مرتبہ غذا دی جائے ہر مریض کی اپنی حالت کے مطابق ہونا چاہیئے۔ اگر دو خاص کھانوں کے درمیان میں تھوڑا سا ناشتہ کر لینے سے مریض کی بھوک کم ہو جائے اور وہ کھانے کے وقت کم کھائے تو بہتر یہی ہے کہ ایسے ناشتے نہ کرائے جائیں، اس کے برعکس اگر مریض ایک وقت میں کافی کھانا نہیں کھاتا تو پھر یہ ضروری ہے کہ کھانوں کے درمیان ناشتوں کے ذریعہ اسکی ضرورت پوری کی جائے،

غذا کا کوئی نقشہ بھی مریض کے لئے کیوں نہ تجویز ہو بہرحال یہ ضروری ہے کہ اس کی تیاری اور اسے مریض کے سامنے پیش کرنا صحیح طریقے پر عمل میں آئے، کھانا سادہ طریق پر اور لذیذ پکایا جائے، اور ایسی شکل میں مریض کے سامنے لایا جائے کہ اسے دیکھکر اس کی بھوک بڑھ جائے، یہ ضروری ہے کہ کھانا ایسا ہونا چاہیئے کہ خود بخود مریض کا دل اس کی طرف راغب ہو۔ تیماردار کا فرض ہے کہ مریض کے ماحول کو زیادہ سے زیادہ خوش آیند اور دل خوش کن بنا دے +

زیادہ حرارت پیدا کرنے والی پوری خوراک

صبح کا ناشتہ:۔ سنگترے، دلیا، بالائی، شکر، کھولتے ہوئے پانی پر ڈال کر پکائے ہوئے انڈے، توس، مکھن، قہوہ یا کوکو۔

دس بجے صبح ٹماٹروں کا عرق۔

دوپہر کا کھانا:۔ پیاز کا شوربہ، کشمش کی چٹنی، شکر قند، اُبلی ہوئی بند گوبھی، انناس، پنیر، سلاد، آلو بخارے کے گلگلے، بالائی شکر۔

سہ پہر کا ناشتہ:۔ مالٹیڈ ملک (جو کاست اور دودھ)

شام کا کھانا:۔ مختلف سبز ترکاریاں، روٹی، مکھن، شاہ دانے یا کوئی اور پھل۔ کوکو۔

رات:۔ انڈے اور گرم دودھ یا انڈے اور گرم بیر شراب۔

زیادہ حرارت پیدا کرنے والی ہلکی خوراک

صبح کا ناشتہ:۔ سنگترے، بالائی، شکر، پانی پر پکایا ہوا انڈا، توس، مکھن، قہوہ یا کوکو۔

دس بجے صبح:۔ دودھ۔

دوپہر کا کھانا:۔ مٹر کا شوربہ، مرغ کے چوزے تنور میں پکے ہوئے، آٹا اور انڈے ملا کر پکے ہوئے، آلو کا بھرتہ، ساگ، آلو بخارے، چاء شکر، بالائی۔

سہ پہر:۔ مالٹیڈ ملک۔

شام کا کھانا:۔ توس مچھلی اور بالائی بھلبھلائے ہوئے آلو، توس، مکھن، زرد آلو، کوکو۔

رات:۔ انڈے اور گرم دودھ۔

مرض سل و دق اور اطبّاء قدیم کے فرائض

از خان صاحب حکیم حافظ یوسف حسن خاں صاحب سوری انسپکٹر طبی ڈسپنسریز بہار شریف (پٹنہ)

روئے زمین پر عموماً اور ہندوستان میں خصوصاً مرض سل و دق سے جس قدر جانیں ہر سال تلف ہوتی ہیں، اُس نے بہی خواہان ملک و دانِ بنی نوع انسان کے لئے ایک حل طلب مسئلہ پیش کر دیا ہے، یہی وجہ ہے کہ ہر اکسلنسی لیڈی لن لتھ گو نے اس طرف خصوصی توجہ فرما کر ملک میں دق کے خلاف ایک زبردست تحریک جاری کر دی ہے جس کے فنڈ میں اس وقت تک تینتالیس لاکھ سے زیادہ پہنچ چکے ہیں۔ مسئلہ کی اہمیت کے پیش نظر " ہمدرد صحت " نے جو اس موضوع پر ایک خاص اور مستقل نمبر شائع کرنے کا فیصلہ کیا ہے وہ نہایت ہی، امید ہے کہ یہ پرچہ اپنی نوعیت اور افادیت میں لاثانی ہوگا اور اس گتھی کو سلجھانے میں ایک بڑی حد تک معاون ثابت ہوگا۔

سل و دق کا شکار سرد ممالک کے مقابلہ میں گرم (ٹراپیکل) ممالک زیادہ ہوتے ہیں اگرچہ یہ بھی حقیقت ہے کہ موخر الذکر ملکوں کے مریض زود توجہ سے زیادہ اچھے ہوتے ہیں اس بات کا ایک خفیف سا اندازہ اس حقیقت سے ہو سکتا ہے کہ برطانیہ عظمٰی جیسے ٹھنڈے ملک میں بھی ہزار سے زیادہ موتیں اس موذی مرض سے وقوع پذیر ہوتی ہیں، اور ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں بھی اس مرض کی ایسی کثرت ہے مریضوں پر کم و بیش دو کروڑ ڈالر سالانہ صرف ہوتے رہتے ہیں، جدید تحقیقات و مشاہدات نے بہ شک پتہ چلا لیا ہے کہ پہلے جن حیوانات کو مرض سے مامون و مصئون خیال کیا جاتا تھا اور شاید ان دنوں وہ مامون رہتے بھی ہوں مگر اب وہ بھی اسکے شکار پائے جاتے ہیں۔

اس موذی مرض کا حملہ اگرچہ مردوں پر زیادہ ہوتا ہے، مگر پندرہ سال تک کی عورتیں نسبتاً زیادہ شکار بنتی ہیں۔ عموماً یہ مرض ۴۵ سال تک کی عمر والوں کو زیادہ ہوا کرتا ہے۔ اس کے علاوہ قومیت، پیشہ، آب و ہوا، طرز رہائش، وراثت، زہریلی گیس، صدمات خارجی وغیرہ کو بھی یہ مرض پیدا کرنے میں بہت دخل حاصل ہے، اسیطرح اکثر امراض و حالات کے اثرات مابعد بھی اسکے اسباب میں سے قرار پا سکتے ہیں یعنے ایسے لوگ جو امراض صدر خصوصاً شدید نمونیا، ہوپنگ کف، انفلوئنزا وغیرہ میں مبتلا رہ چکے ہوں، ایسے مریضوں کے پھیپھڑے کمزور اور ملتہب ہو کر اس مرض کے قبول کر لینے کی پوری صلاحیت اپنے اندر پیدا کر لیتے ہیں، اس لئے آسانی سے اس میں مبتلا ہو جاتے ہیں، عورتوں میں عرصہ تک دودھ پلاتے رہنے سے یا جلد جلد بچوں کی پیدائش سے بھی یہ مرض ظاہر ہو جاتا ہے +

آج کل مرض سل کے پیدا ہونیکا خاص سبب ہوٹل اور بازاری اشیاء خوردنی ہیں۔ اول تو یہ ہوٹل عموماً خود گندے اور میلے کچیلے ہوتے ہیں، اور ان میں کھانے بھی صفائی کے ساتھ نہ پکائے جاتے ہیں اور نہ کھلائے جاتے ہیں، مکھیوں اور دیگر حشرات الارض کی کثرت ہوتی ہے جو اس موذی مرض کے جراثیم کو کھانے والوں کے جسم میں پہونچاتے رہتے ہیں، دوسرے وہاں ہر قسم کے لوگ ایک ساتھ اور ایک ہی برتن کو استعمال کرتے ہیں ان میں کچھ تو ایسے ہوا کرتے ہیں جو حقیقتاً اس مرض میں مبتلا ہوتے ہیں اور بعض وہ ہیں جن کے اندر اس کے جراثیم موجود ہوتے ہیں اس کا اثر یہ ہوتا ہے کہ اچھے خاصے تندرست آدمی بھی نادانستہ طور پر اس مرض کو قبول کر لیتے ہیں اور عرصہ تک اسکی طرف توجہ ہی نہیں دیتے، اور جب آثار وعلائم پوری طرح نمودار ہو کر مریض کو صاحب فراش بنا دیتے ہیں تو باوجود ہر طرح علاج معالجہ کے دار البقا کی طرف سدھار جاتے ہیں +

ہندوستان میں اس مرض کی کثرت کا سبب اگرچہ یہاں کے لوگوں کی عام غربت، جہالت اور حفظان صحت سے بے اعتنائی ہے مگر اطبا بھی اسکی ذمہ داری سے بری قرار نہیں دئے جا سکتے، انہوں نے اس مرض سے خلق اللہ کو بچانے کا کوئی سامان نہیں کیا، بجز اس کے کہ جب مریض اچھی طرح مبتلا ہو کر انکے پاس پہونچا تو انفرادی حیثیت سے باقاعدہ نہیں بلکہ میں تو یہ کہنے کو ترجیح دونگا کہ بے قاعدہ محض چند مجربات کے بھروسہ پر علاج کرنے لگتے ہیں اور اس طرح کوئی قابل ذکر فائدہ پہنچانے سے وہ قاصر رہتے ہیں، بخلاف اسکے ایلوپیتھک اطبا اس مرض کے متعلق عامۃ الناس کی زیادہ سے زیادہ خدمت عمل میں لا رہے ہیں۔ وہ مرض کے اسباب، طریق علاج، تدابیر حفظ ماتقدم کے متعلق گوناگوں تحقیقات میں لگے رہتے ہیں۔ اگرچہ حقیقت یہ نہیں ہے کہ ہمارے یونانی اطبا اس مرض کی ماہیت اور اصول علاج سے ناواقف ہیں یا انکی طب میں محض دقیانوسی اور قیاسی باتیں بھری ہوئی ہیں، بلکہ بخلاف اسکے طب یونانی میں ان تمام باتوں کا ثبوت ملتا ہے جو آج بڑی کد و کاوش کے بعد دریافت ہوئی ہیں اور اس کا سہرا طب جدید کے سر باندھا جا رہا ہے۔ بلکہ کیا عجب ہے کہ ان نام نہاد اکتشافات کا تخیل بھی اس نے اولاً قدما ہی سے لیا ہو +

ہم اپنے اس دعوے کی تشریح کے طور پر چند مثالیں یہاں درج کر دینا مناسب تصور کرتے ہیں، سب سے پہلے نام کو لیجئے اس میں بھی طب یونانی کی تقلید سے طب جدید اپنے آپ کو آزاد نہ کر سکی +

سل کے لغوی معنے لاغری و نقاہت کے ہیں۔ اور اس کا مریض اس قدر دبلا و لاغر ہو جاتا ہے کہ اندر کے اکثر اعضا مثلاً رگ، پٹھے، ہڈیاں وغیرہ نمایاں ہونے لگتی ہیں۔ ایلوپیتھک اصطلاح میں اس کا نام تھائی سس اور کنزمپشن ہے، لیکن ان دونوں کے معنی بھی وہی ہیں جو سل کے ہیں، البتہ جب سے اسکے جرثومہ خصوصی اور اس کے اثرات و نتائج کی دریافت ہوئی ہے اس کا نام ٹیوبرکلوسس پڑ گیا ہے۔ مگر واقعہ یہ ہے کہ یونانی اطبا متقدمین کے ہاں بھی اس کا ذکر بخوبی ملتا ہے، البتہ فرق یہ ہے کہ یہ لوگ اسے اسکی ابتدائی صورت میں مرض سل سے علیحدہ قرار دیتے ہیں اور ترقی یافتہ منزل میں مرض سل سے اس کا ڈانڈا ملاتے ہیں۔ مگر طب جدید اس کو ہر حال میں مرض سل ہی سے تعبیر کرتی ہے آج کل سل کا اطلاق قرحہ ریہ پر جب کہ حمی دقیہ کے شامل ہو کیا جاتا ہے اور یہی قول اکثر ماہرین طب یونانی مثلاً حکیم طبری و حکیم شیخ ابو الحسن وغیرہم کا بھی ہے۔ اسی طرح ٹیوبرکلوسس کے متعلق جو آج تحقیق کی گئی ہے کہ اس کا مقام ریہ تک محدود نہیں ہے، بلکہ وہ جملہ اعضاء باطنی میں پائی جا سکتی ہے، اطبا متقدمین بھی اس تخیل کے حامی نظر آتے ہیں، کیونکہ ان لوگوں نے ورم گردہ، دبیلات، نواسیر، تپ دق وغیرہ امراض کو بھی قرحہ ریہ کے تحت میں داخل کیا ہے الغرض مرض سل کو ریہ سے مخصوص قرار دینے سے انکار کرنے پر اطبا فرنگ کو جس طرح ناز ہے اسی طرح قدیم اطبا بھی اس تخیل کے حامی نظر آتے ہیں۔ دق کے متعلق بھی دونوں طبقہ کے اطبا کے خیالات یکساں ہیں یعنے اگر قدیم اطبا اس بخار کو اخلاط

ہندوستان کی صحت گاہیں!

جناب حکیم مولوی محمد ظہیر علی صاحب ایڈیٹر رسالہ تندرستی دہلی

ہندوستان کی صحت گاہوں (سینے ٹوریمز) کے بارے میں جو ضوابط مندرجۂ ذیل سطور میں درج کئے گئے ہیں وہ تقریباً ہر صحت گاہ پر حاوی ہیں۔ اگر کسی خاص صحت گاہ کے لئے کوئی خاص امر قابل ذکر سمجھا گیا ہے تو اس کا تذکرہ ضمناً کر دیا گیا ہے۔ عام طور پر اصول و ضوابط سب کے قریب قریب یکساں ہیں۔ اسی طرح صحت گاہ میں رہنے کے لئے مریضوں اور ان کے متعلقین کو جو ہدایات عموماً دی جاتی ہیں وہ بھی ہر صحت گاہ میں یکساں ہیں۔

۱۔ داخلہ کے ضوابط

(الف) داخلہ کے لئے درخواست صحت گاہ کے سپرنٹنڈنٹ کے نام مقررہ فارم پر دینی چاہیئے۔ یہ فارم سپرنٹنڈنٹ کے دفتر سے مل سکتا ہے۔ اس فارم کے ساتھ ایک میڈیکل سرٹیفکیٹ بھی ہونا چاہیئے۔ (ٹرنر سینے ٹوریم کا قاعدہ ملاحظہ ہو)

(ب) (۱) چونکہ یہ صحت گاہیں بالعموم مرض کے ابتدائی درجہ کے لئے مخصوص ہیں۔ اس لئے ضروری ہے کہ مریض کی عام صحت قدرے بہتر ہو (مدن پلی صحت گاہ)

(۲) جو ڈاکٹر مریض کا پہلے علاج کر رہے ہوں وہ اپنے میڈیکل سرٹیفکیٹ میں بالعموم مرض کی پوری کیفیت بیان کریں اور کوئی قابل امر نہ چھوڑیں۔ اگر مرض کے اظہار میں کوتاہی کی گئی تو صحت گاہ میں داخلہ یقینی نہیں یا دوران علاج میں پیچیدگی پیدا ہونے کا امکان ہے۔

(۳) اگر سپرنٹنڈنٹ مرض اور مریض کی حالت سے مطمئن ہے تو تحریری طور پر مریض کے داخلہ کی اجازت دیدے گا۔ داخلہ کی درخواست منظور ہونے پر مندرجۂ ذیل فیس پیشگی مختلف صحت گاہوں کو روانہ کی جاتی ہے (ممکن ہے اب ان فیسوں میں ردّ و بدل ہو گیا ہو۔ اس لئے دریافت کر لینا بہتر ہے) :-

بھوالی، ۱۵ دن کی فیس۔ اتکی۔ ایک مہینے کی فیس۔ مدن پلی: دس روپے۔ کرلا۔ بیس روپے۔ الموڑہ۔ دس روپے۔ صحت گاہ میں کسی مریض کے داخلہ کی اجازت مل جائے اور اسے آنے کی اطلاع بھی دے دی گئی ہو۔ لیکن وہ ایک خاص عرصہ تک (عموماً ایک ہفتہ) صحت گاہ میں داخل نہ ہو تو فیس ضبط کر لی جائے گی۔

(ج) مریض کے انتخاب کا معاملہ کلی طور پر سپرنٹنڈنٹ کے اختیار و مرضی پر منحصر ہے۔ مریض کے داخلہ صحت یابی کے عرصہ اور علاج کے ختم کا آخری فیصلہ بھی سپرنٹنڈنٹ کے اختیار میں ہے۔

(د) اگر مریض بغیر کسی اطلاع۔ اجازت یا سپرنٹنڈنٹ کے علم کے داخلہ کے لئے آئیں گے تو انہیں داخل کرنے سے انکار کیا جا سکتا ہے۔

(ھ) رخصت ہونے سے دو ہفتہ قبل مریض کو اطلاع دینی ہو گی ورنہ پورے مہینے کی فیس اُسے ادا کرنی پڑے گی۔

(و) مریض کو یہ امر اچھی طرح سمجھ لینا چاہیئے کہ کوئی پائیدار اثر صحت گاہ کے علاج کا کم از کم تین ماہ کے قیام سے پہلے حاصل نہیں ہو سکتا اس لئے کم سے کم تین مہینے کے قیام کا اسے بندوبست کر لینا چاہیئے۔

(ز) (۱) مریضوں کو کسی طرح بھی کتے یا پالتو جانور اپنے پاس رکھنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ انہیں چاہیئے کہ وہ قیمتی چیزیں زیور وغیرہ بھی اپنے پاس صحت گاہ میں نہ رکھیں۔

(۲) بالعموم بچوں کو مدقوق مریضوں کے ساتھ رہنے کی اجازت نہیں دی جاتی۔

(۳) ملنے جلنے والوں کی آمد و رفت جہاں تک ممکن ہو کم رکھی جائے اور باہر سے جو لوگ ملنے آئیں گے ان کو ملنے کی اجازت سپرنٹنڈنٹ سے حاصل کرنی ہو گی +

(ح) داخلہ کے فارم کے ساتھ فیس داخلہ، جو ہر صحت گاہ کے بیان کے ساتھ ساتھ دیا گیا ہے، ساتھ ہی روانہ کر دی جائے۔ پیشگی آئی ہوئی فیس واپس نہیں کی جائے گی۔ سوائے ایسی حالت کے کہ مریض کا داخلہ نامنظور کیا جائے (جادب پور میں ۱۴ روپیہ، دہرم پور میں دس روپیہ۔ داخلہ کے نوٹس کے سات دن بعد تک داخلہ ہو جانا ضروری ہے)

(ط) مریض سے کچھ رقم پیشگی صحت گاہ میں جمع کرائی جاتی ہے۔ جو رخصت ہونے سے قبل واپس کردی جاتی ہے۔ اگر صحت گاہ کی کوئی واجب رقم مریض کے ذمہ نکلتی ہو تو وہ پیشگی رقم میں سے وضع کرلی جاتی ہے۔ (کرلا میں ۱۵ روپیہ۔ بھوالی میں ۵ روپے اور الموڑہ میں بھی تقریباً اتنی ہی رقم بطور زرِ ضمانت جمع کی جاتی ہے)

(ی) (۱) ابتدا میں صرف تین مہینے کے لئے مریض کا قیام ہوگا لیکن اگر اس عرصہ کے گذرنے کے بعد صحت گاہ کے افسران نے یہ دیکھا کہ مرض پر پورا علاج قابو نہیں پالیا گیا ہے تو اسے اور ٹھہرنے کا مشورہ دیا جائے گا کیونکہ اس کے بغیر مستقل فائدہ کی امید نہیں کی جاسکتی۔

(۲) اگر تین ماہ سے پہلے کوئی مریض ڈاکٹروں کے مشورہ کے خلاف صحت گاہ سے چلا جائیگا تو اسے پورے عرصہ کی فیس دینی پڑے گی۔ (مدن پلی۔ دھرم پور، جادب پور۔ بھوالی۔ الموڑہ کے قواعد)

۲۔ مریضوں اور ان کے تیمارداروں کے لئے ہدایات

(۱) ڈاکٹر کے قواعد اور اس کی ہدایات پر سختی کے ساتھ پابندی کرنا اور اس کے احکام پر پوری اطاعت گذاری کے ساتھ عمل کرنا لازمی ہے۔

(۲) سگرٹ نوشی، تمباکو نوشی، یا پان کھانے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ ممکن ہے بعض حالتوں میں ڈاکٹر اس کی اجازت دے دے منشی اشیاء اور شراب وغیرہ کا استعمال قطعی ممنوع ہے۔

(۳) احاطہ صحت گاہ میں تھوکتے پھرنے کی سخت ممانعت ہے۔ مریض کو تھوکنے کے برتنوں میں تھوکنا چاہیئے۔

(۴) صحت گاہ کے ٹائم ٹیبل (نظام اوقات) کی پابندی کرنی چاہیئے۔ اور ورزش۔ غذا۔ آرام، وغیرہ کے بارے میں جو ہدایات کہ مریض کو دی جائیں اُن پر پوری طرح عمل کیا جائے۔

(۵) مریض کے کمرے کے دروازے۔ روشندان اور کھڑکیاں ہر وقت کھلی رکھی جائیں۔ سوائے اس حالت کے کہ ڈاکٹر اس کے خلاف مشورہ دے۔

(۶) صحت گاہ کے ملازموں کے ساتھ کوئی بدسلوکی نہ کی جائے نہ ان پر غصہ کیا جائے اور نہ ان سے ذاتی کام لیا جائے۔

(۷) رشتہ دار، دوست، ساتھی اور ذاتی ملازم سپرنٹنڈنٹ کے احکام کے ماتحت ہوں گے۔ اور اس کی ہدایات کے خلاف صحت گاہ کے احاطہ میں کچھ نہیں کریں گے۔

(۸) صحت گاہ کے ہر لکھے ہوئے یا نہ لکھے ہوئے قواعد و دستور کی مریضوں کو پابندی کرنی ہوگی۔

اب ہم ہندوستان کے تمام صوبوں کی صحت گاہوں اور دق کے ہسپتالوں کی ایک ایسی روئداد پیش کرتے ہیں جو مریضوں اور ان کے تیمارداروں کو خاصی سہولت پیش کرسکتی ہے۔ خصوصاً ان مریضوں کے لئے جو ان صحت گاہوں میں بغرض علاج جانیکا ارادہ رکھتے ہوں۔

پنجاب

۱۔ کنگ ایڈورڈ سینے ٹوریم دھرم پور (شملہ)

یہ صحت گاہ دھرم پور ریلوے اسٹیشن سے صرف دس منٹ کے پیدل سفر کے فاصلہ پر واقع ہے ۱۹۰۹ء میں دیوان دیا رام گدومل (سندھ) اور بہرام جی مالاباری (بڑودہ) نے اپنے صرف سے بنوائی تھی اور مہاراجہ پٹیالہ نے بھی اس سلسلہ میں بڑی مدد دی تھی۔

جائے وقوع - دھرم پور شملہ کے راستہ میں ہمالیہ پہاڑ کے شمالی دامن میں ایک پُر فضا مقام پر واقع ہے۔ اگر کالکا ریلوے اسٹیشن سے بذریعہ ریل دھرم پور جایا جائے تو مسافت ۲۰ میل ہے اور موٹر کا راستہ ۱۶ میل کا ہے۔ سواری ہر قسم کی مل سکتی ہے لیکن مریضوں کو ڈانڈیوں میں جانا چاہیئے۔ جن کا فی پھیرا تقریباً ایک روپیہ دیا جاتا ہے۔

اگر پہلے سے اطلاع دیدی جائے تو کالکا اسٹیشن پر سینے ٹوریم کے منتظمین اپنی کار بھی بھیج دیتے ہیں جس کا [illegible] یہ مقام سطح سمندر سے ۵ ہزار فٹ بلند ہے۔ درجہ حرارت زیادہ سے زیادہ ۹۰ درجہ اور کم سے کم [illegible]

۹۵ اور ۸۰ درجے ہے۔ جاڑے میں ۴۰ اور ۶۰ درجے ہے۔ بارش کا اوسط ۶۰ انچ ہے۔ بمبئی کی انجمن دق کے ڈاکٹروں کی ایک آنریری جماعت اس سینے ٹوریم کو چلاتی ہے۔ اِس وقت ایف ایس، ماسٹر، آئی، ایم، ایس اس صحت گاہ کے سپرنٹنڈنٹ ہیں۔ ایک اسسٹنٹ ہے۔ کئی نرسیں ہیں اور مریضوں کی عام خبرگیری کرنے والے بہت سے مُلازم ہیں۔

پبلک کے چندے اور مریضوں کی فیسوں سے خرچ چلایا جاتا ہے۔ حکومت پنجاب صرف پنجاب کے غریب مریضوں پر خرچ کرنے کے لئے ساڑھے سات ہزار روپے سالانہ دیتی ہے۔ حکومت بہار اڑیسہ بھی صرف بہاری مریضوں کے لئے کچھ رقم دیتی ہے۔

مہمان خانہ "نوشیرواں عادل مہمان خانہ" بھی قریب ہے، جہاں مریضوں کے رشتہ دار اور دوست وغیرہ قواعد کی پابندی کے ساتھ سات روز تک اس میں ٹھہر سکتے ہیں۔

سپرنٹنڈنٹ کی اجازت سے لڑکوں اور شیرخوار بچوں کے علاوہ دیگر رشتہ دار وغیرہ تھوڑی دیر کے لئے مریضوں سے آکر مل جاتے ہیں۔ کھانے وغیرہ کا انتظام ان لوگوں کو خود کرنا پڑتا ہے یا سینے ٹوریم کے طعام خانہ سے خرچ دینے پر ہر چیز مہیا کی جا سکتی ہے۔

صحت گاہ میں ایک خاص پانی مہیا کیا گیا ہے۔ ۸ میل اوپر پہاڑ کے قدرتی چشمہ سے لایا گیا ہے۔ اور ایک خاص جگہ جمع کیا گیا ہے۔ پیروج بائی پاکٹ ڈیری سے مریضوں کے لئے دودھ، مکھن اور دیگر غذائیں لی جاتی ہیں۔ باغ میں عمدہ عمدہ صحت بخش پھل اور ترکاریاں مریضوں کے لئے اگائی جاتی ہیں۔ عام طور پر ۱۲۵ مریضوں کے لئے رہنے کا انتظام ہے۔

خرچ:۔ "اے" کلاس کے بنگلہ کا خرچ فی ماہ ....(۹۰) روپے
"بی" " " " " " " ......(۷۰) روپے
"سی" " " " " " " ......(۴۸) روپے
"ڈی" " " " " " " ......(مفت)

"سر بھوپندر سنگھ موہندر بہادر ہال" یہ تفریحی ہال ہے جہاں ۵۰۰ آدمیوں کی گنجائش رکھی گئی ہے۔ ایسے لوگوں کے لئے جو روزانہ ادھر آ سکتے ہیں یہ تفریحی مقام بہت اچھا ہے۔ موسیقی کی محفلیں، چھوٹے چھوٹے مذاقیہ کھیل جس میں شفاخانہ کے مریض اور فرنگان و مُلازمین حصہ لیتے ہیں۔ خاص طور پر عمدہ تفریح مہیا کرتے ہیں۔ بہت سے "گھریلو" کھیل جیسے پنگ پونگ۔ بیگاٹیل۔ بیڈمنٹن۔ کیرم شطرنج۔ لوڈو۔ وغیرہ کا انتظام ہے۔ ایک بڑی اور عمدہ لائبریری ہیں انگریزی اور اردو، ہندی کی بہت سی اچھی اچھی کتابیں بھی ہیں، سینے ٹوریم میں ایک عمدہ لیبارٹری عکس ریز اور مصنوعی نفخ الریہ (آرٹی فیشیل نیمو تھریکس) کا سامان موجود ہے۔

کھانے کا خرچ۔ سبزی خوروں سے معمولی خوراک ۴۵ روپے ماہوار، خاص خوراک ۷۵ روپے ماہوار، معمولی خرچ ہندوستانیوں سے ۶۰ روپے ماہوار۔ گوشت خوروں یورپینوں اور پارسی لوگوں سے (۷۵) روپے ماہوار۔ سبزی خوروں سے ایک خاص خوراک ۱۰۰ روپے ماہوار پر بھی ملتی ہے۔ شہد، پھل، شوربہ وغیرہ خاص کھانوں میں شامل ہیں۔

ٹھہرنے کے خرچ میں مکانوں کا کرایہ۔ طبی امداد کا خرچ اور معمولی دواؤں کا خرچ شامل ہے پیٹینٹ دوائیں، قیمتی انجکشن اور اے پی وغیرہ کا خرچ علیحدہ حسب ضرورت مریض کو اٹھانا پڑتا ہے۔

"بی" اور "سی" کلاس کے مریضوں کو ایک آدمی بطور ملازم یا تیماردار رکھنے کا حق حاصل ہے۔ "اے" کلاس کے لوگ ایک ملازم اور ایک تیماردار رکھ سکتے ہیں۔

ہر مریض کو ایک بستر۔ پیک دان مع سٹینڈ۔ بستر کے پاس کی میز۔ معمولی میز اور کرسی، آرام کرسی، بنچ اور بالٹی وغیرہ سامان ملتا ہے ایک فالتو بستر یا دیگر فرنیچر کرایہ پر ملتا ہے۔ گرمیوں میں مریضوں کو (اپریل سے اکتوبر تک) ایک چٹائی ۲ تکیے۔ ۴ پلنگ کی چادریں (سفید) ۴ تکیہ کے غلاف (سفید) ۲ کمبل وغیرہ چیزیں ہمراہ لیجانی چاہیئیں۔ ۲ اونی سوٹ۔ ۴ سوتی سوٹ۔ ۴ قمیصیں (معمولی)۔ ۲ قمیصیں گرم۔ چھ پاجامے یا پتلونیں (دو گرم چار ٹھنڈی) موٹے تلے کے جوتے کے جوڑے دو عدد۔ ایک جوڑہ سلیپر۔ بارہ رومال چار کرتے۔ چار تھیلے۔ چار جھاڑن، چھتری۔ برساتی بھی ہونی چاہیئے۔

جانگھیں یں دو پیرسٹ ساریج تک) ان کے علاوہ یہ چیزیں - دو کمبل - ایک رضائی - ایک اوورکوٹ - ایک جوڑہ دستانہ گرم - دو جوڑے موزہ گرم - ایک صدری اونی - دو جرسیاں ایک گرم پانی کی بوتل وغیرہ -

ہندوستانی عورتوں کو اپنی ضروریات کے مطابق تمام مناسب چیزیں اُوپر کی فہرست کو دیکھ کر لانی چاہئیں -

جملہ اقسام کے برتن جو کھانا کھانے اور کھانا پکانے میں استعمال ہوتے ہیں ساتھ لانے چاہئیں - مٹی کا تیل اور اس سے جلنے والا چولھا ایک جگ - ایک تاملوٹ - صابون دانی - لالٹین وغیرہ چیزیں بھی ہمراہ ہوں -

غریب مریضوں کو سپرنٹنڈنٹ کی تصدیق پر مناسب غذا اور کل سامان رہائش اور معالجہ کا مفت انتظام کر دیا جاتا ہے ایسے غریب مریضوں کو اپنے علاقے کے کسی بڑے معزز آدمی کی تصدیق درخواست کے ساتھ بھیجنی چاہیئے - بعض غریب مریضوں کو انکے معالجہ کے بعد سفر خرچ وغیرہ بھی دیا جاتا ہے -

اس صحت گاہ میں علاج کے جو طریقے زیر استعمال ہیں وہ یہ ہیں :-

(۱) تازہ صاف ہوا (۲) آرام (۳) ورزش (۴) غذا (۵) دوائیں (۶) سانس اور کھلی ہوا پھیپھڑوں میں لینے کا انتظام (۷) نفسیاتی علاج (۸) مصنوعی ہوا بھرنا - اور دیگر جدید طبی طریقے -

احتیاط اگر کسی مریض کے دانت خراب ہوں تو اسے داخلہ سے قبل دانتوں کے کسی ڈاکٹر سے علاج کرا لینا چاہیئے -

متفرق ملازمین - سارا وقت دینے والا پہاڑی آدمی بارہ روپے یا اس سے زیادہ ماہانہ خرچ پر رکھا جا سکتا ہے - سینے ٹوریم کے ملازمین سے تھوڑے وقت کی نوکری ۵ روپے ماہانہ فی مریض کے حساب سے لی جا سکتی ہے -

صحت گاہ کے سٹور اور طعام خانہ میں ہر قسم کی چیزیں دستیاب ہو جاتی ہیں - کپڑے دھونے کے لئے اس کا اپنا علیحدہ انتظام ہے دو آنہ فی گرم کپڑا - معمولی سوتی کپڑے ایک آنہ فی عدد اور چھوٹے کپڑوں کے دو پیسہ فی عدد کے حساب سے دھلائی لی جاتی ہے -

---

پنجاب میں دھرم پور سینے ٹوریم کے علاوہ اور بھی کئی چھوٹی موٹی صحت گاہیں ہیں جن کے نام درج ذیل ہیں - مریض وہاں سے براہ راست حالات منگوا سکتے ہیں -

پٹیالہ سینے ٹوریم - یہ صحت گاہ بھی دھرم پور ہی میں واقع ہے - اس میں ریاست پٹیالہ کے مریضان دق کے علاج کا بندوبست ہے -

دھرم سالہ دق سینے ٹوریم - یہ صحت گاہ بھی کوہستان شملہ میں واقع ہے

لیڈی اردن سینے ٹوریم - یہ صحت گاہ کوہستان شملہ میں بمقام سناور حال ہی میں قائم کی گئی ہے +

یوپی

صوبجات متحدہ آگرہ و اودھ میں دق کے ہسپتال اور کئی صحت گاہیں ہیں - دق کا ایک ہسپتال لکھنؤ میڈیکل کالج میں شامل ہے اور اچھی خدمت انجام دے رہا ہے - یوپی میں صحت گاہوں کی تفصیل درج ذیل ہے -

المورہ سینے ٹوریم یہ صحت گاہ ۱۹۰۶ء میں قائم کی گئی تھی - سطح سمندر سے ۵۶۰۰ فٹ بلندی پر واقع ہے - سرکاری امداد - پبلک چندے اور عیسائی مشنوں کی امداد اس کے اخراجات کی کفیل ہے - کینن فشر (کانپور) کے مشہور پادری اسکی مینجنگ کمیٹی کے صدر ہیں - پادری یونس سنہا اس کے سکرٹری ہیں - اس صحت گاہ میں صرف عورتیں اور بچے ہی خواہ وہ کسی نسل و قوم کے ہوں داخل کئے جاتے ہیں عام وارڈ (میری بڈن بلاک) میں ۲۵ ہندوستانی بستر ہیں جن کے ساتھ کوئی رشتہ دار نہ ہوں خرچ ۲۲ روپے ماہانہ ہے - اس کے ساتھ ہی دس روپے ماہانہ کے پرائیویٹ کمرے بھی ہیں جنہیں کرایہ پر لیا جا سکتا ہے - پرائیویٹ وارڈ (لیڈی ریڈنگ وارڈ) میں دو مریضوں کے لئے جگہ ہے - جن کے ساتھ دو رشتہ دار بھی رہ سکتے ہیں - خرچ چالیس روپے ماہانہ ہے - پیل تھروپ وارڈ میں ۱۰ مریض مع ایک [illegible]

خواہ مرد یا عورت، دونوں کے تین سو روپے ماہانہ ہے۔

شیفرڈ بلاک۔ یہ یورپین اور اینگلو انڈین مریضوں کے لئے ہے۔ ایک کمرہ کا خرچ ۳۰ روپے ماہوار ہے۔ اگر دو مریض ایک جگہ ہی رہیں تو کمرہ کا کرایہ علیحدہ علیحدہ ایک ایک مریض کو پندرہ پندرہ روپے دینا پڑتا ہے۔

تفریحات "گریولائف بریگیڈ" کے نام سے یہاں ایک سوسائٹی کھلی ہوئی ہے۔ جو ورزش، کھیل کود، تفریحات اور شغل و وقت گزاری کے دلچسپ مواقع بہم پہنچاتی ہے۔ مطالعہ فطرت، پرندوں کی زندگی، جوتش، پہاڑوں کا علم، ٹکٹ جمع کرنا۔ اور استعمال کی چیزیں بنانے کی تعلیم دینا اس سوسائٹی کے کاموں میں داخل رہا ہے۔

نوٹ:۔ یہ بات بخوبی یاد رکھنی چاہیئے کہ کاٹھ گودام سے الموڑہ تک کا سفر ذرا تکلیف دہ ہے۔ جن مریضوں کو تیز بخار رہتا ہو یا بہت کمزور ہوں انہیں یہ سفر نہیں کرنا چاہیئے۔

مریضوں کو وہی سامان اپنے ساتھ لے جانا چاہیئے جس کا ذکر اس سے پہلے دھرم پور سینے ٹوریم کے سلسلے میں آچکا ہے۔ مریض کھلے ہوادار وسیع برآمدوں میں رہتے ہیں۔ اور تمام موسموں میں ہر وقت کھلی ہوا پہنچتی رہتی ہے۔

کنگ ایڈورڈ سینے ٹوریم بھوالی

یہ صحت گاہ سنہ ۱۹۱۲ء میں یوپی کے لوگوں نے قائم کی تھی۔ کاٹھ گودام سے ۱۲ میل کے فاصلہ پر روہیل کھنڈ کمایوں ریلوے (براستہ بریلی) پر واقع ہے۔ سواری کے لئے موٹریں ملتی ہیں۔ نینی تال موٹر ٹرانسپورٹ کمپنی کاٹھ گودام کو اگر پہلے سے لکھ دیا جائے تو کار کا فوراً بندوبست ہو سکتا ہے۔ موٹر کا کرایہ معمولی ہے۔

اس صحت گاہ کی مینجنگ کمیٹی کے صدر آنریبل چیف جسٹس الہ آباد ہائی کورٹ ہیں۔ میڈیکل سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر وائی جی شری کھانڈے۔ بی ایس سی، ایم۔ بی۔ بی۔ ایس، ٹی، ڈی ڈی ہیں۔ صحت گاہ پر یوپی گورنمنٹ بھی کافی خرچ کرتی ہے۔ فیس اور عطیات سے بھی کام چلایا جاتا ہے۔

یہاں عکس ریز کا سامان اور بجلی کے دیگر آلات اور بجلی کی طاقت پیدا کرنے والا انجن بھی نصب ہے۔

دانتوں کا کمرہ۔ دانتوں کے مریضوں کے لئے ایک کمرہ علیحدہ کر دیا گیا ہے۔ جہاں دانتوں کے معائنہ اور اس کے علاج معالجہ کا سب ضروری سامان مہیا ہے۔

تفریحات۔ ایمپائر ڈے اور صحت گاہ کے افتتاح کی تاریخ کو یہاں جشن منایا جاتا ہے۔ ٹی پارٹیاں۔ ایٹ ہوم، کھیل تماشے وغیرہ آئے دن ہوتے رہتے ہیں۔ "ہارکورٹ بٹلر ریکری ایشن شیڈ" میں اندرونی کھیل کے سب سامان موجود ہیں۔

داخلہ صحت گاہ وسط مارچ سے وسط دسمبر تک داخلہ کے لئے کھلی رہتی ہے۔ کسی مذہب اور درجہ کے مریض ہوں داخل کر لئے جاتے ہیں۔ ابتدائی درجہ کے مریضوں کو ترجیح دی جاتی ہے۔ سوا سو مریضوں کے لئے اس صحت گاہ میں گنجائش ہے۔

سینے ٹوریم کی فیس میں طبی امداد، تیمارداری، معمولی دوائیں اور انجکشن وغیرہ شامل ہیں۔ قیام کا خرچ "ڈی" وارڈ کے سوا علیحدہ ہے۔

"اے" کلاس کے کمرہ کا کرایہ جہاں مردوں اور عورتوں کے لئے علیحدہ علیحدہ پاخانے، بنگلہ، باورچی خانہ اور غسل خانہ وغیرہ ہے ۸۰ روپے ماہوار یوپی والوں سے اور ۱۲۰ روپے ماہوار دوسرے صوبوں والوں سے لیا جاتا ہے۔

"بی" کلاس میں مردوں اور عورتوں کے لئے اگر ایک کمرہ والا بنگلہ، علیحدہ پاخانہ اور غسل خانہ اور باورچی خانہ ۴۰ روپے ماہوار پر یوپی والوں کے لئے اور ۶۰ روپے ماہوار پر غیر صوبے والوں کے لئے مل سکتا ہے۔

"سی" کلاس (صرف مردوں کے لئے) جس کے بلاک میں ایک مریض کے لئے ایک کمرہ، ایک مشترکہ پاخانہ، ایک غسل خانہ اور دو آدمیوں کا مشترکہ باورچی ہوتا ہے۔ ۲۰ روپے میں یوپی والوں کو اور ۳۰ روپے میں دوسرے صوبے والوں کو مل جاتا ہے۔

"سی" کلاس (صرف عورتوں کے لئے) ایک کمرہ، غسل خانہ اور باورچی خانہ (مفت)

اے اور بی کلاس کے مریضوں کے ساتھ ایک خدمت گار یا نوکرانی رکھنے کی اجازت ہے۔

ڈی کلاس (مرد مریضوں کے لئے) میں کھلی ہوا کے وارڈ میں ایک کمرہ مع مشترکہ پاخانہ اور غسل خانہ ہوتا ہے۔ مریض کی مرضی کے مطابق خرچ لے لیا جاتا ہے۔ یو پی کے علاوہ کسی اور جگہ کے آدمی کو یہاں داخل نہیں کیا جاتا۔ کھانا صحت گاہ کی طرف سے دیا جاتا ہے۔ کسی ملازم کے رکھنے کی اجازت نہیں ہے۔

عام طور پر پوری خوراک کا خرچ ایک روپیہ روزانہ ہے۔ سب چیزیں جیسے گوشت۔ گھی۔ دودھ۔ شکر وغیرہ سب صحت گاہ کے احاطہ میں ملتی ہیں۔ اور مریضوں سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ صحت گاہ کے "خوراک گھر" سے سب سودا خریدیں۔

یوروپین لوگوں کے لئے خواہ وہ یو پی کے ہوں یا باہر کے خرچ یکساں ہے۔ یعنی اول کلاس کا پورا خرچ ڈیڑھ سو روپیہ ماہوار، اور دوسری کلاس کا سو روپیہ ماہوار اور تیسری کلاس کا ساٹھ روپیہ ماہوار ہے۔ ان تمام کلاسوں میں کھانا صحت گاہ کی طرف سے مہیا کیا جاتا ہے۔ تیماردار رکھنے کی اجازت نہیں ہے۔ کھانے کے برتن چھری کانٹے۔ بجلی کی روشنی وغیرہ دی جاتی ہے مریضوں کو اپنا بستر۔ چادر وغیرہ ساتھ لے جانی چاہیئے۔ ہر مریض کو ایک بیرا اپنے پاس رکھنا چاہیئے۔ یا وہاں جاکر رکھ لینا چاہیئے۔ عام طور پر تیمارداری کے لئے ایک نرس میٹرن ملازم رہتی ہے۔ تیمارداری کرنے والے اور رشتہ دار اجازت لے کر تھوڑے عرصہ تک مریض کے پاس رہ سکتے ہیں۔ ان سے آٹھ آنہ روزانہ خرچ لیا جاتا ہے اور انہیں ایک ہفتہ سے زیادہ نہیں رہنے دیا جاتا۔

صحت و تندرستی کے اصول پر مبنی غذا۔ آہستہ آہستہ بڑھنے والی ورزش اور آرام وغیرہ علاج کے خاص اصول ہیں مختلف قسم کے انجکشن، پھیپھڑوں میں ہوا بھرنے اور جدید سائنٹفک طریقوں سے علاج کیا جاتا ہے۔ خاص خاص حالتوں میں خاص علاج کا بندوبست بھی ہو سکتا ہے۔

بھوالی کی آب و ہوا ستمبر سے دسمبر تک بہت ہی اچھی رہتی ہے۔ جو مریض پہاڑوں کے خاص موسم میں یہاں داخل ہوتے ہیں انکو خاص طور پر یہ مشورہ دیا جاتا ہے کہ وہ جاڑوں تک اس پہاڑ پر ضرور ٹھہریں۔

یہاں ہر قسم کے ملازمین بھنگی۔ دھوبی۔ خدمت گار۔ بیرا وغیرہ سب مل سکتے ہیں مسلمان ملازمین مشکل سے ملتے ہیں اس لئے مسلمان مریضوں کو چاہیئے کہ وہ اگر مناسب سمجھیں تو اپنے نوکر کو ساتھ لائیں۔ عام طور پر یہاں ۱۴ روپے سے ۲۰ روپے ماہوار تک میں ملازم مل جاتا ہے۔

بھوالی کی دق نو آبادی

پنڈت کولو مانی ایک مقامی زمیندار نے اور مرشد آباد کے نواب زادہ شوکت اللہ خاں نے دق کے مریضوں کے لئے یہ نو آبادی قائم کی ہے۔ متمول آدمیوں کے لئے ہر قسم کے مکانات یہاں مل سکتے ہیں +

راج پوتانہ

میری ولسن سینے ٹوریم تیلونیہ

یہ صحت گاہ سنہ ۱۹۰۶ء میں ایم ای چرچ نے قائم کی تھی۔ ریل صرف تیلونیہ تک جاتی ہے۔ اس کے بعد ڈانڈی یا رکھشا کے ذریعہ سفر کیا جاتا ہے۔ یہ مقام (۱۵۰۰) فٹ سطح سمندر سے بلند ہے۔ درجہ حرارت گرمیوں میں زیادہ سے زیادہ ۱۱۸ ۔ اوسطاً ۱۰۰، اور کم سے کم ۸۰ ہے اور جاڑوں میں زیادہ سے زیادہ ۸۰ اوسطاً ۷۰، اور کم سے کم ۴۰ ہے۔ بارش تقریباً ۲۰ انچ ہوتی ہے عموماً جولائی اور اگست میں۔ سوائے برسات کے تمام سال سورج چمکتا رہتا ہے۔ نمی بالکل نہیں ہے اور نہ کہر ہوتی ہے۔ مئی اور جون میں تیز ہوا بھی چلتی ہے۔ ۱۱۰ بستر صرف مستورات کے لئے اس ہسپتال میں موجود ہیں۔ معمولی فیس پندرہ روپے ماہانہ ہے۔ اور پرائیویٹ کمرہ لینے پر بیس روپے ماہانہ ادا کرنے پڑتے ہیں۔

اس ادارہ کا انتظام ڈائریکٹروں کے ایک بورڈ کے ہاتھ میں ہے اور مشن بورڈ اس کی نگرانی کرتا ہے۔ عام چندہ اور مخیر لوگوں کی مدد سے مشن اس صحت گاہ کو چلا رہی ہے۔ مس فرنس ٹورم ۔ آر۔ این اس صحت گاہ کی سپرنٹنڈنٹ ہیں۔ ان کے علاوہ ایک اسسٹنٹ ایک امریکن سسٹر ہیں۔ ۲ ہندوستانی ڈاکٹرنیاں اور چار اول درجہ کی طالبات اور دو تیسرے درجہ کی طالبات بطور نرس کام کرتی ہیں۔

اِس صحت گاہ میں یورپین عورتیں داخل نہیں کی جاتیں۔ عکس ریز کا سامان اور بجلی کے ضروری طبی آلات صحت گاہ میں موجود ہیں۔ پانی سینے ٹوریم کے کنوئیں سے لیا جاتا ہے اور نلوں کے ذریعہ مختلف وارڈوں میں پہنچایا جاتا ہے۔

طریقہ علاج ۔غذا۔ آرام۔ تازہ صاف ہوا۔ سورج کا علاج۔ ہلکی ورزشیں اور جرّاحی کے ذریعہ یہاں علاج کیا جاتا ہے غسل آفتابی۔ اِس صحت گاہ کے مخصوص علاج میں داخل ہے۔

(۳) ایک اور صحت گاہ مدار سینے ٹوریم کے نام سے راج پوتانہ میں موجود ہے ❊ (باقی)

دہلی کا شفاخانہ دق

ازجناب ڈاکٹر رفیق الدین صاحب ایم۔ بی۔ بی۔ ایس۔ میڈیکل آفیسر ایس جے ٹیوبرکلوسس ہاسپٹل دہلی

سلور جوبلی ٹیوبرکلوسس ہاسپٹل

یہ شفاخانہ دق کے مریضوں کے معالجہ کے لئے دہلی میونسپلٹی کی طرف سے ۱۹۳۵ء میں کھولا گیا ہے لیکن اس میں صرف پھیپھڑے کی دق (سل) کے مریض داخل کئے جاتے ہیں اور وہ بھی جو ابتدائی درجہ میں ہوں۔ اِس شفاخانہ میں تشخیص مرض کے جدید ترین آلات اور علاج کے تازہ ترین اصولوں سے کام لیا جاتا ہے۔ شفاخانہ میں آسائش کی نئی چیزیں بھی مہیا ہیں۔ بجلی کی روشنی اور بجلی کے پنکھے ضرورت کے لحاظ سے لگے ہوئے ہیں۔ موسمی تغیرات سے مریضوں کو بچانے کے لئے درجہ حرارت کو یکساں حالت پر قائم رکھنے کے آلات نصب ہیں۔ اور ٹھنڈے پانی کے نلوں کے ساتھ گرم پانی کے نلوں کا بھی انتظام ہے۔

یہ شفاخانہ شہر دہلی کے شمال مغرب میں چار میل دور بمقام کنگس وے نہایت کھلی ہوئی جگہ پر واقع ہے۔ اس کا رقبہ ۶۸ ایکڑ ہے، اس شفاخانہ میں ہر درجہ کے مریض داخل ہو سکتے ہیں۔ جنرل وارڈ میں صرف دہلی کے مریض لئے جاتے ہیں اور خاص مکانوں میں بیرونِ دہلی کے مریضوں کا داخلہ کر لیا جاتا ہے۔ بشرطیکہ کمرہ خالی ہو اور دہلی کا کوئی مریض اس کا امیدوار نہ ہو۔

اس شفاخانہ سے متعلق دق کا ایک کلینک بھی ہے۔ جو کوئنز روڈ پر واقع ہے۔ دق کے تمام مریضوں کا معائنہ اور دوا دارو کا انتظام یہی کلینک کرتا ہے۔ اور جن مریضوں کی یہ کلینک سفارش کرتا ہے۔ ان ہی کو دق کے شفاخانہ میں داخل کیا جاتا ہے۔ فی الحال شفاخانہ میں ۹۳ مریضوں کے رہنے کا انتظام ہے تفصیل یہ ہے کہ خاص مکان جن میں ۱۴ مریض رہ سکتے ہیں۔ اور ۴ جنرل وارڈ ہیں جو ۷۹ مریضوں کے لئے ہیں۔ (۲۲ عورتیں ۳۲ مرد اور ۲۳ بچے) خاص مکان جو دو حصّوں میں منقسم ہے اور ہر حصّہ دو آراستہ کمروں، برآمدہ، باورچی خانہ، غسل خانہ اور پاخانہ پر مشتمل ہے۔ ابتداً شفاخانہ میں صرف ۶۸ آدمیوں کے قیام و علاج کا بندوبست تھا۔ اب ۲۳ مسلول بچّوں کا ایک وارڈ اور ایک مکان دو مریضوں کے لئے اِسی سال بڑھایا گیا ہے۔ جراحی والے مریضوں کے لئے ایک وارڈ بنائے جانے کی تجویز بھی دہلی میونسپلٹی نے پاس کر دی ہے۔ جس پر عنقریب عمل کیا جائے گا۔ اس وارڈ میں ۳۰ مریضوں کی گنجائش ہوگی۔

عام مردانہ وارڈ دو حصّوں پر مشتمل ہے۔ اور زنانہ وارڈ ایک ہی بڑے حصّہ عمارت کا نام ہے۔ اسی طرح بچّوں کا وارڈ ہے۔

ہر شفاخانہ کا خرچ تمام و کمال دہلی میونسپل کمیٹی برداشت کرتی ہے۔ جب شفاخانہ کا افتتاح عمل میں آیا تو جنرل وارڈ کے تمام مریضوں کا علاج معالجہ مفت کیا جاتا تھا لیکن اب جنرل وارڈ کے ۲۵ فی صدی مریضوں سے آٹھ آنہ یومیہ لیا جاتا ہے۔ نئی دہلی میونسپل کمیٹی اور نوٹیفائڈ ایریا کمیٹی نے چار اور دو بستر علی الترتیب اس شفاخانہ میں اپنے علاقہ کے مریضوں کے لئے محفوظ کرا رکھے ہیں۔

مخصوص مکانوں کے دو درجے ہیں۔ پہلے درجہ کے مکانات تعداد میں دس ہیں اور ایک مکان کا کرایہ تین روپیہ یومیہ ہے جس میں بجلی کا خرچ۔ معمولی دوائیں اور تیمارداری (نرسنگ) بھی شامل ہے۔ دوسرے درجہ کے مکانات کل چار ہیں۔ کرایہ ڈھائی روپیہ یومیہ ہے' ان میں باورچی خانہ موجود نہیں ہے۔ یہ مکان ان مریضوں کے لئے موزوں ہے جو شفاخانہ کی غذا استعمال کرنی چاہتے ہوں۔

بستر اور تکیوں کے غلاف اور تولئے وغیرہ سب درجوں کے مریضوں کیلئے فراہم کئے جاتے ہیں خواہ وہ مریض عام وارڈ کے ہوں یا خاص مکانات کے۔ عام وارڈ کے مریضوں کے لئے دودھ اور خوراک کا انتظام کلیتاً شفاخانہ کی طرف سے کیا جاتا ہے۔ حال میں ہم نے

[illegible] کے لئے اپنا ڈیری فارم قائم کیا ہے۔ جو ہم کو تازہ اور خالص دودھ مہیا کرتا ہے۔

تفریحی ہال یہ ہال صرف گھر یلو کھیلوں کے لئے ہے۔ ایک چھوٹی سی لائبریری اور ایک سب طرفہ ریڈیو سیٹ فی الحال اس میں موجود ہے۔ اس ہال سے وہی مریض دلچسپی لے سکتے ہیں جنہیں چلنے پھرنے کی اجازت ہے۔ اور بستری مریضوں کی تفریح کے لئے ہر وارڈ میں ایک ریڈیو سیٹ مہیا کیا گیا ہے۔

عملہ شفاخانہ اس شفاخانہ کے موجودہ سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر آر۔ کرشنا۔ ایم۔ بی۔ بی۔ ایس۔ ٹی۔ ڈی ڈی، ٹی ڈی پی۔ ایچ۔ ہیں۔ دو اسسٹنٹ ڈاکٹر ہیں (ڈاکٹر رفیق الدین۔ ایم۔ بی۔ بی۔ ایس) اور ڈاکٹر مسز سی۔ ایل سوری ایم بی بی۔ ایس ہیں۔ ایک بڑی منتظمہ اور آٹھ نرسیں ہیں۔

دق کا کلینک یہ کلینک ۱۹۳۲ء میں دہلی میونسپل کمیٹی نے کھولا ہے۔ جس میں دق کے مریضوں کا معائنہ صوبجاتی تعصب کے بغیر کیا جاتا ہے۔ اور تشخیص کے بعد علاج بھی مفت کیا جاتا ہے۔ بلغم، خون، پیشاب اور پاخانہ وغیرہ کا کیمیاوی امتحان کلینک کے معمل میں کیا جاتا ہے۔ نگران صاحب ہر روز دن کو نو بجے سے بارہ بجے تک کلینک میں آتے ہیں اور نئے مریضوں کا معائنہ کرتے ہیں۔ پرانے مریضوں کی دیکھ بھال دق کے شفاخانہ کی ایک لیڈی ڈاکٹر صاحبہ کرتی ہیں جن مریضوں کی عکس ریزی تصویر لینی ضروری ہوتی ہے۔ ان کو سلور جوبلی شفاخانہ میں بھیج دیا جاتا ہے۔ اس کلینک میں ایک لیڈی صاحبہ اس کام پر متعین کہ وہ دق زدہ مکانوں میں جاتی ہیں اور وہاں کے رہنے والوں کو مفید ہدایات اور اس مرض سے بچنے کی تدابیر سے آگاہ کرتی ہیں۔ کلینک کے افسر شفاخانہ کے سپرنٹنڈنٹ صاحب ہیں۔ اور اس کے عملہ میں ایک مددگار ڈاکٹر نی صاحبہ۔ ایک گھروں میں جاکر ہدایات دینے والی صاحبہ اور ایک جونیئر نرس ہیں۔ دہلی میں اس کلینک کے علاوہ ایک خیراتی کلینک ڈاکٹر کرشنا کا بھی ہے جو اچھا اور مفید کام کر رہا ہے +

کی عفونت کا نتیجہ قرار دیتے ہیں تو ڈاکٹر بھی اس کا باعث ایسے جراثیم کو بتاتے ہیں جو خون وغیرہ کی قسم کے رطوبات میں عفونت پیدا کر دیتے ہیں بہر حال فرق صرف علمی اصطلاحات و تشریحات کا ہے نتائج کا نہیں۔

ہمارے ہاں کے اطباء بدقسمتی سے سل و دق کے باقاعدہ علاج کی طرف کم توجہ کرتے ہیں۔ زیادہ تر اطباء "مجربات" کے ذریعہ علاج کرنے کی طرف مائل ہیں، حالانکہ یہ اصول طب کے خلاف ہی نہیں بلکہ اسکی عین توہین ہے۔ اس طرح تو ایک جاہل اور عامی شخص بھی علاج و معالجہ کا پیشہ باسانی اختیار کر سکتا ہے اس کو علمی و فنی قابلیت کی تحصیل کی کوئی ضرورت نہیں، اس لئے جو لوگ "مجربات" پر بھروسہ کرکے علاج کرتے ہیں وہ گویا تعلیم طب کی عدم ضرورت ثابت کرتے ہیں۔ "مجربات" کی حالت عطائیوں کی سی ہے کہ بعض اوقات ان کے "مجربات" کے استعمال سے حکمی فائدہ عمل میں آتا ہے، مگر اکثر مزاج و حالات ناموافقت کے باعث شدید نقصان پہونچتا ہے۔ یا کم از کم اگر اس مرض کو فائدہ پہونچتا بھی ہے تو دوسرے پیچیدہ امراض پیدا ہو جاتے ہیں +

میرے خیال میں تمام مستند کتابوں میں جو نسخے مندرج ہیں وہ تقریباً سب کے سب مجربات ہی ہیں، بشرطیکہ ان کا استعمال مزاج و کیفیت کا لحاظ رکھکر باقاعدہ کیا جائے۔ یہ تو روزمرہ کا مشاہدہ ہے کہ ایک ہی دوا سے ایک ہی نوعیت کے متعدد مریضوں کا علاج کیا جاتا ہے مگر بعض شفایاب ہو جاتے ہیں اور بعض نہیں۔ اسکی وجہ دوا کی نہیں بلکہ تشخیص کی خامی ہے یعنی مزاج و دیگر کیفیات کا لحاظ نہیں رکھا جاتا۔ میرے پاس "سل و دق" کے کئی مجرب اور آزمودہ نسخے ہیں، مگر شرط یہی ہے کہ صحیح تشخیص کے بعد جسے مناسب سمجھا جائے کام میں لایا جائے اور یہ صرف ایک ماہر طبیب ہی کے بس کی بات ہے +

ان حالات میں میری رائے ہے کہ یونانی اطباء ہند موجودہ تحریک سے فائدہ اُٹھانے کی کوشش کریں اور ہر کیلنسی کے اینٹی ٹیوبرکولوسز فنڈ سے ایک معقول رقم حاصل کرکے ایک جداگانہ شفاخانہ یا صحت گاہ (سینے ٹوریم) قائم کریں جس میں طب قدیم کے اصول پر علاج شروع کیا جائے اور مختلف کیسوں کے ذریعہ مفید تجربے اور معلومات حاصل ہوں۔ انکی روشنی میں بہتر سے بہتر طریق علاج وضع کریں۔ اگر اطباء نے اس تجویز کو عملی جامہ پہنانے کی طرف اقدام کیا تو میرا دعویٰ ہے کہ وہ ملک کو ایلوپیتھک اصول علاج سے زیادہ نفع پہونچا سکیں گے اور ساتھ ہی ساتھ فن کو بھی جس کی ترقی متقدمین کے بعد سے یک قلم رکی ہوئی ہے معراج کمال پر پہونچانے میں [illegible]

"سِل"

کارٹون — از مسٹر سمیع جی۔ ڈی (آرٹ)



حکیم صاحب۔ "بھائیو! انسانی زندگی کے لئے سب سے زیادہ خطرناک چیز سل ہے۔ اس سے بچو۔ اور بال بچوں کو بھی اس سے بچاؤ۔ جس گھر میں سل ایک دفعہ پہونچ جائے تو بس سمجھ لو کہ گھر بھر کی خیریت نہیں۔....... .."



دیہاتی سامعین۔ "لو حکیم جی! باز آئے ہم ایسی سلوں سے۔ اب ہمیں مصالحہ پیسنے میں چاہے جتنی تکلیف ہو لیکن ہم [illegible] کو کسی گھر میں نہیں لے جائیں گے۔"

نواں باب

"دُنیائے دق و سل"

ہندوستان

(از رپورٹ پبلک ہیلتھ کمشنر حکومت ہند)

(الف) عمومی نظر

ہندوستان میں متعدی بیماریوں کی تقسیم وبائی مسائل کے سلسلہ میں کام کرنے والوں کے لئے ایک عجیب پیچیدہ مبحث پیش کرتی ہے کیونکہ ہندوستان کے مختلف صوبوں اور اسکی گوناگوں آبادی کے امراض و علاج کی کیفیات اس قدر متنوع اور پیچ دار ہیں کہ بیک نظر کوئی فیصلہ نہیں کیا جاسکتا اور ہر معاملہ ایک نئی گفتگو و مطالعہ کا طلبگار رہتا ہے۔ اور شاید ہی کسی اور بیماری میں اس قول کی صداقت زیادہ موزونیت کے ساتھ ظاہر ہو جس قدر کہ ہندوستان میں دق کے باب میں ہم دیکھ رہے ہیں۔ دق بالخصوص پھیپھڑے کی دق ہندوستان میں گزشتہ تیس سال سے شہری اور صنعتی مرکزوں میں بالخصوص سرعت کیساتھ بڑھ رہی ہے، حال میں دق کا مرض دیہاتی رقبوں میں بھی پھیلنا شروع ہوا ہے اسکی عمومی وجہ تو یہ ہے کہ مزدور اور طلبہ جب شہری حلقوں سے اپنے دیہاتی وطن اور گھروں کو لوٹتے ہیں تو ساتھ ہی شہر سے حاصل کئے ہوئے جراثیم دق بھی لیجاتے ہیں۔ علاوہ ازیں ذرائع آمد و رفت کی جدید صورتیں مرض کو پھیلانے کے لئے بھی مدد دے رہی ہیں +

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ افریقہ کے غیر مہذب علاقوں اور یورپین اقوام کی صنعت و حرفت میں مشغول آبادیوں کے مابین دق کی پیدائش کا درجہ مقرر کیا جاسکتا ہے۔ شہری علاقوں میں دق کی وسعت ان دونوں کے درمیان ہو یا نہ ہو، مگر یہ بات ضرور تسلیم کی جائیگی کہ دیہاتی رقبوں میں دق کا مرض غیر متمدن اقوام کے تناسب دق کے لگ بھگ ضرور پایا جاتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں یہ کہنا چاہیئے کہ اگر ایک دفعہ کسی گاؤں میں کوئی شخص دق کا شکار ہو گیا تو بس پھر سرعت کیساتھ اسکی چھوت ترقی کریگی اموات و امراض میں ترقی ہوگی بعض بعض حالتوں پر اس امر کی خاص طور پر تصدیق ہوئی ہے ہندوستانی فوجوں کے دیگر عناصر کی نسبت گورکھوں میں جو ریاست نیپال کے دور دراز علاقوں سے آتے ہیں دق کا مرض جلد قبول کرنے، پھیلانے اور جلد مرجانے کی صلاحیت زیادہ پائی جاتی ہے۔ دق کے نقطۂ نظر سے گورکھے ایک قدیم و غیر متمدن قوم کے فرد کہے جاسکتے ہیں اور چونکہ انہیں مرض سے بچنے کی تدابیر کا ذرا بھی علم نہیں ہوتا، اسلئے دق کے جراثیم کو فوراً قبول کرنے اور ہلاکت آفرین پرورش کرنے کا ان کے جسموں میں خاص مادہ پایا جاتا ہے۔ یہی حال ہندوستان کے صنعتی رقبوں کا ہے اور اب یہ مہلک مرض شہروں سے نکل کر دیہات کا بھی رخ کرچکا ہے اور وہاں بھی اس نے زور باندھ رکھا ہے اس لئے سخت ضرورت ہے کہ وسیع ترین مہم اور جہاد اس مرض کے خلاف دیہاتی علاقوں میں بھی کیا جائے اور صرف شہری رقبوں تک ہی انسدادی اور احتیاطی تدابیر محدود نہ رہیں +

دیہاتی علاقوں میں مرض دق کس قدر پایا جاتا ہے اور اسکی وجہ سے ہونیوالی اموات کا شرح تناسب کیا ہے اس کا صحیح صحیح اندازہ لگانا دشوار ہے۔ کیونکہ امراض و اموات کی کیفیات لکھنے کا دار و مدار چھوٹے دیہاتی منشیوں پر منحصر ہے اور وہ اس قابل نہیں ہوتے کہ مرض کی وجہ اور موت کے صحیح سبب کو درستی کیساتھ جانچ سکیں۔ سوائے اسکے اور کوئی بات سمجھ میں نہیں آتی کہ جب تک معقول شمار و اعداد حاصل نہ ہوسکیں

اس وقت تک یہی ہو سکتا ہے کہ بخار اور امراض آلات تنفس کے ماتحت مرنے والوں کی تعداد سے ایک تخمینہ یا اوسط لگا لیا جائے ، کئی جگہ اس بات کا اندازہ لگایا گیا ہے کہ اول الذکر طبقہ میں (۱۰ — ۲۰) فیصدی اور آخر الذکر طبقہ میں (۲۰) فیصدی اموات تپ دق کی وجہ سے ہوتی ہیں ، اسی طرح اطمینان بخش طریقہ پر ہم اور جزیات اور صحیح اعداد و شمار بھی حاصل کر سکتے ہیں +

دیہاتی آبادی میں اس مرض کی کیا کیفیت ہے اُسکے صحیح اعداد و شمار آسانی کیساتھ مہیا نہیں ہو سکتے ، گو حال ہی میں بعض جگہ احتیاط کیساتھ ایسی معلومات کو فراہم کرنے کی کوشش کی گئی ہے اور شہروں میں یہ کام آسانی کے ساتھ سرانجام پایا ۔ دیہات میں اگر کوئی مہم شروع کرنے اور اسے کامیاب بنانے کی ضرورت تسلیم کی جاتی ہے تو سب سے پہلے صحیح اعداد و شمار اور جزئیات معلوم کرنے کی ضرورت ہے یہاں ایک مثال دیجاتی ہے ، دارجلنگ کا سارا علاقہ دیہاتی ہے صنعتی نہیں ہے ۔ مگر سارے صوبہ بنگال میں کلکتہ کے بعد سب سے زیادہ دق کے مریض اس جگہ پائے جاتے ہیں ۔ اور کثرت سے یہاں کی اموات دق کی وجہ سے ہوتی ہیں ۔ اگر یہ واقعہ درست ہے تو فوری توجہ اور انسدادی مہم شروع کرنے کی سخت ضرورت ہے ۔ لیکن جب تک نہایت احتیاط کے ساتھ جانچ پڑتال نہ کی جائے اور نمونہ کے طور پر جابجا اعداد و شمار حاصل کرنے کی کوشش نہ کی جائے حفظ ماتقدم کا کوئی معقول کام شروع نہیں کیا جا سکتا +

اگرچہ گاؤں میں مکانات کافی فاصلہ دیکر بنائے جا سکتے ہیں اور آبادی کے گنجان ہونے کا خطرہ رفع کیا جا سکتا ہے لیکن ایک ایک مکان میں کئی کئی خاندانوں کا گھس گھس کر رہنا اکثر دیکھا جاتا ہے اور ان کے علاوہ دیگر اسباب مثلاً مشترک خاندانوں کی گرہستیاں چھوٹی عمر کی شادیاں ، رسم پردہ وغیرہ بھی اس مرض کو پیدا کرنے میں شہر اور دیہات دونوں جگہ یکساں طور پر ممد ثابت ہو رہے ہیں ، اگر کسی ایک گھر میں اس مرض کے جراثیم پہونچ جائیں تو پھر اس کا فتور دور تک پہونچتا ہے ، اور نہایت ہولناک نتائج برآمد ہوتے ہیں ۔ معلوم ہوا ہے کہ ۵۰ فیصدی امراض خاندان کے کسی مریض کی چھوت سے پیدا ہوئے ہیں اور اگر تحقیقات مرض کے زیادہ بہتر ذرائع اور گھروں میں جا کر معلومات حاصل کرنے کی سہولتیں بہتر طور پر حاصل ہو گئیں تو سبب مرض کا یہ تناسب شاید اور بھی بڑھ جائے +

یہ بات خاص طور پر قابل لحاظ ہے کہ ہندوستان میں دق بقری کے جراثیم انسانی صحت پر بہت کم اثر انداز ہوتے ہیں اسکی وجہ یہ ہے کہ یہاں دودھ ہمیشہ ہی جوش دیکر استعمال کیا جاتا ہے ۔ اس لئے دق بقری کے جراثیم فنا ہو جاتے ہیں ۔ کلکتہ میں اس سلسلہ میں خاص طور پر اندازہ لگایا گیا تھا کہ پھیپھڑے کی دق کے مریضوں میں دق بقری کے جراثیم کس تعداد میں پائے گئے ، لیکن نتیجہ سے یہ امر ظاہر ہوا کہ اس ملک میں مویشیوں سے پیدا ہونے والی دق عام نہیں ہے +

اگرچہ ہندوستان میں ایک ہمہ گیر قومی مہم دق کے انسداد کے لئے ابھی تک شروع نہیں ہوئی ہے ۔ لیکن پھر بھی بعض انجمنیں اور جماعتیں اس سلسلہ میں بالخصوص دیہاتی علاقوں میں مفید خدمات انجام دے رہی ہیں ۔ کنگ جارج تھینکس گونگ (انٹی ٹیوبرکلوسس) فنڈ جسکا ریڈ کراس سوسائٹی سے الحاق ہو گیا ہے ۔ چند سالوں سے لوگوں میں دق کے خلاف جذبہ بیدار کرنے ۔ انسدادی تدابیر اختیار کرنے اور انہیں دق کے بارے میں صحیح تعلیم و معلومات بہم پہونچانے کی بہت اچھی خدمت کر رہا ہے ۔ مختلف صوبوں میں اس سلسلہ میں کارکن جو کام کر رہے ہیں ۔ ان کا اتحاد و الحاق اور مختلف قابل امداد کاموں کی مالی مدد کرنا بھی اسکے احاطۂ عمل میں داخل ہے اور اس میں شک نہیں کہ روپے کی کمی کے باوجود اس جماعت کے کارکنوں نے رفاہ عامہ کے لئے بہت تندہی کے ساتھ نہایت معقول کام کیا ہے +

بعض بعض جگہوں پہ دق کی انجمنیں رضاکارانہ طور پر قائم ہوئی ہیں ، جنکے ساتھ میڈیکل افسران ، سندیافتہ ڈاکٹر ، نرسیں ، گھروں میں جانے والے کارکن اور دیگر لوازم ہیں ۔ یہ سب شفاخانے انسداد مرض کے سلسلہ میں بہت اچھی خدمات انجام دے رہے ہیں ۔ لیکن مرض کی بڑھتی ہوئی رفتار کو دیکھکر باقاعدہ اور منظم مہم شروع کرنے کی ضرورت ہے ۔ تقریباً ہر میونسپلٹی کے ماتحت ایک عمدہ شفاخانہ محض دق کے مریضوں کے لئے ہونا چاہیئے جہاں ہر کس و ناکس کے لئے نہایت اچھا علاج ، معقول توجہ ، مشورہ ، اور امدادی انتظام مہیا ہو ، ان سب کاموں کے لئے روپے کی بہت سخت ضرورت ہے مرض اس قدر ہولناک رفتار اختیار کر چکا ہے کہ محض روپے کی کمی کی وجہ سے اپنی کوششوں کو سست کر دینا اور انسداد کے لئے کوشاں نہ ہونا ، ایک غلط فیصلہ ہوگا ، اسلئے اس بات کی ضرورت ہے کہ جہاں بھی جیسے جو سہولتیں میسر آسکیں کام شروع کر دیا جائے +

اگر ملک میں معقول شفاخانے اور کلی نک قائم ہو جائیں تو اس مرض کی پڑتال ، اسکے اسباب اور مریضوں کی اصل ضروریات کا بہت اچھا

جائزہ لیا جاسکے گا۔ اگر جا بجا ایسے کلینک قائم ہو جائیں تو اس بات کا بھی اندازہ لگایا جاسکیگا کہ ہسپتالوں اور سینے ٹوریم میں کتنے بستروں کی ضرورت رہتی ہے۔ آجکل تو دق کے مریضوں کے لئے جگہ بجگہ جو بستر مقرر کئے گئے ہیں انکی تعداد چند سو سے زیادہ نہیں ہے، حالانکہ ضرورتیں اس سے بہت زیادہ ہیں لاکھوں مریضوں کے لئے نام بنام بستروں کا مہیا کرنا تو بیشک ناممکن بات ہے لیکن صرف اس بات سے ہمارے کارکنوں کو ہاتھ پر ہاتھ رکھکر نہیں بیٹھ جانا چاہیئے۔ بلکہ اور پہلوؤں سے اس ضرورت کو پورا کرنے کی تدابیر سوچنی چاہئیں۔ مطلب یہ ہے کہ انسدادی کام کسی طرح رکنا نہ جائے اور ہر وضع کی شکل پر عبور حاصل کر کے لوگوں کی بھلائی سوچی جائے اس کا مطلب یہ بھی نہیں ہے کہ مزید ہسپتالوں اور بستروں کی ضرورت نہیں ہے۔ بلکہ منشا یہ ہے کہ ہمارے ملک کی ضروریات کے مطابق دق کے خلاف مہم جس قدر اعلیٰ اور منظم و موزوں پیمانہ پر ہونی چاہیئے، وہ نہیں ہے اسے حاصل کرنا چاہیئے اور جبتک وہ درجہ حاصل نہ ہو ہماری کوششوں فرق نہیں آنا چاہیئے +

میڈیکل ریسرچ ورکرز کی تیرہویں کانفرنس بمقام کلکتہ نومبر و دسمبر ۱۹۳۵ء منعقد ہوئی تھی اس میں حسب ذیل ریزولیوشن منظور کیا گیا تھا

"یہ کانفرنس ۱۹۳۴ء کے ریزولیوشن نمبر ۱۶ کا پھر اعادہ کرتی ہے اور اسکی ضرورت کو دوبارہ تسلیم کرتی ہے" اور
یہ امر نہایت افسوس کے ساتھ محسوس کرتی ہے کہ دق کی تحقیقات کے بارہ میں ہندوستان میں بہت افسوسناک
غفلت برتی جا رہی ہے اور مزید سفارش کرتی ہے کہ صوبجاتی حکام و عمال پر اس کا زور ڈالا جائے کہ وہ اپنی اپنی جگہ
اس مرض کی پڑتال اور انسداد کا کام زور کے ساتھ کریں اور اگر ممکن ہو تو اس کانفرنس کے ساتھ اس باب میں
رجوع کیا جائے، نتائج سے اس کانفرنس کو باخبر کیا جائے۔ تاکہ یہ کانفرنس ان پر غور و فکر کر سکے" +

دق کی پڑتال کسی صوبہ میں باقاعدگی کے ساتھ عمل میں نہیں آئی ہے۔ ماسوا چند مخصوص شہروں کے مثلاً رانچی میں (۳۰-۱۹۲۹ء) احمد آباد احمد نگر اور ہبنج گانی میں جو احاطہ بمبئی میں واقع ہیں جہاں ۳۱-۱۹۳۰ء اور ۱۹۳۶ء میں پڑتال کی گئی تھی۔ سی پی کے دارالحکومت ناگپور میں ۱۹۳۲ء میں دق کے مریضوں کے اعداد و شمار فراہم کئے گئے تھے اور لاہور میں ۳۴-۱۹۳۳ میں جائزہ لیا گیا +

رانچی میں گھر گھر پھر کر دق کی پڑتال کی گئی تھی اور شفاخانوں میں امتحان کرنیکے بعد پھیپھڑے کی دق کے (۳۶۰) مریض دریافت کئے گئے تھے یوں تو سارے ہی شہر میں دق کا مرض پھیلا ہوا ہے لیکن تنگ و تاریک، میلے کچیلے غریب نادار گھروں میں دق کے مریض زیادہ پائے گئے۔ امیروں کی نسبت غربا میں دق کا مرض زیادہ پایا گیا۔ قدیم جنگلی لوگوں میں بھی کئی مریض معلوم کئے گئے۔ حالانکہ پہلے یہ خیال کیا جاتا تھا کہ جنگلی لوگوں میں یہ مرض نہیں ہوتا کانوں میں کام کرنیوالوں اور چار کے باغات میں کام کرنے والوں میں خاصکر یہ مرض زیادہ پایا گیا ہے۔ مسلمانوں میں پردہ کے باعث عورتیں زیادہ اس مرض کا شکار ہوتی ہیں اور پڑتال سے یہ بھی معلوم ہوا کہ رانچی کے مضافات میں کچھ عرصہ سے یہ مرض خاص طور پر ترقی کر رہا ہے۔ ہبنج گانی (احاطہ بمبئی) کی آب و ہوا دق کے مریضوں کے لئے بہت موزوں ہے، اسلئے شاید یہاں کی شرح دق زیادہ اسی وجہ سے دکھائی دیتی ہے، مدقوق ماؤں کی اموات اور مرض کی کیفیت کی خاص طور پر جانچ پڑتال کی گئی، انکے علاوہ دق کے مریضوں کے تیمارداروں یا ان کے ساتھ زندگی بسر کرنے والوں اور دیگر گروہوں کی حالت کا بھی اندازہ لگایا گیا، دق کی مریض کی ماؤں میں دق کے جراثیم کی چھوت کے واقعات بکثرت دیکھے گئے، گروہ نمبر ۲ میں عمومی تعداد سے زیادہ واقعات دیکھے گئے اور تیسرے گروہ میں عام آبادی کی نسبت دق کے مرض کی کیفیت کم دیکھی گئی +

شہر ناگپور میں (۱۴۹۰) مکانوں کا معائنہ کیا گیا جن میں ۲۹۳۹ بالغ مردوں کی آبادی پائی گئی اور ۲۸۲۷ بالغ عورتوں کی۔ بچے ۲۵۲۱ تھے جنکی عمریں بارہ سال سے کم کی تھیں۔ ان میں سے ۸۳ مریض دق واضح طور پر پائے گئے اور ۶۸ ایسے مریض تھے جنہیں "مشکوک" کہا جا سکتا ہے۔ اول الذکر گروہ میں پھیپھڑوں کی دق کے ۴۸، معدہ کی دق کے ۴، اور ۶ مریض ہڈیوں اور جوڑوں کی دق کے پائے گئے، باقی ۲۳ مریض متفرق تھے +

لاہور میں، آئی، آر، سی، ایس فنڈ برائے انسداد دق کے ماتحت جو پڑتال کی گئی تھی وہ گذشتہ سال کی رپورٹ میں درج ہے +

(ب) صوبجاتی

شمال مغربی سرحدی صوبہ:- ہسپتالوں اور ڈپنسریوں میں دق کے مریضوں کے جو علاج کئے گئے انکی تعداد میں حسب ذیل اضافہ ہوا ہے +

۱۹۳۰ء میں ۳۱۱۰ ، ۱۹۳۳ء میں ۷۰۰ ، ۱۹۳۴ء میں ۶۴۲۹ ، اور ۱۹۳۵ء میں ۸۴۳۸ ۔ یہ اعداد و شمار بہت ہولناک و لرزہ خیز ہیں اور اس بات کی ضرورت ظاہر کرتے ہیں کہ اس صوبہ میں انسداد دق کی کوششیں اعلیٰ پیمانہ پر جاری رکھنے کی سخت ضرورت ضرورت ہے۔ میونسپلٹی والے شہروں میں پھیپھڑے کی دق کے ۵۱۳ کیس اس سال ہوئے جنکا تناسب ۰٫۲ سے ۰٫۷ ، اٹک بدلتا رہا ہے انسداد تپ دق کے لئے ایک کمیٹی بنائی گئی ہے اور ۲۷ ہسپتالوں میں تپ دق کے لئے کلینک قائم کئے گئے ہیں ، ضلع ہزارہ میں ۳ ، ضلع پشاور میں ۶ ، اور ماتحت ضلع مردان میں ۵ ، بنوں اور ڈیرہ اسمٰعیل خاں میں تین تین ، اور شمالی وجنوبی وزیرستان میں دو دو ، کوہاٹ ، مالاکنڈ اور چترال میں ایک ایک +

پنجاب :۔ اس سال دق سے ۱۰۱۷۰ اموات ہوئیں ، دیہات میں ۸۲۶۹ اور شہری علاقوں میں ۱۹۰۱ ۔ مزنگ میں جن علاقوں کی دیکھ بھال کا انتظام کیا گیا ہے ، وہاں دق سے پیدا ہونے والی اموات کا اندازہ لگانے اور باقاعدہ رجسٹریشن کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے ، یہ مرض جہاں پیدا ہو اور جو رفتار ہو اور اموات کا جو سلسلہ پیدا ہو ان تمام امور کی باقاعدہ پڑتال کرنے کے لئے کوشش کیجا رہی ہے۔ سامّلی کے مقام پر دق کے مریضوں کے لئے ایک صحت گاہ (سینے ٹوریم) کھولی گئی ہے یہ مقام راولپنڈی کے ضلع میں پُر فضا جگہ پر واقع ہے ، یہ صحتگاہ انڈین ریڈکراس سوسائٹی کے ماتحت ہے +

دہلی :۔ اس سال ۱۰۱۳ ، اموات جنکا تناسب ۱٫۶ ہے صوبہ دہلی میں تپ دق کی وجہ سے عمل میں آئیں ان میں ۹۲۵ شہری علاقہ میں ہوئیں اور ۸۸ دیہاتی علاقہ میں ۔ عورتوں کی تعداد اموات مردوں کی تعداد اموات سے دو چند ہے ، مرد و عورت اور مختلف مذہبوں کے درمیان کی اموات کا نقشہ حسب ذیل ہے :۔

	اموات			شرح فی ملین		
	مرد	عورت	میزان	مرد	عورت	میزان
سب اقوام	۳۸۳	۶۳۰	۱۰۱۳	۱٫۰	۲٫۲	۱٫۵
ہندو	۲۴۳	۳۸۶	۶۲۹	۱٫۰	۲٫۰	۱٫۵
مسلم	۱۳۸	۲۴۱	۳۷۹	۱٫۰	۲٫۶	۱٫۷
عیسائی	۲	۳	۵	۰٫۲	۰٫۴	۰٫۳

صوبہ دہلی میں اب انسداد تپ دق کی خاص کوششیں ہو رہی ہیں ، ایک ہسپتال جس میں ۶۸ بسترے ہیں ایک ڈسپنسری اور خاص معالجاتی تدابیر کا انتظام کیا گیا ہے +

یو ، پی :۔ پھیپھڑے کی دق کی وجہ سے ۳۲۵ ، اموات عمل میں آئیں ، یعنے ۱۹۳۴ء کی اموات کی نسبت ۲۳ فیصدی زیادہ اور یہ اضافہ صرف شہری علاقوں کے اعداد کے مطابق ظاہر کیا گیا ہے ورنہ اضافہ کی شرح اور بھی زیادہ نظر آتی ۔ قصبہ بھوالی میں ۲۴ ، اموات فی ملین کے حساب سے ہوتی رہیں ، لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اس قصبہ میں اموات دق سب سے زیادہ ہوئیں ۔ بلکہ واقعہ یہ ہے کہ قریب ہی ایک دق کا ہسپتال ہے جس میں تمام صوبہ سے مریض علاج کے لئے آتے ہیں ، سکندرہ راؤ میں ۶٫۵ فی ملین کے حساب سے اموات ہوئیں ، کانپور میں ۴٫۶ فی ملین کے حساب سے ہوئیں اور ڈنگار و مراد آباد میں ۴٫۱ فی ملین کے حساب سے اموات عمل میں آئیں

بہار اڑیسہ :۔ اڑیسہ میں دق سے زیادہ ملیریا ، جذام ، چیچک اور ہیضہ کے امراض کی زیادتی ہے ، اسکی شاید وجہ یہ بھی ہو کہ صنعتی طور پر یہ صوبہ ابھی اور صوبوں کے مقابلہ پر بہت پیچھے ہے +

بنگال :۔ دق کی وجہ سے ۱۶۵۲۴ یا ۰٫۳ فی ملین کے حساب سے اموات ظاہر ہوئیں اس میں ۱۲۳۷۳ (۰٫۳ فی ملین) دیہاتی علاقہ کی اموات اور ۴۱۵۱ (۲٫۳ فی ملین) شہری علاقہ کی اموات شامل ہیں ۔ صرف کلکتہ ہی میں ۲۸۵۶ اموات (۲٫۵ فی ملین) کے حساب سے درج کی گئیں ہیں ۔ دارجلنگ میں (۵٫۱ فی ملین) کے حساب سے اموات ظاہر ہوئیں اور شاید ہی کسی ایک ضلع میں اتنی زیادہ شرح اموات

[illegible] کی ظاہر ہوئی ہوں +

سی، پی:- اس صوبہ میں حال ہی کے اندازہ کے مطابق، دق کا مرض بہت سرعت سے پھیل رہا ہے، اور زبردست خطرہ لاحق ہوچکا ہے۔ صوبہ کی حکومت کے فنڈ اور سلور جوبلی فنڈ کے ذریعہ ناگپور، جبل پور، امراوتی، اور رائے پور میں دق کے ہسپتال قائم کئے گئے ہیں +

بمبئی:- پھیپھڑے کی دق کی وجہ سے ۲۴،۰۰۸، اموات عمل میں آئیں جسکی شرح ایک فی ملین ہے۔ اس مرض کی رفتارِ ترقی دیکھکر انسدادی خاص تدابیر اختیار کرنے کی کوشش کی جارہی ہے بڑے بڑے شہروں میں دق کو روکنے کے لئے عوام کو آگاہ کیا جارہا ہے اور جہاں جہاں یہ مرض ظاہر ہوتا ہے، اسکے اعداد و شمار جمع کئے جارہے ہیں حسب سابق شہری اموات کی شرح (۲ فی ملین دیہاتی اموات کی شرح (۱ فی ملین) سے اب بھی زیادہ رہی۔ کونکن کے دیہاتی علاقوں میں شرح اموات سب سے زیادہ رہی +

کراچی کی میونسپل ڈسپنسری میں جو خاص دق کے لئے کھولی گئی ہے ۹۰۹ دق کے مریض علاج کے لئے آئے، اس ڈسپنسری کیساتھ جو دو ہیلتھ وزیٹر کام کررہے تھے اُنہوں نے ۲۳،۹۰ گھروں معائنہ کیا اور ۱۵۴۱ مریض دریافت کئے۔ حیدرآباد سندھ میں کے، ٹی، دق ہسپتال میں ۱۲۶۱ مریض آئے شکارپور سندھ میں جو ہیلتھ وزیٹر مقرر ہے اس نے مدارس اور دیگر اداروں میں لکچروں، مظاہروں وغیرہ سے دق کے مرض کی کیفیت بیان کی اور لوگوں کو انسدادی تدابیر بتائیں +

مدراس:- ۱۲،۴۷۷ مریض دق کے دیکھنے میں آئے جن میں ۱۴۱۳ فوت ہوگئے آنتوں کی دق سے ہونے والی اموات جو قصبات اور دیہات میں ہوئیں، کے اعداد و شمار جمع نہیں کئے جاسکے۔ لیکن ۵ میونسپلٹیوں میں تپ دق کے بارے میں نہایت حزم و احتیاط سے حاصل کردہ اعداد و شمار یہ بات ظاہر کرتے ہیں کہ ۲،۴۳۶، اموات یا کل اموات کا ۶،۵ فیصدی پھیپھڑوں کی دق کی نظر ہوا۔ مدراس دق انسٹی ٹیوٹ میں گورنمنٹ پریس کے ملازموں کا معائنہ بدستور سابق عمل میں آتا رہا ہسپتال اور صحت گاہوں سے جن مریضوں کو رخصت کردیا جاتا ہے۔ یہ انسٹی ٹیوٹ ایسے مریضوں کے لئے بعد علاج اور امدادی تدابیر بتانے میں بہت اچھا کام کررہا ہے +

آسام:- رپورٹ کی گئی ہے کہ اس صوبہ میں دق کا مرض برابر بڑھ رہا ہے +

برما:- صحت عامہ کے غیر اطمینان بخش حالات۔ مکانات کی تنگی رہائش کے علاقوں میں غیر صحت بخش ماحول۔ پلید اور غلیظ طریق رہائش، یہاں کی زندگی کے عام اطوار میں اور اس سبب سے تپ دق کے انسدادی تدابیر کو کوئی خاص کامیابی نصیب نہیں ہوئی ہے۔ آنتوں کی دق سے اس سال ۱۹۳۴ء کی نسبت پندرہ گنی زیادہ اموات عمل میں آئی ہیں۔ شرح اموات کی یہ زیادتی درصل معقول و مناسب رجسٹریشن کے باعث ظہور میں آئی ہے۔ عام شہری اموات ۲ فی ملین ہے، مختلف شہروں میں یہ عدد ۴ فی ملین تک گھٹتا بڑھتا رہتا ہے۔ مثلاً تھا مانگ میں ۴ فی ملین ہے تو رنگون میں ۲ فی ملین ہے۔ رنگون میں ایک سند یافتہ ڈاکٹر کی زیر نگرانی دق کا ہسپتال قائم کیا گیا ہے اور ایک عمدہ صحت گاہ کی ضرورت بہت زیادہ محسوس کی جارہی ہے +

اجمیر میرواڑہ:- شہر اجمیر اور نواح کے علاقوں میں دقیوں کی تعداد ۶۰۰ ہے ۱۹۳۴ء میں یہ تعداد صرف ۲۵۳ تھی یعنے اموات کی تعداد تقریباً دوچند ہوگئی +

مشرق بعید میں دق اور سل

از پروفیسر سی، ڈی، ڈی لانجن، سابق صدر شعبہ طب بٹاویا (جاوا)

"جمعیتہ اقوام کی اسمبلی کے تیرھویں اجلاس منعقدہ (۱۹۳۲ء) میں ہندوستانی نمائندے نے یہ تجویز پیش کی تھی کہ جس طرح ۱۹۳۱ء میں یورپ کی صحت عامہ کی جانچ کے لئے ایک کانفرنس ہوئی تھی اس طرح مشرق بعید کے ممالک کی صحت عامہ کی تحقیق کے لئے ایک کانفرنس طلب کرنے کی ضرورت ہے۔ چنانچہ اس تجویز پر جمعیتہ اقوام کی ہیلتھ کمیٹی نے

اکتوبر ۱۹۳۵ء میں یہ طے کیا کہ مشرق بعید کے ممالک میں صحت عامہ کی تحقیق کے لئے ۱۹۳۷ء میں ایک کانفرنس طلب کی جائے اور سلیقہ کمیٹی کے تین ارکان کی ایک سب کمیٹی بنادی جائے جو ان ممالک کا دورہ کرکے اپنی رپورٹ کانفرنس میں پیش کرے +

اس سب کمیٹی کے صدر مسٹر اے ، ایس ، ہینس (Mr. A. S. Haynes) اور اس کے ممبر پروفیسر سی ، ڈی ، ڈی لانجن Prof. C. D. De. Langen اور ڈاکٹر پمپانا (Dr. Pampona) تھے ان اصحاب نے ۱۹۳۶ء میں ہندوستان ، برما ، سیام ، ملایا ، انڈوچینیا اور جزائر فلپائن کا دورہ کیا اور یہاں کی صحت عامہ کے متعلق نہایت مشرح اور تحقیقی رپورٹ کانفرنس میں پیش کردی +

اس رپورٹ میں امراض دق اور سل پر پروفیسر ڈی لانجن کا ایک محققانہ مقالہ بھی شامل ، جسکا ترجمہ ہم قارئین ہمدرد صحت کی دلچسپی کے لئے یہاں پیش کرتے ہیں "+ (ہمدرد صحت)

مشرق بعید میں امراض ' دق وسل ' کی بڑھتی ہوئی رفتار پچھلے تیس چالیس برس کے اندر متعدد مرتبہ زیر غور آتی رہی ہے لیکن محض عارضی طور پر ، ہر مرتبہ یہ مسئلہ اُٹھتا اور صرف چند دنوں کی سرگرمیوں کے بعد ایک مدت کے لئے ٹھنڈا پڑجاتا ۔ وجہ اسکی یہ تھی کہ ان امراض سے ہونیوالی اموات کے صحیح اور قابل اعتماد اعداد و شمار صرف جاپان پیش کرسکتا تھا ۔ لیکن اور ممالک میں اس سلسلہ کی اموات کا محض سرسری سا اندازہ ہوتا تھا جو ظاہر ہے کہ بھروسہ کے قابل نہ تھا ، مجبوراً آج سے بیس پچیس برس پہلے تحقیق کی خاطر جب اس اندازے ہی کو صحیح تسلیم کرلیا گیا تو اسباب موت کی فہرست میں ' دق اور سل ' سے ہونے والی اموات کا درجہ چھٹا یا ساتواں قرار پایا ——— لیکن آج ؟

بہت سے مشرقی ممالک میں ' دق اور سل ' کے ذریعہ اموات کا درجہ تیسرا ، جاپان میں دوسرا ، اور جزائر فلپائن میں پہلا ہے ۔

لیکن اس سے یہ ہرگز یہ سمجھ لیجئے کہ بیس پچیس برس کے عرصہ میں دق اور سل کے امراض مشرق بعید میں ہولناک حد تک بڑھ گئے ہیں ۔ بلکہ اسکی وجہ صرف یہ ہے کہ چیچک ہیضہ ملیریا ، اور میعادی کے ذریعہ اموات پر بڑی حد تک قابو حاصل کرلیا ہے اور وہ پچھلے برسوں میں اس قدر گھٹ گئی ہیں کہ انکے مقابلہ میں دق کی اموات بہت بڑی ہوئی نظر آنے لگی ہیں ، اسکے علاوہ دق اور سل کے مریضوں کی تعداد میں اس وقت جو بھی اضافہ نظر آتا ہے وہ اصل میں دق کی مختلف اقسام کی تشخیص اور علاج پر غیر معمولی توجہ فرمائی کا نتیجہ ہے ، مثلاً پہلے یہ عقیدہ عام تھا کہ ایشیا میں شیرخوار اور نوعمر بچوں پر دق کا حملہ شاذونادر ہی ہوتا ہے ۔ لیکن آج تحقیقات سے یہ پتہ چلا کہ یہ عقیدہ صحیح نہ تھا ۔ ایسے بچے بکثرت ملتے ہیں جن پر ابتدا ہی یہ مرض حملہ کر بیٹھتا ہے +

کئی ملکوں میں یہ تحقیق کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ دق کے ظاہر اور پوشیدہ متعدی اثرات کو معلوم کیا جائے اور یہ دیکھا جائے کہ مریض پر دق کے وہ اثرات کس انداز میں ہوتے ہیں ، ظاہر ہے کہ یہ کام آسان نہیں ۔ چنانچہ اس سلسلہ میں اتنی مدت کی کوشش کا نتیجہ آج بھی کچھ زیادہ حوصلہ افزا نہیں ہے اس چھان بین میں جو کچھ ہاتھ آسکا وہ اس قابل نہیں کہ اس سے یورپ کے اعداد و شمار کا مقابلہ کیا جاسکے ۔ لیکن اس تحقیقات سے ایک بات بالکل صاف ہوگئی اور وہ یہ کہ ایشیا میں دق کے مسئلہ کو بہت زیادہ اہمیت حاصل ہوگئی ہے اور ایسی صورت میں جب کہ اور متعدی امراض پر برابر قابو حاصل ہوتا جارہا ہے ، اسکی اہمیت اور زیادہ بڑھتی جارہی ہے +

دق کے ذریعہ اموات کے صحیح اعداد و شمار فراہم کرنیکے لئے اس بات کی سخت ضرورت ہے کہ اسباب موت کی بہت زیادہ حزم و احتیاط سے تحقیقات ہوا کرے +

اکثر مشرقی ممالک میں یہ ہوتا ہے کہ اسباب سے قطع نظر کرکے صرف "موت" کے واقع ہونے کی اطلاع درج کرادی جاتی ہے اور گاؤں کا لکھیا اسباب موت کے خانے میں جو مناسب سمجھتا ہے خود لکھ دیتا ہے ۔ اور ایسی اموات میں جن پوسٹ مارٹم ضروری ہوتا ہے ایک یا دو سے حدود فیصدی سے زائد نہیں ہوتیں ۔ اسی کے ساتھ اس سلسلہ میں چند دقتیں اور بھی ہیں جنہیں نظر انداز نہ کرنا چاہیئے اور وہ دق کی تشخیص اور ان اثرات کی تحقیق سے متعلق ہیں جن سے اموات واقع ہوتی ہیں +

ایسی مثالیں دنیا کے اکثر ممالک میں عموماً اور مشرقی ممالک میں خصوصاً بکثرت ملتی ہیں کہ بعض مریض جو دق میں مبتلا تھے وہ بعد میں آئینہ

ٹیریا یا طاعون جیسے متعدی مرض سے متاثر ہو کر چل بسے۔ حالانکہ اگر ان متعدی امراض میں سے کسی مرض کا ان پر حملہ نہ بھی ہوتا، تب بھی کچھ دنوں بعد انکی موت یقینی واقع ہو جاتی +

دق کی مختلف صورتیں ایشیا میں بھی عموماً وہی ہوتی ہیں جو یورپ میں پائی جاتی ہیں۔ البتہ فرق صرف اموات کی تعداد میں ہوتا ہے۔ ایشیا میں اموات زیادہ ہوتی ہیں اور یورپ میں کم اور اسکے لئے یہ تین نظریئے پیش کئے جاتے ہیں +

(۱) **خالص خون** ——— جسکے باعث نوعمری میں دق کے اثرات اور مہلک اور متعدی نہیں ہوتے لیکن بعد میں سخت مہلک اور متعدی بن جاتے ہیں +

(۲) پچھلے دنوں میں یہ مرض چونکہ شاذ و نادر ہی ہوا کرتا تھا، اسلئے بہت کم افراد ایسے ہوتے ہیں جو طبعاً اسکی مدافعت کر سکیں +

(۳) گھٹیا اور پست معیار زندگی کے باعث قوت مدافعت کمزور اور اثرات کو جلد قبول کرنے کی صلاحیت بڑھ جاتی ہے +

ابتدا میں خالص خون والے نظریہ کے طرفداروں کی تعداد اچھی خاصی تھی اور یہ کلیہ بڑی حد تک درست سمجھا جاتا تھا لیکن بعد کی تحقیقاتوں نے جب یہ ثابت کر دیا کہ ان علاقوں میں جو اس مرض سے مامون و محفوظ سمجھے جاتے تھے صدیوں سے اس مرض مہلک کے جراثیم موجود ہیں البتہ دیہات کی غیر متمدن زندگی انکے اثرات کی اشاعت میں روک بنی ہوئی ہے۔ تو خالص خون والا نظریہ مشتبہ ہو کر رہ گیا اور اس کے بجائے یہ خیال بڑھتا گیا کہ پست معیار زندگی اس مرض کے مہلک اثرات کو ہوا دینے کا ذمہ دار ہے +

خالص خون والے نظریہ کی بنا دراصل ان متعدد بیانات پر ہوتی ہے جن میں یہ دکھایا گیا ہے کہ مشرقی ممالک میں دق کی "تربیت یافتہ" شکل کم و بیش ویسی ہی ہوتی ہے، جیسی یورپ میں بچوں کی دق میں پائی جاتی ہے لیکن اگر ہم سنجیدگی سے یورپ اور ایشیا کے اس تقابل پر غور کریں۔ تو ہمیں بچوں کی دق کے مسئلہ میں سرے سے ایک قسم کی اُلجھن محسوس ہوگی، مثلاً شیر خوار بچوں میں اس مرض کی صورت کچھ اور ہوتی ہے، اور بڑے عمر کے بچوں میں کچھ اور ہو جاتی ہے۔ شیر خوار بچوں کے پھیپھڑے انکے دوسرے اعضا اور ساختوں کے مقابلہ میں زیادہ تیزی سے متاثر ہوتے ہیں اور ان میں اموات بھی زیادہ ہوتی ہیں لیکن بڑی عمر کے بچوں پر اس کا اثر مختلف ہوتا ہے اور اُنکے پھیپھڑے دق سے اس قدر جلد متاثر نہیں ہوتے اور نہ یہ اثرات بہت زیادہ مہلک ثابت ہوتے ہیں۔ البتہ غدود پر اس کے اثرات بڑھ جاتے ہیں۔ لیکن اس صورت میں مرض کی صحیح تشخیص میں بہت کچھ آسانی بھی پیدا ہو جاتی ہے۔ مختصر یہ ہے کہ بچوں کی دق کی مختلف شکلوں کا حصر بالکل انکی عمروں کے تناسب پر ہوتا ہے اور اسباب یا اثرات کو ان میں بہت کم دخل ہوتا ہے۔ ان مثالوں سے یہ ثابت ہوا کہ خالص خون کا تعلق ہر عمر کے بچے میں یکساں رہا لیکن مرض کے اثرات عمر کے اعتبار سے بدلتے گئے +

یہ صحیح ہے کہ مشرق کے اکثر ممالک میں شیر خوار اور نوعمر بچوں جیسے دق کے اثرات بڑوں میں بھی پائے جاتے ہیں لیکن ان اثرات کی جو صورت ایشیا میں دیکھی گئی ہے وہ اس سے بالکل مختلف ہے جو یورپ کے بچوں میں پائی جاتی ہے، یعنی یورپ میں بچوں پر جو دق کے اثرات مترتب ہوتے ہیں انکی نوعیت ہمیشہ ایک ہوتی ہے لیکن ایشیا کے بڑوں اور جوانوں میں دق کی دو مختلف صورتیں عموماً ایک جگہ جمع پائی جاتی ہیں اسکے علاوہ ایشیا کے بعض حصوں میں ایسے مریض بھی پائے جاتے ہیں جنکے مرض کی نوعیت بالکل وہی ہوتی ہے جیسی کہ مغربی یورپ (اسپین، پرتگال وغیرہ) کے جوانوں میں دیکھی جاتی ہے +

غرض یہ اور اس طرح کے دوسرے شواہد کے مقابلہ میں خالص خون والا نظریہ آہستہ آہستہ ختم ہوتا جا رہا ہے، لیکن آپ جانتے ہیں کہ ایک ایسے نظریہ کو جس نے خاص مدت تک طب جدید میں اپنی جگہ بنائے رکھی بالکل بھلا دینا بھی مشکل ہے، جب تک کوئی اس سے بہتر بدل نہ مل جائے +

پچھلے بیان میں یہ بتایا جا چکا ہے کہ دق کا اثر بچوں میں اور اعضا سے زیادہ پھیپھڑوں پر ہوتا ہے اور ان میں اس قدر جلد دق کی سمیت پھیل جاتی ہے کہ پھیپھڑے بیکار ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ نوعمر پھیپھڑوں کی اس "صلاحیت قبول مرض" کو دوسرے متعدی اثرات سے مقابلہ میں جانچا گیا اور یہ بھی معلوم کرنے کی کوشش کی گئی کہ سل پھیپھڑوں میں کس انداز سے پھیلتی ہے اس دریافت سے یہ ثابت ہوا کہ شیر خوار بچے کے پھیپھڑوں میں متعدی امراض کے قبول کی بڑی صلاحیت موجود ہے، اس عمر میں پھیپھڑے حساس تو بہت زیادہ ہوتے

ہیں لیکن قوت مدافعت ان میں بہت ہی کم ہوتی ہے۔ اور یہی نظریہ "ان گرم اور "نیم گرم" ملکوں کے بعض نوجوانوں پر بھی منطبق ہوتا ہے جہاں نمونیہ کا بہت زور ہے اور نمونیہ کی شرح اموات بہت بڑھی ہوئی ہیں۔ اور اسی کیساتھ اس حقیقت پر بھی روشنی پڑتی ہے کہ مشرق میں دق کا اثر عموماً پھیپھڑوں سے کیوں شروع ہوتا ہے +

اور لیجیئے۔ شیر خواری اور بچپن کا زمانہ ایسا ہوتا ہے کہ جس میں غذا کی بے احتیاطی ناکافی یا غیر متوازن غذا فوراً اپنا اثر دکھاتی ہے اور غالباً یہ جوانوں کی بُری اور غیر متوازن غذا ہی کا اثر ہے جو یورپ اور امریکہ کے مقابلہ میں مشرقی ممالک میں دق کے شیر خوار مریضوں کی تعداد ہولناک حد تک بڑی ہوئی ہے۔ اس اعتبار سے خالص خون والے نظریہ کی جگہ "پست معیار زندگی" کا نظریہ لے لیتا ہے۔ اور غذا کا مسئلہ زیر غور آجاتا ہے +

جہاں کہیں بھی پوسٹ مارٹم کے ذریعے جسم کے غائر معائنہ کا موقعہ ملا ہے، دق کے اثرات ہمیشہ اندازے اور خیال سے زیادہ ہی پائے گئے ہیں لیکن ایسے مریضوں کی صحیح تعداد کا احاطہ کرلینا جو دق میں مبتلا ہیں۔ دق کی اموات کا بالکل صحیح اندازہ قائم کرنے سے بہت زیادہ مشکل ہے اس تحقیق کے لئے جسم کے ہر حصہ کا نہایت ہی غائر معائنہ ضروری ہے۔ لیکن یہ ضروری نہیں کہ ایسے معائنہ کے لئے دق ہی کے مریضوں کا انتخاب کیا جائے۔ بلکہ ایسے مریض لئے جائیں جو دق سے نہیں مرے ہیں اور پھر یہ دیکھا جائے کہ ان میں دق کے اثرات موجود ہیں یا نہیں۔ اس تحقیق سے نہ صرف ان مریضوں کی تعداد کا اندازہ ہوسکتا ہے جنہوں نے دق کا علاج نہیں کرایا۔ بلکہ ان معائنوں میں چند ایسے عجیب اثرات بھی دریافت ہوجاتے ہیں جنکی تشریح اور تحلیل اور دوسرے اثرات سے ان کا مقابلہ نہایت دلچسپ اور مفید ثابت ہوسکتا ہے۔ لیکن بدقسمتی سے اس قسم کا معائنہ جس سے اس قدر بیش قیمت دریافتیں ہوسکتی ہیں صرف انہی ممالک میں ممکن ہے جہاں باقاعدہ پوسٹ مارٹم کئے جاتے ہیں۔ اور ایسے ملک ایشیا میں بہت ہی کم ہیں۔ اکثریت ایسے ممالک کی ہے جہاں مذہبی یا رواجی پابندیوں کے باعث پوسٹ مارٹم کی اجازت نہیں ہوتی +

دق کے اثرات کو معلوم کرنیکا دوسرا طریقہ جس پر پچھلے چند برس میں بعض موقعوں پر عمل بھی ہوتا رہا وہ امتحان سلین (Tuberculin Test) کا ہے جس سے مختلف عصابۂ دق کے اثرات کا اندازہ کیا جا سکتا ہے لیکن اس تجربے کے ذریعہ مختلف ممالک میں جو اعداد و شمار حاصل کئے گئے وہ ایشیا ہی کے ممالک میں آپس کے مقابلہ کے لئے اس قدر ناموزوں ثابت ہوئے کہ ان کو سارے یورپ پر منطبق کرکے ان سے کوئی نتیجہ نکالنا ممکن نہ رہا +

قطعی طور پر یہ بتانا بہت مشکل کہ دق کے خلاف مہم کس طرح شروع کی جائے اور یہ کہنا اس سے بھی زیادہ مشکل ہے اور خود یورپ کے لئے بھی کہ اس مہم میں کونسا اصول اوروں سے زیادہ مفید اور بہتر ثابت ہوسکیگا +

اصل میں پہلے یہ معلوم کرنے کی ضرورت ہے کہ مرض کا عام طور پر دوران کیا ہے اور اجتماعی نقطۂ نظر سے اسکے اہم محرکات کتنے ہوسکتے ہیں اور پھر ان متعدد محرکات میں کس خاص محرک کے خلاف مہم کا آغاز کیا جائے جو زیادہ سے زیادہ کامیابی کی ضمانت ہوسکے +

سارے محرکات کے خلاف ایک ہی وقت میں مہم کا آغاز کردینا مناسب نہیں ہے۔ اسلئے کہ ایسی مہم فنی اور معاشی اصولوں سے قطعاً ناکام ہوگی البتہ پہلی بات جو اس سلسلہ میں سوچی جاسکتی ہے وہ یہ ہے کہ آیا اپنی مہم کی کامیابی کے لئے "بالواسطہ" تدابیر پر زیادہ زور دیں یا صرف "براہ راست" تدابیر پر حصر کریں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بالواسطہ پر پوری طرح زور دیتے ہوئے براہ راست تدابیر سے کام لینا نتیجہ کے لحاظ سے بہت زیادہ کامیاب ثابت ہوسکتا ہے +

ان تدابیر میں جو اس مرض کے خلاف براہ راست اختیار کی جاتی ہیں، مریضوں کا علاج، سینیٹوریا اور مشاورت کے مرکزوں کا قیام اور وہ ساری کوششیں شامل ہیں جو نوجوان نسل کو اس مہلک مرض کے اثرات سے محفوظ رکھنے کے لئے کی جائیں +

اور بالواسطہ تدابیر کا غذا، اور مکان کے مسائل اور ان سب کوششوں سے تعلق ہے جو معیار زندگی کو اونچا اور ماحول کو بہتر بنانے کیلئے کی جائیں +

مشرق کی اہم اور بڑی بڑی طبی تحریکوں کی طرح، دق کے خلاف جو مہم شروع کی جائے اس سے اطمینان بخش نتائج حاصل کرنے کی کوشش ہونی چاہیئے اور یہ کوشش دراصل ہر متعدی مرض کے خلاف مہم کا آغاز کرتے ہوئے کی جاتی ہے اس اعتبار سے ظاہر ہے کہ دق کی مہم کو کامیابی کے نقطہ تک پہونچانے کے لئے ساری قوتوں کو ایک ہی مرکز پر مجتمع کرنے کی ضرورت ہے +

معمرف دق کا علیحدہ قسم کے متعدی امراض کا مقابلہ نہایت کامیابی سے ساتھ صرف غذا کے توازن سے کیا جا سکتا ہے یہ ایسا اہم نکتہ ہے کہ اسکو کبھی نظرانداز نہ کرنا چاہیئے اور اس پر اگر توجہ دی گئی تو اس غلطی سے بھی امان مل جاتی ہے جو عموماً متعدی امراض کے مقابلہ کے لئے معاشی حیثیت سے مضبوط اور کمزور ملکوں میں یکساں تدابیر اختیار کرنے کی صورت میں سرزد ہو جاتی ہیں ۔ (مقصد یہ ظاہر کرنا ہے کہ متعدی امراض سے مقابلہ کی وہ تدابیر جو معاشی حیثیت سے مضبوط ملکوں میں اختیار کی جاتی ہیں بالکل وہی تدابیر ان ممالک میں اختیار کرلینا جو معاشی حیثیت سے کمزور ہوتے ہیں صریح غلطی ہے) +

اموات کے اعداد و شمار سے خواہ وہ دنیا کے کسی حصہ سے متعلق ہوں اب یہ حقیقت پوری طرح ثابت ہو چکی ہے کہ اس طبقہ میں جسکی معاشی حالت زیادہ اچھی ہے۔ دق کی اموات کی شرح اوروں کے مقابلہ میں بہت ہی نیچی ہے اور اسی شہادت سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ افراد کی معاشرتی حیثیت جس قدر بلند ہوتی جائیگی ۔ دق کی اموات کی شرح اسی نسبت سے گھٹتی جائیگی +

یہ ایسی سچی دلیل ہے کہ یورپ کی طرح ایشیا پر بھی پوری طرح صادق آتی ہے۔ وہ اصول جو فارغ البال طبقہ کو دق کے مہلک اثرات سے محفوظ رکھتے ہیں ۔ ان میں مکانوں کی وضع ، رہنے سہنے کا انداز اور غذا بھی شامل ہے ۔ بلکہ غذا کو خاصکر اس سلسلہ میں بڑی اہمیت حاصل ہے +

لیکن اسی کے ساتھ یہ بڑی غلطی ہوگی اگر ان براہ راست تدابیر سے بے پروائی برتی جائے جو اس مرض سے مقابلہ کے لئے ضروری ہیں ایشیا کے اکثر ملکوں میں اب "سینیٹوریا" قائم ہو رہے ہیں ۔ مگر بڑی پس و پیش کے بعد ، ہمیں دراصل اس خیال کو دور کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے کہ جو دق کی مہم کے سلسلہ میں پایا جاتا ہے کہ "سینیٹوریا" کے قیام میں رقم ضائع ہو جاتی ہے اور کوئی خاص فائدہ نہیں ہوتا ۔ حقیقت یہ ہے کہ "سینیٹوریا" کے فوائد اس سے بہت زیادہ ہیں جنکا عموماً پروپیگنڈا ہوتا رہتا ہے ۔ یہ "سینیٹوریا" ہی ہوتے ہیں جہاں دق کے ماہر پیدا ہوتے ہیں ، اور عوام میں اس موضوع سے دلچسپی پیدا کر دیتے ہیں ۔ اور یہی وہ مرکز ہوتے ہیں جہاں اس مرض کے مطالعہ کرنے اور اجتماعی نقطۂ نظر سے ایک رائے قائم کرنے کا سامان ہوتا ہے ، اس اعتبار سے دق کے خلاف مہم میں ان کا درجہ بہت اہم اور اونچا ہے +

بلاشبہ یہی دلیل مشاورتی مرکزوں کے متعلق بھی صحیح ہے ۔ یہی اصل میں وہ مرکز ہوتے ہیں جہاں ڈاکٹروں کو دق کی مختلف صورتوں کا تجربہ ہو سکتا ہے ۔ اور کوئی شخص اس سے انکار نہیں کر سکتا ان مرکزوں میں جلد سے جلد متعدی اثرات کو دریافت کیا جا سکتا ہے ۔ اگرچہ ان اثرات کو تو آسانی سے زائل نہیں کیا جا سکتا لیکن ایشیا میں جن لوگوں نے کام کیا ہے انہیں اس کا بخوبی تجربہ ہے کہ اکثر اوقات معمولی سے نسخہ اور برائے نام تدابیر سے نہایت اطمینان بخش نتیجے نکل آتے ہیں ۔ بہرحال یہ بالکل ظاہر ہے کہ ان مرکزوں کے ذریعہ متعدی اثرات زائل کرنے میں سو فیصدی تو کامیابی نہیں ہو سکتی ۔ بلکہ موجودہ حالات میں اس سے بہت کم تناسب کا امکان ہے جسے قبول کر لینا چاہیئے لیکن اسی کے ساتھ یہ نہ بھولنا چاہیئے کہ یہ مشاورتی مرکز نہ صرف متعدی اثرات کے ازالہ ہی کے سلسلہ میں مفید ثابت ہو سکتے ہیں ۔ بلکہ ان کے ذریعہ حفظان صحت کے عام اصول آبادی میں رائج کرنے میں بڑی مدد ملتی ہے ۔ ایسے مرکز "پبلک ہیلتھ سروس" کے ساتھ مل کر یا ان میں شامل ہو کر بھی کام کر سکتے ہیں ۔ اور اس طرح میری رائے میں وہ اپنی دریافت کو خاندان کے جملہ افراد تک بڑھا سکتے ہیں ۔ کیونکہ اب یہ بالکل ظاہر اور ثابت شدہ حقیقت ہے کہ دق کے اثرات خاندان والوں کو سب سے زیادہ متاثر کرتے ہیں +

انہی مشاورتی مرکزوں کو سرکاری طور پر بعض ایسے پیشوں کا نگراں بھی بنایا جا سکتا ہے جنہیں سوسائٹی سے عموماً اور چھوٹے بچوں سے خصوصاً تعلق ہوتا ہے ۔ اس سلسلہ میں سب سے پہلے اسکول کے بچوں اور اسکول کے استادوں کا سوال پیدا ہوتا ہے ۔ دق سے چونکہ ہمیشہ چھوٹے بچے سب سے زیادہ متاثر ہوتے ہیں ۔ اسلئے اسکے خلاف جو مہم شروع کی جائے اسکی ابتدا بھی اسکول سے ہونی چاہیئے ، اور یہ مسئلہ ایسا ہے کہ اس پر ایشیائی ملکوں میں بہت کم توجہ کی گئی ہے +

اسکول ماسٹر جو دق میں مبتلا ہوتا ہے وہ اپنے اسکول کے بچوں کو بہت جلد اس سے متاثر کر دیتا ہے ۔ حکومت کا فرض ہے کہ وہ متعدی اثر کے ہر ذریعہ سے بچوں کی حفاظت کرتی رہے ۔ اسلئے کہ حکومت ہی بچوں کے والدین کو مجبور کرتی ہے کہ وہ اپنے بچوں کو اسکول میں بھیجا کریں اور دراصل ان کی صحت کی حفاظت کی بھی ذمہ داری ہے ۔ اور اسلئے بھی کہ جس پر دق کا متعدی اثر ہو جاتا ہے پھر اسکے سارے خاندان میں بآسانی یہ اثر

پھیل جاتا ہی +

اسکول ماسٹروں کے علاوہ اور بھی ایسے پیشے ہیں جن پر پوری توجہ دینے کی ضرورت ہی۔ کیونکہ اس توجہ سے نہ صرف دق کے خلاف مہم شروع کرنے میں آسانی ہوتی ہے۔ بلکہ اسلئے بھی کہ اس قسم کی دریافت متعدی اثر کی رفتار کے متعلق ہماری معلومات بڑھاتی ہے، ایسے پیشوں میں جنہیں سب سے زیادہ تعلق رہتا ہی، حلوائی، پنواڑی، ترکاری فروش، اور ملازمین، ڈاکیہ، ٹرام کنڈکٹر وغیرہ وغیرہ شامل کئے جاسکتے ہیں لیکن یہ سوال کہ ان میں سے کس کو کس درجہ میں رکھا جائے مقامی حالات کے اعتبار سے طے ہونا چاہیئے۔ کیونکہ اس پر صحیح رائے مقامی حالات کے مطالعہ ہی کی بنا پر قائم ہوسکتی ہی۔

اسکے بعد اُن پبلک مقامات کی صفائی کا نمبر ہے، جہاں لوگوں کا اجتماع ہوتا ہے یا انکی آمدورفت زیادہ رہتی ہے ایسے مقامات کی فہرست میں مسجدیں، مندر، کنویں اور ان کا پڑوس ہے، اور انہی کے شکافتہ تیرتھ جاترہ کے وہ مقامات بھی ہیں جو اکثر و بیشتر متعدی اثرات کے سرچشمے ثابت ہوتے رہتے ہیں +

دق کے متعدی اثرات کے خلاف ایک اور تدبیر اختیار کی جاتی ہی، اور وہ "بی، سی، جی،" کا ٹیکہ ہے لیکن اس ٹیکہ کے اثرات عارضی ثابت ہوئے ہیں، اسلئے یورپ میں اس طریقہ علاج پر ماہرین کا اتفاق نہ ہوسکا اور خود فرانس میں بھی جہاں اس ٹیکہ کا پہلے بہت رواج تھا اب اسکی طرف سے سرد مہری بڑھتی جارہی ہے۔ اسوقت ایشیا میں انڈوچینا ہی ایک ایسا ملک ہی جس میں "بی۔سی۔جی" کا ٹیکہ پوری باقاعدگی کے ساتھ رائج ہے، اب دیکھنا یہ ہے کہ اس طریقہ علاج کا نتیجہ اس ملک میں کیا ظاہر ہوتا ہے۔ لیکن اسکے باوجود بہ حالت موجودہ ایشیا کے دوسرے ملکوں میں "بی۔سی۔جی" کے ٹیکہ عام طور پر رائج کرنے کی سفارش نہیں کی جاسکتی +

متعدی اثرات کے براہ راست ازالہ کی کوششوں کے نتائج کے دوش بدوش ضرورت ہی کہ علاج کے ان مختلف طریقوں کا بھی ایک ریکارڈ رکھا جائے جو ایشیا میں دق کے مریضوں پر تجربہ کئے گئے ہیں۔ کیونکہ یورپ کے مقابلہ میں اس برِ اعظم (ایشیا) میں طبی ہدایات سے زیادہ معاشی ضروریات دخیل ہوا کرتی ہیں +

سوال اس وقت یہ پیدا ہوگیا ہے کہ طریقہ علاج کونسا اختیار کیا جائے۔ آیا یہ کوشش کی جائے کہ مریض کے لئے بہترین جائے رہائش فراہم کی جائے، اسے پوری طرح آرام دیا جائے اور غذا کا خاص طور پر خیال رکھا جائے وغیرہ یا جیسا کہ اسوقت بھی ایشیا کے بعض ملکوں میں رائج ہے صرف دواؤں کے استعمال پر زور دیا جائے؟ +

آجکل یورپ میں (Collapse therapy) کا بہت چرچا ہو رہا ہے۔ یہ طریقہ علاج ایشیا کے لئے بہت مفید ثابت ہوسکتا ہی خصوصاً ان مریضوں پر جو کسی ہسپتال یا صحت گاہ میں نہیں رہتے۔ اس علاج کا پہلا فائدہ تو یہ ہوتا ہے کہ کچھ دنوں بعد دق کا متعدی اثر مریض میں سے بالکل زائل ہوجاتا ہی اور معاشری اور معاشی نقطۂ نظر سے بھی ایشیا کے لئے یہ علاج اسی لئے مناسب ہے کہ اس میں مریض کی آسائش پر بہت زیادہ خرچ کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ لیکن اسی کے ساتھ ان خطرات سے آنکھیں بند نہ کرلینی چاہئیں جو پست معیار زندگی کے باعث پیش آتی ہیں۔ کیونکہ جو صورت ایک ملک کے لئے ممکن ہوتی ہے، وہی صورت دوسرے ملک کے لئے اکثر و بیشتر قطعاً ناممکن ثابت ہوتی ہے +

جزائر فلپائن اور انڈوچینا میں اس سلسلہ میں نہایت سرگرمی سے تحقیقات شروع ہوچکی ہی۔ چنانچہ اس تحقیقات سے جو نتائج حاصل ہونگے وہی آئندہ اس معاملہ میں ان ممالک کی رہنمائی کرینگے اور جو طریقہ علاج تجربہ میں اچھا ثابت ہوگا وہ رائج کردیا جائیگا +

ویکسین کا تلقیحی علاج اور کیمیاوی علاج ہماری رائے میں اس وقت تک کچھ بھی بہتر ثابت نہیں ہوئے۔ اس لئے ان پر زیادہ گفتگو کرنے کی بھی ضرورت نہیں ہے +

اس وقت تک کی تحقیقات سے ہم یہ اندازہ کرسکے ہیں کہ ایشیا میں جانوروں پر دق کے اثرات کچھ زیادہ عالمگیر صورت میں نہیں پائے جاتے، اسلئے دق کے خلاف جو مہم شروع ہو اس میں اس کا لحاظ کرنے کی کوئی ایسی خاص ضرورت نہیں ہے +

حاصل کلام

(۱) ایشیا میں دق کے خلاف جو مہم شروع ہو اس میں بالواسطہ تدابیر اور عام اصول حفظان صحت کی پابندی کا پورا پورا خیال رکھا جائے جیسا

زندگی کی برتری اور جسمانی اور دماغی نشو ونما اس مہم کی کامیابی کے لئے بنیادی شرطیں ہیں ⁜

(۲) مہم کا آغاز براہ راست تدابیر (ازالہ اثرات متعدی) کے ایک مکمل پروگرام کے ساتھ ہونا چاہیئے ⁜

(۳) نہایت مؤثر طریقہ مہم کی آغاز کا یہ ہے کہ ملک میں آہستہ آہستہ مشاورتی مرکزوں کا جال بچھا دیا جائے، اور یہ مرکز اپنی سرگرمیوں میں ادارہ صحت عامہ (پبلک ہیلتھ سروس) سے اشتراک عمل کریں ⁜

(۴) دسنیٹوریا، کا قیام ایشیا میں بھی اسی قدر مفید ثابت ہو سکتا ہے جس قدر یورپ میں ثابت ہو رہا ہے، اسلئے ایشیا میں جگہ جگہ سینے ٹوریم قائم ہونے چاہئیں لیکن وہ بہت سادی وضع کے اور تکلفات سے قطعی پاک ہوں۔ بہتر صورت اُنکے قیام کی یہ ہو سکتی ہے کہ ملک میں ایک تو ہو بڑا سینے ٹوریم اور اسکی ماتحتی میں کئی کئی شفا خانے جو دق کے علاج کے سلسلہ میں وقتاً فوقتاً مناسب ہدایات نافذ کرتے رہیں اور اُن اعداد و شمار کو ریکارڈ میں رکھیں جو دواؤں کے تجربہ کے بعد حاصل ہوں ⁜

اسی کے ساتھ ان ہسپتالوں میں ایسے مریضوں کے لئے بھی جنکا مرض بہت زیادہ متعدی ہو گیا ہو اور جن کو صحت گاہ میں جگہ نہ ملسکتی ہو علاج کا انتظام رکھا جائے ⁜

(۵) یہ تحقیق کرنے کی کوشش کیجائے کہ ایشیائی ممالک میں علاج کا کونسا طریقہ زیادہ کامیاب ثابت ہوتا ہے ⁜

(۶) دق کی اشاعت کو گھٹانے میں غذا کے اثرات کی تحقیقات بہت ضروری اور لازمی ہے ⁜

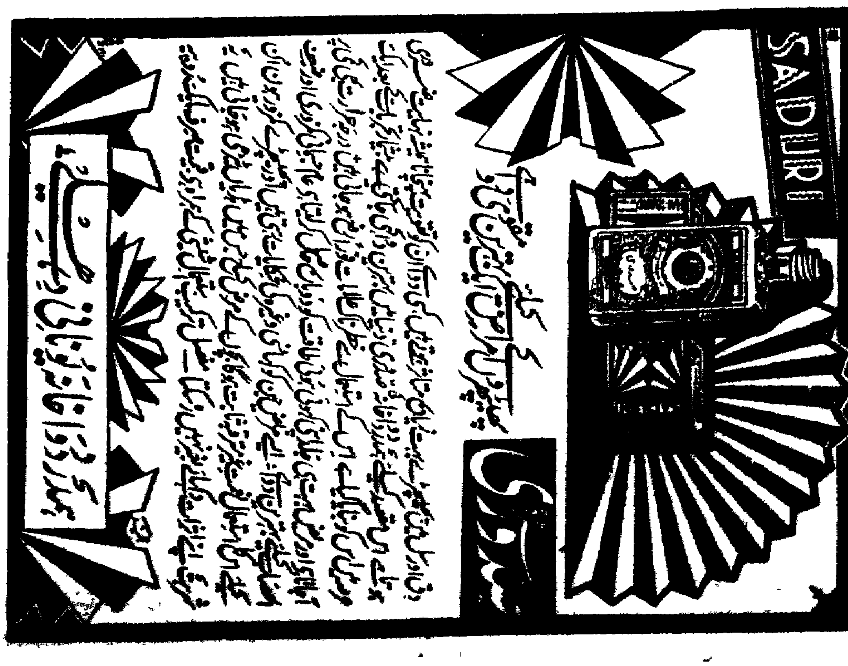
(۷) "بی۔سی۔جی" کے ٹیکوں کو زیادہ بڑے پیمانہ پر شروع کرنے سے پہلے انکی حقیقی قدر و قیمت جانچ لینی ضروری ہے کہ نتائج کے اعتبار سے اس طریقہ علاج میں خطرات کیا ہو سکتے ہیں ⁜

(۸) فی الحال ایشیا میں جانوروں کی دق کی طرف توجہ کرنے کی ضرورت نہیں ⁜

(۹) ایشیائی ممالک میں دق کے مریضوں اور دق کی اموات کے نہایت صحیح اعداد و شمار فراہم کرنے بہت ضروری ہیں ⁜

(۱۰) سلین کے امتحان اور اُنکے نتائج کو معیاری بنایا جائے ⁜

(۱۱) وبائی اور متعدی اثرات کو روکنے کی تدابیر پر غور و خوض کیا جائے۔ اور یہ معلوم کرنے کی کوشش کی جائے کہ ملک میں مالی اور معاشی وسائل کے اندر رہ کر کس طرح انہیں ترقی دیجا سکتی ہے ⁜



دق کے اثرات کی تحقیق نسلی اعتبار سے

از ڈاکٹر سی ہوورڈ مارسی میڈیکل ڈائریکٹر ٹیوبرکلوسس لیگ آف پٹس برگ (فلاڈلفیا۔ ریاست ہائے متحدہ امریکہ

"ڈاکٹر سی ہوورڈ کا یہ اہم مضمون نیشنل ٹیوبرکلوسس ایسوسی ایشن نیویارک نے ہماری درخواست پر بھیجا ہے۔ ہم اس ایسوسی ایشن اور جناب ڈاکٹر صاحب موصوف کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں۔ ایسوسی ایشن دنیا بھر کے بڑے اداروں میں ایک بڑا ادارہ ہے جو امریکہ میں دق کے خلاف مصروف جہاد ہے۔ اس نے ہم کو مطبوعہ اور غیر مطبوعہ معلومات کا اتنا وافر ذخیرہ بھیجا ہے کہ اب ہمیں امریکہ کے متعلق کچھ اور معلوم کرنے کی ضرورت نہیں رہی اس اشاعت خاص میں ہم نے اس سے استفادہ کی کوشش کی ہے" (ہمدرد صحت)

دق کے اثرات پر بہ اعتبار نسل وخون برسوں گفتگو رہی ہے اور کئی کئی نسلوں کے متواتر اختلاط کے بعد اس مرض کے متعدی اثرات کے ازالہ کی قوت میں جو اضافہ دکھائی دے رہا ہے اسکے پیش نظر پچھلے دنوں چند مخصوص نظریات بھی متعین کر لئے گئے تھے۔ لیکن "ازالہ اثرات" کے سلسلہ کی موجودہ دریافتوں نے پچھلے نظریات کو کچھ دھندلا سا کر دیا ہے جس کے باعث آجکل دق کے نشوونما یا ازالہ میں بیرونی اثرات کی چھان بین نہایت سرگرمی سے کی جا رہی ہے۔

یہ تسلیم کر چکنے کے بعد کہ کھلا مقام مکان، غذا اور تعلیم کا انسان کی جسمانی اور دماغی نشوونما میں بڑا حصہ ہوتا ہے اب ایسے عنصر دریافت کرنے کی کوشش ہو رہی ہے جو صحت کو کمزور کرنے کے بھی ذمہ دار قرار دئے جا سکیں، جیسا کہ نسل وخون والا نظریہ ہے۔ لیکن اس باب میں ابھی کوئی خاص کامیابی نہیں ہوئی ہے۔ صرف چند نکات ایسے ہاتھ لگے ہیں جن پر آئندہ تحقیقات کی بنیاد رکھی جا سکتی ہے۔ اس اعتبار سے ان لوگوں کو جو اس بارے میں تحقیقات کر رہے ہیں۔ ابھی اندھیرے میں ہی ہاتھ پیر مارنے پڑینگے خاص کر نسل والے نظریہ کے متعلق تو یہ اندازہ بالکل صحیح معلوم ہوتا ہے اس میں شک نہیں کہ دق کے اثرات کی نوعیت سفید اور سیاہ فام نسلوں میں مختلف پائی جاتی ہے۔ امریکہ میں اس وقت ایک کروڑ بیس لاکھ حبشی آباد ہیں جن میں دق کی شرح اموات سفید فام باشندوں کے مقابلہ میں ساڑھے تین گنی ہے۔

اس زیادتی کی وجہ کیا ہے؟ نسلی اختلافات؟ معاشری حالات کا تفاوت؟ یا اس مرض متعدی کے اختلاط کے غیر مساوی نتائج؟

—— اس بارے میں چونکہ ابھی تحقیقات جاری ہے۔ اسلئے قطعی طور پر کسی خاص وجہ کو اس زیادتی کا اصلی سبب نہیں قرار دیا جا سکتا البتہ اکثر ماہرین کا یہ مشاہدہ ہے کہ دق کی علامتیں حبشیوں میں سفید فام باشندوں سے زیادہ مختلف ہوتی ہیں حبشیوں کے پھیپھڑے زیادہ خراب ہوتے ہیں ان میں مرض زیادہ سرعت کیساتھ بڑھتا ہے اور بہت جلد مہلک درجے تک پہونچ جاتا ہے۔

بعض ماہرین کی یہ رائے ہے کہ مناسب اور مساعد حالات میں ناقابل تشریح جسمانی ردعمل کے باعث حبشیوں میں علاج سے ویسی ہی استفادہ کی صلاحیت ہے جیسی سفید فام افراد میں دیکھی گئی ہے۔

لیکن ہمارا تجربہ پہلے گروہ کے بیان کی تصدیق کرتا ہے۔ پٹس برگ (فلاڈلفیا) کے حبشیوں کی صحت کی جانچ کے سلسلہ میں یہاں کی دق کی انجمن نے ابھی حال ہی میں اپنا دو سالہ تجربہ مکمل کیا ہے۔ ۸۳۰۰ افراد کا اس نے طبی معائنہ کیا۔ تیرہ ہزار افراد کے معاشرتی حالات کا مطالعہ کیا اور تقریباً ۳۵۰۰ خاندانوں میں اسکے متعدی اثرات کو جانچا۔ ابتدا ہی سے اگرچہ سفید فام آبادی کے لئے ایسے مرکز قائم کرنے کی ضرورت تسلیم کی جا رہی تھی لیکن اس وقت اس قسم کا کوئی مرکز نہیں تھا۔ البتہ بعد میں ایک ایسا ادارہ قائم ہوا اور اطلاع ملی ہے کہ سنہ ۱۹۲۹ء کے بعد سے شہر کے محکمہ صحت میں اس نے تین ہزار دق کے مریضوں کا اندراج بھی کیا ہے۔ اس طرح حبشیوں اور سفید فام باشندوں کی صحت کے متعلق جانچ کا کام ختم ہو چکا اور مستقبل قریب میں یہ دونوں رپوٹیں بھی شائع ہو جائینگی۔ ہمیں یقین ہے کہ ان دونوں رپورٹوں میں انہی حالات سے بحث کی گئی ہے جو کسی اوسط درجہ کے حرفتی شہر میں پائے جاتے ہیں حبشیوں کے گروہ کے متعلق تو ابتدائی تحقیقات ہی میں یہ پتہ چل گیا تھا کہ ہسپتال کی سہولتیں انہیں پوری طرح حاصل نہیں ہیں۔ انکی آبادی بہت ہی گنجان ہے۔ مکان بہت خراب ہیں۔ غذا بہت ناکارہ ہے۔ معاشی حالت گری ہوئی ہے

اور یہ ساری آبادی حفظانِ صحت کے عام اصولوں سے محض ناواقف ہے۔ بلاشبہ یہ سارے حالات دق کے اثرات کو تقویت پہونچانے والے ہیں۔

اس سلسلہ میں امریکہ کے حبشیوں کا افریقہ کے حبشیوں سے مقابلہ بھی غالباً مفید ثابت ہوگا اسلئے کہ نسلاً اگرچہ یہ ایک ہیں لیکن اس وقت کا ماحول ان دونوں کا مختلف ہے۔ شمالی افریقہ کے زراعت پیشہ حبشی قبائل اور جنوبی افریقہ کے اہل حرفہ حبشیوں میں مرض کی نوعیت حیرت انگیز طور پر بدلتی رہتی ہے۔ حالانکہ جنوبی افریقہ اور امریکہ کے حبشیوں کے مرض کی نوعیت میں اس قدر فرق نہیں ہوتا۔ جنگ عظیم کے دوران میں "سینے۔ گلیس" کے فوج کے سپاہیوں میں انتہائی درجہ پر پہونچے ہوئے دق کے اثرات کو بہت جلد قبول کرلینے کی صلاحیت مشاہدہ کی گئی ہے اور ان اثرات کے اگر ابتدائی درجہ ہی میں یعنے اس وقت جب مرض غدودں پر حملہ آور ہو باقاعدہ اور فوری علاج نہ ہو تو مرض ہمیشہ مہلک ثابت ہوا ہے۔ اور ابتدائی مرحلہ میں بھی باقاعدہ علاج کا نتیجہ پچاس فیصدی سے زیادہ اچھا نہیں نکل سکا۔ حالانکہ جب یہ فوج فرانس میں آئی تھی تو سلین کے امتحان (Tubercu-lin Test) کے امتحان کے ذریعہ صرف پانچ فیصدی سپاہیوں میں اثرات دریافت ہوئے تھے

برخلاف اسکے جنوبی افریقہ کی ایک طبّی رپورٹ مظہر ہے کہ وہاں "وٹ واٹرسرانڈ" کی کانوں میں کام کرنے والے حبشیوں میں نو سے دس فیصدی دق کی اموات ہوئی ہیں اور بعض علاقوں میں اس مرض کے متعدی اثرات جوان حبشیوں کے ذریعہ پھیلے ہیں ستر فیصدی تک پہونچگئے ہیں حبشیوں کے صحت کی جانچ کرنے والے ادارے کے معائنہ میں جس قدر دق کے مریض آئے ان میں سے ۱۰۴۸ مریض ہلاک ہوئے اسکے مقابلہ میں شہر کے محکمۂ صحت میں جانچ کے دوران میں جو رپورٹیں درج ہوئیں ان میں دق کی ۸۱ شرح اموات تھی۔

جنگ عظیم سے قبل امریکہ کا وہ حبشی گروہ جو باغات میں کام کیا کرتا تھا ہر قسم کی جسمانی کمزوری سے بری سمجھا جاتا تھا اور کھانے کی باقاعدگی اور رہنے اور سہنے کے صاف ستھرے انداز نے اس گروہ کی صحت کو بہت بلند کردیا تھا اور ان میں "غریب سفید فام افراد" کے مقابلہ میں شرح اموات بہت ہی کم تھی۔ یہ اس وقت کا ذکر ہے جب امریکہ میں حبشی غلاموں کا رواج تھا لیکن انسدادِ غلامی کے قانون کے بعد جب حبشیوں کے گروہ کے گروہ اپنے کام سے علٰیحدہ کردیئے گئے ان میں بیکاری بڑھی اور بیکاری کے ساتھ ساتھ افلاس میں بھی اضافہ ہوا۔ ان میں دق کی شرح اموات بھی بڑھتی گئی اور ایک قرن پہلے یہ اپنی معراج پر پہونچگئی۔

ڈاکٹر چیڈوک (Dr. Chadwick) کا بیان ہے کہ ۱۹۲۳ء اور ۱۹۲۸ء کے درمیان ڈیٹرائٹ (ریاست ہائے متحدہ امریکہ) میں حبشیوں میں دق کی شرح اموات تیس فیصدی تک بڑھ گئی تھیں۔ لیکن جب حبشیوں میں اس مرض کے علاج کی طرف پوری توجہ دی گئی تو شرح اموات تیس فیصدی گھٹ بھی گئی۔ چنانچہ اس وقت سارے ملک میں حبشیوں کی شرح سفید فام باشندوں کے برابر پائی جاتی ہے۔

۱۹۱۰ء شرح اموات کا تناسب ہر ایک لاکھ کی آبادی میں ۴۱۸ تھا۔ ۱۹۲۶ء میں یہ تقریباً آدھا رہ گیا یعنے ایک لاکھ میں صرف ۲۳۵ اموات ہوئیں۔

پچاس برس پہلے ریاستہائے متحدہ میں، دق، میعادی بخار، کالا آزار اور اسہال موت کے خاص اسباب ہوا کرتے تھے۔ لیکن آج اسبابِ موت میں دق کا نمبر ساتواں ہے، میعادی بخار تقریباً ناپید ہوچکا ہے، اور کالا بخار اور اسہال بالکل معمولی بیماریاں سمجھی جاتی ہیں۔ حبشیوں کی آبادی میں التہاب بیماریوں کے اثرات ابھی تک ملتے ہیں لیکن متواتر کمی کے ساتھ اور دق کے مہلک اثرات کی جگہ آجکل دل کی بیماریوں اور نمونیہ نے لی ہے جس کے باعث اموات فوراً واقع ہوجاتی ہیں۔ مرض کی نوعیت میں اس تبدیلی کی وجہ یہی معلوم ہوتی ہے کہ حبشیوں، اور سفید فام باشندوں میں دق کے اثرات پر یکساں قابو حاصل کرلیا گیا ہے۔

پٹس برگ میں دق کی اموات کی رپورٹوں سے معلوم ہوتا ہے کہ سفید فام اور سیاہ فام باشندوں میں دق سے اموات کا تناسب ایک اور تین کی شرح سے ہے۔ پچھلے پانچ برس میں دق کے جتنے مریضوں کی اطلاعیں درج کی گئی تھیں ان میں ۸۰ فیصدی سفید فام مریض ہسپتال میں رجوع ہوئے لیکن ان کے مقابلہ میں حبشی مریض صرف بیس فیصدی تھے۔ اسی کے ساتھ سفید فام مریضوں کو حبشیوں کے مقابلہ میں زیادہ مدت تک ہسپتال میں رکھا گیا۔ اس اعتبار سے پچھلے پانچ برسوں میں جتنے حبشی مریض پائے گئے ان میں سے ۸۰ فیصدی کا گھر ہی میں علاج کیا گیا۔

"امریکن میڈیکل ایسوسی ایشن" کی تحقیقات یہ ثابت کرتی ہے کہ سارے ملک میں حبشی مریضوں کا دق کے ہسپتالوں میں داخلہ سفید فام مریضوں کے مقابلہ میں ایک اور پچیس کی نسبت سے تھا اس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ حبشیوں میں اس مرض کے متعدی اثرات کیوں اس قدر

بڑھتے جا رہے ہیں ۔

دق کے مریضوں کا گھریلو علاج اس میں شک نہیں قابل مذمت ہے لیکن رنگ و نسل کے امتیاز سے قطع نظر اس حقیقت کو بھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا ہے کہ ہسپتالوں میں مریضوں کی گنجائش کم ہونیکے باعث بہت سے دق کے مریضوں کو مجبوراً گھر ہی پر رکھنا پڑتا ہے اس طرح گھریلو علاج کے سلسلہ میں دو اہم مسائل ہمارے سامنے آتے ہیں جن کا مناسب اور موزوں حل اس مرض کے کامیاب مقابلہ کے لئے دریافت کرنا بہت ضروری ہے ۔

مریض کے علاج میں نہ صرف پوری توجہ ضروری ہے ۔ بلکہ جو چیز اہم ترین ہے وہ یہ ہے کہ ایسے طریقے اختیار کئے جائیں اور ایسے اصول حفظان صحت وضع کئے جائیں کہ دق کے متعدی اثرات مریض کے ذریعہ اسکے خاندان اور گھر کے دوسرے لوگوں سرایت نہ کرنے پائیں ۔ گھر کے دوسرے لوگوں کی اصطلاح زیادہ تر حبشیوں کے معاملہ میں بولی جاتی ہے اسلئے کہ ان میں ایک ہی مکان میں کئی کئی خاندانوں کے رہنے کا عام رواج ہے اور آجکل کساد بازاری کی وجہ سے اس رواج میں ۱۹۳۰ء کے مقابلہ میں اور زیادتی ہو گئی ہے ۔

کوئی گھریلو علاج اس وقت تک کامیاب نہیں ہو سکتا جب تک معاشی حالات کے پیش نظر مریض کے خاندان کو اسکے موذی اثرات سے بچانے کی کوئی مؤثر طبی تدبیر اختیار نہ جائے ۔ لیکن ڈاکٹر بھی بغیر خاندان والوں کی امداد کے اکیلا کچھ نہیں کر سکتا ضرورت ہے کہ خاندان والے بھی اس مرض سے مقابلہ کی تدابیر اختیار کرنے میں ڈاکٹر کا ہاتھ بٹائیں ۔ لیکن اگر چند خوش قسمت خاندان جو ذہنی و معاشی حیثیت سے اونچے ہوتے ہیں وہ اگر ڈاکٹر سے اشتراک عمل کریں تو نتیجہ کامیاب نہیں نکل سکتا ۔

ڈبلن (آئرلینڈ) کے ڈاکٹر لوئیس (Dr Lovis) کا بیان ہے کہ "حبشیوں میں ان سارے وبائی امراض کی شرح اموات زیادہ ہیں جن میں ابتدا ہی سے حفظان صحت کے عام اصولوں کی پیروی ضروری ہوتی ہے اور دق کا مرض بھی انہی وبائی امراض کی صف میں آتا ہے لیکن حبشیوں میں اس مرض کی بڑھی ہوئی شرح اموات سے یہ تسلیم نہیں کیا جا سکتا کہ اس مرض کے متعدی اثرات حبشی نسل ہی میں متوارث ہیں ۔ جب تک ایک خاص مدت تک حبشی مریضوں کے باقاعدہ اور انکے رہنے سہنے کے انداز کو اونچا کر کے اس مرض کی رفتار کا اچھی طرح تجربہ نہ کر لیا جائے ۔

مریضوں کے علاج اور رہنے سہنے کے انداز کو اصول حفظان صحت کے مطابق بنانے کے لئے تبلیغ اور تلقین کی ضرورت ہے عام پبلک کو اسکی اپنی حفاظت کے لئے یہ جاننا ضروری ہے کہ حبشیوں کو دق کے اثرات سے کس قدر قریبی تعلق ہے اور خود حبشیوں کو اپنے متعلق یہ سمجھنے کی ضرورت ہے کہ ان میں اس مرض متعدی سے متاثر ہونے کی کس حد تک صلاحیت موجود ہے ۔ حبشیوں کے صحت کی جانچ کے سلسلہ میں جو کمیشن بیٹھا تھا اسکے اعداد و شمار یہ ہیں کہ حبشیوں کی ایک بڑی تعداد ایسی ہے جو اپنے پیشے کے اعتبار سے خاندانوں میں ملی جلی رہتی ہے اکتیس فیصدی حبشی ملازمت کی زندگی بسر کرتے ہیں ۔ ان میں اکیس فیصدی خدمت گار اور گھریلو نوکر ہیں ۔ ان اکیس فیصدی ۵ ر ۳۴ فی صدی ایسے ہیں جنکا تعلق اس مرض وبائی سے پایا جاتا ہے ۔ خواہ یہ تعلق پہلے رہ چکا ہو یا حال میں پیدا ہو گیا ہو ۔

کیا پبلک کو ان اعداد و شمار کی اہمیت کا احساس کرایا جا سکتا ہے ۔ اگر یہ احساس حقیقتاً پبلک میں پیدا ہو جائے تو پھر یہ احساس خود بخود پیدا ہو سکتا ہے کہ پبلک فنڈ اس صورت حال کے مقابلہ کے لئے نہایت ضروری اور مفاد عامہ کے لئے بہت ہی نفع بخش سرمایہ ہے اس احساس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ پھر خود پبلک کی طرف سے اس وبا کے مقابلہ کا مطالبہ ہونے لگیگا ۔

اہل خاندان کو اس مرض کے متعدی اثرات کی تلقین کا پہلا فائدہ یہ ہوگا کہ اصول حفظان صحت کی پابندی زیادہ اچھی طرح ہونے لگی اور اہل خاندان کو ایسی تلقین پبلک ہیلتھ نرس کا ابتدائی فرض ہوتا ہے ۔ پبلک ہیلتھ نرسیں جب مریضوں کے گھریلو علاج کے لئے مقرر ہوتی ہیں تو انہیں یہ ہدایت ہوتی ہے کہ مریض کو خاندان کے دوسرے افراد سے علیحدہ رکھا جائے اور متعدی اثرات کے ازالہ کی تدابیر اختیار کی جائیں ، ان تدابیر سے پبلک ہیلتھ نرس اس مرض کو دوسروں میں پھیلنے سے روکنے کی توقع کر سکتی ہے ۔ اسی کو یہ بھی ہدایت ہوتی ہے کہ مریض کی صفائی اور غذا کا بھی پوری طرح لحاظ رکھے اور مریض کی جسمانی اور دماغی قوتوں کو تقویت پہونچانے کی تدابیر اختیار کرے تاکہ دوسری مشکلات کے مقابلہ کی مریض میں قوت پیدا ہو جائے اور یہ مشکلات حبشیوں کے معاملہ میں زیادہ پیش آتی ہیں جنکی اکثریت ناکارہ صحت اور پست معاشیات میں

اُلجھی ہوئی ہوتی ہے اور جو موجودہ معاشی اور معاشری حالات میں اس اُلجھاوے سے آزاد ہونے کی کبھی توقع ہی نہیں کر سکتے ۔

پست پیشہ اور نہایت غیر معقول آمدنی کے باعث ایک حبشی معاشی حیثیت سے بہت ہی گر جاتا ہے ۔ اتنے ہی کام کا وہ معاوضہ اُسے نہیں ملتا جو ایک سفید فام کو حاصل ہو جاتا ہے نتیجہ یہ ہے کہ کساد بازاری کے زمانہ میں حبشی سب سے پہلے ڈوبتا ہے اور سب کے بعد میں اُبھرتا ہے مثلاً جنوری ۱۹۳۱ء میں پٹس برگ کے رہنے والے سفید فام باشندوں میں سے کام کرنے والے مردوں میں بیکاروں کی شرح تیئس ۲۳ فیصدی رہی لیکن اسی شہر کے حبشی بیکاروں کی تعداد اس سال ۳۷ فیصدی تھی ۔ اور اکتوبر ۱۹۳۳ء میں ۱۶ فیصدی سفید فام اور ۴۳ فیصدی سیاہ فام باشندے بیکار تھے جن باشندوں کو سرکاری مدد ملی ان کے اعداد کو خاندان پر پھیلانے سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ ۱۵ فیصدی سفید فام اور ۴۹ سیاہ فام خاندان سرکاری امداد پر تھے اور دق کے سلسلہ میں ہماری تحقیقات یہ ہے کہ ۶۱ فیصدی حبشیوں کے ایسے خاندانوں کا سہارا جو دق میں مبتلا تھے محض سرکاری امداد پر تھا اور انکے مقابلہ میں ۳۲ سفید فام دق کے مریض خاندان سرکاری مدد حاصل کرتے رہے ۔

یہ آخری اعداد درحقیقت اس قدر مہیب ہیں کہ انکی موجودہ کساد بازاری میں بھی اس سے پہلے کوئی نظیر نہیں ملتی ۔ اس میں شک نہیں کہ حبشیوں کی معاشی حالت ہر زمانہ میں سفید فام باشندوں کے مقابلہ میں کمزور اور نازک رہی ہے ۔ معیار زندگی پست ، رہنے سہنے کا انداز گرا ہوا اور ناکافی غذا کا نتیجہ یہ ہے کہ انکے جسمانی قویٰ کمزور ہو کر رہ گئے اور یہی اثر ان کے بچوں میں بھی پہونچ گیا جو غریب اپنی فطری قوتوں سے بڑی حد تک محروم ہیں اور اپنی زندگی شروع کرنے اور دق کے اثرات سے بچنے کے لئے جن سے وہ آئے دن متاثر ہوتے رہتے ہیں دواؤں کے لمبے لمبے قدحے پینے پر مجبور ہیں ۔

غذا کے سوال کا مناسب حل غالباً یہی ہو سکتا ہے کہ حبشیوں کو تعلیم کے ذریعہ صحت کے عام اصول سمجھنے میں مدد دی جائے حبشیوں کی ساری غذاؤں میں گوشت اور خمیر کا جُز مشترک پایا جاتا ہے ۔ ۳۸ فیصدی حبشیوں کی غذا میں دودھ شامل نہیں ہوتا ہے ۔ ۳۲ فیصدی حبشی ایسے ہیں جو صرف پاؤ بھر دودھ روزانہ استعمال کرتے ہیں ۔ اور بہت ہی کم صورتوں میں وہ غذائیں جو حبشی لوگ استعمال کرتے ہیں ، دودھ کا بدل قرار دی جا سکتی ہیں ۔

دق کے جتنے مریض پائے جاتے ہیں ان میں ۳۰ فیصدی مریض ایسے گھروں کے ہوتے ہیں جن میں غذا کی کوئی قدر و قیمت نہیں ہوتی ۔ اور نہ کسی قسم کی احتیاط برتی جاتی ہے ۔ یہ معلوم کرنا دلچسپی سے خالی نہ ہوگا کہ حبشی خاندانوں کی اوسط آمدنی کے اندر اگر ان کو معقول اور مناسب غذا کھلانے کی تلقین کی جائے تو اس مرض کے اثرات میں کیا تبدیلی ہوگی ؟ ۔

دق کے اثرات کی موجودگی میں صحت کی جانچ کرنے والے کمیشن نے گھر کی گنجان آبادی اور متعدی اثرات کے درمیان نہایت گہرا تعلق دریافت کیا ہے ۲۳ فیصدی خاندان ایسے ہیں جنکے مکانوں میں صرف تین کمرے ہیں ۔ اور ایسے ۶۳ فیصدی خاندانوں میں دق کے اثرات پائے گئے اور ۵۰ فیصدی خاندانوں میں جو تین ، چار ، پانچ اور چھ کمروں والے گھروں میں رہتے ہیں ۳۰ سے ۳۶ فیصدی دق کے اثرات دریافت ہوئے ، ان کمروں میں آدمیوں کے رہنے کا اوسط فی کمرہ دو یا دو سے زیادہ تھا ۔

ان خاندانوں میں سب سے بڑا خاندان سترہ آدمیوں کا تھا جو چار کمروں میں زندگی بسر کرتا تھا ۔ اور ان میں چار شدید دق کے مریض تھے جن سے تین بچے متاثر ہو گئے تھے ۔ یہی خاندان بعد میں صرف دو کمروں میں زندگی بسر کرنے پر مجبور ہو گیا

ایسے مریضوں پر جو ان حالات میں اپنے متعدی اثرات دوسروں میں پھیلاتے ہیں کچھ زیادہ گفتگو کی ضرورت نہیں معلوم ہوتی ہے ۔ پچھلے دو برس کے اندر اس مرض میں جو شدید اضافہ ہوا ہے ، اسکے اسباب کے متعلق پٹس برگ کے محکمہ صحت کی رپورٹیں کافی روشنی ڈالتی ہیں ۔ ان رپورٹوں سے معلوم ہوتا ہے کہ ان دو برس میں حبشیوں کے گروہ کے گروہ بیکاری سے پناہ لینے کے لئے اپنے عزیزوں اور دوستوں کے گھر آ پڑے ۔ حالانکہ یہ عزیز اور دوست خود بھی معاشی حیثیت سے کچھ اچھی حالت میں نہیں تھے جسکا نتیجہ یہ نکلا کہ اس وبائی مرض میں شدت پیدا ہو گئی ۔

۱۹۲۰ء میں حبشی مریض ۱۱۰ ، اور سفید فام مریض ۵۳۰ تھے ۔

۱۹۲۹ء میں حبشی مریض ۱۰۴ ، اور سفید فام مریض ۵۲۰ رہ گئے ۔

۱۹۳۰ء میں حبشی مریضوں کی تعداد ۱۴۳ ، اور سفید فام مریضوں کی تعداد ۷،۵۰ تھی +

لیکن ۱۹۳۳ء میں حبشی مریضوں کی تعداد ۵۱۵ اور سفید فام مریضوں کی تعداد ۵۴۲ تک پہونچگئی +

دوسرے لفظوں میں سفید فام آبادی میں یہ مرض برابر گھٹتا چلا گیا۔ لیکن حبشیوں میں یہ ہولناک رفتار سے بڑھ گیا +

یہ صحیح ہے کہ دق کے بہت سے ابتدائی مریضوں کو صحت کی جانچ کرنے والے کمیشن نے دریافت کیا ہے۔ لیکن یہ درست نہیں ہے کہ مریضوں کی یہ ساری تعداد کمیشن ہی کی دریافت کردہ ہے خاصکر ۱۹۳۰ء میں حبشیوں میں اس مرض کی رفتار میں اضافہ دیکھا گیا ہے۔ یعنے اسی سال سفید فام باشندوں میں ۹ فیصدی کمی ہوئی اور حبشیوں میں ۳۷ فیصدی اضافہ ہوگیا +

صحت کی جانچ کرنے والے کمیشن نے اسباب مرض کے سلسلہ میں جن اور باتوں کو گنایا ہے۔ وہ غالباً حبشیوں میں دق کی شرح اموات کو بڑھانیکے اتنے ہی ذمہ دار ہیں جتنے متوارث اثرات۔ ان دوسرے اثرات پر تو کمیشن کی رپورٹ شائع ہونیکے بعد تفصیل سے گفتگو ہوگی۔ یہاں صرف سرسری طور پر یہ بتا دینا کافی ہے کہ متوارث اثرات اور ماحول حبشیوں میں دق کی بڑھی ہوئی شرح اموات میں ایک اعتبار سے برابر کے ذمہ دار ہیں لیکن اسی کے ساتھ یہ بات ہرگز نہیں بھولنی چاہیئے کہ امریکہ کے حبشیوں اور سفید فام باشندوں کی اموات میں مشکل ہی سے نوعیت کا تقابل ہوسکتا ہے۔ اس موقع پر ڈاکٹر ڈبلن کا مقولہ یہاں نقل کردینا نامناسب ہوگا وہ کہتے ہیں :-

"دوسری نسلیں بھی اگر حبشیوں کے حالات کا شکار ہوجائیں یعنے مکان انکے صاف اور کھلے ہوئے نہ ہوں مشقت کے کام انہیں کرنے پڑیں، ناکافی غذا ملے۔ موزوں کپڑوں اور مناسب طبی امداد سے وہ محروم ہوں تو دق کی اموات کا تناسب اُنکے ہاں بھی حبشیوں سے بہتر نہیں ہوسکتا" +

حاصل کلام یہ ہے کہ حبشیوں میں دق کی بڑھی ہوئی شرح اموات کے متعلق جو نظریہ متوارث اثرات کا پیش کیا جا رہا ہے اس کا تصفیہ مستقبل پر چھوڑنا پڑیگا +

جیساکہ اس بیان کے شروع میں بتایا گیا ہے، وہ دن حبشیوں کے لئے بڑے مبارک تھے، جب انہیں باغوں میں غلاموں کی حیثیت سے کام کرنا پڑتا تھا لیکن اسکے بعد نسلوں کے معاشی مصائب، حکام کی بے توجہی اور اسی کے ساتھ امریکہ کے سفید فام باشندوں کا یہ نسلی تعصب کہ ایک حبشی معاشی حیثیت سے انکی برابری نہ کرسکے ان سب باتوں نے مل جُل کر غریب حبشی کی قوت مدافعت کو اس قدر کمزور اور بیکار کردیا کہ وہ دق کے ابتدائی اثرات کا اپنی طبیعت کی مدد سے ازالہ نہیں کرسکتا +

سفید اور سیاہ فام نسلوں میں شرح اموات کا بالکل صحیح تقابل اسی وقت ہوسکتا ہے۔ جب حبشیوں کو بھی یہ موقع دیا جائے کہ وہ معاشی حیثیت سے ستھری اور اونچی زندگی بسر کرسکیں۔ اسی کے ساتھ انہیں اپنی صحت کی حفاظت کے سلسلہ میں بہتر ماحول اور حفظان صحت کی مؤثر صورت فراہم کرنے میں مدد کرنی چاہیئے۔ دق کے حبشی مریضوں کے لئے ہسپتال میں زیادہ سے زیادہ سہولتیں ملنی چاہئیں اور ایسے حبشی ڈاکٹروں کی تعداد میں بھی اضافہ ہونا چاہیئے جو امراض دق کے ماہر ہوں غرض اگر حبشیوں کے گھروں کو اس مرض کے متعدی اثرات سے پاک کرنا ہو تو کافی ہسپتال کھولے جائیں۔ ایسے اسٹاف کو ان ہسپتالوں میں رکھا جائے جو دق کے علاج میں مہارت رکھتے ہوں۔ اور اسی کے ساتھ حبشیوں کے گھروں میں حفظان صحت کے اصولوں کی پیروی کرائی جائے اور نرسوں کو مقرر کیا جائے، جو متعدی اثرات کو روکنے کی تدابیر اختیار کرتی رہیں۔ یہ ساری سہولتیں حبشیوں کو پوری طرح اور کھلے دل سے بہم پہونچاؤ، اور پھر انکی آئندہ نسلوں کا معائنہ کرو۔ حالات بدلنے کے بعد جو صورت حال حبشیوں کی معائنہ میں آئے گی وہ اس سے بہت زیادہ صحیح اور قطعی ہوگی جو اسوقت ہمارے سامنے ہے +

"سمتھ سونین انسٹی ٹیوشن" کے ڈاکٹر ایلس ہرڈلیکا (Ales Hrdlicka) کے بیان کے مطابق :-

"امریکہ کے حبشیوں کی سائنٹفک ترقی کی ابھی بالکل ابتدا ہے، اس سلسلہ میں ابھی بہت کچھ کرنا ہے اور جو کچھ کرنا ہے وہ زیادہ بہتر طریقہ سے اور زندگی کے موجودہ معیار اور ضروریات کے مطابق کرنا ہے" +

دُنیا بھر میں دق و سل سے مرنے والوں کی شرح

(ماخوذ از رپورٹ جمیعة الاقوام)

ایشیا

مقام	فی لاکھ آبادی میں سالانہ شرح مرض ۱۹۳۲	۱۹۳۳	۱۹۳۴	۱۹۳۵	اموات ۱۹۳۳ء اول	دوم	سوم	چہارم	اموات ۱۹۳۴ء اول	دوم	سوم	چہارم	اموات ۱۹۳۵ء اول	دوم	سوم	چہارم
انگورہ	۷۷٫۲ ۳۴٫۴	۴۳٫۴ ۳۱٫۲	۸۴٫۵ ۳۷٫۹	۸۲٫۵ ۳۵٫۹	۱۴ ۶	۲۸ ۵	۱۷ ۷	۲۱ ۱۰	۲۵ ۱۲	۳۱ ۱۱	۱۹ ۱۲	۲۳ ۹	۱۸ ۱۲	۴۵ ۸	۲۱ ۱۵	۱۸ ۹
بغداد	۱۸۶٫۰ ۰٫۰	۱۸۰٫۰ ۱۱٫۲	۱۴۶٫۸ ۰٫۰	۲۰۷٫۷ ۳۱٫۷	۵۵	۵۶ ۲۸	۷۸	۳۷	۵۳	۵۲	۹۸	۲۶۴	۱۶۹ ۴۴	۲۰۵ ۲۸	۱۶۱ ۲۰	۸۸ ۳
بیروت	۲۸٫۲ ۹٫۹	۳۶٫۸ ۴٫۴	۴۶٫۰ ۰	۵۲٫۳ ۱۳٫۱	۱۵ ۲	۲۱ ۱	۱۱ ۲	۱۷ ۰	۲۱	۲۳	۱۳	۱۷ ۰	۱۷ ۷	۲۸ ۶	۳۰ ۳	۱۹ ۵
بمبئی	۱۰۹٫۱ ۱۳٫۵	۱۱۸٫۱ ۰٫۸	۱۳۹٫۱ ۲۰٫۷	۱۲۴٫۱ ۲	۲۸۸ ۴۹	۳۳۶ ۶۳	۳۶۵ ۵۷	۳۷۷ ۴۹	۳۹۶ ۵۴	۳۸۶ ۵۲	۴۲۸ ۷۵	۴۰۶ ۵۹	۳۸۸ ۶۶	۴۱۴ ۵۲	۴۳۰ ۵۶	۴۴۸ ۵۸
کلکتہ +	۱۹۰٫۵	۲۱۶٫۸	۲۲۲٫۰	۲۲۲٫۰	۶۴	۷۱۰	۵۹۸	۴۷۶	۷۹۰	۷۳۱	۵۵۷	۵۷۹	۷۳۸	۷۷۱	۶۹۸	۵۵۰
کولمبو	۱۹۹٫۰ ۱۷٫۳	۲۳۰٫۶ ۲۳٫۴	۲۵۸٫۴ ۲۲٫۱	۱۷۰٫۵ ۲۳٫۱	۱۲۰ ۲۵	۱۰۵ ۱۱	۱۹۶ ۱۳	۱۶۴ ۱۹	۱۹۴ ۱۰	۱۸۶ ۱۰	۱۸ ۳۶	۲۱۳ ۱۸	۱۵۴ ۲۰	۱۵۱ ۲۲	۱۳۳ ۱۵	۱۳۲ ۱۳
دہلی	۲۵۳٫۹ ۸٫۸	۲۲۴٫۷ ۱۰٫۰	۲۴٫۴ ۶٫۰	۱۳۳٫۰	۱۸۹ ۴	۲۱۴ ۹	۲۵ ۱۷	۱۹۸ ۵	۱۹۴ ۲	۲۴۵ ۳	۲۲۲ ۱۰	۲۰۵ ۷	۷۴	۱۲۳	۱۵۱	۱۰۰
ہے پھونگ	۱۳۸٫۹ ۲٫۶	۱۶۵٫۵ ۳٫۶	۱۵۸٫۲ ۰	۱۴۷٫۵ ۱٫۸	۳۷ ۰	۵۱ ۴	۴۱	۵۳ ۰	۴۱ ۰	۲۸ ۰	۵۷ ۰	۳۸	۳۱ ۴	۶۲ ۴	۵۹ ۱	۴۳ ۴
ہکوڈیٹ	۲۴۴٫۹ ۵۶٫۱	۲۵۳٫۲ ۵۹٫۳	۲۱۹٫۸ ۶۱٫۰	۲۳۳٫۳ ۷۲٫۸	۱۳۰ ۲۸	۱۳۷ ۳۳	۱۳۹ ۳۷	۱۰۶ ۲۲	۱۲۶ ۲۲	۱۳۸ ۳۲	۸۸ ۳۹	۹۷ ۳۳	۱۱۶ ۲۵	۱۴۰ ۴۴	۱۱۳ ۳۸	۱۱۵ ۴۴
ہانوئی	۱۴۸٫۶ ۶٫۱	۱۰۳٫۷ ۵٫۵	۶۹٫۵ ۲۱٫۸	۱۲۴٫۷ ۵٫۵	۴۳	۴۲ ۴	۲۶ ۳	۲۲ ۰	۲۱ ۱۷	۸	۴ ۲	۱ ۱	۴۳ ۳	۴۴ ۲	۳۷ ۲	۴۶ ۱
ازمیر	۳۲۳٫۹ ۵۳٫۳	۲۰۸٫۱ ۳۲٫۲	۲۱۶٫۸ ۳۱٫۶	۲۰۲٫۳ ۳۳٫۳	۸۶ ۱۲	۱۱۹ ۱۸	۷۶ ۱۹	۷۵ ۸	۱۰۵ ۱۴	۱۰۹ ۶۶	۷۶ ۱۹	۷۵ ۱۱	۱۰۲ ۱۴	۹۲ ۲۱	۸۶ ۲۱	۶۴ ۱۸
بیت المقدس	۳۶٫۸ ۲۰٫۰	۳۵٫۸ ۲۳٫۲	۱۵۹٫۸	۴۸٫۴	۴ ۳	۱۱ ۷	۱۱ ۶	۸ ۹	+۱۶	+۱۲	+۱۴	+۱۲	+۶۰	+۱۳	+۱۰	+۱۳
کراچی	۱۱۰٫۱ ۴۳٫۳	۱۸۲٫۱ ۸٫۳	۱۸۷٫۳ ۷٫۵	۱۸۱٫۰ ۱۶٫۶	۱۳۲ ۵	۱۱۷ ۶	۹۸ ۴	۱۱۳ ۶	۱۰۹ ۴	۱۲۸ ۲	۱۳۱ ۵	۱۱۵ ۹	۱۱۴ ۱۲	۱۰۸ ۱۵	۱۲۱ ۸	۱۱۴ ۷
کیوٹو	۱۹۷٫۷ ۹۶٫۴	۲۱۰٫۰ ۷۲٫۵	۲۴۳٫۴ ۷۳٫۵	۲۰۴٫۹ ۹۸٫۷	۵۳۷ ۱۶۱	۵۲۸ ۱۸۵	۵۵۸ ۲۲۶	۵۳۳ ۱۶۸	۴۷۹ ۱۶۵	۵۱۴ ۲۲۶	۶۰۹ ۲۱۱	۵۴۹ ۱۶۱	۴۷۷ ۱۵۹	۵۴۰ ۱۹۱	۶۲۳ ۲۲۶	۵۷۶ ۱۶۹
کوبے	۲۱۲٫۸ ۹۴٫۰	۲۰۶٫۸ ۹۳٫۷	۲۰۵٫۷ ۷٫۱	۲۲۵٫۶ ۷۰٫۴	۳۶۸ ۱۱۳	۴۲۹ ۱۳۰	۵۱۲ ۱۵۷	۴۷۳ ۱۶۰	۴۴۴ ۱۵۲	۴۳۹ ۱۳۵	۴۸۷ ۱۷۹	۵۰۴ ۱۹۳	۴۵۴ ۱۴۱	۵۱۱ ۱۹۱	۵۴۴ ۱۶۱	۵۴۹ ۱۶۹
مدراس	۱۳۴٫۹ ۱۵٫۰	۱۳۹٫۰ ۲۳٫۰	۱۴۰٫۲ ۲۱٫۰	۱۴۹٫۱ ۵٫۶	۱۷۱ ۳۶	۲۲۲ ۴۶	۲۱۵ ۳۰	۲۴۷ ۳۳	۲۳۴ ۴۲	۲۲۵ ۴۵	۲۴۲ ۴۳	۲۷۰ ۴۰	۲۸۲ ۴۱	۲۳۲ ۳۵	۲۸۷ ۴۴	۲۹۱ ۴۷
منیلا	۵۴۴٫۴ ۴۲٫۲	۵۰۳٫۵ ۴۸٫۴	۴۵۳٫۶ ۴۵٫۸	۴۸۰٫۵ ۷۰٫۶	۴۵۴ ۴۰	۳۹۳ ۴۲	۴۵۰ ۴۵	۴۴۱ ۳۷	۳۸۷ ۳۶	۳۸۴ ۳۳	۳۸۴ ۴۳	۴۲۸ ۴۸	۴۴۸ ۴۰	۴۲۴ ۵۵	۳۸۷ ۴۶	۴۳۹ ۶۶
نگاساکی	۲۰۰٫۸ ۴۹٫۸	۱۹۰٫۴ ۴۳	۲۱۲٫۹ ۵۷٫۱	۲۱۳٫۵ ۵۰٫۱	۱۰۶ ۱۴	۹۷ ۲۳	۱۰۱ ۳۶	۱۰۲ ۱۹	۱۲۶ ۲۵	۱۰۶ ۲۹	۱۱۱ ۲۵	۱۱۹ ۳۵	۹۹ ۲۵	۱۰۴ ۲۰	۱۲۶ ۳۵	۱۲۲ ۲۶
نگویا	۱۹۴٫۵ ۴۲٫۴	۱۷۲٫۲ ۵۲٫۰	۱۷۲٫۹ ۴۷٫۵	۱۶۶٫۱ ۵۰٫۱	۳۹۶ ۱۲۵	۳۸۸ ۱۳۶	۴۱۹ ۱۲۸	۴۵۰ ۱۰۸	۴۳۱ ۱۱۱	۴۲۱ ۱۳۰	۴۳۶ ۱۳۹	۴۶۹ ۱۰۳	۴۱۹ ۱۲۳	۳۹۲ ۱۲۴	۵۰۳ ۱۵۸	۴۸۵ ۱۳۴
اوساکا	۱۸۵٫۴ ۱۹۰٫۹	۱۹۶٫۵ ۴۳٫۵	۱۸۲٫۱ ۶۱٫۰	۱۷۳٫۶ ۹۲٫۴	۱۲۳۳ ۳۵۱	۱۲۳۵ ۳۰۳	۱۲۵۰ ۵۲۰	۱۳۰۶ ۴۰۰	۱۲۵۲ ۳۴۲	۱۱۶۶ ۳۲۸	۱۲۶۷ ۳۸۱	۱۲۳۴ ۳۹۰	۱۱۹۷ ۳۹۶	۱۱۵۷ ۳۴۷	۱۴۹۶ ۵۵۴	۱۴۰۰ ۴۷۰
رنگون	۱۹۵٫۱ ۱۰٫۳	۱۸۵٫۳ ۱۲٫۶	۱۸۲٫۸ ۱۵٫۸	۳۰۸٫۱ ۱۶٫۸	۱۵۰ ۱۰	۱۶۱ ۱۵	۲۱۶ ۱۶	۲۲۶ ۱۱	۱۸۴ ۱۵	۱۸۹ ۱۲	۲۱۰ ۲۴	۱۸۱ ۱۴	۲۱۴ ۱۵	۲۲۶ ۱۵	۲۳۵ ۱۴	۳۰۴ ۲۷
سائیگون چولون	۲۲۶٫۶	۳۰۹٫۷	۲۹۵٫۹ ۹٫۰	۳۲۸٫۵ ۵٫۲	۱۹۸	۱۶۷ ۰	۲۰۶ ۰	۱۸۷ ۰	۱۹۸ ۲	۱۶۸ ۳	۱۵۴ ۵	۲۰۷ ۳	۲۰۳ ۳	۲۰۳ ۵	۱۹۶ ۴	۲۱۶ ۱
سنگاپور +	۲۴۳٫۱	۲۴۹٫۷	۳۳۳٫۶	۳۲۹٫۸	۲۷۶	۲۹۳	۳۰۳	۲۵۸	۱۹۹	۲۸۵	۳۰۲	۲۸	۲۵۲	۲۸۳	۳۱۴	۲۸۳
ٹوکیو	۱۸۰٫۹ ۵۹٫۵	۱۸۲٫۱ ۵۹٫۱	۱۶۶٫۰ ۵۷٫۴	۱۹۹٫۶ ۵۳٫۹	۲۴۲۹ ۴۴۷	۲۲۹۸ ۸۶۱	۲۵۱۲ ۹۱۴	۲۵۵۴ ۷۵۲	۲۵۶۹ ۷۲۵	۲۴۱۱ ۸۸۱	۲۴۶۶ ۸۲۹	۲۵۲۳ ۸۰۵	۲۳۸۲ ۶۸۰	۲۳۳۸ ۷۷۴	۲۴۴۳ ۹۲۶	۲۶۳۰ ۷۷۰
یوکوہاما	۱۶۹٫۳ ۵۶٫۴	۲۰۰٫۱ ۶۲٫۴	۱۹۳٫۴ ۵۶٫۸	۱۹۳٫۸ ۵۷٫۳	۳۱۸ ۹۵	۳۲۶ ۱۱۴	۳۶۹ ۱۱۰	۳۵۳ ۱۰۷	۳۶۲ ۱۰۷	۳۲۵ ۱۰۳	۳۲۰ ۱۰۲	۳۴۷ ۸۸	۳۱۸ ۹۶	۳۲۸ ۱۰۱	۳۵۰ ۱۱۵	۳۶۴ ۹۴

نوٹ: جن ہندسوں کے نیچے خط کھینچا گیا ہے وہ سب قسم کی دق پر حاوی ہے بقیہ ہندسے صرف آلات تنفس کی دق سے متعلق ہیں + ہر قسم کی دق کو ظاہر کرتا ہے۔

افریقہ

افریقہ مقام	فی (۱۰۰،۰۰۰) سالانہ شرح ۱۹۳۲	۱۹۳۳	۱۹۳۴	۱۹۳۵	ہر چوتھائی سال کی شرح ۱۹۳۳ — ۱	۲	۳	۴	۱۹۳۴ — ۱	۲	۳	۴	۱۹۳۵ — ۱	۲	۳	۴
اسکندریہ	۷۰٫۵	۶۷٫۳	۸۲٫۸	۷۰٫۶	۱۳۰	۱۰۶	۱۰۲	۱۰۸	۱۲۹	۱۴۱	۱۴۰	۱۵۴	۱۴۲	۱۰۳	۱۴۳	۱۰۶
	۲۰٫۱	۲۲٫۶	۲۲٫۲	۱۳٫۰	۳۵	۴۸	۳۷	۳۰	۲۵	۳۴	۵۱	۴۱	۲۳	۱۷	۲۸	۲۳
الجزائر	۱۵۳٫۲	۱۵۶٫۱	۱۶۷٫۷	۱۳۰٫۳	۱۲۴	۷۲	۸۷	۱۰۵	۱۵۶	۱۱۱	۸۱	۷۱	۹۸	۷۱	۷۴	۸۵
	۱۹٫۵	۱۸٫۹	۳۲٫۴	۲۷٫۸	۸	۱۳	۱۴	۱۲	۱۶	۳۷	۱۹	۱۹	۱۵	۲۴	۲۰	۱۱
کاسابلانکا	۷۳٫۰	۵۷٫۰	۹۱٫۵	۶۹٫۴	۲۶	۳۸	۱۸	۳۲	۶۸	۴۳	۵۶	۳۴	۳۶	۲۹	۳۸	۶۳
	۱۷٫۸	۶٫۰	۱۵٫۵	۲۰٫۵	۱	۸	۲	۱	۲	۴	۶	۲۲	۱۴	۱۴	۱۰	۱۱
ڈربن	۴۹٫۴	۳۶٫۵	۴۱٫۴	۳۷٫۱		۳۱				۳۶			۱۳	۵	۹	۶
	۶٫۹	۲٫۴	۱٫۲	۶٫۷		۲				۱			۰	۱	۱	۴
جوہنسبرگ	۵۹٫۸	۳۴٫۰	۴۶٫۴	۲۶٫۳		۷۲				۱۰۱			۱۵	۱۰	۱۶	۱۸
	۹٫۲	۵٫۲	۵٫۹	۱۲٫۵		۱۱				۱۳			۵	۱۲	۸	۳
قاہرہ	۶۳٫۹	۶۱٫۵	۶۴٫۵	۷۳٫۲	۱۸۱	۱۹۵	۱۷۸	۲۰۵	۱۹۰	۱۹۷	۲۱۴	۲۱۹	۲۵۸	۲۵۱	۲۳۱	۲۲۰
	۱۱٫۸	۱۲٫۱	۱۲٫۹	۱۴٫۷	۲۵	۳۸	۴۷	۳۵	۳۶	۴۷	۴۰	۴۱	۴۷	۵۸	۴۷	۳۱
کیپ ٹاؤن	۶۸٫۴	۹۶٫۵	۷۸٫۸	۷۵٫۴	۴۱	۳۲	۳۷	۲۶					۲۸	۳۴	۲۵	۲۳
	۱۳٫۰	۱۰٫۷	۷٫۰	۲۲٫۶		۱۵				۱۰			۴	۵	۱۲	۱۲
پورٹ سعید	۲۵٫۱	۲۷٫۹	۳۹٫۰	۲۸٫۹	۸	۱۵	۴	۵	۱۵	۹	۷	۱۵	۷	۸	۱۱	۵
	۸٫۱	—	—	—	—	—	—	—	—	—	—	—	—	—	—	—
ٹیونس	۲۳۲٫۷	۲۰۰٫۱	۲۰۰٫۱	۲۰۷٫۰	۹۸	۱۱۸	۱۰۲	۸۷	۱۳۱	۱۲۶	۷۵	۷۳	۱۱۰	۱۱۲	۱۰۵	۹۲
	۵۵٫۸	۴۲٫۵	۴۳٫۵	۳۹٫۰	۲۴	۲۱	۲۱	۲۰	۲۴۰	۲۶	۲۳	۱۵	۲۰	۲۴	۱۹	۱۶

نوٹ :- جن ہندسوں کے نیچے خط کھینچا ہوا ہے وہ سب قسم کی دقوں پر حاوی ہے۔ بقیہ ہندسے صرف آلات تنفس کی دق سے متعلق ہیں۔

دق ہمہ اقسام افریقہ
حکومت یونین جنوبی افریقہ
(شرح امراض فی لاکھ آبادی)

۱۹۱۱-۱۳	۱۹۲۰	۱۹۲۱	۱۹۲۲	۱۹۲۳	۱۹۲۴	۱۹۲۵	۱۹۲۶	۱۹۲۷	۱۹۲۸	۱۹۲۹	۱۹۳۰	۱۹۳۱	۱۹۳۲	۱۹۳۳	۱۹۳۴	۱۹۳۵
۰	—	۵۸٫۳	۴۸٫۶	۴۹٫۵	۵۱٫۶	۵۲٫۷	۵۳٫۴	۵۰٫۵	۵۱٫۰	۴۸٫۴	۴۸٫۷	۴۴٫۲	۴۳٫۳	۴۰٫۷	۳۹٫۵	۴۲٫۴

یورپ

اموات فی (۱۰۰،۰۰۰) افراد

ممالک	۱۹۱۱-۱۳	۱۹۲۰	۱۹۲۱	۱۹۲۲	۱۹۲۳	۱۹۲۴	۱۹۲۵	۱۹۲۶	۱۹۲۷	۱۹۲۸	۱۹۲۹	۱۹۳۰	۱۹۳۱	۱۹۳۲	۱۹۳۳	۱۹۳۴	۱۹۳۵	کیفیت
جرمنی	۱۵۲٫—	۱۵۳٫—	۱۳۶٫-	۱۴۲٫-	۱۵۱٫-	۱۲۰٫-	۱۰۷٫-	۹۷٫۷	۹۳٫۳	۸۷٫۵	۸۶٫۸	۷۸٫۸	۷۸٫۷	۷۵٫۰	۷۳٫۱	۷۱٫۹	×	
انگلستان اور ویلز	۱۴۰٫—	۱۱۳٫—	۱۱۳٫-	۱۱۲٫-	۱۰۶٫-	۱۰۹٫-	۱۰۴٫-	۹۶٫۴	۹۷٫۲	۹۲٫۸	۹۵٫۹	۸۹٫۸	۸۹٫۶	۸۳٫۷	۸۲٫۴	۷۶٫۳	۷۱٫۸	
آسٹریا	•	۲۸۲٫—	۲۲۴٫-	۲۲۶٫-	۲۰۶٫-	۱۸۶	۱۷۲	۱۷۶٫-	۱۹۶	۱۹۰	۱۵۱	۱۳۹	۱۴۰	۱۲۰	۱۲۰	۱۱۱	۱۰۹	
بلجیم	۱۲۲٫—	۱۱۶٫—	۱۱۱٫-	۱۱۲٫-	۱۰۶٫-	۱۰۴	۱۰۱	۹۶٫۰	۹۷٫۷	۹۲٫۹	۹۷٫۱	۹۱٫۷	۹۴٫۵	۸۲٫۷	۷۹٫۷	۷۳٫۳	۷۴٫۸	
ڈنمارک		۱۰۶٫—	۹۶٫۴	۹۴٫۶	۸۸٫۸	۹۹٫۰	۹۱٫۱	۸۰٫۶	۷۸٫۰	۷۴٫۳	۷۳ ۸	۷۰٫۶	۶۹٫۲	۶۸٫۴	۵۸٫۳	۵۴٫۷	۵۱٫۴	
سکاٹ لینڈ	۱۷۳٫—	۱۲۴٫—	۱۱۸٫-	۱۱۹٫-	۱۱۸٫-	۱۱۶	۱۱۱	۱۰۰٫—	۱۰۰	۹۷٫۴	۹۴٫۸	۸۸٫۸	۸۶٫۸	۸۴٫۴	۷۹٫۶	۷۵٫۰	۷۳٫۶	
اسپین	۱۵۲٫—	۱۵۲٫—	۱۵۶٫-	۱۵۴	۱۵۳٫-	۱۵۳	۱۵۰	۱۴۷٫—	۱۴۴	۱۳۵	۱۳۳٫-	۱۲۳	۱۲۹٫-	۱۱۷٫-	۱۱۷	۱۱۱	۱۰۷	
اسٹونیا	...	×	×	×	۲۵۶٫-	۲۳۷	۲۲۹	۲۱۲	۲۵۳	۲۲۵	۲۲۷	۱۸۵	۲۰۴	۱۸۷	۱۷۱	۱۶۴	۱۶۷	
فن لینڈ	...	×	۲۲۵	۲۴۱	۲۲۶٫-	۲۵۷	۲۴۸	۲۲۹	۲۵۰	۲۳۶	۲۵۰	۲۴۰	۲۲۲	۲۱۱	۲۰۱	۱۹۱	×	
فرانس	۲۱۳٫—	۱۸۵٫—	۱۸۶٫-	×	×	×	۱۵۹	۱۶۴	۱۷۴	۱۶۵	۱۶۶	۱۵۸	۱۵۲	۱۳۹	۱۳۱	×	×	
یونان	—	×	۱۴۱٫-	۱۵۵	۱۷۱٫-	۱۶۱	۱۶۰	۱۶۱	۱۷۲	۱۶۸	۱۷۲	۱۶۲	۱۶۱	۱۶۲	۱۵۳	۱۴۵	۱۳۶	
ہنگری	۳۳۷٫—	۳۱۶٫—	۲۷۵٫-	۳۰۸	۳۰۸٫-	۳۲۵	۲۵۶	۲۴۳	۲۴	۲۲۵	۲۱۹	۱۹۹	۱۹۹	۱۹۴	۱۷۰	۱۵۸	۱۵۲	
ریاست آزاد آئرلینڈ	۲۱۱٫—	۱۹۵٫—	۱۵۶٫-	۱۵۳	۱۴۸٫-	۱۵۲	۱۵۷	۱۴۷	۱۴۵	۱۳۷	۲۳۱	۱۳۰	۱۳۲	۱۲۴	۱۱۷	۱۱۷	۱۲۴	
شمالی آئرلینڈ	...	۲۰۱٫—	۱۷۸٫-	۱۶۶	۱۶۲٫-	۱۶۳	۱۶۷	۱۴۷	۱۴۱	۱۴۰	۱۲۹	۱۲۸	۱۲۲	۱۱۲	۱۱۵	۱۱۲	۱۰۵	
آئس لینڈ	۱۵۸	۲۱۰٫—	۱۹۲٫-	۱۷۹	۱۶۸٫-	۲۰۱	۲۱۷	۱۸۱	۱۹۸	۲۰۳	۲۰۳	۲۱۶	۱۸۹	۱۹۹	۱۵۴	۱۴۵	×	
اٹلی	۱۵۷	۱۹۰٫—	۱۴۲٫-	۱۴۳	۱۴۶٫-	۱۵۶	۱۵۳	۱۴۷	۱۳۶	۱۲۸	۱۲۴	۱۱۲	۱۰۸	۱۰۴	۹۹٫۲	۹۲٫-	۸۸٫۸	
لیتھوآنیا	...	×	×	×	×	×	۱۵۴	۱۴۴	۱۵۳	۱۳۳	۱۴۳	۱۲۸	۱۳۳	۱۱۲	۱۰۰٫-	۱۰۲	۱۰۱	
ناروے	۲۱۸٫—	۲۱۰٫—	۱۹۸٫-	۲۰۳	۱۹۱	۲۰۱	۱۸۹	۱۶۵	۱۶۱	۱۵۸	۱۵۸	۱۴۹	۱۴۸	۱۳۶	۱۲۰	۱۱۳	×	
نیدرلینڈ	۱۴۸٫—	۱۴۷٫—	۱۲۷٫-	۱۱۴	۱۰۵	۱۰۶	۹۸٫۶	۹۶٫۲	۹۴٫۳	۸۳٫۸	۸۵٫۶	۷۴٫۶	۷۲٫۷	۶۴٫۴	۵۹٫۸	۵۴٫۵	۵۲٫۴	
پرتگال	...	×	×	×	×	×	×	×	۱۸۶	×	۱۸۶٫-	۱۹۲	۱۷۷	۱۶۸	۱۷۶	۱۶۶	۱۴۲	
علاقہ سار	...	×	×	×	×	۱۲۶	۱۱۵	۱۱۹	۱۰۴	۱۰۲	۹۵٫۶	۹۱٫۰	۹۸٫۴	۹۲٫۳	۹۳٫-	×	×	
سویڈن	۱۴۱٫—	۱۴۳٫—	۱۵۶٫-	۱۵۱	۱۳۹	۱۵۰	۱۴۶	۱۳۴	۱۳۸	۱۳۰	۱۳۰٫—	۱۲۶	۱۲۶	۱۱۴	۱۰۴	۱۰۲	۹۴٫۲	
سوئٹزرلینڈ	۲۰۷٫—	۱۸۰٫—	۱۶۵٫-	۱۵۷	۱۵۱	۱۵۴	۱۵۴	۱۴۶	۱۴۱	۱۳۶	۱۳۳٫—	۱۲۵	۱۲۲	۱۱۶	۱۰۶	۱۰۱	۹۷٫۱	
زیکوسلوویکیہ	×	۲۵۹٫—	۲۰۷٫-	۲۱۲	۱۹۴	۱۹۰	۱۹۲	۱۹۵	۱۹۴	۱۸۰	۱۷۹٫—	۱۶۱	۱۶۸	۱۵۰	۱۴۴	۱۳۸	۱۳۵٫—	

شمالی امریکہ

اموات بحساب فی ربع سال

مقام	سالانہ شرح مرض فی لاکھ آبادی ۱۹۳۲	۱۹۳۳	۱۹۳۴	۱۹۳۵	سنہ ۱۹۳۳ء اول	دوم	سوم	چہارم	سنہ ۱۹۳۴ء اول	دوم	سوم	چہارم	سنہ ۱۹۳۵ء اول	دوم	سوم	چہارم
بالٹی مور	۷۷۔۲	۷۰۔۲	۶۹۔۴	۷۳۔۳	۱۳۹	۱۵۹	۱۳۷	۱۴۶	۱۴۸	۱۴۹	۱۳۰	۱۵۲	۱۷۴	۱۶۷	۱۳۵	۱۴۱
	۹۔۷	۸۔۰	۸۔۵	۷۔۱	۱۵	۲۲	۱۴	۱۳	۱۹	۱۶	۱۸	۱۸	۲۱	۱۳	۱۵	۱۰
بوسٹن	۵۹۔۶	۶۳۔۳	۵۹۔۰	۵۶۔۷	۱۱۹	۱۲۶	۱۱۲	۱۲۵	۱۳۸	۱۳۲	۹۹	۹۵	۱۰۷	۱۲۸	۱۰۳	۱۰۸
	۶۔۲	۶۔۵	۷۔۸	۵۔۰	۱۴	۱۶	۸	۱۲	۱۵	۱۶	۱۳	۱۷	۱۱	۱۱	۸	۹
شکاگو	۵۰۔۷	۵۰۔۵	۴۹۔۶	۴۸۔۲	۴۰۶	۵۲۱	۴۲۶	۴۲۵	۴۲۹	۴۵۳	۳۹۷	۴۲۳	۴۲۳	۴۴۱	۴۵۲	۴۳۰
	۸۔۰	۷۔۳	۷۔۱	۶۔۶	۶۲	۷۵	۷۵	۴۸	۵۹	۶۲	۵۱	۶۱	۵۳	۷۲	۶۷	۶۰
ڈینور	۱۰۲۔۲	۷۲۔۶	۷۷۔۸	۷۵۔۴	۴۹	۵۴	۵۵	۵۵	۵۸	۵۴	۴۸	۶۶	۶۱	۶۰	۴۵	۵۷
	—	۶۔۱	۴۔۴	۵۔۱	۳	۲	۸	۵	۳	۳	۳	۶	۴	۵	۲	۳
لاس انجلز	۸۰۔۷	۷۱۔۰	۶۸۔۵	۶۴۔۸	۲۴۷	۲۷۰	۲۴۱	۲۰۴	۲۶۷	۲۲۱	۲۳۴	۲۰۵	۲۰۵	۲۵۴	۲۱۵	۲۰۴
	۸۔۹	۷۔۴	۸۔۷	۸۔۰	۲۳	۲۹	۲۴	۲۴	۳۰	۳۲	۲۹	۳۰	۳۰	۳۵	۲۵	۱۹
میکسکو شہر	۸۳۔۸	۹۳۔۲	۸۰۔۱	۷۲۔۶	۲۶۱	۲۹۳	۲۶۱	۲۱۹	۲۴۳	۲۰۱	۲۵۴	۲۲۲	۲۳۳	۲۲۵	۲۰۵	۱۷۴
	۱۷۔۲	۲۰۔۶	۱۷۔۶	۱۲۔۸	۵۰	۵۱	۸۵	۴۴	۴۵	۶۳	۴۸	۴۶	۳۲	۳۷	۴۶	۳۳
مانٹریل	۹۰۔۹	۸۰۔۰	۷۱۔۶	۷۶۔۸	۱۸۶	۳۳	۱۵۹	۱۳۰	۱۸۱	۱۶۸	۱۱۷	۱۴۶	۱۴۹	۱۶۸	۱۳۰	۱۳۸
	۱۷۔۰	۱۷۔۹	۱۵۔۴	۱۳۲۔۰	۲۶	۵۰	۴۵	۳۱	۳۵	۴۱	۲۹	۲۷	۲۶	۲۷	۳۷	۲۲
نیویارک	۵۹۔۴	۵۹۔۶	۵۴۔۷	۵۴۔۴	۱۰۹۹	۱۰۵۹	۹۲۵	۹۷۳	۱۰۶۹	۱۰۴۷	۹۰۴	۹۳۰	۱۰۳۲	۱۰۷۱	۹۰۳	۹۶۲
	۷۔۷	۷۔۳	۶۔۵	۵۔۵	۱۲۸	۱۴۵	۱۲۸	۱۲۰	۱۱۲	۱۴۴	۱۲۲	۱۱۲	۱۰۳	۱۰۶	۱۰۷	۸۷
نیواورلینز	۱۰۴۔۷	۱۰۸۔۰	۱۰۴۔۷	۱۱۲۔۲	۱۳۳	۱۲۲	۱۳۶	۱۳۵	۱۳۶	۱۲۵	۱۲۲	۱۳۵	۱۴۳	۱۶۹	۱۲۶	۱۲۰
	۹۔۶	۱۰۔۱	۱۰۔۵	۹۔۴	۱۰	۱۲	۱۷	۱۰	۱۰	۱۲	۱۵	۱۵	۸	۱۲	۱۳	۱۴
اوٹاوہ	۵۹۔۷	۵۳۔۶	۵۲۔۸	۴۷۔۷	۱۸	۲۵	۱۷	۱۱	۱۹	۱۵	۲۱	۱۵	۱۶	۲۰	۱۵	۱۶
	۹۔۲	۹۔۸	۱۱۔۳	۱۳۔۵	۲	۴	۴	۳	۳	۶	۴	۲	۵	۶	۲	۶۰
فلاڈیلفیا	۷۱۔۱	۶۹۔۲	۷۰۔۳	۹۱۔۴	۴۰۴	۳۲۸	۳۲۹	۳۱۷	۴۱۲	۳۸۲	۲۹۷	۳۱۸	۳۶۴	۳۲۰	۲۸۸	۲۶۶
پورٹ لینڈ	۰۰	۲۳۔۹	۲۴۔۹	۲۳۔۵	۲۶	۱۴	۱۶	۱۸	۲۱	۱۸	۱۸	۲۰	۲۷	۲۶	۲۰	۲۱
	۰۰۰	۷۔۱	۸۔۴	۵۶۔۸	۰	۵	۳	۶	۵	۵	۷	۹	۶	۴	۲	۸
پوئیبلا	۴۳۔۵	۷۰۔۹	۴۳۰۔۴		۹۱				۵۶				۱۲	۲۱	۱۹	۲۱
			۱۱۔۷		—				۱۵				۰	۰	۰۰	۰
کیوبک	۹۰۔۱	۷۷۔۹	۶۹۔۶	۸۰۔۰	۳۵	۴۰	۱۷	۲۱	۴۷	۳۷	۱۲	۲۰	۳۷	۴۰	۲۲	۱۴
	۳۴۔۸	۴۲۔۸	۳۴۔۱	۳۱۔۲	۱۷	۲۱	۱۷	۷	۹	۱۷	۱۱	۱۰	۱۰	۱۰	۱۷	۶
سینٹ لوئس	۵۸۔۰	۵۵۔۲	۵۱۔۳	۵۱۔۳	۱۳۱	۱۰۷	۱۱۷	۱۱۳	۱۲۲	۱۲۱	۱۱۳	۹۴	۱۲۹	۱۱۷	۸۷	۹۳
	۷۔۷	۶۔۴	۶۔۴	۶۔۴	۱۳	۱۷	۱۳	۱۰	۱۵	۲۲	۹	۹	۱۵	۱۲	۱۰	۱۶
سانفرانسسکو	۶۸۔۷	۶۱۔۱	۶۶۔۹	۶۱۔۹	۹۹	۱۱۶	۹۸	۸۸	۱۱۵	۸۰	۸۱	۹۸	۱۲۱	۱۰۵	۸۱	۹۹
	۱۳۔۹	۱۰۔۷	۱۲۔۰	۷۔۳	۱۵	۱۸	۱۷	۲۰	۲۰	۲۴	۱۶	۱۹	۱۰	۱۶	۱۴	۸
سیٹل	۴۹۔۵	۵۶۔۷	۵۴۔۱	۵۳۔۲	۴۸	۶۲	۵۱	۵۵	۶۰	۶۰	۴۳	۴۳	۵۴	۴۷	۴۷	۵۱
	۷۔۵	۷۔۵	۸۔۳	۸۔۳	۶	۱۱	۶	۵	۴	۱	۹	۸	۱۲	۱۵	۲	۲
ٹورنٹو	۲۲۔۴	۱۵۔۸	۱۶۔۰	۱۶۔۰	۱۸	۳۱	۲۸	۲۲	۳۷	۳۴	۱۱	۲۹	۲۳	۳۱	۲۷	۳۱
	۹۔۲	۶۔۷	۵۔۶	۵۔۶	۱۶	۱۱	۹	۶	۹	۹	۸	۶	۹	۱۰	۹	۸
وانکوور	۵۶۔۵	۴۸۔۹	۵۳۔۸	۵۹۔۰	۳۶	۳۳	۳۵	۲۷	۳۵	۴۱	۲۶	۳۰	۳۶	۳۹	۳۰	۴۱
	۱۲۔۱	۱۵۔۹	۶۔۹	۸۔۹	۱۰	۱۸	۵	۶	۳	۶	۷	۲	۸	۶	۱	۷
ویراکروز	[illegible]	[illegible]	۰۰۰	۰۰۰	۲۱۸				۲۰۹					۰۰	۵۲	۰۰۰
واشنگٹن	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۱۳۳	۱۳۵	۱۲۰	۱۲۰	۱۵۹	۱۱۵	۱۳۰	۱۱۶	۱۴۰	۱۵۸	۱۴۴	۱۱۵
	۱۰۔۲	۲۰۔۹	۱۷۔۹	۱۴۔۱	۲۷	۳۶	۲۱	۱۹	۲۲	۲۵	۲۵	۱۷	۱۹	۱۸	۱۸	۱۷
ونی پیگ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۲۵۔۳	۱۴	۱۸	۱۵	۱۱	۱۱	۳۶	۱۷	۱۴	۱۵	۱۳	۱۸	۱۱
	۸۔۳	۶۔۴	۱۲۔۰	۱۲۔۰	۳	۲	۵	۳	۰	۱۰	۴	۵	۶	۸	۶	۷

نوٹ

عام ہندسے صرف آلاتِ تنفس کی دق کو ظاہر کرتے ہیں۔ خط کشیدہ ہندسے جملہ اقسام کی دق کو ظاہر کرتے ہیں۔

امریکہ متوسط

(سالانہ شرح مرض فی لاکھ آبادی) (اموات فی ربع سال)

مقام	۱۹۲۲	۱۹۲۳	۱۹۲۴	۱۹۲۵	۱۹۳۳ اول	۱۹۳۳ دوم	۱۹۳۳ سوم	۱۹۳۳ چہارم	۱۹۳۴ اول	۱۹۳۴ دوم	۱۹۳۴ سوم	۱۹۳۴ چہارم	۱۹۳۵ اول	۱۹۳۵ دوم	۱۹۳۵ سوم	۱۹۳۵ چہارم
گوتامیلا شہر	۲۰۰٫۸	۱۸۰٫۰	۳۳٫۵	۳۴۳٫۱	۶۲	۵۸	۶۱	۴۰	۹	۱۶	۱۳	۷	۱۲۹	۱۲۰	۱۳۱	۹۴
	۴۰٫۴	۶۴٫۲	..		۱۲	۹	۱۴	۵۱		.	.	.	....	...	...	...
ہوانا	۱۴۳٫۵	۱۶۹٫۴	۱۴۷٫۸	۱۴۳٫۸	۲۳۳	۲۴۰	۲۴۰	۲۵۲	۲۴۵	۱۹۷	۱۹۹	۲۲۲	۲۲۶	۲۲۵	۱۸۵	۲۲۵
	۱۱٫۶	۷٫۲	۹٫۱	۹٫۵	۹	۱۱	۱۲	۵	۸	۱۹	۱۵	۱۱	۱۱	۲۱	۱۱	۱۴
پانامہ شہر	۲۴۹٫۰	۲۵۵٫۷	۱۹۳٫۸	۲۴۳٫۸	۴۱	۵۶	۵۴	۵۱	۳۹	۳۶	۴۲	۳۹	۵۲	۴۶	۵۲	۴۵
	۱۲٫۹	۱۵٫۲	.	.	۳	۳	۵	۱	..	..	....	.	..	...	...	...
سان سلواڈور	۲۵۷٫۷	۲۶۲٫۸	۲۹۳٫۵	۳۴۱٫۳	۱۱۵		۷۶	۷۰	۹۱	۷۷	۶۸	۸۷	۹۱	۸۳	۷۵	۹۲
	۲۴٫۴	۱۹٫۱	۱۷٫۰	۲۰٫۰									۵	۵	۳	۷

نوٹ:۔ خط کشیدہ ہندسے عام قسم کی دق کو اور باقی ہندسے آلات تنفس کی دق کو ظاہر کرتے ہیں۔

امریکہ

(شرح امراض فی لاکھ آبادی)

مقام	۱۹۰۱-۱۰	۱۹۱۰	۱۹۱۱	۱۹۱۲	۱۹۱۳	۱۹۱۴	۱۹۱۵	۱۹۱۶	۱۹۱۷	۱۹۱۸	۱۹۱۹	۱۹۲۰	۱۹۲۱	۱۹۲۲	۱۹۲۳	۱۹۲۴	۱۹۲۵
کنیڈا	۰	۰	۷۴٫۶	۷۲٫۰	۷۳٫۵	۷۰٫۱	۹۷٫۳	۸۴٫	۸۰٫۹	۸۰٫۰	۷۷٫۴	۷۹٫۲	۷۳٫۵	۹۸٫۳	۶۵٫۱	۵۹٫۵	۶۰٫۳
یونائیٹیڈ سٹیٹس	۱۵۲٫۰	۱۱۴٫۰	۹۸٫۹	۹۶٫۴	۹۲٫۸	۸۹٫۷	۸۶٫۷	۸۶٫۳	۸۰٫۹	۶۹٫۳	۷۶٫۰	۷۱٫۵	۷۸٫۲	۶۲٫۸	۵۹٫۵	۵۶٫۴	X
چلی	۲۶۰٫۰	۲۴۹٫۰	۲۴۰٫۰	۲۲۵٫۰	۲۲۲٫۰	۲۲۸٫۰	۲۳۳٫۰	۲۵۴٫۰	۲۶۰٫۰	۲۴۵٫۰	۲۵۹٫۰	۲۹۲٫۰	۲۵۱٫۰	۲۵۵٫۰	۲۶۲٫۰	۲۵۳٫۰	۲۵۱٫۰
یوروگوائے	۱۴۰٫۰	۱۵۸٫۰	۱۴۴٫۰	۱۴۱٫۰	۱۳۹٫۰	۱۴۲٫۰	۱۵۷٫۰	۱۴۲٫۰	۱۲۶٫۰	۱۳۵٫۰	۱۴۰٫۰	۱۳۹٫۰	۱۴۰٫۰	۱۳۳٫۰	۱۳۱٫۰	۱۲۹٫۰	X

آسٹریلیا

اور

نیوزی لینڈ

شرح امراض فی لاکھ آبادی

مقام	۱۹۱۱-۱۳	۱۹۲۰	۱۹۲۱	۱۹۲۲	۱۹۲۳	۱۹۲۴	۱۹۲۵	۱۹۲۶	۱۹۲۷	۱۹۲۸	۱۹۲۹	۱۹۳۰	۱۹۳۱	۱۹۳۲	۱۹۳۳	۱۹۳۴	۱۹۳۵
آسٹریلیا	۸۰٫۴	۶۷٫۳	۶۶٫۵	۶۱٫۰	۶۲٫۲	۶۱٫۰	۵۷٫۶	۵۸٫۵	۵۵٫۶	۵۷٫۸	۵۴٫۲	۵۰٫۴	۴۸٫۵	۴۵٫۷	۴۴٫۱	۴۳٫۵	۴۲٫۵
نیوزی لینڈ	۷۲٫۶	۷۱٫۴	۶۴٫۸	۶۴٫۱	۶۲٫۲	۵۶٫۷	۵۱٫۴	۵۳٫۸	۴۸٫۶	۵۰٫۲	۴۵٫۶	۴۵٫۵	۴۲٫۷	۴۲٫۲	۴۱٫۶	۴۲٫۰	۳۸٫۸

آسٹریلیزیا

شرح اموات فی ربع سال

مقام	سالانہ شرح مرض فی لاکھ آبادی				سنہ ۱۹۳۳ء				سنہ ۱۹۳۴ء				سنہ ۱۹۳۵ء			
	۱۹۳۲ء	۱۹۳۳ء	۱۹۳۴ء	۱۹۳۵ء	اول	دوم	سوم	چہارم	اول	دوم	سوم	چہارم	اول	دوم	سوم	چہارم
ایڈلیڈ	۵۵٫۳	۵۸٫۹	۵۷٫۴	۵۱٫۱	۴۸	۴۰	۴۲	۵۴	۳۷	۶۱	۳۸	۴۴	۳۷	۴۲	۴۰	۲۴
	۹٫۰	۷٫۷	۶٫۷	۵٫۷	۸	۵	۴	۷	۵	۸	۲	۶	۵	۳	۷	۳
آوکلینڈ	۵۲٫۸	۳۷٫۰	۳۶٫۱	۴۱٫۳	۳۲	۱۳	۲۱	۱۲	۱۷	۲۴	۱۸	۱۷	۲۲	۲۵	۱۷	۲۳
	۹٫۲	۱۲٫۸	۸٫۵	۷٫۶	۴	۴	۶	۱۳	۹	۳	۲	۴	۳	۳	۷	۰
برزبین	۴۰٫۲	۴۱٫۷	۴۵٫۵	۴۲٫۵	۳۳	۲۳	۳۰	۲۹	۳۲	۴۵	۲۸	۳۳	۴۷	۳۰	۲۷	۲۶
	۳٫۸	۲٫۷	۴٫۰	۳٫۶	۲	۳	۳	۰	۲	۳	۳	۴	۱	۲	۲	۳
کرائسٹ چرچ	۲۵٫۶	۴۲٫۳	۳۳٫۶	۴۲٫۴	۱۱	۱۲	۲۰	۱۲	۱۰	۱۱	۹	۱۴	۱۲	۱۸	۱۵	۱۱
	۹٫۳	۱۱٫۵	۱۴٫۵	۱۰٫۶	۴	۳	۵	۳	۴	۴	۶	۵	۳	۵	۳	۳
ملبورن	۵۰٫۵	۴۷٫۲	۴۷٫۱	۴۸٫۷	۱۰۳	۱۳۱	۱۲۰	۱۱۶	۱۰۵	۱۳۰	۱۲۶	۱۰۹	۱۱۲	۱۲۴	۱۲۰	۱۳۱
	۸٫۵	۷٫۷	۸٫۲	۶٫۹	۲۷	۱۴	۱۹	۱۷	۱۹	۱۸	۲۱	۲۴	۲۷	۱۱	۱۲	۱۹
پرتھ	۴۸٫۷	۴۶٫۸	۵۵٫۵	۴۹٫۰	۲۴	۲۹	۲۳	۲۱	۲۴	۳۶	۳۲	۲۴	۳۳	۲۱	۳۰	۱۵
	۴٫۴	۲٫۹	۶٫۲	۴٫۳	۰	۲	۲	۲	۳	۱	۷	۲	۲	۲	۴	۱
سڈنی	۴۹٫۰	۴۶٫۸	۴۴٫۳	۴۴٫۷	۱۳۱	۱۲۷	۱۶۳	۱۲۷	۱۲۶	۱۵۳	۱۵۹	۱۱۳	۱۲۲	۱۵۲	۱۵۹	۱۲۸
	۴٫۶	۴٫۸	۴٫۳	۳٫۵	۱۱	۱۴	۱۶	۸	۱۲	۸	۱۶	۱۶	۸	۱۱	۱۲	۱۳
ولنگٹن	۳۷٫۴	۴۰٫۶	۳۵٫۶	۴۵٫۴	۱۴	۱۴	۱۵	۱۴	۱۷	۱۱	۱۶	۱۳	۱۱	۱۹	۱۶	۲۱
	۱۰٫۴	۷٫۳	۶٫۸	۶٫۱	۳	۵	۲	۲	۳	۳	۴	۱	۰	۲	۲	۵

نوٹ:- غیر خط کشیدہ ہندسے صرف آلاتِ تنفس کی دق کو ظاہر کرتے ہیں۔ خط کشیدہ ہندسے عام دق کو ظاہر کرتے ہیں۔

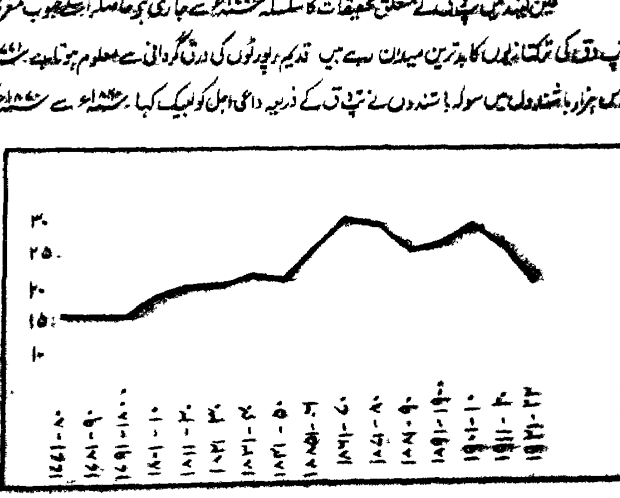
فن لینڈ میں سل و دق کے خلاف پچاس سالہ جہاد پر ایک نظر

فن لینڈ کا نام غالباً سب ہی نے سنا ہوگا۔ یہ شمالی یورپ کے شمال مغرب میں ایک جمہوریت ہے جو جنگ یورپ کے اختتام پر معرض وجود میں آئی ہے۔ اس کا رقبہ تین لاکھ اٹھاسی ہزار دو سو ستر مربع کلومیٹر ہے جس میں سے ساٹھ ہزار مربع کلومیٹر جھیلوں پر مشتمل ہے۔ باشندے مشرقی یا منگ نسل کے ہیں جن میں کسی قدر نارڈک عنصر بھی شامل ہے۔ آبادی ہمارے ہندوستان کی طرح زیادہ تر زراعت پیشہ ہے۔ صرف اکیس فیصدی باشندے شہروں میں زندگی بسر کرتے ہیں۔ فن لینڈ کا پایۂ تخت اور سب سے بڑا شہر ہیلسنکی (سوئڈن کی زبان ہلسنگفورس) ہے جس کی آبادی دو لاکھ ستر ہزار نفوس پر مشتمل ہے۔ ملک میں معیشت کے اہم ترین وسائل زراعت اور مویشیوں کی پرورش ہیں کچھ عرصہ سے کاغذ سازی کے متعدد کارخانے بھی قائم ہو گئے ہیں۔ چونکہ ملک میں جنگلوں کی کثرت ہے اس لئے یہاں سے دوسرے ممالک کو تعمیرات کے لئے لکڑی کثیر مقدار میں بھیجی جاتی ہے۔

فن لینڈ ۱۸۰۹ء میں سلطنت سوئڈن کا جزو لاینفک تھا اور یہاں کے دس فیصدی باشندوں کی زبان اب بھی سوئیڈش ہے۔ اسکے بعد یہ ملک دولت روس کے زیر نگیں ہو گیا جس کی گرفت سے اسے ۱۹۱۷ء میں انقلاب کے بعد نجات ملی۔

آب و ہوا کی خرابی سے فن لینڈ یورپ میں تپ دق کی بدترین آماجگاہ رہا ہے۔ نصف صدی پیشتر تک یہاں دس ہزار باشندوں میں بالعموم تیس باشندے دق کے ہاتھوں موت سے ہمکنار ہوتے تھے لیکن تقریباً تیس سال سے ملک نے پوری قوت سے دق و سل کے خلاف علم جہاد بلند کر رکھا ہے جس کی وجہ سے اب شرح اموات بہت کچھ کم ہو گئی ہے۔ چونکہ ہز ایکسیلنسی لیڈی لن لتھ گو نے انسانی ہمدردی کے جذبات سے متاثر ہو کر ہندوستان میں دق کے خلاف ایک عظیم الشان مہم شروع کر رکھی ہے، اسلئے ان تدابیر اور کوششوں کا مطالعہ بھی فوائد سے خالی نہ ہوگا، جو فن لینڈ میں اس تباہ کن مرض کے انسداد کرنے کے لئے اختیار کی گئیں۔ چنانچہ فنش اینٹی ٹیوبرکلوسس ایسوسی ایشن ہیلسنکی کے سکریٹری کے طویل مضمون سے ان کوششوں کا خلاصہ پیش کش ناظرین ہے۔ "ہمدرد صحت"

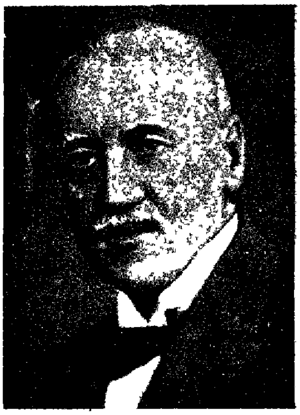
فن لینڈ میں تپ دق کے متعلق تحقیقات کا سلسلہ ۱۸۸۰ء سے جاری ہے خاص کر اس کے جنوب مغربی اور مغربی علاقے (خلیج بوتھنیا کے سواحل) تپ دق کی ترکتازیوں کا بدترین میدان رہے ہیں۔ قدیم رپورٹوں کی ورق گردانی سے معلوم ہوتا ہے ۱۸۸۰ء سے ۱۸۹۰ء تک دس سال کے اندر فی دس ہزار باشندوں میں سولہ باشندوں نے تپ دق کے ذریعہ داعی اجل کو لبیک کہا۔ ۱۸۹۰ء سے ۱۹۰۰ء تک یہ شرح اموات تیس فی دس ہزار تک پہنچ گئی۔ اسکے بعد ڈاکٹروں کی توجہ اس جانب مبذول ہوئی اور انکی کوششوں سے یہ شرح اموات ۱۹۰۰ء سے ۱۹۳۰ء تک بیس فیصدی رہ گئی۔ ۱۹۳۰ء میں شرح اموات ۱۹۰۵ فی دس ہزار تھی۔ ۱۸۸۰ء سے ۱۹۳۰ء تک سل و دق کے ذریعہ اتلاف جان کا اندازہ مندرجہ ذیل نقشہ سے کیا جا سکتا ہے۔



فن لینڈ میں ۱۸۸۰ء سے ۱۹۳۰ء تک سل و دق کے ذریعہ اتلاف جان کی شرح فی دس ہزار۔

"Hamdard-i-Sehat", Delhi.
Tuberculosis Number
July 1938.

" ہمدرد صحت " - دہلی
دق و سل نمبر
جولائی ۱۹۳۸ء



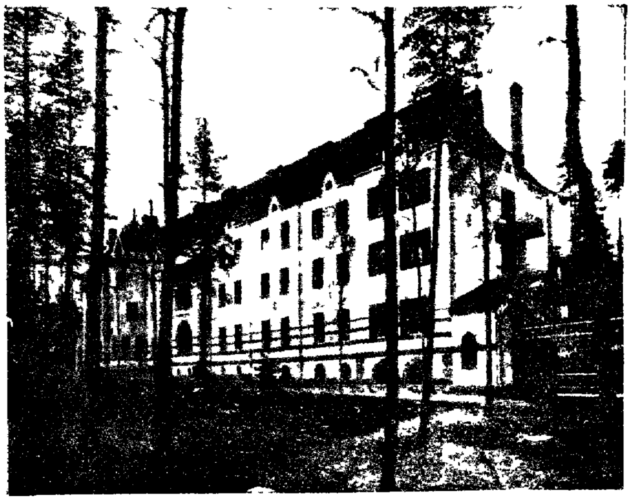
ڈاکٹر ایکسل فان بونس ڈورف فن لینڈ
Dr. Axel Von Bonsdorff, M.D., Vice-President of the Finnish National Anti-tuberculosis Association (Finland)



ڈاکٹر سوری سوونن ایم - ڈی - فن لینڈ کی اینٹی ٹیوبر کلوسس ایسوسی ایشن کے موجودہ سکرٹری
Dr. Severi Savonen, M.D., Secretary since 1925.



دق کے سلسلہ کے کرسمس ٹکٹ جو فن لینڈ میں جاری کئے گئے ۱۹۲۶ سے ۱۹۳۷ تک
The Christmas Seals of Finland 1926-37.



نومیلا سینی ٹوریم (فن لینڈ)
یہ فن لینڈ کی ابتدائی صحت گاہ ہے جو سنہ ۱۹۰۳ء قایم کی گئی ہے

Numela Sanatorium (Finland)
Founded in 1903.



تکہ جو سینی ٹوریم (فن لینڈ)
فن لینڈ کی یہ صحت گاہ بھی سنہ ۱۹۰۳ء میں قایم ہوئی اس میں
۱۴۶ مریضوں کے لئے انتظامات ہیں

Takaharju Sanatorium (Finland)
Founded in 1903. 146 beds.

سل کے ذریعہ مالی نقصانات

جس کسی ملک کو جو مالی نقصانات برداشت کرنے پڑتے ہیں ان کی دو صورتیں ہیں۔ ایک تو بیکہ ان کی پرورش اور تعلیم و تربیت پر ذاتی یا پبلک فنڈ سے جو روپیہ صرف کیا جاتا ہے وہ نوجوانی میں سل کی قربانگاہ پر بھینٹ چڑھ جانیکی وجہ سے روپیہ کی واپسی نہیں ہوتی۔ اور دوسری یہ کہ لوگوں کے مبتلائے سل ہو جانیکی وجہ سے ان کے کام کی قوت میں فرق آجاتا ہے۔ ان دونوں صورتوں کے مطابق فین لینڈ کو ہر سال سل کی وجہ سے کم از کم ایک سو ملین مارک (تقریباً پنتالیس لاکھ پونڈ) کا نقصان برداشت کرنا پڑتا ہے +

فین لینڈ میں دق کے خلاف ابتدائی اقدام

جیسا کہ اوپر بیان کیا جا چکا ہے فین لینڈ میں دق کے متعلق تحقیقات کا سلسلہ ترک ۱۸۷۰ء سے جاری تھا لیکن ۱۸۸۲ء میں جب رابرٹ کاخ نے دق کے جراثیم دریافت کئے تو اس سے علم طب کی تاریخ میں ایک نئے باب کا اضافہ ہوا، دوسرے ممالک کی طرح فین لینڈ کے ماہران طب کے لئے بھی تحقیقات کا ایک نیا دروازہ کھل گیا، اور ۱۸۸۹ء میں فین لینڈ کی میڈیکل سوسائٹی نے ہلسنکی میں ہولناک شرح اموات کے اسباب پر غور کرنے کے لئے ایک کمیٹی قائم کی۔ اسی سال سوسائٹی کے جلسہ عام میں ڈاکٹر رچرڈ سیبورس نے ایک رپورٹ پیش کی اور ملک میں مریضان دق کے لئے ایک پبلک سینی ٹوریم کے قیام کے مسئلہ پر پہلی مرتبہ بحث کی گئی۔

چند سال بعد فین لینڈ کی ایک دوسری با اثر میڈیکل ایسوسی ایشن نے جسکا نام "ڈوڈیسیم" تھا، سل و دق کے متعلق پوری سرگرمی سے تحقیقات شروع کی اور ۱۹۰۶ء میں اسکے ممبر ڈاکٹر کونراڈ ریلینڈر (ریتزووارا) نے جو پارلیمنٹ کے ممبر بھی تھے پارلیمنٹ میں یہ تجویز پیش کی کہ حکومت فین لینڈ میں دق کے انسداد کے لئے کوئی مؤثر قدم اٹھائے۔ چنانچہ ۱۹۰۷ء میں حکومت کی جانب سے ایک تحقیقاتی کمیشن مقرر کیا گیا۔ دو سال کی مسلسل تحقیقات کے بعد سرکاری کمیشن نے ۱۹۰۹ء میں اپنی ضخیم رپورٹ پیش کی جس میں دق کے ذریعہ شرح اموات کے متعلق مفصل اعداد و شمار تھے۔ کمیشن کی بعض اہم تجاویز حسب ذیل تھیں

(۱) بچوں کو چھوت سے بچانے کے لئے مؤثر تدابیر اختیار کی جائیں +

(۲) مدارس میں بچوں کی جسمانی تربیت کا خاص طور پر خیال رکھا جائے +

(۳) مکانات حفظان صحت کے اصول کے مطابق تیار کئے جائیں اور صفائی کے قواعد لوگوں کے ذہن نشین کئے جائیں +

(۴) دق کے اسباب و علل اور اس سے محفوظ رہنے کی تدابیر کے متعلق لوگوں میں وسیع پیمانہ پر پروپیگنڈا کیا جائے۔

(۵) دو پبلک صحت گاہیں (سینی ٹوریم) خانہ زیر کے لئے اور ایک مدقوقوں کے لئے قائم کی جائے۔ مؤخر الذکر صحت گاہ صوبہ ایٹلا پوہجا میں قائم ہونی چاہیئے +

(۶) مریضان دق کے لئے نئی صحت گاہوں کے قیام میں حکومت پرائیویٹ اشخاص کی مالی امداد کرے +

اس میں شک نہیں کہ یہ تجاویز کئی حیثیتوں سے بہت اہم تھیں۔ مگر افسوس ہے کہ ان سے کوئی عملی نتیجہ برآمد نہ ہو سکا۔ تاہم فین لینڈ کی مندرجہ بالا دونوں میڈیکل سوسائٹیوں نے اپنی تحقیقات اور سرگرمیوں کا سلسلہ برابر جاری رکھا، اور بالآخر انہیں کی کوششوں سے یکم اکتوبر ۱۹۰۳ء میں تاکاہرجو میں پہلی صحت گاہ کا قیام عمل میں آیا اور اسکے بعد ہی ۲۱ نومبر ۱۹۰۳ء کو نمیلا میں دوسری صحت گاہ قائم ہوئی۔ ہاں اس سے پہلے ۱۸۹۶ء میں ایک مقامی انجمن نے شہر ہانکو کے قریب قصبہ ہوگسنڈ میں ایک عارضی صحت گاہ قائم کر رکھی تھی۔ جہاں ہڈیوں کی دق (سل عظمی) اور خنازیر میں مبتلا بچوں کا علاج کیا جاتا تھا +

دق کے دو نئے اداروں کا قیام

دق کے انسداد کے لئے فین لینڈ میں جو کوششیں عرصے سے جاری تھیں انکی تاریخ میں ۱۹۰۷ء سے ایک نئے باب کا اضافہ ہوا اور ملک میں اس موذی مرض کا مقابلہ کرنے کیلئے حسب ذیل دو مستقل ادارے قائم کئے گئے:-

(۱) فینش نیشنل اینٹی ٹیوبرکلوسس ایسوسی ایشن +

(۲) غریب مریضان دق کے فائدہ کے لئے فنڈ فراہم کرنے والی کمیٹی +

اخرالذکر کمیٹی ۱۹۲۹ء تک جداگانہ حیثیت سے کام کرتی رہی۔ اسکے بعد فینش نیشنل اینٹی ٹیوبرکلوسس ایسوسی ایشن میں مدغم ہو گئی +

نیشنل اینٹی ٹیوبر کلوسس ایسوسی ایشن

اس ایسوسی ایشن کے قیام کا سہرا ڈاکٹر رچرڈ سیورس کے سر ہے انہوں نے فینش میڈیکل سوسائٹی کے بیسویں جلسہ عام میں یہ تجویز پیش کی تھی کہ ٹیوبر کلوسس کا مقابلہ کرنے کیلئے ملک میں ایک مستقل ادارہ قائم کیا جائے، جلسہ نے فوراً انکی یہ تجویز منظور کرکے قواعد و ضوابط مرتب کرنے کے لئے ایک کمیٹی قائم کر دی۔ ۲ مئی ۱۹۰۷ء کو یہ ایسوسی ایشن منصۂ شہود پر آئی۔ اسکے پہلے صدر ڈاکٹر رچرڈ سیورس (ڈائریکٹر جنرل گورنمنٹ میڈیکل بورڈ) منتخب ہوئے، جنہوں نے ۱۹۲۶ء تک مسلسل فرائض صدارت انجام دئے، اسکے بعد پروفیسر اکسل کوسکی میز صدر منتخب ہوئے۔ انجمن کے پہلے نائب صدر ڈاکٹر جی، آر، ریڈیمان تھے جو ۱۹۲۷ء میں اپنی وفات تک اس منصب پر فائز رہے۔ انجمن کے موجودہ صدر پروفیسر اکسل کوسکیمیز نائب صدر پروفیسر ایکسل فان بونسڈراف اور سکرٹیری ڈاکٹر سیوری سیودنن ہیں +

غریب مریضان دق کے لئے فنڈ فراہم کرنے والی کمیٹی

سل و دق میں ہر سال ہزاروں اشخاص محض اسلئے مرتے ہیں کہ مالی مشکلات کی بنا پر اپنے علاج کا معقول انتظام نہیں کر سکتے فین لینڈ میں اس اہم مسئلہ کی جانب سب سے پہلے ایک مشہور پبلشر ورنر سوڈرسٹارم کی توجہ مبذول ہوئی اور انہوں نے ایک مضمون کے ذریعہ اہل ملک کے سامنے یہ تجویز پیش کی کہ مارچ ۱۹۰۷ء میں فن لینڈ کے پارلیمنٹری انتخابات کے موقع پر لوگ غریب مریضان دق کی امداد کے لئے فنڈ جمع کریں تاکہ ایک پبلک سینے ٹوریم قائم کیا جا سکے۔ اہل ملک نے ۱۰ فروری ۱۹۰۷ء کو جابجا جلسے منعقد کرکے اس تجویز کی تہ دل سے تائید کی اور فنڈ جمع کرنیکے لئے ایک کمیٹی بنا دی گئی جس نے پارلیمنٹری انتخابات کے موقع پر تیس ہزار مارک (موجودہ شرح تبادلہ کے مطابق ڈیڑھ ہزار پونڈ) جمع کرلئے +

۹ جون ۱۹۰۷ء ہلسینکی کے معزز شہریوں نے یہ فیصلہ کیا کہ مندرجہ بالا عارضی کمیٹی کو ایک مستقل ادارہ کی شکل میں تبدیل کر دیا جائے جسکے سولہ ارکان ہوں۔ ان ارکان میں آٹھ آدمی تو میڈیکل ایسوسی ایشن ڈوڈیسیم کی جانب سے منتخب کئے جائیں اور آٹھ ٹمپرینس سوسائٹی کیطرف سے۔ اس جدید کمیٹی کے پہلے صدر پروفیسر تاوی لئی ٹینن منتخب ہوئے جنہوں نے ۱۹۱۷ء تک فرائض صدارت انجام دئے، ان کے بعد اس منصب پر ڈاکٹر کے، ایف ہیرو یسالو فائز ہوئے +

اینٹی ٹیوبر کلوسس ایسوسی ایشن کی ابتدائی سرگرمیاں

قدرتی طور پر نیشنل اینٹی ٹیوبر کلوسس ایسوسی ایشن کا پہلا کام یہ تھا کہ پروپیگنڈے کے ذریعہ لوگوں میں بیداری پیدا کی جائے۔ کئی ماہ کی مسلسل کوششوں اور درخواستوں کے بعد مقامی حکومت نے اینٹی ٹیوبر کلوسس ایسوسی ایشن کے پروپیگنڈے کے لئے صرف پندرہ سو مارک سالانہ کی حقیر امداد منظور کی، دوسرے الفاظ میں یوں سمجھنا چاہیئے کہ فین لینڈ کے غلام باشندوں کو تپ دق کے روز افزوں حملوں کے بچانے کے لئے دولت روس کے بجٹ میں اس سے زیادہ گنجائش نہ تھی۔ چونکہ حکومت سے کسی خاص مالی امداد کی امید نہ تھی۔ اسلئے پبلک نے جو چند برسوں کے اندر مندرجہ بالا اداروں کے قابل قدر کارناموں سے خوب واقف ہو چکی تھی، ان کا بار کفالت خود ہی برداشت کرنیکا تصفیہ کرلیا، چنانچہ ملک کے گوشہ گوشہ میں نیشنل اینٹی ٹیوبر کلوسس ایسوسی ایشن کے لئے چندے فراہم ہونے لگے۔ ارنسٹ اور میگنس ڈاہلسٹارم دو بھائیوں نے ایک لاکھ مارک (تقریباً پانچ ہزار پونڈ) کی رقم پیش کی جو اسوقت کی ضرورتوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے بیش قرار کہی جا سکتی ہے۔ اس سے اپنے مفید مقاصد کو کامیاب بنانے کے لئے ایسوسی ایشن کو بہت امداد ملی۔ اور اس نے سب سے پہلے صوبہ پوہجنما کے ضلع کردونبی میں جو دق کا اہم ترین مرکز تھا، ڈاکٹر کانسٹنٹین ٹنبرگ کی زیر قیادت اپنی سرگرمیاں معقول پیمانہ پر شروع کر دیں۔ ڈاکٹر صاحب نے اس علاقہ کے ایک ایک باشندے کا معائنہ کیا کہ اسکے جسم میں دق کے جراثیم کی کارفرمائیاں کس حد تک موجود ہیں۔ اسی دوران میں کردونبی میں ایک چھوٹی سی صحت گاہ بھی قائم کی گئی جہاں صرف یہی نہیں کہ مریضوں کو رکھ کر ان کا علاج کیا جاتا تھا بلکہ جو مریض یہاں رہ کر علاج کرنا نہیں چاہتے تھے، اس صحت گاہ کی نرسیں ان کے مکانوں پر جا کر انکی دیکھ بھال کرتی تھیں اور انہیں علاج کے صحیح طریقے بتاتی تھیں تاکہ وہ اپنے مکانوں میں رہتے ہوئے صحت گاہ کے فوائد کافی حد تک حاصل کرسکیں +

ایسوسی ایشن کو کردونبی میں اس قدر کامیابی حاصل ہوئی کہ اس نے دوسرے مقامات پر بھی اسی قسم کی چھوٹی چھوٹی صحت گاہیں قائم کیں اور ۱۹۱۳ء میں عریبہ کا پہلا مرکزی ہسپتال قائم کیا گیا جہاں سے کئی اضلاع کی صحت گاہوں کی نگرانی کی جاتی تھی +

صوبہ یوبیمہ کے وسطی حصہ میں اپنا انتظام قائم کرلینے کے بعد نیشنل اینٹی ٹیوبر کلوسس ایسوسی ایشن جنوبی حصہ کا رُخ کیا اور وہاں ضلع تیوا کو اپنی جدو جہد کا پہلا مستقر قرار دیا۔ یہاں بھی ہر باشندے کا معائنہ کرنیکے بعد ایک چھوٹی سی صحت گاہ قائم کی گئی، جسکے انچارج خود ایسوسی ایشن کے موجودہ سکریٹری ڈاکٹر سیوری سیودنن تھے، تھوڑے ہی عرصہ کے بعد تیودا کو بھی کروونی کی طرح اہمیت حاصل ہوگئی اور یہاں دیہات کے مریض کثیر تعداد میں آنے لگے غریب مریضان دق کے لئے فنڈ فراہم کرنے والی کمیٹی بدستور مصروف عمل رہی۔ اس نے کئی کئی چھوٹی چھوٹی صحت گاہوں کے قیام میں مدد کی، اور بعض مقامات پر اپنی جانب سے شفا خانے بھی کھولے، پارلیمنٹری انتخابات کے علاوہ کمیٹی مے ڈے یوم مزدوران کے موقع پر بھی چندہ جمع کرتی تھی، اسکے علاوہ لاٹری، پوسٹ کارڈوں اور خطوط کی مہروں کی فروخت سے بھی فنڈ فراہم کرتی تھی +

فین لینڈ کی سرگرمیاں آزادی کے بعد

زمانہ محکومی میں دق وسل کے خلاف فین لینڈ کی سرگرمیاں بہت محدود رہیں، اسکی وجہ یہ تھی کہ کام کرنے والوں کو غیر حکومت سے کوئی خاص مالی امداد نہیں ملتی تھی، اور ان کی کوششوں کا سارا انحصار پبلک کی امداد پر تھا۔ جیسا کہ اوپر بتایا گیا ہے۔ حکومت روس اینٹی ٹیوبر کلوسس ایسوسی ایشن اور فنڈ فراہم کرنے والی والی کمیٹی کو صرف پانچ پانچ سو مارک (تقریباً ۲۰ پونڈ) سالانہ امداد دیتی تھی، اور ایک مرتبہ جب لوگوں میں سرگرمی زیادہ بڑھی تو اس نے سنہ ۱۹۱۲ء میں انتہائی "فیاضی" سے کام لے کر ان دونوں اداروں کو بیس بیس ہزار مارک دئے تھے۔ لیکن سنہ ۱۹۱۷ء میں جب فین لینڈ نے روس کی گرفت سے نجات حاصل کی تو اسکی تاریخ میں ایک نئے باب کا اضافہ ہوا۔ ابتدا میں چند سال جنگ کے بعد کی بدنظمیوں کی اصلاح اور جدید نظام حکومت کے قیام میں صرف ہوئے اسکے بعد پارلیمنٹ، حکومت، اور میونسپلٹیوں نے سب سے پہلے تپ دق کے انسداد کی جانب توجہ مبذول کی +

کمیشن کا تقرر

سنہ ۱۹۲۲ء میں فین لینڈ کی آزاد قومی حکومت نے ملک میں دق کی ترقی کے اسباب اور لوگوں کو اس مرض سے نجات دلانے کی تجاویز پر غور کرنے کے لئے ایک کمیشن مقرر کیا جس نے بہت وسیع پیمانہ پر تحقیقات کرکے دو سال بعد اپنی مفصل رپورٹ پیش کی، آزاد قومی حکومت کے اس پہلے کمیشن نے جو سفارشیں کی تھیں ان میں سے بیشتر تجاویز کو عملی جامہ پہنا دیا +

سنہ ۱۹۲۷ء میں حکومت نے تپ دق کے سلسلہ میں ایک اور کمیشن مقرر کیا جس نے یہ تجویز پیش کی کہ حکومت کو تپ دق کے متعلق ایک مستقل قانون بنانا چاہئے +

دق کے متعلق حکومت فین لینڈ کا قانون

سنہ ۱۹۲۸ء میں حکومت فین لینڈ نے مندرجہ بالا کمیشن کی سفارشات کے مطابق تپ دق کے انسداد کے سلسلہ میں ایک قانون منظور کیا جسکی بعض اہم دفعات درج ذیل ہیں +

(۱) ملک کو دق کے پنجہ سے نجات دلانے کے لئے ایک مستقل بورڈ آف ہیلتھ قائم کیا جائے +

(۲) ڈاکٹروں اور نرسوں کا فرض ہے کہ جب کوئی شخص تپ دق میں مبتلا ہو تو وہ اس کی اطلاع بورڈ آف ہیلتھ کو کردیں +

(۳) بورڈ آف ہیلتھ کا فرض ہو کہ وہ صفائی کے فوائد لوگوں کے ذہن نشین کرے اور جس مکان میں تپ دق کا کوئی مریض مرے، اسے جراثیم کش دواؤں سے صاف کرے +

(۴) بورڈ آف ہیلتھ کو جب معلوم ہو کہ تپ دق کے کسی مریض کی علالت قرب وجوار کے لوگوں کے لئے باعث خطر ثابت ہوگی تو اس کا فرض ہے کہ چھوت کے اثرات کو روکنے کی پوری کوشش کرے، اور مریض کو اسکے مکان سے ہٹاکر کسی سرکاری ہسپتال میں داخل کرے +

(۵) مریض نے جو کپڑے اور برتن وغیرہ استعمال کئے ہوں وہ اسکے مرنیکے بعد تلف کردیئے جائیں۔ مرنے والے کے ورثاء نہ تو ایسی چیزوں کو خود استعمال کریں، اور نہ فروخت کریں +

(۶) بورڈ آف ہیلتھ کم سن بچوں کا برابر معائنہ کرتا ہے اور جیسے معلوم ہو کہ کسی بچے پر تپ دق کا ابتدائی حملہ ہوگیا ہے یا حملہ کا امکان ہے تو اسکو دوسرے بچوں سے علٰحدہ رکھنے کی کوشش کرے +

ایسوسی ایشن کا پروپگنڈا

نیشنل اینٹی ٹیوبر کلوسس ایسوسی ایشن نے اپنی مبارک کوششوں کی ابتدا لیکچروں کے ذریعہ کی تھی

اسکے ارکان تقریبوں کے ذریعہ لوگوں کو دق سے بچنے کی تدابیر بتلاتے تھے اور موسم گرما کی چھٹیوں میں ایسوسی ایشن مذکور میڈیکل اسکولوں اور کالجوں کے طلبا کو دیہات
میں دوروں پر بھیجتی تھی۔ گذشتہ دس سال سے وہ ریڈیو کے ذریعہ سے بھی پروپگنڈا کر رہی ہے۔ ابتدا میں ایسوسی ایشن کے پاس دو میجک لالٹینیں تھیں
جن سے اُسے اپنے پروپگنڈے میں بہت مدد ملی۔ اینٹی ٹیوبرکلوسس ایسوسی ایشن کے فنڈ میں جب کافی اضافہ ہوگیا تو اس نے رسائل و کتب کی اشاعت
اور مفت تقسیم شروع کی۔ چنانچہ وہ اس وقت تک پچیس لاکھ سے زیادہ نسخے تقسیم کر چکی ہے۔ فنڈ فراہم کرنے والی کمیٹی کی جانب سے بھی متعدد پوسٹروں اور
پمفلٹوں کی تقسیم عمل میں آئی +

۱۹۲۵ء سے اینٹی ٹیوبرکلوسس ایسوسی ایشن نے رنگین اور باتصویر پوسٹروں کی اشاعت کا سلسلہ شروع کیا جن میں سے بعض پوسٹر پچاس ہزار
تک تعداد میں چھپوائے گئے۔ عام پمفلٹوں کے علاوہ ایسوسی ایشن مذکور نے تپ دق کے متعلق کئی ضخیم اور معرکتہ الآرا کتابیں شائع کیں جنہیں یورپ کے لٹریچر
درجۂ استناد حاصل ہے اور ایسوسی ایشن نے ۱۹۲۵ء سے ایک ماہوار میگزین شائع کر رہی ہے جسکا نام "ٹیوبرکلوسیلہٹی" (ٹیوبرکلوسس ریویو) ہے۔ یہ
میگزین اس وقت بیس ہزار کی تعداد میں فنش زبان میں اور تین ہزار سویڈش زبان میں چھاپا جاتا ہے۔ اور مقامی میونسپلٹیوں کے چیرمینوں۔
پارلیمنٹ کے ممبروں، ڈاکٹروں، پادریوں، ابتدائی جماعت کے مدرسوں، کلبوں، اسکولوں، صحت گاہوں، شفاخانوں کمیٹیوں، سیونگ بنکوں، ڈاکخانوں
دائیوں اور نرسوں میں مفت تقسیم کیا جاتا ہے +

جلوس اور جلسے

رسائل، پوسٹروں اور کتابوں کی اشاعت کے علاوہ اینٹی ٹیوبرکلوسس ایسوسی ایشن نے جلوسوں اور جلسوں سے بھی
کام لیا، اسکی جانب سے ہر سال مارچ کے مہینہ میں پہلے اتوار کو "ٹیوبرکلوسس ڈے" منایا جاتا ہے۔ اس دن تمام ملک میں
جلوس نکلتے ہیں۔ جلسے ہوتے ہیں۔ گانوں اور ڈراموں کے ذریعہ لوگوں کو دق سے بچنے کی تدابیر بتائی جاتی ہیں۔ فین لینڈ کی تمام ٹمپرنس سوسائٹیاں، نوجوانو
کے کلب اور دوسری سوشل انجمنیں ٹیوبرکلوسس ڈے کو کامیاب بنانے میں ایسوسی ایشن مذکور کے ساتھ کامل اشتراک عمل کرتی ہیں اس دن فنش ریڈیو بھی
ملک کے لئے ایک خاص پروگرام براڈکاسٹ کرتا ہے اور ریڈیو کا محکمہ دوسرے مواقع پر بھی اینٹی ٹیوبرکلوسس ایسوسی ایشن کے ممبروں کی تقریریں براڈکاسٹ
کرتا رہتا ہے ۔:۔

فین لینڈ میں دق کے خلاف عام جلسوں کا سلسلہ ۱۹۱۰ء سے جاری ہے۔ لیکن حصول آزادی کے بعد ان سرگرمیوں میں غیر معمولی اضافہ ہوگیا ہے
جلسوں اور جلوسوں کے علاوہ ایسوسی ایشن کی جانب سے مختلف مقامات پر دق کے متعلق نمائشیں بھی منعقد کی جاتی ہیں ۱۹۳۲ء فین لینڈ
کی بیمہ کمپنیوں نے بہت بڑے پیمانہ پر ایک نمائش کے انعقاد کے لئے اینٹی ٹیوبرکلوسس ایسوسی ایشن کو چھیاسی ہزار مارک پیش کئے تھے، اس کے علاوہ
ایسوسی ایشن نے حکومت کی امداد سے ہیلسنکی میں تپ دق کے متعلق ایک مستقل عجائب خانہ بھی قائم کیا ہے۔ جہاں اعداد و شمار کے مکمل نقشوں کے علاوہ
ایسی تصویریں بھی بتعداد کثیر فراہم کی گئی ہیں جن سے ترقی مرض کے اسباب لوگوں کے ذہن نشین ہوتے ہیں +

دق کی فلمیں

تقریباً پانچ برس سے اینٹی ٹیوبرکلوسس ایسوسی ایشن اپنے پروپگنڈے میں فلموں سے بھی مدد لے رہی ہے۔ سب سے پہلے اس نے
۱۹۳۳ء میں منیلا ٹیلویو کے ایک مشہور ناول کے پلاٹ پر دق و سل کے متعلق ایک فلم تیار کی۔ جو دو سال کے اندر ایک ہزار تین سو
مقامات پر دکھائی گئی کہ اسے تین لاکھ سے زیادہ آدمیوں نے دیکھا۔ اس فلم کی نمائش زیادہ تر دیہات میں کی گئی تھی اور اسے دق و سل کے متعلق یورپ
کی بہترین فلموں میں شمار کیا جاتا ہے۔ حال میں ایسوسی ایشن نے جرمنی سے ایک نئی فلم منگوائی ہے ۔:۔

فین لینڈ میں دق کے انسداد کی تدابیر

فنش نیشنل اینٹی ٹیوبرکلوسس ایسوسی ایشن نے ۱۹۰۷ء اور ۱۹۱۳ء میں کرونبی اور ٹیوا میں اپنی کوششوں کی جو ابتدا کی تھی اس کا ذکر اوپر کیا
جا چکا ہے، اب ان انسدادی تدابیر نے ایک عظیم الشان اور مستقل نظام کی شکل اختیار کر لی ہے +

شہروں میں دق کی انسدادی تدابیر کا اہم ترین مرکز دق کا شفاخانہ ہوتا ہے جسکے مصارف عام طور پر میونسپل کمیٹیاں برداشت کرتی ہیں
اس قسم کا پہلا ہسپتال ۱۹۰۲ء میں بمقام ہیلسنکی قائم کیا گیا تھا لیکن اس وقت وہ بالکل برائے نام تھا اور اسکی حیثیت صرف اسقدر تھی کہ عام
ہسپتال کا ایک کمرہ مریضان دق کے لئے علیحدہ کر دیا گیا تھا۔ آزادی کے بعد اس نام نہاد ہسپتال کو غیر معمولی فروغ حاصل ہوا، اس وقت اسکے مصارف

کا تخمینہ تیس لاکھ مارک سالانہ ہے۔ اور زیر تعمیر کردوں کے مکمل ہو جانے پر اس میں بیک وقت تین مریضان دق رہ سکیں گے +

ہلسینکی کے عظیم الشان اور مرکزی ہسپتال کے علاوہ اس وقت فین لینڈ کے تمام بڑے شہروں میں دق کے شفاخانے قائم ہیں جہاں پر مریضوں کا مفت علاج کیا جاتا ہے +

دیہات میں دق کے خلاف جہاد

دق کے ذریعہ اتلاف جان زیادہ تر دیہات میں ہوتا ہے۔ کیونکہ وہاں مریضوں کے علاج کے لئے سہولتیں حاصل نہیں ہوتیں۔ چنانچہ اینٹی ٹیوبرکلوسس ایسوسی ایشن نے حکومت کی امداد سے فین لینڈ کے دیہات میں بہت وسیع پیمانہ پر انسدادی سرگرمیاں جاری کر رکھی ہیں۔ ایسوسی ایشن نے کام کی سہولت کے لئے دیہات کو ۲۳ مرکزی اضلاع میں تقسیم کر رکھا ہے اور دق کے ہر ضلع میں بارہ گاؤں اور قصبے شامل ہیں جن کی آبادی پچاس ہزار سے ایک لاکھ کے درمیان ہے۔ ہر ضلع میں ایسوسی ایشن کی جانب سے ایک ڈاکٹر ملازم ہے جس کے ماتحت ہر گاؤں میں ایک تجربہ کار نرس کام کرتی ہے۔ بڑے قصبوں میں تین تین چار چار نرسیں مقرر ہیں جنہیں فین لینڈ کی زبان میں خواہران صحت کہا جاتا ہے۔ یہ نرسیں گاؤں گاؤں ایک ایک مکان کا معائنہ کرتی ہیں معمولی شکایات کی صورت میں تو نرسیں خود ہی دیکھ بھال کر لیتی ہیں۔ ورنہ اپنے سنٹر کے ڈاکٹر کو مطلع کر دیتی ہیں۔ اگر کوئی مریض زیادہ ناتواں ہو یا مالی مشکلات کی بنا پر مصارف سفر برداشت نہ کر سکتا ہو تو ڈاکٹر خود گاؤں میں جا کر مریض کا معائنہ کرتا ہے اور جو صورت بھی مناسب سمجھی جائے یا تو اس مریض کا علاج سنٹر کے ہسپتال میں ہوتا ہے یا اسے حکومت کے خرچ پر کسی پبلک صحت گاہ میں بھیجدیا جاتا ہے +

سال میں دو یا تین مرتبہ ڈاکٹر خود ہر گاؤں کا دورہ کر کے طبی معائنہ کرتا ہے اور اگر کسی شخص کا میلان ذرا بھی دق کی جانب ہو تو اسے حملۂ مرض سے بچانے کے لئے فوراً احتیاطی تدابیر شروع کر دی جاتی ہیں۔ معائنہ کے لئے ڈاکٹر کے پاس عکس ریز کا دستی آلہ ہوتا ہے، ہر گاؤں میں سلین (ٹیوبرکلین) کے انجکشنوں کا انتظام ہے اور صرف انسانوں ہی کی نہیں۔ بلکہ مویشیوں کی بھی خاص طور پر دیکھ بھال کی جاتی ہے +

جو لوگ مبتلائے دق ہوں انکے لئے نرسوں کو خاص قسم کے اگالدانوں اور نئے کپڑوں اور برتنوں وغیرہ کا انتظام کرنا پڑتا ہے۔ بسا اوقات مریضوں کے گھروں میں ہوا کی آمد و رفت کے لئے ایک خاص قسم کی کھڑکیاں بھی بنوانی پڑتی ہیں۔ بہت سے مریض مالی مشکلات کی بنا پر ان باتوں کا انتظام نہیں کر سکتے اور حکومت کے ذرائع بھی محدود ہیں۔ لہذا اینٹی ٹیوبرکلوسس ایسوسی ایشن کی کوششوں سے تقریباً چار سو گاؤں میں ایک ٹیوبرکلوسس کمیٹی بن گئی ہے جو اپنے گاؤں سے چندے اور عطیات جمع کرتی رہتی ہے۔ اس وقت تک دیہات کے اس مشترکہ فنڈ کی تعداد ساٹھ لاکھ مارک (تقریباً تین لاکھ پونڈ) سے متجاوز ہو گئی ہے اور اسے گاؤں کے مریضوں کی ضروریات پر صرف کیا جاتا ہے +

نرسوں کی ٹریننگ

اینٹی ٹیوبرکلوسس ایسوسی ایشن نے سب سے پہلے ۱۹۱۳ء میں نرسوں کی جانب توجہ مبذول کی تھی اور اسکے لئے ہلسینکی میں ایک چھوٹی سی درسگاہ قائم کی گئی تھی۔ جہاں نرسوں کو دق کا نظریہ بتایا جاتا تھا اور انہیں مریضوں کی دیکھ بھال کے لئے ایک ماہ تک ٹریننگ دی جاتی تھی۔ اس طرح ۱۹۱۷ء تک ۱۵۹ نرسوں نے ٹریننگ حاصل کی۔ اسکے بعد یہ درسگاہ ٹیوا میں منتقل ہو گئی اور اسکے کورس کی مدت بھی دو ماہ کر دیگئی۔ لیکن چند مصلحتوں کی بنا پر ۱۹۲۵ء میں اس درسگاہ کو پایہ تخت ہلسینکی میں منتقل کرنا پڑا۔ اسکے بعد ۱۹۳۱ء میں حکومت کی جانب سے پبلک ہیلتھ نرسنگ اسکول کے نام سے معقول پیمانہ پر ایک درسگاہ قائم ہو گئی ہے جہاں دق کے سلسلہ میں نرسوں کو چھ ماہ تک ٹریننگ دی جاتی ہے۔ سرکاری اسکول کے علاوہ ایسوسی ایشن کی درسگاہ بدستور قائم ہے +

بچوں کو بچانے کی تدابیر

بچوں کو دق سے بچانے کا مسئلہ بہت اہمیت رکھتا ہے اور حکومت فین لینڈ نے اس جانب بھی خاص توجہ مبذول کر رکھی ہے۔ قانون کی رو سے مریض بچوں کو دوسرے بچوں سے علیحدہ کیا جا سکتا ہے لیکن ابھی ملک میں ایسے مکانات کی تعداد کم ہے جہاں مریض بچوں کو رکھ کر ان کا علاج کیا جا سکے۔ ۱۹۳۶ء میں اینٹی ٹیوبرکلوسس ایسوسی ایشن نے قصبہ ٹمپیر میں ایک ایسا مکان بنوایا ہے، جہاں نوزائیدہ بچوں کو جنکی مائیں دق میں مبتلا ہوں نرسوں کی نگرانی میں پرورش کیا جاتا ہے +

ایسوسی ایشن کی آمدنی

جیسا کہ اوپر بتایا جا چکا ہے جس زمانہ میں فین لینڈ سلطنت روس کے زیر نگین تھا اسے دق کے انسداد کی کوششوں کے لئے صرف پانچ ہزار مارک سالانہ حکومت دیتی تھی لیکن حصول آزادی کے بعد حکومت کی امداد میں برابر اضافہ ہوتا گیا۔ سال گذشتہ اینٹی ٹیوبرکلوسس ایسوسی کو اپنی قابل قدر سرگرمیوں کے لئے حکومت نے ۶۹ لاکھ ۳۰ ہزار مارک دئیے تھے

سکے علاوہ ایسوسی ایشن مذکور کے ممبروں کے چندے، عام عطیات اور کرسمس کے ٹکٹوں اور ٹیلیگرام کے رنگین فارموں سے ہر سال کافی رقم حاصل کرتی ہے جو ڈاکٹروں اور نرسوں کی تنخواہوں، مریضوں کی ضروریات اور صحت گاہوں کی نگہداشت پر صرف کی جاتی ہے۔ چنانچہ اسوقت ایسوسی ایشن کے مصارف کی مجموعی میزان ایک کروڑ چھیاسی لاکھ مارک سے زیادہ ہے +

حکومت کے مصارف ۱۹۱۶ء میں جب کہ فن لینڈ نے آزادی حاصل کی انسداد دق کے سلسلہ میں حکومت کے مصارف کی مجموعی میزان صرف دو لاکھ مارک تھی۔ لیکن اسکے بعد سے بجٹ میں برابر اضافہ ہوتا گیا ہے۔ اس وقت حکومت اینٹی ٹیوبرکلوسس ایسوسی ایشن کی بیش قرار امداد کے علاوہ اپنی قائم کردہ صحت گاہوں کی نگہداشت پر تقریباً دو کروڑ مارک سالانہ صرف کرتی ہے اور وہ حصول آزادی کے بعد سے اس وقت تک مریضان دق کی امداد اور دوسری انسدادی کوششوں پر تقریباً تیس کروڑ مارک صرف کر چکی ہے +

آسٹریلیا میں دق کے انسداد کی تدابیر

از ڈاکٹر ایم۔ جی۔ ہومس، ڈی، ایس، او۔ ایم، بی، بی، ایس۔ ڈی، پی، ایچ ڈائرکٹر کامن ویلتھ ڈیپارٹمنٹ آف ہیلتھ کینبرا (آسٹریلیا)۔

دولت مشترکہ آسٹریلیا حسب ذیل ریاستوں پر مشتمل ہے:۔

(۱) نیو ساؤتھ ویلس (۲) وکٹوریہ (۳) کوئینس لینڈ (۴) جنوبی آسٹریلیا (۵) مغربی آسٹریلیا اور (۶) ٹسمانیہ۔ ان میں دق کی بدترین آماجگاہ ٹسمانیہ ہے، اور اسکے بعد مغربی آسٹریلیا کا درجہ ہے۔ یوں تو آسٹریلیا میں دق کے انسداد کی سرگرمیوں کا سلسلہ ۱۹۱۰ء سے جاری ہے لیکن حکومت کی خاص توجہ ۱۹۲۲ء سے مبذول ہوئی۔ انسدادی کوششوں کو سب سے زیادہ کامیابی کوئینس لینڈ میں حاصل ہوئی ہے جہاں شرح اموات جو ۱۸۸۵ء–۱۸۸۹ء میں ۹۳،۴ فی دس ہزار تھی ۱۹۳۵ء–۱۹۳۶ء میں صرف ۲،۳ فی دس ہزار رہ گئی اور دق کی یہ شرح اموات غالباً دنیا بھر میں سب سے کم ہو۔ ٹسمانیہ کی موجودہ شرح اموات ۱۰،۴ فی دس ہزار ہے +

آسٹریلیا کی مختلف ریاستوں میں استیصال دق کے لئے جو کوششیں کی گئیں ان کا خلاصہ درج ذیل ہے:۔

(۱) نیو ساؤتھ ویلس نیو ساؤتھ ویلس میں دق کی موجودہ شرح اموات ۵،۳ فی دس ہزار ہے۔ یہاں حکومت کے محکمہ حفظان صحت کو صرف سل رئوی (پھیپھڑے کی دق) کے مریضوں کی اطلاع دینا قانوناً ضروری ہے۔ استیصال دق کے لئے حکومت کی جانب سے ایک مستقل بورڈ بنا دیا گیا ہے جسکا صدر ڈائرکٹر جنرل آف ہیلتھ ہے۔ اس بورڈ کے علاوہ آسٹریلیا کی ریڈ کراس سوسائٹی بھی مفید خدمات انجام دیتی ہے ریاست میں تپ دق کے متعلق تمام ادارے اس بورڈ کے ماتحت ہیں جس کے بعض فرائض حسب ذیل ہیں:۔

(۱) مریضوں کو کسی خاص انسٹی ٹیوشن میں داخل کرنا، یا انہیں کسی ایک انسٹی ٹیوشن سے دوسری انسٹی ٹیوشن میں منتقل کرنا +

(۲) لوگوں کے مکانات اور کارخانوں کی حالت کا معائنہ +

(۳) علاج سے مریضان دق کی صحت یابی کے بعد ان کی نگرانی اور اعادۂ مرض کے خطرہ کو روکنے کی تدابیر +

(۴) دق کے متعلق ضروری اعداد و شمار مرتب کرنا +

(۵) پبلک میں پروپگنڈا اور انہیں دق کے اسباب اور اس سے بچنے کی تدابیر بتانا +

ریاست میں دق کے چار شفاخانے قائم ہیں جنہیں حکومت سے سالانہ امداد ملتی ہے ہر ہسپتال میں ایک ریزیڈنٹ آفیسر رہتا ہے جسکے تحت متعدد تربیت یافتہ قابلائیں (ٹرینڈ نرسز) کام کرتی ہیں۔ وقتاً فوقتاً ایک آنریری میڈیکل آفیسر بھی مریضوں کا معائنہ کرتا رہتا ہے +

دق کے دواخانوں کا اسٹاف صرف شفاخانہ ہی میں مریضوں کا علاج نہیں بلکہ لوگوں کے گھروں پر جا کر بھی ان کا معائنہ کرتا رہتا ہے۔

ریاست میں مریضان دق کے لئے پانچ صحت گاہیں ہیں، جن میں سے ایک کوئن وکٹوریہ ہوم " عمر رسیدہ عورتوں کے لئے مخصوص ہے رائل الکزنڈرا ہاسپٹل کے نام سے ایک شفاخانہ بچوں کے لئے بھی قائم ہے۔ صحت گاہوں میں صرف وہی لوگ داخل کئے جاتے ہیں جن کا مرض

قابل علاج ہو، اسکے لئے مریضوں کے تھوک اور بلغم کے معائنہ کے علاوہ عکس ریز کے ذریعہ انکے پھیپھڑوں کا معائنہ بھی کیا جاتا ہے +

(۲) وکٹوریہ

ریاست وکٹوریہ میں حکومت کے محکمہ حفظان صحت کو ہر قسم کے سل و دق کی اطلاع دینی ضروری ہے، جب کسی شخص کے متعلق یہ معلوم ہوجائے کہ اس پر دق کا حملہ ہوگیا ہے تو میڈیکل آفیسر آف ہیلتھ اس کی اسی طرح نگرانی کرتا ہے جس طرح پولیس مشتبہ لوگوں کی جانچ کرتی ہے۔ یہانتک کہ وہ میڈیکل آفیسر کو اطلاع دیئے بغیر ایک محلہ سے دوسرے محلہ میں، یا ایک شہر سے دوسرے شہر میں سکونت اختیار نہیں کرسکتا۔ ۱۹۲۶ء سے دق کے متعلق تمام انسدادی سرگرمیاں ایک ڈائریکٹر آف ٹیوبرکلوسس کے ماتحت کردی گئی ہیں۔ جو گورنمنٹ کے محکمہ حفظان صحت کا ایک افسر ہے۔ شفاخانوں اور صحت گاہوں کے قیام کے علاوہ وکٹوریہ میں استیصال دق کے لئے حسب ذیل لائحہ عمل مرتب کیا گیا ہے:—

(۱) پبلک کو مرض کے متعلق ضروری معلومات بہم پہونچانا +

(۲) ابتدائی مدارس کے بچوں کی خاص طور پر نگرانی +

(۳) مکانات کا معائنہ اور انکی صفائی +

(۴) ہیلتھ وزیٹروں کی جانب سے لوگوں کا باقاعدہ معائنہ انکے گھروں پر +

مریضان دق کو اپنے گھروں پر رہ کر علاج کی اجازت ہے۔ لیکن جن کا مرض زیادہ بڑھ جائے، یا جو مالی مشکلات کی بنا پر پرائیویٹ ڈاکٹروں سے رجوع نہ کرسکتے ہوں انکے لئے سرکاری ہسپتالوں میں داخل ہونا ضروری ہے۔ ملبورن میں حکومت کی جانب سے دق کا مرکزی ہسپتال قائم ہے جس میں عکس ریز اور بالائے بنفشی شعاعوں کے آلات کا انتظام ہے۔ اسکے علاوہ شفاخانے اور چھ صحت گاہیں ہیں۔ گرینول سینے ٹوریم عورتوں کے لئے مخصوص ہے اس میں بیک وقت نوے خواتین رہ سکتی ہیں +

(۳) کوئینس لینڈ

کوئینس لینڈ میں حکومت کے محکمہ حفظان صحت کو صرف پھیپھڑے کی سل کے مریضوں کی اطلاع دینی ضروری ہے، یہاں دوسری ریاستوں کے برخلاف مریضان دق کی زیادہ نگرانی نہیں کی جاتی۔ کیونکہ یہاں شرح اموات بہت کم ہے، تاہم حکومت کی جانب سے برسبین میں دق کا ایک ہسپتال قائم ہے، جہاں بیک وقت ساٹھ مریض رکھے جاسکتے ہیں۔ اسکے علاوہ دو صحتگاہیں ہیں عورتوں کے لئے کوئی علیحدہ صحت گاہ نہیں ہے +

(۴) جنوبی آسٹریلیا

یہاں ہیلتھ ایکٹ کے ماتحت سنٹرل اور لوکل بورڈس آف ہیلتھ کے اختیارات محدود ہیں، کسی مریض کو اسکی مرضی کے خلاف دق کے ہسپتال میں منتقل نہیں کیا جاسکتا۔ بورڈ آف ہیلتھ کی جانب سے مکانات اور لوگوں کا معائنہ ہوتا رہتا ہے۔ یہاں دق کے مریضوں کا سب سے بڑا ہسپتال ایڈلیڈ میں ہے جہاں بیک وقت ۴۳ مرد اور تیس عورتیں رہ سکتی ہیں، اسکے علاوہ دو صحت گاہیں ہیں۔ گورنمنٹ سینے ٹوریم بڈفورڈ پارک میں اس وقت تک صرف مرد داخل کئے جاتے ہیں۔ لیکن سال آئندہ نئے کمروں کی تعمیر کے بعد عورتوں کا داخلہ بھی شروع ہوجائیگا +

(۵) مغربی آسٹریلیا

اس ریاست میں محکمہ حفظان صحت کو گلے اور پھیپھڑوں کی دق کے تمام مریضوں کی اطلاع دی جاتی ہے، دق کے متعلق تمام سرگرمیوں کا انچارج کمشنر آف ہیلتھ ہے۔ مغربی آسٹریلیا میں واٹرلو واحد صحت گاہ ہے۔ جس میں ایکسو نوے مردوں اور ایکسو دس عورتوں کے لئے گنجائش ہے، اسکے تمام مصارف حکومت برداشت کرتی ہے، اور یہ میڈیکل ڈپارٹمنٹ کے ماتحت ہے۔ اسکے علاوہ محکمہ حفظان صحت کے معمل کیمیاوی (لیبورٹیری) میں مریضوں کے تھوک اور بلغم وغیرہ کا معائنہ مفت کیا جاتا ہے +

(۶) ٹسمانیہ

ٹسمانیہ میں ہیلتھ ایکٹ کی رو سے ڈائریکٹر آف ہیلتھ کو وسیع اختیارات حاصل ہیں۔ اسے ہر قسم کی سل و دق کی اطلاع دی جانی ضروری ہے۔ لیکن اس قاعدہ پر سختی سے عمل نہیں کیا جاتا ہے، اور حکومت کو کسی مریض کی اطلاع اسوقت ہوتی ہے جبکہ مرض بڑھ چکا ہوتا ہے +

جب کوئی مریض مرجائے یا کسی ہسپتال میں منتقل کردیا جائے تو مقامی حکام اُسکے مکان کو جراثیم کش ادویہ سے صاف کرتے ہیں اور اسکے کپڑوں کو جلا دیا جاتا ہے۔ ہوبرٹ جنرل ہسپتال میں دق کے ایک کلینک کا حال میں افتتاح ہوا ہے، جو ہفتہ میں صرف ایکدن کام کرتی ہے۔ ہوبرٹ کے قریب نیو ٹاؤن میں ایک بڑی صحت گاہ ہے جس کے نصف مصارف حکومت برداشت کرتی ہے۔ اس میں ۷۰ مریضوں کے لئے گنجائش ہے۔ لیکن روزانہ اوسط بالعموم ۴۴ رہتا ہے۔ ڈائریکٹر آف ہیلتھ کا ماتحت عملہ بہار لوگوں کے مکانات کا معائنہ کرتا رہتا ہے مریضوں

کی دیکھ بھال اور لوگوں کو دق سے بچنے کی تدابیر بتانے کے لئے نرسوں کا اسٹاف بھی معقول ہے +

استیصالِ دق کے لئے زیرِ غور تجاویز

مندرجہ بالا انتظامات کے علاوہ حکومت کے پیش نظر اور بھی تجاویز ہیں جن پر ابھی غور ہو رہا ہے، اور ان میں سے بعض حسب ذیل ہیں

(۱) ملک کی ہر تیس لاکھ آبادی پر بڑے شہروں میں دق کے ایک اعلیٰ درجہ کے کلینک کا قیام +

(۲) نرسوں کی زیادہ تعداد میں تعلیم و تربیت +

(۳) تمام ریاستوں میں یہ قانون کہ ہر قسم کی سل و دق کی اطلاع حکومت کے حفظانِ صحت کو دی جائے +

(۴) مریضانِ دق کو ان کے مکانوں سے سرکاری شفاخانوں اور صحت گاہوں میں حکماً منتقل کر دینا +

(۵) غریب مریضانِ دق کی اور انکے متعلقین کی مالی امداد +

(۶) دق کی ڈسپنسریوں کی تعداد میں معتدبہ اضافہ +

(۷) دیہات میں نئے شفاخانوں کا قیام

(۸) صحت گاہوں کی موجودہ عمارتوں میں اضافے اور عورتوں اور مردوں کو علیحدہ رکھنے کے انتظامات

(۹) تمام صحت گاہوں میں عکس ریز کے جدید ترین آلات اور تشخیص کے لئے ایک مستقل معمل کیمیاوی کا قیام

(۱۰) صحت گاہوں میں موجودہ غذا (جس میں پروٹین اور چربی کے اجزا زیادہ ہوتے ہیں) کی اصلاح +

(۱۱) وسیع پیمانہ پر پبلک پروپیگنڈا +

(۱۲) پوسٹ گریجویٹ تعلیم اور پبلک ہیلتھ کا ڈپلومہ +

(۱۳) ریسرچ کے جدید انتظامات +

(۱۴) مویشیوں کے انجکشن

سوئیڈن میں دق کی استیصال کی جدّوجہد

از ڈاکٹر گستاف نینڈر۔ ایم۔ ڈی، جنرل سکریٹری سوئیڈش نیشنل اینٹی ٹیوبرکلوسس ایسوسی ایشن، اسٹاکہوم

سوئیڈن میں مریضانِ دق کی عملی امداد کا سلسلہ ۱۸۹۷ء سے شروع ہوا، اس سال ملک میں ہز مجسٹی شاہ آسکر ثانی کے تخت نشین ہونے کی سلور جوبلی منائی گئی، اور رعایا نے اظہارِ مسرت کے طور پر بائیس لاکھ کرون (سوئیڈن کا نقرئی سکہ جس کی قیمت موجودہ شرح مبادلہ کے مطابق ایک شلنگ ڈیڑھ پنس ہے؛ ہمدرد صحت) اپنے ہر دلعزیز تاجدار کی خدمت میں نذر کئے۔ بادشاہ نے مریضانِ دق کے لئے صحت گاہوں کے قیام کی غرض سے یہ رقم قوم ہی کو عطا کر دی۔ چنانچہ سوئیڈن میں ابتدائی صحت گاہوں کا وجود اسی عطیہ شاہی کا رہین منت ہے۔

اسکے بعد سوئیڈن کی پارلیمنٹ نے ۱۹۱۰ء اور ۱۹۱۹ء میں مریضانِ دق کے لئے نئی صحت گاہوں اور نرسنگ ہاؤسوں کے لئے قوانین مرتب کئے اور ان کے لئے سرکاری امداد منظور کی۔

اس وقت سوئیڈن میں دق کی صحت گاہوں اور مرکزی ہسپتالوں کی تعداد ایک سو پینتیس ہے جن میں مجموعی طور پر دس ہزار مریضوں کے قیام و علاج کا انتظام ہے، یہ ادارے حسب ذیل تین اقسام میں منقسم ہیں:-

(۱) جوبلی فنڈ سینے ٹوریم:- جن میں ابتدائی درجہ کے مریضوں کا علاج ہوتا ہے +

(۲) ٹیوبرکلوسس ہسپتال اور ٹیوبرکلوسس کا ٹیج ہسپتال، جو صوبجاتی کونسلوں اور مقامی ڈسٹرکٹ بورڈوں کی نگرانی میں

قائم ہیں اور جن میں ہر درجہ کے مریضوں کا علاج ہوتا ہے +

(۳) سواحلی سینے ٹوریم :- یہ سویڈن کے ساحلی مقامات پر مختلف سوسائٹیوں کی جانب سے قائم ہیں اور انہیں سرکاری امداد بھی ملتی ہے، ان صحت گاہوں میں زیادہ تر سل غطامی اور سل غددی کا علاج ہوتا ہے +

ملک کے چند شمالی اضلاع کے شفاخانوں میں مریضوں کے قیام کا انتظام ابھی ضرورتاً کافی ہے لیکن بقیہ تمام قطاع و حصص میں تمام انتظامات عملی طور پر مکمل اور طمانیت بخش ہیں، اور گذشتہ پچیس تیس سال کے اندر حکومت، صوبجاتی کونسلوں، ڈسٹرکٹ بورڈوں، پرائیویٹ انجمنوں اور مخیر اصحاب نے استیصال دق میں کافی انہماک اور فراخ حوصلگی سے حصہ لیا ہے +

سل و دق کے سلسلہ میں حفظ ماتقدم کی تمام تدابیر زیادہ تر ڈسپنسریاں انجام دیتی ہیں جو ملک کے ہر حصہ میں قائم ہیں اور جنکی مجموعی تعداد دو سو تیس کے قریب ہے۔ ان ڈسپنسریوں کے مصارف صوبہ جات کی کونسلیں اور مقامی ڈسٹرکٹ بورڈز برداشت کرتے ہیں، لیکن ۱۹۱۴ء سے انہیں سرکاری امداد بھی ملنے لگی ہے، یہ ڈسپنسریاں مرض دق کی نشو و نما کے اسباب کا پتہ لگاتی ہیں، لوگوں کے مکانات کی صفائی کا خیال رکھتی ہیں اور بچوں کو مرض کے ابتدائی حملوں سے محفوظ رکھنے کی پوری کوشش کرتی ہیں بعض حالات میں ان ڈسپنسریوں کی جانب سے مریضان دق اور ان کے متعلقین کی مالی امداد بھی کی جاتی ہے۔ جون ۱۹۳۵ء میں میڈیکل بورڈ نے ان ڈسپنسریوں کی از سر نو تنظیم کے لئے ایک رپورٹ بھی حکومت میں پیش کی ہے جس میں ایک خاص تجویز یہ ہے کہ ان چھوٹے چھوٹے مقامی شفاخانوں میں پھیپھڑوں کے معائنہ کے انتظامات بھی کئے جائیں +

سویڈش اینٹی ٹیوبرکلوسس ایسوسی ایشن ۲۸ فروری ۱۹۰۴ء کو قائم ہوئی تھی، اس نے اسٹاکہوم اور ضلع نارباٹن میں جو دق و سل کی اہم آماجگاہ رہے ہیں بہت مفید تحقیقاتی خدمات انجام دی ہیں، متذکرۂ بالا انجمن مقامی ڈسپنسریوں کی امداد کرتی ہے، بچوں کو مبتلائے دق ہونے سے بچاتی ہے اور لوگوں کو سل و دق کے اسباب و علل اور اس سے بچنے کی تدابیر بتانے کے لئے عظیم الشان پیمانہ پر پروپیگنڈا کرتی ہے۔ اینٹی ٹیوبرکلوسس ایسوسی ایشن کو ہر سال بڑے دن اور سال نو کے اسٹامپوں اور ایک خاص قسم کے مبارکباد کے ٹیلیگراف فارموں کی فروخت سے معقول آمدنی ہوتی ہے۔ اس وقت ایسوسی ایشن کی سالانہ آمدنی اور مصارف کا تخمینہ سات لاکھ کرون کے قریب ہے +

حکومت سویڈن نے ۱۹۱۴ء میں سل ریوی کی روک تھام کے لئے ایک خاص قانون نافذ کیا تھا جس کی رو سے کسی مریض کی وفات کے بعد اس کے مکان کو جراثیم کش ادویہ سے صاف کیا جاتا ہے اور ڈیریوں اور دودھ کی دکانوں میں کام کرنے والوں کے ذریعہ چھوت کو بڑھنے سے روکا جاتا ہے۔ ان دنوں دق کے خلاف ایک نیا مسودۂ قانون مرتب ہو رہا ہے، ملک میں اس وقت دق کی ترکتازیوں کا میدان صرف شمالی اضلاع اور خاص کر صوبہ ناربوٹن تک محدود ہے۔ اسکے علاوہ گذشتہ بیس پچیس سال کے اندر ملک کو اس مرض کی تباہ کاریوں سے بہت کچھ نجات مل چکی ہے۔ ۱۹۱۱-۱۹۱۵ء کے مقابلہ میں ۱۹۲۱-۱۹۳۵ء کی شرح اموات ۴۴٫۳ فی صدی کم تھی +

آئرلینڈ میں دق کی روک تھام

آئرلینڈ میں اپریل ۱۹۳۶ء میں دق کی روک تھام کے لئے "لوکل فورڈ بورڈ آف ہیلتھ اینڈ پبلک اسسٹنس" کی پیش کردہ سکیموں کو وزیر صحت نے تسلیم کر لیا اور ملک میں اب ان پر عمل درآمد ہو رہا ہے +

مرض کی اطلاع بذریعہ قانون

سوائے ان مریضوں کے جنکا علاج مندرجہ ذیل تسلیم شدہ سکیموں میں سے کسی سکیم کے تحت ہو رہا ہو ہر مریض کے متعلق افسران کو اطلاع دہی ہر معالج کے لئے قانوناً لازمی قرار دی جا چکی ہے۔ اگر کسی مقامی رقبہ یا علاقے کا سرکاری ڈاکٹر اس بات کے سمجھنے سے قاصر ہے کہ دق واقعی مریض کو لاحق ہو چکی ہے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ تھوک اور فضلہ کا معائنہ اور امتحان کرائے جس کی کوئی قیمت انہیں نہیں لی جاتی، اس حکم کی پھر بھی پوری پوری پابندی نہیں ہو رہی مثلاً ۱۹۳۶ء میں کاؤنٹی میڈیکل آفیسر صحت عامہ مقام ٹیپاریری نے لکھا ہے کہ لوگ مرض کی اہمیت سے فی الحال واقف نہیں ہیں ابتدا ہی میں مرض کے حملہ

کی پروا نہیں کرتے، اور مریض کو دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک عرصہ تک غفلت کا شکار رہا ہے۔ اس لئے مرض کی پوری اطلاع دہی کا سسٹم ابھی پوری طرح کارگزار ثابت نہیں ہوا ہے +

ذیل کے نقشہ سے واضح ہو جائیگا کہ ڈبلن "کاؤنٹی بورڈ" میں ۳۱ دسمبر ۱۹۳۶ء تک دق کی اطلاع دہی کے اعداد و شمار کیا ہیں +

عمر کے درجے	مرد	عورت	میزان
پانچ سال سے کم	۱۰	۶	۱۶
۵ سے ۱۵ سال تک	۲۵	۴۶	۷۱
۱۵ سے ۴۵ سال تک	۲۳۶	۲۶۷	۵۰۳
۴۵ سے ۶۰ سال تک	۶۱	۲۰	۸۱
۶۰ سال سے زیادہ	۱۲	۷	۱۹
میزان	۳۴۴	۳۴۶	۶۹۰

پچھلے سال کے مقابلہ میں ۱۴۵ اطلاعیں اس سال زیادہ ہیں اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ مرض بڑھ رہا ہے، بلکہ اطلاع دہی کی سکیم پر زیادہ مستعدی کے ساتھ عمل درآمد کیا جا رہا ہے +

دق کی سکیمیں

دق کی سکیموں کے تحت میڈیکل افسران صحت عامہ کے حکام، نرسیں اور دانتوں کی بیماری کے ڈاکٹر ملازم ہیں یا اعزازی طور پر کام کرتے ہیں، دق کے علاج کے لئے جو کوششیں کی جا رہی ہیں اُن کے نتائج زیر غور ہیں۔ مختلف مقامات پر دق کے علاج کے ادارے قائم ہو چکے ہیں، بعض جگہ روپیہ جمع کیا جا رہا ہے یا زمینیں خریدی جا رہی ہیں۔ مثلاً ڈبلن کے بلدیہ نے چارلس اسٹریٹ ویسٹ کی جگہ خرید کر ایک صحت گاہ بنوانی شروع کر دی ہے کارلو کے بلدیہ میں بھی زمین دق کے انسٹی ٹیوشن کے لئے لے لی گئی ہے۔ کاوان، کورک، ڈبلن۔ گالوے میں پرانی صحت گاہوں کی جگہ نئی عمارتیں زیر تعمیر ہیں۔ کیری، لوئے گس، لیٹرم اور میو میں بھی دق کے پرانے ہسپتالوں کو توڑ کر نئے ہسپتال بنائے جا رہے ہیں اور انہیں جدید آلات سے مکمل کیا جا رہا ہے +

دق کے افسران

دو میڈیکل سپرنٹنڈنٹ صحت عامہ۔ ۵ اسسٹنٹ افسران صحت عامہ۔ ۴ کاؤنٹی میڈیکل افسران صحت نے اپنے اپنے علاقوں میں دق کی روک تھام کی کوشش کی۔ ان کے علاوہ افسران اور انکے ماتحت ۱۲ پورا وقت دینے والے انکے مددگار صحت عامہ کے دیگر امور کی دیکھ بھال کے ساتھ دق کا کام بھی کرتے رہے +

دق کی نرسیں

تسلیم شدہ سکیموں کے ماتحت کام کرنے کے لئے اس سال ۲۷۵ نرسیں دق کے کاموں میں لگائی گئیں، ان میں سے ۱۸ پورے وقت کام کرنے والی تھیں اور دو کم وقت کام کرتی تھیں۔ مختلف رقبوں میں ۱۶۳ نرسیں اپنی اپنی جگہ لگائی گئیں ان کو ۱ سے ۲۰ پونڈ سالانہ تک دق کی خدمات کے سلسلہ میں مدد دی گئی +

دق کی ڈسپنسریاں

اس سال ۳۲ مرکزی ڈسپنسریاں اور ۲۰۸ شاخیں کام کر رہی تھیں۔ اس میں لونگ فورڈ کاؤنٹی کی ایک مرکزی اور سات شاخ والی ڈسپنسریاں بھی شامل ہیں جہاں اس سال پہلی مرتبہ ایک منظور شدہ اسکیم باقاعدگی کے ساتھ چلائی گئی تھی۔ ان ڈسپنسریوں میں مرض کا معائنہ و تشخیص اور ابتدائی معالجہ کیا جاتا ہے +

تسلیم شدہ دیگر ادارے

مقامی صحت گاہوں میں ابتدائی حالت کے مریضوں کے علاوہ جنہیں مخصوص طور پر درمیانی یا آخری درجہ والے مریضوں کا علاج کیا جاتا ہے، ضلع کے ہسپتالوں اور بلدیہ کے عام شفاخانوں میں بھی ایسے بسترے ہیں جہاں دق کے مریض فوری ضرورت پڑنے پر رکھے جا سکتے ہیں +

مقامی صحت گاہیں یا ایسے شفاخانے جہاں دق کے مریضوں کا معالجہ کیا جاتا ہے حسب ذیل ہیں +

کاؤنٹی بوروز (بلدیات)	دیہاتی رقبے
کارک، ڈبلن اور لیمرک	کاوان، کلیر، کارک، گالوے، کلڈیر، کلکینی، لوئے گس، میو، میتھ، مونگھان، سلیگو، ٹپاریری، ویکس فورڈ اور وکلو +

بچے

بچوں کے لئے تعلیم کی سہولت کے ساتھ کھلی ہوا کا علاج حسب ذیل طریقہ سے ہو رہا ہے۔

(نقشہ آئندہ صفحہ پر ملاحظہ ہو)

ادارہ کا پتہ	بستروں کی تعداد	مریضوں کا درجہ
سینٹ میری ہسپتال کیاگ فن لاس کاؤنٹی ڈبلن	۲۳۶	۱۶ سال تک کی لڑکیوں کے خاص کیس ۔ لڑکوں کی عمر ۱۲ سال تک
سینٹ جازف ہسپتال ککولی ،	۱۱۹	جراحی کے کیس صرف لڑکیوں کے لئے عمر ۱۰ سال تک +
کاؤنٹی ولیسٹ میتھ	۹	
کرپلز ہوم بلے کاؤنٹی ۔ وکلو	۹	عام بچوں کے جراحی کے کیس +
کاؤنٹیس آف وکلو میموریل ہسپتال	۱۲	جراحی کے کیس +
پی ماؤنٹ کاؤنٹی وکلو ۔ ڈبلن	۸۰	صرف پھیپھڑے کی دق
میزان	۴۶۵	

(۱) عکس ریز کے آلات ۔ عمل جراحی کا کمرہ اور صنوعی روشنی کے علاج کے انتظامات ان تمام اداروں میں موجود ہیں ۔ صرف بعض حالتوں میں مریضوں کو ڈاکٹر رولیر انسٹی ٹیوٹ واقع لیزین (سوئٹزرلینڈ) میں جراحی کے لئے بھیجا جانا منظور ہوا ۔

دندان سازی کی خدمات

کارک ، ڈبلن ، واٹر فورڈ وغیرہ میں مریضوں کے لئے دانت کے امراض کے لئے بھی علاج کی سہولتیں موجود ہیں ، ان کے علاوہ اور جگہوں پر بھی اس کے انتظامات مہیا ہیں +

علاج کے طریقے

دق کے مریضوں کے مختلف طریقہ ہائے علاج کے بارہ میں ۱۹۳۳ء میں دیہاتی اور قصباتی رقبوں سے ڈاکٹروں نے جو رپورٹیں بھیجی ہیں اُن سے انکے طریقہ ہائے علاج پر کافی روشنی پڑتی ہے +

کارک کے افسر حفظان صحت نے لکھا ہے کہ پھیپھڑوں میں ہوا بھرنے سے بہت سے مریضوں کو فائدہ ہوا ۔ سینوکرائی سین سے بہت سے مریضوں پر خاطر خواہ تجربہ کیا گیا ۔ ٹیوبرکولین (سلین) سے بھی تشخیص وغیرہ میں مدد لی گئی ۔ ایک بچہ پر خاص قسم کے شعاعی علاج کو آزمایا گیا اور اس کا اچھا نتیجہ برآمد ہوا ۔ مصنوعی ہوا بھرنے سے پھیپھڑوں کے زخم مندمل کرنیکے علاج سے ۴۲ مریضوں کو گذارا گیا ۔ ۵ مریض مرگئے ۔ ایک کا انتقال تو تقیح النصدر کی وجہ سے اور چار مرض کی شدت کے باعث ۔ تین کی حالت ابتدا میں بہت ناقابل اطمینان تھی ۔ ۱۹ ابھی تک زندہ ہیں اور ۱۷ کی صحت بالکل اچھی ہے دو مریض گھر والی عورتیں ہیں ۔ دو بچے تھے ، اور چار دیگر مریض تھے جنہیں کوئی روزگار نہیں مل سکا ، ورنہ باقی سب مریض اپنے اپنے کاموں پر چلے گئے +

ایک مریضہ کا سینہ ماؤف تھا کہ اس کے ہاں زچگی ہوئی ، لوتھ کے افسر صحت نے اپنی رپورٹ میں لکھا ہو کہ دق کا ابتدائی حملہ کس طرح امراض دنداں سے شروع ہوتا ہے +

گالوے کے افسر صحت عامہ نے اپنی رپورٹ میں ۱۲ مریضوں کا حال لکھا ہو جن کے پھیپھڑوں میں مصنوعی طریقہ سے ہوا بھری گئی بعض کیسوں میں پھیپھڑوں پر عمل جراحی کی بھی ضرورت پڑی +

سلیگو قصبہ کے افسر صحت نے مصنوعی نفخ الصدر کے نتائج کو سراہا ہو ، اُنہوں نے یہ بھی لکھا ہے کہ (سینوکری سین اور اوسنوکرائی سین) والے طریقہ علاج کو مسلسل استعمال میں رکھنے کی ہر طرح سفارش کی جاسکتی ہے +

سرکاری امداد

سینے ٹوریم کی گرانٹ ۔ ۱۹۱۱ء کے قانون مالیات اور قومی بیمہ صحت کے قانون (۱۹۱۱ء) کے مطابق اس سال بھی ایک بڑی رقم صحت گاہوں اور ہسپتالوں کے لئے مخصوص کی گئی ، یہ رقم انگلستان ، ویلز ، سکاٹ لینڈ اور آئرلینڈ کے مابین تقسیم کی گئی ، ۱۹۳۴-۳۵ء میں مختلف تعمیرات کے لئے کارک کو ۷۴۷۲ پونڈ ، ۳ شلنگ ۴ پنس کی رقم دی گئی ۔ اس کے پاس کل رقم اب ۷ — ۳ — ۱۰۹۴۴ پونڈ باقی ہے +

مختلف اداروں بجٹ سے ۷۷ نئے بستر قائم کئے گئے +

اس سال دق کے مریضوں کی تعداد جنکا بیمہ ہوچکا تھا اور جن کا علاج مختلف اداروں یا ہسپتالوں میں کیا گیا حسب ذیل ہے :-

	مرد	عورت
پھیپھڑوں کی دق	۲۵۱۸	۱۴۹۰

دوسرے اعضاء کی دقوں کے مریض	۳۷۶	۲۶۱
میزان کُل	۲۸۹۴	۱۷۵۱

قومی امداد برائے دق

اس گرانٹ سے جس قدر رقم سال کے سال عام رائے سے منظور کیجاتی ہے، لوکل حکام کو منظور شدہ مصارف میں سے ۵۰ فیصدی مصارف کے لئے قومی گرانٹ سے روپیہ ادا کیا جاتا ہے ۳۱ مارچ ۱۹۳۶ء تک اس گرانٹ میں (۲ پنس ۱۵ شلنگ ۴۸۸ ۹۹ پونڈ) خرچ کئے گئے۔ گذشتہ چند سالوں میں کس طرح روپیہ خرچ ہوتا رہا ہے اور برابر ہر سال کس طرح رقم زیادہ کی جاتی رہی ہے اس کا اندازہ ذیل کے نقشہ سے لگایا جاسکتا ہے +

سال مختتمہ ۳۱ مارچ	گرانٹ میں سے مدد دی گئی: پونڈ	شلنگ	پنس
۱۹۳۳ء	۸۶۹۹۸	۱۰	۹
۱۹۳۴ء	۸۸۹۶۱	۷	۷
۱۹۳۵ء	۹۱۶۵۷	۱۸	۸
۱۹۳۶ء	۹۷۴۹۴	۱۴	۷

مصارف کی زیادتی کا یقینی طور پر یہ مطلب نہیں ہے کہ مرض بھی ترقی پذیر ہے، واقعہ یہ ہے کہ لوگ پہلے علاج کراتے ہوئے جھجکتے تھے۔ اب ایسا نہیں ہے، نیز پہلے اداروں میں جاکر علاج کرانے کا رواج کم تھا اب بڑھ رہا ہے، اس وجہ سے مصارف میں بھی اضافہ دکھائی دیتا ہے۔

اعداد و شمار

رجسٹرار جنرل کی ۱۹۳۶ء کی رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر قسم کی دق سے مرنے والوں کی تعداد اس سال ۰۸۴۳ رہی یعنی ایک ہزار کی آبادی میں ۷۱،۱ انسانوں نے دق کے مرض میں جان دی۔ ۱۹۳۵ء میں ایسی اموات کی تعداد ۰۰،۷۳ تھی یعنی اس دفعہ ۲۹۰ اموات کم ہوئیں +

۱۹۳۶ء میں پھیپھڑوں کی دق سے ۲۷۲۴ اموات ہوئیں جو ۱۹۳۵ء کے اعداد سے ۲۵۲ اموات کی کمی کو ظاہر کرتی ہے، پھیپھڑوں کی دق کے علاوہ دوسرے اعضاء کی دق سے مرنے والوں کی تعداد ۵۶، تھی ۱۹۳۵ء کے مقابلہ میں بقدر ۳۸ اموات کم ہوئیں۔ ۱۹۳۶ء میں ہر قسم کی دق سے شہری علاقوں میں ۱۴۳۴ موتیں ہوئیں یعنے ۱۹۳۵ء کے مقابلہ میں ۱۲۰ کم۔ دیہاتی رقبہ میں کل اقسام دق سے ہونے والی اموات کی تعداد ۲۰۴۶ تھی یعنی ۱۹۳۵ء کے مقابلہ میں ۱۷۰ کم، شرح اموات دق کی وجہ سے تمام شہری حلقہ میں ۴۹،۱ فی ہزار آبادی کے حساب سے رہی اسکے مقابلہ میں شہری حلقوں میں ایک ہزار کی آبادی پر شرح اموات از دق (۱،۰۲) رہی +

دق سے ہونے والی اموات کی زیادتی حسب ذیل قصبوں، دیہاتوں اور شہروں میں سب سے زیادہ دیکھی گئی:۔

ڈبلن، کاؤنٹی بورو۔ ۱،۵۹ + واٹرفورڈ کاؤنٹی بورو ۱،۵۷۔ میتھ کاؤنٹی میں ۱،۵۰۔ ویکس فورڈ کاؤنٹی میں ۱،۴۴۔ ڈبلن کاؤنٹی ۱،۴۲۔ اور لیسرگ کاؤنٹی بورو میں ۱،۴۰ +

دق کی اموات حسب ذیل مقامات میں کم واقع ہوئیں +

کاوان ۰،۶۴۔ راس کامن میں ۰،۷۰۔ میو میں ۰،۷۶۔ لونگ فورڈ میں ۰،۸۵۔ لیمرک میں ۰،۸۷ اور کلیر میں ۰،۹۷ +

ڈائرکٹر پبلک ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ آئرلینڈ ڈبلن

شکاگو (امریکہ) کی میونسپل صحت گاہ

از ڈاکٹر ایلن۔ جے۔ ہروبی۔ ایم ڈی سکرٹیری بورڈ آف ڈائرکٹر نیشنل ٹیوبرکلوسس سینے ٹوریم۔ شکاگو

شکاگو (امریکہ) میونسپلٹی کی طرف سے دق کے مریضوں کے لئے اس وقت ایک صحت گاہ قائم ہے جو ہر حیثیت سے مکمل اور ترقی یافتہ ہے۔ اس میں ۹ ڈاکٹر ہیں، اور انکے افسر ڈاکٹر کارل ہنری چسن ہیں۔ انکے علاوہ اکیس ماہرین دق کی ایک مشاورتی کمیٹی بنی ہوئی ہے جس کا اجلاس مناسب وقفہ سے وقتاً فوقتاً ہوتا رہتا ہے۔ اس کمیٹی میں امریکہ کے مشہور ڈاکٹر رچرڈ ڈاوسن بھی شریک ہیں جو ہفتہ میں چار مرتبہ سینے ٹوریم کا معائنہ کیا کرتے ہیں، اور مریضوں کے اپریشن وغیرہ میں مفید مشورے دیتے ہیں +

اس وقت اس صحت گاہ میں ۱۲۰۵ مریضوں کی گنجائش ہے، ۱۹۳۲ء تک اس میں ۹۰۴ مریضوں کی گنجائش تھی، لیکن موجودہ بورڈ نے بجٹ میں کمی کے باوجود ۱۹۳۳ء میں ۳۰۱ مزید مریضوں کے لئے گنجائش نکالی، اسکے علاوہ "میونسپل ہوم" میں مزید تین سو بستر کا اضافہ کیا گیا یہ وہ جگہ ہے جہاں مریض صحت گاہ میں داخل ہونے سے پہلے انتظار کرتا ہے، غرض اس وقت شکاگو میں جہاں دق کے مریضوں کی آبادی تقریباً بیس ہزار ہے کل اٹھارہ سو مریضوں کے داخلہ کا انتظام ہے، اور یہ کوئی تعجب خیز بات بھی نہیں ہے اسلئے کہ دق کے سارے مریضوں کے لئے صحت گاہ میں انتظام کرنا یہاں بھی معاشی اعتبار سے ایسا ہی ناممکن ہے جس طرح اور جگہ ناممکن نظر آتا ہے۔ اس لئے کوشش یہ کی جارہی ہے کہ اگر ہر مریض کو صحت گاہ میں جگہ نہ مل سکے تو صحت گاہ ہی کو ہر مریض کے گھر میں قائم کردیا جائے اور یہ صورت پہلی صورت کے مقابلہ میں آسان اور کم خرچ ہے +

مریضوں کے انتخاب کا طریقہ

صحت گاہ میں مریضوں کو منتخب کرنا بہت مشکل کام ہے، اسلئے کہ شکاگو میونسپل کمیٹی کی طرف سے جو صحت گاہ قائم ہوئی ہے، اس میں داخلہ بالکل مفت رکھا گیا ہے اور ٹیکس دینے والے کو اس میں داخل ہونے کا مساوی حق حاصل ہے۔ یہ بحث کہ ابتدائی مریض صحت گاہ میں لئے جائیں اور جن کا مرض پرانا اور مہلک صورت اختیار کرلے انہیں نہ لیا جائے، انتخاب کے معاملہ میں کچھ زیادہ کارآمد ثابت نہیں ہوتی۔ اس لئے کہ مریضوں کے انتخاب کی سفارش سول ہسپتال کی طرف سے آتی ہے اور ان میں ۹۵ فیصدی ایسے مریضوں کی سفارش ہوتی ہے جنکا مرض اوسط درجے سے بڑھا ہوا ہوتا ہے چنانچہ ۱۹۳۳ء میں جتنے مریض صحت گاہ میں داخل کئے گئے ان میں ۸۵ فیصدی مریض ایسے تھے جنکا مرض ابتدائی درجے سے آگے بڑھ چکا تھا

انتخابی حلقے

انتخابی حلقے میں جہاں مریض صحت گاہ کے لئے منتخب ہوکر جگہ کے انتظار میں رکھے جاتے ہیں ۴۴ بستروں کی گنجائش ہے۔ یہاں تین ڈاکٹر مقرر ہیں ایک بڑی نرس اور ہسپتال کی نرسیں رکھی گئی ہیں، انکے علاوہ دو ہسپتال کے ملازم بھی کام کرتے ہیں۔ یہاں داخلہ کے وقت ہر مریض کا طبی اور عکس ریز کے ذریعہ معائنہ کیا جاتا ہے اور اس کی رپورٹ صحت گاہ میں بھیجی جاتی ہے۔ یہاں انتخاب کے لئے جو کمیٹی بنی ہوئی ہے وہ اس رپورٹ پر غور و بحث کرکے مریض کے متعلق ایک آخری فیصلہ صادر کرتی ہے گویا انتخابی حلقہ میں داخلہ کے بعد مریض صحت گاہ میں داخلہ کا امیدوار ہوجاتا ہے لیکن وہاں داخلہ کی اجازت بہ شرط گنجائش مشاورتی کمیٹی سے ملتی ہے۔ جو ہر بدھ کی صبح کو صحت گاہ میں ہوا کرتی ہے، جس میں اسکے پورے اسٹاف کے علاوہ ریسرچ کے ماہر بھی شریک ہوتے ہیں +

آپریشن کے ذریعہ علاج

ایسے مریضوں کا جو انتہائی اور مہلک درجہ میں پہونچ چکے ہوں، آپریشن کا سوال بہت ٹیڑھا ہوتا ہے یہ نہیں ہوسکتا کہ ایک ہی قسم کا آپریشن ہر مریض پر کردیا جائے، بلکہ ہر مریض کے مرض کی نوعیت علیحدہ ہوتی ہے، اور آپریشن بھی اسی نوعیت کے اعتبار سے کیا جاتا ہے، آپریشن کے سلسلہ میں بھی مشورے کئے جاتے ہیں اور مرض کی نوعیت کو پہلے خوب اچھی طرح سمجھ لیا جاتا ہے +

اس سلسلہ میں ایک امر یہ بھی قابل ذکر ہے کہ ایسے مریضوں کے لئے جو انتہائی نازک حالت میں ہوتے ہیں اور ان پر فوراً آپریشن کی ضرورت ہوتی ہے تو اس صحت گاہ کے بورڈ آف ڈائرکٹرز نے یہ رعایت رکھی ہے کہ چاہے صحت گاہ میں گنجائش ہو یا نہ ہو انہیں فوراً وہاں قبول کرلیا جاتا ہے "امبولنس کار" ایسے مریضوں کے لئے بھیجی جاتی ہے اور آپریشن وارڈ میں انکے داخلہ کا انتظام کردیا جاتا ہے +

دق کے مریضوں کے اعداد و شمار

۱۹۳۰ء میں ۶۶ مریض اس صحت گاہ میں پھیپھڑے کی دق کے تھے۔ یہ تعداد یہاں کے کل مریضوں میں (۶٫۵) فیصدی ہوئی، ۱۹۲۶ء میں ایسے ۶۰ مریض زیر علاج تھے، ۱۹۲۸ء میں انکی تعداد ۷۳ تک پہونچ گئی تھی۔ لیکن ۱۹۲۹ء میں ایسے مریض ۵۸ تھے۔ غرض سل ریوی کے مریضوں کا اوسط ان چار برسوں میں ۶۹ تھا، لیکن ۱۹۳۱ء کے بعد سے اس تعداد میں زبردست اضافہ ہوتا گیا، یہاں تک کہ پہلی جنوری ۱۹۳۶ء کو انکی تعداد صحت گاہ میں ۳۵۰ یا کل مریضوں کی تعداد کے مقابلہ میں ۳۲ فیصدی تھی کہاں تو ۱۹۳۰ء میں ۶٫۵ فیصدی اور کہاں ۱۹۳۴ء میں ۳۳ فیصدی اور پھر یہ اضافہ یہیں ختم نہیں ہوجاتا، بلکہ ۱۹۳۵ء ہی کے ابتدائی چھ مہینوں کے اعداد و شمار پچھلی ششماہی سے بھی زیادہ ہیں +

اعداد و شمار

پہلی جنوری ۱۹۳۱ء سے جولائی ۱۹۳۴ء تک صحت گاہ میں ہر قسم کی دق کے مریضوں کی تعداد ۱۰۳۹ تھی ان میں سے

سو میں سے یا ۷۱ فیصدی مریضوں کی حالت بہتر ہو گئی، باقی ۱۴۰۵ مریضوں کو صحت گاہ چھوڑنے کی اجازت دیدی گئی اور ۲۰۹۶ مریض پہلی جولائی ۱۹۳۷ء کے بعد بھی یہاں باقی رہے۔ ان میں سے ۱۰۳۴ مریضوں کی حالت بہتر ہوتی جارہی تھی۔ ۸۲ مریض ایسے تھے جنکا مرض بڑھنے سے رک گیا تھا اور ۹۷۰ ایسے تھے جن کی حالت نازک ہوتی جارہی تھی +

ان ۱۰۳۹ مریضوں کے مرض کی نوعیت حسب ذیل تھی :-

پھیپھڑے کی دق کے مریض	۵۵۵
دماغی دق کے مریض	۱۳۶
سل کیلئے پسلیوں میں عمل جراحی والے مریض	۴۸
مختلف اعضاء کی دق	۳۰۰

بلغاریہ میں انسدادِ دق کی سرگرمیاں

ازڈاکٹر روزی ریڈکوف ڈائرکیٹر جنرل آف ہیلتھ حکومت بلغاریہ

بلغاریہ ایک زرعی ملک ہے جس کے اکسٹھ لاکھ باشندوں میں تقریباً اسی فیصدی زراعت پیشہ ہیں۔ یہاں تپ دق کے حملوں کی شدت ناگفتہ بہ ہے اور اگرچہ حکومت کی کوششوں سے گذشتہ دس سال کے اندر شرح اموات میں کسی قدر کمی ہو گئی ہے۔ لیکن اب بھی ملک میں زیادہ تر اتلافِ جان اسی مرض کی وجہ سے ہوتا ہے +

ذیل میں ۱۹۰۵ء سے ۱۹۳۶ء تک بلغاریہ میں تپ دق کے ذریعہ شرح اموات کا جو نقشہ درج ہے (یہ نقشہ جگہ کی کمی کی وجہ سے شائع نہیں ہوسکا ہمدرد صحت) اس سے معلوم ہوتا ہے ۱۹۲۷ء سے ملک میں اس مرض کی شدت بتدریج انحطاط پذیر ہے، یہ خوشگوار صورتِ حال کسی ایک سبب خاص سے نہیں بلکہ مختلف اسباب کی بناپر رونما ہوئی ہے جن میں سے بعض درج ذیل ہیں :-

(۱) روزمرہ کی زندگی میں حفظانِ صحت کے اصول کی زیادہ پابندی + (۲) قوم کے معیار تمدن وصحت کا زیادہ بلند ہو جانا + (۳) لوگوں کا مقابلتاً بہتر جسمانی و ذہنی عادات اختیار کرنا + (۴) مناسب غذا اور مکانات کی صفائی + (۵) بیماری کے زمانہ میں ڈاکٹروں کی فوری امداد +

زیادہ تر غریب طبقہ دق کی قربان گاہ پر بھینٹ چڑھتا تھا اور اس میں کوئی شک نہیں کہ حکومت نے تپ دق کے خلاف علم جنگ بلند کرنے کے سلسلہ میں لوگوں کو حفظانِ صحت کے جو اصول بتائے اور انکے مکانوں کو صحت بخش بنایا اور اینٹی ٹیوبرکلوسس انجمنوں اور میڈیکو سوشل انسٹی ٹیوٹوں نے جو حفظ ماتقدم کی تدابیر پبلک کے ذہن نشین کیں ان سے ملک کو دق کے انسداد میں بہت مدد ملی +

گذشتہ دس سال کے اندر مرض کے حملوں میں جو بتدریج کمی محسوس ہو رہی ہے اس کا ایک سبب خاص یہ ہے کہ مرض کے ابتدائی حملہ کے نمودار ہوتے ہی اسکے مقابلہ کی جدوجہد شروع ہو جاتی ہے +

افسوس ہے کہ فنڈ کی کمی کی وجہ سے ہم ٹیوبرکلوسس کے خلاف اپنی سرگرمیوں کا سلسلہ زیادہ وسیع پیمانہ پر جاری نہیں کر سکتے اور نہ تمام مریضوں کو سرکاری ہسپتالوں میں رکھنے ہی کا انتظام کیا جاسکتا ہے لیکن رعایا کی فلاح کے لئے جو کچھ بھی ہمارے امکان میں ہے ہم اس سے دریغ نہیں کرتے، ہم پبلک کے ماحول کو بھی زیادہ صحت بخش بناتے ہیں اور انہیں دق سے بچنے کے لئے ہر قسم معلومات بھی بہم پہونچاتے ہیں۔ ہمارے ملک بلغاریہ میں دھوپ خوب نکلی رہتی ہے اسکے مقابلہ پر انگلستان وغیرہ دوسرے ممالک میں آئے دن بارش ہوتی رہتی ہے اور مطلع غبار آلود رہتا ہے لیکن اس کے باوجود موخرالذکر ممالک سے بلغاریہ میں دق کی شدت اموات زیادہ ہونے کی وجہ محض ہماری مالی مشکلات ہیں +

۱۹۲۹ء سے حکومت کے محکمہ حفظانِ صحت نے تپ دق کے استیصال کی جانب اپنی توجہ خاص طور سے مبذول کر رکھی ہے اور اس مقصد کیلئے جو طریقہ کار اختیار کیا ہے اسکے چند بنیادی اصول حسب ذیل ہیں :-

“ Hamdard-i-Sehat,” Delhi.
Tuberculosis Number
July 1938.

" ہمدرد صحت " دہلی
دق و سل نمبر
جولائی ۱۹۳۸ء



ڈاکٹر جے - ادمسکی
ڈائرکٹر آف پبلک ہیلتھ سروس، وارسا (پولینڈ)

Dr. J Adamski,
Director of the Public Health Service
Warsaw, (Poland)

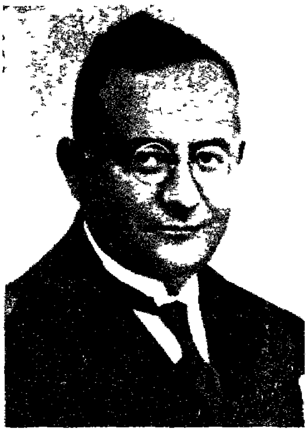


ڈاکٹر روزی رڈکوف
جنرل ڈائرکٹر پبلک ہیلتھ ڈپارٹمنٹ - صوفیہ
(بلغاریہ)

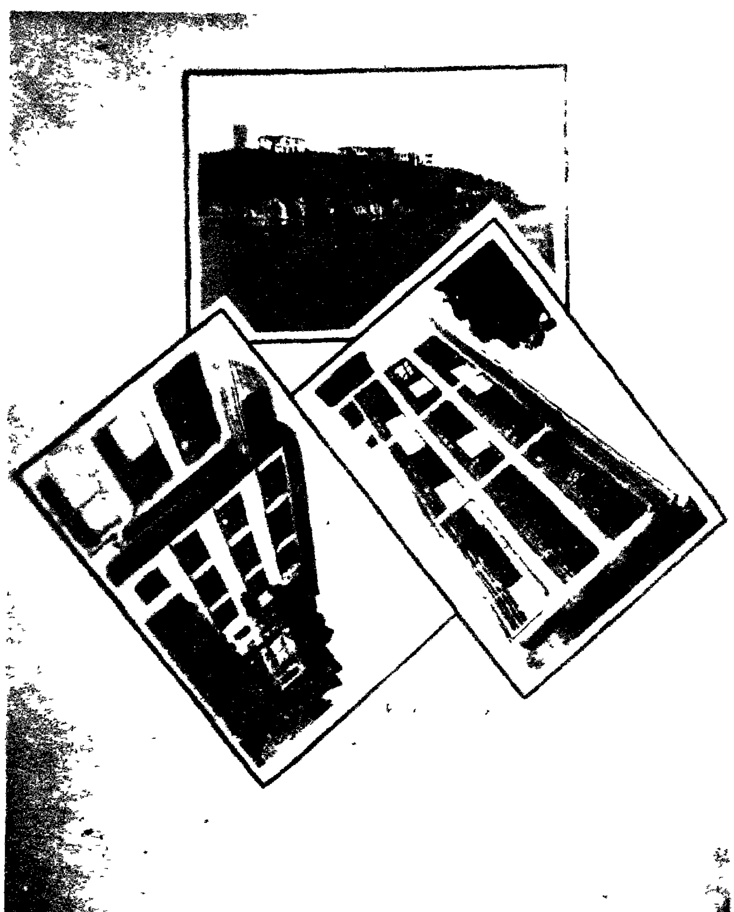
Dr. Roussi Radkoff,
General Director Public Health
Department Sofia, (Bulgaria)

"Hamdard-i-Sehat," Delhi.
Tuberculosis Number
July 1938

"ہمدرد صحت" دہلی
دق و سل نمبر
جولائی سنہ ۱۹۳۸ء



ڈاکٹر ایچ العطاس، معتمد "صحت اجتماعی و معاونت
وکالتی، جمہوریہ ترکیہ
Dr H Alatas
Secretary, Public Health Department, Turkey.



ترکی کی ایک صحت گاہ کے مختلف مناظر
Some views of a Turkish Samatorium.

(۱) مرض کی فوری تشخیص تاکہ ابتدائی علامات کے نمودار ہوتے ہی علاج شروع کر دیا جائے + (۲) صحت مند اشخاص اور خاصکر بچوں کو اس بیماری کی چھوت سے بچانا + (۳) دق کے مریضوں کو علیحدہ رکھنا + (۴) مقابلہ مرض کے لئے جسم انسانی کی امداد +

۱۹۳۸ء تک ہم نے ٹیوبرکلوسس کا مقابلہ کرنے کے لئے جو شفاخانے وغیرہ قائم کئے ہیں ان کی تفصیل حسب ذیل ہے :-

(الف) (۱) مریضان دق کے لئے ۱۳ انسٹی ٹیوٹس + (۲) چار سینے ٹوریم + (۳) گیارہ صحت بخش اسٹیشن + (۴) متعدد چھوٹے چھوٹے ہسپتال جو مریضان دق کے علاج کے لئے مخصوص ہیں + (۵) سرکاری ہسپتالوں میں ٹیوبرکلوسس کے متعلق آپریشن وغیرہ کے سلسلہ میں دو وارڈ + (بلغاریہ کے تمام ہسپتالوں میں بیک وقت دو ہزار تین سو اسی مریض رہ سکتے ہیں) +

(ب) دس لاکھ باشندوں کے لئے بائیس دق کے شفاخانے (تقریباً تمام ہسپتالوں میں مصنوعی نفخ الصدر (آرٹی فشیل نیوموتھورکس) کا طریقہ اختیار کیا جاتا ہے) جہانتک ہماری اطلاعات کا تعلق ہے جن لوگوں کو درحقیقت دق کے اداروں میں رکھنے کی ضرورت ہوتی ہے ان میں سے صرف ۱/۵ لائے جاسکتے ہیں۔ اسی فیصدی مریض اپنے گھروں میں اسی فیصدی مریض اپنے گھروں میں داعی اجل کو لبیک کہتے ہیں اور صرف بیس فیصدی اداروں میں۔ ہم جانتے ہیں کہ محض ہسپتالوں وغیرہ کی تعداد میں اضافہ سے دق کا کامل استیصال نہیں ہوسکتا۔ لیکن پھر بھی ہمیں ہسپتالوں میں مریضوں کے قیام کا سردست زیادہ سے زیادہ انتظام کرنا چاہیئے۔ ساتھ ہی اس بات کی بھی ضرورت ہے کہ حفظان صحت کے اصول وسیع پیمانہ پر لوگوں کے ذہن نشین کئے جائیں۔ اور انکی قوت مدافعت کو بڑھایا جائے۔ بلغاریہ کے مقابلہ پر دوسرے ممالک میں مریضوں کو ہسپتالوں میں رکھنے کا جو معقول انتظام ہے اس کا اندازہ حسب ذیل موازنہ سے کیا جاسکتا ہے +

ڈنمارک	=	سو دق کے مریضوں کے لئے				۱۳۷	بستر
سوئیڈن	=	"	"	"	"	۱۱۲	"
ریاستہائے متحدہ امریکہ	=	"	"	"	"	۲۰۰	"
بلغاریہ	=	"	"	"	"	۲۰	"

مرض دق کا مقابلہ کرنے کے لئے حسب ذیل نئی تجاویز حکومت کے زیر غور ہیں :-

(۱) ایک مشترکہ اسٹامپ کی فروخت۔ اس سے جو روپیہ حاصل ہو وہ دق کے استیصال پر صرف کیا جائے +

(۲) مرض کے خلاف نیشنل انشورنس +

(۳) دق کا سدباب کرنے کے لئے نئے قوانین کا نفاذ +

ترکی میں دق کے خلاف جدوجہد

(از ڈاکٹر۔ ایچ۔ العطاس معتمد صحت و اجتماع معاونت، انقرہ (ترکی)

"ہماری درخواست پر ترکی کے معتمد ادارہ صحیہ نے مندرجہ بالا عنوان سے ایک مضمون اور اپنے ادارہ کی ایک سالانہ رپورٹ ارسال فرمائی ہے۔ لیکن ان چیزوں میں زبان کی غیریت پردہ بن کر کچھ ایسی حائل ہوئی کہ متواتر کوششوں کے باوجود مضمون کا ترجمہ نہ تو یہاں ہوسکا اور نہ دوسرے مقام پر جہاں آجکل یہ مضمون گیا ہوا ہے، بہرحال اب وہ مضمون اور رپورٹ ترجمہ کی ایسی دور دراز منزلوں میں ہے جس کا ہمیں کوئی اندازہ نہیں۔ اس لئے اب ہم معتمد صاحب کے صرف خط کا ترجمہ (جو کسی نہ کسی طرح کر لیا گیا ہے) اور ایک نقشہ درج کرتے ہیں۔ امید ہے کہ آئندہ اشاعت میں ہم مضمون کا مکمل ترجمہ ہدیۂ قارئین کرسکیں گے۔ ڈاکٹر العطاس صاحب کی تصویر اور ترکی کے ایک سینے ٹوریم کی تصویر ہم اسی اشاعت میں پیش کرتے ہیں" (ہمدرد صحت)

ترجمۂ خط

انقرہ　　　　　　دفتر صحت اجتماعی و معاونت وکالتی

بخدمت جناب مدیر "ہمدرد صحت" دہلی (ہندوستان)

آپ کا مکتوب بلا شکر گزار ہوں۔ جمہوریہ ترکیہ میں سل و دق کے متعلق جو مساعی تحفظ و علاج جاری ہیں۔ انکی کیفیت منسلکہ دس سالہ رپورٹ سے آپ کو معلوم ہوگی۔ اس رپورٹ کے ملاحظہ سے آپ کو ترکیہ کے شفاخانوں اور صحت گاہوں کی تفصیلات معلوم ہونگی اور طریق علاج پر بھی روشنی پڑیگی اور صحت گاہوں کی تصاویر سے ان کی وسعت اور منفعت کا اندازہ ہوگا۔ ازراہ کرم اپنے موقر رسالہ سے مجھے مستفید ہونیکا موقع دیجئے +

معتمد اجتماعی و معاونت

ڈاکٹر ایچ۔ العطاس

تفصیل اغذیہ و معالجات

علاج بالتغذیت	[illegible] (کلوگرام)	[illegible] (تعداد)	[illegible] (کلوگرام)
۲۷۸	۵	۸۰۱۰	۱۳۲
۲۶۴۳	۲۱۰	۶۸۹۴	۳۱۶
۸۴	۳۰	۸۶۴۵	۳۲۹
۳۰۰۵	۲۴۵	۲۳۵۲۹	۷۷۷

ترکیہ کے متفرق دقی شفاخانوں میں علاج کی تفصیلات

معملی علاج و تداوی

[illegible]	بلغم معائنہ کردہ: [illegible]		بلغم معائنہ کردہ: [illegible]		[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	عکس ریزی معائنہ: [illegible]	عکس ریزی معائنہ: [illegible]	[illegible]
انقرہ	۱۳۲	۲۵۶	—	—	—	۱	۴۷۷	۱۰۰	۵۹۱۸	۸۳۹	۶۷۵۷
بورسہ	۱۹۱	۲۱۷	۲۱	۱۵۹	۲۶۱	۲	۵۲	۳	۴۴۲۴	۱۲۳۴	۵۶۵۷
ترابزن	۱۲۷	۱۵۵	۲	۲	۱۹	۱	۵۴	۴	۱۸۳۳	۲۸۲	۲۱۱۵
میزان	۴۵۰	۶۲۸	۲۳	۱۶۱	۳۸۰	۴	۵۸۳	۱۰۷	۱۲۱۷۵	۲۳۵۵	۱۴۵۲۹

مرض دق پر حکمائے پولینڈ کی موشگافیاں

انڈاکٹر جے۔ آوسکی، ڈائرکٹر آف دی پبلک ہیلتھ سروس وارسا (پولینڈ)

پولینڈ عہد قدیم سے یورپ میں ایک مستقل تہذیب و تمدن کا حامل رہا ہے ۱۷۷۲ء سے اس کا سیاسی انحطاط شروع ہوا۔ اور ۱۷۹۵ء میں اسکی آزادی سلب ہوگئی۔ ملک کے بہت بڑے حصہ پر روسی سلطنت کا پرچم لہرانے لگا اور کچھ حصے جرمنی اور آسٹریا کے قبضہ میں آئے۔ جنگ یورپ کے آخری ایام میں جب حکومت زار کے خلاف روس میں انقلاب کے شعلے بھڑکنے تو پولینڈ نے بھی اپنی کھوئی آزادی حاصل کرنے کے لئے جدوجہد شروع کی۔ آسٹریا اور جرمنی کے زوال پر اس نے پھر ایک آزاد ملک کی حیثیت اختیار کرلی۔

پولینڈ کے موجودہ حدود لتھونیہ۔ لٹونیہ۔ جماہیر شوررائیہ روس، چیکوسلوویکیہ اور جرمنی سے ملتی ہیں۔ اسوقت پولینڈ کا رقبہ تین لاکھ ۸۸ ہزار کلومیٹر کے قریب ہے۔ ۳۰۔ اگست ۱۹۲۱ء کی مردم شماری کے مطابق اسکی آبادی تقریبًا دو کروڑ بہتر لاکھ تھی جس میں شرح اموات کی کمی سے برابر اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ یکم جنوری ۱۹۳۴ء کی مردم شماری کے مطابق اسکی آبادی تین کروڑ سے متجاوز تھی۔ پولینڈ نظم و نسق کے اعتبار سے چار صوبوں میں منقسم ہے۔

(۱) وسطی (۲) مشرقی (۳) مغربی (۴) جنوبی۔ ان میں صوبہ جنوبی سب سے زیادہ آباد ہے ۱۹۳۴ء میں اسکی شرح آبادی ایک سو گیارہ نفوس فی کلومیٹر تھی۔ پولینڈ کی تقریبًا ۸، ۶۳ فیصدی آبادی زراعت پیشہ ہے اور بحیرہ بالٹک کے دوسرے ممالک کی طرح وہ بھی تپ دق کی آماجگاہ ہے ۱۹۱۹ء میں جبکہ پولینڈ کے مطلع پر آزادی کا سورج پہلی مرتبہ چمکا وہاں ٹیوبرکلوسس کے ذریعہ شرح اموات ۲۲،۳ فی دس ہزار تھی لیکن آزاد قومی حکومت نے ملک کو اس موذی مرض کے پنجہ سے نجات دلانے کی جو سرگرم کوشش کی اسکی وجہ سے موجودہ شرح اموات ۰،۱۷ فی دس ہزار ہے۔

اسکے مقابلہ پر یورپ کے بعض دوسرے ممالک کی دق کے ذریعہ شرح اموات حسب ذیل ہے:۔

فرانس	۱،۱۴	فی دس ہزار	آسٹریا	۱۵،۹	فی دس ہزار	سوئیڈن	۱،۱۳	فی دس ہزار
چیکوسلوویکیہ	۱۶،۱	” ”	برطانیہ عظمٰی	۷،۹	” ”	نیدرلینڈ	۶،۴	” ”
بلجیم	۶،۷	” ”	جرمنی	۷،۳	” ”	ہنگری	۱۹،۰۰	” ”

پولینڈ میں مرد عورتوں سے زیادہ مبتلائے دق ہوتے ہیں ۱۹۲۶ء سے ۱۹۳۲ء تک باعتبار صنف شرح اموات فی دس ہزار حسب ذیل تھی:۔

مرد : ۲۷،۵ عورتیں : ۱۷،۶

پولینڈ میں باعتبار مذہب دق کی شرح اموات حسب ذیل ہے:۔ مسیحی : ۲۷،۴ فی دس ہزار ÷ غیر مسیحی : ۱۰،۱ فی دس ہزار

پولینڈ کے مشہور ماہران طب

پولینڈ عہد قدیم سے علم و فضل کا گہوارہ رہا ہے۔ اور اسکی خاک سے ایسے ایسے مشاہیر اٹھے جنکا نقش عظمت آج بھی یورپ کے قلب پر مرتسم ہے۔ خاص کر علم طب میں اس نے غیر معمولی شہرت حاصل کی۔ تیرہویں صدی عیسوی کے آغاز میں پولینڈ کا نامور طبیب سیوٹک یورپ میں بہترین ماہر طب تسلیم کیا جاتا تھا۔ آنکھوں کے علاج میں اُسے خاص مہارت حاصل تھی اُس نے یہ فن اندلس کے عربوں سے سیکھا تھا اور آنکھوں کے امراض کے متعلق اسکی تصانیف آج بھی مستند سمجھی جاتی ہیں ۱۴۷۳ء سے ۱۵۴۳ء تک کوپرینک (کوپرنیکس) نے نہ صرف ایک طبیب بلکہ ایک ہیئت داں کی بھی حیثیت سے یورپ میں اپنے کمال کا ڈنکہ بجایا اسکے بعد جنکو کا ستارۂ شہرت چمکا۔ پولینڈ کے اطباء اوتھینیہ۔ بوہیمیہ (موجودہ چکوسلوویکیہ) جرمنی۔ ہنگری۔ ڈنمارک اور ٹرکی کے شاہی درباروں میں متعین رہے ہیں۔

پولینڈ کا طبیب سلطان سلیمان اعظم کے دربار میں

ٹرکی کا نامور شہنشاہ سلطان سلیمان اعظم کا شاہی طبیب پولینڈ کا مشہور ماہر طب کالینز تھا۔ سلطان کو اسپر غیر معمولی اعتماد تھا اور اسے حرمسرائے سلطانی تک میں جانے کی اجازت تھی۔ اس سے پیشتر کالینز چارلس چہارم کا شاہی طبیب تھا۔ لوئی دی انیشر و شاہ پولینڈ و ہنگری جب ایک مرض سخت میں مبتلا ہوا تو سلطان سلیمان اعظم نے کالینز کو اسکے علاج کے لئے بھیجا تھا۔

پولینڈ کے قدیم شفاخانے | پولینڈ میں پہلا قابل ذکر ہسپتال سینٹ جان آف یروشلم کے نام پر ۱۱۷۰ء میں بمقام پوزنان قائم ہوا تھا

اسکے بعد دوسرا اسپتال [illegible] میں سنہ [illegible] میں قائم ہوا اس سے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ جس زمانہ میں یورپ جہالت کی گھٹائیں چھائی ہوئی تھیں پولینڈ میدان طب میں تیزی سے گامزن تھا۔

پولینڈ میں دق پر قدیم تصانیف

جہانتک علمی تحقیقات کا تعلق ہے پولینڈ میں مرض دق پر قدیم ترین تصنیف "ہر بار یہ" ہے جسے شاہ سمیانڈ آگسٹ کے درباری طبیب اسپینسکی نے سنہ ۱۵۵۶ء میں لکھا تھا۔ یہ بادشاہ پھیپھڑوں کی دق میں مبتلا تھا۔ اسپینسکی نے اس کتاب میں مرض دق کو آب و ہوا اور غذا کی خرابی کا نتیجہ قرار دیا ہے۔ وہ بھی اسے متعدی مرض تسلیم کرتا ہے اور اسکے تین ہی درجے قرار دیتا ہے۔ پولینڈ میں مرض دق پر دوسری قابلذکر کتاب سولہویں صدی عیسوی میں لکھی گئی جسکا نام "پھیپھڑوں کے زخم" ہے۔ اس کتاب کے مصنف اشمدٹ نے پھیپھڑوں کے زخموں کی کیفیت کافی وضاحت کے ساتھ قلم بند کی ہے۔

پولینڈ میں پہلی یونیورسٹی شاہ کاسیمیر اعظم کے حکم سے چودہویں صدی کے آخری ایام میں قائم کیگئی اور قدیم تحریروں سے معلوم ہوتا ہے کہ اس یونیورسٹی میں تعلیم طب کا معقول انتظام تھا۔ سترہویں صدی کا مشہور طبیب جسے دق کے علاج میں غیر معمولی مہارت حاصل تھی اسی یونیورسٹی کا گریجویٹ تھا اور اپنی طالبعلمی کے آخری ایام ہی میں اس نے مرض دق پر وہ مشہور رسالہ لکھا تھا جو آج بھی کسی نہ کسی حد تک یورپ کے طبی حلقوں میں مستند تسلیم کیا جاتا ہے۔

پولینڈ میں پہلی میٹریا میڈیکا سنہ ۱۷۹۰ء میں کراکو اکاڈمی کے پروفیسر کلوسوسکی نے چھ جلدوں میں لکھی تھی۔ اسکے ایک باب میں وہ مرض دق کے متعلق لکھتا ہے کہ "یہ مرض جب مزمن ہوجائے تو اس کا علاج بہت دشوار ہوتا ہے۔ بلغم اور تھوک کے علاوہ ایسے مریض کی سانس کی ہوا سے بھی بچنا چاہیئے"

پولینڈ میں علم طب کا مجدد

پولینڈ میں جس شخص نے پہلی مرتبہ علم طب کو بالکل نئے سانچہ میں ڈھالا وہ پروفیسر اینڈرے سیناڈیکی ہے وہ سنہ ۱۷۶۶ء میں ضلع کراکو کے ایک چھوٹے سے گاؤں میں پیدا ہوا تھا اور سنہ ۱۸۳۸ء میں اسنے داعی اجل کو لبیک کہا۔ پروفیسر سیناڈیکی کو مرض دق کے متعلق تحقیقات کا بہت شوق تھا اور اس سلسلہ میں وہ کئی سال تک لندن اور ایڈنبرا میں مقیم رہا تھا۔ وہاں اسکے معاصرین گریگوری۔ ڈنکن اور منرو تھے جنکی صحبت سے اسے بہت فائدہ ہوا۔ اس نے کئی کتابیں لکھی ہیں جن میں زیادہ مشہور حسب ذیل دو کتابیں ہیں :-

(۱) نظام جسمانی کی حقیقت (۲) دق سے محفوظ رکھنے کے لئے بچوں کی جسمانی تربیت

پروفیسر سیناڈیکی کا ابتدائی نظریہ دق

پولینڈ میں سب سے پہلے پروفیسر سیناڈیکی ہی نے یہ نظریہ پیش کیا تھا کہ مرض دق جسم انسانی میں چند کیمیاوی اجزاء کے متغیر ہوجانے سے رونما ہوتا ہے اور اگر ان اجزاء کی اصلاح کی جاسکے تو مریض شفایاب ہوسکتا ہے۔ اسکے خیال میں کسی ملک میں دق کی شرح اموات کم کرنے کا بہترین اور صحیح ترین طریقہ یہ ہے کہ بچوں کو چھوت سے بچایا جائے۔ اس نے اپنی تصانیف میں متعدد ایسی تدبیریں بتائی ہیں جنکے ذریعہ مرض کو بڑھنے سے روکا جاسکتا ہے۔ مثلاً مریض کے بلغم وغیرہ کو جلادینا۔ اسکے برتنوں کے استعمال سے احتراز کرنا۔ مریض کی موت کے بعد اسکے کپڑوں کو جلادینا اور مکان کو دافع سمیت دواؤں سے دھونا۔ سیناڈیکی مرض دق کو موروثی مرض تسلیم کرتا ہے۔

پروفیسر سیناڈیکی اور نظریہ جراثیم

پولینڈ کا یہ نامور مجدد طب بظاہر نظریہ جراثیم سے اچھی طرح واقف نہ تھا لیکن اسکی ابتدائی تصانیف میں بھی اس جانب چند اشارے ضرور ملتے ہیں۔ مثلاً جب اس نے طبی دنیا کے سامنے یہ خیال پیش کیا کہ مریض دق کی موت کے بعد اسکے مکان کو دافع سمیت ادویہ سے دھویا جائے تو اس سے سوال کیا گیا کہ مکان کے در و دیوار کو دھونے کی آخر کیا ضرورت ہے؟ اسکے جواب میں پروفیسر اینڈرے سیناڈیکی نے یہ معنی خیز فقرہ کہا تھا "مریض کے سانس سے ہوا خراب ہوجاتی ہے"

پولینڈ میں نظریہ جراثیم کی اشاعت

پولینڈ میں مرض دق کے متعلق نظریہ جراثیم کو سب سے پہلے ڈاکٹر جوزف فرینک نے رائج کیا۔ اس نے ابتداء میں پروفیسر سیناڈیکی سے بہت کچھ استفادہ کیا تھا اور اپنی زندگی کے آخری ایام میں یہ ولنا یونیورسٹی کا پروفیسر مقرر کیا گیا تھا۔ جوزف فرینک نے ویانہ۔ پیرس۔ لندن۔ آکسفورڈ اور اڈنبرا کے کلینکوں اور ہسپتالوں میں سالہا سال تک دق کے متعلق تجربات کئے تھے اور جراثیم کا نظریہ براہ راست جرمنی سے حاصل کیا تھا۔ ابتداء میں جب جوزف فرینک نے پولینڈ

دسواں باب

"ادبیاتِ دق و سل"!

دِق کی بیمار

(افسانچہ)

از جناب پنڈت برجموہن صاحب دتاتریہ کیفی دہلوی لائلپور

تیرہ چودہ برس کی عمر بھی کچھ عمر ہوتی ہے اور پھر ہماری ہندوستانی بچّیوں کی۔ لیکن صابرہ جس صبر و تحمّل سے اپنے دن کاٹ رہی تھی وہ کچھ خدا کی طرف سے ہی تھا۔ آخر بیچاری کرتی بھی تو کیا۔ گھر میں ماں باپ اور کئی چھوٹے بھائی بہن تو تھے مگر کسی سے اس کی قسمت میں چین اور اطمینان نہ لکھا تھا۔ ماں سوتیلی جو اسے دیکھ کر کوئلہ ہو جاتی۔ باپ دُوہاجو کی بدترین مثال۔ شیخ سعدی کا یہ شعر جزدی تبدیلی کے ساتھ مفعولن کے ہر رکن کی صحت کے ساتھ اس پر صادق آتا ہے۔ کہ

زوج اور وز را گو ید شب است ایں　　بباید گفت اینک ماہ و پروین

"جورو کا غلام" ایک عامیانہ سا فقرہ ہے۔ مگر گویا خصوصی طور پر میاں برکت علی کے لئے وضع کیا گیا تھا۔ بچے بڑوں کی نقل کیا کرتے ہیں جب انہوں نے دیکھا کہ ان کی بڑی بہن کے لئے ہر طرف سے دُر دُر دھتکار اور مار پیٹ کے سوا کچھ نہیں تو وہ بھی اس کے ساتھ تو تکار کرنے لگے نوکرانیاں گھر میں کئی تھیں مگر کوئی نہ تھی جو کئی دفعہ مانگنے پر بھی پانی کا کٹورا اسے لا دے۔ بچّوں کا نہلانا دھلانا۔ ان کے کپڑوں کی مرمت۔ ماں کے غسل کا سامان اور باپ کی چائے تیار کرنا۔ جو نوکرانی بیمار یا غیر حاضر ہو اس کا کام کرنا، صابرہ کے روزانہ فرائض میں تھا۔ ایک دن کیا ہُوا۔ نعمت جو آٹھ برس کی عمر میں بلا کا ضدی تھا اَڑ بیٹھا کہ صابرہ کے ہاتھ سے کھانا کھاؤں گا۔ کھانا کھلانے لگی۔ سالن ادھ گلا تھا۔ سخت بوٹیاں صابرہ نے رکابی میں الگ رکھ دیں اور شوربے اور ترکاری سے اسے کھانا کھلانے لگی۔ وہ بار بار بوٹیوں پر ہاتھ دوڑاتا اور یہ انھیں کھانے سے روکتی اور دور سرکاتی جاتی۔ مگر وہ دو تین بوٹیاں چپکے سے منہ میں ڈال کر ثابت ہی نگل ہی تو گیا۔ یہ اگرچہ سب کے سامنے ہوا مگر رات کو جب لڑکے کے پیٹ میں سخت درد شروع ہوا۔ اور وہ کرب کے مارے لوٹنے لگا تو سوتیلی ماں نے سگے باپ سے یہی کہا کہ "جانے صابرہ نے اسے کیا کھلا دیا۔ تم جانتے ہو میرے بچّوں سے وہ کتنا جلتی ہے۔" یہ سُننا تھا کہ باپ کے مزاج کا پارہ ایک سو دس درجہ پر چڑھ گیا۔ جتنی بینتیں اور لکڑ ہال ہاتھ میں آئیں وہ بیچاری صابرہ کے بدن پر توڑی گئیں اور مارتے مارتے اسے چھت پر بھگا دیا اور زینے کی کنڈی لگا دی لڑکا تو حکیم جی کی دوا دارو سے صبح تک اچھا ہو گیا۔ لیکن بہت دن چڑھے جب مہترانی چھت پر گئی تو اس نے غل مچایا کہ "بی بی صابرہ چھت پر بیہوش پڑی ہے"۔ پڑوسنوں کی گردنیں دیوار کے اُدھر سے اِدھر کو جھکیں۔ ماں نے بدنامی کے ڈر سے لڑکی کو نیچے اتار کر ایک کوٹھری میں لٹا دیا۔ جب خاوند آیا تو اس سے بھی کہا گیا کہ مکر کرتی ہے۔

دو تین دن جب اس طرح گذرے اور میاں برکت علی کی چائے جو صابرہ بنایا کرتی تھی بے وقت اور بدمزہ ہونے لگی تو وہ بیٹی کو دیکھنے گئے۔ بدن پر ہاتھ رکھا تو اتنا تپتا تھا کہ چپاتیاں سینک لو۔ محلّہ میں غفار عطّار کی دوکان کرتا تھا اسے معالجہ کے لئے بُلایا گیا۔ وہ سچا اور ایماندار آدمی تھا۔ اُس نے دیکھ بھال کر کہہ دیا کہ "یہ روگ میرے بس کا نہیں کسی اچھے حکیم یا ڈاکٹر کو دکھاؤ۔" لیکن ماں نے کواڑ کے پیچھے سے

بڑبڑا کر کچھ شیرہ شربت اس سے لے ہی لیا۔ اور خاوند جب اندر آیا تو اس سے کہہ دیا کہ دوا دے دی ہے۔ مگر اس چٹ پٹ سے کیا ہوتا۔ بخار اپنے آپ کم ہوا اور ٹھہر گیا۔ چھٹ بھیئے حکیم ڈاکٹر، کمپونڈر اور عطار آتے اور اپنی من سمجھوتی دوا دے کر چلے جاتے۔ ایک صاحب یہ بھی کہہ گئے کہ "اُسے دق ہے اور یہ متعدی بیماری ہے۔ اب کیا تھا اُوپر چھت پر ایک چھوٹا سا کمرہ تھا وہ بیمارستان تجویز ہوا۔ پانی کا ایک جھجر بیمار کے پاس رکھ دیا گیا اور دن میں جب کسی کو یاد آتا کچھ کھانے کو اسے پہونچا دیا جاتا۔ اس طرح غریب صابرہ کے دن کٹ رہے تھے۔

شاکر حسین ایک شریف زادہ اور صالح نوجوان تھا۔ اس کا باپ انبالہ میں بازار کا چودھری تھا۔ اچھا خوش حال تھا لیکن وہاں بھی دوسری بیوی تھی۔ شاکر نے جب انٹرمیڈیئیٹ پاس کیا تو سوتیلی ماں کے اشارے سے باپ کا حکم ہوا کہ کلب کے اسسٹنٹ کلرک کی جگہ خالی ہے۔ وہاں نوکری کرلے۔ بیٹا چاہتا تھا کہ کم از کم بی۔ اے تو ہو جائے۔ مگر باپ اپنی ضد پر رہا اور بیٹے کا وظیفہ بند کر دیا۔ شاکر کے پاس وظیفہ سے بچا ہوا کچھ پس انداز تھا کچھ ٹیوشن سے کماتا۔ غرضکہ جُوں توں اس نے بی۔ اے کی ڈگری حاصل کی اور ڈپٹی کلکٹری کے مقابلہ کا امتحان دیدیا۔ وہ دو ایک برس سے برکت علی کے بچّوں کو پڑھا رہا تھا اور دو گھنٹہ کے لئے دس روپیہ مہینہ پاتا تھا۔ اسے بہت کچھ معلوم تھا کہ اس گھر میں کیا ہوتا ہے۔ برکت علی کی بیوی کبھی کبھی اس سے خط بھی لکھوایا کرتی تھی۔ ایک دن اس نے صابرہ کے ماموں کو خط کا جواب شاکر سے یُوں لکھوایا کہ :۔" وہ تو اب بالکل اچھی ہے۔ یونہی کچھ دن موسمی بخار آگیا تھا۔ آپ کچھ فکر نہ کریں"۔ مکتوب الیہ کا پتہ شاکر نے یاد رکھا اور اپنی قیام گاہ پر پہنچ کر ایک مفصل خط صابرہ کے ماموں کو تحریر کیا اور سب حالات پوست کندہ ظاہر کر دئے۔ جواب میں یہ لکھا آیا کہ فلاں روز اور فلاں وقت شاکر ان سے اسٹیشن پر ملے۔

کچھ دن کے بعد اسٹیشن پر دونوں کی ملاقات ہوئی اور جو کچھ خط میں لکھا تھا اس سے زیادہ حالات صابرہ کے ماموں کو زبانی معلوم ہوئے۔ حسن اتفاق سے وہ شاکر کے والد کے ہم جماعت نکلے۔ شاکر کو بہت تپاک اور شکریہ کے ساتھ رخصت کیا گیا۔ اور مسٹر غضنفر علی ایڈوکیٹ یعنی صابرہ کے ماموں شہر سے اپنی ایک رشتہ دار خاتون کو لے کر برکت کے دولت کدہ پر پہنچے۔ وہ تو باہر بیٹھک میں ٹھہرے۔ میاں برکت علی کے دفتر میں آدمی دوڑایا گیا اور نووارد خاتون جنہیں پہلے سے سب کچھ بتا دیا گیا تھا پوچھے گچھے بغیر اوپر صابرہ کے پاس گئیں اور تھوڑی دیر بعد غضنفر علی سے لڑکی کی حالت بیان کی۔ غضنفر علی اپنے بہنوئی اور اس کے گھر کے حالات جانتا تھا۔ وہ اپنے منشی کو جو یہیں کا رہنے والا تھا ساتھ لیتا آیا تھا۔ اس کے ہاتھ ایک چٹھی سول سرجن کے نام لکھ کر دی اور کہا وہ تمہارے ساتھ آئیں گے ادھر سول سرجن آیا اُدھر میاں برکت علی تشریف لائے، اب کچھ نہیں ہو سکتا تھا۔ سوائے اس کے کہ سول سرجن اور اس کے بُلانے والے کو اوپر مریضہ کے پاس لے جائیں۔ سول سرجن نے صابرہ کو اچھی طرح دیکھ کر اور اس کے اعضائے رئیسہ کا امتحان کرکے اور بیمار کے کمرے کو آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھ کر یہ رائے دی:۔

" مریضہ کو دق نہیں ہے۔ مگر جلدی ہو جائے گی اگر اس کو اس گھر میں رہنے دیا گیا (غضنفر سے) آپ اس کے ماموں ہیں۔ فوراً اسے یہاں سے لے جائیے۔ ورنہ یہ لوگ مریضہ کی موت کے ذمہ دار ہوں گے "

غضنفر نے سول سرجن کو فیس دی اور اس کی عنایت کا شکریہ ادا کیا۔ وہ مریضہ کے متعلق اپنا فیصلہ دہرا کر چلا گیا۔ ماموں جان چونکہ قانونی آدمی تھے انہوں نے نسخہ کے ساتھ مفصل رپورٹ سول سرجن سے لکھوالی تھی۔ جس میں وہ رائے بھی درج تھی جسکا ابھی ذکر ہوا ہے۔

اس کے بعد جو کچھ ہُوا وہ ناظرین قیاس کر سکتے ہیں۔ مسز برکت بُرقعہ اوڑھ کر آگئیں اور کہنے کیا لڑنے لگیں۔ کہ " لڑکی کے لیجانے میں ہماری ناک جاتی ہے۔ یہ بھی کوئی دستور ہے ماں باپ سے زیادہ ماموں ممانی پیارے ہو سکتے ہیں کبھی۔ اُس مُوئے انگریز کو گھر میں گھسا لائے۔ اب جب تک سارا گھر نہ پاک کیا جائے اور پانچ قرآن نہ ختم ہوں یہاں کا دانہ پانی حرام ہے ..... " جب بولتے بولتے ان کا گلا بیٹھ گیا تو غضنفر علی نے برکت علی سے کہا کہ " بھابی صاحبہ محترمہ نے جو کچھ فرمایا ہے اس کے جواب میں کچھ عرض کرنا فضول ہے آپ سے یہ گذارش ہے کہ فوراً لڑکی کو میرے ساتھ کریں ورنہ سول سرجن کی رائے آپ کو معلوم ہی ہے۔ افسوس ہے کہ مجھے آپ کے خلاف

اقدام قتل عمد کی کارروائی کرنی پڑے گی

میاں بیوی میں کچھ دیر مشورہ رہا۔ آخر کو سنوں کی بوچھاڑ میں غضنفر علی صابرہ کو لے کر چلے گئے۔ کئی مہینے کے علاج اور رات دن کی تیمار داری سے لڑکی جو دق کی مریض بتائی جاتی تھی تندرست ہو گئی۔ پھر اس نے اس گھر کا دروازہ عمر بھر نہ دیکھا۔ جہاں اس کی گت ہوئی تھی۔ ادھر شاکر حسین ڈپٹی کلکٹر ہو کر اسی شہر میں تعینات ہوئے جہاں غضنفر علی وکالت کرتے تھے۔ کچھ دنوں بعد شاکر کا صابرہ سے نکاح ہو گیا۔ برکت علی اس دنیا سے رخصت ہوئے ان کی بیوہ نے دوسرا نکاح کر لیا۔ اس کے بچے اب صابرہ کے پاس ہیں۔ اور ان کی تعلیم و تربیت بہت اچھی ہو رہی ہے۔

تن اور من صاف رہے

از جناب مولوی شفیع الدین صاحب نیر دہلی

دنیا میں اگر خوش رہنا ہے تن صاف رہے من صاف رہے
مجھ کو تو یہی بس کہنا ہے تن صاف رہے من صاف رہے

ہو بیماری کا دور اثر، ہو بے کاری کا دور خطر
اس طور سے ہو یہ عمر بسر تن صاف رہے من صاف رہے

یہ جسم ہمارا چیز ہے کیا؟ اک کل کہنا ہے اس کو روا
اس کل کو رکھیں ہم ٹھیک سدا تن صاف رہے من صاف رہے

ہر حصہ جسم کا پاک رکھو، ہرگز نہ بدن پر خاک رکھو
دل کو نہ کبھی غمناک رکھو، تن صاف رہے من صاف رہے

میلے ہوتے ہی نہا لو تم، کپڑے اپنے دھو ڈالو تم
یہ کام نہ کل پر ٹالو تم، تن صاف رہے من صاف رہے

دل میں نہ تمہارے کینہ ہو، ہاں پاک سبھی کا سینہ ہو
یوں جینا ہو یوں جینا ہو، تن صاف رہے من صاف رہے

ستھرا رہنے میں حرج ہے کیا، بتلاؤ تو اس میں خرچ ہے کیا
ہے نیر کا یہ قول بھلا، تن صاف رہے من صاف رہے

مزاحیہ

میں مدقوق تھا

اصل میں دِق نہ ہو اگر شوکت　　تپِ دِق بھی ہزار نعمت ہے

از جناب شوکت تھانوی صاحب لکھنؤ

اس باریک نکتہ کو کچھ وہی حضرات خوب سمجھ سکتے ہیں جنکو کوئی ایسا پیچیدہ بخار ہونے لگے جو ڈاکٹروں کی سمجھ میں نہ آئے اور وہ گھبرا کر دق تجویز کردیں اور اس تشخیص کے بعد مریض کو جیتے جی کچھ ایسا جنت نصیب بنادیں کہ وہ ناشتے میں توسٹ مکھن اور انڈے سے کم کچھ کھانا اپنی توہین سمجھنے لگے اور کھانے میں اس کو مرغ اور بٹیر کی قسم کے پرندوں کا مرغّن قورمہ ملنے لگے، اسکے علاوہ پھلوں اور میووں کی بھی کثرت ہو اور سب سے بڑھکر یہ کہ تمام جنّتی غذائیں بغیر کسی فکر کے معدے پر نازل ہوتی رہیں، ممکن ہے کہ ان تمام نعمتوں کا لطف ایک مدقوق صحیح معنوں میں نہ اُٹھا سکتا ہو، اور اُس کو مرغ مسلّم بھی ملک الموت ہی نظر آتا ہو مگر یہاں تو ذکر اس مدقوق کا ہے جو دراصل مدقوق نہو بلکہ اپنے معالج کی جہالت کا فائدہ اُٹھا رہا ہو۔

بہرحال ابھی دُور کوئی سات سال ہوئے ہونگے کہ یکایک ایک ہفتہ کی مسلسل علالت یعنی حرارت کے بعد ہمارے اعزّہ کے چہروں پر ہوائیاں اڑتی ہوئی نظر آئیں اور یہ خبر اڑتی ہوئی ہمارے کانوں تک پہونچی کہ ہم کو دق شروع ہوچکی ہے۔ بظاہر تو یہ خبر نہایت وحشت اثر تھی مگر آج کوئی ہمارے دل سے پوچھے کہ ڈاکٹر صاحب کا یہ آیورویدک جہل ہمارے لئے کس قدر قیمتی ثابت ہوا اور وہ دق کا رشکِ فردوس دور ہمکو آج کس قدر یاد آرہا ہے جب کہ نہ وہ نازونعم ہیں نہ وہ دلداریاں اور نہ وہ بیوگی کے خوف سے سہمی ہوئی رفیقۂ حیات کی شوہر نوازیاں۔ بلکہ اب تو یہ مرغ کھانے والا مریض تندرست ہوکر خود ہی گھر کی مُرغی دال برابر بنا ہوا ہے۔

ہاں تو ہوا یہ کہ ڈاکٹر صاحب کو خون میں ملیریا کے کیڑے نہ مل سکے، عام حالت سے ٹائیفائڈ کا شبہ نہ ہوا، بظاہر انفلوئنزا کے آثار نظر نہ آئے اور جملہ اقسام کے بخاروں کی تعریف سے جب ہماری حرارت باہر نظر آئی تو آپنے ایک روز غالباً اس خیال سے کہ کہیں مریض کے مرض کو معمولی سمجھکر تیمار دار ڈاکٹر کی اہمیّت کو نظر انداز نہ کردیں، نہایت حسرتناک انداز سے منہ سکھا کر اور مشیّت ایزدی کے سامنے تمام اسلحہ رکھکر ہمارے بزرگوں سے کہدیا کہ مریض کو دراصل دق شروع ہوچکی ہے، اور نہایت احتیاط کی ضرورت ہے۔ بہتر تو یہ ہے پہاڑ پر بھیجئے، مگر چونکہ دمبر کی وجہ سے یہاں خود یہاں آیا ہوا ہے۔ لہذا صرف یہی کیجئے کہ کھلی ہوئی ہوا میں رکھئے، عمدہ غذا دیجئے، آرام پہونچایئے، بیفکر رکھیئے اور ہر وقت مریض کو خوش رکھنے کی کوشش کیجئے، رہ گیا علاج تو وہ بہرحال ضروری ہے اس سے غفلت بھی ٹھیک نہیں لیکن یہ سمجھ لیجئے کہ دق کا مرض ہے آسانی سے جانیوالا نہیں۔ مگر مایوس ہونے کی بھی کوئی وجہ نہیں۔ اسلئے کہ ابھی ابتدائی حالت ہے اور صحت کے تمام امکانات موجود ہیں۔ ڈاکٹر صاحب تو یہ کہکر تشریف لیگئے مگر یہاں ہماری دنیا ہی گویا بدل گئی، گویا ہم اس مختصر علالت کے بعد انتقال کرکے سچ مچ جنت میں پہونچ گئے۔ ہم کو فوراً ایک کھلے ہوئے برآمدہ میں نہایت شفاف قسم کی مسہری پر پہونچا دیا گیا اور اب شروع ہوئی ہماری نازبرداری کہ کوئی صاحب تو بیٹھے ہوئے ہمارے لئے نارنگی عرق نکال رہے ہیں کوئی صاحب انگور صاف کررہے ہیں اور کوئی محض اس خدمت پر مامور ہیں کہ وہ ہم سے برابر یہی دریافت کرتے رہیں کہ ہمارا کس چیز کے کھانے کو دل چاہتا ہے۔ ہم آپسے سچ کہتے ہیں کہ اعلیٰ سے اعلیٰ ولایتی بسکٹ، انگریزی کارخانوں کے بہترین کیک، ڈائری فارم کا تازہ مکھن اور دودھ، اوولٹین، انگور کی شکر، جام جیلی مختصر یہ کہ دنیا کی ہر ممکن نعمت جسکے تصور سے اب بھوک لگنے لگتی ہے ہماری خدمت میں ہر وقت موجود رہنے لگی اور ہمارے تیمار دار ہمارے اشاروں پر اس طرح ناچنے لگے جس طرح انگریزی ہوٹلوں کے مہذّب بہرے۔ ظاہر ہے کہ جس شخص کو حالات اور واقعات اس نازونعم کا مستحق ثابت کردیں وہ کبھی ان اُمور پر غور نہیں کرتا کہ آخر یہ سب کچھ کیوں ہورہا ہے، بلکہ وہ اپنے کو اسی کا مستحق سمجھنے لگتا ہے اور یہی حال ہمارا بھی تھا کہ ہم نے غیر ارادی طور پر اپنے کو غالباً بادشاہِ وقت ورنہ کسی ایسی ریاست کا فرمانروا سمجھنا ضرور شروع کردیا تھا اور اسی مناسبت سے شان امارت نازک مزاجی اور رئیسانہ خوبو بھی پیدا ہوگئی تھی۔ واللہ ایسے ایسے بزرگ جنکے قدم دھودھوکر پینا ہمارے لئے باعث سعادت ہوتا خود ہماری خدمت کو اپنے لئے وسیلۂ بخشش سمجھے ہوئے تھے۔ اور ہمارے چشم و ابرو کے اشارے اُنکے لئے احکام کا درجہ رکھتے تھے۔ ذرا سی ہم نے جنبش کی اور دو چار حضرات دوڑے ہماری طرف کسی نے تکیہ سلیقہ سے رکھدیا تو کسی نے چادر کی شکن درست کی، کسی نے پیر سہلانا شروع کردیئے تو کسی نے ہمارے قریب آکر نہایت ادب سے

پوچھا کہ "کیا حکم ہے" اور ہم نے ان تمام باتوں کا جواب صرف ایک شکن جبیں سے دیدیا اور اسی کو بہت کافی سمجھا۔ ایک طرف تو یہ ناز برداریاں تھیں۔ اور دوسری طرف حال یہ تھا کہ وہی تمام گھر کے لوگ جنکے ہم کفیل تھے اپنی اپنی جگہ پر گویا یہ طے کر چکے تھے کہ خواہ زیورات کی قسم کا ایک ایک تار بک جائے اور خواہ تمام گھر کے لوگ فاقے کریں مگر ہمکو اس چل چلاؤ کے وقت تعلقہ داری ضرور کرا دینگے اور ہماری صحت بحال کرنیکے لئے خود فقیری تک لے لیں گے چنانچہ حیرت تو یہ ہے کہ وہی بیگم صاحبہ جو رات دن گھر کے بجٹ اور بجٹ میں خسارہ کے موضوع پر دق آفرین جنگ میں ہم سے مصروف رہا کرتی تھیں، اب ہماری باتیں پر ایسی مطمئن نظر آتی تھیں کہ گویا ان کو اپنے ہی گھر میں کوئی خزانہ مل گیا ہے اور اب جبکہ ہمارے صاحب فراش ہونے سے آمدنی کے تمام ذرائع مسدود ہو چکے ہیں انکو زندگی میں پہلی مرتبہ اطمینان حاصل ہوا ہے۔ بلکہ اکثر ہم خود اپنی مجبوری کے بعد بیگم کی اپنے حق میں اس شاہ خرچی پر متحیر ہو جاتے تھے۔ مگر جب کبھی ان سے پوچھا کہ آخر یہ شاہانہ مصارف کہاں سے پورے ہوتے ہیں تو وہ نہایت اطمینان کیساتھ یہی جواب دیتی تھیں کہ "آخر آپ کو ان باتوں سے کیا مطلب یہ اخراجات خدا پورے کرتا ہے۔ آپ ان باتوں پر غور ہی کیوں کرتے ہیں۔ آپ اپنی صحت کو مقدم سمجھیے اسکے علاوہ کسی بات کی فکر نہ کیجیے" اللہ اللہ یہ اخلاق۔ یہ مروت اور یہ انسانیت جسکے لئے ہم زندگی بھر ترسے تھے ہم کو دق ہی کے طفیل میں منجانب اللہ اور از طرف بیگم صاحبہ دیکھنے میں آئی ورنہ ان کا تو حال یہ تھا کہ ہم کولھو کے بیل کی طرح دن رات محنت کر کے کمائیں اور جب اطمینان کے ساتھ گھر میں بیٹھنا نصیب ہو تو وہ یہی رونا روئیں۔ نہ بچوں کو کپڑوں کی شدید ضرورت ہو اور چھوٹی بہن کے دیور کی شادی کے اخراجات سر پر آگئے ہیں اور میونسپلٹی کا ہاؤس ٹیکس بھی ادا کرنا ہے۔ بچوں کے اسکول کی فیس کا تقاضہ ہے اور اگر مکان کی مرمت نہ ہوئی تو ابکی برسات اس پر سے گذرنی مشکل ہے اور نوکر اپنی چھ مہینے کی تنخواہ مانگ رہا ہے اور بزاز کا روپیہ دیدیجیے، اسلئے کہ وہ بہت گستاخ اور بدزبان ہو نیکے علاوہ کچھ مقدمہ باز بھی معلوم ہوتا ہے" یعنی وہ تو رات کو یہ لوریاں دیکر سو گئیں، اور یہاں یہ حال کہ نیند کا کوسوں پتہ نہیں۔ بلکہ ان مطالبات کو پورا کرنے کیلئے مختلف اسکیمیں ذہن میں رقص کر رہی ہیں کہ کیوں نہ ایک مرتبہ اس تمام قرض کو پاٹنے اور ان تمام ضروریات کو پورا کرنے کے لئے نقب زنی کی کوشش کریں۔ دنیا میں بہت سے گناہ کئے ہیں۔ ایک مرتبہ یہ بھی سہی اگر کامیاب ہو گئے تو ایک نظام بن جائیگا۔ اور فراغت کیساتھ اس گناہ سے توبہ کرنیکا موقع بھی مل جائیگا، ورنہ پکڑے گئے تو جیل چلے جائیں گے اور وہاں بھی کم سے کم سال چھ مہینے تو اس نون تیل لکڑی کے جھگڑے سے فرصت مل جائیگی۔ یا یہ کہ نقب زنی تو خیر نہایت ذلیل قسم کی چوری ہے کیوں نہ اپنے دفتر میں غبن کریں اور اسکے بعد اطمینان سے اپنے بچاؤ کی کوشش کرتے رہیں گے یا یہ کہ کسی تعلقہ دار کے یہاں اپنی شادی کا پیام بھیجدیں یا کسی ریلوے ڈکیتی میں حصہ لیں۔ مختصر یہ کہ نیند غائب اور ہر اسکیم ناقص۔ نتیجہ ظاہر ہے کہ صبح پھر دفتر میں اونگھتے ہوئے نظر آئے اور رات کو پھر بیگم نے نیند اچاٹ قسم کی تقریر فرما کر تمام سکون و اطمینان لوٹ لیا۔ اس قسم کے آدمی کو اگر حرارت رہنے لگے تو اس حرارت کی تشخیص معدہ، جگر، یا تلی سے نہیں ہو سکتی اور نہ پھیپھڑوں سے کوئی نتیجہ اخذ کیا جا سکتا ہے بلکہ اس کا تعلق براہِ راست دماغ سے ہوتا ہے اور اگر یہ دق ہے تو دماغ کی دق۔

بہرحال اب تو حال یہ تھا کہ نہ تو بچوں کو کپڑوں کی ضرورت تھی۔ نہ چھوٹی بہن کے دیور کی شادی کا خرچ پریشان کن ثابت ہو رہا تھا۔ بلکہ غالباً تمام ضروریات پوری ہونے کے بعد بھی بجٹ میں اس قدر منافع تھا کہ ہم کو کمانے تک کی ضرورت نہ تھی اور لیٹے ہی لیٹے ہم مرغ اور تیتر، دودھ اور مکھن، جام اور جیلی۔ چھوٹا بڑا حاضری۔ لنچ اور ڈنر سب ہی کچھ فرما رہے تھے اور دل ہی دل میں کہتے تھے کہ کیا خدا کی دین ہے۔ ہم آپ سے سچ کہتے ہیں کہ اگر انسان کو مرنا ہے اور موت کے متعلق یہ طے ہے کہ وہ برحق ہے تو مرنے کے لئے بہترین مرض دق ہے تاکہ مریض پرہیزی غذا کھا کر یا بطور پرہیز فاقے کر کر کے نہ مرے بلکہ اپنی مرضی کے مطابق کھا پی کر اور دنیا کا مزا اڑا کے مرے اپنی نازبرداریاں کرا کے مرے اور فقیری شاہی کر کے مرے۔ اور اگر مرنا نہیں ہے یعنی جو حرارت ہو وہ دق کی نہیں ہے مگر دق بھی جاتی ہے تو اس قسم کی علالت اور حرارت محض خوش قسمت لوگوں کے حصہ میں آتی ہے، اور خدا جانے ان کے کن نیک اعمال کا نتیجہ ہوتی ہے۔ ایسے ارجنٹ قسم کے نیک اعمال جن کے لئے عاقبت کا انتظار بھی نہیں کیا جاتا، بلکہ دنیا ہی میں جنت مہیا کر دی جاتی ہے۔ ہمکو اپنے وہ نیک اعمال تو یاد نہیں۔ مگر یہ ہم جانتے تھے کہ ہم مرنے والے نہیں ہیں۔ لہذا بے فکری کے ساتھ بستر علالت پر پڑے ہوئے تھے۔ ڈاکٹر صاحب کا حکم تھا کہ ہم کو کوئی فکر یا کوئی غم نہ ہونے پائے۔ لہذا خاندان بھر کی اموات سے ہم لاعلم رکھے جاتے تھے۔ وہی بچے جو اپنی ماں کو تندرستی کی حالت میں بھی بیمار نظر آتے ہیں اور بلا وجہ ماںتا کے مارے ان کو یہی فکر ہوتی ہے کہ آخر یہ دبلا کیوں ہوتا جاتا ہے اور آخر اس چھوٹے بچے کو قبض کیوں رہتا ہے اور یہ بچوں کا نکسیر پھوٹنا تو نہایت مہلک مرض ہوتا ہے اور آخر بلا وجہ تو کسی بچے کو چھینک نہیں آتی، یقیناً چھینکنے والا بچہ سخت علیل ہے۔ مگر صاحب جس دن سے ہم صاحب فراش ہوئے تھے خدا نظر بد سے بچائے ہمارے بچے تو ایسے تندرست ہوئے تھے کہ گویا بیماریاں بچوں کے لئے بنی ہی نہیں تھیں اب

مسرّت کے جراثیم

از جناب ڈاکٹر سعید احمد صاحب سعید، بریلوی

"کس سوچ میں بیٹھے ہو؟" ظفر نے کمرے میں آتے ہی مسکرا کر کہا ظفر کی یہ ایک خصوصیت تھی کہ وہ ہر وقت مسکراتا رہتا تھا +

"کوئی خاص بات تو نہیں ہے" احسن نے جواب دیا اور پھر کسی فکر میں پڑ گیا +

ظفر :۔ (مسکرا کر) "میری سمجھ میں نہیں آتا کہ تم لوگ یہ روتی صورت کیسے بنا لیتے ہو۔ اللہ کی وسیع دنیا رنگینیوں اور دلچسپیوں سے بھری پڑی ہے جدھر دیکھو مسکراہٹ، جس طرف نظر ڈالو روشنی اور جگمگاہٹ۔ اس پر بھی اگر کوئی شخص رنجیدہ اور مغموم رہے تو اس سے بڑھکر بدنصیب کون ہوگا؟"+

احسن :۔ "لیکن ابھی ایسے گلاب کے پھولوں کی تلاش میں ہمیں کامیابی نہیں ہوئی ہے جن کے ساتھ کانٹے نہ ہوں اور ایسی روشنیاں اس تمام ترقی کے باوجود دریافت نہیں ہوسکی ہیں جو تاریکی سے سراسر معرا ہوں" +

ظفر :۔ "خدا ان فلاسفروں سے محفوظ رکھے! کمبختوں نے دنیا میں رہنا مشکل کردیا، اور اچھی خاصی پُرلطف انسانی زندگی کو غم والم کا ایک ایسا پہاڑ بنا دیا جس کا بوجھ اُٹھائے نہیں اٹھتا، سر پر ایک بال نہ ہونے کے باوجود ان کمبختوں کے دماغوں تک عقل کی روشنی نہیں پہونچتی اور رات دن مشاہدے اور تجربے کرتے رہنے پر بھی انہیں فطرت کا یہ راز کبھی نہیں معلوم ہوتا کہ دنیا کی تمام مسرتیں اور زندگی کی تمام لذتیں صرف اس بات میں پوشیدہ ہیں کہ انسان ہمیشہ اور ہر حالت میں خوش رہے" +

احسن :۔ "یہ موٹی سی بات تو وہ بے وقوف لوگ بھی سمجھ لیتے ہیں جن کے سر کے اوپر بال اور سر کے اندر گوڈر یا گوبر بھرا ہو۔ بغیر بالوں والے سر اس سے زیادہ باریک باتوں پر نظر رکھتے ہیں اور انہیں ایسی مسرت کی تلاش رہتی ہے جس کے ساتھ اندوہ والم کی کلفتیں موجود نہوں" +

ظفر :۔ (ہنسکر) "تو آپ کو مسرت کے جراثیم کا پتہ لگ گیا ہے اب آپ کو کیا فکر ہے؟"

احسن :۔ (کچھ سوچ کر) "مسرت کے جراثیم!"———"ہوں!" "دیکھو ظفر! شاید لقمان سے کسی نے پوچھا تھا کہ آپ نے یہ اس قدر علم و حکمت کہاں سے حاصل کی تو اس نے بلا تامل یہ جواب دیا تھا کہ میں نے سب کچھ بے وقوفوں سے سیکھا ہے آج مجھے معلوم ہوا کہ لقمان نے شاید ٹھیک ہی کہا تھا۔ اب اس وقت یکایک تمہارے کہنے سے میرا خیال اس طرف گیا کہ شاید مسرت کے جراثیم ہی ہوتے ہوں۔ اس وقت سے پہلے کبھی اس بات کا دھیان ہی نہیں ہوا تھا۔ (ذرا مسکرا کر) میں یاد رکھونگا کہ یہ حکمت کی بات میں نے تم سے سیکھی تھی اور اگر کبھی اس جرثومہ کی تحقیق میں مجھے کامیابی ہوگئی تو میں وعدہ کرتا ہوں کہ اس کا نام اپنے نام پر نہیں بلکہ تمہارے نام پر "ظفرانہ ایڈیا ٹیکا" رکھونگا +

دونوں کھل کھلا کر ہنس پڑے +

ظفر :۔ "کیا اب بھی تمہیں یقین نہ آئیگا کہ مسرت کے جراثیم ہوتے ہیں؟ اور یہ بیماری یا شاید بے آزاری ایک سے دوسرے کو لگتی ہے اگر مجھے ہنسنے اور خوش رہنے کی بیماری نہ ہوتی تو کیا کبھی اس شکن دار پیشانی اور اس پھولے سوجے منہ پر کبھی ہنسی آسکتی تھی؟ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ ہنسی کے جراثیم ہوتے ضرور ہیں تمہاری خوردبین انہیں دیکھ سکے یا نہ دیکھ سکے، اور تمہارے موجودہ رنگوں سے وہ رنگے جاسکیں یا نہ رنگے جاسکیں لیکن یہ واقعہ ہے کہ خوشی اور مسرت کے جراثیم ہوتے ہیں وہ ہوا کے ذریعہ ایک سے دوسرے تک پہونچتے ہیں اور آنکھ، کان، ناک اور منہ کے راستے سے دوسروں کے جسم میں داخل ہوتے ہیں مجھے ہنستا دیکھ کر تم ہنس پڑتے ہو یہ اسکی مثال ہے کہ مسرت کے جراثیم تمہاری آنکھوں کے راستے سے تمہارے جسم میں داخل ہوئے، میرے فلک شگاف قہقہوں کی آواز سُن کر تمہیں ہنسی آجاتی ہے اسکے یہ معنی ہیں کہ جراثیم نے تم پر کانوں کی راہ سے حملہ کیا ہے۔ اسی طرح اگر کوئی خوشبو تمہارے دل کو فرحت پہونچائے تو گویا جراثیم ناک کے راستے سے داخل ہوئے اور اگر زبان کسی غذا سے لذت حاصل کرکے تمہیں مسرور کردے تو اس صورت میں جراثیم کا داخلہ منہ کے راستے سے ہوگا" +

احسن :۔ (ہنسکر) "ہماری صحبت میں رہ کر خیر اتنا تو فائدہ ہوا کہ تم علمی طریقے پر گفتگو کرنا سیکھ گئے" +

ظفر :۔ "لقمان نے بھی تو حکمت بے وقوفوں ہی سے سیکھی تھی" +

دونوں دوست پھر خوب زور سے ہنس پڑے اور قہقہوں کی آواز دیر تک کمرے میں گونجتی رہی ہنسی جب ذرا کم ہوئی تو ظفر نے کہا:-

"آخر حسن! یہ تمہیں چند روز سے ہو کیا گیا ہے کہ ہر وقت چپ چپ اور اداس اداس رہتے ہو؟"

احسن:- "میں نے ابھی تک تم سے ذکر نہیں کیا تھا، اور واقعہ یہ ہے کہ اب بھی کسی طرح ایسی بات زبان سے نکالنے کی ہمت نہیں پڑتی" +

ظفر:- (کسی قدر سنجیدگی سے) "کیا درحقیقت کوئی ایسی بات ہے؟ کیا خدانخواستہ منیرہ نے انکار کردیا؟ اگر انکار کردیا ہے تو اس میں اُس غریب کا قصور بھی کیا ہے۔ تم جیسے رونی صورتوں سے وہ کونسی شریف لڑکی ہے جو شادی کرنے پر راضی ہو جائے؟"

احسن:- "تمہیں تو ہر وقت مذاق ہی سوجھتا ہے۔ اصل یہ ہے کہ منیرہ کچھ عرصہ سے کسی قدر گری پڑی سی رہتی تھی، گاہے گاہے تھوڑا بہت بخار بھی ہو جاتا تھا، اور اب چونکہ معاملہ ذرا اندیشہ ناک ہو گیا ہے تو بیماری کا سلسلہ بچپن سے ملایا جا رہا ہے اور ان کے والدین کو یاد آرہا ہے کہ منیرہ جب بچی سی تھی تو اسکے حلق کے غدود بھی اکثر بڑھ جایا کرتے تھے بلکہ شاید بعض معالجوں نے یہ بھی مشورہ دیا تھا کہ غدد بالکل نکلوا دیئے جائیں خیر اس وقت تو آرام ہو گیا اور کبھی کبھی تھوڑے سے نزلہ زکام کے علاوہ کسی قسم کی کوئی تکلیف باقی نہ رہی تھی لیکن اب جوان ہونے پر کچھ عرصہ سے اسے برابر روزانہ حرارت ہو رہی ہے اور آہستہ آہستہ جسم بھی گھلتا جا رہا ہے۔ ڈاکٹروں سے مشورہ کیا گیا تو انہوں نے دق کے شبہات ظاہر کئے اور سب کی یہ رائے ہوئی کہ عکس ریز کے ذریعہ سینہ کی تصویر لی جائے۔ چنانچہ تصویر لی گئی اور اس سے معلوم ہوا کہ داہنے پھیپھڑے کی اوپر کی نوک میں بیماری ہے اب اس وقت سے میں اس پریشانی میں مبتلا ہوں کہ اب کیا ہوگا۔ یہ کمبخت سل کی بیماری بھی کیسی بُری چیز ہے جس سے سنا یہی سنا کہ اس کا کوئی علاج ہی نہیں ہے۔ ادہر منیرہ کے گھر میں کہرام مچا ہوا ہے، ماں باپ دونوں کو دانہ پانی حرام ہو گیا ہے، خود منیرہ پر بھی اس کا بہت ہی خراب اثر ہوا ہے، ابتک تو وہ اتنی سی حرارت کی پرواہ بھی نہیں کرتی تھی اور گو کسیقدر دبلی ہو گئی تھی لیکن اسکی خوشدلی اور خوش مزاجی پر کوئی اثر نہ پڑا تھا کوئی پوچھتا تھا تو ہنس کے کہا کرتی تھی کہ مجھے دق ہو گئی ہے۔ لیکن اب جب کہ یہ معلوم ہو گیا کہ سچ مچ دق ہی ہو گئی ہے تو اس کی وہ خندہ مزاجی جاتی رہی ہے اور چہرہ پر ایک افسردگی سی چھا گئی ہے" +

ظفر:- (سنجیدگی سے) "کیا واقعی منیرہ کو دق ہو گئی ہے؟ افسوس! بعض باتیں کسی طرح سمجھ میں نہیں آتیں۔ کہا جاتا ہے کہ دق ہمیشہ غریبوں کو ہوتی ہے جنہیں کافی غذا نہ ملتی ہو اور جو گندے اور غلیظ مکانوں میں رہتے ہوں، منیرہ ایک امیر کبیر کی بیٹی ہے اچھے سے اچھا کھانے کو میسر ہے، مکان بھی نہایت عمدہ ہے اور ہر طرح کا آرام بھی مہیا ہے پھر اسے یہ مرض کہاں سے لگ گیا؟" +

احسن:- "ڈاکٹروں نے بڑی چھان بین کی تو یہ معلوم ہوا کہ بچپن میں منیرہ کی انا کے طور پر ایک عورت نوکر تھی اسے دق تھی اور کچھ دنوں بعد اس کا اسی بیماری سے انتقال ہو گیا۔ ڈاکٹر کہتے ہیں کہ منیرہ کو ضرور اسی عورت سے یہ بیماری لگی وہ کہتے ہیں کہ عام طور پر جوانی میں جن لوگوں کو دق ہوتی ہے انکے جسم میں بچپن ہی میں جراثیم پہنچ چکتے ہیں جو اتنی مدت تک بے اثر پڑے رہنے کے بعد اب جوانی میں رنگ لاتے ہیں جب کسی وجہ سے یہ لڑکا یا لڑکی کمزور ہو جائے، بہرحال اب وہ کہیں سے بھی ہوئی لیکن یہ تو یقین کر لیا گیا ہے کہ اسے دق ہے اور ایسی حالت میں میری سمجھ میں نہیں آتا کہ میں کیا کروں۔ تمہیں معلوم ہے ظفر! کہ میری تمام آرزوں کا مرکز اور میری تمام امیدوں کا سہارا صرف منیرہ ہے۔ تم اگر مجھ پر ہنسنا چاہتے ہو تو ہنس لو، لیکن یہ ایک حقیقت ہے کہ فلاسفر بھی بہرحال انسان ہوتے ہیں اور جذبات کی دنیا سے بالکل الگ تھلگ رہنے کے باوجود محبت کے معاملے میں بھی اسی قدر مجبور ہیں بلکہ شاید اس سے بھی زیادہ کہ جتنا کوئی اور انسان ہوتا، اس پھول کی طرح شگفتہ چہرے کو کہ جسے میں اپنی تمناؤں کی دنیا سمجھتا ہوں افسردہ اور پژمردہ دیکھ کر میرے دل پر چھریاں چلنے لگتی ہیں اور اس پر مصیبت یہ ہے کہ منیرہ کے سامنے مجھے اپنے اس درد کو اور اس رنج کو اس حد تک چھپانا پڑتا ہے کہ گویا میں بالکل خوش اور مطمئن ہوں تاکہ اسے اپنی زندگی سے مایوسی نہ ہو جائے نوجوان دل ابھی مایوس نہیں ہوا ہے اور ہر نئی دوا اور ہر نئے معالج سے اسے یہ اُمید ہو جاتی ہے کہ اب ضرور آرام ہو جائیگا۔ ایسی حالت میں اگر میں اپنے غم و درد کا اظہار کردوں تو ظاہر ہے کہ اسکی بندھی ہوئی اُمید یں ٹوٹیں گی اور سنا ہے کہ اس بیماری کا اگر کوئی علاج ہے تو وہ مریض کی طبیعت کی مضبوطی اور مرض کے مقابلہ کی طاقت ہے۔ خدا کے لئے ظفر کوئی تدبیر بتاؤ، میں ویانہ اور امریکہ کے ڈاکٹروں سے خط و کتابت کر رہا ہوں اور اگر انہوں نے کچھ بھی اُمید دلائی تو اسے لیکر وہاں چلا جاؤنگا، لیکن جب یہ خیال آتا ہے کہ یہ بیماری لاعلاج ہے تو بس دل بیٹھ جاتا ہے اور آنکھوں سے بے اختیار آنسو نکل پڑتے ہیں" +

ظفر:- واقعی بہت ہی اندوہناک حالات ہیں۔ یہاں ہندوستان میں بھی تو بہت سی صحت گاہیں ہیں۔ کیوں تم انہیں دھرم پور یا بھوالی

لے جایا جائے؟" +

احسن :۔ "کچھ اس قسم کے انتظامات ہو تو رہے ہیں"۔ +

"منیرہ! دیکھو یہاں کا منظر کس قدر دل فریب ہے ذرا تم میں طاقت آجائے تو پھر تمہیں اس سامنے والی پہاڑی پر لے چلا کرینگے"۔

منیرہ :۔ (کسی قدر مسکرا کر) "مجھے تو اب امید نہیں پڑتی کہ کبھی ایسا ہو سکے گا"۔ +

احسن :۔ "یہ تم کیا کہہ رہی ہو، تم جیسی بہادر لڑکی کی زبان سے ایسی کمزوری کی باتیں کچھ اچھی نہیں معلوم ہوتیں۔ منیرہ! تمہیں معلوم ہے کہ ایک تمہاری زندگی سے کتنی زندگیاں وابستہ ہیں۔ کیا تمہارے والدین تمہارے بغیر ایک دن بھی زندہ رہ سکتے ہیں اور کیا تم سے جُدا ہو جانے کی صورت میں کسی طرح بھی میرا زندہ رہنا ممکن ہے؟ نہیں، منیرہ! تم ضرور اچھی ہوگی۔ اتنی جانوں کا ضائع ہونا خدا کو کبھی پسند نہ ہوگا۔ اور اب تو ماشاء اللہ تمہارے بخار میں کسی قدر فرق بھی پڑ چلا ہے۔ یہاں کی آب و ہوا نے کچھ نہ کچھ فائدہ ضرور کیا ہے، اور وہ دن بھی اب دور نہیں ہے کہ جب پورے طور پر فائدہ ہو جائیگا"۔ +

منیرہ :۔ "خیر اپنی بیماری کے متعلق تو مجھے تم سے زیادہ واقفیت ہے۔ یہ خیال کہ یہاں آکر مرض میں کچھ تخفیف ہوئی ہے بالکل غلط ہے۔ اگرچہ مجھ سے چھپایا جاتا ہے لیکن میں اچھی طرح سب باتوں سے واقف ہوں۔ میں نے جو کچھ کہا تھا وہ اپنے دل کی کمزوری کی وجہ سے نہیں کہا تھا بلکہ حقیقت بیان کی تھی، آخر اس سے فائدہ بھی کیا ہے کہ ہم خود اپنے دماغ کو دھوکے میں مبتلا رکھیں۔ کیا مجھے دکھانے سے پہلے چپکے سے تھرما میٹر کو جھٹکا دے کر پارے کو کسی قدر اُتار دینے سے یہ مقصد بھی حاصل ہو سکتا ہے کہ میرا بخار کم ہو جائے، تم اس طرح مجھے یہ نہیں معلوم ہونے دیتے کہ بخار کتنا ہے لیکن تمہیں یہ خبر نہیں کہ میری ہڈی ہڈی اور رگ رگ تھرما میٹر بن چکی ہے اور جس وقت حرارت میں خفیف سے خفیف کمی یا بیشی بھی ہوتی ہے تو مجھے فوراً معلوم ہو جاتا ہے۔ ابھی تک تو ایسا تھا کہ جس وقت بھی موت کا اور تم سے جُدائی کا خیال آتا تھا تو میں فوراً اسے دل سے نکال دیتی تھی۔ مجھے یہ یقین ہی نہ ہوتا تھا کہ میری جیسی تندرست اور نوجوان لڑکیاں بھی مر سکتی ہیں۔ میرا خیال تھا کہ موت صرف بڑھاپے کیساتھ مخصوص ہے لیکن اب آہستہ آہستہ حقیقت مجھ پر ظاہر ہوتی جا رہی ہے، اور اب نوجوانی کے ساتھ موت کا تخیل میرے لئے کوئی عجیب اور نامانوس چیز نہیں رہا ہے، اب میں اس مشہور مصرعہ کا مطلب اچھی طرح سمجھ گئی ہوں کہ ۔ع مورد مرگ نوجوانی ہے"۔

احسن :۔ (آبدیدہ ہو کر) "منیرہ! خدا کے لئے تم ایسی باتیں نہ کرو، تمہاری اس قسم کی گفتگو سے میرا دل ٹکڑے ہونے لگتا ہے۔ یہ سچ ہے کہ تمہارا مرض بہت کچھ ترقی کر گیا ہے، اور تم شدید ترین تکلیف میں مبتلا ہو۔ لیکن پیاری منیرہ! دنیا میں بڑے بڑے معجزے ہو چکے ہیں۔ اصل یہ ہے کہ بیماری کا مقابلہ کرتے کرتے اب تمہاری طبیعت کمزور ہو گئی ہے، اور تم بیماری سے ڈر گئی ہو"۔

منیرہ :۔ (ذرا غصہ سے) "تمہیں معلوم ہے کہ میں ڈرنا بالکل نہیں جانتی۔ میرا کوئی بھائی نہ تھا اسلئے ابا جان نے میری پرورش بالکل لڑکوں کی طرح کی ہے، اور تم خود بیسیوں مرتبہ دیکھ چکے ہو کہ شکار کے لئے جنگل میں گھستے وقت مجھ سے زیادہ بے باک کوئی نہ ہوتا تھا۔ گھنے سے گھنے اور مہیب سے مہیب جنگلوں میں میں اس طرح گھس جاتی تھی جیسے کوئی اپنے گھر میں جاتا ہے۔ دوسرے لوگ اس خیال سے خوف کھاتے تھے۔ دوسرے لوگ اس خیال سے خوف کھاتے تھے کہ چیتل اور سانبھر وغیرہ کے شکار میں کہیں شیر یا گلدار سے سامنا نہ ہو جائے۔ لیکن مجھے ہمیشہ یہ تمنا رہی کہ جنگل کے اندر کبھی تو ایسا ہو کہ سامنے سے شیر آتا ہو اور میں ٹوک کر اسے ماروں۔ میری ان باتوں سے تم یہ خیال کرتے ہو کہ میں موت سے ڈرتی ہوں۔ تمہارا یہ خیال بالکل غلط ہے۔ میں نے جو کچھ کہا تھا وہ ایک صحیح اور سچی بات تھی، مجھے معلوم ہے کہ مجھے دق ہے اور میں یہ بھی جانتی ہوں کہ ایسے ایسے بڑے ڈاکٹروں کی انتہائی کوششوں کے باوجود بیماری گھٹ نہیں رہی ہے بلکہ بڑھ رہی ہے، پھر اگر مجھے ہر وقت یہ غم ہے کہ میں تم سے ہمیشہ کے لئے جُدا ہو رہی ہوں تو اس میں کمزوری اور بزدلی کی کونسی بات ہے۔ میں نے کئی مرتبہ ارادہ کیا کہ تم سے کہدوں کہ تم یہاں میرے پاس نہ رہو تاکہ ہر وقت تمہیں دیکھ دیکھ کر میرے دل کو رنج نہ پہونچے لیکن دل اس بات کو بھی گوارا نہیں کرتا کہ زندگی کے تھوڑے سے دن جو باقی ہیں ان سے بھی میں فائدہ نہ اُٹھاؤں اور مرنے سے پہلے ہی تم سے جُدا ہو جاؤں"۔ (آنکھوں میں آنسو بھر آئے) +

احسن :۔ (بھرائی ہوئی آواز میں) "منیرہ! خدا کے لئے یہ باتیں چھوڑ دو میرا دل پھٹا جاتا ہے۔ میں آج سے یہ دعا مانگوں گا کہ اگر تمہاری [illegible] ہے

تو میں مرجاؤں اور تم اچھی ہو جاؤ۔ سنا ہے کہ دنیا میں پہلے ایسا ہو چکا ہو۔ میں اپنی جان دیدوں گا اور بڑی خوشی سے دیدونگا اگر اس طرح تمہاری جان بچ سکے۔"

منیرہ :۔ (زبردستی مسکرا کر) لیکن اس سے کیا فائدہ ہوگا۔ اگر تم اس دنیا میں نہ ہوئے تو ایسی زندگی میرے لئے موت سے بدتر ہوگی۔ نہیں، بس جو کچھ ہو رہا ہے ہونے دو۔ اب یہی بہتر ہے کہ تم مجھے بھول جاؤ۔ یہ تھوڑے سے دن جو ہم نے دنیا میں ساتھ بسر کر لئے انہیں ایک خواب سمجھ لو اور اب اس خواب سے بیدار ہو کر تم دنیا میں ایک کامیاب زندگی کی ابتدا کرو۔"

احسن :۔ "میں اپنی زندگی کی انتہائی کامیابی تصور کرونگا۔ اگر میرا دم تمہارے قدموں میں نکل جائے لیکن منیرہ! میں سچ کہتا ہوں کہ میرا دل امید سے بھرا ہوا ہے۔ اور خدا جانے کیوں مجھے یقین ہے کہ تم ضرور اچھی ہو جاؤ گی، بس میرا ایک کہنا مان لو اور وہ یہ کہ اپنی ہمت بلند ہی رکھو تا کہ تمہاری طبیعت بیماری کا مقابلہ کر سکے۔"

منیرہ :۔ "میرا دل بہت مضبوط ہے میں تمہیں اطمینان دلاتی ہوں، اس وقت چند باتیں طبیعت کی کمزوری کی جو میرے منہ سے نکل گئیں ان کے لئے میں تم سے معافی چاہتی ہوں۔ ہائے! اس محبت کمبخت میں یہ بھی تو ہوتا ہے کہ جس سے محبت ہو اسے اپنے لئے بیقرار اور اشکبار دیکھنے میں لطف آتا ہے تمہیں رُلا کر مجھے بہت کافی خوشی حاصل ہوئی اور اپنی اس خودغرضی پر اب میں نادم ہوں۔"

احسن :۔ "اگر میرے رونے سے تمہیں خوشی ہوتی ہے تو میں اسکے تیار ہوں کہ ہر وقت روتا رہوں۔"

دونوں ہنس پڑے +

منیرہ :۔ "ان کمبخت ڈاکٹروں نے مجھے قید کر دیا ہے۔ بستر سے اُٹھنے کی اجازت ہی نہیں دیتے ورنہ یہ سامنے ایسا عمدہ جنگل ہے میں تو صبح سے شام تک بس اسی میں گھومتی رہتی۔"

احسن :۔ "ذرا تمہارا بخار جاتا رہے تو پھر جس قدر دل چاہے اس قدر گھومنا۔"

منیرہ :۔ "اس جنگل میں ضرور شیر ہونگے۔ میرے دل کی سب سے بڑی آرزو یہی تھی کہ میں ایک شیر مارتی۔ ابا جان کے ساتھ شکار میں دنیا بھر کے جانور مارے لیکن شیر ہی سے کبھی سامنا نہ ہوا۔ وہ کئی شیر مار چکے ہیں مگر مجھے شیر کے شکار میں کبھی ساتھ نہ رکھا۔ میں نے ہرچند خوشامدیں کیں لیکن اُنہوں نے کبھی اسے منظور نہ کیا کہ میں شیر کے شکار میں انکے ساتھ رہوں۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ تمنا دل کی دل ہی میں رہیگی۔ اب اس حالت میں بھلا میں کیا امید کروں کہ شیر پر گولی چلا سکونگی۔"

احسن :۔ "شیر یہاں بکثرت ہیں، اور میں وعدہ کرتا ہوں کہ جب تم اچھی ہو جاؤ گی تو میں تمہیں شیر کا شکار کھلا دونگا۔"

منیرہ :۔ (ہنس کر) "اچھے ہو جانے کی شرط ہی تو ٹیڑھی ہے۔"

احسن :۔ "کچھ ٹیڑھی نہیں ہے۔ بس ذرا طاقت آجائے تو یہیں قریب میں ہی مچان بندھوا دیں گے اور تم اس پر بیٹھ کر مزے سے شیر پر گولی چلا لینا یہاں شیروں کی بہت ہی کثرت ہے۔ ابھی کل پرسوں انہی سامنے والے درختوں کے قریب ایک گائے کو پکڑ لے گیا تھا۔"

منیرہ :۔ "آواز تو میں بھی کئی دفعہ سن چکی ہوں لیکن دور کی آواز تھی۔"

ان دونوں میں یہ باتیں ہو ہی رہی تھیں کہ دوسری طرف سے منیرہ کے والد اور والدہ آگئے اور منیرہ کو کسی قدر خوش دیکھ کر دونوں نے بیک وقت کہا "آج تو ماشاء اللہ تمہاری طبیعت اچھی معلوم ہوتی ہے۔"

دونوں منیرہ کے بستر کے قریب کرسیوں پر بیٹھ گئے اور منیرہ کے والد نے احسن کو مخاطب کر کے کہا :۔

۔ "رات ان سامنے والے درختوں میں شیر آیا تھا اور بہت دیر تک اسی نواح میں گھومتا رہا، جی چاہتا ہے کہ مچان بنوا کر بیٹھ جائیں"

منیرہ :۔ "ابا جان میں بھی آپ کے ساتھ بیٹھوں گی۔ میں ابھی احسن بھائی سے یہی کہہ رہی تھی کہ میرے دل میں سب سے بڑی تمنا یہی ہے کہ ایک دفعہ شیر پر گولی چلاؤں۔"

[illegible] منیرہ کے والد :۔ "سنتی ہو جی! یہ تمہاری صاحبزادی کیا کہہ رہی ہیں؟"

[illegible] منیرہ کی والدہ :۔ "[illegible] شکار کھلا کھلا کے تمہیں نے تو اسے یہ لت دلائی ہے۔ جب دیکھو جب بیٹی ساتھ ہیں۔ [illegible]

یا سامنے سے آتی ہی ہنسے چلا مارے "

امہ شکیلا :- یہ تو تندرستی کے زمانے کی باتیں ہیں ۔ اب تندرست ہو جاؤگی تو اب پھر اسی طرح شکار کھیلا کروگی ۔ تم تو اسلئے ملتی ہو کہ تمہیں بندوق کی شکل سے ڈر لگتا ہے "

نجیب :- "ڈر لگتا ہے تو بجا کیا ہے جنگلوں میں مارے مارے پھرنا اور شکار کھیلنا کہیں عورتوں کے کام ہیں ۔ تم نے تو سچ مچ منیرہ کو لڑکا بنادیا ہے"

امہ شکیل :- "ہاں خدا کا شکر ہے وہ ہزاروں لڑکوں سے اچھی ہے "۔

منیرہ :- "ابا جان! کب مچان بندھوائیگا ۔ میرے اچھے ابا جان! مجھے ضرور ساتھ لے چلئے گا "

امہ شکیل :- "بیٹی تم میں بھلا اتنی جان کہاں ہے کہ میل آدھ میل چل کر جاؤ اور پھر پیڑوں پر چڑھکر بیٹھو ۔ آج بخار کتنا ہے ؟ "

منیرہ :- (روٹھ کر) ہمیں نہیں معلوم کتنا ہے "

احسن :- "آج بھی وہی ایک سو ایک ہے "

امہ شکیل :- "تم خفا مت ہو، ہم بھی اس وقت تک شکار نہیں کھیلیں گے کہ جب تک تم اچھی نہ ہو جاؤ "

اسی رات کو گیارہ بجے کے قریب جبکہ سارا گھر سو رہا تھا منیرہ اپنے بستر پر پڑی کروٹیں بدل رہی تھی ۔ وہ جس قدر چاہتی تھی کہ نیند آجائے اسی قدر نیند اس سے دور بھاگتی تھی ۔ کروٹیں بدل بدل کر وہ بار بار کوشش کرتی تھی کہ کسی طرح یہ خیال اسکے دل سے نکل جائے ۔ لیکن شیر کے شکار کا تصور کسی طرح اسکے ذہن سے دور نہیں ہوتا تھا ۔ بار بار مچان اور شیر کی خیالی تصویر اسکی آنکھوں کے سامنے آجاتی تھی ۔ اور بار بار اسے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا وہ شیر پر گولی چلا رہی ہے ۔ اس دُھن میں وہ کچھ ایسی محو تھی کہ بارہ بجے کے بعد جب اسے پسینہ آیا اور بخار ہلکا ہوا تب بھی اسے کچھ خبر نہ ہوئی اور وہ بدستور شیر، بندوق، اور مچان کے خیال میں منہمک کروٹیں بدلتی رہی ۔ رہ رہ کر اسکے دل میں تمنا پیدا ہوتی تھی کہ کاش کسی طرح یہ ممکن ہوتا کہ وہ شیر پہ گولی چلا سکے ۔ اسے یقین تھا کہ اگر وہ اچھی ہو گئی تو احسن اور خود اسکے والد اسے ضرور شیر کا شکار کھلا دینگے ۔ لیکن ڈلا کھ چاہتی تھی کہ اچھے ہو جانے کی امید باندھے ۔ مگر کسی طرح کامیابی نہ ہوتی تھی ۔ اندر سے اس کا دل یہی کہتا تھا کہ اب اچھا ہونا محال ہے مسلسل تین سال کے بخار اور کھانسی نے اسکی ہمتیں بالکل پست کردی تھیں اور جب وہ اس بات پر غور کرتی تھی کہ اس تین سال کی مدت میں اسکے والد نے تقریباً اسّی ہزار روپیہ خرچ کرکے بہتر سے بہتر حکیموں اور ڈاکٹروں سے اس کا علاج کرایا تھا اور کوئی نتیجہ نہ نکل سکا تھا تو مجبور ہو کر اس کا دماغ یہی نتیجہ نکالتا تھا کہ افاقہ کی امید عبث ہے ۔

وہ اپنے انہی خیالات میں مستغرق تھی کہ یکایک سامنے کے درختوں کے پاس سے اسے شیر کے دھاڑنے کی آواز آئی ۔ بہت ہی ڈراؤنی اور بہت ہی مہیب ۔ پہلے تو وہ بستر پر اچھل پڑی لیکن پھر فوراً ہی سنبھل کر بیٹھ گئی اور گھور گھور کر سامنے جنگل کی طرف دیکھنے لگی ۔ چاندنی اچھی طرح کھلی ہوئی تھی، اور کافی دور کی چیزیں بھی اچھی طرح دکھائی دے رہی تھیں اس نے اچھی طرح آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھا مگر کچھ نظر نہ آیا ۔ شوق اور جوش میں وہ اس بات کو بالکل بھول گئی کہ وہ بیمار ہے اور بستر سے اٹھنے کی اسے ممانعت ہے ۔ شکار کا شوق اس کے دل پر قبضہ پا چکا تھا وہ بستر سے اتر کر برآمدے کے باہر آگئی اور پھر خوب غور سے اس سمت میں دیکھا کہ جدھر سے آواز آئی تھی ہر طرف سناٹا چھایا ہوا تھا، اور کہیں کوئی چیز متحرک نظر نہ آتی تھی ۔ ایک بالکل مدہوشی کے سے عالم میں وہ اپنے والد کے کمرے میں گئی، انکی بندوق انکے بستر کے قریب ایک میز پر رکھی رہا کرتی تھی، اسنے آہستہ سے وہ بندوق اٹھائی، کارتوسوں کی پیٹی گلے میں ڈالی اور باہر آکر بندوق کو کھول کر دیکھا کہ بھری ہوئی ہے یا نہیں ۔ بالکل خاموشی سے دبے پاؤں وہ کوٹھی سے نکل کر تن تنہا اس جنگل کی طرف چلدی کہ جہاں سے شیر کی آواز آئی تھی ۔ کمزوری کی وجہ سے اسکے پاؤں لڑکھڑا رہے تھے، اور بار بار اسے رُک رُک کر دم لینا پڑتا تھا، ہانپتی، کانپتی اور پتھروں سے ٹھوکریں کھاتی ہوئی وہ اس پگڈنڈی پر چلی جا رہی تھی جو تقریباً نصف میل تک برابر نیچے اُترتی چلی گئی تھی، اُترائی ختم ہونیکے بعد وہ کافی تھک گئی تھی، اسلئے اسے بیٹھ جانا پڑا، اور اب اسے گویا ہوش سا آیا ۔ وہ سوچنے لگی کہ یہ میں نے کیا کیا، کیا میں بندوق چلا سکوں گی ۔ اور کیا ایسی حالت میں کہ جب کوئی پناہ کی جگہ بھی نہیں شیر پر گولی چلانا کسی طرح بھی مناسب ہو سکتا ہے، اس کا دل ڈرا اور اس نے ارادہ کیا کہ لوٹ جائے، وہ واپسی کے ارادے سے اُٹھ ہی رہی تھی کہ یکایک شیر پھر دھاڑا اور اب آواز بہت ہی قریب سے آئی تھی ۔ وہ جلدی سے اسی جگہ بیٹھ گئی اور پھر آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھنا شروع کیا، واہمہ نے کئی مرتبہ دھوکے دئیے، کبھی کسی چیز پر شیر کا دھوکا

ہوا۔ اور کبھی کسی چیز پر، قلب کی حرکت بہت تیز ہوگئی اور اسے ایسا محسوس ہوا کہ اسکے ہاتھ کانپ رہے ہیں اور وہ نشانات پر صحیح گولی نہ چلا سکیگی اس نے آنکھیں بند کرلیں تاکہ دماغ کو کسی قدر سکون حاصل ہو اس نے سوچا کہ اگر اس وقت شیر سے مقابلہ ہوگیا تو زیادہ سے زیادہ خراب نتیجہ یہی نکل سکتا ہو کہ میرا فیر خالی جائے اور وہ آکر مجھے چیر پھاڑ ڈالے۔ مرنے کا یہ کوئی خوشگوار طریقہ ہرگز نہ تھا۔ لیکن دق میں مبتلا رہ کر ایڑیاں رگڑ رگڑ کر مہینوں میں زندگی کو ختم کرنا اور اتنے عرصہ دراز تک خود بھی انتہائی تکلیف میں مبتلا رہنا اور دوسروں کو بھی شدید ترین رنج اور تکلیف میں مبتلا رکھنا بھی تو مرنے کا کوئی عمدہ اور خوش آیند طریقہ نہیں ہے۔ اگر میری گولی صحیح لگ گئی تو میری وہ تمنا آج پوری ہو جائیگی جو مدتوں سے دل میں ہے، اگر نشانہ نے خطا کی اور شیر نے مجھے کھا لیا تو ایک اندوہناک زندگی کا بہ آسانی خاتمہ ہو جائیگا۔

اس خیال نے منیرہ کی ہمت بڑھا دی۔ وہ ایک دلیرانہ عزم کے ساتھ اُٹھی اور ایک چھوٹی سی چٹان پر کھڑے ہوکر اس نے ہر طرف نظر دوڑائی سامنے سے نظر ہٹا کر جب اس نے اپنی پشت کی طرف دیکھا تو صرف کوئی پچاس گز کے فاصلہ پر اسے مشعل کی طرح دو آنکھیں روشن دکھائی دیں، شیر اسکے بالکل قریب آگیا تھا، خوف کی وجہ سے اسے سر سے پاؤں تک ٹھنڈا پسینہ آگیا اور اب شکار کے شوق نے نہیں بلکہ اپنی حفاظت کے خیال سے اسے مجبور کیا کہ جلد سے جلد فیر کردے، آہستہ سے اس نے اپنا رُخ پھیرا اور ایک اونچے سے پتھر پر بندوق ٹکا کر اس نے چمکتی ہوئی آنکھوں کے درمیان شست لی اور فائر کردیا +

رات کے سناٹے میں فیر کی آواز تمام پہاڑوں میں گونج گئی اور ایک مرتبہ تو منیرہ نے ایسا محسوس کیا کہ شیر جھپٹ کر اس پر آرہا ہے اس نے فوراً کلمہ پڑھنا بھی شروع کردیا۔ لیکن دوسرے ہی لمحہ میں اس نے دیکھا کہ سامنے ٹھیک اسی جگہ پر کہ جہاں وہ اسے نظر پڑا تھا شیر بے حس و حرکت پڑا ہوا تھا، ٹانگیں اوپر کی طرف تھیں اور خون کا ایک بڑا سا تھالا اسکے سر کے قریب نظر آرہا تھا +

منیرہ کی خوشی کی کوئی انتہا نہ تھی۔ انتہائی مسرت میں وہ آپے سے باہر ہوگئی اور بے اختیار ناچنے کودنے لگی اسے یہ بھی خیال نہ رہا کہ ممکن ہے کہ شیر صرف زخمی ہوا ہو، اور اُٹھ کر دوڑ پڑے وہ بلا تکلف دوڑتی ہوئی اسکے پاس چلی گئی تاکہ قریب سے اسے دیکھے، شیر بہت کافی بڑا تھا، ابھی وہ اس کا معائنہ ہی کر رہی تھی کہ اسے آدمیوں کے پاؤں کی آہٹ سنائی دی اس نے مڑ کر دیکھا تو اس کے والد اور احسن بھاگتے چلے آرہے تھے +

احسن بھائی! احسن بھائی! میں نے شیر مار لیا۔ وہ دیکھو وہ پڑا ہے، بڑا بھاری شیر ہے تم تو اسے دیکھ کر ہی ڈر جاؤگے"۔

ارشد صاحب، اور احسن دوڑتے ہوئے قریب آئے اور شیر کو دیکھکر دونوں حیرت میں رہ گئے، بہت زیادہ ملامت کو مناسب نہ خیال کرکے دونوں نے بس اتنا ہی کہا کہ "منیرہ! یہ تم نے کیا غضب کیا بستر سے اُٹھ کر اتنی دور چلی آئیں اور پھر اس طرح زمین پر کھڑے ہوئے شیر پر فیر بھی کردیا۔ ذرا تو سوچا ہوتا کہ اگر نشانہ خالی گیا یا وہ صرف زخمی ہوگیا تو کیا ہوگا؟"

منیرہ :- "ابا جان! وہ بالکل قریب تھا اور مجھے یقین تھا کہ میں اسے مار لونگی"۔

ارشد :- "پھر بھی بیٹی تمہاری اس حرکت کو دیوانہ پن کے سوا اور کچھ نہیں کہا جا سکتا، آخر یہ تمہیں سوجھی کیا اور اتنی طاقت تم میں کہاں سے آگئی؟"

منیرہ :- "اب تو مجھے اپنے بدن میں کافی طاقت معلوم ہورہی ہے۔ ابا جان اب میں اچھی ہوگئی اب مجھے بخار نہیں آئیگا، میرا دل کہہ رہا ہے کہ میں بالکل اچھی ہوں"

ارشد :- "خدا کرے ایسا ہی ہو، اچھا اب جلدی سے گھر چلو نہیں تو ممکن ہے کہ تمہاری اماں جان زندہ نہ ملیں"۔

سب لوگ چل پڑے اور تھوڑا ہی سا راستہ طے کیا تھا کہ نجمہ بھی بدحواسی کے عالم میں بھاگتی ہوئی آتی نظر پڑیں۔ بیٹی کو صحیح سلامت دیکھکر اسی جگہ سجدۂ شکر ادا کیا اور سب لوگ واپس کوٹھی میں پہونچ گئے منیرہ کو نہایت اچھی نیند آئی اور صبح کو آٹھ بجے تک سوتی رہی +

ارشد :- "ڈاکٹر صاحب یہ کیا تماشہ ہوگیا، آپ تو کہتے تھے کہ منیرہ کے اچھے ہونیکا اب کوئی امکان ہی نہیں ہے اس طرح یکایک کیسے اچھی ہوگئی۔ کہیں کچھ اور خرابی تو نہیں پیدا ہو جائیگی؟"

ڈاکٹر :- یا انتہائی مسرت کا اثر ہے۔ ناگہانی اور انتہائی مسرتوں کا اثر آدمی پر یا تو یہ ہوتا ہے کہ فوری موت لاحق ہوجاتی ہے۔ جسے شادی مرگ کہتے ہیں یا قوتِ بیماری کو دفع کرنے کی طاقت اتنی زیادہ ہوجاتی ہے کہ پھر کوئی بیماری باقی نہیں رہ سکتی۔ منیرہ کی برسوں سے یہ آرزو تھی کہ شیر مارے۔ بیماری نے اس آرزو کو پورا نہ ہونے دیا۔ یہ تمنا ان کے دل میں ہر وقت خلش پیدا کیا کرتی تھی۔ یکایک اور بالکل اتفاقیہ طور پر وہ پوری ہوگئی۔ اس سے جو خوشی ان کے دل کو پہونچی اس نے خون میں اجسام دافع کی تعداد اس قدر بڑھا دی کہ صرف چند لمحوں میں انہوں نے دق کے جراثیم کو بےکار اور بے اثر بنا دیا"۔

احسن :- آپ انہیں اجسام دافع کہیں، میں تو انہیں 'مسرت کے جراثیم' کہونگا، اور چونکہ سب سے پہلے ظفر نے میرا خیال اس طرف منتقل کیا تھا اسلئے میں نے ان جراثیم کا نام بھی 'ظفرانہ ایڈ یاٹیکا' رکھدیا ہے۔ میں نے ارادہ کرلیا ہے کہ اپنی پیاری بیوی منیرہ کے ساتھ میں باقی عمر اسی پہاڑ پر اور اسی جگہ گذارونگا جہاں سے انہوں نے شیر کا شکار کرکے مسرت کے جراثیم اپنے جسم میں بھرے تھے۔ میرا خیال ہے کہ شکار اور دلی مسرتوں میں یا یوں کہہ لیجئے کہ مسرت کے جراثیم میں کوئی باہمی تعلق ضرور ہے۔ شکاریوں کو اکثر و بیشتر ایماندار، منصف مزاج اور دوسروں کا ہمدرد پایا گیا ہے، اور یہ سب اوصاف ایسے ہیں، جو دل کے اندر مسرت کے جراثیم پیدا کرتے ہیں"۔

اسمٰعیل :- "تمہارے اس خیال میں کچھ نہ کچھ صداقت ضرور ہے۔ میری تمام عمر شکار کھیلتے گذری اور یہ ایک حقیقت ہے کہ میں تم سب سے زیادہ مسرور اور شاداں رہتا ہوں، اور آج ساٹھ سال کی عمر میں بھی میری تندرستی بفضلہٖ تم نوجوانوں سے بہتر ہے"۔

نجمہ :- "اچھا تو پھر یہی کیوں نہ کیا جائے کہ احسن اور منیرہ اس جگہ پر اپنی لیبورٹیری بنا کر ان جراثیم کی تحقیقات کیا کریں اور ہم دونوں بڑھیا بڈھے ٹھیک اس جگہ کہ جہاں شیر مر کر گرا تھا اسکی ایک قبر بنوادیں اور باقی تمام عمر اس قبر کی مجاوری میں بسر کردیں جس ہستی نے اپنی جان دے کر ہماری بچی کی جان بچائی وہ یقیناً اس سے بھی زیادہ احترام کی مستحق ہے"۔

احسن :- "لیکن آپ یہ بھول گئیں کہ یہ محترم ہستی فی الحقیقت آپکی بچی کی جان لینے کے لئے آئی تھی۔ نہ کہ اپنی جان دیکر اسکی جان بچانے کے لئے"۔

اس پر ایک فرمائشی قہقہہ پڑا جسکی آواز دیر تک پہاڑوں میں گونجتی رہی +

بقیہ مضمون صفحہ ۲۳۷ سے آگے

بقیہ مضمون صفحہ ۲۳۷ سے آگے

انکی صحت کی کوئی فکر تھی اور نہ صحت سے زیادہ اسپتال کی دوڑ کا غم بلکہ جب کسی بچے کے متعلق پوچھا بھی تو یہی معلوم ہوا کہ ماشاءاللہ اچھا ہے۔ اخراجات کے سلسلہ میں ہم کو اطمینان دلادیا گیا تھا کہ یہ سب ہماری ہی کمائی تھی جواب ہم پر اُڑائی جارہی ہے۔ ظاہر ہے کہ ان حالات کے ماتحت ہم اپنی علالت کو کتنی بڑی نعمت سمجھتے ہونگے۔ اور اس علالت کے برقرار رہنے کی کیسی کیسی دعائیں کرتے ہونگے۔ مگر افسوس کہ یہ دورِ عشرت عرصہ تک قائم نہ رہ سکا اور فلک کج رفتار سے ہمارا مدقوق ہونا نہ دیکھا جاسکا۔ لہٰذا ہماری حرارت کم ہونے لگی۔ حالانکہ شروع شروع میں تو ہم نے تھرما میٹر کو اُلٹی طرف سے جھٹک کر اپنے ۹۰ بخار کو بھی ایکسو ایک اور ایکسو دو ظاہر کیا مگر یہ ترکیبیں اس گھر میں نہیں چل سکتیں۔ جہاں عورتیں بھی تھرما میٹر دیکھنا جانتی ہوں۔ سچ تو یہ ہے کہ اسی وجہ سے ہمارے بزرگ عورتوں تعلیم کے مخالف تھے۔ بھلا غضب خدا کا شریف بہو بیٹیاں تھرما میٹر دیکھنے لگی ہیں اب آپ ہی بتائیے کہ ایسی حالت میں ایک آدمی اپنے کو کبتک مدقوق بنا کر رکھ سکتا ہے چنانچہ کچھ ہی دنوں کے بعد ہم تندرست ہونا شروع ہوگئے نازبرداریوں کی گرم بازاری سرد ہونے لگی۔ یکھیاں جھلنے والے ایک ایک کرکے بالیں سے ہٹ گئے۔ بیگم کی بیکسی پھر زبردستی بننے لگی۔ عجز و انکسار میں غرور اور افتخار پیدا ہونیکے آثار پیدا ہوگئے، بٹیریں اُڑ گئیں۔ اور مرغ کا گوشت ترقی کرکے بکری کا گوشت بن گیا مکھن تخفیف میں آیا اور دودھ بھی بس بخشوانے کی حد تک رہ گیا بچے رفتہ رفتہ پھر بیمار ہونے لگے اور بیگم کی چھوٹی بہن کے دیور نے پھر شادیاں رچانا شروع کردیں۔ گویا چار دن کی چاندنی کے بعد ہم پھر اپنی اوقات پر آگئے جیسے ہمارے دن پھرے۔ خدا دشمن کے بھی نہ پھیرے۔ غالباً اس کیفیت کا کچھ احساس وہ بادشاہ کرسکتے ہیں جو معزول ہوگئے ہوں۔ مثلاً شاہ جبشہ یا غازی امان اللہ خاں وغیرہ +

درصل نتیجہ ہے ڈاکٹر صاحب کی اس تحقیق کا کہ آپنے بارہ بجے رات کو خون لے کر یہ ثابت کردیا کہ دراصل دق نہیں بلکہ فائیلیریا ہے۔ فنی اعتبار سے ممکن ہے کہ یہ تحقیق باعثِ افتخار ہو۔ مگر ہم ہی جانتے ہیں کہ ڈاکٹر صاحب کس قدر اصولی طور پر جیل مرکب تھے۔ بہلا کیا گیا اچھی کی فیس مارگئی +

شوکت تھانوی

نسیمہ

از فاضل ادیب جناب مولانا مولوی حکیم محمد یوسف صاحب نیر اورنگ آبادی

خدائے تعالیٰ کے فضل سے خالد عقل سلیم رکھتا تھا۔ جتنے خط وطن سے آئے ان میں بیوی کی بیماری کا حال پریشانی کے احساس اور رنج وغم کے اشاروں میں پڑھا، لکھنے والوں نے حرارت، بخار، اور ضعف کے بڑھ جانے کی شکایتیں ایسے الفاظ میں لکھی تھیں، جن سے خالد کے دل پر تیر نشتر کی سی خلش پیدا ہوتی رہی مگر مجبور تھا کسی بڑے پراجکٹ کا کام شروع ہونے والا تھا اور ذمہ دار انجنیر کی حیثیت سے رخصت کا جلد ملنا آسان نہ تھا، پھر بھی کئی درخواستیں بھیجیں اور بہ مشکل چوتھے مہینے چھٹی ملی جس طرح جنم قید سے کسی سیاسی قیدی کو رہا کردیا جائے اسی طرح ذرا سی آزادی پاتے ہی خالد تیسرے دن بیل گاڑی اور موٹر میں کئی سو میل طے کر کے اورنگ آباد اپنے گھر بے اطلاع آپہونچا۔ چھوٹے بڑوں کی اس نو رمسرت کا اندازہ مشکل سے ہوسکتا ہے جو یکایک اس چراغ خاندان کے پہونچنے سے رنج کی تاریکی میں پھیل گیا۔ وہ بدنصیب عورت جو کبھی قسمت والی کہلاتی تھی، جس کے ہاتھ سے ساری برادری میں شادی کی رسمیں ادا کرائی جاتی تھیں اور جس کی خوش نصیبی پر بہت سی تنگ خیال عورتیں رشک وحسد کی آگ میں جل بھن کر رہ جاتی تھیں آج اس سچی خوشی میں کچھ حصہ نہ لے سکی اور وہ عورت نسیمہ تھی۔

خالد نے گھر میں قدم رکھتے ہی ہاتھ منہ دھونے کا پانی منگایا، وضو کیا، اور سجدۂ شکر میں گر گیا کہ نسیمہ ابھی زندہ ہے، عجب نہیں کہ علاج اور تدابیر اس کے سنبھالنے میں سہارا دے سکیں، جب تک سانس ہے آس رکھنی چاہیئے، پھر گھر کی بڑی بوڑھیوں کو سلام وآداب کرتا ہوا اس کمرے کی طرف بڑھا جس میں نسیمہ اپنی پتھرائی ہوئی آنکھوں سے سراپا انتظار بنی ہوئی دروازہ کی طرف تک رہی تھی خالد کو آتے دیکھکر نسیمہ نے تبسم آمیز اشاروں میں سلام اور خیر مقدم کیا، آنکھوں میں آنسو ڈبڈبا آئے اور پیمانہ چھلکنے ہی کو تھا کہ خالد نے خود کو سنبھال کر نسیمہ کی پیشانی پر محبت بھرا ہاتھ رکھکر اور تسلی آمیز لہجے میں کہا "خدا تعالیٰ شافی ہے، دل کو سنبھالو، کل ہی کسی دلفزا اور روح پرور مقام (صحت گاہ) میں لے چلنے کا بندوبست کرتا ہوں مہینہ دو مہینہ لگیں گے انشاء اللہ تعالیٰ پوری صحت ہوجائیگی"۔ نسیمہ نے سُنا اور آسمان کی طرف اشارہ کر کے خاموشی میں جواب ادا کردیا،

خالد اس کیفیت کو پُر درد اور غمگین احساس کے آئینے میں دیکھ رہا تھا، یہ ماجرا اُسکی آنکھوں کے سامنے تھا کہ جسم سوکھ کر کانٹا ہوگیا ہے وہ آنکھیں جو کسی زمانے میں نہایت دلکش اور حسین تھیں اب ایسی زرد اور بے آب ہوگئی ہیں کہ دیکھنے سے ہیبت ہوتی ہے۔ صد افسوس! یاس و حسرتیں نسیمہ کی نگاہ و داہیں بن گئی ہیں اور امید کی رمق بھی اس ڈھانچہ میں نظر نہیں آتی۔ اس وحشت انگیز نظارہ کی تاب خالد نہ لاسکا، بیتابانہ اُٹھا اور ایک طویل مضمون کا تار اپنے بڑے بھائی ڈاکٹر عابد سلیم کو بلانے کے لئے بھیجدیا جو مشہور سول سرجن تھے۔

نسیمہ میں اب اتنی سکت تو نہ تھی کہ کسی دور دراز اور دل کشا مقام پر منتقل ہوسکے، اس لئے میل بھر کے فاصلے پر ایک باغ میں تبدیل آب وہوا کے لئے ٹھہرنا پسند کیا گیا۔ وہ اگرچہ نہایت کمزور تھی لیکن خالد کے آنے سے اُسے کچھ سکون سا ضرور ہوگیا تھا۔ خالد نے ایکدن کچھ بشاش پاکر نسیمہ سے پوچھا "کیا مجھے بتاسکتی ہو کہ یہ بخار کہاں سے لگا؟" نسیمہ نے مسکراکر جواب دیا "خدائے برتر کی خدائی میں انسان کا کیا دخل ہے بیماری بھی اس کا ایک حکم ہے"، خالد نے کہا "نسیمہ میں تمہارے دماغ پر بار ڈالنا پسند نہیں کرتا میں ایک مجرم ہوں اور تمہارا قصوروار چاہیئے سے اگر نوکری کو ٹھوکر مار کر چلا آتا تو اس حالت میں آج تم نہ ہوتیں۔ خلاق مطلق بلاشبہ ہم سب کا شاہنشاہ ہے۔ لیکن اُس نے علم کا چراغ ہدایت ہم کو عطا فرمایا ہے۔ کیا اُسکی دی ہوئی آنکھوں سے ہم دیکھ نہیں سکتے؟ کان دے رکھے ہیں سن نہیں سکتے؟ اسی طرح مختلف قویٰ اور طاقتیں عنایت کی ہیں پھر سب سے بڑھکر ایک دماغ دیا ہے جو دوسرے تمام حیوانات سے کہیں زیادہ بڑا، ان سے زیادہ بھاری اور سوچ سمجھ ادراک، حافظے عقل ودانش کے کام میں وسیع تر ہے۔ اسلئے خلاق مطلق پر کوئی الزام لگانیکا کوئی حق نہیں ہے۔ نسیمہ خدا کے لئے اتنا بتادو کہ کیا تم کسی ایسے گھر میں کچھ دن مہمان رہی تھیں جہاں کسی کو دق اور سل کا مرض تھا"! نسیمہ نے کچھ سوچا اور کہنے لگی "بیشک آپ کا خیال صحیح ہے، یہ تو میں ہے کہ یہ بیماری خود میرے ہاتھوں کا کرتوت ہے۔ اب میں تو یہ کہتی ہوں کہ خلاق مطلق پر الزام لگانا غلطی ہے، اپنی بیماری کی تاریخ غور کرتی ہوں تو ایک عجیب سلسلہ میری آنکھوں کے سامنے پھر جاتا ہے۔ میرے خالہ زاد بھائی کی جس خاندان میں شادی ہوئی کچھ

اس میں اکثر نوجوان موتیں واقع ہوتی رہی ہیں مگر اب تک لوگوں کا خیال ہے کہ اس گھر میں بھوت، جن، اور شیطانوں کا بسیرا رہتا ہے کتنے نوجوان جن کے دل، ولولوں، خواہشوں، اور تمناؤں سے بھرے ہوئے تھے عین شباب میں ناپید ہو گئے کتنی حسین لڑکیاں اپنے پیاروں کو داغ دیکر رخصت ہو گئیں، اور کتنے ہونہار پنجۂ اجل میں گرفتار ہو کر سینوں میں زخم چھوڑ گئے آج اس گھر میں میرے خالہ زاد بھائی کی بیوی اور اسکی ماں موجود ہیں باقی سب گھر پر جھاڑو پھر گئی، بطور مہمان میں بھی وہاں ایک ہفتہ رہی ہوں کاش نہ رہتی اور آج یہ نوبت نہ پہونچتی" نسیمہ نے بمشکل یہ روئداد سنائی خالد نے دلاسا دیا اور کہا "مجھے اسباب و علل کی ایک کڑی کا پتہ لگانا تھا مگر اتنی بات اور بتا دو کہ کیا تمہارے خالہ زاد بھائی کی بیوی صحت در ہے؟"

نسیمہ نے جواب دیا اصل بات تو یہی تھی جو کہنے سے رہ گئی وہ بیچاری بھی آجکل کی مہمان ہو گی اُسی کی بیماری میں تو ایک ہفتہ کے لئے جا کر رہی اور یہ تحفہ مول لے آئی۔ سنئے! میں خدائے واحد پر ایمان رکھتی ہوں۔ بھوت پریت وغیرہ کی نہ میں قائل ہوں نہ معتقد۔ آخر میں نے بھی معمولی تعلیم سے زیادہ مذہبی تعلیم پائی ہے۔ بے شک قانون قدرت کی نافرمانی ہوئی ہے، اسکی سزا بھگتنا میرا فرض ہے اور میں خلوص دل سے اقرار کرتی ہوں کہ ہم ناچیز بندوں کا مالک حقیقی ان سب الزاموں سے پاک اور مبرا ہے جو ہماری کوتاہ نظری خدا پر تھوپ کر حیلہ جو طبیعتوں کی مشرکانہ پرستاریاں کرتی رہتی ہیں"

خالد اس جوش بیان کو دیکھ کر حیران تھا نسیمہ کو آرام و سکون کا مشورہ دیکر کہنے لگا "بس میں اتنا ہی عقدہ کھلوانے کی تمنا میں تھا کہ بیماری کی یہ چھوت کہاں سے لگی۔ اب دماغ پر بار نہ دو۔ میں نے بھائی جان کو تار دیا ہے، آج ہی شام کو انشاء اللہ تعالیٰ یہاں پہونچیں گے اور تمہاری صحت کے متعلق ٹھیک مشورہ مل سکے گا اس اطمینان اور مسرت میں نسیمہ جو ذرا الکان ہو گئی تھی کچھ نیند کے سایہ میں آ گئی +

خالد اٹھا اس نے گھڑی دیکھی، ۳ بجنے میں چند منٹ باقی تھے، ڈرائیور کو حکم دیا کہ اسٹیشن پر گاڑی لے جاؤ، آدھا گھنٹہ نہ گزرنے پایا تھا کہ ڈاکٹر عابد سلیم باغ میں آ پہونچے اور خالد سے نسیمہ کی تمام سرگذشت سُن کر مریضہ کی عقل و فراست کی بے انتہا تحسین کی۔ نسیمہ کو نیند سے بیدار ہونے پر ڈاکٹر کے آنے کی خبر ملی جس نے اسے بشاش کر دیا اور دو چار دن میں طبیعت کچھ سنبھلنے سی لگی۔ ایک دن ڈاکٹر صاحب سے التجا کی کہ "مجھے اپنی حیات مستعار کے لئے نادانیوں کے جنجال میں پھنسنے کی ضرورت نہیں ہے نہ میں گنڈے تعویذ کی معتقد ہوں اور نہ پیرانِ طریقت کی دعاؤں کو حیات و موت کے پُر اسرار مسئلے میں موثر سمجھتی ہوں، میرا یقین ہے کہ قانون قدرت کی توہین ہم کو بغیر انتقام لئے کبھی آزاد نہیں چھوڑے گی۔ میری بیماری بھی ایک انتقام قدرت اور نتیجۂ غفلت ہے، اس لئے میری آرزو ہے کہ میں اس آخری وقت میں اپنی بہنوں کو دعوت دیکر آپ کی تقریریں سننے کے لئے بلاؤں، اور ایک ایسے اہم مسئلے کو ان کے کانوں تک پہنچانے کی کوشش کروں جس سے حفظ ماتقدم اور حفظان صحت کے اصُول تھوڑے بہت ہمارے ذہن نشین ہو سکیں اور آئے دن کے بیشمار اتلاف جان کے خوفناک حالات پر کچھ نہ کچھ روشنی پڑ سکے" +

ڈاکٹر عابد سلیم نے وعدہ کیا۔ اگلے دن تعلیم یافتہ اور غیر تعلیم یافتہ فرقۂ نسواں کی خاصی جماعت اس علمی دعوت میں شریک ہوئی اور ڈاکٹر صاحب نے پہلی تقریر کا اس طرح آغاز کیا +

ڈاکٹر عابد سلیم کی پہلی تقریر

پیاری بہنو! نسیمہ کو مرض نے موذی ناتواں بنا دیا ہے اس پر بھی اُس کے جذبات کی آرزوئے خاص یہی ہے کہ اپنے ملک کی بہنوں کے دل و دماغ سے ناواقفیت کا پردہ اُٹھانے میں حصہ اور ایسے امراض میں جنکا تعلق "چھوت" سے تسلیم کیا گیا ہے اور جس کو جہالت نے ایک معمہ بنا رکھا ہے ان کی ظلمت کے پردوں کو چاک کر کے اس طرح حقیقت کا نور چمکا دے کہ آپ تمام اسرار سے واقف ہو جائیں، اور دھوکہ میں نہ پڑ سکیں +

"پیاری بہنو! نسیمہ اتنی کمزور ہے کہ وہ خود اس حقیقت کو روشنی میں لانے سے قاصر ہے اس نے مجھے اس فخر کے حاصل کرنیکا موقعہ دیا ہے کہ یہ پُر درد داستان، غم انگیز ماجرا یا بالفاظ دیگر نسیمہ کی آپ بیتی آپ کے روبرو دہراؤں اور ان غلطیوں کو بے نقاب کرنے کی کوشش کروں جن سے دنیائے حفظان صحت میں ایک تہلکہ سا مچا ہوا ہے +

"پیاری بہنو! یہ دنیا عالم اسباب ہے بغیر سبب کے پتہ بھی ہل نہیں سکتا۔ بلاشبہ ہماری عقل اور ہمارا ادراک ہزاروں اسباب کی کُنہ اور حقیقت سے روشناس نہیں لیکن آج تحقیقات نے بیشمار معرکۃ الآرا اسرار اور رموز کو طشت از بام کر دیا ہے اور ہم ہیں کہ جہالت کی تاریکیوں سے قدم باہر نہیں نکالتے، لاعلمی کے اندھیرے میں ایسے راستوں پر چلے جا رہے ہیں جن میں کانٹے بچھے ہوئے ہیں، اور جہاں ہولناک غار [illegible]

درندے اور اژدہے نگل جانے کی تاک میں بیٹھے ہیں +

پیاری بہنو! علم کا چراغ ہدایت اگر ہم ہاتھ میں لے کر آگے بڑھیں اور قانون قدرت کے اٹل فرمان کی تعمیل میں قدم بڑھائیں تو ہم ضرور اُن راستوں کے خطرات سے آگاہی حاصل کر سکتے ہیں اور خلاق مطلق یا قسمت کو الزام دینے کے شرمناک الزام سے خود کو بچا سکتے ہیں، اسلئے کہ اسباب وعلل کا کھوج لگانے سے یہ راز کھل جاتا ہے کہ قبل از وقت اگر تدارک اور تدبیر کی جائے تو بہت سی بیماریوں کے حملوں سے ہم محفوظ رہ سکتے ہیں یا دوسرے الفاظ میں بہت سے امراض ہماری غفلت اور قبل از وقت تدارک یا تدبیر نہ کرنے کا نتیجہ، بلکہ ہمارے ہاتھوں کے کرتوت، ثمر تلخ، اور ہیبت ناک اموات کا کڑوا پھل تسلیم کئے جاتے ہیں +

پیاری بہنو! ہزاروں جیتی جاگتی مثالیں تمہارے سامنے موجود ہیں، جن کو تم آنکھوں سے دیکھتی ہو مگر غور نہیں کرتیں، کانوں سے سنتی ہو مگر پروا نہیں کرتیں۔ اپنے دماغ کو معطل بنا رکھا ہے۔ اپنے وطن کی (جس کو کبھی جنت نشان کہتے تھے) تاریخ امراض پر ایک سرسری نگاہ ڈالو تو ایک نہایت خوفناک صورت نظر آئے گی، ہر سال لاکھوں نفوس پنجۂ اجل میں گرفتار ہوتے ہیں، یا یوں کہئے کہ ایک سال میں ایک بڑا شہر کا شہر نیست نابود ہو جاتا ہے جس کا نشان صفحۂ ہستی پر پھر ڈھونڈے نہیں ملتا +

پیاری بہنو! کتنے پیارے، بھولے بھالے کلیلیں کرتے ہوئے بچے ایک لحظہ میں خواب وخیال ہو جاتے ہیں، گلاب سے چہرے آناً فاناً مرجھا اور کملا جاتے ہیں۔ ماں اپنا کلیجہ مسوس کر رہ جاتی ہے۔ کیا اس کا سبب اکثر یہ نہیں ہوتا کہ غفلت سے ماں نے ٹھنڈا اور چھوت بھرا دودھ پلا دیا، پھول سا بچہ بیمار پڑ گیا اور حملۂ مرض کی تاب نہ لا سکا اور آخر کو تمام گھر ماتم سرا بن گیا + اسی طرح وبا پھوٹ پڑتی ہے۔ سینکڑوں جوان اور بوڑھے، عورت ومرد کمانے کھلانے والے غفلت سے گرفتار بلا ہو جاتے ہیں اور چشم زدن میں گھر کا گھر اُجڑ کر ویرانہ ہو جاتا ہے۔ ایسی مصیبتوں میں یتیم اور معصوم بچے روٹی کپڑے تک کو محتاج دیکھے گئے ہیں اور یہ آفتیں حساس دلوں کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیتی ہیں + اسی رنگ میں تخیل کے سامنے بیشمار دردناک واقعات کی غم انگیز تصویریں فانوس طلسمی کے کھیل کی طرح روزانہ گذر جاتی ہیں، اور ہم ایک مٹی کے کھلونے کی طرح انہیں ٹوٹتا دیکھ کر لاپرواہی سے ٹال دیتے ہیں۔ لیکن ہر واقعہ عبرت انگیز اور دلدوز ہوتا ہے اپنے ہی محلوں میں کتنی حسین دوشیزہ لڑکیاں عصمت کی چادریں لپیٹے دُنیا سے سدھا گئیں۔ کیا اُن کے دلوں میں ولولے، حسرتیں اور ارمان نہ تھے؟ اور کیسی کیسی عزیز دلہنیں دلوں کو داغ فراق دے گئیں۔ کیا یہ کھیل اسباب وعلل کے دنگل کا تماشہ نہ تھے"؟

پیاری بہنو! حکیم مطلق نے اس مسئلہ حیات وممات کو بھی پُراسرار اسباب وعلل کے دامن سے وابستہ کر دیا ہے اگر ہم ان اسباب وعلل سے آگاہی حاصل کر لیں اور آگاہی کے بعد غفلتوں میں نہ پڑیں اور قبل از وقت تدارک تدابیر اور مبازرت کے لئے تیار ہو جائیں تو بہت کچھ کامیابیاں حاصل کر سکتے ہیں اور ہولناک حملوں سے امکان کی حد تک محفوظ رہ سکتے ہیں +

ان اسباب وعلل کی تہ تک پہونچنے کے لئے ہمیں ایک علم کی ضرورت ہے۔ اس علم کا نام طب ہے۔ افسوس! علم طب کو بعض صاحبوں نے ایک تنگ دائرے میں محدود کر رکھا ہے، ان کا دقیانوسی خیال یہ ہے کہ معلومات جدیدہ کی طرف ایک قدم نہ اُٹھایا جائے انکی مثال ایسی ہے

ہیں تالاب میں مچھلیاں کچھ فراہم　　　وہی انکی دنیا وہی ان کا عالم

اگر کوئی نادان سمندر کے کنارے ریت یا بالو میں سونے کے ذرات کی تلاش کرے یا بے بنیاد ایوان عالیشان کے بنانے میں مصروف ہو تو اس بے خبر سے کہدینا چاہیئے کہ طوفان عظیم سامنے ہے اور اس سعیٔ رائگاں سے کچھ فائدہ نہ ہوگا" +

پیاری بہنو! علم طب کی وہ شاخ (علم الجراثیم) "چھوت کی بیماریوں (امراض متعدیہ) کے متعلق ایک حقیقت باہرہ پیش کرتی ہے اس پُراسرار مسئلہ میں ایک قاعدہ کلیہ ہم کو بتاتی ہے جسکا لب لباب یہ ہے کہ اس کارگاہ عالم میں جتنی چھوٹی بڑی مخلوقات حیات مستعار سے بہرہ ور ہیں وہ سب ایک دوسرے کے قتل وغارت اور تباہ کرنے میں مصروف ہیں، اور یہ عناد اور دشمنی ایک خاصہ فطرت کی طرح ان میں اس طرح راسخ ہے کہ کسی وقت جذبات عداوت چین نہیں لینے دیتے، حضرت انسان کے دشمن بھی اسکی گھات میں لگے ہوتے ہیں، ہماری آنکھوں سے اوجھل، نگاہ سے غائب اور صرف خوردبین سے نظر آنے والی ایک مخلوق ہے جس کو جراثیم دقائق اور ذرہ بے مقدار کہا جاتا ہے انسان کی سب سے زیادہ ہولناک دشمن ہے۔ اس وقت بہت سی علمی تحقیقات ہم کو حیرت میں ڈال دیتی ہیں اور ششدر بنا دیتی ہیں طبیبات

جمادیات، حیوانیات، نباتیات اور علوم سائنس کی عجیب و غریب تصنیفات اور عملیات نے انسان کو انگشت بدنداں بنا رکھا ہے لیکن شاید ہی کوئی ایسی محیرالعقول اور انقلاب انگیز تحقیقات دور حاضرہ نے پیش کی ہو جس کو علم الجراثیم کے ہم پایہ ہونے کا دعوے ہو سکے، اس علم میں خوردبینی حیات ورمیزوں کے حالات ان کے خواص اور اس شیطانی گروہ کے جان گسل واقعات درج کئے جاتے ہیں تاکہ انسان انکی ایذا رسانیوں سے نجات پاسکے۔

"پیاری بہنو! سوچو اور غور کرو کتنا حقیر خوردبینی جاندار جس کو کیڑا کہنے میں بھی شرم آتی ہے انسان جیسے اشرف مخلوقات سے دشمنی کی فطرت لے کر پیدا ہوا ہے، اتنا کمزور اور بے حقیقت کہ نظروں سے بھی اوجھل ہے اور اس سرعت سے بیشمار تعداد میں منتقل ہو کر اپنی قوت کو بڑھا لیتا ہے کہ عقل دنگ رہ جاتی ہے، درندے، شیر، بھیڑیئے اور زہریلے حشرات سانپ اور اژدھے بھی یہ طاقت نہیں رکھتے جو اس جرثومہ کو حاصل ہے وہ ہر وقت زہریلے آلات انتقام سے مسلح ہو کر انسانی جسم کے قلعے کو اڑا دینے اور فتح کرنے پر تلا رہتا ہے اور مختلف راستوں سے جسم انسان میں داخل ہو جاتا ہے +

جسم انسان میں یہ ظالم کبھی تو براہ راست داخل ہو جاتا ہے، جلد کے مسامات، مختلف منافذ او تنفس وغیرہ میں اس ننھی اور سفاک مخلوق کو گزر جانیکے خاصے موقع حاصل ہیں، اور کبھی بالواسطہ وہ مچھر کھٹمل، پسو وغیرہ کے ذریعہ سے جلد انسانی کے اندر پہنچ جاتا ہے۔ مثلاً بعض خون آشام مچھر نیند میں اپنی سونڈ جلد کے اندر اتار دیتے ہیں، مچھر کے پیٹ میں یہ زہریلا جرثومہ کہیں پہلے سے موجود ہوتا ہے اور اب ٹیکہ اندازی کے طریقہ پر خون میں شریک ہو کر اس قدر جلد اپنی کھیتیاں اندر ہی اندر پروان چڑھا لیتا ہے، پھر حملوں کا دائرہ اتنا وسیع ہو جاتا ہے کہ انسانی ہستیاں پر کاہ کی طرح موت کی آندھیوں میں اُڑا اُڑا جاتی ہیں +

"پیاری بہنو! امراض متعدیہ (چھوت کی بیماریوں) کے اسباب وعلل میں انہی شیطانوں (جراثیم) کی کارستانیوں کا کھوج لگانے کے بعد اتمام حجت کے لئے چند ایسی باتوں کو معیار تحقیق ٹھیرالیا ہے جن کو بطور اصول موضوعہ تسلیم کر لینے کے سوا چارہ نہیں ہے +

پہلی بات یہ ہے کہ یہ وبائی بیماریوں (امراض متعدیہ) طاعون، ہیضہ، چیچک وغیرہ کے پیدا ہونے کا سبب جراثیم ہوتے ہیں اور ہر مرض کا جرثومہ بلحاظ شکل وشمائل اور افعال وخواص الگ اور ایک خاص قسم کا ہوتا ہے۔ وہ کسی دوسرے مرض میں اس مرض کے سوا کبھی نہیں ملتا + دوسرے یہ کہ اُس جرثومے کے عمل سے چند مخصوص علامتیں ہوتی ہیں جو اس مرض کے ہر مریض میں کم وبیش یکساں طور سے پائی جاتی ہیں اور یہ مابہ الامتیاز ہوتی ہیں + تیسرے یہ کہ اگر اس جرثومے کو مریض کے جسم سے خارج کر کے کسی تندرست شخص کے جسم میں داخل کر دیا جائے تو یقیناً وہی مرض جو مریض میں موجود تھا تندرست کو بھی لگ جائیگا + چوتھے یہ کہ اگر اس جرثومے کی پرورش اور کاشت کی جائے تو اسکی افزائش نسل ہو سکتی ہے اور نسلاً بعد نسل اسکی اولاد میں وہی خصائص، خواص اور مرض پیدا کرنے کی قابلیت ہوگی جو اُسکے فتنہ پرور آباؤ اجداد میں موجود تھی + پانچویں یہ کہ اگر مختلف امراض متعدیہ کے جراثیم کی تمام کڑیاں ملائی جائیں تو ہر مرض کے جرثومے شکل، عادات اور خواص میں ہمیشہ انفرادی اور اجتماعی حیثیت سے پہچانے جاسکتے ہیں اور باہمی ایک نسل کو دوسری نسل سے امتیاز خاص حاصل ہوتا ہے

ہمارے خاندان میں سب سے زیادہ تعلیم یافتہ، سب سے زیادہ ذہین اور سب سے زیادہ شائستہ لڑکی (نسیمہ) جو گھر بھر کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک اور نور نگاہ ہے اپنی مروّت اور تھوڑی سی غفلت کی بدولت "چھوت" کے گرداب میں آگئی ہے، اپنے کسی عزیز کے ہاں مہمان گئی تھی۔ یہ علم نہ تھا کہ اس گھر میں دولت کے کھیل تو ہوتے رہے ہیں، مگران پڑھ نادان اور گنڈے تعویذ کے معتقد گھرانے چھوٹے بڑے سب ہی اس راز سے بے خبر رہے ہیں کہ "چھوت" کیا چیز ہے اس جہالت اور غفلت نے مرض دق اور سل میں کئی پشت سے جوان لڑکوں اور لڑکیوں کا صفایا کر دیا لیکن ہمیشہ بھوت پریت کے اعتقاد نے اصل حقیقت کو چھپائے رکھا اور افسوس کہ آج ہمارے دلوں میں نشتر اُترے جاتے ہیں +

نسیمہ نے اپنے ملک اور وطن والوں کو خمار غفلت سے ہشیار کرنے کے لئے "آپ بیتی" میری زبان سے سنانے کی تحریک کی ہے۔ نسیمہ اس مقولے کی تصدیق کرتی ہے کہ باپ دادا کے گناہوں کا بوجھ لڑکے بالوں کے سر پڑ جاتا ہے۔ اور بے گناہ محلے والے ہماری نادانیوں کی عقوبت میں گرفتار ہو جاتے ہیں۔ اسلئے یہ ایک ثواب عظیم کی بات ہے کہ ان حقیقتوں کو سب کے ذہن نشین کیا جائے جو بے احتیاطیوں کی وجہ سے آلام و مصائب امراض کا راز سربستہ بنی ہوئی ہیں +

"عزیز بہنو! دق اور سل کا جرثومہ بھی نسل انسانی کے ان عظیم ترین دشمنوں میں سے ہے جس نے اس دنیا کا ایک [illegible]

سے آزاد کر کے گورِ غریباں بنا دیا ہے. کوئی قوم یا نسل یا جنس اس ظالم کے پنجہ سے نہیں چھوٹ سکی. بلکہ پالتو جانور تک مثلاً بندر، گائے، بیل، گھوڑے، بلی، کتا، اور پرندوں میں طوطا وغیرہ اسکے پنجۂ آہنی سے بچنے کی تاب نہیں لا سکے صرف بکری پر قابو نہیں چلا ورنہ :-

ہم ہنسے تم ہوئے کہ میر ہوئے　　　اسکی زلفوں کے سب اسیر ہوئے

ماں باپ اگر مرض میں مبتلا ہوتے ہیں تو اولاد میں، بلکہ نسلاً بعد نسلٍ اثرات منتقل ہوتے رہتے ہیں، اور باوجود سائنس اور فن طب کی اعلیٰ کوششوں کے ابھی تک یہ نہ معلوم ہو سکا کہ چارہ کار کیا ہے؟ ارسطو، جالینوس ابن سینا اور دور حاضرہ کے مشاہیر فن اس بات کا آتا پتا بھی نہیں بتا سکتے کہ اس کا مرحلۂ اول کب شروع ہوتا ہے اور چارۂ کار کیا ہے؟

اس جرثومہ کو درن اور اُسکے عمل کو تدرّن کہتے ہیں۔ درن کی وجہ سے مختلف قسم کی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں جو نتیجے کے لحاظ سے قریب قریب ہیں۔ اس موذی کا اثر پھیپھڑوں کی نازک بافت پر ہو تو سل یا دق کا مرض پیدا ہوتا ہے. حلق اور گلے کے غدود کو مسکن بنایا تو کنٹھ مالا کا حملہ ہو جاتا ہے، دماغ میں التہاب السحایا شکم کے اندر ورق صفاق اور آنتوں میں حمّیٰ معویہ دقیہ اسی جرثومہ کی پیدا کردہ بیماریاں یا ایک مرض کی مختلف شکلیں تصور کی جاتی ہیں +

یہ جرثومہ جراثیم عمودی کی فہرست میں داخل ہے۔ یہ پتلا باریک اور ایک طرف سے کسی قدر مڑا ہوا، ٹیڑھے ڈنڈے کی صورت کا ہوتا ہے خوردبین سے دیکھا جائے تو غیر متحرک نظر آتا ہے۔ چلتا پھرتا دوڑتا اور اِدھر سے اُدھر منتقل ہوتا نظر نہیں آتا، لیکن نشوونما پاتا ہے اپنے ہم جنس پیدا کرتا ہے خشک حالت میں جسم سے باہر مہینوں تک زندہ رہتا ہے اور نہایت زہریلا ہے اس کا فرما جرا ایں ہر وقت انسان کی صحت پر حملہ کرنے کی طاقت موجود ہے، وہ سانس کے ذریعے حلق کے راستہ سے غذا میں مل جل کر گائے کے دودھ میں شریک ہو کر بآسانی قلعۂ انسانی پر بمباری کر سکتا ہے۔ اس جرثومے کے متعلق کثیر مشاہدوں اور تجربوں نے ثابت کر دیا ہے کہ مویشیوں خصوصاً گائے کا "جرثومۂ دق" بچوں میں اپنے اثرات پھیلا کر کنٹھ مالا یا خصوصی بیماریاں پیدا کرنے سے باز نہیں رہتا اور اُسکی فطرت میں درگذر یا رحم نام کو نہیں ہے +

اس ہلاکت انگیز جرثومہ کے متعلق کہہ چکا ہوں کہ بے حس و حرکت اور بے دست و پا نظر آتا ہے نہ اُسکے پر ہیں نہ چلنے پھرنے کی قدرت ہے اور نہ براہِ راست خود سرایت کرنے کے اسباب پر قابو رکھتا ہے. لیکن یاد رکھو کہ ہماری لاپروائیاں غفلتیں اور ہماری پیدا کردہ عفونتیں اسکی رہبری کرتی ہیں اور وہ کبھی دوش ہوا پر کبھی گرد و غبار میں مل کر اور گاہے سڑاہند، بساہند اور گھوڑوں وغیرہ کی تعفین و تخمیر سے فائدہ اُٹھا کر تھنوں منہ اور پھیپھڑوں وغیرہ میں داخل ہو جاتا ہے۔ بالآخر اُسکے تعدیہ کا سلسلہ مریض کے تھوک، بلغم اور فضلات کے ذریعے سے ایک عالم کو تہ و بالا کر دیتا ہے +

"پیاری بہنو! میرے بیان کو شاید تم مبالغہ سمجھو اور دلمیں ہنسو کہ جب ہمارے گرد اگرد ایسے خوفناک موذی اور سانپ بچھوؤں سے زیادہ خطرناک جراثیم موجود ہیں تو سب کے سب ہلاک کیوں نہیں ہو جاتے۔ اس لئے میں چاہتا ہوں کہ تمہاری اس حیرت اور اچنبھے کو اپنی دوسری تقریر میں رفع کر دوں، اور پھر دوسرے حالات پر تبصرہ شروع کروں وقت کم ہے اور مجھے امید ہے کہ کل پھر آپ زحمت گوارا فرمائیں گی. بہت ممکن ہے کہ آپ خود بھی اس سے فائدہ اٹھائیں اور دوسرے آپ کی رسیں کر کے منزلوں سے غفلت اور جہالت کے کانٹے صاف کرنے میں اپنی بہن نسیمہ کو کچھ خوشی اور مسرت پہونچا سکیں + (باقی)

مزاحیہ

خیریت

از جناب کوثر چاند پوری

دنیا میں اگر کوئی چیز ایسی ہو سکتی ہے جو سب کو عزیز، مرغوب اور پسند ہو اور جس کی اہمیت و ضرورت سے ہر خیال کے آدمی متفق ہوں، تو وہ صرف "خیریت" ہی ہو سکتی ہے، خیریت کے لئے دن رات خط اور تار دنیا کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک دوڑتے رہتے ہیں۔ شب و روز ریلیں سپاہے بھرتی پھرتی ہیں، ہر لمحہ انسان ادھر سے اُدھر مارے مارے پھرتے ہیں۔ جہاں کسی عزیز، دوست یا بزرگ کی "خیر و عافیت" کو کسی قسم کا خطرہ پیش آیا اور فوراً ڈاک خانہ کے چکر لگائے جانے لگے۔ ریل کے اوقات کی تحقیقات شروع ہو گئی اس کے روانہ ہونے اور پہونچنے کا وقت مع گھنٹہ، منٹ اور سیکنڈ معلوم کیا جانے لگا اگر "خیریت" کی ہر دلعزیزی میں ذرا بھی فرق آجاتا تو آج پچانوے فی صدی خطوط میں "خیریت آں جناب کی درگاہِ رب العزت سے نیک مطلوب" والا جملہ نظر نہ آتا اور ہاتھ ملاتے وقت "مزاج اچھا ہے"؟ "خیریت ہے"؟ "طبیعت اچھی ہے"؟ اور اسی قسم کے دوسرے الفاظ جو لہجہ کے اختلاف اور ملک و وطن کی دوسری خصوصیات میں شامل ہو کر کانی سے زیادہ دلچسپ بھی ہوجاتے ہیں سنائی نہ دیتے، چنانچہ موجودہ زمانہ میں بھی جب معاشرت اور تمدن میں نئی نئی چیزیں داخل ہو گئی ہیں۔ یہ چیز بدستور اپنی جگہ پر قائم ہے۔ مو جس طرح نہایت گرم جوشی کے ساتھ مصافحہ کرتے ہوئے ایک دیہاتی بلند آواز میں پوچھ بیٹھتا ہے "مزاج شریف تو اچھے ہیں آپ کے"؟ اسی طرح ایک تازہ ولایت سرحدی بھی اپنے سخت و کرخت لہجہ میں سوال کرتا ہے "طبیعت اچھا ہے آپ کا"؟ "بی بی بخیریت ہے تمھارا"؟ اور پنجابی احباب بھی بے تکلف کہہ دیتے ہیں: "گھر میں تو سب راضی باضی ہیں"؟۔

بعض اوقات یہ لفظ ایسے خطرناک موقعوں پر استعمال کر دیا جاتا ہے۔ جہاں کسی صورت سے بھی مفہوم اور معنی کے لحاظ سے اسکا استعمال جائز قرار نہیں دیا جا سکتا جیسے اکثر ستم ظریف لفظ "خوب" کو بغیر سوچے سمجھے بول جایا کرتے ہیں، کوئی کہے بھٹیا کے مقام پر ریلوں میں ٹکر ہوگئی اور دو سو آدمی ہلاک پانچسو زخمی ہوئے' ــــ سننے والے یہ وحشت ناک خبر سُن کر حیرانی و پریشانی کے عالم میں خاموش رہ جائیں گے مگر کوئی دراز ریش بزرگ نہایت قرارت اور اطمینان سے آنکھیں چڑھا کر فرمائیں گے۔ "خوب ما" گویا بڑی مزیدار بات کہی آپ نے اُو دو سو آدمیوں کا مرجانا سینما کا کوئی بہت ہی عمدہ منظر تھا، جس نے ان کے قلب و دماغ کو اتنا مسرور کر دیا کہ وہ "خوب" کہنے پر مجبور ہوگئے یا کوئی کہے فلاں شخص کے گھر میں آگ لگ گئی چار مویشی اور دو آدمی جل کر خاک سیاہ ہو گئے۔ جواب میں کوئی ادیب قسم کے حضرت ارشاد فرمائیں گے "خوب"

میں تو کہتا ہوں اس نازک موقعہ پر "خوب" کہنے والے کے منہ پر کوئی "صاحب دل" چپت بھی رسید کر دیں تو قانونی نقطہ نظر سے ان کا یہ فعل قطعاً جائز ثابت کیا جا سکتا ہے۔ اور کوئی نہیں جو اس اخلاقی تعزیر کے خلاف آواز بلند کرنے کی حمایت پر آمادہ ہو سکے۔ بالکل یہی صورت کبھی خیریت کی بھی ہو جاتی ہے، کبھی ہاں کوئی سخت بیمار ہو، حالت نازک ہو گئی ہو، سانس بے قابو ہو آنکھیں پتھرا گئی ہوں مگر جب وہ بازار میں دوا لیتے ہوئے یا حکیم صاحب کے مطب میں آپ کو مل جائیں اور آپ دریافت کریں "کہئے کیا حال ہے والد صاحب قبلہ کا آپ کے؟" ــــ تو وہ علالت کے خطرے کو بالکل اسی طرح چھپائیں گے جیسے کوکین اور افیون بیچنے والے اپنے آپ کو پولیس کی نگاہوں سے بچایا کرتے ہیں۔ اور بڑے وثوق سے فرمائیں گے "اللہ کا فضل ہے!"

ممکن ہے کہ اس میں ان کی یہ مصلحت پوشیدہ ہو کہ آپ ان کے والد صاحب قبلہ کی خراب حالت سے واقف نہ ہوں اور جوشِ ہمدردی میں کسی ایسے قابل اور مسیحا نفس طبیب کو نہ بلائیں۔ جو ساٹھ سال کے اس "مرد ضعیف" کی زندگی میں دو چار سال کا اضافہ کرکے ان کے مصائب حیات میں ایک اور مصیبت کو بڑھا دیں، ورنہ ظاہر ہے کہ باپ کا قریب الموت ہونا خدا کا قہر تو ہو سکتا ہے اللہ کا فضل کسی طرح نہیں ہو سکتا۔

خیریت کا مفہوم ظاہر کرنے کی غرض سے اور الفاظ استعمال کئے جاتے ہیں مثلاً "شکر ہے" "فضل ہے" "دعا ہے" "عنایت ہے"

اور ان سب کو ہم قطعی "خیریت" کے مترادف خیال کرتے ہیں۔ اب ذرا اس قسم کی خیریت کا ایک واقعہ سنئے۔ ہمارے ایک دوست کی اہلیہ معمولی بخار کھانسی میں مبتلا ہوئیں۔ کوئی بات ایسی نہ تھی کہ ان سے اس معمولی علالت کے متعلق روزانہ سوالات کئے جاتے۔ مگر بعض صورتوں میں عیادت بغیر کسی خطرناک علالت کے بھی فرض ہوجاتی ہے۔ خصوصاً کوئی صاحب غیر معمولی طور پر تفریحات میں حصہ لینا چھوڑ دیں۔ اور یہ حادثہ بالعموم بیوی کی بیماری میں پیش آیا کرتا ہے، جب خفیف سی حرارت اور "درد سر" کی تکلیف میں ان کا مزاج چڑچڑا ہوجاتا ہے اور بات بات پر وہ غریب شوہر پر غصہ کرنے، اسے ڈانٹنے ڈپٹنے کی عادی ہوجاتی ہیں۔ اس صورت میں سب سے زیادہ سختی شوہر کی آمد و رفت پر کی جاتی ہے۔ اس کی ہر وقت کی حاضری لازمی ہوجاتی ہے۔ اور جب وہ باہر جانے کے لئے تیار ہو تو ایک دم سے درد سر اتنا شدید ہوجاتا ہے کہ بے اختیار منہ سے چیخیں نکلنے لگتی ہیں۔ ان چیخوں کو سن کر رقیق القلب شوہر کے ہوش اڑ جاتے ہیں اور وہ فوراً شیروانی کو کھونٹی پر لٹکا کر بڑے ادب سے بیوی کی پائینتی آبیٹھتے ہیں، وہ تو غیظ و غضب کے عالم میں مسلسل کہے جاتی ہیں،

"جاتے کیوں نہیں آپ ٹہلنے؟" "میرے پاس کیوں آبیٹھے؟" "مرنے دو مجھے تم جاؤ یار دوستوں میں؟"

لیکن شوہر ہیں کہ آنکھوں سے آنسو بہا رہے ہیں اور ایک مجرم کی طرح نگاہیں نیچی کئے اعترافِ قصور کر رہے ہیں۔ بار بار دل چاہتا ہے کہ تلووں سے آنکھیں ملیں، مگر ہمت مردانہ دامن پکڑ لیتی ہے، پھر بھی رو رو کر اتنا تو کہہ ہی دیتے ہیں "ابھی تو طبیعت اچھی تھی تمھاری کیا ہوگیا تمہیں ایک دم سے؟" "خدا کے لئے چپ رہو میرا دل پھٹا جاتا ہے!" "میں تو کہیں کا بھی نہ رہوں گا!" "دیکھو کہیں مجھے اکیلا مت چھوڑ جانا!"

اب چاہے بیوی کا پختہ ارادہ پہلے شوہر ہی کو رخصت کرنے کا ہو مگر وہ نہایت پست آواز میں فرمائیں گی:۔

"نہیں میرے مرنے جینے سے کیا؟" "اب مجھ میں کیا رکھا ہے؟ دو چار منٹ ہی کی مہمان ہوں!"

آپ ہی بتائیے ہمارے دوست جب کبھی اس مصیبت میں مبتلا ہوجاتے ہوں گے تو ہمیں کس مستعدی، ہمدردی اور خلوص کے ساتھ ان کی غیر حاضری کی بے لطفی کو محسوس کر کے عیادت کرنی پڑتی ہوگی، چنانچہ اس حادثہ کے پیش آنے پر ہم نے ان کے دولت خانہ پر حاضر ہو کر سوال کیا۔

"کہئے کیسا مزاج ہے بیگم صاحبہ کا؟"

انہوں نے مسکرا کر فرمایا "خیریت ہے!"

چونکہ دنیا کی کسی زبان میں بھی "خیریت" کے معنی نمونیہ، دق، اور سل یا کسی خطرناک بیماری کے نہیں ہیں۔ اس لئے ہمیں اطمینان ہوگیا کہ واقعی خیریت ہی ہوگی۔ مگر باوجود اس خیریت کے مجلس احباب میں ان کی شرکت کم سے کم ہوتی گئی اور ایک دن معلوم ہوا کہ انہوں نے اپنی بیوی کو زنانہ شفاخانہ میں داخل کر دیا ہے۔ ظاہر ہے کہ "خیریت" یا اس سے ملتے جلتے نام کا کوئی نسوانی مرض نہیں ہے جس کے علاج کی غرض سے عورتوں کو لیڈی ڈاکٹر کے حوالے کیا جائے۔ لہذا پھر عیادت کی ضرورت محسوس کی گئی اور ہم نے ایک دن صبح کو بڑی محبت لجاجت بلکہ عاجزی سے پوچھا "اب کیا کیفیت ہے گھر میں؟"

"شکر ہے!" انہوں نے بڑے سوکھے منہ سے فرمایا اور خاموش ہوگئے۔

کیونکہ "شکر ہے" کا ترجمہ یہ بھی ہوسکتا تھا کہ نصیب دشمناں وہ رنڈوے ہوگئے۔ اس لئے ہم نے توضیحی سوالات شروع کر دیئے۔ "بخار تو نہیں رہتا انھیں؟"

"بخار تو نہیں رہتا مگر حرارت ہر وقت رہتی ہے" — غالباً ان کی رائے میں "حرارت" بخار کی مادہ ہوتی ہے اور اسی لحاظ سے وہ بخار کے مقابلہ میں زیادہ خطرناک نہیں"

"کھانسی تو نہیں ہے نصیب دشمناں انہیں؟"

"ہے ہے" "کھانسی تو ہر وقت اٹھتی رہتی ہے"

"لیڈی ڈاکٹر کا کیا خیال ہے؟"

"وہ پھیپھڑوں کی دق تجویز کرتے ہیں"

"عجب! تو کیا اسی لئے شکر ادا کر رہے تھے آپ؟"

اس واقعہ کے چند ماہ بعد اتفاق سے بازار میں وہ مل گئے۔ ہم نے دور ہی سے دیکھ کر کوشش کی کہ جلد ان تک پہونچیں اور اُن کی اہلیہ محترمہ کی خیریت دریافت کریں۔ مگر وہ بھی بڑی عجلت میں تھے۔ اور ہمارے آگے آگے یوں بھاگ رہے تھے گویا ہم نہیں پکڑ کر فوراً پولیس کے حوالے کر دیں گے۔ بڑی مشکل سے ہم نے ایک چوراہے پر اُنہیں جا لیا اور بڑے ہمدردانہ لہجہ میں پوچھا "کہئے اب کیا حال ہے؟"

"فضل ہے خدا کا!" انہوں نے بہت اطمینان سے جواب دیا مگر ہمیں معلوم تھا اُن کی لغت میں شکر، دُعا، فضل اور خیریت کے معنی قتل و غارت اور مر جانے کے ہیں اس لئے فوراً ہی پوچھا۔

"کیا انتقال ہو گیا؟ خدانخواستہ"

"جی ہاں ایک ہفتہ ہو گیا" وہ رو کر فرمانے لگے۔

اب آپ ہی فیصلہ کیجے کہ ہندوستان کے صابر و شاکر آدمی جب دق اور سل کو بھی خدا کے فضل اور خیریت سے تعبیر کرتے ہیں تو پھر ایڈیٹر صاحب ہمدرد صحت کو کیوں یہ ضد ہے کہ وہ اس سال دق و سل پر اپنے رسالہ کا ایک معرکہ آرا خاص نمبر شائع کریں گے اور ہندوستان میں خیریت اور اطمینان سے بسنے والی مخلوق کو ایسی ایسی باتیں بتائیں گے کہ بس ان کی "خیریت" خطرے میں پڑ جائے گی، بھلا یہ آم کھانے اور دودھ پی کر آرام سے سونے کا موسم ہے یا دوسروں کے غم میں گھلنے اور گھلانے کا۔ جن غریبوں کو یہ بھی نہیں معلوم کہ دق اور سل "خیریت" کو کہتے ہیں یا موت کے پیام کو — والسلام باقی خیریت ہے اور خیریت آپ کی نیک مطلوب!

(بقیہ مضمون صفحہ ۲۳۲ یہ ہے)

کے سامنے ہرکوشس کا نظریہ جراثیم پیش کیا تو اسکی سخت مخالفت کی گئی۔ لیکن اسکی وفات (۱۸۴۵ء) کے وقت تک نہ صرف پولینڈ بلکہ ساری دنیا اس نظریہ کی قائل ہو چکی تھی۔

نفخ الصدر اور انجکشن

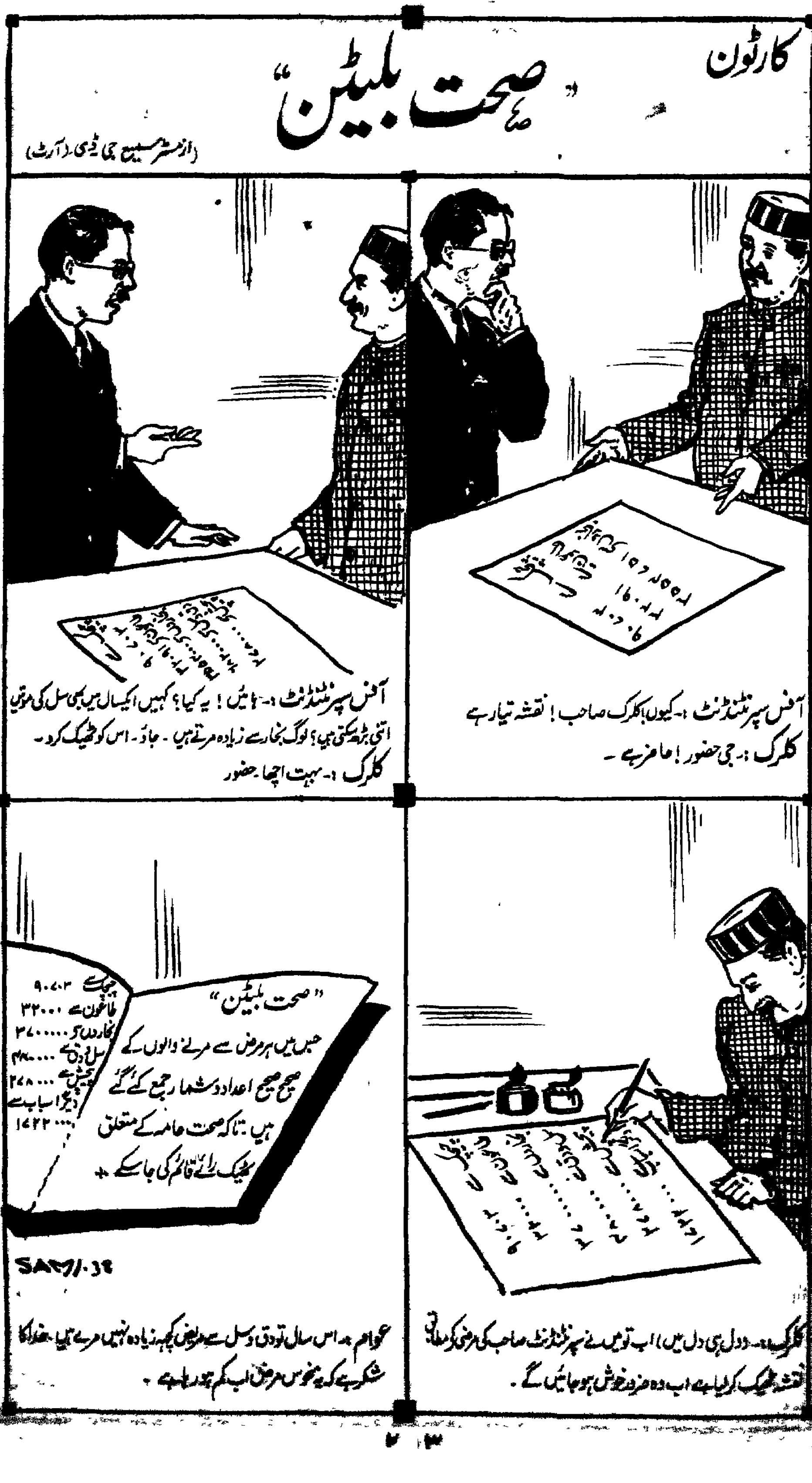
پھیپھڑوں میں مصنوعی طور پر ہوا بھرنے کا طریقہ جس نے بعد میں نیوموتھورکس تھراپی کے نام سے ایک مستقل فن کی حیثیت حاصل کی اس پر اظہار خیال سب سے پہلے آدم زیبی بورسکی نے کیا تھا۔

دق کے متعلق باضابطہ طور پر ریسرچ کے لئے پولینڈ میں پہلا ادارہ "میڈیکل سوسائٹی آف وارسا" کے نام سے ۱۸۲۰ء میں بمقام وارسا قائم ہوا ابتدا میں قدرتی طور پر اسکی تحقیقات کا دائرہ محض ابتدائی مسائل تک محدود تھا۔ لیکن بتدریج اسے وسعت حاصل ہوتی گئی اور اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ جہانتک مرض دق کے متعلق تحقیقات و انکشافات کا تعلق ہے میڈیکل سوسائٹی آف وارسا نے اپنے ملک کی قابل قدر خدمات انجام دی ہیں۔ ڈاکٹر ڈوبیس زوسکی نے اسی سوسائٹی میں انجکشن کا طریقہ علاج پیش کیا تھا اور جولائی ۱۸۶۰ء میں انہوں نے وارسا کی ایک طبی کانفرنس میں بطور آزمائش بہت سے انجکشن لگائے تھے۔ مندرجہ بالا ڈاکٹر کے بعد پروفیسر اسٹینکویچ نے میڈیکل سوسائٹی آف وارسا ہی کی زیر نگرانی چند نئے ٹیکے دریافت کئے۔

پولینڈ میں پہلا سینے ٹوریم

مختلف ہسپتالوں میں مریضان دق کے علاج کا سلسلہ تو پہلے ہی شروع ہو گیا تھا لیکن ۱۹۰۸ء تک ملک میں ایک ایسا ہسپتال بھی نہ تھا جو صرف مریضان دق کے لئے مختص رہے۔ اس سال ڈاکٹر ہنری ڈوبرزیکی کی سرگرم کوششوں سے مینیا میں مختصر پیمانہ پر دق کا ایک ہسپتال قائم ہوا جس نے کچھ عرصہ بعد ایک عظیم الشان صحت گاہ کی حیثیت اختیار کر لی۔ اس سینے ٹوریم کو قائم کرنے کے لئے مینیا پر نظر انتخاب اس لئے پڑی تھی کہ یہ مقام سمندر کے کنارے ہے اور اسکی آب و ہوا مقابلۃً بہتر تسلیم کی جاتی ہے۔ مینیا سینے ٹوریم کا قیام میڈیکل سوسائٹی آف وارسا کی سرگرمیوں کیلئے بہت مفید ثابت ہوا اور یہ واقعہ ہے کہ پولینڈ میں مرض دق کے متعلق بعض بہترین انکشافات اسی صحت گاہ میں کئے گئے۔

سل و دق کے خلاف موثر جنگ کا علم بلند کرنیکا سہرا بھی ڈاکٹر ڈوبرزیکی کے سر ہے۔ سب سے پہلے انہیں نے استیصال دق کیلئے ایک متحدہ قومی محاذ قائم کرنیکا مشورہ دیا تھا اور اپنی تجویزوں کو عملی جامہ بھی پہنایا تھا۔ ڈاکٹر ڈوبرزیکی نے پچاس سال تک دق کے سلسلہ میں اپنے ملک و قوم کی شاندار خدمات کا انجام دیکر ۱۹۱۸ء میں داعی اجل کو لبیک کہا۔ جہانتک ملک کی طبی خدمات کا تعلق ہے ڈاکٹر صاحب موصوف کو پولینڈ میں وہی عظمت حاصل ہے جو برطانیہ عظمیٰ میں ڈاکٹر فلپ کو۔


کارٹون
"صحت بلیٹن"
(از مسٹر سمیع جی ڈی (آرٹ)
آفس سپرنٹنڈنٹ :- کیوں! کلرک صاحب! نقشہ تیار ہے
کلرک :- جی حضور! حاضر ہے۔
آفس سپرنٹنڈنٹ :- ہائیں! یہ کیا؟ کہیں ایک سال میں بھی سل کی موتیں اتنی بڑھ سکتی ہیں؟ لوگ بخار سے زیادہ مرتے ہیں۔ جاؤ۔ اس کو ٹھیک کرو۔
کلرک :- بہت اچھا حضور
کلرک :- (دل ہی دل میں) اب تو میں نے سپرنٹنڈنٹ صاحب کی مرضی کے مطابق نقشہ ٹھیک کر لیا ہے اب وہ ضرور خوش ہو جائیں گے۔
"صحت بلیٹن"
جس میں ہر مرض سے مرنے والوں کے
صحیح صحیح اعداد و شمار جمع کئے گئے
ہیں۔ تاکہ صحت عامہ کے متعلق
ٹھیک رائے قائم کی جا سکے +
SAMI.38
عوام :- اس سال تو دق و سل سے مریض کچھ زیادہ نہیں مرے ہیں۔ خدا کا شکر ہے کہ یہ منحوس مرض اب کم ہو رہا ہے۔

احوال واقعی

زندگی حرکت اور عمل کا نام ہے جمود اور سکون فی الحقیقت موت کی علامات ہیں کوئی انسانی جماعت زندہ کہلانے کی مستحق نہیں ہے جب تک کہ اُس میں قوت عمل نہو۔ اور وہ اپنی اس قوت کو صحیح مصرف میں نہ لگائے، طب یونانی کی دنیا میں ایک عرصہ دراز سے جمود چھایا ہوا تھا۔ جالینوس اور بوعلی سینا کے بنائے ہوئے آفتاب وماہتاب درخشاں ضرور تھے لیکن انکی روشنی کے راستے میں ہماری غفلت اور سستی کا ابر حائل تھا۔ اللہ کی زمین ہمارے سامنے پڑی تھی، اللہ کی پیدا کی ہوئی معدنیات کے ہر طرف انبار لگے تھے اور اللہ کی بخشی ہوئی نباتات کے خودرو گلزاروں سے ملک کی زمین لہلہا رہی تھی۔ لیکن ہمارے سکون اور ہماری بے عملی نے ہماری آنکھوں کے آگے پردے ڈالدیئے تھے اور ہم بزعم خود یہ سمجھ کر کہ ہمیں عرفان کامل حاصل ہو چکا ہے، اور ہمارے اسلاف کی تحقیقاتیں جو طب کی دُنیا میں انہوں نے کی تھیں صرف ہمارا حصہ ہیں اطمینان کے ساتھ پڑے سو رہے تھے +

دُنیا میں ہمارے علاوہ اور بھی اِنسان آباد تھے اور وہ ہماری طرح غافل اور بے عمل نہ تھے انہوں نے بقراط کی تحقیقاتیں چھوڑیں نہ جالینوس کی۔ وہ شیخ الرئیس اور رازی کے خزانوں پر حملہ آور ہوئے اور چرک اور شسرت کے تہ خانوں کا بھی انہوں نے جائزہ لے لیا۔ دُنیا میں انہیں علم وحکمت کے نام سے جو چیز جہاں ملی انہوں نے لے لی اور پھر ان سنگین بنیادوں پر اپنی تحقیقاتوں کی دیواریں چننی شروع کر دیں۔ ہمیں یہ خبریں اچھی معلوم ہوں یا بُری ہمیں اپنی کمزوری اور اپنی غلطی کا احساس خوشگوار معلوم ہو یا ناخوش آیند حقیقتیں بہرحال حقیقتیں ہی رہیں گی اور دنیائے طب کی تاریخ صرف اس سبب سے بدلی نہیں جاسکتی کہ اِس تاریخ میں کچھ واقعات ایسے ہیں کہ جن سے ہماری غفلت اور ہمارے جمود کی پردہ دری ہوتی ہے۔

دُنیا نے جالینوس کی وفات کے بعد اپنی رفتار بند نہیں کی تھی اور آج وہ اس منزل سے بہت آگے ہے کہ جہاں جالینوس اور ارسطو اسے چھوڑ گئے تھے۔ کاروانِ طب آہستہ آہستہ جرس کاروان کی ہمت افزا صداؤں میں قدم بڑھاتا ہی چلا جارہا ہے۔ اور اب وہ مقامات بہت پیچھے رہ گئے ہیں کہ جہاں بوعلی سینا نے اِس قافلے کی قیادت کی تھی۔

ممکن ہے کہ یہ قافلہ غلط راستے پر پڑ گیا ہو اور دور جا کر پہونچکر اس نے کعبہ کی بجائے ترکستان کی راہ اختیار کر لی ہو لیکن وہ بہر صورت وبہرحال آگے بڑھ رہا ہے، اور اب اگر ہم جاگیں اور اس قافلے کو صحیح راستے پر ڈالنے کے لئے واپس بھی لانا چاہیں تب بھی ہمیں انتہائی تیزی کے ساتھ اس منزل تک تو ضرور جانا ہی پڑیگا کہ جہاں قافلہ پہنچ چکا ہے۔

ہمدرد دواخانہ

ہمارا خیال ہمیں خواہ کتنے ہی فریب دے لیکن اس حقیقت سے انکار نہیں ہو سکتا کہ کاروانِ طب کی قیادت حاصل کرنے کے لئے ہمیں لازمی طور پر جلد سے جلد اس بلندی پر پہنچنا پڑیگا کہ جہاں وہ قافلہ پہنچ چکا ہے۔ اور یہی وہ تلخ حقیقت تھی جسے چند ہی روز پیشتر دُنیائے طب کی دو عظیم ترین ہستیوں نے محسوس کیا تھا ان میں سے ایک ہستی مسیح الملک حکیم حافظ محمد اجمل خانصاحب رحمۃ اللہ علیہ کی تھی اور دوسری شہید فن ہمدرد خلائق حکیم حافظ عبدالمجید صاحب کی۔ مسیح الملک مرحوم نے اپنی تمام توجہ بلکہ یوں کہنا چاہیئے کہ اپنی تمام عمر عزیز دہلی کے طبیہ کالج کے قیام واستحکام پر صرف کردی، اور شہید فن نے ہمدرد دواخانہ یونانی کی بنیاد ڈالی۔

طبیہ کالج کا قیام اِس لئے ضروری تھا کہ ہندوستان بھر میں طالبان فن کے لئے کوئی ایسی درسگاہ موجود نہ تھی جہاں اُنہیں قدیمی طب کے ساتھ ساتھ ڈاکٹری کی جدید ترین تحقیقاتوں سے آگاہی اور وقوف حاصل ہو سکے۔ اور اعلیٰ پیمانے پر ایک ایسے دواخانہ کی تعمیر کہ جہاں [illegible] یہ اصولوں کے مطابق دوا تیار ہو سکے اِس لئے ناگزیر تھی کہ اطبا کی بے توجہی اور عام

دواسازوں کی ہوس زرنے اچھی خالص اور پُراثر دوائیں بازاروں میں ناپید کردی تھیں جس کی وجہ سے طب یونانی روز بروز بدنام ہوتی چلی جارہی تھی۔ کالج اس لئے تھا کہ صحیح نسخے لکھنے والے پیدا ہوں، اور ہمدرد دواخانہ اسلئے تھا کہ وہ ہندوستان بھر کو قابل اعتبار اور عمدہ دوائیں مہیا کرے، نئی نئی دواؤں کے متعلق تجربے اور تحقیقاتیں کرے اور پرانی اور آزمودہ دواؤں کے مرکب جدید طریقہائے دواسازی کے مطابق ایسی صورت اور ایسے اسلوب پر تیار کرے کہ وہ ترقی یافتہ دنیا کے لئے قابل قبول ہوں، طب قدیم کے لئے باعث فخر و ناز مسیح الملک نے اپنی کوششوں سے طب یونانی کے جسد مُردہ میں روح پھونکی، اور حکیم عبدالمجید صاحب نے یونانی دواؤں کے اندر اثر کوٹ کوٹ کر بھردیا۔

آج جس طرح طبیہ کالج کے تعلق کا نام آتے ہی کسی حکیم کے متعلق یہ یقین ہوجاتا ہے کہ وہ طب قدیم کے علاوہ طب جدید کا بھی ماہر ہے اسیطرح دواؤں کے معاملے میں "ہمدرد دواخانے" کا نام بھی اس بات کی ضمانت سمجھا جاتا ہے کہ وہ دوا صحیح الترکیب، خالص اور قوی الاثر ہوگی۔ ہمدرد دواخانہ کی دوا دُنیائے دواسازی میں نیشنل بینک کا سونا ہے جسے کبھی کسوٹی پر گھسنے کی ضرورت ہی نہیں ہوتی۔

ہمدرد دواخانہ کے بعض حالات

"ہمدرد" دواخانے کا قیام ۱۹۰۵ء میں عمل میں آیا تھا اور اب وہ اپنی عمر کے بتیس سال پورے کرکے تینتیسویں میں قدم رکھ چکا ہے، دواخانہ کی یہ انتہائی بدنصیبی تھی کہ دست اجل نے اسے اپنے بانی کی نگرانی اور سرپرستی سے ہمیشہ کیلئے محروم کردیا لیکن اگر یہ صحیح ہے کہ خادمانِ ملت کی موت درحقیقت ان کی حیات جاوید ہوا کرتی ہے تو بلا اندیشۂ تردید کہا جاسکتا ہے کہ گو حکیم حافظ عبدالمجید صاحبؒ آج اپنے پیکر خاکی میں یہاں موجود نہیں ہیں لیکن ان کی رُوح اس دواخانہ پر طاری و ساری ہے ان کے فیضان تربیت نے ان کے فرزند اکبر یعنی حکیم حاجی مولوی عبدالحمید صاحب کے اندر وہ تمام خوبیاں مجتمع کردیں کہ جو حکیم صاحب مرحوم میں تھیں، اور بلا کسی مُبالغہ کے یہ کہا جاسکتا ہے کہ پرانے حکیم صاحب اب از سرِ نو جوان ہوکر اس دواخانہ کی نگرانی فرمارہے ہیں، وہی دردِ قوم، وہی ذوقِ خدمت، اور وہی صدق و خلوص جو مرحوم حکیم صاحب کی خصوصیات تھیں، ہمیں اس نوجوان دل کے اندر بھی نظر آتی ہیں، اور جسوقت تک حکیم صاحب مرحوم کی یہ خصوصیتیں دواخانے کے ہر شعبے پر چھائی ہوئی ہیں اس وقت تک یہ کہنا کسیطرح بھی صحیح نہیں ہے کہ حکیم عبدالمجید صاحب ہم سے رخصت ہوگئے ہیں۔ "ہمدرد" دواخانہ اپنے نئے سرپرست کی نگرانی میں روزافزوں ترقی کررہا ہے۔ اور ہمیں خدا کی ذات سے یقین واثق ہے کہ وہ بہت جلد ترقی اور عروج کی اس منزل پر پہنچ جائیگا کہ جہاں اسے پہونچانے کی اس کے بانی کو تمنا تھی۔

دواخانہ سے ہماری توقعات

"ہمدرد" دواخانے کے موجودہ سرپرست حکیم حاجی مولوی عبدالحمید صاحب ہیں اور آپ کی ذات گرامی جن انسانی خوبیوں سے متصف ہے انہیں دیکھ کر اس دواخانہ کے مستقبل کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ آپ ماشاءاللہ ایک بہت ہی صحیح القویٰ اور تندرست نوجوان ہیں، اور مسلسل پندرہ پندرہ گھنٹے روزانہ کام کرنے پر بھی ہمیشہ خوش اور بشاش رہتے ہیں۔ آپ بہت ہی عالی ہمت ہیں اور علو ہمت کا سب سے بڑا ثبوت ان کی منکسر المزاجی کے ذریعہ سے ملجاتا ہے۔ حد سے زیادہ خلیق، حد سے زیادہ نیک، اور صحیح معنوں میں صالح جوان ہیں، اور ان خوبیوں کے ساتھ علم اور عقل سلیم نے ملکر انہیں عام سطح سے بہت کچھ بلند کردیا ہے شروع ہی سے آپ کی طبیعت کو طب سے رغبت تھی اور بچپن ہی سے آپ نے دواخانے کے کاموں میں دلچسپی لینی شروع کردی

تھی۔ یہی وجہ ہے کہ دواخانہ کا ایک شعبہ بھی ایسا نہیں ہے کہ جس کے کام سے وہ پورے طور پر واقف نہوں۔ بلکہ غالباً یہ کہنا بھی بالکل صحیح ہے کہ دواخانہ میں صرف انہی کی ایک ایسی شخصیت ہے کہ جو ہر کام میں ماہر ہے۔ دواخانہ میں ان کی موجودگی ماہرین فن کے لئے کہ جو دیانتداری اور محنت سے اپنا کام کرتے ہوں موجب ہمت افزائی ہوتی ہے۔ اور محنت سے جی چرانے والوں' یا کام کو ایک مصیبت سمجھ کر بیگار ٹالنے والوں کی دال نہیں گلنے پاتی۔

ایک طرف تو اتنی سخت محنت اور دوسری طرف اس قدر کڑی نگرانی۔ ان دونوں چیزوں کا نتیجہ یہ نکلا ہے کہ اس دواخانے میں خراب اور کم قیمت دواؤں کی خرید' دواؤں کے ساتھ کسی دوسرے جزو کی آمیزش، اور نسخوں کی دواؤں کے وزن میں کمی بیشی ایسے گناہ ہیں کہ جن کا خیال بھی کسی کام کرنیوالے کے دل میں نہیں آسکتا۔ دواسازی کا فن جس حد تک ذلیل اور مکروہ ہوگیا تھا۔ اب اس دواخانہ کی کوششوں کی بدولت اسیقدر باعزت اور قابل اعتبار ہوتا جا رہا ہے' اور ہمیں اُمید ہے کہ وہ زمانہ اب دُور نہیں ہے کہ جب ہم فخر کیساتھ سر اونچا کرکے دنیائے جدید کو یہ بتا سکیں کہ طب قدیم کی دواسازی ہرگز ہرگز کوئی ایسی چیز نہیں ہے کہ جسے ذلت وحقارت کی نگاہ سے دیکھا جاسکے' اور یورپ اگر اپنے بہت سے کارخانہ ہائے دواسازی پر ناز کرتا ہے تو ہندوستان بھی اپنے ایک دواخانہ پر فخر کرسکتا ہے۔

انتظامات

ایک ہندوستانی اور ملکی دواخانہ کے ذکر میں "انتظامات" کا عنوان دیکھ کر ممکن ہے کہ بعض مغرب زدہ صحاب کے لبوں پر حقارت آمیز تبسّم نمودار ہوجائے لیکن ایسے صحاب جو یہاں تشریف لاکر اس دواخانہ کا معائنہ فرماتے ہیں تو ان کے لبوں پر اس قسم کا تبسّم نمودار نہیں ہوتا اور وہ اکثر منہ کھولے ہوئے دیکھتے ہی رہ جاتے ہیں۔

"ہمدرد" دواخانے کا کاروبار بحمداللہ تعالیٰ بہت ہی وسیع پیمانے پر جاری ہے اور کل نظام تین شعبوں پر منقسم ہے۔ دواخانے کا ایک بڑا حصہ مقامی خریداروں کی ضرورتیں مہیا کرنے کے لئے مخصوص ہے جسے دوسرے الفاظ میں "دوکان" کہنا زیادہ موزوں ہوگا۔ اس دوکان کی وسعت کا کچھ تھوڑا سا اندازہ تو آپ کو یہ معلوم کرلیجئے بعد ہو جائیگا کہ بیس افراد کا عملہ صرف اس دوکان سے متعلق ہے، اور زیادہ صحیح اندازہ آپ کو ان مریضوں کے اعداد و شمار معلوم کرکے ہوگا جو اس دوکان سے دوائیں خریدتے ہیں۔ ایسے مقامی خریداروں کی تعداد کہ جنہوں نے گذشتہ سال اس دوکان سے دوا خریدی

دواخانہ کا دوسرا حصہ اس کے لمبے چوڑے گودام ہیں۔ ایک گودام میں صرف مفرد دوائیں رہتی ہیں اور اس کا نام "گودام مفردات" ہے' یہ ایک بہت ہی طویل وعریض عمارت ہے' اور اس میں دس آدمی کام کرتے ہیں۔ اس عملے کا ایک افسر ہے جسکے فرائض میں یہ بات داخل ہے کہ ہر ہر دوا کو اپنی آنکھ سے دیکھے اور وقتاً فوقتاً ہر پرانی، خراب، اور بے اثر دوا کو منیجر دواخانہ کے حکم سے ضائع کرتا رہے اور جو نئی دوا خریدی جائے اس کے متعلق پورے طور پر اطمینان کرلے کہ وہ تازہ، عمدہ، اور صحیح الاثر ہے' اور اس کے بعد اسے اچھی طرح صاف کراکے مناسب مقام پر رکھوا دے۔

(۲) گودام مرکبات۔ اس گودام میں تمام مرکب دوائیں رہتی ہیں اور یہ بھی گودام مفردات کی طرح بہت بڑی عمارت ہے۔ سہولت کار کی غرض سے اسے پانچ حصّوں میں تقسیم کردیا گیا ہے۔ ایک حصّے میں صرف عرقیات اور شربت ہیں۔ دوسرے میں گلقند اور مربہ جات۔ تیسرے میں خمیرے اور تھوڑی مقدار والی معجونیں' چوتھے میں اطریفل اور کثیر مقدار والی معجونیں' اور پانچویں میں سفوف، گولیاں' اور مرہم وغیرہ۔ اس گودام میں پندرہ آدمی کام کرتے ہیں۔ ایک ہوشیار اور تجربہ کار افسر کی نگرانی میں بہت ہی قابل اور معتبر دواساز ہر قسم کے مرکبات تیار کرتے ہیں۔ اور فی الحقیقت دواخانہ کا یہی وہ شعبہ ہے کہ جسنے "ہمدرد دواخانے" کی ایسی لازوال شہرت قائم کردی ہے۔ کوئی ایسا مرکب کہ جسکی تیاری میں ذراسی بھی خرابی واقع ہوگئی ہو نگران افسر کی نگاہوں سے نہیں بچ سکتا، اور جب تک کہ وہ پورے طور پر مطمئن نہو گودام کے اندر جگہ نہیں پاسکتا۔

(۳) گودام سٹاک۔ اس گودام میں صرف بوتلیں، خالی بکس، اور پارسل بھیجنے کے متعلق دیگر ضروری اشیاء رکھی جاتی ہیں، اور یہ تمام چیزیں اسقدر بڑی مقدار میں مہیا رکھی جاتی ہیں کہ صرف ان چیزوں کے لئے عمارت کا ایک کافی بڑا حصہ مخصوص ہو گیا ہے۔

ان گوداموں کے علاوہ دواخانے سے متعلق تین علیحدہ علیحدہ دفتر ہیں۔ ایک تو "ہمدرد" دواخانے کا دفتر ہے جس کا تمام تعلق بیرونجات کی فرمائشوں کی بہم رسانی، اور دواخانے کے ہر قسم کے دوسرے کاروبار سے ہے۔ اس دفتر میں بارہ آدمی کام کرتے ہیں۔ دوسرا دفتر رسالہ "ہمدرد صحت" کا دفتر ہے جو ماہوار اس دواخانے سے شائع ہوا کرتا ہے اور جس کے متعلق بلا اندیشہ تردید یہ کہا جاسکتا ہے کہ اس وقت اُردو کے طبی رسائل میں اپنی نظیر آپ ہی ہے۔ "ہمدرد صحت" کی ادارت کے فرائض حکیم حاجی عبدالحمید صاحب نے خود اپنے ذمے لے رکھے ہیں۔ تیسرا دفتر "مجلس تشخیص و تجویز" ہے۔ جو تین بہت ہی تجربہ کار اور لائق طبیبوں پر مشتمل ہے۔ اس مجلس تشخیص کی صدارت بھی جناب حکیم عبدالحمید صاحب ہی سے متعلق ہے۔ یہ مجلس ان تمام مریضوں کے خطوط پر غور اور بحث کیا کرتی ہے جو بیرونجات سے اپنا حال لکھ کر بھیجدیتے ہیں اور طالب دوا ہوتے ہیں۔ پورے غور و خوص کرنے کے بعد مجلس تشخیص ایسے مریضوں کی بیماریاں تشخیص کرکے مناسب اور مفید نسخے ان کے لئے تجویز کردیا کرتی ہے۔

انتظامات کے اس مجمل اور مختصر ہی سے ذکر سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ یہ دواخانہ عمدہ اور قابل اعتبار دوائیں مہیا کرنے کے متعلق کس قدر سعی بلیغ کرتا ہے۔ نیز یہ کہ جو دوائیں مفرد ہوں یا مرکب، اس دواخانے سے نکلتی ہیں وہ عام ہندوستانی دواؤں کی سطح سے بہ لحاظ اثر و قوت کس قدر بلند ہوتی ہیں۔ یہ فخر اسی دواخانہ کو حاصل ہے کہ ہندوستان کے بڑے بڑے حکما، نیز نوابان اور مہاراجگان جنہیں علم طب سے دلچسپی ہے اس دواخانے پر کامل اعتماد رکھتے ہیں۔

سنہ ۱۹۳۲ء میں ہز ایکسی لینسی راجہ راجایان یمین السلطنت مہاراجہ کشن پرشاد صاحب بہادر جی۔ سی۔ آئی۔ ای۔ صدر اعظم دولت آصفیہ حیدرآباد دکن نے بھی اس دواخانہ کا معائنہ فرمایا تھا اور ہمیں فخر ہے کہ ہز ایکسی لینسی نے دواخانے کی کوششوں کو پسند فرماکر اظہار ہمدردی و طمانیت فرمایا تھا۔

"ہمدرد" انسٹی ٹیوشن

"ہمدرد" دواخانے کی دواؤں نے دنیائے دواسازی میں ایک مفید اور خوشگوار انقلاب پیدا کردیا ہے۔ ماہرین فن کی نظروں میں اب اس کی دواؤں کی حیثیت اب ایک معیاری حیثیت ہے، اس دواخانہ نے گذشتہ بتیس سال میں فن دواسازی کے متعلق بہت سی ایجادات کی ہیں جن کی بدولت ہندوستانی دواسازی بھی اب ایک باقاعدہ اور مستقل فن کی صورت اختیار کرتی جاتی ہے اور یہ ایک ایسی خدمت ہے کہ جو ہندوستان کے اندر طب یونانی کی تاریخ میں ہمیشہ یادگار رہے گی۔ ان ایجادات کے علاوہ چونکہ "ہمدرد" دواخانہ دواسازی اور عطاری کے ماہرین کی بھی ایک جماعت پیدا کر رہا ہے جو اطراف ملک میں پھیلکر فن طب کی خدمات انجام دے رہے ہیں اسلئے اب یہ محض ایک دواخانہ نہیں ہے بلکہ دواسازی کا ایک بہت ہی مفید انسٹی ٹیوشن ہے۔ جو نہایت خاموشی کے ساتھ فن طب کی اور خلق اللہ کی خدمت میں رات دن لگا ہوا ہے۔

"ہمدرد" دواخانے کے متعلق یہ کہنا غالباً مبالغہ میں داخل نہ ہوگا کہ فن طب اور فن دواسازی کی جیسی جلیل القدر اور اہم خدمات اس نے انجام دی ہیں انکی نظیر مشکل ہی سے مل سکیگی بالخصوص اسلئے کہ یہاں صرف دوائیں ہی تیار نہیں ہوتیں بلکہ "دواساز" بھی تیار کئے جاتے ہیں۔ اور ان تمام باتوں کو پیش نظر رکھ کر کیا ارباب علم اور ہمدردان ملک سے یہ توقع قائم کرنی مناسب ہے، کہ وہ تاحد امکان اس مفید انسٹی ٹیوشن کو ترقی دینے میں ہمارا ہاتھ بٹائیں +

جمعیۃ حاسدان و نقالان

خدا شرے برانگیزد کہ خیر ما دراں باشد

اِس سلسلہ میں ہمیں اپنے معزز ناظرین سے "جمعیۃ حاسدان و نقالان" کا تعارف بھی ضروری معلوم ہوتا ہے یہ کلیہ ہے کہ دُنیا میں ہر چیز کے دوست دشمن سب ہی ہوتے ہیں "ہمدرد دواخانہ" ملک و فن کی کیسی ہی بیش بہا خدمات انجام دیتا ہو۔ بقول سعدی ؎ "گل است سعدی و در چشم دشمناں خار است" کا مصداق ہے۔ چنانچہ ایک جمعیۃ گو کتنی ہی ناقابلِ اعتنا سہی لیکن اس کی مخالفت کے لئے دہلی میں قائم ہے جس کو ہمدرد کی ترقی ایک آنکھ نہیں بھاتی، اور اس کا پروگرام یہ ہے کہ "ہمدرد دواخانہ" کے خلاف جہاں تک اس سے ہو سکے پروپگنڈا کرے۔ اور دواخانہ کی ہر ہر چیز کی نقل کر کے پبلک کو دھوکہ دے کر فائدہ حاصل کرے۔ لیکن مخالفت کے باوجود اپنے ناجائز فائدے کے واسطے ان کو اس کے سوا کوئی تدبیر نظر نہیں آتی کہ کسی نہ کسی شکل میں دواخانہ ہمدرد سے تعلق ظاہر کریں لیکن اہل نظر خوب جانتے ہیں کہ ہر چمکنے والی چیز سونا نہیں ہوتی۔ اور حقیقت شناس نظریں دُودھ اور پانی علیحدہ کر لیتی ہیں۔ خدا تعالےٰ کا فضل ہمیشہ دواخانہ کے شاملِ حال رہا ہے۔ اِسلئے جسقدر اسکی مخالفت کیجاتی ہے اسی قدر اس کا نتیجہ دواخانہ کے حق میں اچھا نکلتا ہے۔ سچ ہے ؎ عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد +

دعوت

آخر میں اس تمام سمع خراشی اور تضیع اوقات کی معافی چاہتا ہوں۔ اور آپ سے استدعا کرتا ہوں کہ جب آپ دہلی تشریف لائیں تو "ہمدرد دواخانہ" میں بھی ضرور قدم رنجہ فرمائیں۔ تاکہ آپ بچشم خود دواخانہ کے کاروبار کا معائنہ فرما سکیں۔ اُمید ہے کہ آپ طب یُونانی کے اِس عظیم الشان دواخانہ کو دیکھکر خوش ہوں گے +

قبولیت کا امیدوار

منیجر

ہمدرد دواخانہ کا شرف قبولیت

ہندوستان کا ہر دلعزیز و مقبول ترین یہی کارخانہ ہے جو باسمی ہمدرد دواخانہ ہے جو تیس سال سے اہل ملک کی خدمت کر رہا ہے اور جس نے اپنی زندگی کے آغاز ہی میں اپنے اعلیٰ نصب العین کے پیش نظر ملک و فن کی کمال صداقت اور ایمانداری سے وہ بیش بہا خدمات انجام دیں اور اپنے فرائض کو خوبی اور خوش اسلوبی سے انجام دیا کہ ہندوستان کے طبیب اعظم وحید العصر فخر طب عالیجناب شفاء الملک اوّل خان بہادر حکیم رضی الدین احمد خانصاحب بہادر رئیس اعظم و فرسٹ کلاس مجسٹریٹ دہلی نے نہ صرف ہمدرد کو اپنی دائمی سرپرستی کی عزت بخشی بلکہ اپنے وہ بیش بہا معجز نما خاندانی نسخہ جات بھی عطا فرمائے جو صدیوں سے سینہ بسینہ چلے آتے تھے اور اسرار مکتومہ میں سے تھے اور اپنی زندگی کے آخری لمحوں تک ہمدرد نوازی کا ثبوت دیتے رہے مگر افسوس کہ دست اجل سے وہ بھی نہ بچ سکے لیکن اہل ملک وفن کی خوش نصیبی کہیے کہ آپ نے اپنی یادگار کے طور پر اپنے لائق و قابل فرزند کو چھوڑا جن کو بجا طور پر مرحوم کا صحیح قائم مقام و نعم البدل کہا جا سکتا ہے۔ مقام مسرت ہے کہ شفاء الملک مرحوم کے بعد ان کے لائق و نامور فرزند عالیجناب معلی القاب مسیح الزماں جالینوس دوراں حکیم ناصر الدین احمد خانصاحب بہادر رئیس اعظم و میونسپل کمشنر و مجسٹریٹ دہلی۔ ہمدرد دواخانہ کے سرپرست و نگراں ہیں اور جناب ممدوح نے بھی بہت سے بے بہا خاندانی مجربات مرحمت فرماکر "پدر اگر نتواند پسر تمام کند" کے مصداق ہمدرد نوازی کا ثبوت دیا ہے اور دیتے رہے ہیں۔ قبلہ موصوف کے اعلیٰ اخلاق بے مثل ایثار ہمدردی و غیر معمولی حذاقت و ذہانت کی اگر تعریف کیجائے تو بجائے خود ایک دفتر ہو جائے، غرضیکہ آپ کی ذات مستجمع الصفات ہے اور آپ کی توصیف تحصیل حاصل۔ خدا تعالیٰ آپ کو خدمت ملک و فن کے واسطے تا دیر زندہ و سلامت رکھے آمین

اگر آپ کو اصلی و صاف ستھرے مفردات یا مستند و معتمد باقاعدہ تیار شدہ مرکبات کی ضرورت ہو تو یہی دواخانہ پیش کر سکتا ہے۔ وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغ

نیاز مند منیجر

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

کی

مرکب دواؤں کی عمدگی اور نفاست کیلئے حضرت مسیح الملک کا اظہار مسرت

اور

آل انڈیا ویدک اینڈ یونانی طبی کانفرنس دہلی

کی

سند

ذیل میں کانفرنس مذکور کی سند کے الفاظ درج کئے جاتے ہیں تاکہ پبلک کو اس بات کا اندازہ ہو جائے کہ ہمدرد دواخانہ کے متعلق ہندوستان کی سب سے بڑی طبی کانفرنس اور دنیا کا طبیب اعظم کس لئے کا اظہار کرتا ہے

بخدمت شریف جناب مینجر صاحب ہمدرد دواخانہ دہلی،

آپ نے ۱۹۲۵ء کی ویدک اینڈ یونانی نمائش میں داخلہ کے لئے جو نمائشی اشیا مرحمت فرماکر طبی فنون کیلئے اپنی ہمدردی اور بہی خواہی کا گرانقدر ثبوت دیا اس کا دل سے شکریہ ادا کیا جاتا ہے یہ بات زیادہ موجب مسرت ہے کہ نمائش اشیار کی جانچ کنندہ کمیٹی کے معائنہ کے بعد آپ کی چیزوں کے متعلق امور مندرجہ ہیڈنگ کی بابت پسندیدگی کا اظہار کیا ہے اور اس کو مستند قرار دیئے جانے کی سفارش کی ہے۔ لہذا کمیٹی مذکور کی پسند کردہ مندرجہ بالا امور کے لئے آل انڈیا ویدک اینڈ یونانی طبی کانفرنس یہ باضابطہ تحریری سند آپکی خدمت میں پیش کرتی ہے +

(پریسیڈنٹ) مسیح الملک حکیم اجمل خانصاحب رحمۃ اللہ علیہ

آنریری سکرٹری
مان سنگھ ویدیہ

اعلیٰحضرت حضور نظام خلد اللہ ملکہ

کے طبیب خاص

عالیجناب رئیس الحکماء نواب حکمت جنگ بہادر

کے گرانقدر ارشادات

"ہمدرد دوا خانہ کی خوش معاملگی تدین اور حسن انتظام کی جسقدر تحسین کیجائے کم ہے"

"ہمدرد دوا خانہ یونانی دہلی کے متعلق میں اپنے ذاتی تجربہ کی بنا پر کہہ سکتا ہوں کہ یہ دواخانہ طب یونانی کا ایک مایہ ناز دواخانہ ہے مرکبات کی تیاری میں جس دیانتداری اور پابندی اصول دواسازی سے کام لیا جاتا ہے وہ مستحق مبارکباد ہے میں ہمیشہ بوقت ضرورت ادویہ ہمدرد دواخانہ ہی سے طلب کرتا ہوں میں نے ہمیشہ اسکو قابل اطمینان پایا۔ یہ امر غایت باعث مسرت ہے کہ ہمدرد دواخانہ پبلک اور طب کی بیش بہا خدمات انجام دے رہا ہے اور اسکی خوش معاملگی تدین اور حسن انتظام کی جسقدر تحسین کیجائے کم ہے۔"

"حکمت جنگ"

دستور العمل

(۱) اس سے قبل کی تمام فہرستیں منسوخ کیجاتی ہیں اور اب ادویہ کی قیمتیں اس فہرست کے مطابق چارج کی جائیں گی (۲) خریدار قدیم ہوں یا جدید ہمیشہ خط میں اپنا نام مع لقب و ڈاک خانہ و ضلع نیز اگر ریلوے پارسل منگانا ہو تو نام اسٹیشن مع نام لائن صاف و خوشخط تحریر کریں۔ اگر پتہ صاف پڑھنے میں نہ آیا تو تعمیل نہ ہوگی (۳) زیادہ وزنی فرمائش کی تعمیل پیشگی قیمت آنے پر یا کافی اطمینان ہونے پر بذریعہ وی، پی کی جائے گی (۴) اکثر اصحاب ریلوے پارسل طلب فرماکر بلٹی کو واپس کر دیتے ہیں، جس سے کارخانہ کو بہت نقصان پہونچتا ہے۔ لہٰذا اگر ریلوے پارسل منگانا ہے تو نصف یا کم از کم چہارم قیمت (تخمینی) پیشگی بھیجدیں۔ تاکہ آرڈر کی تعمیل کی جاسکے اور خط و کتابت میں دیر نہ لگے (۵) فرمائشی نسخہ بھی پوری یا نصف قیمت پیشگی آنے پر تیار ہوگا اگر قیمت نہ آئے گی تو دواخانہ بطلب قیمت خط روانہ کرے گا اور پھر قیمت اور خط کا جواب ملنے پر آرڈر کی تعمیل ہوگی، بہتر ہو کہ نسخہ بھیجکر قیمت دریافت کریں (۶) تمام پارسل نہایت احتیاط اور حفاظت سے پیک کئے جاتے ہیں۔ راستہ کی غیر معمولی بے عنوانیوں سے اگر پارسل ٹوٹ جائے یا دیر سے پہنچے یا گم ہو جائے تو کارخانہ ذمہ دار نہیں (۷) ڈاکخانہ کے ذریعہ سے زیادہ سے زیادہ ساڑھے پانچ سیر کا پارسل روانہ ہوتا ہے جس کا محصول آٹھ آنہ فی سیر کے حساب سے (۸/) ہوتا ہے اگر بوتلوں کا پارسل ڈاکخانہ کے ذریعہ منگانا ہو تو پہلے امور ذیل کو بغور ملاحظہ کیجیے۔ عرق کی بھری بوتل کا وزن ڈیڑھ سیر اور شربت کی ایک بوتل کا وزن پونے دو سیر ہوتا ہے اور حفاظت کی غرض سے جس بکس چوبی میں ایک بوتل بند کیجاتی ہے اس کا وزن تخمیناً آدھ سیر ہوتا ہے اور جس میں دو بوتلیں بند کیجاتی ہیں اس کا وزن ایک سیر ہوتا ہے اور پھر علی التواتر وزن بڑھتا جاتا ہے اسواسطے مناسب ہے، کہ فرمائشی ادویہ کے اوزان کا پہلے اندازہ کر کے ڈاکخانہ کے ذریعہ فرمائش منگائیں۔ چونکہ ریلوے کے ذریعہ محصول میں کفایت ہوتی ہے اسلئے زیادہ وزن کی فرمائش جہانتک ممکن ہو ریلوے کے ذریعہ منگانی چاہیئے۔ بعض اوقات فرمائشی ادویہ کی قیمت سے محصول و پیکنگ وغیرہ کا خرچ دو چند سہ چند بلکہ اس سے بھی زیادہ ہوتا ہے۔ لہٰذا فرمائش لکھتے وقت ادویہ کے محصول وغیرہ کا خوب سوچ سمجھ کر اندازہ کر لیا جائے اور جہانتک ممکن ہو معمولی قیمت کی مفرد ادویہ اور از قسم شربت و عرق و مربے وغیرہ ریلوے کے ہی ذریعہ نصف قیمت پیشگی بھیجکر منگائیں (۸) ہر آرڈر کی تعمیل اسی روز یا دوسرے روز کر دیجاتی ہے۔ اگر فرمائش کی تعمیل میں دیر لگے تو سمجھنا چاہیئے کہ تاخیر کی کوئی خاص وجہ ہے اور ایسی حالت میں کارخانہ کو معذور سمجھنا چاہیئے۔ اگر فرمائش میں زیادہ چیزیں ہوں تو لکھنا چاہیئے کہ تمام دوائیں روانہ ہوں یا جو مرکب دوا تیار نہ ہو یا از قسم مفرد نہ ملتی ہو تو اس کو چھوڑ دیا جائے اور ساتھ ہی یہ بھی لکھنا چاہیئے کہ عقب سے وہ دوا جو چھوڑ دی گئی ہے روانہ کیجائے یا نہیں (۹) اگر شربت یا عرق یا مربہ کا پارسل ڈاک خانہ کے ذریعہ منگانا ہو تو بقدر محصول رقم پیشگی بھیجدینا چاہیئے ورنہ تعمیل نہ ہوگی (۱۰) تمام مرکب دوائیں پورے اجزا و صحت وزن کیساتھ قابل اطمینان طریقہ پر تیار کیجاتی ہیں۔ اور قیمت بھی مناسب رکھی گئی ہے۔ تاہم بہ خیال ہمدردی و فائدہ رسانی مرکبات کی خریداری پر طبیبوں اور عطاروں کو طلب کرنے پر ۱۲½ فی صدی کمیشن دیا جاتا ہے اگر فرمائش کے خط میں کمیشن طلب نہوگی اور بعد میں ہوگی تو پھر کمیشن نہ دیا جائے گا۔ کیونکہ کارخانہ کا رکارڈ اس سے خراب ہوتا ہے (۱۱) محصول پارسل و پیکنگ و خرچہ وی پی وغیرہ ہر حالت میں بذمہ خریدار ہوگا۔ اگر کوئی صاحب پارسل منگاکر ویلیو واپس کر دینگے تو ڈاک پارسل کا محصول اور ریلوے پارسل کا کرایہ آمد و خرچ و ڈیمرج و نقصان وغیرہ ان کو دینا ہوگا۔ (۱۲) آٹھ آنے سے کم کی فرمائش بذریعہ وی پی روانہ نہ ہوگی۔ اس لئے قیمت پیشگی بذریعہ ڈاک یا منی آرڈر آنی چاہیئے۔

نوٹ:۔ دہلی میں سیر اسی روپیہ کا اور تولہ ایک روپیہ کا مروج ہے اور اسی وزن کے حساب سے دوائیں دیجاتی ہیں۔

(منیجر)

مریضوں کے لئے سوالات

اگر آپ کو اپنے مرض کی دوا اس فہرست میں نہیں ملی ہے یا آپ کو ہم سے ہی مشورہ لینا ضروری ہو تو اپنے مرض کی پوری کیفیت لکھئے اور ساتھ ہی مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات بھی ضرور لکھئے۔ سوالات کی عبارت نقل کرنے کی ضرورت نہیں صرف سوالات کا نمبر لکھکر ہاں یا نہیں یا اور جو ضروری حال ہو لکھدیجئے اس طریق سے تشخیص میں اچھی مدد مل سکیگی یہی طریقہ بیرونجات کے مریضوں کے لئے تشخیص مرض اور تجویز دوا کا ہے +

مردوں کی بیماریوں کے متعلق سوالات

(۱) عمر کیا ہے؟ (۲) جسم فربہ ہے یا لاغر۔ وزن کیا ہے؟
(۳) کس کس موسم میں مرض کی شکایت زیادہ رہتی ہے؟
(۴) گرم یا سرد کن اشیا سے نقصان زیادہ رہتا ہے؟
(۵) پاخانہ دن میں کتنی مرتبہ اور کس کس وقت ہوتا ہے؟
(۶) پیشاب دن میں کتنی مرتبہ اور کس کس وقت ہوتا ہے؟
(۷) پاخانہ اور پیشاب کا رنگ و قوام کیسا ہے؟
(۸) بھوک اچھی لگتی ہے یا کم؟
(۹) پیاس زیادہ لگتی ہے یا کم؟
(۱۰) منہ کا ذائقہ کیسا ہے؟
(۱۱) پیشہ کیا ہے؟
(۱۲) آپ کی جائے سکونت کی آب و ہوا کیسی ہے؟
(۱۳) مرض کتنے عرصے سے ہے؟

ضعف مردمی کے متعلق خاص سوالات

(۱۴) کبھی مرض سوزاک یا آتشک تو نہیں ہوا؟
(۱۵) اگر ہوا ہے تو کتنا عرصہ گذرا۔ اب کوئی شکایت باقی ہے یا نہیں؟
(۱۶) پیشاب سے پہلے یا بعد میں سفید رطوبت تو خارج نہیں ہوتی۔ اگر ہوتی ہے تو کتنے عرصے سے ہے؟
(۱۷) مشت زنی یا اغلام کی عادت رہی ہے تو کتنے عرصے تک؟
(۱۸) کیا عضو میں کجی۔ لاغری اور کوتاہی ہے؟
(۱۹) جوش قوت پورے طور ہوتا ہے یا کم یا بالکل نہیں ہوتا؟
(۲۰) مادہ تولید کا قوام رقیق ہے یا غلیظ؟
(۲۱) احتلام کتنے روز کے بعد ہوتا ہے کوئی صورت دکھائی دیتی ہے یا نہیں؟
(۲۲) کیا سرعت انزال کی شکایت ہے؟
(۲۳) شادی ہوئے کتنا عرصہ گذرا (۲۴) کوئی اولاد ہے یا نہیں؟
(۲۵) کسی نشیلی چیز کی عادت تو نہیں؟

عورتوں کی بیماریوں کے متعلق سوالات

(۱) عمر کیا ہے؟ (۲) شادی ہوئی یا نہیں؟
(۳) کوئی اولاد ہے یا نہیں؟
(۴) مرض کتنے عرصے سے ہے؟
(۵) کبھی غشی کا دورہ ہوا یا نہیں؟
(۶) اگر ہوا ہے تو شادی سے قبل یا بعد؟
(۷) ایام ماہواری ہر مہینے وقت مقررہ پر ہوتے ہیں یا نہیں؟
(۸) ماہواری خون کی رنگت اور قوام کی حالت کیا ہے؟
(۹) کمر میں درد رہتا ہے یا نہیں؟
(۱۰) حمل ہے یا نہیں۔ اگر ہے تو کتنے دن کا؟
(۱۱) شکایات مرض حمل کے زمانہ میں پیدا ہوئیں یا پہلے سے ہیں؟
(۱۲) اسوقت تک کوئی حمل ساقط تو نہیں ہوا۔ اگر ہوا ہے تو کتنے دن کا؟
(۱۳) رحم سے کسی قسم کی رطوبت تو خارج نہیں ہوتی۔ اگر ہوتی ہے تو کس رنگ کی؟
(۱۴) خاوند کو اگر کوئی سوداوی بیماری مثل آتشک سوزاک وغیرہ ہو چکی ہو تو اس کا اظہار اگر ممکن ہو سکے تو کر دیا جائے +

بچوں کی بیماریوں کے متعلق سوالات

(۱) بچے کی عمر کیا ہے؟
(۲) کتنے عرصہ سے بیمار ہے؟
(۳) دودھ پیتا ہے یا چھڑا دیا ہے؟
(۴) کوئی دانت یا ڈاڑھ نکل چکی ہے؟
(۵) پیٹ میں گرانی یا نفخ تو نہیں ہے؟
(۶) بچہ پاخانہ پیشاب کرتے وقت روتا تو نہیں ہے؟
(۷) پاخانہ میں چھوٹے چھوٹے کیڑے تو نہیں نکلتے ہیں؟
(۸) سوتے میں بچہ ڈرتا ہے یا نہیں؟
(۹) کبھی بیہوشی کا دورہ تو نہیں ہوتا؟

علاج الامراض

ذیل کے نقشے سے معلوم ہوگا کہ فہرست ہذا میں کن کن امراض کیلئے کون کونسی ادویہ ہیں

ان صفحات میں صرف کثیر الوقوع اور کثیر الاستعمال اور مجرب ادویہ ہی کا ذکر کیا گیا ہے

متعدی اور وبائی امراض

کھانسی و دمہ

نمبر دوا	ادویہ
۱۰۱	حب سرفہ
۱۰۷	حب سعال
۱۰۹	حب ضیق النفس
۲۱۵	سفوف دمہ
۲۹۸	شربت اعجاز
۳۲۵	شربت فریادرس
۴۵۳	کشتہ ابرک کلاں
۴۸۸	لعوق آب تربوز
۴۹۰	لعوق سپستاں
۴۹۵	لعوق ضیق النفس
۲۴	اکسیر سعال

سل و دق

نمبر دوا	ادویہ
۸۰	حب جواہر
۱۵۰	خمیرہ ابریشم شیرہ عناب والا
۲۸۵	سفوف ناصری
۲۹۸	شربت اعجاز
۴۱۴	عرق ہرا بھرا
۴۲۲	قرص سرطان
۴۳۲	قرص طباشیر ملین
۴۳۱	قیروطی آرد کرسنہ
۴۵۴	کشتہ عقیق
صفحہ ۹۶	کشتہ طلا مرواریدی
۱۷	قرص سحر (رجسٹرڈ)
۱۷	ماء الحیات (رجسٹرڈ)
۴۴۸	لعوق آب تربوز والا
۴۴۹	لعوق آب نیشکر والا
۵۹۹	ماء الذہب
۴۶۲	کافور سیال

ہیضہ

نمبر دوا	ادویہ
۶۶	جوارش کمونی
۶۹	حب پپیتہ
۲۷۹	سکنجبین سرکہ
۲۸۲	سکنجبین نعناع
۳۸۳	عرق پودینہ
۳۹۶	عرق گلاب
۴۶۳	کافور سیال
صفحہ ۸۲	قل زم (رجسٹرڈ)

پیچش!

نمبر دوا	ادویہ
۸۷	حب پیچش
۲۷۹	دوائے سیاہ پیچش
۲۶۰	سفوف طین
۲۷۴	سفوف مویا
۳۱۳	شربت حب الآس
صفحہ ۱۸	بیج (رجسٹرڈ)

طاعون

نمبر دوا	ادویہ
صفحہ ۳۹	حب طاعون عنبری
۳۸	تریاق وبائی

امراض خبیثہ

آتشک

نمبر دوا	ادویہ
صفحہ	اکسیر فرنگ
۷۴	جوہر منقے
۷۶	جوہری
۱۲۰	حب کتھ
۱۸۹	روح عشبہ
۴۴۶	کشتہ گئودنتی
۵۵۳	معجون عشبہ
۶۰۵	مرہم آتشک

خنازیر (کنٹھ مالا)

نمبر دوا	ادویہ
۹	اطریفل غددی
صفحہ ۲۹	روغن اکسیر خنازیر

سوزاک

نمبر دوا	ادویہ
۱۹	اکسیر سوزاک
۱۶۹	دوا کڑاہی والی
۶۶۷	روغن سوزاک جدید
۲۲۸	روغن صندل
۲۶۳	سفوف کشتہ قلعی
۲۶۸	سفوف مامیران
۴۱۳	عرق سوزاک
۴۱۸	قرص سوزاک

جذام

نمبر دوا	ادویہ
۷۹	جوہری
۴۰۳	عرق مطبوخ
۵۱۵	معجون جذام
صفحہ ۸۲	معجون مصفی خاص
۸۲ "	شربت عشبہ خاص

امراض خون

کمی خون

نمبر دوا	ادویہ
۲۹۲	شربت فولاد
۳۲۴	شربت مویز
۳۸۹	عرق عنبر
۳۹۵	عرق ماء اللحم عنبری
۴۱۷	فولاد سیال
ضمیمہ	شربت اکسیر خاص (رجسٹرڈ)

خرابی خون

نمبر دوا	ادویہ
۶	اطریفل شاہترہ
۲۲۳	شربت عناب
۲۲۲	شربت مرکب مصفی خون
۴۰۲	عرق مرکب مصفی خون
صفحہ ۸۲	معجون مصفی خاص
۸۲ "	شربت عشبہ خاص

امراض عامہ

بخار

نمبر دوا	ادویہ
۸۸	حب تپ بلغمی
۹۷	حب ربع
۱۱۴	حب غافث
۱۲۳	حب تپ لرزہ
۱۲۶	حب حمے
۴۲۴	قرص غافث
۴۲۸	قرص گل

نمبر	ادویہ
	وجع مفاصل
۹۲	[illegible]
۱۰۳	حب سورنجان
۱۹۶	روغن موم
۲۱۵	روغن قسط
۲۱۷	روغن کچلہ
۲۲۹	روغن سورنجان
۵۲۳	معجون چوب چینی
۵۴۹	معجون سورنجان
صفۃ	معجون اوجاع
	امراض دماغ
	درد سر
۴	اطریفل زمانی
۱۶	اطریفل ملین
۴۲۹	قرص مثلث
	ضعف دماغ
۸	اطریفل مقوی دماغ
۷۵	جواہر مہرہ
۸۰	حب جواہر
۱۵۷	خمیرہ گاؤزبان عنبری
۱۵۸	خمیرہ گاؤزبان عنبری خاص
۱۶۰	خمیرہ گاؤزبان عنبری جواہر والا
۲۰۰	روغن بادام شیریں
۲۲۵	روغن لبوب سبعہ
۲۳۰	روغن مقوی دماغ
۴۴۸	کشتہ مرجان جواہر والا
صفۃ	مفرح مشکیں (رجسٹرڈ)
	صرع و سکتہ
۹۴	حب ایارج
۱۰۸	حب صرع
۱۵۹	خمیرہ گاؤزبان عود صلیب والا
۵۴۱	معجون ذبیب
	فالج لقوہ رعشہ
۲۷	برشعشا
۳۶	تریاق فاروقی
۸۱	حب اذاراقی

نمبر	ادویہ
[illegible]	دواء المسک [illegible] جواہر والی
۲۰۹	روغن سرخ
۲۱۱	روغن شفا
۲۱۵	روغن قسط
۲۱۹	روغن کلاں
۵۱۹	معجون اذاراقی
۵۲۷	معجون تلخ
۵۳۲	معجون جوگراج گوگل
۵۶۴	معجون لنا
	مالیخولیا
۱۴۸	خمیرہ ابریشم حکیم ارشد والا
۱۵۱	خمیرہ ابریشم عود مصطگی والا
۱۶۲	خمیرہ مروارید بنسخہ کلاں
۱۶۳	خمیرہ زہر مہرہ
۲۹۲	شربت روح افزا
۲۹۶	شربت احمد شاہ
۴۶۸	گلقند سیوتی
	بیخوابی (سہر)
۲۰۰	روغن بادام شیریں
۲۰۳	روغن بنفشہ
۲۱۶	روغن کاہو
۲۲۵	روغن لبوب سبعہ
	نزلہ و زکام
۴	اطریفل زمانی
۲۷	برشعشا
۳۶	تریاق نزلہ
۹۲	حب جدوار
۱۲۳	حب فولادی
۱۴۵	حب نزلہ
۱۴۹	خمیرہ ابریشم سادہ
۱۶۴	خمیرہ نزلی جواہر والا
۱۵۳	خمیرہ خشخاش
۳۲۵	شربت فریادرس
۴۴۷	کشتہ مرجان سادہ
۴۴۸	کشتہ مرجان جواہر والا
۴۹۰	لعوق سپستان

نمبر	ادویہ
	امراض چشم
	ضعف بصر
صفۃ	سرمہ نرگسی (رجسٹرڈ)
۴۵۷	کحل شفا
۴۵۸	کحل الجواہر
	آشوب چشم
۲۸	برود کافوری
۹۹	حب سرخ
۱۰۵	حب سیاہ
۴۰۷	کحل سیاہ
	آنکھ کی خارش
۲۶	باسلیقون کبیر
۴۵۷	کحل شفا
	ناخونہ
۲۶	باسلیقون کبیر
۴۶۲	کحل گل منجد
	نزول الماء
۴۵۶	کحل چکنی دوا
	امراض گوش
	درد گوش - درد دنداں
۱۹۹	روغن بادام تلخ
۲۰۵	روغن ترب
	ثقل سماعت (بہرا پن)
۱۹۹	روغن بادام تلخ
۲۱۰	روغن سماعت کشا
	امراض بینی
	بخر الانف (ناک کی بدبو)
۴	اطریفل زمانی
۲۲۰	روغن گل
۲۲۵	روغن لبوب سبعہ
	امراض دہن
	گندہ دہنی
۱۳	اطریفل کشنیزی
۶۲	جوارش عود ترش
۲۴۲	سنون مجلی

نمبر	ادویہ
۵۰۹	[illegible]
	قلاع (منہ آنا)
	زرور چھالوں والا ؎
	سیلان العاب (رال بہنا)
۶۶	جوارش کمونی
۷۰	جوارش مصطگی بنسخہ کلاں
۸۱	جوارش عود شیریں
	امراض دنداں
	لکنت
۳۶	تریاق فاروقی
۴۴۶	کشتہ گئودنتی
۱۶۷	دوائے لکنت
	درد دنداں
۲۳۷	سنون تمباکو
۲۳۹	سنون زرد
	تحرک دنداں (دانت ہلنا)
۲۳۶	سنون پوست مغیلان
۲۴۰	سنون سپاری
۲۴۱	سنون کلاں
	امراض گلو
	بحۃ الصوت آواز بیٹھنا
۱۰۲	حب آواز کشا
۱۲۸	حب مغز بادام
	امراض قلب
	ضعف قلب
۶۰	جوارش شہنشاہی
۷۵	جواہر مہرہ
۸۰	حب جواہر
۱۵۵	خمیرہ صندل
۱۶۳	خمیرہ زہر مہرہ
۱۷۵	دواء المسک معتدل جواہر والی
۲۹۳	شربت روح افزا
۳۳۱	شربت سیب شیریں

؎ فی تولہ ۲ر

نمبر دوا	ادویہ
۳۲۲	شربت صندل
۳۸۱	عرق بید مشک
۳۹۵	عرق گاؤز عنبری
۴۵۴	کشتہ عقیق
۴۷۹	معجون نقرہ
۵۸۱	معجون طلا
۵۹۲	مفرح شیخ الرئیس
۵۹۷	مفرح یاقوتی معتدل
صفہ	مفرح مشکین (رجسٹرڈ)

خفقان!

نمبر دوا	ادویہ
۱۴۸	خمیرہ ابریشم حکیم ارشد والا
۱۵۰	خمیرہ ابریشم شیرہ عناب والا
۱۶۳	خمیرہ مروارید بنسخہ کلاں
۲۹۵	شربت ابریشم سادہ
۱۷۱	دواء المسک بارد جواہر والی
۲۹۳	شربت روح افزا

غشی

نمبر دوا	ادویہ
۱۹۳	خمیرہ مروارید بنسخہ کلاں
۲۹۳	شربت روح افزا
۳۸۱	عرق بید مشک
۳۹۴	عرق گاؤز
۳۹۶	عرق گلاب
۴۶۸	گلقند سیوتی

امراض معدہ

متلی وقے

نمبر دوا	ادویہ
۵۱	جوارش انارین
۶۲	جوارش عود ترش
۶۹	جوارش مصطگی
۴۸۱	سکنجبین لیموں
۳۰۰	شربت انار شیریں
۳۲۲	شربت فالسہ
۳۲۵	شربت نارنج
۳۸۳	عرق پودینہ

درد معدہ

نمبر دوا	ادویہ
۵۴	جوارش جالینوس
۵۵	جوارش زنجبیل

نمبر دوا	ادویہ
۶۶	جوارش کمونی
۶۷	جوارش کمونی کبیر
۶۹	حب پپیتہ
۹۴	حب حلتیت
۱۱۹	حب کبد نوشادری
۲۷۶	سفوف نمک سلیمانی
۲۹۰	سفوف الاملاح
۶۶۴	نمک جالینوس
۶۲۶	نمک مرگانگ
صفہ	جوب مقوی معدہ

ضعف معدہ

نمبر دوا	ادویہ
۵۲	جوارش جالینوس
۲۹۲	شربت فولاد
۳۷۲	عرق فولاد
۴۰۷	عرق نانخواہ
۴۳۹	کشتہ خبث الحدید
۴۴۳	کشتہ فولاد
صفہ	کشتہ فولاد سونے چاندی والا
۴۴۹	کشتہ مرگانگ
۵۴۷	معجون سنگدانہ مرغ
۵۹۸	مالتی بسنت
۶۲۳	انوشدارو لولوی
۶۲۴	نمک جالینوس
۶۲۶	نمک مرگانگ
۴۱۷	فولاد سیال
صفہ	حبوب مقوی معدہ
صفہ ۱۹	معجون مقوی معدہ (رجسٹرڈ)

قبض

نمبر دوا	ادویہ
۴	اطریفل زمانی
۱۶	اطریفل ملین
۶۸	جوارش کمونی مسہل
۱۴۱	حب قبض کشا
۱۹۷	روغن ارنڈی
۳۳۸	شربت ملین
۴۳۲	قرص ملین

دیدان (پیٹ کے کیڑے)

نمبر دوا	ادویہ
۲	اطریفل دیدان
۴۷۰	گندھک سیال

بواسیر

نمبر دوا	ادویہ
۹۸	حب رسوت
۱۱۷	حب بواسیر
۱۱۸	حب بواسیر خونی
۱۲۹	حب مقل
۲۶۱	سفوف فولادی
۳۴۷	ضماد بواسیر
۵۲۳	معجون بواسیر
۵۳۷	معجون خبث الحدید
۶۱۵	مرہم ساتیدہ چوب نیم والا

اسہال

نمبر دوا	ادویہ
۴۷	جوارش آملہ
۶۱	جوارش طباشیر
۷۰	جوارش مصطگی بنسخہ کلاں
۲۶۰	سفوف طین
۲۷۴	سفوف مویا
۳۰۱	شربت انجبار
۳۱۳	شربت حب الآس
۵۵۸	مالتی بسنت

امراض جگر وطحال!

ورم جگر

نمبر دوا	ادویہ
۱۱۹	حب کبد نوشادری
۱۱۲	روغن افسنتین
۳۱۶	شربت دینار
۳۲۷	شربت کثوث
۳۴۸	ضماد جالینوس
۳۷۵	عرق افسنتین
۳۷۹	عرق برنجاسف
۴۰۴	عرق مکوہ
۴۲۱	قرص زرشک

ضعف جگر

نمبر دوا	ادویہ
۱۱۹	حب کبد نوشادری
۱۴۴	حب حیات
۱۷۵	دواء المسک معتدل جواہر والی
۱۷۸	دواء الکرکم کبیر

نمبر دوا	ادویہ
۲۹۲	شربت فولاد
۴۳۹	کشتہ خبث الحدید
۴۴۳	کشتہ فولاد
صفہ ۹	کشتہ فولاد سونے چاندی والا
۵۴۰	معجون دبید الورد
۴۱۷	فولاد سیال

استسقاء

نمبر دوا	ادویہ
۱۷۸	دواء الکرکم کبیر
۳۱۶	شربت دینار
۳۲۷	شربت کثوث
۳۳۷	شربت ورد مکرر
۳۷۲	عرق فولاد
۴۰۷	عرق نانخواہ
۵۴۰	معجون دبید الورد
۵۶۲	معجون کلکلانج

عظم طحال ورم طحال

تلی بڑھ جانا اور تلی کا ورم

نمبر دوا	ادویہ
۲۱	معجون طحال
۸۳	حب اشخار
۲۵۹	سفوف طحال
۳۰۲	شربت انجیر
۳۴۶	ضماد اشق
۳۵۰	ضماد طحال
۳۵۴	ضماد کبریت
صفہ ۱	ذوبانی (رجسٹرڈ)

امراض گردہ ومثانہ

سنگ گردہ ومثانہ

نمبر دوا	ادویہ
۲۱۴	روغن عقرب
۲۳۳	سفوف قلت
۲۹۴	شربت آلو بالو
۳۷۷	عرق انناس
۴۳۸	کشتہ حجر الیہود
۱۶۶	دوائے سنگ
۵۲۷	معجون ملح
۵۳۵	معجون حجر الیہود
۵۴۸	معجون سنگ سرماہی

نمبر دوا	ادویہ
۵۵۴	معجون عقرب
	ضعف گردہ و مثانہ
۵۴	جوارش زرعونی عنبری بنسخہ کلاں
۲۸۰	سکنجبین بزوری
۳۰۵	شربت انناس
۴۸۲	لبوب کبیر
۵۵۵	معجون فلاسفہ
	ذیابیطس
۲۵۴	سفوف ذیابیطس
۴۲۰	قرص ذیابیطس
۴۲۶	قرص کاکنج
۴۲۵	قرص کافوری
۴۳۷	کشتہ بیضہ مرغ
صفحہ ۲۳	دوالابی (رجسٹرڈ)
	امراض جگر
	خارش
۹	اطریفل شاہترہ
۱۸۹	روح عشبہ
۲۸۶	سفوف شاہترہ
۳۳۹	ضماد جرب
۳۸۵	عرق شاہترہ
۴۱۲	عرق مرکب
۶۱۲	مرہم کافور
صفحہ ۳۳	معجون مصفی خاص
۸۲۶	شربت عشبہ خاص
	برص
۳۳۵	سفوف برص
۳۵۱	ضماد برص
	داد
۱۴۴	حب داد
۳۵۴	ضماد داد
	پھنسیاں وغیرہ
۱۲۷	حب مصفی خون
[illegible]	روح عشبہ
۲۸۶	سفوف شاہترہ
[illegible]	[illegible]

نمبر دوا	ادویہ
۳۸۴	عرق چوب چینی بنسخہ خاص
۳۸۵	عرق شاہترہ
۳۸۶	عرق عشبہ
۴۰۲	عرق مرکب
۴۰۳	عرق مطبوخ
۴۱۱	عرق شیر معتمد الملک
۵۱۷	معجون چوب چینی بنسخہ خاص
۵۵۳	معجون عشبہ
۵۸۴	معجون چوب گزوانی
۶۰۷	مرہم جدوار
	امراض مخصوصہ مرداں
	جریان و کثرت احتلام
۲۰	اکسیر احتلام
۱۱۱	حب اکسیر جریان
۱۶۸	دوائے ڈپٹی صاحب
۱۷۶	دواء الترنجبیں
۲۴۶	سفوف بیجبند
۲۲۷	سفوف اسپغول والا
۲۶۲	سفوف خستہ تمر ہندی
۲۶۶	سفوف گوند کتیرا
۲۷۱	سفوف مغلظ و ممسک
۴۴۵	کشتہ قلعی
۴۵۱	کشتہ نقرہ
۴۸۱	لبوب صغیر
۴۸۲	لبوب کبیر
۵۱۸	معجون آرد خرما
۵۲۸	معجون ثعلب
۵۶۱	معجون کلاں
۵۷۰	معجون جریان خاص
صفحہ ۸	مثالی
〃	قرص جریان
	سرعت
۷۷	حب نشاط
۹۳	حب الممسک
۱۱۲	حب ممسک طلائی
۱۱۴	حب ممسک عنبری
۱۲۴	حب ممسک سرخ
۵۳۱	معجون جلالی

نمبر دوا	ادویہ
	ضعف باہ
۲۲	الاحمر
۳۳	تریاق باہ معتمد الملک
۹۱	حب جالینوس
۱۰۴	حب عجیب
۱۱۰	حب مقوی معتمد الملک
۱۱۵	حب عنبر مومیائی
۱۲۶	حلوائے بیضہ مرغ
۱۳۸	حلوائے گذر سر گنجشک والا
۱۶۷	حلوائے ثعلب
۲۷۸	سفوف اعظم
۳۳۴	شربت مویز
۳۹۸	عرق ماء اللحم بنسخہ خاص و آتشہ
۴۰۰	عرق ماء اللحم عنبری بنسخہ کلاں
۴۰۹	عرق شہ زور
۴۴۱	کشتہ طلا کلاں
۴۵۱	کشتہ نقرہ
صفحہ ۱۲	کشتہ طلا مرواریدی
۴۷۹	لبوب الاسرار
۴۸۲	لبوب کبیر
۴۷۷	لبوب اعظم
۵۱۴	معجون اکسیر باہ
۵۲۸	معجون ثعلب
۵۲۹	معجون جالینوس لولوی
۵۳۱	معجون جلالی
۵۳۴	معجون اعظم
۵۶۱	معجون کلاں
۵۶۶	معجون مفرح الارواح
۵۷۴	معجون مومیائی
۵۸۷	معجون شباب آور (رجسٹرڈ)
صفحہ ۸	ممسک بے نظیر (رجسٹرڈ)
۶۶۵	حب خاص
۶۶۶	حب احمر
۵۹۹	ماء الذہب
صفحہ ۲	حب مبہی خاص (رجسٹرڈ)
صفحہ ۴	روغن مقوی
صفحہ ۱۱	معجون مقوی و ممسک
	لاغری و کمی
۱۸۴	[illegible]

نمبر دوا	ادویہ
۱۸۳	دوائے تکور
۳۶۳	طلا کیمیا تاثیر
۳۶۴	طلا پیہ شیر والا
۳۶۵	طلا اکسیر
۳۶۷	طلا مشک والا
۳۶۸	طلا عجیب
۳۶۹	طلا سرخ
۳۶۲	طلا شباب آور (رجسٹرڈ)
۳۷۱	طلا الماس
صفحہ ۸۳	طلا اعظم
	امراض مخصوصہ زنان
	بندش حیض
۱۲۴	حب مدر
۳۴۰	شربت مدر
صفحہ ۱۸	ماہواری (رجسٹرڈ)
	کثرت حیض
۱۷۷	دوائے خاص
۲۸۳	سفوف حابس
۲۸۷	سفوف خاص
۵۴۶	معجون سپاری پاک
	سیلان الرحم
۱۲۵	حب مرواریدی
۱۳۷	حلوائے سپاری پاک
۱۷۷	دوائے خاص
۲۸۷	سفوف خاص
۵۴۶	معجون سپاری پاک
۵۷۲	معجون موچرس
۶۲۷	ناشف
	اسقاط
۹۵	حب حمل
۵۳۶	معجون حمل عنبری علویخانی
۵۳۸	معجون نشاستہ عاج والی
	ورم رحم
۶۰۸	مرہم داخلیون
۶۱۱	مرہم [illegible]
	امراض بچگان
۱۸	اکسیر الاطفال
[illegible]	[illegible]

ضمیمہ

پیچ رجسٹرڈ

پیچش اور دستوں کے لئے موثر اور بےضرر دوا کی عام ضرورت کو پیچ کی ایجاد نے پورا کر دیا ہے۔ اس دوا کی ایک دو خوراک ہی پیچش کی تمام تکلیفوں سے نجات دیتی ہے۔ دستوں کا سبب خواہ کچھ ہی ہو، ہر موقعہ پر اپنا اثر دکھائے بغیر نہیں رہتی۔ معدہ اور آنتوں کو قوت دینے والے اجزا بھی اس میں شامل ہیں۔ ہر گھر میں اس کا احتیاطاً ہونا ضروری ہے +

قیمت فی شیشی ۲۴ خوراک

ایک روپیہ آٹھ آنہ (عہ)

ذوبانی رجسٹرڈ

یعنی

تلی کے مریضوں کیلئے تندرستی کا پیغام

تلی کی تمام شکایات کے لئے یہ دوا بہت سے تجربات کے بعد تیار کی گئی ہے۔ "ہمدرد دواخانہ" جن ادویات پر بجا ناز کر سکتا ہے اس میں یہ ایک دوا ذوبانی بھی ہے۔ خوبی یہ ہے کہ مقدار خوراک بہت کم اور فائدے حد سے زیادہ تلی کی سختی اور ورم کو رفع کرتی ہے اور گھلا کر اصلی حالت پر لے آتی ہے۔ نیز ہاضمہ پر اچھا اثر ڈالتی ہے +

قیمت فی شیشی بارہ آنہ (۱۲/)

پرچہ ترکیب ہمراہ دوا

مفصل فہرست مفت طلب فرمائیے

حیض کی خرابیوں کا سائنٹفک علاج

ماہواری رجسٹرڈ

حیض کی خرابیوں کا سائنٹفک علاج ہے! اس دوا کے ذریعہ آپ عورت کی صحت کے سب سے بڑے خطرے کو رفع کر سکتے ہیں حیض کی کمی یا حیض کی بندش اور بےقاعدگی کے لئے اکسیری و حکمی دوا ہے۔ ظاہری حیثیت سے اس دوا کو ہم بغیر کسی تامل کے یورپ کی بہترین پیٹنٹ ادویہ کے مقابلہ میں پیش کر سکتے ہیں لیکن اس کے خواص کا مقابلہ طب جدید کی کوئی دوا نہیں کر سکتی۔

مفصل پرچہ ترکیب ہمراہ ہے۔

ایک شیشی مہینوں کو کافی ہے۔

قیمت فی شیشی صرف ایک روپیہ آٹھ آنہ عہ/





اب کوئی شخص ناکام و مایوس نہیں رہے گا
ممسک بے نظیر (رجسٹرڈ)

اس دوا نے بے شمار مایوس و بے مراد لوگوں کو کامران بنا دیا ہے اس دوا کے ... ہیں کہ انسان کو مجبوراً دواؤں کی قوت کا اعتراف کرنا پڑتا ہے۔ اگر آپ کو آج تک اس قسم کی سریع الاثر اور مفید دوا استعمال کرنے کا اتفاق نہیں ہوا ہے تو ممسک بے نظیر کا تجربہ کیجئے!
ممسک بے نظیر جیسا کہ اسکے نام سے ظاہر ہے ایک نہایت مقوی اور انتہائی ممسک دوا ہے، قوت اور امساک کے متعلق جسقدر دوائیں اب موجود ہیں ان میں اور ممسک بے نظیر میں یہ فرق ہے کہ ممسک بے نظیر ہرگز کوئی خراب نتیجہ پیدا نہیں کرتی۔ ممسک بے نظیر میں مشک۔ عنبر۔ یاقوت۔ زمرد۔ مومیائی جیسی قیمتی ادویہ شامل ہیں۔ اور یہ دوا مہینوں میں نہایت کوشش سے تیار ہوتی ہے۔ ہمدرد دواخانہ اس دوا پر بجا طور پر ناز کر سکتا ہے۔ مفصل پرچہ ترکیب دوا کے ہمراہ ہے!
قیمت فی شیشی ۱۲ خوراک تین روپے (سے)

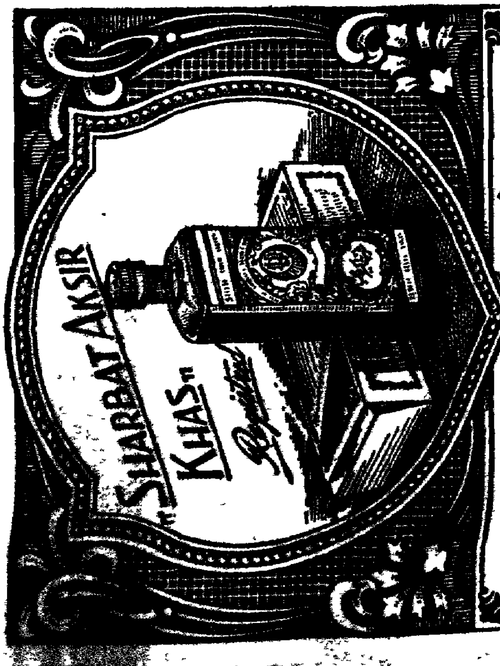
حب ممہی خاص!

باہ کے متلاشیوں کے لئے ایک نعمت غیر مترقبہ ہیں۔ حلق سے اترتے ہی اپنا اثر دکھاتی ہیں سست اور بیکار اعصاب میں برقی رو کی طرح اثر کرتی ہیں عضو مخصوص کو سخت اور قوی کرتی ہیں مضر صحت اجزا سے پاک ہیں۔ بیش قیمت اور نادر ادویہ سے مرکب ہیں اس کا چند روزہ استعمال نامرد کو مرد اور مرد کو جواں مرد بنا دیتا ہے۔ جماع کی قوت میں حیرت انگیز اضافہ کرتی ہیں جماع کے بعد قوت میں کمی نہیں ہونے دیتیں ایک بار کا تجربہ آپ کو بتا دیگا کہ "حب ممہی خاص" کیا چیز ہیں۔
قیمت فی شیشی ۲۰ گولی عـ
دس روپے
جو بیس روز کے لئے کافی ہیں

حسن کا قدرتی خزانہ آنکھ ہے

آنکھ کی تمام بیماریوں کے لئے ہمدرد دواخانہ
نرگسی سرمہ رجسٹرڈ
مشہور ہے نظر کی کمزوری اور عینک کی عادت چھڑانے کے لئے دنیا میں اس سے بہتر کوئی سرمہ ایجاد نہیں ہوا۔ آنکھوں کو روشن کرتا ہے، روہے پھولا ناخونہ اور نزول الماء (موتیابند) میں اکسیر بطور حفظ ماتقدم نرگسی سرمہ کا روزانہ استعمال آنکھوں کو تمام بیماریوں سے محفوظ رکھتا ہے
فی شیشی تین ماشہ دو روپے (عـ)
مینیجر ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

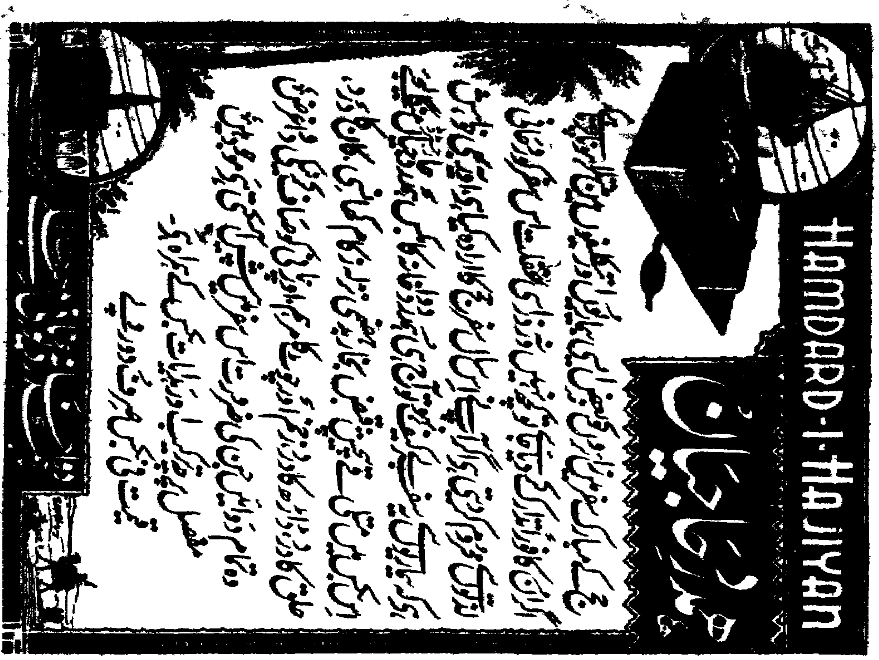
ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی



شربت اکسیر خاص رجسٹرڈ

یہ عجیب و غریب شربت اعلیٰ درجہ کا مقوی معدہ و جگر ہے کثیر مقدار میں خون صالح پیدا کرتا ہے خون کے ہر قسم کے نقص رفع کرتا ہے خون کے سرخ ذرات میں حیرت انگیز اضافہ کرتا ہے غذا کے ہضم میں اعانت کرتا ہے جسم کو قوی اور فربہ کرتا ہے اعضائے رئیسہ کو تقویت پہنچاتا ہے بھوک لگاتا ہے ہر عمر کا آدمی ہر موسم میں بلا تکلف استعمال کر سکتا ہے قیمت فی شیشی جو دس روز کیلئے کافی ہے۔ ایک روپیہ آٹھ آنہ (عـ) ترکیب استعمال کا پرچہ شیشی پر چسپاں ہے

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی


HAMDARD-I-HAJIYAN

صدوری (رجسٹرڈ)

پھیپھڑوں کے امراض کیلئے ایک بہترین مقوی دوا

دق و سل میں پھیپھڑے بہت زیادہ متاثر ہوتے ہیں کسی دوا سے
ان کو تقویت پہنچانا ہمیشہ نہایت ضروری ہوتا ہے۔ اس مقصد کے لئے
ہمدرد دواخانہ کی "صدوری" دُنیا میں بہترین دوا کہی جا سکتی ہے،
تجربات کے بعد ایک عرصہ میں اس کو بنایا گیا ہے۔ اسکے استعمال
سے خطرناک علامات فوراً رفع ہو جاتی ہیں۔ درجہ حرارت بھی کمی پر
آجاتا ہے اور مریض بہت ہی جلد اپنی کھوئی ہوئی طاقت کو دوبارہ
حاصل کر لیتا ہے۔ عام جسمانی کمزوری اور ضعف اعصاب کے لئے
بہترین دوا ہے۔ ایسے مریض جن کو کھانسی وغیرہ کی شکایات رہتی ہوں
اور پھیپھڑے کمزور ہوں اُن کے لئے اس کا استعمال نعمت غیر مترقبہ
ثابت ہوگا۔ بچوں کے مرض کساح جس میں ہڈیاں ٹیڑھی ہو جاتی ہیں
یہ شربت اپنے اثرات دکھلائے بغیر نہیں رہ سکتا۔
مفصل ترکیب استعمال شیشی کے ہمراہ ہے۔ قیمت فی شیشی صرف ایک روپیہ عہ

مستورین (رجسٹرڈ)

امراض رحم کیلئے ایک عجیب و غریب اکسیر!

عورتوں کی صحت ملک و قوم کی ترقی کے لئے نہایت ضروری ہے لیکن
ان کی تندرستی رحم کے مختلف امراض کی وجہ سے اکثر خطرہ میں رہتی ہے
جو شکایات عام طور سے پائی جاتی ہیں۔ وہ ایام کی بے قاعدگی یا
ان کا درد کے ساتھ آنا۔ اور خون کی کمی و زیادتی۔
اختناق الرحم (ہسٹریا) اور رطوبات کا غیر معمولی اخراج ہیں ان
سب بیماریوں کے لئے **مستورین** واقعی اکسیر دوا ہے،
اس دوا کے استعمال سے صرف یہ تمام شکایتیں ہی رفع ہی نہیں ہو جاتیں
بلکہ عورتوں کی عام صحت جسمانی پر اس کا بہت ہی اچھا اثر پڑتا ہے۔
رحم کو قوی کر کے پیدائش اولاد کی استعداد حاصل ہو جاتی ہے استعمال
کے بعد ہی اس کے عجیب خواص کا اندازہ کیا جا سکتا ہے۔
ترکیب کا پرچہ شیشی پر چسپاں ہے۔
قیمت فی شیشی جو بارہ روز کے لئے کافی ہے صرف ایک روپیہ عہ

سُعالین (رجسٹرڈ)

حلق اور سینے کی تمام بیماریوں کے لئے یہ عجیب و غریب دوا ہر گھر میں
رکھنے کے قابل ہے۔ کھانسی کو خواہ وہ بلغمی ہو یا خشک فوراً کم کرتی ہے۔ بلغم اور
دوسرے مرض پیدا کرنیوالے مواد سے پھیپھڑوں کو اور سینے کی تمام
ساختوں کو پاک و صاف کرتی ہے اور ان کو قوت پہنچاتی ہے۔ پھیپھڑوں
سے خون آنے کی ابتدائی حالت میں یہ دوا بہت مفید ثابت ہوتی ہے
نمونیا، ذات الجنب وغیرہ میں حیرت انگیز فوائد دکھاتی ہے۔
اس کے علاوہ گلے کی خراش فوراً رفع ہو جاتی ہے۔ بیٹھی ہوئی آواز جلد
کشادہ ہو جاتی ہے، نزلہ، زکام کی شکایات فوراً نمایاں طور پر
کم ہو جاتی ہیں۔
سُعالین کے فوائد سے بوڑھے، بچے، جوان، مرد اور عورت
سب ہی یکساں فائدہ حاصل کرتے ہیں۔
ترکیب استعمال ہمراہ ہے۔ قیمت فی شیشی صرف آٹھ آنہ (۸/)

اوجاعی (رجسٹرڈ)

وجع المفاصل، عرق النسا، نقرس اور تمام عصبی دردوں کے لئے
"ہمدرد دواخانہ" کی یہ ایک خاص دوا ہے۔ جو بے شمار تجربات کے بعد
بنائی گئی ہے۔ اس کے فوائد بالکل یقینی ہیں۔ اس کی ترکیب کیمیاوی
اصول پر کی گئی ہے۔ مذکورہ بالا امراض میں جو جو نقائص جگر، گردہ
وغیرہ میں پیدا ہو جاتے ہیں یہ دوا ان کی بھی اصلاح کرتی ہے،
پیشاب میں ایک خاص مادہ کی زیادتی کو جس کو انگریزی میں
یورک ایسڈ کہتے ہیں۔ کرتی ہے۔ غرضکہ ان تمام امراض کے لئے
یقیناً یہ ایک اکسیری دوا ہے، مرد، عورت ہر عمر میں اسکو بے خطر
استعمال کر سکتے ہیں۔

پرچہ ترکیب ہمراہ ہے!
قیمت فی شیشی جو پندرہ روز کے لئے کافی ہے
ایک روپیہ آٹھ آنے (عہ/)

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

طلاء مقوی خاص (رجسٹرڈ)

یہ طلا بھی ہمدرد دواخانہ کے مطب میں بہت عرصہ سے مریضوں پر استعمال کرایا جا رہا ہے لیکن آسٹریا کے مشہور پروفیسر یوجین اشٹائناخ کے عظیم الشان تجربات کو سامنے رکھ کر جو انہوں نے دنیا کے سب سے بڑے محقق و مجدد شباب کی حیثیت سے کئے ہیں۔ ہمدرد دواخانہ کی مجلس تجربات نے اس مخصوص طلاء کے اجزا اور اس کی ترکیب پر مزید غور کرنا شروع کیا۔ بالآخر تقریباً ایک سال تک محنت و کاوش کے بعد ایک نتیجہ سامنے آیا۔ علم طب سے واقفیت رکھنے والے اصحاب کے علم میں اضافہ کرنیکے لئے ہم اتنا اور بتا دینا چاہتے ہیں کہ اس سلسلے میں ہمارے سامنے غدود کی علاج بھی رہا ہے اسکے علاوہ عضو کی ساخت کا غائر مطالعہ نے ہماری مشکلات کو بہت حد تک حل کیا ہے، یہ طلا قضیب کی تمام ساختوں کے افعال کو قوی اور تیز کرتا ہے خصوصاً جسم اجوف اور نسیج انتصابی اس سے بہتر متاثر ہوتی ہیں۔ اعضائے تناسل کا دوران خون اس سے بڑھ جاتا ہے پھر انکی ساختوں میں تازگی اور افزائش کے آثار پیدا ہو جاتے ہیں۔ طلاء مقوی خاص جدید ترمیم اور اضافوں کے بعد چھ مہینے سے آزمایا جا رہا ہے اور اس کے نتائج بہت ہی کامیاب ثابت ہوئے ہیں جو اصحاب عضو مخصوص کی ایسی خرابیوں میں مبتلا ہیں۔ جو مشت زنی اغلام اور کثرت جماع یا زیادتی عمر کی وجہ سے پیدا ہو گئی ہوں انکو ہمدرد دواخانہ کے اس طلاء سے ضرور فائدہ اٹھانا چاہیئے۔

قیمت فی شیشی آٹھ روپیہ (ماعہ)

پرچہ ترکیب ہمراہ ہے

سفوف عجیب (رجسٹرڈ)

جریان، احتلام اور سرعت انزال وغیرہ امراض کیلئے عرصہ سے ایک ایسے کامیاب اور موثر سفوف کی تیاری پیش نظر تھی۔ جو ان تمام نقائص سے پاک ہو جو عموماً اس قسم کے ہر سفوف میں موجود ہوتے ہیں اور اس کی قیمت بھی بہت کم ہو۔ تاکہ غریب اور کم استطاعت لوگ اس سے خاطر خواہ فائدہ حاصل کرسکیں۔ الحمد للہ آج دو سال تک بیشمار تجربات کے بعد ہم "سفوف عجیب" کو پیش کرتے ہیں۔ یہ ایک مانی ہوئی بات ہے کہ اس قسم کی دوائیں خواہ وہ سفوف کی شکل میں ہوں یا حبوب کی یا ان کی کوئی اور صورت ہو۔ ان میں بہرحال ایسی دوائیں شامل ہوتی ہیں جو معدہ اور ہضم کرنے والے اعضا کے لئے مضر ہوتی ہیں۔ اور بہت حد تک ان کے فعل کو باطل کرنیوالی ہوتی ہیں لیکن سفوف عجیب کو اس اہم نقص سے پاک کرنیکی انتہائی کوشش کی گئی ہے اور اس میں امید سے زیادہ کامیابی ہوئی ہے۔ اب یہ سفوف جریان، احتلام، سرعت انزال اور رقت وغیرہ امراض میں انتہائی طور پر مفید ہونے کے باوجود معدہ اور آنتوں پر خراب اثر نہیں ڈالتا۔ عام سفوفوں سے معدہ میں جو بےچینی اور اضطراب پیدا ہو جاتا ہے سفوف عجیب اس سے مبرا ہے ہمارا مخلصانہ مشورہ ہے کہ کم استطاعت مریض اس عجیب دوا کو استعمال کرکے فائدہ اٹھائیں۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ دو سال کے عرصہ میں کم از کم پندرہ ہزار مریضوں پر اس سفوف کا تجربہ کیا گیا ہے۔ یہ سفوف عام سفوفوں کیطرح جلدی خراب نہیں ہوتا بلکہ مہینوں عمدہ حالت میں رہتا ہے۔ قیمت فی ڈبیہ (۲۰ خوراک) صرف ایک روپیہ چار آنہ (عہ)

روغن اکسیر بواسیر

یہ روغن بواسیر کے مستوں کے لئے عجیب پر اثر چیز ہے۔ مستوں کی تکلیف جس کا مقابلہ بیچارے ہر مریض بواسیر کو کرنا پڑتا ہے، اس سے یہ روغن نجات دلاتا ہے۔ مستوں پر لگاتے ہی ٹھنڈک پڑ جاتی ہے اور کچھ عرصہ کے استعمال سے مستے مرجھا جاتے ہیں اور مریض کو اس جانگسل تکلیف سے رہائی ہو جاتی ہے، ایک شیشی عرصے کے لئے کافی ہوتی ہے۔

قیمت فی شیشی ایک روپیہ آٹھ آنہ (عہ)

معجون مقوی رحم!

ہمدرد دواخانہ کے مطب میں اس عجیب غریب موثر معجون کا تجربہ تقریباً ڈیڑھ سال سے ہو رہا ہے۔ اب کامیابی کے بعد بقصد اطمینان عام ضرورتمندوں کیلئے پیش کیجاتی ہے یہ معجون عورتوں کے اکثر امراض کیلئے اکسیر ہے عام کمزوری کو رفع کرنے میں بہت کامیاب ثابت ہوئی ہے۔ رحم اور اسکے متعلقہ اعضاء خصیۃ الرحم اور نلوں کو قوت پہنچاتی ہے ایام ماہواری کی خرابیوں کو رفع کرتی ہے اگر خون کم آتا ہو تو اس کو مناسب مقدار میں خارج کرتی ہے۔ اگر زیادہ آتا ہو تو اس کو اعتدال پر لے آتی ہے۔ بعض موقعوں پر اختناق الرحم (ہسٹریا) والی عورتوں کو اس سے ایسا فائدہ ہوا جو ہمارے لئے بھی تعجب کا باعث ہوا بہرحال عورتوں کو اس دوا سے پورا پورا فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ خوراک چھ ماشہ رات کو سوتے وقت ہمراہ شیر گاؤ یا ویسے ہی کھائیں ثقیل بادی چیزوں سے پرہیز کرنا چاہیئے۔

قیمت فی تولہ چار آنہ (۴؍)

مختصر فہرست ادویہ مفردہ!

نام دوا	قیمت فی تولہ	نام دوا	قیمت فی تولہ	نام دوا	قیمت فی تولہ	نام دوا	قیمت فی تولہ
مشک نیپالی نمبر (۱)	للعہ	زہر مہرہ خطائی قسم سوم	۶ے/	عقیق سفید	۲/	مومیائی	۳ے/
مشک نیپالی نمبر (۲)	۱۲ عہ	زہر مہرہ معمولی سے بہتر	۱۲/	کھڑ زمرد قسم اوّل	۶ے/	ست سلاجیت قسم ۱	۸/
عنبر اشہب نمبر ۱	للعہ	زہر مہرہ معمولی	۴/	کھڑ زمرد قسم دوم	۳ے/	" " قسم ۲	۴/
عنبر اشہب نمبر ۲	۱۲ عہ	لاجورد مغسول قسم نمبر ۱	[illegible]	لعل بدخشانی	۶ے/	تخم بلیون اصلی	۱۲/
عنبر اشہب نمبر ۳	۹ لعہ	لاجورد قسم نمبر ۲ مغسول	عہ/	فیروزہ نیشاپوری	عہ/	کف ابابیل	۶ے/
زعفران قسم اول	عہ/	کھڑیاقوت سرخ قسم نمبر ۱	۳ے/	چوروق طلا خالص	۲۹ روپیہ	فادزہر حیوانی	۱۲/
شو برج مارکہ		" " قسم نمبر ۲	عہ/	چوروق نقرہ باریک	عہ/	سرمہ اصفہانی	۴/
زعفران قسم دوم	عہ/	" " قسم نمبر ۳	علہ/	جند بیدستر قسم ۱	عہ/	شیر خشت اصلی	علہ/
مروارید ناسفتہ قسم اعلیٰ	ستعہ	کھڑیاقوت زرد قسم ۱	عہ/	" " قسم ۲	عہ/	چربی شیر	۸/
مروارید ناسفتہ قسم اول	للعہ	" " قسم ۲		مایہ شترا عرابی قسم ۱	علہ/	زفت رومی	۲/
مروارید ناسفتہ قسم دوم	۱۲ عہ	لاجورد غیر مغسول		" " قسم ۲	۸/	ست لوبان	۶/
مروارید ناسفتہ قسم سوم	۹ لعہ	" قسم اول	علہ/	جدوار خطائی نمبر ۱	۱۲/	ست اجوائن	۵/
زبرجد قسم اول	۵عہ	" قسم دوم	۱۲/	کھڑ نیلم قسم اول	عہ/	ست پودینہ یا پیپرمنٹ	۸/
زہر مہرہ خطائی قسم اول	۲۰ عنعہ	عقیق سرخ	۲/	" " قسم دوم			
زہر مہرہ خطائی قسم دوم	۱۰ عنعہ						

واضح ہو

کہ بعض وقت ان دواؤں میں سے بعض بعض دواؤں کے نرخ میں کمی بیشی ہو جاتی ہے لہذا اس وقت جو نرخ ہوتا ہے اسی نرخ پر فروخت کیجاتی ہیں۔ اس نرخ کی پابندی نہیں کیجا سکتی ہے +

نوٹ:۔ علاوہ ان ادویہ کے تمام اقسام کی مفرد ادویہ اس دواخانہ سے نہایت مناسب قیمت پر ملتی ہیں۔

مفرد ادویہ کی فہرست اسی وجہ سے نہیں دیجاتی کہ ان کا نرخ ہمیشہ تبدیل ہوتا رہتا ہے + مینیجر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مکمل فہرست مرکبات ہمدرد دواخانہ یونانی، دہلی!

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال!	قیمت
۱	اطریفل کبیر	خواص دماغ کو تقویت دیتا ہے قوت حافظہ کو مفید ہے نزلہ و درد سر کو دفع کرتا ہے اور ملین طبع ہے۔ ترکیب استعمال صبح یا رات کو سوتے وقت ۹ ماشہ ہمراہ عرق بادیان ۱۲ تولہ یا بغیر کسی چیز کے استعمال کریں ترشی سے پرہیز	فی سیر صمہ، فیتولہ ار
۲	اطریفل اسطوخودوس	خواص۔ دماغ اور معدے کو فضلات سے پاک کرتا ہے بلغمی اور سوداوی امراض کیلئے نہایت مفید ثابت ہوتا ہے۔ اسکو برابر استعمال کرتے رہنے سے بالوں کی سیاہی قائم رہتی ہے + ترکیب استعمال ۷ ماشہ سے ایک تولہ تک رات کو سوتے وقت استعمال کرنا چاہیئے۔ ترش اور ثقیل اشیاء سے پرہیز۔	فی سیر ع۶ر، فی تولہ ۰ر
۳	اطریفل دیدان	خواص کیڑوں سے پیٹ کو پاک و صاف کر دیتا ہے یہ کیڑے تندرستی کیلئے بہت مضر اور سخت تکلیف دہ ہوتے ہیں۔ ترکیب استعمال۔ رات کو ۹ ماشہ سے ایک تولہ تک استعمال کریں اور تین دن استعمال کرنے کے بعد تلین لینے سے پیٹ کے کیڑے دستوں کے ذریعہ خارج ہو جاتے ہیں۔ قیمت تلین ۴ر	فی سیر ع۶ر، فی تولہ ۰ر
۴	اطریفل زمانی	خواص۔ دماغ کا تنقیہ کرتا ہے۔ مالیخولیا و مراق کیلئے بہت مفید ہے۔ درد سر قولنج اور تبخیر کو رفع کرتا ہے اسکی مداومت (برابر استعمال کرتے رہنا) نزلہ کا قلع قمع کر دیتی ہے۔ ہر مزاج والے کو موافق آتا ہے۔ ترکیب استعمال ۵ ماشہ سے ۹ ماشہ تک ہمراہ عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ یا تنہا بغیر کسی چیز کے استعمال کریں ترشی بادی کا پرہیز	فی سیر ع۶ر، فی تولہ ۰ر
۵	اطریفل سنائی	خواص مالیخولیا کی تمام اقسام کیلئے مفید ثابت ہوا ہے درد سر کو خصوصاً مفید ہے اور قبض کشا بھی ہے۔ ترکیب استعمال ۷ ماشہ سے ایک تولہ تک صبح یا رات کو دیسے یا کسی مناسب بدرقہ کیساتھ استعمال کریں ترش و ثقیل اشیاء سے پرہیز	فی سیر ع۶ر، فی تولہ ۰ر
۶	اطریفل شاہترہ	خواص فساد خون خارش وغیرہ امراض کیلئے نہایت مفید ہے آتشک کی گرمی دور کرنیکے لئے نہایت مجرب چیز ہے۔ ترکیب استعمال ۷ ماشہ سے ایک تولہ تک عرق مرکب مصفی خون کیساتھ یا تنہا بغیر کسی چیز کے استعمال کریں گرم و ترشی سے پرہیز۔	فی سیر ع۶ر، فی تولہ ۰ر
۷	اطریفل صغیر	خواص۔ تقویت دماغ کے لئے مفید ہے اور دماغی محنت کرنیوالوں کے لئے سود مند ہے۔ حافظہ کو ترقی دیتا ہے اکثر امراض دماغی میں مفید ہے۔ بادی بواسیر کو فائدہ دیتا ہے۔ ترکیب استعمال ۷ ماشہ سے ایک تولہ تک عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ کے ساتھ یا صرف اطریفل استعمال کریں +	فی سیر ع۱ر، فی تولہ ۔ر
۸	اطریفل مقوی دماغ	خواص دماغ کو طاقت بخشتا ہے۔ آنکھوں کی روشنی کو قائم رکھتا ہے۔ نزلہ و درد سر حار کیلئے نہایت مفید ہے۔ ترکیب استعمال صبح یا سوتے وقت ۹ ماشہ استعمال کریں۔ ترشی و بادی چیزوں سے پرہیز۔	فی سیر ۱۲ر، فی تولہ ۳ر
۹	اطریفل غددی	خواص۔ خنازیر یعنی کنٹھ مالا کے لئے مفید ہے اور معدہ اور دماغ کو فضلات سے پاک کرتا ہے۔ ترکیب استعمال صبح کو ۹ ماشہ عرق مرکب کیساتھ یا تنہا بغیر کسی چیز کے استعمال کرنا چاہیئے۔ بادی اور ترشی سے پرہیز	فی سیر صمہ، فی تولہ ار
۱۰	اطریفل [illegible]	خواص۔ امراض چشم نزول الماء، درد شقیقہ کے لئے نہایت مفید ہے خونی و بادی بواسیر کو روکتا ہے۔ بلغمی مزاج والوں کو خاص طور پر نفع دیتا ہے۔ ترکیب استعمال صبح یا رات کو سوتے وقت چھ ماشہ کی مقدار میں استعمال کریں۔ بادی اشیاء سے پرہیز	فی سیر مخمہ، فی تولہ ار

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۱۱	اطریفل زمانی	خواص۔ دماغ۔ معدہ اور باہ کو قوت دیتا ہے۔ نزلہ اور بواسیر کو دور کرتا ہے۔ بینائی کا محافظ ہے اور دماغی محنت سے دماغ کو ضعیف نہیں ہونے دیتا۔ ترکیب استعمال۔ نو ماشہ صبح یا رات کو سوتے وقت قدرے پانی کیساتھ استعمال کرنا چاہیئے ترشی سے پرہیز	فی سیر ۔۔ فی تولہ ۰ ۔
۱۲	اطریفل کشنیزی	خواص۔ سرعت اور بند کشاد کے لئے مفید ہے۔ معدہ کو قوی کرتا ہے۔ دماغ کو قوت دیتا ہے اور دماغ کی اُن شکایات کے لئے جو حدت کی وجہ سے ہوں بہت نافع ہے۔ ترکیب استعمال۔ ۹ ماشہ صبح یا رات کو سوتے وقت قدرے پانی کے ساتھ استعمال کرنا چاہیئے۔ ترشی سے پرہیز	فی سیر ۔۔ فی تولہ ۰ ۔
۱۳	اطریفل اسطوخودوس	خواص۔ درد سر اور درد چشم اور کان کی بیماریوں کے لئے جو معدہ کی تبخیر کی وجہ سے ہوں مفید ہے دماغ کو قوت دیتا اور معدہ کی تبخیر کو بند کرتا ہے۔ بواسیر کو روکتا ہے۔ ترکیب استعمال۔ ایک تولہ رات کو سوتے وقت عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ کیساتھ یا ایسے ہی استعمال کریں۔	فی سیر ۔۔ فی تولہ ۔
۱۴	اطریفل مقل	خواص۔ بادی و خونی دونوں بواسیر کے لئے مفید ہے۔ قبض کو رفع کرتا ہے بالخصوص خونی بواسیر کو روکتا ہے۔ ترکیب استعمال۔ صبح یا رات کو سوتے وقت بغیر کسی چیز کے تنہا استعمال کریں۔	فی سیر ۔۔ فی تولہ ۰ ۔
۱۵	اطریفل افتیمون	خواص۔ سوداوی امراض کیواسطے نہایت مفید ہے اسکی مداومت بالوں کی سیاہی کو قائم رکھتی ہے۔ ترکیب استعمال۔ صبح کے وقت ۹ ماشہ یہ دوا استعمال کریں۔ سرخ مرچ اور ترشی سے پرہیز۔	فی سیر ۔۔ فی تولہ ۰ ۔
۱۶	اطریفل ملین	خواص۔ دماغی بیماریوں کے لئے مفید ہے اور پرانے درد سر کو زائل کرتا ہے معدہ اور آنتوں کے درد کو دور کرتا ہے اور قبض کشا ہے۔ ترکیب استعمال۔ رات کو سوتے وقت ۹ ماشہ یہ دوا نیم گرم پانی کے ساتھ استعمال کیجاتی ہے۔	فی سیر ۔۔ فی تولہ ۰ ۔
۱۷	[illegible]	خواص۔ یہ دوا فالج و لقوہ و صرع و نسیان اور تمام امراض بلغمی کیلئے نافع ہے۔ معدہ کو قوت دیتی ہے اور باہ کو زیادہ کرتی ہے۔ ترکیب استعمال۔ ۴ ماشہ یہ دوا صبح کو عرق بادیان ۱۲ تولہ یا پانی کے ساتھ استعمال کریں۔ بادی و ترشی سے پرہیز	فی سیر ۔۔ فی تولہ ۲ ۔
۱۸	اکسیر اطفال	خواص۔ اس دوا کا ہر مکان میں رہنا طبیب یا ڈاکٹر کا کام دیتا ہے خورد سال بچوں کیواسطے نہایت ہی مفید ہے معدہ کو صحیح حالت میں رکھنا۔ بدہضمی کو رفع کرنا اور پیٹ کی ہر قسم کی خرابیوں کی اصلاح کرنا اور قدرتی نشو و نما کو قائم و برقرار رکھنا اس کا خاص فعل ہے۔ غرضیکہ اسم بامسمیٰ ہے۔ پرچہ ترکیب استعمال ڈبیہ پر چسپاں ہے۔	فی ڈبیہ ۸ ۔
۱۹	اکسیر سوزاک	خواص۔ یہ سفوف سوزاک کے قرحہ کو بہت جلد بھر دیتا ہے۔ بارہا کا مجرب ہے۔ ترکیب استعمال۔ ۵ ماشہ یہ سفوف حسب ذیل ادویہ کیساتھ استعمال کرنا چاہیئے۔ شیرہ تخم خیارین ۳ ماشہ شیرہ تخم خربزہ ۳ ماشہ۔ شیرہ خارخسک ۳ ماشہ۔ شیرہ بادیان ۳ ماشہ۔ پانی میں باریک پیسکر شربت بزوری ۲ تولہ ملاکر سفوف کھائیں اوپر سے دوا پی لیں۔ یا صرف شربت بزوری ۴ تولہ کیساتھ استعمال کریں۔	فی ڈبیہ ۔۔
۲۰	[illegible]	خواص۔ مادہ تولید کی اصلاح کرتا ہے۔ رقت و کثرت احتلام کو رفع کرتا ہے۔ بارہا کا مجرب ہے۔ ترکیب استعمال۔ ۱ ماشہ یہ اکسیر صبح کو گائے کے دودھ کیساتھ استعمال کریں۔ ترش اور ثقیل چیزوں سے پرہیز۔	فی ڈبیہ ۔۔
۲۱	اکسیر طحال	خواص۔ طحال کیواسطے اکسیر ہے۔ مرض کیسا ہی پرانا ہوا اسکے استعمال سے شفاء کلی ہو جاتی ہے تلی کے ورم کو تحلیل کرتی ہے اور اس کی سختی کو دور کرتی ہے۔ معدہ کو قوت پہنچاتی ہے۔ ترکیب استعمال۔ ۳ ماشہ یہ دوا ۵ تولہ پانی میں ملاکر صبح و شام کھانا کھانے کے بعد استعمال کریں۔	فی شیشی ۔۔

اکسیر فرنگ رجسٹرڈ — یہ دوا آتشک کیلئے تیر بہدف ثابت ہوئی ہے نئے اور پرانے ہر قسم کی آتشک میں اکسیر ہے ابتدائے مرض میں استعمال کرنے سے مرض کو بالکل نیست و نابود کر دیتی ہے ۔۔۔ آتشک کے عوارض کو زائل کرتی ہے غرضیکہ یہ دوا آتشک کی بہترین دوا ہے قیمت فی شیشی [illegible]

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال		قیمت

الاحمر ۲۲ **خواص**۔ تقویت باہ کے لئے بےنظیر دوا ہے۔ عام جسمانی کمزوری کو رفع کرتی ہے۔ بے انتہا خون صالح پیدا کرتی ہے۔ اعصاب کو قوی کرتی ہے اور حرارت غریزی کی محافظ ہے۔ عجیب مؤثر چیز ہے + فی تولہ اٹھارہ روپے — فی تولہ ۱۸ — ٹکیہ ۱۲ خوراک عہ

ترکیب استعمال، ۲ چاول سے ۴ چاول تک لبوب کبیر ۵ ماشہ یا معجون جالینوس لولوی ۵ ماشہ یا کسی اور مناسب بدرقہ کیساتھ

۲۳ **جنون کی اکسیری دوا — اکسیر شفا**

ہر قسم کے جنون کے لئے دنیا میں بہترین دوا ہے اسکے بےنظیر فوائد کو عام طور پر تسلیم کیا گیا ہے جنون کے عوارض میں بہت جلد تخفیف ہو جاتی ہے جنون جو اختناق الرحم (بادگولہ) کیوجہ سے ہو اسکے لئے عجیب وغریب چیز ہے۔ اسکی مدت استعمال مرض کی نوعیت کے لحاظ سے مختلف ہے لیکن عام طور پر زیادہ سے زیادہ ۴۰ روز کا استعمال پورے فائدے کے لئے کافی ہے + قیمت فی قرص دو آنے (۲ر)

ترکیب استعمال ایک قرص صبحکو شربت روح افزا ۴ تولہ کیساتھ استعمال کریں۔ اگر شربت نہ مل سکے تو صرف پانی کیساتھ استعمال کریں۔

۲۴ **اکسیر سعال** (رجسٹرڈ) (کھانسی اور دمہ کی لاثانی دوا) انسانی زندگی کا دارومدار پھیپھڑوں کی تندرستی اور سلامتی پر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب ان میں کوئی نقص پیدا ہو جاتا ہے تو وہ صحت کیلئے نہایت مضر ثابت ہوتا ہے آج کل ہمارے اہل وطن بلغمی کھانسی اور دمہ کی شکایت میں بہت زیادہ مبتلا نظر آتے ہیں "اکسیر سعال" اس شکایت کا کامیاب علاج ہے چند روز کے استعمال سے مرض میں حیرت انگیز طور پر تخفیف ہونے لگتی ہے۔ اور یہ تکلیف دہ مرض رفع ہو جاتا ہے۔ اس مرض سے جو عام کمزوری ہو جاتی ہے اسکو قوت سے بدل دیتی ہے۔

ترکیب استعمال ایک قرص شہد یا مکھن میں ملا کر استعمال کریں۔ اسکے استعمال کے دوران میں گھی مکھن۔ دودھ حسب برداشت استعمال کرنا چاہیئے۔ قیمت ۴۰ قرص صرف ایک روپیہ چار آنہ (عہ)

ب

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۲۶	[illegible]	**خواص**۔ آنکھوں کی بینائی کو زیادہ کرتا ہے۔ سرخی اور خارش کو رفع کرتا ہے ابتدائے نزول میں مفید ہے **ترکیب استعمال** سوتے وقت آنکھ میں سلائی کے ذریعہ لگایا جاتا ہے۔ سرخ مرچ و ترشی سے پرہیز	فی تولہ ۸ر
۲۷	[illegible]	**خواص**۔ زکام۔ نزلہ۔ مالیخولیا وغیرہ اور فالج۔ ضعف اعصاب و رعشہ و نسیان۔ درد قولنج۔ درد معدہ و جگر کے لئے بہت ہی مفید دوا ہے۔ ہر مطب میں یہ دوا کثرت سے برتی جاتی ہے۔ **ترکیب استعمال** صبح یا رات کو سوتے وقت ایک ماشہ یہ دوا عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ یا دوسری مناسب ادویہ کے استعمال کیجاتی ہے۔ ترش و بادی چیزوں کا پرہیز۔	فی سیر عہ ر فی تولہ ۳ر
۲۸	ذرور کافوری	**خواص**۔ یہ دوا آنکھوں کی سرخی کو بہت جلد دور کرتی ہے۔ اس سے آنکھوں کی گرمی دور ہو کر ٹھنڈک پڑ جاتی ہے۔ آشوب کی بیقراری اور تکلیف جاتی رہتی ہے + **ترکیب استعمال**، صبح۔ دوپہر۔ شام تینوں وقت سرمہ کی طرح آنکھوں میں لگانا چاہیئے۔	فی تولہ ۸ر
۲۹	بنادق البزور	**خواص**، یہ دوا سوزاک کے قرحہ کو بھرتی ہے۔ پیشاب کی سوزش اور جلن کو رفع کرتی ہے پیشاب کھلکر لاتی ہے **ترکیب استعمال**، ۵ ماشہ دوا۔ ۴ تولہ شربت بزوری کے ساتھ استعمال کریں۔	فی تولہ ۱ر

ت

۳۰	[illegible]	**خواص** [illegible]	فی تولہ [illegible]

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
		ترکیب استعمال۔ تین ماشہ کھاکر اوپر سے پاؤ سیر دودھ پی لیں +	فی تولہ ۸ر
۳۴	[illegible]	خواص۔ دانتوں کے درد کو جو سردی سے ہو نہایت مفید ہے۔ ترکیب استعمال۔ تھوڑی سی روئی پر یہ تریاق لگا کر دانتوں پر رکھیں +	فی تولہ ۴ر
۳۵	[illegible]	خواص۔ یہ دوا معدہ اور امعاء کو قوت دیتی ہے اور کمزوری معدہ کی وجہ سے جو دست آتے ہیں انکو روکتی ہے۔ ترکیب استعمال ۲ چاول یہ دوا معجون سنگدانہ مرغ ۵ ماشہ کے ساتھ استعمال کریں +	فی تولہ عہ ٹکیہ ۵ اخوراک ۸ر
۳۶	تریاق فاروق	خواص۔ تمام زہروں کو دور کرتا ہے۔ امراض عصبی کو بہت فائدہ دیتا ہے۔ مرگی، سکتہ، فالج، رعشہ وغیرہ امراض کو دور کرتا ہے۔ زہریلے اثرات کو زائل کرنے کی عمدہ دوا ہے۔ ترکیب استعمال صبح کو ایک ماشہ یہ دوا خمیرہ گاؤزبان ایک تولہ یا دوا المسک معتدل ۷ ماشہ یا تازہ پانی کے ساتھ استعمال کریں۔ ترش و بادی اشیاء سے پرہیز +	فی ڈبیہ ایک تولہ ۸ر
۳۷	تریاق نزلہ	خواص نزلہ کو روکتا ہے اور کھانسی کیلئے مفید ہے اگر یہ عرصہ تک استعمال کیا جائے تو نزلہ کی دائمی شکایت جاتی رہتی ہے۔ ترکیب استعمال صبح یا رات کو سوتے وقت ایک تولہ استعمال کرنا چاہیئے۔ ترش اور ثقیل چیزوں سے پرہیز	فی سیر عـ ر فی تولہ ۰ر
۳۸	تریاق وبائی	خواص۔ اگر آپ طاعون اور وبا کے زمانے میں ہفتہ میں دو تین بار اسکو استعمال کرلیں تو انشاءاللہ تعالیٰ طاعون اور وبا کے اثر سے محفوظ رہیں گے جن صاحبان نے استعمال کیا وہ طاعون اور وبا کے اثر سے مامون رہے بہت فروخت ہوتا ہے۔ ترکیب استعمال یہ تریاق ۲ ماشہ صبح یا رات کو سوتے وقت عرق بادیان ۶ تولہ عرق مکوہ ۶ تولہ یا تازہ پانی کے ساتھ استعمال کریں۔ ترشی۔ بادی ثقیل چیزوں سے پرہیز۔	فی تولہ ۸ر
۳۹	[illegible]	خواص۔ ریاح کو تحلیل کرتا ہے۔ درد قولنج کو دور کرتا ہے۔ فالج، لقوہ، رعشہ، صرع و نیز جملہ سموم کیلئے مفید ہے۔ ترکیب استعمال صبح کے وقت ۳ ماشہ عرق بادیان ۱۲ تولہ کے ساتھ استعمال کریں۔	فی سیر صہ ر فی تولہ ار
۴۰	[illegible]	خواص۔ گردہ مثانہ کی پرانی بیماریوں کو دور کرتا ہے رحم کی کمزوری کو بھی نفع کرتا ہے پیشاب کی جلن کو کھوتا ہے۔ ترکیب استعمال۔ ۶ ماشہ صبح کو کھائیں اور اوپر سے شربت بزوری ۳ تولہ پانی میں گھول کر پئیں +	فی سیر صہ ر فی تولہ ار
		ج	
۴۶	[illegible]	خواص۔ مقوی معدہ و جگر و قلب ہے، جو معدہ کمزور ہو اور غذا کو بخوبی ہضم نہ کرسکتا ہو بلکہ ضعف معدہ و جگر کی وجہ سے دست آتے ہوں تو ان سب کو رفع کر کے معدہ کو از سر نو قوت دیتی ہے۔ ترکیب استعمال ۵ ماشہ یہ دوا شربت غورہ ۲ تولہ کیساتھ استعمال کرنی چاہیئے۔	فی سیر سے ر فی تولہ ۶ر
۴۷	[illegible]	خواص۔ معدہ اور دل کو قوت دیتی اور دل اور جگر کی زائد حرارت کو کم کرتی ہے، خلاج اور تبخیر کو مفید ہے اور صفراوی دستوں کو روکتی ہے دماغ کو بھی قوت دیتی ہے۔ ترکیب استعمال ۷ ماشہ یہ جوارش صبح کو عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ یا ہمراہ آب تازہ کھائی جائے۔	فی سیر عـ ر فی تولہ ۰ر
۴۸	[illegible]	خواص۔ دل و دماغ معدہ و جگر کو قوی کرتی ہے اور حرارت کو تسکین دیتی ہے صفراوی دستوں کو روکتی ہے۔ معدہ کی اصلاح کر کے بھوک بڑھاتی تبخیر نہیں ہونے دیتی اور دماغ کو قوی کرتی ہے۔ ترکیب استعمال ۶ ماشہ جوارش صبح کو عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ یا ہمراہ آب تازہ استعمال کریں گے	فی سیر سے ر

[illegible] معدہ کی سردی کو دور کرتی ہے اسہال [illegible]

قیمت	خواص اور ترکیب استعمال	نام دوا	نمبر دوا
فی سیر ۳ر فی تولہ ۱ر	کھانے کے بعد اس کا استعمال غذا کو اچھی طرح ہضم کرنے میں مددگار ہوتا ہے نفخ نہیں ہونے دیتی اور ریاحی درد کو دور کر دیتی ہے۔ نہایت مفید چیز ہے۔ ترکیب استعمال صبح کو یا دونوں وقت غذا کے بعد ۷ ماشہ یہ جوارش استعمال کریں۔ بادی اشیاء سے پرہیز	جوارش [illegible]	۴۹
فی سیر ۶ر فی تولہ ۰ر	خواص۔ دل اور جگر اور معدہ کو قوت دیتی ہے۔ بھوک لگاتی ہے۔ اسہال صفراوی و قے صفراوی کو روکتی ہے گرمی کے موسم اور ہیضہ کے ایام میں اس کا استعمال بہت سی آفات سے محفوظ رکھتا ہے۔ ترکیب استعمال ۹ ماشہ یہ جوارش صبح یا جس وقت ضرورت ہو قدرے پانی کیساتھ استعمال کرنی چاہیئے	جوارش [illegible]	۵۰
فی سیر ۵ر فی تولہ ۱ر	خواص۔ معدہ اور جگر کو قوت دیتی اور اشتہا پیدا کرتی ہے۔ حرارت کو تسکین دیتی ہے۔ ترکیب استعمال ۹ ماشہ یہ جوارش صبح یا جس وقت ضرورت ہو پانی کے ساتھ استعمال کرنی چاہیئے۔	جوارش انارین	۵۱
فی سیر ۶ر فی تولہ ۰ر	خواص۔ معدہ کو قوت دیتی ہے۔ درد کمر کو زائل کرتی ہے۔ قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ گندہ دہنی اور ریاح کو دور کرتی ہے۔ پیشاب جو سردی سے آتا ہو روکتی ہے۔ بادی بواسیر اور گردہ و مثانہ کی ریگ کو فائدہ دیتی ہے۔ اشتہا پیدا کرتی ہے۔ قبض کو رفع کرتی۔ بالوں کی سیاہی قائم رکھتی ہے۔ درد سر اور بلغمی کھانسی کو نافع ہے۔ حکیم جالینوس کا نسخہ ہے۔ ترکیب استعمال ۷ ماشہ یہ جوارش عرق بادیان ۱۲ تولہ کیساتھ یا قدرے پانی کیساتھ استعمال کریں۔ بادی و ثقیل اشیاء سے پرہیز۔	جوارش جالینوس	۵۲
فی سیر ۶ر فی تولہ ۰ر	خواص۔ گردہ و جگر کو قوت دیتی۔ مادہ تولید کو بڑھاتی ہے۔ باہ کو قوت دیتی اور کمزوری کو زائل کر دیتی ہے۔ ترکیب استعمال ۷ ماشہ یہ جوارش صبح کو عرق بادیان ۷ تولہ عرق گذر ۵ تولہ یا صرف عرق انناس ۵ تولہ یا مناسب ادویہ کیساتھ یا قدرے پانی کیساتھ استعمال کیجائے۔ بادی و ترش اشیاء سے پرہیز	جوارش زرعونی سادہ	۵۳
فی سیر ۱۰ر فی تولہ ۴ر	خواص۔ گردہ مثانہ و جگر و دماغ کو قوت دیتی ہے۔ پشت کو مضبوط کرتی ہے۔ معدہ کی اصلاح کرتی ہے۔ بلغمی سوداوی امراض مثلاً زیادتی پیشاب، درد سر بلغمی کھانسی و نقرس وغیرہ امراض کے لئے نہایت مفید ثابت ہوئی ہے ریاح کو دور کرتی۔ مادہ تولید کی پیدائش کو بڑھاتی اور باہ کو قوت دیتی ہے۔ اور بالوں کی سیاہی قائم رکھتی ہے۔ ترکیب استعمال۔ آلات تولید اور گردہ و مثانہ کو قوت دینے کیواسطے ۵ ماشہ جوارش کشتہ فولاد ۲ چاول کیساتھ استعمال کریں۔ اگر گردہ کے ضعف سے ریگ آتی ہو یا پیشاب میں شکر یا چربی دار مادہ خارج ہوتا ہو تو یہ جوارش ۵ ماشہ کشتہ زمرد ۲ چاول اور عرق انناس آٹھ تولہ شربت بزوری دو تولہ کیساتھ استعمال کریں + نوٹ۔ اس جوارش کو صرف کشتہ فولاد یا صرف کشتہ زمرد کے ساتھ یا صرف جوارش بھی استعمال کر سکتے ہیں +	جوارش زرعونی عنبری [illegible]	۵۴
فی سیر ۸ر فی تولہ ۰ر	خواص۔ ضعف معدہ اور تمام بلغمی امراض کے لئے مفید ہے۔ ریاح کو تحلیل کرتی ہے رطوبت فاسدہ کو جلاتی ہے اور ہیضہ کے دور کرنے میں بہت موثر ہے۔ ہضم میں بہت مدد دیتی ہے معدہ کو قوی کرتی ہے۔ ذہن کو تیز کرتی ہے۔ ترکیب استعمال ۵ ماشہ سے ۷ ماشہ تک یہ جوارش صبح کو عرق بادیان ۱۲ تولہ یا دوسری مناسب ادویہ کے ساتھ استعمال کریں۔ ہلکی غذا بھوک سے کم کھانی چاہیئے +	جوارش [illegible]	۵۵
فی سیر ۳ر فی تولہ ۱ر	خواص۔ معدہ کو قوت دیتی ہے غلبہ صفرا سے اگر قے اور دست جاری ہوں تو ان کو روک دیتی ہے۔ بھوک لگاتی ہے۔ طبیعت میں فرحت پیدا کر دیتی ہے جگر کی حرارت کو کم کرتی ہے + ترکیب استعمال ۷ ماشہ صبح کو عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ کیساتھ یا بغیر کسی چیز کے استعمال کریں +	جوارش [illegible]	۵۶
	خواص [illegible]		

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
		ترکیب استعمال صبح یا رات کو سوتے وقت ایک تولہ عرق بادیان یا نیم گرم پانی کیساتھ استعمال کرنی چاہیئے قابض چیزوں سے پرہیز	
۵۸	جوارش شاہی	خواص۔ دماغ کو قوت دیتی ہے خفقان اور وحشت کو دور کرتی ہے۔ تبخیر کو رفع کرتی ہے۔ ترکیب استعمال ۵ ماشہ یہ جوارش صبح کو یا رات کو سوتے وقت تنہا یا کسی مناسب بدرقہ کیساتھ استعمال کریں۔	فی تولہ ۱ر جواہر والی فی تولہ ۳ر
۵۹	[illegible]	خواص۔ جگر و معدہ کی سردی کو دور کرتی ہے قولنج و عسر البول رک رک کر پیشاب آنے کو رفع کرتی ہے اور دافع قبض ہے۔ ترکیب استعمال ۵ ماشہ یہ جوارش صبح کو یا رات کو سوتے وقت عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ کے ساتھ یا تازہ پانی کے ساتھ استعمال کریں۔ بادی و گرم چیزوں سے پرہیز کرنا چاہیئے۔	فی سیر ۱۲ر فی تولہ ۔ر
۶۰	جوارش شاہی عنبری	خواص۔ دل اور دماغ کو قوت دیتی خفقان اور وحشت کو دور کرتی ہے حرارت کو تسکین دیتی ہے اور معدہ کی تبخیر کو کھو دیتی ہے اور طبیعت میں سکون اور راحت و انبساط پیدا کرتی ہے۔ ترکیب استعمال ۵ ماشہ یہ جوارش عرق گذرہ ۵ تولہ یا عرق عنبرہ ۵ تولہ یا عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ کے ساتھ یا تنہا بغیر کسی چیز کے استعمال کیجاتی ہے۔ گرم اور بادی چیزوں سے پرہیز کرنا چاہیئے +	فی سیر ﷲ ر فی تولہ ۱۲ر
۶۱	جوارش طباشیر	خواص معدہ کو قوت دیتی۔ بخارات سے دماغ کو محفوظ رکھتی ہے۔ سر چکرانے میں بہت مفید ثابت ہوئی ہے۔ دوران سر کو زائل کرتی ہے اور صفراوی دستوں کو روکتی ہے + ترکیب استعمال ۷ ماشہ یہ جوارش صبح کو عرق گاؤزبان ۷ تولہ عرق گذرہ ۵ تولہ یا دوسری مناسب دوا کیساتھ استعمال کیجاتی ہے۔ بادی گرم قابض چیزیں نہ کھائیں بغیر کسی چیز کے بھی استعمال کر سکتے ہیں +	فی سیر ۱۲ر فی تولہ ۔ر
۶۲	[illegible]	خواص۔ معدہ کو قوت دیتی اشتہا پیدا کرتی ہے غذا کے ہضم کرنے میں مدد دیتی ہے رطوبت اور بلغم کو تحلیل کرتی ہے بھوک لگاتی ہے اور صفرا کی زیادتی سے جو خرابیاں پیدا ہو جاتی ہیں انکے لئے بالخصوص مفید ہے + ترکیب استعمال ۷ ماشہ صبح کو تنہا بغیر کسی کے یا دوسری مناسب دوا کیساتھ استعمال کریں بادی و ترشی کا پرہیز۔	فی سیر ۱۲ر فی تولہ ۔ر
۶۳	[illegible]	خواص۔ معدہ کو قوت دیتی ہے۔ قبض کو دور کرتی ہے۔ اشتہا کو ترقی دیتی ہے + ترکیب استعمال ۹ ماشہ یہ جوارش عرق بادیان ۱۰ تولہ کیساتھ یا تنہا ویسے ہی استعمال کیجاتی ہے بادی و ترشی کا پرہیز +	فی سیر ۱۲ر فی تولہ ۔ر
۶۴	جوارش فلافلی	خواص۔ معدے کے درد کو دور کرتی۔ معدہ کی غلیظ ریاحوں کو تحلیل کرتی ہے اور معدہ کو قوت دیتی ہے۔ بخار کو کھوتی ہے اور معدے کے اکثر امراض میں سودمند ہے + ترکیب استعمال ۱۰ ماشہ یہ جوارش عرق بادیان ۱۰ تولہ کیساتھ یا تنہا ویسے ہی استعمال کیجاتی ہے بادی و ترشی کا پرہیز۔	فی سیر ۸ر فی تولہ ۔ر
۶۵	[illegible]	خواص امراض رحم میں نہایت مفید ہے اور رادع بھی کرتی ہے معدہ کو قوت دیتی ہے ملین ہے اور اسکے استعمال سے پیشاب کھلکر آتا ہے + ترکیب استعمال ایک تولہ یہ جوارش صبح کو یا رات کو سوتے وقت عرق بادیان ۱۲ تولہ یا پانی کیساتھ استعمال کیجاتی ہے۔ گرم اور بادی چیزوں سے پرہیز +	فی سیر ۱۲ر فی تولہ ۔ر
۶۶	[illegible]	خواص۔ معدہ کی سردی اور سوء ہضم اور کھٹی ڈکاروں کو دور کرتی ہے اور بخار کو جو معدہ کی خرابی سے ہو زائل کرتی ہے۔ اور رطوبت کو خشک کرتی ہے۔ معدہ کو پاک صاف رکھتی ہے قبض کو رفع کرتی ہے اور ہچکی اور شہوت کلبی کو دور کرتی ہے۔ ترکیب استعمال ۷ ماشہ سے ایک تولہ تک صبح کو عرق بادیان ۱۰ تولہ عرق عنب الثعلب ۷ تولہ یا اور مناسب دوا کیساتھ یا صرف پانی کیساتھ استعمال کیجاتی ہے ٹھنڈی مرطوب و بادی چیزیں نہ کھائیں ہلکی غذا کھائیں مگر بھوک سے کم	فی سیر ۱۲ر فی تولہ ۔ر
۶۷	[illegible]	خواص معدہ اور دل کو قوت دیتی ہے۔ درد معدہ اور قولنج کو کھوتی ہے ملین بھی ہے جن لوگوں کو درد معدہ اور قولنج کی شکایت رہتی ہو وہ کچھ عرصے تک اس کا استعمال کرنے سے زائل ہو جاتی ہے +	فی سیر ۸ر فی تولہ ۔ر

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال!	قیمت
		ترکیب استعمال، ماشہ یہ جوارش عرق بادیان ۱ تولہ کیساتھ یا صرف پانی سے صبحکو استعمال کیجاتی ہے قابض و ریاحی اشیا پرہیز +	
۶۸	جوارش کمونی مسہل	**خواص** معدے کو قوت دیتی ہے۔ امراض باردہ میں بہت مفید ثابت ہوتی ہے۔ رطوبت کو خارج کرتی ہے اور معدہ کو پاک و صاف کر دیتی ہے۔ اس سے دو ایک اجابتیں کھلکر ہو جاتی ہیں + **ترکیب استعمال**، ماشہ سے ایک تولہ تک تلین کیلئے صبحکو ہمراہ عرق بادیان ۶ تولہ عرق عنب الثعلب ۶ تولہ یا دوسری مناسب دوا کیساتھ یا صرف پانی کیساتھ یہ جوارش استعمال کیجائے بادی و ترش و قابض اشیا سے پرہیز کرنا چاہیئے	فی سیر ۶ر فی تولہ ؍
۶۹	جوارش مصطگی !	**خواص** معدہ و جگر کی سردی کو دور کرتی ہے اور منہ سے پانی بہنے کو اور پیشاب کی کثرت اور دستوں کو روکدیتی ہے۔ خفقان کو دور کرتی و ضعف معدے کے لئے مفید ہے۔ **ترکیب استعمال** ایکتولہ یہ جوارش صبحکو ہمراہ عرق بادیان یا صرف پانی سے استعمال کیجائے مرطوب نفاخ اور دیر ہضم غذاؤں سے پرہیز	فی سیر ۸ر فی تولہ ۔ ؍
۷۰	جوارش مصطگی بنسخہ کلاں	**خواص** معدے کی سردی اور معدے کے ضعف کو دور کرتی خفقان بارد، اسہال بلغمی، زیادتی پیشاب اور سیلان لعاب دہن میں فائدہ مند ہے ضعف جگر کو دور کرتی ہے۔ زیادتی بلغم سے معدہ کے ضعف ہو جانیکے سبب جو تبخیر ہوتی ہے اس کے لئے خصوصیت سے مفید ہے + **ترکیب استعمال**، ماشہ یہ جوارش صبحکو عرق بادیان ۱۲ تولہ یا قدرے پانی کیساتھ استعمال کیجائے بھوک سے کم اور ہلکی غذا کھائیں +	فی سیر ۱۲ر فی تولہ ۱ر
۷۱	جوارش عود شیریں	**خواص** معدہ کی خرابی اور کمزوری کو دور کرتی ہے بھوک پیدا کرتی ہے اور کھانا خوب ہضم کرتی ہے نہایت مفید دوا ہے۔ **ترکیب استعمال**، ماشہ یہ جوارش عرق بادیان ۱۲ تولہ یا قدرے پانی کیساتھ استعمال کیجاتی ہے بادی اور ثقیل چیزوں سے پرہیز +	فی سیر ۱۲ر فی تولہ ؍
۷۲	جوارش [illegible]	**خواص** معدہ کی رطوبت کو جلاتی ہے اور ہاضمہ کو درست کرتی اور گردے کے امراض کے لئے بھی مفید ہے۔ **ترکیب استعمال** ۹ ماشہ صبحکو عرق بادیان ۱۲ تولہ کیساتھ یا بغیر کسی چیز کے استعمال کریں۔	فی سیر ۶ر فی تولہ ؍
۷۳	جوارش [illegible]	**خواص**۔ قولنج۔ عسر البول میں نہایت مفید ہے دست آور ہے۔ **ترکیب استعمال**۔ ایک تولہ یہ جوارش نیم گرم پانی کے ساتھ استعمال کیجائے۔	فی سیر ۱۲ر فی تولہ ۳ر
۷۴	معجون عشبہ	**خواص**۔ سوداوی امراض آتشک و گٹھیا عرق النسا، وغیرہ امراض کے لئے اکسیر ہے اختلاج قلب اور توحش کیلئے جو سوداوی بخارات سے ہو فائدہ مند ہے پرانے سوزاک میں مشہور طبیب اس کا استعمال نمایاں فوائد دکھاتا ہے۔ **ترکیب استعمال** ۲ چاول یہ دوا مویز منقے میں رکھکر اسکو چاروں طرف سے بند کر کے اس طرح نگلیں کہ دانتوں کو نہ لگے۔ گھی دودھ جس قدر ہضم ہو سکتا ہو استعمال کریں۔	فی ماشہ ۱۲ر فی تولہ للعہ
۷۵	جواہر مہرہ	**خواص** عضائے رئیسہ دل۔ دماغ کو نہایت قوت دیتا ہے حرارت غریزی کی حفاظت کرتا ہے امراض کے بعد جو کمزوری رہجاتی ہے اس کو زائل کر کے اصلی قوت بخشتا ہے طب یونانی کی کامیاب دواؤں میں سے ہے۔ **ترکیب استعمال** ۲ چاول یہ جواہر مہرہ خمیرہ گاؤزبان ایک تولہ یا دوا المسک معتدل جواہر والی ۵ ماشہ میں ملاکر استعمال کیجاتی ہے۔	فی ماشہ للعہ قرص ۱۵ عدد ۶ر
۷۶	[illegible]	**خواص**۔ امراض سوداوی مثلاً آتشک گٹھیا وغیرہ کیلئے ایک کامیاب اور نفیس دوا ہے۔ آتشک خواہ نیا ہو یا پرانا دونوں کیلئے نہایت مفید ہے رعشہ و فالج وغیرہ آتشک کے نتائج سے مریض کو محفوظ رکھتی ہے + **ترکیب استعمال**۔ یہ دوا کیپسول میں محفوظ ہے اسکو احتیاط سے پانی سے نگل لیا جائے تاکہ دوا کا اثر منہ میں نہ ہو سکے۔ غذا میں مکھن دودھ وغیرہ کا استعمال حسب برداشت کرنا چاہیئے +	فی خوراک ۱ر

نمبر دوا	نام دوا	خواص و ترکیب استعمال	قیمت

نمبر ۷ حب نشاط یہ گولیاں اعلیٰ درجہ کی مقوی و ممسک ہیں۔ سرعت کو دور کرتی ہیں کسی قسم کا نقصان نہیں کرتیں جیسا کہ اس مطلب کی دوسری ادویہ کرتی ہیں۔ کوئی نشہ کی چیز اس کا جزو نہیں، اپنے مطلب کی اعلیٰ درجہ کی دوا ہے سرعت کی شکایت کو دور کرتی ہیں۔ لذت اور تفریح کا سامان بھی ہے۔ جریان کو دور کرتی اور باہ کو قوت دیتی ہیں۔ ایک ہی تجربہ آپکی خوبیوں کو ظاہر کردیگا۔ بازاری ممسک دواؤں میں نہ معلوم اور کیا کیا شامل ہوتا ہے لیکن نشہ کی چیزیں ہر حالت میں خراب اور برا اثر دکھاتی ہیں حب نشاط اس سقم سے پاک ہے ممسک دوا کے استعمال پر واقعی اور جائز ضرورت ہے جو لوگ مجبور ہیں انکے لئے بےضرر اور مفید دوا ہے، قیمت فیدرجن ایک روپیہ دو آنہ (ترکیب استعمال) خاص وقت میں ایک گھنٹہ پیشتر ایک گولی دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔

نمبر دوا	نام دوا	خواص و ترکیب استعمال	قیمت
الف	حب زرین	خواص۔ یہ گولیاں پیٹ کی گرانی کو دور کرتی ہیں۔ دردِ شکم کو زائل کرتی ہیں اور دست آور ہیں۔ ترکیب استعمال، شب کو سوتے وقت ایک گولی پاؤ بھر گرم دودھ یا گرم پانی کے ہمراہ استعمال کریں۔	فیدرجن ۳ر
۷۸	[illegible]	خواص۔ قبض کو دور کرتی معدہ کو قوت دیتی ہے بلغمی بخاروں کو زائل کرتی ہے اور منضج کے بعد استعمال کرنیسے معدہ کو اخلاط غلیظہ سے پاک کرتی ہے آیورویدک کتابوں میں لکھا ہے کہ ہندوستان کے قدیم حکما سر سے پاؤں تک ان ہی گولیوں سے تمام امراض کا علاج کیا کرتے تھے۔ ترکیب استعمال، ایک گولی سے لیکر تین گولیوں تک بواسیر کیلئے عرق بادیان کیساتھ اور رفع قبض کیلئے نیم گرم دودھ کیساتھ استعمال کیجائیں بچوں کو باندازہ عمر آدھی گولی سے ایک گولی تک استعمال کرائی جائے، ہر موسم میں قابل استعمال ہے۔	فی درجن ۳ر
۷۹	حب پپیتہ	خواص۔ خرابی ہضم اور درد شکم کے لئے بہت مفید ہے۔ ہیضہ کے دنوں میں اس کا استعمال زہریلے اثرات سے بچاتا ہے، نہایت مفید چیز ہے۔ ترکیب استعمال کھانا کھانے کے بعد یا بوقت ضرورت دو گولیاں کھائی جاتی ہیں۔	فیتولہ ۲ر
۸۰	[illegible]	خواص۔ اعضائے رئیسہ کو قوت دیتی ہے۔ حرارت غریزی کی حفاظت کرتی ہے اور بیماری کے بعد جو کمزوری باقی رہ جاتی ہے اس کو دور کرتی ہے۔ ترکیب استعمال، خوراک ایک گولی دوا المسک معتدل ۵ ماشہ یا خمیرہ گاؤزبان ایک تولہ میں ملا کر کھائیں،	فیدرجن دو روپیہ چار آنہ
۸۱	حب اذاراقی	خواص، یہ گولیاں اعصاب کو بہت قوت دیتی ہیں۔ امراض باردہ دماغی میں نہایت مفید ہیں اور بلغمی مزاج والوں کو بہت فائدہ دیتی ہیں۔ ترکیب استعمال، عرق بادیان ۲ تولہ کیساتھ یا قدرے پانی کے ساتھ استعمال کیجائے ہر کا مسلسل استعمال منا نہیں ہے،	فیتولہ ۴ر
۸۲	حب اسگند	خواص، وجع المفاصل و درد پشت کے لئے مفید ہیں۔ تنقیہ کے بعد استعمال کرنیسے بہت فائدہ دیتی ہیں اور بلغمی اور ریاحی امراض میں بہت مفید ہیں۔ ترکیب استعمال، ۲ چاول رات کو سوتے وقت گرم پانی سے استعمال کیجائیں بادی اشیاء سے پرہیز۔	فیتولہ ۱ر
۸۳	حب تلی	خواص یہ گولیاں تلی کے ورم کو تحلیل کرتی ہیں بڑھی ہوئی تلی کو گھلا دیتی ہیں اور اصلی حالت پر لے آتی ہیں، ترکیب استعمال، ۲ گولیاں صبح کو گرم پانی سے استعمال کیجائیں۔ بادی اشیاء سے پرہیز	فیتولہ ۱ر
۸۴	[illegible]	خواص، مرگی پرانے درد سر اور امراض چشم میں فائدہ دیتی ہیں۔ دماغ کو فضلات سے پاک کرتی ہیں دماغ کے تنقیہ کے لئے خاص طور پر فائدہ مند ثابت ہوئی ہیں۔	فیتولہ [illegible]

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۸۴	حب ایارج	**ترکیب استعمال**۔ جب چار گھڑی رات باقی ہو اس وقت ۳ ماشہ سے ۹ ماشہ تک یہ گولیاں ورق نقرہ میں لپیٹ کر عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ کیساتھ کھا کر سو رہیں اور صبحکو مسہل پی لیں۔ تیسرے پہر کو مونگ کی کھچڑی کھائیں۔ **نوٹ**:۔ یہ گولیاں طبیب کی رائے سے استعمال کریں ✤	فی تولہ ۲ر
۸۵	حب بنفشہ	**خواص**۔ سینے اور آنکھوں کی بیماریوں کو اور دردسر کو جو گرمی سے ہو نہایت مفید ہیں۔ سینہ کو خلاط غلیظہ سے پاک کرتی ہیں ضیق النفس میں فائدہ دیتی ہیں۔ دماغ کا تنقیہ کرتی ہیں۔ **ترکیب استعمال**، ماشہ سے ایک تولہ تک یہ گولیاں جب چار گھڑی رات باقی ہو ہو وقت حب ایارج کی طرح کھا کر سو رہیں۔ صبحکو مسہل پئیں۔ تیسرے پہر کو مونگ کی کھچڑی کھائیں ✤	فی تولہ ۲ر
۸۶	چورن پاچک	**خواص**۔ اشتہا پیدا کرتی ہیں معدہ کو قوت دیتی ہیں غذا کو ہضم کرتی ہیں ریاح کو تحلیل کرتی ہچکی کیلئے مفید ہیں۔ **ترکیب استعمال**۔ دو گولیاں غذا کے بعد کھائی جائیں۔ بادی چیزوں سے پرہیز۔	فی تولہ ار
۸۷	حب پیچش	**خواص**۔ یہ گولیاں پیچش کیلئے نہایت مفید ہیں۔ درد اور مروڑ کو بہت جلد افاقہ ہو جاتا ہے گولی کے استعمال کو ایک گھنٹہ بعد آرام ہونا شروع ہو جاتا ہے اکثر دوسری گولی کھانیکی نوبت نہیں آتی ایسی چیز یں احتیاطاً ہر گھر میں رہنی چاہییں۔ **ترکیب استعمال**۔ ایک گولی سوتے وقت یا جسوقت ضرورت ہو تازہ پانی کیساتھ استعمال کریں۔ اگر آنتوں میں سدے ہوں تو پہلے روغن ارنڈی سے رفع قبض کر لیں۔ گولی کے استعمال کے ایک گھنٹہ بعد تک کسی قسم کی حرکت نکریں	فی درجن ۶ر
۸۸	حب بلغمی	**خواص**۔ یہ گولیاں بلغمی بخاروں کو دور کرتی ہیں اور بہ کثرت مستعمل ہیں ✤ **ترکیب استعمال** صبح دوپہر اور شام کو ایک گولی پانی کیساتھ کھائی جائے۔ بادی اور ترش اشیاء سے پرہیز ✤	فی تولہ ۲ر
۸۹	حب ہاضمی	**خواص** کھانا خوب ہضم کرتی ہیں معدہ کی گرانی کو زائل کرتی ہیں دائمی قبض کو مفید ہیں بادی بواسیر کو نفع دیتی ہیں **ترکیب استعمال**۔ ایک گولی سے ۴ گولیوں تک غذا کے ایک گھنٹہ بعد یا رات کو سوتے وقت کھائیں ✤	فیتولہ ار
۹۰	حب تنکار	**خواص** بھوک لگاتی ہیں معدہ کو قوت دیتی ہے اور معدہ کی گرانی کو زائل کرتی ہیں دائمی قبض کے لئے مفید ہیں۔ ان گولیوں کے استعمال سے کھلکر اجابت ہو جاتی ہے۔ **ترکیب استعمال**۔ ایک گولی سے چار گولیوں تک رات کو سوتے وقت تازہ پانی یا گرم دودھ کیساتھ کھائی جائیں۔ ترش اور بادی چیزوں سے پرہیز۔	فی تولہ ار
۹۱	حب جالینوسی	**خواص** قوت باہ کیلئے نہایت مفید ہیں اعصاب کو طاقت پہنچاتی ہیں جسم میں چستی چالاکی پیدا کرتی ہیں نہایت موثر ہیں۔ **ترکیب استعمال** صبح دو گولیاں ہمراہ ماءاللحم منبجہ خاص ۵ تولہ یا دودھ کیساتھ یا قدرے پانی کیساتھ استعمال کریں۔	فی تولہ ۱۲ار
۹۲	حب جواہر	**خواص**۔ یہ گولیاں باہ کو قوت دیتی ہیں۔ سرور و نشاط پیدا کرتی ہیں دماغ کو قوت دیتی ہیں جریاں میں بھی نافع ہیں اور رقت و سرعت کیلئے مفید ہیں اور افیون کی عادت کو چھڑاتی ہیں۔ کھانسی و نزلہ کو روکتی ہیں۔ **ترکیب استعمال** ایک گولی یا دو گولیاں صبحکو یا رات کو سوتیوقت خمیرہ گاؤزبان ایکتولہ یا عرق گاؤزبان بارہ تولہ یا رات کو سوتے وقت گائے کے دودھ کیساتھ استعمال کریں۔ ترش اور بادی چیزیں نہ کھائیں ✤	فی تولہ عہ ایکدو پیہ

حب المسک ۹۳۔ یہ گولیاں قوت باہ کیلئے اکسیر ہیں استعمال کے دو گھنٹہ بعد خوب نیاب کر دیتی ہیں۔ نہایت بیش قیمت اجزا جیسے مشک عنبر مروارید یاقوت وغیرہ سے تیار کیجاتی ہیں اسوجہ سے انکی قیمت زیادہ ہے۔ قیمت ایکدرجن عہ نصف درجن عہ ۳ گولیاں عہ ... گولیاں ... اشب کو آدھ سیر دودھ تازہ کے ساتھ استعمال کیجاتی ہیں ✤

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۹۴	حب جواہر	خواص۔ معدہ کو قوت دیتی ہیں۔ کھانا خوب ہضم کرتی غذا کو جزو بدن بناتی ہیں ارباح کو تحلیل کرتی ہیں اور باہ کو برانگیختہ کرتی ہیں اور ضعف دستی و کاہلی کو دور کرتی ہیں۔ ترکیب استعمال ۲ گولیاں کھانا کھانیکے ایک گھنٹہ بعد کھائی جاتی ہیں۔ بادی چیزوں سے پرہیز +	فی تولہ ۲ر
۹۵	حب حمل	خواص۔ بانجھ عورت کے لئے نہایت مفید ہیں خدا کے فضل سے اس شکایت کو دور کرتی ہیں اور فرزند نرینہ کی خوشخبری دیتی ہیں اور ان خرابیوں کو جنکے سبب اولاد پیدا نہیں ہوتی دور کردیتی ہیں + ترکیب استعمال۔ ہر مہینے ایام ماہواری کے بعد ایک گولی معجون موچرس ۶ ماشہ کیساتھ تین روز متواتر صبح وشام دونوں وقت استعمال کریں +	فیدرجن ۱۲ر
۹۶	حب سوزاک	خواص۔ یہ گولیاں سوزاک کیلئے نہایت مفید ہیں نئے سوزاک کو ایکروز میں اور پرانے سوزاک کو جسمیں کیسا ہی قرحہ پڑگیا ہو تین روز میں نیست ونابود کردیتی ہیں پیپ خون کی آمد مطلق بند ہوجاتی ہے ترکیب استعمال۔ ایک گولی صبح ایک گولی شام کو ۵ تولہ چھاچھ (مٹھا) میں گھولکر پچکاری کیجاتی ہے۔ نوٹ۔ پچکاری گولیوں کے ساتھ دیجاتی ہے +	فی شیشی ۶ گولی (عہ)
۹۷	حب ربع	خواص۔ یہ چوتھیا بخار نہایت دیرپا مرض ہے جو کئی کئی سال تک پیچھا نہیں چھوڑتا ہے بفضلہ تعالیٰ ان گولیوں سے چوتھیا بخار ٹوٹ جاتا ہے۔ ترکیب استعمال ایک ایک گولی تازہ پانی کے ساتھ صبح دوپہر شام کو کھائی جائے +	فی تولہ ۲ر
۹۸	حب بواسیر	خواص۔ یہ گولیاں بواسیری دستوں اور خون کے روکدینے کے لئے عمدہ چیز ہیں۔ ترکیب استعمال دو دو گولیاں صبح وشام کو تازہ پانی کے ساتھ استعمال کریں +	فی تولہ ۴ر
۹۹	حب رمد	خواص یہ گولیاں آشوب چشم کو دور کرتی ہیں آنکھوں کی سرخی کو کاٹتی ہیں درد کو تسکین دیتی اور مواد کو تحلیل کرتی ہیں ترکیب استعمال اگولی پانی میں گھسکر آنکھوں کے پپوٹوں پر نیمگرم صبح دوپہر اور شام کو لیپ کریں +	فیدرجن ۲ر
۱۰۰	حب پرجن	خواص۔ بچوں کے سر جادہ کو مفید ہیں بکثرت کام میں آتی ہیں۔ عیالدار صاحب کو اس قسم کی چیزیں گھر میں رکھنی چاہئیں تاکہ ضرورت کیوقت پریشانی کو دور کرنے میں مددگار ثابت ہوں۔ ترکیب استعمال شیرخوار بچوں کو انکی ماں کے دودھ کیساتھ دینی چاہیئے چھ مہینے کے بچے کو ایک گولی شربت عناب کیساتھ دیجائے بچے کی ماں اشیاء گرم وشیریں سے پرہیز کرے اور بچوں کو بھی یہ چیزیں نہ دیجائیں +	فی تولہ ۲ر
۱۰۱	حب سعال	خواص خشک کھانسی کو جسمیں قے ہوجاتی ہو نہایت مفید ہیں نزلہ کو روکتی ہیں اور گلے کی خراش کو دور کرتی ہیں شدت نزلہ میں جو خفیف حرارت محسوس ہوتی ہے اسکو جلد دور کرتی ہیں پہلی خوراک سے ہی فائدہ معلوم ہوتا ہے ترکیب استعمال کھانسی کیوقت بچوں کو اگولی اور بڑوں کو ۲ گولیاں تک دیجائیں ترش و بادی چیزوں سے پرہیز۔	فی تولہ ۴ر
۱۰۲	حب آوازکشا	خواص۔ آواز بستہ کو صاف کرتی ہیں اور نہایت مفید ہیں۔ ترکیب استعمال۔ ایک گولی صبح وشام منہ میں رکھکر گھلائیں +	فیدرجن ار
۱۰۳	حب سورنجان	خواص درد مفاصل و عرق النساء (رینگن) میں مفید ثابت ہوتی ہیں۔ قبض بھی کھولدیتی ہیں۔ ترکیب استعمال ۳ ماشہ یہ گولیاں صبح کو تازہ پانی کیساتھ استعمال کریں۔ ترش و بادی چیزوں سے پرہیز +	فی تولہ ار
۱۰۴	حب مقوی	خواص یہ گولیاں اعصاب کو قوت دیتی ہیں اور مجلوقین کے لئے تیر بہدف ہیں جو صاحب کمزوری اعصاب کیوجہ سے جماع پر قادر نہوں وہ ان گولیوں کے تین روز کے استعمال سے اپنی مراد کو پہنچ جائینگے اور بیس روز	فی شیشی [illegible]

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۱۰۴	حب [illegible]	کے استعمال سے انشاءاللہ کامل صحت ہوجائے گی۔ عجیب وغریب ہیں۔ **ترکیب استعمال** ایک گولی صبح ایک گولی شام کو پاؤ بھر تازہ دودھ کیساتھ استعمال کیجاتی ہیں۔	فی شیشی ۴۰ گولی ۸ عـه
۱۰۵	حب [illegible]	**خواص**۔ آنکھوں کے لئے نہایت مفید ہیں اور آنکھوں کے درد سرخی میل کو دور کرتی ہیں اور آنکھ کے مواد کو تحلیل کرتی ہیں **ترکیب استعمال** ایک گولی پوست خشخاش کے پانی میں گھسکر پپوٹوں پر لیپ کریں +	فی درجن ۳ر
۱۰۶	حب شبیار	**خواص**۔ دماغ اور معدے کے فضلات کو خارج کرتی ہیں۔ کان کے بھاری پن اور بخار کو زائل کرتی ہیں جگر اور طحال کے ورم کو کھوتی ہیں۔ پرانے بخار اور پرانی کھانسی میں مفید ہیں اور روغن بادام میں پیکر مسوں پر لیپ کرنے سے بواسیر کی تکلیف کو رفع کرتی ہیں + **ترکیب استعمال** ۳ ماشہ سے ۷ ماشہ تک یہ گولیاں نقرہ میں لپیٹ کر عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ کیساتھ جب چار گھڑی رات باقی رہے استعمال کریں صبحکو معمولی مسہل پی لیں اور تیسرے پہر کو مونگ کی کھچڑی کھائیں ترش وبادی وثقیل اشیاء نہ کھائیں **نوٹ**:۔ یہ گولیاں طبیب کی رائے سے استعمال کرنا چاہئیں	فی تولہ ۲ر
۱۰۷	حب سعال	**خواص**۔ یہ گولیاں بلغمی کھانسی کے لئے نہایت مفید ہیں۔ **ترکیب استعمال**۔ سوتے وقت ایک گولی منہ میں رکھکر اس کا لعاب چوسیں +	فی درجن ۱ر
۱۰۸	حب صرع	**خواص** مرگی میں نہایت مفید ہیں اور ام الصبیان یعنی بچوں کی مرگی کو بھی رفع کرتی ہیں۔ **ترکیب استعمال** ایک گولی ماں کے دودھ میں گھسکر پلائیں اور بچہ کی ماں کو ترشی وبادی سے پرہیز کرائیں۔ بڑی عمر کے مریض ۳ گولیاں صبحکو تازہ پانی کیساتھ استعمال کریں ثقیل اور دیرہضم غذائیں نہ کھائیں۔	فی درجن ۲ر
۱۰۹	حب ضیق النفس	**خواص** دمہ کے لئے نہایت مفید ہیں ضیق النفس کے دورے کو روک دیتی ہیں۔ **ترکیب استعمال** ۱ گولی شبکو سوتے وقت عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ کیساتھ یا صرف گولی ہی استعمال کیجائے ترش وبادی چیزوں سے پرہیز	فی درجن ۳ر
۱۱۰	حب [illegible]	**خواص** ان گولیوں کی نسبت صرف اتنا لکھنا کافی ہے یہ اپنے خواص میں تعریف کی محتاج نہیں تجربہ خود ثابت کردے گا کہ باہ کی اعانت اور تقویت میں یہ کیسی لاثانی اور بےنظیر ہیں + **ترکیب استعمال**۔ ایک گولی صبح یا شب کو پاؤ بھر دودھ یا تازہ پانی کے ساتھ استعمال کیجاتی ہے۔	فی درجن ۸ عـه
۱۱۱	حب [illegible]	**خواص** یہ گولیاں جریان اور سرعت انزال کے دور کرنے میں بیحد مفید ہیں تیسرے روز اپنا اثر ظاہر کرتی ہیں۔ پورا فائدہ ایک چلہ میں ہوتا ہے۔ کثرت احتلام کو روکنے میں بھی موثر ہیں۔ **ترکیب استعمال** ایک گولی صبح کو پاؤ بھر دودھ یا تازہ پانی کے ساتھ استعمال کریں۔	فی ڈبیہ ۴۰ گولی ۸ر
۱۱۲	حب ممسک طلائی	**خواص**۔ نہایت اعلیٰ درجہ کی ممسک اور مقوی باہ ہیں اور خوش کیف ہے **ترکیب استعمال** ۱ گولی مباشرت سے ۲ گھنٹہ پیشتر غذا ہضم ہونیکے بعد پاؤ بھر دودھ کیساتھ استعمال کریں۔	فی درجن عـه
۱۱۳	حب ممسک	**خواص**۔ امساک پیدا کرتی اور تفریح بخشتی ہیں۔ **ترکیب استعمال** ایک گولی مباشرت سے دو گھنٹہ پیشتر غذا ہضم ہوجانیکے بعد پاؤ بھر دودھ کیساتھ استعمال کریں۔	فی درجن ۶ر
۱۱۴	حب [illegible]	**خواص**۔ یہ گولیاں اعلیٰ درجہ کی ممسک ہیں سرعت انزال کی شکایت رفع کرنے میں بےنظیر ثابت ہوتی ہیں۔ **ترکیب استعمال** ۱ گولی مباشرت سے ۲ گھنٹہ پیشتر غذا ہضم ہونیکے بعد پاؤ بھر دودھ کیساتھ استعمال کریں۔	فی درجن ۱۲ر

حب عنبر مومیائی۔ خواص۔ تقویت باہ کیلئے یہ گولیاں نہایت مفید ہیں نوجوانی کی غلط کاری اعضاء رئیسہ اور

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
		اعضائے تناسل میں جو ضعف پیدا ہو جاتا ہے اسکو دور کرتی ہیں اور اعضائے رئیسہ کو قوت دیکر کمزوری کی مخفی شکایتوں کو دور کرتی ہیں۔ مباشرت کے بعد ان کا استعمال بہت مفید ہے۔ قوت میں کمی نہیں ہونے دیتیں اور انکے استعمال کے بعد قوت عود کر آتی ہے۔ ترکیب استعمال دو گولیاں رات کو سوتے وقت پاؤ سیر دودھ کیساتھ استعمال کریں۔ قیمت فی درجن ایکروپیہ (عہ)	
۱۱۶	حب نافخ	خواص بلغمی و سوداوی بخاروں کو دور کرنے میں یہ گولیاں مفید ثابت ہوئی ہیں۔ ترکیب استعمال۔ چار گولیاں صبح کو عرق بادیان ۶ تولہ عرق مکوہ ۶ تولہ یا دوسری مناسب دوبہ کیساتھ استعمال کیجاتی ہیں۔	فی تولہ ۴ر
۱۱۷	حب بواسیر بادی	خواص۔ یہ گولیاں بواسیر کے لئے نہایت مفید ہیں سوزش کو رفع کرتی ہیں مسوں کو خشک کرتی ہیں ترکیب استعمال ۲ گولیاں تازہ پانی کیساتھ کھائی جاتی ہیں۔ مسوں پر ضماد بواسیر لگائیں ÷	فیدرجن ۲ر
۱۱۸	حب بواسیر خونی	خواص۔ یہ گولیاں خونی بواسیر کے لئے نہایت مفید ہیں۔ ترکیب استعمال۔ دو گولیاں صبح کو تازہ پانی کے ساتھ استعمال کیجاتی ہیں ÷	فیدرجن ۲ر
۱۱۹	حب جگر [illegible]	خواص۔ امراض جگر کیلئے نہایت مفید ہیں۔ جگر کی سختی اور جگر بڑھ جانے اور زیادتی بلغم سے جگر کے مجاری میں جو سدے پڑ جاتے ہیں ان کو دور کر دیتی ہیں قبض اور گرانی شکم کو رفع کرتی ہیں۔ ترکیب استعمال دو دو گولیاں دونوں وقت کھانیکے بعد استعمال کریں دیر ہضم غذا اور گرم اشیاء نہ کھائیں ÷	فی درجن ۱ر
۱۲۰	حب آتشک	خواص آتشک کے مرض میں نہایت مفید ہیں نیز تمام سوداوی امراض میں فائدہ مند اور بارہا کی مجرب ہیں۔ ترکیب استعمال ایک گولی منقی میں بند کر کے کھائیں۔ ارہر کی دال خوب گھی ڈالکر یا بکری کے گوشت کا قلیہ پھلکے یا ڈبل روٹی کیساتھ کھائیں اسکے سوا اور کسی چیز کے کھانیکی اجازت نہیں جبتک کہ اس دوا کا استعمال رہے یاد رہے کہ استعمال کے وقت گولی دانتوں کو نہ لگے۔	۴۰ گولی کی شیشی ۸ر فی درجن ۳ر
۱۲۱	حب [illegible]	خواص۔ بلغمی کھانسی کے لئے مفید ہیں اور سینہ کو بلغم سے پاک و صاف کرتی ہیں۔ ترکیب استعمال ایک دو گولیاں منہ میں رکھکر اسکا لعاب چوسیں۔ ترش و بادی اشیاء سے پرہیز۔	فی تولہ ۱ر
۱۲۲	حب کھانسی	خواص۔ نزلہ و زکام خراش بلغمی کھانسی میں بہت فائدہ دیتی ہیں ممسک بھی ہیں۔ ترکیب استعمال دو گولیاں نزلہ وغیرہ کے لئے رات کو سوتے وقت چوسیں ترشی و بادی کا پرہیز	فی تولہ ۴ر
۱۲۳	حب تپ لرزہ	خواص۔ یہ گولیاں جاڑے کے بخار کیلئے نہایت فائدہ مند ثابت ہوتی ہیں صرف ۳ روز میں بخار رفع ہو جاتا ہے ترکیب استعمال دن بھر میں تین مرتبہ ایک ایک گولی چار چار گھنٹہ کے بعد پانی کیساتھ کھائیں۔	فی ڈبیہ ۵۰ گولی آٹھ آنہ (۸ر)

حب مدر ۲۴

ایام ماہواری کی خرابی آجکل مستورات میں عام ہے اور انکی تندرستی کو اس سے شدید نقصان پہنچ رہا ہے اسکے علاج میں ہرگز غفلت نہ کرنی چاہیئے طرح طرح کے عوارض رفتہ رفتہ اس خرابی سے پیدا ہو جاتے ہیں یہ گولیاں عورتوں کی مخصوص شکایات ایام ماہواری کی کمی اور بندش کو دور کر کے اس فعل کو باقاعدہ کر دیتی ہیں جیسا کہ وہ قدرتی طور پر ہوتا ہے۔ اور ایام ماہواری میں خرابی پیدا ہونے سے جو شکایتیں پیدا ہو جاتی ہیں ان کو دور کرتی ہیں۔ ایکدرجن کی شیشی چھ آنہ (۶ر)

ترکیب استعمال۔ ایام مقررہ سے ۳ دن پہلے ایک ایک گولی صبح دوپہر شام کو کھانی چاہیئے۔ حالت ایام میں نہ کھائیں

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۱۲۵	حب مروارید	یہ گولیاں عورتوں کے لئے نہایت مفید ہیں۔ عورتوں کی ان مخصوص اور پوشیدہ شکایتوں کو دور کرتی ہیں جو اُن کی تندرستی اور قوت کو آہستہ آہستہ بالکل ہی خراب کر دیتی اور جوانی میں بڑھاپے کی حالت پیدا کر دیتی ہیں۔ رحم سے رطوبت متعفن کا جاری رہنا۔ جریان منی وغیرہ ان شکایتوں کے نام ہیں اور انکے جو نتیجے کچھ عرصہ کے بعد ظاہر ہوتے ہیں وہ درد انگیز ہیں۔ سفید رطوبت جو رحم سے جاتی ہے وہ عورت کو نہایت کمزور کر دیتی ہے۔ یہ گولیاں اسکو دور کر دیتی ہیں۔ سیلان کو روکتی ہیں۔ جریان کو کھوتی ہیں۔ قیمت فی درجن ۱۲؍ بارہ آنہ + ترکیب استعمال ایک ایک گولی صبح و شام عرق عنبر ۵ تولہ کیساتھ یا پانی یا دودھ کیساتھ استعمال کیجائے۔ گرم بادی اور ثقیل اشیاء سے پرہیز	
۱۲۶	حب رادعی	خواص۔ یہ گولیاں عورتوں کے رحم کی رطوبت خشک کر کے تنگی پیدا کرنے میں بے نظیر ہیں۔ ترکیب استعمال شب کو ایک گولی اندام نہانی میں رکھدیجائے اور صبحکو علیحدہ کر دیجائے	فی درجن ۶
۱۲۷	حب مصفی خون	خواص یہ گولیاں بچوں کے فساد خون کی ہر ایک شکایت میں مفید ہیں اور فساد خون میں ہر عمر والیکو مفید ہیں ترکیب استعمال ۶ ماہ کے بچہ کو آدھی گولی اسکی ماں کے دودھ میں گھسکر دیں اس سے بڑے بچوں کیلئے ایک سے دو گولی تک اور بڑے آدمی ۴ گولی شربت عناب کیساتھ استعمال کر سکتے ہیں ترش اور شیریں اشیاء سے پرہیز شیر خوار بچہ کی ماں کو بھی پرہیز کرانا چاہئیے	فی تولہ ۲؍
۱۲۸	حب مغز بادام	خواص۔ یہ پرانی کھانسی میں بہت مفید ہیں پھیپھڑے کے زخم کو بھرتی ہیں بستہ آواز کھولدیتی ہیں۔ ترکیب استعمال ۳ گولیاں عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ شربت خشخاش ۲ تولہ کیساتھ یا صرف گولیاں استعمال کیجائیں۔	فی تولہ ۲
۱۲۹	حب مقل	خواص۔ ریاحی بواسیر کو دور کر دیتی ہیں اور قبض کشا ہیں۔ ترکیب استعمال ۲ گولیاں رات کو سوتے وقت پانی کیساتھ استعمال کیجائیں گرم اور بادی چیزوں سے پرہیز	فی تولہ ۲؍
۱۳۰	[illegible]	خواص۔ یہ گولیاں تقویت باہ کیلئے نہایت مفید ہیں۔ مباشرت کے بعد سستی اور کمزوری محسوس نہیں ہونے دیتیں ترکیب استعمال۔ یہ گولیاں دودھ کیساتھ مباشرت کے بعد کھائیں۔ ترشی کا پرہیز +	فی تولہ ۸؍
۱۳۱	حب لذیذ	خواص یہ لذت کی نہایت عمدہ دوا ہے طرفین پر یکساں اثر کرتی ہے اور بہت ہی کیفیت دیتی ہے۔ ترکیب استعمال۔ ایک گولی چنبیلی کے تیل میں گھسکر وقت سے تھوڑی دیر پہلے سر عضو پر لیپ کریں۔	فی درجن ۱۲؍
۱۳۲	حب مقوی عجیب باہ	خواص یہ گولیاں قوت باہ کیلئے نہایت مفید ثابت ہوئی ہیں یہانتک کہ بعد الفراغ بھی تندی باقی رہتی ہے۔ ترکیب استعمال ۴ گولیاں صبح کے وقت پاؤ سیر دودھ کیساتھ استعمال کیجاتی ہیں۔ ترشی کا پرہیز۔	فی درجن ۶؍
۱۳۳	[illegible]	خواص۔ یہ گولیاں نہایت مقوی باہ و ممسک ہیں کمزوری اعصاب کو نہایت نافع ہیں اور ریاحی درد کو رفع کرتی ہیں اور نزلہ کو روکتی ہیں۔ مقوی دماغ ہیں + ترکیب استعمال صبح کے وقت ایک گولی پاؤ سیر گائے کے دودھ کیساتھ یا تازہ پانی کیساتھ استعمال کریں +	ایک درجن کی شیشی ۱۲؍
۱۳۴	[illegible]	خواص۔ یہ گولیاں نہایت ممسک ہیں اور مبہی ہیں اور اکثر مزاج پر یکساں اثر دکھاتی ہیں مجرب ہیں۔ ترکیب استعمال۔ جماع سے ایک گھنٹہ پہلے ایک گولی پاؤ سیر دودھ کیساتھ استعمال کیجاتی ہے۔	فی درجن ۱۲؍
۱۳۵	[illegible]	خواص۔ ہر قسم کے درد سر کو زائل کرتی امراض چشم میں مفید ہیں۔ دماغ کا تنقیہ کرتی ہیں۔ ترکیب استعمال ایک تولہ یہ گولیاں جب دو گھڑی رات باقی ہو اس وقت عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ کیساتھ کھائی جائیں اور صبح مسہل پی لیا جائے۔ نوٹ۔ طبیب کی رائے سے استعمال کرنی چاہئیں +	فی تولہ ۴؍

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۱۳۶	[illegible]	خواص۔ باہ کو قوت دیتا ہے۔ گردہ و مثانہ کو طاقت بخشتا ہے خون صالح پیدا کرتا ہے چہرہ کو سرخ بناتا ہے نہایت لذیذ خوشبودار اور سریع التاثیر ہے (ترکیب استعمال) صبح کے وقت دو تولہ سے پانچ تولہ تک استعمال کیا جاتا ہے	فی سیر عہ
۱۳۷	[illegible]	خواص۔ گردہ کی کمزوری کو دور کرتا ہے۔ باہ کو قوت دیتا ہے ہاضمہ کو قوی کرتا ہے اولاد خواہ مرد کے قصور سے نہوتی ہو خواہ عورت کے دونوں کی مایوسی کو دور کرتا ہے۔ اور فرزند نرینہ کی خوشی دیتا ہے چہرہ کا رنگ نکھارتا ہے پرسوت کے لئے نہایت مفید ثابت ہوا ہے رطوبت خشک کر کے تنگی پیدا کرتا ہے۔ ترکیب استعمال۔ ایک تولہ سے دو تولہ تک صبح کو چالیس دن یہ دوا استعمال کریں۔ اولاد نہوتی ہو تو عورت و مرد دونوں کو کھانی چاہیئے۔ ترش و بادی چیزیں نہ کھائیں +	[illegible]

حلوائے مغز سر گنجشک والا ۱۳۸ قوت باہ کیلئے مفید ہے مادہ تولید کی پیدائش کو ترقی دیتا ہے ممسک ہے اور سرعت کو مفید ہے گردہ و مثانہ کے ضعف اور درد کمر کو کھوتا ہے جسم کو فربہ کرتا ہے خون صالح پیدا کرتا ہے۔ قیمت فی تولہ ایک آنہ (۱ر) فی سیر پانچ روپے + ترکیب استعمال۔ دو تولہ صبح کو استعمال کرنا چاہیئے۔ ترش و بادی اشیاء سے پرہیز کریں +

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۱۳۹	[illegible]	خواص۔ باہ کو ترقی دیتا ہے گردہ اور دماغ کو قوی کرتا ہے۔ درد کمر کو کھوتا ہے سیلان منی سلسل البول اور سستی کو دفع کرتا ہے چہرہ کو سرخ کرتا ہے بدن کو قوی و فربہ کرتا ہے بالوں کی سیاہی کو قائم رکھتا ہے۔ ترکیب استعمال صبح کو ایک تولہ کھانا چاہیئے۔ ترش اشیاء سے پرہیز۔	فی سیر مہ فی تولہ ار
۱۴۰	[illegible]	خواص باہ کو ترقی دیتا ہے اور درد کمر کو رفع کرتا ہے سیلان منی اور سستی کو دفع کرتا ہے چہرہ کو سرخ کرتا ہے بدن کو قوی و فربہ کرتا ہے ترکیب استعمال صبح کو تولہ کھا کر اوپر سے پاؤ بھر گائے کا دودھ پی لیں۔ ترش و بادی اشیاء سے پرہیز	فی تولہ ار
۱۴۱	حب ملین	خواص۔ جن لوگوں کو ہمیشہ قبض کی شکایت رہتی ہے انکے لئے یہ گولیاں نہایت مفید ہیں اگر دست لانیکی ضرورت ہو تو یہ گولیاں حسب خواہش دست بھی لے آتی ہیں۔ عجیب و غریب چیز ہے۔ ترکیب استعمال ایک گولی سوتے وقت نیم گرم پانی کیساتھ کھائیں صبح کو ملین اجابت ہو جائے گی	فی شیشی ۴۰ گولی ۸ر
۱۴۲	[illegible]	خواص ضعف معدہ صلابت جگر و طحال کیلئے نافع ہیں دقراقر شکم و درد معدہ و جگر و طحال و معا جو ریح کی وجہ سے ہوں دور کرتی ہیں اور درد گردہ و درد مفاصل و قولنج و ریح البواسیر و باد گولہ ہیں دافع فساد ہضم اور مقوی معدہ مشتہی و ہاضم طعام ہیں جسم میں قوت و تازگی بخشتی ہیں سستی و کاہلی کو دور کرتی ہیں اور تمام اعضاء کو قوت دیتی ہیں۔ نہایت محنت سے تیار کیجاتی ہیں۔ ترکیب استعمال صبح یا رات کو سوتے وقت اگولی تازہ پانی کیساتھ استعمال کریں اگر گرانی زیادہ ہو تو دو گولیاں دیں	فی شیشی ۲۰ گولی ۱۰ر
۱۴۳	حب داد	خواص۔ یہ گولیاں داد کیلئے نہایت مفید ہیں۔ چند روز کے استعمال سے داد بھوسی کی طرح اڑ جاتے ہیں ترکیب استعمال۔ گولی کو لیموں کے پانی میں یا سادہ پانی میں گھسکر لیپ کریں +	فی درجن ۶ر
۱۴۴	[illegible]	خواص۔ یہ گولیاں امراض سوداوی کو دور کرتی ہیں آتشک کو زائل کر دیتی ہیں اور تنقیہ کے بعد بہت فائدہ دیتی ہیں اور وجع مفاصل کو جو آتشک کیوجہ ہو دور کر دیتی ہیں اور سوداوی دستوں کو روکتی ہیں۔ عجیب و غریب ہیں + ترکیب استعمال ایک گولی صبح اور ایک گولی شام پانی کیساتھ حلق سے اتار لیں تا استعمال دوا مونگ کی دال اور کدوئے دراز نہ کھائیں۔ باقی اور کسی چیز کا چنداں پرہیز نہیں +	شیشی ۲۰ گولی ۱ر

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۱۴۵	حب نزلہ	**خواص** یہ گولیاں نزلہ و زکام کیلئے نہایت مفید ہیں دماغ کو قوت دیتی ہیں اور درد سر کو زائل کرتی ہیں مُمسک ہیں **ترکیب استعمال** ۲ گولیاں صبح و شام عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ شربت بنفشہ ۲ تولہ کیساتھ استعمال کریں۔	فی شیشی ۴۰ گولی چھ آنہ
۱۴۶	حب [illegible]	**خواص** یہ گولیاں بخار کو خواہ کیسا ہی پرانا کیوں نہو بیخ و بن سے کھو دیتی ہیں اور بار ہا کی مجرب ہیں۔ **ترکیب استعمال** ۲ گولیاں ٹھنڈے سرد پانی کیساتھ بخار نہونیکی حالت میں استعمال کیجائیں۔	فی شیشی ۴۰ گولی ۸
۱۴۷	حب [illegible]	**خواص** اگر آپ کو ہمیشہ نزلہ کی شکایت رہتی ہو آپکے بدن میں خون اچھی طرح پیدا نہیں ہوتا آپکا دل گھبراتا ہے آپکی طبیعت سست رہتی ہو آپ کی غذا اچھی طرح ہضم نہیں ہوتی یا کسی کو تشنج کے دورے پڑتے ہیں تو ان گولیوں کا استعمال کریں۔ **ترکیب استعمال** نزلہ قلت خون اختلاج قلب کے لئے ایک گولی خمیرہ گاؤزبان ایک تولہ میں ملا کر کھائیں تشنج کیلئے ایک گولی خمیرہ گاؤزبان جدوار عود صلیب والا ۷ ماشہ میں ملا کر استعمال کریں۔	۱۲ گولی کی شیشی ۱۲
۶۶۵	حب [illegible]	**خواص** ضعف باہ کی ایک مخصوص چیز ہے بدن کو قوت دیتی ہو۔ اور اعضاء رئیسہ کو قوی بناتی ہیں انکو چند روزہ استعمال سے پٹھوں میں حرکت قوت آجاتی ہو۔ دماغی ضعف دور ہو کر سستی دور ہوجاتی ہو بھوک خوب لگتی ہو خون کی پیدائش زیادہ کرتی ہیں انکے چند روزہ استعمال سے بہت فوائد حاصل ہوتے ہیں **ترکیب استعمال** ایک گولی صبح کو پاؤ بھر دودھ کے ہمراہ استعمال کریں۔	فی درجن ۴
۶۶۶	حب [illegible]	**خواص** یہ گولیاں مردانہ قوت کو قائم رکھتی ہیں اور ضعف باہ کو دور کرنے میں عجیب الاثر ہیں جوانی کی بے اعتدالیوں یا پیرانہ سالی سے جو کمزوری ہوتی ہے اسکو دور کرتی ہیں۔ **ترکیب استعمال** جوان آدمی ایک ہفتہ تک نصف گولی مکھن یا دودھ کیساتھ استعمال کریں اسکے بعد ۱ گولی تک استعمال کرسکتے ہیں بوڑھے آدمی اول ہی میں ایک گولی استعمال کریں۔ ترشی و بادی اور مجامعت سے ہنگام استعمال پرہیز کیا جائے عام طور پر موسم سرما میں ان کا استعمال مناسب ہو موسم گرما میں گرم مقامات پر اسکے استعمال کی اجازت نہیں	فی درجن ۸
	حب [illegible]	**خواص** ۔ یہ گولیاں طاعون کیلئے اکسیر ثابت ہوئی ہیں بطور حفظ ماتقدم اگر اسکا استعمال کیا جائے تو بفضلہ طاعون سے محفوظ رکھتی ہیں قیمتی ادویہ سے تیار شدہ ہیں زمانہ طاعون میں اس کا ہر گھر میں ہونا ضروری ہو۔ **ترکیب استعمال** بحالت مرض دو دو صبح دوپہر شام پانی یا عرق گلاب کیساتھ استعمال کریں بطور حفظ ماتقدم ۲ گولیاں صبح کو کھائیں	فی درجن ۶
۱۴۸	خمیرہ [illegible]	**خواص** اعضائے رئیسہ کو بہت قوت دیتا ہو خیالات فاسد اور خفقان کو نافع ہو امراض سودی کو مفید ہو۔ اور بیماری کے بعد جو کمزوری پیدا ہو جاتی ہے اس کو جلد زائل کر دیتا ہو۔ نہایت نفیس چیز ہے۔ **ترکیب استعمال** ۳ ماشہ سے ۵ ماشہ تک یہ خمیرہ صبح کو عرق گاؤزبان ۷ تولہ عرق گذرہ ۵ تولہ یا دوسری مناسب ادویات کیساتھ یا صرف خمیرہ ہی استعمال کیا جاتا ہو۔ کھٹی و بادی چیزوں سے پرہیز۔	فی سیر ۳ فی تولہ ۱۲
۱۴۹	خمیرہ [illegible]	**خواص** دل اور دماغ اور بصارت کیلئے مفید ہے خفقان وسواس و مالیخولیا کو رفع کرتا ہو۔ **ترکیب استعمال** یہ خمیرہ ۷ ماشہ عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ کیساتھ یا صرف خمیرہ ہی استعمال کریں۔ ترشی سے پرہیز ۞	فی سیر [illegible] فی تولہ ۱
[illegible]	خمیرہ [illegible]	**خواص** خفقان اور وحشت کو دور کرتا ہو قوت باصرہ اور حافظہ کو ترقی دیتا ہو۔ معدہ کو قوت دیتا ہے مرض سل و دق و خشک کھانسی میں نہایت مفید ثابت ہوا ہو۔ **ترکیب استعمال** ۷ ماشہ خمیرہ صبح کو عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ کیساتھ یا صرف خمیرہ ہی استعمال کیا جاتا ہے۔	فی سیر [illegible] فی تولہ ۸

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۱۵۱	خمیرہ گاؤزبان [illegible] والا	**خواص** دل و دماغ معدہ و جگر کو قوت دیتا ہے مراق و خیالات فاسدہ کو دور کرتا ہے معدہ کی تمام خرابیوں کو رفع کرتا ہے۔ بادی بواسیر کو زائل کرتا ہے۔ **ترکیب استعمال** ۶ ماشہ صبح کو عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ کیساتھ یا صرف خمیرہ ہی استعمال کیا جائے	فی سیر للعہ فی تولہ ۸ ر
۱۵۲	خمیرہ بنفشہ	**خواص** دماغ کی ترطیب میں موثر اور ملین طبع ہے صفرا کو نکالتا ہے ذات الجنب و ذات الصدر میں نافع ہے۔ **ترکیب استعمال** ۲ تولہ یہ خمیرہ عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ یا صرف خمیرہ ہی استعمال کریں۔ ترشی سے پرہیز +	فی سیر ۱۰ ر
۱۵۳	خمیرہ خشخاش	**خواص**۔ تیز اور حار مادوں کو روکتا ہے۔ نزلہ کو سینہ کی طرف گرنے نہیں دیتا۔ کھانسی میں مفید ہے اگر منہ سے خون آتا ہو تو اس کو روکتا ہے حرارت کو تسکین دیتا ہے کثرت حیض کو روکتا ہے پھیپھڑے کے زخم کو بھرتا ہے اور اخلاط محترقہ کی تعدیل کرتا ہے۔ **ترکیب استعمال** ۶ ماشہ سے ایک تولہ تک یہ خمیرہ عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ کیساتھ یا صرف خمیرہ ہی استعمال کریں۔	فی سیر عـہ ر فی تولہ ۰ ر
۱۵۴	خمیرہ ابریشم [illegible] ورق طلا والا	**خواص** تپ اسہالی اور تپ صفراوی میں بہت مفید ثابت ہوا ہے ضعف قلب خفقان اور سوء مزاج حار کو نافع ہے۔ گرانی شکم کو زائل کرتا ہے۔ **ترکیب استعمال** صبح کو چھ ماشہ یہ خمیرہ عرق گاؤزبان ۷ تولہ عرق گذرہ ۵ تولہ یا دوسری مناسب ادویات کے ساتھ یا صرف خمیرہ استعمال کیا جاتا ہے۔ گرم و بادی چیزیں نہ کھائیں۔	فی تولہ ۸ ر بغیر ورق طلا والا ۴ ر
۱۵۵	خمیرہ صندل سادہ	**خواص** دل کو قوت دیتا ہے خفقان کو مفید ہے اور پیاس کو بجھاتا ہے۔ **ترکیب استعمال** ۷ ماشہ یہ خمیرہ صبح کو عرق گذرہ ۱۰ تولہ یا صرف خمیرہ استعمال کیا جاتا ہے۔	فی سیر عـہ ر فی تولہ ۰ ر
۱۵۶	خمیرہ گاؤزبان سادہ	**خواص** دل اور دماغ اور بصارت کو قوت دیتا ہے وسواس خفقان و مالیخولیا کیلئے نہایت مفید ہے۔ **ترکیب استعمال** ایک تولہ یہ خمیرہ صبح کو چاندی کے ورق میں لپیٹ کر کھائیں +	فی سیر عـہ
۱۵۷	خمیرہ گاؤزبان عنبری	**خواص**۔ دل اور دماغ اور بصارت کو قوت دیتا ہے۔ دماغی کام کرنے والوں کے لئے عمدہ چیز ہے۔ **ترکیب استعمال** ۶ ماشہ یہ خمیرہ صبح کو استعمال کریں۔ کھٹی چیزوں سے پرہیز۔	فی سیر ۱۲ ر فی تولہ ۱ ر
۱۵۸	خمیرہ گاؤزبان عنبری [illegible]	**خواص** اعضائے رئیسہ دل و دماغ کو قوت دیتا ہے بصارت کو قائم رکھتا ہے اور حافظہ کو ترقی دیتا ہے ہر قسم کی کمزوری کو زائل کرتا ہے غرض اس کا اثر جلد محسوس ہوتا ہے۔ **ترکیب استعمال** ۵ ماشہ یہ خمیرہ عرق گذرہ ۵ تولہ شربت انار ترش دو تولہ کیساتھ استعمال کریں۔	فی تولہ ۸ ر
۱۵۹	خمیرہ گاؤزبان عنبری جدوار عود صلیب والا	**خواص** عام کمزوری کو زائل کرتا ہے اعضائے رئیسہ کو قوت دیتا ہے اعصاب کے ضعف کو دور کرتا ہے۔ دماغ اور حافظہ کے لئے بہت مفید ہے زیادہ عرصہ تک بیمار رہنے سے جو کمزوری پیدا ہو جاتی ہے اس کو زائل کر دیتا ہے مرگی۔ رعشہ لقوہ۔ فالج کے اثرات کا ازالہ کرتا ہے بچوں کے مرض ام الصبیان اور عورتوں کی بیماری اختناق الرحم میں نافع ہے عمدہ چیز ہے بیش قیمت ادویہ سے تیار کیا جاتا ہے **ترکیب استعمال** ۳ ماشہ سے ۵ ماشہ تک یہ خمیرہ کشتہ مرجان ۲ چاول عرق گاؤزبان ۷ تولہ عرق گذرہ تولہ شربت ابریشم سادہ دو تولہ کیساتھ یا صرف کشتہ مرجان جواہر والا کیساتھ یا صرف خمیرہ ہی استعمال کریں۔	فی سیر [illegible] ر فی تولہ ۴ ر
۱۶۰	خمیرہ گاؤزبان [illegible]	**خواص** دل اور دماغ کو قوت دیتا ہے۔ دماغی محنت کرنیوالوں کے لئے نہایت مفید ہے دماغ کو روشن اور شگفتہ رکھتا ہے اور زیادتی محنت سے اسکو کمزور نہیں ہونے دیتا بینائی اور حافظہ کو ترقی دیتا ہے [illegible] کو دور کرتا ہے فرحت پیدا کرتا ہے اور دماغ کی خشکی کو رفع کرتا۔	فی تولہ ۳ ر

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۱۶۰	خمیرہ گاؤزبان عنبری [illegible]	**ترکیب استعمال**۔ ۳ ماشہ سے ۷ ماشہ تک یہ خمیرہ کشتہ مرجان ۲ چاول یا دیگر مناسب ادویہ کیساتھ یا صرف خمیرہ ہی استعمال کریں۔ کھٹی اور بادی چیزوں سے پرہیز ؂	فی تولہ ۳/
۱۶۱	خمیرہ مروارید	**خواص**۔ دماغ اور دل کو قوت دیتا ہے۔ خفقان اور گھبراہٹ کو دور کرتا ہے موتی جھرہ اور چیچک میں بھی دل کی گھبراہٹ کے لئے دیا جاتا ہے۔ **ترکیب استعمال**۔ ۳ ماشہ سے ۱۰ ماشہ تک یہ خمیرہ صبح و شام استعمال کریں	فی تولہ ۴/
۱۶۲	خمیرہ مروارید [illegible] کلاں	**خواص**۔ دل اور دماغ کو قوت دیتا ہے بہت سا خون نکل جانے یا دستوں کیوجہ سے جو کمزوری ہو جاتی ہے اسکو اور ہر قسم کی کمزوریوں کو دور کرتا ہے ضعف قلب اور خفقان میں بہت مفید ہے موتی جھرہ وچیچک میں جو گھبراہٹ اور دل پر گرمی ہوتی ہے اسے جلد زائل کرتا ہے سچے موتی اور جواہرات اور ورق طلا جیسے قیمتی اجزا سے بنایا جاتا ہے۔ اعلیٰ درجہ کی چیز ہے۔ اس کا مزاج معتدل ہے۔ **ترکیب استعمال**۔ یہ خمیرہ صبح و شام ۳ ماشہ سے لیکر ۵ ماشہ تک استعمال کرنا چاہیئے	فی تولہ ۱۰/
۱۶۳	خمیرہ [illegible]	**خواص** خفقان وحشت مالیخولیا اور مراق کیلئے بہت مفید ہے اور تشنگی دور کرتا ہے تقویت قلب میں بے مثل ہے **ترکیب استعمال** ۳ ماشہ صبح یا سہ پہر کو استعمال کریں۔ گرم و بادی چیزوں سے پرہیز۔	فی تولہ ۸/

نزلہ۔ زکام و کمزوری دماغ کی بےنظیر دوا

خمیرہ نزلی جواہر والا ۱۶۴

تجربہ شاہد ہے کہ طالب علم، وکیل، مصنف اور دیگر دماغی کام کرنیوالے اکثر زکام نزلہ، کمزوری دماغ وغیرہ شکایات میں مبتلا ہوتے ہیں اور عام اشخاص بھی بے احتیاطی کیوجہ سے اکثر ان امراض کا شکار نظر آتے ہیں ان تمام اصحاب کے لئے یہ عجیب غریب بےنظیر دوا بنائی گئی ہے اس دوا کے بہترین فوائد کو دیکھکر طب یونانی کی ہمہ گیری کا اعتراف کرنا پڑتا ہے کیسا ہی پرانا نزلہ زکام ہو اسکے استعمال سے اسکا قلع قمع ہو جاتا ہے طرفہ یہ یہ دوا اعلیٰ درجہ کی مقوی دماغ بھی ہے ضعف اعصاب کو دور کرتی ہے بھوک لگاتی ہے۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ ان مہلک امراض سے رہائی حاصل کریں تو آپ کو دنیا میں اس سے بہتر دوا نہیں مل سکیگی اسکی قدر آپ استعمال کے بعد ہی کر سکتے ہیں۔ خوشرنگ ہے اور خوش ذائقہ ہے۔

ترکیب استعمال ۶ ماشہ یہ خمیرہ صبح یا شب کو سوتے وقت استعمال کریں۔ ترش ثقیل اور زیادہ سرد اشیاء سے پرہیز کرنا چاہیئے۔

قیمت فی تولہ صرف چار آنہ (۴/) رکھی گئی ہے جو اسکے بیش بہا فوائد کے اعتبار سے بہت کم ہے +

د

گردہ اور مثانہ کی پتھری کا دنیا میں بہترین علاج

دوائے سنگ ۱۶۶ (رجسٹرڈ)

گردہ اور مثانہ کی پتھری کیلئے بہترین دوا ہے پتھری کو آہستہ آہستہ ٹکڑے ٹکڑے کر کے نکال دیتی ہے۔ درد گردہ کو رفع کرتی ہے اور اکثر اپریشن وغیرہ کی تکلیف سے بچا لیتی ہے۔ قیمت فی تولہ چار روپے (للعہ/)

ترکیب استعمال ایک رتی یہ دوا ایک تولہ سکنجبین بزوری یا شربت آلو بالو میں ملا کر دیں غذا زود ہضم ہلکی دینی چاہئیں چاول اور ثقیل و بادی چیزوں سے پرہیز۔

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۱۶۷	[illegible]	**خواص**۔ لکنت اور ہکلے پن کیلئے یہ دوا نہایت مفید ثابت ہوتی ہے۔ بچوں میں نقل کرنیکی فطری عادت ہوتی ہے بعض بچے ہکلے اور لکنت والے اشخاص کی نقل اتارنے لگتے ہیں اور بالآخر خود بھی اس مرض میں مبتلا ہو جاتے ہیں اس قسم کی لکنت کیلئے یہ دوا مفید ثابت ہوتی ہے لیکن پیدائشی لکنت یا ہکلے پن میں کامیاب نہیں ہے۔ **ترکیب استعمال** ایک ماشہ یہ دوا رات کو سوتے وقت زبان پر اچھی طرح مالش کریں اور یہی طرح صبح کو۔	فی شیشی ۱۲/

[illegible] ان کیلئے مفید ہے [illegible]

نمبر فہرست	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۱۶۹	دوائے سوزاک [illegible] والی	**خواص** نئے اور پرانے سوزاک کے لئے نہایت مفید ہے۔ قرحہ کو بھرتی ہے۔ **ترکیب استعمال** یہ دوا ایک ماشہ (یا ایک قرص) شربت بزوری ۲ تولہ (پانی میں گھول کر) کے ساتھ استعمال کریں۔ لال مرچ اور گرم چیزوں سے پرہیز +	فی تولہ ۸ر ۱۲ قرص عہ ر
۱۷۰	دوائے آتشک [illegible]	**خواص** اخراج سودا و بلغم و استیصال مادہ آتشک میں بےنظیر ہے منضج کے بعد استعمال کیجاتی ہے۔ **ترکیب استعمال** ۲ رتی گائے کے نیم گرم دودھ کیساتھ استعمال کرائیں، غذا میں سوائے دودھ اور چاول کچھ نہ دیں۔	دو ماشہ کی شیشی ۸ر
۱۷۱	دواء المسک بارد جواہر والی	**خواص** خفقان و توحش کو جلد روک دیتی ہے اور روح و قلب کو فوراً قوت پہنچاتی ہے اعضاء رئیسہ کو قوی کرتی ہے اور خیالات فاسدہ اور دل کی گرمی کو دور کرتی ہے۔ دل کو فرحت دیتی ہے۔ **ترکیب استعمال** ۱ ماشہ یہ دوا عرق گذر ۲ تولہ عرق عنبر ۲ تولہ کیساتھ یا صرف دوا ہی استعمال کریں +	فی سیر للعہ فی تولہ ۸ر
۱۷۲	دواء المسک بارد سادہ	**خواص** اسکے افعال و خواص دواء المسک بارد جواہر والی کے قریب قریب ہیں۔ گرم و بادی اشیاء نہ کھائیں۔ **ترکیب استعمال** ۵ ماشہ یہ دوا عرق گذر ۲ تولہ شربت انار شیریں ۲ تولہ کیساتھ یا صرف دوا ہی استعمال کریں۔	فی سیر حلہ ر فی تولہ ۲ر
۱۷۳	دواء المسک معتدل جواہر والی	**خواص** روح اور قلب اور دماغ کو قوت دیتی ہے اور وحشت اور مالیخولیا اور امراض باردہ مثل فالج۔ لقوہ و رعشہ کے لئے مفید ہے ضعف معدہ کو دور کرتی ہے اور رطوبات معدہ کو تحلیل کرتی ہے نہایت مفید اور زود اثر ہے۔ **ترکیب استعمال** ۵ ماشہ یہ دواء المسک عرق بادیان ۵ تولہ عرق گذر سادہ ۵ تولہ عرق عنبر ۳ تولہ نبات سفید ۲ تولہ کے ساتھ استعمال کیجائے۔ بلا کسی بدرقہ بھی یہ دوا استعمال کیجا سکتی ہے۔ کھٹی اور بادی چیزوں سے پرہیز +	فی سیر للعہ ر فی تولہ ۸ر
۱۷۴	دواء المسک حار سادہ	**خواص و ترکیب استعمال** دواء المسک حار جواہر والی کے قریب قریب افعال و خواص رکھتی ہے اور اسکی ترکیب استعمال بھی وہی ہے جو اس کی ہے۔	فی سیر عنہ ر فی تولہ ۴ر
۱۷۵	دواء المسک [illegible] جواہر والی	**خواص** سوداوی خفقان مالیخولیا کے لئے مفید ہے دل اور جگر اور معدہ کو قوت دیتی ہے اور سوداوی بخارات کو تحلیل کرتی ہے قیمتی فوائد رکھتی ہے۔ بیماری کے بعد کی کمزوری کو جلد رفع کر دیتی ہے۔ **ترکیب استعمال** ۳ ماشہ سے ۷ ماشہ تک یہ دواء المسک صبح کو مناسب بدرقہ کیساتھ یا بلا بدرقہ استعمال کیجائے مندرجہ ذیل ادویہ کیساتھ استعمال کریں تو زیادہ مفید ہوتی ہے۔ عرق عنبر ۴ تولہ عرق گذر ۴ تولہ عرق بادیان ۴ تولہ مصری ۲ تولہ۔	فی سیر نشہ ر فی تولہ ۶ر سادہ فی تولہ ۲ر
۱۷۶	دواء الترنجبین	**خواص** مقوی باہ ہے احتلام جریان سرعت کی شکایت کو رفع کرتی ہے گرم مزاج والوں کو خصوصیت سے موافق آتی ہے۔ **ترکیب استعمال** ایک تولہ یہ دوا عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ کیساتھ یا دودھ کیساتھ استعمال کیجائے +	فی تولہ ۱ر
۱۷۷	دوائے [illegible]	**خواص و ترکیب استعمال** مستورات کے ایام ماہواری کو باقاعدہ کرتی ہے۔ خون حیض کی کثرت کو جسکا بعض اوقات بند ہونا مشکل ہوجاتا ہے۔ اس دوا کی صرف ۳ خوراکیں بند کر دیتی ہیں۔ ۳ ماشہ یہ دوا صبح و شام کو پاؤ سیر دودھ یا تازہ پانی کے ساتھ استعمال کریں۔	فی تولہ ۲ر
۱۷۸	دوائے [illegible]	**خواص** جگر و طحال کی بیماریوں کو خصوصیت سے دور کرتی ہے سدے کھولتی ہے ریاح کو تحلیل کرتی ہے گردہ و مثانہ کو قوت دیتی ہے استسقاء میں نہایت نافع ہے مقوی جگر ہے۔ **ترکیب استعمال** ۵ ماشہ سے ۷ ماشہ تک یہ دوا عرق مکو کاسنی والا ۱۰ تولہ شربت دینار ۲ تولہ کیساتھ استعمال کریں۔	فی سیر ملہ ر فی تولہ ۲ر
۱۷۹	دوائے [illegible]	**خواص** سدے اور پیچش کو خواہ اس کی وجہ سے خون آتا ہو یا نہ آتا ہو دور کرتی ہے۔ **ترکیب استعمال** رات کو ساٹھی کے چاول ۹ تولہ پانی میں بھگو دیں صبح اسکے آب زلال کیساتھ ۷ ماشہ استعمال کریں۔ گرم و بادی و ثقیل اشیاء سے پرہیز ضروری ہے صرف پانی کے ساتھ بھی یہ دوا فائدہ کرتی ہے۔	فی تولہ ۱ر

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۱۸۰	دوائے قوائے اربعہ	**خواص** معدہ کو قوت دیتی ہے، اشتہا پیدا کرتی ہے، خرابی معدہ سے اگر قبض ہو تو اس کو دور کرتی ہے اور دست آتے ہوں تو ان کو روک دیتی ہے شکایات معدہ کے لئے بہر حال مفید ہے۔ **ترکیب استعمال** ۶ ماشہ یہ دوا غذا سے پہلے یا غذا کے بعد عرق بادیان ۱۲ تولہ یا پانی کیساتھ استعمال کریں۔	فی تولہ ۱ر
۱۸۱	دیاقوزہ	**خواص** خشک کھانسی کے لئے مفید ہے۔ نزلہ کو روکتا ہے اور سینہ کو صاف کرتا ہے۔ **ترکیب استعمال** ۶ ماشہ سے ایک تولہ تک عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ کے ساتھ یا کسی اور مناسب ادویہ کیساتھ یا صرف دوا ہی استعمال کریں۔ کھٹی اور بادی چیزوں سے پرہیز +	فی سیر ۶؏ر فی تولہ ۰ر
۱۸۲	دوائے مالش	**خواص** یہ دوا ان لوگوں کے لئے ہے جو جوانی کی غلط کاریوں سے اپنے ہاتھوں آپ تباہ ہو چکے ہیں دوائے مالش رگوں اور پٹھوں کی جملہ خرابیوں کو زائل کر کے پوری قوت پہنچاتی ہے۔ نہایت مفید ہے۔ **ترکیب استعمال** کنج ران جسے چڈھا بھی کہتے ہیں اور عضو پر اس کے چاروں طرف ہلکے ہاتھ سے اچھی طرح نیم گرم مالش کریں۔ بہتر یہ ہے کہ اس کے استعمال کے بعد کوئی طلا بھی استعمال کرلیں۔	دو تولہ کی شیشی ۱؏ر
۱۸۳	دوائے ٹکور	**خواص**۔ اس دوا کے بھی وہی فوائد ہیں جو دوائے مالش کے ہیں اگر دونوں یکے بعد دیگرے استعمال ہوں تو بہت جلد فائدہ ظہور میں آتا ہے۔ **ترکیب استعمال** یہ دوا ایک ایک تولہ کپڑے میں باندھ کر پوٹلی بنائیں اور دو تولہ تل کے گرم تیل میں پوٹلی گرم کر کے عضو پر ٹکور کریں۔ یہ عمل پندرہ منٹ تک جاری رہنا چاہیئے۔ **نوٹ**:۔ بہتر یہ ہے کہ پہلے دوائے مالش ایک ہفتہ تک استعمال کیجائے اس کے بعد دوائے ٹکور ایک ہفتہ استعمال کیجائے۔ اگر زیادہ ضرورت محسوس ہو تو طلائے کیمیا تاثیر جو اسی فہرست میں درج ہے تیسرے ہفتہ سے شروع کردیں۔ اس کے دوران میں اگر کوئی مقوی دوا استعمال کیجائے تو سونے پر سہاگہ ہے +	فی ڈبیہ ۱۲ر

عرقیات کی روحیں

۱۸۴	روح شاہترہ	ایک تولہ یہ روح ۴ تولہ پانی میں ملا کر بطور عرق استعمال کریں اور عرق کے فوائد و ترکیب استعمال عرقیات میں ملاحظہ کیجئے۔	فی بوتل ۱۰ر
۱۸۵	روح کیوڑہ	ایک تولہ یہ روح ۴ تولہ پانی میں ملا کر بطور عرق استعمال کیجائے۔	" ۱۲ر
۱۸۶	روح گاؤزبان	ایک تولہ یہ روح ۴ تولہ پانی میں ملا کر استعمال کریں۔	" ۱۲ر

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۱۸۷	روح گلاب	ایک تولہ یہ روح ۴ تولہ پانی ملاکر بطور عرق استعمال کریں	فیبوتل ۱۲
۱۸۸	روح مکوہ	ایک تولہ یہ روح ۴ تولہ پانی میں ملاکر بطور عرق استعمال کریں۔	" ۱۲
نمبر ۱۸۸ (ا)	روح منڈی	ایک تولہ یہ روح ۴ تولہ پانی میں ملاکر بطور عرق استعمال کریں	" ۱۲
نمبر ۱۸۸ (ب)	روح پودینہ	۴ تولہ یہ روح ۲۰ تولہ پانی میں ملاکر بطور عرق استعمال کریں فوائد وغیرہ عرقیات میں ملاحظہ فرمائیں	" ۱۲
۱۸۸ (ج)	روح بیدمشک	۲ تولہ یہ روح ۲۰ تولہ پانی میں ملاکر بطور عرق استعمال کریں۔	" ۱۲
۱۸۸ (د)	روح بادیان	۲ تولہ یہ روح ۱۲ تولہ پانی میں ملاکر بطور عرق استعمال کریں۔	" ۱۲
۱۸۹	[illegible]	**خواص** تمام سوداوی امراض وآتشک میں نہایت مفید ثابت ہوا ہے۔ اعلیٰ درجہ کا مصفی خون ہے پھوڑے اور پھنسیوں کو بہت جلد خشک کرتا ہے۔ خاص اہتمام سے تیار کیا جاتا ہے۔ **ترکیب استعمال** ۴ تولہ روح میں ایک تولہ مصری ڈالکر استعمال کریں۔ کھٹی اور بادی چیزوں کا پرہیز۔	فیبوتل ۱۲ -

(رُب)

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۱۹۰	رب انار امی	**خواص** تفریح پیدا کرتا ہے دل اور معدہ کو قوت دیتا ہے اور اسہال صفراوی وقے کو روکتا ہے۔ **ترکیب استعمال** ۲ تولہ یہ رب عرق گاؤزبان ۲ تولہ عرق بیدمشک ۴ تولہ کیساتھ یا صرف رب استعمال کریں۔	فی سیر ۱۲
۱۹۱	رب انار شیریں	**خواص** یہ رب دل ودماغ کی گرمی دور کرتا ہے اور پیاس بجھاتا ہے۔ ترکیب استعمال بشرح صدر۔	فی سیر ۱۲
۱۹۲	رب انگور ترش	**خواص** مقوی معدہ ہے اور قلب کو فرحت دیتا ہے۔ ترکیب استعمال بشرح صدر	" ۱۲
۱۹۳	رب [illegible]	**خواص وترکیب استعمال** دل کو قوت دیتا ہے اور تفریح بخشتا ہے۔ ۲ تولہ یہ رب عرق گاؤزبان ۸ تولہ بیدمشک ۴ تولہ کے ساتھ یا صرف رب ہی استعمال کریں۔	فی سیر ۱۲
۱۹۴	رب بہی [illegible]	**خواص** قلب اور جگر کو قوت دیتا ہے قے اور دستوں کو روکتا ہے، اور تفریح پیدا کرتا ہے۔ **ترکیب استعمال** ۲ تولہ یہ رب عرق گاؤزبان یا دوسری مناسب بدرقہ کے ساتھ استعمال کریں۔	فی سیر ۱۲
۱۹۵	رب جامن	**خواص** معدہ اور جگر کو قوت دیتا ہے جگر ومعدہ کی حرارت کو تسکین دیتا ہے دستوں کو روکتا ہے۔ **ترکیب استعمال** ۲ تولہ یہ رب عرق گاؤزبان یا مناسب بدرقہ کے ساتھ استعمال کریں۔	فی سیر ۱۲

روغنیات!

روغن سوزاک جدید یہ روغن نئے اور پرانے سوزاک کیلئے اسقدر مفید ہے کہ بیان سے باہر ہے سوزاک کو چند ہی روز میں مستقل فائدہ بخشتا ہے جلن کو فوراً رفع کرتا ہے۔ قرحہ کو بھرتا ہے ہر موسم میں اسکا استعمال بخطر کیا جاتا ہے۔ قیمت فی شیشی ایک تولہ ایک روپیہ چار آنہ (۱۴)

ترکیب استعمال ایکماشہ یہ روغن بتاشہ میں ڈالکر منہ میں رکھیں اوپر سے شربت بزوری ۴ تولہ پانی میں گھولکر پئیں، سرخ مرچ اور گرم اشیاء سے پرہیز کریں ✣

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۱۹۶	روغن [illegible]	**خواص** یہ روغن عصبی دردوں کے واسطے بےنظیر بلکہ اکسیر ہی گٹھیا۔ ذات الجنب اور درد قولنج وغیرہ میں نہایت مفید ہے جلے ہوئے مقام پر لگانے سے فوراً آرام ہو جاتا ہے۔ نیم گرم مالش کریں۔	فیتولہ ۱
۱۹۷	روغن [illegible]	**خواص** بلغم کو دستوں کے ذریعہ خارج کرتا ہے، سدے اور ہچکی وغیرہ میں نہایت مفید ہے۔ **ترکیب استعمال** ۲ تولہ سے ۴ تولہ تک یہ روغن گائے کے دودھ یا عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ یا دوسری مناسب ادویہ کے ساتھ استعمال کیا جائے ✣	فی سیر نمبر (۱) ۱۲ نمبر (۲) ۱۲
۱۹۸	روغن بابونہ	**خواص** دردوں کو تحلیل کرتا ہے اور درد کو تسکین دیتا ہے۔ درد کمر اور مفاصل کے لئے بہت مفید ہے ریاح کے درد کو دور کرتا ہے	فی سیر [illegible]

قیمت	خوص اور ترکیب استعمال	نام دوا	نمبر دوا
فی تولہ ۰ر	ترکیب استعمال نیم گرم روغن مالش کیا جائے ۔	روغن بابونہ	۱۹۸
فی سیر ۱۰ روپیہ فیتولہ ۳ر	خواص کان کا درد اور کانوں کا گنگ پن دور کرتا ہے اور درد سر میں بھی نافع ہے ۔ ترکیب استعمال کان کے درد کے لئے نیم گرم چند قطرے کان میں ٹپکانا چاہئیں +	روغن بادام تلخ	۱۹۹
فی سیر ۸روپیہ فیتولہ ۲ر	خواص اعضا کی خشکی کو رفع کرتا ہے۔ قبض کو دور کرتا اور دماغ کو قوت دیتا ہے نیند لاتا ہی اور کم خوابی یا بے خوابی کی شکایت میں نافع ہے۔ دست لانے میں اعانت کرتا ہے ۔ ترکیب استعمال اگر قبض آنتوں کی خشکی کی وجہ سے ہو تو ۶ ماشہ ایک تولہ تک آدھ یا و نیم گرم دودھ کیساتھ سوتے وقت استعمال کریں۔ تقویت دماغ اور نیند لانے کے لئے دماغ پر مالش کریں +	روغن بادام شیریں	۲۰۰
فی سیر ۴ روپیہ فیتولہ ار	خواص معدے کے ورم کو تحلیل کرتا ہے اور اعصاب شکم میں نرمی پیدا کرتا ہے ۔ ترکیب استعمال شکم پر مالش کریں اور سرد ہوا سے بچیں۔	روغن بان	۲۰۱
فی تولہ ۵ر	خواص اعصاب کو قوت دیتا ہی۔ زخم اور درد کو دور کرتا ہے چوٹ میں نہایت مفید ہی۔ خون کو فوراً بند کر دیتا ہے۔ اورام کو تحلیل کرتا ہے سوزاک میں بہ مشورہ طبیب استعمال کرنے سے فائدہ دیتا ہی۔ زخموں اور جوڑوں کے لئے علی الخصوص مفید ہی + ترکیب استعمال تقویت اعصاب اور درد کے لئے نیمگرم مالش کریں۔ سوزاک میں چند قطرے بتاشہ میں ڈالکر حلق سے اتارلیں۔ خون بند کرنے اور زخموں کو اچھا کرنے کے لئے کپڑے کو روغن میں تر کرکے اس جگہ جہاں خون جاری ہو یا زخم ہو باندھیں۔	روغن بلسان	۲۰۲
فی سیر ۴ روپیہ فیتولہ ار	خواص خواب آور ہی۔ دماغ اور سینہ کی خشکی دور کرتا ہے درد سر کو زائل کرتا ہے اور دماغ میں تری پیدا کرتا ہے۔ نزلہ میں نہایت سود مند ہی۔ ترکیب استعمال درد سر۔ نزلہ۔ بیخوابی کے لئے دماغ پر اسکی مالش کریں اور سینہ کی خشکی کے لئے سینہ پر۔	روغن بنفشہ	۲۰۳
فیتولہ ۴ر	خواص تقویت دماغ اور تقویت باہ کے لئے مفید ہی اور قبل از وقت بالوں کو سفید ہونے سے روکتا ہی۔ ترکیب استعمال دماغ پر مالش کیا جائے اور باہ کے لئے بطور طلاء کام میں لایا جائے +	روغن بیضہ مرغ	۲۰۴
فیتولہ ار	خواص کان کے درد کو روکتا ہے اور ریاح کو تحلیل کرتا ہے ۔ مفید چیز ہے ۔ ترکیب استعمال نیمگرم کان میں ایک ایک قطرہ ٹپکائیں +	روغن ترب	۲۰۵
فی سیر ۱۰ روپیہ فیتولہ ۲ر	خواص زخموں کو جلد بھر دیتا ہی چوٹ کے درد کو تسکین دیتا ہی۔ تازہ زخموں کو فوراً بھر دیتا ہے ۔ ترکیب استعمال چوٹ پر نیمگرم مالش کریں اور نئی روئی کے پہل سینک کر باندھیں۔ ٹھنڈے پانی سے بچیں۔	روغن زرد یا دارو	۲۰۶
فیتولہ ۲ر	خواص و ترکیب استعمال رطوبت کو خشک کرتا ہی دوران خون کو تیز کرتا ہی۔ نیمگرم مالش کیا جائے ۔	روغن زفت	۲۰۷
فی سیر ۵ روپیہ فیتولہ ار	خواص مادے کو تحلیل کرتا ہے۔ چہرے کو صاف کرتا ہے ورموں کو تحلیل کرتا ہی آنکھوں کی روشنی کو قائم رکھتا ہے اور ترقی دیتا ہے۔ بطور طلاء اس کا استعمال باہ کو قوت دیتا ہے + ترکیب استعمال نیم گرم مالش کیا جائے اور تحلیل اورام کے لئے ضماد میں کار آمد ہے ۔	روغن زیتون	۲۰۸
فیتولہ ۴ر	خواص فالج۔ لقوہ۔ ضعف اعصاب کے لئے مفید ہی چوٹ کا درد دور کرتا ہی اورام کو تحلیل کرتا ہے۔ ترکیب استعمال نیمگرم مالش کیا جائے اور آب سرد اور سرد ہوا سے بچیں +	روغن سرخ	۲۰۹
فیتولہ ۲ر	خواص و ترکیب استعمال امراض حادہ کے بعد کسی تیز اور حار مادہ سے حرارت کے باعث ثقل	روغن [illegible]	۲۱۰

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۲۱۰	روغن [illegible]	سماعت پیدا ہو جاتا ہے اور کم سننا اور اونچا سننا اور کانوں کا بجنا وغیرہ شکایتیں پیدا ہو جاتی ہیں۔ ان شکایتوں میں یہ روغن بہت مفید ہے۔ دن میں دو تین مرتبہ اس کے نیم گرم قطرے کان میں ٹپکائیں +	فی تولہ ۲ ر
۲۱۱	روغن [illegible]	خواص فالج۔ لقوہ۔ کزاز۔ عرق النسا۔ اور پنڈلیوں کے دوران شکایتوں میں بہت مفید ہے۔ باہ کو قوت دیتا ہے اور ثقل سماعت (بہرا پن) کو نافع ہے۔ رحم کی بیماریوں کے لئے مفید ثابت ہوا ہے + ترکیب استعمال فالج۔ لقوہ۔ کزاز اور دردوں کے لئے نیمگرم لگائیں کان میں نیم گرم چند قطرے ٹپکائیں امراض رحم میں اس کا فرزجہ بذریعہ قابلہ کام میں لایا جائے۔ باہ کے لئے بطور طلاء کام میں لایا جائے +	فی تولہ ۴ ر
۲۱۲	روغن فسنتین	خواص و ترکیب استعمال معدہ وجگر کے ورم کو تحلیل کرتا ہے اور اسکی سختی کو رفع کرتا ہے بقدر ضرورت نیمگرم مالش کریں	فی تولہ ۱ ر
۲۱۳	روغن چوب چینی	خواص سرد بیماریوں کیلئے (بلغمی) مانند فالج و استرخاء رعشہ و درد مفاصل اور اس درد کو جو مادہ آتشک کے سبب عارض ہو نہایت مفید اور مجرب ہے۔ + ترکیب استعمال بقدر ضرورت نیمگرم مالش کریں۔	فی تولہ ۲ ر
۲۱۴	روغن عقرب	خواص بواسیر کے مسّوں کو گراتا اور مثانہ کی پتھری کو توڑ کر نکالتا ہے۔ بہت مفید ثابت ہوا ہے۔ ترکیب استعمال مسّوں پر روئی کے پھوئے سے لگائیں اور مثانہ کی پتھری کیلئے دو تین قطرے سوراخ بول میں ٹپکائیں	فی تولہ ۶ ر
۲۱۵	روغن قسط	خواص فالج رعشہ اور تشنج وغیرہ میں نہایت مفید ہے اعصاب کو قوت دیتا ہے اور درد کو فوراً زائل کرتا ہے۔ ترکیب استعمال گرم وقت میں نیم گرم مالش کریں۔ سرد ہوا اور سرد پانی سے احتیاط کریں۔	فی تولہ ۴ ر
۲۱۶	روغن کاہو	خواص و ترکیب استعمال دردسر دماغ کی خشکی کو رفع کرتا ہے بیخوابی کو دور کرتا اور فوراً نیند لاتا ہے اسکو سر پر ملیں۔	فی تولہ ۱ ر
۲۱۷	روغن [illegible]	خواص و ترکیب استعمال وجع المفاصل (جوڑوں کے درد) کو تسکین دینے میں نہایت مفید ثابت ہوا ہے درد کی جگہ نیمگرم مالش کریں اور روئی کے پہل باندھ کر سینکیں، زیادہ ٹھنڈے پانی اور ٹھنڈی ہوا سے بچیں۔	فی تولہ ۴ ر
۲۱۸	روغن کدو	خواص و ترکیب استعمال دردسر حار اور بیخوابی کو (جو خشکی کی وجہ سے ہو) دور کرتا ہے۔ دماغ کو قوت دیتا ہے نہایت مفید تیل ہے۔ بقدر ضرورت سر پر مالش کرنی چاہیئے +	فی سیر صہ ر فی تولہ ۱ ر
۲۱۹	روغن [illegible]	خواص فالج میں بہت مفید ہے رعشہ، لقوہ وغیرہ امراض میں نہایت سودمند ثابت ہوا ہے۔ جوڑوں کے درد کو تسکین دیتا ہے۔ بیش قیمت مرکب ہے۔ مفید اثرات دکھاتا ہے۔ ترکیب استعمال نیمگرم مالش کریں۔ سرد ہوا سے بچیں اور سرد غذا نہ کھائیں۔	فی تولہ ۴ ر
۲۲۰	روغن گل	خواص اعصاب کو قوت دیتا ہے۔ مادے کو روکتا ہے اور تحلیل کرتا ہے دردسر حار کو نافع ہے۔ ابتدائے سرسام میں مفید ہے۔ دماغ کو بخارات سے محفوظ رکھتا ہے۔ بکثرت خرچ ہوتا ہے۔ ترکیب استعمال اعضاء اور دردسر کے لئے مالش کریں ابتدائے سرسام میں دوہرے دُھلے ہوئے کپڑے کو اس روغن اور سرکہ میں ترکریں اور برف سے ٹھنڈا کر کے تالو پر رکھیں +	فی سیر ۱۲ ر فی تولہ ۰ ر
۲۲۱	روغن [illegible]	خواص وجع المفاصل۔ نقرس۔ کمر اور پنڈلیوں کے درد وغیرہ کو بہت مفید ہے۔ ترکیب استعمال تھوڑا سا تیل درد کی جگہ مالش کریں اور روئی کے پہل اس پر باندھیں۔ سردی سے بچیں۔	فی سیر صہ ر فی تولہ ۱ ر
۲۲۲	روغن [illegible]	خواص سخت اورام کو تحلیل کرتا ہے، داد اور گنج کو دور کرتا ہے جھنجھناہٹ اور سوزش کو زائل کرتا ہے اور سخت جلد کو نرم کرتا ہے، نہایت ہی مفید چیز ہے خاص محنت اور دشوار ترکیب سے اس کو بنایا جاتا ہے + ترکیب استعمال گرم وقت میں یا گرم کر کے مقام ماؤف پر اس کی مالش کریں [illegible]	

[illegible] اعصاب فالج لقوہ امراض [illegible]

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۲۲۳		ترکیب استعمال بقدر ضرورت نیم گرم مالش کریں اور سرد ہوا سے بچنا چاہیئے ٭	فی تولہ ۲ر
۲۲۴	روغن بے نظیر (رجسٹرڈ)	یہ تیل بالوں کی سیاہی اور درازی اور چمک کا بہترین محافظ ہے اور اسکے علاوہ اکثر دماغی امراض کو مفید ثابت ہوا ہے۔ درد سر۔ دماغ کی کمزوری دور کرنے میں نہایت پر تاثیر ہے۔ نیز اسکی اعلیٰ درجہ کی طاقت دماغ تک ہی محدود نہیں بلکہ اس کی حکمی تاثیر بالوں کی جڑوں کو مضبوط کرنے اور گرنے سے محفوظ رکھنے میں بھی نہایت موثر ثابت ہوئی ہے شل اور خوشبودار روغنوں کے اس کا استعمال رکھا جائے تو انشاء اللہ تعالیٰ تمام دماغی امراض سے محفوظ رہیں گے۔ قیمت فی شیشی صرف بارہ آنے ۱۲ر	
۲۲۵	روغن [illegible]	خواص دماغ کی خشکی دور کرتا ہے اور میٹھی نیند لاتا ہے اور مرض سہر (بےخوابی) جسمیں کسیوقت نیند نہیں آتی بہت نافع ہے۔ ناک کے زخم کو بھرتا ہے۔ خاص نگرانی میں خاص اہتمام سے تیار کیا جاتا ہے۔ ترکیب استعمال دماغ پر اس کو مالش کرنا چاہیئے اور اچھی طرح جذب کر دینا چاہیئے ناک کے زخم کیلئے ۳ قطرے ٹپکائیں	فی تولہ ۲ر
۲۲۶	روغن مصطگی	خواص معدے کو اور اعصاب کو قوت دیتا ہے اور درد کمر کو دور کرتا ہے جگر کی سختی میں بھی مفید ہے۔ ترکیب استعمال پیٹ پر نیم گرم مالش کیا جائے۔ سرد ہوا اور سرد پانی اور سرد غذا سے پرہیز کرنا چاہیئے۔	فی تولہ ۱ر
۲۲۷	روغن حنا	خواص و ترکیب استعمال بلغمی اور ریاحی امراض میں یہ روغن نہایت مفید ہے۔ نیم گرم مالش کریں۔	فی تولہ ۱ر
۲۲۸	روغن صندل	خواص یہ روغن پرانے سوزاک کو فائدہ دیتا ہے قرحہ کو بھرتا ہے۔ سوزاک کی جلن دور کرتا ہے مجرب ہے۔ ترکیب استعمال ایک ماشہ یہ روغن بتاشہ میں رکھ کر منہ میں ڈالیں اوپر سے شربت بزوری ۲ تولہ پئیں۔	فی تولہ ۱۲ر
۲۲۹	روغن [illegible]	خواص یہ تیل کمر اور پنڈلیوں کے درد اور وجع مفاصل و نقرس وغیرہ کے درد کے لئے بہت مفید ہے۔ ترکیب استعمال نیم گرم درد کی جگہ مالش کریں اور سرد ہوا سے مقام ماؤف کو حتی الامکان بچانا چاہیئے۔	فی تولہ ۱ر
۲۳۰	روغن [illegible] دماغ	خواص دماغ کو قوت دیتا ہے۔ بالوں کو سیاہ رکھتا ہے۔ درد سر اور دماغ کی کمزوری دور کرتا ہے بازاری مضر تیلوں کی بجائے اگر اس کا استعمال رکھا جائے تو بہت سے دماغی امراض سے محفوظ کر دیتا ہے۔ ترکیب استعمال شب کو سوتے وقت یا صبح کو بقدر ضرورت سر پر مالش کرنا چاہیئے۔	فی تولہ ۴ر
	روغن ناصور	خواص دنیا میں ناصور کے لئے بہترین دوا ہے ہزاروں مایوس العلاج مریض اسکے استعمال سے فائدہ اٹھا چکے ہیں بےخطا اور مجرب ہے، (ترکیب استعمال) ناصور کو نیم کے پانی یا صابن سے صاف کرکے اس دوا کے تین چار قطرے ٹپکائیں یا روئی کی بتی میں یہ لگا کر بتی کو ناصور میں رکھیں + نوٹ: شیشی کو بوقت استعمال ہلا لینا چاہیئے +	فی شیشی ۱عہ
	روغن خنازیر	خواص یہ روغن خنازیر (کنٹھ مالا) کے لئے نہایت مفید ثابت ہوا ہے۔ اسّی فیصدی خنازیری مریض اس دوا سے صحت یاب ہو گئے ہیں۔ خنازیری گلٹیوں کو چند روز میں تحلیل کر دیتا ہے۔ ترکیب استعمال بقدر ضرورت یہ روغن گرم کرکے پندرہ منٹ تک گلٹی پر مالش کریں۔ اسکے بعد ارنڈ کا پتہ یا پان گرم کرکے باندھ دیں۔ قیمت فی شیشی جو ایک مریض کے لئے کافی ہے [illegible] روپے	فی شیشی ے ر

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت

کے بعد پھر اپنا وزن کیجئے پھر دیکھئے آپکا کتنا وزن بڑھا۔ ہزاروں سست اور لاغر اصحاب اس کے چند روزہ استعمال سے چست اور فربہ ہوگئے ہیں بعض اوقات جسم میں غیر معمولی ترقی کی وجہ سے پہچاننے میں تامل ہوتا ہے (ترکیب استعمال) ۲ رتی سے ۳ رتی تک یہ روغن صبح کو یا شب کو پاؤ سیر دودھ یا ۲ تولہ مکھن میں ملاکر استعمال کریں۔ دوران استعمال دودھ اور گھی جسقدر ہضم کرسکیں استعمال کریں۔ ترش اور ثقیل اشیاء سے پرہیز کریں۔ قیمت فی شیشی چھ ماشہ دو روپے (عہ)

س

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۲۳۱	سفوف ملین	خواص پیٹ کی گرانی رفع کرتا ہی درد شکم کو دور کرتا ہی اور قبض کو رفع کرتا ہی دو تین دست بافراغت لے آتا ہی۔ ترکیب استعمال ۵ ماشہ یہ سفوف نیم گرم پانی کے ساتھ سوتے وقت پھانک لیں ثقیل اور بادی چیزوں سے پرہیز۔	۱۰ تولہ کی ڈبیہ ۵ر
۲۳۲	سفوف زادہ	خواص بعض مستورات کو حالت حمل میں خون آتا ہی انکے لئے نہایت مفید ہی چند خوراک سے ہی فائدہ ہوجاتا ہی۔ ترکیب استعمال چھ ماشہ یہ سفوف صبح کے وقت پانی کیساتھ پھانک لیا جائے زیادہ گرم اور ترش چیزوں سے پرہیز۔	۱۲ خوراک کی ڈبیہ ۱۰ر
۲۳۳	سفوف فتت	خواص گردہ و مثانہ کی پتھری کو توڑ کر نکالدیتا ہے اور قرحہ کو بھرتا ہے مفید و مجرب ہی۔ ترکیب استعمال ۹ ماشہ یہ سفوف تازہ پانی کے ساتھ صبح کے وقت استعمال کریں۔ بھاری چیزوں سے پرہیز +	فی ڈبیہ ۸ خوراک ۱۰ر
۲۳۴	سفوف عود	خواص مقوی معدہ و ہاضم طعام ہی معدہ کی اصلاح کرتا ہی ریاح غلیظہ کو تحلیل کرتا ہی نہایت مفید ہے۔ ترکیب استعمال ۴ ماشہ یہ سفوف قدرے تازہ پانی کے ساتھ صبح یا سوتے وقت استعمال کریں +	۵ خوراک کی ڈبیہ ۵ر
۲۳۵	سنون مقوی دندان	خواص دانتوں اور مسوڑوں کو مضبوط کرتا ہی اور دانتوں کی ہر قسم کی بیماریوں کو رفع کرتا ہی اور مسوڑوں سے خون آنے کو روکتا ہی مسوڑوں کا گوشت اگر گل بھی گیا ہو تو پھر پیدا کرتا ہے اور منہ کو خوشبودار کرتا ہے۔ ترکیب استعمال سوتے وقت دانتوں پر ملیں اسکے بعد کلی نہ کریں صبح کو مسواک یا برش سے دانت صاف کریں۔	فیتولہ ۲ر
۲۳۶	منجن [illegible]	خواص ہلتے ہوئے دانتوں کو جماتا ہی بشرطیکہ دانت جگہ نہ چھوڑ چکے ہوں اور مسوڑوں کی حفاظت کرتا ہے دانتوں کی نگہداشت کرتا ہی اور انہیں جلا دیتا ہی غرضکہ دانتوں کے واسطے عمدہ چیز ہی۔ ترکیب استعمال اس منجن کو دانتوں پر ملکر تھوڑی دیر کلی نہ کریں۔ شب کو ملکر سونا زیادہ مفید ہی۔	فی تولہ ار
۲۳۷	منجن [illegible]	خواص و ترکیب استعمال دانتوں کی جڑوں کو مضبوط کرتا۔ مسوڑوں کی خراب رطوبت کو جذب کرتا نزلہ کی رطوبت کو جو دانتوں پر گرکر درد پیدا کرتی ہے دور کرتا ہے ڈاڑھ کے درد کو رفع کرتا ہی رات کو یا بوقت ضرورت دانتوں پر ملیں اس کے استعمال کے بعد آدھ گھنٹہ تک پانی استعمال نہ کریں۔	فیتولہ ا؍
۲۳۸	سنون چرپری	خواص و ترکیب استعمال مسوڑوں سے خون آنے کو روکتا ہے دانتوں کو مضبوط کرتا ہی اور منہ کو صاف اور خوشبودار کرتا ہے۔ دانتوں پر ملنا چاہیئے۔	فیتولہ ار
۲۳۹	سنون زرد	خواص و ترکیب استعمال ڈاڑھ اور دانت کے درد کو دور کرتا ہی دانتوں کو مضبوط کرتا ہی اور دانتوں کے میل کو صاف کرتا ہی۔ دانتوں پر حسب معمول ملنا چاہیئے ملنے کے بعد کچھ دیر تک پانی نہ لگائیں۔	فیتولہ ار
۲۴۰	سنون شہاری	خواص و ترکیب استعمال مسوڑوں سے خون آنے کو روکتا ہی۔ دانتوں پر ملکر سو رہیں۔ کلی نہ کریں +	فیتولہ ار
۲۴۱	سنون کالا	خواص و ترکیب استعمال دانتوں کی جڑوں کو مضبوط کرتا ہی مسوڑوں سے خون آنیکو روکتا ہی اور دانتوں کو صاف اور شستہ کرتا ہی۔ رات کو سوتے وقت دانتوں پر ملیں اور تھوڑی دیر تک کلی نہ کریں +	فیتولہ ار
۲۴۲	سنون مجلی	خواص و ترکیب استعمال دانتوں کو جلا دیتا ہے۔ اور منہ کو خوشبودار اور صاف کرتا ہی دانتوں پر ملیں	فیتولہ ا

نمبر دوا	نام دوا	خوص اور ترکیب استعمال	قیمت
۲۴۲	سنون مجلّے	اس سنون کو ملکر کلی کر سکتے ہیں۔	فی تولہ ۱ر
۲۴۳	سنون ممی	**خوص و ترکیب استعمال** دانتوں کو جلا دیتا ہے اور مسوڑوں پر دھڑی جماتا ہے۔ منہ کو خوشبودار اور صاف کرتا ہے۔ حسب معمول دانتوں پر ملیں +	فی تولہ ۱ر
۲۴۴	سفوف ہاضم	**خوص** معدہ کو قوت دیتا ہے ہضم اچھا کرتا ہے۔ بھوک خوب لگاتا ہے۔ درد شکم کو فوراً رفع کرتا ہے اور ریاح کو تحلیل کرتا ہے۔ معدہ کے ضعف کو زائل کرتا ہے اور دافع قبض ہے اور ریاحی بواسیر کے لئے مفید ہے + **ترکیب استعمال** ایکماشہ یہ سفوف کھانا کھانے کے بعد یا جبوقت ضرورت ہو استعمال کریں۔	شیشی ۲ تولہ ۴ر شیشی ۵ تولہ ۸ر
۲۴۵	سفوف برص	**خوص**۔ بدن پر جو سفید داغ ہو جاتے ہیں انہیں دور کرتا ہے۔ سالہا سال کے تجربوں کے بعد اسکو ازالہ برص کے لئے مفید قرار دیا گیا ہے۔ چالیس دن کے استعمال سے کل دھبے جو جسم پر ہوں مٹجاتے ہیں اور سفید داغ دھبے جسم کا اصلی رنگ قبول کر لیتے ہیں۔ **ترکیب استعمال** چھ ماشہ یہ سفوف رات کو پانی میں بھگو دیں صبح اس کا آب زلال نتھار کر پی لیں اور سفوف کا پھوک جو بچے اسکو پانی میں پیسکر سفید داغوں پر لگائیں اور غذا میں صرف بیسنی روٹی جسمیں گھی زیادہ ہو نمک کم ڈالا گیا ہو کھائیں۔	فی تولہ ۲ر
۲۴۶	سفوف جریان	**خوص** یہ سفوف جریان کے لئے نہایت مفید ہے۔ رقت و سرعت وغیرہ شکایات کو رفع کرتا ہے۔ **ترکیب استعمال** چھ ماشہ یہ سفوف صبح کو گائے کے تازہ دودھ کے ساتھ اور اگر دودھ نہ ملے تو تازہ پانی کے ساتھ استعمال کریں۔ کھٹی و بادی چیزوں سے پرہیز +	فی سیر ۱۲ر فی تولہ ۱ر
۲۴۷	سفوف جریان والا	**خوص** یہ سفوف جریان کے لئے نہایت مفید ہے رقت و سرعت و کثرت احتلام کے رفع کرنے میں عجیب الاثر ہے۔ **ترکیب استعمال** ۶ ماشہ صبح کو گائے کے تازہ دودھ کے ساتھ یا تازہ پانی کے ساتھ استعمال کریں۔	فی ڈبیہ ۱۰ر
۲۴۸	سفوف اطفال	**خوص** بچوں کے لئے نہایت مفید ہے انکے معدے درست حالت میں رکھتا ہے۔ بدہضمی کو دور کرتا ہے بچوں کو مرضوں کے آفات سے محفوظ رکھتا ہے اور قدرتی طور سے جسقدر ان کا نشو و نما ہونا چاہیئے اسمیں فرق نہیں آنے دیتا۔ عیالدار اصحاب کو اپنے گھروں میں اسے ضرور رکھنا چاہیئے تاکہ ضرورت پر کام آئے۔ **ترکیب استعمال** ۴ رتی سے ۳ ماشہ تک یہ سفوف بچوں کو ماں کے دودھ کے ساتھ دیا جائے یا بچوں کی ماں کو کھلایا جائے۔ ترشی و بادی سے پرہیز +	فی سیر ۱۲ر فی تولہ ۱ر
۲۴۹	سفوف مغلظ و مقوی باہ	**خوص** ضعف باہ۔ جریان۔ سرعت انزال کو زائل کرتا ہے۔ مادہ تولید کی پیدائش کو زیادہ کرتا ہے اور امساک پیدا کرنے میں بے نظیر ہے مغلظ ہے + **ترکیب استعمال** وقت صبح ۶ ماشہ گائے کے تازہ دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔	فی تولہ ۳ر
۲۵۰	سفوف جریان خاص	**خوص** جریان کیلئے مفید ثابت ہوا ہے پرمہ اور پرسوت کیلئے جو عورتوں کی مخصوص شکایتیں ہیں مفید ہے۔ **ترکیب استعمال** چھ ماشہ یہ سفوف صبحکو تازہ پانی کے ساتھ استعمال کرنا چاہیئے کھٹی و بادی اشیاء سے پرہیز۔	فی تولہ ۲ر
۲۵۱	سفوف دمہ	**خوص** دمہ کیلئے مفید ہے اور بلغمی کھانسی کو دور کرتا ہے دمہ کیوجہ سے جو شکایت پیدا ہو گئی ہوں ان کا ازالہ کرتا ہے۔ **ترکیب استعمال** ایک تی یہ سفوف خمیرہ گاؤزبان ایک تولہ میں ملا کر استعمال کریں کھٹی چیزوں کا پرہیز۔	فی تولہ ۱ر
۲۵۲	سفوف ذیابیطس	**خوص** ذیابیطس شکری ہو یا غیر شکری دونوں کے لئے مفید ثابت ہوا ہے گردوں کو قوی کرتا ہے۔ **ترکیب استعمال** چھ ماشہ یہ سفوف آب جامن (؟) کے پانی یا مناسب ادویہ کیساتھ کھائیں شیرینی بادی و گرم اشیاء سے پرہیز	فی تولہ ۱ر
۲۵۳	سفوف بنفشہ	**خوص** یہ قبض کو دور کرتا ہے اور دردِ سر جو قبض کی وجہ سے ہو رفع کرتا ہے۔	فی تولہ ۸ر

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۲۵۳	سفوف [illegible]	ترکیب استعمال ایک تولہ یہ سفوف رات کو سوتے وقت نیم گرم پانی سے استعمال کریں۔ بچوں کو باندازہ عمر اس سے کم مقدار میں دیں۔ قابض اور بادی اشیاء کا پرہیز +	فی سیر عہ فیتولہ ۱۰
۲۵۴	سفوف [illegible]	خواص۔ سوزاک کے لئے مفید ہے۔ پیپ بند کرتا ہے۔ اور سوزاک کو جلد زائل کر دیتا ہے۔ اس کے فوائد استعمال سے بخوبی ظاہر ہوں گے + ترکیب استعمال ۲ ماشہ یہ سفوف ہمراہ شربت بزوری ۴ تولہ استعمال کریں۔ لال مرچ اور گرم چیزوں سے پرہیز +	فی تولہ ۲
۲۵۵	سفوف جریان [illegible]	خواص یہ سفوف جریان کے لئے نہایت مفید ہے کیسا ہی مایوس العلاج ہو چند روز کے استعمال سے شفائے کلی ہو جاتی ہے۔ ممسک بھی ہے۔ ترکیب استعمال ۶ ماشہ یہ سفوف پاؤ بھر گائے کے دودھ کیساتھ استعمال کیا جاتا ہے ثقیل چیزوں سے پرہیز۔	فیتولہ ۲
۲۵۶	سفوف [illegible]	خواص رحم سے رطوبت بہنے کو روکتا ہے اور خشکی پیدا کرتا ہے عورتوں کی اس مخصوص شکایت کی یہ عمدہ دوا ہے۔ ترکیب استعمال ایکتولہ یہ سفوف دودھ یا پانی کے ساتھ استعمال کیا جائے۔ بادی اور کھٹی چیزوں سے پرہیز۔	فیتولہ ۱
۲۵۷	سفوف مشتہی	خواص۔ بھوک لگاتا ہے ضعف معدہ کے سبب جو دست آتے ہیں اس کو روک دیتا ہے چہرہ کا رنگ نکھارتا ہے۔ بلغمی بخار کو دور کرتا ہے۔ ترکیب استعمال ۵ ماشہ یہ سفوف صبح و شام کھانا کھانیکے بعد تازہ پانی کے ساتھ پھانکیں +	فیتولہ ۱
۲۵۸	سفوف جریان [illegible]	خواص یہ سفوف جریان کی مخصوص دوا ہے۔ اگر زیادہ زور کا مرض ہو تو بھی اپنا فائدہ دکھاتا ہے۔ ترکیب استعمال ۶ ماشہ یہ سفوف صبح کیوقت پاؤ سیر گائے کے تازہ دودھ کیساتھ استعمال کیا جاتا ہے۔	فی سیر عہ فیتولہ ۱۰
۲۵۹	سفوف طحال	خواص تلی کے ورم کو تحلیل کرتا اور اس کی سختی کو دور کرتا ہے۔ معدہ کو بھی قوت دیتا ہے + ترکیب استعمال ایکماشہ سے ۳ ماشہ تک یہ سفوف صبحکو تازہ پانی کیساتھ استعمال کریں بادی اشیاء سے پرہیز۔	فیتولہ ۱
۲۶۰	سفوف [illegible]	خواص صفراوی و خونی دستوں کو روکدیتا ہے اگرچہ انکے بند نہ ہونیکی وجہسے حالت مایوسی تک ہی کیوں نہ پہنچ گئی ہو۔ ترکیب استعمال سات ماشہ یہ سفوف روغن گاؤ یعنے گھی میں چرب کرکے لعاب ریشہ خطمی ۶ ماشہ میں شربت بنفشہ ایک تولہ ڈالکر استعمال کریں +	فیتولہ ۱
۲۶۱	سفوف [illegible]	خواص بواسیر کا خون بند کردیتا ہے بدن کو قوت دیتا ہے خون صاف کرتا ہے۔ بھوک لگاتا ہے اور معدہ کو قوت دیتا ہے۔ بہت مفید ثابت ہوا ہے + ترکیب استعمال ۳ ماشہ تازہ دودھ کے ساتھ پھانک لیا جائے۔	فیتولہ ۱۲
۲۶۲	سفوف [illegible]	خواص یہ سفوف مقوی باہ ہے۔ مادہ تولید کو غلیظ کرتا ہے گردہ و کمر کو مضبوط کرتا ہے۔ دماغ کو قوت دیتا ہے اور امساک پیدا کرتا ہے۔ کم خرچ بالانشین ہے۔ ترکیب استعمال چھ ماشہ بوقت صبح گائے کے تازہ دودھ کیساتھ استعمال کرنا چاہیئے۔	فیتولہ ۱
۲۶۳	سفوف [illegible]	خواص سوزاک کو خواہ نیا ہو یا پرانا دور کرتا ہے، جریان کے لئے بھی مفید ہے۔ مجرب ہے۔ ترکیب استعمال ۶ ماشہ یہ سفوف پھانک لیں اوپر سے شربت بزوری ۴ تولہ پانی میں ملا کر پئیں۔	فیتولہ ۲
۲۶۴	سفوف [illegible]	خواص۔ سوزاک کا قرحہ بھر دیتا ہے اور اس دیرپا آزار سے نجات دلاتا ہے، جریان کے لئے بھی فائدہ مند ہے۔ ترکیب استعمال ایکماشہ اول دن + دوسرے دن ڈیڑھ ماشہ + تیسرے دن تین ماشہ یہ سفوف شربت بزوری ۴ تولہ یا اور مناسب ادویہ کیساتھ استعمال کریں۔ لال مرچ۔ گرم و ترش اشیاء سے پرہیز +	فیتولہ ۴

نمبر دوا	نام دوا	خوص اور ترکیب استعمال	قیمت
۲۶۵	سفوف [illegible]	**خوص**۔ باہ کو قوت دیتا ہے، جریان اور سُرعت کو دور کرتا ہے، گردہ و مثانہ کو طاقت دیتا ہے۔ **ترکیب استعمال** ایک تولہ یہ سفوف گائے کے دودھ کیساتھ استعمال کریں۔ ترش اشیاء سے پرہیز۔	فیتولہ ۲ر
۲۶۶	سفوف [illegible]	**خوص** جریان کو دور کرتا ہے، باہ کو قوت دیتا ہے ممسک ہے مغلظ منی ہے۔ **ترکیب استعمال** ایکتولہ یہ سفوف گائے کے تازہ دودھ کیساتھ استعمال کریں، ترش و بادی اشیاء سے پرہیز۔	فیتولہ ار
۲۶۷	سفوف [illegible]	**خوص** یہ سفوف ضعف معدہ و سنگرہنی تبخیر سوداوی و بلغمی بیماریوں کو دور کردیتا ہے مادہ تولید اور خون کی پیدائش کو ترقی دیتا ہے، چہرے کا رنگ نکھارتا ہے۔ باہ کو بھی کسیقدر قوت دیتا ہے۔ **ترکیب استعمال** چہ ماشہ یہ سفوف عرق بادیان ۲ تولہ یا پانی کیساتھ استعمال کریں۔ ترش و بادی اشیاء سے پرہیز +	فیتولہ ار
۲۶۸	سفوف [illegible]	**خوص** یہ سفوف پرانے سوزاک کے قرحہ کو بھر دیتا ہے جلن کو رفع کرتا ہے، بارہا کا مجرب ہے۔ **ترکیب استعمال** چہ ماشہ یہ سفوف پھانکیں اوپر سے شربت بزوری ۲ تولہ پانی میں ملا کر پی لیں ترش گرم و بادی اشیاء سے پرہیز لازمی ہے +	فیتولہ ۲ر
۲۶۹	سفوف [illegible]	**خوص** جریان کو دور کرتا ہے۔ سُرعت اور رقت کو کھو دیتا ہے اور مادہ تولید میں غلظت پیدا کرتا ہے + **ترکیب استعمال** ۷ ماشہ یہ سفوف صبحکو پھانک کر اوپر سے پاؤبھر گائے کا دودھ پی لیں ترش و گرم و بادی اشیاء سے پرہیز۔	فیتولہ ار
۲۷۰	سفوف سوزاک	**خوص** مرض سوزاک میں یہ سفوف مفید ثابت ہوا ہے بفضلہ تعالیٰ ۵ روز کے استعمال سے ہر سونکا سوزاک دفع ہو جاتا ہے اس کا استعمال موسم گرما میں مناسب ہے۔ (**ترکیب استعمال**) ۹ ماشہ یہ سفوف گائے کے پاؤبھر تازہ دودھ کے ساتھ استعمال کیا جاتا ہے۔ غذا میں سوائے دودھ اور چاول کم مٹھاس کے اور کچھ استعمال نہیں کرنا چاہیئے ۔	فی تولہ ۲ر

سفوف مغلظ و ممسک ۲۷۱ رقت و سرعت انزال کی شکایت کو رفع کرتا ہے اور مادہ تولید کو غلیظ کرتا ہے اور نہایت مبہی و ممسک ہے جریان کیسا ہی زیادتی کے ساتھ ہو خدا کے فضل و کرم سے ۱۲ روز میں صحت کلی ہو جاتی ہے +

ترکیب استعمال ۶ ماشہ یہ سفوف صبحکو پاؤبھر تازہ گائے کے دودھ کیساتھ استعمال کریں کھٹی اور بادی چیزوں سے پرہیز۔ قیمت فی ڈبیا ۲ خوراک (۱۲ر)

نمبر دوا	نام دوا	خوص اور ترکیب استعمال	قیمت
۲۷۲	سفوف [illegible]	**خوص** پیچش و مروڑ کو دور کرتا ہے اور بواسیر ریحی کو زائل کرتا ہے۔ خون آنے کو روکتا ہے۔ **ترکیب استعمال** ۳ ماشہ یہ سفوف روغن گاؤ میں چرب کر کے لعاب ریشہ خطمی ۶ ماشہ کے ہمراہ شربت بنفشہ دو تولہ ڈال کر استعمال کریں کھٹی میٹھی اور ثقیل اشیاء سے پرہیز کرنا چاہیئے +	فیتولہ ار
۲۷۳	سفوف [illegible]	**خوص** مادہ تولید کی اصلاح کرتا ہے رقت کو کھوتا اور وحات کی شکایتوں کو زائل کرتا ہے اور کسیقدر ممسک بھی ہے۔ جریان اور کثرت احتلام میں بیحد مفید ہے۔ **ترکیب استعمال** ۵ ماشہ یہ سفوف صبح کو گائے کے دودھ یا تازہ پانی کے ساتھ استعمال کریں۔	فیتولہ ار
۲۷۴	سفوف [illegible]	**خوص** پرانے دستوں کو جن کا سبب معدہ اور امعاء کا ضعف ہو بند کردیتا ہے۔ مجرب ہے **ترکیب استعمال** ۶ ماشہ یہ سفوف پھانک کر رب بہی شیریں ۲ تولہ عرق بادیان ۲ اتولہ میں ملا کر پی لیں یا تازہ پانی کے ساتھ اس سفوف کو پھانک لیں۔ ساگودانہ یخنی وغیرہ ہلکی غذائیں کھائیں ثقیل اور بادی اشیاء سے پرہیز۔	فی تولہ ار
۲۷۵	سفوف [illegible]	**خوص** معدہ کو قوت دیتا ہے ریاح کو تحلیل کرتا ہے نفخ شکم کو دور کرتا ہے غذا جلد ہضم کرتا ہے عجیب چیز ہے۔ **ترکیب استعمال** ۳ ماشہ یہ سفوف پانی کے ساتھ غذا کے بعد پھانک لینا چاہیئے ثقیل اور بادی اشیاء سے پرہیز۔	فی تولہ ۸ر

قیمت	خواص اور ترکیب استعمال	نام دوا	نمبر دوا
فی سیر ۱۲؍ فیتولہ ۱؍	**خواص** معدہ کو قوت دیتا ہے کھانا خوب ہضم کرتا ہے ریاح کو تحلیل کرتا۔ بھوک بڑھاتا جسم میں قوت اور تازگی پیدا کرتا ہے سستی اور کاہلی کو دور کرتا ہے اور تمام اعضا کو قوت بخشتا ہے۔ **ترکیب استعمال** ایک ماشہ یہ سفوف غذا کے بعد یا سوتے وقت پانی کے ساتھ استعمال کریں۔ بچوں کو باندازہ عمر اس سے کم مقدار میں استعمال کرائیں۔ قابض و بادی اشیا سے پرہیز۔	سفوف نمک سلیمانی	۲۷۶
فی سیر ۱۲؍ فیتولہ ۱؍	**خواص** معدہ و جگر کو طاقت دیتا ہے بھوک بڑھاتا ہے اور ریاح کو تحلیل کرتا ہے، ہضم اچھا کرتا ہے خون صالح پیدا کرتا ہے شیخ بو علی سینا نے اس نسخہ کو تجویز فرمایا ہے۔ **ترکیب استعمال** ۲ ماشہ یہ سفوف بعد غذا یا جس وقت ضرورت پیش آئے استعمال کرنا چاہیے +	سفوف نمک شیخ الرئیس	۲۷۷
	سفوف اعظم ۲۷۸ یہ سفوف باہ کے لئے اکسیر ہے کیسی ہی باہ سے ناامیدی ہو گئی ہو خدا کے فضل سے ایک ہفتہ کے استعمال سے اصلی حالت ہو جاتی ہے۔ ۳ ماشہ یہ سفوف گائے کے دودھ پاؤ سیر کے ساتھ استعمال کیا جائے۔ قیمت فی شیشی ایک ہفتہ کیلئے دو روپے (۲؍)		
فیبوتل ۱۲؍	**خواص** صفرا کی حدت توڑتی ہے جگر کی گرمی زائل کرتی ہے۔ تپ صفراوی کو فائدہ دیتی ہے۔ پیاس کو تسکین دیتی ہے۔ **ترکیب استعمال** ۲ تولہ سکنجبین عرق گاؤزبان یا خالص پانی کے ساتھ استعمال کرنی چاہیے۔	سکنجبین سادہ	۲۷۹
فیبوتل ۱۲؍	**خواص** جگر اور طحال کے فضلات کو خارج کرتی ہے اور پیشاب کھلکر لاتی ہے بخار میں مفید ثابت ہوتی ہے + **ترکیب استعمال** ۲ تولہ سکنجبین عرق گاؤزبان یا خالص پانی کے ساتھ استعمال کرنی چاہیے۔	سکنجبین بزوری	۲۸۰
فیبوتل ۱۲؍	**خواص** صفراوی قے کو روکتی ہے۔ پیاس کو بجھاتی ہے۔ بلغم کی تقطیع کرتی ہے۔ نہایت مفید ہے + **ترکیب استعمال** ۲ تولہ سکنجبین کو مثل سکنجبین سادہ استعمال کرنا چاہیے۔	سکنجبین لیموں	۲۸۱
فیبوتل ۱۲؍	**خواص**۔ صفرا کو زائل کرتی ہے اور ہضم غذا میں اعانت کرتی ہے نہایت مفید چیز ہے۔ **ترکیب استعمال** ۲ تولہ سکنجبین کو مثل سکنجبین سادہ استعمال کرنا چاہیے +	سکنجبین نعناعی	۲۸۲
۱۵ خوراک کی ڈبیہ ۱۲؍	**خواص** کثرت حیض کو روکتا ہے ایام ماہواری کو باقاعدہ کرتا ہے رحم کی خراب رطوبت خشک کرتا ہے۔ جریان اور سیلان رطوبت کو مفید ہے۔ رحم کی خرابیوں کی اصلاح کرتا ہے۔ نیز بواسیر کے خون کو روکتا ہے۔ **ترکیب استعمال** ۷ ماشہ صبح کو تازہ پانی کے ساتھ استعمال کریں۔ بادی اور ثقیل چیزوں سے پرہیز۔	سفوف فالسی	۲۸۳
۲ تولہ کی ڈبیہ ۶؍	**خواص** یہ سفوف اخلاط ثلاثہ۔ سودا صفرا بلغم کو بذریعہ اسہال نکالتا ہے عجیب الاثر ہے نفیس الطبع اصحاب جو التماس اور سنا کے مسہل کے نام سے گھبراتے ہیں اور رفتہ رفتہ مرض کو بڑھاتے ہیں انکے واسطے خاص اہتمام سے تیار کیا گیا ہے۔ **ترکیب استعمال** ایک تولہ یہ سفوف رات کو مصری کے نیم گرم شربت کیساتھ پھانک لیں +	سفوف مسہل	۲۸۴
فیتولہ ۲؍	**خواص** یہ سفوف پرانے اور نئے اور ہر قسم کے بخار اور کھانسی کے لئے نہایت مفید ہے۔ اور اس کا یہ خاص اثر ہے کہ مرض کی بیخ کنی کر کے جسم کو فربہ اور ہر قسم کے ضعف کو دفع کرتا ہے۔ **ترکیب استعمال** ۱۰ ماشہ یہ سفوف سرد پانی کے ساتھ استعمال کیا جائے۔	سفوف ثعلب مصری	۲۸۵
۲۰ خوراک کی ڈبیہ [illegible]	**خواص** اس سفوف کو مدتہائے دراز تک عالیجناب ارسطوئے دوراں غفران مآب شفاء الملک صاحب بہادر کے زیر تجربہ رہکر کامیاب ہونیکا شرف حاصل رہا ہے اور عالیجناب حکیم ناصر الدین احمد خان صاحب کے زیر استعمال ہے جسکو حکیم صاحب ممدوح نے خلق خدا کی فائدہ رسانی کیلئے ہمدرد کو عنایت فرمایا ہے حدت خون کو زائل کرنے اور اندفاع مادہ سودا اور ہر قسم کے جلدی عوارض میں بمنزلہ اکسیر ہے جسکی خوبی تجربہ پر موقوف ہے **ترکیب استعمال** ۱۰ ماشہ یہ سفوف عرق شیر یا مرکب ۲ تولہ [illegible] مرکب صفی خون ۲ تولہ کیساتھ استعمال کریں۔ اشیاء گرم و شیریں سے [illegible]	سفوف [illegible]	۲۸۶

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۲۸۷	سفوف خاص	**خواص** یہ سفوف طبیب اعظم عالیجناب شفاء الملک صاحب بہادر کے خاص مجربات میں سے ہے جسکو حکیم صاحب ممدوح کے صاحبزادے عالیجناب حکیم ناصر الدین احمد خانصاحب نے بہ نظر رفاہِ عام ہمدرد دواخانہ کو عطا فرمایا ہے عورتوں کے دردِ کمر، کمزوری مثانہ کے لئے مفید ہے۔ رحم سے رطوبت بہنے کو بند کرتا ہے اور ایام ماہواری کی خرابیوں کی اصلاح کرتا ہے۔ **ترکیب استعمال** ۵ ماشہ یہ سفوف ہمراہ آب سرد کے استعمال کرنا چاہیئے۔	[illegible]
۲۸۸	سفوف مفرح	**خواص**۔ عالیجناب خان بہادر شفاء الملک صاحب کے ہاں کا خاص اسراری نسخہ ہے اب اس کو بنظر فائدہ رسانی اور رفاہِ عام عالیجناب حکیم ناصر الدین احمد خانصاحب ابن شفاء الملک صاحب نے دواخانہ کو مرحمت فرمایا ہے تمام قسم کی گرم بیماریوں کو دور کرنے میں عمدہ اثر رکھتا ہے قلب کو بے انتہا تقویت دیتا ہے خفقان اور ضعف کو دور کرتا ہے بعد تنقیہ حالت بخار میں اس کا استعمال جائز ہے۔ اس کی خوبیاں اِس کے استعمال پر موقوف ہیں۔ **ترکیب استعمال** ایک رتی یہ سفوف مفرح یا قوتی ۵ ماشہ یا دواء المسک معتدل جواہر والی میں ملا کر استعمال کریں	[illegible]
۲۸۹	سفوف اصل السوس	**خواص** جریان منی و مذی کے لئے مفید ہے، ذکاوت حس کو زائل کرتا ہے۔ مجرب ہے + **ترکیب استعمال** ۶ ماشہ پاؤ سیر دودھ نیم گرم کے ساتھ استعمال کریں بادی و ترش اشیاء سے پرہیز۔	فی تولہ ۶/
۲۹۰	سفوف املی	**خواص** معدہ کو قوت دیتا ہے بھوک لگاتا ہے قبض کو رفع کرتا ہے معدہ کے ضعف اور ریاحی درد کو زائل کرتا ہے۔ **ترکیب استعمال** ۲ رتی یہ سفوف جوارش کمونی، ۷ ماشہ میں ملا کر استعمال کریں بادی اور ثقیل چیزوں سے پرہیز۔	فی تولہ ۱۲/

۲۹۲ شربت فولاد

معدہ کو قوت دیتا ہے جگر کو خاص طور پر تقویت بخشتا ہے خون صالح پیدا کرتا ہے بھوک لگاتا ہے۔ قوت جسمانی کو ترقی دیتا ہے چہرے کو خوش رنگ بناتا ہے۔ بیماری کے بعد کی کمزوری کو دور کرتا ہے۔ ضعف معدہ کی وجہ سے جو دست آتے ہیں ان کو روکتا ہے۔ نیز طحال و جگر بڑھ جانے کو مفید ہے۔ پرچہ ترکیب شیشی پر چسپاں ہے بیس تولہ کی شیشی ایک روپیہ آٹھ آنہ (عہ/)

۲۹۳ شربت روح افزا (رجسٹرڈ)

موسم گرما میں اِس بے مثل اور مقبول عام شربت کا اِستعمال نہایت مناسب ہے۔ اور جن اصحاب کا مزاج گرم ہے وہ سردی میں بھی پی سکتے ہیں۔

جو رنگ دیکھو تو دلربا ہے مزا جو چکھو تو جاں فزا ہے
مہک میں پھولوں سے بھی زیادہ اثر میں اکسیر بے بہا ہے
جو اِس میں تفریح و تقویت ہے نہ اُسکی غایت نہ انتہا ہے
نہ رُوح افزا سا کوئی شربت کبھی بنے گا نہ بن چکا ہے

یہ شربت اعلیٰ درجہ کا مفرح و مقوی قلب ہے مصفی خون و خوش ذائقہ ہے صفرا کی حدت کو توڑتا ہے پیاس کی شدت کو تسکین دیتا ہے دل کی گھبراہٹ اور دھڑکن اور متلی کی شکایت کو رفع کرتا ہے بخار کی خفیف اندرونی حرارت کو نکالتا ہے۔ تپ دِق اور سوداوی امراض میں نہایت مفید ہے پھوڑے پھنسیوں کو رفع کرتا ہے چہرہ کو خوش رنگ بناتا ہے ہوش و حواس کو درست کرتا ہے اور درد سر کو فائدہ دیتا ہے۔ بخارات جو معدہ سے دماغ کی جانب چڑھتے ہیں انکو بہت جلد رفع کرتا ہے پیشاب کی سوزش اور چنگ کو کھوتا ہے۔ بچوں کی پیاس اور اسہال کی حالت میں بھی نہایت مفید ثابت ہوا ہے۔ نیز عورتوں کے امراض خاصہ کے لئے نہایت نافع ہے۔ عورت۔ مرد۔ بچوں۔ بوڑھوں کو یکساں فائدہ بخشتا ہے۔ یہ شربت رجسٹری شدہ ہے۔ صرف ہمدرد دواخانہ سے ملسکتا ہے دوسری جگہ نہیں ملیگا تازہ میوے مثل انگور، انار، سیب۔ نارنج وغیرہ اور بہت سی ادویہ اس میں شامل ہیں +

[illegible] پانی میں گھول کر پیا جاتا ہے اور اس میں برف بھی ڈال سکتے ہیں۔ قیمت فی بوتل ایک روپیہ چار آنہ (عہ/)

نمبر	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۲۹۶	شربت شاہ احمد	خواص و ترکیب استعمال مالیخولیا کے لئے مفید ہے احمد شاہ بادشاہ کیلئے جو مالیخولیا میں مبتلا تھے حکما نے تجویز کیا تھا اسی شربت سے ان کو شفا ہوئی ۲ تولہ یہ شربت تازہ پانی میں گھولکر پی لیں یا عرق گذر ۱۰ تولہ کیساتھ استعمال کریں	فی بوتل عہ
۲۹۷	شربت اسطوخودوس	خواص۔ مواد سوداوی کو آسانی سے خارج کر دیتا ہے۔ نسیان اور اختلاج سوداوی کو مفید ہے۔ ترکیب استعمال ۲ تولہ یہ شربت عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ یا مناسب ادویات کیساتھ استعمال کیا جائے۔	فی بوتل عہ
۲۹۸	شربت اعجاز	خواص سل اور دق اور خشک کھانسی کو نافع ہے ہمارے اطباء کثرت سے مریضوں پر برتتے ہیں۔ ترکیب استعمال ۲ تولہ یہ شربت عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ یا اور مناسب دوا کیساتھ استعمال کیا جائے۔	فی بوتل عہ
۲۹۹	شربت انار ترش	خواص۔ دستوں کو روکتا ہے اور متلی کو بند کرتا ہے معدہ کو قوت دیتا ہے۔ بھوک پیدا کرتا ہے۔ ترکیب استعمال ۲ تولہ یہ شربت صحکو عرق گاؤزبان ۷ تولہ عرق گذر ۵ تولہ کیساتھ یا پانی کیساتھ استعمال کریں۔	فی بوتل ۱۴؍
۳۰۰	شربت انار شیریں	خواص دل و جگر کو قوت دیتا ہے۔ پیاس کو بجھاتا ہے خون اور دستوں کو روکتا ہے اور تفریح پیدا کرتا ہے۔ ترکیب استعمال ۲ تولہ یہ شربت صحکو عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ یا دوسری مناسب ادویات کیساتھ استعمال کریں۔	فی بوتل ۱۴؍
۳۰۱	شربت انجبار	خواص خون کو روکتا ہے معدہ اور جگر کی حرارت کو زائل کرتا ہے اور پھیپھڑے کو قرحہ کو مفید ہے۔ ترکیب استعمال۔ دو تولہ یہ شربت صحکو عرق گاؤزبان ۷ تولہ عرق بیدمشک ۵ تولہ یا دوسری مناسب دوا کے ساتھ استعمال کریں۔ بادی و ترش اشیائے سے پرہیز کرنا چاہیئے۔	فی بوتل ۱۴؍
۳۰۳	شربت انار دانی	خواص۔ معدہ اور دل کو بہت قوت دیتا ہے قے کو بند کر دیتا ہے فتور ہضم کی اصلاح کرتا ہے۔ ترکیب استعمال ۲ تولہ یہ شربت عرق گاؤزبان ۷ تولہ عرق بیدمشک ۵ تولہ یا پانی میں ملاکر استعمال کریں۔	فی بوتل ۱۴؍
۳۰۴	شربت انار شیریں	خواص۔ معدہ کو قوت دیتا ہے صفراوی بخار میں تسکین دیتا ہے اور تفریح بخشتا ہے۔ ترکیب استعمال ۲ تولہ یہ شربت عرق گاؤزبان ۷ تولہ عرق بیدمشک ۵ تولہ یا پانی میں ملاکر استعمال کریں۔	فی بوتل ۱۴؍
۳۰۵	شربت انناس	خواص۔ قلب کو قوت دینے میں عمدہ اثر رکھتا ہے۔ تفریح پیدا کرتا ہے۔ مدر بھی ہے۔ ترکیب استعمال ۲ تولہ یہ شربت عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ کیساتھ یا پانی میں ملاکر استعمال کریں۔	فی بوتل عہ
۳۰۶	شربت بزوری بارد	خواص۔ جگر کی گرمی کو نکالتا ہے گردہ و مثانہ اور جگر کے امراض میں مفید ہے پیشاب کی جلن اور سوزش کو دور کرتا ہے۔ اور ورم جگر میں مفید ہے۔ ترکیب استعمال ۲ تولہ یہ شربت عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ کیساتھ یا پانی میں ملاکر استعمال کریں۔	فی بوتل عہ
۳۰۷	شربت بزوری حار	خواص گردہ و مثانہ و جگر کے امراض میں نہایت مفید ثابت ہوا ہے۔ ترکیب استعمال ۲ تولہ یہ شربت عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ یا دوسری مناسب ادویہ کیساتھ استعمال کریں۔	فی بوتل ۱۲؍
۳۰۸	شربت بزوری معتدل	خواص۔ گردہ و جگر و مثانہ کے فضلوں کو ادرار کے ذریعہ خارج کر دیتا ہے اور بخارات کی بقیہ حرارت کو دور کر دیتا ہے سوزاک میں بھی مفید ہے۔ جگر کی گرمی کو رفع کرتا ہے۔ ترکیب استعمال ۲ تولہ یہ شربت صبح کے وقت عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ کیساتھ یا پانی میں ملاکر پئیں۔	فی بوتل ۱۰؍
۳۰۹	شربت بنفشہ	خواص۔ کھانسی۔ نزلہ۔ زکام۔ دردسر۔ اور درد چشم اور بخار میں مفید ہے سینہ کے امراض مثلاً ذات الجنب وغیرہ میں فائدہ دیتا ہے۔ نہایت مفید چیز ہے ترکیب استعمال ۲ تولہ عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ یا دوسری مناسب ادویہ کیساتھ استعمال کیا جاتے	فی بوتل ۱۰؍
۳۱۲	شربت توت سیاہ	خواص گلے کے درد کو دور کرتا ہے ورم کو تحلیل کرتا ہے اور درد حلق کو فوراً زائل کرتا ہے خناق میں بھی مفید ہے۔	فی بوتل ۱۲؍

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۳۱۲	شربت توت سیاہ	**ترکیب استعمال** ۲ تولہ یہ شربت لعاب بہدانہ ۳ ماشہ شیرہ عناب ۵ دانہ کیساتھ یا صرف شربت ہی استعمال کریں	فیبوتل ۱۲؍
۳۱۳	شربت انجبار	**خواص** ہر قسم کے دستوں کو روکتا ہے اور دستوں کے ذریعہ خون آنے کو بند کرتا ہے۔ **ترکیب استعمال** ۲ تولہ یہ شربت عرق گاؤزبان ۷ تولہ عرق گذرہ ۵ تولہ یا دوسری ادویات کیساتھ پئیں۔	فیبوتل عہ؍
۳۱۵	شربت خشخاش	**خواص** نزلہ حار کے لئے مفید ثابت ہوا ہے اور کھانسی کے لئے بھی مفید ثابت ہوا ہے۔ **ترکیب استعمال** ۲ تولہ یہ شربت عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ کیساتھ یا پانی میں ملاکر استعمال کریں +	فیبوتل ۱۲؍
۳۱۶	شربت دینار	**خواص** قبض کو دور کرتا ہے۔ جگر کے سدوں کو کھولتا ہے۔ استسقا ر ذات الجنب اور معدہ و جگر و رحم و مثانہ کے دردوں کے لئے مفید ہے اسکے استعمال سے پیشاب کھلکر آتا ہے اور ملیریا کو بھی دُور کرتا ہے۔ **ترکیب استعمال** ۴ تولہ یہ شربت صبح کیوقت شیرہ بادیان ۵ ماشہ شیرہ مویز منقی ۹ دانہ شیرہ تخم کشوث ۳ ماشہ بادیان ۱۲ تولہ کیساتھ استعمال کریں۔ پانی میں ملاکر بھی استعمال کیا جاسکتا ہے۔ بادی چیزوں سے پرہیز +	فی بوتل عہ؍
۳۱۷	شربت نیلوفر	**خواص** فرحت دیتا ہے حرارت کو تسکین دینے اور پیاس بجھانے میں بہت مفید ہے۔ **ترکیب استعمال** ۴ تولہ یہ شربت ٹھنڈے پانی میں ملاکر استعمال کریں +	فیبوتل ۱۴؍
۳۱۸	شربت زوفا سادہ	**خواص** کھانسی اور ضیق النفس کے لئے نہایت مفید ہے بلغم کو سینہ سے نرم کرکے نکالتا ہے + **ترکیب استعمال** ۲ تولہ یہ شربت عرق گاؤزبان یا دوسری مناسب ادویہ کیساتھ استعمال کریں۔	فیبوتل عہ؍
۳۱۹	شربت زوفا مرکب	**خواص** بلغمی کھانسی اور دمہ کے لئے بہت مفید ہے۔ سینہ کو بلغم سے صاف کرتا ہے۔ **ترکیب استعمال** ۲ تولہ یہ شربت عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ یا نیم گرم پانی کے ساتھ استعمال کریں۔	فیبوتل ۱۴؍
۳۲۰	شربت شفا	**خواص** سینہ کو بلغم سے صاف کرتا ہے اور خون کے آنے کو روکتا ہے ہر قسم کی کھانسی کیواسطے مفید ہے۔ **ترکیب استعمال** ۲ تولہ سے ۴ تولہ تک عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ کے ساتھ یا صرف شربت چاٹ لینا چاہیئے	فیبوتل عہ؍
۳۲۱	شربت سیب	**خواص** معدہ اور قلب کو تقویت دیتا ہے نہایت مفرح ہے خفقان کو دور کرتا ہے اور قے اور اسہال کو روکتا ہے۔ **ترکیب استعمال** ۲ تولہ یہ شربت عرق گاؤزبان ۷ تولہ عرق گذرہ ۵ تولہ یا محض پانی میں ملاکر استعمال کریں +	فیبوتل ۱۴؍
۳۲۲	شربت صندل	**خواص** دلکو قوت دیتا ہے۔ تفریح بخشتا ہے۔ دردسر کو جو حرارت سے ہو دور کرتا ہے۔ **ترکیب استعمال** ۲ تولہ یہ شربت عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ عرق گذر آٹھ تولہ یا محض پانی میں ملاکر پئیں۔	فیبوتل عہ؍
۳۲۳	شربت عناب	**خواص** کھانسی درد سینہ اور خون کے جوش کو کم کرتا ہے۔ خون کو صاف کرتا اور دماغ کو قوت دیتا ہے چیچک کے زمانہ میں بچوں کو پلایا جائے تو وہ چیچک سے یا کم از کم اس کی حدت اور تیزی سے محفوظ رہتے ہیں۔ **ترکیب استعمال** ۲ تولہ یہ شربت عرق گاؤزبان ۶ تولہ عرق شاہترہ ۶ تولہ یا عرق مرکب مصفی خون ۱۰ تولہ یا محض پانی میں ملاکر استعمال کریں۔ بادی و ترش اشیاء سے پرہیز۔	فیبوتل ۱۰؍
۳۲۵	شربت [illegible]	**خواص** کھانسی اور نزلہ میں بہت مفید ثابت ہوا ہے بلغم کا اخراج آسانی سے کرتا ہے۔ سینہ کی گرمی کو کھوتا ہے۔ **ترکیب استعمال** ۲ تولہ یہ شربت صبحکو عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ میں ملاکر استعمال کریں یا صرف شربت چاٹ لینا چاہیئے	فیبوتل عہ؍
۳۲۶	شربت فواکہ	**خواص** معدہ اور جگر کو قوت دیتا ہے اشتہا پیدا کرتا ہے اور قے کو روکتا ہے۔ تفریح پیدا کرتا ہے۔ **ترکیب استعمال** ۴ تولہ یہ شربت عرق گاؤزبان ۷ تولہ عرق بیدمشک ۳ تولہ یا تازہ پانی میں ملاکر استعمال کریں۔	فیبوتل عہ؍
۳۲۷	شربت فولاد	**خواص** معدہ اور جگر کو قوت دیتا ہے سدوں کو خارج کرتا استسقا کی ابتدا اور تپ مرکب میں مفید ہے ملین ہے + **ترکیب استعمال** ۴ تولہ یہ شربت شیرہ بادیان ۵ ماشہ تخم کشوث ۳ ماشہ عرق بہ نجاسف ۶ تولہ عرق بادیان	فیبوتل عہ؍

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۳۲۷	شربت کشوث	۱ تولہ کے ساتھ استعمال کریں۔ بادی و ترش اور ثقیل چیزوں سے پرہیز +	عہ/
۳۲۸	شربت کیوڑہ	**خواص** دل کو قوت دیتا ہے۔ تفریح پیدا کرتا ہے اور پیاس بجھاتا ہے۔ **ترکیب استعمال** ۴ تولہ یہ شربت ٹھنڈے پانی میں گھولکر استعمال کیا جاتا ہے۔	فی بوتل ۱۴ ؍
۳۳۰	شربت [illegible]	**خواص** حرارت کو تسکین دیتا ہے قلب کو قوت دیتا ہے خفقان کو زائل کرتا اور تفریح پیدا کرتا ہے۔ **ترکیب استعمال** ۲ تولہ یہ شربت عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ یا پانی کے ساتھ استعمال کریں۔ گرم چیزوں سے پرہیز۔	فی بوتل ۱۴ ؍
۳۳۲	شربت مرکب مصفی خون	**خواص** امراض سوداوی آتشک اور خون کی شکایتوں کو دور کرتا ہے خارش کو رفع کرتا ہے۔ مفید چیز ہے۔ **ترکیب استعمال** یہ شربت عرق مرکب مصفی خون ۱۲ تولہ یا تازہ پانی میں ملاکر استعمال کریں میٹھی چیزیں زیادہ نہ کھائیں	فی بوتل عہ ؍
۳۳۳	شربت مسہل	**خواص** امراض دماغی میں بہت مفید ہے۔ سوداوی و بلغمی مادہ کو خارج کرتا ہے مسہل پینے سے جن لوگوں کی طبیعت نفرت کرتی ہے وہ اس کو خوشی سے پی لیتے ہیں۔ **ترکیب استعمال** ۴ تولہ یہ شربت عرق بادیان ۶ تولہ عرق عنب الثعلب ۶ تولہ یا عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ یا صرف پانی میں ملاکر استعمال کریں۔ قابض اور بادی اشیاء سے پرہیز۔	فی بوتل عہ ؍
۳۳۴	شربت [illegible]	**خواص** باہ کو قوت دینے میں اعلیٰ درجہ کی چیز ہے چہرے کو سرخ بنا دیتا ہے۔ خون صالح پیدا کرتا ہے جسم کو قوی اور فربہ کرتا ہے۔ چالیس دن میں بلغمی امراض کا ازالہ کر دیتا ہے۔ نہایت نفیس اور مجرب ہے۔ **ترکیب استعمال** کھانے کے بعد دونوں وقت ۲-۲ تولہ شربت چاٹ لینا چاہیئے۔ دیر ہضم اور ثقیل چیزوں سے پرہیز۔	فی بوتل عہ ؍
۳۳۵	شربت نعناع	**خواص** دل کو اور معدہ کو قوت دیتا ہے تفریح پیدا کرتا ہے رنگ کو صاف کرتا ہے اور روح میں لطافت پیدا کرتا ہے۔ **ترکیب استعمال** ۳ تولہ یہ شربت پانی میں ملاکر استعمال کریں۔	فی بوتل ۱۴ ؍
۳۳۶	شربت [illegible]	**خواص** صفرا کی حدت اور تیزی کو توڑتا ہے حرارت کو تسکین دیتا۔ پیاس کو بجھاتا ہے اور دل کو قوت دیتا ہے۔ **ترکیب استعمال** ۲ تولہ یہ شربت عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ یا پانی میں ملاکر استعمال کریں۔	فی بوتل ۱۰ ؍
۳۳۷	شربت بزوری	**خواص** جگر کی گرمی کو نکالتا ہے گردہ اور مثانہ کے حار امراض میں مفید ہے دست آور ہے اور دستوں کے ذریعہ خراب مادہ کو خارج کرتا ہے۔ پیشاب کی جلن اور سوزش کو رفع کرتا ہے + **ترکیب استعمال** ۴ تولہ یہ شربت ہمراہ عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ یا صرف پانی میں استعمال کریں۔	فی بوتل عہ ؍
۳۳۸	شربت ملین	**خواص** قبض کو دفع کرتا ہے اور ریاح کو تحلیل کرتا ہے۔ بلغمی مواد کو جسم سے نکالتا ہے۔ **ترکیب استعمال** ۴ تولہ یہ شربت ہمراہ عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ یا صرف پانی میں ملاکر استعمال کریں۔	فی بوتل عہ ؍
۳۳۹	شیاف ابیض	**خواص**۔ آنکھوں کی سرخی کاٹتے ہیں، درد چشم کو دور کرتے ہیں۔ گرمی کو رفع کرتے ہیں۔ **ترکیب استعمال** ایک شیاف قدرے پانی میں گھسکر سلائی سے آنکھوں میں لگائیں +	فی درجن ۱ ؍

۳۴۰ شربت مدر

ایام ماہواری کی کمی اور بندش کو رفع کرتا ہے اور اس کے فعل کو باقاعدہ کرتا ہے۔ سدوں کو کھولتا ہے اور فضلات رحم کو خارج کرتا ہے۔ پیڑو کے درد کو رفع کرتا ہے ایام ماہواری کی خرابی سے رفتہ رفتہ طرح طرح کے امراض پیدا ہوکر تندرستی کو نقصان پہنچاتے ہیں اسلئے اس کے علاج سے غافل نہ رہنا چاہیئے۔ فی شیشی ایک روپیہ (عہ)

ترکیب استعمال ایک تولہ یہ شربت پانچ تولہ پانی میں گھولکر یا مناسب بدرقہ کے ساتھ استعمال کریں +

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۳۴۱	شربت بادام	خواص نہایت خوش ذائقہ ہے۔ پیاس کو بجھاتا ہے۔ مقوی دماغ ہے خشکی دور کرتا ہے۔ ترکیب استعمال ۲ تولہ یہ شربت پانی میں ملاکر استعمال کریں +	فیبوتل عہ/
۳۴۲	شربت گذر	خواص تفریح پیدا کرتا ہے دلکو قوت پہنچاتا ہے اور حرارت کو تسکین دیتا ہے اور خفقان کو دور کرتا ہے۔ مقدار خوراک ۲ تولہ	فیبوتل علہ/

نمبر دوا	نام شربت	قیمت فیبوتل	نمبر دوا	نام شربت	قیمت فیبوتل	نمبر دوا	نام شربت	قیمت فیبوتل
۲۹۴	شربت آلو بالو	علہ/	۲۹۵	شربت ابریشم سادہ	عہ/	۳۰۲	شربت انجیر	۱۴ر
۳۱۰	شربت بہی	۱۴ر	۳۱۱	شربت تمر ہندی	۱۴ر	۳۱۴	شربت خشخاش	علہ/
۳۲۴	شربت فالسہ	۱۴ر	۳۲۹	شربت گاؤزبان	عہ	۳۳۱	شربت لوکاٹ	۱۴ر

ض

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۳۴۶	[illegible]	خواص تلی کے ورم کو تحلیل کرتا ہے۔ اور بڑھی ہوئی تلی کو گھلا دیتا ہے۔ ترکیب استعمال اس ضماد کو تیز و تند سرکہ میں ملاکر نیمگرم لیپ کریں زیادہ مرغن غذا نہ کھائیں +	فیتولہ ار
۳۴۷	ضماد بواسیر	خواص بواسیر کے مستوں کو مرجھا دیتا ہے اور بواسیری درد کو دور کرتا ہے قبض کو زائل کرتا ہے۔ ترکیب استعمال اس کو مستوں پر لیپ کرکے بھنگ کے پتوں کی ٹکیہ باندھ کر لنگوٹ باندھیں۔	فیتولہ ار
۳۴۸	ضماد جالینوس	خواص ورم جگر و معدے کیلئے یہ ضماد بہت مفید ہے عضلات و اعصاب کی سختی کو دور کرتا ہے معمولات مطب میں سے ہے۔ ترکیب استعمال اس ضماد کو سوتے وقت پیٹ پر لیپ کریں اگر ممکن ہو تو ارنڈ کے پتے سینک کر باندھیں۔	فیتولہ ار
۳۴۹	ضماد جرب	خواص تر خارش کے لئے بہت مفید ثابت ہوا ہے۔ تین دن میں خارش بالکل دور کر دیتا ہے۔ ترکیب استعمال ایک تولہ یہ ضماد روغن زردہ تولہ میں ملائیں اور اس کو دھوپ میں بیٹھ کر مالش کریں۔ ایک گھنٹے کے بعد چنے کی بھوسی جسم پر ملکر غسل کریں۔ اسیطرح تین دن تک کریں +	فیتولہ ار
۳۵۰	ضماد طحال	خواص یہ تلی کے واسطے نہایت مفید ہے آٹھ دس روز میں تلی گھل جاتی ہے عجیب و غریب چیز ہے۔ ترکیب استعمال ایک گولی پانی میں گھسکر کھانا کھانیکے بعد تلی پر لیپ کریں اور اُپلے کی آگ سے سینکیں۔	فی ڈبیہ ۸ر
۳۵۱	ضماد برص	خواص یہ لیپ برص یعنے سفید داغوں پر جو بدن پر پڑجاتے ہیں نہایت مفید ہے۔ جلد کو بہت جلد اصلی حالت پر لاتا ہے لیکن آبلہ ڈالتا ہے جس سے کچھ تکلیف ہوتی ہے۔ ترکیب استعمال سرکہ میں گھولکر داغوں پر لگائیں۔	فی ڈبیہ ۸ر
۳۵۲	ضماد داد	خواص داد کو دور کرتا ہے اور بھوسی کی طرح اڑا دیتا ہے۔ مجرب ہے، + ترکیب استعمال وقت ضرورت داد کو نیم کے جوشاندہ پانی سے یا سادہ گرم پانی سے دھوکر کھریری سے لگائیں۔	فیتولہ ار
۳۵۳	[illegible]	خواص ورم رحم اور رحم کی صلابت کو دور کرتا اور مستورات کو ان گوناگوں تکالیف سے جو ورم اور رحم کی سختی سے انکو پہنچتی ہیں بچاتا ہے۔ بہت مفید چیز ہے۔ ترکیب استعمال اس کو نیم گرم زیر ناف مالش کریں اوپر سے فلالین کا ٹکڑا باندھیں +	فی تولہ ار
[illegible]	[illegible]	خواص و ترکیب استعمال تلی کے ورم کو دور کرتا ہے اور تلی کی صلابت کو زائل کرتا ہے۔ تیز سرکہ میں ملاکر تلی پر لیپ [illegible] اور مرغن غذا نہ کھائیں +	فیتولہ ار

[illegible]

نمبر	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال!	قیمت
۳۵۵	ضماد مہاسہ	ترکیب استعمال بقدر ضرورت پانی میں گھولکر سوتے وقت چہرے پر ملیں صبح کو پانی سے دھو ڈالیں +	فی تولہ ار

ط

موجودہ میڈیکل سائنس کی روشنی میں ترتیب دیا ہوا ہمدرد دواخانہ کا ایک بے نظیر طلا

طلا شباب آور (۳۶۲) رجسٹرڈ یہ طلاء ہمدرد دواخانہ کی مخصوص چیز ہے۔ اس کے اجزا کا موجودہ میڈیکل سائنس کی روشنی میں ترتیب دیا گیا ہے اس حیثیت سے یہ طلا اس قدر مفید ہو گیا ہے کہ اسکے متعلق کچھ لکھنا فضول ہے۔

یہ طلاء عضو مخصوص کی تمام خرابیوں کو رفع کر کے نہایت قوت پہنچاتا ہے۔ اسکے اجزا سریع النفوذ ہیں۔ عجیب و غریب چیز ہے۔

قیمت:۔ فی شیشی صرف تین روپے (۳عہ) پرچہ ترکیب شیشی کے ہمراہ ہے +

۳۶۳	طلاء [illegible]	**خواص** اس زمانہ میں جہانتک دیکھا گیا ہے فیصدی نوے بلکہ پچانوے ابنائے وطن کمزوری اور ضعف باہ کے شاکی ہیں جسکی وجہ زیادہ تر بچپن کی غلط کاری اور جوانی کی بے عنوانیاں ہوتی ہیں اور پھر غضب یہ ہے کہ شرم کے مارے نہ کسی حاذق طبیب سے رجوع کرتے ہیں اور نہ اپنا درد دل کہتے ہیں اور دل کی حسرت دل ہی میں لئے ہوئے دنیا سے سفر کر جاتے ہیں لہذا ان حضرات کیواسطے جو اپنے آپ کو تباہ کر چکے ہوں اور از کار رفتہ و مایوس ہو کر زندگی سے موت کو ترجیح دینے لگے ہوں یہ طلا نہایت محنت اور جستجو سے تیار کیا گیا ہے فی الواقع یہ کیمیا تاثیر طلا ہے اور لطف یہ ہے کہ بالکل بےضرر ہے نہ ابھار کرتا ہے نہ سوزش اور نہ جھینپ پیدا ہوتی ہے اور اگر دو ہفتہ پابندی شرائط کے ساتھ اس کا استعمال کیا جائے تو عضو کی تمام کمزوری و سستی کو خواہ وہ کسی سبب سے ہو زائل کر کے از سر نو طاقت اور برانگیختگی پیدا کرتا ہے۔ **ترکیب استعمال** ۴ رتی سرا اور سیون بچا کر مالش کریں اور اوپر سے بنگلہ پان یا معمولی پان نیم گرم کر کے کچے سوت سے باندھیں صبح کو کھولدیں اور سرد پانی سے پرہیز کریں اور جماع سے جب تک طلا کا استعمال رہے قطعی پرہیز کریں اگر کچھ دانے نکل آئیں تو طلا موقوف کر کے چنبیلی کا تیل لگائیں جب آرام ہو جائے تو پھر شروع کر دیں +	فی تولہ چار روپے للعہ ر
۳۶۴	طلاء [illegible]	**خواص** کثرت جماع اور دیگر عوارض کے باعث عضو مخصوص میں اگر خرابی واقع ہو گئی ہو اس کو دور کرنا اور رطوبت ردیہ کو جذب اور تحلیل کر کے عروق و اعصاب کو قوت دینا اس کا خاص اثر ہے۔ چند روز کے استعمال سے ضعف اور سستی کی شکایت دور ہو جاتی ہے اور زائل شدہ قوت عود کر آتی ہے۔ قابل قدر اور عجیب و غریب چیز ہے + **ترکیب استعمال** حسب الترکیب طلاء مذکورہ بالا۔	فی تولہ چھ روپے ۶ ر
۳۶۵	طلاء [illegible]	**خواص** وہ نوجوان کہ جنہوں نے اپنے ہاتھوں اپنی جوانی کو خاک میں ملا یا ہو اور قوت مردانگی کو زائل کر دیا ہو یا وہ شخص جو تجرد یا زیادتی سن کی وجہ سے محتاج ہو گئے ہوں انکے واسطے یہ طلاء نہایت مفید ہے۔ کجی اور سستی کو دور کرتا ہے رگوں اور پٹھوں کو مضبوط بنا دیتا ہے۔ دو ہفتہ استعمال کریں + **ترکیب استعمال** حسب الترکیب طلاء مذکورہ بالا۔	فی شیشی چار روپے للعہ ر
۳۶۶	طلاء [illegible]	**خواص** یہ طلا ان لوگوں کیلئے جو جوانی کی غلط کاریوں سے تباہ ہو چکے ہوں آب حیات ہے رگوں اور پٹھوں کی جملہ خرابیوں اور کجی کو زائل کر کے پوری قوت پہنچاتا ہے نہایت مفید ثابت ہوا ہے۔ اسکے لئے موسم اور وقت کی قید نہیں ہر موسم اور ہر وقت استعمال کر سکتے ہیں اور خوبی یہ ہے کہ صرف نیم گرم مالش کیجاتی ہے نہ باندھنے کا جھگڑا ہے اور نہ کپڑے خراب ہونے کا احتمال کوئی دوا اس میں ناپاک اور بدبو دار نہیں دوسری خوبی یہ ہے کہ کسی قسم کا کسی جگہ درد ہو اس طلا کی چند روزہ مالش سے کافور ہو جاتا ہے۔ مجلوقین کے لئے اس کا استعمال کم از کم ایک ماہ اور زیادہ سے زیادہ تین ماہ تک کافی ہوتا ہے اگر کامل	[illegible]

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۳۶۶	طلاء عجوبہ	فائدہ اٹھانا ہو تو یہ عجیب و غریب طلا کا استعمال کریں، نہایت مفید ثابت ہوا ہے۔ ترکیب استعمال: اسکو نیم گرم کرکے تمام عضو پر خوب مالش کریں، سرد پانی سے حتی الامکان اور مجامعت سے قطعی پرہیز +	فی شیشی ۲؎
۳۶۷	طلاء ولایتی	خواص۔ باہ کو قوت دیتا ہے۔ کمزوری کو دور کرتا ہے اور عصبی خرابیوں کی اصلاح کرتا ہو اعصاب میں طاقت اور برانگیختگی پیدا کرتا ہے۔ قیمتی اجزاء سے بنایا جاتا ہے اور قیمتی فوائد بخشتا ہے پہلے ہی اپنا اثر دکھاتا ہے + ترکیب استعمال: بقدر چار رتی یہ طلاء سر اور سیون بچا کر مالش کیا جائے اور اوپر سے بنگلہ پان نیم گرم کرکے باندھ دیا جائے اس ترکیب کے بغیر بھی یہ طلا فائدہ دیتا ہے یعنی معمولی طور پر مالش کرنے سے بھی جلد اثر دکھاتا ہے +	فی تولہ عا؎ دو روپے
۳۶۸	طلاء عجیب	خواص: اعضائے تناسل کے تمام نقائص کو دور کرتا ہے اور چند ہی مرتبہ کے استعمال سے قوت پیدا کرتا ہے پٹھوں کو قوی کرتا ہے اور رگوں میں جو خراب رطوبت پیدا ہو جاتی ہے اس کو تحلیل کرتا ہے اپنے خواص میں عجیب الاثر ہے۔ ترکیب استعمال: بقدر ۴ رتی یہ طلا سر اور سیون بچا کر مالش کیا جائے اور اوپر سے بنگلہ پان نیم گرم کرکے باندھ دیا جائے سرد پانی اور جماع سے پرہیز +	فی شیشی ۳ ماشہ ؏
۳۶۹	طلاء خاص	خواص: اعضاء تناسل کے تمام نقائص دور کرتا ہے اور چند ہی مرتبہ کے استعمال کے بعد قوت پیدا کرتا ہے ذرا اپا کرتا ہے۔ ترکیب استعمال: بقدر ۴ رتی سر اور سیون بچا کر مالش کیا جائے اور اوپر سے بنگلہ پان نیم گرم کرکے باندھ دیا جائے سرد پانی اور جماع سے پرہیز۔	فی تولہ ؏
۳۷۰	طلاء اعجاز	خواص: وہ تمام خرابیاں جو بیہودہ افعال سے اکثر جوانوں کو لاحق ہو جاتی ہیں اور وہ شرم کی وجہ سے اس کا اظہار بھی نہیں کرتے اور رفتہ رفتہ لطف زندگی کھو کر بصد حسرت کف افسوس ملتے ہوئے راہی عدم ہو جاتے ہیں ان کے لئے یہ طلا واقعی اعجاز اثر ہے اسکے استعمال سے قوت رفتہ عود کر آتی ہے عصاب میں توانائی پیدا کرتا ہے آبلہ و سوزش سے بالکل مبرا ہے۔ ہر موسم میں۔ ہر مذہب کے لوگ بلا کراہت استعمال کر سکتے ہیں۔ ترکیب استعمال: شب کو ۴ رتی گرم کرکے سر و سیون چھوڑ کر مالش کریں اوپر سے پان گرم کرکے باندھیں سرد پانی اور مجامعت سے پرہیز کریں +	فی شیشی عا؎ دو روپے
۳۷۱	طلاء الماس	خواص: یہ عجیب و غریب طلا ہے جسکے فوائد کا چرچہ عام ہے ہیرے جیسے قیمتی اجزا سے خاص اہتمام سے تیار کیا جاتا ہے عضو مخصوص کی ہر قسم کی خرابی رفع کرنے میں عدیم المثال ہے سست اور بیکار اعصاب از سر نو تازہ ہو جاتے ہیں کبھی لاغری کمزوری کو جلد رفع کرتا ہے اور اس کے چند روزہ استعمال سے مریض غیر معمولی قوت محسوس کرنے لگتا ہے۔ ترکیب استعمال: گولی کا ¼ حصہ لعاب دہن میں گھس کر حشفہ اور سیون چھوڑ کر لگائیں اوپر سے پان باندھیں مجامعت سے پرہیز کریں	فی گولی للعہ چار روپے
۳۷۲	عرق فولاد	خواص: نہایت ہاضم مقوی اعصاب و مقوی معدہ ہے عمدہ خون پیدا کرکے چہرے کی رنگت نکھارتا ہے۔ بواسیر خونی و بادی کیلئے خاص طور پر مفید ہے معدہ و جگر کی ہر قسم کی خرابی کی اصلاح کرتا ہے۔ جگر کی سختی کو زائل کرتا ہے + ترکیب استعمال: صبح ۵ تولہ عرق میں ایک تولہ مصری ملا کر پی لیں۔ قیمت فی بوتل چار روپے (للعہ)	
۳۷۳	عرق مفرح	خواص: دل و دماغ، معدہ و جگر کو قوت دیتا ہے خون صالح پیدا کرتا ہے ہر قسم کے ضعف کو رفع کرکے باہ کو فائدہ بخشتا ہے نیز ضعف معدہ و جگر، جگر، دردِ کمر، عرق النسا، فالج، رعشہ، سلسل البول کے امراض میں مفید ثابت ہوا ہے ولکن تریاق دیتا ہے ترکیب استعمال: دو تولہ عرق میں چھ ماشہ مصری ملا کر پی لیں۔ ترش اور ثقیل چیزوں سے پرہیز +	فی شیشی ۱۰ خوراک ؏

نمبر دوا		خواص اور ترکیب استعمال		قیمت

عرق روح افزا (رجسٹرڈ)

دل اور دماغ اور جگر کو نہایت قوت بخشتا ہے۔ معدہ کی ہر قسم کی خرابی کی اصلاح کرتا اور ہاضمہ کو جید قوی کرتا ہے۔ اور اعلیٰ درجہ کا مشتہی ہے۔ غذا کو جزو بدن بناتا خون صالح کثرت سے پیدا کر کے چہرہ کو خوش رنگ بناتا ہے۔ سستی وکاہلی کو دور کر کے طبیعت میں بشاشت اور شگفتگی اور جسم میں چستی و تازگی پیدا کرتا ہے۔ ہر قسم کے ضعف کو خواہ کسی وجہ سے ہو دفع کرتا ہے اور گئی ہوئی طاقت کو واپس لاتا ہے محرک باہ ہے۔ سالہا سال تجربہ کیا ہمیشہ تیر بہدف ثابت ہوا ہے۔ قریب قریب ہر مزاج پر یکساں فائدہ دکھاتا ہے بلا قید موسم استعمال کیا جاتا ہے نہایت ہی جانفشانی اور خاص اہتمام سے تیار کیا جاتا ہے قابل استعمال اور عدیم المثال ہے۔ قیمت فی بوتل تین روپے ۳/-

ترکیب استعمال چار تولہ عرق میں نو ماشہ مصری ملا کر صبح یا سہ پہر کے وقت استعمال کریں۔ ترش اور ثقیل چیزوں سے پرہیز +

۳۷۵	عرق افسنتین	خواص سختی جگر اور ورم جگر اور اس بخار کیلئے جس کا سبب ورم جگر ہو نہایت مفید ہے مقدار خوراک ۱ تولہ ہمراہ شربت کشوث ۲ تولہ	فی بوتل ۸/
۳۷۶	عرق الائچی	خواص مفرح ہے دلکو قوت دیتا ہے اور دستوں کو بند کرتا ہے ہیضہ کیلئے مفید ہے مقدار خوراک ۱ تولہ ہمراہ سکنجبین لیموں ۲ تولہ	فی بوتل ۸/
۳۷۷	عرق انناس	خواص گردہ اور مثانہ کی حرارت اور ان کی ریگ کو پیشاب کے ذریعہ دفع کرتا ہے مقدار خوراک ۱ تولہ ہمراہ شربت بزوری معتدل ۲ تولہ کشتہ زمرد ۲ چاول جوارش زرعونی عنبری، ۱ ماشہ میں ملا کر پہلے کھائیں تو زیادہ مفید ہوگا گرم و شیریں اور بادی چیزوں سے پرہیز۔	فی بوتل ۱۰/
۳۷۸	عرق بادیان	خواص جگر و معدہ وگردے کے دردوں کو جو برودت سے ہوں تسکین دیتا ہے جگر و سینہ کے سدوں کو کھولتا ہے۔ مقدار خوراک ۱۲ تولہ مناسب بدرقہ کے ساتھ۔	فی بوتل ۶/
۳۷۹	عرق بزوری	خواص معدہ اور جگر کو قوت دیتا ہے ورم احشا کو جلد تحلیل کرتا ہے اور تپ بلغمی کو دور کرتا ہے جگر کی سختی کو زائل کرتا ہے۔ ترکیب استعمال ۶ تولہ سے ۱۲ تولہ تک یہ عرق شربت بنفشہ ۲ تولہ یا خمیرہ بنفشہ ۳ تولہ کیساتھ استعمال کریں ترش و بادی اشیا سے پرہیز۔	فی بوتل ۴/
۳۸۰	عرق بید سادہ	خواص خفقان اور امراض حار اور دق کیلئے مفید ہے اور دل و دماغ کو تسکین دیتا ہے مقدار خوراک ۱۲ تولہ ہمراہ بدرقہ مناسب	فی بوتل ۵/
۳۸۱	عرق بید مشک	خواص دل اور دماغ اور معدہ کو قوت دیتا ہے اور درد سر کو دور کرتا ہے اور حرارت کو تسکین دیتا ہے۔ ترکیب استعمال ۵ تولہ سے ۱۰ تولہ تک یہ عرق شربت انار ۳ تولہ یا صرف مصری ملا کر استعمال کریں، گرم اشیاء سے پرہیز +	قسم اول فی بوتل ۱۴/ قسم دوم ۸/
۳۸۲	عرق پان	خواص معدہ اور دل کو قوت دیتا ہے۔ تفریح پیدا کرتا ہے معدہ کے درد اور قولنج ریحی میں مفید ہے۔ مقدار خوراک ۷ تولہ	فی بوتل ۱۰/
۳۸۳	عرق پودینہ	خواص متلی اور قے کو روکتا ہے تریاقی اثر رکھتا ہے ہضم میں اعانت کرتا ہے۔ ہیضہ کے لئے مفید ہے + ترکیب استعمال ۵ تولہ سے ۱۰ تولہ تک یہ عرق سکنجبین لیموں ۲ تولہ میں ملا کر استعمال کریں۔	فی بوتل ۴/
۳۸۴	عرق تصفیہ خون	خواص اعلیٰ درجہ کا مصفی خون ہے پھوڑے پھنسیوں کو اور خون کی ہر خرابی کو دور کرتا ہے۔ چہرہ کا رنگ نکھارتا ہے، قوت باہ کے لئے مفید ہے عقل و حواس کو تقویت دیتا ہے معدہ کو قوت دیتا ہے۔ مفرح قلب ہے، + ترکیب استعمال ۵ تولہ یہ عرق دن کو کھانا کھانے ایک گھنٹہ بعد پی لیں ایک دم نہ پئیں بلکہ تھوڑا تھوڑا پئیں۔	فی بوتل ۱۲/
۳۸۵	عرق شاہترہ	خواص خون کو صاف کرتا ہے پھوڑے پھنسیوں کو دور کرتا ہے چہرہ کا رنگ نکھارتا ہے اور حرارت کو تسکین دیتا ہے۔ ترکیب استعمال ۱۰ تولہ عرق میں شربت عناب ۲ تولہ ملا کر استعمال کیا جائے۔ زیادہ مٹھاس نہ کھائیں۔	فی بوتل ۶/
۳۸۶	عرق عشبہ	خواص درد مفاصل و آتشک و سوزاک اور تمام امراض سوداوی میں مفید ثابت ہوا ہے، خون کو صاف کرتا ہے پھوڑے پھنسیوں کو دور کرتا ہے۔ امراض خون کے لئے عشبہ کے خواص مسلم ہیں۔ ترکیب استعمال ۵ تولہ سے ۱۰ تولہ تک یہ عرق معجون عشبہ ۹ ماشہ نبات سفید ۲ تولہ کے ساتھ استعمال کریں +	فی بوتل ۸/
۳۸۷	عرق برگ تنبول	خواص معدے اور دل کو قوت دیتا اور دماغ کو بھی قوت بخشتا ہے چہرہ کو سرخ کرتا ہے مقدار خوراک ۱۰ تولہ مصری ۲ تولہ کے ساتھ۔	فی بوتل ۱۲/
۳۸۸	عرق عناب	خواص مصفی خون و مقوی قلب ہے خون کے قوام کو اعتدال پر لاتا ہے۔ پھوڑے پھنسیوں کو صاف کرتا ہے +	فی بوتل ۱۰/

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۳۸۸	عرق عناب	ترکیب استعمال: ۱۲ تولہ عرق میں ۲ تولہ مصری ڈالکر استعمال کریں +	فی بوتل ۱۰؍
۳۸۹	عرق عنبر	خواص: اعضائے رئیسہ کو قوت دیتا ہی غشی کو دور کرتا ہی اور زائل شدہ قوت کو جلد واپس لے آتا ہی۔ بواسیر کے خون کی کثرت سے جو ضعف پیدا ہو جاتا ہی اسکو دور کرتا ہی باہ کو قوت دیتا ہی فوری اثر دکھاتا ہی۔ ترکیب استعمال: ۵ تولہ عرق میں ایک تولہ شربت انار شیریں ملاکر پئیں یا دوسری مناسب دوا کیساتھ استعمال کریں۔	فی بوتل ۶؍
۳۹۰	[illegible]	خواص: وحشت و وسواس اور جنون وغیرہ کے لئے نہایت مفید ہی اعضائے رئیسہ کو قوت دیتا ہی۔ ترکیب استعمال: ۵ تولہ سے ۱۰ تولہ تک یہ عرق شربت انار ۲ تولہ کے ساتھ استعمال کریں۔	فی بوتل ۱۲؍
(ب)	عرق کاسنی	خواص: خون کی حدت اور صفرا کی تیزی کو دور کرتا پیاس بجھاتا ہی۔ مقدار خوراک ۱۲ تولہ ہمراہ شربت بزوری ۲ تولہ	فی بوتل ۳؍
۳۹۱	عرق کیوڑہ	خواص: قلب کو قوت دیتا ہی پیاس کو بجھاتا ہی اور حرارت کو تسکین دیتا ہی خفقان میں نافع ہی اعضا رئیسہ و تمام اعضا کو قوت دیتا ہے۔ ترکیب استعمال: ۵ تولہ یہ عرق تازہ پانی میں ملائیں اور تھوڑی سی شکر سے میٹھا کرکے استعمال کریں +	قسم اول ۱۲؍ قسم دوم ۸؍
۳۹۲	عرق گاؤزبان	خواص: دل اور دماغ کو قوت دیتا ہی امراض سوداوی کے لئے مفید ہی مفرح قلب دافع تشنگی ہی۔ ترکیب استعمال: ۱۲ تولہ یہ عرق ۲ تولہ شربت بنفشہ میں حل کرکے استعمال کرنا چاہیئے۔	فی بوتل ۲؍
۳۹۳	عرق گذر منجھ دیا	خواص: قلب کو قوت دیتا ہی قلب کی تمام شکایتیں رفع کرتا ہی حرارت کو تسکین دیتا ہی اور خفقان کو زائل کرتا ہے۔ ترکیب استعمال: ۱۰ تولہ یہ عرق شربت سیب ۲ تولہ یا شربت انار ۲ تولہ یا مصری ڈالکر استعمال کریں۔	فی بوتل ۱۲؍
۳۹۴	عرق گذر سادہ	خواص: تفریح پیدا کرتا ہی دلکو قوت دیتا ہی اور حرارت کو تسکین دیتا ہی۔ مقدار خوراک ۱۰ تولہ مصری ۲ تولہ کے ساتھ +	فی بوتل ۴؍
۳۹۵	عرق گذر عنبری بنسخہ کلاں	خواص: قلب اور دماغ اور باہ کو قوت دیتا ہی تفریح بخشتا اور چہرہ پر سرخی نمودار کرتا ہی خون صالح پیدا کرتا ہے۔ ترکیب استعمال: ۵ تولہ یہ عرق نبات سفید ایک تولہ ملاکر استعمال کریں +	فی بوتل ۶؍
۳۹۶	[illegible]	خواص: دل و دماغ اور معدہ کو قوت بخشتا ہی خفقان حار و جگر دھڑکنے کے لئے مفید ہی غشی اور بیہوشی کو دور کرتا ہی۔ فساد ہضم کی جلد اصلاح کرتا ہی اور تشنگی کو زائل کرتا ہے + ترکیب استعمال: ۵ تولہ سے ۷ تولہ تک یہ عرق مناسب ادویہ کیساتھ یا صرف عرق استعمال کیا جائے۔	قسم اول ۱۴؍ قسم دوم ۸؍
۳۹۷	عرق ماء الجبن	خواص: سوداوی امراض میں نہایت مفید ہی۔ اور مصفی خون بھی ہی۔ تفریح لاتا۔ حرارت کو تسکین دیتا ہی۔ ترکیب استعمال: ۱۰ تولہ عرق میں ۲ تولہ شربت عناب ملاکر صبح اور سہ پہر کو استعمال کیا جائے +	فی بوتل ۱۰؍

عرق ماء اللحم بہ نسخہ خاص ۳۹۸ دو آتشہ

خواص: زندگی جیسی پیاری اور عزیز ہے وہ ظاہر ہی لیکن تندرستی ایک ایسی نعمت ہی کہ بغیر اسکے زندگی بے لطف اور بیکار ہی یہ امر مسلم ہے کہ ماء اللحم نہایت مقوی چیز ہے دل اور دماغ و معدہ اور تمام اعضا رئیسہ کو طاقت پہنچانا قوت باہ کے لئے اکسیر کا حکم رکھنا بدن میں چستی اور توانائی پیدا کرنا۔ غذا کو جلد ہضم کرنا گئی ہوئی طاقت میں از سر نو جان ڈالنا۔ رنگ نکھارنا اسکی خاصیتیں ہیں مگر ہمارا ماء اللحم خصوصیت کیساتھ بیرونکو جوان اور جوانوں کو نوجوان بناتا ہی اسلئے کہ یہ نہایت نادر اور بیش قیمت اور فرحت بخش اجزا سے باہتمام خاص تیار کیا جاتا ہی اسکا نسخہ بھی کتابی اور معمولی نہیں ہے اس کا استعمال فرما کر خدا کی قدرت کا مشاہدہ کیجیے۔ فائدہ تو تین ہی دن میں معلوم ہوتا ہی مگر معتد بہ فائدہ ایک چلہ میں ہوتا ہی قیمت بھی بلحاظ ہمدردی بہت ہی کم رکھی گئی ہی۔ اصلی ماء اللحم صرف ہمدرد دواخانہ ہی سے ملسکتا ہی (نمونہ کی شیشی ایک روپیہ چار آنہ) فی بوتل پانچ روپیہ (۵؍) +

ترکیب استعمال: ۵ تولہ عرق ایک تولہ مصری اور پاؤ بھر دودھ ڈالکر استعمال کیا جائے اور بغیر دودھ کے بھی استعمال کرسکتے ہیں۔

تفصیلات کے لئے رسالہ "ہمدرد شباب" طلب فرمائیے +

نمبر	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۳۹۹	[illegible]	**خواص** تمام جسمانی قوتوں کو ترقی دیتا ہے علی الخصوص باہ کو طاقت پہنچاتا ہے۔ اعضائے رئیسہ اور ارواح کو قوت بخشتا ہے اور غذا کو جلد جزو بدن بناتا ہے، معدے اور جگر کے لئے بہت مفید ہے + **ترکیب استعمال** ۵ تولہ یہ عرق شربت انار شیریں ۲ تولہ یا نبات سفید ۲ تولہ کے ساتھ استعمال کریں۔	فی بوتل [illegible]
۴۰۰	[illegible]	**خواص** دل و دماغ و جگر و تمام اعضا کو قوت دیتا ہے اور اپنا فرح انگیز اثر محسوس کرا دیتا ہے قوت باہ کو تقویت دیتا ہے۔ اعضائے رئیسہ اور ارواح اور تمام قوتوں کے ترقی دینے کے لئے اسکی ترکیب خاص رعایت رکھی گئی ہے نیز دوا اثر نہایت لطیف اور نفیس چیز ہے۔ **ترکیب استعمال** ۵ تولہ سے ۷ تولہ تک یہ مار اللحم صبح کو لبوب کبیرہ ۵ ماشہ یا دواء المسک جواہر والی ۵ ماشہ، شربت انار شیریں ۲ تولہ کے ہمراہ یا صرف عرق استعمال کریں +	فی بوتل [illegible] دوا تقریباً [illegible] چار روپے
۴۰۱	[illegible]	**خواص** جسم کو قوت دیتا ہے اورام کو تحلیل کرتا ہے اور معدہ و جگر کی اصلاح کرتا ہے نہایت عجیب اثر رکھتا ہے۔ **ترکیب استعمال** دس تولہ یہ عرق شربت دینار ۲ تولہ شامل کرکے پلائیں +	فی بوتل ۱۰ر
۴۰۲	عرق [illegible] مصفی خون	**خواص** امراض سوداوی پھوڑے پھنسیوں کو دور کرتا ہے اور چہرہ کو خوش رنگ بناتا ہے آتشک و سوزاک میں مفید ہے۔ **ترکیب استعمال** ۱۲ تولہ یہ عرق شربت عناب ۲ تولہ کے ساتھ استعمال کریں گرم و بادی اشیا سے پرہیز +	فی بوتل ۴ر
۴۰۳	عرق مطبوخ [illegible] روزہ	**خواص** امراض سوداوی پھنسیوں۔ فساد خون وجع المفاصل اور آتشک میں نہایت مفید ہے سوداوی مادہ کو عمق بدن (جسم کی گہرائیوں) سے نکالتا اور خارج کرتا ہے اور بدن کو کندن بنا دیتا ہے نہایت مفید اور مجرب ہے بمشورہ طبیب استعمال کرنا چاہیئے۔ **ترکیب استعمال** ایک بوتل میں ۷ خوراکیں ہوتی ہیں صبح کو ایک خوراک پی لینی چاہیئے اس سے دست آتے ہیں ہر دست کے بعد عرق بادیان عرق مکوہ تھوڑا تھوڑا نیم گرم پیتے رہیں۔ تیسرے پہر کو مونگ کی کھچڑی کھائیں اسیطرح سات دن برابر پیتے رہیں روٹی اور گوشت نہ کھائیں یخنی و شوربا پی سکتے ہیں اگر پچش ہو جائے (جو سب کو نہیں ہوتی کسی کسی کو ہو جاتی ہے) تو جب تک اس کو آرام نہ ہو اس عرق کا استعمال ترک رکھیں اور پچش کے لئے یہ نسخہ استعمال کریں۔ **نسخہ:**- لعاب بہدانہ ۳ ماشہ۔ لعاب ریشہ خطمی ۵ ماشہ، شیرہ بادیان ۵ ماشہ پانی میں نکالکر رب بہی ۲ تولہ ملاکر اسپغول مسلم ۷ ماشہ چھڑک کر پی لیں۔ جب پچش جاتی رہے باقی خوراکیں اسکی استعمال کریں۔ **نوٹ:**- یہ عرق چونکہ جلد خراب ہو جاتا ہے اور دس بارہ یوم سے زیادہ قابل استعمال حالت میں نہیں رہ سکتا اسلئے بیرونجات میں اس کو محفوظ حالت میں بھیجنا دشوار ہے لہذا خشک ادویہ بھیجی جاتی ہیں عرق نہیں بھیجا جاتا تاکہ عرق خود تیار کرکے تازہ بتازہ استعمال کیا جائے اس کے بنانے کی ترکیب بھی نہایت آسان ہے۔ **ترکیب تیاری عرق مطبوخ**۔ عرق مطبوخ کی خشک ادویہ کو رات کو تین سیر پانی میں بھگوئیں صبح کو اس قدر جوش دیں کہ پانی تین پاؤ رہ جائے اسوقت چھان کر بوتل میں بھر لیا جائے اور حسب ترکیب مندرجہ بالا استعمال کریں۔	[illegible]
۴۰۴	عرق مکوہ	**خواص** امراض جگر کے لئے مفید ہے حرارت کو تسکین دیتا ہے۔ مقدار خوراک ۱۰ تولہ ہمراہ شربت بزوری ۲ تولہ۔	فی بوتل ۴ر
۴۰۵	عرق منڈی	**خواص** خون کو صاف کرتا ہے تفریح پیدا کرتا ہے بینائی کو قوت دیتا ہے۔ مقدار خوراک ۱۰ تولہ ہمراہ شربت عناب ۲ تولہ	فی بوتل ۲ر
۴۰۶	عرق بہار	**خواص** گھبراہٹ اور گرمی کی شدت میں تسکین دیتا ہے پیاس کو بجھاتا ہے۔ مقدار خوراک ۸ تولہ ہمراہ شربت نارنج ۲ تولہ +	فی بوتل [illegible]
۴۰۷	عرق [illegible]	**خواص**۔ امراض باردہ استسقاء سوء القنیہ کو جو بردت جگر سے ہو دور کرتا ہے۔ مزاج کی تعدیل کرتا۔ پیٹ بڑھنے کو روکتا ہے نفخ شکم ضعف ہضم اور معدے کے درد کو کھوتا ہے۔ معدے و امعاء کے ریاحی درد کے لئے مفید ہے۔ **ترکیب استعمال** ۵ تولہ سے ۸ تولہ تک یہ عرق مناسب بدرقہ کے ساتھ ضرورت کے مطابق دیں +	[illegible]

قیمت	خواص اور ترکیب استعمال	نام دوا	نمبر دوا
فی بوتل ۳ر	خواص دل اور دماغ کو قوت دیتا ہے اور حرارت کو تسکین دیتا ہے۔ مقدار خوراک ۱۲ تولہ ہمراہ شربت نیلوفر ۲ تولہ	عرق نیلوفر	۴۰۸

عرق شہ زور (رجسٹرڈ) ۴۰۹

یہ نام دیکھ کر آپ کو تعجب ہوگا لیکن اسکے استعمال کے بعد اس سے ہزار درجہ بڑھ کر تعجب ہوگا۔ یہ عرق معمولی عرق نہیں ہے اور نہ اس کا نسخہ کتابی نسخہ ہے اسکے پینے والے کو اگر شہ زور کہا جائے تو بجا ہے زائل شدہ قوت کا اعادہ۔ غلط کاریوں سے جو نقصانات پیدا ہوتے ہیں ان کا ازالہ اعضاء رئیسہ کی تقویت۔ بیکار اور کمزور اعصاب میں توانائی۔ ارواح اور تمام قوتوں کی ترقی۔ بدن میں چستی اور طبیعت میں فرحت چہرہ پر رونق رنگت میں نکھار پیدا کرنا اس کا خاص اثر ہے نیز اعلیٰ درجہ کا ممسک بھی ہے۔ یہ عرق زود اثر اور جلد جزو بدن ہونے والی دوا ہے۔ دو تین ہی دن میں اپنا جادو بھرا اثر دکھاتا ہے۔ نہایت بیش قیمت اور نادر الوجود اجزا سے بڑی محنت اور جانفشانی کے ساتھ تیار کیا گیا ہے۔ قیمت فی بوتل چار روپیہ + ترکیب استعمال چار تولہ عرق میں ایک تولہ مصری ملا کر استعمال کریں اور ایک گھنٹہ بعد پاؤ بھر دودھ پی لیں۔

نوٹ :۔ جریان کے مریض کو اس کا استعمال مناسب نہیں ہے +

قیمت	خواص اور ترکیب استعمال	نام دوا	نمبر دوا
فی بوتل ۱۲	خواص سوداویت و یبوست یعنی خشکی جسم کو رفع کرتا ہے اور اعلیٰ درجہ کا مصفی خون اور مسکن حرارت ہے اور نہایت مفرح و مقوی قلب ہے۔ خارش وغیرہ کو رفع کرتا ہے جسم کو صاف اور ستھرا بنا دیتا ہے عجیب پُر تاثیر چیز ہے جس کی خوبی آزمائش پر موقوف ہے + ترکیب استعمال ۵ تولہ سے ۷ تولہ تک یہ عرق شربت عناب ۲ تولہ کے ساتھ استعمال کیا جائے۔	[illegible]	۴۱۰
فی شیشی آٹھ خوراک ۱ر	خواص یہ عرق بدہضمی، دردشکم، ہیضہ اور وبائی مرضوں میں نہایت مفید ثابت ہوا ہے فوراً اپنا اثر دکھاتا ہے اور اس بخار کو جو معدہ کی خرابی اور فساد غذا سے ہو بہت جلد دفع کرتا ہے۔ نہایت عمدہ چیز ہے + ترکیب استعمال ایک تولہ یہ عرق پانچ تولہ پانی میں ملا کر استعمال کیا جائے +	[illegible]	۴۱۱
فی بوتل ۸ر	خواص ہر قسم کی حرارت کو تسکین دیتا ہے تپ دق اور سوداوی امراض میں مفید ہے۔ دل کو قوت دیتا ہے جسم کی خشکی دور کرتا ہے خون کو صاف کر کے چہرہ کا رنگ نکھارتا ہے، جاڑے گرمی دونوں موسموں میں استعمال کیا جا سکتا ہے۔ ترکیب استعمال ۱۰ تولہ عرق میں شربت نیلوفر ۲ تولہ ملائیں اور مفرح ۵ ماشہ کے ساتھ استعمال کریں +	[illegible]	۴۱۲

عرق سوزاک ۴۱۳

نئے اور پرانے سوزاک کے لئے یہ آزمائی ہوئی اور بھروسہ کی دوا ہے پیشاب کی تکلیف خون اور پیپ کا آنا اور زخم اور تمام شکایتیں دور ہو کر تین دن میں آرام ہو جاتا ہے۔ نہایت مفید اور مجرب ہے +

ترکیب استعمال :۔ ایک خوراک صبح کو، دوسری دوپہر کو ۱۲ بجے، تیسرے شام کو ۶ بجے پی لیجائے۔ دوران استعمال میں شیرینی سے قطعی پرہیز کیا جائے سوزاک اگر پرانا ہو تو اندیشہ ہے کہ پھر شروع نہ ہو جائے لہذا بہتر ہے کہ عرق سوزاک کی ایک اور شیشی استعمال کیجائے۔ انشاء اللہ مرض کا اعادہ نہ ہوگا

قیمت :۔ فی شیشی جس میں ۹ خوراکیں ہیں دو روپے چار آنے (عہ/۲)

قیمت	خواص اور ترکیب استعمال	نام دوا	نمبر دوا
[illegible]	خواص دق نہایت خوفناک اور سخت مرض ہے مریض کی جان لیکر ہی چھوڑتا ہے جب یہ بیماری مریض پر پورا قبضہ کر لے تو علاج مشکل ہو جاتا ہے اسلئے بہت جلد ایسے مریض کی خبرگیری کرنی چاہیئے مرض کے ترقی کرنے سے قبل اس کا کارگر علاج کرنا چاہیئے عرق [illegible] نہایت محنت اور تجربہ سے تیار کیا ہے خدا کے فضل و کرم سے دق کے مریض کو سرسبز اور شاداب بنا دیتا ہے [illegible] ترکیب استعمال ۵ تولہ سے ۱۰ تولہ تک یہ عرق شربت [illegible] یا شربت [illegible] [illegible] کے ساتھ استعمال کیا جاتا ہے۔ [illegible]	[illegible]	۴۱۴

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
		غ	
۴۱۶	غازہ حسن افزا	خواص چہرہ پر ملاحت اور خوبصورتی پیدا کرنا ہو تو ہمارا غازہ حسن افزا استعمال کیجئے چہرہ کی جھائیاں، داغ مہاسہ کو دور کرتا ہے اور چہرے کے رنگ کو صاف اور شفاف بنا دیتا ہے۔ جلد کو نرم اور خوشبودار کرتا ہے۔ ترکیب استعمال رات کو چہ ماشہ یہ غازہ قدرے پانی میں نیم گرم کرکے چہرہ پر مالش کریں صبح منہ دھو ڈالیں	فی ڈبیہ ۱۲ار
		ف	
۴۱۷	فولاد سیال	خواص ضعف معدہ وجگر کے لئے خاص چیز ہے۔ بیماری کے بعد جو نقاہت پیدا ہو جاتی ہے اسکو بہت جلد زائل کرتا ہے جسم میں از سر نو تازگی وقوت پیدا کرتا ہے کمی خون اور خرابی خون (انیمیا) وغیرہ امراض میں اسکے فوائد حیرت انگیز ہیں خون کے سرخ دانوں کی تعداد میں اضافہ کرتا ہے اور ان میں سرخی خون (ہیمو گلوبین) کی مقدار کو زیادہ کرتا ہے + ترکیب استعمال کھانا کھانیکے بعد ہر دو وقت پانچ پانچ قطرے قدرے پانی میں ملاکر پینے چاہئیں۔	فی تولہ عہ/ دو روپے

ق

قرص سوزاک ۴۱۸

یہ دوا سوزاک کا بہترین معالجہ ہے جلن کو فوراً رفع کر دیتی ہے۔ سوزاک کے جراثیم کو ہلاک کرتی ہے، نئے سوزاک کے لئے اکسیر ہے اور پرانے سوزاک کے لئے تریاق +

ترکیب استعمال ۴ قرص شربت بزوری ۲ تولہ کیساتھ۔ اگر دودھ کی لسی کے ساتھ استعمال کیجائے تو زیادہ مناسب ہے قیمت فی شیشی ۱ خوراک عہ/

قرص عود رجسٹرڈ ۴۱۹

یہ دوا تبخیر کے لئے بحد مفید ثابت ہوئی ہے معدہ اور جگر کی زائد حرارت کو اعتدال پر لاتی ہے صفرا کی زیادتی کو رفع کرتی ہے۔ دائمی نزلہ۔ دردسر کی شکایت اس کے استعمال سے چند روز میں رفع ہو جاتی ہے غذا کے ہضم میں مدد دیتی ہے۔ اختلاج قلب کو نافع ہے مقوی دل دماغ۔ جگر ہے (ترکیب استعمال) دو دو قرص کھانے کے بعد دونوں وقت پانی کے ساتھ استعمال کریں۔ گرم۔ ثقیل۔ بادی اشیا سے پرہیز۔ قیمت فی شیشی اسی قرص دو روپے (عہ/) +

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۴۲۰	قرص ذیابیطس	خواص ذیابیطس کو دور کرنے میں یہ قرص مفید ثابت ہوئے ہیں۔ گردہ اور جگر کو قوت دیتے ہیں + ترکیب استعمال ۲ ماشہ یہ قرص شربت انار ۲ تولہ کیساتھ استعمال کرنے چاہئیں گرم وشیریں اشیاء سے پرہیز +	فی تولہ ار
۴۲۱	قرص [illegible]	خواص تپ محرقہ میں مفید ہیں اور جگر کی بیماریوں میں فائدہ دیتے ہیں معدہ اور آنتوں کو قوت دیتے ہیں۔ ترکیب استعمال ۴ ماشہ یہ قرص عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ یا مناسب بدرقہ کیساتھ استعمال کریں گرم چیزوں سے پرہیز +	فی تولہ ار
۴۲۲	قرص مرجان	خواص تپ دق وسل میں بہت مفید ہیں اور کھانسی کو بھی زائل کرتے ہیں حرارت کو تسکین دیکر مریض میں توانائی پیدا کرتے ہیں ترکیب استعمال ۴ ماشہ ہمراہ عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ استعمال کریں یا شربت اعجاز میں ملاکر چاٹیں +	فی تولہ ار
۴۲۳	قرص [illegible]	خواص سل اور دق تپ محرقہ میں نہایت مفید ہیں خشک کھانسی کو دور کرتے ہیں پیاس بجھاتے ہیں۔ قبض کشا ہیں ترکیب استعمال ۴ ماشہ یہ قرص عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ یا دیگر مناسب ادویہ کیساتھ استعمال کریں۔ بادی وترشی کا پرہیز۔	فی تولہ ار
۴۲۴	قرص غافث	خواص بلغمی اور پرانے بخار میں نہایت مفید ہیں جگر کی حرارت کو زائل کرتے ہیں معدہ اور آنتوں کو قوت پہنچاتے ہیں۔ ترکیب استعمال ۴ ماشہ یہ قرص عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ یا دیگر مناسب ادویہ کیساتھ استعمال کریں بادی وترشی کا پرہیز۔	فی تولہ ار
۴۲۵	قرص کافور	خواص تپ دق اور تپ محرقہ میں نہایت مفید ہیں۔ دل کو قوت دیتے ہیں جگر کی حرارت کم کرتے ہیں۔ ترکیب استعمال ۳ ماشہ یہ قرص عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ یا دیگر مناسب ادویہ کے ساتھ استعمال کرنے چاہئیں +	فی تولہ ار

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۴۲۶	قرص [illegible]	**خواص** گردہ ومثانہ کے قرحہ کو بھرتے ہیں اور گردوں کی اکثر بیماریوں میں نہایت مفید ثابت ہوئے ہیں۔ **ترکیب استعمال** ۷ ماشہ یہ قرص جوارش زرعونی ۷ ماشہ عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ شربت بزوری ۴ تولہ کیساتھ استعمال کریں	فی تولہ ۲ر
۴۲۷	قرص کہربا	**خواص** منہ سے خون آنیکو روکتے ہیں اس شکایت کے لئے مفید ثابت ہوئے ہیں جلد اثر دکھاتے ہیں۔ **ترکیب استعمال** ۷ ماشہ یہ قرص عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ یا دیگر مناسب ادویہ کے ساتھ استعمال کریں +	فی تولہ ۱ر
۴۲۸	قرص گل	**خواص** تپ بلغمی کو زائل کرنے میں مفید ہیں اور پرانے بخار کو دور کرنے میں عمدہ اثر رکھتے ہیں۔ **ترکیب استعمال** ۷ ماشہ یہ قرص عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ یا دیگر مناسب ادویہ کیساتھ استعمال کریں۔	فی تولہ ۱ر
۴۲۹	قرص [illegible]	**خواص** دردسر کو زائل کرتا ہے' درد شقیقہ میں نہایت مفید ہے۔ نزلہ کو بھی سودمند ہے مسکن ہے + **ترکیب استعمال** قرص کو پانی میں گھسکر پیشانی اور کنپٹی پر لیپ کریں' اگر ضرورت ہو تو ایک گھنٹے بعد پھر لیپ کریں	فی درجن ۲ر
۴۳۰	قرص [illegible]	**خواص** سل اور کھانسی میں نہایت مفید ہے۔ تپ دق اور صفراوی دستوں کو بند کرتا ہے + **ترکیب استعمال** ۵ ماشہ یہ قرص عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ۔ شربت بنفشہ ۲ تولہ کیساتھ استعمال کریں۔	فی تولہ ۲ر
۴۳۱	[illegible]	**خواص** درد پہلو ضیق النفس۔ ذات الجنب (نمونیا) جو بلغم کی وجہ سے ہو اس کو زائل کرتی ہے۔ **ترکیب استعمال** قیروطی ایک تولہ نیم گرم مالش کریں اوپر سے روئی یا فلالین سینک کر باندھیں۔	فی سیر ۱۲ر فی تولہ ۰ر
۴۳۲	قرص ملین	**خواص** یہ دوا قبض کے لئے نہایت مفید ہے معدہ اور آنتوں کو فضلات سے پاک کرتی ہے۔ آنتوں کی قوت دافعہ کو قوی کرتی ہے۔ قبض کی وجہ سے جو امراض پیدا ہو جاتے ہیں مثلاً دردسر۔ درد گوش۔ آشوب چشم وغیرہ ان کو زائل کرتی ہے' یہ ایک نہایت بے ضرر اور ہلکی قبض کشا چیز ہے۔ **ترکیب استعمال** ۲ یا ۳ قرص رات کو نیم گرم پانی کے ساتھ استعمال کریں۔ بادی و ثقیل اشیاء سے پرہیز۔	فی درجن ۱ر

کشتہ جات اور کشتوں کی ٹکیاں

خریداروں کی آسانی کیلئے اب کشتوں کی ٹکیاں بھی تیار کی گئی ہیں ایک ٹکیہ کی ایک خوراک مقرر ہے اب اختیار ہے چاہے ٹکیاں منگائیں چاہے کشتہ اصلی صورت میں منگائیں

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۴۳۵	کشتہ طلا جواہر [illegible]	**خواص** سونیکا ایک خاص کشتہ ہے یہ ارواح اور حرارت غریزی کی حفاظت کرتا ہے تمام اعضاء رئیسہ کو قوت بخشتا ہے اور جسم میں جسقدر قوتیں ہیں سب کو فائدہ پہنچاتا ہے بھوک خوب لگاتا اور مقوی غذاؤں کو جزو بدن بناتا ہے چند ہی روز میں اپنا اثر دکھاتا ہے + **ترکیب استعمال** ۲ چاول یہ کشتہ دوا المسک معتدل جواہر والی ۵ ماشہ یا لبوب کبیرہ ۵ ماشہ یا مکھن ایک تولہ میں ملاکر استعمال کریں۔ اشیاء ترش وبادی سے پرہیز +	[illegible]
۴۳۶	کشتہ [illegible]	**خواص** جریان کے لئے نہایت مفید ہے مادہ تولید کو بڑھاتا اور غلیظ کرتا ہے قوت مردمی کی حفاظت کرتا اور جگر کو قوت پہنچاتا ہے۔ **ترکیب استعمال** ۲ چاول یہ کشتہ معجون آردخرما ایک تولہ یا مکھن ایک تولہ میں ملاکر کھائیں +	ایک ماشہ کی شیشی ۱۲ر ٹکیاں ۵۰ خوراک ۵ر
۴۳۷	کشتہ بیضہ مرغ	**خواص وترکیب استعمال** ذیابطیس کے لئے فائدہ مند ہے اور جریان میں نہایت ہی نفع دیتا ہے۔ ۴ چاول جوارش مصطگی ۷ ماشہ اور دیگر مناسب ادویہ کیساتھ استعمال کریں۔ زیادہ مٹھاس سے پرہیز کرنا چاہیئے۔	فی تولہ ۱۲ر ٹکیاں ۱۵ خوراک ۱۲ر
۴۳۸	کشتہ حجر الیہود	**خواص وترکیب استعمال** سنگ گردہ ومثانہ کو خارج کر دیتا ہے مجرب ہے۔ ۴ چاول یہ کشتہ ہمراہ جوارش زرعونی ۵ ماشہ یا معجون عقرب ۵ ماشہ کیساتھ استعمال کیا جائے۔ ترش وبادی اشیاء سے پرہیز کرنا چاہیئے۔	فی تولہ ۸ر ٹکیاں ۱۵ خوراک ۸ر
۴۳۹	کشتہ [illegible]	**خواص وترکیب استعمال** معدے کی خراب رطوبت کو جذب کرتا ہے ہضم اچھا کرتا ہے جگر کی اصلاح کرتا۔ بادی	فی تولہ [illegible]

نمبر	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
		خونی بواسیر کے لئے مفید ہے۔ ۲ چاول یہ کشتہ جوارش جالینوس ۷ ماشہ یا دوالمسک معتدل ۵ ماشہ کیساتھ استعمال کریں	
۴۴۰	کشتہ زمرد	**خواص و ترکیب استعمال** جگر کو قوت دیتا ہے کھانسی کیلئے نافع ہے اس جریان کو جو مثانہ کی حرارت سے ہو مفید ہے زیادتی پیشاب کو روکتا ہے مفرح قلب ہے۔ دو چاول یہ کشتہ ہمراہ جوارش زرعونی عنبری بنسخہ کلاں ۵ ماشہ یا جوارش زرعونی سادہ استعمال کیا جائے۔ گرم و تیز اشیائے سے پرہیز +	فی تولہ [illegible] روپیہ ٹکیہ ۵ اخوراک ۹ر
۴۴۱	کشتہ طلاء کلاں	**خواص و ترکیب استعمال** اعضائے رئیسہ کو قوت دیتا ہے ارواح و حرارت غریزی کی حفاظت کرتا۔ جسمانی قوتوں کو قائم رکھتا ہے اور باہ کو برانگیختہ کرتا ہے اعلیٰ درجہ کا مقوی و مبہی اور ہاضم ہے۔ ۲ چاول یہ کشتہ لبوب کبیر ۵ ماشہ یا خمیرہ گاؤزبان جواہر والا ۵ ماشہ یا دوالمسک جواہر والی ۵ ماشہ یا معجون جالینوس لولوی ۴ ماشہ یا مکھن ۲ تولہ کیساتھ استعمال کیا جائے بادی اور ترش اشیاء سے دوران میں پرہیز۔ مرغن غذا دودھ مکھن وغیرہ کا استعمال مفید ہوگا۔ نوٹ:۔ اس سے قبل اس کشتہ میں سونے کے ذرات قائم و نمودار رہتے تھے جس کی وجہ سے اکثر طبیب و وید صاحبان کا یہ اعتراض تھا کہ یہ کشتہ نہیں ہے کشتہ وہ ہے جو خاک ہو جائے اسلئے اب ہمنے اسکو دوسری ترکیب سے تیار کیا ہے جو نہایت عمدہ اور بالکل غبار ہو گیا ہے اور فوائد میں پہلے سے زیادہ بہتر ثابت ہوا ہے +	[illegible] ۱۵ خوراک [illegible]
۴۴۲	کشتہ ابرک	**خواص و ترکیب استعمال** ضیق النفس دمہ اور کھانسی کے لئے بہت نافع ہے۔ ۲ چاول ہمراہ شہد خالص ۲ تولہ یا شربت بنفشہ دو تولہ استعمال کیا جائے +	فی تولہ عہ ٹکیاں ۱۵ خوراک ۴ر
۴۴۳	کشتہ فولاد	**خواص و ترکیب استعمال** معدہ و جگر کیلئے بہت مفید ہے بلغم کو تحلیل کرتا ہے خون کی اصلاح کرتا ہے ضعف معدہ کو زائل کرکے چہرہ پر رونق کرتا ہے ۲ چاول یہ کشتہ جوارش بسباسہ ۷ ماشہ یا جوارش جالینوس ۷ ماشہ یا دوالمسک معتدل جواہر دالی ۵ ماشہ میں ملاکر کھائیں	فی تولہ ۲ روپے ٹکیہ ۵ اخوراک ۹ر
۴۴۴	[illegible]	**خواص و ترکیب استعمال** معدہ و پسلی کے درد کے لئے بہت مفید ثابت ہوا ہے اور بلغمی کھانسی میں فائدہ دیتا ہے اور خنازیر کو نافع ہے ۴ چاول یہ کشتہ خمیرہ گاؤزبان ایک تولہ یا جوارش جالینوس کے ساتھ استعمال کریں، خنازیر کے لئے گھی یا مکھن میں حل کرکے گلٹیوں پر لگائیں۔ ثقیل اور ٹھنڈی چیزیں نہ کھائیں +	فی تولہ عہ ٹکیہ ۵ اخوراک ۴ر
۴۴۵	کشتہ قلعی	**خواص و ترکیب استعمال** جریان کے لئے مفید ثابت ہوا ہے۔ سرعت رقت۔ کثرت احتلام کو دفع کرتا ہے۔ اس کے علاوہ معدہ باہ کو قوت دیتا ہے۔ دو چاول یہ کشتہ لبوب کبیر ۵ ماشہ یا معجون آردخرما ایک تولہ کے ساتھ استعمال کیا جاتا ہے۔ ترش و بادی چیزوں سے پرہیز +	فی تولہ ۸ر ٹکیہ ۱۵ خوراک ۲ر
۴۴۶	[illegible]	**خواص و ترکیب استعمال** آتشک وجع المفاصل عرق النساء وغیرہ کیلئے نافع ہے فالج و لقوہ کو بھی مفید ہے اور سوداوی امراض میں تو بہت ہی سودمند ثابت ہوا ہے ۴ چاول یہ کشتہ منقی میں رکھکر پانی سے نگل لیں۔ زیادہ لال مرچ اور ترشی سے پرہیز +	فی تولہ ۸ر ۱۵ خوراک ۳ر
۴۴۷	کشتہ مرجان سادہ	**خواص و ترکیب استعمال** دل کو قوت دیتا ہے اور کھانسی کے لئے مفید ہے۔ ۲ چاول یہ کشتہ خمیرہ گاؤزبان جواہر والا ۷ ماشہ یا خمیرہ گاؤزبان سادہ ایک تولہ میں ملاکر استعمال کریں +	فی تولہ ۸ر ٹکیہ ۱۵ خوراک ۳ر
۴۴۸	کشتہ مرجان جواہر والا	**خواص و ترکیب استعمال** تقویت دماغ و دل و جگر کے لئے نہایت مفید ہے ضعف دماغ کیوجہ سے نزلہ زکام کھانسی دردسر وغیرہ کی جو شکایات پیدا ہو جاتی ہیں ان سب کے واسطے مفید ہے ۲ چاول یہ کشتہ ۷ ماشہ خمیرہ گاؤزبان جواہر والا میں ملاکر کھائیں	[illegible] ۱۵ خوراک [illegible]
۴۴۹	[illegible]	**خواص و ترکیب استعمال** معدہ کو قوت دیتا ہے اور جگر کے لئے بہت مفید ہے اعضائے رئیسہ کو قوت دیتا ہے جوارش بسباسہ ۷ ماشہ یا جوارش جالینوس ۷ ماشہ میں ملاکر استعمال کریں +	فی تولہ [illegible] ٹکیہ ۵ اخوراک [illegible]
۴۵۰	کشتہ مروارید	**خواص و ترکیب استعمال** عورتوں اور مردوں دونوں کے جریان کے لئے مفید ہے اعضاء رئیسہ کو قوت دیتا ہے علی الخصوص قلب کو فرحت اور طاقت دیتا ہے حرارت غریزی کی حفاظت کرتا ہے [illegible]	[illegible]

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
		۲ چاول یہ کشتہ خمیرہ گاؤزبان جواہر والا ۵ ماشہ یا مفرح بارد ۵ ماشہ میں ملا کر استعمال کریں۔ ترشی وبادی سے پرہیز +	
۴۵۱	[illegible]	خواص و ترکیب استعمال جگر معدہ اور دماغ کی کمزوری کو زائل کرتا ہے۔ مثانہ کو قوت دیتا ہے۔ غذا خوب ہضم کرتا ہے باہ کو برانگیختہ کرتا ہے اور جسم کو فربہ اور چست کرتا ہے۔ ۲ چاول یہ کشتہ دوا المسک ۳ ماشہ یا انوشدارو ۷ ماشہ یا خمیرہ گاؤزبان جواہر والا ۷ ماشہ یا لبوب کبیر ۷ ماشہ یا مکھن الکیتولہ میں ملا کر استعمال کریں۔ ترشی و بادی کا پرہیز +	فی تولہ ۹ روپیہ، ٹکیہ ۵ خوراک ۹ر
۴۵۲	[illegible]	خواص و ترکیب استعمال تمام اعضاء رئیسہ کو قوت دیتا ہے حرارت غریزی کی حفاظت کرتا فعل ہضم کو قوی بناتا ہے مقوی باہ ہے اور مادہ تولید کی خرابیوں کی اصلاح کرتا ہے روح میں لطافت پیدا کرتا اور چند روز میں چہرہ کو بارونق بنا دیتا ہے۔ ۲ چاول یہ کشتہ لبوب کبیر ۷ ماشہ یا دوا المسک جواہر والی ۵ ماشہ یا خمیرہ گاؤزبان جواہر والا ۵ ماشہ میں ملا کر استعمال کیجائے۔ ترشی و بادی اشیاء سے پرہیز +	فیتولہ ...، ٹکیاں پندرہ خوراک ...
۴۵۳	[illegible]	خواص کھانسی دمہ فالج لقوہ اور رعشہ وغیرہ امراض کو رفع کرتا ہے۔ اور ضیق النفس کے درد کو جلد روکتا ہے۔ ترکیب استعمال دو چاول یہ کشتہ ایک تولہ شہد میں ملا کر سوتے وقت استعمال کریں ترش و ثقیل چیزیں نہ کھائیں	فی تولہ دو روپیہ، ٹکیہ ۵ خوراک ...
۴۵۴	کشتہ عقیق	خواص و ترکیب استعمال دل کو قوت دیتا ہے سل کے لئے نہایت مفید ہے پھیپھڑے کے زخم کو بھرتا ہے ۲ چاول یہ کشتہ خمیرہ گاؤزبان جواہر والا ۵ ماشہ یا مناسب بدرقہ کے ساتھ استعمال کریں +	فیتولہ دو روپے، ٹکیہ ۵ خوراک ۶ر
۴۵۵	کشتہ صدف	خواص حرارت غریزی کی حفاظت کرتا ہے قلب کو فرحت دیتا ہے عورتوں اور مردوں کے جریان کے لئے مفید ہے۔ ترکیب استعمال ۴ چاول یہ کشتہ بالائی یا مکھن یا اور مناسب ادویہ میں ملا کر استعمال کریں +	فیتولہ ایک روپیہ
	[illegible]	خواص جسمانی قوت کو بڑھانے میں عجیب چیز ہے خون صالح بکثرت پیدا کرتا ہے بھوک خوب لگاتا ہے دودھ مکھن و دیگر غذائیں بہت اچھی طرح جزو بدن کرنیکی صلاحیت رکھتا ہے معدہ اور جگر قوی ہو جاتا ہے برص کے لئے بھی مفید ہے + ترکیب استعمال ۲ چاول یا ایک قرص بالائی یا مکھن میں استعمال کیا جائے تقویت باہ کیلئے لبوب کبیر میں استعمال کرنا چاہیئے	فیتولہ ...، ۱۵ اقرص ۱۲ر
	[illegible]	خواص معدہ۔ جگر اور باہ کو قوت دیتا ہے خون کی پیدائش کو بڑھاتا ہے۔ چہرہ کو بارونق کرتا ہے۔ گرم مزاجوں کے لئے فولاد کا یہ کشتہ بہت مناسب ہے، آگ کے بغیر صرف نباتات سے تیار کیا جاتا ہے + ترکیب استعمال دو چاول سے ۴ چاول تک یا ایک قرص مناسب بدرقہ کیساتھ استعمال کریں بدرقہ باہ کے لئے لبوب کبیر جگر کے لئے دوا المسک معتدل جواہر والی اور معدہ کے لئے جوارش جالینوس مناسب ہے +	فیتولہ ...، ۱۵ اقرص ۶ر
	[illegible]	خواص جریان کیلئے یہ کشتہ بیحد مفید ہے احتلام کی شکایت کو بھی رفع کرتا ہے۔ معدہ کو قوت دیتا ہے + ترکیب استعمال ۴ چاول یہ کشتہ معجون آردخرما الکیتولہ یا بالائی کیساتھ استعمال کرنا چاہیئے ترش اور ثقیل چیزوں سے پرہیز	فیتولہ ...، ۱۵ اقرص ۴ر
	[illegible]	خواص فولاد کا یہ مرکب کشتہ دل، دماغ اور جگر کے لئے ایک خاص چیز ہے خون صالح بکثرت پیدا کرتا ہے۔ چہرے کو سرخ و سفید کرتا ہے۔ ضعف معدہ اور جگر کے لئے نہایت مفید ہے۔ جسم کو فربہ کرتا ہے مقوی غذائیں جزو بدن بناتا ہے حرارت غریزی کی حفاظت کرتا ہے۔ ترکیب استعمال دو چاول یا ایک قرص دوا المسک معتدل جواہر والی یا لبوب کبیر یا جوارش جالینوس میں استعمال کرنا چاہیئے۔ ترش اور بادی چیزوں سے پرہیز +	فی تولہ ...، ۱۵ اقرص ۱۲ر
	[illegible]	خواص یہ سونے اور سچے موتیوں کا ایک نہایت موثر کشتہ ہے جو بہت اہتمام سے تیار کیا جاتا ہے اعضاء رئیسہ دل دماغ و جگر کو نہایت تقویت پہنچاتا ہے عام جسمانی کمزوری جو بیماری کے بعد پیدا ہو گئی ہو بہت جلد رفع کرتا ہے۔ محرک باہ ہے۔ مریضان دق کو یہ کشتہ بہت مفید ثابت ہوا ہے ان کی قوت کی نگہداشت کرتا ہے۔ پھیپھڑوں کو قوت دیتا ہے کھانسی میں مفید ہے، ترکیب استعمال دو چاول یہ کشتہ مناسب بدرقہ کیساتھ دینا چاہیئے۔ عام کمزوری کیلئے دوا المسک معتدل جواہر والی،	[illegible]

نمبر	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
		کے ساتھ دینا چاہیئے اور مریضان دق کیلئے خمیرہ ابریشم شیرہ عناب والا یا مفرح بارد جواہر والا وغیرہ مناسب ہے +	
۴۵۶	[illegible]	خوص یہ دوا نزول الماء آنکھ میں پانی اُتر آنے میں نہایت مفید ہے۔ جالا۔ دھند۔ پھولا۔ امراض میں بھی مفید ہے ترکیب استعمال ایک چاول یہ دوا پانی میں گھسکر دن میں دو وقت لگائیں +	فی ماشہ ۴ر

کحل شفا ۴۵۷

خواص دنیا میں آنکھیں بڑی نعمت ہیں آنکھوں کی قدر انسان کو اسوقت ہوتی ہے جب کسی قسم کی تکلیف پیدا ہوتی ہے ورنہ کچھ قدر و حفاظت نہیں کیجاتی جسکا لازمی نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ تھوڑی سی عمر میں کمزوری بصارت کی شکایت لاحق ہوجاتی ہے یہانتک کہ عینک کے خوگر ہوجاتے ہیں۔ یہ سُرمہ ہمنے خاص طور پر بیش قیمت اجزاء سے تیار کیا ہے جو تمام امراض چشم میں نہایت مفید ثابت ہوا ہے بینائی کو نہایت طاقت بخشتا ہے نیز جالا پھولا۔ ناخنہ۔ خارش۔ نزول الماء وغیرہ کی شکایتوں کو رفع کرتا ہے اور خاص طور پر آنکھوں کو قوت بخشتا ہے۔ عجیب غریب چیز ہے۔ اس سرمہ کی دو دو سلائیاں سوتے وقت آنکھوں میں لگائیں۔ قیمت فی تولہ ایکروپیہ آٹھ آنہ (۱ر۸) +

کحل الجواہر ۴۵۸

خواص۔ اس سرمہ میں جواہر ڈالے جاتے ہیں آنکھ کی بینائی کو قائم رکھتا ہے آنکھوں کی بہت سی شکایتوں سے محفوظ رکھتا ہے اور نظر میں قوت پیدا کرتا ہے۔ فی زمانہ مطالعہ اور افکار واشغال دماغی کی کثرت یا حفظ بصارت سے بے پروائی اور عام جسمانی کمزوری کیوجہ سے کمزوری نظر کی شکایت عام ہوگئی ہے لیکن یہ سرمہ پیدا شدہ شکایات کو روکتا ہے اور ہر سن و سال میں آنکھوں کی شکایتوں کو دور کرتا ہے۔ اگر عینک کی محتاجی قدرتی عینک کو بیکار رکھتی ہے اگر بغیر چشمہ کے کام نہیں ہوسکتا تو یہ سُرمہ اس کو دور کرنیکے لئے حاضر ہے خواہ آنکھوں کی شکایت ہو یا نہو یہ سرمہ بہرحال مفید ہے اور آنکھوں کو آفات مرض سے بچاتا ہے۔ قیمت فی تولہ دو روپیہ آٹھ آنہ (۲ر۸)

ترکیب استعمال اس سرمہ کی ایک ایک سلائی سوتے وقت آنکھوں میں لگائیں +

نمبر	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۴۵۹	کحل بیاض	خوص آنکھوں کے جالے پھولے اور ناخنہ کو کاٹتا ہے دھند کو دور کرتا ہے۔ ترکیب استعمال سلائی سے صبح اور رات کو آنکھوں میں لگائیں سرخ مرچ اور اشیاء ترش سے پرہیز +	فی تولہ ۴ر
۴۶۰	قطور سیاہ	خواص صرف ایک قطرہ ٹپکانے سے آنکھوں کی سرخی دور کرتا ہے درد چشم کو فوراً سکون بخشتا ہے روشنی کی حفاظت کرتا ہے ایک شیشی بہت سے مریضوں کو کافی ہے (ترکیب استعمال) صبح و شام آنکھوں میں ٹپکائیں +	فی شیشی ۱ر
۴۶۱	کحل روشنائی	خوص ضعف بصارت کو دور کرنے کے لئے نہایت مفید ہے کھجلی اور ناخنہ کو دور کرتا ہے ترکیب استعمال صبح یا رات کو سلائی سے آنکھوں میں لگائیں +	فی تولہ ۶ر
۴۶۲	[illegible]	خوص آنکھوں کے پھولے اور جالے کو جلد کاٹ دیتا ہے ناخنہ کو زائل کرتا ہے آنکھوں کے بہت سے مرضوں میں مفید ثابت ہوا ہے ترکیب استعمال دن میں تین بار صبح۔ دوپہر۔ شام سلائی سے آنکھوں میں لگانا چاہیئے +	فی تولہ ۱۲ر
۴۶۳	[illegible]	خواص یہ کافوری اعلیٰ درجہ کا مرکب ہے سل و دق میں نہایت مفید ہے ان امراض کے جراثیم کو ہلاک کرتا ہے فاسد ہوا کے ضرر سے جسم کو محفوظ رکھتا ہے۔ وبا ہیضہ کے زمانہ میں اس کا استعمال بطور حفظ ما تقدم اس سخت متعدی مرض سے حفاظت کرتا ہے نفث الدم (خون تھوکنے) میں فوری اثر دکھاتا ہے + ترکیب استعمال چار پانچ قطرے پانی میں ڈالکر استعمال کریں +	فی تولہ ۸ر
		گ	
۴۶۴	گلقند سیوتی	خوص۔ خفقان اور وحشت کو دور کرتا ہے۔ مفرح قلب ہے +	فی سیر [illegible]

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۴۶۸	گلقند سیوتی	ترکیب استعمال ۲ تولہ عرق گاؤزبان ۵ تولہ عرق بید مشک ۵ تولہ کیساتھ یا صرف گلقند استعمال کریں +	فی سیر عہ
۴۶۹	[illegible]	خواص معدے اور دماغ کو قوت دیتا ہے۔ رطوبت فضلی کو نکالتا ہے ملین ہے۔ ترکیب استعمال ۴ تولہ یہ گلقند شیرہ بادیان ۷ ماشہ شیرہ مویز منقی ۹ دانہ۔ پانی میں پیسکر اسکے ساتھ استعمال کریں۔ صرف گلقند بھی استعمال کر سکتے ہیں +	فی سیر ۱۲
۴۷۰	[illegible]	خواص۔ یہ دوا تریاقی فوائد رکھتی ہے جسم کے زہریلے اثرات کو زائل کرتی ہے۔ فساد خون کے لئے مفید ہے پیٹ کے کیڑوں کو ہلاک کرتی ہے۔ غذا کی خواہش کو زیادہ کرتی ہے + ترکیب استعمال اس دوا کے ۴ قطرے ۵ تولہ پانی میں حل کر کے استعمال کریں +	فیتولہ عہ ایک روپیہ

لبوب

لبوب اعظم ۴۷۷ یہ لبوب نہایت بیش قیمت ادویہ کا ایک نہایت نفیس مرکب ہے۔ قوت باہ اور اعضائے رئیسہ و شریفہ کو قوت پہونچاتا ہے۔ مادہ منویہ کو غلیظ کرتا ہے اور اس کی پیدائش کو زیادہ کرتا ہے نہایت بے ضرر چیز ہے آپ اس کو ہر موسم خصوصاً موسم سرما میں بطور ایک مقوی دوا کے بے خطر استعمال کر سکتے ہیں۔ قیمت فی شیشی دس تولہ چار روپیہ للعہ + پرچہ ترکیب استعمال ہمراہ ہے +

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۴۷۸	لبوب معتدل	خواص مادہ تولید کی پیدائش کو زیادہ کرتا ہے۔ باہ کو قوت بخشتا ہے۔ جریان اور سرعت انزال کو رفع کرتا ہے گردہ ومثانہ کی خرابی کو زائل کرتا ہے + ترکیب استعمال ۷ ماشہ یہ لبوب ہمراہ عرق ماء اللحم نسخہ خاص ۵ تولہ یا ہمراہ شیر گاؤ استعمال کریں۔	فیتولہ ۲
۴۷۹	لبوب الاسرار	خواص دل اور دماغ اور اعصاب کو قوت دیتا ہے مادہ تولید کی پیدائش کو بڑھاتا ہے باہ کو قوت دیتا ہے چہرہ کا رنگ سرخ کرتا ہے اور اعضاء رئیسہ کے ضعف یا غلط کاری سے بعض عصبوں میں جو کمزوری پیدا ہو جاتی ہے اسکو دور کرتا ہے اعضائے مخصوص کی خرابیوں کو دور کرنے میں خاص اثر رکھتا ہے ان میں ضعف کی جگہ قوت اور سستی کی جگہ چستی پیدا کرتا ہے جماع میں احتیاط مدنظر نہ رکھنے اور طبی ہدایتوں کی پروا نہ کرنے سے جو بیماری پیدا ہو سکتی ہیں ان سے محفوظ رکھتا ہے + ترکیب استعمال ۵ ماشہ سے ۷ ماشہ تک یہ لبوب صبح کو ہمراہ شیر گاؤ استعمال کیا جائے۔ اگر کشتہ قلعی ۲ برنج ملا کر ماء اللحم نسخہ خاص دوآتشہ ۵ تولہ کیساتھ استعمال کیا جائے تو بہت قوی اثر ہو جائیگا۔ ترش و بادی اشیاء سے پرہیز +	فیتولہ ۴
۴۸۰	لبوب بارد	خواص باہ کو قوت دیتا ہے اور حدت وگرمی کے سبب جو رقت پیدا ہو جاتی ہے اس کو دور کرتا ہے اور دھات کو درست حالت میں لے آتا ہے کثرت احتلام کے لئے مفید ہے ممسک ہے۔ گرم مزاج والوں کے لئے مفید ہے + ترکیب استعمال ۷ ماشہ سے ایک تولہ تک صبح دودھ کے ساتھ کھائیں +	فی سیر ۱۲ روپے فیتولہ ۸
۴۸۱	لبوب صغیر	خواص باہ کو قوت دیتا ہے گردہ ومثانہ کی خرابیوں کو زائل کرتا ہے اور مادہ کی پیدائش کو بڑھاتا ہے۔ ترکیب استعمال ۷ ماشہ یہ لبوب ماء اللحم نسخہ خاص ۵ تولہ یا صرف کشتہ قلعی ۲ چاول کیساتھ استعمال کریں۔	فی سیر ۵ روپے فیتولہ ۱

لبوب کبیر ۴۸۲ خواص۔ قوت باہ کو ترقی دینے میں عجیب ہے اعصاب کو مضبوط کرتا ہے رنگ نکھارتا ہے دل ودماغ کو قوت دیتا ہے گردوں کو قوی کرتا ہے مادہ تولید کو کثرت سے پیدا کرتا ہے کمزوری کو زائل کرتا ہے۔ قوت بڑھانے میں عجیب الفعل ہے ایسی چیز ہے کہ بار بار لوگ قوت باہ کے لئے عمدہ چیز ہے۔ قیمت فی سیر پندرہ روپے (۱۵) فیتولہ تین آنہ ۳

ترکیب استعمال ۵ ماشہ سے ۷ ماشہ تک یہ دوا کشتہ قلعی ۴ چاول یا کشتہ طلا دو برنج کے ساتھ استعمال کیا جائے۔ اگر ماء اللحم نسخہ خاص ۵ تولہ اوپر سے پی لیا جائے تو اور زیادہ مناسب ہوگا +

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
		لعوق	
۴۸۸	لعوق زوفا	**خواص۔** یہ لعوق سل اور خشک کھانسی کے لئے بہت مفید ثابت ہوا ہے + **ترکیب استعمال۔** ایک تولہ یہ لعوق کھانسی کے لئے عرق گاؤزباں ۱۲ تولہ اور سل کے لئے عرق شیر ۱۲ تولہ عرق بارتنگ ۱۰ تولہ کیساتھ استعمال کریں صرف لعوق بھی استعمال کیا جاسکتا ہے۔ گرم و بادی چیزوں سے پرہیز +	فی سیر صہ فی تولہ ۱ر
۴۸۹	لعوق خشخاش	**خواص** خشک کھانسی کیلئے مفید ہے پھیپھڑوں کو قوت دیتا ہے اندرونی سوزش کو رفع کرتا ہے سل کیلئے نفع بخش ہے **ترکیب استعمال۔** ایکتولہ یہ لعوق عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ کیساتھ یا صرف لعوق استعمال کریں۔ گرم اشیاء سے پرہیز +	فی سیر عہ فی تولہ ۰ر
۴۹۰	لعوق سپستان	**خواص۔** نزلہ و کھانسی کے لئے نہایت مفید ثابت ہوا ہے۔ بلغم کو سینہ سے خارج کرتا ہے + **ترکیب استعمال۔** ۷ ماشہ سے ایک تولہ تک یہ لعوق عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ میں جوش دے کر شکو سو توقت یا صرف لعوق استعمال کریں۔ ترش و بادی اشیاء سے پرہیز +	فی سیر عہ فی تولہ ۔ر
۴۹۱	لعوق سپستان خیارشنبری	**خواص** نزلہ زکام کھانسی کے لئے نہایت مفید ثابت ہوا ہے سینہ کو صاف کرتا اور قبض کو دور کرتا ہے۔ **ترکیب استعمال** ۷ ماشہ سے ایک تولہ تک یہ لعوق عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ یا دوسری مناسب ادویہ کیساتھ استعمال کریں۔ ترش و بادی اشیاء سے پرہیز۔ صرف لعوق بھی استعمال کرسکتے ہیں +	فی سیر عہ فی تولہ ۰ر
۴۹۲	لعوق کتاں	**خواص** ضیق النفس (دمہ) کیلئے بشرطیکہ بلغمی ہو بہت نفع بخش ہے سینہ کی سوزش کو رفع کرتا ہے + **ترکیب استعمال** ایکتولہ لعوق صبحکو عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ کیساتھ یا صرف لعوق استعمال کریں۔ ترشی کا پرہیز۔	فی سیر عہ فی تولہ ۰ر
۴۹۳	لعوق معتدل	**خواص۔** نزلہ و زکام و کھانسی کو فائدہ دیتا ہے اور نزلہ حار کی تغلیظ کرتا ہے سینہ کی جلن کو رفع کرتا ہے۔ **ترکیب استعمال۔** ایکتولہ یہ لعوق عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ کیساتھ یا صرف لعوق استعمال کریں۔ ترشی کا پرہیز۔	فی سیر عہ فی تولہ ۰ر
۴۹۴	لعوق نزلی	**خواص۔** نزلہ کے لئے بہت مفید ہے۔ نزلہ کی وجہ سے جو کھانسی ہوجاتی ہے اس کو دور کردیتا ہے + **ترکیب استعمال** ایکتولہ یہ لعوق عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ کیساتھ یا صرف لعوق استعمال کریں۔ ترشی کا پرہیز۔	فی سیر عہ فی تولہ ۰ر
۴۹۵	لعوق ضیق النفس	**خواص۔** دمہ کے واسطے نہایت مفید ہے اور ذائقہ کے اعتبار سے خوشگوار ہے۔ **ترکیب استعمال۔** ایکتولہ یہ لعوق عرق گاؤزباں ۱۲ تولہ کیساتھ یا صرف لعوق استعمال کریں۔	فی سیر عہ فی تولہ ۰ر
۴۹۶	لعوق بہدانہ	**خواص** نزلہ و کھانسی اور حرارت سینہ کو منطفی کرنے کے لئے بے نظیر ثابت ہوا ہے۔ **ترکیب استعمال۔** ایک تولہ یہ لعوق عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ کیساتھ یا صرف لعوق استعمال کیا جائے۔	فی سیر عہ فی تولہ ۰ر
۴۹۷	لعوق بادام	**خواص و ترکیب استعمال** مقوی دماغ ہے سینہ کی خشکی رفع کرتا ہے اور خشک کھانسی کیلئے مفید ہے ایکتولہ شکو سوتے وقت استعمال کریں	
		مربے	
۵۰۴	مربہ آملہ	**خواص۔** دل معدہ و جگر کو قوت دیتا ہے وسواس کو دور کرتا ہے تفریح پیدا کرتا ہے اسہال اور بواسیر کو فائدہ دیتا ہے۔ **ترکیب استعمال۔** ایک آملہ کو پانی میں دھوکر اور اس پر چاندی کا ورق لپیٹ کر استعمال کریں	نمبر ۱ فی سیر عہ نمبر ۲ ۔۔۔ عہ نمبر ۳ ۔۔۔ عہ
۵۰۵	مربہ انناس	**خواص۔** دل کو قوت دیتا ہے۔ تفریح بخشتا ہے وحشت دور کرتا ہے خفقان کو زائل کرتا ہے۔ مقدار خوراک ۳ تولہ +	فی سیر عہ
۵۰۶	مربہ بہی	**خواص** قلب کو قوت دیتا ہے تفریح پیدا کرتا ہے وحشت دور کرتا ہے خفقان تحیز اور دستوں کو روکتا ہے۔ مقدار خوراک ۲ تولہ	فی سیر عہ
۵۰۷	مربہ بیلگری	**خواص** پیچش اور اسہال کے لئے بہت مفید ہے مقوی جگر ہے۔ مقدار خوراک ۲ تولہ +	فی سیر عہ

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۵۰۸	مُربّہ پیٹھہ	خواص مفرح و مقوی قلب ہے۔ حرارت کو تسکین دیتا ہے جگر کی گرمی کو دفع کرتا ہے۔ مقدار خوراک ۲ تولہ	فی سیر ۱۲؍
۵۰[illegible]	[illegible]	خواص باہ کو قوت دیتا ہے ہضم اچھا کرتا ہے۔ بلغم کو چھانٹتا ہے۔ ریاح کو تحلیل کرتا ہے۔ گردے اور کمر کو مضبوط کرتا ہے۔ رنگ نکھارتا ہے۔ درد شکم کو دور کرتا ہے۔ مقدار خوراک ۲ تولہ +	فی سیر عہ؍
۵۱۰	[illegible]	خواص نہایت مفرح و مقوی دماغ ہے۔ روح میں لطافت پیدا کرتا ہے خفقان قلب اور غشی کو دفع کرتا ہے۔ ترکیب استعمال دو تولہ یہ مربہ عرق گاؤزبان ۲ تولہ کے ساتھ یا صرف مربہ استعمال کریں +	فی سیر عہ؍
۵۱۱	[illegible]	خواص قلب کو قوت دیتا ہے۔ تفریح پیدا کرتا ہے۔ معدہ اور دماغ کو طاقت دیتا ہے۔ آواز کو صاف کرتا تبخیر کو روکتا ہے اور کسیقدر باہ کو بھی قوت دیتا ہے۔ مقدار خوراک ۲ تولہ +	فی سیر ۱۲؍
۵۱۲	مُربہ ناشپاتی	خواص قلب اور معدہ کو قوت دیتا ہے۔ دماغ کو تری پہنچاتا ہے۔ تفریح پیدا کرتا ہے۔ مقدار خوراک ۳ تولہ	فی سیر عہ؍
۵۱۳	[illegible]	خواص معدہ اور دماغ کو طاقت دیتا ہے قبض کو دور کرتا ہے۔ حافظہ کو قوت دیتا ہے اور بینائی کو تیز کرتا ہے۔ ترکیب استعمال ایک عدد مُربہ پانی سے دھو کر رات کو سوتے وقت کھائیں۔	قسم اول فی سیر [illegible] قسم دوم ۱۲؍

معجون مقوی و ممسک

یہ معجون قوت مردمی کے لئے حیرت انگیز چیز ہے۔ بے انتہا ممسک ہے پہلی ہی خوراک میں اپنا اثر دکھاتی ہے۔ باہ میں اندازہ سے زیادہ اضافہ کرتی ہے۔ دل عیش و نشاط کا مرکز بن جاتا ہے۔ ناکارہ اور عاقبت نااندیش لوگوں کو زندگی کا سچا لطف حاصل ہوتا ہے۔ قیمت فی تولہ ایک روپیہ عہ؍ +

ترکیب استعمال ایک ماشہ رات کو سوتے وقت پاؤ بھر دودھ کیساتھ استعمال کریں یا خاص ضرورت سے ایک گھنٹہ قبل ایک ماشہ استعمال کریں

معجون اکسیر باہ

یہ معجون باہ کے واسطے اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ قوت مردمی کو قائم رکھتی ہے عضو مخصوص کی تمام خرابیوں کو دور کرتی ہے پٹھوں میں طاقت اور سختی پیدا کرتی ہے خون صالح پیدا کرتی ہے رقت کو دور کرتی ہے جوش اور قوت کو برقرار رکھتی ہے۔ غرض باہ کی ہر شکایت کے لئے واقعی اکسیر ہے +

ترکیب استعمال ۵ ماشہ یہ معجون شیر گاؤ پاؤ سیر کے ساتھ یا رات کو سوتے وقت استعمال کریں۔ قیمت فی تولہ دس آنہ ۱۰؍

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۵۱۵	معجون جذام	خواص یہ معجون جذام کے مرض کیلئے نہایت مفید ثابت ہوئی ہے نیز مصفی خون ہے آتشک وغیرہ امراض اور انکے اثرات کو زائل کرتی ہے ترکیب استعمال خوراک ایک تولہ بوقت صبح۔ بادی و ترش و شیریں چیزوں سے پرہیز کریں اور غذا میں نمک کم کھائیں۔	فی تولہ ۱؍
۵۱۶	معجون پیاز	خواص و ترکیب استعمال مقوی باہ ہے مادہ منویہ کی پیدائش کو بڑھاتی ہے بدن اور چہرہ کا رنگ نکھارتی ہے زہریلی ہوا کے اثرات سے محفوظ رکھتی ہے ۹ ماشہ یہ معجون صبح کو قند سیاہ پانی کے ساتھ استعمال کیجائے +	فی تولہ ۵؍
۵۱۷	[illegible]	خواص حرارت غریزی کو برانگیختہ کرتی ہے ضعف کے دورہ کو زائل کرتی ہے باہ کو قوت دیتی ہے معدے کے ضعف کو دور کرتی مصفی خون ہے چہرہ کا رنگ نکھارتی ہے جو لوگ محرور المزاج ہیں ان کو بہت قوت اور فائدہ دیتی ہے۔ ترکیب استعمال کمزور اشخاص ساڑھے چار ماشہ اوسط درجہ کی طاقت والے ۹ ماشہ اور قوی اشخاص ایک تولہ یہ معجون [illegible] پانی کے ساتھ استعمال کریں۔ اس معجون کی بڑی خوبی یہ ہے کہ زیادہ پرہیز کی ضرورت نہیں +	فی تولہ ۴؍
۵[illegible]	معجون آرد خرما	خواص مقوی اور مسرت کو دینے والی ہے باہ کو قوت دیتی ہے اعصاب کی خرابی کی اصلاح کرتی ہے اور ضعیف انسان کو مدد دیتی ہے	[illegible]

	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۵۱۸	[illegible]	یہ معجون کسی قدر قبض بھی کرتی تھی۔ مگر اب ہمیں ایسے اجزا شامل کئے گئے ہیں جو قبض نہیں ہونے دیتے۔ **ترکیب استعمال** ایک تولہ معجون میں کشتہ قلعی ۲ چاول ملاکر استعمال کریں۔ ترش وبادی اشیا سے پرہیز +	فی سیر عہ فی تولہ ۰ر
۵۱۹	معجون ازاراقی	**خواص**۔ فالج۔ لقوہ۔ رعشہ۔ مرگی اور اختلاج معدہ کے لئے بہت مفید ہے نہایت مقوی اعصاب ہے۔ **ترکیب استعمال**۔ ایک ماشہ سے تین ماشہ تک یہ معجون اختلاج معدہ کیلئے عرق بادیان ۱۲ تولہ کیساتھ استعمال کریں اور فالج۔ لقوہ۔ رعشہ۔ مرگی کے لئے عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ کیساتھ اور تقویت اعصاب کیلئے ۵ ماشہ دواء المسک معتدل جواہر والی میں ملاکر یا صرف معجون رات کو سوتے وقت استعمال کریں۔ بہتر یہ ہے کہ اس معجون کا استعمال نوجوانوں کو نہ کرایا جائے ترشی وبادی کا پرہیز	فی سیر عہ فی تولہ ۲ر
۵۲۰	[illegible]	**خواص**۔ خون بند کرنے میں نہایت موثر ہے۔ حتیٰ کہ بواسیر کے خون کو روکدیتی ہے۔ **ترکیب استعمال** ۵ ماشہ یہ معجون عرق بادیان ۶ تولہ عرق بید مشک ۴ تولہ کیساتھ یا صرف معجون استعمال کریں	فی تولہ ۴ر
۵۲۳	[illegible]	**خواص**۔ بواسیر کے دستوں کو روکتی ہے آنتوں کو قوت دیتی ہے معدہ اور جگر کی اصلاح کرتی ہے **ترکیب استعمال**، ماشہ یہ معجون عرق بادیان ۱۲ تولہ یا دوسری مناسب ادویہ کیساتھ یا پانی کیساتھ استعمال کریں۔	فی تولہ ۔ر
۵۲۵	[illegible]	**خواص**۔ یہ معجون باہ کے لئے محرک اور مقوی ہونیکے علاوہ اعضاء رئیسہ کو بھی قوت دیتی ہے۔ اسم بامسمیٰ ہے۔ **ترکیب استعمال** ۷ ماشہ معجون پاؤ بھر دودھ کیساتھ صبح یا شب کو استعمال کریں +	فی تولہ ۲ر
۵۲۶	معجون بزوری	**خواص** دل ودماغ اور گردہ کو طاقت بخشتی ہے اور مثانہ کی خرابیوں کو دفع کرتی ہے اور مادہ تولید کی پیدائش زیادہ کرتی ہے۔ **ترکیب استعمال** ایک تولہ یہ معجون صبح کے وقت استعمال کیجاتی ہے کسی بدرقہ کی ضرورت نہیں پانی کا مضائقہ نہیں۔	ڈبیہ ۲۰ تولہ عہ
۵۲۷	[illegible]	**خواص**۔ فالج۔ لقوہ۔ رعشہ۔ مرگی اور درد معدہ اور درد جگر و درد کمر کے لئے بہت مفید ہے۔ مثانہ وگردہ کی پتھری کو توڑ توڑ کر نکالتی ہے اور قبض کو دور کرتی ہے مصفی خون ہے۔ **ترکیب استعمال** ۳ ماشہ یہ معجون عرق بادیان ۶ تولہ عرق مکوہ ۶ تولہ یا قدرے پانی کیساتھ استعمال کیجائے ترش چیزوں سے پرہیز۔	فی تولہ ۱ر
۵۲۸	[illegible]	**خواص** باہ کو قوت دیتی اعصاب میں صلابت پیدا کرتی اور خشکی زائل کرتی جریان ورقت کو کھو دیتی ہے عمدہ اور موثر چیز ہے **ترکیب استعمال** ۷ ماشہ یہ معجون عرق ماء اللحم عنبری نسخہ کلاں ۵ تولہ یا عرق گذر ۷ تولہ شربت انار دو تولہ کے ساتھ یا صرف معجون ہمراہ شیر گاؤ استعمال کیجائے۔ ترش وبادی اشیاء سے پرہیز +	فی سیر ۳۰ فی تولہ ۶ر

۵۲۹ معجون جالینوس لولوی

خواص۔ جالینوس نے اس معجون کے سات فائدے لکھے ہیں۔ (۱) قوت مردمی اور خواہش کو قائم رکھتی ہے (۲) گردہ اور دیگر اعضاء تناسل کے درمیانی عروق نیز مثانہ وانثیین واحلیل کو جو غلط کاری اور کثرت جماع سے متاثر ہو گئے ہوں اور دوران خون میں مزاحم ہوتے ہوں انہیں اعتدال کے ساتھ قوی کرتی اور اپنے ذاتی فعل نفوذ کے لئے بیدار کرتی اور حالت طبعی تک پہنچاتی ہے (۳) پٹھوں میں قوت اور سختی پیدا کرتی ہے اور جوش قوت کو برقرار رکھتی ہے (۴) مرد کی عظمت قائم رکھتی ہے (۵) چہرے کا رنگ نکھارتی ہے (۶) اچھی مقدار میں خون صالح پیدا کرتی ہے (۷) اعضائے خاص کی زائل شدہ قوت کا رفتہ رفتہ بدل پیدا کرتی ہے۔ نیز ہر عضو کی کمزوری کے لئے نافع ہے۔ قیمت، فی تولہ آٹھ آنہ (۸ر)

ترکیب استعمال ۵ ماشہ سے ۷ ماشہ تک یہ معجون استعمال کیجائے قوی الاثر بنانے کیلئے کشتہ طلاء ۱ برنج یا ماء اللحم خاص ۵ تولہ کیساتھ بشرطیکہ موسم سرما ہو اگر گرمی یا برسات کا موسم ہو تو عرق بید مشک ۵ تولہ یا صرف دودھ کیساتھ استعمال کی جائے +

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۵۳۱	معجون [illegible]	**خواص و ترکیب استعمال** ممسک ہے سُرعت کو دور کرتی ہے اور خواہش کو ترقی دیتی ہے اعضائے خاص کو قوت دیتی ہے اعصاب میں از سرِ نو جان ڈالتی ہے سات ماشہ یہ معجون ماء اللحم خاص ۴ تولہ عرق عنبر ۳ تولہ نبات سفید ۱ تولہ کیساتھ یا صرف معجون ہمراہ شیر گاؤ استعمال کریں۔ ترش اور بھاری چیزوں سے پرہیز +	فی سیر للعہ، فیتولہ ۸ر
۵۳۲	معجون ازاراقی	**خواص** فالج۔ لقوہ۔ رعشہ اور تمام امراض باردہ دماغی کے لئے بہت مفید ہے۔ اعصاب کو مضبوط کرتی ہے۔ آتشک۔ وجع المفاصل کے اثرات کو زائل کرتی ہے۔ باہ کو بھی قوت دیتی ہے + **ترکیب استعمال** ۳ ماشہ سے ۷ ماشہ تک یہ معجون ماء العسل ۱۲ تولہ یا عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ یا دوسری مناسب ادویہ کے ساتھ یا صرف قدرے پانی کے ساتھ استعمال کریں +	فی سیر عہ، فیتولہ ار
۵۳۳	معجون سورنجان	**خواص** وجع مفاصل اور تمام اعضا کے درد اور خصوصاً اس درد کو جو آتشک کی وجہ سے ہو دور کرتی ہے۔ **ترکیب استعمال** ۷ ماشہ یہ معجون عرق شاہترہ ۶ تولہ عرق عشبہ ۶ تولہ شربت عناب ۴ تولہ کیساتھ استعمال کریں بادی و ترش اشیاء سے پرہیز۔ یہ معجون پانی کے ساتھ بھی استعمال کیجا سکتی ہے +	فی سیر ۱۲ ار، فیتولہ ۵ر
۵۳۴	معجون [illegible]	**خواص** یہ معجون قوت باہ کے ترقی دینے میں نہایت موثر ہے عضو کو قوی اور سخت کرتی ہے اور دماغ اور گردہ کو طاقت بخشتی ہے۔ باہ بے انتہا پیدا کرتی ہے۔ اس معجون کا مزاج معتدل ہے۔ **ترکیب استعمال** ۶ ماشہ یہ معجون صبح کو پاؤ بھر گائے کے تازہ دودھ کے ساتھ استعمال کیجاتی ہے +	فی ڈبیہ ۱ تولہ ۱۲ہے
۵۳۵	معجون حجر الیہود	**خواص** گردہ و مثانہ کی پتھری اور ریگ خارج کرتی ہے۔ گردہ و مثانہ کو قوت دیتی ہے۔ **ترکیب استعمال** ۷ ماشہ یہ معجون عرق انناس ۸ تولہ شربت بزوری ۳ تولہ کے ساتھ کھائیں +	فی سیر عہ، فیتولہ ار

۵۳۶ معجون حمل عنبری علوی خاں ! فی سیر للعہ،

خواص جن عورتوں کا حمل ساقط ہوجاتا ہے یا بچے ام الصبیان میں مبتلا ہوکر ضائع ہوجاتا ہو اُنکے لئے بہت مفید ہے تیسرے مہینے (حمل کے) سے اسکا استعمال شروع کیا جائے پورے دنوں کے بعد بچہ پیدا ہوگا اور آفات سے محفوظ رہیگا۔ یہ معجون قیمتی اجزا سے بنائی جاتی ہے۔ عمدہ چیز ہے +

ترکیب استعمال ۵ ماشہ یہ معجون عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ شربت انار شیریں ۲ تولہ یا تنہا پانی کے ساتھ صبح استعمال کیجائے۔ قیمت فیتولہ آٹھ آنہ ۸ر

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۵۳۷	معجون [illegible]	**خواص** معدے کو قوت دیتی ہے اشتہا کو ترقی دیتی ہے اور خونی بواسیر کو دور کر دیتی ہے۔ **ترکیب استعمال** ۳ ماشہ سے ۷ ماشہ تک یہ معجون صبح یا رات کو سوتے وقت استعمال کریں بادی اشیاء سے پرہیز	فیتولہ ۲ر
۵۳۸	معجون [illegible]	**خواص** یہ معجون تقویت دماغ میں خاصکر بلغمی مزاج اور ضعیف العمر اصحاب کے لئے سقدر موثر ثابت ہوئی ہے کہ تحریر و تقریر سے باہر ہے واقعی اسم بامسمیٰ اور اپنے خواص و افعال میں اعجاز نما ہے مزاج اس معجون کا گرم ہے جن لوگوں کا مزاج گرم ہے وہ سردی کے موسم میں استعمال کرسکتے ہیں اور بلغمی مزاج والے ہر موسم میں استعمال کرسکتے ہیں + **ترکیب استعمال** ایک تولہ صبح یا رات کو یہ معجون پاؤ بھر دودھ کے ساتھ استعمال کیجاتی ہے +	فی ڈبیہ ۲ تولہ ۱۲ر
۵۳۹	معجون عشبہ	**خواص** یہ معجون پیٹ کے ہر قسم کے امراض کو زائل کرنے میں بےنظیر ہے اور جلدی عوارض جیسے فساد خون [illegible] پھنسی وغیرہ کے زائل کرنے میں اکسیر ہے قوت باہ پیدا کرتی ہے چہرہ کو خوشنما بناتی ہے قوت حافظہ کو ترقی دیتی ہے آنکھوں کو روشنی بخشتی ہے۔ نیز جن لوگوں کے بال سفید نہ ہوتے ہوں اس معجون کے مسلسل ایکسال کے استعمال	فی تولہ ۱ر

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۵۳۹	معجون کرم البدن	کرنیسے آئندہ پھر بال سفید نہ ہونگے۔ قیمت اِس وجہ سے کم رکھی گئی ہو کہ ہر شخص اس سے فائدہ اُٹھا سکے۔ **ترکیب استعمال** صبح یا رات کو سوتے وقت یہ معجون ۶ ماشہ استعمال کیجاتی ہے۔ پرہیز اسبیا، بادی و ترش۔	فی سیر صہ فیتولہ ار
۵۴۰	معجون دبید الورد	**خواص** ضعف معدہ و جگر اور تمام اقسام استسقا کیلئے یہ معجون بہت مفید ثابت ہوئی ہو محلل اورام ہو معمولات مطب میں سے ہو **ترکیب استعمال** ۶ ماشہ یہ معجون عرق بادیان ۶ تولہ عرق برنجاسف ۶ تولہ شربت دینار ۲ تولہ کے ساتھ استعمال کریں۔	فی سیر ۲ روپے فیتولہ ۲ ر
۵۴۱	معجون نجاح	**خواص** صرع کیلئے نہایت مفید ثابت ہوئی ہو۔ دماغی بطوں کے سدوں کو کھولتی ہو۔ مقوی اعصاب و دماغ ہے۔ **ترکیب استعمال** ۶ ماشہ یہ معجون پہلے کھائیں اور گاؤزبان ۵ ماشہ شہد خالص ۲ تولہ پانی میں جوش دیکر اور چھانکر اوپر سے پی لیں۔ صرف معجون بھی استعمال کر سکتے ہیں۔ ترش و بادی وثقیل چیزیں نہ کھائیں۔	فی سیر صہ فیتولہ ار
۵۴۲	معجون روح المومنین	**خواص** ضیق النفس۔ خفقان اور ضعف باہ کے لئے مفید ہو۔ اشتہا پیدا کرتی اور تفریح پیدا کرتی ہے + **ترکیب استعمال** ۶ ماشہ یہ معجون عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ کے ساتھ یا تنہا استعمال کریں۔ بوقت صبح۔	فی سیر للعہ فیتولہ ۲ ر
۵۴۴	معجون زنجبیل	**خواص** وضع حمل کے امراض اور عورتوں کی خاص شکایات رحم کی خراب رطوبت۔ بیقاعدگی ایام ماہواری کو دور کرتی ہے۔ مردوں کی کند ذہنی ونسیان کے لئے مفید ہو سوداوی وبلغمی امراض کو زائل کرتی اور بخار و کھانسی اور دمہ کو دور کرتی ہو۔ عورتیں تندرستی کی حالت میں بھی اسکے استعمال سے فائدہ اُٹھا سکتی ہیں + **ترکیب استعمال** ۶ ماشہ سے ۹ ماشہ تک یہ معجون صبح یا رات کو استعمال کریں کھٹی اور بادی چیزوں سے پرہیز۔	فی سیر صہ فیتولہ ار
۵۴۵	معجون سنا	**خواص** دست آور ہو۔ دماغ کا تنقیہ کرتی ہے سوداوی وبلغمی فضلوں کو خارج کرتی ہو اور درد سر کو رفع کرتی ہے۔ **ترکیب استعمال** ۵ ماشہ سے ایکتولہ تک یہ معجون عرق بادیان ۶ تولہ یا پانی کے ساتھ استعمال کیجاتی ہے +	فی سیر عہ فیتولہ ۰ ر
۵۴۶	معجون سپاری پاک	**خواص** باہ کو قوت دیتی ہے۔ سرعت کو زائل کرتی۔ عورتوں کے جریان کی مخصوص دوا ہو۔ استقرار حمل میں ممد ہو عورتوں کی عام کمزوری کو رفع کرتی ہے۔ نہایت مفید اور مجرب دوا ہے + **ترکیب استعمال** ایکتولہ یہ معجون پاؤ بھر دودھ کے ساتھ یا صرف معجون استعمال کیجاتی ہو۔ ترشی و بادی کا پرہیز +	فی سیر صہ فیتولہ ار
۵۴۷	معجون جالینوس لؤلؤی	**خواص** معدے کو قوت دیتی ہو ضعف ہضم کو زائل کرتی ہو۔ تقویت معدے کے لئے عجیب وغریب چیز ہے۔ غذا کو ہضم کرتی ہے۔ ریاح کو تحلیل کرتی ہے اور ضعف معدے کے لئے نہایت مفید ثابت ہوئی ہو + **ترکیب استعمال** ۶ ماشہ یہ معجون عرق بادیان ۶ تولہ یا دوسری مناسب ادویہ کے ساتھ استعمال کریں +	فی سیر صہ فیتولہ ار
۵۴۹	معجون سورنجان	**خواص** گٹھیا۔ نقرس۔ عرق النسا بلغمی وصفراوی کے لئے نہایت مفید ہو + **ترکیب استعمال** ایکتولہ رات کو عرق بادیان ۱۲ تولہ کے ساتھ یا صرف معجون استعمال کریں۔ ترشی و بادی سے پرہیز +	فی سیر عہ فیتولہ ۰ ر
۵۵۰	معجون سوبھاگ سونٹھ	**خواص** یہ دوا عورتوں کے لئے مفید ہو پرسوت کو دور کرتی ہو۔ وضع حمل میں قوت قائم رکھتی ہو۔ رحم کی گندہ رطوبت جذب کرتی ہو ایام ماہواری کو باقاعدہ کرتی رحم کی خرابیوں کی اصلاح کرتی ہو۔ دردوں کو دور کرتی اور بلغمی اور سوداوی بیماریوں کے لئے فائدہ مند ہو۔ مردوں کے دماغی امراض اور کھانسی کے لئے مفید ہو ویدک دوا ہو آیورویدک میں اس کے جو بیشمار خواص بتائے گئے ہیں ان کا یہ خلاصہ ہو + **ترکیب استعمال** ۹ ماشہ سے ایکتولہ تک صبح یا رات کو کھائی جاتی ہے۔ کسی بدرقہ کی ضرورت نہیں +	فی سیر صہ فیتولہ ار
۵۵۱	معجون [illegible]	**خواص** تمام بلغمی وسوداوی امراض کے لئے مفید ثابت ہوئی ہو اطبا نے تمام زہروں کے لئے اسکو تریاق قرار دیا ہو۔ سردی کے موسم میں اس کو چالیس روز استعمال کرنا بہت سی بیماریوں سے محفوظ رکھتا ہے + **ترکیب استعمال** ۵ ماشہ یہ معجون عرق بادیان ۱۲ تولہ کیساتھ استعمال کریں۔ صرف معجون بھی استعمال کر سکتے ہیں +	فی سیر مہ فیتولہ ۱ر

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۵	معجون صندل	خواص شہزادہ بلند اختر کو خفقان دائمی تھا اطبا نے بہت سی تدبیریں کیں مگر شفا نہ ہوئی آخر اس معجون سے علاج کیا گیا اسکے استعمال سے شفائے کلی حاصل ہوئی۔ دل و دماغ کو قوت دیتی ہے۔ تبخیر کو روکتی ہے + ترکیب استعمال ۶ ماشہ یہ معجون عرق بید مشک ۵ تولہ مصری ایک تولہ کیساتھ یا صرف معجون استعمال کریں کھٹی اور بادی چیزوں کا پرہیز۔	فی سیر ۵ فی تولہ ۱ر
۵	معجون عشبہ	خواص گٹھیا کے درد۔ آتشک جذام اور فساد خون کی بیماریوں کے لئے نہایت مفید ہے معمولات مطب میں سے ہے۔ ترکیب استعمال ۶ ماشہ یہ معجون عرق شاہترہ ۵ تولہ عرق عشبہ ۵ تولہ کیساتھ یا صرف معجون استعمال کریں بادی و ترش اشیا سے پرہیز	فی سیر عہ فی تولہ ۰ر
۵	معجون [illegible]	خواص گردہ و مثانہ کی پتھری کو توڑ کر بسہولت پیشاب کے راستے نکالتی ہے۔ گردہ و مثانہ کو قوی کرتی ہے + ترکیب استعمال ۳ ماشے سے ۶ ماشہ تک صرف یہ معجون شیرہ تخم کرفس ۷ ماشہ شیرہ بادیان ۵ ماشہ عرق بادیان ۱۲ تولہ شربت بزوری ۲ تولہ کیساتھ استعمال کریں	فی سیر عـہ فی تولہ ۳ر
۵۵	معجون فلاسفہ	خواص باہ کو بڑھاتی ہے۔ مادہ تولید کی پیدائش کو زیادہ کرتی ہے بھوک لگاتی سلسل البول اور درد کمر کو اور درد گردہ و وجع المفاصل کو دور کرتی ہے۔ چہرہ کا رنگ صاف کرتی ہے۔ بدبوئے دہن زائل کر کے منہ کو خوشبودار بناتی ہے مسلّمہ طور پر مفید ہے۔ ترکیب استعمال ۹ ماشہ یہ معجون رات کو سوتے وقت استعمال کریں۔ کھٹی اور بادی چیزوں سے پرہیز +	فی سیر عہ فی سیر ۰ر
۵۵	معجون [illegible]	خواص معدے کو قوت دیتی ہے غذا کو ہضم کرتی ہے۔ باہ کو قوت دیتی ہے۔ خون صالح پیدا کرتی ہے بواسیر کو دور کرتی ہے۔ ترکیب استعمال ۶ ماشہ یہ معجون صبح یا رات کو سوتے وقت استعمال کریں۔ کھٹی اور بادی چیزوں سے پرہیز +	[illegible] فی تولہ ۱ر
۵	معجون [illegible]	خواص معدے اور جگر کے درد کو جو سردی سے ہو دور کرتی ہے اور تپ کہنہ بلغمی کو زائل کرتی ہے ہچکی کو بند کرتی ہے۔ ترکیب استعمال ۹ ماشہ یہ معجون صبح کو یا بوقت ضرورت استعمال کریں۔ بھاری اور بادی چیزوں سے پرہیز +	فی سیر عہ فی تولہ ۰ر
۵۵	معجون [illegible]	خواص معدے کو قوت دیتی ہے اور معدے کی گرانی دور کرتی ہے قبض کشا ہے اور کسیقدر ادرار بھی کرتی ہے + ترکیب استعمال ایک تولہ یہ معجون رفع قبض کے لئے عرق بادیان ۱۲ تولہ نیم گرم کیساتھ یا صرف معجون استعمال کریں۔	فی سیر ۵ فی تولہ ۱ر
۵۵	معجون [illegible]	خواص صحت کی محافظ ہے اور قبض کو رفع کرتی ہے اور رطوبت زائدہ کو تحلیل کرتی ہے مقوی معدہ و جگر ہے۔ ترکیب استعمال ایک تولہ یہ معجون عرق بادیان ۱۲ تولہ کیساتھ یا صرف معجون صبح یا رات کو سوتے وقت استعمال کریں	فی سیر عہ فی تولہ ۰ر
۵	معجون [illegible]	خواص دافع جریان ہونے کے علاوہ مقوی باہ و مغلظ منی ہے کسی قسم کی گرمی و سردی نہیں کرتی نیز اعضاء رئیسہ کو بھی تقویت دیتی ہے ترکیب استعمال ۷ ماشہ یہ معجون صبح کو پاؤ سیر تازہ دودھ کے ساتھ یا صرف معجون استعمال کریں +	فی سیر عـہ فی تولہ ۲ر
۵۰	معجون کلاں	خواص باہ کو ترقی دیتی ہے۔ جریان و سیلان رطوبت رحم کو روک دیتی ہے مردوں اور عورتوں دونوں کو فائدہ دیتی ہے نہایت مفید ہے ترکیب استعمال ۵ ماشہ سے ۷ ماشہ تک یہ معجون کشتہ طلا ۲ چاول یا کشتہ قلعی ۲ چاول کیساتھ استعمال کریں۔	فی تولہ ۴ر
۵	معجون [illegible]	خواص استسقاء۔ معدے کی سردی۔ تپ کہنہ ضیق النفس یعنی کھانسی کے لئے نہایت مفید ثابت ہوئی ہے اور اس سے کھلکر پیشاب ہو جاتا ہے درد قولنج کو تسکین دیتی ہے۔ اختناق الرحم کے دورے کو روکتی ہے + ترکیب استعمال ۷ ماشہ سے ایک تولہ تک یہ معجون شیرہ بادیان ۳ ماشہ شیرہ تخم کشوث ۳ ماشہ، عرق برنجاسف ۱۰ تولہ، شربت دینار ۴ تولہ کے ساتھ یا صرف معجون استعمال کریں۔ ترش و بادی اشیا سے پرہیز +	فی سیر عہ فی تولہ ۰ر
۵۰	معجون کندر	خواص سلسل البول کے لئے نہایت مفید ہے۔ ایک شخص کو دن رات میں سو مرتبہ سے زیادہ پیشاب آتا تھا اس کو اس معجون سے شفا ہوئی۔ گردے اور مثانہ کو قوی کرتی ہے + ترکیب استعمال ۷ ماشہ یہ معجون کشتہ خبث الحدید ۲ چاول یا کشتہ بیضہ مرغ ۲ چاول کیساتھ یا صرف معجون استعمال کریں۔	فی سیر عہ فی تولہ ۰ر
۵۰	معجون [illegible]	خواص فالج۔ لقوہ۔ رعشہ مرگی اور اختلاج معدہ کے لئے بہت نافع ہے آتشک کو بھی نہایت مفید ہے۔ ترکیب استعمال ۳ ماشہ سے ۵ ماشہ تک اختلاج معدہ کے لئے عرق بادیان ۲ تولہ کیساتھ اور فالج اور رعشہ اور	فی سیر ۵ فی تولہ ۱ر

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
		مرگی میں عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ کے ساتھ۔ آتشک کے لئے عرق عشبہ ۱۲ تولہ کے ساتھ استعمال کریں +	
۵۶۵	معجون نانخواہ	خواص غذا کو جلد ہضم کرتی ہے معدہ کو پاک کرتی ہے۔ بھوک بڑھاتی ہے۔ معدہ کو قوی کرتی ہے + ترکیب استعمال ۶ ماشہ یہ معجون۔ عرق بادیان ۱۲ تولہ کیساتھ یا صرف معجون صبح یا رات کو سوتے وقت استعمال کریں۔	فی سیر ۱۲ فیتولہ ۱۰

۵۶۶ معجون مروّح الارواح

فیتولہ الیکروپیہ

خواص یہ معجون ایک پُراسرار چیز ہے۔ حرارت غریزی کو قوت دیتی ہے اعضاء رئیسہ کی طاقت بڑھاتی ہے جسم کو فربہ اور قوی کرتی ہے عقل اور حافظہ کو زیادہ کرتی ہے۔ مرطوب بیماریوں کو زائل کرتی ہے۔ دماغ کے رگ کو مٹاتی ہے اور مادہ تولید کو اس قابل بناتی ہے کہ اولاد پیدا ہو۔ امکان اور کمزوریوں کو دور کرتی ہے اور قوت کو زائل نہیں ہونے دیتی حکما کی رائے ہے کہ اگر اس معجون کو کسی طبیب حاذق کا مشورہ اور مدد لیکر استعمال کیا جائے تو جو شخص ایک شادی کر کے بھی پشیمان ہوا اور ناکام ہو اس ناکام شخص کو اسکی آرزو سے پانچ حصہ زیادہ قوت حاصل ہوجائیگی اسکے اجزا نادر اور قیمتی ہونیکے علاوہ مشکل سے دستیاب ہوتے ہیں اور اس کو خاص ترکیب اور خاص انتظام سے بنایا جاتا ہے قیمت فیتولہ ایکروپیہ (عہ)

ترکیب استعمال۔ صرف ایک ماشہ صبح کو یہ معجون استعمال کیجائے اس سے زیادہ ہرگز ہرگز نہ استعمال کیجائے۔ عرق عنبر ۵ تولہ یا عرق ماء اللحم خاص دو آتشہ ۵ تولہ یا کسی اور مناسب بدرقہ کے ساتھ استعمال کرنا زیادہ مفید ہے۔ دودھ کے ساتھ بھی استعمال کرسکتے ہیں +

۵۶۸	معجون مغلظ	خواص و ترکیب استعمال باہ کو قوت دیتی ہے اور مادہ تولید کی اصلاح کر کے رقت کو دور کرتی ہے۔ جریان کے لئے مفید ہے ایک تولہ یہ معجون پاؤ بھر گائے کے تازہ دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔ ترشی و بادی کا پرہیز +	فی سیر ۱۵ فیتولہ ۱
۵۶۹	معجون مقل	خواص بادی بواسیر کیلئے بہت مفید ہے خونی بواسیر کو بھی فائدہ دیتی ہے معدے کی خرابیوں کو زائل کرتی ہے۔ ترکیب استعمال ۷ ماشہ یہ معجون کشتہ خبث الحدید ۲ برنج عرق بادیان ۱۲ تولہ کیساتھ یا صرف معجون استعمال کریں۔	فی سیر ۱۲ فیتولہ ۱۰

۵۷۰ معجون جریان خاص

خواص جریان کیسا موذی مرض ہے جو انسان کے جسم کو اندر ہی اندر گھن کی طرح کھا لیتا ہے جو ہر انسان کو پانی کی طرح بہا دیتا ہے۔ جوانی کو خاک میں ملانیوالا۔ قوت جسمانی کو برباد کرنیوالا یہی موذی مرض ہے اس قاطع نسل مرض کیواسطے یہ معجون اکسیر کا حکم رکھتی ہے معدہ میں غلظت پیدا نہیں ہوتی بفضل خدا صرف ۲۰ یوم کے استعمال سے یہ شکایت رفع ہوجاتی ہے قیمت فی ڈبیہ برائے ۲۰ یوم دو روپیہ (عہ) (ترکیب استعمال) ایکتولہ یہ معجون پاؤ سیر دودھ کیساتھ صبح کو استعمال کیجائے کھٹی اور بادی چیزوں سے پرہیز +

۵۷۲	معجون موچرس	خواص و ترکیب استعمال رحم کی خراب رطوبت کو خشک کرتی ہے عورتوں کے مرض سیلان کو دور کرتی ہے ایکتولہ یہ معجون عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ کے ساتھ یا صرف معجون استعمال کریں۔ ترش و بادی اشیاء سے پرہیز +	فیتولہ ۱
۵۷۳	معجون [illegible]	خواص مادہ تولید کی پیدائش کو زیادہ کرتی ہے غلظت پیدا کرتی ہے اور نہایت مبہی و محرک ہے + ترکیب استعمال ۶ ماشہ صبح یا رات کے وقت پاؤ بھر دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔	فیتولہ ۴

معجون مومیائی

خواص۔ تمام اعضائے رئیسہ کو قوت دیتی ہے اور جماع کے بعد فوراً استعمال کرنے سے زائل شدہ قوت جلد بحال کردیتی ہے اور کمزوری کو باقی نہیں رہنے دیتی ہے عجیب اثر رکھتی ہے۔ قیمت فی تولہ دو روپے (عہ)

ترکیب استعمال۔ ایک ماشہ سے ۲ ماشہ تک یہ معجون عرق عنبر ۵ تولہ کے ساتھ استعمال کریں یا دودھ کیساتھ۔ بادی و ترش اشیاء سے پرہیز +

دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۵	معجون [illegible]	خواص معدہ اور دماغ اور گردہ کو قوت دیتی ہی غذا کو ہضم کرتی ریاح کو تحلیل کرتی ہی رنگ صاف کرتی ہی۔ مُدر بول ہی + حکیم محمد بن ذکریا رازی نے لکھا ہی کہ جو شخص اس معجون کا استعمال کرتا ہی تعجب ہے کہ اس کو طبیب کی حاجت ہو۔ ترکیب استعمال ۶ ماشہ یہ معجون صبح کو یا کھانا کھانے کے بعد دونوں وقت استعمال کریں۔ بھاری چیزوں سے پرہیز +	فی تولہ ۳ ر
۵	معجون [illegible]	خواص وترکیب استعمال سوداوی امراض کے لئے نہایت مفید ثابت ہوئی ہے۔ سات ماشہ سے ایک تولہ تک یہ معجون عرق شاہترہ ۶ تولہ عرق بادیان ۶ تولہ نبات سفید ۲ تولہ کے ساتھ استعمال کریں +	فی تولہ ۱۰ ر
۵	معجون [illegible] نسیان	خواص حافظہ کو قوت دیتی ہی۔ نسیان کو زائل کرتی ہے۔ اور دماغ کو شگفتہ اور تازہ رکھتی ہی، طلباء اور دماغی کام کرنے والوں کے لئے عمدہ چیز ہے + ترکیب استعمال ۶ ماشہ یہ معجون عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ یا تازہ پانی کے ساتھ شربت انار شیریں ۲ تولہ ملا کر استعمال کریں۔	فی سیر ۱۰ ر فی تولہ ۲ ر
۵	معجون [illegible]	خواص جن عورتوں کے حمل ساقط ہو جاتے ہیں یا بچہ ام الصبیان کے مرض سے ضائع ہو جاتا ہو ان کے لئے بہت مفید ہی۔ تیسرے مہینے (حمل کے) سے اس کا استعمال شروع کر دیا جائے انشاء اللہ بچہ محفوظ رہیگا + ترکیب استعمال ۵ ماشہ یہ معجون عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ یا تازہ پانی کے ساتھ شربت انار شیریں ۲ تولہ ملا کر کھائیں +	فی تولہ ۴ ر

معجون نقرہ (۵۷۹) ۵ دل ودماغ کو قوت دیتی ہی باہ کو ترقی دیتی ہی جسم میں خوشگوار حرارت پیدا کرتی ہی اور خفقان کو زائل کرتی ہی حرارت غریزی کو برانگیختہ کر کے قوت قائم رکھتی ہے۔ قیمت فی تولہ ایک روپیہ (عہ)

ترکیب استعمال: ۲ ماشہ سے ۵ ماشہ تک یہ معجون عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ کے ساتھ یا صرف معجون استعمال کریں۔ ترش اور بادی چیزوں سے پرہیز +

معجون طلا (۵۸۱) خواص۔ خفقان اور امراض سوداوی کو زائل کرتی ہی دل ودماغ کو بجید طاقت بخشتی ہی تمام اعضائے رئیسہ وشریفہ کو قوت دیتی ہی اور حرارت غریزی کو بڑھاتی اور تمام قوتوں کو قائم رکھتی ہے۔ قیمت فی تولہ دو روپے (عہ)

ترکیب استعمال: ۳ ماشہ یہ معجون عرق بیدمشک ۵ تولہ یا عرق برگ تنبول ۵ تولہ یا دودھ کے ساتھ استعمال کریں +

دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۵	معجون [illegible]	خواص قوت مردمی کے لئے بہت مفید ثابت ہوئی ہی۔ امساک پیدا کرتی ہی۔ حرارت غریزی کو برانگیختہ کرتی ہی۔ ترکیب استعمال ۹ ماشہ یہ معجون صبح پاؤ بھر دودھ کے ساتھ استعمال کریں، کھٹی اور بادی چیزوں سے پرہیز +	فی تولہ ۲ ر
۵	معجون [illegible]	خواص یہ معجون جریان کے لئے نہایت مفید ہی، رقت وسرعت انزال وکثرت احتلام کو رفع کرتی ہی۔ مقوی باہ ہے۔ مادہ تولید کی اصلاح کرتی ہے + ترکیب استعمال ۶ ماشہ یہ معجون صبح پاؤ بھر تازہ دودھ کچا یا قدرے پانی کچا استعمال کریں۔ کھٹی اور بادی چیزوں سے پرہیز	فی سیر ۱۰ ر فی تولہ ۲ ر
۵	معجون مسکن البول	خواص وترکیب استعمال پیشاب کی زیادتی کے لئے مفید ہی اور مثانہ کو قوت دیتی ہی۔ یہ معجون شب کو سوتے وقت ۷ ماشہ استعمال کریں۔ کھٹی اور بادی چیزوں سے پرہیز +	فی تولہ ۲ ر
۵	معجون بصارت	خواص معدے اور دماغ کو طاقت دیتی قبض کو دور کرتی حافظہ کو قوت دیتی اور بینائی کو تیز کرتی ہے + ترکیب استعمال ایک تولہ یہ معجون شب کو سوتے وقت استعمال کریں۔	فی تولہ ۸ ر
۵	معجون عجیب	خواص۔ نہایت مقوی باہ ہے اور سرعت انزال کو رفع کرتی اور اعلیٰ درجہ کی ممسک ہے۔ ترکیب استعمال۔ ۱ ماشہ سے ۲ ماشہ تک یہ معجون صبح یا رات کو استعمال کریں۔ کھٹی اور بادی چیزوں سے پرہیز۔	۲۰ تولہ کی ڈبیہ عہ

نمبر	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
	معجون اوجاع	یہ معجون ہر قسم کے ریاحی درد کیلئے اکسیر صفت ہے خصوصاً گٹھیا نقرس کے پرانے سے پرانے مریض اس سے حیرت انگیز طور پر صحتیاب ہو چکے ہیں اس معجون کی سب سے بڑی صفت یہ ہے کہ غلیظ مواد کو اجابت کی راہ خارج کرتی ہے اور بتدریج مریض کو صحتور کر دیتی ہے قبض کشا ہے۔ ترکیب استعمال:۔ رات کو سوتے وقت ۶ ماشہ معجون استعمال کریں۔ ثقیل اور ترش چیزوں سے پرہیز۔	فیتولہ ۲ ر

۵۸۷ معجون شباب آور رجسٹرڈ

قوت مردمی کی لاثانی دوا۔ یہ معجون "ہمدرد دواخانہ دہلی" کی مایۂ ناز دواؤں میں سے ہے قوت مردمی کے لئے اس کے خواص تریاق سے کم نہیں ہیں۔ یہ بات بلا مبالغہ کہی جا سکتی ہے کہ ہزاروں مایوس مریض اس کے استعمال سے شفایاب ہو گئے ہیں۔

شہید فن ہمدرد خلائق حکیم حافظ عبدالمجید رحمۃ اللہ علیہ نے اس معجون کا نسخہ برسوں تجربات کے بعد بہت غور و کاوش سے مرتب کیا تھا۔ الحمدللہ جو خوبیاں وہ اس معجون میں پیدا کرنا چاہتے تھے اس میں انکو پوری پوری کامیابی حاصل ہوئی اس کی ایک سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ یہ معجون زہریلی اور منشی اشیا مثل افیون۔ بھنگ۔ سنکھیا۔ کچلہ وغیرہ سے قطعی پاک ہے۔ بلکہ اسکی یہ قوتیں مشک، عنبر، مروارید، یاقوت، زمرد جیسی بیضرر مقویات سے حاصل کی گئی ہیں، اب آپ سمجھ لیجئے کہ یہ معجون اپنے اثرات میں ہر لحاظ سے کس قدر کامیاب ہوگی۔ اس کے مختصر خواص جن کا ایک مدت سے تجربہ کیا جا رہا ہے یہ ہیں:۔ یہ معجون باہ کی ہر شکایت کیلئے اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ قوت مردمی کو بے انتہا فائدہ پہنچاتی ہے۔ خون اور مادہ تولید کی پیدائش کو بڑھاتی ہے۔ حرارت غریزی کو برانگیختہ کرتی ہے عصبی کمزوریوں کو دور کر کے سختی پیدا کرتی ہے معدہ اور جگر کی اصلاح کرتی ہے۔ غذا کو جزو بدن بنا کر کثیر تعداد میں خون صالح پیدا کرتی ہے۔ اسکے استعمال کے چند روز بعد ہی چہرہ شگفتہ اور خوش رنگ ہو جاتا ہے۔ اعضائے رئیسہ دل، دماغ اور جگر کو اس کے استعمال سے خاص قوت حاصل ہوتی ہے۔ سرعت انزال کے لئے مفید ترین چیز ہے۔ جریان منی جو کمزوری اعضائے تناسل کی وجہ سے ہو اس کو بہت جلد رفع کر دیتی ہے، جماع سے دو گھنٹہ پیشتر اگر اس کا استعمال کیا جائے تو امساک پیدا کرتی ہے اگر جماع کے بعد استعمال کیا جائے تو قوت میں کمی نہیں ہونے دیتی۔

اِس کی خوبیاں اسکے استعمال کے بعد ہی ظاہر ہو سکتی ہیں قیمت بنظر ہمدردی بہت کم رکھی گئی ہے یعنی فیتولہ صرف ایک روپیہ ۱۲ ر

ترکیب استعمال: تین ماشہ یہ معجون صبح یا شب کو پاؤ بھر دودھ کے ساتھ استعمال کریں +

نوٹ: موسم سرما میں اگر یہ معجون عرق ماءاللحم بنسخہ خاص نمبر ۳۹ دوآتشہ کے ساتھ استعمال کیجائے تو سونے پر سہاگہ ہے +

۵۸۸	[illegible]	**خواص** اعضائے رئیسہ کو قوت دینے میں عجیب ہے۔ خفقان اور ضعف باہ کو زائل کرتی ہے۔ معدہ اور ہاضمہ کو قوت دیتی ہے خون کی اصلاح کرتی ہے۔ ریاح کو تحلیل کرتی ہے، طاعون ہیضہ اور سوداوی امراض کے لئے نہایت مفید ہے + **ترکیب استعمال** ۷ ماشہ یہ مفرح عرق عنبر ۴ تولہ شربت عناب ۲ تولہ کیساتھ یا صرف مفرح استعمال کریں +	فی سیر ۲۵ ؎ فیتولہ ۵ ر
۵۸۹	[illegible]	**خواص** قلب کو قوت دیتی ہے اختلاج کو زائل کرتی ہے۔ حرارت کو تسکین دیتی ہے فوراً اثر دکھاتی ہے۔ **ترکیب استعمال** ۵ ماشہ یہ مفرح عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ کے ساتھ ۲ تولہ مصری ڈالکر یا صرف مفرح استعمال کریں +	فیتولہ ۴ ر
۵۹۰	[illegible]	**خواص** دلکو قوت دینے میں بینظیر ہے۔ نشاط پیدا کرتی ہے اور ناتوانی خفقان۔ خیالات فاسدہ اور وسواس سوداوی کو زائل کرتی ہے، بہت پر اثر اور نفیس چیز ہے + **ترکیب استعمال** ۵ ماشہ یہ مفرح عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ کیساتھ ۲ تولہ مصری ڈالکر یا صرف مفرح استعمال کریں +	فیتولہ ۸ ر
۵۹۱	مفرح سوبرزی	**خواص** روح اور قوتیں جو کسی مرض کی وجہ سے یا مسہل لینے سے یا سمیت کے اثر سے کمزور ہو گئی ہوں	فیتولہ ۳ ر

نمبر دوا	نام دوا	خوص اور ترکیب استعمال	قیمت
۵۹۱	مفرح سونہری	انہیں اصلی حالت میں لاتی ہو باہ کو برانگیختہ کرتی ہو۔ رعشہ خفقان استسقار۔ سوء ہضم کے لئے مفید ہو۔ ترکیب استعمال ۹ ماشہ یہ مفرح عرق گاؤزبان نسخہ دیگر ۷ تولہ شربت انار شیریں ۲ تولہ کیساتھ یا صرف مفرح استعمال کریں +	فیتولہ ۳ر
۵۹۲	مفرح شیخ الرئیس	خوص ضعف دل۔ خفقان۔ تپ دق۔ توحش سوداوی۔ تبخیر اور عام نقاہت اور ناتوانی کے لئے بہت نافع ہے۔ شیخ الرئیس بو علی سینا اس نسخہ کے مجوز ہیں + ترکیب استعمال ۶ ماشہ یہ مفرح عرق گاؤزبان نسخہ دیگر آٹھ تولہ اور مصری ۲ تولہ کے ساتھ یا صرف مفرح استعمال کریں۔	فیتولہ ۴ر
۵۹۳	مفرح بیش قیمت	خوص شیخ الرئیس بو علی سینا فرماتے ہیں کہ میں نے اس کو بادشاہ اور امیروں کیلئے تیار کیا ہو اس سے بہت سے فوائد ظہور میں آئے خفقان۔ ضعف قلب، توحش اور اکثر بیماریوں میں جو پرانی ہو کر کسی طرح قبضہ میں نہیں آتی تھیں اس سے کامیابی ہوئی۔ یہ مفرح امراض دماغی معدہ جگر و طحال اور قولنج درد مفاصل وغیرہ میں مفید ثابت ہوئی ہو قیمتی اجزا اس میں شامل ہیں + ترکیب استعمال ۵ ماشہ یہ مفرح عرق گاؤزبان نسخہ دیگر ۷ تولہ شربت انار شیریں ۲ تولہ کیساتھ یا صرف مفرح استعمال کریں +	فیتولہ ۶ر
۵۹۴	مفرح جواہر	خوص یوں تو یہ مفرح جمیع اعضائے رئیسہ کے لئے مقوی ہو لیکن قلب کی تفریح میں خاص اثر رکھتی ہو۔ ترکیب استعمال ۵ ماشہ یہ مفرح عرق گاؤزبان ۵ تولہ عرق عنبر ۵ تولہ نبات سفید ۲ تولہ کیساتھ یا صرف مفرح استعمال کریں۔	فیتولہ ۸ر
۵۹۵	مفرح بارد سادہ	خوص خفقان کو نفع دیتی ہو ضعف دل اور دماغ اور معدے کیلئے قوت بخش ہو۔ تبخیر کو روکتی ہو + ترکیب استعمال ۶ ماشہ یہ مفرح عرق بادیان ۷ تولہ عرق بیدمشک ۵ تولہ کیساتھ یا صرف مفرح استعمال کریں +	فیتولہ ۱ر
۵۹۶	مفرح معتدل	خوص دل اور دماغ کو قوت دیتی خفقان اور مراق کو زائل کرتی ہے اور تفریح بخش ہو۔ ترکیب استعمال ۶ ماشہ یہ مفرح عرق گاؤزبان نسخہ دیگر ۶ تولہ اور مصری ۲ تولہ کے ساتھ یا صرف مفرح استعمال کریں +	فیتولہ ۱ر

مفرح یاقوتی معتدل (۵۹۷)

خواص۔ حرارت غریزی کی حفاظت کرتی ہو اور اعضاء رئیسہ کو قوت دیتی ہو ضعف اسہال اور امراض رحم کے لئے بیحد مفید ثابت ہوئی اشتہا پیدا کرتی ہو اور ہر قسم کی کمزوری کو دور کرتی ہو مقوی جگر ہے ۳ ماشہ سے ۵ ماشہ تک شربت روح افزا ۴ تولہ یا دودھ کے ساتھ یا صرف مفرح استعمال کریں + قیمت فیتولہ ۱۲ر

نمبر دوا	نام دوا	خوص اور ترکیب استعمال	قیمت
۵۹۸	مالتی بسنت	خوص معدے اور امعاء کو قوت دیتی ہو ضعف معدہ کے سبب جو دست آتے ہیں ان کو بند کرتی ہو۔ ترکیب استعمال ۴ چاول یہ دوا معجون سنگدانہ مرغ ۶ ماشہ کے ساتھ استعمال کیجائے +	فیتولہ [illegible] گولیاں ۵ خوراک ۱۲ر
۵۹۹	[illegible]	آجتک سونا جن جن صورتوں میں استعمال کیا جاتا رہا ہو ان سب میں اسکی یہ صورت زیادہ سریع التاثیر اور مفید ثابت ہوئی ہو۔ اس قیمتی دھات کے فوائد عرصہ دراز سے مسلم ہیں درحقیقت جسم کی ہر قسم کی کمزوری کیلئے سونا ایک خاص چیز ہو اس دوا کی سب سے بڑی خوبی یہ ہو کہ فوراً خون میں جذب ہو کر اپنا اثر شروع کر دیتی ہو اعضاء رئیسہ پر اس کا بہت جلد اثر معلوم ہوتا ہو اور جسم میں ایک نئی قسم کی قوت پیدا ہو جاتی ہو۔ معدہ پر اس کا اثر غذا کی خواہش زیادہ ہونیکی صورت میں محسوس ہوتا ہو سل اور دق کے مریضوں کو خاص ہدایت کے ساتھ استعمال کرانے سے انہیں مرض کے خلاف توانائی پیدا ہو جاتی ہو ضعف باہ وغیرہ کے مریض اس سے خاص فوائد حاصل کر سکتے ہیں + ترکیب استعمال ضعف عامہ کیلئے اس دوا کے دو تین قطرے عرق ماء اللحم عنبری ۵ تولہ کیساتھ یا عرق گاؤزبان ۷ تولہ کیساتھ یا صرف پانی میں ڈالکر استعمال کرنے چاہئیں۔ دق وغیرہ کے مریضوں کو عرق ہزار جوش یا عرق گاؤزبان عنبری کیساتھ اور ضعف باہ کے مریض اس کو عرق ماء اللحم نسخہ خاص دو آتشہ میں ڈالکر استعمال کریں اسکے علاوہ استعمال میں دودھ مکھن وغیرہ حسب برداشت استعمال کر سکتے ہیں +	[illegible]

نمبر دوا	نام دوا	خوص اور ترکیب استعمال	قیمت
۶۰۰	مروارید [illegible]	یہ کیمیاوی طریق سے بنایا ہوا موتیوں کا پانی ہے اور نہایت لطیف بیضرر اور مفید چیز ہے۔ امراض قلب اور ضعف عامہ میں اسکے فوائد قابل اعتماد ہیں۔ آلات ہضم پر اس کا اثر خاطر خواہ پایا گیا ہے موتی جھرہ اور تقویت قلب کے لئے خاص چیز ہے۔ **ترکیب استعمال**: ۵ قطرے عرق گاؤزبان ۵ تولہ یا صرف پانی میں ڈالکر استعمال کریں ؛	فی تولہ ۸ آٹھ روپے
	مفرح [illegible]	مشک، عنبر اور جواہرات کا ایک نفیس مجموعہ۔ یہ مفرح نہایت قیمتی اجزاء سے تیار کیجاتی ہے اور دماغی کام کرنیوالوں کیلئے آب حیات سے کم نہیں ہے صبحکو اسکی ایک خوراک اس بات کی کافی ضمانت ہے کہ آپکا دماغ اور جسم تمام دن بے تکان مصروف عمل رہیگا معدہ میں پہنچتے ہی تمام اعصاب پر غیر معمولی اثر کرتی ہے تمام دن تھکے ہوئے جسم اور دماغ ہں سرے از سر نو توانا ہو جاتے ہیں غرضیکہ حیرت انگیز فوائد رکھتی ہے جو تجربہ سے ہی ظاہر ہوں گے ؛	فی شیشی [illegible]
	مثالی	احتلام جسم انسان کا نہایت خوفناک دشمن ہے اسکے لئے **مثالی** دنیا میں لاثانی دوا ہے۔ "ہمدرد دواخانہ" کی مجلس تجربات" نے اسکو بیشمار تجربوں کے بعد بہت ہی کاوش سے تیار کیا ہے۔ احتلام ایک دو خوراک میں ہی رک جاتا ہے طرفہ یہ کہ اعضاء تناسلیہ میں کسی قسم کا نقص پیدا نہیں کرتی بلکہ انکو ایک حد تک قوی بنا دیتی ہے' ایک مریض کے لئے **مثالی** کی ایک شیشی بالکل کافی ہوتی ہے۔ فی شیشی ۲۴ خوراک تین روپے (سے۳ر)	فی شیشی تین روپے (سے۳ر)
	ممسک بےنظیر (رجسٹرڈ)	اب کوئی شخص ناکام و مایوس نہیں رہیگا کیونکہ ممسک بےنظیر (رجسٹرڈ) کی ایجاد نے بیشمار مایوس و مرادلوگوں کو کامران بنا دیا ہے۔ اس دوا کے خواص اسقدر یقینی ہیں کہ انسان کو مجبوراً دوا کی قوت کا اعتراف کرنا پڑتا ہے اگر آپکو آجتک اس قسم کی سریع الاثر اور مفید دوا استعمال کرنیکا اتفاق نہیں ہوا ہے تو "ممسک بےنظیر کا تجربہ کیجئے۔ "**ممسک بےنظیر**" جیسا کہ اس کے نام سے ظاہر ہے ایک نہایت مقوی اور انتہائی ممسک دوا ہے قوت اور امساک کے متعلق جس قدر دوائیں اب موجود ہیں ان میں اور ممسک بےنظیر میں یہ فرق ہے کہ ممسک بےنظیر ہرگز کوئی خراب نتیجہ پیدا نہیں کرتی" ممسک بےنظیر میں عنبر، یاقوت، زمرد، مومیائی جیسی قیمتی ادویہ شامل ہیں اور یہ دوا مہینوں میں نہایت کوشش سے تیار ہوتی ہے۔ ہمدرد دواخانہ اس دوا پر بجا طور پر ناز کرسکتا ہے۔ مفصل پرچہ ترکیب دوا کے ہمراہ ہے۔ قیمت فی شیشی (۱۲) خوراک تین روپے (سے۳ر)	فی شیشی تین روپے (سے۳ر)
		مرہم	
۶۰۴	مرہم باسلیقون	**خواص و ترکیب استعمال** ہر قسم کے ورم اور سختی کو رفع کرتا ہے امراض رحم میں مفید ثابت ہوا ہے۔ نیم گرم لگائیں۔	فی تولہ ۲ر
۶۰۵	مرہم آتشک	**خواص و ترکیب استعمال**۔ یہ مرہم آتشک کے زخموں کو جلد بھر دیتا ہے بہت مفید ثابت ہوا ہے۔ زخموں کو پہلے نیم کے پانی سے یا معمولی گرم پانی سے دھوئیں۔ اسکے بعد مرہم لگائیں ؛	فی تولہ ۲ر
۶۰۶	مرہم اشق	**خواص و ترکیب استعمال**، خنازیر کی گلٹیوں اور رسولی کو تحلیل کرتا ہے۔ نیم گرم لیپ کرنا چاہیئے ؛	فی تولہ ار
۶۰۷	مرہم [illegible]	**خواص**۔ زخموں کو بھرتا ہے قروح کا اندمال کرتا ہے اعضاء کے درد کو سکون دیتا ہے اور گلٹیو کو تحلیل کرتا ہے۔ طاعونی گلٹیوں کے لئے بھی مفید ثابت ہوا ہے چوٹ کے اثر کو زائل کرتا ہے۔ **ترکیب استعمال** نیم گرم گلٹیوں پر لیپ کریں اوپر سے روئی یا فلالین سینک کر باندھیں اور سرد ہوا سے بچیں۔	فی تولہ ۲ر
۶۰۸	مرہم داخلیون	**خواص** ورم کیلئے مخصوص دوا ہے رحم کی صلابت اور اسکے اورام کو تحلیل کرتا ہے طاعونی گلٹیوں کے لئے بھی مفید ہے۔ **ترکیب استعمال** آبکاسنی سبز آب مکوہ سبز بقدر ضرورت ملاکر یا صرف روغن اضافہ کرکے یہ مرہم بذریعہ قابلہ استعمال کرایا جاتا ہے۔	فی سیر صہ۸ر فی تولہ ار
۶۰۹	مرہم رال	**خواص**۔ خراب گوشت کو زخم سے دور کرتا ہے۔ پرانی آتشک کے زخم اور ناسور کو بھرتا ہے۔	فی تولہ ار

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۶۰۹	مرہم زال	ترکیب استعمال: زخم کو نیم گرم پانی سے دھو کر اس کو لگائیں +	فی تولہ ۱ر
۶۱۰	مرہم [illegible]	خواص: ہر قسم کے زخم کو صاف کرتا ہے اور جلد بھر لاتا ہے خناق اور طاعونی گلٹیوں کو تحلیل کرتا ہے صلب کے ورم کو بھی گھلا دیتا ہے بواسیر اور نواسیر کیلئے مفید ہے قدیم معتبر نسخہ ہے اور جدید تجربوں نے اس کے فوائد کو اچھا ثابت کر دیا ہے۔ ترکیب استعمال: گلٹیوں کے ورم پر اور زخم وغیرہ پر لیپ کرنا چاہیئے سرد ہوا اور سرد پانی سے اس جگہ کو جہاں لیپ کیا گیا ہو بچانا چاہیئے	فی تولہ ۲ر
۶۱۱	مرہم [illegible]	خواص: زخم کی صلابت دور کرنے میں عجیب ہے اور ورم کو جلد گھلا دیتا ہے۔ نہایت مجرب ہے + ترکیب استعمال: ایک تولہ یہ مرہم اور ایک تولہ مرہم داخلیون اور ایک ایک تولہ آب کاسنی سبز آب مکوہ سبز ملا کر اور ایک تولہ روغن گل ڈال کر دائی کے ذریعہ استعمال کرایا جائے +	فی تولہ ۲ر
۶۱۲	مرہم کافور	خواص و ترکیب استعمال: ورم کو تحلیل کرتا اور زخم کی جلن اور سوزش کو دور کر کے ٹھنڈک دیتا ہے۔ پہلے زخم کو گرم پانی سے دھو کر صاف کریں پھر اس مرہم کو لگائیں +	فی تولہ ۲ر
۶۱۳	مرہم [illegible]	خواص و ترکیب استعمال: ہر قسم کے دنبل کے لئے نہایت مفید ہے۔ دنبل کو پکانا اور صاف کر کے مندمل کر دیتا ہے۔ مجرب ہے۔ یہ مرہم پھایہ پر لگا کر گرم کر کے دنبلوں پر لگانا چاہیئے +	فی تولہ ۲ر
۶۱۴	مرہم [illegible]	خواص: ناصور کو بھر دیتا ہے اور پھر زخم پیدا نہیں ہونے دیتا۔ ترکیب استعمال: ناصور کو نیم گرم پانی سے دھوئیں اور مرہم کو بتی میں لپیٹ کر زخم کے اندر پہنچائیں +	فی تولہ ۲ر
۶۱۵	مرہم [illegible]	خواص: بواسیر بادی ہو یا خونی کے مستوں کو خشک کرتا ہے اور ان کے درد اور خارش کو رفع کرتا ہے۔ ترکیب استعمال: بقدر ضرورت مستوں پر لیپ کریں۔	فی تولہ ۱ر
		ن	
۶۲۱	نوشدارو [illegible]	خواص: دل اور جگر کو قوت دیتی ہے اور بالخصوص تقویت معدے میں بے نظیر ثابت ہوئی ہے + ترکیب استعمال: ۵ ماشہ یہ نوشدارو عرق بادیان ۸ تولہ عرق عنبر ۴ تولہ نبات سفید ۲ تولہ کیساتھ یا صرف نوشدارو استعمال کریں	فی تولہ ۴ر
۶۲۲	نوشدارو سادہ	خواص: معدے کو قوت دیتی ہے۔ ہضم اچھا کرتی ہے۔ قوت بخشتی ہے اور دستوں کو بند کرتی ہے۔ ترکیب استعمال: ۷ ماشہ یہ نوشدارو عرق مکوہ ۶ تولہ عرق بادیان ۶ تولہ کیساتھ یا قدرے پانی کیساتھ استعمال کریں	فی سیر ۳ روپے / فی تولہ ۲ر
۶۲۳	نوشدارو [illegible]	خواص: معدہ اور دل و دماغ و جگر کو بہت قوت دیتی ہے خفقان کو دور کرتی ہے اور منہ میں خوشبو پیدا کرتی ہے۔ عمدہ چیز ہے۔ ترکیب استعمال: ۷ ماشہ یہ نوشدارو عرق مکوہ ۶ تولہ عرق بادیان ۶ تولہ کیساتھ یا قدرے پانی کیساتھ استعمال کریں۔	فی سیر [illegible]

۶۲۴ نمک جالینوس

خواص: اسکے اجزا ترکیبی کی خصوصیت سے معدہ اور اسکے تمام افعال کیجانب ہے سچ پوچھئے تو جسم کی مشین میں معدہ ہی ایک جادو کی پتلی ہے جسکو تمام جسم پر خاص اقتدار حاصل ہے دل و دماغ و جگر اور مغز استخواں سے لیکر بدن کی کھال تک سب اسکے محتاج ہیں معدہ کا عمل صحیح ہو تو کوئی خلط اعتدال سے زیادہ پیدا نہ ہوگی کثرت بلغم سے تپ کاہی اور امراض سینہ و معدہ اور اکثر فالج وجع المفاصل وغیرہ امراض پیدا ہو جاتے ہیں اسطرح مواد کی کثرت طرح طرح کے عوارض پیدا کرتی ہے معدہ میں ریاح کی کثرت سے تبخیر اور طرح طرح کے درد جسم پر قابض ہو جاتے ہیں خصوصاً درد گردہ و پسلی و فم معدہ و درد شکم و بواسیر وغیرہ۔ نمک جالینوس معدہ میں داخل ہو کر اسکو تمام آلائشوں سے پاک و صاف کرتا ہے اور امعاء میں غذا کیساتھ داخل ہو کر ہر ایک ردی مادے کو دفع کرتا ہے ہمیشہ خون صالح پیدا کر کے جسم کو تازگی چہرہ کو آب و تاب دماغ کو روشنی دلکو سرور آنکھوں کو بصارت و حافظہ کو تیزی بخشتا ہے نمک جالینوس کا دائمی استعمال اکثر امراض سے محفوظ رکھتا ہے (ترکیب استعمال کا پرچہ شیشی پر چسپاں ہے) قیمت فی شیشی صرف آٹھ آنہ (۸ر)

	[illegible]	خواص: امراض معدہ کیلئے بیحد مفید ہے غذا کو جلد ہضم کرتا ہے گرانی شکم اور نفخ کو رفع کرتا ہے جسم کو ردی مواد سے پاک و صاف کرتا ہے بلغم چھانٹتا ہے ترکیب استعمال: ۲ چاول یا ایک قرص جوارش جالینوس یا جوارش بسباسہ میں ملا کر بعد غذا یا رات کو سوتے وقت کھانا چاہیئے	فی تولہ [illegible] / ۱۵ قرص ۴ر

[redacted]

قیمت	خواص اور ترکیب استعمال	نام دوا	نمبر دوا
فی تولہ ۱۲ ر	خواص معدہ وجگر کے امراض میں مفید ہے۔ عظم جگر (جگر بڑھ جانیکو) میں فائدہ کرتا ہے فعل ہضم میں اعانت کرتا ہے اور گردہ میں بھی فائدہ پہنچاتا ہے کھانا کھانیکے بعد دونوں وقت ۵ قطرے تھوڑے سے پانی میں ملاکر پینے چاہئیں +	نادر پیال	۶۲۵

فساد خون۔ پھوڑے پھنسی اور آتشک وغیرہ کے لئے دو نایاب دوائیں!

معجون مصفی خاص یہ معجون فساد خون۔ پھوڑے پھنسی کے لئے اکسیر ثابت ہوئی ہے چندہی روز میں خون کو صاف کرکے بدن کو کندن بنادیتی ہے دیرینہ سے دیرینہ امراض اپنے حیرت انگیز کرشمہ سے اچھے کرتی ہے خارش کو رفع کرتی ہے آتشک کیلئے نہایت مفید ہے۔ زخموں کو خشک کرکے جانفرسا تکلیف سے نجات دیتی ہے گٹھیا کے درد اور جذام میں بھی اس کا کامیاب تجربہ کیا گیا ہے عجیب چیز ہے قیمت فی ڈبیہ دس تولہ دو روپیہ آٹھ آنہ (عہ ر)

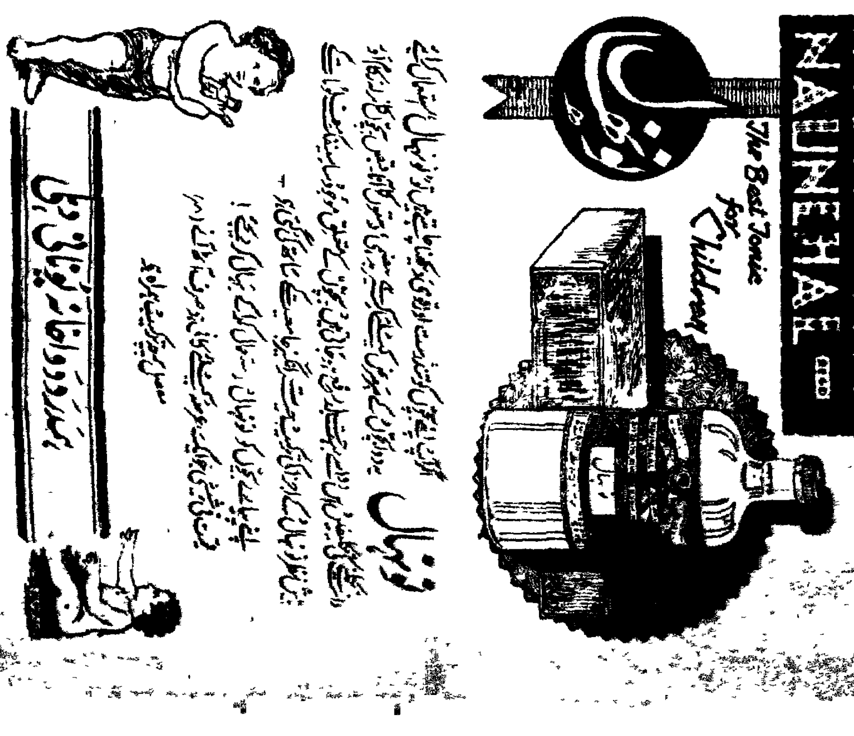
ترکیب استعمال:۔ ۶ ماشہ یہ معجون شربت عشبہ خاص ۲ تولہ پانی میں ملاکر اسکے ساتھ استعمال کریں۔ ترش اور گرم اشیاء سے پرہیز ضروری ہے +

شربت عشبہ خاص عشبہ کے بےنظیر خواص طب قدیم میں مسلم ہیں درحقیقت عشبہ امراض خون کی مفید ترین دوا ہے ہمدرد دواخانہ میں اس کا شربت خاص اہتمام سے بنایا گیا ہے اور اس میں دوسری مفید ادویہ شامل کرکے اسکے خواص میں غیر معمولی اضافہ کردیا گیا ہے خون کو صاف کرکے بدن کی خارش اور پھوڑے پھنسیوں کو چند ہی روز میں آرام کرنا اس کا ایک معمولی کرشمہ ہے۔ اگر آپ خدانخواستہ گٹھیا کے درد اور جذام میں مبتلا ہیں تو اس شربت کی شفابخشی ملاحظہ فرمائیں +

ترکیب استعمال:۔ ۲ تولہ یہ شربت بقدر ضرورت پانی ملاکر "معجون مصفی خاص" چھ ماشہ کھاکر اوپر سے شربت پی لیں + ترش اور گرم اشیاء سے پرہیز ضروری ہے + قیمت فی بوتل جو بیس روز کے لئے کافی ہے دو روپیہ (عہ) +






NAUNEHAL
The Best Tonic for Children

جنوری ۱۹۳۸ء

ایام	جنوری ۱۹۳۸ء	شوال ذیقعدہ ۱۳۵۶ھ	بہمن اسفندار ۱۳۴۷ف	پوس ماگھ ۱۹۹۴	کیفیت
ہفتہ	۱	۲۸	۲۹	۱۸	
اتوار	۲	۲۹	۳۰	۱۹	وفات مرزا اسد اللہ خاں غالب ۱۲۸۵ھ
پیر	۳	۳۰	اسفند	۲۰	چاندرات
منگل	۴	ذیقعدہ	۲	۲۱	نکاح حضرت خاتون جنت
بدھ	۵	۲	۳	۲۲	عرس شیخ صلاح الدین
جمعرات	۶	۳	۴	۲۳	
جمعہ	۷	۴	۵	۲۴	
ہفتہ	۸	۵	۶	۲۵	عرس حاجی پیر شاہ شاہ آباد دکن
اتوار	۹	۶	۷	۲۶	عرس مولانا عبد الرحمٰن لکھنوی
پیر	۱۰	۷	۸	۲۷	
منگل	۱۱	۸	۹	۲۸	
بدھ	۱۲	۹	۱۰	۲۹	
جمعرات	۱۳	۱۰	۱۱	ماگھ	
جمعہ	۱۴	۱۱	۱۲	۲	ولادت امام علی رضاؑ
ہفتہ	۱۵	۱۲	۱۳	۳	
اتوار	۱۶	۱۳	۱۴	۴	عرس محمد صالح اکبر آبادی
پیر	۱۷	۱۴	۱۵	۵	عرس گلبرگہ شریف
منگل	۱۸	۱۵	۱۶	۶	
بدھ	۱۹	۱۶	۱۷	۷	
جمعرات	۲۰	۱۷	۱۸	۸	
جمعہ	۲۱	۱۸	۱۹	۹	
ہفتہ	۲۲	۱۹	۲۰	۱۰	
اتوار	۲۳	۲۰	۲۱	۱۱	
پیر	۲۴	۲۱	۲۲	۱۲	
منگل	۲۵	۲۲	۲۳	۱۳	
بدھ	۲۶	۲۳	۲۴	۱۴	وفات امام علی رضا
جمعرات	۲۷	۲۴	۲۵	۱۵	
جمعہ	۲۸	۲۵	۲۶	۱۶	
ہفتہ	۲۹	۲۶	۲۷	۱۷	
اتوار	۳۰	۲۷	۲۸	۱۸	
[illegible]	۳۱	۲۸	۲۹	۱۹	وفات شہنشاہ عالمگیر

فروری ۱۹۳۸ء

ایام	فروری ۱۹۳۸ء	ذیقعدہ ذی الحجہ ۱۳۵۶ھ	اسفندار فروردی ۱۳۴۸ف	ماگھ پھاگن ۱۹۹۴	کیفیت
منگل	۱	۲۹	۳۰	۲۰	
بدھ	۲	۳۰	فروردی	۲۱	چاندرات
جمعرات	۳	ذی الحجہ	۲	۲۲	
جمعہ	۴	۲	۳	۲۳	
ہفتہ	۵	۳	۴	۲۴	بسنت پنچمی
اتوار	۶	۴	۵	۲۵	
پیر	۷	۵	۶	۲۶	عرس یوسف صاحب شریف صاحب حیدرآباد دکن
منگل	۸	۶	۷	۲۷	
بدھ	۹	۷	۸	۲۸	وفات امام محمد باقرؑ
جمعرات	۱۰	۸	۹	۲۹	
جمعہ	۱۱	۹	۱۰	۳۰	یوم الحج عرفہ
ہفتہ	۱۲	۱۰	۱۱	پھاگن	عید الضحیٰ
اتوار	۱۳	۱۱	۱۲	۲	
پیر	۱۴	۱۲	۱۳	۳	
منگل	۱۵	۱۳	۱۴	۴	
بدھ	۱۶	۱۴	۱۵	۵	
جمعرات	۱۷	۱۵	۱۶	۶	عرس شاہ علی اعظم
جمعہ	۱۸	۱۶	۱۷	۷	عرس درمیانی قلابہ بمبئی
ہفتہ	۱۹	۱۷	۱۸	۸	
اتوار	۲۰	۱۸	۱۹	۹	شہادت حضرت عثمان غنیؓ
پیر	۲۱	۱۹	۲۰	۱۰	
منگل	۲۲	۲۰	۲۱	۱۱	قمر در عقرب
بدھ	۲۳	۲۱	۲۲	۱۲	
جمعرات	۲۴	۲۲	۲۳	۱۳	
جمعہ	۲۵	۲۳	۲۴	۱۴	
ہفتہ	۲۶	۲۴	۲۵	۱۵	
اتوار	۲۷	۲۵	۲۶	۱۶	
پیر	۲۸	۲۶	۲۷	۱۷	شہادت فاروق اعظمؓ

مارچ ۱۹۳۸ء

ایام	مارچ ۱۹۳۸ء	ذی الحجہ محرم ۱۳۵۶-۵۷ھ	فروردی اردی بہشت ۱۳۴۸ف	پھاگن چیت ۱۹۹۴	کیفیت
منگل	۱	۲۷	۲۸	۱۸	
بدھ	۲	۲۸	۲۹	۱۹	اماوس
جمعرات	۳	۲۹	۳۰	۲۰	چاندرات
جمعہ	۴	محرم	۳۱	۲۱	محرم نیا سال ۱۳۵۷ھ
ہفتہ	۵	۲	اردی بہشت	۲۲	
اتوار	۶	۳	۲	۲۳	
پیر	۷	۴	۳	۲۴	
منگل	۸	۵	۴	۲۵	عرس بابا فرید گنج شکر
بدھ	۹	۶	۵	۲۶	
جمعرات	۱۰	۷	۶	۲۷	
جمعہ	۱۱	۸	۷	۲۸	
ہفتہ	۱۲	۹	۸	۲۹	شب عاشورہ
اتوار	۱۳	۱۰	۹	۳۰	عشرہ محرم
پیر	۱۴	۱۱	۱۰	چیت	
منگل	۱۵	۱۲	۱۱	۲	سوم شہدائے کربلا
بدھ	۱۶	۱۳	۱۲	۳	وفات حضرت امام زین العابدینؓ
جمعرات	۱۷	۱۴	۱۳	۴	
جمعہ	۱۸	۱۵	۱۴	۵	
ہفتہ	۱۹	۱۶	۱۵	۶	
اتوار	۲۰	۱۷	۱۶	۷	قمر در عقرب
پیر	۲۱	۱۸	۱۷	۸	نوروز [illegible]
منگل	۲۲	۱۹	۱۸	۹	قمر در عقرب
بدھ	۲۳	۲۰	۱۹	۱۰	
جمعرات	۲۴	۲۱	۲۰	۱۱	
جمعہ	۲۵	۲۲	۲۱	۱۲	
ہفتہ	۲۶	۲۳	۲۲	۱۳	
اتوار	۲۷	۲۴	۲۳	۱۴	عرس قریب میاں چشتی احمد آباد
پیر	۲۸	۲۵	۲۴	۱۵	
منگل	۲۹	۲۶	۲۵	۱۶	عرس بابا [illegible] ناگپور
بدھ	۳۰	۲۷	۲۶	۱۷	
جمعرات	۳۱	۲۸	۲۷	۱۸	عرس [illegible]

اپریل سنہ ۱۹۳۸ء

ایام ہفتہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
جمعہ	۱	۲۹	۲۸	۱۹	
ہفتہ	۲	۳۰	۲۹	۲۰	چاندرات
اتوار	۳	صفر	۳۰	۲۱	عرس وارث علی شاہ دیوہ شریف
پیر	۴	۲	۳۱	۲۲	
منگل	۵	۳	خورداد	۲۳	ولادت امام باقرؑ
بدھ	۶	۴	۲	۲۴	
جمعرات	۷	۵	۳	۲۵	درگا اشٹمی
جمعہ	۸	۶	۴	۲۶	عرس تونسہ شریف
ہفتہ	۹	۷	۵	۲۷	
اتوار	۱۰	۸	۶	۲۸	
پیر	۱۱	۹	۷	۲۹	
منگل	۱۲	۱۰	۸	۳۰	عرس جلگاؤں
بدھ	۱۳	۱۱	۹	بیساکھ	
جمعرات	۱۴	۱۲	۱۰	۲	
جمعہ	۱۵	۱۳	۱۱	۳	یوم تیرہ تیزی
ہفتہ	۱۶	۱۴	۱۲	۴	
اتوار	۱۷	۱۵	۱۳	۵	
پیر	۱۸	۱۶	۱۴	۶	
منگل	۱۹	۱۷	۱۵	۷	
بدھ	۲۰	۱۸	۱۶	۸	
جمعرات	۲۱	۱۹	۱۷	۹	
جمعہ	۲۲	۲۰	۱۸	۱۰	چہلم شہدائے کربلا
ہفتہ	۲۳	۲۱	۱۹	۱۱	
اتوار	۲۴	۲۲	۲۰	۱۲	
پیر	۲۵	۲۳	۲۱	۱۳	
منگل	۲۶	۲۴	۲۲	۱۴	وفات حضرت ذوقؔ
بدھ	۲۷	۲۵	۲۳	۱۵	آخری چہار شنبہ
جمعرات	۲۸	۲۶	۲۴	۱۶	
جمعہ	۲۹	۲۷	۲۵	۱۷	
ہفتہ	۳۰	۲۸	۲۶	۱۸	اماوس

مئی سنہ ۱۹۳۸ء

ایام ہفتہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
اتوار	۱	۲۹	۲۷	۱۹	چاندرات
پیر	۲	ربیع الاول	۲۸	۲۰	
منگل	۳	۲	۲۹	۲۱	
بدھ	۴	۳	۳۰	۲۲	
جمعرات	۵	۴	۳۱	۲۳	
جمعہ	۶	۵	تیر	۲۴	
ہفتہ	۷	۶	۲	۲۵	
اتوار	۸	۷	۳	۲۶	
پیر	۹	۸	۴	۲۷	
منگل	۱۰	۹	۵	۲۸	
بدھ	۱۱	۱۰	۶	۲۹	
جمعرات	۱۲	۱۱	۷	۳۰	شب مولود النبیؐ
جمعہ	۱۳	۱۲	۸	۳۱	
ہفتہ	۱۴	۱۳	۹	جیٹھ	عرس پیران کلیر شریف
اتوار	۱۵	۱۴	۱۰	۲	عرس خواجہ قطب الدین دہلی
پیر	۱۶	۱۵	۱۱	۳	
منگل	۱۷	۱۶	۱۲	۴	
بدھ	۱۸	۱۷	۱۳	۵	
جمعرات	۱۹	۱۸	۱۴	۶	
جمعہ	۲۰	۱۹	۱۵	۷	
ہفتہ	۲۱	۲۰	۱۶	۸	
اتوار	۲۲	۲۱	۱۷	۹	
پیر	۲۳	۲۲	۱۸	۱۰	
منگل	۲۴	۲۳	۱۹	۱۱	
بدھ	۲۵	۲۴	۲۰	۱۲	
جمعرات	۲۶	۲۵	۲۱	۱۳	
جمعہ	۲۷	۲۶	۲۲	۱۴	
ہفتہ	۲۸	۲۷	۲۳	۱۵	
اتوار	۲۹	۲۸	۲۴	۱۶	اماوس
پیر	۳۰	۲۹	۲۵	۱۷	
منگل	۳۱		۲۶	۱۸	

جون سنہ ۱۹۳۸ء

ایام ہفتہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
بدھ	۱	۲	۲۷	۱۹	
جمعرات	۲	۳	۲۸	۲۰	
جمعہ	۳	۴	۲۹	۲۱	وفات امام حسن عسکری
ہفتہ	۴	۵	۳۰	۲۲	
اتوار	۵	۶	۳۱	۲۳	
پیر	۶	۷	امرداد	۲۴	
منگل	۷	۸	۲	۲۵	
بدھ	۸	۹	۳	۲۶	
جمعرات	۹	۱۰	۴	۲۷	
جمعہ	۱۰	۱۱	۵	۲۸	گیارھویں شریف
ہفتہ	۱۱	۱۲	۶	۲۹	
اتوار	۱۲	۱۳	۷	۳۰	
پیر	۱۳	۱۴	۸	۳۱	
منگل	۱۴	۱۵	۹	ہاڑ	
بدھ	۱۵	۱۶	۱۰	۲	
جمعرات	۱۶	۱۷	۱۱	۳	عرس نظام الدین اولیا - دہلی
جمعہ	۱۷	۱۸	۱۲	۴	
ہفتہ	۱۸	۱۹	۱۳	۵	
اتوار	۱۹	۲۰	۱۴	۶	
پیر	۲۰	۲۱	۱۵	۷	
منگل	۲۱	۲۲	۱۶	۸	
بدھ	۲۲	۲۳	۱۷	۹	
جمعرات	۲۳	۲۴	۱۸	۱۰	
جمعہ	۲۴	۲۵	۱۹	۱۱	
ہفتہ	۲۵	۲۶	۲۰	۱۲	عرس کمال الدین لاہور
اتوار	۲۶	۲۷	۲۱	۱۳	
پیر	۲۷	۲۸	۲۲	۱۴	
منگل	۲۸	۲۹	۲۳	۱۵	
بدھ	۲۹	۳۰	۲۴	۱۶	چاندرات
جمعرات	۳۰	ربیع الثانی	۲۵	۱۷	

جولائی ۱۹۳۶ء

ایام	جولائی ۱۹۳۶ء	جمادی الاول / جمادی الثانی ۱۳۵۵ھ	امرداد / شہریور ۱۳۴۵	اساڑھ / ساون ۱۹۹۳	کیفیت
جمعہ	۱	۲	۲۶	۱۸	
ہفتہ	۲	۳	۲۷	۱۹	
اتوار	۳	۴	۲۸	۲۰	
پیر	۴	۵	۲۹	۲۱	
منگل	۵	۶	۳۰	۲۲	
بدھ	۶	۷	۳۱	۲۳	
جمعرات	۷	۸	شہریور	۲۴	
جمعہ	۸	۹	۲	۲۵	
ہفتہ	۹	۱۰	۳	۲۶	
اتوار	۱۰	۱۱	۴	۲۷	
پیر	۱۱	۱۲	۵	۲۸	
منگل	۱۲	۱۳	۶	۲۹	
بدھ	۱۳	۱۴	۷	۳۰	
جمعرات	۱۴	۱۵	۸	۳۱	
جمعہ	۱۵	۱۶	۹	۳۲	عرس تل بازار بمبئی
ہفتہ	۱۶	۱۷	۱۰	ساون	
اتوار	۱۷	۱۸	۱۱	۲	
پیر	۱۸	۱۹	۱۲	۳	عرس گولی محلہ بمبئی
منگل	۱۹	۲۰	۱۳	۴	
بدھ	۲۰	۲۱	۱۴	۵	
جمعرات	۲۱	۲۲	۱۵	۶	
جمعہ	۲۲	۲۳	۱۶	۷	
ہفتہ	۲۳	۲۴	۱۷	۸	
اتوار	۲۴	۲۵	۱۸	۹	
پیر	۲۵	۲۶	۱۹	۱۰	
منگل	۲۶	۲۷	۲۰	۱۱	
بدھ	۲۷	۲۸	۲۱	۱۲	اماوس
جمعرات	۲۸	۲۹	۲۲	۱۳	چاندرات
جمعہ	۲۹	[illegible]	۲۳	۱۴	
ہفتہ	۳۰	۲	۲۴	۱۵	
اتوار	۳۱	۳	۲۵	۱۶	

اگست ۱۹۳۶ء

ایام	اگست ۱۹۳۶ء	جمادی الثانی / رجب ۱۳۵۵ھ	شہریور / مہر ۱۳۴۵	ساون / بھادوں ۱۹۹۳	کیفیت
پیر	۱	۴	۲۶	۱۷	
منگل	۲	۵	۲۷	۱۸	
بدھ	۳	۶	۲۸	۱۹	
جمعرات	۴	۷	۲۹	۲۰	
جمعہ	۵	۸	۳۰	۲۱	وفات حضرت صدیق اکبر
ہفتہ	۶	۹	۳۱	۲۲	وفات حضرت فاروق اعظم
اتوار	۷	۱۰	مہر	۲۳	
پیر	۸	۱۱	۲	۲۴	
منگل	۹	۱۲	۳	۲۵	
بدھ	۱۰	۱۳	۴	۲۶	
جمعرات	۱۱	۱۴	۵	۲۷	
جمعہ	۱۲	۱۵	۶	۲۸	
ہفتہ	۱۳	۱۶	۷	۲۹	
اتوار	۱۴	۱۷	۸	۳۰	
پیر	۱۵	۱۸	۹	۳۱	
منگل	۱۶	۱۹	۱۰	بھادوں	
بدھ	۱۷	۲۰	۱۱	۲	
جمعرات	۱۸	۲۱	۱۲	۳	
جمعہ	۱۹	۲۲	۱۳	۴	
ہفتہ	۲۰	۲۳	۱۴	۵	
اتوار	۲۱	۲۴	۱۵	۶	
پیر	۲۲	۲۵	۱۶	۷	
منگل	۲۳	۲۶	۱۷	۸	
بدھ	۲۴	۲۷	۱۸	۹	
جمعرات	۲۵	۲۸	۱۹	۱۰	عرس شاہ ابو الخیر دہلی
جمعہ	۲۶	۲۹	۲۰	۱۱	
ہفتہ	۲۷	رجب	۲۱	۱۲	
اتوار	۲۸	۲	۲۲	۱۳	
پیر	۲۹	۳	۲۳	۱۴	
منگل	۳۰	۴	۲۴	۱۵	
بدھ	۳۱	۵	۲۵	۱۶	[illegible] رجب

ستمبر ۱۹۳۶ء

ایام	ستمبر ۱۹۳۶ء	رجب / شعبان ۱۳۵۵ھ	مہر / آبان ۱۳۴۵	بھادوں / اسوج ۱۹۹۳	کیفیت
جمعرات	۱	۶	۲۶	۱۷	عرس خواجہ اجمیری
جمعہ	۲	۷	۲۷	۱۸	
ہفتہ	۳	۸	۲۸	۱۹	
اتوار	۴	۹	۲۹	۲۰	
پیر	۵	۱۰	۳۰	۲۱	
منگل	۶	۱۱	آبان	۲۲	
بدھ	۷	۱۲	۲	۲۳	
جمعرات	۸	۱۳	۳	۲۴	
جمعہ	۹	۱۴	۴	۲۵	
ہفتہ	۱۰	۱۵	۵	۲۶	
اتوار	۱۱	۱۶	۶	۲۷	
پیر	۱۲	۱۷	۷	۲۸	عرس خواجہ [illegible]
منگل	۱۳	۱۸	۸	۲۹	
بدھ	۱۴	۱۹	۹	۳۰	
جمعرات	۱۵	۲۰	۱۰	۳۱	
جمعہ	۱۶	۲۱	۱۱	اسوج	
ہفتہ	۱۷	۲۲	۱۲	۲	
اتوار	۱۸	۲۳	۱۳	۳	
پیر	۱۹	۲۴	۱۴	۴	
منگل	۲۰	۲۵	۱۵	۵	
بدھ	۲۱	۲۶	۱۶	۶	شب معراج
جمعرات	۲۲	۲۷	۱۷	۷	
جمعہ	۲۳	۲۸	۱۸	۸	
ہفتہ	۲۴	۲۹	۱۹	۹	
اتوار	۲۵	۳۰	۲۰	۱۰	
پیر	۲۶	شعبان	۲۱	۱۱	
منگل	۲۷	۲	۲۲	۱۲	
بدھ	۲۸	۳	۲۳	۱۳	
جمعرات	۲۹	۴	۲۴	۱۴	
جمعہ	۳۰	۵	۲۵	۱۵	

اکتوبر ۱۹۳۸ء

ایام	عیسوی	ہجری	[illegible]	بکرمی	تعطیل
ہفتہ	۱	۶	۲۶	۱۶	درگا اشٹمی
اتوار	۲	۷	۲۷	۱۷	
پیر	۳	۸	۲۸	۱۸	دسہرہ
منگل	۴	۹	۲۹	۱۹	
بدھ	۵	۱۰	۳۰	۲۰	
جمعرات	۶	۱۱	آذر	۲۱	
جمعہ	۷	۱۲	۲	۲۲	
ہفتہ	۸	۱۳	۳	۲۳	
اتوار	۹	۱۴	۴	۲۴	شب برات لیلۃ القدر
پیر	۱۰	۱۵	۵	۲۵	
منگل	۱۱	۱۶	۶	۲۶	
بدھ	۱۲	۱۷	۷	۲۷	
جمعرات	۱۳	۱۸	۸	۲۸	
جمعہ	۱۴	۱۹	۹	۲۹	
ہفتہ	۱۵	۲۰	۱۰	۳۰	عرس بابا شرف الدینؒ
اتوار	۱۶	۲۱	۱۱	۳۱	
پیر	۱۷	۲۲	۱۲	کاتک	
منگل	۱۸	۲۳	۱۳	۲	
بدھ	۱۹	۲۴	۱۴	۳	
جمعرات	۲۰	۲۵	۱۵	۴	
جمعہ	۲۱	۲۶	۱۶	۵	
ہفتہ	۲۲	۲۷	۱۷	۶	
اتوار	۲۳	۲۸	۱۸	۷	
پیر	۲۴	۲۹	۱۹	۸	
منگل	۲۵	رمضان	۲۰	۹	
بدھ	۲۶	۲	۲۱	۱۰	
[illegible]	۲۷	۳	۲۲	۱۱	[illegible]

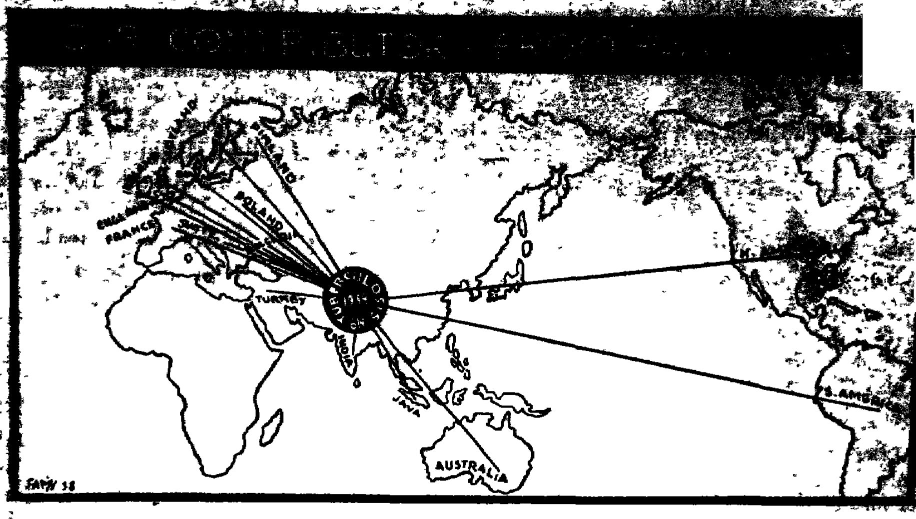
نومبر ۱۹۳۸ء

ایام	عیسوی	ہجری	[illegible]	بکرمی	تعطیل
منگل	۱	۸	۲۷	۱۶	
بدھ	۲	۹	۲۸	۱۷	
جمعرات	۳	۱۰	۲۹	۱۸	
جمعہ	۴	۱۱	۳۰	۱۹	
ہفتہ	۵	۱۲	دی	۲۰	
اتوار	۶	۱۳	۲	۲۱	
پیر	۷	۱۴	۳	۲۲	
منگل	۸	۱۵	۴	۲۳	
بدھ	۹	۱۶	۵	۲۴	
جمعرات	۱۰	۱۷	۶	۲۵	عرس روشن چراغ دہلی
جمعہ	۱۱	۱۸	۷	۲۶	
ہفتہ	۱۲	۱۹	۸	۲۷	
اتوار	۱۳	۲۰	۹	۲۸	
پیر	۱۴	۲۱	۱۰	۲۹	
منگل	۱۵	۲۲	۱۱	۳۰	
بدھ	۱۶	۲۳	۱۲	مگھر	
جمعرات	۱۷	۲۴	۱۳	۲	
جمعہ	۱۸	۲۵	۱۴	۳	جمعۃ الوداع
ہفتہ	۱۹	۲۶	۱۵	۴	لیلۃ القدر
اتوار	۲۰	۲۷	۱۶	۵	
پیر	۲۱	۲۸	۱۷	۶	
منگل	۲۲	۲۹	۱۸	۷	
بدھ	۲۳	۳۰	۱۹	۸	
جمعرات	۲۴	شوال	۲۰	۹	عید الفطر
جمعہ	۲۵	۲	۲۱	۱۰	
ہفتہ	۲۶	۳	۲۲	۱۱	
اتوار	۲۷	۴	۲۳	۱۲	
پیر	۲۸	۵	۲۴	۱۳	
منگل	۲۹	۶	۲۵	۱۴	
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	

دسمبر ۱۹۳۸ء

ایام	عیسوی	ہجری	[illegible]	بکرمی	تعطیل
جمعرات	۱	۸	۲۷	۱۶	
جمعہ	۲	۹	۲۸	۱۷	
ہفتہ	۳	۱۰	۲۹	۱۸	
اتوار	۴	۱۱	۳۰	۱۹	
پیر	۵	۱۲	بہمن	۲۰	
منگل	۶	۱۳	۲	۲۱	
بدھ	۷	۱۴	۳	۲۲	
جمعرات	۸	۱۵	۴	۲۳	
جمعہ	۹	۱۶	۵	۲۴	عرس پیر جہنی دکن
ہفتہ	۱۰	۱۷	۶	۲۵	
اتوار	۱۱	۱۸	۷	۲۶	عرس حضرت امیر خسرو دہلیؒ
پیر	۱۲	۱۹	۸	۲۷	
منگل	۱۳	۲۰	۹	۲۸	
بدھ	۱۴	۲۱	۱۰	۲۹	
جمعرات	۱۵	۲۲	۱۱	پوہ	
جمعہ	۱۶	۲۳	۱۲	۲	
ہفتہ	۱۷	۲۴	۱۳	۳	
اتوار	۱۸	۲۵	۱۴	۴	
پیر	۱۹	۲۶	۱۵	۵	
منگل	۲۰	۲۷	۱۶	۶	
بدھ	۲۱	۲۸	۱۷	۷	اماوس
جمعرات	۲۲	۲۹	۱۸	۸	
جمعہ	۲۳	۳۰	۱۹	۹	چاندرات
ہفتہ	۲۴	ذیقعدہ	۲۰	۱۰	
اتوار	۲۵	۲	۲۱	۱۱	
پیر	۲۶	۳	۲۲	۱۲	
منگل	۲۷	۴	۲۳	۱۳	
بدھ	۲۸	۵	۲۴	۱۴	
جمعرات	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	

Printed by
THAKUR DAS & SONS, GOVT PRINTERS
AT THE
DELHI PRINTING WORKS CHAORI BAZAR, DELHI



TUBERCULOSIS NUMBER

Vol. 7. OF THE **No. 1.**

HAMDARD-I-SEHAT, DELHI

July 1938.

CONTENTS.

Regd. L. No. 41. 0.

AN ILLUSTRATED TIBBI MONTHLY

HAMDARD-I-SEHAT

FOUNDED IN MEMORY OF

THE LATE HAKIM HAFIZ ABDUL MAJEED DEHLAVI

FOUNDER OF THE HAMDARD DAWAKHANA DELHI



OUR TUBERCULOSIS NUMBER

This special issue contains matter of interest not only to members of the medical profession but to all who are interested in combating this dreadful disease and those whose families have been the victims of its ravages. Doctors, Hakims and Vaids will find in it valuable informations regarding the latest methods of diagnosis and treatment, and it contains articles from distinguished medical men of several foreign countries throwing light on the extent of the disease in their country and the measures undertaken to safeguard their people from the attacks of this insidious and ruthless enemy. To the general public our Tuberculosis Number will serve the purpose of an encyclopœdia, telling them all they should know to keep themselves immune and to ensure timely and intelligent treatment for those unfortunates who happen to contract the disease. We consider this moment specially opportune for our Tuberculosis Nnmber because of the nation-wide effort now being made under the inspiration and guidance of Her Excellency Lady Linlithgow to fight the disease in this country, and hope that our service to this great cause will be welcomed and appreciated.

As in all our previous special issues, we have combined scientific with literary interest, and set an example of how the two may be combined for common benefit Our readers may therefore expect a wide variety of reading material attractive in itself and grouped round a central theme.

Over 350 pages.

PRICE

Special Edition As. 12 : Ordinary Edition As. 8

Postage one Anna.

EDITOR: HAKIM H. ABDUL HAMEED

Subscription YEARLY ONE RUPEE.

HAMDARD MANZIL, DELHI.

SINGLE COPY TWO ANNAS

حفظ صحت اور طب

کا ماہوار مصور رسالہ

ہمدرد صحت

بیادگار

شہید فن ہمدرد خلائق حکیم حافظ عبدالمجید مرحوم دہلوی

بانی ہمدرد دواخانہ دہلی

مرتبہ

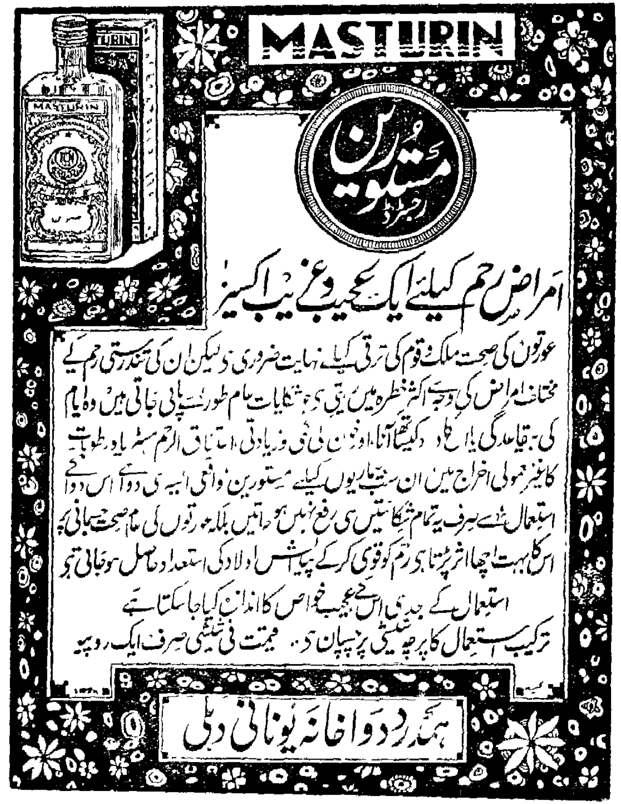
حکیم حاجی عبدالحمید دہلوی

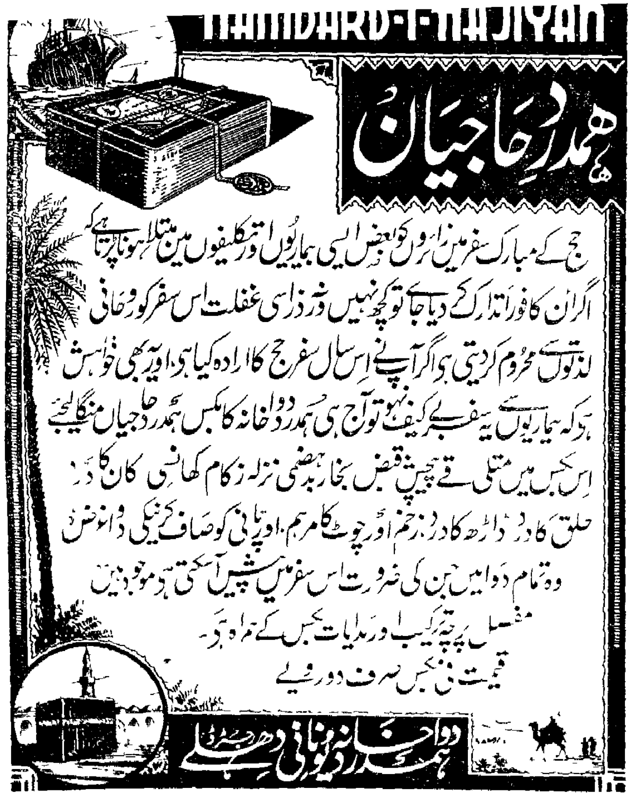
مقام اشاعت :- ہمدرد منزل لال کنواں، دہلی

سالانہ ایک روپیہ

کتبہ یوسف

اگست ۱۹۳۸ء


MASTURIN
مستورین
رجسٹرڈ
امراض رحم کیلئے ایک عجیب و غریب اکسیر
عورتوں کی صحت ملک و قوم کی ترقی کیلئے نہایت ضروری ہے لیکن ان کی تندرستی رحم کے
مختلف امراض کی وجہ سے اکثر خطرہ میں رہتی ہے جو شکایات عام طور سے پائی جاتی ہیں وہ ایام
کی بے قاعدگی یا درد کیساتھ آنا، اور خون کی کمی و زیادتی، استقاط، الرحم سیلان یا دیگر رطوبات
کا غیر معمولی اخراج ہیں ان سب بیماریوں کیلئے مستورین واقعی ایسی ہی دوا ہے اس دوا
کے استعمال سے صرف یہ تمام شکایتیں ہی رفع نہیں ہو جاتیں بلکہ عورتوں کی عام صحت جسمانی پر
اس کا بہت اچھا اثر پڑتا ہے رحم کو قوی کر کے پیدائش اولاد کی استعداد حاصل ہو جاتی ہے
استعمال کے بعد ہی اس کے عجیب خواص کا اندازہ کیا جا سکتا ہے
ترکیب استعمال کا پرچہ شیشی پر چسپاں ہے۔ قیمت فی شیشی صرف ایک روپیہ
ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی


HAMDARD-I-HAJIYAN
ہمدرد حاجیان
حج کے مبارک سفر میں زائروں کو بعض ایسی بیماریوں اور تکلیفوں میں مبتلا ہونا پڑتا ہے کہ
اگر ان کا فوراً تدارک کر دیا جائے تو کچھ نہیں ورنہ ذرا سی غفلت اس سفر کو روحانی
لذتوں سے محروم کر دیتی ہے اگر آپ نے اس سال سفر حج کا ارادہ کیا ہے اور یہ بھی خواہش
ہے کہ بیماریوں سے یہ سفر بے کیف نہ ہو تو آج ہی ہمدرد دواخانہ کا بکس ہمدرد حاجیان منگا لیجئے
اس بکس میں متلی، قے، پیچش، قبض، بخار، بدہضمی، نزلہ، زکام، کھانسی، کان کا درد
حلق کا درد، داڑھ کا درد، زخم اور چوٹ کا مرہم، اور پانی کو صاف کرنیکی دوا غرض
وہ تمام دوائیں جن کی ضرورت اس سفر میں پیش آ سکتی ہے موجود ہیں
مفصل پرچہ ترکیب و ہدایات بکس کے ہمراہ ہے۔
قیمت فی بکس صرف دو روپے
دواخانہ ہمدرد یونانی دہلی
رجسٹرڈ

جلد ۷ | اگست ۱۹۳۸ء | نمبر ۲

فہرست مضامین

عکسی تصاویر:- (۱) حکیم احسن اللہ خاں مرحوم طبیب بہادر شاہ ظفر شاہ دہلی (۲) شفاء الملک حکیم مولوی رشید احمد خاں صاحب

دستی تصاویر:- پنڈت برجموہن صاحب دتاتریہ کیفی (۲) ڈاکٹر محمد عثمان خاں صاحب (۳) جناب عبد الحی جمیل العلوی صاحب (۴) جناب کوثر صاحب چاندپوری (۵) ڈاکٹر لطافت حسین صاحب (۶) شفاء الملک حکیم دلبر حسن خاں صاحب (۷) حکیم حبیب اللہ صاحب (۸) منریلا پرشاد سری واستوا (۹) حکیم ڈاکٹر عظیم اللہ صاحب +

قیمت سالانہ ایک روپیہ + ممالک غیر سے پانچ روپے تین شلنگ + فی پرچہ ڈیڑھ آنہ +

[illegible] +

ہمدرد صحت کا دق وسل نمبر

ازجناب پنڈت برج موہن صاحب دتاتریہ کیفی دہلوی

جناب حکیم عبدالحمید صاحب دہلوی نہ معلوم کس مٹی کے بنے ہوئے ہیں کہ انہیں جب سوجھتی ہے کٹھن سے کٹھن۔ اپنے بے نظیر رسالہ ہمدرد صحت کے خاص نمبروں کے لئے موضوع انتخاب کرتے ہیں جس کا نباہ مشکل سے مشکل مفت خواں پیش کرے۔ اب کے انہوں نے "دق وسل" تجویز کیا اور حق یہ ہے کہ اس اشاعت کو کامیاب کرکے دکھایا۔



ہر شخص کو تسلیم کرنا پڑے گا کہ حکیم صاحب موصوف سائنس اور خاصکر اندمالی سائنس کو ہمدرد صحت کے ذریعہ جس قدر ہر دلعزیز اور عام فہم بنا رہے ہیں اور جس دریا دلی اور فیاضی سے حفظ صحت اور ازالۂ مرض کے دروازے عامۃ الخلائق پر کھول رہے ہیں وہ ایسی سعیِ ضا نہ خدمت ہے جس کا صلہ شانی برحق ہی کے ہاتھوں میں ہے۔

اِس خاص نمبر میں یہی نہیں کہ دق وسل سے متعلق علم طب کے مختلف طریقوں کے معقول نظریئے اور بیش بہا تجربے سلیقہ سے فراہم کردئے ہیں بلکہ یہ بھی بتایا ہے کہ ان موذی امراض کی روک تھام اور انسداد کے لئے کیسی اجتماعی کوششیں ہورہی ہیں اور اس ضمن میں کس ملک میں کیا کچھ ہوچکا ہے۔

یہ اشاعت تین سو صفحات کی ایک کتاب ہے جو ان دونوں امراض الموت سے متعلق وہ واقفیت پیش کرتی ہے جو ابتک ذہن انسانی میں آسکی ہے۔ بارہ آنہ جو اس تین سو صفحوں کی کتاب کی قیمت رکھی گئی جس میں بہت سی تصویریں اور علمی نقشے وغیرہ ہیں۔ یہ قیمت بھی شاید اس نظر سے رکھی کہ سرمۂ مفت نظر کی طرح بے اعتنائی کا شکار نہ ہو۔"



ازجناب ڈاکٹر محمد عثمان خاں صاحب جامعہ عثمانیہ حیدرآباد دکن

"سل ودق کی اشاعتِ خاص نے دل ودماغ کو روشن کردیا۔ اس اہم علمی فنی کارنامہ پر آپ مستحق صد مبارکباد ہیں۔ دنیائے طب میں یہ ایک ایسا مرقع زریں ہے جس میں جدید وقدیم، عامی وفنی، ہر مذاق کے لئے نہ صرف سامانِ دلچسپی بلکہ درسِ عبرت بھی موجود ہے۔ بہی خواہانِ طب کے لئے اس میں جدید علمی اور عملی حقائق کی طرف ایسی رہنمائی کا ساز وسامان موجود ہے جو انہیں دیگر غیر مدونہ مباحث کے لئے بھی دعوتِ غور دے رہا ہے۔ پرخلوص اور دلی مبارکباد قبول فرمائیے۔"



ازجناب عبدالحی جمیل علوی۔ ایم۔ اے۔ ممبر برٹش سائیکولاجیکل سوسائٹی (لندن)

"ہمدرد صحت کا "سل ودق" نمبر وصول ہوا۔ یہ نمبر علم وفن کا بہترین خزانہ ہے جس کا مطالعہ ہندوستان کے ہر اس شخص کے لئے فرض سے کم نہیں۔ جو خود اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا ہے۔ کہ یہ موذی مرض لاکھوں گھرانوں کو ہلاکت کے عمیق غار میں گرا رہا ہے۔ ہمدرد صحت کی یہ اشاعت گذشتہ تمام خاص اشاعتوں سے سبقت لے گئی ہے۔ اس اشاعت میں جدید مباحث اور معلومات کا ذخیرہ اس قدر جمع کیا گیا ہے کہ ایسا مفید ترین مواد کسی اور جگہ ملنا محال سا ہے۔ غیر ممالک کے ماہرین فن کے بیش قیمت مضامین نے اس اشاعت خاص کو چار چاند لگا دیئے ہیں۔ آپ نے یہ خاص نمبر مرتب کرکے اردو کی صحافت میں ایک قابل اور مستقل یادگار قائم کردی ہے ایسی یادگار جس کی نظیر زمانہ کئی صدیوں تک پیش نہ کرسکے گا۔ اس میں کیا شک ہے۔ کہ یہ نمبر ان تمام مریضوں کے لئے خضر راہ کا کام دے گا۔ جو اس وقت اس موذی مرض میں مبتلا ہیں۔

مجھے یقین ہے کہ علم وحکمت کا یہ بے نظیر مجموعہ اردو زبان میں آج تک شائع ہوا ہے۔ اور نہ ہی آئندہ اس کے شائع ہونے کی امید ہے۔ خلوص قلب کے ساتھ آپ کی خدمت میں ہدیہ تبریک پیش کرتا ہوں۔"

جناب حکیم ڈاکٹر سید علی کوثر چاند پوری



"ہمدرد صحت" کا خاص نمبر ملا۔ آپ کی جدت طراز طبیعت سے میں نے جو توقعات "سل ودق" نمبر کے متعلق قائم کی تھیں وہ سب پوری ہوئیں۔ یہ رسالہ ایک مستقل اور بیش قیمت تصنیف کی حیثیت رکھتا ہے، جو میری رائے میں نہ صرف اطبا اور ڈاکٹروں کے لئے بلکہ عام پبلک کے لئے بھی بے انتہا مفید اور دلچسپ ہے، خصوصاً ان حضرات کو ضرور اسے پڑھنا چاہیئے جو دق وسل کے زخم خوردہ ہیں تاکہ ان کی یہ جرأت مندمل ہو جائے۔ بیرون ہند سے آپ نے جو مضامین حاصل کئے ہیں ان پر جس قدر بھی داد دی جائے کم ہے۔ ہندوستان کے جرائد میں یہ شرف و امتیاز صرف ہمدرد صحت کے لئے مخصوص ہے کہ اس کے خاص نمبر میں بیرون ہند کے مشہور ماہروں کے مضامین ہوتے ہیں۔ اس مرتبہ تو آپ کی نگاہ تجسس نے ٹرکی کے محکمہ صحت کا جائزہ بھی لے لیا، حیرت ہے کہ آپ "حکیم اور حاجی" ہو کر اتنے بلند پرواز کیونکر ہو گئے۔ کاش دوسرے طبی صحائف بھی آپ کے نقش قدم پر چلیں اور ثابت کر دیں کہ طب یونانی کے مردہ قالب میں اب پھر جان پڑ رہی ہے۔ میرے خیال میں لیڈی لن لیتھ گو کو چاہیئے کہ وہ اپنے دق فنڈ میں سے ہمدرد صحت کے اس خاص نمبر کو ہندوستان کی ہر زبان میں شائع کرا کر مفت تقسیم فرمائیں۔ اس طرح ان کے نیک مقاصد کو جو وہ انسداد سل ودق کے انجام دے رہی ہیں بہت تقویت پہونچے گی۔"

از جناب پروفیسر سید عبدالقادر صاحب ایم۔اے

اسلامیہ کالج لاہور

"ہمدرد صحت کا دق وسل نمبر موصول ہوا۔ میں آپ کو اس کی ترتیب و تدوین پر مبارک باد دیتا ہوں۔ بلاشبہ تمام کے تمام مضامین بلند پایہ اور دلچسپ ہیں اور نہ صرف ارباب فن بلکہ عام لوگ بھی ان سے کماحقہ مستفید ہو سکتے ہیں۔ اس وقت جبکہ ہندوستان میں یہ موذی مرض بڑی سرعت کے ساتھ پھیل رہا ہے۔ اس قسم کے رسائل کا کثرت کے ساتھ شائع ہونا ازبس ضروری ہے اور آپ فی الحقیقت اس اشاعت خاص کے لئے تمام قوم کے شکریہ کے مستحق ہیں۔ مجھے امید ہے کہ آپکی سعی مشکور ہوگی اور یہ رسالہ ملک میں بہت قدر کی نگاہ سے دیکھا جائے گا۔ کاغذ عمدہ اور کتابت وطباعت دیدہ زیب ہیں۔"



از جناب حکیم ڈاکٹر لطافت حسین صاحب راشد میڈیکل آفیسر رہٹی

"سل ودق نمبر" اعلیٰ ایڈیشن کا ملا۔ بروقت رسید اس لئے پیش نہ کر سکا کہ سرکاری کاموں سے فرصت نہ ملی۔ اوقات فرصت رسالہ کے مطالعہ میں صرف ہو گئے۔ آج اس کے مطالعہ سے کسی قدر سیری حاصل ہوئی تو تسوید عریضہ کا موقع ملا۔ رسالہ کیسا ہے اور کیا ہے۔ اس کے بارہ میں صرف اتنا ہی عرض کر سکتا ہوں کہ عنوان کا انتخاب مضامین کا تنوع۔ ترتیب کا کمال۔ کتابت وطباعت کا تحسن یہ سب چیزیں تو آپ کے ورثہ ہی میں آچکی ہیں۔ اور توصیف سے بالاتر ہیں۔ رہی پابندئ وقت تو یہ آپ کے حسن انتظام کا نتیجہ ہے اور شروع ہی سے مسلم۔ سچ تو یہ ہے کہ آپ کی فنی وعلمی خدمات کو سراہنا، آفتاب کو چراغ دکھانا ہے۔ آپ کی دلچسپی کے لئے اپنا ایک چشم دید واقعہ ہی عرض کئے دیتا ہوں۔

بھوپال کی عدالت میں ایک مقدمہ پیش ہوا۔ وکلاء فریقین میں سے ایک وکیل صاحب پیروی کے لئے کھڑے ہوتے تو انہوں نے عدالت کی تعریف میں تمام مدحیہ جملے، فقرے اور الفاظ ختم کر دالے۔ اس کے بعد نفس مقدمہ پر اظہار خیال فرمایا۔ جب دوسرے وکیل کی باری آئی تو انہوں نے عدالت کے سامنے کھڑے ہو کر نہایت ادب سے فرمایا کہ حضور والا۔ میرے معزز و قابل وکیل صاحب نے تعریف و توصیف کے تقریباً تمام الفاظ ختم فرما دئے ہیں۔ ڈکشنری میں ایسا کوئی لفظ مجھے یاد نہیں آتا کہ جو اچھوتا ہونے کے ساتھ ساتھ حضور والا کی شان میں ادا کر سکوں۔ مدرجہ مجبوری اب صرف یہی عرض کر دینا کافی معلوم ہوتا ہے کہ "بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر" اس کے بعد عدالت میں جو کچھ ہوا وہ ہم سے غیر متعلق ہے۔

اس واقعہ کے بیان کرنے سے میرا جو مقصد ہے وہ غالباً حباب سمجھ گئے ہوں گے۔ ایک نہیں سو دو نہیں بلکہ آپ کے انتخاب اب تک جتنے بھی نمبر شائع ہو چکے ہیں وہ سب ایک سے ایک بڑھ چڑھ کر ہی نکلے۔ اہل علم تو رہے ایک طرف معمولی قسم کے لوگ بھی تعریفوں کے پل باندھتے ہی نظر آتے۔ اور اتنی تعریفیں کر ڈالیں کہ تعریفی الفاظ کا ذخیرہ بالکل ہی ختم ہو چکا۔ اور اب آپ کا یہ دیرینہ بیار مند انتہائی جدوجہد اور کافی غور و مطالعہ کے بعد بھی "بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر" کہہ دینے پر مجبور نظر آتا ہے۔ یہ دوسری بات ہے کہ ہماری ان ہمدردیاں لفظی دنیا سے متجاوز نہ ہو سکیں۔ اور ہماری ذات سے ہمدرد صحت کو مالی فائدہ کچھ بھی نہ پہونچ سکا۔ مگر بھائی صاحب۔ اس زمانہ میں یہی غنیمت جانیئے۔ کیونکہ عملی طور پر کسی قومی یا علمی کارکن کی حوصلہ افزائی اور قدر دانی کر دینا ہمارے ملک میں اتنا ہی جرم ہے جتنا کہ ولایت میں بیوی کے رات بھر گھر سے غائب رہنے پر شوہر کی بازپرس۔

اور چونکہ میں نیم گرگ باران دیدہ "ہو چلا ہوں اس لئے میری تو یہی دعا ہے کہ وہ منحوس دن خدا کبھی نہ لائے کہ جب آپ کی اور آپ کے گراں قدر علمی وفنی کارناموں کی ہندوستان میں صحیح طور پر قدر و قیمت معلوم کی جاسکے تب تک خدا نہ ہو جیئے۔ وجہ اس کی یہ ہے کہ ہمارے ملک و قوم کی یہ عادت دیرینہ اور نہایت مستحکم ہے کہ وہ "قدر نعمت بعد زوال" پر عامل رہتے ہوئے "ہمدرد" کی عدم موجودگی میں اس کی تلاش کرے۔ آپ کو تو معلوم ہو گا کہ جب تک سر اقبال مرحوم زندہ رہے کس نے ان کو پہچانا۔ حکیم اجمل خاں رحمۃ اللہ کو ان کی زندگی میں [illegible] ... مولانا محمد علی مرحوم کو کس نے ان کی حیات میں اشرفیوں میں تولا۔ لیکن آج جب کہ ہندوستان کے یہ تیر تاباں غروب ہو گئے تو ہر آنکھ اشکبار ہے۔ ہر دل اندوہگیں ہے۔ کہیں ان کی مرثیہ خوانی ہو رہی ہے اور کہیں ان کی یادگاریں قائم کرنے کی تجاویز زیر غور ہیں۔ ان کو بھی چھوڑیئے۔ اب اخبارات کو دیکھئے۔ کامریڈ۔ ہمدرد۔ الہلال کیا معمولی پرچے تھے۔ کیا انہوں نے ہندوستانی سیاست کی بساط نہیں الٹ دی تھی۔ کیا انہوں نے اسلامی دنیا کے زمین و آسمان نہیں بدل ڈالے تھے۔ مگر آپ ہی بتائیے کہ دور حیات و قیام میں ان کو کس نے منہ لگایا؟ کس کس ہستیوں نے ان کو مشعل راہ سمجھا؟ کن کن افراد نے ان کو سراہا؟ اگر آج جبکہ وہ کتم عدم میں روپوش ہو چکے، ہر شخص ان کی یاد و فراق میں گھلا جا رہا ہے۔ جگہ جگہ ان کے ذکر خیر ہو رہے ہیں۔ گوشہ گوشہ ان کی اعلیٰ خدمات کا اعتراف ہو رہا ہے۔ ہر ہر کتب خانہ میں ان کے پرانے فائل تلاش کئے جا رہے ہیں۔ ایک ایک پرچہ کی دس دس گنی قیمت دی جا رہی ہے۔ یہ سب کچھ کیوں ہو رہا ہے اور کس ذہنیت کے ماتحت کیا جا رہا ہے۔ صاف ظاہر ہے کہ ہندوستان کی [illegible] ذہنیت اس کا موجب ہے جس نے اس دور حریت و آزادی میں بھی امن و سکون کے فرشتوں کو ہندوستان میں داخل کی اجازت نہیں دی۔ بہر حال یہ ایک داستان ہے جو ہمیشہ سے دہرائی جا رہی ہے اور ہمیشہ دہرائی جاتی رہے گی۔ مجھے اب صرف یہ دیکھنا ہے کہ میں آپ کی سعی مشکور پر ہدیۂ مبارک باد پیش کروں۔ اور عزت افزائی کا شکریہ ادا کر سکوں۔

[illegible]

دِق الاطفال یا سوکھا

از جناب حکیم علی کوثر صاحب چاندپوری سند یافتہ و تمغہ یافتہ طبیہ کالج پیپلی

ہندوستان میں یہ مرض بکثرت پایا جاتا ہے اور بیشمار بچے اس میں مبتلا ہو کر مرجاتے ہیں۔ کم عمر بچوں میں اس کا حملہ نہایت خطرناک اور جہلک ثابت ہوتا ہے، ہندوستان کے بعض ایسے حصوں میں جہاں افلاس، غربت، اور جہالت کی تاریکی زیادہ ہے، اور ان وجوہ سے بچوں کی غذا صفائی اور ان کے رکھ رکھاؤ کا معقول بندوبست نہیں ہو سکتا، ان میں سوکھے کی بیماری بلا مبالغہ ۲۵ فیصدی سے زائد بچوں کو ہوجاتی ہے بعض خاندانوں میں تمام بچے اس نامراد مرض میں مبتلا ہو کر راہئی عدم ہوجاتے ہیں اور گھر ہمیشہ بے چراغ ہی رہتا ہے، اکثر عورتوں میں کچھ ایسی جسمانی بیماریاں موجود ہوتی ہیں جن سے جنین پر بھی خراب اثر پڑتا ہے، اور انکی اولاد زیادہ عرصہ تک زندہ نہیں رہتی، پیدا ہوتے ہی طرح طرح کی بیماریاں ان کو گھیر لیتی ہیں جن میں سب سے زیادہ عام اور مشہور یہی "دق الاطفال" ہے +

تعریف دق کے لغوی معنے لاغری اور کمزوری کے ہیں، بچے اس میں مبتلا ہو کر بتدریج سوکھتے جاتے ہیں، آخر میں وہ بالکل ہڈیوں کا ڈھانچ رہجاتے ہیں، منہ بندر کے بچے کی طرح ہوجاتا ہے کنپٹیاں بیٹھ جاتی ہیں، اسی بنا پر "دق الاطفال" سے موسوم کیا گیا ہے، عام لوگ سوکھا اور مسان کہتے ہیں، یہ الفاظ بھی دق ہی کے مترادف ہیں +

طب قدیم میں اس مرض کا کہیں مستقل تذکرہ نہیں ہے، اس لئے بعض حضرات کو یہ گمان ہوجاتا ہے کہ اطبائے قدیم اس مرض سے ناواقف تھے، حالانکہ اول تو خود مرض دق ہی ایک مستقل بیماری ہے جس کا نہایت بسیط تذکرہ کتب طب میں پایا جاتا ہے اور چونکہ یہ شکایت کسی خاص عمر اور سن کے لئے مخصوص نہیں، اس لئے "دق الاطفال" بھی اس سے جدا نہیں ہوسکتی، آخر وہ بھی تو دق ہی ہے جو بچوں کو عارض ہو کر انہیں خشک اور لاغر کردیتی ہے، جس طرح بچوں کے نمونیا کو عوام ڈبہ یا پسلی چلنا کہتے ہیں، اسی طرح بچوں کی دق کو "دق الاطفال" یا سوکھا سے نامزد کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ ایک اور مرض ہے جس کو عطاش کہتے ہیں، اس میں بخار، پیاس اور دستوں کی شدت سے بچہ نڈھال اور لاغر ہوجاتا ہے تالو بیٹھ جاتا ہے جس قدر یہ بیماری مزمن ہوتی جاتی ہے لاغری اور نقاہت بڑھتی جاتی ہے اور یہی "دق الاطفال" کی صورت اختیار کرلیتی ہے۔ لیکن بالآخر عطاش کو "دق الاطفال" نہیں کہا جاسکتا، البتہ اس کا سبب کہا جاسکتا ہے، جس طرح بڑے آدمیوں کی دق کے مختلف اسباب ہوتے ہیں۔

دق الہرم یا دق الشیخوخت کا ذکر بھی قدیم کتابوں میں موجود ہے، اسمیں مزاج پر خشکی اور سردی غالب آجاتی ہے، اور مریض کا مزاج بوڑھوں کا سا ہوجاتا ہے، جلد پر جھریاں پڑجاتی ہیں، یہ سب علامات "دق الاطفال" میں بھی پائی جاتی ہیں، مگر دق شیخوخت میں بخار نہیں ہوتا تاہم یہ بتایا گیا ہے کہ شاذ و نادر بچوں کو بھی دق شیخوخت ہوجاتی ہے +

جدید نقطۂ نظر سے "دق الاطفال" جس میں دستوں کی شکایت بھی ہوتی ہے پیٹ کی سل (Abdominal Tuberculosis) یا آنتوں کی سل (Intestinal Tuberculosis) میں داخل ہے، جس مادۂ سل آنتوں میں سرایت کرجانے سے ان میں زخم پڑجاتے ہیں یا خراش ہوجاتی ہے اور دست آنے لگتے ہیں، چنانچہ بچے کو دست آتے ہوں، پیٹ پھولا ہوا ہو اور اسکے غدد جاذبہ بڑھے ہوئے ہوں، وہ برابر دبلا ہوتا جاتا ہو تو سمجھ لینا چاہیے کہ وہ سل بطنی یعنے دق الاطفال میں مبتلا ہے، اس قسم کے اسہال کا یونانی اطبا نے نہایت شرح و بسط سے تذکرہ کیا ہے، آنتوں میں پھنسیاں پیدا ہوجانے سے جو دست آتے ہیں ان کا بیان بھی یونانی طب میں موجود ہے، بلکہ بقراط نے آج سے دو ہزار سال قبل یہ بھی بتادیا تھا کہ جب سل کے مریض کو دست آنے لگتے ہیں تو اس کا بچنا ناممکن ہوجاتا ہے اس قسم کے اسہال کو ذوبانی موسوم کیا گیا ہے، اور آج بھی بقراط کی بیان کی ہوئی اس حقیقت کا بطلان نہیں کیا جاسکتا +

جرمنی کا مشہور و معروف ڈاکٹر کاخ جس نے ۱۸۸۲ء میں جرثومۂ سل کو دریافت کرکے دنیائے طب میں لازوال شہرت حاصل کرلی ہے لکھتا ہے کہ سل بقری کے جراثیم انسان کے جسم میں داخل ہو کر سل بطنی کا باعث ہوتے ہیں اس قسم کی سل میں مبتلا بچے عموماً [illegible]

پیدا ہونیکا اثر ہوتا ہے جسسے بچے پرانے دستوں میں مبتلا ہوتے ہیں، اور انکے پیٹ میں نفخ اور تناؤ رہتا ہے خفیف بخار بھی ہوتا ہے، نیز وہ لاغر ہوجاتے ہیں اور اکثر سِل بطنی کا شکار ہوتے ہیں۔

ڈاکٹر کارخ نے سِل بطنی کی جو کیفیت بیان کی ہے اس کو سدہ ماساریقا سے بہت مشابہت ہے جسکی تصریح طب قدیم کی کتابوں میں "اسہال اطفال" کی بحث میں موجود ہے، یہ بھی بتایا گیا ہے کہ غذا کی خرابی اور بے اعتدالی سے بچوں کو یہ شکایت زیادہ ہوتی ہے، ظاہر ہے کہ جب ماساریقا میں سدہ پڑجاتا ہے تو غذا معدے سے جگر میں جذب نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ غذا ان ہی باریک رگوں کے ذریعہ منجذب ہوتی ہے جب یہ بند ہوجاتی ہیں تو اور کوئی ذریعہ انجذابِ غذا کا باقی نہیں رہتا، لہذا وہ غذا جس کو جگر میں پہونچکر جزوبدن ہونا چاہیئے تھا، آنتوں میں چلی جاتی ہے اور وہاں سے دستوں کی صورت میں دفع ہوجاتی ہے جسم بقاعدہ غذا نہ پہونچنے سے لازمی طور پر سوکھتا جاتا ہے، پیٹ کا پھولنا بھی سدۂ ماساریقا میں ضروری ہے، رہا بخار، تو اس میں شک نہیں کہ ابتداءً نہیں ہوتا، مگر عفونت پیدا ہوجانے پر ضرور ہوجاتا ہے، مرض کی شدت اور مریض کی لاغری کی رفتار کا انحصار سدے کے کامل اور ناقص ہونے پر ہے، ایسی صورت میں دستوں کا رنگ بالعموم کیلوسی ہوتا ہے۔ مگر یہ بھی ناممکن ہے کہ غذا ماساریقا تک پہونچکر واپس آئے، اس حالت میں دستوں کا رنگ سبز یا سبزی مائل ہوگا، دق الاطفال میں دستوں کا رنگ بدلتا رہتا ہے۔ ان تمام امور پر نظر ڈالتے ہوئے ہم آسانی کیساتھ "دق الاطفال" کو سدۂ ماساریقا خیال کر سکتے ہیں، ورنہ اس کا نتیجہ تو ضرور ہی سمجھا جا سکتا ہے، نتیجہ کے طور پر جو عوارض بعد کو رونما ہوجاتے ہیں، مثلاً دستوں کی زیادتی سے آنتوں میں خراش، سوزش یا زخم وہ بھی جداگانہ اور مستقل بیماریاں ہیں اور ان سب کی تفصیلات سے طب قدیم کی کتابیں بھری پڑی ہیں بہرحال یہ سمجھنا کہ دق الاطفال کا ذکر اطبائے قدیم نے نہیں کیا، یا وہ اس مرض کی ماہیت، تعریف، اور عوارض سے بے خبر تھے کوتاہ اندیشی پر مبنی ہے +

اسباب دق الاطفال کے اسباب بہت سے ہیں لیکن سب سے بڑا سبب مسلول گائے کا کچا یا ناجوش کیا ہوا دودھ پینا ہے جو جراثیم سوزی کے لئے کافی نہ ہو، کچے دودھ سے نکالے ہوئے مکھن اور کریم کا بھی یہی حال ہے۔ ایسی گائے کا دودھ پینے سے بچوں کی آنتیں اس مرض کو قبول کر لیتی ہیں۔ بچوں کے غدد جاذبہ بہت آسانی سے اس مرض کے جراثیم سے متاثر ہوجاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ بچوں کو یہ شکایت زیادہ ہوتی ہے، والدین آتشک یا کسی اور خبیث بیماری میں مبتلا ہوں یا مرض سل و دق کا اثر انکے جسم میں موجود ہو تو ان کی اولاد دق الاطفال کا نشانہ بن جاتی ہے، کمزور بچوں میں قوت مدافعت یعنی مناعت کم ہوتی ہے، اس لئے وہ تو بہت ہی آسانی سے دق کے جراثیم کو قبول کر لیتے ہیں۔

اب تک عام طور پر یہ خیال تھا کہ دق کی بیماری موروثی ہے یعنی ماں باپ سے منتقل ہوکر اولاد کو ہوجاتی ہے۔ لیکن تحقیقات جدیدہ سے ثابت ہوگیا ہے کہ نطفہ میں سل کے جراثیم نہیں پائے جاتے۔ البتہ بیضۂ انثٰی (اووم) میں کبھی کبھی ان کا وجود پایا جاتا ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ باپ کی طرف سے یہ مرض اولاد کو ورثہ میں نہیں ملتا، البتہ ماں کی طرف سے یہ میراث اولاد کو ملسکتی ہے۔ لیکن اطبائے جدید ابھی تک اس امر پر متفق نہیں کہ دق کی بیماری موروثی ہوتی ہے، اور والدین سے اولاد میں نطفہ کے ذریعہ سے اسکے جراثیم منتقل ہوجاتے ہیں۔ لیکن اس میں شک نہیں کہ مسلول والدین کی اولاد اسکے قبول کرنے کی زیادہ استعداد رکھتی ہے، چنانچہ تجربات اور مشاہدات سے ظاہر ہوچکا ہے کہ اگر کسی کے بائیں پھیپھڑے میں یہ بیماری ہوتی ہے تو اس کی اولاد کے بھی اسی پھیپھڑے میں اس کا اثر ہوتا ہے۔ مگر یہ انکشاف نیا نہیں ہے، اطبائے قدیم ہزار ہا سال قبل اس حقیقت کو وا انکشاف کر چکے ہیں کہ ماں باپ کا جو عضو کمزور ہوتا ہے، اکثر وہی اولاد کا بھی ضعیف ہوتا ہے

دق الاطفال کے اسباب میں خاص طور پر مسلول گائے کے دودھ اور مکھن کو زیادہ اہمیت دی گئی ہے اور یہ بات بھی پایۂ ثبوت کو پہونچ چکی ہے کہ جانوروں میں گائے کو دق وسل کی بیماری زیادہ ہوتی ہے، چنانچہ انگلستان جیسے ملک میں جہاں یہ نامراد مرض بہ نسبت ہندوستان کے کم ہوتا ہے، یہ اندازہ لگایا گیا ہے کہ دودھ، مکھن اور پنیر فراہم کرنے والے کارخانوں میں پچیس فیصدی گائیں اس مرض میں مبتلا ہوتی ہیں۔ ہندوستان میں دق کے اسباب انگلستان کے مقابلہ میں پائے جاتے ہیں۔ یہ ایک غریب مفلس اور غیر تعلیمیافتہ ملک ہے، یہاں کے تمام باشندے غذا، لباس، اور صفائی میں وہ اہتمام نہیں کر سکتے جو دوسرے متمدن اور مرفہ الحال ممالک کے باشندے کر سکتے ہیں۔ فاقہ اور بھوک کی وجہ سے یہی وجہ ہے کہ یہاں کے پچہتر فیصدی آبادی ہر وقت دق کے منہ میں رہتی ہے بھوک اور غذا کی خرابیوں سے انکی قوت مدافعت نہایت کمزور ہوتی ہے اور ہر وقت یہ اندیشہ لگا رہتا ہے کہ معلوم کس وقت کسی مریض کے سانس یا بلغم سے دق کے جراثیم انکے جسم میں پہونچ جائیں اور ان کی قوتِ

مدافعت بغیر لڑے بھڑے ہی ہتھیار ڈال کر اطاعت تسلیم کرلے، پھر جب انسانوں کی یہ کیفیت ہو تو جانوروں کا کیا ذکر ہے، یقیناً یہاں مریض گائوں کی تعداد بہت زیادہ ہوگی +

بعض لوگ دقِ الاطفال کو دق الہرم خیال کرتے ہیں اور اس کا سبب زیادہ تر سرد دواؤں کا استعمال یا سرد اخلاط سے سرد بخارات کا پیدا ہوکر قلب کی طرف چڑھنا اور اُسکے مزاج کو بدل دینا ہے لیکن دق شیخوخت میں بخار نہیں ہوتا اور اس اعتبار سے یہ امر کہ دق الاطفال دق شیخوخت ہی، کچھ زیادہ قابلِ التفات نہیں +

بعض اطبا اس کو عطاش کا نتیجہ خیال کرتے ہیں، بہرحال ان اسباب کے ساتھ ہی، جگر، معدہ اور آنتوں کی کوئی خرابی، غذا کا فتور یا نقصان بچے کا کثیف اور میلا رہنا، تنگ و تاریک نیز نمناک مکانات میں سکونت رکھنا اور بچہ کا عرصہ تک کسی بیماری میں مبتلا رہنا بھی دق الاطفال کا سبب قرار دیا جا سکتا ہے ورنہ ان امور کو اس مرض کے اسباب مؤیدہ میں تو ضرور ہی داخل کیا جائیگا +

دق الاطفال کی پیدائش کے اسباب پر نظر ڈالنے کے دوران میں وظائف اعضا کو کسی طرح نظر انداز نہیں کیا جا سکتا، آلاتِ ہضم میں کسی قسم کی خرابی پیدا ہو جانے سے ہضم خراب ہو جاتا ہے اور غذا جزو بدن نہیں ہوتی۔

ایکسال سے کم عمر کے بچوں میں دق الاطفال کے اسباب میں خراب اور ناموافق غذا، پُرانی قے جو معدے کی سوزش کا نشان ہی پُرانے دست جو آنتوں کے ورم کی علامت ہیں، موروثی امراض مثلاً آتشک اور دق کو بھی کافی اہمیت حاصل ہے، غذا کی خرابی سے معدہ اور آنتوں کی غشائے مخاطی میں ورم اور سوزش کی شکایت ہو جاتی ہے جس کے نتیجہ میں قے اور دست آنے لگتے ہیں لیکن اس صورت میں قے اور دست نہ بھی آئیں تو بھی محض غذا کی خرابی ہی اس مرض میں مبتلا کر دینے کے لئے کافی ہے، معدہ اور آنتوں کی اندرونی جھلّی میں سوزش ہو جانے پر اگر بچہ کی غذا میں اہتمام سے کام لیا جائے اور زیادہ غذا دی جائے تو بھی وہ بہت کم جزو بدن ہوتی ہے جس کا لازمی نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ کافی غذا ملنے کے باوجود بچہ روز بروز دُبلا ہوتا جاتا ہے۔ بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ بچوں کو غذا بھی اچھی دیجاتی ہے، لیکن پھر بھی وہ دُبلے اور کمزور ہوتے جاتے ہیں ایسی صورت میں انکی لاغری معدہ اور آنتوں کی سوزش کے باعث ہوتی ہے، معدہ اور آنتوں کی غشا مخاطی میں سوزش پیدا ہو جانے سے بلغمی نمکین رطوبات زیادہ رِستی ہیں جو غذا میں شامل ہوکر اس میں تخمیری کیفیت پیدا کر کے اسے خراب کر دیتی ہیں، اور اسکے ایسے اجزا جو نشوونما اور پرورش کے ضامن ہوتے ہیں، کم یا بالکل ضائع ہو جاتے ہیں۔ اس وقت عام طور پر یہ خیال کر لیا جاتا ہے کہ بچہ کو ماں کا دودھ موافق نہیں آیا۔ اسلئے ماں کا دودھ چھڑا کر گائے کا دودھ شروع کرا دیا جاتا ہے لیکن اصل سبب یعنے معدہ اور آنتوں کی سوزش کی موجودگی میں وہ بھی جزو بدن نہیں بنتا اور بچہ نحیف و زار ہو کر مر جاتا ہے۔

مرض کساح یعنے اعوجاج عظام (رکٹس ۔ Rickets) بھی دق الاطفال کا سبب بن جاتا ہے، اس کا راز بھی وہی آلاتِ ہضم کی سوزش ہے جس کی وجہ سے ہضم خراب ہو جاتا ہے اور پیٹ پھولا رہتا ہے۔

اسکے علاوہ اور دوسری بیماریاں جو پانچ چھ سال کی عمر میں لاحق ہو سکتی ہیں، تغذیہ جسمانی میں خلل انداز ہو کر سوکھے کا باعث ہو جاتی ہیں ان بیماریوں میں سل رئوی دل کی بیماریاں جو وجع مفاصل کی وجہ سے ہوتی ہیں، نیز ذیابیطس داخل ہیں۔

جس وقت بچہ ماں کا دودھ چھوڑ کر دوسری غذائیں کھانے لگتا ہے تو پیٹ میں مختلف قسم کے کیڑے پیدا ہو جاتے ہیں جو ہضم کو تباہ کر کے بچہ کی کمزوری و لاغری کا باعث ہوتے ہیں +

علامات غذا اچھی طرح سے ہضم اور جذب نہ ہونے سے بچہ روز بروز دبلا ہوتا جاتا ہے، دست آتے ہیں اور رات کے وقت خفیف بخار بھی ہو جاتا ہے، پیٹ پھولا اور تنا رہتا ہے، پیٹ کے غدد جاذبہ بڑھ جاتے ہیں جو چھونے اور دبانے سے محسوس ہو سکتے ہیں، بچہ کی جلد پر شکنیں اور جھرّیاں پڑ جاتی ہیں، تمام عضلات گُھل جاتے ہیں، گوشت کے تحلیل ہو جانے سے ہڈیوں پر صرف چمڑے کا باریک سا غلاف رہ جاتا ہے، چہرہ سوکھ جاتا ہے، منہ پر مردنی چھا جاتی ہے، غذا ہضم نہیں ہوتی دست آتے ہیں۔ لیکن کبھی قبض بھی ہو جاتا ہے زکام کھانسی کی شکایت بھی رہتی ہے، بدن پر پھنسیاں اور پھوڑے نکلتے ہیں سامنے کے دانت چھوٹے اور گرہ دار ہو جاتے ہیں، پھر دانت بوسیدہ ہو جاتے ہیں، اور مسوڑوں میں زخم پڑ جاتے ہیں۔

تشخیص اس مرض کی تشخیص زیادہ دشوار نہیں ہے، البتہ شروع میں جب بچہ کی آنتوں وغیرہ میں سوزش ہو کر ایکدم سے دست آنے لگتے ہیں تو اس کا پہچاننا دُشوار ہو جاتا ہے کبھی تو دانتوں کے دست سمجھ لئے جاتے ہیں کبھی محض معدے کی خرابی تجویز کیجاتی

ہے۔ جب کم عمر بچوں کو دست آنے شروع ہوں تو انکے پیٹ اور آنتوں کو بہت غور سے دیکھکر غدد جاذبہ کے ورم کو محسوس کرنا چاہیئے ۔ اگر آنتوں میں خراش یا غدد جاذبہ میں ورم پایا جائے ، بدہضمی ہو اور بچہ برابر دبلا ہوتا جاتا ہو تو دق الاطفال کا شبہ کرنا چاہیئے ، جب مرض ترقی پذیر ہو جاتا ہے تو اس کی تشخیص مشکل نہیں ہوتی ۔

انجام | بچوں میں یہ مرض اکثر خطرناک اور مہلک ثابت ہوتا ہے تاہم باقاعدہ علاج کیا جائے تو صحت یاب ہو جانا مشکل نہیں ہوتا ، لیکن اسی حالت میں آغاز مرض ہی میں علاج کر لیا جائے ،

حفظ ماتقدم | بچوں میں پیٹ کی سل یعنے دق الاطفال زیادہ تر مسلول گائے کا دودھ پینے سے ہوا کرتی ہے اسلئے گائے کے دودھ خصوصاً بیمار گائے کے دودھ نیز گائے کے کچے دودھ سے نکلے ہوئے مکھن سے بچوں کو بالکل بچانا چاہیئے ۔ ہمارے ملک میں عام طور پر یہ دستور ہے کہ بچوں کو ماؤں کا دودھ ہضم اور موافق نہیں ، یا ماں کے دودھ کم ہوتا ہے تو انہیں گائے کا دودھ پانی ملا کر دینا شروع کر دیا جاتا ہے ، حالانکہ گائے کے دودھ کے نقصانات محض پانی ملا کر دینے سے رفع نہیں ہوا کرتے ، اس قسم کا دودھ بچوں کے لئے موزوں نہیں ہے اور ان کو کمزور کر دیتا ہے ، گائے کے دودھ میں کیزین (جُبّن) کی وجہ سے جو پھٹکیاں پڑتی ہیں وہ ماں کے دودھ کے مقابلہ میں زیادہ دیر ہضم اور ثقیل ہوتی ہیں اسی بنا پر جب تک گائے کے دودھ میں کوئی ہضم کرنے والی چیز مثلاً لائم واٹر (چونے کا پانی) وغیرہ نہ ملا لیا جائے بچوں کو اس کا پلانا مناسب نہیں اور یہ خیال بالکل جہالت پر مبنی ہے کہ محض پانی ملا کر پتلا کر لینے سے وہ ہلکا اور بچوں کے لئے قابل ہضم ہو جاتا ہے

بچوں کو صاف ستھرے اور ہوادار مکانات میں رکھنا چاہیئے ، ماں کے دودھ میں کوئی خرابی ہو تو اسکی فوراً اصلاح کر دینی چاہیئے ، مسلول عورت یا ماں کا دودھ ہرگز نہ پلانا چاہیئے ، ایسی صورت میں کسی اور تندرست عورت یا گائے ، بکری اور گدھی کا دودھ اسکی اصلاح کر کے دینا چاہیئے ایسے بچوں کو گدہی کا دودھ بہت مفید ہے ۔

گائے کا کچا دودھ ہرگز نہ دینا چاہیئے ، بلکہ اُسے خوب جوش دیکر دینا چاہیئے ، مسلول والدین کے بچوں کی بہت زیادہ حفاظت کرنی چاہیئے انکی پرورش اور صحت کا ہر وقت خیال رکھنا چاہیئے کھلی اور صاف ہوا میں بچوں کو کھلانا چاہیئے ۔ ایسا تنگ لباس جس سے سینہ پر دباؤ پڑتا ہو کبھی نہ پہنانا چاہیئے ۔ اگر اس قسم کا بچہ زکام ، کھانسی ، خاص طور پر کالی کھانسی یا خسرہ میں مبتلا ہو جائے تو نہایت احتیاط سے اس کا علاج کرنا چاہیئے بچہ روز بروز دبلا ہوتا جاتا ہو تو اس کا باقاعدہ معائنہ کرا کر علاج کرنا چاہیئے ، غذا لطیف ، مقوی ، زود ہضم دینی چاہیئے ۔

اوپر کا دودھ اور اسکی اصلاح | حفظ ماتقدم کے سلسلہ میں دودھ اور اسکی اصلاح کو خاص اہمیت حاصل ہے ، اوپر کا دودھ بہت زیادہ مفید بھی ہو سکتا ہے بشرطیکہ بہت زیادہ احتیاط ، صفائی اور قاعدہ سے دیا جائے اور سخت مہلک بھی ہو سکتا ہے ، جب کہ ان امور کو مدِ نظر نہ رکھا جائے ۔

اکثر اوقات چھوٹے بچوں کو اوپر کا دودھ دینا بہت ضروری ہوتا ہے ، خصوصاً ایسی حالت میں جب کہ ماں پر پہلے سے مرض سل کا اثر ہو یا اور کوئی سوداوی یا متعدی بیماری ہو جس سے بچہ کی صحت پر بُرا اثر پڑنے کا احتمال ہو یا ماں کے دودھ ہی نہ ہو ، لیکن اوپر کا دودھ جہاں بچوں کی جان بچانے کے لئے ضروری ہے وہاں انکو خطرناک بیماریوں میں مبتلا کر دینے کا بھی سبب ہے ۔ ذرا سی بے احتیاطی میں بچہ کی جان خطرہ میں پڑ جاتی ہے ۔

ویسے تو مختلف قسم کے مصنوعی دودھ بازاروں میں فروخت ہوتے ہیں ، لیکن غریب اور نادار لوگ ان سے فائدہ نہیں اُٹھا سکتے ، ان کے لئے سب سے سستا دودھ گائے اور بکری کا ہے جسے وہ آسانی سے بہت کم خرچ میں حاصل کر سکتے ہیں ۔ لیکن جن بچوں کی پرورش کا دارومدار گائے کے دودھ پر ہوتا ہے ان میں سے اکثر سل میں مبتلا ہو جاتے ہیں ۔ انگلستان کی وزارت صحت عامہ نے اعداد و شمار مہیا کر کے اندازہ لگایا ہے کہ بڑے شہروں میں جو دودھ فروخت ہوتا ہے ، اس کے ۷ فیصدی میں جراثیم سل پائے جاتے ہیں ۔ جب یہ دودھ بچوں کی غذا میں استعمال ہوتا ہے تو وہ آنتوں کی سل کا شکار ہو جاتے ہیں ، گائے کے متعلق اب یہ باور کرنے میں کوئی شبہ نہیں رہا کہ وہ آسانی سے سل میں مبتلا ہو جاتی ہیں ، ہندوستان کے بازاروں میں جو دودھ بکتا ہے وہ بالکل ناقابل اعتبار ہوتا ہے ، بلکہ انگلستان میں بھی جہاں بہت زیادہ نگرانی اور دیکھ بھال کی جاتی ہے قابل اعتبار دودھ کا میسر آنا مشکل ہے ۔

گائے کے دودھ کو قابل استعمال بنانے کا صرف ایک طریقہ ہے ، جسے جراثیم سوزی (پاسٹیورائیزیشن) کہتے ہیں ۔ اس میں گرمی پہونچا کر

دودھ کے تمام مضر جراثیم کو ہلاک کردیا جاتا ہے لیکن یورپ کے بعض ڈاکٹر اس طریقہ پر اعتراض کرتے ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ جراثیم آلود دودھ کو مسلسل پینے سے بچوں کے جسم میں مرض سل کا مقابلہ کرنے کی ایک قوت (مناعت) پیدا ہو جاتی ہے جو دودھ کو جراثیم سے پاک کردینے کی حالت میں باقی نہیں رہتی پینے بچے اس مناعت سے محروم ہو جاتے ہیں جو جراثیم آلودہ دودھ پینے سے قدرتاً ان کے جسم میں مرض سل کے خلاف پیدا ہو جاتی ہے۔ مگر اس کا یہ جواب دیا جاتا ہے کہ دودھ کو پکانے سے جراثیم تو ضرور باقی نہیں رہتے، مگر سل کے جراثیم کا زہر (ٹاکسین) اس میں موجود ہوتا ہے جو یہی کام کرتا ہے اور اسکے استعمال سے مناعت پیدا ہوتی رہتی ہے +

جراثیم سوزی (پاسٹیورائزیشن) میں بعض خرابیاں بھی ہیں، سب سے بڑی خرابی تو یہ ہے کہ مکھن اور کریم کچے دودھ سے حاصل کیا جاتا ہے پکایا ہوا دودھ اس مقصد کے لئے کارآمد نہیں ہے۔ چنانچہ ان کے استعمال میں آنے سے وہ مقصد ہی فوت ہو جاتا ہے جسکے لئے یہ طریقہ ایجاد ہوا پھر یہ بھی ممکن ہے کہ دودھ کو پکانے سے جراثیم پورے طور پر ہلاک نہ ہوں، جراثیم کو ہلاک کرنے کے لئے ایک سو پینتالیس سے ایک سو پچاس درجہ تک کی گرمی مسلسل تیس منٹ تک پہونچانی ضروری ہے اس سے کم گرمی یا کم وقت میں جراثیم ہلاک نہیں ہو سکتے، درجہ حرارت معلوم کرنے کا تھرمامیٹر اور گھڑی دونوں بالکل صحیح ہونی چاہئیں، اگر ان میں ذرا بھی خرابی یا شک ہو تو پھر دودھ کو خوب جوش دے لینا چاہیئے، مگر اس صورت میں اسکے وٹامن (حیاتین) ضائع ہو جاتے ہیں،

ایک اچھی صورت یہ بھی ہے کہ بچوں کو گائے کا دودھ بالکل نہ دیا جائے، اور اس کی جگہ بکری کے دودھ سے انکی پرورش کی جائے جو اس نوع کے خطرات سے بالکل پاک ہوتا ہے۔ اور جرمن اور فرانس میں متعدد تجربات کے بعد یہ طے کردیا گیا ہے کہ بکری کو سل کی بیماری نہیں ہوتی اور اگر شاذ و نادر ہوتی بھی ہے تو وہ کسی شمار قطار میں نہیں اور نہ ہونے کے برابر ہے، بہرحال جب تک ماں کا دودھ میسر آسکے اور کوئی دودھ دینا بچوں کی صحت کو خطرے میں ڈالنا ہے مجبوری کے وقت البتہ گائے کا دودھ دینا لازمی ہو جاتا ہے، مگر گائے کے دودھ کے مقابلہ میں بکری کا دودھ بہتر ہے

عورت اور گائے کے دودھ کا فرق

اجزائے ترکیبی کے لحاظ سے ماں اور گائے کے دودھ میں بہت زیادہ فرق ہے، عورت کے دودھ میں سات فیصدی شکر ہوتی ہے اور گائے کے دودھ میں چار فیصدی، اسکے برعکس گائے کے دودھ میں پانچ فیصدی پنیر کے اجزا ہوتے ہیں اور عورت کے دودھ میں تین فیصدی۔ عورت کے دودھ میں زلال لبنی زیادہ ہوتا ہے، جو بہت جلد ہضم ہو جاتا ہے۔ نیز اس میں کیزین (جُبن) بہت کم ہوتا ہے۔ اور جس قدر ہوتا ہے وہ معدے میں جمتا نہیں، گائے کے دودھ میں کیزین زیادہ ہوتا ہے اور زلال لبنی بہت کم، چنانچہ گائے کا دُودھ معدے میں پہونچکر دہی کی طرح جم جاتا ہے، گائے کے دودھ کا وزن متناسبہ ۱۰۲۸ سے ۱۰۳۶ تک +

دودھ کی اصلاح

بہرحال گائے اور عورت کے دُودھ میں کافی فرق ہوتا ہے، اسلئے اگر گائے کا دودھ دینا ضروری ہو تو اسمیں تصرف کرلینا چاہیئے جس سے اسکے نقصانات کی اصلاح ہو جائے، گائے کے دودھ میں تبدیلی کرنے کا ایک طریقہ تو یہ ہے کہ بچہ کی عمر کے لحاظ سے اس میں پانی شامل کرلیا جائے۔ اس طریقہ سے گائے کے دودھ سے جُبن اور اجزائے لحمیہ کم ہو جاتے ہیں، اور وہ بچے کے پیٹ میں جمتا نہیں، مگر خرابی یہ ہے کہ اس ترکیب سے اجزائے شکری اور دہنیت کی مقدار کم ہو جاتی ہے۔ اس کمی کو پورا کرنے کے لئے دودھ میں شکر اور بالائی ملانے کی ضرورت پڑتی ہے۔ عام طور پر شکر یا مصری سے میٹھا کرکے دودھ دیا جاتا ہے۔ لیکن اس مقصد کے لئے شکر لبنی (شوگر آف ملک) زیادہ بہتر ہے۔ بالائی عمدہ دستیاب نہ ہو تو یہ زیادہ بہتر ہے کہ دودھ دینے کے کچھ دیر بعد روغن زرد یا روغن ماہی (کاڈلیور آئل) دیا جائے پانی کی جگہ دودھ میں آش جو یا سوڈا سائٹریٹ اور تھوڑا سا پانی ملایا جاتا ہے۔ اس سے دودھ معدے میں جمنے نہیں پاتا۔ گائے کے دودھ کی اصلاح کا ایک اچھا طریقہ چونے کا پانی (لائم واٹر) ملانا بھی ہے جسوقت بچہ کو دودھ دیا جائے اس میں چند قطرے چونے کا پانی شامل کرلینا چاہیئے +

علاج

آلات ہضم کو قوت پہونچائیں، معدہ اور آنتوں میں سوزش اور غدد ماساریقا میں کوئی خرابی پائی جائے تو اسکی اصلاح بھی ضروری ہے اگر بچہ کے جسم میں آتشکی مادہ ہو تو اسکو مصفیات پلائیں یا دودھ چھڑا دیں ذیل کے نسخوں میں سے کوئی نسخہ حسب ضرورت بناکر استعمال کریں +

مجرّبات

(۱) بسکھپرکی جڑ ایک ماشہ، سیاہ مرچ ایک عدد پانی میں پیس کر چٹائیں +

(۲) پہاڑی کچھوے کی کمر کی ہڈی کو عرق کیوڑہ میں گھس کر مونگ کے برابر گولیاں بنائیں اور ایک ایک گولی ماں کے دودھ میں گھس کر چالیس روز تک پلائیں +

(۳) زہر مہرہ، نارجیل دریائی، پوست ہلیلہ زرد، مغز کنول گٹہ، پوست سنگدانۂ مرغ، دانہ الائچی سفید، حجر الیہود۔ زرورد ہر ایک تین ماشہ گل سرخ ایک ماشہ، جدوار خطائی دو ماشہ، مروارید ناسفتہ ۲ رتی، عرق گلاب و کیوڑہ میں حل کر کے مونگ کے دانہ کی برابر گولیاں بنائیں اور ایک گولی صبح ایک شام کو دیں +

(۴) ہڑتال گئودنتی ایک تولہ، گل نیلوفر تازہ ۵ تولہ کے نغدہ میں رکھکر مٹی کے برتن میں رکھیں اور گل حکمت کر کے دس اُپلوں کی آنچ دیں، کشتہ سفید برآمد ہوگا۔ خوراک دو چاول عرق بادیان کے ساتھ ۔ ۲ و ہفتہ میں بچہ تنومند اور تندرست ہو جاتا ہے +

(۵) **روغن اطفال** ۔ روغن سرسوں ۵ تولہ، سیندور ۳ ماشہ، فلفل سیاہ باریک پسی ہوئی ۶ ماشہ ۔ سیندور کو تیل میں ڈال کر آگ پر رکھیں اور لکڑی سے ہلاتے رہیں، جب تیل کا رنگ سیاہ ہو جائے تو پسی ہوئی سیاہ مرچ شامل کر دیں، پھر دو تین مرتبہ لکڑی سے ہلا کر اتار لیں اس تیل کو بچہ کے تالو پر صبح، دوپہر اور شام کو آہستہ آہستہ جذب کریں۔ سوکھے کے لئے بہت مفید ہے، دماغ کو قوی کرتا ہے +

(۶) زردی بیضۂ مرغ سالم کمبل پر ڈال کر بچہ کو اس پر اس ترکیب سے بٹھائیں کہ اس کی مقعد اسکے اوپر رہے یہ زردی تھوڑی دیر میں جذب ہو جائیگی۔ چند دن یہ عمل کرنے سے صحت ہو جاتی ہے اور زردی کا چڑھنا بھی بند ہو جاتا ہے +

(۷) تخم گاؤزباں، ست گلو، طباشیر، ہموزن سفوف بنا کر ایک رتی سفوف گدھی کے دودھ کے ہمراہ دیں +

(۸) شاخ مرجان ایک تولہ کو گدھی کے دودھ ۰ ، ۰ مار میں کھرل کریں۔ اور ایک رتی دونوں وقت کھلائیں +

(۹) یوکونین ایک ماشہ، ست گلو ۳ ماشہ، کشتہ مرجان دو ماشہ، سب کو ملا کر ایک رتی صبح و شام کھلائیں +

(۱۰) دانہ الائچی خورد ایک تولہ، دانہ الائچی کلاں ایک تولہ، مرچ سیاہ ۵ ماشہ، برنج ساٹھی ۴ ماشہ، زیرہ سفید ۴ ماشہ، عود صلیب اور جدوار ۴، ۴ ماشہ سنگدانۂ مرغ۔ اندر جو ۴۔ ۴ ماشہ، صندل سرخ ۴ ماشہ، صندل سفید ۴ ماشہ، رشیں درخت پیپل ۴ ماشہ، سہاگہ بریاں دو ماشہ، گل سرخ دو ماشہ زعفران دو ماشہ، سب کو عرق گلاب میں پیس کر حبوب بقدر دانۂ مونگ بنائیں اور ایک گولی مرضعہ کو ایک بچہ کو دیں،

میں نے اس نسخہ میں تھاج کا بنڈمن ۶ ماشہ، جھاڑو کا زیرہ ۶ ماشہ شامل کر کے تیار کیا تھا، اور مفرح یاقوتی معتدل ایک ماشہ میں ایک گولی ملا کر صبح و شام استعمال کرائی تھی جس سے چند بچے بہت کم عرصہ میں صحت یاب ہوئے۔ یہ نسخہ میرے پاس ہر وقت تیار رہتا ہے +

(۱۱) کہربائے شمعی دو ماشہ، بسد احمر دو ماشہ، شاخ مرجان دو ماشہ، گل ارمنی دو ماشہ، گل مختوم دو ماشہ، طباشیر دو ماشہ، دانہ الائچی سفید دو ماشہ، پوست ہلیلہ زرد دو ماشہ، ست گلو دو ماشہ، مروارید ناسفتہ تین ماشہ، سب کو عرق کیوڑہ میں حل کریں۔ اور گھونگھے کا گوشت ایکتولہ ملا کر چنے کے برابر یا اس سے کچھ چھوٹی گولیاں بنائیں۔ ایک گولی صبح اور ایک شام کو دیں، بہت مفید ہے +

(۱۲) کاڈلیور آئل ۳۰ قطرہ
- کیلسیم ہائپو فاسفیٹ $\frac{1}{4}$ گرین
- سوڈیم ہائپو فاسفیٹ " "
- پٹاسیم ہائپو فاسفیٹ $\frac{1}{2}$ "
- میوسیلج ۱ ڈرام

امیلشن بنا کر ایسی ایک ایک خوراک دنمیں تین دفعہ پلائیں۔ دق الاطفال میں بہت مفید ہے +

(۱۳) کاڈلیور آئل ۲۰ قطرہ
- پلوگم اکیشیا ۷ $\frac{1}{2}$ گرین
- گلیسرین ۲۰ منم
- ایکوا منتھا پپ ایک ڈرام

شیرہ بنا کر ایسی ایک ایک خوراک دنمیں دو مرتبہ دیں، بچہ کو موٹا کرتا ہے سوکھے میں مفید ہے +

(۱۴) کاڈلیور آئل ۴ ڈرام
- پلوگم ٹراگاکنتھ ۴ گرین
- پلوگم اکیشیا ۱ "
- گلیسرین ۲۴ قطرہ
- اولیم سنے من $\frac{1}{2}$ "
- ایکوا ۱ اونس

شیرہ بنا کر ایک ایک ڈرام کی مقدار میں بچہ کو دن میں دو بار پلائیں،

پلائے +

(۱۵) کاڈلیور آئل	۳۰ قطرہ	سیرپ ٹولو	½ کم
پوٹاکیشیاء	۴ گرین	ایکوا	۱ ڈرام
کیلسیم ہائپوفاسفیٹ	۱ "	شیرہ بناکرایسی ایک ایک خوراک دن میں دوبار پلائیں - دق الاطفال میں نہایت سودمند ہے +	

(۱۶) مفرح یاقوتی معتدل ایک ماشہ پہلے کھلاکراوپرسے مروارید سیال دو قطرہ عرق گاؤزبان دو تولہ ملاکر پلائیں +

(۱۷) نونہال حسب ترکیب مندرجہ پلائیں، نہایت کم خرچ اور مفید علاج ہے، میں اکثر بچوں کو کُساح اور دق الاطفال میں استعمال کراتا ہوں، یہ ہمدرد دواخانہ کا ایک رجسٹرڈ شربت ہے جسکی قیمت صرف آٹھ آنے ہے، بچوں کے بیشمار امراض میں اکسیر ہے +

(۱۸) کاڈلیور آئل ۲۰ منم، لائم واٹر ۵ منم، ملاکر دو بار ایسی ہی ایک ایک خوراک پلائیں +

(۱۹) لائم واٹر (چونے کا پانی) ۸ مار، شکر سفید ۸ مار، قوام کرکے رکھ لیں، بچہ کو دن میں تین بار ۱۰، ۱۰ قطرے دودھ میں ڈال کر پلائیں نہایت مفید ہے، بچوں کے اکثر امراض میں اکسیر صفت ثابت ہوا ہے، خراش دار دست، کھانسی، بخار غرض بہت سی بیماریوں میں مفید ہے

غذا اور پرہیز نہایت زود ہضم غذادیں، سخت اور دیرہضم اشیا سے پرہیز کرائیں، اگر قوت ہاضمہ بہت کمزور ہوگئی ہو، تو ایک انڈے کی سفیدی کو پاؤ بھر پانی میں خوب پھینٹ کر دو تین قطرے برانڈی کے ڈال کر دن میں چند بار دیں، آش جو، کوبکر اوٹس، اور دوسری ولایتی غذائیں بھی مفید ہیں +

سلہ یہ سب چیزیں ہمدرد دواخانہ سے مل جاتی ہیں، میں وہیں سے منگاکر استعمال کرتا ہوں + کوثر +

ہمدرد صحت کا دِق و سِل نمبر



ازجناب شفاء الملک حکیم دلبر حسن خاں صاحب بھٹی

"ہمدرد صحت کی اشاعت خاص کا رسالہ" دق وسل" ملا، جسے دیکھ کر اور اس کے مضامین کو پڑھکر بے حد خوشی ومسرت حاصل ہوئی۔ دورِموجودہ میں احیاء طب اور اسکی نشرواشاعت کی جس قدر آپ کوشش فرمارہے ہیں وہ ہرطرح قابل تحسین اور سنہری حروف سے لکھنے کے قابل ہے۔

سل اور دق کے متعلق آپ نے اس قدر بہترین مواد اس رسالہ میں جمع کیا ہے کہ کسی دوسری طبی یا ڈاکٹری کتاب کے مطالعہ کی چنداں ضرورت نہیں رہتی، ہندوستان اور دیگر ممالک میں ان مہلک امراض کے متعلق جو کچھ کہا جارہا ہے اس کا آپنے جامع تذکرہ فرماکر اشاعت خاص کو چار چاند لگا دیئے ہیں۔

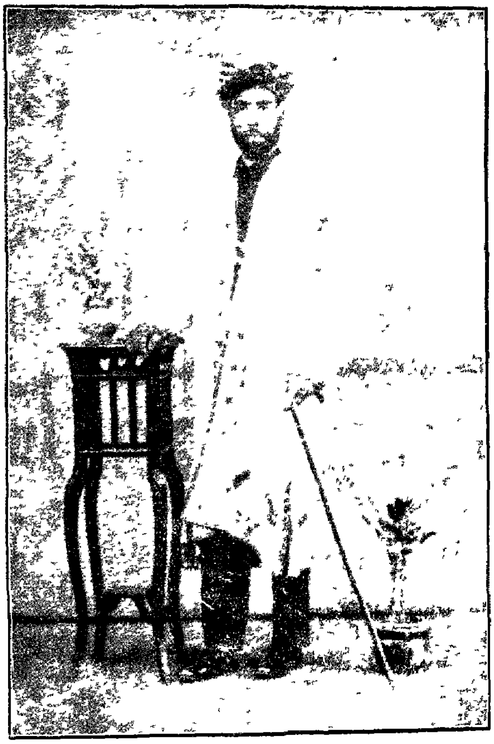
مجھے یقین ہے کہ طبابت پیشہ حضرات اور اس مرض کے بیمار بلکہ ہر ایک سمجھدار انسان اس رسالہ سے بیحد مستفید ہوگا۔

اس کی اشاعت وتالیف کے لئے میں آپ کو صمیم قلب سے مبارک باد دیتا ہوں۔ دعا ہے کہ خداوند کریم آپکو اس سے زیادہ خدمت فن کی توفیق عطا فرمائے" +



سلطنت مغلیہ کے آخری تاجدار بہادر شاہ ظفر کے طبیب خاص
حاذق الدولہ حکیم احسن اللہ خاں مرحوم

(نوٹ — حکیم احسن اللہ خاں مرحوم کی ایک تصویر ستمبر ۱۹۳۶ء کے ہمدرد صحت میں بھی شائع کی گئی تھی لیکن بعض ناظرین نے اسے غلط بتا یا تھا۔ اب ہم مرحوم حکیم صاحب کی ایک اور تصویر پیش کر رہے ہیں جسے اصحاب علم نے صحیح قرار دیا ہے۔)



سعادۃ الملک حکیم مولوی سید احمد خان صاحب دہلی۔
آپ کا مضمون "دق کے متعلق میرے اعتقادات اور
تجربات" کے عنوان سے اسی نمبر میں
پیش کیا گیا ہے۔

دِق کے متعلق میرے اعتقادات اور تجربات

از جناب شفاء الملک حکیم مولوی رشید احمد خاں صاحب سیکرٹری اجمل طبیہ کالج بمبئی

تقریباً دو مہینے سے میں یہ ارادہ کر رہا تھا کہ ہمدرد صحت کے لئے سل اور دق کے عنوان پر اپنے خیالات کا اظہار کروں۔ میں بلا مبالغہ کہہ سکتا ہوں کہ گذشتہ دو مہینے میں کوئی دن بھی ایسا نہیں گذرا کہ میں نے اس ارادہ کی تکمیل کرنی نہ چاہی ہو لیکن ایک طرف اس عنوان کی وسعت اور دوسری طرف میری شدید مصروفیت اس ارادہ کی تکمیل میں مانع رہی۔

صورت حال یہ ہے کہ بمبئی میں کانگریسی وزارت قائم ہوئی ہے اور اس نے دیسی فنون کی بقاء و ترقی کے خیال سے یونانی اور آیور ویدک طبوں کو بلند معیار پر لانے کے لئے ایک مسودۂ قانون پیش کیا ہے جو مقامی اسمبلی میں زیر بحث ہے اور عنقریب بمبئی کے صوبہ میں حکیموں کی رجسٹری اور بورڈ آف انڈین میڈیسن کا قیام عمل میں آنے والا ہے اسی دوران میں جمعیۃ الاطبا صوبہ بمبئی نے ۲۸ فروری ۱۹۳۸ء کو اجمل طبیہ کالج بمبئی کے نام سے ایک یونانی درسگاہ قائم کی اور اس کی تمام ذمہ داریاں مجھ پر ڈال دیں اس لئے میری مصروفیتیں میرے ذاتی کاروبار کے علاوہ بہت زیادہ بڑھ گئیں اور میں آج سے پہلے اس عنوان پر نہ کچھ غور سکا اور نہ لکھ سکا۔ یہاں تک کہ آج ۲۴ جون ۱۹۳۸ء کی آخری تاریخ آگئی اس لئے اب میرے واسطے سوائے اس کے کوئی چارہ کار نہیں ہے۔ کہ گھنٹہ دو گھنٹے کے وقفوں میں جو کچھ بھی میری سمجھ میں آجائے وہ ناظرین ہمدرد صحت کے سامنے پیش کر دوں۔

اس مرحلہ پر مجھے دق کی تاریخ و تعریف، اس کے اسباب و علامات، سل کے ساتھ دق کا تعلق، طب جدید و یونانی کے نظریات کا باہمی فرق، دق کے متعلق بین الاطبائی جھگڑے، اختلافی مباحث، دق کے معالجات اور دق کے مختلف فیہ مسائل کے متعلق اپنے اعتقادات کو مفصل طور پر بیان کرنا چاہیئے تھا اور مختلف اعضاء کی دقوں کی مختلف کیفیات اور معالجات پر تبصرہ کرنا تھا مگر ان تمام چیزوں کو وقت کی تنگی اور اپنی مصروفیت کی وجہ سے ترک کرنا پڑا اور اس بات سے اور بھی اطمینان ہوگا کہ میرے محترم دوست حکیم مولوی کبیر الدین صاحب نے اگر اس عنوان پر قلم اٹھایا ہے تو وہ انشاء اللہ اس کے کسی شعبہ کو تشنۂ تکمیل نہ چھوڑیں گے۔ البتہ میرے بیان کر دینے کے قابل میرے چند خصوصی اعتقادات اور تجربات ہیں۔ جن کو میں انہی دو عنوانوں سے علیحدہ علیحدہ بیان کرتا ہوں۔

اعتقادات

(۱) کسی زمانہ میں جب ہم طبیہ کالج دہلی سے فارغ ہو کر نکلے تو دق کے متعلق ہمارا اعتقاد بالکل وہی تھا جو عموماً طب کی درسی کتابوں سے حاصل ہوتا ہے۔ ہم یہ سمجھتے تھے کہ حرارت کا تشبث اولی اگر اخلاط کے ساتھ ہے تو وہ حمٰے خلطیہ کے نام سے موسوم ہو جاتا ہے اور اگر یہ تشبث اولی رطوبات اصلیہ غریزیہ اور اعضاء اصلیہ کے ساتھ ہے تو اس کو دق کہتے ہیں۔ مگر یہ رطوبت انسانی بدن کا جوہر اشرف ہے۔ طبیعت اس کو انتہائی طاقت کے ساتھ اس وقت تک بچاتی ہے جب تک کہ بدن میں دوسری خلطی رطوبات یا عرقی رطوبت اور رطوبت قریبۃ العہد بالانعقاد یا رطوبت شبیہہ بالاعضاء موجود ہیں۔ یہ ایک مسلمہ قانون ہے کہ جب بدنی رطوبات پر کوئی آفت آئے تو طبیعت ارذل رطوبات کو اشرف رطوبت پر قربان کر دیتی ہے، لہٰذا اعضائے اصلیہ کے ساتھ حرارت کا تشبث اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک کہ بدن میں کسی قسم کی کوئی رطوبت احسن باقی ہے (یہ نظریہ میرا ذاتی نظریہ نہیں ہے بلکہ حضور مسیح الملک بہادر حکیم حافظ محمد اجمل خاں صاحب نے اس کی صراحت فرمائی تھی)

شیخ علیہ الرحمۃ کی حمام کی مثال اور یہ بیان کہ حرارت کا تشبث اولی اگر حمام کی دیواروں کے ساتھ ہو تو اس کی مثال بالکل ایسی ہی ہوگی جیسی کہ بدن انسانی میں دق کے تشبث کی اعضائے اصلیہ کے ساتھ۔ یہ مثال دق کے کتابی نظریہ کو صحیح ثابت کر دینے کے لئے ایک بہت واضح مثال تھی مگر تجربات نے یہ بتایا کہ دق کا حدوث بدن انسانی میں عموماً اندرونی عوارض و اسباب سے ہی ہوتا ہے۔ بیرونی عوارض سب سے پہلے روح پر اور اس کے بعد اخلاط و رطوبات پر اثر ڈالتے ہیں اس کے بعد اعضاء پر اثر ڈالتے ہیں اس سے واضح ہوا کہ اندرونی و بیرونی اسباب دونوں کے دونوں بدن انسانی میں دق کی پیدائش کے لئے وہی طریقہ اختیار کرتے ہیں جو کتابوں میں بتایا گیا ہے جب اندرونی اسباب ہی دق کو پیدا کرتے ہیں اور جبکہ بیرونی اسبا

ذاتی طور پر دق کو پیدا نہیں کرتے بلکہ بتوسط اندرونی اسباب کے دق کو پیدا کرتے ہیں تو پھر ہمارا شبہ اس مثال کے سامنے آنے پر بھی اسی طور سے باقی رہتا ہے جس طور سے کہ ہم رطوبات کے مسئلہ میں بیان کر چکے ہیں۔ لہذا یہ بات تقریباً طے شدہ ہے کہ کتابی دق عملی دنیا میں واقعتاً موجود نہیں بلکہ دق حمیات اورام کہنہ کا نام ہے، جب تک کہ اورام میں انفجار واقع نہ ہو۔ اور جب انفجار واقع ہو جائے اور خون و پیپ بہنے لگے تو ہم اس کو سِل کہہ دیتے ہیں لیکن ہر حمّٰی ورمی کو دق نہیں کہہ سکتے بلکہ دق کا اطلاق اُس پر جب ہی ہوتا ہے جبکہ یہ اورام اندرونی اعضاء (حشاء و عظام) میں واقع ہو کر کہنہ ہو چکے ہوں اور بدن میں رطوبات کی سخت قلت واقع ہو کر ذبولی صورت نمایاں ہو چکی ہو۔

(۲) دق کے اسباب میں بہت سی چیزیں گنائی جاسکتی ہیں لیکن کثیر الوقوع اور واقعتاً صحیح معنوں میں اصلی سبب حمّٰی محرقہ اور دوسرے حمیات وبائیہ فصلیہ کا غلط علاج ہے۔ اس قسم کے حمیات کے نتائج میں اور ان کے ڈاکٹری طرز علاج کی غلط تاثرات کی وجہ سے عموماً یہ بخار دق کی طرف لوٹ جاتے ہیں یا عموماً آنتوں، گُردوں، جگر، رحم، صدر اور عظام وغیرہ میں جو اورام پیدا ہو کر کہنہ ہو جائیں تو ان سے بھی دق ہو جاتی ہے۔ کبھی بعض اعضاء کے کسی خاص سبب سے خشک ہو جانے سے بھی دق جیسی صورت پیدا ہو جاتی ہے اس کے ساتھ ہی دق بصورت تعدیہ دق کے مریضوں سے بھی پیدا ہوتی ہے۔ گاہے شدید تفکرات اور رنج اور نفس کے انقباضات قویہ اور عرصہ دراز تک طبیعت کی گھٹن بھی دق کے پیدا کرنے میں ایک خاص درجہ رکھتے ہیں۔ علاوہ ازیں بہت سے اسباب ہیں جن سے مختلف اعضاء میں مختلف اشکال و اقسام کی دقیں پیدا ہوتی ہیں۔

(۳) ہم ہمیشہ سے یہ سمجھتے رہے ہیں کہ دق ناقابل علاج مرض ہے اور یہ سنتے رہے ہیں کہ جو دقوق اچھا ہو جائے وہ درحقیقت مدقوق ہی نہ تھا ملک بھر کے معالجین خصوصاً عاملینِ طبِ جدید کا حال یہ ہے کہ جب انہوں نے کسی بخار کو طویل ہوتے دیکھا اور جونہی انہوں نے بدن میں ذبولی علامات نمایاں ہوتی دیکھیں اس پر دق کا حکم لگا، یا درستہ درست نہ ہونے کا فتوےٰ دے دیا اور تبدیل آب و ہوا کا مشورہ دے کر اپنا پیچھا چھڑانے کی کوشش کی مگر میرے خیال میں دق مشکل سے علاج قبول کرنے والا ضرور ہے لیکن ناممکن العلاج نہیں ہے بلکہ حسن تدبیر اور اصول حفظِ صحت کی پوری نگرانی کے ساتھ اگر اورام کہنہ کے علاج پر قابو پالیا جائے تو دق کا علاج کامیابی کے ساتھ کیا جاسکتا ہے۔ میرے سامنے بمبئی کی سرزمین پر بے شمار واقعات میرے اس بیان کے شاہد ہیں جن میں سے بعض کو میں اپنے تجربات کے ذیل میں بیان کروں گا۔

(۴) سِل کے متعلق یونانیوں کا نظریہ ہمیشہ سے یہ رہا ہے کہ خاص قسم کے قروح پھیپھڑوں میں پیدا ہوتے ہیں اور حمّٰی دقیہ اس میں لازم ہے اس طرح دق اور سل کے درمیان میں انہوں نے عام خاص مطلق کی نسبت بتا کر ایک درجہ مغائرت پیدا کر دیا ہے ورنہ عملی دنیا میں بیسیوں زخم پھیپھڑوں کے ایسے ہوتے ہیں جن میں حمّٰی دقیہ لازم نہیں ہوتا۔ بیسیوں مریض اس قسم کے سامنے آتے ہیں کہ جن کے پھیپھڑوں میں قروح ہیں اور پیپ جاری ہے مگر بخار کا پتہ تک نہیں ہے دوسری طرف کوئی دق بھی ایسی نہیں کہ جس کے انتہائی درجہ میں انفجار ہو کر زخموں کا سلسلہ پیدا نہ ہوتا ہو۔ رحم کی دق، گردوں کی دق اور ہڈیوں آنتوں اور پھیپھڑوں کی دق یہ سب کی سب ایسی ہیں کہ جن کے آخری حالات میں انفجار اور پیپ کا سیلان ہوتا ہے لیکن سل کا لفظ اصطلاحاً صرف پھیپھڑوں کے زخم اور ان کی دق کے ساتھ مخصوص کر دیا گیا ہے۔

(۵) یوں تو ہر قسم کے مواد جب کہنہ ہو جائیں تو سوداوی ہو جاتے ہیں لیکن احشاء میں ورم جب بہت کہنہ ہو جائے تو اس کو سوداویت کے بارہ میں درجۂ امتیاز حاصل ہو جاتا ہے اس لئے اگر سوداویت کو ملحوظ رکھ کر اس کا علاج کیا جائے تو کامیابی ہوتی ہے اس لئے میری نظر میں دق اور سل سوداوی امراض ہیں۔ خنازیری گلٹیوں کے سینہ میں پھیل جانے اور پھر ان کے پھوٹنے سے سل اور دق کی صورت پیدا ہوتی ہے اسی طرح دوسری تمام دقوں میں بھی اورام سوداوی پیدا ہوتے اور ایک طویل مدت میں پکتے اور پھوٹتے ہیں۔ جب یہ صورت حال ہے تو اس کے سوداوی کہنے میں مجھے ذرا بھی تامل نہیں ہے۔ میں نے بارہا مشاہدہ کیا ہے کہ دق کی حالت میں اگر مُبرّدات، مفرحات اور مرطبات کا کثرت سے استعمال کیا گیا تو اتنا فائدہ نہیں ہوا جتنا کہ مصفیات سے۔ ہاں! تھوڑا سا تقویت کا لحاظ ضرور کیا گیا۔

تجربات

ہندوستان کا ہر معالج اپنے پورے دورِ کارکردگی میں دق اور سل کے شافی علاج حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے مجھے بھی اس معاملہ میں کچھ غیر معمولی کوشش کرنی پڑی کیونکہ بمبئی ایسا مقام ہے جہاں یونانی علاج اسی وقت طلب کیا جاتا ہے جب دوسرے تمام طریق ہائے علاج ناکام ہو چکے

ہیں۔ اس لئے یہاں ہماری کامیابی کہنہ امراض خصوصاً دق اور سل کی کامیابی ہی پر منحصر ہے لہٰذا گذشتہ بیس سال میں بے شمار نسخے حاصل کئے اور تیار کرکے استعمال کرائے اور ناکام ہونے پر چھوڑ دیئے۔ رموز الاطباء کا کوئی نسخہ جو دق اور سل کے لئے اس میں مفید بتایا گیا ہو میرے تجربے سے بچا نہیں ہے۔ اور علاج الامراض کے نسخے اور دوسری قرابادینوں کے بے شمار نسخے بنا ڈالے اور استعمال کرا ڈالے مگر نتیجہ خاطر خواہ نہ نکلا کوئی ایسی چیز اس وقت تک دستیاب نہیں ہوئی جو دق کی ہر حالت کے لئے شافی ہو اور جو قوت کے انتعاش اور طبیعت کی تقویت بھی اس درجہ کرتی ہو جس کی کہ دق کے علاج میں ضرورت ہے ان تمام نسخوں سے اور ان تمام چیزوں سے بعض حالات میں بعض علامات میں کمی ہو جاتی ہے مگر مرض کا استیصال نہیں ہوتا یہاں ہم لوگوں کو دق کے مریض عموماً اس وقت ملتے ہیں جب ذبول اپنے انتہائی درجہ پر پہنچ چکتا ہے اور بدن میں سوکھی ہوئی ہڈیوں اور خشک کھال کے سوا کچھ باقی نہیں رہتا اور مریض ناتوانی کے اس دور میں ہوتا ہے جب اُس کو کروٹ لینا یا بدلوانا بھی مشکل ہوتا ہے لیکن شاید یہ بات اطباء کے طبقہ میں تعجب کے ساتھ سنی جائے گی کہ تقریباً چالیس پچاس فی صدی ہمیں کامیابی حاصل ہوتی ہے دراں حالیکہ ہمارے مقابلہ میں ڈاکٹروں کو ایسے حالات میں ایک اور دو فیصدی بھی کامیابی نہیں ہوتی۔

دق کے درجات اور ہر درجہ کے تغیرات اور کثیر الوقوع حادثات کی تدابیر اگر یونانی اصولِ علاج کے مطابق (یعنی اورام صُلبیہ کا علاج) دق کے ہر زمانہ (ابتدا۔ تزاید۔ انتہا۔ انحطاط) کو ملحوظ رکھتے ہوئے اختیار کی جائیں تو دق کے بخاروں کے ابتدائی دور کے ٹوٹ جانے میں کچھ زیادہ مشکلات کا سامنا کرنا نہیں پڑتا۔ میں ایسے موقع پر سفوف طباشیر ۴ ماشہ ہمراہ سربھوکہ ۵ ماشہ، عناب ۵ دانہ، گل منڈی ۷ ماشہ، تخم خربزہ نیم کوفتہ ۵ ماشہ عنب الثعلب خشک ۵ ماشہ، برنجاسف ۳ ماشہ، سکاعی ۳ ماشہ، بادآورد ۴ ماشہ، وغیرہ کا زلال دیا کرتا ہوں۔ چوبیس گھنٹہ میں دو خوراک عمدہ بنایا ہوا خمیرہ مروارید ۵ ماشہ یا خمیرہ گاؤزبان عنبری ۵ ماشہ بھی اس کے ساتھ استعمال کراتا ہوں۔ البتہ دق کا ابتدائی دورہ اگر ملیریائی قسم کے بخاروں میں سے آیا ہے اور اب تک بھی ملیریائی قسم کے اثرات اور تعفنات خون میں باقی ہیں تو مندرجہ ذیل نسخہ بلاخوف از دیاد حرارت زور و شور سے استعمال کراتا ہوں اور خدا کے فضل سے کامیاب ہوتا ہوں۔ نسخہ۔ مغز تخم کرنجوہ ایک تولہ، فلفل سیاہ ۳ ماشہ، فلفل دراز ۳ ماشہ، سماق گردہ ۳ ماشہ، برگ گاؤزبان سوختہ ۶ ماشہ، کونین سلفیٹ ۳ ماشہ، آب برگ تلسی میں چنے کے برابر گولیاں بنائی جائیں۔ زیادہ سے زیادہ چھ گولیاں استعمال کرائی جائیں۔

لیکن اگر دق ٹائیفائڈ بخار میں سے پیدا ہوئی ہے تو ہمارا اصول علاج بالکل بدلا ہوا ہوگا۔ میں اس میں آنتوں کی خراش آنتوں کے ضعف اور جمیع قویٰ کی کمزوریوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے جواہر مہرہ ایک سُرخ، خمیرہ ابریشم حکیم ارشد والا ۳ ماشہ ہمراہ عرق ماء الجبن ۵ تولہ، عرق شیر ۵ تولہ۔ شربت عناب ۲ تولہ استعمال کراتا ہوں۔ عرق گلاب گیر دتاب، عرق گلاب طلا تاب، عرق گلاب نقرہ تاب آنتوں کے ضعف، ان کے زخمی ہونے اور ان کے افعال کے ناقص ہونے کی حالت میں اکسیر کا کام دیتے ہیں۔ ساتھ ہی قوت حیات کو بھی بڑھاتے ہیں۔

دوسرے درجہ میں جبکہ اورام صُلبیہ اور حرارت دقیہ اپنے منتہائے عروج پر ہو اس وقت میرا دستور العمل یہ ہے کہ غذا ترک کرا دیتا ہوں اور صرف بکری کا دودھ یا صرف تازی چھاچ غذاءً پلاتا ہوں اور کوئی چیز مطلق نہیں دیتا۔ زیادہ سے زیادہ کچھ تازہ فواکہ کا پانی جن میں انار موسمی وغیرہ چیزیں شامل ہوتی ہیں اور دواءً سفوف طباشیر ۳ ماشہ، ہمراہ زلال تخم کاسنی مقطر ایک تولہ، شربت بزوری ۴ تولہ صبح و شام دیا جاتا ہے اور ہیرا کسیس ۶ ماشہ، پھٹکری بریاں ایک تولہ دونوں چیزوں کو پیس کر اس میں سے ایک تولہ لے کر گرم پانی میں ملایا جائے اور پھر اس کو برف سے خوب ٹھنڈا کر لیا جائے اور اس پانی کو ٹونٹی دار لوٹے میں لے کر دو گز اوپر سے پیڑو اور تمام احشاء شکم کو دھار دیا جائے۔ اس کے استعمال سے ایک طرف یوماً فیوماً حرارت گھٹتی چلی جاتی ہے اور دوسری طرف اورام صلب چھوٹے ہوتے چلے جاتے ہیں حتیٰ کہ ختم ہو جاتے ہیں اور ان سب چیزوں کے ساتھ ہی شکم پر پالش کرکے آٹے کی روٹی یا لپی بنا کر اس کو باندھنے یا ضماد کرنے سے تقریباً دس پندرہ دن میں یہ اورام غائب ہو جاتے ہیں اور بخار ٹوٹ جاتا ہے۔

تیسرے درجہ میں جو مشکلات کے لحاظ سے بہت ہی اہم ہے چونکہ قوت مقہور ہو چکی ہے اس لئے اس درجہ کے طریقِ علاج کا پہلا اصول یہ ہے کہ قوت حیات کو منتعش کیا جائے اور اگر خون اور پیپ کہیں سے جاری ہوں تو صفائی کے بعد ان کو بند کرنے کی کوشش کی جائے۔ پیشاب میں کثرت سے سفید رنگ کے جو رسوب جاری ہوتے ہیں ان کو بند کیا جائے، دست آ رہے ہوں تو ان کو اس طرح روکا جائے کہ متورم آنتوں میں کوئی تکلیف نہ پیدا ہو جائے اور ہضم میں فتور نہ ہو اور بخار نہ بڑھے۔

پہلے مقصد یعنی قوتِ حیات کے انتعاش کے لئے جواہر مہرہ ایک سُرخ، خمیرہ مروارید ۵ ماشہ میں ملا کر یا عنبر ایک سُرخ، مفرح بارد میں ملا کر دینا چاہیئے

روغن بادام، مناسب بدرقوں کے ساتھ دیتے رہنا چاہیئے۔ شنگرف کو مدبر کرکے تھوڑی سی افیون میں ملا لیا جائے اور مونگ کے دانہ کی برابر گولیاں بنا کر دستوں کو روکنے اور قوت حیات کو قائم رکھنے کا کام ان سے لیا جائے۔ حواس باختہ مریض کو راحت پہنچا کر ہوش میں لانے کا مقصد بھی اس سے حاصل ہو جاتا ہے۔ کچھ دنوں ان ادویہ کے استعمال سے تھوڑا سا خون پیدا ہو کر طاقت آجائے گی۔ اگر غذا کے نظم کو بھی سنبھال لیا جائے تو بخار کے حملوں کو آسانی کے ساتھ روکا جا سکتا ہے۔ اس کے بعد اورام کے علاج کا اور تمام بدن کے از سر نو نشوونما دینے کا موقع ملجاتا ہے۔ اس کام کے لئے بہترین چیز مالذہب ہے۔ یہ چیز بتدریج جلد قوائے انسانی کو ترقی دیتی ہے مگر اس کو اس طرح استعمال کیا جائے کہ اس کے تیزابی تصرر کا احتمال نہ رہے۔ میرا طریقہ کار یہ ہے کہ ایک بوتل پانی سے بھر کر اس میں تین قطرہ خالص ماءالذہب کے ملا دیئے جائیں اور اس کی تولہ تولہ خوراکیں بنا دی جائیں اور ہر روز دو خوراکیں کھانا کھانے کے بعد صبح و شام پینے کی ہدایت کی جائے۔ اس طرح دو ماہ کے بعد چہرہ پر سرخی، بدن میں توانائی اور طبیعت میں جولانی آجاتی ہے۔ لیکن اگر کوئی شخص طلاء کو تیزابی آمیزش کے بغیر بھی محلول کر سکتا ہو تو وہ طلاء محلول دق کی جملہ اصناف و اقسام کے لئے اس زمانہ کی اعلٰے ترین دوا ثابت ہوگی۔

یہاں تک میں نے بہت مختصر طور پر اپنے اصول علاج کا خاکہ پیش کر دیا ہے لیکن میں چاہتا ہوں کہ مضمون کو ختم کرنے سے پہلے متعدد واقعات میں سے ایک دو واقعے بھی بیان کر دوں۔

واقعات

(۱) میں نے اپنے وطن میں ایک عطائی کو دق اور سل کا بے نظیر علاج کرتے ہوئے دیکھا۔ تفصیل یہ ہے کہ جب تک مریض دق کے تیسرے درجہ میں نہ پہنچ جاتا اس وقت تک اس کو اپنے علاج میں نہیں لیتا تھا۔ جب تیسرا درجہ شروع ہو جائے اور خون اور پیپ آنے لگے اور طاقتوں میں اور جسمانی حالتوں میں انتہائی ضعف پیدا ہو جائے تب وہ تین دن تک کوئی دوا دیتا تھا اور تیل میں پکائی ہوئی پوریاں اور گلگلے کھلاتا تھا۔ اس کے بعد ایک اور دوا کی پڑیہ بالائی میں ملا کر دیا کرتا تھا اور بعد میں بٹے کا حلوا نہایت مرغن کھلاتا تھا۔ اس کے تیس دن کے استعمال سے مریض کو زبردست قوت حاصل ہوتی تھی اور ہفتہ عشرہ میں حالات کچھ سے کچھ ہو جاتے تھے۔ مگر یہ وحشت زدہ آدمی کہیں ایک جگہ ٹھیرتا نہیں اور اپنے نسخے کسی شخص کو کسی طرح نہیں بتاتا۔

(۲) میرے پاس ایک درویش گلاب شاہ نامی آیا بخار سے بدحواس تھا۔ میں نے اس کا علاج کر دیا ملیریائی بخار تھا ایک دو روز میں جاتا رہا۔ اس کے بعد میں نے ایک دو روز مہمان رکھا اور اس کے حالات دریافت کئے تو اس نے اپنے پیر کے بہت سے واقعات سنائے جو بے حد حیرت انگیز تھے اور جن کی تفصیل کا نہ یہاں موقع اور نہ مجھے ان کے لکھنے کی فرصت ہے مگر اس نے بتایا کہ اس کے پیر کے پاس ہر وقت اکسیر تیار رہتی تھی جس کو وہ خود ہی ہر سال تین دن استعمال کیا کرتا تھا اور ایک سال کے لئے تمام امراض اور جسمانی کمزوریوں سے محفوظ و مامون ہو جاتا تھا ہر وقت سفر میں رہتا تھا اور مخلوق کی خدمت کرتا تھا۔ دق کا علاج بے نظیر کرتا تھا۔ یہ بھی تین پڑیاں دیتا تھا اور تین دن میں استعمال کرنے کی ہدایت کرتا تھا اور یقینی طور پر تین ہی دن میں صحت ہو جاتی تھی۔ میں نے گلاب شاہ سے یہ نسخہ بھی حاصل کر لیا تھا جس کو میں نے کئی بار بنایا مگر وہ مجھ سے صحیح نہیں بنا اس لئے میں نے اس خیال کو چھوڑ دیا۔

ان باتوں سے کم از کم یہ تو معلوم ہوا کہ درویشوں اور سادھوؤں میں اور کامیاب کیمیاگروں میں دق کا بہت معقول علاج موجود ہے مگر مجھے اب تک چونکہ اس میں معقول کامیابی نہیں ہوئی اور میری جد و جہد جاری ہے اس لئے میں اس کے متعلق اس سے زیادہ کچھ نہیں لکھ سکتا۔

(۳) میرے ایک میوزک ماسٹر دوست مشتاق حسین بریلوی میرے ہاں کئی سال تک رہے۔ اس دوران میں اُن کو مدت تک بخار آتا رہا آخر اس نے دق کی صورت اختیار کر لی یہاں کے معالجات سے جب مایوس ہوئے تو مجبور ہو کر وطن چلے گئے وہاں کسی معمولی آدمی نے انہیں رات کو سوتے وقت چھ ماشہ خالص روغن بادام دودھ میں ملا کر پینے کو بتایا اور دن میں چھاچ غذا اور پانی کی جگہ پلائی۔ گرمیوں کے دن تھے وہ مجھ سے کہتے تھے کہ صبح سے دوپہر تک میں کم از کم ایک گھڑا چھاچ پی جاتا تھا۔ اس چھاچ نے روغن بادام کی بھی تعدیل کی اور بدن کی مستقل حرارتوں کو بھی بیخ و بن سے اکھاڑ کر پھینک دیا اور کچھ دنوں کے بعد ایسا تندرست و توانا بنا دیا کہ اس سے پہلے وہ کبھی ایسے نہیں تھے۔

اسی قسم کے اور متعدد تجربات اور مشاہدات ہیں جن کو ضبط تحریر میں لانے کے لئے فرصت اور اطمینان درکار ہے۔ لہٰذا میں ان کو کسی دوسرے وقت پر چھوڑتا ہوں۔

(یار زندہ صحبت باقی)

باب النصیحت

ڈاکٹر عابد سلیم کی دوسری تقریر

(بسلسلہ اشاعت خاص دق و سل)

از فاضل ادیب مولانا حکیم محمد یوسف صاحب نیّر اورنگ آبادی

محترم اور پیاری بہنو! کس زبان سے شکریہ ادا کیا جائے کہ آپ نے وقت کی پابندی کی اور ایک خشک و غیر دلچسپ مضمون کو سننے کے لئے دور دور سے یہاں قدم رنجہ فرمایا۔ نسیمہ اگرچہ نحیف و ناتواں ہے اور شریک بزم نہیں ہو سکتی لیکن اس کی آنکھیں آپ کے خیر مقدم میں لگی ہوئی ہیں اور دل آپ کی عنایتوں کے شکریہ سے بریز ہے۔ آپ کی توجہات کو سن کر صورت پر شگفتگی، چہرے پر رونق اور تازگی محسوس ہونے لگی ہے اور اس کو یقین ہے کہ آپ میں سے اکثر نمونہ بن کر اپنی ریس کرانے اور ملک کی عورتوں کو اپنے نقش قدم پر چلانے کا ارادہ کریں گی جس سے ہزاروں جانیں بچ سکیں گی اور اس مبارک تحریک کا ثواب نسیمہ کو بھی حاصل ہوگا۔

بات کہاں کہاں سے پہنچ گئی۔ پچھلی تقریر میں رفتار سخن اس سوال تک پہنچی تھی کہ جراثیم کی یہ ناشدنی اور آنکھ سے اوجھل فوج جب سمیّات کا لباس پہن کر اپنا لشکر جرّار اور شمشیر بے نیام لئے ہم سب کی گھات میں ہے تو دفعتہً سب کو فنا کے گھاٹ اتارنے میں کس لئے دریغ ہوتا ہے؟ اور کیوں نسل انسانی پر ایک وبائے عام نازل کر کے ہر ایک کا فوراً خاتمہ بخیر نہیں ہو جاتا؟

اس سوال کا جواب دینا میرا فرض اولین ہونا چاہیئے اس لئے کہ فطری طور پر اس سوال یا اعتراض کا پیدا ہونا ایک لازمی امر ہے کیونکہ اکثر ناواقف لوگ بڑے فخر و ناز سے اپنی لاعلمی کا ذرہ بکتر اسی کو تصور کرتے ہیں جس سے عموماً ایک گمراہانہ کج فہمی پیدا ہو جاتی ہے اور پھر بعض نافہم ان سمجھے بن بوجھے حقیقتوں کو مذہب کے سانچوں میں ڈھال کر معین الجراثیم کہلانے کے مستحق ٹھہرتے ہیں

پیاری بہنو! میں آپ کے سوال کی توضیح پہلے ان الفاظ میں کرنے کی جرأت کرتا ہوں کہ بلاشبہ اور بیشک، ہمارے خواب غفلت میں پڑے رہنے کا نتیجہ یہی ہونا چاہیے کہ ہم حیات مستعار کو وہم و خیال سمجھیں اور فنا کی منزلوں کو کسی حالت منتظرہ کے بغیر طے کر جائیں اتنے سفاک اور بے شمار دشمنوں میں جینے کا حق بالکل نہیں ہے۔ اور قعر جہالت میں جینا تو موت سے بدتر ہے۔

ہماری معاشرت، طرز ماند و بود اور میلی کچیلی زندگی کی تصویر جب مرقع خیال کے سامنے آتی ہے تو رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں بڑے شہروں میں تنگ و تاریک گلیاں اور بند مکان، کوڑے کرکٹ کے ڈھیر، غلاظتوں کے انبار، نالیوں اور نالوں کی سڑن اور عفونتیں، جگہ جگہ مکھیوں کی بھنکار، اس پر اصول حفظان صحت سے بے خبری ہم سب کو ایک ہی مرتبہ لقمۂ اجل بنانے کا سر و سامان بہم پہنچاتی ہے اور اس میں کسی دانشمند کو شبہ کرنے کی گنجایش نہ ہونی چاہیئے۔ قصبوں میں اس سے بڑھ کر عفونتیں ہوتی ہیں اور اگر کہیں کہیں سڑکیں بنا دی گئی ہیں تو ان پر جھاڑو پھیرنے کا طریقہ عجیب ہے۔ گرد و غبار کے اڑنے سے معلوم ہوتا ہے کہ آندھی آگئی ہے یا ہولی کھیلی جا رہی ہے پھر چاروں طرف تال تلیاں، گڑھے اور پڑاؤ تو کیا وجہ ہے کہ فنا و بقا کے درمیان سرگوشیاں اور سوچ بچار ہوتا رہے اور کیوں موت کا بھیڑیا ہم سب کو چیر پھاڑ کر ٹھکانے نہ لگا دے؟

دیہات میں بد سے بدتر صورت نظر آتی ہے۔ چھوٹے چھوٹے تنگ و تاریک مکانات۔ اسی میں ہنڈیاں، ٹھلیاں، سانپ، بچھو اور چوہوں کے شور و غل۔ مکان کے آگے گھورا اسی پر مرغیوں کے پر، مرے ہوئے چوہے جن کی انتڑیاں کتے کھینچ رہے ہیں۔ باولی یا کنواں قریب ہے تو چھوٹے چھوٹے گڑھوں میں چند روز کا متعفن پانی جمع ہے۔ نیلی نیلی کائی اور اس پر بھنگے تیرتے پھر رہے ہیں مختصر یہ کہ ہماری صحت کے اونٹ کی کوئی کل بھی سیدھی نہیں ہے تو مرنے سے کیا ڈر۔ ہم سب کو بغیر کسی انتظار اور شرم کے ایک دم مر جانا ہی چاہیئے۔

پیاری بہنو! میں نے مرنے کے لئے شرم کا لفظ استعمال کیا ہے۔ اس لئے کہ میں ہندوستانی ہوں اور میرا وطن ہندوستان ہے۔ جہاں آج کل بھائی بھائی سے دست و گریباں ہوتے ہیں۔ نہ تو حجاب و شرم ہے نہ حیا نہ اس لاعلمی اور جاہلانہ موت میں کوئی لحاظ ہے۔ افسوس ہم ایک بے خیالی کی زندگی کے حقیر کرم کے گوشے بن رہے ہیں۔ اس کے برخلاف جو ممالک متمدن کے باشندے ہیں اور تندرستی کو ہزار نعمت سمجھے ہیں وہ اپنی جانوں کو علم کے اٹھنے سے پہلے ہی کفن دفن تیار کر لیتے ہیں اور طوفان نیستی و نابود کر دینے میں کبھی آگا پیچھا نہیں دیکھتا آج وہاں اگر کوئی

چوک یا بیضے سے مرجائے تو حیرت اور استعجاب سے دیکھا جائے گا اور باور کرنے میں اسی طرح تامل ہوگا جس طرح حیدر آباد کے چار مینار، دلی کے چاندنی چوک اور لاہور کی انارکلی میں کوئی انسان جنگلی شیر یا بھیڑیوں کا شکار ہو جائے۔ مہذب ملکوں میں آج علم الجراثیم کی انقلاب انگیز معلومات نے بہت سی وباؤں کا غائب کر دیا ہے ایک زمانہ تھا کہ یہی وبائیں وہاں جونک کی طرح چمٹی رہتی تھیں مگر آج طاعون، ملیریا اور حمی قرمزیہ وغیرہ امراض نا پید ہو گئے ہیں بلکہ جو امراض قابو میں نہیں آئے وہ بھی زیر حراست کر لئے گئے ہیں اور پھیلنے سے روکنے کی کوششیں جاری ہیں۔ بھلا کہاں راجہ بھوج اور کہاں نتو تیلی "تاہم یورپ کی مثال لازماً ہم کو ایک بڑا سبق دے سکتی ہے اور جن لطیف ثمرات کا مزہ وہ قومیں لوٹ رہی ہیں کیا ممکن نہیں کہ اُن کے ذوق لطیف سے کچھ حصہ بھی ہم کو مل سکے۔؟

آپ کے اس سوال کو کہ "ہم سب یکایک مر کیوں نہیں جاتے؟" میں نے بہت پھیلا کر اور ممالک متمدنہ کی حالت سے مقابلتہً پیش کر کے نہ صرف واضح اور صاف کر دیا ہے بلکہ روشن تر کر دیا ہے اور اجال دیا ہے۔

سنئے! ان ستمگار دشمنوں کی بے پناہ قتل و غارت گری سے نجات پانے کے کچھ ذرائع بھی قدرت نے مہیا کر دیئے ہیں۔ پہلی چیز ان میں الطبعیۃ مدبرۃ فی بدن الانسان سمجھئے "طبیعت" ہر وقت ان کے مقابلے میں اپنی حفاظتی فوج کی کمان کرتی ہے۔ جب یہ دشمن جسم انسانی کے قلعہ کے کسی حصہ کو توڑ کر اس میں گھسنے کی کوشش کرتا ہے تو عموماً رطوبت ریز گلٹیاں (المفادیات) اپنے حریفوں کو قلعہ کے پھاٹکوں ہی پر روک لینے کی سرگرم مدافعت کرنے لگتی ہیں اسی لئے بعض امراض میں گلٹیوں کا متورم ہو جانا مدافعت۔ فطری کا کارنامہ ہے یہاں جراثیم کے آگے بڑھنے اور قلعہ بدن کو برباد کرنے سے قبل کارزار کا مورچہ خود گلٹیاں ہی بن جاتی ہیں جو حتے الامکان جسم اور خون کو فوری مسموم ہو جانے سے بچانے میں سد سکندری کا کام دیتی ہیں اور ساری بلا اپنے سر لے لیتی ہیں۔

گلٹیوں کے سپر بن جانے سے شاندار کمک مقابلہ اور مقاتلہ کے لئے آجاتی ہے اور طبیعت اپنا لشکر جرار جن کو جسیمۂ ابیض (خون کے ذرات سفید) کی پلٹن کہنا چاہیئے یکے بعد دیگرے میدان رزم میں بھیجنا شروع کر دیتی ہے کیونکہ یہ پلٹنیں خون میں ہر وقت موجود ہیں اور حریفانہ جنگ کے لئے گوش بر آواز رہتی ہیں، ادھر بگل کی آواز سنی اُدھر جانباز سپاہیوں نے دھاوا بول دیا۔ گلٹیاں جراثیم کو مدافعانہ روک ٹوک کر گرفت میں رکھتی ہیں اور دھاوا ہوتے ہی جراثیم سے سخت گھمسان لڑائی چھڑ جاتی ہے جن میں لاکھوں دشمن کاٹ کر دم بھر میں فنا کر دیئے جاتے ہیں۔ ہزاروں جانباز نثار ہو جاتے ہیں حملہ آوروں کی یورش روک دی جاتی ہے اور بسا اوقات سفاک دشمن کو شکست کامل دے کر فرار کر دیا جاتا ہے مگر طبیعت "کبھی پست بھی ہو جاتی ہے اور شکست کا منہ محادلوں اور مقاتلوں کے بعد بھی دیکھنا پڑتا ہے ؎

فتح و شکست تو نصیبوں سے ہے ولے اے میر   مقابلہ تو دلِ ناتواں نے خوب کیا

جراثیمی امراض کا استیلا اسی شکست کا نتیجہ تصور کیجئے کیونکہ فطری مدافعت جنگ مغلوبہ کئے بغیر پسپائی کا ننگ و عار پسند نہیں کرتی۔

بہت ممکن ہے کہ میرے بیان کو ایک شاعرانہ تخیل تصور کیا جائے اس لئے آپ کے روزانہ مشاہدے سے غور کامل کی اپیل کرتا ہوں یاد رکھئے کہ کریات ابیض اور موذی جراثیم میں جس وقت جدال و قتال واقع ہوتا ہے اس کا عینی مشاہدہ "آفتاب آمد دلیل آفتاب" کا مظاہرہ ہوگا فرض کیجئے کہ آپ کی انگلی میں پھانس لگی۔ پھانس نے پہلے مرض تفرق اتصال پیدا کر دیا اور ایک خارجی چیز فوری کھٹکنے لگی پھر شاید وہ پھانس گندی بھی ہے جس کے ساتھ بے شمار دانچے (کاکائی) جلد کے اندر پہنچ گئے اور آناً فاناً دُگنے چوگنے دس گنے ہو کر لاکھوں کے شمار میں ہو گئے اب اسی جگہ خون کی ننھی ننھی نالیاں کھلنے لگیں دوران خون تیز ہو گیا پھانس کے گرد چاروں طرف ایک سُرخ ہالہ نظر آنے لگا اور وہ جگہ گرم محسوس ہونے لگی۔ اس کے بعد دوسرا تماشہ شروع ہوا۔ خون کی روانی مدہم ہو کر رُک جاتی ہے۔ کریات ابیض علیحدہ ہو کر نالیوں کی دیواروں میں جمع ہوتے ہیں اور ایک رقیق رطوبت خارج ہوتی ہے جس کے ہمرکاب ہزاروں لاکھوں سفید کریات پتلی دیواروں کے اندر گھس کر وہاں پہنچ جاتے ہیں جہاں دانچوں (کاکائی) سے ہنگامہ کارزار گرم ہونے کو ہے۔ اب دانچوں کی شکلیں بدلنے لگتی ہیں ان کے لیلبے اجواف سے لمبے لمبے عمود لئے ہوئے آگے بڑھتے اور سمٹتے ہیں اس طرح جراثیم کو گھیر کر پکڑ لیتے ہیں اور تھوڑے عرصہ میں ایک ایک کے خول میں دو تین دس پچاس یا سینکڑوں دانچے (کاکائی) گرفتار نظر آتے ہیں جن کو سفید کریاتِ خون ہضم کر کے نیست و نابود کر دیتے ہیں لیکن اگر حالات طبیعت کے موافق نہیں ہیں اور دشمن کا غلبہ ہے تب بھی کریات ابیض ہلاک کرتے اور ان کے زہر کا تریاق جسم میں پہنچاتے رہتے ہیں تاہم کوئی نہ کوئی صورت پیدا ہو جاتی ہے [illegible]

اور لاتعداد جراثیم بڑھتے بڑھاتے جسم کے خون کو زہریلا کردیں تو ذرا سی پھانس انسان کی ہلاکت میں پیام اجل بن جاتی ہے اور ناشدنی شکست کا انجام افسوسناک موت کی صورت میں پورا ہوتا ہے۔

پیاری بہنو! کریات ابیض کے ان معرکتہ الآرا افعال وخواص کا مسئلہ ہم انشاء اللہ تعالیٰ پھر بیان کرینگے۔ اس مختصر بیان سے اتنا تو ظاہر ہوگیا ہوگا کہ طبیعت کو حکیم مطلق نے مدافعت کی عجیب طاقتیں عطا فرمائی ہیں اور باوجود ہمارے جہل ونادانی کے ایک غیر محسوس اور نامعلوم نظام ہماری آنکھوں سے اوجھل دشمنوں کے پیہم اور لگاتار حملوں سے محفوظ رکھنے میں ہمارا حرز رجان بنا ہوا ہے۔

حکیم مطلق نے مدافعات فطری کے پاک سیرت فرشتے اگر ہماری امداد کے لئے طبیعت کا لائحہ عمل نہ بناتے ہوتے تو بلاشبہ ہر ایک کی زندگی محال تھی اور موت ہر لمحہ سر پر منڈلاتی رہتی۔ اس لئے شان کبریائی کا اعتراف ضروری ہے جس نے جسمانی مدافعتوں کے سوا خارجی اسباب بھی دشمنوں کی بلا ٹالنے کے لئے پیدا فرما رکھے ہیں۔ یہ تیز تیز آندھیاں، ابر و باراں کی رودباریاں، اور آفتاب کی عفونت سوز شرر افشانیاں، ان میں سے ہر ایک مدافعت طبعی کا بے غل وغش نمونہ ہے۔

مدافعات کے پورے سامان کے باوجود جراثیم کے شرارے جسم میں داخل ہونے کے لئے مختلف راستے تلاش کرلیتے ہیں اور اپنی فتنہ انگیزیاں جاری رکھتے ہیں اور کبھی بالواسطہ مچھر مکھی، پسو اور کھٹمل وغیرہ حشرات کے کاٹنے اور خون میں پہنچ جانے کی وجہ سے ان کے بم صحت کے حصن حصین کو تہ وبالا کرنے میں قلعہ شکن توپوں سے زیادہ خطرناک ہوجاتے ہیں پھر ان کے لئے تمام دقتیں آسان ہوجاتی ہیں۔ رکاوٹیں ٹوٹ جاتی ہیں۔ اور کوئی نہ کوئی راستہ کھل جاتا ہے۔ اس لئے آخری مدافعت کی آزمایش کا وقت آجاتا ہے۔

یاد رکھیئے آخری مدافعت سے میری مراد ہر انسان کی ذاتی استعداد اور حملۂ مرض کے قبول یا عدم قبول کی قابلیت اور قوت ہے۔ یہی وہ چیز ہے جس سے ہزاروں نفوس طاعون، ہیضہ اور بہت سے امراض متعدیہ میں اس وقت بھی زندہ رہتے ہیں جب کہ دشمن آسمان سے بم برساتا ہے۔ اور مرنے والوں میں جان بچا کرلے جانے والے بھی کثیر التعداد ملتے ہیں۔

پیاری بہنو! یہ تجربہ ہم سب کی نگاہ کے سامنے ہے کہ اکثر لوگ جن میں استعداد اور قبولِ مرض کی قابلیت وصلاحیت نہیں ہے ایک مدقوق مریض کی صحبت میں فی الجملہ شبانہ روز گزارتے ہیں یا وہ لوگ جو اصول حفظان صحت کے پابند ہیں ان کے قوائے مرض کا پورا مقابلہ کرتے ہیں اور جراثیم ان کے جسم میں داخل بھی ہوجائیں تب بھی اس بیماری دہ محفوظ رہتے ہیں۔

خلاق مطلق نے مدافعات فطرت کو بے شک "عصائے پیر ہے تیغ جوان ہے حرز طفلاں ہے" کا مصداق بنادیا ہے پھر بھی یہ کس کو یقین ہے، کہ اندر مدافعت کی کامل طاقتیں موجود ہیں؟ علم الجراثیم میں صرف عصا، درنی (جرثومہ دق) ہی کو لیجئے جو اس وقت ہماری بحث کا موضوع ہے وہ خاموش ہے۔ اپاہج ہے۔ بے حس وحرکت پڑا رہتا ہے۔ تاہم مریض کا تھوک، ناک کی رطوبت، پسینے، پیشاب، پاخانہ اور گرد وغبار کے سر ودوش پر سوار ہوکر ادھر ادھر منتقل ہوتا ہے۔ یہ وہ چیزیں ہیں جن میں سے چھوت کا مادہ تن درستوں تک ہر وقت منتقل ہوتا رہتا ہے اور مریض کا لباس، بچھونے اور فرش وغیرہ عدوے (چھوت) کو منزل بہ منزل آگے اور اس سے آگے بڑھانے میں ایک مخدوش اور ہولناک ہنگامہ آرائی کا شاخسانہ پیدا کرنے والے اسباب ہیں۔ کیونکہ جراثیم کا راج اور ان کا تخت وتاج یہی فاسد چیزیں ہیں انہی میں وہ جیتے جاگتے۔ انہی میں زہر اگلتے ہیں اور انہی میں ہر وقت پلتے ہیں۔

پیاری بہنو! سل اور دق کا جرثومہ (عصاء درنی) بے پاؤں اور بغیر پر کے ان ہی سہاروں سے پرپرواز نکالتا ہے۔ جن کا تذکرہ ابھی میں نے کیا ہے وہ عموماً نتھنوں اور منہ کی راہ سے پھیپھڑوں میں پہنچ کر بیماری پیدا کرتا ہے اور کبھی دودھ وغیرہ کے ذریعہ سے معدے کے اندر داخل ہوکر آنتوں اور پھیپھڑوں تک پہنچ کر مرض کا سبب بن جاتا ہے اور صحت کی بنیادوں کو کھوکھلا کر ڈالتا ہے۔ کبھی عصاء درنی پھوڑوں کی پیپ، خراب زخم آنتوں اور مثانہ کے فضلوں میں موجود ہوتا ہے۔ گاہے اس مریض کے بلغم سے چیونٹیاں، مکھیاں اور حشرات چھوت کے پھیلانے میں نہایت خطرناک حصہ لیتے ہیں جس سے گرفتار مرض اور اسیر بلا ہونے تک بے خبری رہتی ہے۔

آپ کی عزیز بہن جو حفظان صحت کے اصول پر کامل عبور رکھتی ہے اور جس کی زندگی دوسروں کے لئے سبق آموز ہے، افسوس غفلت کا شکار تھی۔ اور بے خبری، بھول اور حالات سے ناواقفی نے بے چاری کو اپنے گھر میں کچھ دن تک مہمان بنائے رکھا جو نسیمہ کی صحت کا دشمن تھا اس گھر کی عورتیں سل اور دق سے مر چکی تھیں۔ مادۂ مرض مخفی دشمن کی طرح پھیلا ہوا تھا۔ اور ایک بار روئے بچی ہوئی تھی کہ صحت کا سنگین

قلعہ بندیں آگیا ہے اور اب جہاں تک امکان بشری ہوگا ان شاء اللہ تعالیٰ مرض کے قلع قمع کرنے میں کوئی دقیقہ باقی نہ رہے گا اور مجھے یقین ہے کہ آپ سب بھی تہ دل سے دعا فرمائیں گی اس لئے کہ خدا حالت اضطرار کی دعاؤں کو ضرور قبول فرماتا ہے ۔

پیاری بہنو! میں آپ کا بہت قیمتی وقت لے چکا ہوں خدا نے چاہا تو اپنی تیسری تقریر میں حفظ ما تقدم ۔ تدبیر علاج اور ان سم آگیں اور آتشیں دشمنوں سے بچنے بچانے کی کوششوں کا لائحہ عمل عرض کروں گا اور عجب نہیں کہ نسیمہ بھی اپنا کچھ وقت مل بیٹھنے کے لئے دے سکے کیونکہ یہ ہفتہ اس کی صحت کے باب میں امید افزا اور پر اطمینان گزرا ہے ۔ خدا حافظ + (باقی)

کتاب الادویہ مخزن مفردات حصہ دوم یہ ادویہ مفردہ کا جدید اور معتبر مخزن اور مفردات کی کتب مطولہ کا بہترین خلاصہ ہے اس میں زمانۂ موجودہ کی تمام مرتجہ نباتی، حیوانی اور جمادی ادویہ مفردہ کی ماہیئت، مزاج، افعال و خواص استعمال، مضر، مصلح، بدل اور مقدار خوراک بطرز جدید لکھے گئے ہیں قیمت دو روپے ۔ مجلد ۲ عہ ۔ کلیات ادویہ حصہ اول تین روپے +

القابلہ مؤلفہ علامہ ادیب حکیم مولوی سید محمد یوسف صاحب نیر، فاضل مؤلف نے یہ کتاب بطرز مکالمہ لکھی ہے ۔ اس میں مستورات کی صحت عامہ، ایام حیض، ایام حمل، ایام وضع حمل اور پرورش اطفال وغیرہ کی متعلقہ تدابیر بیان کرنے کے علاوہ فرسودہ اور جاہلانہ رسوم کے ترک کرنیکے متعلق ایسا حسن بیان اختیار کیا ہے کہ دل پر اثر کئے بغیر نہیں رہتا صفحات ۴۰۰ سے زائد کاغذ سفید چکنا قیمت ۴

دہلی کا مطب (بیاض کبیر حصہ اول) اس کتاب میں دہلی کے مشہور و معروف خاندان کے معمولات و مجربات اور اصول مطب و علاج درج ہیں ۔ طبع پنجم مع اضافات ۔ قیمت دو روپے ۔ مجلد پارچہ دو روپے چھ آنے +

دہلی کی دواسازی (بیاض کبیر حصہ سوم) اس کتاب میں دواسازی کے متعلق ہر ایک ضروری بات کا بیان ہے ۔ قیمت ۱۲ار

میزان الطب اردو حکیم اکبر ارزانی کی مشہور تالیف ہے ۔ جو فارسی خاں مبتدیوں کے نصاب میں داخل ہے ۔ اب اس کا نہایت سلیس اور عام فہم اردو ترجمہ کرکے شائع کیا ہے ۔ تشریح چشم میں طبقات و رطوبات چشم کا نقشہ بھی دیا ہے فوائد و تنبیہات کا اضافہ بھی کیا ہے قیمت صرف ایک روپیہ ۔ (عہ)

مینجر مکتبہ ہمدرد صحت، ہمدرد منزل، لال کنواں، دہلی

ممالک غیر میں انسداد دق کے ذرائع

از ڈاکٹر ایچ ، بی ، ڈی ۔ ماتھر ، بی ، ایس ، سی ۔ ایم ، بی ، بی ، ایس ، ڈی ، ٹی ، ایم اینڈ ایچ ۔ ایم ، آر ، سی ، پی ، ای
ڈاکٹر پی ، ایچ ۔ پروفیسر علم الصحت یونیورسٹی لکھنؤ

تمہید تپ دق کا مرض رفتہ رفتہ تمام ممالک میں صحت عامہ کے کارکنوں اور ان اطباء کی توجہ کا مرکز بن رہا ہے جو انسداد امراض کے کام میں خاص طور پر مصروف ہیں ۔ انسانیت کے اس عظیم ترین دشمن سے نبرد آزمائی کرنیکے لئے چند "معیاری حلے" اور تجاویز وضع کی گئی ہیں جو کم و بیش ایک ہی لائنوں پر ہیں اور سب ممالک اس پر یکساں عمل کر رہے ہیں ، سوائے ایسی حالتوں کے کہ مقامی خصائص کی وجہ کسی خاص اسلوب کا اختیار کرنا ضروری سمجھا گیا ہو بعض ممالک میں کسی خاص تدبیر کا خاص حالات کے ماتحت پیدا ہونا اور ترقی پانا کچھ وہیں خصوصیات کیساتھ وابستہ ہے اسلئے جابجا ایسی چیزوں کا بھی تذکرہ کیا گیا ہے ۔ ہندوستان میں ہم نے اس مسئلہ کا ابھی دامن بھی نہیں چھوا ہے لیکن یہ مزدہ ہے کہ چاروں طرف سے توجہ سمٹ کر اس ایک ضروری مرکز پر آچکی ہے اور اس مختصر تذکرہ کا مقصد صرف یہ ہے کہ اپنے ملک کے لوگوں کے سامنے وہ عملی کارگزاریاں اور حالات پیش کئے جائیں جو انسداد تپ دق کے متعلق دوسرے ممالک میں ہم دیکھ رہے ہیں

۱۔ برطانیہ عظمےٰ

ف۔ دق کی ڈسپنسری

سررابرٹ ڈبلیو فلپ (سابق ڈاکٹر آر، ڈبلیو فلپ) نے ۱۸۸۷ء میں بمقام ایڈنبرا دق کا پہلا شفاخانہ جاری کیا۔ آجکل ہم جس سکیم برائے انسداد تپ دق" کا اس قدر چرچا سن رہے ہیں، یہ شفاخانہ اس سلسلہ کی پہلی کڑی اور کاموں کا پہلا مرکز تھا۔ آجکل ملک میں مختلف مقامات پر دق کے جو ہسپتال قائم ہوئے ہیں انکے ابتدائی اصول دراصل وہی ہیں جو ڈاکٹر فلپ نے اس وقت متعین کردیئے تھے۔ بس فرق صرف اتنا ہے کہ سیناٹوریا اور خاص شفاخانوں کے کھل جانیکے باعث تصرف علاج پر زور دینے کی بجائے نئے نئے حالات کے مریضوں کی غور و پرداخت بہم عمل، انسدادی تدابیر کی پختگی اور تحقیق وغیرہ کا کام زیادہ زور شور سے ہورہا ہے۔ اس نوع کی ڈسپنسری کے کاموں کا دائرہ مختصراً اس طرح کا ہوتا ہے:۔

(۱) تشخیص مرض کا کام

(ا) ماہر خصوصی:۔ بالعموم ایک ایسے ماہر دق کا مقرر کیا جانا جو کسی اچھے دارالصحت میں رہ کر دق کی دیکھ بھال کا خاص تجربہ حاصل کرچکا ہو۔ تاکہ باقاعدگی کے ساتھ چلنے والے ایک ادارہ میں رہ کر وہ پبلک کے لئے زیادہ سے زیادہ کارآمد ہوسکے۔ اس ماہر سے پرائیویٹ ڈاکٹر، سکولوں کے افسران صحت اور دیگر حکام مشورہ کرنیکے لئے آتے ہیں۔ اسکو اپنے گوناگوں فرائض سبکدوش کرنے کے لئے ان انتظامات کا مہیا ہونا اس کے لئے ضروری ہے +

(ب) تشخیص مرض کے لئے ایک صحت گاہی معمل (کلینکل لیبورٹیری) جس میں ایک سند یافتہ اسسٹنٹ بھی مقرر ہو اور۔

(ج) ایک عکس ریزی آلہ تشخیص مرض، نیز

(د) چند ایسے بستر ے جو ہسپتال میں مشکوک مریضوں کے لئے مقرر کردیئے جائیں تاکہ چند دن تک مریضوں کو وہاں رکھا جاسکے اور انکے مرض کی تعیین اور تشخیص میں سہولت ہو +

(۲) انسدادی کام

(ا) مرض کا ابتدا ہی میں معلوم کرلینا ——— یہ بات بھی بہت ضروری ہے کہ مرض کا فوراً ہی پتہ چل جائے۔ اکثر ایسے مریضوں کے رشتے تک بھی یہ نہیں معلوم ہوتا کہ وہ دق کے مرض میں مبتلا تھے۔ یہ کام باقاعدہ کارروائی اور جستجو سے ہوسکتا ہے اور ایسے مریضوں کے ذریعہ جراثیم کے پھیلنے اور وبائی حالت اختیار کرلینے سے روکا جاسکتا ہے +

(ب) جہانتک ممکن ہو ایسے ہسپتالوں کا علیحدہ قیام یا ہسپتالوں میں ایسے مریضوں کو بالکل علیحدہ اور مخصوص علاقہ میں رکھنا تاکہ دوسرے مریض ان سے متاثر نہ ہوسکیں +

(ج) گھروں میں مریض کو بالکل الگ تھلگ کردینا علیحدہ کمرے میں۔ یا تختہ بندی کرکے یا اور کسی طرح بستر کو علیحدہ رکھنا۔ تاکہ گھر کے دوسرے افراد اس سے محفوظ رہیں +

(د) دق کی دیکھ بھال کرنے والے خاص اور خاص نرسوں کا گھروں میں جاکر تفتیش کرنے کا کام تاکہ:۔

(۱) ایک سے دوسرے کو لگنے اور ملنے جلنے سے جراثیم کے منتقل ہونیکا علم ہوتا رہے +

(۲) تپ دق سے بچنے کی تدابیر گھروالوں کو بتانا +

(۳) اردگرد کے صحتی ماحول اور حفظان صحت کے صحیح حالات کی رپورٹ کرتے رہنا +

(۳) باہمی اتفاق و رابطہ

مریض اور اسکے خاندان اور ڈاکٹر کے درمیان کامل رابطہ و اتفاق +

(۱) [illegible] صحت گاہ،

(۲) دق کے ہسپتال +

(۳) دق کے مریضوں کی نوآبادیات +

(۴) انفرادی ادارے +

(۵) سماجی اداروں سے ربط ضبط تاکہ یہ جماعتیں دق کو ایک سماجی وبا بننے سے روک سکیں +

(۶) کوئی اور ادارہ جو دق کے انسداد کے کاموں کو اپنے ہاتھ میں لئے ہوئے ہو یا اور اشخاص و ادارے جو اس نوع کے شغل میں ہوں +

دق کی نوآبادیاں

اگرچہ یہ ادارے جدید اضافے ہیں۔ مگر برطانیہ میں سب سے پہلی بار ان کا تجربہ کیا گیا ہے۔ دق کو ایک سماجی بیماری جان کر دیکھا جائے تو یہ امر کس قدر افسوس ناک نظر آتا ہے کہ مریض اچھا ہونے پر نہ صرف صحت کے اعتبار سے بالکل گر جاتا ہے بلکہ مالی اعتبار سے بھی وہ کسی قابل نہیں رہتا۔ صحت کی بحالی کے دوران میں وہ اس قدر لاغر اور کمزور ہوتا ہے کہ اسکے کام اور پیشہ میں اچھے تنومند آدمی جو پہلے سے کام کر رہے ہیں آگے بڑھ جاتے ہیں اور یہ ان کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ اور مشکل سے گذارہ کر سکتا ہے۔ اسلئے انہیں علیحدہ ایک نوآبادی کی صورت میں رکھنے کی تجویز ہو چکی ہے۔ برطانیہ میں اس قسم کی نوآبادی کی دو مثالیں، کیمبرج شائر اور بیسپورتھ ہال ہیں اور کینٹ میں "پریسٹن ہال" (ایلفرڈ) ہے۔ اول الذکر نوآبادیاں ہر قسم کے مریضوں کے لئے ہیں اور آخر الذکر جگہ صرف سابق فوجی ملازمین کے لئے کھولی گئی ہے +

اس پر سب متفق ہیں کہ دق کے مریض کو سینے ٹوریم میں رکھکر ہم اسے حفظان صحت کی کافی تعلیم دے دیتے ہیں۔ مریض خود یہ امور سیکھ جاتا ہے کہ اسے دوسروں کے ساتھ رہکر کس طرح زندگی گذارنی ہوگی، اور دوسرے لوگوں کو اس ذات سے جو خطرے لاحق ہو سکتے ہیں ان سے بھی وہ عملی طور پر آگاہ ہوتا ہے +

مگر یہ امر مشتبہ ہے کہ گھروں میں رہ کر بھی یہ مریض ان اصولوں کو برت سکتے ہیں یا نہیں؟ یہ امر ذرا دشوار ہے کہ وہ ایسا پورے طریقہ پر کر سکیں کیونکہ مرض کے دوران میں اسکے گھرانہ کی مالی حالت بالکل خراب ہو چکی ہوتی ہے اور ان اصولوں کا برتنا دشوار تر ہو جاتا ہے۔ اگر کسی مریض کو کسی سینے ٹوریم میں رہنے کے دوران میں کوئی نیا کام روزی پیدا کرنیکے لئے سکھا دیا جائے تو جسمانی لاغری و کمزوری کے باعث وہ نقصان ہی میں رہتا ہے اور کسی کام میں یا پیشہ میں نووارد ہونے کے باعث وہ دوسروں سے آسانی کے ساتھ مقابلہ بھی نہیں کر سکتا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اس کی مالی حالت اور بھی خراب ہو جاتی ہے تفکرات اسے اور بھی پریشان و لاغر کر دیتے ہیں۔ روحانی سکون غائب جسمانی آرام مفقود، آخرکار اس کا کمزور و نزار جسم پھر معرض خطر میں پڑ جاتا ہے اور اسے سخت جانگسل تکلیفوں کا شکار بننا پڑتا ہے +

دق کی نوآبادی کا قیام سب سے پہلے سر فلپ، سی، واریئر جونز (Sir Philip Varrier Jones) کے ذریعہ عمل میں آیا۔ تاکہ ان مشکلات کا بالخصوص سابق فوجی ملازموں کے معاملہ میں کچھ تدارک کیا جا سکے +

ان نوآبادیوں میں (مریضوں کے لئے) کارخانے قائم کئے گئے مثلاً بڑھی خانے، کھلونے بنانے، کپڑے سینے، ٹوکریاں بنانے کے کارخانے اور ایسی چیزیں جن میں خاک دھول اور دھواں وغیرہ پیدا ہونے کا امکان ہی نہ ہو یہ سب عمارتیں اور آلات صحت کے اصولوں کو سامنے رکھکر بنائے گئے ہیں، اگر یہ مان بھی لیا جائے کہ جس قدر چیزیں بنائی جائینگی وہ بک بھی جائینگی تب بھی نوآبادی کے تمام مصارف کا اس طرح پورا ہونا ممکن نہیں بالعموم ۶۰ - ۷۰ فیصدی مصارف اس طرح پورے ہوتے ہیں۔ باقی کے لئے مقامی فنڈ وغیرہ سے امداد مانگی جاتی ہے۔ اہل ملک اسطرح نوآبادی کی جو مدد کرتے ہیں نوآبادی کے لوگ اس کا صلہ یہ دیتے ہیں کہ وہ سب سے الگ تھلگ رہتے ہیں اور سب مخلوق کو اپنے جراثیم سے محفوظ رکھتے ہیں۔ ورنہ ان کے گھل مل جانے سے دق کے جراثیم کا دور دور تک پہونچ جانا ایک ممکن امر تھا +

(باقی آئندہ)

علم اور حکمت کے خزانے

شائقین علم کے لئے ایک زرّین موقعہ

اردو کی طبی صحافت میں "ہمدرد صحت" ہی وہ رسالہ ہے جو اپنی ظاہری اور معنوی خصوصیات کی وجہ سے ایک انقلاب آفریں دعوت ہے اسی لئے اس کا خیر مقدم نہ صرف ہندوستان کے ہی طبی حلقوں کی طرف سے کیا گیا۔ بلکہ ممالک غیر کے ماہرین بھی اسی صف میں داخل ہیں۔ آج سے چند سال پہلے کسی شخص کے خیال میں بھی یہ بات نہیں آسکتی تھی کہ ہماری طبی صحافت اسقدر کامیابی کے ساتھ ترقی کی منزلیں طے کرنے لگیگی۔ ہمدرد صحت ہی وہ رسالہ ہے جس نے طبیب اور غیر طبیب اور عوام وخواص کی ہر طبی ضرورت کو کما حقہ پورا کر دیا ہے۔ اسکی اشاعت خاص جو ہر سال اسکی سالگرہ کی تقریب میں ۵ جولائی کو شائع ہوتی ہے اپنی نوعیت اور جامعیت کے لحاظ سے مشرقی زبانوں میں بالکل نئی چیز ہوتی ہے اور اسکی ضخامت تین سو صفحات سے بھی زیادہ ہوتی ہے۔ پہلے سالوں میں رسالوں کی جلدوں کا کوئی اہتمام نہیں کیا گیا تھا صرف پندرہ بیس جلدیں مکمل کیجا سکتی تھیں جو چند ہی روز میں شائقین علم نے حاصل کرلی تھیں۔ اب دفتر میں پہلے سالوں کی صرف دو جلدیں ہی بطور نافل موجود ہیں، قدر دانوں کے پیہم تقاضوں کا خیال کر کے کبھی کبھی خیال بھی کیا گیا کہ گذشتہ جلد کے بعض پرچے جلدوں کی تکمیل کیلئے دوبارہ طبع کرائے جائیں لیکن اسکے لئے موقع نہیں ملسکا۔ پہلے تجربے کو سامنے رکھ کر تازہ جلدوں کے تقریباً پانچسو پرچے علیحدہ رکھے جاتے رہے تاکہ آخر میں پانچسو جلدیں مکمل کی جاسکیں اور شائقین ان سے محروم نہ رہیں، چنانچہ اب ان جلدوں کے تمام پرچے مکمل ہو جانیکے بعد دفتر میں ان کی جلدیں مکمل کرالی گئی ہیں۔ جو جولائی ۱۹۳۴ء سے جون ۱۹۳۵ء تک، اور جولائی ۱۹۳۵ء سے جون ۱۹۳۶ء تک اور جولائی ۱۹۳۶ء سے جون ۱۹۳۷ء تک کے پرچوں پر مشتمل ہیں۔ اس میں ہمدرد صحت کی وہ اشاعت ہائے خاص بھی شامل ہیں جو بجائے خود ایک جلد کا درجہ رکھتی ہیں اور "تجدید اعادہ شباب اور درازی عمر" نمبر بچوں کے متعلق ہر قسم کی جدید و قدیم معلومات کا انتہائی ذخیرہ ہیں تازہ جلد (جولائی ۱۹۳۶ء سے جون ۱۹۳۷ء تک) ہیں، گذشتہ سال کا عظیم الشان "عورت" نمبر ہے جس کی تعریف میں ہندوستان بھر کے منتخب علما، اور حکما متفقہ طور پر رطب اللساں ہیں۔ جلد بندی بھی رنگین کپڑے کی پختہ کرائی گئی ہے، جسکے پشتے پر رسالہ کا نام وغیرہ سنہری حروف میں چھپا ہوا ہے۔

ان جلدوں میں کیا ہے؟

اس کا جواب اتنا مختصر نہیں کہ اس ذرا سی جگہ میں دیا جاسکے مجمل طور پر یوں سمجھ لیجئے کہ ۳۵-۱۹۳۴ء کی جلد میں ایک تو وہ مشہور زمانہ اشاعت خاص ہے جس کا موضوع "اعادہ شباب اور درازی عمر" تھا اور اس کے علاوہ گیارہ مہینوں کے گیارہ پرچے جنمیں ہر ایک علم و حکمت کے جواہر ریزوں سے مالا مال ہے، ۳۶-۱۹۳۵ء کی جلد میں گیارہ معمولی پرچوں کے علاوہ ایک معرکۃ الارا اشاعت خاص ہے جسے "الاطفال" کا نام دیا گیا ہے اور جس میں بچوں کی پرورش اور انکی طبیعت اور انکے کھیل، انکی عادات اور اطوار اور ان کے امراض و علاج کے متعلق بہت سے ایسے نادر زمانہ مضامین ہیں جن کی نظیر آپکو انگریزی زبان کے طبی پرچوں میں بھی نہیں مل سکتی۔ بچوں کی تعلیم و تربیت کے متعلق آپ اس پرچہ سے اتنی معلومات حاصل کر سکتے ہیں جو بصورت دیگر کئی مستقل فنی کتابیں دیکھنے سے بمشکل حاصل ہو سکتی ہے اور وہ فنی کتابیں بھی اردو زبان میں کہیں موجود نہیں ہیں ۳۷-۱۹۳۶ء کی تازہ جلد میں گذشتہ سال کے عجیب و غریب "عورت نمبر" کے علاوہ گیارہ مہینے کے پرچے ہیں جو جون ۱۹۳۷ء تک ختم ہوتے ہیں۔ اس جلد میں صرف ایک عورت نمبر ہی ایسا ہے جسکی قیمت اس جلد کی سب قیمت کے برابر بھی ہو تو شائقین اور قدر شناس اسکو سستا ہی سمجھیں گے "ہمدرد صحت" کے معمولی پرچوں میں علاوہ بیش بہا طبی مضامین کے جو ماہ بماہ شائع ہوتے رہتے ہیں۔ اچھے اچھے حکیموں اور ڈاکٹروں کے مجرب اور آزمودہ صد ہا نسخے ملیں گے جنمیں سے ہر ایک کی قیمت یقیناً اس رقم سے بہت زیادہ ہے جو ہمدرد صحت کی جلدیں خریدنے پر صرف کرنی پڑیگی۔ یہ رقم دو روپے فی جلد ہے محصولڈاک اسکے علاوہ ہے۔ ہر جلد کی ضخامت اس اشتہار سائز کے ایکہزار باسٹھ صفحات یا اس سے کچھ زیادہ ہے۔ بلاک کی رنگین تصاویر بھی ہر جلد میں ساٹھ سے زیادہ ہیں۔ اسکے علاوہ دلچسپ مرقعے، کارٹون اور دستی تصویریں ان میں شامل ہیں۔ علم و حکمت کے جواہر ریزوں سے بھرپور یہ جلدیں صرف اطبا ہی کے لئے ضروری نہیں۔ بلکہ عوام بھی اور دوسرے شائقین علم و ادب بھی انکے مطالعہ سے فائدہ حاصل کرینگے۔ ہمدرد صحت کی خصوصیتوں کا اندازہ آپکو اسی پرچہ کے مضامین سے ہو جائیگا۔ ہماری زبان کے نہ صرف طبی پرچوں میں بلکہ ادبی رسالوں میں "ہمدرد صحت" ہی ایک ایسا رسالہ ہے جسکے قلمی معاونین میں ممالک غیر کے بہت سے مضمون نگار شامل ہیں اور جسکے حلقہ میں ہندوستان کے منتخب طبیب و ادیب جمع ہیں۔ ان جلدوں میں آپکو ان مشہور اصحاب قلم کے نتائج افکار جا بجا نظر آئیں گے۔

منیجر مکتبہ ہمدرد صحت ہمدرد منزل لال کنواں، دہلی

اِنتِقاد



آیورویدک فارماکوپیا

سائز ۸ ۲۲×۱۸ ضخامت ۲۱۲ صفحے، قیمت تین روپے

پتہ :- منیجر صاحب ٹیکسلا آیورویدک فارمیسی جنڈ ضلع اٹک (پنجاب)

آیورویدک طب کو ہندوستانی زبان میں منتقل کرنے کا سلسلہ کچھ مدت سے جاری ہے۔ ہم نے اس تحریک کی ہمیشہ پرزور تائید کی ہے اور ہمدرد صحت کے صفحوں کو ہمیشہ اس قدیم طریقۂ علاج کے مباحث کے لیے کھلا رکھا ہے۔ اب تک ویدک کی جو کتابیں ہماری زبان میں شائع ہو چکی ہیں انہوں نے طبقۂ اطبا میں خاصی مقبولیت حاصل کی ہے۔ اسی طرح امید ہے کہ "آیورویدک فارماکوپیا" جو جناب کوبراج جگن ناتھ صاحب کی دلچسپ اور ضخیم تالیف ہے قبولیت کا درجہ حاصل کرے گی۔ کوبراج صاحب نے اس کتاب میں ویدک مرکبات کا ایسا ذخیرہ علاج پیشہ اصحاب کے سامنے پیش کیا ہے جس کی نظیر اس سے پہلے اردو کی کسی ویدک کتاب میں موجود نہیں ہے، مؤلف نے اس قرابادین کو بارہ بابوں میں حسب ذیل عنوانوں میں تقسیم کیا ہے (۱) کاڑھے یا جوشاندے (۲) سفوف (۳) گولیاں (۴) گوگل (۵) معجونیں اور مٹھائیاں (۶) دواؤں کے گھی اور تیل (۷) آسو دارشٹ (۸) کھار و نمک (۹) دھاتوں کے مدبّر اور مصفّیٰ کرنے کی ترکیبیں (۱۰) علم کشتہ جات (۱۱) رس (۱۲) متفرقات۔ ان بابوں سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ کتاب اپنے مقصد میں کس قدر کامیاب ہے۔ ہر نسخہ کے اجزا، تیاری کی ترکیب، مقدار و ترکیب استعمال، افعال و منافع اور منفعت خاص کو عموماً سلجھا کر لکھا گیا ہے۔ اور نسخوں کے انتخاب میں مہارت کا ثبوت دیا گیا ہے ان کی تعداد چار سو کے قریب ہے۔ بابوں کی فہرست کے علاوہ نسخوں کی ایک فہرست بھی شامل ہے جس کے ذریعہ مطالعہ کرنے والے کسی مرکب کو آسانی سے نکال سکتے ہیں بہتر ہوتا کہ ایک فہرست امراض وار بھی مرتب کر کے لگا دی جاتی۔ دو باتیں اور بھی قابل اصلاح نظر آئیں۔ پہلی یہ کہ بعض ویدک اصطلاحات کو نہ بریکٹوں میں واضح کیا گیا، اور نہ اُن کے معنی اور مطلب سمجھانے کے لئے کوئی اور فہرست شامل کی گئی۔ اسی طرح بعض مفرد دواؤں کے ویدک ناموں کے ساتھ اگر عام فہم یا طبّی نام بھی لکھ دئے جاتے تو اس کتاب کی افادی حیثیت بہت بڑھ جاتی۔ بہرحال آیورویدک فارماکوپیا ایک ایسی کوشش کا نتیجہ ہے جس کو یقیناً سراہا جائیگا، اور طبقۂ اطبا کے علاوہ دیسی طبوں سے ہمدردی رکھنے والے عوام بھی اس سے مستفید ہو سکتے ہیں۔ کوبراج جگن ناتھ صاحب نے ویدک کے ایک اہم شعبہ کو ہندوستانی زبان میں منتقل کر کے اچھی طبی خدمت انجام دی ہے۔ کتاب کی لکھائی چھپائی خاصی ہے کاغذ اوسط درجہ کا ہے قیمت بالکل مناسب ہے +

طب قدیم اور طب جدید

سائز ۳۰×۲۰/۱۶، ضخامت ۱۲۰ صفحے، قیمت بارہ آنے +

پتہ :- معتمد صاحب کتب خانہ سعیدیہ جام باغ، ترپ بازار، حیدرآباد دکن۔

مدرسہ طبیہ یونانی سرکار عالی (طبیہ کالج) حیدرآباد دکن کی انجمن طلبہ طبیہ یونانی نے اعلیٰ حضرت شہریار دکن کے جشن سیمین کی تقریب میں ایک انعامی مضمون کا اعلان کیا تھا جس میں طب قدیم اور طب جدید کا مقابلہ کر کے ہندوستان اور ممالک محروسہ سرکار عالی میں طب یونانی کی ترقی کے وسائل پر روشنی ڈالنے کے لئے کہا گیا تھا مجلس انتخاب مضامین نے جناب حکیم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب کا مضمون سب سے بہتر قرار دیا، جس کو "طب قدیم اور طب جدید" کے نام سے شائع کیا گیا ہے مضمون نگار صاحب نے دو طبوں کا موازنہ تاریخی روشنی میں کرنے کی کوشش کی ہے اور میں انہیں خاصی کامیابی حاصل ہوئی ہے، طب کے مختلف شعبوں میں جو ترقی طب قدیم نے کی تھی اس کا مختصر تذکرہ کیا گیا ہے لیکن مجوزہ عنوان کا دوسرا پہلو ہمارے خیال میں تشنہ ہے تاہم بحیثیت مجموعی یہ رسالہ مفید بھی ہے اور دلچسپ بھی اور اس قابل ہے کہ اطبا اس کو غور سے پڑھیں۔ کتابت و طباعت اچھی ہے کاغذ سفید اور [illegible]

دیسی فارماکوپیا

سائز ۳۰×۲۰/۱۶ ضخامت ۱۶۰ صفحے، قیمت ایک روپیہ آٹھ آنے +

پتہ :- صاحبزادہ ممتاز حسین صاحب زیدی، [illegible] ضلع سیالکوٹ۔

دیسی فارماکوپیا موسوم بہ علاج بالمرکبات جناب حکیم ڈاکٹر سید محمد اکبر علی صاحب صادق زیدی کی تالیف ہے اور اسکی خصوصیتیں خود مؤلف کی زبانی یہ ہیں کہ (۱) جو نسخے اس میں شامل کئے گئے ہیں وہ تجربہ کے معیار پر صحیح اتر چکے ہیں (۲) خاندان شریفی اور خاندان عزیزی کے تجربات کو ترجیح دی گئی ہے (۳) کسی نسخہ میں پکانے اور گھوٹنے کی ضرورت نہ پڑے (۴) دواؤں کے افعال و خواص کو بیان کرنے میں مبالغہ سے کام نہیں لیا گیا ہے (۵) دواؤں کی مقدار خوراک بہت کم رکھی گئی ہے (۶) نسخوں کے اجزا بیشتر یونانی دواؤں پر مشتمل ہیں۔ بے شک مؤلف صاحب نے انہی اصولوں کو سامنے رکھ کر دیسی فارماکوپیا کو مرتب کیا ہے۔ اور اس کوشش میں بہت حد تک کامیاب ہوئے ہیں۔ ترتیب وہی قدیم ہے یعنی سر سے لیکر پاؤں تک کے امراض کو سلسلہ وار لکھکر آخر میں مردوں، عورتوں اور بچوں کے مخصوص امراض کے مرکبات جمع کئے گئے ہیں۔ سب سے آخر میں ایک فہرست ہے جس میں حروف تہجی کے لحاظ سے امراض کے نام اور نسخوں کے نمبر لکھے گئے ہیں۔ نسخوں کی کل تعداد ۳۸۴ ہے اور انکے انتخابات میں کافی احتیاط سے کام لیا گیا ہے امید ہے کہ اطبا کے لئے یہ رسالہ مفید ثابت ہوگا۔ کتابت طباعت اچھی ہے۔ ضرورتمند اصحاب اوپر لکھے ہوئے پتہ سے منگائیں۔

کلیات ہومیوپیتھی

سائز $\frac{20 \times 30}{16}$ ضخامت ۱۶۰ صفحے، قیمت ایک روپیہ۔
پتہ:۔ دفتر ہومیوپیتھک میگزین، میو روڈ ۳۹، لاہور۔

ڈاکٹر سیموئل ہانمن کی کتاب آرگنن آف ہومیوپیتھی کا ترجمہ جناب ڈاکٹر محمد مسعود صاحب قریشی نے کلیات ہومیوپیتھی کے نام سے کیا ہے جو لوگ انگریزی جانتے ہیں اُن کی سہولت کے لئے اصل کتاب کا انگریزی ترجمہ بھی کلیات ہومیوپیتھی میں شامل ہے جو ۵۰ صفحوں میں ختم ہوا ہے اور اردو ترجمہ ۸۰ صفحوں میں سمایا ہے۔ مترجم صاحب نے اردو کے ترجمہ میں سلاست اور روانی کا خاص خیال رکھا ہے، اسکے باوجود جو مشکل الفاظ ترجمہ میں آئے ہیں ان کا مطلب آخر میں بتا دیا گیا ہے۔ اس طرح یہ ترجمہ معمولی اردو سمجھنے والوں کے لئے بھی مفید ہو گیا ہے۔ ہمیں اُمید ہے کہ ہومیوپیتھی سے دلچسپی رکھنے والے کلیات ہومیوپیتھی کا ضرور مطالعہ کرینگے۔ کتابت وطباعت اچھی ہے +

ڈائرکٹری آف ہومیوپیتھیس (انگریزی)

سائز $\frac{20 \times 30}{16}$ ضخامت ۲۴۰ صفحے، قیمت پانچ روپے۔
پتہ:۔ دفتر ہومیوپیتھک میگزین، ۳۹، میو روڈ، لاہور

اس ڈائرکٹری کے مرتب جناب ڈاکٹر محمد مسعود صاحب قریشی ہیں۔ موصوف نے کوشش کی ہے کہ اس کو ہومیوپیتھی سے تعلق رکھنے والوں کے لئے زیادہ سے زیادہ مفید بنائیں۔ ڈائرکٹری میں ہندوستان کے ممتاز ہومیوپیتھک ڈاکٹروں کی چالیس بلاک کی تصویروں کے علاوہ آل انڈیا ہومیوپیتھک میڈیکل کانفرنس کے چھٹے اجلاس کی مکمل کارروائی اور دیگر مسائل درج ہیں۔ ڈاکٹر سیموئل ہانمن کے حالات زندگی بھی اس میں مفصل تفصیل سے لکھے گئے ہیں۔ ہمارے خیال میں یہ ڈائرکٹری ہومیوپیتھک ڈاکٹروں کے علاوہ مشتہرین کے لئے بھی کارآمد ہے۔ قیمت ہر اعتبار سے زیادہ ہے۔ ٹائپ اور طباعت موزوں ہے ضرورتمند اصحاب مندرجہ بالا پتہ سے منگائیں +

اربعہ عناصر

سائز $\frac{8 \times 22}{16}$ ضخامت ۲۰۸ صفحے، قیمت ایک روپیہ۔
پتہ:۔ منیجر دفتر خان صاحب حکیم محمود علی خاں صاحب ماہر، فراش خانہ، دہلی

خان صاحب جناب حکیم محمود علی خاں صاحب ماہر اکبرآبادی ایک قابل طبیب اور شگفتہ گو شاعر ہیں۔ اربعہ عناصر سے پہلے بھی ماہر صاحب صدائے ماہر، وغیرہ ناموں سے اپنا کلام شائع کر چکے ہیں ان رباعیوں کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ شاعر نے محض شاعری کے لئے خامہ فرسائی نہیں کی ہے، بلکہ اسکے دل میں خدمت خلق اور اصلاحِ قوم کے جذبات بھی موجزن ہیں جن سے پڑھنے والے دل و دماغ متاثر ہوئے بغیر نہیں رہتا، ماہر کے اس رجحان نے ان کے شعر کو بے کیف افسردہ بھی نہیں بنا دیا ہے۔ بلکہ ایک حقیقی شاعر کے کلام میں جو خوبیاں مانی جاتی ہیں ان میں سے اکثر ماہر صاحب کے حصہ میں بھی آئی ہیں، برجستگی، روانی اور تخیل کی بلندی وہ اجزا ہیں جو اربعہ عناصر کے ہر صفحہ میں دیکھے جا سکتے ہیں۔

اس مجموعۂ رباعیات میں حمد و نعت اور مناجات بھی ہے، اور خوف الٰہی عبرت و موعظت کا درس بھی۔ پند و نصائح کے گلوگیر جرعات بھی ہیں اور وطن دوستی کے پرجوش نغمے بھی، کسان و مزدور کیساتھ اظہار ہمدردی بھی ہے اور طب و حکمت کی خاطر بھی، غرض متداول عنوانات میں سے بہت کم ہونگے جن پر ماہر صاحب نے طبع آزمائی نہ کی ہو ہمیں امید ہے کہ یہ مجموعہ مقبولیت حاصل کریگا۔ کتابت وطباعت اچھی ہے، کاغذ چکنا سفید

دِق وسِل کے ویدک اسبابؔ علامات اور معالجاتؔ

از جناب حکیم مولوی محمد حبیب اللہ صاحب سدھوری حیدرآباد دکن

"ہمارے محترم کرم فرما جناب حکیم مولوی محمد حبیب اللہ صاحب سدھوری نے یہ دلچسپ اور پراز معلومات مضمون ہمدرد صحت کے دق وسل نمبر کے لئے تحریر فرمایا تھا لیکن افسوس ہے کہ یہ مضمون دفتر میں اس وقت پہونچا جب اس نمبر کے باب ویدک کی طباعت بھی ہو چکی تھی۔ اس لئے مجبوراً ہم یہ مضمون خاص اشاعت میں شامل کرنے سے قاصر رہے۔ بہرحال اب ہم اسے نذر ناظرین کرتے ہیں۔ امید ہے کہ ویدک سے دلچسپی لینے والوں کے علاوہ عام اصحاب فن بھی اس سے فائدہ حاصل کر سکیں گے" ہمدرد صحت

قارئین کرام کو واضح ہو کہ طب ہندی کی کتابوں میں دق وسل کے متعدد نام پائے جاتے ہیں۔ چنانچہ راج یکشما، شوش، کشے، یکشما، اور روگ راج۔ یہ سب نام دق وسل کے ہیں۔ اور اطبائے ہند دق وسل ہی کو راج یکشما، شوش۔ اور یکشما وغیرہ کہتے ہیں۔

رِگ وید میں یکشما کا بیان

ہندوؤں کا سب سے پراچین گرنتھ (قدیم کتاب) رگ وید ہے۔ جو مسٹر سی۔ آر۔ دت کی رائے کے مطابق دو ہزار برس قبل مسیح سے چودہ سو برس قبل مسیح تک کے زمانہ میں تصنیف کیا گیا ہے اور مختلف رشیوں کے بنائے ہوئے بھجنوں کا مجموعہ ہے۔ رگ وید کے دسویں منڈل۔ بارہویں انوواک سوکت (۱۶۱) اور سوکت (۱۶۳) میں یکشما یعنی دق وسل کا بیان موجود ہے۔ جس سے اس بات کا پتہ لگتا ہے کہ آج سے تقریباً چار ہزار برس پہلے اُس زمانہ کے اطبا، دق وسل سے واقف تھے اور اِس مرض کا علاج زیادہ تر دعاؤں اور منتروں سے کیا کرتے تھے۔ اب ہم صرف سوکت (۱۶۳) کی چار رِچاؤں کا ترجمہ ذیل میں درج کرتے ہیں:-

(۱) "تمہاری دونوں آنکھوں۔ دونوں کانوں۔ ناک کے دونوں نتھنوں۔ ٹھوڑی۔ سر۔ دماغ اور زبان سے میں یکشما (دق وسل) کو دور کرتا ہوں"

(۲) "تمہاری گردن کی شریانوں۔ پٹھوں۔ ہڈیوں کے جوڑوں۔ دونوں بازوؤں۔ دونوں ہاتھوں۔ اور دونوں کندھوں سے میں مرض کو دُور کرتا ہوں"

(۳) "تمہاری دونوں رانوں۔ دونوں زانوؤں۔ دونوں ایڑیوں۔ دونوں پاؤں کے اگلے حصّوں۔ دونوں کولھوں۔ کمر اور مقعد سے میں مرض کو دُور کرتا ہوں"

(۴) "ہر ایک عضو۔ ہر ایک رونگٹے۔ جسم کے ہر ایک جوڑ کے مقام اور تمہارے تمام اعضا میں جہاں کہیں مرض پیدا ہوا ہے وہاں سے میں مرض کو دُور کرتا ہوں"

(ملاحظہ ہو رگ وید بھاسا ٹیکا سہت۔ منڈل ۱۰ انوواک ۱۲۔ سوکت ۱۶۳۔ رچا ۱ و ۲ و ۳ و ۶۔ مطبوعہ ویدک پستک لا السلطان گنج ای۔ آئی آر)

اتھروید میں یکشما کا مفید اور مزید بیان

ہندوؤں کے چاروں مقدس ویدوں میں سے اتھروید سب سے پچھلا اور چوتھا وید ہے مورخین یورپ کی رائے یہ ہے کہ اتھروید ولادت مسیح سے چھ سو یا سات سو برس پہلے تصنیف کیا گیا ہے۔ اتھروید میں زمانۂ قدیم کی طبابت کے متعلق کارآمد اور کافی مواد موجود ہے اور دوسری بیماریوں کے قطع نظر متعدد منتروں میں یکشما روگ (دق وسل) کا بھی مفید اور مزید بیان پایا جاتا ہے۔ ہم یہاں بنظر اختصار ایک سوکت کے صرف تین منتروں کا ترجمہ درج ذیل کرتے ہیں:-

(۱) "میں تیرے پیٹ۔ پسلیوں۔ ناف۔ اور دل سے تمام یکشماؤں (دق وسل کی تمام بیماریوں) کے زہر کو منتر کی طاقت سے نکلا ہوا بتاتا ہوں"

(۲) "جو یکشما روگ (دق وسل) کو بھینکنے والی اور اعضاء پر گوشت چڑھانے والی دوائیں تیرے اعضاء کو راحت و آرام پہونچا سکتی ہیں اُن کے ذریعہ سے تمام یکشماؤں (تمام دقی وسلی بیماریوں) کو تجھ سے نکلا ہوا کہتا ہوں"

(۳) "وِسلپ۔ وِدرَدھ۔ واتی کار۔ اور انجی۔ ان سب یکشماؤں یعنی ان چاروں دق وسل کے زہر کو میں تیرے جسم سے منتر کی طاقت سے

(ملاحظہ ہو اتھرووید کانڈ (۹) انوواک (۴) سوکت (۱۳) منتر (۱۲، ۱۹ و ۲۰) مطبوعہ سناتن دھرم پریس مراد آباد)

مندرجہ بالا منتروں سے ظاہر ہوتا ہے کہ ولادت مسیح سے چھ سو یا سات سو برس پہلے کے اطبا، اس بات کو جانتے تھے کہ دق وسل کی تمام بیماریوں میں وِش یعنی ایک خاص قسم کا زہر ہوتا ہے۔ اور وہی زہر پیٹ۔ لبلبہ۔ ناف اور دل میں رہتا ہے جس کے دور کرنے کے لئے زیادہ تر تیز منتروں نیز دواؤں سے کام لیا جاتا تھا۔ ہم یہاں اس بات کو بھی ظاہر کر دینا چاہتے ہیں کہ اگرچہ چھ سو یا سات سو برس قبل مسیح کے اطبا، نے بار بار "یکشما نام سرولیشام وشم" کہا ہے یعنی دق وسل کی تمام بیماریوں میں زہر یا زہریلے مادہ کا اظہار کیا ہے لیکن مقام تعجب ہے کہ طب کی علمی ترقی کے زمانہ میں چرک اور سشرت کے مصنفین نے ان تمام باتوں پر محققانہ حیثیت سے کچھ روشنی نہیں ڈالی ہے اور سل ریوی کی صراحت سے بھی پہلوتہی کی ہے۔ جس کی تصدیق دق وسل کے اسباب و علامات کے ملاحظہ سے (جو آئندہ بیان کئے جائیں گے) بخوبی ہو جائے گی۔

اتھرووید سے یکشما کی وراثت کا ثبوت

اس بات سے کسی طرح انکار نہیں ہو سکتا ہے کہ ولادت مسیح سے چھ سو یا سات سو برس پہلے کے اطبائے ہند امراض متوارثہ سے واقف تھے۔ اور یکشما روگ یعنی دق وسل کو موروثی مرض تسلیم کرتے تھے۔ جس کا ثبوت اتھرووید کے منتروں میں پایا جاتا ہے۔ اور قارئین کرام کے ملاحظہ کے لئے یہاں ایک منتر کے صرف ان فقروں کا ترجمہ ذیل میں درج کرتے ہیں۔ جن میں جذام اور مرگی کے علاوہ دق وسل کے موروثی مرض ہونے کا تذکرہ کیا گیا ہے۔

(۱) "اے مریض تو یکشما (دق وسل) موروثی مرض سے چھٹکارا پا رہا ہے اس میں تو شبہہ نہ کر میں بھی تجھ کو کشٹ (دق وسل) کشٹ (جذام) اپسمار (مرگی) وغیرہ موروثی مرض سے رہائی دیتا ہوں"

(ملاحظہ ہو اتھرووید کانڈ (۲) سوکت (۱۰) منتر (۶) مطبوعہ سناتن دھرم پریس مراد آباد)

امراض متعدیہ میں یکشما کا شمار

قدیم اطبائے ہند کو اس بات کا بھی تجربہ حاصل ہے کہ یکشما روگ یعنی دق وسل کو متعدی مرض مانتے تھے اور دق وسل کو امراض متعدیہ میں شمار کرتے تھے چنانچہ مہارشی دھنونتری ارشاد فرماتے ہیں۔ کہ جذام۔ بخار۔ شوش (دق وسل) آنکھوں کا دکھنا اور چیچک وغیرہ یہ ایسی متعدی بیماریاں ہیں جو ایک شخص سے دوسرے شخص کو لگ جاتی ہیں لہٰذا ان بیماریوں میں جو اشخاص مبتلا ہوں اُن کے ساتھ میل جول رکھنے سے، اُن کے جسم کو چھونے سے، اُن کے سانس کی ہوا لگنے سے، اُن کے ساتھ کھانا کھانے سے، اُن کے پلنگ اور بچھونے پر سونے اور بیٹھنے سے، اُن کے مستعملہ کپڑوں اور مالاؤں کے استعمال کرنے سے ان کے جسم پر لگانے کے بعد باقی ماندہ چندن وغیرہ کے لگانے سے بچنا چاہیئے۔ (ملاحظہ ہو سشرت سنہتا ندان ستھان ادھیائے ۵)

شوش یعنی دِق وسل کے اسباب

کتاب سشرت میں جو شوش لکھے گئے ہیں وہ درج ذیل کئے جاتے ہیں:-

(۱) کسی بیماری یا رنج و غم وغیرہ سے جسم انسانی کے ساتوں دھاتوں (خلاصہ غذا۔ خون۔ گوشت۔ چربی۔ ہڈی۔ ہڈی کا گودا۔ منی) میں گھٹاؤ کا پیدا ہونا

(۲) بول و براز وغیرہ حوائج ضروریہ کا روکنا۔

(۳) بہت زور آزمائی اور ورزش وغیرہ جسمانی محنت کا کرنا۔

(۴) اوقات مقررہ کے خلاف یا مقدار میں کم اور زیادہ غذا کھانا۔

مندرجہ بالا چاروں اسباب میں سے کسی ایک سبب سے جب تینوں اخلاط (باد۔ بلغم۔ صفرا) فاسد ہو کر سارے جسم میں پھیل جاتے ہیں۔ تب شوش روگ (دق وسل) پیدا ہوتا ہے لیکن جو خلط بہت زیادہ ہوتی ہے صرف اُسی خلط کی علامتیں ظاہر ہوتی ہیں۔

شوش روگ کی پیدائش کا بیان

شوش روگ کی پیدائش اس طرح بیان کی گئی ہے کہ تینوں اخلاط بالخصوص خلط بلغم کے غلبہ کی بدولت خلاصۂ غذا (جس کا مقام قلب بتایا گیا ہے) کی بہانے والی رگوں کے راستے بند ہو جاتے ہیں اور خلاصۂ غذا کے گھٹنے سے خون اور گوشت وغیرہ جسم کے دوسرے دھاتو بھی منی تک سلسلہ وار گھٹتے چلے جاتے ہیں یا کثرت جماع سے پہلے منی میں گھٹاؤ ہوتا ہے۔ اور منی کے گھٹاؤ سے ہڈی کے گودے میں پھر ہڈی میں۔ چربی میں۔ گوشت میں۔ خون میں اور خلاصۂ غذا میں گھٹاؤ ہوتا جاتا ہے اور مندرجہ بالا دونوں صورتوں میں دھاتوؤں کے گھٹنے سے آخر کار شوش روگ پیدا ہوتا ہے۔

شوش روگ کی چھ علامتیں (۱) غذا کی طرف رغبت نہ ہونا (۲) بخار کا رہنا (۳ و ۴) کھانسی اور دمہ کا ہونا (۵) سینہ سے خون نکلنا (۶) آواز کا بیٹھ جانا۔ یہ چھ علامتیں شوش روگ (دق وسل) کی ہیں۔

غلبۂ اخلاط سے شوش روگ کی گیارہ علامتیں خلط باد کے غلبہ سے شوش روگی یعنی مدقوق ومسلول کی آواز بیٹھ جاتی ہے یا بھرا جاتی ہے۔ شانوں اور پسلیوں میں بہت درد ہوتا ہے۔ اور یہ دونوں اعضاء سکڑ جاتے ہیں۔ خلط صفرا کے غلبہ سے جسم میں بخار رہتا ہے۔ سوزش ہوتی ہے۔ دست آتے ہیں اور سینہ سے خون خارج ہوتا ہے۔ خلط بلغم کے غلبہ سے سر بھاری ہو جاتا ہے۔ بھوک نہیں لگتی۔ کھانسی ہوتی ہے اور گلا بیٹھ جاتا ہے۔ ان گیارہ علامتوں کے لکھنے کے بعد کتاب سسشرت میں یہ لکھا گیا ہے کہ جس شوش روگی میں یہ گیارہ علامتیں اور چھ پہلی علامتیں پائی جائیں یا ان سب سے قطع نظر کھانسی کا ہونا۔ دستوں کا آنا۔ پسلیوں میں درد کا ہونا۔ آواز کا بھرا جانا، غذا سے نفرت ہونا، اور جسم میں بخار رہنا یہ چھ علامتیں ظاہر ہوں یا جسم میں بخار کا رہنا، کھانسی کا ہونا اور سینہ سے خون کا خارج ہونا صرف یہ تین علامات نمودار ہوں۔ ایسے مدقوق ومسلول علاج کے قابل نہیں ہوتے۔ شہرت اور نیک نامی کے خواہش مند طبیب کو چاہئیے کہ ایسے مریضوں کا علاج نہ کرے۔

کتاب سسشرت میں دق وسل کے مندرجہ بالا اسباب وعلامات کے علاوہ بھی مزید اسباب وعلامات لکھی گئی ہیں جو قارئین کرام کے اضافۂ معلومات کے لئے اب درج کی جاتی ہیں۔

شوش روگ کے مزید اسباب (۱) کثرت جماع (۲) رنج وغم (۳) بڑھاپا (۴) جسمانی محنت کی زیادتی (۵) زیادہ پیدل چلنا (۶) فاقہ کشی (۷) بہت گہرے زخم کا ہونا (۸) سینہ کے اندر گھاؤ ہونا۔ ان اسباب سے بھی شوش روگ (دق وسل) پیدا ہوتا ہے۔

کثرت جماع سے ہونے والے شوش کی علامتیں کثرت جماع کے سبب سے پیدا ہونے والے شوش کو ویوائے شوش کہتے ہیں۔ اس میں نقصان منی کی علامتیں نمایاں ہوتی ہیں۔ جسم کا رنگ پیلا ہو جاتا ہے۔ اور نقصان منی سو بہ ترتیب معکوس جسم کے تمام دھاتوؤں میں دماغ کی کے گودے سے لے کر خلاصۂ غذا تک نقصان پیدا ہو جاتا ہے۔

رنج وغم سے ہونے والے شوش کی علامتیں رنج وغم کے سبب سے پیدا ہونے والے شوش کو شوک شوش کہتے ہیں اس میں مریض متفکر رہتا ہے۔ جسم ڈھیلا پڑ جاتا ہے اور نقصان منی کی علامتوں کے سوا ویوائے شوش کی باقی علامتیں اس میں موجود رہتی ہیں۔

بڑھاپے سے ہونے والے شوش کی علامتیں بڑھاپے کے سبب سے پیدا ہونے والے شوش کو جرا شوش کہتے ہیں۔ اس میں مریض کم عقل۔ کمزور اور ضعیف الحواس ہو جاتا ہے۔ سانس میں تنگی اور غذا سے نفرت ہوتی ہے۔ کانسی کے پھوٹے ہوئے برتن کی سی آواز نکلتی ہے کھنکھارنے سے بلغم خارج نہیں ہوتا۔ بے چینی ہوتی ہے۔ منہ ناک اور آنکھوں سے پانی بہتا رہتا ہے۔ جلد میں بالکل تری نہیں پائی جاتی ہے اور پاخانہ خشک ہو جاتا ہے۔

زیادہ پیدل چلنے سے ہونے والے شوش کی علامتیں زیادہ پیدل چلنے کے سبب سے ہونے والے شوش کو ادہو شوش کہتے ہیں۔ اس میں مریض کا جسم ڈھیلا ہو جاتا ہے۔ چہرہ کی رونق جاتی رہتی ہے۔ جسم کی جلد میلی اور کھردری ہو جاتی ہے اعضاء خورد و کلاں سن ہو جاتے ہیں۔ لبلبہ۔ گلا۔ اور منہ سوکھ جاتا ہے۔

زیادہ جسمانی محنت سے ہونے والے شوش کی علامتیں زیادہ جسمانی محنت کرنے کے سبب سے پیدا ہونے والے شوش کو ویایام شوش کہتے ہیں۔ اس میں ادہو شوش کی علامتیں پائی جاتی ہیں۔ اس کے علاوہ سینہ کے گھاؤ کی علامتوں کے بغیر وہ تمام علامات ظاہر ہوتی ہیں جو سینہ کے گھاؤ سے ہونے والے شوش میں نمایاں ہوتی ہیں۔

گہرے زخم سے ہونے والے شوش کی علامتیں گہرے زخم کے سبب سے پیدا ہونے والے شوش کو ورن شوش کہتے ہیں۔ اس مرض میں زخم

گھٹ جاتا ہے۔ درد زیادہ محسوس ہوتا ہے۔ غذا کم کھائی جاتی ہے اور یہ شوش لاعلاج ہوتا ہے۔

سینہ کے گھاؤ سے ہونے والے شوش کی علامتیں

سینہ کے گھاؤ کے سبب سے پیدا ہونے والے شوش کو ارہ کشت شوش کہتے ہیں۔ اس میں زیادہ ورزش کرنے سے، زیادہ بوجھ اٹھانے سے، چلاکر پڑھنے سے، چوٹ لگنے سے، مباشرت کی کثرت سے، اور سینہ کے بل اذیت پہونچانے والے کاموں کے کرنے کے سبب سے جس شخص کے سینہ کے اندر گھاؤ ہو جاتا ہے اُس کے کھانسنے اور کھنکھارنے سے سینہ کے اندر سے خون، پیپ اور بلغم خارج ہوتا ہے۔ اور کھانسنے کے ساتھ ہی پیلے، لال، میلے اور اُودے رنگ کے مواد کی قے ہوتی ہے۔ اُس کا سینہ گرم رہتا ہے اور درد کی شدت سے آنکھوں کے سامنے اندھیرا معلوم ہوتا ہے۔ منہ اور سانس میں سے بدبو آتی ہے جسم کے رنگ اور آواز میں بگاڑ پیدا ہو جاتا ہے (ملاحظہ ہو سشرت سنہتا بھاشا ٹیکا سہت اُتر تنتر ستھان ادھیائی ۴۱)

راج یکشما کے عجیب و غریب اسباب

اب ہم راج یکشما یعنی دق وسل کے وہ عجیب و غریب اسباب بھی بیان کریں گے جو قارئین کرام کی مزید دلچسپی کا باعث ہوں گے۔

آترے جی مہاراج اپنے شاگرد رشید ھادیت سے اس طرح ارشاد فرماتے ہیں کہ جو شخص دیوتاؤں کی مورتی کو توڑتا ہے اور شکم مادر میں رہنے والے بچوں کو تکلیف پہونچاتا ہے۔ گائے کو، راجہ کو، برہمن کو اور بچے کو مار ڈالتا ہے۔ باغیچہ کو یا کسی کے گھر کو برباد کرتا ہے۔ عورتوں کو ہلاک کرتا ہے۔ اُس کو جسم کی فنا کرنے والی بہت قوی دق وسل کی بیماری ہوتی ہے۔ نیز جو شخص دیوتاؤں کو یا کسی کے مال ومتاع کو جلائے۔ حمل کو ساقط کرے، دیوتاؤں کی چیزوں کو لوٹ لے یا چرالے۔ کسی کو زہر دیدے۔ باغ باغیچہ کو برباد کردے۔ اِن مخالف کاموں سے اس شخص کو بہت زیادہ دکھاؤ درد ہوتا ہے۔ نیز خلاصہ غذا اور خون وغیرہ دھاتوؤں کو گھٹانے والی اور ورج کو فنا کرنے والی خوفناک دق وسل کی بیماری ہوتی ہے .... آقا کی بیوی کے ساتھ جماع کرنے سے۔ گرو کی بیوی کی خواہش کرنے سے۔ راجہ کا مال اور سونا چرانے سے دق وسل کی بیماری پیدا ہوتی ہے۔

(ملاحظہ ہو ہاریت سنہتا بھاشا ٹیکا۔ ستھان تیسرا ادھیائی نواں۔ اشلوک (۲ و ۳ و ۴ و ۱۰) مطبوعہ وینکٹیشور پریس بمبئی)

لاعلاج راج یکشما کے علامتیں

دق وسل کا جو مریض بہت کھانا کھاتا ہو اور پھر بھی کمزور ہوتا چلا جاتا ہو۔ اسہال زیادہ ہوتے ہوں خصیوں اور پیٹ پر ورم ہو۔ دق وسل کا ایسا مریض ناقابل علاج ہے اس کا علاج چھوڑ دینا چاہیئے

قابل علاج راج یکشما کی علامتیں

جو مریض مضر چیزوں سے پرہیز کرتا ہو۔ اُس کے معدہ کی قوتِ ہاضمہ قوی ہو۔ بہت کمزور نہ ہوگیا ہو اور اس کا مرض نیا ہو۔ دق وسل کا ایسا مریض قابل علاج ہوتا ہے۔ اُس کا علاج کرنا چاہیئے۔

(ملاحظہ ہو سشرت سنہتا بھاشا ٹیکا۔ اتر تنتر ستھان۔ ادھیائی ۴۱)

مدقوق ومسلول کی مدتِ حیات

مدقوق ومسلول چار مہینے تک زندہ رہتا ہے۔ اگر قوت زیادہ ہو تو چھ مہینہ تک زندہ رہتا ہے اور اگر بہت زیادہ علاج کرتے رہیں تو ایک ہزار دن تک زندہ رہتا ہے۔

(ملاحظہ ہو ہاریت سنہتا بھاشا ٹیکا ستھان تیسرا ادھیائی نواں اشلوک ۱۱۵)

راج یکشما میں پاخانہ کی حفاظت کی شدید ضرورت

بھگوان آترے یہ ہدایت فرماتے ہیں کہ راج یکشما روگی یعنی مدقوق ومسلول کی قوت ہاضمہ جب پیٹ میں کھائی ہوئی غذا کو ہضم کرتی ہے تب اس کا بہت زیادہ حصہ پاخانہ بن جاتا ہے اور اوج یعنی رُوح حیوانی کی پیدائش بہت تھوڑے حصہ سے ہوتی ہے اس لئے مدقوق ومسلول کے پاخانہ کی حفاظت خصوصیت سے کرنی چاہیئے۔ کیونکہ اس کی تمام دھاتوؤں (خلاصہ غذا خون اور گوشت وغیرہ) میں گھٹاؤ کے پیدا ہو جانے سے وہ مریض نہایت کمزور ہو جاتا ہے اور صرف پاخانہ ہی سے اس کی قوت قائم رہتی ہے۔

راج یکشما کا مکمل علاج

بھگوان آترے یہ ارشاد فرماتے ہیں کہ تیل وغیرہ کے ملنے سے اُبٹنہ لگانے سے۔ نہانے سے۔ گھی۔ دودھ یا پانی کے ٹب میں بیٹھنے سے۔ جسم کو گیلے کپڑے کے ساتھ پونچھنے سے۔ حقنہ لینے سے۔ گھی دودھ اور گوشت ..... ملے گوشت کی یخنی کے ساتھ چاولوں کا بھات کھانے سے۔ پسندیدہ شراب پینے سے۔ خوشبو کے سونگھنے سے۔ مختلف موسم کے لحاظ سے مختلف ..... ارے ..... کپڑوں کے پہننے سے۔ عزیزوں اور رشتہ داروں کے ملنے سے۔ حسین و نازنین عورتوں کے دیکھنے سے

باجوں اور گیتوں کے سننے سے مسرت اور اطمنان کے ساتھ زندگی بسر کرنے سے ہمیشہ والدین وغیرہ بزرگوں کی خدمت کرتے رہنے سے تجرد اختیار کرنے سے۔خیرات عبادت اور دیوتاؤں کی پرستش سے۔ سچ بولنے سے۔اچھے چال چلن سے۔خوشی پیدا کرنے والے کاموں سے کسی کو دکھ نہ دینے سے۔ویدوں اور برہمنوں کی تعظیم و تکریم سے راج یکشما روگ یعنی دق وسل کی بیماری زائل ہوتی ہے۔

(ملاحظہ ہو چرک سنہتا بھاشا ٹیکا سہت چکتسا ستھان۔ادھیائے ۸)

راج یکشما میں قے اور مسہل سے تنقیہ کا بیان

واگ بھٹ آچاریہ تحریر کرتا ہے کہ اگر مدقوق ومسلول توانا ہو اور اس کے جسم میں اخلاط زیادتی ہو تو ایسی صورت میں پہلے اُس کو گھی۔تیل اور چربی وغیرہ چکنائیاں پلائیں۔اور پسینہ لانے والی تدبیریں کام میں لائیں۔اس کے بعد قے اور دست لانے والی دواؤں کے ذریعہ سے اُس کے جسم کا تنقیہ کریں۔لیکن اس بات کا خصوصیت کے ساتھ خیال رکھنا چاہیئے کہ تنقیہ سے مدقوق ومسلول کو کمزور و ناتواں نہ ہونے دیں۔یہاں یہ بات قابل اظہار ہے کہ واگ بھٹ آچاریہ نے قے لانے کے لئے صرف مین پھل کا اور جلاب کے لئے ترید۔ترید سیاہ اور مغز املتاس کا تذکرہ کیا ہے اور ان سب دواؤں کا استعمال گوشت کی یخنی گھی اور دودھ وغیرہ کے ساتھ بتایا ہے۔جب قے اور جُلاب کے ذریعہ سے دق وسل کے مریض کا پیٹ صاف ہو جائے تب اس کو موٹا کرنے والی اور آتش ہضم کو مشتعل کرنے والی دوائیں استعمال کرائیں۔نیز خلط باد فاسد کے فساد کو دور کرنے والی۔جلد ہضم ہونے والی اور دل کو فائدہ پہونچانے والی چیزیں کھلائیں اور پلائیں۔یا ایک برس کے پُرانے شالی چاول۔ساٹھی چاول گیہوں۔جو اور مونگ کھلایا کریں (ملاحظہ ہو اشٹانگ ہردے بھاشا ٹیکا سہت چکتسا ستھان۔ادھیائے ۵)

راج یکشما میں حقنہ فصد اور حجامت وغیرہ کا استعمال

بھگوان آترے ارشاد فرماتے ہیں کہ جب راج یکشما روگی (مدقوق ومسلول) کے سر میں پسلیوں میں اور کندھوں میں درد محسوس ہوتا ہو تب ایسی صورت میں نسوار (ہلاس) لینا چاہیئے۔دھوم پان (دواؤں کا دھواں منہ سے پینا) کرنا چاہیئے۔غذا کھانے کے بعد چکنائیاں نوش کرنی چاہئیں۔تیل کی مالش کرنی چاہیئے۔حقنہ لینا چاہیئے۔نیز جونکوں، پچھنوں، حجامت اور فصد کے ذریعہ سے اس مریض کا خراب خون بھی نکالنا چاہیئے۔ (ملاحظہ ہو چرک سنہتا چکتسا ستھان ادھیائے ۸)

راج یکشما میں آبزن اور غسل وغیرہ کا طریقہ

بھگوان آترے ارشاد فرماتے ہیں کہ مسامات کے کھولنے کے لئے اور قوت و توانائی بڑھانے کے لئے مدقوق ومسلول کے جسم پر سب سے پہلے تیل لگایا جائے اور اس مریض کو گھی یا تیل یا دودھ یا پانی کے ٹب میں بٹھایا جائے اور ہاتھوں سے آہستہ آہستہ اُس کے جسم کو ملا جائے اس کے بعد اس مریض کو ٹب سے نکال کر اُس کے جسم پر مشرک سنیہہ کی مالش کی جائے جس کے اجزا یہ ہیں۔ترید۔ہلیلہ۔بلیلہ۔آملہ۔دنتی اور دش مول کی دوائیں ایک ایک پل ( ) لے کر چار چند پانی میں پکائیں۔جب ایک چوتھائی پانی باقی رہے تب اُس پانی کو چھان کر اس میں گھی ارنڈ کا تیل۔اور دودھ ملا کر پھر اچھی طرح پکالیں تاکہ پانی اور دودھ سوکھ جائے اور صرف گھی اور تیل باقی رہ جائے اسی گھی اور تیل کا نام مشرک سنیہہ ہے۔مشرک سنیہہ کی مالش کے بعد مدقوق ومسلول کے جسم پر اُبٹنہ لگایا جائے۔اُبٹنہ کے اجزا یہ ہیں۔جیونتی۔شتاور۔مجیٹھہ۔بیزلوا۔اسگندھ۔چرچٹا۔جینتی میٹھی۔بریارا۔وداری کند۔سرسوں۔کٹھہ۔چاول۔السی۔ارد کی دال۔تل اور سرا بیج۔ان سب دواؤں کا سفوف تیار کرلیں۔اس سفوف سے تگنا جَو کا آٹا نیز دہی اور تھوڑا شہد شریک کرکے ابٹن کے کام میں لائیں یعنی مریض کے سارے جسم پر لگائیں۔اس اُبٹن کے لگانے کے بعد جیونیہ گن کی دوائیاں پانی میں جوش کریں اور جوش کرتے وقت سفید سرسوں کا نگدا اور خوشبودار اشیاء بھی پانی میں ملالیں۔اور اچھی طرح سے دواؤں کے جوش ہو جانے کے بعد اس پانی سے دق وسل کے مریض کو غسل کرائیں۔غسل کرانے کے بعد اس مریض کو خوشبودار پھولوں کے ہار۔صاف کپڑے اور زیور پہنانے کی اور سونا وغیرہ پر ہاتھ پھیرنے کی مریض کو ہدایت کریں۔اور دیوتاؤں اور برہمنوں اور اطبا کی پوجا کروانے کے بعد اس مریض کو اس بات کی اجازت دیں کہ وہ اپنے عزیزوں اور رشتہ داروں کے ساتھ بیٹھ کر مرغوب طبع۔خوش ذائقہ۔خوش رنگ اور خوشبودار چیزیں کھلائیں اور پلائیں۔

(ملاحظہ ہو چرک سنہتا بھاشا ٹیکا۔چکتسا ستھان ادھیائے ۸)

راج یکشما میں تمام حیوانات کے گوشت کا استعمال

بھگوان آترے ارشاد فرماتے ہیں کہ جن

گوشت سوکھ گیا ہو۔ اور وہ لاغر و ناتوان ہو گیا ہو۔ اُس کو گوشت خور جانوروں کا گوشت کھلائیں۔ کیونکہ گوشت کھانے والے جانوروں کا گوشت خصوصیت کے ساتھ جسم کو موٹا کرنے والا اور قوت بڑھانے والا ہے اور مدقوق و مسلول کو مور کا گوشت اور مور کے گوشت کے نام سے گدھ کا گوشت۔ الّو کا گوشت اور نیل کنٹھ کا گوشت کھلائیں۔ تیتر کے نام سے کوّے کا گوشت مچھلی کے نام سے سانپ کا گوشت اور مچھلیوں کی آنتوں کے نام سے کیچووں کو پکا کر کھلائیں۔ خرگوش کے نام سے لومڑی کا گوشت۔ بڑے نیولے کا گوشت۔ بلی کا گوشت۔ گیدڑ کے بچوں کا گوشت استعمال کرائیں۔ ہرن کے نام سے شیر ببر کا گوشت۔ ریچھ کا گوشت۔ بجو یا چرخ کا گوشت۔ شیر کا گوشت اور دوسرے گوشت خور جانوروں کا گوشت استعمال کرائیں۔ یہ سب گوشت مدقوق و مسلول کے جسم کے گوشت بڑھانے کے لئے بہت مفید ہوتے ہیں۔ بھینسے کے نام سے ہاتھی کے گوشت کا قیمہ۔ گھوڑے کے گوشت کا قیمہ اور گینڈے کے گوشت کا قیمہ مناسب مصالحوں کے ساتھ پکا کر مدقوق و مسلول کو کھلائیں۔ مور کا گوشت۔ تیتر کا گوشت۔ مرغ کا گوشت ہنس کا گوشت۔ اونٹ کا گوشت۔ گدھے کا گوشت۔ گائے کا گوشت۔ اور بھینس کا گوشت بھی مدقوق و مسلول کے گوشت کو بہت بڑھانے والا ہے۔ مندرجہ بالا حیوانات کے گوشتوں کے بیان کرنے کے بعد بھگوان آترے نے اُن تمام حیوانات برّی و بحری کے گوشتوں کے کھانے کے متعلق احکام صادر فرمائے ہیں جو چرک سنہتا کے سوتر ستھان ادھیائی ۲۷ میں بیان کئے گئے ہیں اور جن کی آٹھ قسموں میں ایسی دانشمندی سے تقسیم کی گئی ہے جن سے کوئی حیوان خارج نہیں ہو سکتا ہے۔ چنانچہ بھگوان آترے اِن الفاظ میں یہ احکام صادر فرماتے ہیں کہ جس مدقوق و مسلول میں خلط باد کا غلبہ ہو اس کو پرسہ۔ بھوسی آشے۔ انوپ۔ جلج اور جل چر چوپایوں پرندوں اور پانی میں رہنے والے جانوروں کا گوشت استعمال کرائیں۔ اور جس مدقوق و مسلول میں خلط بلغم اور خلط صفرا کا غلبہ ہو اس مریض کو پرتد وشکر اور دھنوج چوپایوں اور پرندوں کا گوشت کھلائیں۔ بھگوان آترے نے گوشتوں کے استعمال کے بیان میں یہ بھی ہدایت فرمائی ہے کہ جن حیوانات کے گوشتوں سے مریض کو نفرت ہو اور ان کے کھانے کی عادت نہ ہو ایسے حیوانات کے گوشت پسندیدہ جانوروں کے گوشتوں کے نام سے کھلائے جائیں۔ تاکہ مریض کو اس بات کا قطعاً علم نہ ہو ورنہ نفرت اور کراہت کے سبب سے قے ہو جانے کا قوی احتمال ہے (ملاحظہ ہو چرک سنہتا بھاشا ٹیکا سہت چکتسا ستھان ادھیائی ۸) کتاب سنسکرت کے اشٹانگ ستھان ادھیائی ۱۴ میں بھی مدقوق و مسلول کے لئے مختلف جانوروں کے گوشت لکھے گئے ہیں۔ اور خاص طور پر یہ ہدایت کی گئی ہے کہ کوّے۔ الّو۔ نیولے۔ بلی۔ شیر اور ساہی وغیرہ جوہے اور گدھ کے گوشت سرسوں کے تیل میں بھونے جائیں۔ اور نمک ملا کر مختلف طریقوں سے پکا کر مدقوق و مسلول کو کھلائے جائیں۔

یکشما روگی کے لئے مفید شرابوں کا بیان

بھگوان آترے ارشاد فرماتے ہیں کہ یکشما روگی یعنی مدقوق و مسلول جانوروں کے گوشت کھایا کرے اور بقدر ضرورت پرسنا۔ وارنی۔ بشید ھو۔ ارشٹ۔ آسو اور مدھو (مختلف قسم کی شرابوں کے نام) نوش کیا کریں۔

گوشت خوری اور بادہ نوشی سے یکشما کا ازالہ اور دفعیہ

بھگوان آترے ارشاد فرماتے ہیں کہ جو یکشما روگی یعنی مدقوق و مسلول ہمیشہ گوشت کھاتا ہے۔ مادھویک نامی شراب پیتا ہے اور خوش دلی سے اپنی زندگی بسر کرتا ہے۔ اُس کے جسم میں دق و سل کا مرض دیر تک نہیں ٹھہرتا ہے یعنی وہ جلد صحت یاب ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد پھر بھگوان آترے یہ بھی ارشاد فرماتے ہیں کہ جو شخص وارنی شراب کا منڈ (صاف حصہ) پیتا ہے۔ نہانے اور دھونے سے اپنے جسم کو پاک و صاف رکھتا ہے اور حوائج ضروریہ یعنی پیشاب و پاخانہ وغیرہ کو نہیں روکتا اُس کے جسم میں دق و سل داخل نہیں ہو سکتی اور اس کے حملہ کا دفعیہ ہو جاتا ہے۔

(ملاحظہ ہو چرک سنہتا چکتسا ستھان ادھیائی ۸)

راج یکشما روگی کے لئے دوائیں اور غذائیں

اب ہم مضمون زیر عنوان کے اخیر میں صرف وہی دوائیں اور غذائیں تحریر کریں گے جو کتاب سنسکرت میں راج یکشما روگی یعنی مدقوق و مسلول کے لئے مرقوم ہیں۔ قارئین کرام غور کے ساتھ ملاحظہ فرمائیں۔

(۱) مونگ اور [illegible] کی دالیں پکا کر مدقوق و مسلول کو کھلائیں۔ (۲) گوشت کھلا کر ارشٹ۔ مادھویک اور مدیرا (شرابوں کے نام) پلائیں (۳) [illegible] میں جو بھگو کر ان کی روٹیاں وغیرہ پکا کر کھلائیں (۴) بکری اور بھیڑ کا گھی پلائیں اور جو مریض کمزور ہیں کو [illegible] بکری اور بھیڑ کا گھی ملا کر استعمال کرائیں۔ (۵) [illegible] سیاہ۔ سونٹھ۔ فلفل دراز۔ چب اور بائو بڑنگ کا سفوف [illegible]

شہد اور گھی میں ملا کر چٹائیں (۶) گوشت خور جانوروں کا گوشت گھی میں پکائیں اور اس گھی میں فل فل دراز ملا کر مریض کو استعمال کرائیں اس کے استعمال سے دق وسل کا ازالہ ہو جاتا ہے (۷) داکھ مصری اور فلفل دراز شہد اور تل کے تیل میں ملا کر چٹانے سے بھی دق وسل زائل ہو جاتی ہے۔ (۸) بکری کے گھی میں شہد، اسگندھ، تل اور ماش ملا کر چٹائیں (۹) مصری، اسگندھ اور فل فل دراز کا سفوف گھی اور شہد میں ملا کر چٹائیں۔ یا اسگندھ میں پکایا ہوا دودھ پلائیں۔ یا اس دودھ سے گھی نکال کر اور مصری ملا کر دودھ کے ساتھ استعمال کرائیں۔ اس کے استعمال سے توانائی حاصل ہوتی ہے۔ (۱۰) اڑوسے کی جڑ، پتے۔ شاخیں اور پھول پانی میں جوش کریں اور جوشاندہ میں گھی ملا کر پکائیں۔ جب صرف گھی باقی رہے تو شہد ملا کر چٹایا کریں۔ (۱۱) گائے کے گوبر کا نچوڑا ہوا رس، گھوڑے اور ہاتھی کی لید کا نچوڑا ہوا رس، بھیڑ اور بکری کی تازہ مینگنیوں کا نچوڑا ہوا رس۔ مدوا۔ ہلدی اور کھیرکے جوشاندہ میں ملائیں اور دودھ اور گھی اضافہ کرکے نرم آنچ پر پکائیں۔ پکانے کے وقت ہلیلہ۔ بلیلہ۔ آملہ۔ مدہر درگ کی دوائیں کاکولی وغیرہ کالی مرچ پیپل سونٹھ اور بھدردار وبھی شریک کریں۔ اچھی طرح پکانے کے بعد گھی کو چھان لیں اور یہ گھی مدقوق ومسلول کو استعمال کرائیں۔ یہ گھی دق وسل کے زائل کرنے کے لئے بہت مفید ہے (۱۲) دش مول۔ برنا۔ کرنجوہ۔ بھلاواں۔ دونوں سانٹھی۔ جو۔ کلتھی۔ بیر۔ بھاڑنگی۔ پاڑھا۔ چیترک اور زمین کند کو پانی میں پکا کر جوشاندہ تیار کرلیں۔ جو چھ پاتر ہو (ایک پاتر چار سیر کا ہوتا ہے) اس جوشاندہ میں ایک پاتر گھی ڈال کر پکائیں۔ اور پیپلی کالی مرچ۔ سونٹھ۔ پھوہر کا دودھ۔ ہلیلہ۔ چب۔ دیودار اور سیندھا نمک کا لگدا اضافہ کریں۔ جب صرف گھی باقی رہے تو چھان کر بقدر ضرورت مدقوق ومسلول کو استعمال کرائیں اس گھی کے استعمال کرنے سے شوش روگ (دق وسل) امراض شکم اور بادی امراض بول دور ہو جاتے ہیں (۱۳) گائے۔ گھوڑی۔ بھیڑ۔ بکری۔ ہتھنی ہرنی۔ گدھی اور اونٹنی کے لید۔ گوبر اور مینگنیوں کے رس میں ان سب جانوروں کا دودھ۔ تازہ خون اور ان کے گوشتوں کی یخنی شریک کریں۔ اور ان تمام چیزوں میں منقیٰ۔ اسگندھ۔ پیپلی۔ مصری اور گھی اضافہ کرکے نرم آنچ پر پکائیں۔ اور اچھی طرح پکانے کے بعد گھی کو چھان کر کسی برتن میں حفاظت کے ساتھ رکھیں۔ یہ گھی دق وسل کی تمام خرابیوں کو دور کرتا ہے (۱۴) الائچی خورد۔ اجمود۔ آملہ۔ ہلیلہ۔ بلیلہ۔ کھیر نیم۔ وجے سار۔ شال سار، باؤ بڑنگ بھلاواں۔ چیترک۔ بیج یا اجوائن۔ کالی مرچ۔ پیپلی۔ سونٹھ۔ ناگر موتھا اور پھٹکری کو پانی میں جوش کرکے جوشاندہ تیار کرلیں۔ اس جوشاندہ میں گھی شامل کرکے نرم آنچ پر پکائیں جب صرف گھی باقی رہے۔ اس گھی میں تیس پل (۱۲۰ تولہ) مصری۔ چھ پل بنسلوچن۔ اور دو پرستھ (۱۲۸ تولہ) شہد اضافہ کریں۔ اور رئی سے بلو کر اچھی طرح ملالیں۔ اس کے بعد یہ گھی بقدر ضرورت مدقوق ومسلول کو چٹا کر اوپر سے دودھ پلائیں۔ یہ گھی رسائن یعنی عمر کو بڑھانے والا ہے اس کے دوران استعمال میں کسی قسم کے پرہیز کی ضرورت نہیں ہے۔ نیز یہ گھی دق وسل کے علاوہ کھانسی۔ امراض قلب امراض طحال اور باؤگولہ وغیرہ کئی بیماریوں کو دور کرتا ہے (۱۵) مدقوق ومسلول کو قاعدہ کے مطابق لہسن استعمال کرائیں (۱۶) دودھ کے ساتھ ناگ بلا کا استعمال کرائیں۔ (۱۷) دودھ کے ساتھ فلفل دراز کھلائیں۔ (۱۸) دودھ کے ساتھ سلاجیت استعمال کرائیں۔

نوٹ۔ کتاب سسشرت میں صرف ایک معدنی دوا یعنی سلاجیت تحریر کی گئی ہے لیکن چرک اور اشٹانگ ہردے میں دق وسل کے لئے کوئی معدنی دوا نہیں لکھی گئی ہے۔ (حبیب اللہ)

ایک ماہ میں راج یکشما کے ازالہ کی عدیم النظیر تدبیر

(۱۹) بکری کی مینگنیاں۔ بکری کا پیشاب۔ بکری کا دودھ۔ بکری کا گھی۔ بکری کا تازہ خون اور بکری کا گوشت، دق وسل کا جو مریض داخلی اور خارجی طور پر استعمال کرے اور ان چیزوں کے اثنار استعمال میں بکریوں کے باڑے میں مستقل طور پر اپنی بود وباش رکھے، وہ مریض ایک مہینہ میں صحت یاب ہو جائے گا۔

(ملاحظہ ہو سسشرت سنہتا بھاشا ٹیکا سہت۔ اترتنتر ستھان ادھیائی ۴۱)



ازجناب حکیم مولوی حبیب اللہ صاحب سدھوری حیدرآباد دکن

ہمدرد صحت کا دق وسل نمبر "رسالہ ہمدرد صحت دہلی کی اشاعت خاص "دق وسل" نظر سے گزری۔ اس اشاعت خاص میں خصوصیت کے ساتھ دق وسل کے تمام پہلوؤں پر کافی روشنی ڈالی گئی ہے اور طب ہندی، طب اسلامی اور طب مغربی کے جلیل بہا آراءت جمع کئے گئے ہیں۔ ان باتوں کے ماسوا یہ اشاعت خاص دق وسل کے متعلق جدید تحقیقات واکتشافات اور قدیم نظریات ومعلومات سے بھی مالامال ہے اور علمی وعملی حیثیت سے کہی جا... قابل قدر اور خاص وعام کے لئے نہایت مفید ہے۔ یہ امر بھی نہایت مسرت کے قابل اظہار ہے کہ اس اشاعت خاص میں [illegible] اشاعتوں کے مقابلہ میں [illegible]



معلومات

جسم میں اعضا کی تبدیلی

فلیڈیلفیا کی انجمن فلاسفہ میں اپنی ایک تقریر کے ضمن میں ڈاکٹر الیکس کیرل نے اس عظیم الشان کامیابی کا تذکرہ کیا جو کہ ان کا دعوے ہو کہ کرنل لنڈبرگ کی تازہ ایجاد کو حاصل ہوئی ہے۔ اس ایجاد کے متعلق یہ قیاس کیا جارہا ہے کہ یہ اس مبارک عہد کی جانب پہلا قدم ہے جبکہ یہ ممکن ہو جائے گا کہ مریض انسان کے بدن سے فرسودہ اور نکمّے اعضاء کو نکال کر ان کی جگہ دوسرے اچھے اعضاء رکھ دیئے جایا کرینگے۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ اگر مثال کے طور پر کسی شخص کے گردے خراب ہو گئے ہیں تو یہ ہوسکے گا کہ اس کے گردے نکال کر ان کی بجائے تندرست گردے اس کے جسم میں لگا دیئے جائینگے جنہیں کہ کسی مردہ جسم سے نکال کر اس نو ایجاد مشین کے ذریعہ زندہ رکھا گیا ہو۔

یہ مشین بالکل انسانی دل کی طرح کام کرتی ہے اور جو اعضاء کسی جسم سے نکال کر اس میں رکھدیئے جاتے ہیں انہیں برابر خون کی طرح کا جان بخش سیّال پہونچاتی رہتی ہے اور اس طرح وہ بالکل زندہ حالت میں رہتے ہیں اور زندہ اجسام میں انہیں پیوست کیا جاسکتا ہے۔

ڈاکٹر کیرل کا بیان ہے کہ اس طریقے پر مردہ جسم کے اعضاء کو زندہ رکھنے کا تجربہ نو سو معمولوں پر آزمایا جاچکا ہے اور مجموعی طور پر ایک لاکھ گھنٹوں تک ایسے اعضاء کو زندہ رکھا گیا ہے۔ ہر ایک عضو کو اس مشین میں رکھ کر زندہ رکھنے پر جو وقت صرف کیا گیا ہے وہ دو دن سے لے کر تیس دن تک تھا

یہ مشین خود بخود دل کی طرح کام کرتی رہتی ہے اور نبض کی رفتار یعنی اس غذا بخش سیّال کے رگوں میں دوڑنے کی رفتار نیز اس کا دباؤ حسب مرضی رکھا جاسکتا ہے۔ اس وقت تک جو اعضاء اس طرح زندہ رکھے گئے ہیں ان میں پھیپھڑے، دل، غدد درقیہ، اور گردے ہیں۔

سو سال کی عمر اور جوانی

امریکہ کے تین ایسے ڈاکٹروں نے جو غذاؤں کے متعلق تجربات کر رہے ہیں اپنے ایک بیان کے ذریعہ واضح کیا ہے کہ بچپن میں غذاؤں پر پابندیاں عائد کرکے یہ ممکن ہے کہ آدمی کی عمر اور اس کی طاقت کو سو برس سے بھی زیادہ عرصہ تک قائم رکھا جاسکے۔ ڈاکٹر سی۔ ایم میکال، ڈاکٹر ایل۔ اے۔ مینارڈ، اور ڈاکٹر جی۔ اسپرلنگ نے سفید چوہوں پر گذشتہ تین برس کی مدت تک تجربے کئے ہیں اور ان تجربوں کے نتائج امریکہ کے ادارۂ اغذیہ کے سامنے بیان کئے گئے تھے۔

تحقیقات اس اصول پر مبنی تھی کہ انسانی نشوونما کے ابتدائی زمانے میں اگر ایسا کیا جائے کہ بچے کو بھوکا مارے بغیر اس کے جسم کو ایسی غذائیں دی جائیں جن سے حرارت کم پیدا ہوتی ہے اور نشوونما کو ایک حد تک روک دیا جائے تو زندگی کی مدت بڑھ جاتی ہے۔ تجربات نے ان ڈاکٹروں کے بیان کے مطابق جو کچھ ظاہر کیا وہ حسب ذیل ہے :۔

زندگی کی مدت ورثہ کی بنا پر پیدائش کے وقت سے معین نہیں ہوتی بلکہ وہ بہت ہی لچکدار چیز ہے جسے ایک ایسی لمبائی تک کھینچ کر بڑھایا جاسکتا ہے کہ جس کا تا حال کوئی اندازہ نہیں ہے، اور یہ کہ

اگر نشوونما کو بچپن میں روک دیا جائے تو اس سے بڑھاپے کی آمد رک جاتی ہے اور جسے طبعی عمر کہا جاتا ہے اس سے کہیں زیادہ لمبائی تک عمر کو پہنچایا جاسکتا ہے۔

ان تینوں ڈاکٹروں نے ایک سو چھ چوہوں پر تجربات شروع کئے اور ان کی الگ الگ جماعتیں بنادیں۔ ایک جماعت کی غذا پر پابندیاں [illegible] طرح یکساں رہتی تھی۔ پابندیوں [illegible] کو بھی بالکل وہی غذائیں اور حیاتین وغیرہ دیئے جاتے تھے

آزاد جماعت کو لیکن ان کے نشو و نما کو حرارت پیدا کرنے والی غذاؤں کی مقدار میں کمی کر کے روکا جاتا تھا۔ نشو و نما کی روک تھام کے لحاظ سے پھر ان جماعت کی مزید جماعتیں بنائی گئیں۔ کچھ وہ کہ جن پر سے تین سو دن کے بعد پابندیاں ہٹائی گئیں۔ کچھ پر سے پانچ سو دنوں کے بعد، بعض پر سے سات سو دنوں کے بعد، اور بعض پر سے ایک ہزار دنوں کے بعد۔ اور ان مدتوں کے بعد انہیں معمولی طور سے کھانے پینے کو دیا گیا۔

رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ قبل اس کے کہ ایک ہزار دن والی جماعت کے ایک ہزار دن پورے ہوتے، آزاد جماعت کے تمام چوہے کہ جن پر کوئی پابندی نہ تھی پہلے جوان اور پھر جوان سے طبعی طور پر بوڑھے ہو کر مر چکے تھے۔ جن چوہوں کی نشو و نما روک دی گئی تھی ان میں اب بھی جوانی کے آثار موجود تھے۔ تجربہ کرنے والے ڈاکٹر کہتے ہیں کہ ان تجربوں نے اس خیال کو باطل کر دیا ہے کہ جن جسموں کی زیادہ نشو و نما کی جائے وہ زیادہ دنوں تک جینے کی قابلیت حاصل کر لیتے ہیں۔ وہ محتاط سائنس داں بھی کہ جنہوں نے یہ رپورٹ سنی اتنا کہنے پر مجبور ہو گئے کہ کوئی معقول وجہ ایسی موجود نہیں ہے کہ یہ تحقیقات جو چوہوں پر کی گئی ہے تمام جانداروں حتےٰ کہ انسانوں کی زندگی کے متعلق بھی ٹھیک نہ ہو۔

خود تجربے کرنے والے ڈاکٹر ابھی بس اسی قدر کہتے ہیں کہ وہ چوہے کہ جنہیں طبعی طور پر چھ سو دن کے بعد مر جانا چاہیئے ایک ہزار اٹھسٹھ دن گذرنے پر بھی زندہ ہیں اور اگر چوہے اور انسان کی عمروں کے تناسب سے حساب لگایا جائے تو انسانی عمر کی صورت میں یہ مدت ایک سو سات سال کے برابر ہوتی ہے۔ ابھی تک یہ چوہے مرے نہیں ہیں۔

اگر انسانی زندگی بھی انہی قواعد سے اثر پذیر ہوتی ہے جن کا مشاہدہ اور تجربہ مذکورہ بالا ڈاکٹروں نے کیا اور کوئی وجہ نہیں کہ وہ کیوں اثر پذیر نہ ہو، تو یہ ممکن ہے کہ والدین اپنے بچوں کی خوراک پر پابندیاں عائد کر کے اور ان کے جسم کی بڑھوار کو روک کر ان کی جوانی، اور ان کی زندگی کی مدتوں کو طویل کر سکتے ہیں۔

خونی بینک روپے پیسے کی طرح اب انسانی خون بھی قرض دیا جانے لگا ہے۔ چکاگو (امریکہ) میں کُک کاؤنٹی ہاسپٹل میں اس قسم کا ایک بینک بھی قائم ہو گیا ہے جسکی وجہ سے ناگہانی ضرورتوں کے موقع پر جبکہ کسی مریض کی جان بچانے کے لئے اس کے جسم میں تازہ خون پہنچانے کی ضرورت ہوتی ہے اس بینک سے خون مل سکتا ہے۔ کیونکہ اب یہ ممکن ہو گیا ہے کہ خون کو کئی کئی ہفتوں تک سردی پہنچانے والی مشینوں میں رکھ کر بالکل تازہ رکھا جا سکے۔ اس خونی بینک میں ہر قسم کے خون "ریفریجریٹر" کے اندر محفوظ رکھے رہتے ہیں اور وقت پر مناسب خون اور خون دینے والے کی تلاش میں مارا مارا پھرنا نہیں پڑتا، اور نہ یہی ضرورت باقی رہتی ہے کہ خون دینے والا مل جائے لیکن امتحان کرنے پر یہ معلوم ہو کہ اس کا خون اس مریض کے لئے مناسب حال نہیں ہے۔

اب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ کوئی مریض جس کا عنقریب آپریشن ہونے والا ہو ایک دو ہفتہ آپریشن سے قبل آدھ سیر یا تین پاؤ کی مقدار میں اپنا ہی خون اس بینک میں اس غرض سے جمع کر دے کہ اگر ضرورت پڑی تو وہی خون اسکے بدن میں داخل کر دیا جائیگا۔ تندرست حاملہ عورتیں بھی بہ آسانی پاؤ آدھ پاؤ اپنا خون بینک میں وضع حمل سے قبل جمع کرا سکتی ہیں تاکہ اگر ضرورت ہو تو انہی کا خون ان کے جسم میں داخل کر دیا جائے۔ اسی طرح خون جمع کرانے والوں کو اگر عمل جراحی، یا زچگی کے موقع پر خون داخل کرانے کی ضرورت پیش نہیں آتی تو جو خون انہوں نے جمع کرایا تھا وہ کسی اور ضرورت مند کے کام آجاتا ہے اور گویا زکوٰۃ ادا ہو جاتی ہے۔ فوری ضرورت کے وقت بینک سے خون قرض بھی لیا جا سکتا ہے جسے تندرست ہو جانے پر ادا کیا جا سکتا ہے۔ کسی دوسرے کا خون اپنے جسم میں داخل کرا کے جن لوگوں نے زندگی پائی ہو وہ یقیناً کسی اپنے ایسے بھائی یا بہن کے متعلق ہیں جسے آیندہ انہی کی طرح خون کی ضرورت پڑے۔ اور اس وقت ان کا فرض ہے کہ اپنا خون دیکر دوسروں کی جانیں بچائیں۔ ایسے بخار جو اسٹرپٹو کاکس جراثیم کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں (زچگی کا بخار، سُرخ بادہ وغیرہ) یا سُرخ بخار یا دیگر متعدی امراض والوں کا خون اگر اس زمانے میں لے کر رکھ لیا جائے کہ جب ان کا بخار اتر چکا ہو اور وہ شفایاب ہو رہے ہوں تو یہ خون ان مریضوں کے لئے جو ان بخاروں میں مبتلا ہوں بہترین علاج ہے۔

نوّے سالہ عمر جو خوش نصیب لوگ نوّے سال کی عمر تک پہنچتے ہیں ان سب میں بعض باتیں مشترک ہوتی ہیں۔ [illegible] بدن کے ہوتے ہیں۔ ہمیشہ چہرے سے ان کی عمر اصل سے کم معلوم ہوا کرتی ہے۔ حواس خمسہ صحیح [illegible]

ہوتا ہے کہ ان کے بال گر جائیں۔ انہیں اگر کبھی کوئی بیماری ستاتی ہے تو وہ گٹھیا ہے۔

نوّے سالہ انسانوں میں سے ایک سو آدمیوں کا معائنہ کیا گیا اور معلوم ہوا کہ ان میں سے ایک پر بھی کبھی عمل جرّاحی نہیں کیا گیا تھا ان میں سے کبھی کسی کو کلوروفارم سونگھنے کی ضرورت نہ پڑی تھی۔ ان میں سے ایک بھی ایسا نہ تھا جو اپنے ماں باپ کا اکلوتا یا پہلوٹی کا بچہ ہو۔ ان سب کی عادات تھی کہ بکثرت خط لکھنا پسند کرتے تھے، سب علی الصباح اٹھنے کے عادی تھے اور بستر پر پڑا رہنا کسی کو بھی پسند نہ تھا۔ یہ سب کے سب مضبوط قوت ارادی رکھتے تھے، اپنی ضروریات خود مہیّا کرتے تھے، راسخ العزم تھے، ضرورت اور ماحول کے مطابق اپنے آپ کو ڈھال لینا جانتے تھے، اور محنتی اور جفاکش تھے۔ رنج و غم کو کبھی اپنے پاس نہ پھٹکنے دیتے تھے، اور تنہائی پسند تھے۔ ان میں سے کوئی نہ تو تاش کھیلتا تھا۔ نہ تمباکو کا استعمال کرتا تھا۔

اس قسم کے مزاج، اور اس قسم کی عادات کے ساتھ ان سو آدمیوں نے نوّے برس تک بڑھاپے کی مصیبت کو ٹالا ہے۔ ان کی ریس کرنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ ہم سادہ اور باقاعدہ زندگی بسر کریں۔ اور ہمیشہ سرگرم عمل رہیں۔

حرارت کا اثر ڈاڑھی پر

ڈاکٹر بول اٹین امریکی نے پورا ایک سال ڈاڑھی کے بالوں کی نمو پر حرارت و برودت کا اثر معلوم کرنے میں صرف کیا اور کافی اطمینان و تحقیق کے بعد پتہ لگایا کہ موسم گرما میں یہ بال سر سے زیادہ تیزی کے ساتھ بڑھتے ہیں۔

اس سلسلہ میں تجربہ کی نوعیت نہایت عجیب تھی۔ ڈاکٹر موصوف نے اپنے دائیں رخسار کا ایک انچ مربع حصہ انتخاب کرکے اسے روزانہ صبح کو ایک مقررہ وقت پر مونڈنا شروع کیا۔ اس کام کے لئے ایک ایسا آلہ تیار کیا جو معیّن قاعدہ کے موافق بال مونڈتا تھا۔ جتنے بال نکلتے ان میں سے روزانہ سو بال چن کر رکھتا جاتا۔ اور آلہ خوردہ پیما (میکرومیٹر) سے ان کی پیمائش کرتا جاتا اور ان سو بالوں کا اوسط نکالتا رہتا۔ اس اوسط کے مقابل میں گذشتہ دن کی موسمی حرارت معلوم ہوجاتی۔ غرض اس طرح بڑی احتیاط کے ساتھ گرمی اور سردی دونوں موسموں میں بالوں کی نمو کی رفتار معلوم کی تو ثابت ہوا کہ ڈاڑھی کے بال موسم گرما میں زیادہ تیزی سے بڑھتے ہیں۔ شائد اسی کو کہتے ہیں بال کی کھال نکالنا۔

غدہ درقیہ اور زنانہ پن

کیلیفورنیا یونیورسٹی کے ایک ماہر حیوانیات نے پانچ مہینے کے چوہوں کا نظام غدی بدل کر ثابت کر دیا کہ اس طریق عمل سے جو نر تھے ان میں مادہ کے خواص پیدا ہوگئے۔ ان نر چوہوں کا غدہ درقیہ نکال کر غدۂ تحامیہ کی تقلیم کی گئی تھی جس کے نتیجہ میں ان میں چوہیوں کی تمام علامات نمایاں ہوگئیں۔ مثلاً نومولود چوہوں کے مسکن بنانا، انہیں ماں کی طرح چاٹنا وغیرہ اس موقع پر مزید توضیح کے لئے یہ ظاہر کر دینا ضروری ہے کہ انسانوں میں جو مثالیں اپنی ہی صنف سے لطف اندوز ہونے کی پائی جاتی ہے وہ اسی غدہ درقیہ کے غیر معمولی طور پر بڑے ہونے کا مظہر ہیں۔

آیوڈین اور بقائے صحت

مسئلہ تغذیہ میں جدید تحقیقات سے واضح ہوا ہے کہ آیوڈین بقائے صحت کے لئے لازمی عنصر ہے گو انسان کے جسم میں اس کا حصہ بہت تھوڑا ہے مگر یہ تھوڑا بھی بہت اہمیت رکھتا ہے۔ اس عنصر کی کمی عموماً مرض گلگھنا کا باعث ہوجاتی ہے مگر بعض مثالوں سے یہ بھی ظاہر ہے کہ جن بچوں میں آیوڈین کم تھا وہ بونے ہو کر رہ گئے ہیں۔ آیوڈین دراصل سمندر اور اس کے طبقات میں پایا جاتا ہے۔ جو چیزیں سمندر کے آس پاس پیدا ہوتی ہیں ان میں موجود ہوتا ہے۔ مگر پہاڑی حصوں میں جو غلہ یا پیداوار ہوتی ہے ان میں اس کا فقدان رہتا ہے۔

آیوڈین میں قوت اور نشوونما کے خواص ہیں۔ مگر اس کی نامناسب فراہمی ایک قسم کا حمق اور زیادہ سے زیادہ دماغی اختلال پیدا کر سکتی ہے۔

آیوڈین [illegible] کی باقاعدہ اور صحیح نمو کے لئے ضروری ہے اس کے فقدان کے کامل طور سے جزو بدن ہونے اور چربی کے جلنے میں بہت [illegible]

[illegible] کے لئے بھی خون میں گردش [illegible] آیوڈین کی سخت ضرورت ہوتی ہے۔

[illegible] آیوڈین کا [illegible]

گوبھی، بلسن، گلگرستا، اسٹرابیری، مسلم چاول، سبز مٹر، ٹماٹر اور ناشپاتی۔

چونکہ سوئٹزرلینڈ میں گھینگھے کی بیماری بہت پائی جاتی ہے اس لئے وہاں یہ تدبیر کی گئی کہ نمک طعام (ٹیبل سالٹ) میں آیوڈین شامل کر دیا گیا۔ اس طرح آیوڈین کے جداگانہ استعمال سے جو تکلیف محسوس ہوتی تھی رفع ہو گئی۔ اور اس کے نتائج و فوائد خاطر خواہ ظاہر ہوئے یہاں تک کہ دوسرے ملکوں نے بھی اپنے یہاں اسی طریقہ کو رواج دیا اور اس سے استفادہ کیا۔

کمی خون اور حیاتین "ج"

ایڈنبرا میڈیکل جرنل میں لکھا ہے کہ ایک شخص نے ڈیڑھ سال سے تازہ ترکاریاں، آلو، تازہ دودھ یا تازہ پھل بالکل نہیں کھائے تھے۔ اس کی ٹانگیں سن اور دردمند ہو گئی تھیں۔ مسوڑھے متورم تھے اور ان سے خون اکثر بہا کرتا تھا۔ بالآخر وہ اتنا بیمار ہو گیا کہ اسے ایک ہسپتال میں داخل کرنا پڑا۔ یہاں اس کی سابقہ غذا جاری رہی۔ گو فولاد کا جزو اس میں کم تھا مگر حیاتین (ج) کا اضافہ روزانہ ہوتا رہا اور اس کی کل مقدار سنترہ کے تین اونس رس کے برابر ہو گئی۔

شخص مذکور کو کمی خون کی سخت شکایت تھی۔ سترہ دن کے اندر اس کے سرخ خون کے خلیات بیس لاکھ پچاس ہزار سے بیالیس لاکھ پچاس ہزار سے بیالیس لاکھ چھبیس ہزار ہو گئے۔ اور ہیموگلوبین مادہ پینتالیس فیصدی سے ستر فیصدی ہو گیا اب اسے "حیاتین" دینا موقوف کیا گیا باوجود اس کے گیارہ ہفتے کے اندر خون کے سرخ خلیات چھبیس لاکھ ہو گئے اور ہیموگلوبین سو فیصدی ہو گیا علامات صحت آغاز علاج ہی سے نمایاں تھیں۔ ان میں برابر اضافہ ہوتا رہا اور دو ہفتے کی مدت میں مریض بالکل صحت یاب ہو گیا۔ اس مثال سے یہ رائے قائم کی گئی ہے کہ خواہ غذا میں فولاد کا جزو کم ہی کیوں نہ ہو حیاتین (ج) بغیر اس کے کمی خون پیدا کر سکتی ہے نیز یہ کہ حیاتین کا اثر اس کا استعمال موقوف کرنے کے بعد بہت دن تک قائم رہتا ہے۔

زمانہ ماہواری کا درد اور حمل کے ہارمون

درد شقیقہ (آدھا سیسی) جو نہایت تکلیف دہ اور مشکل علاج مرض ہے حال ہی میں اس کا ایک عجیب علاج گو قطعی نہیں عارضی مسکن کی حیثیت سے ڈاکٹر موفات نے دریافت کیا ہے۔ ڈاکٹر کا بیان ہے کہ بہت سی عورتیں جو زمانہ ماہواری کے دردِ سر میں مبتلا تھیں انہیں حاملہ عورت کے پیشاب سے نکالا ہوا صنفی ہارمون جسے (Gonadotropic) کہتے ہیں دیا گیا تو انہیں بہت آرام رہا۔ گیارہ میں سے سات مریضوں کے سروں کا لاشعاعی معائنہ کرنے سے ثابت ہوا کہ ان کے غدہ نخامیہ کے نقص یا خرابی اور اس کے غلط عمل یا مبیضوں کے نقص فاعلیت کی وجہ سے درد کی شکایت لاحق ہوئی تھی۔

مراسلات

جَامِعہ طِبّیہ دہلی

شفاء الملک حکیم عبد الحسیب صاحب ممبر بورڈ آف انڈین میڈیسن گورنمنٹ یوپی کی رائے

"مجھے جامعہ طبیہ قرول باغ دہلی کو دیکھنے کا اتفاق ہوا ۔ آج سالانہ امتحان شروع ہوا ہے۔ میں نے طلبہ کو امتحان دیتے ہوئے بغور دیکھا جو کہ نہایت احتیاط ونگرانی سے ہو رہا ہے ۔ جناب حکیم فرید احمد صاحب عباسی پروفیسر دہاؤس فزیشن آیورویدک اینڈ یونانی طبیہ کالج دہلی شرح اسباب کا اور جناب ڈاکٹر پریم لال صاحب تشریح کا تقریری امتحان لے رہے ہیں ۔ طلبہ کی تعداد تقریباً ایک سو ہے ۔ موجودہ عمارت شاندار اور جامعہ طبیہ کی ضروریات کے لئے کافی ہے ۔ ایک لیبورٹیری مع ضروری سامان کے موجود ہے جس میں تشخیص امراض کے متعلق عملی تعلیم دی جاتی ہے ایک دواخانہ بھی ہے جس میں ایک تجربہ کار طبیب کی زیر نگرانی فن دواسازی اور دوا شناسی کی تعلیم دیجاتی ہے ۔ اور اس دواخانہ سے ہزارہا غریب مریضوں کو مفت ادویہ تقسیم کی جاتی ہیں ۔

" طلبائے جامعہ طبیہ کے ہاتھ کے بنائے ہوئے تشریحی ماڈل بکثرت ہر ایک کمرہ میں آویزاں ہیں جن میں نازک سے نازک اور مشکل سے مشکل تشریحی نقشہ جات شامل ہیں ۔ ان ماڈل اور نقشہ جات کو دیکھکر مجھے بڑی مسرت ہوئی اور اس کا خاص اثر مجھہ پہ ہوا ۔ ایسا عملی کام میں نے کسی دوسری درس گاہ میں نہیں دیکھا ۔ آمدنی وخرچ کے رجسٹر بھی میں نے دیکھے مجھے حیرت واستعجاب ہی کہ یہ ادارہ بغیر کسی بیرونی امداد کے محض شیوخ واساتذہ کے ایثار وقربانی کی وجہ سے ایسے پیمانہ پر چل رہا ہے جس کی طبی دنیا میں کوئی مثال پیش نہیں کی جاسکتی ۔ قابل مبارکباد ہیں وہ ہستیاں جو بلاکسی معاوضہ کے خدمت فن میں مصروف ہیں ۔ اپنے محترم دوست حکیم محمد الیاس خاں صاحب صدر جامعہ طبیہ وحکیم محمد کبیر الدین صاحب شیخ الجامعہ وحکیم فضل الرحمٰن خاں صاحب رئیس الجامعہ کا کن الفاظ سے شکریہ ادا کروں کہ ایسے نازک وقت میں ایسا اہتمم بالشان کام کر رہے ہیں اور فقید المثال درسگاہ کو چلا رہے ہیں ۔ خداوند تعالیٰ جامعہ کو حوادث زمانہ سے محفوظ رکھے اور یوماً فیوماً ترقی دے " +

۷ رمئی ۱۹۳۸ء

امتحانات کا نتیجہ جامعہ طبیہ دہلی کے امتحانات کا نتیجہ شائع ہو گیا ہے ۔ افضل الحکماء ، اکمل الحکماء ، اور فاضل الاطباء ، کامل الاطباء میں شریک ہونے والے طلباء کا نتیجہ درج ذیل ہے :-

افضل الحکماء ، اکمل الحکماء ، (فائنل)

رول نمبر	نام	نتیجہ	کیفیت	
۵۶	مولوی حکیم عطاء الرحمٰن قاسمی	کامیاب	اوّل	افضل الحکماء
۵۸	حکیم ہنسراج گلاٹی	"	دویم	اکمل الحکماء
۶۲	مولوی حکیم عبد الرشید	"		افضل الحکماء
۵۹	حکیم محمد یحییٰ صدیقی	"		اکمل الحکماء
۵۴	حکیم اوم پرکاش	ضمیمہ	کلیات قانون جمیات قانون تشخیص عملی ۔	

فاضل الاطباء ، کامل الاطباء

رول نمبر	نام	نتیجہ	کیفیت	
۲۵	حکیم محمد یوسف خاں نیازی	کامیاب	اوّل	فاضل الاطباء
۲۹	حکیم محمد وکیل احمد	"	دویم	"
۸	حکیم ظفر حسین	"		کامل الاطباء
۱	حکیم سید [illegible] حسن	"		"
[illegible]	[illegible]			فاضل الاطباء

رول نمبر	نام	نتیجہ	کیفیت
۲۰	حکیم رفیع الدین	کامیاب	فاضل الاطباء
۵	" سید بہاؤ الدین	"	کامل الاطباء
۲	" انیس احمد	"	"
۱۸	" ظہیر الدین	"	فاضل الاطباء
۱۵	" محمد اسلام الدین	"	کامل الاطباء
۱۶	" محمد نعمت اللہ خاں اجمیری	"	"
۱۷	" محمد شیر خاں	"	"
۳۳	محمد امین پنجابی	ضمیمہ	مطب
۲۶	محمد مختار چشتی	"	"
۱۳	مرزا شریف حسین	"	شرح اسباب
۲۱	محمد ادریس	"	"
۲۰	نصیر احمد	"	شرح اسباب ۔ مطب
[illegible]	[illegible]	"	

رول نمبر	نام	نتیجہ	کیفیت	رول نمبر	نام	نتیجہ	کیفیت
۲۳	محمود احمد خاں	ضمیمہ	حفظان صحت ۔ مطب	۳۰	نول کشور	ضمیمہ	شرح اسباب نفیسی ۔ حفظان صحت ۔ مطب
۲۴	اختر الحق	"	حفظان صحت ۔ مطب				
۴	پرمانند	"	فن الولادت ۔ حفظان صحت ۔ مطب ۔	۳۱	ہریش چندر	"	علم السموم تشخیص عملی مطب ۔
۶	سید جمیل احمد	"	حفظان صحت ۔ مطب ۔ شرح اسباب تشخیص عملی	۶۱	جان محمد	"	کلیات نفیسی ۔ فن الولادت حفظان صحت تشخیص عملی
۲۸	منشی خاں	"	شرح اسباب نفیسی فن الولادت تشخیص عملی ۔ مطب	۱۰	عبد القیوم	"	فن الولادت تشخیص عملی ۔ شرح اسباب ۔ مطب

مسجّل (رجسٹرار) جامعہ طبیہ ، دہلی

حضرت علامہ اقبالؒ کی یادگار

ایک عظیم الشان خیراتی یونانی شفا خانے کے قیام کی تجویز

حضرت علامہ اقبالؒ کی یادگار قائم کرنے کے لئے مختلف مجالس قائم ہو چکی ہیں ۔ اور ان میں مختلف تجویزیں پیش ہو چکی ہیں ۔ میں اس سلسلہ میں یہ تجویز پیش کرتا ہوں کہ حضرت علامہ کی یادگار میں ایک عظیم الشان خیراتی یونانی ہسپتال قائم کیا جائے ۔

حضرت علامہ بیشتر یونانی علاج کی طرف رجوع فرماتے تھے چنانچہ وہ فخر الاطبا حکیم عبد الوہاب صاحب نابینا اور رئیس الاطبا حکیم محمد حسن صاحب قرشی کے علاج کی مہارت وقابلیت کے بہت معترف اور مدّاح تھے اور زیادہ تر علاج میں ان ہی سے مشورہ کرتے تھے اور کسی دوسرے طریق علاج کے مقابلہ میں ان کو بہت زیادہ فائدہ حاصل ہوا کرتا تھا ۔

جن اصحاب کو حضرت علامہ کی خدمت میں شرف باریابی کا فخر حاصل ہوا ہے وہ جانتے ہیں کہ یونانی علاج کی افادی حیثیت کے وہ کتنے قائل تھے ۔ اور انکی تمنا تھی کہ پنجاب میں اسلامی یونانی طب کو مقبول و مروج کیا جائے ، پھر کیوں نہ حضرت علامہ کی آرزو کو تکمیل تک پہونچایا جائے ؟

اگر حضرت علامہؒ کی یادگار قائم کرنے والی مجالس اس تجویز کی طرف متوجہ ہوں تو پنجاب طبی کانفرنس اور پنجاب طبی بورڈ دونوں ہر طرح کی اعانت کے لئے آمادہ ہونگے اس قسم کی یادگار تو صرف کانفرنس بھی قائم کر سکتی ہے ۔ مگر حضرت علامہ کے شایان شان یادگار قائم کرنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ انکے دوسرے معتقدین بھی اس میں سرگرم حصہ لیں ۔

(زبدۃ الحکما) حکیم محمد فضل سکرٹیری پنجاب طبی بورڈ
لاہور

یو۔پی، کے اطبا کی تنظیم

ماہ اپریل ۱۹۳۸ء کے رسالہ ہمدرد صحت دہلی میں جناب حکیم محمد حسین صاحب (لکھنؤ) کا ایک مضمون میری نظروں سے بھی گذرا ، آپکی معقول تجویز ہے کہ موجودہ گورنمنٹ کو علم طب اور اطبا کی طرف توجہ مبذول کرائی جائے اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے آپ نے تجویز فرمایا ہے کہ اطبا کی ایک باضابطہ انجمن قائم کی جائے ۔ کون ذی ہوش طبیب ہوگا کہ جس کو اس مبارک تجویز سے اختلاف ہو؟ حقیر کو اس تجویز سے دلی مسرت ہوئی اور اس کی تائید کرتا ہے ۔

آج جب کہ ساری دنیا کے ماہرین فن اپنی اپنی ترقی کے لئے انتہائی کوششیں کر رہے ہیں تو ہمارے لئے [illegible] کہ ہم بھی موجودہ گورنمنٹ کے دور میں تعلیم طب و ترقی فن کے معقول ذرائع مہیا کرنے کی کوشش کریں ۔

ایک منتظم ادارہ کے وسیلہ سے کرائیں ۔ مجھے قوی اُمید ہے کہ ہمارے صوبہ کا ہر طبیب اس معاملہ میں خاص دلچسپی لیگا اور اپنی ہر ممکن امداد سے دریغ نہ کرے گا ۔

میرے خیال میں اب اس میں زیادہ غور و خوض کا وقت نہیں ۔ جلد از جلد کسی قریبی زمانہ میں تمام اطباء کا ایک معقول اجتماع لکھنؤ میں کرکے اس مبارک کام کو فوراً شروع کردینا چاہیئے ۔ ع در کار خیر حاجت ہیچ استخارہ نیست ۔

اس مبارک کام کے لئے راقم الحروف اپنی خدمات پیش کرتا ہے ۔ پیش کی ہوئی تجویزوں پر، میری رائے یہ ہے، کہ جلسہ عام ہی میں رائے زنی کرنی مناسب ہوگی +

(حکیم) محمد ظہیر الدین، قصبہ جرول ضلع بہرائچ

ہز ہائی نس مہارانا صاحب اُودے پور، اور یونانی طب کی قدردانی

طبی حلقوں میں یہ خبر نہایت مسرت سے سُنی جائیگی کہ مہارانا صاحب اودے پور کے دربار سے اجمیر کے مشہور طبیب جناب حکیم محمد حبیب اللہ خاں صاحب کو طلائی دستہ کی ایک تلوار اور سند مع انعام واکرام عطا کی گئی ہے ، اور حکیم صاحب موصوف کی تحریک پر ریاست کے باشندوں کی سہولت کے خاطر سے ایک یونانی شفاخانہ سرکاری طور پر جاری کرنے کا حکم صادر فرمایا ہے ۔ مہارانا صاحب کی یہ فراخدلی اور قدردانی قابلِ تحسین ہے +

عبدالغنی خاں ، از اجمیر ۔

پنجاب طبی کانفرنس کی ہفت سالہ رپورٹ

پنجاب طبی کانفرنس کی ہفت سالہ رپورٹ مرتب ہو رہی ہے اور عنقریب شائع ہو جائیگی ممبران پنجاب طبی کانفرنس سے بالخصوص اور دیگر اطبائے کرام سے بالعموم درخواست ہے کہ وہ اپنا فوٹو ۲ ½ × ۸ کے سائز پر ایک ہزار کی تعداد میں چھپوا کر اور اپنے مجربات میں سے ایک تیر بہدف نسخہ دفتر پنجاب طبی کانفرنس میں بھیجکر شکر گذار فرمائیں ۔ اور رپورٹ خریدنے والے حضرات بہت جلد اپنا پتہ درج رجسٹر کرادیں ۔ کیونکہ فرمائشیں بہت زیادہ آ رہی ہیں ممکن ہے کہ رپورٹ جلد ختم ہو جائے +

(زبدۃ الحکماء) حکیم محمد افضل جنرل سکرٹیری پنجاب طبی کانفرنس، لاہور

ہمدرد صحت دہلی کا دق و سل نمبر

رسالہ ہمدرد صحت دہلی کسی تعارف کا محتاج نہیں ۔ سالہا سال سے یہ بنی نوع انسانی کی خدمت انجام دے رہا ہے اور اصل طب کا پرچار کرکے ہزارہا اشخاص کو بیماری کے دام سے چھڑانے میں کامیاب ہو رہا ہے، ہر سال یہ ایک نمبر شائع کرتا ہے جس میں اپنے مضمون کی مکمل و واضح تشریح ہوتی ہے۔ اس سال اس رسالہ نے دق و سل نمبر شائع کرکے ملک پر ایک زبردست احسان کیا ہے ، دق و سل نہایت موذی مرض ہیں اور ہر سال لاکھوں نہیں، کروڑوں اشخاص اس کا شکار ہو رہے ہیں ، اور اسوقت جبکہ اس موذی مرض کے خلاف علم بغاوت بلند کیا جا رہا ہے اسکے متعلق پبلک کو واقفیت بہم پہونچانا ایک نیک قدم ہے جس کے لئے حکیم حاجی عبدالحمید صاحب دہلوی ایڈیٹر ہمدرد صحت و رسالہ کے دیگر سرگرم کارکنان مبارکباد کے مستحق ہیں ۔ یہ نمبر کوئی معمولی نمبر نہیں ، ۳۵۰ صفحات کی ایک ضخیم کتاب ہے جس میں آیورویدک یونانی اور ڈاکٹری نکتہ نگاہ سے دق و سل کی وضاحت کی گئی ہے، اسکے اسباب اسکی علامتیں اور اس کا علاج یہ سب باتیں اس نمبر میں موجود ہیں ۔ یہ نمبر ان امراض کی ایک مکمل انسائیکلوپیڈیا ہے اور ضرورت ہے کہ صحت و تندرستی چاہنے والے ہر ایک گھر میں یہ موجود رہے ۔ دق و سل کے متعلق ایک چند کتابیں شائع ہو چکی ہونگی ، مگر جہانتک ہمارا خیال ہے وہ آیورویدک یونانی و انگریزی طریقہ علاج کے متعلق الگ الگ ہونگی اور یہ پہلا موقع ہے کہ اس سے [illegible] اور عوام اس سے ٹھیک طرح فائدہ اُٹھا سکیں [illegible] لاکی [illegible] کی تصاویر نمبر کی زینت ہیں ۔ ہندوستان کا [illegible] شخص سے اس کی [illegible] اس کا [illegible] کتاب [illegible] بہت [illegible]

مجربات

جناب حکیم مولوی معین الدین صاحب طبیب ریاست چھتاری

ضماد زعفران زعفران خالص تین ماشہ، پوست بیخ مدار تین ماشہ، عاقرقرحا تین ماشہ، قرنفل تین ماشہ، دارچینی تین ماشہ، سب کو پیس کر رکھ لیں۔ اور ایک ماشہ یہ دوا آب ستیا ناسی میں کھرل کرکے ضماد کریں۔

فوائد:۔ عضو تناسل کی ہر قسم کی سستی کو دور کرتا ہے۔ مقوی باہ ہے +

دافع جریان موصلی سفید ایک تولہ، تالمکھانہ ایک تولہ، گوند ببول ایک تولہ، کتیرا گوند ایک تولہ سفوف بنائیں۔ دسبوس اسپغول مسلم ایک تولہ اور شکر سفید دو تولہ ملاکر رکھیں اور ایک تولہ یہ سفوف گائے کے دودھ کیساتھ استعمال کرائیں۔

فوائد:۔ جریان اور احتلام کے لئے یہ دوا بہت مفید ہے +

جناب حکیم ڈاکٹر محمد محفوظ عالم صاحب قریشی، طوق، کونلور

حبوب نزلہ پوست مسلم ایک چھٹانک، تخم دھتورہ ۳ تولہ۔ پہلے پوست مسلم کو پاؤ بھر پانی میں جوشدیں، تین چار جوش آجانے پر آٹھ پہر تک چھوڑ دیں، اسکے بعد مل کر پانی چھان لیں۔ اور اس پانی سے تخم دھتورہ کو حل کریں، جب پانی بالکل سوکھ جائے تو کشنیز خشک، زیرہ سفید، مغز ۳ تولہ، ریوند خطائی ہر ایک ایک تولہ کوٹ چھان کر حل شدہ تخم دھتورہ کے ساتھ ملائیں اور آب ترپھلہ سے تین دن کھرل کرکے ایک ایک رتی کی گولیاں بنائیں اور سایہ میں خشک کرکے رکھ لیں۔ خوراک حسب حاجت دو تین حبوب مناسب بدرقہ سے۔

فوائد:۔ دردسر، نزلہ، بلغمی کھانسی، دمہ وغیرہ کے لئے تیر بہدف ہیں۔ حسب مزاج استعمال کریں۔

(نوٹ) ان حبوب کا استعمال نہار منہ مضر ہے۔ طوق +

شربت سرفہ تخم خطمی، تخم خبازی ہر ایک دو تولہ، بہدانہ شیریں ایک تولہ، گل بنفشہ ۶ تولہ، اصل السوس مقشر ۴ تولہ، پرسیاؤشاں ۱۰ تولہ، سب دواؤں کو رات بھر پانی میں تر رکھیں، صبح جوش دیکر چھان لیں، پھر ڈیڑھ سیر مصری کے ساتھ قوام کرکے شربت تیار کرلیں۔

خوراک ۲۔۳ تولہ صبح وشام۔ **فوائد:**۔ لیسدار بلغم کو سینہ سے نکالتا ہے، ذات الریہ اور ذات الجنب کے لئے مفید ہے۔ گرم وخشک کھانسی اور نزلہ وزکام حار کے لئے بہت نافع ہے مصفیٰ آواز، دافع تشنگی، نافع بخار اور مفرح قلب ہے۔

خمیرہ بادام خاص مغز بادام شیریں مقشر آدھ سیر، شیرگاؤ خالص دو سیر سے پیس چھان لیں۔ پھر ایک سیر مصری ملاکر نرم آگ پر پکائیں۔ قوام آجائے تو ورق نقرہ چالیس عدد، دانہ الائچی سائیدہ دو تولہ ملائیں اور شیشہ کے مرتبان میں رکھ لیں۔ یہ بادام کا خمیرہ ہے۔ خوراک دو دو تولہ صبح وشام۔ **فوائد:**۔ قوت حافظہ کے لئے بیحد مفید اور مقوی دماغ ہے +

جناب حکیم ایس ایم محسن علی خانصاحب زیدی، ماہر طب وجراحت، مظفر نگر

سفوف طباشیر ست گلوئے سلی، رب السوس، تخم الائچی خورد، طباشیر کبود، گل سرخ ہر ایک پانچ ماشہ، مصری ۲۵ ماشہ، سب چیزوں کو کوٹ چھان کر سفوف بنائیں اور ۷ ماشہ صبح نہار منہ مناسب بدرقہ کے ساتھ استعمال کرائیں۔

فوائد:۔ دق کے پہلے اور دوسرے درجہ میں یہ سفوف نہایت مفید ثابت ہوا ہے، حرارت کو زائل کرتا ہے۔ تخم کو بند کرتا ہے +

جناب حکیم مولوی سید محمد عبد الحق صاحب مستند طبیہ کالج دھلی ، ہوشیارپور

مزیل حرارت ناگرموتھ ، خس ، کشنیز خشک ، چرائتہ ، گلوئے سبز ، مغز کنول گٹہ ، شاہترہ ، ہر ایک ڈیرہ ماشہ ، سب چیزوں کو پانی میں پیس کر شیرہ نکالیں ، اور بغیر میٹھا ملائے صبح نہار منہ پلائیں ۔

فوائد :- یہ نسخہ میرے والد ماجد ابو المظفر مولانا حکیم سید اکبر علی شاہ صاحب مرحوم تلمیذ خاص فخر الطبا حکیم مولوی عبد العزیز مرحوم لکھنوی کے مجربات میں سے ہے ۔ دق کے بخار کو زائل کرنے میں عجیب چیز ہے ۔ مریض اپنے آپ میں جلد قوت آتی ہوئی محسوس کرتا ہے ۔

سفوف ریہ خاکسی ، صلی ۵ تولہ ، دم الاخوین سائیدہ ۲ تولہ ، بکری کے پھیپھڑے تازہ دو عدد ، پہلے پھیپھڑوں کو اچھی طرح خون وغیرہ سے صاف کریں ، پھر انکے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کریں اور انکی میں دونوں دوائیں خوب لت پت کرکے ایک مٹی کے برتن میں ڈال کر گل حکمت کریں اور بھوبل میں اتنی دیر دبا دیں کہ دوائیں خشک ہو جائیں لیکن جلنے نہ پائیں ، پھر جب برتن ٹھنڈا ہو جائے تو اس میں سے دوائیں نکال کر پیس لیں اور تین تین ماشہ یہ دوا عرق ہرا بھرا یا ماء الحیات کے ساتھ دن میں دو بار دیں ۔

فوائد :- سل کے لئے یہ سفوف عجیب خواص رکھتا ہے ، زخموں کو جلد بھر دیتا ہے ، حرارت کو کم کرتا ہے ، پھیپھڑے کو قوت دیتا ہے +

جناب حکیم پیر محبوب الٰہی صاحب نیاز صدیقی سند و تمغہ یافتہ درجہ اوّل گوجرانوالہ

دافع سل کشتہ بارہ سنگھا ۲ ماشہ ، دانہ الائچی خورد چار ماشہ ، صمغ عربی چار ماشہ ، اصل السوس چار ماشہ ، طباشیر ایک تولہ ، چرائتہ تلخ مچھہ سوختہ ایک تولہ سب دواؤں کو نہایت باریک کریں اور شیشی میں محفوظ رکھیں ۔ خوراک ۱ ماشہ صبح ۱ ماشہ شام ہمراہ شربت انجبار دو تولہ ۔

فوائد :- اس دوا سے انشاء اللہ خون آنا بند ہو جائیگا ۔ کھانسی کی شکایت بھی جاتی رہیگی ۔

دافع دق خاکستر سرطان البحر ایک تولہ ، رب السوس ایک تولہ ، صمغ عربی ایک تولہ ، کتیرا گوند ایک تولہ ، طباشیر ایک تولہ ، دانہ الائچی خورد ایک تولہ ، ست گلو صلی ایک تولہ ، ان سب کا سفوف بنائیں ۔ خوراک ایک ماشہ ہمراہ شربت انجبار دو تولہ صبح و شام دونوں وقت استعمال کریں ۔

فوائد :- دق کی کھانسی کے لئے نہایت مفید ہے ، بخار کو بھی رفع کرتا ہے ۔ مگر اس کا مسلسل استعمال ہونا چاہیئے ۔

جناب ڈاکٹر عبد الحمید صاحب چغتائی ، لاہور

دق کے نسخے ۱ ست گلو ایک ماشہ ، خوب کلاں مدبر ایک ماشہ ، ورق نقرہ دو عدد کا سفوف پہلے پھنکائیں ، اوپر سے خیساندہ گاؤزبان تین ماشہ ، سپستاں نیم کوفتہ ۵ عدد ۔ بارتنگ تین ماشہ ، گلو تازہ پانچ ماشہ ، مصری دو تولہ سے میٹھا کرکے پلائیں ۔

۲ عرق بید مشک ۱۰ تولہ میں خوب کلاں ۵ ماشہ جوشدہ کرکے صاف کریں اور شربت نیلوفر دو تولہ ملا کر پلائیں ۔

سفوف دق کشتہ ابرک ۲ سرخ ، طباشیر ایک ماشہ ، دانہ الائچی خورد ایک ماشہ ، ست گلو دو ماشہ ، خوب کلاں مسلم ایک ماشہ ، تخم گاؤزباں ایک ماشہ ، تخم تلسی دو ماشہ ، مرجان سوختہ ایک سرخ ، ورق نقرہ ۱۰ اعدد ، سفوف بنالیں اور دو ماشہ سفوف ہمراہ شیرہ گلو خشک ۳ ماشہ شیرہ شاہترہ ۳ ماشہ ، نبات سفید ۳ تولہ دیں ۔

سفوف دق دیگر شکر تیغال ۶ ماشہ ، نشاستہ ۶ ماشہ ، کتیرا ۶ ماشہ ، صمغ عربی ۶ ماشہ ، رب السوس ۶ ماشہ ، طباشیر ۶ ماشہ ، دانہ الائچی ۶ ماشہ ، خشخاش سفید نو ماشہ ، دم الاخوین ۶ ماشہ ، کہربا ۶ ماشہ ، کشنیز خشک نو ماشہ ، تخم کاہو ۳ ماشہ ، تخم خرفہ پانچ ماشہ ، ہلیلہ نو ماشہ ، سرطان سوختہ البحر ایک تولہ ، مرجان ایک تولہ ، حب الآس ۶ ماشہ ، گل ارمنی ۶ ماشہ ، صندل سرخ ۳ ماشہ ، صندل سفید ۳ ماشہ سفوف بنالیں خوراک دو ماشہ ہمراہ شربت دق ۔

شربت دق بیخ انجبار ۵ تولہ ، صندل سرخ ۱۰ تولہ ، صندل سفید ۱۰ تولہ ، گل نیلوفر ۱۰ تولہ ، حب الآس ۱۰ تولہ ، پوست انار شیریں ۱۰ تولہ برگ سنبل تازہ ایک تولہ ، برگ گاؤزبان دو تولہ ، نبات سفید ایک سیر ، حسب معمول شربت بنالیں +

... ارتولہ ، برادہ صندل سفید ۲ تولہ گاؤزبان دو تولہ ، نیلوفر ۱۰ تولہ ، تخم خطمی دو تولہ ، خبازی ۲

گاؤزبان چار تولہ، چار ماشہ چار تولہ، کاسنی آدھ سیر، بادیان ایک پاؤ، مویز منقیٰ چار تولہ، خس دو تولہ، مغز تخم کدو چار تولہ، گوکھرو دو تولہ، برگ بید سادہ ایک پاؤ، گل سرخ ایک پاؤ، عناب ایک پاؤ، بطریق معروف ۸ بوتل عرق کشید کریں، خوراک ۵ تولہ سے ۱۰ تولہ تک +

اکسیر دق مروارید ۱۰ ماشہ، یاقوت ۱۰ ماشہ، زہر مہرہ ۱۰ ماشہ، لعل ۱۰ ماشہ، سنگ یشب کافوری ۱۰ ماشہ، کہربا دو ماشہ، کافور ۱۰ ماشہ، رب السوس ۲۰ ماشہ، صمغ عربی دو ماشہ، کتیرا دو ماشہ، نشاستہ دو ماشہ، گل نیلوفر دو ماشہ، سرطان سوختہ ۳ ماشہ، طباشیر ۳ ماشہ، خشخاش سفید تین ماشہ، گل گاؤزبان دو ماشہ، بیخ انجبار ایک ماشہ، صندل سفید ایک ماشہ، گل ارمنی ایک ماشہ، زعفران ۶ سرخ۔

جواہر کو عرق گلاب دو آتشہ کے ساتھ سنگ سماق میں خوب کھرل کریں پھر باقی دواؤں کا سفوف ملا کر رکھیں۔

خوراک ۱ ماشہ ہمراہ شیرہ بادیان ۳ ماشہ، شیرہ الائچی خورد ۴ سرخ، شیرہ تخم خرفہ ۳ ماشہ، نبات سفید ۱ تولہ +

جناب حکیم حافظ محمد یوسف صاحب مدیر "حبیب الاطبا"

سفوف اکسیر جگر گل سرخ ایک تولہ، زرشک، لک مغسول ہر ایک تین ماشہ، تخم حماض ۵ ماشہ، زعفران چار رتی، کافور ایک ماشہ سب دواؤں کو کوٹ چھان کر سفوف بنالیں، خوراک تین ماشہ۔ ہمراہ آب۔

فوائد:۔ جگر کو قوت پہونچانے کے لئے یہ سفوف بہت مفید ہے، صفرا کی زیادتی کو روکتا ہے۔

اکسیر دردِ سر تخم کاسنی، تخم کاہو ہر ایک نو ماشہ، رسوت ۱۲ ماشہ، افیون ۲ ماشہ، سب دواؤں کو تخم بالنگو کے لعاب میں حل کر کے کپڑے پر لگائیں اور کنپٹی پر چپکائیں۔ **فوائد:**۔ شدید درد سر کے لئے یہ دوا نہایت مفید ہے +

جناب حکیم حافظ عبد الخالق صاحب نگینوی، دھرول

اکسیر سل ودق گل ارمنی، سنگ جراحت ہر ایک ایک تولہ، دونوں کو پیس کر برگ تلسی سبز، برہمی بوٹی سبز اور برگ بنفشہ کے پانی پانچ پانچ تولہ میں اس قدر کھرل کریں کہ پانی خشک ہو جائے اور چھ رتی یہ دوا بکری کے دودھ کے ساتھ استعمال کرائیں یا چار رتی یہ دوا مفرح بارد ۶ ماشہ میں ملا کر کھلائیں اوپر سے ہمدرد دواخانہ کا تیار کردہ ماء الحیات پانچ تولہ پلایا جائے۔

فوائد:۔ سل ودق کے لئے یہ اکسیر واقعی اکسیر ہے، پھیپھڑے کے زخموں کو بھرتی ہے، بخار کو کم کرتی ہے +

جناب حکیم محمد مختار صاحب صدیقی، بھوپال

قرص سرطان اختراعی صمغ عربی ۶ ماشہ، گل سرخ ۴ ماشہ، طباشیر کبود ۴ ماشہ، اصل السوس ۵ ماشہ، نشاستہ ۷ ماشہ، تخم کاہو مقشر ۲ ماشہ، تخم خرفہ سیاہ ۱ ماشہ، صندل سفید دو ماشہ، صندل سرخ دو ماشہ، صندل زرد ۲ ماشہ، کتیرا ۴ ماشہ، نبات سفید ۴ ماشہ، رب السوس ۵ ماشہ، مغز تخم کدو شیریں نو ماشہ، مغز خیارین ۹ ماشہ، مغز تخم خربزہ نو ماشہ، تخم خشخاش سفید نو ماشہ، کافور قیصوری ۱ ماشہ، سرطان سوختہ ۱ تولہ، سب کو باریک پیس کر لعاب اسپغول میں ایک ایک ماشہ کے قرص بنالیں اور ایک صبح، ایک دوپہر، اور ایک شام بکری کے دودھ آدھ پاؤ کے ساتھ کھلائیں۔ **فوائد:**۔ پھیپھڑوں کی تقویت اور سل کے لئے نہایت مجرب اور مفید ہیں، زخموں کو بھرتے ہیں۔

قرص سل کہربا شمعی ۳ ماشہ، شادنج عدسی مغسول ۲ ماشہ، دم الاخوین ۲ ماشہ، طباشیر کبود ۳ ماشہ، گل ارمنی ۲ ماشہ، اقاقیا ۲ ماشہ، گلنار فارسی ۲ ماشہ، سنگ جراحت ۲ ماشہ، نشاستہ ۲ ماشہ، رب السوس ۳ ماشہ، صمغ عربی بریاں ۲ ماشہ، کتیرا ۳ ماشہ، دانہ ہیل خورد ۳ ماشہ، ست گلو دیسی ۳ ماشہ، تخم خشخاش سفید ۲ ماشہ، تخم خرفہ سیاہ ۳ ماشہ، تخم کاہو مقشر ۶ ماشہ، مغز تخم کدو شیریں ۶ ماشہ، مغز تخم تربوز ۶ ماشہ، سرطان محرق ۱ تولہ باریک پیس کر لعاب سریشم ماہی میں ایک ایک ماشہ کے قرص تیار کریں۔ اور تین قرص ہمراہ عرق ہرا بھرا ۱ تولہ اور شربت خشخاش دو تولہ کھلائیں۔

فوائد:۔ پھیپھڑے کے زخموں کو یہ قرص بھرتے ہیں، حرارت کو کم کرتے ہیں +

دق وسل کے لئے یورپ اور امریکہ کی پیٹنٹ دواؤں کے راز

جناب ڈاکٹر عبدالحمید صاحب چغتائی، لاہور

(۱) نیوکلیو لیسے تھین کمپونڈ

NUCLEO-LECITHIN COM

نسخہ نیوکلین	۱/۴	گرین
لیسے تھین	۱/۴	"
پوٹاسیم گلیسروفاسفیٹ	۱	"
کیلسیم گلیسروفاسفیٹ	۱	"

اجزا کو ملا کر ایک گولی بنالیں اور ایسی ایک ایک گولی بعد غذا دیں۔ جسم کو پرورش کرنے والی دوا ہے اور دق و سل کے مریضوں کے لئے بالخصوص مفید ہے۔

(۲) ٹیبلائیڈ آئیڈوفارم کمپونڈ

TABLOID
IODOFORM COMP.

آئیڈوفارم	۱/۶	گرین
ایسڈ سنے مک	۱/۱۲	"
آئرن آرسی نیٹ	۱/۴۸	"

اجزا کو ملا کر ایک گولی بنالیں اور بعد غذا صبح و شام دیں مریضان دق و سل کے لئے مفید ہے۔

(۳) کنزمپشن کیور

CONSUMPTION CURE

پنکری ٹین	۶۰	گرین
ایسڈ بورک	۳	"
سوڈا ہائپوفاسفیٹ	۴	"
ایسڈ ہائیڈروکلورائڈ	۳/۴	منم
ایکوا	۴۲۰	"
کاڈلیور آئل	۹۶۰	"

امیلشن بنالیں۔ اور بقدر ایک ڈرام بعد غذا صبح و شام دیں +

(۴) سکاٹس امیلشن

SCOTT'S
EMULSION

کاڈلیور آئل اعلیٰ قسم	۸	اونس
اولیم ونٹر گرین	۳۰	منم
اکیشیاء	۳	ڈرام
کیلسیم ہائپوفاسفیٹ	۱	"
سوڈیم ہائپوفاسفیٹ	۱	"
ایکوا	۵	اونس

امیلشن بنالیں

خوراک، ۱ سے ۲ ڈرام بعد غذا۔

(۵) واٹر بری کمپونڈ

WATER BURY'S
COMPOUND

کاڈلیور آئل پیٹا بولائزڈ	۲۵	فیصدی
ایکسٹریکٹ مالٹ	۲۵	"
ہائپوفاسفیٹ کمپونڈ	۲۵	"
ایکسٹریکٹ چیری		
یوکلپٹس	۲۵	"
ایرومیٹکس		
کریازوٹ	۱	منم
گایاکول	۱	"

اجزا کو ملا کر محلول بنالیں

مقدار خوراک چائے کے چمچہ بھر بعد غذا۔

(۵) ٹائی سو پائیرین

TISO PIRIN

ایسپائرین	۱½	گرین
ایسڈ آرسینی اس	۱/۳۰۰	"
ایسڈ کیمفورک	۱½	"

اجزا کو ملا کر ایک کیپ سول بنالیں۔ اور حسب ضرورت کے وقت کھلائیں۔

حمیٰ دق کے لئے مفید ہے اس سے بخار کی تیزی کم ہوجاتی ہے۔

(۷) ایروسان EROSAN

پوٹاسیم سلفوگایاکولیٹ	۲½	ڈرام
واٹر	۷½	"
سیرپ	۳¼	اونس
ایکسٹریکٹ اورنج پیل لکوڈ	۲¼	ڈرام
ڈایونین	۴½	گرین

شربت بنالیں۔

دق وسل کی کھانسی کے لئے بہت مفید ہے

(۸) ایلے لین

ALLYLENE

یہ دوا لہسن اور پیاز کا جوہر ہے، جو جراثیم دق کے لئے مہلک ہے ایک سی سی کا عضلی احتقان کیا جاتا ہے +

(باقی آئندہ)

جوابات

(۲۱۹) **برہمی بوٹی** (الف) برہمی بوٹی کا خاص فائدہ ہے، کہ وہ قوتِ حافظہ کو طاقت دیتی ہے مصفیٰ خون ہے، مالیخولیا کو دور کرتی ہے، ہچکی کے لئے بھی مفید ہے، کہتے ہیں کہ دربار اکبری کا مشہور شاعر فیضی اسے ہمیشہ استعمال کیا کرتا تھا جس کی وجہ سے اس کا حافظہ اس قدر قوی تھا کہ جو قصیدہ ایک دفعہ سُن لیتا وہ اسے ہمیشہ یاد رہتا تھا، اگر اسے نہار منہ سبزی استعمال کیا جائے تو زیادہ فائدہ مند ہے + (حکیم محمد علی اختر)

(ب) تقویت دماغ بالخصوص تقویت حافظہ اور دفع نسیان بلغمی کے لئے خاص چیز ہے، اسکے علاوہ ملطف، مفتح، مفرح، قابض، مقوی معدہ جگر اور اعضائے رئیسہ ہے، امراض اعصاب، کھانسی، دمہ، ہچکی، ضعف ہضم، ریاح شکم، بھوک کی کمی، عسر البول اور مثانے کی برودت بھی رفع کرتی ہے، ویدک دواخانوں سے اسکے مرکبات برہمی گھرت، برہمی ارشٹ، سارسوت چورن یعنے سفوف برہمی وغیرہ ملتے ہیں۔ (حکیم ہمایوں)

(ج) برہمی بوٹی ۳ ماشہ، مغز بادام، دانہ مصری دو تولہ سب کو پیس چھان کر صبح نہار پی لیں۔ اس سے زکام و نزلہ نہیں ہوتا، حافظہ بڑھ جاتا ہے اور دماغ قوی ہو جاتا ہے۔ (حکیم آغا منصب علی)

(د) برہمی بوٹی مقوی دماغ و حافظہ ہے، موسم گرما میں بطور ٹھنڈائی برہمی بوٹی ۶ ماشہ، مغز بادام ۵ اعداد، مرچ سیاہ ۷ عدد استعمال کریں۔ موسم سرما میں مندرجہ ذیل سفوف تیار کر کے روزانہ بقدر ۶ ماشہ ہمراہ شیر گاؤ استعمال کیا کریں۔ **نسخہ**:- مغز بادام ۵ تولہ، مغز بادیان ۵ تولہ، مغز کشنیز دو تولہ خشخاش سفیدہ تولہ، برہمی بوٹی ۵ تولہ، مصری کوزہ ایک پاؤ، خوراک ۶ ماشہ ہمراہ دودھ رات کو۔ (حکیم جوند سنگھ)

(ہ) برہمی بوٹی نسیان کو دور کرتی ہے، دماغ کو طاقت دیتی ہے، آواز کو صاف اور سُریلا بناتی ہے، جریان و سرعت انزال کو دور کرتی ہے اور تمام امراض منویہ کے لئے فائدہ مند ہے۔ طریقہ استعمال استعمال کرنے والی طبیعت پر منحصر ہے، ہموزن مصری کے ساتھ سفوف کر کے ۶ ماشہ یہ سفوف دودھ کے ساتھ پھنکائیں یا کسی اچھے حلوے میں اسے شامل کر لیا جائے۔ (حکیم صوفی عبد المجید شمسی عرفانی)

(۲۲۰) **استرخاء پستان**۔ (الف) آپ کے دوست کی اہلیہ کی عام تندرستی اچھی نہیں ہے، پہلے انکی کمزوری رفع کرنے کے لئے انہیں کچھ عرصہ تک "ایسٹنس سیرپ" فی خوراک ۴۰ بوند کے حساب سے روزانہ تین مرتبہ استعمال کرائیے۔ اس سے انکی عام جسمانی صحت بہتر ہو جائیگی اسی کے ساتھ ساتھ ڈھیلے پڑے ہوئے اعضاء کی روغن زیتون سے روزانہ مالش کرایا کیجئے۔ مالش ہمیشہ نیچے سے اوپر کی طرف کی جائے، مالش کے بعد ایک بڑے پیالے میں اسپرٹ بھر کر تھوڑی دیر کے لئے ڈھیلے اعضاء کو اس میں ڈال دیا کیجئے + (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) نرمیٔ پستان کے لئے روغن پوست انار کی مالش کیا کریں۔ (حکیم ہمایوں)

(ج) چمگادڑ کی چھاتیوں پر جونک لگا دیں، جس وقت جونک خون سے پُر ہو جائے تو اس کو کھرل کر کے چھاتیوں پر ضماد کریں (حکیم آغا منصب علی)

(د) مندرجہ ذیل ضماد تیار کر کے فائدہ اُٹھائیں۔ **نسخہ**:- بیخ کٹیلی کلاں ایک تولہ، بیخ کٹیلی خورد ایک تولہ، پوست انار ایک تولہ بیخ کندوری ایک تولہ، مولسری خام ایک تولہ، ان سب ادویہ کو کوٹ پیس کر محفوظ رکھیں۔ بوقت ضرورت بقدر ایک تولہ پانی میں پیس کر ہر روز ضماد کریں۔ **فوائد**:- لٹکی ہوئی چھاتیاں درست ہو جاتی ہیں اور ان میں سڈول پن آجاتا ہے + (حکیم جوند سنگھ)

(ہ) برگ انار دس تولہ، پوست انار دس تولہ، گل انار دس تولہ، انار دیسی خام ۱۰ تولہ، سب دواؤں کو نیم کوفتہ کر کے چوبیس گھنٹے تک اتنے پانی میں بھگوئیں کہ پانی دوا سے دو اُنگل اوپر رہے، پھر جوش دیکر چھان لیں اور اسمیں بارہ تولہ کڑوا تیل شامل کر کے آگ پر رکھیں جب سب پانی جل جائے اور صرف تیل رہ جائے تو اُتار کر اُسے محفوظ رکھیں اور پستانوں پر اچھی طرح چپڑیں اوپر سے پٹی باندھ لیں یا سینہ بند کس لیں۔ اگر یہ حلوا تیار کر کے اس روغن کے ساتھ کھلائیں تو بہت جلد مقصود حاصل ہوگا، دوائیں کم سے کم چالیس روز استعمال کرائیں۔

نسخہ:- انبہ خورد (جو چنے کے برابر ہوں) پھلی ببول خورد، مغز خستہ تمر ہندی، پوست انار، یہ کل اجزا ہموزن لے کر کوٹ پیس لیں، اور دو تولے سفوف میں ۱۰ تولے گھی اور دو تولے شکر سفید ملا کر حلوا بنائیں اور روزانہ کھلائیں۔ (حکیم احمد حسن خاں نظامی)

(و) پوست انار ۵ تولہ کو تین سیر پانی میں جوش دیں جب ایک سیر رہ جائے تو روغن کنجد ایک سیر شامل کریں اور آگ پر رکھکر پانی جلائیں اور دونوں وقت پستانوں پر ملیں۔ (حکیم سید غلام مرتضیٰ شاہ)

(ز) مغز گھونگچی کا بذریعہ پاتال جنتر روغن کشید کریں اور پستانوں پر مالش کریں اور انکو باندھ دیا کریں۔ (حکیم صوفی عبد المجید شمسی عرفانی)

(۲۲۱) **امراض رحم**:- (الف) بہتر ہو اگر آپ ایک عرصہ تک دوا پلانے کی بجائے انجکشن لگوادیں۔ بنگال امیونٹی کمپنی کی تیار کردہ "اووریتا" نامی ایک دوا ہے، اسکے انجکشن ان شکایتوں کے لئے بہت مفید ثابت ہوئے ہیں + (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) ڈی سٹیل اینڈ ٹیپی رائل پلز کی دو دو گولیاں دن میں تین بار پانی سے حیض کے مقررہ دنوں میں نگلوا دیا کریں، اور گڑ میں بیہروزہ ملا کر بتیاں بنائیں اور رحم میں رکھوائیں، مرض کافور ہو جائے گا۔ (حکیم ہمایوں)

(ج) مرہم داخلیون دو تولہ، روغن سوسن ۱ تولہ، روغن گل ایک تولہ، جدوار ۳ ماشہ، ایلوا ۱ ماشہ، مغز املتاس دو تولہ، آب کو سبز، آب کاسنی سبز ۵، ۵ تولہ میں مغز املتاس رات کو بھگو کر صبح صاف کریں، اسکے بعد باقی دوائیں پیس کر اور شہد خالص دو تولہ سفیدی بیضہ مرغ دو عدد ملا کر مرہم

بنائیں اور دائی کے ذریعہ سے لگوائیں ۔ (حکیم آغا منصب علی)

(۲۲۲) جریان کا آلہ:۔ (الف) آلات کے ذریعہ دفع جریان تو کچھ عجیب سی بات ہے۔ اس مرض کا علاج پینے کی دواؤں سے ممکن ہے، آپنے "جریان اور اسی قسم کے امراض کے لئے آلہ معلوم کرنا چاہا ہے۔" اسی قسم کے اور امراض" کی وضاحت ہوتی تو ممکن تھا کہ کچھ صحیح جواب دیا جاسکتا، بہرحال اتنا پھر بھی بتادوں کہ عضو مخصوص کی کمزوری جسکی وجہ سے استادگی نہ ہوتی ہو ایک حد تک آلات کے ذریعہ رفع کی جاسکتی ہے اس قسم کے ایک آلہ کا نام "ایریکیٹرس" ہے اور انگریزی دوا فروشوں سے مل سکیگا + (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) یہ محض غلط ہے، ہاں یونانی اصول علاج کارگر ہوسکتا ہے ۔ (حکیم چوند سنگھ)

(ج) ان آلات سے کافی فوائد کی امید نہیں رکھنی چاہیئے ۔ (حکیم سید غلام مرتضےٰ شاہ)

(۲۲۳) پیٹ کا درد:۔ (الف) کوشش کیجئے کہ آپ کو قبض نہ رہنے پائے، اسکے لئے آپ روزانہ علی الصباح "کروشچن سالٹ" استعمال کرلیا کیجئے (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) مفصل حالات کی ضرورت ہے۔ (حکیم ہمایوں)

(ج) آپ جوارش کمونی نو ماشہ صبح و شام تازے پانی کیساتھ کھائیں اور جوارش لب اسہ تین ماشہ صبح و شام کھانا کھانیکے بعد دونوں وقت، اور حب تنکار ۲ عدد رات کو سوتے وقت نیم گرم پانی کے ساتھ استعمال کریں ۔ (حکیم احمد حسن خاں نظامی)

(د) میرے خیال میں اس مریض کو جوارش مصطگی ایک تولہ میں نمک سلیمانی ایک ماشہ ملا کر کچھ عرصہ کھلائیں ۔ (حکیم سید غلام مرتضےٰ شاہ)

(۲۲۴) تقطیر بول:۔ (الف) پیشاب کا باقاعدہ کیمیاوی امتحان کرائیے، ممکن ہے کہ کسی قسم کی ریگ آتی ہو، اتنی دور بیٹھے بیٹھے لکھے ہوئے نسخے شاید زیادہ کارآمد نہ ثابت ہونگے ۔ مقامی طور پر کسی لائق معالج سے رجوع کیجئے ۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) آپ کے بچے کے مثانہ کی پتھری معلوم ہوتی ہے کسی مقامی لائق طبیب سے معائنہ کرا کر علاج کرائیں ۔ (حکیم محمد علی امرتسری)

(ج) آرد مغز سنگھاڑہ اور مصری ہموزن کا سفوف تیار کریں ۔ اور ۶-۶ ماشہ صبح و شام بچے کو پھنکایا کریں ۔ (حکیم ہمایوں)

(د) شربت بزوری بارد ۳ تولہ صبح نہار پلادیں، رات کو سوتے وقت اطریفل زمانی نو ماشہ کھلائیں ۔ (حکیم آغا منصب علی)

(ہ) بچے کو پہلے تو ایک روز روغن بید انجیر ولایتی ۱/۲ تولہ، شیر گاؤ ۵ تولہ، شکر سفید دو تولہ ملا کر گرم کرکے پلادیں تاکہ قبض رفع ہوجائے، پھر مندرجہ ذیل نسخہ دونوں وقت پلایا کریں ۔ آٹھ دس روز میں انشاء اللہ طبیعت درست ہوجائیگی ۔ **نسخہ**:۔ تخم خربزہ، تخم خیارین، بادیان ہر ایک تین تین ماشہ، حجر الیہود ایک ماشہ کو ۴، ۴ تولے سونف اور گلاب کے عرق میں پیس چھان کر شربت بزوری معتدل دو تولہ ملا کر پلائیں ۔ **غذا** میں کدو، ٹنڈا، توری، پالک، مونگ کی دال، یہ سب چیزیں کم مرچ کی پکائی جائیں، اور چپاتی کے ساتھ کھلائیں ۔ گرم چیزوں سے پرہیز + (حکیم احمد حسن خاں نظامی)

(و) بچہ کو معجون کندر چار ماشہ رات کو سوتے وقت کھلا دیا کریں ۔ (حکیم سید غلام مرتضےٰ شاہ)

(۲۲۵) چہرہ کا ورم:۔ الف:۔ اگر درد بالکل نہیں ہے اور صرف خفیف سا ورم ہے تو "آیوڈیکس" کی مالش سے جاتا رہیگا ۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) کنپٹی کے قریب جونک لگائیں ۔ (حکیم ہمایوں)

(ج) اس کا بہتر علاج آپریشن ہی ہے ۔ (حکیم سید غلام مرتضےٰ شاہ)

(۲۲۶) چیتہ کی چربی:۔ چربی خواہ چیتے کی ہو یا بکرے کی، اور نر کی ہو یا مادہ کی بس فقط چربی ہی ہوتی ہے اور یہ خیال کہ چونکہ وہ شیر یا چیتے کی چربی ہے اسلئے اپنے اثرات میں دوسری چربیوں سے ممتاز ہوگی بے بنیاد ہے ۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) نر چیتہ کی چربی وجع مفاصل کے لئے مفید ہے، طلاؤں میں بھی کام میں لائی جاتی ہے۔ سوختہ بے کار ہے ۔ (حکیم آغا منصب علی)

(ج) طلاؤں کے کام آتی ہے مقوی باہ ہے ۔ (حکیم سید غلام مرتضےٰ شاہ)

(۲۲۷) گنٹھ کا ورم:۔ (الف) سب سے پہلے بچے کے پاخانہ کا خوردبینی امتحان کرائیے اگر پیچش کے جراثیم پائے جائیں تو ایمے ٹین کے انجکشن لگوا دیجیے، کسی ڈاکٹر کو بچے کے مسوڑھے دکھلائیے ممکن ہے کہ اسے پایوریا ہو، بہرحال بہتر یہی ہے کہ کسی اچھے معالج کو دکھا کر علاج کرائیے ۔ یہ مرض ایسا نہیں ہے کہ صرف چٹکلوں سے کام چل جائے ۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) بچے کو روزانہ ایک ماشہ نمک سیاہ کا جوشاندہ صبح و شام پلایا کریں ۔ اس حقیر چیز کی قدر تجربہ کے بعد معلوم ہوگی ۔ (حکیم ہمایوں)

(ج) کلتھی ایک تولہ، سورنجان شیریں ۳ ماشہ، ہلدی ۳ ماشہ، تمام دواؤں کو کوٹ کر پاؤ بھر بکری کے دودھ میں پکائیں اور رات کو پیٹ پر باندھ دیا کریں اور کلتھی دو ماشہ، ہلدی ایک ماشہ کو شکر رات کو پانی میں بھگودیں اور صبح جوش دیکر چھان کر پلادیا کریں، پیٹ کا ورم اور سختی دور ہوجائیگی ۔ (حکیم آغا منصب علی)

(د) آپ معجون کلکل ڈہنیں دو بار لعاب اسپغول کے ساتھ کچھ عرصہ استعمال کرائیں ۔ (حکیم سید غلام مرتضےٰ شاہ)

(۲۲۸) لکنت:۔ (الف) آپ غالباً عصبی اور دماغی کمزوری میں مبتلا ہیں، مقوی اعصاب دواؤں کا استعمال کیجئے لکنت دور ہوجائیگی ۔ یکسے ٹانک بہت مفید دوا ہے چند شیشیاں پی ڈالئے ۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) تنقیہ دماغ کرکے مربہ ہلیلہ ایک عدد شب کو استعمال کیا کریں صحت ہو جائیگی ۔ (حکیم آغا منصب علی)

(ج) مغز بادام نو عدد باریک پیس کر شہد خالص دو تولہ میں ملائیں ۔ اور صبح کے وقت چاٹیں ۔ اور رات کو کشتہ خبث الحدید دو سرخ اطریفل اسطوخودوس سات ماشہ میں ملا کر کھائیں ۔ اور جوارش جالینوس دونوں وقت کھانا کھانیکے نصف گھنٹہ بعد نوش فرمائیں ۔ اسی کے ساتھ فلفل سیاہ ۲ ماشہ خردل ۲ ماشہ ، نوشادر ۲ ماشہ ، عاقرقرحا ۲ ماشہ ، لونگ ۲ ماشہ ، زنجبیل ۲ ماشہ کو پانی میں جوش دیکر کلیاں کریں ۔ اور عاقرقرحا ۳ ماشہ فلفل سیاہ ۳ ماشہ ، باریک پیس کر شہد خالص ایک تولہ میں ملا کر دنمیں تین چار مرتبہ زبان پر ملیں ۔ (حکیم احمد حسن خاں نظامی)

(د) آپ ذیل کا ذرور زبان پر چھڑکوائیں ۔ نوشادر ۶ ماشہ ، دج ۶ ماشہ ، نمک سنگ ۶ ماشہ کوٹ چھان کر ذرور بنائیں ۔ (حکیم سید غلام مرتضیٰ شاہ)

(۲۲۹) **ضعف دل و گردہ** :- (الف) "نیوگیڈین" کے نام سے ایک پیٹنٹ دوا آتی ہے ۔ انگریزی دوا فروشوں سے مل سکے گی ۔ اسکی چند شیشیاں پی لیجئے ۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) زخم حیات ایک بیل کا پان جیسا پتہ ہے جو نیچے سے سفید ہوتا ہے ۔ اس کا ایک پتہ کالی مرچ دو عدد کے ہمراہ پیس کر صبح نہار استعمال کریں خون بند ہو جائیگا ۔ (حکیم آغا منصب علی)

(ج) آپ جواہر مہرہ ۴ برنج ، دوا المسک معتدل جواہر والی ۶ ماشہ میں ملا کر عرق شیرہ ۱ تولہ کیساتھ دن میں دو بار استعمال کریں (حکیم سید غلام مرتضیٰ شاہ)

(۲۳۰) **پرانا نزلہ** :- (الف) ناک کے اندر "مستول" کے قطرے ڈالا کیجئے ، اور کسی مقامی ڈاکٹر کے مشورے سے کٹارل ویکسین کے انجکشن لگوا لیجئے دفع قبض کیلئے چند دن اس نسخہ کا استعمال کر ڈالئے :-

میگ سلف ایک ڈرام ۔ میگ کارب لیوس ۱ گرین ۔ سوڈیم کلورائڈ ۲ گرین ۔ ٹنکچر ریائی کمپاؤنڈ ۵ منم ٹنکچر نکس وامیکا ۵ منم ، ایکوا کلوروفارم اتنا کہ سب مل کر ایک اونس ہو جائے ۔ یہ ایک خوراک ہے ایسی ایسی تین خوراکیں روزانہ استعمال کریں ۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) آپ کو بواسیر الانف معلوم ہوتی ہے ۔ کسی مقامی لائق طبیب سے تشخیص کرا کے علاج کرائیں ۔ (حکیم محمد علی امرتسر)

(ج) آپ خمیرہ بادام ایک تولہ صبح نہار منہ کھایا کریں ، اور رات کو اطریفل زمانی نو ماشہ استعمال کریں ۔ حکیم آغا منصب علی)

(د) بھائی صاحب آپ ڈراکشا سو استعمال کریں ۔ شافی مطلق ضرور شفا دیگا ۔ (حکیم جوند سنگھ)

(ہ) اطریفل صغیر ایک تولہ پہلے کھائیں ، اوپر سے گل بنفشہ ۷ ماشہ ، گاؤزبان ۵ ماشہ ، عناب ۵ دانہ ، تخم خطمی ۷ ماشہ ، تخم خبازی ۷ ماشہ ، اصل السوس ۳ ماشہ ، اسطوخودوس ۵ ماشہ ، بادیان ۷ ماشہ ، بیخ بادیان ۷ ماشہ ، مویز منقے نو دانہ رات کو گرم پانی میں بھگوئیں صبح جوشدہ کر چھان لیں اور ترنجبیز خراسانی دو تولہ خمیرہ بنفشہ دو تولہ ملا کر پئیں ۔ اور اطریفل زمانی سات ماشہ رات کو سوتے وقت نیم گرم پانی سے کھائیں ۔ بورہ ارمنی ۶ ماشہ ، نمک طعام تین ماشہ کو چھٹانک بھر گرم پانی میں گھول لیں اور دن میں دو تین بار پچکاری سے ناک صاف کریں ۔ تیل ، گڑ ، کھٹائی سے پرہیز کریں ۔ (حکیم احمد حسن خاں نظامی)

(و) اس کا بہتر علاج آپریشن ہے ۔ (حکیم سید غلام مرتضےٰ شاہ)

(۲۳۱) **یرقان** :- (الف) پرانے یرقان میں اکثر "ایلے ٹین" کے انجکشن بہت مفید ثابت ہوتے ہیں ۔ چند انجکشن لگوا کر دیکھ لیجئے (ڈاکٹر سعید احمد)

(ب) آپ اپنے بچے کو حسب ذیل نسخہ تیار کرکے استعمال کرائیں ۔ **نسخہ** :- ریوند خطائی ، نوشادر ، شورہ قلمی ، ہم وزن کوٹ کر سفوف بنائیں ۔ خوراک ، تیرہ سال کی عمر والے کے لئے ایک ماشہ صبح ایک ماشہ شام ہمراہ آب برگ ترب سبز مرّوّق ۴ تولہ ، شربت بزوری ۲ تولہ غذا میں کدو ، ٹنڈے ، پالک اور مولی وغیرہ دیں ۔ (حکیم محمد علی امرتسر)

(ج) شحم ہنگوٹ ، پھٹکری دونوں چیزیں ہموزن لے کر چنے کے برابر گولیاں بنائیں اور ایک گولی صبح اور ایک شام کو پانی کے ساتھ استعمال کرائیں یرقان صفر کے لئے عجیب چیز ہے ، تین چار یوم سے زیادہ استعمال کرنے کی نوبت نہیں آتی ۔ (حکیم ہمایوں)

(د) آپ اپنے بچہ کو خوب کھیلنے کا موقع دیں تاکہ جگر درست ہو جائے ، اور رات کو ۳ ماشہ برگ حنا تھوڑے سے پانی میں بھگو دیں صبح پانی نتھار لیں اور شربت نیلوفر دو تولہ ملا کر پلا دیں ، یرقان کی زردی جاتی رہیگی ۔ (حکیم آغا منصب علی)

(ہ) لگے ہاتھوں آپ تیرہ سالہ بچہ کو یہ فقیری نسخہ استعمال کرائیں ۔ یعنے دال نخود کو جیسی ہیں دو والیں پھولس کا پوست علیحدہ کریں ۔ یہی پوست بعد ازاں ڈیڑھ تولہ رات کو تین چھٹانک پانی میں بھگوئیں ، صبح زلال لے کر تھوڑا سا نمک ملا کر بچے کو پلائیں ۔ پرہیز معمولی جیسا کہ عام طور پر مرض یرقان میں کیا جاتا ہے ۔ میں نے اس فقیری ٹوٹکہ سے بڑے بڑے یرقان کے مریضوں میں کام لیا ہے ۔ مالک نے سات دن میں بالکل شفا دی ۔ (حکیم جوند سنگھ)

(و) نوشادر ۲ ماشہ ، شورہ قلمی ۲ ماشہ ، ریوند چینی ۲ ماشہ ، ھو الکھار ۲ ماشہ ، ان دواؤں کو الگ الگ کوٹ چھان لیں اور ان کا الگ الگ وزن کرکے پھر اس میں یہ دوائیں ملا دیں ۔ بس سفوف تیار ہے ۔ پٹاس نائٹراس ۲ ماشہ ، پٹاس کاربناس ۲ ماشہ ، پوٹاس ایسی ٹاس ۲ ماشہ ۔ خوراک دو دو ماشہ صبح و شام ہمراہ آب برگ ترب سبز مرّوّق اور آب کاسنی سبز مرّوّق ۵ ، ۵ تولہ اور شکر سرخ دو تولہ ۔ (حکیم احمد حسن خاں نظامی)

(ز) فیری ایٹ کوئنین دو ماشہ ، فیری ایٹ امونیا سائٹراس دو ماشہ ، میگنیشیا سلفاس ایک تولہ ، فیری سلفاس دو ماشہ ، عرق گلاب ایک بوتل شامل کرکے رکھیں ، خوراک تین تین تولہ صبح و شام ۔ (حکیم سید غلام مرتضےٰ شاہ)

(ح) کشتہ ابرک سفید ۲ سرخ صبح و شام شربت بزوری تین تولہ عرق گلاب ۵ تولہ ، عرق کاسنی ۵ تولہ میں ملا کر پلائیں

کرلیں ۔ چند روز میں آرام ہو جائیگا ۔ (حکیم صوفی عبدالمجید شمسی عرفانی)

(۲۳۲) **گندہ دہنی** منہ کے تعفن کا باعث معدہ میں غذا کا سڑنا ہوتا ہے ، یا پھیپھڑوں کے بعض امراض ۔ آپکی اہلیہ غالباً خرابی معدہ میں مبتلا ہیں دفع قبض کے لئے انہیں وہی نسخہ استعمال کرائیے جو جواب نمبر ۲۳۰ میں درج ہے ۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) ہر دوسرے روز اطریفل زمانی ایک تولہ رات کو سوتے وقت استعمال کرائیں اور کالی ناس دانتوں پر لگوائیں ۔ حکیم سید غلام مرتضےٰ شاہ)

(۲۳۳) **ہرے درخت کو خشک کرنا** :- (الف) بہت ہی عجیب سوال ہے جس درخت کو آپ جڑ سے اُکھاڑ کر پھینک دیںگے وہ خشک ہو جائیگا ۔ اگر بڑا درخت ہے ، اور یہ منظور ہے کہ وہ اسی طرح کھڑا بھی رہے تو اس پر تھوڑی سی اکاس بیل ڈالدیجئے ، چند روز میں پھیل کر وہ سارے درخت کو خشک کر دیگی ۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) اس فعل سے پرہیز لازمی ہے ۔ آپ کو اس سے کیا ملیگا ؟ (حکیم جوند سنگھ)

(۲۳۴) **عرق دافع ہیضہ** :- (الف) اس کام کے لئے کلوروڈائن بہت ہی اچھی چیز ہے ۔ مقدار خوراک پانچ بوند تھوڑا سا پانی ملاکر ۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) پوست بہیڑہ ، مرچ سیاہ ، مغز تخم تمر ہندی ، نمک سانبھر ہر دوا پاؤ پاؤ بھر لے کر چار سیر پانی میں چوبیس گھنٹے تک بھگوئیں اور عرق کھینچ لیں ، اور بوقت ضرورت ۵ تولہ سے ۱۰ تولہ تک پلائیں ۔ (حکیم ہمایوں)

(ج) امرت دھارا یا اسی قسم کی چیزیں مناسب ہونگی ۔ (حکیم آغا منصب علی)

(د) سپرٹ کلوروفارم ۱۰ بوند ، ٹنکچر کارڈیمم ۵ ۱۰ بوند ، پیپرمنٹ واٹر ایک اونس ، سلفیورک ایسڈ ڈائیلیوٹ ۸ بوند ، کاربونیٹ آف سوڈا ½ ڈرام ، سب کو ملاکر شیشی میں محفوظ رکھیں بس عرق تیار ہے ۔ بوقت ضرورت تین برس کے بچے کے واسطے ۵ بوند ، چھ برس کے بچے کے واسطے ۱۰ بوند ، جوان کے واسطے ½ اونس کافی ہے ۔ (حکیم جوند سنگھ)

(ھ) دانہ انار ترش ۲۰ تولہ ، گل نیم ایک سیر ، اجوائن دیسی ۵ مار ، بادیان ۲ مار ، پودینہ خشک ۲ مار ، نرکچور ۲ مار ، زیرہ سفید ۵ تولہ ، کشنیز خشک ۵ تولہ ، سنبل الطیب ۵ تولہ ، زنجبیل ۵ تولہ ، الائچی کلاں ۵ تولہ ، پیپلا مول ۵ تولہ ، نمک سیاہ ۱۰ تولہ ، انیسون ۱۰ تولہ سب کو جوکوب کرکے پندرہ سیر پانی میں چوبیس گھنٹے بھگو کر آٹھ سیر عرق کشید کریں ۔ اور ایرومیٹک سلفیورک ایسڈ ۳ تولہ ، ٹنکچر اورنشیائی چار تولہ ، کمپونڈ ٹنکچر آف کیمفر چار تولہ ، ٹنکچر آف کلوروفارم کمپونڈ ۲ تولہ ، اسنس آف پیپرمنٹ سوا تولہ کو ملاکر ایک خالی بوتل میں ڈالیں اور اس میں اوپر کا کشید کیا ہوا عرق اس قدر شامل کریں کہ پورا ۶۰ تولہ ہو جائے ۔ خوراک ۲ تولہ ، ضرورت کے وقت تین تین چار چار گھنٹہ کے وقفہ سے دے سکتے ہیں ۔ (حکیم احمد حسن خاں نظامی)

(و) الائچی کلاں ۵ تولہ ، صعتر ۵ تولہ ، پودینہ ۵ تولہ ، بادیان ۵ تولہ ، زیرہ سفید ۵ تولہ ، بدستور دو بوتل عرق کشید کریں ۔ خوراک ۲-۳ تولہ صبح و شام ۔ (حکیم سید غلام مرتضےٰ شاہ)

(ز) منڈی بوٹی باگل و برگ شاخ و بیخ ۵ سیر ، بادیان ایک سیر ، بھنگرہ سفید باگل و برگ و شاخ و بیخ ایک سیر ، دارچینی ، دانہ ہیل ، جوز بوا ، زنجبیل ، چاروں اجوائین ، قرنفل ہر ایک ایک درم ، سب چیزوں کو سات سیر پانی میں بھگو کر عرق کشید کریں ۔ خوراک دو تولہ بوقت صبح ضعف معدہ ، درد شکم ، بدہضمی و ہیضہ کے لئے مفید ہے ۔ (حکیم صوفی عبدالمجید شمسی عرفانی)

(۲۳۵) **حلوا سوہن کا نسخہ** :- (الف) حلوائے گذر یا حلوائے بیضۂ مرغ کا نسخہ تو ممکن تھا کوئی حکیم صاحب تحریر فرمادیتے لیکن حلوا سوہن کا نسخہ تو غالباً کسی قرابادین میں نہیں ہے ، دہلی میں کئی ایک شاہی حلوائی ہیں ان سے خط و کتابت کیجئے ۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) نسخہ سے کام نہیں چلیگا دہلی یا لکھنؤ کے کسی حلوائی کے ہاں کچھ مدت تک کام کیجئے ۔ (حکیم آغا منصب علی)

(۲۳۶) **دردِ سر کہنہ** :- (الف) مریضہ کو کسی مقامی ڈاکٹر کے مشورہ سے مچھلی کا تیل اور ایسٹنس سیرپ پینے کے لئے دیجئے اور "کولائیڈل کیلسیم" کے انجکشن لگوا دیجئے ۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) عورتوں کو دردِ سر عموماً شرکی ہوا کرتا ہے یعنی فسادِ رحم کے باعث ، کسی لائق طبیب کی معرفت قابل دایہ سے معائنہ کراکے علاج کریں ۔ (حکیم محمد علی امرتسری)

(ج) جوارش جالینوس نو نو ماشہ بعد غذا کھلائیں اور اطریفل زمانی نو ماشہ کبھی کبھی رات کو سوتے وقت کھلائیں ۔ (حکیم آغا منصب علی)

(د) فی الحال آپ یہ نسخہ پندرہ سولہ دن تک استعمال کریں ۔ **نسخہ** :- بیخ کاسنی ۷ ماشہ ، مویز منقیٰ ۹ دانہ ، گاؤزباں ۵ ماشہ ، گل گاؤزباں تین ماشہ ، تخم خطمی ۷ ماشہ ، کوبہ ابریشم مقرض ۳ ماشہ ، برگ بادرنجبویہ ۳ ماشہ ، رات کو گرم پانی میں بھگوئیں اور صبح کو مل چھان کر خمیرہ بنفشہ چار تولہ ملاکر پلائیں ۔ اور ایارج فیقرا دو ماشہ ، اطریفل کشنیزی ایک تولہ میں ملاکر رات کو سوتے وقت کھلائیں ۔ (حکیم احمد حسن خاں نظامی)

(ھ) آپ مریضہ کو سیرپ فیری آیوڈائڈ کو کاڈلیور آئل کے ساتھ ملاکر استعمال کرائیں ۔ (حکیم سید غلام مرتضےٰ شاہ)

(۲۳۷) **ضعف دماغ** :- آپ ایسی دوائیں استعمال کیجئے جو اعصاب کو طاقت دیں " فاسفولیسی تھن " ایک پیٹنٹ دوا ہے اس کی چند شیشیاں استعمال کیجئے ۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) آپ خمیرہ گاؤزباں جواہر والا ۳ ماشہ صبح ۳ ماشہ شام ایک مہینے تک استعمال کریں۔ (حکیم محمد علی امرتسری)

(ج) جواہر مہرہ چار چاول، دوا المسک معتدل جواہر والی ۶ ماشہ میں ملا کر دن میں دو بار استعمال کریں۔ (حکیم سید غلام مرتضےٰ شاہ)

(د) کشتہ عقیق ۲ سے چار رتی خمیرہ گاؤزباں عنبری میں ملا کر صبح و شام استعمال کریں۔ (حکیم صوفی عبدالمجید شمسی عرفانی)

(۲۳۸) آیوڈین :- (الف) آیوڈین کے ایسے مرہم بنے بنائے آپ خرید سکتے ہیں "آیوڈیکس" آیوڈین ہی کا مرہم ہے اور اس سے داغ دھبہ نہیں پڑتا۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(۲۳۹) پیٹ کی سختی :- (الف) غالباً کافی پیچیدہ مرض ہے نسخہ لکھنے کے لئے مریض کے دیکھنے کی ضرورت ہے۔ چند روز تک ہر کھانے کے ایک گھنٹہ بعد مندرجہ ذیل ایک پڑیہ پانی کے ہمراہ کھلا دیا کیجئے، ممکن ہے کہ اس سے کافی نفع پہونچے، سوڈا بائی کارب ۸ رتی، سونف کا باریک سفوف ۸ رتی اور شکر ۸ رتی۔ یہ ایک پڑیا ہے اکٹھا بنا کر رکھ لیجئے اور ہر کھانے کے بعد تین ماشہ سفوف کھلا دیا کیجئے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) جواب نمبر ۲۲۷ پر عمل کریں۔ (حکیم آغا منصب علی)

(ج) معجون کوگل ۹ ماشہ رات کو سوتے وقت کھلائیں، اور جوارش مصطگی ۶ ماشہ صبح و شام کھالیا کریں۔ (حکیم سید غلام مرتضےٰ شاہ)

(۲۴۰) قبض دائمی وغیرہ :- دائمی قبض کے لئے وہ نسخہ بہت اچھا ہے جو جواب نمبر ۲۳۰ میں لکھا گیا ہے۔ منہ نہ کھلنے کے متعلق شبہ ہوتا ہے کہ کہیں خدانخواستہ آکلہ نہ ہو، مناسب یہی ہے کہ کسی ہوشیار معالج کو دکھایا جائے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(۲۴۱) بچھو کا کاٹنا :- (الف) عملیات میں بدقسمتی سے کوئی دخل نہیں ہے، ڈنک کے مقام پر ذرا سا لائکر امونیا لگا دینے سے بہت کافی فائدہ ہوجاتا ہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) کلورل ہائیڈریٹ ایک تولہ، کیمفر ایک تولہ شامل کر کے رکھیں اور بچھو کے کاٹے پر تھوڑا سا لگائیں۔ حکیم سید غلام مرتضےٰ شاہ)

(ج) روغن دارچینی بذریعہ تپال جنتر کشید کرلیں۔ مقام نیش پر یہ روغن لگائیں بہت جلد آرام ہوگا۔ ہمارا بارہا کا مجرب ہے (حکیم صوفی عبدالمجید شمسی عرفانی)

(۲۴۲) ککرے :- کسی انگریزی دوا فروش سے تھوڑا سا آنکھ کا زرد مرہم لا کر رکھیئے اور روزانہ صبح و شام سرمہ کی سلائی سے کوئی ایک خشخاش کے دانے کے برابر آنکھ کے اندر لگا دیا کیجئے + (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) باسلیقون کبیر رات کو سوتے وقت آنکھوں میں لگائیں۔ (حکیم آغا منصب علی)

(ج) مقامی حکیم سے علاج کرائیں۔ (حکیم ڈاکٹر سید غلام مرتضےٰ شاہ)

(۲۴۳) فساد خون :- (الف) بچے کو گرائپ واٹر چند روز پلا کر دیکھئے، غالباً اس سے فائدہ محسوس ہوگا مرض ذرا پیچیدہ ہو گیا ہے۔ اس لئے بے دیکھے نسخہ لکھنا مناسب نہیں معلوم ہوتا۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) کشتہ خبث الحدید ۲ چاول، جوارش شاہی ۴ ماشہ میں ملا کر دن میں تین بار استعمال کرائیں۔ (حکیم سید غلام مرتضےٰ شاہ)

(۲۴۴) درد حیض :- (الف) ماہواری ایام کی خرابیوں کے لئے "ایلیٹرس کارڈیل" ایک بہت ہی مفید دوا ہے اسکی چند شیشیاں استعمال کرا دیجئے اگر اس کا استعمال کیا جا چکا ہے اور فائدہ نہیں ہوا ہے تو "پروگائی نن" کی گولیاں دیجئے، رحم کی خرابیاں دور کرنے کے لئے یہ بہت ہی عمدہ چیز ہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) نمک سیاہ کو آگ پر گرم کر کے عرق گلاب ۵ تولہ میں بجھائیں۔ اور صبح و شام دونوں وقت پلائیں (حکیم آغا منصب علی)

(ج) پوست بیخ کپاس کا نقوع شربت بزوری سے میٹھا کر کے پلائیں۔ (حکیم سید غلام مرتضےٰ شاہ)

(۲۴۵) کلائی فوطہ :- دیکھے بغیر صحیح تشخیص ممکن نہیں کیونکہ اس قسم کے ورم کے بہت سے اسباب ہوتے ہیں۔ مناسب یہی ہے کہ مقامی طور پر کسی ہوشیار ڈاکٹر کو دکھادیں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) سوائے دستکاری کے ابتک اس کا کوئی علاج دریافت نہیں ہوا (حکیم محمد علی امرتسری)

(ج) رات کو پٹھہ گھی کوار چیر کر اور گرم کر کے باندھیں۔ (حکیم آغا منصب علی)

(د) اس کا بہتر علاج آپریشن ہے۔ (حکیم سید غلام مرتضےٰ شاہ)

سوالات؟

ضوابط اندراج

(۱) ہر خریدار کو سال بھر میں ایک سوال درج کرانیکا حق حاصل ہے لیکن دوسرے سال اس حق کو استعمال نہیں کیا جا سکتا +
(۲) سوال دو سطروں سے ہرگز زیادہ نہیں ہونا چاہیئے +
(۳) دو سطروں سے زیادہ کے لئے خریداروں کو بھی تین آنے فی سطر کے حساب سے بھیجنے چاہئیں +
(۴) اگر آپ رسالہ کے خریدار نہیں تو ۱۰ آنے کے ٹکٹ بھیجکر تین سطری سوال درج کرا سکتے ہیں، زیادہ سطور کے لئے مزید تین آنہ فی سطر کے حساب سے ارسال کرنے چاہئیں +
(۵) چار سطروں سے زیادہ لمبا سوال کسی خاص حالت کے سوا جس کا فیصلہ جناب مُدیر کر سکتے ہیں شائع نہیں ہو سکیگا +
(۶) رسالہ کے خریداروں کو بھی سوال بھیجتے وقت نمبر خریداری اور پتہ ضرور لکھنا چاہیئے ورنہ تعمیل نہ ہوگی +
(۷) سوال کی عبارت مختصر اور صاف ہونی چاہیئے، دفتر کو کاٹ چھانٹ کا اختیار بہرحال ہوگا +
(۸) آئندہ ماہ سوال درج ہو جانے کی توقع زیادہ سے زیادہ ہر ماہ کی بیس تاریخ تک سوال دفتر میں پہونچ جانے کی صورت میں ہو سکتی ہے +
(۹) ایسے سوالات رسالہ میں درج نہیں ہونگے جن کے لئے دواخانہ یا رسالہ کے پرمٹ کارڈ استعمال کئے گئے ہوں + منیجر "ہمدرد صحت"

---

(۱) مجھے دیسی کافور بنانے کا نسخہ درکار ہے، جن حضرات کو معلوم ہو تحریر فرمائیں + (خریدار نمبر ۲۰۸۷)

(۲) میری عمر تیس سال ہے، بچپن ہی سے امراض معدہ، تلی، اور دائمی قبض میں مبتلا ہوں۔ پانچ سال ہوئے کہ یرقان اور بواسیر بادی میں مبتلا ہوا مسئے دوا لگانے سے دور ہو گئے اور یرقان کی شکایت بھی کچھ مدت کے بعد جاتی رہی، اب حالت یہ ہے کہ جب میں کھانا کھاتا ہوں۔ اس وقت غذا پسلیوں میں بائیں طرف رکھی ہوئی معلوم ہوتی ہے۔ اور یہ تمام حصہ کندھے تک جکڑا سا رہتا ہے، اسکے مقابلہ میں جگر کا مقام خالی محسوس ہوتا ہے حواس بجا نہیں رہتے جسم ہر وقت ٹوٹتا رہتا ہے، قبض دائمی ہے۔ آنکھوں اور جسم کی رنگت نیلی سی ہے، نیز دست آور چیزیں سخت نقصان دیتی ہیں، اب تلی کی شکایت نہیں ہے + (خریدار نمبر ۶۰۳۵)

(۳) (۱) پوست اخروٹ سبز (۲) پھول جوت سنبھل کے خواص کیا ہیں؟ اور وہ کہاں سے اور کس قیمت پر مل سکتے ہیں؟ ان کے طبی نام کیا ہیں؟ (خریدار نمبر ۱۱۱۶)

(۴) میرے لڑکے (عمر ۱۰ سال) کی دونوں ٹانگوں میں گھٹنے سے پاؤں تک سوجن رہتی ہے۔ یہ سوجن عموماً اس وقت ہوتی ہے جب وہ سکول سے پڑھ کر شام کو گھر آتا ہے۔ مرض تین سال سے ہے، جاڑے کے موسم میں زیادہ تکلیف رہتی ہے، یونانی علاج سے عارضی فائدہ ہو جاتا ہے مستقل فائدہ کرنے والا کوئی مجرب نسخہ درکار ہے۔ (خریدار نمبر ۴۶۴۴)

(۵) سات سال کی عمر کا بچہ گردن کے غدد کی بڑھوتری میں مبتلا ہے۔ غدد چھوٹے لیموں کے برابر ہیں۔ کسی ایسے مجرب نسخہ کی ضرورت ہے جس سے بلا آپریشن بچہ ان غدود سے نجات پا جائے۔ (خریدار نمبر ۶۰۶۸)

(۶) ایک تیس سالہ مریض دس سال سے جسمانی اور دماغی کمزوری میں مبتلا ہے، پیشاب میں فاسفیٹ آتا ہے، جب خوراک میں چاول اور آم استعمال کئے جائیں تو دماغ بھاری ہو جاتا ہے اور فاسفیٹ زیادہ مقدار میں دانہ دار کچھ جلن کے ساتھ آتا ہے، مریض ہر قسم کا علاج کر چکا ہے، ڈاکٹر بالعموم اور گردے وغیرہ کی کمزوری بتاتے ہیں۔ ازراہ کرم کوئی مجرب علاج بتایا جائے۔ (خریدار نمبر ۷۶۵۰)

(۷) مجھے تین سال سے تر خارش کی شکایت ہے۔ ابتدا میں پیٹ پر ناف کے آس پاس چھوٹی چھوٹی پھنسیاں نکلتی تھیں، کبھی وہ بڑھکر ایک پیسہ کے برابر بھی ہو جاتی تھیں، اب بڑھتے بڑھتے سر پر اور دونوں بغل کے نیچے بھی پیدا ہو گئی ہیں۔ میں نے ان تین سالوں میں بمبئی کے حکیم اور ڈاکٹروں کا علاج کرایا، مگر ہنوز روز اول ہے بارہا ایسا بھی ہوا کہ پھنسیاں اچھی ہو گئیں۔ مگر اچھی ہونیکے بعد خارش بہت ہوتی تھی۔ حکما، اور ڈاکٹر صاحبان سے گذارش ہے کہ اسکے لئے کوئی مناسب علاج تجویز فرمائیں + (خریدار نمبر ۱۵۵۰)

(۸) میرا بھتیجا تین سال سے پیٹ کے درد سے پریشان ہے، بہت کچھ علاج کئے لیکن افاقہ نہیں ہے، درد کا کوئی وقت مقرر نہیں، رات دن میں کئی وقت ہوتا ہے۔ اور پیٹ مچھلی کی طرح تڑپتا ہے۔ (خریدار نمبر ۲۹۷)

(۹) بجلی، تل اور کھوپرہ کے تیل کی بو دور کرنے کا طریقہ مطلوب ہے۔ (خریدار نمبر ۹۷۷۰)

(۱۰) بواسیر کا مجرب نسخہ ارسال کریں، کبھی کبھی خون آجاتا ہے۔ کھجلی بھی ہوتی ہے۔ کیا روزانہ بڑ بہیڑہ کھانے سے نقصان ہوگا!۔ (خریدار نمبر ۲۱۴۷ / ۳۵)

(۱۱) ایک لڑکا جسکی عمر اب ۸ سال ہے جب ۱½ سال کا تھا تو اس کا دایاں خصیہ بڑھ گیا تھا۔ بہت سی دوائیں کی گئیں۔ مگر فائدہ کچھ بھی نہ ہوا مقامی ڈاکٹر صاحب سے بھی انجکشن وغیرہ کرائے گئے مگر کوئی اثر نہیں ہوا بڑھے ہوئے خصیہ میں کبھی کبھی درد بھی ہوتا ہے۔ مہربانی فرماکر کوئی حکیم صاحب بذریعہ رسالہ ہمدرد صحت اس کا علاج تحریر فرمائیں۔ (پنڈت کندن، ہلنے، غربا، وید بھوشن)

(۱۲) اگر فی الحقیقت اغلاط ہی میں سے کسی ایک یا دو غلطوں کے بڑھ گھٹ جانیکا نام مرض ہے تو پھر ہم کیا تدبیر کریں جس کی وجہ سے کوئی غلط بڑھنے یا گھٹنے نہ پائے یا بڑھنے میں کسی ترمیم کے بعد مقصد حاصل ہو سکتا ہے تو وہی سہی ورنہ کوئی مرکب دوا ایسی تجویز فرمائی جائے جس سے زیادہ سے

زیادہ سال بھر میں ایک آدھ ہفتہ استعمال کرلینے سے کم ازکم ایک سال تک کے لئے اطمینان ہوجائے ۔ (خریدار نمبر ۶۵۰۷)

(۱۳) چہرے پر سیاہ اور بھورے تل بہت ہیں جو سفید جلد پر بدنما معلوم ہوتے ہیں۔ کوئی صاحب ایسا مجرب نسخہ تحریر فرمائیں جس سے یقینی طور پر تل دور ہوسکیں۔ میں اپنے محسن کی خدمت میں دس روپے کی حقیر رقم بطور شکریہ پیش کرونگی + (خریدار نمبر ۶۰۹۰)

(۱۴) میری اہلیہ (عمر تیس سال) دو سال سے پت پتھری میں مبتلا ہے منہ کا مزہ ہر وقت کڑوا اور سیٹھا رہتا ہے۔ مقامی ڈاکٹروں اور حکیموں کے مسلسل علاج ہورہے ہیں۔ لیکن اب تک کوئی فائدہ نظر نہیں آتا، پہلے مہینہ دو مہینہ میں جگر کے قریب یکایک دکھن ہوکر ابکائی، قے، اور متلی کا دورہ پڑجاتا تھا، اور آٹھ آٹھ دس، دس گھنٹے جب تک بہت کچھ دوائیوں کی الٹ، پلٹ اور گرم پانی کی بوتلوں سے پیٹ کی سکائی نہ ہو نہ رکتا تھا اب مہینہ میں دو دو مرتبہ دورہ پڑنے لگا ہے جس سے مریضہ بہت کمزور ہوگئی ہے، ڈاکٹروں کی رائے ہے کہ آپریشن کرادیا جائے۔ لیکن نسوانی فطرت اس میں مانع ہے پیٹنٹ دوائیاں۔ اینٹی بائیکولیٹ پت پتھری کے لئے اور الٹرس کارڈیل کمزوری کے لئے ڈاکٹر استعمال کراچکے ہیں۔ لیموں اور ترش دواؤں کے استعمال سے نزلہ ہوجاتا ہے۔ درد کمر اور سیلان کی شکایت بھی غالباً اسی باعث رہنے لگی ہے۔ اطبائے کرام سے التماس ہے کہ خطرہ سے خالی کوئی مؤثر دوا ایسی تجویز فرمائیں جس سے پت پتھری گھل کر نکل جائے، یا کم ازکم یہ مرض عود نہ کرے + (خریدار نمبر ۳۰۲۵)

(۱۵) تین، چار مہینے پہلے میرے پیر کے پنجہ کے اوپر چھوٹے چھوٹے دانے نمودار ہوکر خارش ہوگئی۔ ایڈ کا رابک ان دانوں پر لگایا گیا، اسکے لگانے سے آبلے پڑگئے اور سوزش پیدا ہوگئی، ایک جراح نے دھوپ کا مرہم روغن کنجد میں بناکر دیا، اسکے لگانے سے سوزش جاتی رہی اور آبلے بھی اچھے ہوگئے لیکن اس جگہ سفید داغ پڑگئے ہیں لہٰذا حکمائے کرام کی خدمت میں التماس ہے کہ کوئی ایسا نسخہ تحریر فرمائیں جس سے جلد اصلی رنگت پر آجائے۔ (خریدار نمبر ۱۰۰۰)

(۱۶) ایک ایسا نسخہ مطلوب ہے جو مقوی دل و دماغ اور اعصاب ہو، درد کمر و مثانہ کی تمام شکایتوں کو رفع کرے، مادۂ تولید میں افزائش اور دل میں سرور پیدا کرے، کثرت جماع کی کمی کا ازالہ کرے گرم مزاج والے کو مفید ہو، قیمت کا کوئی لحاظ نہیں۔ (خریدار نمبر ۳۵۸۲)

(۱۷) مریض کی عمر ۴۵ سال ہے، سر کے بال آہستہ آہستہ گر کر چاند پر بہت کم رہ گئے ہیں اور وہ سفید بھی ہوگئے ہیں۔ کھانے اور لگانے کی مجرب دوا بتائیے۔ (خریدار نمبر ۲۹۴۲)

(۱۸) کف ابابیل کیا چیز ہے، اسکے صاف کرنے کا آسان طریقہ کیا ہے اور صفائی کے بعد اسکی شناخت کیا ہے، مفرد اگر استعمال ہوسکتا ہو تو اسکی کیا صورت ہے اور مرکب کس طرح استعمال کیا جائے، نیز ازراہِ کرم اسکے فوائد سے آگاہ کیجئے، اسکے استعمال سے خدانخواستہ کوئی مضر اثر معلوم ہو تو اسکی اصلاح کس طرح کی جائے؟ (خریدار نمبر ۴۹۲۱)

(۱۹) ادرار حیض کا ایک ایسا اکسیری نسخہ جو چند خوراکوں میں سالوں کے بستہ حیض کو جاری کردے، مسقط حمل کاذب، اور مخرج جنین مردہ ہو، اور تنقیہ رحم کرسکے نسخہ خواہ پینے کا ہو یا شیافہ یا حمول، البتہ ترکیب تیاری آسان اور اجزا سہل الحصول ہوں، تجربہ کرنے پر مبلغ دس روپے کا حقیر نذرانہ معلی صاحب کی خدمت میں پیش کیا جائیگا۔ (خریدار نمبر ۴۱۵۹)

(۲۰) مریضہ کی عمر ۴۰ سال ہے اور ۵، ۶ سال سے آشوب چشم میں مبتلا ہے، کھٹک اور سوزش زیادہ ہے، صبح کو آنکھیں چپک جاتی ہیں، ایک آنکھ میں بدگوشت کافی بڑھ گیا ہے، ڈاکٹر پلک بندی کی رائے دیتے ہیں شوہر کو ۱۰ سال سے آتشک بھی ہے۔ (خریدار نمبر ۷۰۷۹)

(۲۱) ایک ایسے خوش ذائقہ حلوے کی ضرورت ہے جس میں علاوہ حلوائے مغز سرکنجشک کے فائدوں کے اعصاب وسینہ کی تقویت کی رعایت بھی ہو اجزا قیمتی نہ ہوں اور وہ بآسانی مل سکیں اور ہر مزاج کا آدمی اُسے استعمال کرسکے۔ (خریدار نمبر ۷۶۱۰)

(۲۲) میری اہلیہ کی عمر ۲۲ سال ہے، چودہ سال سے اولاد نہیں ہوئی، مریضہ کو شروع سے ایام کی بے قاعدگی رہی۔ ایک چھوٹا آپریشن بھی کرایا لیکن کوئی فائدہ نہیں ہوا، دس سال سے نے بھی کبھی کبھی ہوتی رہتی ہے، دائی رحم میں نقص بتاتی ہے۔ میں بھی بچپن کی بے اعتدالیوں کا شکار ہوں لیکن کبھی سوزاک نہیں ہوا، ازراہِ کرم اولاد کی پیدائش کی کوئی تدبیر بتائیے۔ (خریدار نمبر ۵۱۹)

(۲۳) کالپی مصری کے فوائد کیا ہیں؟ اور کیا وہ پنکاپور کانپور کے علاوہ اور کہیں بھی مل سکتی ہے؟ (آنند سروپ، کانپور)

درس صداقت

"خدا خوب جانتا ہے کہ ملک کی خدمت کس طرح انجام دے رہا ہوں، یاد رکھو اگر تم نے ذرہ برابر بد دیانتی کی تو قیامت کے تمہارا گریبان ہوگا اور میرا ہاتھ ہوگا"

شہید فن ہمدرد خلائق حکیم حافظ عبدالمجید رحمۃ اللہ علیہ بانی ہمدرد دواخانہ


LABUB-I-AZAM
लबूब आज़म
LABUB-I-AZAM


कुर्स जिर्यान
QURS I JIRYAN

حب طاعون عنبری

یہ گولیاں طاعون کے لئے اکسیر ثابت ہوئی ہیں بطور حفظ ماتقدم اگر اس کا استعمال کیا جائے تو بفضلہ تعالیٰ طاعون سے محفوظ رکھتی ہیں قیمتی ادویہ سے تیار شدہ ہیں زمانہ طاعون میں اس کا ہر گھر میں ہونا ضروری ہے،

ترکیب استعمال، بحالت مرض دو دو صبح۔ دوپہر شام پانی یا عرق گلاب کے ساتھ استعمال کریں۔ بطور حفظ ماتقدم دو گولیاں صبح کو کھائیں +

قیمت فی درجن چھ ۶ آنے +

روغن ناصور

دنیا میں ناصور کیلئے بہترین دوا ہے، ہزاروں مایوس العلاج مریض اس کے استعمال سے فائدہ اٹھا چکے ہیں۔ بیخطا اور مجرب ہے، +

ترکیب استعمال، ناصور کو نیم کے پانی سے یا صابن سے صاف کر کے اس دوا کے تین چار قطرے ٹپکائیں یا روئی کی بتّی میں یہ لگا کر بتی کو ناصور میں رکھیں، قیمت فی شیشی ڈیڑھ روپیہ (۱۸)

نوٹ: شیشی کو بوقت استعمال ہلا لینا چاہیئے +

معجون اوجاع

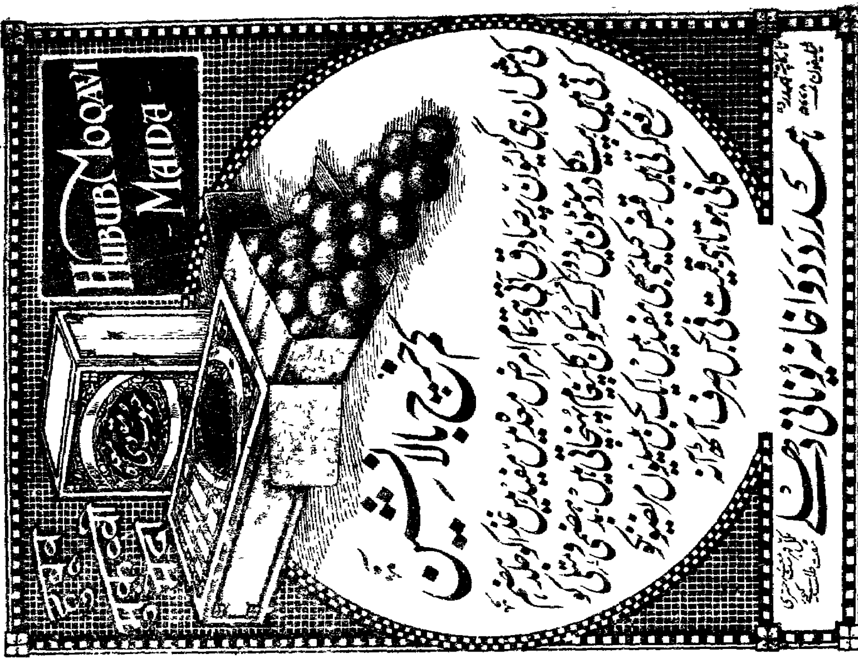
یہ معجون ہر قسم کے ریاحی درد کے لئے اکسیر صفت ہے۔ خصوصاً گھٹیا۔ نقرس کے پرانے سے پرانے اس سے حیرت انگیز طور پر صحتیاب ہو چکے ہیں۔ اس معجون کی سب سے بڑی صفت یہ ہے کہ غلیظ مواد کو اجابت کی راہ خارج کرتی ہے، قبض کشا بھی ہے +

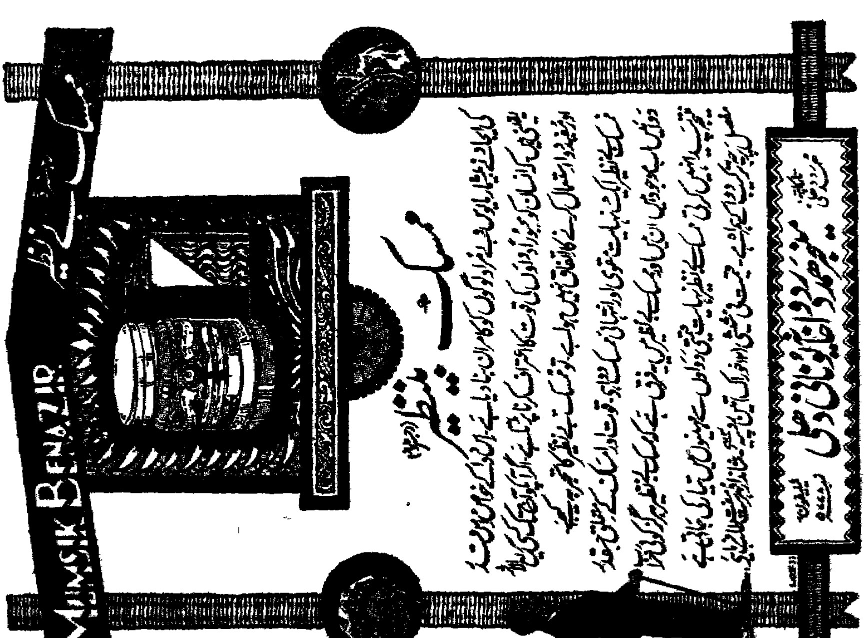
قیمت فی تولہ صرف دو آنے (۲؍)

جوھری

امراض سوداوی مثلاً آتشک وگھٹیا وغیرہ کیلئے ایک کامیاب و نفیس دوا ہے آتشک خواہ نیا ہو یا پرانا دونوں کیلئے نہایت مفید ہے۔ رعشہ، فالج، وغیرہ آتشک کے نتائج سے محفوظ رکھتی ہے +

ترکیب استعمال۔ یہ دوا کیپ شول میں محفوظ ہے اس کو احتیاط سے پانی سے نگل لیا جائے تاکہ دوا کا اثر منہ میں نہ ہو سکے۔ غذا میں دودھ مکھن وغیرہ کا استعمال حسب برداشت کرنا چاہیئے فی خوراک ا ر





مفصل شاندار باتصویر فہرست مفت طلب فرمائیے جس میں ہر مرض کا علاج درج ہو

روغن بے نظیر (رجسٹرڈ)

یہ تیل بالوں کی سیاہی اور درازی چمک کا بہترین محافظ ہے اور اسکے علاوہ اکثر دماغی امراض کو مفید ثابت ہوا ہے۔ درد سر، دماغ کی کمزوری دور کرنے میں نہایت پر تاثیر ہے نیز اسکی اعلیٰ درجہ کی طاقت دماغ تک ہی محدود نہیں بلکہ اسکی حکمی تاثیر بالونکی جڑونکو مضبوط کرنے اور گرنے سے محفوظ رکھتے ہیں، نہایت مؤثر ثابت ہوئی ہے مثل اور خوشبودار روغنوں کے اسکا استعمال رکھا جائے تو انشاءاللہ تعالیٰ تمام دماغی امراض سے محفوظ رہیں گے +

قیمت فی شیشی صرف بارہ آنے (۱۲)

نزلہ زکام و کمزوری دماغ کی بے نظیر دوا

خمیرہ نزلی جواہر والا

تجربہ شاہد ہے کہ طالب علم، وکیل منصف اور دماغی کام کرنیوالے اکثر زکام، نزلہ و کمزوری دماغ وغیرہ کی شکایت میں مبتلا ہوجاتے ہیں، اور عام اشخاص بے احتیاطی کیوجہ سے ان امراض کا شکار نظر آتے ہیں ان حضرات کے لئے یہ عجیب و غریب بے نظیر دوا بنائی گئی ہے۔ اس دوا کے بہترین فوائد دیکھکر یونانی طب کی ہمہ گیری کا اعتراف کرنا ہی کیسا ہی پرانا نزلہ زکام ہو اسکے استعمال سے اسکا قلع قمع ہوجاتا ہے طرفہ یہ ہے کہ یہ دوا اعلیٰ درجہ کی مقوی دماغ بھی ہے ضعف اعصاب کو مفید ہے بھوک لگاتی ہے۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ ان مہلک امراض سے نجات حاصل کریں تو آپکو دنیا میں اس سے بہتر دوا نہیں مل سکیگی اسکی قدر آپ اس کے استعمال کے بعد ہی کرسکتے ہیں (ترکیب استعمال) ۶ ماشہ خمیرہ صبح یا شب کے سوتے وقت استعمال کریں۔ ترش ثقیل اور زیادہ سرد شیاء سے پرہیز کرنا چاہیئے، قیمت ۴ تولہ رکھی گئی ہے جو اسکے بیش بہا فوائد کے اعتبار سے بہت کم ہے +

کھانسی اور دمہ کی لاثانی دوا

اکسیر سعال (رجسٹرڈ)

انسانی زندگی کا پھیپھڑوں کی تندرستی اور سلامتی پر دارومدار ہے یہی وجہ ہے کہ اس میں کوئی نقص پیدا ہوتا ہے تو وہ صحت کیلئے نہایت مضر ہوتا ہے آج کل ابنائے وطن بلکہ کھانسی اور دمہ کی شکایت میں بہت مبتلا نظر آتے ہیں۔

"اکسیر سعال" اس شکایت کا کامیاب علاج ہیں اور چند روز کے استعمال سے مرض میں حیرت انگیز طور پر تخفیف ہونے لگتی ہے اور تکلیف دہ مرض رفع ہوجاتا ہے اس مرض سے جو عام کمزوری ہوجاتی ہے اسکو قوت سے بدلدیتی ہے +

ترکیب استعمال ایک قرص شہد یا مکھن میں ملا کر استعمال کریں اس کے دوران استعمال میں دودھ حسب برداشت استعمال کرنا چاہیئے +

قیمت فی شیشی (۴۰) خوراک، ایک روپیہ چار آنہ (عہ)

دولابی

ذیابیطس کے مریضوں کو مژدہ ہو کہ اس مرض کے لئے ایک کامیاب دوا تیار ہوگئی ہے اس دوا کو تیار کرنیکا فخر ہمدرد دواخانہ کو حاصل ہے،

اور اسکا نام

دولابی

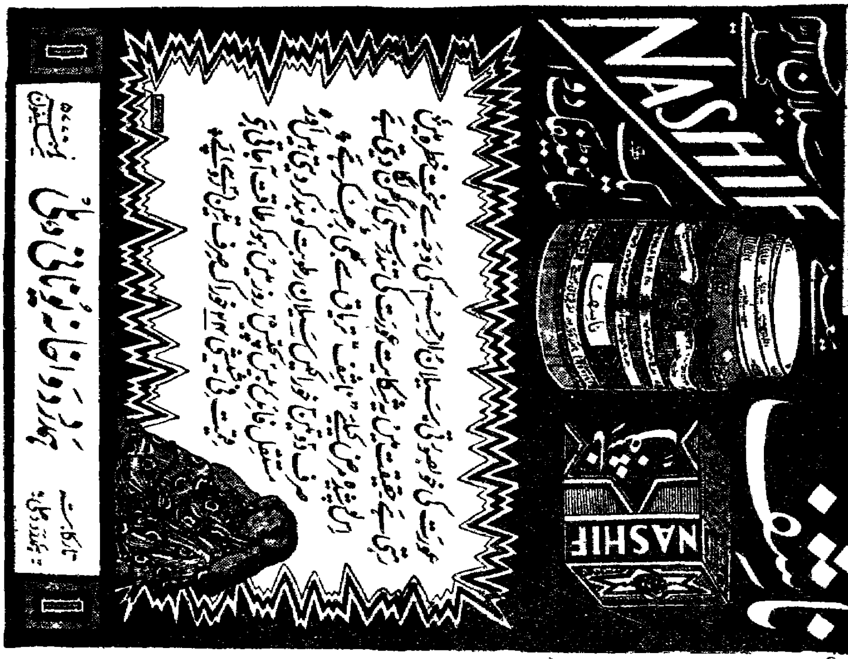
ہے ذیابیطس شکری ہو یا سادہ دونوں اقسام میں "دولابی" اکسیر صفت ہے۔ اس کی چند خوراکیں مرض کی قوت کو توڑ دیتی ہیں۔ ذیابیطس کی وجہ سے جو عوارض گردہ جگر سینہ وغیرہ میں واقع ہوجاتے ہیں۔ یہ دوا انکی اصلاح کرتی ہے +

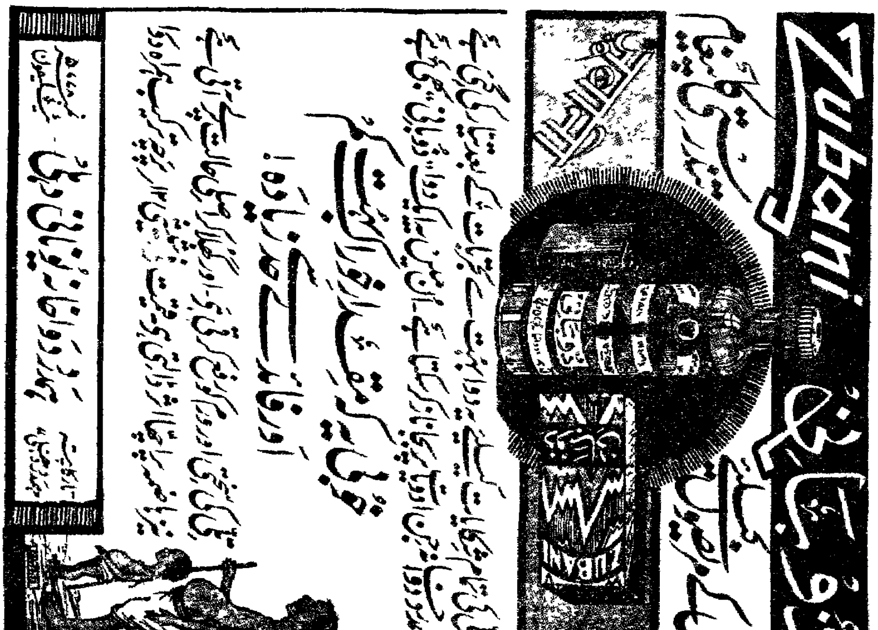
قیمت فی شیشی چوبیس خوراک (سعہ) تین روپے +



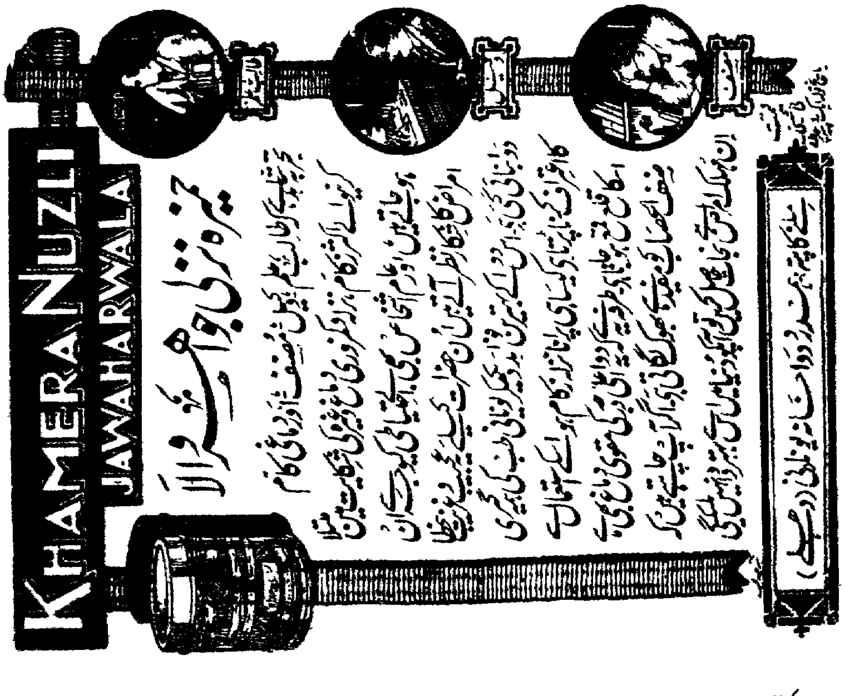


مفت طلب فرمایئے جس میں ہر مرض کا علاج درج ہے


NASHIF


Zubani
ZUBANI

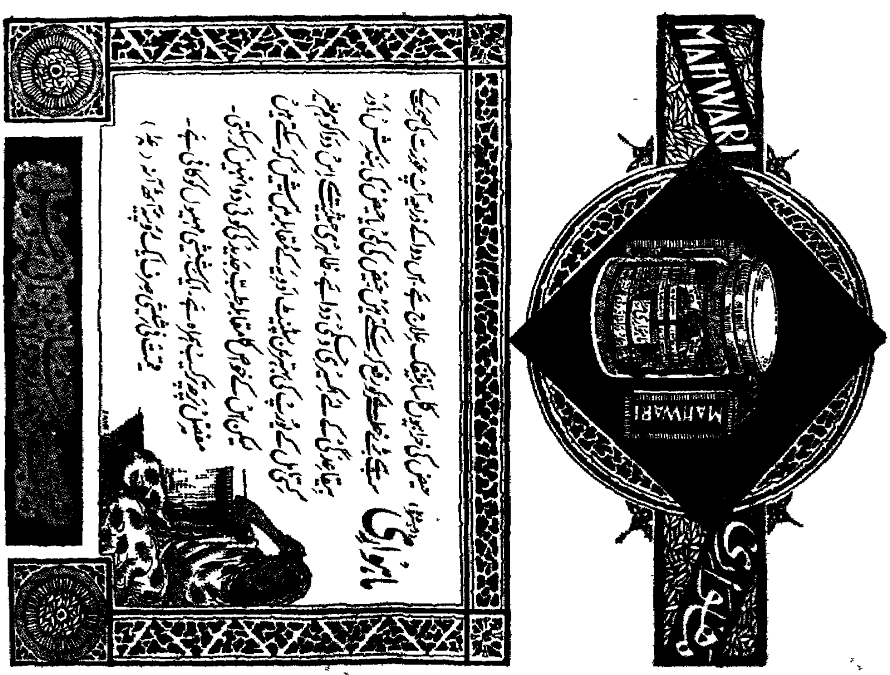




دنیا میں سب سے مکمل اور منظم دواخانہ ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی ہے۔ جس پر ہندوستان کے بڑے بڑے والیان ریاست پورا پورا اعتماد رکھتے ہیں۔ یاد رکھیے بہترین یونانی ادویہ مناسب قیمتوں پر صرف ہمدرد دواخانہ ہی سے مل سکتی ہیں

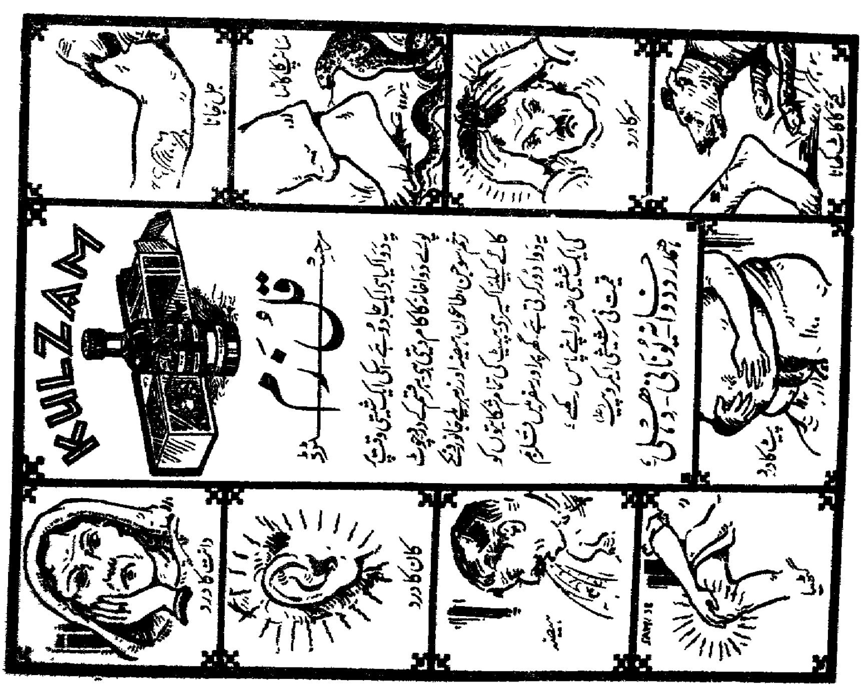
تار کا پتہ ہمدرد، دہلی ٹیلیفون نمبر ۵۷۷





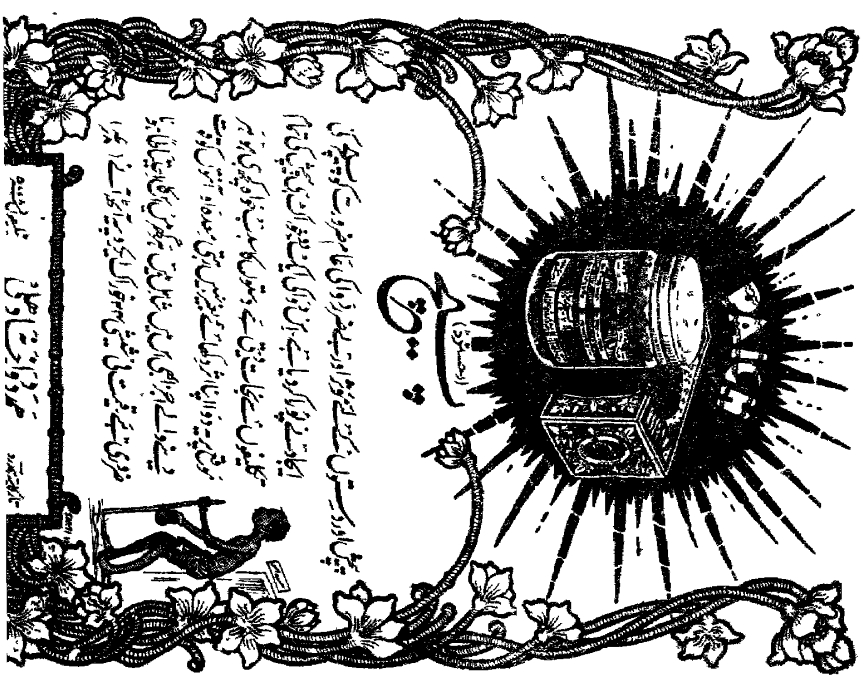
شاندار مصور فہرست مفت طلب فرمائیے جس میں ہر مرض کا علاج درج ہے





گذشتہ سال ہمدرد دواخانہ دہلی سے جتنے مریضوں نے دوا حاصل کی ان کی تعداد
۶۰۹۸۱۷ چھ لاکھ نو ہزار آٹھ سو ...


MISAL



معجون سپاری پاک

خواص باہ کو قوت دیتی ہے۔ سرعت کو زائل کرتی ہے
عورتوں کے جریان کی مخصوص دوا ہے استقرار حمل میں مدد
ہے عورتوں کی عام کمزوری کو رفع کرتی ہے۔ نہایت مفید
اور مجرب دوا ہے۔ ترکیب استعمال ایک تولہ معجون پاؤ بھر
دودھ کے ساتھ یا تنہا استعمال کیجاتی ہے۔ ترشی
و بادی کا پرہیز قیمت فی سیر پانچ روپے
قیمت فی تولہ ایک آنہ (۱/)

معجون حمل عنبری علوی خانی

خواص جن عورتوں کا حمل ساقط ہو جاتا ہو یا بچہ ام الصبیان
میں مبتلا ہو کر ضائع ہو جاتا ہو اُنکے لئے بہت مفید ہے
تیسرے مہینے حمل کے سے اس کا استعمال شروع کیا جائے
پورے دنوں کے بعد بچہ پیدا ہوگا اور آفات سے محفوظ رہیگا
یہ معجون قیمتی اجزا سے بنائی جاتی ہے۔ عمدہ چیز ہے
ترکیب استعمال ۵ ماشہ یہ معجون عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ
شربت انار شیریں ۲ تولہ یا تنہا پانی کے ساتھ صبح استعمال
کی جائے + قیمت فی سیر چالیس روپے +

عرق روح افزا نمبر ۱۲۷۳

دل اور دماغ اور جگر کو نہایت قوت بخشتا ہے۔ معدہ کی ہر قسم کی خرابی کی اصلاح
کرتا ہے اور اعضا کو جدید قوی کرتا اور اعلیٰ درجہ کا مشتہی ہے۔ غذا کو جزو بدن بنا
خون صالح کثرت سے پیدا کر کے چہرے کو خوش رنگ کرتا ہے سستی
اور کاہلی کو دور کر کے طبیعت میں بشاشت اور شگفتگی اور جسم میں
چستی و تازگی پیدا کرتا ہے ہر قسم کے ضعف کو خواہ کسی وجہ سے ہو دفع
اور گئی ہوئی طاقت کو واپس لاتا ہے' مایوسین باہ کے لئے اکسیر کا
حکم رکھتا ہے۔ سالہا سال تجربہ کیا ہمیشہ تیر بہدف ثابت ہوا ہے
قریب قریب ہر مزاج پر یکساں فائدہ رکھتا ہے۔ بلا قید موسم استعمال
کیا جاتا ہے نہایت ہی جانفشانی اور خاص اہتمام سے تیار کیا جاتا ہے
قابل استعمال اور عدیم المثال قیمت فی بوتل تین روپے (۳ے)

ترکیب استعمال

۲ تولہ میں ۹ ماشہ مصری ملا کر صبح یا سہ پہر کے وقت استعمال
کریں۔ ترش اور ثقیل چیزوں سے پرہیز +

عرق عنبر

خواص اعضائے رئیسہ کو قوت دیتا ہے غشی کو دور کرتا ہے
اور زائل شدہ قوت کو جلد واپس لے آتا ہے اور بواسیر اور خون کی
کثرت سے جو ضعف پیدا ہو جاتا ہے اُس کو دور کرتا ہے باہ کو قوت دیتا ہے
فوری اثر کرتا ہے + ترکیب استعمال ۵ ماشہ عرق میں
ایک تولہ شربت انار شیریں ملا کر پئیں یا دوسری مناسب
ادویات کے ساتھ استعمال کریں۔ بادی ترش اشیاء سے پرہیز
قیمت فی بوتل دو روپے آٹھ آنے (۲/۸)


روغن بے نظیر رجسٹرڈ
سر کے بالوں اور دماغ کی بیماریوں کیلیے
طب یونانی کا بہترین تیل ہے
بالوں کی چمک اور سیاہی کا محافظ ہے
دردِ سر، نزلہ، زکام کیلیے بمنزلہ اکسیر ہے
بے ضرر۔ خوش رنگ و خوشبودار ہے
مقوی دماغ ادویہ کیمیائی اصول پر تیار ہوتا ہے
قیمت فی شیشی بارہ آنے ملنے کا پتہ ہمدرد دواخانہ یونانی۔ دہلی
BENAZIR HAIR OIL
HAMDARD


MAJUN MUQAWWI RAHM
معجون مقوی رحم
یہ اکسیری دوا عورتوں کی عام صحت جسمانی کو
ٹھیک کرنے کے علاوہ ان کی بہت سی شکایتوں کو کھو دیتی ہے۔ سیلان الرحم (لیکوریا)
سیلان غدودی اور عورتوں کے اندرونی اعضا تناسل کے ورموں کو حیرت انگیز
طریقے سے دور کر دیتی ہے۔ رحم اور اس کے متعلقہ اعضا مثلاً خصیۃ الرحم اور نلوں کو
قوت پہنچاتی ہے۔ ایام ماہواری کی خرابیاں اسکے استعمال سے کافور ہو جاتی ہیں اگر
خون زیادہ یا کم آتا ہو تو اس کو ٹھیک مقدار میں کر دیتی ہے۔ اختناق الرحم (ہسٹریا) کی
مریض عورتوں کو بھی اس سے بہت فائدہ پہنچتا ہے عورتوں کو اس عجیب دوا کے فائدے سے
محروم نہیں رہنا چاہیے پرچہ ترکیب استعمال ہمراہ ہے قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنے
ہمدرد دواخانہ یونانی۔ دہلی

حفظ صحت اور طب

کا ماہوار مصور رسالہ

ہمدرد صحت

بیادگار

شہید فن ہمدرد خلائق حکیم حافظ عبدالمجید مرحوم دہلوی

بانی ہمدرد دواخانہ دہلی

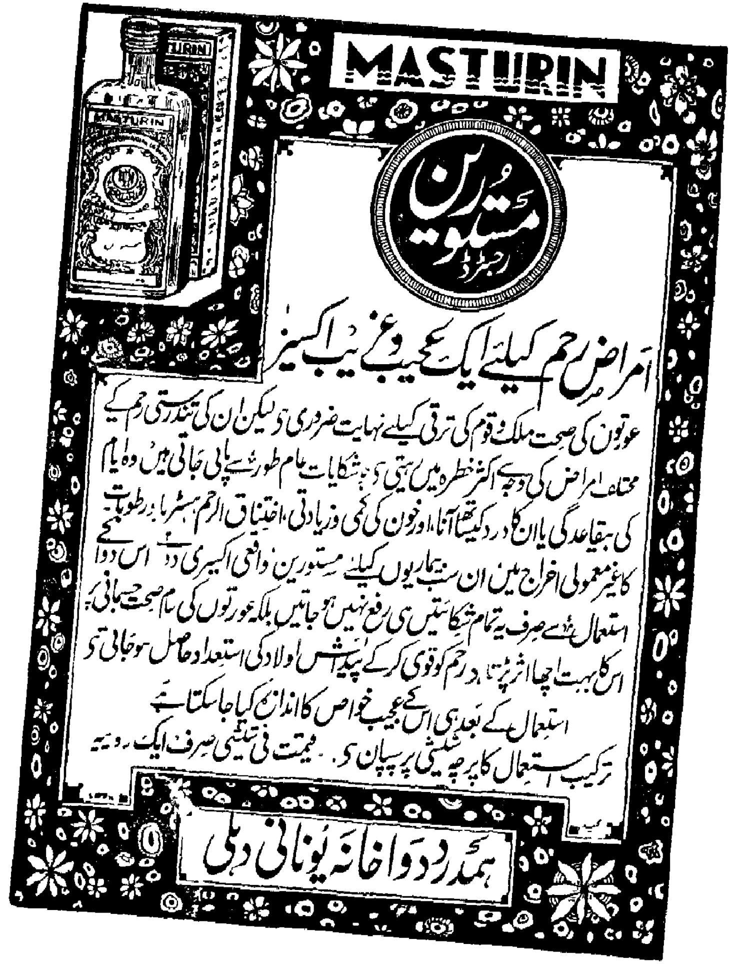
زیر نگرانی

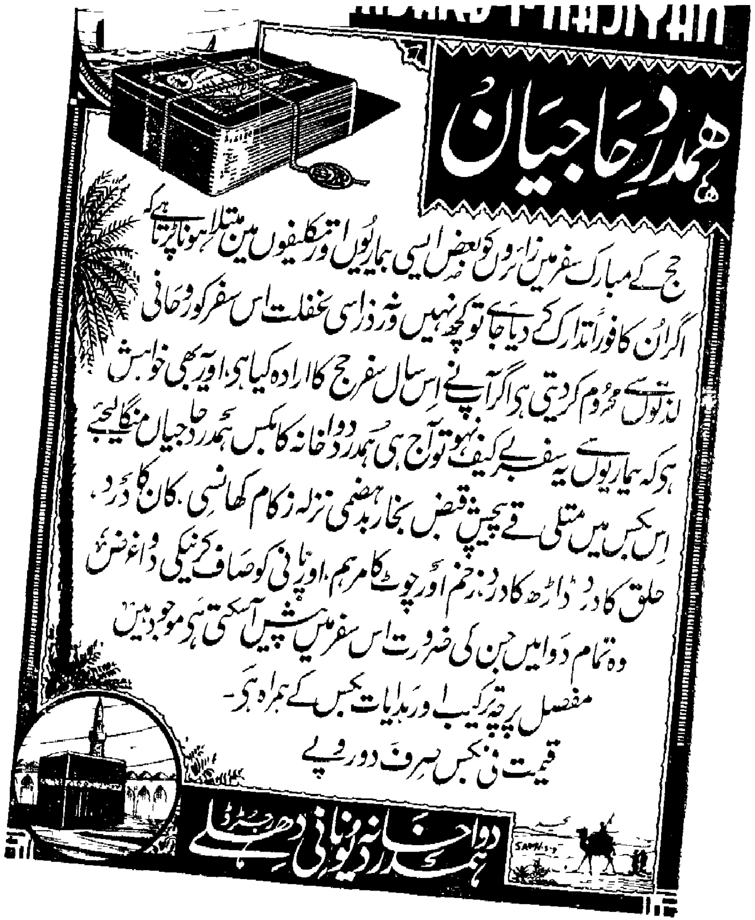
حکیم حاجی عبدالحمید دہلوی

مقام اشاعت - ہمدرد منزل لال کنواں دہلی

سالانہ ایک روپیہ

ستمبر ۱۹۳۸ء


MASTURIN
مستورین
رجسٹرڈ
امراضِ رحم کیلئے ایک عجیب و غریب اکسیر
عورتوں کی صحت ملک و قوم کی ترقی کیلئے نہایت ضروری ہے لیکن ان کی تندرستی رحم کے
مختلف امراض کی وجہ سے اکثر خطرہ میں رہتی ہے شکایات عام طور سے پائی جاتی ہیں وہ ایام
کی بیقاعدگی یا ان کا درد کیساتھ آنا، اور خون کی کمی و زیادتی، اختناق الرحم، ہسٹریا، رطوبت
کا غیر معمولی اخراج ہیں ان سب بیماریوں کیلئے مستورین واقعی اکسیری دوا ہے اس دوا کے
استعمال سے صرف یہ تمام شکایتیں ہی رفع نہیں ہو جاتیں بلکہ عورتوں کی عام صحت جسمانی پر
اس کا بہت اچھا اثر پڑتا ہے رحم کو قوی کرکے پیدائش اولاد کی استعداد حاصل ہو جاتی ہے
استعمال کے بعد ہی اس کے عجیب خواص کا اندازہ کیا جاسکتا ہے
ترکیب استعمال کا پرچہ شیشی پر چسپاں ہے۔ قیمت فی شیشی صرف ایک روپیہ
ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی


ہمدردِ حاجیان
حج کے مبارک سفر میں زائرین کو بعض ایسی بیماریوں اور تکلیفوں میں مبتلا ہونا پڑتا ہے کہ
اگر ان کا فوراً تدارک کر دیا جائے تو کچھ نہیں ورنہ ذرا سی غفلت اس سفر کو روحانی
لذتوں سے محروم کر دیتی ہے اگر آپ نے اس سال سفر حج کا ارادہ کیا ہے اور آپ بھی خواہش
ہے کہ بیماریوں سے یہ سفر بے کیف نہ ہو تو آج ہی ہمدرد دواخانہ کا بکس ہمدرد حاجیان منگا لیجیے
اس بکس میں متلی، قے، پیچش، قبض، بخار، بدہضمی، نزلہ زکام، کھانسی، کان کا درد،
حلق کا درد، داڑھ کا درد، زخم اور چوٹ کا مرہم، اور پانی کو صاف کرنیکی دوا غرضیکہ
وہ تمام دوائیں جن کی ضرورت اس سفر میں پیش آسکتی ہے موجود ہیں
مفصل پرچہ ترکیب و ہدایات بکس کے ہمراہ ہے۔
قیمت فی بکس صرف دو روپے
دواخانہ ہمدرد یونانی دہلی
رجسٹرڈ

جلد ۷ | ستمبر ۱۹۳۸ء | نمبر ۳

فہرست مضامین

عکسی تصاویر:- لوئی پاسچر (۱۸۲۲ - ۹۵ء) (۲) بقراط کی ایک تحریر (۳) شیخ بوعلی سینا کا مقبرہ ہمدان میں ۔

ممالک غیر کے مضامین پچھلے مہینے کی ولایتی ڈاک سے ہمدرد صحت کے لئے مصر اور یورپ کے مضامین وصول ہوئے ہیں مصر کے مضمون کا کچھ حصہ ترجمہ ہو رہا ہے [illegible] ہمدرد صحت کا مضمون یونانی زبان میں ہے اسکے ترجمہ کی کوشش کی جا رہی ہے [illegible] ہمدرد صحت [illegible] کے ترکی مضمون کا ترجمہ بھی قریب قریب ہو گیا ہے امید ہے کہ یہ مضامین [illegible] شائع بھی شکریہ کریں گے ۔ "ہمدرد صحت"

ہمدرد صحت کا دِق و سل نمبر

از جناب پنڈت برجموہن صاحب دتاتریہ کیفی دہلوی



"جناب حکیم عبدالحمید صاحب دہلوی نہ معلوم کس مٹی کے بنے ہوئے ہیں کہ انہیں جب سوجھتی ہے کٹھن سے کٹھن۔ اپنے بے نظیر رسالہ ہمدرد صحت کے خاص نمبروں کے لیے وہ موضوع انتخاب کرتے ہیں جس کا سامنا مشکل سے مشکل ہفت خواں پیش کرے، اب کے انہوں نے "دق و سل" تجویز کیا اور حق یہ ہے کہ اشاعت کو کامیاب کر کے دکھایا۔ ہر شخص کو تسلیم کرنا پڑے گا کہ حکیم صاحب موصوف سائنس او خاص کر ... سائنس کو ہمدرد صحت کے ذریعہ جس قدر ہر دلعزیز اور عام فہم بنا رہے ہیں اور جس دریا دلی اور فیاضی سے حفظ صحت اور ازالۂ مرض کے دروازے عامۃ الخلائق پر کھول رہے ہیں وہ ایسی بے غرضانہ خدمت ہے جس کا صلہ تائید برحق کے ہاتھوں میں ہے۔

اس خاص نمبر میں یہی نہیں کہ دق و سل سے متعلق علم طب کے مختلف طریقوں کے معقول نظریئے اور جتن بہا طریقے سلیقہ سے فراہم کر دیئے ہیں بلکہ یہ بھی بتایا ہے کہ ان موذی امراض کی روک تھام اور انسداد کے لئے کیسی اجتماعی کوششیں ہو رہی ہیں۔ اور اس ضمن میں کس ملک میں کیا کچھ ہو چکا ہے۔ یہ اشاعت تین سو صفحات کی ایک کتاب ہے جو ان دونوں امراض الموت سے متعلق وہ واقعیت پیش کرتی ہے جو اب تک ذہن انسانی میں آ سکی ہے۔ بارہ آنہ جو اس تین سو صفحوں کی کتاب کی قیمت رکھی گئی جس میں بہت سی تصویریں اور علمی نقشے وغیرہ ہیں۔ یہ قیمت بھی شاید اس نظر سے رکھی کہ سرمہ مفت نظر کی طرح بے اعتنائی کا شکار نہ ہو۔"

جناب مولانا عبدالماجد صاحب دریابادی مصنف فلسفہ جذبات و مدیر صدق

"دہلی کا مشہور طبی رسالہ ہمدرد صحت جو حکیم حاجی عبدالحمید صاحب دہلوی کی ادارت میں مدت سے ملک کی خدمت کر رہا ہے اپنے خاص نمبروں کیلئے بھی مشہور ہے اسکے اطفال نمبر عورت نمبر وغیرہ بھولنے کی چیز نہیں اسکی بار اسنے ایسی ہی قابل رشک شہرت کے مطابق حیرت انگیز جامعیت و تنوع کیساتھ ڈھائی سو صفحہ سے زائد کی ایک پوری ضخیم کتاب دق و سل کے موضوع پر تیار کر دی ہے مضامین کی پوری داد تو کوئی صاحب فن ہی دے سکتا ہے لیکن اتنا تو ایک عامی بھی سمجھ سکتا ہے کہ مرض اور متعلقات مرض پر اتنے معلومات کا ذخیرہ مشکل ہی سے کہیں اور ملے گا' طب یونانی کے نقطہ نظر سے تو مفصل بحث ہے ہی' اور مجربات ایک دو کے نہیں بیسیوں معالجوں کے اس میں درج ہیں۔ باقی دوسری طبوں ویدک' ڈاکٹری' ہومیوپیتھی' اور ویدی وغیرہ کے نقطہ نظر کی بھی اچھی خاصی ترجمانی موجود ہے اور جسم انسانی کے مختلف اعضا کی دق کے علاوہ دنیا کے مختلف حصوں میں شیوع مرض اور اس کے انسداد کی جو تدبیریں ہو رہی ان سب سے متعلق معلومات و اعداد مندرج ہیں، اتنی ضخامت ظاہری اور اس جامعیت معنوی کے ساتھ قیمت صرف ۱۲ر بجائے خود ایک اعجاز سے کم نہیں اہل فن کے علاوہ عام ناظرین بھی رسالہ سے پورا فائدہ اٹھا سکتے ہیں" +

جناب حکیم مولوی عبدالحی صاحب خلف حکیم مولوی عبدالوہاب صاحب انصاری افسر الاطبا حیدر آباد دکن



"ہمدرد صحت کی اشاعت خاص "دق و سل نمبر" اپنے گوناگوں خصوصیات اور حیرت انگیز جامعیت کے لحاظ سے اپنی آپ نظیر ہے اس رسالہ میں طب ہندی، طب اسلامی اور طب مغربی کے تبحر ماہرین کے مقالات جمع کر دیئے گئے ہیں اور اس میں دق و سل کے تمام پہلوؤں پر بصیرت افروز روشنی ڈالی گئی ہے۔ یہ رسالہ جدید تحقیقات اور انکشافات نیز قدیم نظریات اور معلومات کا ایک بے نظیر گلدستہ ہے جو علمی اور عملی دونوں حیثیت سے مکمل و جامع ہے اور عوام و خواص کے لئے نہایت مفید اور قابل قدر تحفہ ہے۔ اور مجھ کو اس حقیقت کے اظہار سے بڑی خوشی ہوتی ہے کہ مولوی حکیم عبدالحمید صاحب کی کاوشوں کا یہ نتیجہ ہر لحاظ سے قابل قدر و تحسین ہے۔ اور میں صمیم قلب سے حکیم صاحب موصوف کی خدمت میں اس اشاعت خاص کے لئے تہ دل سے مبارک باد پیش کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ فن طب کی بقاء اور احیا کی کوششوں اور بنی نوع انسان کی خدمات طبی کے سلسلہ میں آپ کی سرگرمیوں کو خداوند کریم سرفراز فرمائے اور یوماً فیوماً ترقی عطا فرمائے۔ آمین!"

از جناب ڈاکٹر محمد عثمان خاں صاحب جامعہ عثمانیہ حیدرآباد دکن



"دق و سل کی اشاعت خاص نے دل و دماغ کو روشن کر دیا۔ اس اہم علمی و فنی کارنامہ پر آپ مستحق صد مبارکباد ہیں۔ دنیائے طب میں یہ ایک ایسا مرقع زریں ہے جس میں جدید و قدیم، عامی و فنی ہر مذاق کے لئے نہ صرف سامان دلچسپی بلکہ درس عبرت بھی موجود ہے۔ بہی خواہان طب کے لئے اس میں جدید عملی اور علمی حقائق کی طرف ایسی رہنمائی کا ساز و سامان موجود ہے جو انہیں دیگر غیر مدوّنہ مباحث کے لئے بھی دعوت غور و فکر دیتے رہا ہے۔ پُر خلوص اور دلی مبارک باد قبول فرمائیے"

از جناب حکیم و حافظ محمد قسیم الدین صدیقی سند یافتہ و تمغہ یافتہ طبیہ کالج دہلی۔ کھاتولی

"دق و سل نمبر وصول ہوا۔ ہمدرد صحت کے مخصوص نمبر جس شان و خوبی اور قابلیت کے ساتھ میدان اشاعت میں آتے ہیں وہ بلاشک دنیائے طب کی مایہ ناز چیزیں ہیں۔ ویدک، یونانی اور طب جدید کے ماہرین فن اور اہل قلم حضرات کا دلکش اجتماع اگر دیکھنے میں آتا ہے تو اس کا بلند مقام صرف "ہمدرد صحت" ہے۔ یہ واحد رسالہ تینوں طبوں کے خالص علمی اور نادر ذخائر سے شائقین کے دامن شوق کو پُر کرتا ہے۔ ہمدرد صحت کی کامیابیوں میں جو محنت شاقہ اور ہمت مردانہ کارفرما ہے وہ یقیناً آپ ہی کا حصہ ہے۔ آپ کی علمی اور عملی خدمات کے درخشاں کارنامے "ہمدرد صحت" اور ہمدرد دواخانہ کی صورت میں آسمان طب پر آفتاب و ماہتاب کی حیثیت رکھتے ہیں"

ایڈیٹر صاحب رسالہ معارف، اعظم گڈھ

"دہلی کا مشہور طبی رسالہ "ہمدرد صحت" عالمگیر مہلک امراض پر نہایت مفید خاص نمبر نکالتا ہے جس میں ان امراض کے جملہ متعلقات پر نہایت مبسوط اور محققانہ مضامین ہوتے ہیں اس سے پہلے انہی خصوصیات کے ساتھ عورت نمبر نکال چکا ہے، اب اس نے دق وسل پر یہ خاص نمبر نکالا ہے۔ یہ نمبر اس موضوع پر اردو میں معلومات کا بہترین ذخیرہ ہے، اس میں دق وسل کی ماہیت اس کے اقسام، مختلف اعضاء کی دق، مرض کے مراحل، تدابیر حفظ ماتقدم، اس کی تشخیص کے طریقوں، علاج و مجربات وغیرہ دق کے مرض اور علاج کے جملہ پہلوؤں پر ویدک، یونانی، ایلوپیتھی، ہومیوپیتھی، طب آبی، طب ہوائی وغیرہ مختلف طبوں کے ہندوستان اور بیرون ہند کے ماہر اور نامور اطبا کے مبسوط و محققانہ مضامین ہیں، اور دنیا کے مختلف ملکوں قوموں اور نسلوں میں دق کی رفتار، ایشیا، یورپ، افریقہ، امریکہ میں اس کے انسداد کی کوششوں، اس کے نتائج ان کی صحت گاہوں اور صحت وموت کے نقشوں کی تفصیلات ہیں، یہ اس نمبر کا سرسری خاکہ ہے، دق اور سل کا کوئی ایسا پہلو نہیں جس پر اس نمبر میں طبی اور بین الاقوامی حیثیت سے نگاہ نہ ڈالی گئی ہو، تشخیص مرض سے متعلق چند فوٹو، اور دق سے متعلق چند افسانے بھی ہیں، اردو زبان میں اس موضوع پر معلومات کا اس سے بہتر مجموعہ نہیں مل سکتا، ہر طب کے اطباء کو اس سے فائدہ اٹھانا چاہیے۔"

ایڈیٹر صاحب روزنامہ "زمیندار" لاہور

"حکیم حاجی عبدالحمید صاحب مالک کارخانہ ہمدرد دواخانہ دہلی و مدیر رسالہ "ہمدرد صحت" دہلی نے دق وسل کے نام سے رسالہ مذکور کا ایک خاص نمبر شائع کیا ہے، یہ نمبر کیا ہے ایک بڑے سائز کی دیدہ زیب مصور کتاب ہے جو ۰۰ ۳ صفحات پر مشتمل ہے۔ صوری و معنوی حیثیت سے اس نمبر کا پایہ اس قدر بلند ہے کہ ہم حکیم صاحب کے حسن مذاق کا اعتراف کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ نمبر کے سرورق پر جو تصویریں دی گئی ہیں۔ وہ اس موت کا روح فرسا منظر پیش کرتی ہیں۔ جو دق وسل کی تباہ کاری کی بدولت اس بدنصیب ملک میں ارزاں ہو رہی ہے۔ مضامین کے انتخاب اور ترتیب میں سلیقہ اور محنت سے کام لیا گیا ہے۔ اگر خاص نمبر کو اس خوفناک اور مہلک بیماری کے متعلق طبی اور تاریخی معلومات کے اعتبار سے ایک چھوٹی سی انسائیکلوپیڈیا قرار دیا جائے تو بے جا نہ ہوگا۔ غرض کہ نمبر مذکور میں اس مرض کے تمام پہلوؤں پر پوری تفصیل اور وضاحت کے ساتھ روشنی ڈالی گئی ہے۔

سرکاری رپورٹوں میں دق وسل کے متعلق جو اعداد و شمار اس وقت تک شائع ہو چکے ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ مہلک مرض اب ہندوستان کے دیہات میں بھی بڑی سرعت کے ساتھ پھیل رہا ہے۔ اس لئے ہر تعلیمیافتہ شخص کا فرض ہے کہ وہ اس کی بیخکنی کے لئے تمام انفرادی اور اجتماعی کوششوں میں حصہ لے۔ ابنائے وطن حکیم عبدالحمید صاحب کا شکرگذار ہونا چاہیئے کہ انہوں نے ہندوستان کی تعلیم یافتہ پبلک کو ایک ایسی بیماری کی طرف توجہ دلائی ہے جس کی تباہ کاری کے ہولناک نتائج سے مزید غفلت ایک ناقابل معافی جرم ہے۔

ہمدرد صحت کے اس خاص نمبر کے مضامین اس قدر عام فہم اور سبق آموز ہیں کہ ایک معمولی قابلیت کا آدمی بھی اسکے مطالعہ سے مستفید ہو سکتا ہے۔ بلاک کی رنگین اور اتصوری کی سادہ تصویروں نے جنکی تعداد پچاس سے زیادہ ہے کتاب کے حسن کو دوبالا کر دیا ہے۔ ان تمام خوبیوں کے باوجود قیمت صرف ۱۲ر ہے۔" (زمیندار ۸ جولائی ۱۹۳۸ء)

حکیم اکبر حسین صاحب الہ آبادی

"دق وسل نمبر ایک مستقل اور بیش قیمت تصنیف کی حیثیت رکھتا ہے میرے علم و یقین میں ابتک کوئی کتاب یا رسالہ دق وسل کے متعلق ایسا نظر سے نہیں گذرا جس میں طب جدید و قدیم کے نقطہ نظر سے اس قدر مواد فراہم کیا گیا ہو میں جناب کو مبارکباد دیتا ہوں کہ مضامین کا عنوان اور ترتیب کا کمال۔ اور کتابت و طباعت کے لحاظ سے بھی یہ رسالہ اپنی نظیر آپ ہے مجھکو تعجب ہے کہ بیرون ہند و غیر ممالک کے اس قدر اہل قلم و صاحب کمال حضرات کے مضامین کس طرح جناب نے حاصل کر لئے، یہ موذی مرض لاکھوں گھرانوں کو ہلاکت کے غار میں گرا رہا ہے۔ ہمدرد صحت کی یہ اشاعت پہلی اشاعتوں سے سبقت لیگئی ہے۔ اس میں جدید مباحث اور معلومات کا ذخیرہ اس قدر جمع کیا گیا ہے کہ اس قدر مفید ترین مضامین کا کسی اور جگہ ملنا ناممکن ہے۔ ...... میری جانب سے مبارکباد قبول کیجئے خداوند عالم آپکو اس سے زیادہ ملک و قوم کی خدمت کرنیکی توفیق عطا کرے۔"

ہمدرد صحت کی اشاعت خاص

"دق و سل"

ہمدرد صحت کا یہ خاص نمبر علم وفن کا ایسا نامہ ہے جس کی نظیر مشرقی زبانوں میں مشکل ہی سے ملے گی اس میں دق وسل کے متعلق ایسے ایسے پہلوؤں پر بحث کی گئی ہے جو اس سے پہلے تاریکی میں تھے یہ نمبر نہ صرف طبیبوں، ویدوں اور ڈاکٹروں کے لئے جدید وقدیم معلومات ومعالجات کا مخزن ہے بلکہ یہ ان لوگوں کے بھی انتہائی کارآمد ثابت ہوگا جو عوام کی بھلائی کے معاملات سے دلچسپی رکھتے ہیں اس کا مطالعہ انکے سامنے ہندوستان کی حالتِ زار کا صحیح نقشہ پیش کردیگا اور ان کو ممالک غیر سے اپنے ملک کی حالت کا مقابلہ کرنے میں کوئی دشواری نہیں رہیگی۔ کیونکہ ہمدرد صحت ہی ایک ایسا رسالہ ہے جسے دنیا بھر کے ماہرین فن کی قلمی خدمات حاصل ہیں چنانچہ اس نمبر میں **یورپ، امریکہ، آسٹریلیا** وغیرہ براعظموں کے پندرہ سے زیادہ ماہرین فن نے مضامین لکھے ہیں صرف اسی حقیقت سے آپ کو اس نمبر کے افادہ کا اندازہ ہو جائیگا، ہندوستان کے ماہرین میں سے تقریباً سو ماہرین ایسے ہیں جنہوں نے اس اشاعت کے اوراق کو زینت دی ہے۔ ان قلمی معاونوں میں طبیب، ادیب، مزاحیہ نویس اور شاعر غرض سب ہی شامل ہیں۔ یہ نمبر ان اصحاب کو بھی دعوتِ فکر دیے گا جو ہر معاملہ کو صرف علمی نقطہ نظر سے دیکھنے کے عادی ہیں۔ دق وسل نمبر ادبی ذوق رکھنے والوں کی تسکین بھی پوری طرح کردے گا اور ان کو یہ محسوس کرادے گا کہ علم وادب کو آپس میں کس طرح سمویا جاسکتا ہے۔ یہ نمبر ان مریضوں کے لئے چراغ ہدایت کا کام دیگا جو اس وقت اس موذی مرض کی کسی نہ کسی شکل میں مبتلا ہیں۔ یہ اشاعت خاص ان گھرانوں کو ہلاکت کے غار میں گرنے سے بچاسکے گی جن میں دق کی اموات ہوچکی ہوں، اور تیمارداروں کو دق کے بیماروں کی تیمارداری سکھائے گی۔ غرض یہ اشاعت خاص کیا ہے دق وسل کی ایک ایسی انسائیکلوپیڈیا ہے جس میں اس موضوع پر ہر عنوان سے بحث ملے گی فہرست مضامین ہمارے اس دعوے کی تصدیق کے لئے کافی ہے۔

اگر آپ اس عظیم الشان نمبر کو حاصل کرنا چاہتے ہیں تو آج ہی اس کا بندوبست کیجئے۔ اسکے حاصل کرنے کی دو صورتیں ہیں۔

(۱) یا تو آپ ایک روپے کا منی آرڈر یا ایک روپے کے ٹکٹ لفافہ میں رکھ کر بھیج دیجئے۔ اس صورت میں نہ صرف یہ "دق وسل" نمبر آپکے پاس پہونچ جائیگا بلکہ اگست ۱۹۳۸ء سے جون ۳۹ء تک گیارہ مہینے کے رسالے ہر مہینے آپ کے پاس پہونچتے رہیں گے اور آپکے پاس جون ۳۹ء میں ہمدرد صحت کی ایک عظیم الشان جلد موجود ہوگی جس کی ضخامت گیارہ سو صفحات سے کسی طرح کم نہ ہوگی اور آپ حیرت کرینگے کہ ایک روپیہ میں اتنا علمی اور فنی مواد کس طرح دیا جاسکتا ہے۔

(۲) اگر آپ کو صرف دق وسل نمبر مطلوب ہے تو اس کی قیمت کے ٹکٹ (مع محصول ڈاک ۱ر) لفافہ میں رکھکر آج ہی بھیج دیجئے۔ چند ہی روز میں آپ کے سامنے یہ عظیم الشان نمبر موجود ہوگا۔

قیمت اعلیٰ ایڈیشن بارہ آنے (۱۲ر) — قیمت معمولی ایڈیشن آٹھ آنے (۸ر)

قیمت سالانہ مع اشاعت خاص معمولی صرف ایک روپیہ

منیجر ہمدرد صحت ہمدرد منزل لال کنواں دھلی

علم اور حکمت کے خزانے

شائقین علم کے لئے ایک زرّین موقعہ!

اُردو کی طبی صحافت میں ہمدرد صحت ہی وہ رسالہ ہے جو اپنی ظاہری اور معنوی خصوصیات کی وجہ سے ایک انقلاب آفرین دعوت ہے اسی لئے اس کا خیر مقدم نہ صرف ہندوستان کے ہی طبی حلقوں کی طرف سے کیا گیا بلکہ ممالک غیر کے ماہرین بھی اس کی صف میں داخل ہیں۔ آج سے چند سال پہلے کسی شخص کے خیال میں بھی یہ بات نہیں آسکتی تھی کہ ہمارا طبی صحافت اس قدر کامیابی کے ساتھ ترقی کی منزلیں طے کرنے لگے گی۔ ہمدرد صحت ہی وہ رسالہ ہے جس نے طبیب اور غیر طبیب اور عوام و خواص کی ہر طبی ضرورت کو کماحقہ پورا کر دیا ہے۔ اسکی اشاعت خاص جو ہر سال اسکی سالگرہ کی تقریب میں ۵ جولائی کو شائع ہوتی ہے۔ اپنی نوعیت اور جامعیت کے لحاظ سے مشرقی زبانوں میں بالکل نئی چیز ہوتی ہے اور اس کی ضخامت تین سو صفحات سے بھی زیادہ ہوتی ہے، پہلے سالوں میں رسالوں کی جلدوں کا کوئی اہتمام نہیں کیا گیا تھا، صرف پندرہ بیس جلدیں مکمل کی جا سکی تھیں جو چند ہی روز میں شائقین علم نے حاصل کر لی تھیں۔ اب دفتر میں پہلے سالوں کی صرف دو دو جلدیں ہی لطور فائل موجود ہیں۔ قدردانوں کے پیہم تقاضوں کا خیال کر کے کبھی کبھی خیال بھی کیا گیا کہ گذشتہ جلد کے بعض پرچے جلدوں کی تکمیل کے لئے دوبارہ طبع کرا لئے جائیں لیکن اس کے لئے موقع نہیں مل سکا، پہلے تجربے کو سامنے رکھکر تازہ جلد کیلئے تقریباً پانچسو پرچے علیحدہ رکھے جاتے رہے تاکہ آخر میں پانچسو جلدیں مکمل کی جا سکیں اور شائقین ان سے محروم نہ رہیں۔ چنانچہ اب ان جلدوں کیلئے تمام پرچے مکمل ہو جانیکے بعد دفتر میں انکی جلد مکمل کرا لی گئی ہیں جو جولائی ۱۹۳۴ء سے جون ۱۹۳۵ء تک اور جولائی ۱۹۳۵ء سے جون ۱۹۳۶ء تک اور جولائی ۱۹۳۵ء سے جون ۱۹۳۶ء تک کے پرچوں پر مشتمل ہیں اس میں ہمدرد صحت کی وہ اشاعت ہائے خاص بھی شامل جو بجائے خود ایک جلد کا درجہ رکھتی ہیں اور "تجدید و اعادۂ شباب اور درازیٔ عمر" پر نیز بچوں کے متعلق ہر قسم کی جدید و قدیم معلومات کا انتہائی ذخیرہ ہیں۔ تازہ جلد جولائی ۱۹۳۵ء سے جون ۱۹۳۶ء میں گذشتہ سال کا عظیم الشان عورت نمبر ہے جسکی تعریف میں ہندوستان بھر کے منتخب علماء اور حکماء متفقہ طور پر رطب اللسان ہیں جلد بندی بھی رنگین کپڑے کی پختہ کرائی گئی ہے، جسکے پشتے پر رسالہ کا نام وغیرہ سنہری حروف میں چھپا ہوا ہے۔

اِن جلدوں میں کیا ہے؟

اس کا جواب اتنا مختصر نہیں ہے کہ اس ذرا سی جگہ میں دیا جاسکے مجمل طور پر یوں سمجھ لیجئے کہ ۳۵-۱۹۳۴ء کی جلد میں ایک تو وہ مشہور زمانہ اشاعت خاص ہے جسکا موضوع "اعادۂ شباب اور درازیٔ عمر" تھا اور اس کے علاوہ گیارہ مہینوں کے گیارہ پرچے جن میں ہر ایک علم و حکمت کے جواہر ریزوں سے مالا مال ہے ۳۶-۱۹۳۵ء کی جلد میں گیارہ معمولی پرچوں کے علاوہ ایک وہ معرکۃ الآرا اشاعت خاص ہے جسے "الاطفال" کا نام دیا گیا ہے اور جس میں بچوں کی پرورش اور انکی طبیعت اور اُن کے کھیل، ان کی عادات اور اطوار اور ان کے امراض و علاج کے متعلق بہت سے ایسے نادر زمانہ مضامین ہیں جن کی نظیر آپ کو انگریزی زبان کے طبی پرچوں میں بھی نہیں مل سکتی۔ بچوں کی تعلیم و تربیت کے متعلق آپ اس پرچہ سے اتنی معلومات حاصل کر سکتے ہیں جو بصورت دیگر کئی مستقل فنی کتابیں دیکھنے سے بمشکل حاصل ہو سکتی ہے اور وہ فنی کتابیں بھی اردو زبان میں کہیں موجود نہیں ہیں۔ ۳۶-۱۹۳۵ء کی تازہ جلد میں گذشتہ سال کے عجیب و غریب "عورت نمبر" کے علاوہ گیارہ مہینے کے پرچے ہیں جو جون ۱۹۳۶ء تک ختم ہوتے ہیں۔ اس جلد میں صرف ایک عورت نمبر ہی ایسا ہے جسکی قیمت اس جلد کی سب قیمت کے برابر ہو تو شائقین اور قدرشناس اسکو سستا ہی سمجھیں گے ہمدرد صحت معمولی پرچوں میں علاوہ بیش بہا طبی مضامین کے جو ماہ بماہ شائع ہوتے رہتے ہیں۔ اچھے اچھے حکیموں اور ڈاکٹروں کے مجرب اور آزمودہ صدہا نسخے ملیں گے جن میں سے ہر ایک کی قیمت یقیناً اس رقم سے بہت زیادہ ہے جو ہمدرد صحت کی جلدیں خریدنے پر صرف کرنی پڑیگی یہ رقم دو روپے فی جلد ہے محصولڈاک اسکے علاوہ ہے۔ ہر جلد کی ضخامت اٹھارہ سائز کے ۱۰۰۴ صفحات یا اس سے کچھ زیادہ ہے۔ بلاک کی رنگین تصاویر بھی ہر جلد میں ساٹھ سے زیادہ ہیں اسکے علاوہ دلچسپ مرقعے کارٹون اور دستی تصویریں ان میں شامل ہیں۔ علم و حکمت کے جواہر ریزوں سے بھرپور یہ جلدیں صرف اطبا ہی کے لئے ضروری نہیں بلکہ عوام بھی اور دوسرے شائقین علم و ادب بھی ان کے مطالعہ سے فائدہ حاصل کریںگے۔ ہمدرد صحت کی خصوصیتوں کا اندازہ آپکو اسی پرچے کے مضامین سے ہو جائیگا ہماری زبان کے نہ صرف طبی پرچوں میں بلکہ ادبی رسالوں میں "ہمدرد صحت" ہی ایک ایسا رسالہ ہے جسکے قلمی معاونین میں ممالک یورپ کے بہت سے مضمون نگار شامل ہیں اور جسکے علاوہ میں ہندوستان کے منتخب طبیب ادیب جمع ہیں۔ ان جلدوں میں آپکو ان مشہور اصحاب قلم کے مضامین ملیں گے۔

قیمت فی جلد صرف دو روپے

ملنے کا پتہ:- منیجر مکتبہ ہمدرد صحت، ہمدرد منزل، دہلی



کیا "کتابی دِق" عملی دُنیا میں واقعتاً موجود نہیں ہے؟

مٹا کر حسرت و اُمید برق و باغباں رکھدی
جلا کر میں نے خود آہوں سے شاخِ آشیاں رکھدی

"دق کے متعلق میرے اعتقادات اور تجربات" کے عنوان سے ایک مضمون "ہمدرد صحت" ماہ اگست ۱۹۳۸ء میں جناب شفاء الملک حکیم مولوی رشید احمد خاں صاحب سکریٹری اجمل طبیہ کالج بمبئی کی طرف سے چھپا ہے۔ جناب شفاء الملک صاحب موصوف نے اس مضمون میں "اعتقادات" یہ دعوے کیا ہے کہ "یہ بات تقریباً طے شدہ ہے کہ کتابی دق عملی دنیا میں واقعتاً موجود نہیں ہے بلکہ دق حمیات اورام کہنہ کا نام ہے" لیکن میرے خیال میں کتابی دق ہی عملی دنیا میں موجود ہے۔ بس یہی میرے اور جناب شفاء الملک صاحب کے درمیان اختلاف ہے۔ اس مضمون میں میں نہایت شرح و بسط سے ثابت کرنے کی کوشش کرونگا کہ کتابی دق کے سوا کوئی دق عملی دنیا میں نہیں پائی جاتی۔ وما توفیقی اِلّا باللہ۔

ذیل کی سطور میں جناب شفاء الملک صاحب کی تحریر لفظ "قال" سے شروع کروں گا اور اپنا جواب "اقول" کے ماتحت نذر ناظرین کروں گا۔ اُمید ہے کہ ناظرین اس خالص علمی و فنی بحث کو دلچسپی سے مطالعہ فرمائیں گے اور اس میں کسی قسم کی تلخی محسوس نہ فرمائینگے۔ واللہ اعلم بحقیقۃ الحال۔

قَالَ ۔ "شیخ علیہ الرحمۃ کی حمام کی مثال اور یہ بیان کہ حرارت کا تشبث اولی اگر حمام کی دیواروں کے ساتھ ہو تو اس کی مثال بالکل ایسی ہی ہوگی جیسی کہ بدن انسانی میں دق کے تشبث کی اعضاء اصلیہ کے ساتھ یہ مثال دق کے کتابی نظریہ کو صحیح ثابت کردینے کے لئے ایک بہت واضح مثال تھی۔ مگر تجربات نے یہ بتایا کہ دق کا حدوث بدن انسانی میں عموماً اندرونی عوارض و اسباب سے ہی ہوتا ہے۔ بیرونی عوارض سب سے پہلے روح پر اور اس کے بعد اخلاط و رطوبات پر اثر ڈالتے ہیں اس کے بعد اعضاء پر اثر ڈالتے ہیں۔ اس واضح ہوا کہ اندرونی و بیرونی اسباب دونوں کے دونوں بدن انسانی میں دق کی پیدائش کے لئے وہی طریقہ اختیار کرتے ہیں جو کتابوں میں بتایا گیا ہے۔ جب اندرونی اسباب ہی دق کو پیدا کرتے ہیں۔ اور جب کہ بیرونی اسباب ذاتی طور پر دق کو پیدا نہیں کرتے بلکہ بتوسط اندرونی اسباب کے دق کو پیدا کرتے ہیں تو ہمارا شبہ اس مثال سامنے آنے پر بھی اسی طور سے باقی رہتا ہے جس طور سے کہ ہم رطوبات کے مسئلہ میں بیان کر چکے ہیں لہٰذا یہ بات تقریباً طے شدہ ہے کہ کتابی دق عملی دنیا میں واقعتاً موجود نہیں بلکہ دق حمیات اورام کہنہ کا نام ہے جبکہ اورام میں انفجار واقع نہ ہو، اور جب انفجار واقع ہو جائے اور خون و پیپ بہنے لگے تو ہم اس کو "سل" کہہ دیتے ہیں لیکن ہر حمّی ورمی کو دق نہیں کہہ سکتے بلکہ دق کا اطلاق اُس پر جب ہی ہوتا ہے جب کہ یہ اورام اندرونی اعضاء (احشاء و عظام) میں واقع ہو کر کہنہ ہو چکے ہوں اور بدن میں رطوبات کی قلت واقع ہو کر ذبولی صورت نمایاں ہو چکی ہو۔"

اقول ۔ شیخ علیہ الرحمۃ والمغفرت کے قول "فان تشبث الحمّی بالاعضاء الاصلیۃ التشبث الاول کما یتشبث الحرارۃ مثلاً بحیطان الحمام او بزق الحداد او بقدر الطباخ فذالک جنس من الحمیات یسمی حمی دق" کی طرف ہی شفاء الملک نے اشارہ فرمایا ہے لیکن بہت افسوس کے قابل یہ بات ہے کہ شیخ کے اس نظریہ کو جناب شفاء الملک صاحب نے [illegible] اسکا مطلب صاف کئے دیتا ہوں دیکھئے شیخ علیہ الرحمۃ نے بیان ہے [illegible]

پیدا ہوئے ہوتا تو آپ کا فرمانا بجا ہوتا کہ نہیں اندرونی عوارض سے دق کا حدوث ہوا کرتا ہے۔ بلکہ شیخ غریب تو صرف یہ کہہ رہا ہو کہ دق کا بخار خواہ کسی عوارض سے ہو اس کی گرمی اعضائے اصلیۂ انسانی کے ساتھ ایسی ہی لگی ہوتی ہے جس طرح کہ حمام میں اسکی دیوار سے گرمی لگی ہوتی ہے۔ اب فرمائیے! کیا جناب والا کا خود یہ خیال نہیں ہے کہ دق کا بخار انسانی جسم سے اس طرح لگا ہوتا ہے! حمٰی دق کی بحث میں جہاں شیخ نے دق کے حدوث کے عوارض و اسباب بیان فرمائے ہیں اسے مطالعہ کرنے سے بھی ظاہر ہوتا ہے کہ شیخ بھی جناب والا کا ہمخیال ہے یعنے وہ بھی یہی کہتا ہے کہ دق کا حدوث بدن انسانی میں عموماً اندرونی واسباب سے ہی ہوتا ہو پس اس سے اختلاف کر کے جناب والا نے کوئی نیا تجربہ پیش نہیں فرمایا۔ ملاحظہ فرمایئے شیخ کا قول "والدق قد يقع بعد حمّى يوم وقد يقع بعد حميات العفونة والاورام" عوارض واسباب کی تلاش کرنے کی یہ جگہ ہو۔ اس عبارت سے صاف ظاہر ہے کہ دق کے حدوث کا سبب کوئی خارجی یا اوپری چیز نہیں ہے بلکہ اندرونی ہے۔ شفاء الملک صاحب نے بیرونی اسباب کی نہ تو کچھ تشریح کی اور نہ شیخ کی عبارت سے کوئی مثال ہی تحریر فرمائی مگر یہ تحریر فرما دیا کہ شیخ بیرونی اسباب کا قائل ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ شیخ کے متعلق اس بات کا خیال میرے خیال میں خارج از فہم ہے یعنی کسی طرح سمجھ میں نہیں آتا کہ کیونکر یہ خیال قائم کیا جا سکتا ہے۔

شیخ کا قول ہے "ويبعد ان يعرض الدق ابتداءً فيكون الاعضاء الاصلية قد اشتعلت ولم يشتعل خلط ولا روح قبل ذالك من يجب ان تسخن ثلاث اولاً ثم على مر الايام يسخن الاعضاء الاصلية اللّٰهم الا ان يعرض سبب قوى جداً" یہ عبارت بھی صاف صاف کہہ رہی ہے کہ مرض دق کا حدوث عموماً اندرونی اسباب سے ہوتا ہے۔

جناب شفاء الملک صاحب نے کتابی دق کے عملی دنیا میں مفقود ہونے کی یہ دلیل پیش کی ہے کہ "دق حمیات اورام کہنہ کا نام ہے" یعنی انکے خیال شریف میں حمیاتِ اورام کہنہ سے دق کا حدوث کتابوں میں مذکور نہیں ہے۔ کیونکہ اگر یہ کتابوں میں مذکور ہوتا تو پھر کتابی دق کا عملی دنیا میں وجود ہو جاتا۔ مجھے اس خیال پر بے حد افسوس ہوتا ہے۔ میں شفاء الملک صاحب سے عرض کرنے کی جرات کرتا ہوں کہ حمی ورمی کا منجر بہ دق ہو جانا کتابوں سے ثابت ہو۔ لہذا یہ ثابت ہو گئی کہ کتابی دق ہی عملی دنیا میں موجود ہے۔ دیکھیے! شیخ کا قول "الحميات التابعة الاورام الباطنة تكون عفونية وربما صحبها دق وليست من اعداد حميات اليوم" اس سے ظاہر ہوتا ہو کہ حمیات اورام باطنہ سے بھی دق کا حدوث ہوتا ہو۔ یہ بھی آپ نے کوئی نئی بات نہیں کہی۔ بلکہ کتابی دق کو غیر کتابی ثابت کرنے کی ناجائز کوشش فرمائی۔ آپ بھی ہر حمّی ورمی کو دق نہیں کہتے اور شیخ علیہ الرحمۃ بھی فرماتے ہیں کہ وربما صحبها دق۔ دونوں کا مطلب واحد ہے کوئی نئی بات نہیں ہے۔

جناب شفاء الملک صاحب نے جیسے یہ دعوی کیا تھا کہ "کتابی دق عملی دنیا میں واقعتاً موجود نہیں" ویسے ہی انہیں یہ لازم تھا کہ مرض دق کے حدوث کی وہ صورتیں پیش فرماتے جو کتابوں میں مرقوم نہ ہوتیں۔ لیکن موصوف نے ایسی ایک صورت بھی نہ پیش فرمائی۔

دق کے اسباب کے سلسلہ میں جناب شفاء الملک صاحب نے جو چیزیں گنائی ہیں وہ سب کتابوں میں پائی جاتی ہیں۔ کاش آئندہ جناب شفاء الملک صاحب ایک سبب بھی ایسا پیش فرمائیں جو کتابی دق کے اسباب سے جدا ہو۔

قال "عملی دنیا میں بیسیوں زخم پھیپھڑوں کے ایسے ہوتے ہیں جن میں حمی دقیہ لازم نہیں ہوتا۔ بیسیوں مریض اس قسم کے سامنے آتے ہیں جنکے پھیپھڑوں میں قروح ہیں اور پیپ جاری ہے مگر بخار کا پتہ تک نہیں ہے"

اقول۔ یہ تحریر بھی جناب شفاء الملک صاحب کی اسی ثبوت میں ہے کہ عملی دنیا میں کتابی دق کا وجود نہیں لیکن یہ بھی شفاء الملک صاحب کی کوئی نئی بات نہیں بلکہ پرانی کتابی بات ہو چنانچہ ابوسہل مسیحی نے اپنی کتاب "مائۃ مسیحی" میں فرمایا ہو "لمّا كان السل قرحة فی الرئة مع حمى لازمة فی الاكثر الامر وجب لمعالجة القرحة اشياء حارة يابسة ولمعالجة الحمّٰى اشياء باردة رطبة .... فان لم يكن مع القرحة حمٰى فافضل الاشياء له سقى اللبن وخير الالبان لبن النساء وبعده لبن الاتن ولبن الماعز .... وان كان السل مع الحمٰى فليستعمل فيه اللبن البتة" اس عبارت سے صاف ظاہر ہے کہ سل کی موجودگی میں کبھی بخار نہیں بھی ہوتا ہے یہی مطلب شفاء الملک صاحب کے قول [illegible] حمی دقیہ لازم نہیں ہوتا کا ہے دونوں میں کوئی فرق نہیں پس پہلے یہ بھی ثابت ہو گیا کہ شفاء الملک صاحب نے کوئی نیا [illegible] کتابی [illegible] پیش فرمایا ہے۔ شیخ الرئیس نے معالجات قانون میں لکھا ہو کہ "وقد يطلق اسم السل على علة اخرى لا تكون [illegible] الة اخلاط غليظة لزجة من [illegible] السل تنصب اليها [illegible] بعد [illegible]

یقتضی ضیق وسعال ملحیونی ذالک الی انھاک قواھم واذابۃ اہل العمدھم بالحقیقۃ جاردرن مجری اصحاب الرئات"

اس قول سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ جناب شفاء الملک صاحب نے جو یہ فرمایا ہے کہ "سل کے متعلق یونانیوں کا نظریہ ہمیشہ سے یہ رہا ہے کہ خاص قسم کے قروح پھیپھڑوں میں پیدا ہوتے ہیں اور حمّی دقیہ اس میں لازم ہے" اور "سل کا لفظ اصطلاحاً صرف پھیپھڑوں کے زخم اور انکی دق کے ساتھ مخصوص کر دیا گیا ہے" سراسر بے بنیاد اور صداقت سے خالی ہے۔ علامہ طبری بھی فرماتے ہیں کہ "اما دیگر امراض کہ مئول بہ سل می گردند مثل ورم گردہ و جراحات عظیمہ و دبیلات و دوا سیر مقعد و مانند آنہا است و این انواع دیگر نیستند بلکہ تحت نوعے کہ از آن ذکر کردیم است داخل اند و بریں ہمہ قیاس کنند" اس قول سے بھی ظاہر ہوتا ہے کہ سل کا لفظ صرف پھیپھڑوں کے زخم اور انکی دق کے ساتھ مخصوص نہیں ہے بلکہ دوسرے اعضا کے سلی امراض کبھی پھیپھڑے کی سل کا سبب بن جاتے ہیں۔

آگے چل کر جناب شفاء الملک صاحب نے دق اور سل کو سوداوی امراض فرمایا ہے جسکی دلیل یہ لکھی ہے کہ "مبردات، مفرحات اور مرطبات کا استعمال اتنا مفید نہیں ہوتا جتنا کہ مصفیات کا" شفاء الملک صاحب کا یہ عقیدہ عام مشاہدات و تجربات کے سراسر خلاف ہے کیونکہ یہ حقیقت کسی طرح نہیں چھپائی جا سکتی کہ مبردات، مفرحات اور مرطبات کا استعمال ہی مرض دق کا صحیح علاج ہے، مصفیات سے فائدہ اسلئے ہو جاتا ہے کہ اکثر مصفیات میں تبرید و تفریح اور ترطیب کی شان بھی پائی جاتی ہے۔ اسکے علاوہ یہ مسکن بھی ہوتی ہیں۔ ورنہ اگر جناب شفاء الملک صاحب کو اس سے انکار ہو تو دق کے لئے مفید ہونے والی ان مصفی ادویہ کا نام بتائیں جو فعل تبرید و ترطیب و تسکین سے خالی ہوں اس سے یہ عقیدہ ہرگز نہیں قائم کرنا چاہیئے کہ دق اور سل سوداوی امراض ہیں۔

اب میں رخصت ہوتا ہوں اور ملتجی ہوں کہ خداوند کریم سے طب یونانی کی ترقی کے لئے دعا فرمایئے واٰخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین*

(حکیم ڈاکٹر) محمد محفوظ عالم طوقی، قریشی، کوکوری

"دق وسل نمبر"

ازجناب مولوی شاہد احمد صاحب بی، اے، آنرز، ایڈیٹر رسالہ ساقی دہلی

"دہلی کے مشہور طبی رسالے "ہمدرد صحت" نے اب تک ہر سال ایک نہایت قیمتی خاص نمبر شائع کیا ہے۔ "ہمدرد صحت" نے "اعادۂ شباب" "الاطفال" اور "عورت" جیسے خاص نمبر شائع کر کے طب کی جو خدمات انجام دی ہیں ان کی مثال آجتک صحافت ہند میں نہیں ملتی۔ اس سال ایک نہایت اہم موضوع کے لئے ہمدرد صحت نے اپنی اشاعت خاص وقف کی ہے۔ یہ موضوع ہے "دق وسل" ان موذی امراض کی تباہ کاری سے کون واقف نہیں۔ ہندوستان پر تو ٹلّے بے درماں کی طرح یہ مرض چھائے ہوئے ہیں اور لاکھوں سے بھینٹ لے رہے ہیں۔ آج کل فلاکت و ہلاکت دونوں کی گرم بازاری ہے۔ ہمدرد صحت کا ایسے نازک موقع پر ایک نادر نمبر شائع کرنا لائق صد ستائش ہے۔ دق وسل کے متعلق مکمل معلومات اور جدید ترین معالجات اگر کہیں یکجا مل سکتے ہیں تو صرف اس اشاعت خاص میں۔ ہندوستان کے مشہور حکیموں اور ڈاکٹروں نے اپنے اپنے تجربات کی بنا پر بیش قیمت مضامین لکھے ہیں ان موذی امراض سے بچنے کی تدابیر اور جو ان میں مبتلا ہیں ان کی جان بچانے کے لئے معالجات، سینکڑوں طبیبوں کے مجربات، ڈاکٹری، یونانی اور آیورویدک طریقہائے علاج اور نایاب نسخے اس دق وسل کی انسائیکلوپیڈیا میں وضاحت سے درج کئے گئے ہیں۔ ایسے بیماروں کی تیمارداری کس طرح کرنی چاہیئے اور اس میں کیا کیا احتیاطیں برتنی چاہئیں، ان کے متعلق قیمتی ہدایات درج ہیں۔ ہندوستان کے علاوہ یورپ، امریکہ اور آسٹریلیا کے مشہور ڈاکٹروں کے مضامین بھی حاصل کر کے شریک اشاعت کئے گئے ہیں۔ عکسی تصاویر اور نقشے کثرت سے دئے گئے ہیں۔ دق وسل کی اشاعت خاص صرف طبیبوں ہی کے لئے مفید نہیں۔ بلکہ معمولی قابلیت کے عوام بھی اس سے پوری طرح مستفید ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ جتنے مضامین لکھے گئے ہیں عام فہم اور سلیس زبان میں لکھے گئے ہیں۔ ایسے قابل قدر اور کامیاب خاص نمبر کی اشاعت پر ہم ادارہ ہمدرد صحت کو مبارکباد دیتے ہیں ہمیں امید ہے کہ وہ حضرات جو اسے پڑھیں گے ممنون و مشکور ہونگے۔ لکھائی چھپائی اعلیٰ درجہ کی ضخامت (۲۶۰) صفحے۔ معمولی ایڈیشن کی قیمت صرف ۸ر اور اعلیٰ ایڈیشن کی قیمت عہ ہے جو بالکل بے حقیقت ہے۔ جو حضرات یہ اشاعت خاص کو مفت حاصل کرنا چاہتے ہیں وہ ایک روپیہ بھیج کر ہمدرد صحت کے مستقل خریدار بن جائیں تاکہ سال بھر تک انہیں ہمدرد صحت پہنچتا رہے اور یہ خاص نمبر بھی مفت مل جائے"۔



لوئی پاسچر
(۱۸۲۲ — ۹۵)

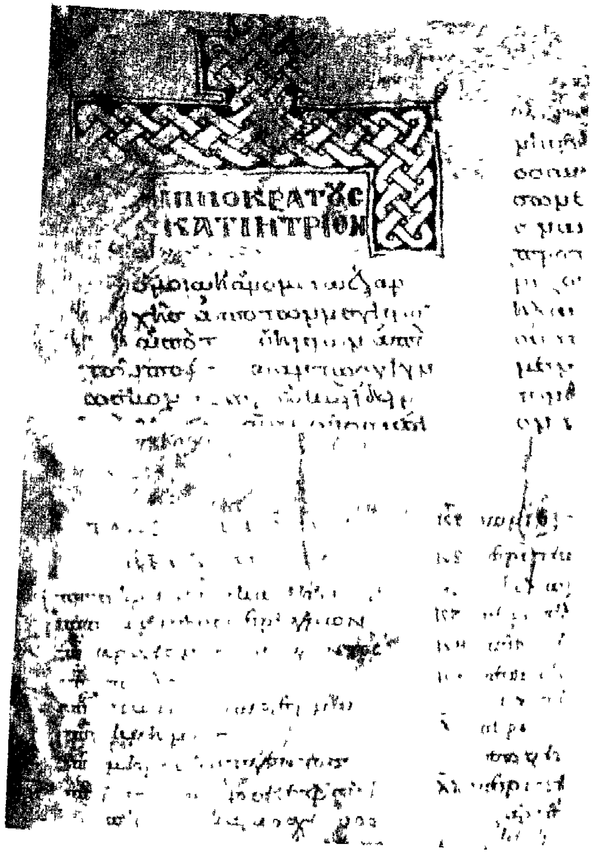
"Hamdard-i-Sehat", Delhi
September 1938

"ہمدرد صحت" دہلی
ستمبر ۱۹۳۸ء

متفرقات



شیخ بوعلی سینا کا مقبرہ ہمدان میں



بقراط کے ہاتھ کی ایک تحریر

(ماخوذ از "دی ایوولیوشن آف ماڈرن میڈیسن"
از سر ولیم اوسلر)

[illegible]

مصنوعی نفخ الصدر کی مختصر تاریخ و طریق کار

مغرب نے علم العلاج کے سلسلہ میں جس چیز کو پایۂ تکمیل تک پہونچایا ہے وہ جراحی ہے۔ چنانچہ دق کے علاج میں بھی اب جراحی سے مدد لی جاتی ہے۔ پھیپھڑوں کے باقاعدہ آپریشن کی جانب سب سے پہلے جرمنی کے ایک ڈاکٹر شنک کی توجہ سنہ ۱۸۵۰ء میں ایک دلچسپ واقعہ کی بناء پر مبذول ہوئی۔

اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ اس زمانہ میں اٹلی کا ایک سپاہی کئی مہینے سے سل رئوی (پھیپھڑے کی دق) میں مبتلا تھا۔ بظاہر صحت یابی کی کوئی امید نہ تھی اتفاق سے کسی مقام پر جنگ چھڑ گئی۔ چونکہ مذکورہ بالا سپاہی اپنی زندگی سے مایوس ہو چکا تھا۔ اس لئے موت کے ہاتھوں اپنی تکلیفوں کا جلد خاتمہ کرنے کے لئے میدان جنگ میں چلا گیا اور وہاں اس نے سب سے آگے بڑھ کر دشمنوں کی صف پر حملے شروع کئے۔ سوء اتفاق یا حسن اتفاق سے ایک دشمن کا نیزہ اس طرح اسکے سینہ میں پیوست ہوا کہ زخم پھیپھڑوں تک پہونچ گیا، سپاہی بے ہوش ہو کر گر پڑا۔ اور اسے ہسپتال پہونچا دیا گیا۔ چند دن کے بعد جب اس کا زخم بھر گیا تو ڈاکٹروں کو یہ دیکھکر حیرت ہوئی کہ دشمن کا نیزہ اسکے لئے پیغام قضا بننے کی بجائے اعجاز مسیحا بن گیا اور سپاہی کو مستقل طور پر سل رئوی سے نجات دیدی۔

اسکے چند مہینے بعد ہی فرانس میں دو شخصوں کے درمیان ڈوئل (دو شخصوں کے مقابلہ کی ایک قسم) ہوئی۔ ڈوئل لڑنے والوں میں ایک شخص سل رئوی میں مبتلا تھا۔ اتفاق سے مخالف کی تلوار اس کے پھیپھڑے میں لگی۔ مریض کو ڈوئل میں شکست تو ضرور ہوئی لیکن تلوار کی ضرب سے اسے حیرت انگیز طریقہ پر سل رئوی سے مستقل شفا حاصل ہو گئی۔

ان دونوں واقعات پر یورپ کے طبی حلقوں میں بہت کچھ اظہار تعجب کیا گیا لیکن ان سے ایک اہم نتیجہ اخذ کر کے پھیپھڑوں کے آپریشن کی طرف توجہ مبذول کرنے کا فخر ڈاکٹر شنک کو حاصل ہے۔

اس وقت کسی انسان پر مندرجہ بالا آپریشن کا تجربہ تقریباً غیر ممکن تھا۔ چنانچہ ڈاکٹر شنک نے چند بیمار گایوں کے پھیپھڑوں کا آپریشن کیا اگرچہ انہیں کسی قدر کامیابی بھی حاصل ہوئی لیکن ان کا نظریہ طبی حلقوں میں مقبول نہ ہو سکا۔

پھیپھڑوں کا پہلا آپریشن

ڈاکٹر شنک کے بعد جرمنی ہی کے ایک ماہر طب یوران نے سنہ ۱۶۹۲ء میں پھیپھڑوں کے آپریشن کا نظریہ از سر نو دنیا کے سامنے پیش کیا لیکن اسے عملی تجربات کے مواقع حاصل نہ ہو سکے۔ سنہ ۱۷۲۶ء میں ڈبلن کے ایک ڈاکٹر نے سل رئوی کے ایک مریض پر پہلا آپریشن کیا لیکن افسوس ہے کہ آپریشن کامیاب نہ ہو سکا۔

جیمس کارسن کی تحقیقات سائنس کی روشنی میں

پھیپھڑوں کے آپریشن کے متعلق سائنٹفک لائنوں پر تحقیقات کا فخر لیورپول کے ایک ڈاکٹر جیمس کارسن کو حاصل ہے۔ جانوروں پر کئی سال تک مسلسل تحقیقات کے بعد اس نے سنہ ۱۸۲۲ء میں دنیا کے سامنے وہ نظریہ پیش کیا جو آج نیوموتھورکس اور کولپس تھراپی کے نام سے مشہور ہے۔ ڈاکٹر جیمس کے نظریہ کا خلاصہ یہ تھا کہ سوائے پھیپھڑوں کے مخصوص آپریشن کے سل رئوی کا دنیا میں کوئی یقینی علاج نہیں ہے۔

ڈاکٹر جیمس کارسن کی تحقیقات اور تجربوں سے طب کی تاریخ میں ایک نئے باب کا اضافہ کر دیا اور یورپ کے مشہور ڈاکٹروں نے اپنی پوری توجہ اس جانب مبذول کر دی۔ سب سے پہلے سنہ ۱۸۳۲ء میں ڈاکٹر ہوگن نے سل رئوی کے ایک مریض پر نہایت کامیاب عمل نفخ الصدر کیا۔ مریض ایک عرصہ تک اس قدر بیمار رہا تھا کہ اس میں نقل و حرکت کی طاقت بھی باقی نہ رہی تھی۔ لیکن آپریشن کے دو ہفتے بعد ہی اس میں اتنی طاقت آ گئی کہ وہ بارہ گھنٹے روزانہ اپنا کام کرنے لگا۔ اس کے بعد سنہ ۱۸۳۳ء میں ڈاکٹر اسٹوکس نے لندن میں ایک مریض کے پھیپھڑے میں مخصوص آپریشن کر کے اسے سل رئوی سے نجات دلائی

۱۸۸۲ء میں فرانس کے مشہور ماہر طب ایم۔ توسان اور ۱۸۸۸ء میں اطالوی ڈاکٹر فورلانینی نے مندرجہ بالا تجربات کے دائرہ کو غیر معمولی وسعت دے کر موجودہ "کولیپس تھراپی" کے عظیم الشان اور مستقل فن کی بنیاد قائم کی۔ فورلانینی سے پہلے ڈاکٹر لوٹین نے بھی اس سلسلہ میں قابل قدر خدمات انجام دی ہیں۔ ڈاکٹر فورلانینی نے روم کے قریب ایک چھوٹے سے قصبہ میں اپنا شفاخانہ بھی قائم کیا تھا۔

امریکہ میں عمل نفخ الصدر کے تجربات

سل رئوی کے سلسلہ میں پھیپھڑوں کے مخصوص آپریشن کا طریقہ ۱۸۹۰ء میں یورپ سے امریکہ گیا اور وہاں اسے رائج کرنے کا سہرا ڈاکٹر جان بی مرفی کے سر ہے۔ وہ اس وقت ڈننگ کے اس ٹیوبرکلوسس ہسپتال کے انچارج تھے جسے اپنی نوعیت کے لحاظ سے امریکہ کا قدیم ترین شفاخانہ کہا جا سکتا ہے۔ اس زمانہ میں دنیا کو عکس ریزی کی سہولتیں حاصل نہ تھیں لیکن ڈاکٹر مرفی نے بغیر عکس ریزی کی مدد کے کئی کامیاب آپریشن کئے۔ ۱۹۰۱ء میں ڈاکٹر مرفی کے ایک شاگرد ڈاکٹر لمکے نے سل رئوی ۵۳ مریضوں کا آپریشن کیا جن میں سے پچاس مریضوں کو مستقل صحت ہو گئی لیکن چونکہ اسی زمانے میں تپ دق کے جراثیم دریافت کرنے والے جرمن ڈاکٹر کاخ کے تجویز کردہ طریقہ علاج ٹیوبرکلین کو زیادہ مقبولیت حاصل ہو رہی تھی۔ اور اس طریقہ علاج کی تائید میں فرانس کے نامور ماہر طب پیرکٹ نے بھی کئی کتابیں لکھی تھیں۔ اس لئے طبی حلقوں کی توجہ کچھ عرصہ کے لئے پھیپھڑوں کے آپریشن کی جانب سے ہٹ گئی۔

عمل نفخ الصدر ایک مسلمہ فن کی حیثیت سے

دنیائے طب نے نفخ الصدر کو ایک مسلمہ فن کی حیثیت سے ۱۹۱۲ء میں روم کی مشہور انٹرنیشنل میڈیکل کانگریس کے موقع پر تسلیم کیا۔ اسکے بعد یورپ اور امریکہ کے متعدد بڑے ہسپتالوں میں پھیپھڑوں کے اس مخصوص آپریشن کے انتظامات کئے گئے اور جراحی کے اس شعبہ خاص کی تعلیم میڈیکل کالجوں کے کورس میں داخل کی گئی۔

عمل نفخ الصدر کے فائدے

اس وقت یورپ اور امریکہ کے زیادہ تر مشاہیر اطباء سل میں اس طریقہ علاج کو پسند کرتے ہیں کیونکہ ان کے خیال میں یہ سل رئوی کا مؤثر ترین طریقہ علاج ہے اور مریض کو طویل مدت تک صحت گاہوں میں رہنے اور ان کے مصارف برداشت کرنے نہیں پڑتے اور اس کا روپیہ بھی کم صرف ہوتا ہے۔ لیکن ساتھ ہی یہ حقیقت بھی پیش نظر رکھنی چاہیئے کہ ہر ہسپتال میں یہ عمل کامیابی کے ساتھ انجام نہیں دیا جا سکتا ہے۔ اسکی کامیابی کے لئے آلات مصنوعی نفخ الصدر اور عکس ریزی کی مشینوں کی موجودگی بہت ضروری ہے اور جب تک کسی ہسپتال میں یہ انتظامات موجود نہ ہوں وہاں پھیپھڑوں کا آپریشن کرنا مناسب نہیں۔ آپریشن کے سلسلہ میں فوری ضروریات کے لئے حسب ذیل دواؤں کی ضرورت ہوتی ہے:-

الفالوبلین۔ ایمائل نائٹریٹ۔ ایپانیفرین۔ امپوس آف ڈیجی فورین۔ ایرومیٹک اسپرٹس آف امونیا۔ نووکین۔

عمل تطہیر (لائزیشن) کے لئے مؤثر آٹوکلیوز مقابلتاً سستے ہوتے ہیں۔ سوئیوں کے علاوہ ربڑ کی نلکیوں اور نووکین کے کنٹینز کو بھی اُبال کر جراثیم سے پاک کر لینا چاہیئے۔ جلد کو جراثیم سے پاک کرنے کے لئے عام طور پر آیوڈین یا میٹافین کا ۵۰۰/۱ سلیوشن کارآمد ہوتا ہے۔ ایک اچھے نیوموتھورکس کلینک کے لئے فلوروسکوپ کی موجودگی بھی ضروری ہے۔

مصنوعی نفخ الصدر کا موجودہ طریقہ

عمل نفخ الصدر کا طریقہ ابتداء میں بہت صبر آزما اور وقت طلب تھا۔ اس سے مریضوں کو بہت تکلیف ہوتی تھی لیکن زمانہ حال کی ترقیوں نے اسے بہت آسان بنا دیا ہے اور اب عملی طور پر اسکی نوعیت صرف اس قدر ہے کہ چیر پھاڑ کی بجائے مقام ماؤف پر سوئیاں لگائی جاتی ہیں۔ عام طور پر مریضوں کو آپریشن کے وقت کسی ابتدائی دوا کی ضرورت نہیں ہوتی۔ لیکن جو لوگ غیر معمولی طور پر ڈرتے اور گھبراتے ہوں انہیں آپریشن سے پہلے مارفین، برومائڈس یا ایٹروپین کم مقدار میں دی جاتی ہے۔

عمل کے وقت مریض کو اس پہلو لٹایا جاتا ہے جس جانب کا پھیپھڑا اچھی حالت میں ہو۔ سر کسی قدر نیچے لٹکا رہتا ہے۔ جو مریض زیادہ کمزور ہوں انہیں اس طرح لیٹنے سے بہت کھانسی اُٹھتی ہے۔ لہذا ایسی صورت میں مریض کو بٹھا کر عمل کیا جاتا ہے۔ سوئیاں کس مقام پر داخل کی جائیں؟ اس بات کا فیصلہ بہت غور اور عکس ریزی کے مکمل معائنہ کے بعد کیا جاتا ہے اور اسی پر آپریشن کی کامیابی یا ناکامی کا انحصار ہوتا ہے۔ جب مقام کا تعین ہو جائے تو وہاں "اسکن پنسل" سے نشان لگا دیا جاتا ہے، اسکے بعد جلد کو جراثیم سے پاک کر کے تولئے لپیٹ دئے جاتے ہیں اور آلہ کا اس خیال سے دوبارہ معائنہ کر لیا جاتا ہے کہ وقت پر کہیں کوئی خرابی پیدا نہ ہو جائے۔ پھر سوئی سینہ میں چبھوتے ہیں اور مینومیٹر کی گردش سے پتہ لگایا جاتا ہے کہ سوئی صحیح مقام پر داخل ہوئی ہے۔ اسکے بعد بہت ہلکے منفی دباؤ سے گیس پھیپھڑے کے اندر داخل کی جاتی ہے۔ جب گیس مطلوبہ مقدار میں داخل ہو جائے

نکال لی جاتی ہے۔

اولیوتھورکس طریقہ علاج مصنوعی نفخ الصدر کے سلسلہ اولیوتھورکس کے طریقہ علاج کا ذکر بھی دلچسپی سے خالی نہیں۔ یہ طریقہ علاج درصل پھیپھڑوں کے مخصوص آپریشن ہی کی ایک نئی ارتقائی شاخ ہے اور اس کا مقصد خاص یہ ہے کہ مریض کے پھیپھڑوں میں جو زہریلے رقیق مادے پیدا ہو جاتے ہیں انکی بجائے جراثیم کش تیل انجکشنوں کے ذریعہ داخل کئے جائیں۔

اس مقصد کے لئے عام طور پر دو تیلوں سے کام لیا جاتا ہے۔ ایک سیال پرافین اور دوسرا خالص روغن زیتون۔ ہر تیل اپنی جگہ اچھا اور کارآمد ہے۔ روغن زیتون میں سوزش نہیں ہوتی اور بہت جلد جذب ہو جاتا ہے اور اس میں ایک خاص قسم کی غذائیت بھی ہوتی ہے لیکن جن مریضوں کے لئے اس بات کی ضرورت ہوتی ہے کہ تیل مقابلتاً دیر میں جذب ہو وہاں روغن زیتون پر سیال پرافین کو ترجیح حاصل ہے اور مؤخرالذکر مقابلتاً زیادہ سہولت سے تیار بھی کیا جا سکتا ہے۔

ان دونوں تیلوں کا بالکل خالص اور پاک ہونا ضروری ہے۔ روغن زیتون کو دو سو بیس ڈگری فارن ہائٹ پر ڈیڑھ گھنٹہ تک اور سیال پرافین کو تین سو ڈگری سے زیادہ حرارت پر بیس منٹ تک جوش دے کر پاک کر لیا جاتا ہے، اس کے بعد ان میں کوئی جراثیم کش دوا شامل کی جاتی ہے۔ سہولت کے لئے یہ تیل ایک سو سے ڈھائی سو سی سی تک کی شیشیوں میں رکھے جاتے ہیں۔ جراثیم کش دوا کی حیثیت سے ان تیلوں میں زیادہ گومنول شامل کیا جاتا ہے۔

شقیقہ وعصابہ

از جناب حکیم مولوی انوار الحق صاحب انوار تھانوی رجسٹرڈ میڈیکل پریکٹیشنر، تھانہ بھون

اکثر کتب طبیہ میں شقیقہ اور عصابہ کو ایک ہی عنوان کے تحت بیان کیا جاتا ہے جس کی وجہ سے ان میں تمیز کرنی مشکل ہو جاتی ہے۔ لہٰذا ان ہر دو امراض پر علیحدہ علیحدہ روشنی ڈالی جاتی ہے۔

شقیقہ اس درد کو اردو زبان میں آدھے سر کا درد، طبی اصطلاح میں صداع شقیقہ اور ڈاکٹری میں ہیمی کرینیا کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔

کیفیت وماہیت مرض۔ یہ ایک قسم کا درد سر ہے جو اکثر طولاً نصف سر میں دائیں یا بائیں جانب نوبت کے ساتھ ہوا کرتا ہے اسی لئے اصطلاح عام میں اسے آدھا سیسی کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔

اسباب مرض۔ اس مرض میں سر کے کسی حصے کے کمزور ہو جانے کی وجہ سے بخارات دخانیہ یا کسی خاص عضو سے بخارات چڑھ کر سر کو ماؤف کر دیتے ہیں۔ لیکن اکثر اس مرض کا باعث فاسد خلطیں ہوتی ہیں جو عروق میں متعفن ہو کر قوت مدافعت نہ رکھنے کی وجہ سے سر یا دماغ کی جھلیوں پر قابو پا لیتی ہیں۔ اسکے علاوہ بدہضمی، کثرت مباشرت، غم و غصہ، امراض گردہ، ہسٹیریا، فاقہ کشی اور اچانک چمکدار چیزوں کو دیکھنا یا اندھیرے سے ایک دم دھوپ میں آنے سے بھی یہ مرض لاحق ہو جاتا ہے چونکہ اس موذی مرض میں اکثر عورتیں مبتلا ہوتی ہیں۔ اسلئے ان میں مخصوص اسباب ایام ماہواری کی خرابی، کمی خون، زیادہ عرصہ تک دودھ پلانے اور باؤ گولہ وغیرہ ہوتے ہیں۔

علامات مرض۔ یہ مرض عموماً علی الصباح شروع ہو جاتا ہے اور زوال آفتاب کے بعد درد میں کمی ہو جاتی ہے اس درد کے شروع ہونیکے وقت اول سر جکڑا تا ہے طبیعت سست اور کاہل ہو جاتی ہے کسی کام کو جی نہیں چاہتا اسکے بعد کنپٹی اور آنکھ کے پچھلے حصے میں درد ہوتا ہے جی متلاتا ہے آنکھوں کے سامنے چنگاریاں اڑتی معلوم ہوتی ہیں اور حرکت کرنے سے درد بڑھ جاتا ہے۔ شدت مرض میں بعض اوقات قے بھی ہو جاتی ہے جس میں پہلے غذائیت اور بعد میں فاسد خلطیں نکلتی ہیں۔ اگر خلط فاسد دماغ کی اندرونی جھلیوں میں پہونچ کر مرض کا باعث ہوتی ہو تو درد کی بہت شدت ہوتی ہے اور اسکی ٹیسیں آنکھ اور کوئے کی طرف بڑھتی ہوئی معلوم ہوتی ہیں کبھی مریض شدت الم سے بے ہوش جاتا ہے۔ اگر مادہ باہر کی شرائین میں ہو تو مرض میں تخفیف ہوتی ہے نیز شرائین میں سکون محسوس ہوتا ہے۔ بعض اوقات یہ مرض ان لوگوں میں بطور ورثہ پہنچتا ہے جن کے والدین، نقرس، وجع المفاصل، صرع اور سوء مزاج عصبی میں مبتلا رہ چکے ہوں۔

تشخیص مرض۔ بعض اوقات یہ درد صداع بیضہ اور درد سر کی طرح تمام سر میں ہوتا ہے جس کو شقیقہ عام کے نام سے پکارا جاتا ہے اس میں مذکورہ بالا امراض سے امتیاز کرنا لازمی ہے۔ چنانچہ حسب ذیل علامتوں سے بآسانی تشخیص کیا جا سکتا ہے چونکہ شقیقہ کا مادہ عموماً شرائین میں ہوتا ہے اس لئے ایسے درد میں شرائین میں زیادہ تڑپ ہوگی اور انکے دبانے سے بھی درد میں کسی قدر کمی معلوم ہوتی ہے۔

نکتہ۔ اگر طنین کی وجہ سے یہ مرض ہو تو مریض کا سر ہلکا اور مقام درد پر ہاتھ لگانے سے گرمی محسوس ہوتی ہے اور نبض میں سرعت پائی جاتی ہے۔ اگر بخارات کی وجہ سے ہو تو ٹھنڈی ہوا یا ٹھنڈے پانی سے درد میں سکون ہوتا ہے قبض رہتا ہو اور مقامی شرائین تیزی کے ساتھ حرکت کرتی ہیں، اگر ریح کی وجہ سے ہو، تو سر ہلکا ہوتا ہے لیکن چھونے سے جلد ٹھنڈی معلوم ہوتی ہے۔

چونکہ مرض اخلاط حارہ و باردہ دونوں سے پیدا ہو سکتا ہے۔ اس لئے اسکی مخصوص شناخت یہ ہے کہ اگر مریض میں گرانی سر، شدت درد، سرعت نبض اور بدن کا لمس گرم ہو اور ٹھنڈی چیزوں سے آرام پہونچے تو ایسے مریض کے درد کا باعث اخلاط حارہ ہوتی ہیں۔ بہ خلاف اس کے اگر گرانی سر کے ساتھ لمس سرد اور مرض کا دورہ زیادہ دیر تک رہتا ہو، نزلہ زکام کی اکثر شکایت رہتی ہو اور گرم چیزوں کی سینک سے آرام معلوم ہوتا ہو تو اس کا سبب اخلاط باردہ ہوتی ہیں۔ اس کے علاوہ جس خلط کی وجہ سے ہو اسکی مخصوص علامتیں پائی جاتی ہیں۔

اصول علاج۔ اصل سبب کو معلوم کرکے اس کے مطابق علاج کریں جس خلط کا غلبہ ہو اسی کے منضج و مسہل پلا کر تنقیہ کریں اگر خون کے فساد کی وجہ سے ہو تو فصد باسلیق یا رگ قیفال کھولیں اور کنپٹیوں یا گدی کے مقام جونکیں لگوائیں۔ حالت سکون میں مریض کو پاک و صاف رہنے کی ہدایت کریں۔ کثرت مشاغل اور دماغی کام سے بچنے کی ہدایت کریں سورج نکلنے سے پہلے جنگل میں ہواخوری کرائیں۔ طبیعت کو بشاش رکھیں غذا اور پانی کم استعمال کرائیں۔ حالت مرض میں اگر مادہ حار ہو تو مقام درد پر گل ارمنی، افیون، صمغ عربی اور بزر البنج وغیرہ سفیدی بیضہ مرغ میں ملا کر ضماد کریں۔ اگر مادہ بارد ہو، تو زعفران، مرکی اور بباسہ وغیرہ کا لیپ کریں اور تنقیہ دماغ کے لئے اطریفل زمانی داخلی طور پر کھلائیں اور خارجاً چونہ، نوشادر ایک چوڑے منہ کی بوتل میں ڈالیں اور تھوڑا سا پانی ملا کر سنگھائیں۔

دستور مطب۔ (علاج خارجی) اگر مرض کا سبب مادہ حار ہو تو کاہو، کشنیز خشک، صندل سرخ ہر ایک تین ماشہ پانی میں پیس کر پیشانی پر ضماد کریں۔ (۲) روغن گل ایک تولہ، افیون ایک ماشہ میں ملا کر پیشانی پر لگائیں (۳) عورت کا دودھ روغن بنفشہ میں ملا کر ناک میں ٹپکائیں۔ اگر مرض کا سبب مادہ بارد ہو تو زنجبیل، قرنفل اور زرنباد ہموزن پانی میں پیس کر ضماد کریں۔ (۲) زعفران، مرکی، صمغ عربی، جاوتری اور افیون ہموزن پیس کر سفیدی بیضہ مرغ میں ملائیں اور ایک کاغذ روپیہ کے برابر کاٹ کر اس میں دوائے مذکور لگا کر کنپٹی پر چپکائیں۔ (۳) تمباکو خشک ۵ تولہ جوزبوا ایک تولہ، قرنفل ۳ ماشہ، زنجبیل ۱۰ ماشہ سب کو کوٹ چھان کر بطور ہلاس استعمال کریں۔

(علاج داخلی) اگر شقیقہ کا درد معدے کی خرابی سے ہو تو گرم پانی میں نمک ڈال کر قے کرائیں اگر قبض کی شکایت ہو تو اطریفل زمانی ایک تولہ عرق بادیان ۱۲ تولہ کے ساتھ کھلائیں۔ دورہ کی حالت میں طلوع آفتاب سے پہلے اطریفل کشنیزی ۱ تولہ کھلا کر اوپر سے گل بنفشہ ۶ ماشہ، گل گاؤزبان ۳ ماشہ، برگ شاہترہ ۶ ماشہ، آلو بخارا ۵ دانہ، عرق کاسنی ۱۰ میں بھگو کر صبح ہلکا سا جوش دیں اور مل چھان کر شربت نیلوفر دو تولہ ملا کر مادہ حار کی صورت میں پلائیں اگر درد مادہ بارد (بلغم) کی وجہ سے ہو تو جوارش جالینوس ۵ ماشہ کھلا کر اوپر سے گل بنفشہ ۶ ماشہ، اسطوخودوس ۳ ماشہ، بادرنجبویہ ۳ ماشہ، ہلیلہ سیاہ نیم کوفتہ ۶ ماشہ، گل منڈی ۵ ماشہ، پانی میں جوش دیکر مل چھان باضافہ خمیرہ بنفشہ ۴ تولہ پلائیں۔

مخصوص مرکبات۔ قرص مثلث، اطریفل سنائی اور حب ایارج وغیرہ حسب ضرورت استعمال کرائیں۔ ان مرکبات کے نسخے کسی قرابادین میں سے دیکھ لیں۔

علاج ڈاکٹری۔ ہدایات مندرجہ بالا پر عمل کریں۔ اگر معدے میں فساد ہو اور جی متلاتا ہو تو زنک سلفاس ۲۰ گرین چار اونس پانی میں ملا کر پلائیں اور قے کرائیں۔ تسکین درد کے لئے یوکلپٹس آئل یا کلوروفارم چند قطرے رومال میں ڈال کر سنگھائیں۔ کھلانے کے لئے اسپرین، کیفین سائٹراس ہر ایک تین گرین گرم چائے کے ساتھ پلائیں۔ کلورل ہائیڈریٹ اور منتھال دونوں ملا کر پیشانی پر طلا کریں۔ اسکے علاوہ حسب ذیل مرکبات مفید و مستعمل ہیں۔

(۱) انیٹم، ماسہ ۲ ۵ گرین | (۲) کلورل ہائیڈریٹ

سوڈیم برومائڈ	۱۰ گرین
سوڈیم نائٹریٹ	۱ "
ایکوا منتھاپپ	تا ایک اونس

سب کو ملا کر ایسی ایک خوراک دن میں تین مرتبہ پلائیں۔

پوٹاشیم برومائیڈ	۱۵ گرین
لائیکوار ٹرائی نائٹرین	۱ منم
ایکوا کلوروفارم	تا ایک اونس

سب کا مکسچر بنا کر ایسی ایک ایک خوراک دن میں تین مرتبہ پلائیں۔

عصابہ

اسے اُردو میں ابرو کا درد طبی اصطلاح میں عصابہ اور انگریزی میں ٹک ڈولرو کہتے ہیں۔

(نوٹ) عصابہ عربی کا ایک لفظ ہے جس کے لغوی معنی پٹی کے آتے ہیں جو عموماً اہل عرب و مصر پیشانی پہ باندھتے ہیں۔ اور ہندوستان میں بھی اکثر عورتیں زچگی کے زمانے میں باندھتی تھیں۔ چونکہ یہ درد ابرو میں ہوتا ہے اس لئے اسی مناسبت سے اطبا اپنی اصطلاح میں اسے عصابہ کے نام سے یاد کرتے ہیں۔

ماہیتِ مرض۔ یہ ایک قسم کا درد ہے جو صبح کے وقت پیشانی کے عضلات میں ابرو کے نزدیک کبھی ایک طرف اور کبھی دونوں طرف ہوتا ہے۔ درد کی شدت سے مریض سر کو دھنتا ہے اور مجنونانہ حرکتیں کرنے پہ آمادہ ہو جاتا ہے اور شدت درد کی وجہ سے درد کے جانب کی آنکھ بند ہو جاتی ہے جسکو دورہ کے وقت مریض کھولنے پر قادر نہیں ہوتا۔

اسباب مرض۔ یہ مرض اکثر اوقات اخلاط حارّہ کے، دماغی عضلات میں، متصاعد ہو کر محتبس ہو جانے کی وجہ سے ہوتا ہے، کبھی گرم سرد ہو جانے سے مثلاً گرمی اور دھوپ سے چل کر فوراً سرد پانی سے غسل کر لینے سے بھی اس کا حملہ ہو جاتا ہے۔ اسکے علاوہ بعض اوقات ہضم کی خرابی قبض دائمی، ہمیّت ملیریا، احتباس نزلہ و زکام، کمی خون اور دانتوں کی خرابی وغیرہ اسکے اسباب مؤیدہ ہوتے ہیں۔

علامات مرض۔ یہ مرض بھی علی الصباح شروع ہوتا ہے اور درد کے مقام پر اس قدر تکلیف ہوتی ہے کہ مریض بے چین ہو جاتا ہے اور ایسا محسوس کرتا ہے جیسے کوئی نشتر مار رہا ہو۔ اس درد کے مریض کو روشنی سے قطعی نفرت ہوتی ہے۔

نکتہ۔ اگر درد تمام دن اور رات رہے اور مریض نے اس سے پہلے کوئی ٹھنڈی چیز کھائی ہو یا سرد پانی سے غسل کیا ہو تو مادی یعنی اخلاط کے بخارات پر محمول کریں۔ اگر درد صبح کے وقت شروع ہو کر دوپہر تک کم ہو جائے اور مریض کا اس سے پہلے دھوپ میں پھرنا یا سرد پانی سے نہانا ثابت ہو تو ساذج یعنی بغیر مادہ تصور کریں اگر اس سے قبل زکام ہو کر منجمد ہو گیا ہو تو اس کا سبب احتباس نزلہ خیال کریں۔

فروق الامراض

شقیقہ اور عصابہ میں مزید امتیازی نشان معلوم کرنے کے لئے علامات فارقہ ہدیہ ناظرین کئے جاتے ہیں یقین ہے کہ فائدہ سے خالی نہ ہوں گی۔

(۱) سب سے بڑا اور بین فرق یہ ہے کہ شقیقہ صبح کے وقت شروع ہو کر زوال آفتاب کے بعد بالکل درست ہو جاتا ہے۔ اور مریض یہ محسوس کرتا ہے کہ وہ کبھی شقیقہ میں مبتلا ہی نہیں ہوا تھا۔ اس کے برعکس عصابہ میں شقیقہ سے صرف اتنی ہی مناسبت ہے کہ وہ بھی علی الصباح ہوتا ہے لیکن زوال آفتاب وغیرہ کا اس پر کوئی اثر نہیں ہوتا۔ بلکہ دن رات مسلسل یا غیر مسلسل ہوتا رہتا ہے۔ (۲) شقیقہ صرف آدھے سر کی لمبائی میں ہوتا ہے اور عصابہ ابرو کے علاوہ آنکھ، رخسار، ٹھوڑی اور نیچے کے جبڑے میں بھی ہوتا ہے اور شقیقہ کے خلاف سر کے عرض میں ہوتا ہے۔ (۳) شقیقہ میں نبض سریع اور قارورہ اترجی یا تبنی ہوتا ہے اور اس کے خلاف عصابہ میں نبض صلب و متمدّد اور قارورہ خام اور غلیظ ہوتا ہے۔ (۴) شقیقہ کا مادہ غشاء دماغ یا شرائین میں ہوتا ہے اور عصابہ کا مادہ عضلات میں پایا جاتا ہے۔ (۵) شقیقہ میں اکثر متلی یا قے ہوتی ہے لیکن عصابہ میں قے نہیں ہوتی۔ (۶) درد شقیقہ آدھے سر کے علاوہ آنکھ وغیرہ پر کسی خاص قسم کی تکلیف نہیں ہوتی اور عصابہ میں مریض آنکھ کھولنے پر قادر نہیں ہوتا نہ مریض روشنی کو پسند کرتا ہے۔ (۷) شقیقہ اکثر عورتوں کو ہوتا ہے اور عصابہ اکثر ادھیڑ عمر کے آدمیوں کو ہوتا ہے۔

اصول علاج۔ سب سے پہلے شقیقہ اور عصابہ میں امتیاز کریں اسکے بعد اصل سبب کو معلوم کر کے اس کا مناسب علاج کریں، اگر مرض غلبہ خون یا خرابی خون کی وجہ سے ہو تو اول فصد سرارو کھلوائیں اسکے دو تین دن کے بعد پیشانی یا کنپٹیوں پر جونکیں لگوائیں اور اگر دوسری خلط کے فساد سے ہو تو خلط غالب کا منضج دے کر مسہل کے ذریعے سے تنقیہ کرائیں اسکے بعد تبرید پلائیں۔ خارجی طور پر فوری ضروریات کے لئے مسکن و مخدر ادویہ مثلاً افیون [illegible] روغن [illegible] کا اور سرکہ وغیرہ استعمال کریں۔ اور تمام حالات کے ساتھ قبض اور ہضم کی اصلاح کا بھی خیال رکھیں چنانچہ

اس مقصد کے لئے اطریفل زمانی یا اطریفل ملین رات کو کھلا دیا کریں۔

دستور مطب۔ (علاج خارجی) بزرالبنج، کافور، افیون ہر ایک دو ماشہ باریک پیس کر عرق گلاب میں مسور کے برابر گولیاں بنائیں۔ اور درد کی حالت میں دو گولیاں عورت کے دودھ میں حل کرکے ناک میں ٹپکائیں۔

(۲) تخم کاہو، صندل سفید، گل نیلوفر، آرد جو، کشنیز خشک ہر ایک تولہ، عرق گلاب میں پیس کر روغن گل دو تولہ اضافہ کرکے ضماد کریں۔

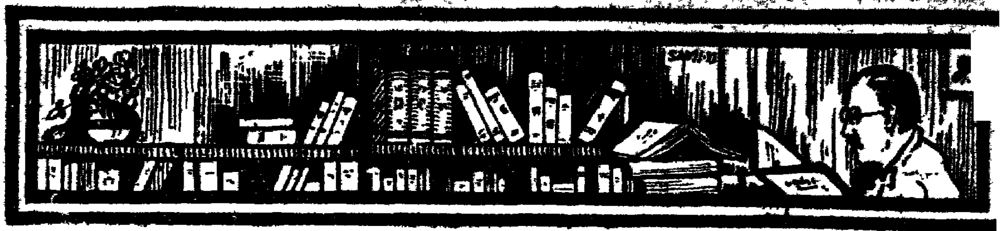
(۳) اگر نزلہ و زکام محتبس ہونے کی وجہ سے درد ہو تو برنج ساٹھی تین بار شیر مدار میں تر و خشک کرکے پیس لیں اور بطور ہلاس نفوخ کریں۔

(علاج داخلی) تنقیہ دماغ کے لیے اطریفل زمانی ایک تولہ پہلے کھلا کر اوپر سے گل بنفشہ ۷ ماشہ، گاؤزبان ۵ ماشہ، اسطوخودوس ۳ ماشہ بادیان نیم کوفتہ ۵ ماشہ، مویز منقے نو دانہ رات کو گرم پانی میں بھگو کر صبح مل چھان لیں اور گلقند آفتابی ۴ تولہ ملا کر پلائیں۔

اگر کمی خون کی وجہ سے یہ مرض ہو تو کشتہ فولاد دو چاول معجون دبید الورد ۷ ماشہ میں ملا کر عرق بادیان ۱۲ تولہ شربت دینار دو تولہ کے ساتھ استعمال کریں۔ اس کے علاوہ عصابہ کی اکثر قسموں میں حسب ذیل نسخہ بھی مفید ہوتا ہے۔ **نسخہ**:- اسطوخودوس ۳ ماشہ، کشنیز خشک ۵ ماشہ، فلفل سیاہ ۵ عدد سب کو پانی میں پیس کر چھان لیں اور علی الصباح پلائیں۔

علاج ڈاکٹری۔ اصول مندرجہ بالا طبی کے مطابق عمل کریں اگر مرض کا سبب قبض ہو تو کاسٹر آئل ۲ تولہ، گائے کے دودھ میں ملا کر پلائیں، یا رات کو سوتے وقت کیلومل دو گرین کھلا کر صبح میگنیشیا سالٹ (انگریزی) سے جلاب دیں۔ دورہ مرض کی صورت میں اسپرین یا انیٹی پائیرین ۵-۵ گرین تین تین گھنٹے کے بعد تازہ پانی سے کھلائیں۔

غذا و پرہیز۔ کھٹی بادی اور گرم چیزوں سے پرہیز کرائیں۔ چوزہ مرغ اور تازہ سبزیاں کھلائیں۔



معلومات

دق کے مریضوں کی شادی

اس زمانے میں یہ سوال بہت ہی عام ہوگیا ہے کہ کیا دق کے مریضوں کو شادی کرنی، اور اولاد پیدا کرنی چاہیئے؟ مردوں کے ذریعہ اس مرض کے اولاد میں پھیلنے کا خطرہ اتنا زیادہ نہیں ہوتا جتنا کہ عورتوں کے ذریعہ سے ہوتا ہے کیونکہ بچوں کی پرورش کرنے کی وجہ سے ماں کو بچے کے ساتھ بہت زیادہ خلا ملا رکھنا پڑتا ہے۔ اس سوال کا جواب صرف معالج ہی دے سکتا ہے کیونکہ یہ بات صرف اسی کو معلوم ہوتی ہے کہ بیماری نے کس شخص میں کس حد تک ترقی کی ہے، اُس کے شفایاب ہونے کے امکانات کس قدر ہیں، اور اولاد کو کس حد تک تعدیہ سے محفوظ رکھا جا سکتا ہے۔ عام طور پر اسے نامناسب خیال کیا جاتا ہے کہ دق کی مریضہ اپنے بچوں کی پرورش کرے اگرچہ یہ بھی ایک ایسا ہی مسئلہ ہے کہ جس کا فیصلہ معالج ہی صحیح طور پر کر سکتا ہے۔

یہ مسلمہ ہے کہ دق کی بیماری موروثی نہیں ہوتی لیکن کمزور پھیپھڑے ضرور ورثہ کے طور پر ملتے ہیں۔ اس طرح ایسے بچے کہ جنہیں دق کا مرض قبول کرنے کی استعداد ورثہ میں ملی ہے جب دق والی ماں، یا مریض باپ کی گود میں پلتے ہیں اور تعدیہ سے ان کا ہر وقت واسطہ رہتا ہے۔ تو اس بات کا امکان بہت زیادہ ہو جاتا ہے کہ وہ مرض کو قبول کرلیں۔ ممکن ہے کہ ان بچوں میں علامات مرض فوراً نہ ظاہر ہوں لیکن یہ اغلب ہے کہ چند روز بعد وہ سل کے شکار ہو جائیں۔

دق کا تعدیہ قبول کرنے سے ہم اور آپ یعنی عوام الناس خود کو کس طرح بچا سکتے ہیں؟ اس کا طریقہ یہ ہے کہ بار بار اپنی صحت کا امتحان کراتے رہیں، اگر ضرورت ہو تو عکس ریز سے امتحان کرائیں، بہتر طرز زندگی اختیار کرکے اپنے جسم کی قوت مدافعت کو اعلےٰ پیمانے پر رکھیں اور غیر ضروری حد تک دق کے مریضوں کے ساتھ خلا ملا نہ رکھیں کہ جن کے ذریعہ سے بیماری ایک سے دوسرے کو لگتی ہے۔ یہ اس طرح ہو سکتا ہے کہ دق کے مریضوں کو مرض کی تشخیص ہوتے ہی صحت گاہوں میں بھیجکر ان کے ذریعے بیماری پھیلنے کے امکانات کم کردیئے جائیں، اور انہیں بھی تندرست ہو جانے کا بہتر سے بہتر موقع مہیا کر دیا جائے، صحت گاہوں میں رہ کر وہ خود بھی صحت یاب ہونگے اور سماج میں بیماری بھی نہ پھیلا سکیں گے۔

دق کے متعلق چند حقائق

بالعموم دق کا مرض بچپن ہی میں ہو جاتا ہے۔ وہ موروثی نہیں ہوتا۔ عام طور پر وہ گھروں کے اندر ایک سے دوسرے تک پہونچا کرتا ہے۔ مبتلائے دق جانوروں کے دودھ اور گوشت کے ذریعے اس کے پھیلنے کا امکان ہے جس قدر جلد مرض کی تشخیص ہو سکے اسی قدر شفا کے امکانات بڑھ جاتے ہیں۔ دق کا مرض از خود کسی کو نہیں ہوتا ہمیشہ ایک سے دوسرے کو لگتا ہے، موجودہ زمانے میں دق کی تشخیص اور تحقیق ابتدائی حالت میں ممکن ہوگئی ہے اور ایسے ہتھیار ہمارے ہاتھ لگ گئے ہیں کہ ہم اس پر غلبہ حاصل کر سکیں۔

والدین کی قسمیں

والدین کا اگر بغور مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ وہ بالعموم تین قسم کے ہوتے ہیں اول وہ جو ضرورت سے زیادہ محتاط اور خوف زدہ ہوتے ہیں۔ دوسرے وہ جو نہایت بے پرواہ ہوتے ہیں اور بچوں کو ہر قسم کے حادثات کے رحم پر چھوڑ دیتے ہیں۔ اور تیسرے وہ جو بچوں کی نگہداشت بھی کرتے ہیں، اور ان کی آزادی کو بھی غصب نہیں کرتے۔ تینوں قسموں کے والدین کی شناخت باآسانی ہو سکتی ہے اگر ہم بغور اس بات کا مطالعہ کریں کہ وہ بچوں کو کس طرح سیر کے لئے لیجاتے ہیں۔ بعض تو بچے کی کلائی زور سے برابر پکڑے رہتے ہیں، بلکہ بسا اوقات ایسے بچوں کو بھی گود میں اٹھائے اور چڑھائے پھرتے ہیں۔ کہ جو پاؤں پاؤں چل سکتے ہوں۔ بعض بچے کو بالکل آزاد چھوڑ دیتے ہیں کہ وہ راستے میں جب مرضی دوڑتا اور مختلف چیزوں سے ٹکرا کر چوٹیں کھاتا پھرے یا یہ کہ پیچھے رہ جائے اور کھو جائے۔ لیکن عقلمند والدین ہمیشہ یہ کرتے ہیں کہ اپنی انگلی بچے کو دے دیں تاکہ وہ اسے پکڑے پکڑے چلتا رہے۔ اس صورت میں اگر بچہ گرنے لگتا ہے تو قدرتی طور پر خود ہی انگلی کو زور سے پکڑ کر رک جاتا ہے یا اگر گر کبھی [illegible] نہیں کھاتا، اور اگر کسی وقت وہ کسی چیز کے دیکھنے کے لئے رکنا چاہتا ہے تو خود ہی انگلی چھوڑ دیتا ہے اور اس کی آزادی برقرار رہتی ہے

اس طرح بچے کو آزادی کا سبق ملتا ہے اور اگر ہم اپنے بچے کو صرف آزادی دے سکیں تو اس کے یہ معنی ہیں کہ ہم نے اس کے لئے بہترین فضا تیار کر دی جس میں وہ نشوونما پا کر دنیا کے لئے ایک مفید انسان بن سکے یہی نہیں بلکہ ایک کامیاب اور پُرمسرت زندگی گذار سکے۔ خوف اور فکر میں مبتلا کر کا روحیت بیا دلوں کو بچوں کے گھر دعوت دینا ہے۔ انکار سے آزاد رکھنا گویا ان کے لئے جنت کے دروازے کھول دینا ہے۔

تکان کے خلاف جہاد

اس کش مکش کے زمانے میں بہ کثرت لوگ ایسے ہیں کہ جو تکان پیدا ہونے سے جھنجلانے لگتے ہیں اور اس سے لڑنے کی کوشش کرتے ہیں۔ انہیں یہ خبر نہیں کہ تکان ایک ایسی چیز ہے کہ جس کا ہمیں خیر مقدم کرنا چاہیئے، اور اسے اپنا بہی خواہ سمجھ کر اس سے یہ نتیجہ نکالنا چاہیئے کہ اس نے ہمیں بروقت خطرے سے آگاہ کر دیا۔ جن لوگوں پر ہر وقت تکان سوار رہتی ہو اور جو ذرا سی محنت سے تھک جاتے ہوں انہیں فوراً اس کے اسباب معلوم کر کے اور ان اسباب کو رفع کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

غالباً تکان اس بات کی علامت ہے کہ ہمیں آرام کی اور کام سے باز رہنے کی ضرورت ہے۔ ڈاکٹر کونراڈ، ایس، سومر لکھتے ہیں کہ ہم میں سے بیشتر آدمیوں کو اپنی زندگیوں کی از سر نو تنظیم کرنے کی ضرورت ہے۔ اکثر لوگوں کو تکان اس لئے ہوتی ہے کہ وہ اپنی استعداد سے زیادہ کام کرتے ہیں اور بسا اوقات اس کثرت کار کے لئے کوئی معقول سبب بھی نہیں ہوتا۔ ڈاکٹر سومر کہتے ہیں کہ تکان کی سمیت کا فاد زہر یہ ہے کہ سالانہ لمبی چھٹی، اگلے ماہ ہفتہ میں تین روز کی تعطیل، اور ہر ہفتے کم سے کم آرام اور لطف کی ایک شام سے فائدہ اٹھایا جائے۔

جسمانی اور دماغی محنت کے علاوہ تکان کے اور بھی متعدد اسباب ہیں۔ اکثر موسم کا بھی یہ اثر ہوتا ہے کہ انسان تکان محسوس کرنے لگے۔ یہ تکان موسم بہار کی ہلکی سی حرارت سے لے کر موسم گرما کی اس ناخوشگوار کیفیت تک ہو سکتی ہے کہ جب جسم بالکل بے جان سا معلوم ہونے لگتا ہے۔

موسم کے متعلق تو غالباً بہت کچھ تدارک نہیں کیا جا سکتا، لیکن آنکھوں کی تکان، شور و غل یکساں سنتے رہنے کی تکان، بے آرامی سے بیٹھے رہنے کی تھکن، اور ایسے عضلات اور پٹھوں کے ڈھیلا پڑ جانے کی تھکن کہ جو جسم کے خاص خاص اعضاء کو سہارا دیتے سب ایسی چیزیں ہیں کہ جن کا تدارک کیا جا سکتا ہے۔ ایسی صورتوں میں ایک طبیب کے مشورے اور امداد کی ضرورت ہے۔

ذاتی تعلقات اور خانگی معاملات ایسی چیزیں ہیں کہ جن میں تکان کے بہت ہی قوی اسباب تلاش کئے جا سکتے ہیں۔ موجودہ زمانے کے پیچیدہ تعلقات نے دوسروں کے ساتھ مرنجان مرنج کے طریقہ پر زندگی بسر کرنا بہت ہی دشوار کر دیا ہے۔ اور اس تمام بار اور کشاکش پر وہ اندرونی جنگ مستزاد ہے جس سے زیادہ تھکانے والی کوئی چیز دنیا میں نہیں ہے۔ یہ کشاکش طبیعت اور مرض کے مابین ہوتی ہے اور اسکی جانب سے چشم پوشی اور اغماض برتنے سے یہ بہتر ہے کہ ان جھگڑوں کے اصل اسباب معلوم کئے جائیں۔ (سائنس نیوز لیٹر)

سانپ کے زہر سے سیلان خون کا علاج

لندن کے ایک اسپتال میں سانپ کا زہر سیلان خون کو روکنے کی غرض سے برابر استعمال ہو رہا ہے۔ ڈاکٹر میکفارلین نے تجربوں کے بعد ثابت کیا ہے کہ سانپ کے زہر میں بہ کثرت پانی ملا کر بھی اگر استعمال کیا جائے تو وہ بآسانی خون کو منجمد کر کے اس کے سیلان کو روک دیتا ہے۔ ڈاکٹر بارنیٹ کا بیان ہے کہ سانپ کا زہر تمام ایسی دواؤں سے قوی الاثر ہے جو خون کو روکنے کے لئے استعمال کی جاتی ہیں۔ ایک شخص کا ہاتھ کٹ گیا تھا اور کسی طرح خون بند نہ ہوتا تھا۔ سانپ کا زہر لگانے سے اس کا خون بند ہو گیا۔ ایک بچے کی زبان دانتوں سے کٹ گئی اور اس قدر خون نکلا کہ وہ قریب قریب مردہ ہو گیا لیکن جونہی سانپ کے زہر کے لوشن میں بھیگا ہوا کپڑا زخم پر رکھا گیا فوراً خون بند ہو گیا۔ دانتوں کے اسپتال میں اس کا استعمال بہت ہی عام ہے اور ڈاکٹر بارنیٹ کا بیان ہے کہ سوائے دو مریضوں کے اسے ہر مریض پر مفید پایا گیا۔

ایک عجیب بات یہ ہے کہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ بالکل بے ضرر ہے کیونکہ آج تک کبھی کوئی نقصان اس سے پہنچتا ہوا نہیں دیکھا گیا لیکن یہ ضروری ہے کہ اسے بہت سے پانی میں ملا کر استعمال کیا جاتا ہے۔ دس ہزار حصوں میں ایک حصہ کا محلول خون روکنے کے لئے بالکل کافی ہوتا ہے۔ یہ بات بھی ہے کہ یہ صرف لگایا ہی جاتا ہے پچکاری کے ذریعہ جسم میں داخل نہیں کیا جاتا جیسا کہ کاٹتے وقت سانپ داخل کر دیتا ہے۔

جاپان میں سانپ کے گوشت کا رواج

جاپان میں سانپ کا گوشت بہت کھایا جاتا ہے اور عموماً خیال کیا جاتا ہے کہ اس کے استعمال سے دق، درد مفاصل اور سرطان جیسے امراض سے شفا حاصل [illegible] اندازہ کیا گیا ہے کہ ٹوکیو میں تقریباً ایک ہزار سانپ روزانہ کھائے جاتے [illegible]

تقریباً ایک سو ہوا ان میں سے ایک دکان سے سال بھر میں تقریب تقریب ایک لاکھ سانپ مختلف قسم کے بک جایا کرتے ہیں۔ اس دوکان کے ذخیرے میں کم و بیش دس ہزار سانپ محفوظ رہتے ہیں جنہیں خریدار کی خواہش پر نہایت عمدہ اور پر تکلف ظروف میں رکھ کر دکھایا جاتا ہے۔

رنگدار دھواں

اگر ایک طرف دنیا من چلے شوقینوں سے بھری پڑی ہے تو دوسری طرف اس میں ایسے رنگیلے موجدوں کی بھی کمی نہیں جو ان کے سمند ذوق کو تازیانہ لگانے کے لئے نت نئی ترکیبیں سوچتے اور نکالتے رہتے ہیں لیجئے اب امریکہ نے سگرٹ نوشی کا ذوق رکھنے والی فیشن کی دلدادہ خواتین کے لئے ایسا تمبا کو تیار کرنے کی کوشش کی ہے جس کے تیار کئے ہوئے سگرٹوں کے پینے سے شوخ رنگ کا چمکدار دھواں نکلا کرے گا ساتھ ہی اس میں یہ اہتمام بھی ملحوظ رہے گا کہ لیڈی صاحبہ کی پوشاک ان کے بیگ اور سگرٹ کے دھوئیں کے رنگ باہم ملتے جلتے ہوں۔

اس سلسلہ میں مردوں کے ذوق کو تشنہ نہیں رکھا ہے اور یہ اہتمام کیا ہے کہ اس خاص صنعت سے بنائے ہوئے سگرٹ پینے والوں کی انگلیوں سے مختلف رنگوں کا دھواں اس طرح نکلا کرے گا گویا قوس قزح نمودار ہے۔ بلاشبہ اہل امریکہ نے ایسی اپج کی ہے کہ سگرٹ نوش نوجوان مردوں اور عورتوں کی تعداد نہ بڑھے تو حیرت ہوگی۔

جس کمپنی کے رنگیلے موجد اس ایجاد کو رائج کرنا چاہتے ہیں ان کا بیان ہے کہ علمائے نفسیات اس دعوے کا ثبوت رکھتے ہیں کہ اکثر لوگ صرف اس لئے سگرٹ پیتے ہیں کہ اپنی انگلیوں کے درمیان سے دھوئیں کے اٹھتے ہوئے بادل کا تماشہ دیکھیں۔ اس سے زیادہ ان کی تمبا کو نوشی کا مقصود کچھ نہیں ہوتا! اس لئے اس دھوئیں کا شوخ رنگ دیرپا بلکہ درخشاں اور تازگی بخش ہونا ضروری ہے تاکہ انسان اسے دیکھ کر ایک گونہ راحت محسوس کرے۔

طویل العمری کا اوسط

ممالک ذیل میں شرح و تعداد مندرجہ کے مطابق لوگوں کی عمریں سو سال سے متجاوز ہیں

بلغاریہ کے ہر دس لاکھ نفوس میں ۴۲۶ اشخاص

کولمبیا کے ہر دس لاکھ نفوس میں	۱۱۳۔ اشخاص	بلجیم کے ہر دس لاکھ نفوس میں	۲۰۵۔ اشخاص
برازیل 〃 〃 〃	۱۴۰ 〃	جرمنی 〃 〃 〃	۲ 〃
سویڈن 〃 〃 〃	۶۵ 〃	سوئٹزرلینڈ 〃 〃 〃	۱ 〃

مگر برطانیہ اور فرانس میں ایسے لوگ شاذ و نادر ملتے ہیں جو اتنی عمر تک پہنچیں۔

شجریات اور موسمی حالات

اسرار فطرت کی تلاش میں سائنس دانوں کو ایک اور سائنس کا پتہ چلا ہے جس کا نام انہوں نے شجریات رکھا ہے۔ اس کا موضوع یہ ہے کہ درختوں سے موسم کا ماضی، حال اور مستقبل معلوم ہو سکتا ہے چنانچہ جامعہ اریزونا کے پروفیسر ڈگلس نے اس نئی سائنس کا مطالعہ کیا ہے اور ماہ آئندہ وہ مارگرٹ آکسفورڈ میں "اہل شجر" کی کانفرنس میں اس پر مقالہ پڑھنے والے ہیں۔

درخت پر ہر سال ایک گرہ پڑ جاتی ہے اور اگر خشک سالی ہو تو گرہ چھوٹی پڑتی ہے۔ اس طرح زمانہ ماضی کا موسم بھی معلوم ہو سکتا ہے اور آئندہ کے لئے بھی پیش گوئی کی جا سکتی ہے۔ اس کے علاوہ شجریات کا موضوع یہ بھی ہے کہ اشجار کی نسل کس طرح بڑھائی جائے کہ عمدہ لکڑی حاصل ہو سکے اور لکڑی بافراط حاصل ہو۔ اس سے امید ہے کہ لکڑی کے قحط کا اندیشہ باقی نہ رہے گا۔

سبز دوا

لندن کے ایک ہسپتال میں ایک نئی دوا پر تجربے کئے جا رہے ہیں۔ اس کا نام سبز۔ ا رکھا گیا ہے۔ جلدی امراض کے علاج میں اس دوا کے استعمال سے بہت نفع کی توقع کی گئی ہے۔ یہ دوا خون میں بذریعہ پچکاری پہنچائی جاتی ہے دس پندرہ منٹ کے اندر اندر مریض سر سے پیر تک سبز ہو جاتا ہے۔ زبان تالو اور آنکھ کی پتلیاں بھی سبز ہو جاتی ہیں۔ یہ سبزی دو گھنٹے تک رہتی ہے۔

مرض کی نوعیت کے اعتبار سے پندرہ بیس روز تک روزانہ دو پچکاریاں اس دوا کی دی جاتی ہیں۔ دوا بے ضرر ہے لیکن اس کے اثرات حیرت انگیز ہیں۔

حسن کو قائم رکھنے کا نسخہ

امریکہ کے ایک ماہر جلد ڈاکٹر پالسبٹ کا بیان ہے کہ جو عورتیں اپنے حسن کو قائم رکھنا چاہتی ہیں ان کو چاہیئے کہ روزانہ اپنے چہرے پر صرف پانی کا استعمال کیا کریں اس کے لئے کسی استرے کی ضرورت نہیں ہے بلکہ چھری یا کاغذ تراش اس کے لئے بہت کافی ہے [illegible] اسے تو جلد کے تمام مسامات کھل جاتے ہیں اور تمام مواد فاسد نکل جاتا ہے۔



افسانہ
بدنصیب بہو



از و نتل ادیب مولانا حکیم محمد یوسف صاحب نیّر اورنگ آبادی

صالحہ شادی کے نام سے ہچکچاتی تھی۔ بیماریوں نے صحت کو چکنا چور کر دیا تھا۔ بلوغ سے پہلے ہی وہ ایک مرجھائی ہوئی کلی کی طرح خزاں رسیدہ چمن حیات کی تصویر بن گئی تھی۔ یکایک اُس کے کان میں بھنک پڑی کہ اُس کے والد اور والدہ نے ایک رشتہ منظور کر لیا ہے جو جانے پہچانے عزیزوں اور قریب ہی کے رشتے داروں میں ہے۔

یہ ایک ایسی خبر تھی جس سے صالحہ کے دل و دماغ میں کچھ نہ کچھ خلفشار اور بے چینی کا پیدا ہونا ضروری تھا اُس کا سکون ایک نامعلوم اضطراب میں بدل گیا اور وہ اپنے نفس کی گہرائیوں میں طرح طرح کے خیالات کا مطالعہ کرنے لگی۔ دل ہی دل میں کبھی یہ سوچ بچار ہوتا رہا کہ ازدواجی زندگی کی تلخ کامیوں کے اندوہ ناک تماشے آئے دن نگاہ کے سامنے ہیں۔ کتنی شریف لڑکیاں چند ہی روز میں بیاہی بن بیاہی ایک ہو گئیں۔ اور کتنے ناک والے بیٹیوں کی اَنمیل بے جوڑ شادیوں کی بدولت نیچا دیکھنے پر مجبور ہو چکے ہیں کہیں ایسا نہ ہو کہ شادی کے بعد وہ بھی راندۂ بارگاہ ہو جائے اور اسکی بدنصیبی خاندان کے آئینہ عزت کو دھندلا نہ کر دے۔

صالحہ اسی حیص بیص میں ہر وقت ایک اجنبی مستقبل کے اتھاہ سمندر کے اندر اپنی قسمت کی کشتی کو ڈگمگاتا دیکھکر سہم جاتی تھی اور بعض مرتبہ پتھر کی مورت بن کر تنہائی میں غور کرنے لگتی کہ "بیماری نے برسوں سے میری صحت کو کچل ڈالا ہے۔ شوہر اگر تمام خوبیوں کا مجسمہ ہی کیوں نہ ہو، اُس کو کیا پڑی ہے کہ میری دل داری کے دردِ سر کو مول لے۔ رسم و رواج نے زبان کھولنے کی بھی بندش کر رکھی ہے، کس کے آگے کہوں کہ اونچ نیچ دیکھ کر کام کرنا چاہیئے۔ رسم و رواج کی اِس بے پناہ بے زبانی سے تو بہتر ہے کہ آدمی پتھر سے سر پھوڑ لے۔ کیا اس تاریک شاہِ راہ پر قدم رکھنا اور تلوار کی دھار پر چلنا یکساں ۔ ہو گا ؟"

ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ صالحہ کے دماغ میں یہ تلاطم کیوں برپا تھا۔ اور نفسیات کی ان بھید بھری باتوں کا پتہ لگانا ذرا مشکل بھی ہے۔ صالحہ ابتی فطرت کے لحاظ سے خاموش۔ عافیت پسند۔ اور سمجھدار لڑکی تھی اس کو عام اور چھچھوری لڑکیوں کی طرح اس کا شوق بھی نہ تھا کہ اندھا دھند شادی رچ جائے اور عناصر کا اختلاف مزاجوں کے پارے کو اعتدال پر رکھنے سے قاصر رہ جائے۔

اس نئے مسئلے پر گھر میں چرچے ہوتے رہے۔ صالحہ کے والدین کے سوا کوئی بڑا بوڑھا گھر میں ایسا نہ تھا کہ مستقبل کی اونچ نیچ پر سرسری عبور بھی حاصل کرنے کی کچھ کوشش کرتا، اور چال چلن تعلیم تربیت، اور نباہ کی توقعات کے زاویۂ خیال سے صاحبزادے کو ذرا جانچ لیتا۔ افسوس! کسی نے یہ بھی غور نہ کیا کہ آگ اور روئی میں کسی قسم کا رشتہ غیر ممکن ہے۔ ہونے والے رشتہ کے خاندان والوں کی شعلہ مزاجیاں تو چھپی ہوئی نہ تھیں۔

اتفاقاً صالحہ کے والد ایک دن کسی گاؤں کو گئے تھے۔ وہ کریمن سے کہہ گئے تھے کہ گھر میں سو رہنا۔ یہ شریف اور غریب عورت نہایت سمجھدار تھی اور کئی دن سے شادی کے سُن گُن سن سنا کر بعض خبریں جن کی بھنک اُس کے کان تک پہونچی تھی، ان کو دہرانا چاہتی تھی۔ مگر مصلحت خویشی کے خیال سے ہچکچا بھی رہی تھی۔

گھر میں بچے بالے سو گئے۔ چاند سیاہ بادلوں میں چمکنے لگا۔ ہر طرف خموشیاں چھا گئیں اور سناٹا عالمگیر ہو گیا تو کریمن نے دیکھا کہ صالحہ کی ماں ابھی کروٹیں بدل رہی ہے۔ اس نے یہ موقع غنیمت سمجھا اور پوچھا "بیگم صاحبہ، بچّی کے رشتے کا معاملہ آپ نے طے کر لیا ہے؟"

"ہاں کریمن، ہمارے پردیس میں پڑے رہنے سے وطن میں کچھ ساکھ نہیں رہی۔ ماشاء اللہ صالحہ ۱۹-۲۰ برس کی ہونے کو آئی کب تک بٹھائے رکھا جائے۔ صالحہ کے رشتے کا چچا ہی اپنی پسند سے یہ رشتہ لایا ہے۔ اللہ رشتہ کیا اپنوں ہی میں نئے میل جول سے پرانے تعلقات کی بنیاد

"کیا صاحبزادے کی پہلی بیوی مرچکی ہیں اور یہ پیام دوسرا ہے؟"

"ہاں یہی بات ہے۔ کریمن"

"بیوی میں غریب ہوں۔ کنگال ہوں۔ اور ان پڑھ بھی ہوں لیکن 'چھوٹا منہ بڑی بات'، میں جو سنا ہے اس کا سنا دینا اپنا فرض سمجھتی ہوں اُس شہر میں میری بھی رشتے داریاں ہیں اور کہنے والے کہتے ہیں کہ صاحبزادہ بہت تیز مزاج ہے۔ اسی مزاج نے مرنے والی بیوی کو جلا جلا کر گور کنارے لگا دیا۔ اس لئے سوچ بچار ضرور ہے، خیر کہنے کو تو میں کہہ گئی ہوں مگر سُنی اَن سُنی ایک کردیجئے۔ کہیں ایسا نہ ہو صالحہ کے ابا میرا چونڈا مونڈ لیں"

"نہیں، کریمن، صالحہ کی ماں معصومہ نے جواب دیا، تم نے ہمدردانہ بات کہی ہے اس میں بُرا ماننے کی بات کیا ہے۔ جہرد تو کہتا ہے۔ لڑکا نیک ہے۔ صالح ہے۔ اور سب سے بڑی بات یہ کہ اُس کی صلاحیت کے سبب سے مولانا تفضل، اُسکے والد نے اپنی بڑی جائداد کا اُس کو منتظم کردیا ہے ورنہ وہ اس کو پھٹکنے بھی نہ دیتے"

"بیوی، اپنی اپنی بھلائی سوچنے کا ہر ایک کو اختیار ہے۔ میں نے تو جو سُنا دُہرا دیا، خدا کرے داماد نیک آئے۔ اور صالحہ جیسی نیک بچی پھولے پھلے۔ آمین!"

"کریمن، تم سے ہوسکے تو اپنے رشتے داروں سے ان باتوں کا ذرا کھوج تو لگانا۔ جائداد کے بھلے بُرے انتظام کی بات اور ہے اور بیوی کو جلا جلا کر مارنے کی خبر تو مجھے بھی کھٹکتی ہے"

اب رات بہت گزر چکی تھی دونوں نیند کے خراٹوں میں گم ہوگئیں اور صالحہ چُپکے چُپکے ان باتوں پر دھیان لگائے ہلکے سانس لے رہی تھی اور کسی کروٹ نیند نہ تھی۔ جب اُس نے سُنا کہ پہلی بیوی کاہی اور بدسلوکی کی آگ میں جل بُھن گئی تو اُس کے خرمنِ اُمید پر ایک بجلی سی گر گئی، چہرہ زرد تھا اور آنکھوں میں آنسو ڈبڈبا آئے "یا اللہ! یہ کیسی کوفت ہے کہ بیاہ شادی کے معاملے میں شرافت کا معیار لڑکیوں کی انتہائی بے بسی میں ہے؟ بدقسمتی کی دیوی گلا بھی گھونٹ دے مگر زبان نہ ہلنے پائے، کیا صبر و شکر کے سوا ایسی لرزہ خیز مصیبتوں کا کوئی چارہ بھی ہے؟ یا اللہ تو ہی مددگار ہے"

ہوا کے جھونکوں یا دریا کی موجوں کی طرح دن گذر گئے اور مہینے ڈیڑھ مہینے بعد شادی کی تاریخ مقرر ہوگئی۔ خدا کے فضل سے دونو فریق رسم و رواج اور مُسرفانہ رنگ کی فضول خرچیوں سے بیزار تھے۔ مقررہ تاریخ پر نوشہ اور جہان مولانا تفضل کی اردلی میں عروس کے مکان پر پہونچ گئے فاصلہ کچھ دُور دراز کا نہ تھا۔ پھر آج کل کی تیز رفتار سواریوں میں سو میل کے اندر تھکن اور ماندگی کیسی؟ تاہم مہمانداری کے اخلاق کا اظہار چائے وغیرہ کی تواضع سے ہونا ہی چاہیئے تھا لیکن فتح محمد (صالحہ کے والد) نے پہلی غلطی تو یہ کی کہ اپنے مسکونہ مکان کے حصۂ زیرین میں براتیوں کو اُتارا جہاں گھر والوں کے لئے بولتا ہوا سینا ہر منٹ بات بات کا پیام رساں تھا اور ہر آواز زنانے میں پہونچ رہی تھی۔

چائے کا نام آتے ہی بالاخانے سے سینی میں پیالیاں اُترنے لگیں جس طرح آسمان سے کسی زمانے میں پاک بندوں کے لئے من و سلوےٰ اُترا کرتا تھا لیکن پیالیوں کی رنگا رنگی پر میاں طفیل (نوشہ کے بھائی) نے حقارت آمیز ریمارک سے سوتے ہوئے فتنے کو جگا دیا۔ ادھر فتح محمد بھی "اگر زنجیرِ باشد مگسلانند" کے مصداق فریق مخالف بن کر آستین چڑھانے لگے مگر مولانا تفضل نے "حاشا اور استغفراللہ" فرما فرما کر جوشِ خروش کا ہیں لپا ڈگی کا بیچ بچاؤ کرا دیا۔ پہلا پتھر جو صالحہ کے آب گینۂ قسمت پر پڑا یہی تھا۔ اور فریقین میں اسی سے غالباً ایک تیز جذباتی عناد کی تحریک کا سلسلہ شروع ہوگیا تھا۔ بلکہ پُرانی دبی ہوئی خاندانی عداوت کی داستان بھی تازہ ہوگئی تھی۔ اس میں شک نہیں کہ دونوں فریق ایک ہی تھیلی کے چٹے بٹے تھے۔ عادات، اطوار، جذبات، خواہشات ذہنی اور روحانی نظریات سب ہی میں یک رنگی کی جھلک نمایاں تھی۔ مگر فتنۂ خوابیدہ کے جاگ اُٹھنے سے شادی کی خوشیاں، امنگ اور محبت کے ولولے اس بے حقیقت اور بے معنے چھیڑ چھاڑ سے ٹھنڈے پڑ گئے، بلکہ نوشہ کے بھائی کا دل ایک ظالمانہ جوشِ انتقام سے پُر ہوگیا کیونکہ یہ ایک عجیب فطرت کے مالک تھے جیسے ٹھنڈے بادلوں میں خرمن سوز بجلی یا تاج مرصع کے نیچے بھورا بچھو۔ دُلہن کو سسرال میں آئے ہوئے دو ہی دن گزرے ہونگے۔ کہ نئے نئے شگوفے کھلنے شروع ہوگئے۔ جاہل اور مغرور ساس نے طعنوں کا [illegible] دیا۔ اور فتح محمد دولھن کے والد کو وہ وہ سُنائیں جس سے تہذیب بے چاری دم بخود رہ جائے۔ ان چہ میگوئیوں میں صالحہ غم اور

سے کے طوفان خیز سمندر کا ایک ٹوٹا پھوٹا تختہ ٔ کشتی نظر آتی تھی اور اپنی عافیت اور انجام کو جوشِ انتقام کے اُمڈتے ہوئے سیلاب میں بہا
بھکر بے دست و پا بن گئی تھی اُس نے سوچا کہ کیا وہ بے گناہ نہیں ہیں؟ مگر تقدیر اور قسمت نے للکارا کہ یہ سچ ہے کہ باپ دادا کے گناہوں کی
زا بھی اولاد کو بھگتنی پڑتی ہے۔ صالحہ مجبوری کو قسمت سمجھکر تن بہ تقدیر ہو گئی۔ یہ دوسرا وزنی پتھر تھا جو اس کے سر پر گرایا گیا۔
صالحہ کو سسرال آکر چوتھا ہی دن نکلا تھا کہ یکایک میاں اکرام نے تیور بدل کر کہا "تم میں وہ گوہرِ بے بہا موجود نہیں جس کو عصمت
سے موسوم کیا جاتا ہے۔ کیا تم اپنی پاک دامنی کا کوئی ثبوت پیش کر سکتی ہو؟" یہ سنتے ہی صالحہ کے سر پر ایک پہاڑ سا ٹوٹ پڑا۔ غم اور غصے کے
بھوت نے اپنے خوفناک چنگل کی گرفت اتنی سخت کر لی کہ مقابلہ سخت دُشوار ہو گیا۔ دل میں ایک ٹیس سی پڑ گئی اور یاس آمیز چہرے پر موت
سماں چھا گیا۔ اس نے ضبط کا سانس لے کر نہایت جوش میں کہا "آپ اگر ایک مغرور حاکم کے روپ میں بھی مجھ سے سیوا کرانا چاہتے ہیں تو میرا
ال بال خدمت کے لئے وقف ہے۔ اور میں نے ناحق کی توہین اسی لئے برداشت کر لی ہے کہ شاید صلح اور صفائی کی کوئی ہموار سطح آئندہ نصیب ہو جائے
لیکن آپ کو غور فرما لینا چاہیئے کہ غیرت، شرافت اور خودداری بہت کم بکتی ہے۔ انمول چیز کا کیا مول؟ مجھ بے کس اور بے مددگار کا بڑا دھن
اور دولت میری عصمت ہے۔ کیا میں گوارا کر سکتی ہوں کہ خاموشی سے اس کڑک اور گرج کو برداشت کر کے اس گوہرِ یکتا کی صدائے شکست
سُن سکوں۔" اکرام نے لاپرواہی سے ان باتوں کو سُنا اور یہ کہہ کر چلا گیا کہ اچھا دیکھ لیا جائے گا۔
صالحہ نے اس رنج و محن کی عجیب و غریب دُنیا میں ہر طرف آنکھ اُٹھا کر دیکھا تو کوئی مونس نظر نہ آیا اور یہ احساس اُس کے لئے نہایت
تکلیف دہ ہو گیا کہ وہ اکیلی ہے اور اس بھرے گھر میں اُسے سب نے فراموش کر دیا ہے۔ یہاں تک کہ بخار کی شدت تھی۔ دماغی خلش تھی اور غمخواری
کا آسرا نہ تھا۔ اس حالتِ زار میں غنیمت ہے کہ اگلے دن اسے میکے پہونچا دیا گیا۔

صالحہ کو میکے گئے ہوئے ایک ہفتہ گذرا ہوگا کہ اُسے اکرام کا خط ملا "میں نے جو کچھ کہا تھا سچ تھا حقیقت تھی الزام نہ تھا۔ تم نے غصہ
کا بہروپ لیا۔ کیا خون اور بدچلنی چھپائے چھپ جانے والی چیزیں ہیں؟" صالحہ نے غور سے خط پڑھا اور اس نتیجہ پر پہونچی کہ سچا اتحاد عمل
اب ناممکن ہے۔ ضبط حد سے گذر گیا اور ایک طوفان خیز عزمِ مفارقت کے شرارے اسکے دل و دماغ پر مسلط ہو گئے۔ اس ذہنی خلفشار میں
بھی اس کا جواب تہذیب اور شائستگی کے دامن میں تھا۔ صالحہ نے جواب میں لکھا "سچائی میں ہیرے کی چمک اور سختی موجود ہوتی ہے۔
اس جھوٹے اور شرمناک الزام کے متعلق اپنے خاندان، ماں، بہن اور تمام پارسا چھوٹی بڑی رشتہ داروں کا چال چلن دیکھئے کہ اُن
میں کتنی رابعہ اور مریم موجود ہیں۔ مگر والد کی شخصیت کو نقصان پہنچانے کے لئے جو باتیں تراشی جا رہی ہیں اب ان کے برداشت کی مجھ میں
طاقت نہیں رہی۔ یاد رکھیئے کہ دنیا ایک مینا بازار ہے جہاں ہر چیز کا سودا ہوتا ہے۔ ماں باپ کی شفقت اور ممتا کا سودا اولاد سے شاید
اس لئے ہوتا ہے کہ ان کو کسی وقت راحتِ دل نصیب ہو، بیوی اپنے شوہر سے جسم اور روح کا سودا کرتی ہے کہ اس کی سیوا قبول ہو اور دلی
خوشی حاصل ہو سکے۔ دوستوں میں خلوص اور اعتبار کا سودا کیا جاتا ہے۔ اور دشمنوں سے لطف و مروت کا لیکن یہاں تو ان تلوں میں تیل ہی نہیں
گویا انسانیت کی تجارت میں میرے لئے کوئی حصہ نہیں مل سکتا۔ کیا خاندانی شعار اور وقار کے لحاظ سے میری عصمت اور عزت کچھ قیمت
ہی نہیں رکھتی؟ خدائے برتر ہی میرا سہارا ہے۔ اب موت ہی میری منصف بنے گی۔ اور میری قبر کی خاک میں دبی ہوئی چنگاریاں ایک
دن بھڑکیں گی اور اس سفاکانہ اتہام پر ایک علیم و بصیر سے انصاف کا مطالبہ کر سکیں گی۔"
بدنصیب دُلہن کی سُنہری اُمیدوں پر پانی پھر گیا کیف آگیں ولولے خاک میں مل گئے اور پریم کے دھاروں کی سوتیں خشک
ہو گئیں وہ یکایک غش کھا کر گری اور اختناق الرحم کا دورہ پڑ گیا۔
صالحہ کے والدین کو اصلی راز کا کچھ اتا پتہ معلوم نہ تھا، اُداس چہرے میں واقعات تلاش کرنے کی کوشش بے سود تھی کہ یکایک
اُن کے اس غشی نے چھکے چھڑا دیئے۔ لیڈی ڈاکٹر کو بلوایا اور علاج معالجہ شروع ہو گیا۔
اکرام کو جب خط ملا تو شاید حالات کا اندازہ لگانے کے لئے گھبرائے تیوروں سے سُسرال پہونچا اور بے [illegible]
دیا اس حالت میں لے جانے سے انکار کرنا تھا کہ لکھم کے خوفناک غصہ [illegible] درجے اور جرم گیا [illegible]

گیا۔ افسوس! فتح محمد نے بھی اپنے داماد کے تیوروں کا رخ نہ پہچانا۔ بہرکیف اکرام منہ پھرا، اور صالحہ کو الٹی میٹم دے کر چلتا بنا اور جاتا گر کہیں بھی ذرا سی بات کبھی دن افسانہ بن کر نتیجہ دکھائے۔

اکرام وہم وگمان کا پتلا بنا ہوا تھا۔ اس کے بھائی کے دل میں جوش انتقام تھا۔ فتح محمد کی نادانیوں سے نفرت کا بیج تمام رشتہ داروں کے دلوں میں جڑ پکڑ چکا تھا۔ ان اسباب نے بے دردیوں کا ماحول پیدا کر دیا۔ مگر کسی دردمند دل میں یہ نہ آیا کہ ایک معصوم بے گناہ کا رنج د عناد کی آگ میں جھلسنا انصاف کے قانون کی کس دفعہ کے مطابق ہے۔

اکرام اپنے گھر پہونچا تو سخت جوش میں تھا۔ بھڑکنے والے چنگاروں پر اور بھی خس وخاشاک ڈالنے لگے۔ سب سے زیادہ اشتعال اکرام کی ماں کے جذبات میں تھا۔ جہالت اور بے مہار تربیت اس کو یقین دلا رہی تھی، کہ ان کی جائداد۔ اور دولت وثروت کو تاکا گیا ہے۔ اس نافہمی کا سایہ مولانا تفضل پر بھی پڑا اور وہ بیوی کے ہم نوا ہو گئے۔

مولانا تفضل سیدھے سادے بھولے بھالے آدمی تھے۔ مولویانہ چہرہ، ڈھیلا ڈھالا جسم، پیشانی پہ پرہیزگاری کی مہر، اور سپاٹ باتوں میں لبوں پر تبسم، اولاد کو پورا اندازہ تھا کہ ان کے خیالات کس پیمانے پر تولے جا سکتے ہیں۔ ان سے جب بیوی اور صاحبزادوں نے خاص لہجے میں کہا کہ "دلہن کو نہیں بھیجا" تو ایک ہیجانی جذبے میں ارشاد ہوا "وہ شیطاننی خود کیوں نہ آگئی"۔

اکرام نے اپنے گھر والوں کو ہم خیال تو بنا لیا مگر مولانا تفضل کو اس ناپاک الزام کی خبر تک نہیں دی گئی ورنہ ان کا تقدس شاید حقیقت کا کھوج لگانے میں کچھ آگے کو سرکتا۔ پھر بھی انکے سر سے اس الزام کا چھڈا اترنا مشکل ہے کہ خود جا کر حالات کا موازنہ کیوں نہیں کیا۔ آخر اپنے چہیتوں میں رشتہ تھا اور آمد ورفت میں دو تین روپے لگ جاتے۔ سمجھا لیتے۔ اور سمجھ لیتے۔ مگر کفایت شعاریوں کی خلیج حائل تھی "نرمی طلبی سخن دریں ست"۔

اکرام کے حوصلے اب بڑھ گئے۔ اور لیڈی ڈاکٹر کے علاج کی شہرت میں عامیانہ رنگ بھر کر سرگوشیوں کا یہ اشتہار؟ کہ اسقاط ہوا ہے اور حمل شادی سے پہلے کا تھا۔

صالحہ کے میکے میں ان خبروں نے آگ کے لپکتے شعلوں کا کام دیا دلوں پر بجلیاں گریں اور رنج وغم کے دھارے بہنے لگے۔ کچھ دن تک تو صالحہ کو ان خبروں کی بھنک سے بچایا گیا۔ مگر وہ چہروں سے تاڑ رہی تھی کہ دال میں کچھ کالا ضرور ہے۔ آخر کسی نہ کسی طرح اس کو اطلاع مل ہی گئی اور یہ اطلاع ایک اشک آلود مایوسی تھی۔ یا رنج، غصہ، مصیبت اور تباہی کا آخری پردہ، اس لئے اتنا سخت دورہ پڑا کہ ہوش میں آنا مشکل ہو گیا۔

مس لے امرائے مشہور اور ہمدرد لیڈی ڈاکٹر تھی۔ اس نے متحیر نگاہوں سے دیکھ کر کہا "مرض میں بہت افاقہ ہو چلا تھا۔ یکایک مرض کی یہ زیادتی ضرور کسی غیر معمولی افتاد کا نتیجہ ہے اسباب کا کھوج لگانا ضروری ہوتا ہے اس لئے واقعات کو چھپانا مریضہ کو موت کے چنگل میں پھنسانے کے مرادف ہو گا"۔

"میم صاحبہ، صالحہ کی ماں نے جواب دیا، ہم لوگ ایک عذاب میں گرفتار ہیں۔ شادی خوشی کا نام ہے مگر ہمارے ہاں خوشی رنج وغم کا سامان بن گئی۔ آپ ہمدرد روح رکھتی ہیں۔ اور آپ سے بیمار کے حالات کا چھپانا حماقت بھی ہے۔ یہ شادی قریب کے رشتہ داروں میں کی گئی تھی کہ الفت اور پیار بڑھے گا۔ لیکن 'دولہا'، ہماری عزت اور ناموس پر حرف لانے کی کوشش کر رہا ہے، تیسرے دن ہی لڑکی سے کہا 'تم پاک دامن نہیں ہو' یہ کہہ کر وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔

"شاید پردۂ بکارت کے متعلق یہ سوال ہو گا؟ لیڈی ڈاکٹر نے ہمدردانہ لہجے میں پوچھا افسوس! وہ غدار، اوباش، بدچلن اور جاہل معلوم ہوتا ہے ورنہ اس بھولی نیک صالحہ کو دیوی سمجھ کر پوجتا، اور صد افسوس! آپ لوگوں کا ظلم اور استبداد ہے کہ بن دیکھے بھالے اور چال چلن کا اندازہ کئے بغیر آگ میں جھونک دیتے ہیں"۔

"یہ سچ ہے کہ بن سمجھے بوجھے ایسی حماقتیں کی جاتی ہیں مگر اس لڑکی کے چال چلن پر اطمینان دلا دیا تھا"۔

"[illegible] قربانیاں نہیں کی جاتیں۔ اور میں نے جو یہ کہا ہے کہ وہ جاہل اور کندۂ ناتراش ہے اس کی وجہ بھی سن لیجئے۔ بکارت [illegible] عصمت کے طور پر فی صدی [illegible] کا رجعت کی عصمت کی آب و تاب سمجھا [illegible]

ایک نامکمل یا تا تمام حجاب ہوتا ہے۔ جس میں خون حیض کے گزرنے کے لئے وسط میں سُوراخ پایا جاتا ہے اور کبھی اس کی شکل ہلالی
تی ہے۔ کم سن لڑکیوں میں اس کا تغیر شاذ و نادر ہے لیکن جو لڑکیاں عورتیں بن جاتی ہیں ان میں ماہ بماہ حیض کا ادرار سُوراخ کو وسیع کر دیتا ہے
بیماریاں ہیئت کو بگاڑ دیتی ہیں، اور عمر کے بڑھ جانے یا صحت کے خراب ہو جانے سے اس حجاب کا وجود یا عدم یکساں ہو جاتا ہے۔ لیکن شریف اور مہذب
دنیا کے لوگ ان کمینہ خیالات کی دنیا سے الگ اور دور رہتے ہیں۔ عورت خود اپنی عصمت اور عزت کی نگہبان ہے۔"

"ہم بہو بیٹیاں ان باتوں کو کیا جانیں مگر انصاف کی نگاہ سے دیکھئے کیا اس گھر میں پرندہ بھی پر مار سکتا ہے۔"

"خاتون، میں ٹھیک اندازہ لگا سکتی ہوں۔ آخر اسی کام کی تعلیم پائی ہے اور دوسرا الزام تو بدترین اور شرمناک ہے۔ صالحہ آج کل میرے
زیرِ علاج ہے۔ کیا میں اتنا بھی نہیں سمجھتی۔"

"مگر جب ایک روسیاہ ہم لوگوں کو بدنام کر کے کلنک کا ٹیکہ لگاتا ہے تو رسوائیوں کا کیا علاج۔"

"میں ہر عدالتِ انصاف میں گواہ کی حیثیت سے پیش کی جا سکتی ہوں۔ ایک تہمت اور بہتان لگا کر کوئی بدنام کرے تو اپنا ہی کالا منہ کرے گا
میں تو ثابت کرنے کو تیار ہوں کہ دونوں الزام سراسر جھوٹ اور بہتان ہیں۔"

"یہ باتیں ہمارے خاندان میں کبھی سننے میں بھی نہ آئی تھیں۔"

"میں تو خود ہی کہتی ہوں کہ جاہل، ذلیل اور کمینے خیالات اس قسم کے شک اور شبہ میں ڈالتے ہیں۔ اب بھی ہندوستان اور افریقہ کے جاہل یہی
طبقے اس حماقت میں مبتلا ہیں کہ پیشاب گاہ کے دونوں بڑے کناروں (شفرین کبیرین) میں معدنی حلقہ پھنسا دیتے ہیں اور گائے بھینس یا گھوڑیوں
کی طرح اپنی عزیز لڑکیوں سے سلوک کرتے ہیں۔ مگر مہذب اور شریف طبقوں کے لوگ جیسے کہ مذہب اسلام کے پابند اور مذاہب کا احترام کرنے والی
جماعتیں اپنی ماؤں، بہنوں، بیٹیوں اور بیویوں کا نام اس طرح اُچھالنا اپنی ہی تحقیر اور رسوائی تصور کرتے ہیں۔"

"کیا سب لڑکیوں میں یہ بات یکساں نہیں ہوتی؟"

"میں پہلے بیان کر چکی ہوں کہ فی صدی ایسی لڑکیاں کم ہیں جن میں پردۂ بکارت معدوم ہو۔ لیکن زیادہ عمر، ایام ماہواری کے سلسلے اور
سیلان الرّحم وغیرہ بیماریاں اس کو معدوم کر دیتی ہیں۔ آپ کی صالحہ بھی انہی حالات میں ہے اور آپ پورا اطمینان رکھئے میں گواہ ہوں۔ اور اس
شہادت کے کانٹے میں بلاشبہ پوری اُتروں گی۔ اس وقت تو صالحہ کے علاج میں دلچسپی کی سخت ضرورت ہے۔"

"لیڈی صاحبہ، معصومہ نے سراپا شکر کی تصویر بن کر کہا، آپ کی پُر وقار شہادت بے شک عدالت میں بھی اثر رکھتی ہے لیکن اس وقت
تو جان کے لالے پڑے ہوئے ہیں۔"

"میں دل سے مفت علاج کروں گی۔ آپ تسلی رکھیں۔ اور سول سرجن سے مشورہ بھی لیتی رہوں گی۔"

صالحہ کا علاج ہو رہا تھا، افاقہ ہوتا اور ضرور ہوتا۔ مگر اکرام کے خط جن میں جاہلانہ تحکم، شوہرانہ استبداد اور سوقیانہ رنگ جھلکتا تھا مگر
کے دل و دماغ کو سخت ترین روحانی کشمکش کا گہوارہ بنائے ہوئے تھے اور سکون نام کو نصیب نہ تھا آخر ایک خط میں صاف ٹکا سا جواب تھا "میں نے
اور شادی کر لی ہے۔ تم ابدی مصیبت جھیلو اور حبسِ دوام میں عمر کے دن کاٹو۔"

مولانا تفضل ؟ اپنے کفائت شعارانہ اصُول کے لحاظ سے بیٹے کو دوسری شادی کی اجازت نہ دیتے۔ مگر بڑھاپے میں پھوڑ بیوی بھی عزیز ہو جاتی
ہے۔ کچھ تو یہ دباؤ تھا۔ کچھ ؟ نے شیطانی وسوسے کان میں ڈالے اور صالحہ کی طرف سے اتنا بھر دیا کہ سوچ بچار، عقل و فراست، اور مآل اندیشی کے
لئے دماغ کا ہر گوشہ ویران اور سُنسان تھا۔ اب مولانا تفضل کی طرف سے مایوسیاں ہی مایوسیاں نظر آنے لگیں۔ اس میں شک نہیں کہ مولانا کے
صاحبزادوں کو عام طور پر فضلہ اور فضول کہہ کر لوگ حقارت آلود نگاہوں سے دیکھتے تھے۔ مگر شرارتوں کے بچنے کے خیال سے مضحکہ آمیز تعریفیں
کر کے مولانا کی حوصلہ افزائیاں بھی کر دیتے تھے۔ اس لئے پدری محبت ان ملمع کاریوں سے ایک گونہ صیقل کا لطف نصیب ہوتا رہتا تھا۔ مولانا تفضل
نے اکرام کی شادی کے بارے میں اپنے ہی جیسے مقدس ارباب مشورہ سے جب رائے لی تو فرمایا "وہ خبیث انتی نہیں آئی اور اُس کے
باپ نے، جس نے اپنے بھائی کو بیچ کر ہم کو دھوکا دیا، بیمار لڑکی بیاہ دی۔ اور اپنی ماں کے نام سے مسودہ گھڑ کر لیا ہے

یہ سب چالیں اس لئے کی گئیں کہ ہماری جائداد، جاہ و جلال، اور ثروت کو دیکھ کر رال ٹپکی پڑتی تھی۔ پھر اب یہ شرارتیں ہیں کہ اکرام کے ساتھ لڑکی کو نہیں بھیجا گیا۔ ان حالات میں کیا یہ جائز ہوگا کہ اکرام امیدوار صحت بناکر بٹھائے رکھا جائے؟"

مفیدرے ہوئے اور شادی بھی ہوگئی۔

صالحہ کو جب شوہر کے عاقبت نااندیشانہ فیصلہ کا خط ملا تو اُس نے سجدۂ شکر ادا کیا۔ اور پُرسکون سانس لے کر دل میں کہا کہ اچھا ہو کچھ مخلصی تو مل گئی۔ ورنہ جو لوگ فریب نفس میں مبتلا ہیں، اور جہاں نیک نیتی مسخ ہے، وہاں گزارا کیوں کر ہوتا؟ پھر بھی آغاز و انجام کے غم میں اس کے بے پایاں خیالات ایک گورکھ دھندا بن کر اُلجھتے اور سلجھتے رہتے تھے۔

موسم آئے اور چلے گئے۔ چاند اور سورج نکلے اور چھپے۔ ستارے اپنے مُسیر پر چلے اور ثبات و وقار سے برجوں کی منزلیں طے کرتے رہے بہار آئی اور پُراسرار طریقے سے کونپلیں پھوٹیں۔ پھول پھل لگے اور خزاں نے اپنا غیر دلچسپ کھیل شروع کر دیا۔ ان سارے انقلابات میں صالحہ کی زندگی ناشاد اور نامرادہی بنی رہی۔

صالحہ کی ماں بیٹی کے روح فرسا حالات سے گھلی جاتی تھی کہ ایک دن کرمین آئی اور آہستہ سے کہا "لو، بیوی، آسمان کا تھوکا حلق میں گیا۔ میاں اکرام کی شادی کو نو مہینے کہاں ہوئے ہیں کہ لڑکا بھی پیدا ہوگیا"۔

"ہم کو پرائی کیا پڑی اپنی ہی نبیڑ تا دوبھر ہوگیا ہے۔ معصومہ نے ٹالنے کے طور پر کہا، ذرا صالحہ کو تو دیکھو کیا حالت ہوگئی ہے"۔

کرمین صالحہ کے کمرے میں پہونچی اور جسم پر ہاتھ رکھا تو حرارت تھی۔ اور ایک قسم کی جلن اور بے چینی۔ اسی حالت میں اپنے کُنبے کے کئی بیماروں کو گھلتا دیکھ چکی تھی۔ اُس نے معصومہ کو علیحدٰہ لے جاکر سمجھایا۔ "بی بی تو کسی حکیم کو لاتی ہوں سنا ہے کہ حکیم طاہر سلیم نے ان بیماریوں میں بہت شہرت حاصل کر لی ہے۔ آخر دکھانے میں حرج ہی کیا ہے؟"

معصومہ شبہ میں پڑ گئیں۔ حکیم صاحب کو بُلوایا۔ اور تشخیص کی لڑیوں کا پہلا سلسلہ شروع ہوگیا۔ نبض اور قارورہ کا معائنہ اور مشاہدہ کیا گیا۔ حکیم صاحب جب علامات کی لڑیوں کو پرونے لگے تو حرارت کی رفتار کچھ شبہ والی نظر آئی۔ علی الصباح پسینے کا آنا، طبیعت کا ڈھال رہنا اور چہرے کی شگفتگی کا غائب ہو جانا وہ نشانیاں تھیں جن کو نظرانداز کر دینا طبیب کے فرائض سے بعید تھا۔ جب حکیم صاحب نے دیکھ بھال لیا۔ تو استقلال اور ثبات کے الفاظ میں اطمینان دلاتے ہوئے کہا "مرض کچھ نہیں ہے۔ رنج و غم ہی سو بیماریوں کی ایک بیماری ہے۔ اسی لئے طب یونانی کے ابوالآباء شیخ الرئیس ابن سینا کا قول ہے کہ خوشی و مسرت سو دواؤں کی ایک دوا ہے (من المعالجات الجیدۃ الفرح)،

آپ کیوں صالحہ کو ڈاکٹر عابد سلیم کی صحت گاہ میں نہیں بھیجدیتے۔ وہ آپ صاحبوں کے ایک قریب ترین عزیز ہیں اور علاج معالجہ کا بار بھی آپ پر نہ پڑے گا۔ لیکن اس وقت تو میں ایسی دوائیں پیش کرتا ہوں جن سے چند ہی روز میں انشاء اللہ تعالیٰ خاصا افاقہ ہو جائیگا"۔

حکیم صاحب نے ہوا اور روشنی کا انتظام کرایا، پیا بانسے کا عرق تجویز کیا۔ اور دواخانہ ہمدرد سے بہترین دوائیں منگوادیں۔ جن سے مریضہ کو دو ہفتے کے اندر خاصا افاقہ ہوگیا۔ اب معلوم ہوا ہے کہ ڈاکٹر عابد سلیم کی صحت گاہ میں صالحہ بھی نسیمہ کے ساتھ مرض دق و سل کو بیخ و بنیاد سے اُکھاڑ پھینکنے کے انتظام میں ایک شاندار جہاد کر رہی ہے اسکی صحت بھی اچھی ہے۔ اور افسانۂ غم خواب و خیال ہو چکا ہے۔

ہمدرد صحت کے دق و سل نمبر کیلئے رائے

از حکیم فضل الٰہی صاحب اکمل صدیقی سیالکوٹ

"ہمدرد صحت کی اشاعت خاص "دق و سل" موصول ہوئی۔ اس اشاعت میں مضامین کی جدت و ندرت اور کتابت و طباعت کی نفاست دیکھ کر طبیعت بہت شاد ہوئی۔ میرے خیال میں "دق و سل" کے موضوع پر اتنا لٹریچر یکجائی طور پر دنیا کی کسی زبان میں شائع نہیں ہوا، ہندوستان کی طبی صحافت کا پندرہ سالہ دور میرے سامنے ہے۔ مختلف رسائل کے "دق و سل" نمبر میرے پاس موجود ہیں۔ مگر طب کا کوئی آرگن ایسا جامع، جاذب نظر، اور پُر از معلومات نمبر شائع نہیں کر سکا۔ الحمدللہ۔ کہ خدائے قادر و توانا نے یہ عزت و سعادت آپ کو ارزانی فرمائی، اور آپ نے ایک قلیل ترین مدت میں مخلوق اللہ کی بہتری اور فائدہ رسانی کے جذبۂ صادقہ سے متاثر ہو کر دق و سل جیسے ہلاکت آفریں مرض کے دفعیہ کے لئے ویدک۔ یونانی۔ اور ڈاکٹری معلومات کا ایک عدیم المثال مرقع شائع کر دیا ہے۔ امید ہے کہ دنیائے طب اور بالخصوص پبلک ایک عرصہ تک اس کے بصیرت افروز مضامین و تجربات سے متمتع ہوتی رہے گی"۔

مزاحیہ

انجکشن

(از جناب کوثر صاحب، چاندپوری)

جب سے فصد کا رواج کم ہو گیا ہے نئے نئے طریق علاج اسکی جگہ حاصل کرنے کے لئے ایجاد ہو رہے ہیں۔ موجودہ زمانہ میں انجکشن کو بالاتفاق فصد کا خلیفہ تسلیم کر لیا گیا ہے جس طرح آج سے ایک صدی پہلے ہر شخص فصد کا گرویدہ تھا اور بات بات میں "دریائے خون" بہادیا کرتا تھا اب انجکشن کا شیفتہ ہو رہا ہے۔ اور معمولی زخم سے لیکر موت تک کا علاج "انجکشن" سے کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ ٹیکہ کی روز افزوں ترقی کو دیکھتے ہوئے یہ اُمید خلاف قیاس نہیں ہے کہ ایک زمانہ آئے گا جب مُنہ کے ذریعہ سے دواؤں کا استعمال بالکل بند ہو جائے گا بلکہ عہد حاضر میں بعض سخت قسم کے بُڈھاؤں کی نظر میں "ایما" کی جو حیثیت ہے وہی عام مریضوں کے خیال میں مُنہ سے دوا کھانے یا پینے کی ہو جائے گی۔ مگر باوجود انجکشن کی اس ترقی کے ابھی ہندوستان کے بہت سے مقامات پر انجکشن اور پھانسی کے ایک ہی معنے سمجھے جاتے ہیں اور بڑے بڑے جوان مرد اس کا نام سنتے ہی کانپ جاتے ہیں خصوصاً اس وقت جب کہ ڈاکٹر اپنی آسانی کے لئے ہیضہ یا طاعون کا ٹیکہ دینے کی غرض سے پچکاری ذرا بڑی استعمال کرے۔ ایسی صورت میں پچکاری کو دیکھتے ہی اچھے اچھے بہادروں کے حواس خراب ہو جاتے ہیں اور وہ ہیضہ اور طاعون وغیرہ کے خطرناک حملوں کو بھول کر ٹیکہ کی ہیبت سے دُودھ بخشوانے کی فکر میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ جو لوگ شکار کے دوران میں شیر، چیتے اور ریچھ سے بھی نہیں ڈرتے وہ انجکشن کی پچکاری کو دیکھتے ہی خوف سے کانپنے لگتے ہیں۔ بدقسمتی سے اسی قسم کے ایک مقام پر ایک ڈاکٹر صاحب جو انجکشن کرنے میں بہت ہی ماہر تھے غروب آفتاب سے ذرا پہلے وارد ہوئے اور آتے ہی اُنہوں نے اپنی پچکاری کے ذریعہ سے جھاڑیوں دیا، مارتے، کاٹتے۔ ڈاکٹر صاحب ہمارے غریب خانہ پر بھی تشریف لے آئے اور نادرشاہ کے اس تاریخی لب ولہجہ میں جو اس نے دہلی میں قتل عام کرتے ہوئے اختیار کیا تھا کہنے لگے:-

"ٹیکہ لگوائیے۔"

"ٹیکہ!" ہم نے کہا "ذرا چائے تو پی لیجئے۔"

"نہیں چائے کا وقت نہیں ہے بس جلدی سے ٹیکہ لگوا لیجئے۔"

"ٹیکہ لگوا لوں، کس کے اپنے یا آپ کے؟"

"میرے نہیں اپنے۔"

"بہت اچھا مگر ——————"

"اگر مگر کی ضرورت نہیں آستین چڑھائیے۔"

"جی ہاں —————— مگر آج کی مہلت دیجئے ذرا سوچنے سمجھنے کا موقعہ تو دیجئے۔"

"سوچنے سمجھنے کی کیا ضرورت ہے؟" ڈاکٹر صاحب بولے۔ اور اپنا بکس کھول کر ایک لمبی سی پچکاری نکالی جسے دیکھکر ہمیں شبہ ہوا کہ یہ ہولی کھیلنے تشریف لائے ہیں یا ٹیکہ لگانے۔ ہم نے پچکاری کے قد و قامت کو دیکھتے ہی فوراً سمجھ لیا کہ انجکشن واقعی کوئی بہت زیادہ خطرناک عمل ہے اور یہ جو کبھی کبھی سنا کرتے ہیں کہ انجکشن لگواتے ہی فلاں شخص بے ہوش ہو گیا کوئی غلط بات نہیں ہے۔ بھلا اتنی بڑی پچکاری کی اتنی لمبی سُوئی جسم میں لگائی جائے اور اس کے ذریعہ سے بوتل بھر دوا رگوں میں داخل کی جائے۔ تو بے ہوشی تو رہی الگ اس سے تو موت بھی واقع ہو جانی چاہیئے اور پرسوں ہی کوئی کہہ رہا تھا کہ چودھری نے پچکاری لگوائی تو اس کے بازو پر بہت بڑا پھوڑا نکل آیا۔ یہ بھی جھوٹ نہیں ہو سکتا۔ آخر اتنی دوا جب بدن میں سما نہ سکے گی تو کہیں تو جمع ہو گی اور جہاں جمع ہو گی وہیں پھوڑا، دنبل یا کوئی بڑا سا اُبھار ہو جائیگا۔ ان خطرات کو ذہن نشین کر کے بلکہ اپنے دماغ میں بالکل موجود فرض کر کے ہم نے حفاظت خود اختیاری کے حق کو استعمال کرنے کی نیت سے ذرا اکڑ کر کہا، "جناب! میں فی الحال ٹیکہ نہیں لگواؤنگا آپ کسی اور کے لگائیے۔"

"کیوں نہیں لگوائیں گے آپ کو کیا ڈر لگتا ہے؟"

"ڈر مردوں کو نہیں لگا کرتا میں ڈرتا نہیں ہوں مگر اس وقت ٹیکہ ملتوی رکھیئے۔"

"آخر وجہ ملتوی رکھنے کی؟"

"میں اس خود غرضی کو برداشت نہیں کر سکتا کہ آدمی خود تو ہیضہ سے ڈر کر انجکشن کرا لے۔ اور بیوی بچوں کو یونہی بغیر ٹیکہ رہ جانے دے۔ میں اس قسم کا آدمی نہیں ہوں۔ اگر واقعی ٹیکہ کچھ مفید ہے تو پہلے اپنے بیوی کے انجکشن کراؤنگا کیونکہ ان کو میں اپنے وجود سے کچھ زیادہ ہی محبوب رکھتا ہوں۔ پھر بچوں کے لگواؤنگا، اور اگر ٹیکہ نقصان دہ چیز ہوا اس کے لگوانے سے آدمی موت سے کچھ پہلے ہی مر جاتا ہے جیسا کہ گاؤں میں عام طور پر مشہور ہو تو جناب آیئے، میں آپ کو اپنے تمام دشمنوں کے گھر بتا دوں، انہیں جہنم واصل کر دیجئے اور مجھے ابھی کچھ اور جینے دیجئے۔"

"آپ ڈریئے نہیں ٹیکہ بہت مفید ہے، اوّل ٹیکہ لگانے کے بعد بیماری ہی نہیں ہوتی اور ہوتی ہے تو بہت ہلکی۔"

"معاف فرمایئے ڈاکٹر صاحب، ہیضہ تو ہلکا بھی مہلک ہوتا ہے اور اگر خدانخواستہ اس ہلکے نے ہمیں مار ڈالا تو آپ فرما دینگے کچھ نہیں یونہی ذرا ہلکی سی موت واقع ہو گئی ہے اور حال یہ ہے کہ میں ہلکی موت مرنے کو بھی تیار نہیں۔ بھائی مرنا ہے تو یوں ہی مر جائینگے۔ ٹیکہ لگوانے کے بعد مر گئے تو جنت لے گی نہیں، کیونکہ جنت کا انحصار ہے اچھے اعمال پر، ٹیکہ سے اس کا تعلق نہیں۔ اور اچھے اعمال کی توفیق ٹیکہ 'اینما' یا ہمدرد دواخانہ کے "طلائے اعظم" سے تو پیدا ہوتی نہیں۔"

یہ بحث ہو رہی تھی کہ ایک اور تنومند نوجوان آ گئے اور بولے "واہ! آپ بھی عجیب انسان ہیں۔ ہم تو سینکڑوں انجکشن کرا چکے ہیں لایئے ڈاکٹر صاحب پہلے میرے لگا دیجئے۔"

یہ کہہ کر انہوں نے آستین چڑھائی۔ اور ڈاکٹر صاحب نے پچکاری نکالی۔ پچکاری کو دیکھتے ہی ان کی آنکھوں میں اضطراب اور وحشت کے آثار نمایاں ہوئے، سانس کی رفتار تیز ہو گئی۔ بدن میں کپ کپی پیدا ہو گئی، چہرہ بھیانک سا ہو گیا گر انہوں نے خود ہی موت کو دعوت دی تھی، موت کا بھوت پچکاری کی سوئی سے اپنی لمبی لمبی ٹانگیں نکال رہا تھا اور لال لال آنکھوں سے انہیں گھور رہا تھا۔ اُدھر یہ ٹیکہ لینے کے لئے آستین چڑھا چکے تھے اور چڑھی ہوئی آستین کا اتار لینا پٹھانوں کے نقطۂ نظر سے اتنا ہی ذلت انگیز تھا جتنا کھڑی ہوئی مونچھ کا جھکا لینا، تاہم جان بوجھ کر اپنا گلا کٹوا لینا بھی کوئی قابل تعریف بات نہ تھی چنانچہ وہ بہت سوچ سمجھ کر بولے، "ڈاکٹر صاحب! بس دو منٹ ٹھہریئے میں اماں سے پوچھ آؤں۔"

"اماں سے، ڈاکٹر صاحب نے کہا، پوچھنے کی کیا ضرورت ہے؟"

"ضرورت تو کچھ نہیں۔ مگر ڈاکٹر صاحب میں کبھی کوئی کام اماں کی اجازت کے بغیر نہیں کرتا۔ اور پھر یہ تو کافی خطرے کا کام ہے۔ خدا جانے کیا صورت پیش آئے ذرا اجازت دیجئے میں پوچھ ہی آؤں۔"

"واہ خان صاحب! ڈاکٹر صاحب نے کہا، اس میں خطرہ کوئی نہیں آپ اطمینان رکھئے، پہلے لوگ تو لڑائی کے میدان میں سر کٹوا دیا کرتے تھے اور ان کے گھر خبر بھی نہیں ہوتی تھی۔"

"جی ہاں! آدمی تو میں بھی ویسا ہی ہوں۔ مگر میری اماں کا دل البتہ کمزور ہے وہ ذرا سی بات میں بیہوش جاتی ہیں۔ کہیں انہیں معلوم ہو گیا کہ میں نے ٹیکہ لگوایا ہے تو یقیناً وہ بیہوش ہو جائینگی۔" ۴

"مگر پھر ہوش میں آ جائینگی" ڈاکٹر صاحب نے کہا۔

"ہاں، ہوش میں تو آ جائیں گی لیکن تکلیف کتنی ہو گی۔ میں اپنے اوپر تو ہر مصیبت جھیلنے کو تیار ہوں یقین نہ ہو تو آپ میرے جسم میں جس جگہ چاہیں نشتر لگا کر دیکھ لیں۔ میں اُف تک نہ کرونگا، مگر اماں کی کوئی تکلیف بھی برداشت نہیں کر سکتا۔"

نشتر لگانے کی ضرورت نہیں۔ خان صاحب! بس ٹیکہ لگانے کی اجازت دیجئے ——— دیکھئے سوئی اتنی باریک ہے کہ جسم میں داخل ہونے کی خبر تک آپ کو نہ ہو گی۔"

"[illegible] ڈاکٹر صاحب، آپ مجھے بچہ سمجھتے ہیں۔ آپ سوئی نہیں بھالا گھسیڑ دیجئے ان بازوؤں میں۔ میں تو کئی بڑے بڑے [illegible] کر چکا ہوں [illegible] سوئی گوارا نہیں کیا۔ مگر بات یہ ہے کہ ٹیکہ کا معاملہ ہے اب تک بہت سے آدمی ٹیکہ [illegible]

اچھا ڈاکٹر صاحب، میں ابھی آتا ہوں آپ اتنے کسی اور کے

ہیں، میں مرنے سے تو نہیں ڈرتا البتہ آپ سے اجازت ضرور لونگا ——— ن

لگا دیئے " یہ کہتے ہی خان صاحب آستین اُتارتے ہوئے اس تیزی سے بھاگے کہ ڈاکٹر صاحب ان کا تعاقب بھی کرتے تو بیکار تھا۔ خان صاحب میدان

چھوڑ کر بھاگ گئے تو ڈاکٹر صاحب پھر ہم سے بولے، "پھر تو آپ ہی آیئے نا پہلے، آپ کی دیکھا دیکھی یہ اور لوگ بھی لگوالیں گے"

"جی ہاں، کچھ حرج نہیں، مگر ڈاکٹر صاحب، میں مارنے میں تو بہت ممکن ہے ہمت کر کے پہل کردوں مگر مرنے میں یہ جرات کبھی

نہیں کرسکتا"

"توبہ! آپ کیسی باتیں کرتے ہیں، لایئے ہاتھ لایئے ادھر" "مگر میں نے ابھی کھانا نہیں کھایا"

"کھانا نہیں کھایا تو کوئی مضائقہ نہیں۔ بعد میں کھانا اور اچھا ہے! خالی پیٹ تو ٹیکہ لگوانا کچھ اچھا نہیں"

"کون کہتا ہے اچھا نہیں۔ میری رائے میں کھانے سے پہلے ہی ٹیکہ لگوانا چاہیئے"

"میں آپ کی رائے پر عمل نہیں کرونگا۔ مجھے حکیم صاحب نے سخت تاکید کردی ہے کہ خالی معدے پر کبھی ایسی جرات نہ کرنا"

"حکیم صاحب کیا جانیں۔ میں جو کچھ کہتا ہوں سچ کہتا ہوں"

"بس رہنے دیجئے ڈاکٹر صاحب میں تجربہ اور قابلیت کے لحاظ سے آپ کو حکیم صاحب پر ترجیح نہیں دے سکتا"

"آپ غلطی پر ہیں۔ میں کہتا ہوں حکیم صاحب کچھ نہیں جانتے وہ ہیضہ کا علاج ہی نہیں کرسکتے"

"نہیں، ہیضہ کا علاج وہ بہت اچھا کرتے ہیں"

"تم غلط کہتے ہو مجھے غصہ دلاتے ہو۔ وہ ہیضہ کا علاج نہیں کرسکتے"

"ممکن ہے آپ صحیح کہتے ہوں۔ مگر ان کے علاج سے مریض اچھا ضرور ہوجاتا ہے"

"یہ بھی درست نہیں، ڈاکٹر صاحب بولے، ہیضہ کا مریض اچھا ہی نہیں ہوا کرتا۔ بیس فی صدی بھی ہیضہ کے بیمار اچھے ہوجائیں تو سمجھئے

کہ ڈاکٹر بہت اچھا ہے"

"ڈاکٹر صاحب۔ ان کا مقولہ ہے کہ ساٹھ فی صدی مریض بھی اچھے ہوجائیں تو سمجھو حکیم اناڑی ہے جب تک پچھتر فی صدی کامیابی نہ ہو

حکیم کو حکیم کہنا ہی حماقت ہے"

"اچھا، اس گفتگو کو چھوڑیئے آپ تو ٹیکہ لگوایئے۔

"پھر آپ کچھ دیر تشریف رکھیے میں کھانا کھالوں"

"کتنی دیر لگے گی آپ کو کھانے میں؟

"دیر دیر تو کچھ بھی نہیں ہوگی لیکن پہلے غسل کرونگا اور ممکن ہے نہانے سے پہلے حجامت بھی بنواؤں۔ ذرا داڑھی بہت بڑھ گئی ہے ایسی

صورت میں ایک گھنٹہ سے قبل فارغ نہ ہوسکوں گا"

"مگر میں اتنا نہیں ٹھہر سکتا"

"تو پھر جایئے پھر کبھی دیکھیے گا"

"معلوم ہوتا ہے آپ ڈرتے ہیں"

"لاحول ولا قوۃ، ڈرونگا کیا، اس ذراسی پچکاری سے اچھا، تو آداب عرض ہے، ڈاکٹر صاحب کسی موقعہ پر میں خود ہی بلا لونگا آپ کو،

اکثر غصہ میں خودکشی کرنے کو جی چاہا کرتا ہے"

ڈاکٹر صاحب پچکاری سنبھال کر چل دیئے اور ہم نے گھر میں پہونچ کر اس حادثہ کا ذکر کیا تو گھر کے اندر جتنی عورتیں یا مردنما بیویاں تھیں

سب ایک زبان ہو کر بولیں "بہت اچھا کیا تم نے ٹیکہ نہ لگوایا پچھلے سال طاعون کے زمانہ میں دس بارہ آدمیوں کو مار ڈالا ان ڈاکٹروں نے ٹیکہ

لگا لگا کے۔ آج ٹیکہ لگایا کل چل بسے، بھلا اپنی موت سے بھی آدمی اتنی جلدی مر سکتا ہے۔ بیٹا، انگریزوں نے تو ہندوستانیوں کو مارنے کے لئے طرح

لاٹھی نہ ٹوٹے۔ اور یہ جو کنوؤں میں دوا پڑتی ہے یہ بالکل زہریلی ہے۔ خدا انہیں غارت کرے جس گاؤں کے کنوئیں میں ڈال دیتے ہیں وہاں کے دس میں آدمی تو ضرور ہی مرجاتے ہیں اور بیماری بھی سچ پوچھو تو وہیں ہوتی ہے جہاں یہ دَوا ڈالدیتے ہیں۔ بڑے بھیّا کے کنوئیں پر بھی آئے تھے یہ موا میونسپلٹی والے شیطان پُڑیا لے کر۔ مگر انہوں نے صاف کہہ دیا کہ میرے کنوئیں پر پاؤں بھی رکھا تو یاد رکھو جان کی خیر نہیں ابھی مار کے گرادونگا سب کو۔' وہ دن ہے اور آج کی گھڑی کوئی آکے پھٹکا بھی تو نہیں۔"

ہم نے یہ باتیں سُنیں تو خدا کا بہت شکریہ ادا کیا کہ اُس نے اپنے فضل وکرم سے بچالیا۔ ورنہ ڈاکٹر صاحب نے تو دوستی کے پردے میں نہ معلوم کب کا کینہ نکالنا چاہا تھا۔

اگلے دن ڈاکٹر صاحب پھر آموجود ہوئے۔ خیر ہم سے تو ملاقات نہ ہوسکی۔ خان صاحب بھی ہاتھ نہیں آئے۔ البتہ گاؤں کے بہت سے لوگوں کو جمع کر کے انہوں نے بڑی کوشش سے ٹیکہ لگوانے پر آمادہ کیا۔ لیکن سوال یہ درپیش تھا کہ پہلے ٹیکہ کون لے۔ اس مجمع میں بڑے بڑے سُورما موجود تھے مگر ٹیکہ کا خوف تقریباً سب ہی کے دل پر چھایا ہوا تھا۔ بہت مشکل سے ایک صاحب دل آگے بڑھ کر بولا "لو ڈاکٹر صاحب! پہلے میرے لگادو"۔ ڈاکٹر صاحب نے فوراً آستین چڑھا کر دوا لگائی، ایک اور آدمی نے ہاتھ پکڑا، ڈاکٹر صاحب بولے "منہ اُدھر پھیرلو" اس نے منہ تو پھیرلیا۔ مگر دل میں یہ خیال رہا کہ نہ معلوم ڈاکٹر صاحب کتنا گہرا زخم لگادیں۔ اس لئے بار بار کنکھیوں سے وہ یہ دیکھنے کی سعی کرتے رہے کہ ڈاکٹر صاحب کیا کر رہے ہیں۔ ایک مرتبہ اُنہوں نے دیکھا تو ڈاکٹر صاحب پچکاری سنبھال کر حملہ کرنے ہی والے تھے پچکاری دیکھتے ہی اُس غریب کے حواس خراب ہوگئے اور اس نے اپنے کو خطرہ میں محسوس کر کے بڑی گھبراہٹ میں نعرہ لگایا —————— "ہائے رے مرگئے!" پھر زور سے ہاتھ کو جھٹکا دے کر جست کی تو یہ جا اور وہ جا۔ ڈاکٹر صاحب اپنی پچکاری لئے کھڑے رہ گئے اور مجمع آن کی آن میں منتشر ہوگیا۔

ڈاکٹر صاحب بھی اپنے خیال کے پکے تھے اُنہوں نے کسی نہ کسی طرح پانچ آدمیوں کے ٹیکہ لگا ہی دیا۔ مگر بدقسمتی سے یہ سب قے دستوں میں مبتلا ہو کر مرگئے۔ بس پھر کیا تھا، گاؤں بھر میں کہرام مچ گیا کہ ٹیکہ لگوانے سے آدمی مرجاتا ہے حالانکہ ان کا یہ خیال بالکل غلط تھا ڈاکٹر صاحب نے جن کے ٹیکہ لگایا تھا، وہ سب ان کے نقشہ میں زندہ وسلامت موجود تھے۔ آئندہ ہفتہ میں ڈاکٹر صاحب آئے تو گاؤں میں قے دستوں کی بیماری خوب زوروں پر تھی اور جن کو وہ ٹیکہ لگا کر گئے تھے ان میں سے کوئی بھی باقی نہ رہا تھا۔ ڈاکٹر صاحب نے بہت چاہا کہ تندرست آدمی ٹیکہ لگوالیں۔ مگر اب کوئی انکے پھندے میں نہ پھنسا۔ بلکہ چوکیدار نے تھانہ میں رپٹ لکھوادی کہ ڈاکٹر صاحب نے ٹیکہ لگا کر پانچ آدمی میرے گاؤں میں مار ڈالے۔ ڈاکٹر صاحب کو بھی مخلوق خدا سے کچھ دشمنی سی ہوگئی تھی۔ اِدھر تو موت کی یہ گرم بازاری تھی اُدھر وہ پچکاری لئے گاؤں گاؤں مارے پھرتے تھے۔ اور اچھے خاصے آدمیوں کے جسم میں ہیضہ کے کیڑے پہونچا کر انہیں زندہ درگور بنا رہے تھے۔

ایک اور گاؤں میں پہونچ کر ڈاکٹر صاحب نے وہاں کے باشندوں کو جمع کیا اور ٹیکہ کے فوائد بیان کئے لیکن کوئی بھی ٹیکہ لگوانے پر آمادہ نہ ہوا۔ ڈاکٹر صاحب بولے "آخر کیا بات ہے؟ آپ لوگ کیوں ڈرتے ہیں؟" ایک شخص نے آگے بڑھکر کہا "ٹیکہ لینے سے آدمی مرجاتا ہے" ڈاکٹر صاحب نے بہت سمجھایا کہ یہ خیال غلط ہے ٹیکہ تو بیماری سے بچاتا ہے۔

"ہمیں بیماری سے بچانے کی آپ فکر نہ کریں، دیہاتی بولا، ہم نے خود اپنا انتظام کرلیا ہے ہمیں ہرگز بیماری نہیں ہوسکتی"۔ ۳

"آخر کیا انتظام کرلیا ہے تم نے؟" ڈاکٹر صاحب نے پوچھا

"بوٹی کھاچکے ہیں ہم۔ ہمیں بیماری نہیں ہوسکتی"۔

"بوٹی کھاچکے ہو؟" ڈاکٹر صاحب نے حیران ہو کر پوچھا

"ہاں! ہم بوٹی کھاچکے ہیں"

"کیسی بوٹی کھاچکے ہو؟"

"عمل پڑھکر ہم نے بکرے کے کانوں میں پھونک دیا تھا۔ پھر اُسے ذبح کر کے اسکی ایک بوٹی سب نے پکا کر کھائی۔ تمہیں بتاؤ، اب ہمیں بیماری ہوسکتی ہے اور ٹیکہ کی اب ضرورت ہی کیا رہی؟"

باب الصحت

ہندوستان میں سل کی کثرت اور اس کے اسباب

از جناب ڈاکٹر سعید احمد صاحب سعید بریلوی

دنیا کے دوسرے ملکوں میں تو شاید سل کی بیماری نسل انسانی کو تباہ اور ہلاک کرنے میں ابھی تیسرے نمبر پر ہے اور اس سے بھی زیادہ مہلک امراض موجود ہیں لیکن ہندوستان میں انسانی جانیں تلف کرنے میں کوئی دوسرا مرض اس کے مقابلے میں نہیں آسکتا۔ شیر خواری کے زمانے سے لے کر بڑھاپے تک کوئی زمانہ عمر ایسا نہیں ہے جو اسکی دستبرد سے محفوظ ہو، اور بچے تو قریب قریب تمام کے تمام صرف اسی کے ہاتھوں موت کے گھاٹ اُترتے ہیں۔ ناواقفیت کی وجہ سے ہمیں اکثر پتہ نہیں چلتا اور جب یہ مختلف بھیس بدل کر آتی ہے تو کبھی ہم سوکھے اور مسان کو گالیاں دیتے ہیں، کبھی خنازیری گلٹیوں یعنی کنٹھ مالا کو کوستے ہیں اور کبھی حلق کے غدودوں کو بُرا بھلا کہتے ہیں کہ انہوں نے ہمارے بچے کی جان لی حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ یہ سب اور اسی طرح اور بہت سی بیماریاں سل ہی کی مختلف صورتیں ہیں۔

کچھ دنوں پیشتر تک ہمیں سل کی صرف دو ہی صورتیں معلوم تھیں اور پھیپھڑوں اور آنتوں کے علاوہ اسکے جراثیم اگر جسم کے کسی دوسرے عضو میں اپنی جائے قیام بنالیتے تھے تو ہم انہیں نہ پہچان سکتے تھے اور اسے سل سے علیحدہ کوئی بیماری تصور کرتے تھے لیکن اب خوردبین کی شکل میں ایک ایسا عجیب آلہ ہمارے ہاتھ آگیا ہے کہ ہم ان جراثیم کا ہر جگہ پتہ لگا لیتے ہیں اور ایک فاتحانہ انداز میں فخر کے ساتھ یہ کہہ اٹھتے ہیں کہ ؎

بہر رنگے کہ خواہی جامہ می پوش
من انداز قدت را می شناسم

لیکن انداز قد کو پہچان لینے یا قد کی پیمائش جان لینے کے باوجود ابھی تک ہم ان کا کفن سینے کے قابل نہیں ہوئے اور یہ ننھی سی غیر مرئی مخلوق ہر سال ہم میں سے لاکھوں انسانوں کے کفن سلوا دیتی ہے۔

سل کی بیماری کا تعلق چونکہ مخصوص جراثیم کی کارگذاریوں سے ہے اس لئے نامناسب نہ ہوگا اگر ان جراثیم کی زندگی کے حالات کا مختصر تذکرہ کر دیا جائے کروڑوں انسانی جانوں کو تباہ و برباد کرنے والا یہ ظالم جرثومہ ایک بہت ہی ننھا سا اور بال سے بھی کہیں زیادہ باریک کیڑا ہوتا ہے اور ارذل ترین مخلوقات میں اس کا شمار ہوتا ہے۔ جاندار تو یہ ضرور ہے لیکن بہ اختیار خود حرکت کرنے کی قابلیت اس میں نہیں ہوتی۔ اسکی لمبائی اتنی ہوتی ہے کہ اگر برابر برابر ایک کے آگے دوسرا رکھتے جائیں تو کوئی پندرہ ہزار جراثیم کی لمبائی مل کر کہیں اتنی ہوگی کہ اس سے ایک انچ لمبی جگہ گھرے، اور موٹائی اس لمبائی کا بھی کوئی دسواں حصہ ہوتی ہے۔ گویا ڈیڑھ لاکھ جراثیم کے جسم کی موٹائی ایک انچ ہوگی۔ اگر بہت ہی طاقتور خوردبین سے دیکھا جائے تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بہت ہی باریک ڈورے میں ننھے ننھے تسبیح کے دانے پروئے ہوئے ہیں۔ سب سے پہلے ڈاکٹر کاخ نے ناقابل تردید طریقے پر یہ ثابت کیا تھا کہ سل کا مرض صرف اسی جرثومہ کی موجودگی کے باعث ہوتا ہے جسم کے خواہ کسی عضو میں بھی مرض ہو یہ لازمی طور پر اس عضو میں پایا جاتا ہے۔ اور پھیپھڑوں کی سل میں مریض کے بلغم میں اور آنتوں کی سل میں مریض کے پاخانہ میں موجود ہوتا ہے۔

محققین نے جب اسے شیشے کی نلکیوں میں رکھ کر پرورش کیا تو مسلسل کئی نسلیں پیدا کر لینے کے بعد یہ ممکن ہو سکا کہ تمام دیگر جراثیم کی آلائش سے پاک صاف کر کے صرف اسی کو حاصل کیا جا سکے۔ اس طرح خالص سل کے جراثیم یعنی ٹیوبرکل حاصل کر کے جب انہیں خرگوشوں اور سفید چوہوں کے جسم میں داخل کیا گیا تو وہ سب سل کے مرض میں مبتلا ہو گئے اور ان میں تمام وہی علامات پیدا ہو گئیں کہ جو اصل مرض میں ہوتی ہیں۔

آپ کو یہ معلوم کر کے شاید حیرت ہوگی کہ سل کے مریضوں کے بلغم میں ٹیوبرکل کے جراثیم اس قدر کثرت سے ہوتے ہیں کہ اگر صرف ایک مریض کا چوبیس گھنٹے کا بلغم جمع کر کے دیکھا جائے تو اس میں کچھ بھی نہیں تو چار ارب جراثیم موجود ملیں گے۔ اگر بیماری دوسرے حالات پر ہو تو ان حالات میں بھی انکی تعداد بہت کافی ہوتی ہے۔ لیکن عام طور پر ایک شخص سے دوسرے شخص تک یہ جراثیم بلغم ہی کے ذریعے پہنچتے ہیں

خوردبین کے وسیلے سے ان جراثیم کو دیکھنے کے لئے یہ ضروری ہوتا ہے کہ انہیں رنگ دیا جائے۔ لیکن چونکہ بلغم میں اور بھی صدہا قسم کے جراثیم کا موجود ہونا ممکن ہے، اسلئے یہ ترکیب کہ پہلے خوب تیز اور گہرے رنگ سے تمام جراثیم کو رنگ دیا اور اسکے بعد کوئی تیزاب ڈال کر اس رنگ کو اُڑا دیا۔ ٹیوبرکل کے جراثیم کی یہ خصوصیت ہے کہ اُن پر رنگ چڑھتا دیر میں ہے اور جب چڑھتا ہے تو پھر اُترنا بھی بڑی مشکل سے ہے۔ اس طرح یہ ہوتا ہے کہ تیزاب میں ڈالنے سے باقی سب قسم کے جراثیم کا رنگ تو اُڑ جاتا ہے اور ٹیوبرکل کے جراثیم اسی طرح رنگے ہوئے رہتے ہیں اور بہ آسانی نظر آجاتے ہیں۔

خیال کیا، بلکہ سوال ہو سکتا ہے کہ ایسی صورت میں جب کہ کروڑ در کروڑ جراثیم ہر وقت آزادانہ فضا میں موجود رہتے ہیں اور کسی قسم کی روک ٹوک کے بغیر سانس کے ساتھ ہمارے جسم میں ہر وقت داخل ہو جایا کرتے ہیں تو کیوں ایسا نہیں ہوتا کہ ہر شخص سل کے مرض میں مبتلا ہو جائے اور دنیا میں کوئی تندرست انسان ڈھونڈے نہ ملے۔ یہ خیال بالکل درست ہے اور یقیناً ایسا ہی ہونا چاہئے تھا لیکن مہربان اور فیاض قدرت نے کچھ انتظامات ہماری حفاظت کے لئے بھی کر دیئے ہیں۔ ایک طرف تو ان جراثیم کو ضرورت سے زیادہ نازک طبع بنا دیا ہے جس کی وجہ سے وہ خلاف مزاج حالات میں یا تو زندہ ہی نہیں رہتے یا اگر رہتے ہیں تو نیم مردہ اور افسردہ حالت میں۔ یعنی ایسی حالت میں کہ جب وہ افزائش نسل کے ناقابل ہوں۔ ہم جب تجربات کی غرض سے انہیں شیشے کی نلکیوں میں پالتے ہیں تو تاوقتیکہ خاص قسم کے شوربے وغیرہ میں انہیں نہ رکھیں وہ اپنی تعداد میں اضافہ نہیں کر سکتے اور مردہ بنے پڑے رہتے ہیں۔ بالکل اسی طرح انسانی جسم کے اندر بھی نشوونما حاصل کرنے کے لئے انہیں خاص خاص حالات کی ضرورت ہوتی ہے، ایک تندرست انسانی جسم گویا ان جراثیم کی قبر ہوتا ہے جس میں پہونچکر وہ مردہ بن جاتے ہیں اور اگر انکی تعداد بہت زیادہ نہ ہو تو وہ ہمیں ہرگز بیمار نہیں کر سکتے۔ ہمارے جسم پر انکی دسترس صرف اسی صورت میں ہو سکتی ہے کہ کسی بیماری کے سبب سے یا بعض دوسرے اسباب کی بنا پر ہمارے جسم کی قوت مدافعت کمزور ہو جائے۔ نازک مزاج اس قدر ہونے کے باوجود یہ جراثیم سخت جان بہت ہوتے ہیں اور تجربے سے معلوم ہوا ہے کہ سل کے مریض کا بلغم اگر خشک بھی ہو جائے تب بھی ڈیڑھ دو مہینے تک، جراثیم زندہ رہتے ہیں۔ اگر یہ بلغم کسی اندھیری اور مرطوب جگہ میں ہو تو چھ مہینے بلکہ اس سے زیادہ مدت تک زندہ پائے جاتے ہیں۔ روشنی اور دھوپ ان جراثیم کی دشمن ہے اور کھلی دھوپ میں وہ چند گھنٹوں سے زیادہ زندہ نہیں رہ سکتے۔ پھیلی ہوئی روشنی میں جیسی کہ برآمدوں وغیرہ میں ہوتی ہے وہ چند روز تک زندہ رہتے ہیں، اُبالنے سے یہ جراثیم فوراً ہلاک ہو جاتے ہیں اور کاربالک ایسڈ کے (ایک حصہ بیس حصوں میں) محلول میں بھی چند منٹوں میں ہلاک ہو جاتے ہیں۔

ان تمام باتوں سے بآسانی یہ نتیجہ نکالا جا سکتا ہے کہ سل کے بیماروں کا تھوک اور بلغم اگر دھوپ میں پڑا ہو تو صرف چند گھنٹوں میں اسکے جراثیم ہلاک ہو جاتے ہیں اور وہ بے ضرر ہو جاتا ہے۔ لیکن یہی بلغم اگر سایہ میں ایسی جگہ پڑا ہو کہ جہاں روشنی اچھی طرح رہتی ہو تو اس سے چند روز تک خطرہ ہے اور اگر اندھیرے کمرے میں یہ بلغم ہو تو خواہ وہ خشک کیوں نہ ہو جائے، لیکن ٹیوبرکل کے جراثیم کم و بیش دس مہینے تک بالکل زندہ اور با اثر رہتے ہیں۔ اسی لئے یہ ضروری ہے کہ ایسے مریض اپنے بلغم کے متعلق انتہائی احتیاط برتیں اور جابجا تھوکنے سے پرہیز کریں۔ بہتر طریقہ یہ ہے کہ انکے بستر کے قریب ایسے اُگالدان رکھدیئے جائیں جنکا منہ اُوپر سے کھلا ہوا ہو۔ تاکہ بہ آسانی انہیں صاف کیا جا سکے، اور ان اگالدانوں میں کوئی ایسا محلول کہ جو جراثیم کے لئے مہلک ہو روزانہ ڈالتے رہنا چاہیئے

ٹیوبرکل کے جراثیم کی اتنی خصوصیات کے معلوم ہو جانیکے بعد سل کے اسباب کا معلوم کر لینا زیادہ دشوار نہیں ہے، ان جراثیم کی عادات کے مطالعہ نے ہمیں یہ بتا دیا ہے کہ جس وقت تک دھوپ، روشنی اور صاف ہوا ملتی ہے اور جس وقت تک ہمارے جسموں میں قوت مدافعت اچھی طرح موجود ہو اس وقت تک اگر ہم مٹھی بھر بھر کر سل کے جراثیم پھانکا اور سونگھا کریں تب بھی ہم مبتلائے مرض نہیں ہو سکتے۔ دوسرے لفظوں میں اس کا یہ مطلب ہوا کہ ہم ان تمام اسباب پر غور کریں جو ہمیں دھوپ اور ہوا سے محروم کر دیتے ہیں یا جو ہماری تندرستی کو زائل اور ہماری قوتِ مدافعت کو کمزور کرتے رہتے ہیں۔

دھوپ اور ہوا

جہاں تک قدرت کے ان دو عطیوں کا تعلق ہے ہم فخر اور مسرت کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ ہمارا ملک دنیا کے بہترین ملکوں میں سے ہے، یہاں سال کا بیشتر حصہ ایسا گزرتا ہے کہ سورج اپنی جان بخش شعاعوں سے ہمیں مستفید کرتا رہتا ہے اور کوئی موسم ایسا نہیں ہوتا کہ جب دو چار گھنٹوں سے زیادہ عرصہ کے لئے ہوا بند ہو جاتی ہو لیکن قدرت کی اس قدر فیاضی اور بخشش کے باوجود بدقسمتی سے ہمارے ملک میں سل اور دق کا مرض روز بروز عام ہوتا چلا جا رہا ہے۔ اور شہروں کی تو اب یہ حالت ہے کہ اگر کوئی خوش قسمت خاندان ایسا مل جائے کہ جس میں سل کا کوئی مریض نہ ہو تو اُسے یقیناً نادر زمانہ میں شمار کیا جائیگا۔ یہ ایک حقیقت ضرور ہے کہ سورج کا چہرہ برسات کے چند روز کے علاوہ ہمیشہ ہمارے لئے بے نقاب رہتا ہے لیکن یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ ہم ان نعمتوں سے فائدہ اُٹھانے کی بجائے ان سے کوسوں دور بھاگتے اور گھر کے کونوں کھدروں میں چھپے [illegible] ... سمجھا جاتا ہے کہ مکان اتنا ... کہ سورج کی [illegible]

ذرا سے کونے کے سوا اور کسی حصہ مکان کو کبھی نہ دیکھ سکے اور ہوا اگر کمرے کے اندر جانے کی ضرورت ہو تو ہزار خرابی و دشواری اس کا کوئی ایک آدھ جھونکا وہ کبھی کبھی اس حریم ناز میں بار پاتی ہے جس مکان کو دھوپ گرم کر دے یا جس میں ہم ہوا کے "بے رحم" جھونکوں سے محفوظ نہ رہ سکیں وہ ہرگز اس قابل نہیں سمجھا جاتا کہ اس میں کوئی شریف اور معقول آدمی مسکن گزین ہو۔ کھڑکیاں، جھروکے اور ہوا دان ہماری زبان کے الفاظ ہیں ضرور لیکن یہ وہ اصطلاحیں ہیں کہ جو ہمارے شعراء نے اپنی خیالی تاک جھانک کے لئے وضع کر لی ہیں ورنہ بالعموم ہمارے مکانوں کے لئے تو یہ کافی سمجھا جاتا ہے کہ صراحی کی شکل کا ایک ننھا سا روشندان کمرے یا دالان کی پشت کی دیوار میں بنا دیا جائے اور بس۔ گرمیوں میں دھوپ کی تپش سے بچنے کے لئے بڑے بڑے امراء کے مکانوں میں سرداب بنائے جاتے ہیں جو زمین کے نیچے ہوتے ہیں۔ اور گو ٹھنڈک تو ان میں کافی ہوتی ہے لیکن ہوا اور روشنی اگر ان کے اندر قدم رکھتی ہیں تو ڈرتے ڈرتے اور اس طرح دن کے تقریباً سات گھنٹے کے لئے روشنی اور ہوا سے کامل محرومی نصیب ہو جاتی ہے۔

یہ تو امیروں کے مکانوں کی حالت تھی جن کی تعداد قوم میں بمشکل دس فیصدی ہے۔ باقی نوے فیصدی میں سے اگر ان پندرہ فی صدی کو چھوڑ دیا جائے جو متوسط الحال ہیں تو پچھتر فی صدی کی تعداد غریبوں کی بچتی ہے جن میں سے تقریباً پندرہ فی صدی تو ایسے ہیں کہ ان کے گھروں میں تو کسی دیوار کا یا پیڑ کا سایہ ہوتا ہے اور رات کو کسی مسجد یا مندر کی سیڑھیاں، اور باقی ماندہ ساٹھ فی صدی کے گھر ایسے ہوتے ہیں کہ انہیں جانوروں کے بند کرنے کی کوٹھڑیوں سے تشبیہ دینے کی بھی ہمت نہیں پڑتی کیونکہ اکثر حالتوں میں جانوروں کی کوٹھریاں ان سے بہتر ہوتی ہیں۔ ایک تنگ و تاریک کوٹھڑی میں جس کا رقبہ بمشکل سولہ یا بیس مربع گز ہوتا ہے خاندان کے چھ چھ آٹھ آٹھ اور دس دس افراد خدا ہی جانے کس طرح اوپر نیچے سمٹے سمٹائے پڑے رہتے ہیں اور کوٹھری کے بھی کواڑ حفاظت کے خیال سے یا جاڑوں میں اوڑھنا بچھونا نہ ہونے کے باعث سرد ہوا سے بچنے کی غرض سے بند کر دیئے جاتے ہیں۔ اس بند کوٹھری کی ہوا شاید ایک آدمی کے لئے بھی مشکل ہی سے کافی ہو سکتی تھی لیکن اس میں آٹھ آٹھ آدمی سانس لیتے ہیں۔ اور خدا ہی جانے کہ کس طرح صبح کو زندہ نکلتے ہیں۔ اسی کوٹھری میں کنبے کے لئے کھانا پکتا ہے اور اسی میں برتن بھانڈے صندوق اور پٹارے رکھے رہنے کی وجہ سے اتنی جگہ اور گھر جاتی ہے اور ہوا کے لئے جگہ نہیں رہتی۔

مرد تو خیر کسی نہ کسی طرح اس کال کوٹھڑی میں رات گزار کر صبح کو باہر نکل جاتے ہیں اور تقریباً تمام دن باہر رہ کر رات کی کمی کو کسی نہ کسی حد تک پورا کر لیا کرتے ہیں لیکن عورتیں اور ننھے بچے اس تلافی مافات سے بھی محروم ہیں۔ انہیں چوبیسوں گھنٹے انہی گھروں میں گذارنے پڑتے ہیں اور شاید یہی وجہ ہے کہ سل کی بیماری سے مرنے والوں میں عورتوں اور بچوں کی تعداد مردوں سے کہیں زیادہ ہے۔ گھروں کے متعلق یہ تمام حالات معلوم ہو جانے کے بعد یہ بات بآسانی سمجھ میں آ سکتی ہے کہ ہمارے ملک میں سل کا مرض عام ہو جانے کا ایک بہت بڑا سبب یہی گھر ہیں۔

ہماری بعض عادتیں

سل کی اس قدر ترقی میں ہماری بعض عادتوں کو بھی دخل ہے، بڑے ہوں یا چھوٹے، امیر ہوں یا غریب، پڑھے لکھے ہوں یا جاہل، اور تندرست ہوں یا بیمار ہم سب کی یہ عادت اور خصوصیت ہے کہ جا بجا زمین پر بلا تکلف تھوک دیتے ہیں۔ تندرست اگر ایسا کرتے ہیں تو گو برا تو وہ بھی ہے، لیکن وہ زیادہ مضرت رساں نہیں ہے لیکن مریضوں کا تھوک اور بلغم تو اکثر حالتوں میں بیماری کے جراثیم کی پوٹ ہوتا ہے۔

تہذیب یافتہ امراء کے گھروں میں اُگالدان میں تھوکنے کا رواج ضرور ہے لیکن یہ اُگالدان بالعموم ایسی شکل کے ہوتے ہیں کہ انہیں صاف کرنا بہت کچھ دقت طلب ہے اور اکثر یہی دیکھا گیا ہے کہ اوپر سے بہت کچھ صاف ستھرے اور قلعی کئے ہوئے اُگالدانوں کو جب تھوکنے کے لئے منہ کے قریب لایا جاتا ہے تو ان کے اندر سے بدبو کا ایک بھبکا سا دماغ کو چڑھ جاتا ہے۔ ایسے اُگالدان بھی بالخصوص اگر وہ مریضوں کے استعمال میں بھی آتے ہوں، کچھ زیادہ مفید نہیں ہوتے۔ اور بالفرض اگر وہ مفید بھی ہوں تب بھی ان کا استعمال زیادہ سے زیادہ دس فی صدی آدمیوں تک محدود ہے۔ بقیہ آبادی کا یہ خیال ہے کہ خدا نے زمین اسی لئے بنائی ہے کہ ہم اسے زیادہ سے زیادہ گندہ اور غلیظ حالت میں رکھیں اور پیشاب پاخانہ اور تھوک غرضکہ جو بھی ناپاک سے ناپاک چیز ہو اُسے بلا تکلف زمین پر بکھیرتے رہیں۔ چلتے پھرتے، بیٹھتے اُٹھتے گھر میں یا گھر سے باہر غرضکہ جہاں اور جب ضرورت محسوس ہو تھوکنے کے متعلق ہرگز ہرگز یہ سوچنے کی ضرورت نہیں ہے کہ اس سے زمین ناپاک ہو جائیگی۔ یہ تو تندرستوں کا طرز عمل تھا، بیمار جو کہ کسی حد تک معذور ہوتے ہیں اس لئے انہیں اس سے بھی زیادہ آزادی حاصل ہے وہ بلا تکلف کمرے کے فرش پر کمرے کی دیواروں پر اور اگر اتفاق سے اٹھنے کی

* ... اور تھوک ... تک منہ ... سکے تو اپنے بستر اور اپنے کپڑ...

کے بستر کے قریب کی دیواریں، کواڑ، فرش، پلنگ، پائے اور پٹیاں سب تھوک اور بلغم میں لت پت ہوتی ہیں۔ اور مرض اگر متعدی ہے تو اسکے جراثیم کروروں کی تعداد میں کمرے کی ہر چیز پر متمکن ہوتے ہیں۔ انہی کمروں میں اور اکثر بیماروں کے بستر کے قریب بیٹھ کر مریض کے رشتہ دار کھانا بھی کھاتے ہیں اور راتوں کو سوتے بھی ہیں۔ انتہا یہ ہے کہ بچوں کو بھی الگ نہیں رکھا جاتا اور وہ غریب اسی عمر میں سل میں مبتلا ہو کر ہمیشہ کے لئے ناکارہ اور سماج کے لئے ایک مصیبت بن جاتے ہیں۔

سل کے متعلق قدیم الایام سے یہ خیال چلا آتا ہے کہ یہ ایک موروثی مرض ہے جو ماں باپ سے بچوں کو ورثہ میں ملتا ہے۔ زمانۂ حال کے تجربوں نے اس خیال کو غلط ثابت کر دیا ہے۔ کیونکہ مسلول ماں باپ کے بچوں کو اگر ماں باپ سے علیحدہ رکھکر پالا جاتا ہے تو وہ بالکل تندرست اور سل سے محفوظ رہتے ہیں۔ انہی تجربات نے یہ بھی ثابت کر دیا ہے کہ بچے اگر مسلول ماں باپ کی آغوش میں پرورش پائیں تو ضرور سل میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور اس کا باعث یہ ہوتا ہے کہ سل کی مریضہ ماں اپنے بچے کو چھاتی سے لگا کر سلاتی ہے اور تمام رات اس کا منہ بچے کے منہ سے قریب قریب ملا ہوا رہتا ہے۔ ماں کے سانس کے ساتھ جراثیم نکلتے ہیں اور بچے کے سانس کیساتھ اُسکے پھیپھڑوں میں پہونچ جاتے ہیں۔ یہ خیال کہ مسلول ماں کے دودھ میں جراثیم کی ایک بڑی تعداد شامل ہوتی ہے اور اگر بچہ اسے پیتا ہے تو اس طرح تعدیہ بچے تک پہونچ جاتا ہے، اگرچہ بالکل بے بنیاد تو نہیں ہے لیکن تحقیقات سے زیادہ تر یہی ثابت ہوا ہے کہ مریض ماں کی گود میں رہنا اور سونا ہی بچے کے بیمار ہونے کا سبب ہے۔ ماں کی طرح مسلول باپ بھی بچے کو ہر وقت پیار کر کے، بالخصوص منہ سے منہ ملا کر، پیار کر کے بیمار بنا دیا کرتے ہیں۔ عزیزوں، رشتہ داروں یا اناؤں اور ماماؤں میں اگر کوئی سل میں مبتلا ہے تو اسکی گود اور اس کا پیار بھی اسی قدر خطرناک ہے۔

بعض رسمیں

ہندوستان کی بعض رسمیں یقینی طور پر سل اور دق کے پھیلنے میں اور اسکی روزافزوں ترقی کے لئے ذمہ دار ہیں۔ ہندوستان کا مروجہ پردہ جسے بدقسمتی سے آبادی کی ایک بہت بڑی اکثریت نے مذہبی حیثیت دیدی ہے قوم کے لئے ایک خطرۂ عظیم ہے اور اگر اب بھی ہم نے اصلاح حالات کی طرف توجہ نہ کی تو وہ زمانہ بہت زیادہ دور نہیں ہے کہ جب شاید پردہ ہی پردہ باقی رہ جائے اور پردہ والیاں تمام کی تمام ہمیشہ کے لئے پردہ کر جائیں۔

اپنے اس مضمون میں مجھے اس سے بحث نہیں ہے کہ پردے سے پردے کے موجدوں نے جو توقعات وابستہ کی تھیں وہ پوری ہوئیں یا نہیں۔ نہ مجھے اس سے مطلب ہے کہ پردہ تحفظ عصمت کے لئے ضروری ہے یا غیر ضروری، اگرچہ یہ ضرور کہونگا کہ جو عصمت سات تالوں کے اندر بند کر کے بمشکل قائم رکھی جائے اس پر فخر کرنا شاید انہی لوگوں کو گوارا ہو سکتا ہے جو عورتوں کو "شیطان کی بیٹیاں" اور بے عصمتی کا ایک نازک سا پودا خیال کرتے ہیں۔ مجھے اپنے اس مضمون میں جو کچھ عرض کرنا ہے وہ صرف یہ ہے کہ پردے نے سل اور دق کی ترقی میں کس قدر مدد پہنچائی ہے اور اسکے لئے زیادہ مناسب طریقہ یہ ہوگا کہ میں اپنی ذاتی رائے پیش کرنے کی بجائے آپکے سامنے بعض اعداد و شمار رکھدوں۔

ہر شہر کے متعلق اعداد و شمار اس مختصر سی جگہ میں لکھدینا ناممکن ہے اس لئے صرف چند شہروں کے اعداد و شمار لکھدیئے گئے ہیں۔ جن سے باقی تمام شہروں کے متعلق اندازہ ہو سکتا ہے۔ یہ اعداد و شمار بہت پرانے ہیں اور اسکے یہ معنی ہیں کہ گذشتہ چند سال میں جو ترقی سل نے کی ہے اور جس قدر ہلاکت اور بربادی اس سے پھیلی ہے وہ ان اعداد و شمار سے کہیں زیادہ ہے۔

کلکتہ میں سل اور دق سے جتنی موتیں واقع ہوتی ہیں ان میں سو میں پینتالیس صرف عورتیں ہوتی ہیں اور باقی پچپن میں مرد اور بچے سب شامل ہیں۔ یہ پینتالیس کا عدد اس وقت اور بھی مہیب اور خطرناک بنجاتا ہے۔ جب ہمیں یہ معلوم ہوتا ہے کہ کلکتہ کی آبادی میں عورتوں کی تعداد صرف ۳۳ فی صدی ہے اور سو میں سڑسٹھ بچے اور مرد ہیں۔ یعنے زندہ رہنے میں عورتوں کا تناسب صرف ۳۳ فیصدی ہے اور مرنے میں ۴۵ فیصدی۔ سل کی بیماری سے مرنے والے مردوں کی تعداد فی ہزار دو ہے لیکن عورتوں میں یہ تعداد بڑھ کر قریب قریب ساڑھے تین فی ہزار تک پہونچ جاتی ہے، گویا مردوں کی بہ نسبت ڈیوڑھی سے بھی زیادہ۔ مسلمان عورتیں پردے کی بہت زیادہ پابند ہوتی ہیں اور ہم دیکھتے ہیں کہ مسلمان مرنے والیوں کا تناسب بہت زیادہ ہے۔ ہندو عورتوں میں دق سے مرنے والیوں کی تعداد تین فیصدی ہے لیکن مسلمان عورتوں میں تقریباً چھ فیصدی گویا دگنی کے قریب قریب ہے۔ اور ایسے محلوں میں کہ جہاں بہت گنجان آبادی ہے مسلمان ... پہونچ جاتی ہے۔

لاہور میں دق سے مرنے والے مسلمان مردوں کی تعداد ایک سال میں ایک سو پچاس تھی لیکن مسلمان عورتوں میں دو سو ساٹھ اس مرض کا شکار ہوئی تھیں۔ ہندوؤں میں اٹھتر مرد اور چھیاسی عورتیں اس کی نذر ہوئی تھیں۔ بقیہ قوموں میں مرنے والوں کی تعداد پندرہ اور مرنے والیوں کی اکیس تھی۔ ان سب اعداد کو جوڑ لیا جائے تو معلوم ہوگا کہ شہر لاہور میں ایک سال کے اندر دو سو چوبیس مرد مرے اور انکے بالمقابل چار سو چھ عورتیں اس کی بھینٹ چڑھیں۔

ذیل کے نقشہ سے صوبہ بمبئی کے تین شہروں کی حالت معلوم ہوسکے گی :۔

	مسلمان		ہندو	
	مرد	عورتیں	مرد	عورتیں
احمد آباد	۲ ، ۸۴	۴ ، ۴	۴ ، ۲	۴ ، ۶
سورت	۱ ، ۵۳	۳ ، ۲۷	۲ ، ۱۲	۲ ، ۹
بھڑوچ	۱ ، ۷	۴ ، ۹	۲ ، ۱۳	۲ ، ۳

ان شہروں میں پردے کا رواج صرف مسلمانوں میں ہے اور ہندو عورتیں بالکل بے پردہ ہیں، اور یہ دیکھ کر حیرت ہوتی ہے کہ مسلمانوں میں تو مرنے والی عورتوں کی تعداد مردوں کی بہ نسبت دوگنی، تگنی، اور چوگنی تک ہے لیکن ہندوؤں میں یہ تعداد تقریبا برابر برابر ہے، بلکہ اگر کچھ پلہ جھکا ہوا ہے تو مردوں کی طرف جھکا ہوا ہے۔

سورت کے نواح میں راندیر ایک قصبہ ہے جس میں زیادہ تر مسلمان آباد ہیں اور سب کے سب قریب قریب متمول تاجر ہیں۔ عام صفائی اور حفظان صحت کی پابندی کے لحاظ سے اس قصبہ کی حالت بہت کافی اطمینان بخش ہے اور آب و ہوا کے لحاظ سے بھی یہ ایک صحت بخش خطہ ہے گویا بظاہر حالات یہاں کے باشندوں میں دق کا مرض نسبتاً کم ہونا چاہیئے تھا لیکن اعداد و شمار بتاتے ہیں کہ یہاں بھی مسلمان عورتیں اسی قدر بدنصیب ہیں کہ جتنی دوسرے مقامات میں۔ یہاں مردوں میں فی صدی اموات کا اوسط دو سے کچھ یونہی سا زائد ہے لیکن بدنصیب عورتوں میں یہ اوسط چھ فیصدی سے بھی کچھ زیادہ ہے۔ اس اوسط کا مقابلہ اگر ہندو عورتوں کی اموات کے اوسط سے کیا جائے جو بالکل بے پردہ رہتی ہیں اور مقابلتاً غریب بھی ہیں تو ہماری حیرت کی کوئی انتہا نہیں رہتی۔ کیونکہ اُن میں اوسط اموات صرف ڈیڑھ فی صدی کے قریب ہے۔

راندیر میں مسلمانوں کا معیارِ زندگی ہندوؤں سے بہت بلند ہے۔ وہ بہت بہتر خوراک کھاتے ہیں اور زندگی کی آسائشیں بھی انہیں ہندوؤں سے کہیں زیادہ حاصل ہیں اسلئے مجبور ہو کر ماننا پڑتا ہے کہ ان عورتوں میں دق کی اس قدر کثرت کا باعث غالباً پردے کے علاوہ اور کچھ نہیں ہے۔

اب ہندوستان سے بالکل باہر نکلکر ہم اگر برما کی حالت پر نظر ڈالتے ہیں تو ہم دیکھتے ہیں کہ وہاں بدھ مت کے لوگوں میں پردے کی رسم مطلقاً نہیں ہے اور انکی عورتیں مردوں سے بھی کچھ زیادہ ہوا اور کھلی دھوپ سے مستفید ہوتی رہتی ہیں۔ ان لوگوں میں مرد عورتوں کی بہ نسبت سل میں زیادہ مبتلا ہوتے اور مرتے ہیں کیونکہ ان میں سے اکثر کو دفتروں اور کارخانوں میں دن بھر بند رہنا پڑتا ہے۔ ان لوگوں میں رنگون کے اعداد و شمار کے مطابق مردوں میں اموات کا اوسط تین سے کچھ یونہی سا زیادہ ہے اور عورتوں میں پونے دو لیکن اسی رنگون میں مسلمان یعنے پردہ نشین عورتوں میں اموات کا اوسط ساڑھے تین فیصدی اور مردوں میں صرف ڈیڑھ فیصدی ہے۔

پردہ نشینی کی رسم اور ٹیوبرکل کے جراثیم میں کیا باہمی رابطہ ہے وہ اس تفصیل سے سمجھ میں آسکے گا۔ قدرت نے ہر انسان کے جسم کو قوت مدافعت عطا کی ہے اور جس وقت تک جسم تندرست اور عضائے جسمانی کے افعال صحیح ہیں، اس وقت تک اگر باہر سے داخل ہونے والے جراثیم کی تعداد حد سے زیادہ نہ ہو تو ہمارا جسم انکی کامیابی کے ساتھ مقابلہ کرلیتا ہے اور وہ جراثیم یا تو مرجاتے ہیں یا خارج کردیئے جاتے ہیں لیکن اگر یہی جسم کسی وجہ سے کمزور ہو جائے یا اسکی قوت مدافعت کم ہو جائے، یا یہ کہ حملہ کرنے والے جراثیم کو بار بار حملہ کرنے اور ہمارے جسم میں داخل ہونیکے موقعے ملتے رہیں تو ہماری قوت مدافعت جواب دے جاتی ہے اور جراثیم ہمارے جسم میں اپنی چھاؤنی بنالیتے ہیں۔ کھلی ہوا، صاف دھوپ اور ورزش ہمارے جسم کو تندرست اور ہمارے تمام اعضاء کو چست رکھتی ہیں۔ اور جس وقت تک ہمارے خون کو کافی مقدار میں تازہ ہوا یعنی آکسیجن، اور ہمارے جسم کو سورج کی جان بخش شعاعیں کافی مقدار میں ملتی رہتی ہیں اس وقت تک سل کے جراثیم سینکڑوں مرتبہ ہمارے بدن میں گھستے ہیں اور ناکام و نامراد رہتے ہیں۔ لیکن جب ہم ان نعمتوں سے محروم ہو جاتے ہیں اور ہمیں خواہ مرد ہوں یا عورتیں، بند مکانوں، اور اندھیرے کمروں میں زندگی گذارنی پڑتی ہے تو ہماری قوت مدافعت کمزور ہو جاتی ہے۔ اور جراثیم ہم پر غلبہ حاصل کرلیتے ہیں۔ اسی طرح گندے اور جراثیم آلود ماحول ہیں، جیسے کہ کسی دق کے مریض کا کمرہ یا مبتلائے دق ماں کا بستر اور اس کی گود [illegible]

گھرمیاں دق کے جراثیم بھرے پڑے ہوں ۔ اگر ہمیں زندگی گذارنی پڑتی ہے تو جراثیم کا ہم پر ہر لحہ حملہ ہوتا رہتا ہے اور ان مسلسل اور متواتر حملوں کی تاب نہ لاکر ہماری قوت مدافعت مضمحل ہو جاتی ہے ۔

انگلستان میں اگرچہ ہماری طرح پردے کا رواج تو کبھی نہ تھا لیکن طبی نقطہ نظر سے جس چیز کو پردہ نشینی کہا جا سکتا ہے وہ ملکہ وکٹوریہ کے زمانے تک انگریز عورتوں میں ضرور موجود تھی ۔ انگریز عورتیں اپنا تقریباً تمام وقت مکانوں کے اندر ہی رہ کر گذارا کرتی تھیں اور آج کل کی طرح سیر تفریح کھیل ان کی زندگی میں داخل نہ تھے ۔ ہم دیکھتے ہیں کہ اس زمانے تک یعنے انیسویں صدی کے ختم اور بیسویں صدی کے آغاز تک انگلستان کی عورتوں میں سل بہت ہی عام تھی ، اب جب کہ ان عورتوں نے طرز زندگی کو بدلا ہے اور مردوں کی طرح اپنے وقت کا بہت سا حصہ گھر کے باہر گذارنے لگی ہیں تو اب سل کا زور بھی اس قدر گھٹ گیا ہے کہ اموات کی تعداد میں نصف سے بھی زیادہ کمی آگئی ہے اور اندازے سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ شاید یہ موذی مرض اس ملک سے بالکل ناپید ہو جائے گا ۔

ان تمام باتوں کے پیش نظر یہ بات ماننی پڑیگی کہ پردے نے قوم کو خواہ کتنے بھی فائدے پہونچائے ہوں لیکن قوم کی صحت کو یقینی طور پر اس سے انتہائی نقصان پہونچا ہے اور اب وہ وقت آگیا ہے کہ ایسا نظام کہ جس میں سل کا ایک بھی مریض موجود نہ ہو ہماری قوم میں عنقا کا حکم رکھتا ہے ۔

کم سنی کی شادیاں

ماں باپ کو اپنی اولاد کی شادی کی کس قدر تمنا ہوتی ہے اور کس طرح وہ ایک ایک دن گن کر اپنے بچوں کو اتنا بڑا کرتے ہیں کہ انکے سہرے کی گھڑی آئے لیکن اس بدقسمت ملک میں یہی سہرے کی گھڑی اکثر کفن کے وقت کا پیش خیمہ ہو جاتی ہے ۔ کم سنی کی شادیوں کا رواج مسلمانوں میں نسبتاً کم ہے لیکن ہندوؤں میں اسکے انسداد کا قانون بنجانے کے باوجود اب بھی یہ رسم بد بہت کافی حد تک موجود ہے لکثر لوگ کہا کرتے ہیں کہ حقیقی شادی یعنی گونا یا رخصت تو بالعموم اسی وقت کیجاتی ہے کہ جب لڑکی بالغ ہو جائے اس لئے طبی نقطۂ نظر سے اس میں کیا فرق پڑتا ہے کہ شادی بچپن میں ہوئی یا بلوغ کے بعد ، کیونکہ زن و شوہر کے تعلقات کہ جن کا تندرستی پر اثر پڑسکے بالعموم بلوغ کے بعد ہی قائم ہوتے ہیں ۔ یہ صحیح ہے کہ اگر کسی لڑکی کا صرف نکاح تین یا چار برس کی عمر میں ہو جائے تو طبی نقطۂ نظر سے اسے کوئی اہمیت حاصل نہیں ہے لیکن اس سلسلے میں لوگ دو باتوں کو فراموش کر دیتے ہیں ۔ اول تو یہ کہ گونا یا رخصت جب عمل میں آتی ہے اور جس عمر میں حقیقی زن و شوہر کے تعلقات قائم ہوتے ہیں وہ اگرچہ بلوغ کی عمر ہوتی ہے لیکن اس وقت تک لڑکی کے جسم وہ تبدیلیاں مکمل نہیں ہو چکتیں جو اسے لڑکی کی حدود سے نکال کر عورت کی حدود میں داخل کر دیں ۔ بلوغ سے مراد بالعموم یہ لی جاتی ہے کہ لڑکی کو حیض آنے لگے اور یہ کیفیت اکثر تیرہ چودہ برس کی عمر میں شروع ہو جاتی ہے ، لیکن یہ عمر ہرگز ہرگز ایسی نہیں ہے کہ جس میں لڑکی کے اعضائے جسمانی مکمل ہو جائیں اور وہ مباشرت سے پیدا ہونے والی کمزوریوں کو برداشت کر سکے ۔ اسی عمر میں لڑکی کا قد بڑھتا ہے ، اور جسم بڑی تیزی سے نشو و نما پاتا ہے جس کی وجہ سے اس کے جسم کیلسیم اور فاسفورس سب کا سب کام میں آجاتا ہے اور اگر اب اس پر مباشرت کا بار پڑے تو جسم میں کیلسیم اور فاسفورس کی کمی پیدا ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے خون امراض کی مدافعت کے قابل نہیں رہتا اور سل کے جراثیم کو موقع مل جاتا ہے کہ اسکے جسم میں اپنا گھر کر لیں ۔ جو لوگ طب سے ناآشنا ہیں وہ بھی اس حقیقت سے واقف ہیں کہ سل اکثر و بیشتر نوجوان لڑکیوں کو ہوا کرتی ہے اور اس کا باعث صرف یہی ہے کہ خون میں کیلسیم اور فاسفورس باقی نہیں رہتا ۔

دوسری بات کہ جسکی طرف لوگوں کی نظر نہیں جاتی یہ ہے کہ اتنی کم عمر کی لڑکیوں میں وہ فطری خواہش بھی پورے طور پر پیدا نہیں ہونے پاتی جو انہیں مرد کی طرف مائل اور جلدی سے اس سے مانوس ہو جانے پر آمادہ کرسکے ۔ اس لئے اکثر یہی ہوتا ہے کہ سسرال کی دلچسپیوں میں محو و منہمک ہونے کی بجائے وہ اپنے میکے کے عیش اور میکے والوں کی محبت کو یاد کر کے رویا کرتی ہیں ۔ کم عمر لڑکیوں کے خاوند بھی اکثر نوعمر ہی ہوتے ہیں اور انہیں بھی اتنا سلیقہ نہیں ہوتا کہ بیوی کی دلجوئی کر کے اس کے رنج و غم کو دور کر دیں ، وہ بالعموم "گربہ کشتن روز اول" پر عمل کر کے اس بات کے متمنی ہوتے ہیں کہ پہلے دن سے ہی بیوی کو اطاعت گذار بنالیں اور اپنی اس کوشش میں وہ بیوی کے دل کو پے در پے نہایت سخت صدمے پہنچاتے رہتے ہیں ۔ چودہ پندرہ سال کی لڑکی جو اپنی رفیق سہیلیوں کے جھرمٹ اور اپنی شفیق ماں کی گود سے نکل کر آئی تھی اور جس نے مرد کی صورت میں یا اپنے بھائیوں کو دیکھا تھا یا اپنے باپ کو جو ہر وقت اس پر پروانے کی طرح جان فدا کیا کرتے تھے ۔ جب یہ نئے حالات دیکھتی ہے کہ جن عورتوں سے اسے واسطہ پڑا ہے ان میں سے ایک بھی اسکی حقیقی ہمدرد نہیں ، اور جس شوہر کے پلّے وہ بندھی ہے اسے ہر وقت حکم چلانے اور ناراض ہو ہو کر اپنے تمام حقوق منوانے کے سوا اور کچھ آتا ہی نہیں تو اسکے پاس ان تمام باتوں کا صرف ایک [illegible] ہے اور وہ یہ کہ رات دن آنسو بہائے اور رو رو کر اپنے آپ کو گھلائے ۔ بعض حالتوں میں ایسا بھی ہوتا ہے کہ لڑکی جس قسم کے ذہنی

ذائقہ کے کھانوں کی عادی ہے سسرال میں اسے اس قسم کے اور اس مزے کے کھانے نہیں ملتے اور وہ مجبور ہو کر تھوڑا بہت کھا کر گذارہ کرتی رہتی ہے۔ شرم اسے
اجازت نہیں دیتی کہ شوہر سے یا ساس سے اس بات کا ذکر کرے اور جسم کی ضرورتیں کہ جس پر اب مباشرت کا بار بھی ہے اس "سد رمق" غذا سے پوری
نہیں ہوتیں نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ جسم میں مدافعت کی قوت باقی نہیں رہتی اور سل کے جراثیم کے لئے ایک نئی شکارگاہ تیار ہو جاتی ہے۔ یہی بچی اگر پوری عمر کی
عورت ہوتی تو اسکے جسم کی ضرورتیں بھی کم ہو جاتیں اور شوہر اور شوہر کے گھر والوں سے اسکی دلچسپیاں بھی زیادہ ہو جاتیں اور اپنی تکلیفوں کو حکمت عملی سے
دور کر لینے کا سلیقہ بھی اسے آجاتا۔

کم سنی کی شادیوں کی ایک بڑی مصیبت یہ بھی ہے کہ بسا اوقات غریب لڑکیاں بالغ ہونے سے پیشتر ہی بیوہ ہو جاتی ہیں اور ہمارے ملک میں
ایک بدنصیب بیوہ کی زندگی ہرگز ایسی نہیں ہوتی کہ جسکی کوئی رشک کرے۔ وہ غم و الم کی ایک مجسم تصویر ہوتی ہے اور سل کے جراثیم کو پناہ دینے کے
لئے اس سے بہتر پھیپھڑے اور کہاں مل سکتے ہیں؟

زچہ خانے

خدا جانے کس طرح یہ خیال ہمارے اہل ملک میں عام ہو گیا ہے کہ زچہ خانے کے تمام امراض صرف ہوا کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں اسی
لئے گھر کی بڑی بوڑھیاں خواہ اور کچھ کریں یا نہ کریں لیکن اتنا ضرور کرتی ہیں کہ وضع حمل سے کچھ دیر پہلے بہو یا بیٹی کی چارپائی گھر کی سب سے
تنگ اور تاریک کوٹھری میں پہونچا کر ایک ایک سوراخ اور ایک ایک روشندان کو باحتیاط تمام بند کر دیتی ہیں۔ تاکہ کہیں کسی طرف سے ہوا کی کوئی رمق زچہ
کے قریب نہ جانے پائے۔ ہوا اور روشنی سے ایسی محرومی کے بعد اگر کوئی زچہ اس کال کوٹھری سے دق میں مبتلا ہوئے بغیر صحیح و سالم نکل آئے تو یقیناً تعجب ہونا
چاہیئے لیکن تعجب ہے کہ ہماری بڑی بوڑھیوں کو اس بات پر تعجب ہوا کرتا ہے کہ اس قدر احتیاط کے باوجود بچی کیسے بیمار ہو گئی، زچہ خانوں کے حالات کی
تفصیل اگرچہ بہت ہی درد انگیز ہے اور شاید مضمون کے "زیب داستان" کا بھی بہت اچھا کام دیتی لیکن میرا خیال ہے کہ لوگ اس تفصیل سے خود ہی خوب
واقف ہیں۔ اس لئے بس اسی قدر کہنے پر اکتفا کرتا ہوں کہ زچہ خانوں میں جتنے بچے اور جتنی زچائیں اپنی جانیں ہمارے ملک میں دیتے ہیں اتنے کسی دوسرے
ملک میں نہیں دیتے اور اس کا باعث صرف وہی حبس بیجا ہے جس میں زچاؤں کو رکھا جاتا ہے۔

گنجان آبادیاں

غالباً شروع شروع میں حفاظت کے خیال سے ایسا کیا گیا ہوگا لیکن اب تو یہ دستور ہو گیا ہے کہ ہم دوسروں کے مکانوں
سے بالکل ملا کر بناتے ہیں اور ہماری یہ کوشش ہوتی ہے کہ پڑوسی کی دیوار سے اپنے گھر کے پردے کا فائدہ اٹھالیں اور ایک
دیوار کھڑی کرنے کا خرچ بچالیں۔ اس قسم کے گنجان محلوں میں ہوا بھی صاف نہیں رہ سکتی اور اگر دیواریں اونچی اونچی ہیں تو دھوپ کا گذر بھی گھروں میں بہت
کم ہوتا ہے آبادی کے گنجان ہونے کی ایک دوسری صورت بھی بہت ہی عام ہے اور وہ یہ کہ ہماری کم سے کم نوّے فیصدی آبادی گھروں کے اندر کچھ
طرح رہتی ہے کہ گویا وہ بھیڑ بکریاں ہیں کہ جنہیں کسی نے ایک کوٹھری میں بند کر دیا ہے۔ بہت سے آدمیوں کا ایک جگہ جمع ہونا صحت کے لئے لازمی طور پر مضر
ہوتا ہے لیکن اگر یہ اجتماع تھوڑی سی دیر کے لئے ہو اور اس کے بعد وہ سب پھر کھلی ہوا میں سانس لینے لگیں تو گذشتہ کی تلافی ہو جاتی ہے لیکن اگر
یہ اجتماع دائمی ہو اور طرز معاشرت ہی یہ ہو گیا ہو کہ کئی کئی بھائی اور چچا اور تایا اور انکی اولاد سب ایک مختصر سے مکان میں گذر کرنے پر مجبور ہوں تو
جسم میں آکسیجن کم ملنے کی وجہ سے وہی خرابی پیدا ہو جاتی ہے جسے قوت مدافعت کی کمزوری کہتے ہیں اور سل کے جراثیم کو خوب اچھی طرح اپنا گھر بسا لینے
کا موقع مل جاتا ہے۔ پھر یہ بھی کہ اگر ایسے گھروں میں کوئی ایک شخص سل میں مبتلا ہوتا ہے تو ہر وقت کے میل جول اور ایک ہی ہوا میں سانس لینے کی وجہ
سے دوسرے بھی بہت جلد مبتلا ہو جاتے ہیں اور بیماری پھیلتی چلی جاتی ہے۔

کمی غذا

سل کے ہندوستان میں اس قدر عام ہونے کا سب سے بڑا سبب ہماری ناکافی غذا ہے تحقیقات سے معلوم ہوا ہے کہ ہماری
آبادی کا پچھتر فیصدی حصہ ایسا ہے جسے دو وقت پیٹ بھر کر روٹی نصیب نہیں ہوتی، اور اس قدر ناکافی غذا کے ساتھ
ساتھ یہ بھی مصیبت ہے کہ اکثر غریبوں کو محنت بھی بہت زیادہ کرنی پڑتی ہے، یہی محنت اگر کافی غذا کے ساتھ کیجاتی تو جسم کی توانائی اور صحت
میں مدد دیتی لیکن غذا کی کمی اس ورزش کو نعمت کی بجائے مصیبت بنا دیتی ہے اور آہستہ آہستہ جسم گھلتا چلا جاتا ہے۔ یہ حالت تو ان غریبوں
یا بے روزگاروں کی ہے جنہیں روٹی میسر نہیں لیکن جن امیروں کو کافی بلکہ کافی سے بھی زیادہ خوراک میسر ہے انکی غذا بھی اکثر اجزا کے لحاظ سے
صحیح اور مناسب نہیں ہوتی، اور سب کچھ کھاتے پیتے بھی وہ اثرات غذا کے لحاظ سے غریبوں سے کچھ بہت بہتر حالت میں نہیں ہوتے۔

ان خاص خاص اسباب کے علاوہ چند چھوٹے چھوٹے سبب اور بھی ہیں لیکن اگر تمام اسباب کا [illegible]

عِلم الادویہ

آپٹا

ازجناب حکیم انصاری صاحب سند و تمغہ یافتہ درجہ اول سرکار عالی ایڈیٹر اعظم نیوز سروس و الاعظم و طوفان، بانی و صدر مجلس تحقیقات الادویہ
حیدرآباد دکن

دوسرے نام (مشہور نام) آپٹا۔ آپٹیا (سنسکرت) آری تنا سنم نکا تیوس۔ تی چھک۔ توک۔ بیل پترک (مرہٹی) آرائی۔ بیلبا۔ کھیر (گجراتی) بیلبا (سندی) بلی گھدیر۔ مستی کمپن۔ (کنٹری) سی گوری (لاطینی) الکیشیا رپے نے ٹا۔

پھولوں کو سنسکرت میں آری پو، مدہو بیت، سپ وہونیس پی، دعات کے، رکت پش پک، مدہوپش پک، کنجرا، پاردتی، سوپش پی، اور مجاواستی کے ناموں سے موسوم کیا جاتا ہے۔

شناخت ایک بڑا درخت ہے جس کی ڈالیاں انبوہ دار گھنی اور بکثرت، پتے اونٹ کے پاؤں کی طرح پھیلے ہوئے، انگوٹھے کے ناخن کے برابر چوڑے یا اس سے کچھ بڑے اور نرم نرم، پھول میں تین پتیاں ہوتی ہیں ریشے دار، پھول میں شہد کی طرح میٹھی بو مگر سیندھی (کھجور کے درخت کی تاڑی) کی طرح تیز بدبو، پھل لوبیے کی پھلی کی طرح غلاف دار اور املی کی پھلی کی طرح ٹیڑھے، کچی پھلی کو اگر مل کر سونگھا جائے تو کھیرے جیسی بو آتی ہے، پھر کچھ دیر بعد خفیف سی خوشبو آنے لگتی ہے پوست بہت نرم ہوتا ہے۔ اس کی لکڑی کی آگ بہت تیز ہوتی ہے۔ اس سے بندوق کے توڑے بناتے ہیں۔ ذائقہ آپٹا کے اجزاء کا تلخ اور تیز کسیلا ہوتا ہے۔

اقسام اس کی دو قسمیں باعتبار پھولوں کے رنگ کے ہوتی ہیں ان میں ایک قسم کے پھول صرف سرخ رنگ کے ہوتے ہیں۔ دوسری قسم کے درخت کے پھول دوسرے رنگوں میں ہوا کرتے ہیں۔

مقام پیدائش عام طور پر پتھریلی اور سخت زمینوں میں اسکے درخت پائے جاتے ہیں۔ تقریباً خودرو درخت ہے دکن کے جنگلوں میں عموماً ملتا ہے

مزاج سرد ہوتا ہے۔ مگر بعض گرم (درجہ اول) اور خشک (درجہ سوم) کہتے ہیں۔ پھول کا مزاج گرم وتر (اول) ہوتا ہے بعض اس کو معتدل اور بعض سرد تصور کرتے ہیں۔

نقصانات پھل صفرا زیادہ پیدا کرتا ہے اور پھول بلغمی رطوبات اور بلغم غیر معتدل کی تولید میں اضافہ کرتا ہے۔ پتے اور پوست قابض ہوتے ہیں۔

عام فوائد حابس ہے۔ قاطع ہے۔ ہاضم ہے، اشتہا پیدا کرتا ہے۔ نشہ آور بھی ہے، علاوہ پھل کے دوسرے اجزا مصلح صفرا بھی ہیں۔

امراض چشم (۱) اس کے پھولوں کا سفوف ایک دو ماشہ یا اسی قدر تازہ پھولوں کا شیرہ استعمال کرنا بصارت کو قوی کرتا ہے اور اکثر امراض چشم کو مفید ہے۔ سرموں میں بھی شریک کیا جا سکتا ہے۔

(۲) آشوب چشم میں آنکھ پر پھولوں کا لیپ یا اس کا رس ٹپکانا سرخی، سوزش، اور ڈھلکہ وغیرہ کے لئے سود مند ہے۔

امراض سینہ (۳) تنہ یا ڈالیوں کے پوست یا پتوں کا سفوف یا جوشاندہ شہد کے ہمراہ بلغمی کھانسی کے لئے مفید ہے، سینہ اور شش کو بلغم غلیظ سے صاف کرتا اور نزلات سے محفوظ رکھتا ہے۔

امراض معدہ (۴) تنہ کے پوست اور پتوں کا ہم وزن سفوف یا ان کا جوشاندہ شہد ملا کر کھانا اور پینا ہضم میں مدد دیتا ہے، معدہ کو قوی کرتا اور فساد خون و صفرا کی اصلاح کرتا ہے۔

(۵) پھولوں کو سفوف یا شیرہ یا خیسانده کی صورت میں شربت نیلوفر کے ہمراہ استعمال کرنا اشتہا کو بڑھاتا ہے۔ اور مفرح ہے۔

(احتیاط) اس کے پھولوں میں نشہ آور کیفیت بھی ہوتی ہے۔ چنانچہ شراب کے بعض دیسی نسخوں میں آپٹا کے پھول بھی استعمال کئے جاتے ہیں اس لئے [illegible] فائدہ کے لئے پھول کی مقدار کم رکھی جائے اور زیادہ دنوں یا خالی پیٹ استعمال کرنا مضر ہے۔

امراض [illegible] آپٹا کے پھول، گلاب کے پھول اور نیلوفر کے پھولوں کو [illegible] کر کے ایک جیسی لیں اور روزانہ تین تین ماشہ کھائیں۔ اور آپٹا

کے پھول دو حصے، برادۂ صندل سفید اور کلونجی ایک ایک جزو خوب باریک پیس کر پانی میں ملائیں۔ اور جسم پر آبٹنہ کی طرح ملا جائے۔ جوش خون اور حرارت معدہ و جگر کو کم کرتا ہے۔ ان کی وجہ سے چہرہ اور بشرہ کی جوشیدگی اور دانوں مہاسوں کو کم کرتا اور رنگ کو صاف کرتا ہے۔

امراض امعاء (۷) آپٹا کے پھول، پاپتے یا پوست درخت دو حصے۔ باؤبڑنگ، کمیلہ ہر ایک چوتھائی حصہ سفوف کرکے تین تا چھ ماشہ سفوف کو پاؤ بھر پانی میں پکاکر چند روز پلانے سے پیٹ کے کیڑے کیچوے اور کدو دانوں کا اخراج ہو جاتا ہے۔

(۸) آپٹا کے پھول دو حصے مصطگی رومی اور سونٹھ نصف نصف حصہ باریک پیس کر صبح و شام تین تین ماشہ پانی کے ساتھ دینے سے اسہال (دست) رک جاتے ہیں۔

(۹) آپٹا کے پھول ایک حصہ، پھٹکری اور مصطگی پاد پاد حصہ باریک پیس کر تین تین ماشہ سرد پانی کے ساتھ کھلایا جائے۔ فقط آپٹا کے پھولوں کو پانی میں پکاکر آبدست لیا جائے، اور پھر انہیں کا سفوف چھڑک کر پانی میں پکے ہوئے پھولوں کو باندھ کر لنگوٹ کس دیا جائے تو خروج مقعد (کانچ نکلنے) کا بہترین علاج ہے۔

(نوٹ) باعتبار عمر خوردنی سفوف کی مقدار حسب ضرورت کم و بیش کر دی جائے۔

(۱۰) آپٹا کے پھول تین حصے، رسوت ایک حصہ، گوگل نصف حصہ، گیرو ایک حصہ۔ سب کو باریک پیس کر تین تا چھ ماشہ دن میں دو تین مرتبہ سرد پانی سے استعمال کیا جائے، بواسیر کے خون کو روکتا ہے۔

امراض مثانہ (۱۱) آپٹا کے پھول (سایہ میں خشک کئے ہوئے) ایک حصہ، شکر سفید دو حصے، سفیدہ (کنجد) آدھا حصہ باریک پیس کر روزانہ چھ ماشہ سے ایک تولہ تک کھانے سے مثانہ کی سردی اور ڈھیلا پن کم ہو کر پیشاب کی کثرت، سلسل البول اور تقطیر البول کی شکایت جاتی رہتی ہے۔

امراض مردانہ (۱۲) آپٹا کے پھول پانچ تولہ، آپٹا کے پتے ایک تولہ، ثعلب، ستاور اور موصلی سفید ایک ایک تولہ، کشتہ قلعی و کشتہ مرجان ایک ایک ماشہ، شکر سفید، تولہ سب کو باریک پیس کر روزانہ ایک تولہ دودھ کے ہمراہ استعمال کرنے سے عصبی طاقت اور کمر میں قوت پیدا ہوگی منی اور مذی کا اخراج نہ ہوگا اور ذکاوت حس زائل ہو جائیگی۔ قلب دماغ و معدہ کے لئے مقوی اور مفرح بھی ہے۔

امراض نسواں (۱۳) آپٹا کے پھول ایک حصہ، کتھ سفید، گیرو، دم الاخوین پاؤ پاؤ حصہ باریک پیس کر دن میں دو تین مرتبہ دو دو ماشہ پانی سے استعمال کریں۔ استحاضہ اور کثرت حیض کو روکتا ہے۔

(۱۴) آپٹا کی ڈالیوں کا پوست سایہ میں خشک کرکے باریک پیس لیا جائے۔ اور ہموزن شکر ملا کر چھ ماشہ صبح و شام دودھ کے ہمراہ دیا جائے سیلان منی زنان اور سیلان رطوبت و سیلان رحم کے لئے بیحد مفید اور مجرب ہے۔ اسکے استعمال سے رحم میں کافی قوت پیدا ہوکر استقرار حمل بھی ہو جاتا ہے۔ (ماخوذ از کتاب زیر تالیف "دکن کی جڑی بوٹیاں")

استدعاء جن اطباء اور قارئین کو آپٹا کے متعلق مزید معلومات حاصل ہو یا حاصل کر سکتے ہوں وہ از راہ کرم ضرور ان تفصیلات کو افادۂ عوام کے لئے شائع کرائیں۔ میں بھی کوشش کر رہا ہوں اگر کچھ اور علم ہوا تو یقیناً شائع کراؤنگا +

بقیہ مضمون صفحہ ۳۴ یہ ہے

ہوگا کہ اصلی اور بنیادی سبب صرف دو ہی ہیں ایک افلاس کہ جسکی وجہ سے ہم خراب غذا، خراب مکان، خراب لباس، اور خراب آب و ہوا میں زندگی بسر کرنے پر مجبور ہیں، اور دوسرا پردہ کہ جس نے ہماری تقریباً نصف آبادی کو کھلی ہوا اور دھوپ سے یکسر محروم کر دیا ہے۔

ہماری موجودہ وائسرائن لیڈی لن لتھ گو نے اس طرف توجہ فرمائی ہے۔ اور وہ ایک کثیر رقم اس لئے جمع کر رہی ہیں کہ اس مرض کے خلاف جنگ کی جا سکے۔ لیڈی موصوفہ کا یہ عزم بہت ہی مبارک اور لائق صد تحسین ہے لیکن کسی طرح [illegible] کی تعمیر سے اس وقت تک کیا فائدہ پہنچ سکیگا جب تک کہ ملک فاقہ کشی اور افلاس اس حد تک موجود ہے۔ اور جب تک ہماری بعض عادتیں اور بعض رواج اس مرض کے پھیلنے میں برابر امداد دے رہی ہیں +

مراسلات

دکن میں مجلس تحقیقات الادویہ کا قیام

ممالک آصفیہ کے جنگلوں اور میدانوں میں بے شمار درخت، جڑی بوٹیاں اور دوسری دوائیں بکثرت پیدا ہوتی ہیں جن میں صدہا بیماریوں کے زائل کرنے کی صلاحیت اور تاثیر قدرت نے دے رکھی ہے۔ ان نباتات سے ایسے امراض کا بھی علاج کیا جاسکتا ہے جن کو طب مغربی آسمان ترقی پر پہونچنے کے باوجود لا علاج قرار دے رہی ہے۔ ان جڑی بوٹیوں کی ایسی تاثیریں اکثر اوقات جنگلی اقوام اور دیہاتیوں کو معلوم ہوتی ہیں۔ اور لوگ ان کو سحر اور جادو سے تعبیر کرتے اور محوِ حیرت ہوتے ہیں لیکن افسوس ہے کہ ہماری جماعت اطبا ان قدرتی عطیوں سے اکثر بے بہرہ اور انکی بے پایاں تاثیرات سے ناواقف اور محروم ہے۔ اطبا ریونانی کی عام غفلت، آرام طلبی، کاہلی، جمود، لاعلمی اور مفلسی قدرت کی ان پیداواروں سے ان کو استفادہ نہیں کرنے دیتی۔ حالانکہ قدرت کے ان بے حد و بے حساب عطیوں سے فیض حاصل کیا جاسکتا ہے۔ ان کی عام اور نئی نئی خاصیتوں کے تجربے کرکے کتابی صورت میں یکجا کئے جاسکتے ہیں۔ ان کو تازہ بتازہ بآسانی فراہم کرکے ان کے جوہر، ست، عصارہ، نمک، عرق، روغن اور رُب وغیرہ بنائے جاسکتے ہیں۔ لیکن ہم لوگوں کی یہ حالت ہو کہ بازاروں میں بکنے والی گلی سڑی پرانی کیڑہ لگی اور نقلی دواؤں پر اپنے اسرارِ صدرا ور خاندانی نسخوں کی تیاری کا دارومدار رکھتے اور دوائی تاثیرات سے یکسر محروم رہتے ہیں۔

ممکن ہے کہ بعض اطبا، ذاتی طور پر علم الادویہ کے متعلق تحقیقات و تجارب کرتے رہتے ہوں لیکن انکی معلومات اور کوشش سے کیا حاصل جبکہ ذاتی غرض اور بے ضبط طریق کار پر عامل ہوں؟ اور انکی معلومات سے عام اطبا اور عوام ناواقف رہیں۔

میں نے کئی سال ملازمت و مطب نیز ادارت الاعظم ہفتہ وار کے کاروبار کے سلسلہ میں اضلاع کے اکثر مقامات پر قیام و سفر کیا اور اس امر کو بہ شدت محسوس کیا کہ اگر باقاعدہ اور منظم طور پر ایک جماعت اطبا خواہ وہ کتنی ہی مختصر کیوں نہ ہو، جڑی بوٹیوں کی تحقیقات و تجارب اور فراہمی کا کام اپنے ہاتھ میں لے لے تو تھوڑی سی کوشش سے ہی علم الادویہ کے باب میں قیمتی اضافے ہوسکتے ہیں۔ مگر افسوس ہے کہ اسوقت کسی نے ساتھ نہ دیا۔ مجبوراً میں خود ہی اپنی بساط بھر اس کام کو کرتا رہا اور ایک طویل مدت تک خاموشی سے اس سلسلہ کو جاری رکھا۔ کئی سال کی محنت کے نتائج، بحمداللہ، ہمت افزا رہے اور ذیابیطس شکری و سادہ کے متعلق بعض ادویہ کا علم ہوا جن کے ایکسال سے تجربات کر رہا ہوں۔ چونکہ یہ تجربات مکمل نہیں ہوئے ہیں اور میں ان کو اطمینان بخش حد تک مکمل کرنا چاہتا ہوں اس لئے کچھ دنوں کے لئے اپنی ان معلومات کی اشاعت عام کو ملتوی کرتا ہوں۔ انشاءاللہ بہت جلد مکمل صورت میں پیش کردونگا۔ لیکن تنہا ایسے عظیم الشان کام کے اندر دشواریاں بہت اُٹھانی پڑتی ہیں جن میں سب سے اہم کام دواؤں کا فراہم کرنا ہے۔ اکیلا ہونے سے میری کوشش اور کارگذاری محدود سی رہی۔

چند روز ہوئے میں نے مقامی اخبارات کے ذریعہ محکمۂ جنگلات سرکار عالی کو توجہ دلائی کہ اسکے حدودِ اختیار کے محصورہ جنگلوں میں جس قدر درخت پیدا ہوتے ہیں ان سے وہ صرف یہ فائدہ اُٹھاتا ہے کہ درختوں کی لکڑی عمارتوں وغیرہ کے لئے یا جلانے کے لئے لے لیتا ہے۔ اور درختوں کے باقی اجزا پھل، پھول، پتے چھال، گوند، تخم اور جڑ وغیرہ سے کوئی فائدہ نہیں اُٹھاتا یہ سارے اجزا تلف ہوتے رہتے ہیں۔ حالانکہ جنگلات کے درج فہرست درختوں کے اجزا مذکور دواءً مستعمل ہیں اور ان میں سے اکثر بیرون ملک سے آتے ہیں اور گراں قیمت پر فروخت ہوتے ہیں۔ اگر ان جنگلوں کے درختوں کے، دواءً قابل استعمال اجزا فراہم کرکے فروخت کئے جائیں تو محکمۂ جنگلات کو زبردست آمدنی ہوگی اور ایسی دوائیں بھی سستی اور تازہ ملیں گی۔ اسی طرح جنگلوں میں جس قدر پودے، بیلیں، زیر زمین جڑیں اور جڑی بوٹیاں پیدا ہوتی ہیں ان سے بھی محکمۂ جنگلات کوئی فائدہ نہیں اُٹھاتا۔ حالانکہ ان میں سے اکثر دواءً مستعمل ہیں اور جڑی بوٹیوں کی اہمیت اطبا اور عوام سب ہی جانتے ہیں۔ میں نے اس کا بھی ذکر کیا تھا کہ محکمۂ جنگلات کی آمدنی میں اضافہ کرنے والے اسباب کی تحقیقات و فراہمی کے لئے کئی سال سے ایک خاص عہدہ دار مقرر ہیں۔ مگر انہوں نے ابھی کوئی کام اس طریقے کا نہیں کیا کہ جنگلات کی پیداوار سے طبی اور صنعتی کاموں میں مدد لی جائے۔

میری اس تحریک پر مولوی مرزا محمد علی بیگ صاحب، بی۔ اے۔ [illegible] ناظم جنگلات سرکار عالی نے فوری توجہ کی اور ایک مراسلہ کے ذریعہ اطلاع دی کہ محکمۂ جنگلات [illegible] اشاعت نہیں کرسکتا۔ البتہ [illegible] کا اندازہ کرسکتا ہے کہ کس قسم [illegible] [illegible]

[illegible] ایک پہاڑی اور بلند مقام ہے اور [illegible] واقع ہوئے یہاں اکثر نباتات [illegible]

آسکتی ہیں میری نظر سے گذری ہیں ۔ اس لئے اگر آپ جڑی بوٹیوں کی فراہمی کا کام کریں تو مطلع فرمائیے تاکہ ماتحت حکام کے نام مراسلے جاری کر دیئے جائیں کہ وہ اس بارے میں آپ کی مدد کریں "

محکمہ جنگلات کے ناظم صاحب موصوف قابل صد شکریہ ہیں کہ آپ نے کم سے کم اخلاقی طور پر اس امداد پر آمادگی تو ظاہر فرما دی کہ جس سے فراہمی نباتات و عقاقیر کے اہم ترین کام میں بڑی مدد مل سکے گی ۔ قوی توقع ہے کہ آئندہ وہ میری تحریک کے دوسرے اجزاء اور اہم حصص کی تکمیل کی طرف بھی توجہ کرینگے۔ اس لئے کہ یہ کام اپنے اندر جہاں محکمہ جنگلات کے لئے بہت بڑی مالی منفعت رکھتا ہے وہیں طب اور علم الادویہ میں قیمتی اضافوں ، اطباء اور بنی نوع انسان کی عظیم ترین جسمانی بہبودی کا باعث بھی ہو سکتا ہے ۔ چونکہ اس تحقیقات ادویہ کی تحریک نے عملی صورت اختیار کر لی ہے اور ایک با اختیار سرکاری محکمہ نے جس کے حدود اراضی میں ہی ان ساری کوششوں کی کامیابی مضمر ہے امداد و تعاون کا قدم اٹھا دیا ہے اسلئے اب اطباء کا فرض ہے کہ وہ وقت کے اس بہترین موقع سے فائدہ اٹھائیں اور ممکنہ طور سے تحقیقات الادویہ میں مصروف رہ کر نئے نئے دوائی اضافے کریں اور طبی دنیا میں شہرت دوام حاصل کریں ۔

چونکہ اب تک میں خود ہی تنہا اس تحقیقاتی کام کو کر رہا تھا اور کام باعتبار وسعت اور محنت کے فرد واحد سے پورا نہیں ہو سکتا اس لئے میں نے مناسب سمجھا کہ دائرہ عمل اور طریق کار کو پھیلا کر انفرادی سے جماعتی بنا دیا جائے ۔ فی الحال چند ہم خیال اطباء کو اس کام میں اپنے ساتھ شریک کر کے ایک مجلس بنام "مجلس تحقیقات الادویہ" قائم کر دی ہے ، جس کے رفقا حکیم میر ابراہیم علی صاحب سند یافتہ سرکار عالی ، حکیم محمد عبدالحکیم صاحب کامل الطب والجراحت طبیہ کالج دہلی ، حکیم محمد نعیم الدین صاحب سند یافتہ سرکار عالی ، حکیم سید محمد ظہیر الحق صاحب کامل الطب والجراحت طبیہ کالج دہلی ، حکیم میر معین الدین علی صاحب سند یافتہ سرکار عالی ، حکیم محمد امین صاحب سند یافتہ سرکار عالی ہیں اور یہ راقم الحروف بحیثیت بانی مجلس کارگذار ہے ۔ بہ لحاظ ضرورت وقت موزوں اراکین کے اضافے بھی عمل میں آسکیں گے ۔

مقاصد مجلس

مجلس تحقیقات الادویہ کے مقاصد حسب ذیل ہیں ۔ (۱) ملک میں پیدا ہونے والی نباتات کے متعلق طبی معلومات فراہم کرنا (۲) ملک کے غیر طبی حلقوں میں جڑی بوٹیوں کے متعلق جو معلومات حاصل ہیں ان کو یکجا اور معلوم کرنا (۳) جو دوائیں مستعمل اور بازار میں ملتی ہیں ان کے متعلق معلومات فراہم کرنا کہ کہاں زیادہ پیدا اور دستیاب ہوتی ہیں ۔ (۴) غیر مستعمل اور مدون وغیر مدون نباتات کی تاثیرات و فوائد کا علم حاصل کرنا ۔ (۵) معلومات جدیدہ کی حد تک ایک کتاب الادویہ کی ترتیب دینا ۔ (۶) لا علاج اور عسیر العلاج امراض کی شافی دوائیں اور جڑی بوٹیوں کی تاثیرات بالخاصہ کا علم حاصل کرنا ۔ (۷) جڑی بوٹیوں اور دوسری نباتات کی فراہمی اور فروخت کا انتظام کرنا ۔

طریق کار

محکمہ جنگلات اور دوسرے اہل ملک سے امداد و تعاون حاصل کر کے جڑی بوٹیوں اور اجزائے نباتات فراہم کر کے ان کے فوائد و خواص کے تجربے زیر علاج مریضوں پر کئے جائینگے اور باضابطہ ان کے نتائج و تفصیلات کو مکمل کیا جائیگا ۔

(۲) نئی نئی بوٹیوں اور نباتات کو علاوہ اراکین کے غیر اراکین اطباء اور سرکاری دواخانوں کو امتحاناً مفت تقسیم کر کے انکے نتائج حاصل کئے جائیں گے ۔ (۳) دواؤں کی مقدار خوراک میں کمی اور صورت استعمال کی تبدیلی کے لئے ان کے رُب ، عصارہ ، نمک ، جوہر ، عرق ، اور روغن وغیرہ تیار کئے جائینگے ۔ (۴) نامعلوم الاثر دواؤں کے متعلق نئے طریقوں سے تجربہ کر کے انکی تاثیریں دریافت کی جائیں گی ۔ (۵) جڑی بوٹیوں اور دوسری نباتات کے اجزا کو بڑی مقدار میں فراہم کر کے ایک تجارتی گودام قائم کیا جائیگا تاکہ اطباء اور عوام کو عام اور نایاب دوائیں اصلی تازہ عمدہ ، اور ارزاں دستیاب ہو سکیں ۔ (۶) دواؤں کی فراہمی ، فروغ ، تجربات ، تبدیلی شکل ، طریق استعمال اور فروخت وغیرہ کے لئے تمام ممکنہ وسائل اختیار کئے جائیں گے ۔

دعا ہے کہ خدا میری کوشش اور تحریک کو کامیاب اور ارادوں کو پورا کرنے کے لئے جماعت میں اتحاد و یکجہتی اور فن طب کی ترقی نیز اہل ملک کی بہبودی کے جذبات کو مکمل کرے ۔ (آمین)

حکیم انصاری سند یافتہ و تمغہ یافتہ سرکار عالی ایڈیٹر الاعظم و اعظم نیوز سروس
و صدر مجلس تحقیقات الادویہ ، حیدرآباد دکن

تکمیل الطب کالج لکھنؤ

ہندوستان کی اس قدیم طبی درسگاہ کو طب یونانی کی اعلیٰ تعلیم کے اعتبار سے جو امتیاز اور بلند مرتبہ حاصل ہے وہ اہل علم حضرات پر اچھی طرح روشن ہے۔ اس میں علاوہ نظری تعلیم کے عملی تعلیم یعنی انسانی اجسام پر معاینہ، تشریح ہشق نسخہ نویسی، مریضوں پر عملی تشخیص اور عمل بالید (سرجری) وغیرہ پر بھی خصوصیت کے ساتھ زور دیا جاتا ہے۔ ۱۶ جولائی ۱۹۳۸ء سے کالج کھل گیا ہے اور تعلیم شروع ہوگئی ہے۔ جو طلبا ء کالج مذکور میں داخل ہونا چاہیں وہ ماہ ستمبر کے آخر تک آکر داخل ہو سکتے ہیں۔

تکمیل الطب کے شعبہ شفاخانہ میں تقریباً پانچ سو مریض روزانہ بغرض علاج آتے ہیں جن کو بلا قیمت دوا تقسیم کی جاتی ہے اور اس شفاخانے میں ہر قسم کے آپریشن بھی کئے جاتے ہیں۔ بیرونی مریضوں کے واسطے پرائیویٹ وارڈ موجود ہیں جن ہر قسم کی سہولتیں بہم پہونچائی جاتی ہیں۔

اس شفاخانے کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں علاوہ ڈاکٹر صاحب کے یونانی اطبا بھی اپنے ہاتھ سے آپریشن کرتے ہیں۔ اور مریض کامیاب ہو کر واپس جاتے ہیں۔

چند روز ہوئے کہ تکمیل الطب کالج کی جانب سے کنٹونمنٹ روڈ متصل قیصر باغ لکھنؤ میں، پبلک کی آسانی کے خیال سے۔ ایک شاندار عمارت خریدی گئی ہے۔ اس تکمیل الطب کالج کی جانب سے ایک دواخانہ کھولا گیا ہے۔ وہاں ایک تجربہ کار اور قابل طبیب صاحب اوقات مقررہ پر موجود رہتے ہیں اور عالی جناب شفاء الملک حکیم محمد عبد الحمید صاحب رئیس اعظم لکھنؤ روزانہ اسکی نگرانی فرماتے ہیں۔

ہم جناب حکیم محمد عبد المعید صاحب آنریری سکریٹری تکمیل الطب کالج کو ان کے حسن خدمات پر مبارکباد دیتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ تکمیل الطب کالج اور طب یونانی دونوں ہمیشہ ترقی کرتے رہیں۔

ذیل میں مریضوں کا گوشوارہ بابت ماہ جولائی ۱۹۳۸ء درج کیا جاتا ہے تاکہ پبلک اس امر کا صحیح اندازہ کر سکے کہ یہ انسٹی ٹیوشن اپنی طبی خدمات کے صلہ میں کس قدر ہمت افزائی کا مستحق ہے۔

گوشوارہ مرضیٰ بابت جولائی ۱۹۳۸ء

نزول الماء ۴۸ - دیگر امراض چشم، ۱۳۱ - سرجری ۶۶۲ - غیر سرجری ۱۴۱۴ - مسلم ۱۸۱۱ - غیر مسلم ۱۰۱۱ - میزان ۲۸۲۲ +

(حکیم) جلیل احمد وائس پرنسپل تکمیل الطب کالج، لکھنؤ۔

ٹونک میں یونانی شفاخانہ کی تجویز

میں آپ کو اور تمام ہمدردانِ فن کو مسرت کے ساتھ یہ خبر پہنچاتا ہوں کہ عالی جناب نواب سر محمد سعادت علی خاں صاحب بہادر والئی ٹونک نے ریاست میں ایک یونانی شفاخانہ کھولنے کا وعدہ فرمایا ہے۔ یہ شفاخانہ عنقریب کھلنے والا ہے۔ اسکیم زیر تجویز ہے۔ اُمید ہے کہ اس سے ٹونک کے باشندے بہت فائدہ حاصل کرینگے اور طب قدیم کی نیک نامی میں اضافہ ہوگا

ابو الاحرار حکیم سید مظفر الدین احمد ٹونک

"کلیات ادویہ" پر تبصرہ

از جناب شفاء الملک حکیم عبد الحسیب صاحب دریا بادی ممبر بورڈ آف انڈین میڈیسن بورڈ گورنمنٹ یو۔پی لکھنؤ

"ہماری طب میں علم الادویہ کا شعبہ سب سے زیادہ غیر مدوّن اور غیر منقح سمجھا جاتا ہے اس موضوع کی کتابیں عام طور سے ہر طب [illegible] [illegible] ناحمت تحقیق پر پورے نہ اترتے [illegible] لیان وعاملان فن طب کے لئے مدد [illegible] میں کچھ کھا [illegible]

بے بدل ہے۔ ہر جگہ چند گنی چنی دواؤں کی تکرار اس خانہ میں کرکے دادِ تحقیق دی گئی ہے۔ ہماری یہ کتابیں طبِ جدید کے پرستاروں کو ہم پر ہنسنے اور ہمارے علم علاج پر مضحکہ کرنے کے بے شمار مواقع بہم پہونچاتی ہیں۔ خدا جزائے خیر دے، زبدۃ الحکما حکیم مولوی کبیر الدین صاحب (شیخ الجامعہ جامعہ طبیہ۔ دہلی) کو، جنہوں نے اپنی ساری زندگی اس فن شریف کی علمی خدمات کے لئے وقف کر رکھی ہے۔ حال میں ان کی توجہ اس اہم کمی کی طرف مبذول ہوئی اور اُنہوں نے اپنی محنت شاقہ سے (جو ان کی دیگر تصانیف میں بھی اسی طرح نمایاں ہے) کام لے کر۔ ایک ضخیم اور مبسوط کتاب "کلیاتِ ادویہ" کے نام سے تحریر فرمائی۔ جو انشاء اللہ ہمیشہ ہمیشہ طبی دنیا میں یادگار رہیگی، اور طب سے دلچسپی رکھنے والوں کو نسلاً بعد نسلٍ فائدہ پہونچاتی رہے گی۔

"میری رائے میں حکیم صاحب موصوف کی یہ کتاب نہ صرف جدّتِ موضوع بلکہ محنت و کاوشِ فکر، ترتیب و سلاست بیان کے اعتبار سے موصوف کی تمام پچھلی تصانیف اور تراجم پر (جن میں سے ہر ایک کا مطالعہ علمِ طب حاصل کرنے والے کے لئے لابدی اور ناگزیر ہے) فوق رکھتی ہے اس کتاب میں صرف ادویہ کے احکام و قوانین کلیہ، وضاحت اور تفصیل کے ساتھ بیان کئے گئے ہیں۔ بلکہ اصول علاج، اصول دوا سازی اور تاثیرات ادویہ کا بھی سیر حاصل بیان ہے۔ تاثیرات ادویہ کے ضمن میں "تقسیم ادویہ بلحاظ امراض" ہمارے علم معالجات میں ایک نہایت خوشگوار اضافہ ہے۔ اس سے متعلمین فن کو غیر معمولی سہولت حاصل ہو جائیگی۔ اور انہیں ایک مرض کی دوائیں جاننے کے لئے بے شمار کتب کی ورق گردانی سے نجات ملجائیگی۔ ہر مرض کی دوا، ہر ایک کا مخص اور جُداگانہ اثر، سب اکٹھا ایک جگہ ان کو مل جائیگا۔ اور طب جدید کے حاملین، جو ہماری طب سے دلچسپی رکھتے ہیں، ان کے لئے بھی یہ باب خصوصیت سے دلچسپ اور کارآمد ہوگا اور ان کو اسکے ذریعہ سے "فارماکوپیا" کی وسعت اور ہمہ گیری کا پورا پتہ چل سکے گا۔

"مزاج و درجات ادویہ، ادویہ کا اثر مختلف اعضاء بدنی پر، اصول استفراغ وغیرہ وغیرہ مباحث جن پر ہماری ادویہ اور علم علاج کا دارومدار سمجھا جاتا ہے۔ ان کو فاضل مصنف نے اس خوش اسلوبی سے بیان کیا ہے کہ نہ صرف ہمارے طالب علم اس کی وجہ سے اپنے فن کی تحصیل میں غیر معمولی آسانی محسوس کریں گے بلکہ اُن لوگوں کو بھی تسلّی حاصل ہو جائے گی جو ان مسائل کو یا تو سمجھتے ہی نہ تھے، یا پرانے مصنفین کے جامع اور محض مقلدانہ طرز تحریر کی بدولت ان سے بدظن ہو کر طب سے اعتقاد اُٹھا بیٹھے تھے۔

"امید ہے کہ اس کتاب کو بھی بفضلِ خدا وہی مقبولیت اور مرجعیت طبی دنیا میں حاصل ہوگی جو فاضل محترم کی دیگر کتب کو حاصل ہوئی ہے اور جسکی نظیر عہد حاضر کی طبی دُنیا میں مفقود ہے۔ ہر طبی درس گاہ میں اس کتاب کو ضرور بالضرور داخل نصاب کیا جانا چاہیئے۔ طلبہ کے علاوہ مطب کرنے والے اطبا کے لئے بھی اس کا بالاستیعاب مطالعہ بہت مفید ہے۔ اُنہیں اس سے اپنے مطب اور دواخانہ کے سلسلہ میں ایسی بیش بہا امانت حاصل ہوگی جو انہیں شاید کسی اور کتاب سے کبھی نہ مل سکے۔ اس کتاب کی اشاعت کا ایک اہم پہلو یہ ہے کہ اسے اعلیٰ حضرت ہز اگزالٹڈ ہائنس سلطان العلوم حضور نظام دکن (خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ) نے اپنا شرف انتساب عطا فرمایا ہے۔ اعلیٰ حضرت طب یونانی کے اس وقت سب سے بڑے سرپرست ہیں۔ فاضل مؤلف کا شاہکار بے شک اسی قابل تھا کہ شاہ آصف جاہ اسکی سرپرستی اور ہمت افزائی فرمائیں۔ امید ہے کہ اس طرح ذات شاہانہ کی توجہ عالی ہماری طب پر منعطف رہے گی تاکہ ہمارے اطبا کی فنی خدمات کے سلسلہ میں برابر ہمت افزائی ہوتی رہے۔"

پتہ :- دفتر المسیح، قرول باغ، دہلی

مجربات

از جناب حکیم سید محمد اسد علی صاحب ایم آر اے ایس لندن ایف ٹی ایس آنریری مجسٹریٹ جودھپور

سرمہ اکسیر چشم تخم سرس سیاہ پانچ ماشہ، ماميران چینی تین ماشہ، کافور بھیم سینی پانچ ماشہ، ناخن فیل ۵ ماشہ، سعد کوفی ۵ ماشہ، چاکسو مدبرہ ۸ ماشہ، کشتہ جست ۵ ماشہ۔ ان سب چیزوں کو ایک بوتل سبز سونف کے پانی میں کھرل کریں اور بہت احتیاط سے شیشی میں اٹھا رکھیں۔

فوائد:۔ سبل، ناخونہ، بدگوشت، بیاض چشم، کھٹک و سوزش کے لئے اکسیر ہے۔

اکسیر ناصور رال دو تولہ، سفیدہ کاشغری چار ماشہ، موم سفید ۲ تولہ، سیندور چار ماشہ، روغن کنجدہ تولہ، کمیلا چھ ماشہ، مردار سنگ چھ ماشہ، شراب عمدہ پانچ تولہ۔ پہلے روغن کنجد کو گرم کرکے جھاگ دور کریں، پھر اس میں موم کو پگھلائیں اور ساتھ ہی رال کو ڈال کر ملائیں۔ اس کے بعد سب دواؤں کو خوب باریک پیس کر تیل میں ڈال دیں، اور ہلکی آنچ لگا کر اتار لیں۔ اور تھوڑی تھوڑی شراب اس میں ڈال کر نیم کے ڈنڈے سے ملاتے جائیں۔

فوائد:۔ ہر قسم کا ناصور خواہ انسان کے ہو یا حیوان کے، اور چاہے کسی جگہ ہو اس دوا کے استعمال سے جاتا رہتا ہے حسب ضرورت لگائیں۔ اگر ممکن ہو تو ناصور کو پہلے نیم کے پتوں کے پانی سے دھو بھی لیا کریں۔

از جناب حکیم فتح محمد صاحب خان گڑھ

سفوف چترک بیخ چترک ۶ ماشہ، پیپلی چھ ماشہ، آملہ چھ ماشہ، بہیڑہ ۶ ماشہ، نمک سونچر ۶ ماشہ، ہینگ عمدہ ایک ماشہ سب چیزوں کو کوٹ چھان کر سفوف تیار کریں، اور ایک ماشہ صبح اور ایک ماشہ شام چند گھونٹ پانی کے ساتھ کھا لیا کریں۔ **فوائد:۔** یہ نسخہ جناب خلیفہ نور الدین صاحب قادیانی کا ہے۔ پیٹ کے اکثر امراض کے لئے مفید ثابت ہوا ہے۔

حبوب وجع المفاصل شحم حنظل، ایلوا ۶ ماشہ، غاریقون ۶ ماشہ، سورنجان شیریں ۶ ماشہ، پوست ہلیلہ زرد ۶ ماشہ سنا مکی ۶ ماشہ۔ تمام دواؤں کو اچھی طرح باریک کوٹ چھان لیں۔ اور گھی کوار کے لعاب میں کالی مرچوں کے برابر گولیاں بنا لیں، اور کچھ دن تک چھ گولیاں پانی کے ساتھ کھلائیں، بعد میں دو گولیاں کھلایا کریں۔

فوائد:۔ وجع المفاصل (گٹھیا) درد کمر کے لئے خصوصاً اور دوسرے جوڑوں کے دردوں کے لئے عموماً مفید ہے۔

حب کرنجوہ مغز کرنجوہ، مرچ سیاہ، مغز جمال گوٹہ مدبر، سونٹھ۔ ہم وزن لے کر سب کو کھرل کریں اور چنے کے برابر گولیاں بنا لیں اور ایک دو گولی تک ہمراہ دودھ کھلائیں۔

فوائد:۔ باد فرنگ، جذام، برص اور بہق وغیرہ کے مواد کو براہ اسہال دفع کرنے میں اکسیر ثابت ہوئی ہیں۔

حب مدر حیض ہینگ بریاں، ایلوا، ہیراکسیس، مرکی ہر ایک ۶ ماشہ حسب معمول چنے برابر گولیاں بنا لیں۔ اور دو گولیاں گرم پانی کے ساتھ استعمال کرائیں۔ **فوائد:۔** بندش حیض، بے قاعدگی حیض اور درد حیض کے لئے مفید ہیں۔

سفوف الاجابت گل سفیدہ تولہ، سپیل سپاری ۲ ½ تولہ، خولنجان ۲ ½ تولہ، سیوس اسپغول ۲ ½ تولہ سب کو ملا کر سفوف بنا لیں اور ۳ ماشہ یہ سفوف پانی کے ساتھ کھلائیں۔

فوائد:۔ [illegible] شلب اور بار بار پیشاب آنے کے مرضوں میں بہت مفید ہے۔

سفوف دافع لرزہ

صندل سرخ دو تولہ، لونگ ۳ ماشہ، عود [illegible] ماشہ، [illegible]
۳ ماشہ، کوٹ کر سفوف بنائیں۔ اور [illegible] ماشہ تک حسب ضرورت [illegible] کے ساتھ دیں۔

فوائد:۔ بخار لرزہ، کثرت پسینہ، کمزوری اور پرسوت وغیرہ کو دور کرتا ہے۔

جناب حکیم محمد عبداللہ شریف صاحب طبیب ثانی سرکار عالی تعلقہ شورا پور

سفوف ڈبہ اطفال

رب السوس ایک تولہ، عصارہ ریوند ایک تولہ۔ دونوں چیزوں کو خوب باریک پیس کر چھان لیں۔ اور دودھ کے وقت ایک رتی سے دو رتی تک ماں کے دودھ میں حل کر کے بچے کو پلا دیں۔ دو چار منٹ کے بعد قے ہو کر بلغم خارج ہو جائے گا۔ اور فوراً مرض میں کمی نظر آئے گی۔ اگر قے نہ ہو تو ایک اجابت ضرور ہو گی جس میں بلغم خارج ہو جائیگا۔ ماں کا دودھ نہ مل سکے تو نیم گرم پانی میں حل کر کے بھی دے سکتے ہیں جن بچوں کے سینہ میں بلغم جمع رہتا ہو اور سانس لیتے وقت خرخراہٹ محسوس ہوتی ہو ان کو بطور حفظ ما تقدم کبھی کبھی استعمال کرایا جائے تو بچے مرض ڈبہ سے محفوظ رہیں گے۔

عرق رمد

پھٹکری خام ایک ماشہ۔ عرق گلاب ۵ تولہ۔ پھٹکری کو باریک پیس کر عرق گلاب میں ڈال دیں۔ اور روزانہ تین چار بار دو دو قطرے آنکھوں میں ٹپکائیں۔ فوائد:۔ آشوب چشم کے لئے نہایت مفید ہے۔ سُرخی کو کاٹتا ہے۔

سفوف ہاضم ترش

دانہ الائچی کلاں ۵ تولہ، دانہ الائچی خورد ۵ تولہ، ست لیموں ۱۰ تولہ، نمک لاہوری ۲۰ تولہ، مرچ سیاہ ۱۰ تولہ، زنجبیل ۱۰ تولہ۔ تمام چیزوں کو کوٹ چھان کر سفوف بنالیں۔ مقدار خوراک ایک ماشہ۔

فوائد:۔ بدہضمی، سینہ کی جلن اور متلی کے لئے خاص طور پر مفید ہے۔ دن بھر میں تین بار یہ سفوف استعمال کرایا جا سکتا ہے۔

جناب حکیم ڈاکٹر پیر محمد صاحب ٹانک

دوائے مُدِر

پوست بیخ مدار، تخم ترب، بادیان، برگ سداب، تخم شبت، تخم گندنا، پوست بیخ کاسنی، کوہ خشک ہر ایک چار ماشہ، مویز منقی ۹ دانہ۔ سب دواؤں کو ڈیڑھ پاؤ پانی میں جوش دیکر صاف کر لیں اور تین تولہ پرانا گڑ ملا کر مریضہ کو نہار منہ صبح کے وقت پلائیں۔ فوائد:۔ آٹھ دن کے استعمال سے بند سے بند حیض کھل جاتا ہے۔

حمول مُدِر

نمک لاہوری، ایلوا، جند بید ستر، کندر ہر ایک ایک ماشہ، زعفران اصلی ۴ رتی۔ سب چیزوں کو باریک پیس کر دو تولہ روغن گل ملائیں۔ اور گائے کے ایک عدد پتّے کا پانی اضافہ کر کے روئی کا پھایہ تر کریں اور دائی کے ذریعہ اندام نہانی میں رکھوائیں۔

فوائد:۔ بندش حیض کو کھولنے میں عجیب اثر رکھتا ہے۔ اگر دوائے مدر اور حمول مُدر دونوں کا استعمال ساتھ ساتھ کیا جائے تو کامیابی یقینی ہو جاتی ہے۔

جناب حاجی پیر بخش صاحب شمسی، ایل ڈی ایس، ڈیرہ غازی خاں

دوائے نزول الماء ابتدائی

زعفران ۴ رتی، افیون ایک ماشہ، شب یمانی ۲ ماشہ، سمندر جھاگ ۲ ماشہ، نوشادر ۲ ماشہ، نیلا تھوتھا ۴ رتی، زنگار ۳ رتی، صمغ عربی ۳ ماشہ، ان سب دواؤں کو بہت باریک کھرل کر کے صبح و شام سلائی سے آنکھ میں لگائیں۔ فوائد:۔ ابتدائے موتیابند کے لئے یہ دوا بہت مفید ثابت ہوتی ہے۔

سنون شمسی

پوست مغیلاں ۴ تولہ۔ سنگ جراحت سوختہ ایک تولہ، پت پاپڑہ ایک تولہ۔ چھالیا ایک تولہ، فلفل سیاہ ایک ماشہ، زنجبیل ایک ماشہ، پھٹکری بریاں ۲ تولہ، گل انار دو تولہ، پوست انار دو تولہ، قرنفل ۳ ماشہ، الائچی خورد [illegible] بادام سوختہ نمک لاہوری ایک تولہ۔ باریک کوٹ چھان کر بطور منجن استعمال کریں۔

فوائد:۔ دانتوں اور ڈاڑھوں کے اکثر امراض کو یہ منجن [illegible]

جوابات

(۱) **کافور کا نسخہ**:۔ (الف) آپ کتاب رموزِ صنعت و حرفت کا مطالعہ کریں۔ (حکیم شمس الحق خاں)

(۲) **امراض جگر وغیرہ**:۔ آپ ایک مدت تک مسلسل یہ نسخہ استعمال کریں:۔

ایسٹنگس سیرپ ۴۰ بوند۔ سیرپ کیلسیم ہائپوفاسفیٹ ایک ڈرام۔ ٹنکچر کواشیا ۲۰ بوند۔ پانی اتنا کہ سب مل کر ایک اونس ہو جائے۔ یہ ایک خوراک ہو۔ ایسی ایسی تین خوراکیں روزانہ استعمال کیجئے۔ اور خالی پیٹ دوا نہ پیجئے۔ تینوں مرتبہ کچھ کھانے کے بعد پیجئے۔ (ڈاکٹر سعید احمد)

(ب) فنتین ایک تولہ، ہیرا ہینگ ایک تولہ، کشتہ فولاد اعلیٰ ۳ ماشہ، نوشادر ۴ ماشہ، چاروں چیزوں کو خوب باریک کر لیں اور ۴، ۴ رتی صبح اور شام پھانک کر اوپر سے عرق بادیان آدھ پاؤ پی لیں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) کشتہ خبث الحدید ۲ رتی معجون گوگل ایک تولہ میں ملا کر رات کو سوتے وقت کھائیں۔ اور مصطگی رومی ایک ماشہ جوارش شاہی ۹ ماشہ میں ملا کر صبح و شام دونوں وقت کھائیں۔ (حکیم سید غلام مرتضےٰ شاہ)

(د) آپ جوارش جالینوس ۶-۶ ماشہ صبح اور شام ہمراہ عرق سونف، عرق گلاب اور شربت دینار ۲-۲ تولہ پیا کریں۔ (حکیم شمس الحق خاں)

(۳) **پوست اخروٹ سبز**۔ (الف) مجھے افسوس ہے کہ ان چیزوں کے متعلق میری واقفیت بہت محدود ہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) پوست اخروٹ سبز، نینی تال اور کشمیر وغیرہ سے، اگر آپ کا کوئی ملنے والا ہو منگوالیں۔ پھول جوت سنبھلی میں نہیں جانتا کیا چیز ہے۔

(حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) یہ چیزیں ہمالیہ ڈرگ کمپنی دیرہ دون سے مل سکتی ہیں۔ (حکیم سید غلام مرتضےٰ شاہ)

(د) پوست اخروٹ سبز مجھ سے جس قدر مرضی ہو منگوالیں۔ نہایت ارزاں چیز ہے اس وقت دستیاب ہو سکتا ہے۔ پھر اس کا موسم نہیں رہیگا

(سید مہربان علی رضوی معرفت چودہری نبی بخش اینڈ سنز مارکیٹ شملہ)

(۴) **ورم اطراف**:۔ پیروں پر ورم ہونا خود کوئی بیماری نہیں ہے۔ بلکہ کسی دوسری بیماری کی ایک علامت ہے۔ یہ ورم بالعموم دل کے امراض میں، جگر کے امراض میں، اور گردے کے امراض میں ہو جایا کرتا ہے۔ آپ نے چونکہ اور کوئی علامت تحریر نہیں فرمائی۔ اسلئے یہ نہیں کہا جا سکتا کہ ورم کا باعث دل کا مرض ہے یا جگر یا گردے کا۔ صرف قیاس پر نسخہ بھی بیکار ہے۔ ممکن ہو تو مقامی طور پر کسی اچھے معالج کو دکھایئے، اور ضرورت ہو تو پیشاب کا کیمیاوی اور خوردبینی امتحان بھی کرا لیجئے۔ غفلت نہ کیجئے یہ ورم اکثر و بیشتر کسی سخت مرض کی علامت ہوتا ہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) سقمونیا ولایتی، صبر زرد (ایلوا)، گل سرخ سب ہموزن پانی میں کھرل کر کے چنے کے برابر گولیاں بنالیں اور دو دو گولیاں روزانہ رات کو سوتے وقت نیم گرم پانی کے ساتھ کھلائیں۔ اور ہر دوسرے روز ناغہ کر دیا کریں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) معجون دبید الورد ۶ ماشہ عرق بادیان و مکوہ کے ساتھ استعمال کرائیں۔ (حکیم سید غلام مرتضےٰ شاہ)

(د) مکو خشک، سورنجان شیریں، نوشادر، تخم ستیاناسی ہموزن لے کر سفوف بنائیں۔ اور ۲-۲ ماشہ صبح و شام پانی کے ساتھ کھلایا کریں۔ اس سے تمام شکایات جاتی رہیں گی۔ (حکیم شمس الحق خاں)

(۵) **غدود کی بڑھوتری**:۔ (الف) اگر یہ غدود پک گئے ہیں اور ان میں پیپ ہے تب تو شگاف دلوا کر اسے ضرور خارج کرا دیجئے اگر صرف متورم اور سخت ہیں تو حسب ذیل دوائیں استعمال کیجئے:۔

سیرپ فیری آیوڈائڈ ۳۰ بوند۔ گلیسرین ۱۰ بوند۔ کاڈلیور آئل ایک ڈرام۔ گوند کا پانی حسب ضرورت، ایکوا اینیسی اتنا کہ سب مل کر آدھا اونس ہو جائے۔ سب کو ملا کر ایملشن بنالیں۔ یہ ایک خوراک ہو روزانہ ایسی تین خوراکیں استعمال کرایئے۔ اس کے علاوہ غدودوں پر روزانہ "آیوڈیکس" کی مالش کرایئے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) غدود انشاء اللہ جلد جاتے رہیں گے بشرطیکہ دوا کا استعمال برابر دو تین مہینے تک کیا جائے۔ بکری کے گردہ کی صاف کی ہوئی چربی ایک تولہ کے ساتھ چار ماشہ پارہ خوب حل کریں اسکے بعد اس میں نو تولہ چربی مذکور اور شامل کر دیں پھر حسب ضرورت دوا لے کر غدود پر آہستہ آہستہ مالش کریں۔ مالش دن میں دو تین بار کرنی چاہیئے۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) [illegible] ماشہ تولہ دونوں کو اس قدر کھرل کیا جائے کہ پارہ بالکل جذب ہو جائے پھر پانچ تولہ شہد خالص اس میں ملا کر خوب کھرل کریں۔ [illegible] لگا کر غدود پر چسپاں کر دیں۔ ہر بار نیم کے پانی [illegible] دھو کر مرہم لگایا جائے اگر کبھی چھوٹے چھوٹے دانے نکل [illegible] پھوڑی مرہم لگایا جائے۔ [illegible] (حکیم سید مظفر الدین ذکی)

[illegible] ایک ماشہ ملا کر [illegible] استعمال کریں۔ (حکیم [illegible])

[illegible]

(ب) بہمن سرخ، بہمن سفید، تودری سرخ، تودری سفید، تخم اسپست، مغز تخم خربزہ، تخم ترہ تیزک، تخم پیاز، تخم چوکہ، تخم اوٹنگن، تخم ہلیون، تخم شلجم ہرایک ساڑھے تین ماشہ، شقاقل مصری، دانہ الائچی خورد، پیپل، سونٹھ، خولنجان، دارچینی، تج ہرایک ساڑھے چار ماشہ پہلے دواؤں سے تخمی ترنجبین کو گائے کے دودھ میں رات کو بھگو دیں اور صبح آگ پر رکھیں جب دوا گاڑھی ہو جائے تو نیچے اتار کر اس میں دواؤں کا سفوف ملائیں۔ خوراک ایک تولہ ۶ ماشہ تک شیر گاؤ آدھ پاؤ کے ساتھ علی الصباح۔ لوہے کا بجھایا ہوا پانی پلائیں اور کھٹی چیزیں بالکل نہ دیں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) کشتہ قلعی ۲ ماشہ، شورہ ۲ ماشہ۔ دونوں کو خوب کھرل کر کے رکھیں۔ اور ایک ماشہ یہ دوا ہمراہ شیر گاؤ پھانکیں۔ قابض اور گرم چیزوں سے پرہیز کریں۔ (ابوالاحرار حکیم سید مظفر الدین احمد ٹونکی)

(د) کشتہ مرجان ۲ رتی لبوب کبیر ۶ ماشہ میں ملا کر رات کو سوتے وقت استعمال کریں اور جوارش زرعونی ۶-۶ ماشہ کھانا کھانے کے بعد دونوں وقت کھائیں (حکیم سید غلام مرتضٰی شاہ)

(ہ) برہمی بوٹی، اقاقیا، ست سلاجیت کرم دانہ، عصارہ لحیۃ التیس، کشتہ حجر الیہود، کشتہ بیضہ مرغ، کشتہ مرجان، ترپھلہ، گل دھاوا سب دوائیں ہم وزن لے کر یک جان کریں اور بقدر ۲-۳ ماشہ دن میں دو وقت ہمراہ عرق حب الآس ۲ تولہ پلایا کریں۔ مجرب ہے۔ (حکیم شمس الحق خاں)

(۷) **تر خارش** ۔ (الف) آپ چند روز "اسٹیناکسل" کا استعمال کیجئے۔ یہ ٹکیاں ہوتی ہیں روزانہ تین ٹکیاں استعمال کیجئے۔ لگانے کے لئے یہ مرہم بنا لیجئے زنک اوکسائڈ ایک ڈرام۔ ایسڈ سیلی سلک آدھا ڈرام۔ ویسلین ایک اونس۔ سب کو ملا لیں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) رسوت، چاکسو، منڈی، برہمڈنڈی، نیل کنٹھی، گل نیلوفر، سرپھوکہ، صندل سفید، صندل سرخ، شاہترہ، برگ حنا، جوالسہ، برگ نیم، برگ جل نیم، برگ بکائن، گل کچنال ہرایک دو تولہ۔ سب چیزوں کو باریک کر کے چنے کے برابر گولیاں بنالیں اور ۲-۳ گولیاں صبح و شام شربت عناب ۲ تولہ کے ساتھ استعمال کریں۔ دوا کم سے کم ایک مہینے تک استعمال کریں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) اگر آپ ہمدرد صحت کے لئے پانچ خریدار مہیا کر دیں تو میں آپ کو دوا مفت دونگا میرے پاس موجود ہے۔ انشاء اللہ ایک ہفتہ میں صحت ہوجائیگی (ابوالاحرار حکیم سید مظفر الدین احمد ٹونکی)

(د) شاہترہ ۶ ماشہ، چرائتہ ۶ ماشہ، عناب ۶ دانہ، سرپھوکہ ۶ ماشہ، گل منڈی ۶ ماشہ، ہلیلہ سیاہ ۶ ماشہ، صندل سرخ ۶ ماشہ، سب دوائیں رات کو گرم پانی میں بھگو کر صبح چھان لیں اور شربت عناب ۲ تولہ ملا کر دس بارہ دن تک پئیں اور آب لیموں روغن چنبیلی میں ملا کر جسم پر لگائیں۔ اس کے بعد کاربالک صابن سے دھو ڈالیں۔ (حکیم سید غلام مرتضٰی شاہ)

(ہ) آپ حسب ذیل ضماد مقام خارش پر لگائیں۔ نسخہ:۔ رسوت، کمیلہ، کافور، مردار سنگ ہموزن لے کر کوٹ پیس لیں اور روغن نارجیل ملا کر مقام خارش پر لگائیں۔ اور مندرجہ ذیل نسخہ استعمال کیجئے۔ نسخہ:۔ برگ شاہترہ، چرائتہ، گل حنا، گل نیم، برادہ صندل سرخ ہرایک چار ماشہ پانی میں جوش دیکر چھان کر شربت عناب دو تولہ حل کریں اور صبح و شام دونوں وقت پئیں۔ (صبیر محمد یعقوب)

(و) آپ گندھک مصفٰی ایک ماشہ صبح و شام ہمراہ شربت عناب یا شربت افسنتین پیا کریں اور روغن دیودار اور مکھن ۵-۵ تولہ میں شنگرف دو تولہ خوب کھرل کر کے رکھیں اور بدن پر لگا کر کاربالک صابن سے غسل کریں۔ چند بار عمل کرنے سے صحت ہو جائیگی۔ (حکیم شمس الحق خاں)

(۸) **پیٹ کا درد** ۔ (الف) آپ مقامی طور پر کسی ہوشیار معالج کو دکھایئے۔ ممکن ہے کہ آپکے پتے میں پتھری پیدا ہو گئی ہو۔ یہ بھی ممکن ہے کہ "اپینڈی سائٹس" ہو۔ آپ نے مقام درد نہیں بتایا۔ اس لئے کچھ سمجھ میں نہیں آتا کہ کس عضو میں درد ہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) یہ نسخہ حکیم دلبر حسن خاں صاحب کی کتاب لب التجربات سے نقل کیا گیا ہے۔ میرے تجربہ میں بارہا آیا ہے۔ نسخہ:۔ گندھک آملہ سار ۲ تولہ، نوشادر دیسی ۲ تولہ، سونٹھ ۳ تولہ، مرچ سیاہ ۳ تولہ، فلفل دراز ۳ تولہ، لونگ ۱ تولہ، جواکھار ایک تولہ، گل مدار ایک تولہ، سہاگہ بریاں ایک تولہ، ہینگ بریاں ۶ ماشہ، نمک سیاہ ۵ تولہ۔ دواؤں کو باریک کر کے ۱۰۰ عدد کاغذی لیموؤں کے پانی میں کھرل کر کے چنے کے برابر گولیاں بنالیں۔ خوراک ایک گولی سے چار گولیوں تک دن میں دو تین بار۔ غذا کے بعد ضرور دیں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) زعفران کشمیری ۳ ماشہ، ایلوا ایک ماشہ، اجوائن خراسانی ایک ماشہ، سہاگہ ایک ماشہ لعاب گھی کوار ایک تولہ میں کھرل کر کے مونگ کے برابر گولیاں بنالیں اور ڈیڑھ دو رتی یہ گولیاں حسب برداشت بچہ کو شام کے کھانے کے بعد کھلائیں۔ (ابوالاحرار حکیم سید مظفر الدین احمد ٹونکی)

(د) نمک چرچٹہ آدھ ماشہ، نمک مولی آدھ ماشہ جوارش جالینوس نو ماشہ میں ملا کر دن میں دو بار استعمال کرائیں کچھ مدت کے استعمال سے فائدہ ہو جائیگا۔ (حکیم سید غلام مرتضٰی شاہ)

(ہ) بیخ حنظل، بیخ آکھ، ترپھلہ، چاروں نمک گل آکھ، فلفل، دار فلفل، نمک مولی، جند بیدستر، دارچینی، نوشادر، سب چیزیں ہموزن لے کر سفوف بنائیں اور صبح و شام دونوں وقت کھانا کھانے کے بعد ۳-۴ رتی یہ دوا عرق سونف کے ساتھ کھلائیں۔ (حکیم شمس الحق خاں)

(۹) **تیلوں کی صفائی** :۔(الف) یہ سوال کسی مریض یا مرض کے متعلق نہیں ہے اور نہ کسی دوا ہی سے اس کا کوئی تعلق ہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) آپ جواب سوال نمبر ۱ پر عمل کریں۔ (حکیم شمس الحق خاں)

(۱۰) **بواسیر** :۔(الف) لگانے کے لئے آپ "ریکٹو سیرال" کا استعمال کیجئے [illegible]

[illegible] روزانہ تین [illegible] کے حساب کھائیے۔ [illegible]

(ب) تخم سرس کو باریک کر کے رکھیں اور ۱-۱ ماشہ صبح وشام باسی پانی کے ساتھ کھائیں۔ دو تین دن میں خون آنا بند ہو جائیگا۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) مغز تخم نیب ایک تولہ، مغز بکائن ایک تولہ، رسوت ایک تولہ۔ تینوں چیزوں کو ۱۰ تولہ مولی کے پانی میں حل کر کے ایک ایک رتی کی گولیاں بنائیں۔ اگر قبض ہو تو عرق بید مشک ۵ تولہ شربت بنفشہ دو تولہ کے ساتھ کھائیں۔ ورنہ پانی کے ساتھ ایک گولی کھائیں۔ (ابو الاحرار حکیم سید مظفر الدین احمد ڈنگی)

(د) ہلیلہ سیاہ ایک تولہ، تخم مہندی ایک تولہ، الائچی خورد ایک تولہ، تخم بکائن ایک تولہ سفوف کر کے رکھیں اور ۳-۳ ماشہ صبح و دوپہر و شام پانی کے ساتھ پھنکائیں۔ (حکیم سید غلام مرتضٰے شاہ)

(ہ) آپ عمدہ رسوت ایک ماشہ کو آدہ پاؤ دہی میں ملا کر ہفتہ عشرہ تک استعمال فرمائیں۔ ہر پہیرہ کے روزانہ استعمال میں کوئی مضائقہ نہیں۔
(حکیم راجیشور مہتہ)

(و) آپ تخم ترمرہ، کتھہ سفید، گل نیم، پوست سنگترہ سوختہ، سب چیزیں ہموزن لے کر سفوف بنائیں۔ اور ۲-۲ ماشہ یہ سفوف مکھن میں رکھکر صبح اور شام کھایا کریں۔ (حکیم شمس الحق خاں)

(۱۱) **خصیہ کی بڑھوتری**۔ مریض کو دیکھے بغیر کوئی مفید نسخہ نہیں لکھا جا سکتا۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) مہوہ کو پانی میں پکائیں۔ پھر اسے پیس کر خصیہ پر لگائیں۔ اوپر ارنڈ کا پتہ رکھ کر لنگوٹ باندہ دیں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) زردی بیضۂ مرغ ایکعدد میں ہلدی زرد ۳ ماشہ سفوف کر کے ملائیں اور صبح وشام خصیہ پر لیپ کریں۔ (حکیم سید غلام مرتضٰے شاہ)

(د) اگر لڑکے کو صبح نہار منہ جوارش زرعونی تین ماشہ ہمراہ عرق بادیان دیجائے اور رات کو گل ٹیسو ایک تولہ کو پانی میں پکا کر روغن کنجد ایک تولہ ڈال کر اس کی ٹکور کی جائے تو امید ہے انشاء اللہ تعالیٰ ضرور فائدہ ہو جائیگا۔ (حکیم عظمت علی خاں لدھیانہ)

(ہ) آپ خصیہ پر روغن سیاہ زیری میں جند بید ستر گھس کر لگائیں۔ (حکیم شمس الحق خاں)

(۱۲) **صحت بخش نسخہ**:۔ (الف) اخلاط اور انکی مقدار کی افراط و تفریط کے متعلق تو آپ کوئی حکیم صاحب جواب دیکھیں گے۔ مگر اتنا کر سکتا ہوں کہ آپ کو تندرست رہنے کے گر بتادوں جس قدر صاف اور تازہ ہوا مل سکے اس میں سانس بھی لیجئے اور جسم کے جو حصے برہنہ رکھے جا سکتے ہیں اسی ہوا میں انہیں برہنہ بھی رکھیئے۔ ہماری جلد میں بھی لاکھوں مسامات ہیں اور ان کے راستہ سے بھی تازہ ہوا یعنی آکسیجن ہمارے خون میں شامل ہوتی اور اسے صاف کرتی رہتی ہے۔ بند کمرے، متعفن آمیز اشیاء اور دیگر غلاظتوں کا قرب تا حد امکان کبھی گوارا نہ کیجئے۔ دفتروں کے کمرے اگرچہ بالعموم ہوادار ہوتے ہیں، لیکن انکے اندر بیٹھنا بھی تقریباً وہی حکم رکھتا ہو جو بند کمروں میں بیٹھنا کیونکہ وہاں کثرت آدمی ایک جگہ جمع ہوتے ہیں۔ اسلئے وہاں سے نکلنے کے بعد لازمی طور پر چند گھنٹے بالکل کھلی ہوا میں گذاریئے۔

روشنی اور دھوپ تمام فاسد خلطوں کو جلا دیتی ہیں۔ ان سے بچنے کی بجائے اپنا بیشتر وقت انہی میں صرف کیجئے۔

روزانہ کھلی ہوا میں باقاعدہ ورزش کیجئے۔ تاکہ اچھی طرح بھوک بھی لگے اور فاسد اخلاط جمع نہ ہونے پائیں۔ غذا زود ہضم اور قوت بخش کھائیے اور مقررہ اوقات پر کھائیے سر شام سو جائیے اور علی الصباح دن نکلنے سے پہلے اُٹھئے جسم کے کپڑے، مکان اور کھانے پینے کے برتن بے حد صاف رکھیئے۔ تا حد امکان ہر حال میں مست اور خوش رہیئے۔ غصہ سے فاسد ترین مادے خون میں پیدا ہو جاتے ہیں۔ جو اعصاب کو ناکارہ کر دیتے ہیں اس سے بچیئے۔ ان تدابیر پر عمل پیرا ہونے کے بعد آپ کو برسوں بھی کسی حکیم یا ڈاکٹر کے گھر کی آستان بوسی نہ کرنی پڑیگی۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) آپ کا مقصد سمجھ میں نہیں آیا۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) دو رتی نارجیل دریائی تین تولہ گلاب میں گھس کر ہفتے میں ایک دو بار پی لیا کریں۔ (ابو الاحرار حکیم سید مظفر الدین احمد)

(د) ہر خلط کے لئے تدبیر جداگانہ ہے۔ اس لئے ایک ہی دوا سب شکایتوں کے دور کرنے کے لئے کافی نہیں ہو سکتی۔ (حکیم شمس الحق خاں)

(۱۳) **تل**۔ (الف) تل دور نہیں ہوا کرتے۔ بس اتنا ہو سکتا ہے کہ ان کا رنگ ذرا ہلکا ہو جائے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) سوڈا بائیکارب، نشاستہ گندم، مغز بادام، کف دریا، زعفران، ہرسوں زرد، گل سرخ ہر ایک ایک تولہ، سنکھ سودہ، نوشادر پھٹکری ہر ایک نو ماشہ، سعد کوفی ڈیڑھ تولہ، صابون ولایتی آدہ پاؤ، پہلے سب دواؤں کو خوب باریک کریں، پھر صابون میں خوب حل کر شیشی میں رکھیں۔ اور حسب ضرورت لے کر پانی میں ملائیں اور منہ پر کم سے کم دس منٹ تک ملیں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) سلفر پریسی پیٹیڈ ۲ ماشہ ویسلین میں ملا کر چہرہ پر ملیں۔ (حکیم سید غلام مرتضٰے شاہ)

(د) کف دریا، بورۂ ارمنی، شب یمانی، سفیدہ کاشغری، برنج ساٹھی، حب یوسف، گل سرخ، قسط تلخ، مغز بادام تلخ، سنبل الطیب۔ سب چیزیں ہم وزن لے کر پیس لیں اور روغن بادام تلخ میں ملا کر سوتے وقت چہرہ پر لگائیں۔ صبح صابن سے چہرہ دھو کر کوئی سنو لگائیں۔
(میر محمد یعقوب)

(ہ) آپ تلوں پر یہ نسخہ بنا کر چند بار لگائیں۔ نسخہ:۔ نوشادر، قلمی شورہ قلمی، سجی ہر ایک ایک تولہ، ست پودینہ ۲ ماشہ، سب دواؤں کو [illegible] تل کی جگہ پر لگائیں۔ (حکیم شمس الحق خاں)

(۱۴) [illegible] کا لڑکے کی بہ نسبت [illegible] زیادہ ضروری ہے عورتیں بھی بعض نہایت اچھی مریض [illegible] آپریشن [illegible]

(ب) ... کھار، سنگ سرماہی، حجر الیہود، سہاگہ، قلمی شورہ، نوشادر ہر ایک ایک تولہ، خاکستر عقرب ۳ ماشہ سب کو باریک کر کے رکھیں اور ایک ایک ماشہ کی پڑیاں بنالیں پھر ۱ ماشہ کاسنی کو ایک سیر پانی میں جوش دیں۔ جب تین چھٹانک پانی رہ جائے تو چھان کر شربت دینار ۲ تولہ ملائیں اور ایک پڑیہ پھانک کر اوپر سے دوا پی لیں۔ شام کو معجون دبید الورد ۳ ماشہ کھا کر اوپر سے عرق بادیان پئیں۔ یہ دوا مسلسل استعمال کرنے سے انشاء اللہ شکایت جاتی رہے گی۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) کالی مرچ، شورہ، نوشادر، جواکھار، پھٹکری، سجی، سہاگہ، سینگ اصلی ہر ایک ۶ ماشہ۔ سب چیزوں کو خوب باریک پیس کر چینی کے ایک پیالہ میں رکھیں اور سرکہ نہایت تیز نو تولہ تھوڑا تھوڑا ڈال کے ملائیں اور ۳-۳ ماشہ صبح و شام یہ دوا چاٹیں۔ (ابوالاحرار حکیم سید مظفر الدین احمد)

(د) کشتہ حجر الیہود ۴ رتی معجون عقرب ۶ ماشہ میں ملا کر دن میں دو بار کچھ مدت تک استعمال کریں۔ (حکیم سید غلام مرتضیٰ شاہ)

(ہ) آپ اپنی اہلیہ محترمہ کو مندرجہ ذیل نسخہ استعمال کرائیں۔ بفضلہ مفید رہیگا۔ حجر الیہود سائیدہ ایک ماشہ، سنگ سرماہی سائیدہ ایک ماشہ جوارش زرعونی ۶ ماشہ میں ملا کر ہمراہ شیرہ وتو ۳ ماشہ شیرہ کاکنج ۳ ماشہ، شیرہ آلو بالو عرق انناس ۵ تولہ میں نکال کر شربت بزوری ۴ تولہ ملا کر پلائیں رات کو سوتے وقت روغن زیتون کا ایک بڑا چمچہ دودھ میں ملا کر پلا دیا کریں۔ (حکیم راجیشور مہتہ)

(۱۵) **داغ سفید**:۔(الف) کوئی چیز لگانے کی ضرورت نہیں ہے۔ چند روز میں خود ہی جلد کی رنگت تبدیل ہو کر ایک سی ہو جائے گی۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) بیخ انجیر جنگلی تر سرکہ میں گھس کر لگائیے۔ دو چار بار لگانے سے اگر وہاں دانہ یا آبلہ پڑ جائے تو استعمال ترک کر دیجئے۔ اسکے بعد دوبارہ لگائیے اسی طرح دو تین بار کرنے سے جلد اصلی حالت پر آجائیگی۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) باپچی تین ماشہ، کلونجی ۳ ماشہ، تخم لیموں ۳ ماشہ، نوشادر ۳ ماشہ، قلمی شورہ ۳ ماشہ۔ سب کو یک جان کر کے آب گھی کوار میں ملا کر حفاظت سے رکھیں اور بدن پر لگایا کریں۔ (حکیم شمس الحق خاں)

(۱۶) **نسخہ مقوی دل و دماغ**:۔(الف) اس قسم کے نسخے کوک شاستروں میں آپ کو کثرت سے مل جائینگے بنائیے اور لطف اٹھائیے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) یاقوت سرخ، کہربا شمعی، ہر ایک پانچ ماشہ، مروارید ناسفتہ، سنگ یشب ہر ایک ۶ ماشہ، مرجان نو ماشہ، مغز بادام شیریں پانچ تولہ مغز کدوئے شیریں ۱ تولہ، مغز خربزہ ایک تولہ، مغز پستہ دو تولہ، مغز چلغوزہ ۲ تولہ، مغز تخم خیارین ۲ تولہ، مصطگی رومی ڈیڑھ تولہ، شقاقل مصری ثعلب مصری، تودری زرد، تودری سرخ، بہمن سرخ، بہمن سفید ہر ایک ایک تولہ، دانہ الائچی خورد، تباشیر گیارہ گیارہ ماشہ، تخم لیموں، بوزیدان کباب چینی، دارچینی ہر ایک ۶ ماشہ۔ اندر جو شیریں بادرنجبویہ، گل سرخ ہر ایک ۶ ماشہ، مایہ شتر اعرابی ایک تولہ، بھوج پتر ۹ ماشہ، صندل سفید ایک تولہ، ورق طلا و ورق نقرہ ۶-۶ ماشہ، زعفران ۲ ماشہ، ابریشم مقرض سائیدہ ڈھائی تولہ۔ مربا سیب، شربت انار شیریں، رب آملہ شہد خالص و مصری کوزہ ہر ایک ڈیڑھ پاؤ، عرق گلاب آدھ سیر سے پہلے جریات کو کھرل کریں، پھر مربہ اور ورقوں کو حل کریں اور دوائیں باریک کر کے رکھیں۔ پھر مصری اور شہد کا قوام کر کے تمام دوائیں شامل کر کے معجون بنالیں۔ خوراک ۵ ماشہ سے نو ماشہ تک گائے کے دودھ کے ساتھ کھائیں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) کشتہ طلاء ۲ چاول معجون مفرح الارواح ۱۰ ماشہ میں ملا کر صبح و شام استعمال کریں۔ (حکیم سید غلام مرتضیٰ شاہ)

(د) کشتہ مرجان، کشتہ قلعی، کشتہ یشب، کشتہ عقیق، اقاقیا، ست سلاجیت، ترپھلہ، برہمی بوٹی ہر ایک ایک تولہ، لاجونتی، ثعلب مصری، تودری شقاقل مصری، بوزیدان ہر ایک نو ماشہ، جواہر مہرہ ۶ ماشہ، ورق نقرہ ایک تولہ، ورق طلاء دو ماشہ، مروارید سائیدہ دو ماشہ، مشک ۲ ماشہ۔ سب کو خوب کوٹ چھان کر سفوف بنائیں۔ اور ۳ ۳ ماشہ صبح و شام گائے کے دودھ کیساتھ کھایا کریں۔ (حکیم شمس الحق خاں)

(۱۷) **گنج وغیرہ**۔ (الف) مریض کو ایسی دواؤں کی ضرورت ہے جو دل کو اور اعصاب کو قوت دیں۔ کچھ مدت تک ہیموگلوبن سیرپ استعمال کرائیے اس سے خون کافی مقدار میں پیدا ہو جائیگا سر میں لگانے کے لئے اسمتھ اسٹینسٹریٹ کمپنی کلکتہ کا بنایا ہوا خوشبودار کیسٹر آئل استعمال کرائیے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) اطریفل زمانی ۶ ماشہ رات کو اور مربہ ہلیلہ ایک عدد صبح کے وقت کھایا کریں۔ (حکیم سید غلام مرتضیٰ شاہ)

(ج) مریض کو اطریفل کشنیزی ایک تولہ ہمراہ روغن بادام ۴ ماشہ و شیر گاؤ بوقت صبح نہار استعمال کرائیے اور رات کو سوتے وقت روغن لبوب سبعہ سر میں لگانا چاہیئے۔ (حکیم عظمت علی خاں)

(د) معجون برہمی ایک تولہ رات کو سوتے وقت کھائیں۔ (حکیم شمس الحق خاں)

(۱۸) **کف ابابیل**:۔(الف) مجھے افسوس ہے، اس چیز سے ناواقف ہوں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) کف ابابیل بے ضرر چیز ہے امراض چشم اور باہ کے لئے مفید ثابت ہو چکا ہے۔ رنگ سفید اور چمکدار ہوتا ہے۔ (حکیم شمس الحق خاں)

(۱۹) **ادرار**:۔ آج کل اس شکایت کا علاج دواؤں سے کم اور غذا ... سے زیادہ کیا جاتا ہے۔ ... تیار کردہ اس شکایت کے لئے موجود ہیں۔ ہارمونز بھی ایک ...

سوالات ؟

ضوابط اندراج

(۱) ہر خریدار کو سال بھر میں ایک سوال درج کرانیکا حق حاصل ہے۔ لیکن دوسرے سال اس حق کو استعمال نہیں کیا جا سکتا۔
(۲) سوال دو سطروں سے ہرگز زیادہ نہیں ہونا چاہیئے۔
(۳) دو سطروں سے زیادہ کے لئے خریداروں کو بھی تین آنے فی سطر کے حساب سے بھیجنے چاہئیں۔
(۴) اگر آپ رسالہ کے خریدار نہیں تو تین آنے کے ٹکٹ بھیج کر تین سطری سوال درج کرا سکتے ہیں۔ زیادہ سطور کے لئے مزید تین آنے فی سطر کے حساب سے ارسال کرنے چاہئیں۔
(۵) چار سطروں سے زیادہ لمبا سوال کسی خاص حالت کے سوا جس کا فیصلہ جناب مُدیر کر سکتے ہیں شائع نہیں ہو سکے گا۔
(۶) رسالہ کے خریداروں کو بھی سوال بھیجتے وقت نمبر خریداری اور پتہ ضرور لکھنا چاہیئے ورنہ تعمیل نہ ہوگی۔
(۷) سوال کی عبارت مختصر اور صاف ہونی چاہیئے۔ دفتر کو کاٹ چھانٹ کا اختیار بہر حال ہوگا۔
(۸) آئندہ ماہ سوال درج ہو جانیکی توقع زیادہ سے زیادہ ہر ماہ کی بیس تاریخ تک سوال دفتر میں پہونچ جانے کی صورت میں ہو سکتی ہے۔
(۹) ایسے سوالات رسالہ میں درج نہیں ہونگے جن کے لئے دواخانہ یا رسالہ کے پرمٹ کارڈ استعمال کئے گئے ہوں۔

مینیجر "ہمدرد صحت"

---

(۲۴) تقریباً تین سال غیر فطری عادتوں کا شکار رہا۔ پیشاب کے بعد مادہ خارج ہوتا ہے احلیل کے منہ پر جھلی سی جم جاتی ہے عضو میں ہر قسم کی خرابی پیدا ہو گئی ہے سوزش اور سلس البول کی شکایت پہلے ہی سے تھی لیکن اب ناقابل برداشت ہے۔ احتلام کی شکایت پیدا ہو رہی ہے دماغ اور اعصاب انتہائی کمزور ہو گئے ہیں۔ سردی سے نقصان پہنچتا ہے۔ عمر ۲۰ سال ہے، شادی نہیں ہوئی۔ میں بے حد ممنون ہونگا اگر کوئی مہربان ناخدا میری صحت کی ڈوبتی ہوئی ناؤ کو بچالے۔ (خریدار نمبر ۶۲۷)

(۲۵) میرے لڑکے کا (عمر تین مہینے) تاریخ پیدائش سے بایاں خصیہ مقابل کے خصیئے کے مقابلہ میں زیادہ لٹکا ہوا ہے۔ حجم میں فرق نہیں لیکن ایک انچ ایک اوپر ہے جب کھنچ جاتا ہے تو دونوں برابر ہو جاتے ہیں۔ آئندہ اس کے نقصانات کیا ہوں گے۔ اس کا علاج کیا جائے ؟ (خریدار نمبر ۱۹۰)

(۲۶) بواسیر کے مسّوں کو خشک کرنے کے لئے کوئی روغن یا مرہم کا نسخہ مرحمت فرمایا جائے۔ (خریدار نمبر ۸۱۶)

(۲۷) عمر ۳۰ سال ہے۔ پیشاب میں شکر آتی ہے دل، دماغ اور جگر بہت کمزور ہو گئے ہیں۔ اختلاج کی تکلیف بہت ہے۔ تھوڑی محنت میں دل کی رفتار بڑھ کر گھبراہٹ شروع ہو جاتی ہے۔ ہاضمہ قطعی خراب ہو گیا ہے، قبض دائمی ہے ہتھیلیاں ہمیشہ گرم رہتی ہیں کبھی حرارت بھی معلوم ہوتی صبح کھانے کے ایک گھنٹہ بعد و رات کو کھانے کے دو تین گھنٹے بعد دست آتا ہے۔ سونے کے بعد پہنا ہوا کپڑا بالکل تر ہو جاتا ہے۔ اسلئے ملتمس ہوں کہ کوئی نسخہ کم قیمت و زود اثر تحریر فرما کر راقم کو شکریہ کا موقع عنایت فرمائیں۔ (خریدار نمبر ۶۷۸۴)

(۲۸) مجھے ایک ایسی ڈکشنری کی ضرورت ہے جس میں تمام جڑی بوٹیوں کے نام اردو سے مرہٹی میں ہوں۔ (خریدار نمبر ۵۶۳۷)

(۲۹) میرے والد جن کی عمر ۶۰ سال ہے، کے عرصہ سے آنسو بہتے رہتے ہیں اور کبھی کبھی آنکھوں میں کھجلی بھی ہوتی ہے۔ حذاق کرام توجہ فرمائیں کہ بینائی جانے نہ پائے اور آنکھ درست ہو جائے۔ (خریدار نمبر ۶۳۵۵)

(۳۰) میرے ایک دوست جنکی عمر ۲۶ یا ۲۷ سال ہے، عرصہ تین سال سے نزلہ دائمی میں مبتلا ہیں۔ رات کو باہر نکلنے سے چھینکیں آنی شروع ہو جاتی ہیں پھر ہفتہ عشرہ تک چھٹکارا نہیں ہوتا، دائمی قبض سے سر میں درد رہتا ہے جریان کی شکایت بھی ہے۔ ڈاکٹری علاج سے وقتی طور پر فائدہ ہوتا ہے۔ (خریدار نمبر ۶۲۳)

(۳۱) ایک ایسے نسخے کی ضرورت ہے جو ملیریا بخار، تلی اور جگر وغیرہ کے لئے سو فیصدی مفید ہو اور شدت بخار کی حالت میں بھی استعمال کر لیا جا سکے اور قبض کشا بھی ہو۔ (خریدار نمبر ۶۱۳۰ و ۶۵۹۰)

(۳۲) مجھے ایک ایسی دوا کی ضرورت ہے جسے لگانے سے بال خوب پیدا ہوں۔ (خریدار نمبر ۱۹۴۸)

(۳۳) میرا بایاں فوطہ بڑا ہو گیا ہے جس کو چلنے میں بغیر لنگوٹ باندھے تکلیف ہوتی ہے۔ اطباء کرام خصوصاً جناب ڈاکٹر سعید احمد صاحب بریلوی۔ و حکیم اکبر حسین صاحب الہ آبادی آسان و مجرب نسخے درج فرما کر شکریہ کا موقع دیں۔ (خریدار نمبر ۷۰۴۲)

(۳۴) (۱) پتر کھی (۲) الفر (۳) زرستان (۴) نکیا قند۔ یہ دوائیں کس کام آتی ہیں؟ کہاں ملیں گی؟ ان کے دوسرے نام کیا ہیں؟ (خریدار نمبر ۳۴۴۳)

(۳۵) مجھے شیشی کے خضاب کی ضرورت ہے جو بشکل سفوف ہو اور پانی میں حل کر کے بالوں پر لگایا جائے۔ اگر جرمنی خضاب کا نسخہ ہو تو بہتر ہے۔ یا کوئی ہندوستانی نسخہ ہو جسے استعمال کرنے سے کوئی نقصان نہ پہنچے۔ (خریدار نمبر ۶۱۴۰)

(۳۶) [illegible] کو آسان ترکیب کیا ہے؟ میں نے برگ تمبو وغیرہ سے کام لیا لیکن ناکامی ہوئی۔ (خریدار نمبر ۵۵۶۹)

(۳۷) [illegible] سے سوزاک کی شکایت ہے۔ درمیان میں آتشک بھی خود بخود ہو گئی [illegible] آرام ہوا اب پیشاب میں جلن [illegible] شک کی پچکاری [illegible] جاتی ہے۔ بدقسمتی سے [illegible] کی وجہ سے اس شکایت میں مبتلا ہے۔ (خریدار نمبر [illegible])

(۳۸) بلڈ پریشر کیا ہے؟ اسکے اسباب اور علاج کیا ہیں؟ (ایک ناظر)

(۳۹) گلمر بیل کی جڑ کے افعال و خواص کیا ہیں اور کہاں سے دستیاب ہو سکتی ہے؟ (خریدار نمبر ۳۲۳۱)

(۴۰) مجھ کو قرص ملین کے اس نسخہ کی ضرورت ہے جو دہلی کے دواخانوں میں تیار ہوتا ہے۔ (خریدار نمبر ۵۴۲۶)

(۴۱) مجھے ایک ایسے شربت کی ضرورت ہے جو مصفّیٰ خون اور قبض کشا ہو۔ اگر اس میں تقویت باہ کا بھی خیال رہے تو بہت اچھا ہے۔ (خریدار نمبر ۵۰۲۵)

(۴۲) میری آنکھوں کے پپوٹوں کے کناروں پر چالیس سال سے بامھنی نکلتی ہے اور کوئی دوا فائدہ نہیں کرتی۔ کوئی مجرب نسخہ لکھا جائے۔ (خریدار ۲۳۱۲)

(۴۳) کوئی ایسی ترکیب بتائی جائے کہ پہاڑ پر مستقل سکونت کے باوجود پسّوؤں کے کاٹنے سے سب جسم محفوظ رہے۔ بنگلہ میں دروازے جالی کے ہیں اور صفائی کا بھی اچھا انتظام ہے۔ (خریدار نمبر ۵۴۴۷)

(۴۴) مریضہ کی عمر ۵۰ سال ہے۔ پندرہ برس سے دنیاوی رنج و غم کی وجہ سے طبیعت کند ہو گئی ہے۔ بعض دفعہ ۵۔۶ وقت کھانا نہیں کھاتیں، اور دوسرے کا بولنا بھی ناگوار گذرتا ہے۔ بعض حکماء کی تشخیص ہے کہ مریضہ کو خفقان ہے۔ صفراوی بخارات معدہ سے اٹھکر سینہ اور دماغ میں چڑھتے ہیں ظاہراً تندرست معلوم ہوتی ہیں۔ (خریدار نمبر ۴۰۲۷)

(۴۵) میرے ایک دوست کی عمر بیس سال ہے۔ عرصہ تین سال سے ان کا دایاں خصیہ اوپر چڑھا ہوا ہے۔ کبھی کبھی درد اور عسر البول کی شکایت بھی ہو جاتی ہے بدن دبلا ہے۔ عام صحت اچھی ہے۔ دو سال سے شادی شدہ ہے۔ اطباء کرام کوئی ایسا نسخہ تجویز فرمائیں جس سے خصیہ اپنے اصلی مقام پر آجائے اور باہ کی کمزوریاں بھی رفع ہو جائیں۔ (خریدار نمبر ۵۴۴۷)

(۴۶) کہا جاتا ہے کہ مارالجبن کے استعمال سے انسان نئے سرے سے جوان ہو جاتا ہے۔ کیا یہ صحیح ہے؟ کیا یہ عورتوں اور مردوں دونوں کے حق میں یکساں مفید ہے یا دونوں میں سے کسی ایک ہی کے لئے؟ اس کا نسخہ کیا ہے؟ (خریدار نمبر ۷۸۶)

(۴۷) میری عمر اس وقت ۳۵ سال ہے۔ آغاز جوانی میں کثرت احتلام کی شکایت رہی اور شادی کے بعد کثرت جماع میں مبتلا رہا۔ اب سرعت، جریان، کم لذتی اور بے رغبتی کی سخت شکایت ہے۔ حافظہ کمزور ہے، رنگ زرد ہے، خراب عادتیں بھی رہی ہیں۔ کوئی صاحب زود اثر اور مجرب نسخہ مرحمت فرمائیں۔ (خریدار نمبر ۸۸۳، ۶۹۴۶)

بقیہ مضمون صفحہ ۴۶ سے آگے

بقیہ مضمون صفحہ ۴۶ سے آگے

سریع الاثر اور مفید ہیں۔ ڈاکٹر سعید احمد بریلوی۔

(ب) کلونجی کا سفوف بنا کر تین ماشہ کھلایئے۔ اسکے بعد خار خسک ۶ ماشہ، تخم خرپزہ ۶ ماشہ، پرسیاؤشاں ۴ ماشہ، تخم کدو ۴ ماشہ، شکر طرفشیع چار ماشہ کو تین چھٹانک پانی میں جوش دیکر شربت بزوری ۲ تولہ حل کر کے پلائیں۔ انشاء اللہ مفید ثابت ہوگا۔ (میر محمد یعقوب)

(ج) گل کپاس ۲ تولہ پوست املتاس ۲ تولہ، خار خسک ۹ ماشہ، حب قرطم ۱ تولہ، تخم کرفس ۹ ماشہ، بادیان ۶ ماشہ، پودینہ ۶ ماشہ، مویز منقیٰ ۱۰ دانہ، پرسیاؤشاں ۶ ماشہ۔ سب کو ایک سیر پانی میں جوش دیں جب ¼ حصہ رہ جائے تو پرانا گڑ چار تولہ ملا کر پلادیں۔ (حکیم شمس الحق خاں)

(۲۰) **آشوب چشم**:۔ (الف) آنکھوں کے امراض کے لئے بغیر دیکھے نسخہ لکھنا دشوار ہے اگر آپ نے ڈاکٹروں سے مشورہ کیا ہے اور وہ پپلک بندی کی ضرورت سمجھتے ہیں تو ضرور کرا دیجئے۔ پلک بندی اس صورت میں کی جاتی ہے جب آنکھ میں پروال ہو۔ ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) حب سبز جسکا نسخہ میری طرف سے رسالہ میں شائع ہو چکا ہے بنا کر استعمال کریں (ملاحظہ ہو ہمدرد صحت بابت ماہ)۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) جونکیں لگوادیں اور ہمدرد دواخانہ سے حب سیاہ منگوا کر پلکوں اور پپوٹوں پر لگائیں۔ (حکیم سید غلام مرتضیٰ شاہ)

(د) آپ گل ستیاناسی کا شیرہ لیکر پلکوں پر لگائیں اور ترپھلا اور بادیان ہموزن لے کر رات کو پانی میں تر کریں اور صبح و شام اس کا پانی پیا کریں (حکیم شمس الحق)

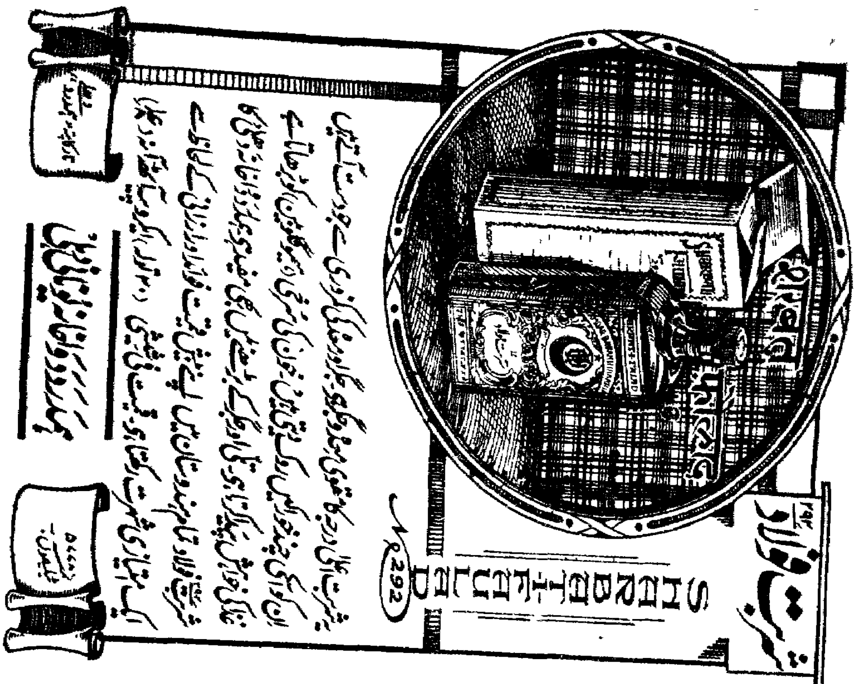
(۲۱) **حلوائے خوش ذائقہ**۔ (الف) انڈوں کا حلوا لذیذ بھی ہوتا ہے اور مفید بھی۔ دو چار دوائیں اسمیں ڈالی جا سکتی ہیں لیکن ذائقہ ضرور بگڑ جائیگا (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) ایسے نسخوں سے کتابیں بھری پڑی ہیں۔ (حکیم سید غلام مرتضیٰ شاہ)۔ (ج) ترنجبین ۳۰ تولہ کو ایک سیر عرق گلاب میں ملا کر صاف کریں۔ پھر ۳۰ تولہ مصری اور ۳۰ تولہ شہد ملا کر قوام کریں۔ جب قوام ہو جائے تو زردی بیضہ مرغ ۱۰ تولہ اور کھویا ۲۰ تولہ ملا کر بھونیں۔ بعد میں موصلین، تودریں، شقاقل مصری، رب السوس، شکر تیغال، کشتہ مرجان کشتہ سرطان، برگ بانسہ، حب الآس ہر ایک تولہ، ورق نقرہ ایک تولہ حسب قاعدہ شامل کر رکھیں اور صبح و شام ایک ایک تولہ گائے کے دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔ (حکیم شمس الحق خاں)۔

(۲۲) **بے اولادی**۔ (الف) آپ خود کچھ عرصہ تک اینگلو فرنچ ڈرگ کمپنی کی تیار کردہ دوا سیکس وگر استعمال کیجئے۔ اہلیہ کے رحم کا امتحان کسی لیڈی ڈاکٹر سے کرایئے اور اسکی رائے پر عمل کیجئے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)۔ (ب) اس مریضہ کا علاج خط و کتابت سے کرنا آپ کے پیسہ کو برباد کرنا ہے۔ حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) کسی لیڈی ڈاکٹر سے باقاعدہ علاج کرائیں (حکیم سید غلام مرتضیٰ شاہ) (د) آپکی اہلیہ کا علاج خط و کتابت سے نہیں ہو سکتا۔ (حکیم عظمت علی خاں) (۲) آپ اپنی اہلیہ کے جواب سوال نمبر ۲۱ کا نسخہ بنا کر استعمال کرائیں (حکیم شمس الحق خاں)۔

(۲۳) **کالپی مصری**۔ کالپی مصری ۳ ماشہ اور گلابی پھٹکری بریاں ۳ ماشہ کو سرمہ کی طرح باریک پیس کر آنکھ میں لگانے سے دُھند، جالا، ناخونہ، خارش اور نئی پھلی دور ہو جاتی ہے۔ (۲) کالپی مصری ۵ تولہ بطور شربت استعمال کرنے سے موسم گرما میں پیاس کم لگتی ہے اور دماغ [illegible] (۳) دودھ پیتے بچوں کو کالپی مصری دن میں تین چار بار دینے سے انکے دانت نہایت آسانی سے نکل آتے ہیں (۴) طالب علم کے دماغ کی تقویت کیلئے کالپی مصری [illegible] اس سے ان کا حافظہ تیز ہوتا ہے۔ (۵) نسخوں میں اس مصری کا استعمال دواؤں کو زود اثر بنا دیتا ہے۔ [illegible]





درس صداقت

"خدا خوب جانتا ہو کہ ملک کی خدمت کس طرح انجام دے رہا ہوں، یاد رکھو اگر تم نے ذرہ برابر بد دیانتی کی تو قیامت کے دن تمہارا گریبان ہوگا اور میرا ہاتھ ہوگا"

شہید فن ہمدرد خلائق حکیم حافظ عبدالمجید رحمۃ اللہ علیہ بانی ہمدرد



لبوب اعظم

یہ لبوب نہایت بیش قیمت ادویہ کا ایک نہایت بیش قیمت مرکب ہے۔ قوت باہ اور اعضائے رئیسہ و شریفہ کو قوت پہنچاتا ہے۔ مادہ منویہ کو غلیظ کرتا ہے اور اسکی پیدائش کو زیادہ کرتا ہے نہایت بے ضرر چیز ہے آپ اسکو ہر موسم خصوصاً موسم سرما میں بطور ایک مقوی دوا کے بے خطر استعمال کر سکتے ہیں۔ قیمت دس تولہ چار روپیہ (للعہ) پرچہ ترکیب استعمال ہمراہ ہے۔

تار کا پتہ ہمدرد دہلی۔ **ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی** ٹیلیفون نمبر ۵۷۷



قرص جریان

جریان جیسے تباہ کن مرض کیلئے قرص جریان ایک نعمت ہیں جریان کا سبب خواہ کچھ ہو ہر صورت میں اپنا معجزنما اثر دکھاتے ہیں۔ اعضائے تناسل کی بڑھی ہوئی حس کو اعتدال پر لاکر صحیح حالت میں لاتے ہیں۔ اس دوا کی دو تین خوراکیں ہی کثرت احتلام کو روک دیتی ہیں۔ قیمت فی شیشی جس میں ۳۰ یوم کے استعمال کی دوا ہے صرف دو روپے (عہ) پرچہ ترکیب ہمراہ ہے۔

تار کا پتہ "ہمدرد دہلی" ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی + ٹیلیفون نمبر ۵۷۷

فہرست مفت طلب فرمائیے جس میں ہر مرض کا علاج درج

حبِّ طاعون عنبری

یہ گولیاں طاعون کے لئے اکسیر ثابت ہوئی ہیں بطور حفظِ ماتقدم اگر اس کا استعمال کیا جائے تو بفضلہ تعالےٰ طاعون سے محفوظ رکھتی ہیں قیمتی ادویہ سے تیار شدہ ہیں زمانہ طاعون میں اس کا ہر گھر میں ہونا ضروری ہے،

ترکیب استعمال، بحالت مرض دو دو صبح۔ دوپہر شام پانی یا عرق گلاب کے ساتھ استعمال کریں، بطور حفظ ماتقدم دو گولیاں صبح کو کھائیں +

قیمت فی درجن چھ ۶/ آنے +

روغن ناصور

دنیا میں ناصور کیلئے بہترین دوا ہے، ہزاروں مایوس العلاج مریض اس کے استعمال سے فائدہ اٹھا چکے ہیں۔ بیخطا اور مجرب ہے +

ترکیب استعمال، ناصور کو نیم کے پانی سے یا صابن سے صاف کرکے اس دوا کے تین چار قطرے ٹپکائیں یا روئی کی بتی میں یہ لگا کر بتی کو ناصور میں رکھیں، قیمت فی شیشی ڈیڑھ روپیہ (عہ/۱)

نوٹ: شیشی کو بوقت استعمال ہلا لینا چاہیئے +

معجون اوجاع

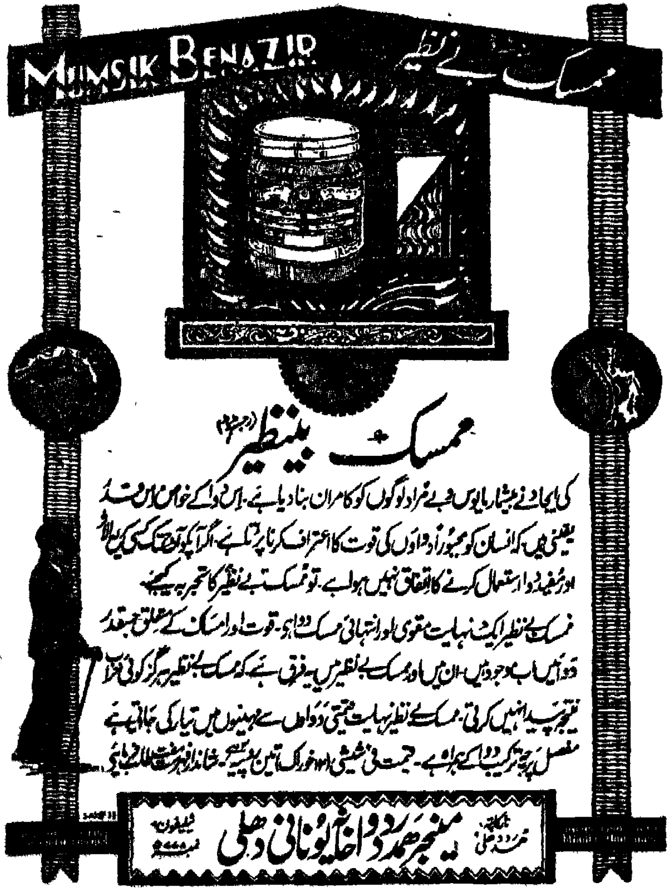
یہ معجون ہر قسم کے ریاحی درد کے لئے اکسیر صفت ہے۔ خصوصاً گٹھیا۔ نقرس کے پرانے سے پرانے اس سے حیرت انگیز طور پر صحتیاب ہو چکے ہیں۔ اس معجون کی سب سے بڑی صفت یہ ہے کہ غلیظ مواد کو اجابت کی راہ خارج کرتی ہے، قبض کشا بھی ہے +

قیمت فی تولہ صرف دو آنے (۲/)

جوھری

امراض سوداوی مثلاً آتشک وگٹھیا وغیرہ کیلئے ایک کامیاب ونفیس دوا ہے آتشک خواہ نیا ہو یا پرانا دونوں کیلئے نہایت مفید ہے۔ رعشہ، فالج، وغیرہ آتشک کے نتائج سے محفوظ رکھتی ہے +

ترکیب استعمال۔ یہ دوا کیپ شول میں محفوظ ہے اس کو احتیاط سے پانی سے نگل لیا جائے تاکہ دوا کا اثر منہ میں نہ ہو سکے۔ غذا میں دودھ مکھن وغیرہ کا استعمال حسب برداشت کریں [illegible]


MUMSIK BENAZIR
ممسک بے نظیر
ممسک بینظیر (رجسٹرڈ)
کی ایجاد نے بیشمار مایوس و بے مراد لوگوں کو کامران بنا دیا ہے۔ اس دوا کے خواص اس قدر یقینی ہیں کہ انسان کو مجبوراً دواؤں کی قوت کا اعتراف کرنا پڑتا ہے۔ اگر آپکو آج تک کسی کیمیا اثر اور مفید دوا استعمال کرنے کا اتفاق نہیں ہوا ہے۔ تو ممسک بے نظیر کا تجربہ کیجئے۔
ممسک بے نظیر ایک نہایت مقوی اور انتہائی ممسک دوا ہے۔ قوت اور امساک کے متعلق جس قدر دوائیں اب موجود ہیں۔ ان میں اور ممسک بے نظیر میں یہ فرق ہے کہ ممسک بے نظیر ہرگز کوئی خراب نتیجہ پیدا نہیں کرتی۔ ممسک بے نظیر نہایت قیمتی دواؤں سے مہینوں میں تیار کی جاتی ہے مفصل پرچہ ترکیب دوا کے ہمراہ ہے۔ قیمت فی شیشی (۱۴ خوراک) تین روپیہ۔ خاندانی فہرست مفت طلب فرمائیے
منیجر ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی


HUBUB MOQAVI MAIDA
हुबूब मुक़व्वी मेदा
حبوب مقوی معدہ
کم خرچ بالا نشین
کی مثل ان ہی گولیوں پر صادق آتی ہے۔ تمام امراض معدہ میں مفید ہیں غذا کو جلد ہضم کرتی ہیں پیٹ کا درد منٹوں میں دور کر کے سکون کا پیغام پہنچاتی ہیں بدہضمی و متلی کو رفع کرتی ہیں قبض کیلئے بھی مفید ہیں ایک بکس بیسیوں مریضوں کو کافی ہوتا ہے قیمت فی بکس صرف آٹھ آنہ
ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

روغن بے نظیر (رجسٹرڈ)

یہ تیل بالوں کی سیاہی اور درازی چمک کا بہترین محافظ ہے اور اسکے علاوہ اکثر دماغی امراض کو مفید ثابت ہوا ہے۔ دردسر، دماغ کی کمزوری دُور کرنے میں نہایت پُرتاثیر ہے۔ نیز اسکی اعلیٰ درجہ کی طاقت دماغ تک ہی محدود نہیں بلکہ اسکی حکمی تاثیر بالوں کی جڑوں کو مضبوط کرنے اور گرنے سے محفوظ رکھتی ہیں، نہایت مؤثر ثابت ہوئی ہے مثل اور خوشبودار روغنوں کے اسکا استعمال رکھا جائے تو انشاءاللہ تعالیٰ تمام دماغی امراض سے محفوظ رہیں گے +

قیمت فی شیشی صرف بارہ آنے (۱۲ر)

نزلہ زکام و کمزوری دماغ کی بے خطا دوا

خمیرہ نزلی جواہر والا

تجربہ شاہد ہے کہ طالب علم وکیل منصف اور دماغی کام کرنیوالے اکثر زکام نزلہ و کمزوری دماغ وغیرہ کی شکایت میں مبتلا ہوجاتے ہیں، اور عام اشخاص بے احتیاطی کیوجہ سے ان امراض کا شکار نظر آتے ہیں ان حضرات کے لئے یہ عجیب و غریب بے خطا دوا بنائی گئی ہے۔ اس دوا کے بہترین فوائد دیکھکر یونانی طب کی ہمہ گیری کا اعتراف کرنا ہی پڑتا ہے، کیسا ہی پرانا نزلہ زکام ہو اسکے استعمال سے اسکا قلع قمع ہوجاتا ہے طرفہ یہ ہے کہ یہ دوا اعلیٰ درجہ کی مقوی دماغ بھی ہے ضعف اعصاب کو مفید ہے بھوک لگاتی ہے۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ ان مہلک امراض سے نجات حاصل کریں تو آپکو دنیا میں اس سے بہتر دوا نہیں مل سکیگی اسکی قدر آپ اس کے استعمال کے بعد ہی کرسکتے ہیں (ترکیب استعمال) ۶ ماشہ یہ خمیرہ صبح یا شب کے سوتے وقت استعمال کریں۔ ترش ثقیل اور زیادہ سرد اشیاء سے پرہیز کرنا چاہیئے، قیمت ۴ تولہ رکھی گئی ہے جو اسکے بیش بہا فوائد کے اعتبار سے بہت کم ہے +

کھانسی اور دمہ کی لاثانی دوا

اکسیر سعال (رجسٹرڈ)

انسانی زندگی کا پھیپھڑوں کی تندرستی اور سلامتی پر دارومدار ہے یہی وجہ ہے کہ اس میں کوئی نقص پیدا ہوتا ہے تو وہ صحت کیلئے نہایت مضر ہوتا ہے۔ آج کل ابنائے وطن بلغمی کھانسی اور دمہ کی شکایت میں بہت مبتلا نظر آتے ہیں۔

"اکسیر سعال" اس شکایت کا کامیاب علاج ہیں اور چند روز کے استعمال سے مرض میں حیرت انگیز طور پر تخفیف ہونے لگتی ہے اور تکلیف وہ مرض رفع ہوجاتا ہے۔ اس مرض سے جو عام کمزوری ہوجاتی ہے اسکو قوت سے بدلدیتی ہے +

ترکیب استعمال ایک قرص شہد یا مکھن میں ملاکر استعمال کریں اس کے دوران استعمال میں دودھ حسب برداشت استعمال کرنا چاہیئے +

قیمت فی شیشی (۴۰) خوراک ایک روپیہ چار آنہ (عہ)

دولابی

ذیابیطس کے مریضوں کو مژدہ ہو کہ اس مرض کے لئے ایک کامیاب دوا تیار ہوگئی ہے اس دوا کو تیار کرنیکا فخر ہمدرد دواخانہ کو حاصل ہے،

اور اسکا نام

دولابی

ہے، ذیابیطس شکری ہو یا سادہ دونوں اقسام میں "دولابی" اکسیر صفت ہے۔ اس کی چند خوراکیں مرض کی قوت کو توڑ دیتی ہیں۔ ذیابیطس کی وجہ سے جو عوارض گردہ جگر معدہ وغیرہ میں واقع ہوجاتے ہیں۔ یہ دوا انکی اصلاح کرتی ہے +

قیمت فی شیشی چوبیس خوراک [illegible]


SHARBAT AKSIR
KHAS
Registered
شربت اکسیر خاص رجسٹرڈ
یہ عجیب و غریب شربت اعلیٰ درجہ کا مقوی معدہ و جگر ہے۔ کثیر مقدار میں خون صالح پیدا کرتا ہے
خون کے ہر قسم کے نقص رفع کرتا ہے خون کے سرخ دانوں میں حیرت انگیز اضافہ کرتا ہے
غذا کے ہضم میں اعانت کرتا ہے جسم کو قوی اور فربہ کرتا ہے اعضائے رئیسہ کو تقویت پہنچاتا ہے
بھوک لگاتا ہے۔ ہر عمر کا آدمی ہر موسم میں بلا تکلف استعمال کر سکتا ہے قیمت فی شیشی جو
دس روز کیلئے کافی ہے۔ ایک روپیہ آٹھ آنہ (عہ) ترکیب استعمال کا پرچہ شیشی پر چسپاں ہے۔
ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی


MAJUN I MOQUWWI MAIDA (REG)
معجون مقوی معدہ رجسٹرڈ
یہ دوا ان اشخاص کے لئے تجویز کی گئی ہے۔ جن کا نظام ہضم جوانی کی غلط
کاریوں کی وجہ سے خراب ہو چکا ہے۔ تجربہ شاہد ہے کہ اعضائے تناسل
کے بیشتر مریض نظام ہضم کی خرابی میں مبتلا ہوتے ہیں۔ یہ معجون معدہ اور آنتوں کو
نہایت قوت پہنچاتی ہے۔ قبض کی شکایت کو رفع کرتی ہے۔ غذا جلد
ہضم کرتی ہے۔ قیمت فی ڈبیہ (بیس یوم کی دوا) دو روپے (عہ)
تار کا پتہ "ہمدرد" دہلی ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی ٹیلیفون نمبر ۵۶۶



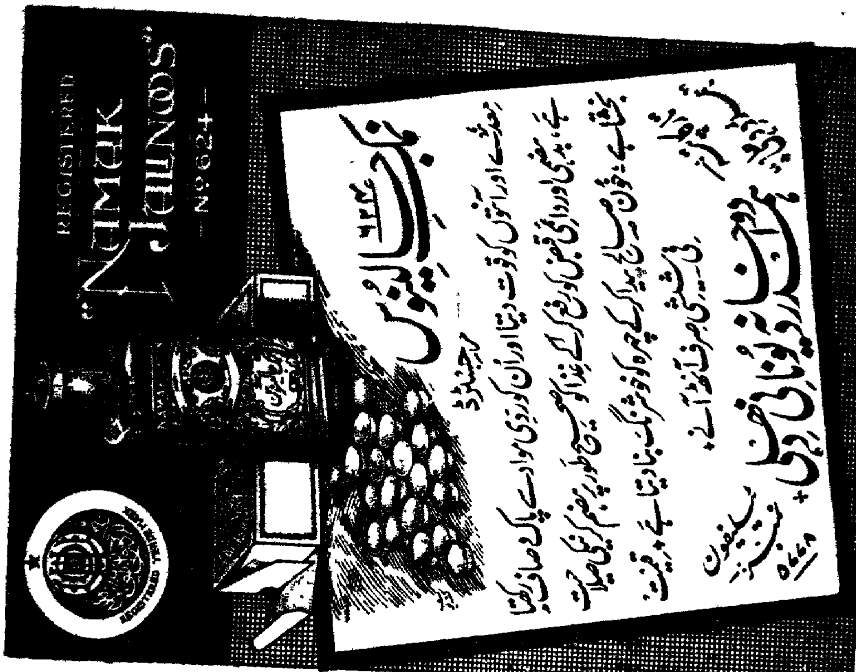


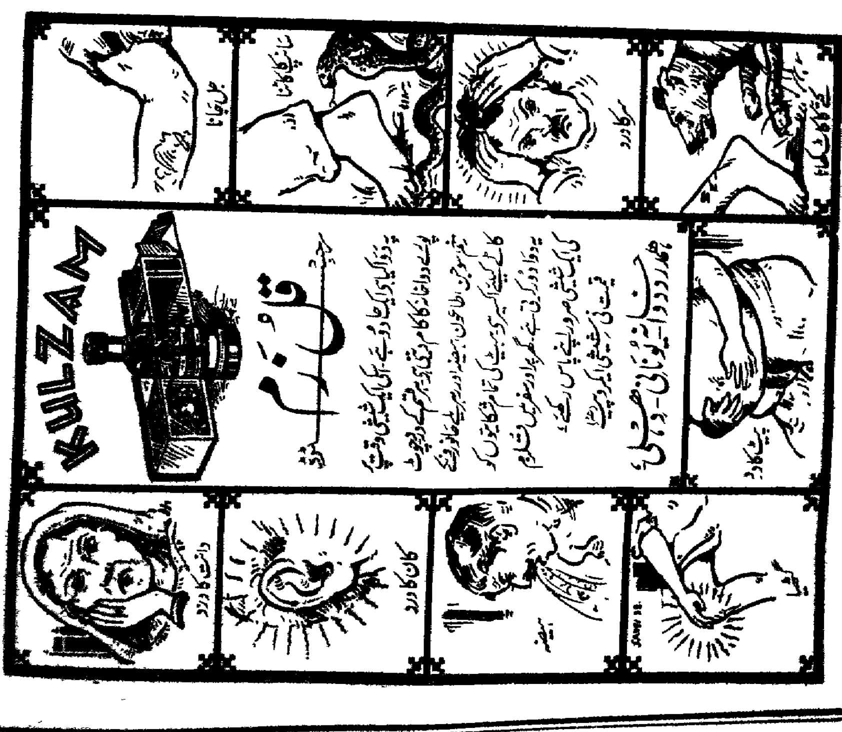
دنیا میں سب سے مکمل اور منظم دواخانہ ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی ہے۔ جس پر ہندوستان کے بڑے بڑے والیان ریاست پورا پورا اعتماد رکھتے ہیں۔ یاد رکھئے بہترین یونانی ادویہ مناسب قیمتوں پر صرف ہمدرد دواخانہ ہی سے مل سکتی ہیں

تار کا پتہ: ہمدرد، دہلی ٹیلیفون نمبر ۵۷۷


"MUFARRAH
MUSHKIN"
MAHWARI

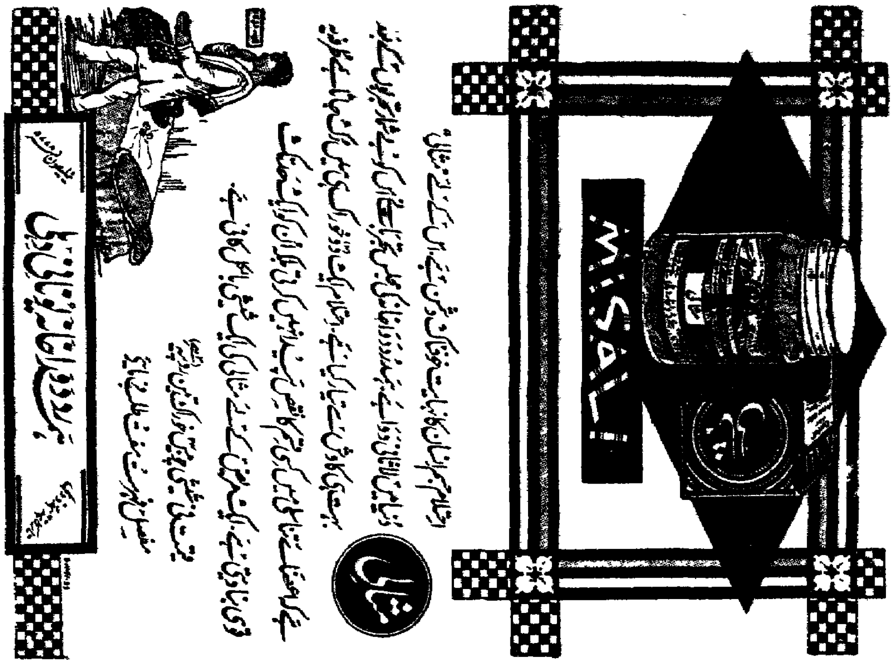

MAHWARI
MAHWARI

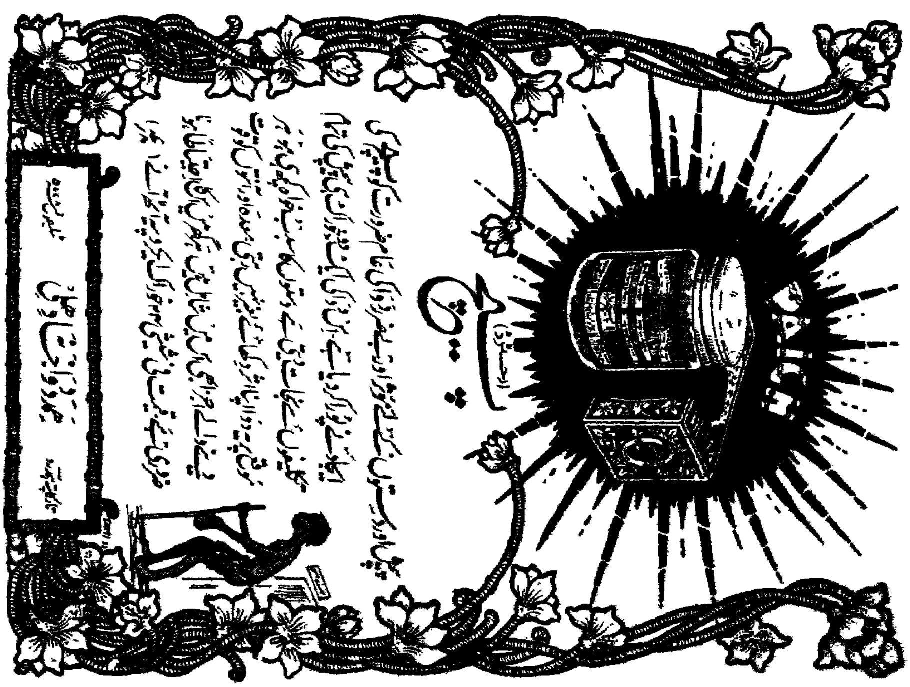




گذشتہ سال ہمدرد دواخانہ دہلی سے جتنے مریضوں نے دوا حاصل کی ان کی تعد

۶۰۰۹۸۱۷ چھ لاکھ نو ہزار





ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

کے متعلق میں اپنے ذاتی تجربہ کی بنا پر کہہ سکتا ہوں کہ یہ دواخانہ طب یونانی کا ایک مایہ ناز دواخانہ ہے۔ مرکبات کی تیاری میں جس دیانتداری اور پابندی اصول ... [illegible]

اکسیر شفا (رجسٹرڈ)

ہر قسم کے جنون کیلئے دنیا میں بہترین دوا ہی اسکی بےنظیر فوائد کو تسلیم کیا گیا ہی۔ جنون کے عوارض میں بہت جلد تخفیف ہو جاتی ہی جنون جو اختناق الرحم (باؤ گولہ) کی وجہ سے ہو اسکے لئے عجیب و غریب چیز ہی۔ اس دوا کی مدت استعمال مرض کی نوعیت کے لحاظ سے مختلف ہی لیکن عام طور پر زیادہ سے زیادہ چالیس روز کا استعمال پورے فائدے کے لئے کافی ہی ✦

ترکیب استعمال۔ ایک قرص صبح کو شربت روح افزا چار تولہ کے ساتھ استعمال کرائیں اگر شربت نہ مل سکے تو صرف پانی کے ساتھ استعمال کریں ✦

قیمت فی قرص تین آنہ (۳؍)

روغن اکسیر خنازیر (رجسٹرڈ)

یہ روغن خنازیر (کنٹھ مالا) کیلئے نہایت مفید ثابت ہوا ہی نوّے فیصدی خنازیری مریض اس دوا سے صحتیاب ہو گئے ہیں۔ خنازیری گلٹیوں کو چند روز میں تحلیل کر دیتا ہی۔ ترکیب استعمال۔ بقدر ضرورت یہ روغن گرم کرکے پندرہ منٹ تک مالش کریں اسکے بعد ارنڈ کا پتہ یا پان گرم کرکے باندھ دیں۔ قیمت فی شیشی ایک مریض کے لئے کافی ہی تین روپے (سے ؎)

معجون مقوی و ممسک

یہ معجون قوت مردمی کیلئے حیرت انگیز ہی۔ بےانتہا ممسک ہے، پہلی ہی خوراک میں اپنا اثر دکھاتی ہی۔ باہ میں اندازہ سے زیادہ اضافہ کرتی ہی۔ دل عیش و نشاط کا مرکز بنجاتا ہی۔ ناکارہ اور عاقبت نااندیش لوگوں کو زندگی کا سچا لطف حاصل ہوتا ہی۔

ترکیب استعمال۔ ایک ماشہ رات کو سوتے وقت پاؤ بھر دودھ کے ساتھ استعمال کریں ✦

قیمت فی تولہ ایک روپیہ (عہ)

طلاء الماس

ہیرے کا مشہور اور بےنظیر طلاء

یہ عجیب و غریب طلاء ہی جسکے فوائد کا چرچا عام ہی ہیرے جیسے قیمتی اجزا سے خاص اہتمام کے ساتھ تیار کیا جاتا ہی عضو مخصوص کی ہر قسم کی خرابی رفع کرنے میں عدیم المثال ہی سست اور بیکار اعصاب از سر نو تازہ ہو جاتے ہیں کجی، لاغری، کمزوری کو جلد رفع کرتا ہی اسکے چند روز استعمال سے مریض غیر معمولی قوت محسوس کرنے لگتا ترکیب استعمال۔ ایک گولی کا نصف ... حشفہ اور سیون چھوڑ کر لگائیں۔ اوپر سے پان باندھ دوران استعمال میں جماع سے قطعی پرہیز

قیمت فی گولی چار روپے (للعہ)


MAJUN MUQAWWI RAHM
معجون مقوی رحم
یہ اکسیری دوا عورتوں کی عام صحت جسمانی کو
ٹھیک کرنے کے علاوہ ان کی بہت سی شکایتوں کو کھو دیتی ہے۔ سیلان الرحم (لیکوریا)
سیلان غدودی اور عورتوں کے اندرونی اعضاء تناسل کے ورموں کو حیرت انگیز
طریقے سے دور کر دیتی ہے۔ رحم اور اس کے متعلقہ اعضاء مثلاً خصیۃ الرحم اور نلوں کو
قوت پہنچاتی ہے۔ ایام ماہواری کی خرابیاں اسکے استعمال سے کافور ہو جاتی ہیں اگر
خون زیادہ یا کم آتا ہو تو اس کو ٹھیک مقدار میں کر دیتی ہے۔ اختناق الرحم (ہسٹریا) کی
مریض عورتوں کو بھی اس سے بہت فائدہ پہنچتا ہے عورتوں کو اس عجیب دوا کے فائدے سے
محروم نہیں رہنا چاہیے۔ پرچہ ترکیب استعمال ہمراہ ہے قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنے
ہمدرد دواخانہ یونانی، دہلی


BENAZIR HAIR OIL
HAMDARD
DAWAKHANA UNANI DELHI
روغن بے نظیر رجسٹرڈ
سر کے بالوں اور دماغ کی بیماریوں کیلیے
طب یونانی کا بہترین تیل ہے
بالوں کی چمک اور سیاہی کا محافظ ہے
درد سر، نزلہ، زکام کیلیے بمنزلہ اکسیر ہے
بے ضرر، خوش رنگ و خوشبودار ہے
مقوی دماغ ادویہ سے کیمیائی اصول پر تیار ہوتا ہے
قیمت فی شیشی بارہ آنے
ملنے کا پتہ ہمدرد دواخانہ یونانی، دہلی

حفظ صحت اور طب

کا واحد مصور رسالہ

ہمدرد صحت

بیادگار

شہید فن ہمدرد خلائق حکیم حافظ عبدالمجید مرحوم دہلوی

بانی ہمدرد دواخانہ دہلی

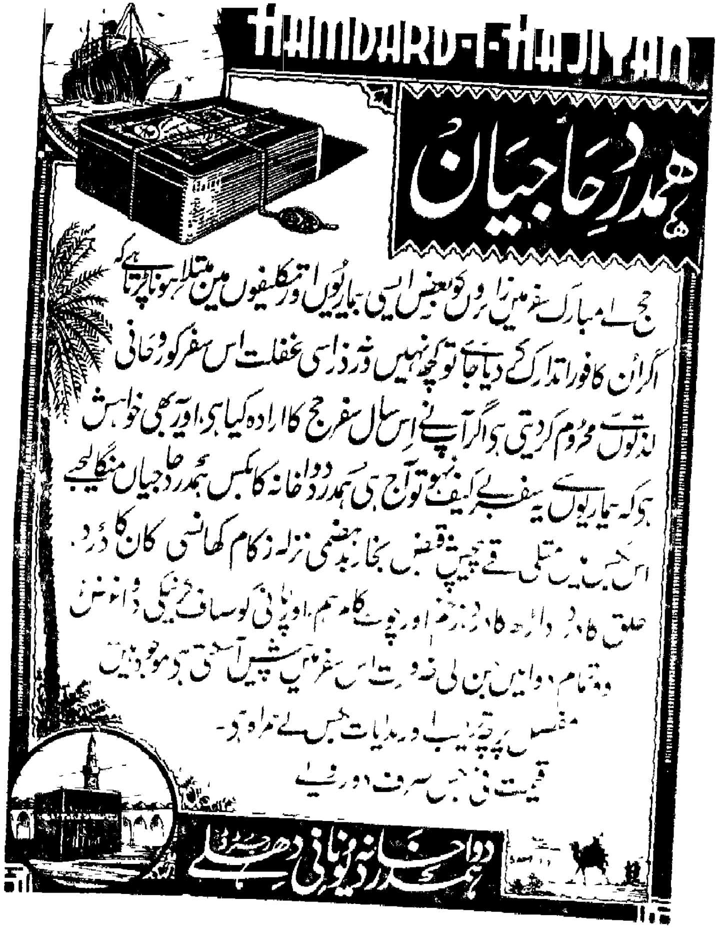
مرتبہ

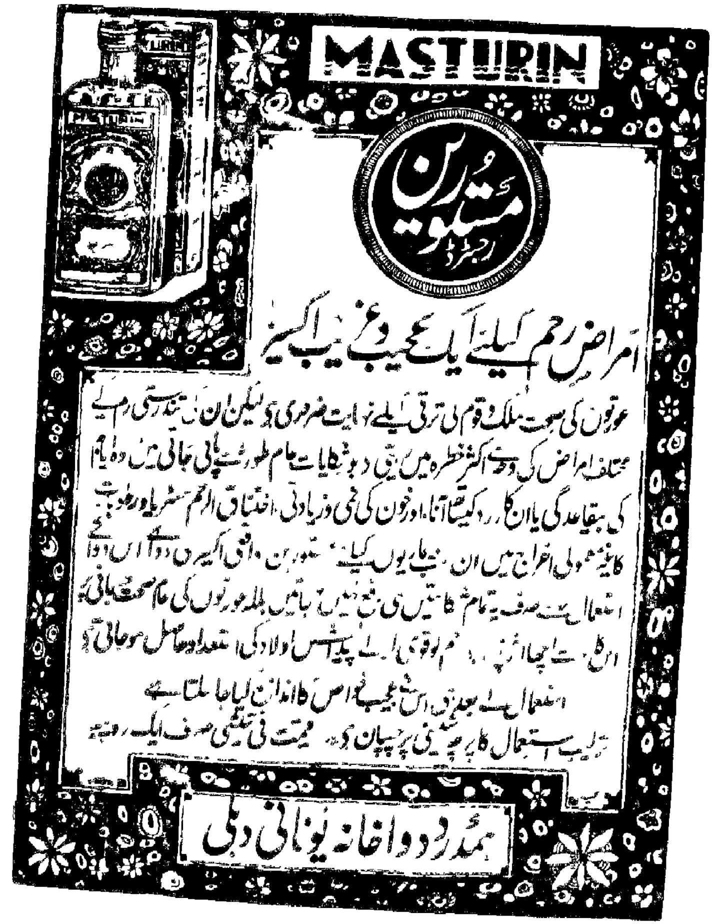
حکیم حاجی عبدالحمید دہلوی

مقام اشاعت :- ہمدرد منزل لال کنواں - دہلی

سالانہ ایک روپیہ

اکتوبر ۱۹۳۸ء


HAMDARD-I-HAJIYAN
ہمدردِ حاجیان
حج کے مبارک سفر میں زائرین کو بعض ایسی بیماریوں اور تکلیفوں میں مبتلا ہونا پڑتا ہے کہ
اگر ان کا فوراً تدارک کر دیا جائے تو کچھ نہیں ورنہ ذرا سی غفلت اس سفر کو روحانی
لذتوں سے محروم کر دیتی ہے اگر آپ نے اس سال سفر حج کا ارادہ کیا ہے اور یہ بھی خواہش
ہے کہ بیماریوں سے یہ سفر بے کیف نہ ہو تو آج ہی ہمدرد دواخانہ کا بکس ہمدرد حاجیان منگا لیجے
قیمت فی بکس صرف دو روپے
دواخانہ ہمدرد یونانی دہلی


MASTURIN
مستورین
رجسٹرڈ
امراضِ رحم کیلئے ایک عجیب و غریب اکسیر
عورتوں کی صحت ملک و قوم کی ترقی کیلئے نہایت ضروری ہے لیکن ان کی تندرستی رحم کے
مختلف امراض کی وجہ سے اکثر خطرہ میں رہتی ہے
ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

جلد ۷ | اکتوبر سنہ ۱۹۳۸ء | نمبر ۴

فہرست مضامین

عکسی تصاویر:- (۱) افغانستان کے بکٹریالوجیکل انسٹی ٹیوٹ کے ارکان - (۲) افغانستان کے طبی اسکول کے کیمیا اور دواسازی کے چند فارغ التحصیل طلبار - (۳) ڈاکٹر محمد مسعود قریشی، لاہور - **دستی تصاویر:-** شہد یوی بوٹی -

قیمت سالانہ ایک روپیہ — ممالک غیر برما وغیرہ سے ۳ شلنگ — فی پرچہ ڈیڑھ آنہ

ممالک غیر کے مضامین

پچھلے مہینہ کے رسالہ میں اعلان کیا گیا تھا کہ ترکی، مصر اور یونان کے جو مضامین دفتر میں وصول ہو چکے ہیں ان کی اشاعت کا سلسلہ آئندہ مہینے سے شروع کیا جائیگا۔ چنانچہ ہم اپنے وعدہ کے مطابق اس اشاعت میں ترکی کا مضمون ہدیۂ ناظرین کر رہے ہیں۔ آئندہ اشاعتوں میں بقیہ دونوں مضامین بھی ایک ایک کر کے پیش کئے جائیں گے۔ "مینجر"

ہمدرد صحت کی اشاعت خاص

"دق وسل"

ہمدرد صحت کا یہ خاص نمبر علم وفن کا ایسا کارنامہ ہے جس کی نظیر مشرقی زبانوں میں مشکل ہی سے ملے گی۔ اس میں دق وسل کے متعلق ایسے ایسے پہلوؤں پر بحث کی گئی ہے جو اس سے پہلے تاریکی میں تھے۔ یہ نمبر نہ صرف طبیبوں ویدوں اور ڈاکٹروں کے لئے جدید و قدیم معلومات و معالجات کا مخزن ہے بلکہ ان لوگوں کے لئے بھی انتہائی کارآمد ثابت ہوگا جو عوام کی بھلائی کے معاملات سے دلچسپی رکھتے اس کا مطالعہ ان کے سامنے ہندوستان کی حالتِ زار کا صحیح نقشہ پیش کر دے گا اور ان کو ممالک غیر سے اپنے ملک کی حالت کا مقابلہ کرنے میں کوئی دشواری نہیں رہے گی۔ کیونکہ ہمدرد صحت ہی ایک ایسا رسالہ ہے جسے دنیا بھر کے ماہرین فن کی قلمی خدمات حاصل ہیں۔ چنانچہ اس نمبر میں یورپ، امریکہ، آسٹریلیا وغیرہ براعظموں کے پندرہ سے زیادہ ماہرین فن نے مضامین لکھے ہیں۔ صرف اسی حقیقت سے آپ کو اس نمبر کے افادہ کا اندازہ ہو جائیگا ہندوستان کے ماہرین میں سے تقریباً سو ماہرین ایسے ہیں جنہوں نے اس اشاعت کے اوراق کو زینت دی ہے۔ ان قلمی معاونین میں طبیب، ادیب، مزاحیہ نویس اور شاعر غرض سب ہی شامل ہیں۔ یہ نمبر ان اصحاب کو بھی دعوت دے گا جو ہر معاملہ کو صرف علمی نقطۂ نظر سے دیکھنے کے عادی ہیں۔ دق وسل نمبر ادبی ذوق رکھنے والوں کی تسکین بھی پوری طرح کر دے گا اور ان کو یہ محسوس کرا دے گا کہ علم و ادب کو آپس میں کس طرح سمویا جا سکتا ہے۔ یہ نمبر ان مریضوں کے لئے چراغ ہدایت کا کام دے گا جو اس وقت اس موذی مرض کی کسی نہ کسی شکل میں مبتلا ہیں۔ یہ اشاعت خاص ان گھرانوں کو ہلاکت کے غار میں گرنے سے بچا سکے گی جن میں دق کی اموات ہو چکی ہوں، اور تیمارداروں کو دق کے بیماروں کی تیمارداری سکھائے گی۔ غرض یہ اشاعت خاص کیا ہے دق وسل کی ایک ایسی انسائیکلوپیڈیا ہے جس میں اس موضوع پر ہر عنوان سے بحث ملے گی۔ فہرست مضامین ہمارے اس دعوے کی تصدیق کے لئے کافی ہے

اگر آپ اس عظیم الشان نمبر کو حاصل کرنا چاہتے ہیں تو آج ہی اس کا بندوبست کیجئے۔ اس کے حاصل کرنے کی دو صورتیں ہیں۔

(۱) یا تو آپ ایک روپے کا منی آرڈر یا ایک روپے کے ٹکٹ لفافہ میں رکھ کر بھیج دیجئے۔ اس صورت میں نہ صرف یہ "دق وسل" نمبر آپ کے پاس پہونچ جائیگا۔ بلکہ اگست ۱۹۳۸ء سے جون ۳۹ء تک گیارہ مہینے کے رسالے ہر مہینے آپ کے پاس پہونچتے رہیں گے اور آپ کے پاس جون ۳۹ء ہمدرد صحت کی ایک عظیم الشان جلد ہوگی جس کی ضخامت گیارہ سو صفحات سے کسی طرح کم نہ ہوگی اور آپ حیرت کریں گے کہ ایک روپے میں اتنا علمی اور فنی مواد کس طرح دیا جا سکتا ہے۔

(۲) اگر آپ کو صرف دق وسل نمبر مطلوب ہے تو اس کی قیمت کے ٹکٹ (مع محصول ڈاک ۱ر) لفافہ میں رکھ کر آج ہی بھیج دیجئے چند روز میں آپ کے سامنے یہ عظیم الشان نمبر موجود ہوگا۔

قیمت اعلیٰ ایڈیشن بارہ آنے (۱۲ر)

قیمت معمولی ایڈیشن آٹھ آنے (۸ر)

قیمت سالانہ۔ مع اشاعت خاص معمولی صرف ایک روپیہ عہ

منیجر ہمدرد صحت ہمدرد منزل، لال کنواں، دہلی

ہمدرد صحت کا دِق و سِل نمبر یورپ اور امریکہ کے مشاہیر فن کی نظر میں

ڈاکٹر ای۔ایچ العطاس

[illegible]

[illegible]

سر رابرٹ فلپ ایڈنبرگ یونیورسٹی اسکاٹ لینڈ

"ڈیر مسٹر"

مجھے افسوس ہے کہ طبیعت کی ناسازی اور ڈاکٹروں کے مشورہ کے باعث میں آپ کے پانچویں جولائی کے مراسلہ کا جواب نہ دے سکا۔ اسی خط کے بعد ہمدرد صحت کا خاص ٹیوبرکلوسس نمبر بھی پہونچا۔

اب میں مسرت کے ساتھ اس حیرت انگیز اور ضخیم ٹیوبرکلوسس نمبر کے لئے جو آپ نے شائع کیا ہے آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اور آپ کو اس جد وجہد پر مبارکباد دیتا ہوں جو کہ آپ نے ہندوستان کے باشندوں میں دق کے خلاف جنگ کرنے کے لئے جاری کی ہے اور جس کی بڑی شہادت آپ کے رسالہ میں موجود ہے۔

روئے زمین کی دوسری قوموں کی طرح ہندوستان کو بھی اس بڑے مسئلہ کو حل کرنا ہے میں خلوص کے ساتھ یقین کرتا ہوں کہ اس جہاد میں شریک ہو کر جس کو برانگیختہ ... والسرائن نے شروع کیا ہے آپ کو بھی اس خطرناک مرض کی روک تھام میں ویسی کامیابی حاصل ہوگی جو دوسری قوموں نے اپنے علم اور استقلال سے حاصل کی ہے۔

مجھے افسوس ہے کہ سردست میں کوئی دوسرا مضمون آپ کے رسالہ کے لئے نہیں لکھ سکا۔ لیکن ایک دوسرے پیکٹ میں میں آپ کو اپنے مجموعہ مضامین کی ایک جلد بھیج رہا ہوں جو میں نے ٹیوبرکلوسس کے متعلق جمع اور شائع کئے ہیں۔ مجھے امید ہے کہ آپ ہندوستان میں جو کوشش کر رہے ہیں اس کے ساتھ میری ہمدردی کی نشانی کے طور پر آپ اسے قبول کرینگے

آپ کا مخلص

(سر) رابرٹ فلپ

ڈاکٹر جازف ہولوس۔ایم۔ڈی۔ نیویارک

ڈیر مسٹر حمید

میں آپ کے رسالہ ہمدرد صحت کے پہونچنے پر آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ مجھے اتنے بہترین طور پر مرتب کئے ہوئے رسالہ کے دیکھنے کی مسرت بہت کم حاصل ہوئی ہے۔ میں نے نہایت غور کے ساتھ اس کے تمام صفحات دیکھے اور ہر صفحہ کے ساتھ مجھ پر یہ حقیقت زیادہ واضح ہوتی گئی کہ میری تعلیم میں کچھ کمی ہے۔ یعنی میں آپ کی زبان نہیں جانتا۔ اس سے پہلے میں نے یہ کمی کبھی محسوس نہیں کی تھی۔ لیکن اب میرا دل چاہتا ہے کہ کاش میں اسے پڑھ سکتا اور سمجھ سکتا۔ بہرحال انگریزی فہرست مضامین سے مجھے یہ معلوم ہوگیا کہ اس کے اندر کیا چیزیں ہیں۔ اور میں شک کے بغیر یہ کہتا ہوں کہ اس میں آپ نے بہترین مواد جمع کرنے کا انتظام کیا ہے۔ اپنے نام کو ایسے معزز اور قابل احترام ہستیوں کے دیکھ کر میں فخر محسوس کرتا ہوں۔

آپ اپنے ملک میں ٹیوبرکلوسس کے انسداد کے لئے عظیم خدمات انجام دے رہے ہیں۔ اگر آپ خون کو جراثیم امراض سے محفوظ کر دینے کے خاص طریقہ علاج میں دلچسپی رکھتے ہیں تو میں بڑی خوشی کے ساتھ ہر ممکن طریقہ پر اپنی خدمات پیش کرتا ہوں۔

مجھے یہ جان کر بڑی خوشی ہوئی کہ لیڈی لنلتھگو جیسی قابل احترام ہستی نے ہندوستان میں انسداد دق و سل کے کاموں میں گہری دلچسپی لی ہے۔ دق اور سل کی مختلف صورتیں آپ کے خوبصورت ملک کے لئے بدنما لعنت بنی ہوئی ہیں اور ہر ایکسی لنسی کا یہ بہترین شریفانہ عمل ہے کہ انہوں نے اپنی زندگی کو اس کام کے لئے وقف کر دیا ہے۔

ایک دوسرے پیکٹ میں میں نے اپنی تازہ ترین کتاب آپ کے پتہ پر بھیجی ہے جو لیڈی لنلتھگو کے نام سے منسوب ہے۔ مہربانی کر کے آپ اس کو ان کے پاس بھیجئے۔

اس سے پہلے میں اپنی تصنیف آپ کے پاس بھیج چکا ہوں۔ امید ہے کہ وہ مل گئی ہوگی۔

آپ کا مخلص

جازف ہولوس

ہمدرد صحت کا دق وسل نمبر اور مشاہیر صحافت

جناب مولانا عبدالحق صاحب، سکرٹری انجمن ترقی اردو اورنگ آباد

حکیم حاجی عبدالحمید صاحب نے زیر نظر نمبر کو مرتب کر کے نہ صرف ایک فنی اور علمی فرض کو ادا کیا ہے بلکہ رفاہ عام کا ایسا مفید کام کیا ہے جو ہمیشہ یاد رکھنے کے قابل ہے۔ اگرچہ حکیم صاحب موصوف اپنے نیک نام اور مشہور عالم "ہمدرد دواخانہ" دہلی کے ذریعہ سے بھی قابل قدر خدمات انجام دے رہے ہیں لیکن "ہمدرد صحت" کی افادی حیثیت سب پر فائق ہے +

دق وسل کی یہ اشاعت خاص ۲۵۲ صفحات پر مشتمل ہے۔ اس امراض بیماری کا کوئی پہلو ایسا نہیں جس پر نہ صرف ہندوستان کے بڑے بڑے حکیموں تجربہ کار ڈاکٹروں، ہوشیار ویدوں بلکہ یورپ، امریکہ اور آسٹریلیا کے دق وسل کے ماہرین و متخصصین نے بھی پر از معلومات بحث نہ کی ہو۔ گویا یہ نمبر ہماری زبان میں مشرق و مغرب کے مایۂ ناز اطبا کے سالہا سال کے تجربات کا نچوڑ اور ان کی علمی کاوشوں کا مرقع ہے۔

مضمون نگاروں کی تصویریں تو ان گنت ہیں ہی، لیکن ماؤف پھیپھڑوں، ان کے غار، گلٹیوں، خون چوسنے والے اور پھیپھڑوں پر ان کے مہیب اور تباہ کن اثرات کی بھی بھیانک تصویریں دے دی گئی ہیں۔ چند جدول اور نقشے بھی ہیں۔ غرض ایک اعلیٰ اور معیاری رسالہ کے لئے علم و فن کی اس نئی روشنی میں جن جن لوازم کی ضرورت ہے وہ سب اس نمبر میں بدرجہ اتم پائے جاتے ہیں۔ اگر نقل مرتب نسخوں کے اندراج میں ذرا احتیاط سے کام لیتے تو اچھا ہوتا۔"

رسالہ اردو

جناب حکیم محمد حسن صاحب قرشی ایڈیٹر "مشیر الاطبا" لاہور

"ہمدرد صحت" ہندوستان کے ممتاز اور بلند پایہ طبی رسائل سے ہے جو طب قدیم کی حقیقی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ حال ہی میں دق وسل پر اسکا ایک خاص نمبر شائع ہوا ہے جو اپنی ظاہری و معنوی خوبیوں کی وجہ سے بیحد جاذب نظر ہے۔ اس کے لئے ہندوستان اور دیگر ممالک کے مشہور فاضل اور ڈاکٹروں کے بلند پایہ اور محققانہ علمی و عملی مضامین حاصل کئے گئے ہیں۔ اور ایڈیٹر نے بڑی قابلیت کیساتھ انکو ترتیب دیا گیا ہے۔ زمانہ حال کے لحاظ سے جسقدر کہ ضرورت تھی۔ اُسی قدر دق وسل کے ہر پہلو پر عمدہ و دقیق معلومات فراہم کئے گئے ہیں۔

ہمارے خیال میں ہندوستان کے موجودہ حالات کے پیش نظر جبکہ دق وسل اور اس قسم کے خطرناک امراض روز افزوں ترقی کر رہے ہیں ادارہ ہمدرد صحت کا یہ اقدام بیحد قابل تحسین ہے۔ بڑے مشاہیر اطبا کی اور تصویر کی تصاویر سے بھی مرتب کیا گیا ہے۔ ٹائیٹل عمدہ رنگین۔ کاغذ اعلیٰ کتابت اور چھپائی بہترین۔

روزنامہ "ٹریبیون" لاہور

ہمیں ہمدرد صحت کا دق وسل نمبر ملا ہے۔ یہ نمبر صرف ... فن ہی کے لئے مفید و دلچسپ نہیں ہے بلکہ ان لوگوں کے لئے بھی کارآمد ہے۔ جو اس خوفناک بیماری کی مشکل میں مبتلا ہیں۔ ڈاکٹر، حکیم اور وید سب ہی اس نمبر میں دق وسل کے اسباب اور اس کے معالجات پر جدید ترین معلومات پائینگے۔ عوام کے لئے بھی یہ نمبر ایک انسائیکلوپیڈیا کا کام دے گا اور ان کو اس بیماری سے محفوظ و مصئون رکھنے کے لئے زیادہ سے زیادہ معلومات بہم پہنچائے گا ✣

ٹریبیون مورخہ ۱۳ جولائی ۱۹۳۸ء

جناب مفتی شوکت علی صاحب فہمی ایڈیٹر اخبار "دین و دنیا" دہلی

معاصر ہمدرد صحت نے جو دہلی کا ممتاز طبی رسالہ ہے حال ہی میں اپنا ایک خاص نمبر "دق وسل" شائع کیا ہے۔ یہ نمبر تقریباً تین سو صفحات پر مشتمل ہے جس میں بیشمار تصاویر دی گئی ہیں اور جسے اسقدر شاندار بنا دیا گیا ہے کہ بلا تامل یہ کہا جا سکتا ہے کہ ہندوستان کا کوئی طبی رسالہ آج تک ایسا شاندار نمبر شائع نہیں کر سکا ہے۔

ہمدرد صحت کا دق وسل نمبر درحقیقت دق اور سل جیسے موذی مرض پر لاجواب اور بیظیر مضامین کا ذخیرہ ہے جس میں دق اور سل کے امراض کے جملہ پہلوؤں پر اس خوبی کیساتھ بحث کی گئی ہے کہ شاید ہی آجتک کسی ایک کتاب میں ایسا مفید مواد دیکھا جا سکے۔

ایسی حالت میں کہ ہندوستان میں یہ موذی مرض نہایت تیزی کے ساتھ بڑھ رہا ہے جناب حکیم حاجی عبدالحمید صاحب دہلوی کا یہ کارنامہ ملک اور قوم کی بہترین خدمت ہے۔ حکیم صاحب موصوف نے یہ لاجواب نمبر شائع کر کے بلاشبہ اس مرض کے سلسلہ میں وہ مواد فراہم کر دیا ہے جو اس وقت تک ناپید تھا اور جسکے منظر عام پر آنیکے بعد ہزاروں اور لاکھوں گھر اس موذی مرض سے محفوظ ہو جائینگے۔ اس خاص نمبر کا ٹائٹل اسقدر ہیبت ناک ہے کہ اسکے دیکھنے کے بعد یہ معلوم ہوتا ہے کہ موت کا فرشتہ ہماری طرف ہاتھ بڑھا رہا ہے۔ غرضکہ ہر لحاظ سے یہ نمبر نہایت مکمل اور کارآمد ہے۔ ہندوستان کے کسی گھر کو اس نمبر سے خالی نہ رہنا چاہیئے۔ ہمارا خیال ہے کہ جو حضرات اسوقت اس خاص نمبر کو حاصل کرنے میں کوتاہی سے کام لیں گے وہ اس نایاب ذخیرہ کو آئندہ چلکر کسی قیمت کو بھی نہیں حاصل کر سکیں گے کیونکہ یہ کتاب نہیں ہے بلکہ خاص نمبر ہے جو چند روز میں ختم ہو جائیگا اور اسکا دوبارہ طبع ہونا ناممکن ہے قیمت اعلیٰ ایڈیشن ۱۲ معمولی ایڈیشن ۸ اور جو حضرات سال بھر کے لئے ایک روپیہ دیکر ہمدرد صحت کے خریدار ہونگے ان سے اس خاص نمبر کی قیمت کچھ نہیں لیجائیگی۔" (دین دنیا، مورخہ ۱۰ جولائی ۱۹۳۸ء)

جناب مولانا سعید احمد صاحب ایم اے ایڈیٹر رسالہ "برہان" دہلی

"ہندوستان کا سب سے زیادہ مشہور اور کم قیمت طبی پرچہ "ہمدرد صحت"، دہلی ہر سال کسی خاص موضوع پر اپنا ایک خاص اور ضخیم نمبر شائع کرتا ہے۔ چنانچہ امسال اس رسالہ کا دق وسل نمبر بڑے اہتمام کے ساتھ شائع ہوا ہے اور گذشتہ نمبروں کی طرح ہر لحاظ سے کامیاب ہے۔ اس خاص نمبر میں مشرق و مغرب کے اساتذہ فن کے قیمتی مضامین دق اور سل کے مختلف پہلوؤں کے متعلق لیے ہیں جنمیں بڑی محنت اور جانکاہی سے کام لیا گیا ہے۔ ہمارا خیال ہے کہ کسی انسائیکلو پیڈیا میں دق اور سل کے متعلق جسقدر تحقیقی مضامین ہو سکتے ہیں وہ سب اس میں جمع ہیں۔ آخر میں حسب معمول "ادبیات" کے زیر عنوان متعدد طبی افسانے ہیں جو زبان و بیان اور افادیت کے اعتبار سے دلچسپ ہیں دق اور سل کی صحت گاہوں کے حالات بھی ہیں۔ ہندوستان کی صحت عامہ کے متعلق اعداد و شمار بھی۔ کتابت و طباعت عمدہ اور دیدہ زیب۔ ارباب ذوق کو اس کی قدر کر کے حکیم عبدالحمید صاحب کی کوششوں کی عملی داد دینی چاہیئے۔" ✣

ہمدرد صحت کا دق وسل نمبر اور اصحابِ فن !!!

جناب حکیم مولوی محمد محفوظ عالم صاحب طوق کوٹلوری

مئی و جون ۱۹۴۳ء کی مشترکہ اشاعت کے بعد رسالہ "ہمدرد صحت" دہلی کی سالانہ اشاعت خاص، جولائی ۱۹۴۳ء کو پہنچی۔ انتظار کی گھڑیاں جس اضطراب بے چینیوں سے کٹ رہی تھیں اشاعت خاص کا پرچہ دیکھتے ہی کافور ہو گئیں بلاشبہ ہمدرد صحت کا دق وسل پر یہ خاص نمبر صوری و معنوی ہر دو حیثیات سے اپنی گذشتہ روایت و شان کو برقرار رکھتے ہوئے بلکہ اس میں چار چاند لگاتے ہوئے دلی تحسین و آفرین کا مستحق ہے، عیاں را چہ بیاں۔ سر ورق کو ہی ملاحظہ فرمائیے کس قدر جاذبیت و موزونیت کا حامل ہے۔ مضامین کی تنوع و ہمہ گیری اتنا بڑا کارنامہ ہے جس پر حکیم حاجی عبدالحمید صاحب جتنا بھی فخر کریں کم ہے۔ مضامین کی اصولی جدید نظریات و تحقیقات کی حیثیت سے اس دق وسل نمبر کا وہ طرہ امتیاز ہے جس کی نظیر زمانہ ماضی و حال کی کسی تالیف میں ہرگز نہیں مل سکتی۔ پھر "دق وسل" جیسے موذی و مہلک امراض کے مجرب نسخہ جات کی ارزانی اس اشاعت خاص کا وہ زبردست ایثار ہے جس کی مثال موجودہ و ماقبل دور کے بڑے بڑے قرابادینوں میں بھی نہیں مل سکتی۔ انصاف کی بات تو یہی ہے کہ ہر ذی حس متنفس اس خلوص و ایثار کی قدر کرے۔ حکیم حاجی عبدالحمید صاحب دہلوی نے اس قدر جسیم و معمور اشاعت خاص شائع فرما کر بلاشک طبی دنیا پر بڑا احسان کیا ہے۔ خدا وند کریم انہیں بیش از بیش خدمت فن کی توفیق عطا فرمائے۔ میرے دل کی گہرائی سے بے ساختہ بار بار یہ دعا نکلتی ہے

ع زیں کہ تو ایثار کردی حق مددگار شود۔ آمین یا رب العالمین ؎

از جناب ڈاکٹر محمد عثمان خاں صاحب جامعہ عثمانیہ حیدر آباد دکن

"سل و دق کی اشاعت خاص نے دل و دماغ کو روشن کر دیا اس اہم علمی و فنی کارنامہ پر آپ مستحق صد مبارکباد ہیں دنیائے طب میں یہ ایک ایسا مرقع زرین ہے جس میں جدید و قدیم، عامی و فنی، ہر مذاق کے لئے نہ صرف سامان دلچسپی بلکہ درس عبرت بھی موجود ہے۔ بہی خواہان طب کیلئے اس میں جدید علمی اور عملی حقائق کی طرف ایسی رہنمائی کا ساز و سامان موجود ہے جو انہیں دیگر غیر مدون مباحث کیلئے بھی دعوت غور دے رہا ہے۔ پُرخلوص اور دلی مبارکباد قبول فرمائیے۔"

جناب حکیم عبدالرحیم صاحب رحمانی جلال آبادی

"ہمدرد صحت کی اشاعت خاص دق وسل موصول ہوئی۔ اس کرم فرمائی کا شکریہ یہ خاص نمبر جس محنت و جانفشانی سے اور جس اچھوتے انداز پر ترتیب دیا گیا ہے اور اس مرض کے متعلق جتنی بیش بہا معلومات، علاج و معالجے کے بہترین جدید و قدیم طریقے، اور حفظ ماتقدم کی مفید ترین تدبیریں درج کی گئی ہیں۔ اس کا اندازہ صرف اصحاب علم و بصیرت ہی کر سکتے ہیں۔ درحقیقت یہ علم و فن کا بہترین کارنامہ ہے جس کی مثال مشرقی زبانوں میں مشکل سے ہی مل سکتی ہے۔ اکثر طبی رسائل اس موضوع پر خاص نمبر شائع کر چکے ہیں، مگر سچ یہ ہے کہ آپ نے وقت کی ایک اہم ضرورت کی تکمیل فرمائی ہے، عوام کا فرض ہے کہ خلق خدا کی بہبودی و خدمت کے واسطے اس خاص نمبر کی زیادہ سے زیادہ نشر و اشاعت کریں۔

دعا ہے خدا آپ ایسے ہمدرد ہستیوں کو تادیر سلامت و تندرست رکھے۔

آمین ؎

جناب حکیم الامر [illegible] صاحب روہتک ایڈیٹر رسالہ حکمت طبعی

"ہمدرد صحت کا دق وسل نمبر موصول ہوا۔ بار بار [illegible] اس کی لکھائی اور چھپائی کی خوشنمائی قابل تعریف ہے۔ ترتیب مضامین اور تحقیقات بھی جو ماہرین طب کی دماغ سوزی کا نتیجہ ہیں وہ قابل صد تحسین ہے۔ اس قدر وسیع طبی معلومات ہزارہا روپیہ خرچ کرنے پر بھی حاصل ہونا ممکن نہیں [illegible] طریقے [illegible] میں [illegible] ہو کر ہم ایک روپیہ سالانہ چندہ میں طبی جواہرات کا یہ خزانہ لٹا دیا ہے۔ میری دلی دعا ہے کہ ایزد تعالیٰ آپ کی محنت پھل لائے اور آپ کی مرادیں بر آئیں تاکہ ملک بھر میں ہمدرد صحت سے ہر شخص مستفیض ہو۔ مجھے تو تعجب ہوتا ہے کہ اس ملک سے بڑا کم ... سالانہ چندہ کا یہ [illegible] ہے کہ صرف ایک روپیہ سالانہ خرچ کرکے اپنی اور اپنے بال بچوں کی صحت کے لئے ہمدرد صحت کا قیمتی تحفہ بڑھ حاصل کر لیں۔"

جناب حکیم پیر محبوب الٰہی نیاز صدیقی زبدۃ الحکماء

"ہمدرد صحت کا خاص نمبر متعلق امراض "دق وسل" موصول ہوا ایسی جامع اور اعلیٰ اشاعت جو علمی اور عملی ہر دو حیثیت سے لاجواب ہے، پڑھ کر از حد خوش ہوا۔ تمام مضامین بیحد دلچسپ اور پر از معلومات ہیں۔ زر کثیر صرف کرکے ایسا بلند پایہ لٹریچر آپ نے پبلک کے سامنے پیش کیا ہے جس کی نظیر ملنی بیحد محال ہے کاغذ عمدہ لکھائی اعلیٰ مضامین شستہ اور بلند پایہ میں حیران ہوں کہ اس قدر قلیل قیمت میں یہ رسالہ آپ کیسے بہم پہنچا سکتے ہیں! مدیر رسالہ کی محنت پر قربان جائیے اور ان کی وسیع واقفیت کی داد دیجئے کہ انہوں نے ہندوستان کے علاوہ یورپ، امریکہ اور آسٹریلیا سے ماہرین فن کے بہترین مضامین حاصل کرکے عوام کی بہترین طبی خدمت کی ہے سچ تو یہ ہے کہ اگر ان مضامین اور مجربات پر عملدر آمد کیا جائے تو یہ نامراد امراض صفحہ ہستی سے مٹ سکتے ہیں۔ مضامین کی تشریح ہاف ٹون بلاک سے کی گئی ہے اسکے علاوہ اطباء کرام کی تصاویر سے رسالہ لبریز ہے ظاہری اور معنوی خوبیوں سے یہ رسالہ اس قدر آراستہ و پیراستہ ہے کہ آپ کی انتہائی محنت اور کاوش کی داد دیئے بغیر کوئی شخص نہیں رہ سکتا۔ میں تہ دل سے آپکی اس بڑی کامیابی پر مبارکباد عرض کرتا ہوں ؎"

جناب حکیم جوند سنگھ صاحب حاذق الحکماء ماہر طب و جراحت سند یافتہ

"ہمدرد صحت کی اشاعت خاص "دق وسل" موصول ہوئی۔ کیا کہنا ہے! لاجواب خدمت فن یہی ہے "ہمدرد صحت" وہ رسالہ ہے جو اپنی ظاہری و معنوی خصوصیات کی وجہ سے طبی جرائد میں ممتاز ہے اور اس کا سالانہ نمبر خاص تو فی الحقیقت خاص ہی ہوتا ہے۔ جس کی تعریف سے قلم قاصر ہے۔ اگر یہی رسالہ کتابی صورت میں غیر ملک سے چھپ کر آتا تو ہم گراں قیمت پر خریدنے کو تیار ہو جاتے۔ اب تو اگر سچ پوچھئے تو صرف ایک پرچہ سے ہی سالانہ قیمت وصول ہو جاتی ہے۔ اصل وجہ یہ ہے کہ آپ نے طب مشرق کو زندہ رکھنے کی جو ذمہ داری اٹھائی ہے وہ سب کی قربانی اسی کے لئے ہے۔ آپ نے یہ نمبر شائع کرکے ملک پر بھاری احسان کیا ہے۔ آپ کی محنت شاقہ سزا وار شکریہ و مبارکباد ہے ؎"

انتقاد



زیر جلد پچکاری

سائز $\frac{20\times30}{16}$ ضخامت ۱۱۲ صفحے، قیمت بارہ آنے (۱۲)

پتہ:- منیجر صاحب کتب خانہ پروفیسر فضل الرحمن خاں صاحب، پل بنگش، دہلی

زیر جلد پچکاری (ہائپوڈرمک انجکشن) کو موجودہ علم العلاج میں ایک مخصوص جگہ حاصل ہے۔ اور اس کی عمومیت کا اندازہ اس سے کیا جا سکتا ہے کہ آجکل نوے فیصدی امراض کا علاج انجکشن کے ذریعہ سے کیا جاتا ہے۔ پروفیسر حکیم فضل الرحمن صاحب نے زیر جلد پچکاری کے نام سے ایک مختصر لیکن جامع رسالہ اس طریقۂ علاج پر تالیف فرمایا ہے۔ یہ رسالہ اس وجہ سے زیادہ قابل قدر ہے کہ اس موضوع پر سب سے پہلے ایک مستقل رسالہ اردو زبان میں پیش کرنے کا سہرا پروفیسر صاحب ہی کے سر ہے۔ اس رسالہ میں زیر جلد پچکاری کے ذاتی استعمال، عضلی اور وریدی پچکاریوں کے فرق، طریقہ استعمال پچکاری کو جراثیم سے پاک کرنے کا طریقہ، پچکاری کی دواؤں کی اور متفرق ہدایات پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ سب سے اہم عنوان جو اس رسالہ میں ہے وہ ان دواؤں کے تذکرہ کے لئے مخصوص ہے جو زیر جلد پچکاری کے طریقہ علاج میں عموماً رائج ہیں۔ انجکشن کی تقریباً پینتالیس دواؤں کی ماہیت، افعال و خواص، اور مقدار و ترکیب استعمال وغیرہ تفصیل سے بتلائی گئی ہے۔ پروفیسر صاحب نے قصداً اپنے بیانات کو طول نہیں دیا ورنہ یہ رسالہ ایک اچھی خاصی ضخیم کتاب بن جاتا۔ بہر حال یہ رسالہ طبی درسگاہوں کے طلبہ کے لئے بہت مفید ہے اور ان اطبا کے لئے بھی کارآمد ہے جو اس طریقہ علاج کے متعلق ضروری واقفیت حاصل کرنی چاہتے ہیں۔ کتابت اور طباعت اچھی ہے۔

قارورہ

سائز $\frac{20\times26}{16}$ ضخامت ۶۰ صفحے قیمت چھ آنے۔

پتہ:- منیجر صاحب کتب خانہ پروفیسر فضل الرحمن خاں صاحب، پل بنگش دہلی۔

یہ رسالہ بھی پروفیسر فضل الرحمن خاں صاحب کی تالیف ہے جس میں شکر، البیومن، صفرا، خون، پتھری، مختلف قسم کے کیڑوں اور قارورہ میں مختلف جراثیم کا کیمیاوی امتحان کرنے کے نئے اصول بیان کئے گئے ہیں۔ بقول پروفیسر صاحب کے اس مختصر رسالہ میں انہوں نے اس امر کی کوشش کی ہے کہ طبیہ کالج کے طلبہ، دیگر اطبا اور ویدوں کے لئے قارورہ کے متعلق نہایت ضروری اور اہم چیزوں کو اس طرح بیان کیا جائے کہ وہ بغیر کسی استاد کی مدد کے خود بخود تجربات اور امتحانات کر سکیں۔ رسالہ قارورہ کے سرسری مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ مؤلف موصوف کو اپنی کوشش میں خاصی کامیابی ہوئی ہے اور یہ رسالہ واقعی طلبہ اور اطبا کے لئے مفید ہے۔ مندرجہ بالا پتہ سے طلب فرمائیے۔

الشفا

سائز $20\times30/8$ ضخامت ۴۴ صفحے۔ قیمت سالانہ ایک روپیہ آٹھ آنے۔

پتہ:- منیجر صاحب رسالہ "الشفا" متصل جامع مسجد دہلی۔

یہ طبی رسالہ حال ہی میں جناب شفاء الملک حکیم حبیب حسن خاں صاحب کی سرپرستی اور جناب حکیم محمد اسلم صاحب بہاری کی ادارت میں دہلی سے نکالا گیا ہے۔ موجودہ دور میں، جب کہ ہمارا ملک اہم انقلابی دور سے گذر رہا ہے، طب قدیم کی حفاظت اور بقا کے لئے معیاری طبی رسائل کی اشد ضرورت ہے۔ "الشفا" جن ارادوں اور حوصلوں کے ساتھ جاری کیا گیا ہے اُن سے اُمید بندھتی ہے کہ وہ ملک کے طبی مقاصد کے حصول میں اسکا مدد ثابت ہوگا۔ پیش نظر اشاعت میں بہت سے دلچسپ اور مفید مضامین شامل ہیں۔ یقین ہے کہ کارکنان رسالہ کے معیار کو بلند کرنے میں کامیابی حاصل کریں گے۔ کتابت و طباعت خاصی ہے۔ ترتیب مناسب ہے۔

نوٹ:- خریداران رسالہ ہمدرد صحت کی خدمت میں التماس ہے کہ خط و کتابت کے وقت اپنے نمبر خریداری کا حوالہ [illegible] منیجر

یادِ رفتگاں

از جناب ابو المعظم نواب مرزا سراج الدین احمد خاں صاحب سائل مدظلہٗ دہلی

خان صاحب حکیم حاجی امجد علی خاں صاحب کی وفات سے دہلی کے معززین کی صف میں جو جگہ ۲۲ ستمبر ۳۸ء کو خالی ہوئی ہے اُس کے بھرنے کی کوئی اُمید نہیں مرحوم دہلی کے ایک ممتاز خاندان کے رُکن اور دہلی کے انقلابات کی ایک گویا تصویر تھے ۔ دہلی کے معاملات پر ان کی رائے کا احترام شہر کے ہر طبقہ کے افراد کرتے تھے حکیم صاحب کا ماتم ہم اس وجہ سے نہیں کر رہے ہیں ۔ کہ ہم میں سے ایک ممتاز فرد چھین لیا گیا یا آنریری مجسٹریٹی کی ایک کرسی خالی ہوگئی یا ایک خان صاحب سے ہم محروم ہوگئے ، یا ایک حکام رس ذات ہم میں نہیں رہی ۔ بلکہ سوگ اس بات کا ہے ۔ کہ زمانۂ قدیم کے اخلاق و شرافت کا ایک حامل ہم کو داغِ مفارقت دے گیا ، دہلی اپنے مروّت اور ہمدردی کے ایک قدیم نمونے کو کھو چکی ہے ، اپنی وضع کا ایک پابند چل بسا ، مودّت و یگانگت کا ایک پیکر روپوش ہوگیا ۔ انا للہ و انا الیہ راجعون ۔

ہم آئندہ صفحات میں حضرت سائل مدظلہٗ کی ایک ماتمی تحریر پیش کر رہے ہیں جس سے مرحوم حکیم صاحب کے حالاتِ زندگی اور انکے اوصاف و خصائل پر روشنی پڑتی ہے ۔ حضرت موصوف حکیم صاحب مرحوم کے احباب خاص میں سے ہیں ۔ اس لئے اُن کا ایک ایک لفظ اُن کے باطنی التہاب کا آئینہ دار ہے اور اس علالت کی حالت میں حضرت سائل کا ، اپنے مرحوم دوست کی غم گساری میں ، قلم اُٹھانا مذکورۂ بالا حقیقت کو اور بھی واضح کر دیتا ہے ۔ اب ہمارے لئے سوائے اسکے اور کوئی چارہ نہیں ہے کہ ہم حکیم صاحب مرحوم کے لئے دعائے مغفرت کریں ——— اس حادثۂ جان کاہ میں ہماری دلی ہمدردیاں مرحوم کے پس ماندگان کے ساتھ ہیں ۔ "ہمدرد صحت"

درگاہ خواجہ خواجگان حضرت خواجہ رضی الدین الملقب بخواجہ باقی باللہ قدس سرہ العزیز کے شمالی دروازہ کا بایاں پکھوا ، ۲۷ رجب المرجب ۱۳۵۷ھ بروز جمعہ کو بعد نماز جمعہ آباد ہوگیا ۔ ایک جانب کی پاسبانی درگاہ حضرت خواجہ رحمت اللہ علیہ جناب حافظ ویران مرحوم نصف صدی سے زائد کرتے رہے ۔ دوسری جانب یہ فخر خدمت اُن کے نواسے موصوف خان صاحب حاجی حکیم امجد علی خاں کے مقدر میں تھا وہ فائز ہوئے ۔ اس نئے پاسبانِ در کا حال زندگی دیکھنے والا راقم الحروف وہ ہے جو انکی ہر ادا کا پہچاننے والا اور ہر قصد کا جاننے والا ہے اُس کی تفصیل کو صفحۂ کاغذ پر لانا ایسے وقت میں کہ نہ اپنے قلم میں یارائے جنبش پا سکتا ہے نہ زبان میں توانائی بیان رکھتا ہے مشکل تر سمجھتا ہے بایں سبب کہ پورے دس ماہ سے باشکستہ بستر پر پڑا ہے اور مدت سے مریضِ اختلاج قلب و درد نقرس ہے اس حادثۂ پاشکستگی نے اس کے ہر نفس کو پُر الم اور پُر درد کر رکھا ہے ایسی حالت میں اگر زبان سے کچھ کہہ بھی سکتا ہے تو کم و بیش الم و درد کا قصہ ہی کہہ سکتا ہے ۔ چونکہ حکیم امجد علی خاں کا مذکور الم و درد سے متعلق ہے لا محالہ اس کی زبان پر آیا اور آنا چاہیئے تھا جس کو اس کے کسی ہمنشین احمد و محمود کے قلم نے سیاہ لباس پہنا دیا یعنے سفید کاغذ کو سیاہ کر دیا ۔

اس راہیِ ملک عدم نے عہدِ طفولیت میں اپنے نانا کے فیض صحبت سے علوم متداولہ میں معقول دستگاہ حاصل کی اور اخلاق حمیدہ کا حامل ہوا ۔ راقم الحروف کے دادا نواب ضیاء الدین احمد خاں مرحوم اور حضرت ویران مغفور میں رشتہ اخلاص مودت زمانہ غدر سے بیشتر قائم تھا بہ پابندیٔ وضع عہد قدیم جناب حافظ صاحب ہر جمعہ کو بعد نماز جمعہ میرے دادا سے ملنے کے لئے تشریف لایا کرتے تھے ۔ فقدانِ بصارت کی وجہ سے حافظ صاحب کو احتیاج ایک دستگیر کی ہوتی تھی ۔ ان کی دستگیری نوسال کی عمر سے یہ عزیز مرحوم کیا کرتے تھے ۔ حافظ صاحب مرحوم جتنی دیر ہمنشین نواب صاحب مغفور رہتے تھے اس عرصہ تک امجد علی خاں مقتضائے سنی سے میرے ساتھ کھیلا کرتے تھے ۔ ہمارا شغل اور کھیل اس عہد میں بیت بازی غلیل لگانا شطرنج اور گنجفہ کھیلنا تھا جمعہ کی چھٹی کا آدھا دن یوں گذر تا تھا ۔ بعد نماز مغرب نواب صاحب ہوا خوری کو سوار ہوتے تھے چنانچہ حافظ صاحب کو اپنے ساتھ لے کر بعد ہوا خوری انکے گھر پہونچا کر واپس آتے یہ سلسلۂ حیاتِ نواب صاحب و حافظ صاحب تقریباً دس سال قائم رہا ۔ تا اینکہ میں اور امجد علی خاں جوان ہوگئے میں بعد انتقال اپنے دادا کے ریاست پاٹودی میں سکونت پذیر ہوا ۔ بدیں وجہ کہ میری پہلی شادی مشروط بخانہ دامادی ہوئی تھی ۔ بارہ تیرہ سال مجھ سے اور امجد علی خاں سے مفارقت ظاہری رہی جسمیں برسوں بعد لمحہ دو لمحہ کی ملاقات دہلی آنے کے موقعہ پر ہوجاتی تھی لیکن اس مودت و یگانگت قدیمہ میں کوئی خلل واقع نہیں ہوا ۔ اکثر خط و کتابت میں معاملات عائدہ کا مشورہ ہوتا رہتا تھا ۔

اس عہد میں مخلص موصوف نے اپنے نانا مرحوم کی جانشینی کا فرض بھی ادا کیا یعنی پنجگانہ نماز محلہ کشن گنج کی مسجد میں امام بن کر پڑھایا کرتے تھے ۔ نیز ان کی صلاحیت طبیعت نے فن طب کی طرف رغبتِ تامہ پیدا کی چنانچہ صحبت حکیم اجمل خاں صاحب سے پورا استفادہ کیا ۔ اکثر حضر اور سفر میں انکی موانست رکھی ۔ دور دراز سفر، عتبات عالیات کی زیارتیں جن کی تفصیل اس وقت میرے لئے محال ہو رہی ہے ۔ ازاں بعد مشورہ و اجازت حکیم صاحب موصوف محلہ کشن گنج میں مطب نشین ہوئے اور عمدہ شہرت حاصل کی حتی کی نسبت چارہ سازی سے اکثر و بیشتر مریضانِ سقیم الحال ان کے مداوا و علاج سے کامیاب ہوئے ۔ اندریں اثناء حکام شہر کی قدر افزائی اور اپنے خوش اخلاق

سے وہ وقار حاصل کیا کہ آنریری بنچ کی مجسٹریٹی صاحب ضلع نے تفویض کردی۔ اُس کو مرحوم نے ایسی دلچسپی اور انہاک سے ادا کیا۔ کہ دوسرے مجسٹریٹوں کے فرائض بھی اُن کی تحریک اور استدعا پر خود انجام دینے شروع کر دیئے اور بہترین مجسٹریٹ بنچ کا اپنے کو ثابت کیا۔ اس حسنِ عمل نے خان صاحب کی اونر یبفارش چیف کمشنر بہادر دہلی گورنمنٹ آف انڈیا نے عنایت کی۔ یہ ارتقا ان کو ان کی نیکوکاری سے حاصل ہوا جس کے حالات ایسے حیرت افزا ہیں جن کی مثال میں اور کسی ذات کو پیش کرنا بہت مشکل ہے۔ مرحوم موصوف کی مالی حالت پر نظر کی جائے۔ تو استعجاب کی حد نہیں رہتی۔ باوجود کم بضاعتی کیا وضع وطرز معاشرت تھی۔ بڑی بڑی باوقار ہستیوں سے میل جول۔ اُن کی مدارات حسبِ حیثیت ان کے، یہ کیوں کر گذرے۔ دینداری کو وضع قدیم کے ہاتھ سے جانے نہیں دیا۔ کبھی ناجائز آمدنی کو اپنے لئے روا نہیں رکھا۔ لباس پُر پیوند اور میلا نہیں دیکھا کبھی کوئی شائبہ حقارت اس میں نظر نہیں آیا۔ اولادِ ذکور واناث کی شادیاں کیں، جن کے شاہد تمام عمائد واراکین شہر دہلی ہیں۔ بڑے بچے محمد متین خاں کو تعلیم موجودہ کی رُو سے اور اخلاق عامہ سے اس لائق کر دیا، کہ وہ باوجود جوان عمر اور عہد حاضرہ کی آزادروشی سے ناآشنا ایسا نیک صفات ہے کہ دیکھ کر دل شاد ہوتا ہے۔ اور گورنمنٹ آف انڈیا کے فوجی دفتر میں ایک معقول عہدہ پر فائز ہے۔ نیز حسنِ عمل سے اپنے افسروں کا اعتماد خاص رکھتا ہے۔

آٹھ دس برس کے قبل سے اُنہوں نے اپنا ایک شعار خاص مقرر کیا تھا، جو اُن کے مطب کا ضمیمہ بھی تھا۔ یعنے وہ ہر اتوار کے دن قبل از ظہر معہ چند احباب خاص قصبہ مہرولی معروف بہ قطب صاحب جاتے تھے اور اپنی نشست قریب دو پہر کے ادھم خاں کے مقبرہ میں، جو بھول بھلیاں سے معروف ہے، رکھتے تھے۔ وہاں غریب مریضوں کا معالجہ کرتے تھے۔ اور بے بضاعتوں ناداروں کو دوائیں دواخانہ ہمدرد سے مفت دلواتے تھے۔ نیز وہ مقام خوش آب وہوا ان کے اکثر مرضا کا مسکن ہوتا تھا۔ اُنھیں مرض کے مریضوں کو وہاں کی سکونت کا مشورہ دیتے تھے۔ ان کے مقاماتِ سکونت پر خود جا کر دیکھا کرتے تھے۔ اور ان کے لئے تجویزیں کرتے تھے یک شنبہ کی صحبت میں ان کے رفقائے خاص اور مخلصانِ باختصاص شریک رہتے تھے۔ مغرب کے بعد مراجعت ہوتی تھی۔ اس وقت میں حرف وحکایات دل خوش کن موجودہ احباب سے وقت گذرتا تھا۔ یا مسائل علمی ودینی وذوق ادب میں وہاں کی ہوائے صحت بخش اور فضائے روح افزا کو مایۂ حیات قرار دے رکھا تھا۔ اس سہ پہر کی صحبت میں جو ادھم خاں کے برج میں ہر ایک یک شنبہ کو ہوتی تھی، عصر کے وقت ہمیشہ چائے نوشی بھی ہوتی تھی، جس کے ساتھ میوہ ہائے تر اور مختلف قسم کی شیرینی بافراط پیش کش احباب ہوتی تھیں۔ ہر فصل پر بہترین پھل اور عمدہ قسم کی مٹھائیاں لذت بخش کام زبانِ جملہ احباب ہوتی تھیں۔ مدت سے ان کی دو وقت کی غذا صرف دو بیضۂ مرغ نیم برشت، ایک پارچہ نانِ روغن، چند چمچہ شوربائے سادہ کے، ایک دو قاش میوۂ تر کے سوا کچھ نہ تھی۔ ماہِ رمضان شریف میں ہر جمعہ کو ان کے مکان پر ان کے احباب واراکین شہر افطار صوم کے لئے مدعو ہوا کرتے تھے۔ جو باِبرام واصرار بلائے جاتے تھے۔ اور جن کی تعداد ستر اسّی سے کبھی کم نہ ہوتی تھی۔ افطار میں مختلف اقسام کے میوے لطیف تر اور پُر ذائقہ شیرینی۔ دو تین قسم کا کھانا ہوتا تھا۔ اس میزبانی پر مہمان کا شکر وسپاس حسن الفاظِ پُر خلوص سے ہوتا تھا۔ وہ حیرت افزا ہوتا تھا۔ اس کے بعد تا عشا مختصر صحبت احباب جس میں شعر وشاعری کی چاشنی ہوتی تھی، ضرور ہو جاتی تھی۔ افسوس ہے۔ کہ جس کی حکایت ہدیۂ ناظرین ہو رہی ہے وہ چھ مہینہ بستر علالت پر شکن بستر بن کر رہروِ ملک عدم ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اور جملہ احباب واعزّہ کو داغِ الم مفارقت جاوید دے گیا۔ مرض الموت زخم نواسیر تھا جس کے معالجات میں ڈاکٹروں اور جراحوں نے اپنی کسی توجہ وتجویز میں کسر نہیں رکھی۔ دعائے مغفرت انکے حق میں اور دعائے ترقی عمر وجاہ ان کے خلف وجانشین محمد متین خاں کے لئے ان کے احباب ومخلصین کے لئے واجب ہے۔ مرحوم کے لوح مزار کے لئے جو قطعہ تاریخ کا ابو المعظم مرزا سراج الدین خاں سائل دہلی نے خصوصِ قدیمہ کے لحاظ سے لکھا ہے۔ وہ درج ذیل ہے۔

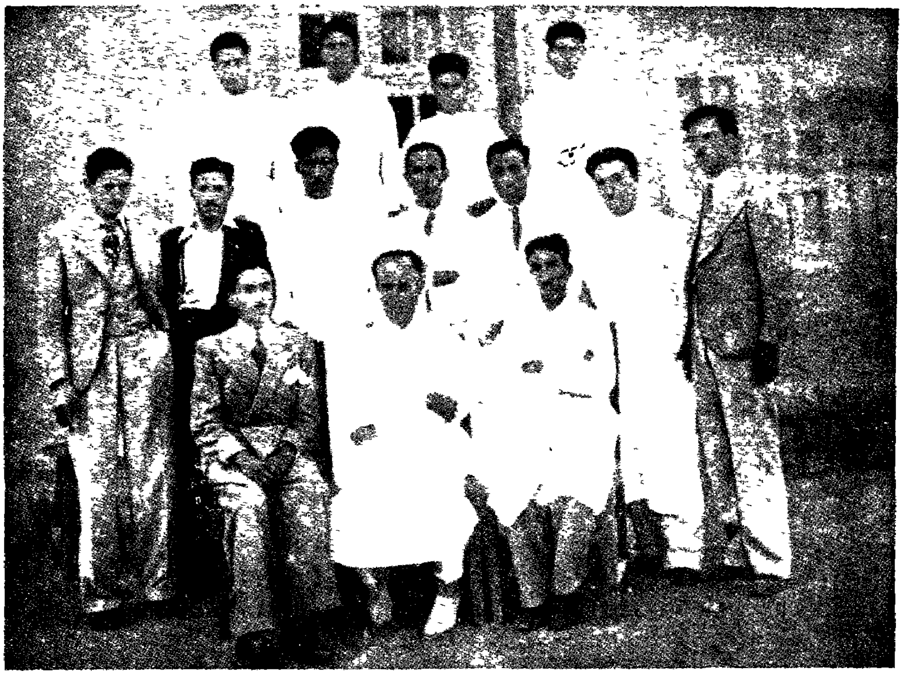
وَھُوَ ھٰذا

بود مرد از نسلِ افغاں چارہ سازِ بے کساں   حاجیٔ بیت الحرام وزائرِ دار النبی

کرد رحلت از جہان و داد رنجِ بیکراں   از فراقِ جاودانی وزوداعِ دائمی

سالِ تاریخِ وفاتش سائلِ دہلی نوشت   فردِ عالم خان صاحب حاجیٔ امجد علی

۱۳[illegible]ھ



افغانستان کے بکٹریالوجیکل انسٹی ٹیوٹ کے ارکان — انسٹی ٹیوٹ کی عمارت میں



افغانستان کے طبی اسکول کے کیمیا اور دواسازی کے چند فارغ التحصیل طلبہ



ڈاکٹر محمد مسعود قریشی، لاہور
(مضمون صفحہ ۳۳ پر)

علم اور حکمت کے خزانے

شائقین علم کے لئے ایک زرّین موقعہ!

اردو کی طبی صحافت میں ہمدرد صحت ہی وہ رسالہ ہے جو اپنی ظاہری اور معنوی خصوصیات کی وجہ سے ایک انقلاب آفرین دعوت ہے اس لئے اس کا خیر مقدم نہ صرف ہندوستان کے ہی طبی حلقوں کی طرف سے کیا گیا بلکہ ممالک غیر کے ماہرین بھی اسی صف میں داخل ہیں آج سے چند سال پہلے کسی شخص کے خیال میں بھی یہ بات نہیں آسکتی تھی کہ ہماری طبی صحافت اس قدر کامیابی کے ساتھ ترقی کی منزلیں طے کرنے لگے گی۔ ہمدرد صحت ہی وہ رسالہ ہے جس نے طبیب اور غیر طبیب اور عوام و خواص کی ہر طبی ضرورت کو کماحقہٗ پورا کردیا ہے۔ اسکی اشاعت خاص جو ہر سال اسکی سالگرہ کی تقریب میں ۵ جولائی کو شائع ہوتی ہے اپنی نوعیت اور جامعیت کے لحاظ سے مشرقی زبانوں میں بالکل نئی چیز ہوتی ہے اور اس کی ضخامت تین سو صفحات سے بھی زیادہ ہوتی ہے۔ پہلے سالوں میں رسالوں کی جلدوں کا کوئی اہتمام نہیں کیا گیا تھا صرف پندرہ بیس جلدیں مکمل کی جاسکی تھیں جو چند ہی روز میں شائقین علم نے حاصل کرلی تھیں۔ اب دفتر میں پہلے سالوں کی صرف دو جلدیں ہی بطور فائل موجود ہیں۔ قدردانوں کے پیہم تقاضوں کا خیال کرکے کبھی کبھی خیال بھی کیا گیا کہ گذشتہ جلد کے بعض پرچے جلدوں کی تکمیل کے لئے دوبارہ طبع کرلئے جائیں لیکن اسکی نوبت نہیں آسکی۔ لئے موقع نہیں مل سکا۔ پہلے تجربے کو سامنے رکھکر تازہ جلدوں کے تقریباً ۵۰۰ پرچے علیحدہ رکھے جاتے رہے کہ آخر میں پانچسو جلدیں مکمل کی جاسکیں اور شائقین ان سے محروم نہ رہیں۔ چنانچہ اب ان جلدوں کے تمام پرچے مکمل ہوجانے کے بعد دفتر میں انکی جلدیں مکمل کرائی گئی ہیں۔ جو جولائی ۱۹۳۲ء سے جون ۱۹۳۵ء تک اور جولائی ۱۹۳۵ء سے جون ۱۹۳۶ء تک اور جولائی ۱۹۳۶ء سے جون ۱۹۳۷ء تک کے پرچوں پر مشتمل ہیں۔ اس میں ہمدرد صحت کی وہ اشاعت ہائے خاص بھی شامل ہیں جو بجائے خود ایک جلد کا درجہ رکھتی ہیں اور "تجدید و اعادۂ شباب اور درازی عمر" نیز بچوں کے متعلق ہر قسم کی جدید و قدیم معلومات کا انتہائی ذخیرہ ہیں۔ تازہ جلد جولائی ۱۹۳۶ء سے جون ۱۹۳۷ء تک ہیں گذشتہ سال عظیم الشان عورت نمبر ہے جسکی تعریف میں ہندوستان بھر کے منتخب علماء اور حکما متفقہ طور پر رطب اللسان ہیں۔ جلد بندی بھی رنگین کپڑے کی پختہ کرائی گئی ہے جس کے پشتے پر رسالہ کا نام وغیرہ سنہری حروف میں چھپا ہوا ہے۔

ان جلدوں میں کیا ہے؟

اس کا جواب اتنا مختصر نہیں کہ اس ذراسی جگہ میں دیا جاسکے مجمل طور پر یوں سمجھ لیجئے کہ ۱۹۳۴-۳۵ء کی جلد میں ایک تو وہ مشہور زمانہ اشاعت خاص ہے جس کا موضوع "اعادۂ شباب اور درازی عمر" تھا اور اسکے علاوہ گیارہ مہینے کے گیارہ پرچے جنہیں ہر ایک علم و حکمت کے جواہر ریزوں سے مالا مال ہے ۱۹۳۵-۳۶ء کی جلد میں گیارہ معمولی پرچوں کے علاوہ ایک وہ معرکۃ الآراء اشاعت خاص ہے جسے "الاطفال" کا نام دیا گیا ہے اور جس میں بچوں کی پرورش اور انکی طبیعت اور ان کے کھیل انکی عادات اور اطوار اور انکے امراض و علاج کے متعلق بہت سے ایسے نادر زمانہ مضامین ہیں جن کی نظیر آپکو انگریزی طبی پرچوں میں بھی نہیں مل سکتی۔ بچوں کی تعلیم و تربیت کے متعلق آپ اس پرچہ سے اتنی معلومات حاصل کرسکتے ہیں جو بصورت دیگر کئی مستقل فنی کتابیں دیکھنے سے بمشکل حاصل ہوسکتی ہے اور وہ فنی کتابیں بھی اردو زبان میں کہیں موجود نہیں ہیں ۱۹۳۶-۳۷ء کی تازہ جلد میں گذشتہ سال کے عجیب و غریب "عورت نمبر" کے علاوہ گیارہ مہینے کے پرچے ہیں جو جون ۱۹۳۷ء تک ختم ہوتے ہیں۔ اس جلد میں صرف ایک عورت نمبر ہی ایسا ہے جسکی قیمت اس جلد کی سب قیمت کے برابر ہو تو شائقین اور قدرشناس اس کو سستا ہی سمجھیں گے۔ ہمدرد صحت کے معمولی پرچوں میں علاوہ بیش بہا طبی مضامین جو ماہ بماہ شائع ہوتے رہتے ہیں۔ اچھے اچھے حکیموں اور ڈاکٹروں کے مجرب اور آزمودہ صدہا نسخے ملیں گے جن میں سے ہر ایک کی قیمت یقیناً اس رقم سے بہت زیادہ ہے جو ہمدرد صحت کی جلدیں خریدنے پر صرف کرنی پڑیگی یہ رقم دو روپے فی جلد ہے محصول ڈاک اس کے علاوہ ہے، ہر جلد کی ضخامت اس اشتہار سائز کے ۱۰۶۲ صفحات یا اس سے کچھ زیادہ ہے بلاک کی رنگین تصاویر بھی ہر جلد میں ساٹھ سے زیادہ ہیں۔ اسکے علاوہ دلچسپ مرقعے کارٹون اور دستی تصویریں ان میں شامل ہیں علم و حکمت کے جواہر ریزوں سے بھرپور یہ جلدیں صرف اطبا ہی کے لئے ضروری نہیں بلکہ عوام بھی اور ہندوستان کے شائقین علم و ادب بھی ان کے مطالعہ سے فائدہ حاصل کرینگے ہمدرد صحت کی خصوصیتوں کا اندازہ آپ کو اسی پرچہ کے مضامین سے ہو جائیگا۔ ہماری زبان کے نہ صرف طبی پرچوں میں بلکہ ادبی رسالوں میں "ہمدرد صحت" ہی ایک ایسا رسالہ ہے جسکے قلمی معاونین میں ممالک یورپ کے بہت سے مضمون نگار شامل ہیں اور جسکے حلقہ میں ہندوستان کے منتخب طبیب و ادیب جمع ہیں۔ ان جلدوں میں آپ کو ان مشہور معالجین کے نسخے اور مضامین بھی ملیں گے۔

قیمت [illegible] پتہ: منیجر مکتبہ ہمدرد صحت، ہمدرد منزل ۔ دہلی

علم الادویہ

شہدیوی

از حکیم مولوی نور محمد صاحب صابر گوالیاری

یہ بوٹی عام روئیدگی میں ملی جلی پائی جاتی ہے۔ برسات میں اور جاڑے میں خصوصاً کثرت سے مل سکتی ہے جب جاڑے کے موسم میں سخت سرد ہوائیں چلتی ہیں یا اوسے پڑتے ہیں تو یہ بوٹی جل جلاکر ختم ہوجاتی ہے۔ اس کے بعد اس بوٹی کا نشوونما موسم بہار میں ہوتا ہے۔ یہی وقت اس کے شروع ہونے کا ہے۔ ہری ہری ننھی ننھی سوا بالشت لمبی شاخیں کچھ تو زمین پر بچھی ہوئی اور کچھ کھڑی باریک روئیں دار ہوتی ہیں سیدھی شاخوں پر چھوٹا سا پھول جس کی رنگت بینگنی ہوتی ہے پایا جاتا ہے۔ گر ہر شاخ پر چند پھول کچھ فاصلہ لئے ہوئے ہوتے ہیں۔ اس کا پھول زرد رنگ کا بھی ہوتا ہے، اگر ایسا پودا دو فٹ تک لمبا ہوتا ہے۔ شاخوں پر لمبی لمبی دھاریاں بالکیریں بھی دکھائی دیتی ہیں۔ رُواں پختہ ہونے پر ظاہر ہونے لگتا ہے لیکن پھول اپنی حالت بدلتا ہوا سفیدی مائل بھوری رنگت اختیار کرلیتا ہے۔ آخرکار برمڈنڈی بوٹی کے مشابہ پودا خشک خاردار شکل قائم کرلیتا ہے۔ پتے اس وقت بھی عموماً اس کے سبز ہی رہتے ہیں۔ گرمیوں بھر کھیتوں، باغوں اور نمناک زمینوں میں یہ بوٹی موجود رہتی ہے اور یہی وقت اس کے شباب کا ہوتا ہے۔



تاریخ طب میں یہ بوٹی کوئی نئی دریافت نہیں ہے۔ بلکہ آیورویدک شاستروں میں اس کے افعال و خواص پر اچھی طرح روشنی ڈالی گئی ہے۔ اور وید اسکو بکثرت استعمال میں لاتے ہیں۔

پتوں کا ذائقہ کسی قدر کڑوا ہوتا ہے اور بو تیز ہوتی ہے اس کا مزاج ابتدائی درجوں میں گرم و تر مانا گیا ہے

خواص ۔ یہ بوٹی گلے کی بیماریوں کے لئے مخصوص مانی گئی ہے خناق۔ اور ورم لوزتین نیز آواز کی خرابیوں کے لیے اس بوٹی کو مختلف شکلوں اور ترکیبوں سے استعمال کرتے ہیں۔ تر اور خشک کھانسی کے لئے مفید ہے۔ اگر اس بوٹی کو مخلط سفوفوں میں شامل کردیا جائے تو انکی قوتوں میں اضافہ کردیتی ہے۔ موسمی بخاروں اور بواسیر بادی کو دور کرتی ہے۔ پیشاب کی زیادتی کو روکتی ہے۔

مجربات ۔ (۱) شہدیوی بوٹی ۳ تولہ، بیخ سوسن، بیخ گل عباسی، عاقرقرحا ہر ایک ایک تولہ، مرچ سیاہ ۶ ماشہ۔ سب چیزوں کو کوٹ چھان کر تھوڑا سا شہد ملاکر جنگلی بیر کے برابر گولیاں بنالیں اور دن میں ایک ایک دو دو گولیاں دو تین بار چوستے رہیں۔ **فوائد** :۔ یہ گولیاں گلے کے ورم کو دور کرتی ہیں آواز کو کھولتی ہیں۔ (۲)۔ شہدیوی بوٹی ۹ ماشہ اور کالی مرچ ایک ماشہ کو پانی میں پیس چھان کر شیرہ نکالیں اور مریض کو پلائیں۔ **فوائد** :۔ یہ دوا نزلہ کو روکتی ہے اور کھانسی کو دفع کرتی ہے۔ (۳) شہدیوی بوٹی کی جڑ ۳ تولہ، دارچینی، چوب چینی، کباب چینی، دانہ الائچی خورد، عود صلیب، اسطوخودوس، زہرہ سفید، تیزپات، چھالیہ، ہر ایک ایک تولہ۔ سب چیزوں کو کوٹ چھان کر حسب دستور شہد کے قوام میں معجون تیار کریں اور ۳-۲ ماشہ دن میں دو تین بار دیں۔ **فوائد** :۔ آواز کی خرابیوں کو یہ معجون دور کرتی ہے۔ نزلہ کو دفع کرتی ہے، سینہ کو قوی کرتی ہے، معدہ اور جگر کی اصلاح کرتی ہے۔ عمر و طاقت کے لحاظ سے بچوں کو بھی یہ معجون مناسب مقدار اور مناسب اوقات میں دینے سے مفید ثابت ہوئی ہے۔

بہرحال خواص و افعال کے لحاظ سے اس بوٹی کو کھانسی توڑ یا سعال شکن کہا جاسکتا ہے امراض سوداوی میں بھی مفید ہے۔ کالی مرچ کے ساتھ اس بوٹی کو پیس کر پلانے سے آتشک کے زخم جلدی بھر جاتے ہیں ✦

افسانہ

طبابت کے کوچہ میں پہلا قدم

مشہور روسی انشاپرداز ویریسیف کا ایک شاہکار

میڈیکل کالج میں ہماری تعلیم کا چوتھا سال ختم ہوگیا۔ آخری امتحان ہوا اور کامیاب طلبا ڈپلومے لینے کے لئے یونیورسٹی ہال میں جمع ہوئے ہمارے چہرے فرطِ مسرت سے دمک رہے تھے۔ گورنر نے ہم سب کو پُرجوش الفاظ میں مبارکباد دیتے ہوئے سندیں تقسیم کیں۔

ہماری سندیں خوش رنگ قیمتی کاغذ پر چھپی ہوئی تھیں جن پر شاہی مونوگرام بھی تھا، اور یونیورسٹی کی بڑی مُہر بھی۔ ان کی عبارت سے ظاہر ہوتا تھا کہ ہمیں علمِ طب تمام و کمال گھول کر پلا دیا گیا ہے۔ اب ہم مکمل ڈاکٹر ہیں اور دنیا ہماری مسیحانفسی پر بے چون وچرا ایمان لاسکتی ہے۔

یونیورسٹی ہال سے باہر نکلنے پر ہم اُمیدوں کی ایک نئی دنیا میں تھے، ہر شخص یہ سمجھ رہا تھا کہ وہ علمِ طب کا مجدّدِ اعظم ہے اور دنیا کی بڑی سے بڑی کامیابی اُس کے قدم چومنے کے لئے بیتابانہ آگے بڑھ رہی ہے لیکن کچھ مدت کے بعد واقعات نے بتا دیا کہ ہمارے وہ ساتھی بہت ہی خوش نصیب تھے جنہیں ڈاکٹری کا امتحان پاس کرنے کے بعد چھوٹے چھوٹے شہروں اور قصبوں کے ہسپتالوں میں معمولی ملازمتیں مل گئیں۔

میں خواب تو دیکھ رہا تھا شہنشاہ روس کے درباری ڈاکٹر بننے کے لیکن خوش قسمتی یا بدقسمتی سے میرے غریب والدین پایہ تخت سینٹ پیٹرس برگ (موجودہ لینن گراڈ) تک میرے مصارف سفر کا انتظام نہ کرسکے اور جب فکرِ معاش نے مجھے بُری طرح ستانا شروع کیا تو میں نے یوکرین کے ایک چھوٹے سے شہر میں پریکٹس شروع کر دی۔ اتفاق سے اس زمانہ میں قصبہ کے مشہور ترین ڈاکٹر کا انتقال ہو چکا تھا اور مجھے وہی مکان کرایہ پر بھی مل گیا جہاں اس کا کامیاب مطب کئی سال تک جاری رہا تھا۔

ضروری فرنیچر اور آلات خرید لئے گئے۔ الماریوں میں دواؤں کی خالی اور بھری شیشیاں سلیقہ سے آراستہ کر دی گئیں دروازے پر میرے نام نامی کا لمبا چوڑا سائن بورڈ آویزاں ہوگیا اور میں مریضوں کے انتظار میں گن گن کر گھڑیاں کاٹنے لگا۔

خدا خدا کر کے پہلا مریض میرے مطب میں آیا۔ میں اپنے کو طبیب حاذق سمجھ رہا تھا لیکن نہ جانے کیوں مریض کی صورت دیکھتے ہی میرے ہاتھ پاؤں پھول گئے۔ میں اس کی نبض پر ہاتھ رکھنے سے پہلے ہی سوچنے لگا کہ میں اس کے مرض کی صحیح تشخیص کس طرح کرسکوں گا۔ میں نے اپنی اس پراسرار گھبراہٹ پر کسی نہ کسی طرح قابو حاصل کر کے مریض کا بغور معائنہ کیا۔ نبض بھی دیکھی، زبان بھی۔ تھرمامیٹر بھی لگایا اور اسٹیتھسکوپ (مسماع الصدر) بھی لیکن میں سچ کہتا ہوں کہ نہ تو اس کا مرض میری سمجھ میں آیا اور نہ علاج۔ امراض کے جتنے نام میں نے کالج کی کتابوں میں پڑھے تھے سب الف سے لے کر یے تک میرے دماغ میں ناچنے لگے اور میرا دستِ تصوّر بجلی کی سی رفتار سے میٹیریا میڈیکا کی ورق گردانی کر رہا تھا۔ میں حیران تھا کہ مریض کو کیا مرض بتاؤں اور کونسی دوا تجویز کروں۔

میں کسی بہانے سے اُٹھ کر اندر گیا۔ کالج کی کتاب نکال کر عجلت تمام اسکی ورق گردانی شروع کی۔ اتفاق سے ایک مرض کے تحت میں وہ چند علامتیں نظر آگئیں جو میرے مریض میں پائی جاتی تھیں۔ ساتھ ہی اس مرض کا نسخہ بھی درج تھا۔ میں نے خدا کا نام لے کر وہی نسخہ تمام و کمال کتاب سے نقل کر کے مریض کے حوالہ کر دیا۔

مریض کو میری دوا سے کوئی فائدہ بھی ہوا یا نہیں۔ اس کے متعلق میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔ کیونکہ وہ دوبارہ پلٹ کر میرے پاس آیا ہی نہیں اور اس واقعہ کے بعد سے تو میرا یہ حال ہوگیا کہ جب کسی مریض کی صورت نظر آتی تھی تو میری روح فنا ہونے لگتی تھی۔ اس پریشانی کو رفع کرنے کے لئے میں نے ایک تجویز سوچی۔ میرے پاس طالب علمی کے زمانہ کی ایک کتاب تھی جس میں بہت سے امراض کی تفصیل طریقۂ علاج کے ساتھ درج تھی۔ میں نے اس کتاب سے چند خاص خاص امراض مثلاً نمونیہ، دمہ، ورم الامعاء، قولنج اسرفی، اوذیما، تسمّم بولی، التہاب حجاب حاجز، خناق وغیرہ کی علامتیں اور دوائیں انتخاب کر کے ایک نوٹ بک میں نقل کر لیں۔ اور جب کوئی مریض میرے پاس آتا یا مجھے اس کے مکان پر جانے کا اتفاق ہوتا تو میں کسی بہانہ سے یہی نوٹ بک دیکھ کر اس کے مرض کی تشخیص کرتا اور اسے نسخہ لکھ کر حوالہ کر دیتا۔

میں نے چار برس تک میڈیکل کالج میں تعلیم حاصل کی تھی اور سینکڑوں مریضوں کو اپنے پروفیسروں کی نگرانی میں دیکھا بھی تھا لیکن یہ حقیقت پیش نظر رکھنی چاہیئے کہ اعلیٰ پیمانہ کے میڈیکل کالجوں میں بخار اور کھانسی وغیرہ کی معمولی شکایتوں کے مریض کبھی نہیں آتے ہیں۔ بلکہ یہاں صرف وہی مریض آتے ہیں جن کے امراض نہایت اہم اور پیچیدہ ہوں۔ چنانچہ میرے دماغ میں بھی صرف بڑے بڑے امراض کا نقش جم رہا تھا۔ اگر میرے پاس معمولی فصلی بخار کا کوئی مریض آتا تو میں اس میں حمّی تیفودیہ یا ذات الریہ کی علامتیں تلاش کرتا۔ سوء ہضم کی معمولی شکایت میں اپنی نوٹ بک سے میں اگر سرطان معدہ نہیں تو التہاب معدہ شدید کی علامتیں ضرور دیکھ کر اپنے مریض کو نسخہ لکھ دیتا تھا۔

میرے ایک مریض کی بغل میں معمولی مسّہ تھا۔ دفعتاً وہ بڑھنا شروع ہوا اور اس میں کسی قدر درد پیدا ہوگیا۔ مریض میرے پاس آیا۔ میں نے اسے دیکھا اور اپنی "لال کتاب" کی مدد سے فوراً کہہ دیا کہ یہ تو اسکروما ہے۔ مریض یہ سن کر گھبرا گیا اور سیدھا قصبہ کے ایک تجربہ کار بوڑھے جراح کے پاس پہونچا جس نے کبھی خواب میں بھی میڈیکل کالج کی شکل نہ دیکھی تھی۔ جراح میری تشخیص کا حال سن کر بہت ہنسا۔ اس نے اپنی پرانی اور زنگ لگی ہوئی قینچی سے مسّہ کاٹ ڈالا اور مسّے کا کٹا ہوا ٹکڑا مریض کے ہاتھ پر رکھ کر بولا "اپنے بیوقوف ڈاکٹر کو دیدینا کہ وہ "اسکروما" کا یہ نمونہ اپنے پاس احتیاط سے رکھے"۔

مجھے جاہل جراح کی اس گستاخی پر غصہ تو بہت آیا۔ لیکن میں کرتا کیا۔ مریض کا "اسکروما" غائب ہو چکا تھا اور وہ بالکل مطمئن تھا۔ اسی طرح میں نے ایک بار بواسیر کے مسّوں کو کانچ کا سرطان سمجھ کر علاج شروع کردیا۔ وہ تو خدا کا شکر ہے کہ میرے مریض کو چند روز بعد ایک بڑے شہر میں جانیکا اتفاق ہوا جہاں اسے صحیح طبی مشورہ مل گیا ورنہ معاملہ کے طول کھینچنے میں کوئی شبہ باقی نہ رہا تھا۔

میرے پڑوس میں ایک شخص رہتا تھا جس کی جوتوں کی چھوٹی سی دکان تھی۔ اتفاق سے اسکی بیوی بیمار ہوگئی۔ اس نے مجھے دکھایا۔ اصلی مرض جو کچھ بھی ہو لیکن میرے خیال میں اسے پیچش کی شکایت تھی۔ میں نے علاج شروع کردیا۔ دوسرے ہی دن اسے فائدہ محسوس ہوا اور میں اپنی کامیابی پر بہت خوش تھا۔ تیسرے دن اس کے پیٹ میں دائیں جانب دفعتاً شدید درد اٹھا۔ اور اس کا شوہر میرے پاس گھبرایا ہوا آیا۔ میں نے اس کے گھر جاکر مریضہ کو دیکھا تو اسے اس کے پیٹ میں بہت درد ہوتا تھا، خاص کر جگر کے پاس تو یہ حالت تھی کہ وہ اُسے چھونے بھی نہیں دیتی تھی۔ دل اور پھیپھڑوں کی حالت درست تھی اور بخار بالکل نہ تھا۔

میں حیران ہوا کہ یہ کونسی نئی شکایت پیدا ہوگئی جگر کی جتنی بیماریوں کا حال میں نے کالج کی کتابوں میں پڑھا تھا۔ ان سب پر میں نے غور کیا لیکن کسی مرض کا تعین نہ کرسکا۔ آخر میں نے اس مسئلہ پر غور کرنا شروع کیا کہ پیچش کی وجہ سے کون کون سے امراض آلاتِ ہضم میں پیدا ہوسکتے ہیں۔ میں نے درد کی شدت کو رفع کرنے کے لئے مریضہ کو مارفیا کا انجکشن دے دیا۔ پھر اپنے مطب میں واپس آکر درسی کتابوں کی ورق گردانی شروع کی۔ دفعتاً میری نظر ایک صفحہ پر پڑی جہاں لکھا تھا کہ پیچش سے کبھی کبھی جگر میں پھوڑا ہوجاتا ہے۔ میں فرطِ مسرت سے اُچھل پڑا۔ مریضہ کو بس یہی شکایت ہے۔ میں اس باب کو بہت غور کے ساتھ مطالعہ کرنے لگا۔ تمام علامتیں مل رہی تھیں۔ درد بھی سختی بھی۔ بے چینی بھی لیکن اس میں آگے چل کر مصنف نے لکھا تھا۔ کہ جگر کے پھوڑے کے ساتھ بخار کا ہونا لازمی ہے۔

اب میرے دل کی کلی جو چند منٹ پہلے کھل چکی تھی۔ مرجھا گئی۔ میں پھر فکر میں پڑ گیا۔ کہ مریضہ کو بخار تو بالکل نہیں ہے۔ پھر میں جگر کا پھوڑا کس طرح تشخیص کرسکتا ہوں ——؟

اسی کشمکش و پیچ کے عالم میں کئی گھنٹے گذر گئے دفعتاً دکاندار میرے پاس گھبرایا ہوا آیا اور بولا "مریضہ کو یکایک بخار آگیا اور اس وقت درجہ حرارت ایک سو چار ہے"۔ میں نے بظاہر افسوس ظاہر کیا لیکن دل ہی دل میں اپنی تحقیق اور کامیاب تشخیص پر فرطِ مسرت سے اُچھل پڑا کہ مریضہ کو بخار آگیا اور یقیناً اس کے جگر میں پھوڑا ہے۔

میں نے دکاندار کے ساتھ جاکر اس کی بیوی کو دیکھا۔ وہ بخار کی شدت سے بیہوش تھی اور سانس بھی تنگ تنگ کرلے رہی تھی۔ میں فوراً سمجھ گیا کہ تنفس میں دشواری کی وجہ جگر کا پھوڑا ہے۔ میں نے دکاندار سے کہدیا "تمہاری بیوی کے جگر میں خوفناک پھوڑا ہے۔ فوراً ہسپتال میں لے جاکر آپریشن کراؤ۔ ورنہ اس کے اندر ہی اندر پھوٹ جانے سے جان کے لالے پڑ جائیں گے"۔

غریب دکاندار میرا یہ "فتویٰ" سن کر بدحواس ہوگیا۔ وہ اسی وقت اپنی بیوی کو ہسپتال میں داخل کرنے لے گیا۔ اور میں دل ہی دل میں بہت خوش تھا کہ میں نے اتنے بڑے مرض کی صحیح تشخیص کرلی۔ اگر مریضہ کو تکلیف کی شدت اور اُس کے شوہر کو غم و پریشانی کی وجہ سے نیند نہیں آئی

تو خدا کی قسم تمام رات مجھے بھی خوشی کے مارے نیند نہ آئی۔

صبح جب دکان دار میرے پاس نہ آیا تو میں نے سوچا کہ مجھے ہسپتال جا کر مریضہ کو دیکھنا چاہیئے۔ میں ناشتہ سے فارغ ہو کر اپنا بہترین سوٹ پہن کر ہسپتال کی طرف روانہ ہوا۔ مجھے یقین تھا کہ جب میں وہاں پہنچوں گا تو ہسپتال کا انچارج سرجن مجھے میری بلند پایہ اور بروقت تشخیص پر تہہ دل سے مبارک باد دے گا اگر میرے ہاتھ میری پیشانی ہوتا تو ضرور چوم لے گا۔ میں ہسپتال کی عمارت میں نہایت شان کے ساتھ اکڑتا ہوا گھسا۔ اسسٹنٹ سرجن اس وقت مریضوں کو دیکھ کر باہر آرہا تھا۔ میں نے لپک کر اس سے پوچھا "کل شام کو مسٹر .... سوداگر جفت کی جو بیوی ہسپتال میں آئی تھیں۔ ان کا کیا حال ہے؟"

چھوٹا ڈاکٹر مجھ سے واقف نہ تھا۔ مجھے مریضہ کا کوئی رشتہ دار سمجھا اور مسکرا کر بولا "ان کی حالت میں بہت افاقہ ہے"

"ان کا آپریشن ہو گیا؟"

چھوٹے ڈاکٹر نے حیرت سے میری صورت دیکھ کر کہا "کیسا آپریشن؟"

"اس کے جگر میں پھوڑا تھا"

چھوٹے ڈاکٹر نے قہقہہ لگا کر جواب دیا "ہاں، اب مجھے خیال آیا کسی بے وقوف ڈاکٹر نے مریضہ کے جگر میں پھوڑا تشخیص کیا تھا۔ حالاں کہ وہ ذات الریہ میں مبتلا ہے"

سردی کا موسم تھا۔ لیکن شرمندگی کے مارے میری پیشانی پر پسینہ آگیا۔ مجھے ڈاکٹر کو اپنا نام بتانے کی ہمت نہ پڑی۔ اس کے ساتھ ایک نوجوان خوبصورت نرس تھی۔ وہ میری طرف کن انکھیوں سے دیکھ کر مسکرائی اور بولی "ہماری قوم جہالت کی وجہ سے تباہ ہو رہی ہے۔ تعجب ہے کہ آپ جیسے لکھے پڑھے نوجوان بھی جاہل ڈاکٹروں کے پھندے میں پھنس جاتے ہیں"

نرس کی زبان سے یہ فقرے سن کر میری شرم و ندامت میں اور اضافہ ہو گیا۔ میں اسے کچھ جواب دیئے یا مریضہ کو دیکھے بغیر چپ چاپ اپنے مطب میں واپس چلا آیا۔ اس وقت اگر میرے لئے کوئی بات وجہ تسکین تھی تو صرف یہ کہ میں نے جگر کا پھوڑا تشخیص تو کیا لیکن خدا کا شکر ہے کہ میں نے اس کا آپریشن اپنے ہاتھ سے نہیں کیا۔

میں نے اپنی عمر عزیز کے کئی سال گنوانے کے بعد گورنمنٹ میڈیکل کالج سے ایم۔ بی۔ بی۔ ایس کی ڈگری تو حاصل کر لی تھی لیکن عملی طور پر میری معلومات کا یہ حال تھا کہ اگر کوئی مریض پوچھتا کہ یہ دوا ذائقہ کے اعتبار سے میٹھی ہے یا کڑوی۔ تو میں اس کا جواب نہ دے سکتا تھا کیونکہ دواؤں کا ذائقہ چکھنا تو در کنار میں نے تو آج تک انہیں مفرد حالت میں دیکھا بھی نہ تھا۔ میں اپنے مریضوں کو پلٹس یا انیما کے استعمال کا مشورہ دیتے ہوئے گھبراتا تھا کہ کہیں کوئی مریض مجھ سے یہ درخواست نہ کر بیٹھے کہ "ازراہ کرم آپ خود پلٹس باندھ دیجئے یا انیما دیدیجئے" کیونکہ میڈیکل کالج میں طالب علموں کو ان چھوٹی چھوٹی باتوں کی تعلیم نہیں دی جاتی ہے۔ یہ معمولی کام کمپونڈروں اور نرسوں کے ذمہ ہوتا ہے۔ اب پریکٹس شروع کرنے کے بعد میرے مطب میں نرسیں کہاں؟ مجبوراً مجھے نرسنگ کے موضوع پر ابتدائی کتابیں بھی پڑھنی پڑتی تھیں۔ میں ڈاکٹر سائنیف کے جدید ترین طریقے کے مطابق کسی لاش کی ٹانگ تو کاٹ سکتا تھا۔ کیوں کہ میں نے میڈیکل کالج میں نہ جانے کتنی لاشیں چیری تھیں۔ لیکن کسی زندہ کمزور مریض کو کس طرح سہارا دیکر بستر سے اٹھایا جائے۔ مجھے یہ طریقہ معلوم نہ تھا۔ مجھ سے روزانہ افسوس ناک غلطیاں ہوتی تھیں۔ مجھے کالج سے نکلنے کے بعد اپنے متعلق جو غلط فہمی تھی۔ وہ بتدریج ختم ہو رہی تھی اور میں دل ہی دل میں اپنی ناواقفیت پر شرمانے لگا تھا۔ چند روز بعد جب میرے پڑوسی دکاندار کی بیوی صحت یاب ہو کر ہسپتال سے آگئی تو مارے شرم کے اس سے میری آنکھیں چار نہ ہوتی تھیں۔ لیکن میرا پڑوسی تھا بہت شریف اس نے میری غلطی کا مجھ سے کبھی دوبارہ ذکر نہ کیا۔

خدا کا شکر ہے کہ میں نے جگر کے پھوڑے کے شبہ میں اپنے شریف پڑوسی کی بیوی کا خود آپریشن نہیں کر ڈالا تھا ورنہ اسکی جان یقیناً جاتی اسی طرح کئی مریضوں کی جانیں میری غلطی سے خطرے میں پڑ گئیں لیکن خدا کا شکر ہے کہ کسی نہ کسی تجربہ کار ماہر طب کی بروقت مداخلت سے مریض کی جان بچ گئی۔ ہاں، ایک مرتبہ ضرور میرے ہاتھ سے سات آٹھ سال کے ایک معصوم بچے کی جان گئی اور اس افسوس ناک واقعہ کی تلخ یاد کبھی میرے دل سے نہیں ہٹے گی۔

میرے مطب سے تقریباً دو فرلانگ کے فاصلہ پر ادھیڑ عمر کی ایک بیوہ دھوبن رہتی تھی جس کے تین بچے تھے۔ سوءِ اتفاق سے ایک ہفتہ کے اندر اس کے دو بچے حمیٰ قرمزیہ کی قربانگاہ پر بھینٹ چڑھ گئے اور سات آٹھ سال کی عمر کا ایک لڑکا رہ گیا۔ دوسرے لڑکے کی وفات کے چند روز بعد وہ دھوبن میرے پاس روتی پیٹتی آئی کہ بچے کو دفعتاً بخار آگیا ہے اور اسکی حالت خراب ہو رہی ہے۔ میں اس کے ساتھ بچے کو دیکھنے گیا بچے کو درحقیقت بہت تیز بخار تھا اس پر بے ہوشی طاری تھی اور نبض بہت کمزور ہو رہی تھی۔ میں نے بچے کو بغور دیکھا۔ اس کی ماں میرے قدموں پر گر پڑی اور رو رو کر کہنے لگی "خدا کے لئے مجھ بیوہ پر رحم کرو۔ میں ایک ہفتہ کے اندر اپنے دو لالوں کو پیوندِ زمین کر چکی ہوں۔ یہی ایک بچہ زندہ بچا ہے ڈاکٹر صاحب، اس کی جان بچالو میں کبھی تمہارا احسان نہ بھولوں گی۔ جب تک زندہ ہوں تمہارے کپڑے مفت دھوؤں گی"۔

میں نے علاج شروع کیا ایک ہفتہ خوف و امید کا عالم طاری رہا۔ اس کے بعد بچے کی حالت کچھ بہتر ہونے لگی۔ بخار رفتہ رفتہ اتر گیا اور بالآخر یہ دیکھ کر میری مسرتوں کی کوئی انتہا نہ رہی کہ بچہ صحت یاب ہو چکا ہے۔

بیوہ دھوبن نے بہت گرم جوشی سے میرا شکریہ ادا کیا۔ مجھے اس کے بچے سے محبت اور ہمدردی ہو گئی اور وہ میرے مطب میں آکر اکثر کھیلتا تھا۔

چند روز بعد دھوبن کے بچے کو پھر بخار آنے لگا اور دائیں طرف گلے کا غدہ بڑھنے لگا۔ اس میں کسی قدر درد بھی تھا۔ سوجن برابر بڑھتی جا رہی تھی۔ اب مجھے اندیشہ ہوا کہ کہیں یہ ورم پھوڑے کی شکل نہ اختیار کرلے۔ اگر ایسا ہوا تو دھوبن کے پاس اتنا روپیہ نہیں کہ وہ سول سرجن سے آپریشن کرا سکے۔ اور میں نے میڈیکل کالج میں لاشیں تو بہت چیری تھیں، لیکن آج تک کسی زندہ انسان کے سوئی بھی نہیں چبھوئی۔ اس کے علاوہ جب سے جوتہ والے پڑوسی کی بیوی کا قصہ ہوا میں نے عہد کرلیا تھا کہ اپنی زندگی میں کبھی کسی کا آپریشن نہ کروں گا۔

بالآخر میں نے سوچا کہ غددوں کے ابتدائی ورم کی حالت میں پارے کے مرہم سے عموماً فائدہ ہوتا ہے۔ لہٰذا بچہ پر اس کی آزمائش کرنی چاہیئے۔

میں نے ایک معتبر دکان سے عمدہ "گرے مرہم" خریدا اور اسے لے کر بچہ کے پاس پہونچا۔ ورم کے ساتھ درد بہت تھا۔ لہٰذا میں نے بچے کے گلے پر اپنی انگلی سے آہستہ آہستہ ذرا سا مرہم لگا دیا۔

دوسرے دن بچے کی حالت میں افاقہ تھا۔ بخار کم ہو گیا تھا اور درد بھی برائے نام تھا۔ جب میں اسے دیکھنے گیا تو وہ مجھے دیکھکر مسکرایا اور اپنی ماں سے کچھ کھانے کو بھی مانگا۔ میں نے بچے کے گلے پر دوبارہ مرہم لگایا، اور چونکہ اس مرتبہ ورم اور درد میں بہت کمی تھی۔ اس لئے میں نے خوب زور سے رگڑ رگڑ کر مالش کی۔ مجھے یقین تھا کہ اس طرح مرہم کے جلد میں اچھی طرح جذب ہو جانے سے بچہ کو بہت فائدہ ہوگا۔

میں اب مطمئن تھا۔ تیسرے دن جب میں بچے کو دیکھنے گیا کہ میرا خیال تھا کہ اب وہ بالکل تندرست ہوگا لیکن وہاں پہونچ کر میرے تعجب کی کوئی انتہا نہ رہی۔ بچے کی حالت خراب تھی اور وہ درد کی شدت سے دیوانوں کی طرح چلا رہا تھا۔ میں نے بچے کے پاس جا کر دیکھا جس جگہ پہلے سوجن تھی اُس کے قریب دوسرا ورم نظر آیا جس کی جلد کا رنگ سُرخ ہو رہا تھا اور بچے کی دائیں کہنی بھی متورّم تھی۔ اور اس میں اس قدر شدید درد تھا کہ بچہ چھونے بھی نہ دیتا تھا۔ میں نے درجہ حرارت دیکھا تو ایک سو تین تھا۔ غریب دھوبن اپنے بچے کی یہ حالت دیکھ کر بہت گھبرائی ہوئی تھی۔ لیکن میرے بیگ میں اسے اب بھی امیدوں کی شعاعیں نظر آرہی تھیں۔ لیکن میں بہت پریشان تھا۔ نہ تو میری سمجھ میں یہ آتا تھا کہ بچے کی حالت دفعتاً کیوں بگڑ گئی اور نہ یہ راز کھلتا تھا کہ اس کی گردن اور کہنی پر نئے منہ بند پھوڑے کیوں پیدا ہو گئے۔

چوتھا دن ہوا میں بچے کو دیکھنے پھر گیا۔ اس کی حالت اور بھی خراب ہو گئی تھی۔ پہلے پھوڑوں کے علاوہ ایک نیا پھوڑا اسکے پیٹ کے اندر صاف معلوم ہو رہا تھا۔ اور دوسرا پھوڑا دائیں گھٹنے پر نمودار ہو گیا تھا۔ اب کسی غور و فکر کی ضرورت نہ تھی۔ میں فوراً سمجھ گیا —— آہ! یہ سب کچھ میری غلطی کا نتیجہ تھا۔ بچے کی گردن کے متورّم غدہ نے اندرونی پھوڑے کی شکل اختیار کرلی تھی۔ میں نے جو اس کے گلے میں خوب زور سے رگڑ رگڑ کر مرہم کی مالش کی اس سے پھوڑا پھوٹ گیا۔ اور پیپ کے تمام جسم میں پھیل جانے سے خون میں سمیت پیدا ہو گئی۔ آہ! —— میری غلطی سے غریب بیوہ کے اکلوتے لال کی جان گئی۔ اب جان بچنے کی کوئی امید نہ تھی۔

معصوم بچہ اسی طرح آٹھ دن تک زندگی اور موت کی کشمکش میں گرفتار رہا۔ روزانہ نئے نئے پھوڑے نکلتے تھے۔ کیا بتاؤں کہاں

کہاں؟ سب جوڑوں پر، جگر میں گردوں میں ——— اس کی تکلیف ناقابل بیان تھی۔ میں دن میں کئی بار اسے دیکھنے جاتا تھا اور میرے پاس سوائے اسکے اور علاج ہی کیا تھا کہ اسے مارفیا کا انجکشن دے کر چلا آؤں۔

میں آٹھویں دن بچے کو دیکھنے گیا۔ سہ پہر کا وقت، میرا ننھا مریض میری غلطی کا معصوم شکار اطمینان وسکون کے ساتھ میز پر لیٹا ہوا تھا (روس میں رسم یہ ہے کہ مردے کو پلنگ سے اُٹھا کر میز پر لٹا دیتے ہیں۔ ہمدرد صحت) میری صورت دیکھتے ہی بدنصیب ماں کے منہ سے دردناک چیخ نکلی وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی اور میرے قدموں پر سر رکھ کر بولی:۔ "مشیت ایزدی میں دم مارنے کا یارا نہیں۔ جو اس کا حکم تھا پورا ہو کر رہا ——— لیکن ڈاکٹر صاحب میں آپ کا احسان تمام عمر نہ بھولوں گی۔ آپ نے میرے اکلوتے لال کی جان بچانے کے لئے بڑی محنت کی ——— آپ نے تو بہت چاہا کہ مجھ بدنصیب ماں کی کوکھ نہ اُجڑنے پائے لیکن ڈاکٹر صاحب موت کا مقابلہ کون کر سکتا ہے ——— ؟"

میں سر جھکائے خاموش کھڑا تھا۔ لیکن میرا شرمسار دل کہہ رہا تھا ——— "اے غم نصیب بیوہ! تو کس کا شکریہ ادا کر رہی ہے؟ میرا شکریہ ——— !! اس بیرحم انسان کا جو تیرے معصوم بچے کا اصل قاتل ہے جس نے تیرے معصوم بچے کو تیری گود سے چھین کر موت کی آغوش میں دیدیا!"

مراسلات

ہمدرد دواخانہ

از جناب خان بہادر حکیم سید محمد صاحب آنریری مجسٹریٹ سکریٹری سفٹن ہائی اسکول سابق چیرمین میونسپلٹی داؤد نگر ضلع گیا

مکرمی و مشفقی جناب حکیم صاحب۔ السلام علیکم ——— میں سفارش اور تصدیق کرنے میں سخت محتاط واقع ہوا ہوں اور اس معاملہ میں اپنے دوستوں میں بدنام بھی ہوں۔ لیکن آج غیر ارادی طور پر میں اپنی طبیعت کو مجبور پا رہا ہوں اور حاشا وکلا بلا کسی تحریک صرف واقفیت عامہ کے واسطے اور ان لوگوں کے لئے جو عموماً طب قدیم کی دواؤں پر اپنا عقیدہ کھو چکے ہیں، عرض کرنا چاہتا ہوں اور آپ کو اجازت ہی نہیں دیتا ہوں، بلکہ ملتجی ہوں کہ سب سے پہلی اشاعت میں یہ خط شائع فرما کر شکرگذار فرمائیں۔ ——— میں پندرہ سال سے موسم سرما اور آخر موسم برسات میں نزلہ و زکام و تنفس کی شکایت میں مبتلا ہو جایا کرتا تھا۔ اور طب جدید کے انجکشنوں اور مکسچروں نے ناک میں دم کر رکھا تھا۔ دوسرے طریقہ ہائے علاج بھی نہیں چھوٹے۔ یونانی اطبا سے بھی کافی مدت تک علاج کرایا ۱۹۳۵ء میں خود دہلی جا کر حکیم نابینا صاحب سے بھی رجوع کیا اور ان کے نسخوں کو بھی استعمال کیا لیکن مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی۔

یہ اللہ کا خاص فضل ہونے والا تھا کہ میں نے اپنے مرض کے متعلق آپ سے مشورہ کیا اور یہ صرف آپکی روحانیت، تشخیص مرض اور تجویز دوا کا نتیجہ ہے کس منہ سے آپ کا شکریہ ادا کروں کہ جو شخص پندرہ سال سے بیمار ہو اور کسی سال بھی دورہ مرض سے نجات حاصل کر سکا ہو، اور ہزاروں روپے کے انجکشن اور قیمتی نسخے استعمال کر چکا ہو۔ اور وہ آپ کے خاص لطف و کرم اور حذاقت سے شفا حاصل کر لے۔ تو اسکے دل کی کیا حالت ہو گی، اور اس کا شکریہ کس طرح کا شکریہ ہو گا تفصیل کی ضرورت نہیں۔ ازراہ کرم ایک ماہ کی خوراک پھر خمیرہ نزلی جواہر والا اور جوارش عود شیریں کی بھیج دیجئے۔ اُمید ہے کہ شافی مطلق اس مرتبہ کے استعمال سے صحت کامل عطا فرمائے گا۔

نیاز منند
سید محمد

مجلس اطبا یونانی صوبہ متوسط و برار

مورخہ ۱۲ ستمبر ۱۹۳۶ء کو مجلس اطبا ناگ پور کا ایک غیر معمولی اجلاس زیر صدارت مولانا حکیم تاج محمد خاں صاحب قرار پایا اور مجلس میں بہ اتفاق رائے قرار پایا کہ صوبہ کی طبی کانفرنس جلد سے جلد منعقد کی جائے اور کانفرنس کی صدارت کے لئے جناب حاجی حکیم ظفر احمد خاں صاحب دہلوی کو مدعو کیا جائے۔ تاریخ و پروگرام آئندہ شائع کیا جائیگا۔

اطبا صوبہ متوسط و برار سے درخواست ہے کہ وہ مجلس اطبا ناگپور کی کانفرنس کو کامیاب بنانے میں ہر طرح کی امداد دیں گے۔

حکیم سید محمود الحسن قادری کامل طب و جراحت
سکریٹری مجلس اطبا ناگ پور

باب الصحت — ترکی میں دِق کے ادارے

از جناب ڈاکٹر ایچ العطاس صاحب معتمد صحت و اجتماع معاونت انقرہ (ترکی)

امراض دق وسل کی روک تھام کے لئے جمہوریہ ترکیہ میں جو منظم کوششیں کی جارہی ہیں ان کا سرسری اندازہ جناب ڈاکٹر ایچ
العطاس صاحب ڈائرکٹر پبلک ہیلتھ ترکی کے اس مضمون سے ہوجائیگا۔ یہ مضمون ڈاکٹر صاحب موصوف نے ہمدرد صحت کے
دق وسل نمبر کے لئے ہماری درخواست پر ارسال فرمایا تھا۔ اور ہم نے اسے ترکی زبان سے ہندوستانی زبان میں منتقل کرنے
کی بروقت کوشش کی لیکن کامیابی نہیں ہوئی۔ اب خوش قسمتی سے ہمارے محترم کرم فرما ڈاکٹر سید سجاد صاحب استاذ
جامعہ عثمانیہ حیدرآباد کی خاص کوشش سے جامعہ کے متبحر عالم ڈاکٹر حمید اللہ صاحب ایم۔ اے، ایل۔ ایل۔ بی۔ (عثمانیہ)
مولوی عالم (مدراس)، پی۔ ایچ۔ ڈی (جرمنی)، ڈی لٹ (پیرس) نے اس ترکی مضمون کا ترجمہ ہندوستانی زبان میں
کر دیا ہے اور ہم اسے ناظرین کی خدمت میں پیش کرنے کے قابل ہو رہے ہیں۔ ہم اپنے دونوں کرمفرماؤں کا تہ دل سے
شکریہ ادا کرتے ہیں۔ "ہمدرد صحت"

دق میں مبتلا یا دق کے مشتبہ اشخاص کا معائنہ کرنے، مرض کی سرایت اور انتشار کو روکنے، مدقوقین کے گھروں میں تدابیر اختیار کرنے
عوام الناس میں جو خاندان دق میں مبتلا ہوں اُن کو بچانے کی عملی تدبیریں اختیار کرنے، اور نادار و معمر مریضان دق کو (جن کے پاس شروط صحت
کے مطابق انتظام نہ ہو) غذا اور علاج کی سہولتیں بہم پہنچانے کے لئے حکومت کے موازنے کے ذریعہ قائم شدہ اداروں میں انقرہ، بروصہ، اور
طرابزون کے شہروں میں تین دوا خانے، جو لاشعاعی آلات (عکس ریز) سے آراستہ ہیں، کام انجام دے رہے ہیں۔
وزارت صحت و امداد باہمی کے شفاخانہ ہائے سل و دق میں سے جو ہر قسم کے اسباب و آلات سے مکمل اور آراستہ ہیں، جزیرۂ ہیبلی میں
۲۵۰ بستروں کا، حیدر پاشا (استانبول) میں ۸۵ بستروں کا اور سمرنا میں ۳۵ بستروں کا انتظام ہے۔
(ان کے سوا شہر استانبول، سمرنا ادنہ اور ایدین مجالس بلدیہ کی طرف سے اور خانگی افراد کی جانب سے ایسے شفاخانے اور مریض گاہیں
موجود ہیں جو مطابق قانون انتظامات رکھتے ہیں۔ ان اداروں کی کوششوں کا خلاصہ جدولوں میں دیکھا جا سکتا ہے۔)
انقرہ، بروصہ، اور طرابزون کے شہروں کے دوا خانہ ہائے دق کی ضرورتوں کا لحاظ کر کے ایک یا دو خصوصی طبیب اور لاشعاعی کام میں مہارت
رکھنے والی دورہ کنان نرسیں مقرر کی گئی ہیں۔ شہر اور نیز اطراف کے دیہات سے رجوع ہونے والوں کی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے یہ دوا خانے
روزانہ سرکاری دفاتر کے اوقات میں کھلے رہتے ہیں۔ معائنہ اور علاج، لاشعاعی معمل کے معائنے، اور بے دوا علاج، اور غذا سب مفت دئیے
جاتے ہیں۔

جن شہروں میں دوا خانے ہیں وہاں دوا خانوں کے ماہر طبیبوں کی طرف سے دق کے مقابلہ کے طریقوں کو اختیار کرنے کے لئے معین
نظام العمل کے تحت مدارس کے طلبہ اور اساتذہ اور عوام کے لئے لکچر دیئے جاتے ہیں۔ اس غرض کے لئے عام فہم رسالے تقسیم کئے جاتے ہیں۔ جو حفظِ
ماتقدم اور تدابیر ضروری سے متعلق ہوتے ہیں۔ اس سلسلہ میں صنعت فلم سازی سے بھی پوری پوری مدد لی جاتی ہے
جن شہروں میں مرض دق کے مقابلے کے لئے طبیب موجود ہیں وہاں دق کے مریضوں اور نادار مرض زدہ خاندانوں کو مادی و معنوی مدد دینے
کے لئے اصحاب خیر کی حس شفقت و انسانیت سے اپیل کر کے انجمن ہائے امداد قائم کر کے مدد دی جاتی ہے۔
دورہ کنان نرسیں ہمیشہ دق زدہ نادار اور شروط صحت کے مطابق اسباب نہ رکھنے والے خاندانوں کا مسلسل معائنہ کرتی رہتی ہیں اور جن
لوگوں پر دق کا شبہ ہو ان کا دوا خانوں میں معائنہ کراتی ہیں اور جہاں شبہ درست ثابت ہو علاج فراہم کراتی ہیں۔
دوا خانہ ہائے دق کی مساعی کے متعلق سیر حاصل معلومات حاصل کرنے کے لئے ۱۹۳۶ء کے تین دوا خانہ ہائے دق کی مساعی کو دکھانے

کی غرض سے جدولوں کا دیا جانا مناسب معلوم ہوتا ہے۔ ان دواخانوں میں ایک سال کے اندر ۳۱۰۴۳ اشخاص رجوع ہوئے۔ ان میں سے ۱۷۲۵۵ وہ تھے جو پہلی دفعہ آئے تھے۔ ۱۳۷۸۸ یا تو علاج کے لئے یا تشخیص کی تکمیل و توثیق کے لئے بار بار آتے رہے۔ پہلی دفعہ رجوع ہونے والوں میں ۵ فیصدی دق میں مبتلا پائے گئے۔ ظاہر ہے کہ یہ ان لوگوں کی تعداد ہے جو اپنے آپ میں دق کا شبہ کر کے رجوع ہوئے۔ یہ ان لوگوں کی تعداد نہیں جو دواخانہ ہائے دق کے شہروں کی آبادی سے صحیح تناسب رکھے۔

دق زدوں میں نمایاں اور مخفی دق والوں کی تعداد کے ساتھ ساتھ عورتوں مردوں اور بچوں کا تناسب بھی ایک سال کے اعداد میں دیکھا جا سکتا ہے۔ چنانچہ اسے جدولوں میں الگ الگ دکھایا گیا ہے۔

مرض دق ان امراض میں سے ہے جن کی اطلاع دہی قانوناً واجب ہے۔ اس لئے جن علاقوں میں دق کے دواخانے یا شفاخانے نہیں ہیں وہاں سرکاری اور بلدیاتی طبیب مریضان دق کو ڈھونڈ کر مقامی دواخانوں میں ان کا علاج کرتے ہیں اور انکی صحت کے لئے مناسب تدابیر اختیار کرتے ہیں۔

ضمیمہ نمبر (۱)

استانبول کے امراض ساریہ کے دواخانہ میں جو ۵۰ بستر مریضان دق کے لئے علیحدہ مخصوص ہیں ان میں سنہ ۱۹۳۵، ۳۶، ۳۷ء میں جن اشخاص کا علاج ہوا اُن کی تعداد حسب ذیل تھی۔

سنہ ۱۹۳۵ء ۳۸۷ - سنہ ۱۹۳۶ء ۴۳۷ - سنہ ۱۹۳۷ء ۴۲۸ -

سمرنا کے دواخانہ امراض متعدی میں دق کے مریضوں کی تعداد حسب ذیل تھی۔

سنہ ۱۹۳۵ء ۳۸۴ - سنہ ۱۹۳۶ء ۳۴۹ - سنہ ۱۹۳۷ء ۳۵۹ -

ہیلی کی صحت گاہ میں حسب ذیل مریضوں کا علاج ہوا۔ ابتداءً یہاں ۱۵۰ بستروں کا انتظام تھا جو سنہ ۱۹۳۷ء میں بڑھا کر (۲۵۰) بستروں تک کر دیا گیا۔

سنہ ۱۹۳۵ء ۵۶۶ - سنہ ۱۹۳۶ء ۶۲۵ - سنہ ۱۹۳۷ء ۶۲۸ -

ضمیمہ نمبر (۲)

دق کے خصوصی شفاخانوں میں سنہ ۱۹۳۵، ۳۶، ۳۷ء میں زیر علاج دق زدہ مریضوں کی تعداد مع نام شفاخانہ و تعداد بستر ذیل میں درج ہے۔

نام شفاخانہ	تعداد بستر	سنہ ۱۹۳۵ء	سنہ ۱۹۳۶ء	سنہ ۱۹۳۷ء
صحت گاہ ارناکومی	۳۷	۲۱۵	۱۷۳	۲۳۲
صحت گاہ آدہ موسیٰ کاظم	۵۰	۹۸	۱۰۴	۱۰۲
صحت گاہ بوغا زآدہ	۳۰	۶۰	۲۶	۷۷
صحت گاہ یکاجک	۴۸	۰	۱۹۲	۲۵۳
میزان	۱۶۵	۲۷۳	۴۸۵	۶۶۴

جہاں بستر نہیں ہیں ان کی تعداد حسب ذیل رہی۔

	سنہ ۱۹۳۵ء	سنہ ۱۹۳۶ء	سنہ ۱۹۳۷ء
ازمیر (سمرنا)	۵۰۰	۵۳۴	۴۲۰
محمد ایوب (استانبول)	۷۶۸	۵۴۵	۴۷۰
میزان	۱۲۶۸	۱۰۷۹	۸۹۰

دق کے مقابلہ کے دواخانے ۱۹۳۶ء میں

ضمیمہ نمبر ۳

اعداد و شمار کے خصوصی جدول بغرض مراجعہ

(مجلۂ صحیت)

			شہروں کے نام	انقرہ	ارضروم	طرابزون	میزان
سال حال	پہلی دفعہ آنے والے		عورت	۲۱۸۶	۲۳۸۰	۳۵۵۳	۷۱۲۰
			مرد	۲۱۳۸	۲۰۲۷	۲۲۴۹	۶۴۲۴
			بچے	۸۳۱	۹۴۰	۱۹۳۲	۳۷۱۱
	مکرر آنے والے		عورت	۳۰۸۱	۱۴۲۴	۶۱۳	۵۱۱۸
			مرد	۴۶۲۲	۱۳۸۰	۸۱۹	۶۸۸۱
			بچے	۱۰۶۳	۴۳۴	۳۵۲	۱۸۴۹
	میزان			۱۳۹۳۱	۸۵۹۳	۸۵۱۹	۳۱۰۴۳
سال حال کے دوران میں رجوع ہونے والے	جن میں دق نظر آئی			۴۸۶۷	۴۹۳۸	۶۵۰۰	۱۶۳۰۵
	جن کو دق نہیں تھی			۲۹۸	۴۱۷	۲۳۵	۹۵۰
	خارج مریض	شفایاب (ایسے ان کی)	عورت	۷۵	۷۴	۳۰	۱۷۹
			مرد	۱۴۱	۷۹	۶۹	۲۸۹
			بچے	۱۷	۵	۱	۲۳
		بہتر (ایسے ان کی)	عورت	۶	۸۷	۳۴	۱۲۷
			مرد	۱۱	۸۹	۶۲	۱۶۲
			بچے	۲۱	۳۶	۱۳	۷۰
		علاج ختم ہونے سے پیشتر (کمی کی وجہ سے)	عورت	۸	۱۵	۵	۲۸
			مرد	۱۲	۲۴	۱۰	۴۶
			بچے	۷	۸	۹	۲۴
زیر علاج مدقوقین	سال گذشتہ سے باقی ماندہ			۳۸۹	۵۴۷	۲۵۷	۱۱۹۳
	سال حال درج شدہ			۲۹۸	۴۱۷	۲۵۳	۹۵۰
	منتقل شدہ			۱۷	۵۵	۱۴	۸۶
	بیرونی طور پہ آنے والے			۰	۰	۰	۰
	میزان مدقوقین کا		عورت	۲۲۵	۴۶۵	۱۵۴	۸۴۴
			مرد	۳۸۹	۴۴۲	۲۹۹	۱۱۳۰
			بچے	۹۰	۱۱۲	۵۱	۲۵۳
			میزان	۷۰۴	۱۰۱۹	۵۰۴	۲۲۲۷
خارج	صحت کی حالت میں آنے والے			۳	۴۶	۱۷	۶۶
	صحت گاہ سے منتقل ہونے والے			۱۳	۱۰	۶	۲۹
	دیگر دواخانوں سے منتقل ہونے والے			۱۳	۲۷۹	۸۹	۳۸۱
	پتہ نامعلوم			۲۰	۸۵	۳۱	۱۳۶
	میزان			۴۹	۴۲۰	۱۴۳	۶۱۲
سال آئندہ میں رہنے والے مدقوق			عورت	۲۰۴	۲۹۵	۱۰۴	۶۰۳
			مرد	۳۶۶	۲۳۹	۲۱۹	۸۲۴
			بچے	۸۵	۶۵	۳۸	۱۸۸
			میزان	۶۶۵	۵۹۹	۳۶۱	۱۶۱۵
سال بھر میں معائنہ کردہ مکان				۱۲۹۵	۳۰۳۴	۱۵۹۹	۵۹۲۸
مکانوں میں معائنہ کردہ مریضوں کی تعداد				۱۱۵۹	۳۷۷۹	۸۸۹	۵۸۲۷

ترکیہ کے متفرق دق شفاخانوں میں علاج کی تفصیلات سنہ ۱۹۳۷ء

معملی علاج وتداوی — تفصیل اغذیہ ومعالجات

نام شہر	معائنہ کردہ بلغم: حصیّہ کاخ		معائنہ کردہ بلغم: لچکدار بافت کے ریشے		معائنہ خون بذریعہ طریقہ تشفل	قے کا معائنہ	بول کا معائنہ	انصباب کا معائنہ	عکس ریزی معائنہ: لاشعاعی معائنہ	عکس ریزی معائنہ: لاشعاعی ترسیم	میزان	علاج بلا قیمت	روغن ماہی تقسیم کردہ (کلوگرام)	تقسیم کردہ انڈوں کی تعداد (تعداد)	مقدار تریاق تقسیم کردہ (کلوگرام)
انقرہ	۱۳۲	۲۵۶	۰	۰	۰	۱	۴۷۷	۱۰۰	۵۹۱۸	۸۳۹	۹۶۵۶	۲۶۸	۵	۸۰۱۰	۱۳۲
بروصہ	۱۹۱	۲۱۷	۲۱	۱۵۹	۲۶۱	۲	۵۲	۳	۴۴۲۲	۱۲۳۴	۵۶۵۷	۲۶۴۳	۲۱۰	۶۸۹۴	۳۱۶
طرابزون	۱۲۰	۱۵۵	۲	۲	۱۹	۱	۵۴	۴	۱۸۳۳	۲۸۲	۲۱۱۵	۸۴	۳۰	۸۶۳۵	۳۲۹
میزان	۴۵۰	۶۲۸	۲۳	۱۶۱	۲۸۰	۴	۵۸۳	۱۰۷	۱۲۱۷۵	۲۳۵۵	۱۳۵۳۰	۳۰۰۵	۲۴۵	۲۳۵۳۹	۷۷۷

تپِ دق اور اس کا بغیر دوا کے علاج

از جناب ڈاکٹر جی - ایس - ڈی شرما - ایم - اے - ڈی - ایس - سی - پی - ایچ - ڈی - فتح پور سیکری

جب چیچک اور طاعون کی وبا پھیلتی ہے تو ان کے ٹیکے لگائے جاتے ہیں اور چوہوں کو مار کر یا اور تدبیروں سے ان وبائی اور متعدی امراض سے نجات حاصل کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اسی طرح مکانوں کی صفائی حفظان صحت کے اصولوں پر کرتے یا ان کو تبدیل کر دیتے ہیں۔ یہ سب تدابیر اس لئے عمل میں لائی جاتی ہیں تاکہ ان امراض متعدیہ سے محفوظ رہ سکیں۔ تپ دق بھی انہیں مہلک اور متعدی امراض میں سے ہے اور عوام ان امراض کے متعدی ہونے سے اچھی طرح واقف ہیں۔ چیچک وپلیگ اور تپ دق میں فرق صرف اس قدر ہے کہ چیچک اور پلیگ کا مریض بہت ہی کم مدت اس دنیا سے انتقال کر جاتا ہے لیکن دق کا مریض رفتہ رفتہ اور گھل گھل کر مرتا ہے۔

تپ دق ایسا خبیث اور موذی مرض ہے جو معالجوں کو بھی مغالطہ میں ڈالے بغیر نہیں رہتا اور نہ معالجہ کی کوئی حقیقت سمجھتا ہے۔ بلکہ معالجات وتدابیر کا نہایت ڈھٹائی کے ساتھ مقابلہ کرتا ہے۔ یہ وہ موذی اور خبیث مرض ہے جو صرف ہندوستان بلکہ تمام دیگر ممالک میں بھی یکساں طور پر پھیلا ہوا ہے۔ اور کسی ملک میں کوئی ایسا حصہ باقی نہیں ہے جو اس مرض کی دست درازیوں سے محفوظ رہا ہو۔ اس مرض میں یہ خاص بات دیکھی گئی ہے کہ ظاہری علامتیں اس کے دو مریضوں میں آپ کبھی یکساں نہیں پائینگے کوئی مریض تنفس اور دمہ کی تکالیف وعلامات بیان کریگا تو دوسرا فساد ہضم اور خرابی معدہ کی شکایات میں مبتلا ہوگا۔ غرض کہ ہر مریض میں اس قسم کی جداگانہ اور مختلف علامات ملیں گی حتیٰ کہ موت سے دو ہفتہ پہلے تک بھی کچھ پتہ نہیں چلتا اور نہ کوئی صحیح رائے قائم کی جا سکتی ہے۔ یہانتک کہ مریض کے پھیپھڑوں میں ورم سوزش اور غار پیدا ہو جاتے ہیں۔ اگر کسی شخص کے جسم کا گوشت و پوست خشک ہوتا جاتا ہو اور جسم دبلا ہوتا جاتا ہو، قویٰ میں اضمحلال اور ہڈیاں خشک ہونے لگیں تو یہ یقین کر لینا چاہئیے کہ اس شخص کو حقیقتاً دق ہو چکی ہے۔ ایسے مریض کی ہڈیاں بھی گھلنے لگتی ہیں۔ اور ہڈیوں کا مغز بھی پگھل پگھل کر جسم کے مختلف راستوں سے خارج ہونے لگتا ہے جن لوگوں کے پھیپھڑوں میں خرابی ہوتی ہے انکے شانوں میں اکثر درد ہونے لگتا ہے اور بعض ایسے لوگ بھی ہیں جو آنکھ اور کانوں کے امراض میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور ان امراض کی شدت کی وجہ سے اصل مرض کی طرف سے توجہ ہٹ جاتی [illegible] چونکہ مرض شدید ہوتا ہے اس لئے معالج کی تمام تر توجہ اسی طرف [illegible]

ڈھنگ ، بھوک کی کمی وغیرہ علامات دق کے مریض میں امتیازی
قصبۃ الریہ میں خراش اور ناک وغیرہ کی سوزش نزلہ زکام اور کھانسی کی شدت ، بھوک کی کمی وغیرہ علامات دق کے مریض میں امتیازی
درجہ رکھتی ہیں ۔ اس مرض میں اکثر شام کے وقت حرارت تیز ہو جاتی ہے ۔ اور مریض کی گردن لمبی ہو جاتی ہے اور سینہ سکڑ جاتا ہے اور منہ کھلا
رہتا ہے ۔

اکثر یہ مرض ایسے لوگوں میں ظاہر ہوا کرتا ہے جن کے پھیپھڑے کمزور ہوتے ہیں اور پھیپھڑوں کا بالائی حصہ جو ہنسلی کی ہڈی کے عین نیچے واقع ہے جلد جراثیم قبول کر لیتا ہے ۔ اور آہستہ آہستہ گلنے لگ جاتا ہے ۔ بالآخر مریض سخت تکلیفیں اُٹھانے کے بعد انتقال کر جاتا ہے ۔ ایسے واقعات بھی موجود ہیں کہ اس موذی مرض نے بھرے گھروں کا صفایا کر دیا اور اسی پر اکتفا نہیں کی بلکہ ہمسایوں کو بھی نہیں چھوڑا ۔ یہی اس مرض کے متعدی ہونے کا ثبوت ہے ۔ ایک واقعہ ہے کہ سات افراد پر مشتمل ایک خاندان نے ایک مکان کرایہ پر لے کر اس میں رہائش اختیار کی ۔ اس مکان میں پہلے دق کے دو مریض رہتے تھے ۔ کچھ عرصہ کے بعد اس خاندان کے چار آدمی اس مرض میں مبتلا ہو گئے ۔ یہ چاروں آدمی اس کمرے میں سویا کرتے تھے جس میں پہلے دق کے دو مریض رہا کرتے تھے ۔ ان چاروں کے اس مرض میں مبتلا ہونے کا سبب جب دریافت کیا گیا تو معلوم ہوا کہ اس کمرے کی چھت دیوار اور چوکھٹ وغیرہ میں دق کے جراثیم بکثرت بھرے ہوئے ہیں ۔ دق کے جراثیم پہلے تو پھیپھڑوں پر قبضہ کرتے ہیں ۔ جہاں سے دوران خون میں شریک ہو کر تمام جسم میں پھیل جاتے ہیں ۔ اس طرح مریض ان کا شکار بن جاتا ہے جس طرح قلعہ پر قبضہ کر لینے کے بعد بآسانی تمام شہر کو فتح کر لیا جاتا ہے ۔ بالکل اسی طرح یہ مہلک مرض پھیپھڑوں پر قابض ہو جانے کے بعد ہمارے تمام جسم میں اپنا پورا پورا عمل دخل قائم کر لیتا ہے ۔ دشمن کو قلعہ سے نکال باہر کرنا جس قدر دشوار ہے اس سے کہیں زیادہ دق کے مریض کو مرض سے نجات دلانا مشکل ہے ۔

بچاؤ کی تدبیریں

مریض کو ایک خاص کمرہ میں رکھنا چاہیئے ۔ اُس کو جا بجا تھوکنے نہ دیا جائے ۔ کیونکہ اس مرض کے جراثیم تھوک سے اُڑ کر ہوا میں مل جاتے ہیں اور سانس کے ذریعہ تندرست آدمیوں کے جسم میں داخل ہو جاتے ہیں ۔ اسی طرح مدقوق جانوروں کا گوشت کھانے اور دودھ پینے سے بھی دق کے جراثیم تندرست آدمی کے جسم میں داخل ہو جاتے ہیں ۔ گوشت اور دودھ کو جراثیم کے اثر سے پاک و صاف کرنے کے لئے گوشت کو خوب اچھی طرح بھوننا چاہیئے اور دودھ کو خوب جوش دینا چاہیئے ۔ تاکہ جراثیم ہلاک ہو جائیں ۔ دق کے جراثیم اکثر کھانے پینے کی چیزوں میں مل کر بھی ہمارے جسم میں داخل ہوتے ہیں ۔ اور خون میں شریک ہو کر دوران خون کے ذریعہ ہمارے پھیپھڑوں تک پہونچتے ہیں ۔ دق کے مریض کے ہاتھ کی چھوئی ہوئی چیزوں کے استعمال سے سخت پرہیز کرنا چاہیئے ۔ کتے اور بلی وغیرہ گھریلو جانوروں سے بھی تپ دق پھیلنے کا کافی امکان ہے ۔ اسی طرح شراب خوری اور تمباکو نوشی ہماری صحت کے لئے سخت مضر ہیں لیکن یہی چیزیں فی زمانہ ہمارے فیشن میں کثرت سے داخل ہیں ۔ شراب خوری اور تمباکو نوشی اس مرض کے پودہ کی افزائش کے لئے بمنزلہ کھاد ہیں ۔ شراب خوری اور تمباکو نوشی صحت انسانی کے لئے سخت ضرر رساں ہیں ۔ اور ہماری صحتوں کو خراب کر دیتی ہیں ۔ سگار ، سگریٹ اور حقہ کا دھواں پھیپھڑوں کو کمزور کر دیتا ہے ۔ تمباکو پینے والے بالعموم بہت جلد اور بآسانی اس مرض میں مبتلا ہو جاتے ہیں ۔ اس لئے ہمیں بُری عادتوں سے بچنا چاہیئے ۔ مذکورہ بالا تدبیریں ان امراض سے نجات حاصل کرنے کا ایک کامیاب ذریعہ ہیں ۔

شہری باشندے صاف ہوا سے محروم رہتے ہیں ۔ اس لئے کہ ان کو دفاتر ، اسکولوں ، ملوں اور کارخانوں میں کام کرنا پڑتا ہے ۔ جہاں صاف ہوا کی بڑی حد تک کمی ہوتی ہے ۔ اسکے علاوہ انکے رہائشی مکان بھی کشادہ نہیں ہوتے ۔ مکانوں کی تعمیر کے وقت مالکان جائداد کو ان باتوں کا خاص طور پر خیال رکھنا چاہیئے کہ مکان کھلے اور ہوادار بنائے جائیں اور ان میں کھڑکیاں اور روشندان وغیرہ کافی تعداد میں صاف ہوا کی آمد و رفت کے لئے ہوں ۔ جن مکانوں میں کافی ہوا اور دھوپ پہونچتی رہتی ہے ، وہ مکان اس مرض کے حملہ سے ہمیشہ محفوظ رہتے ہیں ۔ آفتاب کی شعاعیں اور دھوپ اس مرض کے جراثیم کو تباہ کر دیتے ہیں ۔ جو لوگ ورزش اور جسمانی محنت کرتے ہیں اور تندرست ہیں اور جنکو دھوپ اور صاف ہوا کافی ملتی ہے اور جو ہلکی اور سادہ غذائیں استعمال کرتے ہیں ۔ صاف ستھرے رہتے ہیں اور خوش مزاجی کے ساتھ اپنی زندگی بسر کرتے ہیں ۔ ان کو یہ مرض کبھی لاحق نہیں ہوتا ۔

مرض قابل علاج ہے یا ناقابل علاج ہو چکا ہے اس کا علم ذیل کے طریقہ سے حاصل کیا جا سکتا ہے ۔

ایک پیالہ یا کٹورہ میں پانی بھر کر اس میں مریض کا بلغم ڈالیں اگر بلغم تیرتا رہے تو مرض قابل علاج ہے اور اگر ڈوب جائے تو سمجھ لینا چاہیئے کہ لاعلاج ہو چکا ہے ۔ لیکن جب مریض میں سانس جاری رہے ۔ اُس وقت تک برابر علاج جاری رکھنا چاہیئے ۔ اور اس طرح اپنے فرائض پورے ادا کرتے رہنے چاہیئں ۔

بعض اوقات مرض کے شدید ہونے کی حالت میں کسی شریان میں خراش یا تفرق اتصال پیدا ہوجانے کے باعث بلغم سُرخ یا سرخی مائل آنے لگتی ہے۔ بعض صورتوں میں کسی شریان یا وریدکے کٹ جانے کی وجہ سے مریض کے پاخانہ کے مقام سے خون آنے لگتا ہے اس سے مریض کو بواسیر ہونے کا شبہ پیدا ہوتا ہے۔ حالانکہ ایسا نہیں ہوتا۔

حسب ذیل ہدایات پر عمل کرنے سے تپ دق کے مریض کو بغیر کسی دوا کے بالعموم صحت کلی حاصل ہوجاتی ہے۔

(۱) مریض اور اُس کے تیمارداروں کو خوب اچھی طرح صاف اور ستھرا رہنا چاہیئے اور خوب اچھی طرح ہاتھ منہ دھوکر کھانا کھانا چاہیئے۔

(۲) مریض کا جھوٹا زمین میں دفن کردینا چاہیئے۔

(۳) مریض کے کھانا کھانے کے برتن روزانہ پانی میں جوش دے کر صاف کئے جائیں۔

(۴) مریض کے کمرہ میں گیلے کپڑے سے صفائی کرنی چاہیئے تاکہ گردوغبار نہ اُڑنے پائے۔

(۵) مریض کو ہوادار کمرہ میں رکھا جائے اور اس کمرہ میں تندرست آدمیوں کو سونے نہ دیا جائے۔

(۶) مریض کو اگالدان میں تھوکنا چاہیئے، اور اگر لفافوں میں تھوکا جائے تو ان کو جلادیا جائے۔

(۷) مریض کو صبح شام کھلی ہوا میں ٹہلنا چاہیئے۔

(۸) مریض کو قبض نہ ہونے دیا جائے اور بغیر چھنے ہوئے آٹے کی روٹی، دلیہ، بھُنے یا اُبلے ہوئے گیہوں، تازہ پھل، میوے، بالخصوص سنگترہ، سیب انگور وغیرہ مریض کو کھلائے جائیں۔

(۹) مریض کو سمندر کے پانی سے نہلایا جائے یا پانی میں کھانے کا نمک حل کرکے نہلانا چاہیئے! چونکہ نمک طعام سانبھر جھیل سے آتا ہے۔ اور جھیل اپنی وسعت کی وجہ سے سمندر کا حکم رکھتی ہے۔ اس لئے پانی میں نمک طعام حل کرکے اس طریقہ سے سانبھر جھیل کا پانی بآسانی حاصل کیا جاسکتا ہے۔

(۱۰) مریض کو کم ازکم روزانہ چار مرتبہ لمبے لمبے سانس لینے کا عمل کرایا جائے۔ یہ عمل ہر مرتبہ کم ازکم پندرہ منٹ تک کرنا چاہیئے۔ اور ہر مرتبہ رفتہ رفتہ یہ عمل بڑھاتے رہنا چاہیئے۔ یہ عمل جتنا زیادہ کیا جائیگا اتنا ہی زیادہ مفید ہوگا، اس عمل کے ذریعہ پھیپھڑوں کو پوری پوری قوت حاصل ہوجائے گی۔ اور دق کے جراثیم کا بغیر دوا کے بآسانی استیصال ہوجائیگا۔

(۱۱) کم ازکم ایک گھنٹہ مریض کو روزانہ صبح کی دھوپ میں رکھنا چاہیئے۔ مریض کی چارپائی کمرہ میں ایسی جگہ بچھائی جائے جہاں اچھی طرح دھوپ آتی ہو۔

(۱۲) مریض کو گانے اور سیٹی بجانے کی طرف متوجہ کیا جائے اور اسکو خوش وخرم رکھا جائے۔

تپ دق کا مکمل اور سائنٹیفک اوپر بیان کیا جاچکا ہے۔ اس پر عمل کرکے فائدہ حاصل کیجئے۔

ممالک غیر میں انسدادِ دق کے ذرائع

از ڈاکٹر ایچ۔ بی۔ ڈی، ماتھر، بی۔ ایس۔ سی، ایم۔ بی۔ بی، ایس۔ ڈی۔ ٹی، ایم، اینڈ ایچ۔ ایم۔ آر۔ سی۔ پی۔ ای۔
ڈاکٹر پی۔ ایچ، پروفیسر علم الصحت یونیورسٹی لکھنؤ

(بسلسلۂ ماہ اگست ۱۹۳۶ء)

"ممالک غیر میں انسداد دق کے ذرائع" پر جناب ڈاکٹر ایچ۔ بی۔ ڈی، ماتھر، بی۔ ایس۔ سی، پروفیسر علم الصحت لکھنؤ یونیورسٹی نے جس عالمانہ انداز سے بحث کی ہے۔ وہ پڑھنے اور غور کرنے کے قابل ہے۔ یہ مضمون قارئین ہمدرد صحت دق وسل نمبر میں ملاحظہ فرما چکے ہوتے لیکن بعض انتظامی پیچیدگیوں کی وجہ سے ہم اسے خاص اشاعت کی بجائے دوسرے مہینے کے ہمدرد صحت میں شروع کرسکے۔ اگست کی اشاعت میں اس مضمون کے ڈھائی صفحے ناظرین مطالعہ کرچکے ہیں اب ہم گنجائش نکال کر اس اہم مضمون کا باقی حصہ آئندہ صفحات میں پیش کرتے ہیں، جیسی اُمید ہے کہ یہ صفحے ناظرین کی معلومات میں کافی اضافہ کا باعث ہوں گے۔ "ہمدرد صحت"

فرانس

(ا) اودو گرانشر ——— اس صدی کے ابتدائی دور میں پروفیسر گرانشر (پیرس) نے پروفیسر بومس کے اس نظریہ کو جو انہوں نے
۱۸۹۵ء میں پیش کیا تھا، ترقی دی۔ وہ نظریہ تھا اگر بچوں کو دق کے ماحول سے ابتدا ہی میں علیحدہ کردیا جائے تو وہ دق کے جراثیم اپنے میں چھپانے
اور آئندہ زندگی میں جا کر انکی نشو ونما کا باعث بننے سے بچ جائنگے۔ ۱۹۰۳ء میں فرانس میں بچوں کو دق سے بچانے کے لئے سب سے پہلی بار ایک جماعت
اودو گرانشر کے نام سے قائم ہوئی۔ ۳ سے ۱۰ برس کی عمر کے بچے جو دق کے ماحول میں ہوں مگر جراثیم سے بالکل پاک ہیں اس ماحول سے نکال کر ایسے
کاشتکاروں کے گھروں میں رکھے جاتے ہیں جو اس مرض سے بالکل محفوظ وصاف ہوں حتیٰ کہ وہ مرض کو اکتساب کرنے کی حد سے باہر ہو جاتے ہیں بعض
تو شہروں اور قصبات میں آنا پسند ہی نہیں کرتے اور زندگی کے بقیہ ایام وہیں گذار دیتے ہیں۔ ۱۹۲۰ء تک تقریباً ۲۰۰۰ بچے اس طرح رکھے گئے اور
صرف ۲ لڑکوں کو دق ہوئی۔ ان میں سے دو کو گاؤں میں پہونچکر تین ہفتہ گذارنے کا موقع ملا تھا کہ گردن توڑ بخار ہو گیا۔ یہ ایک بہت بڑی کامیابی ہے
کیونکہ اگر دیکھا جائے تو ان بچوں کا ایسے خطرناک ماحول میں رہنا بہت زیادہ مریض پیدا کرنیکا باعث بنتا ہے ✦
جس قدر چھوٹے بچوں کو دق کے ماحول سے باہر نکال دیا جائیگا اتنا ہی کم امکان جراثیم سے متاثر ہونیکا ہے۔" اودو گرانشر سسٹم نے یہ
باتیں لازمی طور پر پیدا کیں ✦

(ب) ایک تحریک جنگ عظیم سے پہلے فرانس میں شروع ہوئی تھی اور اس کا مقصد دق کا تدارک تھا۔ بچے شیر خواری کی حالت میں (دو سال
سے زیادہ کبھی نہ ہونے دئے گئے) دق زدہ ماؤں سے لیکر صحت گاہوں میں پہونچادئے جاتے ہیں۔ یا دیہات کے علاقوں میں مامون ومحفوظ
کاشتکاروں کو سونپ دیئے جاتے ہیں۔ ان گاؤں کو حلقوں میں بانٹ دیا گیا۔ اور انکے لئے علیحدہ علیحدہ نرسیں مقرر کی گئیں جو جگہ جگہ جاکر بچوں کی
نگہداشت کرتی ہیں۔ انکے لئے دودھ مہیا کرتی ہیں، اور معمولی بیماریوں کی دیکھ بھال کا کام کرتی رہتی ہیں۔ یہ نرسیں بچوں کی نشو ونما اور صحت کا ایک ریکارڈ
بھی بہت احتیاط سے تیار کرتی رہتی ہیں ✦

(ج) بی۔ سی۔ جی۔ ویکسین۔ ۱۸۹۱ء میں ڈاکٹر کاخ نے اس عجوبۂ حیات کو اپنی تحقیق سے ظاہر کیا تھا کہ اگر کسی حیوان
میں عضلی درنیہ (جراثیم سل) پہلے سے موجود ہوں اور اس حیوان میں ایسے درنی سالمات داخل کئے جائیں جنہیں حرارت یا کیمیائی اجزا سے ہلاک
کردیا گیا ہو تو ایسے حیوانوں میں ایک پھوڑا پیدا ہو کر مندمل ہو جاتا ہے لیکن اگر حیوان بالکل غیر متاثر ہوں اور شروع ہی میں سل کے جراثیم
داخل کئے جائیں تو ایک قسم کا پھوڑا بہت غلیظ اور تند قسم کا پیدا ہو جاتا ہے، دوسرے لفظوں میں یہ کہنا چاہیئے کہ پہلے کے جراثیم اگر جسم میں
زندہ ہیں تو یہ ایک دوسرے انجکشن کو جو انہی کیڑوں کا ہو گا روک سکتے ہیں بشرطیکہ زیادہ مقدار میں نہ ہوں۔ کلمیٹ نے اسی اصول پر
(Bacillus Colmette Guerin = B.C.G.) انجکشن جاری کیا۔ جراثیم ابتدائی مرض پیدا کرنے کیلئے خفیف
طور پر جسم میں داخل کئے جاتے ہیں، اگرچہ یہ جراثیم تیز نشو ونما نہیں پاتے لیکن پھر بھی اس قابل ضرور ہوتے ہیں کہ آئندہ دوسرے جراثیم بیرون جسم
سے اس میں داخل نہ ہوں۔ معمولی مویشیوں کے جراثیم دق کو شحم آمیز قلوی (کھاری) اجزا میں پالا گیا اور ہر پندرہ روز میں انکی پرورش گلیسرین
کی چکناہٹ تھنوں پر لگا کر کی گئی۔ اس طرح نشو ونما پائے ہوئے جراثیم کو جب دیکھا گیا تو معلوم ہوا کہ چار سال میں وہ گائے اور جنگلی سور کے لئے
بالکل بے ضرر ہو گئے ہیں۔ مگر گھوڑے اور خرگوش میں مرض پیدا کرنیکی پھر بھی انمیں صلاحیت رہتی ہے ۱۳ سال بعد ۲۳۰ ویں درجۂ پرورش ثانوی
کے بعد وہ تمام گھریلو جانوروں کے لئے بیضرر ہو جاتے ہیں، حتیٰ کہ ایک بہت بڑی مقدار ایک سور کو دینے پر بھی سوائے ایک ٹھنڈے پھوڑے کی
طرح کے مرض کے اور کوئی چیز پیدا نہیں ہوئی اور اسکے مواد نے آس پاس کے غدودوں پر کوئی اثر نہیں پیدا کیا ✦

پیدائش سے سات روز کے اندر اندر شیر خوار بچہ کو (بی۔ سی۔ جی) کے دس (ایم۔ جی) کلچر منہ کے ذریعہ دئے جاتے ہیں اور چار ہفتہ تک
اس بات کی نہایت سخت احتیاط برتی جاتی ہے کہ اُڑ کر لگنے والے جراثیم اور گرد سے آ کر اس بچہ کے جسم میں داخل نہ ہونے پائیں۔ اس انجکشن
کا اثر عموماً ایک سال سے ۵ سال تک رہتا ہے، اسکے بعد اور انجکشنوں کی ضرورت ہوتی ہے ✦
۱۹۲۵ء میں (بی۔ سی۔ جی) کے طریقہ کے انجکشنوں سے انسداد دق کی تحقیقات کرنے کے لئے جمعیۃ اقوام نے ایک "ٹیکنیکل کانفرنس"

مقرر کی تھی جس نے فیصلہ کیا کہ "یہ طریقہ خاصا" ہے، اور ایک حد تک حفاظت کا باعث ہے"۔ پیرس اکیڈمی آف میڈیسن نے ایک کمیشن مقرر کیا تھا وہ بھی اسی نتیجہ پر پہونچا۔ ۱۹۳۱ء میں ماہران دق کی جو کانفرنس انگلستان میں منعقد ہوئی اس نے (بی، سی، جی) کے انجکشنوں پر کامل بھروسہ کرنے کو پسند نہیں کیا۔ گو ابتدائی مرض پیدا کرنیکے لئے جراثیم داخل کرنیکے نظریہ کو درست تسلیم کیا۔ مگر ویکسین کے محفوظ و مامون ہونے اور حفظ کی حالت پیدا کرنے کی جب تک کامل تحقیق نہ ہو جائے اس وقت تک ان کے داخل کرنے کی صلاح پر کامل بھروسہ کیساتھ عمل نہیں کیا جا سکتا

بی۔ سی۔ جی کے زیادہ استعمال کے خلاف یہ اعتراضات ہیں۔

(۱) یہ صرف بچوں کے لئے ہے زیادہ عمر کے لوگوں کے لئے سودمند نہیں ہے۔

(۲) بی۔ سی۔ جی ویکسین بچے کو اس کی بالکل ابتدائی عمر (پیدائش سے ایک ہفتہ کے اندر اندر) دیدینی چاہیئے۔ کیونکہ جراثیم سلّی سے متاثر اعصا کے اثرات اور اسکے قدرتی تغذیہ سے اس طرح بچاؤ ہو سکتا ہے۔ لیکن اس پر بڑے پیمانہ پر عمل پیرا نہیں ہوا جا سکتا۔ اور انتظامی دقتیں لیبر کے معاملہ میں سدِّراہ ہونگی کہ وسیع پیمانہ پر ملک اس سے کماحقہٗ فائدہ اٹھا سکے۔

(۳) اگر وسیع پیمانہ پر اس کا استعمال روا رکھا جائے تو فطری طور پر دیگر تدابیر ماند پڑ جاتی ہیں۔ اور

(۴) اگر بچہ کبھی بھی بعد میں بیمار پڑے تو والدین یہی کہیں گے کہ انجکشن کا اثر ہے جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ عوام میں بالخصوص یہ طریقہ علاج غیر مقبول ہو جائیگا۔

میرا خیال ہے کہ بی۔ سی۔ جی تجربہ کی دنیا سے گذر کر اب مقبولیت کی حد میں آچکا ہے اور صحت عامہ کے افسران کو چاہیئے کہ وہ اس طریقہ علاج کو عمومی طور پر رائج کرنے کی کوشش کریں۔ اس طریقہ علاج کو مویشیوں کے علاج کے سلسلہ میں بہت مفید نتائج سے لبریز پایا گیا ہے۔

۳۔ ڈنمارک

ڈنمارک وہ ملک ہے کہ اگر کوئی شخص وہاں جائے تو یہاں کے لوگوں کی صفائی، باقاعدگی اور افلاس کے نشانات کی عدم موجودگی اور خوش حالی کا متوازن ہونا ایسی خصوصیات ہیں جو بیک نظر سیاح کو متاثر کئے بغیر نہیں رہ سکتیں۔ ایک شخص جو انسداد تپ دق کے کام میں لگا ہوا ہو اسکو ڈنمارک ایک "عالم طلسم" کے قریب قریب معلوم ہوتا ہے۔

(۱) **فنسن کا طریقۂ علاج شعاعی** ۔ ۱۸۹۵ء آر فنسن (R. Finsen) نے روشنی کے ذریعہ علاج کرنیکا ایک نیا طریقہ ایجاد کیا۔ اسکے بعد فنسن کی لائٹ انسٹی ٹیوٹ کا قیام عمل میں آیا اور اب تمام ڈنمارک میں تمام ہسپتال اسی بنیاد پر قائم ہوئے ہیں۔

(۲) **بنگ کا طریقہ انسداد دق مویشیوں میں** ۔ اس ملک میں انسداد تپ دق کے کاموں میں سب سے زیادہ دلچسپ چیز مویشیوں میں بنگ (Bang) کے طریقہ کے مطابق انسدادی تدابیر کا اختیار کرنا ہے۔ جن گاؤں کے تھنوں میں جراثیم دق دیکھے گئے ہوں وہ گائیں ضائع کر دی جاتی ہیں۔ اور حکومت ان کا معاوضہ کاشتکاروں کو دیتی ہے۔ مویشی جن میں اور قسم کی دقیں پائی جاتی ہوں ہلاک نہیں کئے جاتے بلکہ علیحدہ رکھے۔ ایسی گائے کے اگر بچھڑا پیدا ہو تو اسے مدقوق ماں سے علیحدہ رکھا جاتا ہے اور اکثر اس کو "دقی معائنہ" سے گذارا جاتا ہے تاکہ جراثیم اگر اس میں پیدا ہو گئے ہوں تو ہلاک کر دیئے جائیں۔ اب ان میں بی۔ سی۔ جی کا انجکشن بھی کیا جاتا ہے۔

(۳) **بیمہ** ۔ بیماری اور مرض کی کیفیت پیدا ہونے کے خلاف انشورنس کا ایک طریقہ جاری کیا گیا ہے جس میں حکومت کی طرف سے امداد بھی دی جاتی ہے اور حسب ذیل قواعد اسکے لئے مقرر کئے گئے ہیں:۔

(۱) دق کا ہر مریض کسی ایسے ہسپتال میں علاج کے لئے بھیجا جائیگا جو حکومت نے منظور کر لیا ہو۔ خواہ مریض علاج کے اخراجات برداشت کر سکتا ہو یا نہیں۔ اگر مریض کی مالی حالت ٹھیک نہیں ہے تو کل اخراجات کا تین چوتھائی حصہ حکومت کی طرف سے دیا جائیگا، اور ایک چوتھائی حصہ یا تو خود مریض دیگا یا میونسپلٹی یا "کلب امداد مریضان" کی طرف سے دیا جائیگا۔ اگر وہ کسی ایسے کلب کا ممبر ہے۔

(۲) اگر گھر کا کمانے والا کسی صحت گاہ میں ہے اور اسکے گھرانہ کا گذارہ کسی اور طریقہ سے نہیں ہو سکتا تو میونسپلٹی اس گھرانہ کی

مالی امداد کرتی رہیگی +

(۳) دق کے مریضوں کے مکانات، دق زدہ علاقوں کی صفائی اور دیگر حفظان صحت کے طریقوں کے لئے حکومت ½ حصہ مصارف کا خود ادا کرتی ہے +

(۴) بیماری کے بعد اچھا ہونے کے دوران میں اگر مریض ہلکا کام بھی کرتا ہو، مگر اسکے اخراجات اسکی سابقہ آمدنی سے ½ کے بقدر کم ہوں تو یہ کمی حکومت کی طرف پوری کردی جاتی ہے، ورنہ اچھے ہونے والے مریضوں کو حکومت کی طرف سے ایک عام پنشن دی جاتی ہے۔ آجکل چار ہزار آدمی اس قسم کی پنشن لے رہے ہیں +

(۴) کرسمس کے ٹکٹ۔ ڈنمارک نے سنہ ۱۹۰۴ء میں سب سے پہلے کرسمس کے دوران میں ڈاک کے ٹکٹ دق کی امداد کے لئے جاری کئے اور اس آمدنی سے سات کے عرصہ میں بچوں کی ڈسپنسری بنائی جس کا نام "کرسمس سٹیمپ سینے ٹوریم" رکھا گیا ہے۔ سنہ ۱۹۱۱ء کے بعد سے ایسے ٹکٹوں کی آمدنی سے دق پر روپیہ خرچ نہیں کیا جاتا، بلکہ بچوں کی بہبودی کے دیگر ذرائع پر خرچ کیا جاتا ہے +

۴-ناروے

(۱) اس ملک میں سنہ ۱۹۰۰ء کے ایک قانون کی رو سے دق کے خلاف مہم کا آغاز کیا گیا۔ یہ قانون ان تمام مریضوں پر حاوی ہے جنہیں کسی قسم کی بھی دق ہے، جو ڈاکٹر کسی ایسے مریض کا علاج کر رہا ہو اس کا فرض ہے کہ وہ ایسے کیس کی فوراً رپورٹ کرے اور جس جگہ اس کا علاج ہو رہا ہو وہاں کے حاکم اعلیٰ کا فرض ہے کہ اس قسم کے مریضوں کا جنہیں کھلی ہوئی دق ہو فوراً جائزہ لیں اور دوسروں کو ان سے محفوظ رکھنے کی تدابیر اختیار کریں۔ عام ڈاکٹروں کے لئے قانوناً یہ امر لازم ہے کہ وہ ایسے مریضوں کو بتائیں کہ کس طرح احتیاطی تدابیر برتی جائیں اور دوسروں کو محفوظ رکھا جائے اور ان کا یہ بھی فرض ہے کہ وہ ان ہدایات کو عمل پیرا ہوتے بھی دیکھیں۔ قانون کا سب سے زیادہ لازمی جزو یہ ہے کہ مدقوق و مسلول کو فوراً کسی ہسپتال میں لے جایا جائے، گھر اور اسکے گرد و پیش کو اگر ایسے مریض کے علاج و انسداد مرض کے مطابق نہ پایا جائے تو فوراً اسکو ہسپتال بھیجنا ضروری ہے۔ تاکہ مرض پھیلنے نہ پائے۔ یہ مریض جو ہسپتالوں کو روانہ کئے جاتے ہیں۔ بالعموم ایسے لوگ ہوتے ہیں جو گھروں پر رہکر وہ ہدایات و شرائط پوری نہیں کرسکتے جن کی ضرورت ہے۔ ایسی حالت میں ۶۰ فیصدی اخراجات وہ صوبہ یا ریاست ادا کرتی ہے۔ جہاں کا مریض ہے اور ۴۰ فیصدی حکومت ناروے بذات خود ادا کرتی ہے +

(۲) اوسلو کے مقام پر سنہ ۱۹۱۱ء میں ایک کھلی ہوا کا مدرسہ ایسے بچوں کے لئے کھولا گیا جنہیں دق ہوگئی ہو، اس ادارہ کے قائم کرنے والے مقامی "ہیلتھ ایسوسی ایشن" کے لوگ ہیں +

(۳) قومی لاٹری کے فنڈ سے کچھ روپیہ انسداد دق کے لئے دیا جاتا ہے۔ اس میں ۱۰ فیصدی حکومت بھی دیتی ہے +

(۴) دق کے لئے شراب کی اجارہ داری پر ایک خاص ٹیکس وصول کیا جاتا ہے۔ اور وہ انسدادی چیزوں پر خرچ کیا جاتا ہے۔ الکحل کا استعمال بھی دق کا بڑا سبب ہے +

دق کے انسداد کے لئے ۳-۴ کرونز (سکہ) فی کس کے حساب سے خرچ کیا جاتا ہے، اسکو کل آبادی پر پھیلا کر سنہ ۱۹۳۰-۳۱ء میں حساب لگایا گیا تھا اس کا ۳۱ فیصدی حصہ حکومت کے بجٹ سے دیا گیا تھا۔ ۲۱ فیصدی شراب پر ٹیکس لگا کر حاصل کیا گیا۔ اور تین فیصدی قومی لاٹری کے حصص سے حاصل کیا گیا بقیہ ۴۵ فیصدی اخراجات مختلف ذاتی ذرائع سے حاصل کئے جاتے ہیں +

۵-سویڈن

ہیلسن کی تحریک۔ یہ تحریک شمالی سویڈن کے غریب کاکنوں کی قوم میں شروع کی گئی تھی۔ وقتاً فوقتاً لوگوں سے دریافت

کیا جاتا تھا کہ وہ انسداد دق کے لئے کہاں تک مدد کرسکتے ہیں۔ اُنہوں نے اپنی رضامندی بار بار ظاہر کی اور ہدایات پر عمل کیا۔ ایک مرکز کھولا گیا۔ اس میں ایک ہسپتال تھا۔ ہسپتال میں بچوں کی نگہداشت کا کافی اہتمام تھا۔ ڈاکٹر وہیں رہائش رکھتے تھے۔ اور باقاعدہ وہاں کے ایک ایک فرد کا معائنہ کرتے تھے۔ اس طرح مریضوں کا حال بخوبی معلوم ہوجاتا تھا۔ اور کوئی مریض نگاہ سے اوجھل نہیں ہوسکتا تھا۔ مدقوق گھرانوں کے بچے یا تو محفوظ والدین کے سپرد کردیئے جاتے تھے یا ہیلسن میں بھیجدیئے جاتے تھے۔ پروپیگنڈے کے ذریعہ حفظان صحت کے طریقے اور روشنی و صفائی کی ضرورتیں لوگوں کو سمجھائی گئی جن پر خاطر خواہ عمل ہوا۔ جگہ جگہ تھوکنے اور اس سے بیماری پھیلنے پھیلانے کے خطرہ سے مریضوں اور ان کے رشتہ داروں کو آگاہ کیا گیا +

سمندری شفاخانے ۔ آواز، خاک، دھول اور دیگر مضر صحت چیزوں سے بچنے کے لئے جو شہروں کا خاصّہ ہے۔ ایسے شفاخانے سمندروں کے کنارے کھولے گئے۔ اٹلی، ہالینڈ وغیرہ ممالک میں بھی اس پر عمل کیا جارہا ہے +

---

۶ - جرمنی

(۱) بیماری کی حالت میں بیمہ کے ذریعہ مالی امداد کرنے کا معاملہ جرمنی کی صحت عامہ کے نظام میں عرصہ سے دخیل ہے اور وہاں کی خصوصیات میں داخل ہے۔ اور اس کام کے لئے جو جماعت کام کررہی ہے اس نے بڑی حد تک انسداد دق کا کام بھی اپنے ہاتھ میں لے رکھا ہے جسمیں مرکزی حکومت اور باشندگان ملک ذاتی حیثیت سے مدد کرتے رہتے ہیں۔ اس فنڈ سے نہ صرف مریضوں کا علاج کیا جاتا ہے۔ بلکہ اسکے گھرانہ کو بھی مالی امداد دی جاتی ہے۔ اس فنڈ کے ماتحت ایسے ڈاکٹر بھی متعین کئے گئے ہیں جو خفیہ طریقہ سے دق کے کیس دیکھنے کے علاوہ مردانہ زنانہ تناسلی امراض، سرطان ذیابیطس۔ اور وجع مفاصل وغیرہ نسلی امراض کا کھوج لگاتے رہتے ہیں۔ چنانچہ اس جماعت نے ۱۹۳۲ء میں ۴۰۰۰ کیس دق کے پکڑے ان میں سے ۴۰ فیصدی مریض بظاہر اس مرض کی علامات ظاہر نہیں کرتے تھے۔ مگر تھے یقیناً مدقوق۔ انسدادی تدابیر جو اختیار کی جارہی ہیں اور مرض پھیلنے کے اسباب کو فنا کرنے جو مہم شروع کی گئی ہے اس کا خاطر خواہ نتیجہ درحصل اس وقت زیادہ منظر عام پر آئیگا جب موجودہ نسل کے بچے جوان ہوجائینگے اور مرض دق کا یہ عالم نہ رہیگا جو اس وقت ہے +

(۲) **دواؤں کی صنعت** ۔ دق کے لئے دوائیں اور دیگر مصنوعات طب جرمنی میں بکثرت تیار ہورہی ہیں اور دیگر ممالک کے مقابلہ پر وہ اس ممالک میں وہ سب سے آگے ہے +

علاقہ سینوکرائی سین میں اس مرض کے انسداد کے لئے کام کرنے والوں کو مناسب دواؤں کی کافی مقدار دیکر مسلح کردیا گیا ہے تاکہ اس موذی مرض کا بخوبی مقابلہ کرسکیں +

---

۷ - آسٹریا

دیگر ممالک یورپ کی طرح اس ملک میں بھی دق کا مرض زیادتی پر ہے اور گذشتہ جنگ عظیم کے بعد سے تو اسمیں اور بھی اضافہ ہوگیا ہے راک فیلر ادارہ کی مدد سے اس مرض کو روکنے کی مہم شروع کی گئی تھی اور اس پر بڑا روپیہ خرچ کیا گیا۔ اس سلسلہ میں دلچسپیاں پیدا کرنے والی بہت سی باتیں بھی کی گئیں جنمیں "یوم دق" خاص طور پر مقبول ہوا جس طرح اور ممالک میں "ہفتہ صحت" منایا جاتا ہے قریب قریب ان ہی طریقوں پر اس کو بھی چلایا گیا تھا ہاں فرق یہ ہے کہ اس موقع پر صرف مرض دق پر خاص زور دیا گیا تھا۔ ایسے دن خاص طور پر بہت پہلے سے طے کرکے مقرر کئے جاتے تھے۔ اور اس پر بہت زور دیا جاتا تھا کہ سب کی توجہ اس طرف سمٹ جائے۔ سرکاری، میونسپل، دیہاتی ادارے اور عوام کو اس پر توجہ مبذول کرنیکا موقع ملتا تھا۔ اور شدومد سے اس کا چرچا ہوتا تھا۔ اس مرض کو روکنے اور دُور کرنے میں یہ تحریک بہت کارآمد ثابت ہوئی +

۸۔ سوئیزرلینڈ

(۱) **صحت گاہی علاج** ۔ چونکہ کوہستان ایلپائن کی وجہ سے اس ملک کی آب وہوا بہت اچھی ہے، اور دق کے ابتدائی مدرجہ کے لوگوں کے لئے بہت مفید ہے، اسلئے صحت گاہیں (سینے ٹوریمز) جابجا قائم ہیں اور بہت ترقی پر ہیں اور یہ "تجارت" اس ملک کی آمدنی کا بڑا حصہ بن گئی ہے۔ لیکن تحقیقات سے معلوم ہوا کہ کوہستان ایلپائن کی کوئی خصوصیت نہیں ہے۔ ایسے مریضوں کے لئے دراصل جن چیزوں کی ضرورت ہے۔ وہ کامل آرام، عمدہ خوراک، تازہ و صاف ہوا، ٹھیک علاج اور صحت کے اصولوں کی سخت پابندی وغیرہ ایسی چیزیں ہیں جو مرض کو دور کرتی ہیں اسلئے سوئیٹزرلینڈ یا ایلپائن پہاڑ کی کوئی خصوصیت نہیں ہے۔ ہر جگہ یہ شرائط ہر جگہ پوری کی جاسکتی ہیں۔ اب سے کچھ دن پہلے تک صحت گاہی علاج مریض کے نقطۂ نظر سے تو بیشک بہت اچھا تھا۔ مگر انسداد مرض کے لئے یہ ادارے کچھ زیادہ موزوں نہ ثابت ہوتے تھے، یہ صحت کے اصول سکھانے اور مرض کو متعدی ہونے سے بچانے کے لئے درسگاہ کی حیثیت تو رکھتے تھے۔ مگر بہت مہنگے تھے۔ اب جب کہ ان صحت گاہوں کو چلانے کے معاملہ میں نقطۂ نگاہ بدل گیا اور طریقہ علاج میں جب عضو ماؤف کے مقامی آرام کے علاج اور کیمیاوی علاج کا رواج ہوا ہے صحت گاہوں کا رنگ ہی بدلگیا ہے، ایسے مریض جنہیں پہلے جواب دیدیا جاتا تھا اب آسانی کے ساتھ ان صحت گاہوں میں داخل کرلئے جاتے ہیں۔ اگرچہ یہ جگہیں اب ہسپتالوں میں تبدیل ہوچکی ہیں۔ مگر پھر بھی انہیں صحتگاہیں کہنا بجا ہے۔ کیونکہ ہسپتال کے مقابلہ میں صحت گاہ کا لفظ مریضوں کے لئے زیادہ امید افزا تسلیم کیا جاتا ہے +

آب وہوا کا معاملہ اب زیادہ توجہ اور احتیاط کے دائرہ سے خارج ہوگیا ہے۔ اب جبکہ علاج کے دیگر موثر طریقے منظر عام پر آچکے ہیں یہ امر نامناسب معلوم ہوتا ہے کہ مریض کو دور دراز مقامات پر بھیجا جائے۔ جب کہ اسکے گھر اور پسندیدہ گرد وپیش ہی میں اسے رکھ کر مناسب غور وپرداخت عمل میں لائی جاسکتی ہے +

(۲) **شمسی علاج** ۔ ہر قدیم مذہب میں سورج کی پرستش جزو مانی گئی ہے۔ مگر عرصہ ہائے دراز سے آفتاب پرستی محض نشانی بنکر رہ گئی ہے۔ اسکی علمی اور طبی ضرورت واہمیت کو لوگ سب جگہ بھول گئے ہیں۔ حال تک آفتاب کی شعاعوں اور اسکی روشنی وغیرہ کو علاج کے باب میں کسی نے خاص توجہ کا مستحق نہیں سمجھا تھا۔ مگر جب سے فنسن (R. Finsen) اور رولیئر (Rollier) نے شمسی علاج کو سائنٹفک بنیادوں پر رکھکر دنیا کو اس کی اہمیت دکھائی ہے۔ لوگ کچھ اس طرف متوجہ ہوگئے ہیں۔ رولیئر نے اپنی صحت گاہ انہی اصولوں پر قائم کی ہے، اور دنیا کے اکثر مقامات پر ان کے تجربات کئے جارہے ہیں۔ رولیئر کی کتاب میں ہڈیوں اور جوڑوں کی دق کے مریضوں کے اچھا ہونے اور مرض سے پہلے کی حالت کے جو فوٹو دیئے گئے ہیں انہیں دیکھ کر اس طریقہ علاج کی اہمیت تسلیم کرنی پڑتی ہے +

(۳) **سپاہ لنگر کا طریقہ علاج** ۔ مسٹر سپاہ لنگر (Mr. Spahlinger) نے ایک طریقۂ علاج اس سلسلہ میں جاری کیا تھا جس کا راز انہوں نے کبھی کسی کو نہیں بتایا۔ لوگ اس پر کچھ شک ظاہر کررہے تھے، آخرکار بہت سے مراحل کے بعد اس نے اپنے کلینک میں یا کسی اور بیرونی جگہ پر ڈاکٹروں کے ذریعہ اپنے طریقوں کا معائنہ کرایا، اور تنقیدی نظر سے ان طریقوں پر نظر ڈالنے کی ڈاکٹروں کو مہلت دی۔ انگریز ڈاکٹروں کے ایک وفد نے ان طریقوں کو دیکھکر بتایا کہ اسکے پیچھے ایک سائنٹفک پس منظر ضرور ہے اور مزید تفتیش وتحقیق کا طلبگار ہے۔ ۱۹۳۳ء میں سر جارج نیومین (Sir George Newman) نے وزارت صحت عامہ برطانیہ کے سامنے اپنی رپورٹ جو پیش کی تھی۔ اس میں سپاہ لنگر کے طریقۂ علاج کی سفارش کی ہے اور بتایا ہے کہ اگر مویشیوں میں اول اول اس طریقہ پر علاج شروع کیا جائے تو مناسب ہے۔ چنانچہ وزارت زراعت و ماہی گیری نے اس سفارش کو تسلیم کرلیا ہے۔ یہ بات طے پائی ہے کہ ضروری ویکسین اور سیرم اور دیگر سیالات ڈاکٹر سپاہ لنگر خود فراہم کرینگے ڈاکٹر سپاہ لنگر علاج کے لئے سیالات ان چیزوں سے حاصل کرتے ہیں +

(۱) مائیت الدم یا ریشوں سے حاصل کئے ہوئے سیرم جو مویشیوں سے حاصل کئے جاتے ہیں، اور جنہیں حرارت نہیں پہونچائی جاتی۔

(۲) مویشیوں کے جراثیم سلی جنہیں "زمین" (Media) پر پرورش کیا گیا ہو اور جوش نہ دئے ہوئے انسانی مائیت الدم یا استعمال کے مریض کی رطوبت اس میں شامل کی گئی ہو +

(۳) انسانی جراثیم سلیہ جو اسی طرح پرورش کئے گئے ہوں +

ڈاکٹر سپاہ لنگرے ان رطوبتوں سے انجکشن تیار کئے ہیں اور جراثیم سلیہ کو ہلاک کرنے والے مانے گئے ہیں +

۹۔ اٹلی

اٹلی میں انسداد دق کے لئے جو ذرائع حال ہی میں منظم طریقہ پر شروع کئے گئے ہیں وہ اگرچہ مدت کے اعتبار سے تو نئے ہیں۔ مگر تمام قدیم طریقوں کے مقابلہ میں زیادہ موثر کام کر رہے ہیں۔ قابل لحاظ طریقے یہ ہیں :۔

(۱) جو لوگ بڑھاپے میں مدد کے لئے بیمہ کراتے ہیں، یا اپاہج ہونے کے خلاف بیمہ کراتے ہیں، خواہ وہ مرد ہوں یا عورت انہیں لازمی طور پر دق کے خلاف بیمہ کرانا پڑتا ہے +

زراعتی مزدوروں کو لازمی طور پر اگرچہ بیمہ نہیں کرانا پڑتا، مگر امید کی جاتی ہے کہ عنقریب انہیں بھی ایسا کرنا ہوگا۔ اسی طرح خانگی ملازمین پبلک ذرائع آمد و رفت کے متعلقین اور کھانے پینے کی چیزیں رکھنے اٹھانے والے ان سب کے لئے دق کے خلاف بیمہ کرانا لازمی ہے۔ بقیہ لوگوں کے لئے دق کے بیمہ میں شریک ہونا اختیاری امر ہے۔ جن لوگوں کی آمدنی ۸ لیرا یعنی (سوا روپیہ) فی یوم سے کم ہو انہیں ½ ۱ آنہ یا ۵۰ سنٹائم فی یوم ادا کرنے پڑتے ہیں اور جنکی آمدنی ۸ لیرا یا سوا روپیہ روزانہ سے زیادہ ہے۔ وہ ۱۰۰ سنٹائم فی یوم ادا کرتے ہیں، اور جس شخص کے ہاں وہ ملازم ہوگا اُسے بھی اتنی ہی رقم اپنے پاس سے ملانی پڑتی ہے +

(۲) **بینیٹو مسولینی انسٹی ٹیوٹ**۔ یہ ادارہ پروفیسر موریلی (Prof. Marelli) کے زیر اہتمام ہے اور دق کی ہسپتال کے لئے جس قدر ایسے انتظامات کی ضرورت ہو سکتی ہے، وہ سب اس ادارہ میں مہیا ہیں۔ اس ادارہ کے مقاصد حسب ذیل ہیں :۔

(۱) جو لوگ انسداد تپ دق کے کاموں میں حصہ لیتے ہیں انہیں یہ کام باقاعدہ سکھایا جائے تاکہ وہ ہر نوع کے کام سے واقف ہو کر زیادہ سے زیادہ مفید ہو سکیں +

(۲) میڈیکل افسران جنہیں تشخیص امراض اور علاج کی عملی تعلیم دیجاتی ہے +

(۳) انسٹی ٹیوٹ کی نرسیں +

(۴) صحت عامہ اور دق کے مریضوں کی دیکھ بھال کے لئے خاص نرسیں +

(۵) معمل (لیبورٹیری) کا کام کرنے کے لئے خاص لوگ +

(۶) عکس ریز کے ماہر

(۷) ہسپتالوں اور صحت گاہوں کے مطلب کے کلرک اور اعداد و شمار جمع کرنیکے ماہر وغیرہ +

(۸) ایسی تحقیقات کرنا کہ دق کے انسداد کے مختلف اداروں کے لئے کس کس قسم کی اشیا اور معقول انتظامات کی ضرورت ہے اور سب اداروں کے لئے چند معیاری انتظامات کا طے کرنا +

(۹) دق کے متعلق تحقیقات کا کام ہاتھ میں لینا، خواہ وہ اس مرض کے تقدیہ کے سلسلہ میں ہو، خواہ صحت گاہی اور تجرباتی نوعیت کا

(۱۰) مختلف ذرائع کو یکجا کر کے سب سے کم خرچ طریقہ ہائے علاج کو معیار بنانے کی کوشش کرنا +

(۱۱) ایک ایسا مرکزی مقام کھولنا جہاں سے دق کے بارے میں ہر قسم کی معلومات ہر شخص بلا تامل حاصل کر سکے +

(۱۲) ادارہ میں دیگر ممالک کے لوگوں کو کام سکھانے اور ان سے رابطۂ اتحاد و خلوص بڑھانے کا انتظام تاکہ ان سے تبادلۂ خیال کیا جائے اور ایک دوسرے کے تجربات سے فائدہ اٹھایا جائے +

(۳) **قانون سازی** ۱۹۲۸ء میں ایک مکمل و جامع قانون اس سلسلہ میں منظور کیا گیا جس کی خصوصیات یہ ہیں :۔

(۱) دق کے [illegible] مریض کے متعلق خواہ وہ کسی درجہ اور شکل میں [illegible] کسی سرکاری مرکز میں اطلاع کرانا +

[illegible] طریقوں کو لازمی

(د) لازمی بیمہ جس کے ذریعہ علاج اور بالغوں کی امداد کا کام ہوتا ہے +

(ب) ہم مقصد جماعت کا قیام، اس کا مقصد حفظانِ صحت کے طریقوں کو لوگوں تک پہنچانا، اور مدقوق بچوں اور دیگر انسدادی تدابیر کی طرف توجہ کرنا ہے +

"کنسورزئی" ایک جماعت ہے جو مرکزی حکومت اور صوبجاتی نمایندوں، غیر سرکاری انجمنوں کے مندوبین، خیراتی کام کرنے والی انجمنوں کے کارکنوں، مزدوروں کی جماعتوں، پراویڈنٹ اور بیمہ کمپنیوں کے کارکنان وغیرہ پر مشتمل ہوتی ہے اور انسدادِ تپ دق کے لئے نہایت مؤثر کام کرتی ہے +

(ج) حکومت اٹلی کی طرف سے کنسورزئی جماعت کے ہاتھ میں قانونی اختیارات کی تفویض +

۱۰- امریکہ

(۱) **نیشنل ٹیوبرکلوسس ایسوسی ایشن** - جس ملک کے سب ادارے مقاصد کی تکمیل کے لئے یکساں طریقہ پر سرگرم ہوں وہاں ایسا عظیم الشان ادارہ جیسا کہ "نیشنل ٹیوبرکلوسس ایسوسی ایشن" ہے چنداں تعجب انگیز نہیں - یہ تمام طبی جماعتوں میں وسیع ترین اور متمول ترین ادارہ ہے - اس جماعت نے خرچ کے نقطۂ نظر کو بالائے طاق رکھکر انسدادِ تپ دق کے لئے اس قدر وسیع و عظیم الشان پروگرام بنایا اور اس پر عمل کیا ہے کہ شاید ہی کسی اور ملک میں ممکن ہو سکا ہو، دیہات میں چلتے پھرتے ہسپتال گھومتے رہتے ہیں - ان متحرک ہسپتالوں میں عکس ریز کا سامان تشخیص مرض کے تمام نئے قسم کے آلات موجود رہتے ہیں، اور ایسے مقامات جہاں ڈاکٹر میلوں نہیں ملسکتے وہاں یہ متحرک ہسپتال چکر لگا لگا کر نہایت تندہی سے اہل دیہات کی خبر گیری کا کام کرتے ہیں - سکولوں میں حفظانِ صحت کے بارے میں خاص پروپیگنڈا کیا جاتا ہے تاکہ نوجوان نسل اپنی جسمانی حفاظت کے اصولوں سے آگاہ ہو جائے یہ کہا جاتا ہے کہ اس جماعت نے تپ دق کی اموات اور عمومی شرح اموات کم کرنے میں بڑی مدد دی ہے اور انسدادِ خدمات صحت عامہ کے لئے بہت مفید ثابت ہوئی ہیں +

(۲) **انسدادی صحت گاہ**[1] - یہ ادارہ اور اس کا نام بالکل امریکی پیداوار ہے، اگر دیکھا جائے تو درحقیقت یہ کھلی ہوا کے اسکول ہوتے ہیں - جہاں اسکولوں کے ایسے بچے بھیجے جاتے ہیں، جنکا وزن ان کے قد کے اعتبار سے کم ہو اور عام صحت درست نہ ہونے پاتی ہو - یہ توان بچوں کو کھلی ہوا کے کیمپ میں بھیجا جاتا ہے جہاں ورزش کھانے پینے اور روزمرہ کی زندگی میں نہایت سخت قوانین برتے جاتے ہیں - اگر بچہ وہاں رہ کر بھی وزن نہ بڑھا سکے تو پھر انہیں "انسدادی صحت گاہوں" میں بھیجا جاتا ہے +

بعض ایسے کیسوں کی تاریخ معلوم ہوئی ہے جس میں مرض کسی کی چھوت سے پیدا ہوا - گو بظاہر مرض کی علامتیں ظاہر نہ تھیں لیکن تفتیش کرنے پر بہت زیادہ گہری باتیں معلوم ہوئیں، اور دق کے جراثیم کا پتہ چل گیا +

جب سے امریکہ میں اس قسم کے اداروں کی کامیابی منظر عام پر آئی ہے، اس وقت سے فرانس میں بھی اس نوع کی صحت گاہیں قائم ہوگئی ہیں - راک فیلر فاؤنڈیشن ٹیوبرکلوسس کمیشن نے اس سلسلہ میں کئی جگہ ایسے ہسپتال قائم کئے ہیں - سی برناڈ (C. Bernard) اس نوع کی صحت گاہ کا تعارف اس طرح کرایا ہے :-

"انسدادی صحت گاہ دیہات کی کھلی آب و ہوا میں بنائے ہوئے ہسپتال ہوتے ہیں - جہاں بالعموم صرف بچوں کو داخل کیا جاتا ہے بالخصوص ایسے بچوں کو جنہیں گھر میں رہنے پر چھوت کے ذریعہ بیماری لگ جانیکا خطرہ لاحق ہوتا ہے - بظاہر انہیں بخار نہیں ہوتا، متعدی مرض میں مبتلا بھی نہیں ہوتے لیکن دق کے خفیہ آثار ان میں پائے جاتے ہیں - ایسی جگہوں پر بچوں کو رکھکر حفظانِ صحت کی خاص دیکھ بھال پابندی معین اور سخت قسم کی پابندیوں میں سے بچوں کی غذاؤں اور انکے طور و اطوار کو گذارا جاتا ہے - انہیں کھلی ہوا میں رکھا جاتا ہے اور آرام ورزش پر بھی زور دیا جاتا ہے - اور یہ سب ہدایات ایک خاص ماہر تعلیمات یا خاص ماہر امراض کی نگرانی میں جاری رہتی ہیں"

(۳) **سماجی خدمت کا کام** - بہت سی متمول خیراتی انجمنیں دق کے انسدادی کام میں ...

کے لئے دل کھول کر روپیہ دیتی ہیں۔ اس لئے روپیہ کی وجہ سے کوئی کام یہاں معرض خطر میں نہیں پڑتا +

(۴) **زندگی کے مشاغل اور صنعتی کمپنیوں میں بیمہ** ۔ ہر بڑی صنعتی انشورنس کمپنی کے پاس اپنا ایک وسیع ہسپتال ہوتا ہے جس کے ساتھ کوئی صحت گاہ بھی ہوتی ہے۔ جہاں بیمہ شدہ لوگوں کی دیکھ بھال کی جاتی ہے۔ اگر انہیں دق ہوگئی ہو تو ان کمپنیوں کے پاس اپنی نرسیں بھی ہوتی ہیں جو بیمہ شدہ مدقوق لوگوں کے گھروں پر جاتی ہیں، یا ایسے لوگوں میں جنہوں نے دق کا بیمہ کرا رکھا ہے، انسدادی تدابیر بتانے، مطبوعات تقسیم کرنے، محفوظ لوگوں میں ٹیکہ لگانے اور دیگر امدادی کام کرنے کا شغل جاری رکھتی ہیں۔ اور اس طرح دق کا بیمہ ایک مستقل منفعت بخش بیوپار کی صورت اختیار کر چکا ہے +

بہت سی بیمہ کمپنیوں نے جو زندگی کا بیمہ کرتی ہیں۔ اپنے گاہکوں کا مفت معائنہ کرنے کی سکیم جاری کی ہے۔ اگر معائنہ کی رپورٹ خلاف بھی ہو تو جاری شدہ "پالیسی" میں کوئی فرق نہیں آتا کمپنیوں کا خیال ہے کہ اس طرح طبی معائنہ کرانے کا فائدہ یہ ہے کہ اگر کسی کو واقعی ذرا سی بھی تکلیف ہوگی تو وہ اپنا دکھ چھپائیگا نہیں، اور اس طرح امراض کا فوراً علم ہوتا رہیگا اور علاج کے ذریعہ شرح اموات کو بہت بڑی حد تک کم کیا جا سکے گا۔ جو لاعلمی کی حالت میں قطعی زیادہ ہوتا +

(۵) **کرسمس کے ٹکٹوں کی فروخت** ۔ اس ادارہ کی آمدنی میں سب سے زیادہ حصہ کرسمس کے ٹکٹوں کی فروخت کا ہے۔ نہ صرف قومی ایسوسی ایشن یہ کام کرتی ہے۔ بلکہ امریکہ کی دیگر انجمنیں بھی یہ کام کرتی ہیں۔ ان کے علاوہ بڑے بڑے سٹور، دکانیں، فرمیں، تجارت گاہیں، عوام اور مقامی جماعتیں بھی یہ کام کرتی ہیں۔ زیادہ تر اصول یہ برتا جاتا ہے کہ جہاں سے رقم فراہم کی گئی ہو وہیں کے مریضوں پر وہ خرچ بھی کی جائے - ۱۹۳۰ء میں اس طرح ۵½ ملین (ایک ملین: دس لاکھ) ڈالر کی آمدنی ہوئی تھی +

۱۱- کینیڈا

ٹورنٹو اور مضافات میں دودھ کی خالص طبی دیکھ بھال کا انتظام کیا گیا ہے جس کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ ۱۹۱۵ء سے ۱۹۳۰ء کے درمیان کسی بچہ کو گائے کے دودھ کے جراثیم سے دق نہیں ہوئی۔ اس طریقہ کار کی خوبی و اہمیت واضح کرنے کے لئے اور کیا کہنے کی ضرورت ہے +

کینیڈا میں دیگر ذرائع احتیاط و تحفظ کے بالکل اسی نوع کے ہیں۔ جیسے امریکہ میں پائے جاتے ہیں +

۱۲- افریقہ متوسط

بلجیئن کانگو - ڈاکٹر فان کمپن ہٹ (Dr. Van Compenhout) کی تحقیق کے مطابق اس صدی کے ابتدا تک اس علاقہ میں دق واقعتاً مفقود تھی، مگر اب یہاں کی آبادی میں اور عام قصبات اور شہروں میں یہ مرض بڑھ رہا ہے اور چونکہ یہاں انسدادی تدابیر اختیار کرنے کی طرف توجہ نہیں ہے، اسلئے یہاں کے لوگ بہت جلد اس مرض کا شکار ہو جاتے ہیں ۱۹۲۲ء میں اس مرض کی خوفناک نوعیت کے نقصانات کو دیکھکر سخت قوانین بنائے گئے تھے جو یہ ہیں :- (۱) جو شخص کانگو میں آئے (خواہ کانگو کا باشندہ ہی کیوں نہ ہو اگر وہ چھ ماہ سے زیادہ باہر رہا ہے) تو اس بات کا سرٹیفکیٹ پیش کرے کہ وہ اس مرض سے بالکل محفوظ ہے یا پندرہ دن کے اندر اندر ایسا سرٹیفکیٹ پیش کرے + (۲) کھلے ظاہر یا غیر ظاہر دق کے مریضوں کو بالعموم اندرون ملک میں نہیں جانے دیا جاتا ماسوا ایسی ضروری حالت کے کہ جس کے بغیر چارہ نہ ہو، مثلاً بیوپار ختم اور بند کرنے کے لئے یا ملک میں سے صرف گذرنے کے لئے وغیرہ + (۳) اگر کسی کو دق ہو جائے تو نہ صرف مریض اور اسکے ڈاکٹر کا فرض ہے کہ وہ اسکی اطلاع مقامی افسران کو دے بلکہ نرس اور اسکے رشتہ داروں پر بھی قانوناً یہ امر لازم آتا ہے + (۴) کوئی معقول طبی افسر کسی شخص یا اشخاص کو فرداً فرداً یا جمیع طور پر خواہ وہ کسی قوم کے ہوں لازمی طبی معائنہ کے لئے مجبور کر سکتا ہے تاکہ ہر وقت اور ہر جگہ دق کی موجودگی کا علم حاصل ہوتا رہے۔ اس کام کے لئے ایسا کوئی ڈاکٹر فوراً حکم جاری کر دیتا ہے + (۵) مریضوں کو دوسروں سے علیحدہ کرنے، انجکشن کرنے اور دیگر امور کی بابت ہدایات فراہم کی جاتی ہیں + یہ بات ابھی تحقیق طلب ہے کہ ان سختیوں کا مرض کی روک تھام کے بارہ میں کیا نتیجہ برآمد ہوا ہے لیکن ان سخت گیر قوانین کا نتیجہ دق کی روک تھام کے سلسلہ میں معقول برآمد ہونا چاہیئے جمعیۃ اقوام نے افریقہ کے دیگر [illegible] کے لئے اسی قسم کے قوانین بنانے کی سفارش کی ہے کیونکہ یہاں کی آبادیاں دق زدہ ہونے کی زیادہ صلاحیت رکھتی ہیں +



معلومات

سراغ رساں ڈاکٹر

حال میں انگلستان کے طبی مدارس میں ایک نئی قسم کی تعلیم کا آغاز ہوا ہے یہ نئی چیز اس صورت میں نمودار ہوئی ہے کہ لندن میں جرائم کا ایک کالج کھولا گیا ہے۔ جہاں قاتلوں کے زہر دینے والوں کے جعل سازوں کے اور سکے بنانے والوں کے طریقوں کی تعلیم ذکی الطبع نوجوان ڈاکٹروں کو دی جائے گی۔ تاکہ وہ دنیا کے بہترین علمی ذرائع والے سراغ رساں بن سکیں اس کالج کا بہت ہی قریبی تعلق اسکاٹ لینڈ یارڈ یعنے انگلستان کے مشہور محکمہ سراغ رسانی سے ہوگا اور اس میں تمام وہ ضروری آلات ہوں گے جن کی مدد سے خون کے دھبوں انگوٹھوں کے نشانوں، مختلف جانداروں کے خون اور اسی قسم کی دیگر اشیاء کا پورے طور پر مطالعہ کیا جاسکے اور جو چیزیں بھی جرائم کی تفتیش اور مجرم کی سراغرسی میں معاون ہوسکتی ہیں ان سب کا ضروری علم حاصل ہوجائے۔ یہاں خصوصیت سے جن مضامین کی تعلیم دی جائے گی وہ امراض اور ان کے علاج، اصلیت امراض، اور علم الحیات ہیں جب کہ انہیں جرائم اور انکے علاج سے تطبیق دے مطالعہ کیا جائے۔ اس درس گاہ سے نہ صرف یہ کہ انگلستان کے حوصلہ مند نوجوان ڈاکٹر طریقہائے جرائم کے بہترین ماہر بن سکیں گے۔ بلکہ وہ زبردست ماہرین قانون بھی بن جائینگے اور اس طرح انگلستان کا یہ نیا کالج اس جنگ کے لئے بہت بڑی امداد ثابت ہوگا جو جرائم کے خلاف وہاں لڑی جارہی ہے۔

بالوں کی مضبوطی

بظاہر بال بہت ہی نازک اور بالکل مکڑی کا جالہ جیسی چیز معلوم ہوتے ہیں لیکن درحقیقت یہ غیر معمولی طور پر مضبوط چیز ہوتے ہیں یعنی اسی موٹائی کا فولادی تار ان کی بہ نسبت صرف دوگنا مضبوط ہوتا ہے۔ حیرت انگیز بات یہ ہے کہ بالوں کی مضبوطی ان کے رنگ پر منحصر ہے۔ ہلکے بھورے بال سب سے زیادہ مضبوط ہوتے ہیں۔ سیاہی مائل بھورے ان سے کم، سرخی مائل اور سرخ ان کے بعد، اور سفید بلحاظ قوت سب سے کم ہوتے ہیں۔ ایک زنانہ بال اوسطاً ایک سو دس گرام (تقریباً ساڑھے آٹھ تولے) وزن کو بلا تکلف سہار سکتا ہے اور ٹوٹتا نہیں ایک مربع انچہ بالوں کی کھنچ کر بڑھنے کی قوت فولاد کی بہ نسبت آدھی ہوتی ہے اور یہ قوت رنگ کے لحاظ سے نہیں بلکہ انسان کی عمر کے لحاظ سے کم و بیش ہوا کرتی ہے۔

قلب کے لئے دو نئی دوائیں

امراض قلب کا علاج کرنے کے لئے دو نئی دوائیں ایسی دریافت ہوئی ہیں جو اپنے اثرات کے لحاظ سے اس وقت تک کی معلوم شدہ تمام دواؤں کی بہ نسبت بیس گنی زیادہ محفوظ ہیں گویا ان میں مضر اثرات اور دواؤں کی بہ نسبت بیس گنا کم ہیں۔ ان دواؤں کی دریافت کا باعث یہ ہوا کہ جانوروں کے دل اور پھیپھڑوں کو اسکے جسم سے علیحدہ کرکے چوبیس گھنٹے تک زندہ رکھنے کا تجربہ کیا جارہا تھا، اور اس تجربہ کے لئے ایک سو مختلف دوائیں استعمال کی گئی تھیں۔ یہ تجربہ اس مقصد سے کیا گیا تھا کہ دل کی قوت عمل سے اس کے خون کی ان مقداروں کا موازنہ کیا جائے جو وہ اپنے بطن میں لیتا اور باہر کھینچتا تھا۔

ان دواؤں کے نام ابھی اس وقت تک پوشیدہ رکھے گئے ہیں جب تک کہ مریض و معلول دلوں پر ان کا تجربہ نہ کرلیا جائے۔

دو سو پچاس سے بھی زیادہ دلوں اور پھیپھڑوں کو جانوروں کے جسم سے الگ کرکے شیشے کے ایسے برتنوں میں رکھدیا گیا تھا جن میں پانی نہ پہونچ سکے۔ ربڑ اور شیشے کی نلکیاں لگاکر ان سے شریانوں اور وریدوں کا کام لیا گیا تھا اور بحالت معمولی قلب جتنا کام کرتا تھا وہ دیکھ کر لکھ لیا گیا تھا۔ ایک گھنٹہ بعد جب کہ قلب کی حرکت بند ہونے لگی تب دوا داخل کی گئی اور اس کے اثرات کا مشاہدہ کیا گیا۔

فاقہ کشی سے حاد امراض کا علاج

اگرچہ بیماری کوئی بھی ایسی نہیں ہے جس میں فاقہ کرنے سے فائدہ نہ پہونچتا ہو لیکن بعض

امراض میں تو غذا سے پرہیز حد سے زیادہ ضروری ہوتا ہے اور اسی وقت شروع ہو جانا چاہیئے جب علامات مرض ظاہر ہوتی ہیں۔ یہ کہنا مبالغہ نہیں ہے کہ اگر اطباء اور عوام بیماری کی علامات پیدا ہوتے ہی فاقہ شروع کر دینے کی قدر و قیمت سے واقف ہو جائیں تو ہزار ہا جانیں تلف ہونے سے بچ سکتی ہیں حاد یا شدید حملۂ مرض خواہ اسکی ظاہری علامات کچھ بھی ہو فی الحقیقت اس چیز کا نام ہے کہ جسم اپنے اندر سے ان غلاظتوں کو خارج کرنے کی کوشش کر رہا ہے جو کثرتِ غذا کی وجہ سے یا دوسرے مضر صحت طریقوں پر زندگی بسر کرنے کی وجہ سے جسم میں جمع ہو گئی ہیں اور فاقہ جسم کی اس کوشش میں سدِّ راہ ہونے کی بجائے ان غلاظتوں کے قدرتی طریق پر اور آسانی اخراج مدد دیتا ہے۔

عام طور پر حاد امراض کے ساتھ اور جو مختلف بیماریاں شامل ہو جاتی ہیں۔ وہ فاقہ کشی کے ذریعہ علاج کرنے میں نہیں ہو سکتیں، تمام حاد امراض میں فاقہ اس وقت شروع کر دینا چاہیئے کہ جب ابتدائی علامات رونما ہوتی ہیں اور اسے اس وقت تک جاری رکھنا چاہیئے کہ جب تک سچی اور قدرتی بھوک نہ لگے۔ اکثر صورتوں میں تین سے چھ دن کا فاقہ یہ حالت پیدا کر دیتا ہے۔ لیکن فاقہ کے بعد آہستہ آہستہ اور بہت تھوڑا تھوڑا کھا کر اپنی معمولی خوراک پر آنا چاہیئے۔

فاقہ کشی کے ذریعہ علاج کے متعلق ڈاکٹر ڈیوی نے جو اس طریقہ علاج کے بانی ہیں سب سے پہلی بات یہ کہی تھی کہ "مریض کے معدہ سے غذا نکال لو اور اب تم مریض کو نہیں بلکہ اس کے مرض کو بھوکا مارنا شروع کر دو گے۔"

ڈاکٹر جوئل شا، کا مقولہ ہے کہ فاقہ کشی کا طریق علاج جس اصول پر مبنی ہے وہ ایسا اصول ہے کہ جس پر تمام ماہرین افعال الحیات متفق ہیں۔ ہم سب واقف ہیں کہ جانداروں کی زندگی میں قدرت کا یہ قانون ہے کہ تمام مردہ، بیکار اور بے قوت مادے جسم سے باہر نکال دیئے جاتے ہیں۔ اس قانون پر عمل درآمد کی مثالیں، ہمارے بال، ناخن اور جلد کی بالائی سطح ہیں اور سانپوں میں انکی کینچلی جو وقتاً فوقتاً بدلتی رہتی ہے۔ ان فاسد مادوں کا اخراج فاقہ کشی کی حالت میں معمول کی بہ نسبت کہیں زیادہ تیزی کے ساتھ عمل میں آتا ہے۔ اور جسم کی وہ قوت عمل جو غذا کھانے کی صورت میں غذا کو ہضم کرنے پر صرف ہوتی ہے اب اس کام پر لگ جاتی ہے کہ فاسد مادوں کا جسم سے اخراج عمل میں لائے۔ جب ایک وقت کا کھانا بھی ناغہ کیا جاتا ہے تو اسی کی مناسبت سے جسم کی صفائی ہو جاتی ہے اور یہ صفائی ہمیں اپنے بدن کے ہلکے پن اور بہتر تندرستی کی صورت میں محسوس بھی ہو جاتی ہے۔

فاقہ مندرجہ ذیل طریقے پر امراض پر غلبہ حاصل کرتا ہے

(۱) وہ جسم کو اس قابل بناتا ہے کہ ان تمام سمیات کو اپنے اندر سے خارج کر دے جو کہ ہر ایک مرض کا بنیادی سبب ہوتے ہیں۔

(۲) اس کی بدولت جسم کے اعضائے رئیسہ کو اتنا موقع ملتا ہے کہ وہ آرام کریں اور اس طرح از سر نو کام کرنے کے لئے قوی تر ہو جائیں۔

(۳) وہ قدرتی غذا کے لئے سچی اور قدرتی بھوک پیدا کر دیتا ہے جسے اگر انسان دوبارہ بد پرہیزیوں کی بدولت ضائع نہ کر دے تو اس کی عمر تندرستی میں بسر ہوتی ہے۔

جن لوگوں نے اس مسئلہ کی تحقیق نہیں کی ہے وہ یقینی طور پر فاقہ کا نام سنتے ہی کانوں پر ہاتھ دھریں گے اور کہیں گے کہ اگرچہ بعض صورتوں میں فاقہ سے ضرور فائدہ پہونچتا ہے لیکن اکثر حالات میں وہ بہت ہی خطرناک طریق علاج بھی ہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ بعض مریضوں میں اس کی وجہ سے ایسے شدید نقصانات پہونچ جائیں کہ جن کا پھر کچھ تدارک ہی نہ ہو سکے۔

میں گذشتہ پندرہ سال سے فاقہ کشی کے ذریعہ بیماریوں کا علاج کر رہا ہوں اور ہزارہا مریضوں پر اسے آزما چکا ہوں لیکن میرے سامنے ایک بھی ایسی مثال نہیں ہے جس میں فاقہ کشی موت کا باعث ہوئی ہو، نہ کوئی ایسا مریض میرے دیکھنے یا سننے میں آیا ہے کہ جس کا صحیح طریقے پر فاقہ کشی کے ذریعہ علاج کیا گیا ہو اور اسے کوئی بھی نقصان پہونچا ہو۔ اصل یہ ہے کہ لوگوں کی اکثر یہ عادت ہی ہوتی ہے کہ جو بات سمجھ میں نہ آئے اُسے مسترد کر دیا جائے۔

ناریل میں غذائیت

ایک دیسی کہاوت ہے کہ "جس نے ناریل کے درخت لگائے اس نے گویا اپنے لئے کپڑے، برتن، کھانا، پانی، گھر اور بال بچوں کے لئے ترکہ میں چھوڑنے کے لئے جائداد سب کچھ مہیا کر لیا۔" شاید ہی کوئی ضرب المثل اس سے زیادہ صحیح ہو۔

عام طور پر لوگوں کو معلوم نہیں ہے کہ ناریل کے درخت سے کم از کم دو سو مختلف اشیاء تیار ہوتی ہیں، ناریل سے تیل نکلتا ہے جو صدہا چیزیں بنانے کے کام میں آتا ہے۔ پتوں سے چھپر، جھاڑویں، ٹوکریاں اور کھاد تیار ہوتا ہے ناریل کے سخت غلاف سے اعلیٰ درجہ کا کوئلہ بنتا ہے۔ پھل کے اندر سے خوش ذائقہ

دودھ نکلتا ہے جو ایک نہایت ہی اچھی اور بعض حالات میں بالکل مکمل غذا ہے
خون کو جن معدنیات کی ضرورت ہوتی ہے جیسے کہ کیلسیم، فاسفورس، سوڈیم، کلورین، آیوڈین اور گندھک اور ان کے ساتھ ساتھ ضروری
وٹامن بھی سورج کی حیات بخش شعاعیں اس پھل میں اور اس کے دودھ میں پیدا کر دیتی ہیں۔ گرم ملکوں کی تیز دھوپ اس پھل کے جگر میں گھس جاتی ہے
جہاں سے کہ یہ خوش ذائقہ اور قوت بخش دودھ نکلتا ہے۔

تحقیقاتوں نے ثابت کر دیا ہے کہ ناریل کے دودھ میں پچاس فیصدی پانی ہوتا ہے۔ پچیس فی صدی روغنی اجزاء، اُنیس فی صدی کاربوہائیڈریٹ، اور چار فی صدی لحمی اجزا۔ یہی اس کی خصوصیت ہے کہ اس میں لحمی اجزاء اور کاربو ہائیڈریٹ کم ہیں، اور معدنی نمکیات کی مقدار اس قدر زیادہ ہے۔
معمولاً ایک انسان کو، اگر وہ مخصوص طور پر بہت زیادہ ورزش نہ کرتا ہو تو ایک اونس لحمی غذا کی روزانہ ضرورت ہوتی ہے۔ لحمی اجزا کی زیادتی خون میں تیزابی کیفیت پیدا کر دیا کرتی ہے جو صحت کے لئے مضر ہے۔ ناریل کے دودھ میں چونکہ لحمی جزو بہت کم ہے اور معدنی نمکیات زیادہ ہیں اس لئے وہ بہت ہی صحت بخش غذا ہے۔

ریڈیم سے زیادہ قیمتی

کیلیفورنیا (امریکہ) کے پروفیسر لارنس نے دعوےٰ کیا ہے کہ اُنہوں نے ایسی شے دریافت کر لی ہے جس میں ریڈیم سے دگنی طاقت موجود ہے اس کا نام اُنہوں نے ریڈیو سوڈیم رکھا ہے یہ ایجاد ابھی تجرباتی منزل میں ہے۔
ثقیل ہائیڈروجن سے معمولی سوڈیم پر بمباری کی جائے تو یہ شے حاصل ہوتی ہے۔

اِنسان کی قیمت

ایک امریکی سائنس داں نے اندازہ لگایا ہے کہ اوسطاً انسان کے بدن میں جو کیمیائی اجزا ہوتے ہیں ان کی قیمت کوئی ساڑھے تین آنے (تین شلنگ چھ پنس) یا بہت خاص صورتوں میں چار آنے ہوتی ہے۔
سر آرتھر شپلے آر جہانی، جو کینٹربری کے لاٹ پادری تھے، ان میں ۵۹ فی صدی پانی تھا۔
خون میں پانی ۹۰ فی صدی ہوتا ہے۔ جگر میں ۹ فی صدی اور ہڈی میں جو ٹھوس ہوتی ہے ۲۷ فی صدی۔ باقی اجزا بدن چونا، میگنیشیم فاسفیٹ
کیلشیم فاسفیٹ۔ کیلشیم فلورائڈ اور شحمی شے گولاگن ہوتی ہے جس کو اُبال کر شریش بنایا جا سکتا ہے۔
اگر سائنسی طریقہ پر بدن سے تجارتی اشیا حاصل کی جائیں تو ایک اوسط جسم سے میگنیشیا کی ایک ذرا بڑی مقدار کوئی دو پونڈ شکر، اتنی چربی کہ صابن کی کئی ٹکیاں بن سکیں، اتنا فاسفورس کہ دو ہزار دیا سلائیوں کے لئے کافی ہو، اتنا چونا کہ مرغی کے دڑبے کی سفیدی کر سکے، اتنا لوہا کہ دو چھوٹی کیلیں بن سکیں، حاصل ہوں گے۔

ایک منٹ میں کیا کیا ہوتا ہے؟

انسان کا قلب ایک منٹ میں ۷۲ مرتبہ حرکت کرتا ہے۔
ہر منٹ دُنیا میں ۹۰ بچے پیدا ہوتے ہیں۔
ہر منٹ ۶۶ موتیں واقع ہوتی ہیں۔
ہر منٹ ایک شخص کو کوئی نہ کوئی حادثہ پیش آتا ہے۔
ہر منٹ بیس شادیاں مغرب میں رچائی جاتی ہیں۔
ہر منٹ ایک طلاق مغرب میں واقع ہوتی ہے۔
ہر منٹ ۹۹ پونڈ کا نقصان چوہوں سے ہوتا رہتا ہے۔

متفرقات

(۱) ایک پونڈ مٹی میں ۴۰،۰۰،۰۰،۰۰۰ (۴ کروڑ) جراثیم ہوتے ہیں سب سے چھوٹا جرثومہ قطر میں انچ کا ۲۵ ہزارواں حصہ ہوتا ہے۔
(۲) دُنیا میں آج کل سب سے چھوٹا انسان حسین بے ایک چالیس سالہ ترک ہے جس کا قد صرف ۱۴ انچ کا ہے۔
(۳) انسان میں ران کی ہڈی ایسی ہوتی ہے کہ وہ بغیر ٹوٹے ڈیڑھ ٹن کا وزن برداشت کر سکتی ہے اس حساب سے وہ ڈھلے لوہے کے برابر ہے۔
(۴) مراکو چمڑا مراکو (مراکش) سے نہیں آتا۔ وہ اسپین اور بلجیم سے آتا ہے۔
(۵) انڈین انک ہندوستان میں نہیں بنتی وہ چین سے آتی ہے۔

الامراض والعلاج

سل و دق اور ہومیوپیتھی

از جناب ڈاکٹر محمد مسعود صاحب قریشی ایڈیٹر ہومیوپیتھک میگزین، لاہور

جناب ڈاکٹر محمد مسعود صاحب قریشی کا یہ مضمون ہمدرد صحت کی اشاعت خاص دق وسل کے لیے وصول ہوا تھا۔ اور دیر سے ملنے کی وجہ سے شریک اشاعت نہیں کیا جا سکا تھا۔ اب ہم یہ مضمون ناظرین کی دلچسپی اور افادہ کی خاطر پیش کرتے ہیں ۔ 'ہمدرد صحت'

مرض سل اور دق کی ماہیت ۔ اسباب اور علاج کے متعلق ہمدرد صحت کی اس اشاعت میں بہت سے ماہرین فن کی رائیں درج ہیں اس لئے ہم اس مرض کی اہمیت اور اسباب پر چنداں وضاحت کرنا پسند نہیں کرتے ۔ البتہ اسباب کے متعلق جہاں ہمیں اختلاف ہے، اپنا نقطۂ نظر پیش کرنا ضروری سمجھتے ہیں ۔

اسباب سل ودق کے متعلق مسئلہ جراثیم کے سلسلہ میں، ہمیں امید کامل ہے کہ اطبا کو ڈاکٹری نقطۂ نگاہ سے اسی قدر اختلاف ہوگا جتنا ہومیوپیتھی کو ہے ۔ لیکن یہ ایک حقیقت ہے کہ بہت سے احباب طب جدید کی جدت طرازیوں سے متاثر ہو کر مسئلہ جراثیم پر ایمان لا چکے ہیں ۔ ہمیں اطبا کی اس روش پر ایک گونہ افسوس بھی ہے لیکن جب ہم دیکھتے ہیں کہ اطبا بھی دوسری دنیا کی طرح مغرب کی مانند مادہ پرستی اور ظاہرہ آرائش و زیبائش پر ایمان لا چکے ہیں تو ہم اس نتیجہ پر پہونچتے ہیں کہ طب قدیم نے واقعی اپنا وقار کھو دیا ہے اور یہی سبب ہے کہ آجکل اسکے حاملین وہ عزت اور مرتبہ نہیں رکھتے جو پہلے اُن کو حاصل تھا ۔ مفید اختراعوں اور ایجادوں کو قبول کر لینا یا چند سالقہ غلط اصولوں کی اصلاح کر لینا کوئی بڑی بات نہ تھی لیکن ہمیں افسوس سے لکھنا پڑتا ہے کہ اطبا نے اپنے بہت سے انمول موتیوں کو آپ ہی خاک میں ملا دیا ہے ۔ اور اسکے عوض میں مغربی مصنوعی چیزوں کو اپنی آغوش میں جگہ دے دی ہے یہ غلطی صرف اطبا تک ہی محدود نہیں، بلکہ علم طب کے موجودہ قائد اور رہنما بھی اپنے اصل اصولوں کو خیرباد کہہ چکے ہیں ۔ 'ہمدرد صحت' کے علاوہ جو طب قدیم کا واحد علمبردار ہے کسی ماہوار رسالہ یا میگزین کو اُٹھا کر دیکھئے تو یہی معلوم ہوگا کہ سوڈا واٹر کیسے بنایا جاتا ہے ؟ ۔ پسو مارنے کا جدید ترین طریقہ کیا ہے ؟ نزلہ اور زکام کے مخصوص جراثیم مارنے کے لئے ویکسین کس طرح تیار کی جاتی ہے ؟ یا حاملہ عورتوں میں کون کون سی حیاتینیں کم ہو جاتی ہیں ۔ اور انہیں کس طرح پورا کرنا چاہیئے ؟ وغیرہ وغیرہ اب بھلا ان ناشرین طب مغرب سے پوچھا جائے کہ اس قسم کے بحث مباحثوں سے حاملین طب کو کیا فائدہ پہونچ سکے گا اس سے تو بہتر یہی تھا کہ ناظرین ڈاکٹری یا انگریزی رسالہ خود پڑھ لیتے تاکہ اصل مفہوم سے آگاہی ہو جاتی اور انگریزی مضامین کے ترجمہ کرنے کی ان لغزشوں سے جو آئے دن مترجم صاحبان سے سرزد ہوتی رہتی ہیں ناظرین محفوظ رہتے ۔

طب جدید میں جراثیم کو مولد مرض قرار دیا جاتا ہے اور جہانتک ہمیں علم ہے ہر بیماری کے علاج میں طب تغائری کا دستور العمل یہی ہوتا ہے کہ مخصوص جراثیم کو کسی نہ کسی طرح قتل کر دیا جائے ۔ چنانچہ اس زعم میں سل اور دق کے مفروضہ جراثیم کو مارنے کے لئے قسم قسم کے خوردنی زہر اور ٹیکے کی پچکاریاں ایجاد کی جا چکی ہیں اور انکے عمل سے بہت سی معصوم جانوں کو قبل از وقت موت کے گھاٹ اُتار دیا گیا ہے ہمیں تعجب ہے کہ ہمارے ہم پیشہ بھائی ہر ایک چیز کی علت یا سبب کو خوردبین سے دیکھنا چاہتے ہیں ۔ حالانکہ مرض کے اسباب و علل اس قدر پیچیدہ اور نازک ہوتے ہیں کہ ان کا دیکھنا یا سمجھنا آسان نہیں ہے کیونکہ وہ سمیات اس قدر غیر مادی اور غیر مرئی نہ دکھائی دینے والے ہوتے ہیں کہ ان کا اثر جسمانی خرابیوں کی صورت میں ہی نظر آ سکتا ہے ۔ یہی وجہ تھی کہ ہانمن موجد ہومیوپیتھی نے سب سے پہلے تشخیص امراض دماغی اور باطنی اسقام کا معلوم کرنا ضروری سمجھا اور اسکے بعد ظاہری علامات کے معائنہ کی ہدایت فرمائی تاکہ دماغی سقم کے نتائج سے طبیب پہلے آگاہ ہو جائے ۔

ہومیوپیتھی نقطۂ نگاہ سے مرض کے نام پر علاج کرنا سراسر غلطی ہے کیونکہ قدرت نے جو علامات اظہار مرض کے لئے پیدا کی ہیں ان میں سے کسی ایک بڑی علامت کو سبب قرار دیکر اسی کو رفع کرنے کی کوشش کرنا ایک بڑی بھاری غلط فہمی ہے ۔ ہومیوپیتھی تحقیق کے مطابق جراثیم امراض کو پیدا نہیں

کرتے ۔ بلکہ انہیں نتیجہ مرض قرار دیا گیا ہے اس کا ثبوت مندرجہ ذیل مثالوں سے صاف ظاہر ہے ۔ دق کے مریض کے پھیپھڑوں میں پہلے ٹیوبرکلز پیدا ہوتے ہیں پھر طبعی استعداد کے موافق وہیں تعفن شروع ہوجاتا ہے اور اسکے بعد مخصوص قسم کے جراثیم پیدا ہوجاتے ہیں ۔ اب اگر علاج میں طب تعاثری کے اصول کے مطابق تمام جراثیم کو قتل کردیا جائے تو مریض کو شفایاب ہوجانا چاہئے ۔ لیکن مشاہدہ اس کے بالکل خلاف ہے کیونکہ اول تو یہ کہا جاتا ہے کہ دق کے جراثیم سورج کی شعاعوں کے سوا کسی دوسری چیز کے زیر اثر مرتے ہی نہیں اور اگر مارنے کی کوشش کی جائے تو قوت حیوانی بھی ساتھ ہی ختم ہوجاتی ہے اور مریض اس دنیا سے چل بستا ہے ۔ ہومیوپیتھی اس بات پر باور کرتی ہے کہ اگر مریض کے اندر وہ استعداد یا قبولیت ہی نہ ہو جو بیماری کے تعفن کو اخذ کرسکتی ہے تو انسان چھوت سے بیمار نہیں ہوسکتا اور جراثیم جو سبب مرض قرار دیے جاتے ہیں نتیجہ مرض ہوتے ہیں ۔

ڈاکٹر کینٹ ، جو طب ہومیوپیتھی کا بقراط ثانی تسلیم کیا جاتا ہے ۔ اور ہومیوپیتھی علم کا مل اُستاد مانا جاتا ہے ، اپنے ایک لیکچر میں لکھتا ہے کہ جراثیم ہمیشہ ٹیوبرکلز کے بعد پیدا ہوتے ہیں ۔ وہ لکھتا ہے کہ اگر مرض کا سبب جراثیم ہوتے تو ان کا مقدم ہونا ضروری تھا ۔ اور یہ بھی کہ جس قدر جراثیم مریض میں زیادہ پائے جاتے ہیں اسی قدر مریض مدت تک زندہ رہتا ہے ۔ اور اگر ایسی دوا مریض کے جسم میں بذریعہ پچکاری داخل کردی جائے جس سے جراثیم فنا ہو جائیں تو اس سے مریض فوراً مر جاتا ہے ۔ ڈاکٹر موصوف یہ بھی فرماتے ہیں کہ یہ روزانہ مشاہدہ میں آنے والی بات ہے کہ مریض کے اندر جس قدر جراثیم زیادہ پائے جاتے ہیں اسی قدر ان کا زہر کم ہوتا ہے ۔ چنانچہ مثال کے طور پر وہ ذیل کے بعض مشاہدات کا حوالہ اس طرح بیان کرتا ہے ؛ ۔

"اگر ایک تازہ مردہ کاٹا جائے اور کاٹنے والے کو دوران عمل میں کوئی زخم ہوجائے تو اس میں مردہ کا زہر اتنا زبردست اور سریع ہوگا کہ کاٹنے والے جان خطرہ میں پڑ جائیگی ۔ حالانکہ تازہ مردہ میں جراثیم کم ہوتے ہیں ۔ لیکن اگر ایک مدت تک پڑا رہے تو جراثیم کی تعداد تو بڑھ جاتی ہے لیکن ان کا زہر کم ہوجاتا ہے اور اگر اس قسم کا مردہ کاٹا جائے اور کاٹنے والے کو کوئی زخم بھی ہوجائے تو چھوت سے پہلے جیسا مہلک اثر نہیں ہوتا ۔ (۲) اسی طرح یہ بھی مشاہدہ کیا گیا ہے کہ ٹائیفائیڈ کے مریض کا پاخانہ جب تازہ ہو اس وقت تک زیادہ زہریلا ہوتا ہے ۔ حالانکہ اس میں جراثیم بہت تھوڑے ہوتے ہیں لیکن جب وہی پاخانہ کچھ مدت تک پڑا رہے تو وہ سیاہی مائل ہوجاتا ہے اور اس میں جراثیم بھی زیادہ ہوجاتے ہیں ۔ لیکن ان میں تعدیہ اور ہلاکت آفرینی اتنی زوردار نہیں ہوتی ۔"

اس بارہ میں ڈاکٹر کینٹ صاحب کے مکمل لیکچر پڑھنے سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ خداوند عالم نے جراثیم پیدا کرکے دق کے مریض پر اپنی رحمت کا ایک کرشمہ دکھایا ہے ۔ یعنے جب انسانی جسم کے اندر کوئی سمیت پیدا ہوجاتی ہے تو قدرت اس سمیت کو جذب کرنے کے لئے جراثیم پیدا کردیتی ہے جو اس سمیت کو خود کھالیتے ہیں اور بسا اوقات جسم سے خارج ہوجاتے ہیں سبحان اللہ وبحمدہ ۔ قدرت کے ہاں شفایابی کا کیسا مکمل نظام ہے ۔

مسئلہ جراثیم کے بطلان کے متعلق ایک موٹی مثال پیش کی جاتی ہے ۔ امید ہے کہ ناظرین نے اس واقعہ کو بسا اوقات خود بھی دیکھا ہوگا ۔

"گائے یا بھینس گوبر کرتی ہے اس گوبر میں چند گھنٹوں کے بعد خاص قسم کے کیڑے پیدا ہوجاتے ہیں ۔ جو تھوڑے دنوں بعد اس گوبر کو ملیا میٹ کردیتے ہیں جس سے نہ تو گوبر ہی رہتا ہے اور نہ وہ کیڑے دکھائی دیتے ہیں ۔"

پس یہی حال اندرون بدن بھی ہوتا ہے اس سے صاف ظاہر ہے کہ کیڑے یعنے جراثیم پہلے نہیں بلکہ بعد میں پیدا ہوتے ہیں اور ان کی پیدائش قدرت کی طرف سے اصلاحیہ رنگ میں کی جاتی ہے ۔

حاصل کلام یہ ہے کہ جراثیم کو سبب یا نتیجہ مرض قرار دینے سے صرف ایک علمی مسئلہ ہی حل نہیں ہوتا بلکہ اسکو صحیح طور سے سمجھ لینے سے مریض اور معالج کے باہمی تعلقات بہت استوار ہوجاتے ہیں ۔ ڈاکٹر صاحبان ، جو جراثیم سے بہت ڈرتے ہیں انکو دیکھا گیا ہے کہ وہ مریض کو چھونا تو درکنار اس کے کمرے میں زیادہ بیٹھنا بھی اپنے لئے مہلک جانتے ہیں ۔ وہ صرف یہی نہیں بلکہ وہ تیمارداروں کو بھی یہ کہہ کر خوف زدہ کردیتے ہیں کہ مرض چھوت دار ہے اور احتیاط ضروری ہے ۔

[illegible] انکو یہ بھی بتانا ہے کہ جراثیم کوئی

نہیں ہیں۔ کیوں کہ انسان خود ایک بڑا جرثومہ ہے۔ چھوت دار بیماریوں کا قلع قمع نہیں ہو سکتا۔ دنیا اسی طرح بنتی اور بگڑتی چلی آئی ہے اور اسی طرح بنتی بگڑتی رہیگی۔ گھر میں اگر کوئی مریض پڑ جائے، تو اس کی دیکھ بھال کرنے والوں کو مریض سے ڈرنا نہیں چاہیئے۔ کیوں کہ مریض اس وقت ہمدردی اور دل جوئی کا محتاج ہوتا ہے وہ معالج سے بھی اسی قسم کے سلوک کی تمنا رکھتا ہے اگر معالج اور گھر والے مریض سے ڈرنے اور بھاگنے لگیں تو مریض کی زندگی اور بھی دشوار ہو جائے گی۔

اب ہم ذیل میں ہومیوپیتھی اصول کے مطابق سل اور دق کے ان ہومیوپیتھک دواؤں کا ذکر کرتے ہیں جو اس موذی مرض میں مفید ثابت ہوئی ہیں۔

'ہمدرد صحت' ایک طبی رسالہ ہے اس میں خالص طبی مضامین شائع ہوتے ہیں۔ ہومیوپیتھی اگرچہ شفاء الامراض میں اپنی مستقل طبی حیثیت رکھتی ہے تاہم اصولوں میں کچھ فرق ضرور ہے۔ ہم جناب ایڈیٹر صاحب کے خاص طور پر شکر گذار ہیں کہ انہوں نے 'ہمدرد صحت' میں اس مختصر تحریر کو شائع کرنے کی اجازت دی ہے ہمیں امید ہے اگر یہ عزت افزائی جاری رہی تو ہم آئندہ بھی، آپ کے تفنن طبع کی خاطر ہی سہی، ہومیوپیتھی زاویۂ نگاہ گاہ بگاہ پیش کیا کریں گے۔

علاج بالادویہ

فاسفورس:۔ قدیم زمانوں سے فاسفورس ریوی سل (پھیپھڑوں کی سل) کے لئے تمام دواؤں کی سرتاج تسلیم کی گئی ہے۔ لیکن اس دوا کا استعمال سب جگہ جاری نہیں۔ کیوں کہ تجربہ اس بات کا شاہد ہے کہ اس دوا کا استعمال اس کے مخصوص مریضوں تک ہی محدود ہونا چاہیئے۔ اور ان میں بھی اس کا زیادہ بار دہرایا جانا خطرہ سے خالی نہیں۔ ڈاکٹر باہر لکھتے ہیں کہ فاسفورس کے سوا کسی دوسری دوا کو جریان خون نہیں ہو سکتا اور آپ جانتے ہیں کہ ایسی دوا اس کے مریض کے لئے کس قدر خطرناک ثابت ہو سکتی ہے۔ کیوں کہ سل کے مریضوں میں جریان خون کو روکنے والی دوائیں مفید ہو سکتی ہیں۔ لہذا آرسینکم، سلفر اور فاسفورس وغیرہ دوائیں بڑی احتیاط سے برتنی چاہئیں۔

فاسفورس کے مخصوص مریض وہ ہوتے ہیں جو یک بارگی قد آور ہو جائیں۔ جو روشن دماغ ہوں اور جن کی طبیعت کے اندر نسلی طور پر سل میں مبتلا ہو جانے کا میلان موجود ہو۔ یا جن کی چھاتیاں تنگ، قد لمبا اور نزلہ اور زکام میں اکثر مبتلا ہو جاتے ہوں اور طبیعت ہمیشہ سست رہتی ہو۔ ان کے علاوہ مندرجہ ذیل علامات کا موجود ہونا بھی ضروری ہے مثلاً بیٹھا ہوا گلا، جو شام کے وقت خصوصاً زیادہ تکلیف ہو جائے چھاتی میں کمزوری محسوس ہوتی ہو، کھانسی میں بلغم بکثرت نکلتا ہو۔ اور بعد دوپہر بخار لازم رہے۔ بلغم میں یک بارگی بکثرت یا گاہ گاہ خون آتا رہے اور چھاتی تنگ محسوس ہو۔ گلے کا بیٹھ جانا جیسے آواز پڑ جانا یا گلوگرفتگی بھی کہتے ہیں، کم و بیش متواتر رہتا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ حلقوم اور عروق خشنہ میں بھی دکھن کا احساس ہوتا ہے۔ کھانسنے سے آواز زیادہ بھرا جاتی ہے اور بعض اوقات تو آواز بالکل ہی بیٹھ جاتی ہے۔ بائیں پھیپھڑے کے بالائی سرے میں درد ہوتا ہے اور مریض بائیں جانب لیٹ نہیں سکتا۔ چھاتی میں تنگی اور کشش رات کے وقت خصوصاً زیادہ ہو جاتی ہے۔ اور مریض بسا اوقات بیٹھ جانے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ کھانسی ہلکی ہلکی اور خشک بار بار ہوتی رہتی ہے جب مریض گرمی سے سرد ہوا کی طرف رخ کرے یا جب وہ کمرے کے بل یا بائیں پہلو پر لیٹے تو کھانسی بڑھ جاتی ہے۔ بلغم کا اخراج خصوصاً صبح کے وقت زیادہ ہوتا ہے اور اس کا رنگ سفید اور قوام گاڑھا ہوتا ہے۔ اس میں کبھی کبھی خون کی سرخ دھاریاں دکھائی دیتی ہیں۔ پھیپھڑوں میں رخنہ جلدی بڑھ جاتے ہیں۔ بخار بتدریج بڑھتا رہتا ہے۔ چہرہ تمتماتا ہے اور شام کے وقت زیادہ سرخ دکھائی دیتا ہے۔ سب سے اہم علامت جو فاسفورس کے مریضوں کے لئے مخصوص بتائی جاتی ہے وہ یہ ہے کہ اس کے مریض کو شانوں کے درمیان جلن کا احساس رہتا ہے۔

ایمونیم میوریٹکم:۔ بخلاف فاسفورس کے دونوں شانوں کے درمیان ٹھنڈک محسوس ہوتی ہے اگر کسی مریض کے اندر یہی ایک نشانی ممتاز طور پر پائی جائے تو اس کو شفا ایمونیم میوریٹکم کے استعمال سے ہو سکتی ہے۔ فاسفورس کے مریض کو دست بھی آتے ہیں جو اکثر اوقات سل کے تیسرے درجہ میں شروع ہوتے ہیں۔ ان اسہال کا خاصہ یہ ہوتا ہے کہ مقعد میں ان کی رکاوٹ مشکل ہو جاتی ہے۔ یہاں تک کہ اکثر بلا ارادہ ہی براز خارج ہو جاتا ہے جو سل کے مریضوں میں جماعت کی خواہش کا تیز ہونا بھی فاسفورس کی ایک اعلیٰ دلیل ہے۔

کلکیریا کارب میں بھی فاسفورس جیسی علامتیں پائی جاتی ہیں لیکن ان دونوں میں فرق ضرور ہے۔

کلکیریا کارب

۱۔ کلکیریا کارب کا مریض خنازیری مزاج کا اور موٹا ہوتا ہے۔

۲۔ یہ مریض کھلی ہوا میں تکلیف محسوس کرتا ہے۔

۳۔ کلکیریا کارب کا مریض درد زیادہ محسوس نہیں کرتا۔

فاسفورس

۱۔ فاسفورس کا مریض پتلا دبلا۔ تنگ چھاتی والا ہوتا ہے، اور قد میں یکبارگی بڑھ جاتا ہے۔

۲۔ اس کا مریض کھلی ہوا میں افاقہ محسوس کرتا ہے۔

۳۔ اس کا مریض تھوڑے سے درد کو بھی برداشت نہیں کر سکتا۔

الوپیتھی میں دق کا علاج نیوکلین سے کیا جاتا ہے لیکن نیوکلین میں چونکہ فاسفورس کافی مقدار میں موجود ہوتا ہے۔ اسلئے یہی سمجھنا چاہیئے کہ نیوکلین کا علاج بھی درحقیقت فاسفورس دیئے جانیکے مشابہ ہے۔

کلکیریا کارب:۔ دق کے علاج میں کلکیریا کارب کا استعمال درحقیقت مریض کی اصل خلقت اور مزاج کی بنا پر ہوتا ہے ورنہ یہ ضروری نہیں کہ علامتوں کی موجودگی ہی اس دوا کے استعمال پر دال ہو۔ اس لئے جاننا چاہیئے کہ کلکیریا کارب کا مریض زرد اور بلغمی مزاج کا ہوتا ہے۔ اس قسم کے مریض کی صحت بار بار اسقاط حمل، دکثرتِ حیض کے سبب پہلے ہی گر چکی ہوتی ہے یہ مریض نزلہ اور زکام کا ہمیشہ شکار رہتا ہے اور اس مرض کے باعث دورے سے خفیف حرارت اور کھانسی لاحق ہو جاتی ہے حتیٰ کہ پھیپھڑوں میں زخم پڑجاتے ہیں اور اُنکے اجزا گھل گھل کر بلغم کی صورت میں نکلتے رہتے ہیں۔ یہ دوا درحقیقت اس وقت زیادہ کارآمد ہوتی ہے جب مرض تیسرے درجے میں پہونچ جائے۔ اور دائیں پھیپھڑے کا درمیانی حصہ تکلیف زدہ ہو۔ اس صورت میں تمام چھاتی میں خرخراہٹ کی آوازیں سنائی دیتی ہیں لیکن زیادہ تر دائیں پھیپھڑے کے درمیانی حصہ میں بلغم چھاتی میں بولتا ہوا سنائی دیتا ہے۔ اور جلدی سے خارج بھی ہو جاتا ہے بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ کھانسی شام کے وقت خشک ہو جاتی ہے جس سے چھاتی میں دکھن معلوم ہونے لگتی ہے۔ کمزوری اور سانس میں تکلیف ہو جاتی ہے۔ سیڑھیاں چڑھنا دشوار ہو جاتا ہے۔ چھاتی میں کوفت معلوم ہوتی ہے اور گلا بیٹھ جاتا ہے۔ بلغم کا رنگ زردی مائل سبز گاڑھا اور بعض اس میں خون کی دھاریاں بھی دکھائی دیتی ہیں۔ بلغم سے خاص قسم کی بدبو آتی ہے۔ دست شام کو زیادہ آتے ہیں۔ اور جو کچھ کھایا پیا جاتا ہے ویسے کا ویسا نکل آتا ہے۔ کمزوری انتہا درجہ پر پہونچ جاتی ہے۔ رات کو پسینہ بکثرت آتا ہے۔ عورتوں میں حیض بند ہو جاتا ہے۔ یہ علامت مریضہ کے دق میں مبتلا ہو جانے کی ایک علامت ہے۔ اگر کبھی نوجوان پتلی دبلی عورت کو حیض نہ آئے تو والدین کو اس کے علاج میں بہت جلد توجہ سے کام لینا چاہیئے۔ اس قسم کے مریضوں میں پہلے مندرجہ ذیل علامات بھی لاحق ہوا کرتی ہیں۔

(۱) نکسیر (۲) گلے میں خراش اور سختی کا محسوس ہونا (۳) پھوڑے پھنسیاں نکلنا (۴) داد اور چنبل اور خارش ہونا (۵) تھوڑی سی حرکت سے بہت پسینہ آجانا جس سے ناطاقتی محسوس ہو (۶) نزلہ اور زکام دائمی (۷) ذرا سی سردی سے فوراً زکام ہو جانا (۸) ہر وقت کسی امید میں لگے رہنا (۹) آنکھوں اور کانوں میں ہمیشہ تکلیف رہنا (۱۰) چھاتی میں بوجھ اور اکڑن اور کھانسی کے ساتھ گاہ بگاہ خون خارج ہونا۔

کلکیریا کارب اس وقت زیادہ کارآمد ہو سکتا ہے جب مریض روز بروز زیادہ کمزور ہوتا چلا جائے اور اسکے بلغم کا رنگ سبزی مائل ہو درد سر رہتا ہو اور طبیعت کسل مند رہا کرے۔ حاصل کلام یہ کہ مریض زیادہ تر دماغی پیچیدگیوں میں مبتلا ہو۔

کلکیریا آیوڈائڈ:۔ یہ دوا اس وقت استعمال کی جاتی ہے جب مریض کے غدود مبتلائے مرض ہوں۔ ایسے بچے جو بہت جلد قد بڑھالیں اور اُنکے گلے میں ہمیشہ خراش رہتی ہو اور زوردار کھانسی آتی ہو نبض تیز چلے اور بخار زیادہ ہو، موتی جھرہ نکلے، پھیپھڑوں کے ساتھ جگر بھی خراب ہونا شروع ہو جائے تو یہ دوا اس قسم کی دق میں فائدہ دیتی ہے۔

سیپیا:۔ ڈاکٹر ہیرنگ اپنا تجربہ بیان کرتے ہیں کہ یہ دوا کلکیریا کارب سے دوسرے درجے پر ہے اور دوسرے درجہ کی خراش پیدا کرنے والی کھانسی کا کامیاب علاج ہے۔ اس میں دقی کمزوری کی بھی بہت سی علامات پائی جاتی ہیں۔

ٹیوبرکلینم یا سیلینیم:۔ یہ دو دوائیں ہومیوپیتھی میں تقریباً پچاس سال سے رائج ہیں اور ان سے بہت ہی مفید نتائج پیدا ہوئے ہیں مشہور ڈاکٹر برنٹ نے اپنی کتاب میں ان دونوں دواؤں سے نازک مریضوں کے شفایاب ہونے کے احوال درج کئے ہیں۔ ڈاکٹر [illegible] نے اتنی تحقیق اور کی ہے کہ ان دونوں دواؤں کی علامات بسٹلا سے ملتی جلتی ہیں۔ مریض یہ چاہتا ہے کہ وہ کھلی ہوا میں رہے

نائٹرک ایسڈ:- یہ مشہور دافع سِل دوا ہے۔ اس کا استعمال اس وقت جائز ہے جب پھیپھڑوں میں رخنے پڑ گئے ہوں۔ اس قسم کے مریض کی چھاتی میں خون کا جوش اور حرارت محسوس ہوتی ہے اور دوپہر کے بعد خفیف حرارت ہو جاتی ہے، چھاتی دُکھتی رہتی ہے۔ مختلف مقامات سے جریان خون ہوتا رہتا ہے۔ خون شوخ سرخ اور کثیر مقدار میں خارج ہوتا ہے۔ سانس تنگی سے آتا ہے اور گلا بیٹھ جاتا ہے خصوصاً صبح کے وقت۔ دل بہت کمزور ہو جاتا ہے۔ اور دھڑکن بھی رہتی ہے۔ پسینہ صبح سحری کے وقت زیادہ آتا ہے اور اس سے مریض نا تواں ہو جاتا ہے۔ پڑنا بھی اُسے ناگوار معلوم ہوتا ہے صبح کے وقت جلد ٹھنڈی پڑ جاتی ہے۔ البتہ گلے میں تھوڑی تھوڑی خراش ہوتی رہتی ہے۔ لیکن رات کو چین نہیں پڑتا۔ کسی وقت کھانسی خشک ہو جاتی ہے اور کسی وقت تر۔ خرخراہٹ زیادہ صاف سنائی دیتی ہے بلغم سے بھی بدبو آتی ہے اس کا رنگ گدلا سبز ہوتا ہے بعض اوقات اس میں خون کے ذرات بھی پائے جاتے ہیں اور وہ گاڑھا اور غلیظ ہوتا ہے۔ نائٹرک ایسڈ میں تکلیف زیادہ تر گلے میں محسوس ہوتی ہے۔ ایسے مریضوں کو گرمی سے نقصان پہنچتا ہے۔ اس لئے انہیں گرم آب و ہوا میں نہیں بھیجنا چاہیے۔

لائیکو پوڈیم اور پلسٹلا:- ان دونوں دواؤں میں بھی بلغم کا رنگ زردی مائل سبز ہوتا ہے۔

نائٹرک ایسڈ کا مریض پتلا نحیف الجثہ ہوتا ہے، اسکے بال اور آنکھیں سیاہ ہوتی ہیں۔ اس لئے کلکیریا کارب کے مریض سے فوراً شناخت کیا جاسکتا ہے

کلکیریا کارب	نائٹرک ایسڈ
۱۔ کلکیریا کارب کا مریض موٹا، پیلے اور ہلکے بالوں والا ہوتا ہے۔ اس کی آنکھیں نیلی ہوتی ہیں۔	۱۔ اس کا مریض دبلا، سیاہ آنکھوں اور بالوں والا ہوتا ہے
۲۔ اس مریض کو دست صبح کے وقت زیادہ آتے ہیں۔	۲۔ اس کو دست شام کے وقت زیادہ آتے ہیں۔
۳۔ کھانسی عموماً تر ہوتی ہے	۳۔ کھانسی عموماً خشک ہوتی ہے۔
۴۔ یہ مریض ٹھنڈے موسم میں تکلیف محسوس کرتا ہے۔	۴۔ یہ مریض گرم موسم میں تکلیف محسوس کرتا ہے۔
۵۔ اس کا مریض گرم ہوا میں آرام محسوس کرتا ہے۔	۵۔ گرم ہوا میں تکلیف محسوس کرتا ہے۔

سلیشیا:- دق کے مریضوں میں جب پیپ پڑنی شروع ہو جائے اس حالت میں سلیشیا بہترین دوا ثابت ہوتی ہے۔ یہ دوا اس وقت دی جاتی ہے جب مریض میں حرارت بہت ہی کم ہو جائے حتیٰ کہ اُسے اپنے آپ کو گرم رکھنا محال معلوم ہو۔ یہ دوا عموماً دق شیخوخت یعنی بوڑھے آدمیوں کی دق میں زیادہ کارآمد ہوتی ہے۔ پہلے پہل کھانسی خشک ہوتی ہے لیکن تھوڑی دیر کھانسنے کے بعد بلغم خارج ہونے لگتا ہے۔ چھاتی ہر وقت بلغم سے بھری رہتی ہے اگر کسی مریض کے بلغم میں پیپ دکھائی دینے لگے، تو سمجھ لینا چاہئے کہ پھیپھڑوں کے اندر دبیلہ یعنی پھوڑا پیدا ہو گیا ہے۔ اس قسم کے پھوڑے جب پھوٹتے ہیں تو پھیپھڑوں کے اندر ان کی جگہ رخنے پڑ جاتے ہیں۔ اس سے مریض کو رات کے وقت پسینہ بہت آنے لگتا ہے اور کھانسی کے ساتھ ہر وقت پیپ نکلتی رہتی ہے سلیشیا سے بڑھ کر رات کے کمزور کرنے والے پسینہ کو روکنے کے لئے اور کوئی بہتر دوا نہیں۔ ڈاکٹر ہیسنڈ رنے سلیشیا سے تقریباً ستر مریض ایسے تندرست کئے ہیں جنہیں رات کے وقت بہت ہی پسینہ آیا کرتا تھا۔

فلینڈریم:- اس دوا کا استعمال اس وقت ضروری ہوتا ہے جب بلغم میں ناقابلِ برداشت بدبو پیدا ہو جائے لیکن اتنا فرق ضرور یاد رکھنا چاہئے کہ بلغم کا قوام سلیشیا جیسا گاڑھا نہیں ہوتا۔

آیوڈین:- یہ دوا اس وقت فائدہ بخشتی ہے جب مریض کا بلغم گاڑھا ہو جائے اور مریض خنازیری مزاج کا ہو لیکن یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ جب مریض کو دست آتے ہوں تو اس صورت میں یہ دوا فائدہ نہیں پہونچائے گی۔

سلیشیا عموماً مزدور لوگوں کی دوا ہے جو عام طور پر پتھر توڑنے کا کام کرتے ہیں۔ ان مریضوں کے چہرے ہمیشہ روغن آلود دکھائی دیتے ہیں۔ البتہ چہرے کی رنگت زرد ہوتی ہے، اور انہیں سوتے وقت پسینہ بہت کثرت سے آتا ہے۔ بدبودار پسینہ بھی سلیشیا کی ہی ایک علامت ہے۔ سلیشیا کی کھانسی کا دھواں حلق سے نیچے اُٹھتا ہوا معلوم ہوتا ہے لیکن ڈراسرا میں یہی دھواں اور خراش بالائے حلق محسوس ہوتی ہے +

مجربات

ازجناب حکیم سید محمد اسد علی صاحب ایم آر اے ایس (لندن) ایف ٹی ایس، آنریری مجسٹریٹ جودھپور

حب اکسیر سینہ سونٹھ ۶ ماشہ، مرچ سیاہ ۶ ماشہ، پیپل خورد ۶ ماشہ، ملیٹھی مقشر ۶ ماشہ، کاکڑا سینگی ۶ ماشہ، جواکھار اصلی ۶ ماشہ، گوندببول ۶ ماشہ، جاوتری ۶ ماشہ، سہاگہ چوکیہ بریاں ۶ ماشہ، لونگ ۶ ماشہ۔ شنگرف سے نکالا ہوا پارہ اور گندھک آملہ سار کی کجلی اور بچھناگ مصفیٰ ایک تولہ، ہنس ? تولہ، عنبراشہب ۲ ماشہ۔ ان سب دواؤں کو صاف کرکے سرمہ کی طرح گھوٹ لیں۔ پھر جوار کے دانہ کے برابر گولیاں بنا لیں اور ایک یا دو گولیاں پان میں رکھ کر کھلائیں۔ یا شہد اور ادرک کے پانی میں ملا کر چٹائیں۔

فوائد:۔ یہ گولیاں ہر قسم کی کھانسی کے لئے اکسیر ہیں ضیق النفس کو جڑ سے دور کرتی ہیں۔ دمہ اور کھانسی چاہے کتنی ہی مدت کی ہو۔ اس کے استعمال سے بیخ و بن سے جاتی رہتی ہے۔ مجرب ہے۔

معجون مقوی بادشاہی شقاقل مصری ثعلب مصری ہر ایک دو تولہ، تخم شلغم، تخم پیاز، تخم گندنا، تودری زرد، تودری سفید، بہمن سرخ، بہمن سفید، موصلی سیاہ موصلی سفید، موصلی سینبل، دارچینی، زنجبیل بے ریشہ، کلیجن، استادر، تخم بالون، تخم گذر ہر ایک ایک تولہ۔ بیج بند، تال کھانہ، گوند ڈھاک نو نو ماشہ۔ سب چیزوں کو کوٹ چھان کر خوب باریک کریں۔ مغز بادام شیریں، مغز اخروٹ، مغز فندق، کنجد سفید مقشر ۵-۵ تولہ، مغز چلغوزہ، مغز پستہ تین تین تولہ، مغزیات کو خشک پیس لیں۔ پھر سب چیزوں کو تین پاؤ شکر خالص کے قوام میں ملا کر رکھیں اور ایک ایک تولہ صبح و شام دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔

فوائد:۔ اس معجون سے نامرد، مرد بن جاتا ہے۔ اور مخلوق و سست میں بھی از سرنو جان پڑجاتی ہے۔ تندرست اگر چند روز استعمال کرے تو زندگی کا لطف دوبالا ہوجاتا ہے۔ نواب صاحب اودھ کی بیاض کا نسخہ ہے۔

جناب حکیم اکبر حسین صاحب الٰہ آبادی

اکسیر باہ سم الفار ۱ تولہ، سنگرف رومی ۱ تولہ، زعفران خالص ۱ تولہ، زردی بیضہ مرغ ۲۵ عدد۔ سب دواؤں کو خوب کھرل کرکے ایک ایک زردی بیضہ مرغ اس میں شامل کریں۔ پھر سب دواؤں کو دو سیر گائے کے دودھ میں حل کرکے آگ پر پکائیں۔ جب دو حصے دودھ جل کر ایک حصہ باقی ہو تو دودھ کو آگ پر سے اُتار کر ٹھنڈا کرلیں اور دو تولہ فاسفورس ملا کر رکھیں۔ پھر ضامن دے کر شام کو بند کردیں اور صبح بلو کر روغن حاصل کریں۔ اور فی تولہ روغن میں دو رتی مشک حل کریں۔ خوراک ۳ سے ۶ قطرہ تک مکھن میں ملا کر۔

فوائد:۔ اس اکسیر کا اگر دو ہفتے بھی استعمال کرلیا جائے تو اس سے خاطر خواہ نتیجے برآمد ہوتے ہیں۔ عام جسمانی تقویت کے علاوہ باہ کو قوت دینے میں عجیب و غریب ہے۔ جو صاحبان اس نسخہ سے فائدہ حاصل کریں۔ وہ اس کی تصدیق ہمدرد صحت میں شائع کرائیں۔

حب بواسیر خاص بواسیر کا بہترین علاج ہے جو اصحاب اس شاکی ہیں کہ بواسیر جاتی نہیں وہ ضرور اس نسخہ کو بنا کر تجربہ کریں۔ انشاء اللہ ہمیشہ کے لئے اس موذی مرض سے نجات ملے گی۔ **نسخہ:۔** گندھک آملہ سار مصفیٰ، رسوت مصفیٰ، مغز ریٹھہ، جواکھار ہر ایک ایک تولہ، مغز تخم نیب، مغز تخم بکائن ڈیڑھ ڈیڑھ تولہ، کشتہ سونا مکھی نو ماشہ، سب دواؤں کو باریک کرکے ڈیڑھ پاؤ مولی کے پانی اور پاؤ بھر گندنے کے پانی میں کھرل کرکے ۵-۵ رتی کی گولیاں بنالیں۔ اور ہر روز ایک ایک گولی علی الصباح ایک چھٹانک مکھن میں رکھ کر نگل جائیں۔

فوائد:۔ یہ دوا ہر قسم کی بواسیر کے لئے اکسیر ہے چالیس دن کے استعمال سے پورا فائدہ ہوجاتا ہے۔

دوائے خنازیر مردار سنگ، مائیں، مازو، لونگ، سرمہ سیاہ، افیون، زنجبیل، جائفل، زعفران، سب دوائیں مجوزن لے کر باریک کرلیں پھر

چھواروں کی گٹھلیاں نکال کران میں یہ دوا بھردیں اور تاگہ سے مضبوط باندھکر چھواروں کو گھی میں بھونیں۔ پھر چھواروں میں سے دوا کو نکال کر شیشی میں رکھیں۔ خوراک دو رتی سے چار رتی تک مکھن میں ملاکر صبح وشام مریض کو کھلائیں۔

فوائد :۔ کنٹھ مالا کے لئے یہ اکسیری دوا ہے۔ پرہیز سخت ہو لیکن صحت یقینی ہے۔ یہ ایک بہترین دوا خنازیر ہے۔ مہینہ سوا مہینے کے استعمال سے خنازیر جاتی رہتی ہے۔

جناب حکیم فضل الٰہی صاحب اکمل صدیقی

حب جواہر زہر مہرہ خطائی نو ماشہ، گل ارمنی نو ماشہ، صمغ عربی نو ماشہ، کافور دیسی خالص ۴ ماشہ، کشنیز خشک ۱ تولہ، مروارید خالص ۴ ماشہ، صندل سفید ۱ تولہ، مغز کدو شیریں ۲ تولہ، مغز بہدانہ ۶ ماشہ، مغز بادام شیریں ۶ ماشہ، کہربائے شمعی ۴ ماشہ، ورق نقرہ ۴ ماشہ سب دواؤں کو کوٹ پیس کر لعاب اسپغول یا لعاب بہدانہ میں کھرل کرکے چنے کے برابر گولیاں بنائیں۔ خوراک ۴ رتی سے ایک ماشہ تک مناسب بدرقہ کیساتھ۔

فوائد :۔ تقویت اعضائے رئیسہ کے لئے بے نظیر ہے۔ دستوں کو دور کرنے میں بھی مفید و پُر تاثیر ہے۔

سفوف سرطان مرواریدی ست گلو خالص ۳ ماشہ، طباشیر نقرہ ۳ ماشہ، الائچی خورد ۳ ماشہ، ابریشم مقرض ۳ ماشہ، کشکر تیغال ۳ ماشہ، رب السوس ۳ ماشہ، سرطان محرق ۳ ماشہ، مروارید ۱ ماشہ، کشتہ صدف صادق ۱ ماشہ، کشتہ یشب ۱ ماشہ، ورق نقرہ ۱ ماشہ، مصری کوزہ ۲ تولہ کوٹ پیس کر سفوف تیار کرلیں۔

خوراک ایک ماشہ سے تین ماشہ تک شربت انجبار دو تولہ اور عرق شیرہ تولہ کے ساتھ۔

فوائد :۔ سل، دق، سرفہ نزلی، تپ مزمن اور سیلان خون وغیرہ عوارض کے دفیعہ میں اکسیر الاثر نسخہ ہے۔ مقوی و مفرح قلب و دماغ بھی ہے۔

مفرح مظفری مغز کدو شیریں ۲ تولہ، مغز بادام ۲ تولہ، رب السوس ۲ تولہ، ست گلو خالص خانہ ساز ۲ تولہ، طباشیر نقرہ ۲ تولہ، تخم خشخاش ۲ تولہ، ہلیلہ سیاہ ۱ تولہ، ہلیلہ زرد ۱ تولہ، دانہ الائچی خورد ۱ تولہ، گل بنفشہ ۱ تولہ، ورق نقرہ ۳ ماشہ، عاقرقرحا ۲ ماشہ، افیون ۱ ماشہ زعفران ایک ماشہ، مروارید ناسفتہ ایک ماشہ، قند سفید ۲ تولہ، شہد خالص ۱ تولہ، سب دواؤں کو نہایت احتیاط سے کوٹ چھان کر شہد و قند کے قوام میں ملائیں۔ خوراک ۳ ماشہ سے ۶ ماشہ تک مناسب بدرقہ کے ساتھ۔

فوائد :۔ تپ کہنہ، دق، سل، کھانسی اور نزلی عوارض کے دفیعہ کے لئے ایک مایہ ناز مرکب ہے۔ اس کے باقاعدہ استعمال سے اعضائے رئیسہ کی قوت بحال ہوجاتی ہے۔ پھیپھڑوں کو طاقت دیتا ہے، خون کے سیلان کو روکتا ہے۔ زخم ریہ کو بھرتا ہے۔ درحقیقت اکسیر بے نظیر ثابت ہوچکا ہے۔

جناب حکیم فتح محمد خاں صاحب، خان گڑھ

حب ہاضم گل مدار چار تولہ، اجوائن دیسی چار تولہ، نمک لاہوری ایک تولہ، نمک سیاہ ایک تولہ، نمک دیسی ایک تولہ، مرچ سیاہ دو تولہ، ہر دوا کو علیحدہ علیحدہ کوٹ چھان کر آب لیموں میں چنے برابر گولیاں بنائیں۔ خوراک ایک سے چار گولیوں تک ہمراہ آب تازہ۔

فوائد :۔ یہ گولیاں معدہ کو تقویت بخشتی ہیں۔ ضعف ہضم کو دور کرتی ہیں۔ اور ہیضہ کے ایام میں حفظ ماتقدم کا کام دیتی ہیں۔

(از بیاض صالح محمد۔ غیر مطبوعہ)

حب ضیق النفس افیون دو ماشہ، گوند کتیرا ۱۲ ماشہ، آرد ملیٹھی ۳ ماشہ، نشاستہ ۳ ماشہ، زعفران دو ماشہ، مصری ۱۲ ماشہ، سب دواؤں کو کوٹ چھان کر چنے کے برابر گولیاں بنالیں۔ خوراک ایک گولی صبح ایک گولی شام ہمراہ آب تازہ۔

فوائد :۔ اگرچہ بہت سادہ اجزاء سے مرکب ہیں لیکن دمہ اور کھانسی کے لئے مفید ثابت ہوئی ہیں۔ (از بیاض صالح محمد مرحوم و مغفور)

حب نزلہ پوست خشخاش ایک تولہ، مرچ سیاہ ایک تولہ کوٹ چھان کرے۔ تولہ بھی گرم میں گوند مد کرچنے کے برابر گولیاں بنالیں۔ خوراک ۲ گولی اطریفل کشنیزی ایک تولہ میں ملاکر رات کو سوتے وقت۔

فوائد :۔ نزلہ و زکام کو خدا کے فضل سے جڑ سے اکھاڑ پھینکنے والی گولیاں ہیں۔ (از بیاض صالح محمد مرحوم مغفور)

سفوف ریح گردہ بر ۲ تولہ، بہیڑہ ۲ تولہ، پیپلی، مرچ سیاہ، سونٹھ، سونف رومی، صعتر مصطگی، پوست سماق، الائچی خورد ہر ایک ۲ ماشہ

اناردانہ ڈیڑھ تولہ، مصری حسب ضرورت۔ سب چیزوں کو کوٹ چھان کر سفوف بنالیں۔ خوراک ۶ ماشہ صبح و ۶ ماشہ شام بعد از غذا۔

فوائد:۔ اگر گائے کا گوشت اور بھینس کے دودھ سے قطعی طور پر پرہیز کیا جائے تو انشاءاللہ تمام عمر مرض دوبارہ ظاہر نہ ہوگا۔
(از سید غلام امیران شاہ صاحب مشہدی)

سفوف ذیابیطس

موصلی سفید، موصلی سیاہ، تج، تالمکھانہ، ثعلب مصری عمدہ، سپاری ہر ایک ایک تولہ، مصری ایک چھٹانک، ان سب چیزوں کو باریک کوٹ کر چھان لیں اور بارہ پڑیاں تیار کریں۔ خوراک ایک ایک پڑیہ بوقت صبح و شام پاؤ بھر گائے کے دودھ کے ساتھ۔ فوائد:۔ اس سفوف کے استعمال سے بیماری رک جاتی ہے۔ ضعف بدن، لاغری، کمزوری وغیرہ دور ہو کر صحت کلی حاصل ہوتی ہے اور چہرہ سرخ دکھائی دینے لگتا ہے۔ یہ سفوف مرض مذکور پر جادو کا اثر رکھنے والا ہے۔ (از حکیم اتم چند میران پوری)

سنون دنداں

عاقرقرحا ایک تولہ، مرچ سیاہ ۱ تولہ، نوشادر ایک تولہ، مازو ایک تولہ، کافور ایک تولہ، پھٹکری بریاں ایک تولہ۔ سب چیزوں کو کوٹ چھان کر سفوف بنالیں اور بوقت ضرورت درد والے دانت پر ملیں۔

فوائد:۔ اس سے دانتوں کا درد منٹوں میں دور ہو جاتا ہے۔ (از بیاض صالح محمد)

جناب حکیم رفیق احمد صاحب حاذق مستند طبیہ کالج نجیب آبادی

سفوف جریان

برگ بودھی خورد، مغز تخم تمر ہندی بریاں، مغز تخم کونچ ہر ایک تین تولہ، مصری نو تولہ، سب چیزوں کو کوٹ چھان کر سفوف بنالیں۔ اور روزانہ ایک تولہ پانی یا گائے کے دودھ کے ساتھ کھلائیں۔

فوائد:۔ جریان، رقت اور سرعت کے لئے اچھی اور سستی چیز ہے، غریب مریض اسے بنا کر فائدہ اٹھائیں۔ نوٹ:۔ اگر اس کے استعمال سے قبض ہو تو سنا مکی بریاں ۶ ماشہ، گل سرخ ۳ ماشہ پیس کر شہد ۱۰ تولہ میں ملا کر رکھ لیں اور رات کو سوتے وقت ایک تولہ یہ معجون یا جب ضرورت ہو، کھا لیا کریں۔

سنون پائیریا

پھٹکری بریاں، توتیائے بریاں ایک ایک تولہ، مازو سبز دو تولہ، دم الاخوین ایک تولہ، کسیس سرخ ایک تولہ، گلنار ایک تولہ، مصطگی ایک تولہ، سب چیزوں کو باریک کر کے منجن بنالیں۔ اور دانتوں و مسوڑھوں پر ملا کریں۔

فوائد:۔ اگر کچھ مدت تک اس منجن کو استعمال کیا جائے تو پائیریا کی شکایت جاتی رہتی ہے۔ اس کے علاوہ اکثر امراض دنداں کے لئے بھی مفید ہے۔

سفوف دافع تبخیر

اناردانہ ۳ تولہ، مصری ۳ تولہ، پیپل ۵ ماشہ، اجوائن ۵ ماشہ، زیرہ سفید ۵ ماشہ، پترج ۱۰ ماشہ، طباشیر ۳ ماشہ، دارچینی ۱۰ ماشہ، دانہ الائچی سفید ۱۰ ماشہ، ناگیسر ۱۰ ماشہ، زنجبیل ۳ ماشہ، نمک سیاہ ایک تولہ، کشنیز خشک ۵ ماشہ، ٹاٹری دو ماشہ، پیپرمنٹ چار رتی، گل سرخ ۶ ماشہ۔ سب دواؤں کو کوٹ چھان کر سفوف بنالیں۔ خوراک ۳-۳ ماشہ بعد از غذا۔

فوائد:۔ یہ سفوف تبخیر کو بند کرتا ہے۔ معدہ اور جگر کو قوت دیتا ہے۔

سفوف اسہال

طباشیر تین ماشہ، اقاقیا ۳ ماشہ، دم الاخوین ۳ ماشہ، گلنار، عدد، گل ارمنی تین ماشہ، گوندکیکر ۳ ماشہ، عصارہ لحیۃ التیس ۳ ماشہ، بیخ انجبار ۳ ماشہ، مرود پھلی ۳ ماشہ، مائین ۳ ماشہ، گل سرخ ۳ ماشہ، کتھہ سفید ۳ ماشہ، افیون ۳ ماشہ، دانہ الائچی سفید ۳ ماشہ، سب چیزوں کو باریک کر کے سفوف بنالیں اور ۳ ماشہ تازہ پانی یا کسی اور مناسب بدرقہ کے ساتھ کھلائیں۔

فوائد:۔ پیچش اور دستوں کے روکنے کے لئے یہ سفوف بہت کارآمد ہے۔ زیادتی حیض میں مفید ہے۔ مقوی جگر ہے۔

جناب ایم۔ اے نطق صاحب ریاست ریوان

حب السمک مقوی باہ

عاقرقرحا، قرنفل، جائفل، جاوتری، شنگرف مدبر، زعفران ہر ایک تین ماشہ، ریگ ماہی نو ماشہ۔ سب چیزوں کو باریک پیس کر شہد حسب ضرورت شامل کر کے چنے برابر گولیاں تیار کرلیں۔ ۳ ماشہ مصطگی اضافہ کردیں تو ... ۱ ماشہ مشک کا اضافہ کردیں خوشبودار ہو جائیں گی۔ امساک مطلوب ہو تو تین ماشہ افیون کا اضافہ ...

اور زیادہ قوی کرنا مقصود ہو تو ۲ ماشہ بیر بہوٹی بڑھا دیں۔ خوش منظر بنانا ہو تو ورق نقرہ یا ورق طلا چڑھا دیں۔ گولیاں بمقدار نخود تیار ہیں۔

ترکیب استعمال:۔ ایک گولی شام کو ہمراہ شیر گاؤ جس میں خرما، الائچی، جاوتری ڈال کر جوش دیا گیا ہو استعمال کریں۔

فوائد:۔ مقوی باہ و ممسک ہونے کے علاوہ مفرح اور تقویت قلب کا اسمیں ایک خاص وصف ہے۔

حب مقوی باہ و ممسک تخم حرمل نیم بریاں ۱ تولہ، کوکنار ۲ ماشہ، تل مقشر ۲ ماشہ، قند کہنہ ۲ تولہ۔ پہلے تینوں دواؤں کو باریک کر کے قند سیاہ کہنہ میں شامل کر کے خوب کوٹیں۔ پھر سات گولیاں تیار کریں اور قبل از مقاربت ایک گولی گائے کے دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔ فوائد:۔ یہ دوا ممسک ہے۔ تکان اور کمزوری کو دور کرتی ہے +

دق وسل نمبر کے بعض نسخوں کی تصدیق

از جناب حکیم مقبول عالم صاحب حکمت فتح پوری

سالنامہ دق وسل اپنے موضوع پر ایک ایسی جامع تصنیف کی حیثیت رکھتی ہے کہ اگر اس کی قیمت دو تین روپے بھی ہو تو کچھ زیادہ نہیں اور ہمدرد صحت کا سالانہ چندہ پانچ روپے بھی کر دیا جائے تو میرے خیال میں اس رسالہ کی منفعت کے سامنے یہ رقم بھی حقیر ہے۔

دق وسل نمبر میں صرف مجربات ہی کے باب میں وہ نایاب ذخیرہ پیش کیا گیا ہے جس کا جمع ہونا اردو کی کسی کتاب میں ممکن نہیں معلوم ہوتا۔ یہ مُدیر صاحب کی خلوص نیت اور بے لوث طبیعت کا پھل نہیں تو اور کیا ہے؟

اب میں مندرجہ ذیل سطروں میں دق وسل نمبر کے بعض نسخوں پر اپنی رائے کا اظہار کرتا ہوں۔ امید ہے کہ ارباب فن اور دوسرے ضرورت مند اصحاب اس سے فائدہ اُٹھائیں گے۔ میں نے جن نسخوں کو ذاتی تجربہ کی بنا پر صحیح پایا ہے۔ یہاں صرف ان ہی پر کچھ لکھوں گا لیکن مجربات دق وسل کا یہ بے پایاں ذخیرہ، جو دق وسل نمبر میں کوڑیوں کے مول لٹایا گیا ہے اپنے اندر اور بھی نوادر رکھتا ہے۔

۱۔ **اکسیر دق۔ از حکیم اکبر حسین صاحب الہ آبادی** (صفحہ ۱۲۹) یہ نسخہ آپ ہی اپنی نظیر ہے۔ خصوصاً دق معوی میں اس نسخہ کی زوردار سفارش کر سکتا ہوں۔ شفا تو حکیم مطلق کے ہاتھ میں ہے۔ لیکن یہ نسخہ اپنی جگہ لاجواب ہے۔

۲۔ **اکسیر دق۔ از حکیم رحمت علی صاحب ہمایوں**۔ یہ نسخہ کئی بار شائع ہو چکا ہے اگر اسی ترکیب اور اہتمام سے تیار کیا جائے تو واقعی مفید ہے۔ مجھے ایک بار تجربہ کا اتفاق ہوا ہے۔

۳۔ **اکسیر تپ دق۔ از حکیم شمس الاسلام صاحب** (صفحہ ۱۳۳)۔ یہ نسخہ مجھ کو ایم۔ بی۔ مسرا صاحب آنریری مجسٹریٹ، سنبھل ضلع مراد آباد سے ۱۹۳۰ء میں ملا تھا۔ اس وقت سے کئی بار اس کو بنا کر میں نے آزمایا ہمیشہ مفید پایا۔ آجکل بھی دو مریضوں کو استعمال کرا رہا ہوں۔ حکیم خواجہ نیاز احمد صاحب کان پوری کے پاس بھی یہ نسخہ تیار رہتا تھا۔ اُنہوں نے بھی اس کی بہت تعریف کی تھی۔

۴۔ **اکسیر سل و دق۔ از حکیم جوند سنگھ صاحب** (صفحہ ۱۴۶)۔ حکیم رحمت علی صاحب ہمایوں کے نسخہ سے ملتا جلتا ہے۔ یقین ہے کہ مفید ہو گا۔

۵۔ **روغن استخوان بز۔ از حکیم سید محمد اکبر علی صاحب**۔ (صفحہ ۱۴۷) یہ نسخہ بھی نسخہ نمبر ۳ سے ملتا ہوا ہے۔ اور یقینی طور پر مفید ہے۔

جوابات

(۲۴) امراض مخصوصہ :- (الف) آپ کا مرض بہت کافی ترقی کر چکا ہے اور خدا جانے اب بھی آپ نے اپنی خراب عادتیں چھوڑی ہیں یا نہیں۔ اگر نہیں چھوڑی ہیں تو ایک مضبوط عزم کے ساتھ پہلے ان عادات قبیحہ کو چھوڑیئے پھر برابر تین ہفتے تک "انگریزی دوا" [illegible] کا استعمال کیجئے۔ یہ ایک پیٹنٹ دوا ہے۔ انگریزی دوا فروشوں سے مل جائیگی۔ ترکیب استعمال شیشی کے ہمراہ ہوگی۔ اسکے استعمال سے آپ کے اعصاب کا ہیجان رفع ہو جائیگا اور کثرت احتلام کی شکایت دور ہو جائیگی۔ اس کے بعد آپ کوئی بھی اچھی مقوی دوا ایک عرصہ دراز تک استعمال کرتے رہئے۔ مقوی دواؤں میں ایسی دوائیں زیادہ زود اثر ہوتی ہیں جو مفردوں کے ست سے بنی ہوئی ہوں۔ آجکل اس قسم کی دوائیں بازار میں بہت بکتی ہیں۔ (ڈاکٹر سید احمد [illegible])

(ب) ست گلو، ست سلاجیت، دانہ الائچی کلاں، بہمن سفید، [illegible]، طباشیر، شقاقل مصری، رومی مستگی، تخم سرواری ہر ایک دو تولہ، گوکھرو چار تولہ، سپستان ۲ تولہ، بیج بند ۲ تولہ سب دواؤں کو باریک کرکے ہموزن شکر سفید ملائیں اور ایک تولہ سفوف علی الصباح [illegible] کے ساتھ پھانکیں۔ اس طرح مہینہ سوا مہینے کرنے کے بعد کوئی داخلی یا خارجی استعمال کی دوا [illegible] جائیگی۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) مندرجہ ذیل نسخوں کا یکے بعد دیگرے استعمال کریں۔ انشاء اللہ کلی صحت ہوگی۔

ا۔ سیال مسکن :- پوٹاشیم برومائیڈ، سوڈیم برومائیڈ ہر ایک سو تولہ، لیوم فل سوڈا سہاگہ، شربت نارنج ۵ تولہ، عرق بادیان ۵ تولہ سب حل کرکے ایک بوتل میں بھرلیں۔ اور صبح دوپہر شام تینوں وقت ایک ایک چمچہ چائے بھر دو گھونٹ سرد پانی میں ملا کر پی لیا کریں۔ دو ہفتہ کے استعمال سے جریان، احتلام، ذکاوت حس اور سوزش وغیرہ شکایتیں رفع ہو جائیں گی۔

ب۔ حب جریان کہنہ :- کشتہ فولاد دو تولہ، کشتہ سہ دھات ۳ تولہ، کشتہ نقرہ، مومیائی خالص ہر ایک ایک تولہ، کشتہ طلا ۳ ماشہ، مشک خالص ایک ماشہ، عنبر اشہب ۱ ماشہ، سٹرکنین ۵ گرین سب کو خیساندہ پوست خشخاش میں کھرل کرکے ۲-۳ رتی کی گولیاں بنائیں اور ایک ایک گولی روزانہ صبح و شام کھانا کھانے کے بعد دودھ سے استعمال کریں۔ جریان و احتلام کہنہ کو دور کرتی ہیں۔ مقوی باہ اور مقوی اعصاب ہیں۔

ج۔ حب خاص :- کشتہ طلا ۲ ماشہ، الاحمر ۱ ماشہ، مغز کدو شیریں دو ماشہ، عنبر اشہب دو ماشہ، مشک تبتی ایک ماشہ حسب ضرورت عرق بید مشک میں کھرل کرکے دانہ مونگ کے برابر گولیاں بنائیں اور ایک ایک گولی صبح و شام کھانا کھانے کے بعد دودھ کے ساتھ کھائیں۔ قوت مردمی اور ضعف مردانہ کی خاص دوا ہے۔ چند دن میں بیمار کی حالت کچھ سے کچھ ہو جاتی ہے۔

د۔ طلاء عجیب :- سنکھیا سفید، شنگرف، مغز جمال گوٹہ، زعفران، جند بیدستر ہر ایک ایک تولہ، موم چار تولہ، مکھن ۱۲ تولہ سب کو کھرل کرکے مرہم بنالیں۔ حسب دستور بطور طلا چار رتی استعمال کرکے پان باندھیں۔ (حکیم جانباز)

(د) پہلے تو آپ یہ سفوف بنا کر استعمال کیجئے۔ نسخہ :- برہم ڈنڈی، تخم لجونتی، تخم کنگھی، رودنتی ہر ایک ایک تولہ، گند سیاہ، ببول کے چار عدد اجزا موصلی سیاہ، موصلی سفید، موصلی سینبل، گوند سینبل، ثعلب مصری، شقاقل مصری، بہمن سرخ، بہمن سفید، خولنجان، خرفہ، عاقرقرحا، لبلاسہ، سورنجان شیریں، تخم سرواری، بیج بند، اکسن، سبوس اسپغول، مغز تخم تمر ہندی بریاں، ستاور، طباشیر، گوکھرو دکھنی، گوند ڈھاک، ابھی کلی، تال مکھانہ، مستگی رومی، تخم خشخاش سفید ہر ایک ۶ ماشہ۔ سب چیزوں کو کوٹ چھان کر برابر کی شکر سفید ملا کر رکھیں اور صبح و شام بقدر ۹-۶ ماشہ گائے کے دودھ کے ساتھ پھانکیں۔ جب احتلام ورقت کی شکایت رفع ہو جائے تو یہ طلاء استعمال کریں۔

نسخہ :- بیر بہوٹی، خراطین مصفیٰ، بیخ کنیر ہر ایک ایک تولہ، ریگ ماہی، جمال گوٹہ، مال کنگنی، سم الفار سفید (ایک ہفتہ شیر مدار میں تر کیا ہوا)، پھٹکری براده کچلہ، زعفران، عاقرقرحا، گھونگچی سفید، پیاز نرگسی، لوبان کوڑیا، جائفل، شنگرف، بیخ اسگند ہر ایک ۱ ماشہ، جند بیدستر، چوک، گوش خرد جان ہر ایک ڈیڑھ ماشہ، جونک گدھے والی ۴ عدد، سب دواؤں کو کوٹ چھان کر رکھیں۔ پھر ان میں چربی مینڈک، چربی شیر، چربی سانڈہ ہر ایک ایک تولہ۔ [illegible] چوہے اگر چھ چھ ماشہ اور زردی بیضہ مرغ ۵ عدد شامل کرکے بیر کے برابر گولیاں بنائیں اور پتال جنتر کے طریقہ سے روغن کشید کریں اور [illegible] تیل، مشک ۲ رتی، فاسفورس ۲ رتی اور سنر مکھی چار رتی شامل کرکے حل کرلیں۔ اور بقدر ۲ رتی یہ طلاء رات کو سوتے وقت حشفہ اور سیون بچا کر مالش کریں اور بنگلہ پان یا ارنڈ کا پتہ باندھیں۔ (حکیم رفیق احمد نجیب آبادی)

(ہ) پہلے مسکن دوائیں استعمال کریں، اسکے بعد مقویات و محرکات۔ بغرض تسکین یہ گولیاں مفید ہوں گی۔ نسخہ :- پوٹاشیم برومائیڈ ۹ ماشہ، کشتہ قلعی ۲ ماشہ، کشتہ خبث الحدید ۲ ماشہ، ست سلاجیت ۳ ماشہ، افیون ۳ ماشہ، اکسٹرکٹ کینی بس انڈیکا ایک ماشہ، چنے کے برابر گولیاں بنائیں اور صبح و شام ایک ایک گولی معجون آرد خرما ایکتولہ میں رکھ کر کھا لیا کریں۔ (حکیم سید غلام مرتضیٰ شاہ)

(و) شنگرف رومی ایک تولہ اور پوست بیضہ مرغ ۲ عدد کو آب [illegible] کوار میں دو دن تک کھرل کریں۔ اور ٹکیہ بنا کر مٹی سکورے [illegible] گل حکمت کرکے تین سیر اپلوں کی آگ دیں سرد ہونے پر نکال لیں۔ اور مندرجہ ذیل ادویہ کوٹ چھان کر اس میں ملادیں۔ موصلی سفید، موصلی [illegible] سرخ و سفید، اقاقیا، تالمکھانہ، تخم اوٹنگن ہر ایک ایک تولہ، کشتہ فولاد ۶ ماشہ، کشتہ قلعی ۶ ماشہ، طباشیر کبود ۶ ماشہ، الائچی خورد [illegible] چار رتی مکھن میں [illegible] شیرہ مغز بادام ۱۰ دانہ۔ صبح و شام۔ یہ رفع عوارض کے دفعیہ کے لئے طلاء [illegible] سے [illegible] استعمال کریں۔

انشاء اللہ شفا حاصل ہوگی۔ (حکیم صوفی عبدالمجید شمسی عرفانی)

(۲۵) **خصیہ کا ڈھیلا پن**۔ (الف) اس کے متعلق کچھ فکر نہ کیجئے وہ خود ٹھیک ہو جائے گا اور آئندہ اس سے کوئی خرابی نہ ہوگی (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) بابونہ، سطوخودوس، مشک، تمام، زوفائے خشک، گورخشک، اکلیل الملک، السی، سب تولہ تولہ بھر لے کر پانی میں جوش دیں، اور روغن بادام میں سفید ملا کر ایک طشت میں رکھیں اور بچے کو اس میں ۱۰ منٹ تک بٹھائے رکھیں۔ پھر اس پانی کو دوبارہ جوش دے لیں اور لوٹہ میں لے کر اونچی سے اسکے پیڑو کو دھاریں۔ اور آہستہ آہستہ اوپر سے نیچے کی طرف ہاتھ سے ملیں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) لٹکے ہوئے فوطہ پر جند بید ستر روغن دار چینی میں ملا کر مالش کریں۔ (حکیم ہمایوں)

(د) ہلدی تین ماشہ کو زردی بیضہ مرغ میں پیس کر خصیہ پر لگائیں۔ دو ہفتہ کے استعمال سے فائدہ ہو جائیگا۔ (حکیم سید غلام مرتضےٰ شاہ)

(۲۶) **بواسیری مسّے**۔ (الف) "زنکو سیرول" اور "ہیڈینسا" بہت اچھی دوائیں ہیں اگر ان کے استعمال سے فائدہ نہ ہو تو پھر اپریشن کرا لیجئے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) روغن دیودار کی مدت تک مالش کرنے سے مسّے خشک ہو جائینگے۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) روغن نوشادر مرکب، سہاگہ سفید شگفتہ لگائیں ایک ہفتے میں مسّے مردہ ہو کر گر جائیں گے۔ (حکیم ہمایوں)

(د) زنگار، توتیا، بریاں اور ویسلین سب چیزوں کو اچھی طرح ملا کر رکھیں اور مسّوں پر لگائیں۔ (حکیم سید غلام مرتضےٰ شاہ)

(ہ) مخجر رومی ایک تولہ، توتیا سبز ایک تولہ، ایک موش خاردار کے پیٹ میں بھر کر بذریعہ پتال جنتر روغن کشید کریں اور مسّوں پر لگائیں (حکیم صوفی عبدالمجید شمسی عرفانی)

(۲۷) **ذیابیطس**۔ (الف) پیشاب کا باقاعدہ کیمیاوی امتحان کرائیے۔ اگر شکر آتی ہو تو سب سے پہلے اس کی طرف توجہ کرنے کی ضرورت ہو۔ اس کے دفعیہ کے لئے انسولین ایک بہت ہی عمدہ دوا ہے جس کے انجکشن لگوائیے۔ شکر بند ہونے پر کمزوری وغیرہ کی قسم سے جتنی شکایتیں ہیں سب از خود رفع ہو جائیں گی۔ ضعف کی درستی کے لئے مقامی طور پر کسی معالج سے دوائے لیجئے۔ اگر شکر نہیں آتی تو پھر اس بات کی ضرورت ہے کہ آپ کسی اچھے معالج کو دکھا کر نسخہ حاصل کریں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) مربا ہڑ ۱۰ عدد، مربا آملہ آٹھ عدد، دانہ الائچی خورد دو ماشہ، کشنیز دو تولہ، پہلے ایک دن رات کو مربوں کو پانی میں تر رکھیں۔ پھر گٹھلی علیحدہ کر کے سب دواؤں کو باریک پیس لیں۔ اور پانی سیب تازہ، پانی انار تازہ، عرق بید مشک، عرق گاؤزبان ایک ایک چھٹانک، شکر سفید حسب ضرورت۔ سب چیزوں کا قوام بنا کر دوائیں شامل کریں۔ خوراک ایک تولہ سے ڈھائی تولہ تک۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) حب بلادر عنبری دو دو گولیاں صبح و دو شام کھایا کریں (بعد از غذا)۔ (حکیم ہمایوں)

(د) عنب الثعلب خشک، خارخسک خورد، گل ببول، بیج ببول، پوست ببول، صمغ عربی ہر ایک ایک تولہ، کاسنی چار تولہ، خرفہ ۱ تولہ، الائچی خورد، طباشیر، ست گلو، ست سلاجیت، کافور، کونین، ہر ایک دو ماشہ۔ خاکستر خار مغیلاں ایک تولہ، مغز تخم جامن دو تولہ، تاج خروس سوختہ چار عدد۔ سب چیزوں کو کوٹ چھان کر سفوف بنائیں اور تین ماشہ یہ سفوف ہمراہ عرق نیلوفر و عرق گاؤزبان دیں۔ غذا میں گوشت مرغ و نان گندم وغیرہ۔ (حکیم رفیق احمد)

(ہ) انسولین کے انجکشن لگوائیں اور کشتہ یشب، مرجان، جوارش شاہی ۶ ماشہ میں ملا کر صبح و شام دونوں وقت استعمال کرائیں۔ (حکیم سید غلام مرتضےٰ شاہ)

(و) مروارید ناسفتہ، لیداحمر، یشب سفید، عقیق سرخ، زہر مہرہ خطائی، شاخ مرجان ہر ایک ایک ماشہ، مشک خالص چار رتی، زعفران ایک ماشہ، کشتہ فولاد ایک ماشہ، سب چیزوں کو عرق گلاب و کیوڑہ میں دو دن تک کھرل کریں۔ پھر اس میں دانہ ہیل، طباشیر کبود، ہر ایک دو ماشہ علیحدہ علیحدہ کوٹ چھان کر ملا دیں اور صبح و شام چار چار رتی شہد خالص میں ملا کر چٹا دیا کریں۔ (حکیم صوفی عبدالمجید شمسی عرفانی)

(۲۸) **مفردات کی ڈکشنری**۔ (الف) مخزن المفردات مصنفہ پنڈت کرشن دیال دہلوی امرتسری مطالعہ فرمائیں۔ (حکیم ہمایوں)

(۲۹) **آنکھوں کی خارش**۔ (الف) آنکھوں میں روزانہ صبح و شام یہ دوا ڈالئے۔ ایلم ۲ گرین، زنک سلفیٹ ۲ گرین، آب مقطر ایک اونس۔ اسکے علاوہ یہ مرہم بھی روزانہ دو مرتبہ آنکھوں کے اندر لگایا کیجئے۔ "یلو آئنٹ منٹ"۔ سرمہ کی سلائی پر ایک چاول کے دانے کے برابر یہ مرہم لے کر آنکھ کے اندر ڈھیلے پر رکھ دیں اور پھر آنکھ بند کر کے آہستہ آہستہ ہاتھ سے مل کر اسے سب طرف کو پھیلا دیں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) میری جانب سے حب سبز کا نسخہ سالہا سال شائع ہو چکا ہے اسے تیار کر کے استعمال کرائیں۔ جملہ امراض چشم کے لئے اکسیر اعظم ہے۔ ملاحظہ ہو ہمدرد صحت بابت ماہ مارچ ۱۹۳۶ء۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) آپ اپنے عالم کو اطریفل بادیان نو ماشہ عرق گاؤزبان ۱۰ تولہ کے ساتھ دن میں دو بار استعمال کرائیں۔ (حکیم سید غلام مرتضےٰ شاہ)

(د) جست ایک تولہ مرغ کو کھلا کر دوسرے روز ذبح کر ڈالیں۔ اور پوٹے میں سے جست کو نکال کر کانسی کے برتن میں ایک ایسے سرس کے ڈنڈے سے جس میں خلوص ہی لگا ہو خوب کھرل کریں جب جست بالکل باریک ہو جائے تو اسے بطور سرمہ رات کو ۲-۲ سلائی آنکھوں میں لگائیں۔ ساتھ ہی اطریفل ایک عدد گاڑے کے گرم دودھ کے ساتھ سوتے وقت کھلائیں۔ (حکیم صوفی عبدالمجید شمسی عرفانی)

(۳۰) **دائمی نزلہ**۔ (الف) آپ اپنے دوست کو مشورہ دیں کہ وہ "دائمی کیلشیم" کے انجکشن لگوائیں۔ اگر عام صحت اچھی نہیں ہے تو کچھ عرصہ

مچھلی کا تیل استعمال کریں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) آپ اپنے دوست کے لئے کسی قابل اطمینان دواخانہ یا دواخانہ ہمدرد سے خمیرہ گاؤزبان عنبری منگوا کر استعمال کرائیں، انشاء اللہ سب شکایتیں رفع ہو جائیں گی۔ (حکیم اکبر حسین الٰہ آبادی)

(ج) خمیرہ نزلی جواہر والا استعمال کریں اور جریان کے لئے جواب ۳۰ کا نسخہ (د ب مناسب ہے۔ (حکیم ہمایوں)

(د) تریاق نزلہ ایک تولہ عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ کے ساتھ صبح و شام استعمال کرائیں اور اطریفل زمانی رات کو سوتے وقت کچھ مدت تک کھلائیں۔

(حکیم سید غلام مرتضیٰ شاہ)

(ہ) کشتہ عقیق دو رتی، تریاق نزلہ ایک تولہ میں رکھکر صبح کے وقت عرق گاؤزبان کے ہمراہ کھلائیں۔ اور چار عدد قرص جریان رات کو سوتے وقت دودھ کے ساتھ دے دیا کریں۔ (حکیم صوفی عبدالمجید شمسی عرفانی)

(۳۱) **شربت دافع ملیریا**:- (الف) میں یہ تو نہیں کہہ سکتا کہ یہ نسخہ "سوفیصدی" مفید ہے۔ البتہ اتنا کہہ سکتا ہوں کہ اکثر و بیشتر اس سے فائدہ پہنچا کرتا ہے:- فیری سلفاس ۸ گرین۔ کونین سلفاس ۱۸ گرین۔ میگنیشیا سلفاس ۸ ڈرام۔ ایسڈ سلفیورک ڈائیلیوٹ ۱ ہونڈ، لائکر آرسینی کیلیس ۲ بوند، پانی اتنا کہ سب مل کر ایک اونس ہو جائے۔ یہ ایک خوراک ہے۔ روزانہ ایسی ایسی تین خوراکیں استعمال کی جائیں اور تینوں مرتبہ ایسے اوقات پر کھائی جائیں کہ جب معدہ میں غذا موجود نہ ہو۔ اس دوا کے استعمال کے متعلق یہ ایک بات ضرور یاد رکھنی چاہیئے کہ ہر دو ہفتہ کے استعمال کے بعد ایک ہفتہ کے لئے اس کا استعمال بند کر دیا جائے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) جناب کی تمام شرطوں کو پورا کرنے والا نسخہ ارسال ہے۔ برگ گومہ، برگ شہدیوی، بوٹی ہزار دانی، برگ و تخم کرنجوہ، گلو سبز، چرائتہ، کونپل درخت نیب، برگ تلسی معہ شاخ گل سرخ، ماکسی، شاہترہ، تخم کاسنی، اصل السوس ہر ایک ایک پاؤ، بادیان، ستارکی ایک ایک سیر، سب دواؤں کو بیس سیر پانی میں بھگو کر عرق کشید کریں۔ خوراک تین تولہ سے آدھ پاؤ تک۔ (حکیم اکبر حسین الٰہ آبادی)

(ج) اماشیر ایک تولہ، زہر مہرہ ایک تولہ، الائچی ایک تولہ، ست گلو ایک تولہ، جوہر نوشادر ۶ ماشہ، عصارہ ریوند ایک تولہ، حسب معمول چنے کے برابر گولیاں بنالیں، اور ایک ایک گولی صبح و شام پانی کے ساتھ دیں۔ (حکیم سید غلام مرتضیٰ شاہ)

(۳۲) **بال نکالنے کا نسخہ**:- (الف) بال بڑھانے کے لئے "ویٹیکس" بہت اچھی چیز ہے۔ ایک پیٹنٹ دوا ہے۔ انگریزی دوافروشوں سے مل سکیگی (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) ایک ادھ سیری مینڈک روغن کنجد آدھ سیر میں جلالیں، پھر روغن کو چھان کر بوتل میں رکھیں۔ جہاں بال نہ ہوں وہاں لگائیں بال پیدا ہو جائینگے۔ (حکیم اکبر حسین الٰہ آبادی)

(ج) انڈے کی زردی کا تیل لگایا کریں۔ بالوں کے پیدا کرنے کے لئے بہترین چیز ہے۔ (حکیم عظمت علی خاں، لدھیانہ)

(۳۳) **فوطہ کی بڑھوتری**:- (الف) فوطہ بڑھنے کے بہت سے اسباب ہوتے ہیں، آنت اُترنا، فوطے میں سوزش ہونا، فوطے کے غلافوں میں سوزش ہونا، فوطے کے غلاف میں پانی بھر جانا۔ آپ کے صرف اتنا لکھدینے سے کہ فوطہ بڑھا ہوا ہے کچھ بھی نہیں معلوم ہو سکتا کہ کیا سبب ہے۔ بہتر یہی ہے کہ مقامی طور پر کسی ہوشیار معالج کو دکھا کر علاج کرلیجئے۔ اگر آنت اترتی ہے تو اس کا علاج یا تو ہر وقت کمانی لگائے رکھنا ہے یا آپریشن کرکے اس منفذ کو بند کرادینا کہ جس سے آنت اُترتی ہے پانی اُترنے کا بہترین اور مستقل علاج آپریشن ہی ہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) کرم کنجائی ۲۰ عدد روغن کنجد ۳ تولہ میں پکا کر ضماد بنالیں۔ پھر اس لیپ کو بڑھے ہوئے فوطہ پر لگائیں اور ارنڈ کا پتہ رکھ کر لنگوٹ باندھیں۔ یا نانخواہ سوا تولہ زنجبیل سوا تولہ، موم خالص دو تولہ۔ روغن بید انجیر آدھ پاؤ کا حسب معمول مرہم بنا کر لگائیں۔ یا ایک سرخ رنگ کی بوتل لے کر اس میں روغن تلخ خالص بھر کر چالیس دن دھوپ میں رکھیں اور حسب ضرورت فوطہ پر مالش کریں۔ انشاء اللہ فوطہ اصلی حالت پر آجائیگا۔ تیل کی مالش دو دھائی مہینے تک کرنی چاہیے۔

(حکیم اکبر حسین الٰہ آبادی)

(ج) جند بید ستر کو روغن قرنفل میں حل کرکے لیپ کریں۔ (حکیم ہمایوں)

(د) آپ جواب ۳۲ کے مطابق عمل کریں۔ (حکیم سید غلام مرتضیٰ شاہ)

(۳۴) **"پیٹر کمی" وغیرہ**:- (الف) آپ ان لغویات میں نہ پڑیں ورنہ برباد ہو جائیے گا۔ (حکیم اکبر حسین الٰہ آبادی)

(۳۵) **نسخہ خضاب**:- (الف) اگر اپنے استعمال کے لئے ضرورت ہے تو بازار میں صدہا خضاب موجود ہیں کھولیئے اور لگائیے اور اگر تجارتی اغراض کے لئے نسخہ درکار ہے تو مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ ہمدرد صحت کے صفحے اس کام کے لئے نہیں ہیں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) فیرا فینلین ڈائمنڈ ایک تولہ، ہیرکیم پراکسائڈ ۱۱ ماشہ، سائٹرک ایسڈ چار رتی، سب چیزوں کو باریک کرکے شیشی میں رکھیں، مثل جرمنی خضاب کے ہوگا فوراً بال سیاہ کر دیتا ہے۔ (حکیم اکبر حسین الٰہ آبادی)

(ج) پیرافینلین ڈائمنڈ آف پیورا درجہ اول بقدر دو رتی لے کر ہیلڈروجن آف پر آکسائڈ میں ملا کر برش سے بالوں پر لگائیں فوراً بال سیاہ ہو جائینگے۔

(حکیم حافظ انشاء اللہ ...)

(۳۶) **پارہ قائم النار**:- (الف) آپ پارہ قائم النار کرکے کیا کریں گے جب آگے کا ل[illegible]

عمل اس وقت بتایا جائے گا جب آپ مجھ کو یقین دلا دیں کہ اگلا عمل آپ کو صحیح طور پر معلوم ہے۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ب) ایوبی بوٹی کے ۳۰ تولہ پانی میں پارہ کو پکا کر قائم النار کریں ۶۶۲ ڈگری حرارت تک فرار نہیں ہوتا۔ (حکیم ہمایوں)

(ج) آپ کتاب کاشف رموز کیمیا مطالعہ کریں۔ (حکیم صوفی عبد المجید شمسی عرفانی)

(د) سمجھ میں نہیں آیا کہ آپ کس قسم کا پارہ قائم النار چاہتے ہیں۔ البتہ کچھ پارہ کی ترکیب آپ کو بتلا سکتا ہوں لیکن میری مجربہ نہ ہوگی کرکے دیکھ لیں۔ (حکیم عظمت علی خاں لدھیانہ)

(ھ) سکّہ ایک تولہ قلعی ایک تولہ، پارہ ایک تولہ، گندھک سائیدہ دو تولہ، پہلے سکہ اور قلعی کو لوہے کی کڑاہی میں ڈال کر آنچ پر رکھ دیں جب یہ دونوں چیزیں پگھل جائیں تو انکے اوپر حفاظت سے پارہ ڈال دیں جو پارہ انکے اوپر گرے گا وہی قائم النار ہوگا اور جو ادھر ادھر گرے گا وہ ضائع ہوگا۔ اب گندھک کی ایک چٹکی اس کے اوپر ڈال دیں۔ جب سیاہ دھواں نکلنا شروع ہو جائے تو پھر ایک چٹکی ڈال دیں اور اس کو لوہے کے ڈنڈہ سے حرکت دیتے جائیں۔ اس طرح گندھک ختم ہو جائے تو اتار لیں یہ درست ترکیب ہے آزمائش کریں۔ (حکیم حافظ ثناء اللہ)

(۳۷) **پرانا سوزاک**:- (الف) آپ کا یہ ظلم کہ آپنے اپنے ساتھ ایک بیگناہ عورت کو بھی مبتلائے بلا کر دیا آپ کو ہر سزا کا مستحق بنا دیتا ہے لیکن محض اس خیال سے کہ شاید اب آپ کو کچھ رحم آ جائے اور اپنے ساتھ اس غریب معصوم کا بھی علاج کرالیں میں نسخہ لکھے دیتا ہوں۔ آتشک کبھی خود بخود نہیں ہوا کرتی، اس لئے یا تو یہ غلط ہے کہ آپ کو آتشک بھی ہوئی تھی یا یہ غلط ہے کہ خود بخود ہوگئی۔ بہرحال اگر آتشک کا شبہ ہے تو اپنا خون کسی ڈاکٹر کی معرفت امتحان کے لئے بھیج دیجئے معلوم ہو جائیگا۔ اگر آتشک ہے تو "نیو سیلوارسن" کے انجکشن لگوائیے۔ اگر آتشک نہیں ہے تو سوزاک کے لئے "آرتھی گون" کے انجکشن لگوائیے اسی کے ساتھ ساتھ "سینٹل مڈی" کی گولیاں استعمال کیجئے۔ پچکاری کے لئے پرمینگنیٹ کا استعمال بدستور جاری رکھیے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) پرانا سوزاک مشکل سے جاتا ہے لیکن میں جو نسخہ لکھ رہا ہوں اسکے استعمال سے ۱۰ سالہ سوزاک بھی جاتا رہیگا۔ میرے ہمعصر اطبا اس نسخہ سے فائدہ حاصل کریں اور بندگان خدا کو فائدہ پہونچائیں۔ مٹی کے ایک کوزہ میں تین تولہ کافور دیسی ٹکڑے ٹکڑے کرکے بچھا دیں، اسکے اوپر ڈیڑھ تولہ توتیا سائیدہ بچھا دیں۔ پھر دو تولہ مردار سنگ اصلی سائیدہ بچھا دیں، اسکے بعد کوزہ کو بند کرکے گل حکمت کریں۔ خشک ہونیکے بعد ڈھائی سیر اُپلوں کی آگ میں کوزہ رکھ دیں۔ جب آنچ ٹھنڈی ہو جائے تو کوزہ کو احتیاط سے نکال کر کھولیں اور دوا کو باریک کرکے شیشی میں محفوظ رکھیں اور ایک مہینے کے بعد آدھی رتی سے ایک رتی تک مکھن میں رکھ کر مریض کو کھلائیں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) روزانہ دن میں تین مرتبہ لائیکوار سنٹل فلیوا سی کیوبب ایٹ کو ۲۰-۲۰ بوند بتاشہ میں ڈال کر کھا لیا کریں۔ اوپر سے دودھ کی لسی، چھاچھ یا صندل کا شربت پی لیا کریں دو تین ہفتہ میں کُلی صحت ہو جائیگی۔ (حکیم ہمایوں)

(د) دانہ الائچی کلاں، شورہ قلمی ہر ایک دو تولہ، پھٹکری بریاں ۳ ماشہ، طباشیر ایک تولہ، بہروزہ خشک ۶ ماشہ، روغن صندل روغن بلسان ۲-۲ ماشہ خشک دواؤں کو کوٹ چھان کر تیلوں سے چرب کرلیں۔ پھر بقدر ۹ ماشہ سفوف گائے کے دودھ کی لسی کے ساتھ صبح و شام پھنکائیں اور پھٹکری بریاں ۳ ماشہ، سہاگہ بریاں ۵ ماشہ، نیلا تھوتھہ دو ماشہ، گیرو، افیون ہر ایک ایک ماشہ، رسوت ۱۰ ماشہ کو باریک کھرل کرکے دہی کے آدہ سیر پانی میں ملا کر رکھ لیں اور اس میں سے بقدر ضرورت لیکر پچکاری کریں۔ (حکیم رفیق احمد نجیب آبادی)

(ھ) گندھک آملہ سار اور پارہ ایک ایک تولہ لے کر کجلی بنالیں۔ پھر اس میں کتھہ سفید اور کالی مرچیں ایک ایک تولہ شامل کرکے خوب کھرل کریں ایک ماشہ یہ دوا ۱ ماشہ بھر روغن صندل میں ملا کر صبح و شام دونوں وقت دودھ کی لسی کے ساتھ استعمال کریں۔ انشاء اللہ جلد فائدہ ہوگا (حکیم سید غلام مرتضیٰ شاہ)

(و) مغز بادام مقشر ۳ تولہ، مغز خربوزہ ۱۲ ماشہ، مغز تخم خیارین ۱۲ ماشہ، لوبان کوڑیہ ۸ ماشہ، طباشیر ۸ ماشہ، گیرو نرم ۸ ماشہ، گوند ببول ۱۰ ماشہ ریوند چینی ۸ ماشہ، جدوار اصلی ۱۲ ماشہ، مومیائی ۲ ماشہ، کشتہ سرب ۵ ماشہ، شکر تری ۱ تولہ، تمام دن عرق گلاب میں کھرل کرکے چنے کے برابر گولیاں بنالیں۔ خوراک چار گولیوں سے ۸ گولیوں تک ہمراہ عرق برم ڈنڈی دہرن کھری ۵-۵ تولہ۔ (حکیم صوفی عبد المجید شمسی عرفانی)

(۳۸) **بلڈ پریشر**:- (الف) "بلڈ پریشر" سے مطلب خون کا دباؤ ہے۔ یعنے جس قوت سے خون دل سے شریانوں کے اندر آتا ہے اسکے متعلق تفصیل کے ساتھ ان چند سطروں میں کچھ لکھنا محال ہے کوشش کرونگا کہ اگلی اشاعت میں ایک مفصل مضمون ہی اس پر لکھ کر ہمدرد صحت کو دیدوں۔ (ڈاکٹر سعید احمد)

(۳۹) **گگھر بیل**:- (الف) گگھر بیل کے لئے ویبڈن کمپنی لاہور سے خط و کتابت کریں۔ (حکیم ہمایوں)

(۴۰) **قرص ملین کا نسخہ**:- (الف) کیا آپ کسی دواخانے سے یہ توقع کرسکتے ہیں کہ وہ اپنے مخصوص نسخہ جات آپ کو بتا دیگا؟ ایسی گولیاں کہ جنکے اثرات ملین ہوں بہت سی مختلف دواؤں سے تیار ہوسکتی ہیں اور ان کے نسخے بھی آپ کو بتائے جاسکتے ہیں لیکن کسی دواخانے کی مخصوص ٹکیاں جو قرص ملین کے نام سے فروخت ہوتی ہیں ان کا نسخہ اسی دواخانے کو معلوم ہوسکتا ہے اور وہ اپنے تجارتی مفاد کے پیش نظر کسی کو بھی نسخہ نہ بتائیگا۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) اطریفل ملین میں جلاپہ بقدر مناسب اضافہ کرکے قرص بنالیں۔ (حکیم ثناء اللہ امرتسری)

(۴۱) **شربت مصفی خون**:- (الف) آپ "ایسٹنس سیرپ" اور گلیسرین ملا کر استعمال کیا کریں۔ ایسٹنس سیرپ فی خوراک ۳۰ بوند اور گلیسرین فی خوراک پندرہ یا بیس بوند لے پانی میں ملا کر روزانہ تین مرتبہ بعد خوراک استعمال کرلیا کریں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

[illegible]

برگ فرنجی ۶ ماشہ، سرپھوکہ ۶ ماشہ، دھاپہ، پوست ہلیلہ کابلی ۶ ماشہ، پوست ہلیلہ ۶ ماشہ، پوست آملہ ۶ ماشہ، پوست ہلیلہ سیاہ ۶ ماشہ
موصلیین دو تولہ، بہمنین دو تولہ، تودریئین دو تولہ، برادہ چوب چینی ۶ ماشہ، برادہ چوب شیشم ۶ ماشہ، برادہ صندل ایک تولہ، مغز تخم کدو شیریں
ایک تولہ، بیک جہانگ ۶ ماشہ، تخم خرفہ ۶ ماشہ، افسنتین رومی ۶ ماشہ، تخم شاہتوت ۶ ماشہ، تخم کاہو ۶ ماشہ، برن گیلی ایک تولہ، تالمکھانہ ایک تولہ
اوٹنگن ایک تولہ۔ سب چیزوں کو نیم کوفتہ کرکے آٹھ سیر پانی میں بھگو دیں۔ تیسرے دن جوش دے کر دو سیر پانی نکال لیں۔ اور شہد ملا کر
میں شربت تیار کریں۔ مقدار خوراک ۲ تولہ تک مناسب بدرقہ کے ساتھ۔ (حکیم صوفی عبدالمجید شمسی عرفانی)

(ج) مصفی خون اور قبض کشا، اور مقوی باہ، ہر سہ صفات ایک چیز میں جمع ہوں یہ طب یونانی کے علمی اصول سے ناممکن ہے۔ (حکیم عظمت علی خاں)

(۴۲) **باتھنی** ۔ (الف) آپ پپوٹوں پر روزانہ دو مرتبہ "پیلو آئنٹ منٹ" لگایا کیجئے اور لین دواؤں کے ذریعہ سے قبض کی کیفیت پیدا نہ
ہونے دیجئے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) توتیا بریاں ایک ماشہ، کافور ۳ ماشہ، کتھہ ۲ ماشہ، وسلین ایک تولہ، سب چیزوں کو اچھی طرح حل کرکے پپوٹوں پر لگائیں (حکیم سید غلام مرتضیٰ شاہ)

(۴۳) **پسّو**۔ (الف) "کیٹنگس انسکیٹ پوڈر" تمام ایسے موذی کیڑوں سے کافی حفاظت کر دیتا ہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(۴۴) **خفقان وغیرہ**:- (الف) مریضہ کو "ہسٹیریا" ہے اتنی دور سے کوئی ایک نسخہ لکھ دینا مفید نہ ہوگا مقامی طور پر کسی ہوشیار معالج
سے مشورہ کیجئے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) مریضہ کے لئے جواب ۳۲ والا نسخہ بنا کر استعمال کرائیں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) آپ مریضہ کو کشتہ زمرد ایک رتی جوارش شاہی ۶ ماشہ میں ملاکر استعمال کرائیں۔ (حکیم سید غلام مرتضیٰ شاہ)

(د) میری رائے میں مریضہ کا باقاعدہ ماء الجبن ہونا چاہیئے۔ اور موسم بھی آگیا ہے۔ (حکیم عظمت علی خاں)

(۴۵) **خصیہ کا چڑھاؤ**:- (الف) غالباً آپ کے دوست نوجوانی کی غلط کاریوں میں بہت مبتلا رہے ہیں جس کی وجہ سے فوطوں میں صغر لاحق ہو گیا ہے
کچھ عرصہ تک "انجیکٹو کاسا" یا "ہارمولون" استعمال کرائیے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) جواب ۳۲ پر عمل کریں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) جواب ۳۳ پر عمل کریں (حکیم ہمایوں)

(د) آپ جواب ۲۵ کے مطابق عمل کریں۔ (حکیم سید غلام مرتضیٰ شاہ)

(۴۶) **ماء الجبن**:- (الف) "ہمدرد صحت" کا اعادہ شباب نمبر دفتر ہمدرد صحت دہلی سے خرید لیجیے۔ اس میں نئی جوانی پیدا ہو جانے کے متعلق بہتر سے بہتر
مضامین موجود ہیں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) ماء الجبن سے عورت اور مرد دونوں کو فائدہ پہونچ سکتا ہے لیکن کسی قابل اور لائق طبیب کی نگرانی میں حسب مشورہ طبیب ماء الجبن لینا چاہیئے۔
(حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) نئے سرے سے جوانی تو مبالغہ ہے البتہ ماء الجبن مقوی اور مصفی خون ضرور ہے۔ (حکیم ڈاکٹر سید غلام مرتضیٰ شاہ)

(د) "ماء الجبن سے انسان نئے سرے سے جوان ہو جاتا ہے" تو مبالغہ ہے۔ البتہ اکثر سوداوی امراض میں ماء الجبن مفید ہے جس سے طبیعت کی اصلاح ہو کر صحت
ہو جاتی ہے۔ مرد و عورت دونوں کے لئے یکساں مفید ہے۔ (حکیم عظمت علی خاں)

(ہ) ماء الجبن عورت اور مرد دونوں کے لئے مفید ہے اس کا طریقہ تیاری یہ ہے کہ ایسی بکری کا دودھ جس کو بیائے ہوئے چالیس روز گذر گئے ہوں لے کر
قلعی دار دیگچی میں جوش دیں جب خوب جوش آجائے تو ذرا سا ست لیموں یا سرکہ خالص اس میں ڈال دیں۔ دودھ پھٹ جائیگا جب سرد ہو جائے تو گاڑھے
کے کپڑے میں چھان کر بوتل میں رکھ دیں۔ یہ ماء الجبن سات تولے سے شروع کرایا جائے اور ایک تولہ روزانہ بڑھایا جائے۔ ہر تولہ ماء الجبن میں شربت عناب دو تولہ کافی
ہے، پھر ماء الجبن کے وزن کے مطابق شربت کا ادن کی بڑھاتے جائیں۔ (حکیم ثناء اللہ امرتسری)

(۴۷) **امراض مخصوصہ**:- (الف) جو خرابیاں کہ آپ نے مدتہا مدت کی "کوششوں" سے جسم میں پیدا کرلی ہیں وہ ایک دو روز میں دور نہیں
ہو سکیں مستقل طور پر ایک عرصہ دراز تک علاج کرانے کی ضرورت ہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) شیرہ آملہ، شیرہ مغز بادام ہر ایک پانچ تولہ، شیرہ خارخسک ۲ تولہ، شیرہ تخم خرپزہ ۲ تولہ، جوشاندہ ابریشم خام دو تولہ، ثعلب مصری، بہمن سفید ہر ایک چار تولہ، صمغ عربی
نشاستہ گندم ہر ایک ساڑھے چار تولہ، ستاقل مصری، کہربا شمعی، طباشیر، گل سرخ، مصطگی رومی ہر ایک نو ماشہ، دانہ الائچی کلاں ۶ تولہ، صندل سفید ۶ ماشہ، مصری ۳۰ تولہ
شہد ۲ تولہ، ورق نقرہ ۲ ماشہ، مشک خالص ایک ماشہ حسب معمول معجون بنا لیں۔ پھر زہر مہرہ سائیدہ ۲ ماشہ، دارچینی مقشر ایک تولہ داخل کریں۔ خوراک ۶ ماشہ ہمراہ دودھ گاؤ
ہو۔ اور خارجی طور پر حسب ذیل اجزا ملاکر لگائیں۔ روغن بیر بہوٹی، چربی سانڈہ، چربی شیر، چربی مینڈک صحرائی، روغن لونگ، روغن بیضہ مرغ ہر ایک ۲ ماشہ، رات کو سوتے
وقت دو ماشہ روغن لے کر عضو پر آدھے گھنٹہ آہستہ آہستہ مالش کریں۔ پھر بنگلہ پان گرم کرکے باندھیں اور صبح نیم گرم پانی سے دھو ڈالیں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) جواب ۲۴ پر عمل کیجئے۔ (حکیم ہمایوں (حکیم رفیق احمد نجیب آبادی)

(د) آپ جواب سوال ۲۳ والی گولیاں تیار کرلیجئے اور ایک گولی ... ماشہ میں ملاکر صبح اور رات کو سوتے وقت استعمال کیجئے۔ (حکیم ...)

(ہ) آپ کی شکایات باقاعدہ علاج سے دور ہو سکتی ہیں بہتر ہو کہ کسی مقامی لائق طبیب سے علاج کرائیں۔ (حکیم ...)

سوالات

ضوابط اندراج

(۱) ہر خریدار کو سال بھر میں ایک سوال درج کرانیکا حق حاصل ہو لیکن دو تین سال اس حق کا استعمال نہیں کیا جاسکتا۔

(۲) سوال دو سطروں سے ہرگز زیادہ نہیں ہونا چاہیئے۔

(۳) دو سطروں سے زیادہ کے لئے خریداروں کو بھی تین آنے فی سطر کے حساب بھیجنے چاہئیں۔

(۴) اگر آپ رسالہ کے خریدار ہیں تو دو آنے کے ٹکٹ بھیج کر تین سطری سوال درج کرا سکتے ہیں۔ زیادہ سطور کے لئے مزید تین آنے فی سطر کے حساب ارسال کرنے چاہئیں۔

(۵) چار سطروں سے زیادہ طویل سوال کبھی خاص حالت کے سوا جس کا فیصلہ جناب مدیر کر سکتے ہیں شائع نہیں ہو سکے گا۔

(۶) رسالہ کے خریداروں کو بھی سوال بھیجتے وقت نمبر خریداری اور پتہ ضرور لکھنا چاہیئے ورنہ تعمیل نہ ہوگی۔

(۷) سوال کی عبارت مختصر اور صاف ہونی چاہیئے۔ دفتر کو کاٹ چھانٹ کا اختیار بہر حال ہوگا۔

(۸) آئندہ ماہ سوال درج ہو جانے کی توقع زیادہ سے زیادہ ہر ماہ کی بیس تاریخ تک سوال دفتر میں پہونچ جانے کی صورت میں ہو سکتی ہے۔

(۹) ایسے سوالات رسالہ میں درج نہیں ہونگے جن کے لئے دوا خانہ یا رسالہ کے پرمٹ کارڈ استعمال کئے گئے ہوں +

مینجر "ہمدرد صحت"

(۴۸) میرے دانتوں کے درمیان درزیں پیدا ہو گئی ہیں جن کی وجہ سے ریشہ دار چیزیں پھنس جاتی ہیں۔ حکماء کرام کوئی ایسی دوا بتائیں جس کے لگانے سے درزیں مستقل طور پر بند ہو جائیں۔ (خریدار نمبر ۵۴۶۸)

(۴۹) مریض عمر ۲۰ سال۔ پیشہ طبابت۔ دو برس ہوئے جب سوزاک ہو گیا تھا۔ لاپروائی سے سوزاک نے یہاں تک ترقی کی کہ مثانہ پر ورم ہو گیا جس کی تکلیف ناقابل برداشت تھی۔ اور ٹیسیں پاخانہ کے مقام تک معلوم ہونے لگیں۔ ڈاکٹری علاج سے دو مہینہ میں پورا فائدہ ہو گیا۔ تین چار مہینے بعد ایک دفعہ کثرت سے مسالہ دار گوشت کھانے سے پھر مواد آنے لگا۔ جو اب تک چھیچھڑے کی شکل میں ہر مرتبہ پیشاب کے ساتھ نکلتا ہے۔ کبھی کبھی دوائی میں دھبہ لگ جاتا ہے۔ کچھ عرصہ سے سوزاک کی وجہ سے قوت باہ بھی کم ہو گئی ہے اور امساک بھی دن بدن کم ہوتا جاتا ہے۔ مریض کو آٹھ سال پہلے جب دو دفعہ سوزاک کی شکایت تھی اور نا تجربہ کاری کی، پھر بھی اس قدر شدت کی گٹھیا ہوئی۔ کہ گیارہ مہینے تک اس موذی مرض میں مبتلا رہا۔ انتہائی علاج و کوشش سے تنگ آکر وہ اسپرین کے ایک ماہ متواتر استعمال سے گٹھیا تو قطعی جاتی رہی۔ مگر اب بھی ٹھنڈی چیزوں سے کبھی کبھی کسی مقام پر درد ہونے لگتا ہے۔ (خریدار نمبر ۴۶۸۹)

(۵۰) مریض کی عمر ۳۰ سال ہے پاؤں میں لنگ ہونے کی وجہ سے چلنا پھرنا زیادہ نہیں ہو سکتا۔ گیارہ سال سے قبض ہے قوت خاص بالکل زائل ہو گئی ہے۔ دل بہت کمزور ہے ذرا سی محنت سے دل دھڑکنے لگتا ہے۔ (خریدار نمبر ۶۶۵۸)

(۵۱) میری عمر ۳۵ سال ہے۔ اب تک صحت اچھی رہی۔ ۵ بچے ہیں۔ لیکن ایک سال سے یکایک دھڑکن کی شکایت پیدا ہو گئی ہے جب اس کا دورہ ہوتا ہے تو سر میں چکر، دل کے مقام پر میٹھا میٹھا درد ہوتا ہے۔ قبض کی شکایت نہیں ہے مگر حافظہ کمزور ہو رہا ہے۔ سخت تکلیف یہ ہے کہ ذرا سی بات پر خوف اور ڈر معلوم ہوتا ہے۔ کم ہمتی اس قدر بڑھ گئی ہے کہ دشمن یا معمولی تشویشناک بات کے تصور سے روح کانپ جاتی ہے۔ اس سے پہلے کثرت جماع کی عادت رہی ہے۔ نبض کی رفتار فی منٹ اسی بار سے زیادہ نہیں ہے۔ خیالات پراگندہ رہتے ہیں۔ (خریدار نمبر ۴۵۰۰)

(۵۲) بارہ سال کی عمر سے تقریباً ۸ سال تک غیر فطری عادت میں مبتلا رہا اور ۱۴ سال کی عمر تک کثرت جماع کرتا رہا۔ ان اسباب سے پہلے سوزاک اور پھر جریان کی شکایت ہو گئی۔ عضو میں ہر قسم کی شکایت پیدا ہو گئی ہے۔ کثرت احتلام کی شکایت بھی ہے۔ تمام شکایتوں کا سبب بچپن کی بے اعتدالیاں ہیں۔ اس سے دماغ و نخاع اور اعصاب بے حد کمزور ہو گئے ہیں۔ والد کے انتقال سے دماغ خاص طور پر ماؤف ہوا۔ کثرت تفکرات کی وجہ سے دماغ میں حرارت بڑھ گئی ہے ضعف ہضم اور بخارات کے صعود سے دماغ پریشان ہو جاتا ہے۔ مالیخولیا کے سے اثرات پیدا ہو گئے ہیں عمر ۲۴ سال ہے شادی نہیں ہوئی۔ (خریدار نمبر ۵۰۰)

(۵۳) میری اہلیہ (عمر ۲۰ سال) چار سال سے کمر اور کولہے کے درد میں مبتلا ہے۔ یہ تکلیف زچگی کے بعد شروع ہوئی ہے اب تو یہ درد اتنا بڑھ گیا ہے کہ مریضہ اٹھنے بیٹھنے سے معذور ہے۔ داہنے کولہے میں زیادہ درد رہتا ہے اس وقت پانچ بچے کا حمل بھی ہے مریضہ کمزور اور دبلی ہے۔ (خریدار نمبر ۲۵۰۶)

(۵۴) میری اہلیہ کو زچگی کے ایک مہینہ بعد بیٹھی بغل میں ایک گانٹھ نکل آتی ہے۔ پندرہ دن میں بعض دواؤں سے گانٹھ تحلیل ہو جاتی ہے اس کے بعد تمام بدن پر ایسے دانے نکل آتے ہیں۔ جیسے منہ پر کیل یا مہاسے نکلتے ہیں یہ صورت بھی آٹھ دس دن کے بعد ختم ہو جاتی ہے۔ یہ حالت ہر زچگی کے بعد ہوتی ہے [illegible]۔ اطباء کرام اس مرض کے لئے کوئی مفید [illegible] بتائیں۔ (خریدار نمبر ۵۴۶۳)

(۵۵) میری عمر ۲۴ سال ہے پانچ سال سے [illegible]

دماغ نہایت کمزور ہیں ۔ کمر کے نیچے والے حصہ میں میٹھا میٹھا درد رہتا ہے۔ بدن میں سستی و سرعت انزال کی بھی شکایت ہے۔ کبھی کبھی پیشاب میں معمولی جلن بھی ہوتی ہے۔ سوزاک کبھی نہیں ہوا ۔ صرف آتشک ایک مرتبہ ہو چکی ہے۔ کوئی اولاد بھی نہیں ہوئی ۔ (خریدار نمبر ۴۹۰۰)

(۵۶) مجھے جولائی ۱۹۳۶ء میں لقوہ کی شکایت ہو گئی تھی ۔ ایک مہینہ تک علاج کرنے سے فائدہ ہو گیا تھا ۔ اب دوبارہ جولائی ۱۹۳۸ء میں یہ شکایت پیدا ہو گئی ہے ۔ عمر ۵۰ سال ہے ۔ کثرت ریاح کی شکایت ہے ۔ کوئی آسان اور مؤثر نسخہ تجویز فرمایا جائے ۔ (خریدار نمبر ۵۰۱۵)

(۵۷) میری اہلیہ کو کچھ مدت سے خفقان کا مرض ہو گیا ہے ۔ اکثر دل گھبراتا رہتا ہے ۔ ہاتھ اور پیر جلتے رہتے ہیں ۔ ماہواری خون نہیں آتا جس سے تکلیف بڑھ جاتی ہے ۔ گرم چیزوں کے استعمال سے مرض بڑھ جاتا ہے ۔ گھبراہٹ کے وقت پسینہ بھی آ جاتا ہے ۔ (خریدار نمبر ۷۷۳۹)

(۵۸) میرے ایک ۱۹ سالہ لڑکے کے دائیں طرف کنپٹی کے نیچے ایک سال سے ایک داغ نمودار ہوا ہے لوگ اسکو جذام کا داغ کہتے ہیں ۔ داغ کا مقام سُن ہے اسی طرف کے ہاتھ اور انگلیوں میں چیونٹیاں سی چلتی معلوم ہوتی ہیں ۔ آجکل ہر ہفتہ انجکشن دیا جا رہا ہے ۔ خاندان میں کسی کو یہ مرض نہیں ہوا ۔ (خریدار نمبر ۱۱۹)

(۵۹) ایک مریض تقریباً ۱۰ سال سے کلانی فوطہ لحمی میں مبتلا ہے ۔ دونوں فوطوں میں سختی ہے لیکن درد نہیں ہے ۔ مریض آپریشن کرانا نہیں چاہتا ۔ التماس ہے کہ کوئی پیٹنٹ یونانی یا ڈاکٹری دوا ایسی بتائی جائے جس سے جلد فائدہ ہو ۔ اور جس کا استعمال آسان ہو ۔ (خریدار نمبر ۴۹۹۹)

(۶۰) مریض کے پیشاب کی رپورٹ (کلکتہ میڈیکل کالج) یہ ہے " حالت تیزابی ، ثقل نوعی ۱۰۲۲ ، رطوبت بیضیہ خفیف اور اجزائے مرکبات گردہ ، نیز خون اور پیپ کے سفید دانے اور جوہر گردہ بھی خفیف " پہلے شکر بھی آتی تھی ۔ اب بند ہے مرض کی تکلیف ہمیشہ رہتی ہے اگر گرمی زیادہ ہو جاتی ہے ۔ حاذقین توجہ کریں علاج یونانی چاہیئے ۔ (خریدار نمبر ۵۷۰۱)

(۶۱) درد شکم معدہ کا سہل نسخہ درکار ہے ۔ ہاضمہ اور قبض کی کوئی شکایت نہیں ۔ ریاح خارج ہونے سے آرام رہتا ہے ۔ مریض کی عمر ۴۰ سال ہے ۔ (خریدار نمبر ۵۳۱۰)

(۶۲) میری عمر ۱۹ سال ہے ۔ ڈیڑھ سال تک رنج و غم کا سامنا رہا ہے ۔ درمیان میں تقریباً دو مہینے بخار آیا تھا ۔ اب ہر وقت طبیعت کسل مند رہتی ہے ۔ کام کرنے کو طبیعت نہیں چاہتی ۔ صبح شام کھانسی کا ہے خشک گا ہے تر اٹھتی ہے اور ہلکی سی حرارت ہو جاتی ہے ۔ پیشاب زردی مائل ہوتا ہے بعض دفعہ قبض کی شکایت ہو جاتی ہے ۔ دماغ پریشان رہتا ہے بھوک خوب ہے شہر میں رہائش ہے ۔ (خریدار نمبر ۱۴ ۴۹)

(۶۳) میرے بھائی کو ۹ سال سے سوزاک ہے لیکن ابھی تک مکمل صحت نہ ہوئی ۔ آجکل کبھی کبھی جاڑے سے بخار ہو جاتا ہے اور فوطے ورم کر آتے ہیں ۔ کچھ دن بعد ورم کم ہو جاتا ہے ۔ لیکن دبانے سے درد معلوم ہوتا ہے گلا و گردن میں درد رہتا ہے ۔ ہاضمہ درست نہیں ۔ (خریدار نمبر ۶۶۷۶)

(۶۴) میرا بھائی (عمر ۱۴ سال) گذشتہ ۶ برس سے مرگی کی بیماری میں مبتلا ہے ، مرض کی ابتدا اس طرح ہوئی کہ پہلے وہ رات کو ڈر جایا کرتا تھا اور چیخیں مار کر رو دیتا تھا ۔ پھر ایک دفعہ دو تین سیڑھیوں سے وہ گر کر بیہوش ہو گیا ۔ چوٹ اسے ظاہراً طور پر کسی جگہ نہیں لگی تھی ۔ لیکن پانچویں چھٹے مہینے بے ہوشی کا دورہ پڑتا تھا ۔ اس کے بعد دو تین مہینے میں پڑتا رہا ۔ اب تو ہفتہ میں ایک دو دفعہ تک نوبت پہونچ گئی ہے ۔ پچھلے دنوں دو دفعہ اُسے نیند میں دورہ پڑ گیا ۔ دورہ سے پہلے اگر وہ بیٹھا ہو تو اٹھ کر ضرور کھڑا ہو جاتا ہے اور ہمیشہ آگے کی طرف گرتا ہے ۔ منہ سے جھاگ نہیں آتے ۔ خدا کے لئے کوئی مجرب نسخہ بتلایئے ۔
(خریدار نمبر ۱۱ ۱۸)

(۶۵) میرا عزیز لڑکا جس کی عمر ۱۶ سال ہے اور جو کالج میں پڑھتا ہے ، چھ سال سے نزلہ میں مبتلا ہے ۔ سانس رک کر آتا ہے ناک ہمیشہ بند رہتی ہے ۔ بہت سے علاج کئے لیکن فائدہ نہیں ہوا ۔ ایک مہینے سے نزلہ چھاتی پر گرتا ہے ۔ جگر کمزور ہے ۔ ہاضمہ درست نہیں ۔ (خریدار نمبر ۶۲۴۲)

(۶۶) ایک مریضہ جس کی عمر ۲۰ سال ہے ، ۴ سال پہلے بخار میں مبتلا ہوئی ۔ چار مہینے کے بعد جوڑوں میں درد شروع ہوا ۔ یہ حالت دو مہینے تک ہی پھر گردے میں درد ہوا ، پیشاب میں ریت آنے لگی اور ساتھ ساتھ پانی ملے ہوئے خون جیسی تے آنے لگی ، اب پھر جوڑوں میں درد شروع ہو گیا ہے ۔ ہاتھ پاؤں کے ناخن نیلے ہو گئے ہیں ۔ ہاضمہ خراب ، آنکھیں زرد اور خون کم ہے ۔ سر میں سخت درد رہتا ہے ۔ جناب ڈاکٹر سعید صاحب بریلوی ضرور توجہ فرمائیں ۔ (خریدار نمبر ۶۰۷۶)

(۶۷) مجھے ایک ایسا نسخہ درکار ہے جس سے دانت آسانی سے اکھڑ جائے اور کوئی تکلیف نہ ہو ۔ بلکہ انگلی سے دانت نکالا جا سکے ۔ (خریدار نمبر ۵۴۶۱)

(۶۸) پوٹاشیم پرمگنیٹ پانی میں ملا کر پینے سے کیا کیا فوائد حاصل ہوتے ہیں اور اسکی کتنی مقدار استعمال کرنی چاہیئے ۔ (خریدار نمبر ۴۶۶۰)

(۶۹) میرے ایک عزیز کا گلا کئی سال سے پھولتا جا رہا ہے یعنی گھیگا ہو گیا ہے ۔ پہلے تو بہت چھوٹی صورت میں تھا ۔ لیکن اب اس نے خاصی بڑی صورت اختیار کر لی ہے اور برابر بڑھ رہا ہے ۔ بہت سے قابل حکیموں کے علاج کئے ۔ لیکن فائدہ نہیں ہوا ۔ (خریدار نمبر ۴۰۶۴)

(۷۰) میری عمر ۶۴ سال ہے ۔ عرصہ ایک سال سے کچھ بہرا پن ہو گیا ہے ۔ کوئی مجرب نسخہ جو دل و دماغ کو تقویت بھی دے تجویز فرمایا جائے ۔ بواسیر کی وجہ سے اکثر قبض کی شکایت بھی رہتی ہے ۔ (خریدار نمبر ۵۰۳۹)

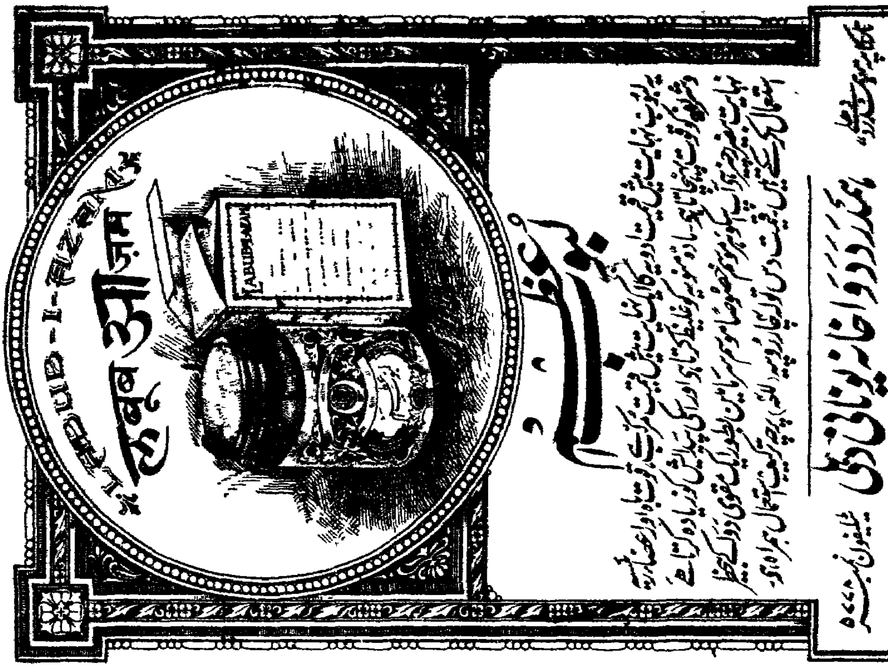
(۷۱) دق و سل میں لہسن کے فوائد اور اس کا طریقہ استعمال کیا ہے ۔ کیا اس کا استعمال ہر موسم میں یکساں فائدہ دیتا ہے ۔ اگر اس کے استعمال سے خدانخواستہ کوئی مضر اثر معلوم ہو تو اس کی اصلاح کس طرح کی جائے ؟ دق و سل کا مکمل علاج کیا صرف لہسن سے ہو سکتا ہے ۔ یا اس کے ساتھ اور دوائیں بھی مریض کو استعمال کرانی چاہئیں ؟ ۔ (خریدار نمبر ۶۱۱۶)

بقیہ صفحہ ۴۶ یہ ہے ۔ (د) موتیانی ۱ تولہ ، کشتہ فولاد سفید ۳ ماشہ ، کشتہ صدف ۶ ماشہ ، کشتہ نقرہ ۲ ماشہ ، عقرقرحا ۱ ماشہ ، سونٹھ ۱ ماشہ ، زعفران ۲ ماشہ ، جیل ۲ ماشہ ، جائفل ۲ ماشہ ، صندل سفید ۱ ماشہ ، لونگ ۲ ماشہ ، موصلی سفید ۲ ماشہ ، تال مکھانہ ہر ایک ایک تولہ ، سب چیزوں کو کوٹ چھان کر آب گل کھار میں ... کھرل کر کے چنے کے برابر گولیاں بنائیں اور ایک ایک گولی صبح و شام گائے کے دودھ کے ساتھ استعمال کریں اور بیرونی استعمال کے لئے ... طلاء اعظم لگائیں ۔ (حکیم ...)

درس صداقت

"خدا خوب جانتا ہے کہ ملک کی خدمت کس طرح انجام دے رہا ہوں، یاد رکھو اگر تم نے ذرہ برابر بد دیانتی کی تو قیامت کے دن تمہارا گریبان ہوگا اور میرا ہاتھ ہوگا"

شہید فن ہمدرد خلائق حکیم حافظ عبد المجید رحمۃ اللہ علیہ بانی ہمدرد دواخانہ دہلی





مفصل شاندار باتصویر فہرست مفت طلب فرمائیے۔ جس میں ہر مرض کا علاج درج ہے

حب طاعون عنبری

یہ گولیاں طاعون کے لئے اکسیر ثابت ہوئی ہیں بطور حفظ ماتقدم اگر اس کا استعمال کیا جائے تو بفضلہٖ تعالےٰ طاعون سے محفوظ رکھتی ہیں قیمتی ادویہ سے تیار شدہ ہیں زمانہ طاعون میں اس کا ہر گھر میں ہونا ضروری ہے۔

ترکیب استعمال، بحالت مرض دو دو صبح۔ دوپہر شام پانی یا عرق گلاب کے ساتھ استعمال کریں۔ بطور حفظ ماتقدم دو گولیاں صبح کو کھائیں +

قیمت فی درجن چھ ۶/ آنے +

روغن ناصور

دنیا میں ناصور کیلئے بہترین دوا ہے، ہزاروں مایوس العلاج مریض اس کے استعمال سے فائدہ اٹھا چکے ہیں۔ بیخطا اور مجرب ہے +

ترکیب استعمال، ناصور کو نیم کے پانی سے یا صابن سے صاف کرکے اس دوا کے تین چار قطرے ٹپکائیں یا روئی کی بتی میں یہ لگا کر بتی کو ناصور میں رکھیں، قیمت فی شیشی ڈیڑھ روپیہ (عہ/۸)

نوٹ: شیشی کو بوقت استعمال ہلا لینا چاہیئے +

معجون اوجاع

یہ معجون ہر قسم کے ریاحی درد کے لئے اکسیر صفت ہے۔ خصوصاً گھٹیا۔ نقرس کے پرانے سے پرانے اس سے حیرت انگیز طور پر صحتیاب ہو چکے ہیں۔ اس معجون کی سب سے بڑی صفت یہ ہے کہ غلیظ مواد کو اجابت کی راہ خارج کرتی ہے، قبض کشا بھی ہے +

قیمت فی تولہ صرف دو آنے (۲/)

جوہری

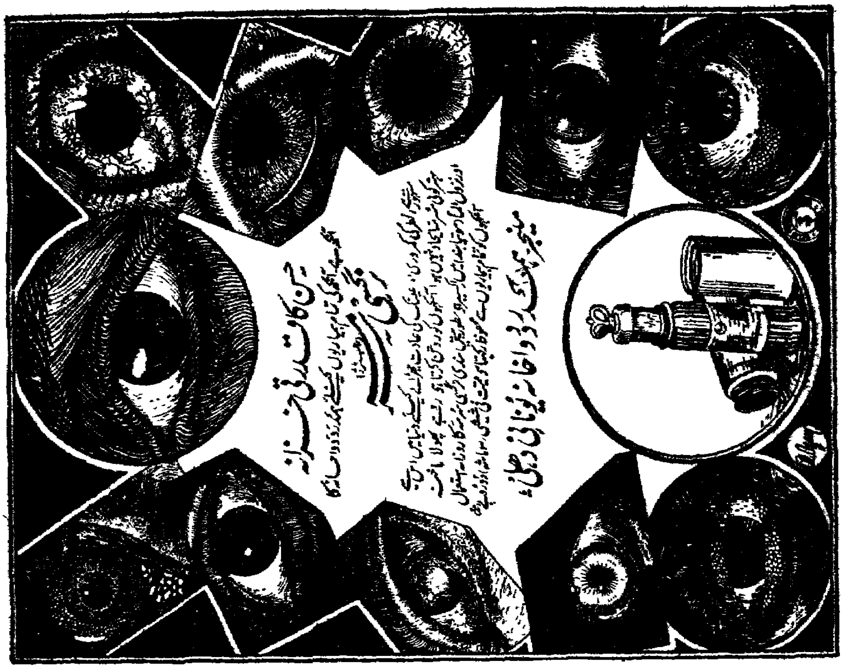
امراض سوداوی مثلاً آتشک وگھٹیا وغیرہ کیلئے ایک کامیاب اور نفیس دوا ہے آتشک خواہ نیا ہو یا پرانا دونوں کیلئے نہایت مفید ہے۔ رعشہ، فالج، وغیرہ آتشک کے نتائج سے محفوظ رکھتی ہے +

ترکیب استعمال۔ یہ دوا کیپ شول میں محفوظ ہے اس کو احتیاط سے پانی سے نگل لیا جائے تاکہ دوا کا اثر منہ میں نہ ہو سکے۔ غذا میں دودھ مکھن وغیرہ کا استعمال حسب برداشت کرنا چاہیئے فی خوراک ۱/



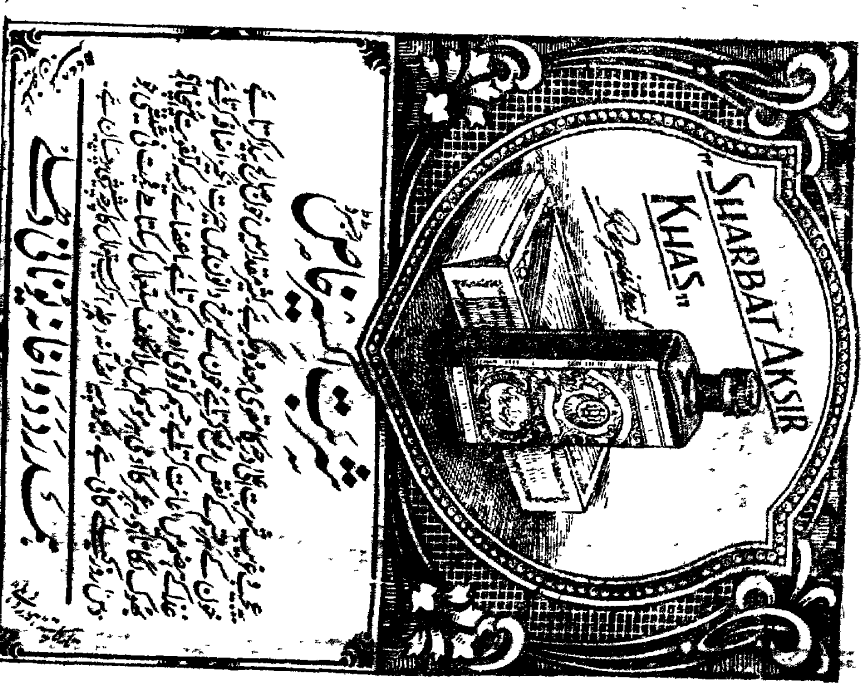


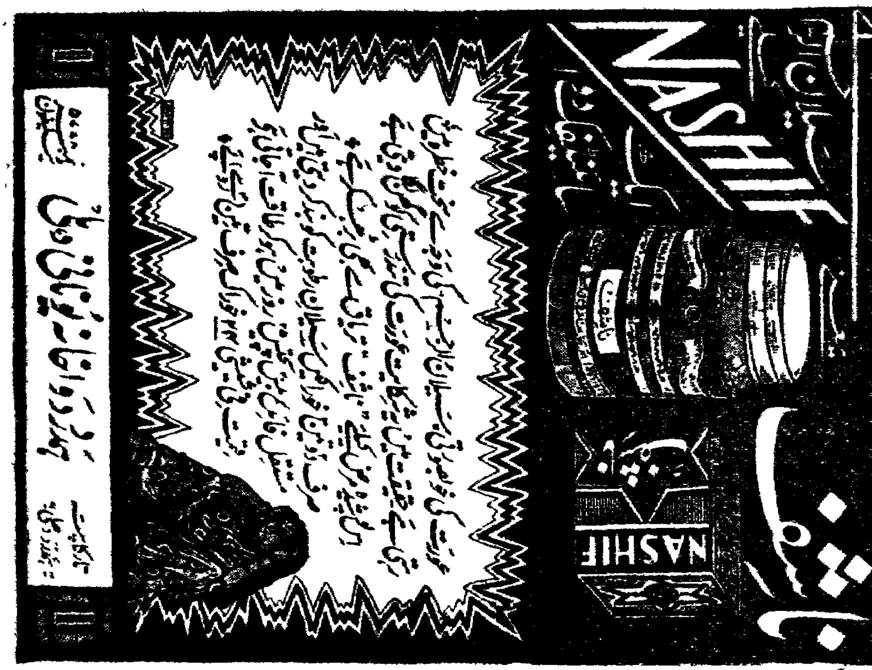
مفصل شاندار باتصویر فہرست مفت طلب فرمائیے جس میں ہر مرض کا علاج درج ہے


ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی


ERQ-I-SOZAK
NO 415
عرق سوزاک
ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی




SHARBAT AKSIR
KHAS
Registered

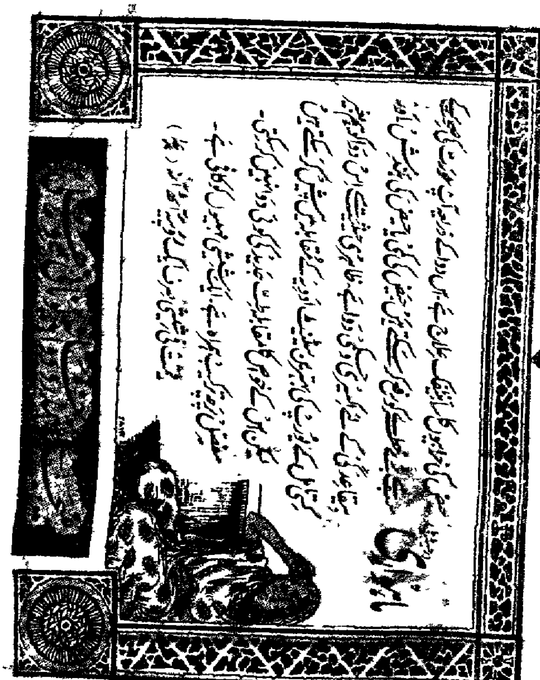


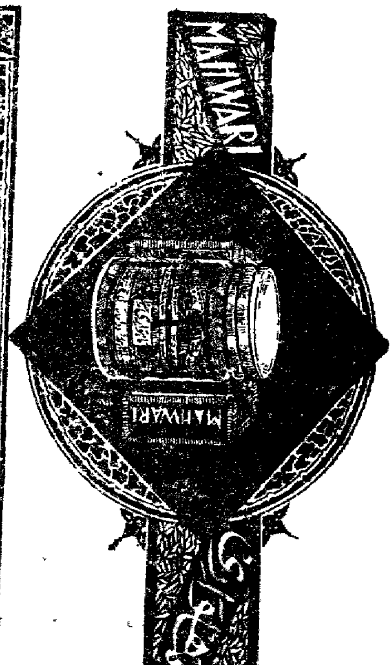


اعلیٰحضرت حضور نظام خلد اللہ ملکہ جس دواخانہ کی ادویہ استعمال فرماتے ہیں وہ ملک کے شہر کا مقبول خاص و عام اور طب یونانی کا سچا خادم
ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی ہے۔ یاد رکھیے ہمدرد دواخانہ ایک ہی ہے اس کا کسی مقام یا غیر مقامی دواخانہ سے کسی قسم کا تعلق نہیں ہے

مینیجر ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

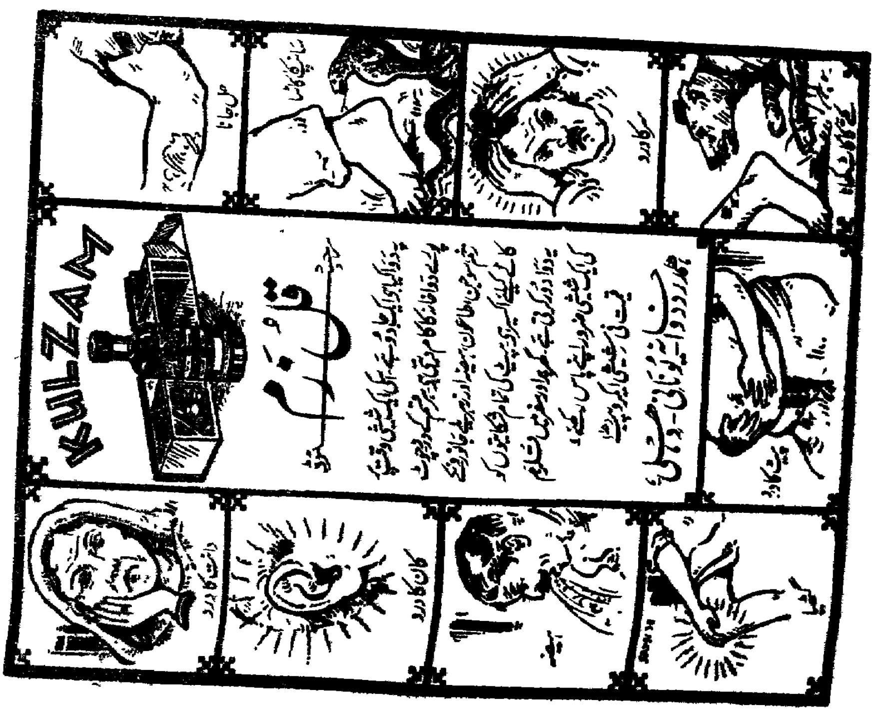






مفصل اور شاندار با تصویر فہرست مفت طلب فرمائیے جس میں ہر مرض کا علاج درج ہے

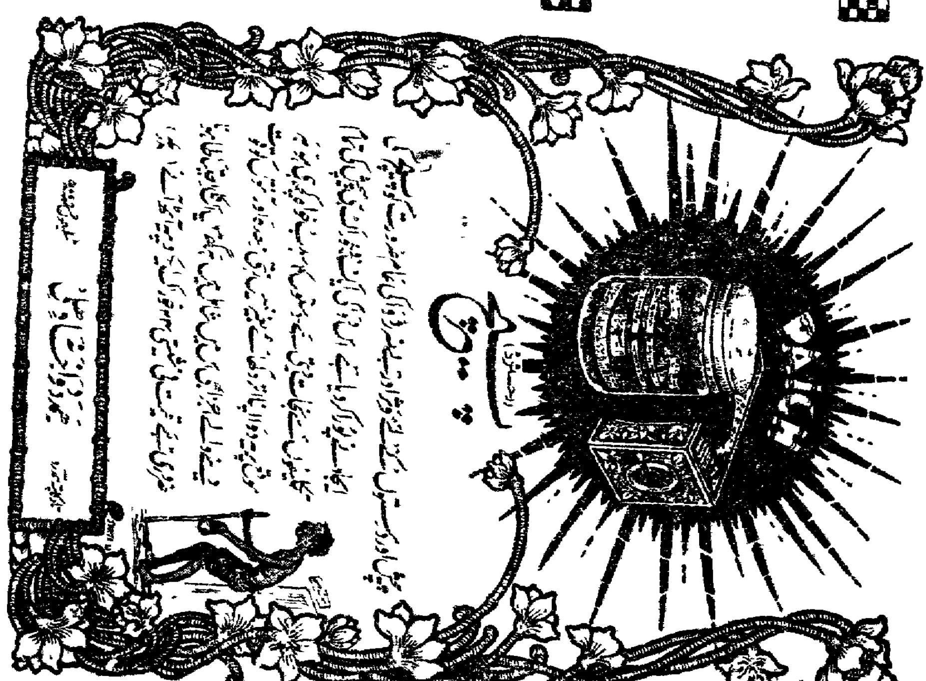




گذشتہ سال ہمدرد دواخانہ دہلی سے جتنے مریضوں نے دوا حاصل کی ان کی تعداد

۶،۰۹۸۱۷ چھ لاکھ نو ہزار آٹھ سو سترہ ہے


MISAL



فسادِ خون پھوڑے پھنسی کیلئے دو نایاب دوائیں

معجون مصفّی خاص

یہ معجون فسادِ خون پھوڑے پھنسی کے لئے اکسیر ثابت ہوئی ہے چند ہی روز میں خون کو صاف کرکے بدن کو کندن بنادیتی ہے۔ دیرینہ سے دیرینہ امراض اپنے حیرت انگیز کرشمہ سے اچھے کرتی ہے۔ خارش کو رفع کرتی ہے آتشک کے لئے نہایت مفید ہے۔ زخموں کو خشک کرکے جانفرسا تکلیف سے نجات دیتی ہے گھٹیا کے درد اور جذام میں بھی اس کا کامیاب تجربہ کیا گیا ہے۔ عجیب چیز ہے۔ قیمت فی ڈبیہ دس تولہ دو روپیہ آٹھ آنہ (عہ)

ترکیب استعمال، چھ ماشہ یہ معجون شربت عشبہ خاص ۴ تولہ پانی ملاکر استعمال کریں۔ ترش اور گرم اشیاء سے پرہیز ضروری ہے ❊

شربت عشبہ خاص

عشبہ کے بےنظیر خواص طبِ قدیم و جدید میں مسلّم ہیں، درحقیقت عشبہ امراضِ خون کی مفید ترین دوا ہے ہمدرد دواخانہ میں اس کا شربت خاص اہتمام سے بنایا گیا ہے اور اسمیں دوسری مفید ادویہ شامل کرکے اسکے خواص میں غیر معمولی اضافہ کردیا گیا ہے۔ خون کو صاف کرکے بدن کی خارش اور پھوڑے پھنسیوں کو چند ہی روز میں آرام کرنا اسکا معمولی کرشمہ ہے۔ اگر آپ خدانخواستہ گھٹیا کے درد اور جذام میں مبتلا ہیں تو اس شربت کی شفابخشی ملاحظہ فرمائیں، ترکیب استعمال چار تولہ یہ شربت بقدر ضرورت پانی ملاکر "معجون مصفّی خاص" چھ ماشہ کھاکر اوپر سے شربت پی لیجئے۔ قیمت فی بوتل (۲۰ یوم کی دوا) دو روپے (عہ)

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

معجون سپاری پاک

خواص باہ کو قوت دیتی ہے۔ سرعت کو زائل کرتی ہے
عورتوں کے جریان کی مخصوص دوا ہے استقرار حمل میں مدد
ہے عورتوں کی عام کمزوری کو رفع کرتی ہے۔ نہایت مفید
اور مجرب دوا ہے۔ ترکیب استعمال ایک تولہ یہ معجون پاؤ بھر
دودھ کے ساتھ یا تنہا استعمال کیجاتی ہے۔ ترشی
وبادی کا پرہیز۔ قیمت فی سیر پانچ روپے
قیمت فی تولہ ایک آنہ (۱؍)

معجون حمل عنبری علوی خانی

خواص جن عورتوں کا حمل ساقط ہو جاتا ہو یا بچہ ام الصبیان
میں مبتلا ہو کر ضائع ہو جاتا ہو اُنکے لئے بہت مفید ہے
تیسرے مہینے حمل کے سے اس کا استعمال شروع کیا جائے
پورے دنوں کے بعد بچہ پیدا ہوگا اور آفات سے محفوظ رہیگا
یہ معجون قیمتی اجزا سے بنائی جاتی ہے۔ عمدہ چیز ہے
ترکیب استعمال ۵ ماشہ یہ معجون عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ
شربت انار شیریں ۲ تولہ یا تنہا پانی کے ساتھ صبح استعمال
کی جائے + قیمت فی سیر چالیس روپے +

عرق روح افزا نمبر ۳۷۲۱

دل و دماغ اور جگر کو نہایت قوت بخشتا ہے۔ معدہ کی ہر قسم کی خرابی کی اصلاح
کرتا ہے اور ہاضمہ کو جید قوی کرتا اور اعلیٰ درجہ کا مشتہی ہے۔ غذا کو جزو بدن بناتا
خون صالح کثرت سے پیدا کر کے چہرے کو خوش رنگ کرتا ہے سستی
اور کاہلی کو دور کر کے طبیعت میں بشاشت اور شگفتگی اور جسم میں
چستی و تازگی پیدا کرتا ہے ہر قسم کے ضعف کو خواہ کسی وجہ سے ہو رفع
اور گئی ہوئی طاقت کو واپس لاتا ہے۔ مایوسین باہ کے لئے اکسیر کا
حکم رکھتا ہے۔ سالہا سال تجربہ کیا ہمیشہ تیر بہدف ثابت ہوا ہے۔
قریب قریب ہر مزاج پر یکساں فائدہ رکھتا ہے۔ بلا قید موسم استعمال
کیا جاتا ہے نہایت ہی جانفشانی اور خاص اہتمام سے تیار کیا جاتا ہے
قابل استعمال اور عدیم المثال قیمت فی بوتل تین روپے (۳)

ترکیب استعمال

۴ تولہ میں ۹ ماشہ مصری ملا کر صبح یا سہ پہر کے وقت استعمال
کریں۔ ترش اور ثقیل چیزوں سے پرہیز +

عرق عنبر

خواص اعضائے رئیسہ کو قوت دیتا ہے۔ غشی کو دور کرتا ہے
اور زائل شدہ قوت کو جلد واپس لے آتا ہے اور جو اسیر اور خون کی
کثرت سے جو ضعف پیدا ہو جاتا ہے اس کو دور کرتا ہے باہ کو قوت دیتا ہے
فوری اثر کرتا ہے + ترکیب استعمال ۵ ماشہ عرق میں
ایک تولہ شربت انار شیریں ملا کر پئیں یا دوسری مناسب
ادویات کے ساتھ استعمال کریں۔ بادی ترش اشیاء سے پرہیز
قیمت فی بوتل دو روپے آٹھ آنے (۲؍۸)


MAJUN MUQAWWI RAHM
معجون مقوی رحم
یہ اکسیری دوا عورتوں کی عام صحت جسمانی کو
ٹھیک کرنے کے علاوہ ان کی بہت سی شکایتوں کو کھو دیتی ہے۔ سیلان الرحم (لیکوریا)
سیلان غدہ دی اور عورتوں کے اندرونی اعضا تناسل کے ورموں کو حیرت انگیز
طریقے سے دور کر دیتی ہے۔ رحم اور اس کے متعلقہ اعضا مثلاً خصیۃ الرحم اور نلوں کو
قوت پہنچاتی ہے۔ ایام ماہواری کی خرابیاں اسکے استعمال سے کافور ہو جاتی ہیں اگر
خون زیادہ یا کم آتا ہو تو اس کو ٹھیک مقدار میں کر دیتی ہے۔ اختناق الرحم (ہسٹریا) کی
مریض عورتوں کو بھی اس سے بہت فائدہ پہنچتا ہے۔ عورتوں کو اس عجیب دوا کے فائدہ سے
محروم نہیں رہنا چاہیے پرچہ ترکیب استعمال ہمراہ ہے۔ قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنے ہے
ہمدرد دواخانہ یونانی، دہلی


روغن بے نظیر
سر کے بالوں اور دماغ کی بیماریوں کیلیے
طب یونانی کا بہترین تیل ہے
بالوں کی چمک اور سیاہی کا محافظ ہے
درد سر، نزلہ، زکام کیلیے بمنزلہ اکسیر ہے
بے ضرر، خوش رنگ و خوشبودار ہے
مقوی دماغ ادویہ سے کیمیائی اصول پر تیار ہوتا ہے
قیمت فی شیشی بارہ آنے
ملنے کا پتہ: ہمدرد دواخانہ یونانی، دہلی
BENAZIR HAIR OIL
HAMDARD

حفظ صحت اور طب

کا نامور مصور رسالہ

ہمدردِ صحت

بیاد

شہیدِ فن ہمدردِ خلائق حکیم حافظ عبدالمجید مرحوم دہلوی

بانی ہمدرد دواخانہ دہلی

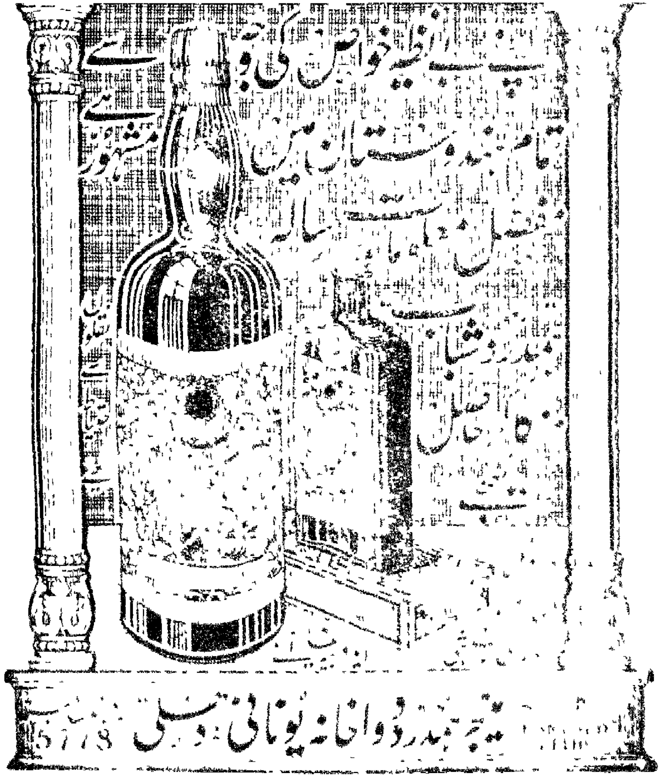
مرتبہٗ

حکیم حاجی عبدالحمید دہلوی

مقام اشاعت ۔ ہمدرد منزل لال کنواں دہلی

سالانہ ایک روپیہ

نومبر ۱۹۳۸ء


ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی
5778



جلد ۷ | نومبر ۱۹۲۸ء | نمبر ۵

فہرست مضامین

عکسی تصاویر: (۱) ایبرس پیپرس کا پہلا صفحہ (۲) امحوطب (مصر قدیم کا طبی دیوتا) (۳) بھیڑ کے جگر کا ماڈل (بابل کے کھنڈرات) ... انسانی جگر کا نمونہ (۳۰۰ سال قبل مسیح) (۵) پشمینہ والا دریائی بیل

سالانہ ایک روپیہ ... ممالک غیر ... فی پرچہ ڈیڑھ آنہ

...خریداران رسالہ صحت کی خدمت میں التماس ہے کہ خط و کتابت ...

منیجر

ہمدرد صحت کی اشاعت خاص

دِق و سِل

ہمدرد صحت کا یہ خاص نمبر علم و فن کا ایسا کارنامہ ہے جسکی نظیر مشرقی زبانوں میں مشکل ہی سے ملیگی۔ اس میں دق و سل کے متعلق ایسے پہلوؤں پر بحث کی گئی ہے جو اس سے پہلے تاریکی میں تھے۔ یہ نمبر نہ صرف طبیبوں، ویدوں اور ڈاکٹروں کے لئے جدید و قدیم معلومات و معالجات کا مخزن ہے۔ بلکہ یہ ان لوگوں کے لئے بھی انتہائی کارآمد ثابت ہوگا جو عوام کی بھلائی کے معاملات سے دلچسپی رکھتے ہیں۔ اس کا مطالعہ ان کے سامنے ہندوستان کی حالتِ زار کا صحیح نقشہ پیش کر دیگا اور ان کو ممالک غیر سے اپنے ملک کی حالت کا مقابلہ کرنے میں کوئی دشواری نہیں رہیگی۔ کیونکہ ہمدرد صحت ہی ایک ایسا رسالہ ہے جسے دنیا بھر کے ماہرین فن کی قلمی خدمات حاصل ہیں۔ چنانچہ اس نمبر میں یورپ، امریکہ، آسٹریلیا وغیرہ بر اعظموں کے پندرہ سے زیادہ ماہرین فن نے مضامین لکھے ہیں صرف اسی حقیقت سے آپ کو اس نمبر کے افادہ کا اندازہ ہو جائیگا ہندوستان کے ماہرین میں سے تقریباً سو ماہرین ایسے ہیں جنہوں نے اس اشاعت کے اوراق کو زینت دی ہے۔ ان قلمی معاونوں میں طبیب ادیب، مزاحیہ نویس اور شاعر غرض سب ہی شامل ہیں۔ یہ نمبر ان اصحاب کو بھی دعوت فکر دیگا۔ جو ہر معاملہ کو صرف علمی نقطۂ نظر سے دیکھنے کے عادی ہیں۔ دق و سل نمبر ادبی ذوق رکھنے والوں کی تسکین بھی پوری طرح کر دے گا اور ان کو یہ محسوس کرا دیے گا کہ علم و ادب کو کس کس طرح سمویا جا سکتا ہے۔ یہ نمبر ان مریضوں کے لئے چراغ ہدایت کا کام دیگا جو اس وقت اس موذی مرض کی کسی نہ کسی شکل میں مبتلا ہیں۔ یہ اشاعت خاص ان گھرانوں کو ہلاکت کے غار میں گرنے سے بچا سکے گی جن میں دق کی اموات ہو چکی ہوں، اور تیمارداروں کو دق کے بیماروں کی تیمارداری سکھائے گی۔ غرض یہ اشاعت کیا ہے۔ دق و سل کی ایک ایسی انسائیکلوپیڈیا ہے جس میں اس موضوع پر ہر عنوان سے بحث ملے گی۔ فہرست مضامین ہمارے اس دعوے کی تصدیق کے لئے کافی ہے۔

اگر آپ اس عظیم الشان نمبر کو حاصل کرنا چاہتے ہیں تو آج ہی اس کا بندوبست کیجئے اسکے حاصل کرنے کی دو صورتیں ہیں:-

(۱) یا تو آپ ایک روپے کا منی آرڈر یا ایک روپے کے ٹکٹ لفافہ میں رکھکر بھیج دیجئے اس صورت میں نہ صرف یہ دق و سل نمبر آپ کے پاس پہونچ جائیگا بلکہ اگست ۳۸ء سے جون ۳۹ء تک گیارہ مہینے کے رسالے ہر مہینے آپ کے پاس پہونچتے رہیں گے۔ اور آپ کے پاس جون ۳۹ء میں ہمدرد صحت کی ایک عظیم الشان جلد موجود ہوگی جس کی ضخامت گیارہ سو صفحات سے کسی طرح کم نہ ہوگی اور آپ حیرت کریںگے کہ ایک روپیہ میں اتنا علمی اور فنی مواد کس طرح دیا جا سکتا ہے۔

(۲) اگر آپ کو صرف دق و سل نمبر مطلوب ہے تو اسکی قیمت کے ٹکٹ (مع محصول ڈاک ۱ر) لفافہ میں رکھکر آج ہی بھیج دیجئے چند ہی روز میں آپ کے سامنے یہ عظیم الشان نمبر موجود ہوگا۔

قیمت اعلیٰ ایڈیشن بارہ آنے (۱۲)

قیمت معمولی ایڈیشن آٹھ آنے (۸)

قیمت سالانہ مع اشاعت خاص معمولی صرف ایک روپیہ

مینیجر ہمدرد صحت ہمدرد منزل لال کنواں دہلی

ہمدرد صحت کا دق و سل نمبر یورپ اور امریکہ کے مشاہیر فن کی نظر میں

ڈاکٹر ایچ ای الطاس

ڈاکٹر ایچ ای الطاس

ڈاکٹر ہیوری سودن

ہیوری سودن

سر رابرٹ فلپ ایڈنبرگ یونیورسٹی اسکاٹ لینڈ

ڈیر سر

مجھے افسوس ہے کہ طبیعت کی ناسازی اور ڈاکٹروں کے مشورہ کے باعث میں آپ کے پانچویں جولائی کے مراسلہ کا جواب نہ دے سکا۔ اسی خط کے بعد "ہمدرد صحت" کا خاص ٹیوبرکلوسس نمبر بھی پہونچا۔

اب میں مسرت کے ساتھ اس حیرت انگیز اور ضخیم "ٹیوبرکلوسس نمبر" کے لئے جو آپ نے شائع کیا ہے آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اور آپ کو اس وسیع جدوجہد پر مبارکباد دیتا ہوں جو کہ آپ نے ہندوستان کے باشندوں میں دق کے خلاف جنگ کرنے کے لئے جاری کی ہے اور جس کی بڑی شہادت آپ کے رسالہ میں موجود ہے۔

روئے زمین کی دوسری قوموں کی طرح ہندوستان کو بھی اس بڑے مسئلہ کا مقابلہ کرنا ہے۔ میں خلوص کے ساتھ یقین کرتا ہوں کہ اس جہاد میں شریک ہو کر جس کو میرا یحییٰ لنس والسرائن نے شروع کیا ہے آپ کو بھی اس خطرناک مرض کی روک تھام میں وہی کامیابی حاصل ہوگی جو دوسری قوموں نے اپنے علم اور استقلال سے حاصل کی ہے۔

مجھے افسوس ہے کہ سردست میں کوئی دوسرا مضمون آپ کے رسالہ کے لئے نہیں لکھ سکا لیکن ایک دوسرے پیکٹ میں میں آپ کو اپنے مجموعہ مضامین کی ایک جلد بھیج رہا ہوں جو میں نے ٹیوبرکلوسس کے متعلق جمع اور شائع کئے ہیں۔ مجھے امید ہے کہ آپ ہندوستان میں جو کوشش کر رہے ہیں اس کے ساتھ میری ہمدردی کی نشانی کے طور پر آپ اسے قبول کریں گے۔"

آپ کا مخلص

(سر) رابرٹ فلپ

ڈاکٹر جازف ہولوس۔ ایم۔ ڈی۔ نیویارک

ڈیر مسٹر حمید

میں آپ کے رسالہ "ہمدرد صحت" کے پہونچنے پر آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ مجھے اتنے بہترین طور پر مرتب کئے ہوئے رسالہ کے دیکھنے کی مسرت حاصل ہوئی ہے۔ میں نے نہایت غور کے ساتھ اس کے تمام صفحات دیکھے اور ہر صفحے کے ساتھ مجھ پر یہ حقیقت زیادہ واضح ہوتی گئی کہ میری تعلیم میں کچھ کمی ہے کہ میں یہ زبان نہیں جانتا۔ اس سے پہلے میں نے یہ کمی کبھی محسوس نہیں کی تھی۔ لیکن اب میرا دل چاہتا ہے کہ کاش میں اسے پڑھ سکتا اور سمجھ سکتا۔ بہرحال انگریزی فہرست مضامین سے مجھے یہ معلوم ہو گیا کہ اس کے اندر کیا چیزیں ہیں۔ اور میں شک کے بغیر یہ کہتا ہوں کہ اس میں آپ نے بہترین مواد جمع کرنے کا انتظام کیا ہے۔ اپنے نام کو ایسے محترم اور مستند مستقل بااعتماد دیکھ کر میں فخر محسوس کرتا ہوں۔

آپ اپنے ملک میں ٹیوبرکلوسس کے انسداد کے لئے عظیم خدمات انجام دے رہے ہیں۔ اگر آپ خون کو جراثیم امراض سے محفوظ کرنے کے خاص طریقہ میں دلچسپی رکھتے ہیں تو میں بڑی خوشی کے ساتھ ہر ممکن طریقہ پر اپنی خدمات پیش کرتا ہوں۔

ہمدرد صحت کا دق و سل نمبر اور اصحاب فن!

جناب حکیم محمد حسن صاحب قرشی ایڈیٹر مشیر الاطبا لاہور

ہمدرد صحت ہندوستان کے ممتاز اور بلند پایہ علمی رسائل میں سے ہے جو طب قدیم کی حقیقی خدمت انجام دے رہا ہے۔ حال ہی میں دق و سل پر اس کا ایک خاص نمبر شائع ہوا ہے جو اپنی ظاہری و معنوی خوبیوں کی وجہ سے بیحد جاذب نظر ہے۔ اس کے لیے ہندوستان اور دیگر ممالک کے مشہور اور فاضل ڈاکٹروں کے بلند پایہ اور محققانہ علمی و عملی مضامین حاصل کیے گئے ہیں۔ اور پھر بہترین قابلیت کے ساتھ ان کو ترتیب دیا گیا ہے

زمانۂ حال کے لحاظ سے جس قدر کہ ضرورت تھی اسی قدر دق و سل کے ہر پہلو پر جدید و قدیم معلومات فراہم کیے گئے ہیں۔

ہمارے خیال میں ہندوستان کے موجودہ حالات کے پیش نظر جبکہ دق و سل اور اس قسم کے خطرناک امراض روز افزوں ترقی کر رہے ہیں۔ ادارہ ہمدرد صحت کا یہ اقدام بے حد قابل تحسین ہے۔ یہ نمبر بے شمار بلاکس اور لیتھو کی تصاویر سے بھی مزین کیا گیا ہے۔ ٹائٹل عمدہ رنگین کاغذ اعلیٰ، کتابت اور لکھائی بہترین،،

جناب مولانا حکیم محمد یحییٰ خاں صاحب خان پوری

"حکیم حاجی عبدالحمید صاحب خدمت فن میں اسے صدر راز دست واقع ہوئے ہیں۔ ان کا جوش عمل اور ذوق سلیم طبی صحافت میں کچھ ایسے رنگین و دلاغ افروز مناظر پیش کر رہا ہے جن کی تعریف و تحسین نہیں ہو سکتی یوں تو ہر سال وہ اپنے موقر مجلہ ہمدرد صحت کا ایک کامیاب اور بلند پایہ خاص نمبر شائع کرنے میں مشہور ہیں۔ لیکن اب کے جو اشاعت خاص "دق و سل" کے موضوع پر انہوں نے مرتب اور شائع کی ہے بلا مبالغہ یہ صحت پر ایک لاجواب اور ہنگامہ آفریں کتاب کی سی حیثیت رکھتی ہے "دق و سل" کا موضوع اپنی اہمیت کے اعتبار سے بہت کچھ پامال ہو چکے کے باوجود ابھی صحافتی دنیا میں نیا اور تو مد طلب ہے ہماری بدبختی کی وجہ سے ان امراض و عوارض کے متعلق ابھی تک ہمیں نہ نئے اور حتمی رائے کوئی مکمل اور قابل وثوق و اعتماد تحقیقات و تجربات حاصل نہیں ہیں ایسی صورت میں ہمدرد صحت کے فاضل مرتب نے اس طرف توجہ دیکر مشرق و مغرب کے قدیم و جدید طبی ذخیرہ سے ایسے ایسے انمول جواہر چن لئے ہیں جو اپنی افادیت کی رو سے نقد جان سے بھی زیادہ قدر دانوں کے لائق ہیں۔ ہمدرد صحت کے اس خاص نمبر میں۔ صرف قدیم معلومات و تجربات کا دریا کوزہ میں بند کر دیا ہے بلکہ جدید تحقیق و انکشاف کے سلسلہ میں بھی کچھ اس قدر ذخیرہ جمع کر دیا گیا ہے جو اس موضوع پر عام طور سے کسی کتاب میں بھی چھپا ہوا نہیں مل سکتا۔ علی الخصوص اس اشاعت کا پانچواں آٹھواں اور نواں باب ہر ایک طبیب اور غیر طبیب کو پوری توجہ اور انتہائی غور کے ساتھ مطالعہ کرنے کی ضرورت ہے ان میں اصل مضمون تو حقیقتاً اس قابل اور اتنے مفید ہیں کہ انہیں ہندوستان کی مختلف زبانوں میں ترجمہ کر کے چھاپ کر مفت تقسیم کیا جائے تاکہ غریب اور بیچارے مبتلا ہیں تمہیں حال مرض سے بچنے کی کوشش کر سکیں جہاں ہر ایک تعلیم یافتہ آدمی پر اس کا مطالعہ فرض ہے وہاں ہندوستان کے محکمہ حفظان صحت عامہ کو لازم ہے کہ اس کی ایک ایک کاپی ملک بھر کی لائبریریوں اور مطالعہ گاہوں میں رکھوائیں"۔

جناب حکیم محمد حمت علی ہمایوں لائلپوری

"اشاعت خاص موسومہ دق و سل، موصول ہوئی۔ جناب کی فنی جانکاہی اور علمی ایثار سے یہ قابل ستائش ہدیہ سل و دق پر ایک بیاض ہی معلوم نہیں ہوتی۔ بلکہ جناب کے لاانتہائی وسیع مشق تجربہ و استعداد کا بھی مظہر ہے۔ اس میں علامات فارقہ و تشخیصی نکات سل و دق بھی ایسے ہیں۔ جن کا علم طبیب و غیر طبیب کو سل و دق کا ہر معالج خانے میں ممد و معاون ہو سکتا ہے۔ اور معلومات و تجربات خاصہ کے وہ بیش بہا خزانے اس میں جمع کیے گئے ہیں۔ جن کی مثال ملک کے مشہور ترین طبی رسائل پیش کرنے سے قاصر ہیں۔

تشریحی و تشخیصی تصاویر نے رسالہ کی شان کو دوبالا کر دیا ہے۔ دریا ہی نہیں بلکہ سمندر کوزہ میں بند کر دیا گیا ہے۔ غالباً کوئی مریض۔ کوئی طبیب۔ اور کوئی خریدار رسالہ اس سے فائدہ اٹھائے بغیر نہ رہے گا۔ بہرحال آپ کی علمی ضیافت اسال طبی دنیا میں بہت بلند پایہ یادگار کا رتبہ رکھتی ہے اس اشاعت خاص کو میرا دل "صحیفہ ایثار" سے یاد کرنے پر مجبور کر رہا ہے"

جناب حکیم حاجی شیخ عبد علی صاحب فاضل طب و جراحت۔ اورنگ آباد

"دق اور سل [illegible]

جناب رفیق احمد صاحب حاذق مستند طبیہ کالج مجیب آبادی

[illegible]

از حکیم راجیشور صاحب مہتہ کامل طب و جراحت

"رسالہ ہمدرد صحت کے دق و سل نمبر کی خوبی نے مجھے مجبور کر دیا کہ میں اس کو اپنے دوسرے احباب سے روشناس کراؤں۔ آپ نے اس رسالہ کی ترتیب میں جس ایثار اور محنت کا ثبوت دیا ہے۔ ہندوستان میں اس کی نظیر ملنی مشکل ہے۔ یہ آپ کا ہی کام ہے کہ ایسے دقیق و مشکل موضوع پر ایک ایسا جامع اور سائنٹیفک مرقع پیش کیا ہے۔ میں آپ کو اس فنی خدمت کے لئے صمیم قلب سے مبارک باد پیش کرتا ہوں مجھے امید واثق ہے کہ فن کی خدمت کا جو بیڑا آپ نے اٹھایا ہے اس میں خدا آپ کی تمام مشکلوں کو حل کر دے گا"

ہمدردِ صحت کا دق وسل نمبر اور مشاہیر صحافت

جناب مولانا عبدالحق صاحب، سکرٹری انجمن ترقی اُردو۔ اورنگ آباد

"حکیم حاجی عبدالحمید صاحب نے یہ دق نمبر کو مرتب کرکے نہ صرف ایک فنی اور علمی فرض کو ادا کیا ہے بلکہ رفاہ عام کا ایسا مفید کام کیا ہے جو شکریہ اور رکھنے کے قابل ہے، اگرچہ حکیم صاحب موصوف اپنے نیک نام اور مشہور عالم "ہمدرد دواخانہ" دہلی کے ذریعہ سے بھی قابل قدر خدمات انجام دے رہے ہیں۔ لیکن "ہمدرد صحت" کی افادی حیثیت سب پر فائق ہے۔

دق وسل کی یہ اشاعت خاص ۲۵۴ صفحات پر مشتمل ہے۔ اس ام امراض بیماری کا کوئی پہلو ایسا نہیں جس پر نہ صرف ہندوستان کے بڑے بڑے حکیموں، تجربہ کار ڈاکٹروں، ہوشیار ریدوں بلکہ یورپ، امریکہ، آسٹریلیا کے دق وسل کے ماہرین و متخصصین نے بھی پر از معلومات بحث نہ کی ہو۔ گویا یہ نمبر ہماری زبان میں مشرق و مغرب کے مایہ ناز اطباء کے سالہا سال کے تجربات کا نچوڑ اور ان کی طبی کاوشوں کا مرقع ہے۔

مضمون نگاروں کی تصویریں تو ان گنت ہیں ہی۔ لیکن ماؤف پھیپھڑوں، ان کے غار، گلٹیوں، خون چوسنے والے اور پھیپھڑوں پر ان کے مہیب اور تباہ کن اثرات کی بھی بھیانک تصویریں دے دی گئی ہیں۔ چند جدول اور نقشے بھی ہیں۔ غرض ایک اعلیٰ اور معیاری رسالہ کے لئے علم و فن کی اس نئی روشنی میں جن جن لوازم کی ضرورت ہے وہ سب اس نمبر میں بدرجہ اتم پائے جاتے ہیں۔ اگر فاضل مرتب نسخوں کے اندراج میں ذرا احتیاط سے کام لیتے تو اچھا ہوتا۔" (رسالہ اردو)

جناب رام لال صاحب ورما ایڈیٹر تیج ویکلی دہلی

"دہلی کا مشہور ماہنامہ رسالہ "ہمدرد صحت" فن طب، صحت عامہ، قدیم و جدید طریقہ ہائے علاج اور حیات و تندرستی کے متعلق بہترین معلومات و ہدایات کا ایک ذخیرہ ہوا کرتا ہے۔ لیکن اس کی اشاعت خاص جو سال میں ایک مرتبہ صرف ایک موضوع پر تمام معلومات کا مخزن بنکر دنیا کے سامنے آتی ہے اس کا جواب صحافتی دنیا میں ملنا مشکل ہے۔ اس سال ہمدرد صحت کا خاص نمبر "امراض دق وسل" سے تعلق رکھتا ہے۔ اس مہلک بیماری اور اس کے متعلق معلومات اور طریقہ علاج کی جو اہمیت ہے وہ اسی سے ظاہر ہے کہ اس وقت دنیا کا کوئی ملک ایسا نہیں جہاں ایک خاص محکمہ "دق وسل" کے انسداد کے لئے قائم نہ ہو۔

ہمدرد صحت کے زیر نظر نمبر میں دق کے اور سل کے متعلق بعض ایسے پہلوؤں سے بحث کی گئی ہے جو اس سے پہلے تاریکی میں تھے۔ یہ نمبر نہ صرف طبیبوں، ویدوں اور ڈاکٹروں کے لئے جدید ترین معلومات و معالجات کا مخزن ہے بلکہ ان لوگوں کے لئے بھی بہت کارآمد ہے جو عوام کی بھلائی کے معاملات سے دلچسپی رکھتے ہیں۔ اس نمبر کی ہمہ گیری کا اندازہ اسی سے ہو سکتا ہے کہ یورپ، امریکہ، آسٹریلیا وغیرہ کے پندرہ بیس ماہرین دق وسل نے اس نمبر کے لئے خاص مضامین لکھے ہیں۔ اور ہندوستان کے تقریباً ایک سو ماہرین فن نے اس کی قلمی معاونت میں شرکت کی ہے۔ مزید برآں اس میں ادیبوں، افسانہ نویسوں، مزاحیہ نگاروں اور شاعروں نے بھی حصہ لیا ہے اور ایک فنی رسالہ میں دلچسپ امتزاج سے کام لیا ایڈیٹر "ہمدرد صحت" حکیم حاجی عبدالحمید صاحب کا قابل تحسین کارنامہ ہے۔

اس نمبر کے متعلق اس سے زیادہ کچھ کہنے کی ضرورت نہیں ہے کہ یہ دق وسل کی ایک بہترین انسائیکلوپیڈیا ہے جو ۲۹×۲۲ بڑی تقطیع کے ۳۰۸ صفحات پر مشتمل ہے۔ سہ رنگی تصویر اور آرٹ کی تصویروں کے علاوہ متعدد مضامین کی تشریح بھی تصویروں کے ذریعہ کی گئی ہے۔ کتابت، طباعت اور کاغذ بہتر اور ان تمام خوبیوں پر اس مرقع علم و فن کی قیمت اعلیٰ ایڈیشن کی ۱۲ر اور معمولی ۸ر ہے۔" (تیج ویکلی ۲۸ [illegible])

روزنامہ [illegible] لاہور

"ہمیں ہمدرد صحت کا دق وسل نمبر ملا ہے۔ [illegible] یہ نمبر صرف [illegible] صاحب فن ہی کے لئے مفید [illegible] سے [illegible] ہی [illegible] خوفناک بیماری کے اسباب اور اس کے معالجات پر جدید ترین معلومات [illegible] اس نمبر میں دق وسل کے [illegible] آپ اپنا [illegible] کا مرد [illegible] ان لوگوں کے لئے بھی [illegible] تو [illegible] اور یہ سب ہی اس نمبر [illegible] عوام کے لئے بھی [illegible] مضمون [illegible] رہنمایا نہ [illegible] محفوظ [illegible] بیماری سے [illegible] معلومات بہم پہنچائے گا۔" (۔۔۔ [illegible]، مورخہ ۱۲ جولائی ۱۹۳۸ء)

جناب مفتی شوکت علی صاحب فہمی ایڈیٹر اخبار "دین دنیا" دہلی

"معاصر ہمدرد صحت نے جو دہلی کا ممتاز طبی رسالہ ہے حال ہی میں اپنا ایک خاص نمبر "دق وسل" شائع کیا ہے۔ یہ نمبر تقریباً تین سو صفحات پر مشتمل ہے جس میں بیشمار تصاویر دی گئی ہیں اور جسے اس قدر شاندار بنادیا گیا ہے کہ بلاشبہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ ہندوستان کا کوئی طبی رسالہ آج تک اتنا شاندار نمبر شائع نہیں کر سکا ہے۔

ہمدرد صحت کا دق وسل نمبر درحقیقت دق اور سل جیسے موذی مرض پر لاجواب اور بے نظیر مضامین کا ذخیرہ ہے جس میں دق اور سل کے امراض سے متعلق [illegible] پر اس خوبی کے ساتھ بحث کی گئی ہے کہ شاید ہی آج تک کسی ایک کتاب میں اتنا مفید مواد یکجا مل سکے۔

ایسی حالت میں کہ ہندوستان میں یہ موذی مرض نہایت تیزی کے ساتھ بڑھ رہا ہے جناب حکیم حاجی عبدالحمید صاحب دہلوی کا یہ کارنامہ ملک اور قوم کی ملترین خدمت ہے۔ حکیم صاحب موصوف نے یہ لاجواب نمبر شائع کرکے بلاشبہ اس مرض کے سلسلہ میں وہ مواد فراہم کر دیا ہے جو آج وقت تک پیشتر اطبا اور جس کے منظر عام پر آنیکے بعد ہزاروں اور لاکھوں گھر اس موذی مرض سے محفوظ ہو جائیں گے اس خاص نمبر کا مقبلہ اس قدر ہیبت ناک ہے کہ اس کے دیکھنے کے بعد معلوم ہوتا ہے کہ موت کا فرشتہ ہماری طرف بڑھتا آرہا ہے۔ غرضیکہ ہر لحاظ سے یہ نمبر نہایت مکمل اور کارآمد ہے ہندوستان کے کسی گھر کو بھی اس نمبر سے خالی نہ رہنا چاہیے۔ ہمارا خیال ہے کہ جو حضرات بھی اس خاص نمبر کو حاصل کرنے میں کوتاہی سے کام لیں گے وہ ایک نایاب ذخیرہ کو آئندہ چلکر کسی قیمت پر بھی نہیں حاصل کر سکیں گے کیونکہ جناب [illegible] خاص نمبر جو چند روز میں ختم ہو جاتا ہے اور اس کا دوبارہ طبع ہونا ناممکن ہے۔ قیمت اعلیٰ ایڈیشن ۱۲ر معمولی ایڈیشن ۸ر [illegible] امید ہے کہ [illegible] ہمدرد صحت کے [illegible] گے ان سے [illegible]" [illegible] ۱۹۳۸ء

جناب مولانا سعید احمد صاحب ایم اے ایڈیٹر رسالہ "برہان" دہلی

"ہندوستان کا سب سے زیادہ مشہور اور کم قیمت طبی پرچہ "ہمدرد صحت" دہلی ہر سال کسی خاص موضوع پر اپنا ایک خاص اور ضخیم نمبر شائع کرتا ہے چنانچہ اس رسالہ کا "دق و سل نمبر" بڑے اہتمام کے ساتھ شائع ہوا ہے اور گزشتہ نمبروں کی طرح ہر لحاظ سے کامیاب ہے۔ اس خاص نمبر میں مشرق و مغرب کے اساتذہ فن کے قیمتی مضامین دق اور سل کے مختلف پہلوؤں کے متعلق درج ہیں۔ جن میں بڑی محنت اور جانکاہی سے کام لیا گیا ہے۔ ہمارا خیال ہے کہ کسی انسائیکلوپیڈیا میں دق اور سل کے متعلق جس قدر تحقیقی مضامین ہو سکتے ہیں وہ سب اس میں جمع ہیں۔ آخر میں حسب معمول "ادبیات" کے زیر عنوان متعدد طبی افسانے ہیں جو زبان و بیان اور افادیت کے اعتبار سے دلچسپ ہیں۔ دق اور سل کی صحت گاہوں کے حالات بھی ہیں۔ ہندوستانیوں کی صحت عامہ کے متعلق اعداد و شمار بھی۔ کتابت طباعت عمدہ اور دیدہ زیب۔ لائق و ذکی ایڈیٹر حکیم عبدالحمید صاحب کی کوششوں کی پوری داد دینی چاہیے۔"



کرنل بھولا ناتھ کے تکلمی دلائل

مسئلہ اخلاط

جگر کی ریاست اور روح طبعی

از فاضل گرامی جناب حکیم مولوی محمد کبیر الدین صاحب، شیخ الجامعہ جامعہ طبیہ دہلی

آنجہانی کرنل بھولا ناتھ نے جو اسی گھڑی طب قدیم کے متعلق اپنے اعتراضات شائع فرمائے تھے کہ آج کئی سال کے بعد بھی اُنکی اثر آفرینی کم نہیں ہوئی۔ ناظرین کو یاد ہوگا کہ کرنل صاحب نے اگست ۱۹۳۰ء میں طب قدیم کے متعلق ایک مکتوب کے ذریعے اظہار خیالات فرمایا تھا۔ اور اس سلسلہ میں اُنہوں نے طب قدیم کو ان سائنٹفک قرار دے کر اس کے بعض مسلمات پر تنقید و جرح کی تھی۔ اس طرح گویا اُنہوں نے فن علم پر ادل کو کھلا چیلنج دیا تھا۔ اس نازک وقت میں جن دو مفکرین نے اس چیلنج کو قبول کیا اور اپنی تمام فنی استعداد کو طب قدیم کے ناموس کو بچانے میں صرف کر دیا، وہ ہمارے محترم فاضل حکیم مولوی محمد کبیر الدین صاحب تھے۔ فاضل موصوف نے جس طرح اس علمی جنگ کا نقشہ جمایا تھا، اسکی داد صرف ماہرین حرب علمیہ ہی دے سکتے ہیں ــــــ اس وقت قارئین کرام کی نظروں میں غالباً اکتوبر ۱۹۳۰ء سے فروری ۱۹۳۱ء تک کا ہنگامہ زمانہ پھر رہا ہوگا۔ اور اب وہ مشتاق ہونگے کہ ایک دفعہ پھر وہی سماں نظر آجائے جو انکو بتاتے ہیں کہ جنگ کیا تھی جسے پہلے دیکھ چکے ہیں، وہ دراصل جنگ نہیں تھی۔ بلکہ جنگ کی تیاری تھی جنگ کا اصل نقشہ تو اب جمے گا اگر اس علمی معرکہ میں کسی حریف دست بدست مقابلہ بھی ہوتا ہی ہے کیا کم ہوگا کہ جنرل فوج کے سپاہیوں کو کمک پہنچنے سے درست رہنا تو بند کرے گا تاکہ ہر سپاہی جب اس پر کوئی وقت پڑے تو دو چار ہنستے کر ہاتھ تو دکھائے۔ اگر آپ ہم سے اس کار زار علم کی غرض و غایت پوچھتے ہیں تو وہ حل یہ ہے + " ہمدرد "

یاد ت بخیر ــــــ کرنل بھولا ناتھ! ــــــ بہت دنوں کے بعد تجھے یاد کرنے کا موقعہ ملا ہے، تیری پیاری یاد صد ہا دلچسپیوں کی سرمایہ دار ہے۔ تیرے عجیب ذکر اور معزز نام کو طبی دنیا ایک عرصہ فراموش نہ کر سکے گی، تیرا علمی نغمہ زمانہ دراز تک گایا جائیگا اور تیرا فنی ترانہ سامعہ کے نازک تاروں میں پر کیف ترنم سے مدت مدید تک گونجتا رہے گا۔

میں نے ارادہ کر لیا ہے کہ جب میں محسوس کرونگا کہ فاد و ست زمانے کے تصرفات سے تیرے پر جوش نعرہ مدھم پڑنے لگے، تیری گائی ہوئی الاپ دھیمی ہونے لگی اور فراموش کار دنیا تیرے علمی نقوش کو اب مٹانا چاہتی ہے، تو چونکہ تیری یاد میرے کام و دہن میں ایک لذیذ حلاوت حاصل کیا کرتی ہے، اور تیرے ذکر و فکر سے میری [illegible] زندگی [illegible] آفرین بہر [illegible] کوئی نہ کوئی بہانہ نکال کر وقتاً فوقتاً تیرے دلکش مزامیر کو چھیڑ دیا کروں گا۔ [illegible] ــــــ اور [illegible] تاروں میں مضراب بحث کی ٹھوکر لگا کر تیری رسیلی ہوئی "زمزمہ" [illegible]

[illegible]

آج ایک مدت کے بعد ——— اے محفل خیال کے بادشاہ! ——— اسی شوق و ولولہ سے ایک مرتبہ پھر تیری وہی دلفریب موسیقی سننی چاہتا ہوں، جسے سن کر اہل کمال وجد میں آجاتے ہیں، اور اسی جذبۂ صادق سے تیری محفل علم و بحث کو جو دو تین سال سے ایک عالم جمود میں سوئی پڑی تھی، اسی طرح جگا رہا ہوں، جس کے طرب انگیز نغمے آج تک حاضرین محفل کے لئے سامعہ نواز بنے ہوئے لطیف پیرایہ میں اپنے ہر ارتعاش سے ھل من مزید کی ایک معنوی تحریک پیدا کر رہے ہیں۔

کاش! میرے طبعی ذوق کے اندازہ کے مطابق مجھے قلبی فراغ و طمانیت حاصل ہوتی، تو تجھ سے ہمہ دم مخاطب رہنے کو اپنی زندگی کا ایک بہترین مشغلہ بنا لیتا، اور اس دلچسپ سلسلہ کو اس قدر درازی بخشتا کہ کلیاتِ ادویہ کے حجم و ضخامت کے برابر برھان کی متعدد جلدیں تیار ہو جاتیں، جو عالم طب میں تیرے ذوق علم کی زندہ اور دیرپا یادگار کے طور پر باقی رہتیں۔

اس لئے گذشتہ بیان کے تسلسل کو درمیان میں ادھورا چھوڑ کر، جو ادھورا ہونے پر بھی ۳۱۲ صفحہ کی کتاب کی صورت اختیار کر چکا ہے، اور جو "برھان" کا نام پا کر الگ شائع ہو چکا ہے، اب طب یونانی کے سب سے اہم مسئلہ ——— مسئلۂ اخلاط ——— پر گفتگو شروع کرنی چاہتا ہوں، جس کو ایک زبردست اہمیت کے ساتھ تو نے چھیڑا ہے، اور اپنے دل آویز پیرایہ میں اس کی وضاحت کر کے ایک عالم کو اپنی جادو بیانی سے مسحور و مرعوب بنا لیا ہے۔

مسئلہ اخلاط طب قدیم کا بنیادی مسئلہ ہے

اطباء کو اچھی طرح اندازہ ہے کہ "اخلاط کا مسئلہ" طب قدیم کا بنیادی مسئلہ ہے، جس کو سرِ قدوس المسائل کے قصر عظیم میں سب سے بلند، اور سب سے کشادہ محراب میں جگہ دی جاتی ہے۔ اس کے دامن کا پھیلاؤ اس قدر وسیع ہے کہ امور طبیعیہ، اور کلیات طب کی کوئی بحث اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ طب قدیم کے اصول علاج کی بنیاد ابوالطب بقراط نے اخلاط کے نظریہ پر قائم کی ہے۔ یہ مسئلہ اخلاط کو اگر فن سے حذف کر دیا جائے، تو طب قدیم کا قصر رفیع بنیاد سے متزلزل ہو کر قدموں میں آپڑے۔ قانون نضج و استفراغ اخلاط، جو تمام مادی امراض میں طب قدیم کا ایک عظیم الشان اور کامیاب ترین قانون ہے، اور عملی زندگی میں جس سے ہر طبیب کو دن میں کئی بار واسطہ پڑا کرتا ہے، اس کا تمام تر دارومدار اخلاط کے نظریہ اور ان کے وجود و ثبوت پر ہے۔ دوران علاج میں تشخیص و تجویز کے وقت طبیب کو یہ خلجان کبھی نہیں ہوتا، اور اس کا ذہن اس طرف کبھی نہیں منتقل ہوتا کہ بدن مریض کے عناصر ایک ہیں، چار ہیں، یا پندرہ ہیں! لیکن عوارض مرض اور حالات بدن کو دیکھ کر اسے سب سے پہلے یہ رائے قائم کرنی پڑتی ہے، کہ آیا بدن میں پیلے صفرا کا زور ہے، لال خون کا غلبہ اور رگوں میں امتلا ہے، یا سفید بلغم کا تودہ اعضاء کے اندر اکٹھا ہو کر حرکت و حرارت کی تولید میں سدّہ بنا ہوا ہے، یا کسی کالی خلط نے مریض کے چہرہ بشرہ کی سرخروئی کو سیہ روئی میں تبدیل کر دیا ہے۔ اس فیصلہ کے بغیر عملی میدان میں، وہ طب قدیم کے اصول علاج کے مطابق ایک قدم بھی نہیں اٹھا سکتا۔

طب قدیم میں "اخلاط کی بحث" اگرچہ کلیات کے مباحث میں شامل ہے، مگر علاج و مداوا اور عملی نقطۂ نگاہ سے اخلاط کو جو اہمیت حاصل ہے، اس میں کلیات کی کوئی دوسری بحث ہمسری کا دعوے نہیں کر سکتی، خواہ اسے طب قدیم میں سب سے اونچی جگہ دی گئی ہو اور ترتیب بیان میں اسے سب پر فوقیت دے کر مقدم رکھا گیا ہو۔

بھولا ناتھ آنجہانی نے آپ نے دلخراش دعوے کی دلیل میں، کہ

"طب قدیم سائنس نہیں ہے"

[illegible] اخلاط ہی کے مسئلہ کو پیش کیا ہے، اور اسی مسئلہ کو انہوں نے اپنے "مضمون" میں ——— جسے میں ابھی قبل از وقت [illegible] ——— طب قدیم کا ضعیف ترین پہلو سمجھا ہے اور اسی ضعیفیت پر سارا زور لگایا ہے۔ لیکن کیا مسئلہ

اتنا ہی کمزور ہے جتنا کہ بھولا ناتھ اینڈ کمپنی" نے سمجھا ہے؟ کیا یہ واقعہ صحیح ہے کہ بدن کے اندر اخلاط کو ثابت نہیں کیا جا سکتا؟ کیا یہ حقیقت صادق ہے کہ تولید خون میں جگر کو کوئی اہمیت حاصل نہیں؟ ــــ ان امور کا فیصلہ میرے مضمون کے مطالعہ کے بعد ناظرین اچھی طرح کر سکیں گے۔

گمانِ بیجا

میرے نزدیک کسی علم و فن کی سب سے بھاری تذلیل یہ ہو سکتی ہے کہ اُسے **علم و حکمت** (سائنس) کی صف میں جگہ نہ دی جائے، اور ارباب فن کو **علماء و حکماء** (سائنٹسٹ) کے گروہ سے خارج کر دیا جائے۔

اسی وجہ سے میں نے سب سے زیادہ اسی موضوع کو اہمیت دی، اور کرنل بھولا ناتھ کی طویل و عریض تحریر میں اسی دعوے کو **اصل**، اور باقی بیانات کو **فروع** قرار دیا۔

پھر کرنل بھولا ناتھ نے طب قدیم کو سائنس کے حدود سے خارج کرنے کے لئے سب سے بھاری حربہ جو چلایا، وہ یہ تھا کہ طب قدیم کی بنیاد **مشاہدات** کی مضبوط چٹانوں کی بجائے، **عقلی قیاس** اور **تکلفی دلائل** کے متزلزل دلدل پر ہے، اس لئے میں نے جوابات کے وقت اپنے لئے یہ **میقات** بنائی کہ سب سے پہلے طب قدیم میں مشاہدات کی فراوانی دکھا کر اسے سائنس کے حدود میں کھڑا کر دیا جائے، اس کے بعد دیگر **مسائل** کی طرف توجہ کی جائے جو اُس دعوئے اصل کے مقابلہ میں محض ایک **جزئی حیثیت** رکھتے ہیں۔

ظاہر ہے کہ اصل دعوے پر مجھے زور دینا چاہیئے تھا، اور واقعہ ہے کہ اس کا تسلسل میری امید سے زیادہ دراز ہو گیا، اور دیگر جزئیات بہت دیر کے لئے مؤخر ہو گئے۔ اس فطری تاخیر سے یاروں نے نتیجہ یہ اخذ کیا کہ:-

> اخلاط کا مسئلہ ہی اتنا بودا ہے، اور کرنل بھولا ناتھ کی پکڑ ہی اتنی زبردست ہے کہ اس میں "مجالِ دم زدن" نہیں، اسی وجہ سے کبیرالدین طرح دیتے ہوئے، اور دعووں پر ٹالتے ہوئے چلے جا رہے ہیں ـــــ اخلاط کے مسئلہ پر وہ کچھ بول ہی نہیں سکتے۔

الغرض انقطاع تسلسل اور امتداد زمانہ کی وجہ سے اسی نوع کی گہر فشانیاں اور یاروں کی بدگمانیاں مختلف ذرائع سے سامعہ نوازیتی رہیں، لیکن میرا دل مجھ سے برابر سرگوشی کرتا رہا کہ گوشت کی اُس چھوٹی سی بوٹی کو، جس کا نام زبان ہے، منہ کے اندر ہلنے سے کون باز رکھ سکتا ہے۔ وقت آئیگا، تو یہ بدگمانیاں اُنکے ارادہ اور قصد کے بغیر، ہزیمت خوردہ فوج کی طرح، باقاعدگی کے ساتھ خود بخود پسپا ہو جائیں گی۔

دیر آید، درست آید

انہیں کیا معلوم کہ ہر شخص کے ساتھ کیا کیا مہمات و فرائض وابستہ ہیں۔ ہر ذمہ دار انسان کا دامن امن و عافیت کن کن الجھنوں میں پھنسا ہوا ہوتا ہے، دور سے اس کا کم ہی لوگ اندازہ کر سکتے ہیں کہ ہم جیسوں سے **قلبی فراغ** اور **سکون خاطر** ذرا کنارہ کش ہی رہا کرتے ہیں، اور وہ بھی غلاموں کی بستی ہندوستان میں، "لکھنے والوں" کیلئے، جہاں کی سرزمین اس پیشہ کے ساتھ زیادہ مساعدت کرنے کی عادی نہیں: اس پیشہ کے لوگ اس ملک میں ایک طرف اگر مؤلف و مصنف ہوتے ہیں، تو دوسری طرف مصحح بھی، طابع بھی، تاجر اور ناشر بھی اور نہ معلوم کیا کیا کچھ۔ اُن کا محض یہی کام نہیں ہے کہ گوشۂ عافیت اور کنج تنہائی میں بیٹھے ہوئے دنیا جہان سے بے نیاز ہو کر مسائل دقیقہ کو سوچا کریں، بلکہ انہیں کتابت کا بھی اہتمام کرنا پڑتا ہے۔ طباعت و اشاعت کے ہزاروں جھمیلے بھی ان کے ساتھ لگے ہوئے ہوتے ہیں۔ "چہ خوردہ اند کہ شیر زدم" کا درج زیبا ترجمہ انکے دامن



امحوتب
مصر قدیم کا طبی دیوتا



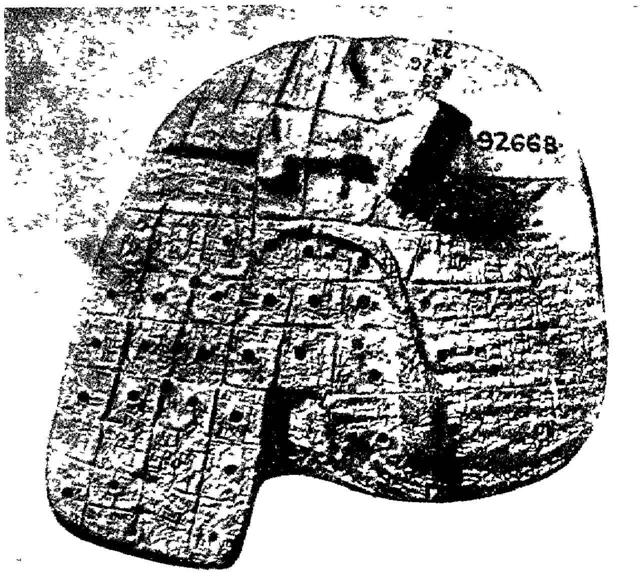
ایبرس پیپروس (مصر قدیم کی کتاب طب)
کا پہلا صفحہ -

(ماخوذ از "ایوولیوشن آف ماڈرن میڈیسن" از سر ولیم اوسلر)

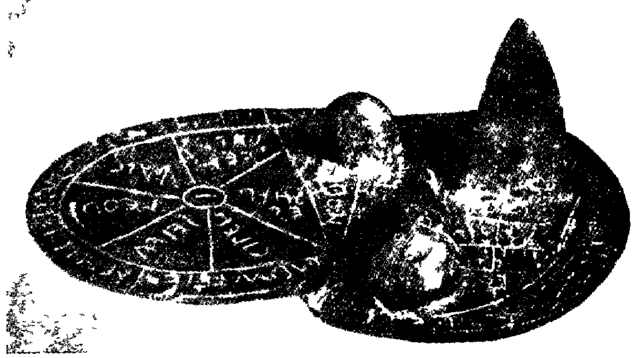


پشمینہ والا دریائی سل

ملاحظہ ہو مضمون "ذرہ کی اہمیت سائنس کی زبان سے"
(صفحہ ۳۶)



بھیڑ کے جگر کا ماڈل
جو مٹی کا بنا ہوا ہے اور بابل کے کھنڈرات سے نکالا گیا (۲۰۰۰ سال قبل مسیح)



انسانی جگر کا نمونہ
جو کانسی کا بنا ہوا ہے (تقریباً ۳۰۰ سال قبل مسیح)

(ماخوذ از ''ایوولیوشن آف ماڈرن میڈیسن'' از سر ولیم اوسلر)

بالکل معدوم ہو اندیا کرتا ہے ۔ اس عرب کا دن " کبارِ یہ " کی ایسی مثالیں کا اکان ہوتی ہے ۔

ایسی پراگندگی خاطر اور تشویش و انتشار میں علمی مضامین کے ترشحات کی فراوانی ہو ، تو کیوں کر ، اور سارا وقت محض تحقیق علوم اور دقیق مسائل ہی میں گزارا جائے ، تو کیسے ـــــ نقلوں کی بنی ہوئی سوکھی روکھی " داد " تجربہ کے وقت " روئی اور بتی " کے خواص تو ظاہر نہیں کرتی ، کہ علم الادویہ کی کتاب میں اسے بھی ذوالخاصّہ کا شاندار لقب عنایت کر دیا جائے ، اور تمام ذمہ داریوں کو ختم کر کے محض بھولا ناتھ کے نکمّی دلائل کی چھیڑ چھاڑ اور اُدھیڑ بن میں ساری زندگی گزار دی جائے ۔

حاصل کلام یہ ہے کہ ان مضامین کے سلسلہ کو توڑ کر متعلقہ ذمہ داروں کے لحاظ سے دوسرے کام بھی کرنے پڑتے ہیں جس سے درمیان میں چھوٹے بڑے وقفوں کا پیدا ہو جانا اور انتظار کی لمبی گھڑیوں کا دوستوں کے لئے کتنا ناگزیر ہے ۔

میری قلتِ فرصت کی تصدیق وہ طلبہ اور درس گاہیں اچھی طرح کر سکتی ہیں جو پانچ سال سے برابر " منافع الاعضاء " جیسی اہم کتاب کا مطالبہ کر رہی ہیں ، اور جو ۱۹۳۴ء سے آج تک طبع سوئم کے لئے محض میری نظر ثانی کے انتظار میں پڑی ہوئی ہے ۔

کیا کوئی ذی ہوش باور کر سکتا ہے کہ دیدہ و دانستہ ایسا علمی اور مالی نقصان کسی شخص سے گوارا ہو سکتا ہے ۔ اگر مجھے فراغ و سکون حاصل ہوتا ، تو کیا سب سے پہلے اولین فرصت میں ، دفتر المسیح کی اس ضرورت کی طرف میں توجہ نہ کرتا ۔

لیکن لوگوں کو کیا اندازہ ، سب حالات منظرِ عام پر نہیں لائے جا سکتے ۔ اور ساحل سے سمندر کی گہرائیوں کا حال نہیں معلوم ہو سکتا ؛

کجا دانند حالِ ما سبکساران ساحلہا

لیکن جن ہاتھوں تک میری تازہ کاوش کلیات ادویہ پہونچ چکی ہے ، جو اس درمیانی وقفہ کی یادگار ہے ، وہ اچھی طرح اندازہ کر سکتے ہیں کہ طبّ کے کتنے بڑے رخنہ کو میں نے اپنی حقیر محنت سے پُر کرنے کی کوشش کی ہے ۔ پھر اس میں مجھے پوری کامیابی حاصل ہوئی ہے ، یا ادھوری ، اس کا فیصلہ کرنا میرا فریضہ نہیں ـــــ یہ اربابِ بصیرت کا کام ہے ۔

موضوع کی اہمیّت اور وقت کی کوتاہی

غیر متعلق باتوں میں ، جو قدیم کڑیوں کو ملانے کے لئے ایک حد تک ضروری تھیں ، متعدد صفحات سیاہ ہو چکے ، اور اصل موضوع پر اب تک گفتگو شروع نہیں ہو سکی ۔ دل کو خلجان ہے :

وقت کوتاہ قصہ طولانی

فرصت تھوڑی ، اور موضوع کی اہمیت ، اور اُسکے دامن کے پھیلاؤ کے لحاظ سے وقت قطعاً ناکافی ہے ۔ آج ۲۷ ؍ اکتوبر ہو چکی کہ صرف دو دن میں کی قلیل ترین مدت میں ایک پُر مغز اور طویل و عریض مقالہ کا لکھنا ، جو تحقیق و تفتیش اور دماغی کاوش کا کچھ ثمرہ بھی ساتھ رکھتا ہو کیسے ممکن ہے ، اور وہ بھی اخلاط جیسے پیچیدہ مسئلہ پر سنگلاخ مرحلہ میں ، جسکے بارہ میں یاروں کا عقیدہ ہے کہ اس پر کچھ لکھا ہی نہیں جا سکتا ۔

لیکن جب میں نے سالانہ میں ارادہ کر چکا ہوں کہ اب کتنی ہی عجلت کرنی پڑی ، اخلاط کے عنوان پر بہر صورت لکھنا ضرور ہے ۔ اس میں کوئی ندرت پیدا کی جا سکے ، اور ناظرین کی دلچسپی کیلئے اس میں اوسط سامان فراہم نہ ہو سکے ، خاطر خواہ فراغ اور طمانیت و فرصت کے عالم الحصول انتظار میں وقت ضائع کرنا اب بالکل فضول ہے ! جو کچھ عجالۂ نافعہ تیار ہو جائے ، وہ ناظرین کے سامنے پیش کر دیا جائے ۔ کل [illegible] معلوم ۔

پھر التفاتِ دل دوستاں رہے نہ رہے

بھولاناتھ آنجہانی کے دعاوی کیا ہیں!

کرنل بھولاناتھ آنجہانی کے دعاوی، جن پر میں اس وقت گفتگو کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں، اخلاط، جگر، اور روح طبعی وغیرہ کے بارے میں حسب ذیل ہیں:

(۱) اخلاط کا وجود خون کے اندر کسی طرح ثابت نہیں کیا جا سکتا۔

(۲) خون کے اندر روح طبعی کا کوئی وجود نہیں۔

(۳) خون جگر کے اندر نہیں پیدا ہوتا۔

(۴) کیلوس معدہ سے جگر میں نہیں جا سکتا۔

میں کیا ثابت کروں گا

ان دعاوی کے مقابلہ میں ناقابل تردید براہین قاطعہ اور غیر مبہم دلائل یقینیہ سے میں ثابت کروں گا کہ:

(۱) اخلاط کے صحیح مفہوم کو بھولاناتھ آنجہانی، باوجود فضل وکمال کے، ہرگز نہیں سمجھے: اخلاط کا وجود بدن انسان میں بلاریب ثابت ہے؛ خون خود ایک خلط ہے، اور اسکے اندر دیگر اخلاط بھی ضرور پائے جاتے ہیں +

(۲) روح طبعی کے متعلق بھولاناتھ سے طب قدیم کی ترجمانی میں "بھاری غلطی" کا ارتکاب ہوا ہے جسکی تلافی ان کے حامیوں سے اب قطعاً ممکن نہیں +

(۳) جن مواد کے مجموعہ کا نام خون ہے، ان اجزاء غذائیہ کے بنانے میں جگر سب سے بڑا کارخانہ، اور اپنے فعل کی نوعیت کے لحاظ سے سرئیس (سردار) ہے باقی دوسرے کارخانے بہت چھوٹے، رئیس کے گویا ضمیمے اور خدام ہیں +

(۴) خلاصہ غذا (کیلوس) معدہ اور امعاء سے جگر میں یقیناً جا سکتا ہے، اور کیلوس کے بیشتر اجزا اسی راہ سے جایا کرتے ہیں اور وہاں جاکر ہضم کبدی سے تغیر پایا کرتے ہیں +

جگر کی ریاست اور طب قدیم کی تپائی

مذکورہ بالا چاروں مباحث کے ذیل میں، جو در اصل روداد مسائل کی چار تنقیحات ہیں، ضمناً دوسرے بہت سے اہم مسائل بھی روشنی میں آجائینگے، مثلاً یہ کہ طب قدیم نے، بقول بھولاناتھ، "بدن انسان کی تپائی" کو دل، دماغ اور جگر کی تین ٹانگوں پر کیوں کھڑا کیا ہے، اور عملی حیثیت سے اس "تپائی" اور اس کی تینوں ٹانگوں کو کیا قوت و اہمیت حاصل ہے؟ پھر تیسری کمزور تر ٹانگ، جگر، کو بھولاناتھ نے اپنی کوششوں سے توڑنا چاہا ہے، آیا ان کو اس نیک مقصد میں خاطر خواہ کامیابی حاصل ہو سکی ہے یا اس میں قطعاً وہ ناکام رہے ہیں؟

"جگر کی ریاست" کیا مسلمہ و متفق علیہ مسئلہ ہے، یا یہ ایک اختلافی مسئلہ ہے، جسکے ایک کمزور پہلو کو پیش کرکے بھولاناتھ ایک داؤ کھیل گئے، اور ان کے داؤ سے ہمارے بہت سے اطباء ایک فریب میں مبتلا ہو گئے؟ +

الغرض اسی نوع کے بہت سے عنوانات معرض بحث میں آجائینگے +

دو افسوسناک واقعات

اصل موضوع میں گھسنے، اور معرض بحث اترنے سے پہلے میں دو افسوسناک واقعات کا اظہار

...ل بھولا ناتھ آنجہانی سے ہے، اور دوسرے کا اپنے تنگ نظر اور کوتاہ اندیش بھائیوں سے +

...ملا افسوسناک واقعہ

جس کا تعلق بھولا ناتھ آنجہانی کی عظیم ترین ذات سے ہی، یہ ہے کہ اُن کی ہستی علمی حلقہ میں ایک ذمہ دار ہستی سمجھی جاتی ہے، وہ فضل وکمال اور زبردست شہرت کے مالک تھیا۔ ایسے بلند ...بت انسان کو میدانِ تحقیق اور مجلسِ علمی میں بڑی احتیاط سے زبان کھولنے کی ضرورت ہی۔ مگر میں افسوس اور حیرت کے ساتھ دیکھا ...ں کہ وہ ان مسائل کے بیان کرنے میں اپنی ذمہ داری کا قطعاً پاس نہیں کرتے۔ حزم واحتیاط سے غور کئے بغیر جو تحقیق کا طرۂ امتیاز ...نا چاہیئے محض سرسری طور پر صحیح اور غلط باتیں جمع کرتے ہوئے چلے جاتے ہیں۔

کسی علم وفن پر نکتہ چینی کرنے کا حق ہر شخص کو حاصل ہے، مگر کسی مسئلہ کی روایت اور ترجمانی میں "غلط بیانی" کرنے کا حق کسی ...اس العل الت سے نہیں مل سکتا؛ اور وہ بھی حریف کے فن میں جسکو آپ ہدفِ ملامت بنانے بیٹھے ہیں، اور چاروں طرف ...ئے تیرِ نظر کا نشانہ بنا کر اُسے مجروح اور گھائل کرنا چاہتے ہیں +

جگر کا فعل اور روحِ طبعی کی پیدائش کی جو صورت بھولا ناتھ آنجہانی نے، طبِ قدیم کے حوالہ سے بیان کی ہے، وہ سراسر ...یجادِ بندہ کا ہے، جو بھولا ناتھ جیسی ہستی کے شایانِ شان نہیں۔

علےٰ ہذا مجھے اس پر بھی حیرت ہی کہ بھولا ناتھ جیسے زبردست عالم کی زبان سے یہ کلمہ کیوں کر نکلا، کہ "خون کے اندر اخلاط کا وجود ثابت نہیں کیا جا سکتا۔"

میں جانتا ہوں کہ "اخلاط کے نظریہ" میں بعض ایسی پیچیدگیاں ضرور پائی جاتی ہیں، جن کا اس زمانہ میں حل کرنا آسان نہیں، اور اس قسم کی پیچیدگیوں کا دو ڈھائی ہزار سال کے بعد کسی فن میں پیدا ہو جانا کوئی امرِ بعید بھی نہیں۔ ایسے مشتبہ مسائل یقیناً ...ڑل بھولا ناتھ کے حدودِ علم میں تھے۔ ان کی معلوماتِ طبِ قدیم سے ہمیں یہی توقع تھی کہ وہ اسی قسم کی فنی پیچیدگیاں اور مشتبہ نظریات پیش کرینگے، جو ہمارے لئے پریشانی کے موجب اور عقدۂ لاینحل ثابت ہونگے، اور جن کی اصلاح و ترمیم کی طرف اربابِ تحقیق کی نگاہیں برابر لگی ہوئی ہیں۔

اسکے مقابلہ میں، ہماری توقع سے باہر، وہ سراسر "خلط کے وجود" ہی سے انکار فرما رہے ہیں۔ اس ستم ظریفی کا کیا علاج ـــــ نہ معلوم ان کے متخیلہ میں خلط کا تصور و تصویر کیا ہے، کہ وہ عجیب الخلقت، عنقا صفت جانور عالمِ وجود میں انہیں نظر ہی نہیں آتا +

اس قسم کی غیر ذمہ دارانہ گفتگو اور بے موقع جرات سے اگر ایک طرف قائل کے علمی وقار کو صدمہ پہونچتا ہی، تو دوسری طرف اسکے عقیدت مندوں کے جذبات کو ٹھیس لگتی ہے +

اس تلخ حقیقت کا بین ثبوت یہ ہے کہ میرا یہ بیان جب پڑھا جائیگا، تو ایک مخصوص طبقہ کے ہاتھوں میں ارتعاش دلوں میں اختلاج، اور دماغوں میں تلاطم برپا ہو جائیگا۔ یہ سب عوارض کیا ہیں؟ بھولا ناتھ کے ساتھ محبت وعقیدت کے آثار و نشانات ہیں، جو مخصوص جذبات کے علاماتِ مُنذِرَہ کی حیثیت رکھتے ہیں +

میں عرض نہیں کر سکتا۔ کسی ضمیر پر حملہ کرنا میرا شیوہ نہیں۔ بھولا ناتھ آنجہانی نے، قصداً، یا لاعلمی سے "اخلاط کے مسئلہ" کو کتر بیونت کرکے اس بُری طرح پیش کیا ہے، اور اُلٹے استرے سے حجامت کرکے اسکی ایسی بھیانک تصویر کھینچی ہو کہ اس سے طبِ قدیم کے متعلق ہر شخص نہایت بُری رائے قائم کرنے اور حقارت کی نظر ڈالنے پر مجبور ہوتا ہی۔ گویا اخلاط کے نظریہ میں صداقت کی کوئی ادنیٰ جھلک ہی نہیں پائی جاتی۔ قدما کی دو ہزار سالہ محنت اور قدیم ترین مسلہ میں علمی حیثیت سے سچائی کا کوئی شائبہ اور علمی حیثیت سے علاج ومداوا میں کوئی فائدہ نہیں +

...لاکہ واقعات کی ترجمانی سراسر ان دعاوی کے خلاف ہی متقدمین کے نظریہ اخلاط میں ہزار ہا حقائق علیہ ...

...پوشیدہ ہیں۔ جو آج بھی سائنس کی جدید ترین آرائش اور دل فریب زیبائش کے زمانہ میں ناقابل تردید ہیں... دلائل پر مبنی نہیں، بلکہ مشاہدات و تجربات کے آہنی اسلحہ سے آراستہ ہیں:

لیکن وائے افسوس! وصد ہزار افسوس!

دیدۂ کور کو کیا آئے نظر کیا دیکھے

دوسرا افسوسناک واقعہ جس کا تعلق اپنے برادران فن سے ہے، یہ ہے کہ کرنل بھولا ناتھ آنجہانی کی جادو بیانی و سحر طرازی سے یہ ایسے مرعوب ہوئے، اور موصوف کے علم و فضل کا ڈراؤنا بھوت ان کے دل و دماغ پر اس طرح مسلط ہو گیا کہ ہوش و خرد کی ساری قوتیں یکسر کھو بیٹھے، ان کے حواس ایسے اُڑے کہ مدہوشی میں اتنا بھی اندازہ قائم نہ کر سکے، کہ "ہمارے مسلمات کیا ہیں، اور بھولا ناتھ ہمارے فن کی طرف کیا کیا خرافات منسوب کر رہا ہے"۔

میرے دوستو! ہم تم ایک ہی کشتی کے سوار ہیں، ہمیں تمہاری حالت پر رحم آتا ہے، اگر تمہارے معلومات کی یہی انتہا ہو اور تمہاری ہمہ دانی کا یہی عالم ہے، کہ تمہیں اپنے گھر کی پونجی، اور اپنے مسلمات و مسائل کی بھی خبر نہیں، تو یقیناً تم قابل معافی ہو، تمہاری بدگمانیاں قطعاً حق بجانب ہیں۔ تم یہ کہنے کا حقیقتاً منہ رکھتے ہو کہ:

"واقعی کرنل بھولا ناتھ کی کسی بات کا جواب نہیں ہو سکتا! سچ مچ بدن میں کسی خلط کا وجود نہیں ــــ صفرا ایک خیالی چیز کا نام ہے ــــ بلغم قوت واہمہ کی پیداوار ہے ــــ خون کو ڈاکٹروں کی "مقدس پوتھی" چونکہ خلط کا لقب نہیں بخشتی، اسلئے اُسے خلط کا نام نہیں دیا جا سکتا ــــ رہا سوداء، اس کا تو نام ہی لینا فضول ہے، اُسے تو دنیا کی کوئی طاقت ثابت ہی نہیں کر سکتی"۔

وَلَقَدْ لَقِيتُ مِنَ الْأَحِبَّةِ مَا بِهِ[1]
نَسِيَ الْفُؤَادُ شَكَايَةَ الْأَعْدَاءِ

افسوس! بیگانوں کو روئیے، یا اپنوں کا ماتم کیجئے۔ کمزوری اور دوں ہمتی کی کوئی انتہا ہے، کہ فن پر حملہ کرتے ہوئے، اور اہل فن پر پھبتیاں کستے ہوئے، ہذیانی طور پر، لایعنی اور بے تکی باتیں کرتا ہوا غیر چلا جا رہا ہے، اور سرعب بیجا سے ہمارے ہاتھ پاؤں پھولے جا رہے ہیں۔ ہم اتنا بھی پوچھنے کی سکت نہیں رکھتے، کہ "حضرت! آپ کہاں ہیں؟ زمین پر ہیں، یا ہوا میں اُڑے چلے جا رہے ہیں۔ آخر آپ کہہ کیا رہے ہیں؟ روح طبعی آیا روح قلبی سے پیدا ہوتی ہے یا خلاصہ غذا سے ــــ اسی طرح خون میں خلط کے پائے جانے کے کیا معنے! کیا خود بنفسہ خون خلط نہیں ہے"۔

طب قدیم کی ترجمانی، کرنل بھولا ناتھ کی زبانی

کرنل بھولا ناتھ اپنے اصلی مدعا کو ثابت کرتے ہوئے، کہ طب قدیم سائنس نہیں ہے، کیونکہ اس میں مشاہدات سے کوئی واسطہ نہیں رکھا گیا ہے۔ دلیل و برہان کے طور پر فرماتے ہیں۔

"قدمائے طب کو نظری علم تو مانا ہے، مگر اس کی بنا اُنہوں نے تکلمی دلائل پر رکھی ہے جن کی تصدیق عینی معائنہ اور مشاہدہ سے حاصل نہیں کی گئی"۔

"اس بیان کی وضاحت کے لئے ایک عملی اور ٹھوس مثال پیش کی جاتی ہے جس سے ثابت ہو..."

---

[1] ہمارے عربی نہ جاننے والے دوست فارسی کا یہ شعر بجائے پڑھ لیں جو گویا عربی شعر کا ترجمہ ہے:

من از بیگانگاں ہرگز نہ نالم ۔ کہ ہر چہ کرد با من آشنا کرد

قدیم کا بنیادی اور اصولی اختلاف، جس کی طرف اوپر اشارہ کیا گیا ہے، یقینی طور پر عیاں ہو جائیگا، اور پھر یہ معلوم ہو جائیگا کہ جدید معلومات کا پیوند طب قدیم کو کہاں تک فائدہ پہونچا سکتا ہے اور کیا نقصان ہو سکتا ہے۔"

اسکے بعد کرنل موصوف نے اپنے انداز خاص سے طب یونانی کے بعض مسائل کی ترجمانی کی ہے جن میں خصوصیت کے ساتھ اخلاط کے مسئلہ پر زیادہ توجہ صرف کی گئی ہے، اور اسی کے متعلقات کو اپنی عنایات خاص کا مورد قرار دیا ہے۔ فرماتے ہیں:

"طب قدیم نے بدن انسان کو ایک **تپائی** قرار دیا ہے، جو دل، دماغ، جگر، اعضائے رئیسہ کی تین ٹانگوں پر کھڑی ہے۔ اعضائے رئیسہ کی صحت پر حیات کا مدار ہے۔ ان کا جادۂ اعتدال سے انحراف مرض کہلاتا ہے جس سے تپائی کی ٹانگ کمزور ہو کر ٹوٹ جاتی ہے، اور قیام حیات کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔ اعضائے رئیسہ میں سے تمدن حیات کیلئے **جگر** بہت ضروری اور اہم عضو ہے۔"

طب قدیم کی ترجمانی کرتے ہوئے "جگر کی ریاست اور اسکی اہمیت" کا ذکر آ گیا تو کرنل موصوف کو کچھ خیال پیدا ہوا کہ یہ تو کچھ دلکو لگتی ہوئی بات معلوم ہوتی ہے۔ اور ان کا ذہن اُن مریضوں کی طرف منتقل ہو گیا جو ان کے زیر علاج رہ چکے تھے، کہ ان میں سے اکثر کی بیماریاں جگر سے متعلق تھیں۔ اسلئے ترجمانی کے فریضہ کو بھول کر جگر کی اہمیت کی تائید میں تقریر فرمانے لگے جس سے تپائی کی تیسری ٹانگ کی قدر و قیمت ایک طرح خود کرنل موصوف کی زبان و بیان سے حاصل ہو رہی ہے ——— فرماتے ہیں:

"جگر تمام حیوانات میں پایا جاتا ہے، جو اس بات کی دلیل ہے کہ جگر کے بغیر حیوانی زندگی ناممکنات سے ہے۔ عموماً مطب اور مُستشفیات میں جو مریض ہر روز علاج کیلئے آتے ہیں۔ ان میں نوّے فیصدی کی بیماریاں جگر سے تعلق رکھتی ہیں۔ بہت سی دماغی، اعصابی، انہضامی، جلدی، مفاصلی، اور گلوی امراض کا سرچشمہ **جگر** ہوتا ہے۔"

اس تقریر کے بعد پھر اصل مقصود کی طرف لوٹ کر طب قدیم کی ترجمانی شروع کرتے ہیں:

روح طبعی اور اخلاط کی تولید "جگر کے افعال اور تشریح طب قدیم میں یوں بیان کی گئی ہے:۔

(۱) "غذا جب معدہ میں پہونچتی ہے، تو حرارت کے عمل سے اس میں ایک عرق کشید ہو جاتا ہے۔ کیلوس ماساریقا کی راہ سے جگر میں جاتا ہے، اور وہاں جگر کی حرارت سے اس میں ایک دو آتشہ سیّال تیار ہوتا ہے، اس سیال کے بخاری حصہ کا نام **روح طبعی** ہے، اور اس کا جھاگ **صَفرا** ہے، سیال کا پختہ حصہ **دَم** اور غیر پختہ حصہ کا نام **بلغم** ہے، اور سیال کا دُرد **سَوداء** ہے۔ یہ چاروں **اخلاط** خون کے اجزا ہیں، جو جگر کے اندر پیدا ہوتے ہیں، اور تولید دم کا مقام جگر ہے۔"

"**روح طبعی** خون اور اخلاط کے ساتھ مخلوط ہو کر اجوف میں جاتا ہے اور اسکی شاخوں کے ذریعہ تمام بدن میں سرایت کرتا ہے۔"

(۲) "روح طبعی کے تابع قوتیں ہیں جن کے عمل سے شخصی اور نوعی افعال تغذیہ، نمو، تولید و تشکیل، تمام بدن کے اعضاء و احشاء میں سرانجام پاتے ہیں۔"

(۳) "کَبِد منبت آوردہ ہے۔ **اجوف** جگر میں سے نکلکر فوقانی اور تحتانی دو شاخوں میں تقسیم ہو جاتی ہے بعد میں شاخ در شاخ ہو کر عروق غیر ضوارب یا **اَوردَہ** بن جاتی ہے۔"

(۴) "کبد اور معدہ کے مابین ایک منفذ ہے جس کی راہ کیلوس معدہ سے جگر میں جاتا ہے۔"

"(۵) کبد اور طحال کے مابین بھی اس قسم کا راستہ ہے، اور سوداء جگر میں تیار ہو کر طحال میں خارج کیا جاتا ہے۔"

"(۶) علیٰ ہذا القیاس طحال اور معدہ کے مابین بھی ایک منفذ ہے، اور سوداء طحال میں سے معدہ میں جاتا ہے جس سے اشتہا پیدا ہوتی ہے۔"

"(۷) اجوف سے طالعین دو رگیں نکلتی ہیں۔ بول جگر میں تیار ہو کر ان رگوں کی راہ کلیتین میں اخراج کے لئے جاتا ہے۔"

"قدیم طبی معلومات کی تردید"

طب قدیم کے مسائل کی مخصوص ترجمانی کے بعد جسے میں آگے چل کر بتاؤں گا کہ کس بے دردی کے ساتھ طبی مسلمات کی حجامت کی گئی ہے۔ اب بھولا ناتھ ان تمام مسائل و مسلمات کی اس طرح تردید کرتے ہیں:

"اب ہم ان قدیم معلومات پر جدید تحقیقات کی روشنی ڈال کر دیکھتے ہیں، کہ جدید سائنٹی فک تحقیقات قدما کی معلومات کی کہاں تک تائید کرتی ہے۔"

تشریحی روشنی "انسان یا حیوان کی لاش چیر کر اگر جگر اور اس کے حوالی میں آلاتِ انہضام کا معائنہ کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ"

"(۱) اجوف جگر میں سے نہیں نکلتی۔ اجوف کا جگر کے ساتھ فقط اتنا تعلق ہے کہ اجوف اعضائے تحتانی میں سے ناپاک خون کو جمع کرتی ہوئی جگر کے پیچھے سے گزرتی ہے، تو اس مقام پر، اور دوسری اوردہ کی طرح ورید کبدی جگر کا ناپاک خون اجوف کے اندر داخل کرتی ہے۔"

"(۲) جگر اور معدہ کے درمیان کوئی منفذ نہیں، لہٰذا کیلوس معدہ میں سے جگر میں نہیں جا سکتا۔"

"(۳) جگر اور طحال کے درمیان کوئی راستہ نہیں، سودا جگر میں سے طحال میں نہیں جاتا۔"

"(۴) طحال اور معدہ کے مابین کوئی راستہ نہیں، سودا طحال سے معدہ میں نہیں جاتا۔"

"(۵) طالعین اجوف میں سے بول یا خون گردہ کی طرف نہیں لے جاتیں، بلکہ یہ رگیں وریدِ کلیتین ہیں جو ناپاک خون کلیہ میں سے لا کر اجوف میں ڈالتی ہیں۔ یعنی خون کا بہاؤ کلیہ سے جگر کے رُخ ہے، نہ کہ جگر سے کلیہ کی طرف۔"

"(۶) جدید تحقیقات کے مختلف وسائل یعنی کیمیاوی امتحان، ایکس رے، خوردبینی معائنہ، وغیرہ کوئی بھی روحِ طبعی اور اخلاط کی موجودگی خون کے اندر ثابت نہیں کرتا۔"

"(۷) تولید نوعی کا جگر کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ اور جگر کا تولید کے ساتھ اگر تعلق ہے، تو اس کی نظری مشاہدہ سے تائید نہیں کی جا سکتی۔"

"(۸) خون کبد کے اندر پیدا نہیں ہوتا۔"

"یہ ہیں قدیم معلومات، جدید تحقیقات، اور تشریح کی شہادت! اگر کسی کو شک ہو تو بجائے بحث و مباحثہ کرنے کے لاش کو چیر کر اپنی تسلی کر لے۔ بجائے تائید کرنے کے جدید طبی مشاہدہ قدیم طبی معلومات کی ہر ایک بات میں تردید کرتا ہے۔"

یہ ہیں کرنل بھولا ناتھ کے الفاظ، مسائل متنازعہ کے متعلق اور انکے جارحانہ حملے جو بلا کم و کاست نقل کر دیئے گئے ہیں، تاکہ جانبین حریف دوستوں کو تحریف و تخریب کا ادنیٰ واہمہ بھی کسی خلجان میں مبتلا نہ کرے۔ اسکے بعد ان متنازعہ مباحث پر سیر حاصل بحث کرنے سے پہلے قدماء کے مسلمات و مسائل میں اپنی زبان سے سناتا ہوں، تاکہ یہ قدیم اور مسلم حقیقت از سر نو ثابت ہو جائے کہ [illegible] معرفت بھی ظلمت جہل دکھائی دیتا ہے اور تخریب کی نیت محاسن کو بھی معائب میں منقلب کر دیا کرتی ہے۔

اخلاط کی کہانی ، اور واقعات کی ترجمانی

اخلاط کی حقیقت

اخلاط کی حقیقت کیا ہے؟ کیا یہ غیر مرئی آسیب ہیں، جن کی تصویریں آنکھوں کے اندر نہ چھپ سکے! یا یہ خردبینی ذرات ہیں، جن کے مشاہدۂ حقیقت کے لئے خردبین کی دقیقہ رسی کی ضرورت پڑے۔ "بھولا ناتھ اینڈ کمپنی" کو آج معلوم ہو جائیگا کہ وہ کس بھول بھلیاں میں پڑے ہوئے تھے! اخلاط کوئی ایسی انوکھی چیز نہیں ہے، جس کے معائنہ کے لئے خوردبین اور دوربین آنکھوں پر چڑھائی جائے، یا "ایکس ریز" اور کیمیاوی امتحانات کے پاکھنڈ پھیلانے پڑیں۔ وہ ایک سادہ، اور بہت ہی سادہ حقیقت ہے، جو ایک دہقانی اور گنوار کی سمجھ میں بھی آسکتی ہے۔ اس کو جاننے کے لئے معمولی سمجھ، دیکھنے کے لئے ننگی آنکھ، اور تسلیم کرنے کے لئے سادہ ضمیر کافی ہے، جو بغض و عناد سے گرد آلودہ نہ ہو۔ قریب ترین چیز دوربین سے، اور ہمالہ کے عظیم ترین کوہسار خردبین سے ہرگز دکھائی نہیں دے سکتے +

بھولا ناتھ آنجہانی کی دماغی جودت نے بڑی کاہش جانی سے **طبِ یونانی کی تپائی** اس لئے بنائی کہ اسکی ایک ٹانگ نکتہ چینی کی ایک ہلکی سے ٹھوکر سے توڑ دی جائے، تاکہ قصرِ طب سرنگوں ہو کر بھولا ناتھ کی عیب جُو نگاہوں کے سامنے پوری ذلت و رسوائی کا ایک ڈھیر بن جائے +

لیکن میں آج ایک دوسری **"سنگین سہ منزلی تعمیر"** مسلّمات قدیمہ کے چونے اور پتھر سے تیار کر رہا ہوں، جو سائنس کے خارا شگاف سفید بارود، "ڈائنامائٹ" سے بھی جنبش نہ کھا سکے۔ یہ آہنی قلعہ بھی تین مستحکم "بیل پایوں" پر کھڑا ہے، اس لئے آپ کو اختیار ہے کہ بھولا ناتھ کی اصطلاح میں اسے بھی طب قدیم کی دوسری تپائی کہیں جس کی کسی ٹانگ کو توڑنے کے لئے حریفوں کی معاندانہ کوششیں بار بار سبقت کرنا چاہیں گی، مگر ان کی جفا کارانہ عرق ریزی ہر بار ہزیمت کھا کر **عرقِ ندامت** میں غرق ہو جایا کریگی۔ تب اُنہیں یاد آئیگا کہ اخلاط کو ہم پہیلی اور معمہ سمجھے ہوئے تھے، حالانکہ یہ تو ایک عریاں حقیقت ہے! اور اس کا کھوج ہم منزل اقصیٰ میں لگا رہے تھے، حالانکہ یہ تو رگِ جاں سے بھی قریب تر ہے۔

مجھے اندازہ ہے، اخلاط کی سادہ حقیقت جاننے کے لئے آپ کی بیتابی بڑھ رہی ہوگی، میں زیادہ انتظار میں آپ کو رکھنا نہیں چاہتا، سنیئے!

• کائناتِ عالم میں **مادّہ** کی محض تین شکلیں پائی جاتی ہیں: ہوائی ——— سیال ——— اور جامد +۔ یہی تینوں شکلیں اس چھوٹی سی دُنیا میں بھی جلوہ افروز ہیں جس کا دوسرا نام **بدنِ انسان** ہے۔ اس لحاظ سے "عالم اصغر" کی مناسبت "عالم اکبر" کے ساتھ **المضاعف** ہو جاتی ہے۔ بدن انسان کے اندر کوئی جسم اور جسمانی چیز ان تین کے سوا، چوتھی شکل میں پائی نہیں جاتی۔ اور نہ اس **تین کے مُہیب عدد** کو کوئی "سائنٹی فک" طاقت آلات کی دھونس سے گھٹا کر چھوٹا کر سکتی ہے۔ عالم اکبر کی طرح عالم اصغر کی تخمیر میں بھی قدرت کے ہاتھوں یہی تین چیزیں ازل سے رکھی گئی ہیں اور ابد تک پائدار رہیں گی + یہ سریع الزوال علمی نظریات، اور سائنس کی تھیوریز "نہیں ہیں" جن کی عمر کتاب کی ایک طباعت سے دوسری طباعت تک ہو، اور جو ہر تازہ "ایڈیشن" میں بدل جایا کریں۔ یہ مشاہدات کے ٹھوس حقائق ہیں، جن میں تبدیلِ زماں و مکاں سے کوئی تغیر و تبدیلی واقع نہیں ہوا کرتی +

حکمائے متقدمین نے جب بدن انسان کو اپنے غور و فکر کا موضوع بنایا، اور قالب آدم کے اجزاء ترکیبی پر مشاہدہ کی نگاہ ڈالی، تو کائنات بدن میں بھی تین چیزیں نظر آئیں اور انہیں تین قسم کی چیزوں کا مجموعہ "انسانی جسم" ثابت ہوا:

(۱) بدن کا ٹھوس اور جامد حصہ، جس کو ترتیب بیان کے وقت **اعضاء** کے نام سے ذکر کیا گیا؛

(۲) سیال اور رطب حصہ (رطوباتِ بدن) جس کو اُنہوں نے **اخلاط** کا لقب بخشا؛

(۳) بخاری اور لطیف اجزاء، ہوا کی شکل میں جن کو **اَرواح و بُخارات** کے عنوان سے یاد فرمایا +

یہ ہے سادہ ترین حقیقت **اخلاط** کی جس میں ہمارے دوستوں اور دشمنوں کے دماغ چکر کھا رہے ہیں، اور جسکی تردید و ابطال کے لئے ... دی جاتی ہے، وہ جس طرح چاہیں ... حقیقت واقعیہ کی تردید کے لئے اپنا زور صرف کر دیں! انہیں یاد رکھنا

چاہیئے کہ اس مستحکم دعوے کی پشت پر متقدمین کی بے شمار تصریحات ہماری ہی کڑی [illegible]
شکست فولادی زنجیر، سلسلہ دراز کی صورت میں، قوت بازو بنی ہوئی ہے۔
لیجیے سب سے پہلے ابو سهل مسیحی کے چند ستھرے اقوال سنیے جو حیثیت مغز اور مختصر بات کہنے کے عادی ہیں۔

ابو سہل مسیحی اور اخلاط

ابو سهل مسیحی جو طب قدیم میں امامہ فن کی حیثیت رکھتا ہے اور جس کا معزز نام، اور وزنی اقوال اس سلسلہ کی پچھلی کڑیوں میں بھی بار بار آچکے ہیں، اپنی شہرہ آفاق تصنیف — کتاب المئة — بحث اخلاط میں لکھتے ہیں:

جملة البدن تشتمل علی ثلاثة اصناف من الاجسام

"مجموعہ بدن تین قسم کے اجسام پر مشتمل ہے"

احدها — الاجسام التی لها فی نفسها تماسك وصلابة لا یحتاج الی الانحصار فی الاوعیة بحیث یمنعها من السیلان وهذه هی "الاعضاء"

"(۱) وہ اجسام جن کے اجزاء میں فی نفسہٖ تماسک (پکڑ) اور سختی پائی جاتی ہے اسلئے انہیں اس امر کی کوئی حاجت نہیں کہ انہوں برتنوں میں بند کیا جائے تاکہ وہ بہنے سے باز رہیں، بدیں اندر اس قسم کے اجسام اعضاء ہیں۔"

والثانی — اجسام رقیقة مائعة لیس لها فی انفسها تماسك وصلابة تحتاج الی الانحصار فی الاوعیة بحیث یمنعها من السیلان وهذه هی الاخلاط

"(۲) رقیق اور سیال اجسام ہیں جنکے اجزاء میں فی نفسہٖ تماسک (روک اور پکڑ) اور نہ سختی ہوتی ہے، اسلئے وہ اس بات کے محتاج ہوتے ہیں کہ انہیں برتنوں (عروق وتجاویف) میں بند کر کے رکھا جائے تاکہ وہ بہاؤ اور سیلان سے باز رہیں۔ اس قسم کے رقیق و سیال اجسام کو اخلاط کہا جاتا ہے۔"

والثالث — اجسام رقیقة بخاریة محصورة فی اوعیة .... یمنعها عن التحلل سریعًا، وهذه هی الارواح

"(۳) وہ باریک لطیف، بخاری اجسام (بشکل ہوا) ہیں جو ...... ظروف میں گھیر کر اور بند کر کے رکھے گئے ہیں، تاکہ یہ جلد تحلیل نہ ہو سکیں، اس قسم کی لطیف چیزیں بدن انسان میں ارواح کہلاتی ہیں۔"

(کتاب المئة، کتاب سادس (کتاب الاخلاط)

عیب چین اور بدبین نگاہوں کو چاہیئے کہ وہ "ابو سہل مسیحی کے اس قول کو تعصب کی نامقدس عینک آنکھوں سے ذرا دیر کے لئے ہٹا کر، اور دیدۂ حقیقت بین پر خوردبین" لگا کر بار بار دیکھیں، خوب طرح سوچیں اور ہزار بار لوٹ کر غور کریں، کبھی اصل عربی عبارت کے الفاظ سے لو لگائیں کبھی اردو ترجمہ پر ایک نگاہ غلط انداز ڈالیں؛ ممکن ہے، مترجم نے ترجمانی کے وقت الفاظ و معانی میں کچھ تحریف کر دی ہو!

جو احباب عربی نہ جانتے ہوں اور بدگمانیوں کے پیچ و خم میں بل کھا رہے ہوں، وہ کسی قریب ترین مسجد میں جا کر اور صداقت و دیانت کی محراب میں بیٹھ کر پڑھے لکھے امام مسجد سے چپکے ترجمہ کرائیں، اور دل کے گوشہ میں مطالب و معانی کو رکھ کر الٹے پاؤں فرودگاہ پر واپس چلے آئیں، پھر خلوت کدۂ راز میں ضمیر صادق کا دیا جلا کر سوچ بچار کے اتھاہ سمندر میں ڈبکیاں لگائیں؛ اسکے بعد فیصلہ کریں کہ کیا ابو سہل مسیحی کھلے الفاظ میں نہیں کہہ رہے ہیں کہ

"کائنات بدن میں محض تین قسم کی چیزیں ملا کرتی ہیں،

(۱) ٹھوس قسم کے اجسام، جنکو "اعضاء" کہا جاتا ہے جن میں پانی کی طرح سیلان اور بہاؤ ہو نہ کہ ... اور نہ ہوا اور بخارات کی طرح لطافت، کہ ان کو رکھنے کے لیے عروق و تجاویف اور برتنوں کی ضرورت ہو۔

(۲) سیال اور مرطوب اجسام، جن کو اخلاط کہا جاتا ہے جن میں پانی کی طرح بہاؤ ہوا کرتا ہے اور جن کو رکھنے کے لئے عروق و تجاویف جیسے قدرتی ظروف کی حاجت ہوا کرتی ہے — بالفاظ دیگر — ابو سہل مسیحی بلا خوف و تردید کے جن اجسام کو بدن کے اندر رطوبت کی شکل میں دیکھتے ہیں انہیں کو وہ اخلاط بتا رہے ہیں۔

(۳) لطیف اجسام ، بشکل ہوا ، جنکو ارواح اور بخارات ، اور گاہے ریاح بھی کہا جاتا ہے ، یہ بھی اپنی لطافت و رقت کی وجہ سے ظروف میں بند کئے جانیکے محتاج ہوتے ہیں ، ورنہ وہ غیر محسوس طور پر یوں ہی ہوا ہو جائیں ،

دوسروں پر پھبتی کسنے والو! اب جگر تھام کے بیٹھو ، اور ہمارے چند سوالات کے جوابات دو! دیکھو تمہیں اب پسینہ آتا ہے!

(۱) کیا اس حقیقت سے انکار کرنے کی مجال تم پاسکتے ہو کہ بدن میں مذکورہ بالا قسم کی تینوں چیزیں نہیں پائی جاتی ہیں ؟

(۲) کیا تم اپنے آسمانی صحیفوں کے زور پر دعوےٰ کرسکتے ہو ، کہ ان تین کے علاوہ چوتھی قسم کی کوئی چیز ، ہمارے بدن کی چھوٹی سی دنیا کے کسی حصہ میں پائی جاتی ہے ، اور جس کا پتہ تم نے اپنی مایۂ ناز خرد بین سے چلایا ہے ؟

(۳) کیا تم مشاہدہ کی گواہی سے ثابت کرسکتے ہو کہ مذکورہ بالا دعوے اس طرح غلط ہے کہ کائنات بدن میں محض ایک چیز ——— اعضا ——— یا محض دو چیزیں اعضا و رطوبات پائی جاتی ہیں تیسری قسم کی چیز کا قطعاً وجود نہیں جسے اطبا قدیم نے ارواح و بخارات کے نام سے ذکر کیا ہے ؟

(۴) کیا تم نے کبھی اسباق کے دوران میں ہیومرز (Humours) کا لفظ پڑھا ہے ، اور کسی کتاب کے عنوان میں ہیومرز آف دی باڈی (Humours of the body) لکھا ہوا پایا ہے؟ ——— ذرا سوچ کر بتاؤ اس سے تمہاری مراد ہے؟ کیا وہی سیال اور بہتی ہوئی چیز تو نہیں جس کا ذکر مسیحی نے اخلاط بدن کے نام سے کیا ہے؟ اور جس کا دوسرا ترجمہ فلوڈز آف دی باڈی (Fluids of the body) تم کرسکتے ہو اور شاید تمہارے بزرگوں نے لغات انفاظ میں یہی ترجمہ کیا ہو

کسب معاش کی مشغولیت نے اگر تمہارے دیرینہ اسباق کو بھلا دیا ہو تو میں تمہاری اس بارے میں مدد کرنے کو تیار ہوں - تشریح کی مشہور کتاب گریز اناٹمی تم نے ضرور پڑھی ہوگی ——— اس کے ابتدائی چند اوراق الٹو پلٹو ——— ہیومرز آف دی باڈی کا عنوان تمہیں کہیں نمایاں طور پر مل جائیگا +

اب سنو جس چیز کو تم اپنی اصطلاح میں ہیومر ، یا فلوڈ کہا کرتے ہو ، اسی چیز کو ہم خلط ، یا رطوبت کہا کرتے ہیں اس سے تم کس طرح انکار کرسکتے ہو؟

(۵) کیا تم نہیں جانتے کہ اعضا اور خون میں متعدد قسم کے گیس پائے جاتے ہیں ؟ اور کیا تمہیں یاد نہیں کہ منافع الاعضا کی شہرۂ آفاق کتاب ہیلی برٹن فزیالوجی میں گیس کے لفظ کے ساتھ متعدد عنوانات قائم کئے گئے ہیں :-

خون کے گیس (Gasses of the blood) عضلات کے گیس (Gasses of the muscle)

پلازما اور سیرم (خون کی مائیت اور مصل) کے گیس (Gasses of the plasma and serum)

بتا سکتے ہو ، ان عنوانات میں کس قسم کی چیزوں کا ذکر ہے ؟ ——— کیا ان بیانات میں اسی قسم کے لطیف اور ہوائی اجزا کی تفصیل تو نہیں جنکو پہلے مسیحی نے کائنات بدن کی تیسری چیز ——— ارواح و بخارات ——— قرار دیا ہے ؟

دوسروں کی پگڑیاں اچھالنے والے صاحب بہادرو! ——— اب ذرا اپنے توپ فرق غرور و تمکنت سے اتار کر جوتوں کے پاس رکھ دو ، اور سر کھجا کھجا کر بار بار سوچو کہ ایسی فاش اور شرمناک غلطیاں تم سے کیوں سرزد ہو جایا کرتی ہیں جسکی تلافی کے لئے تمہارا کوئی حامی و مددگار کھڑا نہیں ہوتا؟ محض اسلئے کہ تمہارا بیجا گھمنڈ ، اس فن پر حملہ کرنے کے لئے عجلت بیجا کی بے محابا جرات کیساتھ تمہیں میدان علم و بحث میں لا کھڑا کرتا ہے جن کو تم نے نہ سبقاً سبقاً پڑھا ہے اور نہ دیانت و صداقت کے ساتھ اُسکے مسائل پر غور کرنے کا تمہیں موقعہ ملا ہے

اگر ہم کسی چیز کا وہ نام لیتے ہیں ، جو تمہارا بچپن سے رٹا ہوا ہے تو تمہاری گردن تسلیم و رضا فوراً جھک جاتی ہے ، اور جب ہم اسی حقیقت کو اپنی زبان اور اپنی اصطلاح میں تمہارے سامنے دہراتے ہیں ، تو تمہاری نادانی ، اور اصطلاح کی ناواقفیت ، انکار کی سرکشی کے لئے تمہیں آمادہ کر دیتی ہے جس سے تم ایسے بھنور میں پھنس جاتے ہو کہ تمہارا ہاتھ پاؤں مارنا اب قطعاً بے سود ثابت ہوتا ہے +

مباحث

کیا "کتابی دق" واقعتاً عملی دنیا میں موجود نہیں ہے؟

(جناب شفاء الملک حکیم مولوی رشید احمد خاں صاحب بمبئی)

مندرجہ بالا عنوان سے حکیم محمد محفوظ عالم صاحب قریشی کا لکھا ہوا ایک مضمون میری نظر سے گذرا جو ستمبر کے ہمدرد صحت میں شائع ہوا تھا۔ حکیم صاحب نے میرے لکھے ہوئے مضمون پر تنقید کی ہے۔ مگر اس طرح کہ اپنے دلائل سے میرے ہی نظریہ کو ثابت کر دیا ہے۔ اگر وہ میرے مضمون کو غور سے ملاحظہ فرماتے تو غالباً وہ نہ اس غلط فہمی میں پڑتے اور نہ انہیں مضمون لکھنے کی ضرورت ہوتی میں بہت مختصر طور پر چند باتیں نہایت ادب کے ساتھ حکیم صاحب کی خدمت میں عرض کرنی چاہتا ہوں۔ (۱) کتابی دق سے میری مراد یہ ہرگز نہ تھی کہ دق کے متعلق کتابوں میں جو کچھ مذکور ہے وہ سب غلط ہے۔ بلکہ کتابی دق سے وہ مفہوم مراد ہے جو عام طور پر درسی کتابوں میں دق کے متعلق پڑھایا اور سکھایا جاتا ہے اور جو جمہور اطبا کا عقیدہ ہے۔ یعنی دق اس حرارت ساذجہ کا نام ہے جو اعضائے اصلیہ کے ساتھ بطور تشبث اولی کے متشبث ہو۔ یہ چیز ہے جس کو میں کتابی دق کہتا ہوں۔ اور یہی چیز ہے جو عموماً تمام دنیا کے اطبا کا مسلک ہے اور یہی وہ چیز ہے جس کا وجود واقعتاً دنیا میں موجود نہیں۔ اسلئے کہ یہ حرارت ساذجہ اس وقت تک اعضائے اصلیہ کے ساتھ بطور تشبث اولی کے متشبث نہیں ہو سکتی جبتک کہ رطوبات خلطیہ کو پہلے فنا نہ کر دیا گیا ہو۔ ظاہر ہے کہ دق کا مریض جب قریب الختم ہوتا ہے تو رطوبات خلطیہ اس وقت بھی موجود ہوتی ہیں جمہور اطبا اس بات پر متفق ہیں کہ اشرف رطوبات پر اخس رطوبات کو فدا کر دیا جاتا ہے۔ طبیعت اشرف رطوبات کی حفاظت کرتی ہے تو پھر رطوبات خلطیہ رطوبات قریبۃ العہد بالانعقاد اور رطوبات مبثوثہ کا بعض کی موجودگی میں اعضائے اصلیہ کے ساتھ حرارت کا تشبث بطور تشبث اولی کے کیونکر ممکن ہے؟ اسکے متعلق تو حکیم صاحب موصوف نے اپنے مضمون میں ایک لفظ بھی ارشاد نہ فرمایا سطحی باتیں اس طرح معرض بحث میں لے آئے جو ہرگز میرا منشا نہ تھا۔

(۲) مجھے دق کے مسائل میں کسی نظریہ کے متعلق منفرد اور موجد ہونے کا دعوے نہیں ہے مسیحی، شیخ نیز دیگر حکماء نے بھی اپنی اپنی تصانیف میں ایسے عقائد بیان کئے ہیں جو میرے عقیدہ سے ملتے جلتے ہیں۔ مجھے اس سے کامل اتفاق ہے۔

(۳) حکیم صاحب موصوف یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ دق اورام سے بھی پیدا ہوتی ہے۔ اسکے ثبوت میں انہوں نے کئی اقوال نقل کئے ہیں مگر حکیم صاحب نے میرا منشا ہی نہ سمجھا۔ اورام منجر بدق ہونا اور چیز ہے اور دق کا ورمی بخار ہونا بالکل اور چیز ہے میں بھی انکی طرح اس بات کا قائل ہوں کہ بہت سے اورام منجر بدق ہوتے ہیں بہت سے حمیات منجر بدق ہوتے ہیں۔ مگر اسکے ساتھ ہی میں یہ بھی کہتا ہوں کہ دق خواہ اولاً پیدا ہوئی ہو یا دوسرے امراض دق کی طرف منجر ہوئے ہوں دونوں صورتوں میں دق حرارت ساذجہ نہیں ہوتی بلکہ ایک مخصوص ورمی حرارت ہوتی ہے۔ اسکی بنیاد میں اورام ہوتے ہیں۔ اور ان اورام کا مادہ سوداوی ہوتا ہے۔ کیا حکیم صاحب دق کا کوئی ایسا مریض پیش کر سکتے ہیں جس میں دق موجود ہو اور اسکے بدن کے کسی حصہ میں تورّم نہ ہو؟

(۴) آخر میں حکیم صاحب یہ دریافت فرماتے ہیں کہ میں کوئی ایسی مصفّی دوا بیان کروں جس میں تبرید و ترطیب موجود نہ ہو۔ میں نے پچھلے مضمون میں ایک سادھو کا واقعہ بیان کیا تھا کہ وہ ایک نسخہ دیتا تھا جس کی صرف تین خوراکیں دق اور سل کے آخری حالات میں کافی وشافی ہوتی تھیں۔ اس دوا کے اجزا میں (پارہ، گندک، سم الفار، ہڑتال اور تانبہ) یہ پانچ اجزا تھے جو اشتعال حرارت غریزی اور تجدید ہضم کا کام فی الفور انجام دیتے تھے۔ مزاجی طور پر یہ تمام چیزیں حکیم صاحب اچھی طرح جانتے ہیں کہ کیسی ہیں۔ مگر ایک خاص طریقہ سے ان کو نرم اور قابل استعمال بنا لیا گیا کہ دق کے مریضوں میں ہی اس نے حیات نو نہیں بخشی بلکہ شیر خوار بچوں پر میں نے یہ دوا کامل یقین اور پوری کامیابی کے ساتھ استعمال کی اور اس سے فائدہ اٹھایا۔ کیا مذکورہ اجزا میں ذاتی طور پر تبرید و ترطیب کا کوئی شائبہ تک بھی ہے؟ علاوہ ازیں میں اس مرض میں زنجبیل مربہ سونے کے ساتھ ایک خاص صورت سے استعمال کراتا ہوں۔ یہ چیز دق کے مریضوں میں ابتدائی [illegible] شفا بخشتی ہے [illegible] بھی کوئی تبرید و ترطیب نہیں۔ مجھے امید ہے کہ ان چند سطور کے پڑھنے کے بعد حکیم صاحب موصوف کو اطمینان [illegible] حاصل ہوگا اور انکی طبیعت میں ایک خاص جذبہ پیدا ہوگا جو ممکن ہے کسی وقت انہیں عملی تجربات کے لئے بمبئی کھینچ لائے۔

آخر میں ایک ضروری بات اور عرض کر دوں اور وہ یہ کہ جب تک نیک نیتی کے ساتھ خود سمجھنے یا مجھے سمجھا دینے کا جذبہ کار فرما ہے۔ میں اس بحث کو جاری رکھوں گا۔ لیکن جونہی اس میں ضد اور لاطائل مباحثہ شروع ہوا تو میں خاموش ہو کر اس سلسلہ کو بند کر دونگا۔ کیونکہ ایسی صورت میں نہ تو میرے پاس وقت ہے۔ اور نہ اس کی ضرورت۔

مراسلات

شک کرنے والوں کو میرا جواب

(از جناب خان بہادر حکیم سید محمد صاحب آنریری مجسٹریٹ و سکرٹری سفنش ہائی اسکول داؤد نگر)

ہمدرد صحت کی اشاعت اکتوبر ۱۹۳۸ء میں میرے مکتوب کو پڑھ کر بعض اشخاص نے براہ راست مجھ سے اس کی تصدیق چاہی ہے۔ (یہ خطوط میں نے ہمدرد دواخانہ میں بھجوا دیتے ہیں) اس لئے میں یہ بہت مسرت و خوشی کے ساتھ اُن لوگوں کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ میں نے جو کچھ اپنے مکتوب میں تحریر کیا ہے حرف بہ حرف صحیح ہے۔ میں نے ۱۹۳۶ء میں دہلی جاکر اکثر دواخانوں کو محض اجنبی اور عامی بن کر بچشم خود معائنہ کیا ہے۔ اور کل انتظامات پر ایک اجمالی نگاہ ڈالی ہے۔ جناب حاجی حکیم عبدالمجید صاحب مالک ہمدرد دواخانہ سے ذاتی طور پر تعارف ہی نہیں ہے۔ اور نہ کوئی تعلق خاص ہے۔ چونکہ یونانی دواؤں کا فائدہ زیادہ تر صحیح اوزان، اصلی اجزاء اور دواسازی کی مہارت پر منحصر ہے اس لئے میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ ہمدرد دواخانہ ماشاء اللہ ہمہ صفت موصوف ہے۔ اکثر مرکبات کو جو مریضوں کے واسطے طلب کرنے کا موقع ملا تو انہیں زود اثر اور بہت ہی مفید پایا۔ اس وقت دہلی میں جتنے دواخانے ہیں یہ اُن سب میں اعلیٰ درجہ رکھتا ہے۔ حکیم صاحب موصوف کی ہمیشہ خواہش رہتی ہے کہ ضرورت مندوں کو فائدہ پہنچے تاکہ فنی خدمت کے علاوہ خود اُن کے کاروبار کے لئے بھی مفید ہو۔ ظاہر ہے کہ ایسی جگہ فریب و مبالغہ نہیں ہو سکتا مرکبات کے علاوہ میں نے مفردات بھی بہت صاف و تازہ پائے ہیں۔ خمیرہ نزلی جواہر دار تو میں نے خود استعمال کیا ہے اور اب تک زیر استعمال ہے۔ دماغی و اعصابی قوت کے لئے اکسیر ہے۔ پرانے سے پرانا نزلہ دزکام کے لئے جس کی اس وقت ہر شخص کو شکایت ہے جادو اثر پایا ہے۔ میں نے اپنے چند احباب کے لئے بھی منگوایا اور انہیں بھی بہت مفید ثابت ہوا ہے۔ بلا خیال نزلہ حار و بارد ہر امزجہ و ایام میں قابل استعمال ہے۔ اس لئے میں محض بہ نیت انسانی ہمدردی و افادہ عامہ یہ کہتا ہوں کہ جو لوگ انجکشن، ویکسین، اطریفلات، ایارجات، مقویات دماغ استعمال کر چکے ہوں وہ صرف ایک ماہ تک خمیرہ نزلی جواہر دار استعمال کر کے دیکھیں۔ جن کے دماغ ضعیف ہوں۔ اور دماغی کام کرتے ہوں۔ وہ بطور حفظ ماتقدم استعمال کریں۔ میں نے جو کچھ مندرجہ بالا سطور میں لکھا ہے اُس سے غرض میری یہی ہے کہ غلط و صحیح میں امتیاز ہو۔ مشکوک طبائع کی تشفی ہو۔ اس کو کسی تحریک سے واسطہ نہیں ہے۔ بالکل غیر ارادی طور پر اظہار حق کر دینا پڑا ہے۔

خادم الطب، سید محمد

پنجاب طبی کانفرنس کی اپیل

پنجاب طبی کانفرنس آپ حضرات کی ایک جماعتی مجلس ہے جو آپ کے صلاح و مشورہ سے طب اور اطبا کی سود و بہبود کے لئے کوشاں رہتی ہے۔ اس کے ذریعہ سے اطبا کرام اپنے کام کو تنہا کرنے کی بجائے جماعتی رنگ میں کر سکتے ہیں۔

کانفرنس کا خرچ چار پانچ سو روپیہ سالانہ سے کسی طرح بھی کم نہیں جس کی تفصیل آپ سالانہ جلسوں میں ملاحظہ فرما ہی لیا کرتے ہیں۔ اس خرچ کو پورا کرنے کے لئے آپ حضرات سے بار بار استدعا کی جاتی ہے۔ چنانچہ کئی دفعہ تجربہ بھی ہوا ہے۔ کہ آپ نے زیادہ سے زیادہ حصہ بھی لیا ہے۔ مگر چونکہ اس سال کا چندہ ابھی تک موصول نہیں ہوا۔ اس لئے میں اپیل کرتا ہوں۔ کہ آپ اس جماعت کو چلانے کے لئے نہ صرف تین روپے سالانہ چندہ ہی ارسال فرما دیں گے بلکہ عطیات بھی روانہ فرما کر شکر گذار فرمائیں گے۔

آپ کا صادق

زبدۃ الحکما حکیم محمد افضل جنرل سیکرٹری پنجاب پرونشل طبی کانفرنس

لاہور

جامعہ طبیہ دہلی

کرمی جناب ایڈیٹر صاحب رسالہ ہمدرد صحت دہلی تسلیم

شفاخانہ جامعہ طبیہ دہلی کے مریضوں کی ماہانہ رپورٹ بغرض اشاعت ارسال خدمت ہے امید ہے کہ کسی قریبی اشاعت میں شائع فرماکر شکریہ کا موقعہ دیجئے۔

شفاخانہ جامعہ طبیہ دہلی میں مریضوں کو مفت دوا دی جاتی ہے اور ہر قوم اور فرقہ کے مریض بہت کافی تعداد میں شفاخانہ سے دوا لے کر صحت یاب ہوتے ہیں۔ ماہ ستمبر ۱۹۳۸ء میں شفاخانہ سے دوا لینے مریضوں کی تعداد حسب ذیل ہے۔

مرد ۶۷۸ عورتیں ۱۰۶۱ بچے ۱۱۴۵ میزان ۲۸۸۴

عطاء الرحمن قاسمی ناظم شفاخانہ جامعہ طبیہ

دائرہ طبیہ راولپنڈی

سالہ تاریخ حیات اور آئندہ کا لائحہ عمل

دائرہ طبیہ شمالی پنجاب اور سرحد کے چند جواں ہمت، فاضل، ہنرمند اور صاحب تجربہ اطباء کی ایک پر خلوص جماعت ہے۔ تین سال ہوئے یہ علامۃ الدہر طبی نفیس مولانا حکیم محمد یحییٰ خاں صاحب جاپوری کی ہدایت و رہنمائی میں انتہائی خلوص اور اولوالعزمانہ جذبہ عمل کے ماتحت قائم ہوئی۔ اس مدت میں اس نے اپنے مجوزہ لائحہ عمل کے مطابق نہایت اہم اور مفید کام بالکل خاموشی اور سکون کے ساتھ انجام دیا ہے۔ اگر ایک طرف مشہور و ماہر پختہ مغز اور کہنہ مشق فن کاروں کی مجلسی تنظیم و تقویت میں کوشش کرنا اور ان میں باہمی تعارف، تعاون اور تناصر کے تعلقات استوار کرکے علم و ہنر کے فیضان کو وسیع اور ہمہ گیر بنانا اس کے اصول اساسی میں شامل ہے۔ تو دوسری طرف غیر معروف، نوجوان، نا تجربہ کار اور نو آغاز عاملین طب کی ذہنی، دماغی، نظری تربیت اور ذوق سلیم کی پرورش کے وسائل مہیا کرکے انہیں علمی و عملی خوبیوں سے آراستہ کرنا اور ملک و خلق کے لیے مفید بنانا اس کے نصب العین میں داخل ہے۔

کارکنان دائرہ طبیہ اس خیال سے کہ کام کئے بغیر اس کی تعریف شائع کی جائے آج تک کبھی اپنی کارگزاریاں شائع کرنے کی ضرورت محسوس نہیں کی۔ اور وہ سب اپنے مطمح نظر کے مطابق اس احساس کے بغیر کہ ان پر تحسین کے پھول برسائے جائیں گے یا نفرین کی بوچھاڑ کی جائے گی اپنے اپنے اعمال و وظائف انجام دیتے رہے ہیں۔ دائرہ کی علمی و نظری کوششوں کا معمولی سا اندازہ کرنے کے لئے یہ بات کافی ہے۔ کہ ایک سے زیادہ مرتبہ صاحب علم و قلم اطباء کی ذہنی و دماغی تربیت کے لئے بہترین مقالات لکھوائے اور ان میں سے قابل قدر مضامین پر پچاس روپیہ سے زیادہ کے انعامات تقسیم کئے۔

عملی لحاظ سے بھی اس کی کوششیں کچھ کم قدر و قبول کے لائق نہیں۔ بہت سے عسیر العلاج امراض پر تجربات کثیرہ کے بعد خاص الخاص مایۂ ناز نسخے حاصل کئے گئے ہیں۔ جن کی قیمت تجربہ کے بعد ہی معلوم ہوگی۔ اور جو عنقریب ممبران دائرہ کی خدمت میں پیش کئے جائیں گے۔

آئندہ کے لئے دستور العمل

۱۔ چونکہ بانی و صدر دائرہ طبیہ حکیم مولوی محمد یحییٰ خاں صاحب خان پوری نیز اکثر ارکان کی متفقہ تجویز کے مطابق قرار پایا ہے کہ دائرہ کا حلقہ عمل وسیع تر کر دیا جائے۔ اس لئے زر داخلہ پانچ روپے کی جگہ صرف ایک روپیہ کر دیا گیا ہے۔ ملک بھر کے پر خلوص اور صاحب دل دوستوں کو دائرہ کی رکنیت نہ صرف خود قبول کر لینی چاہیئے بلکہ اپنے دوستوں کو بھی اس میں شامل کرنا چاہیئے۔

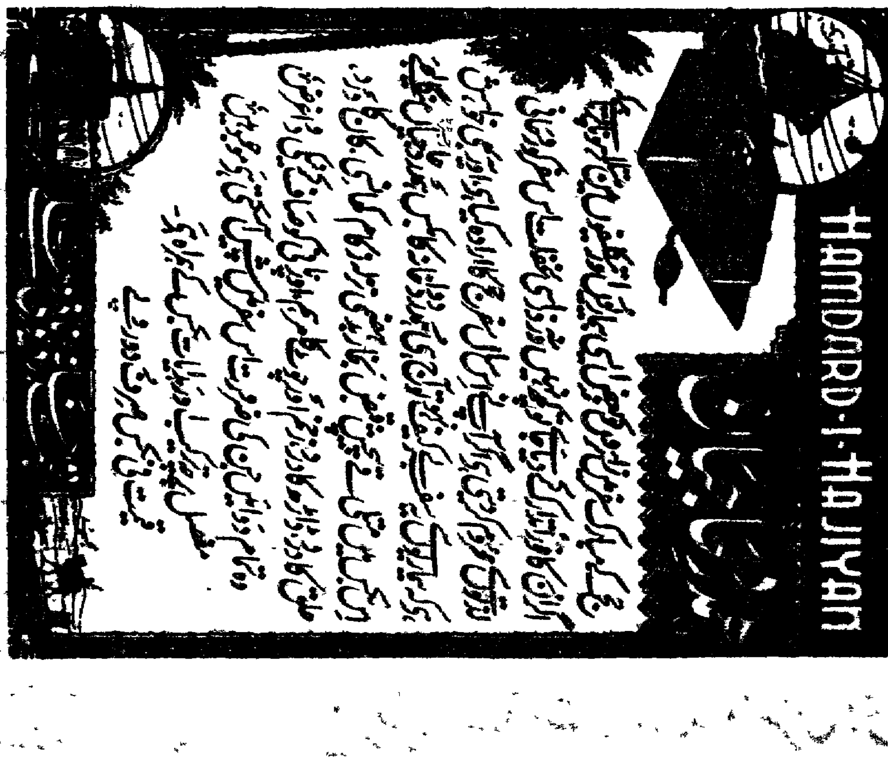
۲۔ حلقہ عمل وسیع کرنے کے ساتھ ہی اس کے مقاصد میں نفع بخش عناصر کا اضافہ کیا گیا ہے۔ اس خیال سے کہ ہندوستان بھر کے مختلف ذوق اور قابلیت کے صاحب دائرہ میں شامل ہو کر عملی کام کر سکیں۔ تقسیم کار کے اصول پر دائرہ طبیہ کی مجلس عظمےٰ کی نیابت میں شعبہ تحقیق، عملی تجربات، دفتر اشاعت وغیرہ ماتحت ادارے قائم کئے گئے ہیں۔ اس لئے ضروری ہے کہ ہر ایک رکن اس امر کی تصریح کر دے کہ وہ کس مذاق کا ہے اور کون سے شعبہ میں کام کر سکتا ہے۔

۳۔ تمام ممبروں کی خدمت میں اعلےٰ درجہ کے گلیزڈ پیپر پر نہایت خوشنا چھپی ہوئی "سند رکنیت" اعزازی طور پر پیش کی جائے گی

طبیہ کالج امرتسر کا افتتاح

مورخہ ۷۔ اکتوبر ۱۹۳۳ء بوقت چار بجے شام طبیہ کالج کا افتتاح عالیجناب شیخ صادق حسین صاحب رئیس اعظم امرتسر کے ہاتھ سے ہوا اطبا کے علاوہ اراکین کالج کمیٹی کا بشمول شہر کے رئیس، علما اور لیڈر بھی شامل تھے۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد ڈاکٹر دیوی داس ہندی نے طب کی تعریف اور طبیہ کالج کی ضرورت پر ایک دلچسپ نظم پڑھی۔ اس کے بعد صاحب صدر نے فرمایا کہ میں خود اس بات کا حامی ہوں کہ دیسی طب کو عروج ہو کیونکہ اس کے لئے ایک تو ہماری طبائع مالوف ہیں۔ دوسرے اقتصادی نقطہ نگاہ سے ملکی تجارت کو فروغ ہوتا ہے۔ اس کے بعد خاکسار سیکرٹری نے کالج کی رپورٹ پڑھ کر سنائی اور بتایا کہ یہ کوئی نیا کالج نہیں ہے۔ بلکہ میں نے ۱۹۲۳ء میں اپنے مکان پر جاری کیا۔ جب کامیابی کے ساتھ چل پڑا تو اس کا الحاق طبیہ کالج لاہور سے ہوگیا۔ پھر ڈسٹرکٹ طبی کمیٹی کی درخواست پر اس کی تحویل میں دے دیا۔ کالج کو خاطر خواہ ترقی ہوئی پھر بعض نا مساعد حالات کی وجہ سے کچھ مدت کے لئے ملتوی ہوگیا۔ جو آج پھر جاری کیا جا رہا ہے۔ اس کے بعد حکیم محمد عبداللہ اور جناب شیخ حسام الدین صاحب پرنسپل کمشنر نے طبی اداروں کی ضرورت میں تقریریں فرمائیں۔ اس کے بعد جناب مولانا مولوی محمد سلیمان صاحب فاروقی بی اے نے صاحب صدر اور حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ اور دعا کے بعد صاحب صدر نے کالج کا افتتاح کرکے کالج کے دروازے کھولے جہاں حاضرین کی تواضع فواکہات سے کی گئی۔ یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ کالج کے حالات کو نہایت کامیاب دیکھ کر جناب ڈاکٹر محمد شریف صاحب ایم۔ بی۔ بی۔ ایس نے جو ولایت کے ماہر امتحان ہیں ایک نہایت قیمتی خوردبین (مائیکروسکوپ) کالج کو عطا فرمائی۔ اب تعلیم باقاعدہ شروع ہے۔ داخل ہونے والے طلباء جلد از جلد اپنی درخواست بابت داخلہ بھیجکر داخل ہوں۔

(حکیم محمد علی سیکرٹری طبیہ کالج میاں سنگھ گیٹ امرتسر)



علم اور حکمت کے خزانے

شائقین علم کے لئے ایک زرین موقع

اردو کی طبی صحافت میں ہمدرد صحت ہی وہ رسالہ ہے جو اپنی ظاہری اور معنوی خصوصیات کی وجہ سے ایک انقلاب آفرین دعوت ہے اسی لئے اس کا خیر مقدم صرف ہندوستان کے طبی حلقوں کی طرف سے کیا گیا بلکہ ممالک غیر کے ماہرین بھی اسی صف میں داخل ہیں آج سے چند سال پہلے کسی شخص کے خیال میں بھی یہ بات نہیں آسکتی تھی کہ ہماری طبی صحافت اس قدر کامیابی کے ساتھ ترقی کی منزل طے کرنے لگے گی۔ ہمدرد صحت ہی وہ رسالہ ہے جس نے طبیب اور غیر طبیب اور عوام و خواص کی ہر طبی ضرورت کو کماحقہ پورا کردیا ہے۔ اسکی اشاعت خاص جو ہر سال اسکی سالگرہ کی تقریب میں ۵ جولائی کو شائع ہوتی ہے اپنی نوعیت اور جامعیت کے لحاظ سے مشرقی زبانوں میں بالکل نئی چیز ہوتی ہے اور اسکی ضخامت ۳۰۰ صفحات سے بھی زیادہ ہے۔ پہلے سالوں میں رسالوں کی جلدوں کا کوئی اہتمام نہیں کیا گیا تھا صرف پندرہ بیس جلدیں مکمل کی جاسکی تھیں جو چند ہی روز میں شائقین علم نے حاصل کرلی تھیں۔ اب دفتر میں پہلے سالوں کی صرف ۲ جلدیں ہی بطور فائل موجود ہیں۔ قدردانوں کے پیہم تقاضوں کا خیال کرکے کبھی کبھی خیال بھی کیا گیا کہ گذشتہ جلد کے بعض پرچے جلدوں کی تکمیل کے لئے دوبارہ طبع کرالئے جائیں۔ لیکن اس کے لئے موقع نہیں مل سکا۔ پہلے تجربے کو سامنے رکھ کر تازہ جلدوں کے تقریباً پانچسو پرچے علیحدہ رکھے جاتے رہے تاکہ آخر میں پانچسو جلدیں مکمل کی جاسکیں اور شائقین ان سے محروم نہ رہیں۔ چنانچہ اب ان جلدوں کے تمام پرچے مکمل ہوجانے کے بعد دفتر میں ان کی جلدیں مکمل کرائی گئی ہیں جو جولائی ۳۴ء سے جون ۳۵ء تک اور جولائی ۳۵ء سے جون ۳۶ء تک اور جولائی ۳۶ء سے جون ۳۷ء تک کے پرچوں پر مشتمل ہیں انہیں ہمدرد صحت کی وہ اشاعت ہائے خاص بھی شامل ہیں جو بجائے خود ایک جلد کا درجہ رکھتی ہیں۔ اور تجدید و اعادہ شباب اور درازیٔ عمر پر بیز بچوں کے متعلق ہر قسم کی جدید و قدیم معلومات کا انتہائی ذخیرہ ہیں۔ تازہ جلد جولائی ۳۶ء سے جون ۳۷ء میں گذشتہ سال کا عظیم الشان عورت نمبر ہے جسکی تعریف میں ہندوستان بھر کے منتخب علما اور حکما متفقہ طور پر رطب اللسان ہیں جلد بندی بھی رنگین کپڑے کی پختہ کرائی گئی ہے۔ جس کے پشتے پر رسالہ کا نام وغیرہ سنہری حروف میں چھپا ہوا ہے۔

ان جلدوں میں کیا ہے؟

اس کا جواب اتنا مختصر نہیں کہ اس ذراسی جگہ میں دیا جاسکے مجمل طور پر یوں سمجھ لیجئے کہ ۳۵-۳۴ء کی جلد میں ایک وہ مشہور زمانہ اشاعت خاص ہے جسکا موضوع "اعادۂ شباب اور درازی عمر" تھا اور اسکے علاوہ گیارہ مہینوں کے گیارہ پرچے جن میں ہر ایک علم و حکمت کے جواہر ریزوں سے مالامال ہے ۳۶-۳۵ء کی جلد میں گیارہ معمولی پرچوں کے علاوہ ایک وہ معرکتہ الآرا اشاعت ہے جسے "الاطفال" کا نام دیا گیا ہے اور جسمیں بچوں کی پرورش اور انکی طبیعت اور انکے کھیل انکی عادات اور اطوار اور انکے امراض و علاج کے متعلق بہت سے ایسے نادر زمانہ مضامین ہیں، جن کی نظیر آپ کو انگریزی زبان کے طبی پرچوں میں بھی نہیں مل سکتی۔ بچوں کی تعلیم و تربیت کے متعلق آپ اس پرچہ سے اتنی معلومات حاصل کرسکتے ہیں۔ جو بصورت دیگر کئی مستقل فنی کتابیں دیکھنے سے بمشکل حاصل ہوسکتی ہیں اور وہ فنی کتابیں بھی اردو زبان میں کہیں موجود نہیں ہیں۔ ۳۷-۳۶ء کی تازہ جلد میں گذشتہ سال کے عجیب و غریب "عورت نمبر" کے علاوہ گیارہ مہینے کے پرچے ہیں جو جون ۳۷ء تک ختم ہوتے ہیں۔ اس جلد میں صرف ایک عورت نمبر ہی ایسا ہے جس کی قیمت اس جلد کی سب قیمت کے برابر ہو تو شائقین اور قدر شناس اسکو سستا ہی سمجھیں گے۔ ہمدرد صحت کے معمولی پرچوں میں علاوہ بیش بہا طبی مضامین کے جو ماہ بماہ شائع ہوتے رہتے ہیں۔ اچھے اچھے حکیموں اور ڈاکٹروں کے مجرب اور آزمودہ صدہا نسخے ملیں گے جنمیں سے ہر ایک کی قیمت یقیناً اس رقم سے بہت زیادہ ہے جو ہمدرد صحت کی جلدیں خریدنے پر صرف کرنی پڑیگی۔ یہ رقم دو روپے فی جلد ہے محصول ڈاک اسکے علاوہ ہے۔ ہر جلد کی ضخامت اس اشتہار سائز کے ۱۰۶۲ صفحات یا اس سے کچھ زیادہ ہے۔ بلاک کی رنگین تصاویر بھی ہر جلد میں ساٹھ سے زیادہ ہیں۔ اسکے علاوہ دلچسپ مرقعے کارٹون اور دستی تصویریں ان میں شامل ہیں علم و حکمت کے جواہر ریزوں سے بھرپور یہ جلدیں صرف اطبا ہی کے لئے ضروری نہیں بلکہ عوام بھی اور دوسرے شائقین علم و ادب بھی انکے مطالعہ سے فائدہ حاصل کرینگے۔ ہمدرد صحت کی خصوصیتوں کا اندازہ آپکو اسی پرچے کے مضامین سے ہوجائیگا ہماری زبان کے نہ صرف طبی پرچوں میں بلکہ ادبی رسالوں میں "ہمدرد صحت" ہی ایک ایسا رسالہ ہے جس کے قلمی معاونین میں ممالک یورپ کے بہت سے مضمون نگار شامل ہیں اور جسکے حلقہ میں ہندوستان کے منتخب طبیب و ادیب جمع ہیں۔ ان جلدوں میں آپ کو ان مشہور اصحاب قلم کے نتائج افکار جا بجا نظر آئینگے +

قیمت فی جلد صرف دو روپے

مینیجر مکتبہ ہمدرد صحت ہمدرد منزل، دہلی

تاریخِ طب

طبِّ اسلامی کی مختصر تاریخ

از جناب حکیم مولانا محمد یحییٰ خاں صاحب شفا خانپوری، صدر دائرۂ طبیہ راولپنڈی

مسلمانوں کی علم پروری تحقیق و تدقیق، اصلاح و تہذیبِ معارف، اور تنقیح و تدوینِ مسائل کے بے مثال کارنامے، اور بے پناہ شوق و شغف کی طویل داستانیں بیان کرنے کے لئے نہ وقت ہے نہ گنجائش - ورنہ میں دکھاتا کہ مختلف علوم و فنون میں مسلمانوں کو کیا کچھ ہاتھ آیا اس پر اُنہوں نے کس قدر اضافہ کیا اور کون کون سے علوم و فنون خود پیدا کئے لیکن قلتِ فرصت، اور دامنِ موضوع کی تنگی جوشِ تحریر کو سرد کئے دیتی ہے ؎

فریاد کہ غم ہائے تو در سینۂ تنگم　　اندک نبود لائق و بسیار نہ گنجد

لیکن طب کے متعلق مسلمانوں کے کارناموں کا اجمالی خاکہ پیش کرنا سلسلۂ مضمون کے لئے ضروری اور ناگزیر ہے -

مسلمانوں کی طلبِ علم

اہلِ اسلام نے جب سلطنتِ روم کو فتح کیا تو یونان، مصر اور روم کے علوم و فنون ورانۃً ان کے ہاتھ آئے - ان میں بہت سے علوم یا تو ابھی غیر مدوّن اور ناقص تھے یا مسخ ہو چکے تھے - مثلاً فلسفۂ یونان کی جو کتابیں مسلمانوں کے ہاتھ لگیں - یا اس سے متعلق بعض مسائل پر انہیں جو مواد میسر آیا، وہ حکمائے یونان کے مختارات کی محض تلخیص یا کسی قدر شروح کی شکل میں تھا اور اس کے مانی الباب اور فلاسفی کو مرورِ زمانہ نے بدل ڈالا تھا - چنانچہ انبذقلس - ارسطیفس - رونس - اور برقلس وغیرہ اساطین الحکمۃ یونانیہ کے فلسفہ کی یہی کیفیت تھی - (ملاحظہ ہو اخبار الحکما للقفطی اور تاریخ ابن خلکان، انکی اصلاح و تدوین میں مسلمانوں نے انتہائی مصارف برداشت کئے اور سعیٔ بلیغ سے ان کو مستقل فنی حیثیت دی - ارسطیفن کی کتابوں کا ترجمہ - اصلاح - اور شرح کی گئی - رونس کے فلسفہ کو از سرِ نو زندگی بخشی گئی -

اسی طرح جن مسائل میں حکمائے متقدمین کی واضح غلطیاں پائیں - انکی اصلاح و تنقیح کے فرائض انجام دئے چنانچہ برقلس افلاطونی کی کتاب الدّھر کے جواب میں یحییٰ نحوی الدّیلمی[1] نے ایک ضخیم اور مبسوط کتاب لکھی -

علوم ہیئت اور ریاضی وغیرہ ابھی غیر مدوّن تھے - انکی تکمیل و تدوین میں مسلمانوں کے عدیم المثال کارنامے انجام دیئے لیکن انکی تفصیل و توضیح کا یہ موقعہ نہیں ہے - فلسفہ، ریاضی اور ہیئت وغیرہ پر ہی بس نہیں اور بہت سے علوم و فنون ایسے ہیں جن کے کندھوں پر سے مسلمانوں کے احسانات کا بارِ گراں قیامت نہیں اٹھ سکتا - علی الخصوص طبِ یونانی مسلمانوں کی سعیٔ بلیغ اور ذوقِ عمیق کے طفیل اس درجہ منقح اور مدوّن ہوئی کہ جسمیں طبِ یونانی کی بجائے اس کا نام ہی طبِ اسلامی قرار پایا -

طبِ یونانی مسلمانوں کی سرپرستی میں

اس طب کو مسلمانوں نے اپنی عالمگیر فتوحات کے ساتھ ساتھ چار دانگ عالم میں پھیلا دیا - اور جس طرح اُنہوں نے اور علوم و معارف کی روشنی سے کائناتِ ارضی کو نورانی کر کے مشرق و مغرب کے ڈانڈے ملا دیئے تھے، اسی طرح اس طب کے فیضان کو چین ہندوستان اور ترکستان سے لیکر اندلس تک وسیع کر دیا -

پہلی صدی ہجری کے آخیر میں ہی یونانی کتب کے تراجم اور ان پر عربی تعلیقات و شروح کا کام شروع ہو گیا تھا جو لگاتار دوسری صدی کے

---

[1] حکمت و فلسفہ میں امتیازی قابلیت کا مالک اور اسکندریہ میں بطریق کے منصب اعلیٰ پر فائز تھا - چونکہ مسلمانوں کی علم پروری کے دورِ اوّل میں اس نے بھی مسلم حکما کے دوش بدوش علمی کارنامے انجام دئے ہیں - اسلئے نصرانی ہونیکے باوجود حنین ابن اسحٰق اور ثابت ابن قرہ وغیرہ کی طرح ایسے بھی مسلمان مصنفین نے اسلامی حکما میں سے شمار کیا ہے -

اواخر تک جاری رہا۔ اس دور میں حنین ابن اسحاق۔ ثابت ابن قرہ۔ اور حبیش بن الحسن وغیرہ نامور اہل فن گزرے ہیں جنہیں ابو التراجم کا خطاب دیا گیا ہے۔ یہ لوگ منجم کے وظیفہ خوار تھے۔ اور ان کو بیش قرار تنخواہیں ملا کرتی تھیں۔ اخبار الحکماء میں وزیر ابو الحسن علی بن یوسف القفطی نے لکھا ہے کہ ہر ایک مترجم کو ہو منجم کی طرف سے کم از کم پانچ سو دینار ماہانہ وظیفہ ملتا تھا۔

ان تراجم اور نقل و تلخیص کا مسلمانوں کو اس قدر شوق تھا کہ وہ ضعیف حکماء و اطباء کی کتابوں کو بھی عربی میں منتقل کر لیتے اور نہایت محنت و کاوش کے ساتھ ان پر شرح لکھتے تھے۔ چنانچہ روس سے جو طب کے ابتدائی زمانہ میں ہوا تھا طب کے متعلق بہت سی کتابیں لکھی تھیں اور ارسطو اور جالینوس وغیرہ کی انکی تردید و تنقیص کی تھی مسلمانوں نے اسکی کتابوں کو بھی عربی میں ترجمہ کر لیا تھا۔ اس سلسلہ میں یونان، ہندوستان، ایران اور روم غرضیکہ جہاں سے جو کچھ بھی ملا مسلمانوں نے حاصل کر کے اس کو نئی تدوین و تہذیب کے ساتھ عربی میں منتقل کیا۔

طب اسلامی کی ابتدار

ترجمہ اور نقل کا کام دوسری صدی ہجری کے بعد ختم ہو گیا تو مسلمانوں نے فن طب کے اصول و فروع پر تحقیق و تنقید کے اہم سلسلہ کا آغاز کیا۔ اس ضمن میں انہوں نے تمام مسلمات و معارف کو کھنگال ڈالا۔ اور نہایت محنت و دیانت سے بحث و نظر کا حق ادا کیا۔ یہ سلسلہ تیسری اور چوتھی صدی ہجری تک نہایت زور و شور سے جاری رہا۔

اس دور میں اگرچہ یونانی اصول و مسائل ہی پر طبی عمارت کا قیام تھا۔ لیکن اسکے ساتھ ہی مختلف اور متفرق طبوں کے امتزاج اور تحقیق و دریافت کے نتائج ثابتہ کی بنا پر مسلمانوں نے ایک نئی طب کی تعمیر شروع کر دی جس میں انہوں نے یونانی، عربی، ہندی اور ایرانی وغیرہ طرق علاج مطب کو ترکیب دیا۔ نئے امراض کی تحقیق کی۔ نئے اصول علاج مدون کئے۔ بہت سی نئی دوائیں تلاش کیں۔ علم الادویہ کی جدید تحقیقات ہوئی جدید طریق پر مرکبات بنائے گئے نئے سرے سے قرابادین مرتب ہوئی اور حفظان صحت کو ایک مستقل اور مکمل علم کی شکل میں ترتیب دیا گیا۔

یہ دور آٹھویں صدی ہجری تک شمار ہوتا ہے۔ اور اس مدت میں جہاں عملی اعتبارات سے طب کی ترقی و تہذیب میں انتہائی کوششیں عمل میں لائی گئیں اور طب اسلامی کو ابتدار سے آغاز تک پہنچا دیا گیا وہاں بہت سی قابل قدر علمی اور عمل آموز تالیفات بھی مدون ہوئیں۔

بعض عدیم العدیل طبی تصنیفات

ان میں سے فردوس الحکمۃ (مصنفہ ابو الحسن طبری) حاوی کبیر (مصنفہ رازی) کامل الصناعۃ (علی ابن عباس) اور قانون (از بو علی ابن سینا) وغیرہ زندہ جاوید کتابیں ہیں۔ رازی کی حاوی کبیر اور شیخ الرئیس ابن سینا کی قانون مدت دراز تک یورپ کی علمی و طبی درسگاہوں کے نصاب تعلیم میں داخل رہیں۔

اندلس کے نامی اطبا میں سے ابو القاسم زہراوی کی کتاب التصریف جو دو حصوں میں ہے ماضی قریب تک مغربی طلباء و علماء طب کے استفادہ کا ذریعہ بنی رہی۔ اس یادگار کتاب کا دوسرا حصہ جراحیات کے متعلق ہے اور یورپی محققین کو اعتراف ہے کہ موجودہ سرجری کی بنیاد اسی باکمال سرجن کی تعلیمات جلیلہ پر اٹھائی گئی ہے۔

ان کتابوں سے مسلمان حکماء و علماء کے ذوق و انہماک تحقیق و تفحص، اور تلاش و تجسس کا بخوبی پتہ چلتا ہے ؎

تلک آثارنا تدل علینا فانظروا بعدنا الی الآثار

طب اسلامی کے بعض مشہور فن کار

ظہور اسلام کے ابتدائی زمانہ میں حارث بن کلدہ، تیاذوق، ابن ابی رمثہ اور زینب طبیبہ وغیرہ مشہور فن کار تھے (ملاحظہ ہو عیون الانباء فی طبقات الاطباء)

عرب جاہلیت سے جو طبی مواد حاصل ہوا، اسکو بھی مسلمانوں نے کتابی شکل میں جمع کر لیا تھا۔ (کما قال صاحب بلوغ الادب) کشف الظنون میں حاجی خلیفہ نے اور ابن الندیم نے اپنی الفہرست میں ان کتابوں کے متعلق تفصیلی معلومات رقم کی ہیں۔ ان میں سے کتاب المحاورۃ فی الطب میں حارث بن کلدہ ثقفی اور کسریٰ کی وہ گفتگو درج ہے جو طب کے متعلق سوال و جواب کے طور پر کی گئی تھی۔

خلافت عباسیہ کے ابتدائی دور میں جورجیس بختیشوع، جبرئیل، یوحنا، ماسویہ، حنین ابن اسحٰق، کندی، ثابت ابن قرہ اور ربن الطبری وغیرہ امتیازی شان کے مالک تھے۔ جبرئیل بن بختیشوع مامون کا طبیب خاص تھا۔ اور جورجیس کو منصور کے دربار سے تعلق تھا۔ اخبار الحکماء میں انکی قدر افزائی کی دلچسپ داستانیں لکھی ہیں جن کی تفصیل کی یہاں گنجائش نہیں۔

اسلامی طب کے دور ارتقا میں عجم نے بھی جو ذیل الذکر حضرات کا خاص حصہ لیتے۔ ابو الحسن بن سہل الطبری مصنف فردوس الحکمۃ۔

علی بن عباس (صاحب کامل الصناعہ)، ابوسہل مسیحی - ایلاقی - ابن ابی صادق - نجیب الدین سمرقندی اور بوعلی ابن سینا موخرالذکر طبیب جلیل اسلامی اطبا میں دوامی شہرت و وقار کا مالک ہے۔

اطبائے شام میں ابونصر فارابی - ابومنصور - سامری اور مصر میں تمیمی - ابن رضوان ابن الجمیع - ابن البیطار اور اندلس میں ابن جلجل ابن زہر اور ابوالقاسم زہراوی وغیرہ مخصوص امتیاز رکھتے ہیں۔

طب اسلامی کے دور ارتقا پر ایک نظر

طب اسلامی کے متعلق اگرچہ نسبتاً تفصیل کے ساتھ ہم لکھ چکے ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ ابھی جو کچھ عرض کرنا مقصود تھا وہ باقی ہے - ہم چاہتے ہیں کہ اس کے دور ترقی کا مجمل سا خاکہ پیش کر دیں. تاکہ نظیری علیہ الرحمۃ کی "حسرت خموشی" پوری ہو اور اس شعر کا مفہوم حقیقت کے ہم آغوش ہو سکے ؎

نظیری کاش بنمائی کہ در ساغر چہ میداری　　کہ پیش زاھداں قدر گنہ گاراں شود پیدا

علاوہ ازیں مزید تفصیل و اطناب سخن کی ضرورت بھی ہے. کیونکہ ہمیں "دعوت اصلاح و تجدید طب" پر لطور مذاکرہ چند ایک ضروری باتیں قارئین کرام کے سامنے پیش کرنی ہیں۔ اور یہ تمام تفصیلات ہمارے لئے مقدمہ ذیل کا حکم رکھتی ہیں ؎

سرگذشت عہد گل را از نظیری ہم شنو　　عندلیب آشفتہ تر گفتہ ست ایں افسانہ را

اسلامی دور میں اطبائے خصوصی (اسپیشلسٹ)

آج کل مغربی تحقیق و اکتشاف نے طب کے علم و فن کو اس درجہ وسعت اور پہنائی بخش دی ہے۔ کہ ایک طالب علم فن مدت العمر کی مسلسل محنت و سعی سے بھی اس کے تمام پہلوؤں کا احاطہ نہیں کر سکتا۔ اور وہ مجبور ہوتا ہے کہ ایک ہی شعبہ کو اپنی تحقیق و قابلیت کی جولان گاہ بنانے پر اکتفا کرے - چنانچہ آپ کو علم ہوگا کہ اطبائے خصوصی (اسپیشلسٹ) تیار ہوتے ہیں جو صرف ایک نوع کے مرض یا امراض کے علاج اور اس کے متعلقات پر علم و عمل کی طاقتیں بہم پہونچاتے اور اسی خصوص میں ساری زندگی بسر کر دیتے ہیں -

اس چیز کو طب مغرب کی وسعت اور باقاعدگی وغیرہ سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ اور بڑے ادعا کے ساتھ کہا جاتا ہے۔ کہ طب میں اس درجہ ترقی و وسعت اس سے پہلے کبھی نہیں ہوئی۔ کہ اسکے صرف ایک جزئیہ کو بھی مستقل علمی و عملی فن کی حیثیت دیجاتی ہو - لیکن اگر ہم دیدۂ تحقیق پر عدل و انصاف کی عینک لگا کر تاریخی حقایق کا مطالعہ کرینگے تو یہی چیز اپنے اتمام و اکمال کے ساتھ اسلامی طب کے دور ارتقا میں نظر آئے گی - جو چند در چند وجوہ و کوائف کے اعتبار سے اپنی اہمیت میں آج کی قابل فخر وسعت سے کہیں بڑھ چڑھ کر تھی۔

مثال کے طور پر صرف علاج العین[1] ہی کو لیجئے - علامہ ابن الندیم کی الفہرست اور کشف الظنون مصنفہ حاجی خلیفہ میں ان کتابوں کی فہرست ملاحظہ کرنے پر اندازہ ہوگا کہ اس شعبہ میں کہاں تک ترقی ہو چکی تھی - ایک ایک عضو اور اس کے ایک ایک مرض کو مخصوص اور مستقل موضوع قرار دے کر اس پر بہترین محققانہ کتابیں لکھی جاتی تھیں۔ چنانچہ امراض چشم پر بھی لاتعداد کتابیں تالیف و تصنیف کی گئیں منجملہ حنین ابن اسحاق کی کتاب العین ہے جو اصل میں دس مقالات پر مشتمل تھی - اسی کا ملخص کتاب العین فی ثلثہ مقالات کے نام سے متداول تھا - اس کے بھانجے حبیش بن الحسن کی کتاب تعریف امراض العین کا تذکرہ بھی ملتا ہے

ابوبکر رازی[2] نے بھی دو کتابیں مشجر اور کتاب الکحل اسی موضوع پر لکھی تھیں. اسی سلسلہ میں علی بن عیسیٰ کحال کے تذکرہ کا پتہ چلتا ہے جس شرح دانیال بن اشعیاء نے لکھی۔ علاوہ ازیں کتاب العین کے نام سے چار اور مصنفوں کی کتابوں کا ذکر موجود ہے - مقالۃ فی العین

---

[1] امراض عین پر جو کچھ لکھا گیا ہے وہ صرف بطور مثال ہے - ع قیاس کن زگلستان من بہار مرا - ورنہ اسلامی طب کے دور ارتقا میں ہمیں وہ تمام چیزیں نظر آتی ہیں. جو موجودہ طب مغربی کے لئے مایۂ صد نازش و افتخار ہیں اور انکے ساتھ بعض ایسے حقائق کا بھی پتہ چلتا ہے کہ مغربی طب باوصف ایں ہمہ شور اشوری ان سے خالی اور بے نمک ہے طب جدیدہ کے موجودہ مختارات کی طرح اس دور میں بھی تقسیم عمل کا اصول تمام طبی دنیا میں کارفرما نظر آتا ہے طبیب - جراح - کحال - بیطار جابر وغیرہ متعدد انواع کے معالجین ملتے ہیں جو اپنے اپنے امور مفوضہ کو خصوصیت کے ساتھ انجام دینے کے علاوہ امراض عامہ کا معالجہ کرنے میں بھی ید طولیٰ رکھتے اور ماہر تھے - اسی طرح موجودہ تقسیم علوم کی طرح ان دنوں میں بھی علم النباتات - علم الادویہ علم الکیمیا وغیرہ علوم طبیہ میں مختلف اطبا مہارت خصوصی حاصل کرتے تھے لیکن ع ایں رشتہ با نگشت نہ پیچی کہ دراز است ۱۲

[2] ابوبکر محمد ابن زکریا رازی (المتوفی ۳۱۱ھ) امراض عین میں ید طولیٰ رکھتا تھا علی الخصوص نزول الماء کا آپریشن نہایت کامیابی سے کرنے میں مشہور تھا ۱۲

کے نام پر ابن ذہیل مقری اور ابن سیار، دونوں نے جداگانہ رسالے مرتب کرے۔
ابن ذہبی کحال کے ایک رسالہ مقالۃ فی نزول الماء کا حوالہ بھی دیا گیا ہے۔
اسی طرح نزہۃ الافکار فی علاج الابصار، اصلاح الناصر والبصیرۃ اور کتاب الکافی فی الکحل وغیرہ تالیفات کا نام لیا جا سکتا ہے۔ موخر الذکر کتاب ہندوستان کے بعض کتب خانوں میں بھی موجود ہے

آنکھوں کا آپریشن (عمل جرّاحی)

علمی تحقیقات و نظریہ ہی پر بس نہیں، اس عہد میں تشریح و جراحت کا شعبہ بھی حیرت انگیز وسعت اور ترقی پا چکا تھا۔ آنکھوں کے متعلق لکھی ہوئی کتابوں کے ایک حصہ کا مونشا ذکر کر دیا گیا ہے۔ اب اسی سلسلہ میں آپ کو یہ معلوم کر کے یقیناً حیرت اور استعجاب کی کیفیتوں سے دوچار ہونا پڑے گا کہ اس دور میں آنکھوں کی تشریح اور سرجری کے لئے بے شمار عجیب النوع آلات استعمال کئے جاتے تھے ان آلات میں سے بعض کے نام یہ ہیں :-

مقص۔ مقراض۔ کازۃ۔ صنانیر۔ فتاحاۃ۔ تبر۔ موسن۔ مجراد منجل۔ مکوی (جو پانچ چھ قسم کا ہوتا تھا)۔ منقط منقاش۔ السکین۔ الشوکیہ۔ جوکان دائرۃ الشعر۔ حربہ۔ ذات الشعیرۃ۔ رصاص الثقیل۔ حلقہ ذات البقرۃ۔ مشراط وغیرہ۔

آنکھوں کے آپریشن کے علاوہ اس زمانہ میں آنکھیں بنانے کا فن بھی خاص طور پر ترقی پا چکا تھا یہ تفصیل تشنۂ تکمیل رہے گی۔ اگر میں یہاں چند تاریخی حقائق کا تذکرہ نہ کروں۔

اخبار الحکماء قفطی کا بیان ہے کہ جبریل کحال جسے مامون کی طرف سے ہزار درہم ماہانہ مشاہرہ ملتا تھا ہر روز نماز صبح کے بعد مامون کی خدمت میں حاضر ہوتا۔ اور اسکی آنکھ دھو کر سرمہ لگاتا تھا۔ اسی طرح جب بعد دوپہر خلیفہ مامون قیلولہ کر کے اٹھتا تھا۔ تب بھی جبریل حاضر ہو کر یہی خدمت انجام دیتا تھا۔ مامون اس پر بہت خوش تھا۔ اور اسے خفیف الید، سبکدست، خیال کرتا تھا قفطی کے الفاظ یہ ہیں :-

وکان اوّل من یدخل الیہ (ای المامون) فی کل یوم عند تسلیمہ من صلاۃ الغداۃ ولیغسل اجفانہ ویکحل عینہ واذا تیہ من قیلولۃ فعل مثل ذالک الخ۔

یہ اختصاص فرائض تقسیم عمل ہی کا سبب نہیں تھا بلکہ مخصوص شعبوں میں انہماک و تشاغل نے بہت سے ماہر اور عدیم المثال چابکدست فنکار پیدا کر دئے تھے۔ جو اپنے اپنے شعبوں میں انتہائی قابلیت و شہرت کے مالک سمجھے جاتے تھے۔

چنانچہ امراض عین کے ماہرین میں سے ایک بغدادی طبیب ابن وصیف کے تذکرہ میں لکھا ہے

وکان (ای ابن وصیف) خبیراً بطب العین فیما بہ لم یکن فی زمانہ اعلم منہ اخذ الناس عنہ ذالک ورحل الیہ من الاقطار (اخبار الحکما قفطی)	وہ آنکھ کی بیماریوں کے علاج میں بہت بڑا ماہر تھا۔ اور اس فن میں اس کے معاصرین میں سے کوئی بھی اس کا ہم پلہ نہ تھا عوام نے اس علم کو اسی سے سیکھا اور دور دور سے اسکے پاس آئے۔

طب اسلامی کی علمی و عملی ترقی

علمی لحاظ سے مسائل طب کی تحقیق و تدوین اور تنقیح و تدقیق میں جتنی توجہ اس عہد میں ہوئی اسکی تفصیل محتاج بیان نہیں۔ بحث و مذاکرہ کے تفصیلی کوائف پر ایک غلط انداز نگاہ ڈالنے سے اس بات کا اندازہ ہو سکتا ہے کہ تنقید مسائل اور تحقیق روایات میں کس درجہ اہتمام کیا جاتا تھا۔ اصول و نظریات فن کو منطق، کلام، معانی، فلسفہ ہیئت۔ ریاضی اور نجوم وغیرہ کی روشنی میں مدون کر کے ان کو ایک غیر متبدل تدوینی حیثیت اسی عہد میں دیگئی ہے۔

اسی علمی و تحقیقاتی ذوق و شغف نے مختلف طرق علاج اور متعدد انواع طب پیدا کر دیئے تھے۔ روحانی طریق علاج حقیقتاً اسی عہد کی پیداوار ہے۔ عصر حاضر کے مسمریزم اور ہپناٹیزم وغیرہ کی فلاسفی پر غور کیجئے۔ اور پھر قدیم اشراقی طریق علاج پر دھیان کیجئے تو آپ پر روشن ہو جائیگا کہ طب باطنی نے کہاں تک فروغ پا لیا تھا۔ کتب تواریخ صراحتاً کہہ رہی ہیں۔ کہ اشراقیین مریض اور مرض کو دیکھنے اور معائنہ کرنے کی احتیاج نہیں

رکھتے تھے۔ ان کو رواقی اس لئے کہا جاتا ہے کہ مریض اپنی رواق پر ہوتا تھا اور یہ روشن ضمیری وصاف باطنی سے اس کا علاج اپنی جگہ پر بیٹھے ہوئے کردیتے تھے۔ آئینہ باطن کو زنگ وکدورت سے پاک وصاف کر کے اس پر بصیرت وعرفان کا صیقل کچھ اس طرح کرلیا جاتا تھا کہ تعلیم وتعلّم تک کی ضرورت نہ تھی۔ مکاشفہ ومراقبہ ہی کے توسط سے درس حکمت حاصل کرلیا کرتے تھے۔

اسی طرح علمی اعتبار سے طب نے جو ترقی اس عہد میں حاصل کی وہ اپنی نظیر آپ ہے۔ اعمال بالید اور جراحت (سرجری) وغیرہ کے فنون خاص طور پر بلند ترین حیثیت اختیار کرچکے تھے۔ بہت سے اطبّا عملی کام کرنے میں قابل رشک شہرت وقابلیت کے مالک ہوئے۔ اور بے شمار آلات اور لوازم پیدا ہوئے تھے۔ چنانچہ ابوالقاسم زہراوی مصنف کتاب التصریف کا نام نامی رہتی دنیا تک فخر وعزت کا حقدار ہے۔ اُندلس میں اور بہت سے باکمال سرجن پیدا ہوئے۔ منجملہ امیر عبدالرحمٰن الناصر کا وزیر یحییٰ ابن اسحاق ایک مشہور طبیب تھا جسکے متعلق اخبار الحکما قفطی کا بیان ہے کہ:۔

وکان یحییٰ بصیرا ذکیا فی العلاج ما نعا بیدہ — یحییٰ علاج بالید میں مہارت تامہ رکھتا تھا۔

عمر بن عبدالرحمٰن کی نسبت قفطی نے لکھا ہے کہ اسے طب کے ساتھ انتہائی شغف تھا۔ بہت سے معرکہ خیز تجربے اسکو حاصل تھے اور داغنے، کاٹنے، چیرنے پھاڑنے اور دیگر اعمال طبیہ میں خصوصی دسترس رکھتا تھا۔

اندیشۂ طوالت طب اسلامی کے علمی شعبہ جات کے ارتقائی کوائف پر یوں تو بہت کچھ لکھا جاسکتا ہے لیکن اسی پر بس کرتا ہوں کیونکہ یہ موضوع اپنی مخصوص دلچسپیوں کے سبب سے میرے لئے اتنا لذیذ وشیریں ہے کہ میں زبان قلم کو اس ذائقہ چکھانے سے ڈرتا ہوں۔ مبادا، اس کو ایسی چاٹ لگ جائے کہ حیطۂ اختیار سے باہر ہو جائے۔ پھر اس کا روکنا مشکل ہوگا۔ ع این رشتہ بانگشت نہ پیچی کہ دراز است۔ ابھی سے یہ حالت ہے کہ دل ودماغ کے ساتھ قلم بھی بے خود وسرمست ہوا جاتا ہے۔ دماغ میں سرخوشی چھائی ہے دل قابو سے نکلا جاتا ہے اور قلم ذوق نگارش میں صفحۂ قرطاس پر بے تحاشا دوڑا چلا جاتا ہے۔ ایسے عالم میں سلسلۂ سخن کو روک لینا کتنا مشکل ہے بقول شاعر ؎

ہوا گر لگ گئی اے شادمیدانِ معانی کی
قلم روکے رُکے گا پھر نہ ہم مشکل پسندوں کا

تاہم خدشۂ تطویل راستہ روک کر کھڑا ہو گیا ہے اور خوف دلا رہا ہے کہ ایسا نہ ہو مزید تفصیل وتطویل ناظرین کے ملال طبع کا باعث بن جائے ممکن ہے نازک دماغ قارئین پکار اُٹھیں ؎

سو دا خدا کے واسطے کر قصہ مختصر — اپنی تو نیند اُڑ گئی تیرے فسانے میں

مجبوراً اپنے دل سے کہہ رہا ہوں ؎

حقی بیان شوق بپایاں نمی رسد — کوتاہ ساز قصۂ دور و دراز را

اعتذار واقرار اور پھر علمی موضوعات پر لکھنے کی ان محدود اوراق میں گنجائش ہی کہاں ہے۔ یہاں تو ع گر تو سیم شرح آں تجدید شود۔ کا معاملہ ہے۔ یہ چیز تو ایک ضخیم وبسیط کتاب کی وسعت چاہتی ہے۔ اور اگر خدا نے توفیق عمل کو رفیق ہمت کیا تو انشاء اللہ طب کی علمی وعملی تاریخ پر ایک علیحدہ کتاب مدوّن کرنا مدنظر ہے

فی الحال آپ اسی پر اکتفا کریں اور تصریحات بالا پر غور فرماتے ہوئے فیصلہ دیں کہ اس عہد زریں میں فن جلیل کس حد تک ترقی کرچکا تھا سرسری اندازہ کے لئے مندرجہ فوق اشارات کافی ہوں گے۔ ع تو خود حدیث مفصل بخواں ازیں مجمل۔

خاتمۂ سخن

الغرض اس زمانہ میں علمی وعملی کمالات سے طب کے فیضان میں انتہائی اضافہ ہوا۔ آج کل کی طرح کے نام نہاد اطبّا اُس عہد میں نہیں تھے جو فن کے نام تو الف سے ب تک نہیں جانتے لیکن فن کی رُسوائی وتحقیر کے لئے اپنے آپ کو ارسطو، جالینوس اور بوعلی سینا کے ہم پلہ کیا کچھ زیادہ ہی سمجھتے ہیں۔

ایسے لوگوں نے فن کی قدر وقعت کو خاک میں ملا دیا ہے جو اپنی کم نظری اور ناقابلیت کی بنا پر حاصل ہونے والے داغ رُسوائی کو فن جلیل کی

درخشاں و تاباں پیشانی پر تھوپ دیتے ہیں۔

فن اپنی زبانِ حال سے گذشتہ عہد بہار کے بعد موجودہ حالتِ زار کا نوحہ و فغاں کر رہا ہے۔

زمزمۂ گداز طب

کچھ تجھے بھی یاد ہے میرا وہ دور پُربہا
جب تھے یکساں قدرداں اپنے فقیر و شہریار
جب کہ میرے نام لیوا صاحب اقبال تھے
اہل علم و ذی عمل خوش کام و فرخ فال تھے
خسرو و فغفور و سلطان و قیصر و خاقان و جم
سامنے انکے آ کے کرتے تھے سرِ تسلیم خم
ایک اک ان میں سے جب بقراط و جالینوس تھا
فخر افلاطون تھا۔ اور رشکِ اسقلیبوس تھا

یاد آتے ہیں مجھے اپنے وہ سارے غمگسار
میری ہستی بزم عالم میں ہے جن کی یادگار
وہ محمد ابن ذکریا، وہ میرا راز دار
جسکو کہتے ہیں زمانہ بھر میں رازی نامدار
بوالحسن۔ بونصر۔ بومنصور اور شیخ الرئیس
ابن بیطار و ابوالقاسم، نجیب الدین نفیس
قرشی و داؤد و جیلانی و رازانی تمام
میری عظمت کو بڑھا کے کر گئے ہیں اپنا نام
سب کے تھا میں میرے رہوار ترقی کی رکاب
انکے دم سے میں ہوں میرے دم سے تھے فیضیاب

طب کے علم و فن کو کامل اور مکمل کر گئے
تا ابد زندہ ہیں گو مدت ہوئی ہے مر گئے
جب کہ لہرایا انہوں نے پرچمِ اقبالِ فن
چومتے پھر کیوں نہ انکے پاؤں شاہانِ زمن
پر یہ قصہ ہے پرانا شانِ ماضی اب کہاں
حال کی تلخی میں باقی ہے یہ شیریں داستاں
اب توارضِ ہند میں تقدیر نے رونا مجھے
نام لیواؤں نے اپنی کیا رسوا مجھے

یاد آیا میکہ مجھ پر تیرگی چھائی نہ تھی
گلشنِ اقبالِ فن میں یوں خزاں آئی نہ تھی

اگرچہ سیلاب سخن میں بہتے بہتے میں کہیں سے کہیں نکل آیا ہوں۔ لیکن کیا کروں مجبور ہوں۔ ع ہر گہ سلسلہ جنبان نگاہِ دگر است۔ قارئین مجھے اس بے راہ روی و بے اختیاری پر موردِ عتاب بنائیں گے۔ مگر درد کی تسکین تو ہوتی ہے۔ ممکن ہے کہ ان کی خفگی و ناراضی بھی میرے مذاقِ عشق پر خوش گوار ثابت ہو۔ کما قال ؎

اجد الملامة فی ھواک لذیذۃ حبا لذکرک فلیلمنی اللوم

اور یہ کیفیت عشقِ فن میں اس بچپنہ مغزی کی آئینہ دار ہے جس نے میرے قلب و دماغ پر تسلط جما رکھا ہے۔

جب میں فن کا نام لے لے کر اسکے کوسنے والوں کے تخریبی اعمال پر نظر دوڑاتا ہوں تو بے ساختہ و بے پرداختہ غالب مرحوم کے اس پُر درد مصرعہ کی تفسیر بن کر رہ جاتا ہوں۔ ع دل خون کن و آں خوں را، در سینہ بجوش آور +



معلومات

جسمانی تکان

تکان کے متعلق خیال ہے کہ وہ کام کرنیوالوں کی عالمگیر بیماری ہے۔ وہ تمام پیشہ وروں میں حتیٰ کہ خانہ داری میں مصروف رہنے والیوں میں بھی عام ہے بلکہ شاید یہ بھی ممکن ہے کہ انسان بیکار رہ کر بھی تھک جائے۔ یہ قدرتی بات ہے کہ انسان دن بھر کی محنت کے بعد تکان محسوس کرے لیکن یہ تکان اتنی ہونی چاہیے کہ اسکی وجہ سے شام کی صحت بخش تفریح بھی ناگوار گذرے۔ شب بھر کے آرام کے بعد صبح کو انسان کو ایسا محسوس ہونا چاہیئے کہ وہ بالکل چاق وچوبند ہے۔ تکان کے چند خاص خاص اسباب یہ ہیں:-

(۱) محنت کی زیادتی (۲) پریشانی اور گھبراہٹ (۳) خراب ہوا (۴) بھوک (۵) ناکافی آرام اور ناکافی نیند (۶) آنکھوں پر زور پڑنا (۷) قبض (۸) کسی متعدی بیماری کا اثر (۹) بیرون خانہ ورزشوں کی کمی۔

اگر تکان کا باعث آرام کی کمی یا ایسی ہی کوئی اور بین چیز نہیں ہے تو یہ بہتر ہے کہ آپ معالج سے مشورہ کریں ممکن ہے کہ آپ کے طرز زندگی میں ایک خفیف سا تغیر ہی ضروری ہو اور آپ کو کوئی بیماری نہ ہو لیکن اسکا بھی امکان ہے کہ اس کا سبب کوئی مرض ہو جس کا دفعیہ بروقت طبی مشورہ سے ہو جائے

غذا کی ۲ دو قسمیں

انجمن اقوام کی صحت عامہ کی کمیٹی نے غذاؤں کی دو قسمیں قرار دی ہیں ایک "محافظ" اور دوسری غیر محافظ یا قوت بخش محافظ غذائیں وہ ہیں جن سے جسم کو حیاتیں، معدنی نمک اور عمدہ قسم کے اجزا لحمی ملتے ہیں (لحمی اجزا جسم کو مناسب غذا پہنچانے کے لحاظ سے باہم بہت کچھ مختلف اور اعلیٰ یا ادنیٰ درجہ کے ہوتے ہیں) جہاں تک لحمی اجزا کی عمدگی کا تعلق ہے گوشت کا درجہ دودھ، پنیر اور انڈے سے نیچا ہے۔ رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ انسانی جماعتوں کے بیشتر حصہ کو کافی محافظ غذا میسر نہیں آتی جس کا یہ مطلب ہے کہ انہیں کافی پھل، ترکاریاں، سلاد اور دودھ وغیرہ نہیں ملتا

رپورٹ میں یہ بھی واضح کیا گیا ہے کہ امراض کے علاج کے لئے جو دوائیں استعمال کی جاتی ہیں وہ تندرست نسلیں نہیں پیدا کر سکتیں۔ تندرست نسلوں کا پیدا ہونا حرف مناسب اور کافی غذا ہی پر منحصر ہے۔ اب وقت آگیا ہے کہ لوگ عام طور پر اس حقیقت سے واقف ہو جائیں اور خود کو اور اپنے بچوں کو مناسب غذا کی اہمیت کا اندازہ کرنے کا عادی بنا دیں اور اس غلط فہمی کا ازالہ کردیں کہ تندرستی دواؤں کی بوتلوں سے نکالی جا سکتی ہے۔

جن مخصوص زمانوں میں نامناسب یا ناکافی غذائیں خاص طور پر مضرت رساں ہوتی ہیں وہ یہ ہیں:-

(۱) حالت جنین میں جب بچہ بڑھ رہا ہو۔

(۲) شیر خواری اور ابتدائے طفلی کا زمانہ۔

(۳) وقت بلوغ جب جسم یکایک بہت زیادہ نشو و نما حاصل کرتا ہے۔

(۴) عورتوں کے لئے زمانۂ حمل اور زمانۂ رضاعت۔

ایام حمل و رضاعت میں چونکہ ماں کے جسم کا یہ کام ہوتا ہے کہ بچے کی پرورش کے لئے کیلسیم اور دیگر نمکیات کی خاصی بڑی مقدار پہونچاتا رہے اس لئے تاوقتیکہ اُن کی اپنی غذا میں ان چیزوں کی افراط نہ ہو تو کچھ عرصہ تک بچے کی ضرورتیں پوری کرنے کے بعد ان کے جسم میں کیلسیم کی کمی رونما ہوجاتی ہے، اور طرح طرح کے امراض لاحق ہو جاتے ہیں۔

دو سے پانچ سال تک کے بچوں کیلئے غذا

دو سے پانچ برس تک کی عمر کے بچوں کو صرف مناسب غذا نہ ملنے کی وجہ سے بہت سی ایسی بیماریاں ہو جاتی ہیں جن سے محفوظ رہا جا سکتا تھا۔ اس عمر کے بچوں کو

روزانہ نہ یہ یا اس سے ملتی جلتی غذا ملنی چاہیئے:-

(۱) تازہ دودھ ڈیڑھ پاؤ (قابل اعتبار ذریعوں حاصل کیا ہوا دودھ کہ جسے جوش دینے کی ضرورت نہو سب سے اچھا ہوتا ہے)

(۲) کچی ترکاریاں جو ان میں سے بچوں کو پسند ہوں اور مل سکیں: چھلے ہوئے اور قیمہ کئے ہوئے ٹماٹر۔ ایک بڑا چمچہ بھر کرکسی ہوئی گاجریں، ایک چا ء کا چمچہ بھر گاجروں کا عرق۔

(۳) سیب یا ناسپاتی یا دیگر پھل اور تھوڑا سا سنگترے کا عرق۔

(۴) ترکاریوں میں مکھن ملا کر اگر پسند ہو۔ ایک یا دو بڑے چمچے بھر سبز ترکاری اور تنور میں بغیر پانی کے پکے ہوئے آلو، اور بھاپ میں گلائی ہوئی گاجریں یا پیاز۔

(۵) تھوڑی سی لحمی غذا جیسے کہ پنیر، انڈے، سویا بین اور تازہ مچھلی۔

ان چیزوں کے علاوہ انہیں مندرجہ ذیل غذائیں بھی تھوڑی تھوڑی مقدار میں ملنی چاہئیں:- (۱) قدرتی شکر کھجوروں کی کشمش کی انجیروں کی منقیٰ کی پکی ہوئی کیلے کی پھلیوں کی، یا شہد کی صورت میں۔ (۲) تھوڑی سی بے چھنے آٹے کی روٹی مکھن لگا کر۔

کالج امراض پھیلانے کا ذریعہ ہیں

ہمارے کالج ہی نہیں بلکہ ابتدائی اسکولوں سے لے کر یونیورسٹی تک سب بیماریاں پیدا کرنے کے گھر ہیں۔ بچے پانچ چھ سال کی عمر میں اسکول میں داخل ہوتے ہیں اور اسی وقت سے ان کی صحت زوال پذیر ہونے لگتی ہے اور اس کا باعث اسکولوں کے مضرت رساں حالات اور اساتذہ کی بچوں کے جسم کی تربیت کرنے کی طرف سے غفلت ہے۔ ہربرٹ اسپینسر کا مقولہ ہے کہ انسان کی تعلیم اس طرح ہونی چاہیئے کہ ہم پہلے اسے ایک اچھا جانور بنادیں۔ مانٹین، روسو، ژین پال اور دیگر ماہرین تعلیم کی بھی یہی رائے تھی۔ لیکن اس کے باوجود دیکھا یہ جاتا ہے کہ کالجوں میں جسمانی صحت اور تربیت کی طرف بہت ہی کم توجہ کی جاتی ہے۔

اوسط درجے کے گریجوایٹ ہائی اسکول یا کالج سے ڈپلومے (سند) کے ساتھ ساتھ ایک برباد شدہ جسم، چپٹا سینہ، کمزور ٹانگ، ناطاقت عضلات، خراب ہاضمہ اور قبض لے کر نکلتے ہیں۔ ممکن ہے کہ وہ دلچسپ تقریر کر سکتا ہو، اور اچھے مضامین بھی لکھتا ہو۔ لیکن یہ بات کہ اسے کیا کھانا چاہیئے اور کیا نہ کھانا چاہیئے اُسے کالج کی تعلیم نہیں سکھاتی اور اس کا بھی امکان ہے کہ اسکول کے ہم صحبتوں سے اس نے ایسی برائیاں سیکھ لی ہوں جو لازمی طور پر اس کی صحت کو برباد کردیں اور اس کی زندگی کو خطرہ میں ڈال دیں۔

ہمارے اسکولوں اور کالجوں کا فرض ہے کہ وہ طلبہ کے جسم کی بھی اسی قدر تربیت کریں جتنی کہ ان کے دماغوں کی، اور کالج سے رخصت کرتے وقت بجائے چند کمزور، زرد رو اور زندگی کے لئے بیکار محض نوجوان لڑکے اور لڑکیاں پیش کرنے کے ایسے توانا، تندرست اور صحیح الجسم افراد پیش کریں کہ جن کی رگ رگ میں قوت اور دماغ میں علم و آگاہی بھری ہوئی ہو۔

جب کہ اعداد و شمار کے ماہرین ہمیں یہ بتارہے ہیں کہ اگر صحتوں کی بربادی کی یہی حالت رہی تو وہ دن بہت قریب ہے کہ جب سفید اقوام اس فوقیت سے کلیتاً محروم ہوجائے گی جو انہیں دنیا میں حاصل ہے، تو ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم اس بات کو اچھی طرح ذہن نشین کرلیں کہ تہذیب کی آخری امید بھی اسکول ہیں۔ اسکولوں کے لئے ضروری ہے کہ اپنے مقاصد میں توسیع کریں اور دماغی تعلیم و تربیت کے ساتھ جسمانی تندرستی، اور دراز عمر کے لئے بھی تربیت شروع کردیں۔

تندرستی کی نشانیاں

چند علامات ایسی ہیں کہ جنہیں دیکھ کر یہ بتایا جاسکتا ہے کہ لڑکے اور لڑکیاں صحت در ہیں یا نہیں۔ ان میں سے بعض علامتوں سے یہ بھی معلوم ہوسکتا ہے کہ جو غذا انہیں مل رہی ہے وہ جسم کی ضرورتوں کے مناسب اور کافی مقدار میں ملتی ہے یا نہیں۔

(۱) قد کی لمبائی کے تناسب سے وزن کا قائم رہنا۔

(۲) جلد کا صاف چکنا اور خوشرنگ ہونا۔ گالوں پر سرخی کا جھلکنا۔

(۳) آنکھوں کا چمکدار صاف اور رطوبت سے معمولی ہونا۔ آنکھوں کے گرد حلقے نہ ہونا۔

(۴) بالوں کا چمکدار اور چکنا ہونا اور بڑھتے رہنا۔
(۵) دانتوں کا صاف، مضبوط اور خوشنما ہونا۔ مسوڑھوں کا رنگ گلابی ہونا۔
(۶) نشست و برخاست میں جسم کا سیدھا رہنا، سینے اور کندھوں کا اونچا ہونا اور پیٹ کا اندر کو دبا ہونا۔
(۷) عضلات کا مضبوط اور طاقتور ہونا۔ بھوک اچھی طرح لگنا اور نیند خوب آنا۔

آب انگور سے خون بنتا ہے

شکاگو کے ایک یتیم خانے میں تین مہینے تک ساٹھ بچوں پر تجربہ کرنے سے معلوم ہوا کہ انگور کا پانی جسم کو فولاد مہیا کرنے کے لئے بہت اچھی چیز ہے اور خون کے سرخ ذرات بنانے کے لئے بہت موثر ہے روزانہ پلانے سے پانچ چھٹانک عرق کا استعمال قلت دم کو روک دیتا ہے۔ جن بچوں کو روزانہ اس مقدار میں پانی دیا گیا ان میں سرخ ذرات کی بیشی بقدر آٹھ فی صدی کے ہوئی درحالیکہ دوسروں میں یہ ترقی صرف ساڑھے چار فیصدی کے قریب تھی۔

جن بچوں کے جسم میں خون کی کمی تھی ان میں سے دس دس کی جماعتیں الگ کر دی گئیں اور پھر یہ معلوم ہوا کہ جن کو آب انگور دیا جاتا تھا ان کے خون میں سرخ ذرات چالیس فی صدی کے بقدر ان سے زیادہ ہوگئے کہ جنہیں پانی نہیں دیا جاتا تھا۔

یہ بچے اس عرق کو پسند بھی خوب کرتے تھے اور انہیں وہ ہر طرح موافق بھی آیا۔ یہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ایسے اداروں میں جہاں بچوں کو رکھا جاتا ہے ان کی غذا میں علاوہ سنگترے کی قسم کے پھلوں کے انگوروں کا پانی بھی شامل رکھا جائے۔ پھلوں کی نوعیت بدلتے رہنا بھی بہت اہم اور ضروری ہے۔

سرطان کا علاج

سرطان کا زخم لاعلاج سمجھا جاتا ہے لیکن امریکہ کی ییل یونیورسٹی میں کچھ ایسے تجربے ہوتے ہیں، کہ اس مایوسی میں کچھ امید ہو چلی ہے، وہاں کے ایک ماہر حیاتیات نے سرطان میں مبتلا چوہوں کو ونٹر گرین کا تیل پلایا اس سے اس کا مرض جاتا رہا۔ اس تیل کے اجزا میں الڈی ہائڈ ہے (یہ ایک بے رنگ طیران پذیر مائع ہے جو الکحل پر آکسیجن کے اثر سے پیدا ہوتا ہے) یہ سرطان کے ورم کو دور کرنے میں مفید ثابت ہوا ہے۔ وہاں کے دوسرے ماہرین فن نے بھی اس کا تجربہ شروع کر دیا ہے، انہوں نے الڈی ہائڈ کے انجکشن دس ایسے کتوں کو دیئے جو سرطان میں مبتلا تھے، کتوں کا مرض جاتا رہا۔ عضویاتی طور پر انسان اور کتے ملتے جلتے ہیں، اس لئے یہ تجربہ انسان کے سرطان میں بھی کامیاب ہو سکتا ہے لیکن ڈاکٹروں کا خیال ہے کہ ابھی غیر ماہرین اس سے تجربہ نہ کریں، جب تک اس تیل کے اجزائے ترکیبی اور اس کے اثرات کی کافی تحقیق نہ ہو جائے، کسی قطعی نتیجہ پر پہونچنا قبل از وقت اور مضرت رساں ہے۔

متفرقات

(۱) وہیل (فیل ماہی) مچھلی نہیں وہ پستان دار جانور ہے۔
(۲) سوڈا واٹر میں سوڈا نہیں ہوتا۔ وہ معمولی پانی ہوتا ہے جس میں کاربونک ایسڈ گیس بھر دی جاتی ہے۔
(۳) انسان کا قلب پیدائش کے چار مہینے پہلے سے حرکت کرنا شروع کر دیتا ہے۔
(۴) رات کے وقت چاند کی قوس قزح بھی دیکھنے میں آتی ہے۔
(۵) ناگ (کوبرا) رینگنے والے جانوروں میں سب سے زیادہ ہوشیار ہوتا ہے۔
(۶) جو مقررین، مناظری قندیل والے لکچروں کے دوران میں جب کہ تاریکی ہوتی ہے، تختۂ سیاہ پر لکھنا چاہتے ہیں ان کے لئے ایک روشن کھریا (چاک) تیار کی گئی ہے جو سبز رنگ کی روشنی دیتی ہے۔
(۷) مکھیاں اڑتے وقت ۵ فٹ فی ثانیہ کی رفتار حاصل کر لیتی ہیں۔

باب الصحت — یونان میں سل و دق کے خلاف جدّ و جہد

ڈاکٹر جر جیبزڈی پاپاکوستاس پروفیسر میڈیکل کالج ایتھنز (یونان)

سلطنت یونان جس کا پرچم اقبال کبھی دُنیا کے مختلف اقطاع و حصص پر لہراتا تھا، اب جزیرہ نمائے یونان تھسلی اور ملحقہ جزائر تک محدود ہو کر رہ گئی ہے۔ ۱۹۲۸ء کی مردم شماری میں اسکی آبادی ۶۲۰۴۶۸۴ تھی جس میں زراعت پیشہ طبقہ کا تناسب ۶۸٫۲ فی صدی تھا۔ ۱۹۲۳ء میں جو ہزاروں یونانی النسل باشندے ایشیائے کوچک سے بھاگ کر آئے اور اس کے بعد حکومت ٹرکی سے از روئے معاہدہ ترکی اور یونانی نسل کے باشندوں کا تبادلہ ہوا اس سے یونان کی آبادی میں معتدبہ اضافہ ہو گیا۔ اس وقت ملک کی آبادی ستر لاکھ سے زیادہ ہے۔

پیدائش و اموات کی شرح

بیسویں صدی کے آغاز تک یونانی باشندوں میں بہت کم تھی اور اس کا اوسط کسی سال بھی ۱۰ فی ہزار سے زیادہ نہیں ہوتا تھا لیکن حکومت نے جنگ ٹرکی کے بعد سے جو حفظانِ صحت کی تدابیر اختیار کی ہیں اس سے ملک کو کافی فائدہ پہونچا ہے اور ۱۹۲۸ء سے ۱۹۳۵ء تک شرح پیدائش ۲۷٫۷۷ فی ہزار رہی۔

ترکوں کے زیر اقتدار یونان میں شرح اموات بڑھی ہوئی تھی ۱۸۶۰ء میں بھی یہ شرح ۳۶٫۲ فی ہزار تھی لیکن موجودہ شرح ۱۴ فی ہزار سے زیادہ نہیں ہے۔ پیدائش اور اموات کا یہ موازنہ اگرچہ اب بھی افسوس ناک ہے لیکن اس سے یہ ضرور معلوم ہوتا ہے کہ حکومت نے رعایا کی عام صحت کی جانب جو توجہ مبذول کی ہے، اُسکے نتائج بتدریج کامیاب ثابت ہو رہے ہیں۔

یونان میں، باعتبارِ عمر، بچوں کی شرح اموات زیادہ ہے۔ سو مرنے والوں میں بالعموم پینتیس ۳۵ بچے ہوتے ہیں۔

یونان میں تپ دق کا وبائی حملہ

یونان پر سل و دق کا حملہ اکثر وبائی صورتوں میں ہوتا رہا ہے۔ موجودہ دور میں یہ خوفناک وبائی حملہ بیسویں صدی کے آغاز میں ہوا جب کہ ملک کے دس ممتاز شہروں میں شرح اموات پچاس فی دس ہزار تک پہونچ گئی تھی۔ ۱۹۰۲ء میں حکومت نے اس اہم مسئلہ کی جانب توجہ مبذول کی لیکن عالمگیر جنگ یورپ کے اثرات مابعد، اندرونی انتشار اور ایشیائے کوچک میں قوم پرست ترکوں کے خلاف جنگ چھڑ جانیکی وجہ سے کسی خاص تعمیری پروگرام کو عملی جامہ نہیں پہنایا جا سکا۔ ۱۹۲۸ء سے حکومت یونان نے خاص طور پر سل و دق کے خلاف جد و جہد شروع کی اور نتیجہ کے طور پر ان موذی امراض کی تباہ کاریوں میں معتدبہ تخفیف ہو گئی۔ ۱۹۳۵ء میں شرح اموات ۱۷٫۱۱ فی دس ہزار تھی اور موجودہ شرح ۱۵٫۶۸ فی دس ہزار ہے۔

سل و دق کی شدت شہروں میں

دنیا کے دوسرے ممالک کی طرح یونان میں بھی سل و دق کی قربان گاہ پر زیادہ تر شہروں کے باشندے بھینٹ چڑھتے ہیں۔ لیکن یہاں فرق زیادہ نمایاں ہے۔ یونان میں ایک بڑا دیہاتی رقبہ ایسا ہے جہاں سالہا سال سے کسی نے سل و دق کا نام بھی نہیں سُنا۔ عام طور پر شہروں میں سل و دق کے ذریعہ شرح اموات دیہات سے سہ گنی اور بعض مقامات پر چوگنی ہے۔

بعض صوبوں میں سل و دق کی تباہ کاریاں

تمام ملک میں سل و دق کی شدت یکساں نہیں ہے بعض صوبوں میں اس کا زور کم ہے اور بعض میں زیادہ۔ مثلاً ۱۹۳۰ء سے ۱۹۳۲ء تک ولایت اکھینو میں سل و دق کی شرح اموات ۹٫۵ فی دس ہزار رہی۔ لیکن ولایت یونی میں یہ شرح ۲۸٫۶۹ فی دس ہزار تھی۔ اسی طرح کولا اور روڈپ کے اضلاع میں، جہاں صنعتی کارخانے زیادہ ہیں، سل و دق کی ہلاکت آفرینی کا دائرہ مقابلتاً زیادہ وسیع ہے۔

عورتوں اور مردوں کی شرح اموات کا موازنہ

یونان میں عورتوں کے مقابلہ میں مرد سل و دق میں زیادہ مبتلا ہوتے ہیں مردوں کی شرح اموات ۱۸٫۰۵ اور عورتوں کی ۱۴٫۰۵ فی دس ہزار ہے

اگر یونان میں ایک ہزار نفوس سل ودق میں مبتلا ہو کر داعیٔ اجل کو لبیک کہیں تو ان میں ساڑھے پانچ سو مرد ہونگے اور ساڑھے چار سو عورتیں۔ سل ودق میں سب سے زیادہ وہ لوگ مبتلا ہوتے ہیں جنکی عمر ۲۰ سال سے ۴۰ سال تک ہو۔

یونان میں مرض کی زیادتی کے اسباب

سل ودق کی جو مختلف قسمیں پائی جاتی ہیں۔ ان میں سل ریوی کا غلبہ یونان میں زیادہ ہے اور لوگ زیادہ تر اسی قسم خاص میں زیادہ مبتلا ہوتے ہیں۔

جہاں تک ہماری تحقیقات کا تعلق ہے یونان میں سل ودق کی افزائش کے اسباب حسب ذیل ہیں۔

(۱) **دودھ کی خرابی**:۔ یونان میں دودھ کی خرابی کی شکایت عام ہے۔ یہاں بہت کم مویشی ایسے نکلیں گے جن کے متعلق وثوق کے ساتھ کہا جا سکے کہ وہ دق کے جراثیم سے محفوظ ہیں لیکن اس کے باوجود لوگ زیادہ تر کچا دودھ استعمال کرنے کے عادی ہیں اور وہ اسے جوش نہیں دیتے۔ دودھ سے جو مٹھائیاں اور پیسٹریاں وغیرہ تیار کی جاتی ہیں۔ ان کا استعمال بھی مضر ہے۔

(۲) **پست معیار زندگی**:۔ خاص کر یونان کے غیر تعلیم یافتہ طبقہ میں زندگی کا معیار زندگی بہت پست ہے اور اس سلسلہ میں یہ بات غور طلب ہے کہ یونان کی بیشتر آبادی غیر تعلیم یافتہ ہے۔ لوگ صفائی کا زیادہ خیال نہیں رکھتے اور ایسے تنگ و تاریک مکانوں میں رہتے ہیں جہاں صاف ہوا کا گذر ہے اور نہ روشنی کا۔ میلے اور بند تالابوں کا پانی پینا یونان میں معیوب نہیں سمجھا جاتا اور لوگوں کو سڑکوں پر تھوکنے کی عادت بھی بہت ہے۔

(۳) **مے نوشی**:۔ یونان میں معمولی اقسام کی شراب کثرت کے ساتھ کشید کی جاتی اور پی جاتی ہے۔ تجربات سے ثابت ہوتا ہے کہ جن علاقوں میں اس قسم کی شرابوں کا رواج زیادہ ہے وہاں سل ودق کی اموات بھی بڑھی ہوئی ہیں۔ دیہات میں جو شراب تیار کی جاتی ہے اس میں کئی مضر اجزا بھی ہوتے ہیں۔ حکومت نے ان مضر شرابوں کے استعمال کو روکنے کی کوشش بھی کی لیکن باشندوں کے عدم اشتراک کی وجہ سے اسے کوئی خاص کامیابی نہیں ہوئی۔

(۴) **صنعتی ترقی**:۔ ممکن ہے ناظرین اس عنوان پر متحیر ہوں لیکن یہ ناقابل تردید حقیقت ہے کہ جن علاقوں میں نئی نئی فیکٹریاں کثرت کے ساتھ قائم ہوئیں اور انہوں نے اہم صنعتی مراکز کی حیثیت حاصل کر لی وہاں سل ودق کی شرح اموات میں بھی اضافہ ہو گیا۔ اس کی وجہ بنفسہٖ صنعت کی خرابی نہیں بلکہ اصول حفظان صحت کی خلاف ورزی ہے۔ کارخانوں کی چمنیاں عام طور پر نیچی بنائی جاتی ہیں جس کی وجہ سے دھواں شہروں اور قصبوں میں بری طرح پھیلتا ہے۔ جن مقامات پر ٹینریاں قائم ہیں وہاں چمڑے کے ٹکڑے کثیر تعداد میں باہر پھینک دئے جاتے ہیں اور وہ سڑتے رہتے ہیں۔ ڈیریوں میں بھی صفائی کا زیادہ خیال نہیں رکھا جاتا۔ مزدوروں کے لئے اچھے کوارٹروں کا انتظام نہیں ہے۔ ملک کی صنعتی ترقی ہمارے لئے مبارک فال ہے لیکن اس کے ساتھ ہی اس بات کی سخت ضرورت ہے کہ اصول حفظان صحت کی پوری پوری پابندی کی جائے۔

(۵) **ملیریا**:۔ یونان کو سل ودق سے نجات دلانے کے لئے ملیریا کا انسداد بہت ضروری ہے۔ ملک میں مرطوب مقامات کثرت سے ہیں۔ دلدلوں اور چھوٹے چھوٹے تالابوں کی کمی نہیں۔ یونان میں گاؤں ایسے نشیبی مقامات پر آباد ہیں۔ جہاں پانی کے اخراج کا کوئی انتظام نہیں۔ اور برسات کا پانی کئی کئی مہینے تک جمع رہتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ملک پر ہمیشہ ملیریا کے خوفناک حملے ہوتے رہتے ہیں۔ اور آخر میں ملیریا کی ہی شدت دوسرے اسباب کے علاوہ سل ودق کی افزائش کا ایک سبب بن جاتی ہے

یونان میں سل ودق کیخلاف جدّوجہد کی ابتدا

یونان میں سل دق کے خلاف منظم سرگرمیوں کی ابتدا حکومت کی جانب سے نہیں بلکہ چند ہمدرد قوم اصحاب کی جانب سے ہوئی۔ پایۂ تخت ایتھنز کے چند ڈاکٹروں اور مخیر سوداگروں نے اپنے وطن کی زبوں حالی سے متاثر ہو کر سنہ ۱۹۰۱ء "آل گریس اینٹی ٹیوبرکلوسس لیگ" کے نام سے ایک انجمن قائم کی۔ جس کا مقصد یہ تھا کہ سل ودق سے بچنے کے لئے لوگوں کو اصول حفظان صحت کی تعلیم دی جائے، اور دق کے مریضوں کے علاج کے لئے ایک ہسپتال اور صحت گاہ (سینے ٹوریم) قائم کی جائے۔ اس انجمن نے فنڈ فراہم کرنے کے بعد سنہ ۱۹۰۲ء میں ایتھنز کے قریب ایک پُرفضا گاؤں میں پہلا سینے ٹوریم "سوٹیریا" قائم کیا جس میں بیک وقت ۵۲ مریضوں کے لئے قیام کا انتظام تھا۔ سنہ ۱۹۰۲ء اسی انجمن نے ایتھنز میں سل ودق کا ایک عظیم الشان مرکزی ہسپتال قائم کیا جسے اپنی نوعیت کے لحاظ سے یونان کا پہلا ہسپتال کہا جا سکتا ہے۔

دو سال بعد اینٹی ٹیوبرکلوسس لیگ کے زیر اہتمام سل ودق کے خلاف پروگرام پر غور کرنے کے لئے ایک مرکزی کانگرس منعقد کی گئی جس میں یونان کے تمام مشہور ڈاکٹروں کے علاوہ دوسرے ممالک کے بھی کئی نامور ماہرانِ طب شریک ہوئے اس کانگرس میں سل ودق کے انسداد پر کئی بیش قیمت مقالات پڑھے گئے اور مختلف دواؤں کے متعلق تجربات کئے گئے۔

حکومت کی امداد

سنہ ۱۹۱۰ء تک سل ودق کے خلاف تمام ادارات وتحریکات پبلک فنڈ سے چلتی رہیں اور حکومت نے کوئی امداد نہیں کی لیکن اس سال حکومت یونان نے پہلی بار اپنی توجہ اس اہم مسئلہ کی جانب مبذول کی اور "سوٹیریا" کے لئے چار ہزار ڈریکم (یونان کا نقرئی سکہ جو تقریباً ۸ آنے کے برابر ہے) سالانہ کی امداد منظور کی سنہ ۱۹۱۸ء میں یہ رقم تیس ہزار ڈریکم کردی گئی۔ سنہ ۱۹۱۹ء میں حکومت نے "سوٹیریا" کو تمام وکمال اپنے قبضہ میں کرلیا۔ اور ایک سال بعد اس میں بیک وقت تین سو مریضان دق کے قیام کا انتظام ہوگیا۔ اس وقت "سوٹیریا" یونان کا سب سے بڑا سینے ٹوریم ہے جہاں بیک وقت چار سو کے قریب مریض رہ سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ حکومت نے ملک میں جا بجا اور بھی کئی سینے ٹوریم کئے جن میں بستروں کی مجموعی تعداد ۶۰۰ ہے۔ گویا بشمول "سوٹیریا" یونان کی تمام صحتگاہوں میں اس وقت ایک ہزار مریضان دق کے قیام کا انتظام ہے۔

ایشیائے کوچک کی جنگ کا اثر

سنہ ۱۹۲۰ء میں وزیر داخلہ نے یہ فیصلہ کیا کہ اینٹی ٹیوبرکلوسس لیگ کی جانب سے اس وقت تک جتنے چھوٹے بڑے شفاخانے قائم ہو چکے ہیں ان سب کو حکومت اپنی نگرانی میں لے لے۔ ان کے علاوہ وہ خود نئے شفاخانے اور صحت گاہیں قائم کرے۔ ملک نے وزارت خارجہ کی اس تجویز کا تہ دل سے خیر مقدم کیا لیکن بدقسمتی سے اسی سال ایشیائے کوچک میں قوم پرست ترکوں سے حملہ آور یونانی فوجوں کی خوں ریز لڑائیاں چھڑ گئیں اور ان لڑائیوں میں یونانیوں کو جو شدید نقصانات برداشت کرنے پڑے۔ اس سے ملک میں عام انتشار برپا ہوگیا اور حکومت انسداد سل ودق کے سلسلہ میں اپنے کسی مجوزہ پروگرام کو بھی عملی جامہ نہ پہنا سکی۔

سالونیکا میں صحت گاہ کا قیام

سنہ ۱۹۲۵ء میں حکومت یونان کو امن وعافیت کی فضا میں کسی قدر سانس لینے کا موقع ملا اور اس نے سل ودق کے انسداد کی جانب اپنی توجہ دوبارہ مبذول کی۔ سب سے پہلے اس نے "کان" میں ایک چھوٹی سی صحت گاہ قائم کی اس میں بیک وقت چالیس مریضوں کے قیام وعلاج کا انتظام کیا۔ اس کے دو سال بعد سالونیکا کے قریب "اوستوہوری" کے پُرفضا گاؤں میں تھسلی اور مقدونیہ کے لئے عظیم الشان پیمانہ ایک مرکزی صحت گاہ قائم کی گئی۔ سالونیکا کی صحت گاہ قلمرو یونان میں "سوٹیریا" کے بعد سب سے بڑی ہے۔ اور اس میں بیک وقت تین سو سے زیادہ مریضوں کے قیام کا انتظام ہے۔
اس کے بعد سنہ ۱۹۳۰ء کے اختتام تک ایک صحت گاہ کوہ اولمپس کی چوٹی کے قریب قائم کی گئی اور دوسری کار قو میں

اینٹی ٹیوبرکلوسس ایسوسی ایشن کا قیام

یونان میں "آل گریس اینٹی ٹیوبرکلوسس لیگ" پہلے سے کام کر رہی تھی لیکن حکومت نے چونکہ اس کے قائم کردہ تقریباً تمام ہسپتالوں اور صحت گاہوں پر قبضہ کرلیا تھا۔ اسلئے اس کی پرائیوٹ حیثیت بہت کچھ زائل ہو چکی تھی اور اینٹی ٹیوبرکلوسس لیگ عملی طور پر ایک سرکاری ادارہ تسلیم کی جا چکی تھی۔ اسلئے ملک کے چند ہمدرد اور مخیر اصحاب نے آزادانہ طور پر کام کرنے کے لئے سنہ ۱۹۲۶ء میں "اینٹی ٹیوبرکلوسس ایسوسی ایشن" کے نام سے ایک نئی انجمن قائم کی۔ یہ واقعہ ہے کہ اس نوزائیدہ انجمن کی بیش قیمت خدمات سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔ اور یونان میں آج سل ودق کے بہترین شفاخانے اسی ایسوسی ایشن کی سرگرم کوششوں کا نتیجہ ہیں۔

حکومت کی سرگرمیوں کا نیا دور

سنہ ۱۹۲۹ء سے انسداد سل ودق کے سلسلہ میں حکومت یونان کی سرگرمیوں کے نئے دور کا آغاز ہوا۔ اس سال ملک میں حمّیٰ دنج (ڈنگو فیور) وبائی صورت میں کثرت سے پھیلا ہوا تھا لہٰذا حکومت کو حفظان صحت کی جانب اپنی توجہ پورے جوش وخروش کے ساتھ مبذول کرنی پڑی۔ اس نے یونانی ڈاکٹروں کے علاوہ غیر ممالک کے متعدد ڈاکٹروں کی خدمات بھی حاصل کیں کہ وہ مختلف مقامات کا دورہ کرکے لوگوں کو سل ودق اور دوسرے متعدی امراض سے بچنے کی تدابیر بتائیں۔ اور انکی ہدایات اور رہنمائی کے لئے چھوٹی چھوٹی کتابیں اور رسائل شائع کئے۔

انجمن اقوام کا طبی کمیشن

سنہ ۱۹۳۰ء کے اختتام پر حکومت یونان نے انجمن اقوام جنیوا سے درخواست کی کہ وہ اپنا ایک خاص طبی کمیشن

مقرر کرکے یونان بھیجے۔ اس درخواست پر سات مشہور ماہرانِ طب کا ایک کمیشن یونان پہونچا اور اس نے ملک کے تمام ممتاز مقامات کا دورہ کرکے اپنی رپورٹ مرتب کی۔ کمیشن مذکور کی سفارشات کے مطابق یونان میں اصولِ حفظانِ صحت کی تعلیم کے چار بڑے مراکز قائم کئے گئے اور پایۂ تخت ایتھنز میں وسیع پیمانہ پر ایک میڈیکل کالج کی رسمِ افتتاح عمل میں آئی۔

آزاد مرکزی نظام کی ضرورت

۱۹۲۹ء سے یونان میں انسدادِ سل ودق کے لئے حکومت کی سرگرمیوں کا جو نیا دور شروع ہوا ہے اس کے مفید نتائج بتدریج برآمد ہو رہے ہیں، لیکن اس مقصد خاص کے لئے یونان میں اب تک کوئی آزاد مرکزی نظام قائم نہیں ہے۔ دق کے متعلق تمام شفاخانے، ادارے اور تحریکیں براہ راست وزیر محکمہ حفظانِ صحت کے ماتحت ہیں اور ان کی نگرانی کے فرائض سنیٹری ڈپارٹمنٹ حکومتِ یونان کے وہ چار مرکز انجام دیتے ہیں جو ۱۹۳۱ء میں انجمن اقوام کے مقرر کردہ کمیشن کی سفارشات کے مطابق قائم کئے گئے تھے۔ ظاہر ہے کہ دنیا کی کوئی بھی متمدن حکومت قومی مدافعت، صنعت وحرفت، تجارت اور تعلیم وغیرہ کے دوسرے اہم مسائل کو نظر انداز کرکے اپنی توجہ صرف ایک مسئلہ حفظانِ صحت پر مرکوز نہیں کرسکتی۔ یونان میں حفظانِ صحت کی جو مستقل وزارت قائم ہے اس کے ذمہ بھی محض سل ودق کا انسداد ہی تو نہیں بلکہ اور بھی ضروری وگراں بار فرائض ہیں۔ ان حالات میں کہا جاسکتا ہے کہ یونان سے سل ودق کی بیخ کنی اس وقت تک غیر ممکن ہے جب تک حکومت اور پبلک کے باہمی اشتراکِ عمل سے ایک آزاد اور مستقل مرکزی نظام قائم نہ کیا جائے۔ یونان کی آبادی اس وقت ستر لاکھ سے زیادہ ہے۔ لیکن اس کی تمام صحت گاہوں اور شفاخانوں میں مجموعی طور پر بیک وقت صرف ایک ہزار مریضوں کے قیام وعلاج کا انتظام ہے ملک میں سل ودق کے ذریعہ بچوں کی شرح اموات بڑھی ہوئی ہے لیکن بدقسمتی سے بچوں کے بستروں کا انتظام ۵ر۶ فیصدی سے زیادہ نہیں ہے حالانکہ ضرورت ایسی صحت گاہوں کی بھی تھی جو تمام وکمال بچوں ہی کے لئے مخصوص ہوئیں اور اگر اقتصادی حالات کی بنا پر بچوں کے لئے مخصوص صحت گاہوں کا قیام دشوار تھا تو کم سے کم موجودہ صحت گاہوں ہی میں بچوں کے بستروں کی تعداد بڑھادی جاتی۔

سل ودق کے انسداد کی تجاویز

سل ودق کے خلاف کسی مؤثر جد وجہد کو حسب ذیل شعبوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔ (۱) مرض کے مقابلہ اور معالجہ کے لئے معقول ومجرب دواؤں کا انتظام۔ (۲) ہسپتالوں اور صحت گاہوں کے انتظامات کی نگرانی اور ان کے لئے تجربہ کار اسٹاف کی فراہمی۔ (۳) حملۂ مرض کو روکنے کی تدابیر (حفظِ ماتقدم)۔ (۴) سل ودق کے انسداد کے لئے قانون کا نفاذ۔ (۵) فنڈ کی فراہمی۔

پہلے شعبہ میں حسب ذیل امور شامل ہونگے۔

(الف) جس شخص پر سل ودق کا حملہ ہوجائے اُسے دوسرے لوگوں سے علیحدہ رکھنے کا انتظام کیا جائے۔

(ب) ماہرانِ طب کے لئے سل ودق کے متعلق علمی تحقیقات اور دواؤں پر تجربات کے پورے مواقع بہم پہونچائے جائیں۔

(ج) سل ودق کے مریضوں کے لئے ہسپتال قائم کئے جائیں اور ان میں مجرب دوائیں فراہم کی جائیں۔ شفاخانے اور صحت گاہیں ایسے مقامات پر قائم کی جائیں جو پُر فضا اور صحت بخش ہوں۔ میدانوں کی بجائے انہیں کم سے کم تین میٹر کی بلندی پر قائم کرنا زیادہ مناسب ہوگا۔ اس سلسلہ میں یہ امر بھی پیش نظر رکھنا چاہیئے کہ یونان میں ایسے ہسپتالوں کا فقدان ہے جہاں دق وسل کے مریضوں پر عمل جراحی کیا جاسکے۔

سل ودق کے جو مریض صحت گاہوں سے بظاہر صحت یاب ہوکر نکلتے ہیں ان پر معمولی بے احتیاطیوں سے، اکثر مرض کا دوبارہ حملہ ہوجاتا ہے لہٰذا ایسے مکانوں کا قیام بھی ضروری ہے جہاں مسلول ومدقوق اشخاص صحت گاہوں سے نکلنے کے بعد اس وقت تک رکھے جائیں جب تک ان کی صحت کے متعلق پورا اطمینان نہ ہوجائے۔

(د) لوگوں کو سل ودق کے علاج کے طریقے بتانا اور غریب طبقہ میں مجرب دوائیں مفت تقسیم کرنا۔

دوسرے شعبہ کے لئے قائم شدہ شفاخانوں اور صحت گاہوں کی نگرانی بہت ضروری ہے۔ اس بات کا خیال رکھنا چاہیے کہ روپیہ کا مصرف صحیح ہو۔ اسٹاف میں صرف وہی لوگ رکھے جائیں جنہیں درحقیقت سل ودق کے متعلق کافی تجربہ ہو۔ حفظ ماتقدم کی تدابیر میں غالباً پروپگنڈہ کو سب سے زیادہ اہمیت حاصل ہے محض پمفلٹوں کی اشاعت سے یہ مقصد حاصل نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ یونان کی بیشتر آبادی غیر تعلیم یافتہ ہے۔ اس سلسلہ میں ریڈیو اور سینما سے مدد لی جاسکتی ہے۔ اسکے علاوہ ایسے رضاکار جتھوں کا قیام بہت ضروری ہے۔ جو ملک کے مختلف حصوں میں گشت کرکے جاہل باشندوں

سکتے ہیں۔ ... کے طلباء معمولی ٹریننگ کے بعد اس فرض کو بخوبی انجام دے سکتے ہیں۔
کو حفظِ ماتقدم کی تدابیر بتائیں۔ اسکولوں اور کالجوں کے طلباء معمولی ٹریننگ کے بعد اس فرض کو بخوبی انجام دے سکتے ہیں۔
سل و دق کے خلاف کسی پروگرام کو کامیاب بنانے کے لئے سرکاری قوانین کی امداد بہت ضروری ہے۔ لیکن افسوس یہ ہے کہ حکومت
یونان نے ابھی اس جانب توجہ نہیں کی ہے۔ اس نے حفظانِ صحت کے سلسلہ میں اب تک صرف ایک قانون پچھلے سال بنایا ہے۔ جو بچوں کو ٹیکہ
کے ذریعہ چیچک کے مرض سے بچانے کے متعلق ہے۔ ظاہر ہے کہ اس قانون کو جس کا دائرۂ عمل بالکل محدود ہے۔ عام ملکی ضرورت کے مطابق نہیں کہا
جا سکتا۔ ملک میں ایسا کوئی قانون نہیں ہے جس کی رُو سے مدقوق اور مسلول لوگوں کو دوسرے لوگوں سے علیحدہ رکھا جا سکے۔

بچوں کی حفاظت کے لئے حکومت یونان کا قانون

حکومت یونان نے بچوں کی شرح اموات کم کرنے کے لئے حفظ ماتقدم کے طور پر جو قانون نمبر ۱۷ ا، ۱۹۳۰ء بنایا ہے اس کا خلاصہ حسب ذیل ہے۔

(۱) ملک میں جو بچے پیدا ہونگے، اُن کے لازمی طور پر چیچک کا ٹیکہ لگایا جائیگا۔

(۲) حکومت کی جانب سے ہر سال ۱۵ اکتوبر سے آخر نومبر تک ٹیکے مفت لگائے جائینگے۔ کوہستانی مقامات میں ٹیکہ لگانے کا زمانہ ماہ اپریل ہوگا۔

(۳) شہروں اور قصبوں کی تمام میونسپل کمیٹیوں کا فرض ہوگا کہ انکے علاقے میں جو بچے پیدا ہوں ان کا اندراج برابر رجسٹر میں کرتی رہیں اور ہر سال ۳ اگست تک تمام نوزائیدہ بچوں کی مکمل فہرست بنا کر قصبوں کی میونسپٹیاں اپنے ضلعوں کی میونسپل کمیٹیوں میں اور ضلعوں کی میونسپل کمیٹیاں اپنے حلقہ کے اس مرکز میں، جو سینیٹری ڈپارٹمنٹ کی جانب سے قائم ہے، بھیج دیں۔ ان فہرستوں کی ایک ایک نقل مقامی کمیٹیوں میں بھی محفوظ رہیگی۔

(۴) سینیٹری ڈپارٹمنٹ کا مرکز اپنے حلقہ کے تمام نوزائیدہ بچوں کے ٹیکے لگانے کا انتظام کریگا۔ اور مندرجہ بالا فہرست کے مطابق حسب ضرورت ہر سال یا تیسرے سال بچوں کے ٹیکہ لگایا جائیگا۔

(۵) جن بچوں کے ٹیکے لگائے جائیں مرکز مذکور انکی مکمل فہرست سینیٹری ڈپارٹمنٹ کو ارسال کریگا۔ اس فہرست میں بچوں کے نام، عمر، والدین کے نام، پیشہ، سکونت اور ٹیکہ لگانے والے کا نام درج ہوگا۔

(۶) بچوں کے والدین کا فرض ہوگا کہ وہ بچوں کے ٹیکے لگوا کر مقامی میونسپلٹی یا سنٹر سے سرٹیفکٹ حاصل کریں۔ متعلقہ حکام بشرط ضرورت یہ سرٹیفکٹ معائنہ کے لئے ان سے طلب کر سکتے ہیں۔

(۷) اسکولوں کے ہیڈ ماسٹروں کا فرض ہوگا کہ وہ آٹھ سال سے دس سال تک کی عمر کے بچوں اور بچیوں کو اسکول میں داخل کرتے وقت ان کے ٹیکے کا سرٹیفکٹ دیکھ لیں۔ اگر کسی لڑکے یا لڑکی کے ٹیکہ نہ لگا ہو تو فوراً اسکی اطلاع مقامی میونسپلٹی یا سینیٹری ڈپارٹمنٹ کے مرکز کو کردیں۔

(۸) ابتدائی مدارس کے انسپکٹروں کا فرض ہوگا کہ وہ مندرجہ بالا قاعدہ کی سختی سے نگرانی کریں اور وقتاً فوقتاً طالب علم لڑکوں اور لڑکیوں کے ٹیکوں کے سرٹیفکٹ دیکھتے رہیں۔

روزہ کی اہمیت سائنس کی زبان سے

از ڈاکٹر جے۔ ایف۔ میلڈن (امریکہ)

انسان کو علاج الامراض کے سلسلہ میں سب سے جس چیز نے حیران اور بے سمجھ بنا رکھا ہے وہ "کرشمۂ قدرت" اور علاج کا روحانی طریقہ ہیں۔ اس کے بعد مرضوں کو دور کرنے کے لئے اگر کوئی چیز سب سے زیادہ حیرت انگیز اور پُر تاثیر ہے تو وہ فاقہ کشی، روزہ یا برت ہے۔ اور قدیم زمانہ سے

نالوں کے تقریباً ہر گروہ میں پایا جاتا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ روزہ انسان کو جسمانی تندرستی اور بہبودی کا ایسا عمدہ پھل پیش کر سکتا ہے ر کرتا ہے کہ اگر اس کے فوائد کو آب زر سے لکھا جائے تو بجا ہے۔

امریکہ کی مشہور میرز میکفاڈن کمپنی نے، کچھ روز ہوئے ایک مقابلہ تجویز کیا تھا جس میں یہ شرط تھی کہ شکاگو سے بالڈنوب کے کوہستانی علاقے بغیر کچھ کھائے پئے بیس دن کی مدت میں پیدل چل کر طے کیا جائے۔ اس سلسلہ میں جارج ہیزلے جانسٹن نے ہمت سے کام لیا۔ اور اخبارات عالم ں ہفتوں اس اُلوالعزمی کا چرچا ہوتا رہا۔ جانسٹن نے روزہ رکھکر اپنا سفر شروع کیا تھا اور اس دوران میں اس نے کچھ نہیں کھایا۔ ارادہ اور ت کی اس نمائش سے لوگوں میں یہ خیال تو چنداں پیدا نہیں ہوا کہ وہ بھی اس قدر لمبی مُدت تک بے خوراک رہ سکتے ہیں۔ مگر اس سے انہیں اس ت کا بخوبی علم ہو گیا کہ جو لوگ فاقہ کشی کر سکتے ہیں ان میں قوت برداشت کمال کی آجاتی ہے اور انہیں موت سے بھی دو چار ہو جانے کی خاصی طاقت حاصل ہو جاتی ہے۔ بلکہ یہ کہنا چاہیئے کہ کوئی غیر معمولی روحانی قوت ان میں پیدا ہو جاتی ہے۔

اصل میں بات یہ ہے کہ لوگوں میں ایک مُدت سے یہ غلط خیال جڑ پکڑ گیا ہے کہ کچھ نہ کھانے سے انسان کی قوت جواب دے دیتی ہے۔ اسلئے لوں کو صحیح تعلیم دینے کے لئے اور اس قسم کے اندیشوں کو دل سے نکالنے کے لئے ایک بڑا اور پیچ دار راستہ طے کرنا پڑیگا۔ اگر لوگوں پر روزہ کی اہمیت ضح ہو جائے اور وہ کم سے کم ہفتہ میں ایکدن فاقہ کرسکیں اور باقی چھ روز بھی وہ حفظان صحت کے اصُولوں پر عمل کریں تو انکی تندرستی قابل رشک ہو سکتی ہے۔ اور کچھ نہیں تو دس سال ان کی زندگی کے ضرور بڑھ سکتے ہیں۔

اب سوال یہ سامنے آتا ہے کہ روزہ سے انسان کے جسم و جان پر کوئی ناگوار اثر تو نہیں پڑتا؟ اگر نہیں پڑتا تو اس کے ثبوت میں کون کون ی دلیلیں ہیں۔ اور اگر یہ بات نہیں ہے تو پھر کون کون سے تجربے روزوں کے فائدوں کو حق بجانب ثابت کرتے ہیں ایک اور سوال بھی ہے جو اس بث میں سامنے آیا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ روزہ کے فوائد کہیں عارضی اور بے حقیقت یا فریب میں ڈالنے والے تو نہیں ہیں؟ اور یا، جیسا کہ بعض چوٹی کے محلب فن سمجھتے ہیں۔ کوئی ایسی بیماری یا اس کی جڑ تو انسان کے جسم میں روزوں سے چپ چاپ پیدا نہیں ہو جاتی جو ایک مدت کے بعد ظاہر ہو کر انسان کو پریشان کر دیتی ہے؟ ان تمام سوالوں کا جواب آئندہ سطروں میں آ ئیگا۔

شکاگو یونیورسٹی امریکہ کے افعال الاعضاء کے شعبہ (فزیولوجیکل ڈپارٹمنٹ) میں چند تجربے کئے گئے تھے، جن کے روح رواں ڈاکٹر اینٹن ے کارلسن اور ان کے ساتھی ڈاکٹر کونڈی تھے۔ ان تجربوں سے یہ ظاہر ہوا کہ دو ہفتہ کے روزہ سے عضوی اعتبار سے ۴۰ سال کے آدمی کے جسم کے ریشے عارضی طور پر ایک تیرہ سالہ لڑکے کے ریشوں کی طرح ہو جاتے ہیں

ڈاکٹر مارگولیس کے تجربات

شکاگو یونیورسٹی میں جو تجربات کئے گئے ان سے بہت پہلے ایسے تجربات اکثر مقامات میں کر کے یہ حقائق تسلیم کئے جا چکے تھے مثلاً امریکہ یونیورسٹی نبراسکا کے میڈیکل سکول کے اُستاد بایو کیمسٹری ڈاکٹر پروفیسر سرجیس مارگولیس نے جو تجربات کئے، اور انہوں نے جو کتاب " روزہ داری اور کم خوری" نام کی لکھی ہے وہ اس موضوع پر بہترین یال کی جاتی ہے۔

ڈاکٹر مارگولیس نے اپنی لیبارٹری میں، جو موجودہ سائنس کی بہترین ایجادات اور نہایت نازک اور مکمل آلات سے مزین ہے، بعض تجربات اور مشاہدات کئے ہیں اور سالہا سال کی ان تھک کوشش سے چند ایسے حقائق تلاش کئے ہیں جو روزہ کے طرفدار عرصہ سے مانتے چلے آئے تھے۔ مگر جن کو سائنس کی کسوٹی پر پہلی بار کسا گیا تھا۔ سب سے اہم نتیجہ جو انہوں نے اپنے تجربات سے نکالا ہے، یہ ہے کہ بعض لوگوں کا خیال کہ روزہ اور فاقہ انسان کے لئے مُضر ہے بالکل غلط ہے۔ انکی قطعی رائے ہے کہ فاقہ اور روزہ انسان کے لئے مُضر نہیں ہے بلکہ سودمند اور نفع بخش ہے اور جب تک کہ ۱۰ سے ۱۵ فیصدی تک جسم کا وزن گھٹنے نہ لگے، یا جب جسمانی وزن کا ۲۵ سے ۳۰ فیصدی حصہ گھلنے لگے اس وقت بیشک خطرہ کی علامت ظاہر ہو سکتی ہے۔ کیونکہ اس وقت عضوی نقصانات پیدا ہو سکتے ہیں۔

خطرہ کا وقت

ڈاکٹر مارگولیس نے کتوں پر بھی غذا بند کر کے تجربہ کیا۔ یہاں تک کہ بعض کا وزن ۶۰ فی صدی تک گھٹ گیا۔ لیکن ماہرانہ تدبیروں نے انکی معمولی تندرستی پھر لوٹا دی۔ انہوں نے تجربہ سے معلوم کیا ہے کہ معمولی کتے اگر ۳۰ فیصدی تک اپنا جسم کم کر بیٹھیں تو وہ ہلاک ہو جاتے ہیں۔ کمزور کتے زیادہ عرصہ تک بے کھائے پئے زندہ نہیں رہ سکتے۔ مگر طاقتور نسل کے کتے اتنی فاقہ کشی کے بعد بھی زند

رہ سکتے ہیں۔ اس سے اندازہ ہو کہ ایک آدمی کے لئے روزہ کی جو حد مضر ہو سکتی ہے وہی دوسرے کے لئے فائدہ مند ہو سکتی ہے۔ اس لئے جو لوگ ماہر لوگوں کی رائے کے بغیر لمبی مدت کے لئے فاقہ کشی شروع کر دیتے ہیں وہ خطرہ کو دعوت دیتے ہیں۔ لیکن ڈاکٹر مارگولیس نے پتہ چلایا ہے کہ ۵ سے ۲۰ فیصدی تک جسم کا وزن گھٹ جانے سے روزہ نقصان نہیں پہونچاتا۔ اور ایسا بہت کم حالتوں میں ہوتا ہے کہ انسان اس سے زیادہ اپنا وزن گھٹا لے۔ اس لئے دو ہفتہ کا روزہ کسی حالت میں خطرناک منزل تک نہیں لے جا سکتا۔ اس کا یہ مطلب بھی نہیں ہے کہ دو ہفتہ کے بعد روزہ رکھنے کی حد جسم کو نقصان پہونچانے والی ہوتی ہے

ایک دوسری حقیقت، جو ڈاکٹر مارگولیس نے معلوم کی ہے، یہ ہے کہ ایک روزہ دار جسم خود اپنی ہی بافتوں اور رطوبتوں سے پرورش پاتا ہے اور بیرونی امداد سے محروم ہوتا ہے لیکن خود خوری نظام جسمانی کو کھانے یا اس کو درہم برہم کرنے کے ہرگز مترادف نہیں ہے اور نہ نظام عضوی و عضلاتی اس سے ویران ہوتا ہے۔ اگر نہایت سخت فاقہ کشی کی تو جسم کی بافتوں (ٹشوز) اور انکے خلیات (سیلز) کو کوئی نقصان نہیں پہونچتا۔ ہاں ان خلیات کے حجم میں کمی ہو جاتی ہے۔ مدتوں سے روزہ کے مخالفوں میں یہ بات تسلیم کی جاتی ہو کہ اگر انسان کا جسم روزہ کی حالت میں خود اپنے جسم کی بافتوں پر اثر ڈالتا ہے تو یہ طریقہ تندرستی کے لئے مضر ہے۔ اس خود خوری سے بہت سے اعضاء کا وزن گھٹنے لگتا ہو اس لئے روزہ کے مخالفین اسے خوف کی نظر سے دیکھتے ہیں اور غلطی سے یہ سمجھتے ہیں کہ عضوی ساختیں تباہ ہونی شروع ہو جاتی ہیں۔ مگر یہ خیال غلط ہے۔ روزہ سے کوئی تبدیلی نظام جسمانی میں ایسی پیدا نہیں ہوتی ہے۔ جسے صحت کے لئے خطرہ بتایا جا سکے خطرہ کی حالت صرف اس وقت پیدا ہوتی ہے جب بے خوراکی کا معاملہ بالکل آخری تک پہنچ جاتا ہو۔ اور جب ایسے شخص کو خوراک پہنچا دی جاتی ہے تو اسکے ساتھ اسکی معمولی تندرستی بھی لوٹ آتی ہے۔

مکمل روزہ بہترین چیز ہے

ڈاکٹر مارگولیس اس نتیجہ پر پہونچے ہیں کہ روزہ نظام جسمانی کی خفتہ قوتوں کو بیدار کرنے کے لئے بہت ضروری اور مفید ہے۔ اور یہ بھی اُنہوں نے معلوم کیا ہے کہ کامل روزہ یعنے خوراک سے مکمل بے تعلقی ہی اس کا بے خطر اور بے ضرر طریقہ ہے۔ ڈاکٹر مارگولیس نے بتایا ہے کہ روزہ کی چار قسمیں ہیں۔ اول۔ مکمل روزہ جس میں کوئی خوراک کسی طریقہ پر بھی جسم میں نہیں پہونچائی جاتی۔ یہ بہترین اور محفوظ ترین روزہ ہے۔ دوم۔ جزوی روزہ۔ یعنے خوراک میں غذائی اجزا ارادتاً یا بلا ارادہ نکال دیئے جاتے ہیں۔ اسکی مثال یہ ہے کہ تمام غذاؤں میں سے جان بوجھ کر حیاتین کا جزو نکال دیا جاتا ہو۔ اس قسم کی خوراک انسان کے جسم پر ناتوانی کی حالت پیدا کرتی ہے اور ممکن ہے کہ اس کا اثر خراب ظاہر ہو۔ سوم۔ عارضی روزہ۔ کبھی اپنی مرضی سے کبھی ضرورت کی وجہ سے جب تک یہ روزہ رہے اس میں کچھ کھایا پیا نہیں جاتا۔ دراصل فائدہ مند چیز ہو۔ چہارم۔ شدید فاقہ۔ یعنے قحط وغیرہ کے زمانہ کا فاقہ۔ یا وہ فاقہ جس کا باعث افلاس یا جنگ ہو۔ یہ مکمل اور جزوی روزہ کے درمیان کی حالت ہوتی ہے اور اسکے نتائج بہت زیادہ خطرناک ہوتے ہیں۔

مکمل روزہ کے نتائج

ڈاکٹر مارگولیس نے مکمل روزہ اور اس سے پیدا شدہ حالات کا معائنہ اور مطالعہ کیا ہے ہمیں اسی قسم کے روزوں سے اس وقت بحث ہو۔

ڈاکٹر مارگولیس نے اپنی کتاب میں مکمل روزہ کے حالات اور نتائج دیئے ہیں یہ وہ روزہ ہو جس میں انسان ایک خاص مدت تک کچھ کھاتا پیتا نہیں ہے۔ اور اس کا یہ ارادہ بے سمجھے بوجھے نہیں ہوتا۔ اپنی کتاب میں ڈاکٹر مارگولیس نے اعداد و شمار، جدولوں، خاکوں اور نقشوں سے اس مضمون کو پوری طرح واضح کیا ہے۔ اور اس قدر معلومات فراہم کی ہیں کہ جن اشخاص کو ان خاص الفاظ اور اصطلاحات کا علم نہیں ہے وہ یہ بے جان چیزیں دیکھ کر گھبرا اٹھیں گے۔ یہ سائنٹفک طریقہ استدلال اگرچہ غیر فنی آدمی کے لئے کچھ موزوں نہیں۔ مگر پھر بھی اسکی تھوڑی بہت واقفیت ہر انسان کے لئے ازبس ضروری ہے۔ روزہ کو سائنٹفک بنیاد پر رکھنے کے لئے ضروری ہے کہ اسے اچھی طرح سمجھ لیا جائے۔ نہ صرف یہ کہ آئندہ علمی تحقیقات کی بنیاد اس پر ہو گی بلکہ یہ روزہ کی حمایت میں ناقابل تردید حقائق ظاہر کرتی ہے جن کی برنر میکفاڈن اور شیلٹن لیف ماہران امریکہ سالہا سال سے نیم مردہ دنیا کو تلقین کر رہے ہیں۔

برنر میکفاڈن نے خود اپنی ذات پر روزہ کا اثر دیکھنا شروع کیا اور اس نے یہ محسوس کیا کہ روزہ نہ تو اسے کام سے روکتا ہو اور نہ کام کرنے کی قوت و توانائی کو سست کرتا ہے۔ ڈاکٹر مارگولیس نے یہ حالات دیکھ کر لکھا ہے کہ "روزہ سے فاسد جسمانی مادے جل جاتے ہیں بعض اعضا میں کم طاقتی ضرور پیدا ہوتی ہے۔ مگر وہ مضر نہیں ہے بلکہ نئی توانائی کی بشارت ہے۔ کیونکہ بہت جلد گئی ہوئی طاقت کا اعادہ ہو جاتا ہو بعض اعضا کے

ایسی تبدیلی ہوتی ہے کہ بے خوراکی کی وجہ سے جو اثر پیدا ہوتا ہے اس کا مکمل بدل ہو جاتا ہے۔ بے خوری انسان کو کامل یا جزوی طور پر جسمانی مشقت سے نہیں روک سکتی۔"

ایک غلط خیال

ڈاکٹر مارگولیس کی کتاب انسان کے لئے دلچسپ تجربات اور واقعات سے لبریز ہے۔ انکی کتاب میں جس قدر بھی تجربات دئے گئے ہیں۔ وہ ذاتی مشاہدہ اور تجربہ کے بعد دئے گئے ہیں اس لئے ان کی اہمیت واضح ہو جاتی ہے۔ مثلاً اس غلط خیال کی تردید اس کتاب میں ملے گی کہ جب روزہ شروع ہوتا ہے تو نشوونمائے جسمانی بند ہو جاتی ہے۔ ڈاکٹر مارگولیس نے دیکھا ہے کہ انسان کے جسم میں اعضا کچھ نہ کچھ طاقت کا محفوظ خزانہ بھی رکھتے ہیں اور ضرورت کے وقت اسے نکالتے اور خرچ کرتے ہیں۔ روزہ شروع ہوتے ہی جسم کے ریشے اپنے پُرانے محفوظ خزینہ پر پلنے شروع ہو جاتے ہیں۔ اور بظاہر جسم کی پرورش میں کوئی فرق نہیں پڑتا سوائے اسکے کہ پہلے بیرونی امداد و تغذیہ کی مدد سے پرورش ہو رہی تھی اور اب اندرونی محفوظ ذخیرہ سے کام چل رہا ہے۔

طلب غذا اور بھوک

ڈاکٹر مارگولیس نے طلب غذا اور بھوک، یعنے جھوٹی اور سچی بھوک کے درمیان ایک واضح خط کھینچا ہے۔ اور اس بات پر زور دیا ہے کہ آجکل کا "مہذب" انسان سچی بھوک کے صحیح احساس سے ناواقف رہتا ہے آپ لکھتے ہیں کہ بھوک انسان کے حیوانی حسیات اور مطالبات جسم میں سے ایک ہے۔ اور سب سے بڑے مطالبہ جس یعنے شہوت کے بعد بھوک کا ہی درجہ مانا جاتا ہے۔ بھوک لگنے کی علامتیں تو سب کو معلوم ہیں۔ یعنے پیٹ کی رگیں کھنچتی ہیں۔ زیادہ تیز بھوک ہو تو سر میں چکر آنے لگتا ہے۔ متلی ہوتی ہے یہاں تک کہ غشی بھی طاری ہو جاتی ہے۔ جو لوگ پیشہ ور روزہ دار ہوتے ہیں۔ ان کے جسموں کو بھوک کا صحیح احساس ہی نہیں ہونے پاتا۔ بعض نہایت تیز جذبات مثلاً غصہ، خوف، فکرمندی اور اضطراب وغیرہ بھوک کی آگ کو سرد کرنے کا باعث بنتے ہیں

ڈاکٹر مارگولیس نے یہ بات بھی ظاہر کی ہے کہ بھوک مارنے میں ایک اور جذبہ بھی مددگار رہتا ہے اور وہ شہوت کا جذبہ ہے۔ یہ ایک عام بات ہے کہ جب بچے بالغ ہونے شروع ہوتے ہیں تو انکی بھوک گھٹ جاتی ہے اور یہ بھی ایک عام حقیقت ہے کہ متفکر عاشق کی بھوک بھی کم ہو جاتی ہے۔ شہوت کے جذبہ کی بے چینی کی وجہ سے دودھ پلانے والے جانوروں میں لمبی مدت کے لئے بھوک کی کمی ہو جاتی ہے۔ ڈاکٹر مارگولیس نے الاسکن نسل کے ایک بحری بیل کی مثال دیتے ہوئے لکھا ہے کہ یہ جانور تین مہینے تک جب کہ اس کے ہاں جفتی ہوتی ہے کچھ کھاتا پیتا نہیں۔ اور یہ بات اس وجہ سے اور بھی تعجب انگیز ہو جاتی ہے کہ خوراک ہر وقت ان جانوروں کی دسترس کے اندر ہوتی ہے۔ مگر یہ اسے کھاتے نہیں اور بچے پیدا کرتے رہتے ہیں۔ یہ جانور جفتی کے شرارہ سے مشعل کی طرح روشن اور آتش زیر پا ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں اسے مخل ہونے والوں کو بھگانا بھی پڑتا ہے۔ اسکی بیویوں (گائیوں) پر جو "کنوارے" بُری نیت سے حملے کرنے آتے ہیں، اُن سے بھی اسے نپٹنا پڑتا ہے۔ غرض اس تمام سرگرمی اور جوش و خروش میں اسکی بھوک بالکل غائب ہو جاتی ہے۔ ماہر علم الحیوان پارکر لکھتا ہے کہ جون کے وسط میں بہت سے بالغ بیل نکل کر ساحل پر آنے والی گائیوں کا انتظار کرنے لگتے ہیں اس وقت ان بیلوں کی جسمانی حالت بہت عمدہ ہوتی ہے۔ ان کے بدن بھرے ہوئے اور توانا ہوتے ہیں۔ اور ان کی حرکات سے جذبات شہوت کی تیزی نمایاں ہوتی ہے۔ وزن میں وہ چار سو پونڈ سے کسی طرح کم نہیں ہوتے۔ بہت سے بیل مئی سے ہی یہاں آجاتے ہیں۔ اور جولائی کے آخر تک یا اگست کے شروع تک رہتے ہیں۔ اور اس خاصی لمبی مدت میں وہ خوراک کی طرف آنکھ اُٹھا کر بھی نہیں دیکھتے۔ یہ دو مہینے کا روزہ اور شب زندہ داری ان کے جسم کے تمام محفوظ ذخیرہ کو ختم کر دیتی ہے۔ جسم کی چربی گھُل جاتی ہے اور جب وہ واپس جاتے ہیں تو بس ہڈیوں اور کھال کا مجموعہ ہوتے ہیں۔

ایک حیرت انگیز مؤثر ہتھیار

ڈاکٹر مارگولیس لیبارٹری کے تجربات اور روزہ رکھنے والے بہت سے مذہبی فرقوں کے لوگوں کی حالت کا مشاہدہ کرکے اس نتیجہ پر پہونچے ہیں کہ کسی صحت مند جسم و جان والے انسان پر روزہ کا کوئی ضرر پہونچانے والا اثر نہیں پڑتا۔ مگر وہ ایسے ماں باپ کو جن کی توانائی توانائی قائم نہ ہو خواہ مخواہ کی روزہ داری کے خطرہ سے آگاہ کرتے رہیں۔ ایسی صورتوں میں انہیں چاہیئے کہ کسی ماہر کی رائے سے استفادہ کرکے روزہ رکھیں۔ اس طرح کرنے سے ان کی زائل شدہ صحت عود کر آئے گی۔ اس سلسلہ میں وہ اس بات پر بھی زور دیتے ہیں کہ خوراک اور بے خوراکی کے اصولوں کا اچھی طرح مطالعہ کرکے فاقہ شروع کیا جائے۔ آپ نے یہ بھی بتایا کہ جب تک ڈاکٹروں اور عوام کے دلوں سے بے خوراکی کے غلط خوف کے جراثیم نہ نکل جائینگے۔ اس وقت تک اس مفید حربہ کی اہمیت واضح نہیں ہوگی ڈاکٹر مارگولیس نے لکھا ہے کہ روزہ سے علاج الامراض کی حیاتیاتی اہمیت کا اگر امتحان کرنا ہو تو اس بات کو بخوبی سمجھ لیا جائے کہ نظام

جسمانی کے وہی اعضا جو جلد نیست و نابود یا خراب ہونے کے لئے آگے بڑھتے ہیں جن میں توانائی اور قوت مدافعت کم ہو جاتی ہے۔ اس لئے اگر انہیں انسان کے جسم سے علیحدہ کر دیا جائے تو مفید ہے۔ انہوں نے یہ رائے دی ہے کہ بہت سے شریانی امراض کے لئے روزہ بہترین طریق علاج ہے اور چونکہ غذا سے بے تعلقی انسان کے جسم میں درجہ حرارت کم کرنے کا باعث ہوتی ہے اسلئے میعادی بخاروں اور بدہضمی میں فاقہ بہترین علاج ہے۔ آپنے یہ بھی لکھا ہے کہ ذیابیطس کے مرض میں روزہ داری کے مفید اثر کو اہل طب عرصہ سے مانتے چلے آئے ہیں۔

صحت کو قائم رکھنے والا اثر

فاسد مادوں سے فضول ذخیرہ کو جلا کر روزہ جسم میں نئی توانائی پیدا کر دیتا ہے اس وجہ سے صحت کو قائم رکھنے کے باب میں روزہ کا خاص اثر قابل ذکر ہے۔ یہ پٹھوں کی طاقت میں اضافہ کرتا ہے حواس میں تیزی اور ذکاوت بھی اس سے پیدا ہو جاتی ہے۔ روزہ داروں کی سماعت اور بصارت دونوں قابل ذکر طور پر تیز ہو جاتی ہیں۔ جسم کی جلد بچوں کی جلد کی طرح چکنی اور صاف ستھری ہو جاتی ہے۔

بدقسمتی سے فاقہ کشی یا روزہ داری کو عوام اور اہل طب دونوں نے خوف و خطر کی نگاہ سے دیکھا ہے اور اسے علاج امراض کے باب میں خاطر خواہ اہمیت حاصل نہیں ہوئی ہے۔ اس کی وجہ شاید یہ ہے کہ قحط و افلاس کے باعث جب لوگوں میں کافی اور مناسب غذا نہ ملنے کے باعث امراض اور جسمانی تکلیفوں کا ظہور ہوتا ہے تو لوگ بے خوراکی سے ڈرنے لگتے ہیں۔ بیشک ایسی فاقہ کشی تو غریب گداگروں کے لئے تباہی کا باعث ہوتی ہے۔

فاقہ مالداری میں

عموماً یہ سمجھا جاتا ہے کہ زیادہ کھانا اور طرح طرح کی چیزیں کھانا جسم کی نشوونما کے لئے مفید ہے لیکن حقیقت اس کے بالکل خلاف ہے۔ یہی باتیں درحقیقت جسم کی مشین کو خراب اور ناکارہ بنانے میں مددگار ہوتی ہیں۔ دنیا میں لاکھوں آدمی ایسے ہیں جن کو خدا نے سب کچھ دے رکھا ہے۔ اور جو کچھ وہ چاہیں کھا پی سکتے ہیں۔ لیکن اس حقیقت کا پتہ لگانا کہ صحت کو قائم رکھنے اور جسم کو اچھی حالت میں رکھنے کے لئے کن کن غذاؤں کی ضرورت ہے ہر مالدار آدمی کے بس کی بات نہیں ہے۔ بلکہ یہ کہنا موزوں ہوگا کہ اپنی غذاؤں کے انتخاب کے بارہ میں غلطی اکثر مالداروں ہی سے سرزد ہوا کرتی ہے عموماً وہ مصنوعی غذاؤں کا انتخاب کرتے ہیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ بہت کچھ نذر شکم کرنے کے باوجود وہ اور ان کا جسم بھوکے کا بھوکا رہتا ہے۔ وہ علامتیں جو ایسے شکم پرور لوگوں کے حصہ میں آتی ہیں، ایک دو نہیں ہوتیں، بلکہ ان کا پورا جسم ردی اور مرضی علامتوں کا مجموعہ بن جاتا ہے۔ بدہضمی، جسمانی توانائی کی کمی، کام میں جی نہ لگنا، خون کی کمی، خون کا غیر معمولی دوران اور ضعف اعصاب وغیرہ علامتیں آپ اکثر دولت مندوں میں دیکھیں گے۔ یہ صورت حال یہیں پر ختم نہیں ہو جاتی بلکہ یہ لوگ اکثر محرک چیزوں (شراب، چائے سگرٹ وغیرہ) کے استعمال کے بھی عادی ہوتے ہیں جس طرح کو یہ ان کی جسمانی بلکہ اخلاقی و دماغی تباہی کی تکمیل ہو جاتی ہے۔ اگر ہم اس معاملہ ذرا وسیع کر کے دیکھیں تو ہم انسانی معاشرت کو برباد ہوتے ہوئے آسانی سے دیکھ لیں گے

جنگ عظیم کی کشاکش نے جگر، معدہ اور آنتوں کے امراض کے بہت مریضوں کو تندرست کر دیا جنگ سے پہلے جرمنی میں ذیابیطس اور گٹھیا کے مریضوں کا بہت زور تھا کیونکہ اس وقت خوش خوراکی زندگی کی واحد دلچسپی بنی ہوئی تھی۔ لیکن جب ان لوگوں کو جنگ کے دوران میں تنگی سے ہی خوراک ملنے لگی اور قوائے عمل بھی ذرا حرکت میں آئے۔ تو ان امراض کا تناسب نہ صرف برابر ہوگیا بلکہ بہت حد تک کم ہوگیا

طویل مدت تک نیند کی حالت

ڈاکٹر مارگیس نے اپنی تحقیقات کے دوران میں ان جانوروں کی فاقہ کشی اور کم خوری کے مسئلہ پر بھی توجہ کی ہے جو لمبی نیند یا آرام کی حالت میں ہوں۔ اس سلسلہ میں خاص پر قابل ذکر اور حیرت انگیز چیز جو سامنے آتی ہے یہ ہے کہ جس طرح فاقہ کشی کرنے والے جانور کئی کئی مہینے تک بغیر خوراک کے رہتے ہیں۔ اور عام طور پر روزہ داری کی جو میعادیں دیکھنے میں آتی ہیں۔ ان میں یہ مدت واقعی بہت زیادہ ہے اور قابل ذکر ہے۔

لمبی نیند یا آرام کے دوران میں یہ جانور اپنے جسم کی محفوظ چربی کھاتے ہیں۔ اور پروٹین اور کاربو ہائیڈریٹ چپکے چپکے ہضم کرتے رہتے ہیں شمع زندگی بس جھلملاتی رہتی ہے۔ ایسی حالت میں درحقیقت ہوتا یہ ہے کہ جسم کا درجہ حرارت گھٹتے گھٹتے اردگرد کے درجہ حرارت کی سطح تک آجاتا ہے۔ معمل (لیبارٹیری) کے تجربات سے اس بات کا بھی پتہ چلا ہے کہ انتہائی خنکی بھی جانداروں کے لئے نقصان رساں نہیں ہے اور اگر اندرون جسم کی حرارت درجۂ انجماد سے بھی گر جائے تو نظام عصبیہ کو نقصان نہیں پہنچیگا مثلاً ڈاکٹر کاریل نے اس کا ثبوت دیا ہے کہ کئی سال کے جسمانی انجماد کے بعد بھی دوران خون کو زندہ کیا جا سکتا ہے۔

[illegible] ... اس موسم میں ہے کہ ... [illegible]

... لیکن اسی قسم ... [illegible] ... واقعات اس معاملہ پر کچھ نہ کچھ روشنی ڈالتے ہیں۔ سردی کی ... کی مثال ہمارے سامنے ہے جب وہ قحط سالی کے زمانے ... ایک ساتھ گزارتے ہیں۔ ایک بڑے چوہے کے ... [illegible] ... ایک جگہ پر اٹکا کر بیٹھ جاتا ہے۔ ... بغیر کچھ کھائے پیئے سوتے میں بسر کر دیتا ہے۔ ... اور قوت کے دیر تک قائم رہنے کی مثال خشک بیجوں سے بھی مل سکتی ہے۔ سوکھے بیج سالوں زندہ رہ سکتے ہیں۔ اور نئی پودے اگانے کی صلاحیت ان میں رہتی ہے۔

جاڑوں میں آرام کرنے والے جانوروں کے بارے میں ایک دلچسپ بات دیکھی گئی کہ جب یہ اپنی نیند سے ایک لمبی مدت کے بعد بیدار ہوتے ہیں تو ان کی سوئی ہوئی بھوک بہت تیزی سے عود کر آتی ہے اور تمام اعضائے جسم بہت پھرتی کے ساتھ عمل کرنے لگتے ہیں۔ قوت جسمانی کا خرچ ۲۵ر۰ کلوریز فی کلوگرام فی یوم سے بڑھ کر ۵ر۰ کلوریز فی گھنٹہ تک بڑھ جاتا ہے۔

ڈاکٹر مارگولیس نے لکھا ہے کہ ایک بالغ انسان کے لئے معمولی قوت کا خرچ ۵ر۰ کلوریز فی گھنٹہ فی کلوگرام وزن جسمانی ہے۔ اور اس مقدار سے دوگنی مقدار قوت کے ساتھ بھاری سے بھاری جسمانی مشقت کی جا سکتی ہے۔ اس بات کا بھی اندازہ لگایا گیا ہے کہ ۱۲۰ دن تک سونے والے جانور بغیر کسی خوراک کے جس قدر "انرجی" پیدا کریں گے۔ وہ اس قدر ہوگی کہ ۷۰ کلوگرام وزن کے آدمی کو ۲۸۰۰ میٹر کی بلندی تک اٹھا سکے۔ ان تمام حیرت انگیز حقائق سے پتہ چلتا ہے کہ ایک زندہ انسان اور جانور کے جسم میں جان و قوت کا بہت ذخیرہ پایا جاتا ہے اس سے یہ امر بخوبی واضح ہو جاتا ہے کہ جب انسان کے جسم میں اس قدر قوت کا پوشیدہ ذخیرہ موجود ہے تو ایک ۶۰ مدت تک بغیر کسی نقصان و ضرر کے روزہ یا فاقہ کے باوجود وہ زندہ اور سلامت رہ سکتا ہے۔

دائمی قبض کا علاج بغیر دوا کے

از جناب حکیم عبدالرحیم صاحب رحمانی، جلال آباد

دائمی قبض کی شکایت آج کل عام طور پر ہر شخص کو رہتی ہے اور دماغی کام کرنے والے تو خاص طور پر اس میں مبتلا ہوتے ہیں۔ درد سر، نفخ، گرانی، تبخیر، بواسیر، جریان منی و مذی اور عورتوں میں بہت سے امراض رحم دائمی قبض ہی سے ہوتے ہیں۔ اس مرض کا تعلق زیادہ تر معدہ اور آنتوں سے ہے۔ اگر معدہ اور آنتوں کے فعل میں باقاعدگی رہے تو قبض اور متعلقہ امراض سے بہت حد تک امن مل سکتا ہے۔ معدہ اور آنتوں کو صحیح اور درست رکھنے کے واسطے سادہ غذا کھانے پینے میں احتیاط اور اعتدال، ورزش اور سیر و تفریح وغیرہ کو بہت دخل ہے۔ حسب ذیل ہدایات پر عمل کرنے سے نہ صرف دائمی قبض رفع ہو جاتا ہے بلکہ تندرست اشخاص کی صحت بھی ان پر کاربند ہونے سے بہتر ہو جاتی ہے۔

غذا:۔ حسب ضرورت و خواہش ایسی غذا استعمال کریں جس میں روٹی، سبز ترکاریاں اور پھل شامل ہوں۔ غذا خوب چبا چبا کر کھانا چاہیئے۔ دماغی کام کرنے والوں کو لطیف اور جلد ہضم ہو جانے والی غذائیں کھانی چاہئیں۔ سبز ترکاریوں کا استعمال زیادہ کرنا چاہیئے کیونکہ سبز ترکاریوں کا ... [illegible] ... اور اس کا محرک اثر آنتوں پر پڑتا ہے۔ علاوہ اس کے ان ترکاریوں میں چند ایسے کیمیاوی اجزا بھی ... معدہ اور آنتوں کو ہضم کرنے والی رطوبت میں امداد ملتی ہے اور سبزیوں میں سورج سے حاصل کی ہوئی قدرتی طاقت بھی ہوتی ہے ... [illegible] ... گوبھی، گاجر ... توری، ٹنڈے، پالک، میتھی اور خرفہ مفید ... [illegible] ... پھلوں کا مسلسل استعمال دائمی قبض کو دور کرنے کے لئے ... [illegible]

[illegible]

[...] وغیرہ کا بکثرت استعمال نہ کریں کیونکہ یہ دیر ہضم اور ثقیل ہوتی ہیں۔ اور قبض کرتی ہیں پس ایسے اشخاص جنہیں قبض رہتا ہے لازم ہے کہ [...] کے چھنے آٹے کی روٹی یا بغیر چھنے ہوئے آٹے کی روٹی کھائیں۔ اس قسم کے آٹے کی روٹی سے آنتوں کی حرکت تیز ہو جاتی ہے اور قبض رفع ہو جاتی ہے۔ زیادہ گھی اور لیسدار چیزوں سے بھی پرہیز کریں۔ البتہ ترکاری میں گھی یا کوئی اور روغن ضرور ڈالنا چاہیے۔

پینے کی چیزیں:- کھانے کے ساتھ پانی ضرور پینا چاہیے۔ مگر بہت زیادہ نہیں اور نہ یہ ہو کہ بالکل نہ پیا جائے۔ کھانے کے درمیان حسب خواہش تھوڑا بہت پانی ضرور پئیں۔ اور کھانا کھانے کے دو تین گھنٹے بعد ایک آدھ گلاس پانی ضرور پینا چاہیے۔ شراب کا استعمال صحت مند تندرست لوگوں کو بھی سراب کا چند روزہ استعمال قبض میں مبتلا کر دیتا ہے۔ اور جن کو قبض رہتا ہے ان کے لئے تو زہر قاتل ہے۔

اسی طرح چائے کا بکثرت استعمال بھی نقصان کا باعث ہے۔

ورزش:- ہلکی ورزش، گیند بلا، فٹ بال اور ٹینس وغیرہ کھیلنا اور صبح و شام پیدل سیر کرنا دائمی قبض کو دور کرنے کا قدرتی اور آسان علاج ہے کیونکہ چلنے پھرنے اور پھرتیلی ورزش کرنے سے آنتوں کی حرکت دودیہ تیز ہو جاتی ہے۔ اور صفرا بھی جگر سے آنتوں پر زیادہ گرتا ہے اسلئے قبض جو سستی اور کاہلی کی وجہ سے ہو جایا کرتا ہے۔ ضرور رفع ہو جایا کرتا ہے۔

قبض دور کرنے کی تدبیریں:- صبح کو صرف سرد پانی کا ایک گلاس گھونٹ گھونٹ پینا یا اسمیں آب لیموں ملا کر پینا قبض کو دور کرنے کے لئے نہایت مفید ہے اسی طرح رات کو گرم پانی کا ایک گلاس پینا بھی قبض کو رفع کرتا ہے۔ پیٹ پر ٹھنڈے پانی کے تریڑے دینا بھی مفید ہے گرم پانی اور صابن کا حقنہ (انیما) کرنا بھی مفید ہے۔ اس سے خشک فضلہ جو نیچے کی آنتوں میں جمع ہوتا ہے بآسانی خارج ہو جاتا ہے۔ حقنہ کرتے وقت دس بارہ چھٹانک پانی اندر پہونچانا چاہیے اور دو چار منٹ تک پانی کو اندر روک کے رکھنا چاہیئے۔

پیٹ کی مالش:- دائمی قبض رفع کرنے کے اس طریقہ سے پیٹ کی مالش کرنا بھی مفید ہے کہ کھانا کھانے کے تین چار گھنٹے بعد پہلے دائیں کولھے سے نیچے سے اوپر کو اور پھر پسلیوں کے پاس ناف سے اوپر سیدھا دائیں سے بائیں کو اور پھر اوپر سے نیچے کو مالش کریں۔

دافع قبض مفرد دوائیں:- (۱) دائمی قبض کے لئے سب سے بہتر دوا روغن بادام شیریں خالص ہے۔ ایک تولہ رات کو دودھ میں ملا کر پئیں یا گھی کی بجائے ترکاری میں کھائیں یا خالص پی لیں ہر طرح مفید ہے (۲) مربائے ہلیلہ کلاں ایک عدد رات کو دودھ یا پانی کے ساتھ کھانا مفید ہے (۳) روغن بید انجیر ولایتی (کاسٹر آئل) ڈھائی تولہ پینا بھی مفید ہے (۴) اسپغول مسلم ایک تولہ رات کو پانی کے ساتھ پھانکنے سے قبض دور ہو جاتا ہے۔ (۵) ہلیلہ سیاہ کتر کر روغن بادام یا گھی میں چرب کر کے ۶ ماشہ رات کو کھانا رفع قبض کے واسطے مفید ہے۔ (۶) برگ سنا کی صاف مٹی کے برتن میں بھون کر کسی قدر سرخ کریں پھر باریک پیس کر شہد میں ملالیں۔ ایک تولہ روزانہ رات کو سوتے وقت کھائیں۔

دافع قبض مرکب دوائیں۔ سفوف ملین۔ ہلیلہ زرد، برگ سنا مکی ہر ایک ۵ تولہ، زیرہ سیاہ، گل سرخ، پودینہ خشک مصطگی رومی ہر ایک ایک تولہ، زنجبیل ۶ ماشہ سب کو باریک کر کے سفوف بنائیں۔ اور ۷ ماشہ یہ سفوف گرم پانی کے ساتھ کھائیں۔

فوائد:- مقوی معدہ، دافع درد شکم اور قبض کشا ہے۔

شربت ملین:- بہدانہ ۷ ماشہ، برگ گاؤزبان ڈیڑھ تولہ، گل بنفشہ گل سرخ ہر ایک دو تولہ اسپغول مسلم ۲½ تولہ، عناب ۲۰ عدد سپستان ۶۰ دانہ سب چیزوں کو ڈیڑھ سیر پانی میں جوش دیکر قند سفید آدھ سیر ترنجبین خراسانی پاؤ بھر ملا کر قوام کریں۔ ادرہ تولہ یہ شربت پانی میں ملا کر پی لیا کریں۔ اگر لعاب بہدانہ لعاب اسپغول ہر ایک ۶ ماشہ روغن بادام شیریں ۶ ماشہ ملا کر پئیں تو نہایت مفید ہے۔

فوائد:- کچھ مدت تک کھانے سے آنتوں کی خشکی دور ہو جاتی ہے اور قبض رفع ہو جاتا ہے۔

ان کے علاوہ دائمی قبض کو رفع کرنے کے واسطے مندرجہ ذیل مرکب دوائیں بھی نہایت مفید ہیں۔ (۱) اطریفل زمانی (۲) اطریفل سنائی (۳) اطریفل مسہل (۴) اطریفل شاہترہ (۵) جوارش کمونی اکبر (۶) حب ملین وغیرہ۔ یہ تمام مرکبات ہمدرد دواخانہ دہلی سے نہایت بہتر اور صحیح اجزاء سے تیار شدہ مل سکتے ہیں۔

فیس!

ازجناب کوثر صاحب چاندپوری

تشخیص مرض اور طریق علاج میں اطبا اور ڈاکٹروں کے درمیان خواہ کتنا ہی شدید اختلاف رائے ہو، مگر فیس کے معاملہ میں آل انڈیا طبی
فرنس اور میڈیکل ایسوسی ایشن تک میں نہایت مخلصانہ اور برادرانہ اتحاد پایا جاتا ہے۔ بلکہ شیدائیانِ ہومیوپیتھک سے بھی پوچھا جائے تو یہ ممکن ہی کہ بغیر آپریشن
علاج کرنے کا یقین دلاکر وہ فیس میں تھوڑا بہت اضافہ کردیں۔ مگر یہ بالکل ناممکن ہے کہ وہ فیس کو اُن سائنٹفک نکتہ کہہ کر اس کی عدم ضرورت پسند کردیں۔
ا طرح ویدوں کی بڑائے بھی اس میں شامل کرلی جائے، جو " دکشنا " کو جان سے زیادہ عزیز رکھتے ہیں، تو پھر یہ اتحاد اس قدر مضبوط ہوجائے گا کہ غریب اور
ن مریضوں کو بھی فیس کے خلاف کچھ لکھتے ہوئے تامل ہوگا۔ اگر وہ اس اتحاد اربعہ کے فیصلے سے سرتابی کی ہٹلرانہ جرأت کرینگے تو پھر دُنیا کا کوئی قانون انہیں
ن درگور ہونے سے نہ روک سکیگا۔ یہ دوسری بات ہو کہ بخیل حضرات کا دماغ جو روپیہ بچانے کی ایسی ایسی عجیب تدابیر وضع کرتا رہتا ہے کہ ریڈیو کا موجد
ن کے سامنے سرافتخار بلند نہیں کرسکتا، کوئی ایسی ترکیب بھی سوچ لے کہ فیس کے مطالبہ کا سانپ بھی مرجائے اور بخیل کے روپے کی لاٹھی بھی نہ ٹوٹے۔ چنانچہ
ل ہی میں ایسے مقدس اور محترم بزرگوں نے فیس سے بچنے کی یہ ترکیب کی ہے کہ ایسے کھوٹے روپے جو کہیں نہیں چل سکتے وہ فیس میں چلا دیتے ہیں بلکہ معالج
سادہ لوحی سے روپیہ خود بخود چل جاتا ہو۔ معالج فیس قبول کرنے میں ایسا شرمیلا اور بھولا واقع ہوا ہے کہ اَدھنّوں پر پارے کی قلعی کرکے بھی اسکی فیس
ا کردی جائے تو وہ غریب کبھی حرف شکایت زبان پر نہیں لاتا۔ لہذا روپے کو ٹھونک بجا کر لینے والے سیانے دوکاندار جس پیٹے کو واپس کردیتے ہیں۔ اُسے
عالج بڑی آسانی سے قبول کرلیتا ہے۔ ڈاکٹر کی فیس لینے کا انداز ہی ایسا معصوم ہے کہ اس میں اس بے احتیاطی کی گنجائش نہیں نکل سکتی۔ ادھر مریض نے
س ہتھیلی پر رکھکر بڑھائی اور اُدھر اُنہوں نے منہ سے کہنا شروع کیا " رہنے دیجئے اس تکلیف کی کیا ضرورت ہو " اور ساتھ ہی بدن کی شاعرانہ لچک اور
اکٹرانہ تدبیر سے کوٹ کی جیب کے منہ کو اتنا وسیع کردیا کہ مریض دور سے بھی بغیر نشانہ باندھے روپے پھینکدے تو سیدھے جیب میں پہونچ جائیں
ن سب حماقتوں کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ معالجوں کے پاس فیس میں ننانوے فیصدی روپے کھوٹے آتے ہیں۔ اور غور کیا جائے تو کھوٹے روپوں کے بس
ہی ٹھکانے ہیں۔ معالج کی جیب یا خزانہ کی تجوری۔ ایک ٹھکانہ فقیر کی تھیلی بھی ہوسکتی ہے۔ مگر فقرا کو آجکل خیرات میں روپے اس قدر کم ملتے ہیں کہ ان کا
ذکرہ کرنا ہی فضول ہے۔

اطبا اور ڈاکٹروں کو فیس میں کھوٹے روپے دینے کا دستور یہاں تک ترقی کرچکا ہے کہ مہذب خاندانوں کی عورتوں کو بھی یہ طریقہ یاد ہے۔ اتفاق
سے ایک خاتون کے شوہر جو بدقسمتی سے صرف سو روپے کے ملازم تھے اپنی حماقت سے تنخواہ میں چار روپے کھوٹے لے آئے۔ بیوی باوجود حسین و جمیل
ہونے کے اس قدر سیدھی نہ تھیں کہ شوہر کے دئے ہوئے روپوں کو بھی بے وقوفوں کی طرح لے کر بکس میں رکھ دیں۔ اُنہوں نے آٹا تولنے کا سیر اُٹھایا، اور
کھٹ کھٹ چھن چھن روپے بجانے شروع کئے۔ آخر میں اُنہوں نے چار روپے الگ کرکے شوخی کے ساتھ کہا ——— " یہ تو کھوٹے ہیں۔ آپ بجاکر
نہیں لیا کرتے۔ ایسا بھی کیا سیدھا پن "

شوہر جو بدقسمتی سے افسروں کے مقابلہ میں بھی فرماں بردار تھے اور بیوی کے مقابلہ میں بھی حد درجہ اطاعت شعار، فدویانہ لب و لہجہ میں بولے!

" یہ مجھے دے دینا جیب خرچ کے لئے "

" جیب خرچ کے لئے " ——— وہ بولیں " آپ سے کون لے لیگا یہ کھوٹے روپے، آپ زیادہ سے زیادہ سینما جائیں گے، یا کہیں
ناشتہ کرینگے اور یہ دونوں ٹھکانے ایسے نہیں ہیں جو آپ ایسے بھولے آدمیوں کے دھوکہ میں آجائیں "!

" پھر کیا ہو؟ بیگم، مکان کے کرایہ میں دیدو "

——— " مولوی صاحب چھوڑا کبھی ... دیتے ہیں ... آپکے داؤں میں کیا آئینگے "

"پھر کیا یوں ہی بیکار جائیں گے یہ روپے؟"

"نہیں — میرے خیال میں تو یہ بات آئی ہے کہ مُنّی کئی روز سے سُست رہتی ہے آج آپ ڈاکٹر صاحب کو لے آیئے اُنکو دکھا دیجئے اور یہ روپے بھی فیس میں چلا دیجئے مُفت میں ایک پنتھ دو کاج کا قصہ ہو جائیگا۔"

"بالکل ٹھیک ہے مگر — اگر انہوں نے کوئی ایسی ہی کھوٹی دوا دیدی تو؟"

"اسکی نوبت نہ آئے گی آپ اطمینان رکھیئے سرکاری ڈاکٹر چاہے مریض کو زہر دیدے مگر نجی طور پر کام کرنے والے ڈاکٹر درست اور دوا بھی خوب غور کر کے دیتے ہیں۔"

بہرحال ڈاکٹر صاحب آئے اور اکٹھے چار روپے کھوٹے لے کر چلے گئے۔ پھر بھی اتنے خوش تھے کہ مُنّی کے لئے اعلیٰ درجہ کا فیور مکسچر بنا کر بھیجا جس میں خدا کے فضل سے شفا کے علاوہ سب ہی کچھ موجود تھا۔ اسی طرح ایک مرتبہ اور ایک بے زبان ڈاکٹر کھوٹے روپوں کا شکار ہو گئے، مریض کے دوتین رشتہ دار بڑی خوشامد سے انہیں لے گئے۔ یہ بھی خوشی سے گئے۔ ریل کا سفر تھا۔ مصارف مریض ہی کے ذمہ رہے۔ واپسی کے وقت دو بجے رات کو گاڑی چلتی تھی چلتے وقت فیس پیش ہوئی، اور ڈاکٹر صاحب نے حسب عادت بغیر بجائے روپے جیب میں ڈال لئے۔ مریض نے بڑی عاجزی سے کہا "ڈاکٹر صاحب! اس وقت کوئی ساتھ جانے والا نہیں ہے۔ صبح کی گاڑی سے آپ جاتے تو آدمی ساتھ کر دیتا۔ اب تو میرے اور آپکے علاوہ سب ہی سو رہے ہیں۔" ڈاکٹر صاحب بولے "اس کا خیال نہ فرمایئے میں تنہا ہی چلا جاؤں گا۔" ڈاکٹر صاحب نے مریض کے گھر سے نکلتے ہی روپے گن کر تو اطمینان کر لیا کہ قرارداد کے موافق پورے پانچ ہی ہیں مگر یہ نہ دیکھا کہ کھرے بھی ہیں یا نہیں۔ اسٹیشن پر پہونچے اور ٹکٹ لینے کا وقت آیا تو ایک روپیہ نکال کر دیا، بابو نے بجا کر کہا "یہ کھوٹا ہے دوسرا دیجیئے" اُنہوں نے فوراً دوسرا دیا وہ بھی واپس ہوا، مگر ڈاکٹر صاحب جانتے تھے کہ ان کی جیب میں پانچ ہیں۔ کہانتک واپس کرے گا۔ اُنہوں نے جھٹ تیسرا دیا، وہ بھی کھوٹا نکلا — بابو نے تیکھے تیوروں سے ڈاکٹر صاحب کو دیکھتے ہوئے کہا "آپ مذاق کر رہے ہیں میرے ساتھ؟"

"میں مذاق کر رہا ہوں یا آپ، بہرحال کوئی نہ کوئی ضرور کر رہا ہے، اچھا یہ چوتھا لیجیئے۔"

"یہ بھی کھوٹا ہے جی۔"

"یہ کھوٹا ہے تو یہ لو پانچواں!" ڈاکٹر صاحب نے اکڑ کر فرمایا۔

اس نے روپیہ پھینکتے ہوئے کہا "چھوٹ لایئے" اب یہ بہت پریشان ہوئے۔ مگر بابو ان کی برابر بے وقوف نہ تھا، اُس نے کھوٹے روپے لینے سے صاف انکار کر دیا۔ ڈاکٹر صاحب جل کر اسٹیشن ماسٹر صاحب کے پاس گئے۔ اور شکایت کی۔ مگر وہاں سے بھی شرمندہ ہو کر لوٹے۔ آخر صبح پانچ بجے بڑے غصہ میں اسٹیشن سے لوٹ کر مریض کے ہاں پہونچے، اور ابھی دروازے کی زنجیر نہ ہلائی تھی کہ اندر سے رونے چیخنے کی صدائیں آنے لگیں۔ جس کا مطلب صرف یہی تھا کہ مریض عالم فانی سے رخصت ہو گیا۔ ایسی صورت میں یہ امر عقلمندی کے بالکل خلاف تھا کہ اپنے آنے کی اطلاع دیکر ڈاکٹر صاحب اسکی موت کی ذمہ داری اپنے سر لیتے، اور روپے بخشوانے کے لالچ میں روزوں کی تکلیف کا شکار ہوتے۔ مجبوراً پیدل چلے اور راستے میں جس قدر اسٹیشن پڑتے گئے، یہ اپنی تقدیر آزماتے رہے۔ لیکن کھوٹا سکہ بھی بھلا اسٹیشن پر چل سکتا ہے؟

موجودہ زمانہ میں دو طریقوں سے فیس وصول کی جاتی ہے پہلا طریقہ تو یہ ہے کہ پہلے ہی طے کر لیا جاتا ہے اور خوب دیکھ بھال کر دو ہی مرتبہ فیس رکھوائی جاتی ہے۔ پھر آگے قدم بڑھایا جاتا ہے۔ اسی قسم کے بے مروّت لوگ صرف فیس کی خاطر مطب کرتے ہیں۔ وہ نہ تو غریب اور نادار مریضوں کی اصلاح میں ثواب دارین کے مستحق ہوتے ہیں۔ نہ قدرت انہیں دست شفا کی سعادت عطا کرتی ہے اور یہ نقصان ان کے باعث بھی کبھی تب اور بت تمسایہ کے حق دار بھی اور کبھی خطرۂ جان بھی ثابت ہوتے ہیں۔

دوسرا طریقہ یہ ہے کہ معالج تقدیر اور مریض کے حسن من کی توقع میں تیمار دار کے ساتھ ہو جاتا ہے اور راستہ بھر اسی اُلجھن میں مبتلا رہتا ہے کہ دیکھیے کیا دیتا ہے یا کیا۔ وہ بار بار تیمار دار کی گفتگو اسکے لب و لہجہ اور ظاہری حیثیت پر غور کرتا ہے اور سوچتا ہے کہ دیکھیے اس قسمت آزمائی کا کیا نتیجہ نکلتا ہے۔ دوسرے گروہ کے ساتھ مریض کا طرز عمل بالعموم دو قسم کا ہوتا ہے یا تو وہ صرف پان، الائچی اور محض رسمی شکریہ پر ٹال دیتا ہے۔

... ہمارا حال ... پہلے وقت آسمان سے ... ان کا رزق صرف خدا کے ہاتھ میں ہے جو کسی

ان کا پیٹ بھری دیتا ہے اور کبھی دوسروں کے دست نگر نہیں ہوتے، لہٰذا وہ فیس دینے کی بجائے ہنسکر کہہ دیتا ہے "معاف فرمائیے، بڑی تکلیف آپ کے خاندان کا تو ہمیشہ سے ہمارے خاندان کے ساتھ یہی سلوک رہا ہے۔ جناب کے دادا صاحب مرحوم و مغفور مرتے مرگئے۔ مگر خدا کی قسم میرے گھر پیسہ کو سور کے برابر سمجھا۔ ہزار اصرار کیا میں نے مگر کبھی نذر نہیں لی۔ بلکہ میری اس جرأت پر ہمیشہ اظہار ناراضی فرمایا۔ خدا بخشے کیا لوگ تھے۔ اللہ نظر بچائے۔ آپ بھی بالکل انہی کے نقش قدم پر چل رہے ہیں۔ شہر بھر میں دھوم ہے، میاں صاحبزادے نے تمہارے اس اخلاق اور ایثار کی، فیس تو کبھی جاتے۔ اور میں نے تو سنا ہے کوئی دیتا بھی ہے تو واپس کر دیتے ہو۔ بس بھائی دنیا میں اسکے سوا اور کیا رکھا ہے۔ جہاں تک ممکن ہو خیر کئے جاؤ۔ نیکی کام آئے گی۔ روپیہ پیسہ کب کسی کے ساتھ جاتا ہے، روٹی تو خدا دیتا ہی ہے۔ وہی رازق ہے، لیکن لالچ آدمی کو کبھی نہ کرنا چاہیئے" یا پھر اتنا کہہ کر خاموش ہو جائیگا "کیا کہوں، مہینہ ختم ہو رہا ہے۔ مجھے بڑی ندامت ہے فیس پیش نہ کر سکا خدا نے چاہا تو پہلی تاریخ کو ضرور حاضر کر دوں گا ——— حالانکہ انکی تنخواہ میں اس قسم کا کوئی بجٹ ہی نہیں ہوتا۔ مہینہ شروع ہو یا ختم وہ ایسا مطالبہ ادا کرنے کو کبھی تیار نہیں ہوتے۔ اس لئے خدا کبھی نہ چاہے گا کہ وہ فیس ادا کریں۔

دوسری قسم کا طرز عمل، جو مریض اختیار کرتے ہیں یہ ہے کہ معالج کے نزول اجلال فرماتے ہی کوئی ایسا شخص جسکے معالج سے کافی مراسم ہیں اور قطعی یہ اُمید ہوتی ہے کہ معالج کتنا ہی بے مروّت ہو ان کی مروّت ضرور کریگا، باتوں کے ساتھ فیس لے آتا ہے اور لینے نہ لینے کو اُسی کی مرضی پر چھوڑ دیتا ہے۔ اگر وہ خود ہی اُٹھالے تو جائے جہنم میں، ورنہ وہ اپنی زبان سے کچھ نہیں کہتا۔ ایسے موقعہ پر معالج اشارتاً بھی کہدے کہ اس کی ضرورت نہیں تو وہ نذرانہ کو الگ کر لیتا ہے۔ ایک مرتبہ ایک عمر رسیدہ ڈاکٹر کسی مریض کو دیکھنے گئے۔ ایک تجربہ کار آدمی نے دُور ہی سے پانچ روپے ہاتھ پر رکھ کر دکھائے۔ گویا فیس صرف ملاحظہ فرمانے کی چیز ہے۔ لینے کی نہیں۔ ڈاکٹر صاحب کا ہاتھ تو فیس دیکھتے ہی آہستہ آہستہ اُدھر کو بڑھتا ہُوا۔ مگر زبان سے اُنہوں نے رسماً کہا، "رہنے دیجئے اس کی کیا ضرورت ہے"

یہ سنتے ہی اُنہوں نے سلام کر کے روپے جیب میں ڈال لئے۔ ڈاکٹر صاحب منہ دیکھتے ہی رہ گئے اُن کا۔ تاہم اُنہوں نے اس بیہودگی کا انتقام اس طرح لیا کہ قیمتی نسخہ لکھا اور تندرست ہونے تک مریض کا دیوالہ نکال دیا لیکن ان شاطرانہ چالوں کو مریض سمجھلے تو مر ہی نہ جائے کیوں کر ہو۔ بعض شریف اور معزز اطبا سرے سے فیس ہی نہیں لیا کرتے، بلکہ ایک دواخانہ کھول دیتے ہیں جس میں دوائیں ارزاں ملنے کے باوجود قدر گراں ملتی ہیں کہ مریض یا تو اس گرانی کی تاب نہ لاکر مرجاتا ہے۔ یا پھر غصہ میں اچھا ہی ہو جاتا ہے۔ اکثر مریض ایسے ہوتے ہیں کہ جب تک معالج فیس نہ لے انہیں یہی تذبذب رہتا ہے کہ اس نے نسخہ اچھا کرنے کو لکھا ہے یا مارنے کو۔ حالانکہ معالجوں کی اصطلاح میں مارنے والا صرف خدا ہے اچھا کرنے والا تنہا مُعالج۔

ایسا ہی ایک ضدی مریض حکیم صاحب کے مطب میں پہونچا۔ اپنی ثقاہت و خودداری میں حکیم گاؤ زباں سے بھی زیادہ مشہور تھے اور ایک مرتبہ چاہے دوا المسک اپنی تاثیر بدل کر گھبراہٹ پیدا کرنے مگر وہ اپنی روش نہ چھوڑتے تھے۔ مریض تھا دیہاتی۔ جو معالج کا ہمیشہ ہوتا ہے حکیم صاحب کے سامنے اُکڑوں بیٹھ کر اُس نے نہایت اطمینان سے آستین چڑھائی۔ پھر ہاتھ بڑھا کر بولا ——— "ذرا نبض دیکھو تو دیکھو ہماری حکیم جی!"

حکیم صاحب نے داہنے ہاتھ کی نبض دیکھی اور نسخہ لکھنے کا ارادہ کیا۔ دیہاتی نے دوسرا ہاتھ بڑھا کر کہا "اسکی بھی دیکھو"

"بس ایک ہی کافی ہے" حکیم صاحب نے فرمایا،

"اجی! میں کوئی بیکار میں تھوڑا ہی ہاتھ دکھا رہا ہوں تمہیں لو دیکھو ——— میں فیس بھی دونگا تمہاری"

حکیم صاحب شرمندہ ہوئے اور دوسری نبض بھی نہایت غور سے دیکھی، اور نسخہ لکھنے کے لئے قلم اُٹھایا۔ دیہاتی نے ان کا قلم پکڑ کر کہا "ٹھہرو ذرا" اور بنڈی کی گہری جیب میں ہاتھ ڈال کر اندر ہی اندر کوئی چیز تلاش کرتا رہا۔ اس کی انگلیوں کی جنبش سے پیسے کھن کھن کرتے رہے۔ آخر بڑی جستجو کے بعد وہ ایک چونی نکال ہی تو لایا۔ اور بڑی شفقت سے حکیم صاحب کو پیش کرتے ہوئے بولا ———

... حب نے اعتراض کیا، اور اس نے اصرار۔ اس کے ساتھی نے حکیم صاحب کے انکار کو کمی ...

پڑا ہوا ہے جوڑا!"

اس نے پھر جیب ٹٹول کر دوسری چوّنی نکالی اور پُر وثوق لہجہ میں کہا "اب تو لے ہی لو"

"نہیں بھائی اس کی ضرورت نہیں رہنے دو"

"لے لو، حکیم جی! ——— اب زیادہ نخرے نہیں کرتے"

"نہیں میں نہیں لوں گا" حکیم صاحب نے بگڑ کر فرمایا۔

"تو میں نسخہ نہیں لوں گا تم سے مفت کا۔ میں کوئی محتاج نہیں ہوں پرماتما نے مجھے بھی کھانے کو دال روٹی دے رکھی ہے"

"بھائی شہر کا حکیم ہے، کچھ اور دیدے" اس کا ساتھی بولا۔

اس نے دوانّی کا اور اضافہ کر دیا حکیم صاحب اب بھی برابر انکار کرتے رہے۔ اس نے جل کر پوچھا "تو منہ سے کیوں نہیں کہتے کیا لوگے؟"

"بھائی میں نے کہدیا، کچھ نہیں لوں گا"

"نہیں لوگے تو کھاؤ گے کیا، حکیم جی! تم کہیں کھیتی کرنے تو جاتے نہیں۔ اسی دھندے سے ٹکڑا ملتا ہے تمہیں"

"خدا نے میرے کھانے کو بہت دے رکھا ہے"

"کوئی لونڈا ڈپٹی کلکٹر ہے کیا تمہارا؟"

"روٹی کیا ڈپٹی کلکٹروں ہی کو ملا کرتی ہے"

"اجی۔ روٹی تو سب کو ملتی ہے۔ مگر منے کا کوئی ڈھنگ ہوتا ہے پیسے کو حرام سمجھو گے تم، تو کھاؤ گے کہاں سے؟ ——— لو اب تو ہو دیکھو دس آنے ہو گئے"

"میں نہیں لوں گا جاؤ تم اپنا کام کرو میرا مغز نہ کھاؤ" حکیم صاحب نے کہا۔

"ارے تیرا غضب ہو" دیہاتی نہایت تعجب سے بولا، اور جیب میں ہاتھ ڈال کر روپیہ نکالتے ہوئے کہا "اچھا لے بھائی تو بندھا ہوا پیہ ہی لے"

"اسے بھی رکھو تم، مجھے ضرورت نہیں" حکیم صاحب رنج ہو کر فرمایا۔

دیہاتی نے نہایت غصہ میں روپیہ حکیم صاحب کے سامنے ڈال کر کہا "یہ بھی نہیں لیتا تو کیا اب جان لے گا بھائی تو ہماری"

حکیم صاحب نے پھر انکار کر دیا ——— دیہاتی گاؤں کا رہنے والا تو ضرور تھا مگر تھانہ کچہری میں اکثر آتا جاتا رہتا تھا۔ اور جانتا تھا کہ منشی صاحب جب تک اپنا حق نہیں لے لیتے کام نہیں کرتے۔ اگر حکیم صاحب نے بغیر فیس لئے نسخہ لکھ بھی دیا تو اس کا اثر کیا خاک ہوگا۔ اس خیال سے وہ برابر اصرار کرتا رہا۔ اور جب حکیم صاحب کسی طرح فیس لینے پر راضی نہ ہوئے تو وہ کہہ کر چل دیا، "معلوم ہوتا ہے تم غریبوں اور فقیروں کے حکیم ہو"

ایک اور بڑی قسم کے حکیم صاحب مریض دیکھنے گئے جس میں نوٹ پیش ہوا اُنہوں نے لینے سے انکار کیا، تو ایک تیماردار نہایت سادگی سے بولے ——— "دس روپے کا ہے حکیم جی، پانچ کا نہیں، ذرا دیکھئے تو"

حکیم صاحب نے ہنس کر نوٹ اُٹھا لیا ——— +

مجربات

جناب حکیم اکبر حسین صاحب الٰہ آبادی

مفرح نقرہ ست خصیہ بکرا ۲۰ تولہ، مغز سر کنجشک نر ۴۲ عدد، ریگ ماہی، ثعلب مصری، دارچینی، لونگ، خولنجان، سنبل الطیب، جدوار، مصطگی رومی، کچلہ مدبر، کشتہ صدف صادق ہر ایک تین تولہ، زنجبیل، درونج عقربی ۵-۵ تولہ، کشتہ نقرہ ۱۰ تولہ، مشک خالص ۳ ماشہ، ورق طلا ۵۰ عدد، شہد خالص دوچند حسب معمول معجون تیار کریں اور دو ماشہ سے تین ماشہ تک مناسب بدرقہ کے ساتھ استعمال کریں۔

فوائد:۔ اس مفرح کے استعمال سے نہ صرف اعضائے رئیسہ کو حیرت انگیز طور پر قوت حاصل ہوتی ہے۔ بلکہ قوت باہ میں بھی اس سے نہایت اضافہ ہوتا ہے۔ رقت، سرعت اور جریان وغیرہ کا نام و نشان نہیں رہتا۔ جلوق، اور کثرت جماع سے جو نقصانات پہنچ جاتے ہیں۔ ان کی تلافی کے لئے اس سے بہتر شاید ہی کوئی دوا مل سکے۔ فوری طور پر اثر کرتی ہے۔ مجھے اُمید ہے کہ جو صاحب یہ دوا استعمال کریں گے، وہ اس کی تعریف کئے بغیر نہ رہیں گے +

نوٹ:۔ ست خصیہ بکرا ہمدرد دواخانہ دہلی سے بحساب ۸ ر فی تولہ مل سکتا ہے۔ (مینجر ہمدرد صحت)

طلا سانڈہ روغن بیر بہوٹی، روغن سانڈہ، چربی مار سیاہ، روغن بیضہ بط، روغن قرنفل، چربی مینڈک صحرائی، کاڈلیور آئل (مچھلی کا تیل ولایتی) چربی شیر، فاسفورس آئل، سب چیزیں ہم وزن لے کر ملا لیں۔ اور رات کو سوتے وقت ایک ماشہ یا اس سے کچھ زیادہ رائی بناری ادرک کے پانی میں پیس لیں اور حشفہ و سیون چھوڑ کر عضو پر لگا دیں۔ جب سخت جلن معلوم ہو تو اسے علیحدہ کر کے عضو کو شیر گاؤ یا آب نیم گرم سے صاف کر دیں۔ دس منٹ کے بعد ایک ماشہ یا سوا ماشہ طلا لے کر آہستہ آہستہ مالش کریں۔ اوپر سے بنگلہ پان گرم کر کے باندھیں۔

فوائد:۔ یہ طلا اپنے فوائد کے لحاظ سے عجیب و غریب ہے۔ اور طلاؤں کی طرح تکلیف دینے والا نہیں۔ جلوق اور ناکارہ لوگ اس کو استعمال کر کے ضرور فائدہ اُٹھائیں۔

جناب ڈاکٹر محسن علی خاں صاحب ایڈیٹر رسالہ حکیم الہند

حب وجع المفاصل برگ سنا رکی، ایلوا، مغز بادام شیریں، سورنجان شیریں، مصطگی رومی، ہلیلہ کلاں سب چیزیں ہم وزن لے کر کوٹ چھان لیں اور پانی کی مدد سے چنے کے برابر گولیاں بنا لیں اور تین گولیوں سے نو گولیوں تک رات کو سوتے وقت گرم پانی کے ساتھ کھلائیں۔ **فوائد:۔** گٹھیا کے لئے یہ گولیاں نہایت مفید ہیں۔ قبض کشا ہیں۔

روغن وجع المفاصل تمباکو سورتی ۲ تولہ، زنجبیل، مرچ سیاہ ہر ایک ایک تولہ سب چیزوں کو نیم کوفتہ کر کے آدھ سیر پانی میں بھگو دیں اور ۲۴ گھنٹے کے بعد پانی کو چھان کر آدھ سیر سرسوں کے تیل میں پکائیں جب پانی جل جائے تو تیل کو صاف کر کے رکھیں اور بقدر ضرورت مالش کریں۔ **فوائد:۔** یہ تیل بھی گٹھیا کے درد کے لئے نہایت مفید ہے۔

سفوف جریان گوکھرو کلاں، پوست بیخ کنگھی، پوست بیخ کیکر، طباشیر، تالمکھانہ، مغز تخم کونچ ہر ایک ایک تولہ سب چیزوں کو کوٹ چھان کر سفوف بنائیں، اور نو ماشہ گائے کے دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔

فوائد:۔ جریان اور احتلام کے لئے مفید ہے کم خرچ بالا نشین کی مثل اس پر صادق آتی ہے۔

جناب حکیم سید محمد توحید الحق روحانی، کشن گنج

کشتہ [illegible] ایک تولہ، کافور دیسی ایک تولہ، ایکسٹریکٹ بلاڈونا چھ ماشہ۔ سب چیزوں کو پانی میں حل کر کے مرچ سیاہ کے برابر گولیاں بنائیں۔ اور ایک ایک گولی صبح اور سوتے وقت رات کو پانی کے ساتھ کھلائیں۔

... ناطاقتی کی حقت کو دور کرتی ہیں۔ ذکاوت حس، احتلام اور سیلان منی و مذی کے ...

معجون روحانی معجون فلاسفہ ۲۲ تولہ، کشتہ خبث الحدید ا تولہ، کشتہ قلعی ایک تولہ۔ افیون خالص ۳ ماشہ ... کو عرق تو بچلہ میں حل کریں۔ پھر سب چیزوں کو ملا کر رکھیں۔ اور نو ماشہ یہ دوا گائے کے دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔

فوائد: یہ معجون جملہ اعضائے رئیسہ کو قوت دیتی ہے۔ مردوں کی تمام مخصوص خرابیوں کو دور کر کے چہرہ کو سرخ و سفید بنا دیتی ہے۔ جریان، احتلام، سرعت اور رقت کے ازالہ کے لئے اکسیر ہے۔ نامردی کو دور کرتی ہے۔ اگر اعضائے تناسل میں کوئی خرابی واقع ہو تو اسکے ساتھ ہی طلائے اعظم ہمدرد دواخانہ سے منگا کر استعمال کریں۔ **نوٹ:** احتلام کے مریضوں کو حب قلعی استعمال کرنے کے بعد اس دوا کو استعمال کرنا چاہیئے۔

جناب حکیم سید محمود گیلانی صاحب جویاں

روغن ناصور سیماب مصفیٰ، گندھک مصفیٰ ہر ایک ایک تولہ۔ شورہ قلمی ۳ ماشہ، پتھر کا چمکدار کوئلہ دو تولہ، روغن تارپین خالص، روغن سرشف ہر ایک ۵ تولہ۔ سب چیزوں کو اس قدر کھرل کریں کہ بے چمک ہو جائیں۔ پھر اس روغن میں بتی آلودہ کر کے ناصور میں رکھیں یا باریک پچکاری کے ذریعے پہونچا دیا کریں۔ **فوائد:** ہر قسم کے ناصور کے لئے مجرب المجرب ہے۔

حب دمہ ہینگ خالص، افیون، اشق مصفیٰ، شنجرف ہر ایک ایک تولہ، رب السوس دو تولہ، میٹھا تیلیہ ۳ ماشہ، سب کو آب برگ مدار میں کھرل کر کے ماش کے دانے کے برابر گولیاں بنالیں۔ خوراک ایک ایک گولی صبح و شام بعد غذا ہمراہ عرق بادیان نیم گرم۔

فوائد: دمہ کے لئے یہ گولیاں بہت مفید ہیں۔

دوائے اعصاب کچلہ بریاں دو تولہ، ورق نقرہ ایک تولہ، ورق طلا ۳ ماشہ، جدوار خطائی نو ماشہ، سم الفار ایک ماشہ، شنگرف مصفیٰ ۵ ماشہ، مصری کوزہ ساڑھے چار تولے۔ سب چیزوں کو کھرل کر کے مثل غبار سفوف بنالیں اور صبح ناشتہ کے بعد ۲ رتی یہ دوا مکھن یا بالائی میں ملا کر استعمال کریں۔

فوائد: پٹھوں کو طاقت دینے میں بے مثل ہے مقوی باہ و مقوی عضلات ہے۔ عام کمزوری کو دور کرتا ہے۔

حب ممسک مغز تخم تمر ہندی اور تخم خرما دونوں ہموزن لے کر خوب باریک کر لیں اور سات دفعہ شیر برگد میں تر و خشک کر کے چنے کے برابر گولیاں بنالیں اور ایک ایک گولی صبح و شام پاؤ سیر گائے کے دودھ کے ساتھ کھائیں۔

فوائد: چند دن میں قدرتی امساک کی صلاحیت پیدا ہو جاتی ہے جریان کے لئے بھی نہایت مفید ہے

اکسیر دماغ ترپھلہ تین سیر، برہمی بوٹی (سایہ میں خشک کی ہوئی) ایک سیر۔ دونوں کو مٹی کے برتن میں بند کر کے اس قدر آگ دیں کہ راکھ ہو جائے پھر بدستور معروف اس کا نمک نکال لیں۔ اور پیس کر محفوظ رکھیں۔ اور صبح کے وقت ۸ رتی یہ نمک ۵ تولہ مکھن تازہ میں رکھ کر کھا لیا کریں۔ **فوائد:** اعلیٰ درجہ کی مقوی دماغ چیز ہے۔ تجربہ پر ہی اس کی تصدیق ہوگی۔

جناب حکیم فتح محمد صاحب، خان گڑھ

دوائے شنگرف شنگرف رومی ایک تولہ، مرچ سیاہ دو تولہ، جائفل ایک تولہ، بیر بہوٹی ایک تولہ، لونگ ۶ ماشہ، الائچی کلاں ۶ ماشہ، دارچینی ۶ ماشہ، جاوتری ۶ ماشہ، زعفران ایک ماشہ۔ پہلے شنگرف کو مرچ سیاہ کے ہمراہ نہایت باریک کھرل کر کے باقی دوائیں ملائیں اور مثل غبار بنائیں۔ بس دوا تیار ہے۔ خوراک ۲ چاول سے چار چاول تک لقوہ و فالج والے کو شربت عناب یا شہد کے ہمراہ۔ امساک کے لئے مکھن میں، وجع المفاصل کے واسطے چرب لقمہ کے ساتھ کھلائیں۔

فوائد: بے حد مقوی باہ اور ممسک ہے۔ وجع المفاصل اور لقوہ و فالج کے لئے نہایت مفید ہے۔ (از ...)

معجون قبض کشا مغز بادام دو تولہ، کشمش دو تولہ، سفوف سنا مکی دو تولہ، الائچی کلاں ایک ... ۵ تولہ، مربہ ہلیلہ زرد ۵ تولہ۔ سفوف سنا کو روغن ...

میں اور ایک تولہ سے دو تولہ تک گرم دودھ کے ساتھ کھلائیں۔ فوائد:- عمدہ قبض کشا دوا ہے۔ (از بیاض صالح محمد صاحب)

دوائے دردِ گردہ

سہاگہ ایک تولہ لے کر ایک پیاز میں لپیٹ لیں۔ اور گل حکمت کرکے سیر بھر اُپلوں کی آگ دیں۔ شگفتہ ہوگا۔ اگر پہلی بار نہ ہو تو دوسری بار ورنہ تیسری بار ضرور شگفتہ ہوگا۔ پھر سہاگہ کو کھرل کرکے رکھیں۔ اور ۲ چاول پوست میں لپیٹ کر کھلائیں۔ فوائد:- ربح گردہ کے لئے مجرب ہے۔ (از بیاض صالح محمد صاحب)

سفوف جریان

اسپغول تین تولہ، تخم ریحاں ۳ تولہ، تخم خرفہ ایک تولہ، موصلی سفید دو ماشہ، موصلی سیاہ ایک تولہ، بہمن سفید ۶ ماشہ، بہمن سیاہ ۶ ماشہ، مصطگی رومی تین ماشہ، گوند کیکر ۳ ماشہ، گوند کتیرا ۳ ماشہ، صندل سفید تین ماشہ، الائچی خورد ۳ ماشہ، ورق چاندی ۱۰ عدد، مصری مصفیٰ ۲۰ تولہ۔ سوائے پہلی دو دواؤں کے سب کو کوٹ کر ملالیں۔ اور ایک ایک تولہ یہ دوا گائے کے دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔ فوائد:- جریان اور سرعت انزال کے لئے بہت مفید ہے۔ (از بیاض صالح محمد صاحب)

حبوب ممسک

مشک اصلی چار رتی، زعفران ۴ رتی، ست لوبان ۴ رتی، لونگ ۴ رتی، جائفل ۴ رتی، دارچینی ۴ رتی، تخم اونٹنگن ۴ رتی، افیون ایک ماشہ، روغن دھتورہ ۴ رتی، کافور ۴ رتی، شنگرف مدبر ۴ رتی، ان سب چیزوں کو کوٹ چھان کر چنے سے ذرا چھوٹی گولیاں تیار کریں۔ اور ایک گولی گائے کے دودھ کے ساتھ بوقت ضرورت کھائیں۔ فوائد:- ممسک اور مقوی باہ ہیں۔

جناب حکیم خواجہ غلام رسول صاحب دلگیر چرار شریف (کشمیر)

سفوف سل

گوند ۶ ماشہ، کتیرا ۶ ماشہ، نشاستہ ۶ ماشہ، مروارید ناسفتہ سائیدہ ایک ماشہ، کہربائے شمعی سائیدہ ۳ ماشہ، صندل سفید ۳ ماشہ، زہر مہرہ خطائی سائیدہ ۳ ماشہ، طباشیر کبود ۳ ماشہ، ابریشم سفید ۳ ماشہ، سرطان محرق ۳ ماشہ۔ سب چیزوں کو باریک پیس کر رکھیں اور صبح و شام تین تین ماشہ یہ سفوف شربت خشخاش ۲ تولہ اور عرق گاؤزباں دس تولہ کے ساتھ کھلائیں۔

فوائد:- یہ سفوف سل کے زخم کو بھرتا اور حرارت کو کم کرتا ہے۔

خیساندہ برائے سل

گل اسطوخودوس ۳ ماشہ، گل گاؤزبان ۳ ماشہ، گل خبازی ۳ ماشہ، گل سیوتی ۳ ماشہ، گل نارنج ۳ ماشہ، گل نیلوفر ۳ ماشہ، گل سرخ ۳ ماشہ، بادرنجبویہ ۳ ماشہ، اصل السوس مقشر ۳ ماشہ، پرسیاؤشاں ۳ ماشہ، ابریشم مقرض ۳ ماشہ، کشنیز خشک ۳ ماشہ، گل عنب الثعلب ۳ ماشہ، تخم کاہو ۳ ماشہ، تخم خطمی ۳ ماشہ، تخم خبازی ۳ ماشہ، صندل سفید ۳ ماشہ، گل گڑہل ۳ ماشہ۔ رات کو تین پاؤ پانی میں تر کریں۔ صبح جوشدیکر شربت انجبار یا شربت حب الآس ۲ تولہ ملاکر پلائیں۔

فوائد:- یہ خیساندہ حرارت کو زائل کرتا ہے، طبیعت کو بحال کرتا ہے۔

قرص سل

طباشیر ۶ ماشہ، کتیرا ۶ ماشہ، صمغ عربی ۶ ماشہ، نشاستہ گندم ۶ ماشہ، مغز تخم خیارین ۶ ماشہ، مغز بہدانہ ۶ ماشہ، مغز بادام ۶ ماشہ، گل گاؤزباں ۶ ماشہ، کہربائے شمعی ۳ ماشہ، گل ارمنی ۳ ماشہ، تخم کاہو ۳ ماشہ، تخم خطمی ۶ ماشہ، تخم خبازی ۶ ماشہ، رب السوس ۳ ماشہ، سرطان سوختہ ۳ ماشہ، گل سرخ ۶ ماشہ۔ سب دواؤں کو باریک کرکے لعاب اسپغول کے ساتھ ایک ایک ماشہ کے قرص بنائیں۔ اور چار چار قرص مناسب بدرقہ کے ساتھ استعمال کرائیں۔

فوائد:- یہ قرص سل کے لئے مفید ہیں۔ میں نے بارہا تجربہ سے ان کو اچھا پایا ہے۔

جوابات

(۴۸) دانتوں کی درمیانی درزیں :- (الف) مجھے اندیشہ ہے کہ جو درزیں پیدا ہوگئی ہیں وہ شاید اب نہ بند ہو سکیں گی۔ (ڈاکٹر سعید احمد)

(ب) ریٹھہ کلاں (بندق ہندی) آدھ پاؤ، پھٹکری آدھ پاؤ، توتیا دو تولہ تینوں چیزوں کو باریک کر کے آم کے ہرے پتوں کے پانی میں دو دن تک کھرل کریں۔ پھر چھوٹے چھوٹے قرص بنا کر کوزہ میں رکھیں اور گل حکمت کر کے پھونک لیں۔ اسکے بعد قرصوں کو باریک پیس کر رکھیں۔ سوتے وقت دانتوں پر ملیں ملنے کے بعد ایک گھنٹہ تک نہ کلی کریں اور نہ کوئی چیز کھائیں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) اگر آپ کی عمر زیادہ ہے اور اسی وجہ سے یہ درزیں پیدا ہوگئی ہیں تو اس کے پیچھے پڑنا بے سود بلکہ نقصان دہ ہے۔ گوشت یا دوسری ریشہ دار چیزیں کھانا ہی ترک کر دیں۔ تاکہ اس پریشانی سے نجات مل جائے باقی کسی قسم کی دھات یا اور کسی شے سے درزوں کو بھر دینے کی رائے اگر کوئی ماہر دندان ساز وغیرہ دے، اور وہ مفید بھی ہو تو اس پر عمل کیجیے (حکیم محمد محفوظ عالم قریشی)

(د) شاید اس کا کوئی واقعی علاج نہیں ہے ممکن ہے کہ سنون پوست مغیلان سے فائدہ ہو۔ (حکیم سید محمد علی چھپرہ)

(ہ) آپ دانتوں کی درزوں میں نیم کا مد لگایا کریں چند بار استعمال کرنے سے فائدہ ہوگا۔ (حکیم شمس الحق خاں)

(۴۹) پرانا سوزاک :- (الف) ابھی آپ کے جسم سے سوزاک کا اثر دور نہیں ہوا ہے۔ اگر اسی حال پر چھوڑ دیا گیا تو ممکن ہے کہ قرحہ پڑ جائے اور پھر مزید تکالیف کا باعث ہو۔ بہتر یہی ہے کہ آپ سوزاک کے انجکشن لگوالیں "آرتھی گون" نامی ایک دوا آتی ہے اسکے انجکشن بہت مفید ہوتے ہیں پارک ڈیوس کمپنی کا بنایا ہوا سوزاک کا ویکسین بھی بہت مجرب ہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) حنظل ۶ ماشہ، شورہ قلمی ایک تولہ، سیپ موتی ۶ ماشہ، پھٹکری ایک تولہ سب چیزوں کو چارپہر لعاب گھی کوار میں کھرل کر کے گل حکمت کریں اور پانچ سیر اپلوں کی آگ دیں۔ سرد ہونے کے بعد دوا کو احتیاط سے رکھیں اور ایک ماہ کے بعد ایک رتی یہ دوا ۲ تولہ مکھن میں رکھکر ہر روز نگل جایا کریں۔ اس دوا کے کھانے سے سوزاک کہنہ اور کمزوری باہ وغیرہ شکایتیں جاتی رہیں گی۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) جناب حکیم صاحب! آپ یہ نسخہ استعمال فرمائیں۔ تنقیہ قرحہ کے اندمال کے لئے بیحد مفید و مجرب ہے۔ **نسخہ**:- ست گلو، ست سلاجیت، شورہ قلمی پھٹکری بریاں، کتھہ سفید، دانہ الائچی کلاں ہر ایک ایک تولہ، تنکر سفید سب کے برابر کوٹ چھان کر سفوف بنائیں۔ ۵ یا ۶ ماشہ صبح و شام دودھ کی لسی کے ساتھ استعمال کریں گرم کھٹی چیزوں سے پرہیز ضروری ہے ٹھنڈک سے درد ہو جایا کرے تو روغن بابونہ یا روغن سورنجان کی خارجی مالش کریں۔ (حکیم محمد محفوظ عالم قریشی)

(د) آپ خود طبیب ہیں اور سمجھ سکتے ہیں کہ کتنی پیچیدگیاں پیدا ہوگئی ہیں۔ میرے خیال میں ایک اچھے معالج کی نگرانی میں علاج کرائیے۔ (حکیم سید محمد علی)

(ہ) آپ یہ نسخہ کام میں لائیں اس سے انشاء اللہ تمام شکایات کا ازالہ ہوگا نسخہ:- ست سلاجیت، بیروزہ مصفیٰ، روغن موم، روغن صندل، نوشادر قلمی، شورہ قلمی، جواکھار، گوگل، سندھ، کشتہ مرجان، کتھہ سفید، گل نیم، سب چیزیں ہموزن لے کر یکجان کریں۔ اور صبح و شام دونوں وقت ۲۔۲ ماشہ یہ دوا مربیل کے ساتھ کھائیں۔ (حکیم شمس الحق خاں)

(۵۰) پرانا قبض :- (الف) آپ چند روز "پٹرول آگر" کا استعمال کیجئے قبض عادی کے لئے بہت مفید ہے اور ساتھ ہی یہ بھی خوبی ہے کہ مریض اس دوا کا عادی نہیں ہوتا جب چاہے چھوڑ سکتا ہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) صبح و شام خمیرہ گاؤزباں عنبری ۶۔۶ ماشہ، عرق ادبان ۵ تولہ، عرق گاؤزبان ۵ تولہ، عرق بید مشک ایک تولہ کے ساتھ کھائیں۔ اور ہفتہ میں دو دن اطریفل زمانی ایک تولہ عرق کیوڑہ نیم گرم کے ساتھ رات کو سوتے وقت کھایا کریں۔ پاؤں کے لنگ کے لئے آدھ سیر روغن تلخ میں ڈیڑھ پاؤ دھتورہ جلائیں اور اس تیل کی مالش کریں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) آپ نے یہ نہیں لکھا کہ لنگ ہونے کی کیا وجہ ہوئی۔ کیا یہ مرض فطری ہے یا اس کا کوئی خاص سبب ہوا؟ پھر یہ بھی لکھنا تھا کہ لنگ کی صورت کیا ہے۔ اور کس پاؤں میں ہے وغیرہ وغیرہ۔ بہرحال قبض کے لئے یہ نسخہ استعمال فرمائیے۔ اور گرم و قابض غذاؤں سے پرہیز کیجئے۔ گلقند دو تولہ اور جوارش کموئی نو ماشہ، دونوں کو خوب ملا لیجئے اور عرق ادبان ۱۲ تولہ نیم گرم کے ہمراہ صبح و شام استعمال فرمائیے۔ غذا لطیف و زود ہضم کھائیے، اور میوے مثلاً سنترے امرود کیا وغیرہ کھایا کریں اس سے قلب کی حالت درست رہیگی۔ علی الصباح کھلی ہوا میں روزانہ چہل قدمی کیجئے۔ پھر قوت خاص کی طرف خاص طور سے توجہ کیجیے (حکیم محمد محفوظ عالم قریشی)

(د) دائمی قبض دواؤں سے کبھی دور نہیں ہوتا۔ آپ ہاتھ کے پسے ہوئے آٹے کی روٹی اور سبزی کافی مقدار میں کھائیے اور اسکی عادت ڈالئے ممکن ہے کہ ہفتہ عشرہ میں آپ کو اس سے فائدہ نہ معلوم ہو لیکن اس کے بعد آپ کو بہت فائدہ ہوگا جب پاخانہ کھل کر ہونے لگیگا تو خون اچھا پیدا ہوگا۔ قوت آجائے گی۔ دل کی کمزوری اور دھڑکن خود بخود جاتی رہیگی۔ قوت خاص کی فکر تو اب نہ کرنی چاہیے کیونکہ عمر ۵۰ کی ہو چکی ہے۔ ان باتوں سے تو اب علیحدگی ہی مناسب ہے۔ (حکیم سید محمد علی چھپرہ)

(ہ) آپ لبوب کبیر ۵ ماشہ صبح و شام ہمراہ شیر گاؤ استعمال کریں۔ دودھ کو شہد سے میٹھا کر لینا چاہیئے اور آپ ایک ایک ماشہ کی [illegible]

ٹانگ پر ملیں۔ (حکیم شمس الحق خاں)

(۵۱) **دھڑکن وغیرہ** :۔(الف) آپ کا قلب نہیں بلکہ اعصاب کمزور ہو گئے ہیں۔ یہ تمام علامات عصبی کمزوری کی ہیں۔ مقوی اعصاب کوئی دوا بھی استعمال کیجئے فائدہ ہوگا۔ یہ نسخہ غالباً بہت مفید ثابت ہوگا:۔ پٹاسیم برومائڈ ۲ گرین۔ ٹنکچر ویلیریں ایمونی ایٹڈ نصف ڈرام۔ ٹنکچر نکس وامیکا ۵ منم۔ ایسڈ نائٹرو مائڈ روکلورک ڈائلیوٹ ۱۰ منم شربت نارنج ایک ڈرام۔ پانی اتنا کہ سب ملکر ایک اونس ہو جائے۔ یہ ایک خوراک ہے روزانہ ایسی ایسی تین خوراکیں استعمال کریں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) کریٹیگس، جو ایک ہومیو پیتھک دوا ہے، علی الصباح اور شام کو پانچ قطرہ سے دس قطرہ تک دو تولہ پانی میں ملا کر پیا کریں (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) سب سے پہلے وظیفۂ زوجیت ادا کرنے سے حتی الوسع پرہیز کریں پھر یہ نسخہ استعمال فرمائیں۔ نسخہ:۔ دوا ءالمسک معتدل جواہر دار ۵ ماشہ، عرق گاؤزبان ۵ تولہ، عرق بیدمشک ۲ تولہ کے ہمراہ صبح شام استعمال کریں۔ گرم و خشک غذاؤں سے پرہیز کریں۔ سبز ترکاریاں موسمی پھل کثرت سے کھائیں۔ صبح شام کھلی ہوا میں تفریح کریں۔ (حکیم محمد محفوظ عالم قریشی)

(د) آپ کو ضعف اعصاب کی شکایت ہے۔ غالباً ذکاوت حس زیادہ ہو گئی ہے۔ پہلے آپ دو تین ہفتہ مسکنات استعمال کریں۔ اسکے بعد مقوی اعصاب دوائیں کھائیں۔ پہلے مقصد کے لئے ایک ماشہ اسرول بوٹی کی جڑ کا سفوف کھائیے اسکے بعد حب اطریفل کبیر کے ساتھ کھائیں۔ یہ دوائیں ہمدرد دواخانہ دہلی سے مل سکتی ہیں۔ ہضم کے خیال سے جوارش جالینوس بھی کھائیں (حکیم سید محمد علی چھپرہ)

(ہ) آپ اگر صحت چاہتے ہیں تو ایک رتی جواہر مہرہ ۲ ماشہ مفرح بارد میں ملا کر صبح و شام کو ہمراہ شربت روح افزا ۲ تولہ، عرق بیدمشک ۵ تولہ، عرق ماءاللحم ۲ تولہ پیا کریں (حکیم شمس الحق خاں)

(۵۲) **عوارض عادات بد** :۔(الف) آپ لکھتے ہیں کہ کثرت جماع سے سوزاک ہو گیا۔ یہ بالکل غلط ہے۔ ایسا کبھی نہیں ہو سکتا۔ بہرحال اب آپ جن عوارض میں مبتلا ہیں ان کے دفعیہ کے لئے یہ ضروری ہے کہ آپ کے اعصاب میں پہلے سکون اور پھر طاقت پیدا ہو۔ ۵۱ پر جو نسخہ میں نے لکھا ہے وہ آپ کے لئے بہت مفید ثابت ہوگا۔ فضول خیالات کو دل میں راہ نہ دیجئے دماغ میں حرارت بڑھنا سرسام کا نام ہوتا ہے۔ آپ نے خواہ مخواہ یہ فرض کر لیا کہ دماغ میں حرارت بڑھ گئی ہے (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) کہربا شمعی۔ گلسرخ۔ آبریشم مقرض۔ دارچینی۔ بہمن سرخ۔ بہمن سفید۔ ثعلب مصری۔ شقاقل مصری، درونج عقربی، زعفران ہر ایک سات ماشہ۔ مصطگی۔ چھڑیلا۔ دانہ الائچی خورد ہر ایک ساڑھے تین ماشہ۔ صندل سفید۔ صندل سرخ۔ طباشیر۔ کشنیز۔ گل گاؤزبان۔ آملہ منقی۔ مونگے کی جڑ۔ سائیدہ تخم خرفہ۔ ورق نقرہ ہر ایک ساڑھے دس ماشہ۔ زرشک ساڑھے سترہ ماشہ۔ اگر خام۔ بادرنجبویہ۔ ہر ایک سوا پانچ ماشہ۔ عنبر اشہب۔ مشک خالص ہر ایک سوا دو ماشہ۔ مروارید ناسفتہ سائیدہ ۲ ماشہ۔ رب سیب۔ قند سفید۔ شہد خالص کف گرفتہ پاؤ پاؤ بھر حسب معمول معجون تیار کر کے ورق نقرہ چھ ماشہ شامل کریں اور چالیس دن کے بعد دو ماشہ سے تین ماشہ تک استعمال کریں اور حسب ذیل روغن ہموزن لے کر عضو پر مالش کریں۔ روغن بیر بہوٹی۔ روغن سانڈہ۔ روغن دارچینی۔ چربی شیر۔ کارڈیور آئل۔ آئل فاسفورس۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) معائنہ کی ضرورت ہے۔ (حکیم محمد محفوظ عالم قریشی)

(د) پہلے آپ اپنی قوت ارادی سے کام لے کر تمام مضر حرکات سے پرہیز کیجئے اور اس پر قائم رہیئے۔ اس کے بعد سوزاک کا علاج کیجئے۔ اس غرض کے لئے قرص کربائی والا ایک عدد ہمراہ شربت بزوری ۲ تولہ کھائیے۔ تقریباً ۱۵ دن میں اس سے آرام معلوم ہوگا۔ جب سوزاک کو آرام ہو جائے تو کشتہ قلعی ۱ رتی معجون آسد فرما ایک تولہ میں ملا کر تقریباً ایک مہینے تک کھائیں۔ دن میں کسی وقت ایک ماشہ سفوف بیخ اسرول بھی کھائیے۔ جب تمام ہیجانی حالتیں دور ہو جائیں اور خوب نیند آئے تو اسرول کا استعمال ترک کر دیں۔ تقویت ہضم کے خیال سے سوزاک کی دواؤں کے دوران استعمال میں حب کبد نوشادری ۲ عدد یا حب پپیتہ ۲ عدد بعد غذا استعمال کریں۔ اسکے بعد جوارش جالینوس ۷ ماشہ استعمال کریں بعد غذا۔ جب احتلام اور جریان کی شکایتیں دور ہو جائیں تو مقوی اعصاب دوائیں مثلاً حب اطریفل الافکھائیں۔ ابتدا ۲ ڈیڑھ دو مہینے محرک غذاؤں اور کھٹائی، مرچ تیل اور گڑ سے پرہیز ضروری ہے۔ دودھ اور سبزی کا استعمال زیادہ ہونا چاہیئے۔ اس سے قبض کی شکایت نہ ہونے پائے گی۔ اگر قبض ہو جائے تو اطریفل زمانی یا حب ملکا رہم عدد یا اسپغول ایک تولہ رات کو سوتے وقت استعمال کریں۔ تدہین۔ تکمید اور طلا کے لئے مقامی طبیب کا مشورہ زیادہ مناسب ہے۔ (حکیم سید محمد علی چھپرہ)

(ہ) ہمدرد صحت کے اعادہ شباب نمبر میں سے معجون جالینوس غددی اور طلاء جالینوس کے نسخے نکال کر تیار کر لیں۔ ان دونوں نسخوں سے خارجی و داخلی شکایات کا ازالہ ہوگا (حکیم شمس الحق خاں)

(۵۳) **کمر اور کولھے کا درد** :۔(الف) یہ عرق النساء کا درد ہے۔ دوران حمل میں اسکی شدت اس لئے بڑھ جاتی ہے کہ حمل کا بوجھ اس عصب پر پڑتا ہے جو درد کا باعث ہے۔ وضع حمل سے پہلے اس درد کا بالکل رفع ہو جانا دشوار ہے۔ مسکن دواؤں کی مالش سے اس میں بہت کچھ کمی آ سکتی ہے کیمفر لنی منٹ اور بیلاڈونا لنی منٹ برابر کی مقدار میں ملا کر دو مرتبہ روزانہ مالش کرائیے۔ درد کی شدت زیادہ ہو تو مارفیا کا انجکشن لگوا دیجئے پینے کے لئے یہ نسخہ دیجئے:۔ سوڈا سیلی سلاس ۱۰ گرین پٹاسی آیوڈائڈ ۵ گرین اسپرٹ امونیا ایرومیٹک ۲۰ منم پانی اتنا کہ سب ملکر ایک اونس ہو جائے۔ یہ ایک خوراک ہے ایسی ایسی تین خوراکیں روزانہ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

استعمال کرائیے (حکیم محمد محفوظ عالم قریشی)

(ب) جناب ایڈیٹر صاحب کے مشورہ سے ہمدرد دواخانہ کی مشہور دوا "اوجاعی" استعمال کرائیے۔ (حکیم محمد محفوظ عالم قریشی)

(ج) جند بیدستر، دارچینی، جاوتری، عقرقرحا، اقاقیا، لاونگ، موصلیین، تودریسین، شقاقل مصری، مصطگی رومی ہر ایک ایک تولہ، مشک، عنبر، زعفران ہر ایک ۲ ماشہ، ورق نقرہ، ورق طلا، کشتہ عقیق، کشتہ یشب ہر ایک ۹ ماشہ، حسب معمول بچند شہد معجون تیار کریں اور ۳ - ۴ ماشہ یہ معجون صبح و شام دونوں وقت گائے کے دودھ کے ساتھ استعمال کرائیں۔ اور خارجی طور پر روغن کی مالش کرائیں (حکیم شمس الحق خاں)

(۵۴) **بغل کی گانٹھ**:۔ (الف) ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ان کے لئے یہ طبعی چیز ہے اسے کیوں خواہ مخواہ اسے چھیڑئیے۔ دوسرا سبب یہ ہوسکتا ہے کہ ان کے جسم میں کیلسیم کی کمی ہو اس کے لئے کچھ عرصہ تک انہیں "کیلزانہ" کی گولیاں استعمال کرادیجئے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) آپ مریضہ کو مقامی طبیب کے مشورہ سے زچگی کے دور کے بعد سے مدرات اور مصفی خون دوائیں استعمال کرائیں۔ امید ہے کہ پھر یہ بات پیدا نہ ہوگی۔ (حکیم محمد محفوظ عالم قریشی)

(ج) گندھک مصفیٰ ۴ رتی پیس کر عرق مرکب مصفی خون ۱ تولہ، شربت مصفی خون ۳ تولہ کے ساتھ صبح و شام دونوں وقت مریضہ کو مہینہ بھر تک بلا ناغہ کھلائیں۔ انشاء اللہ فائدہ ہوگا۔ (حکیم شمس الحق خاں)

(۵۵) **پرانا زکام**:۔ (الف) آپ نے آتشک کا ذکر بہت تحقیر کے ساتھ کیا ہے گویا وہ کوئی قابل لحاظ مرض نہیں ہے۔ آتشک کو "ام الامراض" کہا جاتا ہے اور فی الحقیقت وہ بدترین مرض ہے بھی۔ آپ اپنے خون کا امتحان کرائیے۔ اگر آتشک کا اثر موجود ہے تو سب سے پہلے اسکے دفعیہ کا بندوبست کیجئے "نیوسیلوارسن" کے انجکشن کسی ڈاکٹر سے لگوا لیجئے۔ اسکے بعد نزلہ اور زکام کا علاج تو بہ آسانی ہوجائیگا۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) آپ کی تمام شکایتیں آتشک کی وجہ سے ہیں۔ کسی مقامی طبیب کے مشورہ سے جسم کا تنقیہ کرائیں۔ اس کے بعد خمیرہ گاؤزبان سادہ چند دن استعمال کریں (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) بیدانہ ۳ ماشہ، عناب ۵ عدد، سپستان ۹ عدد پانی میں جوش دیکر چھان لیں اور شربت بنفشہ ۲ تولہ ملاکر صبح و شام دونوں وقت پئیں۔ یہ نسخہ مرض کے دورہ کی حالت میں استعمال کریں۔ افاقہ کی صورت میں "ہمدرد دواخانہ" کا "خمیرہ نزلی جواہر والا" کچھ مدت تک استعمال کریں۔ اس سے دماغ میں قوت پیدا ہوکر پھر مرض کا حملہ نہ ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ۔ اس کے بعد مقامی اطبا کے مشورہ سے مطبوخ ہفت روزہ سے تنقیہ کرائیے کیونکہ آتشک کا اثر ابھی معلوم ہوتا ہے (حکیم محمد محفوظ عالم قریشی)

(د) غالباً آتشک کا اثر ابھی تک ہے۔ امتحان واسرمین کرائیے۔ اگر منفی نہ ہو تو منضج اخلاط غلیظہ ایک مہینے پینے کے بعد مطبوخ ہفت روزہ پئیں اس سے مواد کا تنقیہ ہوجائے گا۔ اس کے بعد جوہری کسی طبیب کے مشورہ سے استعمال کیجئے آتشکی اثر دور ہوجائیگا یا بہت کم ہوجائیگا اور اس سے اعصاب کو تقویت پہنچیگی تو تمام شکایات کا ازالہ ہوجائیگا۔ (حکیم سید محمد علی صاحب چھپرہ)

(۵۶) **لقوہ**:۔ (الف) لقوہ یا فالج اس چیز کا نام ہے کہ جسم کے بعض اعصاب اپنا کام چھوڑ دیں۔ ان اعصاب کو پھر کام کی طرف مائل کرنے کے لئے محرک دواؤں کی مالش ضروری ہے۔ کیمفرٹی منٹ اس کام کے لئے بہت اچھا ہے۔ روزانہ دو تین مرتبہ چہرہ پر کان کے سامنے اس کی مالش کرائیے پینے کے لئے بھی محرکات اور مقویات کا استعمال کیجئے، پٹاسی آیوڈائڈ ۲ گرین، ٹنکچر نکس وامیکا ۷ بوند۔ اسپرٹ ایمونیا ایرومیٹک ۲۰ بوند ذرا سا پانی ملاکر روزانہ تین مرتبہ استعمال کیجئے۔ غذا خوب مقوی کھائیے۔ پرندوں کا گوشت بہت مفید ہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) کچلہ مدبر سوہان کردہ۔ قرنفل۔ جوزبوا تینوں چیزیں ہموزن لے کر چنے کے برابر گولیاں بنائیں اور ایک ایک گولی صبح و شام ماء العسل کے ساتھ استعمال کریں (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) مقامی معالج کے ذریعہ باقاعدہ حسب قلط منضج و مسہل کے ذریعہ مادہ کا تنقیہ کرائیے ورنہ بہ مقتضائے عمر مرض کا سخت و مہلک حملہ ہوکر خطرناک صورت اختیار کرلیگا۔ (حکیم محمد محفوظ عالم قریشی)

(د) لقوہ کا ہونا۔ پھر اس کا اچھا ہوکر دوبارہ حملہ کرنا۔ ساتھ ساتھ عمر کی زیادتی یہ تمام باتیں کہہ رہی ہیں کہ آپ کسی مقامی طبیب سے علاج کرائیں۔ (حکیم سید محمد علی چھپرہ)

(۵۷) **خفقان وغیرہ**:۔ (الف) آپ کی اہلیہ ہسٹریا میں مبتلا ہیں۔ چند شیشیاں "ایلگزر برومو ویلیرین" کی پلا دیجئے۔ ساتھ ہی ساتھ "ارمولڈن" کی گولیاں یا "ایلیٹرس کارڈیل" بھی دیتے رہیں تو ماہواری کے متعلق شکایات بھی دور ہوجائنگی۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) قلب الحجر اعلیٰ قسم ایک تولہ، طباشیر ۶ ماشہ، دانہ الائچی خورد ۶ ماشہ، مروارید ساییدہ ۳ ماشہ۔ سب چیزوں کو باریک پیس کر رکھیں۔ اللہ علی الصبح ۳ رتی یہ دوا بہیدانہ میں ملاکر چٹائیں۔ انشاء اللہ فائدہ ہوگا (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) حضرت ماہواری خون بند ہونے کے یہ سب نتائج ہیں لہذا مقامی طبیب کے ذریعہ سب سے پہلے اس کی فکر کیجئے کہ ماہواری خون جاری ہوجائے اس کے بعد معمولی توجہ سے ساری شکایتیں جاتی رہینگی۔ انشاء اللہ تعالیٰ (حکیم محمد محفوظ عالم قریشی)

(د) مریضہ کا اصلی مرض ماہواری خون کا بند ہونا ہے۔ خفقان، گھبراہٹ اور ہاتھ پیر کا جلنا اسی کے سبب ہے۔ ماہواری خون بند ہونے کے بہت سے اسباب ہیں۔ معلوم نہیں کس سبب سے خون بند ہے۔ ورنہ ضرور نسخہ لکھتا۔ آپ ہمدرد دواخانہ دہلی سے "ماہواری" رجسٹرڈ منگاکر استعمال کرائیے یا مقامی طبیب سے رجوع کیجئے۔ (حکیم سید محمد علی چھپرہ)

(ہ) آپ مریضہ کو خمیرہ آبریشم ۹ ماشہ ہمراہ شربت انناس ۲ تولہ، عرق گذر ۱۰ تولہ صبح و شام دونوں وقت دو ہفتہ تک کھلائیں اور حیض کھولنے کے لئے ہمدرد دواخانہ کی دوا "ماہواری" مریضہ کو استعمال کرائیے۔ (حکیم شمس الحق خاں)

(۵۸) داغ وغیرہ:۔ (الف) غالباً تشخیص غلط نہیں ہے ابھی چونکہ مرض کی ابتدا ہے اسلئے شفایابی کی بہت کچھ امید ہے۔ علاج نہ چھوڑیئے۔ (ڈاکٹر سعید احمد)

(ب) تین ماشہ رائی بنارسی ادرک کے پانی میں پیس کر سن جگہ پر ضماد کریں۔ جب سخت سوزش ہونے لگے۔ تو صاف کردیں۔ اس طرح روزانہ کچھ مدت تک عمل کرنے سے وہاں خون دورہ کرنے لگیگا لیکن زیادہ بہتر ہے کہ آپ کسی مقامی طبیب کے مشورہ سے علاج کریں اور تنقیہ کے بعد کوئی مصفی دوا کچھ مدت تک کھاتے رہیں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) آپ نے یہ نہیں لکھا کہ انجکشن کا نتیجہ کیا ہوا بہرکیف اگر انجکشن سے فائدہ ہو تو خیر۔ ورنہ واضح ہو کہ یہ جذام نہیں بلکہ "خدر" ہے اور خارجی علاج نہیں بلکہ داخلی علاج یعنی منضج و مسہل کی ضرورت ہے۔ اسکے بغیر میرے خیال میں شفا شاید ہی ہو اس لئے مقامی اطباء کے ذریعہ حسب ضابطہ تنقیہ کرائیے (حکیم محفوظ عالم)

(د) انجکشن دیئے جارہے ہیں استقلال سے کام لیجئے۔ جب کچھ مدت تک انجکشن دلوانیکے بعد خدانخواستہ فائدہ نہ معلوم ہو تو آپ اطباء کیطرف رجوع کریں۔ آج کل قاعدہ ہے کہ جب ہر طرف سے مایوسی ہوتی ہے تو لوگ لے گھاس پھونس والے علاج کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ (حکیم سید محمد علی چھپرہ)

(۵۹) کلائی فوطہ:۔ (الف) ہر قسم کی کلائی کے کئی مختلف سبب ہوتے ہیں اس لئے یہ ضروری ہے کہ مریض کو دیکھکر صحیح سبب معلوم کیا جائے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) سرخ رنگ کی ایک بوتل لے کر اس میں خالص روغن سرسوں بھر کر روزانہ دھوپ میں تمام دن رکھکر رات کو ہٹا لیا کریں۔ اس طرح بوتل کو چالیس دن دھوپ میں رکھکر کام میں لائیں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) حضرت آپریشن ہی کامیاب و سہل علاج ہے اس کے علاوہ جتنی دوائیں یا ترکیبیں ہوں گی سب بیکار بلکہ مضر ہوسکتی ہیں۔ (حکیم محمد محفوظ عالم قریشی)

(د) مرض سخت ہے واحد علاج آپریشن ہی ہے دوائیں بہت ہوں گی لیکن مفید کوئی بھی نہ ہوگی (حکیم سید محمد علی چھپرہ)

(ہ) روغن سنیاناسی کو خصیوں پر لگاکر اوپر ڈھاک کا پتہ گرم کرکے باندھ دیں۔ یہ عمل ہمیشہ رات کو سوتے وقت کرنا چاہیئے۔ (حکیم شمس الحق خاں)

(۶۰) پیشاب کی شکایت (الف) زیادہ بہتر ہے کہ کلکتہ ہی میں شفاء الملک حکیم سید محمد صادق صاحب سے مشورہ لیں اور باقاعدہ علاج کریں سوال جواب اس قدر مزمن مرض میں علاج بے سود ہے۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ب) حضرت۔ یونانی علاج اگر مطلوب ہے تو باقاعدہ معائنہ کراکے اصولی علاج کرائیے ورنہ بلا معائنہ غیر اصولی علاج کراکے طب یونانی کو بدنام نہ کیجئے۔ (حکیم محمد محفوظ عالم قریشی)

(ج) مرض کی رپورٹ ڈاکٹری ہے۔ علاج یونانی درکار ہے۔ حکیم ڈاکٹر یا ڈاکٹر حکیم صاحبان نسخہ لکھیں۔ صرف حکیم یا صرف ڈاکٹر کے لئے یہ سوال زیادہ موزوں نہیں ہے۔ (حکیم سید محمد علی چھپرہ)

(د) آپ جواب سوال ۴۹ پر عمل کریں۔ اور روغن بیضہ مرغ ۱ ماشہ اور کشتہ مرجان ایک رتی تازے مکھن میں ملاکر رات کو سوتے وقت کھائیں۔ (حکیم شمس الحق خاں)

(۶۱) دردِ فمِ معدہ (الف) اگر ہضم کے متعلق کوئی شکایت نہیں ہے تو کاسر ریاح کوئی چورن بنواکر رکھ لیجئے۔ اور بروقت ضرورت استعمال کرلیا کیجئے۔ بہتر ہوگا اگر آپ کسی ہوشیار معالج سے مشورہ بھی کرلیں تاکہ یہ اطمینان ہوجائے کہ معدہ میں کوئی خاص مرض تو موجود نہیں ہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) منقی کا بیج نکال کر دو رتی ہیرا ہینگ اس میں بھر کر نگل جائیں۔ اور اوپر سے دو گھونٹ نیم گرم پانی پی لیں۔ دوا دونوں وقت استعمال کریں۔ دو تین روز میں شکایت جاتی رہے گی۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) اس مرض کی مختلف حالتیں اور جداگانہ اسباب ہوتے ہیں اس لئے کوئی ایک نسخہ سب کے لئے یکساں مفید نہیں ہوتا آپ اپنے مرض کی مفصل کیفیت تحریر فرمائیے تو آپکے مزاج کے مطابق کوئی نسخہ تجویز کردیا جائے بہت ممکن ہے کہ جسے آپ "دردِ فمِ معدہ" خیال کررہے ہیں وہ کوئی دوسرا مرض ہو۔ (حکیم محفوظ عالم قریشی)

(د) جوارش کمونی کچھ دنوں تک برابر استعمال کریں۔ چند دنوں کے استعمال سے کام نہیں چلے گا۔ (حکیم سید محمد علی چھپرہ)

(ہ) غذا کے بعد جوارش کمونی ۱ تولہ ہمراہ عرق سونف ۵ تولہ عرق الائچی ۵ تولہ کھالیا کریں۔ (حکیم شمس الحق خاں)

(۶۲) حرارتِ خفیف:۔ (الف) آپ اپنے پھیپھڑوں کا مکمل طریق پر امتحان کرائیں بلغم کا خوردبینی امتحان اور سینہ کی عکس ریزی تصویر ضروری ہیں۔ اگر ان چیزوں پر قادر نہیں ہیں تو عرصہ دراز تک مچھلی کا تیل استعمال کرتے رہیئے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) خوب کلاں (خاکسی) مدبر بہ کدو شیریں علی الصباح ڈیڑھ ماشہ پھانک کر اوپر سے عرق اڑوسہ تین چھٹانک پئیں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) آپ جوان آدمی ہیں۔ اس سن میں اس قسم کی شکایات کسی نامراد مرض کا شبہ دلاتی ہیں لہذا بہتر تو یہی ہے کہ مقامی معالج کے معائنہ و مشورہ پورے احتیاط و پرہیز کے ساتھ استقلال سے علاج کرائیں۔ (حکیم محمد محفوظ عالم قریشی)

(د) آپ یہ دوا تیار کریں۔ بلادر مدبر، ست گلو خانہ ساز، دانہ الائچی خورد، فلفل سیاہ ہموزن لے کر باریک کھرل کرلیں۔ اور اس میں سے بقدر چار رتی لے کر بکری یا گائے کے دودھ کے ساتھ روزانہ کھائیں۔ کچھ دنوں کے لئے ایسے دیہات کی بود و باش اختیار کریں جہاں کی آب و ہوا اچھی ہو اور وہاں دریا یا جھیل ہو تو بہت بہتر ہے۔ شربت اعجاز دو تولہ بھی ساتھ ساتھ استعمال کریں۔ (حکیم سید محمد علی چھپرہ)

(ہ) طباشیر، الائچی خورد، کہربا، زہر مہرہ خطائی، ابرک سفید، شکر تیغال، ہر ایک ۱ تولہ کافور ۲ ماشہ کوزہ مصری ۳ تولہ سب کو کوٹ چھان کر سفوف بنائیں اور ۲-۲ ماشہ صبح و شام دونوں وقت ہمراہ شربت بزوری ۳ تولہ۔ عرق گذر ۱۰ تولہ کھائیں۔ (حکیم شمس الحق خاں)

(۶۳) **پرانا سوزاک** (الف) پرانے سوزاک میں انجکشن بہت مفید ثابت ہوتے ہیں "آرتھی گون" یا پارک ڈیوس کمپنی کا تیار کردہ ویکسین استعمال کریں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) دانہ الائچی کلاں، شورہ قلمی دونو چیزیں ہم وزن باریک کر کے رکھیں اور ایک ماشہ صبح اور ایک ماشہ شام کو یہ دوا پھانک کر اوپر سے سوا پاؤ گائے کا دودھ پئیں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) آپ ایڈیٹر صاحب کے مشورہ سے ہمدرد دواخانہ کی مشہور دوا "عرق سوزاک" استعمال فرمائیں۔ (حکیم محمد محفوظ عالم قریشی)

(د) آپ جواب سوال ع۴۹ پر عمل کریں۔ (حکیم شمس الحق خاں)

(۶۴) **مرگی**:۔ (الف) "ٹرپل برومائیڈ" کا مسلسل استعمال کرائیے۔ خوب تندہی اور غور سے علاج کیجئے۔ تھوڑی سی غفلت بھی بہت خراب نتائج پیدا کر سکتی ہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) نمک لاہوری ایک ماشہ۔ ایک تولہ پانی میں ملا کر شیشی میں رکھیں اور دو دو قطرے نلکی میں ڈال کر ناک کے دونوں نتھنوں میں پہنچا دیں تاکہ دوا کا اثر دماغ تک پہنچ جائے آٹھ دس دن میں خاطر خواہ فائدہ ہوگا معمولی چیز نہ سمجھئے گا۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) معائنہ کی ضرورت ہے۔ (حکیم محمد محفوظ عالم قریشی)

(د) آپ مریض کو اسرول ۱ ماشہ سفوف کر کے گولی ماگیوں کی صورت میں صبح کے وقت کھلائیں۔ شام کے وقت اطریفل کشنیزی، ۷ ماشہ یا اطریفل اسطو خودوس ۷ ماشہ سوتے وقت رات کو کھلائیں تقویت ہضم کے لئے بعد غذا دونوں وقت ۵ ماشہ جوارش جالینوس کھلائیں۔ (حکیم سید محمد علی چھپرہ)

(ہ) کرم سنگ، حجر القلب اور جند بیدستر ہم وزن لے کر سفوف بنائیں۔ اور ایک ایک ماشہ صبح و شام عرق گلاب کے ساتھ پلائیں اور انسان کے سر کی ہڈی جلا کر بطور نسوار مریض کی ناک میں پہنچائیں۔ (حکیم شمس الحق خاں)

(۶۵) **پرانا نزلہ**:۔ (الف) اگر ہو سکے تو چند روز کے لئے تعلیم سے علیحدہ کر کے بچہ کو کسی ایسے مقام پر بھیج دیجئے جہاں بالکل کھلی ہوا اور دھوپ ہر وقت ان کو مل سکے کھیلنے، کھانے، اور سو رہنے کے سوا کوئی دماغی کام نہ کریں "اینٹی کٹارل ویکسین" کے انجکشن لگوا دیجئے اور چونے کا شربت جسے لال شربت بھی کہتے ہیں اور مچھلی کا تیل برابر پلاتے رہیئے۔ ناک اور حلق کا امتحان کسی ماہر خصوصی سے کرا لیجئے اور اگر کچھ خرابی موجود ہو تو اس کا مناسب علاج کرائیے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) کافور ۳ ماشہ۔ افیون ۱½ ماشہ۔ شورہ قلمی ۴ ماشہ۔ مشک ۴ رتی۔ سب چیزوں کو باریک کر کے گوند کے پانی میں مونگ کے برابر گولیاں بنائیں۔ اور علی الصباح ایک گولی عرق بادیان کے ساتھ استعمال کرائیں (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) آپ ایڈیٹر صاحب کے مشورہ سے ہمدرد دواخانہ کی مشہور دوا "خمیرہ نزلی جواہر والا" منگا کر استعمال کریں امید ہے کہ صاحبزادہ کو اس کے استعمال سے ضرور فائدہ ہوگا۔ (حکیم محمد محفوظ عالم قریشی)

(د) آپ کے صاحبزادے بہت کم عمری میں کالج میں داخل ہو گئے وہاں بہت زیادہ دماغی محنت کرنی پڑتی ہے جس طرح بھی ہو دماغی محنت کو کم کر دینا چاہیئے صبح کے وقت کشتہ مرجان جواہر والا ایک ماشہ، خمیرہ گاؤزبان عنبری ۶ ماشہ میں ملا کر کھائیں۔ کشتہ حب الحدید ۲ ماشہ، جوارش جالینوس ۹ ماشہ میں ملا کر رات کے وقت کھائیں۔ غذا سادی کھائیں۔ صبح و شام ہوا خوری کے لئے ایسے میدان میں جائیں جہاں کی ہوا میں گرد و غبار اور کثافت نہ ہو۔ اس پر ایک عرصہ عمل کرنے سے فائدہ یقینی ہے۔ (حکیم سید محمد علی چھپرہ)

(۶۶) **جوڑوں کا درد**۔ (الف) آپ نے اپنی مریضہ کی حالت کی طرف خصوصیت کے ساتھ میری توجہ منعطف کی ہے لیکن ایسی حالت میں کہ مریضہ مجھ سے کوسوں دور ہے آپ خود ہی خیال فرمائیے کہ صرف آپ کا مختصر سا بیان کہاں تک تشخیص مرض میں مدد دے سکتا ہے، بالخصوص ایسی حالت میں کہ مرض بھی پیچیدہ ہے۔ بحالات موجودہ میں اتنا ہی کر سکتا ہوں کہ جو علامات آپ نے تحریر فرمائی ہیں ان کے مطابق چند بہتر سے بہتر دوائیں لکھ دوں۔ جوڑوں کے درد کے لئے آپ مریضہ کو "اٹوفین" کی گولیاں استعمال کرائیں۔ کمی خون اگر موجود ہے تو اس کی طرف توجہ کرنا بہت ہی ضروری ہے۔ اس کے لئے آپ "کیمپولن" کے انجکشن لگوا دیں اور ہیٹنس سیرپ چالیس چالیس بوند کی مقدار میں ذرا ذرا سا پانی ملا کر تین بار پلایا کریں۔ اگر ان تدابیر سے افاقہ محسوس نہ ہو تو پیشاب کا باقاعدہ کیمیاوی اور خوردبینی امتحان کرا لیجئے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) معائنہ کی ضرورت ہے (حکیم محمد محفوظ عالم قریشی)

(۶۷) **دانت اکھاڑنے کا نسخہ**:۔ (الف) کوکین، نووکین، ہینٹوکین سب ایسی چیزیں ہیں جو اگر مسوڑھوں پر لگا دی جائیں، اور پچکاری کے ذریعے دانت کی جڑ تک پہونچا دی جائیں تو کامل بے حسی پیدا ہو جاتی ہے اور بالکل بغیر تکلیف کے دانت نکالا جا سکتا ہے۔ انگلی سے کوئی ایسا دانت ہرگز نہیں نکل سکتا جو بالکل قریب قریب علیحدہ ہی نہ ہو چکا ہو۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) عوام کو دانت اکھاڑنے کی جرأت نہیں کرنی چاہیئے اکثر دیکھنے میں آیا ہے کہ کچہری اور بازاروں میں مجمع لگانے والے اس قسم کی دواؤں سے دانت اکھاڑتے ہیں، چونکہ یہ لوگ جراثیم کی تعدی کا بالکل خیال نہیں کرتے اس لئے اکثر زخم زہریلا ہو جاتا ہے اور جان کے لالے پڑ جاتے ہیں۔ (حکیم سید محمد علی چھپرہ)

(۶۸) **پوٹاشیم پرمگنیٹ**:۔ (الف) پوٹاشیم پرمگنیٹ پانی میں اس لئے ملایا جاتا ہے کہ پانی میں جو جراثیم موجود ہوں وہ مر جائیں۔ خصوصیت کے ساتھ مریضہ کے جراثیم کی ہلاکت مقصود ہوتی ہے۔ صرف اتنا ملا دینا کافی ہے کہ بہت ہی ہلکا گلابی سا رنگ ہو جائے۔ ایک مٹکے کے لئے صرف چند رتی پرمگنیٹ کافی ہوگا۔

(ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(بقیہ صفحہ ۵۶ پر)

سوالات؟

ضوابط اندراج

(۱) ہر خریدار کو سال بھر میں ایک سوال درج کرانیکا حق حاصل ہے۔ لیکن دوسرے سال اس حق کو استعمال نہیں کیا جا سکتا۔
(۲) سوال دو سطروں سے ہرگز زیادہ نہیں ہونا چاہیے۔
(۳) دو سطروں سے زیادہ کے لئے خریداروں کو بھی تین آنے فی سطر کے حساب سے بھیجنے چاہییں۔
(۴) اگر آپ رسالہ کے خریدار ہیں تو نو آنے کے ٹکٹ بھیج کر تین سطری سوال درج کرا سکتے ہیں۔ زیادہ سطور کے لئے مزید تین آنے فی سطر کے حساب سے ارسال کرنے چاہییں۔
(۵) چار سطروں سے زیادہ لمبا سوال کسی خاص حالت کے سوا جس کا فیصلہ جناب مُدیر کر سکتے ہیں، شائع نہیں ہو سکے گا۔
(۶) رسالہ کے خریداروں کو بھی سوال بھیجتے وقت نمبر خریداری اور پتہ ضرور لکھنا چاہیے ورنہ تعمیل نہ ہو گی۔
(۷) سوال کی عبارت مختصر اور صاف ہونی چاہیئے۔ دفتر کو کاٹ چھانٹ کا اختیار بہرحال ہو گا۔
(۸) آئندہ ماہ سوال درج ہو جانے کی توقع زیادہ سے زیادہ ہر ماہ کی بیس تاریخ تک سوال دفتر میں پہونچ جانیکی صورت میں ہو سکتی ہے۔
(۹) ایسے سوالات رسالہ میں درج نہیں ہونگے جن کے لئے دواخانہ یا رسالہ کے پرمٹ کارڈ استعمال کئے گئے ہوں ✦ مینجر "ہمدرد صحت"

---

(۷۲) میری دو سال کی بچی کے ہاتھ اور پیر پر ۱۶ رجون کو فالج گرا پاؤں پر خفیف سا تھا کہ کھڑی ہو کر چلنے لگی ہے مگر آزادی سے بے تحاشا بھاگ نہیں سکتی کندھے سے کہنی تک کا حصہ ماؤف و بے حس ہے اور سوکھتا جاتا ہے۔ کندھے کے جوڑ کی ہڈی نظر آنے لگی ہے۔ کہنی سے ہاتھ تک کا حصہ مقابلتاً کم متاثر ہے۔ اگر کوئی حتمی اور شرطیہ علاج فالج بچگان کا حذاق کرام کے پاس ہو تو عاجز سے اس معاملہ میں خط و کتابت کریں (خریدار نمبر ۴۱۸۱) سید ابن حسن شارق قلعہ گوالیار)

(۷۳) پانچ مہینے ہوئے کہ مجھے دیوانہ کتے نے کاٹا تھا بہت کچھ علاج کئے فائدہ بھی ہوا لیکن ابتک کچھ تھوڑا اثر باقی ہے کوئی مجرب نسخہ لکھئے (خریدار نمبر ۴۱۷۷)

(۷۴) میرا عزیز لڑکا (عمر ۱۶ سال) نویں کلاس میں تعلیم پاتا ہے۔ قریب ۵-۶ برس سے سخت قبض کی شکایت میں مبتلا ہے۔ بلیس دوا کے بغیر پاخانہ نہیں ہوتا اگر ہوتا بھی ہے تو چار پانچ دن کے بعد بہت تھوڑا۔ ۳-۴ سال پہلے یرقان اور دل کی شکایت ہو گئی تھی جو علاج سے دور ہو گئی سر میں ہر وقت درد رہتا ہے۔ چہرے خصوصاً پیشانی و کنپٹیوں پر سیاہ پھنسیاں نمودار ہو گئی ہیں۔ غذا بہت ہی کم کھاتا ہے۔ پیٹ بھرا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ طبیعت بے چین رہتی ہے۔ (خریدار نمبر ۳۴۵۷)

(۷۵) کلوروفارم کا ایک ایسا بدل بتائیے۔ جو زود اثر اور بے ضرر ہو۔ بچوں اور جوانوں کو آسانی دیا جاسکے جسے یا کوئی عمل جراحی کرنے سے مریض کو تکلیف نہ معلوم ہو اور پانچ گھنٹے بعد اسکا اثر یا تو خود بخود یا کسی دوا سے اتر جائے (خریدار نمبر ۳۳۲۲)

(۷۶) ڈاڑھی کے بال مونڈتے مونڈتے چہرہ کالا ہو جاتا ہے مہربانی فرما کر عارہ کا کوئی ایسا نسخہ مرحمت فرمائیں کہ ڈاڑھی کے بال نرم ہو جائیں۔ سیاہی دور ہو جائے اور چہرہ کے مہاسے اور داغ دور ہو کر چہرہ بالکل صاف اور سفید ہو جائے۔ (خریدار نمبر ۴۶۵۲)

(۷۷) میرے لڑکے کی عمر نو سال ہے۔ پیدائش کے بعد ہی اسے پسلی چلنے کی شکایت ہوئی اسوقت سے لیکر ابتک یہ کیفیت ہے کہ مہینہ میں ایکبار تنفس اور کھانسی کا سخت دورہ ہو جایا کرتا ہے جو دو روز تک رہکر خود بخود ختم ہو جاتا ہے یونانی علاج بہت کیا مگر فائدہ ندارد۔ اطبائے کرام توجہ فرمائیں خصوصاً ڈاکٹر سعید احمد صاحب توجہ فرمائیں کیا پسلی کا قابل معید ہو گا (خریدار نمبر ۲۸۵۳)

(۷۸) میں بیس سال سے دائمی قبض جگر اور دماغی کمزوری میں مبتلا ہوں قوت ماہ بھی کمزور ہے سیدھے ہاتھ میں رعشہ بھی ہے۔ بہت سے علاج کئے لیکن رعشہ کا اثر دوسرے اعضا پر برابر ہو رہا ہے اطبا توجہ فرمائیں۔ (خریدار نمبر ۸۳۶۶)

(۷۹) بارہ سال کی عمر سے میرے بائیں کان میں مواد رہتا ہے اس سے سنائی قطع نہیں دیتا۔ اب ۳۴ برس کی عمر ہے۔ تکلیف تو کچھ نہیں ہے لیکن آئندہ کسی نقصان کا احتمال تو نہیں ہے مواد باہر نہیں آتا صرف اندر رہتا ہے۔ (خریدار نمبر ۷۹۶۶)

(۸۰) مریضہ جسکی عمر اسوقت تیس سال ہے، جوڑوں کے درد سے پریشان ہے۔ بارہ برس ہوئے کہ یہ درد پہلی بار شروع ہوا تھا یونانی علاج سے افاقہ ہوا اسکے ۶ برس بعد پھر اسکا دورہ ہوا ڈاکٹری علاج سے فائدہ ہوا پھر ایک مہینے سے مریضہ جوڑ جوڑ کے درد سے بہت پریشان ہے ڈاکٹری اور ہومیو پیتھک علاج ہوا لیکن کوئی فائدہ نہیں ہے دائیں ہاتھ میں درد کم ہوا تو بائیں ہاتھ میں زیادہ ہو گیا۔ قبض کی شکایت دائمی ہے۔ معدہ سخت ہے پیشاب کی بھی آجکل کمی ہے۔ مریضہ کی گود میں چھ سات مہینے کی بچی ہے۔ اور مریضہ چند بچوں کی ماں ہے۔ (خریدار نمبر ۱۶۳۴)

(۸۱) مریضہ ۴۵ سالہ کو ۱۹ سال سے نزلہ اور قبض کی شکایت ہے ہر مہینہ سر اور گردن سے شروع ہو کر بائیں ہوؤں پر قائم ہو جاتا ہے۔ امتلا۔ گھبراہٹ اور حرارت ہو جاتی ہے۔ ۲۴ گھنٹہ کی سخت تکلیف کے بعد آرام ہو جاتا ہے بائیں آنکھ کی بصارت میں فرق آگیا ہے (خریدار نمبر ۶۳۰۴)

(۸۲) ہمکو ایک ایسے نسخہ کی ضرورت ہے جسکو اگر بدن پر لگا کر جلتی آگ میں چلا جائے۔ تو آگ بدن پر کوئی اثر نہ کرے۔ خریدار نمبر ۶۲۴۳

(۸۳) میرے دو بچے سوتے میں پیشاب کر ڈالنے کی عادت میں مبتلا ہیں۔ عام کمزوری کے علاوہ زکام اور بخار بھی کبھی کبھی ہوتا رہتا ہے۔ اچھی خوراک سے بھی کچھ فائدہ نہیں ہوتا۔ (خریدار نمبر ۴۵۷۷)

(۸۴) میرے ایک دوست کو تھوڑی مدت سے خوف و دہشت کا عارضہ ہو گیا ہے۔ کم ہمتی بہت بڑھ گئی ہے ذرا سی جنگی آمیز بات سنکر یا دشمن کو دیکھکر گھبرا جاتا ہے

پسینہ آنے لگتا ہے دل اور دماغ بہت کمزور ہو گئے ہیں طبیعت میں سہم پیدا ہو گیا ہے کوئی صاحب ازراہ کرم کوئی مجرب آسان نسخہ تجویز فرما کر ممنون فرمائیں (خریدار نمبر ۶۱۴)

(۸۵) میری اہلیہ سات مہینے سے پستانوں کے درد میں مبتلا ہے اس درد کا اثر پسلیوں میں اور پیٹھ کی طرف بھی معلوم ہوتا ہے۔ بہت سے علاج کئے۔ کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ درد پستانوں کے نچلے حصے میں ہے (خریدار نمبر ۲۴۳۹)

(۸۶) ۲۲ سالہ مریض کے خفیہ خراب عادتوں کیوجہ سے بہت چھوٹے ہو گئے ہیں اسکے علاوہ خاص شکایات بھی لاحق ہیں کمزوری دماغ اور نسیان کا عارضہ بھی ہے اطبائے کرام کوئی معقول دوا تجویز فرمائیں (خریدار نمبر ۲۹۷)

(۸۷) مکھن کھانے کا طریقہ کونسا ہے۔ ایسے کم سہل اور کم خرچ اجزا کی ضرورت ہے جنہیں مکھن کیساتھ کھانے سے جسمانی حالت برقرار رہے۔ کشتے درکار نہیں (خریدار نمبر ۱۱۵۲)

(۸۸) برص کیلئے مجرب علاج کی ضرورت ہے جو صاحب بشرط علاج کر سکتے ہوں وہ بھی ہمدرد صحت کے ذریعہ سے مطلع فرمائیں (خریدار نمبر ۶۱۷۲)

(۸۹) میری عمر ۲۰ سال ہے۔ چھ سات سال سے دستوں کی شکایت میں مبتلا ہوں۔ اگر ابلے ہوئے چاول کھاؤں تو دن بھر میں دو تین دست ہو جاتے ہیں اگر گیہوں کی روٹی یا توس کھاؤں تو دن رات میں آٹھ آٹھ دست ہو جاتے ہیں شوربہ کھانے سے مروڑ بھی ہو جاتا ہے۔ دستوں کا رنگ زردی مائل ہوتا ہے ایک شخص کے بتانے سے کشتہ فولاد دہی میں ملا کر کھایا اس سے کسی قدر فائدہ ہوا تھا لیکن جہاں دو لڈو کھائی اور وہی حالت۔ غرض سالوں سے اس موذی مرض نے پریشان کر رکھا ہے اور اب آپ کے سامنے حاضر ہوں (ایک ناظر)

(۹۰) ختنہ کے زخم کے لئے ایسے مرہم یا تیل کی ضرورت ہے جو بے ضرر ہو اور زخم جلدی بھر دے۔ (ڈاکٹر اللہ بخش)

(۹۱) مجھے بچوں کے لئے ایک ایسے شربت یا عرق کی ضرورت ہے۔ جو قبض کشا ہو دانت نکلنے کی خرابیوں کو دور کرے اور بخار کھانسی میں بھی مفید ہو اور ہر موسم میں کام آسکے (خریدار نمبر ۸۰۱۳)

(۹۲) میرے عزیز (عمر ۲۴ سال) کی ناک کے سیدھے نتھنے کا کچھ حصہ چھ مہینے سے کسیقدر سخت ہے اور نتھنوں کے جوڑ کے پاس ذرا زیادہ سختی اور ابھار معلوم ہوتا ہے ظاہرہ کوئی اور بیماری معلوم نہیں ہوتی۔ حکمائے کرام سے التماس ہے کہ اس پر توجہ فرمائیں خریدار نمبر ۳۹۴۹

(۹۳) میرے لڑکے کی عمر ۹ سال ہے ڈاکٹر اسکے گلے میں دو غدود بتلاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ دق کا پیش خیمہ ہے آجکل مچھلی کا تیل ڈاکٹر کی ہدایت کے مطابق دیا جا رہا ہے بچہ کمزور اور دبلا پتلا ہے۔ ماہرین توجہ فرمائیں (خریدار نمبر ۳۲۲۳)

(۹۴) میرا ایک دوست مدت سے بیمار چلا آتا ہے اب ہر طرف سے مایوس ہو کر ہلیلہ سیاہ (جو مختلف مدرقوں کیساتھ استعمال کیجاتی ہے) ایک سال تک استعمال کرنے کا ارادہ ہے ازراہ کرم حکیم صاحبان رائے دیں کہ ہلیلہ سیاہ رات کو سوتے وقت استعمال کیجائے یا صبح نہار منہ۔ اور دوران استعمال میں پرہیز کن کن چیزوں کا رکھا جائے اور بڑوں کے استعمال سے کتنے دن میں فائدہ ہوگا کیا عورتوں کو بھی اسے استعمال کرایا جاتا ہے؟ (خریدار نمبر ۳۰۱)

(۹۵) فتق کے لئے کوئی مجرب نسخہ لکھا جائے۔ (خریدار نمبر ۶۲۵۴)

بقیہ صفحہ ۴۵ سے آگے

(۶۹) **گھیگا**۔ (الف) گلا پھولنا جسم کے ایک مخصوص غدود کے فعل کی خرابی سے ہوتا ہے مقامی طور پر کسی ہوشیار ڈاکٹر کو دکھائیے اور ان سے کہیے کہ غدودوں کے ست سے علاج کریں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) آپ نے بہت سے قابل حکیموں کا علاج ضرور کیا ہوگا، لیکن کسی نے منضج و مسہل کے ذریعہ تنقیہ مادہ نہیں کیا ہوگا۔ اس لئے میری رائے سے اس مرتبہ اُن ہی قابل حکیموں میں سے کسی ایک حکیم کے مشورہ سے مادہ کا تنقیہ کرائیے یہی طب یونانی کا اصولی علاج ہوگا۔ (حکیم محمد محفوظ عالم قریشی)

(۷۰) **بہرا پن**۔ (الف) کان کا معائنہ کسی ماہر خصوصی سے کرائیے وہ بہتر مشورہ دے سکے گا۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

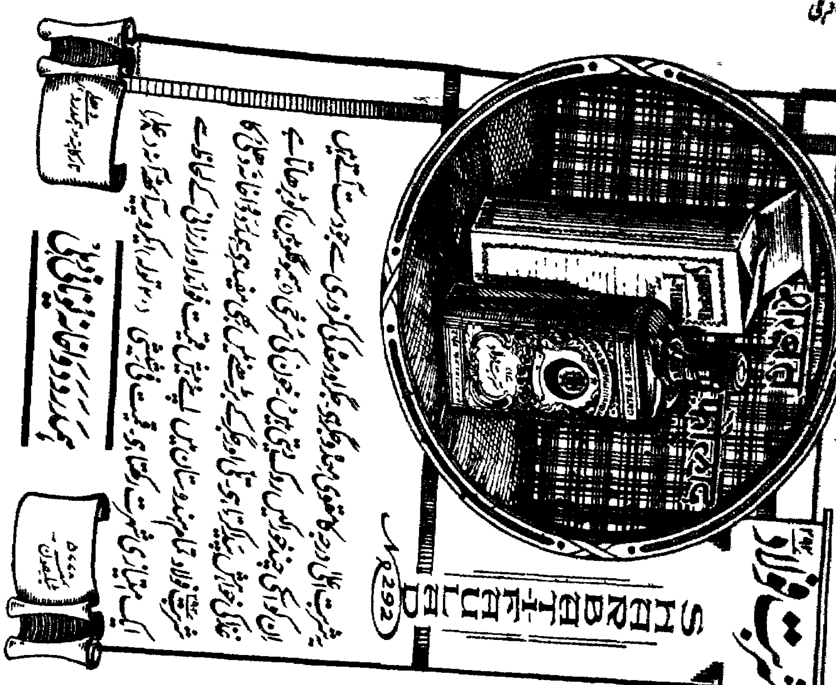
(ب) حلو کتات سے آپ کا علاج مناسب نہیں ہے (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) اطریفل کبیر ۹ ماشہ رات کو سوتے وقت استعمال کریں (حکیم محمد محفوظ عالم قریشی)

(۷۱) **دق وسل میں لہسن کا استعمال**۔ (الف) ویدک اور طب یونانی میں بھی لہسن کا استعمال دق کے مرض میں مفید سمجھا جاتا ہے اور اب کچھ عرصہ سے بعض ڈاکٹروں نے بھی اس کے متعلق تجربے کرنا شروع کئے ہیں، بلکہ لہسن کا ایک آدھ مرکب بھی پیٹنٹ دواؤں کی صورت میں بازار میں آگیا ہے۔ جن ڈاکٹروں نے یہ تجربے کئے ہیں وہ یقیناً اسے مفید بتاتے ہیں لیکن ابھی تک یہ چیز صرف تجربہ ہی کے درجہ میں ہے۔ وثوق کے ساتھ کچھ نہیں کہا جا سکتا میں نے خود بھی ایک دو مریضوں پر اس کا تجربہ کیا لیکن کوئی رائے قائم نہ کر سکا۔ میں جس طریقہ پر اسے استعمال کرتا تھا وہ یہ ہے:۔ لہسن کے چند جوئے چھیل کر ان کا عرق نکال لیا جائے اور چار کے ایک چمچہ کے برابر چھٹانک آدھ پاؤ یا پاؤ بھر دہی میں ملا کر، روزانہ کم سے کم دو مرتبہ مریض کو کھلایا جائے۔ یہ اندیشہ بالکل باطل ہے کہ دہی سے کھانسی زیادہ ہو جائے گی لہسن پرانا ہونا چاہئے خیال یہ ہے کہ صرف تازہ لہسن ہی کے عرق میں یہ فوائد ہوتے ہیں۔ اس کے استعمال سے کسی مضرت کا اندیشہ نہیں ہے ہر موسم میں اس کا استعمال کیا جا سکتا ہے۔ بعض لوگوں کا یہی خیال ہے کہ صرف لہسن ہی سے مکمل علاج ہو سکتا ہے لیکن میں ابھی اس رائے سے متفق نہیں ہوں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) دق میں بیشک سل میں لہسن کا استعمال مفید ہے۔ لیکن میں ایک مشورہ دوں گا کہ کسی قابل طبیب سے رجوع کریں۔ اور سنی سنائی چیزوں کو استعمال کر کے مریض کی صحت کو خطرہ میں نہ ڈالیں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) دق وسل میں لہسن کا استعمال بعض حالات میں ضرور مفید ہوتا ہے۔ لیکن ان حالات و مواقع کی تفصیل موجب طوالت ہے۔ لہٰذا کتابوں کا مطالعہ فرمائیں۔ اس کا استعمال ہر موسم میں یکساں مفید نہیں ہوتا۔ دق وسل کا مکمل علاج صرف لہسن سے ناممکن ہے۔ (حکیم محمد محفوظ عالم قریشی)

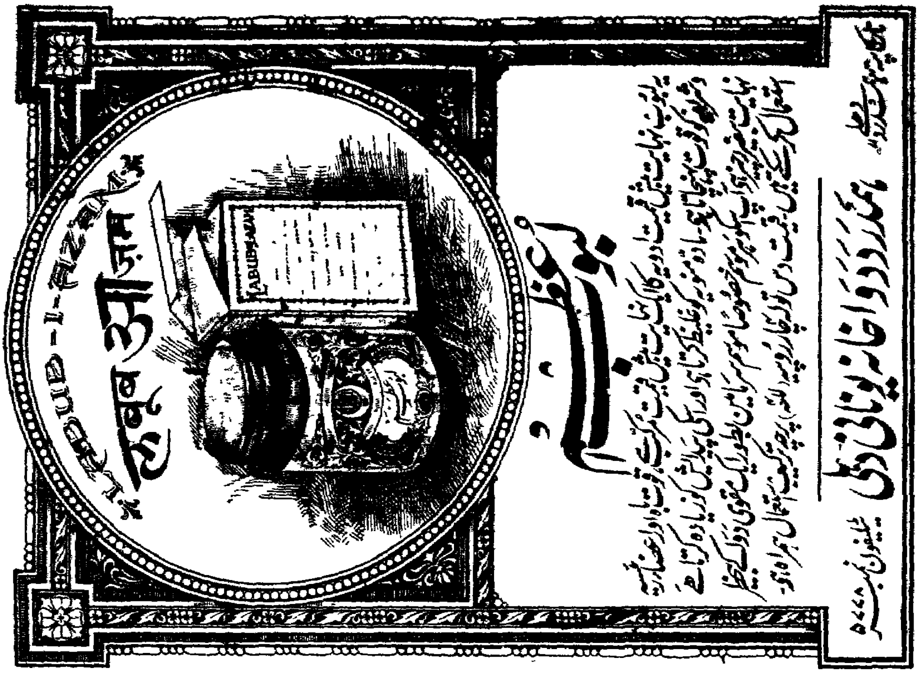


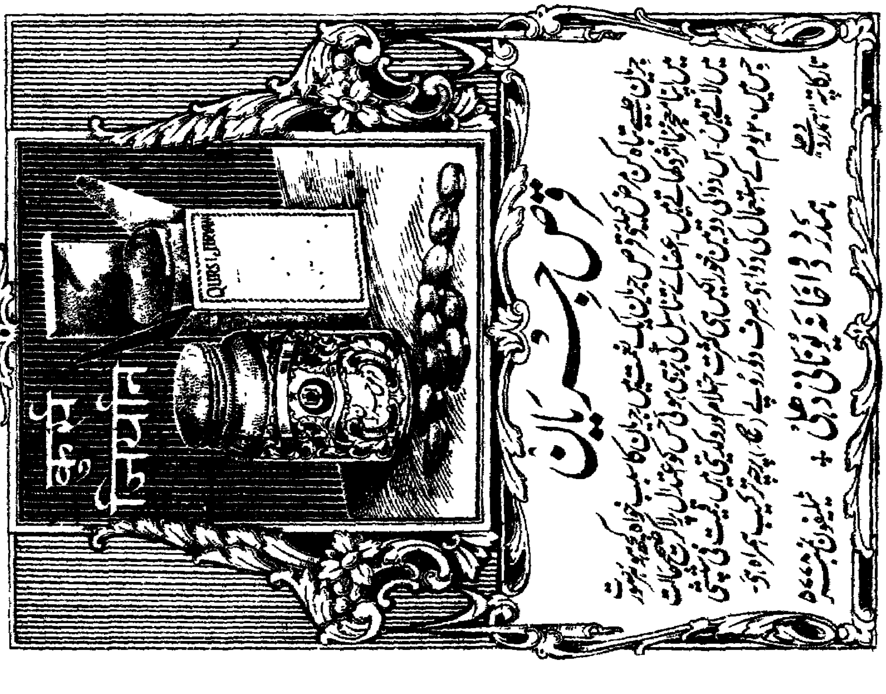


درس صداقت

"خدا خوب جانتا ہے کہ ملک کی خدمت کس طرح انجام دیرہا ہوں، یاد رکھو اگر تم نے ذرہ برابر بد دیانتی کی تو قیامت کے دن تمہارا گریبان ہوگا اور میرا ہاتھ ہوگا"

شہید فنِ ہمدرد خلائق حکیم حافظ عبد المجید رحمۃ اللہ علیہ بانی ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی





مفصّل شاندار باتصویر فہرست مُفت طلب فرمائیے۔ جس میں ہر مرض کا علاج درج ہے

حبِّ طاعون عنبری

یہ گولیاں طاعون کے لئے اکسیر ثابت ہوئی ہیں بطور حفظِ ماتقدم اگر اس کا استعمال کیا جائے تو بفضلہٖ تعالےٰ طاعون سے محفوظ رکھتی ہیں قیمتی ادویہ سے تیار شدہ ہیں زمانہ طاعون میں اس کا ہر گھر میں ہونا ضروری ہے،
ترکیب استعمال، بحالت مرض دو دو صبح۔ دوپہر شام پانی یا عرق گلاب کے ساتھ استعمال کریں، بطور حفظ ماتقدم دو گولیاں صبح کو کھائیں +
قیمت فی درجن چھ ۶؍ آنے +

روغن ناصور

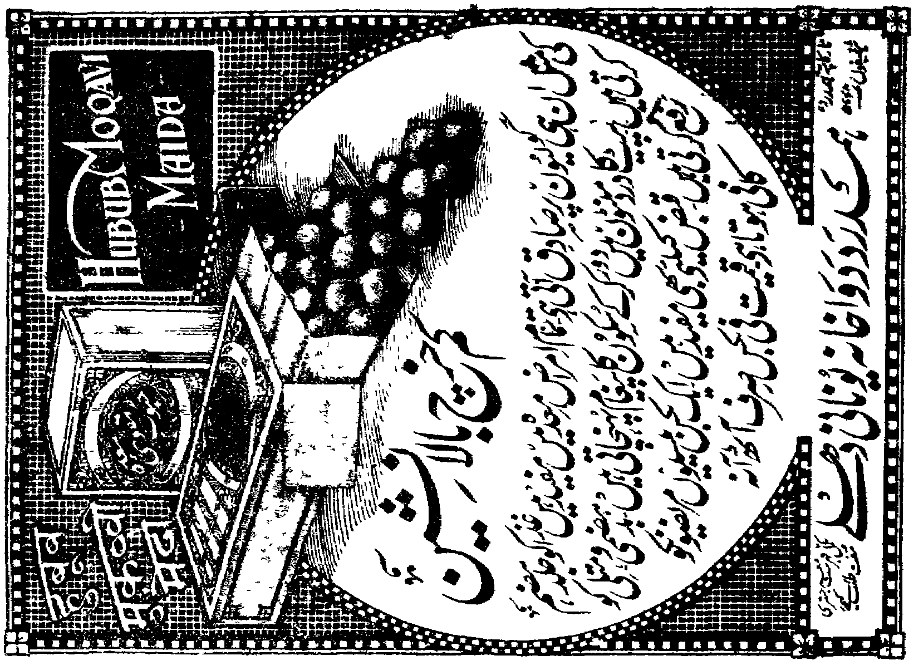
دنیا میں ناصور کیلئے بہترین دوا ہے، ہزاروں مایوس العلاج مریض اس کے استعمال سے فائدہ اٹھا چکے ہیں۔ بیخطا اور مجرب ہے +
ترکیب استعمال، ناصور کو نیم کے پانی سے یا صابن سے صاف کرکے اس دوا کے تین چار قطرے ٹپکائیں یا روئی کی بتی میں یہ لگا کر بتی کو ناصور میں رکھیں، قیمت فی شیشی ڈیڑھ روپیہ (عہ؍)
نوٹ: شیشی کو بوقت استعمال ہلا لینا چاہیئے +

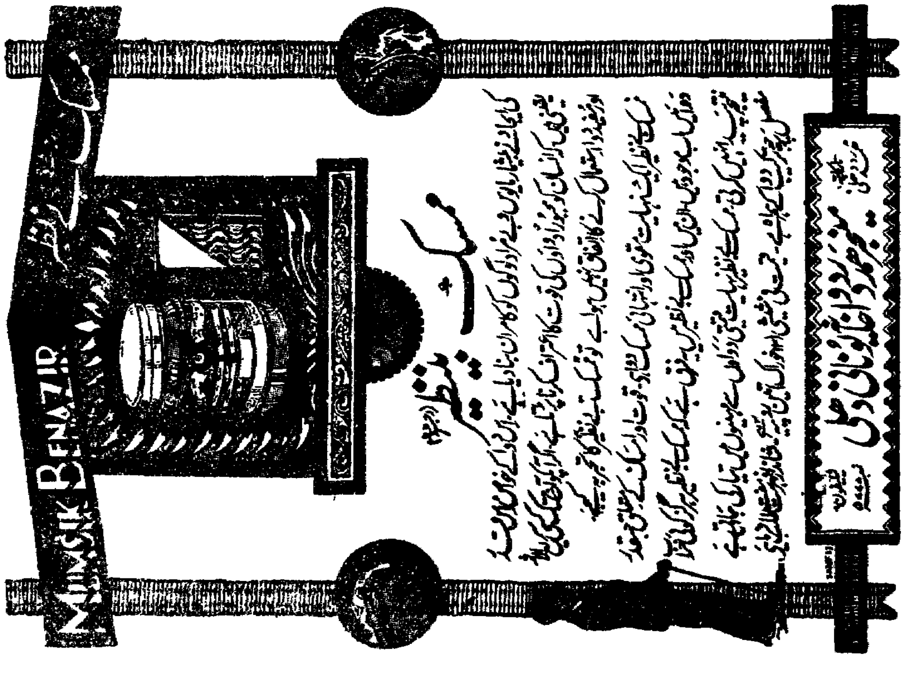
معجون اوجاع

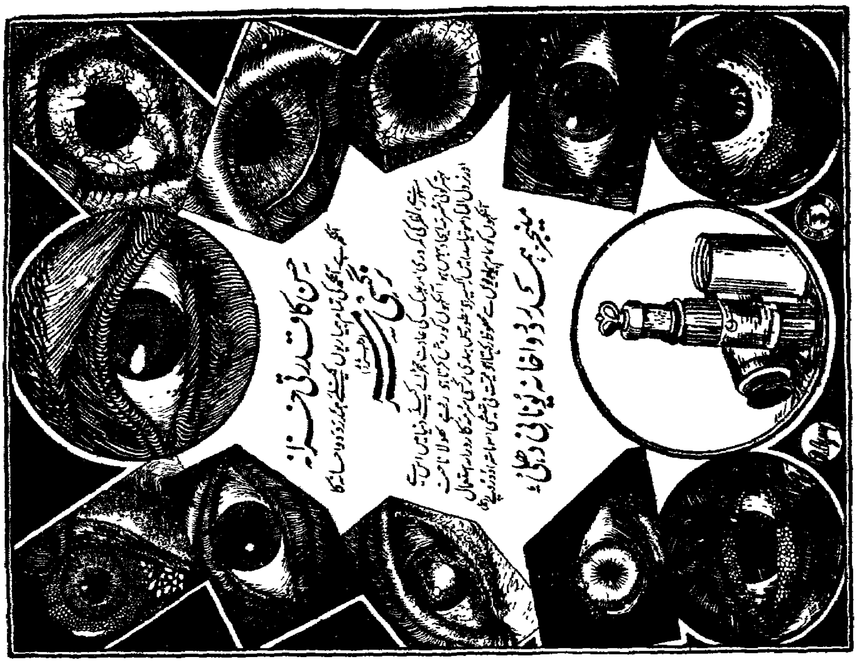
یہ معجون ہر قسم کے ریاحی درد کے ملئے اکسیر صفت ہے۔ خصوصاً گٹھیا۔ نقرس کے پرانے سے پرانے اس سے حیرت انگیز طور پر صحتیاب ہو چکے ہیں۔ اس معجون کی سب سے بڑی صفت یہ ہے کہ غلیظ مواد کو اجابت کی راہ خارج کرتی ہے، قبض کشا بھی ہے +
قیمت فی تولہ صرف دو آنے (۲؍)

جوہری

امراض سوداوی مثلاً آتشک و گٹھیا وغیرہ کیلئے ایک کامیاب و نفیس دوا ہے آتشک خواہ نیا ہو یا پرانا دونوں کیلئے نہایت مفید ہے۔ رعشہ، فالج، وغیرہ آتشک کے نتائج سے محفوظ رکھتی ہے +
ترکیب استعمال۔ یہ دوا کیپ شول میں محفوظ ہے اس کو احتیاط سے پانی سے نگل لیا جائے تاکہ دوا کا اثر منہ میں نہو سکے۔ غذا میں دودھ مکھن وغیرہ کا استعمال حسب برداشت کرنا چاہیئے فی خوراک ا؍


HUBUB MOQAVI MAIDA

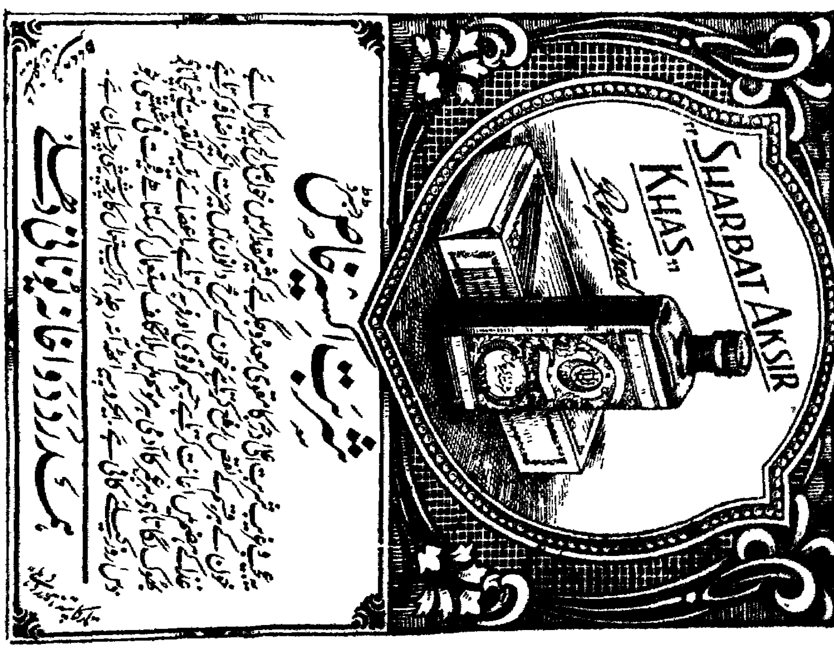

MUMSIK BENAZIR





"مفصّل شاندار باتصویر فہرست مفت طلب فرمائیے، جس میں ہر مرض کا علاج درج ہے"





مفصل شاندار باتصویر فہرست مفت طلب فرمائیے جس میں ہر مرض کا علاج درج ہے

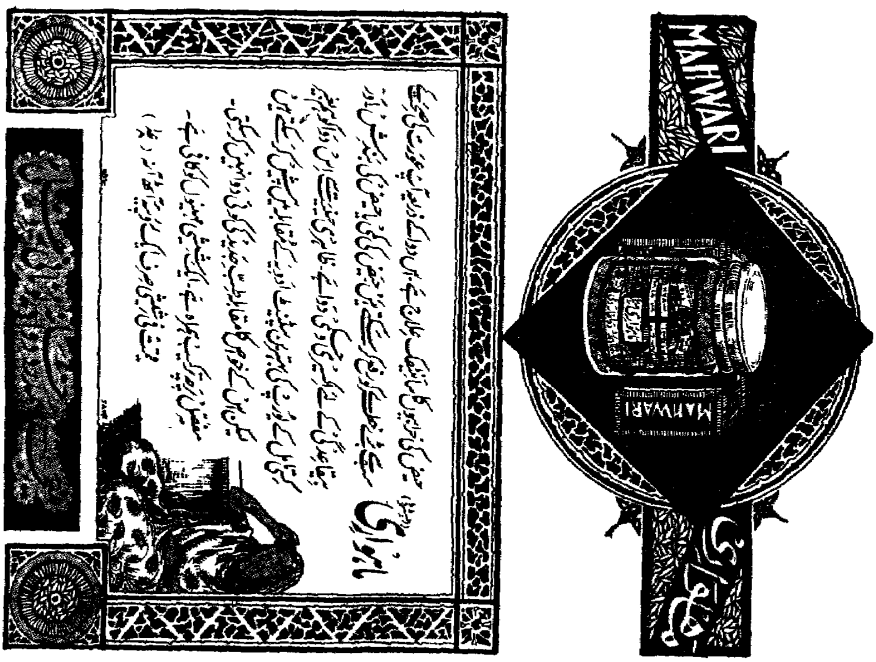




دنیا میں سب سے مکمل اور منظم دواخانہ ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی ہے۔ جس پر ہندوستان کے بڑے بڑے والیان ریاست پورا پورا اعتماد رکھتے ہیں۔ یاد رکھئے بہترین یونانی ادویہ مناسب قیمتوں پر صرف ہمدرد دواخانہ ہی سے مل سکتی ہیں

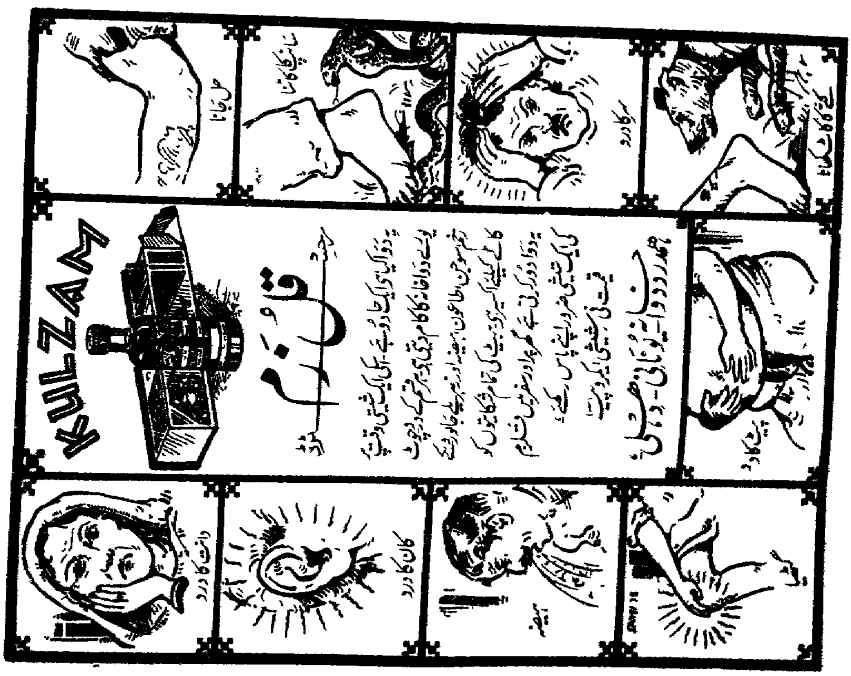
تار کا پتہ ہمدرد، دہلی ٹیلیفون نمبر ۵۷۷۸





مفصل شاندار باتصویر فہرست مفت طلب فرمائیے جسمیں ہر مرض کا علاج درج ہے!

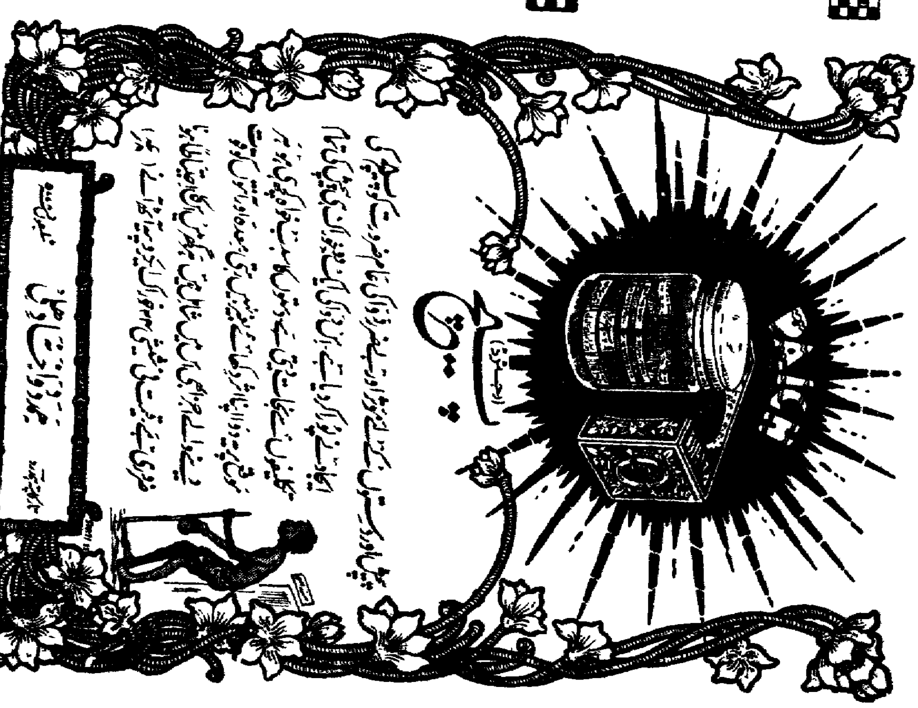




گذشتہ سال ہمدرد دواخانہ دھلی سے جتنے مریضوں نے دوا حاصل کی ان کی تعداد

۶۰۹۸۱۷ چھ لاکھ نوہزار آٹھ سو سترہ ہے


MISAL



معجون سپاری پاک

خواص باہ کو قوت دیتی ہے۔ سُرعت کو زائل کرتی ہے
عورتوں کے جریان کی مخصوص دوا ہے استقرار حمل میں مدد
ہے عورتوں کی عام کمزوری کو رفع کرتی ہے۔ نہایت مفید
اور مجرب دوا ہے، ترکیب استعمال ایک تولہ یہ معجون پاؤ بھر
دُودھ کے ساتھ یا تنہا استعمال کیجاتی ہے ترشی
وبادی کا پرہیز قیمت فی سیر پانچ روپے
قیمت فی تولہ ایک آنہ (۱/)

معجون حمل عنبری علوی خانی

خواص جن عورتوں کا حمل ساقط ہو جاتا ہو یا بچہ ام الصبیان
میں مُبتلا ہو کر ضائع ہو جاتا ہو اُنکے لئے بہت مفید ہے
تیسرے مہینے حمل کے سے اس کا استعمال شروع کیا جائے
پُورے دنوں کے بعد بچہ پیدا ہوگا اور آفات سے محفوظ رہیگا
یہ معجون قیمتی اجزا سے بنائی جاتی ہے۔ عمدہ چیز ہے
ترکیب استعمال ۵ ماشہ یہ معجون عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ
شربت انار شیریں ۲ تولہ یا تنہا پانی کے ساتھ صبح استعمال
کی جائے + قیمت فی سیر چالیس روپے +

عرق روح افزا نمبر ۳۷۴

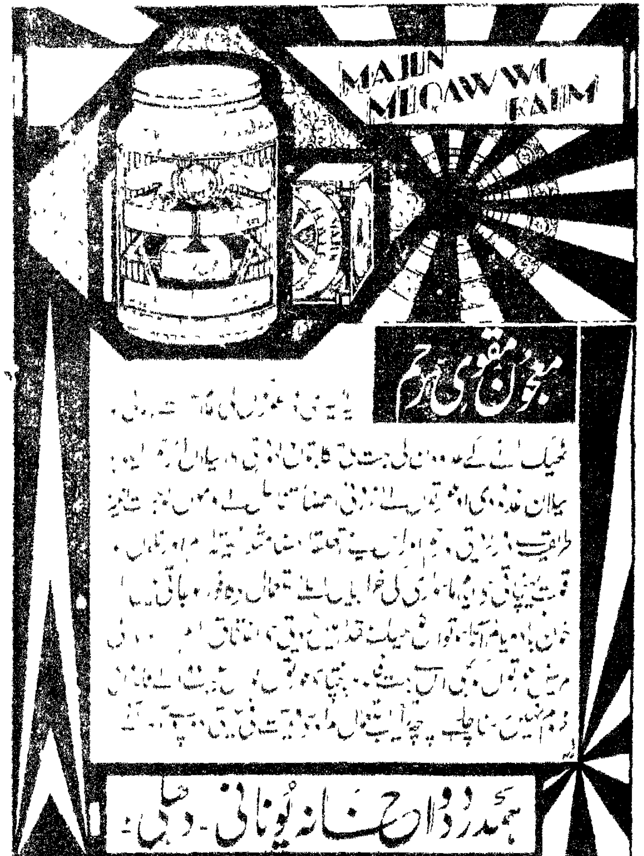
دل اور دماغ اور جگر کو نہایت قوت بخشتا ہے۔ معدہ کی ہر قسم کی خرابی کی اصلاح
کرتا ہے اور ہاضمہ کو بہت قوی کرتا اور اعلیٰ درجہ کا مشتہی ہے۔ غذا کو جزو بدن بناتا
خون صالح کثرت سے پیدا کر کے چہرے کو خوش رنگ کرتا ہے سستی
اور کاہلی کو دور کر کے طبیعت میں بشاشت اور شگفتگی اور جسم میں
چستی و تازگی پیدا کرتا ہے ہر قسم کے ضعف کو خواہ کسی وجہ سے ہو دفع
اور گئی ہوئی طاقت کو واپس لاتا ہے، مایوسین باہ کے لئے اکسیر کا
حکم رکھتا ہے۔ سالہا سال تجربہ کیا ہمیشہ تیر بہدف ثابت ہوا ہے
قریب قریب ہر مزاج پر یکساں فائدہ رکھتا ہے۔ بلاقید موسم استعمال
کیا جاتا ہے نہایت ہی جانفشانی اور خاص اہتمام سے تیار کیا جاتا ہے
قابل استعمال اور عدیم المثال قیمت فی بوتل تین روپے (۳عہ)

ترکیب استعمال

۴ تولہ میں ۹ ماشہ مصری ملا کر صبح یا سہ پہر کے وقت استعمال
کریں۔ ترش اور ثقیل چیزوں سے پرہیز +

عرق عنبر

خواص اعضائے رئیسہ کو قوت دیتا ہے غشی کو دُور کرتا ہے
اور زائل شدہ قوت کو جلد واپس لے آتا ہے اور بواسیر اور خون کی
کثرت سے جو ضعف پیدا ہو جاتا ہے اُس کو دُور کرتا ہے باہ کو قوت دیتا ہے
فوری اثر کرتا ہے + ترکیب استعمال ۵ ماشہ عرق میں
ایک تولہ شربت انار شیریں ملا کر پئیں یا دوسری مناسب
ادویات کے ساتھ استعمال کریں۔ بادی ترش اشیاء سے پرہیز
قیمت فی بوتل دو روپے آٹھ آنے (۸/۲)


MAJUN
MUQAWWI
معجون مقوی رحم
ہمدرد دواخانہ یونانی - دہلی


روغن

Regd No. L. 279

AN ILLUSTRATED TIBBI MONTHLY

HAMDARD-I-SEHAT

FOUNDED IN MEMORY OF
THE LATE HAKIM HAFIZ ABDUL MAJEED DEHLAVI
FOUNDER OF THE HAMDARD DAWAKHANA DELHI



OUR TUBERCULOSIS NUMBER

[illegible] special issue [illegible] matter of interest not only to [illegible] but to all who are interested [illegible] whose families have [illegible] Hakims and Vaids will [illegible] the latest methods of [illegible] distinguished [illegible] light on the [illegible] measure under- [illegible] safeguard them [illegible] insidious [illegible] Tuberculosis [illegible] telling them [illegible] ensure [illegible] intelligent treatment [illegible] disease [illegible] specially [illegible] nationwide [illegible] being made [illegible] of Her Excellency Lady [illegible] in this country, [illegible] that our service [illegible] great cause will be welcomed and appreciated.

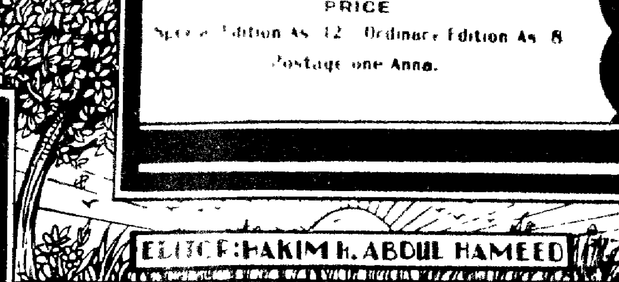
As in all [illegible] we have combined scientific with literary interest [illegible] two may be combined [illegible] readers may there- fore expect a wide variety [illegible] material attractive in itself and grouped round a central [illegible]

Over 350 pages

PRICE

Special Edition As. 12 Ordinary Edition As. 8

Postage one Anna.



EDITOR: HAKIM H. ABDUL HAMEED

Subscription YEARLY ONE RUPEE.

HAMDARD MANZIL, DELHI.

SINGLE COPY TWO ANNAS

P[illegible] Pr[illegible] W[illegible] by T[illegible] d Publ[illegible] by [illegible] Nias Ahmad

حفظ صحت اور طب

کا ماہوار مصور رسالہ

ہمدردِ صحت

بیادگار

شہیدِ فن ہمدردِ خلائق حکیم حافظ عبد المجید مرحوم دہلوی

بانی ہمدرد دوا خانہ دہلی

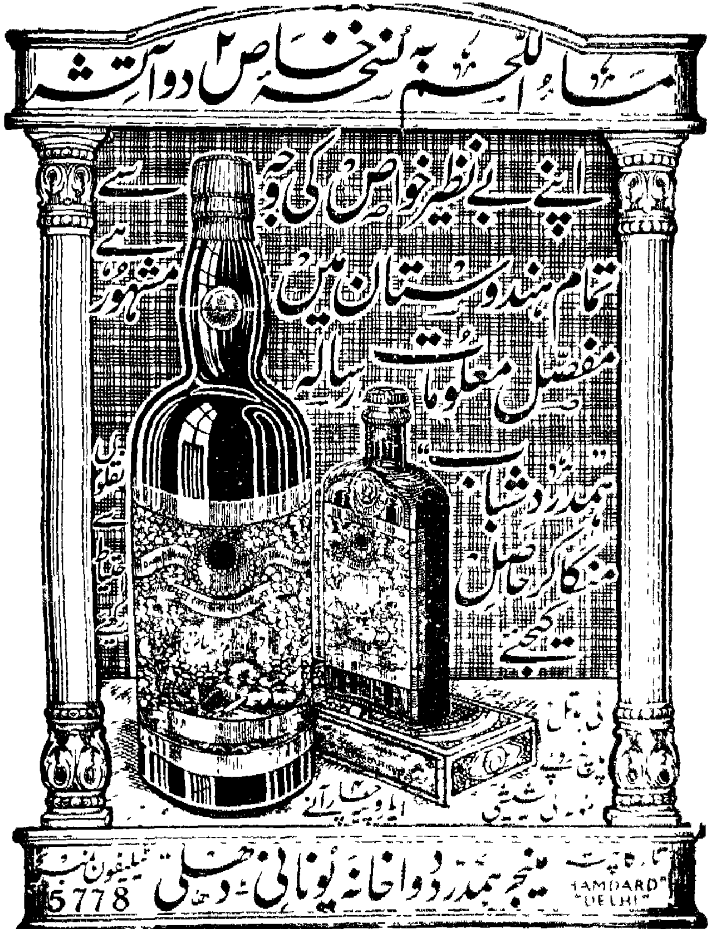
مرتبہ

حکیم حاجی عبد الحمید دہلوی

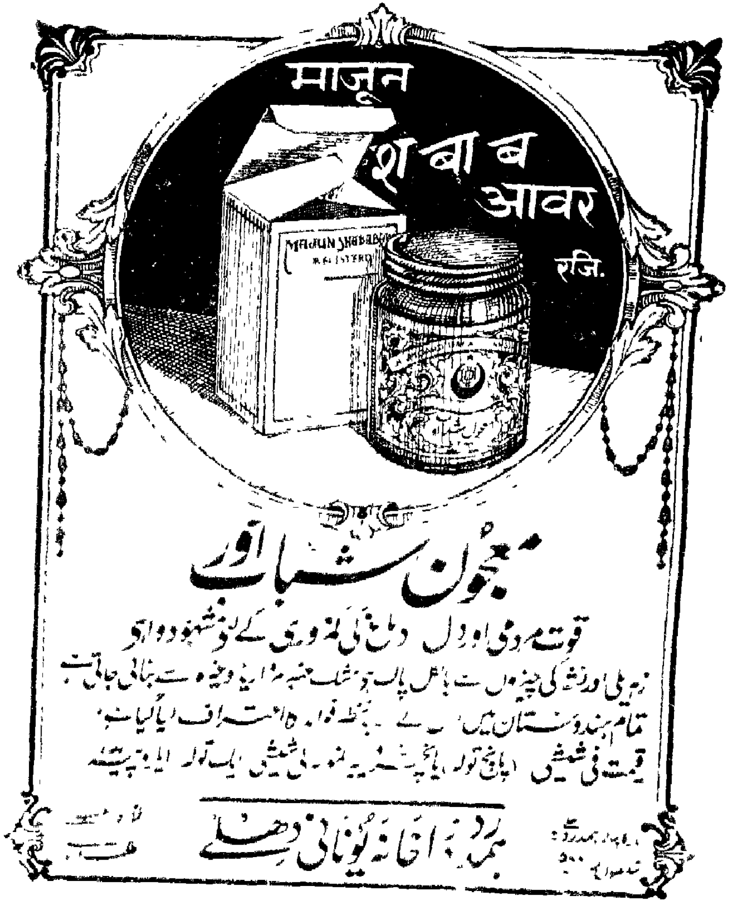
مقامِ اشاعت - ہمدرد منزل لال کنواں، دہلی

سالانہ ایک روپیہ

دسمبر ۱۹۳۸ء



اپنے بے نظیر خواص کی وجہ سے
تمام ہندوستان میں مشہور ہے
مفصل معلومات رسالہ
ہمدرد شباب
منگا کر حاصل کیجئے
تار کا پتہ
"HAMDARD"
"DELHI"
منیجر ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی
ٹیلیفون نمبر
5778



माजून
शबाब
आवर
रजि.
MAJUN SHABAB
REGISTERED
معجون شباب آور
ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

جلد ۱ | دسمبر ۱۹۳۰ء | نمبر ۶

فہرست مضامین

عکسی تصاویر:

قیمت سالانہ ایک روپیہ — ممالک غیر ہند وغیرہ سے تین شلنگ — فی پرچہ ڈیڑھ آنہ

نوٹ: خریداران رسالہ ہمدرد صحت کی خدمت میں التماس ہے کہ خط وکتابت کے وقت اپنے خریداری

منیجر

علم اور صحت کے خزانے

شائقین علم کے لئے ایک زرین موقع

اُردو کی طبی صحافت میں ہمدرد صحت ہی وہ رسالہ ہے جو اپنی ظاہری اور معنوی خصوصیات کی وجہ سے ایک انقلاب آفرین دعوت ہی ہے اس کا خیر مقدم نہ صرف ہندوستان کے طبی حلقوں کی طرف سے کیا گیا بلکہ ممالک غیر کے ماہرین بھی اسی صف میں داخل ہو گئے آج سے چند سال پہلے کسی شخص کے خیال میں بھی یہ بات نہیں آسکتی تھی کہ ہماری طبی صحافت اس قدر کامیابی کیساتھ ترقی کی منزلیں طے کرنے لگے گی۔ ہمدرد صحت ہی وہ رسالہ ہے جس نے طبیب اور غیر طبیب اور عوام و خواص کی ہر طبی ضرورت کو کما حقہ پورا کر دیا ہے۔ اسکی اشاعت خاص جو ہر سال اسکی سالگرہ کی تقریب میں ماہ جولائی کو شائع ہوتی ہے اپنی نوعیت اور جامعیت کے لحاظ سے مشرقی زبانوں میں بالکل نئی چیز ہوتی ہے۔ اور اسکی ضخامت تین سو صفحات سے بھی زیادہ ہوتی ہے۔ پہلے سالوں میں رسالوں کی جلدوں کا کوئی اہتمام نہیں کیا گیا تھا صرف پندرہ بیس جلدیں مکمل کی جا سکی تھیں۔ جو چند ہی روز میں شائقین علم نے حاصل کر لی تھیں۔ اب دفتر میں پہلے سالوں کی صرف دو جلدیں بطور فائل موجود ہیں۔ قدر دانوں کے پیہم تقاضوں کا خیال کر کے کبھی کبھی خیال بھی کیا گیا کہ گذشتہ جلد کے بعض پرچے جلدوں کی تکمیل کے لئے دوبارہ طبع کرائے جائیں لیکن اسکے لئے موقع نہیں ملسکا۔ پہلے تجربے کو سامنے رکھ کر تازہ جلدوں کے تقریباً پانچسو پرچے علیحدہ رکھے جاتے رہے تاکہ آخر میں پانچسو جلدیں مکمل کی جاسکیں اور شائقین ان سے محروم نہ رہیں۔ چنانچہ اب ان جلدوں کے تمام پرچے مکمل ہو جانیکے بعد دفتر میں انکی جلدیں مکمل کرائی ہیں جو جولائی ۱۹۳۳ء سے جون ۱۹۳۴ء تک اور جولائی ۱۹۳۵ء سے جون ۱۹۳۶ء تک اور جولائی ۱۹۳۷ء سے جون ۱۹۳۸ء کے پرچوں پر مشتمل ہیں۔ اسمیں ہمدرد صحت کی وہ اشاعت ہائے خاص بھی شامل ہیں جو بجائے خود ایک جلد کا درجہ رکھتی ہیں اور تجدید اعادہ شباب اور درازی عمر" پر نیز بچوں کے متعلق ہر قسم کی جدید و قدیم معلومات کا انتہائی ذخیرہ ہیں۔ تازہ جلد جولائی ۱۹۳۷ء سے جون ۱۹۳۸ء میں گذشتہ سال کا عظیم الشان عورت نمبر ہے جسکی تعریف میں ہندوستان بھر کے منتخب علماء اور حکما متفقہ طور پر رطب اللسان ہیں۔ جلد بندی بھی رنگین کپڑے کی پختہ کرائی گئی ہے جسکے پشتے پر رسالہ کا نام سنہری حروف میں چھپا ہوا ہے۔

ان جلدوں میں کیا ہے؟

اس کا جواب اتنا مختصر نہیں کہ اس ذرا سی جگہ میں دیا جاسکے مجمل طور پر یوں سمجھ لیجئے کہ ۱۹۳۴-۳۳ء کی جلد میں ایک تو وہ مشہور زمانہ اشاعت خاص ہے جسکا موضوع "اعادہ شباب و درازی عمر" تھا اور اسکے علاوہ گیارہ مہینوں کے گیارہ پرچے جن میں ہر ایک علم و حکمت کے جواہر ریزوں سے مالا مال ہے۔ ۱۹۳۶-۳۵ء کی جلد میں گیارہ معمولی پرچوں کے علاوہ ایک وہ معرکتہ الآرا اشاعت خاص ہے "الاطفال" کا نام دیا ہے۔ اور جسمیں بچوں کی پرورش اور انکی طبیعت اور انکے کھیل انکی عادات و اطوار اور انکے امراض و علاج کے متعلق بہت سے ایسے نادر زمانہ مضامین ہیں جن کی نظیر آپ کو انگریزی زبان کے طبی پرچوں میں بھی نہیں ملسکتی۔ بچوں کی تعلیم و تربیت کے متعلق آپ اس پرچہ سے اتنی معلومات حاصل کر سکتے ہیں جو بصورت دیگر کئی مستقل فنی کتابیں دیکھنے سے بمشکل حاصل ہو سکتی ہیں اور وہ فنی کتابیں بھی اُردو زبان میں کہیں موجود نہیں ہیں۔ ۱۹۳۸-۳۷ء کی تازہ جلد میں گذشتہ سال کا عجیب و غریب عورت نمبر کے علاوہ گیارہ مہینے کے پرچے ہیں جو جون ۱۹۳۸ء تک ختم ہوتے ہیں اس جلد میں صرف ایک عورت نمبر ہی ایسا ہے جسکی قیمت اس جلد کی سب قیمت سے بڑا ہو تو شائقین اور قدرشناس اسکو سستا ہی سمجھیں گے۔ ہمدرد صحت کے معمولی پرچوں میں علاوہ بیش بہا طبی مضامین کے جو ماہ بماہ شائع ہوتے رہتے ہیں اچھے اچھے حکیموں اور ڈاکٹروں کے مجرب اور آزمودہ صدہا نسخے ملیں گے جنمیں سے ہر ایک کی قیمت یقیناً اس رقم سے بہت زیادہ ہے جو ہمدرد صحت کی جلدیں خریدنے پر صرف کرنی پڑیگی۔ یہ رقم دو روپے فی جلد ہے محصولڈاک اسکے علاوہ ہے۔ ہر جلد کی ضخامت اس اشتہار سائز کے ۶۲۰ صفحات یا اس سے کچھ زیادہ ہے۔ بلاک کی رنگین تصاویر ہر جلد میں ساٹھ سے زیادہ ہیں۔ اسکے علاوہ دلچسپ مرقعے، کارٹون اور دستی تصویریں ان میں شامل ہیں علم و حکمت کے جواہر ریزوں سے بھرپور یہ جلدیں صرف اطباء ہی کے لئے مفید نہیں ہیں بلکہ عوام بھی اور دوسرے شائقین علم و ادب بھی انکے مطالعہ سے فائدہ حاصل کریں گے۔ ہمدرد صحت کی خصوصیتوں کا اندازہ آپ کو اس سے ہو جائیگا۔ ہماری زبان کے نہ صرف طبی پرچوں میں بلکہ ادبی رسالوں میں "ہمدرد صحت" ہی ایک ایسا رسالہ ہے جسکے قلمی معاونین میں ممالک یورپ کے بہت سے مضمون نگار شامل ہیں اور جسکے حلقہ میں ہندوستان کے منتخب طبیب اور ادیب جمع ہیں۔ ان جلدوں میں آپکو ان مشہور اصحاب قلم کے نتائج افکار جا بجا نظر آئینگے۔

منیجر مکتبہ ہمدرد صحت، ہمدرد منزل، لال کنواں۔ دہلی

ہمدرد صحت کا دق و سل نمبر یورپ اور امریکہ کے مشاہیر فن کی نظر میں

ڈاکٹر لیبوری سوون
سکریٹری آف دی فیڈریشن نیشنل انٹی ٹیوبر کلوسس ایسوسی ایشن ہلسنکی (فن لینڈ)

"ہمدرد صحت" کا ... دق و سل نمبر ... آپ کو بہت بہت شکریہ ادا کرتا ہوں ... بہت خوبصورت ہے۔ میری طرف سے مبارکباد قبول فرمایئے"

لیبوری سوون

ڈاکٹر ایچ الطاس
سیکرٹری جنرل انجمن تعاون ضد التدرن (ترکی)

مسٹر رابرٹ فلپ ایڈنبرگ
یونیورسٹی اسکاٹ لینڈ

ڈیر سر

مجھے افسوس ہے کہ طبیعت کی ناسازی اور ڈاکٹروں کے مشورے کے باعث میں آپ کے پانچویں جولائی کے مراسلہ کا جواب نہ دے سکا۔ اسی خط کے ساتھ "ہمدرد صحت" کا خاص ٹیوبر کلوسس نمبر بھی پہونچا۔

اب میں مسرت کے ساتھ اس حیرت انگیز اور ضخیم "ٹیوبر کلوسس نمبر" کے لئے جو آپ نے شائع کیا ہے آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور آپ کو اس وسیع جد و جہد پر مبارک باد دیتا ہوں جو کہ آپ نے ہندوستان کے باشندوں میں دق کے خلاف جنگ کرنے کے لئے جاری کی ہے اور جس کی بڑی شہادت آپ کے رسالہ میں موجود ہے۔

دنیا کی دوسری قوموں کی طرح ہندوستان کو بھی اس بڑے مسئلہ کا مقابلہ کرنا ہے۔ میں خلوص کے ساتھ یقین کرتا ہوں کہ اس جہاد میں شرکت کر کے جو کہ لیڈی لسی والسر اس نے شروع کیا ہے۔ آپ کو بھی اس خطرناک مرض کی روک تھام میں وہی کامیابی حاصل ہوگی جو دوسری قوموں نے اپنے علم اور استقلال سے حاصل کی ہے۔

مجھے افسوس ہے کہ مصروفیت میں کوئی دوسرا مضمون آپ کے رسالہ کے لئے نہیں لکھ سکا۔ لیکن ایک دوسرے پیکٹ میں میں آپ کو اپنے مجموعہ مضامین کی ایک جلد بھیج رہا ہوں جو میں نے ٹیوبر کلوسس کے متعلق جمع اور شائع کئے ہیں۔ مجھے امید ہے کہ آپ ہندوستان میں جو کوشش کر رہے ہیں اس کے ساتھ میری ہمدردی کی نشانی کے طور پر آپ اسے قبول کریں گے۔"

آپ کا مخلص
(سر) رابرٹ فلپ

ڈاکٹر جازف ہولوس۔ ایم۔ ڈی نیویارک

ڈیر مسٹر حمید

"میں آپ کے رسالہ "ہمدرد صحت" کے پہنچنے پر آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ مجھے اتنے بہترین طور پر مرتب کئے ہوئے رسالہ کے دیکھنے کی مسرت بہت کم حاصل ہوئی ہے۔ میں نے نہایت غور کے ساتھ اس کے تمام صفحات دیکھے اور ہر صفحہ کے ساتھ مجھ پر یہ حقیقت زیادہ واضح ہوتی گئی کہ میری تعلیم میں کچھ کمی ہے یعنی میں آپ کی زبان نہیں جانتا اس سے پہلے میں نے یہ کمی کبھی محسوس نہیں کی تھی۔ لیکن اب میرا دل چاہتا ہے کہ کاش میں اسے پڑھ سکتا اور سمجھ سکتا۔ بہرحال انگریزی فہرست مضامین سے مجھے یہ معلوم ہو گیا کہ اس کے اندر کیا چیزیں ہیں۔ اور میں شک کے بغیر یہ کہتا ہوں کہ اس میں آپ نے بہترین مواد جمع کرنے کا انتظام کیا ہے۔ اپنے نام کو ایسے معزز اور قابل احترام ہستیوں کے ساتھ دیکھ کر میں فخر محسوس کرتا ہوں۔

آپ اپنے ملک میں "ٹیوبر کلوسس" کے انسداد کے لئے عظیم خدمات انجام دے رہے ہیں۔ اگر آپ خون کو جراثیم امراض سے محفوظ کر دینے کے خاص طریقہ علاج میں دلچسپی رکھتے ہیں تو میں بڑی خوشی کے ساتھ ہر ممکن طریقہ پر اپنی خدمات پیش کرتا ہوں۔

مجھے یہ جان کر بڑی خوشی ہوئی کہ لیڈی لنلتھگو جیسی قابل احترام ہستی نے ہندوستان میں انسداد دق و سل کے کاموں میں کتنی دلچسپی لی ہے۔ دق اور سل کی مختلف صورتیں آپ کے خوبصورت ملک کے لئے بدنما لعنت بنی ہوئی ہیں اور ہر کسی ہستی کا یہ بہترین شریفانہ عمل ہے کہ انہوں نے اپنی زندگی کو اس کام کے لئے وقف کر دیا ہے۔

ایک دوسرے پیکٹ میں میں نے اپنی تازہ ترین کتاب آپ کے پتہ پر بھیجی ہے جو لیڈی لنلتھگو کے نام سے منسوب ہے۔ مہربانی کر کے آپ اس کو ان کے پاس بھیج دیجئے اس سے پہلے میں اپنی تصنیف آپ کے پاس بھیج چکا ہوں۔ امید ہے کہ وہ مل گئی ہوگی"

آپ کا مخلص
جازف ہولوس

مباحث

مسئلہ اصلاح و تجدید

کرنل بھولاناتھ کے تکلمی دلائل

مسئلہ اخلاط

جگر کی ریاست اور روح طبعی

(بر سلسلہ مقالہ ماہ نومبر ۱۹۳۶ء)

از فاضل گرامی جناب حکیم مولوی محمد کبیر الدین صاحب شیخ الجامعہ، جامعہ طبیہ۔ دہلی

معذرت یہ ایک عجیب دل خراش سوء اتفاق ہے کہ "اخلاط کا مسئلہ" جس قدر اہم دیر طلب، اور صبر آزما سنگلاخ ہے، خوش قسمتی ملاحظہ فرمائیے کہ یہ اُسی قدر عجلت اور بے اطمینانی میں لکھا جا رہا ہے: آج ۲۔ دسمبر ہے، اور مجھ سے کہا گیا ہے کہ دو روز کی فرصت میں "کسی طرح" اخلاط کا دوسرا مقالہ مرتب کر دیا جائے۔

بہت خوب! ——— فن کی ذمہ داری اور موضوع کی اہمیت کا اندازہ فرمائیے کہ وہ کس قدر فرصت و طمانیت کے لئے ہیں، مگر ہمدرد صحت کا عجلت پسند ادارہ اس معاملہ میں زیادہ سخاوت اور دریا دلی پیش نہیں کرنی چاہتا: اس لئے اس عاجلانہ "روا روی" اور بے تحاشا بھاگ دوڑ میں کچھ کوتاہیاں واقع ہوں ——— اور یقیناً بہت زیادہ ہوں گی ——— تو اس کی ذمہ داری از سر تا مجھ نحیف و ضعیف کی بجائے کرمی حکیم عبد الحمید صاحب پر عائد ہوگی، جسے وہ بہ طیب خاطر اور بہ سر و چشم "تین بار" قبول فرماتے ہیں اور اس "بار گراں" کے اٹھانے میں وہ قطعاً کسی قسم کا ضعف محسوس نہیں کرتے۔

کیا کیجئے گا ——— ایں سعادت بزور بازو نیست

تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

اس ایجاب و قبول کے بعد ظاہر ہے، کہ میرے ناتواں کندھوں سے یہ بوجھ بہت کچھ ہلکا ہو جاتا ہے، اس لئے میں میدان تحریر میں سمند قلم کی باگ کو ڈھیلی چھوڑتا ہوں ——— وما توفیقی الا باللہ۔

ابو سہل مسیحی اور اخلاط

ابو سہل مسیحی کا بنیادی قول آپ پہلے مقالہ میں ملاحظہ فرما چکے ہیں جس سے محض اجمالاً مسئلہ روشنی میں آ [illegible] اس کے بعد اپنے اسی قول سے متصل اخلاط کی مزید وضاحت و تفصیل کرتے

سے اخلاط کی ماہیت آئینہ کی طرح صاف ہوکر روشنی میں آجاتی ہے ـــــ فرماتے ہیں :

ورطوبات البدن ثلثة
احدها : الرطوبة
المستقصية التی بها اتصال
اجزاء الاعضاء بعضها ببعض، و
التی متی فنیت تناثرت الاعضاء ،
والثانی الرطوبة التی
فی العروق
والثالث : الرطوبة التی
فی التجاویف الحائنة بین
الاعضاء .
وهذان الضربان من
الرطوبات یسمیان الاخلاط

تین قسم کی رطوبتیں | بدن کے اندر تین قسم کی رطوبتیں پائی جاتی ہیں :

(۱) رطوبت اُستُقصِیَّہ (رطوبت جوہریہ عنصریہ) جسکے ذریعہ سے اعضاء کے اجزاء باہم پیوستہ بنتے ہیں (یہ جوہر عضو کی "جوہر" میں داخل اور اس کا جزو غیر منفک ہے۔ یہ وہی رطوبت ہے کہ جب یہ فنا ہوجاتی ہے، تو اعضاء کے اجزاء (خشک راکھ کی طرح) بکھر جاتے ہیں +

(۲) رطوبت عروق (یعنے وہ سیال رطوبت جو عروق کے اندر پائی جاتی ہے) +

(۳) رطوبت تجاویف یعنی وہ رطوبت جو اعضاء کے خالی جوفوں کے اندر (اعضاء کے رخنوں اور خلاؤں کے اندر) پائی جاتی ہے +

رطوبت کی یہی دونوں قسمیں (اخیر کی دونوں قسمیں : رطوبت عروق اور رطوبت تجاویف) اخلاط کہلاتی ہیں (نہ کہ قسم اول : رطوبت استقصیہ) +

شرح قول | ابوسهل مسیحی کے مذکورہ بالا قول کی وضاحت یہ ہے کہ اعضائے بدن کے اندر تین قسم کی رطوبتیں پائی جاتی ہیں۔ جن میں سے دو اقسام کو اخلاط (رطوبت خلطیہ) کہا جاتا ہے، اور ایک قسم رطوبت استقصیہ "جوہر اعضا" کا جزو لاینفک ہے۔ جو کبھی سیال صورت میں بہتی ہوئی ہمیں نہیں مل سکتی تاوقتیکہ ہم اعضاء کو کچل کر اور کوٹ پیس کر، اس کا رس نہ نچوڑ لیں! یا تاوقتیکہ ہم ان بھبکہ ـــــ یا، قرع انبیق ـــــ میں ڈال کر، کشید کے طور پر عرق ماءُ اللّحم نہ حاصل کریں +

(۱) خون، یا ماء العروق | مثلاً ـــــ اگر ہم بحالت زندگی عضلہ کی ایک بوٹی کو لیں، تو (۱) ایک سیال ہمیں زیادہ مقدار میں ملیگا، جو اس عضلہ کی عروق (شرائین[1]، عروق شعریہ، اور ورید وغیرہ) کے اندر موجود ہوگا۔ اسے مسیحی "رطوبت عروق" کہا ہے۔ جو اس کے بیان میں دوسری قسم ہے +

(۲) رطوبت طلیہ | (۲) کچھ رطوبتیں وہ ہوں گی جو عروق شعریہ کی نازک دیواروں سے مترشح ہوکر، بصورت شبنم اعضاء کے رخنوں اور خلاؤں میں پہونچ گئی ہوں گی۔ اور جو اعضاء کو اجزاء غذائیہ سے سیراب کررہی ہوں گی۔ اسی رطوبت کو اطبّاء قدیم نے رطوبت طَلّیہ کہا ہے۔ جو بہترین اصطلاح ہے! اور اسی کو ابوسهل مسیحی نے اس موقعہ پر اپنے بیان کی ترتیب میں "تیسری قسم" کی رطوبت ـــــ رطوبت تجاویف اعضاء ـــــ قرار دیا ہے۔ یہ رطوبت اگرچہ خون کی طرح زیادہ رنگین نہیں ہوتی ہے، مگر اس کی قدر و قیمت خون سے بہت زیادہ ہے۔ اسے عوام کی زبان میں "خون کا رس" (عصارۂ خون) کہنا چاہئیے خون سے اگر اعضاء کا تغذیہ اور پرورش، حاصل ہوتی ہے۔ تو اسی مرحلہ کو طے کرنے کے بعد ـــــ اس کی کوئی سبیل نہیں ہے کہ خون براہ راست جوہر اعضاء کو جزو بدن بنا سکے +

یہی دونوں چیزیں سیال شکل میں عضاء کے طبعی حالت میں پائی جاتی ہیں اور ان کی رگوں اور رخنوں سے از خود، بلا تحلیل و تجزیہ، برآمد ہوسکتی ہیں، جو ہماری ننگی آنکھوں سے، خردبین کی خردہ گیری کے بغیر، عالم شهود میں نظر آسکتی ہیں، اسلئے اخلاط کی اصطلاح انہیں دو قسم کی رطوبتوں کو بخشی گئی ہے +

---

[1] شرائین (آرٹریز)، عروق شعریہ (کیپلریز)، اور ورید (وینز : وے ن ز) +

... [illegible] تخمین اور تکمیلی دلائل کی پیداوار نہیں، بلکہ مشاہدات کے آئینہ میں ان کی تردید کے لئے موجودہ زمانہ کے آلات وذرائع کافی نہیں ہو سکتے"۔

(۳) رطوبتِ جوہریہ اُستُقصیہ عضلہ کی اس بوٹی میں، مذکورہ بالا ہر دو سیالات کے علاوہ، ایک اصلی رطوبت اور بھی ہوگی جو آزادانہ کے ساتھ بہ کر خارج نہ ہو سکے گی۔ یہ اعضاء کی جوہری اور اصلی رطوبت ہے۔ جو اس کے جوہر اور ریشہ ریشہ میں پیوست ہے۔ ۱۲ کو یہ، الفاظ دیگر، اعضاء کی سہ طوبتِ غریزیّہ کہا جاتا ہے۔ اخلاط کے تغذیہ کی منزلِ اخیر یہی ہے کہ تغیرات واستحالات اور ہضم کے سارے مراحل طے کر کے اور اعضاء کی ترکیب وساخت میں داخل ہو کر جوہرِ اعضاء میں تبدیل ہو جائیں اور جزو بدن بن جائیں۔

پھر جوہرِ اعضاء کے حقیقی اجزا کو اگر دیکھا جائے، اور تحلیل وتجزیہ کے ذرائع کام میں لائے جائیں، تو سب سے "اہم جز" یہی جوہری اور اصلی رطوبت ہوگی۔ جو اعضاء کے ذرات کے اندر قائم ہے، اور جس سے تمام اعضاء کے افعال ومنافع وابستہ ہیں۔

اس جوہری اور اصلی رطوبت کو ابو سہل مسیحی نے "رطوباتِ بدن" کی پہلی قسم قرار دیا ہے۔ جن کو اخلاط کے لقب سے یاد نہیں کیا جاتا، کیوں کہ ان کا وجود، اخلاط کی طرح، کوئی الگ اور مستقل وجود نہیں ہے؛ یہ تو اعضاء کا ضروری اور ناقابلِ انفکاک جزء ہے، جو عضو کے جوہر سے الگ نہیں ہو سکتا، اور نہ سیّال صورت میں منظرِ مشاہدہ پر اپنا جلوہ دکھا سکتا ہے، در آں حالیکہ اخلاط اصطلاحاً ہم بدن کی اُنہیں رطوبات کو کہا کرتے ہیں، جو بہتی ہوئی شکل میں، بدن کے عروق اور اعضاء کی خلاؤں کے اندر پائی جاتی ہیں۔

دعوتِ تردید اور اِذنِ مخالفت

ابو سہل مسیحی کا اصلی قول، ترجمہ اور شرح کے ساتھ، میں نے پیش کر دیا ہے، جس کے ذیل میں متعدد دعاوی کئے گئے ہیں بیسیوں حقائق وواقعات، قدیم مسلمات کے مطابق، میدانِ بحث میں آ گئے ہیں۔ اب نکتہ چین معاندین کو اِذنِ عام ہے کہ اپنی عیب جو آنکھوں پر حکمتِ جدیدہ (ماڈرن سائنس) کا خردہ گیر منظار چڑھا لیں، اور گھور گھور کر بہ امعانِ نظر مذکورہ بالا مطالب کا معائنہ فرمائیں ——— اس کے بعد اکڑ اکڑ کر اپنی قوتِ بازو کو خود ہی تول لیں، اور پروں کو تول کر اندازہ کریں، کہ کیا وہ ان دعاوی میں سے کسی چھوٹے سے دعوے کی تردید کا بھی یارا پاتے ہیں۔

اگر اُن کا ضمیر اُنہیں مطمئن کر دے، کہ وہ ان مسلمات قدیمہ پر کوئی کامیاب نکتہ چینی کر سکتے ہیں، تو وہ نعرۂ تکبیر لگا کر دلائل وبراہین کے اسلحہ سے آراستہ ہو کر میدانِ بحث میں مردانہ وار للکارتے ہوئے کود پڑیں تاکہ بھولاناتھ کی روح اس منظر لذیذ کو دیکھ "بانسوں" اُچھل پڑے، اور معاندین کے خاموش خیموں اور مخالفین کے سنسان میدانوں میں فتح وکامرانی کے شادیانے بج اُٹھیں

موجودہ سائنس کی ہم نوائی

مسلماتِ قدیمہ کے مطابق، ابو سہل مسیحی نے۔ بدن انسان کے اندر تین قسم کی رطوبات کے وجود کا دعوے کیا ہے۔

اب دیکھنا یہ ہے کہ، باصطلاح بھولاناتھ آنجہانی، جدید تحقیقات کی روشنی کسی ایک رطوبت کے وجود سے انکار کر سکتی ہے؟

پڑھے لکھے ڈاکٹروں کو جنہیں اپنے مسائل ومسلمات کسی قدر یاد ہیں۔ مزید تقریر وتحریر، اور وعظ وپند کی ضرورت نہیں۔ ابو سہل مسیحی کے سادہ اور صاف ستھرے قول کو پڑھتے ہی اُن کی گردن تسلیم ورضا مندی کے ساتھ اٰمَنَّا وَصَدَّقْنَا کہتی ہوئی جھک جائے گی لیکن جن لوگوں کا وظیفہ روزینہ، صبح وشام محض "سوڈا پوٹاش" لکھنا ہے، اُن کے لئے ضرورت ہے کہ اُن کا "آموختہ" دہرایا جائے جس کو میں اپنا خوشگوار فریضہ سمجھتا ہوں۔

ایسے لوگوں کے نزدیک معیارِ صداقت محض اُن کی اصطلاحات اور ان کا مخصوص طرزِ بیان ہے۔ وہ اُسی بات کو

اصطلاحات میں کی جائے اور وہی مسائل ان کی کسوٹی پر کھرا ثابت ہو سکتا ہے جو ان کے ... جو کسی دوسری ترتیب سے بتائی جائیں +
ن ہو۔ باقی ساری باتیں لایعنی، ناقابل التفات، اور سراسر لغو ہیں، جو کسی دوسری ترتیب سے بتائی جائیں
اس لئے اب میں تینوں قسم کی رطوبت کو، جن کو علامہ مسیحی نے بتایا ہے، جدید اصطلاحات میں بیان کرتا ہوں۔ تاکہ یہ
یب جو معاندین پر بھی عیاں ہو جائے کہ جن حقائق کا دعوے فاضل مسیحی نے کیا ہے، وہ مشاہدات کے پیدا کئے ہوئے
ہیں جن کی تردید و انکار کے معنے محض یہ ہیں کہ ایسے محترم مسلمات کو ذبح کیا جائے، اور اپنے بدن کے اہم اعضاء کو بھی
سے کاٹ کاٹ کر پھینک دیا جائے۔

پہلی رطوبت: رطوبت جوہریہ اُستقصیہ

وہ رطوبتیں جو عروق کے اندر پائی جاتی ہیں اس میں کوئی ابہام نہیں ہے جس کو دلائل و براہین سے ثابت کرنے کی ضرورت ہو۔
یہ ایسی عریاں حقیقت ہے کہ بچہ بھی اس سے انکار نہیں کر سکتا۔ وریدوں اور شریانوں کے اندر سرخ سیال کے وجود سے کون
انکار کر سکتا ہے۔ اسی طرح اور بھی بدن کے اندر مختلف قسم کی نالیاں اور رگیں پائی جاتی ہیں جن کے اندر مختلف خواص کی رطوبتیں
رہتی ہیں۔

اس لئے میں اس کے ثابت کرنے میں وقت زیادہ ضائع نہ کروں گا، بلکہ میں اپنی توجہ زیادہ تر پہلی رطوبت (رطوبت جوہریہ)
دوسری رطوبت (رطوبت تجاویف) کے بتانے میں صرف کروں گا۔ ریب وشک کی ادنٰے ترین گنجائش، کسی بے مایہ
دماغ میں اگر نکل سکتی ہے، تو انہیں دونوں رطوبات کے وجود میں —— اگرچہ واقعات کی ترجمانی کے بعد یہ سارے شکوک پادر ہوا
ثابت ہوں گے +

پروٹوپلازم (مادۂ حیات) طب جدید میں نہایت بسط و تفصیل سے بتایا جاتا ہے کہ خوردبین کی مدد سے اگر اعضاء کی ساخت کو دیکھا جائے
مختلف اشکال کے گول، مضوی، لمبوترے باریک باریک خوردبینی ذرات، یا، دانوں، پر مشتمل ہوا کرتی ہے جن کو خلیات، یا
خلیات (سیل) کہا جاتا ہے۔ ہر خلیہ گویا ایک ننھا سا خول ہوتا ہے جس کے اندر ایک ذی حیات رطوبت کی ذرا سی مقدار بھری
ہوتی ہے۔ اس رطوبت کو مادۂ حیات (پروٹوپلازم) کہا جاتا ہے۔ اسی رطوبت کے ساتھ اُس عضو کے مخصوص افعال وابستہ
رہتے ہیں۔ یہ رطوبت ہر خلیہ کے اندر بند اور دیواروں سے گھری ہوئی ہوتی ہے۔ پھر ہر خلیہ گویا ایک باریک ذرہ ہے، جو دوسرے خلیے سے
مخصوص رباطات اور بندشوں کے ذریعہ بندھا ہوا ہوتا ہے۔ یہ خلیات اتنے چھوٹے ہیں کہ ان کے دیکھنے کے لئے آنکھوں پر خوردبین
لگانی پڑتی ہے۔ پھر اس کے اندر کی حقیر رطوبت کا اندازہ تو کیجئے کہ اس کی کتنی بڑی حقیقت ہوگی اور کیا وہ ہماری ننگی آنکھوں کو
ادھر اُدھر بہتی ہوئی نظر آ سکتی ہے؟

علامہ مسیحی نے اسی اساسی رطوبت کو رطوبت اُستقصیہ کہا ہے جس کے وجود سے کسی کو انکار نہیں
ہو سکتا، اور نہ اس سے انکار کیا جا سکتا ہے کہ وہ عضو کا جوہر اصلی، اور اُس کے قوام و تعمیر کا جزء حقیقی ہے، اس لئے جواز کا کوئی
پہلو نہیں ہے کہ اس قسم کی عضوی رطوبت کو "اخلاط کے گروہ" میں شامل کر دیا جائے +

یہ کھلی ہوئی حقیقت ہے کہ مادۂ حیات (پروٹوپلازم) کو اعضاء سے اگر کسی طرح برباد کر دیا جائے، تو عضو کی حقیقت کسی طرح
قائم نہیں رہ سکتی، اور نہ اُس وقت اعضاء کا مفہوم متصور ہو سکتا ہے۔ اس جوہری رطوبت کے زوال کے بعد اعضاء کی ترکیب
اور ان کی باہمی پیوستگی و اتصال کا باقی رہ جانا قطعاً محال ہے۔ اسی مدعا کو ابوسہل مسیحی نے اس طرح ادا کیا ہے کہ —— "جب
اصلی رطوبت فنا ہو جاتی ہے، تو اعضاء (سوکھی راکھ کی طرح) بکھر جاتے ہیں" +

مقابلہ فاضل ہیلی برٹن اپنی تالیف علم المنافع (فزیالوجی) میں خلیہ (سیل) اور مادۂ حیات (پروٹوپلازم) کے ...
ہیں:

The animal cell is usually of microscopic d[illegible]
om $\frac{1}{300}$ to $\frac{1}{3000}$ of an inch in diameter.

ترجمہ: "حیوانی خلیہ (انیمل سیل)، جو انسان وحیوانات میں پایا جاتا ہے، عام طور پر اس کا طول وعرض اتنا چھوٹا ہوتا ہے کہ یہ خردبین سے دیکھا جاتا ہے؛ انسان میں خلیہ کا قطر $\frac{1}{300}$ سے $\frac{1}{3000}$ انچ تک ہوتا ہے (یعنے ایک انچ کے تین ہزار حصہ کے برابر تک چھوٹا ہوسکتا ہے)۔" +

اس کے بعد یہ بتاتے ہوئے کہ حیوانی خلیہ مادۂ حیات (پروٹوپلازم)، نوات (نیوکلی اس)، اور نُوَیَّہ (سنٹ
اول)، پر مشتمل ہوا کرتا ہے، مادۂ حیات (پروٹوپلازم) کی اس طرح وضاحت فرماتے ہیں:

Protoplasm is a soft jelly-like material; it usually contains minute 'ticles or granules floating in it, which are more solid in consistency, globules containing a watery fluid may be present.

ترجمہ: "پروٹوپلازم (مادۂ حیات) نرم کلام (پکائے ہوئے سریش کے مانند ایک مادہ ہے (یعنے ایک لیس سی رطوبت ہے) جس کے اندر باریک باریک ذرات تیرتے رہتے ہیں، جو اپنے قوام میں نسبتاً ٹھوس ہوتے ہیں - گاہے مادۂ حیات کے اندر (خردبین میں) کچھ بلبلے سے بھی پائے جاتے ہیں، جو پانی جیسی رقیق رطوبت پر مشتمل ہوتے ہیں" +

اس کے بعد فاضل ہیلی برٹن مادّہ حیات (پروٹوپلازم) کے ترکیبی اجزا بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ
"پروٹوپلازم (مادۂ حیات) کے اندر مندرجہ ذیل اشیاء پائی جاتی ہیں:

(۱) پانی: جو لحاظ وزن، مادۂ حیات کے اندر، تین چوتھائی ($\frac{3}{4}$)، یا اس سے زائد ہوتا ہے۔

(۲) اجزاء لحمیہ (پروٹینز)، جو مادۂ حیات کے منجملہ اجزاء میں سے سب سے اہم اور سب سے بڑا جزء ہے۔ ان اجزا کے خواص رطوبت بیضیہ (انڈے کی رطوبت: البومن) کے سے ہوتے ہیں۔

(۳) چربی کے سے مواد ——— بہت تھوڑی مقدار میں +

(۴) املاح: یعنے چند قسم کے نمک جن میں معمولی نمک طعام بھی شامل ہے۔"

اس بیان سے ظاہر ہے کہ جب خلیات اعضا کے مادۂ حیات میں تین چوتھائی اور اس سے زیادہ پانی ہوا کرتا ہے، تو اس میں شبہ کی قطعاً گنجائش نہیں رہتی کہ

"ہوسکتا ہے کہ مادۂ حیات سیال رطوبت ہونے کی بجائے ایک جامد مادہ ہو۔ اس طرح اس کو رطوبت کہنا دشوار ہو اور علامہ مسیحی کے قول کے مطابق بدن کے اندر تین قسم کی رطوبتیں ثابت نہ ہوسکیں۔"

دوسری رطوبت: رطوبتِ عروق

جس کے متعلق میں اوپر کہہ چکا ہوں کہ اس کا وجود بدیہی ہے، جس کے ثبوت کی چنداں ضرورت نہیں۔ رگوں اور نالیوں میں جو سیال پائے جاتے ہیں، خواہ سُرخ ہوں، سفید ہوں، یا زرد وغیرہ، یہ سب اسی دوسری قسم میں داخل ہیں، اور اطباء کے اصطلاح کے لحاظ سے یہ ساری قسمیں اخلاط میں شامل ہیں +

مثال کے طور پر جسم کو لیجئے ——— اس کے اندر متعدد قسم کی رگیں اور نالیاں پائی جاتی ہیں؛ شرائین (آرٹے [illegible] ——— [illegible] ——— عروقِ شعریہ (کے پلریز) ——— مجاری صفراویہ (بائل ڈکٹس) ———

طرح سیال پایا جاتا ہے تو ریدوں کے اندر [illegible]

ایسی عریاں حقیقت سے کون سی بے غیرت آنکھ "ہٹ دھرمی" کے لئے تیار ہو سکتی ہے؛ اور کیا خون اور صفراء کے وجود سے بھی کوئی انکار کر سکتا ہے؟

تیسری رطوبت: رطوبتِ تجاویفِ اعضاء

رطوبت طلیہ (لمف)

جب خون تدریجاً بکھرتا، اور گول میں گردش کرتا ہوا عروق شعریہ (سکے بیزی) میں پہونچتا ہے، تو ان عروق کی نازک اور مسامدار دیواروں سے سو دہ سے خون کا ایک لطیف و رقیق حصہ اعضاء کے رخنوں اور خلاؤں (خلل اعضاء)[1] میں مترشح ہو جاتا ہے۔ چونکہ رگوں سے خون کی آمد و شد ہمہ دم اور برابر قائم رہتی ہے، اس لئے اس قسم کا رساؤ بھی ہمہ دم قائم رہتا ہے۔ اس لطیف رس کو علم الاخلاط کی قدیم اصطلاح میں رُطُوبت طَلِّیّہ (طَل۔ طِلال) اور جدید اصطلاح میں **لِمف** کہا جاتا ہے جو یونانی لفظ **لِمفا** سے ماخوذ (یا لمفا کی بدلی ہوئی صورت) ہے۔ لِمفا کا لفظی ترجمہ "پانی" (ماء ماءیت) ہے۔ اس لئے دوسری اصطلاح میں اسی کو مائیتِ خون بھی کہا جاتا ہے۔ اسی طرح طَل کے معنی شبنم کے ہیں، اور یہ معلوم ہے کہ شبنم بھی ایک پانی ہے۔

اسی رطوبت طلیہ کے توسط سے متیتر اعضاء اپنی خوراک حاصل کیا کرتے ہیں؛ اور اعضاء کے فضلات، جو ہضم عضوی کے استحالات سے کم و بیش ہر جگہ بنتے رہا کرتے ہیں، مثلاً فضلات بولیہ وغیرہ، وہ اعضاء کے اصلی اجزاء سے خارج ہو کر اسی رطوبت میں آکر شامل ہو جاتے اور گھل مل جاتے ہیں۔ پھر جب یہ رطوبت عروق جاذبہ (لمفے ٹک وسیلز) کے ذریعہ اعضاء کی ان خلاؤں سے واپس ہوتی ہے، تو متعلقہ اعضاء، مثلاً گردے وغیرہ ان فضلات کو جذب کر کے خارج کر دیا کرتے ہیں۔

ابو سہل یحییٰ مسیحی نے اسی رطوبت کو رطوباتِ بدن کی تیسری قسم قرار دیا ہے۔ اور رطوبتِ عروق کے ساتھ اس کو بھی **اخلاطِ بدن** میں شامل کیا ہے۔

الغرض خون اور صفرا اگر عروق کی سیال رطوبتیں ہیں، اور طبِ قدیم کی اصطلاح میں یہ خِلط کہلاتی ہیں، تو خون کا وہ پانی اور رس (بلڈ لِمف) بھی ان کی اصطلاح میں خلط ہی کہلاتا ہے جس کے وجود سے نہ کوئی زبان مُکر سکتی ہے، اور نہ اس کے سیال و مائع ہونے سے انکار کیا جا سکتا ہے۔

یعنے جس طرح خون اور صفراء بدن کی سیال رطوبتیں ہیں اور سیال ہونے کی وجہ سے انہیں "اخلاط" کہا جاتا ہے، اسی طرح لمف (مائیتِ خون۔ طل) بھی بدن کی ایک سیال رطوبت ہے جس کو بہاؤ سے روکنے کے لئے عروق و تجاویف جیسے قدرتی ظروف (وسیلز) میں بند رکھنے کی ضرورت ہے۔ اس لئے اس کو بھی "اخلاط" میں شامل کیا جاتا ہے۔

مزید اعتماد و استناد کے لئے فاضل ہیلی برٹن کے اقوال ملاحظہ فرمایئے۔ لمف کے بارے میں وہ لکھتے ہیں:

As the blood circulates through the cappillary blood-vessels, some of its liquid constituents exude through the thin walls of these vessels, carrying nutriment to the tissue element. This exudation is called "LYMPH", it receives from the tissues the products of their activity, and is collected by the lymph channels, which converge to the thoracic

---

[1] اعضاء کی خلاؤں اور رخنوں کو جن میں رطوبت طلیہ (لمف) قیام پذیر ہوتی ہے، انگریزی میں ٹشو اسپیسز کہا جاتا ہے، جس کا ترجمہ تجاویف اعضاء ہے، اور جن کو خلل اعضاء بھی کہا جاتا ہے، جیسا کہ علامہ نفیس وغیرہ کی مؤلفات میں بکثرت درج ہے۔

the main lymphatic vessel—and thus the lymph once more re-enters the blood [illegible] to the entrance of the large systemic veins into the right auricle.

ترجمہ :۔ "جب خون عروق شعریہ (کیپلریز) میں چکر لگاتا ہوا پہونچتا ہے تو ان عروق کی نازک دیواروں سے رقیق اجزا خارج ہوجاتے ہیں، جو اپنے ساتھ غذائی اجزاء اعضاء کی ساخت اور بناوٹ تک لے جاتے ہیں۔ یہ خارج شدہ رقیق حصہ لمف (طلال: رطوبت طلیہ) کہلاتا ہے۔ اس رطوبت میں وہ فضلات بھی آجاتے ہیں جو اعضاء کی ساختوں کے اندر دوران عمل میں پیدا ہوجاتے ہیں۔ پھر یہ رطوبت (لمف: طلال، عروق لمفاویہ (عروق جاذبہ) میں جمع ہوکر مجرائے صدر (تھوراسک ڈکٹ) کی طرف مائل ہوتی ہیں، جو عروق لمفاویہ میں سب سے بڑی نالی ہے۔ اس طرح یہ رطوبت (لمف) دوبارہ خون کے بہاؤ میں اس جگہ شامل ہوجاتی ہے، جہاں بدن کی وریدیں قلب کے دائیں اذن میں داخل ہوتی ہیں۔"

اس کے بعد فاضل ممدوح لکھتے ہیں ————

Lymph is a fluid, which comes into much more intimate relationship with [illegible]bolic processes in the tissues than the blood.

ترجمہ :۔ "رطوبت طَلّیَہ (لمف) ایک قسم کی رطوبت ہے، جو تغیرات و استحالات کے ان اعمال بہ مقابلہ خون کے، بہت گہرا قرب حاصل کرلیتی ہے، جو اعضاء کی ساخت میں ہوتے ہیں۔"

یعنے لمف (رطوبت طلیہ) میں بہ مقابلہ خون کے ہضوم و استحالات کے زیادہ مدارج طے ہوچکے ہیں، اس لئے یہ اعضاء کی بناوٹ اور ہضم عضوی سے بہت ہی قریب ہوجاتی ہے۔

ہضوم و استحالات اور قرب اعضاء

اطبائے قدیم نے بے شمار مقامات پر بتایا ہے کہ خون کے مقابلہ میں (جب تک یہ رگوں کے اندر ہے) رطوبت زیادہ قیمتی ہے، اور اپنے ہضوم و استحالات کی کثرت سے اس رطوبت کا درجہ بہت بلند ہے؛ جس طرح درجہ کیلوس سے بلند ہے، کیونکہ کیلوس محض معدہ اور امعا کے ہضم و اعمال کا نتیجہ ہے، اور خون، اس کے بعد، جگر وغیرہ کے ہضم و اعمال ہے۔ اسی طرح جو رطوبتیں خون سے پیدا ہوتی ہیں؛ اور رگوں سے باہر مترشح ہوجاتی ہیں، جیسے رطوبت طَلّیہ، ان میں چونکہ وہ تمام استحالات بھی حاصل ہوچکے ہیں جو عروق کے اندر ہوا کرتے ہیں۔ اس لئے عضوی ساخت میں تبدیل ہونے کے لئے وہ، خون کے مقابلہ میں اعضاء سے زیادہ قریب ہوجاتی ہیں +

تجاویفِ اعضاء

ابوسہل یحیٰے مسیحی نے اس تیسری قسم کی رطوبت کی جگہ ان **تجاویف** کو بتایا ہے، جو اعضاء کے اندر پائی جاتی ہے۔ اس کے متعلق کوئی طالب معرفت یہ مطالبہ کرسکتا ہے کہ کیا ڈاکٹری کتب تشریح و منافع الاعضاء (اناٹمی و فزیالوجی) سے اعضاء کی تجاویف کو ثابت کیا جاسکتا ہے، اور کیا اُن کا نام بتایا جاسکتا ہو؟ اس لئے میں اس کے متعلق بھی چند سطریں حوالۂ مقالہ کرتا ہوں۔

ڈاکٹری کتب تشریح و منافع کے مطالعہ سے یہ حقیقت، دوپہر کے مہر درخشاں سے زیادہ روشن ہے، کہ اعضاء کے اندر ہر قسم کی فضائیں، خلائیں، رخنے، اور **تجاویف** بکثرت موجود ہیں، جن میں لمف (رطوبت طَلّیہ) مترشح ہوا کرتی ہے؛ اور ان کے مختلف نام مختلف مقامات کے لحاظ سے ہیں۔ انہیں خانوں اور فضاؤں سے عروق جاذبہ مائیہ (لمفیٹک ویسلز) کی ابتدائی شاخیں شروع ہوا کرتی ہیں، جو ان شبنمی رطوبات کو اعضاء کے رخنوں سے واپس لے جاتی ہیں، تاکہ وہاں ان کا زیادہ اجتماع نہ ہونے پائے، اور استسقاء لحمی کی طرح اعضاء متورم ہوجائیں، اور انواع اقسام کے امراض و اعراض لاحق ہوجائیں۔

بہ نظر اختصار **ہنری ایشبی** کا مختصر قول، اس کی چھوٹی سی کتاب (نوٹس آن فزیالوجی) سے نقل کیا جاتا ہے۔ [illegible] اسی قسم کے اقوال **منافع** (فزیالوجی) کی ہر چھوٹی بڑی کتاب میں موجود ہیں۔

[illegible] عروق مائیہ لمفیٹک ویسلز کی ابتدائی شاخیں، جو ان کی عروق شعریہ کہلاتی ہیں [illegible]

کی خلاؤں سے خون کی فاضل رطوبتوں (لمف، طل) کو واپس لے جانے والی نالیاں کس طرح شروع ہوتی ہیں، لکھتے ہیں:

The Lymphatics have varied modes of origin :—
(1) in Plexuses or networks of capillaries;
(2) in Lacunae in connective tissues;
(3) in Lymph Spaces or Cavities.

ترجمہ :- "عروقِ جاذبہ رطبے کئی مختلف طریقے سے شروع ہوا کرتی ہیں:
(۱) ضفیرہ، یا شبکہ، یعنے جال کی صورت میں، جو ان عروق کی ابتدائی شاخوں (عروق شعریہ) سے بنتا ہے۔
(۲) خَلَل (ج: خِلال)، یعنی شگافوں اور رخنوں کی صورت میں، جو اعضاء کی نسیج رباطی کے اندر پائے جاتے ہیں۔
(۳) اَخلیۂ طلیّہ، یا تجاویف طلیّہ (لمف اسپیسز، یا لمف کیوے ٹیز) کی صورت میں۔"

اس کے بعد ہنری ایشبی ان ہرسہ اقسام کی مزید وضاحت و تفصیل درج کرتے ہیں، جس کا خلاصہ یہ ہے کہ
"(۱) پہلی صورت (شبکہ: جال کی صورت) جلد کے نیچے، اور معدہ و امعاء کی غشاءِ بلغمی کے نیچے پائی جاتی ہے۔
(۲) شکلِ خلالی :- مختلف اعضاء کی نسیج رباطی کے اندر مختلف خلائیں، فضائیں، یا رخنے (اسپیسز، کلفٹس، یا، انٹرسٹائی سیز) پائے جاتے ہیں۔ جو عروق مائیہ جاذبہ کی ابتدائی شاخوں، عروق شعریہ، سے تعلّق رکھتے ہیں۔
(۳) اخلیہ طلیّہ، یا تجاویف طلیّہ (لمف اسپیسز، لمف کیوے ٹیز):-
بعض مقامات میں عروق جاذبہ فضاؤں (خلاؤں)، یا جیوب سے شروع ہوتی ہیں۔ یہ صورت مندرجۂ ذیل مقامات میں پائی جاتی ہے: جلد اور اغشیۂ مخاطیہ (موکس ممبرین) کے نیچے، دیافرغما، پھیپھڑے، اور جگر وغیرہ میں۔"

مذکورہ بالا تصریحات سے ظاہر ہے کہ اعضاء کے اندر مختلف قسم کے رخنے، خلائیں، فضائیں اور تجاویف پائے جاتے ہیں، جن کے اندر رطوبت طلیہ مترشح ہوا کرتی ہے۔ ڈاکٹری میں ان خلاؤں کے لئے متعدد اصطلاحات ہیں، مثلاً لمف اسپیس (فضاءِ طلّی)، لمف کیویٹی (تجویف طلّی)، کلیفٹ (رخنہ)، انٹرسٹائی سیز (خلل اعضاء؛ اعضاء کے شگاف) وغیرہ +

رطوبتِ طلیہ اور شیخ الرئیس

شیخ الرئیس نے بھی کلیاتِ قانون (بحث اخلاط) میں رطوباتِ بدن کی ایک خاص طرز سے تقسیم کی ہے، جہاں رطوبت طلیّہ کا بھی ذکر ہے۔ اپنی اس تقسیم میں شیخ موصوف نے جو ترتیب قائم کی ہے۔ اس کے لحاظ سے رطوبت طلیہ دوسری رطوبت ہے اور پہلی رطوبت وہ ہے، جو اعضاء کی باریک باریک عروق (عروق صغار ساقیہ) کے سروں کے تجاویف کے اندر پائی جاتی ہو۔

اسے کسی دوسرے موقعہ پر آئندہ بتاؤں گا کہ شیخ الرئیس کے مقابلہ میں ابوسہل مسیحی کا بیان اور رطوبات بدن کی تقسیم پاک صاف ستھری، اور واضح ہے جس کا سمجھنا اور سمجھانا زیادہ دُشوار نہیں۔ بہرحال اس وقت تو مجھے محض رطوبت طلیہ کے متعلق شیخ کی تصریح پیش کرنی ہے، جو اس قسم کے سُقم سے قطعاً بری ہے؛ اس بحث نہیں کہ اُسے دوسرے درجہ پر کس وجہ سے رکھا گیا ہے، اور کیا اس کا یہی درجہ ہے، یا نہیں ——— فرماتے ہیں:

رطوبت طلیہ	والثانية المرطوبة التي هي	(۲) رطوبت طلیّہ

[illegible] الطّلّ، [illegible] رمن، طلال، کی طرح اعضائے اصلیہ اور ان [illegible]
وهي مُسْتَعِدَّة لأن تستحيل غذاءً، اذا فقد البدن الغذاء، ولأن تبلّ الاعضاء، اذا جففها سببٌ من حركةٍ عنيفةٍ او غيرها +

کے اندر پھیلی ہوئی ہوتی ہے۔ یہ رطوبت اس مقصد کے لئے آمادہ رہتی ہے کہ جب ان سے غذا کھو جائے (یا کم ہو جائے) تو یہ غذا بن جائے؛ اس مقصد کے لئے بھی تیار رہتی ہے کہ جب شدّتِ حرکت یا کسی سبب اعضا میں خشکی غالب ہو جائے، تو یہ شبنمی رطوبت انہیں تر کر دیا کرے۔

شیخ کے مذکورہ بالا قول کے نقل کرنے سے چند مقاصد وابستہ ہیں:

اوّل: ڈاکٹری اصطلاح لِمف کے مقابلہ میں، مترادف کے طور پر ہر جگہ رطوبت طَلّیَّہ، طَلّ، طلال، اور شبنمی رطوبت جیسے الفاظ کا میں نے استعمال کیا ہے۔ ممکن ہے بعض واہمین، ومشککین پیچ وتاب کھائیں، اور اس ترجمہ کی صحت انہیں خلجان ہو۔ چونکہ شیخ نے یہاں طَلّ (شبنم) کا لفظ استعمال کیا ہے، اور اس رطوبت کو جو اعضا کے رخنوں اور فضاؤں کے اندر ہوئی ہوتی ہے، شبنم کی بوندوں سے تشبیہ دی ہے۔ اس صراحت سے مذکورہ بالا مغالطہ یکسر کافور ہو جاتا ہے۔

دوم: شیخ کا یہ قول کھلے لفظوں میں اعلان کر رہا ہے کہ رطوبت طلّیہ اعضا کی قریب ترین، اور صالح ترین غذا ہے، ہضوم کے بہت سے مراحل طے کرنے کے بعد اس درجہ کو پہونچتی ہے، اس سے پہلے وہ عروق کے اندر بند ہوتی ہے، پھر باہر آ کر شبنم کی ننھی ننھی بوندوں کی طرح اعضا میں بکھر جاتی ہے جس سے اعضا سیراب ہوا کرتے ہیں۔ اس سیرابی سے دو فوائد حاصل ہوتے ہیں: تغذیہ۔ ترطیب: اس رطوبت سے اعضا کا تر ہو جانا (اور خشکی کا زائل ہو جانا) ایک بدیہی صداقت ہے۔ رہا تغذیہ یعنی اس سے اعضا کے جوہر میں غذا کا پہونچنا، تو یہ بھی فریقین کا مسلّمہ مسئلہ ہے، جیسا کہ **فاضل ہیلی برٹن** کے قول میں ایماء موجود جس میں بتایا گیا ہے کہ یہ خون سے زیادہ اہم رطوبت ہے، اور اس نے ہضم واستحالہ کے اتنے مدارج طے کئے ہیں کہ یہ، خون کی نسبت، عضو کے استحالات سے قریب تر ہو جاتی ہے۔

اگر اس کے بعد آپ مزید صراحت چاہتے ہوں، تو **ایشبی** کا مختصر حوالہ اعتماد پیدا کرنے کیلئے کافی ثابت

The plasma exudes from the capillary blood-vessels to supply the tissues with materials for their nutrition. (Notes on Physiology-Henry Ashby)

ترجمہ: "پلازما (خون کا جوہرِ سیّال، سائل دموی) عروق شعریہ سے باہر کی طرف مترشح ہوا کرتا ہے تاکہ وہ اعضا کی ساختوں (منسوجات) کو سامانِ غذائی مہیا کرے" (ایشبی، نوٹس آن فزیالوجی)

خاتمۂ کلام یہ ہیں طب قدیم کے چند مسلّمات اور علم الاخلاط کے دیرینہ معلومات، جو اس ماہ قلیل ترین فرصت میں مرتّب کئے گئے ہیں۔ مخالفین کو چاہیئے کہ وہ تھوڑا تھوڑا ان مسائل قدیمہ کو کان کھول کر سنتے جائیں، اور تردید وانکار کے لئے اپنے دماغ کو آہستہ آہستہ، باقساط، تیار کرتے رہیں۔ دیکھیں اُن کے موجودہ آلات ان مسائل کی تردید پر قادر ہوتے ہیں، یا اُن کی تمنائیں دل ہی دل میں مدفون ہو جاتی ہیں۔

علم الاخلاط کا جو بیان اب تک پیش کیا گیا ہے وہ ابھی ابتدائی منزل میں ہے۔ اس کے آگے بہت سے منازل باقی ہیں جن کا کوئی محدود اندازہ اس وقت قائم نہیں کیا جا سکتا۔ توفیق ربانی شامل حال رہی تو اسی طرح قارئین منزل بمنزل صعود کرتے چلے جائیں گے +

کیا کتابی دق عملی دنیا میں واقعتاً موجود نہیں ہے؟

از جناب حکیم و ڈاکٹر محمد عالم صاحب قریشی کوئٹہ

حضرت شفاء الملک حکیم مولوی رشید احمد خاں صاحب سیکرٹری اجمل طبیہ کالج بمبئی کا ایک مضمون نومبر ۱۹۳۸ء کے "ہمدرد صحت" میں شائع ہوا ہے جس میں میرے اس مضمون کا جواب دیا گیا ہے جو ستمبر ۱۹۳۸ء کے پرچہ میں چھپا ہے۔ شفاء الملک صاحب کا اس سے پہلے ایک مضمون اگست ۱۹۳۸ء کے ہمدرد صحت میں شائع ہوا تھا جس مضمون پر میں نے تنقید کی تھی شفاء الملک صاحب کا خیال ہے کہ میں نے ان کے مضمون پر اس طرح تنقید کی ہے کہ اپنے دلائل سے ان کے نظریہ کو ثابت کر دیا ہے۔ نیز میں نے ان کے مضمون کو غور سے دیکھنے کی زحمت گوارا نہ کی۔ اسی وجہ سے غلط فہمی میں پڑ گیا اور فضول کاغذ سیاہ کیا۔ شفاء الملک صاحب کی ان شکایات کا جواب میرے پاس یہی ہے کہ میں نے ان کے مضمون کو غور سے دیکھکر تنقید کی ہے اور میں غلط فہمی میں نہیں پڑا اور فضول مضمون نہیں لکھا بلکہ ان کی چند غلط فہمیوں کو دور کرنے کے لئے قلم اٹھایا میرے اس دعوے کی تصدیق فنی علما اچھی طرح کر سکتے ہیں۔ اگر واقعی میں نے اپنے دلائل سے شفاء الملک صاحب کے نظریہ کو ثابت کر دیا ہے تو محترم موصوف کو یہ ثابت کرنا چاہیے تھا کہ میرے دلائل سے ان کا نظریہ اس طرح ثابت ہو جاتا ہے لیکن ایسا نہیں کیا گیا آج کی صحبت میں میں خود دوبارہ یہ ثابت کر دیتا ہوں۔ میں نے اپنے مضمون میں شفاء الملک صاحب موصوف کی بہت سی غلط فہمیوں کو ظاہر کیا ہے لیکن تفصیل حاصل کے خیال سے ہر گز رکرتا ہوں اور غیر ضروری و غیر متعلق باتوں سے احتراز کر کے ضروری مباحث میں پڑتا ہوں

واللہ الموفق لی فانہ نعم الوکیل۔

نومبر ۱۹۳۸ء کے "ہمدرد صحت" میں شفاء الملک صاحب نے فرمایا ہے ۔۔

"(۱) کتابی دق سے میری مراد یہ ہرگز نہ تھی کہ دق کے متعلق کتابوں میں جو کچھ مذکور ہے وہ سب غلط ہے بلکہ کتابی دق سے وہ مفہوم مراد ہے جو عام طور پر درسی کتابوں میں دق کے متعلق پڑھایا اور سکھایا جاتا ہے اور جو جمہور اطباء کا عقیدہ ہے یعنی دق اس حرارت ساذجہ کا نام ہے جو اعضائے اصلیہ کے ساتھ بطور تشبث اولی کے متشبث ہو۔ یہ چیز ہے جس کو میں کتابی دق کہتا ہوں اور یہی چیز ہے جو تمام دنیا کے اطبا کا مسلک رہا ہے اور ہے اور یہی چیز ہے جس کا وجود واقعتاً دنیا میں موجود نہیں۔ اس لئے کہ یہ حرارت ساذجہ اس وقت تک اعضائے اصلیہ کے ساتھ بطور تشبث اولی کے متشبث نہیں ہو سکتی جب تک کہ رطوبات خلطیہ کو پہلے فنا نہ کر دیا گیا ہو۔ ظاہر ہے کہ دق کا مریض جب قریب الختم ہوتا ہے تو رطوبات خلطیہ اس وقت بھی موجود ہوتی ہیں۔ جمہور اطبا اس بات پر متفق ہیں کہ اشرف رطوبات پر اخس رطوبات کو فدا کر دیا جاتا ہے طبیعت اشرف رطوبات کی حفاظت کرتی ہے تو پھر رطوبات خلطیہ، رطوبات قریبۃ العہد بالانعقاد اور رطوبات شبنمیہ کا بطل کی موجودگی میں اعضائے اصلیہ کے ساتھ حرارت کا تشبث بطور تشبث اولی کے کیونکر ممکن ہے؟"

جناب شفاء الملک صاحب کی اس تحریر سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ حرارت ساذجہ اس وقت تک اعضائے اصلیہ کے ساتھ بطور تشبث اولی کے متشبث نہیں ہو سکتی جب تک کہ رطوبات خلطیہ کو پہلے فنا نہ کر دیا گیا ہو میں حیران ہوں کہ شفاء الملک صاحب نے جمہور اطباء کے اس عقیدہ سے کہ دق اس حرارت ساذجہ کا نام ہے جو اعضائے اصلیہ کے ساتھ بطور تشبث اولی کے متشبث ہو۔ یہ کیونکر سمجھا کہ حرارت ساذجہ اس وقت تک اعضائے اصلیہ کے ساتھ بطور تشبث اولی کے متشبث نہیں ہو سکتی جب تک کہ رطوبات خلطیہ کو پہلے فنا نہ کر دیا گیا ہو۔ اس کی کوئی دلیل موصوف نے پیش نہیں فرمائی۔ شرح اسباب والعلامات میں لکھا ہے وامّا حمّی الدق فھی ان تتشبث الحرارۃ الخارجۃ عن الطبع وھی الحرارۃ الغریبۃ بالاعضاء الاصلیۃ خصوصاً القلب...... حتّٰی تفنی رطوبات البدن۔

صاحب "میزان الطب" فرماتے ہیں "در حمّی دق ودے آنست کہ حرارت غریبہ بہ اعضائے اصلی خصوص بہ دل آویزد و رطوبات طبیعی بدن را شروع در فنا نماید" ان دونوں حوالوں سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ رطوبات خلطیہ کے فنا ہونے سے پہلے حرارت ساذجہ اعضائے اصلیہ کے ساتھ تشبث ہوتا ہے پھر رطوبات بدنیہ طبیعیہ تحلیل ہونی شروع ہوتی ہیں لیکن آپ کے خیال میں

... اصلیہ کے ساتھ تشبث نہیں ... ان دونوں خیالات میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔

آپ کو سب سے پہلے جمہور اطبا کے اقوال سے یہ ثابت کرنا چاہیئے کہ "جب تک رطوبات غریزیہ فنا نہیں ہوتیں حرارت ساذجہ کا تشبث اعضاء اصلیہ کے ساتھ نہیں ہوتا" اگر آپ یہ ثابت نہ فرما سکے تو جمہور اطباء کے عقیدہ کو غلط کہنے اور کتابی دق کے وجود سے انکار کرنے کا آپ کو ہرگز مجاز نہ ہوگا۔ فَھِم وتدبر۔ اس کے علاوہ اگر جناب کا یہ بھی خیال ہو کہ اعضائے اصلیہ کے ساتھ حرارت کا تشبث اوّلی جمہور اطباء کا عقیدہ ہے جیسا کہ آپ کی تحریر کی آخر سطروں سے ظاہر ہو رہا ہے تو شیخ علیہ الرحمۃ کی اس عبارت کو غور سے مطالعہ فرمایئے "وربما ان یعرض الدق ابتداءً فیکون الاعضاء الاصلیۃ قد اشتعلۃ ولم یشتعل خلطٌ ولا روحٌ قبل ذالک بل یجب ان تسخن تلک اولاً ثم سلی مر الایام یسخن الاعضاء الاصلیۃ اللّٰھم الا ان یعرض سببٌ قویٌ جدًا"

پھر ملاحظہ فرمایئے آپ نے فرمایا ہے "طبیعت اشرف رطوبات کی حفاظت کرتی ہے تو پھر رطوبات طلیہ۔ رطوبات قریبۃ العہد بالانعقاد اور رطوبات مشبوۃ کی موجودگی میں اعضائے اصلیہ کے ساتھ حرارت کا تشبث بطور تشبث اوّلی کے کیونکر ممکن ہے؟" اس سوال کا جواب شیخ علیہ الرحمۃ کے مندرجہ بالا قول میں ہے۔ اگر نہیں ہے تو اپنی اس تحریر کی توضیح فرمایئے۔

آگے چلکر شفاء الملک صاحب نے فرمایا ہے۔

"میں بھی اس بات کا قائل ہوں کہ بہت سے اورام منجر بہ دق ہوتے ہیں، بہت سے حمیات منجر بہ دق ہوتے ہیں مگر اس کے ساتھ ہی میں یہ بھی کہتا ہوں کہ دق خواہ اوّلاً پیدا ہوئی ہو یا دوسرے امراض دق کی طرف منجر ہوئے ہوں دونوں صورتوں میں دق حرارت ساذجہ نہیں ہوتی بلکہ ایک مخصوص ورمی حرارت ہوتی ہے اس کی بنیاد میں اورام ہوتے ہیں اور ان اورام کا مادّہ سوداوی ہوتا ہے۔ کیا حکیم صاحب دق کا کوئی ایسا مریض پیش کر سکتے ہیں جس میں دق موجود ہو اور اس کے بدن کے کسی حصہ میں تورم نہ ہو؟"

شفاء الملک صاحب نے فرمایا ہے کہ بہت سے حمیات منجر بہ دق ہوتے ہیں۔ میں پوچھتا ہوں بہت سے حمیات سے آپ کی مراد کیا ہے؟ یقینی طور پر بہت سے حمیات میں سے کوئی ایک حمّےٰ بھی ایسا نہ ہوگا جو حمّیٰ ورمی نہ ہو تو جناب والا! آپ کے خیال شریف میں غیر ورمی حمّیٰ بھی اگر منجر بہ دق ہوتا ہے تو پھر حرارت ساذجہ سے انکار کر کے مخصوص ورمی حرارت پر کیوں اصرار ہے؟ ذرا اس کی تشریح فرمایئے اور یہ بھی لکھیئے کہ "دق خواہ اوّلاً پیدا ہوئی ہو" کا کیا مطلب ہے؟ (۱) دق حرارت ساذجہ نہیں ہوتی (۲) مخصوص ورمی (یعنی مادّی) حرارت ہوتی ہے (۳) اس کی بنیاد میں اورام ہوتے ہیں اور ان اورام کا مادّہ سوداوی ہوتا ہے۔ اپنے ان سب دعاوی کے دلائل و براہین پیش فرمایئے اور یہ بھی تحریر فرمایئے کہ جب دق ورمی حرارت ہوتی ہے اور اس کی بنیاد میں اورام ہوتے ہیں اور ان اورام کا مادّہ سوداوی ہوتا ہے تو آخر خلط سوداکی کیا کیا علامتیں دق کے مریض میں آپ نے ملاحظہ فرمائی ہیں۔ کیونکہ جب دق کی حرارت آپ کے خیال شریف میں ساذج نہیں بلکہ مادّی یعنی سوداوی ہوتی ہے تو جس طرح سے کہ ہر خلط کی مخصوص علامات ہوتی ہیں اسی طرح مادّہ سوداکی علامات مرض دق میں موجود ہونی چاہئیں۔ از راہ کرم ذرا تفصیل سے تحریر فرمائینگا تاکہ مجھے بخوبی تسکین و تشفی ہو جائے۔

مجھ سے آپ پوچھتے ہیں کہ کیا کوئی ایسا مریض پیش کیا جا سکتا ہے "جس میں دق موجود ہو اور اس کے بدن کے کسی حصہ میں تورم نہ ہو؟" اس کے جواب میں میں آپ سے نہایت تعجب کے ساتھ یہ سوال کرنے کی جرات کرتا ہوں کہ کیا دق کے ہر مریض میں اس کے بدن کے کسی حصہ میں ورم آپ نے ملاحظہ فرمایا ہے؟ معاف فرمائیگا، جناب کا یہ ایسا دعوےٰ ہے جو سراسر مشاہدہ کے خلاف ہے میں یہ عرض کرنے کی جرات کرتا ہوں کہ دق کا ایسا مریض میں آپ کو دکھا سکتا ہوں جس کے بدن کے کسی حصہ میں ورم نہ ہو اور ہندستان کے نامی گرامی اطباء سے بھی اسے دق کا مریض کہلوا دے سکتا ہوں۔ مگر پہلے ایک مرتبہ اور جناب والا اپنے اس دعوے کا اعادہ فرمائیں کہ "دق کے ہر مریض کے بدن کے کسی نہ کسی حصہ میں ورم کا ہونا ضروری ہے"۔

ستمبر ۱۹۳۵ء کے مضمون میں میں نے شفاء الملک صاحب سے یہ درخواست کی تھی کہ ان مصفّی خون ادویہ کا نام بتائیں جو قلت تبرید و ترطیب و تسکین سے خالی ہوں کیونکہ آپ نے اگست ۱۹۳۵ء کے مضمون میں فرمایا تھا کہ "میں نے بارہا مشاہدہ کیا ہے کہ دق کی حالت میں اگر مبردات و مفرحات اور مرطبات کا کثرت سے استعمال کیا گیا تو اتنا فائدہ نہیں ہوا جتنا کہ مصفیات سے ہمیں

ن کا جواب دیا تھا کہ چونکہ اکثر مصفیات میں تبرید و تفریح اور ترطیب الی شان بھی پائی جاتی ہے اس لئے

دق میں اس لئے آپ نے مصفیات سے فائدہ ہوتے مشاہدہ فرمایا ہوگا۔ اس کے جواب میں جناب شفاء الملک صاحب نے

تجربہ میں سادھو کا نسخہ پیش کرکے میرے علاوہ جمہور اطباء کے عقیدہ کی بھی تردید کرنی چاہی ہے۔ شفاء الملک صاحب سے میں یہ

دریافت کرتا ہوں کہ "مصفیات" سے مراد کیا یہی سادھو والا نسخہ ہے جس کے استعمال سے زیادہ فائدہ ہوتے جناب نے مشاہدہ فرمایا

ہے یا اور دوسرے نسخے ہیں جنہیں جناب دق کے مریضوں پر استعمال فرماتے ہیں اور جو تبرید و ترطیب سے یکسر خالی ہیں؟ نیز یہ بھی

تحریر فرمائیے کہ کیا تبرید و ترطیب کے بغیر دق کا مریض تندرست ہو سکتا ہے۔ آپ نے تحریر فرمایا ہے کہ "علاوہ ازیں میں اس مرض میں

زنجبیل مربی سونے کے ساتھ ایک خاص صورت سے استعمال کراتا ہوں یہ چیز دق کے مریضوں کے ابتدائی دور میں بالکل قطعی اور

یقینی طور پر شفابخش ہے"۔ شفاء الملک صاحب سے التجا ہے کہ از راہ کرم یہ تحریر فرمائیں کہ وہ خاص صورت کیا ہے جس میں استعمال

کرا کر قطعی اور یقینی طور پر شفا حاصل کی جاتی ہے۔

اب میں رخصت ہونے کی اجازت چاہتا ہوں اور جناب شفاء الملک صاحب سے یہ عرض کرتا ہوں کہ نیک نیتی کے ساتھ

تو د سمجھنے کے لئے میں نے یہ مضمون حوالہ قلم کیا ہے اس لئے ملتجی ہوں کہ میرے تمام سوالات کا تشفی بخش جواب شائع کرا کر مجھے شکر گزار

فرمائیں۔ والسلام مع الاکرام۔



باب الصحت

ڈاکٹر عابد سلیم کی تیسری تقریر

(بسلسلہ ماہ اگست ۱۹۳۰ء)

از فاضل ادیب حکیم مولانا محمد یوسف صاحب نیر، اورنگ آبادی

پیاری بہنو! میں پہلے ایک سچی خوشی کی پیش گوئی کرتا ہوں کہ شافیٔ مطلق کی بندہ نوازیوں کا مظاہرہ نسیمہ کی صحت کے متعلق شروع ہوگیا ہے۔ اور اُمید کی تاب ناک کرن اُن کے بشرہ پر جھلکنے لگی ہے۔ صاف آب وہوا کے انتظام، کھلے مقاموں میں چلنے پھرتے اور رہنے سہنے کے بندوبست اور حفظانِ صحت کے اصول عامہ کی پابندی نے چند ہی دن میں نسیمہ کے کملائے ہوئے چہرے پر بہار کے پھول کی شگفتگی پیدا ہو چلی ہے، اور اب ہم کو یقین کر لینا چاہیئے کہ زیادہ صاف بلند اور مخصوص مقامات پر چند مہینے گذارنے کے بعد نسیمہ خود ان فرائض کو انجام دینے میں پورا حصہ لے سکے گی جو عارضی طور پر میرے سر تھوپے گئے ہیں۔ مختصر یہ کہ وہ وقت دُور نہیں معلوم ہوتا، جب ہم ایک دوسرے کو پُرخلوص "مبارک باد" کے ہدیے پیش کر سکیں گے۔

پیاری بہنو! جراثیم کے وجود کی حقیقت سے میں تمہیں کم وبیش روشناس کرا چکا ہوں۔ اب کچھ باتیں اصول موضوعہ اور علوم متعارفہ کے طور پر بتانی ضروری ہیں، ذرا کان دھر کر سنیئے گا۔

جراثیم خوردبین سے نظر آتے ہیں۔ اُن کی ہر ایک خاص نسل ایک دوسرے سے ممتاز ہوتی ہے، ہر گروہ کا جرثومہ الگ الگ پہچانا جا سکتا ہے وہ اپنی نوعیت کے لحاظ سے خاص خاص رنگوں کا اثر قبول کر لیتے ہیں۔ نباتی اور حیوانی عفونت پذیر غذائیں اُن کی خوراک ہیں۔ ان کے لشکر کے لشکر اپنی خوراک کی تلاش میں ہر جگہ بکثرت موجود رہتے ہیں یا رہ سکتے ہیں۔ زمین، ہوا، پانی، دھول، جسم، اور جلد جہاں بھی ڈھونڈیئے گا۔ یہ دُم دُم چھلا بنا ہوا ملے گا، پھر مکان لباس اور برتن وغیرہ ان سے کہاں اور کیوں کر بچ سکتے ہیں۔ دودھ کا کھٹا ہو جانا، پنیر بن جانا، گوشت وغیرہ کا سڑ جانا، اور خام چاشنی یا غذا کا متعفن ہو جانا انہی ننھے بزرگوں کی کرامات کا ظہور سمجھنا چاہیئے۔

پیاری بہنو! آپ کو یہ سن کر تعجب ہوگا کہ ہمارے منہ میں اور ہماری آنتوں وغیرہ میں بھی بعض خاص جراثیم رہتے سہتے اور رنگ رلیاں مناتے ہیں۔ یہ ضرر تو نہیں پہونچاتے بلکہ اکثر مفید ہوتے ہیں۔ لیکن بعض ان میں سے ایسے بھی ہیں جو موقع پا کر شیطانی لباس پہن لیتے ہیں، اور ضرر رساں ہو کر یکایک حملہ کر بیٹھتے ہیں۔ مختصر یہ کہ ایک ناچیز حقیر اور ادنیٰ ترین مخلوق ہر وقت ایک اشرف و اعلیٰ اور برتر و اکمل مخلوق کی گھات میں لگی رہتی ہے اور وقت پر سانپ، نیولے، شیر بکری اور چوہے بلی کی عداوت سے کہیں زیادہ ہولناک دشمنی اور عداوت کا ثبوت دینے کو خم ٹھونک کر ڈٹ جاتی ہے۔ یا یوں سمجھئے کہ جسم انسانی اگر ایک قلعہ بھی ہے تو اُسکے مختلف دروازوں سے اُسکے توڑنے، اُڑانے اور پاش پاش کر دینے کا عزم بالجزم ہر وقت اس کا نصب العین ہے۔ کیا آپ نے کبھی مشاہدہ نہیں فرمایا کہ بعض تیز رو اور خطرناک بیماریاں وبا کے نام سے آئیں اور آن کی آن میں چمن حیات کے کھیتوں، پودوں اور درختوں تک کو باد سموم کی طرح جلا کر خاکستر کر گئیں؟ ان کی شمشیر بے نیام سے معصوم بچے، بوڑھے، مرد وعورت امیر وغریب کوئی نہ بچ سکا۔ محلے اُجاڑ، گھر برباد اور شہر کے شہر ویرانے بن گئے اور ہماری جہالت نے اُسے خدا کے غضب سے تعبیر کیا۔

مجھے یقین ہے کہ مختلف اشارات میں مجھے اس امر کے یقین دلانے میں پوری کامیابی ہو چکی ہے کہ موت کے فرشتوں کا سالار اعظم ان موذی جراثیم کا ہر ایک جرثومہ کالے ناگ سے زیادہ خطرناک ہے اور وہ جب کہیں آگھستا ہے تو صفوں کی صفوں کو اُلٹ کر ایک کہرام مچا دیتا ہے۔ کیا اتنا سمجھ لینے کے بعد افسوس نہ ہوگا کہ آج بھی ہم توہمات باطلہ سے کام لیں۔ اور وباؤں کو خدا کے غضب سے تعبیر کریں۔ یا یہ سمجھیں کہ دیوتا اور دیو ماں دنیا پر اپنا غصہ اُتار رہی ہیں یا دُم دار ستاروں کا عمل اور شہاب ثاقب کا اثر ہے اور وہ دنیا والوں سے ناحق برسر پرخاش ہیں۔

پیاری بہنو! نسیمہ جیسی سمجھدار اور فہم وفراست کی پتلی اپنے جاہل رشتہ داروں کے گھر چند روز مہمان رہ کر غفلت کا شکار ہونے کو تھی کہ [illegible] وحشت تھی۔ سادہ [illegible] تھا۔ اور آج بھی کہیں [illegible] کے [illegible]

... جہالت کی تاریکیوں میں ہونہار نوجوان یکے بعد دیگرے اس طرح سے شہر خموشاں کو سدھار گئے ... ان کا ... کے
... کا اثر ... ہستیاں ان بڑی بوڑھیوں کے دماغوں سے اب بھی نہیں نکلیں جو اس شاندار محل کے کونے کھدروں میں زندگی کے سانس لے رہی تھیں۔

کس قدر شرم اور رنج و افسوس کی بات ہے کہ ہم اپنے عزیزوں، بھائی بندوں، نونہالوں اور ماں باپوں کے گلوں پر تیز چھریاں چلتی دیکھیں اور ایک خاموش اور آنکھ سے اوجھل گروہ شیطانی کا کھوج لگا کر اس کو بیخ و بن سے اکھاڑ پھینکنے کا بندوبست نہ کریں۔ کیا ہماری جہالت اس وقت میں شرمناک ہونے کے علاوہ ہولناک نہیں ہے؟

عزیز بہنو! ان شاء اللہ تعالیٰ آپ کی نسیمہ چند مہینے بعد حفظانِ صحت کے ان ہی اصول پر آپ کی دلچسپ انجمنوں میں تقریریں کرے گی جن کے علم سے ہم اپنے خون آشام دشمنوں کا نام و نشان مٹانے میں بلا شبہ کامیاب ہو سکتے ہیں۔ بشرطیکہ ہمت اور سعی میں کچھ کسر ہی نہ رہ جائے۔

امراض متعدیہ (چھوت) یا ایک سے دوسرے پر اڑ کر لگنے والی بیماریوں کی تحقیقات اور علاج میں قدما کی کوششیں لاریب سپاس و منت اور شکر کے قابل ہیں لیکن سچ کہئے تو ابھی ایک صدی بھی نہیں گذری کہ اس تاریک اسٹیج سے آہستہ آہستہ پردہ اٹھنا شروع ہوا ہے اور جس کی حسرت میں بقراط، جالینوس اور ابن سینا جیسے نامور پیوند زمین ہو گئے اور ایک نامعلوم علم کی ان کے بعد بنیاد پڑی ہے جسے علم الجراثیم کہتے ہیں۔ اب جراثیم کا قلع قمع کرنے کی تدبیروں میں ہزاروں اربابِ علم اور ماہرینِ فن خوردبینوں پر جھکے ہوئے سرگرم تحقیق پائے جاتے ہیں۔ یہی کوششیں غالباً دھوکے کے نقاب کو چاک کر رہی ہیں اور نسل انسانی کو مصیبت اور بلا سے نجات دلوانے میں مسیحا نفسی کی اجارہ دار نہیں گی۔ ہم کو بھی آج دقیانوسی خیالات سے پیچھا چھڑا لینا مناسب معلوم ہوتا ہے۔

پیاری بہنو! آپ منتظر ہونگی کہ جراثیم کے طرزِ عمل اور جسم انسانی میں داخل ہو کر ان کے حسنِ سلوک کا تذکرہ کیوں اب تک میں نے نہیں کیا یاد رکھیئے وہ کسی نہ کسی راہ سے ہمارے خون میں اپنے زہریلے اثر چھوڑ کر ہر رگ و ریشہ کو مسموم اور بے جان کر دیتے ہیں جس سے نظامِ بدن تباہ ہونے لگتا ہے۔ افعال میں فتور شروع ہو جاتا ہے۔ اور ان زہروں سے آلاتِ ہضم معدہ اور آنتیں یا اعضاءِ رئیسہ دل و دماغ اور اعصاب متاثر ہو کر انسانی صحت ایک فتنۂ عظیم برپا کر دیتے ہیں۔

یہی وقت ہے کہ جب مدافعاتِ فطری میں ہیجان شروع ہونا چاہیئے۔ اس لئے جسیمۂ ابیض ان خوفناک جراثیم کو لقمۂ لذیذ بنا بنا کر ہضم اور فنا کرنے میں مصروف ہو جاتا ہے اور ایک جنگِ عظیم، جو شاید بحران کے نام سے مشہور ہے، جاری ہو جاتی ہے۔ بحران کا لفظ اس مقام پر کسی قدر بے محل ہوگا لیکن صحت و مرض کے مابین طبیعت کے ایک فیصلہ کن معرکے کا نام اگر بحران ہے تو جسیمہ ابیض کی معرکہ آرائی کو بحران کہنا ہرگز غیر موزوں نہ ہوگا۔ کیونکہ اس کا مشاہدہ خوردبینوں سے ہو رہا ہے۔ خیر یاد رکھیئے کہ جسیمۂ ابیض کے جانباز نڈر بہادر سپاہیوں کی طرح دشمنوں پر یورش کر کے مدافعتِ فطری کا فرض کامل طور پر ادا کرتے ہیں۔ اور اس مقابلہ کو کامیاب بنانے کے لئے زہروں کے خلاف ایسے بناتے اور خون میں شریک کرتے رہتے ہیں جن سے زہر کے اثرات زائل ہو کر مدافعت کی دنیا آباد ہو جاتی ہے۔ پیاری بہنو! مدافعاتِ طبیعیہ کے راز کا جب سے انکشاف ہوا ہے، حکیم مطلق کی حکمتِ بالغہ کے پُر اسرار دفینے انسان کی دسترس میں آگئے ہیں۔ ہم یہ دیکھ کر ششدر اور حیران رہ جاتے ہیں کہ مدافعاتِ طبیعیہ کے تریاق کا مشاہدہ اور جسیمۂ ابیض کے عمل صالح کا معائنہ کر کے مدافعاتِ طبیعیہ کے اصول پیدا ہو گئے۔ جن کی وجہ سے حفظانِ صحت میں ایک انقلابِ عظیم رونما ہو گیا ہے۔ اور اب وباؤں پر قابو پانے اور ان کے حملوں سے بچے رہنے کے متعلق تجارب اور تدابیر کی تلواریں خوفناک دشمن کی کانٹ چھانٹ میں میانوں سے نکل پڑی ہیں۔

اگر آج ہم یورپ کے کسی بڑے معمل میں جا کر دیکھیں تو بے شمار ماہرانِ فن کو خوردبین پر جھکا ہوا پائیں گے۔ جو ہولناک جراثیم کی نسلوں، اعمال اور حالات کا کھوج لگانے میں انہماک رکھتے ہیں جن سے جراثیم کے جرارِ لشکروں کا قلع قمع ہوتا ہے۔

پیاری بہنو! آجکل انجکشن کا لفظ عام ہو گیا ہے۔ اسی پچکاری کے ذریعہ سے تریاق کو بدن میں پہونچایا جاتا ہے جس سے جسم کا وزن طاقت ور ہو کر مدافعاتِ طبیعیہ کے جوش و خروش کو بڑھا دیتا ہے اور ایسے مؤثر تریاقات ہر رگ و ریشے کو لبریز کر دیتا ہے جو زہر کے اثر سے جسم کو متاثر نہیں ہونے دیتا۔

اس وقت ایک ضروری سوال ہمارے سامنے ہے کہ یہ مدافعت مستقل اور دائمی ہے یا نہیں؟ آئے دن کا تجربہ ہمیں ... ...

... [illegible]

[illegible] ... بلغم کا قیام، سردی اور کمزوری، جذبات ... [illegible]

بدل زبان کا زیاں، المختصر بیماری کی روک نے والی قوتیں یعنی طبعی یا طبی مدافعتوں کو مضمحل کردینے والے اسباب نے مستقل اور دائمی حیات کے وجود کو ناممکن کردیا ہے، خصوصاً جب کہ مصنوعی تریاقوں کی طاقت اور قوت بھی مستقل اور دائمی نہیں ہوتی۔ بلکہ خارجی اور داخلی صورتوں میں ہر تریاق کی طاقت عارضی ہے۔

پیاری بہنو! یہ بات تو ذہن نشین ہوچکی ہے کہ طبیعت ہمیشہ اپنی جدوجہد جاری رکھتی ہے "الطبیعۃ مدبرۃ فی بدن الانسان" اور "الطبیب خادم الطبیعۃ" اسی قانون کا نام مدافعت طبعی ہے اور مدافعت طبی کا اختراع اسی اصولِ طبیعت سے اخذ کیا گیا ہے۔ اسلئے یاد رکھیئے کہ مدافعات کو مستقل اور دائمی بنانے کے لئے حفظان صحت کے اصول کی پوری پابندی کرنی ضروری ہے اور اُن کو قوی، طاقت ور اور مضبوط بنانے کے لئے اصول بقائے صحت کا زاویۂ خیال کبھی بھلانا نہ چاہیئے۔

چھوت کی بیماریوں میں ایک چیز اور بھی واجب العمل ہے کہ مریض اگر چنگا بھی ہوجائے تب بھی عزیزوں، دوستوں اور خصوصاً تیمارداروں کے لئے اس کی مصاحبت خطرناک ضرور ہے۔ بیمار کے مختلف مخارج سے جراثیم اور ان کے زہر نکلتے اور منتشر ہوتے رہتے ہیں۔ تھوک، ناک کی رطوبت، پسینہ، پیشاب، پاخانہ، لباس اور مسکن وغیرہ سب ہی میں یہ زہر آلود مادہ ہوتا ہے جو تندرستوں پر حملہ آور ہونے اور بلائے جان بننے کی وہی طاقتیں رکھتا ہے جن سے اپنے شکار کو پچھاڑنے میں کامیاب ہوا تھا۔ اس لئے ہمارا فرض اولین ہونا چاہیئے کہ قاتل جراثیم دواؤں سے ان سب کو پاک کرتے رہا کریں اور جب تک کہ مادہ عدوی یا ایک سے دوسرے پر جھپٹ پڑنے کا مادہ باقی ہے اس وقت تک بیماروں اور تندرستوں وغیرہ کے لئے اس احتیاط کو مقدم اور ضروری سمجھیں۔ کیونکہ قانون حفظان صحت نے حاملین مرض سے بچنے بچانے کا ایسا اٹل حکم صادر کیا ہے جس کی خلاف ورزی کو پیام موت تصور کرنا چاہیئے۔

آپ کو اس سے بھی واقف رہنا چاہیئے کہ جراثیم کا عمل انسانوں پر کبھی بالواسطہ بھی ہوتا ہے۔ بعض کیڑے بھی ایسے ہیں جو عملاً جراثیم کو پھیلانے میں مددگار ہوتے ہیں۔ ان موذیوں کی عادات اور خواص و عادت کی طرف بھی توجہ کا مبذول کرنا ضروری ہے۔ ہمارے گرد مکھیوں کے بھن بھنانے اور جراثیم آلودہ اسلحہ کو خوانِ نعمت یا غریبوں کی خشک روٹی میں ملانے کا سماں کس نے نہیں دیکھا؟ مچھروں کے گانے، ناچنے، اور خون چوس کر جسم میں زہر پہونچانے سے کون ناواقف ہے۔ پسو، جوئیں، کھٹمل، چیونٹیاں اور چھپکلیاں غرض حشرات الارض کی کروڑہا اجناس اور اقسام میں جو ایذا رساں ہیں ان سب کے حالات سے واقفیت پیدا کرانے کا آغاز عن قریب نسیمہ سلمہا اپنی تقریروں سے کردے گی اور کیا عجب کہ اقصائے ہند کی مستورات اور مخدرات ان تقریروں سے اپنی معلومات کے وسیع کرنے میں دلچسپیوں کا خاص حصہ لیں۔ کیونکہ دہلی کا رسالہ ہمدرد صحت اُن پھیلانے میں ہر وقت ساعی ہے۔

پیاری بہنو! ان یقینی باتوں کو سمجھ لینے کے بعد آپ آسانی سے اس نتیجے پر پہونچ سکتی ہیں کہ زمانۂ سرایت میں آدمی کے جسم کے اندر اگر مدافعات طبی اس قدر بڑھا دیئے جائیں، جن سے مدافعات طبعی کو پوری مدد مل جائے اور جب علامات جراثیم ظاہر ہونے کا وقت آئے اور حملہ ہوچکا ہو، تو بلا شبہ خون پوری مدافعت کرکے دشمن کو مغلوب کردے گا۔ اور یاد رکھیئے کہ بیماری کبھی ظاہر نہ ہونے پائے گی۔

اس توضیح کے بعد مجھے معافی مانگنے کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ کیونکہ شاید میں اصل مدعا سے بہت دور ہٹ گیا ہوں۔ اور شاید بعض ان اصول کو بھی دُہرانا پڑا ہے جو علم الجراثیم کی حقیقتوں پر تبصرہ کرنے میں زیادہ صاف ہیں۔ اس کی وجہ ایک تو یہ ہے کہ اس جلسے میں ہماری بہت سی نیک دل اور ہمدرد انسان بہنیں آج ہی شریک ہوئی ہیں۔ اور دوسری وجہ یہ بھی ہوگی کہ ہمارے اصل مقصد پر بحث و تحقیق کی روشنی اس وقت تک نہیں پڑ سکتی جب تک کہ مسئلہ جراثیم کے اکثر پہلو ذہن نشین اور واضح نہ کردیئے جائیں۔

عصائے درقی (دق و سل کے جراثیم)، کے متعلق اشارات کرچکا ہوں کہ وہ خوردبینی ڈنڈے کی صورت میں ہوتے ہیں۔ طبی اصول پر کاشت کئے جاسکتے ہیں۔ عرصہ دراز تک اپنی سفا کانہ قابلیت اور حیات کو جسم سے باہر بھی باقی رکھ سکتے ہیں۔ مریض کے بلغم وغیرہ میں خشک ہوجانے کے بعد بھی وہ خاموش زندگی کا نمونہ پیش کرتے ہیں۔ انکی خاص خاص قسموں کی تلوین خاص خاص رنگوں سے کی جاسکتی ہے۔ بعض علمائے سائنس کا خیال ہے کہ حیات [illegible] کے صورت اعلیٰ شاید اس قدر فتنہ انگیز نہ تھے۔ اس ظالم نے ارتقائی منزلوں میں قدم رکھ کر ایک عالم کو بیمار ڈکرنا شروع کردیا ہے۔ اس لئے جستجو اور تحقیق کے علمبردار اسلاف کی حقیقتوں کی کھوج میں لگے ہوئے ہیں۔ یہ سب ہی مگر آج تک علماء سائنس کی کوششیں اس مسئلہ کو قابو میں نہیں [illegible] کے بیماروں کے چراغ تک ہاتھ نہیں پہنچ سکا ہے۔

[illegible] میں رہ جائیں گی کہ عصبیہ دِق جیسا کہ خود خاموش [illegible] شاہد ہے [illegible]
[illegible] کا حال نہ پوچھو۔ اس سے نوعِ انسانی میں فی صدی بچپتر کا بچنا تو مشکل ہی معلوم ہوتا ہے۔ اگر ہم تندرستوں کے خون وغیرہ کا بھی امتحان [illegible] ایسے کشتوں کی گھات میں ہیں۔ اس قاتل کے کفن دوز نظر آئیں گے۔ مگر کچھ تو مدافعاتِ فطری کو حکیمِ مطلق نے مخصوص طاقتیں عطا فرمائی ہیں اور کچھ استعداد اور خاصیتِ قبول بھی ایک چیز ہے جس طرح بہت سے امراض انسان کو گھیرتے ہیں اور جانور اُن سے محفوظ ہیں۔ یا بالعکس یہی حالت خود مختلف المزاج انسانوں میں بھی آپ کو مشاہدہ ہوگی۔ کتنے انسان ہیں جو طاعون، ہیضہ، دق، اور دوسرے امراضِ متعدیہ کے بیماروں کی تیمارداریاں کرتے ہیں۔ مصاحبت اور خلا ملا رکھتے ہیں۔ اور آس پاس سوتے جاگتے ہیں۔ ان پر کچھ بھی اثر نہیں ہوتا۔ اور بعض کو سایہ چھو جاتا ہے وہ لاکھ جان بچائیں بچنا مشکل ہو جاتا ہے۔ اور عروسِ مرگ کے ہمکنار ہونا ہی پڑتا ہے۔ مگر مرض کے قبول یا عدمِ قبول کی ایک خاص اور مہتم بالشان چیز ہے جس کو حملۂ مرض کے حالات میں مستثنیاتِ عامہ کے طور پر ملائے بغیر چارہ نہیں ہے۔ یہ بھی دیکھنے کی بات ہے [illegible] مر چکتے ہیں۔ اس لئے موت سے ڈرنے اور خوف کرنے والوں میں مرض کے قبول کی استعداد خصوصیت سے پیدا ہو جاتی ہے۔ "جو ڈرا سو مرا"

پیاری بہنو! یہ مانا کہ عصبیہ دِق دُنیا جہان کو اپنی چنگاریوں سے بھسم کر دینے کا بیڑا اٹھائے ہوئے ہے۔ لیکن خس و خاشاک اُنہی کو سمجھتا ہے جن میں مرض کے قبول کی صلاحیت موجود ہے یا بزدلی سے آمادہ مرض ہو گئے ہیں۔ یہ عصبیہ انسانوں پر کبھی تو غدد پر چھا پا مارتا ہے۔ اور کنٹھ مالا پیدا کر دیتا ہے کبھی آنتوں پر حملہ کرتا ہے اور نظامِ معوی کو تباہ کر ڈالتا ہے کبھی ہڈیوں کا اساس اکھاڑ پھینکنے در پے ہو جاتا ہے۔ غرض اتنے بہروپ بھرتا ہے کہ فہم و فراست کا ناطقہ بھی بند ہو جاتا ہے۔ مگر ان سب قسموں میں زیادہ مشہور اور خوفناک سل ریوی ہے جس کو پھیپھڑوں کی سل کہتے ہیں اور آخر کار دِق اسی کا ضمیمہ یا دُم چھلا بن جاتی ہے۔

سل کا جرثومہ جب نامعلوم طریقہ سے پھیپھڑے میں پہونچتا ہے تو پہلے وہاں غیر محسوس اُبھار سا پیدا کر دیتا ہے۔ اس کو ناقابلِ تشخیص پہلا درجہ سمجھیے رفتہ رفتہ یہی اُبھار ترحہ بننے لگتا ہے۔ اور اس پہلے درجہ میں کبھی زکام اور حلق میں تیز نزلے کے خفیف اثرات کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔ تاہم مریض اور طبیب دونوں اس منزل کو غافلانہ طے کر جاتے ہیں اور مرض درجہ دوئم کے کوچہ میں جا براجتا ہے۔

دوسرے درجے میں قرحہ خاصا زخم بن جاتا ہے اور دورانِ خون کو گندا کرنا شروع کر دیتا ہے جسم میں عام سمیت پھیلنے لگتی ہے اور مرض کو ایک عمومیت حاصل ہو جاتی ہے۔ اس مرحلہ میں مریض کو تو نڈھال ہونے کا موقع مل جاتا ہے۔ لیکن طبیب عموماً اندھیری کوٹھری میں نشانہ بازی کے ادعا سے بھول بھلیوں میں پھنسا رہتا ہے۔

تیسرے درجہ میں پھیپھڑے کی ساخت تباہ ہونے لگتی ہے بڑے بڑے زخم ہو کر بلغم میں گلے سڑے ٹکڑے نکلتے رہتے ہیں اور حرارت کا درجہ بھی اونچا ہو جاتا ہے۔ ان مریضوں کو رات بھر کی بےچینیوں کے بعد صبح کو نرم اور ہلکا پسینہ آتا ہے۔ مگر اس سے طبیعت زیادہ نڈھال ہو جاتی ہے۔ بالعموم بیمار کا جسم لازمی حرارت اور تپش سے سوزاں اور روح غمگین و لرزاں رہنے لگتی ہے۔ اور اس حالت میں حسرت ناک موت کا تصور پُر یاس حالت میں بیمار اور تیماردار دونوں کو بےچین اور بےقرار رکھتا ہے۔

مرض کی تشخیص اور درجات کی تعین میں بیچارے معالج کی لئے ٹھوکریں کھانے پر مجبور ہے۔ معمولی بخار ہی میں دیکھئے، اطبا اور ڈاکٹر کتنی لغزشیں کرتے ہیں۔ آلات اور سائنس تک حیرانیوں کے صحرائے بےکنار میں اٹکل پچو راستے اختیار کر لیتے ہیں اور یہ تماشے آئے دن ہوتے رہتے ہیں۔

محترم بہنو! تشخیص مرض کے باب میں یہ نادانیاں محض اسلئے شمعِ منزل نہیں بن سکتیں کہ اطبا اور ڈاکٹروں کا میل جول نہیں ہے۔ ایک دوسرے سے نفرت کرتا ہے اور ایک پر دوسرا جہالت کا الزام لگانے کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔ اگر آج دورِ حاضرہ معلومات اور اکتشافات میں اتحاد ہو جائے تو یقین ہے کہ تشخیص کی منزل ہفتخواں کے طے کرنے میں خود سہولتیں رہنمائے مقصد بن جائیں۔ مگر ہندوستان، افسوس! اس کا میوہ تو کھوٹ ہے۔

اس مختصر وقت کو کھینچ تان کر زیادہ بڑھانا دشوار ہے۔ اسلئے سل کے جراثیم کے مختلف مقامی اور غیر مقامی حملوں کی تفصیل دشوار ہو گئی ہے فی الحال اسی پر قناعت کیجئے اور سل ریوی کے علاج کی داستان میں چند جملے سن لیجئے۔

صدیاں گزر چکیں اور لاتعداد نفوسِ انسانی عروسِ اجل کے ہمکنار ہو چکے لیکن تشخیص اور علاج کے مراحل ابھی بہت کچھ طے کرنے باقی ہیں اطبائے یونان نے بھی پوری توجہ مبذول کی ہے اور شکر کرنا چاہیئے کہ اخلاط کے ہیر پھیر سے اس مرض کو آزاد کر کے ساقط ہی خیال کیا ہے لیکن [illegible] کے جو خزانے مخفی تھے اب نکل رہے ہیں۔ تاہم یونانیوں کا علاج اب بھی ہم سے کم درجہ نہیں رکھتا۔ اگر وہ اس وقت اپنے معالجات میں [illegible]

...معروف اور مفردات ... صحت کو سنبھالنے کے لئے کچھ کم تاثیر نہیں رکھتے۔

محترم بہنو! مصنف کی حیثیت کو اگر تارِ ریاب ... تو جان بچانے کا ثواب حاصل کرنے کی غرض و غایت اپنے اشارات میں سبق آموز ... ہر خود ... طریقہ علاج پر عمل کیا جائے اور غرور یا حقارت کے تیور سے کسی طریقہ علاج کو صحیح علم اور تجربہ حاصل کئے بغیر رد نہ کر دیا جائے۔

میں نے ڈاکٹری علاج اور یونانی علاج دونوں کے انداز میں جو ایک معتدل روش اختیار کی ہے۔ اس کو کسی وقت بسیط پیرائے میں پیش کروں گا ... نسیمہ سلجھانے کے لئے یہی میدان ہوگا جس میں عن قریب صحت کاملہ کو فتح اور مرض کو ان شاء اللہ شکست نصیب ہوگی۔

پیاری بہنو! بعض لوگ مضحکہ کرتے ہیں کہ میں یونانی علاج کا قائل ہوں لیکن اپنے ذاتی تجربوں کو کیوں کر ایک دھوکہ تصور کر لوں کہ بعض خاص ... ص بیماریوں میں یونانی طریقہ علاج اور ادویہ سے نمایاں فائدے حاصل ہوتے رہتے ہیں۔ ہاں دواؤں کے اجزا کو صحیح طور پر ملانے، نسخوں کے ... لمنے، اور قیمتوں میں احتیاط کرنے کا لحاظ دوا ساز اور دوا فروش نہیں رکھتے تھے۔ اس کمی کو پورا کرنے کے لئے خدا تعالیٰ نے ایک ایسے شخص کو پیدا ... دیا ہے جو حکیم بھی ہے اور حاجی بھی نوجوان اور مرد صالح بھی۔ نام کا بھی عبد الحمید ہے جس کے بشرے روشن سے ایمانداری کی جھلک نظر آتی ہے۔ ... ل کنواں دہلی میں ایک صاف ستھرا دواخانہ ہے جس کے در و دیوار سے یہ صدا آ رہی ہے۔

ہمارے اوج علم الادویہ کو چھو نہیں سکتے

وہ سیارے جنہیں اس دور میں ہو ناز یکتائی

ممکن ہے کہ کچھ شاعرانہ مبالغہ بھی اس شعر میں گھل مل گیا ہو مگر اس دواخانہ میں ایک خاص احتیاط نے یونانی دواؤں کو فخر و امتیاز کا ... قع تو ضرور حاصل کرا دیا ہے۔ میں سفارش کرتا ہوں کہ اس دواخانے کا نام آپ کبھی فراموش نہ کریں۔

پیاری بہنو! کل سویرے آپکی نسیمہ ہم لوگوں کے ساتھ تبدیل آب و ہوا کے لئے خوش فضا مقام پر جا رہی ہے۔ مل لیجئے اور دعا کیجئے کہ جو ... ض مجھ سے ادا کرایا گیا ہے، اس کو نسیمہ خود خیر و خوبی سے والپسی پر ادا کر سکے۔ اور اس مرض کے متعلق اس طرح علم جہاد بلند کیا جائے کہ ممالک متحدہ ... طرح اسے اپنے جنت نشان ملک سے بدر کرنے میں کامیابی کا سہرا ہمارے لئے طرۂ امتیاز ہو، اور دشمن کی زیاں کاریوں کا منہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے سرزمین ہند سے کالا کر دیا جائے۔

دِق و سِل کا عِلاج

از جناب حکیم حافظ مولوی محمد قسیم الدین صاحب کھاتولی

ہوا کا عِلاج

تازہ اور کشادہ ہوا

اس علاج کے خصوص فوائد یہ ہیں۔

(۱) بخار کو کم کرتی ہے۔ (۲) تغذیہ میں ترقی پیدا کرتی ہے۔ (۳) مجروح اور ماؤف اعضاء کو سکون ... بخشتی ہے۔ آفتاب عالمتاب کی براہ راست منتشر شعاعیں جسم کے نظام میں تحریک پیدا کرتی ہیں۔ یہ مناسب ہے کہ مریض کو سورج کی منتشر ... شعاعوں میں رکھا جائے۔ یہ شعاعیں اپنا اثر نظام جسم میں شعاع ماورا بنفشی کے اصول پر جسم کو نفع بخشتی ہیں۔ صبح اور دوپہر بعد کی دھوپ ... زیادہ بہت زیادہ تقسیمی شعاعیں (الٹراوایولیٹ ریز) رکھتی ہے۔ ان ہی مقاصد کے طلب اور حصول کے لئے صحت گاہوں کی طرف رجوع کیا جاتا ... چنانچہ ابتداء مرض میں تمام مریضوں کو تربیت اور علاج کی غرض سے صحت گاہ (سینے ٹوریم) میں جانے کا مشورہ دینا چاہئے اور سفر کے لئے ... روانہ ہونے سے پہلے مریض کو مکمل آرام و سکون بہم پہنچا کر بخار سے محفوظ کر دینا چاہئے۔ مریض کو صحت گاہ کا مشورہ دینے کے لئے مندرجہ ذیل ... ایام ...

(۱) صحت گاہ کا درجہ حرارت ایک سو ایک درجہ سے کم ہو۔ (۲) قے میں [illegible] سے کم ہوں۔ (۳) اسہال [illegible] [illegible] ست ہو۔ (۵) مریض بہت نحیف و لاغر نہ ہو۔ (۶) مرض کی رفتار نمایاں ترقی پذیر نہ ہو۔ (۷) مرض کم و بیش قابو میں آچکا ہو۔

مندرجہ ذیل مریضوں کو صحت گاہ کا مشورہ نہیں دینا چاہیئے

(۱) وہ مریض جو مرض کے انتہائی درجے کو پہنچ چکے ہوں

(۲) جن کو قے میں بار بار خون آتا رہتا ہو۔

(۳) ضغطہ دمویہ (بلڈ پریشر) زیادہ ہو اور اس کے ساتھ ہی نظام قلبی ضعیف ہو۔

(۴) نبض کی حرکتیں سَو سے زیادہ اور درجۂ حرارت ایک سو ایک درجہ (ف) سے زیادہ ہو۔

(۵) بیمار دُبلا اور کمزور ہو۔

(۶) بڈھا بیمار۔

(۷) وُہ مریض جن کو قلب، گردہ، حنجرہ یا آنتوں کی شکایتیں لاحق ہوں۔

صحت گاہ کے فوائد

تازہ اور صحت بخش ہوا۔ غذا کا بہترین انتظام۔ آرام و سکون۔ ورزش کے اصُول و قواعد۔ صفائی کا مکمل انتظام مستقل نگرانی۔ ماہرین فن کے طبی مشورے۔ کافی علاج۔ مریضوں کی تربیت و تعلیم جس سے کہ وُہ اس خوف ناک مرض کے حالات سے باخبر ہو کر دُوسروں کو تعدیہ سے بچانے کی کوشش کرتے ہیں۔

صحت گاہ میں کب تک قیام کرنا چاہیئے؟

اس کے متعلق فیصلہ مریض کی حالت پر منحصر ہے لیکن اوسطاً اور تخمیناً چھ مہینے سے دُو یا تین سال تک قیام کرنا چاہیئے

نوٹ:۔ صحت گاہ میں عرصہ دراز تک قیام کرنے سے ایک خاص خطرہ یہ ہو سکتا ہے کہ مریضانِ سل کے ماحول میں رہائش اختیار کرنے سے مزید تعدیہ (چھوت) کے حصول کا اندیشہ ہوتا ہے۔

مخصوص ہواؤں کے اوصاف

الف، صحرائی ہوا:۔ (۱) صاف اور خالص ہوا۔ کافی حمضون (اوزون) کی مقدار۔ (۲) یبوست۔ (۳) روشنی اور دھوپ کی کثرت۔

نوٹ:۔ اگر رات اور دن میں درجۂ حرارت نمایاں فرق ہے تو یہ بہتر نہیں ہے۔

ب، کوہستانی ہوا:۔ (۱) ہوا کے دباؤ کی کمی۔ (۲) خشک، لطیف اور خالص ہوا۔ (۳) دھوپ کی فراوانی۔ (۴) شعاعوں کی کثیر طاقت۔ (۵) روشن اور صاف فضا۔

بلند مقامات کی رہائش مندرجہ ذیل مریضوں کیلئے موزوں نہیں۔ (۱) سل ریوی کے نازک حال مریض۔ (۲) قلت الدم کے عوارض۔ دل اور گردوں کے امراض عضوی۔ (۳) سل معوی (آنتوں کی سل)۔ (۴) حنجرہ کے شدید امراض۔ (۵) عصبی امراض کے مریض۔ (۶) مرض سل کے سخت عوارض مثلاً ذات الجنب وغیرہ۔ (۷) جلد کی قوت مدافعت کی بہت ہی کمزوری۔ (۸) قی الدم کی موجودگی۔ (۹) ذیابیطس کی زیادتی نفخ الریۃ ضیق النفس :۔ نوٹ:۔ بلند مقامات اس حالت میں موزوں ہیں جب مریض کو بخار نہ ہو۔ اور مرض ابتدائی حالت میں ہو۔

ج، بحری ہوا:۔ (۱) مرطوب ہوا۔ (۲) گرد و غبار سے پاک و صاف۔ (۳) ہوا کا زیادہ دباؤ۔ (۴) درجۂ حرارت مقابلتاً کم گھٹتا بڑھتا ہو۔ (۵) ہوا متحرک کی کثرت اور حمضون کی فراوانی۔ (۶) دھوپ اور روشنی کی کثیر مقدار۔

سمندری ہوا زیادہ خراب حال اور عوارض امعاء کے مریضوں اور پیچیدہ بیماروں کے لئے مناسب ہے۔

عِلاج بالغذا

رُوغنی چیزیں شکل میں قابلِ ترجیح و استعمال ہیں اور دُودھ بہترین چیز ہے۔ تپ دق اور رُوغنی چیزیں [illegible] بالخصوص دُودھ [illegible] عام [illegible] کے لئے ایک ایسا ہولناک تخیل ہے جس سے ایسا محسُوس کیا جاتا ہے گویا تپ دق ایک زہریلا سانپ ہے جو دودھ پلانے سے [illegible] یہ مرض ایک سانپ ہے لیکن اس کے زہر کا تریاق دُودھ ہے۔ مرض دق [illegible]

[illegible] دیا جاتا ہے۔ جدید تحقیقات کے لحاظ سے مریضانِ دق کے لئے ہر ڈاکٹر حیاتینی غذا اور دوا کی تجویز و سفارش کرتا ہے اور قسم کے چیزوں کے انجکشن بھی کئے جاتے ہیں۔ آج تک جس قدر حیاتین آپ کے علم میں ہیں وہ سب دودھ کے اندر موجود ہیں۔ قدیم تحقیقات کے لحاظ سے اگر اطمینان حاصل کرنا ہو تو قدما کی سفارشیں اور استعمالات دودھ کے متعلق طبی کتب میں ملاحظہ فرمائیں مثلاً شیر زن، شیر بز، شیر مادہ خر، عرق شیر وغیرہ۔ نکتہ۔ قدما نے شیر مادہ گاؤ کے متعلق بہت کچھ تعریف و توصیف بیان کی ہے لیکن جہاں تک خاکسار کو ناقص علم ہے مریضانِ دق کے لئے شیر مادہ گاؤ مستثنےٰ رکھا گیا ہے۔ موجودہ تحقیقاتیں بتا رہی ہیں کہ گائے کو بھی مرضِ سل لاحق ہو جاتا ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ متقدمین اس حقیقت کو پہلے ہی معلوم کر چکے تھے۔ بہرحال بخار کی حالت میں بھی غذا مقوی دیں۔ اور اس حد تک دیں جس کو مریض کی قوت ہضم برداشت کر سکے۔

ڈاکٹر جرسن بغیر نمک والی غذا کی سفارش کرتے ہیں اور اس کے نہایت عمدہ نتائج بتاتے ہیں وہ بغیر پکی ہوئی حیاتین سے معمور غذا پسند کرتے ہیں آپ نے مندرجہ ذیل غذا کا تناسب مریضانِ دق کے لئے بتایا تھا۔

مواد لحمیہ ۹۰ گرام۔ روغنیات ۱۶۰ گرام۔ اجزاء شکریہ و نشائیہ ۳۰۰ گرام۔ کہا جاتا ہے کہ اجزاء نشائیہ و شکریہ مرضِ سل کو پھیلنے میں مدد دیتے ہیں اور مواد لحمیہ اس کو کم کرتے ہیں چربیاں قوتِ مدافعت کو بڑھاتی ہیں۔

مریض کے لئے غذا ایسی تجویز کرنی چاہیئے جو اس کے معدہ کے لئے موزوں ہو۔ جن مریضوں کی حالت بہتر ہو اُن کی غذا میں چربی دار چیزیں ذرا زیادہ کر دینی چاہئیں۔ مریض کی اشتہاء بڑھانے کے لئے پیاز، رائی، اچار اور چٹنیاں جو مناسب حال ہوں، مفید ہیں۔ مریض کو مغذی اشیاء ضرور دینی چاہئیں جو مقدار میں کم اور تغذیہ میں زیادہ ہوں۔

پروفیسر اوسلر لکھتے ہیں "مریضِ سل کا انجام زیادہ تر مریض کے تغذیہ کی نوعیت پر منحصر ہے اور مریض کے تغذیہ کا سوال اس لحاظ سے نہایت اہم اور ضروری ہو جاتا ہے۔"

ڈاکٹر جان سل نے "میڈیکل ریکارڈ" میں لکھا ہے کہ سل ریوی کا سبب چونہ (کیلسیم) کا فقدان یا کمی ہے۔ مرضِ سل کے بیماروں کے لئے غذا کی فہرست درج ذیل کی جاتی ہے۔

(۱) دودھ پلازموں کے ساتھ۔ (۲) وائی رال جو ہڈیوں کے سرخ گودے، اکسٹرکٹ مالٹ اور انڈوں پر مشتمل ہے۔ (۳) کچے گوشت کا رس ۳ سے ۴ درہم صبح و شام۔ (۴) تازہ کریم ہمراہ دودھ علی الصباح۔ بکری کا دودھ قابل ترجیح ہے کیونکہ یہ حیوان مرضِ سل سے قدرتاً محفوظ ہے۔ (۵) اولٹین۔ سیناٹوجن بہترین اشیاء ہیں۔ (۶) پیاز۔ لہسن۔ گاجر۔ ٹماٹر وغیرہ کچی شکل میں نہایت مفید ہیں۔ (۷) روغن جگر ماہی۔ (۸) چوزۂ مرغ کا شوربہ تازہ پھل تازہ سبزیاں مناسب مقدار میں دیں۔ بعض لوگوں نے کیلے کی اس مرض میں بہت تعریف کی ہے۔

ملیریا کے انسداد کے لئے حکومت پنجاب کی سرگرمیاں

زمانہ قدیم سے ہی ملیریا نسلِ انسانی کے لئے ایک وبا کی صورت اختیار کئے ہوئے ہے۔ اور فلسطین کا علاقہ پرانے زمانہ سے ہی ملیریا کا تختہ مشق رہا ہے۔ اس امر کے متعلق بھی شہادت موجود ہے کہ قدیم یونانی اور رومی بھی غالباً اپنے آباؤ اجداد کی طرح اس مرض سے واقف تھے۔ ہندی حکیم سشرت بھی اس مرض سے واقف تھا اور اُسے یہ علم تھا کہ جراثیم مرض کو پھیلاتے ہیں۔ قریباً چودہ برس گذرے لنکا کے بعض مصنف بخار کو مچھروں سے منسوب کرتے تھے مسیحی دور کی ابتدائی صدیوں اور قرونِ وسطیٰ میں بھی لوگ ملیریا سے واقف تھے۔ اب بلاشبہ ہندوستان ان ممالک میں سے ایک ہے جہاں یہ مرض نہایت شدت سے پھیل جاتا ہے اور جہاں یہ اب بھی اُن تمام انجمنوں کی مسلسل تشویش کا موجب ہے جنہیں قوم کی بہبود سے دلچسپی ہے۔ ہندوستان میں ملیریا ایسی شدت سے پھیل جاتا ہے کہ ہر سال قریباً دس کروڑ نفوس اس بتلا میں ہو جاتے ہیں اور ہر سال اس مرض سے بیس لاکھ انسان موت کا لقمہ بن جاتے ہیں۔ عام طور پر پرانے زمانے میں اس مرض کی علامتیں بخوبی معلوم یا مسلم نہیں تھیں اور اکثر حالات میں لوگ اسے دیگر امراض سے تعبیر کر دیتے تھے۔

مخصوص حالات

ملیریا ایک متعدی مرض ہے جو مچھروں کے ذریعہ ایک انسان سے دوسرے انسان کو لگ جاتا ہے۔ اس امر کے متعلق تحقیق دورِ حاضرہ کا واقعہ ہے۔ لیکن یہ عقیدہ کہ کاٹنے والے

[illegible] موجود تھا۔ [illegible]

[illegible] آدم کو [illegible] مبتلا کرنے میں نمایاں اثر رکھتے ہیں۔ جس کی رُو سے صدیوں پہلے [illegible] دوسرے [illegible] سے اس [illegible]

[illegible] بلاشک و شبہ ثابت کر دیا ہے۔ کہ ایک خاص قسم کا مچھر ملیریا کے پھیلانے کا خاص سبب ہے۔ یہ خاص مچھر اپنی [illegible]

جا سکتا ہے۔ کہ اس کے پروں پر نقطے ہوتے ہیں۔ اور جب یہ بیٹھ جاتا ہے۔ تو اس کا پچھلا حصہ اوپر کو اٹھا رہتا ہے۔ اس طریقہ سے ملیریا کی بیماری

کا ایک دَور قائم رہتا ہے۔ یعنی یہ بیماری انسان سے مچھر میں اور مچھر سے انسان میں منتقل ہوتی رہتی ہے۔ خاص مچھر جو بیماری سے بالکل پاک ہوتا ہے انسان

کو کاٹتا اور اُس کا خون پیتا ہے۔ اور یہ مچھر اس طریقہ سے خون کے ساتھ ملیریا کے جراثیم چوس لیتا ہے۔ اور جب یہی مچھر کسی تندرست آدمی کو کاٹتا ہے۔ تو جراثیم

انسانی خون میں سرایت کر جاتے ہیں۔ مچھر کے کاٹنے کے بعد دس دن سے چودہ دن یا بعض حالات میں چھ مہینے بعد انسان موسمی بخار میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ ابتدائی

علامتیں بالعموم یہ ہیں کہ انسان کی بھوک اور نیند کم ہو جاتی ہے۔ پسینہ کم آتا ہے۔ اور کھال خشک ہو جاتی ہے۔ اعضا شکنی کے علاوہ جسم اکڑ جاتا ہے۔ اور انسان

پر لرزہ طاری ہو جاتا ہے۔ بعض مریضوں کو درد سر کے علاوہ عام بے چینی اور کمزوری لاحق ہو جاتی ہے۔ اس کے بعد سردی محسوس ہوتی ہے۔ مریض پر لرزہ

طاری ہو جاتا ہے۔ اور وہ لیٹ جانے کے لئے مجبور ہو جاتا ہے۔ درجہ حرارت ۱۰۴ یا اس سے زیادہ ہو جاتا ہے۔ بخار روز ہوتا ہے یا ہر تیسرے یا چوتھے دن۔

بعض علاقوں کا ملیریا مہلک ہوتا ہے اور یہ دو قسم کا ہوتا ہے۔ ایک میں بخار ہر وقت رہتا ہے اور دوسرے میں نوبتی طریقہ سے چڑھتا رہتا ہے۔ اور اگر ابتدا

میں علاج نہ کیا جائے تو ملیریا عموماً مہلک ہوتا ہے۔

ملیریا کا علاج

آج کل کونین کو ملیریا کی مؤثر دوا تسلیم کر لیا گیا ہے۔ اس بات پر زیادہ زور دینے کی ضرورت نہیں کہ اس بخار کے حملہ کے بعد کافی دنوں تک کونین کا استعمال ضروری ہے۔ کیونکہ ایسا نہ کرنے سے بخار پھر لاحق ہو کر خطرناک صورت اختیار

کر لیتا ہے۔ جتنا کہ بخار کا دور کرنا لازمی ہے۔ ویسے ہی بخار کے بعد بھی علاج جاری رکھنا ضروری ہے۔

سر راننڈ راس نے تجویز کیا ہے۔ کہ ۸ ہفتہ تک کونین استعمال کی جائے یعنی دو ہفتہ تک تو کونین سلفیٹ یا ہائی ڈرو کلورائڈ روزانہ پندرہ

گرین کی مقداروں میں اور باقی ۶ ہفتہ میں۔ چھ یوم فی ہفتہ مذکورہ دوائیں دس گرین کی مقداروں میں دی جائیں۔ اس حساب سے مریض کو ۴۹۰ گرین کونین کھلائی

جائے۔ جن علاقوں میں ملیریا پھیل رہا ہو۔ ہفتہ میں دو مرتبہ ملیریا کے سدباب کے لئے سات گرین کونین روزانہ کھانی چاہیئے یعنی ہر جمعرات اور ہر سنیچر

کے دن۔ کونین انفلوئنزا (وبائی نزلہ) اور زکام کا بھی مؤثر علاج ہے اور پھیپھڑوں کے امراض سے انسان کو بچاتی ہے۔ خون کی کمی، زکام اور کمزوری کی حالت

میں بھی کونین بہت مفید ہے۔

ملیریا کے انسداد کے لئے ۲۵-۱۹۳۴ء کی دس سالہ مدت میں ۱۲۳۴۴۳ روپیہ کی کونین مفت تقسیم کی اور یہ مریضوں کے اس علاج کے علاوہ

ہے جو شفاخانوں میں کیا گیا۔ کونین کی تقسیم کے لئے ۶۷ خاص مرکز قائم کئے گئے۔ ڈسٹرکٹ بورڈ، میونسپل بورڈ، فوج اور ریلوے کے حکام نے متحد ہو کر

ملیریا کی روک تھام کے لئے تجاویز مرتب کر لی ہیں۔ انسدادی تدابیر کے طور پر جوہڑوں اور تالابوں کا پانی خشک کیا جاتا ہے۔ گڑھے مٹی سے پُر کئے

جاتے ہیں۔ مچھر کے بچوں کو ہلاک کرنے کے لئے بند پانی کی سطح پر مٹی کا تیل چھڑک دیا جاتا ہے۔ مکانات اور چارپائیوں کے گرد تار کی جالی یا مچھر دانیاں

لگائی جاتی ہیں اور ملیریا پیدا کرنے والے مچھروں کی ہلاکت کے لئے مکانات پر اور بالخصوص اصطبلوں اور مویشی خانوں میں جہاں مچھر دن کے وقت آرام کرتے ہیں

پچکاری سے دوا کا چھڑکاؤ کیا جاتا ہے۔ ہندوستان میں ملیریا کا مسئلہ اس قدر وسیع ہے کہ جب تک عوام الناس اپنی ذمہ داری کو محسوس کرتے ہوئے اس مرض کے

انسداد کے لئے گورنمنٹ کے ساتھ تعاون نہ کریں گے گورنمنٹ تنہا اپنی مساعی میں کامیاب نہیں ہو سکتی کیونکہ عوام الناس کی پوری امداد اور پوری شرکت عمل کے بغیر زیادہ کامیابی

کی توقع نہیں ہو سکتی۔ یہ ہر ایک شہری کا فرض اولین ہونا چاہیئے کہ اُن حالات کا جن میں ملیریا پیدا کرنے والا مچھر پلتا اور پنپتا ہے۔ قلع قمع کر دیا جائے۔ یورپ اور بالخصوص [illegible]

خاص قوانین منظور کئے گئے ہیں جن کے رو سے مکانات کے مالکان کا یہ فرض قرار دیا گیا ہے۔ کہ وہ اپنی جائداد سے مچھر پیدا کرنے والے مقامات کو دور کر دیں۔ اور ملیریا والے

علاقہ میں لوگوں پر یہ فرض عائد کیا گیا ہے کہ وہ اپنے علاقوں میں ملیریا کی انسدادی تدابیر پر عمل کرنے کے لئے مفت امداد دیں۔ یا بصورت دیگر مالی امداد پیش کریں۔ ملیریا کے ہر ایک

مریض کو کونین کے مسلسل استعمال سے صرف ذاتی فائدہ ہی مدنظر نہیں رکھنا چاہیئے بلکہ اُسے کونین کا استعمال اپنا اخلاقی فرض قرار دینا چاہیئے۔ انسدادی تدابیر کا مقصد چونکہ ہر ایک شخص

کا فرض ہے۔ تاکہ ملیریا سے نجات مل جائے کیونکہ ہر ایک مریض سے اس مرض کی چھوت لگ جانی لازمی ہے۔ اور اس طریقہ سے ہر ایک مریض اپنے گرد و پیش رہنے والے

لوگوں کے لئے خطرہ کا موجب بن جاتا ہے۔ تمام لوگوں کا فرض ہے کہ وہ ملیریا کے مریضوں کو مناسب علاج کی ترغیب دیں۔ اور انہیں چاہیئے کہ [illegible]

علاقہ کے ضرورت مند لوگوں کے درمیان کونین کی گولیاں تقسیم کریں۔ اور اس امر کا خاص خیال رکھیں کہ لوگ ان گولیوں کو باقاعدہ [illegible]

طبِّ یورپ کا ماٰخذ

از جناب حکیم مولانا محمد یحییٰ خاں صاحب شفاؔ (خان پوری)، صدر دائرہ طبیہ، راولپنڈی

پچھلے نمبر میں "طب اسلامی کی مختصر تاریخ" کے عنوان سے میرے ایک بسیط مقالہ کا ایک ٹکڑا شائع ہو چکا ہے۔ یہ مقالہ میری نو تصنیف کتاب "درسِ شفاء" کا ایک باب موسوم بہ تاریخ و مذاکرہ ہے جس میں زبان و بیان کی علمی و ادبی چاشنی کے ساتھ تحقیق و روایات کی روشنی میں طب کے علمی و عملی ارتقاء کی تاریخ پر ایک نظر ڈالی گئی ہے۔ اور تاریخ و تبصرہ کے ساتھ ساتھ تنقید و تحقیق کے طور پر بھی چند باتیں عرض کر دی گئی ہیں۔

اس مقالہ کا پہلا حصہ تو آپ پڑھ چکے ہیں۔ اب اسکے بعد کا ٹکڑا ملاحظہ کیجئے جس میں طب مغرب کے اصل و منبع پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

انشاء اللہ العزیز، اگلے مہینے میں اسی مقالہ کا تیسرا ٹکڑا پیش کیا جائے گا۔ جسے یقین ہے کہ صاحبِ ذوق و نظر پسند فرمائیں گے۔ ✦ "شفاؔ"

ہندوستان کو تاریخی اعتبار سے متفرق اقسامِ طب و علاج کا گہوارۂ تربیت ہونے کا فخر حاصل ہے اور یہ کتنی دردناک و الم انگیز حقیقت ہے کہ آج اُسی خطۂ قدس میں طب قدیم کے آفتاب عزت و اقبال کو ادبار و زوال کا گہن لگ رہا ہے جو کبھی اس فن جلیل کی تاریخی فتوحات کی رزمگاہ رہ چکا ہے اس خرابی و بربادی کا حقیقی سبب ہمارے وہ دوست ہیں جو فنی عظمت و جلال کے روشن و تابناک چہرے پر اپنی جہالت و نادانی کا پردۂ تاریک ڈال رہے ہیں اور اپنی اغراض کی ناجائز تکمیل کی خاطر فن جلیل کو رسوا کرتے ہیں۔

لسان العصر حضرت اکبرؔ مرحوم نے اپنے مخصوص طنزیہ انداز میں غالباً انہی حضرات کے ناکردنی کارناموں سے متاثر ہو کر فرمایا تھا ؎

کہاں کے قبلہ، کہاں کے قبلی، جنید کیسے کہاں کے شبلی
عوض تصوّف کے ہم نے طب لی بنیں گے سرجن مزا کرینگے

اور ایسے لوگوں میں اکثریت انہی کی ہے جو طب کا جامۂ عزت صرف اسی لئے اوڑھتے ہیں کہ اس کی نمود و نمائش کے طفیل میں اپنے لئے دولت و شہرت کی کرسی حاصل کرلیں اور بس۔ ان کو نہ تو فنی علم و عمل سے تعلق ہوتا ہے۔ نہ وہ روحِ فن سے آشنا ہوتے ہیں اور نہ اسکی ضرورت ہی سمجھتے ہیں خیال تو کیجئے ایسے بزرگ فن کی ذلت و رسوائی کا موجب نہ بنیں گے تو کیا اس کا نام اچھالیں گے؟ ان سے یہ توقع کیوں ہو؟ اور ؎

جب توقع ہی اُٹھ گئی غالبؔ کیا کسی کا گلہ کرے کوئی

ان کا شکوہ بھی بے سود ہے۔ یہ بے چارے فن کے اصول و مسائل اور علمی و عملی حقائق و معارف سے بے خبر ہونے کی وجہ سے مجبور ہیں کہ طب کے سرمایہ دارانہ زرق برق سے مرعوب ہو کر اسکے سامنے اپنے ہتھیار ڈالدیں بقول شاعر ؎

جو کہا اس نے۔ کیا منظور، کیسا حرفِ نفی
اب سراپا ہم تو اس محفل میں، جی ہاں، ہو گئے

ان "جی ہاں" قسم کے بزرگوں کو طب مغرب کی موجودہ بلند پروازیاں، اپنے سحر کارانہ اثر سے مغلوب کرلیتی ہیں۔ اور چونکہ انہوں نے طب قدیم کی اعجازی تاریخ حیات کا مطالعہ نہیں کیا ہوا ہوتا ہے بلکہ ان کے سامنے موجودہ دورِ زوال کی عبرتناک حالت ہوتی ہے۔ اس لئے وہ طب جدید کے

تمول و اقتدار اور عروج و استیلاء سے متاثر ہو کر جھٹ اس پر ایمان لے آتے ہیں ۔ ان کی زبانِ حال گویا یہ شعر ہوتا ہے ؎

رنگ شراب سے مری نیت بدل گئی　　　　واعظ کی بات رہ گئی ساقی کی چل گئی

اگرچہ ان کی جہالت و بے خبری ہی اسکی وجہ ہے ۔ ع اس نے دیکھے ہی نہیں ناز و نزاکت والے ۔ اور اس معاملہ میں ان کی حالت قابل رحم ہے ہم انہیں سوائے اسکے اور کچھ نہیں کہہ سکتے کہ ع تو بر آں کہ خواہی بکن، کہ معذوری ۔

لیکن کیا ہی اچھا ہو ۔ اگر وہ فرزانۂ عصر اکبر مرحوم کے اس ارشاد پر بھی غور کر لیں ۔

پھل، پھول، پتیوں پہ ہی تیری نظر نثار

پر یہ نظر نہیں ہے، کہ ہے جس کی سب بہار

طبّ جدید کیا ہے؟

یہ ایک قابل بحث و مذاکرہ سوال ہے جس کا جواب ہم تاریخ حقائق کی روشنی میں دینا چاہتے ہیں ۔ اور چونکہ سلسلۂ سخن بہت دراز ہو رہا ہے اور جس کی طوالت میں پڑ کر ہم طب یورپ کی تاریخ بھی نہیں لکھ سکے ۔ لہٰذا اب اسی سوال کے جواب کی طرف متوجہ ہوتے ہیں ۔ اس سے جہاں ہمارے مضمون کی تکمیل ہوگی وہاں مبحث کی تفصیل بھی ہو جائیگی اور ساتھ ہی شیدایانِ طبِ جدید کو بہت سی دلچسپ حقیقتیں بھی ہاتھ لگیں گی ۔

مستشرقین مغرب کا اعتراف ہم تو کہتے ہی ہیں، لیکن مغرب کے مستشرقین (اورینٹلسٹس) کی ایک حقیقت شناس و منصف مزاج جماعت بھی تسلیم کرتی ہے کہ طب مغرب فی الحقیقت طب اسلامی کی وہ بیٹی ہے جس نے ماحول واحوال کے مطابق نیا لباس اور نئی وضع قطع اختیار کر لی ہے ۔

اس اجمال کی تفصیل اور اس قول کی دلیل پیش کرنے کے لئے تاریخ کے اوراق ہمارے سامنے صداقتوں اور حقیقتوں کا ایک غیر مختتم ذخیرہ پیش کرتے ہیں جس پر نظر کرنے سے یہ شعر ہماری زبان پر بے ساختہ جاری ہو جاتا ہے ؎

بلبل از فیض گل آموخت سخن، ورنہ، نبود

ایں ہمہ قول و غزل تعبیہ در منقارش

سرزمین اندلس کا چپہ چپہ، اسلامی عہدِ حکومت میں علمی، عملی، تمدنی اور معاشرتی ترقی کی تفسیر اپنی زبان حال سے بیان کر رہا ہے اور اس کا ایک ایک ذرہ ہر صاحب عقل و بصیرت کو یہ داستان حقیقت سنا تا معلوم ہوتا ہے، کہ **یورپ نے جو کچھ پایا یہیں سے پایا ہے** ۔ اور یہ حقیقت ہے کہ اندلس فتح کرنے کے بعد مسلمانوں نے اس سرزمین جہل و تعصب میں علم و عرفان کے جو چشمے بہائے ہیں اُنہوں نے وہم و خرافات کے اس قعر ظلمات میں آبِ حیات پیدا کر دیا جس پر ۷۱۱ء سے لے کر اس وقت تک کبھی آفتاب علم و دانش نہیں چمکا تھا ۔

اہلِ یورپ اور مسلمان علاوہ ازیں حروب صلیبیہ (کروسیڈس وارز) کے مشہور تاریخی زمانہ میں مسلمانوں اور عیسائیوں کی مذہبی و ملکی یورشیں بھی یورپ کے حق میں ابر رحمت کا کام دے گئیں ۔ بار بار کی جنگوں کے سبب عیسائیوں کو اسلامی ممالک میں آمد و رفت کے ایک سے زیادہ مواقع حاصل ہوئے ۔ اور مذہبی و سیاسی اختلاف و عناد نے اگرچہ ان کے سینوں میں مسلمانوں کی طرف سے بغض و کینہ کے جذبات بھرے ہوئے تھے ۔ لیکن جب اُنہوں نے مسلمانوں کی علمی و عملی ترقیات کے حیرت انگیز کرشمے دیکھے ۔ ان کے حالات و خواطر کا عمیق مطالعہ کیا ——— تو انہیں حیرت و تعجب کے ساتھ اعتراف کرنا پڑا کہ :۔

مسلمان عصر حاضر میں دنیا کی علمی ۔ مدنی اور معاشرتی تہذیب و ترقی کے واحد معلم ہیں ۔

حروب صلیبیہ کی بازیافت یہ اثرات ایسے نہیں تھے کہ بیکار رہتے مسلمانوں کی تہذیب و شائستگی نے یورپ کے باشیوں کی آنکھیں کھول دیں اور اُنہوں نے اپنے ناصیۂ قسمت کو طغرائے سعادت سے منقش کرنے کے لئے، مذہبی جنگ و جدل کی گرم بازاری میں بھی مسلم علماء و فضلاء کے سامنے زانوئے ادب و شاگردی تہ کرنا ضروری سمجھ لیا ۔

یورپ کے مسلمانوں سے علمی تعلقات کا آغاز اگرچہ ان سے بھی بہت پہلے ہی یورپ کے مسلمانوں کے ساتھ

کی بنیاد پڑ چکی تھی، چنانچہ پہلی صدی ہجری میں مسلمانوں کی ایک مختصر جماعت کے قدوم میمنت لزوم سے اس جہالت کدہ میں علم و بصیرت کی روشنی پھیلنے لگی تھی۔ یہ جماعت اپنے معاشی حالات کے ماتحت جنوبی فرانس میں جا کر آباد ہوئی تھی۔

اسی طرح ہارون الرشید کے زمانۂ خلافت میں بھی یورپ کو علمی و ذہنی ترقی کا ایک اور موقع ملا تھا۔ شارل مانؔ[1] (شہنشاہ فرانس) نے مسلمانوں کی علمی و دماغی ترقیوں کے بے شمار مظاہر سے متأثر اور اپنے ملک میں کلیساؤں کی توہم انگیز مزخرفاتی تعلیم سے منفعل ہو کر مسلمانوں سے علمی و تمدنی تعلقات استوار کرنے کی کوشش کی۔ چنانچہ اس نے بہت سے عرب علما و حکما نیز ان کے فاضل تلامذہ کی ایک جماعت کو اپنے دربار سے وابستہ کیا اور گرجوں کے تعلیمی نصاب میں اصلاح و ترمیم کر کے فنون لطیفہ و علوم طبیعیہ سے یورپ کو بہرہ اندوز کرنا چاہا۔ مگر چونکہ یہ کوششیں اس وقت کے یورپ کی دماغی استعداد و صلاحیت سے بہت بڑھ کر تھی، اس لئے کارگر اور نتیجہ خیز ثابت نہ ہوئیں۔ جب تک شارل مان زندہ رہا یہ چیزیں بھی رہیں۔ لیکن اسکے مرتے ہی ان کا بھی خاتمہ ہو گیا اور یورپ پھر اُسی تاریکی و غفلت کی چادر میں منہ ڈھانپ کر خواب خرگوش کے مزے لینے لگا۔

شارل مان کے بعد اس کے پوتے شارل نے بھی اپنے دادا کے نقش قدم پر چل کر اصلاحی اقدامات کی طرف توجہ کی۔ مگر تمام یورپ اسکی مخالفت پر کمربستہ ہو گیا یہاں تک کہ کلیسا نے اس پر کفر کا فتویٰ لگا دیا۔

الغرض یورپ کی علمی و دماغی ترقی کے لئے مسلمانوں سے علمی و تمدنی روابط گو بہت مدت سے تھے تاہم ان کا اثر و عمل کوئی قابل ذکر اہمیت نہیں پا سکا۔ اگر کچھ ہوا بھی تو وہ محض انفرادی کوششوں کا مرہون منت اور بہت کم تھا۔

اُندلس میں آفتابِ اسلام کی ضیا باریاں

لیکن اندلس میں اسلامی حکومت قائم ہونے کے بعد جب یورپ نے اسکی حیرت انگیز تہذیب و شائستگی کا جمال و جلال دیکھا تو اس قدر متأثر ہوا کہ زنگ جہل و تعصب بھی اس نور و برہانیت کو اسکے آئینۂ قلب پر مرتسم ہونے سے نہ روک سکا اور یورپ کے بہت سے خوش فال انسان اندلس کی اسلامی درس گاہوں میں درس علم و عرفاں حاصل کرنے لگے۔

سسلی میں فیضان

اندلس کی طرح سسلی میں بھی مسلمانوں نے اپنی شہرۂ آفاق علمی و عملی ترقیات کے مراکز قائم کیے ہوئے تھے، اور چونکہ سسلی یورپ کے عین وسط میں واقع ہے، اس لئے سسلی کے فیض سے یورپ کو مستفید ہونے کا بہت زیادہ موقع ملا۔

اس عہد کے چند یورپی طلبۂ علم

اندلس اور سسلی کی اسلامی درس گاہوں میں یورپ کے اقطاع و اکناف سے طلبا حصول علم کی خاطر آتے تھے۔ ان میں سے ہارڈی من کریمون۔ ڈینیل مارلی۔ پیٹر مارکر۔ اور جربرٹ[2] وغیرہ مشہور ہیں۔

موخر الذکر نے عربی علوم و فنون کی بہت سی کتابوں کے تراجم بہت سے خود لکھے اور کئی دوسرے فاضل دوستوں سے لکھوا کر انکی اشاعت میں سرگرمی سے حصہ لیا۔ یورپ کے عوام اور علی الخصوص مذہبی پیشواؤں نے اپنی جہالت اور تعصب کے زیر اثر اس کی شدید مخالفت کی، اور شور مچایا کہ اس شخص نے اپنی روح شیطانوں کے ہاتھ بیچ ڈالی ہے۔

یورپ کا ہارون الرشید

بارھویں صدی میں، یورپ میں ایک ایسا لائق فخر و احترام شخص پیدا ہوا جسے علمی سرپرستی اور قدر دانی کے اعتبار سے ہارون الرشید کا ثانی کہا جا سکتا ہے۔ یہ قابل عزت انسان فریڈرک ثانی تھا۔ جو بالرم میں پیدا ہوا اس وقت بالرمو اور سلرنو وغیرہ عربی تہذیب و تمدن کے مرکز تھے۔ عرب علما و حکما وغیرہ سے ملک بھرا پڑا تھا فریڈرک کے وطن مالوف کا اثر تھا یا مبدء فیاض کی عنایت، کہ اس کی طبیعت میں اپنے برادران ملت کی طرح تعصب و کدورت کی لاگ نہ تھی۔ اسے اسلامی

---

[1] شارل مان سب سے پہلا شخص ہے جس نے یورپ کے علمی و دماغی تنزل و انحطاط کو محسوس کیا اور اسے دور کرنے کی سعی کی، یہ بادشاہ ملک کے وسیع و فراخ حصے پر حکمراں تھا اور نہایت پُر جلال و باعظمت تھا حال کے یورپی مصنفین اسکی اصلاحی کوششوں کا تذکرہ پوری دلچسپی سے کرتے ہیں (خان پوری)

[2] جربرٹ کو پاپا سلوسٹر ثانی بھی کہتے ہیں۔ یہ ۹۹۹ء میں عیسائیوں کا پوپ اعظم تھا۔ اس نے اندلس کے اسلامی مدرسہ میں تعلیم پائی تھی۔ عربی کتابوں کے تراجم لکھنے اور چھاپنے کا کام سب سے پہلے اسی نے کیا ہے اور اگرچہ اسکی مخالفت بھی ہوئی لیکن ترجمہ کا سلسلہ روز بروز بڑھتا گیا۔ اور نویں صدی عیسوی سے لیکر پندرھویں صدی عیسوی کے بعد تک صرف تراجم پر ہی یورپ کی تعلیم و تعلم کا انحصار رہا ہے پندرھویں صدی کے بعد کچھ کچھ کتابیں تصنیف ہونی شروع ہوئیں۔

تہذیب و مدنیت کے ساتھ قلبی تعلق اور عمیق دلچسپی تھی اور اسکی ترویج کے لئے اس نے بہت سے عملی کام انجام دیے تھے۔

یورپ کی علمی و دماغی کمزوریوں کا علاج کرنے کے لئے اس نے نابولی اور سلرنو کے مقامات پر دو عظیم الشان مدرسوں کی بنیاد ڈالی۔ اور مصر، شام، اندلس اور دور دراز کے گرجوں سے بے شمار علمی و تاریخی کتابیں حاصل کر کے ایک وسیع اور شاندار کتب خانہ قائم کیا۔ نابولی کا مدرسہ ملک کے ایسے حصہ میں واقع تھا کہ اس میں اطراف و جوانب کے اکثر طلبا آسکتے تھے۔

یورپ میں سب سے پہلی طبی درس گاہ

لیکن اس سے زیادہ قابل ذکر و مہتم بالشان مدرسہ سلرنو میں تھا۔ یہ ایک میڈیکل کالج تھا جو اگرچہ آٹھویں صدی سے چلا آرہا تھا۔ مگر اسے اصلی اور حقیقی فروغ فریڈرک کے زمانے میں حاصل [illegible] یعنی عبرانی، یونانی، جرمن اور عربی میں تعلیم دی جاتی تھی۔ طریقۂ تعلیم موجودہ زمانے کی طرح خطبات و اسباق (لیکچرز) [illegible] یعنی تمام علوم و فنون کی تعلیم لیکچروں اور تقریروں کے ذریعہ دی جاتی تھی۔

اس مدرسہ میں خصوصی طبا [illegible] اسپیشلسٹ تیار کئے جاتے تھے۔ اور عصر حاضر کی طرح ایک ایک مرض یا ایک ایک عضو کے امراض کے علاج و تشریح میں مہارت بہم پہنچائی جاتی تھی۔ اسی طرح طبی علوم میں انتہائی کمال حاصل کرنے کے لئے مختلف علوم طلبائے سے مخصوص ہوتے تھے بعض صرف نباتات کی تحقیقات کرتے تھے اور بعض مخصوص معالجات پر تجربات عمل میں لاتے تھے۔

نیز مدرسہ طبیہ سلرنو میں علم التشریح بھی سکھایا جاتا تھا۔

الغرض اس مدرسہ سے ہی یورپ کی موجودہ طرز تحقیق و اکتشاف وغیرہ کی بنیاد پڑتی ہے اور اسی درس گاہ سے یورپ میں علمی و دماغی علی الخصوص طبی قابلیت بہم پہنچتی ہے۔

اس مدرسہ نے یہاں تک ترقی حاصل کر لی تھی کہ حکومت نے عطاروں اور عطائیوں کی نگرانی کرنی شروع کر دی تاکہ اطباء خاص کے حقوق میں دست اندازی نہ کریں نیز اس مدرسہ کے تحت بہت سے شفاخانے قائم تھے۔ جو اندلس کے اسلامی شفاخانوں کے اصول و ضوابط کے مطابق قائم کئے گئے تھے۔

سینٹ گال کا مشہور ہسپتال

پہلے تو یورپ کی یہ حالت تھی کہ نام نہاد مذہبی توہمات و خرافات میں پھنس کر دوا کو مطلقاً بے سود سمجھا جاتا تھا۔ صرف دعا کا استعمال تھا۔ لیکن جب مسلمانوں کے آفتاب علم و اقبال کی روشنی نے یورپ کی شب جہالت کو رخت سفر باندھنے کا حکم دیا تو اب گیارہویں صدی میں سینٹ گال میں ایک ہسپتال قائم ہوا جس میں جڑی بوٹیوں (عقاقیر) کا ایک باغ بھی لگایا گیا تھا۔

درس گاہِ مونپلیہ

سلرنو کی درس گاہ کے علاوہ بعض اہل دل یورپی علماء نے مونپلیہ میں بھی ایک طبی مدرسہ کی بنیاد رکھی تھی۔ یہ مدرسہ پہلے کوئی نمایاں اہمیت کا مالک نہیں تھا لیکن جب اندلس میں مسلمانوں کا چراغ حکومت گل ہو گیا اور عیسائیوں نے فتح حاصل کر لی تو اس مدرسہ کی ترقی کا وقت آگیا مسلمان علماء و فضلاء اپنے مرکز سے نکل کر ادھر ادھر پھیل گئے تھے۔ چنانچہ کارپردازانِ مدرسۂ مونپلیہ نے ان کی علمی و فنی خدمات سے انتہائی فائدہ اٹھایا۔ عرب علماء کی بدولت اس مدرسہ نے وہ شاندار ترقی حاصل کی کہ تھوڑے ہی مدت بعد تمام یورپ کی ترقی کا واحد و مسلم ذریعہ قرار پایا۔

عربی تراجم کا لامتناہی سلسلہ

ہم اوپر لکھ آئے ہیں کہ نویں صدی ہی سے عربی تصنیفات کے تراجم لاطینی میں شروع ہو چکے تھے چنانچہ اس سلسلہ نے انتہائی ترقی حاصل کی اہل یورپ ابھی اس قابل تو نہ تھے کہ علوم و فنون میں خود کوئی عمدہ تصنیف مدون کر سکتے لیکن عربی کتابوں کے تراجم انہوں نے نہایت شوق اور انہماک کے ساتھ لکھنے اور شائع کرنے شروع کر دیئے۔

نامور یورپی مترجمین

ان مترجمین میں جربرٹ کے علاوہ قسطنطین افریقی۔ یوحنا اشبیلی ——— اور ہارڈی من کریمن وغیرہ امتیازی حیثیت کے مالک ہیں۔ یہ لوگ مختلف ملکوں کے رہنے والے اور مختلف زبانیں بولنے والے تھے۔ لیکن تراجم عموماً لاطینی میں ہی ہوتے تھے، کیونکہ ملک کی تصنیفی زبان وہی تھی۔ ترجمہ کا ذوق و شغف روز بروز بڑھتا گیا۔ یہاں تک سنہ ۱۱۳۰ء میں لارڈ بشپ ریمونڈ نے طلیطلہ (ٹالیڈو) میں تراجم کا ایک خاص محکمہ قائم کیا جس نے نہایت عمدہ

انداہم کام انجام دیا۔

ڈاکٹر کارنوک نے اپنی کتاب تاریخ طب عربی میں لکھا ہے کہ عربی زبان سے ۳۰۰ کتابوں کا صرف لیٹن (لاطینی) میں ترجمہ کیا گیا۔ ڈاکٹ گستاؤلی بان (مشہور فرنچ مستشرق) نے تصریح کی ہے کہ کامل چھ سو برس تک یورپ میں انہی تراجم پر تعلیم و تدریس کا مدار تھا اور پندرھویں صدی تک کوئی ایسا مصنف نہیں ملتا جس نے عربوں سے نقل نہ کیا ہو۔

گیارھویں صدی کے آخر میں نارمن قوم کے لوگوں نے سسلی کو فتح کرلیا تو ان کے ساتھ ایک افریقی ترجمان آیا تھا جس کے پاس یو' طبی کتابوں کے عربی تراجم تھے۔ ان کا لاطینی میں ترجمہ کیا گیا۔ اور سولھویں صدی تک یہی ترجمے کام آتے رہے۔ اس کے بعد اصل یونانی کتابوں' لاطینی میں ترجمہ کرلیا گیا۔

الغرض اٹھارویں صدی تک یورپ کی مشہور یونیورسٹیوں ۔مونٹ پلیر۔ بولوگنا۔ مونپیلیہ۔ کیمبرج۔ اور پیرس یا وڈا وغیرہ میں قا' شیخ الرئیس اور حاوی کبیر وغیرہ کے تراجم داخل نصاب رہے۔

بعض اسلامی اطبا و حکما جن کی تصنیفات ترجمہ ہوئیں

اسلامی اطبا نے کچھ کتابیں، تو قدیم اطبار یونان' تصانیف تراجم اور شروح وغیرہ پر لکھی تھیں اور کچھ اس فن میں مہارت و استعداد حاصل کرنے کے بعد خود تصنیف کی تھیں۔ ان میں سے جو کتابیں، ارسطو۔ بقراط۔ جالینوس۔ اور افلاطون وغیرہ' کتابوں کے تراجم وغیرہ پر مشتمل تھیں۔ ان کو یورپی مترجمین نے لاطینی میں منتقل کرنے کے بعد اصل مصنفین سے منسوب کردیا تھا۔

جو کتابیں جو اہل عرب کی تصنیف تھیں۔ اور جن کو لاطینی میں ترجمہ کیا گیا ہے۔ یہاں انکی تصنیفات میں جانے کی گنجائش نہیں۔

پس آپ کو یہ معلوم رہے کہ جن قابل ذکر اسلامی اطبار و حکما کی کتابوں کو عربی سے لاطینی میں منتقل کیا گیا ان میں سے بعض کے نام یہ ہیں

یعقوب کندی۔ ابن سینا۔ ابن رشد۔ جابر بن حیان۔ عباس۔ ابن العوام الاندلسی۔ یحییٰ ابن ماسویہ وغیرہم۔

حاصل کلام!

یہ تمام وہ تاریخی حقائق ہیں جن کو جھٹلانا، گویا خاک اڑا کر سورج کو چھپانے کی ناکام کوشش کرنا ہے۔

اب آپ ہی فرمایئے۔ کہ طب جدید کیا ہے؟

اگر اتنے طویل زمانہ کی ریزہ چینی کے بعد طب مغرب اسلامی طب کے فیوض و برکات سے انکار کرنا چاہے۔ تو کرے۔ مگر اہل نظر بخو جانتے ہیں کہ طب مغرب یا تو کچھ نہیں۔ یا اگر کچھ ہے تو طب قدیم عربی کی بدولت ہے ؎

گر گفتۂ ز عشق گہے حرف آشنا
آں ہم حکایتیست کہ از من شنیدۂ

الامراض والعلاج

نزلہ وبائیہ یا انفلوئنزا

از جناب حکیم محمد علی صاحب چیپٹر

ہیت ۔ یہ ایک حاد اور متعدی بیماری ہے جس کے پھیلنے کی مختلف صورتیں ہیں کبھی یہ وبا کی صورت میں کسی خاص جگہ محدود ہوتا ہے اس کو
می نزلہ وبائیہ کہتے ہیں۔ کبھی یہ مرض منتشر طور پر کہیں کہیں ہوتا ہے اس کو منتشر نزلہ وبائیہ کہتے ہیں کبھی یہ مرض پورے طور پر ملک میں وبا کے طور
پھیل جاتا ہے ایسی صورت میں اس کو عمومی نزلہ وبائیہ کہہ سکتے ہیں۔ یہ آخری صورت بہت مدت کے بعد ہوتی ہے لیکن بہت شدید اور مہلک ہوتی
ابھی تک اس مرض کے جراثیم کے حالات کے متعلق کوئی بات متعین نہیں کی جا سکی ہے۔ لیکن یہ بات تقریباً طے پا چکی ہے کہ جرثومۂ انفلوئنزا
یسی لس ان فلوئنزی، سے اور مرضی تکلیفوں سے بہت ہی قریبی تعلق ہے، خصوصاً نظام تنفس کی تکلیفوں میں جس میں خود مرض ہی
کی طرف مائل ہوتا ہے۔

اسباب ۔ کیا مختلف علامات جو فی الحال ہمارے نقطہ نظر سے نزلہ وبائیہ میں شامل ہیں ایک ہی عرض کے ظواہر ہیں۔ وہ کون سے اسباب جزیہ ہیں
جن سے یہ مرض وبائی طور پر پھیل کر بہت سے لوگوں کو مبتلا کر دیتا ہے؟ نزلہ وبائیہ مقامی اور نزلہ وبائیہ منتشر میں اور نزلہ وبائیہ عمومی میں کیا تعلق ہے
اس کی وجہ سے آخر الذکر نے نوع انسان کی بہت بڑی تعداد کو ہلاکت کے غار میں پہونچا دیتا ہے؟ یہ ہیں وہ سوالات جن میں ماہران علم الامراض وبائی
اور ماہران علم الجراثیم سالہا سال سے غلطاں و پیچاں ہیں ۱۹-۱۹۱۸ء کے وبائی انفلوئنزا نے غور اور تحقیق کا ایک استثنائی موقعہ بہم پہونچایا تھا لیکن
ان سوالوں کا اب تک کچھ بھی جواب نہیں دیا جا سکا ہے۔

ابھی تک یہ نہیں معلوم ہو سکا کہ وقوع مرض کے لحاظ سے یہ کیوں سستی کی حالت میں ہوتا ہے، یعنی مقامی وبا اور منتشر وبا کی سی خفیف
حالت میں ہوتا ہے لیکن ان خفیف حالات سے ایکایک عمومی نزلہ وبائیہ کی صورت اختیار کر لیتا ہے۔ یہ معلوم ہے کہ جب یہ وبا عمومی ہو جاتی ہے
خصوصیت کے لحاظ سے یہ بہت ہی زیادہ متعدی ہو جاتی ہے یعنی اس کا مادہ شدت کی انتہا کو پہونچ جاتا ہے اور معمولی قوت مقابلہ بھی باقی نہیں رہتی ۔
۱۹-۱۹۱۸ء کی وبا میں بالغ نوجوان بہت زیادہ تعداد میں بیمار ہوئے اور بہت زیادہ تعداد میں ہلاک بھی ہوئے۔ اس مرض کے پہلے حملہ کا اسی مرض
کے دوسرے حملہ پر اثر نہیں پڑتا۔ جیسے بعض دوسرے امراض مثلاً چیچک اور آتشک کی طرح ایک مرتبہ مرض کا حملہ ہو جانے سے قوت مناعت نہیں
پیدا ہوتی۔ دیگر نزلی حالات سے اس مرض کا تعلق معلوم کرنا خصوصاً اس وقت جب اسکی مخصوص علامات مفقود ہوں، مرض کی صحیح تشخیص کو
ناممکن بنا دیتا ہے۔ صرف تدبد حالت اور چاروں طرف پھیلی ہوئی وبا کی صورت میں ممکن ہے کہ شاید آپ اس سے صحیح تشخیص مرض میں امداد
لے سکیں۔

بعضوں نے اس دعویٰ کی تردید کی ہے کہ جراثیم انفلوئنزا اس مرض کا اصل باعث ہوتے ہیں دوسرے لوگوں نے اسے متعدی ساخت کا بہت
ہی عام تعدیہ ثانوی قرار دیا ہے۔ ابتدائی خوردبینی جرثومے کے متعلق بہت سے لوگوں نے یہ خیال کیا ہے کہ یہ فلٹر پیپر کے مسامات سے گذر جاتے
ہیں۔ در اصل یہ بھی ممکن ہے کہ ایک بہت ہی چھوٹا خوردبینی جرثومہ جیسے محققین امریکہ نے دریافت کیا ہے حقیقی مرضی جرثومہ ہو جیسے ڈاکٹر نگوچی کے طریقہ
کاشت سے معلوم کیا جاتا ہے جرثومۂ ملیریا کے بعد اس مرض میں عصی سبحیہ نباتی اور عصی کریات دموی بہت زیادہ پائے جاتے ہیں۔

جراثیم انفلوئنزا ان امراض میں بھی پائے جاتے ہیں جو نزلہ وبائیہ سے بالکل مختلف ہیں، مثلاً متعدی التہاب غشائے بطن القلب، التہاب مجاری
اور التہاب غشاء الدماغ۔ اگر ہم اس میں نزلی حالتوں کو بھی شامل کر دیں جو یا تو اپنے مزمن ہونے یا دیگر ظواہر کے باعث نزلہ وبائیہ سے بہت ہی
طریقہ پر مختلف ہوتے ہیں تو یہ بالکل واضح ہو جاتا ہے کہ یہ خوردبینی جرثومہ حقیقتاً اسی آخر الذکر مرض کا سبب ہے، گو اسکی سمی حالت میں کبھی کبھی ضرور تبدیلیاں
ہوتی رہتی ہیں یہ عصی بہت چھوٹا ہوتا ہے۔ جراثیم منفی ہوتا ہے، معمولی زمین پر اس کی کاشت بہت مشکل ہوتی ہے۔ یعنی دقت سے پیدا ہوتا ہے
بدن انسان کے باہر اس کی قوت حیات بہت کمزور ہو جاتی ہے۔ اس جرثومہ میں ایک خصوصیت یہ پائی گئی ہے کہ جب یہ حاد نزلہ وبائیہ

کے مریضوں میں موجود ہوتا ہے تو ان کی متعدی ساخت اور ان کے ترشحات میں بہت زیادہ تعداد میں پایا جاتا ہے۔

علامات: - جہاں تک اندازہ لگایا جا سکتا ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ اس مرض کی مدت حضانت ۲۴ سے ۴۸ گھنٹے تک ہوتی ہے۔ اس مرض کی ایک واضح علامت یہ ہے کہ اس کا آغاز یک بیک ہوتا ہے۔ بعض اوقات یہ اتنا اچانک ہوتا ہے کہ اگر مریض سڑک پر ہوتا ہے تو وہ گر پڑتا ہے اور چند گھنٹے میں وہ اچھی حالت سے ایسی خراب حالت میں پہونچ جاتا ہے کہ بستر علالت پر پڑ جاتا ہے اور مرض کی انتہائی کرب و بے چینی سے کافی اذیت محسوس کرتا ہے حرارت بہت تیزی سے بڑھنے لگتی ہے۔ اکثر پھریری بھی لاحق ہوتی ہے۔ بڑی اور تکلیف دہ علامتیں یہ ہیں۔ پریشان کن دردِ سر، کمر اور اطراف میں ناقابل برداشت درد، منہ اور حلق کی خشکی، سوزش اور سرخی، اذیت دینے والی کھانسی، چہرہ کا سُرخ اور غصہ ور ہونا

گو علامات مختلف ہوتی ہیں لیکن یہ دستور ہو گیا ہے کہ ان میں سے صرف انہی کو بیان کیا جائے جن سے آئے دن دوچار ہونا پڑتا ہے۔ یہ عام زیادہ تر خاص ساختوں اور وظائف پر منحصر ہیں جو تعدیہ (چھوت) کے نتائج سے مبتلا ہوتی ہیں۔ جائے تعدیہ اور اُنکے ظواہر کے لحاظ سے اس کی قسمیں کی جاتی ہیں۔

(۱) **بخار والی قسم** - مرض کی اس قسم میں بڑی علامتیں بخار، کرب و بے چینی، دردِ سر، پشت اور اطراف میں درد اور ہوائی نالی کے بالائی حصہ میں نزلہ وغیرہ میں بہت سی باتوں میں یہ قسم معمولی نزلہ سے مختلف ہوتی ہے۔ مثلاً اس میں آغاز مرض یکایک ہوتا ہے۔ لیکن اس میں بہت اونچے درجہ کا بخار ہوتا ہے۔ غیر متناسب اور شدید اضمحلال ہوتا ہے۔ اور اپنی خشکی میں یہ نزلہ نسبتاً مختلف ہے۔ کرہ چشم میں اکثر درد ہوتا ہے اور رمد چشم کی شکایت ہوتی ہے۔ حلق کسی قدر متورم ہوتا ہے۔ کھانسی اکثر موجود ہوتی ہے اور چند ریوی علامات ہوتی ہیں یا گاہے بالکل نہیں ہوتیں۔ بخار ختم ہونے کا کوئی وقت مقرر نہیں ہے۔ علی العموم ۴ سے ۶ دن ہے۔ ایسا بہت کم ہوتا ہے کہ بخار آٹھ دن سے زیادہ رہے۔ ہاں اس وقت ہو سکتا ہے جب کچھ مرکزی عوارض ہوں۔ یہ علی العموم ریوی ہوتے ہیں۔ انحطاطِ مرض اکثر خطرے کا وقت ہوتا ہے۔ لیکن اسے کسی طرح بھی کوئی قاعدہ کلیہ نہیں کہہ سکتے۔

(۲) **تنفسی قسم** - یہ انفلوئنزا کی وہ قسم ہے جو وباؤں میں بہت زیادہ وقوع پذیر ہوتی ہے اور جب یہ شدید ہوتی ہے تو موت عام طور سے اسی کے باعث ہوتی ہے۔ کہیں کہیں مرض کے تقریباً چوتھے دن یہ بالکل واضح ہو جاتا ہے کہ نزلی حالت زیادہ تکلیف دہ ہوتی جا رہی ہے اور اسی کے ساتھ ساتھ حنجرہ، قصبۃ الریہ، اور اس کی شاخیں زیادہ مبتلا ہوتی جاتی ہیں۔ بہت سے مریضوں میں تقریباً تیسرے اور چوتھے دن حرارت کم ہو جاتی ہے۔ اور یہ اس وقت ساتھ ہی ساتھ بڑھتی ہے جب نزلہ زیادہ وسعت اختیار کرتا ہے۔ تنفسی تکلیف کھانسی کی شکل میں صرف مقامی طور سے باقی رہنے کی طرف مائل نہیں ہوتی۔ بلکہ پھیپھڑے کی ساخت کو بھی مبتلا کرتی ہے جس کی عروق خشنہ میں التہاب ہو جاتا ہے۔ اکثر مریضوں میں دانت کے خانوں میں التہاب ہو جاتا ہے۔ اسکے بعد حاد امتلا، ریوی کی علامتیں ظاہر ہو جاتی ہیں جو مرض کی اہم خصوصیات ہیں اور اس کی نامعلوم ترقی کا بہت زیادہ خوف پیدا کر دیتی ہیں۔ انفلوئنزا کے تعدیہ کی تنفسی علامتیں التہاب حنجرہ اور التہاب قصبۃ الریہ سے کھانسی (التہاب شعبی) کے ذریعہ ذات الریہ فصیصی، ذات الریہ فصی اور ذات الجنب کی طرف وسعت اختیار کر لیتی ہیں۔ اور ان سے مائی یا صدیدی رطوبت بہت خارج ہوتی ہے۔ لیکن غالب علامت اکثر موجود ہوتی ہے اور وہ چھوٹی عروق خشنہ کی التہابی حالت ہے۔ طبعی علامتیں زیادہ پائی جاتی ہیں۔ خرخراہٹ کی آوازیں اور اس کے ساتھ آبلوں کے پھوٹنے کی آوازیں ہیں۔

مرض کی اس قسم میں کھانسی بہت ہی تکلیف دہ علامت ہے اور اکثر اخراج بلغم کی ضرورت بالکل نہیں ہوتی ہے۔ بلغم کا رنگ اور قوام مختلف ہوتا ہے اور اس کی دو خاص قسمیں انفلوئنزا کی بڑی خصوصیات ہیں۔

(الف) چمکدار بلغم۔ یہ گلابی اور جھاگ دار ہوتا ہے۔ بعض اوقات بہت زیادہ مقدار میں پیدا ہوتا ہے۔ یعنی ۲۴ گھنٹے میں ایک پائنٹ تک ہو سکتا ہے۔ یہ گلابی بلغم حاد التہابی تہیج سے پیدا ہوتا ہے۔ کھانستے وقت بلا ارادہ خارج ہو سکتا ہے۔ اور گاہے یہ نتھنوں سے نکل آتا ہے۔

(ب) لزج بلغم۔ یہ ذات الریہ فصی بلغم کے مقابلہ میں کم لزج ہوتا ہے۔ اور بہت زیادہ مقدار میں خارج ہوتا ہے۔ رنگ بھی اس سے مختلف ہوتا ہے بلکہ مختلف رنگوں کا ہوتا ہے۔ لال، بھورا، زعفرانی اور مختلف قسم کا سبز بھی ہوتا ہے۔ بعض اوقات بیک وقت یہ سب رنگ موجود ہوتے ہیں۔

(۳) **خبیث قسم** - یہ شدید اور مہلک قسم تقریباً عمومی انفلوئنزا کے زمانہ کے لئے مخصوص ہے مریض ابتداء مرض سے یا اس کے چند روز ہی بہت بُرے طریقہ سے بیمار پڑ جاتا ہے۔ اس کے ساتھ شدید سمی علامات ہوتی ہیں اور ایک خاص قسم کی نیلاہٹ نمودار ہوتی ہے اور اس

پہلے کہ خاص علامتیں نمودار ہوں۔ قلب کا فعل بہت تیزی سے باطل ہونے لگتا ہے۔ اس قسم کے مرض کی مدت ۲۴ گھنٹے سے لیکر ایک ہفتہ تک مختلف ہو سکتی ہے اور کوئی علاجی تدبیر خواہ وہ کتنی ہی زیادہ مستعدی سے کیوں نہ کی جائے، یقینی نتیجہ نہیں پیدا کرتی۔

(۴) معدی معوی قسم۔ یہ قسم عمومی انفلوئنزا میں بہت کم ہوتی ہے۔ معدی قسم بہت زیادہ عام ہے۔ اس کی خاص علامات، آغاز کا اچانک ہونا، قے ہونا، بھوک نہ لگنا، قسم شراسیفی اور قسم سُرّی کا بہت نرم ہوجانا اور عام کمزوری ہیں۔ اکثر تشخیص میں اس وقت بہت دقت ہوتی ہے جب ایک ہی قسم کے کئی مریض ہوتے ہیں۔

نزلی قسم کا یرقان بھی بطور عارضہ اکثر حالتوں میں لاحق ہوجاتا ہے بعض معوی قسمیں بھی تشخیص میں دقت پیدا کرتی ہیں جب یہ شدید ہوجاتی ہیں تو محمی تیفودیہ (ٹائیفائڈ) سے انکی قریبی مشابہت ہوتی ہے۔ نفخ شکم، اسہال اور نفث الدم اور ان کے ساتھ بخار اور نقص کریات دم ابیض (لیوکو پینیا) کی موجودگی تشخیص میں دھوکہ دے سکتی ہے۔

(۵) عصبی قسم۔ ایک عصبی قسم بھی بیان کی جاتی ہے۔ لیکن اسے بجائے ایک خاص قسم کہنے کے زیادہ صحیح یہ ہوگا کہ اسے حاد تعدیہ کی مختلف عصبی علامات کہیں۔

عوارض اور نتائج عوارض اور نتائج بہت ہیں اور یہ سب اہم بھی ہیں۔ حقیقتاً اگر ہم خبیث قسم اور شدید تنفسی قسموں کو جو عمومی انفلوئنزا کے زمانہ میں پیدا ہوتی ہیں چھوڑ دیں تو یہ کہا جاسکتا ہے کہ اس مرض کی اہمیت زیادہ تر اس کے عوارض ہی پر باقی رہ جاتی ہے۔ اطبا نے اپنی آسانی کے لئے ان خرابیوں کی جماعت بندی کردی ہے جس سے ان کو سمجھنے اور یاد رکھنے میں آسانی ہوتی ہے۔

(۱) عوارض نظام تنفس۔ نزلی حالت کا ذکر پہلے کیا جاچکا ہے۔ ذات الجنب بھی ہو سکتا ہے۔ التہاب تجاویف کا یہاں ذکر کیا جاسکتا ہے یہ بہت عام اور تکلیف دہ ہوتا ہے۔ التہاب الاذن بھی ہوتا ہے بعض اوقات مریض کی زندگی میں انفلوئنزا کے بعد پہلی بار دمہ پیدا ہوتا ہے اور ممکن ہے مریض کا سن اس حد سے زیادہ ہوگیا ہو جو دمہ میں عام ہے۔ اس کے ساتھ سل رئوی بھی ظاہر ہو سکتی ہے۔ ان تمام قسموں میں زیادہ وقوع پذیر نتائج مزمن امتلائی حالت کی موجودگی یا قصبۃ الریہ کی شاخوں کا التہاب ہیں جو پھیپھڑے کے ایک قاعدہ یا دونوں قاعدوں میں ہوتے ہیں۔ ممکن ہے یہ حالت کئی سال تک قائم رہے اور موسم کے ساتھ یا بار بار نزلی تعدیہ ہونے سے اس میں کمی یا زیادتی ہوتی رہے۔

(۲) عوارض نظام دورانِ خون۔ غالباً سب سے زیادہ شدید عارضہ اور نتیجہ قلب سے متعلق ہے تنفسی قسم کے شدید حملوں میں قلب میں کسی قدر انبساط کا واقع ہونا بہت عام ہے۔ ممکن ہے یہ حالت زمانہ نقاہت کو بہت تکلیف دہ اور ناگوار طریقہ سے طویل کردے لیکن سب سے زیادہ اور عام قلب کی وہ خرابی ہے جو مریض میں پوشیدہ طریقہ سے اس وقت ترقی کرنے لگتی ہے۔ جب مریض نقاہت کا کچھ زمانہ گذرنے کے بعد اپنے عام نظام عمل پر پھر سے کاربند ہونے لگتا ہے۔ اُسے اختلاج قلب اور دیگر قلبی تکلیفیں ہوتی ہیں۔ خفیف محنت سے غیر معمولی تکان کے احساس کی تکلیف ہوتی ہے عموماً بعض اس قسم کی حالت اکثر عصبی علامات کے ساتھ عارض ہوتی ہے۔ سرعتِ تنفس کا دورہ اور ہونے والے ارتجاج کا احساس بہت عام ہے۔ علاوہ ازیں چونکہ اکثر عصبی کمزوری اور ضعف دماغ بھی بہت حد تک ہوتا ہے۔ اس لئے یہ فیصلہ کرنا بہت مشکل ہوجاتا ہے کہ قلب حقیقی معنوں میں کس حد تک مبتلا ہے۔ ایسے مریضوں میں طبعی علامات بالکل ناکافی ہوتی ہیں اور اکثر یہ بالکل غائب ہوتی ہیں۔ گو ہمت، استقلال اور احتیاط کے ساتھ علاج کرنے سے کچھ دنوں کے بعد مریض بالکل اچھا ہوجاتا ہے لیکن اسکے بعد مریضوں کی ایک بڑی تعداد کم وبیش قلب کی مستقل شکایت میں مبتلا ہوجاتی ہے یہ امر ابھی تک آشکارا نہیں ہو سکا کہ انفلوئنزا کے مریض میں قلب کی صحیح ماہیت مرض کیا ہوتی ہے لیکن شاید یہ بات حقیقت سے بہت قریب ہے کہ عضلاتِ قلب کا بھی التہاب ہوجاتا ہے گویا اطبا یہ نہیں بتا سکتے کہ نظام عصبی اور عضلات قلب کس درجہ تک مبتلائے مرض ہوتے ہیں۔ عروقی تکالیف بھی عام ہیں۔ وریدوں کا التہاب بھی واقع ہو سکتا ہے۔

(۳) عوارض نظام اعصاب۔ سب سے زیادہ عام عارضہ ضعف شدید ہے جس میں بہت سے مریض اکثر مبتلا ہوتے ہیں۔ کچھ لوگوں میں یہ حالت معمولی جنونی کیفیت پیدا کردیتی ہے اور بعض لوگوں میں یہ حالت خودکشی کی طرف مائل کرتی ہے۔ حاد مرض ختم ہونے کے بعد ضعف بہت عرصہ تک طاری رہ سکتا ہے۔ علامت اس قدر عام ہے کہ مریض اکثر اس نئے بخار کی علت پر غور کر کے کہہ دیتا ہے کہ یہ بیماری انفلوئنزا ہے کیونکہ وہ جانتا ہے کہ یہ ضعف نتیجۃً اس میں پیدا ہوتا ہے اکثر حالات میں اس کا یہ کہنا صحیح ہوتا ہے۔ درد سر دوسری علامت ہے جو اس مرض کے ساتھ مستقل طور سے ہوتی ہے ممکن ہے یہ اتنا شدید ہوجائے کہ سرسام کا پیدا ہوجائے عموماً اس سے مریض میں کسی قسم کا ہذیان پیدا ہوجاتا ہے ایسا انہیں لوگوں میں ہوتا ہے جن کا نظام اعصاب بحالتِ صحت قوی نہیں ہوتا۔ (باقی)

ڈاکٹروں کے تجربات کی قربان گاہ

روس کے نامور انشاپرداز ڈاکٹر وی ویریسیف کے قلم سے

یورپ کے مایۂ ناز سرجن ملبر وتھ کو اسکے ایک شاگرد نے خط لکھا کہ :-

"میرے پاس دس گیارہ سال کی عمر کا ایک لڑکا علاج کے لئے آیا۔ اس کے دائیں گھٹنے میں برائے نام ورم اور کسی قدر درد تھا۔ پیر سیدھا نہیں ہوتا تھا۔ پہلے مجھے شبہ ہوا کہ لڑکے پر کہیں ہڈیوں کی دق کا حملہ نہ ہوگیا ہو لیکن چونکہ دق کی کوئی ظاہری علامت نہ تھی اس لئے بطور آزمائش بچے کو میز پر لٹا کر اس کے پیر کو جھٹکا دیکر سیدھا کیا۔ بچے کے منہ سے دردناک چیخ نکلی اور وہ بے ہوش ہوگیا۔ اس کے پیر کی ہڈی ٹوٹ گئی تھی اور دوسرے دن وہ مرگیا۔ مجھے بعد میں معلوم ہوا کہ لڑکے کے گھٹنے میں سارکوما تھا جس کی وجہ سے ہڈی اندر ہی اندر گل گئی تھی۔ اور اس میں معمولی جھٹکا برداشت کرنے کی بھی قوت نہ تھی۔ افسوس ہے کہ میری غلطی سے ایک غریب لڑکے کی جان گئی "

پروفیسر ملبر وتھ نے اس خط کا حسب ذیل جواب دیا :-

"ان چھوٹی چھوٹی باتوں کی کبھی پروا نہ کرو۔ ہماری کامیابی کا پرچم لاشوں کے پہاڑ پر لہراتا ہے"

اس واقعہ کو ساٹھ ستر سال کی مدت گذر گئی لیکن اگر غور سے دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ یورپ میں علم طب کی ترقی کا پرچم آج بھی لاشوں کے پہاڑ پر لہراتا ہے۔ تحقیقات و انکشافات کا دروازہ کھلا ہوا ہے۔ آج ایک طریقۂ علاج دریافت ہوتا ہے چند روز کے بعد اسکی تردید ہوتی ہے۔ ماہران طب آپریشن کے نت نئے طریقے دریافت کرتے ہیں۔ نئی نئی دوائیں ایجاد کرتے ہیں اور انکی آزمائش کے لئے بے گناہ انسانوں کو تختۂ مشق بناتے ہیں۔ ہمارے ڈاکٹر تجربہ حاصل کرتے ہیں۔ لیکن انسانوں کی زندگی سے کھیل کر۔

۱۹۰۰ء میں حکومت جرمنی نے حیوانوں پر مظالم کے انسداد کا قانون بنایا۔ لیکن اس سال پروفیسر اے۔ ایس۔ ٹاؤ نے جرمنی میں علم طب کی ترقی کے لئے حسب ذیل رپورٹ حکومت کی خدمت میں پیش کی :-

> "جرمنی کے میڈیکل کالجوں کو بام ترقی تک پہنچانے کے لئے اس بات کی ضرورت ہے کہ طالب علموں کو لاشوں کے بجائے زندہ انسانوں پر چیر پھاڑ کی مشق کرائی جائے۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ ناواقف طلبا کے ہاتھوں آپریشن سے مریضوں کو سخت تکلیف ہوگی۔ لیکن طلباء کی معلومات میں حیرت انگیز اضافہ ہو جائیگا"

اس مثال سے اندازہ کیجیے کہ اپنے تجربات کے سامنے ہمارے ڈاکٹروں کی نگاہ میں انسانی زندگی کی قدر و قیمت کیا ہے

جب ڈاکٹر کا سٹلنے خواب آور دوا کی حیثیت سے سلفنول کو دریافت کیا تو بعض ڈاکٹروں نے تجویز کیا کہ پہلے جانوروں پر اس دوا کی آزمائش کرنی چاہئے۔ فرانس کے مشہور ماہر طب ایم۔ پیاآن جب اپنے معاصرین کے اس فیصلہ کی اطلاع ہوئی تو اُس نے بے ساختہ کہا "جانوروں پر کسی دوا کی آزمائش سے اگر کچھ فائدہ پہونچ سکتا ہے تو علم بیطاری کو۔ میڈیکل سائنس کی ترقی صرف اس صورت میں ممکن ہے کہ سلفنول کی آزمائش انسانوں پر کی جائے"

چنانچہ سب سے پہلے ڈاکٹر شمی نے اپنے ایک بوڑھے مریض پر جو تصلب شرایین میں مبتلا تھا اس دوا کی آزمائش کا فیصلہ کرلیا اور اس نے مریض کو دو گرام سلفنول کھلا دی نتیجہ یہ ہوا کہ اسکی رات انتہائی کرب و اضطراب میں کٹی۔ تھوڑی تھوڑی دیر بعد دم گھٹنے کے دورے پڑتے تھے۔ سپیدۂ سحر نمودار ہونے سے پہلے اسے سلفنول کے اثر سے نیند آئی ضرور۔ مگر ایسی نیند کہ وہ قیامت سے پہلے بیدار نہیں ہو سکتا۔

افسوس ہے کہ اس افسوس ناک واقعہ کے بعد بھی طبی دُنیا متنبہ ہوئی اور انسانوں پر سلفنول کا ہلاکت آفرین تجربہ برابر جاری رہا۔ پروفیسر لپاآن کی مرتب کردہ رپورٹ کے مطابق پیرس میں ایک مہینہ کے اندر سولہ مریض سلفنول کے زہر سے ہلاک ہوئے۔ اتنے بدنصیب مریضوں کو موت کے گھاٹ اُتار دینے کے بعد انسانی زندگی سے کھیلنے والے ماہران طب اس نتیجۂ خیال پر پہنچے کہ سلفنول صرف مالیخولیائے مزمن اور قلت دم (انیمیا)

کی شدید ترین حالت میں استعمال کی جا سکتی ہے اور اس صورت میں بھی احتیاط کی بہت ضرورت ہے۔

پروفیسر جیمز ینگ نے جانوروں پر نیپٹل کے تجربات کے بعد اعلان کیا کہ یہ بیہوش اور بے حس کرنے کے لئے بہترین دوا ہے۔ ڈاکٹر ہولینڈر نے اپنے مریضوں پر اسکی آزمائش شروع کی اور تین ہفتوں کے بعد انہوں نے ستمبر ۱۹۲۰ء میں ہالے کی مشہور میڈیکل کانگریس کے موقع پر اعلان کیا کہ چھوٹے آپریشنوں کے لئے نیپٹل سے بہتر کوئی بیہوش کرنے والی دوا نہیں اور اس میں سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ مریض اسکے اثرات مابعد سے محفوظ رہتا ہے۔ اس واقعہ کو بھی دو ماہ گذر گئے۔ اس کے بعد ڈاکٹر ہیگلر نے اعلان کیا کہ اس نے اپنے قوی الجثہ مریض کو آپریشن کے وقت نیپٹل استعمال کرائی تھی اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ لب لہ بسس میں مبتلا ہو گیا اور آخر میں اس کا سانس گھٹنے لگا۔ بہت مشکل سے سانس کو دوبارہ جاری کر کے اس کی جان بچائی جا سکی۔

چند روز بعد اطلاع ملی کہ اولموٹز میں نیپٹل سونگھتے وقت ایک جوان عورت کی جان گئی۔ اسی زمانہ میں "برٹش جنرل آف ڈنٹسٹری" میں حسب ذیل اطلاع شائع ہوئی۔

"بتیس سال کی ایک جوان عورت دانتوں کے درد کی شکایت میں مبتلا تھی۔ وہ اپنی ڈاڑھ اکھڑوانے کے لئے لندن کے ایک مشہور ماہر امراض دندان کی دوکان پر گئی۔ اس نے اسے نیپٹل کی دس بوندیں سونگھنے کے لئے دیں دوا سونگھتے ہی سونگھتے وہ خاتون مر گئی۔"

چند روز بعد ڈاکٹر سک کی جانب سے یہ اعلان شائع ہوا کہ نیپٹل کے سونگھنے سے میرے دو مریض مر گئے اور ان میں ایک مریض اچھا خاصہ مضبوط تھا ان تمام حقائق کے باوجود ہمارے ڈاکٹروں نے نیپٹل کی آزمائش کا سلسلہ برابر جاری رکھا یہاں تک کہ جرمن سرجنوں کی کانگریس میں پروفیسر گورلٹ نے جرمنی فرانس، آسٹریا اور برطانیہ کے اعداد و شمار مرتب کر کے یہ اعلان کیا کہ ایتھر، لافنگ گیس اور کلوروفارم وغیرہ کے استعمال سے ایک ہزار میں ایک شخص مر جاتا ہے لیکن نیپٹل کے استعمال سے ڈیڑھ سو کیسوں میں ایک موت ہوتی ہے۔ یہ اعداد و شمار اس قدر عبرت انگیز تھے کہ جرمن حکومت نے نیپٹل کا استعمال ممنوع قرار دے دیا۔ اسکی تقلید دوسرے یورپی ملکوں نے بھی کی اس طرح اس دوا نے جس تیزی سے فروغ حاصل کیا تھا اسی تیزی سے ناپید ہو گئی۔

جرمنی کے مشہور ماہر طب پروفیسر کاخ، جس نے جراثیم دق کا انکشاف کیا تھا، نے سل و دق کے مریضوں کے لئے جب ٹیوبرکلین کا انجکشن دریافت کیا تو دنیائے طب میں ہلچل برپا ہو گئی۔ نہایت آزادی کے ساتھ انسانوں پر اس کی آزمائش ہونے لگی اور کئی ہزار مریضوں کے انجکشن لگا دئے گئے۔ لیکن چند مہینے بعد ہی ردعمل کی افسوسناک مثالیں دنیا کے سامنے آنے لگیں اور ایک سال کے اندر یورپ کے تمام ڈاکٹروں نے متفقہ طور پر تسلیم کر لیا کہ ٹیوبرکلین سے سوائے مضرت کے کسی فائدہ کی امید رکھنا ہی خیال خام ہے اور ہزاروں مریضان دق جن کی جانیں کسی دوسرے طریقہ علاج سے بچائی جا سکتی تھیں، محض ٹیوبرکلین کے انجکشن سے ہلاک ہوئے۔ کاش ہمارے ڈاکٹروں نے ڈاکٹر کاخ کی دریافت کردہ ٹیوبرکلین کی آزمائش کے لئے انسانوں کو تختہ مشق نہ بنایا ہوتا۔

۱۸۹۰ء میں بخارسٹ (پایۂ تخت رومانیہ) کے مشہور ڈاکٹر پروفیسر پیٹرسکو کو الہام" ہوا کہ کروپس نمونیا کا بہترین علاج یہ ہے کہ ڈیجی ٹیلس معمولی خوراک سے دس گنا سے چودہ گنی مقدار میں مریض کو استعمال کرائی جائے۔ آپ نے اکاڈیمی آف میڈیسن پیرس میں ایک مقالہ پڑھا جس میں ارشاد فرمایا تھا "میں کئی سال کے مسلسل تجربات کے بعد اس نتیجہ پر پہونچا ہوں کہ ڈیجی ٹیلس کے استعمال سے شرح موت ۳۰ــ ۲۰ فی صدی سے صرف تین فی صدی رہ جاتی ہے اس سے مرض بہت جلد قابو میں آجاتا ہے اور اس طرح غائب ہوتا ہے کہ جیسے کسی نے جادو کی چھڑی گھما دی ہو۔"

اب ڈاکٹروں کو اس بات کی کیا ضرورت تھی کہ وہ ڈیجی ٹیلس کی اس غیر معمولی مقدار کے مطابق اپنا اطمینان کر لیتے۔ وہ پروفیسر پیٹرسکو کے اعلان کو صحیفۂ آسمانی سمجھ کر بے چون و چرا ایمان لے آئے۔ ایک ڈاکٹر صاحب نے تو فوراً ہی اعلان کر دیا کہ اگر کروپس نمونیہ کا مریض مے نوشی کا عادی نہ ہو تو ڈیجی ٹیلس کے مفید اثرات اور بھی جلد ظاہر ہوتے ہیں۔

اتفاق سے میں انہی دنوں میں ایک ہسپتال میں نمونیا وارڈ کا انچارج تھا۔ میرے چیف ہاؤس فزیشن نے مجھے بھی اس طریق علاج کی آزمائش کا حکم دیا۔ اتفاق سے اسی دن نمونیہ کا ایک مریض میرے وارڈ میں داخل ہوا۔ اس کا پورا دایاں پھیپھڑا متاثر ہو رہا تھا۔ سانس بہت تیزی سے چل رہا تھا اور اسے تکلیف بہت سخت تھی دریافت کرنے پر مجھے اسکی بیوی سے معلوم ہوا کہ بچپن سے شراب کا عادی بھی ہے۔ پیٹرسکو کے طریقۂ علاج کی آزمائش کا اس سے بہتر موقع بھلا کہاں مل سکتا تھا۔ میں نے چیف ہاؤس فزیشن کے مشورہ اور اس کی اجازت سے دو سو گرام پانی میں آٹھ گرام ڈیجی ٹیلس

صاحب نے مریض کے لئے نسخہ لکھدیا اور نرس کو ہدایت کردی کہ ایک ایک گھنٹے کے بعد چائے کا چمچہ بھر کسچر مریض کو پلایا جائے۔ اس سلسلے میں یہ ملحوظ رکھنا چاہیئے کہ عام حالات میں چوبیس گھنٹے کے اندر ڈیجی ٹیلس کی جو بڑی سے بڑی مقدار مریض کو دی جاسکتی ہے وہ ۵ء ۶ء ۰ گرام ہے معمولی خوراک سے تیرہ گنی مقدار میں دوا دینے کا نتیجہ یہ ہوا کہ دوسرے دن مریض کی حالت بہت خراب ہوگئی۔ اسکی آنکھوں میں ایک قسم کی چمک پیدا ہوگئی تھی اور چہرے پر نیلاہٹ آگئی تھی نبض کی رفتار بدستور تیز تھی لیکن قلب بہت کمزور ہو رہا تھا اور ڈیجی ٹیلس کی سمیت کے آثار آہستہ آہستہ بڑھتے جا رہے تھے۔ بیبیٔ نے گھبرا کر چیف ہاؤس فزیشن کو مریض کی حالت سے مطلع کیا۔ اس نے بھی ردِ عمل کو روکنے کی کوشش کی لیکن مریض شام تک ڈیجی ٹیلس کے اثر سے مرگیا۔ آہ! میں اس کی نوجوان بیوہ کی وہ پُرحسرت نگاہیں کبھی نہیں بھول سکتا جن سے اس نے مجھے اپنے شوہر کے مرنے کی خبر سن کر دیکھا تھا۔

اس بدنصیب بیوہ سے کون کہتا کہ تیرا شوہر ڈاکٹروں کے تجربہ کی قربان گاہ پر بھینٹ چڑھ گیا۔ اس افسوس ناک واقعہ کے دوسرے ہی دن برطانیہ کے مشہور ماہر طب ڈاکٹر رویل کا ایک مضمون رسالہ "فزیشین" میں شائع ہوا جس میں انہوں نے لکھا تھا کہ:۔

"پیٹرسکو کا طریقہ علاج سخت مضر ہے۔ ڈیجی ٹیلس کو غیر معمولی مقدار میں دینے کے معنی یہ ہیں کہ مریض کی زندگی کو جان بوجھ کر خطرے میں ڈال دیا جائے۔ میرے علم میں اب تک کئی مریضوں کو پیٹرسکو کا طریقہ علاج موت کی نیند سلا چکا ہے۔ لہذا میں برطانیہ کے تمام ڈاکٹروں کو مشورہ دیتا ہوں کہ دنیا میں ڈیجی ٹیلس کا غیر معمولی استعمال بند کردیں"۔

حالانکہ اس سے چند روز پہلے جرمنی کے ایک ڈاکٹر ریکیٹامر نے بہت زور شور کے ساتھ اعلان کیا تھا کہ کروپس نمونیا کا کوئی مریض ڈیجی ٹیلس کی سمیت سے ہلاک نہیں ہوسکتا۔

ہمارے ڈاکٹروں کا طبقہ جدت پسندی کے تمام دعووں کے باوجود دراصل لکیر کا فقیر ہے یا تو کچھ مدت پہلے تک ہر ڈاکٹر کی زبان، اور ہر طبی رسالہ کے صفحے اس طریقۂ علاج کی تعریف سے بھرے پڑے تھے۔ یا ڈاکٹر رویل کے مندرجہ بالا خیالات کی اشاعت کے بعد سب کے سب ڈیجی ٹیلس کے استعمال کی مخالفت کرنے لگے۔ اور اب شاید دنیا میں کوئی ڈاکٹر بھی ایسا نہ ہوگا جو کروپس نمونیہ کے مریض کو دس بارہ گنی مقدار میں ڈیجی ٹیلس پلادے۔ ڈاکٹروں کو پیٹرسکو کے طریقۂ علاج کی غلطی کا احساس ہوا مگر کس وقت؟ جب وہ ہزاروں مریضوں کی جانیں اپنے تجربات کی قربان گاہ پر بھینٹ چڑھا چکے تھے۔ جس سال رومانیہ کے ڈاکٹر پیٹرسکو نے ڈیجی ٹیلس کے ذریعہ کروپس نمونیہ کا علاج دریافت کیا۔ اسی سال جرمنی کے ڈاکٹر رازبنشس نے اپنے طویل تجربات" کی بنا پر اعلان کیا کہ سل ریوی کا بہترین علاج یہ ہے کہ مریض کے پھیپھڑے کے ریشوں میں کریازوٹ کے محلول کا انجکشن کردیا جائے۔ ڈاکٹر رازبنش کا یہ انکشاف جدید تمام طبی اخبارات ورسائل میں شائع ہوگیا اور ہر ڈاکٹر کی زبان پر اس کا تذکرہ تھا۔ جرمن کے ایک دوسرے مشہور طبیب اسٹیکو کرنے اپنے ایک مریض پر اس نئے طریقہ علاج کی آزمائش کی۔ اس کا جو کچھ نتیجہ برآمد ہوا وہ اسی کے الفاظ میں حسب ذیل ہے:۔

"انجکشن کے بعد مریض کی کھانسی میں بہت اضافہ ہوگیا اور جس طرف انجکشن کیا گیا اس طرف کا پھیپھڑا غیر معمولی تیزی سے گلنے لگا۔ انجکشن کے تھوڑی دیر بعد مریض کے منہ سے خون گرا۔ دوسرے دن جریان خون شروع ہوگیا اور مریض مرگیا"۔

خدا کا شکر ہے کہ کریازوٹ کے انجکشن کی آزمائش نے زیادہ مریضوں کی جانیں نہیں لیں اور بہت جلد اس کا رواج ختم ہوگیا۔



معلومات

مرض کا تعلق موسم سے

موسم کے متعلق ایک ایسا مریض کہ جن کے جوڑوں میں درد ہو جو کچھ پیشین گوئی کرتا ہے اس کی صحت سے کسی طرح انکار نہیں کیا جا سکتا۔ وجع مفاصل کے مریضوں پر موسم کے اثرات کا ایک عرصہ تک مطالعہ کیا گیا ہے اور انہی مشاہدات کی بنا پر یہ بیان دیا گیا ہے۔

ڈاکٹر سالومن اسٹراؤز نے رسالہ ہائجیا میں ایک مضمون دیا ہے اور اس میں صحت، خودکشی اور جرائم سے موسم کا جو تعلق ہے اس کا اظہار کیا ہے۔

یہ صحیح ہے کہ ایک خاص حد تک گرمی جسم کو قوت عمل بخشتی ہے۔ لیکن تقریباً ۸۵ درجہ ف پر حرارت پہونچ جانیکے بعد یہ تو ممکن ہے کہ اس کی باعث سے جسم میں خراش موجود رہے لیکن قوت حیات مفقود ہو جاتی ہے۔ اسی طرح جرائم اور مرطوب آب و ہوا کے درمیان بھی کوئی باہمی تعلق ہے اور ظاہر ہوتا ہے کہ رطوبت کی کمی کے ساتھ جارحانہ اقدامات بڑھ جاتے ہیں۔ شاید اس کا باعث یہ ہو کہ رطوبت زیادتی اس قوت عمل میں کہ جو جسم میں محفوظ رہتی ہے کمی پیدا کر دیتی ہے۔

خودکشی اور موسم کے باہمی تعلقات کا بھی مشاہدہ کیا گیا ہے صحیح ہے کہ موسم کا یہ اثر تو نہیں ہوتا کہ وہ لوگوں کو خودکشی کے ارتکاب پر مجبور کر دیے لیکن مخصوص درجہ ہائے حرارت اور ہوا کے دباؤ کے مخصوص حالات میں خودکشی کی وارداتوں میں جو اضافہ ہوتا ہے وہ اتنا بیّن ہے کہ اسے کسی طرح نظرانداز نہیں کیا جا سکتا۔

مختصراً یہ کہا جا سکتا ہے کہ موسم گرما کے مہینوں میں خودکشی کا ارتکاب بہت زیادہ ہوتا ہے اور ان حالات میں کہ جب ہوا کا دباؤ بہت کم ہو۔ شاید یہ موسمی کیفیات خودکشی کے معاملے میں بارود میں چنگاری کا کام دیتی ہوں۔

ان کے علاوہ بھی موسم اور اسکے اثرات کے متعلق بعض مشاہدات بیان کئے گئے ہیں۔ اطبا جانتے ہیں کہ گرم موسم میں اکثر ایسے مریضوں کے بخار میں بیّن طور پر ناہمواری اور بے اعتدالی پیدا ہو جاتی ہے کہ جن کا بخار پرانا ہو اور یہ تو عام طور پر دیکھا جاتا ہے کہ ہر قسم کے وجع مفاصل کے مریضوں کی تکلیفیں بھی اسی موسم میں بڑھ جاتی ہیں۔

بہرحال مشاہدات نے اب ثابت کر دیا ہے کہ موسمی کیفیات اور جسم انسانی کی صحت میں باہمی کوئی تعلق ضرور موجود ہے۔

"ضرورت ایجاد کی ماں ہے"

شکستہ ہڈیوں کے ٹکڑوں کے کیلوں کے ذریعہ سے کھپچیاں جڑ دینے سے جو طریقہ نکلا ہے اس نے ٹوٹے ہوئے اعضا کے بہت جلد کارآمد بن جانے کے مواقع پیدا کر دیئے ہیں۔ اس طریقہ علاج کی بدولت ممکن ہے کہ شکستہ پا مریض ہڈی ٹوٹنے کے اڑتالیس گھنٹے بعد چلنے پھرنے لگے۔ جانوروں پر اس طریقے کی کافی آزمائش کی جا چکی ہے۔ اور اب انسانوں پر اسکے تجربے شروع کئے گئے ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ حادثات کی کثرت نے طبی دنیا میں نئی نئی ایجادات کی ضرورت پیدا کر دی ہے۔

ٹانگ کو کھینچ کر بڑا کر دیا جاتا ہے

آٹھ سال ہوئے لوز ینجلو کے ڈاکٹر ایلوس براکوے نے یہ تجویز سوچی تھی اور اس پر عمل بھی کیا تھا کہ اپنے ایک ایسے مریض کی ٹانگ پر عمل جراحی کیا تھا جس کی ٹانگ چھوٹی ہو گئی تھی۔ اسکے بعد ہڈیوں اور جوڑوں کے امراض کے اسپتال میں اس قسم کے پچھتر جراحی عملئے کئے گئے اور ان میں سے نوے فی صدی کامیابی حاصل ہوئی۔

ڈاکٹر براکوے کہ جنہوں نے دنیا بھر کے ڈاکٹروں سے زیادہ ٹانگیں کھینچ کر بڑی کی ہیں کہتے ہیں کہ مجھے یہ بیان کرنے میں کوئی تامل نہیں ہے اگر گھٹنے سے نیچے ٹانگ کو لمبا جائے اور ہوشیار جراح اس کام کو کرے تو اس عملیہ میں کوئی خطرہ نہیں ہے اور ایسا کرنا بآسانی ممکن ہے۔ ران کو لمبا کرنا

بہت دشوار ہے کیونکہ ان کے عضلات قوی تر اور سخت تر ہوتے ہیں اور پھیلائے جانے میں مزاحم ہوتے ہیں۔ نیز ان کے اعصاب کی جائے وقوع ایسی ہے کہ اگر خفیف سا صدمہ بھی پہونچ جائے تو زندگی کے لئے خطرہ پیدا ہو جاتا ہے۔

ٹانگ کے نچلے حصے میں دو ہڈیاں ہوتی ہیں۔ چھوٹی فیبولا اور بڑی ٹبیا کہلاتی ہے۔ ڈاکٹر براکوے ٹھیک بیچ میں سے ٹبیا کو کاٹ دیتے ہیں پھر نیچے والے ٹکڑے کو کھینچ کر مطلوبہ لمبائی تک پہونچاتے ہیں۔ فیبولا کو ترچھا کاٹا جاتا ہے۔ کٹے ہوئے سروں میں اوپر اور نیچے دونوں طرف پنیں ہڈی میں گاڑ دیتے ہیں۔ اس گھومنے والے کمسوے کی مدد سے دونوں سروں کو جوڑ دیا جاتا ہے اور روزانہ ¼ یا ⅛ انچ اس کمسوے کو کس دیا جاتا ہے جس کی وجہ سے ٹانگ کھنچ کر لمبی ہو جاتی ہے۔ اس طرح ٹانگ کھینچتے وقت مریض کو کوئی تکلیف نہیں ہوتی۔ اس طرح زیادہ سے زیادہ تین انچ تک ٹانگ لمبی کی جا سکتی ہے۔ عضلات کی نسوں کو بھی حرف Z کی صورت پر کاٹ کر مطلوبہ لمبائی تک کھینچ دیا جاتا ہے اور ٹانکے لگا دیئے جاتے ہیں۔ شرائین، وریدیں اور اعصاب وغیرہ سب خود ہی قدرتی طور پر کھنچ کر مناسب لمبائی اختیار کر لیتے ہیں۔ عمل جراحی ہونے کے پانچ یا زیادہ سے زیادہ آٹھ مہینے کے بعد پنیں نکال دی جاتی ہیں۔ اور مریض بے تکلف اپنی ٹانگ کو استعمال کرنے لگتا ہے۔

پیروں کی تکلیفیں

اعداد و شمار سے ثابت ہو رہا ہے کہ لوگوں میں پیروں کے متعلق تکالیف روز افزوں ترقی پر ہیں۔ ہر دس بالغ آدمیوں میں سے نو اس مصیبت میں مبتلا ہیں اور ان گرفتارانِ بلا میں سے ہر سو میں سے اڑسٹھ عورتیں ہیں مرد مریضوں کی تعداد کا تناسب صرف ۳۲ فیصدی ہے۔ اس کی وجہ بآسانی معلوم ہو سکتی ہے۔ عورتوں کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ ان کے پاؤں چھوٹے چھوٹے نظر آئیں۔ اس لئے وہ بہت ہی تنگ جوتے پہنتی ہیں۔ اور ان جوتوں کی شکلیں بھی خاص طرح کی بنائی جاتی ہیں۔ جن کی وجہ سے پیر اکثر مڑا ہوا رہتا ہے اور زیادہ چھان بین کرنے پر یہ بھی پتہ چلا ہے کہ ان خستہ پا عورتوں میں سے ۷۰ ½ فی صدی وہ عورتیں ہوتی ہیں جن کی عمریں تیس اور پچاس سال کے درمیان ہوں۔ اور بیس سے کچھ زیادہ فیصدی اٹھارہ اور تیس کے درمیانی عمر والیاں ہوتی ہیں۔ عمر کے ساتھ ساتھ پیروں کی تکالیف کا بڑھنا اس بات سے ثابت ہے کہ چالیس اور ساٹھ سال عمر کے درمیان کی عورتوں میں نیز پچیس سے تیس سال کی عمر کے درمیان والی عورتوں میں فی صدی پچاس اس خرابی میں مبتلا ہوتی ہیں۔

پیروں کی ان تکالیف کی اہمیت کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ آٹھ اور چودہ سال کی عمر کے درمیان مدرسہ جانے والے بچوں کا جب معائنہ کیا گیا تو لڑکیوں میں اسی فی صدی اور لڑکوں میں ۶۵ فی صدی اس خرابی میں مبتلا نکلے۔ اس خرابی کے لئے بہت بڑی حد تک پیر کے لئے ناموزوں لمبا ناموزوں جوتے ذمہ دار ہیں بالخصوص ایسے جوتے جو تنگ ہوں۔

ہوا کی نالی کا معائنہ

سینتیس برس ہوئے جب یہ حقیقت دریافت ہوئی تھی کہ ایک سیدھی اور سخت نلکی منہ کے راستے سے اس طرح ڈالی جا سکتی ہے کہ وہ حلق سے گذرتی ہوئی حنجرہ میں اور خود ہوا کی نالی میں پہونچ جائے اور پھر اسے دائیں یا بائیں طرف کی ہوا کی نالی میں حسب خواہش داخل کیا جا سکے۔ آج اس تحقیق کی بدولت یہ ممکن ہو گیا ہے کہ ہوا کی نالیوں کا معائنہ کرنے والا ڈاکٹر آپ کے حلق میں سے بالکل نیچے تک اپنی آنکھ سے دیکھ سکتا ہے اور اگر وہاں کوئی خارجی چیز پہونچ گئی ہو تو اسے چمٹی سے پکڑ کر نکال سکتا ہے۔

درون افراز رطوبت ۶

غدہ نخامیہ سے مترشح ہونے والی پانچ رطوبتیں اس وقت تک دریافت ہو چکی تھیں۔ لیکن اب کناڈا میں ٹورنٹو کی میک گل یونیورسٹی کے ماہرین سائنس نے ایک چھٹی رطوبت کا اور اضافہ کر دیا ہے۔ اُنہوں نے اعلان کیا ہے کہ اس رطوبت کو "سیلوفین" میں سے چھانا جا سکتا ہے اس رطوبت کے زیر اثر آکسیجن سونگھی گئی تو اس سے چربی بننے لگی۔ ماہرین سائنس کا خیال ہے کہ اب وہ اس نئی تحقیقات کی بدولت یہ سمجھنے کے قابل ہو گئے ہیں کہ جو جانور سردی کے موسم میں جاڑوں میں چھپے پڑے رہتے ہیں اور فاقے کرنے کے باوجود جب باہر نکلتے ہیں تو موٹے نظر آتے ہیں۔ اُنکے موٹا ہو جانے کا باعث کیا ہے۔

قدیم انسان

۱۸۵۹ء میں چارلس ڈارون نے جب اپنا نظریہ ارتقا پیش کیا تو اُس کے مقلدین کو یقین ہو گیا کہ شروع میں انسان کے آباؤ اجداد بندر تھے۔ لیکن انسانیت کے موجودہ علمائے اس نظریہ کو بالکل غلط قرار دیا ہے۔ اُنہوں نے متفقہ طور پر یہ ثابت کیا ہے کہ قدیم انسان اپنے انداز، دماغی کیفیت اور دانتوں کی ساخت میں انسان نما بندر سے بالکل مختلف تھے۔ مثلاً انسان کے دماغ کے اندر کی مختلف لکیریں بندر سے زیادہ ابھری ہوتی ہیں، چبلتے وقت بندر اپنے جبڑوں کو اوپر نیچے حرکت دیتا ہے۔ لیکن انسان کے جبڑے گھومتے ہیں۔

تاریخی عہد کے قبل کی جتنی انسانی کھوپڑیاں ملی ہیں۔ ان سے اسی قسم کے اختلافات ظاہر ہوتے ہیں۔ ان میں بعض ایسی ضرور ہیں، جن میں بندر کی خصوصیات پائی جاتی ہیں۔ مثلاً ۱۹۰۸ء میں سائنس کے ایک ڈچ عالم کو جاوا میں ایک سر ملا جس کے جبڑے بندر جیسے اور دانت انسان کے جیسے تھے بیان کیا جاتا ہے کہ یہ سر پانچ لاکھ سال سے کم کا نہ ہوگا۔ اس سے زیادہ پرانا دوسرا سراب تک نہیں ملا ہے۔ اسی طرح ۱۹۲۹ء چین کے ایک ماہر انسانیات کو ایک سر ملا جسکی ٹھوڑی بندر اور دماغ اور دانت انسان سے مشابہ تھے۔ سنہ ۱۹۱۲ء میں سیکس (انگلستان) میں ایک سر ملا تھا جس کی پیشانی چوڑی۔ ہڈی موٹی، دماغ انسان جیسا اور دانت بندر کے جیسے تھے۔ گذشتہ اگست میں انسانیات کے علماء کا ایک جلسہ کیمبرج میں منعقد ہوا۔ اس میں ٹرانسوال کے عجائب خانہ کے ناظم نے ایک بندر کی ایسی ہڈیوں کا ذکر کیا، جو اس کو جنوبی افریقہ کے ایک خطہ میں ملی ہیں۔ اس خطہ میں درخت نہیں ہوتے اس سے یہ خیال کیا جاتا ہے، کہ یہاں کے بندر زمین پر چلتے ہونگے۔ مگر یہ کہنا مشکل ہے کہ ان کی چال انسان کی طرح ہوگی کیوں کہ ان کے پاؤں کی ہڈیاں نہیں ملی ہیں۔ ان میں سر کا حصہ گردن سے ملحق ہے جس طرح عموماً گوریلا اور چمپانزی کا ہوتا ہے۔ جبڑے بندر کے جیسا اور دانت بالکل انسان کے جیسے ہیں۔

ان شواہد کی موجودگی میں یہ احتمال ہو سکتا ہے کہ شروع میں انسان بندر تھے۔ مگر انسانیات کے جدید علماء کا خیال یہ ہے کہ انسان بندر نہ تھے بلکہ بندروں کی ایک مخصوص نسل انسانوں سے مشابہ تھی۔ (معارف)

ریڈیم کی مرغی

یہ سائنس کی جدید ترین ایجاد ہے۔ یہ کوئی مرغی نہیں ہے جو کڑک کڑک کرتی گھگتی پھرتی ہو، بلکہ یہ ایک آلہ ہے جو اس غرض سے بنایا گیا ہو کہ دنیا میں تھوڑا بہت ریڈیم کا جو خزانہ ہے اس کی حفاظت کرے۔ یہ ایک تنا سندہ آلہ ہو جو گھاس کے ڈھیر میں سے سوئی کی تلاش کر سکتا ہو۔ اور اگر کسی میدان بھر میں کوڑا کرکٹ پڑا ہو تو اس میں سے آلپین کو نکال لا سکتا ہے بر وقت عمل چونکہ اس سے آواز کڑک کڑک کی نکلتی ہے۔ اس واسطے اس کا نام مرغی رکھا گیا ہے۔

یہ آلہ ایک سلاخ پر مشتمل ہوتا ہے جس کے سرے پر ایک چھوٹا سا "رواں سازی کا کمرہ" (آئی اونی سیشن چیمبر) ہوتا ہے جو ایک افزائندہ (امپلی فیر) اور ایک مکبّر الصوت (لاوڈ سپیکر) سے ملحق ہوتا ہے۔ جب ریڈیم کا کوئی ذرّہ یا کوئی سوئی کھو جاتی ہے تو اس آلہ کا مکبّر الصوت کڑکنے لگتا ہے اور جب بالآخر وہ ذرّہ مل جاتا ہے تو اس کی آواز اور بھی بڑھ جاتی ہے۔

گم شدہ ریڈیم کی تلاش اس وجہ سے ضروری ہوتی ہو کہ یہ دھات نہ صرف عجیب ترین ہے بلکہ کمیاب ترین بھی ہے۔ ریڈیم کی روشنی اور اس کی گرمی خاص ہوتی ہے۔ وہ پُراز توانائی ہوتا ہے وہ ہمیشہ وجود میں آتا رہتا ہے اور ہمیشہ ٹکڑے ٹکڑے ہو کر دوسری چیزوں میں بدلتا رہتا ہے۔

ریڈیم کی دریافت چالیس برس ادھر عمل میں آئی اسکی وجہ سے سائنس دانوں کو اپنے بہت سے مسلمہ عقائد ترک کرنے پڑے۔

ریڈیم کے متعلق عجیب بات یہ ہے کہ اس کا وزن کم ہوتا رہتا ہے لیکن بہت ہی آہستہ آہستہ۔ چنانچہ ایک اونس ریڈیم سے فی ثانیہ کوئی دس کھرب ملین جوہر (اے ٹمز) خارج ہوتے ہیں۔ لیکن جوہر خود اتنے چھوٹے اور ننھے ہوتے ہیں کہ ۱۸۰۰ برس کے بعد بھی نصف اونس ریڈیم باقی رہے گا۔ (سائنس)

مجربات

جناب حکیم اکبر حسین صاحب الہ آبادی

سیر دق و سل کہربا شمعی ۳ تولہ ، سنگ جراحت دو تولہ ، سرمہ سفید ایک تولہ تینوں چیزوں کو سوا پاؤ گدھی کے دودھ میں کھرل کر کے قرص بنالیں اور انہیں سکوڑہ میں رکھ کر گل حکمت کریں ۔ پھر پانچ سیر اُپلوں کی آگ دیں ۔ اسکے بعد ٹکیوں کو نکال کر سوا پاؤ گدھی کے دودھ میں کھرل کر کے آگ دیں یہ عمل چھ بار کرنا چاہیئے ، پھر دوا کو برگ بانسہ کے پانی میں کھرل کر کے اُپلوں کی آگ دیں یہ عمل تین بار کرنا چاہیئے ۔ اس کے بعد دوا کو نکال کر اس میں کافور تین تولہ ، مازو سبز تین تولہ ، گاجنی (کھریا مٹی) ۱ تولہ پیس کر شامل کر دیں اور چار رتی یہ دوا شربت اعجاز میں ملا کر صبح ، دوپہر ، شام کے وقت مریض کو چٹائیں ۔ اگر مریض کمزور ہو تو ایک خوراک میں دو چاول مروارید سائیدہ شامل کر دینے چاہئیں ۔

فوائد :- سل کا مریض اگر سیروں بھی خون تھوک رہا ہو تو اس دوا کی دو تین خوراکیں ہی اس کو روک دیتی ہیں ۔ آٹھ دس دن میں پھیپھڑے کی حالت درست ہو جاتی ہے ۔ بخار بھی جلد رفع ہو جاتا ہے ۔ میرے معمولات میں سے ہے ۔ دوا کا استعمال مریض کو مہینہ سوا مہینے تک مسلسل کرانا چاہیئے ۔

اکسیر سل کاگ سوختہ ، کافور قیصوری اور جوہر مازو تینوں چیزیں ہموزن لے کر باریک کریں ۔ اور تین رتی یہ دوا شربت اعجاز میں ملا کر چٹائیں ۔ **فوائد :-** پھیپھڑے کے زخم کو بھرنے میں یہ دوا اکسیر ہے خون کی آمد کو روک دیتی ہے ۔ پھیپھڑے کی حالت جلد سدھرتی ہے ۔

نفث الدم

جناب ڈاکٹر عبد الحمید صاحب چغتائی ، لاہور

(۱) گل ارمنی ، مرجان سائیدہ ، کتیرا ، رب السوس ، طباشیر ، صمغ عربی ۔ دم الاخوین ہر ایک تین ماشہ ، نشاستہ چار ماشہ ، تخم خطمی چار ماشہ ، انجبار ماشہ ، اصل السوس مقشرہ ماشہ ، سب چیزوں کو کوٹ چھان کر سفوف بنالیں ۔ اور بقدر ایک ماشہ یہ سفوف لعاب بہدانہ کے ساتھ دیں ۔

نوٹ :- مرجان کو گدھی کے دودھ میں خوب کھرل کر کے سفوف بنائیں ۔

(۲) تخم بارتنگ کا شیرہ مصری سے میٹھا کر کے پلائیں ۔

(۳) خون خرگوش ۵ - ۵ قطرے ہمراہ عرق گاؤزبان دیں ۔

(۴) کافور ایک ماشہ ۔ طباشیر آٹھ ماشہ ، مروارید سائیدہ دو ماشہ ، سفوف بنالیں ۔ خوراک ایک ماشہ ، ہمراہ شیرہ تخم خرفہ دیں ۔

(۵) سنگ جراحت دو تولہ طباشیر ۴ تولہ ، دانہ الائچی دو تولہ ۔ سفوف بنالیں اور بقدر ایک ماشہ ہمراہ زلال گل ارمنی دیں ۔

نوٹ :- گل ارمنی ایک تولہ کو آدھ پاؤ پانی میں بھگو رکھیں اور زلال کام میں لائیں ۔

(۶) ستِ گلو اصلی ایک ماشہ ۔ تخم پالک ۴ سرخ علی الصباح بکری کے دودھ کے ساتھ دیں ۔

(۷) کافور ایک سرخ ، افیون ½ سرخ کی گولی گدھی کے دودھ کے ساتھ دیں ۔

(۸) طباشیر ، گیرو ، دم الاخوین ، صمغ عربی بریاں ، کوکنار ، زہر مہرہ ، بسد احمر ، کہربا ، بل کتھ ۔ سب دوائیں ہموزن لے کر سفوف بنالیں خوراک ماشہ ہمراہ شیرہ تخم بارتنگ دیں ۔

(۹) دم الاخوین ، کہربا شمعی ، گل مختوم ، گل ارمنی ، شادنج مغسول ، طباشیر ، الائچی خورد ، سرطان ہندی سب چیزوں کو کوٹ چھان کر سفوف لیں اور بقدر ایک ماشہ ہمراہ نقوع ذیل دیں ـــــ انجبار ایک تولہ ، برادہ صندل سفید ۶ ماشہ ، برادہ صندل سرخ نو ماشہ ، گلو سبز ۳ ماشہ ، نبات سفید ۲ تولہ ۔

(۱۰) دم الاخوین ایک تولہ، کہربا شمعی دو تولہ، نشاستہ ایک تولہ، صمغ عربی ایک تولہ، کتیرا ایک تولہ، سنگ جراحت دو تولہ، گل ملتانی دو تولہ، بسد سوختہ تین تولہ، مازو ایک تولہ، تخم خرفہ ایک تولہ، طباشیر ایک تولہ، سب دواؤں کو کوٹ چھان کر سفوف بنالیں۔ خوراک دو ماشہ ہمراہ عرق بارتنگ

(۱۱) گل مختوم تین ماشہ، گل ارمنی چار ماشہ۔ نشاستہ چار ماشہ، گل سرخ چار ماشہ، کہربا پانچ ماشہ، حب الآس ۵ ماشہ، تخم خرفہ ۵ ماشہ، سرطان ہندی سوختہ ۵ ماشہ، کتیرا پانچ ماشہ، بسد پانچ ماشہ، طباشیر ۵ ماشہ، شادنج مغسول ۵ ماشہ، رب السوس ۵ ماشہ، صمغ عربی ۵ ماشہ، سب چیزوں کو کوٹ چھان کر گلاب کے ساتھ قرص بنالیں۔ اور ۲ ماشہ یہ قرص ہمراہ آب حنا دیں۔

جناب حکیم سید محمد قسیم صاحب جعفری

دوائے مغلظ ناریل خشک ایک عدد لے کر اس میں سوراخ کریں اور چار تولہ تخم ملیون ڈال کر گل حکمت کریں۔ اور خشک کر کے ہلکی آنچ میں رکھ دیں جب ناریل کا پوست جل جائے تو آگ میں نکال کر ٹھنڈا کرلیں۔ پھر ناریل کا مغز اور تخم ملیون کو نکال کر ہم وزن قند سفید شامل کریں اور سب چیزوں کو اچھی طرح کوٹ لیں اور ایک تولہ یہ دوا گائے کے دودھ کے ساتھ کھائیں۔

فوائد: محرک و مقوی باہ ہے۔ مغلظ ہے۔

حب ممسک ایک تولہ پارہ دو عدد سفیدی بیضہ مرغ میں تین پہر تک کھرل کریں۔ پھر ایک چڑے کو ذبح کر کے اس کا پیٹ صاف کریں اور کھرل کی ہوئی دوا اس میں بھر کر پیٹ بند کردیں اور سیخ پر لگا کر اور بھون کر سرخ کریں۔ پھر چڑے کی ہڈیوں کو نکال کر باقی سب اجزا کو ذرا سا شہد ملا کر اتنا کھرل کریں کہ دوا گولیاں بننے کے قابل ہوجائے۔ گولیاں چنے کے برابر بنائیں اور ایک ایک گولی صبح و شام پان کے پانی یا شہد کے ساتھ یا گائے کے دودھ کے ساتھ کھائیں۔ **فوائد:** مقوی و ممسک ہے۔

جناب حکیم مولوی مقبول شاہ وارثی، دہلوی

نمونیہ کی مجرب چٹکی پھٹکری سفید ایک تولہ، نبات سفید تین تولہ۔ دونوں چیزوں کو کوٹ چھان کر سفوف بنائیں۔ اور ایک رتی سے چار رتی تک چائے یا دودھ کے ساتھ دیں۔

فوائد: ہر قسم کے نمونیہ کے لئے یہ چٹکی اکسیر ہے۔ ڈبہ اطفال میں نہایت مفید ہے۔

برائے دمہ دمہ کے دورہ کو عارضی طریقہ پر روکنے کے لئے مندرجہ ذیل نسخہ میرے برادر اکبر حکیم مولوی حافظ عبد القادر صاحب رضا مرحوم طبیب خاص مہاراجہ صاحب بہادر کپورتھلہ استعمال فرمایا کرتے تھے۔ اور انہوں نے مجھ کو یہ نسخہ عطا کیا تھا۔ مدت سے میں بھی تجربہ کر رہا ہوں۔ بادیاں، شورہ قلمی تین تین ماشہ کا سفوف کر کے چلم میں تمباکو کی جگہ رکھیں اور نئے حقہ میں رکھ کر نہار منہ دم لگائیں۔ تین دن کے استعمال سے تین مہینے تک دورہ نہیں پڑتا۔

جناب ایم، اے، آر نطق صاحب، ریوان

سفوف مقوی باہ ثعلب مصری، شقاقل مصری، موصلی سفید و سیاہ، نشاستہ، موچرس، سبوس گندم، ستاور، موصلی سنبھل، تخم کھرینٹی، سمندر سوکھ مسلم، ست برگ برگد، ہر ایک ایک تولہ، آرد سنگھاڑا چار تولہ، چہار مغز چار تولہ، گوندکیکر، کتیرا ہر ایک ۵ ماشہ، پنیر مایہ شتر، کشتہ صدف، کشتہ مرجان، ہر ایک تین ماشہ، طباشیر، بہمن سرخ و سفید ہر ایک ۵ ماشہ، مصری کوزہ چار تولہ۔ بہ ترکیب معروف سفوف تیار کرلیں۔ خوراک چھ ماشہ آدھ پاؤ گائے کے دودھ کے ساتھ۔ زیادہ قوی کرنا منظور ہو تو ورق نقرہ ورق طلا حسب ضرورت شامل کرلیں

فوائد: سرعت، رقت، احتلام اور جریان کے لئے اکسیر صفت ہے۔ مقوی دل و دماغ و جگر ہے۔ ہر موسم میں استعمال کیا جاسکتا ہے۔

روغن باہیہ تخم پلاس ایک سیر پانی میں بھگو کر اوپر کا سرخ پوست دور کردیں۔ پھر اسے جوکوب کر کے ایک کوزہ گلی میں بند کر کے بہ ترکیب معروف روغن کشید کریں۔ وقت ضرورت سر سپاری بچا کر مالش کریں۔ اور نیم گرم بنگلہ پان باندھ دیں۔ پرہیز معمولی لازم ہے [illegible]

جناب حکیم ... محمد صاحب، ... [illegible]

شربت ... ... ایک تولہ، افسنتین دو تولہ، زرشک ۶ ماشہ، گل بنفشہ ایک تولہ، ریوند خطائی ۹ ماشہ، نیلوفر ایک تولہ، املی دو تولہ، تخم کاسنی ۹ ماشہ، بیج بادیان ۹ ماشہ، کھانڈ آدھ سیر حسب دستور شربت تیار کر کے حفاظت سے رکھیں۔ اور دو تولہ شربت عرق بادیان ۳ تولہ، عرق مکوہ ۳ تولہ کے ساتھ پلائیں۔

فوائد:- یہ شربت گو کڑوا ہے لیکن فوائد میں بڑا اکسیر ہے۔ زیادتی صفرا اور پرانے بخار کے لئے بہت مفید ثابت ہوا ہے۔ (از بیاض صالح محمد ...)

سفوف دافع دم کشی کشنیز چار تولہ، بانسہ چار تولہ، صندل سفید چار تولہ، آملہ دو تولہ، پوست بہیڑہ ۴ تولہ، بہدانہ چار تولہ، الائچی کلاں دو تولہ، الائچی خورد ... طباشیر دو تولہ، کاکڑا سینگی ۳ تولہ، تج چار تولہ، گھماں ایک تولہ، ست گلو اصلی چار تولہ مصری دس تولہ، تمام دواؤں کو علیحدہ علیحدہ خوب باریک پیس کر سفوف بنالیں۔ اور ایک ماشہ یہ سفوف شہد خالص ۶ ماشہ میں ملا کر عرق گاؤزبان پانچ تولہ کے ساتھ دیں۔ **فوائد:-** دم کشی کے لئے بہترین دوا ہے۔ (ایضاً)

کیمیائی نمک بڑ، بکائن، کریلا، تمباکو، پھٹکنڈہ اور کپاس کی لکڑیاں ہموزن لے کر جلالیں اور ان کی راکھ کو چار گنے پانی میں تین روز تک بھگو رکھیں۔ دن میں تین چار بار کسی لکڑی وغیرہ سے ہلاتے رہیں۔ تیسرے روز پانی نتھار کر آگ پر پکانا شروع کر دیں۔ تمام پانی جل کر صرف نمک باقی رہ جائے گا۔ اُسے شیشی میں سنبھال کر رکھیں، اور ایک ایک چٹکی تباشہ میں ملا کر دیا کریں۔

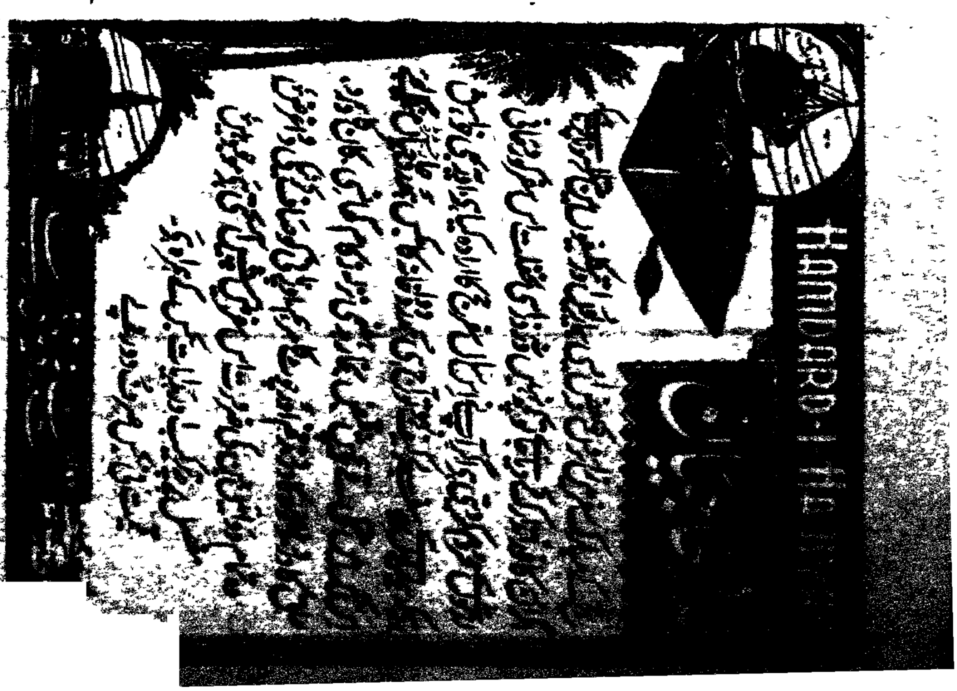
فوائد:- بلغم نکال کر سینہ کو صاف کر دیتا ہے۔ (ایضاً)

دق وسل نمبر کے بعض نسخوں کی تصدیق

(۱) **اکسیر دق** - از حکیم اکبر حسین صاحب (صفحہ ۱۲۹) میں اپنے مریضوں پر استعمال کر رہا ہوں۔ دق معوی میں اکسیر ہے۔

(۲) **اکسیر دق نمبر ۲** - (صفحہ ۱۳۲) از حکیم محمد رحمت علی صاحب ... لائل پور - ہر وقت مطب میں تیار رکھتا ہوں۔ اور بہت کثرت سے مریضوں پر استعمال کرتا ہوں۔ مناسب بدرقہ کے ساتھ، دق وسل کے ہر درجہ میں اکسیر ہے۔ اس سے بہتر نسخہ آج تک میرے تجربہ میں نہیں آیا۔

(۳) **اکسیر تپ دق** (صفحہ ۱۳۳) از حکیم شمس الاسلام صاحب۔ یہ نسخہ بھی میرے تجربہ میں مفید ثابت ہوا ہے۔ **حکیم دین محمد صادق**



خنازیر کے لئے طب جدید کے مجربات

(حقوق محفوظ ہیں)

از جناب ڈاکٹر عبد الحمید صاحب چغتائی، لاہور

(۱)

گایاکول ۲ منم
اوسٹے لین ۳ "
سیرپ فیرائی آیوڈائیڈ ا ڈرام
ایکوا کلوروفارم ایک اونس
ایسی ایک ایک خوراک دن میں دو دو دفعہ بعد غذا دیں

(۲)

اوسٹے لین ۵ منم
سیرپ فیرائی آیوڈائیڈ ۴۰ "
سیرپ کیلسائی لکٹو فاسفیٹ ۴۰ "
سیرپ ٹولو ایک ڈرام
ایکوا امنتھا پپ ایک اونس
ایسی ایک ایک خوراک بعد غذا صبح و شام دیں۔

(۳)

وینجنٹول ۴ ڈرام
سیرپ فیرائی آیوڈائیڈ ۳ "
سیرپ فیرائی فاسفیٹ ۳ "
سیرپ کیلسائی لکٹو فاسفیٹ ۳ "
ملاکر لعوق بنالیں۔
خوراک ۳۰ منم بعد غذا چٹائیں۔

(۴)

فیرائی آیوڈائیڈ ½ گرین
گایاکول کاربونیٹ ۲ "
کیلسیم لکٹیٹ ۲ "
الیکسٹریکٹ جنشن حسب ضرورت
اس کی ایک گولی بناکر صبح و شام بعد غذا دیں۔

(۵)

کاڈلیور آئل ایک ڈرام
سیرپ فیرائی آیوڈائیڈ ۴۰ منم
لائیکوار آرسینی کیلس ۲ "
میوسیلیج حسب ضرورت
ایکوا کلوروفارم ایک اونس
ایسی ایک ایک خوراک بعد غذا صبح و شام دیں۔

(۶)

ایڈکسولین ۱۰ منم
سیرپ کیلسائی لکٹو فاسفیٹ ۱ ڈرام
ایکوا کلوروفارم ایک اونس
ایسی ایک ایک خوراک بعد غذا صبح و شام دیں۔

(۷)

فیرائی آیوڈائیڈ ½ گرین
گایاکول کاربونیٹ ۲ "
کیلسیم لکٹیٹ ۳ "
سیرپ گلوکوس حسب ضرورت
اجزا کو ملاکر ایک گولی بنالیں۔ اور ایسی ایک ایک گولی صبح و شام بعد غذا دیں۔

(۸)

ٹنکچر آیوڈین رکٹی فائیڈ ۱ منم
ٹنکچر سنکونا کمپونڈ ۱۵ "
گایاکول ۲ "
سیرپ کیلسائی ہائپو فاسفیٹ ۱ ڈرام
ایکوا امنتھا پپ ۱ اونس
ایسی ایک ایک خوراک ہر تیسرے گھنٹے بعد دیں۔ اگر مریض خنازیر کو بخار بھی رہتا ہو، تو اس کے لئے نہایت مفید ہے۔

(۹)

آرسینک آیوڈائیڈ ۱ گرین
سٹرکنیا سلفیٹ ایک گرین
ہائیڈرارجرائی پرکلورائیڈ " "
کونین سلفیٹ ۲ ڈرام
آئیڈوفارم ۱ "
اجزا کو ملاکر خوب کھرل کریں۔ اور اسّی گولیاں بنالیں۔ ایک گولی روزانہ رات کو سوتے وقت کھلایا کریں۔

(۱۰)

آئیڈوفارم ۱۰ گرین
آرسینک آیوڈائیڈ ½ "
پپ سین ۱۲ "
بالسم پیرو ۱ ڈرام
اجزا کو خوب کھرل کرکے ۳۰ گولیاں بنالیں۔ ایک ایک گولی صبح و شام بعد غذا دیں۔

(۱۱)

کیلسیم لکٹیٹ ۵ گرین
گایاکول لکوڈ ۳ منم
سپرٹ امونیا ایرومیٹک ۲۰ "
وائنم ایپی کاک ۵ "
سیرپ ٹولو ایک ڈرام
ایکوا امنتھا پپ ایک اونس
ایسی ایک ایک خوراک دن میں ۳ دفعہ پلائیں

(۱۲)

ٹنکچر آیوڈین رکٹی فائیڈ ۱ ڈرام
کریا زوٹ "
ملاکر محفوظ رکھیں۔ خوراک دو قطرے ایک گھونٹ پانی کے ساتھ صبح و شام بعد غذا

جوابات

(۷۲) **بچوں کا فالج**:۔ (الف) فالج کے اثرات بہت آہستہ آہستہ دور ہوا کرتے ہیں جن دواؤں سے کچھ فائدہ محسوس ہوا ہے۔ انہی کو جاری رکھنا بہتر ہوگا کبھی ایسی دوا جو اعصاب کو قوت دے اور کوئی ایسا تیل جو اعصاب میں تحریک پیدا کرے پلاتے اور ملتے رہیئے۔ (ڈاکٹر سعید احمد)

(ب) لڑکی کا معائنہ ضروری ہے۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) باقاعدہ منضج و مسہل کے بعد کوئی مقوی اعصاب دوا استعمال کرائیے۔ بہتر یہ ہے کہ آپ کسی مقامی معالج سے باقاعدہ علاج کرائیں۔ (حکیم سید غلام مرتضیٰ شاہ)

(د) حتمی اور شرطیہ علاج کا دعویٰ انسان کے بس کی بات نہیں۔ خوب غور کرکے کسی اچھے معالج کا علاج کرائیے۔ شفا خدا کے ہاتھ میں ہے۔ (حکیم محمد علی چھپرہ)

(۷۳) **کتے کا کاٹا**:۔ (الف) آپ کا سوال کچھ سمجھ میں نہ آیا۔ دیوانے کتے کے کاٹنے کے خفیف اثرات کیا؟ آپ یہ لکھئے کہ اب آپ کو تکلیف کیا ہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) روغن بیربہوٹی ایک قطرہ بتاشہ میں ڈال کر علی الصباح ذرا سے پانی کے ساتھ نگل جائیں۔ دو ہفتہ تک مسلسل استعمال کرنے سے انشاء اللہ شکایت جاتی رہے گی۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) کسی ہسپتال میں داخل ہو کر باقاعدہ علاج کرائیں۔ (حکیم ہمایوں)

(د) آپ کسی نزدیک کے ہسپتال میں جاکر باقاعدہ علاج کرائیں۔ (حکیم سید غلام مرتضیٰ شاہ)

(ہ) دیوانے کتے کے کاٹے کا زہر اب بھی کچھ باقی ہے۔ مجھے اندیشہ ہے کہ خدانخواستہ یہ حالت ناگوار صورت نہ اختیار کر لے۔ بہتر یہی ہے کہ آپ پاسچر انسٹی ٹیوٹ میں ہی علاج کرائیے۔ غالباً سب سے بہتر تدبیر یہی ہے۔ (حکیم محمد علی چھپرہ)

(۷۴) **دائمی قبض وغیرہ**:۔ (الف) آپکے صاحب زادے کا جگر خراب ہے۔ بہتر یہی ہوگا کہ کسی اچھے معالج کو دکھا کر علاج کرائیے۔ (ڈاکٹر سعید احمد)

(ب) آلو بخارا ۵ دانہ، املی (تمر ہندی) ۲ تولہ، گل سرخ ۱۲ تولہ، تخم کاسنی ۱ تولہ، عنب الثعلب ۱ تولہ، سنا رکی ۵ تولہ۔ سب چیزوں کو رات کو تین پانی میں بھگو کر صبح جوش دیں۔ پھر صاف کرکے شکر سفید سوا سیر میں شربت بنائیں۔ اور دو تولہ صبح دو تولہ شام پانی میں ملا کر پلائیں۔ رات کو سوتے وقت سوا پاؤ گائے کے دودھ میں ایک تولہ روغن بادام شیریں ملا کر پلائیں۔ آٹھ دس دن استعمال کرانے کے بعد ہفتہ میں دو دن پھر تین دن ناغہ کرایا کریں۔ اسی طرح رفتہ رفتہ دوا کو چھڑا دیں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) کسی مقامی معالج سے تنقیہ سوداکرائیں یا شربت مَاءالجبن پیا کریں۔ (حکیم ہمایوں)

(د) معجون دبید الورد ۶ ماشہ ہمراہ شربت دینار دو تولہ عرق بادیان ۱۰ تولہ دن میں دو بار استعمال کرائیں۔ (حکیم سید غلام مرتضیٰ شاہ)

(ہ) ہفتہ میں دو بار سوتے وقت ۹ ماشہ اطریفل زمانی کھلائیے۔ غذا میں بغیر چھنے ہوئے آٹے کی روٹی، دال اور کم مصالحہ پڑا ہوا سالن کھلائیے۔ مناسب ورزش کرائیے۔ دھوپ اور کھلی ہوا میں سیر کے لئے مجبور کیجئے۔ ان باتوں پر پابندی سے عمل کرنے سے کوئی وجہ نہیں کہ شکایات کا ازالہ نہ ہو۔ یاد رکھیے کہ دائمی قبض دواؤں سے نہیں دور ہو سکتا۔ دوائیں صرف طبیعت کی امداد کے لئے ہوتی ہیں۔ (حکیم محمد علی چھپرہ)

(و) رات کو سوتے وقت روغن بادام شیریں خالص ۹ ماشہ، گائے کے دودھ میں ملا کر پلائیں۔ کچی سبزیوں کا استعمال زیادہ کرائیں۔ غذا کے بعد موسمی پھلوں کا استعمال مفید رہے گا۔ آٹا دستی چکی کا موٹا ہو تو بہت اچھا ہے۔ (حکیم رام ناتھ مہروی)

(۷۵) **کلوروفارم کا بدل**:۔ (الف) یہ بہت ہی عجیب سوال ہے آخر کلوروفارم میں ایسی کونسی خرابی ہے کہ آپ کو اس کا بدل تلاش کرنے کی ضرورت محسوس ہوئی، اور اگر آپ ڈاکٹر نہیں ہیں تو آپ کو اس کی ضرورت کیا ہے۔ کیا خلاف قانون کاموں کے لئے استعمال کرنا مقصود ہے؟ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) کلوروفارم کا بدل میں تیار کر رہا ہوں۔ اب تک پوری کامیابی نہیں ہوئی۔ لیکن قوی اُمید ہے کہ کامیاب ہوں گا۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) کلوروفارم کا بہتر نعم البدل معلوم نہیں۔ (حکیم سید غلام مرتضیٰ شاہ)

(د) اس قسم کی چیز غالباً جرمن میں ایجاد کی گئی ہے۔ لیکن ابھی وہ بہت زیادہ مقبول نہیں ہوئی۔ اس کے علاوہ ابھی وہ ہماری دسترس سے بہت دور ہے۔ (حکیم محمد علی چھپرہ)

(۷۶) **چہرہ کی سیاہی**:۔ (الف) جب ڈاڑھی مونڈنے کا نتیجہ یہی رو سیاہی ہوتا ہے تو پھر مونڈنا ہی کیوں نہ چھوڑ دیجئے۔ جہاں تک رنگ کے صاف کرنے کے لئے کریم زدن ایک بہت اچھی چیز ہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) کاغذی لیموں کے دو ٹکڑے کرکے ایک گلاس لائٹ سوپ پر رگڑ کر چہرہ پر ملیں دس منٹ کے بعد پانی سے چہرہ کو صاف کر لیا کریں۔ [illegible] عمل کرتے رہنے سے چہرے کے داغ دھبے اور جھائیاں جاتی رہیں گی۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) داغ، دھبے، کیل، اور مہاسوں کے لئے پوٹاسی پرمیگنیٹ [illegible] کی مقدار میں دن میں چار بار ایک گھونٹ تازہ پانی کے ساتھ حل کیا کریں

دو ہفتہ میں چہرہ صاف ہو جائیگا۔ (حکیم ہمایوں)

(د) سوڈا بائیکاربونیٹ ۲ ماشہ، نشاستہ ۲ ماشہ، آرد نخود ۶ ماشہ، آرد ماش ۲ ماشہ، گندھک مصفیٰ ایک ماشہ، بورک ایسڈ ۲ ماشہ، گلیسرین ۵ تولہ، ایسنس

آف روز ۲ ماشہ تیار کر کے چہرہ پر لگائیں۔ (حکیم سید غلام مرتضیٰ شاہ)

(ھ) ڈاڑھی رکھیئے خدا کا نور ہے۔ سیاہ رو ہونا اچھا نہیں۔ خیر یہ تو اعتقادی باتیں ہیں۔ ڈاڑھی کے بال ہفتہ میں ایک مرتبہ زیادہ سے زیادہ دو مرتبہ منڈوایئے۔ ڈاڑھی مونڈتے وقت استرے کو کنپٹی سے نیچے کی طرف لایئے۔ ٹھوڑی دونوں سے کنپٹی کی طرف لیتے چلیئے۔ ڈاڑھی تو آپ رکھتے ہی نہیں بال کیسے نرم ہوں۔ رہ گیا بالوں کا نرم نکلنا یہ غازہ سے ممکن نہیں۔ اگر کچھ مدت کے لئے ڈاڑھی کو چھیڑا نہ جائے تو ممکن ہے کہ بال نرم نکلنے لگیں۔ چہرہ کی سیاہی دور کرنے کے لئے یورپ کے تمام پوڈروں اور فیس کریموں سے بہتر ہمارا رسول والا دیہاتی ابٹن (غازہ) ہے اس کا نسخہ اور ترکیب تیاری چھوٹی چھوٹی بچیوں کو بھی معلوم ہوتی ہے کہد یجئے، بنا دیں گی۔ (حکیم محمد علی چھیرہ)

(۷۷) **تشنج وغیرہ** :- (الف) یقیناً مچھلی کا تیل بہت مفید ہوگا۔ اسی کے ہمراہ گریپ لاٹ سیرپ جسے عام طور پر لال شربت کہا جاتا ہے۔ ایک عرصہ دراز تک استعمال کرتے رہیئے۔ ایک چائے کا چمچہ تیل اور اسی کے ساتھ ایک چمچہ شربت روزانہ تین مرتبہ پلایئے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) شورہ قلمی اور نوشادر تولہ تولہ بھر کر دس تولہ شیرمدار میں حل کریں اور کوزہ میں رکھ کر گل حکمت کریں۔ پھر دو سیر اُپلوں میں پھونک لیں۔ اور دو رتی صبح اور دو رتی شام شہد میں ملا کر چٹائیں۔ انشاءاللہ کلے مہینے میں دورہ نہ ہوگا۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) مچھلی کا تیل اس بچہ کے موافق نہ آئے گا۔ بلکہ دوران استعمال میں ہر تیسرے چوتھے روز دورہ پڑجایا کریگا۔ آپ دورہ کی حالت میں ایک پڑیہ "فیلسول" تھوڑے سے پانی میں گھول کر پلا دیا کریں۔ دورہ جاتا رہیگا۔ جادو کا سا اثر کرتی ہے۔ جب دورہ چلا جائے تو پھر ۱ ماس برومیس مسلسل استعمال کرائیں۔ اس سے پرانی کھانسی اور ذات الجنب وغیرہ رفع ہو جائے گا چار کے چمچہ برابر تازہ پانی میں ملا کر دن میں دو دفعہ پلایا جاتا ہے۔ (حکیم ہمایوں)

(د) آپ منضج بلغم پیجئے، اس کے بعد مسہل پیجئے۔ تنقیہ کے بعد مقوی اعصاب دوائیں استعمال کیجئے۔ عضو مرتعش پر روغن موم یا روغن مرغ کی مالش کیجئے۔ ہفتہ میں دو بار حب نکار یا اطریفل ملین رات کو سوتے وقت استعمال کیجئے باقی تدابیر کے لئے میرے جواب نمبر ۲، پر عمل کیجئے۔ کامیابی کا بہت زیادہ امکان ہے۔ دوائیں آپ کو دواخانہ ہمدرد سے اچھی مل سکیں گی۔ (حکیم محمد علی چھیرہ)

(۷۸) **دائمی قبض و رعشہ** :- (الف) رعشہ بھی فالج کی طرح بہت مدت میں جا کر اچھا ہوتا ہے۔ اعصاب کو تقویت دینے والی کوئی دوا مدت تک استعمال میں رکھیئے۔ دائمی قبض کے لئے "پیٹرولاگر" چند روز استعمال کر دیکھئے۔ بغیر چھنے آٹے کی روٹی کھایا کیجئے۔ پھل اور سبز ترکاریاں خوراک کا جزو اعظم ہوں۔ گوشت بہت کم۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) سم الفار سفید ایک ماشہ، شکر سفید ولیتی ایک ہزار ماشہ، دونوں چیزوں کو مسلسل ایک ایک دن کھرل کریں۔ پھر دو رتی یہ دوا علی الصباح مکہ میں رکھ کر نگل جائیں۔ ہفتہ میں ایک دن ناغہ کر دیا کریں۔ تین چار ماہ دوا کو استعمال کرنے سے تمام شکایتیں رفع ہو جائیں گی۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) حب اذاراقی عنبری استعمال فرمائیں سب شکایتیں کثرت جماع سے پیدا ہوئی ہیں۔ (حکیم ہمایوں)

(د) کشتہ مرجان ایک رتی خمیرہ گاؤزبان عنبری نو ماشہ میں ملا کر دن میں دو بار استعمال کرائیں اور معجون مقل نو ماشہ رات کو سوتے وقت کھلا دیا کریں۔ (حکیم سید غلام مرتضیٰ شاہ)

(۷۹) **کان بہنا** :- (الف) بہتر ہو کہ آپ اپنا کان کسی حلق ناک اور کان کے ماہر خصوصی کو دکھا دیں اور اسکے مشورہ پر عمل کریں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) اول کان کو ہائیڈروجن پر اوکسائڈ سے صاف کرا لیجئے۔ اسکے بعد انزروت ۲ ماشہ اور شہد خالص ایک تولہ کو خوب کھرل کر کے شیشی میں رکھیں اور دو قطرے کان میں ڈال دیا کریں۔ انشاءاللہ آٹھ دس دن کے استعمال سے مواد اور پیپ کا آنا بند ہو جائے گا۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) نقصان تو آخر ضرور ہوگا۔ باقاعدہ علاج کرایئے۔ (حکیم ہمایوں)

(د) ہائیڈروجن پر اوکسائڈ ملا کر کان کو صاف کریں۔ پھر کوڑی زردہ کا سفوف ۲ ماشہ، شہد ڈیڑھ تولہ میں ملا کر مدت تک قطرہ قطرہ کان میں ٹپکائیں۔ (حکیم سید غلام مرتضیٰ شاہ)

(ھ) مرض بہت پرانا اور ابھی آپ جوان ہیں۔ ممکن ہے کہ آپ کے قوت مدافعت کے قوی ہونے سے وہ آپ کو تکلیف نہ پہنچا تا ہو۔ امکان ہے کہ آئندہ چل کر جب عمر زیادہ ہو جائے تو کوئی تکلیف پہنچائے۔ اسلئے ابھی کسی امراض گوش کے ماہر سے معائنہ کرا کر مناسب مشورہ لیجئے۔ (حکیم محمد علی چھیرہ)

(۸۰) **جوڑوں کا درد** :- (الف) مریضہ کو "اٹوفین" کی گولیاں استعمال کرایئے۔ قبض کا دور ہونا بہت ضروری ہے [illegible] کے لئے بہت مفید ہے۔ یہ بھی معلوم کرنے کی ضرورت ہے کہ مریضہ کو امراض جنسیہ میں سے تو کوئی نہیں ہو چکا ہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد [illegible])

(ب) اسگند ناگوری سائیدہ ۲ ماشہ، سورنجان شیریں چار رتی، مسکہ گاؤ ایک تولہ [illegible] حسب ضرورت [illegible] کریں رفع قبض کے لئے معوق خیار شنبر میں گیلوں ایک رتی ملا کر رات کو سوتے وقت [illegible] کے ساتھ کھلا [illegible]

(ج) ہمدرد صحت کی کسی اشاعت میں [illegible] کے نام سے جو نسخہ چھپا ہے [illegible]

(د) [illegible] ۶ ماشہ، عرق [illegible] تولہ کے ساتھ دن میں دوبار استعمال کریں۔ (حکیم سید غلام مرتضیٰ شاہ)

(ہ) یہ مرض سوزاک اور آتشک کے اثر سے بھی ہوتا ہے۔ آپ نے یہ نہیں لکھا کہ مریض کو سوزاک یا آتشک تو نہیں ہوئی تھی اگر سوزاک یا آتشک ہو چکی ہو تو اور جو مرض بھی رہا ہو، علاج میں اس کا لحاظ کرنا بھی ضروری ہے۔ ڈاکٹری اور ہومیوپیتھک علاج آپ کرا چکے ہیں۔ پھر یونانی علاج کی طرف رجوع کیجئے۔ سب سے پہلے یونانی علاج فائدہ بھی کر چکا ہے۔ لیکن اگر آتشک اور سوزاک کی شکایت رہا ہو تو اس کا ذکر حکیم صاحب سے ضرور کر دیجئے گا۔ (حکیم محمد علی چھیرہ)

(۸۱) **درد سر و امتلاء** :۔ (الف) مریضہ کو روزانہ کم سے کم چار سنترے کھلایئے۔ مچھلی کا تیل خاص اگر پی سکیں تو اچھا ہے ورنہ "پیلول" استعمال کرایئے جو اسی تیل کا مرکب ہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) اطریفل زمانی ایک تولہ رات کو سوتے وقت کھلا کر اوپر سے عرق بادیان ایک پاؤ پلا دیا کریں۔ یہ دوا دس بارہ دن تک جاری رکھیں۔ (حکیم اکبر حسین الٰہ آبادی)

(ج) اطریفل بادیان ۶ ماشہ عرق گاؤزبان دس تولہ کے ساتھ دن میں دوبار استعمال کرائیں۔ (حکیم سید غلام مرتضیٰ شاہ)

(د) ضعف اعصاب کی شکایت معلوم ہوتی ہے کسی طبیب کے مشورے سے مرکبات فولاد، مرکبات سنکھیا یا مرکبات اذاراقی کا استعمال مفید ہوگا۔ قبض کا خیال رکھنا بہت ضروری ہے ورنہ دوائیں اثر نہ کریں گی۔ (حکیم محمد علی چھیرہ)

(۸۲) **آگ پر چلنے کا نسخہ** :۔ (الف) مجھے اندیشہ ہے کہ اب آپ صاحبان کے سوالات کے جواب دینے کے لئے ہم لوگوں کو شعبدہ بازی بھی سیکھنی پڑے گی آخر جلتی ہوئی آگ میں نہ چل سکنا بھی کوئی مرض ہے جس کی دوا تلاش کی جا رہی ہے؟ کسی صاحب کرامت فقیر سے کوئی تعویذ لیجئے۔ لیکن تجربہ کرنے سے پہلے وصیت نامہ کی تکمیل کر دیجئے گا۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) شعبدہ کی کسی کتاب کا مطالعہ فرمائیں۔ (حکیم ہمایوں)

(ج) ان شعبدوں پر معالج اصحاب کا متوجہ ہونا ضروری نہیں۔ (حکیم سید غلام مرتضیٰ شاہ)

(د) اس سال میرے بہت سے ساتھیوں نے روزہ نہیں رکھا۔ اگر میں اس نسخہ کو ظاہر کر دوں گا تو ان کے دل سے دوزخ کی آگ کا خوف جاتا رہے گا۔ اور آئندہ وہ روزہ نہ رکھنے کے لئے اور زیادہ دلیر ہو جائیں گے۔ (حکیم محمد علی چھیرہ)

(ہ) میرا خیال ہے کہ ہمدرد صحت کے صفحات شعبدہ بازی کے لئے نہیں ہیں۔ (حکیم رام ناتھ مجروح)

(۸۳) **بستر پر پیشاب کرنے کی عادت** :۔ (الف) کسی مقامی ڈاکٹر سے کہئے کہ وہ بچوں کی عمر کی مناسبت سے ٹنکچر بیلاڈونا انہیں استعمال کرا دے۔ بچوں کو انڈے زیادہ کھلایئے۔ تل اگر کھلائے جائیں تو وہ بھی مفید ہوتے ہیں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) نوشادر، سیاہ مرچ اور گیرو ہم وزن لے کر باریک کر لیں۔ اور دو دو رتی یہ دوا صبح شام اور دوپہر کو ذرا سے پانی کے ساتھ دونوں بچوں کو کھلا دیا کریں۔ (حکیم اکبر حسین الٰہ آبادی)

(ج) کشتہ بیضۂ مرغ ۹ رتی، معجون کندر ۶ ماشہ میں ملا کر دن میں دوبار استعمال کرائیں۔ (حکیم سید غلام مرتضیٰ شاہ)

(د) اس کا ایک اچھا علاج ہمدرد صحت کے کسی پرچہ میں "معلومات" کی سرخی کے نیچے چھپ چکا ہے۔ ترکیب یہ ہے کہ جب بچہ صبح کو سو کر اٹھے تو پہلے آپ اسفنج کو ٹھنڈے پانی سے بھگو کر نچوڑ لیں۔ اسکے بعد گدی سے جہاں سر کے بال ختم ہوتے ہیں ریڑھ کی ہڈی کو پونچھنا شروع کریں اور کمر سے نیچے تک ریڑھ کی ہڈی کے اوپر پونچھتے جائیں۔ پونچھتے وقت ہڈی پر ڈیڑھ ڈیڑھ گرہ سے زیادہ چوڑان میں نہ پونچھیں۔ پہلے دن صرف ایک مرتبہ پونچھیں۔ دوسرے دن دو مرتبہ۔ تیسرے دن تین مرتبہ یہاں تک کہ بارھویں روز بارہ مرتبہ پونچھنا پڑے۔ چند روز تک اسی پر مداومت کریں۔ تین ہفتہ کے اندر اندر شکایت جاتی رہیگی۔ (حکیم محمد علی چھیرہ)

(ہ) غروب آفتاب کے بعد بچوں کو کوئی چیز کھانے پینے کی نہ دیں، پیشاب کرا کے سلائیں۔ اور جفت بلوط ۲ ½ تولہ، کندر دو تولہ، کشنیز خشک بریاں ۱۰ ماشہ گوند ببول ۱۰ ماشہ، گل ارمنی ۱۰ ماشہ، گلنار ۶ ماشہ، کزمازج ۶ ماشہ۔ کوٹ چھان کر سفوف بنائیں اور تین ماشہ یہ سفوف رات کے وقت پانی سے پھنکا دیا کریں۔ (حکیم رام ناتھ مجروح)

(و) افیون خالص ایک ماشہ، زعفران کشمیری دو ماشہ، بزرالبنج ۳ ماشہ، پوست بیضۂ مرغ ۳ ماشہ، کشتہ قلعی ۵ ماشہ۔ سب دواؤں کو خوب باریک کر کے شہد کی مدد سے کالی مرچوں کے برابر گولیاں بنائیں۔ اور دو گولیاں رات کو سوتے وقت پانی کے ساتھ دیں۔ (حکیم احسان الحق خاں)

(۸۴) **دہشت وغیرہ** :۔ (الف) آپ کے دوست ضعف اعصاب میں مبتلا ہیں۔ آپ انہیں دو تین شیشیاں "ایلگزیر ہیموگلوبین" کی پلا دیجئے اور اسی کے ساتھ ساتھ "داکوشون" کا استعمال بھی کرایئے اور اسے ایلگزیر ہیموگلوبین چھوڑنے کے بعد بھی جاری رکھیئے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) شربت اعصابین ہو اگر استعمال کرایئے نسخہ اکثر قرابا دینوں میں موجود ہے۔ (حکیم اکبر حسین الٰہ آبادی)

(ج) مفرح شکیں ایک ماشہ کشتہ طلا ایک چاول ملا کر عرق ماءاللحم کے ساتھ کھا لیا کریں۔ دو تین ہفتہ میں انشاءاللہ صحت ہو جائیگی۔ (حکیم ہمایوں)

(د) کشتہ عقیق ایک رتی خمیرہ مشک معتدل جواہر والی ۶ ماشہ میں ملا کر عرق گاؤزبان ۶ تولہ کے ساتھ دن میں دوبار استعمال کریں۔ (حکیم سید غلام مرتضیٰ شاہ)

(ہ) مریض کا کسی حاذق طبیب سے علاج کرایئے۔ بغیر دیکھے علاج مشکل ہے۔ (حکیم رام ناتھ مجروح)

(و) [illegible]

[illegible]

(ب) صرف اس قدر لکھ دینا کہ پستان میں درد ہے کافی نہیں جب تک مرض کی پوری کیفیت نہ معلوم ہو دوا تجویز کرنا بے کار ہے۔
(حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) اوپر اینٹی فلوجسٹین لگائیں۔ اور اندرونی طور پر معجون کونی ۹ ماشہ عرق بادیان ۶ تولہ کے ساتھ دن میں دو بار استعمال کرائیں۔
(حکیم سید غلام مرتضےٰ شاہ)

(د) کوہ خشک گل خطمی، خار خسک، تر لبی ہر ایک تین ماشہ، افیون ایک ماشہ۔ سب دواؤں کو پیس کر نیم گرم لیپ کریں۔ ایک دو گھنٹے کے بعد دھو ڈالیں۔ (حکیم احسان الحق خاں)

(ہ) ست سلاجیت ایک ماشہ صبح و شام ہمراہ عرق بادیان کے کھائیں۔ اور آرد کرسنہ، باقلا، گل بابونہ، خطمی، خبازی، گل خیرو ہم وزن لے کر سرکہ میں پیس کر لیپ کریں۔ (حکیم شمس الحق خاں)

(۸۶) **خصیوں کی چھوٹاپن۔** (الف) انثیین کی ساخت میں جو فتور لاحق ہو گیا ہے اس کا ازالہ تو بہت دشوار ہے لیکن ان کی اور تمام شکایات رفع ہو سکتی ہیں۔ انہیں مشورہ دیجئے کہ "پاسوما" کی گولیاں بھی کھائیں۔ اور اسی دوا کے انجکشن بھی کرائیں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) جناب نے اپنے سوال کو اس قدر مختصر کر دیا ہے کہ طبیب کو رائے قائم کرنے کا موقعہ نہیں ملتا۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) معجون خصیہ بز ۶-۶ ماشہ روزانہ صبح و شام کھایا کریں اور کلی صحت کے لئے اصولی علاج کرائیں۔ (حکیم ہمایوں)

(د) آپ روغن بلساں کی مالش کریں۔ اور کمزوری دماغ وغیرہ کے لئے لبوب کبیر استعمال کریں۔ (حکیم شمس الحق خاں)

(۸۷) **مکھن کھانے کا طریقہ۔** (الف) مکھن کھانے کا طریقہ یہ ہے کہ اسے منہ میں رکھ کر کھایا جائے۔ مکھن کے ساتھ کم خرچ اجزاء جسمانی حالت کو برقرار رکھنے کے لئے جو کھائے جا سکتے ہیں وہ ذرا سا نمک اور روٹی کا ٹکڑا ہیں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) مکھن ایک چھٹانک، بادام شیریں سائیدہ پانچ عدد، سیاہ مرچ ۵ دانہ، مویز منقیٰ سائیدہ ۵ دانہ۔ سب چیزوں کو ملا کر صبح یا رات کو سوتے وقت استعمال کیجئے۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) مغز بادام مقشر پانچ تولہ، مکھن ۵ تولہ میں ملا کر رکھیں اور دو تولہ یہ دوا صبح کو کھائیں۔ (حکیم سید غلام مرتضےٰ شاہ)

(د) رات کو مغز بادام ۱۰ عدد بھگو کر صبح چھلکا اتار کر ۳ ماشہ برہمی بوٹی کے ساتھ دودھ میں پیس کر پئیں۔ (حکیم رام ناتھ جھروی)

(ہ) مکھن ۵ تولہ اور مغز بادام ۲۰ دانہ، کوزہ مصری ۲ تولہ اور سیاہ مرچ ۱۰ دانہ باہم ملا کر کھائیں۔ (حکیم شمس الحق خاں)

(۸۸) **برص۔** (الف) اشتہارات اکثر دیکھنے میں آتے ہیں۔ ان مشتہرین سے خط و کتابت کیجئے۔ اور اگر خدا شفا بخشے تو ہمدرد صحت کے ذریعہ افادۂ خلق کے لئے اس کا اعلان بھی کر دیجئے گا۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) برص کا مکمل علاج ہو سکتا ہے۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) موگرا آئل کے انجکشن کرائیں۔ (حکیم سید غلام مرتضےٰ شاہ)

(د) روغن بوٹی ساپنی بنا کر لگائیں۔ اور باپچی اور کلونجی کا سفوف بنا کر ۳-۳ ماشہ صبح و شام عرق عشبہ کے ساتھ کھائیں (حکیم شمس الحق)

(۸۹) **اسہال وغیرہ۔** (الف) آپ کو یہ بھی لکھنا چاہیئے تھا کہ دست آنے سے پہلے پیٹ میں درد تو نہیں ہوتا۔ اور پاخانہ کے ساتھ آنو آتی ہے یا نہیں۔ آپ نے یہ بھی نہ لکھا کہ اتنی مدت دراز تک دست آنے سے آپ لاغر اور کمزور ہوئے ہیں یا نہیں۔ بہرحال آپ ایسا کیجئے کہ ہر قسم کی غذا سے چند روز کے لئے کامل پرہیز کیجئے۔ صرف دودھ دہی، اور پھل کھائیے، سیب خصوصیت سے آپ کے لئے مفید ہوں گے۔ اتنے پرہیز کے ساتھ مندرجہ ذیل دوا استعمال کیجئے۔

کلوروڈائن ۵ بوند، ٹنکچر کارمی نیٹو ۱۰ بوند، ٹنکچر نکس وامیکا ۵ بوند، شربت نارنج ایک ڈرام اور پانی اتنا کہ سب مل کر ایک اونس ہو جائے یہ ایک خوراک ہے۔ ایسی ایسی تین خوراکیں روزانہ استعمال کی جائیں۔ ایک صبح ایک دوپہر اور ایک شام۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) پوست مسلم، سونٹھ، بادیان بریاں، ہڑ سیاہ بریاں۔ سب چیزیں ہموزن لے کر باریک کر لیں اور صبح دوپہر اور رات کو سوتے وقت دو دو ماشہ آب آہن تاب کے ساتھ استعمال کریں۔ غذا ملائم کھائیں سیب، چاول اور دہی زیادہ کھائیں۔ انشاءاللہ صحت ہوگی۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) سٹو ورسل ایک ٹکیہ روزانہ کھانا کھانے سے پندرہ منٹ پہلے پانی سے نگل لیا کریں۔ (حکیم ہمایوں)

(د) کشتہ خبث الحدید ایک سرخ معجون سنگ دانۂ مرغ ۶ ماشہ میں ملا کر دن میں دو بار استعمال کریں۔ (حکیم سید غلام مرتضیٰ شاہ)

(ہ) گنگا دھر رس دو رتی صبح کے وقت دہی کے ساتھ اور شام کو باسمتی چاول کے زلال کے ساتھ دیں۔ (حکیم ناتھ جھروی)

(۹۰) **ختنہ کے زخم۔** (الف) ختنہ کا زخم تو کوئی خراب قسم کا زخم نہیں ہوتا کہ جس کے بھرنے کے لئے خاص دواؤں کی ضرورت ہو اگر زخم میں کسی قسم کی غلاظت نہیں پہونچی ہے اور جراثیم کو ہلاک کرنے والی دواؤں سے اسے باقاعدہ دھویا جاتا ہے اور کھلا نہیں رکھا جاتا تو کوئی وجہ نہیں کہ زخم نہایت سرعت کے ساتھ اندمال پذیر نہ ہو۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) اونٹ کے بال سوختہ ایک تولہ، کمیلہ مصفیٰ (قبیلہ) نصف تولہ، مردار سنگ ۳ ماشہ سب چیزوں کو پیس کر [illegible]

سوالات؟

ضوابط اندراج

(۱) ہر خریدار کو سال بھر میں ایک سوال درج کرانے کا حق حاصل ہے لیکن دوسرے سال اس حق کو استعمال نہیں کیا جا سکتا +
(۲) سوال دو سطروں سے ہرگز زیادہ نہیں ہونا چاہیئے +
(۳) دو سطروں سے زیادہ کے لئے خریداروں کو بھی تین آنے فی سطر کے حساب سے بھیجے چاہئیں +
(۴) اگر آپ رسالہ کے خریدار نہیں تو آنے کے ٹکٹ بھیجکر تین سطری سوال درج کرا سکتے ہیں۔ زیادہ سطور کے لئے مزید تین آنے فی سطر کے حساب سے ارسال کرنے چاہئیں +
(۵) چار سطروں سے زیادہ لمبا سوال کبھی خاص حالت کے سوا جس کا فیصلہ جناب مدیر کر سکتے ہیں شائع نہیں ہو سکے گا +
(۶) رسالہ کے خریداروں کو بھی سوال بھیجتے وقت نمبر خریداری اور پتہ ضرور لکھنا چاہیئے ورنہ تعمیل نہ ہو گی +
(۷) سوال کی عبارت مختصر اور صاف ہونی چاہیئے۔ دفتر کو کاٹ چھانٹ کا اختیار بہرحال ہو گا +
(۸) آئندہ ماہ سوال درج ہو جانے کی توقع زیادہ سے زیادہ ہر ماہ کی بیس تاریخ تک سوال دفتر میں پہونچ جانے کی صورت میں ہو سکتی ہے +
(۹) ایسے سوالات رسالہ میں درج نہیں ہوں گے جن کے لئے دواخانہ یا رسالہ کے جوابی کارڈ استعمال کئے گئے ہوں + منیجر "ہمدرد صحت"

---

(۹۶) ایک ایسے اکسیر الاثر نسخہ کی ضرورت ہے جس کے ہفتہ عشرہ کے استعمال سے بال نکل آئیں۔ (خریدار نمبر ۵۲۹۴)

(۹۷) میرے بھائی کی عمر بیس سال ہے ایک سال ہوا کہ اسکے تالو میں ایک دانہ خشخاش کے برابر نمودار ہوا جو اب رائی کے برابر ہے۔ اسی عمر میں میرے بھی ایسا ہی تمام تالو کو گھیرتا ہوا دانتوں تک آگیا تھا جس کو نرم مادہ کا غدود تشخیص کرکے آپریشن کیا گیا تھا۔ یہ غدود ناک تک تھا۔ رائے اور مؤثر علاج کی ضرورت ہے (خریدار نمبر ۴۳۸۶)

(۹۸) مریض کی عمر ۲۱ سال ہے، وزن اور جسمانی حالت متوسط، بچپن کی غلط کاریوں اور کثرت جماع کے باعث مرض سرعت انزال میں مبتلا ہے۔ ہر وقت رقیق اور سفید مادہ آتا رہتا ہے۔ ڈاکٹر سید احمد صاحب بریلوی خاص توجہ فرمائیں۔ (خریدار نمبر ۲۸۲۳)

(۹۹) میری کی عمر ۴۰ سال ہے دائمی قبض کی وجہ سے بادی بواسیر ہے اور منہ کی جھلی متورم ہوکر سفید چھالے پڑ جاتے ہیں۔ کوئی مجرب دوا تحریر فرمائیے خریدار نمبر ۴۹۹۳

(۱۰۰) مریض کے دونوں پاؤں پر کھجلی کی شکایت ہے۔ کھجلانے سے چھلکے اترتے ہیں، اور زردی مائل رطوبت بہتی ہے۔ گھی لگانے سے قدرے تسکین ہوتی ہے اور خارش بہت ہوتی ہے، بعض لوگ چنبل کہتے ہیں۔ تکلیف بڑھ رہی ہے حذاق کرام کوئی مناسب علاج تجویز فرمائیں۔ (خریدار نمبر ۴۲۳۵)

(۱۰۱) چار پانچ سال سے گردن میں کان کے قریب ایک گلٹی آہستہ آہستہ بڑھ رہی ہے اس میں درد نہیں ہوتا اور نہ سبب موجود ہے۔ (خریدار نمبر ۴۳۳۳)

(۱۰۲) میری اہلیہ کی عمر ۳۰ سال ہے جب سے وہ بالغ ہوئی ہیں اس وقت سے وہ حیض کی کمی کی شکایت میں مبتلا ہیں۔ ۳۶ گھنٹے میں مشکل سے دو تین تولے خون آتا ہے اسی حالت میں پانچ بچوں کی ماں ہوئیں۔ لیکن بچے سب تین تین مہینے کے ہو ہو کر مر گئے۔ پیدائش کے پچیس دن بعد دودھ سوکھ جاتا ہے۔ اور بچہ دودھ کے لئے تڑپ تڑپ کر مر جاتا ہے۔ اب ڈیڑھ سال سے حمل نہیں ٹھہرا۔ لیکن پیٹ کچھ بڑا اور اونچا ہے۔ اکڑوں بیٹھنے میں تکلیف ہوتی ہے۔ کمر میں درد رہتا ہے۔ بدہضمی ہے۔ کبھی کبھی پتلے پاخانے بھی ہو جایا کرتے ہیں۔ (خریدار نمبر ۳۶۷۲)

(۱۰۳) ایک عورت کے چہرے پر بال ہیں جن سے چہرہ بہت بدنما معلوم ہوتا ہے۔ اطباء کرام از راہ کرم کوئی آسان نسخہ تحریر فرمائیں۔ (خریدار نمبر ۲۹۵۲)

(۱۰۴) میری اہلیہ کو بیس سال سے دائمی قبض اور سیلان الرحم کی شکایت ہے۔ اگر کوئی دوا نہ کھلائی جائے تو دو دن تک پاخانہ نہیں ہوتا۔ ان امراض کے لئے کوئی بہتر نسخہ تجویز فرمایا جائے۔ (خریدار نمبر ۴۹۱۳)

(۱۰۵) میری عمر ۲۵ سال ہے۔ ایک سال سے دائیں جانب پسلیوں میں درد ہے کبھی یہ درد بائیں جانب اور کبھی پیچھے کی جانب بھی ہوتا ہے۔ معدہ میں کچھ بوجھ سا معلوم ہوتا ہے، بے قراری معلوم ہوتی ہے، بھوک کم ہے کبھی معدے میں درد اور جلن بھی ہوتی ہے۔ ڈاکٹروں اور حکیموں کی خدمت میں عرض ہے کہ کوئی نسخہ تجویز فرمائیں۔ (خریدار نمبر ۶۱۱۴)

(۱۰۶) مجھ کو پانچ سال سے نزلہ کی شکایت ہے۔ سردی کے موسم میں نزلہ کا زور ہوتا ہے۔ اب میری عمر ۲۶ سال ہے۔ انگریزی علاج کے علاوہ یونانی اور آیورویدک جوشاندے، مطبوخ اور حب جدوار وغیرہ استعمال کر چکا ہوں۔ دوران استعمال میں افاقہ رہتا ہے۔ دوائیں بند کرنے پر پھر تکلیف شروع ہو جاتی ہے۔ میری بیوی سے میرے لڑکے کو (عمر ۱۰ سال) کو بھی نزلہ کی شکایت ہے براہ مہربانی کوئی آسان علاج تجویز فرمائیں۔ (خریدار نمبر ۵۵۰۳)

(۱۰۷) میری عمر ۳۰ سال کی ہے۔ ڈیڑھ سال سے جوڑوں اور گھٹنوں میں درد ہے اعضاء شکنی ہر وقت رہتی ہے۔ موسم گرما میں ہتھیلیوں اور تلووں سے شعلے نکلتے اور زمین پر پیر رکھنے سے چبھنے لگتے ہیں۔ اور موسم سرما میں چیونٹیاں سی کاٹتی ہوئی معلوم ہوتی ہیں۔ دو تین منٹ زمین پر پیر رکھنے سے ایڑی میں درد شروع ہو جاتا ہے اور پیر اٹھانے پر کم معلوم ہوتا ہے۔ (خریدار نمبر ۳۰۴۴)

(۱۰۸) کان میں پچیس سال سے بہتا ہے۔ کسی دوا سے فائدہ نہیں ہوتا عمر چالیس سال ہے (خریدار نمبر ۵۰۲۵)

(۱۰۹) [illegible] کی شکایت اکثر رہتی ہے، سر میں بوجھ رہتا ہے، تالو میں خشکی، زبان پر سفیدی، اور بائیں [illegible] رہتی ہے۔ کوئی مجرب نسخہ تحریر

جس سے یہ تمام شکایتیں دور ہو جائیں۔ (ایک سائل)

(۱۱۰) میرے پانچ لڑکے تندرست و توانا پیدا ہوئے اور وہ دانت نکلتے وقت دستوں کی وجہ کر فوت ہو گئے ہیں۔ حکمائے تین سال کی عمر کے اندر اندر فوت ہو گئے ہیں۔ کو کوئی بیماری نہیں۔ صرف پرسوت کی شکایت ہے۔ اس وقت بیوی کو چار ماہ کا حمل بھی ہے۔ حکمائے کرام کوئی مجرب المجرب کم قیمت نسخہ تجویز فرمائیں۔ (خریدار نمبر ۱۵۳۴۳)

(۱۱۱) جگر و طحال بڑھے ہوئے ہیں، خون خراب اور طبیعت میں گرمی خشکی ہے۔ اکثر قبض رہتا ہے۔ دونوں فوطے بھی بڑھے ہوئے ہیں۔ (خریدار نمبر ۴۰۰۲)

(۱۱۲) پانچ سال کا بچہ گذشتہ سال پہاڑ پر رہا، پسوؤں کے کاٹنے سے ٹانگوں پر بہت سی پھنسیاں نکلیں جو بہت دنوں میں ٹھیک ہوئیں، اس کے بعد بائیں ٹانگ سوکھ کر چھوٹی ہو گئی جس سے بچہ لنگڑا کر چلنے لگا۔ ڈاکٹر کا خیال ہے کہ بخار میں ہوا لگ گئی ہے۔ ہماری یاد میں بخار نہیں ہوا۔ اطبائے کرام توجہ فرمائیں۔ (خریدار نمبر ۸۱۰۵)

(۱۱۳) میں کوئی پانچ سال سے درد شکم میں مبتلا ہوں عمر ۲۴ سال ہے۔ ابتدا ازخلوئے معدہ میں درد ہوتا تھا جوارش کوئی استعمال کرنے سے کچھ دنوں سکون رہتا تھا، اب مسلسل دن میں ایک دو بار قبل از غذا ہوتا ہے، حال ہی میں ایک طبیب صاحب نے ناف پیٹ کی مالش کرائی۔ اس وقت سے کھانے کے بعد رات کو بارہ یا ایک بجے پشت میں درد شروع ہوتا ہے۔ گرم پانی سے سینکنے سے سکون ہوتا ہے۔ براہ کرم کوئی معقول نسخہ بتا کر شکر گذار فرمایا جائے۔ (خریدار نمبر ۸۵۱۳)

بقیہ مضمون صفحہ ۴۶ سے آگے

(ج) بورک ایسڈ ۳ ماشہ آیوڈوفارم ۱ ماشہ دونوں کو خوب حل کر کے ختنہ کے زخم پر چھڑکیں۔ (حکیم سید غلام مرتضے شاہ)

(د) مرہم داخلیون لگائیں۔ اس سے انگور جلدی آجاتا ہے۔ (حکیم شمس الحق خاں)

(۹۱) **بچوں کے لئے قبض کشا شربت**:۔ (الف) "گریانٹس سیرپ" جسے لال شربت بھی کہتے ہیں بچوں کو وہ تمام فائدے پہونچا سکتا ہے جو آپ نے لکھے ہیں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی) + (ب) شربت انجبار دیجئے۔ تمام شکایتیں رفع ہوں گی۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) شربت انجیر مرکب اس بارہ میں نہایت مفید ہے۔ (حکیم ہمایوں)۔ (د) سوڈا بائیکارب ۶ ماشہ کیلومل آدھ ماشہ عرق ایسون ۸ تولہ، شربت مسہل تین تولہ۔ سب چیزوں کو ملا کر حسب ضرورت استعمال کریں۔ (حکیم سید غلام مرتضے شاہ)۔

(۹۲) **نتھنوں کی سختی**:۔ (الف) ایسی بیماری کے متعلق آپ کو یا آپ کے عزیز کو کیوں فکر ہو کہ جس سے کسی قسم کی کوئی تکلیف نہیں ہے۔ احتیاطاً اتنا کر لیجئے کہ کسی ڈاکٹر کو جو ناک کے امراض کا ماہر خصوصی ہو ایک مرتبہ دکھا کر یہ اطمینان کر لیجئے کہ یہ کوئی بیماری تو نہیں ہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) اندرونی طور پر اطریفل زمانی دو ماشہ رات کو سوتے وقت کھلائیں۔ بیرونی طور پر جدوار گھس کر لگائیں۔ (حکیم سید غلام مرتضے شاہ)

(ج) مریض کا معائنہ ضروری ہے (حکیم شمس الحق خاں)

(۹۳) **گلے کے غدود**:۔ (الف) ڈاکٹروں کی رائے صحیح ہے ابھی وقت ہے کہ آپ کامل توجہ سے اس کا علاج کرالیں۔ مچھلی کا تیل یقیناً بہت مفید ہے لیکن اسی کے ساتھ ساتھ اگر فولاد اور کیلسیم کے مرکبات بھی استعمال کرائے جائیں تو زیادہ فائدہ ہوگا۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) سیرپ فیری آیوڈائیڈ استعمال کرائیں۔ انشاء اللہ صحت ہوگی۔ (حکیم ہمایوں)

(ج) سیرپ فیرائی آیوڈائیڈ ایک چمچہ، کاڈلور آئل ایک چمچہ دونوں کو ملا کر دن میں دو بار استعمال کرائیں۔ (حکیم سید غلام مرتضے شاہ)

(۹۴) **ہلیلہ سیاہ کا استعمال**:۔ (الف) آپ نے اپنے دوست کی بیماری تو لکھی نہیں کہ کیا ہے، خود ہی ان کے لئے نسخہ تجویز فرمایا کہ صرف ایک سال تک ہڑیں کھایا کریں۔ اور اب انہی حکیم صاحبان سے کہ جن کی طرف سے بقول خود مایوس ہو کر آپ نے یہ نسخہ تجویز کیا ہے یہ پوچھ رہے ہیں کہ ہڑوں کو سوتے وقت کھایا جائے یا صبح کو نہار منہ۔ اگر بیچارے حکیموں کو یہ نسخہ معلوم ہوتا تو آپ کو مایوس ہی کیوں ہونا پڑتا۔ اب آپ ایسا کیجئے کہ ہمدرد صحت میں یہ نسخہ اور اسکی ترکیب استعمال شائع کرا دیجئے، تاکہ بہت سے حکیم صاحبان اس سے مستفید ہو سکیں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) مریض کے مفصل حالات لکھ کر مشورہ لیجئے۔ تاکہ بعد میں کسی قسم کا نقصان نہ پہونچے۔ (حکیم ہمایوں)

(ج) ہلیلہ کا استعمال مریض کے حالات پر منحصر ہے۔ عورتیں ہلیلہ استعمال کر سکتی ہیں۔ (حکیم رام ناتھ جھروی)

(۹۵) **فتق**:۔ (الف) فتق کا بہترین، صحیح ترین اور مکمل ترین علاج یہی ہے کہ آپریشن کرا دیا جائے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) جوہر نوشادر ۴ رتی روزانہ مریض کو پانی کے ساتھ استعمال کرائیں۔ (حکیم ہمایوں)

(ج) فتق کا بہترین علاج آپریشن یا پیٹی ہے۔ (حکیم سید غلام مرتضے شاہ)

(د) فتق کا مناسب علاج یہ ہے کہ پیٹی باقاعدہ لگائی جائے۔ (حکیم رام ناتھ جھروی)

دشمن جان امراض کی فہرست

کیا آپ خدانخواستہ ان میں سے کسی مرض میں مبتلا ہیں!

- ہیضہ وغیرہ
- ذیابیطس
- کمزوری اعضاء ہضم بوجہ امراض مخصوصہ
- بچوں کی بیماریاں
- کمزوری عضو
- اسقاط حمل
- ضعف قلب
- آنکھوں کی بیماریاں
- کمزوری دماغ
- امراض معدہ و جگر
- سرعت انزال
- سوزاک
- جنون
- جریان
- ضعف باہ
- ضعف
- طاعون
- خرابی ایام
- ناسور
- کنٹھ مالا
- بالوں کی بیماریاں
- سیلان الرحم
- پایوریا
- نامردی
- گٹھیا
- امراض خون
- نزلہ
- تلی
- پیچش
- بے لذتی
- آتشک
- دق و سل

اگر ایسا ہی ہے

تو آئندہ صفحات میں سے اپنے مرض کی دوا انتخاب کر لیجیے۔ جو یونانی طب کے سب سے بڑے اور مکمل و منظم دوا خانہ [illegible] کی دوائیں ہیں، ماہرین فن اور بڑے بڑے راجہ مہاراجہ نواب صرف "ہمدرد دواخانہ دہلی" پر ہی اعتماد کرتے [illegible] آپ بھی [illegible] اس دواخانہ کی دوائیں استعمال کر کے مایوس نہیں ہوں گے۔ خادم ملت حکیم عبدالحمید ہمدرد دواخانہ د[illegible]

درس صداقت

"خدا خوب جانتا ہے کہ ملک کی خدمت کس طرح انجام دے رہا ہوں، یاد رکھو اگر تم نے ذرہ برابر بددیانتی کی تو قیامت کے دن تمہارا گریبان ہوگا اور میرا ہاتھ ہوگا"

شہید فن ہمدرد حاذق حکیم حافظ عبدالمجید رحمۃ اللہ علیہ بانی ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

حب طاعون عنبری

یہ گولیاں طاعون کے لئے اکسیر ثابت ہوئی ہیں بطور حفظ ماتقدم اگر اس کا استعمال کیا جائے تو بفضلہ تعالیٰ طاعون سے محفوظ رکھتی ہیں قیمتی ادویہ سے تیار شدہ ہیں ایام طاعون میں اس کا ہر گھر میں ہونا ضروری ہے۔

ترکیب استعمال، بحالت مرض دو دو صبح۔ دوپہر شام پانی یا عرق گلاب کے ساتھ استعمال کریں۔ بطور حفظ ماتقدم دو گولیاں صبح کو کھائیں +

قیمت فی درجن چھ ۶/ آنے +

روغن ناصور

دنیا میں ناصور کیلئے بہترین دوا ہے، ہزاروں مایوس العلاج مریض اس کے استعمال سے فائدہ اٹھا چکے ہیں۔ بجیطا اور مجرب ہے +

ترکیب استعمال، ناصور کو نیم کے پانی سے یا صابن سے صاف کر کے اس دوا کے تین چار قطرے ٹپکائیں یا روئی کی بتی میں یہ لگا کر بتی کو ناصور میں رکھیں، قیمت فی شیشی ڈیڑھ روپیہ (۱۸)

نوٹ: شیشی کو بوقت استعمال ہلا لینا چاہیئے +

معجون اوجاع

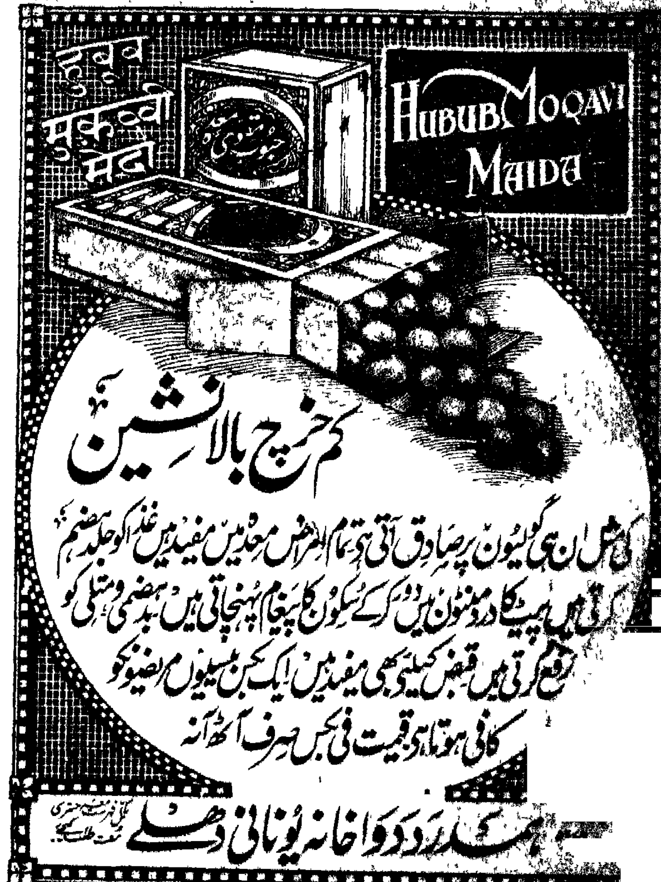
یہ معجون ہر قسم کے ریاحی درد کے ملئے اکسیر صفت ہے۔ خصوصاً گٹھیا۔ نقرس کے پرانے سے پرانے اس سے حیرت انگیز طور پر صحتیاب ہو چکے ہیں۔ اس معجون کی سب سے بڑی صفت یہ ہے کہ غلیظ مواد کو اجابت کی راہ خارج کرتی ہے، قبض کشا بھی ہے +

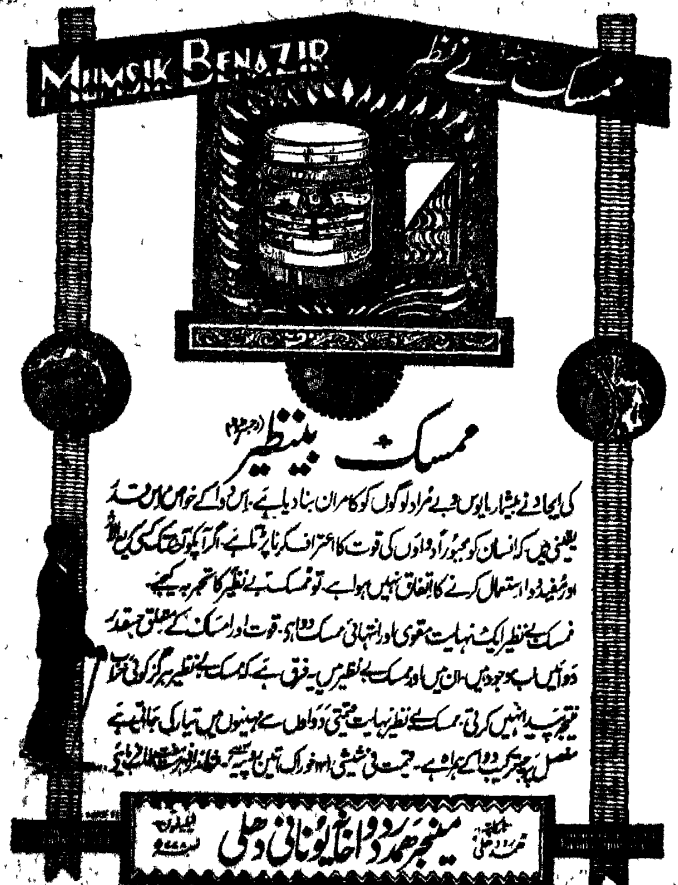
قیمت فی تولہ صرف دو آنے (۲ر)

جوھری

امراض سوداوی مثلاً آتشک دگٹھیا وغیرہ کیلئے ایک کامیاب و نفیس دوا ہی آتشک خواہ نیا ہو پرانا دونوں کیلئے نہایت مفید ہو۔ دعشہ، فالج وغیرہ آتشک کے نتائج سے محفوظ رکھتی ہو۔

ترکیب استعمال۔ یہ دوا کیپ شول میں محفوظ ہے اس کو احتیاط سے پانی سے نگل لیا جائے تا دوا کا اثر منہ میں نہو سکے۔ غذا میں دودھ مکھن وغیرہ استعمال حسب برداشت کرنا چاہیئے۔ فی خوراک



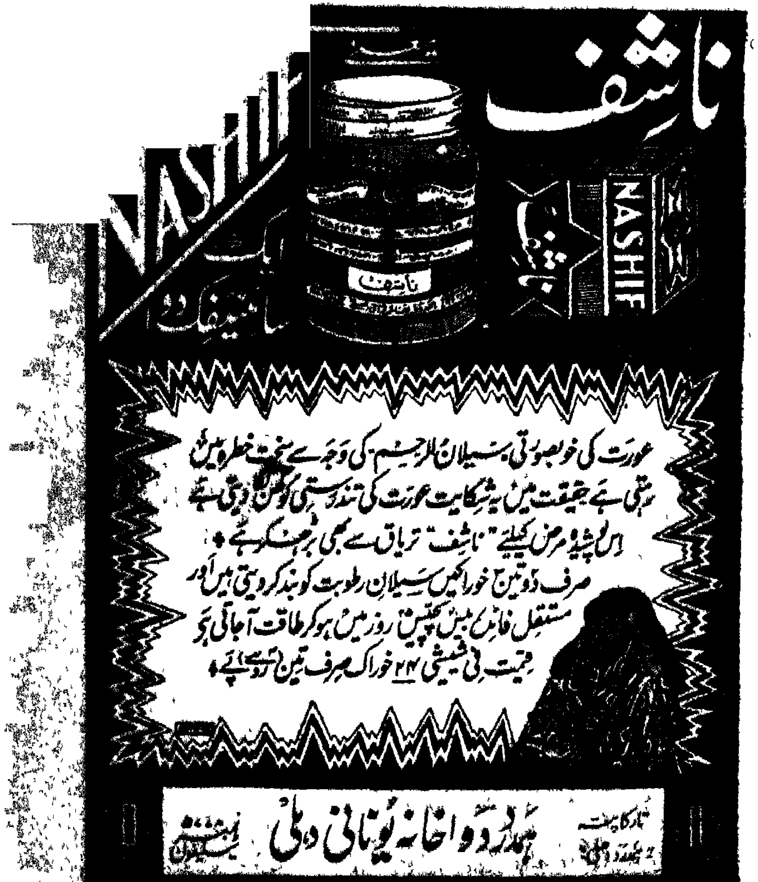


مفصل شاندار باتصویر فہرست مفت طلب فرمائیے جس میں ہر مرض کا علاج درج ہے





مفصل نشانات باتصویر فہرست مفت طلب فرمائیے۔ جس میں ہر مرض کا علاج درج ہے۔


ناشف
NASHIF
عورت کی خوبصورتی سیلان الرحم کی وجہ سے سخت خطرہ میں رہتی ہے حقیقت میں یہ شکایت عورت کی تندرستی کو گھن لگا دیتی ہے
اس پوشیدہ مرض کیلئے "ناشف" تریاق سے بھی بڑھ کر ہے۔
صرف دو تین خوراکیں سیلان رطوبت کو بند کر دیتی ہیں اور مستقل فائدہ بیس پچیس روز میں ہو کر طاقت آجاتی ہے
قیمت فی شیشی ۱۲۰ خوراک صرف تین روپے۔
ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی


ذوبانی
Zubani
تلی کے مریضوں کیلئے تندرستی کا پیغام
تلی کی تمام شکایات کیلئے یہ دوا بہت سے تجربات کے بعد تیار کی گئی ہے
ہمدرد دواخانہ جن ادویات پر بجا ناز کر سکتا ہے۔ ان میں یہ ایک دوا "ذوبانی" بھی ہے
خوبی یہ کہ مقدار خوراک بہت کم
اور فائدے حد سے زیادہ!
تلی کی سختی اور ورم کو رفع کرتی ہے۔ اور گھلا کر اصلی حالت پر لے آتی ہے
نیز ہاضمہ پر اچھا اثر ڈالتی ہے۔ قیمت فی شیشی ۱۲ / پرچہ ترکیب ہمراہ دوا
ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی


TILA-I-AZAM
طلاء اعظم
رجسٹرڈ
طلاء اعظم رجسٹرڈ
لڑکپن کی غلط کاریوں اور جوانی کی بے اعتدالیوں کی اصلاح کرتا ہے۔ ابھری ہوئی مردہ رگوں میں خون پہنچا کر نہایت قوت بخشتا ہے۔ عضو مخصوص کی تمام خرابیاں مثلاً کمزوری، لاغری، کجی، کوتاہی وغیرہ دور کرتا ہے۔ یہ سریع الاثر طلاء اپنے فوائد کے لحاظ سے بے نظیر ہے
ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی


KHAMERA NUZLI
JAWAHARWALA
خمیرہ نزلی جواہر والا
تجربہ شاہد ہے کہ طالب علم، وکیل، مصنف اور دماغی کام کرنیوالے اکثر زکام، نزلہ، کمزوری دماغ وغیرہ کی شکایت میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور عام اشخاص بھی بے احتیاطی کی وجہ سے ان امراض کا شکار نظر آتے ہیں۔ ان حضرات کیلئے عجیب و غریب دوا بنائی گئی ہے۔ اس دوا کے بہترین فوائد دیکھ کر یونانی طب کی برتری کا اعتراف کرنا پڑتا ہے۔ کیسا ہی پرانا نزلہ زکام ہو اسکے استعمال سے اسکا قلع قمع ہو جاتا ہے۔ ضعف اعصاب کو مفید ہے۔ بھوک لگاتی ہے۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ ان مہلک امراض سے نجات حاصل کریں تو آپکو دنیا میں اس سے بہتر دوا نہیں ملیگی
طالب علم
وکیل
مصنف
ملنے کا پتہ: ہمدرد دواخانہ یونانی (دہلی)



یعنی

مشک، عنبر اور جواہرات کا ایک نفیس مرکب

دماغی کام کرنیوالوں کیلئے عجیب چیز ہے۔ معدہ میں پہنچتے ہی دماغ اور
تمام اعصاب پر اثر کرنے لگتی ہے۔ دوران خون کو درست اور غذا کی
خواہش کو تیز کر دیتی ہے۔ تمام دن کا تھکا ہوا دماغ اس کے اثر سے از سر نو
تازہ و توانا ہو جاتا ہے۔ قیمت فی شیشی (۳۲ خوراک) ایک روپیہ آٹھ آنے

ملنے کا پتہ: ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی ٹیلیفون



ماہواری حیض کی خرابیوں کا سائنٹیفک علاج ہے۔ اس دوا کے ذریعہ آپ عورت کی صحت کے بہت سے نقصے کو رفع کر سکتے ہیں۔ حیض کی کمی یا حیض کی بندش اور بیقاعدگی کے لئے اکسیری حکم کی دوا ہے۔ ظاہری حیثیت سے اس دوا کو ہم بغیر کسی تامل کے یورپ کی بہترین پیٹنٹ ادویہ کے مقابلہ میں پیش کر سکتے ہیں لیکن اس کے خواص کا مقابلہ طب جدید کی کوئی دوا نہیں کر سکتی۔

مفصل پرچہ ترکیب ہمراہ ہے۔ ایک شیشی مہینوں کو کافی ہے۔

قیمت فی شیشی صرف ایک روپیہ آٹھ آنہ (۱/۸)



مفصل فہرست مفت طلب فرمائیے جس میں ہر مرض کا علاج درج ہے





گذشتہ سال ہمدرد دواخانہ دہلی سے جتنے مریضوں نے دوا حاصل کی ان کی تعداد
۶۰۹۸۱۷ چھ لاکھ نو ہزار آٹھ سو سترہ ہے

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی کے متعلق میں اپنے ذاتی تجربہ کی بنا پر کہہ سکتا ہوں کہ یہ دواخانہ طب یونانی کا ایک مایہ ناز دواخانہ ہے۔ مرکبات کی تیاری میں جس دیانتداری اور پابندی اصول سے ... ہمیشہ بوقت ضرورت ادویہ ... دواخانہ سے طلب کرتا ہوں ... ہمیشہ ان کو قابل اطمینان پایا ...

معجون سپاری پاک

خواص باہ کو قوت دیتی ہے سرعت کو زائل کرتی ہے
عورتوں کے جریان کی مخصوص دوا ہے استقرار حمل میں مدد
ہے عورتوں کی عام کمزوری کو رفع کرتی ہے۔ نہایت مفید
اور مجرب دوا ہے، ترکیب استعمال ایک تولہ معجون پاؤ بھر
دودھ کے ساتھ یا تنہا استعمال کی جاتی ہے ترشی
و بادی کا پرہیز قیمت فی سیر پانچ روپے
قیمت فی تولہ ایک آنہ (۱/)

معجون حمل عنبری علویہ

خواص جن عورتوں کا حمل ساقط ہو جاتا ہو یا بچہ ام الصبیان
میں مبتلا ہو کر ضائع ہو جاتا ہو انکے لئے بہت مفید ہے
تیسرے مہینے حمل کے سے اس کا استعمال شروع کیا جائے
پورے دنوں کے بعد بچہ پیدا ہوگا اور آفات سے محفوظ رہیگا
یہ معجون قیمتی اجزا سے بنائی جاتی ہے۔ عمدہ چیز ہے
ترکیب استعمال ۵ ماشہ معجون عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ
شربت انار شیریں ۲ تولہ یا تنہا پانی کے ساتھ صبح استعمال
کی جائے + قیمت فی سیر چالیس روپے +

عرق روح افزا نمبر ۳۷۴

دل اور دماغ اور جگر کو نہایت قوت بخشتا ہے معدہ کی ہر قسم کی خرابی کی اصلاح
کرتا ہے اور ہاضمہ کو جید قوی کرتا اور اعلیٰ درجہ کا مشتہی ہے۔ غذا کو جزو بدن بنا
خون صالح کثرت سے پیدا کر کے چہرے کو خوش رنگ کرتا ہے سستی
اور کاہلی کو دور کر کے طبیعت میں بشاشت اور شگفتگی اور جسم میں
چستی و تازگی پیدا کرتا ہے ہر قسم کے ضعف کو خواہ کسی وجہ سے ہو رفع
کر کے گئی ہوئی طاقت کو واپس لاتا ہے مایوسین باہ کے لئے اکسیر کا
حکم رکھتا ہے سالہا سال تجربہ کیا ہمیشہ بہت مفید ثابت ہوا ہے
[illegible] ہر مزاج پر یکساں فائدہ رکھتا ہے۔ [illegible] استعمال
کیا جاتا ہے نہایت ہی عالیشان اور خاص اہتمام سے تیار کیا جاتا ہے
[illegible] قیمت فی بوتل [illegible]

ترکیب استعمال

[illegible] کے وقت استعمال

عرق عنبر

خواص اعضائے رئیسہ کو قوت دیتا ہے غشی کو دور کرتا ہے
اور زائل شدہ قوت کو جلد واپس لے آتا ہے اور بواسیر اور خون کی
کثرت سے جو ضعف پیدا ہو جاتا ہے اس کو دور کرتا ہے باہ کو قوت دیتا
فوری اثر کرتا ہے + ترکیب استعمال ۵ ماشہ عرق عنبر
ایک تولہ شربت انار شیریں ملا کر پئیں یا دوسری مناسب
اشیاء کے ساتھ استعمال کریں۔ بادی ترش اشیاء سے [illegible]
قیمت فی تولہ [illegible]

اکسیر شفا (رجسٹرڈ)

ہر قسم کے جنون کیلئے دنیا میں بہترین دوا ہے اسکی منظیر فوائد کو تسلیم کیا گیا ہے۔ جنون کے عوارض میں بہت جلد تخفیف ہو جاتی ہے جنون جو اختناق الرحم (باؤ گولہ) کی وجہ سے ہو اسکے لئے عجیب و غریب چیز ہے، اس دوا کی مدت استعمال مرض کی نوعیت کے لحاظ سے مختلف ہے لیکن عام طور پر زیادہ سے زیادہ چالیس روز کا استعمال پورے فائدے کے لئے کافی ہے ✦

ترکیب استعمال۔ ایک قرص صبح کو شربت روح افزا چار تولہ کے ساتھ استعمال کرائیں اگر شربت نہ مل سکے تو صرف پانی کے ساتھ استعمال کریں ✦

قیمت فی قرص تین آنہ (۳؍)

روغن اکسیر خنازیر (رجسٹرڈ)

یہ روغن خنازیر (کنٹھ مالا) کیلئے نہایت مفید ثابت ہوا ہے نوتے فیصدی خنازیری مریض اس دوا سے صحتیاب ہو گئے ہیں۔ خنازیری گلٹیوں کو چند روز میں تحلیل کر دیتا ہے۔ ترکیب استعمال۔ بقدر ضرورت یہ روغن گرم کر کے پندرہ منٹ تک مالش کریں اسکے بعد ارنڈ کا پتہ یا پان گرم کر کے باندھ دیں۔ قیمت فی شیشی جو ایک مریض کے لئے کافی ہے تین روپے (سے؍)

معجون مقوی و ممسک

یہ معجون قوت مردمی کیلئے حیرت انگیز ہے بے انتہا ممسک ہے پہلی ہی خوراک میں اپنا اثر دکھاتی ہے باہ میں اندازہ سے زیادہ اضافہ کرتی ہے دل عیش و نشاط کا مرکز بنجاتا ہے۔ ناکارہ اور عاقبت نااندیش لوگوں کو زندگی کا سچا لطف حاصل ہوتا ہے۔

ترکیب استعمال۔ ایک ماشہ رات کو سوتے وقت پاؤ بھر دودھ کے ساتھ استعمال کریں ✦

قیمت فی تولہ ایک روپیہ (عہ؍)

طلا المماسک

ہیرے کا مشہور اور بے نظیر طلا

یہ عجیب و غریب طلا ہے جسکے فوائد کا چرچا عام ہے ہیرے جیسے قیمتی اجزا سے خاص اہتمام کے ساتھ تیار کیا جاتا ہے عضو مخصوص کی ہر قسم کی خرابی رفع کر کے عدیم المثال ہو سست اور بیکار اعصاب از سر نو تازہ ہو جاتے ہیں کجی لاغری کمزوری کو جلد رفع کرتا ہے اسکے چند روزہ استعمال سے مریض غیر معمولی قوت محسوس کرنے لگتا ترکیب استعمال۔ ایک گولی کا چند قطرے [illegible] حشفہ اور سیون چھوڑ کر لگائیں اوپر سے پان باندھ دیں دوران استعمال میں [illegible]

قیمت [illegible]


MAJUN MUQAWWI RAHM
معجون مقوی رحم
یہ اکسیر ہی عورتوں کی عام صحت جسمانی کو
ٹھیک کرنے کے علاوہ ان کی بہت سی شکایتوں کو بھی جو سیلان الرحم (لیکوریا)
سیلان غدودی اور عورتوں کے اندرونی اعضائے تناسل کے ورموں کو حیرت انگیز
طریقے سے دور کر دیتی ہے۔ رحم اور اس کے متعلقہ اعضا مثلاً خصیۃ الرحم اور نلوں کو
قوت پہنچاتی ہے۔ ایام ماہواری کی خرابیاں اسکے استعمال سے کافور ہو جاتی ہیں اگر
خون زیادہ یا کم آتا ہو تو اس کو ٹھیک مقدار میں کر دیتی ہے۔ اختناق الرحم (ہسٹیریا) کی
مریض عورتوں کو بھی اس سے بہت فائدہ پہنچتا ہے عورتوں کو اس عجیب دوا کے فائدوں سے
محروم نہیں رہنا چاہیے۔ پرچۂ ترکیب استعمال ہمراہ ہے قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنے ہے
ہمدرد دواخانہ یونانی، دہلی


BENAZIR HAIR OIL
HAMDARD
روغن بے نظیر
سر کے بالوں اور دماغ کی بیماریوں کیلیے
طب یونانی کا بہترین تیل ہے
بالوں کی چمک اور سیاہی کا محافظ ہے
درد سر، نزلہ، زکام کیلیے بمنزلہ اکسیر ہے
بے ضرر، خوش رنگ و خوشبودار ہے
مقوی دماغ ادویہ سے کیمیائی اصول پر تیار ہوتا ہے
قیمت فی شیشی بارہ آنے
ملنے کا پتہ ہمدرد دواخانہ یونانی، دہلی

Regd. No. L. 2790

AN ILLUSTRATED TIBBI MONTHLY

HAMDARD-I-SEHAT

FOUNDED IN MEMORY OF
THE LATE HAKIM HAFIZ ABDUL MAJEED DEHLAVI
FOUNDER OF THE HAMDARD DAWAKHANA DELHI



OUR TUBERCULOSIS NUMBER

This special issue contains matter of interest not only to members of the medical profession but to all who are interested in combating this dreadful disease and those whose families have been the victims of its ravages. Doctors, Hakims and Vaids will find in it valuable informations regarding the latest methods of diagnosis and treatment, as it contains articles from distinguished medical men of several foreign countries throwing light on the extent of the disease in their country and the measures undertaken to safeguard their people from the attacks of this insidious and ruthless enemy. To the general public our Tuberculosis Number will serve the purpose of an encyclopaedia, telling them all they should know to keep themselves immune and to ensure timely and intelligent treatment for those unfortunates who happen to contract the disease. We consider this moment specially opportune for our Tuberculosis Number because of the nationwide effort now being made under the inspiration and guidance of Her Excellency Lady Linlithgow to fight the disease in this country, and hope that our service to this great cause will be welcomed and appreciated.

As in all our previous special issues, we have combined scientific with literary interest, and set an example of how the two may be combined for common benefit. Our readers may therefore expect a wide variety of reading material attractive in itself and grouped round a central theme.

Over 350 pages.

PRICE

Special Edition As. 12 · Ordinary Edition As. 8

Postage one Anna.

EDITOR: HAKIM H. ABDUL HAMEED

Subscription YEARLY ONE RUPEE.

HAMDARD MANZIL, DELHI.

SINGLE COPY TWO ANNAS

SAMI 38

Printed at the Delhi Printing Works, by Thakur Das & Sons and Published by Khwaja Niaz Ahmad.

حفظ صحت اور طب

کا ماہوار مصور رسالہ

ہمدرد صحت

بیادگار

شہید فن ہمدرد خلائق حکیم حافظ عبدالمجید مرحوم دہلوی

بانی ہمدرد دواخانہ دہلی

مرتبہ

حکیم حاجی عبدالحمید دہلوی

مقام اشاعت:- ہمدرد منزل لال کنواں۔ دہلی

سالانہ ایک روپیہ

جنوری ۱۹۳۶ء

جلد | جنوری سنہ ۱۹۳۹ء | نمبر

فہرست مضامین

عکسی تصاویر: (۱) گٹھیا کا علاج - (۲) حکیم مولوی ناصرالدین احمد خاں صاحب طبیب خاص اعلیٰ حضرت حضور نظام خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ

قیمت سالانہ ایک روپیہ — ممالک غیر برما وغیرہ سے ۳ شلنگ — فی پرچہ ڈیڑھ آنہ

نوٹ:- خریداران رسالہ ہمدرد صحت کی خدمت میں التماس ہے کہ خط و کتابت کے وقت اپنے خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں +

"مینیجر"

ہمدرد صحت کی اشاعتِ خاص!

دِق و سِل!

ہمدرد صحت کا یہ خاص نمبر علم وفن کا ایک ایسا کارنامہ ہے جس کی نظیر مشرقی زبانوں میں مشکل ہی سے ملے گی۔ اس میں دق وسل کے متعلق ایسے ایسے پہلوؤں پر بحث کی گئی ہے جو اس سے پہلے تاریکی میں تھے۔ یہ نمبر نہ صرف طبیبوں ویدوں اور ڈاکٹروں کے لئے جدید وقدیم معلومات ومعالجات کا مخزن ہے بلکہ ان لوگوں کے بھی انتہائی کارآمد ثابت ہوگا جو عوام کی بھلائی کے معاملات سے دلچسپی رکھتے ہیں اس کا مطالعہ ان کے سامنے ہندوستان کی حالت زار کا صحیح نقشہ پیش کردیگا اور ان کو ممالک غیر سے اپنے ملک کی حالت کا مقابلہ کرنے میں کوئی دشواری نہیں رہے گی۔ ہمدرد صحت ہی ایک ایسا رسالہ ہے جس نے دنیا بھر کے ماہرین فن کی قلمی خدمات حاصل کی ہیں۔ چنانچہ اس نمبر میں **یورپ امریکہ اور آسٹریلیا** وغیرہ براعظموں کے پندرہ سے زیادہ ماہرین فن نے مضامین لکھے ہیں۔ صرف اسی حقیقت سے آپ کو اس نمبر کے افادہ کا اندازہ ہو جائیگا۔ ہندوستان کے ماہرین میں سے تقریباً سو ماہرین ایسے ہیں جنہوں نے اس اشاعت کے اوراق کو زینت دی ہے ان قلمی معاونوں میں طبیب، ادیب، مزاحیہ نویس اور شاعر غرض سب ہی شامل ہیں۔ یہ نمبر ان اصحاب کو بھی دعوتِ فکر دیگا جو ہر معاملہ صرف علمی نقطۂ نظر سے دیکھنے کے عادی ہیں۔ دق وسل نمبر ادبی ذوق رکھنے والوں کی تسکین بھی پوری طرح کریگا اور ان کو یہ محسوس کرا دے گا کہ علم وادب کو آپس میں کس طرح سمویا جا سکتا ہے۔ یہ نمبر ان مریضوں کے لئے چراغ ہدایت کا کام دے گا جو اس وقت اس موذی مرض کی کسی نہ کسی شکل میں مبتلا ہیں۔ یہ اشاعت خاص ان گھرانوں کو ہلاکت کے غار میں گرنے سے بچا سکے گی جن میں دق کی اموات ہو چکی ہوں اور تیمارداروں کو دق کے بیماروں کی تیمارداری سکھائے گی۔ غرض یہ اشاعت کیا ہے دق وسل کی ایک ایسی انسائیکلو پیڈیا ہے جس میں اس موضوع پر ہر عنوان سے بحث ملے گی۔ فہرست مضامین ہمارے اس دعوے کی تصدیق کے لئے کافی ہے۔

اگر آپ اس عظیم الشان نمبر کو حاصل کرنا چاہتے ہیں تو آج ہی اس کا بندوبست کیجئے۔ اسکے حاصل کرنے کی دو صورتیں ہیں:۔

(۱) یا تو آپ ایک روپے کا منی آرڈر یا ایک روپے کے ٹکٹ لفافہ میں رکھ کر بھیج دیجئے اس صورت میں نہ صرف یہ دق وسل نمبر آپکے پاس پہونچ جائیگا بلکہ اگست ۱۹۳۸ء سے جون ۱۹۳۹ء گیارہ مہینے کے رسالے ہر مہینے آپکے پاس پہونچتے رہیں گے اور آپکے پاس جون ۱۹۳۹ء میں ہمدرد صحت کی ایک عظیم الشان جلد موجود ہوگی جس کی ضخامت گیارہ سو صفحات سے کسی طرح کم نہ ہوگی اور آپ حیرت کریں گے کہ ایک روپے میں اتنا علمی اور فنی مواد کس طرح دیا جا سکتا ہے۔

(۲) اور اگر آپ کو صرف دق وسل نمبر مطلوب ہے تو اسکی قیمت کے ٹکٹ (مع محصول ڈاک، ایک آنہ) لفافہ میں رکھ کر آج ہی بھیج دیجئے۔ چند روز میں آپکے سامنے یہ عظیم الشان نمبر موجود ہوگا +

قیمت اعلیٰ ایڈیشن بارہ آنے — **قیمت معمولی ایڈیشن آٹھ آنے**

قیمت سالانہ مع اشاعت خاص معمولی صرف ایک روپیہ

مینیجر ہمدرد صحت ہمدرد منزل لال کنواں دہلی

ہمدرد صحت کا دِق وسل نمبر یورپ اور امریکہ کے مشاہیر فن کی نظر میں!

ڈاکٹر ایچ الطاس

صحت و اجتماعی معاونت انقرہ (ترکی)

محترم [illegible] صاحب

[illegible] ۵ جولائی [illegible] اور رسالہ ہمدرد صحت کا خاص نمبر [illegible]

[illegible]

ڈاکٹر ایچ الطاس

ڈاکٹر [illegible] سیوری سو ون

سکریٹری آف دی نیشنل ایسوسی ایشن فار دی

[illegible] ٹیوبرکلوسس [illegible] (انگلینڈ)

ایڈیٹر صاحب رسالہ "ہمدرد صحت" دہلی

[illegible]

[illegible] مبارکباد قبول فرمائیے

سیوری سو ون

سر رابرٹ فلپ ایڈنبرگ یونیورسٹی اسکاٹ لینڈ

ڈیر سر

"مجھے افسوس ہے کہ طبیعت کی ناسازی اور ڈاکٹروں کے مشورہ کے باعث میں آپکے پانچویں جولائی کے مراسلہ کا جواب نہ دے سکا۔ اسی خط کے بعد "ہمدرد صحت" کا خاص ٹیوبرکلوسس نمبر بھی پہونچا۔

اب میں مسرت کے ساتھ اس حیرت انگیز اور ضخیم "ٹیوبرکلوسس نمبر" کے لئے جو آپنے شائع کیا ہے آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اور آپ کو اس وسیع جدوجہد پر مبارکباد دیتا ہوں جو کہ آپ نے ہندوستان کے باشندوں میں دِق کے خلاف جنگ کرنے کے لئے جاری کی ہے اور جس کی بڑی شہادت آپ کے رسالہ میں موجود ہے۔

روئے زمین کی دوسری قوموں کی طرح ہندوستان کو بھی اس بڑے مسئلہ کا مقابلہ کرنا ہے۔ خلوص کے ساتھ یقین کرتا ہوں کہ اس جہاد میں شریک ہوکر جس کو ہزایکسی لنسی وائسرائن نے شروع کیا ہے۔ آپ کو بھی اس خطرناک مرض کی روک تھام میں وہی کامیابی حاصل ہوگی جو دوسری قوموں نے اپنے علم اور استقلال سے حاصل کی ہے۔

مجھے افسوس ہے کہ سردست میں کوئی دوسرا مضمون آپکے رسالہ کے لئے نہیں لکھ سکا لیکن ایک دوسرے پیکٹ میں میں آپ کو اپنے مجموعہ مضامین کی ایک جلد بھیج رہا ہوں جو میں نے ٹیوبرکلوسس کے متعلق جمع اور شائع کیے ہیں۔ مجھے اُمید ہے کہ آپ ہندوستان میں جو کوشش کر رہے ہیں اس کے ساتھ میری ہمدردی کی نشانی کے طور پر آپ اسے قبول کرینگے۔" آپکا مخلص (سر) رابرٹ فلپ

ڈاکٹر جازف ہولوس۔ ایم۔ ڈی۔ نیویارک

ڈیر مسٹر حمید

"میں آپ کے رسالہ "ہمدرد صحت" کے پہنچنے پر آپکا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ مجھے اتنے بہترین طور پر مرتب کئے ہوئے رسالہ کے دیکھنے کی مسرت بہت کم حاصل ہوئی ہے۔ میں نے نہایت غور کے ساتھ اس کے تمام صفحات دیکھے اور ہر صفحہ کے ساتھ مجھ پر یہ حقیقت زیادہ واضح ہوتی گئی کہ میری تعلیم میں کچھ کمی ہے۔ یعنی میں آپ کی زبان نہیں جانتا اس سے پہلے میں نے یہ کمی کبھی محسوس نہیں کی تھی لیکن اب میرا دل چاہتا ہے کہ کاش میں اسے پڑھ سکتا اور سمجھ سکتا۔ بہرحال انگریزی فہرست مضامین سے مجھے یہ معلوم ہوگیا کہ اس کے اندر کیا چیزیں ہیں۔ اور میں شک کے بغیر یہ کہتا ہوں کہ اس میں آپ نے بہترین مواد جمع کرنے کا انتظام کیا ہے اپنے نام کو ایسے معزز اور قابل احترام ہستیوں کے ساتھ دیکھ کر میں فخر محسوس کرتا ہوں۔

آپ اپنے ملک میں "ٹیوبرکلوسس" کے انسداد کے لئے عظیم خدمات انجام دے رہے ہیں۔ اگر آپ خون کو جراثیم امراض سے محفوظ کر دینے کے خاص طریقہ علاج میں دلچسپی رکھتے ہیں تو میں بڑی خوشی کے ساتھ ہر ممکن طریقہ پر اپنی خدمات پیش کرتا ہوں۔

مجھے یہ جان کر بڑی خوشی ہوئی کہ لیڈی لن لتھگو جیسی قابل احترام ہستی نے ہندوستان میں انسداد دِق وسل کے کاموں میں کتنی دلچسپی لی ہے۔ دِق اور سل کی مختلف صورتیں آپ کے خوب صورت ملک کے لئے بدنما لعنت بنی ہوئی ہیں اور ہزایکسی لنسی کا یہ بہترین شریفانہ عمل ہے کہ انہوں نے اپنی زندگی کو اس کام کے لئے وقف کر دیا ہے۔ ایک دوسرے پیکٹ میں میں نے اپنی تازہ ترین کتاب آپ کے پتہ پر بھیجی ہے جو لیڈی لن لتھگو کے نام سے منسوب ہے۔ مہربانی کرکے آپ اسکو انکے پاس بھیجدیجئے۔ اس سے پہلے میں اپنی تصنیف آپ کے پاس بھیج چکا ہوں۔ اُمید ہے کہ وہ مل گئی ہوگی۔"

آپ کا مخلص :- جازف ہولوس



کرنل بھولا ناتھ کے تکلمی دلائل

مسئلہ اخلاط

جگر کی ریاست اور روح طبعی

(بہ سلسلہ مقالہ ماہ دسمبر ۱۹۳۰ء)

از فاضل گرامی جناب حکیم مولوی محمد کبیر الدین صاحب شیخ الجامعہ جامعہ طبیہ دہلی

تمہید مسئلہ اخلاط کے سلسلہ کی دونوں پچھلی کڑیوں میں، جو نومبر اور دسمبر میں بہ تسلسل جوڑی گئی ہیں محض خلط کے مفہوم سے بحث کی گئی ہے، اور قدماء کے غیر مبہم تصریحات سے یہ بتایا گیا ہے کہ کائنات بدن کی سہ گانہ موجودات میں سے خلط ایک ایسی بدیہی اور عریاں حقیقت کا نام ہے، جس کے وجود و ثبوت سے کوئی بشر —— جسے مبداء فیاض سے عقل و فہم کا ایک شمہ بھی عطا کیا گیا ہو —— انکار و تردید کی جراءت نہیں کر سکتا، اور کج روی کی ہزاروں مہمیز لگا کر بھی اگر مجبور کیا جائے، تو کسی معاند کی زبان سے، صد ہزار حسرت و تمنا کے باوجود، اب یہ نکلنا آسان نہیں، کہ ——

—— "عالم اصغر، یعنی بدن انسان کے جسم، میں اخلاط کا کوئی وجود نہیں، اور یہ کہ اخلاط کی حقیقت بھی محض تکلمی دلائل کی رہین منت، اور خالصاً فریب تخیل کی پیداوار ہے ——"

یقین مانئے —— اس قسم کی "صدائے بے ہنگام" مخالف خیموں سے، اب ایک عرصہ تک نہ اُٹھ سکے گی، اور اس تراش و خراش کا قضیۂ نامرضیہ کسی بداندیش کی زبان بے لگام سے مستقبل قریب میں، ذرا مشکل ہی سے ترتیب پا سکے گا۔

بھولا ناتھ آں جہانی کے چھوٹے بھائیوں سے ایسی جراءت کی توقع تو کہاں ہو سکتی ہے کہ وہ علم الاخلاط کے اس چھڑے ہوئے مسئلہ میں "بڑے بھائی کی ہمنوائی" کے لئے کچھ لب کشائی کر سکیں —— وہ شیر دل خود اس عالم دار و گیر میں اگر دوبارہ جلوہ آرا ہو جائے، تو اس مرد شجاع کی دلیر زبان بھی اس جملہ کے دوہرانے لڑکھڑا جائے کہ ——

"خون میں اخلاط کا وجود ثابت نہیں کیا جاسکتا"

اس لئے اس ابتدائی بحث کو، جو مفہوم اخلاط سے متعلق ہے، اور جو کافی دراز ہو سکتا ہے، دیدہ و دانستہ اور ارادۃً کوتاہ کرتا ہوں، اور اس سلسلہ کی شہادت کے ایک بڑے انبار کو، جو متقدمین کے غیر مشتبہ اقوال سے ماخوذ اور بیّن تصریحات پر مبنی ہیں، اور جو میرے دعاوی کے لئے "قدیم دستاویز اور معتبر اسناد" کی حیثیت رکھتے ہیں، کسی دوسری فرصت کے لئے اٹھا رکھتا ہوں، کہ اُن کا ذکر علم الاخلاط کے ذیل میں منفعت سے خالی نہیں +

ہاں! مجھے اُن سیماب طبع احباب کے طبع نازک کا تھوڑا سا اندازہ ہے، جو بیتابی کے ساتھ، جلد سے جلد منزل مقصود تک، محض ایک جست میں پہونچنا چاہتے ہیں، اور جن کی منتظر طبیعت پر تمہید کی چند سطروں کا پڑھنا، بار گراں ثابت ہوتا، اور فصیل کے پاس، منزل مقصود کے دائرہ سے باہر، ایک لحظہ کے لئے رُکنا بھی دوبھر ہو جاتا ہے + اُن کی بے قراری و بے صبری مجھ سے گویا عہد معجّل لے رہی ہے کہ جو کچھ مجھے کہنا ہے، میں ایک ہی سانس میں سب کچھ کہہ ڈالوں، اور دوسری نشست کے لئے کچھ اٹھا نہ رکھوں +

ایسی ناواجب تعجیل کی پوری طرح تعمیل اگرچہ مجھ جیسے سُست رَو کے لئے سہل نہیں، مگر کم از کم یہ ضرور کیا جا سکتا ہے کہ راستہ کو کاٹ کر اس سفر کو ذرا مختصر کر دیا جائے، اور رُوداد بیان کو اس طرح پلٹ دیا جائے کہ جن مقاصد کے لئے انتظار کی گھڑیاں زیادہ دشوار ہیں، وہ ترتیب میں مقدم ہو جائیں، اور باقی بیانات، جن کا ذکر اس سلسلہ میں دوسری حیثیت سے میں ضروری سمجھتا ہوں، مؤخر کر دیئے جائیں +

اس لئے اب میں اپنی مرتب کی ہوئی ذہنی میقات میں تھوڑی سی ترمیم کرتا ہوں، اور یہ تہیہ کرتا ہوں کہ اوّلین فرصت میں علم الاخلاط کے سب سے زیادہ دشوار گزار مرحلہ ——— تقسیم اخلاط ——— کو عبور کرنا شروع کر دوں جس کے سننے کے لئے طبیعتوں میں سخت بے قراری ہے، اور جوشِ ولولہ کی فراوانی سے بہت سے قلوب بے قابو ہوئے جا رہے ہیں۔

تقسیم اخلاط

یہ تو میں بتا ہی چکا ہوں، جس کے بار بار اعادہ کی ضرورت نہیں، کہ:-

"متقدمین نے بدن کی رطوبتوں کو، جو سیّال صورت میں "اندرون بدن" کی رگوں، نالیوں، جوفوں، رخنوں، خلاؤں، اور فضاؤں کے اندر پائی جاتی ہیں، اخلاط کا لقب بخشا ہے"

اسی طرح اس بدیہی دعوے کو بھی دلائل و براہین سے ثابت کرنے کی ضرورت نہیں کہ:-

"بدن کے اندر سیال قسم کی چیزیں پائی جاتی ہیں، جو مختلف رنگ اور ڈھنگ میں جلوہ گر ہو کر مختلف مقامات پر مختلف ناموں سے پکاری جاتی ہیں ——— کہیں ان کا لقب اکر صفرا (ٔدپت: بائل) ہوتا ہے، تو کہیں بلغم (میوکس: فلیم) ——— کہیں اگر یہ سُرخ رنگ میں شوخی و شرارت سے اُچھلتی پھرتی، اور جگہ جگہ خونی منظر پیش کرتی ہیں، تو کہیں یہ کالے رنگ میں جامد و ساکن ہو کر سرطان، سقیروس (کین سر، اسکے رَس) جیسے موذی، خبیث، اور پتھریلے اورام (اَوْرَام صلبہ سوداویہ، تحجّر وصلابات) میں اپنی روسیاہی کی جھلک دکھاتیں، اور یورپ کے جسد سیمین پر افریقی دھبے پیدا کر کے اپنے "وجودِ سیاہ" کا اقرار منکرین کی سفید زبانوں سے کراتی ہیں +

آج مجھے یہ بتانا ہے کہ بدن کی ان انواع و اقسام کی رطوبات کی تقسیم اور جماعت بندی بقراط و جالینوس جیسے محققین نے کس اصُول پر کی ہے؟ کیا یہ سارا کِل محض قیاس و تخمین کے ہوائی پالیوں پر باندھ کر آسمان و زمین کے درمیان ناقابلِ پیمائش فضاء بسیط

میں، اُدھر لٹکا دیا گیا ہے؟ ـــــــ یا اس کی بنیاد تجربات و مشاہدات کی سنگین چٹانوں پر قائم کی گئی ہے؟

میں نے اس پیچیدہ مسئلہ پر، اپنے دماغ کو فنی عصبیت اور ہر قسم کی قید و بند سے آزاد کر کے غور کیا، اور علم الاخلاط کے کونہ کونہ کو میں نے چھان مارا، مگر افسوس ہے کہ شری کانٹے بھولا ناتھ کی تائید اس علم کے کسی گوشہ سے نہ ہو سکی، اور کسی سمت سے یہ آواز نہ اُٹھ سکی کہ "اخلاط کا تعدد تکلفی دلائل پر مبنی، اور ان کی تقسیم محض تخیل کی پیداوار ہے، اور بانیان طب قدیم نے صرف اٹکل سے رطوبات بدن کو چار مان لیا ہے۔"

بلکہ، جہاں تک اس کی چھان بین کی گئی، اور اخلاط کی اربعیت کی ٹوہ لگائی گئی، تو سراسر اس کے خلاف نتائج برآمد ہوئے حتیٰ کہ مُلّا نفیس جیسے استدلال پسند اور منطقی مُلّا تک کی زبان سے بھی اس موقعہ پر یہی ندائے حق برآمد ہوئی ہے کہ

ـــــــ "اخلاطِ بدن کا تعدد، اور چار گروہوں میں اس کی جماعت بندی کی صحیح ترین دلیل استقراء (تجربہ و مشاہدہ) ہے"

عَلّامہ نفیس، اپنی مشہور تالیف "نفیسی" میں فرماتے ہیں:-

وثالثها الاخلاط (وهى اربعة) يَدُلُّ علىٰ ذلك وجوهٌ: احدها الاستقراء وَهُوَالاَصَحّ

(۳) اخلاط

امور طبیعیہ (یعنی بدن کی کل کائنات) میں سے تیسری چیز "اخلاط" ہیں، جو تعداد میں چار ہیں۔

اخلاط کے چار ہونے کے دلائل اگرچہ متعدد ہیں، مگر صحیح ترین دلیل استقراء یعنی تجربہ و مشاہدہ ہے (جو تلاش و جستجو کا نتیجہ ہے) +

علیٰ ہذا علامہ علی حسین گیلانی۔ شارح قانون فرماتے ہیں:

وَاَجْوَدُ مَايَدُلُّ علىٰ كون الاَخْلاطِ اَرْبَعَةٌ "اَلْمُشَاهَدَةُ"

اخلاط کے چار ہونے کی بہترین دلیل مشاہدہ ہے +

(شرح قانون "جامع الشرحین" صفحہ ۱۱۵)

اسی طرح علامہ محمد، بن محمود املی، شارح قانون، اسی موقعہ پر لکھتے ہیں:

وَدَلِيْلُ اِنْحِصَارِهَا فِىْ اَرْبَعَةٍ اَلْاِسْتِقْرَاءُ۔ (شرح قانون، آملی، صفحہ ۱۰۵)

چار گروہ میں اخلاط کے منحصر ہونے کی دلیل استقراء (تلاش و تجربہ) ہے +

اگرچہ طب قدیم کی بنیاد مشاہدہ و تجربہ کی بجائے تکلفی دلائل پر رکھی گئی ہوتی، جیسا کہ بھولا ناتھ آں جہانی نے غلطی سے سمجھا ہے، تو مسئلہ اخلاط میں بھی، جو طب یونانی کا اساسی اور اہم ترین مسئلہ ہے، یہ مؤلفین و مصنفین مشاہدہ، تجربہ اور استقراء جیسے خاردار الفاظ کی بجائے، یہ لکھنا زیادہ بہتر اور موزوں تر سمجھتے کہ "اخلاط کے چار ہونے کی بہترین دلیل فلاں قیاسی تکّہ ہے، جو سر برآرائے تخیل، ابوالطب، ابقراط کے دماغ خیال آفرین کا پھینکا ہوا ہے۔"

یہ تینوں الفاظ گو بظاہر "سادہ" معلوم ہوتے ہیں، مگر گستاخ زبانوں کے لئے یہ نوکیلے تیرِ ملامت ہیں، جو ہدف سے لوٹ کر اسی منہ کی طرف واپس آ جاتے ہیں، اور گوشت کی اُس بے ادب بوٹی کو چھید کر گونگی کر دیتے ہیں، جو شجرۂ نسب کو بھول کر اپنے واجب التعظیم بزرگوں کی توہین کر کے اترایا کرتی ہے +

ہم نوایانِ بھولا ناتھ کے لئے اب زمین بہت ہی تنگ ہو گئی ہے ـــــ کہاں بھاگیں اور کدھر جا کر اپنی جان بچائیں

اس وقت ان کی پشیمانی قابلِ دید ہے +

ان کی پریشانی زبانِ حال سے بول رہی ہے :

"طب قدیم کا دقیانوسی گھر اور مشاهدہ، تجربہ، اور استقراء جیسے الفاظ! بڑے تعجب اور حیرت کا مقام ہے!!" ـــ قلعتاً ایسی امید نہ تھی ـــ گر گیا جائے ـــ بات تو زبان سے نکل چکی ـــ تیر کمان سے چل کر واپس نہیں آسکتا ـــ غلط تو سخت سننا پڑے گا ـــ گستاخی کی ہے، تو تلخی چکھنی پڑے گی" +

از مکافاتِ عمل غافل مشو
گندم از گندم بروید، جو ز جو

ہاں، تو بات کہاں سے کہاں جا پڑی ـــ واقعہ یہ ہے کہ وہ دیرینہ زخم باوجود ناصور ہو جانے کے، بار بار ہرا ہو کر دُکھ جاتا ہے، جو بھولا ناتھ آں جہانی کے تیر غلط انداز سے ہمارے دلوں میں ایک مرتبہ پیدا ہو چکا ہے۔ اگرچہ تیر انداز کی روح، اچانک اور بے سمجھے بوجھے تیر پھینک کر، اپنی غلطی پر خود نادم ہے جس کا بین ثبوت یہ ہے کہ گو بھولا ناتھ اس عالم فانی میں موجود نہیں، مگر اُن کے ہزاروں ہم صفیر اس تماشہ کو آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھ رہے ہیں۔ ان میں سے کوئی بھی دم نہیں مارتا، اور اپنے ایک محترم و برگزیدہ بھائی کی عزت بچانے کے لئے کسی رگِ حمیت میں جنبش پیدا نہیں ہوتی۔

حقیقت یہ ہے کہ اگر وہ جاں باز، مردِ شجاع اس وقت خود زندہ ہوتا، تو ان عریاں حقائق کو دیکھ کر، جو اُس کی نظر مطالعہ سے اتفاقاً اوجھل رہ گئیں، اپنے دعاوی کے واپس لینے میں اُسے کوئی تامل نہ ہوتا ـــ مگر، کاش! ایسا ہی ہوتا ـــ ایسا ہوتا، تو فن کی آبرو کچھ اور ہی ہوتی، اور "طب قدیم کی فتح" صحیح معنوں میں ایک "شاندار فتح" کہلاتی ـــ اس طرح بھولا ناتھ کی اچانک موت سے ہمیں اور ہمارے فن کو ایک زبردست نقصان پہونچا ہے۔ آج ہم اُن کی زبان سے نہ معلوم کیا کچھ اقرار کراتے ـــ اور وہ اقرار کرنے پر مجبور ہوتے +

اخلاط کی جماعت بندی کس اصول پر کی گئی ہے؟

اس اہم عنوان کی ترجمانی یہ ہے، کہ :-

جب اربابِ فن نے، فن کے ابتدائی دورِ تکوین و تدوین میں، علم طب کے بکھرے ہوئے شیرازے اور پریشان اجزاء کو، بصورتِ علم، ابواب و فصول میں مرتب و مہذب کرنے کا ارادہ کیا، اُس وقت اُنہیں دیگر ضروریات کے ساتھ یہ ضرورت بھی داعی ہوئی کہ کائنات بدن کو، جن سے انسان کی ہستی کتم عدم سے منصّۂ شہود میں جلوہ افروز ہوئی ہے، اور جس کا دوسرا نام "امورِ طبیعیّہ" ہے، ایک ایک کر کے جُدا جُدا بابوں میں لکھا جائے ـــ اسی ذیل میں اُنہیں یہ ضرورت بھی محسوس ہوئی کہ ایک باب "اخلاط بدن" کے لئے مخصوص کر دیا جائے جس میں محض سیال قسم کی چیزوں سے بحث کی جائے +

اس نظر سے جب دورِ اول کے محققین نے بدنِ انسان کو اندر باہر سے بہ امعان اور بلا کسی تعصب کے دیکھا ـــ اور اُنہیں آنکھوں سے دیکھا، جن سے دیکھنے کا نام، بھولا ناتھ کے نزدیک بھی مُشاهدہ ہے ـــ تو اُنہیں داخلی و خارجی رطوبات کے غیر محدود عینی مشاہدات کے بعد اندازہ ہوا کہ کائناتِ بدن میں اس قسم کی سیال چیزیں بے شمار ہیں، جن کو فرداً فرداً، بلا کسی ترتیب اور جماعت بندی کے، ذکر کرنا "پراگندہ بیانی" کے مترادف ہوگا +

اس مقصد کے لئے اُن کے دماغ کا بہترین فیصلہ یہ صادر ہوا کہ ان "بے شمار اقسامِ رطوبات" کو پہلے چند بڑے گروہوں میں بانٹ دیا جائے، اور جماعت بندی کر کے ان کے لئے چند بڑے بڑے عنوانات قائم کر دیئے جائیں۔ اس کے بعد چھوٹی چھوٹی قسموں کو اُنہیں

جلی عنوانات کے ذیل میں درج کردیا جائے ۔

رطوبات بدن کا رنگ ــــ اس انقطائی فیصلہ کے بعد قدرتاً یہ ضرورت دامن گیر ہوئی کہ اخلاط کی جماعت بندی کس اصول کے ماتحت کی جائے، جماعت بندی کا ذریعہ ہو اور رطوباتِ بدن کی تقسیم کا ذریعہ کس چیز کو قرار دیا جائے ۔

اس مقصد کے لئے متقدمین کی قوائے دماغیہ نے مادّہ کی ایک طبعی خصوصیت یعنی "رنگ" کا انتخاب کیا جس میں ہر رطوبت بلا تفریق ملبوس نظر آئی، اور رنگ کے لحاظ سے بدن کی ساری رطوبتوں کو چار بڑے بڑے خانوں میں منقسم کردیا ــــ سُرخ ــــ سفید ــــ زرد ــــ سیاہ ۔

اس طرح بدن کی ساری رطوبتیں چار بڑے گروہوں میں منقسم ہوگئیں ۔

(۱) خلط احمر (سُرخ رنگ کی رطوبت، یعنی خون) ۔

(۲) خلط ابیض (سفید رنگ کی رطوبت، یعنی بلغم) ۔

(۳) خلط اصفر (زرد رنگ کی رطوبت، یعنی صفرا) ۔

(۴) خلط اسود (سیاہ اور نیلے رنگ کی رطوبت، یعنی سودا) ۔

اگر بدن کے اندر ان آنکھوں سے ــــ ننگی آنکھوں سے، خردبین کی خردہ گیری کے بغیر ــــ نیلی، پیلی، سفید اور اُجلی قسم کی رطوبتیں نظر آئیں، تو اس میں کیا قباحت ہے کہ ان چار رنگ کے سیالات کو چار ناموں۔ سوداء، صفراء، بلغم اور دم سے یاد کیا جائے؟ مجھے بتایا جائے کہ مفتی سائنس کا کون سا فتوےٰ کس زمانہ میں کس دارالافتاء سے، اس کے خلاف صادر ہو چکا ہے ۔

کیا مادّہ کی طبعی خصوصیات میں سے "رنگ" ایک نمایاں اور کھلی خصوصیت نہیں ہے؟ اور کیا کسی چیز کی تقسیم کے لئے کسی "نمایاں خصوصیت" کا انتخاب کرنا زیادہ موزوں نہیں ہوا کرتا؟ پھر کیا وجہ ہے کہ رطوباتِ بدن کی اس تقسیم کو ناقابل تسلیم قرار دیا جائے +

دنیا کی ساری قومیں چار گروہ میں منقسم ہیں، گوری، کالی، زرد، اور سُرخ۔ کیا اقوام عالم کی یہ تقسیم رنگ کے لحاظ سے نہیں ہے؟ اور اگر ہے، تو کیا یہ ایک ناجائز تقسیم ہے جو کفر والحاد تک منجر ہو سکتی ہے؟

جب اس میں کوئی گناہ نہیں ہے، اور مادّہ کی سب سے نمایاں خصوصیت، رنگ کو سامنے رکھ کر رطوباتِ بدن کی تقسیم مُباح ہے، تو اب ہمارے لئے اخلاط کو چار تسلیم کرانے میں کوئی دشواری نہیں ہے +

لیکن اب آپ کو خواہ آپ کسی فریق سے قلبی تعلق رکھتے ہوں، سوال کرنے کا یہ حق حاصل ہے کہ

"کیا بدن کے اندر صحت و مرض میں، چاروں قسم کی رطوبتیں ثابت کی جاسکتی ہیں؟ اور کیا صحت و یقین کے ساتھ دعوےٰ کیا جاسکتا ہے کہ متقدمین کی دقیقہ رس آنکھوں کے سامنے نیلی، پیلی، لال، اور اُجلی چاروں رنگ کی رطوبتیں، مشاہدہ کے طور پر آگئی تھیں؟

اس کا جواب، اور بہت مختصر جواب ہی، کہ ــــ "ہاں" اور پورے اعتماد کے ساتھ "ہاں" ــــ اس کوئی شک نہیں کہ متقدمین نے اپنی آنکھوں سے چاروں رنگ کی رطوبات کو دیکھا ہے ــــ اس زمانہ میں دیکھا ہے، اور ہر زمانہ میں دیکھا جاسکتا ہے ــــ ہم بھی دیکھ سکتے ہیں، اور تم بھی دیکھ سکتے ہو ــــ شاید تم دیکھ چکے ہو، دیکھا کرتے ہو، اور ہمیشہ دیکھتے رہو گے ۔

درمیانی رنگ کی رطوبات

یہاں یہ بجا طور پر سوال پیدا ہوسکتا ہے کہ:

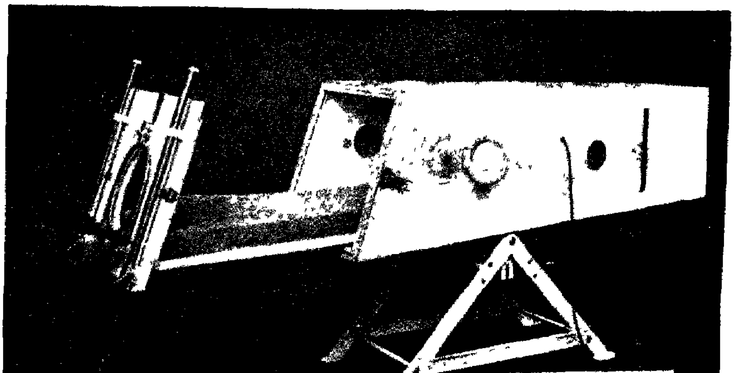


نواب زادہ حکیم مولوی ناصر الدین احمد خان صاحب
طبیب خاص اعلیٰ حضرت حضور نظام خلد اللہ ملکہ



سل رئوی مزمن

ماؤف پھیپھڑے میں جدید ساخت
اور عصر بانی حالات نظر آ رہے ہیں



سانس لانے والی مشین جو بجلی یا ہاتھ سے چلتی ہے۔ لارڈ نفیلڈ نے انگلستان کے ہر
ہسپتال کو ایسی ایک مشین پیش کی ہے۔

مذکورہ بالا چاروں الوان کی باہم آمیزش، اور رنگین و بے رنگ رطوبات معدودہ کے کم و بیش تناسب اختلاط سے ——— اور اندرونی و بیرونی استحالات و تغیرات کے نتیجہ میں ——— درمیانی درجات کی مختلف رنگتیں، اور ہلکی اور بھاری، کم و بیش، رنگ کی مختلف رطوبتیں پیدا ہوسکتی ہیں، مثلاً سبز، پستئی، پیازی، بھوری وغیرہ، کیا ایسی رطوبتیں دورِ اوّل کے مؤسسین کی نظروں سے گذریں؟ ——— اور اگر ایسی رطوبتیں ان کے مشاہدہ میں آئیں، تو ان کو اخلاط کے چاروں مشہور رنگین خانوں میں سے کس خانہ میں جگہ دی گئی ——— اور کس اصول سے؟ یا ایسے متفرقات کے لئے علم الاخلاط کے کھاتہ میں کوئی الگ مَدّ، "مَدّ متفرقات" قائم کی گئی؟

متقدمین کے بیانات بغور پڑھنے، اور علم الاخلاط کے ذخیرۂ معلومات کے الٹنے پلٹنے سے پتہ چلتا ہے کہ اس سوال کو اُنہوں نے کافی اہمیت دی ہے، اور اس کے حل کرنے میں "امکانی حد تک" بڑی دقیقہ رسی اور غایت حزم و احتیاط سے کام لیا ہے + اگر دقتِ نظر سے کام لیا جائے، تو اصلی حقیقت بھی یہی ظاہر ہوگی کہ ایسے وسائط اور درمیانی درجہ کی چیزوں میں، جہاں آکر امتیازی حدود باہم متواصل ہوجاتے، اور نشانات فرق و تمیز ہم آغوش ہوکر باہم مدغم ہوجاتے ہیں، خطِ انفصال پیدا کرنا، کوتہ پرواز عقل انسانی کے لئے عموماً دشوار ہوا کرتا ہے۔

ہر شخص پر یہ روشن ہے کہ دھوپ اور سایہ میں تمیز کرنا سہل ہے، لیکن یہ دونوں جہاں ملتے ہیں، وہاں ایک حقیقی خطِ انفصال دخطِ مصطلح اقلیدسی) کا کھینچ دینا اتنا آسان نہیں ہے، جتنا کہ بادی النظر میں تھوڑی سمجھ کے لوگ اندازہ کر سکتے ہیں۔ گدھے اور گھوڑے ——— اور گنے اور بانس ——— جیسی دو حیوانی و نباتی نسلوں میں امتیاز کرنا دشوار نہیں ہے، مگر ان دونوں نسلوں کی باہمی آمیزش و پیوند سے جو نتائج برآمد ہوتے ہیں، اُن کو گھوڑا یا گدھا کہنا ——— یا گنے یا بانس کے خانہ میں بلا تکلف داخل کر دینا آسان نہیں +

ایسی درمیانی درجہ کی رطوبات کو متقدمین نے اگرچہ اُنہیں چار خانوں میں سے کسی ایک خانہ میں داخل کیا ہے؛ مگر، جیسا کہ میں عرض کر چکا ہوں، اس میں اُنہوں نے کافی غور و فکر سے کام لیا ہے، اور کسی ایک خانہ میں داخل کرنے سے پہلے اطمینان کے ساتھ وجوہ ترجیح تلاش کرنے کی سعی کی ہے۔

مثلاً سبز رنگ کی کوئی رطوبت اگر سامنے آگئی، اور یہ سوال پیدا ہوا کہ ——— چونکہ سبزی در اصل زرد اور نیلے، دو رنگوں کی آمیزش سے حاصل ہوا کرتی ہے، اس لئے کسی سبز رطوبت کو "زرد رنگ کے خانہ" میں رکھا جائے، جہاں صفرا رہتا ہے، یا "نیلے رنگ کے خانہ" میں جہاں سودا قیام پذیر ہے" ——— تو اس سوال کا تفصیلی جواب یہ ہے کہ ایسی مرکب رنگ کی خلط کو، اپنے زرد جزوِ لونی کی وجہ سے جس طرح صفرا کے زرد خانہ میں داخل ہونے کا استحقاق حاصل ہے۔ اسی طرح دوسرے سیاہ جزوِ لونی کی وجہ سے اُسے سودا کے تاریک خانہ میں گھسنے کا بھی حق ہے۔ ایسے نازک مواقع پر فیصلہ کی نزاکت کا انحصار قدماء فن نے اس امر پر رکھا ہے کہ دیگر متعلقہ خصوصیات اگر اس جانب مرتجح ثابت ہوتے ہیں کہ اُسے صفرا کے خانہ میں جگہ دی جائے تو اُسے صفرا کے ذیل میں داخل کر دیا جاتا ہے! اور اگر اس کی طبعی خصوصیات سودا کی طرف زیادہ مائل نظر آتی ہیں، تو اسے سودا کے ظلمت کدہ میں بند کر دیا جاتا ہے۔

مرکب اخلاط میں غلبۂ لون کو ترجیح

چونکہ قدماء فن نے اخلاط بدن کی جماعت بندی میں ان کے "رنگ" کو ذریعہ تقسیم قرار دیا ہے، اس لئے ایسی مشتبہ میں جن میں دو خلطیں ملی ہوئی ہوں، اور یہ سوال در پیش ہو کہ انہیں کس خلط کے خانہ میں رکھا جائے، ظاہری رنگ کو زیادہ اہمیت دی گئی ہے، اور اسی "نمایاں رنگ" کو وجہ ترجیح قرار دے کر اس مشتبہ خلط کو اس کے رنگ کے متناسب خلط میں داخل کیا ہے، خواہ مقدار کے لحاظ سے اس مرکب میں کسی دوسری خلطِ مخالط کا غلبہ ہو۔

مثلاً بلغم کی ایک بڑی مقدار کے ساتھ تھوڑا سا صفرا مخلوط ہو جائے، تو چونکہ بلغم سفید رنگ کی رطوبت ہے، اس لئے اسکو رنگین کردینے کے لئے صفرا کی تھوڑی ہی مقدار بھی کافی ہوگی اور دونوں کا مجموعہ بجائے سفید ہونے کے زرد ہو جائے گا۔ الغرض ظاہری طور پر بلغم کا رنگ (سفیدی) باوجود کثرتِ مقدار کے چھپ جائے گا، اور صفرا کا رنگ، باوجود قلت مقدار کے نمایاں ہو جائے گا، اس لئے حسبِ فتوائے سلف، اس کو صفرا کے خانہ میں درج کردیا جائے گا۔

اسی عقدہ کو علامہ نفیس نے سوال و جواب کی شکل میں حل کیا ہے جس سے دیدۂ ہوش مند میں مسئلہ اخلاط کی صرف یہی ایک انفرادی گتھی نہیں سلجھتی، بلکہ اس سے اخلاط کی جماعت بندی کے اُصول پر بھی ایک تیز روشنی پڑ جاتی ہے ——— فرماتے ہیں:

فَاِنْ قِیْلَ: قد یتغیر البلغم فی لونہٖ بِمَا یخالطہٗ۔
اُجِیْبَ بِاَنَّ المتغیر فی اللونِ یُعَدُّ مِنْ اقسام المخالِطِ، لا من اقسام البلغم۔
و لذٰلک تُعَدُّ الصفراءُ المُحِیَّۃ والمُرَّۃُ الصفراءُ من اقسام الصفراءِ وان کان البلغمُ فی کلیھما اکثر، لان الشیئَ انما یُنسبُ الی ما ھو غالبٌ علیہِ فی الحِسِّ۔

اگر کہا جائے کہ بلغم کا رنگ گاہے دوسری آمیزشوں سے بدل جایا کرتا ہے، (پھر یہ کیوں کر صحیح ہے کہ بلغم کی ساری قسمیں سفید ہی ہیں)؟

اس کا جواب اس طرح دیا جاتا ہے کہ جب کسی خلط کی آمیزش سے بلغم کا رنگ بدل جاتا ہے، تو اسے اسی خلط کے اقسام میں شمار کیا جاتا ہے جس نے مل کر رنگ کو تبدیل کردیا ہے، نہ کہ بلغم کے اقسام میں۔

یہی وجہ ہے کہ صفرا محیہ اور مرّہ صفرا کو صفراء کے اقسام میں شمار کیا جاتا ہے، اگرچہ ان دونوں میں صفرا کی نسبت، بلغم کی مقدار زیادہ ہوا کرتی ہے، کیونکہ (یہ ایک اصول ہے کہ چیزوں کو کسی طرف منسوب کرنے میں یہ دیکھا جاتا ہے کہ اس میں نمایاں طور پر کیا غالب ہے) جو چیز نمایاں طور پر اس میں غالب نظر آتی ہے، اسی طرف اسے منسوب کردیا جاتا ہے۔

(کلیات نفیسی مع ترجمہ صفحہ ۹۳)

استحالۂ لون کی اہمیت

اسی سلسلہ میں یہ بتادینا بھی مناسب ہے کہ قدمائے فن نے علم الاخلاط میں کافی اہمیت اور تفصیل سے اس مسئلہ کو بیان کیا ہے کہ:-

(۱) استحالہ و تغیر کے نتیجہ میں جس طرح کسی خلط کے ذاتی خواص، کم و بیش، تبدیل ہو جایا کرتے ہیں، اسی طرح اکثر اوقات اس کا اصلی رنگ بھی تبدیل ہو جایا کرتا ہے۔

(۲) جب کسی خلط کا اصلی رنگ استحالہ و تغیر کے بعد تبدیل ہو جاتا، اور وہ خلط کسی دوسری خلط کے رنگ میں رنگ جاتی ہے تو اس وقت اس کا اصلی نام بھی بدل جاتا ہے، اور اُسے اسی خلط کا نام مل جاتا ہے جس خلط کے رنگ میں وہ رنگ گئی ہے۔

مثلاً ——— صفراء کا ذاتی رنگ، اگر کبھی استحالہ و تغیر کے بعد زردی سے سیاہی میں تبدیل ہو جائے، تو اس وقت اس کا نام صفراء کی بجائے "سوداء" ہو جائیگا۔ اور اس سے جو امراض و عوارض پیدا ہوں گے، وہ سوداء کی طرف منسوب ہو کر امراض سوداویہ و عوارض سوداویہ کہلائیں گے، مثلاً یرقان سیاہ جس کو باشندگان سندھ کے مخصوص رنگ کی طرف نسبت[۱] دیکر یرقان سندھی بھی کہا جاتا ہے۔ اور جس میں جلد کا رنگ بجائے زرد ہونے کے "سیاہ" ہو جاتا ہے۔

---

[۱] اس کی ذمہ داری نام رکھنے والے قدما پر آتی ہے کہ انھوں نے باشندگان سندھ کو کیوں بدنام کیا ہے۔

اسی طرح خون کا طبعی رنگ استحالہ و تغیر کے نتیجہ میں اگر سُرخی سے "سیاھی" میں تبدیل ہو جائے تو اس سیاہ چیز کا نام اب خون نہ رہے گا، بلکہ اس کی لاحقہ سیہ روئی، اس کی سابقہ سُرخ روئی کے ساتھ، اس کے قدیم مرغوب نام کو بھی چھین لے گی، اور اس کی ظاہری "سیہ فامی" کی وجہ سے اس کا نام اب سوداء (سیاہ) ہو جائے گا۔

روداد مسائل پر تبصرہ

یہ ہیں علم الاخلاط کے بنیادی اُصول ــــــ اور رطوبات بدن کی اساسی تقسیم کا فلسفہ ــــــ جو بھولا ناتھ آں جہانی کے ہم خیالوں کو بلند آہنگی کے ساتھ دعوت تردید دے رہے ہیں، کہ "علمی میدان میں آئیں، اور کچھ زور بازو دکھائیں" +

میرے گمراہ دوستو! ــــــ تمہیں اپنے جانِ فاسد، ولیم ہاروے کی قسم، جس کو تم اپنے گمان فاسد سے دوران خون کا محقق اور طب کا سب سے بڑا مجدد تسلیم کرتے ہو، اور جس کا دل و دماغ مسئلہ اخلاط میں اسی طرح گمراہ تھا جس طرح تم ہمارے رہبروں کو گمراہ سمجھتے ہو، اور جو اخلاط بدن کو اسی طرح چار تسلیم کرتا تھا جس طرح بقراط، ارسطو، اور جالینوس انہیں عدد اربعہ میں محدود سمجھتے تھے ــــــ اگر تم اپنے دل میں ذرّہ برابر بھی شائبہ قدرت رکھتے ہو تو ان چاروں خانوں میں سے کسی ایک خانہ میں اُنگلی رکھ کر دلیری کے ساتھ اکڑتے ہوئے دعوے کرو، کہ: ــــــ

"فلاں رنگ کی رطوبت بدن انسان کے اندر نہیں پائی جاتی" یا مثلاً ــــــ "کسی سیاہ رطوبت کا وجود کائنات بدن میں ثابت نہیں کیا جا سکتا"

اُس وقت تمہیں بتایا جائے کہ تمہارے بھُسپھسے دعوے کی حقیقت کیا ہے +

لیکن اگر تمہارے امکان و قدرت سے یہ امر باہر ہو، تو تم اپنی حمایت و معاونت کے لئے بھولا ناتھ کی بہادر اور جنگ آزما روح کو دُھائی مانگ مانگ کر بلاؤ اور رو رو کر اس سے فریاد کرو جس نے ایک زبردست دعوے کر کے تم کو ہمیشہ کے لئے ایک مصیبت عظمےٰ میں گرفتار کر دیا ہے ــــــ تم اب بُری طرح "سودا نما" سیاہ کیچڑ میں پھنسے ہوئے ہو! اگر زور لگاتے ہو تو زیادہ گہرائی میں گھُستے ہو:

نہ پائے رفتن، نہ جائے ماندن

لیکن ــــــ نہیں ــــــ تم اس دعوت کو قبول نہیں کر سکتے، اس سادہ اور عریاں حقیقت کی تردید تم سے ممکن نہیں: مجھے تمہاری قوت و بسالت کا اندازہ اور تمہاری جرأت و ہمت کا تخمینہ ہے:

نہ خنجر اُٹھے گا، نہ تلوار اُن سے
یہ بازو مرے آزمائے ہوئے ہیں

مجھے تمہارے گھر کی بھی تھوڑی سی خبر ہے، تمہارا بھید کچھ کچھ مجھ پر کھُل چکا ہے۔ شاید تم ہی اپنے گھر کی امہات سے کسی قدر بے خبر ہو ــــــ جب میں پتہ کی باتیں تمہیں یاد دلاؤں گا، اور تمہارے متبرک سفینوں سے سودا اور بلغم وغیرہ نکال کر تمہارے روبرو دھر دوں گا تو وحشت کے عالم میں تمہارے کان کھڑے ہو جائیں گے۔ اور ندامت کی اُنگلیاں دانتوں کے بیچ میں رکھ کر دَم بخود ہو جاؤ گے۔

اُس وقت تمہیں یہ اندازہ ہوگا کہ تم نے ہمارے محترم و برگزیدہ فن کی توہین کس قدر بے جا طور پر کی ہے جس کی حرمت و عزت تم پر بھی اسی طرح واجب ہے جس طرح ہم پر فرض ہے ــــــ اور تمہاری دریدہ دہنی نے ایسے بزرگوں کی شان میں گستاخی کی ہے، جن کی ساری عمریں تحقیق علوم میں بسر ہوئی ہیں ــــــ اس کے مقابلہ میں تم ــــــ ذرا ضمیر صادق پر ہاتھ رکھ کر بتاؤ، کہ تمہاری کتنی راتیں کسی علمی مسئلہ کی تفتیش میں گزری ہیں۔

سوداء کا ثبوت

تو، اب سُنو ــــــ تمہارے دماغ بے جرأت اور قلب بے ہمت کی میں خود ہی وکالت کرتا ہوں :

دل ہی دل میں تم کہہ رہے ہو گے کہ

۱ : " سُرخ سیال سے تو کسی طرح انکار ہی نہیں کیا جا سکتا ــــــ خون کو تو بچہ بھی جانتا ہے " ــــــ

۲ :۔ " زرد رنگ کے سیال سے بھی انکار کرنا ذرا دُشوار ہے جگر اور پتہ میں پت (صفرا) کا وجود ایسا مبہم نہیں ہے کہ انکار کر کے حکیموں کو دھوکہ دیا جا سکے " ــــــ

۳ :۔ " ہاں ــــــ شائد سفید رنگ کی رطوبت کے ثابت کرنے میں ہمارے زمانہ کے حکماء چکرا جائیں ، جسے یہ بلغم کے نام سے پکارتے ہیں " +

" لیکن ــــــ نہیں ــــــ یہ بھی زیادہ دُشوار نہیں ہے ؛ سفید رنگ کی رطوبتیں بدن میں بکثرت مل سکتی ہیں ؛ بہت سی جھلیاں ہر وقت بلغم سے تر رہا کرتی ہیں جن کو اغشیۂ مخاطیہ ، یا ، بلغمیہ (میوکس ممبرین) کہا کرتے ہیں اور ایک بوڑھا آج کل جیسی سردیوں میں سیروں کف تھوک تھوک کر اُگالدان بھر دیا کرتا ہے یہ ظالم اسی کو بلغم کہدینگے ، تو ہم ان کا کیا بگاڑ سکیں گے " +

" علاوہ ازیں جوڑوں کے اندر بھی ایک قسم کی لیسدار رطوبت پائی جاتی ہے ، جس سے جوڑ بآسانی حرکت کیا کرتے ہیں یہ رطوبت بھی رنگ میں سفید ہوتی ہے ۔ دقیانوسی حکیم اسے بھی جانتے ہیں ، اور ان کی چھوٹی سے چھوٹی کتاب میں بھی اس کا ذکر موجود ہے ــــــ اس لئے بلغم کے بارہ میں سوال کرنا ٹھیک نہیں " +

۴ :۔ " ہاں ــــــ سیاہ رنگ کی خلط سے انکار کر دیا جائے ، تو بہتر ہوگا ــــــ سوداء کو یہ لوگ ہرگز ثابت نہیں کر سکتے یہی سوال سب سے بھاری ہوگا ، جو جالینوسیوں سے اُٹھائے نہیں اُٹھے گا "

اگر تمہارا یہی خیال ہے کہ بدن کے اندر کسی سیاہ رطوبت کا وجود نہیں ہے ، تو سب سے پہلے میں تمہاری اسی بدگمانی کو دور کرتا ہوں ، اور چاروں اخلاط میں سے اولاً " سوداء " ہی کو معرض بیان میں لاتا ہوں ۔

اخلاط کے وجود سے تمہارا یہ انکار محض بے سمجھی میں ہو گیا ہے ۔ اگر تم طب قدیم کے مطالب پورے طور پر سمجھے ہوئے ہو اس طرح ، کلی طور پر ، ان کے وجود سے انکار کرنے کی تم میں جرأت ہرگز نہ ہوتی ، اور تم آسانی کے ساتھ اپنی " الہامی کتب " کی بینات میں سوداء ، صفراء ، بلغم ، اور خون ، پا لیتے اور وہ بھی کسی تاویل و ابہام سے نہیں ، بلکہ شاید انہی لفظوں انہی قدیم اصطلاحات میں ۔

اب پوچھو " وہ کیسے " ــــــ

مجھ سے جواب سُنو : " اس طرح " : ــــــ

سب سے پہلے سوداء ہی کو بتاتا ہوں +

" سوداء " عربی لفظ ہے ، جس کے معنے سیاہ کے ہیں ۔ بدن کی جس رطوبت کو سوداء کہا جاتا ہے ، اُس کے لئے " سیاہ " ہونا ضروری ہے ۔ اس قسم کی رطوبت جہاں کہیں ہو گی ، اپنا جلوہ " روسیاہی " کی صورت میں ضرور دکھائے گی ۔

(۱) مثلاً جب ایسی قسم کی رطوبت جلد بدن میں ــــــ پورے طور پر عام جسم میں یا کسی محدود رقبہ میں دھبّہ کے طور پر غالب ہو جاتی ہے تو جلد کا رنگ سیاہ ہو جاتا ہے ۔

(۲) جس ورم ، یا رسولی میں اس قسم کی سیاہ خلط موجود ہوتی ہے ، وہ باہر سے ، یا ، اندر سے شگاف دینے پر سیاہ نظر آ

اور گاہے وہ سیاہ رطوبت رسولی کی جوف میں جمع ہوجاتی ہے +

(۳) جب اس قسم کی سیاہ رطوبت پائخانہ، پیشاب، یا قئے میں خارج ہوتی ہے تو یہ ساری چیزیں سیاہ ہوجاتی ہیں۔

ورم سرطانی (کینسر) ایک وقت سیاہ ہوجاتا ہے جس سے کالی کالی نہایت بدبودار رطوبت خارج ہوا کرتی ہے۔

سقیروس (اسکی رس) ایک سخت قسم کا ورم (ورم تحجری) ہے جس کی ایک قسم سیاہ ہوتی ہے۔

یرقان کی ایک قسم یرقان سیاہ ہے جس میں بدن کی جلد کالی ہوجاتی ہے +

یہ چند امراض وعوارض مثال کے طور پر لکھے گئے ہیں۔

اس قسم کے تمام امراض کو متقدمین نے "امراض سوداویہ" کہا ہے ——— اور ان سب کو خلط سیاہ کی موجودگی کی وجہ سے **سوداء** کی طرف منسوب کیا ہے؛ مثلاً اسہال سوداوی، بول سوداوی، قئے سوداوی، ورم سوداوی، سلعہ سوداویہ وغیرہ۔

کس کی مجال ہے کہ ان امراض وحالات کے وقوع سے انکار کرے، کہ ایسے کالے امراض کا "عالم امراض" میں کوئی وجود نہیں ہے؟ اور کس طاقت ہے، جو یہ ثابت کرے کہ کبھی "سیاہ رطوبت" کی موجودگی کے بغیر اس قسم کی "سیاہ نمائش" منظر عام میں جلوہ گر ہوسکتی ہے؟

یہ مشاہدات وواقعات ہیں، جن کا تعلق عالم خیال سے قطعاً نہیں ——— ہم آنکھوں سے دیکھتے ہیں کہ کل ایک شخص خاصا گورا تھا اور آج وہ روسیاہ ہوکر ہمارے پاس آتا ہے، اور ہم سے علاج وتدبیر کا طالب ہوتا ہے +

ہماری آنکھوں کے سامنے ایسے مزمن اورام وسلعات بکثرت آتے ہیں، جن میں نمایاں طور پر سیاہی اور سختی پائی جاتی ہے ——— ایسی سیاہی کہ اُسکو فریب نظر اور نگاہ کا دھوکہ ہرگز نہیں جاسکتا۔

مزمن اور دیرینہ پھوڑوں کی تو یہ ایک عام خصوصیت ہے کہ ان کے اردگرد کی ساختوں میں سختی اور سیاہی غالب ہوجاتی ہے +

بعض اوقات بول وبراز اور قئے میں اتنی سیاہی غالب ہوتی ہے کہ آنکھوں سے نظر آنا چہ معنے دارد، ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا ان میں کاجل کی سیاہی گھول دی گئی ہے یا قطران سیاہ (کول ٹار) اندرون معدن سے خارج ہو رہا ہے۔

ایسے بدیہی حقائق سے انکار کرکے کوئی کہاں جاسکتا ہے، جو روزمرہ مشاہدہ میں آتے، اور جس کے دیکھنے کے لئے قدرتی منظر پر کسی خردبین کے چڑھانے کی ضرورت نہیں۔

اسی قسم کے ناقابل تردید وانکار مشاہدات کے بعد قدماء **سوداء** کے قائل ہوئے اور اسی قسم کے امراض وحالات نے بدن کے اندر ایک خلط سیاہ تسلیم کرنے کی طرف ان کو مائل کیا، جس کی تردید **سائنٹفک عینک** غالباً آسانی کے ساتھ کبھی نہیں کرسکتی۔

سوداء اور سوداوی امراض ڈاکٹری صحیفوں میں

اس وقت، اس "مضعف قلب عنوان" کے عصبی اثرات چشم خانہ کی کھڑکی کی راہ دماغ تک چڑھ کر، اور وہاں سے انعکاسی طور پر فرودگاہ قلب کی طرف اُتر کر ——— ہمارے بعض کرم فرماؤں کے دلوں میں اختلاج اور ہاتھوں میں ارتعاش پیدا کر رہے ہوں گے۔

خوف وہراس کے غلبہ سے، جو صداقت وحقانیت کے قہرانی رعب کا خاصہ لازمہ ہے، زبلیات کی دعائیں کانپتی ہوئی زبانوں سے نکل رہی ہوں گی ——— "ربّ العزت خیر کرے ——— نہ معلوم کیا اُفتاد پڑنے والی ہے ——— پروردگار ہی لاج رکھنے والا ہے ——— عنوان تو بڑا خطرناک، اور "کھوجی" بھی بے ڈھب ہے، جو مدھم سے نشان قدم کے پیچھے چل کر نہ صرف دبی چھپی ہوئی چوریوں کا پکا پتہ بتا دیتا ہے بلکہ اس مال مسروقہ کے ساتھ رہزنوں کو بھی گرفتار کرا دیتا ہے" ———

" سچی بات تو یہ ہے کہ نہ ہمیں سوداء کی خبر ہے اور نہ یہ معلوم ہے کہ "سوداوی امراض" کیسے کالے پیلے بھوت ہیں!
—— نکتہ چینی کرنا ہمارا کام تھا، بے سمجھے بوجھے اعتراضات ہماری زبان سے نکل گئے "

سچ مچ تمہاری یہی حالت ہو، تمہیں اپنے سرمایہ اور پونجی کا پتہ نہیں اب میں بھولے ہوئے اسباق یاد دلاؤں"۔ تو تمہاری گردن تسلیم و رضا جھک جائے گی، اور محض لفظی و اصطلاحی اختلاف اور طرز بیان کے تفاوت کو پیش کر کے تمہارا دماغ اس سوچ بچار میں لگ جائے گا کہ —— "کس طرح اس سیدھی راہ سے انحراف کیا جائے، اور کس طرف گریز کا راستہ نکالا جائے،
—— لیکن —— اے بسا آرزو کہ خاک شدہ +

اسہال سوداوی: مے لی نا

اوپر میں نے بتایا ہے کہ گاہے دست اس قدر سیاہ رنگ کے آتے ہیں، جو دوات کی سیاہی، یا قطران سیاہ (کول ٹار) کا منظر پیش کرتے ہیں، ہم اس قسم کے کالے دستوں کو سوداء (سیاہ خلط) کی طرف نسبت دے کر **اسہال سوداوی** کہتے ہیں، اور ڈاکٹری اصطلاح میں اسے "مے لی نا" کہا جاتا ہے۔

"مے لی نا" یونانی لفظ ہے جس کے معنے سوداء (سیاہ) یا، مِرّۃ سوداء (بلیک بائل، کالے پت) کے ہیں۔
—— مِرّہ کا ترجمہ پت ہے جس کو انگریزی میں بائل کہا جاتا ہے، اور سوداء کے معنے سیاہ کے ہیں جس کا انگریزی ترجمہ بلیک ہے +

سر فریڈرک ٹیلر اپنی تالیف (پریکٹس آف میڈیسن) میں لکھتے ہیں کہ:
خون کے سرخ اجزاء (ہیموگلوبین) میں گاہے اس قسم کی تبدیلی واقع ہوتی ہے کہ وہ سیاہ ہو جاتے ہیں (ہیمے ٹین) جس سے گاہے کالے کالے دست آتے ہیں، جن کی سیاہی راب کے شیرہ کی طرح، اور گاہے قطران سیاہ (تارکول) کی طرح ہوتی ہے؛ اس کو اصطلاحاً "مے لی نا" کہا جاتا ہے:

ome of the blood discharged into stomach finds its way into the intestines: the æmoglobin is converted into hæmatin, and the motions subsequently passed are black, 'eacly or tarry, constituting " Melvaena ". (Sir Fredrick Taylor. Page 691)

ترجمہ —— "جو خون معدہ پر گرتا ہے، اس کا کچھ حصہ آنتوں کی طرف اتر جاتا ہے: وہاں خون کا سرخ مادہ جس کو "ہیموگلوبین" کہا جاتا ہے، وہ "ہیمے ٹین" نامی سیاہ مادہ) میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ دست جو آتے ہیں، وہ سیاہ ہو جاتے ہیں، راب کے شیرہ کی طرح، یا قطران (تار: کول تار) کی طرح، جس کو "مے لی نا" کہتے ہیں (سر فریڈرک ٹیلر، صفحہ ۶۹۱) +

یک یوروپین مصنف کا قول —— کسی ہندوستانی ڈاکٹر کے سامنے جس کا پیدائشی حق محض سمعنا و اطعنا ہو —— گویا عرش اعظم کا ربانی پیام ہے جسے جبریل امین اس آلودہ سرزمین کے مسکین بندوں کی ہدایت و رہنمائی کے لئے بارگاہ صمدانی سے اپنے مقدس پروں میں چھپا کر لائے ہیں۔

ایسی آیات قدسی صفات سے انکار کر کے کفر و الحاد کی لعنت کون اپنے سر لے —— یہ سرکشی و سرتابی "شرط عقل" کے سراسر منافی ہے۔ یہ حق محض آزاد قوموں کا ہے جو بادۂ تحقیق سے ہر وقت بدمست و مدہوش رہتے ہیں۔

ہندوستانی ڈاکٹروں کی دماغی حالت، کورانہ تقلید اور غلامانہ ذہنیت کے بارہ میں، غریب حکیموں اور ویدوں سے کچھ

بہت زیادہ بہتر نہیں ہے +

ہم اگر کہیں، کہ:

"یہ کالے کالے دست "اسہال سوداوی" ہیں جن کی سیاہی ایک خلط سیاہ۔

——— یعنے سوداء کی وجہ سے حاصل ہوئی ہے، اور جو خون کے غیر طبعی تغیرات واستحالات کے نتیجہ میں پیدا ہوئی ہے۔"

تو یہ سادہ باتیں ناقابل تسلیم، اور سائنس زدہ کھوپڑی میں سمانے کے لائق نہیں۔

لیکن اگر اسی بات کو اُلٹ پلٹ کر ٹیلر، ہائس، آسلر، ہلٹن، ڈالٹن، وغیرہ اپنی اصطلاح میں اس طرح کہدیں، کہ: ———

"ایسے کالے کالے دست "مے لی نا" کہلاتے ہیں جن میں سیاہی "ہیمے ٹین" کی وجہ سے آتی ہے ———

اور جو "ہیموگلوبین" کے تغیر کیمیاوی سے پیدا ہوتی ہے۔"

تو یہ ایک واجب التسلیم الہامی آواز بن جاتی ہے، جس کے آگے سارے عاجز بچاریوں کی گردنیں اس طرح جھک جاتی ہیں جس طرح لات وعزیٰ کے سامنے کفار مکہ کے متکبر سر خمیدہ خمیدہ ہوجایا کرتے تھے +

انصاف کا خون کرنے والو! ——— ذرا دیر کے لئے اپنے آئینۂ ضمیر کی گرد کو جھاڑ کر ان دونوں قسم کے اقوال کا عکس اس پر ڈالو، اور اس کے بعد حق وصداقت کی نورانی تجلی سے تعصب کی ناپاک ظلمت کو دور کر کے زبان کھولو ——— کیا ان دونوں مطالب میں سوائے طرز بیان کے اختلاف کے، اتحاد واتفاق اور معنوی یگانگت نہیں ہے؟ ——— کیا "ہیمے ٹین" ایک سیاہ رطوبت نہیں ہے؟ ——— کیا اسے ہم سوداء کا لقب نہیں بخش سکتے؟ ——— اور کیا "ہیموگلوبین" خون کا سب سے اہم اور سُرخ جزء نہیں ہے جس کے بگڑنے سے اس میں سیاہی آجاتی ہے، اور اس کا نام، اس بگاڑ کے بعد اب "ہیمے ٹین" ہوجاتا ہے +

اسی قسم کے غیر طبعی تغیر واستحالہ کو ہمارے اطبا اپنی مصطلحات کے لحاظ سے احتراق کہا کرتے ہیں، جس کے معنے "جل جانے" کے ہیں۔ اس اصطلاح سے وہ اسی قسم کے فساد اور بگاڑ کی طرف کنایہ کرتے ہیں۔ اس قسم کے غیر طبعی تغیر واستحالہ کے نتیجہ میں جو سودا بنا کرتا ہے، اسے متقدمین غیر طبعی سوداء کا لقب بخشتے ہیں، جس کا دوسرا نام مِرّۂ سوداء ہے۔ اس کے علاوہ طبعی طور پر انسان کے جسم میں سیاہ قسم کی رطوبت اور بھی پائی جاتی ہے جس کا ذکر آگے آنے والا ہے +

اب اگر تمہیں لفظ سوداء، یا، مِرّۂ سوداء سے جلن ہے، تو کچھ اور بھی سُن لو، جس سے تمہاری دماغی سوزش اور عصبی احتراق میں اس قدر اضافہ ہوگا کہ تم سراپا مِرّۂ سوداء بن جاؤ گے جس کا لفظی ترجمہ "میلن کولیا"[1] ہے +

تم ہم سے دریافت کرسکتے ہو کہ:-

"تمہیں "مے لی نا" کا ترجمہ "اسہال سوداوی" کرنے کا کیا حق تھا"؟

اس کا دندان شکن جواب سُنو، کہ

"مے لی نا" کے معنے ہی سوداء، یا مِرّۂ سوداء کے ہیں۔ دیکھو، نیومین ڈارلینڈ کیا فرماتے ہیں:

Meleno, *Melaena* (Mel-e-nah) [Gr μέλαινα: black, black bile]. **1.** The passage of dark, pitchy and grumous stools stained with blood Pigments or with altered blood. **2.** Black Vomit.

ترجمہ:- "مے لی نا" یونانی (گریک) لفظ ہے، جس کے معنے "بلیک" (سیاہ: سوداء) یا "بلیک بائل" کالے پت: مِرّہ سوداء) کے ہیں۔"

---

[1] مالنخولیا، جو غلطی سے مالی خولیا مشہور ہے۔ ڈاکٹری اصطلاح میلن کولیا کا صرف مترادف، بلکہ متحد المأخذ، اور ایک ہی زبان کے دو الفاظ ہیں، جو دو ممالک میں جاکر تلفظ میں کسی قدر بدل گئے ہیں۔ یہ لفظ دو اجزا سے مرکب ہے: پہلا جزء "مالن" یا "میلن" کے معنے سیاہ (سوداء) کے ہیں، اور دوسرے جزء خولیا (کولیا) کے معنے مِرّہ (پت: صفرا، بائل) کے ہیں۔ اس لحاظ سے اس کا لفظی ترجمہ مِرّۂ سوداء (بلیک بائل) ہے +

"مے لی نا" کا اطلاق دو معانی پر کیا جاتا ہے :—

(۱) اسہال سوداوی، یعنے سیاہ دستوں کا آنا، جوزفت (زفت رومی : پچ : کول ٹار) کے مشابہ ہو، اور بستہ ہوتا ہو اور خون کے رنگین اجزاء (سیاہ رنگ کے اجزاء — ہیمے ٹین) سے ——— یا بگڑے ہوئے خون کے رنگ سے رنگین ہوا کرتا ہے ۔

(۲) "قے سوداوی" - (سیاہ رنگ کی قے : بلیک وامٹ) جس کے اسباب اور نوعیت پیدائش اسہال سوداوی کے مماثل ہوتے ہیں۔ جیسا کہ اسی صفحہ میں "فریڈرک ٹیلر" نے "پریکٹس آف میڈی سن میں بتایا ہے +

سیاہ خلط (سوداء) میلانین و ہیمے ٹین

میلا نین اور ہیمے ٹین ، دو ڈاکٹری اصطلاحات ہیں، جو گویا سیاہی کے دو جوہر ہیں، جو کسی عضو کی ساخت یا کسی رطوبت کو سیاہ کرنے میں حصہ لیتے ہیں۔

جن جن اورام وسلعات اور رطوبات بدن میں طب قدیم نے سوداء کا اقرار کیا ہے، میں نے جہاں تک طب جدید کے اقوال سے مقابلہ کیا ہے تحقیق کرنے پر مجھے معلوم ہوا ہے کہ بیشتر اوقات وہاں ان دونوں جواہر (میلانین و ہیمے ٹین) میں سے کوئی ایک مادہ پایا جاتا ہے ۔ یہ دونوں چیزیں گویا سیاہی کی دو پڑیاں ہیں؛ جس رطوبت میں گھول دیجئے وہ سیاہ ہو جاتی ہے ۔

خون کا اصلی جوہر (سرخ جوہر : ہیموگلوبین) جب بگڑتا ہے، تو ہیمے ٹین کی تخلیق ہو جاتی ہے ۔ پھر ہیمے ٹین جب بگڑتی ہے تو اس سے میلا نین بن جاتی ہے، جیسا کہ بہ گمان غالب بتایا جاتا ہے، جو ایک قسم کا قیاسی تکہ اور تکلفی دلیل ہے، جو طب جدید کے معتبر کتب میں بہ سلسلۂ "علم الاخلاط" بکثرت ملتی ہیں، کہ اس اندھیری کوٹھری میں "درک انسانی" زیادہ گہرائی تک پہونچنے سے قطعاً معذور ہے ——— اس موضوع پر کبھی آئندہ مفصلاً روشنی ڈالی جائے گی، اس کا یہ صحیح وقت نہیں ہے ۔

الغرض اگر آپ ظلمت کدۂ سوداء میں، بہ نظر تحقیق آنکھوں پر سائنس کی عینک لگا کر گھسیں گے، اور بدن انسان کی کیمیائی (آرگے نک کیمسٹری) سے فتوے طلب کریں گے، تو جواب میں یہی دونوں، کالے کالے رنگ کی پڑیاں، آپ کی خدمت اقدس میں پیش کر دی جائیں گی ۔

"میلانین" کا لفظ "سوداء" سے ماخوذ ہے

پھر یہ ایک عجیب دلچسپ رنگینی ہے کہ میلا نین کا لفظ خود سوداء کے وجود کا اقرار کر رہا ہے : یعنی یہ لفظ جس یونانی لفظ سے مشتق ہے، اس کے معنے "سوداء" کے ہیں۔ اس طرح "مے لی نا" اور "میلانین" دونوں "سوداوی تاریخ" کے لئے گویا زندۂ جاوید یادگاریں ہیں جس کی سخت بنیادیں طب جدید کے سویدائے قلب میں پاؤں جما چکی ہیں اور جس کی کالی کالی لکیریں، سائنس مغرب کی پیشانی میں، تقدیر سیاہ کی نقش بن چکی ہیں ۔ دنیائے طب سے اس "دیو سیاہ" کا ناپید کرنا اور صفحۂ تاریخ سے اس نقش کا مٹانا گویا "خط تقدیر" سے جنگ کرنا ہے ۔

سنئے، انہی مطالب کو اس آوازمیں سنیئے جس سے آپ ابتدائے آفرینش اور روز تخلیق سے مانوس ہیں؛ اور جس کے اعتبار و وقار کی ہیبت آپ کو "روز ازل" سے اتنا مرعوب کر چکی ہے کہ قوت متخیلہ میں کبھی اس کے خلاف سوچنے کی جرأت ہی پیدا نہیں ہو سکتی + نیومین ڈارلینڈ فرماتے ہیں :—

Melanin (Mel-an-in) [Gr μελας : black]. A dark pigment from the choroid, hair and other dark tissues and from melanotic tumors. It is a product of cell activity, contains sulphur and iron, and is probably a derivative of hematin.

ترجمہ :— میلا نین یونانی لفظ "میلاس" سے ماخوذ ہے جس کے معنے سوداء (سیاہ) کے ہیں ۔ میلانین ایک سیاہ رنگ کا جوہر ہے، جو آنکھ کے (سیاہ طبقہ) طبقہ مشیمہ (کورائڈ)، بالوں، اور بدن کی دوسری شیا

ساختوں (مثلاً جلد کے بیرونی طبقہ "بشرہ") میں پایا جاتا ہے۔ نیز یہ جوہر سیاہ رنگ کی رسولیوں (سلعات سوداویہ) میں پایا جاتا ہے۔ یہ سیاہ مادہ اعضاء کے جوہر میں، انکی ساختوں کے عمل سے (خلیات بدن کے عمل سے) پیدا ہوتا ہے جس کی ترکیب میں گندھک اور فولاد کا جز شامل ہوتا ہے۔ اور غالباً یہ ہیمے ٹین سے بنا کرتا ہے۔"

اس کے بعد ہمیں یہ بھی دیکھنا چاہئیے کہ میلانین کی چھوٹی بہن ہیمے ٹین کے بارہ میں مؤلف ممدوح کیا فرماتے ہیں :۔

Hematin (Hem-at-in). A brown or blue-black amorphous substance, which, with globin, forms "Hemoglobin". (Dorland)

ترجمہ :۔ "ہیمے ٹین ایک بھورا، یا نیلا (بلو بلیک : نیلا سیاہ) قلموں کی شکل میں نہ تبدیل ہونے والا جوہر ہے جو گلوبین کے ساتھ مل کر (خون کا سرخ جوہر یعنی) ہیموگلوبین بناتا ہے۔"

یعنی جب تغیر و فساد لاحق ہونے کی وجہ سے خون کے اجزا ٹوٹتے ہیں۔ تو خون کا سرخ قیمتی جوہر، حمرت دمویہ (ہیموگلوبین) بھی ٹوٹ جاتا ہے، جس سے ہیمے ٹین نامی رنگین جز الگ ہو جاتا ہے جس کا رنگ گاہے نیلا، اور گاہے بھورا ہوتا ہے۔ اسی جوہر کی تبدیلیوں سے "بہ گمان غالب" میلانین بن جاتی ہے۔

الغرض مختلف رطوبات، اعضاء، اورام، سلعات، صلابات، ثآلیل، سرطان و سقیروس، وغیرہ میں، بحالت صحت و مرض سیاہی کا جلوہ اگر نظر آتا ہے تو بیشتر حالات میں، ہیمے ٹین اور میلانین، انہی دونوں کالی بھوتنیوں کا سایہ ہوا کرتا ہے۔

مثلاً جب ان دونوں سیاہ جوہروں کا، خون میں، تناسب سے زیادہ، غلبہ ہو جاتا ہے، تو اُسے بقراط و جالینوس کے، ہمارے جیسے، ہم نوا خون سوداوی کہیں گے، مگر ڈاکٹری اصطلاح میں انہی بزرگوں کی وہ اولاد، جو آباؤ اجداد کو فراموش کر گئی ہے، ہیمے ٹی نیمیا[1] اور میلا نیمیا[2] کہتی ہے۔

اسی طرح خون کی گاد، میل کچیٹ، دُردی، اور عکر، یعنی سوداء کی کثرت سے پیشاب میں سیاہی، یا نیلاہٹ (سودا و کدورت) نمودار ہو جاتی ہے، تو طب قدیم کی اصطلاح میں، خلط سیاہ کی موجودگی کے باعث، بول سوداوی، یا سیاہی کی مناسبت سے، بول اسود کہا جاتا ہے۔

علیٰ ہذا طب جدید کی لاطینی و یونانی اصطلاح میں اس قسم کے کالے قارورہ کو ہیماٹی نیوریا، اور میلانیوریا کہا جاتا ہے یہ دونوں کلمات بھی، ہیمے ٹی نیمیا اور میلا نیمیا کی طرح۔ دو، دو کلمات سے مرکب ہیں : ہیماٹین اور یوریا اور میلانین اور یوریا جزو آخر، یعنے "یوریا" کے معنے پیشاب (بول) کے ہیں، اور پہلے اجزا کو آپ اس سے پہلے جان ہی چکے ہیں۔

مذکورہ بالا تصریحات کے ثبوت میں چند اسانید بھی اب پیش کر دیئے جائیں، تو فریق کی مزید طمانیت کے لئے زیادہ مناسب ہے : اگرچہ تجربہ سے راقم الحروف کا اعتبار و وقار خصم کے قلوب میں کافی جم چکا ہے، اور یہ معلوم ہو چکا ہے، کہ گو یہ گستاخ و بے ادب ہر طرح گردن زدنی ہے۔ مگر اتنی بات ضرور صحیح ہے کہ اسناد و روایت میں آج تک کوئی دروغ بافی ثابت نہیں ہو سکی۔ بات ہمیشہ کھری اور پتہ کی کہتا ہے اور رکیک تاویلات سے کبھی کام نہیں لیتا۔ یہی اس کی حجتوں میں ایک اچھی خوبی مضمر ہے۔

خون سوداوی : ہیمے ٹی نیمیا، میلا نیمیا

ہمارے اطبا کہتے ہیں کہ "خون کی نالیوں (وریدوں اور شریانوں) میں بلغم، صفرا، اور سودا پائے جاتے ہیں۔"

---

[1] ہیمے ٹی نیمیا دو الفاظ سے مرکب ہے : ہیمے ٹین ـــ میا (جس کے معنے خون کے ہیں)۔

[2] میلا نی میا، دو کلمات سے مرکب ہے، میلانین : میا۔ پہلے جزو کے معنے "سودا" کے ہیں، اور دوسرے جزو کے معنے "خون" کے ہیں۔

یہ بات بھولا ناتھ آں جہانی کو گرودی لگتی ہے ، اور وہ بلاخوف تردید علمی اکھاڑے میں اُتر کر ، اور ہم جیسے جاہلوں کو للکار کر اعلان کرتے ہیں کہ ــــــ

" خون میں اخلاط کا وجود کسی طرح ثابت نہیں کیا جا سکتا ؛ سائنس کے جدید موجودہ ذرائع ، مثلاً علم کیمیا ، طبیعیات ، خردبین ، منظار ، مسلاع ، اور دیگر آلات اس مقصد میں سب ناکام ثابت ہوں گے "

اب میں بھولا ناتھ والا خوان کے سامنے ہیومین ڈارلینڈ ، اور فریڈرک ٹیلر جیسے معتبر مصنفین کے اقوال پیش کر کے اُن انکار و تردید دیتا ہوں ، کہ سائنس جدید کے تمام ذرائع ، اور کیمیائے حیات کے سارے اَدوات و آلات مہیا کرلو ، اور سارے زمانہ کے جفا کشانِ حکمت کو دعوت دے لو ــــــ اس کے بعد ، سارے آلاتِ حرب سے آراستہ و پیراستہ ہو کر ثابت کرو ، کہ :

(۱) " قدمار کا سودا ، یہ نہیں ہے ، جس کو ہم ہیمے ٹین اور میلا نین کہتے ہیں "

(۲) یا یہ کہ " خون سوداوی " سے ایسا خون کبھی مراد نہیں لیا جا سکتا ، جس کا نام ڈاکٹری اصطلاح میں ہیمے ٹی نیمیا اور میلا نیمیا ہے "

ہیمے ٹی نیمیا اور ڈارلینڈ فاضل ڈارلینڈ امریکی ہیمے ٹی نیمیا کی لفظی اور معنوی تحقیق اس طرح بیان کرتے ہیں :

Hematinemia (Hematin + gr αἷμα : blood). The presence of hematin in the blood (Dorland).

ترجمہ :- [ہیمے ٹی نیمیا دو کلمات سے مرکب ہے ۔ اول ہیمے ٹین ، دوم یونانی لفظ ایما ، جس کے معنے خون کے ہیں ۔]

" ہیمے ٹی نیمیا کی اصطلاح سے مراد یہ ہے کہ ہیمے ٹین خون میں موجود ہے " (جس کے متعلق پہلے بتایا جا چکا ہے کہ اس کا رنگ مٹیالا بھورا ، یا نیلا ہوا کرتا ہے) ۔

میلا نیمیا اور ٹیلر میلا نیمیا کے متعلق ڈاکٹر فریڈرک ٹیلر رقم طراز ہیں :

The blood may contain brown or black pigment-granules, either free or within the white blood-cells; and this pigment, found also in the spleen, liver, brain, kidneys, heart and in the lymphatic glands, and marrow of the bones, gives a slaty or dark grey colour to the various tissues. The condition is described as *melanæmia*. (Fredrick Taylor. Page 66).

(ترجمہ :- خون میں گاہے بھورے مٹیالے ، یا سیاہ رنگ کے رنگین ذرات ہوا کرتے ہیں ، خواہ یہ ذرات خون کے سیال حصہ میں آزادانہ تیرتے پھر رہے ہوں ، یا خون کے سفید دانوں کے اندر مقید ہوں ؛ نیز اس قسم کا رنگین مادّہ گاہے طحال ، جگر ، دماغ ، گردے ، قلب اور بدن کی غدد جاذبہ مائیہ (مثلاً کنج ران ، بغل اور امعا کی گلٹیوں کے اندر ، اور ہڈیوں کے مغز میں پایا جاتا ہے ۔ یہ رنگین جوہر (میلا نین) اعضا کی ساختوں کو سُرمئی (سلیٹی) ، یا گہرے مٹیالے رنگ سے رنگ دیتا ہے ۔ خون کی اس حالت کا نام " میلا نیمیا " رکھا جاتا ہے ۔ (فریڈرک ٹیلر ، صفحہ ۶۶) ۔

بول سوداوی : ہیمے ٹی نیوریا اور میلا نیوریا

ہیمے ٹی نیوریا اور ڈارلینڈ ہیمے ٹی نیوریا کا عنوان قائم کر کے ڈارلینڈ امریکی لکھتے ہیں :

Hematinuria (Hematin + gr, οὖρον : urine). The condition of urine that is tinged with hematin.

ترجمہ:۔ " ہیمیٹو نیوریا دو کلمات سے مرکب ہے ؛ پہلا کلمہ ہیمیٹین ——— اور دوسرا یونانی کلمہ یوروُن، جس کے معنے پیشاب کے ہیں"۔

ہیمیٹو نیوریا قارورہ کی اس حالت کا نام ہے، جس میں وہ ہیمیٹین کے رنگ سے رنگ جاتا ہے ؛ دیکھئے وہ سیاہ ہو جاتا ہی +

میلانیوریا اور ڈارلینڈ	اسی طرح بولُ سوداوی (بول سیاہ) کی دوسری قسم میلانیوریا کے متعلق فاضل امریکی اس طرح گویا ہوتے ہیں:

Melanuria (Gr μέλας : black + οὖρον : urine).
The discharge of darkly stained urine.

ترجمہ:۔ لفظ میلانیوریا دو یونانی کلمات سے مرکب ہے: اول، میلاس، جس کے معنے سوداء (سیاہ) کے ہیں، — دویم، یورون، جس کے معنے پیشاب کے ہیں "۔

" میلانیوریا (بول سوداوی)، اس پیشاب کو کہتے ہیں، جو سیاہ رنگ سے رنگین ہوتا ہے "۔

میلانیوریا اور شیلر	سر فریڈرک شیلر صفحہ ۲۰۸ میں لکھتے ہیں کہ گاہے قارورہ کے اندر میلانین نامی سیاہ رنگ کا مادہ خارج ہوتا ہے، جس سے پیشاب کا رنگ سیاہ ہو جاتا ہے۔ اس قسم کا پیشاب گاہے خارج ہوتے وقت ہی سیاہ ہوتا ہے، اور گاہے نکلنے کے بعد سیاہ ہو جاتا ہی۔

سودا اور سوداوی امراض کے لئے ابھی اور بھی بے پناہ شہادتیں موجود ہیں، جو آئندہ بہ اقساط علل اَلنت عالیہ علمیہ میں پیش کی جائیں گی +

مراسلات

آیورویدک اینڈ یونانی انجمن طبیہ میرٹھ

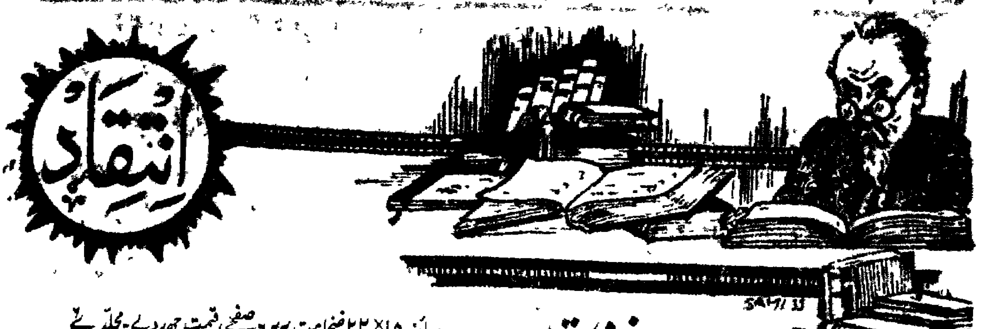
جناب محترم تسلیم! آپ کو یہ معلوم کر کے دلی مسرت ہوگی کہ اس سال ہندوستانی طبوں کی ممتاز خدمت گذار جماعت آیورویدک اینڈ یونانی انجمن طبیہ یو۔پی کا سالانہ اجلاس بتاریخ ۲۹ جنوری ۱۹۳۹ء بروز اتوار بوقت ۲ بجے اپنے صدر مقام میرٹھ (ٹاؤن ہال) میں منعقد ہونا قرار پایا ہے — یہ امر آپ صاحبان سے مخفی نہیں ہے کہ ہندوستان اس وقت ایک اہم انقلابی دور سے گذر رہا ہے ملکی معاملات کی باگ ڈور اپنے ہاتھوں میں لینے کے لئے ہماری جد و جہد کامیاب ہو رہی ہے اور ملک کے داخلی مسائل کے انتظام و انصرام کی ذمہ داریاں خود ہمارے کندھوں پر آپڑی ہیں۔ بیرون ملک کے منتخب افراد ہندوستانی علوم و فنون کی اہمیت سے ناواقف اور ہندوستانیوں کی حقیقی ضروریات سے ذاتی طور پر ناآشنا ہوتے تھے اس لئے اگر سابقہ دور حکومت میں ہندوستانی علوم و فنون کی کماحقہ قدرشناسی نہ کی جا سکی تو وہ افسوسناک بھی گر قابل تعجب نہیں — لیکن یہ بڑی حیرت انگیز بات ہوگی کہ آئین جدید کے نفاذ کے بعد ہندوستانیوں کے ووٹ سے منتخب شدہ ہندوستانی وزراء کے دور حکومت میں ہم ہندوستانی علوم و فنون کو بام ترقی پر نہ دیکھ سکیں — اس وقت ہندوستان کے دوسرے صوبوں کی طرح یو۔پی گورنمنٹ کے سامنے بھی ہندوستانی طبوں کی ہمت افزائی کی اسکیم پیش ہے اس لئے ہمارا فرض ہے کہ ہم ایسے مناسب موقع پر اپنے تمام ذاتی و فروعی اختلافات سے منہ موڑ کر ہندوستانی طبوں کی ترویج و ترقی کے مسائل پر سر جوڑ کر غور کریں اور اس سلسلہ میں بہترین مشوروں سے حکومت کی رہنمائی کریں۔

ہماری خوش قسمتی ہے ہندوستان کے مشہور سیاسی رہنما اور مسیح الملک اجمل خاں کے طبی مشن کے سرگردہ رکن فخر قوم عالی جناب مسٹر آصف علی صاحب بار ایٹ لا ایم۔ایل۔اے رئیس اعظم دہلی نے از راہ کرم فرمائی و فن نوازی اس اجلاس کی صدارت قبول فرما لیا ہے جس سے اس اجتماع کی حیثیت دوبالا ہو گئی ہے — یقین ہے کہ آپ حضرات موقع کی اہمیت اور حالات کی نزاکت کا صحیح احساس فرمائیں گے اور جلسہ میں شرکت فرما کر فن طب کی کشتی کو جو خطرات اور حوادث کے گرداب میں گھری ہوئی ہے کنارے لگانے کی کوشش فرمائیں گے۔

ضروری نوٹ:۔ اگر کوئی ممبر صاحب انجمن کے اجلاس میں کوئی تجویز پیش کرنا چاہیں یا کوئی تقریر فرمانی چاہیں تو وہ اس کو قلم بند فرما کر از راہ کرم حسب دفعہ ۱۳ اور نیز ممبری حسب دفعہ دستور العمل انجمن ہٰذا و دیگر خطوط، تار، منی آرڈر وغیرہ (سکرٹری آیورویدک اینڈ یونانی انجمن طبیہ یو۔پی، شاہ پیر روڈ، میرٹھ شہر) کے پتہ پر روانہ فرمائیں اور تشریف آوری سے کم از کم ایک ہفتہ قبل اطلاع فرمائیں +

المکلف ——— ان

(خان بہادر حاجی، وجیہ الدین (ایم۔بی۔ای) پریسیڈنٹ + (حکیم مولوی، محمد ظہیر الدین) آنریری سکرٹری



فن ولادت (مصور)

سائز ۲۲×۱۸/۸ ضخامت ۳۴۶ صفحے، قیمت چھ روپے۔ مجلد ۱۲/۶
پتہ:- کتب خانہ پروفیسر فضل الرحمن صاحب۔ پل بنگش کچا باغ دہلی

ہماری زبان پر فنِ ولادت پر کوئی مفصل کتاب موجود نہیں تھی۔ حالاں کہ یہ شعبہ جس قدر اہمیت اپنے اندر رکھتا ہے اس کو واضح کرنے کی ضرورت نہیں۔ جناب پروفیسر فضل الرحمن خاں صاحب نے کتاب فنِ ولادت تالیف فرما کر فن کی اہم خدمت انجام دی ہے اس وقت ہمارے سامنے فنِ ولادت کا دوسرا ایڈیشن ہے۔ پہلا ایڈیشن چندسال پہلے شایع کیا گیا تھا۔ مؤلف موصوف نے اس ایڈیشن میں جدید معلومات کا اضافہ کرکے کتاب کی افادی حیثیت کو بڑھا دیا ہے۔ زچہ کی ورزش کے نئے طریقے، جو امریکہ میں عموماً مستعمل ہیں، کتاب کے آخر میں بڑھا دیے ہیں اور تصویروں سے ان کی وضاحت کر دی ہے۔ امراض زچہ وحاملہ میں دودھ کے انجکشنوں کے متعلق بہت سے ڈاکٹروں کے تجربات کے نتایج تفصیل سے بیان کئے گئے ہیں۔ مطالب کی وسعت کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے۔ کہ کتاب پینتیس۳۵ بابوں میں جاکر ختم ہوئی ہے۔ اور ہر باب مؤلف کے غائر مطالعہ اور تلاش وجستجو کا آئینہ دار ہے۔ باب تشریح سے لے کر حیض، فلسفۂ حمل، تشخیص حمل، حفظ صحتِ حاملہ، تشریح جنین، وضع حمل، تدابیر وضع حمل، زمانہ زچگی، زمانہ حمل کے امراض، آنول کی بیماریاں، اسقاط حمل، ضعف رحم، سیلان خون، زچگی کے امراض، بچہ کی بیماریاں اور بچوں کو دودھ پلانے کے طریقوں پر اس قدر تفصیل سے لکھا گیا ہے کہ باید وشاید۔ گرم ممالک خصوصاً ہندوستان میں زیادہ ہونے والے امراضِ حاملہ اور زچہ پر بشرح وبسط سے لکھا گیا ہے۔ غرض 'فن ولادت' ہماری زبان میں اس موضوع پر ایک حاوی کتاب ہے، ضرورت ہے کہ ہر طبیب اور قابلہ اس کے مطالعہ سے فائدہ اٹھائے۔ لکھائی چھپائی اچھی ہے۔ کاغذ سفید اور چکنا ہے تقریباً سوا سو تصویریں بھی اس کتاب میں شامل ہیں۔ جو مطالب کو واضح کرنے میں اہمیت رکھتی ہیں۔ جلد نہایت عمدہ اور پائدار ہے۔

حکایات الاطبا:-

سائز ۲۲×۱۸/۸ ضخامت ۱۶۰ صفحے، قیمت ایک روپیہ آٹھ آنے۔
پتہ۔ ناظم صاحب رسالہ مشیر الاطبا، دل محمد روڈ، لاہور

لاہور کے مشہور طبی معاصر 'مشیر الاطبا' نے اپنی خاص اشاعت 'حکایات الاطبا' کے نام سے پیش کی ہے۔ یہ اشاعت معاصر موصوف کی روایات کے مطابق مفید اور دلچسپ مطالب سے پُر ہے۔ سہولت کے لئے اس کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ پہلے حصہ میں اطبائے قدیم کے معرکہ آرا، معالجات کی حکایتیں جمع کی گئی ہیں۔ یہ حصہ کافی محنت اور جستجو سے ترتیب دیا گیا ہے اور ۶۵ صفحوں میں ختم ہوا ہے۔ دوسرے حصہ میں موجودہ اطبا، نے اپنے خاص معالجات کی تفصیلات قلم بند کی ہیں۔ ترتیب دونو حصوں کی کتابی ہے یعنی امراض سر سے شروع کرکے امراض عامہ پر ختم کیا گیا ہے۔ اور اطبا، کے ناموں کو حکایتوں کے آخر میں واضح کر دیا گیا ہے۔ حکایتوں میں مریض کے حالات، تشخیص، تجویز اور معالجہ کی کیفیت دلچسپ طریقہ سے بیان کی گئی ہے۔ امید ہے کہ ہمارے معاصر کی اس کوشش کو اطبا، اور غیر اطبا، دونوں پسندیدگی کی نظر سے دیکھیں گے۔ کتابت وطباعت عمدہ ہے۔ اس مجموعہ کی علیحدہ قیمت ایک روپیہ آٹھ آنے ہے لیکن مشیر الاطبا، کے خریداروں سے اس تحفہ کی الگ قیمت نہیں لی جاتی۔ رسالہ کی سالانہ قیمت ایک روپیہ آٹھ آنے ہے

مسلمان اور موجودہ سیاسی کش مکش
حصۂ دوم

سائز ۲۲×۲۶/۸ ضخامت ۲۴۰ صفحے، قیمت آٹھ آنے۔
پتہ۔ منیجر صاحب رسالہ ترجمان القرآن، دارالاسلام، پٹھان کوٹ (پنجاب)

رسالہ ترجمان القرآن کا اکتوبر، نومبر اور دسمبر کا مشترکہ پرچہ 'مسلمان اور موجودہ سیاسی

کش کمش' کے نام شائع کیا گیا ہے۔ رسالہ کے قابل مدیر جناب مولوی سید ابوالاعلیٰ صاحب مودودی نے مندرجہ بالا موضوع پر تفصیل سے بحث کی ہے۔ تقریباً ایک سال پہلے بھی 'ترجمان القرآن' نے اپنی ایک ضخیم اشاعت اس موضوع کے لئے وقف کی تھی اور وقت کے اہم مسائل پر تحقیق و تنقید کی تھی، لیکن تعیینِ مطالب اور تنقیح مسائل میں جو انداز اس خاص اشاعت میں اختیار کیا گیا ہے وہ پہلے سے کہیں زیادہ اہم اور قارئین کے لئے بہت زیادہ قابل غور ہے۔

ہندوستان آج کل اہم سیاسی دورِ تغیر سے گذر رہا ہے۔ مسلمان بھی اس تغیر سے الگ نہیں رہ سکتے۔ اس لئے ضرورت ہے کہ اُن میں سیاسی بیداری اور اصلاحی شعور پیدا کرنے کے لئے 'مسلمان اور موجودہ سیاسی کش مکش' جیسے محققانہ اور سنجیدہ رسائل اور کتابیں شائع کی جائیں۔ ہم سمجھتے ہیں کہ 'ترجمان القرآن' کے اس خاص نمبر نے مذکورہ بالا مقاصد کو اچھی طرح پورا کیا ہے۔ مقدمہ کے علاوہ گیارہ عنوانات پر فاضل مدیر نے بحث کی ہے جن میں سے بعض یہ ہیں 'مسلمانوں کی غلط نمایندگی اور اس کے نتائج'، 'قوم پرستوں کے نظریات'، 'حصولِ آزادی کا طریقہ'، 'جنگ آزادی کا مطمحِ نظر'، 'قومی، جمہوری اور لادینی اسٹیٹ'، 'بنیادی حقوق'، 'جنگ آزادی کی نوعیت'، 'ہمارا نصب العین اور طریق کار'۔

امید ہے کہ سیاسیات خصوصاً مسلم سیاسیات سے دلچسپی رکھنے والے اصحاب اس رسالہ کے مطالعہ سے فائدہ حاصل کریں گے رسالہ 'ترجمان القرآن' کی قیمت پانچ روپے ہے۔ خریداروں کو اشاعت خاص کا اعلےٰ ایڈیشن دیا جاتا ہے۔ جس کی علیحدہ قیمت ایک روپیہ آٹھ آنے ہے۔ معمولی ایڈیشن نو آنے کے ٹکٹ بھیج کر شائقین مندرجہ بالا پتہ سے منگائیں۔

مشرقی جنتری ۳۹ء

سائز ۲۹×۲۲ ضخامت ۸۰ صفحے۔ قیمت ۲ر

پتہ :- دفتر مشرقی جنتری، انصاری روڈ ۲۴ دہلی

مشرقی جنتری کے قابل مرتب حکیم مولوی محمد ظہیر علی صاحب ایڈیٹر رسالہ 'تندرستی' نے اس جنتری کی خصوصیتوں اور روایتوں کو نہ صرف برقرار رکھا ہے، بلکہ ان کو ترقی دینے کی کوشش کی ہے۔ ۳۹ء کی جنتری اس وقت ہمارے سامنے ہے۔ بلاخوف تردید کہا جا سکتا ہے کہ مشرقی جنتری ہندوستان کی اُن جنتریوں میں سے ایک ہے، جو مقبول عام ہونے کے علاوہ مفید اور دلچسپ ہوتی ہیں۔ بلکہ بعض حیثیتوں سے مشرقی جنتری کو سب پر امتیاز حاصل ہے۔ خوش نما کتابت اور دیدہ زیب طباعت کا جو اہتمام حکیم صاحب موصوف کرتے ہیں، وہ موجودہ جنتریوں میں کہیں نظر نہیں آتا۔ خاص جنتری کے صفحے محنت سے مرتب کئے گئے ہیں۔ لیکن بہت سے علمی، تاریخی اور ادبی مضامین نے مشرقی جنتری کی افادی حیثیت کو بہت بلند کر دیا ہے۔

بہرحال یہ جنتری اس قابل ہے کہ ہر اردو داں اس کو اپنے پاس رکھے۔ بلاک کی دو خوب صورت تصویریں بھی جنتری میں شامل ہیں۔ عام شائقین تین آنے کے ٹکٹ بھیج کر دفتر سے جنتری منگالیں۔ تاجران کتب سوا چھ روپے سینکڑہ کے حساب سے جتنی جنتری چاہیں منگا کر فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ محصول ریلوے خریدار کے ذمہ ہوگا۔

طلوعِ اسلام

سائز ۲۶×۲۰ ضخامت ۹۶ صفحے، قیمت سالانہ پانچ روپے، فی پرچہ آٹھ آنے۔

پتہ :- منیجر صاحب رسالہ طلوعِ اسلام، بلی ماران، دہلی۔

رسالہ 'طلوعِ اسلام' دہلی، جناب حکیم حاجی ذکی احمد خاں صاحب کی سرپرستی اور جناب محمد عثمان صاحب کی ادارت میں نو دس مہینے سے شائع ہو رہا ہے۔ اسلامی حیات اجتماعیہ کے شعور کی بیداری اور موجودہ سیاسی اور معاشی مسائل پر اسلامی نقطۂ نظر سے بحث و تنقید اس رسالہ کے مقاصد ہیں۔ ہمارے سامنے اس وقت 'طلوعِ اسلام' کا تازہ ترین پرچہ ہے۔ جس میں متحدہ قومیت، افکار عالیہ، لامرکزیت، پیامِ اقبال اور قرآن کریم، وقت نماز اور تفسیر اسرار خودی وغیرہ مضامین اور نظمیں مطالعہ کے قابل ہیں۔ مضامین کا انداز محققانہ اور عالمانہ ہے۔ موجودہ انقلابی دور میں مسلمانوں کو حیات اجتماعی کے مسائل سے آگاہ کرنا ہمارے خیال میں سب سے بڑی ملی خدمت ہے۔ بعض عنوانوں کے ماتحت وقتی مسائل پر سنجیدگی اور متانت سے اظہار خیال کیا جاتا ہے۔ ہمیں امید ہے کہ 'طلوعِ اسلام' مقبولیت حاصل کرے گا۔ اور اسلام اور مسلمانوں کی خدمات اس کے ذریعہ سے انجام دی جائیں گی۔ مضمون نگاروں میں ہندوستان

کے مشہور اصحاب قلم شامل ہیں۔ کتابت وطباعت دیدہ زیب اور کاغذ عمدہ ہے۔ شائقین مندرجہ بالا پتہ سے رسالہ منگائیں۔

برہان

سائز ۲۰×۲۶/۸ ضخامت ۸۰ صفحے، قیمت سالانہ پانچ روپے۔
پتہ :۔ منیجر صاحب رسالہ برہان' قرولباغ ، دہلی

'برہان' ندوۃ المصنفین دہلی کا ماہانہ پرچہ ہے۔ خالص علمی اور مذہبی نقطۂ نگاہ رکھتا ہے اور اسی کے مطابق اپنے ناظرین کے سامنے مضامین پیش کرتا ہے۔ اس رسالہ کے جتنے نمبر اب تک ہماری نظر سے گذرے ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے کہ رسالہ اپنے مقاصد میں بہت کامیاب ہے اور مضمون نگاروں کا ایک مخصوص حلقہ اس کے زیر اثر ہے۔ مضامین کی نوعیت بلا شبہ عالمانہ ہے اور اُن کی افادیت سے کسی طرح انکار نہیں کیا جا سکتا۔ مولینا حامد انصاری کا مضمون اسلام کا نظریہ اجتماع، ڈاکٹر محمد عبد اللہ چغتائی کا مضمون عراق عجم پر ہندستانی فن کا اثر، مولینا خواجہ سید محمد علی صاحب کا مضمون 'وجود و ثبوت باری پر ایک لمحۂ فکریہ، اور جناب مدیر صاحب کا مضمون مسلمانوں کے تعلقات غیر قوموں کے ساتھ، ستمبر ۱۹۳۸ء کے پرچہ میں قابل مطالعہ ہیں۔

ہماری دلی خواہش ہے کہ 'برہان' علم و مذہب کی صحیح خدمت میں پیش پیش ہو۔ ہمیں امید ہے کہ مولینا سعید احمد صاحب اکبر آبادی ایم اے فاضل دیوبند کی قابلیت 'برہان' کو کامیاب بنادے گی۔ کتابت وطباعت دیدہ زیب اور کاغذ چکنا ہے۔

سالنامہ ادبی دنیا

سائز ۲۰×۲۶/۴ ضخامت ۲۰۶ صفحے، قیمت ایک روپیہ چار آنے
پتہ ۔ منیجر صاحب رسالہ 'ادبی دنیا' لاہور

رسالہ 'ادبی دنیا' لاہور کا مشہور ماہانہ رسالہ ہے۔ اس کے عام نمبر تو مفید اور دلچسپ ہوتے ہی ہیں لیکن اس کا سالنامہ اردو کے ادبی رسالوں میں خاص امتیاز رکھتا ہے۔ سب سے زیادہ خوشی اس بات کی ہے کہ مولوی منصور احمد صاحب مرحوم کے بعد موجودہ منتظمین نے نہ صرف رسالہ کو جاری رکھا بلکہ اس کی روایات کو بھی قابل ذکر طریقہ پر ترقی دی۔ یہ شاندار سالنامہ، جو اس وقت ہمارے سامنے ہے، ادب و علم کا ایک دل پذیر مجموعہ ہے۔ افسانے، ڈرامے اور نظمیں سب کی سب معیاری ہیں۔ اس کا علمی حصہ بھی کسی علمی رسالہ کے معیار سے کسی طرح کم نہیں۔ تصاویر کا انتخاب خوب اور قابل داد ہے۔ ہمیں امید ہے کہ اصحاب علم و ادب اس رسالہ کی قدر کریں گے، جس کا کہ وہ حقیقتاً مستحق ہے۔ ہم جناب صلاح الدین صاحب بی اے اور جناب عاشق حسین صاحب بٹالوی کو اس کامیاب کوشش پر مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

عالمگیر کا خاص نمبر

سائز ۱۸×۲۲/۴ ضخامت ۲۲۰ صفحے قیمت ایک روپیہ چار آنے۔
پتہ :۔ منیجر صاحب رسالہ 'عالمگیر' بازار سید مٹھا، لاہور

رسالہ عالمگیر، لاہور نے حسب معمول اپنا خاص نمبر شائع کیا ہے۔ جو مفید اور دلچسپ مضمونوں اور نظموں کا مجموعہ ہے۔ حافظ محمد عالم صاحب ایڈیٹر رسالہ 'عالمگیر' خاص نمبر کی اشاعت میں بڑی دوڑ دھوپ کرتے ہیں۔ اچھے مضمونوں کو حاصل کرنے، ان کو ترتیب سے شائع کرنے اور تصاویر کے انتخاب میں اب ان کو خاصی مشق ہو گئی ہے۔ اسی لئے عالمگیر کا خاص نمبر اپنے اندر بہت سی خوبیاں اور خصوصیتیں رکھتا ہے۔ ہم ہمدرد صحت کے ناظرین سے سفارش کرتے ہیں کہ وہ اس نمبر کا ضرور مطالعہ کریں۔ رنگین اور یک رنگی بے شمار تصویریں اس نمبر کی زینت ہیں۔ کتابت وطباعت حسب معمول بہت اچھی ہے۔

مشعل سرحد

سائز ۲۰×۲۶/۸ ضخامت ۴۰ صفحے قیمت سالانہ تین روپے
پتہ :۔ گورنمنٹ ٹریننگ سکول، پشاور

رسالہ مشعل سرحد صوبہ سرحد کا تعلیمی رسالہ ہے جو دو سال سے وقت کی پابندی کے ساتھ شائع ہو رہا ہے۔ جناب مفتی عزیز الرحمن صاحب بی اے، پی۔ ای۔ ایس۔ اس رسالہ کے مدیر ہیں۔ رسالہ میں تعلیمی مضامین شائع کئے جاتے ہیں۔ ہمیں کئی مہینے سے اس رسالہ کو دیکھنے کا موقع مل رہا ہے۔ خوشی کی بات ہے کہ رسالہ ترقی کر رہا ہے گو ترقی کی رفتار سست ہے۔ تاہم سرحد جیسے اردو ناآشنا صوبہ سے اس معیار کا بھی رسالہ نکالنا آسان نہیں ہے۔ رسالہ کی کتابت طباعت اچھی ہے۔ امید ہے کہ تعلیمی حلقوں سے اس کی ہمت افزائی کی جائے گی۔ طلباء کیلئے یہ رسالہ مفید ہے۔



معلومات

مالی پریشانیاں بدہضمی کا خاص سبب ہوتی ہیں

ڈاکٹر والٹر سی، ایلوریکس نے اپنے ایک تازہ مضمون میں بیان کیا ہے کہ عصبی سوء ہضم کے اسباب میں مالی دقتیں سب سے زیادہ اہم سبب ہیں۔ ڈاکٹروں کے پاس روزمرہ لوگ آتے ہیں جو فتورِ معدہ کی شکایت کرتے ہیں لیکن فی صدی پورے پچاس ان میں سے ایسے ہوتے ہیں کہ جن کو اتنی ضرورت دوا کی نہیں ہوتی جتنی کہ ایک بیش قرار آمدنی کی جو انہیں افلاس اور حاجت مندی کی اس مصیبت سے نجات دلا سکے کہ جس میں وہ گرفتار ہیں۔

عصبی نوعیت کے فتورِ ہضم کے بہت سے اسباب ہیں لیکن ان میں مطلب تکان پریشان خیالی، ذکاوتِ حس، اور بے خوابی سب سے زیادہ عام سبب ہیں۔ ایک ناواقفِ فن شخص کو سب سے زیادہ اس بات کے جاننے کی ضرورت ہے۔ کہ عصبی نوعیت کا فتورِ ہضم کہ جس میں خود معدہ میں کوئی خاص خرابی نہ ہو بہت زیادہ عامۃ الورود ہے، اور اس سے کسی مریض کو کوئی حقیقی نقصان نہیں پہونچا کرتا۔

اکثر جب شکی مزاج کی پریشان خیال عورتوں سے یہ کہا جاتا ہے کہ نہ ان کے معدہ میں کوئی زخم ہے اور نہ پتے میں پتھری تو ان کو حقیقتاً ایک مایوسی سی ہوتی ہے اور اکثر انہیں سخت غصہ آجاتا ہے۔ وہ کسی طرح اس بات کے ماننے کے لئے تیار نہیں ہوتیں کہ جس تکلیف میں وہ مبتلا ہوتی ہیں وہ کسی عضوی خرابی کے بغیر بھی ہو سکتی ہے اور یہی وجہ ہے کہ وہ صبر کے ساتھ مہینوں تک ضبطِ نفس کی اس کشاکش میں پڑنے پر راضی ہی نہیں ہوتیں کہ جو ان کے علاج کے لئے ضروری ہے۔

ایسے بہت سے لوگ ہیں جنہیں اس بات کا تو یقین ہے کہ خوف کی وجہ سے ہاضمہ بگڑ جاتا ہے لیکن اس بات کے ماننے میں تامل ہے کہ پریشانیاں اور دماغی الجھنیں بھی اس مرض کا باعث ہو سکتی ہیں کہ جس میں وہ مبتلا ہیں۔ لیکن وہ مانیں یا نہ مانیں، یہ ایک حقیقت ہے کہ ایک بیمار بچے کا غم، ایک بد مزاج بیوی یا خاوند سے پالا پڑ جانے کی مصیبت اور گھر کے اخراجات کے لئے ناکافی آمدنی کی مستقل پریشانی ضرور بالضرور ہاضمہ کو خراب کر دیا کرتی ہیں۔

عصبی فتورِ ہضم پیدا کرنے والے خوف بالعموم ناقابلِ لحاظ ہوتے ہیں اور خود مریض بھی اس حقیقت سے واقف ہوتا ہے۔ ابتداءً تو اس قسم کے خوف سے مغلوب نہ ہونا بہت ہی دشوار ہوتا ہے لیکن آہستہ آہستہ مریض ان پر غالب آنے لگتا ہے اور شفایاب ہو جاتا ہے۔

اس علاج یا تربیت کے دوران میں مریض کو ایک مہربان اور ہمدرد معالج سے بہت کچھ مدد مل سکتی ہے لیکن علاج کی کامیابی یا ناکامی کا دارومدار اس عزم کی استواری پر ہوتا ہے کہ جس سے مریض اپنے مرض کا مقابلہ کرنے کے لئے کھڑا ہو۔

مسکنِ درد دوائیں سمِ قاتل ہیں

کارنیل یونیورسٹی کے میڈیکل اسکول کے ڈاکٹر کیری ایگلسٹن کے ایک اعلان نے دنیاتِ طب میں جو کہ مسکنِ درد دوائیں استعمال کرنے کی عادی ہے تہلکہ ڈال دیا ہے۔ وہ اعلان یہ ہے کہ

"ایسپرین درد کو کم کر کے موت کے لئے راستہ کھول دیتی ہے۔ درد کے متعلق انسان کو غلط فہمی میں نہ رہنا چاہیئے۔ درد یقیناً ناخوشگوار کیفیت ہے لیکن اس کے اندر فوائد پنہاں ہیں۔ وہ حقیقتاً سرخ جھنڈی ہے جو قدرت اس غرض سے دکھاتی ہے کہ انسان کو معلوم ہو جائے کہ اس کی جسمانی حالت صحیح نہیں ہے اور جسم کے اندر کچھ نہ کچھ خرابی واقع ہو گئی ہے۔ اب ایسپرین اس سرخ جھنڈی کو گرا دیتی ہے اور لوگوں کو یہ دلا دیتی ہے کہ خرابی رفع ہو گئی اور سب کچھ ٹھیک ٹھاک ہو گیا اور اکثر یہ اطمینان اس وقت دور ہوتا ہے کہ جب تدارک کا وقت گذر جاتے۔

[illegible] ہے۔ وہ بیماری کی علامات پر پردہ ڈال دیتی ہے، وہ گھر آجانے کی [illegible]
[illegible] سے سر کے درد کو بھی دور کر کے یہ احساس پیدا کر دیتی ہے کہ یونہی معمولی سی شکایت ہو گئی تھی [illegible]
[illegible] کو موقع مل جاتا ہے کہ پوشیدہ ہی پوشیدہ اپنا کام کئے جائے [illegible]
طبیب سے بھی چارہ کار نہ ہو سکے گی"

نمکیات جسم کے لئے کیوں ضروری ہیں؟

عام طور پر لوگوں کا خیال یہ ہے کہ ہمارے جسم کے فضلات خارج کرنے کے لئے سب سے بڑا اور خاص راستہ ہماری آنتیں ہیں لیکن فی الحقیقت ہماری آنتیں بدررو کی بجائے مکان کا خاص دروازہ ہیں کہ جس میں سے ہماری غذا گذرتی ہے۔

ہمارے جسم کے اندر ساختوں کے ضائع ہونے سے جس قدر فضلہ یا فاسد مادہ پیدا ہوتا ہے وہ تقریباً سب کا سب گردوں کے ذمہ ڈال دیا جاتا ہے کہ وہ اس کا اخراج کریں، اور جلد میں جو پسینے کی گلٹیاں ہوتی ہیں وہ اس کام میں ان کی مددگار ہوتی ہیں۔ گردوں کی راہ سے ان مادہائے فاسد کے اخراج کے وقت جسم کا سیال تو ٹھیلے کا کام دیتا ہے اور جسم کے نمکیات ٹھیلہ چلانے والے کا۔ اس لئے روزانہ دو سے تین آونس کی مقدار میں جسم کو یہ نمکیات خارج کرنے پڑتے ہیں اور ظاہر ہے کہ ان کی کمی روز کے روز پوری ہونی چاہئے۔ جسم ان نمکیات کو اس شکل میں قبول نہیں کرتا کہ جنہیں ہم معدنی نمکیات کہتے ہیں۔ جسم کی ضرورت پوری کرنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ نباتاتی نمک کی شکل اختیار کریں اور اس مقصد کے لئے مہربان اور فیاض قدرت نے ہمیں نباتی دنیا عطا کی ہے جو کہ ان نمکوں کے بنانے کا کارخانہ ہے۔ خواہ ہم دودھ کی صورت میں ان کو استعمال کریں اور خواہ سبزیوں اور ترکاریوں کی صورت میں۔ بہرحال ہم جسم کو ایک ایسی صورت میں نمک مہیا کرتے ہیں کہ جو اس کے لئے قابل قبول ہو۔ موجودہ زمانے میں لوگ دودھ اور سبز ترکاریوں کا استعمال کافی مقدار میں نہیں کرتے اور اس لئے ان کے جسم میں نمک کی مقدار کم ہو جاتی ہے اور نمک کی کمی کے یہ معنی ہیں کہ بدن کا کوڑا کرکٹ پھینکنے کے لئے ٹھیلہ چلانے والا موجود نہیں ہے اور اس طرح فاسد مادے جمع ہوتے چلے جاتے ہیں

وٹامن "د" کے حاصل کرنے کا نیا طریقہ

ایک مدت دراز تک مچھلی کا تیل ہی بس ایک ذریعہ تھا کہ جس سے وٹامن "د" حاصل کر سکتے تھے وسکونسن کی ایک یونیورسٹی میں تحقیقات کرنے پر معلوم ہوا تھا کہ وٹامن "د" جلد پر سورج کی روشنی کے اثرات سے بھی پیدا کیا جا سکتا ہے۔ اب تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس وٹامن کی پیدائش کا کرجو بچوں کے جسمانی نشو و نما کے لئے اس قدر ضروری ہے خاص ذریعہ ہی یہ ہے۔ اس وٹامن کے بغیر بچے اپنی خوراک سے چونا حاصل کر کے اپنی ہڈیوں کو نہیں دے سکتے اور جسم میں ضروری سختی پیدا ہو کر اعضا کی شکل و صورت درست نہیں ہو سکتی۔

اب شکاگو کے ایک سائنس داں نے یہ اعلان کیا ہے کہ "ارگوسیٹرول" جو کہ اس شحمی مادے کا نام ہے کہ جس کی صورت وٹامن "د" اختیار کرتا ہے جب کہ اسے سورج کی مافوق البنفشی شعاعوں کے سامنے رکھا جائے یا بجلی کے ذریعہ سے پیداشدہ انہی شعاعوں میں رکھا جائے، اس طرح بھی وٹامن "د" سے معمور کیا جا سکتا ہے کہ بجلی کی لہروں میں اسے رکھ دیا جائے۔

اخبار "نیویارک ٹائمس" رقمطراز ہے کہ اس طرح بجلی کی لہروں کی زد میں صرف نو منٹ رکھنے سے ایک ہوا سے خالی نلکی میں ٹھوس ارگوسیٹرول کی ایک تہ پیدا ہو سکتی ہے کہ جو وٹامن "د" سے لبریز ہو۔ بالکل ممکن ہے کہ وٹامن "د" کے حصول کا یہ نیا ذریعہ اس سے سہل اور آسان ثابت ہو کہ پرانے اسٹین بوک کے طریقہ کو چھوڑ کر اس مفید جزو غذا کو حاصل کرنے کا یہ نیا طریقہ اختیار کر لیا جائے اور وہ نسبتاً بہت سستا بک سکے۔

آنکھ میں تیزاب

چونے یا کسی اور کھار کی طرح آنکھ میں اگر تیزاب پڑ جائے تو وہ بھی اسی قدر تکلیف دہ ہوتا ہے۔ لیکن اس کے علاج کے لئے یہ ضروری نہیں ہے کہ آنکھ میں کھاری محلول ڈال کر تیزاب کو بے اثر کیا جائے۔ ایک بہت ہی اچھا اس کا علاج جو ہر وقت ممکن الحصول بھی ہے۔ یہ علاج نل کا پانی ہے۔ ابتدائی طبی امداد کے طور پر اس سے بہتر کوئی تدبیر نہیں ہو سکتی کہ معمولی نل کے پانی سے خوب اچھی طرح آنکھ کو دھو دیا جائے اور یہ علاج آنکھ کے تقریباً سب صدموں کے لئے اچھا ہے خواہ وہ کسی سیال کے ذریعہ سے پہونچے ہوں یا دھوئیں کے ذریعہ سے۔ لیکن یہ بھی ٹھیک نہیں ہے کہ انجام کے متعلق شروع ہی سے کامل اطمینان کر لیا جائے۔

مزاحیہ

برتھ کنٹرول

(از جناب کوثر صاحب چاندپوری)

کسی نے ایک ظریف سے، جو اردو میں عربی لب ولہجہ اور قاریانہ تکلّفات کو غیر ضروری سمجھتے تھے، پوچھا چوہے کو ہندی، فارسی اور عربی میں کیا کہتے ہیں۔ فرمانے لگے ہندی میں تو تمہیں معلوم ہی ہوگا اس جانور کو "چوا" کہتے ہیں اور فارسی میں "چوہا"۔ رہا عربی نام تو فارسی اور عربی میں بس اتنا ہی فرق ہے کہ ہائے ہوز، ہائے حطّی میں بدل جاتی ہے یعنی عربی میں اس کو "چوحا" کہتے ہیں۔ اسی طرح ہمارے ایک غریب اور کثیرالعیال دوست کا مقولہ ہے کہ اگر مجھ سے سوال کیا جائے کہ شیطان کا اردو میں کیا نام ہے تو میں بے تکلّف کہونگا "بچہ"! یا مجھ سے کہا جائے کہ حماقت کا انگریزی میں ترجمہ کرو تو میں جلی حروف میں لکھ دونگا "برتھ کنٹرول"! وہ کہتے ہیں اس کی وجہ یہ نہیں ہے کہ میں بچوں کی تدریجی ترقی اور ان کے مستقبل سے غافل ہوں اور "برتھ کنٹرول" کی جائز حمایت سے گریز کرتا ہوں بلکہ واقعہ صرف اتنا ہے کہ بچوں کی نت نئی شرارتوں سے میرا ناک میں دم ہے اور "برتھ کنٹرول" کو اپنے تجربات کی روشنی میں ناممکن سمجھتا ہوں۔ ادھر تو سال بھر تک اس مقصد کے لئے قیمتی دوائیں خریدتا ہوں، اُدھر ہر نئے سال کی آمد ایک سنئے بچے کی ولادت کا پیام لے آتی ہے۔ جس کے خیر مقدم میں ایک طرف میں اقتصادی کمزوری کے باعث "صاحب فراش" ہو جاتا ہوں۔ دوسری طرف میرے غریب خانہ کی مطلق العنان "فرماں روا" اور مضبوط ڈکٹیٹر یعنی بیوی اپنے دسیع اختیارات کو بلکہ اس خاکسار اور فدوی کو بھی جاہل ملازمہ کے سپرد کرکے زچگی کی تاریک کوٹھڑی میں کم سے کم ایک مہینہ کے لئے بند ہو جاتی ہیں۔ جہاں نہ آفتاب کی شعاعیں اور ہوا کے جھونکے پہونچ سکتے ہیں، نہ میری رسائی ہو سکتی ہے۔ ظاہر ہے کہ ہندوستانی ملازمہ جو دل آزاری کے علاوہ ہر فن میں کامل ہوتی ہے، ایک چہیتے شوہر کے لئے ہمیشہ وبال جان اور لاڈلے بچوں کے حق میں نری "اینٹی پائیرین" ثابت ہوتی ہے۔ غریب شوہر تو اس کے ہاتھ کی کچی روٹیاں کھاتے کھاتے پندرہ دن کے اندر ہی ہسپتال کی نرسوں کی آغوش میں پہونچ جاتا ہے۔ رہے بچے تو وہ بے چارے بار بار اور وقت بے وقت باسی روٹیاں کھاتے کھاتے جو بدہضمی کا شکار رہتے ہیں تو بلوغ سے پہلے کسی طرح نہیں پنپتے۔ کچھ انہیں مصائب کا نتیجہ ہے کہ موجودہ زمانہ میں "برتھ کنٹرول" کو اس قدر اہمیت حاصل ہو گئی ہے کہ شادی کے بعد کسی نوجوان کا دل اس خواہش سے خالی نہیں ہوتا کہ اُس کی نازک اندام بیوی زچگی کے مصائب سے دوچار نہ ہو تاکہ حسن وجمال کی وہ خصوصیات جو قدرت نے اسے عطا کی ہیں شوہر کے مال ومتاع کی طرح جلد ختم نہ ہوں۔ چنانچہ سامان آرایش کی فراہمی میں روپیہ برباد کرنے کی ساتھ ہی اس کا یہ مصرف بھی نکل آتا ہے کہ شادی ہوتے ہی بلکہ بعض صورتوں میں اس سے پہلے ہی اس قسم کی دوائیں خریدنی شروع کر دیتا ہے جو حوّا کی بیٹیوں کو ولادت کی تکلیفوں سے بچانے کے لئے مشتہر کی جاتی ہیں۔ اس کو ہر وقت یہی خطرہ لگا رہتا ہے کہ وہ جو بڑی تمناؤں کے بعد شوہر بنا ہے کہیں باپ نہ بن جائے یا جس دوشیزہ کو جوانی کے طوفان نے ازدواج کے سیلاب میں بہا کر غیر ارادی طور پر اہلیہ، بیگم یا مسز بنا دیا ہے وہ خدانخواستہ کسی معصوم بچہ کی ماں ہو کر کہیں صرف "عورت" ہی نہ رہ جائے، جو بچہ کو دودھ پلانے، اس کا ہاتھ منہ دھلانے کے علاوہ دنیا میں کسی کام کی نہیں رہتی اور اماں یا اُمّی کے سوا اسے کسی اور خطاب کا مستحق نہیں سمجھا جاتا۔ اس احتیاط کا ایک مقصد یہ بھی ہوتا ہے کہ ابا جان کی اُس کمائی میں کسی بچہ کی شرکت گوارا نہیں کی جا سکتی جو حسن افزا غازوں، خوشبودار منجنوں، اور قیمتی موزوں کے لئے قدرتاً وقف ہو چکی ہے جس پر زمانۂ حال کی عورتوں کو وہی حق حاصل ہے جو سوڈیٹن جرمنوں کو زیکوسلوویکیا کے ایک حصہ پر حاصل تھا۔ کاش قدرت اپنے پرانے اور اولین نظام کو تبدیل نہ کرتی اور جس طرح آغاز آفرینش کے وقت حوّا کی پسلیوں سے ولادت کے تمام مشکل مراحل طے ہو جایا کرتے تھے عہد حاضر کی سہولت پسند عورتیں بھی، جو ولادت کی روح فرسا تکلیف کے سوا دنیا میں سب کچھ برداشت کرنے کو تیار رہیں، اس آفت میں مبتلا نہ ہوتیں کہ ہر سال اُن کے بطن سے ایک بچہ یا بچی اور بعض صورتوں میں متعدد بچے یا بچیاں پیدا نہ ہوا کرتیں۔ لیکن قدرت بھی بڑی ستم ظریف ہے اس نے قطعی طے کر دیا ہے کہ عورت بیوی بن جانے کے بعد ماں ضرور بنے گی، چاہے وہ اس حادثہ سے کتنا ہی بچنا چاہے اور چاہے اس

مرتبہ تک پہونچنے کے لئے پیٹ پر ایک بڑا اپریشن کرانے ہی کی ضرورت کیوں نہ پیش آئے؟

بچہ شرارت، غل شور، اور ہنگامہ و واویلا کے جس مجموعہ کا اصطلاحی نام ہے اس کی تاریخ تو ضرور اسی قسم کی ہے کہ اگر اُسے دنیا سے معدوم نہ کیا جائے تو آیندہ کے لئے اُس کی پیدائش کو تو روک ہی دیا جائے اور یہ اُن کی انہیں حرکتوں کا انجام ہے کہ بعض اوقات اچھے خاصے متین اور سنجیدہ باپ بھی یہ سوچنے پر مجبور ہو جاتے ہیں کہ برتھ کنٹرول کے سلسلہ میں کوئی یقینی نسخہ یاد داملِ جائے تو ہم بھی کم سے کم آیندہ کے لئے ان شیطانوں کو اپنے گھر میں جنم نہ لینے دیں۔ بھلا غضب خدا کا جن بچوں کی یہ کیفیت ہو کہ وہ روشنائی سے بھری ہوئی دوات پکتی ہوئی ہانڈی میں اونڈیل دیں اور غریب باپ کے فاؤنٹن پن سے پاجامہ میں کمر بند ڈالنے کا کام لیں ان کی پیدائیش کے سلسلہ لامتناہی کو روکا نہ جائے تو اور کیا کیا جائے۔ اب تو دو صورتوں میں سے بس ایک ہی صورت ہو سکتی ہے یا تو گھر میں سوان اتک کی شیشیاں اور فاؤنٹن پن ہی رہ سکتے ہیں یا بچے۔ اسی طرح مغرب پرست عورتوں کے سینہ میں جذباتِ محبت والفت ہی پرورش پاسکتے ہیں یا ان کی کوکھ میں "چھوٹے میاں" شرارت اور نافرمانی کے دیوتا، پیر پھیلا کر نو مہینے کی طویل مدت تک آرام فرما سکتے ہیں، جن کے عالمِ وجود میں آجانے سے بے چاری ماں میں نہ تو شان دلربائی باقی رہتی ہے نہ اعجازِ دل کشی کا کہیں پتہ لگتا ہے۔ یہ سارے کرشمے دودھ بن کر بچہ کی غذا بن جاتے ہیں۔ دونوں کام ایک ساتھ کبھی انجام نہیں پاسکتے۔ غالباً یہی وجہ ہے کہ برتھ کنٹرول کی مقبولیت اور ہر دل عزیزی اب یہاں تک ترقی کر گئی ہے کہ ریڈیو اور گراموفون کے سُریلے گانوں کے ساتھ ساتھ اب ہر گھر میں اس کا چرچا ہے۔ اور ننانوے فی صدی مرد اور عورت ایسے ہیں جو کسی حال میں بھی قدرت کو اس کے حسبِ منشاء اولاد پیدا کرنے کی آزادی دینے پر تیار نہیں ہیں۔ وہ دن رات قدرت کے خلاف اُن باغیانہ سازشوں میں مصروف رہتے ہیں جو "برتھ کنٹرول" کے نام سے موسوم کی جاتی ہیں۔ لیکن قدرت بھی آخر قدرت ہے۔ وہ کوئی بادشاہ یا فرماں رَوا تو ہے نہیں کہ رعایا اُس کے مقابلہ میں ترکِ موالات اور ستیہ گرہ یا مقاومت مجہول کے نئے نئے اسلحہ سے آراستہ ہو کر قانون میں اپنی مرضی کے موافق ترمیم کرالے۔ وہ پھر قدرت ہے، جو نہ ستیہ گرہ کرنے والوں کی پروا کرتی ہے نہ بھوک ہڑتال سے دَم توڑنے والے مفلسوں کی بے چارگی پر پسیجتی ہے، نہ ہیضہ اور طاعون کی وبا سے متاثر ہوتی ہے۔ اس نے عورت کی پسلی تک سے بچے نکال ڈالے ہیں۔ وہ بیل میں بھی دودھ دینے کی استعداد پیدا کر کے گائے کا یہ غرور توڑ دیتی ہے کہ یہ دودھ دینے اور پلانے کی شفقت مادری میرے ہی حصہ میں آگئی ہے اور آج کل تو قدرت نے اکثر مَردوں کو عورت اور بیشتر عورتوں کو مرد بنا کر ایک زبردست انقلاب کا آغاز کر دیا ہے۔ وہ عورت اور مَرد کی ان سازشوں سے ہمیشہ باخبر رہتی ہے اور جب اس کا جی چاہتا ہے اس بغاوت کا انتقام بھی لے لیتی ہے، جس کا ایک عبرت ناک قصہ اس وقت سُن لیجئے:-

مغربی طور وطریق کا ایک جوڑا، جو حال ہی میں ازدواج کی طلائی زنجیروں میں جکڑا گیا تھا" ماہِ عسل" (ہنی مون) منانے کی غرض سے کشمیر کی فردوس میں داخل ہوا۔ مگر یہ کھٹکا اور غم انھیں اس جنتِ ارضی میں بھی ستاتا رہا کہ ایک حسین وجمیل دوشیزہ جو زمانہ کی نیرنگی اور انقلاب سے بیوی بننے کی توہین برداشت کر چکی ہے کہیں "ماں" نہ بن جائے اور ایک نوجوان، تندرست اور نہایت "عقلمند بیوقوف" جو اپنی ناتجربہ کاری سے شوہر ہو گیا ہے کہیں "باپ" بن کر اپنی رہی سہی سنجیدگی اور دانشمندی بھی نہ کھو بیٹھے۔ اس خطرہ کے پیش نظر دونوں خلوت ومحبت میں، جہاں مسرت وانبساط، اور کیف ونشاط کے سوا کسی اور جذبہ کی گنجائش نہ ہونی چاہیے تھی، معروف گفتگو تھے، کہ بچہ کا خطرناک تصوّر شیطان بن کر یا شیطان بچہ کے تصوّر کی شکل میں وہاں داخل ہوا۔ بیوی نے میز پر رکھے ہوئے ایک اخبار میں "برتھ کنٹرول" کی ایک دوا کا اشتہار دیکھ کر فرمایا " آپ نے یہ اشتہار بھی پڑھا ہے؟" .. شوہر صاحب اس خیال سے کہ بیوی روزانہ اخبارات میں اشتہار دیکھ کر کبھی نہ کبھی قیمتی چیز کی فرمائیش کر دیا کرتی ہیں اور جو اس وقت میں برتھ کنٹرول کے مقابلہ میں اخبار کنٹرول کے ذرائع پر زیادہ غور کر رہے تھے ذرا چونک کر بولے، یا بول کر چونکے "اشتہار! اشتہارات تو اکثر جھوٹے ہوتے ہیں!"

'یہ اس دوا کا اشتہار... جھوٹ سچ کا فیصلہ کرنے ہی کے لئے تو آپ سے پوچھ رہی ہوں۔'

'جی ہاں!۔ دیکھا ہے اس کی ضرورت تو ہے مگر جھوٹ ہے یہ اشتہار!'

'آپ نے کیونکر سمجھ لیا جھوٹ ہے؟'

'اوّل تو قیمت زیادہ ہے اس لئے جھوٹ سمجھنے کو جی چاہتا ہے، پھر دیکھئے نا! پتہ ہی میں لکھا ہے، موہن اینڈ سنس، اگر

اشتہار بالکل صحیح ہوتا تو موہن کا بیٹا ہی کیوں پیدا ہوتا۔۔ دہوکہ بازی ہے، جب خود موجد ہی کے ہاں بیٹا موجود ہے تو پھر اس کی کیا ضمانت ہے کہ استعمال کرنے والوں کے یہاں اولاد پیدا نہ ہوگی؟ یہ بھی کوئی بات ہوئی۔ بہت ممکن ہے بیٹا پہلے پیدا ہوچکا ہو یا اس کی بیوی کوئی مشرقی قسم کی جاہل عورت ہو جو ایمان کھو کر بھی اولاد کی دولت کے لئے دامن پھیلا دیتی ہے۔ اور چاہے اُس کی چھاتیوں میں دودھ نہ پیدا ہو مگر وہ سالانہ ایک بچہ بنانے میں کبھی دریغ نہیں کرتی . آپ کچھ ہی کہیں میں ضرور منگاؤں گی اس دوا پر میرا تو اعتقاد جم گیا اس پر۔"

"یہ اور بات ہے۔ پھر منگا لیجئے نا اور قیمت اس کی ہے تین روپے۔"

"مگر! ....."

"مگر کیا؟ ... کوئی اور شبہ ہوا آپ کو؟"

"جی نہیں شبہ تو نہیں ہے میں یہ کہنا چاہتا ہوں یعنی اس قدر عرض کرنے کی اجازت چاہتا ہوں کہ گراں بہت ہے اگر سال میں بارہ شیشیاں ہی خریدی گئیں اس دوا کی تو یہ تو بچہ سے بھی زیادہ مہنگی پڑے گی۔

"تندرستی کے لئے سب کچھ کیا جاتا ہے۔ آدمی اسی لئے کماتا ہے کہ اُسے اپنی جان کی حفاظت پر صرف کرے۔ جو ایسا نہیں کرتے وہ بخیل اور بدقسمت ہوتے ہیں۔"

"جی ہاں تو منگا لیجئے۔"

دوا منگائی گئی اور مسلسل تین چار مہینے تک منگائی جاتی رہی۔ لیکن بعد میں معلوم ہوا کہ دوا قطعاً بیکار رہے اور بیوی صاحبہ کی تندرستی اور اُن کے حسن عالم سوز کی زوال و انحطاط کا وہ خطرہ لاحق ہوگیا ہے جس سے بچنے کے لئے یہ ساری تدابیر کی جا رہی تھیں اس جان گسل حادثہ کا یقین ہوتے جنتِ کشمیر سے قدرت کے یہ دونوں نافرمان، جو مسلسل پانچ چھ مہینے تک گیہوں کھاتے رہے تھے، ایک دم فرار ہوگئے۔ بیوی گوشہ نشین ہوگئیں اور شوہر باپ بننے کی ذمہ داری کو محسوس کرکے تلاش معاش کے لئے روانہ ہوگئے۔ وہ ایک جگہ پہونچ کر ملازم ہوئے ہی تھے کہ تار پہونچا کہ گذشتہ رات اُن کے ہاں دو بچے پیدا ہوئے ہیں۔

بس نہ پوچھیئے میاں کی پریشانی اور سراسیگی کا حال، کہنے لگے "دو! یا اللہ یہ دو کہاں سے آئے، بیوی تو ایک ہی ہے ایک تو اتنی جلدی پھر اکھٹے دو! کم بخت موہن اینڈ سنس! یہ دہوکہ بازی اس قانونی عہد میں یہ فریب، کھلا ہوا خطرناک فریب[1]!"

انہوں نے تار کا جواب بعد میں دیا پہلے موہن اینڈ سنس کو ایک لمبا چوڑا خط تحریر فرمایا جس میں ان کی ایجاد کی ہوئی دوا کو غلط، بیکار فضول اور بے سود بتا کر ان سے تاوان وصول کرنے کی دھمکی دی گئی تھی اور تنبیہہ فرمائی گئی کہ دوا کی پوری قیمت جلد واپس نہ کی گئی تو اخبارات میں اس کھلے ہوئے فریب کے متعلق مضامین شائع کئے جائیں گے۔ موہن اینڈ سنس سمجھتے تھے کہ برتھ کنٹرول کی امداد چاہنے والے چاہے کتنے ہی دولت مند ہوں عقل مند بالکل نہیں ہوتے۔ اُن کی بے وقوفی کا سب سے بڑا سبب یہ تھا کہ موہن ایسی دوا کی تجارت سے ہزاروں روپے پیدا کر چکے تھے۔ انہوں نے بڑی سادگی سے جس میں تاجرانہ چالاکی اور تجربہ کاری شامل تھی لکھا "جناب اس دوا کا دس ہزار عورتوں پر تجربہ کیا جاچکا ہے اس کے اسے مشتہر کیا گیا ہے۔ ہزاروں تصدیقیں دفتر میں موجود ہیں۔ یہ حادثہ اصل میں دوا کی بے اثری کی بنا پر نہیں ہوا بلکہ آپ کی بیوی کی غلطی سے ہوا۔ اُن کے جسم کی ساخت ہی ایسی ہے۔ وہ تو خدا کا شکر کیجئے کہ آپ مسلسل دوا استعمال کراتے رہے ورنہ ہمارے ڈاکٹر کا خیال ہے کہ آپ کی بیوی کے کم سے کم چار بچے پیدا ہوتے۔"

دیکھا آپ نے قدرت کا انتقام اور اُس کی ستم ظریفی، اور اُس سے بغاوت و سرکشی کا انجام! مگر لطف یہ ہے کہ یہ بے وقوف شوہر موہن اینڈ سنس کی دوا اَب بھی استعمال کرا رہے ہیں اس خیال سے نہیں کہ اب بچے پیدا نہ ہوں بلکہ اس خوف سے کہیں آیندہ سال واقعی چار بچے معرضِ وجود میں نہ آجائیں۔ کیوں کہ دونوں کو اپنی اپنی استعداد بچہ سازی سے کچھ اسی قسم کے شبہات ہوگئے تھے۔ اس واقعے سے دو ہی نتیجے اخذ کئے جا سکتے ہیں یا تو قدرت واقعی انتقام کی عادی ہے یا بچوں اور شیطان میں جیسا کہ عام طور پر مشہور ہے کوئی فرق نہیں ہے۔

---

[1] اشتہاری ادویہ کی اس بے اثری بلکہ خلاف اثری کے پیش نظر ہمدرد دواخانہ کی جماعت اطبا نے ایک کامیاب دوا برتھ کنٹرول کی "نافعی" کے نام سے ایجاد کی ہے۔ جو یقیناً مفید اور کامیاب ہے۔ کوثر

قدیم مشرقی طب

از جناب ڈاکٹر اسلم عمر صاحب

اگست ۱۹۳۸ء کے انڈین میڈیکل گزٹ میں انگلستان کے ایک محقق طبیب اپنے ایک مضمون میں لکھتے ہیں : کہ موجودہ تحقیق کے مطابق یونان اپنے طبی علوم کے لئے فینیشیا (ساحلی علاقہ شام) بابل، سومیر اور مصر کا ممنون ہے جہاں پانچ ہزار سال پیشتر تہذیب وتمدن اوجِ کمال پر تھے، وادیٔ سندھ سے بھی یونان نے طب میں استفادہ کیا ہے۔ مصر نے تہذیب وتمدن کی تعلیم سمرانیوں سے حاصل کی، سومیر بابل کے دو حصوں میں سے ایک کا نام تھا، بابل وکلدانیہ میں آج سے چھ ہزار سال پیشتر تعلیم وتہذیب اعلیٰ درجہ پر تھی، یونانیوں کا عروج اسکے تین ہزار سال بعد ہوا یعنی دنیا کے جس خطہ پر انسانی آبادی کی ابتدا ہوئی تھی، (جو تقریبًا دس ہزار سال کے بعد آدمؑ کی دسویں پشت نوحؑ کے زمانہ میں ایک مرتبہ قریب قریب ختم بھی ہوگئی تھی، لیکن اس کی نشاۃ ثانیہ پھر وہیں ہوئی) وہیں سے تہذیب وتمدن تعلیم وغیرہ کا بھی آغاز ہوا اور اس نے اتنی ترقی کی، کہ ٹوائیلٹ یعنی سنگار کے موجودہ تکلفات بھی سمرانیوں میں موجود تھے۔

اسلامی آرین نسل بحیرۂ خضر کے مشرق سے نکلی اس کی ایک شاخ ایران وقاف میں آباد ہوئی اور دوسری جنوب ومشرق کی طرف حملہ آور ہوکر دریائے سندھ کے پورب میں قیام پذیر ہوئی، قدیم ایرانی زبان زنل میں "س" اور "ھ" ایک دوسرے سے بدل جاسکتے ہیں" اس لئے یہ لوگ ہندو کہلائے۔ اس موقع پر ایک یہ بات قابل ذکر ہے کہ یہ آرین نسل حضرت نوح کے لڑکے یافث کے بڑے بیٹے ماجوج کی اولاد میں سے تھے جو منگولیا میں آباد تھے، (ماجوج معرب ہے میگوگ کا، میگوگ = منگول) یہ عجیب بات ہو کہ تمام مذاہب اور تمام قدیم تہذیبیں عرض البلد درجہ ۳۵ کے آس پاس ظاہر ہوئیں، آریوں کے ویدوں کو برہمانے پندرہ سو سال قبل مسیح لکھا جن میں سب سے بڑی اتھروید ہے، اور امراض کو دور کرنے والے گنڈوں، منتروں، تعویذوں کی کتاب ہے، پھر ایروید کو لکھا اور دھنونتری کو پیدا کیا، اس کا شاگرد شسرت ایک بہت بڑا سرجن اور چرک بہت بڑا طبیب تھا۔ آنکھ کے موتیا کا سیتون والا علاج شسرت ہی کی ایجاد ہے، وہ مڈویفری (علم القابلہ) کا بھی عالم اور جنین کی مختلف حالتوں سے واقف تھا اس نے حاملہ عورتوں کی موت کے بعد پیٹ چاک کرکے بچوں کو نکالا ہے، اگرچہ یہ آپریشن اس سے بھی قدیم زمانہ کا ہے اسکے زمانہ میں "آپریشن روم" مخصوص ادویہ کے بخور سے معطر کیا جاتا تھا، سرجن کو سر اور چہرے کے بال چھوٹے رکھنے پڑتے تھے، آپریشن کے وقت وہ بخور سے بسایا ہوا لباس پہنتا تھا آپریشن سے پہلے مریض کو "سموہنی" سنگھائی جاتی تھی، چرک کی شان بقراط کی سی تھی۔ سب سے پہلے معدنی ادویہ سے اسی نے کام لیا، بھپارہ ضیق النفس کے لئے دھتورہ کے سگریٹ، دانتوں کے لئے برش اور متعدد منجن اس نے ایجاد کئے تھے، ہندوستان کے علم طب کا زوال برہمنوں کی تنگ دلی اور تنگ نظری سے ہوا، ان لوگوں نے اس علم کو بھی صرف اپنی قوم کے لئے مخصوص ومحفوظ کرکے سرجری کو ممنوع کردیا۔ اور علاج میں منتروں اور تعویذوں کو داخل کیا۔ سرجری کی بربادی میں رہی سہی کسر کو بدھ مت نے پورا کردیا۔ لیکن انہوں نے طب کی دوسری شاخ کی بڑی آبیاری کی، حفظان صحت پر خاص توجہ کی، انسانوں اور جانوروں کے لئے اسپتال قائم کئے، شاہراہوں پر ہر دس موضعوں کے لئے ایک طبیب ودواخانہ کا اہتمام تھا، اشیائے خوردنی میں آمیزش کو جرم قرار دیا، جڑی بوٹی کے باغات لگائے۔

یونان کی طب کو جب شمالی حملہ آوروں نے اسکی تمام دوسری اچھی چیزوں کے ساتھ برباد کردیا، تو قدرت کی مرضی سے یہ گہوارہ ایک مرتبہ پھر مصر وشام میں قائم ہوا، اندلس کے اسلامی دور میں قرطبہ نے کتنے مشہور طبیب پیدا کئے، الزہراوی، ابن زہر کا کیا مرتبہ تھا۔

خلفائے عباسیہ کی توجہ نے اس زمین کو آسمان تک پہونچادیا، رازی، علی عباس، اور ابن سینا اس دور کے آسمان طب کے درخشاں ستارے تھے۔ ابن سینا کی ذات دسویں سے پندرھویں صدی تک کے دور میں عدیم النظیر تھی جو بقراط کے بعد سب سے بڑا درجہ رکھتی ہے جس نے مغرب کو ایک ہزار سال تک طب ودیگر علوم میں درس دیا ہے۔ (معارف)

باب الصحت

مصر میں انسداد تپ دق

ازجناب ڈاکٹر ایم ایس - اباز آبے - قاہرہ (مصر)

" وزارت صحت عامہ مصر کے انڈر سکرٹیری صاحب نے ہماری درخواست پر ڈاکٹر ایم - ایس - آباز آبے کا یہ پُر از معلومات مقالہ ارسال فرمایا ہے جس سے مصر میں دق کی رفتار اور اسکے انسداد کے ذرائع پر روشنی پڑتی ہے ۔ اُمید ہے کہ ناظرین ہمدرد صحت اسے دلچسپی سے پڑھیں گے ۔ ہم وزارت صحت عامہ کے نہایت شکرگذار ہیں کہ اس نے ہماری درخواست کو قبول کیا " (ہمدرد صحت)

یہ بات مسلمہ ہے کہ مصر میں بھی مرض دق کم وبیش اسی قدر پھیلا ہوا ہے جس قدر یورپ کے کسی اور ملک میں ۔ تاریخی اعتبار سے اگر دیکھا جائے تو قدیم اہل مصر میں بھی یہ مرض پایا جاتا تھا جس کا ثبوت ممّی نمبرا کے معائنہ سے ملتا ہے ۔

سل کے متعلق اب یہ حقیقت واضح ہو چکی ہے کہ یہ مرض تہذیب وتمدّن کا مرض ہے اور چونکہ مصر بھی ایک قدیم ملک ہے جس کی تہذیب ایک عظیم الشان دور تہذیب سے وابستہ ہے اس لئے یہ اندازہ کچھ مشکل نہیں ہے کہ دق مصر میں قدیم ترین زمانہ سے موجود ہے

امراض وصحت عامہ کے ایک حالیہ جائزہ کے مطابق مصر کے بڑے بڑے شہروں مثلاً قاہرہ اور سکندریہ میں بالغ عورتوں اور مردوں میں ۵ ۱/۲ پُرانے ٹیوبرکولین مادہ کا اثباتی ردِّ عمل ۹۶ فیصدی ہے ۔ ۱۵ سال کی عمر سے کم کے بچوں میں ۲۰ فی صدی ہے ۔ قصبات و دیہات میں یہ تناسب کم ہے مگر جوں جوں ملک میں ریل، موٹر، بس اور دیگر جدید ذرائع رسل رسائل بڑھ رہے ہیں اس مرض کے جراثیم بھی دیہات میں اسی قدر بڑھ رہے ہیں

صحت عامہ مصر کے پُرانے کام کرنے والوں کی نظر سے جراثیم دق کی ترقی ایک مدت تک پوشیدہ رہی ۔ کیونکہ یہ غلط خیال قائم ہو گیا تھا کہ چونکہ یہاں ہر وقت دھوپ رہتی ہے اس لئے جراثیم دق زندہ نہیں رہ سکتے ۔ لیکن جدید انکشافات نے مصر میں دق کی وسعت ثابت کردی ہے جن جگہوں میں غیر صحت بخش حالاتِ زندگی اور افلاس وغیرہ موجود ہیں وہاں مرض دق کثرت سے پایا جاتا ہے ۔

مصر کی آبادی بہت تیزی سے ترقی کر رہی ہے ۔ یعنی پچھلے تیس سال میں دُگنی ہو گئی ہے ۔ دریائے نیل کی وادی میں آبادی کی بڑھتی ہوئی رفتار صحت عامہ کا ایک اہم مسئلہ بن چکا ہے ۔ بالائی نیل کی وادی میں جہاں دوآبہ ہے ، فی مربع میل ۱۱۸۰ آدمیوں کی اوسط آبادی پائی جاتی ہے بلجیم کے بعد غالباً سب سے زیادہ گنجان آبادی اگر کسی خطۂ عالم پر ہے تو وہ مصر ہے ۔

دق میں مبتلا مریضوں اور ان اموات کے قابل یقین اعداد وشمار حاصل کرنے کے ذرائع فی الحال موجود نہیں ہیں ۔ اس بارہ میں صرف شفاخانوں کی رپورٹیں اس مرض کی کیفیت بتاتی ہیں ۔ اس لئے صحیح صحیح اعداد بتانا دشوار ہے ۔ مثال کے طور پر قاہرہ کی تین ڈسپنسریوں نے حسب ذیل معلومات فراہم کی ہیں :

سپتیہ ڈسپنسری :- یہ شفاخانہ ۱۶ فروری ۱۹۲۹ء کو جاری ہوا ، اور اس نے ۳۷۷۸ مریضوں کی رپورٹ کی ہے یہ اعداد نومبر ۱۹۳۶ء تک کے ہیں ۔ اور دو نگرانوں نے ، جو اس ہسپتال میں جاتے تھے ، ۱۹۳۵ء کے آخر تک ۹۴۴ اموات دق کی اطلاع دی ہے ۔

مبتدیان ڈسپنسری :- یہ شفاخانہ یکم نومبر ۱۹۳۰ء میں کھولا گیا تھا اور نومبر ۱۹۳۶ء تک ۴۰۵۴ مریضانِ دق کی اطلاع دیتا ہے ۔ اور ۱۹۳۵ء تک ۲۰۸ اموات کی اطلاع دیتا ہے ۔

خلیفہ ڈسپنسری :- یہ شفاخانہ ۲۵ مئی ۱۹۳۵ء میں جاری کیا گیا تھا ۔ نومبر ۱۹۳۶ء تک یہاں دق کے ۶۰۹ مریض آئے اور ۱۹۳۵ء کے آخر تک ۱۶۱ اموات ہوئیں ۔

منصورہ ڈسپنسری :- یہ شفاخانہ ۲۹ اپریل ۱۹۲۹ء میں جاری ہوا ، نومبر ۱۹۳۶ء تک یہاں ۲۲۱۸ مریضان دق آئے اور اواخر ۱۹۳۵ء تک ۹۲ اموات ہوئیں ۔

طلخا ڈسپنسری:۔ یہ شفاخانہ ۲۱ اگست ۱۹۳۳ء میں جاری کیا گیا تھا اور اس نے نومبر ۱۹۳۶ء تک ۱۱۰۹ مسلولین کی رپورٹ دی ہو اواخر ۱۹۳۵ء تک ۵۰۹ اموات ہوئیں۔

ایسیُت ڈسپنسری:۔ یہ شفاخانہ ۸ فروری ۱۹۳۶ء میں جاری ہوا اور نومبر ۱۹۳۶ء تک اس میں ۱۹۰ دق کے مریض آئے۔

یہ تمام مریض اپنی مرضی سے ان شفاخانوں میں آئے تھے۔ پرائیویٹ ڈاکٹروں اور مطبوں سے دق کے مریضوں کی کوئی اطلاع نہیں آتی چھ شفاخانوں نے ۲۰۰۱ مریضوں کی اطلاع دی ہو اور یہ صرف ایک سال کے اعداد وشمار کا حال ہو۔ اس سے مصر میں دق کی وسعت کا کچھ نہ کچھ حال معلوم ہو سکتا ہے۔ یہ مریض ملک کے تمام گوشوں سے آتے ہیں جیسا کہ ڈاکٹر عبدالرؤف نے ایک نقشہ کے ذریعہ سے ظاہر کیا ہے۔ یہ ان مریضوں کا نقشہ ہے جو حلوان صحت گاہ میں آتے رہے ہیں۔

مصر میں انسدادِ سل ودق کے ادارے

انسداد دق کے پروگرام میں یہ چیز شامل ہو کہ یہ ہر صوبہ کے دار الحکومت اور پھر رفتہ رفتہ ہر مرکزی شہر اور قصبہ میں ایک ایک شفاخانہ دق ضرور قائم کیا جائے۔ جہاں جہاں ایسے شفاخانے قائم ہو چکے ہیں ان میں عکس ریز کے آلات اور تھوک اور فضلہ کی خوردبینی اور کیمیاوی تحقیق کے لیے مختصر معمل (لیبارٹیری) بنائی گئی ہے۔ ان شفاخانوں میں کام کرنے والے ڈاکٹر بھی دق کے ماہر ہی رکھے جاتے ہیں اور انہیں اس کام کا مخصوص تجربہ حاصل ہوتا ہے۔ ٹریننگ کے بعد یہ کام بطریق احسن انجام دیتے رہتے ہیں۔

بہت سے ایسے ڈاکٹروں کو مصر کی صحت گاہ (سینے ٹوریم) میں رہ کر اس کام کی خاص ٹریننگ حاصل کرنی پڑتی ہو۔ اُمید ہے کہ آئندہ اعلیٰ طبی افسر انسدادِ دق کے لئے جلد حاصل ہو سکیں گے جو ان ڈسپنسریوں میں، جو اس مرض کی روک تھام اور علاج کا بہت اچھا کام کر رہی ہیں، مقرر کئے جاسکیں گے۔

ہر شفاخانہ میں دو نرسیں ہوتی ہیں جو صبح ہی سے اپنے فرائض کی انجام دہی میں لگ جاتی ہیں۔ مثلاً مریضوں کا حال لکھنا، ریکارڈ تیار کرنا عکس ریز کی تصویریں فائل کرنا، اور دیکھ بھال کے دوسرے کام۔ ہفتہ میں چار بار یہ نرسیں مریضوں کے گھر پر بھی جاتی ہیں۔ آرام، علاج اور غذا وغیرہ کے بارے میں انہیں مشورہ دیتی ہیں۔ تھوک وغیرہ کے بارے میں احتیاط کرنے کی ہدایت کرتی ہیں اور اس بات کی خاص طور پر دیکھ بھال کرتی ہیں مریضوں کو گھروں میں رکھنے کے لیے جو اگالدان دئے جاتے ہیں ان کا صحیح استعمال کیا جاتا ہو یا نہیں۔ جہاں تک ممکن ہو سکتا ہے اس کا انتظام کیا جاتا ہو کہ مریض اپنے بچوں سے علیحدہ رہیں۔ نگرانی کا کام کرنے والوں پر ایک بڑا ڈاکٹر کام کرتا ہے اور اُن کے کام کی دیکھ بھال کرتا ہے اور کم از کم ایک بار ضرور ہر مریض کو دیکھنے جاتا ہو۔ صحت عامہ کے نگرانوں کا یہ بھی فرض ہے کہ جن لوگوں اور مریضوں کو مریضانِ دق چھوتے ہیں یا جن تک ان کے جراثیم پہونچ سکتے ہیں ان کو ڈسپنسری میں لاکر معائنہ کرائیں۔ ۱۵ سال سے کم عمر کے بچوں کو من ٹوکس کے طریقہ امتحان سے جانچا جاتا ہو۔ جن مریضوں کے جسموں میں اثباتی ردِّ عمل جراثیم کا پایا جاتا ہے، ان کا عکس ریز کے ذریعہ سے فوٹو لے کر دیکھا جاتا ہو۔ بہت سے مدقوق بچوں کے مرض کا پتہ اس طریقہ سے چلایا گیا۔ تحقیق مرض کے بعد یہ بات معلوم کی جاتی ہو کہ اس نے مرض کی چھوت کہاں سے حاصل کی اکثر بڑی عمر کے لوگ تفتیش وتحقیق سے بچ جاتے ہیں۔ اس لئے خاص طور پر اُن کا سُراغ لگانے کی کوشش کی جاتی ہے۔

دق کے مریضوں کو دو حصوں میں تقسیم کرتے ہیں۔ سب سے پہلے ان مریضوں کی ایک فہرست بنائی جاتی ہو جو صحت گاہ میں داخل کئے جانے کے قابل ہوتے ہیں۔ اور جن کا مرض زیادہ بڑھ گیا ہو ان کا علاج ان کے گھروں پر ہی کیا جاتا ہے۔ اور نرس اکثر اس کے گھر جاتی رہتی ہو۔ کبھی کبھی بڑا ڈاکٹر بھی جاکر معائنہ کرتا ہے۔ مریض کا کوئی رشتہ دار شفاخانہ سے دوا لینے آتا ہو۔ مجھے افسوس کے ساتھ یہ بات ظاہر کرنی پڑتی ہے کہ زیادہ خطرناک اور خراب حالت کے مریضوں کے لئے علیحدہ پلنگوں کا کوئی انتظام نہیں ہے۔ قاہرہ کی تین ڈسپنسریوں میں ۱۷۰۵ مریضوں کی رپورٹ ہوئی تو ان میں سے صرف ۵۰۱ مریض صحت گاہ فواد، حلوان میں بھیجے جاسکے ۱۲۵۶ مریض زیادہ خطرناک نکلے اور انہیں گھروں پر علاج کرانے پر اکتفا کرنا پڑا۔

ان شفاخانوں میں کام تقریباً ان ہی اصول پر کیا جاتا ہو جو یورپ میں مروج ہیں۔ مگر یورپ کے مقابلہ میں یہاں کام کی راہ میں بہت سی رکاوٹیں بھی ہیں۔ دق کے مریض عموماً مفلس یا متوسط درجہ کے لوگ ہوتے ہیں عموماً نوجوان طبقہ اس کا زیادہ شکار رہتا ہے۔ ۱۸ فی صدی مریض ۱۵ اور ۳۰ سال کی عمروں کے درمیان ہوتے ہیں۔ اور اکثر و بیشتر یہی ہوتا ہو کہ مریضان دق اپنے خاندان کے تنہا کفیل ہوتے ہیں۔ ان کے بیمار ہو جانے سے سارے

گھرانہ کو افلاس و تنگ دستی سے دوچار ہونا پڑتا ہے، ان برباد گھرانوں کی مدد کے لئے بہت کوشش کی گئی مگر چونکہ منظم خیراتی نظام کا ملک میں فقدان ہو۔ اس لئے کوئی خاص کامیابی اس معاملہ حاصل نہیں ہوسکی۔ خیراتی اور امدادی کاموں کا مرکز اکثر یادگاری اداروں کی صورت میں ہو۔ مثلاً مسجدیں، گرجا اور سکول وغیرہ۔ بہت کم لوگوں کو اس بات کا علم ہے کہ سینکڑوں لوگ افلاس، تنگ دستی اور دق کے دوزخ میں جل رہے ہیں اور بیسیوں گھرانوں کو فوری امداد کی سخت ضرورت ہے۔ مگر لوگوں کی فطرت میں یہ بات داخل ہوگئی ہے کہ وہ نام و نمود کے طالب ہیں اور اپنی خیرات کے مظاہر سب کی نظروں کے سامنے رکھنا زیادہ پسند کرتے ہیں۔

کام میں دشواریاں اس سبب سے بھی پیدا ہوتی ہیں کہ اس ملک میں رہائش اور بود و باش کے طریقے نہایت خراب ہیں۔ تنگ و تاریک گلیوں میں افلاس و تنگ دستی کے ہاتھوں نڈھال گھرانے جیسی پُر آشوب زندگی بسر کرتے ہیں۔ اُسے دیکھ کر انسان کے رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں۔ دق کی گھر لو دیکھ بھال کرنے والے ڈاکٹروں کو بڑی مشکل اس میں پیش آتی ہے کہ دق کے مریض کو گھر کے دوسرے لوگوں سے کیوں کر علیحدہ رکھا جائے اس بات کا اندازہ لگایا گیا تھا کہ قاہرہ میں ۶۰ فی صدی مریضان دق ایسے مکانوں میں رہتے ہیں جن میں صرف ایک ہی کمرہ ہو۔ ایک کمرہ میں تین تین آدمی رہتے ہیں اور ان میں سے ایک دق کا مریض ہے اور کمرہ کی حالت بہت ناقابلِ اطمینان ہے۔ یہ حالت صرف قاہرہ ہی میں نہیں بلکہ تمام ملک میں ہے شفاخانوں میں آنے والے مریضوں کو اس کا علم نہیں ہوتا کہ کیا کھایا جائے اور کس طرح کھایا جائے۔ اگرچہ بعض اوقات وہ بہت قیمتی غذائیں استعمال کرتے ہیں مگر بے سود۔ ضرورت تو قوت بخش اور معیّن غذاؤں کی ہے جس کا انہیں علم نہیں ہوتا۔ شفاخانے اپنے اثر سے کام لے کر مریضوں کو صحت بخش غذا استعمال کرنے اور انہیں تندرست آدمیوں سے علیحدہ رہنے کی ہدایت کرتے رہتے ہیں۔ اس بات کی کوشش کی جاتی ہو کہ مریض علیحدہ کمرہ میں علیحدہ بستر ہی پر رہے اور اس کی بھی ترغیب دی جاتی ہے کہ وہ اُگالدان کے سوا اور کسی جگہ نہ تھوکے۔ مریضوں کو یہ بھی بتایا جاتا ہے کہ کیا کھائیں اور ان کے پاس جو تھوڑی بہت رقم باقی ہے اسے وہ کس طرح عمدگی کے ساتھ صرف کریں۔ یہ امر موجب طمانیت ہو کہ جہاں جہاں ممکن ہوسکا ہے اس قسم کی ہدایات پر پوری طرح عمل کیا گیا ہے اور لوگ اس کی بہتری کو سمجھ گئے ہیں۔ میڈیکل آفیسر عموماً دورہ کرتا ہوا ہر مریض کے گھر پہونچتا ہے اور یہ دیکھتا ہو کہ ہدایات پر کس طرح عمل ہو رہا ہو اور جدید ہدایات کی کہاں کہاں ضرورت ہو۔ ضروری دوائیں تجویز کرتا ہے مریض کا کوئی رشتہ دار شفاخانہ سے جاکر یہ دوائیں لے آتا ہو۔ اور مریض کو مکمل آرام کرنے اور بستر پر لیٹے رہنے کی ہدایت کی جاتی ہو۔ اس طرح شفاخانہ ایک مبلغ صحت کی طرح کام کرتا ہے، مریضوں کو سمجھانے اور سکھانے کے کام میں دن رات مصروف رہتا ہے۔ اس سال (مارچ ۱۹۵۰ء) میں دق سروس کے ڈاکٹروں نے مل کر ایک "سوسائٹی برائے انسداد تپ دق" قائم کی ہو جس کا مقصد سائنٹیفک اور معاشرتی کام کو ترقی دینا ہو۔ مجھے یہ ظاہر کرتے میں مسرت محسوس ہوتی ہے کہ وزیر صحت عامہ نے ازراہ کرم اس سوسائٹی کی نگرانی قبول فرمائی ہے اور اس کے فنڈ کے لئے ۵۰ پونڈ انگریزی کی رقم بھی عطا فرمائی ہے۔

ایک اور جماعت قائم ہوئی ہے جس کا نام "انجمن برائے ترقی صحت نسواں" ہے۔ اس جماعت نے غریب و تنگ دست مدقوق عورتوں کو غذا اور کپڑا تقسیم کرنے کی ذمہ داری اپنے سر لی ہے۔

اس جماعت نے اب تک اسّی گھرانوں کی خاطر خواہ مدد کی ہے۔ اس سلسلہ میں ڈسپنسری کے ڈاکٹر ان کی مدد کرتے ہیں اور بتاتے ہیں کہ کس کس مریض کی حالت خاص طور پر قابل امداد ہے ڈاکٹروں کی مدد سے اور شفاخانوں کی موٹروں کے ذریعہ سے جگہ جگہ مناسب امدادیں بہم پہونچائی جاتی ہیں۔

یہ بات بالکل ظاہر ہے کہ ان شفاخانوں کے ذریعہ سے جو کام ہو رہا ہے وہ بہت اہم ہو۔ انسداد مرض کی مہم میں ان شفاخانوں کی ان تھک کوششیں ہمت افزائی کے قابل ہیں۔ دق کے علاوہ صحت عامہ کے دوسرے امور میں بھی ان شفاخانوں کا کام قابل قدر ہے۔ اب مصر کی "دق سروس" کا منشا یہ ہوچکا ہے کہ تقریباً تمام ملک میں انسدادی مراکز کھولے جائیں۔ اور یہ بھی تجویز ہے کہ شفاخانوں اور گھروں پر جاکر مریضوں کی دیکھ بھال کرنے کے لئے جو ڈاکٹر مقرر کئے جاتے ہیں، انکی ٹریننگ کے لئے ایک علیحدہ اسکول کھولا جائے جس میں انہیں طب جدید اور تیمارداری کے جدید اُصول عملاً بتائے جائیں۔ اُمید ہے کہ تربیت یافتہ ڈاکٹر اور لائق نرسیں اس طریقہ پر بآسانی حاصل ہوسکیں گی، جو گھروں پر پہونچنے اور ضروری ہدایات دینے کے کام میں خاص طور پر ممد ثابت ہوں گی۔

ادارے

"وزارت صحت عامہ مصر" کا منشا یہ ہے کہ تمام ملک میں "صحت گاہی شفاخانے" کا رواج عام کیا جائے ابھی تک تو صرف حلوان کے مقام پر ایک صحت گاہ بنی ہوئی ہے جس میں تقریباً چار سو مریضوں کے لئے گنجائش ہے ابتدا میں تو یہ صرف ایک شفاخانہ تھا

جہاں مرض دق کے ہر درجہ کے مریض داخل کرلئے جاتے تھے۔ مگر اب صرف ان مریضوں کو داخل کیا جاتا ہے جنہیں اعلیٰ افسران صحت، صحت گاہ کا مریض قرار دیتے ہیں۔ دوسرے مریضوں کو صحت گاہ میں داخل نہیں کیا جاتا۔ ایک علیحدہ خاص بلاک میں ایسے مریضوں کو لٹایا جاتا ہے جو چل پھر نہیں سکتے۔ مگر ورزش اور تیمارداری کے ذریعہ سے جنہیں بالآخر اس قابل بنا دیا جاتا ہے کہ وہ کچھ مدت کی تربیت اور توجہ کے بعد اچھے ہو جائیں اور صحت گاہ سے انہیں رخصت دی جاسکے۔

اس قسم کے علاجوں سے مریضوں کو جو فائدے پہونچتے ہیں اس کے ظاہر کرنے کی تو چنداں ضرورت نہیں۔ مگر علاج کے بعد کی توجہ اور احتیاط کرنے کی صورتیں اس ملک میں مفقود ہیں۔ شفاخانوں میں صحت گاہ سے رخصت کئے ہوئے مریض آتے ہیں جن کی دیکھ بھال شفاخانہ کے افسروں کی نگرانی میں رہتی ہے۔ لیکن جب مالی معاملات پیچیدگی پیدا کردیتے ہیں تو پھر اس کا کوئی حل نہیں ہوتا۔ ایسی انجمنیں اور جماعتیں نہیں ہیں کہ نادار مریضوں کی ان کے علاج کے بعد مدد کرسکیں اور جب وہ ہسپتال سے رخصت ہو جائیں تو ان کے لئے مناسب روزگار مہیا کرسکیں۔

نتیجہ اس کا یہ ہوتا ہے کہ مریض صحت گاہ سے نکل کر اپنے تنگ و تاریک گھر میں افلاس و پریشان حالی کی زندگی گذارنے کے لئے پھر چلا جاتا ہے اور جو روزگار بھی اسے مل جاتا ہے اُسے غنیمت جان کر کام شروع کردیتا ہے خواہ وہ اس کی صحت و تندرستی کے لئے کتنا ہی مضر کیوں نہ ہو صحت گاہ سے نکل کر مریض کے پھر بیمار پڑنے اور علاج کی طرف رجوع کرنے میں عموماً سال بھر کی مدت لگ جاتی ہے۔ اس دوران میں مریض پر کیا گذری یا مرض کی کیا صورت حال رہی اس کا اندازہ کرنے کی کوئی سبیل موجود نہیں ہے۔ اس لئے کام میں سخت رکاوٹ پیدا ہوتی ہے۔ اسکے علاوہ یہ بھی ایک بڑی خرابی ہے کہ صحت گاہ میں جو مریض داخل ہوتے ہیں وہ بڑے بے چین اور بے صبر ہوتے ہیں۔ چاہتے ہیں کہ انہیں جلد چھٹی مل جائے اور برابر اس کے لئے تقاضا کرتے رہتے ہیں جس کی وجہ سے صحت گاہ میں کام آسانی اور اطمینان کے ساتھ نہیں ہوسکتا۔ اس جلد بازی کا سبب عموماً یہ ہوتا ہے کہ مریض اپنے پیچھے چھوڑے ہوئے خاندان کی طرف سے مطمئن نہیں ہوتا۔ اس کے بعد خاندان کی مالی امداد کرنے والا عموماً کوئی نہیں ہوتا۔ مالی تفکرات اسے ہر وقت ستاتے رہتے ہیں صحت گاہ ایک مہنگی جگہ ہوتی ہے، اسکے اخراجات سنبھالنا تو کہاں، رخصت ہونے کے بعد کے وقفہ میں مریض کو اپنی نگہداشت کا پورا سامان بھی میسر نہیں آسکتا۔ اس لئے اس کی حالت پھر خراب ہو جاتی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ ایسے مہنگے ادارے مصر جیسے غریب و نادار ملک کے لئے کچھ بہت زیادہ کارآمد اور ممد ثابت نہیں ہوسکتے۔ حکومت مصر نے یہ صحت گاہ اور دوسرے صحت درست کرنے کے ادارے بڑی رقم خرچ کرکے قائم کئے ہیں۔ اور وہاں زندگی کی ایسی آسائشیں مہیا کی جاتی ہیں کہ جب مریض وہاں ایک مدت تک رہنے کے بعد اپنے تنگ و تاریک گھروں میں افلاس کی زندگی بسر کرنے کے لئے پہونچتا ہے تو اسے زندگی وبال معلوم ہوتی ہے اور سخت اضطراب اور بے چینی سی محسوس کرتا ہے۔ پس ایسی حالت میں، کہ دق میں مبتلا مریض عموماً غریب یا متوسط طبقہ کے لوگ ہوتے ہیں اور صحت گاہ سے نکلنے کے بعد افلاس کے چنگل میں پھر جا پھنستے ہیں، ان کے لئے یہ ادارے کوئی کارآمد چیز ثابت نہیں ہوسکتے، اور ہماری اسکیم ایسی صحت گاہوں کا قیام کچھ بہت زیادہ قابل لحاظ اور قابل قدر چیز نہیں ہے۔ لیکن انسداد دق کی جدید تدبیر کے مطابق عباسیہ کے مقام پر وزارت صحت مصر ایک اعلیٰ درجہ کی صحت گاہ قائم کرنے کی تجویز منظور کرچکی ہے جس میں جدید ترین آلات اور آسائشیں مہیا کی جائیں گی۔ تعمیر اور سامان وغیرہ پر ایک لاکھ بیس ہزار پونڈ صرف ہوں گے۔ دو اور صحت گاہوں کے لئے جگہیں حاصل کی جارہی ہیں۔ ان میں سے ایک دوآبہ نیل کے وسط میں ہوگی اور دوسری بالائے مصر میں اسوئیت مقام پر۔ میں نے بارہا خود اپنے آپ سے اور دیگر کارکنانِ محکمہ سے یہ سوال کیا تھا کہ مصر جیسی مالی حالت کے ملک کے لئے موجودہ مہنگے اور خرچیلے صحت گاہوں کی زیادہ ضرورت ہے یا یہ مناسب ہے کہ شفاخانوں کی تعداد بڑھادی جائے اور ہر شفاخانہ بیس بستروں کا انتظام رکھے اور ہر شفاخانہ میں ایک علیحدہ سایہ دار عمارت دق کے مریضوں کے لئے مخصوص ہو ایسی صورت میں دق کے مریضوں کے گھر پر رہنے اور تندرستوں میں بیماری پھیلانے کا خدشہ بھی کم ہو

بہرحال صوبوں کی کونسلوں نے کچھ رقمیں شفاخانوں کی توسیع کے لئے علیحدہ کی ہیں جس سے اصل مقصد میں کچھ کامیابی نظر آرہی ہے کئی شفاخانے اس قسم کے بن چکے ہیں جن میں زیادہ خراب حالت کے مریضوں کے لئے بیس پلنگ علیحدہ عمارتوں میں مخصوص کردئے گئے ہیں، ابتدائی درجہ کے مریضوں کے لئے علیحدہ جگہیں بنائی گئی ہیں، جہاں اُن کی مناسب غور و پرداخت کی جاتی ہے۔ ان کے قریب یا بخار کے ہسپتالوں میں بے حد خراب مریضوں کے لئے جگہیں نکالی جائیں گی۔ دو سو پونڈ کی رقم ان مریضوں کے خاندانوں کے لئے رکھی گئی ہے جو اپنے کماؤ کے چلے جانے کے بعد بالکل بے دست و پا رہ جاتے تھے۔ اس تمام اسکیم پر کئی صوبوں میں عمل درآمد شروع کردیا گیا ہے۔

انسداد تپ دق کی سکیم میں تیسرا عنصر ایسے شفاخانوں کا قیام ہے جہاں آخری درجوں کے مریض رکھے جاسکیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ مصر جیسے

ملک کے لئے اس قسم کے شفاخانے بہت مفید ثابت ہونگے ۔ کیونکہ بہت ہی کم تعداد میں لوگ اس مرض کی ابتدائی حالت پر توجہ کرتے ہیں ۔ اور بڑھے ہوئے مرض کے مریض اپنے خاندان والوں کے لئے ازحد خطرناک ہو جاتے ہیں ۔ اس لئے ایسے مریضوں کا علیحدہ ہسپتالوں میں خاص نگرا' کے ماتحت بھیج دیا جانا ہی ضروری ہوتا ہے ۔ اس قسم کے شفاخانوں کے ذریعہ سے مریض کو آرام اور سکھ کے ساتھ اچھے علاج اور مناسب طبی غور و پرداخت کی نعمت حاصل ہوسکتی ہے اور وہ زندگی کے بقیہ ایام آرام و طمانیت کے ساتھ گذار سکتا ہے اور گھر کے لوگ بھی ذرا آرام اور اطمینان کا سانس لے سکیں ۔ یہ ٹھیک ہے کہ اس قسم کے مخصوص ہسپتال کا قیام بہت رقم کا طلب گار ہے ۔ لیکن ایسا نہ کیا جا سکے تو ہر بخار کے شفاخانے میں علیحدہ بلاک اس غرض کے لئے مخصوص کیا جا سکتا ہے ۔

دیہاتی نوآبادیاں

اس قسم کا ادارہ پہلے پہل قائم کرنے کا فخر سر داریر جونز کو حاصل ہے ۔ انگلستان میں اس وقت دو ادارے اپنی نشو ونما کے اعلیٰ مدارج طے کر کے مفید ترین کام انجام دے رہے ہیں ۔ ان میں سے ایک " پیپ ورتھ " میں اور دوسرا " پریسٹن ہا" میں ہے ۔ میرا پختہ یقین ہے کہ مصر میں اس طرح کی صحت گاہی نوآبادی بہت مفید و کارآمد ثابت ہوگی ۔ یورپ میں بھی اس قسم کے اداروں کو مالی مشکلات سے دو چار ہونا پڑتا ہے ۔ لیکن حکومت کی بروقت مالی امداد ان کی کفیل ہو جاتی ہے ۔ دوسری بات جو یہاں اس قسم کے ادارہ کے قیام کی محرک ہو وہ یہ ہے کہ مصر کے لوگ فطرتاً گھر پسند واقع ہوئے ہیں ۔ انہیں اگر ایسی فضا میں رکھا جائے جہاں علاج کے ساتھ گھریلو زندگی کا لطف بھی حاصل ہو تو وہ اپنے آپ زیادہ سہولت میں محسوس کریں گے ۔ اور اگر وہاں کسب معاش کے لئے کوئی مناسب بندوبست بھی ہو جائے ، جیسے کسی ورکشاپ وغیرہ کا قیام ، تو ایسے آ کے لئے یہ صورت حال بہت ہی خوب ہوگی ۔ میرا خیال ہے کہ اس نوع کی اسکیم کا مصر میں رواج پانا ازبس ضروری ہے

جراحی دق

ہڈیوں اور دوسرے اعضا کی دق کی نشان دہی اب تک مصر کے شفاخانوں میں ضروری نہیں سمجھی گئی ہے ، یا اس کا رواج نہیں ہوا ہے ۔ بہرحال اس کے بارے میں اعداد و شمار مہیا نہیں ہیں ۔ یہ ایک سخت غلطی ہے ۔ اس غلطی کی وجہ سے یہ ہی معلوم نہ ہوسکا کہ جراحی کی دق کس قدر پھیلی ہوئی ہے ۔ اور اسکی روک تھام کی کہاں تک ضرورت ہے ۔ بہت کم شفاخانوں میں جراحی کی دق کا علاج کیا جاتا ہے اور اس کی نشان دہی نہیں کی جاتی اس لئے یہ نہیں معلوم ہوسکتا کہ یہ دق کیوں کر لگی ۔ مریض نے اُسے کس طرح حاصل کیا ۔ کسی انسان سے دق کے جراثیم کی لگی یا کسی مویشی سے ؟

مصر کے لوگ اکثر پینے سے پہلے دودھ کو خوب جوش دے لیتے ہیں ۔ پھر سمجھ میں نہیں آتا کہ کس طرح جراثیم منتقل ہوتے ہیں ۔ وزارت زراعت کی کام کرنے والے حیوانوں کے ڈاکٹر اور وزارت صحت عامہ کے مابین کوئی ربط و تعلق دق کے علاج اور اس کی تحقیق کے باب میں نہیں پایا جاتا ۔ حیوانا کے ڈاکٹروں سے ہمیں اس بات کا ضرور پتہ ملتا ہے کہ گائے اور بھینسوں میں دق بکثرت ہو ۔ یہ بات بہت اہم ہے اور اس بات کی سخت ضرورت ہے کہ حیوانات کے ڈاکٹر اور صحت عامہ کے کارکنان دونوں مل کر اس بات پر غور کریں کہ دودھ دینے والے جانوروں میں دق کی رفتار کیا ہے اور وہ انسانوں تک کس کس طرح پھیلا سکتے ہیں ، اور مصریوں میں دق کا مرض حیوانات کی وجہ سے کہاں تک پھیلا ہے اور اس کے انسداد کی تدابیر کیا ہیں ۔

عمومی تنقیح

انگلستان میں میڈیکل افسر آف ہیلتھ اور دق کے افسر کے مابین ایک قریبی رابطہ رہتا ہے ۔ اکثر تو یہ ہوتا ہے کہ میڈیکل آفیسر دق افسر بھی ہوتا ہے یا دق افسر اس کے ماتحت کام کرتا ہے ۔ بہرحال صحت و تندرستی اور صفائی ستھرائی کے معاملات اور دق کا خیال بالکل ساتھ ساتھ رہتے ہیں اور ایک دوسرے کے ساتھ مل کر کام کرنے کے باعث انسداد دق میں آسانی حاصل ہو جاتی ہے ۔

افسوس ہے کہ ہماری جو نئی سکیم ابھی بنی ہے ۔ اسکی رو سے دونوں افسروں کے مابین کوئی رابطہ نہیں ہے ۔ صرف پھیپھڑے کی دق کے ! میں البتہ اس بات کو ضروری قرار دیا گیا ہے کہ نشان دہی فوراً کی جائے اور اس اطلاع میڈیکل آفیسر آف ہیلتھ کو دی جائے جو دق افسر سے یہ ہدایات موصول ہوتے ہی اس کا انتظام کرے گا کہ گھر کو دھلوا کر اور مریض کے بستر کو صاف کرائے گا ۔ یہ جراثیم کشی اور خانہ صفائی وغیرہ کا معاملہ لوگوں میں عدد درجہ غیر مقبول ہے اور ڈسپنسری کے کاموں میں سخت حرج اس وجہ سے پیدا ہوتا ہے ۔ بات در اصل یہ ہے کہ لوگ ادارے کے عملہ کی غیر متوقع ہنگامہ آرائی سے خائف ہیں ۔ اور پھر اس میں جانے اور علاج معالجہ کرانے سے کتراتے ہیں ۔ اس لئے ہم یہ بات تجویز کرتے ہیں کہ دواؤں وغیرہ سے گھر اور بستر وغیرہ کا دھونا دھلانا صرف ایسی حالت میں کیا جائے جب کبھی گھر میں دق کا کوئی مریض چل بسے یا اسے گھر سے علیحدہ کر کے کسی اور جگہ لے جایا جائے یا خود گھر کے لوگ اس امر کی خواہش ظاہر کریں کہ ان کے گھر کو جراثیم کش دواؤں سے پاک و صاف کر دیا جائے ۔ نئے جاری شدہ شعبۂ دق کا یہ فرض ہوگا کہ افسران صحت عامہ کو

کے کاموں سے زیادہ سے زیادہ آشنا کریں۔ اور ان کے قریب لائیں۔ افسوس یہ ہے کہ میڈیکل آفیسر آف ہیلتھ کے کاموں کا دائرہ مختصر ہے اور اس کو اختیارات بھی زیادہ نہیں ہیں۔ مثلاً گھر بنانے اور گھروں میں صحت بخش طریقوں پہ رہنے کے لئے قوانین نہیں ہیں۔ لوگ جس طرح چاہیں غیر صحت بخش طریقہ پر رہ سکتے ہیں۔ اور اس سے دق پھیلنے میں مدد ملتی ہے اور تدارک کرنے میں کوئی آسانی حاصل نہیں ہوتی۔ اسی لئے مصر میں دق کا مسئلہ ایک پیچیدہ مسئلہ بن گیا ہے لہٰذا اس بات کی سخت ضرورت ہے کہ گھروں کو بنانے اور گھروں میں زندگی بسر کرنے کے معاملات پر صحت عامہ کے اصولوں کو سامنے رکھ کر نہایت سنجیدگی سے غور کیا جائے۔

سکول میڈیکل سروس

میں اس موقع پر یہ مناسب سمجھتا ہوں کہ حکام اعلیٰ کے سامنے یہ گذارش پیش کروں کہ وزارت صحت عامہ کے ماتحت جس قدر طبی شعبے کام کر رہے ہیں ان سب کو ایک خاص رابطہ میں متحد کیا جائے۔ سکولوں میں کام کے نیچے دبے ہوئے سخت مصروف ڈاکٹروں اور وزارت صحت عامہ کے دیگر مخصوص شعبوں اور ان کے افسروں کے مابین کوئی راہ و رسم اور تعلق نہیں ہے ابھی سال ہوئے ہو کہ ہمیں اسکول کے لڑکوں کا طبی معائنہ کرانے کے لئے جو انتظامات کرنے پڑے اس کے لئے کئی مہینے بلکہ کئی سال لگ گئے تھے۔ اب دق میں مبتلا اسکول کے لڑکوں کا پورا حال معلوم کرنے اور اسباب مرض کا کھوج لگانے میں ہمیں سخت جد و جہد کرنی پڑیگی۔

سکول کے لڑکوں کا ترتیب وار ایک خاص طریقہ سے طبی معائنہ کیا جائے اور اسکول کے میڈیکل افسران اور دق کے افسران کے مابین ایک خاص ربط و سلسلہ پیدا کیا جائے تاکہ دونوں مل کر اسکولوں میں دق کی روک تھام کر سکیں۔

میری یہ بھی رائے ہے کہ اسکولوں میں پڑھانے والے اُستادوں بالخصوص چھوٹے بچوں کے استادوں کا معائنہ کیا جائے اور ہرگز ہرگز کسی ایسے شخص کو جسے دق ہو چکی ہو، اسکول میں داخل ہونے کی اجازت نہ دی جائے۔ اور جب کبھی یہ معلوم ہو کہ کوئی اُستاد دق میں مبتلا ہو گیا ہے اُسے فوراً اسکول سے علیٰحدہ کر دیا جائے۔ میں نے جب سکولوں کا اس نظر سے معائنہ کیا تو میں نے بعض ایسے اُستاد دیکھے جو صریحاً دق میں مبتلا تھے نہ معلوم کتنے معصوم بچوں تک وہ اپنے جراثیم منتقل کر چکے ہوں گے۔ اس لئے اس امر کی جانب فوری توجہ مبذول کرنے کی سخت ضرورت ہے۔

اب وہ وقت آ چکا ہے کہ وزارت تعلیم کھُلی ہوا کے مدرسے جاری کرے صوبوں میں عموماً پرائیویٹ مکانوں کو کرایہ پر لے کر ان میں سینکڑوں کی تعداد میں سکول کے بچے بھر دیئے جاتے ہیں اور اسی عمارت کو ہم "سکول" کہتے ہیں۔ بالائی مصر کے ایک شہر میں بارہ سال سے کم عمر کے زیر تعلیم بچوں میں میں نے ۶۰ فی صدی جراثیم دق کی موجودگی کا پتہ چلایا ہے۔ کوئی وجہ نہیں سمجھ میں آتی کہ بچوں کو کھلی ہوا اور کھلے ہوئے میدانوں میں بٹھا کر کیوں نہ تعلیم دی جائے اور ایسے تنگ مکانوں میں اس قدر تعداد کیوں ٹھونسی جائے جب کہ مصر جیسے اچھی آب و ہوا والے ملک میں جگہ کی کمی نہیں ہے اور نہایت آسانی کے ساتھ کھلی ہوا میں مدرسے اور تعلیم و تدریس کا کام کیا جا سکتا ہے۔

کھانے پینے کی چیزیں بیچنے والے

دق کے مریضوں کے لئے اور تندرستوں کے لئے بھی یہ بات بڑی خطرناک صورت اختیار کر سکتی ہے کہ انہیں کھانے پینے کی چیزیں مدقوق لوگ بہم پہونچائیں، یا وہ دق زدہ لوگوں سے سودا خریدیں۔ یہ تعلقات مرض کو یقینی طور پر پھیلا سکتے ہیں۔ مجھے مسرت ہے کہ حال ہی میں جو "شعبہ نگرانی خوراک" قائم کیا گیا ہے وہ اس قسم کی بہت سی مشکلات کو دور کر دے گا۔ انسداد دق کے تمام امور اور مختلف شعبوں کو دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ صحت عامہ کے ہر شعبہ کے سامنے ایک اہم کام ہے۔ وزارت صحت کے تمام شعبوں کے باہمی تعاون اور ربط و تعلق کے بغیر ہمارا کوئی شعبہ بھی اپنا کام آسانی اور خوبی کے ساتھ انجام نہیں دے سکتا۔ بالخصوص ہمارے منتظمین اعلیٰ کے باہمی تعاون اور ہمدردانہ نقطۂ نظر کے بغیر دق جیسے مرض کا انسداد ممکن نہیں۔

خاتمۂ کلام

اس گفتگو کو ختم کرنے سے پہلے میں چند نکات پر زور دیئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ ان نکات پر عمل کئے بغیر مصر میں دق کے انسداد کی تدابیر سے کوئی خاطر خواہ نتیجہ حاصل نہیں کیا جا سکتا۔

(۱) دنیا کے دوسرے مہذب ممالک کی طرح مصر میں بھی تمدن کی رفتار کے ساتھ ساتھ دق کا مرض ترقی پر ہے۔ راقم نے دق کے مریضوں کی دیکھ بھال کی ہے اور اس ملک میں اس مرض کی وسعت کا جائزہ لیا ہے اور چھ شفاخانوں سے جو اعداد و شمار ملے ہیں ان سے ۲۰۰۱ مریضان دق کا اس وقت تک پتہ چلا ہے یہ اعداد صرف ایک سال کے ہیں۔ دیگر اعداد و شمار بھروسہ کے قابل نہیں تھے۔ اور نہ ان کو نوٹ کیا جا سکا۔

(۲) میری تجویز ہے کہ دق کے مرض کی تحقیق و علاج کا مضمون طبی تعلیم کے نصاب میں داخل و شامل کیا جائے کم از کم یہ تو ضرور ہو کہ دق کی پکڑ

کا عہدہ جلد سے جلد قائم کیا جائے۔ اگر ایسا ہوا تو مطب کرنے والے ڈاکٹروں اور دق کے افسروں کے درمیان بہتر روابط قائم کئے جا سکیں گے اور دونوں مل کر زیادہ مفید کام کر سکیں گے۔

(۳) شفاخانوں کی تعداد میں اضافہ کیا جائے۔ یہ شفاخانے صحت کے پروپگنڈے کے مراکز کے طور پر کام کرتے ہیں اور ان کے ذریعہ سے اس بات کا بھی علم ہوتا رہتا ہے کہ کس مریض میں کون کون سے جراثیم مرض کارگزاریوں میں مصروف ہیں۔ اور اگر دق کی ابتدائی حالت کا پتہ چل جائے تو اس کے تدارک کے لئے فوراً کوشش کی جاتی ہے جس سے جراثیم کی چھوت تندرستوں تک پہونچنے نہیں پاتی۔ یا اس کا امکان کم ہو جاتا ہے۔ کیونکہ مریضوں کو شفاخانہ کے کارکن احتیاطی تدابیر سے آگاہ کرتے رہتے ہیں۔

(۴) ہر ڈسپنسری سے ملحق، بالخصوص بڑے شہروں میں نہایت کفایت کے ساتھ، دق کا ایک ایک وارڈ قائم کیا جائے۔ زیادہ خراب حالت کے مریضوں کے لئے ایک علیحدہ بلاک کی از حد ضرورت ہے۔ اس کی اہمیت اور کارگذاری سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ چار بڑی بڑی صحت گاہیں اس ملک کے لئے بالکل کافی ہیں۔ تعمیر اور خرچ وغیرہ کے سلسلہ میں کفایت شعاری کو نظر سے اوجھل نہ کیا جائے۔

(۵) انگلستان کے پیپ ورتھ نوآبادی کی طرح مصر کے دیہات میں نوآبادیاں قائم کر کے مریضانِ دق کی رہائش کا بندوبست اگر یہاں بھی کیا جائے تو مفید نتائج برآمد ہونے کی امید ہے۔ اس ملک کی معاشرتی اور اقتصادی صورت حال اس قسم کی سکیم کے لئے بالکل موزوں ہے۔

(۶) دق کی سروس کے کارکنوں کو صوبوں کے افسرانِ صحت کے ساتھ کام کرنے کے مواقع بہم پہونچانے چاہئیں۔ حیوانات کے ڈاکٹروں اور سکول کے طبی افسروں کے درمیان بھی زیادہ قریبی اور باہمی تعلق اور تبادلۂ خیال و عمل کی ضرورت ہے۔ بچوں کا اکثر و بیشتر طبی معائنہ ضرور ہونا چاہیئے اور معلوم کرنا چاہیئے کہ ان کے جسموں میں دق کے جراثیم کہیں چھپے چھپائے تو موجود نہیں ہیں۔

(۷) مکانات کی تعمیر اور صحت عامہ کے جدید اصولوں اور ہاؤسنگ کے مسائل پر کافی غور کر کے اس ملک میں بھی ایسے ہی قوانین جاری کئے جائیں جیسے دیگر ممالک میں اس وقت رائج ہیں۔

(۸) طبی بیمہ کی صورتیں بغور مطالعہ کی جائیں اور پھر انہیں اس ملک میں بھی رواج دیا جائے۔

(۹) خیرات اور قومی چندہ کو ایک نظم و ضابطہ میں لایا جائے تاکہ ایک معقول طریقہ پر روپیہ جمع کر کے دق کے مریضوں اور ان کے متعلقین کو اگر ضرورت ہو تو مالی امداد بہم پہنچائی جا سکے۔

ہندوستان میں جنون کے مرض کی زیادتی

ہندوستان کے تمام دماغی اسپتالوں میں اس وقت جنون کے مریضوں کی کثرت اور جگہ کی کمی ہے اس وجہ سے مریضوں کو تکلیف ہوتی ہے، اور اسپتالوں کے انتظام میں بھی مشکلات پیش آتی ہیں۔ ملک میں شہریت کے احساس اور تعلیم کے اضافہ کے ساتھ ساتھ ضرورت ہے کہ ان مریضوں کی دیکھ بھال بہتر طریقہ پر ہو اور مفلس و نادار مریضوں کے علاج کا صرفہ حکومت برداشت کرے۔

اس وقت برطانوی ہندوستان میں صرف ۱۷ دماغی اسپتال ہیں۔ ان میں سے تین صوبہ مدراس میں ہیں، اور پانچ صوبہ بمبئی میں اور تین صوبہ جات متحدہ میں دو بہار میں اور ایک ایک پنجاب، صوبہ متوسط، آسام اور سندھ میں۔ بنگال کے مریضوں کا علاج بہار کے اسپتالوں میں ہوتا ہے۔ اڑیسہ اور صوبہ سرحد میں کوئی دماغی اسپتال نہیں ہے۔ ریاستوں میں صرف میسور میں ایک اسپتال ہے اور حیدرآباد کے سنٹرل جیل میں ایک شعبہ دماغی مریضوں کے علاج کے لئے موجود ہے لیکن ۔۔۔ میں بڑے پیمانہ پر ایک دماغی اسپتال کے قیام کی سکیم منظور ہو چکی ہے اور تعمیر کا کام شروع ہونیوالا ہے۔ مگر ان سب اسپتالوں میں مریضوں کی کثرت اور جگہ کی قلت ہے اور اس سلسلے میں پچھلے چند سالوں میں صرف یہ ترقی ہوئی ہے کہ بمبئی، بنگال اور صوبہ جات متحدہ کے ڈاکٹری تعلیم دینے والے اداروں میں دماغی مریضوں کے لئے کلینک قائم کرنیکا انتظام ہوا ہے۔ ضرورت ہے کہ دوسرے صوبوں کے بڑے شفاخانوں میں توسیع کی جائے۔ یوپی کے ایک شفاخانہ میں ایسے پندرہ بچوں کا قصہ کہانی سنا کر اور تصویر کشی وغیرہ کے ذریعہ سے علاج کیا گیا جو دماغی فتور میں مبتلا تھے۔ ان بچوں کو باغبانی کھیل کود میں مشغول رکھنے، تفریح کرانے اور گھریلو دستکاریوں کے کام میں لگے رہنے کا انتظام کیا گیا۔ بمبئی اور بنگال میں بھی بچوں کے لئے اس قسم کی آسانیاں موجود ہیں۔

جنون کی زیادتی کے اسباب جہاں تک معلوم ہوا ہے، زیادہ تر دماغی تھکان، اخلاقی کمزوری، کاروباری اور خانگی مشکلات، شراب نوشی، جنونی آدمیوں کے ساتھ رہنا سہنا، پہلے جنون کا عود کر آنا، اور خاندانی جنون پر مشتمل ہیں۔ بیس اور چالیس کے درمیان کی عمر کے لوگوں میں جنون کا حملہ زیادہ ہوا ہے۔

بقائے صحّت کا نسخہ

عہدِ کسریٰ کی ایک طبّی حکایت آسان اُردو نظم میں

مولانا حکیم محمد یحییٰ خاں صاحب صدر دائرہ طبّیہ کی کتاب "قانون شفا" کا ایک ورق

حاضرِ دربارِ کسریٰ تھے اطبا نام دار
ہندی، ورومی، وسوڈانی، ومصری، یعنے چار

ایک اک ان میں سے تھا علم وہنر میں باکمال
صفحۂ گیتی پہ تھے وہ آپ ہی اپنی مثال

شاہِ والاجاہ نے ایک دن کیا ان سے خطاب
ایک استفسار ہے دیجے ذرا اس کا جواب

قدرِ صحت ہے ہزاروں نعمتوں سے بھی سوا
پر رہے قائم یہ جس سے ہے کوئی ایسی دوا؟

جس کے استعمال دائم سے ہو صحت کو دوام
بے ضرر ہو، اور کھا سکتے ہوں اس کو خاص و عام

فاضلِ ہندی نے یہ سُن کر دیا شہ کو جواب
اے شہِ انجم سپاہ و خسرو گردوں جناب

کالی ہڑ، روزانہ خالی پیٹ اگر کھائے کوئی
اس کی صحت میں خلل ہرگز نہیں ہوگا کبھی

بولا یوں رومی، کہ کھانا چاہیئے حب الرشاد
گر بقائے صحت و طاقت کی خواہش ہو زیاد

عرض کی مصری نے، میری رائے ناقص میں حضور
صبح خالی پیٹ آبِ گرم پینا ہے ضرور

اپنی اپنی رائے دے کر تینوں جب چُپ ہو گئے
اہل دربار اور شہ چوتھے کا منہ تکنے لگے

عمر میں چھوٹا تھا گو، تینوں سے سوڈانی حکیم
عقل میں لیکن بڑا تھا سب سے وہ مردِ فہیم

دیر تک جب کچھ نہ بولا اور بالکل چُپ رہا
بادشاہ اس سے مخاطب ہو کے یوں کہنے لگا

تم کو بھی تو چاہیئے اب کھولنا قفلِ زباں
رائے کیا دیتے ہو تم، آخر کرو تو کچھ بیاں

عرض کی اس نے شہنشاہا خطا میری معاف
ہر ادب کے ساتھ مجھ کو دوستوں سے اختلاف

کالی ہڑ کھلانے سے، بڑھ جائے گا سودائے حضور
اسکے استعمال سے پہلے مناسب ہے شعور

اور یہ ہلیون کے دانے بھی ہیجان خیز ہیں
یعنی صفراوی عوارض کے لئے مہمیز ہیں

گرم پانی شحمِ گردہ کو گلا دے گا ضرور
اہلِ دانش ایسی تدبیروں سے ہیں دور و نفور

ان کا استعمال دائم خالی از خطرہ نہیں
اس لئے میں ان کے حق میں رائے دے سکتا نہیں

بادشہ کہنے لگا، پھر آپ ہی فرمایئے
بے ضرر اب کوئی نسخہ جلد تر بتلایئے

بولا میری رائے میں اس سے نہیں بہتر دوا
بھوک چمکے کھائے اور سیری سے دے پہلے بڑھا

جو اسے عادت بنا لے وہ ہمیشہ خوش رہے
غیر ممکن ہے کہ بیماری ستائے پھر اُسے

سب نے ہو کر یک زباں اس سے کہا صد مرحبا
سچ ہے "اک پرہیز ہی ہے سو دواؤں کی دوا"

نزلہ وبائیہ یا انفلوئنزا

گذشتہ سے پیوستہ

از جناب حکیم محمد علی صاحب، چھپرہ

تشخیص کال اور وبا کے زمانہ میں حسب دستور اس مرض کی تشخیص بہت مشکل نہیں ہوتی۔ خصوصاً اس وقت جب کہ مرض بہت شدید ہو۔ قسم تنفسی میں مریض کے بلغم کا قلم لے کر خوردبینی معائنہ کرنا تشخیص میں بہت کارآمد ثابت ہوتا ہے۔ اگر بخار کے ایک مریض میں التہاب عروق خشنہ کی ایک بہت ہی مخصوص حالت موجود ہو، اور اس کے ساتھ عصبی قوت بھی کمزور ہو اور عام تسمم الدم بھی ہو تو تشخیص بہت زیادہ یقینی ہو جاتی ہے۔ معدی اور معوی قسموں میں خصوصاً آخرالذکر میں قسم تنفسی کے مقابلہ میں تشخیص بہت زیادہ مشکل ہوتی ہے۔ ایک ایسے مریض میں جسکے پیٹ میں درد ہو اور قے کی بھی شکایت ہو تو ممکن ہے کہ التہاب زائدہ اعور (اپنڈی سائٹس) کی طرف بہت زیادہ توجہ اور غور کرنا پڑے۔ ایک شدید معوی قسم ایسی بھی ہے جس میں سیلان خون اور عظم طحال بھی ہوتا ہے۔ حاد بخار جس کے ساتھ کرب و بے چینی اور خفیف نزلہ ہوتا ہے، کے اسباب اس قدر زیادہ ہیں کہ ان کی تشخیص آسان نہیں۔

اس موقع پر یہ اشارہ ضروری ہے کہ اکثر نزلہ کی وبا کے ساتھ ساتھ بعض دوسری بیماریاں بھی پھیل جایا کرتی ہیں۔ ذات الریہ صادق بھی ہو سکتا ہے جو کرویات ذات الریہ سے پیدا ہوتا ہے خواہ یفضی ہو یا فصیصی۔ جب یہ آخرالذکر حالت وبائی ہوتی ہے تو اسے گا ہے انفلوئنزا کی قسم میں شامل نہیں کرتے یہ امر بہت زیادہ اہم ہے کہ بعض اوقات انفلوئنزا میں التہاب نخاع اور التہاب دماغ کی علامتیں بھی ایک ہی وقت میں اُٹھا کرتی ہیں۔ ایسی حالت میں اگر معالج کی توجہ صرف پہلی ہی بیماری پر مبذول رہی تو یہ ممکن ہے کہ بعض شدید عصبی آفات کو پہلی بیماری کی طرف منسوب کر دیا جائے جو حقیقتاً آخرالذکر مرض کی علامت ہے۔

حفظ ماتقدم چونکہ ہمیں انفلوئنزا کی وبا کے اسباب معلوم نہیں ہیں۔ اس لئے ہم یہ بھی نہیں جانتے کہ اسے کیوں کر روکا جا سکتا ہے۔ جب وبائیں پیدا ہو جاتی ہیں تو ہم کسی حد تک مؤثر قرنطینہ، ابتدائی تشخیص، عام اطلاع اور مریض کو ہسپتال میں رکھنے کے باقاعدہ انتظام سے انہیں قابو میں لا سکتے ہیں۔ یہ تمام تدابیر ان ظواہر کے مطابق ہونی چاہئیں جو اس مرض سے پیدا ہوتے ہیں۔ انفرادی حفظ ماتقدم کے سلسلہ میں پہلے یہ خیال کیا جاتا تھا کہ اپنے کو تندرست و توانا رکھنا اس مرض کے حملے سے محفوظ رکھتا ہے۔ لیکن جدید تجربات اس خیال کی تصدیق نہیں کرتے۔ انفلوئنزا کا حملہ توانا اور کمزور دونوں پر دیکھا گیا ہے۔ بلکہ تندرست و توانا بالغ جوان زیادہ مبتلا ہوتے ہیں۔ ممکن ہے کہ اسکی وجہ یہ ہے کہ وہ اپنی طرز معاشرت کے باعث کسی حد تک دوسرے لوگوں کی نسبت مرض کا حملہ زیادہ آسانی سے قبول کر سکتے ہیں۔ سنہ ۱۹۱۸-۱۹ء کی وبا کے زمانہ میں اموات بلحاظ عمر اور امراض بلحاظ عمر سے یہ بات صاف ظاہر ہوتی ہے کہ قبل اس کے کہ ہم مرض کے حملے سے محفوظ ہونے کی اُمید کریں، مجرب مناعت کا پیدا کرنے کا کوئی طریقہ استعمال کرنا لازم ہے۔ لیکن جب تک مرض پیدا کرنے والا سبب صحیح صحیح نہ معلوم ہو جائے حفظ ماتقدم بمشکل قابل عمل ہو سکتا ہے۔ ٹیکہ جو اس مقصد سے لگایا جاتا ہے کہ مریض عدوی ثانوی سے محفوظ ہو جائے۔ اکثر اتنا ہی مفید ہوتا ہے جتنا ابتدائی عدوی کے خلاف مناعت پیدا کرنے میں ہوتا ہو۔

علاج **(۱) عام تدابیر**:- جوں ہی علامات کی ابتدا ہو مریض کو بستر پر لٹا دیں۔ اور اس وقت تک لٹائے رکھیں جب تک کہ حرارت اعتدال پر آ کر ۴۸ گھنٹہ تک اسی نقطہ پر قائم نہ رہے، جب اسکے قلب اور پھیپھڑے کا امتحان کر لیا جائے اور اس کی عمومی حالت پر گہری نظر ڈال لی جائے اور کوئی غیر طبعی حالت نہ معلوم ہو تو اسے بستر چھوڑنے کی اجازت دی جائے۔ اگر حملۂ مرض خفیف حملے سے کسی قدر قوی ہو تو حرارت کے اعتدال پر آنے کے بعد بھی ہفتوں تک مریض کو بستر پر لیٹے رہنے دینا چاہیئے۔ تاکہ وہ بالکل محفوظ ہو جائے اور مرض دوبارہ عود نہ کرے۔ مرض کا دوبارہ حملہ پہلے حملے سے زیادہ خطرناک ہوتا ہے ۵۰ سال سے زیادہ عمر والے بھی یقیناً ان تدبیروں سے مستثنٰے نہیں ہیں۔

جہاں تک ممکن ہو مریض کے لئے سب سے بڑا کمرہ انتخاب کرنا چاہیے۔ اور دیواروں سے ذرا ہٹا کر بستر لگانا چاہیئے۔ کھڑکیاں کھول دینی چاہئیں۔ پردے علیحدہ کر دینے چاہئیں۔ کھڑکیاں دن رات کھلی رہنی چاہئیں۔ جہاں تک ممکن ہو کمرے کی حرارت کو ۶۰ درجہ فارن ہیٹ کے لگ بھگ رکھنا چاہئے اگر حرارت کے ساتھ ہوا کی آمد و رفت آزادی کے ساتھ قائم نہ رہ سکے تو حرارت کو نظر انداز کیا جا سکتا ہے۔ لیکن صاف ستھری ہوا کی آمد و رفت پر حرارت کو ترجیح نہیں دینی چاہیئے۔ اور اگر پھیپھڑے کے عوارض نہیں ہیں یا کم ہیں تو تازہ ہوا نہ آنے کی صورت میں

وہ پیدا ہونے لگتے ہیں یا زیادہ ہونے لگتے ہیں۔ تازہ اور صاف ہوا تمام مریضوں کے علاج میں بہت ہی اہم نکتہ ہے۔ بستر کے کپڑے مریض کی حرارت کے مطابق رکھے جاتے ہیں اور صرف چادریں اور کمبل استعمال کئے جاتے ہیں۔

مریض کو غذا میں صرف نیم گرم سیالات تک محدود رکھا جاتا ہے۔ تمام شدید حالتوں میں یہ غذا بار بار دینی پڑتی ہے لیکن بآسانی اور جلد ہضم ہونے والی مجوزہ غذ‌ئیں بھی استعمال کی جاتی ہیں۔ بشرطیکہ مریض کا معدہ انہیں برداشت کر سکے اور کوئی فتور اعضائے ہضم میں لاحق نہ ہو۔ بہرحال مریض کو بہت زیادہ کھانے سے منع کرنا چاہیئے ابتدائی درجہ میں جب تک مرض دیرینہ نہ ہو جائے اور عوارض نہ ہوں اس وقت تک الکحل دینے کی ضرورت نہیں ہے۔

(۲) **دوائیں** غالباً کوئی دوا ابھی تک ایسی نہیں معلوم ہوئی جو مجرب کہی جا سکے۔ اسپرین اور ڈوورس پاؤڈر حتی الامکان ابتدا میں۔ اگرین کی مقدار میں ساتھ ساتھ دئے جا سکتے ہیں۔ اور ۶ یا ۸ گھنٹے کے بعد ایک یا دو مرتبہ انہیں پھر دیا جا سکتا ہے۔ اس کے بعد پسینہ لانے والی دوا دی جا سکتی ہے۔

شدید عوارض کا علاج

(ا) شدید تسممی حالت میں جس کے ساتھ لازماً تیز بخار رہتا ہے، بہت کافی اور صاف ستھری ہوا کا انتظام کر دینا چاہیئے۔ بستر کے کپڑوں کی تعداد کے لئے مقیاس الحرارت (تھرمامیٹر) کو رہبر بنانا چاہیئے۔ نہ کہ مریض کے احساسات کو۔ نیم گرم پانی یا اسپرٹ سے اسفنج کرنا بہت مفید ہوتا ہے۔ ان مریضوں میں جن میں حرارت ایک سو ہو کر قائم رہے، ٹھنڈے پانی سے کپڑے تر کر کے جسم کو لپیٹا جا سکتا ہے۔ اور اگر ضرورت ہو تو اس عمل کو دوبارہ کیا جا سکتا ہے۔ ایسے مریضوں میں بخار کی مخصوص دواؤں سے پرہیز کرنا چاہیئے لیکن محرکات کا استعمال کیا جا سکتا ہے۔ تاکہ دوران خون کی گڑبڑ کا مقابلہ کیا جا سکے۔

(ب) پھیپھڑے کی تکلیف میں السی اور رائی کی پلٹس مفید ہوتی ہے۔ اگر بہت زیادہ امتلا ہو تو محرکات سریعہ، مسکنات، مخرج بلغم اور معرق ادویہ دینی چاہئیں اگر گرم کمل میں آکسیجن گذار کر استعمال کرایا جائے تو تمام شدید حالات میں جب کہ نیلاہٹ بھی پیدا ہو گئی ہو مفید ہے۔

(ج) اگر شدت مرض میں قلب متاثر ہو تو اس کا اندازہ نبض اور طبعی حالات کے مقابلہ میں مریض کے عام حالات مثلاً پاخانہ، نیلاہٹ عسر تنفس، ہذیان اور ہیئت سے کیا جا سکتا ہے۔ اس کا مقابلہ الکوحل، سٹرکنین اور روغن میں حل شدہ کافور کی عضلی پچکاریوں سے کیا جا سکتا ہے۔

(د) بخار کے بعد کے درجوں کی بعض شدید حالتوں میں اکثر قلبی اور عصبی ضعف کے دوران میں بہت احتیاط کی ضرورت ہوتی ہے۔ مریض کو لیٹے رہنے کے لئے مجبور کرنا چاہیئے۔ غذا کا بخوبی خیال رکھیں، مقویات اور محرکات بھی خوب استعمال کرائیں +

کونین سلفاس

از جناب ڈاکٹر اختر حسین صاحب احمد آباد

تجربہ سے یہ بات قریب قریب ثابت ہو چکی ہے کہ حمیات نائبہ (ملیریا) میں کونین کا مقابلہ کوئی دوسری دوا نہیں کر سکتی۔ چنانچہ فی زمانہ اطبا بھی یا تو علانیہ طور پر یا حب خانہ ساز، حب بخار، حب اکسیر بخار وغیرہ پردہ پوش ناموں سے اس کو عام طور پر استعمال کرنے پر مجبور ہیں لیکن بہت سے حضرات اس کے صفات کیمیاوی، نقیضات اور مختلف اقسام کی تاثیرات سے نابلد ہونے کی وجہ سے اس کو ایسی دواؤں کے ساتھ مرکب کر دیتے ہیں جو اس کے اثرات کی مخالف ہوتی ہیں۔ یا مکسچر میں ایسی چیزیں شامل کر دیتے ہیں جو اس کو تہ نشین کر دیتی ہیں۔ اس لئے یہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ کونین کے ضروری افعال و خواص، نقیضات اور صفات کیمیاوی وغیرہ کو واضح کر دیا جائے۔

ماہیت :- کونین ایک نباتی، بدمزہ کڑوی دوا ہے، جو بعض درختوں (مثلاً ریلی جیا اور سنکونا) کی چھال سے حاصل کی جاتی ہے اور جو سفید اور نہایت ملائم ہوتی ہے۔ اس کو الکلائڈ کہا گیا ہے۔ لیکن لعاب دہن سے ملنے کے بعد الکلائڈ کے تہ نشین ہو جانے کی وجہ سے اس کا ذائقہ نہایت تلخ محسوس ہوتا ہے۔ اسی طرح یہ معدہ میں پہونچ کر ہائیڈروکلورائڈ بن جاتی ہے اور اس وقت یہ آسانی کے جذب و حل ہو جانے کی صلاحیت پیدا کر لیتی ہے لیکن آنتوں کے بند میں پہونچ کر بمشکل سے جذب ہوتی ہے۔ اور آنتوں کی کھاری رطوبت اس کو بجائے جذب کرنے کے تہ نشین کر دیتی ہے۔

بہ خلاف خون کے کہ باوجود قلوی تاثیر رکھنے کے کونین کو تہ نشین نہیں ہونے دیتا۔

کونین نہایت گرمی اور خشکی پیدا کرنے والی چیز ہے اور صرف دس پندرہ گرین کے استعمال کے بعد ہی کانوں میں آوازیں اور سر میں بھاری پن پیدا کر دیتی ہے اور اسکی زیادہ مقدار کے استعمال سے ضعف بصارت، دردسر، ہذیان، بے ہوشی، برد اطراف اور بعض مرتبہ ہلاکت تک کی نوبت آجاتی ہے بعض ایسے لوگ بھی دیکھے گئے ہیں جو اپنی دیکھنے اور سننے کی قوتیں کونین کے غلط استعمال سے کھو چکے تھے۔

نفع خاص:۔ کونین جراثیم کی بہت سی قسموں کو ہلاک کر دینے کی طاقت رکھتی ہے۔ اور نازک جھلی والے اعضا اور جلد پر خراش کن اثر کرتی ہے نوبتی بخاروں اور تپ ولرزہ کو جلد روک دیتی ہے، اگر دست آور دوا پہلے استعمال کرادی گئی ہو۔ اس کے علاوہ نے عظم طحال اور ہر قسم کے حادہ مزمن ملیریائی بخاروں کے لئے بے مثل چیز ہے۔ تسہیل ولادت کے لئے قبل از ولادت اور حمٰی نفاسی کے رفع کرنے کے لئے بعد از ولادت استعمال کراتے ہیں۔ ولادت کے بعد کا جریان خون اس سے بند ہو جاتا ہے۔

افعال وخواص:۔ ضعف معدہ اور فقر الدم کی بعض صورتوں میں حمٰی عفنی اور لو لگنے کے بعد اسکے استعمال سے فائدہ ہوتا ہے، دافع تعفن اور قاتل جراثیم ہونے کی وجہ سے بعض لوشنوں میں استعمال کی جا سکتی ہے۔ سفید دانہ ہائے خون کی حرکتوں کو باطل کر دیتی ہے۔ کونین کی تھوڑی مقدار سرخ دانہ ہائے خون کی افزائش میں امداد کرتی ہے۔ لیکن اس کی زیادہ مقدار انکو تباہ کر دیتی ہے۔ خون کے اندر کی نسیم (آکسیجن) کو تقویت دیتی ہے اور اس کو بآسانی علیحدہ ہونے یا جذب ہو جانے میں مانع ہوتی ہے۔ اسی طرح اس کی قلیل مقدار قلب کو کسی حد تک تحریک پہونچاتی ہے۔ لیکن زیادہ مقدار سے قلب میں استرخا پیدا ہوتا ہے جس سے نبض کی حرکت بطی اور کمزور ہو جاتی ہے اور اسکے نتیجہ میں ضغط دموی کم ہو جاتا ہے اور انجام کار حرکت قلب کے بند ہو جانے سے موت واقع ہو جاتی ہے۔ تنفس پر بھی اس کی زیادہ مقداروں کے اثرات اچھے نہیں ظاہر ہوتے۔ بخار میں مبتلا لوگوں کی حرارت غریبہ کو کم کرنے میں اس کو خصوصیت ہے۔ نظام عصبی وتناسلی کے لئے اس کی تھوڑی مقدار مفید ہوتی ہے۔ بعض اوقات مدر حیض بھی ثابت ہوتی ہے۔ چونکہ کونین گردوں میں ہوتی ہوئی پیشاب کی راہ خارج ہوا کرتی ہے، اس لئے پیشاب میں یوریا اور یورک ایسڈ کی مقدار کو کم کر دیتی ہے۔ اور بعض اوقات مجری بول اور مثانہ میں اس سے خراش پیدا ہو جاتی ہے اور پیشاب جلن سے آنے لگتا ہے۔ بعض مرتبہ اسکے اثرات جلد پر دوڑوں یا سرخ دھبوں کی صورت میں ظاہر ہوتے ہیں۔

قلاع، سوزش حلق اور خناقی زخموں کی حالت میں اس کے بار بار غرارے کرانے سے فائدہ ہوتا ہے۔

استعمال کے طریقے:۔ ایک گرین سے ۵ اگرین تک منہ کے ذریعہ سے بحساب فی خوراک دی جا سکتی ہے۔ خالی کیپ شول میں بھر کر دیں۔ یا بازار میں ۲ سے ۵ گرین تک کے جو اقراص بنے ہوئے ملتے ہیں۔ انہیں کام میں لائیں۔ زیادہ شدت کی صورت میں چار قرص چوبیس گھنٹہ میں پانی یا دودھ کے ساتھ دیں۔ یا مکسچر بنا کر دیں۔ چونکہ خالص کونین پانی میں قابل حل نہیں ہے۔ اسلئے اس میں کسی تیزاب کا شامل کر لینا ضروری ہے۔ مثلاً سائٹرک ایسڈ، سلفیورک ایسڈ، اور ہائیڈروکلورک ایسڈ کو کونین سے دوگنی مقدار میں شامل کر دیا جائے۔ بچوں یا صنف نازک کے نازک افراد کے لئے شکر میں لپٹے ہوئے قرص یا یُوکونین جو بے ذائقہ ہوتی ہے استعمال کرائیں۔

اگر معدہ کونین کو کسی طرح قبول نہ کرے تو تلقیح عضلی یا وریدی کے ذریعہ سے کونین استعمال کی جا سکتی ہے۔ لیکن تلقیح کرنے میں نظافت وطہارت کے اصول کو سختی کے ساتھ ملحوظ خاطر رکھنا چاہیئے۔ ورنہ بعض مہلک عوارض کے پیدا ہونے کا اندیشہ ہے۔

اس کے علاوہ کونین کو بذریعہ حقنہ بھی استعمال کر سکتے ہیں اگرچہ ایسا بہت کم کیا جاتا ہے۔ عام طور پر مکسچر بنا کر دینا زیادہ مفید ہوتا ہے۔ کیونکہ اقراص یا خانہ ساز گولیاں بھی بعض مرتبہ ہضم نہیں ہوتی ہیں۔ اور قے میں نکل جاتی ہیں۔

خالص کونین پانی میں بہت کم حل ہوتی ہے۔ لیکن اگر دو اونس پانی میں ایک بوند تیزاب کی موجود ہو تو ایک گرین کونین سلفیٹ اس میں حل ہو جاتی ہے یا کونین اتنی مقدار تیزاب کی شامل کر دی جائے کہ وہ پانی میں حل ہو جائے۔ مثلاً کونین ہائی ڈروکلور یٹ تیزاب کے پانی میں حل ہو جاتی ہے۔ ایک حصہ کونین ۲۰ حصے گلیسرین میں اور ۲ حصے الکوحل میں قابل حل ہے۔ لیکن اگر حل شدہ کونین میں تھوڑا سا امونیا ملایا جائے تو کونین کے اجزا تہ نشین ہو جاتے ہیں۔ اگر اس میں ایتھر ملا دیا جائے تو کونین پھر حل ہو جاتی ہے۔

نقیضات:۔ ایسی دوائیں جو قابض ہوں اور ان میں ٹے نین پائی جاتی ہو اور تمام قلوی چیزیں اور انکے کاربونیٹ۔ جل اسوس کا جوشاندہ

ہڑوں کا جوشاندہ، یا ان کی باہمی ترکیب کونین کا نقیض ثابت ہوتی ہیں۔

مقدار خوراک:- ایک گرین سے ۲۰ گرین تک شدید حالتوں میں ۳۰ گرین تک۔

ہدایات استعمال:- باری سے دو گھنٹے پہلے پندرہ گرین کونین بخار کی باری کو روک سکتی ہے۔ کونین دینے سے پہلے آنتوں کو صاف کرنے کے لئے کوئی ملین دوا۔ مثلاً روغن ارنڈی دیا جائے شدت بخار کی حالت میں کونین کو استعمال نہ کرائیں۔ بلکہ بخار اُتر جانے یا کم ہو جانے کے بعد استعمال کرائیں۔ ایک مرتبہ پوری مقدار کونین کی دینے سے یہ زیادہ بہتر ہے کہ تین چار مرتبہ تھوڑی تھوڑی کر کے دی جائے۔ ملیریا کے موسم میں بطور حفظ ماتقدم پانچ پانچ گرین کے قرص دینے مفید ہیں اور ہر ہفتہ دست آور دوا دے کر کونین دینے سے ملیریا کا حملہ نہیں ہوتا۔ بغیر تشخیص کو مکمل کئے کونین کو بڑی مقدار میں استعمال کرنا اکثر خطرناک ہوتا ہے۔ مزمن حالات میں کونین کی جلدی یا وریدی پچکاری زیادہ موثر ثابت ہوتی ہے۔ کونین پینے کے بعد، چھالیہ، ہڑ کا مُربّہ، گلقند یا اور کوئی ایسی چیز جس میں ٹینک ایسڈ موجود ہو استعمال کر لینا، بدمزگی کو زائل کر دیتا ہے۔

کونین کو افیون اور سنکیا کے ساتھ ترکیب دے سکتے ہیں۔ اس سے اسکے اثرات قوی ہو جاتے ہیں۔ سو مزاج ملیریائی (ملیریل گلیک سیا) میں کونین کا استعمال جائز نہیں۔

کونین کی بہت سی قسمیں اور مرکبات بازار میں ملتے ہیں جن کا انتخاب واقف کار معالج کے مشورہ پر مبنی رکھنا چاہیئے۔ سُنی سُنائی باتوں پر دوا نہ لی جائے۔ انشاء اللہ آئندہ کسی فرصت میں کونین کی قسموں پر اظہار خیال کیا جائے گا۔



مجربات

ازجناب حکیم اکبر حسین صاحب الہ آبادی

دافع جریان موٹے اور گف کپڑے کے ایک چھوٹے سے ٹکڑے میں چار ماشہ اسپغول کی بھوسی ڈالیں۔ پھر اس پر ایک تولہ پارہ صفی چھوڑ کر ۴ ماشہ بھوسی اور ڈالیں۔ اس کے بعد پوٹلی بنا کر گائے کے تین پاؤ دودھ میں ڈول جنتر عرقی کے طریقہ پر لٹکا کر آگ پر رکھدیں۔ پکتے پکتے جب آدھا دودھ رہ جائے تو برتن کو اُتار لیں۔ اور دودھ میں کوزہ مصری ملا کر پی لیں۔ یہ دودھ دن میں ایک ہی بار استعمال کرنا چاہیئے۔ ایک ہفتہ تک استعمال کرنے سے نمایاں فائدہ معلوم ہوتا ہے۔ پوٹلی جو ایک بار کام آچکی ہو دوبارہ کام میں نہیں لینی چاہیئے۔

فوائد:۔ جریان اور احتلام کے لئے بہت مفید ہے۔ مقوی باہ ہے۔

مخرج سنگ گردہ ومثانہ جنگلی سوئے کے پتے ۶ ماشہ، مرچ سیاہ ۵ دانہ، نمک لاہوری ۴ رتی۔ تینوں چیزوں کو آدھ پاؤ پانی میں پیس کر بغیر چھانے پلائیں۔

فوائد:۔ چند ہی دن کے استعمال سے پتھری ریزہ ریزہ ہو کر نکل جاتی ہے۔ پتھری کا اس سے بہتر اور کوئی علاج نہیں ہے۔

جناب حکیم سید محمد اسد علی صاحب آنریری مجسٹریٹ جودھپور

اکسیر کحل الجواہر سرمہ اصفہانی، سنگ بصری، زعفران، یاقوت سُرخ، لاجورد مغسول، مس سوختہ ہر ایک ۱ ماشہ، سونا مکھی، روپا مکھی، ممیرہ چینی ہر ایک نو ماشہ، مرجان سُرخ، دہنہ فرنگ اصلی، ورق طلاء، ورق نقرہ، فلفل سفید، دار فلفل، روئی سوختہ ہر ایک ۴ ماشہ، سرطان نہری، مروارید ناسفتہ، ساذج ہندی ہر ایک ا تولہ نو ماشہ۔ سب دواؤں کو عرق گلاب وعرق سونف میں کھرل کر کے سرمہ تیار کر لیں! واس کی دو دو سلائیاں رات کو سوتے وقت آنکھوں میں لگایا کریں۔

فوائد:۔ بصارت کو نہایت تیز و قوی کرتا ہے، اس کے استعمال سے عینک کی حاجت نہیں رہتی۔ آنکھوں کو تمام امراض سے محفوظ رکھتا ہے اور بینائی کو روشن کرتا ہے۔ اکسیر چشم۔ ایک نہایت ہی مفید چیز ہے۔

جناب حکیم سید رضا نقوی صاحب لکھنئی (بہار)

سفوف ذیابیطس گلوئے نیب خشک ۶ ماشہ، برگ جامن خشک ۶ ماشہ، مغز تخم جامن ۶ ماشہ، کشتہ قلعی ۶ ماشہ، کشتہ مرجان ۶ ماشہ، کشتہ قشر بیضۂ مرغ ۶ ماشہ، صدف مروارید سودہ ۶ ماشہ، صمغ عربی ۶ ماشہ، کتیرا ۶ ماشہ، گل نیلوفر ۶ ماشہ، برگ گاؤزبان ۶ ماشہ، گلنار فارسی ۶ ماشہ، شادنج عدسی مغسول ۶ ماشہ، تخم خرفہ ۶ ماشہ، خارخسک ۶ ماشہ، ست سلاجیت ۶ ماشہ، طباشیر ۶ ماشہ، گل ارمنی ۴ ماشہ، گل قبرسی ۴ ماشہ، گل مختوم ۴ ماشہ، صندل سفید سودہ ۴ ماشہ، ست گلو اصلی ۴ ماشہ، مغز تخم خیارین ۴ ماشہ، مغز تخم کدوئے شیریں ۴ ماشہ، مغز تخم تربز ۴ ماشہ، مغز بادام ۴ ماشہ، مروارید محلول ۴ ماشہ، دانہ ہیل خورد ۴ ماشہ، شاخ گوزن سوختہ ۹ ماشہ، پوست اندرونی درخت گولر ۹ ماشہ، خشت چاہ کہنہ مُدبّر ۹ ماشہ۔ تمام دواؤں کو کوٹ چھان کر سفوف بنالیں اور تین تین ماشہ یہ سفوف ۵ تولہ گلو کے پانی کے ساتھ صبح وشام دونوں وقت پھانک لیا کیجئے ۵ تولہ گرم پانی میں ایک تولہ گلوئے خشک یا تازہ دو تین گھنٹے تک بھگوئے رکھیں پھر پانی چھان کر کام میں لائیں۔

پرہیز:۔ ترش، شیریں اور نمکین چیزوں کے علاوہ گوشت سے بھی پرہیز کریں۔

فوائد:۔ ذیابیطس شکری مزمن درسوب بول اور ذوبان گردہ کے لئے اکسیر ہے۔

اکسیر معدہ نوشادر ۲ تولہ، سہاگہ بریاں ۴ تولہ، نمک سیاہ ۲ تولہ، سونٹھ ایک تولہ، مرچ سیاہ ایک تولہ، کالی مرچ ایک تولہ، ہینگ بریاں ایک ماشہ۔ سب دواؤں کو علیحدہ علیحدہ کوٹ چھان کر سفوف بنالیں۔ اور ایک ماشہ یہ سفوف کھانے کے بعد کھایا کریں۔ **فوائد**:۔ سوءِ ہضم، کھٹی ڈکار، نفخ، قراقر، قولنج ریحی، ریح البواسیر اور ورم طحال وغیرہ کے لئے مفید اور مجرب ثابت ہوا ہے۔

جناب حکیم ڈاکٹر ابوالظفر صاحب ایم۔ آئی۔ ایچ، ایچ، دین پور

لال سفوف ریوند چینی کو کوٹ چھان کر سفوف بنالیں اور کسی کھلے منہ کی بوتل میں رکھیں۔ اور دو ماشہ یہ سفوف تولہ بھر گلقند میں ملا کر سونف کے عرق کے ساتھ استعمال کریں۔

فوائد:۔ ضعف جگر میں مفید ہے۔ ابتدائے استسقا میں بھی نافع ہے۔

حب طحال نوشادر ۲ ماشہ، چرائتہ تلخ ۴ ماشہ، ہیرا کسیس ۱ ماشہ، سم الفار ایک سرخ۔ سب دواؤں کو گھی کوار کے گودہ میں کھرل کر کے دو دو رتی کی گولیاں بنائیں اور ایک ایک گولی کھانے کے بعد دونوں وقت تازہ پانی کے ساتھ کھائیں

فوائد:۔ تلی کی ہر شکایت کے لئے مفید ہے۔ بخار جو تلی کی خرابی سے ہو اس کے لئے یہ گولیاں اکسیر ہیں۔

اکسیر العین پھٹکری سفید، شورہ قلمی، سمندر جھاگ، نمک سیندھا ہر ایک ایک تولہ، توتیائے سبز بریاں ۶ ماشہ۔ سب دواؤں کو دو دن تک مرس کے پتوں کے پانی میں کھرل کر کے خشک کریں۔ جس قدر زیادہ کھرل کیا جائے زیادہ مفید ہوگا۔ ایک ایک سلائی رات کو سوتے وقت آنکھوں میں لگائیں۔ **فوائد**:۔ جالا، پھولا، دھند، غبار اور آنکھوں کی خارش کے لئے اکسیر ہے۔

جناب حکیم مولوی سید مقبول شاہ صاحب وارثی دھکو

حبِ دق و تپ کہنہ ۵ تولہ ساٹھی کے پرانے چاول لے کر کالے رنگ کی گدھی کے ۲۰ تولہ دودھ میں تر کریں۔ جب دودھ خشک ہو کر چاول میں جذب ہو جائے تو اسے پیس کر چنے کے برابر گولیاں بنالیں اور دو گولیاں مناسب بدرقہ کے ساتھ مریض کو کھلائیں۔ **فوائد**:۔ پرانے بخار کے لئے یہ گولیاں نہایت مفید ثابت ہوئی ہیں۔ دق وسل کے ابتدائی درجہ میں بھی بہت بکار آمد ہیں۔

عرق دق کشنیز خشک ۵ تولہ، گل بنفشہ ۳ تولہ، گل نیلوفر ۳ تولہ، گل سرخ ۳ تولہ، آبریشم خام مقرض ۳ تولہ، کوکنار خشک ۵ تولہ، تخم بالنگو ۵ تولہ، تخم خرفہ سیاہ ۵ تولہ، تخم کاسنی ۵ تولہ، گلو سبز ۵ تولہ، تنکاعی ۳ تولہ، بادآورد ۳ تولہ، مغز کدوئے شیریں ۵ تولہ، تخم پیٹھہ ۵ تولہ، برگ بید سادہ ۵ تولہ، کنول گٹہ ۵ تولہ، خاکسی ۵ تولہ، طباشیر کبود ایک تولہ، زہر مہرہ ۳ ماشہ، برگ گاؤزباں ۳ تولہ، عناب ۵ تولہ، عرق گاؤزباں ۳ بوتل، عرق مکوہ ۳ بوتل۔ سب چیزوں کو عرقوں میں رات بھر بھگو رکھیں۔ صبح کو شیرہ ۴ سیر، آب پالک سبز، آب کدوئے دراز، آب کوہ سبز اور آب خیار سبز ایک ایک سیر، آب بہی شیریں، آب ناشپاتی، آب انگور شیریں بیس بیس تولہ اضافہ کر کے معمول کے مطابق عرق کشید کریں اور دہانہ قرع انبیق پر زعفران ۲ ماشہ، کافور ۳ ماشہ کی پوٹلی باندھ دیں۔ خوراک دس تولہ روزانہ مناسب بدرقوں کے ساتھ۔

فوائد:۔ یہ عرق پرانے بخاروں کے لئے اکسیر ہے۔ دق وسل کی حرارت کو زائل کرتا ہے۔ مفرح ہے۔

اکسیر تپ شب یمانی سفید ۵ تولہ، شورہ قلمی دو تولہ دونوں چیزوں کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کر کے کڑھائی میں بریاں کرلیں، پھر ایک تولہ گیرو ملا کر سفوف بنالیں۔ خوراک ایک سرخ سے چار سرخ تک مناسب بدرقوں کے ساتھ۔

فوائد:۔ موسمی بخاروں کے لئے اکسیر ہے۔

جناب حکیم محمد جہانگیر صاحب شیخوپورہ

سفوف سیلان گل پستہ دو تولہ، گل سپاری دو تولہ، موصلی سری خام دو تولہ، بہمن سفید دو تولہ، مصطگی رومی دو تولہ، دانہ الائچی خورد دو تولہ، کہربائے شمعی دو تولہ، ثعلب مصری ۹ تولہ۔ سب دواؤں کو کوٹ چھان کر سفوف بنالیں اور ایک تولہ یہ

یہ سفوف صبح کے وقت گائے کے دودھ کے ساتھ پھنکائیں۔

فوائد:۔ سیلان الرحم کے لئے عجیب دوا ہے۔ سات دن کے استعمال سے پڑانے سے پرانا سیلان جاتا رہتا ہے۔

خنازیر

جناب ڈاکٹر عبدالحمید صاحب چغتائی، لاہور

(۱) کالی زیری ۳ سرخ، نوشادر ایک سرخ، کلونجی سات عدد۔ سفوف کرکے شربت عناب دو تولہ کے ساتھ پلائیں۔

(۲) جل نیم، دار فلفل، برم ڈنڈی، نرکچور ہم وزن لے کر سفوف بنالیں۔ خوراک ایک ماشہ ہمراہ شربت افسنتین ایک تولہ دیں۔

(۳) برگ نیم، چاکسو، زردچوب خام، صندل سرخ، فلفل گرد، ریوند چینی۔ سب چیزیں ہم وزن لے کر سفوف بنالیں۔ اور چار رتی یہ سفوف پانی کے ساتھ دیں۔

(۴) دار فلفل اور نرکچور ہم وزن لے کر بھینس کے پتہ میں مدبّر کرکے سفوف بنالیں۔ خوراک ۲ برنج مناسب بدرقہ کے ساتھ۔

(۵) ورق طلا ۳ ماشہ، فلفل دراز مشوی ۵ ماشہ۔ دونوں چیزوں کو ایک پہر تک خوب کھرل کرکے سفوف بنالیں اور ایک رتی مکھن کے ہمراہ دیں

(۶) عنبر اشہب ۲ سرخ، بلیلہ سیاہ ۳ ماشہ، کتھہ سفید ہ ماشہ، زنگار ایک ماشہ۔ ہمراہ عرق گاؤزباں دو تین روز کھرل کرکے کالی مرچوں کے برابر گولیاں بنالیں۔ اور دو گولیاں مناسب بدرقوں کے ساتھ دیں۔

(۷) خاکستر مار سیاہ ایک ماشہ کو سرکہ دو ماشہ میں حل کرکے ضماد کریں۔

(۸) مارخور بکرے کے چمڑے کو گلے میں باندھنا بھی مفید ہے۔

جناب حکیم فتح محمد خاں صاحب، خان گڑھ

حب کھانسی ست ملیٹھی ایک تولہ، مصری ایک تولہ دونوں کو باریک پیس کر چنے کے برابر گولیاں بنالیں اور ایک ایک گولی منہ میں رکھ کر چوسیں
فوائد:۔ ہر قسم کی کھانسی اور معمولی دمہ کے لئے مفید ہے۔

سنون دنداں طباشیر ۲ ماشہ، مصطگی رومی ۳ ماشہ، ست گلو ۲ ماشہ، کبابہ ۲ ماشہ، کافور ۲ ماشہ، الائچی خورد ۲ ماشہ، سپاری سوختہ ۱ عدد۔ سب چیزوں کو باریک کرکے سفوف بنالیں اور دونوں وقت دانتوں پر ملا کریں۔

فوائد:۔ دانتوں کو موتیوں کی طرح بنانے والا اور خوشبودار منجن ہے۔

حب امساک ریگ ماہی ۴ ماشہ، افیون ۳ ماشہ، شنگرف ۴ ماشہ، مازو چار ماشہ، لونگ چار ماشہ، زعفران دو ماشہ۔ سب دواؤں کو باریک پیس کر شہد کی مدد سے چنے کے برابر گولیاں بنالیں۔ اور ایک گولی دودھ کے ساتھ کھلائیں۔

فوائد:۔ مقوی باہ و ممسک گولیاں ہیں +

تصحیح ہمدرد صحت ماہ دسمبر ۱۹۳۸ء میں جو نسخہ نمونیہ کی مجرب چٹکی کے نام سے شائع ہوا ہے وہ بلا دودھ کی چائے کے ساتھ ہر چار گھنٹے کے بعد دینا چاہیئے۔

حکیم مقبول شاہ وارثی دہلوی

تصدیق شربت دق وسل، جو سالانہ اشاعت خاص دق وسل کے صفحہ ۱۲۵ پر شائع ہوا ہے، نزلہ زکام اور کھانسی کے لئے بھی اکسیر ثابت ہوا۔ پندرہ مریضوں پر میں نے اس کا تجربہ کیا ہے۔

کشتہ توتیا جو دق وسل نمبر کے صفحہ ۱۳۴ پر شائع ہوا ہے تیار کیا گیا، باوزن اور سفید برآمد ہوا۔

حکیم مقبول شاہ وارثی، دہلوی

جوابات

(۹۶) **بال پیدا کرنے کا نسخہ:۔** (الف) آپ کے سوال سے کسی طرح یہ معلوم نہیں ہوتا کہ کس مقام پر بال نکالنا مقصود ہے اور آیا اس مقام کے بال گر گئے ہیں یا کبھی نکلتے ہی نہیں۔ بہرحال آپ کو یہ معلوم ہونا چاہیئے کہ جس مقام پر جلد کے نیچے بالوں کی گلٹیاں نہیں ہوتیں وہاں کسی تدبیر سے بال نہیں نکل سکتے جس جگہ کے بال کسی مرض کے اثر سے گر گئے ہوں تو وہ پھر پیدا ہو سکتے ہیں اس حالت میں یہ ضروری ہے کہ مرض کی نوعیت سے آگاہی ہو۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) برادہ ہاتھی دانت اور رسوت خالص کو روغن بیضہ مرغ میں حل کر کے لگائیں۔ لگانے سے پہلے اس جگہ کو اچھی طرح سے مونڈ لیں جہاں بال نکالنے مقصود ہوں۔ (حکیم ہمایوں)

(ج) روغن تخم ستیاناسی اس مقصد کے لئے مناسب ہے۔ (حکیم مقبول شاہ وارثی)

(۹۷) **نرم غدود:۔** (الف) جب کہ اسی عمر میں آپ کے بھی ویسا ہی دانہ نکلا تھا تو پھر اس کی تشخیص اور علاج کے متعلق کیا دقت ہے؟ جس علاج نے آپ کو فائدہ پہونچایا تھا۔ وہی ان کے لئے بھی مفید ہوگا۔ یوں بے دیکھے اُن کے لئے کوئی نسخہ تجویز کرنا ممکن نہیں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) سیرپ فیرائی آیوڈائیڈ ایک چمچہ اور کاڈلیور آئل ایک چمچہ ملا کر دن میں دو بار پلائیں۔ (حکیم ہمایوں)

(ج) اس کا بہترین علاج آپریشن ہے۔ (حکیم سید غلام مرتضےٰ شاہ)

(د) مقامی طبیب سے مشورہ کیجئے ورنہ حکیم حاجی عبدالحمید صاحب کو لکھئے۔ (حکیم مقبول شاہ وارثی)

(ہ) معجون چوب چینی ۹ ماشہ صبح و شام شربت عناب کے ساتھ کھلائیں۔ (حکیم شمس الحق خاں)

(۹۸) **عوارض خاص:۔** (الف) آپ سب سے پہلے چند روز تک کوئی مسکن اعصاب دوا مثلاً پوٹاسی برومائیڈ دس دس گرین کی مقدار میں روزانہ تین مرتبہ استعمال کیجئے۔ اس کے بعد اعصاب کی تقویت کے لئے اس قسم کی دوائیں جو غدودوں کے ست سے بنی ہوئی ہوں کھائیے۔ اس مطلب کے لئے "اوکا سا" اور "ہاسوما" بہت اچھی دوائیں ہیں۔ آپنے مرض کے حالات لکھنے میں بہت ہی اختصار سے کام لیا ہے۔ بالکل ممکن ہے کہ مریض کو قبض رہتا ہو۔ اور یہ رقت زیادہ تر اسی کے باعث سے ہو۔ اگر ایسا ہو تو قبض کا علاج مقدم ہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) کشتہ قلعی پارہ شورہ والا ایک رتی۔ اطریفل کشنیز ۷ ماشہ میں ملا کر صبح کے وقت کھایا کریں۔ دو ہفتہ کے بعد کشتہ فولاد ایک رتی اور کشتہ نقرہ ۳ برنج، لبوب کبیر ۷ ماشہ میں ملا کر رات کو سوتے وقت دودھ سے کھایا کریں۔ دو ہفتہ کے بعد فیراٹول ایک ایک چمچہ دن میں تین بار دودھ میں ملا کر پئیں۔ (حکیم ہمایوں)

(ج) فولاد سیال استعمال کیجئے۔ یا ثعلب مصری اور تخم ریحان ہم وزن لے کر کوٹ کر سفوف بنائیں اور تولہ بھر یہ دوا رات کو سوتے وقت دودھ کے ساتھ پھانکیں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(د) کشتہ قلعی دو رتی معجون آرد خرما ۷ ماشہ میں ملا کر دن میں دو بار استعمال کریں۔ (حکیم سید غلام مرتضےٰ شاہ)

(۹۹) **دائمی قبض:۔** (الف) آپ کچھ عرصہ تک "پیٹرولاگر" کو اس کی ہدایات کے مطابق استعمال کیجئے تھوڑے دنوں میں آپ کی آنتیں صحیح کام کرنے لگیں گی۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) سفوف بھنگرہ سیاہ تین تین ماشہ روزانہ پانی سے پھانک لیا کریں۔ انشاءاللہ ایک چلہ میں کلی صحت ہو جائے گی۔ (حکیم ہمایوں)

(ج) روغن بادام شیریں چھ ماشہ نیم گرم دودھ میں ڈال کر رات کو سوتے وقت پی لیا کریں۔ دائمی قبض کے لئے یہ مفید تدبیر ہے۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(د) معجون گوگل ۹ ماشہ رات کو سوتے وقت سونف کے عرق کے ساتھ کھائیں۔ (حکیم سید غلام مرتضےٰ شاہ)

(ہ) کتھ سفید، طباشیر، الائچی خورد، کہربا، زہرمہرہ، سمندر جھاگ۔ سب چیزیں ہم وزن لے کر سفوف بنائیں اور منہ میں چھڑکیں۔ اور بادام روغن ۱ تولہ رات کو گائے کے دودھ میں ملا کر پلائیں۔ (حکیم شمس الحق خاں)

(و) یہ مرض عموماً سوست امعاء سے پیدا ہوتا ہے۔ چند روز آپ رات کو سوتے وقت گل بنفشہ ۷ ماشہ، مغز بادام نیم کوفتہ ۱۵ عدد کی پوٹلی باندھ کر شیر گاؤ ڈیڑھ پاؤ اور ایک پاؤ پانی میں جوش دیں۔ جب پانی جذب ہو جائے تو دودھ میں مصری ملا کر پی لیا کریں۔ دائمی قبض کے لئے بہت مفید ہے۔ (حکیم احسان الحق خاں)

(۱۰۰) **خارش:۔** (الف) آپ کسی انگریزی دوا فروش سے یہ مرہم بنوا لیجئے۔ زنک اوکسائڈ ایک ڈرام، الیسڈ سیلی سلک ½ ڈرام، سلفر سبلی میٹ ½ ڈرام، اکتھیال ½ ڈرام، ویسلین ایک اونس۔ روزانہ گرم پانی اور صابون سے پیروں کو دھو کر اچھی طرح خشک کر لیں اور تقریباً دس منٹ تک اس مرہم کی مالش کریں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) کریلے کی لکڑی کا تیل بطریق پتال جنتر نکال کر لگائیں۔ دو تین بار کے لگانے سے فائدہ ہو جائے گا۔ (حکیم ہمایوں)

(ج) شیشم کی لکڑی کا روغن بذریعہ پتال جنتر کشید کر کے چنبل کے مقام پر لگائیں اور عرق مصفی خون۔ اتولہ میں شربت عناب تین تولہ ملا کر پیا کریں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(د) آب شنگرف رومی سائیدہ ایک تولہ، پانچ تولہ تازہ مکھن میں ملا کر لگایا کریں۔ (حکیم شمس الحق خاں)

(ہ) بورک ایسڈ ایک ڈرام، فنائل کا تیل ۱۵ منم، ویسلین ایک ڈرام۔ سب چیزوں کو ملا کر مرہم بنا لیں اور صبح و شام پاؤں پر لگایا کریں۔ (ڈاکٹر عبدالعزیز)

(۱۰۱) **گردن کی گلٹی** :- دیکھے بغیر رائے قائم کرنی مشکل ہے ۔ آیوڈیکس کی مالش چندروز تک کر کے دیکھئے ۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)
(ب) سیرپ فیرائی آیوڈائیڈ ایک چمچہ میں کاڈلیور آئل ایک چمچہ ملا کر دن میں دوبار پیا کریں ۔ (حکیم ہمایوں)
(ج) اگر رسولی ہے تو آپریشن کرا دیجئے ۔ بغیر معائنہ کے تشخیص مرض نہیں ہو سکتی ۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)
(د) اس کا بہتر علاج آپریشن ہے ۔ (حکیم سید غلام مرتضیٰ شاہ)
(ہ) آپریشن کرا ڈالیں ۔ (حکیم مقبول شاہ وارثی)
(و) گلٹی کو بورک لوشن سے سینکنے کے بعد لنی منٹ ایکونائٹ لنی منٹ بلاڈونا، لنی منٹ کمفر سب چیزیں ہم وزن لے کر دن میں تین بار لگائیں ۔ یہ دوا زہریلی ہے ۔ اس لئے احتیاط رکھیں ۔ (ڈاکٹر عبد العزیز)
(ز) اگر آپریشن کر کے گلٹی نکلوا دیں تو اچھا ہے ۔ (حکیم احسان الحق خاں)

(۱۰۲) **امراض نسواں** :- (الف) آپ اپنی اہلیہ کو کسی اچھی اور ہوشیار لیڈی ڈاکٹر کو دکھایئے ۔ ممکن ہے رحم میں کوئی مرض ہو ۔ اس کے علاوہ اگر ممکن ہو تو خون کا بھی امتحان کرا لیجئے ۔ غالباً سرخ ذرات کی ان کے خون میں کمی ہے ۔ مریضہ کو دیکھے بغیر نسخہ تجویز کرنا مناسب نہیں معلوم ہوتا ۔ بہتر ہو کہ آپ مقامی طور پر علاج کرائیں ۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)
(ب) کسی حاذق طبیب سے اصولی علاج کرائیے ۔ (حکیم ہمایوں)
(ج) مریضہ کا معائنہ کرا کے باقاعدہ علاج کرانے سے کلی آرام ہوگا ۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)
(د) کسی مقامی طبیب سے مشورہ لیں ۔ (حکیم مقبول شاہ وارثی)
(ہ) ہمدرد دواخانہ کی تیار کردہ دوا "ماہواری رجسٹرڈ" استعمال کرائیں، ترکیب پرچہ دوا کے ہمراہ ہے ۔ (حکیم احسان الحق خاں)

(۱۰۳) **چہرے کے بال** :- (الف) غالباً ایسا تو نہ ہو سکے گا کہ بال نکلنے بند ہو جائیں ۔ بال دور کرنے کے لئے بازار میں بکثرت سفوف، صابون اور مرہم بکتے ہیں ان سے کام لیں ۔ کسی ڈاکٹر کے مشورہ سے ایسے غددوں کا ست کچھ دنوں تک استعمال کرایئے کہ جن پر نسوانی صنفی اعضاء کے نشوونما کا دارومدار ہے ممکن ہے کہ اس ترکیب سے شاید یہ مصیبت ہمیشہ کے لئے دور ہو جائے ۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)
(ب) بالوں کو موچنے سے اکھاڑ کر جانڈ کی تازہ کچی پھلیوں کا لیپ کر دیں ۔ دو ہفتہ کے استعمال سے بالوں کی پیدائش بند ہو جائے گی ۔ (حکیم ہمایوں)
(ج) چہرہ پر مینڈک کا خون لگایا کریں ۔ (حکیم سید غلام مرتضیٰ شاہ)
(د) بورہ ارمنی ایک تولہ، گل ارمنی ایک تولہ، سرکہ ۵ تولہ، پتہ گاؤ ایک تولہ، پتہ بکری ایک تولہ ۔ سب کو یکجان کر کے روغن کنجد ۲ تولہ اضافہ کر کے چہرے پر لگایا کریں ۔ (حکیم شمس الحق خاں)
(ہ) بالوں کو موچنے سے اکھیڑ دیں ۔ پھر کتیا کی چیچڑیوں کے خون میں ذرا سا نوسادر حل کر کے لگا دیں ۔ ایک دو دفعہ کے استعمال سے بال عمر بھر پیدا نہ ہوں گے ۔ (حکیم احسان الحق خاں)

(۱۰۴) **سیلان الرحم** :- (الف) آپ اپنی اہلیہ کو "پیٹرولاگر" استعمال کرایئے اگر اس کی ہدایات کے مطابق عمل کیا جائے تو اکثر پرانے قبض میں بہت فائدہ ہوتا ہے ۔ سیلان الرحم کے لئے "ایسٹنس سیرپ" ایک ایک چائے کا چمچہ روزانہ تین مرتبہ ذرا ذرا سا پانی ملا کر پلا دیا کیجئے ۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)
(ب) ۴ رتی کشتہ مرجان سرخ خمیرہ گاؤزباں میں ملا کر روزانہ دودھ کے ساتھ کھلائیں اور بادام روغن ایک تولہ پاؤ بھر دودھ میں ڈال رات کو سوتے وقت دیا کریں ۔ (حکیم ہمایوں)
(ج) دائمی قبض کے لئے حقنہ کرتے رہا کریں ۔ روغن بادام دودھ میں ملا کر رات کو پلایا کریں، قابض چیزوں سے پرہیز کیا کریں ۔ (حکیم لالہ سری رام)
(د) حب کوکل ۲ عدد معجون سپاری پاک نو ماشہ میں ملا کر دن میں دوبار استعمال کرائیں ۔ (حکیم سید غلام مرتضیٰ شاہ)
(ہ) دائمی قبض کے لئے روغن بید انجیر مصفیٰ کا اس طرح استعمال شروع کرائیں کہ پہلے دن ایک ڈرام دیں اور ہر تیسرے دن ایک ڈرام بڑھاتے جائیں یہاں تک کہ روغن کا وزن ڈھائی تولہ یعنے ایک اونس ہو جائے ۔ پھر ایک ایک ڈرام گھٹا کر ایک ڈرام تک لے آئیں ۔ سیلان کے لئے حب مرواریدی ہمدرد دواخانہ سے منگا کر کھلائیں ۔ (حکیم مقبول شاہ وارثی)
(و) بادام روغن ایک تولہ رات کو گائے کے دودھ میں ملا کر پیا کریں ۔ اور کشتہ مرجان، کشتہ قلعی، اقاقیا، عصارہ لحیۃ التیس، پوست بیرون پستہ، مغز تودری، اجوتی ۔ سب چیزیں ہم وزن لے کر سفوف بنائیں اور تین تین ماشہ صبح و شام گائے کے دودھ کے ساتھ پھانکیں ۔ (حکیم شمس الحق خاں)

(۱۰۵) **درد سینہ** :- (الف) آپ اپنے پھیپھڑے کا کسی معالج سے معائنہ کرایئے تاکہ یقین ہو جائے کہ پھیپھڑے میں تو کوئی مرض نہیں ہے ۔ بھوک کی کمی، معدہ کا درد اور جلن سب سوء ہضم کی علامات ہیں ۔ چونکہ آپ بہت ہی کم خرچ دوا چاہتے ہیں ۔ اس لئے ایسا کیجئے کہ ایک یا دو اونس سوڈا بائی کارب لا کر رکھ لیجئے اور ہر مرتبہ کھانے کے ایک گھنٹہ بعد اس میں سے پانچ چھ رتی کھا لیا کیجئے ۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)
(ب) کشتہ بارہ سنگا ایک رتی جوارش جالینوس ایک تولہ میں ملا کر صبح و شام دونوں وقت کھلا کریں ۔ (حکیم ہمایوں)
(ج) مریض کا معائنہ کرا کے باقاعدہ علاج کرانا حصول صحت کے لئے ضروری ہے ۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)
(د) کشتہ خبث الحدید ایک رتی جوارش جالینوس نو ماشہ میں ملا کر دن میں دوبار استعمال کریں ۔ (حکیم سید غلام مرتضیٰ شاہ)

(ہ) آپ جوارش سفرجلی چھ ماشہ میں کشتہ بارہ سنگا ایک رتی ملاکر صبح و شام ہمراہ عرق گاؤزبان ۵ تولہ عرق بادیان ۵ تولہ کھائیں ۔ (حکیم شمس الحق خاں)

(۱۰۶) **پرانا نزلہ**:- (الف) آپ ایک عرصہ تک یہ نسخہ استعمال میں رکھیے :- پیلول ۲ ڈرام (۲ چاء کے چمچے) لال شربت یا شربت چونا (گریہالٹ کمپنی کا بنایا ہوا) ایک ڈرام ، پانی نصف چھٹانک ۔ یہ ایک خوراک ہے ۔ روزانہ ایسی ایسی تین خوراکیں کھانے کے بعد استعمال کیا کریں ۔ صاحبزادے کو بھی یہی نسخہ کا استعمال کرائیں ۔ جلدی سے دوا نہ چھوڑ دیجئے گا ۔ بلکہ مسلسل بہت روز تک استعمال کرتے رہیئے ۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) بہتر ہے کہ اصولی علاج کرائیں یا خمیرہ نزلی جواہر والا استعمال فرمائیں ۔ (حکیم ہمایوں)

(ج) دائمی نزلہ کے لئے روغن بادام چھ ماشہ نیم گرم دودھ میں ملا کر رات کو سوتے وقت پئیں ۔ واقعی مفید ہے ۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(د) کشتہ مرجان ایک رتی تریاق نزلہ نو ماشہ میں ملا کر دن میں دو بار استعمال کریں اور جوارش جالینوس ۹ ماشہ بعد غذا دونوں وقت کھائیں (حکیم سید غلام مرتضیٰ شاہ)

(ہ) خمیرہ نزلی جواہر والا اور جوارش عود تبیری ہمدرد دواخانہ سے منگا کر کھائیں اول الذکر نزلہ کے لئے اکسیر چیز ہے ۔ (حکیم مقبول شاہ وارثیؒ)

(و) لعوق کوکنار ایک تولہ کھا کر اوپر سے شربت زوفا دس ۲ تولہ پانی میں ملا کر پئیں ۔ (حکیم شمس الحق خاں)

(۱۰۷) **جوڑوں کا درد**:- (الف) آپنے یہ نہ لکھا کہ جوڑوں پر ورم بھی ہے یا نہیں اور جب درد شروع ہوا تھا تو بخار بھی آیا تھا یا نہیں آپ کو سوء ہضم کی بھی شکایت ہیں اس لئے گمان غالب یہی ہے کہ آپ کے جسم میں یورک ایسڈ کافی مقدار میں جمع ہو گیا ہے ۔ آپ "ریڈیو یورم" کچھ دنوں تک استعمال کیجئے یورک ایسڈ کو تحلیل کرنے میں یہ دوا بہت مفید ہے ۔ پیٹنٹ دوا ہے انگریزی دوا فروشوں سے مل سکے گی ۔ ترکیب استعمال دوا کے ہمراہ ہوگی ۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) معجون اذاراقی ڈیڑھ ماشہ روزانہ کھانا کھانے کے بعد دودھ کے ساتھ کھایا کریں ۔ (حکیم ہمایوں)

(ج) یوگ راج گوگل ۹ ماشہ رات کو سوتے وقت استعمال کر لیا کریں (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(د) معجون سورنجان نو ماشہ ہمراہ شربت عناب تین تولہ عرق عشبہ دس تولہ صبح کے وقت کھائیں ۔ (حکیم سید غلام مرتضیٰ شاہ)

(ہ) جوارش جالینوس نو ماشہ صبح و شام ہمراہ شربت بزوری ۲ تولہ عرق کاسنی ۵ تولہ اور عرق کوہ پانچ تولہ کھائیں ۔ (حکیم شمس الحق خاں)

(۱۰۸) **کان بہنا**:- (الف) بہتر تو یہی ہے کہ آپ اپنا کان امراض گوش کے کسی ماہر خصوصی کو دکھائیں اگر اس کا امکان نہیں ہے تو کان کو اول ہائیڈروجن پراوکسائڈ سے صاف کر کے اس میں چند قطرے گلیسرین آیوڈوفام کے ڈال دیا کریں ۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) نیم کے پتوں کی بھاپ روزانہ کان میں پہونچائیں پھر کان کو صاف کر کے روغن برگ نیم کان میں ڈالیں ۔ (حکیم ہمایوں)

(ج) مولی کا پانی ۲۰ تولہ روغن بادام ۱۰ تولہ میں ڈال کر آگ پر پکائیں جب روغن رہ جائے تو چھان کر رکھیں اور سوتے وقت کان میں ڈالا کریں ۔ (حکیم لالہ سری رام)

(د) کوڑی زرد بہت باریک پیسیں اور شہد میں ملا کر کان میں ٹپکائیں ۔ اطریفل زمانی ۹ ماشہ ہر روز رات کو سوتے وقت کچھ مدت تک استعمال کریں ۔ (حکیم سید غلام مرتضیٰ شاہ)

(ہ) آپ روغن پیاز دشتی کو نیم گرم کر کے کان میں ڈالا کریں ۔ (حکیم شمس الحق خاں)

(و) ہائیڈروجن پراوکسائڈ سے پہلے کان صاف کریں ۔ پھر بورک ایسڈ کان میں ڈال کر پھونک دیں ۔ یہ عمل دن میں دو بار کریں ۔ (ڈاکٹر عبد العزیز)

(۱۰۹) **پرانا زکام**:- (الف) آپنے یہ تحریر نہ فرمایا کہ آپ کو قبض بھی رہتا ہے یا نہیں اگر قبض رہتا ہے تو اس کا دفع کرنا بہت ضروری ہے ۔ لال شربت اور "بیلول" ملا کر استعمال کرنے سے آپ کو بہت کافی فائدہ پہونچے گا ۔ اگر آپ منہ ڈھک کر سونے کے عادی ہیں تو اس عادت کو جلد سے جلد ترک کر دیجئے زکام کے لئے انجکشن بھی بہت مفید ہوتے ہیں ۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) ہمدرد دواخانہ دہلی کا خمیرہ نزلی جواہر والا استعمال فرمائیں ۔ (حکیم ہمایوں)

(ج) چون پراش اولیہ کا استعمال مفید ہوگا ۔ یہ ایک ویدک دوا ہے ۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(د) جواب نمبر ۱۰۶ پر عمل کریں ۔ (حکیم سید غلام مرتضیٰ شاہ)

(ہ) زکام کے لئے عناب ، بہدانہ ، سپستاں کا جوشاندہ پئیں ۔ اور نوشادر دیسی اور ریوند چینی ایک ایک تولہ شورہ قلمی ۲ تولہ کا سفوف بنا کر چار چار رتی بعد غذا دونوں وقت کھلائیں ۔ (حکیم مقبول شاہ وارثیؒ) + (و) آپ جواب نمبر ۱۰۶ پر عمل کریں ۔ (حکیم شمس الحق خاں)

(۱۱۰) **پر سوت**:- (الف) سخت تعجب ہے کہ مسلسل پانچ بچوں کے ضائع ہو جانے پر بھی آپ سبب کی تحقیق پر مائل نہ ہوئے ۔ بچے تقریباً سب کے سب ہی تندرست پیدا ہوا کرتے ہیں حتیٰ کہ ماں باپ کو اگر دق ہو تو ان کے بچے بھی دق کے اثر سے پاک اور بالکل تندرست پیدا ہوتے ہیں ۔ البتہ امراض خبیثہ کا اثر والدین سے اولاد میں منتقل ہوا کرتا ہے ۔ یہ یقین کر کے کہ بفضلہ آپ یا آپ کی اہلیہ کسی خبیث مرض میں مبتلا ہیں اب اس بات کی تحقیق کرنا ہے کہ تندرست پیدا ہونے والے بچے دو ڈھائی سال کی عمر کو پہنچ کر کیوں فوت ہو جاتے ہیں ۔ آپ نے یہ تحریر فرمایا ہے کہ دانت نکلنے کے زمانہ میں بیمار ہو کر بچے کمزور ہو جاتے ہیں اور بالآخر موت لاحق ہوتی ہے ۔ دانت نکلنا ایک طبعی فعل ہے اور اگر بچہ کے جسم میں کیلسیم اور فاسفورس وغیرہ کافی مقدار میں موجود ہو تو بچے کو خفیف سی بے آرامی کے سوا دانت نکلنے کے زمانے میں کوئی تکلیف نہیں ہوتی ، اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ بچے جو ماں کا دودھ پیتے ہیں یا بڑے ہو کر غذا کھاتے ہیں ۔ اس میں انہیں کیلسیم اور فاسفورس کافی مقدار میں نہیں ملتا ، آپ نے لکھا ہے کہ آپکی اہلیہ چار ماہ سے حاملہ ہیں ۔ اگر دوران حمل میں آپ کثرت سے کیلسیم اور فاسفورس انکے جسم میں پہونچا دیں تو بچہ ان نمکیات کی کمی کو ساتھ لیکر نہ پیدا ہوگا ۔ پھر دودھ پلانے کے زمانے میں بھی ماں کے جسم کو اگر یہ نمکیات خوب کثرت سے ملتے رہیں تو بچے میں کسی وقت بھی کیلسیم اور فاسفورس کی کمی رونما نہ ہوگی اور دانتوں کے عوارض سے وہ محفوظ رہے گا آپ ابھی سے اہلیہ کو مچھلی کا تیل پلانا شروع کرادیں ۔ اور برابر اس وقت تک پلاتے رہیں جب تک کہ بچے کا دودھ نہ چھڑا لیا جائے ۔ غذا میں انڈے (بقیہ صفحہ ۴۸۴ پر)

سوالات؟

ضوابط اندراج

(۱) ہر خریدار کو سال بھر میں ایک سوال درج کرانے کا حق حاصل ہے لیکن دوسرے سال اس حق کو استعمال نہیں کیا جا سکتا +
(۲) سوال دو سطروں سے ہرگز زیادہ نہیں ہونا چاہیئے +
(۳) دو سطروں سے زیادہ کے لئے خریداروں کو بھی تین آنے فی سطر کے حساب سے بھیجنے چاہیئں +
(۴) اگر آپ رسالہ کے خریدار نہیں ہیں تو ۸ آنے کے ٹکٹ بھیج کر تین سطری سوال درج کرا سکتے ہیں۔ زیادہ سطور کیلئے مزید تین آنے فی سطر کے حساب سے ارسال کرنے چاہیئں +
(۵) چار سطروں سے زیادہ لمبا سوال کسی خاص حالت کے سوا جس کا فیصلہ جناب مدیر کر سکتے ہیں شائع نہیں ہو سکے گا +
(۶) رسالہ کے خریداروں کو بھی سوال بھیجتے وقت نمبر خریداری اور پتہ ضرور لکھنا چاہیئے ورنہ تعمیل نہ ہوگی +
(۷) سوال کی عبارت مختصر اور صاف ہونی چاہیئے۔ دفتر کو کاٹ چھانٹ کا اختیار بہرحال ہوگا +
(۸) آئندہ ماہ سوال درج ہو جانے کی توقع زیادہ سے زیادہ ہر ماہ کی بیس تاریخ تک سوال دفتر میں پہونچ جانے کی صورت میں ہو سکتی ہے +
(۹) ایسے سوالات رسالہ میں درج نہیں ہونگے جن کے لئے دواخانہ یا رسالہ کے پرمٹ کارڈ استعمال کئے گئے ہوں +

مینجر "ہمدرد صحت"

(۱۱۴) ایک ایسے اکسیر الاثر نسخہ کی ضرورت ہے جس کے استعمال سے وزن بڑھ جائے۔ (خریدار نمبر ۸۰۹۲)

(۱۱۵) میری عمر ستائیس سال ہے تین سال سے منہ آتا ہے کبھی قبض بھی ہو جاتا ہے۔ پیشاب زردی مائل ہوتا ہے۔ ٹھنڈی دوا سے منہ کو آرام ہوتا ہے۔ لیکن زکام ہو جاتا ہے۔ اطبا کرام اور ڈاکٹر سعید احمد صاحب توجہ فرمائیں۔ (خریدار نمبر ۳۰۷۰)

(۱۱۶) حاملہ عورت اگر بخار میں مبتلا ہو جائے یا اُسے استسقا ہو جائے تو کیا علاج کیا جائے۔ (خریدار نمبر ۸۱۵۲)

(۱۱۷) کشتہ سم الفار بنانے کی مجرب اور آزمودہ ترکیب درکار ہے۔ اگر ترکیب صحیح ہوئی تو دس روپے نذر کئے جائیں گے۔ (خریدار نمبر ۵۸۲۷)

(۱۱۸) میرا بھائی جس کی عمر ۲۰ سال ہے کھانسی و زکام کی شکایت میں سولہ سترہ سال سے مبتلا ہے۔ باوجود علاج کے اس کے مرض میں کمی نہیں ہوئی، اس لئے اطبا کرام سے درخواست ہے کہ کوئی ایسا نسخہ تحریر فرمائیں جس کے استعمال سے مریض کی شکایات دفع ہو جائیں۔ مریض کا مزاج بلغمی ہے۔ (ایک خریدار)

(۱۱۹) میری غیر شادی شدہ ہمشیرہ (عمر ۱۹ سال) پچھلے سال جوڑوں کے درد میں مبتلا ہوگئی تھی۔ درد کے دوران میں ہاتھ پاؤں میں ورم آگیا تھا۔ علاج سے درد جاتا رہا، مگر ہاتھوں کے ناخن سیاہ پڑ گئے۔ بہت علاج کیا مگر شفا نہ ہوئی، اطبا کرام سے استدعا ہے کہ سہل نسخہ تجویز کر دیں۔ (خریدار نمبر ۴۵۳۸)

(۱۲۰) قیلۃ الماء (ہائیڈروسیل) کے لئے مجرب نسخہ کی ضرورت ہے۔ (خریدار نمبر ۱۲۰۴)

(۱۲۱) میری اہلیہ بیس سال سے مرض عقر میں مبتلا ہیں۔ پچھلے سال آپریشن کیا گیا۔ ایک مہینہ علامات حمل ظاہر ہونی شروع ہوئیں۔ لیکن مہینہ کے آخر میں پیشاب کی اس قدر کثرت ہوئی کہ ایک گھنٹہ میں چار پانچ دفعہ حاجت ہوتی تھی۔ پھر باقاعدہ حیض آگیا۔ مریضہ کو عرصہ سے یہ شکایت بھی ہے کہ حیض کے بعد پندرہ دن تک تو پیشاب باقاعدہ آتا ہے لیکن پھر پندرہ روز کثرت سے پیشاب آتا رہتا ہے اور حیض جاری ہونے تک یہ صورت قائم رہتی ہے۔ (خریدار نمبر ۳۶۴۶)

(۱۲۲) مجھے ایک ایسے نسخہ کی ضرورت ہے جو بواسیر کے مسوں کو ہفتہ عشرہ میں خشک کر دے اور دوبارہ یہ شکایت نہ ہو، دوا تکلیف دہ نہ ہو۔ (خریدار نمبر ۱۸۱۷)

(۱۲۳) ایک شادی شدہ مریض کے پیشاب میں فاسفیٹس آتے ہیں اور پیشاب پاخانہ کے بعد لیس دار رطوبت خارج ہوتی ہے۔ ہاضمہ خراب ہے۔ قبض کی شکایت ہے۔ مقامی شکایتیں بھی ہیں۔ گرم چیزیں کھا لینے سے احتلام ہو جاتا ہے۔ (خریدار نمبر ۳۷۴۴)

(۱۲۴) کھانا کئی گھنٹے تک معدہ میں پڑا رہتا ہے۔ تیزابیت کی بہت تکلیف ہے۔ پاخانہ بافراغت نہیں ہوتا۔ ڈاکٹر صاحبان آنتوں کی دق کا شک کرتے ہیں۔ پیٹنٹ دواؤں سے بھی فائدہ نہیں ہوا۔ جسم دبلا، عمر ۲۷ سال، پیشہ زراعت انسپکٹر۔ (خریدار نمبر ۱۳۵۰)

۱۲۵ میرے ایک دوست جن کی عمر ۳۲ سال ہے، ۱½ سال سے مرض ریاحی بواسیر اور اسہال میں مبتلا ہیں۔ بواسیر کا آپریشن کرایا گیا لیکن کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ پھوڑا چند دن سوکھا اور چند دن ہرا رہتا ہے۔ اجابت ہمیشہ پتلی اور آؤں ملی ہوئی بڑی مقدار میں ہوا کرتی ہے۔ اکثر خالی معدہ میں کھٹی ڈکاریں آتی رہتی ہیں۔ بائیں پسلی میں کچھ خراش معلوم ہوتی ہے۔ دہی کے استعمال سے نزلہ ہوتا ہے التماس ہے کہ کوئی مجرب اور زود اثر نسخہ مرحمت فرمایا جائے۔ (خریدار نمبر ۳۴۳۲)

(۱۲۶) میرے ایک دوست کو دو سال سے بواسیر بادی کی شکایت ہے کبھی کبھی تھوڑا خون بھی نظر آتا ہے۔ بلغمی کھانسی اور نزلہ بھی ہے۔ دماغ زیادہ کام نہیں کر سکتا۔ چار سال پہلے دق کا اندیشہ ظاہر کیا گیا تھا۔ مریض کی عمر ۲۲ سال ہے اور وہ شادی شدہ ہے۔ (خریدار نمبر ۳۸۴۴)

(۱۲۷) ضعف دماغ، تبخیر معدے کا ضعف، ریح اعصا، اور عرق النساء وغیرہ کے لئے مجرب کشتہ کی ضرورت ہے۔ (خریدار نمبر ۸۳۸۶)

(۱۲۸) میرے ۸ سالہ بچے کو دو مہینے سے بخار آ رہا ہے۔ علاج کرنے سے اچھا ہو جاتا ہے۔ پھر مہینہ سوا مہینہ بعد بخار آنے لگتا ہے اب تین ماہ سے برابر بخار آ رہا ہے گلے میں گلٹی نکل آئی ہے۔ بعض اطبا خنازیر بعض تپ دق کی گلٹی اور جگر و معدہ کی خرابی بتلاتے ہیں۔
لائم واٹر دینے سے بچوں کی صحت پر کیا اثر پڑتا ہے اور اسے کتنی عمر تک دینا چاہیئے؟ ڈاکٹر سعید احمد صاحب بریلوی خاص طور پر توجہ فرمائیں۔ (خریدار نمبر ۳۳۷۴)

(۱۲۹) مجھے ایک ایسے نسخہ کی ضرورت ہے جو معدہ اور جگر کے تمام امراض کے لئے مفید ہو۔ دافع ریاح اور دافع سوداویت ہو۔ پاخانہ خلاصہ لائے، ورم فم معدہ اور معدہ

اور جگر کے لئے فائدہ مند ہو مقوی معدہ و جگر ہو۔ (خریدار نمبر ۵۲۷۹)

(۱۳۰) لاجورد مغسول کو پوٹلی میں باندھ کر قرع انبیق کے نیچے میں لٹکا دینے سے جو عرق اس کے اوپر ٹپک کر آئے گا وہ لاجوردی رنگ کا ہوگا یا نہیں؟ (الف) عرق کا رنگ لاجوردی ہو تو لاجورد مغسول صحیح ہے یا نہیں؟ (ب) اگر عرق مذکور کا رنگ لاجوردی ہو تو قابل استعمال ہے یا نہیں؟ ازراہ کرم اطبا و حذاق اس مسئلہ پر روشنی ڈالیں۔ (خریدار نمبر ۳۴۳۱)

(۱۳۱) کیا کوئی صاحب شراب الصالحین کا نسخہ و ترکیب تیاری درج فرما کر ممنون احسان فرمائیں گے۔ (خریدار نمبر ۳۵۱۰)

(۱۳۲) میری عمر ۲۰ سال ہے ایک سال سے میرا دایاں فوطہ بلا کسی تکلیف و درد کے کچھ بڑھا ہوا ہے۔ مگر چھ مہینے سے بہت زیادہ بڑھ کر بڑے بینگن کی طرح ہو گیا ہے۔ سختی بھی موجود ہے۔ فوطہ میں کبھی چوٹ وغیرہ نہیں لگی۔ (خریدار نمبر ۴۱۲۸)

(۱۳۳) شروع ہی سے زکام نہیں پکتا۔ پتلی رطوبت ناک کی بجائے سینہ پر گرتی رہتی ہے جس سے سخت کھانسی و تنفس ہو جاتا ہے۔ بڑی تکلیف ہوتی ہے نسخہ ایسا ہو جس سے زکام پک کر ناک سے خارج ہو تقویت دماغ کی بھی ضرورت ہے۔ (خریدار نمبر ۱۰۵۸) و (خریدار نمبر ۸۰۵۶)

(۱۳۴) بیس اکیس سال کی ایک لڑکی کے قریباً دو سال سے سر میں عین چندیا کے مقام پر پانچ چھ انچ کی گولائی میں ہر وقت ہلکا درد رہتا ہے۔ ایام ماہواری میں کوئی نقص نہیں معلوم ہوتا نہ حرارت رہتی ہے، لیکن کمزوری معلوم ہوتی ہے شادی ہوئے دو سال ہوئے۔ (خریدار نمبر ۴۷۵۲)

(۱۳۵) لونگ یا تھ بوٹی کا دوسرا نام کیا ہے؟ کہاں ملتی ہے۔ اگر کوئی صاحب فراہم کر سکتے ہوں تو کس قیمت پر؟ (خریدار نمبر ۴۹۲۳)

(۱۳۶) ۳۵ سال کے ایک مریض کو ۱۵ سال سے دیدان (چنونوں) اور قبض کی شکایت ہے معمولی ادویہ اور انیما سے چار پانچ روز کے لئے افاقہ ہو جاتا ہے۔ اطبا و ڈاکٹر صاحبان مؤثر علاج و تدابیر سے مطلع فرمائیں۔ (خریدار نمبر ۸۴۴۱)

(۱۳۷) میری لڑکی کی عمر سات سال ہے تین سال سے اسکے ہاتھ اور پیر کے تلوے موسم سرما میں سخت اور موٹے ہو جاتے ہیں اور ان میں سے کبھی کبھی خون بھی بہنے لگتا ہے۔ گرمی کے موسم میں مرض میں کمی رہتی ہے۔ ایک برس سے مصفی خون دوائیں استعمال کرا رہا ہوں لیکن کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ (خریدار نمبر ۶۷۶۸)

(۱۳۸) مجھے اور میرے بچے کو جس کی عمر ۲ سال ہے کبھی کبھی پیشاب دودھ کی طرح سفید ہوتا ہے۔ مجھے آتشک ہو چکی ہے۔ جوہری اور دوسرے کشتوں کا استعمال رہا ہے۔ حذاق بتائیں کہ یہ کیا مرض ہے، اور اس کا مفید علاج و نسخہ تحریر فرمائیں۔ (خریدار نمبر ۲۴۲۹)

بقیہ مضمون صفحہ ۷۶ سے آگے

دودھ اور تازہ پھل لازمی طور پر شامل کرنے چاہئیں۔ بچے کو بھی جب وہ کھانے کے قابل ہو تو انڈے دودھ اور پھل خوب کھلائے جائیں۔ خدا نے چاہا تو یہ بچہ ہر قسم کے مرض سے محفوظ رہیگا۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی) ۲۔ (ب) ڈوڈہ کی خشخاش ایک سیر لے کر دو سیر پانی میں بھگوئیں۔ دوسرے دن اس کا پانی پھینک کر دوسرا پانی ڈال دیں، پھر دوسرے دن اس پانی کو بھی پھینک کر خشخاش نکال لیں اور پیس لیں۔ پھر گائے کے دو سیر گھی میں بھون کر حسب ذیل چیزیں پیس کر شامل کر دیں۔ اور چھوٹے چھوٹے لڈو بنا کر رکھ لیں اور دس تولہ تک یہ لڈو مریضہ کو دودھ کے ساتھ کھلائیں۔ ملانے کی چیزیں یہ ہیں:۔

مویز منقے ایک سیر، مغز بادام شیریں ایک سیر، طباشیر ۱ تولہ، دانہ الائچی خورد ۱ تولہ، مرچ سیاہ ۱ تولہ، مصری چار سیر۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ج) معجون حمل عنبری علوی خانی دوران حمل میں، چھینے تک استعمال کرائیں۔ جب ساتواں مہینہ حمل کا شروع ہو تو بند کر دیں۔ (حکیم مقبول شاہ وارثی)

(۱۱۱) **امراض جگر** (الف) آپ یہ نسخہ استعمال کریں:۔ کونین سلف ایک گرین، گلیسرین ۱۵ منم، ایسٹنس سیرپ ایک ڈرام پانی اتنا کہ سب مل کر ایک اونس ہو جائے۔ یہ ایک خوراک ہے۔ ایسی ایسی تین خوراکیں روزانہ بعد غذا استعمال کریں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) فیری ایٹ کونین ۳ ماشہ، سالٹ ۲ تولہ، پانی آدھی بوتل خوراک ۲ تولہ ہمراہ شربت عناب ۲ تولہ دونوں وقت۔ (حکیم سید غلام مرتضےٰ شاہ)

(ج) آپ کسی مقامی طبیب سے علاج کرائیں۔ (حکیم شمس الحق خاں و حکیم احسان الحق خاں)

(۱۱۲) **امراض اطفال** :۔ (الف) دیکھے بغیر نسخہ نہیں لکھا جا سکتا۔ اگر معالج کی رائے ہو اور وہ ضروری خیال کرے تو بچے کو بمبئی لے جائے اور وہاں مخصوص اسپتال میں علاج کرائیے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) کسی قابل حکیم سے علاج کرائیں۔ (حکیم سید غلام مرتضےٰ شاہ)

(ج) مریض کا معائنہ ضروری ہے اس کے بغیر علاج ممکن نہیں۔ (حکیم شمس الحق خاں و حکیم احسان الحق خاں)

(۱۱۳) **درد شکم** :۔ (الف) صرف اتنا لکھ دینے سے کام نہیں چلتا کہ پیٹ میں درد ہے جو درد کہ پانچ سال سے قائم ہو اُس کے لئے ضروری کوئی مستقل سبب موجود ہونا چاہئے۔ پیٹ معدہ بھی ہوتا ہے آنتیں بھی ہوتی ہیں، جگر بھی ہوتا ہے طحال بھی۔ اب یہ کیسے ممکن ہے کہ صحیح طور پر مقام درد معلوم ہوئے بغیر یہ سمجھ لیا کہ فلاں عضو میں درد ہوگا۔ تا وقتیکہ تفصیلات نہ معلوم ہوں یا مریض سامنے نہ ہو کوئی صحیح رائے قائم نہیں کی جا سکتی۔ ہنگامی اور عارضی طور پر درد دفع کرنے کے لئے بہت سی چیزیں استعمال ہو سکتی ہیں۔ "ویرامن" اور "نوولجین" بہت زود اثر دوائیں ہیں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) کشتہ خبث الحدید ایک سرخ جوارش جالینوس ۹ ماشہ میں ملا کر عرق پودینہ ۱۰ تولہ کے ساتھ دن میں دو بار استعمال کریں۔ (حکیم سید غلام مرتضےٰ شاہ)

(ج) آپ معجون جنفل ایک تولہ ہمراہ عرق سونف ۵ تولہ، عرق گلاب ۵ تولہ روزانہ صبح کو استعمال کیا کریں۔ (حکیم شمس الحق خاں)

دشمنِ جان امراض کی فہرست

کیا آپ خدانخواستہ ان میں سے کسی مرض میں مبتلا ہیں!

ذیابیطس

کمزوری اعضاء ہضم بوجہ امراض مخصوصہ

ہیضہ وغیرہ

ضعف قلب

اسقاطِ حمل

کمزوری عضو

بچوں کی بیماریاں

کمزوری دماغ

آنکھوں کی بیماریاں

جنون

سوزاک

سرعت انزال

امراض معدہ و جگر

ضعف باہ

جریان

ضعف جگر

خرابی ایام

طاعون

ضعف

کنٹھ مالا

ناصور

نامردی

پائیریا

سیلان الرحم

بالوں کی بیماریاں

امراض خون

گٹھیا

بے لذتی

پیچش

تلی

نزلہ

دق وسل

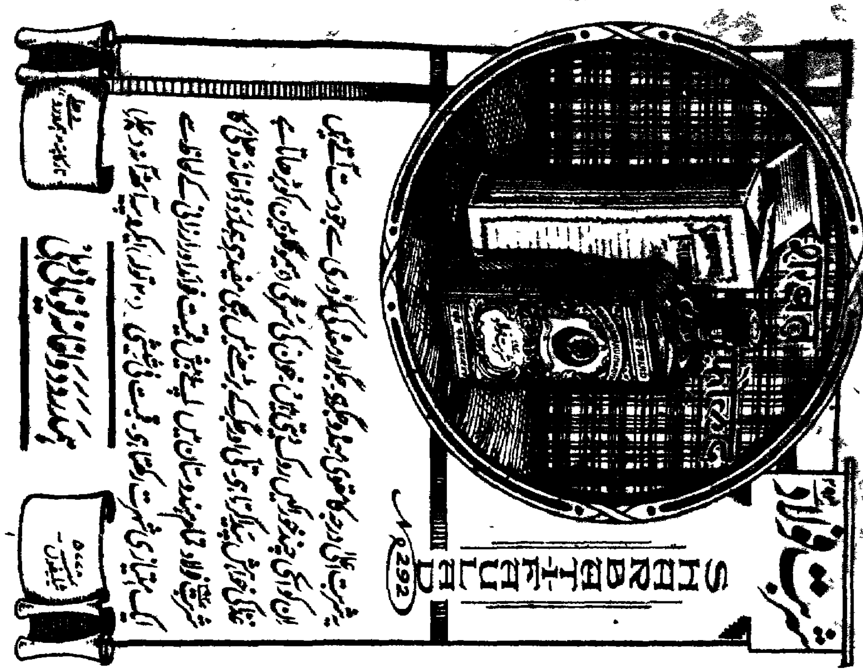
آتشک

احتلام

دمہ

اگر ایسا ہو

تو آپ کو مناسب ہے کہ اپنے مرض کی دوا انتخاب کریں یعنی یونانی طب کے سب سے بڑے اور مکمل و منظم دوا خانہ [illegible] اور اکسیری [illegible] ماہرین فن [illegible] بڑے راجہ مہاراجے نواب صرف "ہمدرد دواخانہ دہلی" پر ہی اعتماد کرتے ہیں [illegible] آپ بھی اسی خادم ملک [illegible] دوا خانہ کی دوائیں استعمال کر کے مایوس نہیں ہوں گے خادم [illegible] ہمدرد دواخانہ دہلی

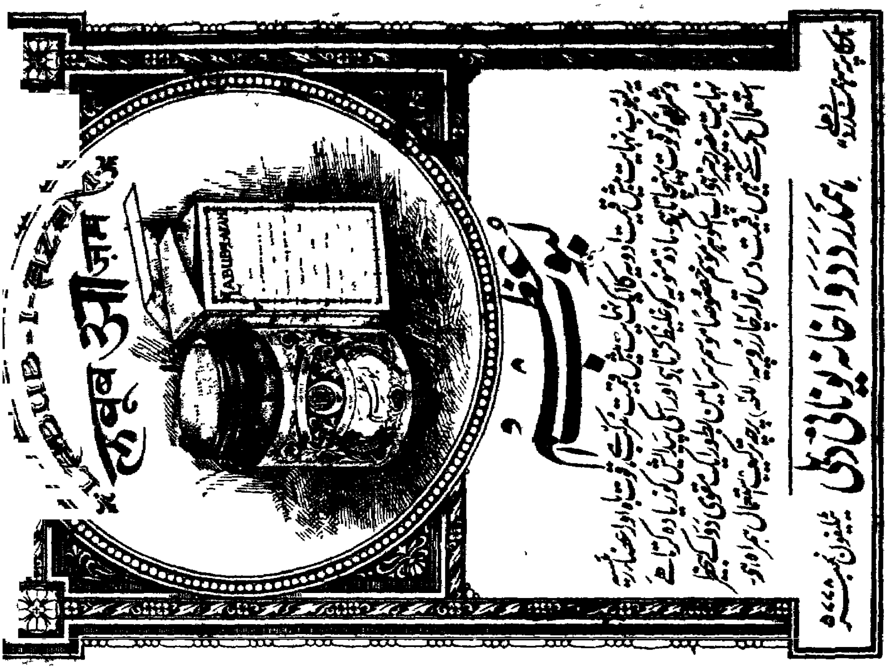




درس صداقت

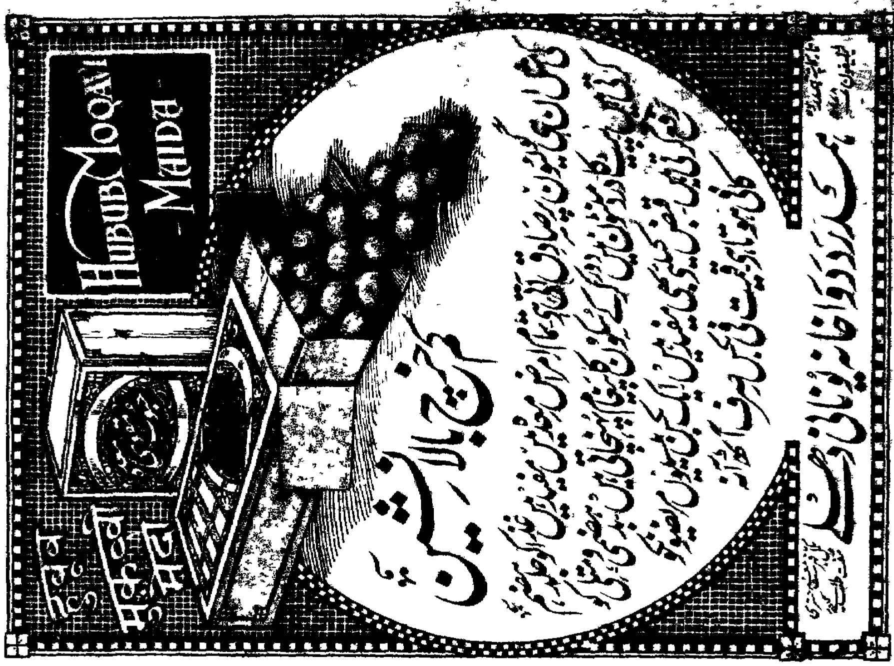
"خدا خوب جانتا ہے کہ ملک کی خدمت کس طرح انجام دے رہا ہوں، یاد رکھو اگر تم نے ذرہ برابر بددیانتی کی تو قیامت کے تمہارا گریبان ہوگا اور میرا ہاتھ ہوگا"

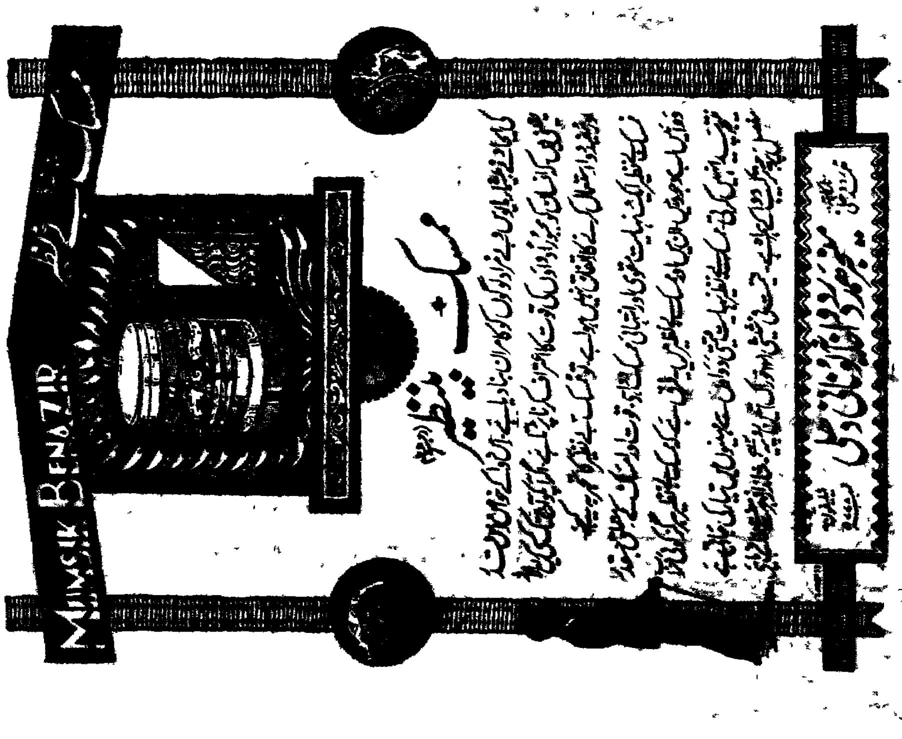
سید فن ہمدرد خلائق حکیم حافظ عبدالمجید رحمۃ اللہ علیہ بانی ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی



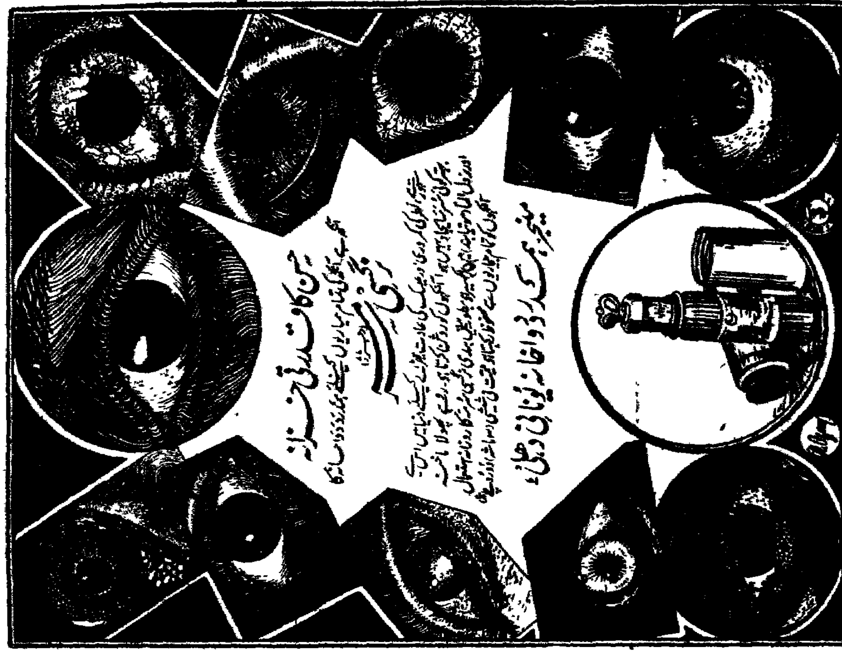


مفصل شاندار باتصویر فہرست مفت طلب فرمائیے۔ جس میں ہر مرض کا علاج درج



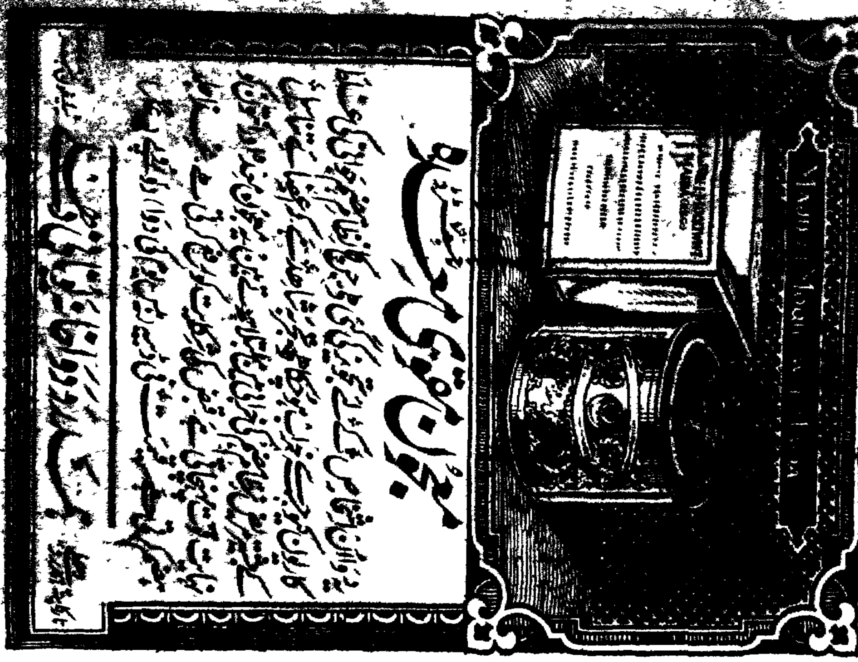


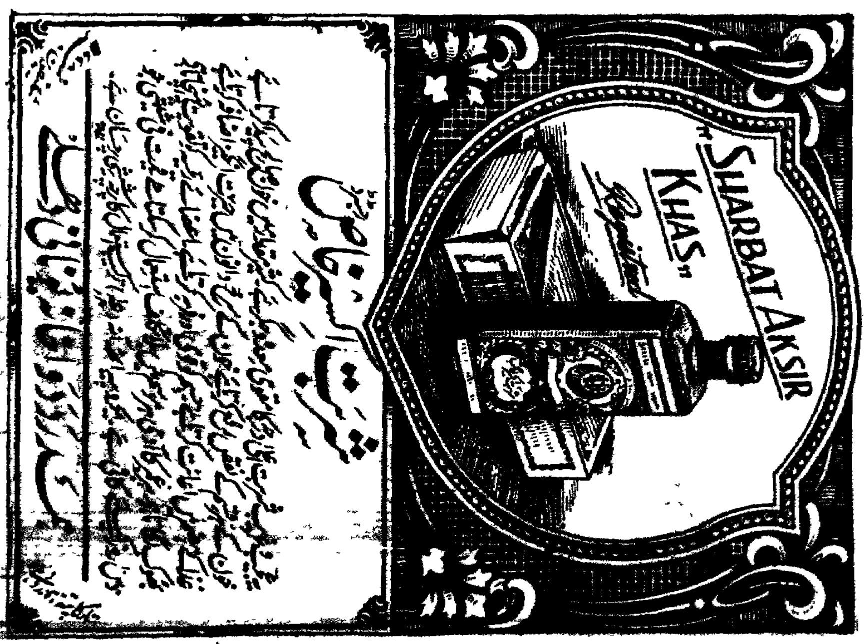
مفصل شاندار باتصویر فہرست مفت طلب فرمائیے جس میں ہر مرض کا علاج درج ہے





"مفصل شاندار باتصویر فہرست مفت طلب فرمائیے، جس میں ہر مرض کا علاج درج ہے"




SHARBAT AKSIR
KHAS
Registered





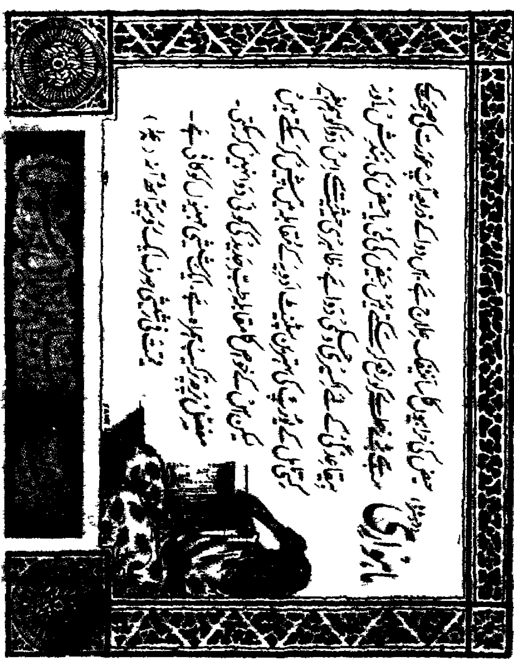
اعلیحضرت حضور نظام خلد اللہ ملکہ جس دواخانہ کی ادویہ استعمال فرماتے ہیں وہ آپکے شہر کا مقبول خاص و عام اور طب یونانی کا سچا خادم
ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی ہے۔ یاد رکھئے ہمدرد دواخانہ ایک ہی ہے اس کا کسی مقام یا غیر مقامی دواخانہ سے کسی قسم کا تعلق نہیں ہے

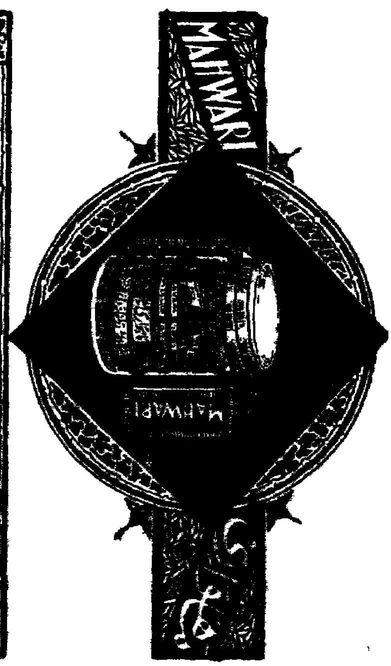
منیجر ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی


TILA-I-AZAM

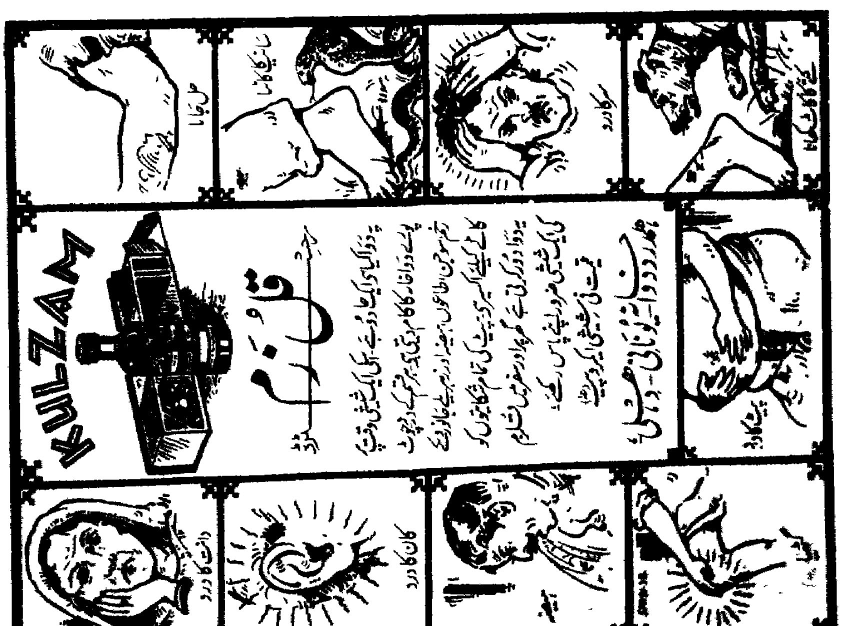

KHAMERA NUZLI
JAWAHARWALA


MUFARRAH
MUSHKIN



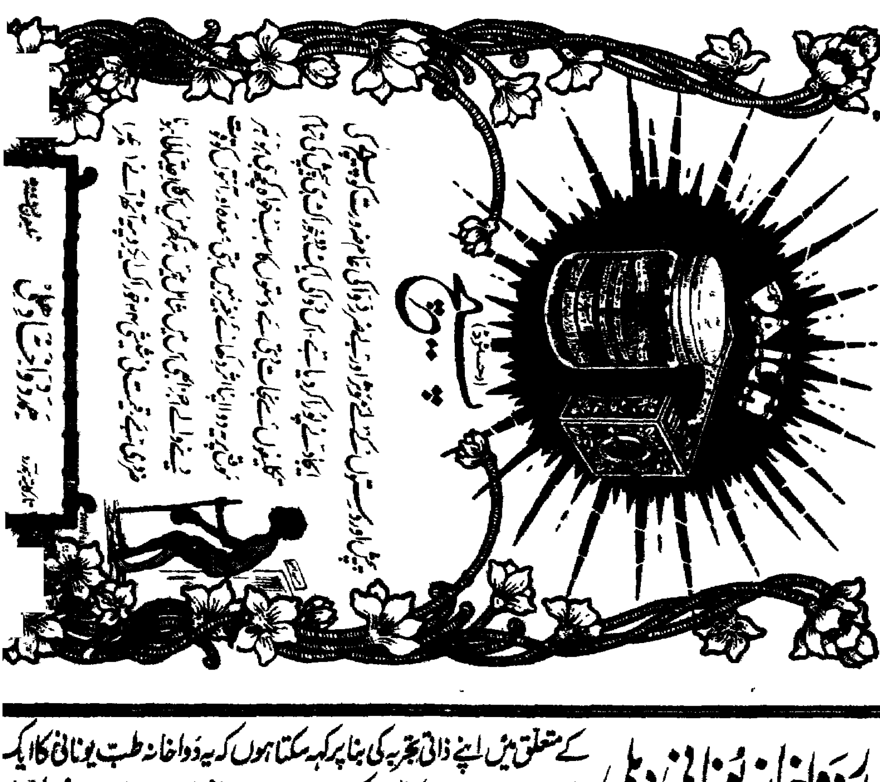

MAHWARI

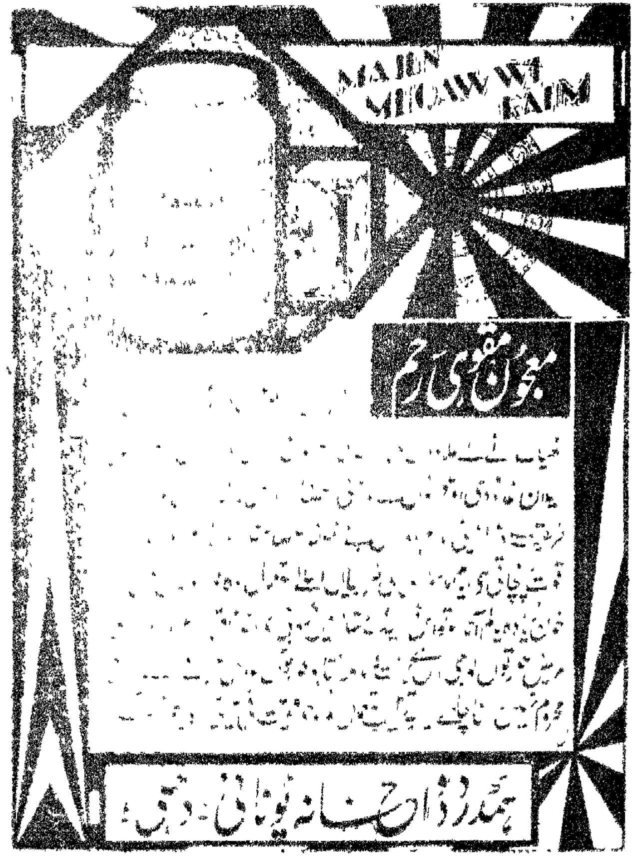




گذشتہ سال ہمدرد دواخانہ دہلی سے جتنے مریضوں نے دوا حاصل کی ان کی تعداد
۶۰۹۸۱۷ چھ لاکھ نو ہزار آٹھ سو سترہ ہے






MAJUN
MUQAWWI
RAHM
معجون مقوی رحم
ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی



حفظ صحت اور طب

کا ماہوار مصور رسالہ

ہمدرد صحت دہلی

بیادگار

شہید فن ہمدرد خلائق حکیم حافظ عبدالمجید دہلوی

بانی ہمدرد دواخانہ دہلی

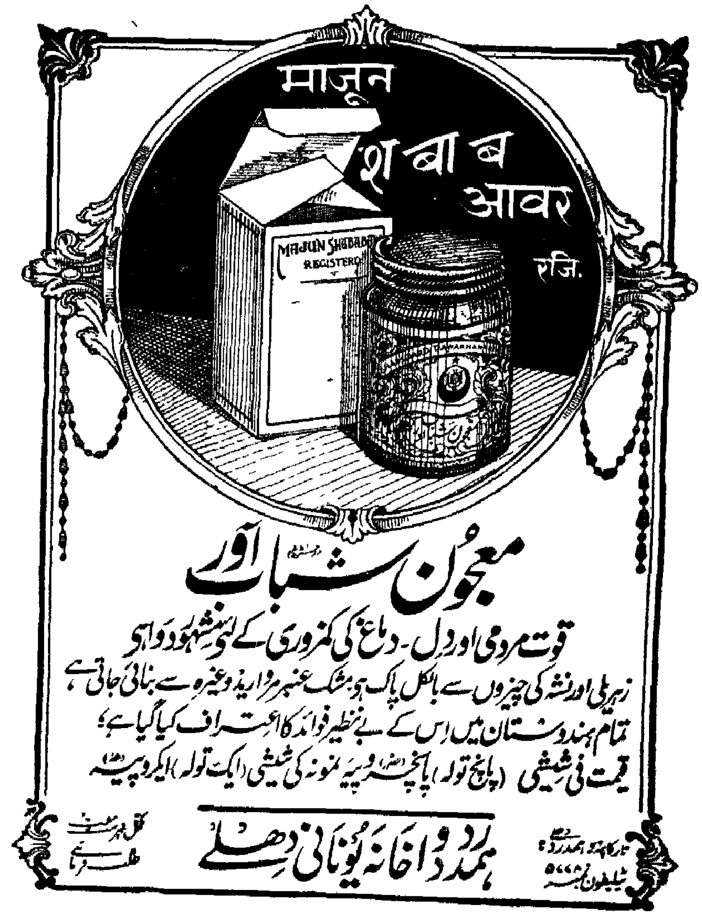
مرتبہ

حکیم حاجی عبدالحمید دہلوی

مقام اشاعت: ہمدرد منزل لال کنواں دہلی

قیمت سالانہ ایک روپیہ ۱/

مجلد ۱۲


माजून
शबाब
आवर
रजि.
MAJUN SHABAB
REGISTERED
معجون شباب آور
قوت مردمی اور دل۔ دماغ کی کمزوری کے لیے مشہور دوا ہے
زہریلی اور نشہ کی چیزوں سے بالکل پاک ہو۔ مشک عنبر مروارید وغیرہ سے بنائی جاتی ہے
تمام ہندوستان میں اس کے بے نظیر فوائد کا اعتراف کیا گیا ہے
قیمت فی شیشی (پانچ تولہ) پانچ روپیہ نمونہ کی شیشی (ایک تولہ) ایک روپیہ
ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی


نسخہ خاص ۲ دو آتشہ
اپنے بے نظیر خواص کی وجہ سے
تمام ہندوستان میں مشہور ہو رہی ہے
مفصل معلومات رسالہ
"ہمدرد شباب"
منگا کر حاصل کیجئے
فی بوتل
پانچ روپے
نمونہ کی شیشی
ایک روپیہ چار آنے
تار کا پتہ "HAMDARD" "DELHI"
منیجر ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی
ٹیلیفون نمبر 5778

جلد (۷) | فروری سنہ ۱۹۳۹ع | نمبر (۸)

فہرست مضامین

فہرست تصاویر:- (۱) استقلال بوس (۲) حجامی کے قوانین +

[illegible]

نوٹ: خریداران رسالہ ہمدرد صحت کی خدمت میں التماس ہے کہ خط وکتابت کے وقت اپنے خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

[illegible]

ہمدرد صحت کی اشاعت خاص

دق و سل

ہمدرد صحت کا یہ خاص نمبر علم و فن کا ایک ایسا کارنامہ ہے جس کی نظیر مشرقی زبانوں میں مشکل ہی سے ملے گی۔ اس میں دق و سل کے متعلق ایسے ایسے پہلوؤں پر بحث کی گئی ہے جو اس سے پہلے تاریکی میں تھے۔ یہ نمبر نہ صرف طبیبوں، ویدوں، اور ڈاکٹروں کے لئے جدید و قدیم معلومات و معالجات کا مخزن ہے، بلکہ یہ ان لوگوں کے لئے بھی انتہائی کارآمد ثابت ہوگا جو عوام کی بھلائی کے معاملات سے دلچسپی رکھتے ہیں۔ اس کا مطالعہ ان کے سامنے ہندوستان کی حالت زار کا صحیح نقشہ پیش کر دے گا۔ اور ان کو ممالک غیر سے اپنے ملک کی حالت کا مقابلہ کرنے میں کوئی دشواری نہیں رہے گی۔ ہمدرد صحت ہی ایک ایسا رسالہ ہے جس نے دنیا بھر کے ماہرین فن کی قلمی خدمات حاصل کی ہیں چنانچہ اس نمبر میں **یورپ، امریکہ اور آسٹریلیا** وغیرہ براعظموں کے پندرہ سے زیادہ ماہرین فن نے مضامین لکھے ہیں صرف اسی حقیقت سے آپ کو اس نمبر کے افادہ کا اندازہ ہو جائے گا۔ ہندوستان کے ماہرین میں سے تقریباً سو ماہرین ایسے ہیں جنہوں نے اس اشاعت کے اوراق کو زینت دی ہے۔ ان قلمی معاونوں میں طبیب، ادیب، مزاحیہ نویس اور شاعر غرض سب ہی شامل ہیں۔ یہ نمبر ان اصحاب کو بھی دعوت فکر دے گا جو ہر معاملہ کو صرف علمی نقطہ نظر سے دیکھنے کے عادی ہیں۔ دق و سل نمبر ادبی ذوق رکھنے والوں کی تسکین بھی پوری طرح کر دے گا اور ان کو یہ محسوس کرا دے گا کہ علم و ادب کو آپس میں کس طرح سمویا جا سکتا ہے، یہ نمبر اُن مریضوں کے لئے چراغ ہدایت کا کام دے گا جو اس وقت اس موذی مرض کی کسی نہ کسی شکل میں مبتلا ہیں۔ یہ اشاعت خاص اُن گھرانوں کو ہلاکت کے غار میں گرنے سے بچا سکے گی جن میں دق کی اموات ہو چکی ہوں۔ اور تیمارداروں کو دق کے بیماروں کی تیمارداری سکھائے گی۔ غرض یہ اشاعت کیا ہے دق و سل کی ایک ایسی انسائیکلوپیڈیا ہے جس میں اس موضوع پر ہر عنوان سے بحث ملے گی۔ فہرست مضامین ہمارے اس دعوے کی تصدیق کے لئے کافی ہے۔ اگر آپ اس عظیم الشان نمبر کو حاصل کرنا چاہتے ہیں تو آج ہی اس کا بندوبست کیجئے۔ اس کے حاصل کرنے کی دو صورتیں ہیں (۱) یا تو آپ ایک روپے کا منی آرڈر یا ایک روپے کے ٹکٹ لفافہ میں رکھ کر بھیج دیجئے۔ اس صورت میں نہ صرف یہ دق و سل نمبر آپ کے پاس پہونچ جائے گا بلکہ اگست ۳۸ء سے جون ۳۹ء تک گیارہ مہینے کے رسالے ہر مہینے آپ کے پاس پہونچتے رہیں گے اور آپ کے پاس جون ۱۹۳۹ء میں ہمدرد صحت کی ایک عظیم الشان جلد موجود ہوگی جس کی ضخامت گیارہ سو صفحات سے کسی طرح کم نہ ہوگی اور آپ حیرت کریں گے کہ ایک روپے میں اتنا علمی اور فنی مواد کس طرح دیا جا سکتا ہے۔ (۲) اور اگر آپ کو صرف دق و سل نمبر مطلوب ہے تو اس کی قیمت کے ٹکٹ (مع محصول ڈاک ایک آنہ) لفافہ میں رکھ کر آج ہی بھیج دیجئے۔ چند روز میں آپ کے سامنے عظیم الشان نمبر موجود ہوگا۔ قیمت:- اعلیٰ ایڈیشن ۱۲؍، معمولی ایڈیشن ۸؍، قیمت سالانہ مع اشاعت خاص معمولی [illegible]

منیجر ہمدرد صحت، ہمدرد منزل، لال کنواں، دہلی

ہمدرد صحت کا دق و سل نمبر یورپ اور امریکہ کے مشاہیرِ فن کی نظر میں

ڈاکٹر ایچ العطاس معتمد صحت و اجتماع معاونت، انقرہ (ترکی)

محترم حکیم صاحب

آپ کا مکتوب مورخہ ۵ جولائی ۱۹۳۸ء اور رسالہ ہمدرد صحت کا خاص نمبر پہنچا جس میں دسل و دق پر غیر معمولی مقالات اور بیش قیمت معالجات شائع ہوئے ہیں یہ قیمتی رسالہ ہماری وزارت کے کتب خانہ کی زینت رہیگا۔ میں آپ کی عنایتوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اس کامیاب رسالہ پر آپ کو تبریک اور مُبارک باد عرض ہے۔

وزارت صحت و امداد باہمی — دستخط ڈاکٹر العطاس۔

ڈاکٹر سیوری سوونن سکرٹری آف دی فینش نیشنل اینٹی ٹیوبرکلوسس ایسوسی ایشن، ہلسنکی (فن لینڈ)

ایڈیٹر صاحب رسالہ "ہمدرد صحت" دہلی۔

"ہمدرد صحت" کا نہایت دلچسپ "دق و سل نمبر" ملا۔ میں اسکے لئے آپکا بہت بہت شکریہ ادا کرتا ہوں۔ میں نے رسالہ کے اوراق کو اچھی طرح دیکھا لیکن زبان کی غیریت کی وجہ سے بہت کم سمجھ سکا لیکن اسمیں کوئی شک نہیں کہ یہ اشاعت خاص ایک بڑی سائنٹفک قدر و قیمت کی مالک ہے اور ظاہری اعتبار سے بہت خوبصورت ہے۔ میری طرف سے مبارک باد قبول فرمائیے۔"

سیوری سوونن

سر رابرٹ فلپ، ایڈنبرگ یونیورسٹی، اسکاٹ لینڈ

ڈیر سر

"مجھے افسوس ہے کہ طبیعت کی ناسازی اور ڈاکٹروں کے مشورے کے باعث میں آپکے پانچویں جولائی کے مراسلہ کا جواب دیر سے دے رہا ہوں۔ خط کے بعد ہمدرد صحت کا خاص ٹیوبرکلوسس نمبر بھی پہنچا۔ اب میں مسرت کے ساتھ اس حیرت انگیز اور ضخیم "ٹیوبرکلوسس نمبر" کے لئے جو آپنے شائع کیا ہے آپکا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اور آپ کو اس وسیع جد و جہد پر مُبارکباد دیتا ہوں جو کہ آپنے ہندوستان کے باشندوں میں دق کے خلاف جنگ کرنے کے لئے جاری کی ہے اور جس کی بڑی شہادت آپکے رسالہ میں موجود ہے۔

روئے زمین کی دوسری قوموں کی طرح ہندوستان کو بھی اس بڑے مسئلہ کا مقابلہ کرنا ہے۔ میں خلوص کے ساتھ یقین کرتا ہوں کہ اس جہاد میں شریک ہو کر جس کو ہر ایکسی لینسی وائسرائن نے شروع کیا ہے۔ آپ کو بھی اس خطرناک مرض کی روک تھام میں وہی کامیابی حاصل ہوگی جو دوسری قوموں نے اپنے علم اور استقلال سے حاصل کی ہے۔

مجھے افسوس ہے کہ سر دست میں کوئی دوسرا مضمون آپکے رسالہ کے لئے نہیں لکھ سکا لیکن ایک دوسرے پیکٹ میں میں آپ کو اپنے مجموعہ مضامین کی ایک جلد بھیج رہا ہوں جو میں نے ٹیوبرکلوسس کے متعلق جمع اور شائع کئے ہیں۔ مجھے اُمید ہے کہ آپ ہندوستان میں جو کوشش کر رہے ہیں اس کے ساتھ میری ہمدردی کی نشانی کے طور پر آپ اسے قبول کریں گے۔"

آپ کا مخلص (سر) رابرٹ فلپ

ڈاکٹر جاذف ہولوس۔ ایم۔ ڈی۔ نیویارک

ڈیر مسٹر حمید

"میں آپ کے رسالہ "ہمدرد صحت" کے پہنچنے پر آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ مجھے اتنے بہترین طور پر مرتب کیے ہوئے رسالے کے دیکھنے کی مسرت بہت کم حاصل ہوتی ہے میں نے نہایت غور کے ساتھ اس کے تمام صفحات دیکھے اور ہر صفحہ کے ساتھ مجھ پر یہ حقیقت زیادہ واضح ہوتی گئی کہ میری تعلیم میں کچھ کمی ہے یعنی میں آپ کی زبان نہیں جانتا اس سے پہلے میں نے یہ کمی کبھی محسوس نہیں کی تھی لیکن اب میرا دل چاہتا ہے کہ کاش میں اسے پڑھ سکتا اور سمجھ سکتا۔ بہرحال انگریزی فہرست مضامین سے مجھے یہ معلوم ہو گیا کہ اس کے اندر کیا چیزیں ہیں۔ اور میں شک کے بغیر یہ کہتا ہوں کہ اس میں آپ نے بہترین مواد جمع کرنے کا انتظام کیا ہے اپنے نام کو ایسے معزز اصحاب اور ہستیوں کے ساتھ دیکھ کر میں فخر محسوس کرتا ہوں۔

آپ اپنے ملک میں "ٹیوبرکلوسس" کے انسداد کے لئے عظیم خدمات انجام دے رہے ہیں۔ اگر آپ خون کو جراثیم امراض سے محفوظ کر دینے کے خاص طریق علاج میں دلچسپی رکھتے ہیں تو میں بڑی خوشی کے ساتھ ہر ممکن طریقہ پر اپنی خدمات پیش کرتا ہوں۔

مجھے یہ جان کر بڑی خوشی ہوئی کہ لیڈی لن لتھ گو جیسی قابل احترام ہستی نے ہندوستان میں انسداد دق و سل کے کاموں میں کتنی دلچسپی لی ہے۔ دق اور سل کی خلاف جدوجہد میں آپ کے خوبصورت ملک کے لئے یہ ممانعت بنی ہوئی ہیں اور ہر ایکسی لینسی کا یہ بہترین شریفانہ عمل ہے کہ انہوں نے اپنی زندگی کو اس کام کے لئے وقف کر دیا ہے ایک دوسرے پیکٹ میں میں نے اپنی تازہ ترین کتاب آپ کے پتہ پر بھیجی ہے جو لیڈی لن لتھ گو کے نام سے منسوب ہے۔ مہربانی کر کے آپ اسکو ان کے پاس بھیج دیجئے۔ اس سے پہلے میں اپنی تصنیف آپ کے پاس بھیج چکا ہوں۔ اُمید ہے کہ وہ مل گئی ہوگی۔"

آپ کا مخلص :- جاذف ہولوس

ہمدرد صحت کا دق و سل نمبر اور مشاہیر صحافت

جناب مولنا عبد الحق صاحب سکرٹری انجمن ترقی اُردو اورنگ آباد

"حکیم حاجی عبد الحمید صاحب نے زیر نظر نمبر کو مرتب کر کے نہ صرف ایک فنی اور علمی فرض کو ادا کیا ہے بلکہ رفاہ عام کا ایسا مفید کام کیا ہے جو ہمیشہ یاد رکھنے کے قابل ہے۔ حکیم صاحب موصوف اپنے نیک نام اور مشہور عالم "ہمدرد دواخانہ" دہلی کے ذریعہ سے بھی قابل قدر خدمات انجام دے رہے ہیں لیکن ہمدرد صحت کی یہ خدمت سب سے بڑھ کر ہے۔

دق و سل کی یہ اشاعت خاص ۲۵۲ صفحات پر مشتمل ہے۔ اس نامراد بیماری کا کوئی پہلو ایسا نہیں جس پر نہ صرف ہندوستان کے بڑے بڑے حکیموں، تجربہ کار ڈاکٹروں، ہوشیار ویدوں بلکہ یورپ، امریکہ، آسٹریلیا کے دق و سل کے ماہرین و متخصصین نے بھی پر از معلومات بحث نہ کی ہو۔ گویا یہ نمبر ہماری زبان میں مشرق و مغرب کے نامور اطباء کے سالہا سال کے تجربات کا نچوڑ اور ان کی طبی کاوشوں کا مرقع ہے۔

مضمون نگاروں کی تصویریں تو ان گنت ہیں ہی لیکن سل و دق کے جراثیم، پھیپھڑوں، ان کے غار، گلٹیوں، خون چوسنے والے اور پھیپھڑوں پر ان کے مہیب اور تباہ کن اثرات کی بھی بھیانک تصویریں دے دی گئی ہیں۔ چند جدول اور نقشے بھی ہیں۔ غرض ایک اعلیٰ اور معیاری رسالہ کے لئے علم و فن کی اس نئی روشنی میں جن جن لوازم کی ضرورت ہے وہ سب اس نمبر میں بدرجہ اتم پائے جاتے ہیں۔ اگر فاضل مرتب نسخوں کے اندراج میں ذرا احتیاط سے کام لیتے تو اچھا ہوتا۔" (رسالہ اردو)

جناب رام لال صاحب ورما ایڈیٹر تیج ویکلی دہلی

"دہلی کا مشہور ماہانہ رسالہ ہمدرد صحت، فن طب، صحت عامہ، قدیم و جدید طریقہ ہائے علاج اور حفظان صحت و تندرستی کے متعلق بہترین معلومات و ہدایات کا ایک ذخیرہ ہوا کرتا ہے۔ لیکن اس کی اشاعت خاص جو سال میں ایک مرتبہ صرف ایک موضوع پر تمام معلومات کا مخزن بنکر دنیا کے سامنے آتی ہے اس کا جواب صحافتی دنیا میں ملنا مشکل ہے۔ اس سال ہمدرد صحت کا خاص نمبر امراض دق و سل سے تعلق رکھتا ہے۔ اس مہلک بیماری اور اس کے متعلق معلومات اور طریقہ علاج کی جو اہمیت ہے وہ اسی سے ظاہر ہے کہ اس وقت دنیا کا کوئی ملک ایسا نہیں جہاں ایک خاص محکمہ "دق و سل" کے انسداد کے لئے قائم نہ ہو۔ ہمدرد صحت کے زیر نظر نمبر میں دق اور سل کے متعلق بعض ایسے پہلوؤں سے بحث کی گئی ہے جو اس سے پہلے تاریکی میں تھے۔ یہ نمبر نہ صرف طبیبوں، ویدوں اور ڈاکٹروں کے لئے جدید و قدیم معلومات و معالجات کا مخزن ہے بلکہ ان لوگوں کے لئے بھی بہت کار آمد ہے جو عوام کی بھلائی کے معاملات سے دلچسپی رکھتے ہیں۔ اس نمبر کی ہمہ گیری کا اندازہ اسی سے ہو سکتا ہے کہ یورپ، امریکہ، آسٹریلیا وغیرہ کے پندرہ بیس ماہرین دق و سل نے اس نمبر کے لئے خاص مضامین لکھے ہیں اور ہندوستان کے تقریباً ایک سو ماہرین فن نے بھی قلمی معاونت میں شرکت کی ہے۔ مزید براں بعض ہمارے ادیبوں، افسانہ نویسوں، مزاحیہ نگاروں اور شاعروں نے بھی حصہ لیا ہے اور ایک فنی رسالہ میں اس دلچسپ امتزاج کو کام لینا ایڈیٹر ہمدرد صحت، حکیم حاجی عبد الحمید صاحب کا قابل تحسین کارنامہ ہے۔ اس نمبر کے متعلق اس سے زیادہ کچھ لکھنے کی ضرورت نہیں ہے کہ یہ دق و سل کی ایک بہترین انسائیکلوپیڈیا ہے جو ۲۲×۲۹ ۱/۸ کی تقطیع کے ۳۰۰ صفحات پر مشتمل ہے۔ متعدد تصویروں اور آرٹ کی تصویروں کے علاوہ متعدد مضامین کی تشریح بھی تصویروں کے ذریعہ کی گئی ہے۔ کتابت، طباعت اور کاغذ نفیس ہے اور ان تمام خوبیوں پر اس مرقع علم و فن کی قیمت اعلیٰ ایڈیشن کی ۱۲ اور معمولی ۸ روپے ہے۔" (تیج ویکلی ۱۲ ستمبر ۱۹۴۸ء)

روزنامہ ... لاہور

"ہمدرد صحت کا دق و سل نمبر ... یہ نمبر ... خوفناک بیماری کے ... مفید اور دلچسپ ... جس میں دق و سل کے ... اس نمبر میں ... عوام کے لئے بھی ... اس بیماری کے ... معلومات ... بہت زیادہ معلومات ..." ۲۰ جون ۱۹۴۹ء

جناب مولنا سعید احمد صاحب ایم اے ایڈیٹر رسالہ برہان دہلی

"ہندوستان کا سب سے زیادہ مشہور اور کم قیمت طبی پرچہ ہمدرد صحت۔ دہلی۔ ہر سال کسی خاص موضوع پر اپنا ایک خاص اور ضخیم نمبر شائع کرتا ہے۔ چنانچہ اس سال کا یہ دق و سل نمبر بڑے اہتمام کے ساتھ شائع ہوا ہے اور گزشتہ نمبروں کی طرح ہر لحاظ سے کامیاب ہے۔ اس خاص نمبر میں مشرق و مغرب کے اساتذہ فن کے قیمتی مضامین دق اور سل کے مختلف پہلوؤں کے متعلق درج ہیں۔ جن میں بڑی محنت اور عرقریزی سے کام لیا گیا ہے ہمارا خیال ہے کہ کسی انسائیکلوپیڈیا میں بھی دق اور سل کے متعلق جس قدر تحقیقی مضامین ہو سکتے ہیں وہ سب اس میں جمع ہیں۔ آخر میں حسب معمول ادبیات کے زیر عنوان متعدد طبی افسانے ہیں جو زبان و بیان اور افادیت کے اعتبار سے دلچسپ ہیں۔ دق اور سل کی تحقیق کا موں کے حالات بھی ہیں ہندوستان میں صحت عامہ کے متعلق اعداد و شمار بھی۔ کتابت و طباعت بلند اور عمدہ ہے۔ اہل طب و فن کو اس کی قدر کر کے حکیم عبد الحمید صاحب کی کوششوں کی عملی داد دینی چاہیئے۔"

جناب مفتی شوکت علی صاحب فہمی ایڈیٹر اخبار دین و دنیا دہلی

"معاصر ہمدرد صحت نے حسب معمول امسال بھی ایک خاص نمبر "دق و سل" شائع کیا ہے۔ یہ نمبر تقریباً تین سو صفحات پر مشتمل ہے جس میں بیشمار تصاویر دی گئی ہیں اور جسے اس قدر شاندار بنا دیا گیا ہے کہ بلا مبالغہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ ہندوستان کا کوئی طبی رسالہ آج تک اتنا شاندار نمبر شائع نہیں کر سکا ہے۔

ہمدرد صحت کا دق و سل نمبر درحقیقت دق اور سل جیسے موذی مرض پر لاجواب اور بے نظیر معلومات کا ذخیرہ ہے جس میں دق اور سل کے امراض کے جملہ پہلوؤں پر اس خوبی کے ساتھ بحث کی گئی ہے کہ شاید ہی آج تک کسی ایک کتاب میں اتنا مفید مواد یکجا مل سکے۔

ایسی حالت میں کہ ہندوستان میں یہ موذی مرض نہایت تیزی کے ساتھ پھیل رہا ہے جناب حکیم حاجی عبد الحمید صاحب ایڈیٹر ہمدرد صحت نے ملک و قوم کی بہترین خدمت کی ہے۔ حکیم صاحب موصوف نے یہ لاجواب نمبر شائع کر کے بلاشبہ اس مرض کے سلسلہ میں وہ مواد فراہم کر دیا ہے جو ... جس سے ہزاروں اور لاکھوں گھر اس موذی مرض سے محفوظ رہ سکیں گے۔ اس خاص نمبر کا ٹائٹل پیج بہت نازک ہے اس کے دیکھنے کے بعد یہ معلوم ہوتا ہے کہ ... غرضکہ ہر لحاظ سے یہ نمبر نہایت مکمل اور کار آمد ہے ... ہمارا خیال ہے کہ جو حضرات اس وقت اس خاص نمبر کو حاصل نہیں کریں گے وہ ... آئندہ چل کر کسی قیمت کو بھی نہیں حاصل کر سکیں گے ... اور اس کا دوبارہ طبع ہونا ناممکن ہے۔ قیمت اعلیٰ ایڈیشن ۱۲ اور معمولی ایڈیشن ۸ روپے اور جو حضرات سال بھر کے لئے ایک روپیہ دے کر ہمدرد صحت کے خریدار ہوں گے ان سے اس خاص نمبر کی قیمت کچھ نہیں لی جائے گی۔"

دین و دنیا۔ مورخہ ۱۰ جولائی ۱۹۴۹ء

ہمدرد صحت کا دِق و سِل نمبر اور اصحاب فن

جناب حکیم محمد حسن صاحب قرشی ایڈیٹر مشیر الاطبا۔ لاہور

"ہمدرد صحت ہندوستان کے ممتاز اور بلند پایہ طبی رسائل میں سے ہے [illegible] خدمت انجام دے رہا ہے حال ہی میں دق و سل پر اس کا ایک خاص نمبر شائع ہوا ہے جو اپنی ظاہری و معنوی خوبیوں کی وجہ سے بیحد جاذب نظر ہے۔ اسکے لئے ہندوستان اور دیگر ممالک کے مشہور اور فاضل ڈاکٹروں کے بلند پایہ اور محققانہ علمی و عملی مضامین حاصل کئے گئے ہیں۔ اور پھر بہترین قابلیت کے ساتھ ان کو ترتیب دیا گیا ہے۔

زمانہ حالی کے لحاظ سے جس قدر کہ ضرورت تھی اسی قدر دق و سل کے ہر پہلو پر جدید و قدیم معلومات فراہم کئے گئے ہیں۔

ہمارے خیال میں ہندوستان کے موجودہ حالات کے پیش نظر جبکہ دق و سل اور اس قسم کے خطرناک امراض روز افزوں ترقی کر رہے ہیں۔ ادارۂ ہمدرد صحت کا یہ اقدام بیحد قابل تحسین ہے۔

یہ نمبر بیشمار بلاکس اور فوٹو کی تصاویر سے بھی مزین کیا گیا ہے ٹائیٹل عمدہ رنگین کاغذ اعلیٰ لکھائی اور چھپائی بہترین۔"

جناب مولانا حکیم محمد یحییٰ خاں صاحب خان پوری

"حکیم حاجی عبد الحمید صاحب کی خدمت فن میں بے حد دراز دست واقع ہوئے ہیں۔ ان کا جوش [illegible]

[illegible] نمبر شائع کرنے میں مشہور ہیں لیکن اب کے جو اشاعت خاص [illegible] اور شائع کی ہے وہ مبالغہ سے بحث پر ایک لاجواب [illegible] موضوع اپنی [illegible] کے اعتبار سے بہت [illegible] طلب ہے ہماری بدبختی کی وجہ سے ان امراض و عوارض کے متعلق [illegible] حکمی قابل وثوق و اعتماد تحقیقات و تجربات حاصل نہیں ہیں ایسی صورت میں ہمدرد صحت کے فاضل مرتب نے اس طرف توجہ دے کر مشرق و مغرب کے قدیم و جدید طبی ذخیرہ سے ایسے ایسے انمول جواہر چن لیے ہیں جو اپنی افادیت کی رو سے نقد جان سے بھی زیادہ قدر و قبول کے لائق ہیں۔ ہمدرد صحت کے اس خاص نمبر میں نہ صرف قدیم معلومات و تجربات کا دریا کوزہ میں بند دکھائی دیتا ہے بلکہ جدید تحقیق و انکشاف کے سلسلہ میں بھی کچھ اس قدر ذخیرہ جمع کر دیا گیا ہے جو اس موضوع پر خاص طور سے کسی کتاب میں بھی چھپا ہوا نہیں مل سکتا۔ علی الخصوص اس اشاعت کا پانچواں آٹھواں اور نواں باب ہر ایک طبیب اور غیر طبیب کو پوری توجہ اور انتہائی غور کیساتھ مطالعہ کرنے کی ضرورت ہے ان میں بعض مضمون تو حقیقتاً اس قابل اور اتنے مفید ہیں کہ انہیں ہندوستان کی مختلف زبانوں میں ترجمہ کر کے چھاپ کر مفت تقسیم کیا جائے تاکہ غریب اور بیخبر ہندی بھی اس دشمن جان مرض سے بچنے کی کوشش کر سکیں جہاں ہر ایک تعلیم یافتہ آدمی پر اس کا مطالعہ فرض ہے وہاں اہم ہندوستان کے ہر ایک محکمۂ صحت عامہ کو لازم ہے کہ ایک ایک کاپی ملک بھر کی لائبریریوں اور مطالعہ گاہوں میں رکھوائیں۔"

جناب حکیم محمد رحمت علی ہمایوں لائلپوری

"اشاعت خاص موسومہ "دق و سل" موصول ہوئی۔ جناب کی فنی جانکاہی اور علمی ایثار بیحد قابل ستائش ہے یہ سل و دق پر ایک بیاض ہی معلوم نہیں ہوتی۔ بلکہ جناب کے لامتناہی و مشکل تجربہ و استعداد کا فنی مظہر ہے۔ اس میں علامات فارقہ و تشخیصی نکات سل و دق بھی ایسے ہیں جن کا علم طبیب و غیر طبیب کو سل و دق کا ہر معالج بنانے میں ممد و معاون ہو سکتا ہے۔ اور معلومات و مجربات خاصہ کے وہ بیش بہا خزانے اس میں جمع کئے گئے ہیں۔ جن کی مثال ملک کے مشہور ترین طبی رسائل پیش کرنے سے قاصر ہیں۔

تشریحی و تشخیصی تصاویر نے رسالہ کی شان کو دوبالا کر دیا ہے۔ دریا ہی نہیں بلکہ سمندر کوزہ میں بند کر دیا گیا ہے۔ غالباً کوئی مریض۔ کوئی طبیب۔ اور کوئی خریدار رسالہ اس سے فائدہ اٹھائے بغیر نہ رہے گا۔ بہرحال آپ کی علمی ضیافت رسائل طبی دنیا میں بہت بلند پایہ یادگار کا رتبہ رکھتی ہے اس اشاعت خاص کو میرا دل صحیفہ ثبات سے یاد کرنے پر مجبور کرتا ہے۔"

جناب حکیم حاجی شیخ عبد علی صاحب [illegible] فاضل طب و جراحت اور [illegible]

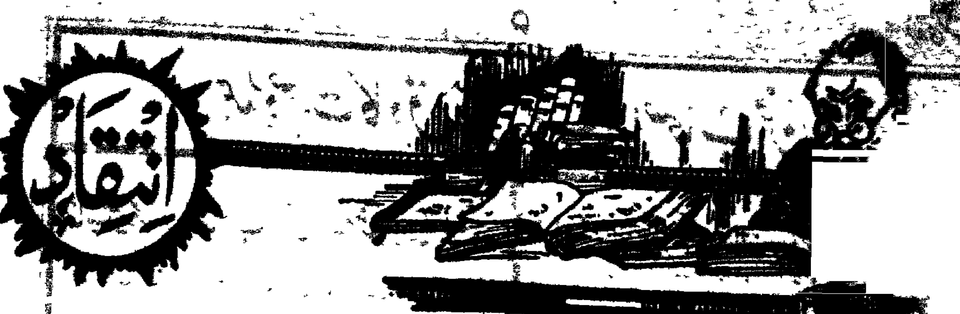
[illegible]

جناب حکیم رفیق احمد صاحب صادقی مستند طبیہ کالج نجیب آبادی

[illegible]

از حکیم راجیشور صاحب [illegible] کامل طب و جراحت

"رسالہ ہمدرد صحت کے دق و سل نمبر کی خوبی نے مجھے مجبور کر دیا کہ میں اس کو اپنے دوسرے احباب سے روشناس کراؤں۔ آپ نے [illegible] کی ترتیب میں جس ایثار اور محنت کا ثبوت دیا ہے۔ ہندوستان میں اس کی نظیر ملنی مشکل ہے۔ یہ آپ کا ہی کام ہے کہ ایسے دقیق اور مشکل موضوع پر ایک ایسا جامع اور سائینٹفک ذخیرہ پیش کیا ہے۔ میں آپ کو اس فنی خدمت کے لئے تمام طب کی طرف سے مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ مجھے امید واثق ہے [illegible] خدا آپ کی تمام مشکلوں کو حل کرنے گا۔"





لُباب جلد اول

سائز ۲۰×۳۰/۱۶ ضخامت ۳۰۴ صفحے، قیمت دو روپے۔
پتہ:- دفتر المسیح، قرول باغ، دہلی

فاضل گرامی جناب حکیم مولوی محمد کبیرالدین صاحب مدت سے یہ ارمان دل میں لئے ہوئے تھے کہ طب کی عظیم الشان کتاب معالجات شرح اسباب کو فلسفہ، منطق، فلکیات اور طبیعیات کے غیر متعلق مسائل سے صاف کرکے ایک خالص طبی کتاب بنا دیا جائے تاکہ طب کے طلباء علامہ نفیس کی فلسفیانہ موشگافیوں کو پڑھنے اور ان کو یاد کرنے کی ناکام کوشش کرنے کی بجائے اپنا وقت طبی مسائل کو سمجھنے اور سلجھانے میں صرف کرسکیں۔ یہ اہم اور ضروری مقصد جہاں اپنے اندر ایک اصلاحی اور انقلابی نوعیت رکھتا تھا وہاں فرصت و اطمینان کا بھی طلب گار تھا۔ اسی لئے شرح اسباب کی تنقیح کا ارمان اب تک موصوف کے دل ہی دل میں رہا۔ اب ہم کو اس بات کے علم سے بڑی خوشی ہوئی کہ اس بارِ گراں کو فاضل موصوف کی اہلیہ طبیبہ الطاف النساء صاحبہ نے حسن و خوبی سے اپنے کندھوں پر اُٹھالیا ہے۔ اور اس طرح "اگر شوہر نتواند بیگم تمام کند" کی مصداق ہوئی ہیں۔

شرح اسباب کا اُردو ترجمہ غالباً ۱۹۱۰ء میں حکیم صاحب موصوف نے ترجمہ کبیر کے نام سے کیا تھا۔ اور اب تک یہ کتاب پانچ بار مناسب ترمیم اور نظرثانی کے بعد شائع کی جاچکی ہے۔ پانچویں بار مترجم نے اس میں اپنے مفصل توضیحی نوٹ اور غیر مدون امراض کے بیان کا اضافہ "اَلْ مُعالجات" کے عنوان سے کیا تھا جس سے یہ کتاب کسی حد تک زمانۂ حال کی ضرورت کے مطابق ہوگئی تھی۔ لیکن تنقیح کی جو لگن اُن کے دل میں جاگزیں تھی وہ اب کہیں جاکر پوری ہوئی ہے۔

'لُباب' کی تالیف میں طبیبہ الطاف النساء صاحبہ نے بہت غور اور محنت سے کام لیا ہے۔ غیر متعلق مباحث کو کتاب سے علیحدہ کرنے میں جہاں جہاں ہماری نظر پڑی ہے، وہ محتاط رہی ہیں۔ امراض کی بحث میں ان کی کیفیت و ماہیت اور علامات کو واضح طور پر بیان کیا ہے اور معالجات میں جگہ جگہ معمولاتِ مطب کا اضافہ کردیا ہے۔ فاضل کبیر نے اپنے ترجمہ میں جو اضافے "اَلْ مُعالجات" کے عنوان سے کئے تھے، مولفہ نے اُن کو علیٰ حالہٖ قائم رکھا ہے۔

'لباب' کی پہلی جلد، جو اس وقت ہمارے سامنے ہے، امراض دماغ پر مشتمل ہے۔ پوری کتاب چار جلدوں میں تقسیم ہوگی جن میں پوری شرح اسباب کا منقح ترجمہ ہوگا۔ 'لباب' کی مؤلفہ نے اس کام کا بیڑا اُٹھا کر ایک اہم اصلاح کی طرف قدم اُٹھایا ہے۔ ہمیں امید ہے کہ عاملین فن کی طرف سے اُن کے اس علمی کارنامہ کی تحسین کی جائے گی۔ اور طب قدیم کی تعلیم گاہیں شرح اسباب کے اس ثبت لباب کو داخل نصاب کرکے تجدید فن میں حصہ لیں گی۔ اس علمی خدمت پر ہم مولفہ کو مبارک باد پیش کرتے ہیں۔

'لباب' کی لکھائی چھپائی اور کاغذ دفتر المسیح کے مطبوعات کی روایت کے مطابق عمدہ اور دیدہ زیب ہے۔ توضیح کے لئے بلاک کی تصویریں بھی اس جلد میں شامل ہیں۔

تھرمامیٹر

سائز ۲۰×۳۰/۱۶ ضخامت ۴۰ صفحے، قیمت چار آنے
پتہ:- منیجر صاحب کتب خانہ پروفیسر فضل الرحمان صاحب، پل بنگش، دہلی

پروفیسر حکیم مولوی فضل الرحمن خان صاحب کا یہ رسالہ مختصر ہونے کے باوجود دلچسپ اور مفید ہے۔ رسالہ کا موضوع تھرمامیٹر ہے، جس میں اس آلہ کی اہمیت و ضرورت، اس کی قسموں، اس کے طریقۂ استعمال، تندرستی، بیماری اور مختلف امراض

حرارت جسمانی کے درجوں پر بحث کی ہے ... آخر میں بہت سے ... امراض کی ... درج کر کے اس رسالہ کو بہت زیادہ کارآمد بنا دیا ہے ... امید ہے کہ اس ... طبیب ... فائدہ اٹھائیں گے۔ اوپر کے پتہ پر پانچ آنے کے ٹکٹ بھیج کر یہ رسالہ منگایا جا سکتا ہے۔

امتحانِ براز

سائز ... ضخامت ... قیمت پانچ آنے

پتہ :- منیجر صاحب کتب خانہ پروفیسر فضل الرحمان خاں صاحب ... دہلی

یہ رسالہ ... مولانا فضل الرحمن خاں صاحب کی تالیف ہے جس میں آنتوں، معدہ، جگر اور دوسرے اعضائے ہضم کے امراض کی تشخیص کے لئے طب جدید کے اصول کے مطابق پاخانہ کے امتحان کے آسان طریقے بتائے گئے ہیں۔ پاخانہ میں خون، ریپ، مختلف قسم کے کیڑے اور جراثیم معلوم کرنے کی اہمیت ظاہر کی ہے۔ یہ رسالہ ان سب چیزوں کے متعلق ضروری معلومات مہیا کر دیتا ہے۔ زبان اور طریقہ بیان صاف ہے۔ مبتدی اور منتہی دونوں اس رسالہ سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ پانچ آنے کے ٹکٹ بھیج کر یہ رسالہ اوپر کے پتہ سے منگا لیجئے۔

مجرّب فارماکوپیا

سائز ۱۸×۲۲ ضخامت ۹۶ صفحے قیمت ایک روپیہ

پتہ :- منیجر صاحب فاضل طب فارمیسی، بازار پشم والا، امرت سر

جیسا کہ نام سے ظاہر ہے اس رسالہ میں مجربات جمع کئے گئے ہیں۔ مؤلف رسالہ حکیم ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب فاضل طب نے اس مجموعہ میں اُن تمام مجربات کو پیش کیا ہے جو انہیں وقتاً فوقتاً دوسروں سے حاصل ہوئے بعض بعض جگہ اُنہوں نے اپنے ذاتی مجربات بھی نذر کئے ہیں۔ رسالہ کی ترتیب امراض عامّہ سے شروع ہو کر امراض مخصوصہ مردان و زنان پر ختم ہوئی ہے۔ بچوں کے امراض کے مجربات بھی درج ہیں۔ ایک باب میں کچھ ڈاکٹری نسخے بھی زینتِ اوراق ہیں۔ غرض مؤلف نے مجرب فارماکوپیا کو اپنے مقدور بھر مفید اور کارآمد بنانے کی کوشش کی ہے۔ مجرّبات کے شوقینوں کو اس رسالہ سے فائدہ اُٹھانا چاہیے۔ کتابت اور طباعت وغیرہ چیزیں اوسط درجہ کی ہیں۔

ہومیوپیتھک میگزین کا خاص نمبر

سائز ۱۸×۲۲ ضخامت ۲۲۰ صفحے قیمت آٹھ آنے۔

پتہ :- منیجر صاحب ہومیوپیتھک میگزین، ۳۹ میو روڈ، لاہور

ہومیوپیتھک میگزین، لاہور کا مشہور فنی رسالہ ہے جو جناب ڈاکٹر محمد مسعود صاحب قریشی کی ادارت میں پابندی سے جاری ہے۔ اس کا خاص نمبر اردو اور انگریزی دونوں زبانوں میں مشترک طور پر پیش کیا گیا ہے۔ اس اشاعت میں ہومیوپیتھی کے نقطۂ نظر سے بہت سے امراض کی تعریف، ماہیت، اسباب، طریق پیدائش اور اُن کے علاج پر بحث کی گئی ہے۔ بعض امراض کے بیان میں حفظ ماتقدم کے عنوان پر بھی کچھ لکھا گیا ہے۔ اُمید ہے کہ ہومیوپیتھی سے دلچسپی رکھنے والے اس سے بہت فائدہ حاصل کریں گے۔ اس اشاعت خاص کی قیمت آٹھ آنے ہے۔ شائقین نو آنے کے ٹکٹ بھیج کر اسے منگا سکتے ہیں۔ ہومیوپیتھک میگزین کے خریداروں کو یہ اشاعت بلاقیمت دی جاتی ہے۔

ساقی، کا سالنامہ

سائز ۲۰×۳۰ ضخامت ۲۸۰ صفحے قیمت ایک روپیہ چار آنے۔

پتہ :- منیجر صاحب رسالہ ساقی، کھڑکی ... دہلی

رسالہ ساقی، دہلی مولوی شاہد احمد صاحب بی۔ اے (آنرز) کے استقلال اور ادبی صحیح ذوق کی بدولت روز بروز ترقی کی منزلیں طے کر رہا ہے۔ اُس کے سالنامے ادبی اور علمی دنیا میں قدر کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں۔ ... کے سالنامہ کو اعلیٰ پایہ کے ڈراموں اور علمی و ادبی مضامین نے بہت ... بنا دیا ہے۔ شکسپیر کے ڈرامہ کنگ لیئر کا ترجمہ غالباً پہلی بار ہماری زبان میں مکمل طور سے منتقل ہوا ہے۔ اس ترجمہ کے سلیس اور بامحاورہ ہونے کے متعلق جناب مولانا عنایت اللہ صاحب دہلوی سابق ناظم دارالترجمہ جامعہ عثمانیہ کا اسم گرامی کافی ضمانت ہے۔ یہ ڈرامہ ... صفحوں میں ختم ہوا ہے۔ اس کے علاوہ "فارسی غزل اور جمالِ محبوب" کے عنوان سے پروفیسر عندلیب شادانی کا مضمون مطالعہ کے قابل ہے۔ پروفیسر نور الحسن برلاس کا مضمون "جاپان کا پہلوان" آغا اشرف صاحب ایم۔ اے کا مضمون "ایران کی قدیم تاریخ" سعید اور ... منظومات میں افسانوں اور نظموں کا انتخاب بھی قابل داد ہے۔ لکھائی چھپائی دیدہ زیب، کاغذ سفید چکنا ... ساقی کے اس سالنامہ کی بہت قدر کی جائے گی۔ ساقی کی سالانہ قیمت پانچ روپے ہے ... مستقل خریداروں کو یہ سالنامہ اسی قیمت میں دیا جاتا ہے۔



کرنل بھولاناتھ کے تکلمی دلائل

مسئلہ اخلاط

[۴]

بہ سلسلۂ مقالہ ماہ جنوری ۱۹۳۹ء

از فاضل گرامی جناب حکیم مولوی محمد کبیر الدین صاحب شیخ الجامعہ، جامعہ طبیہ دہلی

سوداء، اور سوداوی امراض ڈاکٹری صحیفوں میں

ماہ جنوری ۱۹۲۹ء کے مقالہ کا خاتمہ میں نے اس دعوے پر کیا تھا کہ "سوداء" اور سوداوی امراض کے … بھی اور بھی بے پناہ شہادتیں موجود ہیں، جو آئندہ بہ اقساط علمی عدالت میں پیش کی جائیں گی"

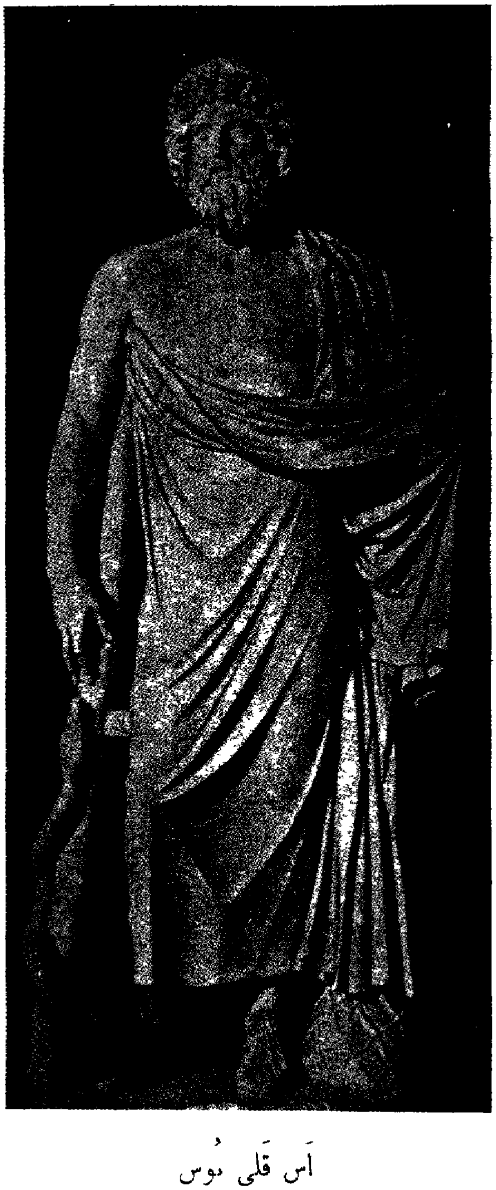
اس لئے مناسب یہی ہے کہ پہلے میں اپنے اسی وعدہ کی تکمیل کروں، اور بے شمار سوداوی امراض واعراض میں سے چند اہم شہادتیں قلم بند کروں +

سوداویت اور جلد سوداوی؛ میلازما، میلانوڈرمیا

یہ سب سے زیادہ ڈراؤنا، اور بھیانک شاہد ہے، جو افریقہ کی سیاہ فام برادری سے تعلق رکھتا ہے، اور جو سر سے پاؤں تک گویا "سوداء مجسّم" اور خلط سیاہ کا نمونہ اور مثالی نمایندہ ہے +

اطبائے قدیم نے لکھا ہے کہ "سودا کی ظلمت سے روح میں خوف ووحشت طاری ہو جایا کرتی ہے" اسے ہم ثابت کر سکیں یا نہیں ——— مگر یہ تو بہر حال صادق ہے کہ جب یہ حبشی نما گواہ عدالت کے حدود میں داخل ہوگا، تو وہ اس دیو سیاہ کا منظر سوداوی، فریق مقابل کے لئے یقیناً قابض ارواح ثابت ہوگا +

سوداء کے دلائل وشواہد میں جلدی امراض کو طب قدیم کی رو سے بہت بڑی اہمیت حاصل ہے۔ جلد اور جلیوں کی سیاہی، جو اندرونی اعضا، کو استر کے طور پر ڈھانکے ہوئے ہیں، وجود سوداء کی بین اور مشہود دلیل ہے چہرہ بشرہ کی سیاہی کو دیکھ کر جالی نوس وبقراط کے رشتہ دار اطباء، غلبۂ سوداویت کا بے تکان حکم لگا یا کرتے ہیں ——— سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا واقعتاً ایسے جلدی امراض عالم وجود میں ہیں جن میں سوداویت کا مذکورہ بالا حکم علمی حیثیت سے صحیح



اَس قَلی نُوس



شاہ حمورابی کا مجموعۂ قوانین

۱۹۰۲ میں موسیو مورگن نے پتھر کے اس ٹوٹے پھوٹے ستون کو بابل کے نواح کے کھنڈروں میں سے نکالا تھا۔ اس مجموعۂ قوانین کی ۲۸۲ دفعوں میں سے ۴۰ تو زمانہ کی نذر ہوگئیں اور باقی دفعات انسان کی اجتماعی اور انفرادی زندگی کے بہت سے پہلوؤں کے علاوہ طب و اطباء سے بھی تعلق رکھتی ہیں۔ تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو سی۔ایچ۔ ڈبلیو جان ایڈن برگ کی کتاب "دنیا کے قدیم ترین مجموعہ ہائے قوانین" میں حمورابی کے قوانین کی دفعات ۲۱۵، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۴ اور بعض معاشرتی قوانین کی تفصیل کے لیے ہمدرد صحت کا عورت نمبر ۱۹۳۷ع دیکھئے۔

اس تصویر میں حمورابی سورج دیوتا سے قوانین لے رہا ہے۔

[یہ تصویر سر ولیم اوسلر کی کتاب "دی ایوولیوشن آف ماڈرن میڈیسن" سے لی گئی ہے۔]

[illegible] جدید کا علم الامراض اپنے سوداوی امراض کے وجود کا اعتراف کرتا ہے، اور ایسی سوداویت کا قائل ہے؟ اگر وہ اس کا قائل ہے، تو غالباً اس کے لیے کوئی مترادف لفظ بھی "ڈاکٹری" کتب میں موجود ہوگا؟

ذیل میں اس قسم کے سوالات حل کیے گئے ہیں:

میلانزما، اور میلانوڈرما یا میلانوڈرمیا دونوں مترادف الفاظ ہیں، جو اصلیت کے لحاظ سے یونانی (گریک)، اور معنویت کے اعتبار سے سوداء کے ترجمان ہیں۔

| میلازما یعنی سوداویت | ان دونوں سوداوی اصطلاحات کی لفظی اور معنوی تحقیق، مع اقسام، حسب ذیل ملاحظہ کی جائے: |

Melasma (mel-az'mah) [Gr. μέλας, black] A disease characterized by dark pigmentation of the skin (Dorland)

ترجمہ — میلازما یونانی لفظ میلاس (میلاس) سے مشتق ہے جس کے معنے سولہ (سیاہ) کے ہیں۔ میلازما وہ مرض ہے جس کی مخصوص نشانی یہ ہے کہ اس میں جلد سیاہ رنگ کی ہو جاتی ہے۔

اس بیان سے ظاہر ہے کہ میلازما کا ترجمہ ہماری طبی اصطلاح میں سوداویت، یا جلد سوداوی ہی ہو سکتا ہے، جیسا کہ سرعنوان میں کیا گیا ہے۔

| سوداویت کلاہ گردہ | میلازما (سوداویت، یا جلد سوداوی) کے ذیل میں علامہ ڈارلینڈ سے اس کی چند قسمیں لکھی جاتی ہیں: |

Melasma Addisonii —Addison's disease. (Melasma Suprarenale)

ترجمہ: — میلازما آڈیسونائی: اس کا دوسرا مشہور نام ایڈی سنس ڈیزیز (مرض ایڈیسن) ہے، اور اسی کو میلازما سوپرارینیلی (سوداویت کلاہ گردہ) بھی کہتے ہیں۔

— اس مرض میں جلد کی سیاہی کس قسم کی ہوتی ہے، اور اس کی [illegible] ہے [illegible]

| سوداویت حاملہ (سوداویت دمیہ) | یہ وہ سوداویت ہے جو [illegible] حاملہ کے مختلف حصوں میں پیدا ہو جاتی ہے: |

Melasma Gravidarum —discoloration of the skin in pregnant women.

ترجمہ: — میلازما گریوی ڈیرم (سوداویت حاملہ)، حاملہ عورت میں حمل، جلد کے رنگ کا بدل جانا (اور اس میں سیاہی کا آ جانا) [illegible]

| سوداویت عامہ | جس میں بالاشتراک اور بالتخصیص سارا بدن سیاہ ہو جاتا ہے: |

Melasma Universale —discoloration of nearly the entire surface of the body.

ترجمہ: میلازما یونیورسیلی (سوداویت عمومیہ) قریب قریب سارے بدن کی جلد کا سیاہ ہونا۔

| جلد سوداوی (میلانوڈرما) | میلانوڈرما جس کو بعض اوقات میلانوڈرمیا بھی کہا جاتا ہے، یہ دو کلمات سے مرکب ہے: |

(1) میلانو جس کے معنے سیاہ کے ہیں، اور (2) ڈرما جس کے معنے جلد کے ہیں۔ اس طرح میلانوڈرما کا لفظی ترجمہ جلد سوداوی ہے [illegible]

گریوی ڈیرم، [illegible]

Melanoderma (mel-an-o-der-mah) [Gr. μέλας : black + δέρμα : skin]. An abnormal deposit of Melanin in the skin. (Dorland)

ترجمہ : ـــــ "میلانوڈرما دو یونانی الفاظ سے مرکب ہے : (۱) میلاس، جس کے معنے سوداء (سیاہ) کے ہیں، اور (۲) ڈرما جس کے معنے جلد کے ہیں۔ میلانوڈرما (جلد سوداوی) (جلد سیاہ) سے مراد یہ ہے کہ جلد کے اندر غیرطبعی طور پر میلانین (مادّہ سوداویہ) جمع ہو جائے" (ڈارلینڈ)

جلد سوداوی مزاجی (میلانوڈرما کے کِک ٹی کورم)

میلانوڈرما کے ذیل نیو کلین ڈاس لینڈ امریکی نے میلانوڈرما کی بعض قسمیں لکھی ہیں جن سے خلط سوداء کی نوعیت پیدائش پر بھی کسی قدر روشنی پڑتی ہے۔

Melanoderma Cachecticorum :— a form seen in certain systemic disorders, as malarial fever, syphilis, cancer, tuberculosis, etc.

ترجمہ : ـــــ "میلانوڈرما کے کِکٹی کورم (جلد سوداوی مزاجی)؛ اس مرض کی ایک قسم ہے، جو بعض عمومی امراض[1] میں دیکھی جاتی ہے، مثلاً حمیات اجامیہ (تپ ہائے موسمی؛ ملیریل فیورز)، آتشک، سرطان، سل و دق، وغیرہ"۔

جلد سوداوی دودی (پیراسائی ٹک میلانوڈرما)

جلد کی وہ سیاہی، جو اُن کیڑوں سے پیدا ہوتی ہے جو بدن پر طفیلی زندگی بسر کرتے ہیں، مثلاً جوئیں[2]۔

Parasitic Melanoderma, —Vagabonds' disease.

Vagabonds' disease (Vagrants disease) —discoloration of the skin in persons of filthy habits, caused by the irritation of lice.

ترجمہ : ـــــ "پیراسائی ٹک میلانوڈرما (جلد سوداوی طُفَیلی' یا ' دودی)، اس کا دوسرا نام ویگابونڈس ڈیزیز (مرض ویگابونڈ) ہے۔"

" ویگابونڈس ڈیزیز (ویگرنٹس[3] ڈیزیز) سے مراد وہ مرض ہے جس میں جلد کی رنگت بگڑ کر سیاہ ہو جاتی ہے، اور یہ اُن لوگوں میں عارض ہوا کرتا ہے، جو میلی کچیلی اور غلیظ زندگی بسر کرتے ہیں۔ جلد میں اس قسم کی سیاہی دراصل جوؤں کی خراش اور اُن کے کاٹنے سے لاحق ہوا کرتی ہے"۔

جلد سوداوی شیخوخی (سینائل میلانوڈرما)

جلد کی وہ سیاہی، جو بڑھاپے کی وجہ سے عارض ہوتی ہے۔

Senile Melanoderma : — Pigmentation of the skin in the aged

ترجمہ : ـ" سے نائل میلانوڈرما (جلد سوداوی شیخوخی)؛ بوڑھوں اور معمّر لوگوں میں بڑھاپے کی وجہ سے جلد کا سیاہ ہو جانا"۔

---

[1] کِکٹی کورم : دیکھئے کِک شیا، سوء مزاج، مزاج کی خرابی۔ [2] عمومی امراض : وہ امراض جن میں تمام بدن متأثر ہوتا ہے، گویا سارے بدن میں ایک قسم کا سوء مزاج عارض ہو جاتا ہے۔ [3] ویگرینٹ، یا، ویگابونڈ کے معنے ہیں آوارہ، ادھر سے اُدھر منتقل ہونے والا؛ اس لئے اس مرض کا نام "عِلّة مُتَشَرِّدَة" اور "عِلّة دَوّابِیّه" ہو سکتا ہے۔

جلدی امراض اور جلدی سوادیت کی ایک مجمل فہرست

سیلازما اور میلانوڈرمیا (فریڈرک ٹیلر کا مفصل بیان) کن کن حالات اور کن کن امراض میں جلد کے اندر سوداویت لاحق ہو جاتی ہے' اس کو مسٹر فریڈرک ٹیلر نے کسی قدر تفصیل سے بیان کیا ہے جس سے بہت سی باتیں روشنی میں آجاتی ہیں، اور سوداوی امراض کی ایک فہرست مرتب کرنے میں اس سے کافی مدد مل سکتی ہے — تبدیل الوان کا عنوان قائم کرکے فرماتے ہیں:

Increase of pigmentation is a frequent result of intense or persistent hyperæmia, through which, no doubt, there is extravasation of hæmoglobin, but the links between this and the increase of the pigment naturally in the deepest layers of the epidermis are still obscure The most familiar instance is exposure to the sun, or to the wind; but in the foregoing sections it will have been noticed how frequently pigmentation is said to follow upon the different forms of dermatitis—for instance, eczema, erythema, pemphigus, lichen, and psoriasis to these may be added erysiplas syphilitic eruptions and ulceration, and especially old-standing ulcers from varicose veins in the lower extremities

The application of blisters and mustard plasters is often also followed by staining, a fact which should make careful how one orders these counter irritants to the neck or arms of ladies

Another common traumatic cause of increased pigmentation is the scratching which is indulged in to relieve pruritus, especially that which results from severe prurigo, or from the presence of pediculi.

ترجمہ: — "جلد کی رنگت میں اضافہ (یعنی سیاہی وغیرہ کا بڑھ جانا) عموماً امتلاء خون کا نتیجہ ہوا کرتا ہے' خواہ امتلاء خون شدید قسم کا ہو، یا دیرینہ اور مزمن قسم کا ہو جس کی وجہ سے، بلاشبہ، ہیموگلوبین (حمرت دمویہ) رگوں سے باہر خارج ہو جایا کرتی ہے؛ — لیکن اس عارضی حالت اور اس طبعی حالت کے درمیان کیا نسبت ہے، جب کہ بشرہ کے گہرے طبقات میں یہ رنگین مواد (سیاہ مواد) طبعاً زیادہ ہوا کرتے ہیں (جیسا کہ حبشیوں اور کالی قوموں کی جلد میں پایا جاتا ہے) یہ اب تک اندھیرے میں ہے (سائنس کی روشنی سے ابھی ان دونوں کے درمیان کوئی امتیاز قائم نہیں کیا جا سکا ہے)۔ — جلد کے سیاہ ہو جانے کی سب سے مشہور وجہ ہے جس میں دھوپ یا ہوا لگنے سے جلد کی رنگت بدل جایا کرتی ہے؛ لیکن گذشتہ ابواب و بیانات سے یہ اندازہ کیا گیا ہوگا کہ کتنے ہی الامراض میں یہ بتایا گیا ہے کہ جلد کی رنگینی" اورام جلدیہ" (ڈرمی ٹائی ٹس) کی مختلف اقسام کے نتیجہ میں لاحق ہوا کرتی ہے، — مثلاً اگزیما (چھاجن، اکوتہ)، اری تھیما (حمرت جلدیہ)، — پمفی گس (نفاطات، آبلے)، — لیچن (حزاز) — اور سورایاسس[1] (چنبل اور داد)' — ان امراض کے ساتھ سرخ بادہ (اری سپلس)، — آتشک کے دانوں اور زخموں کو، اور خصوصیت کے ساتھ ان دیرینہ قروح کو شامل کیا جا سکتا ہے، جو پھولی ہوئی وریدوں (الدوالی [?]) کے نتیجے میں اطراف میں لاحق ہو جاتے ہیں۔

— (آبلہ ڈالنے) اور رائی کے ضمادات لگانے سے بھی اکثر اوقات جلد میں سیاہ رنگت پیدا ہو جایا کرتی ہے' اس

---

[1] سورایاسس = [illegible] چنبل۔

حقیقت سے ان لوگوں کو باخبر اور ہوشیار رہنا چاہیئے جو عورتوں کی گردن اور کلائیوں پر اس قسم کے مہیجات لذاعہ (کونٹر اری ٹینٹ) لگانے کی ہدایت کیا کرتے ہیں۔ جلدی رنگت کے بڑھ جانے کا ایک دوسرا عام سبب (سبب جرحی) جلد کا کھجانا ہے، جو جلدی خارش کی تسکین کا ذریعہ بنتا ہے۔ علی الخصوص وہ خارش جو شدید حکہ (پرورائگو)، یا جوؤں کی موجودگی سے عارض ہوئی ہو۔" اس کے بعد ٹیلر صاحب جلدی سوداویت پر مزید روشنی ڈالتے ہیں:-

Some disorders of the skin in which hyperæmia is not a marked feature are also accompanied with pigmentations, such as scleroderma, Kaposi's xeroderma, and leucoderma, which will be described presently. As a result of internal disease, we see pigmentation of an extreme form in Addison's disease, to a less extent in some cases of lymphadenoma, in the cancerous cachexia, in malaria, in Graves' disease, in rheumatoid arthritis, and in some cases of tuberculosis, of diabetes, and of cirrhosis of liver. Interference with the solar plexus has been suggested for its origin in lymphadenoma and in Addison's disease, but toxic causes are highly probable in many of the above and in some other disorders, such as chloasma uterinum, and pigmentation is well known as a result of the internal use of arsenic.

It is not common to employ any special name, but the terms *Melanodermia*, *Melasma* (melasma suprarenale) and *Chloasma* have been used in different instances.

In all the cases, which are due to a removable cause, the pigmentation will, in its absence, eventually disappear; on the other hand, it persists in incurable cases like Addison's disease, and increased pigmentation coming on in old age does not, of course, undergo any improvement. Local collections of pigment occur, as pigment moles and pigmented warts. (Taylor Page 980)

ترجمہ: —— "وہ جلدی امراض جن میں اجتماع خون (امتلاء دموی) نمایاں طور پر نہیں ہوا کرتا، ایسے امراض کے ساتھ بھی جلد کی رنگینی (انصباغ) پائی جاتی ہے: مثلاً اسکلے روڈرمیا (صلابت جلدیہ)، کیپوسیز زیرو ڈرمیا (قشف جلدی کاپوسی)، اور لیوکوڈرمیا (برص)، جس کا ابھی ذکر کیا جائے گا۔ اندرونی امراض کے نتیجہ میں جو جلدی تلونات (انصباغات) ہمیں نظر آتے ہیں، ان میں سے ایک وہ ہے جو انتہائی شکل میں مرض اڈیسن (سوداویت کلاہ گرده) میں دکھائی دیتا ہے اور اس سے کم درجہ پر مندرجہ ذیل امراض میں: لمفے ڈی نوما (سلعہ بائیہ غدیہ؛ لنیج مائی غدی کا متورم ہو جانا)، کی بعض صورتوں میں، سوء مزاج سرطانی میں، حمیات اجامیہ (تپ موسمی؛ ملیریا) میں، مرض گریو[1] (قیلہ حلقومیہ جوظیہ) میں، روماٹائڈ آرتھرائٹس (ورم مفصل ہزالی) میں، اور سل و دق، ذیابیطس، اور ہزال کبد کی بعض صورتوں میں۔

"لمفے ڈی نوما (سلعہ بائیہ غدیہ) اور مرض اڈیسن (سوداویت کلاہ گردہ) میں جلد کا رنگ کیوں بدل جاتا ہے؟ اس کے متعلق بعض لوگوں کی رائے ہے کہ ان امراض سے شکم کے عصبی جال —— ضفیرہ بطنیہ (شمسیہ) —— میں کچھ بگاڑ پیدا ہو جاتا ہے، یہی عصبی بگاڑ اس کی اصلی بنیاد ہے۔ لیکن اوپر جن حالات کا ذکر کیا گیا ہے، ان میں سے بیشتر صورتوں میں اور

[1] مرض گریو: قیلہ حلقومیہ جوظیہ، گیگا جس میں آنکھیں باہر ابھر آتی ہیں۔

بعض دوسرے حالات میں، مثلاً کلوازما یوتریسمر (خضرۃ سَرِحِمیّہ) میں گمان غالب یہی ہے کہ ان جلدی تغیرات کا اصلی سبب سمّیت سے کچھ لگاؤ رکھتا ہے: اور یہ تو خوب اچھی طرح معلوم ہے کہ سنکھیا کے اندرونی استعمال سے جلدی انصباغ لاحق ہوجایا کرتا ہے (یہ تجربہ دوسرے نظریہ، نظریۂ سمّیت کی تائید کرتا ہے)۔"

"اس قسم کی جلدی بدرنگیوں (تلونات و انصباغات) کے لئے عموماً کوئی خاص نام استعمال نہیں کیا جاتا ہے، لیکن مختلف مواقع پر مندرجۂ ذیل اصطلاحات بولی جاتی ہیں: —— میلانودرمیا (جلد سوداوی) —— میلازما (سوداویّت) —— میلازما سوپرارینلی (سوداویت کلاہ گردہ)، اور کلوآزما خضرت: سبزی)

"ان تمام صورتوں میں جو کسی زائل ہوجانے والے سبب سے وابستہ ہوں، جلدی بدرنگیاں، سبب مذکور کی غیر موجودگی میں حقیقتاً غائب ہوجاتی ہیں، اس کے برعکس، اگر یہ ایسے اسباب سے تعلق رکھتے ہوں، جو زوال پذیر نہیں ہیں، تو یہ بدرنگیاں ناقابل علاج صورت میں قائم و دائم رہ جاتی ہیں، مثلاً مرض اڈیسن (سوداویت کلاہ گردہ: سوداویت کظرہ)؛ اور وہ بڑھی ہوئی بدرنگی (انصباغ) جو بڑھاپے میں عارض ہوتی ہے، اس میں قطعاً کوئی ترقی (شفا کی طرف) حاصل نہیں ہوتی۔"

"جلد میں ان صباغات کے مقامی طور پر اکٹھے ہونے کی صورتیں بھی واقع ہوا کرتی ہیں، مثلاً رنگین خال اور رنگین مسّے رخیلاں وثاآلیل متلوّنہ، جو عموماً سیاہ ہوا کرتے ہیں)۔"

اور چوں کہ سوداویت کلاہ گردہ (مرض اڈیسن) کا ذکر کئی مقامات پر آیا ہے، اور میں نے مستقلاً الگ بیان کرنے کا وعدہ بھی کیا ہے، اس لئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ مذکورہ سوداوی امراض وحالات میں سے مقدّماً اسی کے متعلقہ معلومات کا تذکرہ کیا جائے +

سوداویت کلاہ گردہ: میلازما، سوپرارینلی

کلاہ گردہ کو عربی میں چوں کہ کُظرہ بھی کہا جاتا ہے، اس لئے اس کا دوسرا نام سوداویت کُظریّہ بھی مناسب ہے۔

اس کا دوسرا نام مرض اڈیسن (اڈیسنز ڈیزیز) اس وجہ سے ہے کہ بقول ٹیلر —— اس مرض کا تذکرہ سب سے پہلے ڈاکٹر تھومس اڈی سن نے ۱۸۵۵ء میں کیا ہے، اور تین بڑی تشخیصی علامتیں بیان کی ہیں: (۱) افراط ضعف، نبض صغیر و ضعیف کے ساتھ: —— (۲) قے —— (۳) جلد کی بدرنگی۔ اس مرض کی بیشتر صورتوں میں، بہت بڑی اکثریت کے ساتھ، کلاہ گردہ (کظرہ نامی گلٹی، جو گردہ کے بالائی سرے پر رکھی ہوتی ہے) ماؤف ہوا کرتا ہے، یعنے یہ مرض سل میں مبتلا ہوتا ہے، یا اس کی ساخت بگڑ کر پنیر جیسی (فساد جُبنی)، یا متحجر (فساد تحجّری) ہوجاتی ہے، یا اس میں سادہ لاغری (ھزال) پائی جاتی ہے، اسی لئے اس کی سوداویت کو کلاہ گردہ کی طرف منسوب کیا جاتا ہے:

اس کے نام میں سوداویت کا جزو اس لئے شامل کیا گیا ہے کہ اس مرض کی اکثر شکلوں میں جلد اور غشاء مخاطی کے اندر کم و بیش سیاہی غالب آجاتی ہے حتّٰی بعض صورتوں میں "گورے" حبشیوں کے دوغلے معلوم ہوتے ہیں۔ چنانچہ سر فرڈرک ٹیلر فرماتے ہیں:-

The pigmentation or "bronzing" is, in its lighter shades, dusky or yellowish brown; sometimes of olive or greenish-brown hue In its more pronounced form the skin has a rich brown

---

ملہ خضرۃ سرحمیہ (کلوآزما ٹیوبرنیمی) جلد کی رنگت کی خرابی، جو حمل کی حالت میں لاحق ہوجاتی ہے، مثلاً سرپستان اور اس کے گرد کا ہالہ بغل، اور ناف اور پیڑو کے درمیان کا مقام کچھ کچھ سیاہ ہوجاتا ہے۔

color, like that of Malutto (Page 857 Taylor Medicine)

ترجمہ : ـــــ "اس مرض میں جلدی انصباغ (بدرنگی) یا "برانز رنگ" ـــــ جب کہ بہت ہی ہلکی صورت ہو ـــــ مٹیالا، یا زردی مائل خاکی ہوا کرتا ہے! بعض اوقات زیتونی یا سبزی مائل بھورا! لیکن شدید اور نمایاں صورتوں میں جلد کے اندر کالی مٹیالا پن پایا جاتا ہے، جیسا کہ ان مخلوط النسل دوغلوں کا رنگ ہوا کرتا ہے، جو گورے اور حبشی جوڑے کے اختلاط سے پیدا ہوتے ہیں۔"

یہ ظاہر ہے کہ سر فریڈرک ٹیلر یورپ میں بیٹھے ہوئے کتاب لکھ رہے ہیں، اور اس مرض کا وہی رنگ بیان کر رہے ہیں، جو ٹھنڈے ممالک میں گوری قوموں کے اندر نمودار ہوا کرتا ہے۔ لیکن اس مرض کا اثر ان لوگوں پر کیا ہوا کرتا ہے، جو گرم ممالک کے باشندے ہیں اور جن کا رنگ پہلے ہی سے کم و بیش رنگین اور سانولا ہے؟ اس سوال کا جواب اس ٹھنڈے ملک کی کتاب میں گرچہ نہیں ہے، مگر یہ ایک کھلی ہوئی حقیقت ہے کہ چوں کہ اس مرض میں **مواد سوداویہ** بڑھ جاتے ہیں، جیسا کہ آگے خود ٹیلر کی زبان سے ظاہر ہونے والا ہے، اس لئے ایسے سانولے لوگوں کی جلد میں **سیاہی** یقیناً بڑھ جائے گی۔

اس کے بعد ٹیلر مزید تفصیل فرماتے ہیں کہ "جلد کی بدرنگی **اوّلاً** ان حصص جسم میں غالب ہوتی ہے، جو عادتاً عریاں رہتے ہیں، مثلاً چہرہ، گردن، پشت دست، اور انگلیاں۔"

"ثانیاً بدن کے اُن اجزا میں زیادہ ترقی کرتی ہے جو طبعاً دوسرے اجزا کے مقابلہ میں زیادہ رنگین اور سیاہ ہوا کرتے ہیں، مثلاً بغل، قضیب، کیس خصیہ، اور سرپستان کا ہالہ۔"

ثالثاً اُن اجزاء بدن میں، جہاں کوئی دباؤ پڑتا ہو، یا کوئی خفیف جراحت پہونچی ہو، مثلاً موزہ بند، اور کمربند کے مقامات اور وہ مقامات جہاں آبلے ڈالے گئے ہوں اور ضمادات محمرہ وغیرہ لگائے گئے ہوں۔"

اس کے بعد لکھتے ہیں کہ ـــــ "جلد کے اُن حصوں میں، جہاں نسبتاً سیاہی زیادہ ہوا کرتی ہے، گاہے چھوٹے چھوٹے کالے دھبے، تل یا مسّوں کی طرح پائے جاتے ہیں" +

نیز لکھتے ہیں کہ ـــــ "اس مرض میں رنگینی اور سیاہی محض جلد ہی تک محدود نہیں ہوتی ہے، بلکہ اکثر اوقات نیلی سی کالی دھاری دونوں ہونٹھ کی اندرونی سطح میں نظر آیا کرتی ہے، جو غشاء مخاطی میں اس خط کے متوازی چلتی ہے، جہاں پر جلد اور غشاء مخاطی کا اتصال ہے۔ علاوہ ازیں گاہے رخسارہ کی اور زبان کے پہلوی حصے کی غشاء مخاطی پر دوسرے بے ڈول سے دھبے پیدا ہو جاتے ہیں۔"

تشریحی تغیرات (سوداویت کلظریہ میں) سوداویت کلاہ گردہ کی تشریحی تبدیلیوں میں **مادّہ سوداویہ** کے اجتماع کی جو کیفیت سر فریڈرک ٹیلر نے بیان کی ہے، وہ زیر بحث موضوع کے لحاظ سے دلچسپی سے خالی نہیں:

The part of the body presenting changes are the skin and mucous membrane, the suprarenal capsules and the adjacent parts, and the mucous membrane of the alimentary canal The change of colour in the former is due to pigment, which is deposited, for the most part, in the deepest layers of the epidermis, a condition similar to that which obtain naturally in the skin of the negro

ترجمہ : ـــــ اس مرض میں بدن کے جن اعضاء کے اندر تغیرات واقع ہوتے ہیں، وہ جلد ـــــ غشاء مخاطی ـــــ کلاہ گردہ (کلظریہ) اور اس کے متصلہ اجزاء ـــــ اور مجرائے غذائی کی غشاء مخاطی ہیں +

"جلد کے رنگ کی تبدیلی اس رنگین مادہ (صباغ) کا نتیجہ ہوتی ہے، جو زیادہ تر بشرہ (ایپی ڈرمس) جلدیہ، جلد کے گہرے طبقہ کے گہرے طبقات میں مجتمع ہوتا ہے؛ اور سیاہ مادہ کے اجتماع کی یہ صورت اُس صورت سے مطابقت رکھتی ہے، جو سیاہ فام حبشی کی جلد میں طبعًا پائی جاتی ہے" +

مادہ سوداویہ کی کیفیت تولید

آگے چل کر علم الامراض کا عنوان قائم کرکے، اس مرض کی حقیقی ماہیت بیان کرتے ہوئے، ٹیلر "سائنس کی بے بسی" کا اظہار کرتے ہیں، اور اس مادہ سوداویہ کی کیفیت تولید کے بتانے سے معذرت چاہتے ہیں، جس سے کھلے طور یہ عیاں ہوتا ہے کہ

بدن انسان کے ظلمت کدہ میں اخلاط کی تولید کوئی معمولی گورکھ دھندا نہیں ہے جس کے تحقیقی علم کا دعوے ہر بشر آسانی کے ساتھ کرسکے +

یہ ایک مستقل موضوع ہے، جو مستقل عنوان چاہتا ہے، اور جس کی گنجائش مسئلہ اخلاط کے میقات میں، آئندہ فرصت کے لئے رکھی گئی ہے؛ انشاء اللہ العزیز۔

الغرض علامہ ٹیلر جلد کی رنگینی کی کیفیت بیان کرنے سے زبان سائنس کی درماندگی کا اس طرح اعتراف کرتے ہیں +

The pigmentation and gastro-intestinal disturbances are less easily explained.

ترجمہ: "اس مرض میں جلد کی بدرنگی، اور معدہ و امعاء کی خرابیاں، یہ دونوں (تاحال) ایسی مبہم کیفیات ہیں، جن کو آسانی کے ساتھ بیان نہیں کیا جاسکتا۔"

اس کے بعد بعض لوگوں کی دو ایک ضعیف تاویلات بیان کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

But there is much yet to learn about the disease

ترجمہ: "اس مرض (مرض اڈیسن: سوداویت) کے نظریہ کی بابت ابھی ہمیں بہت کچھ سیکھنا باقی ہے۔"

اسی ذیل میں وہ ایک دلچسپ بات کہہ جاتے ہیں کہ

"کلاہ گردہ (کظرہ: سوپرارینل کیپ شول) کسی وجہ سے ضائع ہو جاتا، یا کر دیا جاتا ہے، مگر اس سے اس مرض کی معتاد علامتیں نہیں پیدا ہوتیں"

اس دلچسپ واقعہ سے انسانی علم و معلومات کی بے بسی اور بھی بڑھ جاتی ہے، اور سائنس کے ادعا رباطل کو مسئلہ اخلاط میں خصوصیت کے ساتھ منہ ڈھانک لینا پڑتا ہے +

کالی دیوی: آکرونوسس[1]

امراض سوداویہ کی "کالی فہرست" میں آخر میں ایک ایسی کالی بیماری کا اضافہ کرتا ہوں جو فرنگی معالج کو ناچار بحیرت و فکرات سوداویت کے اعتراف پر مجبور کرے گی۔ اس مناسبت سے میں نے اس کا نام کالی دیوی تجویز کیا ہے۔

اس کالی بلا میں جلدی سوداویت حیرت انگیز طور پر پیدا ہوئی ہوتی ہے، جس کا مقابلہ، امراض سوداویہ کی دنیا میں کوئی دوسرا مرض نہیں کرسکتا۔ حد ہے کہ اس میں چہرہ کوئلہ کی طرح سیاہ ہو جاتا ہے، اور جلد کے علاوہ اندرونی کرکریاں

---

[1] آکرونوسس اگرچہ یونانی الاصل ہے، مگر یہ نام علامات کے لحاظ سے صحیح نہیں ہے، کیونکہ اس کے معنی "مرض اصفر" (پیلی بیماری) کے ہیں، حالانکہ اس میں سیاہی کوئلہ کی طرح ہوتی ہے، پھر اس کو پیلی بیماری کس مناسبت سے کہا جاسکتا ہے۔

(غضاریف) اور حالات میں اور آنکھ کا طبقہ صلبیہ تک کالا ہو جاتا ہے۔ مرض کا نام آکرونوسس قائم کر دیا گیا ہے

Virshow gave this name to a rare condition in which there is a black pigmentation of the skin, cartilges, and sclerotics but whereas in these cases the cartilages have been constantly stained, the skin has been affected in only a few instances The face is of coal black or dark brown colour darker than that of Addison's disease, the hands may present bluish-black areas, and patches have been seen on the mucous membrane of the lips. A black patch is seen in the sclerotics on each side of the cornea, midway between it and the canthus The change in the cartilages is clinically observable in the ears, which have a bluish-gray colour due to the blackened cartilage being seen through the thin skin, but *post martem* the rib-cartilages, and the intervertebral sterno clavicular, laryngeal, and tracheal cartilages have been found of jet-black or inky-black colour (Page 982 Edition 11)

ترجمہ :- ورشو نے یہ نام (آکرونوسس) اس شاذ و قلیل الوقوع حالت کو بخشا ہے جس میں جلد، کرّیاں (غضاریف)، اور آنکھ کا طبقہ صلبیہ کالا ہو جاتا ہے؛ لیکن جن حالات میں غضاریف مستقلاً رنگین ہو جایا کرتی ہیں ان میں جلد کمتر ہی متاثر ہوا کرتی ہے۔ اس مرض میں چہرہ کا رنگ کوئلہ کی طرح سیاہ، یا گہرا مٹیالہ (جس میں سیاہی غالب ہوتی ہے) ہو جاتا ہے؛ اس میں سیاہی مرض اڈیسن (سوداویت کلاہ گردہ) کی سیاہی سے غالب تر ہوتی ہے، ہاتھ میں نیلاہٹ لئے ہوئے کالے کالے رقبے نمودار ہوتے ہیں؛ اسی طرح ہونٹوں کی غشاء مخاطی پر بھی اسی قسم کے رنگین دھبے پائے جاتے ہیں۔ علاوہ بریں دونوں آنکھ کے طبقہ صلبیہ پر، طبقہ قرنیہ کے دونوں طرف، قرنیہ اور کوئے چشم کے درمیانی مقام میں ایک ایک کالا دھبہ نظر آتا ہے۔ عند التشخیص کرّیوں کا تغیر کانوں میں دکھائی دے سکتا ہے؛ کالی کرّیوں کی وجہ سے کان نیلے مٹیالے رنگ کے ہو جاتے ہیں، اور باریک جلد میں سے اندر کی کالی کرّیاں نظر آتی ہیں؛ لیکن معائنہ بعد الموت کے وقت پسلی کی کرّیاں، اور غضاریف بین الفقرات (مہروں کے درمیان کی کرّیاں)، قص اور ترقوہ کے درمیان کی کرّی، حنجرہ اور قصبۃ الریہ کی کرّیاں نری کالی (سنگِ موسیٰ کے رنگ کی)، یا دوات کی سیاہی کے رنگ کی ملتی ہیں۔"

اس کے بعد لکھتے ہیں :-

Some tendons have been smoky brown in color and the cardiac valves and chordal tendinal discolored in patches. The pigment is deposited in the matrix of the cartilages and in the fibrous tissue of the corium of the skin

ترجمہ :- "بعض اوتار کا رنگ بھی دھوئیں کی طرح کالا بھورا ہو جاتا ہے، اور قلب کی کواڑیوں (مصراعات) اور حبالِ وتریہ میں بھی بدرنگی کے دھبے پائے جاتے ہیں۔ یہ رنگین مواد (مادہ سوداویہ) کرّیوں کی زمین[1] میں، اور جلد کے اندرونی طبقہ (آدمہ) کی لیفی بافت میں مجتمع ہوتا ہے" +

سوداوی امراض کی فہرست ابھی مکمل نہیں ہوئی ہے۔ مزید امراض اور بھی ابھی بیان کرنے باقی ہیں +

سوداوی امراض کی طولانی فہرست ناظرین کو گھبرانا چاہیے چونکہ فرنگی کو سوداء بینی کے وجہ سے انکار پیدا ہو چکا ہے ان میں سے محض اسی کالی خلط سے انکار کرنے کی جرأت ہو سکتی ہے اسی لئے سوداوی امراض اور کالے کالے امراض کے بیان میں ذرا تفصیل سے کام لیا گیا ہے کہ منکرین کا دماغ بھی کھل جائے اور آنکھوں میں ایسی تاریکی چھا جائے کہ تسلیم کئے بغیر بھاگنے کا کوئی راستہ نظر نہ آئے +

[1] "کرّی کی زمین" سے مراد کرّی کی ساخت کا وہ حصہ ہے جس کے اندر خلیات غضروفی بیج کی طرح بوئے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔

کیا کتابی دِق واقعتاً عملی دُنیا میں موجود نہیں ہے؟

از جناب شفاء الملک حکیم مولوی رشید احمد خاں صاحب ڈاکٹر اسٹریٹ، بمبئی

ہمدرد صحت بابتہ ماہ دسمبر ۱۹۳۸ء میں صفحہ ۱۴ پر مندرجہ بالا عنوان کے ماتحت جناب حکیم محمد محفوظ عالم صاحب قریشی کا ایک مضمون میرے ایک مضمون کے جواب میں شائع ہوا ہے۔ جو نومبر کے مہینہ میں مندرجہ بالا عنوان کے تحت شائع ہوا تھا اور جس میں میں نے کتابی دِق کے مفہوم کو حکیم صاحب موصوف کی غلط فہمی دور کرنے کے لئے واضح کر دیا تھا اور اس کے وجود سے انکار پر جو دلیل قائم کی گئی تھی اس کو دوبارہ نقل کر دیا تھا۔ حکیم صاحب کے اس مضمون کو غور سے پڑھ لینے پر بھی میرا استدلال اور میرا نظریہ ہنوز اسی طرح تشنۂ جواب ہے جس طرح اس سے پہلے تھا۔ یہی چیز اس مسئلہ کی روح ہے۔ حکیم صاحب موصوف اس کا مسکت جواب دے دیں تو پھر یہ بحث ختم ہو جائے گی۔ مگر امید ہی نہیں بلکہ اب تو یقین ہو گیا ہے کہ حکیم صاحب موصوف اس کا قطعی اور فیصلہ کن جواب دے کر میری تشفی نہ کر سکیں گے۔ اس لئے کہ جواب میں عین اس موقع پر جہاں قطعی ٹھوس اور تحقیقی جواب دینا تھا انہوں نے شیخ کی ایک عبارت نقل کر کے خاموشی اختیار کر لی اور اس مسئلہ خاص سے ہٹ کر دوسرے سطحی دلائل میں اُلجھ گئے۔ اُن کے جواب کا ماحصل یہ ہے کہ شارح اسباب وعلامات نے یہ لکھا ہے۔ اور صاحب میزان الطب یہ فرماتے ہیں اور شیخ کا یہ قول ہے۔ ان بزرگوں کے اقوال کے حوالے حکیم صاحب کے نزدیک آیاتِ قرآنی کا درجہ رکھتے ہوں تو رکھتے ہوں۔ میں تو بُرہان کے جواب میں بُرہان چاہتا ہوں۔ بحث کو طول دینے اور لوگوں کی عبارتوں کو نقل کرنے کی بجائے یہ زیادہ موزوں ہوگا کہ میرے اصل سوال کا جواب دیدیا جائے۔ یہاں میں احتیاطاً اپنے استدلال کے مقدمات کو نہایت مختصر طور پر دوبارہ پیش کرتا ہوں:۔

(۱) کتابی دِق سے وہ مفہوم مراد ہے جو جمہور اطباء کا عقیدہ ہے اور عام طور پر درسی کتابوں میں پڑھایا جاتا ہے۔ یعنے دِق اس حرارت سادجہ کا نام ہے جو اعضائے اصلیہ کے ساتھ بطور تشبّث اوّلی کے متشبّث ہو۔

(۲) بدنی رطوبات کا تدرج بحیثیت ان کی شرافت اور خست کے تمام اطباء کا مسلّمہ معاملہ ہے یعنی رطوبات ادلیہ اور رطوبات خلطیہ اخس رطوبات ہیں اور ہضم چہارم کی رطوبات اشرف رطوبات ہیں۔ ان رطوبات کے اخراج اور افناء کے وقت طبیعت اشرف کی حفاظت کرتی ہے اور اخس کو قربان کر دیتی ہے یہ امر فلسفہ قدیم کا ایک خاص نظریہ ہے جو اطباء کے ہاں بطور اصول موضوعہ مسلّم ہے۔

اب حرارت کا تشبث اعضائے اصلیہ کے ساتھ اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک ان چاروں رطوبات کو طبیعت پہلے قربان نہ کر دے اس لئے کہ اعضاء کا مرتبہ ان تمام رطوبات سے اشرف ہے۔ ان تمام مقدمات پر غور کرنے کے بعد یہ صاف نتیجہ نکالا جا سکتا ہے کہ **حرارت کا تشبّث اوّلاً وبالذات اعضائے اصلیہ کے ساتھ رطوبات اولیّہ بدنیہ کی موجودگی میں ہرگز نہیں ہو سکتا۔** اسی وجہ سے میں نے کتابی دِق کے اس مفہوم خاص کے وجود سے انکار کیا ہے۔ یہ تو میرا وہ نظریہ تھا جو اس تمام بحث کی اصل جان ہے لیکن اس کے بعد میں مناسب سمجھتا ہوں کہ حکیم صاحب نے جن امور کو دریافت فرمایا ہے ان کا بھی جواب دے دوں۔

(۱) حکیم صاحب دریافت فرماتے ہیں کہ جب دِق حرارت سادجہ نہیں ہوتی بلکہ مادہ سوداویہ سے پیدا ہوتی ہے تو آخر خلط سودا کی کیا کیا علامتیں و ظواہر میں نے دِق کے مریض میں دیکھیں۔ اس کے جواب میں عرض ہے کہ دِق کی بنیاد میں خنازیری اورام ہوتے ہیں اور وہ یقیناً سوداوی ہوتے ہیں۔ ان اورام کا تحجّر سوداویت کی کھلی ہوئی دلیل ہے۔ دِق کا مہینوں کی مدت تک طول کھینچنا اور مختلف مدارج اور مختلف اوقات سے گزرنا اس کے سوداوی ہونے کا بیّن ثبوت ہے۔ مصفیات سے آرام پانا اس کے سوداوی ہونے پر دال ہے۔ حکیم صاحب خوب اچھی طرح جانتے ہیں کہ چاہے خلط کوئی بھی ہو لیکن جب وہ زیادہ مدت تک بدن کے کسی حصہ میں بھی محتبس ہو کر نضج پاتی رہے گی تو سوداوی ہو جائے گی۔

(۲) میں نے حکیم صاحب سے دریافت کیا تھا کہ کیا وہ دِق کا کوئی ایسا مریض دکھا سکتے ہیں جس کو صحیح معنوں میں دِق ہی ہو اور تمام جسم سر سے پیر تک واقعتاً ورم سے خالی ہو۔ عملی دنیا میں تحقیقی نظر رکھنے والے لوگ اس دعوے میں میرے ہم زبان ہوں گے کہ حکیم صاحب کوئی ایک ایسا مریض بھی ہندوستان بھر میں پیش نہیں کر سکتے۔ (بقیہ صفحہ ۱۹ پر)

"کتابی دِق" کا وجود۔

از جناب حکیم رحمت اللہ صاحب لکھنؤ

"کتابی دق" کے وجود سے متعلق شفاء الملک حکیم مولوی رشید احمد خاں صاحب اور حکیم مولوی محمد محفوظ عالم طوقی کے درمیان مسلسل تین اشاعتوں سے مباحثہ ہو رہا ہے۔ فی الحقیقت اس قسم کے سنجیدہ مباحث کی سخت ضرورت ہے۔ صدیوں سے اطبا کی جماعت میں "محض تقلید" کا جذبہ کارفرما ہے۔ ضرورت کہ ان کی اس موجودہ بے حسی و جمود کو توڑا جائے اور ان میں تحقیق و تجسس، تلاش و غور اور تعمق کا جذبہ پیدا کیا جائے۔ ہماری یہ کتنی بدقسمتی ہے کہ ہم کوئی ایسا نیا نظریہ علمی دنیا کے سامنے نہیں پیش کر سکے جو قدیم خیالات میں ایک انقلاب پیدا کر دے اور دنیا ان کو تسلیم کرنے پر مجبور ہو جائے۔

اس مباحثہ کے سلسلہ میں میں یہ ضرور عرض کروں گا کہ اس تحقیق و تجدید کے لئے بہترین علمی قابلیت، وسیع معلومات اور زبردست تجربہ کی ضرورت ہے جادۂ تحقیق کے مسافر کے لئے ہر مقام "کرشمہ دامن دل می کشد کہ جا اینجاست" کا مصداق ہوتا ہے۔ سچا محقق وہی ہے جو منزل مقصود کو پالے اور راہ ہی کی دلچسپیوں میں نہ کھو جائے۔

بدقسمتی سے اطبا میں جن لوگوں نے کوئی نیا نظریہ پیش کیا ہے اس میں انہوں نے کافی غور و تعمق نہیں کیا ہے اور اسکے مالہٗ و ما علیہ پر نظر نہیں کی ہے اکثر ان کا نظریہ کسی غلط فہمی کا نتیجہ ہوتا ہے، اور وہ اطبائے متقدمین کے نظریوں کی تہ تک صحیح طور پر پہونچنے بھی نہیں پائے ہیں۔ حکیم مولوی رشید احمد خاں صاحب کا "کتابی دق" سے انکار بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے اس سلسلہ میں حکیم صاحب موصوف کی تردید میں جو مضمون میدان مناظرہ کے مشہور جلد باز شہسوار حکیم محفوظ عالم صاحب طوقی کا شائع ہوا ہے اگرچہ وہ اپنی جگہ بالکل ٹھیک ہے مگر درحقیقت وہ شفاء الملک حکیم مولوی رشید احمد صاحب کے مضمون کا جواب ہی نہیں ہے۔ اصل اعتراضات جو حکیم صاحب کے ہیں وہ بدستور باقی ہیں۔

شفاء الملک صاحب کے اعتراضات و دلائل کا خلاصہ حسب ذیل ہے:۔

(۱) طبیعت اشرف رطوبات کی حفاظت کرتی ہے اور اس کے مقابلہ میں اخس رطوبات کو فنا کر دیتی ہے۔

(۲) دق کے قریب الاختتام مریضوں میں بھی رطوبات غلطیہ باقی ہوتی ہیں۔ پھر ایسی صورت میں حرارت کا تعلق اور تشبث اوّلی اعضائے اصلیہ کے ساتھ کیونکر ہو سکتا ہے؟

(۳) دق کا کوئی مریض ایسا نہیں ہوتا جس کے بدن کے کسی اندرونی حصہ میں ورم نہ ہو۔

ان دلائل کی بنا پر حکیم صاحب نے کتابی دق سے انکار کیا ہے اور ان کا نیا نظریہ یہ ہے کہ "دق حرارت ساذجہ کا نام نہیں ہے بلکہ یہ ایک مخصوص ورمی حرارت" ہوتی ہے جس کی بنیاد اورام ہوتے ہیں۔ اور ان اورام کا مادّہ سوداوی ہوتا ہے"۔

ان دلائل کے جواب میں کچھ عرض کرنے سے پہلے دو باتیں عرض کر دینا ضروری سمجھتا ہوں۔ اوّل یہ کہ حرارت تشبث اولی کا مطلب یہ ہرگز نہیں ہے کہ حرارت کا تعلق "مشتعل" کے ساتھ "پہلے" ہو بلکہ تشبث اولی کی ایک خاص اصطلاحی تعریف ہے جس کو شیخ ان الفاظ میں بیان کرتا ہے۔

"وھوالذی اذا طفی ھو برد ما یجاورہ واذا برد ما یجاورہ لم یجب ان یطفاھو بل یمکن ان یبقےٰ ویعود فیسخن ما یجاورہٗ"

دوئم یہ کہ حرارت کی چند قسمیں ہیں اور اُن میں ہر قسم اپنی مخصوص "استعداد تعلق" کی وجہ سے اعضاء، ارواح اور رطوبات میں سے کسی ایک ہی کے ساتھ ان کا تشبث و تعلق ہو سکتا ہے۔ شیخ نے حرارت کی تین قسمیں کی ہیں اور وہ یہ ہیں:۔

(۱) وہ حرارت جس میں تعفین و فساد کی صفت ہوتی ہے ایسی حرارت کا تعلق اخلاط سے ہوتا ہے۔

(۲) وہ حرارت جس میں تحلیل و تعریق و تلطیف کی صفت ہوتی ہے۔ ایسی حرارت کا تعلق روح کے ساتھ ہوتا ہے۔

(۳) وہ حرارت جس میں اذابت و احراق و ترمید کی صفت ہوتی ہے اور ایسی حرارت کا تعلق و تشبث اولی اعضائے اصلیہ ہی کے ساتھ ہو سکتا ہے۔

ان دو باتوں سے حکیم صاحب کا یہ اعتراض ختم ہو جاتا ہے کہ "حرارت دق کا تعلق بجائے اعضائے اصلیہ کے اخس رطوبات کے ساتھ کیوں ہے؟"

کیونکہ دق کی جو حرارت ہوتی ہے۔ اس کے لئے اعضائے اصلیہ ہی زیادہ مستعد ہوتے ہیں۔ باقی رہا اطبا کا یہ عقیدہ کہ طبیعت اشرف رطوبت کی حفاظت کرتی ہے اور اس کے مقابلہ میں اخس رطوبت کو فنا کر دیتی ہے تو اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ جب تک اخس رطوبات کے ایک ایک جز کو حرارت فنا نہ کر دے حرارت کا تعلق اعضائے اصلیہ کے ساتھ ہو ہی نہیں سکتا۔ بلکہ یہ ممکن ہے کہ رطوبات خلطیہ کچھ موجود ہوں اور حرارت کا تعلق اعضائے اصلیہ کے ساتھ ہو۔ البتہ اس صورت میں بھی رطوبات غریبہ کے مقابلہ میں طبیعت رطوبات غریزیہ کی زیادہ حفاظت کرے گی اور اس کو نسبتاً کم خرچ ہونے دے گی۔

رہا یہ دعویٰ کہ "حمٰی دق کے ہر مریض میں اورام باطن کا ہونا ضروری ہے" ایک ایسا دعوےٰ ہے جو محض "استقرائی" ہے عقلی نہیں۔ ممکن ہے جتنے مریض حکیم صاحب کے پاس آئے ہوں وہ سب اورام باطنیہ میں مبتلا رہے ہوں۔ مگر اس سے لازم نہیں آتا کہ ہر مریض دق کے لئے اورام باطنی ضروری ہیں۔

اس سلسلہ میں حکیم صاحب نے دعویٰ کیا ہے کہ دق میں مصفیات کے استعمال سے فائدہ ہوتا ہے۔ اور ایک سادھو کی مثال دی ہے کہ وہ پارہ، گندھک، ہڑتال اور سنکھیا کے ایک مجموعے سے دق کا ایک شرطیہ علاج کرتا تھا۔ تو یہ کوئی ایسی دلیل نہیں ہے جس پر ایک نئے نظریہ کی بنیاد قائم کی جائے۔ اور اطبائے متقدمین کے اصول کی عمارت ڈھا دی جائے۔ اس قسم کی دواؤں کو مستثنیات میں رکھا جا سکتا ہے جو اپنا اثر بالخاصہ کرتی ہیں۔ اگر حکیم صاحب اس دوا کو مکمل طور سے پبلک کے سامنے پیش کر دیں تو ممکن ہے کہ اس کی کوئی توجیہ ہو سکے۔ کیا حکیم صاحب اس کے لئے تیار ہیں؟

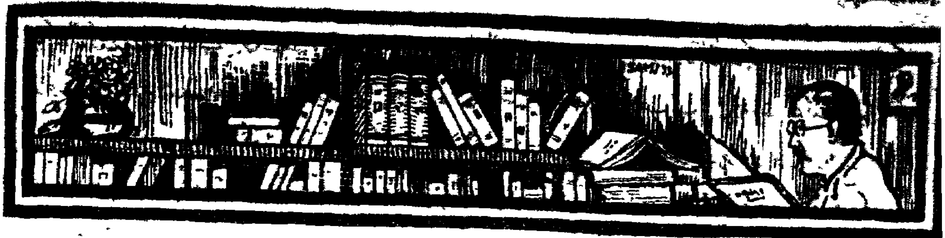
(بقیہ صفحہ ۱۷ سے)

(۳) مصفی دواؤں کے متعلق میں نے سادھو والا نسخہ پیش کیا تھا اور اس کے اجزا بھی بیان کر دیئے تھے جو مزاجاً بے حد گرم اور عملاً، اگر صحیح بنے ہوئے ہوں تو اعلیٰ درجہ کے مصفی ہیں۔ پارہ اور گندھک کی شان تصفیہ آج عالم آشکارا ہے۔ مگر یہ دونوں چیزیں مزاجاً کس قدر گرم ہیں۔ یہ نسخہ بظاہر تباہ کن اور مریض دق کو فوراً ختم کر دینے والا معلوم ہوتا ہے۔ لیکن یہی نسخہ اگر سادھو کے کیمیاوی اصولوں کے مطابق بنایا گیا ہو تو یہ دق کا ہی نہیں، بلکہ اکثر امراض کا بہترین اور شافی علاج ہے۔

میں نے زنجبیل مربّٰی اور سونے کے متعلق گذشتہ مضمون میں یہ بیان کیا تھا کہ یہ چیزیں دق کی ابتدائی منزل میں پوری کامیابی کے ساتھ دی جا سکتی ہیں۔ اور یقینی طور پر شفا بخشتی ہیں لیکن حکیم صاحب کی اس سے تسلی نہ ہوئی۔ وہ چاہتے ہیں کہ میں اسکے کل اجزا اور بنانے کی ترکیب بھی پیش کر دوں۔ اگرچہ مزاج معلوم کرنے کے لئے صرف ان ادویہ کے نام ہی ہماری موجودہ بحث کو ختم کرنے کے لئے کافی تھے۔ لیکن چونکہ حکیم صاحب نے خصوصیت کے ساتھ دریافت فرمایا ہے۔ اس لئے میں اس نسخہ کو نہ صرف حکیم صاحب کی خاطر سے بلکہ دوسرے معالج بھائیوں اور بزرگوں کی خدمت میں اس غرض سے پیش کرتا ہوں کہ وہ اسے دق کے مریضوں پر آزمائیں، اور تجربہ کے بعد مجھے اور ناظرین ہمدرد صحت کو آگاہ فرمائیں۔ نسخہ حسب ذیل ہے۔

ورق طلا ایک عدد، ورق نقرہ ایک عدد، زنجبیل مربّٰی ۳ ماشہ، شہد خالص مصفّٰی ۳ ماشہ۔ ان چاروں چیزوں کو چاندی کے کھرل اور موصلی میں دو گھنٹے تک خوب حل کر کے دق کے مریض کو دو خوراکوں میں کھلایا جائے ایک خوراک صبح کو اور ایک شام کو۔

آخر میں حکیم صاحب موصوف کے شریفانہ طریق بحث کی داد دے کر ان کے شکریہ پر اس مضمون کو ختم کرتا ہوں +



معلومات

چار مقولے

"افلاس زدہ اور ناکافی غذا کھا کر جو ورزش بھی کی جائے گی وہ جسمانی تندرستی کو اُبھارنے کی بجائے کچھ نہ کچھ گرا دے گی - یہ کلیہ انسان اور حیوان دونوں کے متعلق یکساں صحیح ہے۔" (پروفیسر وی - ایچ - موٹرام)

"میں نے ذاتی طور پر تجربہ کیا ہے کہ بروقت فاقہ کشی سے نزلہ اور زکام کا دورہ تک رُک جاتا ہے۔"

(سر ہینری ٹلق ایم - ڈی)

"مجھے اس بارہ میں بہت کچھ شبہ ہے کہ لوگ سونے کے انجکشنوں کے زہریلے اثر سے پورے طور پر واقف ہیں - گذشتہ چھ مہینے کی مدت میں مجھے دو ایسے مریضوں کے متعلق اطلاع ملی ہے جو گٹھیا میں مبتلا تھے ان کا علاج سونے کے انجکشنوں سے کیا گیا اور دونوں کا انجام موت ہوا۔" (ڈاکٹر جا فرے ایورڈ)

"اصلیت الامراض کا صحیح تخیل یہ ہے کہ ہم جسم کے ایک عضو کو بقیہ اعضا سے جدا نہ خیال کریں - نظام جسمانی میں جو کامل ہم آہنگی موجود رہتی ہیں ہر وقت اسے پیش نظر رکھنا اور اس کے بقا کے لئے ہر وقت کوشاں رہنا چاہئیے : ایک اچھے طبیب کا یہ فرض ہے کہ وہ افعال الاعضا اور اصلیت الامراض کے نقطۂ نظر سے امراض کے متعلق غور کرے۔" (لارڈ ہورڈر)

سر کا تکیہ

اکثر اور بیشتر حالات میں تحقیق کرنے سے یہ پتہ چلتا ہے کہ دردِ سر، سوزش اعصاب اور دردِ گردن کا باعث صرف یہ ہوتا ہے کہ سوتے وقت سر کے نیچے بہت اُونچا تکیہ تھا - اگر اُونچے تکیہ کی عادت ہو اور سر میں درد ہوا کرتا ہے تو پتلا تکیہ رکھنے سے یا بالکل تکیہ نہ رکھنے سے فائدہ پہونچ سکتا ہے - غالباً کسی قدر سخت تکیہ سے بہتر ہوتا ہے - تیر پٹے کا تکیہ جس پر صاف سفید کپڑے کا غلاف چڑھا ہو سب سے زیادہ آرام دہ ہوتا ہے - اور دردِ سر، بے خوابی اور تکان کے دور کرنے میں بہت زیادہ مدد دیتا ہے - نرم اور اونچے اونچے تکیوں سے اتنا آرام نہیں مل سکتا -

فولادی پھیپھڑے

لوہے کے بنے ہوئے پھیپھڑے یا سانس لینے کی مشینیں کچھ مدت سے رواج پا چکی ہیں اور ایسے لوگوں کو تنفس میں مدد دیتی ہیں کہ جن کے عضلات تنفس مفلوج ہو چکے ہوں - اس قسم کی سب سے پہلی مشین پروفیسر ڈرنکر نے ایجاد کی تھی اور اس وقت سے اس میں ترقیاں ہوتی رہی ہیں - لندن کاؤنٹی کاؤنسل کے اسپتالوں میں اس وقت سو ایسی مشینیں استعمال میں ہیں، اور اندازہ کیا گیا ہے کہ جو مریض انہیں استعمال کرتے ہیں اُن میں ہر تین میں سے دو ایسے ہوتے ہیں کہ اگر وہ مشین انہیں نہ ملتی تو ان کا زندہ رہنا ناممکن تھا اب لارڈ نیوفیلڈ کی فیاضی کی بدولت یہ مشینیں اس قدر عام ہونے والی ہیں کہ ہر اسپتال میں ان کا چرچا ہونے لگا ہے - لارڈ موصوف کی پیش کش یہ ہے کہ سلطنت برطانیہ کے اندر ہر ایسے ہسپتال کو کہ جہاں اس کی حقیقی ضرورت موجود ہو ایک فولادی پھیپھڑہ مل جائے ضرورت سے مطلب یہ ہے کہ جہاں ~~جہاں مسترخی بچوں کا یا دیگر امراض تنفس کا علاج کیا جاتا ہو - اس مشین کے حاصل کرنے میں اسپتالوں کو بس اتنا خرچ برداشت کرنا پڑے گا~~ کہ جتنا مشین کو کارخانے سے اسپتال تک لے جانے میں صرف ہو - آکسفورڈ کے قریب کاؤلی میں یہ مشینیں زیر تعمیر ہیں - اس سال کے ختم تک ایک ہزار کے تیار ہو جانے کی توقع ہے اور پوری تعداد کی تیاری کی امید جو کہ لارڈ نیوفیلڈ کے اندازے کے مطابق پانچ ہزار کے قریب ہے، مارچ یا اپریل تک ہے۔ گویا فی زمانہ سے پہلے کہ جب انگلستان میں موسم گرما شروع ہو جب کہ بچوں کے لئے فالج کے جراثیم بہ کثرت نشو و نما پاتے ہیں - اس قسم کی ایک مشین کی تیاری پر ۹۰ پونڈ لاگت آتی ہے اور اسی حساب سے لارڈ نیوفیلڈ سلطنت برطانیہ کے طبی محکمے کو پچاس ہزار پونڈ کا عطیہ دے رہے ہیں -

سب سے بڑے ہسپتالوں کو تین تین یا چار چار یہ فولادی پھیپھڑے مہیا کئے جائیں گے اور ہر ایک معمولی اسپتال کو خواہ وہ سلطنت کے کسی حصہ میں ہو ایک مشین ملے گی - لارڈ نیوفیلڈ کی تجویز ہے کہ [illegible] طور پر توجہ کے قابل ہیں -

یہ فرض کرلیا گیا ہے کہ بڑے بڑے شہروں میں تو اس تیپن کو چلانے کے لئے بڑی قوت موجود ہے لیکن جن مقامات پر بجلی نہیں ہے وہاں اسے ہاتھوں سے چلایا جائے گا۔ برطانیہ عظمیٰ اور آئرلینڈ سے درخواستیں طلب کی جاچکی ہیں اور اب برطانوی نوآبادیوں سے بھی ان کے نمایندوں کی معرفت گفت و شنید کی جائے گی۔ (اسٹیٹس مین)

قدرت کا بہترین عطیہ، زیتون

اعلیٰ درجہ کی ایک انسانی خوراک ہونے کے علاوہ زیتون کو مذہبی اہمیت بھی حاصل ہے اور اس سے شگون بھی لئے جاتے ہیں۔ یونانیوں میں اس کے متعلق ایک بہت دلچسپ روایت مشہور ہے عقل و خرد کی دیوی پیلاس اتھینی جو کہ رومیوں میں منروا کے نام سے مشہور ہے، زیتون کے درخت کو بہت عزیز رکھتی تھی۔ یونان کے شہر اتھنس کے نام رکھنے کے متعلق اُس میں اور سمندر کے دیوتا پوزی ڈن میں جس کا رومی نام نیپٹیون ہے جھگڑا ہونے لگا کہ شہر کا نام کون رکھے۔ فیصلہ اس بات پر ہوا کہ دونوں میں سے جو کوئی بھی بنی نوع انسان کو سب سے قیمتی تحفہ عطا کرے اسی کو یہ عزت نصیب ہو کہ اپنے نام پر شہر کا نام رکھے۔ سمندر کے دیوتا نے گھوڑا پیدا کیا۔ اور یہ سمجھ کر انسان کو دیا کہ یہ بہترین تحفہ ہے لیکن عقل کی دیوی نے بنی نوع آدم کو زیتون کا درخت عطا کر دیا اور وہ بازی جیت گئی۔

رسالہ "دیجیٹیرین نیوز" میں ڈاکٹر جے، آرنلڈ ریڈے نے زیتون کے قدیم اور جدید فوائد کا بالتفصیل ذکر کیا ہے۔ اس کی لکڑی پر نقاشی خوب ہوتی ہے اور وہ جلانے کے کام بھی آتی ہے۔ گرم ملکوں میں اس کی گھنی چھاؤں میں بہت سے نرم اور نازک پودے سورج کی گرمی سے محفوظ رہ کر پرورش پاتے ہیں۔ زمانۂ قدیم کے یونانی اور رومی بلکہ یہودی بھی اپنے مردوں کے جسم پر اس کا تیل ملتے تھے۔ زیتون کی شاخ زمانۂ قدیم سے آج تک امن اور صلح کی نشانی سمجھی جاتی ہے۔ زیتون کا درخت دولت اور اولاد کی افراط کے لئے یک فال نیک خیال کیا جاتا تھا۔ نئی دلہنیں زیتون کا ہار گلے میں پہن کر جاتی تھیں اور اسے ایک قسم کا تعویذ خیال کرتی تھیں جو انہیں بارآور کردے۔ رومی شہنشاہ اپنی فتوحات کے موقعوں پر زیتون کے پتوں کا تاج حصول برکت لئے سر پر رکھا کرتے تھے۔

انجیل قدیم و جدید میں زیتون کا ذکر بہ کثرت آیا ہے۔ یروشلم کے باغات میں جو زیتون کے پیڑ ہیں وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانے کے بتائے جاتے ہیں۔ کئی صدیوں تک ملک ٹیونس میں لوگوں کی زندگی کا انحصار صرف زیتون پر تھا۔ قبل عیسوی پہلی صدی میں یہ ملک بالکل بنجر تھا۔ زمین اور آب و ہوا غلہ پیدا کرنے کے لئے موزوں نہ تھی۔ لیکن زیتون کا درخت چونکہ اپنی لمبی جڑوں کے ذریعہ بہت نیچے سے پانی کھینچ سکتا تھا، اس لئے وہ اچھی طرح پھولتا پھلتا تھا۔ لوگوں نے اسے بکثرت بو دیا اور صدہا سرسبز اور متمول گاؤں آباد ہوگئے۔

اس درخت کا اصلی وطن بحیرۂ روم کا علاقہ ہے۔ لیکن اب وہ بہت سے ملکوں میں پھیل گیا ہے۔ زیتون کے درخت میں دو سال میں پھل آنے شروع ہوجاتے ہیں۔ مناسب دیکھ بھال اور قطع و برید ہوتی رہے تو پیداوار بہ کثرت ہوتی ہے۔ تیل نکالنے کی غرض سے پکنے سے پہلے ہی پھل توڑ لئے جاتے ہیں۔ تیل گودے میں بھی ہوتا ہے۔ گٹھلی میں بھی اور گٹھلی کے اندر کی گری میں بھی۔ لیکن ساٹھ فی صدی گودے ہی سے حاصل کیا جاتا ہے اور یہی نہ لحاظ صفات سب سے اچھا بھی ہوتا ہے۔ گٹھلیوں سے جو تیل نکلتا ہے وہ بالعموم جلانے کے کام آتا ہے یا مشینوں کے پُرزوں میں ڈالنے کے۔

روغن زیتون کی قدر و قیمت بہ لحاظ غذائیت بہت زیادہ ہے۔ عام طور پر یہ خیال کیا گیا ہے کہ چکنائی یا روغن کی یہی ایک صورت ہے جو سب سے آسانی سے کھالی جاتی ہے اور سب سے کم متلی پیدا کرتی ہے۔ سرکہ میں پڑے ہوئے زیتون کے پھل غذائیت کے لحاظ سے کم درجے کی خوراک ہیں مگر پکے پھل بہت ہی غذا بخش ہوتے ہیں۔ روغن زیتون بہت ہلکا ملین ہوتا ہے اور چھوٹے پھنسی یا زخموں پر لگایا جاتا ہے۔ روشنی کے اثر سے یہ روغن کے ذائقہ اور خوشبو میں فرق آجاتا ہے، اس لئے اسے ہمیشہ سرد اور تاریک مقام پر رکھنا چاہیئے۔ سردی کے اثر سے جم کر روغن کسی قدر دودھیا سا ہوجاتا ہے لیکن وہ خراب نہیں ہوتا اور خفیف سی حرارت سے پگھل کر پھر اصلی رنگ پر آجاتا ہے۔

جراثیم کش مشعل

ڈاکٹر لسٹر کے وقت سے ڈاکٹروں نے اچھی طرح اس بات کو محسوس کر لیا ہے کہ آپریشن کے کمرے کی ہوا سب سے زیادہ زخموں کے خراب ہونے اور اعمال جراحی کی ناکامی کا سبب ہوتی ہے۔ مریض کے جسم اور ڈاکٹر کے ہاتھوں کو خواہ کتنی ہی احتیاط سے صاف کر لیا جائے لیکن کمرے کی ہوا میں سے ایک گھنٹہ کے اندر پچاس ہزار جراثیم برستے رہتے ہیں۔ ان کمروں کی ہوا کی صفائی کے لئے دو طریقے حال ہی میں اختیار کئے گئے ہیں۔ ایک تو یہ ہے کہ کمرے کی دیواروں پر اور چھت پر لیسدار روغن پھیر دیا جاتا کہ

جراثیم کو ہلاک کرنے کے لئے مثلاً چار فی صدی کلورین شامل کردی جاتی ہے اور جو جراثیم دیواروں اور چھتوں بیٹھتے ہیں سب ہلاک ہوجاتے ہیں۔

دوسرا طریقہ ایسی شعاعیں ڈالنے کا ہے جو قاتل جراثیم ہوں، آپریشن کی میز کے اوپر بجلی کا ایک مخزن لٹکا رہتا ہے جس سے ماوق البنفشی شعاعیں پیدا ہوکر بڑے سے بڑے سخت جان جراثیم کو بھی ایک منٹ کے اندر فنا کردیتی ہیں۔ رسالہ سرجری کے بیان کے مطابق اس تدبیر سے حیرت انگیز نتائج نکلتے ہیں۔ دو ہزار بڑے بڑے آپریشن ان شعاعوں کی تنویر میں کئے گئے اور ان میں سے ایک زخم بھی جراثیم کے اثر سے خراب نہ ہوا، ان زخموں کا اندمال بھی نسبتاً جلدی ہوا، اور خود مریض کو بھی بہت کم تکلیف پہونچی۔

بسیار خوری

موٹے آدمی اس سبب سے زیادہ کھانا نہیں کھاتے ہیں کہ انہیں بہت بھوک لگتی ہے۔ بلکہ صرف اس لئے کہ ان کا معدہ چوں کہ بہت بڑا سا ہوجاتا ہے، اس لئے جب تک وہ بھر جائے وہ انہیں خالی خالی سا معلوم ہوتا رہتا ہے ان کے جسم کو اتنی غذا کی ضرورت نہیں ہوتی لیکن ان کا پیٹ برابر مانگے جاتا ہے، اور جب جسم میں ضرورت سے زیادہ غذا بھری جائے تو اس کا لازمی نتیجہ بیماری ہے۔

گرم حمام

تین ہزار برس گذرے کہ ہومر نے اپنی تصنیف میں گرم حماموں کا ذکر کیا ہے جو رفع تکان کی غرض سے استعمال کئے جاتے تھے اور اس کی ابتدا قدرتی گرم پانی کے چشموں میں نہانے سے ہوئی تھی۔ یونانی اور رومی بہت شاندار طریقوں پر گرم حمام استعمال کرتے تھے، اور یہ دستور بعد کے زمانے میں گویا قرون وسطیٰ میں بھی کسی قدر گرتے ہوئے پیمانے پر جاری رہا یہاں تک کہ مرض آتشک کا ظہور ہوا اور نئی دنیا یعنی امریکہ کی دریافت کے بعد لوگوں نے اس خیال سے حماموں سے نفرت شروع کردی کہ وہ آتشک کے پھیلانے کا ذریعہ ہیں۔ ایک عرصہ کے بعد گرم حماموں کا رواج پھر شروع ہوا اور اس مرتبہ وہ آتشک کے علاج کے طور پر شروع ہوا تھا۔ جاپان میں اس مقصد کے لئے ان کا بہت باقاعدہ استعمال کیا جاتا تھا۔ زمانہ حال کا حرارت کے ذریعہ سے علاج کا طریقہ بھی پہلے جاپان میں شروع ہوا تھا اور اس کے ذریعہ سے استرخائی جنون کا معالجہ کیا جاتا تھا۔ (میڈیکل ورلڈ)

کائناتی شعاعوں کا مطالعہ

واشنگٹن کے ماہرین طبیعات مسلسل چار مہینے سے اوپر ہوا کی بلندی میں غبارے بھیج رہے ہیں، تاکہ کائناتی شعاعوں سے متعلق معلومات حاصل کرسکیں، غباروں میں بادنگار (ہوا کی کیفیات کو لکھنے والا آلہ) اور خود سے آواز دینے والا ریڈیو منسلک کردیتے ہیں، جس سے ہر پندرہ سکنڈ پر آواز آتی رہتی ہے، اس آواز سے کائنات کی بلندی اور سختی کا اندازہ ہوتا ہے، چھ غبارے یک وقت ۳۰ میل تک (۱۲۰،۰۰۰ فٹ) اوپر گئے اب تک ان سے اونچا کوئی اور غبارہ نہیں جاسکا ہے، زیادہ سے زیادہ ۹۲،۰۰۰ فٹ اوپر تک غبارے جاسکے ہیں،

اس تحقیقات سے یہ پتہ چلا ہے، کہ ۲۱ میل اوپر کائنات کی شعاعیں دبیز ہوتی ہیں، اور اس کی سختی سمندر کی سطح کی سختی سے ۲۰۰ زیادہ ہوتی ہے۔ بارہ میل اوپر ابتدائی شعاعیں ہوا کے سالمے سے متصادم ہوکر ثانوی شعاعوں سے مل جاتی ہیں۔ اسی سے اوپر ہوا کی دبازت اس قدر کم ہوجاتی ہے، کہ ثانوی شعاعیں اس سے علیحدہ ہوجاتی ہیں۔ ۱۰ ہویں میل سے نیچے ہوا کی دبازت کم ہوتی جاتی ہے، کیونکہ ابتدائی شعاعیں فضا کی مقاومت میں جذب ہوتی رہتی ہیں۔

جامعہ طبیہ دہلی اور حکومت یو۔پی

طب یونانی کے ہمدردان کے لئے عموماً اور جامعہ طبیہ دہلی کے معاونین، سرپرستوں اور شاگردوں کے لئے خصوصاً یہ خبر نہایت طمانیت بخش ثابت ہوگی کہ بورڈ آف انڈین میڈیسن حکومت صوبہ متحدہ نے جامعہ طبیہ دہلی کے اعلیٰ انتظامات، بہترین طریق تعلیم اور ہندوستان بھر کے چیدہ اور ماہرین اساتذہ کی اس اعلیٰ درجہ کی خدمات کا لحاظ کرکے اس کو باضابطہ طور پر تسلیم کرلیا ہے جس کی وجہ سے جامعہ طبیہ دہلی کے سند یافتگان کو حقوق رجسٹری حاصل ہوگئے تھے وہ حقوق قانونی حاصل ہوگئے جو ایک رجسٹرڈ پریکٹشنر طبیب کو حاصل ہونے چاہئیں، ہم بورڈ آف انڈین میڈیسن حکومت صوبہ متحدہ کی اس علم دوستی، احساس فرض اور وقت شناسی کے دل سے مداح اور شکر گذار ہیں +

پچھلے سال بورڈ آف انڈین میڈیسن صوبہ متحدہ کے معزز و باثر رکن جناب شفاء الملک حکیم محمد عبد الحبیب صاحب یادی نے جامعہ طبیہ کو خود بغور ملاحظہ فرماکر جو گرانقدر خیالات ظاہر فرمائے تھے اس کے پیش نظر حکومت صوبہ متحدہ کے اس اقدام کا نتیجہ جامعہ طبیہ کے لئے "حق بحق دار رسید" کا مصداق ہے +

حکیم محمد مظہر الدین اخگرؔ پروفیسر جامعہ طبیہ دہلی

علم اور حکمت کے خزانے

شائقین علم کے لئے ایک زرّین موقع

اُردو کی طبی صحافت میں ہمدرد صحت ہی وہ رسالہ ہے جو اپنی ظاہری اور معنوی خصوصیات کی وجہ سے ایک انقلاب آفرین دعوت ہے اسی لئے اس کا خیر مقدم نہ صرف ہندوستان کے طبی حلقوں کی طرف سے کیا گیا بلکہ ممالک غیر کے ماہرین بھی اسی صف میں داخل ہو گئے۔ آج سے چند سال پہلے کسی شخص کے خیال میں بھی یہ بات نہیں آسکتی تھی کہ ہماری طبی صحافت اس قدر کامیابی کے ساتھ منزلیں طے کرنے لگے گی۔ ہمدرد صحت ہی وہ رسالہ ہے جس نے طبیب اور غیر طبیب، عوام و خواص کی ہر طبی ضرورت کو کما حقہٗ پورا کر دیا ہے۔ اسکی اشاعت خاص جو ہر سال اسکی سالگرہ کی تقریب میں ۵ جولائی کو شائع ہوتی ہے اپنی نوعیت اور جامعیت کے لحاظ سے مشرقی زبانوں میں بالکل نئی چیز ہوتی ہے اور اسکی ضخامت تین سو صفحات سے بھی زیادہ ہوتی ہے۔ پہلے سالوں میں رسالوں کی جلدوں کا کوئی اہتمام نہیں کیا گیا تھا۔ صرف پندرہ بیس جلدیں مکمل کی جاسکی تھیں جو چند ہی روز میں شائقین علم نے حاصل کر لی تھیں۔ اب دفتر میں پہلے سالوں کی صرف وہ جلدیں بطور فائل موجود ہیں۔ قدر دانوں کے پیہم تقاضوں کا خیال کر کے کبھی کبھی خیال بھی کیا گیا کہ گذشتہ جلد کے بعض پرچے جلدوں کی تکمیل کے لئے دوبارہ طبع کرائے جائیں لیکن اس کے لئے موقع نہیں ملسکا۔ پہلے تجربے کو سامنے رکھکر تازہ جلدوں کے تقریباً پانچسو پرچے علیحدہ رکھے جاتے رہے تاکہ آخر میں پانچسو جلدیں مکمل کی جاسکیں اور شائقین ان سے محروم نہ رہیں۔ چنانچہ اب جلدوں کے تمام پرچے مکمل ہو جانے کے بعد دفتر میں انکی جلدیں مکمل کرالی ہیں جو جولائی ۳۴ء سے جون ۳۵ء تک اور جولائی ۳۵ء سے جون ۳۶ء تک کے پرچوں پر مشتمل ہیں۔ انہیں ہمدرد صحت کی دو اشاعت ہائے خاص بھی شامل ہیں جو بجائے خود ایک جلد کا درجہ رکھتی ہیں اور "تجدید و اعادہ شباب اور درازی عمر" پر نیز بچوں کے متعلق ہر قسم کی جدید و قدیم معلومات کا انتہائی ذخیرہ ہیں۔ تازہ جلد جولائی ۳۵ء سے جون ۳۶ء میں گذشتہ سال کا عظیم الشان عورت نمبر ہے جسکی تعریف میں ہندوستان بھر کے منتخب علماء اور حکماء متفقہ طور پر رطب اللسان ہیں۔ جلد بندی بھی رنگین کپڑے کی پختہ کرائی گئی ہے جسکے پشتے پر رسالہ کا نام سنہری حروف میں چھپا ہوا ہے۔

اُن جلدوں میں کیا ہے؟

اس کا جواب اتنا مختصر نہیں کہ اس ذرا سی جگہ میں دیا جاسکے مجمل طور پر یوں سمجھ لیجئے کہ ۳۵-۳۴ء کی جلد میں ایک تو وہ مشہور زمانہ اشاعت خاص ہے جسکا موضوع "اعادہ شباب اور درازی عمر" تھا اور اسکے علاوہ گیارہ مہینوں کے گیارہ پرچے ہیں جن میں ہر ایک علم و حکمت کے جواہر ریزوں سے مالا مال ہے۔ ۳۶-۳۵ء کی جلد میں گیارہ معمولی پرچوں کے علاوہ ایک وہ معرکۃ الآرا اشاعت خاص ہے جسے "الاطفال" کا نام دیا گیا ہے اور جس میں بچوں کی پرورش اور ان کی طبیعت اور ان کے کھیل، ان کی عادات اور اطوار اور ان کے امراض و علاج کے متعلق بہت سے ایسے نادر زمانہ مضامین ہیں جن کی نظیر آپ کو انگریزی زبان کے طبی پرچوں میں بھی نہیں مل سکتی۔ بچوں کی تعلیم و تربیت کے متعلق آپ اس پرچہ سے اتنی معلومات حاصل کر سکتے ہیں جو بصورت دیگر کئی مستقل فنی کتابیں دیکھنے سے بمشکل حاصل ہو سکتی ہیں اور وہ فنی کتابیں اُردو زبان میں کہیں موجود نہیں ہیں۔ ۳۷-۳۶ء کی تازہ جلد میں گذشتہ سال کے عجیب و غریب عورت نمبر کے علاوہ گیارہ مہینے کے پرچے ہیں جو جون ۳۶ء تک ختم ہوتے ہیں۔ اس جلد میں صرف ایک عورت نمبر ہی ایسا ہے جس کی قیمت اس جلد کی سب قیمت کے برابر بھی ہو تو شائقین اور قدر شناس اس کو سستا ہی سمجھیں گے۔ "ہمدرد صحت" کے معمولی پرچوں میں علاوہ بیش بہا طبی مضامین کے جو ماہ بماہ شائع ہوتے رہتے ہیں اچھے اچھے حکیموں اور ڈاکٹروں کے مجرب اور آزمودہ صدہا نسخے ملیں گے جن میں سے ہر ایک کی قیمت یقیناً اس رقم سے بہت زیادہ ہے جو ہمدرد صحت کی جلدیں خریدنے پر صرف کرنی پڑے گی یہ رقم دو روپے فی جلد ہے۔ محصول ڈاک اس کے علاوہ ہے۔ ہر جلد کی ضخامت اس اشتہار سائز کے ایک ہزار باسٹھ صفحات یا اس سے کچھ زیادہ ہے۔ بلاک کی رنگین تصاویر بھی ہر جلد میں ساٹھ سے زیادہ ہیں اس کے علاوہ دلچسپ مرقعے، کارٹون اور دستی تصویریں ان میں شامل ہیں۔ علم و حکمت کے جواہر ریزوں سے بھرپور یہ جلدیں صرف اطباء ہی کے لئے ضروری نہیں بلکہ عوام بھی اور دوسرے شائقین علم و ادب بھی ان کے مطالعہ سے فائدہ حاصل کریں گے۔ ہمدرد صحت کی خصوصیتوں کا اندازہ آپ کو اسی پرچہ کے مضامین سے ہو جائے گا۔ ہماری زبان کے نہ صرف طبی پرچوں میں بلکہ ادبی رسالوں میں "ہمدرد صحت" ہی ایک ایسا رسالہ ہے جس کے قلمی معاونین میں ممالک یورپ کے بہت سے مضمون نگار شامل ہیں اور جس کے حلقہ میں ہندوستان کے منتخب طبیب و ادیب جمع ہیں!

جلدوں میں آپ کو ان مشہور اصحاب قلم کے نتائج افکار جا بجا نظر آئیں گے +

مینیجر ہمدرد صحت، ہمدرد منزل۔ لال کنواں، دہلی

بابُ الصحت

مصر میں انسدادِ سل کی جدوجہد

پچھلے مہینہ کے ہمدرد صحت میں "مصر میں انسداد تپ دق" کے عنوان سے ایک مضمون جناب ڈاکٹر ایم ایس اباز آبے کا شائع ہوچکا ہے۔ اس مضمون کے بھیجنے والے انڈر سکرٹیری وزارت صحت عامۃ مصر نے اپنا بھی ایک نوٹ اشاعت کے لیے ارسال فرمایا تھا جو پچھلے مہینہ گنجائش کی کمی کی وجہ سے شائع نہیں ہوسکا اب ہم اس نوٹ کا ترجمہ ناظرین ہمدرد صحت کے مطالعہ کے لئے پیش کرتے ہیں۔ "ہمدرد صحت"

۱۹۲۹ء میں وزارت صحت کی توجہ سل وجذام کو دفع کرنے کی طرف بڑے شد ومد سے مبذول ہوئی۔ اور اُس نے ان امراض کے استیصال کے لئے ایک خاص شعبہ قائم کیا جو صرف سل وجذام کے علاج اور اُن کی مدافعت میں مدد پہنچاتا ہے۔ اس شعبہ کے قائم کرنے کے بعد جو مردم شماری ہوئی تو اس سے معلوم ہوا کہ مرض سل اس درجہ میں پھیلا ہوا ہے کہ جس کے لئے زبردست اہتمام وانتظام کی ضرورت ہے۔ تحقیق سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اس مرض میں مبتلا ہونے والے اکثر وہ لوگ ہوتے ہیں جن کی عمر دس سے چالیس کے درمیان ہوتی ہے۔ اور مریضوں کی زیادہ تعداد غریب اور متوسط درجہ سے تعلق رکھتی ہے۔ اور یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے دل ودماغ اور جسم وروح کو ملک کے فائدے میں کھپاتے ہیں۔

وزارت کے شعبہ سل وجذام نے امراض صدر کے مریضوں کے لئے طبی مشورہ گاہیں، ہسپتال اور شفاخانے قائم کرنے شروع کردیئے۔ اور سب سے پہلے تین طبی مشورہ گاہیں قاہرہ میں اور سات ملک کے اور مختلف حصوں میں قائم کیں۔ اور آئندہ بھی جب کبھی مالی وسعت اجازت دے گی ان کی توسیع کی جائے گی۔ وزارت صحت کا اس خاص معاملہ میں یہ سب سے پہلا قدم تھا۔ یہ کام بھی اپنے اندر بہت وسعت لئے ہوئے ہے۔ اس لئے مصر جیسے محدود ذرائع رکھنے والے ملک کے لئے ایک دفعہ ہی بہت سی مشورہ گاہیں یا دق کے ہسپتال قائم کردینے ممکن نہیں ہیں۔ تاہم جو تجربے اب تک کے کام سے حاصل ہوئے ہیں وہ وزارت کو اس بات پر آمادہ کررہے ہیں کہ کم سے کم ہر تیس لاکھ باشندوں کے لئے ایک مشورہ گاہ جلد سے جلد قائم کردی جائے۔ امید ہے کہ اس انتظام سے مریض کافی فائدہ حاصل کریں گے۔

۱۹۳۶ء میں امراض صدر کی مشورہ گاہوں میں مشورہ کے لئے آنے والے نئے مریضوں کی تعداد ۶۵۰۵۲ تک پہنچ گئی۔ جن میں سے ۳۵۴۰۰ مریضوں نے باقاعدہ فائدہ حاصل کیا۔ مندرجہ ذیل نقشہ سے مختلف پیشہ والوں میں مرض سل کے پھیلنے کی نسبت معلوم ہوسکتی ہے۔

مریضوں کی تعداد	پیشے	نسبت
۱۵۱	تجارت پیشہ	۴ر۳ ٪
۱۰۵۲	مزدور پیشہ	۲۹ر۷ ٪
۷۹	طلباء	۲ر۲ ٪
۲۰۶	رؤساء	۵ر۹ ٪
۶۸۲	کسان	۱۸ر۲ ٪
۱۳۴۹	بے کار لوگ جن میں اکثریت عورتوں کی ہے	۳۸ر۹ ٪

ہر مشورہ گاہ کا انچارج امراض صدر کا خصوصی ماہر ڈاکٹر ہوتا ہے جس کی مدد کے لئے چند نرسیں ایک اسسٹنٹ اور ایک معمل ہوتا ہے مشورہ گاہ میں تشخیص کے لئے عکس ریز آلات اور تجزیہ وتشریح کے لئے ایک معمل ہوتا ہے۔ سل کے بیماروں اور ان سے ملنے جلنے والوں کے گھروں پر رہائش، خوراک اور آرام کے متعلق ضروری ہدایات دینے اور اس پر عمل کرنے کی مدت بتانے کے لئے ڈاکٹر اکثر دورہ میں جایا کرتا ہے اور گھر کے دوسرے افراد کو مشورہ گاہ میں آنے کا مشورہ دیتا ہے تاکہ ان کا طبی معائنہ کرکے مبتلائے مرض مریضوں کے علاج کا بندوبست کرے، اور جو محفوظ ہوں انہیں نگرانی میں رکھے۔ ڈاکٹروں کی طرح نرسیں بھی عیادت اور دیکھ بھال کے لئے جایا کرتی ہیں۔ ۱۹۳۶ء میں ڈاکٹر ۴۱۲۱ مرتبہ گھروں پر دیکھ بھال کے لئے گئے اور نرسیں ۹۲۵۴ بار گئیں جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ۴۲۰۶ گھروں سے دوسرے رہنے والے مشورہ گاہ میں آئے جن میں سے ۵۰۰ سل میں مبتلا نکلے۔

وزارت صحت اُن مریضوں کی مالی اعانت کرتی ہے جن کو مرض نے بے معاش کردیا ہو یا جن کے لئے آرام ضروری خیال کیا جاتا ہو یا جن کو عوام

کے ساتھ ملنے جلنے سے روکنا منظور ہو۔ اس کام میں خیراتی اداروں نے بھی مریضوں کی ہر طرح مدد کی ہے۔ وہ طلبہ جو معائنہ کے بعد سل میں مبتلا پائے گئے ہیں، ان کو مدارس سے دور رکھنے کے لئے ایک قانون بنا دیا گیا ہے۔ وہ مدرسے میں نہیں آسکتے، جب تک کہ ہسپتالوں یا طبی مشورہ گاہوں میں حالات کے موافق علاج کرانے کے بعد اُن کے تھوک کا جراثیم سے پاک ہونا نہ ثابت ہو جائے۔

شعبۂ مذکور کے ماتحت صحت گاہوں میں سب سے بڑی صحت گاہ فواد ہے جو حلوان میں ہے۔ اس میں تقریباً ۵۰۰ بستروں کا انتظام ہے جن میں سے کچھ تو درجہ اول و دوئم کے مریضوں کے لئے ہیں اور کچھ ممتاز طریقہ پر درجۂ سوئم کے لئے ہیں جن پر درمیانی حیثیت کے لوگ مشورہ گاہوں کی وساطت سے علاج کے لئے آسکتے ہیں اور باقی بستر زیادہ تر آس پاس کے مریضوں کے لئے خاص ہیں جو اس چیز کے ظاہر ہونے کے بعد کہ ان کی حالت ہسپتال کے علاج کے قابل ہے، مشورہ گاہوں کی وساطت سے یہاں منتقل ہو کر آتے ہیں۔ ۱۹۳۶ء میں اس ہسپتال میں ۸۲۴ مریض داخل ہوئے جن میں سے ۶۹۲، علاج کے قابل نکلے۔ ان میں سے ۳۹۶ کی تو حالت اچھی ہوگئی اور ۱۹۵ کی حالت ویسی ہی رہی اور ۹۰ کی حالت زیادہ خراب ہوگئی اور ۱۸ مر گئے۔ شہر اسکندریہ میں ایک بحری ہسپتال ہے جو سل کے جراحی علاج کے لئے قائم کیا گیا ہے، اُس میں بچوں کے علاج اور اُن پر ضروری عملیات کرنے کے لئے ایک داخلی شعبہ ہے۔ اس کے اراکین علاج و معائنہ کے لئے باہر بھی آجایا کرتے ہیں۔ اور ۱۹۳۶ء میں اس ہسپتال میں ۱۱۰ مریض داخل ہوئے جن میں سے ۸۹ قابلِ علاج نکلے۔ ۲۸ شفایاب ہوئے۔ ۱۰ کی حالت اچھی ہوگئی، ۲۱ اپنی حالت پر باقی رہے اور ۲ کی حالت زیادہ خراب ہو گئی۔

بچوں کے شعبہ نے بچوں کی تعلیم و تربیت کو بھی ضروری قرار دے لیا ہے۔ کیونکہ ان کی ابتدائی عمر کا کافی حصہ یہیں بسر ہو جاتا ہے۔ حالانکہ آئندہ زندگی کی کامیابی اسی حصۂ عمر پر موقوف ہے۔ اب جب کہ یہ بچے یہاں سے نکلتے ہیں تو اُن کے دنیاوی فراغت حاصل کرنے کے راستے کھلے ہوئے ہوتے ہیں۔

قاہرہ (عباسیہ) میں ایک اور نئی صحت گاہ کے انتظامات سے مکمل ہو چکے ہیں۔ اس میں تقریباً ۵۰۰ بستر ہوں گے اس افتتاح آئندہ مہینہ میں ہوگا۔

وزارت صحت نے آئندہ دس سالوں کے لئے ایک پروگرام تیار کیا ہے جس میں مندرجہ ذیل چیزیں شامل ہیں۔ اول یہ کہ امراض صدر کے لئے مشورہ گاہیں، صحت گاہیں، شفاخانے اور سل کے جراحی علاج کے لئے بحری ہسپتال زیادہ سے زیادہ تعداد میں قائم کئے جائیں۔ دوم سل زدہ لوگوں کے بچوں کے لئے جائے پناہ بنانا۔ سوم سل کے لئے ایک نئی نوآبادی بسانا جس میں سل کے تمام بیمار اور اُن کے گھر والے رہیں سہیں۔ جن بیماروں کی اوپر حالت بیان ہو چکی ہے۔ ان کے لئے بھی الگ مکانات بنائے جائیں گے۔ تاکہ وہ تن درست لوگوں کے لئے خطرہ نہ بن سکیں۔ مندرجہ ذیل نقشہ سے پچھلے پانچ سالوں میں شعبۂ امراض صدر کے خصوصی ہسپتالوں میں نئے آنے والے مریضوں کی تعداد اور سل میں گرفتار ہونے کی نسبت معلوم ہوگی۔

سنہ ء	نئے آنے والے مریض	سل سے متاثر ہو کر	نسبت فی صدی
۱۹۳۳	۲۴۶۶۴	۱۲۴۴	۴،۹ ٪
۱۹۳۴	۳۳۴۶۱	۱۵۶۳	۴،۶ ٪
۱۹۳۵	۴۲۲۸۲	۲۳۸۸	۵،۶ ٪
۱۹۳۶	۵۶۹۹۴	۲۸۵۵	۵ ٪
۱۹۳۷	۶۵۰۵۲	۳۵۴۶	۵،۴ ٪

تمباکو کے نقصانات

از جناب خان بہادر حکیم مولوی سید محمد صاحب آنریری مجسٹریٹ و میڈلسٹ، ڈاؤد نگر

خون میں تمباکو کا اثر

تمباکو نوشی سے خون معمول سے زیادہ پتلا و رقیق ہو جاتا ہے۔ اور زیادہ مدت گذر جانے کے بعد اس کی رنگت زردی مائل ہو جاتی ہے۔ ایسی صورت میں خون کا خراب اور غیر قدرتی رنگ تمام بدن میں پھیل جاتا ہے، اور جلد

کی سطح زردی مائل سفید یا دھوئیں کے رنگ کی سی ہو جاتی ہے۔ لیکن تمباکو نوشی سے خاص تبدیلی اُن چھوٹے اجسام میں پیدا ہوتی ہے جن کی بے شمار تعداد خون میں موجود ہے۔ اور جن کو طبی زبان میں کریات دمویہ کہتے ہیں۔ تمباکو کے کش یا گھونٹ کے جسم میں جذب ہونے سے کریات دمویہ میں جلد جلد تبدیلیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ آلۂ خوردبین سے اگر انہیں دیکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ ان کی گولائی جاتی رہتی ہے اور ان کے سرے بیضوی اور بے قاعدہ ہو جاتے ہیں۔ اور بجائے باہمی کشش و اتفاق کے جو ایک حد تک ان کی جسمانی تندرستی کی ایک اچھی علامت ہے وہ بالکل منتشر اور پریشان رہتے ہیں۔ گویا وہ بیکار بیکار کر تمباکو پینے یا کھانے والے کے جسم اور دماغ کی بے صلاحیتوں کا شکوہ کرتے ہیں۔ تمباکو کی اگر زیادہ مقدار کھائی جائے تو اس کے اثرات کم و بیش زہریلے ہوتے ہیں۔ اس سے سانس کی آمد و رفت میں نمایاں خلل واقع ہو جاتا ہے۔ خون فاسد ہو جاتا ہے۔ دماغ بھاری اور دل مضمحل ہو جاتا ہے۔ اس کی معمولی مقدار بھی روزمرہ کھانے یا پینے سے پٹھے کمزور پڑ جاتے ہیں۔ جگر کا فعل خراب ہو جاتا ہے۔ بصارت کم ہو جاتی ہے۔ جلد نیلی پڑ جاتی ہے اور وہ ہر عضو کی ساختوں کو تباہ کرتا ہے۔ اس زہر خوری اور زہر نوشی کا انجام یہ ہوتا ہے کہ حیات کو قائم رکھنے والی رطوبتیں خراب اور تباہ ہو جاتی ہیں۔ اور عمر کم ہو جاتی ہے۔

تمباکو سے بیماری پیدا ہوتی ہے

نظام جسم پر تمباکو کا ایسا نقصان پہنچانے والا اثر پڑتا ہے کہ اس کی تلافی ناممکن ہو جاتی ہے جسم کی عام قوتِ مدافعت اس سے اس قدر کمزور پڑ جاتی ہے کہ معمولی سے معمولی مرضی حملوں کو سہنے کی سکت جسم میں نہیں رہتی۔ اس موقع پر یہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ تمباکو کے متعلق چند مشہور لوگوں کی رائیں پیش کر دی جائیں۔

"تن درستی کی ضمانت کرنے والے اور مرطوب مقامات کے باشندوں کا زرد چہرہ یا ناقص اُٹھان اور حقیر جسمانی قوت ملاحظہ کیجئے۔ ان لوگوں میں زندگی کے آدھے امتیازات باقاعدہ نہیں پائے جاتے۔ کچھ یہی کیفیت عادی تمباکو نوش کی سمجھئے" (ڈاکٹر سوئی فیلو رائل کالج آف سرجنس)

"مجھے یہ کہنے میں ذرا تامل نہیں ہے کہ اگر دو قوی ہیکل نسلوں کے افراد کو بچپن ہی سے تمباکو نوشی کا عادی بنا دیا جائے۔ اور پھر ان کی شادیاں بھی آپس ہی میں کرائی جائیں، تو مردوں اور عورتوں کی ایک کمزور، زرد رو نسل جلد ہی عالم وجود میں آجائے گی" (ڈاکٹر بی۔ ڈبلیو۔ رچرڈسن)

ہندوستان کے ایک برٹش افسر نے بیان کیا کہ گیارہ افسروں میں، جو ایک مہم کو بھیجے گئے تھے، صرف دو شخص تن درست رہے اور یہ لوگ تمباکو نوش نہ تھے۔ تمباکو کے خلاف ڈاکٹر ایڈورڈ اسمتھ ایک مشہور ماہر علم الصحت کا بیان ہے، کہ "تمباکو کے فعل کا رجحان بیماری کی جانب ہے اور یہ کہنا آسان نہیں ہے کہ وہ انسان کی بہتری کا کتنا بڑا دشمن ہے"۔

جن لوگوں نے طویل عمری حاصل کی ہے اُن کا بھی یہی قول ہے کہ درازی عمر کے جہاں اور بہت سے اسباب ہیں وہاں ایک یہ بھی ہے کہ تمباکو کا قطعی پرہیز کیا جائے۔ حقیقت بھی یہی ہے کہ لمبی عمروں تک پہونچنے والے اکثر تمباکو نوشی کے عادی نہیں ہوتے۔

خشکی اور خراش

تمباکو نوش کے منہ اور گلے کی خراش اور خشکی اس زہریلے پتے کے اس گرم گرم دھوئیں کا نتیجہ ہے جو حقہ یا سگار کے ساتھ کھینچا جاتا ہے۔ بعض لوگ گلے کی خراش دور کرنے کے خیال سے تمباکو پیتے ہیں۔ مگر یہ صرف خیالی پلاؤ ہے تمباکو سے گلے کی خراش کبھی دور نہیں ہو سکتی ہے۔

تمباکو اور دق

گندی اور ناپاک ہوا کو پھیپھڑے کے امراض سے ایک ایسا تعلق ہے جس کو سب لوگ مانتے ہیں۔ یہ بات بہت صاف اور صریح طور سے معلوم ہے کہ ناپاک ہوا کے لینے سے مرض دق و سل لاحق ہوتا ہے کیوں کہ اس کے زہریلے اجزا خون اور پھیپھڑوں کو خراب کر دیتے ہیں۔ حتیٰ کہ خون کی وہ نجاستیں بھی اس ہوا میں بکثرت موجود رہتی ہیں جو ہم ایک مرتبہ سانس لے کر خارج کر چکے ہیں۔ اب اس قسم کی ہوا کو دوبارہ لینے سے تن درستی محفوظ نہیں رہ سکتی۔ جب یہ بات ہے تو پھیپھڑوں کو تمباکو کے زہریلے اور گرم دھوئیں سے دن میں سینکڑوں دفعہ بھرنا پھیپھڑے کا مرض کیوں نہ پیدا کرے گا۔ ڈاکٹر سی۔ اسٹرلڈیل طبیب خاص میراپالی ٹین فری اسپتال لندن نے اپنے رسالہ حفظان صحت میں بیان کیا ہے کہ کم سنی میں تمباکو پینا مرض دق کا ایک عام سبب ہے۔

تمباکو اور امراضِ دل

دل پر تمباکو نوشی کا جو اثر پڑتا ہے وہ نبض سے بھی ظاہر ہو سکتا ہے۔ کیوں کہ نبض دل کی حالت کا ایک نہایت سچا آئینہ ہے۔ تمباکو نوش کی نبض نہایت صاف طور پر بتا دیتی ہے کہ اس کا دل جزوی طور پر مفلوج ہے اور اس کا زور و جوش گھٹ گیا ہے۔ پرانے تمباکو نوش، اور اکثر وہ لوگ جو چند سالوں سے تمباکو پیتے ہیں، اختلاج قلب اور نبض کی بے نظمی میں مبتلا ہو جاتے

ہیں۔ حاصل یہ کہ تمباکو نوش کے دل کی کیفیت ہی ایسی ہو جاتی ہے کہ اطبائے فرنگ نے اس مرض کا نام ہی تمباکو دل قرار دیا ہے۔ طبی نقشوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہر چار تمباکو نوشوں میں ایک شخص کا دل مبتلائے مرض ہوتا ہے۔ تمباکو کے استعمال سے دل نہ صرف فعلی بلکہ عضوی لحاظ سے بھی ماؤف ہو جاتا ہے۔

تمباکو اور ضعف معدہ

اگرچہ تمباکو ضعف معدہ، قبض اور نفخ کا ایک عملی علاج سمجھا جاتا ہے۔ مگر ماہرین فن کے تجربوں سے یہ امر پایۂ تحقیق کو پہونچ گیا ہے کہ اس سے ضعف معدہ کو کبھی فائدہ نہیں پہونچتا بلکہ اکثر صورتوں میں ضعف معدہ پیدا ہو جاتا ہے تمباکو ایک قسم کا زہر ہے۔ کل سمیات کا بالعموم یہ اثر ہوتا ہے کہ وہ ہاضمہ کو کمزور کرتے ہیں اور معدہ کی قوت کو گھٹاتے ہیں۔ تمباکو میں یہ بات خصوصاً موجود ہے کہ اگر ایک شخص بھوکا اور تمباکو کا عادی ہے تو وہ اپنی بھوک تمباکو کے استعمال سے فرو کر سکتا ہے۔ اسی طرح دیگر سمیات سے بھوک مٹائی جا سکتی ہے حالانکہ معدہ خالی رہتا ہے لیکن اشتہا باقی رہتی ہے یہی سبب ہے کہ تمباکو معدہ کو بگاڑ کر کمزور کر دیتا ہے۔ ناس سونگھنے سے ناک کی اسفنجی ساخت موٹی اور سخت ہو جاتی ہے۔ اور اکثر سونگھنے کی قوت کم ہو جاتی ہے۔

سرطان کا سبب تمباکو

اس میں مطلق شک نہیں کہ یہ مہلک مرض اکثر تمباکو کے کثرت استعمال سے پیدا ہوتا ہے۔ اکثر ماہرین فن کا مشاہدہ ہے کہ اکثر مریض جولب اور زبان کے سرطان میں مبتلا پائے گئے تمباکو نوش تھے۔ اس مرض کے بہت سے لوگ خود ہمارے مشاہدہ میں آئے اور ہم کو اصلا شبہ نہیں کہ لب اور زبان کے اکثر امراض اسی ذریعہ سے پیدا ہوتے ہیں۔ اس خیال کی تائید اس امر سے بھی ہوتی ہے کہ لندن کے سرطان کے ہسپتال میں جہاں اس عارضہ کے ہزاروں مریضوں کا علاج ہو چکا ہے ان مریضوں کی تعداد جولب اور زبان کے ناسور میں مبتلا تھے بہت زیادہ تھی۔ تمباکو پینے والی عورتیں سرطان میں جلد اور شدید طور پر مبتلا ہو جاتی ہیں۔

تمباکو سے سکتہ اور اندھاپن

گذشتہ چالیس پچاس سال سے ایک خاص قسم کے سکتہ کی تمام دنیا میں وہ شدت ہو کہ الاماں معلوم ہوتا ہے کہ تمباکو پینے یا کھانے کا اثر خصوصاً ان ریشوں پر پڑتا ہے جن سے پٹھے بنتے ہیں نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ تمباکو رفتہ رفتہ انسان کی اعصابی قوت کو ضائع کر دیتا ہے۔ اور ایک خاص قسم کا سکتہ ظاہر ہو جاتا ہے۔ ایک قسم کا فالج آنکھوں پر گرتا ہے۔ جس سے انسان اندھا ہو جاتا ہے۔ آنکھوں کے امراض کے ماہرین اس مخصوص شکایت کو بخوبی پہچانتے ہیں۔ ایسے مریض صرف تمباکو ترک کر دینے سے اچھے ہو جاتے ہیں۔ اور جب تک تمباکو کا استعمال رہتا ہے مرض قائم رہتا ہے۔ ایک مریض میرے مطب میں آیا اور اس نے بیان کیا کہ یکایک چند دنوں سے میری بصارت جاتی رہی ہے متلی رہتی ہے اور ہر وقت سر چکراتا رہتا ہے۔ مریض پان کے ساتھ مشکی زردہ اور کبھی سادہ پتی کھانے کا عادی تھا۔ میں نے اُسے سب سے پہلے تمباکو ترک کر دینے کی ہدایت کی۔ دو ہفتے ہی میں متلی اور دوران سر جاتا رہا۔ بصارت بھی اس کے بعد ٹھیک ہو گئی۔ اس نے تمباکو سے قطعی توبہ کر لی تھی۔

تمباکو اور خوف

تمباکو کے استعمال کرنے والے بڑی شدت سے خوف کے عارضہ میں مبتلا رہتے ہیں۔ اور یہ خوف مختلف صورتوں میں ظاہر ہوتا ہے۔ کوئی شخص بہت جلد گھبرا اٹھتا ہے۔ کوئی شخص حد سے زیادہ ضدی، چڑچڑا اور بد مزاج ہو جاتا ہے۔ بعض تمباکو کھانے والوں کو تمام رات نیند نہیں آتی۔ بعض رعشہ میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ ہم نے اکثر مریضوں کو ترک تمباکو کی ہدایت کی۔ اور ان کو اس ہدایت سے نمایاں فائدہ ہوا۔ تمباکو سے عارضی طور پر جسم میں طاقت اور مستعدی پیدا ہو جاتی ہے۔ لیکن عارضی قوت محض دھوکہ کی ٹٹی ہے۔ اس کا آخری نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ جس مشکل کو دفع کرنے کے لئے تمباکو استعمال کیا گیا تھا، وہ اور بڑھتی جاتی ہے۔ ہم نے عورتوں اور بچوں کو اعضائے رئیسہ کے ان مختلف عوارض میں بہ شدت مبتلا پایا جو ان کے نازک جسموں میں محض تمباکو کے اُس زہریلے دھوئیں کے اثر سے پیدا ہو گئے تھے جو انہوں نے اپنے تمباکو نوش شوہروں اور والدوں کے زہرناک کشوں سے حاصل کیا تھا۔

تمباکو کا موروثی اثر

ایسا کوئی عیب یا عادت نہیں جس کا اثر تمباکو سے زیادہ اولاد میں یقینی طور سے منتقل ہوتا ہو۔ ایک طاقتور شخص تمام عمر تمباکو پیتا رہے اور اپنے دل میں سمجھتا رہے کہ اس کو تمباکو سے کوئی نقصان نہیں پہنچا لیکن اس شخص کے بچے جن کو توانا و تن درست ہونا چاہیئے بجائے موروثی طاقت اور توانائی حاصل کرنے کے کمزور پیدا ہوں گے۔ ان کا نظام جسمانی ہمیشہ مختلف بیماریوں کا نشانہ بنا رہے اور بہت اُن کی قوت زائل ہو جائے گی۔ عادی اور پُرانے تمباکو نوش کی اولاد کبھی توانا و قوی نہ ہوگی

اور یہ بھی ممکن نہیں ہے کہ وہ ڈرپوک، کمزور اور مضمحل نہ ہو۔ ہم نے اس امر کا اس کثرت سے مشاہدہ کیا ہے کہ اس کی تائید میں بہت سی نظیریں پیش کر سکتے ہیں۔

ایک تجربہ کار انگریز ڈاکٹر پیڈک صاحب تمباکو کے اثر پر اپنے تجربہ کو مندرجہ ذیل عبارت میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"اگر تمباکو نوشی کا بُرا انجام اس شخص ہی پر محدود ہو جو اس بُری اور خطرناک عادت میں مبتلا ہو تو مضائقہ نہ تھا لیکن مصیبت یہ ہے کہ تمباکو خوری کے نتائج و نقصانات وراثتاً منتقل ہوتے ہیں۔ اور فی زمانہ قلب کے مرضوں کی زیادتی تمباکو نوشی ہی کی بدولت ہے۔ تمباکو نوش والدین کی اولاد اکثر قلبی امراض میں مبتلا پائی گئی ہے۔"

تمباکو میں جہاں اتنے نقصانات پائے جاتے ہیں۔ وہاں قدرت نے اس میں چند خاصیتیں بھی رکھی ہیں۔ اگر تمباکو موقع و محل سے استعمال کیا جائے تو اس سے بہت سے طبی فوائد حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ دانتوں اور مسوڑھوں کے درد کے لئے اس کا استعمال اکسیری اثر رکھتا ہے۔ قاتل جراثیم ہے۔ خصیتین کے ورموں میں اس کا ضماد فوری اثر دکھاتا ہے۔ آنتوں کے کیڑوں اور بلغمی ضیق النفس میں مفید ہے۔ بہرحال کسی طبیب سے مشورہ کئے بغیر اس کا اندھا دھند استعمال کسی طرح مناسب قرار نہیں دیا جا سکتا ✤

پنجاب میں دماغی امراض کا ہسپتال

تین سو مریضوں کے لئے مزید گنجائش

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

پنجاب میں دماغی امراض کے متعلق جو پرانی شکایت پائی جاتی تھی کہ اس کے مردانہ وارڈوں میں کافی جگہ نہیں۔ اس بات کی بہت حد تک یوں تلافی کر دی گئی ہے کہ تین سو مریضوں کے لئے مزید گنجائش کا انتظام کیا گیا ہے۔ لیکن زنانہ وارڈوں میں مزید گنجائش کے لئے روپیہ مہیا کرنے کا سوال ابھی حل کرنے کے لئے باقی ہے۔

سنہ ۱۹۳۷ء کے شروع میں ہسپتال میں ۹۹۱ مریض تھے۔ اس سال کے دوران میں ۱۶۲ مریض (۱۳۹ مرد۔ اور ۲۳ عورتیں) داخل کئے گئے۔ ۱۴۳ مریض ہسپتال سے خارج کئے گئے۔ اور ۲۹ مر گئے۔ اس طرح اس سال کے ختم پر ۹۸۱ مریض زیر علاج تھے۔ پچھلے سال کے مقابلہ میں مریضوں کے داخل ہونے کی تعداد میں ۱۳ کا اضافہ ہوا۔ اگر ان مریضوں کے داخل کرنے کے متعلق جن کا علاج ہو سکتا ہے، انتخاب کڑی نگرانی میں نہ کیا جائے تو یہ تعداد اور بھی زیادہ ہوتی۔ اس سال ۲۹، اموات ہوئیں جن میں سے ۸ پھیپھڑوں کی دق سے چار چار پیچش اور دستوں سے اور باقی ۱۳ دوسرے مختلف امراض سے۔ یہ امر باعث مسرت ہے کہ ہسپتال میں اموات کی شرح آہستہ آہستہ کم ہو رہی ہے۔ اس سال کے دوران میں یہ ۲،۹۷ تھی جو اس وقت سے کہ جب سے یہ ہسپتال قائم ہوا ہے سب سے کم ہے۔ **مجرم مریض**:۔ سال مذکور کے ختم پر ہسپتال میں مجرم مریضوں کی تعداد ۱۵۰ تھی۔ ۱۴۶ مرد اور چار عورتیں۔ اس کے مقابلہ میں سنہ ۱۹۳۶ء اور سنہ ۱۹۳۵ء میں یہ تعداد بالترتیب ۱۵۴ اور ۱۴۰ تھی۔ سنہ ۱۹۳۷ء کے دوران میں ۱۴ مجرم مریض داخل کئے گئے اس کے مقابلہ میں پچھلے دو سال میں ان کی تعداد ۱۹ اور ۲۹ تھی۔ حکومت ہند کے احکام کے مطابق مقامی حکومت نے جماعت سوم کے مجرموں کو معافیاں دیں جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ۴۲ مریض مجرمانہ شعبہ سے غیر مجرمانہ شعبہ میں تبدیل کئے گئے۔ اس سال کے دوران میں کامیاب فراری کی صرف ایک واردات ہوئی اور خودکشی سے صرف ایک موت ہوئی۔ **ہسپتال کے مالیات**:۔ سنہ ۱۹۳۷ء کے دوران میں ادارہ مذکور کا مجموعی خرچ ۲۹۳۶۲۴ روپے تیرہ آنے ۴ پائی تھا۔ اس کے مقابلہ میں سنہ ۱۹۳۶ء میں ۲۹۰۹۴۴ روپے ۱۳ آنے ۹ خرچ ہوئے۔ لیکن اس سال کے خرچ میں ۱۷۳۹۰۸ کی وہ رقم شامل ہے جو تین نئی بیرکوں کی تعمیر پر صرف ہوئی۔ اس کے باوجود سنہ ۱۹۳۷ء میں ۲۲۰۶۴۶ روپے ۱۳ آنے ۴ پائی کا خالص خرچ جس میں مرمتوں اور عمارات کے قیام کے متعلق اخراجات شامل ہیں، سنہ ۱۹۳۶ء کے خالص خرچ سے زیادہ تھا۔ اس حساب سے سنہ ۱۹۳۷ء میں فی مریض ۲۲۸ روپے خرچ ہو۔ اس کے مقابلہ پر پچھلے سال یہ خرچ ۲۷۹ روپے ۲ آنے تھا ✤

نیم حکیم خطرۂ جان

کل ہُوا شب کو جو منٹو روڈ پر میرا گذر — اک دُکاں پر اتفاقاً ایک طبیب آیا نظر
اس دُکاں کے سامنے ایک بورڈ تھا لٹکا ہُوا — جس پہ تھا رنگین پیرائے میں یہ لکھا ہُوا
"شیخ بدھن سرزمینِ ہند کی رُوحِ رواں — رہنمائے طبِ یونانی مسیحائے زماں"
ایک بوسیدہ سند تھی در پہ لٹکائی ہوئی — جو کسی "عطارِ کابل" سے تھی لکھوائی ہوئی
سامنے تھے چند ڈبے جس میں تھیں کچھ گولیاں — مدتوں کا ایک بوتل میں تھا عرقِ بادیاں
پاس آیا گر کوئی ان کو مسیحا جان کر — سو گیا آرام سے دو دن میں چادر تان کر
سینکڑوں بیمار نذرِ موت یونہی ہو گئے — ان کے ہاتھوں زندگی سے ہاتھ کتنے دھو گئے
آج کل یہ ہند میں ہے طبِ یونانی کا حال — موت کی ہر ایک گوشے میں بچھا رکھے ہیں جال
ہر گلی میں ہیں حکیموں کی دُکانیں بے شمار — ایک سو بیمار اگر ہیں تو اطبا اک ہزار
ہر در و دیوار پر چسپاں ہیں اُن کے اشتہار — فن کے جو ماہر تھے وہ بھی ہو گئے بے اعتبار
ایک دن وہ تھا کہ یہ طب تھی مسیحائے زماں — ایک دن یہ ہے کہ خود ہی لے رہی ہے ہچکیاں
کیا کرے وہ، ہر طرح مجبور ہے ناچار ہے — کیا مسیحائی کرے جب آپ ہی بیمار ہے

ان حکیموں کا جہاں میں گر یہی عالم رہا
دیکھ لینا گرم بازارِ اجل ہو جائے گا

جعفری اعظم گڑھی

نوٹ: نام و مقام فرضی ہیں۔

صداع دودی

الامراض مع علاج

از جناب حکیم ڈاکٹر محمد محفوظ عالم قریشی مطلوقی، کولور (شاہ آباد)

یکم دسمبر ۱۹۳۸ء کو ایک مریض مطب میں آیا۔ اس نے بیان کیا کہ پانچ مہینے سے میرے سر میں درد ہے۔ ناک سے بدبو آتی ہے۔ رات کو بہت کم سوتا ہوں۔ اکثر دماغ پراگندہ رہتا ہے۔ کبھی کبھی میلے رنگ کی رطوبت ناک سے نکلتی رہتی ہے جس میں خون بھی ملا ہوتا ہے۔

اس قدر حالات سن کر مجھے شبہ ہوا کہ اسے "صداع دودی" کی شکایت ہے مگر مزید اطمینان کے لئے اس سے پوچھا کہ:۔

(۱) ناک کی جڑمیں خارش ہوتی ہے یا نہیں؟ (۲) خوش بو یا بدبو کا احساس ہوتا ہے یا نہیں؟ (۳) اس بات کا دماغ پر خوب زور دے کر جواب دیجئے کہ کبھی ناک سے ریزش کے ساتھ کسی قسم کے کیڑے بھی نکلے ہیں یا نہیں؟ (۴) کیا چلنے پھرنے سے سر کا درد بڑھ جاتا ہے اور بیٹھے رہنے سے کم رہتا ہے؟

الحمدللہ تعالیٰ کہ مریض نے بیان کیا کہ "ہاں میں بھول گیا تھا۔ ناک کی جڑمیں خوب خارش ہوتی ہے۔ اور ساتھ ہی کسی باریک چیز کی، جسے میں ٹھیک نہ سمجھ سکا ہوں، حرکت محسوس ہوتی ہے۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اندر سے کوئی شے کاٹتی ہے۔ خوش بو یا بدبو کا احساس نہیں ہوتا۔ ایسا خیال آتا ہے کہ ۵ ماہ کی مدت میں دو تین بار ناک سے رطوبت کے ساتھ دھاگے کی طرح کوئی باریک شے خارج ہوئی ہے جو جاندار معلوم ہوتی تھی غالباً یہی کیڑے ہوں گے۔ چلنے پھرنے سے سر کا درد ضرور بڑھ جاتا ہے۔"

اب میرا شبہ رفع ہو گیا اور "صداع دودی" کی تشخیص میں کوئی کسر نہ رہی۔ اسی مرض کے یقین کے ساتھ اللہ کا نام لے کر علاج شروع کر دیا

(۱) خمیرہ گاؤزباں سادہ ایک تولہ میں ۲ سرخ لوبان پیس کر ملا لیں۔ اور اسے پہلے کھا کر اوپر سے بہدانہ شیریں ۳ ماشہ، عناب ۵ دانہ، سپستاں ۹ دانہ کا جوشاندہ دو تولہ شربت بنفشہ ملا کر پی جائیں۔ صبح اور شام۔

(۲) اطریفل شاہترہ ایک تولہ میں ۱ ماشہ کمیلہ ملا کر رات کو سوتے وقت گرم پانی سے کھا لیا کریں۔

ایک ہفتے کے بعد مریض نے بیان کیا کہ سر کا درد کم ہے۔ اجابت میں روزانہ کچھ مرے ہوئے کیڑے دکھائی دیتے ہیں لیکن ناک کی جڑ کی خارش اور بدبو میں کوئی فرق نہیں ہے۔ البتہ اب ناک سے ریزش کے ساتھ باریک باریک کیڑے اکثر نکلتے رہتے ہیں۔

مجوزہ بالا دوائیں جاری رہیں اور ذیل کے نسخوں کا اضافہ کیا گیا۔

(۳) آب برگ شفتالو دو تولہ میں ایک ماشہ ایلیم خوب حل کریں۔ اور دن میں چار پانچ مرتبہ چند قطرے ناک میں ٹپکائیں۔

(۴) کمیلہ ۶ ماشہ برگ نیم سبز ایک تولہ پانی میں جوش دے کر صبح و شام ناک میں پچکاری کریں۔

دو ہفتے کے بعد مریض نے بیان کیا کہ اب درد سر بالکل نہیں ہے پچکاری کرنے اور ٹپکانے کی دوا سے رطوبت کے ساتھ باریک باریک کیڑے بہت نکلے۔ خراش اور بدبو کی کیفیت بھی اب نہ رہی گویا میں اب بالکل تندرست ہوں اور طب یونانی کی مسیحائی کا زندہ اشتہار۔

اب سارے نسخے موقوف کر دیئے گئے اور تقویت دماغ کے لئے خمیرہ گاؤزباں جواہر والا سات ماشہ میں ۳ چاول کشتہ مرجان جواہر والا ملا کر صبح و شام فروری ۱۹۳۹ء کے آخر تک استعمال کرنے کی ہدایت کی گئی اور ہفتہ میں ایک بار اطریفل زمانی ۹ ماشہ رات کو سوتے وقت کھانے کے لئے کہا گیا اور ہفتہ میں کم از کم تین دن پچکاری سے صبح و شام ناک دھو لینے کی سخت تاکید کی گئی۔

سل رئوی

چند مختصر اور کارآمد معلومات

از جناب حکیم محمد علی صاحب سند یافتہ گورنمنٹ یونانی اسکول لکھنؤ چھپرا (بہار)

عوارض پھیپھڑوں کی سل میں حسب ذیل عوارض اکثر بہت واضح ہوتے ہیں طوالت کے خیال سے صرف ان کے نام لکھے جاتے ہیں اور تفصیل کو نظرانداز کیا جاتا ہے۔

(۱) نفث الدم (۲) انتفاخ القصبہ (۳) نزلہ، کھانسی اور دیگر نزلی شکایات (۴) التہاب قصبہ (۵) خراج بارد (۶) التہاب غشاء الریہ خشک (۷) التہاب غشاء الریہ تر (۸) انتفاخ الصدر (۹) غشاء الریہ میں اجتماع قیح (۱۰) فتور ہضم (۱۱) التہاب باریطون (۱۲) نواسیر اور خراج امعاء مستقیم (۱۳) قلب کا فساد شحمی (۱۴) قلب کا فساد شحمی (۱۵) آخر میں سل حاد عام۔

مہلک عوارض حسب ذیل علامات کا پیدا ہو جانا اکثر پیغام اجل ثابت ہوتا ہے۔

(۱) التہاب غشاء الدماغ (۲) التہاب امعاء۔ جب یہ عارضہ پیدا ہو جاتا ہے تو غذا کا ہضم ہونا مشکل ہو جاتا ہے۔ (۳) التہاب حنجرہ حاد۔ اس حالت میں مریض کے لئے غذا کا نگلنا مشکل ہو جاتا ہے۔ (۴) انتفاخ الصدر۔ اس میں پھیپھڑا پچک جاتا ہے اور تنفس سریع ہو جاتا ہے۔

ادوار مرض اقسام سل کے لحاظ سے اس کے دور مختلف ہوتے ہیں۔ سل حاد میں ایک ہفتہ سے تین ہفتہ تک موت واقع ہو جاتی ہے۔ سل رئوی حاد میں ایک ماہ سے چھ ماہ میں مریض مر جاتا ہے۔ سل رئوی میں صحت کی امید اور اس کا امکان ہوتا ہے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ اس میں مرض گھٹتا اور بڑھتا رہے۔ بعض اوقات اس میں بھی تدریجاً زوال صحت ہوتا رہتا ہے اور آخر میں موت ہو جاتی ہے۔ بعض اوقات اس میں مرض گھٹتا اور بڑھتا بھی رہتا ہے۔ سل رئوی لیفی سالہا سال چلتی رہتی ہے اور پھر بھی مریض نہیں مرتا

درجات فرضی طور پر مختلف اطبائے دق کے بہت سے درجے بنا لئے ہیں۔ کسی نے درجات کی تقسیم اس اصول پر کی ہے کہ پھیپھڑے کا کتنا حصہ مبتلا ہوا ہے۔ کسی نے اقسام مرض کے لحاظ سے درجات قائم کئے ہیں۔ مگر سب سے بہتر اور عام تقسیم درجات تشریحی ہے۔ اس اعتبار سے تشریحی تقسیم کے تین درجات قرار پائے ہیں۔

پہلا درجہ: اس وقت تک کہا جا سکتا ہے جب تک کہ علامات ایک ہی پھیپھڑے میں دوسری پسلی تک محدود رہیں اور اگر دونوں پھیپھڑوں میں ہوں تو ہنسلی کی ہڈی سے اوپر ہی ہوں۔

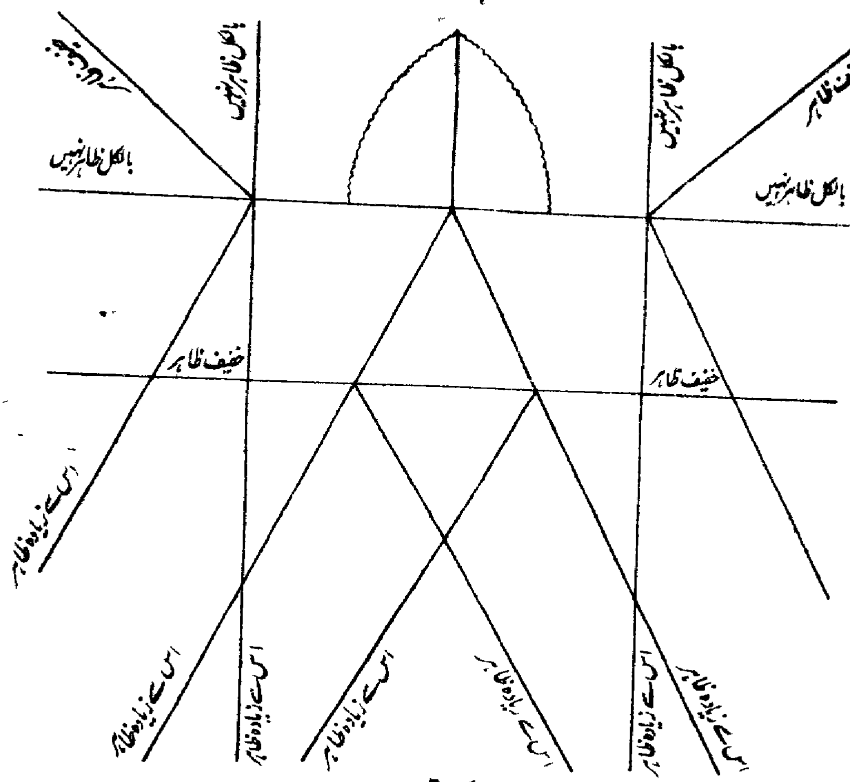
دوسرا درجہ: اگر علامات ایک ہی پھیپھڑے میں ہوں تو انہیں چوتھی پسلی تک محدود رہنا چاہیئے اور اگر دونوں پھیپھڑوں میں ہوں تو دوسری ہی پسلی تک محدود رہیں۔ لیکن تخفر (گڑھا پڑنا) نہ ہونا چاہیئے۔

تیسرا درجہ: اس میں دوسرے درجہ سے کچھ زیادہ حصہ مبتلا ہونا چاہیئے۔

چوتھا درجہ: اس میں تیسرے درجہ سے بھی زیادہ حصہ مبتلا ہونا چاہیئے۔

لیکن ڈاکٹر رابرٹ فلپ نے جو اس مرض کے ماہر خصوصی ہیں درجات کی اس تقسیم کو صحیح نہیں تسلیم کیا۔ بلکہ اُنہوں نے یہ کہا کہ اس میں تسمم کا بھی خیال کرنا چاہیئے۔ لہٰذا انہوں نے تشریح اور تسمم دونوں کا لحاظ رکھتے ہوئے درجات کی تقسیم کی۔

رابرٹ فلپ کی تقسیم:- ڈاکٹر رابرٹ فلپ نے مندرجہ بالا تشریحی قسم کو ۴ قسموں پر تقسیم کیا۔
ان کی تقسیم کا نقشہ حسب ذیل ہے



ڈاکٹر اِن مَین کی تقسیم درجات

ڈاکٹر اِن مین بھی اس مرض کے مخصوص ماہرین میں سے ہیں۔ اُنہوں نے تمام تقسیموں کو غلط قرار دیا اور کہا کہ تقسیم حرارت کے لحاظ سے کرنی چاہیئے۔ اس طرح اُنہوں نے اس کے چار درجات قرار دیئے۔

پہلا درجہ:- عالم سکون میں مریض کا بخار میں مبتلا ہونا۔ یعنے جب، وہ کسی قسم کی حرکت نہیں کرتا ہو لیکن پھر بھی اسکو حرارت ہوجاتی ہو۔

دوسرا درجہ:- اگر مریض عالم سکون میں ہو تو اس کو بخار نہ چڑھے اور اگر عالم تحریک (حرکت) میں ہو تو اسے بخار ہوجائے، یعنے اگر وہ حرکت نہ کر رہا ہو تو اسے حرارت بھی نہ ہو، لیکن جب وہ حرکت کر رہا ہو تو اُسے حرارت ہوجائے۔

تیسرا درجہ:- حرکت کرنے کی حالت میں بھی بخار نہ ہو۔

چوتھا درجہ:- اگر مریض حرکت کے ساتھ اپنا کاروبار بھی کرے تو اسے حرارت نہ ہو۔

سل کے مختلف دور اختیار کرنے کے نتائج

(۱) مستقل طور سے ترقی مرض کا رک جانا۔ یہ بذریعہ تلیف (یعنی ساخت بننا) قبل تجمد ہوسکتا ہے یا بذریعہ تلیف اور تکلس (کلسائیڈیشن) بعد تجمد بھی ہوسکتا ہے۔

(۲) نامکمل طور سے ترقی مرض کا رک جانا جو لعم میں جراثیم پائے جانے کے بعد ہوتا ہے یا خفیف بخار سے تکان کے باعث سے ہوتا ہے۔

(۳) مرض کا ترقی کرنا۔ اس میں مرض پھیلنے لگتا ہے اور توسیع مرض کے تناسب سے تسمم بہت زیادہ ہونے لگتا ہے۔

(۴) موت۔ یہ یا تو صرف پھیپھڑوں کے مبتلا ہونے سے ہی ہوسکتی ہے یا عوارض کے باعث ہوسکتی ہے۔ دق کے سبب سے جو موت ہوتی ہے اس کے کئی

اسباب ہو سکتے ہیں، یا تو ان کا سبب ذیل علامات ہوں یا قلب جواب دے دے یا اصل جاد عام کی وجہ سے دم گھٹ جائے اور موت واقع ہو، یا بار بار نفث الدم کا ہونا بھی موت کا سبب ہو سکتا ہے۔

انذار — اس میں بہت سی باتوں کا خیال کیا جاتا ہے۔ مثلاً اگر موروثی دق ہے تو انذار خراب ہوتا ہے۔ مے نوشی جو قوی کو کمزور کر دیتی ہے اور ہاضمہ کو خراب کر دیتی ہے مضر ہے۔ اگر ذیابیطس ہے تو امید صحت بہت کم ہوتی ہے اور اگر کوئی قلبی شکایت ہے تو وہ بھی مضر ہوتی ہے۔ چھوٹے بچوں میں یہ مرض خطرناک ہوتا ہے۔ سل و دق کی موجودگی میں استقرار حمل صحت کے منافی ہے اور مضر ہے۔ اقتصادی مشکلات بھی توقعات صحت کو کم کر دیتی ہیں۔ اس مرض کی موجودگی میں شادی کا ہونا مرض کی ترقی کا سبب ہوتا ہے۔ وہ پیشے جو مضر ہوتے ہیں انذار کو خراب کر دیتے ہیں۔ چھوٹا اور تنگ سینہ مریض کے لئے مضر ہے، استقلال مزاج اور اقتصادی حالت کا اچھا ہونا صحت میں معین ہوتا ہے۔

انذار پر علامات کا اثر — شدید کھانسی جو مریض کی نیند میں خلل ڈالتی ہے اور تکان پیدا کرتی ہے اکثر ناموافق ہوتی ہے۔ مقدار بلغم زیادہ تر نوعیت مرض اور عدوی ثانوی کی موجودگی پر منحصر ہے۔ اس لئے ممکن ہے کہ انذار میں اس سے کچھ مدد مل سکے۔

بلغم میں جراثیم کے اخراج کا نتیجہ:۔ اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ بلغم میں جراثیم کے اخراج کا بند ہو جانا اچھے نتائج پیدا کرتا ہے جب سینے ٹوڈیم کا علاج ہوتا ہے اور بلغم میں جراثیم کا اخراج نہیں ہوتا تو بھی نتائج اچھے ہی مرتب ہوتے ہیں۔ بلغم میں مسلسل اور جراثیم کا زیادہ اخراج کوئی اچھی علامت نہیں ہے۔

سل جو نفث الدم سے شروع ہوتی ہے، اس کے علاج میں نتائج قابل اطمینان مرتب ہوتے ہیں۔ عموماً اس وجہ سے کہ ایسی حالت میں تشخیص مرض بہت ہی ابتدا میں ہو جاتی ہے۔ اگر نفث الدم ابتداء مرض کے کچھ دنوں بعد ظاہر ہو تو اچھا اثر نہیں پیدا ہوتا۔ کیونکہ اس سے یا تو مرض بالواسطہ پھیل کر پھیپھڑے کے تندرست حصوں کو ماؤف کر دیتا ہے یا خون کے اس طرح ضائع ہو جانے سے فقر الدم پیدا ہو جاتا ہے۔

اگر عسر تنفس عروق خشنہ کے تشنج کے باعث نہیں ہے تو اس کا نتیجہ خراب ہوتا ہے۔

حرارت نوعیت مرض اور اس کے فعل کے لئے ایک حربہ ہے، اور تشخیص مرض کا ایک اچھا ذریعہ ہے۔ بہ کثرت اور مسلسل شب میں پسینہ کا خارج ہونا اور ضعف اشتہا خصوصاً جب یہ ابتداء مرض میں ظاہر ہو، اچھی علامتیں نہیں ہیں۔ اختلاج قلب بوجہ تسمم اور قلب کے فعل کی خرابی کے باعث شگون بد ہے۔ خون کے دباؤ کا کم ہو جانا سود مند خیال کیا جاتا ہے۔

ورم ریۂ اطفال

از جناب حکیم عبد الرحیم صاحب حمانی جلال آبادی

سردیوں میں بچے اپنی نازک مزاجی اور والدین کی بے احتیاطی کی وجہ سے سردی سے متاثر ہو کر نزلہ و زکام کھانسی وغیرہ میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور جب شروع میں علاج کی طرف سے غفلت و لاپرواہی برتی جاتی ہے تو مادہ کی کثرت سے بچہ سانس جلدی جلدی لینے لگتا ہے۔ اور پسلیوں کے نیچے گڑھا پڑنے لگتا ہے۔ اسی وجہ سے عام طور پر اس مرض کو پسلی چلنا کہتے ہیں اور بعض جگہ یہی مرض ڈبہ یا میٹھا کہلاتا ہے ورنہ در اصل یہ بچوں کے پھیپھڑوں کا ورم یا ذات الریہ ہے۔

اقسام مرض:۔ اکثر تو یہ مرض بلغمی مادہ سے ہوتا ہے۔ مگر کبھی اس بیماری کا سبب گرم مادہ بھی ہوتا ہے۔

علامتیں — اس مرض کا سبب خواہ بلغمی مادہ ہو یا صفراوی۔ بخار ہر حالت میں لازمی ہے۔ مگر بلغمی میں نہ تیز بخار ہوتا ہے نہ شدید سوء تنفس البتہ سانس جلدی آتا ہے۔ سانس لیتے وقت پسلیوں کے نیچے گڑھا پڑتا ہے، کھانسی آتی ہے۔ اگر گرم مادہ سے ہو تو بخار، پیاس اور خشکی وغیرہ تمام عوارض شدید ہوتے ہیں اور یہ اول قسم کے مقابلہ میں زیادہ خطرناک ہے۔

علاج — قسم بلغمی میں مادہ کو نضج دینے، دست لانے اور بلغم کو خارج کرنے والی دواؤں سے علاج کریں۔ بچے کو سردی سے محفوظ رکھیں

اور مویز منقّیٰ شامل نہیں۔ اگر افاقہ ہو تو نضج یا اتاء کے بعد مسہل دیں اور اگر نضج وغیرہ کے مواد کو جلد از جلد مسہل اور شیافات مناسبہ کے ذریعہ خارج کر دیں۔

اگر مرض صفراوی ہو تو شروع ہی میں سخت اور تیز دوائیں مثل توتیائے سبز اور حب السلاطین ہرگز نہ دیں۔ بلکہ بہترین تدبیر یہ ہے کہ نضج مادہ کا انتظار کئے بغیر تسکین کرا دیں۔

بچہ کو اور دودھ پلانے والی کو پانی کی جگہ عرق گاؤزباں یا عرق بادیان پلائیں۔ اس مرض میں دودھ پلانے والی کے دودھ کی اصلاح ضروری ہے۔ اس غرض سے ان کو بھی دوائیں پلائیں تو بہتر ہے۔

بلغمی قسم میں منضج و مسہل کی غرض سے اصل السوس مقشر نیم کوفتہ، برگ گاؤزباں، مویز منقّیٰ، پرسیاؤشاں، انجیر زرد، گل بنفشہ، تخم خبازی، بیخ خشک بقدر مناسب جوش دے کر نبات سفید ملا کر پلائیں۔ دوسرے روز اور اگر مریض قوی ہو تو زوفائے خشک اور بیخ سوسن اضافہ کریں۔ اور مسہل کے روز سنا مکی اور مغز املتاس شامل کریں۔ اگر ضرورت ہو تو دوسرے وقت سبوس گندم، گل گاؤزباں اور بیخ سوسن عرق گاؤزباں میں جوش دیکر شربت بنفشہ ملا کر پلائیں۔ یا تخم السی، زوفائے خشک، مغز چلغوزہ، انجیر خشک جوش دے کر صاف کر کے رب السوس ملا کر پلائیں۔ تھوڑا سا خون کبوتر تلووں اور ناخنوں پر ملیں۔ نہایت مجرب ہے۔ اسی طرح توتیائے سبز بریاں اور سہاگہ نیم بریاں دونوں برابر وزن لے کر پانی یا گری کے دودھ میں حل کر کے باجرہ کے دانے کے برابر گولیاں بنالیں۔ اور وقت ضرورت ایک یا دو گولیاں پانی یا ماں کے دودھ میں گھس کر پلانا مجرب و معمول ہے۔ ایلوا پیاز کے پانی میں پیس کر پہلو پر ضماد کریں۔ قیروطی آردِ کرسنہ میں ایلوا زعفران ملا کر مالش کرنا بھی مفید ہے۔ اگر سینہ میں بلغم کی زیادتی ہو تو تخم مین پھل اور رتی پانی میں پیس کر پلائیں۔ اس سے قے کے ذریعہ غلیظ بلغم خارج ہو جاتا ہے۔

گرم قسم میں بہترین تدبیر تسکین طبیعت ہے۔ اس مطلب کے لئے عناب، مکوہ، گل بنفشہ، تخم خطمی، تخم خبازی، مغز املتاس، شیر خشت، روغن بادام اور روغن بید انجیر وغیرہ دوائیں استعمال کرائیں۔ کہتے ہیں کہ رُب توت نہایت نفع مند ہے۔

دیگر مفید نسخے

حب ڈبّہ:۔ نیلا تھوتھہ بریاں ایک ماشہ، مغز ریٹھہ ۳ ماشہ، مغز جمال گوٹہ ایک عدد۔ آب ادرک میں پیس کر ماش کے برابر گولیاں بنا کر رکھیں۔

ترکیب استعمال و منافع: ہر تیسرے روز ایک گولی دیں۔ قے و اسہال کے ذریعہ تمام مواد کو رفع کرتی ہے۔ نہایت نافع ہے۔

دوا ء تربد:۔ تربد سفید خراشیدہ ایک تولہ، پودینہ خشک، بیخ خراسانی ہر ایک چار ماشہ کوٹ پیس کر رکھیں۔

ترکیب استعمال و منافع: عمر کے مطابق ایک ماشہ یا کم و بیش کھلائیں۔ ڈبہ، ریاح، نفخ شکم، قبض اور بچوں کے دوسرے مرضوں میں مفید ہے۔

دوا ء دیگر:۔ ایک رتی ایلوا ماں کے دودھ میں گھس کر پلائیں۔ اور سینہ پر مالش کریں۔

حب دیگر:۔ قرنفل، بیخ خراسانی، دارفلفل، اجوک ہم وزن لے کر باریک کریں اور موٹھ کے برابر گولیاں بنائیں۔ خوراک ایک گولی مجرب ہے۔

دیگر:۔ گیرو سرخ ۵ ماشہ، توتیائے سبز ۱ ماشہ پانی سے کھرل کر کے موٹھ کے برابر گولیاں بنائیں اور ایک گولی کھلائیں مفید ہے۔

حب جنال:۔ مشک خالص، زعفران، جند بید ستر، صبر سقوطری ہر ایک دو سرخ پانی میں پیس کر دانہ موٹھ کے برابر گولیاں بنائیں۔ خوراک ایک گولی عرق گاؤزباں یا عرق بادیان میں حل کر کے پلائیں نہایت مجرب ہے۔

دیگر:۔ مغز کرنجوہ ایک عدد، توتیائے سبز خام ایک سرخ۔ باریک کر کے سرسوں کے برابر گولیاں بنائیں۔ خوراک، ایک گولی۔ اگر ضرورت ہو تو دوبارہ دیں۔

ضماد:۔ گوند ۲ ماشہ، ایلوا ۳ ماشہ باریک کر کے آب گھی کوار میں حل کر کے لیپ کریں۔ مفید ہے۔

دوا ء دیگر:۔ آب برگ کریلہ سبز مروق میں تھوڑا سا نمک سانبھر ملا کر رکھیں اور ایک چھوٹا چمچہ بچہ کو پلائیں۔ اس کے استعمال سے دوبارہ مرض پیدا ہونے کا خطرہ نہیں رہتا۔ نہایت مجرب اور زود اثر دوا ہے۔

ڈاکٹر کی فیس

روسی ادیب ویرسیف کا شاہ کار

موسم سرما کی پُرسکوت رات، تقریباً دو بجے ہوں گے۔ میں بے خبر سو رہا تھا۔ کسی نے گھنٹی بجائی۔ میری آنکھ کھل گئی۔ ملازم نے اطلاع دی: "دروازہ پر ایک مریض کھڑا ہے"۔ دو بجے رات کو مریض ——— ! میں فوراً باہر نکلا۔ میری نظر ایک نوجوان پر پڑی، جو اپنی ٹوپی سے ڈاک خانہ کا ملازم معلوم ہوتا تھا۔

"کیا معاملہ ہے؟" میں نے پوچھا

اس نے گھبرا کر جواب دیا۔ "ڈاکٹر صاحب! خدا کے لئے جلدی کیجئے۔ ایک عورت کو دیکھنا ہے۔ اس کی حالت بہت خراب ہو رہی ہے کوئی دم کی مہمان ہے ———"

میں نے بہ عجلت تمام پوشاک پہنی اور اس کے ساتھ سلیج (برف پر چلنے والی گاڑی) میں بیٹھ گیا۔

گاڑی بان نے لگام کو جھٹکا دیا۔ گھوڑا کوئی ڈاکٹر تو تھا نہیں جو سردی کے موسم اور برف باری کے عالم میں فیس ملنے کی اُمید پر بہ خوشی چلنے کے لئے آمادہ ہو جائے۔ وہ ٹھیرا، کرغیز (روس کا ترک مان قبیلہ) سے زیادہ مستغنی اور کاسک (روس کے خوں خوار اور قزاق صفت کوہستانی سپاہی) سے زیادہ سرکش۔ گاڑی بان نے چابکوں اور گالیوں کی بارش شروع کر دی (ہندوستانی گاڑی بانوں کی طرح روس کے گاڑی بان بھی جانوروں کو شرم ناک گالیاں دینے میں بہت بدنام ہیں۔ مسترجم) گالی پر گالی، چابک پر چابک۔ بدقت تمام گھوڑا چلنے پر مجبور ہوا لیکن گاڑی بان کی "دُشنام طرازیوں اور "چابک نوازیوں" کا سلسلہ برابر جاری تھا۔

جو شخص مجھے بُلانے آیا تھا میں نے اس سے پوچھا۔ "مریضہ کو کیا شکایت ہے؟"

"مجھے نہیں معلوم" اس نے جواب دیا۔

"کیا وہ تمہاری رشتہ دار ہے؟"

"نہیں۔ وہ میرے ایک دوست کی بیوی ہے اور میں اُسی کے ساتھ رہتا ہوں"

"وہ کب سے بیمار ہے؟"

"ڈاکٹر صاحب کیا عرض کیا جائے۔ رات کو گیارہ بجے کے بعد میاں بیوی ایک دوست سے مل کر واپس آئے۔ اُنہوں نے مل کر کھانا کھایا اور بیوی دیر تک مجھ سے ہنسی مذاق کرتی رہی۔ ایک بجے کے قریب اس کا شوہر گھبرایا ہوا میرے کمرے میں آیا اور مجھے جگا کر بولا: اس کی طبیعت دفعتاً بہت خراب ہو گئی ہے۔ فوراً ڈاکٹر کو بلا کر لاؤ۔"

یہی باتیں کرتے ہوئے ہم ایک بڑی عمارت کے سامنے پہونچے، جس میں بہت سے ملازمت پیشہ اشخاص رہتے تھے۔ مریضہ کا کمرہ چوتھی منزل پر تھا۔ زینہ میں بہت تاریکی تھی۔ دیا سلائیاں جلا جلا کر ان کی ہلکی روشنی میں راستہ ٹٹولتا ہوا اوپر چڑھا۔ ایک کمرہ کے سامنے ٹھیر کر میرے ساتھی نے گھنٹی بجائی۔ اندر سے ایک جوان آدمی شب خوابی کے کپڑے پہنے ہوئے نکلا اور میری صورت دیکھتے ہی بولا: "ڈاکٹر صاحب خدا کے لئے جلدی کیجئے"

میں کمرہ کے اندر داخل ہوا۔ دیوار کے قریب ایک بڑے پلنگ پر ایک نوجوان عورت بے حس و حرکت لیٹی تھی۔ میں نے اس کی نبض پر ہاتھ رکھا نبض ڈوب چکی تھی۔ مریضہ کا ہاتھ برف کی طرح سرد ہو رہا تھا۔ میں نے گھبرا کر قلب کی حرکت پر غور کیا۔ آنکھیں کھول کر پتلیاں دیکھیں ——— آہ! مریضہ موت کی گہری نیند سو چکی تھی! میں کرسی سے اٹھا۔ اس کے شوہر نے گھبرا کر میری طرف دیکھا اور پوچھا "کیوں ڈاکٹر صاحب خیر تو ہے؟" میں نے کیا جواب دیتا، لیکن میری پُرمعنی خاموشی سے وہ سب کچھ سمجھ گیا۔ اس کی زبان سے نکلا۔ "میری ناستیا مر گئی ———!" اور وہ بچوں کی طرح

پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا۔ میں نے اس کے بازو پر ہاتھ رکھ کر کہا "صبر سے کام لو، رونے پیٹنے سے کیا ہوتا ہے؟"

غم نصیب شوہر کو میری باتوں سے تسکین نہ ہوئی۔ وہ بہت بے تابی کے ساتھ رو رو کر کہہ رہا تھا "میری ناسٹیا تو کچھ بیمار بھی نہ تھی۔ آئے سب کچھ چند منٹ کے اندر ہو گیا!"

شب خوابی کے نرم گون میں اس نوجوان عورت کی لاش بہت عجیب صورت معلوم ہو رہی تھی۔ بستر کی چادر اب بھی گرم تھی۔ شوہر رونے پیٹنے میں مصروف تھا۔ اس کا دوست سمجھا بجھا رہا تھا۔ میرا ٹھیرنا اب بے کار تھا۔ میں چلنے کے لئے اُٹھا۔ میرے اُٹھتے ہی ایسا معلوم ہوا کہ جیسے کسی نے بدنصیب شوہر کو لمبی نیند سے جھنجھوڑ کر جگا دیا۔ اُس نے مجھ سے کہا۔ "ڈاکٹر صاحب، ایک منٹ! ازراہ کرم بس ایک منٹ ٹھہر جائیے۔"

میں ٹھہر گیا۔ اُس نے جلدی سے صندوقچہ کھولا اور اس میں سے تین روبل (قدیم روس کا نقرئی سکہ) نکال کر مصافحہ کے دوران میں میرے ہاتھ پر رکھ دیئے۔ (عہد شاہی میں روسی ڈاکٹروں کی کوئی فیس مقرر نہ تھی۔ لیکن منشائے قانون یہ تھا کہ ہر مریض یا اس کے متعلقین اپنی حیثیت کے مطابق ڈاکٹر کو کچھ نہ کچھ رقم ضرور ادا کریں۔ غربا عام طور پر ایک روبل سے دو روبل تک اور درمیانہ حیثیت کے لوگ بالعموم تین روبل ادا کرتے تھے۔ یہ فیس ڈاکٹر کو چپکے سے مصافحہ کے وقت دی جاتی تھی۔ مترجم) میں اس وقت فیس لینا نہیں چاہتا تھا۔ میں نے روپے اسے واپس کرتے ہوئے کہا "اگر آپ برا نہ مانیں مجھے فیس قبول کرنے سے معذور رکھیئے۔"

وہ بولا "نہیں، نہیں ڈاکٹر صاحب! بھلا یہ کس طرح ہو سکتا ہے؟ آپ فیس قبول فرما لیجئے۔ مشیت ایزدی میں دم مارنے کا یارا نہیں۔ لیکن میں آپ کا تہ دل سے ممنون ہوں —— آخر کیا بات ہے —— ؟ آپ میرا حقیر نذرانہ کیوں نہیں قبول فرمائیں گے —— ؟ آخر کوئی بات بھی تو ہو —— مجھے افسوس ہے۔ آپ کو بہت تکلیف ہوئی ——" غرض کہ اس نے اس قدر اصرار کیا کہ مجبور ہو کر مجھے فیس قبول ہی کرنی پڑی۔

میں رخصت ہوا۔ مجھے اُس وقت سخت روحانی صدمہ تھا اور جیب میں پڑے ہوئے تین روبل ایسے معلوم ہو رہے تھے کہ گویا میرے کلیجے میں تین پھوڑے نکل آئے ہوں۔ میں سوچ رہا تھا کہ اگر میری نوجوان اور خوبصورت بیوی مر جاتی اور اس کی لاش کی موجودگی میں مجھے ڈاکٹر کی فیس ادا کرنے کے لئے روپیہ تلاش کرنا پڑتا تو میرے دل و دماغ کی کیا حالت ہوتی۔ ایسی حالت میں جب کہ کوئی غم نصیب تمام دنیا کو اپنے ساتھ شریک غم دیکھنے کا متمنی ہو اور وہ ڈاکٹر کی فیس ادا کرنے پر مجبور کیا جائے تو کیا اس کے دل میں ڈاکٹروں کے احترام کا جذبہ باقی رہ سکتا ہے؟ میں اسی ادھیڑ بُن میں مکان واپس آیا اور اُس وقت مجھے گاڑی بان کی ان شرمناک گالیوں کا، جن سے وہ اپنے بے زبان گھوڑے کی تواضع کر رہا تھا، ذرا بھی احساس نہ ہوا۔

مگر یہ اُس وقت کے خیالات ہیں جب میں ڈاکٹروں کی محفل میں نو وارد تھا۔ اور مجھے میڈیکل کالج سے ڈگری حاصل ہوئے صرف چند مہینے گذرے تھے۔ اس کے بعد اس قسم کے مواقع پر فیس قبول کرتے وقت میرے جذبۂ انسانیت کو ذرا بھی ٹھیس نہیں لگتی تھی۔ مجھے معلوم ہو گیا تھا کہ ڈاکٹر کا ہر نقش قدم روپیہ کی شکل میں تبدیل ہوتا ہے۔ اس کے اور مریض کے درمیان یہ روپیہ ہی حلقہ حائل ہوتا ہے۔ ڈاکٹر اور ایک معمولی دُکان دار میں کوئی فرق نہیں۔ چیز وہی خرید سکتا ہے جس کی جیب میں قیمت ادا کرنے کے لیے روپے ہوں۔ اور پھر لطف یہ ہے کہ دُکان دار کو قیمت دے کر اس سے آپ اپنی مرضی اور پسند کے مطابق مال خرید سکتے ہیں۔ لیکن ڈاکٹر آپ سے منہ مانگی قیمت وصول کر کے مال اپنی مرضی اور پسند کے مطابق دیتا ہے۔ معمولی دُکان دار کا مال اگر ناقص ہو تو اُسے آپ واپس کر سکتے ہیں، اس سے آپ جھگڑا کر سکتے ہیں لیکن ڈاکٹر کا مال اگر ردی ہو تو آپ اس کے خلاف لب کشائی کی بھی جرأت نہیں کر سکتے۔ فرانس کا مشہور انشا پرداز سینا پلے اپنی کتاب "لمپین میلگرے طوئی" میں لکھتا ہے۔

"میں اپنے ذاتی تجربات کی بنا پر کہہ سکتا ہوں کہ دُنیا میں سب سے نفع بخش پیشہ ڈاکٹری کا ہے۔ آپ کے ہاتھوں کام بنے یا بگڑے آپ کو فیس ضرور ملے گی۔ ہر طرح ڈاکٹر کا فائدہ ہے۔ اس کے لغت میں لفظ نقصان کا وجود ہی نہیں۔ اگر آپ کسی موچی کو چمڑے کا ایک ٹکڑا جوتہ بنانے کے لئے دیں، اور اتفاق سے وہ چمڑے کو بے کار کر دے۔ تو آپ اس سے فوراً تاوان وصول کر لیں گے۔ لیکن اگر ڈاکٹر اپنی غلطی سے انسانی زندگی کو بے کار کر دے تو آپ اس سے بازپرس نہیں کر سکتے۔"

ابھی دو سال کی بات ہے کہ تیرہ چودہ سال کی ایک خوب صورت لڑکی دریاتا کے ایک مشہور ڈاکٹر کے پاس علاج کے لیے لائی گئی۔ اس کی انگلیوں کو

پالا مار گیا تھا۔ ڈاکٹر مذکور نے کلوڈین اور آیوڈین کا مرہم لگانے کے لئے دے دیا۔ چند روز بعد لڑکی کی انگلیاں بالکل بے حس ہو گئیں اور انہیں کٹوانا پڑا۔ لڑکی اس آپریشن کے صدمہ سے بہت بیمار ہو گئی اور اس کے علاج پر بدنصیب باپ کو بیش قرار رقم صرف کرنی پڑی، یہاں تک کہ اس کا چھوٹا سا کاروبار بھی تباہ ہو گیا۔ اسی دوران میں ویانا کے اس ڈاکٹر نے جس کے علاج سے خوبصورت لڑکی اپنی انگلیوں سے محروم ہو گئی تھی، اپنی پہلی فیس کا مطالبہ لڑکی کے باپ سے شروع کیا۔ باپ نے پہلے تو اس ڈاکٹر پر اپنی مجبوریوں اور مالی پریشانیوں کا اظہار کیا، لیکن جب ڈاکٹر کا اصرار بڑھتا گیا تو اس نے غم و غصہ کے جذبات سے مغلوب ہو کر یہ واقعہ بے کم و کاست ایک اخبار میں شائع کر دیا۔ متذکرہ بالا ڈاکٹر نے فوراً باپ کے خلاف اپنی فیس اور ہرجہ کا دعوےٰ دائر کر دیا۔ معاملہ عدالت میں پیش ہوا۔ باپ کے اس عذر پر کہ ڈاکٹر نے اس کی لڑکی کا علاج غلط کیا تھا، میڈیکل فیکلٹی کی رائے طلب کی گئی۔ پروفیسر البیٹ کی صدارت میں فیکلٹی جو رپورٹ مرتب کر کے عدالت میں پیش کی، اس میں یہ رائے تو ظاہر کی نہیں کہ پالا مار جانے کی شکایت میں کلوڈین اور آیوڈین کے ذریعہ سے علاج کا طریقہ صحیح تھا یا غلط، بلکہ صرف اتنا لکھ دیا کہ میڈیکل سائنس میں کلوڈین اور آیوڈین کا استعمال بالکل جائز ہے اور اس کے مرہم سے غالباً ڈسگرین ایسی شکایات پیدا نہیں ہوتی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ عدالت نے لڑکی کے باپ کے خلاف ویانا کے اس مشہور ڈاکٹر کو ساڑھے چھ سو گلڈن (آسٹریا کا نقرئی سکہ جس کی قیمت ہندوستانی سکہ کے مطابق سوا دو روپیہ تھی۔ مترجم) کی ڈگری دے دی۔

بدنصیب باپ نے جس کا کاروبار پہلے ہی تباہ ہو چکا تھا، یہ رقم کس طرح ادا کی؟ چند روز بعد اخبارات میں یہ خبر شائع ہوئی کہ اس کے رہنے کا چھوٹا سا مکان بھی ڈاکٹر کی فیس کی نذر ہو گیا۔ اور جس دن اس کا مکان نیلام ہوا اس نے دریا میں گر کر جان دے دی۔

فرانس کا نامور ادیب و فسانہ نگار مولیئر اپنی کتاب "ملادے امیجنیر" میں مندرجہ بالا افسوسناک واقعہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے حسب ذیل الفاظ سپرد قلم کرتا ہے:۔

"بھلے آدمیو! کسی ڈاکٹر سے اس بات کی خواہش کرنا کہ وہ تمہیں صحت یاب کرے پرلے سرے کی جہالت ہے۔ ڈاکٹر کا فرض تمہیں اچھا کرنا نہیں بلکہ صرف اپنی فیس وصول کر کے نسخہ لکھ دینا ہے۔ اگر تمہیں ملک عدم کی سیر کرنا ہے تو شوق سے مر جاؤ۔ لیکن اگر اپنی جان پیاری ہے تو خود لیٹ پوٹ کر اچھے ہو جاؤ۔"

ایک شخص جس نے میرے ساتھ ہی ڈاکٹری کا امتحان پاس کیا تھا، ایک وکیل کا علاج کر رہا تھا۔ اُسے شروع میں معمولی ملیریا کی شکایت تھی لیکن میرے دوست کے چند روزہ علاج کی برکت سے ملیریا نے حمیٰ محرقہ (ٹائیفائیڈ) کی شکل اختیار کر لی (مجھے خبر نہیں کہ وکیل کو محرقہ تھا بھی یا نہیں، یہ میرے دوست کا بیان ہے) علاج برابر جاری رہا۔ کچھ مدت بعد وکیل خواہ اپنی موت خواہ میرے دوست کی مہربانی سے مر گیا۔ متوفی وکیل کا کام اچھا چلتا تھا۔ لیکن مصارف کے اعتبار سے وہ بہت غریب تھا۔ ایک بیوی، پانچ چھ ننھے ننھے بچے، بوڑھی ماں، ایک طالب علم اور دو بیوہ بہنیں۔ خاندان میں صرف وہی کمانے والا تھا۔ اس کے مرتے ہی متعلقین کی حالت تباہ ہو گئی۔ اور گھر کا فرنیچر کوڑیوں کے مول بکنے لگا۔ میرے دوست نے متوفی وکیل کی بیوہ سے اپنی فیس کا سخت تقاضہ شروع کیا۔ اور جب وہ مطالبہ ادا نہ کر سکی تو میرے دوست نے (جسے دوست کہتے ہوئے بھی مجھے شرم آتی ہے) بیوہ پر تقریباً چار سو روپے کا دعوےٰ کر دیا۔ میرا دوست ایک دولت مند خاندان سے تعلق رکھتا تھا۔ اور اس کی جائداد کافی تھی۔ ایک دن میں نے اس سے پوچھا کہ جب خدا کے فضل سے تمہاری مالی حالت اچھی ہے تو تم نے اس غریب بیوہ پر کیوں دعوےٰ کر دیا جو خود دانہ دانہ کو محتاج ہو رہی ہے؟"

میرے دوست نے "تمہیں کیا" کہہ کر قہقہہ لگا کر جواب دیا "یار تم سمجھتے نہیں، موسم بہار آ رہا ہے۔ میرے لئے تو فرانس سمندر کے کنارے کسی مقام کی سیر ضروری ہے۔ ڈاکٹر کی ذہنیت بیوہ تباہ ہوتی ہے تو ہو، اس کے ننھے ننھے بچے بھوک سے مرتے ہیں تو مریں لیکن ڈاکٹر کو سمندر کے کنارے گل چھرے اڑانے کے لئے فیس مل جائے!"

ان واقعات سے یہ نہ سمجھنا چاہیئے کہ ڈاکٹر صاحبان ہر شخص سے فیس وصول کر لینے میں کامیاب ہو جاتے ہیں بلکہ تصویر کا دوسرا رُخ بھی ہے اور دنیا میں ایسے لوگ بھی موجود ہیں جو ڈاکٹروں کو معائنہ کی فیس تو کیا دواؤں کی قیمت بھی نہیں دیتے۔

جب میں نے ابتدا میں پریکٹس کے لئے سینٹ پیٹرس برگ آیا میری مالی حالت بہت خراب تھی۔ مجھے ایک خوش حال گھرانے میں ایک چھوٹا سا کمرہ

جنہیں روپیوں کی قیمت پہ شلنگ یا پینس دو روپے کے قریب تھی ماہوار کرایہ پر مل گیا اور اس کرایہ میں حمام غسل کے لئے گرم پانی بھی شامل تھا۔ میرا کمرہ مکان کے باورچی خانہ سے ملا ہوا تھا اور بعض اوقات طرح طرح کے لذیذ کھانوں کی خوشبوئیں مجھ غریب ڈاکٹر کے دماغ کو معطر کرتی رہتی تھیں۔ مالک مکان کی بیوی یا بچوں کی طبیعت اگر ذرا بھی خراب ہوتی تو مجھے اسی وقت بلایا جاتا تھا۔ جب میں بیگم صاحبہ کے مکلف اور شاندار کمرہ میں داخل ہوتا تو وہ کھڑی ہو کر میرا خیر مقدم کرتیں۔ اپنی یا بچوں کی بیماری کا حال سناتیں نسخہ لکھواتیں۔ جو دوا میرے پاس موجود ہوتی۔ مجھ سے لے لیتیں۔ اور جب میں رخصت ہوتا تو وہ مصافحہ کے وقت فیس کے روپے مجھے دینیں میں اخلاقاً کہتا "آپ کیوں تکلیف فرماتی ہیں۔ اس کی کیا ضرورت ہے؟" اور وہ مسکرا کر روپیہ اپنی جیب میں رکھ لیتیں۔ یہی اُن کا معمول تھا اور اُنہوں نے ایک دن بھی مجھے روپے نہیں دیئے۔ اور میں ان کے شاندار کمرے سے اپنے میلے کچیلے کمرے میں واپس آ کر ان کے کرایہ کی رقم ادا کرنے کے لئے رات رات بھر پندرہ کوپک (تقریباً چار آنہ) فی صفحہ کے حساب سے شہر کے ایک ڈاکٹر کے لئے کتابوں کے اقتباسات کیا کرتا تھا۔

خیر، میرا واقعہ کوئی خاص اہمیت نہیں رکھتا تھا۔ کیونکہ کم و بیش ہر ڈاکٹر کو اپنی زندگی میں اس قسم کے دو چار مریضوں سے واسطہ پڑتا ہے لیکن میرے ایک دوست کا تجربہ اس قدر تلخ ثابت ہوا کہ اس سے خدا ہر ڈاکٹر کو محفوظ رکھے۔

ایک انجن ڈرائیور کا لڑکا بیمار تھا۔ میرے دوست نے اس کا علاج شروع کر دیا۔ انجن ڈرائیور اپنی ہیبت ناک صورت اور خاص کر گھنی سرخ ڈاڑھی سے تو بالکل خانہ بدوش کرغیز یا ازبک معلوم ہوتا تھا لیکن اس کا اخلاق اچھا تھا۔ میرا دوست جب اس کے بیمار بچہ کو دیکھنے جاتا تو وہ فوراً تین روبل فیس بھی دیتا اور دواؤں کی نقد قیمت بھی ادا کرتا۔ چند روز بعد بچے کی حالت بگڑنے لگی۔ اور فصلی تمونیہ کی علامتیں ظاہر ہونے لگیں۔ انجن ڈرائیور کے رویہ میں اب پہلی سی گرم جوشی نہ رہی۔ اور اس نے فیس وغیرہ کے متعلق بھی کہہ دیا کہ مہینہ پر یک مشت حساب کر دیا جائے گا۔ میرے دوست کو اس کی نیت پر ذرا بھی شبہ نہ ہوا، اور وہ بدستور بہت غور و محنت سے علاج کرتا رہا۔ ایک مہینہ کے علاج سے مریض کی حالت میں افاقہ شروع ہوا۔ انجن ڈرائیور کی گرم جوشی پھر عود کر آئی، وہ بہت خوش تھا اور میرے دوست سے بار بار کہتا تھا کہ اگر میرا لڑکا اچھا ہو گیا تو تمہاری پوری فیس اور دواؤں کی قیمت کے علاوہ تم کو معقول انعام دوں گا۔

ڈیڑھ مہینے کے بعد بچہ بالکل تندرست ہو گیا۔ انجن ڈرائیور کی مسرتوں کا کیا پوچھنا تھا۔ اس کا اکلوتا بچہ موت کے منہ سے نکل آیا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اظہار تشکر کے طور پر اپنی جان بھی ڈاکٹر کے قدموں پر قربان کر دے گا۔ چند روز بعد میرے دوست ڈاکٹر نے اس کے سامنے اپنا بل پیش کیا جو تقریباً تین سو روپے کا تھا۔ انجن ڈرائیور نے اسی وقت پچاس روپے ادا کر دیئے اور باقی رقم کے لئے کہہ دیا کہ مہینہ کی پندرہ تاریخ کو رات کے وقت آ کر لے جائیے گا۔

وقت و تاریخ معینہ پر میرا دوست ڈاکٹر روپیہ لینے گیا۔ انجن ڈرائیور بہت اخلاق سے پیش آیا اور میرے دوست سے کہا "آج چاندنی رات ہے۔ موسم کتنا خوشگوار ہے۔ چلئے کچھ دور سیر کر آئیں، وہاں سے واپسی میں آپ کو روپے دیدوں گا"۔

میرا دوست اخلاقاً انکار نہ کر سکا۔ اور انجن ڈرائیور کے ہمراہ ہو لیا۔ ڈرائیور کے ساتھ اس کے دو تین دوست بھی تھے جو شکل و صورت میں اسی کی طرح ترکمانی وضع کے تھے۔ سب لوگ باتیں کرتے ہوئے شہر سے باہر نکل گئے جب جنگل کی حد میں داخل ہوئے تو انجن ڈرائیور نے دفعتاً میرے دوست سے پوچھا "ڈاکٹر صاحب! کیا آپ فیس کے روپے لینے آئے ہیں؟" میرے دوست نے جواب ہاں میں دیا۔ اس پر انجن ڈرائیور نے اور اس کے ساتھیوں نے بری طرح گھونسوں اور ڈنڈوں سے ڈاکٹر صاحب کی تواضع کی اور انہیں لہولہان کر کے جنگل میں چھوڑ دیا۔

میرا دوست شہر کا ایک معزز ڈاکٹر تھا۔ اس نے بدنامی کے خوف سے اس واقعہ کی اطلاع کسی کو نہ دی اور خاموش ہو کر بیٹھ رہا۔ مجھے یہ واقعہ اس طرح معلوم ہوا کہ ایک دن میں اپنے دوست ڈاکٹر کے مطب میں بیٹھا تھا۔ اتفاق سے وہی انجن ڈرائیور سامنے سے گزرا اور میرے دوست کی طرف دیکھ کر مسکراتے ہوئے بولا۔ "کہیئے ڈاکٹر صاحب! آپ کو فیس کے روپے تو مل گئے؟" ڈاکٹر صاحب نے شرما کر سر جھکا لیا۔ میرے بہت اصرار پر ڈاکٹر صاحب نے مجھے اصل حقیقت سے مطلع کیا۔

خدا کا شکر ہے کہ ہم لوگ اس دور تمدن میں کام کر رہے ہیں جب کہ ہر مریض ہر حالت میں اخلاق و دیانت دار ڈاکٹر (بقیہ مضمون صفحہ ۱۴ پر)

مجربات

جناب حکیم سید محمد اسد علی صاحب ایم آر اے ایس لندن ۔ ایف ۔ ٹی ایس ۔ ایم بی ۔ آنریری مجسٹریٹ جودھپور

قاطع ذیابطیس پوست بیضہ مرغ ۱۰ عدد اور شنگرف رومی ایک تولے کو کھرل کریں اور ٹکیاں بنا کر منی کی کلیا میں رکھیں پھر گل حکمت کر کے ۵ سیر کنڈوں کی آنچ دیں۔ جب آگ ٹھنڈی ہو جائے تو دوا کو نکال کر باریک پیس لیں ۔ پھر اس میں افیون ایک تولہ کشتہ بیضہ ۲ تولہ ۶ ماشہ، کشتہ فولاد خالص ۶ ماشہ، طباشیر کبود ۱۱ ماشہ، تخم حماض ۹ ماشہ ۔ ملا کر محفوظ رکھیں ۔ اور ہر روز صبح و شام ۲-۳ رتی یہ دوا ہمراہ مکھن و شیرۂ مغز بادام ، ملا استعمال کریں ۔

فوائد :۔ یہ دوا ہر قسم کے ذیابطیس کے لئے بہت مفید ہے اسی فی صدی مریضوں کو اس سے فائدہ ہوتا ہے ۔

طلائے نایاب کچلہ، نک چھکنی، عاقرقرحا، میٹھا تیلیہ، دال گھونگچی سفید، تخم دھتورہ سیاہ، دار چینی، لونگ، جائفل، زعفران، جاوتری سونٹھ، ہر ایک ۱۴ ماشہ، سم الفار سفید ایک تولہ، پوست بیخ کنیر سفید ۲ تولہ ۹ ماشہ ۔ سب دواؤں کو باریک کر کے گائے کے چھ سیر دودھ میں جوش کر کے جما دیں اور صبح بلو کر مکھن نکالیں اور گھی بنا کر شیشی میں محفوظ رکھیں ۔

فوائد یہ طلا نہایت مجرب ہے، شائقین ایک بار اس کو ضرور آزمائیں ۔

جناب حکیم اکبر حسین صاحب الہ آبادی

حب پیچش افیون خالص، رومی مصطگی، شنگرف رومی، سہاگہ ہر ایک چار ماشہ ۔ چاروں چیزوں کو پانی میں کھرل کر کے چنے کے برابر گولیاں بنالیں اور ایک گولی صبح اور ایک شام کو نو ماشہ ریشہ خطمی کے لعاب کے ہمراہ دیں ۔

فوائد :۔ پیچش کے لئے خاص چیز ہے، اسہال کبدی اور اسہال بواسیری میں بھی مفید ہے ۔

حب مقوی باہ کشتہ نقرہ ایک تولہ، کشتہ فولاد دو تولہ، کشتہ قلعی دو تولہ، کچلہ مدبر سائیدہ ۲ تولہ، سم الفار سفید خام آدھی رتی، جائفل ایک تولہ، جاوتری ۱ تولہ، زعفران ۶ ماشہ، عنبر اشہب ۳ ماشہ، مشک خالص ۳ ماشہ ۔ سب دواؤں کو خوب باریک کر کے شہد میں چنے کے برابر گولیاں بنالیں ۔ اور ایک گولی صبح اور ایک گولیاں شام کو گائے کے دودھ کے ساتھ استعمال کریں ۔

فوائد :۔ مجلوق کے لئے خاص چیز ہے، حب مسکن اور مغلظ دوا پیش دے کر مادہ کی اصلاح کر لی گئی ہو تو اس نسخہ کا استعمال زیادہ مفید ہوتا ہے

دوائے فتق ایک تولہ خراطین خشک کو پانی میں پیس کر ضماد کریں ۔ بہت جلد آنت چڑھ جاتی ہے ۔ اگر کچھ مدت تک اس کا استعمال رکھا جائے تو آنت اترنے کا اندیشہ بہت کم ہو جاتا ہے ۔

جناب حکیم ڈاکٹر محمد محفوظ عالم صاحب قریشی طوق کوئلہ

اکسیر احتلام مغز بادام شیریں مقشر، مغز پستہ، مغز چلغوزہ، مغز اخروٹ، مغز پنبہ دانہ، تخم خشخاش سفید، مغز کنول گٹہ، مغز تخم کدو شیریں، مغز تخم تربوز ہر ایک تولہ، مغز تخم خیارین، مغز تخم خربوزہ، دار چینی، دار فلفل، پودینہ خشک ہر ایک دو تولہ، بہمن سفید، بہمن سرخ، موصلی سفید، موصلی سیاہ، تخم تالمکھانہ دریائی، بیج بند، تخم اوٹنگن، تودری سفید، تودری سرخ، تھوہر بند، تخم سرولی، تخم گزر، تخم شلغم، تخم پیاز، لسان العصافیر، ثعلب مصری، شقاقل مصری، ستاور، ستاور، سنبل خشک ہر ایک ۶ ماشہ، سپاری چکنی تین تولہ سب کو کوٹ کر چھان لیں ۔ اور ایک سیر چینی چہار شہد خالص کا قوام کر کے حسب دستور معجون بنالیں ۔ پھر ورق نقرہ ایک رتی ملا کر رکھ چھوڑیں

[illegible] کے دودھ کے ساتھ [illegible]

[illegible] ایک ۲۳ سالہ نوجوان [illegible] کی تلاش [illegible]

[illegible] سوزش بول [illegible] اور دھمگی [illegible]

[illegible] زیر استعمال ہے۔ گر احتلام کی کثرت فوراً رفع ہوگئی، اور دماغی قوت [illegible]

ودماغ کی خشکی بھی جاتی رہی، پیشاب کی جلن بھی موقوف ہوگئی۔ خدا کا شکر ہے کہ ہمدرد صحت کے ذریعہ سے یہ قیمتی تحفہ پیش کر رہا ہوں۔ موسم دل کی مناسبت سے استعمال کرا کے فائدے حاصل کیجئے۔

جناب حکیم سید محسن علی خاں صاحب نہ یدی، ایڈیٹر حکیم الہند مظفر نگر

معجون محسن فلفل سیاہ، دارچینی، بادیان، جوز بوا، مشک خالص مصطگی رومی، کندر، جوز ماثل۔ سب چیزیں تین تین ماشہ لے کر شہد میں معجون بنالیں اور چار رتی یہ دوا گائے کے دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔ فوائد:۔ مقوی باہ اور ممسک ہے۔

جناب حکیم سید غوث محی الدین صاحب، نیلور

حبوب سعال مرچ سیاہ، رب السوس ہر ایک ۶ ماشہ، پوست انار، پیپل بریاں، کاکڑا سینگی، پوست ہلیلہ زرد ہر ایک ایک تولہ، جوا کھار ۴ ماشہ، افیون بریاں ۳ ماشہ۔ سب چیزوں کا احتیاط سے سفوف بنا کر ۴ تولہ پرانے قند سیاہ میں خوب کوٹیں۔ جب دوا گولیاں بنانے کے قابل ہو جائے تو کابلی چنے کے برابر گولیاں بنالیں اور سایہ میں خشک کر کے ایک ایک گولی صبح وشام پانی کے ساتھ دیں۔

فوائد:۔ یہ گولیاں ہر قسم کی کھانسی کے لئے مفید ہیں۔ دمہ کی شکایت کو جلد رفع کر دیتی ہیں۔

سفوف سل تخم کاہو، سلیخہ، کرویا، تخم خرفہ، مغز بہدانہ، شکر تیغال ہر ایک ۶ ماشہ، مغز پنبہ دانہ، طباشیر کبود، ست گلو اصلی، مغز حب المحلب، برگ اڑوسہ، گل گاؤزباں، خصیۃ الثعلب، اجوائن خراسانی، ہر ایک ایک تولہ، کبابہ خنداں ۳ ماشہ، گل نار ۱۰ ماشہ، نبات سفید مصفیٰ ۳ تولہ۔ سب چیزوں کو کوٹ چھان کر سفوف بنالیں اور ۲۔۳ ماشہ یہ سفوف بکری کے دودھ کے ساتھ صبح وشام دونوں وقت پھنکائیں۔

فوائد:۔ سل ودق کے بخار کے لئے یہ سفوف بہت مفید ہے۔ مریض کی قوت کو برقرار رکھتا ہے۔ پھیپھڑے کے زخموں کو بھرتا ہے۔

حب آتشک ووجع المفاصل ایلوا زرد، ریوند چینی، رس کپور۔ تینوں چیزیں ایک ایک تولے کر خوب کھرل کریں۔ جب دوا باریک ہو جائے تو اس میں آب حنظل تازہ ڈال کر پھر کچھ دیر تک کھرل کریں۔ جب گولیاں بننے کے لائق ہو جائے تو جوار کے برابر گولیاں بنا کر رکھ چھوڑیں، اور ایک ایک گولی صبح وشام دونوں وقت پانی کے ساتھ کھلائیں۔

فوائد:۔ آتشک کے لئے یہ گولیاں بہت مفید ہیں زخم کو جلد بھرتی ہیں۔ آتشک کے بعد کے عوارض کے لئے بھی یہ گولیاں نہایت کارآمد ثابت ہوئی ہیں۔ جوڑوں کے درد کو رفع کرتی ہیں۔ قبض کشا ہیں۔

جناب حکیم مولوی مقبول شاہ صاحب، ارنی

عجیب طلا سم الفار سفید اور سوڈا کاسٹک پانچ پانچ تولے کر شیر بڑ ایک سیر اور پانی پانچ سیر میں ملا کر کڑھائی میں ڈالیں اور ہلکی آنچ پر پکائیں۔ جب پانی اُڑ جائے تو ٹھنڈا کر کے جمالیں۔ اور ایک ماشہ یہ دوا ایک تولہ روغن چنبیلی میں حل کر کے بطور طلاء استعمال کریں۔

فوائد:۔ یہ طلا عضو کی تمام خرابیوں کو دور کرنے کے لئے عجیب ہے۔ اور حکیم مولوی حافظ عبد اللطیف [illegible] مجرب ہے اور اسی سے [illegible] بہار و کپور تھلہ کا عطیہ ہے۔

عجیب سرمہ ایک ہانڈی میں چار تولے پھٹکری سفید کا سفوف بچھا کر ۱۶ عدد چھوٹی چمگادڑیں زندہ لے کر چھوڑ دیں۔ اس کے بعد چار تولہ [illegible] پھٹکری چھڑک کر ہانڈی کا منہ اچھی طرح بند کر دیں۔ اور سولہ سیر اُپلوں کی آگ دیں۔ جب آگ ٹھنڈی ہو جائے تو ہانڈی کی سب چیزیں

نکال کر خوب کھرل کریں۔ یہاں تک کہ سرمہ کی طرح باریک ہو جائیں۔ یہ سرمہ چاندی کی سلائی سے رات کو سوتے وقت لگانا چاہیئے۔

فوائد:۔ یہ سرمہ آنکھوں کے بہت سے مرضوں کے لئے اکسیر ہے۔ موتیا بند کے لئے مخصوص ہے۔

جناب حکیم سید غلام رضا صاحب نقوی۔ ٹنک ٹھی

مقوی روغن بھجنگہ نر (اس کا سر مادہ سے بڑا ہوتا ہے) ذبح کر کے پیٹ چاک کریں اور آنت وغیرہ سے صاف کرلیں۔ پھر مغز بادام ایک تولہ، مغز پستہ ایک تولہ، چلغوزہ ایک تولہ، مغز کھوپرا ایک تولہ۔ بیر بہوٹی تین تولہ، سم الفار ایک ماشہ، زعفران ایک ماشہ، مشک ۲ رتی اور عنبر اشہب دو رتی کو کوٹ چھان کر پیٹ میں بھر دیں۔ اور پیٹ سی کر آدھ پاؤ گائے کے گھی میں نرم آنچ پر بھونیں۔ جب جل جائے تو چولہے سے اُتار کر تیل کو علیحدہ رکھ لیں۔ اور پان میں ایک سینک اس تیل کی لگا کر کھلائیں۔

فوائد:۔ بے حد مقوی باہ ہے۔ بھوک خوب بڑھاتا ہے۔ اور اعصاب کی تقویت کے لئے اکسیر ہے

نوٹ:۔ بھجنگہ جو بھونتے میں جل گیا ہے اُسے تل کے تیل میں پیس کر محفوظ رکھیں۔ وجع المفاصل کے لئے اکسیر ہے۔

حب اکسیر باہ کچلہ مدبر ۲۰ تولہ، مویز منقیٰ ۲۰ تولہ، مغز بادام شیریں ۲۰ تولہ، کشتہ قلعی ۳ ماشہ، کشتہ فولاد ۳ ماشہ، کشتہ نقرہ ۳ ماشہ۔ سب کو پیس کر شہد خالص بقدر ضرورت کی مدد سے چھوٹے بیر کے برابر گولیاں بنائیں اور ایک گولی پاؤ بھر گائے کے دودھ میں کھائیں۔

فوائد:۔ تقویت باہ و اعصاب کے لئے بے نظیر دوا ہے۔

دوائے مار گزیدہ ہلدی (جس میں صرف ایک ہی گرہ ہو) ایک ٹکڑا اور سنکھیا سفید تین چاول پانی میں پیس کر جس جگہ سانپ نے کاٹا ہو لگائیں اور کوئلہ کی آگ سے سینکیں۔ جب سینکتے سینکتے مریض سوزش زیادہ محسوس کرنے لگے تو اس عمل کو موقوف کر دیں۔

(بقیہ مضمون صفحہ ۳۸ یہ سے ہے)

کی فیس ادا کرنے کے لئے مجبور ہے۔ ورنہ اُنیسویں صدی کے درمیان تک تو روس میں یہ قاعدہ تھا کہ ڈاکٹر کو فیس کی رقم مریض کے تن درست ہونے کے بعد ادا کی جاتی تھی۔ اگر مریض کو صحت نہ ہوتی تو ڈاکٹر کسی فیس کا مستحق قرار نہیں پاتا تھا۔ بلکہ بعض حالات میں تو اُلٹی اُسے مریض کو ہرجانہ کی رقم ادا کرنی پڑتی تھی۔ اس سے پہلے اُنیسویں صدی کے ختم تک تو روس میں ڈاکٹروں کے لئے اور بھی قیامت تھی۔ یعنے اگر کسی ڈاکٹر کے علاج سے کوئی مریض مرجاتا تو حکومت ڈاکٹر کو گرفتار کر کے مردہ مریض کے وارثوں سپرد کر دیتی تھی کہ وہ ڈاکٹر کے ساتھ جو چاہیں سلوک کریں۔ بہت سے ورثا بدنصیب ڈاکٹر سے زر فدیہ یا اپنے عزیز کا خون بہا لے کر رہا کر دیتے تھے لیکن بعض مَن چلے لوگ غریب ڈاکٹر کو طرح طرح کی تکلیفیں دے مار ڈالتے تھے۔ ماسکو (جمہوریہ روس کا موجودہ پایہ تخت) کی قدیم تاریخ کا مشہور واقعہ ہے کہ شاہ جوہان سوم کا بھتیجا شہزادہ قرہ قوش بہت بیمار تھا۔ دربار شاہی کا طبیب خاص ڈاکٹر پیٹروف اس کے علاج کے لئے متعین کیا گیا۔ غریب ڈاکٹر نے محنت تو بہت کی لیکن موت پر اس کا بس نہ تھا کچھ مدت بعد شاہزادہ مرگیا۔ بادشاہ نے ملکی قانون کے مطابق ڈاکٹر پیٹروف کو گرفتار کر کے شہزادہ قرہ قوش کے فرزند کے سپرد کر دیا۔ اس نے بدنصیب ڈاکٹر کو طرح طرح کی اذیتیں دے کر اس سے ایک لاکھ روپیہ زر فدیہ طلب کیا غریب ڈاکٹر کے پاس اتنی رقم نہ تھی کہ وہ غضب ناک شہزادہ کے ہاتھوں اپنی آزادی خرید سکتا۔ بادشاہ جوہان سوم بہت رحم دل تھا۔ اُسے جب معلوم ہوا کہ ڈاکٹر پیٹروف کو قید خانہ میں سخت اذیتیں دی جا رہی ہیں تو وہ مرحوم شاہزادہ قرہ قوش کے بیٹے پر ناراض ہوا اور اس سے کہا کہ "ڈاکٹر کو عقوبت کے شکنجہ میں اس قدر جکڑنا شیوۂ انسانیت کے خلاف ہے اگر وہ تمہارے باپ کے خون کی قیمت ادا نہیں کرسکتا تو تم اسے قتل کر ڈالو" چنانچہ اسی دن نوعمر شہزادہ کے آدمی ڈاکٹر پیٹروف کو پکڑ کر دریائے ماسکوا کے کنارے لے گئے اور وہاں پل کے نیچے اُسے دُنبہ کی طرح ذبح کر کے اُس کی لاش دریا میں بہادی۔

ہمارے ڈاکٹر معاصرین تو خوش ہوں گے کہ وہ اس وحشیانہ قانون کے عہد میں پیدا نہیں ہوئے لیکن مجھے یقین ہے کہ بہت سے مرضا اور جو مریض دوران علاج میں مرچکے ہیں ان کے ورثا، تہ دل سے متاسف ہوں گے کہ حکومت روس نے ایسے "مفید خلائق" قانون کو کیوں منسوخ کر دیا +

جوابات

(۱۱۴) **وزن بڑھانے کا نسخہ:۔** (الف) جسم کا وزن بڑھانے کے لئے اگر کوئی خاص مرض موجود نہ ہو تو سب سے زیادہ اکسیر الاثر نسخہ ہے کہ روزانہ باقاعدہ ورزش کی جائے، اور عمدہ غذا استعمال میں رہے۔ مچھلی کے تیل کا استعمال بھی وزن بڑھانے میں بہت مدد دیتا ہے۔ "فیٹیلن" کے انجکشن لگوانے سے بھی وزن میں بہت کافی ترقی ہو جاتی ہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) رات کو چھٹانک بھر چنے آدھ پاؤ پانی میں بھگو دیں۔ اور صبح کے وقت چنے کھالیں اور چنے کے پانی میں ایک تولہ شہد خالص ملا کر پی لیں۔ شام کو خوب کلاں (خاکسی) ۳ ماشہ پھانک کر اوپر سے پاؤ بھر گائے کا دودھ پی لیں۔ رات کو سوتے وقت مغز پستہ ۵ دانہ، مغز بادام ۳ دانہ، بہمن سرخ ۱۰ ماشہ، مویز منقیٰ ۵ دانہ باریک کر کے دو تولہ مکھن اور دو تولہ شکر میں ملا کر کھالیں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) وزن بڑھانے کے لئے مندرجہ ذیل نسخہ استعمال فرمائیں:۔ کشتہ طلاء ۲ ماشہ، الاحمر ایک ماشہ، مغز کدو شیریں دو ماشہ، عنبر اشہب ۲ ماشہ، مشک تبتی ۱ ماشہ سب دواؤں کو عرق بید مشک میں کھرل کر کے دانہ مونگ کے برابر گولیاں بنائیں اور ایک ایک گولی صبح و شام کھانا کھانے کے بعد دودھ کے ساتھ کھایا کریں۔

(حکیم ہمایوں)

(د) بیس تولے فولاد کو گرم کر کے سرسوں کے تیل میں ۱۱ مرتبہ بجھائیں۔ پھر برادہ کر کے آب برگ برگد ایک بوتل میں کھرل کریں اور مٹی کے پیالوں میں گل حکمت کر کے گج پٹ کی آگ دیں۔ اس فولاد کو ۱۰ مرتبہ آب برگ برگد ایک بوتل میں کھرل کر کے بدستور کشتہ کریں۔ پھر اس کشتہ کو آب انار ترش میں حل کر کے پانچ قطرہ سے ۱۰ قطرہ تک دہی میں ملا کر کھائیں۔ یہ فولاد محلول اکسیر ہے جسم کو مضبوط بنا دیتا ہے۔ سینکڑوں امراض کے لئے مفید ہے۔ (حکیم لالہ سری رام دوبھا)

(ہ) آپ دوا استعمال کرنے کی بجائے روزانہ صبح و شام مناسب ورزش کیا کریں اور مرغن غذائیں اور گھی دودھ خوب نوش فرمائیں۔ اگر آپ کو نسخہ کی ہی ضرورت ہے تو آپ یہ نسخہ برتیں۔ ورق گل سرخ ۱۲ ماشہ، سعد ۱۰ ماشہ، زعفران ۲ ماشہ، خرفہ ۶ ماشہ، دارچینی ۲ ماشہ، زرنباد ۲ ماشہ، قاقلہ ۲ ماشہ، فلفل دراز ۲ ماشہ، جوز بوا ۲ ماشہ، بسباسہ ۲ ماشہ، مصطگی ۱۰ ماشہ، قرنفل ۲ ماشہ، اسارون ۱ ماشہ۔ ان سب دواؤں کو کوٹ چھان لیں۔ پھر ۲ چھٹانک آملے کر کے ۲ سیر پانی میں جوش دیں۔ جب تیسرا حصہ باقی رہ جائے تو صاف کر کے ۴ چھٹانک قند سفید ملا کر قوام بنالیں۔ اور پسی ہوئی دوائیں شامل کر کے رکھ لیں۔ اور صبح و شام دونوں وقت ایک ایک تولہ دوا گائے کے دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔ (حکیم ڈاکٹر بشن داس)

(و) خمیرہ گاؤزبان عنبری جواہر والا ایک تولہ ہمراہ تیر گاؤ جس میں زردی بیضہ مرغ خام ۲ عدد اور شہد خالص ۵ تولہ ملائے گئے ہوں، استعمال کریں۔ ۵ ارذ بعد پاؤ ورن کرلیں۔ (حکیم احسان الحق خاں)

(۱۱۵) **منہ آنا:۔** (الف) منہ آنے کا سبب بالعموم ہاضمہ کی خرابی ہوتا ہے۔ آپ ہر مرتبہ غذا کے بعد سوڈا بائی کارب ۵ اگرین ذرا سے پانی کے ہمراہ پھانک لیا کریں۔ مقررہ اوقات پر کھانا کھائیں۔ غذا بہت ہلکی اور زود ہضم ہونی چاہیئے۔ پٹاسی کلورائڈ کی ٹکیاں بنی ہوئی بازار میں ملتی ہیں۔ ان کو چوستے رہنا بھی بہت مفید ہے۔ لگانے کے لئے بورکس اور گلیسرین یا شہد اور سہاگہ دن میں کئی بار منہ میں لگائیں۔ اور پٹاسیم پرمینگنیٹ ذرا سا پانی میں گھول کر غرارہ کریں۔ کھلی ہوا میں ورزش کیا کریں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) آب مکو سبز دو تولہ، آب کاسنی سبز ایک تولہ، آب ترب سبز ایک تولہ۔ تینوں پانیوں کو پھاڑ کر دو تولہ شربت عناب ملا کر پی لیں۔ چند دن میں شکایتیں رفع ہو جائیں گی۔ نسخہ دونوں وقت استعمال کرنا چاہیئے۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) شورہ قلمی، کتھ سفید، الائچی خورد، گل سرخ، ہر ایک ۶ ماشہ، کافور ایک ماشہ، توتیائے سبز بریاں ۶ رتی۔ سب دواؤں کا غبار کی مانند باریک سفوف بنالیں۔ دن میں دو تین بار ماشہ ماشہ بھر ل کر منہ کو ڈھیلا چھوڑ دیا کریں۔ چند بار کے استعمال سے بالکل صحت ہو جائے گی۔ (حکیم ہمایوں)

(د) نو ماشہ جوارش جالینوس گائے کے دودھ کے ساتھ روغن بادام شیریں ۶ ماشہ ملا کر استعمال کریں۔ (حکیم لالہ سری رام دوسا بھر)

(ہ) گل بنفشہ، ملیٹھی، بادیان، بسفائکی ہر ایک دو تولہ، ریشہ خطمی ۳ ماشہ۔ سب چیزوں کا سفوف بنا کر سہ چند شہد میں معجون تیار کریں۔ اور ۴۔۶ ماشہ صبح و شام عرق بادیان، اتولہ کے ساتھ استعمال کریں۔ (حکیم مقبول شاہ وارثی)

(۱۱۶) **حاملہ کا بخار وغیرہ:۔** حاملہ عورت کے بخار کے علاج میں صرف اتنی احتیاط کی جاتی ہے کہ اسے کونین نہیں دیتے۔ اگرچہ اب تو بیشتر ڈاکٹروں کا یہ خیال ہو گیا ہے کہ کونین تھوڑی مقداروں یعنے اتنی مقداروں کہ جتنی بخار روکنے کے لئے دی جاتی ہے مسقط حمل نہیں ہے۔ پھر بھی چونکہ بچے کی جان کا معاملہ ہے اس لئے احتیاط ہی بہتر ہے۔ بہتر یہی ہے کہ ایسی صورتوں میں فولاد کے مرکبات کا استعمال سنکھیا کی خفیف مقدار کے ساتھ کرایا جائے۔ ذیل کا نسخہ بہت مفید ثابت ہوگا:۔ ایسٹنس سیرپ ۳۰ بوند، لائکر آرسی نے کیلس ۲ بوند، ٹنکچر کواشیا ۲۰ بوند، گلیسرین ۱۵ بوند اور پانی اتنا کہ سب مل کر ایک اونس ہو جائے۔ یہ ایک خوراک ہے۔ روزانہ ایسی ایسی تین خوراکیں استعمال کریں اور ہر مرتبہ کچھ کھانے کے بعد پئیں۔ ہر مرتبہ دس روز کے استعمال کے بعد چار روز کے لئے اس دوا کا استعمال ترک کر دینا چاہیئے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) مقامی قابل طبیب کے مشورہ سے علاج کرانا چاہیئے۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) جب سبب ہی معلوم نہ ہو تو علاج کیا بتایا جائے؟ حالات کے لحاظ سے علاج بھی مختلف ہوگا۔ (حکیم ہمایوں)

(د) مریضہ کا باقاعدہ علاج کرانا چاہیئے۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ک) مقامی طبیب کو دکھایا جائے۔ (حکیم مقبول شاہ وارثی)

(و) اسباب مرض کے مطابق علاج کرنا چاہیئے۔ (حکیم احسان الحق خاں)

(۱۱۷) **کشتہ سم الفار**:- (الف) آپ آگ سے کھیلنے کی کیوں کوشش کرتے ہیں؟ سم الفار ایک سخت خطرناک زہر ہے، اور ناواقف فن لوگوں کو اس کے کشتے بنانے کی کوشش نہ کرنی چاہیئے۔ بنا بنایا کشتہ ہمدرد دواخانہ سے کیوں نہ خرید لیجئے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) کشتہ سم الفار مختلف ترکیبوں سے تیار کیا جاتا ہے اور وہ مختلف امراض کے لئے مفید ہوتا ہے۔ آپ نے یہ نہیں تحریر کیا کہ آپ کو کس قسم کے کشتہ سم الفار کی ضرورت ہے اور کس مرض میں آپ اُسے برتنا چاہتے ہیں۔ تاہم ایک نسخہ ارسال ہے جو میرا مجرب ہے:- سم الفار دو تولہ کو ایک سیر بوٹی ناگنی دستار مقطر میں کھرل کرکے جذب کریں۔ پھر اس کی ٹکیہ بنا کر ایک کوزہ میں رکھیں اور دو سیر تل کے پودے کی لکڑی کی آگ دیں۔ جب راکھ سُرخ ہو جائے تو سکورہ کو نکال لیں اور دوا کو پیس کر رکھیں۔ خوراک ایک چاول سے ۲ چاول تک مکھن یا بالائی یا کسی مفرح یا مقوی باہ معجون میں ملا کر تقویت باہ کے لئے اکسیر ہے۔ تمام امراض بارِدہ میں انتہائی مفید ہے۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) کون دس روپے دے گا اور کون لے گا؟ لیجئے مجرب ترکیب ارسال ہے۔ کامیابی کے بعد دفتر ہمدرد صحت میں دس روپے ارسال کر دیجئے گا تاکہ ہمدرد صحت کو کچھ مدد مل جائے۔ ایک تولہ سم الفار دو دھیا کو ۲ تولہ شیر مدار میں کھرل کرکے ٹکیہ بنائیں۔ پھر اُپلے کنڈا کی راکھ دو سیر لے کر ایک سیر کڑھائی میں ڈالیں۔ اس پر ایک برگ مدار رکھ کر سم الفار کی ٹکیہ رکھیں اوپر دوسرا آک کا پتہ رکھ کر باقی ایک سیر راکھ ڈال کر دبا دیں۔ اب کڑھائی کو چولھے پر رکھ کر نیچے بیری کی ہلکی آنچ دو چراغ کے برابر جلائیں۔ لیکن یہ خیال رہے کہ برتن میں جہاں سے دھواں نکلے وہیں سے راکھ کو دبا کر دھواں بند کر دیا کریں۔ ۶ گھنٹے کے بعد اوپر جَو کے دانے ڈال کر دیکھیں اگر بھننے لگیں تو اُتار لیں۔ ورنہ اور آگ دیں۔ جب دانے بھننے لگیں۔ تو اتار کر رکھ دیں سرد ہونے پر نکال لیں۔ برابر وزن کا کشتہ موجود ہوگا۔ (حکیم ہمایوں)

(د) زر انعام ہمدرد صحت کی امداد کے لئے وقف کر دیں۔ سم الفار سفید ایک تولہ کو آب کوار گندل ۲ تولہ میں کھرل کرکے جوہر اڑائیں، پھر جوہر اور تہ نشین کو وزن کرکے اُس کی کمی کو سم الفار ڈال کر پوری کریں۔ پھر بدستور کھرل کرکے جوہر اڑائیں اور بار بار یہ عمل کریں۔ حتّٰی کہ جوہر نہ اُڑ سکے۔ پھر شراب دیسی ایک بوتل آب لیموں ایک بوتل میں کھرل کرکے مٹی کے دو پیالوں میں گل حکمت کرکے دس سیر اُپلوں کی آگ دیں۔ اکسیر اعظم تیار ہے۔ بے ضرر ہے۔

(حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ک) آپ پہلے نقدی دفتر ہمدرد صحت میں بھیج دیں۔ اس کے بعد نسخہ درج کر دیا جائیگا۔ (حکیم احسان الحق خاں)

(۱۱۸) **پرانا زکام اور کھانسی**:- سولہ سترہ سال سے زکام میں مبتلا ہونے کے یہ معنی ہیں کہ انہیں خدانخواستہ پھیپھڑے کا کوئی مرض لاحق ہو گیا ہے آپ اپنے پھیپھڑوں کا باقاعدہ امتحان کرائیے۔ اگر کوئی خاص مرض موجود نہیں ہے تو انہیں مچھلی کا تیل اور لال شربت کہ جسے شربت چونا بھی کہتے ہیں ملا کر استعمال کرائیے۔ اور جہاں تک ممکن ہو انہیں تازہ اور کھلی ہوا میں رکھیئے۔ زکام کے لئے انجکشن لگوا دینے سے بھی بہت فائدہ ہوگا۔

(ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) سپستاں ۶۰ دانہ، خطمی ۲ تولہ، خبازی ۳ تولہ، انجیر ولایتی ۴ دانہ، عناب ۴۰ دانہ، زوفا ۳ تولہ، پرسیاؤشاں ۵ تولہ، اصل السوس مقشر ۶ تولہ، گل بنفشہ ۳ تولہ، مصری ڈیڑھ سیر حسب معمول شربت بنالیں اور ۲ تولہ صبح ۲ تولہ شام کو عرق گاؤزبان آدھ پاؤ میں ملا کر پلائیں۔

(حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) ہاؤس برو (پیٹنٹ دوا) ایک چمچہ چائے بھر کر ایک چھٹانک سادہ پانی میں شامل کرکے دن میں دو دفعہ پلائیں۔ (حکیم ہمایوں)

(د) مریض کا معائنہ کراکے باقاعدہ علاج کرائیے۔ ورنہ جوہر پراش اولیہ جملہ امراض سینہ کے لئے مفید ہے استعمال کرائیں۔ (حکیم لالہ سری رام)

(ک) جواب سوال نمبر ۱۱۵ والی معجون رات کو دیں۔ صبح کو خمیرہ نزلی جواہر والا ہمدرد دواخانہ سے منگا کر بقدر ۶ ماشہ کھلائیں۔ (حکیم مقبول شاہ وارثی)

(و) کنڈیاری بوٹی کے ۵ عدد پودے لے کر پانچ سیر پانی میں جوش دیں جب پانی چوتھائی حصہ رہ جائے تو آگ پر سے اُتار کر خوب مل چھان لیں پھر اس میں مندرجہ ذیل اشیاء اضافہ کریں۔ گلو خشک ۴ تولہ، فلفل دراز ۴ تولہ، پوست بیخ چترا ۴ تولہ، جوانسہ ۴ تولہ، بھارنگی ۴ تولہ بستاور ۴ تولہ، کچور ۴ تولہ۔ ان سب کا سفوف کرکے کنڈیاری کے جوشاندہ میں ملا دیں۔ اور ایک سیر قند، ۳۲ تولہ روغن زرد .... ملا کر نرم آنچ پر پکائیں۔ جب پکتے پکتے معجون کی مانند ہو جائے تو آگ پر سے اُتار کر ٹھنڈا کریں۔ اور مندرجہ ذیل اشیاء کا اور اضافہ کریں۔ سفوف طباشیر ۸ تولہ سفوف فلفل دراز ۱۶ تولہ، شہد خالص ۳۲ تولہ۔ خوراک ۳-۳ ماشہ صبح و شام دونوں وقت پانی کے ساتھ۔ (حکیم ڈاکٹر کشن داس)

(۱۱۹) **ناخنوں کی سیاہی**:- بغیر دیکھے نسخہ تجویز کرنا مشکل ہے۔ غالباً اگر رات کو ناخنوں میں اچھی طرح ویسلین مل کر سو رہا کریں، اور صبح کو گرم پانی اور صابون سے دھو ڈالا کریں تو چند روز میں ناخنوں کا رنگ ٹھیک ہو جائے گا (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) آسان نسخہ حاضر ہے۔ بظاہر بے حقیقت سا نسخہ معلوم ہوتا ہے لیکن فائدہ کے لحاظ سے عجیب ہے۔ ایک رتی سم الفار سفید کو ایک ہزار رتی شکر سفید میں خوب حل کریں۔ اور ایک ایک رتی یہ شکر صبح و شام دونوں وقت بکری کے دودھ کے ساتھ دیں۔ یہ دوا ایک مہینہ تک ضرور استعمال

(ج) کسی ماہر معالج کی طرف رجوع کریں۔ (حکیم ہمایوں)

(د) مطبوخ ہفت روزہ استعمال کر کے جوہر منقی استعمال کریں۔ (حکیم لالہ سری رام دو ساجھ)

(ہ) معجون مصفی چھ ماشہ روزانہ ہمراہ شربت عشبہ خاص ۴ تولہ استعمال کرا دیں۔ بہت جلد آرام ہو جائے گا۔ (حکیم احسان الحق خاں)

(۱۲۰) **قیلۃ الماء** :۔ (الف) آپریشن سے بہتر کوئی نسخہ نہیں ہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) دو بڑے اندرائن پھل لے ٹکڑے ٹکڑے کریں اور انہیں روغن کنجد آدھ سیر، آب سادہ ایک سیر میں ہلکی آگ پر پکائیں جب پانی جل کر صرف روغن رہ جائے تو اُسے صاف کر کے رکھ لیں۔ اور فوطوں پر مالش کر کے اوپر سے برگ ارنڈ باندھ دیں۔ اور پانچ ماشہ معجون فلاسفہ عرق بادیان کے ساتھ دونوں وقت کھائیں۔ (حکیم اکبر حسین الٰہ آبادی)

(ج) ایلوہ کو روغن بادام میں کھرل کر کے ضماد کریں۔ (حکیم لالہ سری رام دو ساجھ)

(د) کامیاب علاج صرف آپریشن ہے۔ (حکیم احسان الحق خاں)

(۱۲۱) **بانجھ پن** ۔ (الف) کسی ہوشیار لیڈی ڈاکٹر سے مشورہ کیجئے دیکھے بغیر کوئی نسخہ تجویز کرنا ناممکن ہے (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) کیا آپریشن سے مریضہ کی وہ تمام شکایتیں جو ایک عقیمہ میں ہوا کرتی ہیں رفع ہو گئیں؟ اور کیا آپ کو یہ بھی معلوم ہے کہ مرد بھی عقیم ہوا کرتے ہیں؟ بہر حال اس مرض کے اسباب اس قدر مختلف اور اس قدر زیادہ ہوتے ہیں کہ کافی غور و فکر کے بغیر کسی نتیجہ پر پہونچنا مشکل ہے خط و کتابت سے یہ مرحلہ طے نہیں ہو سکتا۔ (حکیم اکبر حسین الٰہ آبادی)

(ج) کسی مقامی ماہر معالج سے علاج کرائیں۔ (حکیم ہمایوں)

(د) چالیس دن تک ۳ ماشہ معجون حمل عنبری علوی خاں کھلائیں اور بعد غذا ہر دو وقت جوارش مصطگی بہ نسخہ کلاں ۳ ماشہ کھلائیں۔ (حکیم مقبول شاہ وارثی)

(۱۲۲) **بواسیری مسّے** ۔ (الف) ہفتہ عشرہ میں تو نہیں لیکن ہاں مہینہ دو مہینے میں بواسیر کے مسّے خشک ہو سکتے ہیں۔ مسّوں میں انجکشن کرایئے۔ کسی قدر تکلیف ضرور ہو گی۔ کھانے کی دواؤں سے بھی۔ فائدہ حاصل ہو جاتا ہے۔ مگر بہت مدت میں۔ دوبارہ نہ ہونے کا کوئی ذمہ نہیں لے سکتا۔ (ڈاکٹر سعید احمد)

(ب) بہترین دوا بتاتا ہوں خدا کرے آپ اسے استعمال کر لیں۔ سکتے کی کھوپری کی ہڈی سایہ میں خشک کر کے باریک کر لیں۔ اور اس کی دھونی مسّوں کو دیں۔ پانچ چھ دن میں بغیر کسی تکلیف کے مسّے ناپید ہو جائیں گے۔ (حکیم اکبر حسین الٰہ آبادی)

(ج) برادہ سنگ گینڈا کی دھونی دینے سے مسّے مردہ ہو کر گر جاتے ہیں۔ (حکیم ہمایوں)

(د) مشک کافور اور روغن بادام ۶ ماشہ کسی برتن میں ڈال کر سکہ کے دستہ سے حل کریں سیاہ مرہم ہو جائے گا۔ اُسے مسّوں پر لگائیں۔ (حکیم لالہ سری رام)

(ہ) اجوائن خراسانی، اجوائن دیسی، کرس، کمیلہ، ہم وزن مسکہ میں کر مکھن میں ملا کر لگائیں۔ (حکیم ڈاکٹر بسن داس)

(۱۲۳) **فاس فیٹس** ۔ (الف) آپ کے مریض کو فتور ہضم کی شکایت ہے۔ بہتر تو یہی ہے کہ مقامی طور پر کسی اچھے معالج سے علاج کرایئے۔ یہ نسخہ چند روز استعمال کر دیکھئے۔ شاید یہی کافی ہو۔ ایسڈ نائٹرو ہائڈروکلورک ڈل ۱ منم ٹنکچر کارڈیمم کمپاؤنڈ ۱ منم ٹنکچر جنجر ۱ منم ٹنکچر کارمی نیٹو ۱ منم ٹنکچر نکس وامیکا ۵ منم۔ پانی اتنا کہ سب مل کر ایک اونس ہو جائے۔ یہ ایک خوراک ہے ایسی ایسی تین خوراکیں روزانہ استعمال کریں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) صبح و شام دونوں وقت چھ چھ ماشہ خمیرہ گاؤزبان عنبری، عرق بادیان عرق گاؤزباں کے ساتھ استعمال کریں۔ غذا کے بعد جوارش مصطگی ۶-۶ ماشہ کھا لیا کریں۔ (حکیم اکبر حسین الٰہ آبادی)

(ج) کشتہ قلعی پارہ شورہ والا ایک رتی، اطریفل کشنیز ۹ ماشہ میں ملا کر صبح و شام کھا لیا کریں۔ (حکیم ہمایوں)

(د) اکسیر فولاد محلول جو بجواب سوال نمبر ۱۱۴ درج ہے، استعمال کریں۔ (حکیم لالہ سری رام دو ساجھ)

(ہ) معجون فلاسفہ ۶-۶ ماشہ بعد غذا ہر دو وقت کھلائیں۔ (حکیم مقبول شاہ وارثی)

(و) کشتہ بیضۂ مرغ نو ماشہ کشتہ قلعی بھنگ والا ۶ ماشہ، کشتہ فولاد جامن والا ۳ ماشہ، ثعلب مصری، خارخسک، موصلئین، تودریین، شقاقل مصری، ستاور، تخم اوٹنگن، بیج بند، تالمکھانہ، ہر ایک ایک تولہ، سلاجیت ۳ ماشہ، پوٹاشیم برومائیڈ ۲ تولہ، کافور ایک ماشہ۔ سب دواؤں کو کوٹ چھان کر ۳ ماشہ صبح اور ۳ ماشہ شام ہمراہ عرق بادیان ۵ تولہ، عرق گاؤزباں ۵ تولہ، شربت انار ۲ تولہ استعمال کریں۔ رات کو سوتے وقت جوارش مصطگی، جوارش کمونی، ہر ایک ۳ ماشہ کھا لیا کریں۔ (حکیم احسان الحق خاں)

(۱۲۴) **آنتوں کی دق** ۔ (الف) آپ "کیل بس ما" کا استعمال کیجئے یہ ایک پیٹنٹ دوا ہے جو انگریزی دوا فروشوں سے مل سکے گی۔ طریقہ استعمال شیشی کے ہمراہ ہو گا۔ ورزش اگر نہ کرتے ہوں تو باقاعدہ ورزش شروع کر دیجئے۔ غالباً ٹہلنا آپ کے لئے بہترین ورزش ہے۔ آنتوں کی دق کے متعلق اپنے پاخانے کا خوردبینی امتحان کرا کے اطمینان کر لیجئے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) آپ کو اپنی حالت ذرا تفصیل سے لکھنی چاہیئے تھی۔ بہر حال اب تو آپ صبح و شام دونوں وقت نو نو ماشہ افوسنتین سادہ۔ اور غذا کے بعد دونوں وقت جوارش آملہ چھ چھ ماشہ کھائیں۔ (حکیم اکبر حسین الٰہ آبادی)

(ج) بغیر دیکھے تشخیص مشکل ہے۔ (حکیم ہمایوں)

(۱۲۵) **ریاحی بواسیر** ۔ (الف) آپ اپنے دوست کے پاخانہ کا خوردبینی امتحان کرایئے اگر پیچش کے جراثیم ملیں تو کسی معالج سے "ایمیٹین" کے انجکشن

لگوا دیجئے یہ کار بار سون " ایسی حالت میں بہت مفید ثابت ہوتی ہے۔ کسی ڈاکٹر کے مشورے سے اس کا استعمال کرائیے۔ غذا صرف دودھ اور دہی تک محدود رہنی چاہیئے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) پہلے تو آپ کے دوست کو اسہال کا علاج کرنا چاہیئے۔ جب اسہال کی شکایت بالکل جاتی رہے تو بواسیر کا علاج کریں۔ اسہال کے لئے نسخہ یہ ہے زنجبیل، بادیان بریاں، ہڑ سیاہ بریاں، پوست خشخاش مسلم بریاں بہ روغن گاؤ۔ سب چیزیں ہم وزن لے کر باریک کرلیں۔ اور ۲-۲ ماشہ یہ دوا آب آہن تاب کے ساتھ تین تین گھنٹے بعد استعمال کریں۔ انشاء اللہ اس سے دستوں کی شکایت جاتی رہے گی۔ اس کے بعد بواسیر کے لئے میرا وہ نسخہ جس میں کشتہ سونا مکھی شامل ہے اور جو ہمدرد صحت میں شائع ہوچکا ہے، بناکر استعمال کریں۔ انشاء اللہ بواسیر کی شکایت رفع ہو جائے گی۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) بھنگرہ سیاہ کا سفوف ۳ ماشہ روزانہ صبح وشام تازہ پانی کے ساتھ کھایا کریں۔ ایک چلّہ میں سب شکایتیں رفع ہو جائیں گی۔ (حکیم ہمایوں)

(د) جواب سوال نمبر ۱۲۲ کا مرہم تیار کرکے لگائیں اور مربہ ترب دو دو تولہ صبح شام کھالیا کریں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ہ) ہمدرد دواخانہ کو تفصیلی حالات لکھ کر نسخہ تجویز کرائیں۔ (حکیم مقبول شاہ وارثی)

(۱۲۶) **بواسیر بادی**:۔ (الف) علامات سے اب بھی دق ہی کا شبہ ہوتا ہے۔ اگر ممکن ہو تو بلغم وغیرہ کا امتحان کراکے اس کے متعلق اطمینان کرلیجئے مریض کو دیکھے بغیر اس طرح کوئی نسخہ تجویز کرنا مشکل ہے کسی اچھے معالج کو دکھا کر نسخہ لکھوائیے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) آپ بھی بواسیر کے لئے وہی نسخہ استعمال کیجئے جو میری جانب سے ہمدرد صحت میں شائع ہوچکا ہے اور جس میں کشتہ سونا مکھی ہے۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) جواب سوال نمبر ۱۲۵ پر عمل کیجیے۔ (حکیم ہمایوں)

(د) مریض کا معائنہ کراکے باقاعدہ علاج کرانا حصول تن درستی کے لئے ضروری ہے۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ہ) جواب سوال نمبر ۱۱۵ والی معجون رات کو نو ماشہ کھلائیں۔ دماغی کمزوری کے لئے مفرح مشکیں ہمدرد دواخانہ سے منگاکر استعمال کریں۔ (حکیم مقبول شاہ)

(و) کتھہ سفید، پوست ریٹھہ سوختہ ہر ایک ایک تولہ، تخم بکائن ۶ ماشہ، کشتہ فولاد ۳ ماشہ۔ چاروں چیزوں کو کوٹ چھان کر سفوف بنائیں۔ اور دو ماشہ صبح دو ماشہ شام کو ہمراہ مکھن استعمال کریں۔ بہت جلد آرام ہو جائے گا۔ سرخ مرچ اور تیل وغیرہ سے پرہیز کریں۔ (حکیم احسان الحق خاں)

(۱۲۷) **کشتہ برائے ضعف وتبخیر**:۔ جس مریض کو بہ یک وقت، ضعف دماغ، تبخیر، ضعف معدہ، ریح امعاء، اور عرق النساء اور بھر" وغیرہ جیسے امراض لاحق ہوں، اُسے کسی کشتے کی کیا ضرورت ہے تو خود کشتہ ہو جانا چاہیئے۔ آپ شاید طب کے فن کو بھی ایک جادو سمجھتے ہیں کہ بس ادھر کوئی ایک کشتہ کھایا اور ادھر سب بیماریاں کافور۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) ان سب مرضوں کی نوعیت جدا جدا ہے ایک کشتہ سے ان سب کا ایک ساتھ علاج نہیں ہوسکتا۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) جواب نمبر ۱۰۱ کا کشتہ سم الفار کام دے گا۔ (حکیم ہمایوں)

(د) اکسیر فولاد محلول جو جواب سوال نمبر ۱۱۴ درج ہے، از حد مفید ہے۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ہ) متفرق امراض کے لئے ایک ہی کشتہ کیسے کام دے سکتا ہے؟ (حکیم احسان الحق خاں)

(۱۲۸) **خنازیری بخار**:۔ غالباً آپ کے بچے کو خنازیری گلٹیاں ہی ہیں اور یہ فی الحقیقت غددوں کی دق ہی ہوتی ہے۔ بچے کو مچھلی کا تیل استعمال کرائیے۔ ایک ایک چمچہ (چار کا) روزانہ تین مرتبہ دیجئے اور پھر مقدار بڑھا کر دو دو چمچے تین مرتبہ کردیجئے۔ اس کے علاوہ سیرپ فیری آیوڈائڈ تیس تیس بوند کی مقدار میں روزانہ تین مرتبہ پلاتے رہیئے۔ غددوں پر آیوڈیکس کی مالش کیا کیجئے۔

لائم واٹر چھوٹے بچوں کو دودھ کے ساتھ ملا کر اس لئے دیتے ہیں کہ اس طرح جسم میں کیلسیم (چونا) پہونچ جائے اور دانت نکلنے میں آسانی ہو۔ دانتوں کے دستوں میں بھی بہت مفید ہوتا ہے۔ اس کا اصلی فائدہ تو دودھ پیتے بچوں ہی کو ہوتا ہے۔ لیکن ویسے ہر عمر میں دیا جا سکتا ہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد)

(ب) میری بھی یہی رائے ہے کہ سل غددی کی وجہ سے بچہ بخار میں مبتلا ہے۔ محض خط وکتابت سے علاج آسان نہیں ہے۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) آسٹلین ۱۲۰ منم، سیرپ فیرائی آیوڈائڈ ۲ اونس، سیرپ لیکٹوفاس فاس ۴ اونس، کلوروفارم واٹر تا ایک پونڈ سب کو حل کرکے ایک بوتل میں بھرلیں۔ اور روزانہ دو دو چمچے (چار کے) بچہ کو پلایا کریں۔ (حکیم ہمایوں)

(د) کشتہ گئودنتی ہڑتال چار چاول ہمراہ شہد دن میں دو مرتبہ دیں۔ مگر کشتہ گھی کوار سے تیار کیا ہوا ہو۔ گلٹیوں پر مرہم خنازیر لگائیں۔ (حکیم مقبول شاہ)

(۱۲۹) **نسخہ دافع امراض جگر**:۔ (الف) ایسا کوئی نسخہ نہیں ہوسکتا جو معدہ اور جگر کے "تمام امراض" کے لئے مفید ہو۔ مہربانی فرماکر آپ اپنے مرض کی علامات لکھئے اور پھر تشخیص اور تجویز کا کام اطبا پر چھوڑ دیجئے۔ آپ خود مرض کی تشخیص کربیٹھے تو غلطی کا امکان زیادہ ہے۔ کسی شخص کو یہ یک وقت معدہ اور جگر کی تمام بیماریاں نہیں ہوسکتیں۔ پھر ایسا نسخہ ہی کیوں طلب کیا جائے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) صبر سقوطری، دارچینی، مرچ سیاہ، سونٹھ، فلفل دراز، پوست بلیلہ زرد، سہاگہ بریاں، ہینگ بریاں، نمک سانبھر۔ سب چیزیں دو دو تولے لے کر کوٹ چھان لیں۔ پھر اسے چوبیس گھنٹے تک تیز سرکہ میں، اس کے بعد چوبیس گھنٹے تک گھی کوار کے گودہ میں کھرل کریں، پھر جنگلی بیر کے برابر گولیاں بنالیں۔ اور دو دو گولیاں صبح، دوپہر اور شام کو نیم گرم پانی کے ساتھ کھائیں۔ اس نسخہ میں وہ تمام خوبیاں ہیں جن کی آپ کو ضرورت ہے۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) آب کاسنی مروّق سے بہتر جگر کے لئے کوئی دوا نہیں ہے۔ (حکیم ہمایوں)

(د) نوشادر ۲ تولہ، مرچ سیاہ پانچ تولہ کو آہنی برتن میں آہنی دستہ سے آب ترب آدھ سیر ڈال کر رگڑیں۔ اور چنے کے برابر یہ دوا دہی میں ملا کر کھائیں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ہ) شربت فولاد تیار کردہ ہمدرد دواخانہ دہلی سے یہ تمام فوائد حاصل ہو سکتے ہیں۔ (حکیم احسان الحق خاں)

(۱۳۰) **لاجورد**:- کوئی جواب نہیں آیا۔ (منیجر)

(۱۳۱) **شراب الصّالحین**۔ (الف) طب کی کسی کتاب میں کیوں نہ دیکھ لیجئے، وہ سب سے زیادہ مستند ہوگا۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) نسخہ شراب الصالحین اکثر طبی کتابوں میں لکھا ہوا ہے۔ علاج الامراض میں بھی ہے۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) **نسخہ شرابُ الصّالحین**:- مویز عمدہ سیاہ رنگ تیس سیرے کر دھو ڈالیں۔ پھر بیج نکال کر مویز منقّےٰ کو صاف پانی میں بھگو دیں۔ پانی چار اُنگل منقّے کے اوپر رہنا چاہیئے۔ موسم سرا میں تیس دن رات اور موسم گرما میں ایک شبانہ روز منقّے کو تر رکھیں۔ پانی جہاں تک ممکن ہو بارش کا ہو اور اگر نہ ملے تو وہ ایسے میٹھے دریا یا ندی کا ہو جس کے چشمے کا رخ مشرق کی طرف ہو۔ کیوں کہ اس قسم کا پانی صاف اور سُبک ہوتا ہے اور حرارت و برودت کا اثر فوراً قبول کر لیتا ہے۔ بھیگنے کی مدت کے بعد منقّیٰ اور پانی کو ایک صاف پتیلے میں ڈال کر اتنا جوش دیا جائے کہ منقّے پھول جائے۔ پھر پتیلا چولہے سے اتار کر ٹھنڈا کر لیا جائے اور منقّیٰ کو خوب نچوڑ کر پانی لے لیا جائے۔ پھر اس پانی کو پتیلے میں ڈال کر ایک لکڑی سے اس کی گہرائی ناپ لی جائے، اور ہلکی آنچ پر اتنی دیر تک پکایا جائے کہ دو تہائی پانی کم ہو جائے (اس کا اندازہ لکڑی پر نشان لگانے سے ہو سکے گا) اس کے بعد ۲۰ تولہ شہد خالص کف گرفتہ اس میں ڈال دیا جائے۔ اور شہد کے ساتھ مندرجہ ذیل دوائیں خوب باریک کوٹ چھان کر باریک کپڑے کی تھیلی میں محفوظ کر کے اسی عرق میں ڈال دینی چاہئیں:- زنجبیل ۲۰ ماشہ، قرنفل ۱۰ ماشہ، دارچینی ۱۰ ماشہ، زعفران ۳۰ ماشہ، سنبل الطیب ۱۰ ماشہ، تخم کاسنی ۱۰ ماشہ، مصطگی ۱۰ ماشہ، اس کے بعد لکڑی سے ناپ کر پھر نشان لگایا جائے، اور کوئلہ کی آنچ پر اتنی دیر اور پکایا جائے کہ شہد کے برابر پانی اور جل جائے۔ تھیلی کو کف گیر وغیرہ سے برابر دباتے رہنا چاہیئے تاکہ ادویہ کی قوت شراب میں آتی جائے اس کے بعد پتیلہ اُتار کر ٹھنڈا کر کے کسی چینی یا شیشے کے برتن میں بھر کر تین مہینے تک اسے ایک حالت میں رہنے دینا چاہیئے۔ تاکہ ادویہ باہم خوب مل جائیں یہی وہ شراب ہے جس کا استعمال جائز ہے۔

ترکیبِ استعمال:- کھانا کھانے کے بعد اس شراب میں سے آدھی چھٹانک لے کر چھٹانک بھر آب خالص میں ملا کر پی لیں۔ (حکیم سید نظیر الحسن سندیلوی)

(۱۳۲) **فوطہ کی بڑھوتری**:- (الف) فوطہ کا ورم مختلف اسباب سے ہوتا ہے۔ غالب گمان یہ ہے کہ آپ کے فوطے میں پانی اُتر آیا ہے۔ کسی معالج کو دکھا کر نکل وا دیجئے۔ مستقل علاج مطلوب ہو تو آپریشن کرا لیجئے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) جواب نمبر ۱۲۰ پر عمل کریں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) قلمی شورہ کا تازہ بھنگ کے لغدہ میں کشتہ کریں۔ اور ایک ایک رتی صبح و شام کھائیں۔ (حکیم ہمایوں)

(د) ایلوا روغن بادام میں کھرل کر کے ضماد کریں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(۱۳۳) نزلہ زکام کے لئے انجکشن لگوا لیجئے تو روز روز کی مصیبت دور ہو جائے گی۔ "کارڈیازول" ایک نہایت مفید دوا ہے۔ چند روز استعمال کرنے سے یہ شکایت دور ہو جائے گی۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)۔ (ب) جواب نمبر ۱۱۱ پر عمل کریں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی) و (حکیم ہمایوں)

(ج) جون پر اشس ادویہ استعمال کریں۔ از حد مفید ہے۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(د) مندرجہ ذیل دواؤں کا جوشاندہ صبح اور شام دونوں وقت استعمال کریں:- گل بنفشہ ۶ ماشہ، عناب ۱ عدد، اصل السوس مقشر ۳ ماشہ، ریشہ خطمی ۶ ماشہ، گاؤزبان ۶ ماشہ، تخم خطمی، تخم خبازی، پرسیاوشاں ہر ایک ۳ ماشہ، تخم کتاں ۶ ماشہ، منقیٰ ۳ عدد۔ سب دواؤں کو آدھ سیر پانی میں جوش دے کر صاف کریں اور شربت عناب و شربت بنفشہ ہر ایک دو دو تولہ ملا کر پی لیا کریں۔ (حکیم احسان الحق خاں)

(۱۳۴) **پُرانا درد سر**:- (الف) آپ نے یہ نہ لکھا کہ مریضہ حاملہ ہیں یا نہیں۔ بہرحال آپ چند روز تک انہیں یہ دوا پلائیے:- لائکر آرسینائی برومائڈ ۵ منم، پانی ایک اونس۔ یہ ایک خوراک ہو، ایسی ایسی تین خوراکیں روزانہ کھانے کے بعد استعمال کرائیے۔ ہمیشہ دس روز کے استعمال کے بعد چار روز کے لئے استعمال ترک کر دیں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)۔ (ب) اطریفل کشنیز معزیات والا ایک ایک تولہ صبح و شام دودھ کے ساتھ کھایا کریں۔ (حکیم ہمایوں)

(ج) رات کو مربہ ہلیلہ ایک عدد گائے کے دودھ کے ساتھ کھائیں۔ دودھ میں روغن بادام ۶ ماشہ ملا لیں۔ اور صبح کو ایک عدد مربہ آملہ ہمراہ عرق گاؤزبان۔ اُبلہ استعمال کریں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)۔ (د) مقامی طبیب کے مشورہ سے علاج کرائیں۔ (حکیم مقبول شاہ فارخ)

(ہ) سوتے وقت روزانہ گرم پانی کے ساتھ اطریفل اسطوخودوس ایک تولہ کھلائیں۔ (حکیم احسان الحق خاں)

(۱۳۵) **لونگ پاتھ بوٹی**:- کوئی جواب نہیں آیا۔ (منیجر)

(۱۳۶) **دیدان**:- (الف) مبرز میں دو تین قطرے تارپین کے تیل کے دو تین روز متواتر ٹپکا لیا کریں۔ سب چنونے ہلاک ہو جائیں گے۔ کوشش کیجئے کہ قبض نہ رہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) ڈیکامالی، بقدر ایک ماشہ لے کر دہی کی بالائی میں رکھ کر علی الصباح نگل وا دیں۔ پانچ چھ دن کے استعمال سے تمام عمر کے لئے شکایت جاتی رہے گی۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)۔ (ج) ایک بوٹی ہے جس کو توڑنے سے کدو دانے نکلتے ہیں۔ دیدان اور چنونے رفع ہو جاتے ہیں۔ اس وقت نام یاد نہیں۔ اگلے مہینے مجربات کے تحت نام معلوم کر کے یہ نسخہ لکھ دیا جائے گا۔ منتظر رہیں۔ (حکیم ہمایوں)

(بقیہ صفحہ ۴۰۴ پر)

سوالات

ضوابط اندراج

(۱) ہر خریدار کو سال بھر میں ایک سوال درج کرانے کا حق حاصل ہے لیکن دوسرے سال اس حق کو استعمال نہیں کیا جا سکتا۔
(۲) سوال دو سطروں سے ہرگز زیادہ نہیں ہونا چاہیئے۔
(۳) دو سطروں سے زیادہ کے لئے خریداروں کو بھی تین آنے فی سطر کے حساب سے بھیجنے چاہئیں۔
(۴) اگر آپ رسالہ کے خریدار نہیں ہیں تو نو آنے کے ٹکٹ بھیج کر تین سطری سوال درج کرا سکتے ہیں، زیادہ سطور کے لئے مزید تین آنے فی سطر کے حساب سے ارسال کرنے چاہئیں۔
(۵) چار سطروں سے زیادہ لمبا سوال کسی خاص حالت کے سوا جس کا فیصلہ جناب مدیر کر سکتے ہیں شائع نہیں ہو سکے گا۔
(۶) رسالہ کے خریداروں کو بھی سوال بھیجتے وقت نمبر خریداری اور پتہ ضرور لکھنا چاہیئے، ورنہ تعمیل نہ ہوگی۔
(۷) سوال کی عبارت مختصر اور صاف ہونی چاہیئے دفتر کو کانٹ چھانٹ کا اختیار بہرحال ہوگا۔
(۸) آئندہ ماہ سوال درج ہو جانے کی توقع زیادہ سے زیادہ ہر ماہ کی بیس تاریخ تک سوال دفتر میں پہونچ جانے کی صورت میں ہو سکتی ہے۔
(۹) ایسے سوالات رسالہ میں درج نہیں ہوں گے جن کے لئے دواخانہ یا رسالہ کے پرمٹ کارڈ استعمال کئے گئے ہوں۔

منیجر "ہمدرد صحت"

---

(۱۳۹) میں ایک ڈاکٹر ہوں مگر فنی تعصب سے خالی ہیں اپنے مطب میں یونانی نسخے بکثرت برتا کرتا ہوں۔ اور مجھے یہ کہتے ہوئے ذرہ برابر باک نہیں ہے کہ میں یونانی کے اکثر نسخے تیر بہدف اور امراض کو بیخ و بُن سے اُکھاڑ دینے کے لئے اکسیر صفت پائے ہیں۔ مگر حیران ہوں کہ امساک اور فوری نعوذ کے لئے یونانی کے جتنے نسخوں کا میں نے اب تک تجربہ کیا ہے کسی ایک کو بھی مفید نہیں پایا۔ البتہ یہ ضرور ہوا کہ ایسے نسخوں کی مداومت سے مطلوبہ مقاصد بخوبی حاصل ہو گئے۔ میں نے علاج الامراض کی حب عنبر کا بھی بہت سے مریضوں کو استعمال کرایا لیکن فوری طور پر کوئی نتیجہ نہیں نکلا۔ اور طبی رسالوں کے بہت سے منعظات میرے تجربے میں رہے۔ مگر سب کا یہی حشر ہوا۔

اس لئے میں آج اطبائے عصر کی خدمت میں ملتمس ہوں۔ کہ اگر واقعی کوئی ایسا سریع التاثیر نسخہ ان اغراض کے لئے نہیں ہے اور اس قسم کے تمام دعاوی محض دل خوش کرنے کے لئے ہیں تو بذریعہ ہمدرد صحت اعلان فرما دیں۔ کہ اس خیال میں پیسہ برباد کرنا اور محنتیں برداشت کرنا محض لا حاصل اور بے کار ہے۔ اور اگر میرا یہ خیال میری لاعلمی کا نتیجہ ہے۔ تو ایسے مجرب نسخے ہمدرد صحت میں شائع فرما کر خدمتِ فن انجام دیں۔ (ایک ڈاکٹر)

(۱۴۰) میرے منہ سے بدبو آتی ہے کبھی شراب کی سی بُو ہوتی ہے۔ کبھی پاخانہ کی سی۔ کبھی کھٹی ڈکاریں آتی ہیں۔ احتلام کی بھی شکایت ہے۔ اگر احتلام روک آلہ لگایا جائے تو اس سے کوئی نقصان تو نہیں پہنچتا (ایک خریدار)

(۱۴۱) کوئی حکیم یا ڈاکٹر صاحب کوئی ایسی ترکیب بتائیں جس سے ارنڈی کے تیل کی بُو رفع ہو جائے، اور وہ پتلا سفید اور خوش ذائقہ دار بھی ہو جائے لیکن یہ خیال رہے کہ اس روغن میں حیوانی گوشت کا جزو شامل نہ ہو۔ (خریدار نمبر ۸۸۰۹)

(۱۴۲) ۲۲ سالہ مریض ڈیڑھ ڈھائی سال تک بخار اور ریاح وغیرہ کی شکایتوں میں مبتلا رہا۔ تن درست ہونے کے بعد اس کے دونوں کان بند ہو گئے۔ اب بہت کم سنتا ہے مٹاپا بھی چڑھ رہا ہے۔ (خریدار نمبر ۳۹۹۵)

(۱۴۳) مریض کی عمر ۱۹ سال ہے۔ سات برس سے کثرت پیشاب وشدت پیاس کی سخت شکایت ہے۔ پیشاب کے کیمیاوی تجزیہ سے معلوم ہوتا ہے کہ محض پانی نکلتا ہے پچوٹری و تھائرائیڈ کے انجکشن اور گولیوں سے کوئی فائدہ نہ ہوا۔ ہر قسم کے طبی، ویدک اور ڈاکٹری علاج کرائے مگر بے سود پانی کا علاج بھی بے کار ثابت ہوا۔ اطبائے کرام نسخہ تجویز فرمائیں۔ (خریدار نمبر ۸۱۲۰)

(۱۴۴) مجھ کو جریان کا ایک ایسا نسخہ چاہیئے جو ہر قسم کے جریان کے لئے مفید ہو۔ (خریدار نمبر ۸۰۹۷)

(۱۴۵) ایک تیرہ سالہ بچے کے مثانہ سے ڈاکٹر نے آپریشن کر کے اس وقت پتھری نکالی تھی، جب اس کی عمر ۴ سال کی تھی۔ اُس وقت سے اب تک وہ عادتاً رات کو دو تین دفعہ پیشاب کر دیتا ہے۔ مقامی طبیبوں سے علاج کرایا لیکن کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ (خریدار نمبر ۸۳۰۲)

(۱۴۶) میرے جسم پر کئی جگہ ایک آدھ انچ کے سفید داغ نظر آتے ہیں۔ یہ داغ دائیں ہاتھ کی کلائی سے شروع ہوئے تھے، اب اس جگہ کوئی داغ تو نہیں ہے صرف ذرا سا اُبھار ہے۔ جگہ سن ہے، دوسری جگہ پر جو داغ ہیں وہ صرف سفیدی مائل ہیں، مگر سُن نہیں ہیں، ڈاکٹر اسے سُن بہری تشخیص کر کے انجکشن تجویز کرتے ہیں۔ (خریدار نمبر ۶۳۰۳)

(۱۴۷) ایک مریض پر اٹھارہ سال کی عمر میں فالج گرا۔ اس سے پہلے مریض اچھا خاصا مرد تھا۔ لیکن مرض کے حملہ کے بعد قوت قطعی جاتی رہی۔ فالج گرنے سے پہلے مریض کو سخت قسم کا جریان تھا۔ ہر قسم کے علاج ہو چکے۔ سنکھیا اور اسی قسم کی دوسری چیزیں بھی استعمال ہو چکیں۔ لیکن نتیجہ صفر ہے۔ قبض کی دائمی شکایت ہے کبھی کبھی پاخانہ سے پہلے مادہ نکلتا ہے۔ اطبائے کرام سے مستدعی ہوں کہ وہ اس مریض کے حالات پر خاص توجہ دیں۔ مریض شادی شدہ ہے۔ عمر ۲۶ سال ہے۔ (خریدار نمبر ۷۰۵۰)

(۱۴۸) میری عمر ۴۰ سال سے کچھ زیادہ ہے جسمانی کمزوری بہت زیادہ ہے۔ نسیان کی شکایت ہے۔ کھانا کھانے کے وقت ہر موسم میں پسینہ بہت زیادہ آتا ہے

کھانے کے بعد پسینہ تو رک جاتا ہے، لیکن منہ اندر سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اندر زخم ہوگئے ہیں۔ (خریدار نمبر ۶۰۳۲)

(۱۴۹) خضاب کا ایک ایسا نسخہ مطلوب ہے جو تیل کی شکل میں ہو۔ اور جس کو ہاتھوں یا بالوں پر لگانے سے سفید بال مثل قدرتی بالوں کے سیاہ ہوجائیں۔ اور ہاتھوں پر بھی سیاہی نہ لگے۔ اگر کسی صاحب کے پاس روغن مذکور تیار شدہ موجود ہو تو خاکسار کو مطلع فرمائیں۔ مگر خدا کے واسطے دھوکا نہ دیں۔ (ایک خریدار)

(۱۵۰) میری عمر تقریباً ۲۸ سال ہے۔ ثقل سماعت بچپن سے ہے۔ مگر اب ایک سال سے بہت زیادہ ہوگیا ہے۔ دونوں کان بجتے رہتے ہیں۔ کوئی صاحب مجرب ادویہ تحریر فرمائیں۔ کیا اس کے لئے کوئی آلہ بھی ایجاد کیا گیا ہے؟ (خریدار نمبر ۴۴۴۲)

(۱۵۱) بواسیری بوٹی کے دوسرے نام کیا ہیں؟ اور بوٹی سوم کلپا لتا کہاں سے اور کس نرخ سے مل سکتی ہے؟ (خریدار نمبر ۷۵۲۸)

(۱۵۲) ملازمت کی وجہ سے لکھنے پڑھنے کا زیادہ کام ہے۔ بلکہ میرا ہاتھ تحریر میں بہت سست ہے۔ رعشہ والوں کی طرح چلتا ہے کوئی مجرب نسخہ لکھئے۔ (خریدار نمبر ۶۸۱۸)

(۱۵۳) میری عمر ۲۲ سال ہے میرا ڈیل ۵ فٹ ۱۰½ انچ ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ وہ ۵ فیٹ ۱۶ انچ ہوجائے۔ اگر طب میں ڈیل بڑھانے کی کوئی ترکیب ہو تو آگاہ فرمائیں (ایک خریدار)

(۱۵۴) سنکھیا کا تیل بنانے کا مجرب نسخہ درکار ہے۔ (خریدار نمبر ۵۸۲۷)

(۱۵۵) حلِ طلبِ معمّہ :۔ "خالق الخلوق یک تولہ اگر مدبر بود بہ باشد۔ و بیخ شمالی سہ ماشہ والاصل الماکول یک ماشہ ہمہ را ذرد رسازند۔ ہرچند کہ کہنہ گردد پرشود۔ نیز چہرہ با جمال را بہر تمام ما الحیات رسانیدہ محبوب سازند" اس نسخہ کا حل مطلوب ہے۔ (خریدار نمبر ۶۰۸۲)

(۱۵۶) ریلوے ملازم ہوں اکثر کئی کئی روز متواتر گاڑی میں سفر کرنا ہوتا ہے۔ فرصت کے وقت اگر گاڑی میں سونا چاہوں تو کھٹ کھٹ کی وجہ سے نیند نہیں آتی، خواہ کتنے ہی دن کا جاگا ہوا ہوں۔ متواتر کئی کئی روز جاگنے کے باعث صحت پر برا اثر پڑتا ہے۔ نسخہ خواب آور درکار ہے۔ جس کے کھا لینے سے بخوبی نیند آجائے اور گاڑی کی کھٹ کھٹ محسوس نہ ہو۔ (خریدار نمبر ۶۶۲۹)

(۱۵۷) میری عمر ۳۱ سال ہے کثرتِ جماع سے ریڑھ کی ہڈی کمزور ہوگئی ہے خفیف سا درد ہوتا ہے اوپر گردن سے ۹ انچ نیچے تک درد ہوتا ہے ساتھ ہی سامنے سینہ کے بیچ میں بعض اوقات چبھن ہوتی ہے۔ دماغ اور دل بہت کمزور ہوگئے ہیں۔ اور کمر کے بیچ میں بھی درد ہوتا ہے۔ (خریدار نمبر ۶۷۸۸)

(۱۵۸) بھیم سینی کافور کا نسخہ (جو لکشمی ولاس رس میں ڈالا جاتا ہے) مطلوب ہے؟ وید صاحبان خاص طور پر دھیان دیں (خریدار نمبر ۸۴۲۰)

(۱۵۹) ایک غیر شادی شدہ مریضہ (عمر ۱۸ سال) کے کبھی کبھی تمام جسم پر اور اکثر چہرے پر ورم آجاتا ہے۔ قبض اور زکام کی بھی شکایت ہے۔ اطبّاء کرام توجہ فرمائیں۔ (ایک خریدار)

(۱۶۰) میرے والد بہت مدت سے پیٹ اور کمر کے درد میں مبتلا ہیں۔ کھڑے ہونے سے عاجز ہیں۔ اگر بدقت کبھی کبھی کھڑے بھی ہوجائیں تو پھر سیدھا ہونا مشکل ہوجاتا ہے۔ رات کو سوتے میں اگر ایک کروٹ سے دوسری کروٹ بدلیں تو درد کی تکلیف سے آنکھ کھل جاتی ہے۔ نیند کم آتی ہے۔ ہاضمہ کی حالت بھی اچھی نہیں۔ عمر ۵۰ سال کے قریب ہے۔ (خریدار نمبر ۷۸۲۵)

(۱۶۱) میری لڑکی (عمر ۶ سال) ۶ مہینے کی عمر سے کان بہتے ہیں۔ ڈاکٹری و یونانی بہت علاج کرایا۔ کچھ فائدہ نہیں ہوتا۔ ایک سول سرجن صاحب کی رائے سے گو لوزل میگ بنز کے انجکشن لگوائے۔ لیکن بے سود۔ کوئی مجرب نسخہ مرحمت فرمائیں۔ (خریدار نمبر ۸۴۹۰)

(۱۶۲) مریضہ کی عمر ۳۰، ۳۱ برس ہے۔ دو لڑکیاں پیدا ہوئیں جو تیسرے برس کی عمر میں انتقال کرگئیں۔ تیسرے حمل میں لڑکا پیدا ہوا تو مریضہ کو پرسوت کی بیماری ہوگئی۔ دوا سے صحت ہوئی لیکن ہاتھوں اور پیروں میں کچھ جلن رہا کرتی تھی۔ بعد میں پھر لڑکی پیدا ہوئی تو وہی حالت رہی اب پھر لڑکی پیدا ہوئی ہے ہاتھوں پیروں اور پیٹ میں جلن زیادہ ہے۔ تھوڑی حرارت ہوجاتی ہے۔ (خریدار نمبر ۴۵۲۰)

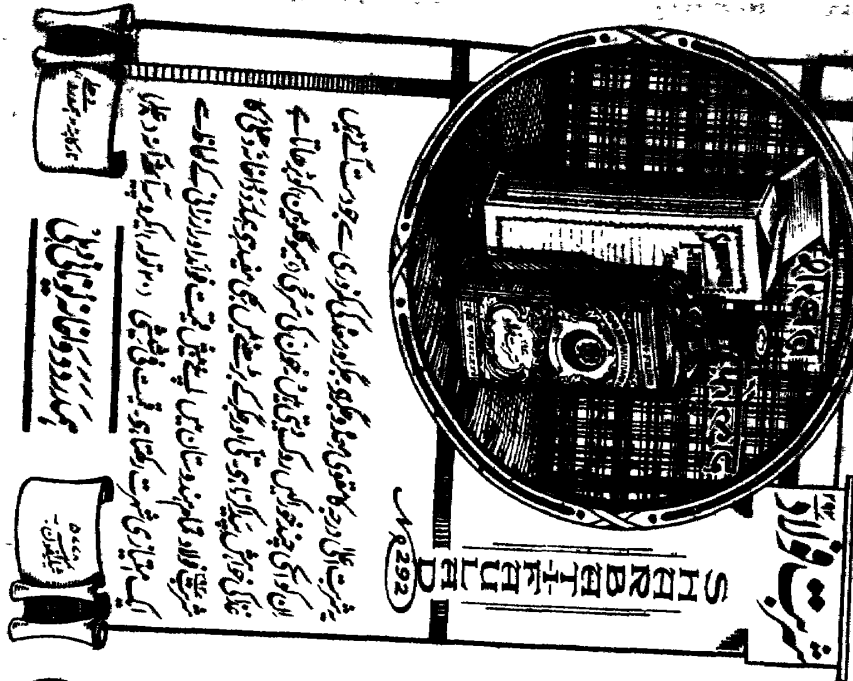
(۱۶۳) میرا لڑکا (عمر ۹ سال) بچپن میں ام الصبیان میں مبتلا تھا۔ ڈاکٹری علاج رہا۔ لیکن پوری شفا نہیں ہوئی۔ اب اس کو دائمی قبض، ورم جگر اور تلی کی شکایت ہے۔ گمنیشیا وغیرہ کے مکسچر کے بغیر اجابت نہیں ہوتی۔ چہرہ اور آنکھوں پر بھی ورم رہتا ہے۔ (خریدار نمبر ۵۵۲۰)

بقیہ مضمون صفحہ ۴۶ سے (د) کچلہ مدبر، برگ نیم، زیرہ سیاہ، ایلوا، تین قسم کی اجوائن، سونٹھ، فل فل دراز، باؤ برنگ، یہ سب چیزیں ہم وزن لے کر کوٹ چھان لیں اور گھی کوار کے لعاب میں ملا کر چنے کے برابر گولیاں بنالیں اور دو گولیاں تازہ پانی کے ساتھ دیں (ڈاکٹر شیخ ...)

(۱۳۷) تلووں کی سختی:۔ (الف) لڑکی کو مصفّی خون دوائیں فائدہ نہ پہونچائیں گی ایسی دوائیں دیجئے جن سے خون زیادہ پیدا ہو۔ فولاد کا شربت اس مقصد کے لئے بہت مفید ہوگا۔ اس کے علاوہ موسم سرما کے شروع ہوتے ہی نہایت پابندی کے ساتھ بچی کے پیروں میں ویسلین مل کر گرم موزے پہنا دیا کیجئے اور اس بات کا برابر خیال رکھئے کہ اس کے پیر کبھی ٹھنڈے نہ رہنے پائیں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی) ۔ (ب) ویسلین سادہ ۱۰ تولہ میں رال سفید ایک تولہ ملا کر لگائیں (حکیم اکبر حسین الٰہ آبادی)

(۱۳۸) پیشاب کی سفیدی:۔ (الف) آپ کو آتشک ہوچکی ہے لیکن جہاں تک میرا خیال ہے آتشک سے آپ کے یا آپ کے بچے کے مرض کو کوئی تعلق نہیں ہے۔ آپ اپنا اور بچے کے پیشاب کا کیمیاوی اور خوردبینی امتحان کرالیجئے اور بہتر ہو کہ کسی ہوشیار ڈاکٹر سے اپنے اور بچے کے سینے وغیرہ کا بھی امتحان کرائیے کبھی کبھی یہ علامت دق کا پیش خیمہ ہوتی ہے۔ اس لئے احتیاطاً ضروری ہے۔ اگر آپ دونوں کی جسمانی صحت کمزور ہو تو دوا اور غذا کے ذریعے جلد سے جلد اسے ترقی دیجئے۔ پیسٹنس سیرپ ایک بہت سستی اور اچھی دوا ہے بچے کو دس دس بوندیں تین مرتبہ دن میں اور خود ایک ایک چاء کا چمچہ بھر تین مرتبہ دن میں استعمال کیجئے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) معدہ کی خرابی ہے۔ پیشاب میں غذا خام آتی ہے۔ (حکیم اکبر حسین الٰہ آبادی)

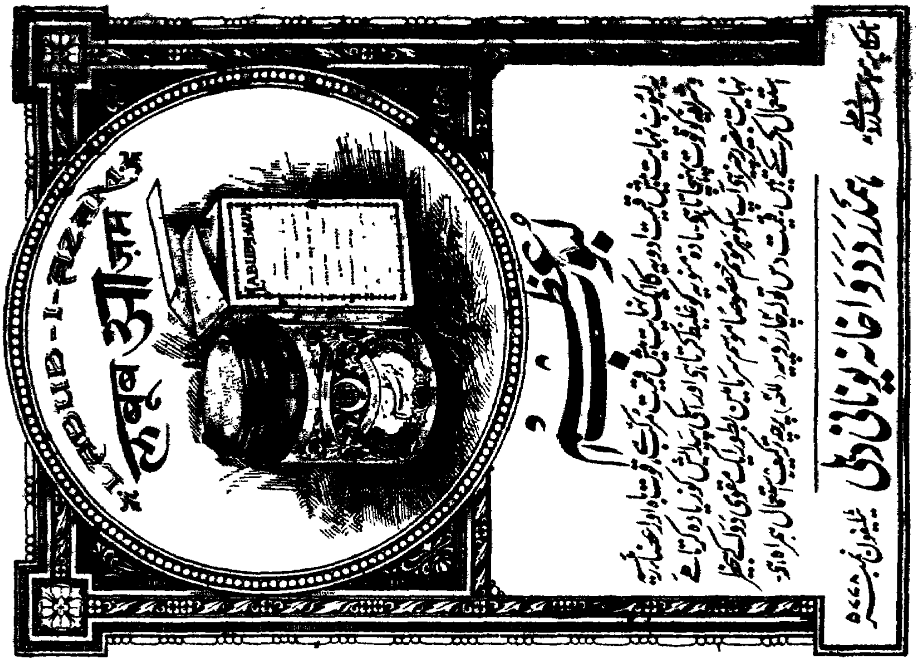




درس صداقت

"خدا خوب جانتا ہے کہ ملک کی خدمت کس طرح انجام دے رہا ہوں، یاد رکھو اگر تم نے ذرہ برابر بددیانتی کی تو قیامت کے تمہارا گریبان ہوگا اور میرا ہاتھ ہوگا"

شہید فن ہمدرد خلائق حکیم حافظ عبد المجید رحمۃ اللہ علیہ بانی "ہمدرد" دواخانہ یونانی دہلی


LABUB-I-AZAM
लबूब आज़म
لبوب اعظم
یہ لبوب نہایت بیش قیمت ادویہ کا ایک نہایت بیش قیمت مرکب ہے۔ قوت باہ اور اعضائے رئیسہ
وشریفہ کو قوت پہنچاتا ہے۔ مادہ منویہ کو غلیظ کرتا ہے اور اسکی پیدائش کو زیادہ کرتا ہے
نہایت بے نظیر چیز ہے آپ اسکو ہر موسم خصوصاً موسم سرما میں بطور ایک مقوی دوا کے بے خطر
استعمال کرسکتے ہیں۔ قیمت دس تولہ چار روپیہ (للعہ) پرچہ ترکیب استعمال ہمراہ ہے۔
تار کا پتہ "ہمدرد دہلی"
ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی
ٹیلیفون نمبر ۵۷۷


कुर्स जिर्यान
QURS I JIRYAN
قرص جریان
جریان جیسے تباہ کن مرض کیلئے قرص جریان ایک نعمت ہے۔ جریان کا سبب خواہ کچھ ہو بہر صورت
میں اپنا معجز نما اثر دکھاتے ہیں۔ اعضائے تناسل ... کو اعتدال پر لاکر صحیح حالت
میں لاتے ہیں۔ اس دوا کی دو تین خوراکیں ہی کثرت احتلام کو روک دیتی ہیں۔ قیمت فی شیشی
جس میں یوم کے استعمال کی دوا ہے صرف دو روپے (عہ) پرچہ ترکیب ہمراہ ہے۔
تار کا پتہ "ہمدرد دہلی"
ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی
ٹیلیفون نمبر ۵۷۷

حب طاعون عنبری

یہ گولیاں طاعون کے لئے اکسیر ثابت ہوئی ہیں بطور حفظ ماتقدم اگر اس کا استعمال کیا جائے تو بفضلہ تعالیٰ طاعون سے محفوظ رکھتی ہیں قیمتی ادویہ سے تیار شدہ ہیں زمانہ طاعون میں اس کا ہر گھر میں ہونا ضروری ہے۔

ترکیب استعمال، بحالت مرض دو دو صبح ۔ دوپہر شام پانی یا عرق گلاب کے ساتھ استعمال کریں۔ بطور حفظ ماتقدم دو گولیاں صبح کو کھائیں +

قیمت فی درجن چھ آنے +

روغن ناصور

دنیا میں ناصور کیلئے بہترین دوا ہے، ہزاروں مایوس العلاج مریض اس کے استعمال سے فائدہ اٹھا چکے ہیں ۔ بیحد اور مجرب ہے +

ترکیب استعمال، ناصور کو نیم کے پانی سے یا صابن سے صاف کر کے اس دوا کے تین چار قطرے ٹپکائیں یا روئی کی بتی میں یہ لگا کر بتی کو ناصور میں رکھیں، قیمت فی شیشی ڈیڑھ روپیہ (عہ)

نوٹ: شیشی کو بوقت استعمال ہلا لینا چاہیئے +

معجون اوجاع

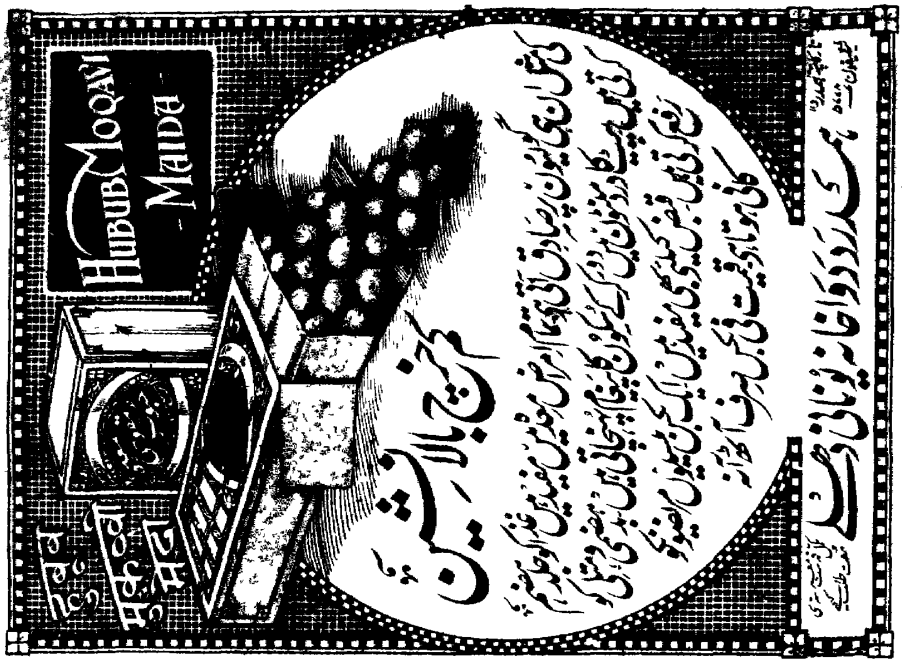
یہ معجون ہر قسم کے ریاحی درد کے لئے اکسیر صفت ہے۔ خصوصاً گٹھیا۔ نقرس کے پرانے سے پرانے اس سے حیرت انگیز طور پر صحتیاب ہو چکے ہیں۔ اس معجون کی سب سے بڑی صفت یہ ہے کہ غلیظ مواد کو اجابت کی راہ خارج کرتی ہے، قبض کشا بھی ہے +

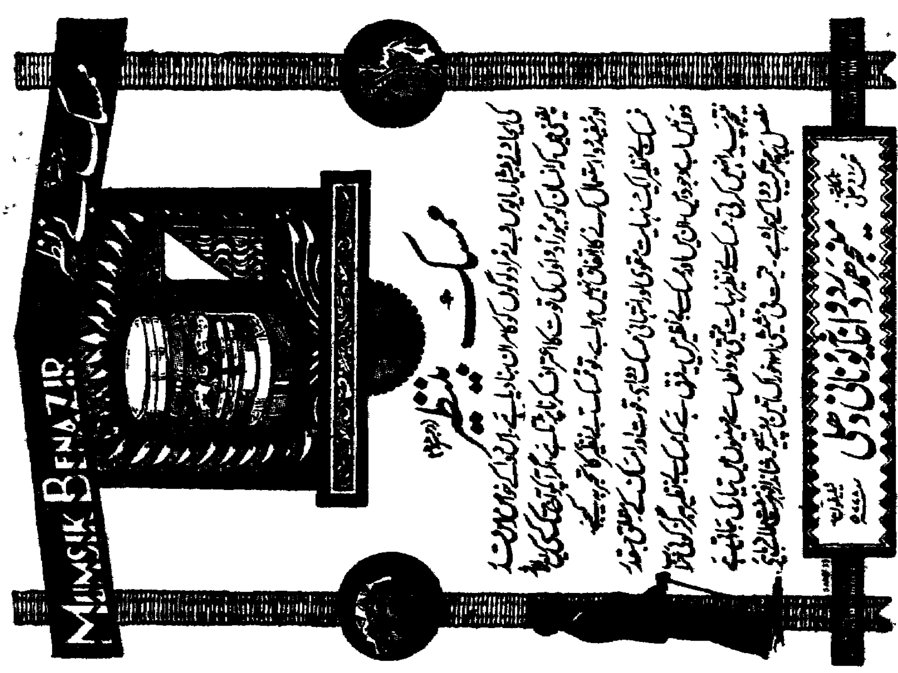
قیمت فی تولہ صرف دو آنے (۲)

جوھری

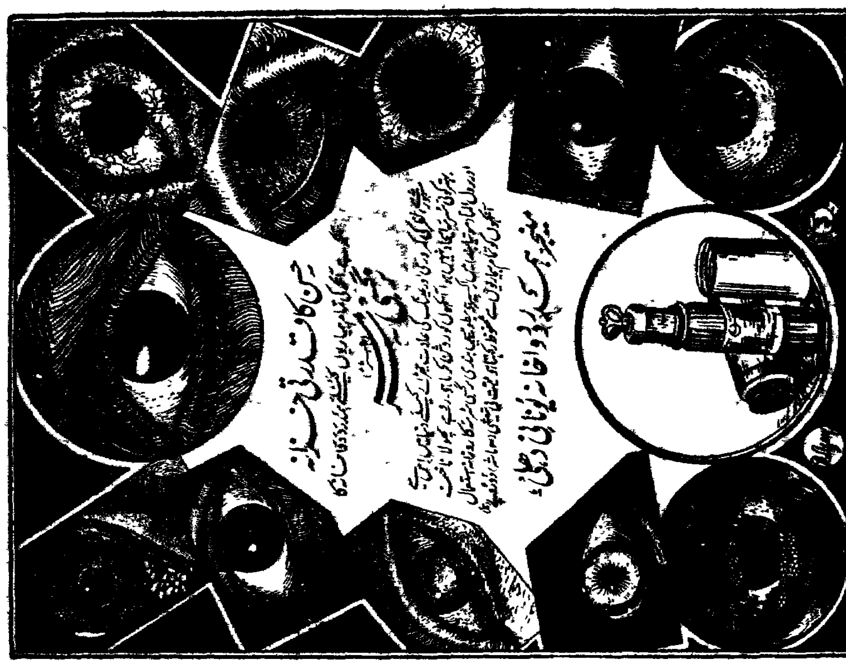
امراض سوداوی مثلاً آتشک و گٹھیا وغیرہ کیلئے ایک کامیاب و نفیس دوا ہے آتشک خواہ نیا ہو یا پرانا دونوں کیلئے نہایت مفید ہے ۔ رعشہ، فالج، وغیرہ آتشک کے نتائج سے محفوظ رکھتی ہے +

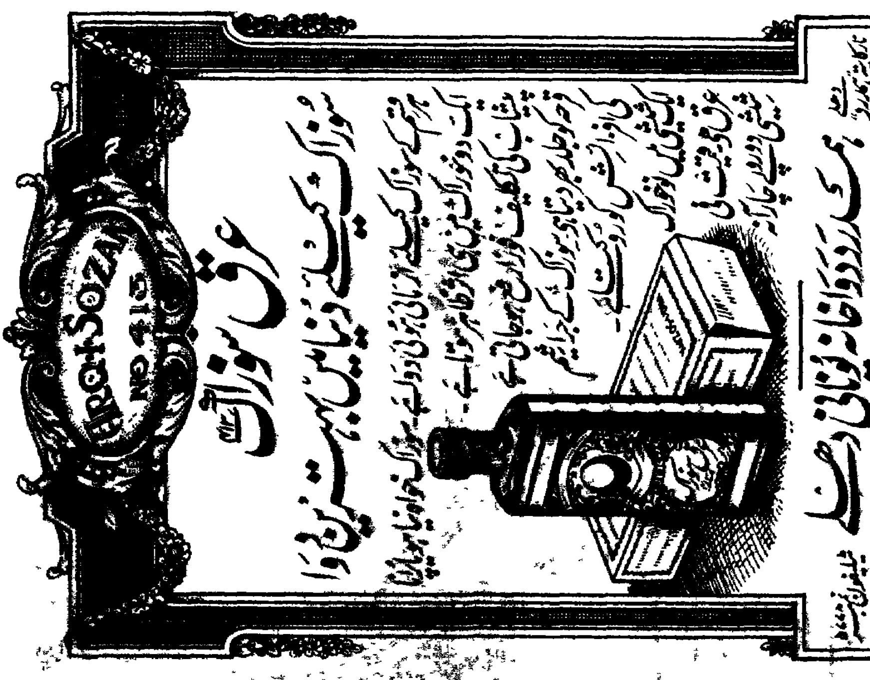
ترکیب استعمال ۔ یہ دوا کیپ شول میں محفوظ ہے اس کو احتیاط سے پانی سے نگل لیا جائے تاکہ دوا کا اثر منہ میں نہ ہو سکے ۔ غذا میں دودھ مکھن وغیرہ کا استعمال حسب برداشت کرنا چاہیئے، فی خوراک ار





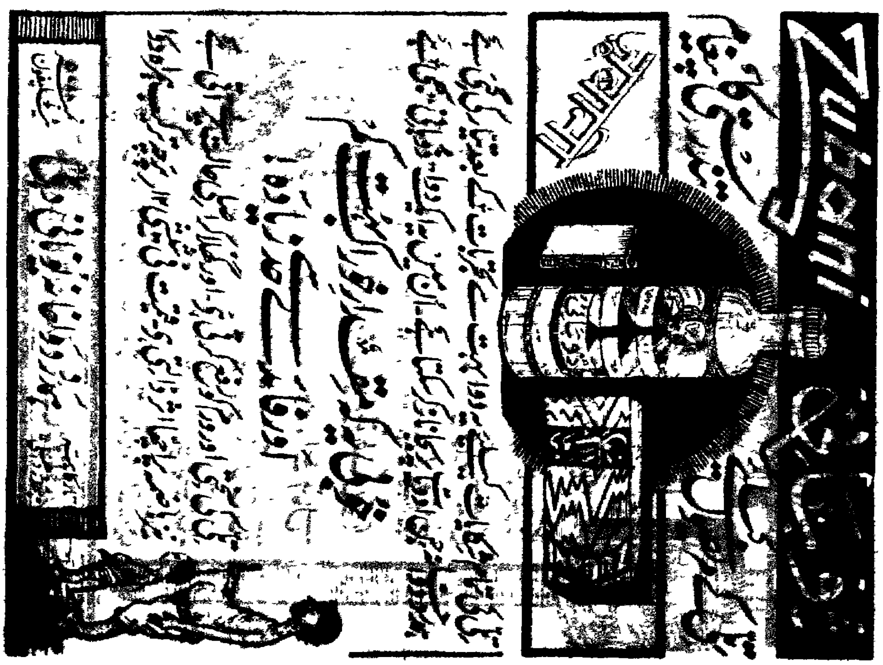
مفصل شاندار باتصویر فہرست مفت طلب فرمائیے جس میں ہر مرض کا علاج درج ہے





مفصل شاندار باتصویر فہرست مفت طلب فرمائیے جس میں ہر مرض کا علاج درج ہے ۔





اعلیٰحضرت حضور نظام خلد اللہ ملکہ جس دواخانہ کی ادویہ استعمال فرماتے ہیں وہ آپ کے شہر کا مقبول خاص و عام اور طب یونانی کا سچا خادم
ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی ہے۔ یاد رکھئے ہمدرد دواخانہ ایک ہی ہے جس کا کسی مقامی یا غیر مقامی دواخانے سے کسی قسم کا تعلق نہیں ہے
مینیجر ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

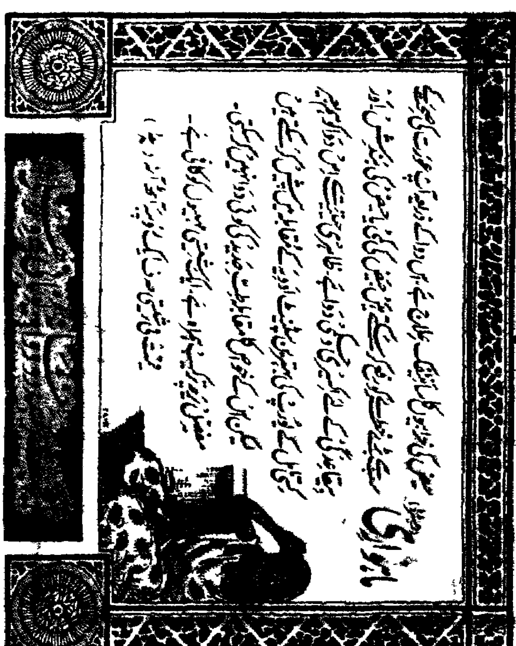




دُنیا میں سب سے مکمل اور منظم دواخانہ ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی ہے جس پر ہندوستان کے بڑے بڑے والیان ریاست پورا پورا اعتماد رکھتے ہیں۔ یاد رکھئے بہترین یونانی ادویہ مناسب قیمتوں پر صرف ہمدرد دواخانہ ہی سے مل سکتی ہیں۔

تار کا پتہ:۔ ہمدرد، دہلی۔ ٹیلیفون نمبر ۵۷۷۸

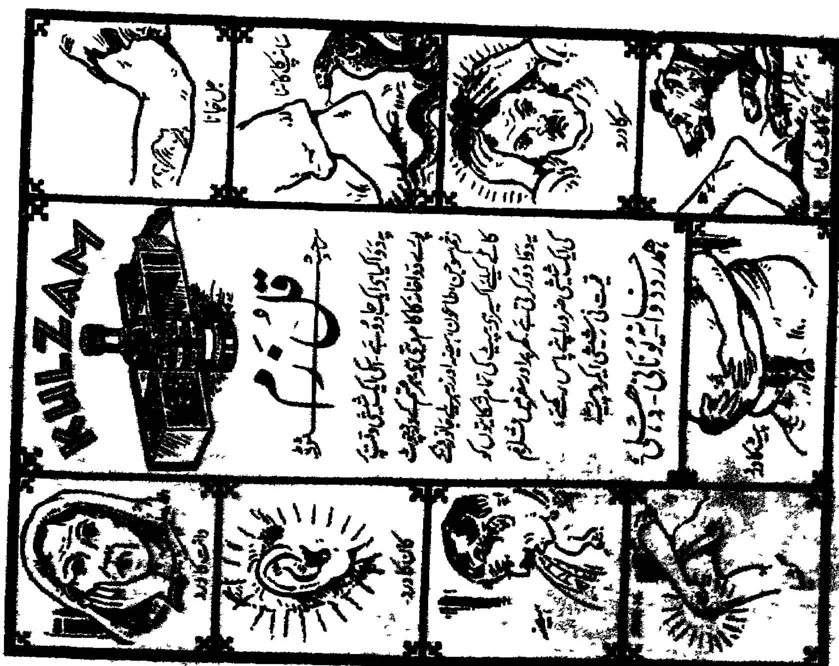






مفصل شاندار مصور مسیحہ جنتری فہرست مفت طلب فرمائیے جس میں ہر مرض کا علاج درج ہے !




KULZAM
قلزم

طلائے جوانی خاص

طلا بھی ہمدرد دواخانہ کے مطب میں بہت ہی عرصے سے استعمال کرایا جاتا ہے لیکن آسٹریا کے مشہور پروفیسر یوجین اشٹاناخ کے عظیم الشان تجربات کو سامنے رکھ کر جو انہوں نے دنیا کے سب سے بڑے محقق و مجدد شباب کی حیثیت سے کیے ہیں، ہمدرد دواخانہ کی مجلس تجربات نے اس مخصوص طلا کے اجزا اور اس کی ترکیب پر مزید غور کرنا شروع کیا بالآخر تقریباً ایک سال کی انتھک کاوش کے بعد ایک نسخہ سامنے آیا۔ علم طب سے واقفیت رکھنے والے اصحاب کے علم میں اضافہ کرنے کے لیے ہم اتنا اور بتا دینا چاہتے ہیں کہ اس سلسلہ میں ہمارے سامنے غدودی علاج بھی رہا ہے اسکے علاوہ عضو کی ساخت کا گائر مطالعہ نے ہماری مشکلات کو بہت حد تک حل کیا ہے۔

یہ طلا قضیب کی تمام ساختوں کے افعال کو قوی اور تیز کرتا ہے خصوصاً جسم اجوف اور نسیج انتصابی اس سے بہتر متاثر ہوتی ہیں اعضائے تناسل کا دوران خون اس سے بڑھ جاتا ہے پھر انکی ساختوں پر تازگی اور افزائش کے آثار پیدا ہو جاتے ہیں۔ طلا مقوی خاص جدید ترمیم اور اضافوں کے بعد چھ مہینہ سے آزمایا جا رہا ہے اور اس کے نتائج بہت ہی کامیاب ثابت ہوئے ہیں جو اصحاب عضو مخصوص کی ایسی خرابیوں میں مبتلا ہیں جو مشت زنی، اغلام اور کثرت جماع یا بڑھاپے کی عمر کی وجہ سے پیدا ہو گئی ہوں ان کو ہمدرد دواخانہ کے اس طلا سے ضرور فائدہ اٹھانا چاہیے۔ قیمت فی شیشی آٹھ روپے۔

پرچہ ترکیب ہمراہ ہے۔

سفوف عجیب

جریان، احتلام اور سرعت انزال وغیرہ امراض کے لیے عرصہ سے ایک ایسے کامیاب و موثر سفوف کی تیاری پیش نظر تھی جو ان تمام نقائص سے پاک ہو جو عموماً اس قسم کے ہر سفوف میں موجود ہوتے ہیں اور اس قسم کی قیمت بھی بہت ہو تاکہ غریب اور کم استطاعت لوگ اس سے خاطر خواہ فائدہ حاصل کر سکیں۔ الحمدللہ آج دو سال تک بے شمار تجربات کے بعد ہم سفوف عجیب کو پیش کرتے ہیں۔ یہ ایک مانی ہوئی بات ہے کہ اس قسم کی دوائیں خواہ وہ سفوف کی شکل میں ہوں یا حبوب کی یا کسی اور صورت میں ان میں بہر حال ایسی دوائیں شامل ہوتی ہیں جو معدہ اور ہضم کرنے والے اعضا کے لیے مضر ہوتی ہیں اور بہت حد تک ان کے فعل کو باطل کرنے والی ہوتی ہیں لیکن "سفوف عجیب" کو ان نقص سے پاک کرنے کی انتہائی کوشش کی گئی ہے اور اس میں بہت زیادہ کامیابی ہوئی ہے مطلب یہ سفوف جریان، احتلام، سرعت انزال، رقت وغیرہ امراض میں انتہائی طور پر مفید ہونے کے باوجود معدہ اور آنتوں پر خراب اثر نہیں ڈالتا۔ عام سفوفوں سے معدہ میں جو بے چینی اور غلظت پیدا ہو جاتا ہے سفوف عجیب اس سے مبرا ہے ہمارا مخلصانہ مشورہ ہے کہ کم استطاعت مریض اس دوا کو استعمال کر کے فائدہ اٹھائیں اندازہ لگایا ہے کہ دو سال کے عرصے میں کم سے کم ... سفوف ... کیا گیا ہے یہ سفوف تمام سفوفوں کی طرح جلدی خراب نہیں ہوتا بلکہ مہینوں اچھی حالت میں رہتا ہے۔ قیمت فی ڈبیہ ۲ خوراک صرف ایک روپیہ چار آنے۔

روغن اکسیر بواسیر

یہ روغن بواسیر کے مسوں کے لیے عجیب پر اثر چیز ہے۔ مسوں کی تکلیف جس کا مقابلہ بیچارے مریض بواسیر کو کرنا پڑتا ہے اس سے یہ روغن نجات دلاتا ہے مسوں پر لگاتے ہی ٹھنڈک ہو جاتی ہے اور کچھ عرصہ کے استعمال سے مسے مرجھا جاتے ہیں اور مریض کو اس جاں گسل تکلیف سے رہائی ہو جاتی ہے۔ ایک شیشی عرصے کے لیے کافی ہوتی ہے۔

قیمت فی شیشی ایک روپیہ آٹھ آنے۔

معجون حمل عنبری علوی خانی

خوش خبری جن عورتوں کا حمل ساقط ہو جاتا ہے یا بچہ ام الصبیان میں مبتلا ہو کر ضائع ہو جاتا ہے ان کے لیے بہت خوش خبری ہے حمل کے تیسرے مہینے سے اس کا استعمال شروع کیا جائے پورے دنوں کے بعد بچہ پیدا ہوگا اور آفات سے محفوظ رہے گا۔ یہ معجون قیمتی اجزا سے تیار کی جاتی ہے عمدہ چیز ہے۔ ترکیب استعمال ۵ ماشہ یہ معجون عرق گاؤزبان ۲ تولہ شربت انار شیریں ۲ تولہ یا تنہا پانی کے ساتھ استعمال کی جائے۔ قیمت فی سیر چالیس روپے۔

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی


MAJUN MUQAWWI RAHM
معجون مقوی رحم
یہ اکسیری دوا عورتوں کی عام صحت جسمانی کو
ٹھیک کرنے کے علاوہ ان کی بہت سی شکایتوں کو کھو دیتی ہے سیلان الرحم (لیکوریا)
سیلان غدودی اور عورتوں کے اندرونی اعضا تناسل کے ورموں کو حیرت انگیز
طریقے سے دور کر دیتی ہے رحم اور اس کے متعلقہ اعضا مثلاً خصیۃ الرحم اور نلوں کو
قوت پہنچاتی ہے ایام ماہواری کی خرابیاں اسکے استعمال سے کافور ہو جاتی ہیں اگر
خون زیادہ یا کم آتا ہو تو اس کو ٹھیک مقدار میں کر دیتی ہے اختناق الرحم (ہسٹریا) کی
مریض عورتوں کو بھی اس سے بہت فائدہ پہنچتا ہے عورتوں کو اس عجیب دوا کے فائدوں سے
محروم نہیں رہنا چاہیے پرچہ ترکیب استعمال ہمراہ ہے قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنے
ہمدرد دواخانہ یونانی، دہلی


BENAZIR HAIR OIL
HAMDARD DAWAKHANA UNANI DELHI
روغنِ بے نظیر رجسٹرڈ
سر کے بالوں اور دماغ کی بیماریوں کیلیے
طبِ یونانی کا بہترین تیل ہے
بالوں کی چمک اور سیاہی کا محافظ ہے
دردِ سر، نزلہ، زکام کیلیے بمنزلہ اکسیر ہے
بے ضرر، خوش رنگ و خوشبودار ہے
مقوی دماغ ادویہ سے کیمیائی اصول پر تیار ہوتا ہے
قیمت فی شیشی بارہ آنے
ملنے کا پتہ ہمدرد دواخانہ یونانی، دہلی

AN ILLUSTRATED TIBBI MONTHLY

HAMDARD-I-SEHAT

FOUNDED IN MEMORY OF
THE LATE HAKIM HAFIZ ABDUL MAJEED DEHLAVI
FOUNDER OF THE HAMDARD DAWAKHANA DELHI



OUR TUBERCULOSIS NUMBER

This special issue contains matter of interest not only to members of the medical profession but to all who are interested in combating this dreadful disease and those whose families have been the victims of its ravages Doctors, Hakims and Vaids will find in it valuable informations regarding the latest methods of diagnosis and treatment, and it contains articles from distinguished medical men of several foreign countries throwing light on the extent of the disease in their country and the measures undertaken to safeguard their people from the attacks of this insidious and ruthless enemy To the general public our Tuberculosis Number will serve the purpose of an encyclopædia, telling them all they should know to keep themselves immune and to ensure timely and intelligent treatment for those unfortunates who happen to contract the disease. We consider this moment specially opportune for our Tuberculosis Number because of the nationwide effort now being made under the inspiration and guidance of Her Excellency Lady Linlithgow to fight the disease in this country, and hope that our service to this great cause will be welcomed and appreciated

As in all our previous special issues, we have combined scientific with literary interest, and set an example of how the two may be combined for common benefit Our readers may therefore expect a wide variety of reading material attractive in itself and grouped round a central theme

Over 350 pages.

PRICE

Special Edition As. 12 : Ordinary Edition As. 8

Postage One Anna.

EDITOR: HAKIM H. ABDUL HAMEED

Subscription YEARLY ONE RUPEE.

HAMDARD MANZIL, DELHI.

SINGLE COPY TWO ANNAS

حفظ صحت اور طب

کا ماہوار مصور رسالہ

ہمدرد صحت دہلی

بیادگار

شہید فن ہمدرد خلائق حکیم حافظ عبدالمجید دہلوی

بانی ہمدرد دواخانہ دہلی

مرتبہ

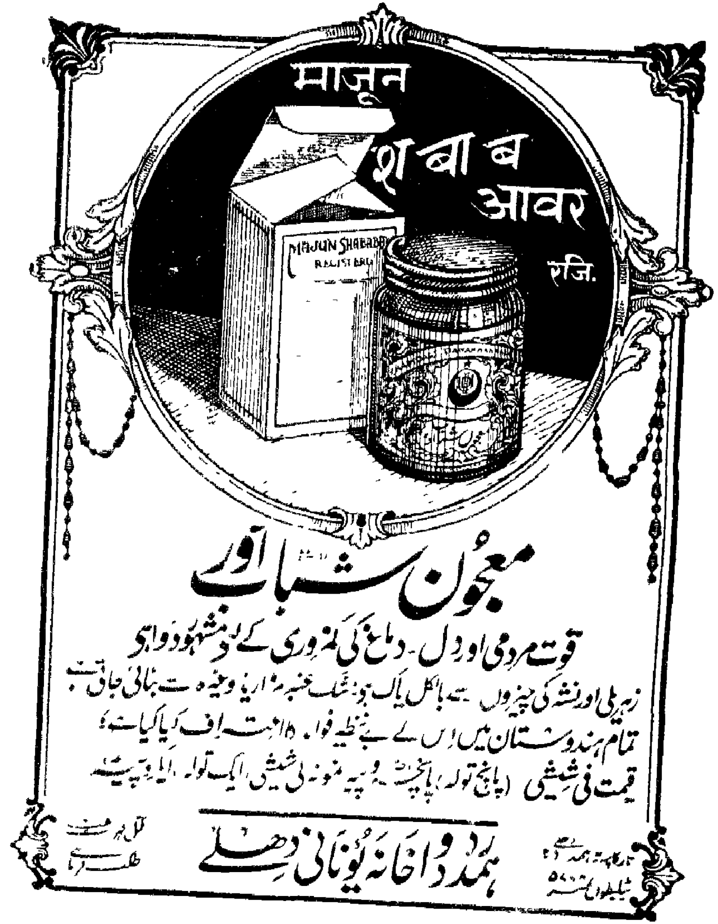
حکیم حاجی عبدالحمید دہلوی

مقام اشاعت: ہمدرد منزل لال کنواں دہلی

قیمت سالانہ ایک روپیہ عہ/

مجلد ۲؎

مارچ ۱۹۳۹ء



माजून शबाब आवर
रजि.
MAJUN SHABAB
REGISTERED
معجون شباب آور
قوت مردمی اور دل۔ دماغ کی کمزوری کے لئے مشہور دوا ہے
زہریلی اور نشہ کی چیزوں سے بالکل پاک ہے۔ مشک عنبر مروارید وغیرہ سے بنائی جاتی ہے
تمام ہندوستان میں اس کے بے نظیر فوائد کا اعتراف کیا گیا ہے
قیمت فی شیشی (پانچ تولہ) پانچ روپیہ نمونہ کی شیشی ایک تولہ ایک روپیہ
ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی



مسالۃ اللحم بہ نسخہ خاص ۲ دوآتشہ
اپنے بے نظیر خواص کی وجہ سے
تمام ہندوستان میں مشہور ہے
مفصل معلومات رسالہ
"ہمدرد شباب"
منگا کر حاصل کیجئے
فی بوتل
پانچ روپے
نمونہ کی شیشی
ایک روپیہ چار آنے
تار کا پتہ "HAMDARD DELHI"
منیجر ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی
ٹیلیفون نمبر 5778

جلد | ماہ مارچ سنہ ۱۹۳۹ء | نمبر ۹

فہرست مضامین

عکسی تصاویر: (۱) جذام سلی کا اثر چہرہ اور جسم پر۔ (۲) جذام سلی کا اثر چہرہ اور ہاتھوں پر۔ (۳) جذام خدری۔ (۴) جذام گرہ دار میں جلد کا خوردبینی منظر۔ (۵) جذام میں پاؤں کی ہڈیوں کی حالت۔

قیمت سالانہ ایک روپیہ | ممالک غیر (برما وغیرہ) سے تین شلنگ | فی پرچہ ڈیڑھ آنہ

عثمان صاحب عبداللطیف نے لطیفی پریس دہلی میں چھاپا اور ایچ ایم سعید نے دفتر ہمدرد صحت دہلی سے شائع کیا

ہمدرد صحت کا دق وسل نمبر یورپ اور امریکہ کے مشاہیر فن کی نظر میں

ڈاکٹر ایچ العطاس معتمد صحت و اجتماع معاونت انقرہ (ترکی)

محترم حکیم صاحب

آپ کا مکتوب مورخہ ۵ جولائی ۱۹۴۰ء اور رسالہ ہمدرد صحت کا خاص نمبر پہنچا جس میں "سل و دق" پر غیر معمولی مقالات اور بیش قیمت معالجات درج ہیں یہ قیمتی رسالہ ہماری وزارت کے کتب خانہ کی زینت رہیگا۔ میں آپ کی عنایتوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اس کامیاب رسالہ پر آپ کو تبریک اور مبارکباد عرض ہے

وزارت صحت و امداد باہمی — دستخط ڈاکٹر العطاس

ڈاکٹر سیوری سوونن سکرٹری آف دی فینش نیشنل اینٹی ٹیوبرکلوسس ایسوسی ایشن، ہلسنکی (فن لینڈ)

ایڈیٹر صاحب رسالہ "ہمدرد صحت" دہلی

"ہمدرد صحت" کا نہایت دلچسپ "دق و سل نمبر" ملا۔ میں اسکے لئے آپ کا بہت بہت شکریہ ادا کرتا ہوں میں نے رسالہ کے اوراق کو اچھی طرح دیکھا لیکن زبان کی غیریت کیوجہ سے بہت کم سمجھ سکا۔ لیکن اسمیں کوئی شک نہیں کہ یہ اشاعت خاص ایک بڑی سائنٹفک قدر و قیمت کی مالک ہے۔ اور ظاہری اعتبار سے بہت خوبصورت ہے۔ میری طرف سے مبارکباد قبول فرمایئے۔"

سیوری سوونن

سر رابرٹ فلپ ایڈنبرگ یونیورسٹی، اسکاٹ لینڈ

ڈیر سر

مجھے افسوس ہی کہ طبیعت کی ناسازی اور ڈاکٹروں کے مشورہ کے باعث میں آپکے پانچویں جولائی کے مراسلہ کا جواب نہ دیسکا۔ اسی خط کے بعد ہمدرد صحت کا خاص ٹیوبرکلوسس نمبر بھی پہنچا۔ اب میں مسرت کے ساتھ اس حیرت انگیز اور ضخیم ٹیوبرکلوسس نمبر کیلئے جو آپ نے شائع کیا ہے آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اور آپ کو اس دق کی جد و جہد پر مبارکباد دیتا ہوں جو کہ آپنے ہندوستان کے باشندوں میں دق کے خلاف جنگ کرنے کیلئے جاری کی ہے اور جسکی بڑی شہادت آپکے رسالہ میں موجود ہے۔ روئے زمین کی دوسری قوموں کی طرح ہندوستان کو بھی اس بڑے مسئلہ کا مقابلہ کرنا ہے۔ میں خلوص کیساتھ یقین کرتا ہوں کہ اس جہاد میں شریک ہوکر جسکو ہزایکسی لینسی وائسرائے نے شروع کیا ہی۔ آپکو بھی اس خطرناک مرض کی روک تھام میں وہی کامیابی حاصل ہوگی جو دوسری قوموں نے اپنے علم اور استقلال سے حاصل کی ہو۔ مجھے افسوس ہے کہ سردست میں کوئی دوسرا مضمون آپ کے رسالہ کیلئے نہیں لکھ سکا۔ لیکن ایک دوسرے پیکٹ میں میں آپکو اپنے مجموعہ مضامین کی ایک جلد بھیج رہا ہوں۔ جو میں نے ٹیوبرکلوسس کے متعلق جمع اور شائع کئے ہیں۔ مجھے امید ہے کہ آپ ہندوستان میں جو کوشش کر رہے ہیں اس کے ساتھ میری ہمدردی کی نشانی کے طور پر آپ اسے قبول کرینگے"

آپ کا مخلص (سر) رابرٹ فلپ

ڈاکٹر جازف ہولوس۔ ایم۔ ڈی۔ نیویارک

ڈیر مسٹر حمید

"میں آپکے رسالہ "ہمدرد صحت" کے پہنچنے پر آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ مجھے اتنے بہترین طور پر مرتب کئے ہوئے رسالہ کے دیکھنے کی مسرت بہت کم حاصل ہوئی ہے۔ میں نے نہایت غور کے ساتھ اس کے تمام صفحات دیکھے اور ہر صفحہ کے ساتھ مجھ پر یہ حقیقت زیادہ واضح ہوتی گئی کہ میری تعلیم میں کچھ کمی ہے۔ یعنی میں آپ کی زبان نہیں جانتا۔ اس سے پہلے میں نے یہ کمی کبھی محسوس نہیں کی تھی۔ لیکن اب میرا دل چاہتا ہے کہ کاش میں اسے پڑھ سکتا اور سمجھ سکتا۔ بہرحال انگریزی فہرست مضامین سے مجھے یہ معلوم ہوگیا کہ اس کے اندر کیا چیزیں ہیں۔ اور میں شک کے بغیر یہ کہتا ہوں کہ اس میں آپ نے بہترین مواد جمع کرنیکا انتظام کیا ہے اپنے نام کو ایسے معزز اور قابل احترام ہستیوں کے ساتھ دیکھ کر میں فخر محسوس کرتا ہوں۔

آپ اپنے ملک میں ٹیوبرکلوسس کے انسداد کے لئے عظیم خدمات انجام دے رہے ہیں۔ اگر آپ خون کو جراثیم امراض سے محفوظ کر دینے کے خاص طریقہ علاج میں دلچسپی رکھتے ہیں تو میں بڑی خوشی کے ساتھ ہر ممکن طریقہ اپنی خدمات پیش کرتا ہوں۔

مجھے یہ جان کر بڑی خوشی ہوئی کہ لیڈی لن لتھ گو جیسی قابل احترام ہستی نے ہندوستان میں انسداد دق وسل کے کاموں میں کتنی دلچسپی لی ہے۔ دق و سل کی مختلف صورتیں آپکے خوبصورت ملک کیلئے بد قسمتی کا باعث بنی ہوئی ہیں اور ہزایکسی لینسی کا یہ بہترین شریفانہ عمل ہوگا کہ انہوں نے اپنی زندگی کو اس کام کیلئے وقف کیا۔ ایک دوسرے پیکٹ میں میں نے اپنی تازہ ترین کتاب آپکو بھیجی ہے جو لیڈی لن لتھ گو کے نام سے منسوب ہے۔ مہربانی کرکے آپ اسکو انکے پاس بھیجدیجئے۔ اس سے پہلے میں نے اپنی تصنیف آپکے پاس بھیجی ہے امید ہے کہ وہ مل گئی ہوگی۔

آپکا مخلص (دستخط) جازف ہولوس

ہمدرد صحت کا دق و سل نمبر اور مشاہیر صحافت

جناب مولنا عبدالحق صاحب، سکرٹری انجمن ترقی اردو - اورنگ آباد

حکیم حاجی عبدالحمید صاحب نے زیر نظر نمبر کو مرتب کر کے نہ صرف ایک فنی اور علمی فرض کو ادا کیا ہے بلکہ رفاہ عام کا ایسا مفید کام کیا ہے جو ہمیشہ یاد رکھنے کے قابل ہے۔ اگرچہ حکیم صاحب موصوف اپنے نیک نام اور مشہور عالم "ہمدرد دواخانہ" دہلی کے ذریعہ سے بھی قابل قدر خدمات انجام دے رہے ہیں۔ لیکن ہمدرد صحت کی افادی حیثیت سب پر فائق ہے۔

"دق و سل" کی یہ اشاعت خاص ۲۵۴ صفحات پر مشتمل ہے۔ اس نامراد بیماری کا کوئی پہلو ایسا نہیں جس پر نہ صرف ہندوستان کے بڑے بڑے حکیموں، تجربہ کار ڈاکٹروں، ہوشیار ویدوں بلکہ یورپ، امریکہ، آسٹریلیا کے دق و سل کے ماہرین و متخصصین نے بھی پر از معلومات بحث نہ کی ہو۔ گویا یہ نمبر ہماری زبان میں مشرق و مغرب کے مایہ ناز اطبا کے سالہا سال کے تجربات کا نچوڑ اور ان کی طبی کاوشوں کا مرقع ہے۔

مضمون نگاروں کی تصویریں تو ان گنت ہیں ہی لیکن ماؤف پھیپھڑوں، ان کے غار، گلٹیوں، خون چوسنے والے اور پھیپھڑوں پر انکے مہیب اور تباہ کن اثرات کی بھی بھیانک تصویریں دے دیگئی ہیں۔ چند جدول اور نقشے بھی ہیں غرض ایک علمی اور معیاری رسالہ کے لئے علم و فن کی اس نئی روشنی میں جن جن لوازم کی ضرورت ہے وہ سب اس نمبر میں بدرجہ اتم موجود ہے۔ اگر فاضل مرتب نسخوں کے اندراج میں ذرا احتیاط سے کام لیتے تو اچھا ہوتا (رسالہ اردو)

جناب رام لال صاحب ورما ایڈیٹر تیج ویکلی دہلی

دہلی کا مشہور ماہانہ رسالہ ہمدرد صحت فن طب، صحت عامہ، قدیم و جدید طریقہ ہائے علاج اور حیات و تندرستی کے متعلق بہترین معلومات و ہدایات کا ایک ذخیرہ ہوا کرتا ہے لیکن اس کی اشاعت خاص جو سال میں ایک مرتبہ صرف ایک موضوع پر تمام معلومات کا مخزن بنکر دنیا کے سامنے آتی ہے، اس کا جواب صحافتی دنیا میں ملنا مشکل ہے۔ اس سال ہمدرد صحت کا خاص نمبر "امراض دق و سل" سے تعلق رکھتا ہے۔ اس مہلک بیماری اور اس کے متعلق معلومات اور طریقہ علاج کی جو اہمیت ہے وہ اسی سے ظاہر ہے کہ اس وقت دنیا کا کوئی ملک ایسا نہیں، جہاں ایک خاص محکمہ "دق و سل" کے انسداد کیلئے قائم نہ ہو، ہمدرد صحت کے زیر نظر نمبر میں دق اور سل کے متعلق بعض ایسے پہلوؤں سے بحث کیگئی ہے جو اس سے پہلے تاریکی میں تھے۔ یہ نمبر نہ صرف طبیبوں، ویدوں اور ڈاکٹروں کے لئے جدید و قدیم معلومات و معالجات کا مخزن ہے بلکہ ان لوگوں کیلئے بھی بہت کارآمد ہے جو عوام کی بھلائی کے معاملات سے دلچسپی رکھتے ہیں۔ اس نمبر کی ہمہ گیری کا اندازہ اسی سے ہو سکتا ہے کہ یورپ، امریکہ، آسٹریلیا وغیرہ کے پندرہ بیس ماہرین دق و سل نے اس نمبر کیلئے خاص مضامین لکھے ہیں اور ہندوستان کے تقریباً ایک سو ماہرین فن نے اسکی قلمی معاونت میں شرکت کی ہے۔ علاوہ ازیں ادیبوں، افسانہ نویسوں، مزاحیہ نگاروں اور شاعروں نے بھی حصہ لیا ہے اور ایک فنی رسالہ میں اس دلچسپ امتزاج سے کام لینا ایڈیٹر ہمدرد صحت حکیم حاجی عبدالحمید صاحب کا قابل تحسین کارنامہ ہے۔ اس نمبر کے متعلق اس سے زیادہ کچھ کہنے کی ضرورت نہیں ہے کہ یہ دق و سل کی ایک بہترین انسائیکلوپیڈیا ہے جو ۲۲ + ۲۹ ½ کی تقطیع کے ۴۰۰ صفحات پر مشتمل ہے۔ سہ رنگی تصویر اور آرٹ کی تصویروں کے علاوہ متعدد مضامین کی تشریح بھی تصویروں کے ذریعہ کی گئی ہے۔ کتابت، طباعت اور کاغذ نفیس ہے اور ان تمام خوبیوں پر اس مرقع علم و فن کی قیمت اعلیٰ ایڈیشن کی ۱۲ر اور معمولی ۸ر ہے۔ "تیج ویکلی" ۱۳ ستمبر ۱۹۳۸ء

روزنامہ [illegible] لاہور

[illegible] ہمدرد صحت کا دق و سل نمبر [illegible] ان لوگوں کیلئے [illegible] بھی [illegible] جو اس خوفناک بیماری [illegible] سے عوام کے لئے بھی [illegible] اسباب [illegible] معالجات [illegible] جوان لوگوں [illegible] اس بیماری کی [illegible] زیادہ معلومات [illegible] ۱۹۳۸ء

جناب مفتی شوکت علی صاحب فہمی ایڈیٹر اخبار دین و دنیا دہلی

"معاصر ہمدرد صحت دہلی کا ممتاز طبی رسالہ ہے حال ہی میں اپنا ایک خاص نمبر دق و سل شائع کیا ہے یہ نمبر تقریباً تین سو صفحات پر مشتمل ہے جس میں بیشمار تصاویر دی گئی ہے اور جسے اس قدر شاندار بنا دیا گیا ہے کہ بلا شبہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ ہندوستان کا کوئی طبی رسالہ آج تک اتنا شاندار نمبر شائع نہیں کر سکا ہے۔

"ہمدرد صحت کا دق و سل نمبر درحقیقت دق اور سل جیسے موذی مرض پر لاجواب و بے نظیر مضامین کا ذخیرہ ہے جسمیں دق اور سل کے امراض کے جملہ پہلوؤں پر جس خوبی کیساتھ بحث کی گئی ہے کہ شاید ہی آج تک کسی ایک کتاب میں اتنا مفید مواد دیکھا جا سکے

"ایسی حالت میں کہ ہندوستان میں یہ موذی مرض نہایت تیزی کے ساتھ بڑھ رہا ہے جناب حکیم حاجی عبدالحمید صاحب دہلوی کا یہ کارنامہ ملک اور قوم کی بہترین خدمت ہے حکیم صاحب موصوف نے یہ لاجواب نمبر شائع کر کے بلاشبہ اس مرض کے سلسلہ میں وہ مواد فراہم کر دیا ہے جو اس وقت تک ناپید تھا اور جسکے منظر عام پر آنیکے بعد ہزاروں اور لاکھوں گھر اس موذی مرض سے محفوظ ہو جائیں گے، اس خاص نمبر کا ٹائٹل اسقدر ہیبتناک ہے کہ اسکے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ موت کا فرشتہ ہماری طرف ہاتھ بڑھا رہا ہے غرضکہ ہر لحاظ سے یہ نمبر نہایت مکمل و کارآمد ہے [illegible] کسی گھر کو اس نمبر سے خالی نہ رہنا چاہئے ہمارا خیال ہے کہ جو حضرات اس وقت اس خاص نمبر کو حاصل کرنے میں کوتاہی سے کام لیں گے وہ اس نایاب ذخیرہ کو آئندہ چلکر کسی قیمت پر بھی حاصل نہیں کر سکیں گے کیونکہ یہ کتاب نہیں ہے بلکہ خاص نمبر ہے جو چند روز میں ختم ہو جائیگا [illegible] قیمت اعلیٰ ایڈیشن ۱۲ر معمولی ایڈیشن ۸ر اور جو [illegible] ہمدرد صحت کے خریدار ہوں گے ان سے اس خاص نمبر [illegible]

جناب مولنا سعید احمد صاحب ایم اے ایڈیٹر رسالہ برہان دہلی

"ہندوستان کا سب سے زیادہ مشہور اور کم قیمت طبی پرچہ ہمدرد صحت دہلی ہر سال کسی خاص موضوع پر اپنا ایک خاص اور ضخیم نمبر شائع کرتا ہے چنانچہ اس رسالہ کا دق و سل نمبر بڑے اہتمام کیساتھ شائع ہوا ہے اور گذشتہ نمبروں کی طرح ہر لحاظ سے کامیاب ہے اس خاص نمبر میں مشرق و مغرب کے اساتذہ فن کے قیمتی مضامین دق اور سل کے مختلف پہلوؤں کے متعلق درج ہیں جن میں بڑی محنت اور جانکاہی سے کام لیا گیا ہے ہمارا خیال ہے کہ کسی انسائیکلوپیڈیا میں دق اور سل کے متعلق جس قدر تحقیقی مضامین ہو سکتے ہیں وہ سب اس میں جمع ہیں۔ آخر میں حسب معمول ادبیات کے زیر عنوان متعدد طبی افسانے ہیں جو زبان و بیان اور [illegible] سے دلچسپ ہیں [illegible] دق اور سل [illegible]



کرنل بھولاناتھ کے تکلمی دلائل

مسئلہ اخلاط

۵

بسلسلہ مقالہ ماہ فروری ۱۹۳۹ء

از فاضل گرامی جناب حکیم مولوی محمد کبیرالدین صاحب شیخ الجامعہ جامعہ طبیہ، دہلی

سودا، اور سوداوی امراض، ڈاکٹری صحیفوں میں

یہ ایک سچی حقیقت ہے کہ "سَوْدَاوِی اَمْرَاض" کی فہرست کا یہ تسلسل میری امید اور توقع سے، جس کا اندازہ اس کا عنوان قائم کرتے وقت میں نے لگایا تھا بہت زیادہ دراز ہو گیا۔ جنوری کے تیسرے مقالہ میں ابتداءً یہ عنوان قائم کیا گیا، اور دماغ نے اندازہ لگایا کہ سوداوی امراض کی فہرست غالباً چھوٹی ہی سی ثابت ہو گی، جو شاید تیسرے ہی مقالہ میں ختم ہو جائے گی۔ لیکن اس کی لڑی جنوری سے دراز ہو کر فروری تک پہونچ گئی۔ پھر فروری کا مقالہ جب میں لکھنے بیٹھا تو میرے واہمہ میں اس گمان کی قطعاً گنجائش نہ ہی تھی کہ اس فہرست کی زنجیر "زلفِ مسلسل" بن کر فروری سے مارچ تک دراز ہو جائے گی۔ لیکن میرا اندازہ دوسری مرتبہ بھی صحیح نہ نکلا۔

اس وقت تیسری مرتبہ، اُسی "بار بار غلط ہونے والے پندار" کے ساتھ سوداوی امراض کی آخری کڑی جوڑنے بیٹھا ہوں کہ یہ آج کے مقالہ میں تو یقیناً ختم ہی ہو جائیں گے۔ لیکن پچھلے دونوں تجربات سے ڈر سا لگتا ہے کہ کہیں آگے بڑھ کر میرا یہ آخری اندازہ بھی غلط نہ ہو جائے۔ الغرض ابھی اوائل مقالہ کے قریب "پیش گوئی" کرنا سخت دشوار ہے کہ میرا اعتماد اپنے ابتدائی تخمینہ کے مطابق سو فی صدی صحیح ہی ثابت ہو گا۔

لیکن، خواہ کچھ بھی ہو، یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ اب میں اسے ختم ہی کرنا چاہتا ہوں۔ میرا دل خود بھی اس سے اکتا گیا ہے۔ مسئلۂ اخلاط کے ابھی بہت سے لمبے اور اہم مباحث باقی ہیں جن پر تفصیل و اطمینان سے بحث کرنا ہے۔ اصل مقالہ — جسم انسان کے اندر کوئی کالی رنگت رکھنے والا خلط سودا [illegible] بن جاتی ہے جس کا جلوہ بہت سے غیر طبعی حالات میں نظر آیا [illegible]

سوداوی رسولی، سلعہ سوداویہ، میلانانک ٹیومر

جلد پلی علم الامراض (پے تھالوجی) کی تقسیم کے لحاظ سے یہ ایک عام اور بڑا عنوان ہے جس کے تحت میں دوسرے کئی عنوانات بانٹے جاتے ہیں + سرطان (کین سر کارسی نوما) کو بھی جدید ترتیب امراض میں، رسولی ... کے تحت بیان کیا جاتا ہے۔

اسی طرح لحمی رسولی (سلعہ لحمیہ: سارکوما) کی نمایاں اور خبیث قسم کی خصوصیات چونکہ بشرہی رسولی (سلعہ بشریہ: اپی تھیلی اوما) سے بہت کچھ ملتی جلتی ہیں۔ اس لئے متقدمین کے بیان کے مطابق یہ سرطان (کین سر) کے ذیل میں داخل ہیں۔

متقدمین کے بیانات سے پتہ چلتا ہے کہ خبیث قسم کی رسولیوں (سلعات خبیثہ: ملگ ننٹ ٹیومرز) کو وہ بالاشتراک سرطان کا لقب بخشا کرتے ہیں۔

لیکن جدید علم الامراض (پے تھالوجی) ہیں سلعاتِ خبیثہ کو، بہ لحاظ خردبین دو اقسام میں بانٹتے ہیں:-

(۱) بشرہ کی رسولی (اپی تھیلی ال ٹیومر)، اس کی ساخت اگر خردبین کی مدد سے دیکھی جائے، تو یہ بشرہ (اپی تھیلی ام) جیسی ساخت پر مشتمل ہوتی ہے۔ اسے وہ مخصوص طور پر "کین سر" کہتے ہیں، جس کے معنے کیکڑے کے ہیں۔ اس لحاظ سے کین سر کا لفظی ترجمہ سرطان ہوا۔

(۲) گوشت کی رسولی (سارکوما: سلعہ لحمیہ)، اس کی ساخت کو اگر خردبین کی مدد سے دیکھا جائے، تو یہ نسیج خلوی (کنکٹ ٹِو ٹِشو) جیسی ترکیب و ساخت پر مشتمل ہوتی ہے۔ اس میں خباثت کی تمام باتیں اکثر قسم اول جیسی پائی جاتی ہیں۔ مگر جہاں تک میں نے ڈاکٹری کتب کا لفظی و معنوی تحقیق کے لئے مطالعہ کیا ہے، مجھے یہی پتہ چلا ہے کہ اسے وہ ہمیشہ سارکوما ہی کہا کرتے ہیں، جس کا لفظی ترجمہ "گوشت کی رسولی" (سلعہ لحمیہ) ہے؛ کیوں کہ "سارک" یونانی لفظ ہے، جس کے معنے گوشت کے ہیں۔

... اس لفظی اور اصطلاحی تفریق، اور قدیم و جدید طرز بیان سے ہمیں اس وقت زیادہ سروکار نہیں۔ ہمارا آپ کا مدعا تو صرف اس سوال سے وابستہ ہے کہ:

... ان دونوں اقسام کی تباہ کار رسولیوں کا نام خواہ کچھ ہی رکھا جائے، ان دونوں میں سوداویت پائی جاتی ہے، یا نہیں؟

... اس کا جواب واضح ہے کہ ان دونوں اقسام کی خبیث رسولیوں میں ——— بلکہ ان کے علاوہ دوسری اقسام میں بھی ——— مسلم طور پر سوداویت پائی جاتی ہے، جس کا اقرار خصمِ مُناظِر کے معتبر بیانات اور مستند شہادات سے ثابت ہے۔

سلعہ سوداویہ کے متعدد نام | سلعہ سوداویہ کی سادہ اصطلاح کے مقابلہ میں ڈاکٹری کی متعدد اصطلاحات پائی جاتی ہیں جن کا ذکر یقیناً اس موقعہ پر "سوداوی مقصد" کے لحاظ سے دل چسپ اور معنے خیز ہے:

... سیاہ یعنے سوداوی رسولی کا ڈاکٹری ترجمہ میلانانک ٹیومر ہے۔ لیکن اس کے علاوہ اور بھی چند اصطلاحات ملتی ہیں جو کم و بیش اسی مدعا کو ظاہر کرتی ہیں، مثلاً: میلانوما ——— میلانو بلاسٹوما ——— میلانو کین سر انڈ۔

سوداوی یا میلانانک | میلانانک ٹیومر (سلعہ سوداویہ) کی تحقیق سے پہلے ہمیں محض میلانانک کی لفظی و معنوی وضاحت بیان کرنی چاہیئے، اور چوں کہ اس لفظ کے معنے میں سیاہی مضمر ہے، اس لئے ہمیں اجازت دیجئے کہ پہلے ہم کالے ... کا لغت (بلیکس میڈیکل ڈکشنری) کھول کر آپ کے سامنے رکھیں:

... (... black) is a term applied to certain tumours, dark in colour, and ... in whose substance black pigment is deposited.

ترجمہ :- میلانانک (سوداوی) یونانی لفظ میلاس سے مشتق ہے جس کے معنے سوداء (سیاہ) کے ہیں۔ یہ ایک اصطلاح ہے، جو بعض اقسام کی رسولیوں (سلعات) پر بولی جاتی ہے، جو سیاہ رنگ کی اور عموماً خبیث الطبع ہوا کرتی ہیں۔ الغرض کے جوہر میں ایک سیاہ رنگ کا مادہ (مادہ سوداویہ: میلانین) راسب ہوتا ہے۔"

میلانانک (سوداوی) اور ڈارلینڈ لیکن مزید تحقیق سے پتہ چلتا ہے کہ "کالے صاحب" مطلب بتانے میں کچھ کمی کر گئے ہیں، میلانانک کا مفہوم اتنا تنگ نہیں ہے کہ یہ محض کالی رسولیوں تک محدود ہو۔ بلکہ یہ لفظ ہمارے اطباء کی اصطلاح سوداوی کے مطابق بہت وسیع ہے۔ جو چیز کالی کالی سی نظر آئی، اُسے ہمارے اطبائے سوداویت کی طرف منسوب کر دیا۔ اسی طرح میلانانک بھی دراصل میلانزم (سوداویت) کی طرف منسوب ہے۔ جہاں کہیں سیاہی پائی گئی، خواہ جلد ہو جھلی ہو، گلٹی ہو، یا رسولی، اُسے "میلانزم" کی طرف منسوب کر کے میلانانک کی اصطلاح سے یاد کر لیا گیا جس سے محض یہ بتانا مقصود ہوتا ہے کہ اس چیز کے اندر سیاہی (سوداویت) پائی جاتی ہے۔

فاضل امریکی (نیومین ڈارلینڈ) لکھتے ہیں:

Melanotic (mel-an otik) Affected with, or of the nature of "melanosis"

Melanosis (mel-an-o-sis) [Gr μελας black] (1) Melanism, a condition characterized by abnormal pigmentary deposits. 2 Disorder of function caused by a pigment (Dorland).

Melanism (melan-izm) [Gr. μελας black] Excessive pigmentation or blackening of the integuments, or tissues, Melanosis. (Dorland)

ترجمہ :- "میلانانک (سوداوی)، وہ چیز ہے جو میلانوسس (سوداویت) سے متاثر ہو، یا وہ چیز جس میں میلانوسس (سوداویت) پائی جاتی ہو" (ڈارلینڈ)۔

سوداویت (میلانوسس، اور میلانزم) الغرض لفظ میلانوناٹک "میلانوسس" کی طرف منسوب ہے جس کے معنے ہوئے: میلانوسس (سوداویت) والا، وہ چیز جس میں میلانوسس (سوداویت) پائی جاتی ہو۔

"میلانوسس (سوداویت) یونانی لفظ میلاس سے مشتق ہے، جس کے معنے سوداء کے ہیں۔ (۱) یہ میلانزم کا مترادف ہے۔ یعنی یہ دونوں الفاظ اس حالت کے لئے موضوع ہیں جس میں غیر طبعی طور پر رنگین مواد (مواد سوداویہ) بدن کے اجزاء میں مجتمع ہو جاتے ہیں"

"(۲) افعال کی خرابی جو رنگین مادہ (میلانین: مادہ سوداویہ) سے عارض ہو" (ڈارلینڈ)

"میلانزم (سوداویت) یونانی لفظ میلاس سے مشتق ہے، جس کے معنے سوداء کے ہیں۔ جلد جھلیوں یا بدن کی دوسری ساختوں کے اندر صباغ (رنگینی) یعنے سیاہی کی زیادتی۔ یہ میلانوسس کا مترادف ہے" (ڈارلینڈ)

ان بیانات اور توضیحات سے صاف عیاں ہے کہ میلانانک پورے طور پر طبی عربی اصطلاح سوداوی کا مترادف ہے، جس کو رسولیوں کے ساتھ کوئی تخصیص نہیں ہے، بلکہ جہاں کہیں بھی غیر طبعی طور پر سیاہی بڑھ جاتی ہے، وہاں یہ لفظ بالاشتراک بولا جاتا ہے۔

سلعہ سوداویہ میلانوما بہرحال جس رسولی میں سیاہی پائی جاتی ہے اُسے میلانانک ٹیومر (سلعہ سوداویہ) کہا جاتا ہے جس کی متعدد قسمیں ہیں اور جس کے لئے متعدد مترادفات ہیں، مثلاً:

Melanoma (mel-an-omah). A melanotic tumor. (Dorland).

میلانوما: سوداوی رسولی یا سیاہ رسولی، میلانانک ٹیومر کا نام ہے۔

سلعہ سوداویہ سوداوی قسم کی رسولی کا ایک دوسرا نام میلانو بلاسٹوما بھی ہے جس کی وضاحت ڈارلینڈ کے اس بیان
میلانو بلاسٹوما سے پورے طور پر ہو جائے گی :

Melano-blastoma (mel-an o-blas-tomah). A tumor made up of melanoblasts. (Dorland)

ترجمہ :- "میلانو بلاسٹوما (سلعہ سوداویہ) ایک رسولی ہے، جو میلانو بلاسٹ (خلیات سوداویہ : سودا پیدا کرنے والے دانوں) سے بنتی ہے۔" (ڈارلینڈ)

Melanoblast [Gr μελας: black + βλαστος: germ]. An epithalial cell which generates pigment.

ترجمہ :- "میلانو بلاسٹ (خلیۂ سوداویہ، جرثومہ سوداویہ) : یہ لفظ دو یونانی کلمات سے مشتق ہے (۱) میلاس : سودا، سیاہ ؛ (۲) بلاس ٹوس : جرثومہ، کُرّیہ، خلیہ، دانہ، بیج"

"میلانو بلاسٹ : وہ خلیہ بشریہ ہے، جو صباغ (رنگین مادہ، سیاہ مادہ) پیدا کرتا ہے۔" (ڈارلینڈ)

سلعہ سوداویہ
میلانوکین کرائڈ

سیاہ قسم کی ایک رسولی کا نام میلانو کین کرائڈ ہے، جو گویا سرطان کی چھوٹی بہن ہے :

Melanocancroid (mel-an-o-kan-kroid) A strongly pigmented epithalial tumor

ترجمہ :- "میلانو کین کرائڈ (سلعۂ سرطانیہ سوداویہ) : سیاہ رسولی (سلعہ سوداویہ) کی ایک مخصوص قسم ہے جو بشرہ نامی ساخت سے پیدا ہوتی ہے، اور (سیاہ رنگ سے) بہت زیادہ رنگین ہوتی ہے۔"

Cancroid (Kan-kroid) [cancer + Gr ειδος form] 1 Resembling cancer 2. A skin cancer of a moderate degree of malignity

ترجمہ :- "کین کرائڈ دو کلمات سے مرکب ہے : (۱) کین سر، جس کے معنے سرطان کے ہیں۔ (۲) یونانی لفظ آئی ڈوس، جس کے معنے شکل و شباہت کے ہیں۔"

"کین کرائڈ کے دو معانی ہیں : (۱) کین سر (سرطان) کے مشابہ، سرطان کے مانند۔"

"(۲) ایک جلدی سرطان جس میں معمولی درجہ کی خباثت پائی جاتی ہے۔"

میلانا ٹک : سارکوما : سرطان سوداوی

یہ میں پہلے لکھ چکا ہوں کہ سارکوما (سلعۂ لحمیہ) اور کارسی نوما (سلعہ بشریہ : یا : سرطانیہ) دونوں قدیم اصطلاح کے لحاظ سے سرطان میں داخل ہیں۔

میلانا ٹک سارکوما (سلعۂ لحمیہ سوداویہ : سرطان سوداوی) کے متعلق فاضل ساورز اور کارلس اپنی مشہور کتاب جراحیات (سرجری ساورز کارلس) میں فرماتے ہیں :-

Melanotic Sarcoma is the most virulent of all this group of tumours, because of the early date at which it forms secondary deposits in lymphatic glands and internal organs. It grows from those portions of the body which are naturally pigmented, especially the choroid coat of the eye and the skin Those growing from the former situation are usually composed of spindle cells, all of which contain granules of *melanin*, these choroidal tumours are true sarcomata, and have a special tendency to form secondary deposits in the liver (213 Tenth edition. Surgery by Rose and Charles).

ترجمہ :- "میلانا ٹک سارکوما (سرطان سوداوی) سلعات کے اس گروہ کی ساری قسموں سے

یہ زیادہ خبیث ہے، کیوں اس کے لاحق ہوتے ہی غدد مائیہ (غدد جاذبہ ، لمفے ٹک گلینڈز) اور اندرونی احشا میں اس کے مادّہ سے ، ثانوی طور پر، یہی مرض پیدا ہو جاتا ہے ۔ یہ مرض ابتداءً بدن کے ان حصوں میں لاحق ہوتا ہے ، جو طبعًا رنگین (سیاہ) ہیں ، علے الخصوص آنکھ کا طبقۂ مشیمیہ (کورائڈ کوٹ) اور جلد ۔ پھر جو طبقۂ مشیمیہ سے شروع ہوتا ہے ، وہ عموماً تکلہ نما خلیات (خلیات مغزلیہ) پر مشتمل ہوتے ہیں (جو خوردبینی معائنہ پر نظر آسکتے ہیں) ، اور ان سارے خلیات (تکلہ نما والے) میں میلانین (مادّہ سوداویہ) کے ذرّات بھرے ہوتے ہیں ۔ طبقہ مشیمیہ کی یہ رسولیاں دراصل حقیقی اور سچی سلعات لحمیہ ہیں، اور ان میں خصوصی میلان پایا جاتا ہے کہ ان سے ثانوی طور پر جگر میں ان کے مواد راسب ہو جائیں (ترسّب ثانوی) ؟

اس کے بعد اس کی دوسری قسم (جو جلد میں لاحق ہوتی ہے) کے متعلق دونوں فاضلان گرامی فرماتے ہیں :

The *melanomata* of the skin most frequently develop from pigmented moles... . . The pigment granules in this form are very unevenly distributed, some lying in the stroma between the alveoli, whilst others are contained in the cells, some portions of the primary tumour are often quite free from pigment, and some of the secondary growths are often colorless, whilst adjecent growths may be absolutely black The nature of the pigment (melanin) is still uncertain, but the fact that it does not contain iron seems to indicate that it is not derived from haemoglobin It may be deposited in the skin of the patient apart from the tumours (melanosis), or may be exerted in the urine

ترجمہ :- جلد کی سوداوی رسولیاں (سلعات سوداویہ) زیادہ تر خال اور مسّوں سے شروع ہوا کرتی ہیں ۔ .... اس قسم میں مادّہ سوداویہ کے رنگین ذرّات نہایت ناہموار طور پر پھیلے ہوئے ہوتے ہیں : کچھ ذرّات خانوں کے درمیان دعامہ میں (جس پر خلیات سہارا رکھتے ہیں) پڑے ہوتے ہیں ، اور کچھ ذرّات خلیات کے اندر بند ہوتے ہیں ۔ اسی طرح ابتدائی اور اصلی رسولی کے بعض حصے اکثر قطعًا رنگ سے خالی ہوتے ہیں ؛ اور بعض ثانوی پیداوار بعض اوقات بے رنگ ہوتی ہیں لیکن اس کے آس پاس کی دوسری افزائشیں قطعًا سیاہ ہوتی ہیں ۔ اس رنگین مادّہ (مادّہ سوداویہ ، میلانین) کی نوعیت —— تاحال —— نامعلوم ہے ، لیکن چونکہ اس مادّہ کے اندر لوہے کے اجزا نہیں پائے جاتے ہیں ، اس سے کچھ پتہ چلتا ہے کہ یہ خون کے سرخ مادّہ (حمرت دمویہ ، ہیموگلوبین) سے نہیں حاصل ہوتا ۔ یہ سیاہ مادّہ بعض اوقات مریض کی جلد میں —— رسولیوں کے علاوہ —— اکٹھا ہو جاتا ہے ، جس کو سوداویت : میلانوسس کہا جاتا ہے (اور جس میں جلد سیاہ ہو جاتی ہے) اور گاہے یہ سیاہ مادّہ پیشاب کے ساتھ مل کر خارج ہوتا ہے (جس سے پیشاب سوداوی ہو جاتا ہے) ۔

بعض محققین سلعہ لحمیہ سوداویہ کو سلعات سرطانیہ بشریہ کے قبیلے سے شمار کرتے ہیں ۔ ان کا خیال ہے کہ ان کی ابتدا ، جلد وغیرہ کے بشرے سے ہوتی ہے جو باہر سے اندر کی طرف بڑھتا چلا جاتا ہے ۔

سلعہ سوداویہ اور جارج شین

اسی قسم کی سوداوی رسولی کے متعلق فاضل جارج شین اپنی مختصر سی کتاب ” مینوآل آف سرجری “ میں فرماتے ہیں :

A *melanoma*, or *melanotic Sarcoma* is a tumour composed of connective tissue cells containing pigment called *melanin*. It is usually extremely malignant and occur most frequently in pigmented moles, in the retina, in the matrix of the nails, and in the vicinity of the anus, but is occasionally met with elsewhere. (P. 78)

ترجمہ : میلانوما ، سلعہ سوداویہ یا میلانوٹک سارکوما سلعہ لحمیہ

سوداویہ) ایک قسم کی رسولی ہے، جو نسیج واصل (نسیج خلوی؛ نسیج باطنی) پر مشتمل ہوتی ہے؛ اس (رسولی) باطنی ساخت کے اندر ایک رنگین مادّہ (صباغ) پایا جاتا ہے، جسے میلانین (مادّہ سوداویہ) کہا جاتا ہے۔ یہ عموماً بہت ہی خبیث ہوا کرتی ہے، اور بیشتر اوقات رنگین مسّوں میں، آنکھ کے طبقۂ شبکیہ (ریٹینا)، ناخون کی جڑمیں، اور مقعد کے قریب لاحق ہوا کرتی ہے، لیکن شاذونادر دوسرے مقامات میں بھی ملا کرتی ہے۔"

میلانوکارسی نوما: سلعہ سرطانیہ سوداویہ

آج کل کارسی نوما (سلعہ سرطانیہ) ہی کو جو بشرہ کی سی ساخت پر مشتمل ہوا کرتا ہے، کین سر (سرطان) کی اصطلاح سے یاد کیا جاتا ہے، جیسا کہ پہلے بتایا گیا ہے۔ یہ ایک اصطلاحی اختلاف ہے جس میں ہر فرقہ اور ہر جماعت کو کلی اختیار ہوا کرتا ہے، اور ناموں کے رکھنے اور بدلنے میں دوسرے فریق کو مجالِ دم زدن نہیں۔

اس قسم کے سرطان میں جب مادّہ سوداویہ (میلانین) کی وجہ سے سیاہی غالب آجاتی ہے، تو اُس وقت اُسے میلانوکارسی نوما کہا جاتا ہے۔

میلانانک کین سر اور بلیک کین سر

اس کے دوسرے نام میلانانٹ کین سر، اور بلیک کین سر بھی ہیں، جن کے لفظی تراجم سرطان سوداوی، اور سرطان سیاہ ہیں۔ میلانانٹ کی لفظی اور معنوی تحقیق اوپر گزر چکی ہے، اس لئے اب مزید اعادہ و تکرار کی ضرورت نہیں۔

میلانوکارسی نوما کے بارہ میں نیومین ڈارلینڈ لکھتے ہیں:

Melanocarcinoma (mel-an-o-kar-sin-omah) [Gr μελας black + carcinoma]

A carcinoma pigmented with melanin

ترجمہ:- "میلانوکارسی نوما دو یونانی کلمات سے مرکب ہے: (۱) میلاس جس کے معنے سوداء کے ہیں، اور (۲) کارسی نوما (جو کین سر: سرطان کا مترادف ہے)۔ میلانوکارسی نوما وہ سرطان (کارسی نوما) ہے جو مادّہ سوداویہ (میلانین) کے رنگ سے رنگا ہوا ہوتا ہے (یعنی سیاہ ہوتا ہے)۔"

اسی طرح میلانانٹ کین سر، اور بلیک کین سر کے متعلق کین سر کے عنوان کے ذیل میں فاضل موصوف لکھتے ہیں:

Black Cancer · same as "melanotic cancer"

Melanotic Cancer : a malignant growth of a black or deeply pigmented color.

"بلیک کین سر (سرطان سیاہ): یہ میلانانٹ کین سر کا مترادف ہے۔"

"میلانانٹ کین سر (سرطان سوداوی): یہ ایک خبیث قسم کی افزائش (رسولی) ہے، جو سیاہ ہوتی ہے، یا مادّہ ملونہ (سوداویہ) کے رنگ سے گہرے طور پر رنگی ہوئی ہوتی ہے۔"

سرطان: کین سر: کیکڑا

اسی سلسلہ میں ضمناً یہ ذکر کرنا بھی خالی از دلچسپی نہیں کہ اس قسم کی خبیث اور تباہ کار رسولیوں کو خواہ ہم عربی زبان میں سرطان کہیں، یا لاطینی لغت میں کین سر، یا یونانی زبان میں کارسی نوما، سارے الفاظ اصل معنے کے لحاظ سے متحد ہیں، اور سب کی اصلیت میں کیکڑے کا مفہوم داخل ہے۔

یعنی سرطان کے لغوی معنے اگر کیکڑے کے ہیں، تو "کین سر" کا ترجمہ بھی کیکڑا ہی ہے

یونانی لفظ "کارسی نوس" سے ماخوذ ہے، جس کے معنے بھی کیکڑے ہی کے ہیں۔
پہلے "کین سر" کی لفظی اور معنوی تحقیق پر غور فرمائیے۔

Cancer (kan-ser) [L. for crab] A malignant tumor, made up chiefly of epithelial cells; carcinoma. (Dorland).

"کین سر (لاطینی لفظ ہے، جس کے معنے "کیکڑے" کے ہیں) یہ ایک خبیث رسولی ہے، جو زیادہ تر خلیات بشریہ پر مشتمل ہوا کرتی ہے۔ اسی کو کارسی نوما بھی کہا جاتا ہے"

Carcinoma (kar-sin-o-mah) pl *carcinomata* [Gr καρκίνωμα from καρκίνος, crab, cancer] A malignant tumor or cancer, a new growth made up of epithelial cells tending to infiltrate and give rise to metastases (Dorland)

"کارسی نوما: اس کی جمع (لاطینی زبان کے اصول پر) کارسی نومیٹا آتی ہے۔ کارسی نوما یونانی لفظ ہے جو "کارسی نوس" سے مشتق ہے، جس کے معنے کیکڑے، یا کین سر (سرطان) کے ہیں"
"کارسی نوما ایک خبیث رسولی ہے جس کو "کین سر" (سرطان) بھی کہتے ہیں۔ یہ غیر طبعی اور اجنبی پیداوار ہے، جس کے اندر بشرہ کے خلیات پائے جاتے ہیں، اور اس رسولی میں اس امر کا خصوصی میلان پایا جاتا ہے، کہ اس کا مادّہ دوسرے اعضا تک چلا جائے اور انتقال مرض کا باعث بنے" +

سقیروس سوداوی؛ میلانوسکیرس

سقیروس یونانی لفظ ہے، جو طب عربی، اور طب انگریزی میں کسی قدر اختلاف لہجے کے ساتھ، یکساں طور پر مستعمل ہے۔ حقیقی اصلیت کے لحاظ سے سقیروس (سکیرس) سرطان کے گروہ میں شامل ہے۔ چنانچہ میلانوسکیرس (سقیروس سوداوی) اُسی سرطان سوداوی کا دوسرا نام ہے جس کا ذکر اوپر ہو چکا ہے، اور جس کو میلانو کارسی نوما کہا جاتا ہے۔

Melano-scirrhus (mel-an-o-skir-us) [Gr μελας black + scirrhus] Same as "melanocarcinoma" (Dorland).

"میلانوسکیرس یونانی لفظ دو کلمات سے مشتق ہے: (۱) میلاس: سودا۔ (۲) سکیرس۔ میلانوسکیرس "میلانوکارسی نوما" (سرطان سوداوی) کا مترادف ہے" +

میلانی فڈروسس: عرق سوداوی

اس عنوان کو ہمارے احباب بہت ہی تعجب اور حیرت سے پڑھیں گے۔ یہ میں اس لئے اندازہ کر رہا ہوں کہ لیلائے سودا کی تلاش میں میری نگاہ نہ معلوم کہاں کہاں بھٹکتی پھرتی ہے، اور کیا کچھ دیکھتی رہتی ہے۔ لیکن جب وادی نجد کی صحرا نوردی کرتی ہوئی ایک ایسے محمل پر میری آنکھیں جمتی ہیں جس سے سوداوی قطرات ٹپکتے جا رہے ہیں، تو یہ وحشت شعار نظر بھی ششدر ہو کر رہ جاتی ہے۔ میں نے اپنی زندگی میں ایک مرتبہ، اور صرف ایک مرتبہ، تو ضرور ایک سندھی طالب علم کو ایسی حالت میں دیکھا تھا کہ ان کے بدن سے سرخ پسینہ (عرق دموی) جاری رہتا تھا جس سے ان کے جسم کی اندرونی پوشاک کا رنگ سرخ ہو جایا کرتا تھا؛ مگر بخدا! میرا بے ادب اور گستاخ وہم کبھی اس امر کو ممکن اور عالم امکان میں موجود نہیں سمجھتا تھا کہ پیشاب و پاخانہ کے علاوہ پسینہ کی صورت میں بھی یہ روسیاہ اپنا جلوہ دکھایا کرتا ہے۔ مگر اب کیا کرتا ہے: اسے تو وہ مانتے ہیں جنہیں ہم سودا

کا منکر تصور کیا کرتے تھے +

سوداوی امراض کی ریل پیل ہے کہ گروہ درگروہ خانۂ مخالف کے مختلف گوشوں سے برآمد ہی ہوتے چلے آرہے ہیں؛ ہجوم وازدہام سے متحیر ہوں: کسے لکھوں، کسے چھوڑوں۔ اور کسے دوسرے وقت اور دوسری ضرورت کے لئے اٹھا رکھوں۔

پہلے میرا ارادہ تھا کہ امراض سوداویہ کی فہرست گناتے وقت یرقان سیاہ (یرقان سندھی: بلیک جانڈس) کا بھی تذکرہ کروں گا، لیکن جب اس کا دامن زیادہ پھیلتا نظر آیا، تو اس کو سمیٹنے کے لئے اس ارادہ کو ملتوی کردیا، اور اس وقت کے لئے اسے اٹھا رکھا جب "کیفیت تولید سوداء" کا عنوان قائم کیا جائے گا، اور یہ بحث کی جائے گی کہ "سوداء تغیر و استحالہ اور احتراق وغیرہ کے نتیجہ میں خون سے، صفراء سے، اور بلغم سے، غرض ہر رنگ کی خلط سے پیدا ہوا کرتا ہے، جیسا کہ ہمارے اسلاف نے اس کی صراحت کی ہے —— بہرحال، یار زندہ صحبت باقی۔ اس وقت تو کالے پسینہ کا حال سنیئے۔

Melanephidrosis (mel-an-ef-id-ro-sis) [Gr μελας black + εφιδρωσις **excessive** sweating] The discharge of black sweat (Dorland)

"میلانی فڈروسس (عرق سوداوی) یہ لفظ یونانی ہے، جو دو کلمات سے مرکب ہے: (۱) میلاس جس کے معنے سوداء (سیاہ) کے ہیں: (۲) اِفڈروسس، جس کے معنے "پسینہ بکثرت بہنے" کے ہیں۔ میلانی فڈروسس سے مراد سیاہ پسینہ کا جاری ہونا ہے۔" (ڈارلینڈ) +

میلانڈروسس؛ عرق سوداوی | اسی طرح سیاہ پسینہ کے لئے دوسری اصطلاح میلانڈروسس بھی ہے؛ موقعہ کی مناسبت سے لگے ہاتھ اسے بھی درج فہرست کرالیجیے۔ ورنہ پھر کہاں اس غریب کی باری۔

Melanidrosis [Gr μελας black + ιδρως : sweat] Black sweat (Dorland)

"میلانڈروسس (عرق سوداوی: سیاہ پسینہ) یہ لفظ یونانی الاصل ہے، جو دو کلمات سے مرکب ہے؛ (۱) میلاس، جس کے معنے سیاہ (سوداء) کے ہیں؛ (۲) اِڈروسس، جس کے معنے پسینہ کے ہیں۔ میلانڈروسس کی اصطلاح "عرق سوداوی" (سیاہ پسینہ) کے لئے موضوع ہے"+

میلانی ڈیما: اوذیمائے سوداویہ

Melanedema (mel-an-e-de-mah) [Gr μελας black + οιδημα swelling]

Anthracosis, a malignant ulcer (Dorland)

"میلانی ڈیما (اوذیمائے سوداویہ) یہ یونانی لفظ ہے، جو دو کلمات سے مرکب ہے: (۱) میلاس (سوداء) + (۲) اِڈیما (اوذیما)"

"میلانی ڈیما کا دوسرا نام انتھراکوسس ہے، جو ایک قسم کا خبیث قرحہ ہے" (اور اس قرحہ کا رنگ چونکہ سیاہ ہوتا ہے، اس لئے اس کا نام میلانی ڈیما رکھا گیا ہے، جس میں سوداء کی طرف نسبت پائی جاتی ہے) +
اس لفظ میں اِیڈیما وہی ہے، جسے ہم تلفظ کے تغیر سے اوذیما کہا کرتے ہیں۔ اور طبی کتب میں مروج ہے +

میلے نے مے سس: قے سوداوی

سوداوی قے کے لئے، جس کا رنگ "اسہال سوداوی" (دمے لینا) کی طرح سیاہ ہوتا ہے، ڈاکٹری اصطلاح میلے نے مے سس ہے، جس کا ذکر اس سے پہلے کبھی نہیں آیا ہے:

Melanemesis [Gr. μελας : black + vomiting] Black vomit (Dorland)

میلے نے مے سس (قے سوداوی): یہ لفظ یونانی ہے، جو دو کلمات سے مرکب ہے: (۱) میلاس (سودا) + (۲) اے مے سس (قے)۔ "میلے نے مے سس" کے معنے "سیاہ قے" کے ہیں (جن کا لفظی ترجمہ "قے سوداوی" ہے)۔

میلانیورے سس: بول سوداوی

بول سیاہ، یا بول سوداوی کے لئے، دوسرے امراض و اعراض کی طرح ڈاکٹری اصطلاحات میں ایک کی بجائے دو الفاظ ہیں: (۱) میلانیوریا جس کا ذکر تیسرے مقالہ (مقالہ ماہ جنوری ۱۹۳۹ء) میں ہو چکا ہے۔ (۲) میلانیورے سس، جس کا عنوان اس وقت قائم کیا گیا ہے:

"میلانیورے سس (سیاہ پیشاب: بول سوداوی) "میلانیوریا" کا مترادف ہے۔"

میلانیورین: سوداء قارورہ

سوداوی قارورہ سے جو سوداوی مادّہ نکال کر علیحدہ کر لیا جاتا ہے، اُس کو ڈاکٹری اصطلاح میں میلانیورین کہا جاتا ہے۔ جو ایسے دو کلمات سے مرکب ہے جس کے معنے "سودا اور پیشاب" ہیں۔

Melanurin A black substance from morbid urine in certain rare cases (Dorland)

"میلانیورین (سوداء بولیہ): ایک سیاہ مادّہ (کالا جوہر)، جو شاذ و نادر ہی امراض کے قارورہ میں پایا جاتا اور اس سے حاصل کیا جاتا ہے۔" (ڈارلینڈ)

میلانونی کیا: ظفرہ سوداویہ: ناخن سوداوی

جب میں ڈاکٹری کتب میں قلب و جگر سے لے کر بال اور ناخن تک میں سوداء کا اعتراف اور اس کے رگ و پے اور ذرہ ذرہ میں خلط سیاہ کا جلوہ پاتا ہوں، تو قدرتاً میرا ذہن تیزی کے ساتھ اس مسئلہ حقیقت کی طرف بار بار منعطف ہو جایا کرتا ہے کہ

طب جدید در اصل طب قدیم کے بحران انتقالی کی صورت ہے،

جو زبان و اصطلاحات کی تاریکیوں، اور اختلاف بیان کی تاریک اور پیچ در پیچ کوٹھریوں میں جا کر کچھ اس طرح روپوش ہو گئی ہے کہ اچھوں اچھوں کو اس کا اصلی روپ دکھائی نہیں دیتا۔ اس طرح وہ دھوکہ کھا کر واقعات کے خلاف نہ معلوم کیا کچھ زبان سے نکال دیا کرتے ہیں، جس کے بعد اُنہیں پچھتانا اور لجانا پڑتا ہے، اور اپنے قول کی توجیہ و تاویل کے لئے، شرق و غرب تک، اور ہندوستان سے امریکہ و انگلستان تک کوئی سہارا نہیں ملتا۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ اس علمی جنگ اور فنی جہاد کے بعد کم از کم پچاس سال کے لئے تو معاندین کی گستاخ زبانوں پر مہر لگ گئی۔ اور اب ایک مدت تک فضا میں یہ آواز نہ گونج سکے گی کہ

"اخلاط کا کوئی وجود نہیں، اور سوداء ایک بے حقیقت متخیلہ ہے۔"

اب تو راستہ صاف ہو، ناخن اور بال کی کھال کھینچ کر آپ سوداء نکال سکتے، اور منکرین کی نگاہوں کے سامنے رکھ کر، بہ زور اس کا اعتراف کرا سکتے ہیں؛ سنئے:

Melanonychia (mel-an-o-nik-e-ah) [Gr. μέλας : black + ὄνυξ : nail]

Blackening of the nail (Dorland)

"میلانونی کیا (ظفرۂ سوداویہ : ناخون سوداوی)۔ یہ لفظ یونانی ہے، جو دو کلمات سے مرکب ہے (۱) میلا
(سودا، سیاہ) ۔ (۲) اونکس (ظفرہ ناخون)، + ناخون کا سیاہ ہوجانا (ناخون میں سوداویت کا لاحق ہوجانا"

میلانوکرواس : سوداوی چہرہ بشرہ

جب کسی مریض کا گورا اور سفید چہرہ بشرہ سیاہ ہوجاتا ہے، تو ہمارے اطبا رُسے ایک نظر دیکھتے ہی حکم لگا دیتے ہیں کہ اس م
سوداویت لاحق ہوگئی ہے، یا اس کا چہرہ بشرہ سوداوی ہے۔ اسی کو دوسری اصطلاح میں سحنہ سوداویہ کہا
یہ ایک دل چسپ حقیقت ہے کہ اس کے لئے بھی ڈاکٹری میں اسی قسم کی اصطلاح موجود ہے:

lanochroous
lanochrous [Gr μελας . black + κρωα · color] Having a dark complexion (Dorland)

" میلان کرواس (یا) میلان کرس [یہ یونانی الفاظ دو کلمات سے مرکب ہیں : (۱) میلاس (س
سیاہ)، (۲) کُرَوا (رنگ)]۔ وہ شخص جس کا چہرہ بشرہ سیاہ ہو، سوداوی سحنہ کا آدمی"

سوداوی بال : کالے بال

علامات تشخیص مزاج :۔ جس طرح چہرہ بشرہ کا رنگ دیکھا جاتا ہے، اسی طرح بالوں کا رنگ بھی تشخیص مزاج میں امداد
یہ گذشتہ حوالوں میں آچکا ہے کہ جلد اور بالوں کے اندر مادہ سوداویہ (میلانین) کی کافی مقدار پائی جاتی ہے۔ یہ ظاہر
کہ ہر شخص کے بال رنگ کے لحاظ سے ایک جیسے نہیں ہوتے۔ اور یہ بھی مسلم ہے کہ جس قدر مادہ سوداویہ کی مقدار بالوں میں زیادہ ہوگی
قدر ان میں سیاہی غالب ہوگی۔ چنانچہ ایسے سیاہ بال والوں کو ڈاکٹری اصطلاح میں میلانوکومس کہا جاتا ہے:

lanochomous [Gr. μελας : black + κομη : hair] Having black hair (Dorland)

"میلانوکومس [یہ یونانی لفظ دو کلمات سے مرکب ہے : (۱) میلاس : سیاہ، سودا، + (۲) کومی : بال)
شخص جس کے بال سیاہ ہوں"۔

میلانوپے تھی : مرض سوداوی

ہمارے یونانی اطبا، اگر کسی مرض کو "مرض سوداوی" لقب سے یاد کرتے ہیں، تو اس کی وجہ تو یہ ہے کہ و
انسان کے اندر ایک سیاہ خلط کے قائل ہیں، جس کو وہ لوگ سوداء کہتے ہیں۔ لیکن جو لوگ سودا کے قائل نہیں، انہیں
ہے کہ کسی مرض کو مرض سوداوی کہیں۔

لیجئے مرض سوداوی کی یونانی اصطلاح کی طرح آج ہم آپ کے سامنے ڈاکٹری بھی ان کے لغت سے نکال
کر دیتے ہیں، جن امراض میں بدن کی جلد اور دوسری ساختیں سیاہ ہوجایا کرتی ہیں، اُنہیں ڈاکٹری میں میلانوپے تھی
ہے، جو مرض سوداوی کا لفظی ترجمہ ہے:

nopathy (mel-an-opath-e) [Gr. μελας : black + παθος illness]. Any disease character-
by abnormal pigmentation of the skin or tissues (Dorland)

"میلانوپے تھی (مرض سوداوی)، یہ یونانی لفظ دو کلمات سے مرکب ہے: (۱) میلاس (سودا،
پے تھوس (مرض)" +
"میلانوپے تھی (مرض سوداوی) وہ مرض جس میں غیر طبعی طور پر جلد یا دوسری ساختیں سیاہ رنگ کی

میلانائک ڈیزیز: مرض سوداوی

اسی طرح گلبہ ٔ اسی قسم کی سوداوی بیماری کے لئے ڈاکٹری میں دوسری اصلاح میلانائٹ ڈیزیز بھی بولی جاتی ہے۔ "روز اینڈ کارلس کی سرجری" میں ان کے مؤلفین جگر کی رسولیوں کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

The liver is also involved secondarily in "mélanotic disease" of the skin or retina.

(P 1178, 10th edition)

"نیز جگر ثانوی طور پر بھی جلد یا طبقہ شبکیہ کے "مرض سوداوی (میلانائک ڈیزیز) میں شریک ہو جاتا ہے (یعنے ثانوی طور پر جگر میں بھی جلد یا طبقہ شبکیہ کا کوئی مرض سوداوی لاحق ہو جاتا ہے)"+

میلانورےجیا: انفجار سودا: استفراغ سوداء

جب سوداوی مواد خون سے چھنٹ کر پاخانہ کے ساتھ خارج ہوتے ہیں تو پاخانہ کا رنگ سیاہ ہو جاتا ہے۔ اس قسم کے سیاہ دستوں کو ڈاکٹری میں میلانورےجیا (انفجار سوداء) کہا جاتا ہے:

Melanorrhagia (mel-an-o-ra-ge-ah) [Gr. μελας. black + ρηγνυναι: to burst forth] The free and frequent discharche of faces darkened with blood pigments (Dorland)

"میلانورےجیا (استفراغ سوداء): [یہ یونانی لفظ دو کلمات سے مشتق ہے: (۱) میلاس جس کے معنے سوداء (سیاہ) کے ہیں؛ (۲) رہجنی نائی، جس کے معنے پھوٹ پڑنے (انفجار) کے ہیں] سیاہ پاخانہ کا بکثرت اور بار بار خارج ہونا جس میں سیاہی خون کے مواد تلوینیہ (صباغ) سے حاصل ہوئی ہو"

اسی حالت کو گاہے "میلانوریا" (ادرار سودا) بھی کہا جاتا ہے:

میلانوریا: اِدرار سودا (استفراغ سوداء)

Melanorrhea (melanoreah) [Gr. μελας: black + ροια: flow] Same as "melanorrhagia" (Dorland)

"میلانوریا (ادرار سوداء): یہ یونانی لفظ دو کلمات سے ماخوذ ہے: (۱) میلاس جس کے معنے سوداء کے ہیں؛ (۲) روئیا جس کے معنے سیلان و ادرار (بہنے) کے ہیں۔"

"یہ میلانورےجیا کا مترادف ہے"

میلانوپلےکیا: طبقہ سوداویہ

بعض سوداوی امراض میں مختلف مقامات کی جھلیاں سیاہ ہو جاتی ہیں جس سے کالے رنگ کے دھبے پڑ جاتے ہیں ان دھبوں کو ڈاکٹری میں میلانوپلےکیا کہا جاتا ہے جس کا لفظی اور عربی ترجمہ طبقہ سوداویہ ہے:

Melanoplakia (mel-an-o-pla-ke-ah)

[Gr. μελας: black + πλαξ. plate] The formation of pigmented patches on the mucous membrane of the mouth in certain diseases, as stomatitis, jaundice, etc (Dorland).

"میلانوپلےکیا (طبقہ سوداویہ): یہ یونانی لفظ دو کلمات سے مرکب ہے: (۱) میلاس، جس کے معنے سوداء کے؛ (۲) پلاکس، جس کے معنے طبقہ کے ہیں۔"

"میلانوپلےکیا (طبقہ سوداویہ): ان رنگین رقبوں اور سیاہ دھبوں کو کہتے ہیں، جو منہ کی غشاء مخاطی

کی سطح پر ورم دہن (قلاع ، منہ آنا) اور یرقان وغیرہ جیسے بعض امراض میں پیدا ہو جاتے ہیں ۔"

بلیک واٹر فیور : کالے پانی کا بخار

"کالے پانی" کے لفظ سے غالباً آپ کا ذہن "جزیرہ انڈمان" کی طرف منتقل ہو گیا ہوگا، جہاں بڑے مجرموں کو "حبس دوام بعبور دریائے شور" کی سزا کے لئے روانہ کیا جاتا تھا۔ اس غلط فہمی کو آپ جلد ہی دور کر دیں ؛ یہ "بلیک واٹر" کا لفظی ترجمہ ہے۔ یہاں "کالے پانی" سے مراد "سیاہ پیشاب" ہے جو اس بخار کی ایسی ممتاز علامت ہو کہ یہی اس کی وجہ تسمیہ بن گئی ۔ امراض سوداوی کے ذیل میں مناسب ہے کہ "کالے پانی کا بخار" بھی ذکر کر دیا جائے؛ اس بارے میں کالے صاحب کا لغت (بلیکس میڈیکل ڈکشنری) ملاحظہ فرمائیے :

Black water Fever is a disease which occurs in Central Africa, the Southern States of America, the West Indies, and some parts of Southern Europe, and in which the urine is dark red or black from blood pigment

Causes are not certain Some book upon it is of a malarial nature, others as due o overdosage with quinine for malaria.

"بلیک واٹر فیور (کالے پانی کا بخار) ایک مرض ہے، جو وسط افریقہ، ریاست ہائے جنوبی امریکہ، شرق الہند، اور جنوبی یورپ کے بعض حصوں میں نمودار ہوا کرتا ہے، اور جس میں خون کے رنگین مواد کی وجہ سے قارورہ سیاہی مائل سرخ (احمر قانی) یا قطعاً سیاہ ہوا کرتا ہے۔"

اسباب : اس بخار کے اسباب یقینی طور پر معلوم نہیں ہیں ؛ بعض رائے رکھتے ہیں کہ یہ حقیقتاً موسمی تپ (حمی اجامیہ؛ ملیریل فیور) کی قسم سے ہے؛ اور بعض کا خیال ہے کہ اس قسم کا بخار دراصل کونین (دبرکین) کی زیادتی مقدار کا نتیجہ جو تپ موسمی کے واسطے استعمال کی جاتی ہے ۔"

سودا اور امراض سوداویہ کے مجوزین و منکرین کو "کالے پانی" تک پہونچانے کے بعد اب میں اس عنوان کو ختم کرنا چاہتا ہوں میرے خیال میں امراض سوداویہ کی فہرست ڈاکٹری بیانات و مسلمات کے مطابق یکجائی طور پر اتنی بڑی ہو چکی ہو کہ شاید طب قدیم کی کسی ضخیم کتاب میں بھی، جو سویدائے قلب اور دل کی گہرائیوں سے سودا کو تسلیم کرتی ہے، اس سے وسیع فہرست نہ مل سکے ۔

مجھے بڑے اعتماد کے ساتھ اب یہ اندازہ ہے کہ اتنی بڑی فہرست کے دیکھ لینے، اور مختلف مصنفین کے اقوال پڑھ لینے کے بعد کسی مخالف کے دل و دماغ میں اتنی توانائی باقی نہیں رہ سکتی کہ اس کی زبان ان الفاظ کے ادا کرنے کے لئے جنبش کھا سکے کہ

جسم انسان میں سوداء کا کوئی وجود نہیں

اگر میرا یہ خیال صحیح ہے تو میری اس طویل و عریض تحریر کا مقصد پورا ہو چکا، جو تین چار ماہ سے اب تک جاری تھا ۔
اب ہمیں علم الاخلاط کی دوسری وادیوں میں چلنا، اور دوسرے سنگلاخ مراحل کو عبور کرنے کے لئے فرصت ملنا چاہیئے ۔ اس لئے مجھے اجازت دیجئے کہ اس مقالہ اسی منزل پر ختم کر کے میں آپ سے رخصت چاہوں ۔

اِنتقاد



ترجمہ کلیاتِ نفیسی (جلد دوم)

سائز ۲۰×۳۰/۸ ضخامت ۴۱۰ صفحے، قیمت عہ/
پتہ: دفتر المسیح، قرول باغ، دہلی

کلیاتِ نفیسی کے ترجمہ کی یہ دوسری جلد ہے۔ پہلی جلد دفتر المسیح سے ۱۹۳۲ء میں شائع ہوئی تھی اِس چار سال کے دوران میں اگرچہ ہمارے مکرّم فاضل حکیم مولوی محمد کبیر الدین صاحب اس کام کو پُورا نہیں کر سکے، لیکن جامعہ طبیہ کی انتظامی اور درس و تدریس کی ذمہ داریوں کے باوجود جو علمی کام اُنہوں نے انجام کو پہونچائے وہ خود مستقل حیثیت رکھتے ہیں۔ بہرحال اس جلد کے ساتھ ترجمہ کلیاتِ نفیسی کا کام بھی تکمیل کو پہونچ گیا۔ ترجمہ کے سلیس اور با محاورہ ہونے میں تو کلام کی گنجائش نہیں۔ کیوں کہ فاضل کبیر نے اس باب میں ایک خاص شہرت اور نیک نامی حاصل کرلی ہے۔ بلا شبہ وہ اس زمانہ کے بہترین طبی مترجم ہیں۔ کلیات نفیسی کا یہ ترجمہ محض ترجمہ ہی نہیں ہے بلکہ قابل مترجم نے چند اور ضروری باتوں کا بھی خیال رکھا ہے جنہوں نے اس کو بعض دوسرے ترجموں سے ممتاز کر دیا ہے۔ سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ ترجمہ عربی متن کے ساتھ شائع کیا گیا ہے جس سے عربی اور اُردو دونوں زبانیں جاننے والے فائدہ اُٹھا سکتے ہیں۔ اصل اور ترجمہ کی یک جائی کو ممکن ہے کہ بعض طبیعتیں پسند نہ کرتی ہوں، لیکن ہماری رائے میں بعض متداول کتابوں کا ترجمہ فی الحال متن کے ساتھ ہی ہونا چاہیئے۔ دوسری نمایاں خصوصیت اس ترجمہ کی یہ ہے کہ مترجم نے کتاب کے مشکل مقامات کو واضح کرنے کے لئے نوٹوں کا اضافہ کیا ہے اور یہ نوٹ بعض بعض جگہ اتنے مفصل ہیں کہ ان کو کتاب کی شرح کہا جا سکتا ہے۔ کتاب کے آخر میں دو فہرستیں شامل کی گئی ہیں۔ پہلی فہرست تو ان مستقل عنوانوں کی ہے جو خود علامہ نفیس نے کتاب میں قائم کئے ہیں۔ دوسری فہرست مترجم نے مرتب کرکے اضافہ کی ہے۔ تاکہ قارئین کتاب ذیلی عنوانوں کو بھی صفحہ وار جلد سے جلد پا سکیں۔ متن والے ترجموں میں اکثر کتابت کا یہ نقص دیکھا جاتا ہے کہ وہ ہم آہنگ نہیں ہوتے۔ چوتھی سطر کا ترجمہ کبھی کبھی مقابل کی ساتویں یا آٹھویں سطر میں بھی پایا جاتا ہے۔ اسی طرح صفحوں کے فرق پر بھی نوبت پہنچ جاتی ہے۔ دفتر المسیح نے اس ترجمہ کی کتابت میں اس نقص کو بھی رفع کر دیا ہے۔ ترجمہ اکثر جگہ سطر بہ سطر ہے، اگر کہیں ترجمہ کی عبارت بڑھ گئی ہے تو اصل کی مقابل جگہ خالی چھوڑ دی گئی ہے، تاکہ پڑھنے والوں کو دقت نہ ہو صفحہ کا فرق تو غالباً اس کتاب میں کسی جگہ نہیں ہے۔ بہرحال یہ ترجمہ ہر لحاظ سے کامیاب ہے۔ اُمید ہے کہ نہ صرف طبی درس گاہیں اس سے فائدہ اُٹھائیں گی۔ بلکہ عام شائقین طب کی ضرورت کو بھی یہ کتاب پورا کرے گی۔ کتابت صاف، کاغذ عمدہ سفید، طباعت روشن اور قیمت مناسب ہے۔

ترجمہ علاج الامراض

سائز ۱۸×۲۲/۸، ضخامت ۳۳۲، قیمت تین روپے۔
پتہ: منیجر صاحب کتب خانہ پروفیسر فضل الرحمٰن خاں صاحب کچا باغ، دہلی

اشرف الحکماء حکیم شریف خاں صاحب مرحوم کی مشہور کتاب علاج الامراض کا یہ سلیس اور ملخص اردو ترجمہ ہے۔ اس کتاب کے مترجم جناب حکیم مولوی فضل الرحمٰن خاں صاحب نے بہت کوشش اور کاوش سے کام لیا ہے۔ اور اس ترجمہ میں صرف ان ہی نسخوں کو منتخب کرکے درج کیا ہے جو شریف خانی اطبا کے مسلسل تجربوں سے مفید ثابت ہو چکے ہیں۔ لائق مترجم کی اس جدت نے اس ملخص ترجمہ کو اطبا، اور طلبا کے لئے زیادہ مفید بنا دیا ہے۔ شروع میں ۱۶ صفحوں کی ایک مفصل فہرست شامل ہے۔ جو پڑھنے والوں کو امراض اور متعلقہ مرکبات کو دیکھنے میں سہولت بہم پہنچاتی ہے ہمیں امید ہے کہ علاج الامراض کا یہ ترجمہ مقبول ہوگا اور اطبا اس سے زیادہ سے زیادہ فائدہ حاصل کریں گے۔ کتابت، کاغذ اور طباعت موزوں ہے۔

اجمل القانون

سائز ۱۸×۲۲/۸، ضخامت ۲۵۲ صفحے، قیمت ایک روپیہ آٹھ آنے۔
پتہ: منیجر صاحب کتب خانہ حکیم محمد حنیف صاحب ہاشمی، یونانی شفاخانہ، نئی دہلی۔

جناب حکیم مولوی محمد حنیف صاحب ہاشمی نے محمد بن محمود کے مشہور رسالہ قانونچہ کو نیا لباس پہنا کر طب قدیم کی اچھی خدمت انجام دی ہے۔

القانونچہ کے کئی اُردو ترجمے شائع ہو چکے ہیں لیکن حکیم صاحب موصوف نے موجودہ زمانہ کے لحاظ سے اس میں حذف و اضافہ کیا ہے۔ قدیم و جدید معلومات کے اختلاف کو دور کرنے کے ساتھ ساتھ بعض بعض مقامات پر مسائل کی تطبیق کی بھی کوشش کی گئی ہے۔ اصطلاحات میں طبی ناموں کے ساتھ ڈاکٹری ناموں کے اضافہ کا بھی التزام کیا گیا ہے۔ عکسی اور دستی تصویریں جو اس کتاب میں شامل کی گئی ہیں۔ طلبا کے لئے نہایت مفید ثابت ہوں گی۔ غرض حکیم صاحب نے مبتدیوں کے لئے "اجل القانون" کو مفید بنانے کی زیادہ سے زیادہ کوشش کی ہے۔ اور ہمارا خیال ہے کہ وہ اس کوشش میں بہت حد تک کامیاب ہوئے ہیں۔ ہمیں اُمید ہے کہ یہ کتاب جس مقصد کے لئے لکھی گئی ہے، وہ پورا ہوگا۔ کتابت کی بعض غلطیوں کو چھوڑ کر بحیثیت مجموعی یہ کتاب کاغذ اور طباعت کے لحاظ سے بھی اچھی ہے۔

تحائف الاطبّاء

سائز ۲۲×۱۸/۸، ضخامت ۲۹۶ صفحے، قیمت دو روپے۔
پتہ: منیجر صاحب رسالہ حکیم حاذق، گجرات (پنجاب)

رسالہ حکیم حاذق، مفید طبی خدمات انجام دے رہا ہے۔ اس کا سال نامہ "تحائف الاطبّاء" کے نام سے شائع ہوا ہے جس میں اطبّا کے مجربات حاصل کرکے جمع کئے گئے ہیں۔ رسالہ کے ایڈیٹر جناب حکیم محمد عبدالرحیم جمیل نے اس کام میں خاصی تن دہی اور محنت سے کام لیا ہے رسالہ کی ترتیب میں اگرچہ کچھ خامیاں نظر آتی ہیں لیکن بہ حیثیت مجموعی اس کی ترتیب کا معیار عام طبی رسالوں سے بلند ہے۔ "تحائف الاطبّاء" میں چار سو سے کچھ زیادہ مجربات کا ذخیرہ ہے۔ اور طبیبوں کی تعداد، جنہوں نے یہ مجرّبات شائع کرائے ہیں، چالیس پچاس سے کسی طرح کم نہ ہوگی۔ رسالہ کے آخر میں ایک مفصل فہرست لگادی گئی ہے جس میں امراض وار مجربات کے نام، ان کے نمبر اور صفحوں کا حوالہ دیا گیا ہے۔ بہرحال "تحائف الاطبّاء" مجربات کا اچھا خاصا ذخیرہ ہے۔ مجربات کی تلاش میں رہنے والے اس سے یقیناً بہت دلچسپی لیں گے۔ اس مخصوص نمبر کی قیمت دو روپے ہے شائقین مندرجہ بالا پتہ سے منگوائیں۔

تحفۂ لقمان

سائز ۲۶×۲۰/۸، ضخامت ۱۶۲ صفحے، قیمت ایک روپیہ۔
پتہ: منیجر صاحب رسالہ "لقمان"، نظام آباد، ضلع گوجراں والا (پنجاب)

رسالہ "لقمان" بھی ایک طبی خادم ہے۔ اس کا سال نامہ "تحفۂ لقمان" کے نام سے نکالا گیا ہے۔ یہ سال نامہ کسی خاص موضوع کے لئے مخصوص نہیں ہے۔ بلکہ مدیر رسالہ جناب حکیم عبدالرحیم صاحب جلیل نے اپنے ناظرین کی تواضع بعض مفید اور دلچسپ طبی مضمونوں سے کی ہے، اور مجربات کا ایک اچھا خاصا ذخیرہ بھی نذر کیا ہے۔ کیمیا سے دلچسپی رکھنے والوں کی خاطر بھی کی گئی ہے۔ طبی حکایات جو اس سال نامہ میں درج کی گئی ہیں وہ یقیناً عام اطبّا کے لئے کارآمد ہیں۔ علاج الانسان باجزاء الحیوان، نباتاتی جواہر، حمّیٰ فصلی، وغیرہ مضامین مطالعہ کے لائق ہیں۔ مجموعی حیثیت سے یہ سال نامہ پسندیدہ اور مفید ہے، امید ہے کہ شائقین اس کی قدر کریں گے۔ سال نامہ کی علیحدہ قیمت ایک روپیہ رکھی گئی ہے لیکن رسالہ لقمان کے خریداروں کو خریداری کی قیمت میں ہی دیا جاتا ہے۔

خوش وقت (ہفتہ وار)

سائز ۲۶×۲۰/۸، ضخامت ۲۴ صفحے، قیمت سالانہ صرف دو روپے۔
پتہ: منیجر صاحب اخبار "خوش وقت"، شاہ درہ، دہلی۔

اخبار "خوش وقت" کی پانچ اشاعتیں ہماری نظر سے گذر چکی ہیں۔ جو توقعات اس اخبار سے ہم نے وابستہ کی تھیں وہ برابر پوری ہو رہی ہیں۔ جناب مولوی احسان الحق صاحب نے یہ اخبار جاری کرکے اُردو صحافت کی ایک بڑی کمی کو پورا کردیا ہے۔ "خوش وقت" اُردو کا غالباً واحد صحتی اخبار ہے جس میں وسیع نقطۂ نظر سے بظاہر معمولی تفریح کو حقیقتاً مفید اور کارآمد بنانے کی کوشش کی گئی ہے۔ معمّوں کے اندراج میں مختلف استعدادوں کا خیال رکھا جاتا ہے۔ بچوں کے لئے مخصوص معمّے اُردو اور انگریزی دونوں زبانوں میں درج کئے جاتے ہیں۔ جن سے اُن کی ذہنی استعدادیں نمایاں ترقی ہوسکتی ہے۔ معمّوں کے علاوہ "خوش وقت" ادبی اور سیاسی مضامین بھی پیش کرتا ہے۔ سیاسی نوٹ سنجیدہ اور ادبی مضمونوں کا معیار خاصا بلند ہے۔ ہمیں اُمید ہے کہ اس اخبار کی پبلک کی طرف سے قدر کی جائے گی۔ اور مولوی احسان الحق صاحب اپنی قابلیت کو "خوش وقت" کے ترقی دینے میں صرف کرسکیں گے۔ اخبار کا سائز مناسب اور کتابت و طباعت بہتر ہے۔ نمونہ کا پرچہ ہمدردِ صحت کے حوالہ سے مفت منگایا جاسکتا ہے +

مراسلات

جامعہ طبیہ دہلی اور حکومت یو۔پی

طبّ یونانی کے ہمدردوں کے لئے عموماً اور جامعہ طبیہ دہلی کے معاونین، سرپرستوں اور شاگردوں کے لئے خصوصاً یہ خبر نہایت طمانیت بخش ثابت ہوگی کہ بورڈ آف انڈین میڈیسن حکومت صوبہ متحدہ نے جامعہ طبیہ دہلی کے اعلیٰ انتظامات، بہترین طریق تعلیم اور ہندوستان بھر کے چیدہ اور ماہرین اساتذہ کی اس طبی درس گاہ میں خدمات کا لحاظ کرکے اس کو باضابطہ طور پر تسلیم کرلیا ہے۔ جس کی وجہ سے جامعہ طبیہ دہلی کے سند یافتگان کو حقوق رجسٹری حاصل ہونے کے ساتھ وہ حقوق قانونی حاصل ہوں گے جو ایک رجسٹرڈ پریکٹیشنر طبیب کو حاصل ہونے چاہئیں۔ ہم بورڈ آف انڈین میڈیسن حکومت صوبہ متحدہ کی اس علم دوستی، احساس فرض اور وقت شناسی کے دل سے مداح اور شکرگذار ہیں۔

پچھلے سال بورڈ آف انڈین میڈیسن صوبہ متحدہ کے معزز و با اثر رکن جناب شعار الملک حکیم محمد عبدالحسیب صاحب دریابادی نے جامعہ طبیہ کو خود بطور ملاحظہ فرما کر جو گران قدر خیالات ظاہر فرمائے تھے اسکے پیش نظر حکومت صوبہ متحدہ کے اس اقدام کا نتیجہ جامعہ طبیہ کے لئے "حق بہ حق دار رسید" کا مصداق ہے۔ حکیم محمد مظہرالدین اجملی پروفیسر جامعہ طبیہ دہلی

"جامعہ طبیہ دہلی کے متعلق اس خبر کو ہم نے مسرت کے ساتھ سنا حکومت یو۔پی نے یہ اقدام کرکے طبّ قدیم کے ساتھ اپنی دلچسپی کا ثبوت دیا ہے جامعہ کے لائق اور فاضل کارکنان اس باب میں مبارک باد کے مستحق ہیں۔" ہمدرد صحت

آیورویدک اینڈ یونانی انجمن طبیہ میرٹھ

آیورویدک اینڈ یونانی انجمن طبیہ کا سالانہ اجلاس ۲۹ جنوری ۱۹۳۹ء کو محترم قوم مسٹر آصف علی صاحب بار ایٹ لا۔ ایم۔ ایل۔ اے رئیس اعظم دہلی کی صدارت میں منعقد ہوا۔ انجمن کے اعلانوں کے مطابق کل صبح ہی سے میرٹھ کے بازاروں میں غیر معمولی چہل پہل نظر آتی تھی کیونکہ صوبہ کے مختلف مقامات سے وید اور اطبا صاحبان کثیر تعداد میں جلسہ میں شرکت کے لئے تشریف لائے ہوئے تھے۔ جلسہ ٹھیک دو بجے شروع ہوا۔ اور صاحب زادہ خان بہادر حاجی شیخ محمد رشید الدین احمد صاحب رئیس اعظم صدر مجلس استقبالیہ نے اپنے مطبوعہ خطبہ استقبالیہ سے افتتاح فرمایا۔ تحریک صدارت کے بعد چند مؤثر اور کامیاب نظمیں پڑھی گئیں خطبہ صدارت وقتی مبسوط اور نہایت جامع تھا۔ پھر رئیس الاطبا جناب حکیم فرید احمد صاحب عباسی، حکیم خواجہ رضوان احمد صاحب پروفیسر طبیہ کالج دہلی اور دیگر معزز مقررین نے اپنے اپنے خیالات سے صوبہ کے مختلف شہروں کے اطبا، وید اور دیگر سربرآوردہ شرکا کو مستفیض فرمایا۔ تقریباً ۱۵ تجاویز منظور کی گئیں جن میں حکومت کو وفد بھیجنے، میموریل بھیجنے، بورڈ کی ہیئت ترکیبی کو درست کرنے اور حکومت یو۔پی سے دیسی طبوں کو کامیاب بنانے والی تجاویز نہایت ضروری اور اہم تجاویز تھیں۔ پھر فوٹو لینے کے بعد جناب صدر کا شکریہ ادا کیا گیا۔ اور جلسہ بخیر و خوبی مجموعی حیثیت سے نہایت کامیابی کے ساتھ ختم ہوا۔

قابل مبارک باد ہیں خاں صاحب جناب حکیم محمود الحق صاحب، جناب پنڈت رام سہائے جی ترا وید شاستری۔ جناب حکیم مولوی محمد مظہرالدین صاحب سکریٹری انجمن، پنڈت پریم نرائن صاحب معین ویدراج اور دیگر سرگرم منتظمین جن کی سعی و حسن انتظام سے اہل میرٹھ کو یہ زریں موقع ہاتھ آیا۔

سکریٹری شعبہ نشر و اشاعت آیورویدک اینڈ یونانی انجمن طبیہ یو۔پی میرٹھ

صوبہ جات متحدہ میں جمعیۃ طلبۂ قدیم دہلی طبیہ کالج کا قیام

۸۔ فروری ۱۹۳۹ء کو شہر لکھنؤ میں ڈاکٹر محمد امین صاحب (فاضل الطب والجراحت) کے مکان پر زیر صدارت حکیم سید وجیہہ الحسنین صاحب (فاضل الطب والجراحت) طبیہ کالج دہلی کے اولڈ بوائز کا ایک جلسہ منعقد ہوا۔ ان کی ایک انجمن قائم کی گئی جس کا نام "جمعیت طلبۂ قدیم طبیہ کالج دہلی" (صوبہ متحدہ) رکھا گیا۔

انجمن کے حسب ذیل عہدہ دار بالاتفاق منتخب ہوئے۔

(۱) حکیم محمد امین صاحب صدر۔ (۲) حکیم وجیہہ الحسنین صاحب۔ (۳) حکیم فضل احمد صاحب بدایونی۔ نائب صدر۔ (۴) حکیم عبدالقوی صاحب دریابادی سکریٹری۔ (۵) حکیم ہیرا لال صاحب جون پوری (۶) حکیم قسیم الدین صاحب، (ضلع مظفرنگر) جوائنٹ سکریٹری۔

انجمن کے اغراض و مقاصد فی الحال حسب ذیل رکھے گئے ہیں۔ (۱) صوبہ متحدہ میں طبیہ کالج دہلی کے سند یافتہ اطبا میں اتحاد عمل پیدا کرنا (۲) بقاء و ترقی طب یونانی کے لئے صوبہ کی سرگرم کار و مستند، انجمن طبیہ کے ساتھ اشتراک عمل کرنا (۳) یو۔پی کے ان حکیموں کے حقوق کی حفاظت کرنا جنہوں نے طبیہ کالج دہلی سے سند حاصل کی ہے۔ انجمن کے دستور العمل کی تیاری کے لئے حسب ذیل تین صاحبان کی ایک سب کمیٹی بنائی گئی ہے۔ (۱) حکیم وجیہہ الحسنین صاحب (۲) حکیم محمد امین صاحب (۳) حکیم عبدالقوی صاحب دریابادی۔ یہ کمیٹی دستور العمل تیار کرکے، انجمن کے دوسرے جلسہ میں بغرض بحث و منظوری پیش کرے گی۔ اس کے بعد جلسہ میں ذیل کی دو اہم تجاویز بالاتفاق رائے پاس کی گئیں

(۱) جمعیت طلبۂ قدیم طبیہ کالج دہلی (صوبہ متحدہ) کا یہ جلسہ حکومت یو۔پی سے پر زور مطالبہ کرتا ہے کہ اس انجمن کے دو نمائندے بورڈ آف انڈین میڈیسن میں (جو نئے میڈیسن بل کے ماتحت از سر نو ہوگا) لئے جائیں، اس لئے طبیہ کالج دہلی ہندوستان بھر میں قدیم ترین مرکزی طبی درس گاہ ہے اور دیسی طب کے دونوں شعبوں (ویدک اور یونانی) کی علمی و عملی تعلیم کے سلسلہ میں نمایاں ہرگز حیثیت اسے حاصل ہے اور اس کے سند یافتہ حضرات اس صوبہ میں بہ تعداد کثیر مطب کر رہے ہیں۔ (۲) اس جمعیت کے قیام اور اغراض و مقاصد کی اطلاع، مختلف اخبارات و طبی رسائل میں اس غرض سے شائع کی جائے کہ جہاں کہیں اس صوبہ میں طبیہ کالج دہلی یا مدرسہ طبیہ دہلی کے سند یافتہ اطبا موجود ہوں وہ جلد از جلد انجمن کی ممبری قبول فرمائیں اور اپنے پتہ سے سکریٹری انجمن (حکیم عبدالقوی۔ خاتون منزل گولہ گنج۔ شہر لکھنؤ) کو اطلاع دیں۔

نیازمند عبدالقوی دریابادی (فاضل الطب والجراحت)

بابُ الصحت — تیمارداری

ازجناب ڈاکٹر عبدالحمید صاحب چغتائی، لاہور

مرض کو رفع کرنے اور صحت حاصل کرنے کے لئے ہمیں تین امور کی ضرورت ہوتی ہے۔

اول۔ صحیح تیمارداری۔ دویم طبیب یا معالج کا مشورہ۔ سویم۔ صحیح دوا۔

اگر ان تینوں میں سے کوئی جزو بھی ناقص ہو تو مریض جلد صحت یاب نہیں ہوسکتا۔

چونکہ حکیم یا ڈاکٹر مریض کے پاس چند منٹ کے لئے آتا، اور پھر ہدایات دینے اور نسخہ تجویز کرنے کے بعد چلا جاتا ہے۔ اس لئے ظاہر ہے کہ مریض زیادہ مدت کے لئے ایسے لوگوں کے ہاتھ میں رہتا ہے جو اس کی تیمارداری کے ذمہ دار ہوتے ہیں۔ اس وجہ سے تیمارداری کے ضروری اصولوں کو جاننا ہر گھربار والے شخص کا فرض ہے۔

اگر تیماردار ہوشیار اور باخبر ہو تو وہ بیمار کو امراض کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھ سکتا ہے۔ بلکہ اکثر اوقات مناسب تیمارداری سے ہی مریض صحت یاب بھی ہو جاتا ہے لیکن اگر ان اصولوں سے غفلت کی جائے تو صرف دوا سے مریض کا صحت یاب ہونا آسان کام نہیں۔

دوا قوتِ بدن کی مدد کرتی ہے اور تیمارداری کا اصلی مقصد مریض کو زیادہ سے زیادہ آرام وسہولت پہونچانا ہے۔ چنانچہ تیماردار کو تن درست لوگوں سے علیحدہ رکھنا، اس کے بدن، لباس اور بستر کو پاک وصاف رکھنا، تازہ ہوا، سورج کی روشنی، پاکیزہ پانی، نیند اور آرام وسکون وغیرہ نعمتوں سے زیادہ سے زیادہ فائدہ پہونچانا تیمارداری میں شامل ہے۔

تیماردار سے یہ توقع نہیں کی جاتی کہ وہ خود حکیم یا ڈاکٹر بن جائے۔ بلکہ یہ توقع کی جاتی ہے کہ وہ طبیب یا ڈاکٹر کے آنے تک علاج ومعالجہ کی فوری ضروریات کو پورا کرے۔ اور بیمار کو زیادہ سے زیادہ آرام وسہولت میں رکھے۔ تیماردار ایسا ہونا چاہیئے جو ہوشیار اور تیز عقل ہو۔ جو کچھ سامان گھر میں موجود ہو اس سے بہتر سے بہتر کام لے سکے۔ مرض کو بڑھنے سے روکے، اور مریض کو مرض کی اُلجھنوں سے بچائے۔ اس کی طاقت کو قائم رکھے، پھرتیلا، مستقل مزاج اور ہنس مکھ ہو۔ تیماردار کو اپنے فرائض سے باخبر اور آگاہ ہونا لازم ہے اور چاہیئے کہ وہ مریض کو ہمیشہ تسلی وتشفی دیتا رہے اور اپنے جسم، لباس اور ہاتھوں کو پاک وصاف رکھے۔ اور مریض کی کیفیت میں جو تغیر رُونما ہو یا جو نئی بات دیکھے اُسے نوٹ کرلے لیکن اپنے نوٹ میں کسی بات کو بڑھا چڑھا کر نہ لکھے۔

تیماردار کو مریض کی کیفیات پر گہری نظر رکھنی چاہیئے۔ مثلاً چاہیئے کہ وہ:-

مریض کے بخار کا درجہ اور نبض کی رفتار فی منٹ معلوم کرے اور مندرجہ ذیل امور پر نگاہ رکھے۔

۱۔ لرزہ یا کپ کپی	۲۔ نیند کی کیفیت	۳۔ درد کی کیفیت	۴۔ مریض کی وضع
۵۔ جلد کی حالت ورنگت	۶۔ زبان کی کیفیت	۷۔ بھوک اور پیاس کی حالت	۸۔ سانس کی کیفیت
۹۔ کھانسی اور بلغم کی کیفیت	۱۰۔ پیشاب اور پاخانہ کی حالت	۱۱۔ پیشاب کی مقدار	۱۲۔ قلب کی حالت (بے چینی وگھبراہٹ)
۱۳۔ دواؤں کے اثرات	۱۴۔ متلی وقے	۱۵۔ نقاہت وکمزوری وغیرہ وغیرہ	

حرارت بدن اور رفتار نبض

متعدی امراض اور بخاروں میں مریض کی حرارت اور رفتار نبض کو معلوم کرنا ضروری ہوتا ہے۔ حرارت بدن بذریعہ تھرمامیٹر معلوم کرنی چاہیئے اور نبض کی رفتار گھڑی ہاتھ میں لے کر دیکھنی چاہیئے۔ گویا یہ معلوم کریں کہ ایک منٹ میں نبض کتنی دفعہ حرکت کرتی ہے۔

تن درستی کی حالت میں بدن کی حرارت ۹۸،۴ درجہ اور ضربات نبض ۷۵ فی منٹ ہوا کرتی ہیں۔

لرزہ یا کپ کپی

لرزہ یا کپ کپی ایک نہایت معنی خیز علامت ہے۔ لرزہ عموماً بخار کی علامت ہوتا ہے۔ لیکن اگر کسی آپریشن (جراحی عمل) کے بعد مریض کو سردی لگنے لگے تو مقام اپریشن میں پیپ پڑنے کی دلیل ہے۔

نیند

نیند کے متعلق یہ دیکھنا ضروری ہوتا ہے کہ مریض حسب معمول آرام سے سوتا ہے یا جاگتا رہتا ہے۔ نیند سے چونک کر اُٹھتا ہے یا کروٹیں بدلتا رہتا ہے

قلب میں بڑھ جاتا ہے یا کسی خاص وضع سے لیٹا رہتا ہے۔

نوٹ - پیٹ، انتڑیوں اور پھیپھڑوں کے مریض ایک پہلو پر لیٹا کرتے ہیں۔

(۲) سل کے بیماروں کے پھیپھڑوں میں جب غار پڑ جاتے ہیں تو وہ عموماً اسی پہلو پر لیٹتے ہیں جس طرف غار ہوتے ہیں۔

(۳) جب سانس میں تنگی ہو تو مریض بہت ہی کم بستر پر لیٹتا ہے۔ بلکہ عموماً وہ بیٹھا رہتا ہے۔

(۴) جب مریض کے معدہ یا انتڑیوں میں تکلیف موجود ہو تو وہ اپنی ٹانگوں کو سکیڑ کر رکھتا ہے۔

(۵) قولنج اور درد حیض کی صورت میں مریض کو سخت بے چینی ہوتی ہے اور وہ بار بار پہلو بدلتا رہتا ہے۔

(۶) گٹھیا اور نقرس کے مریض بے حس و حرکت بستر پر پڑے رہتے ہیں۔

درد | اگر مریض کو درد کی تکلیف رہی ہو تو تیمار دار درد کی جگہ اور اس کی کیفیت کو نوٹ کرے اور یہ بھی دیکھے کہ درد کتنی دیر تک رہا ہے۔ اور کیوں کر رفع ہوا ہے۔ درد کی تکلیف ایک دم ختم ہوئی یا آہستہ آہستہ۔ پرانی بیماریوں کبھی درد کی تکلیف محض وہم کی وجہ سے بھی ہوا کرتی ہے۔ بہر حال ان کیفیتوں کو معالج کے علم میں لانا ضروری ہے۔

نوٹ - درد و تکلیف کی صورت میں مریض کے چہرے پر شکن اور پیشانی پر اضطراب کے آثار نمایاں ہوتے ہیں۔

(۲) شدید دردوں میں مریض کے چہرے کا رنگ فق ہو جاتا ہے۔

جلد کی حالت | تیمار دار کو مریض کی جلد کی کیفیت کا بھی خیال رکھنا چاہیئے۔ اور دیکھنا چاہیئے کہ وہ خشک ہے یا تر۔ پسینہ آتا ہے یا نہیں۔ جلد پر چھوٹے چھوٹے دانے اور پھنسیاں موجود ہیں یا نہیں۔ جلد کھردری ہے یا ملائم۔ اگر جلد پر کوئی داغ یا ورم ہو تو اُسے بھی نوٹ کرلے جلد کی رنگت کو بھی ملحوظ رکھے۔ اور اگر اس میں کوئی غیر طبعی تبدیلی ظاہر ہو تو اُسے بھی نوٹ کرے۔

نوٹ - حمّی محرقہ بطنی (ٹائی فائیڈ فیور) میں ۱۰، ۱۱ روز کے بعد مریض کے سینہ پر باریک دانے ظاہر ہوا کرتے ہیں جنہیں مبارکی کہتے ہیں۔

(۲) طاعون کے مرض میں چڈھے، بغل، یا بُنِ گوش کا مقام متورم ہو جاتا ہے۔

(۳) سوزاک میں کنج ران کے اندر بدھیں نکل آتی ہیں۔

(۴) چہرے کا رنگ خون کی کمی کی وجہ سے پھیکا، یرقان کی وجہ سے زرد، سرطان اور ہیضہ کی وجہ سے نیلا، اور آتشک کی وجہ سے مٹیالا ہو

(۵) سلّ کے مریض کے رخساروں پر ایک خاص قسم کی سُرخی پائی جاتی ہے جسے حمرت دق کہتے ہیں۔

(۶) گردہ کی بیماریوں میں آنکھوں کے پپوٹے اور جگر کے بیماروں میں پاؤں پر ورم ہوتا ہے۔

زبان | حالتِ مرض میں زبان کی حالت بھی مختلف ہوتی ہے اسے بھی نوٹ کرنا چاہیئے۔ مثلاً دستوں کے مرض میں زبان سُرخ، بخاروں پر سکتہ میں زبان ورمائی ہوئی، لقوہ اور فالج میں زبان ٹیڑھی اور حمّی محرقہ (ٹائی فائیڈ فیور) نمونیا، سل، دق اور شراب خوری کی میں زبان میں کپ کپی (لرزش) پائی جاتی ہے۔

بھوک و پیاس | شدید مرضوں میں مریض کی بھوک کم ہو جاتی ہے اور پیاس زیادہ لگتی ہے۔ اس لئے تیمار دار کو خیال رکھنا چاہیئے کہ کھانے کے بعد مریض کے معدہ کی کیا حالت رہی۔ مریض غذا رغبت سے کھاتا ہے یا اصرار سے۔ مریض کسی خاص چیز کی خواہش کرتا ہے یا نہیں۔

تنفس | پھیپھڑہ اور قلب کے مرضوں میں مریض کا سانس تیز ہوا کرتا ہے۔ اس لئے دن میں کئی بار بلا اطلاع مریض کے سانس کی آمد شمار کرنا چاہیئے کہ وہ ایک منٹ میں کتنی دفعہ سانس لیتا ہے۔ یہ کیفیت مریض کے سینہ یا پیٹ کو دیکھ کر معلوم ہو سکتی ہے۔

نوٹ - جوان اور تن درست آدمی ایک منٹ میں ۱۸ دفعہ سانس لیتا ہے۔

کھانسی و بلغم | اگر مریض کو کھانسی کی شکایت ہو تو معلوم کریں کہ کھانسی خشک ہے یا اس کے ساتھ بلغم بھی نکلتا ہے۔ کھانسی سے سینہ میں درد ہوتا ہے یا نہیں۔ کھانسی کی کیفیت تشنجی ہے یا غیر تشنجی۔

نوٹ ۔ جن مریضوں کو کھانسی آتی ہو، ان کا بلغم اور تھوک ہمیشہ اُگال دان میں لینا چاہیئے جس میں کسی قدر کاربالک ایسڈ یا فینائل ڈالا گیا ہو۔

بول و براز

جب مریض رفع حاجت سے فارغ ہو تو تیمار دار کو اس کا پاخانہ بھی دیکھ لینا چاہیئے تاکہ معلوم ہو کہ اجابت فراغت سے ہوئی ہے یا قبض سے۔ پاخانہ پتلا ہوا ہے یا سخت۔ اس میں آنؤں یا خون وغیرہ تو موجود نہیں، وغیرہ۔
اگر پاخانہ معالج کے ملاحظہ کے لئے رکھنا ہو تو اُسے صاف پلیٹ میں لے کر ڈھک کر رکھنا چاہیئے۔ اسی طرح تیماردار کو مریض کے پیشاب پر بھی نظر رکھنی چاہیئے کہ اُس کی رنگت کیا ہے۔ پیشاب کھُل کر آتا ہے یا رُک کر۔ بار بار آتا ہے یا دیر سے۔ جلن سے آتا ہے یا بلغیر جلن و سوزش کے۔
اگر مریض کا پیشاب رُکا ہوا ہو تو اس کی خبر فی الفور معالج کو دینی چاہیئے۔ کیونکہ اس کا تدارک جلد ضروری ہے۔

نوٹ ۔ (۱) ہسٹیریا میں پیشاب بار بار آتا ہے
(۲) ذیابیطس کے مریض کے پیشاب کی مقدار بہت زیادہ ہوتی ہے۔
(۳) دیوانگی، رعشہ، فالج، ضربہ و سقطہ، تکان اور پسینہ کی زیادتی سے پیشاب کی مقدار کم ہو جاتی ہے۔

دوائی اثرات

دواؤں کے اثرات کو بھی دیکھنا تیماردار کا کام ہے۔ دوائیں مختلف تاثیریں رکھتی ہیں بعض دوائیں قابض ہوتی ہیں بعض ملیّن، بعض مدر (پیشاب لانے والی) اور بعض معرق (پسینہ لانے والی) بعض محرک ہوتی ہیں اور بعض مُسکّن وغیرہ۔
چنانچہ مریض کو جو دوا دی جائے، اس کا اثر ویسا ہی ظاہر ہونا چاہیئے۔ ورنہ اُس کی خبر معالج کو دینی ضروری ہے۔

تیماردار کے فرائض

تیماردار کو چاہیئے کہ مریض کو تن درست لوگوں سے علیحدہ، گھر کے کسی ایسے کمرے میں رکھے جو فراخ، خشک اور پاک و صاف ہو۔ یہ کمرہ ایسا ہو جہاں تازہ ہوا اور روشنی کا بخوبی گذر ہو۔ تنگ و تاریک، میلے اور سیلے کمرہ میں مریض کو رکھنا جہاں تازہ ہوا اور روشنی کا گذر نہ ہو، نہایت مضر ہے۔
مریض کو ایسے کمرہ میں رکھنا چاہیئے جو موسم کے لحاظ سے گرم یا سرد بنایا جا سکے۔ سردی کے موسم میں کمرہ کے اندر انگیٹھی جلائی جا سکتی ہے لیکن یہ احتیاط رہے کہ کمرے میں دھواں نہ ہو اور کوئلوں کی گیس جمع نہ ہونے پائے اس لئے کمرہ کی ایسی کھڑکیاں کھُلی رکھنی چاہئیں جن سے ہوا سیدھی مریض کے پاس پہونچے گرمی کے موسم میں کمرے کے دروازوں میں ٹٹیاں لگوانا بہتر ہے۔
مریض کے کمرہ میں فالتو اسباب اور فرش وغیرہ نہ ہونا چاہیئے اور بیمار کی چارپائی کمرے میں اس طرح بچھائیں کہ وہ ہوا کے سرد جھونکوں سے محفوظ رہے، اور تیماردار اور معالج حسب ضرورت چارپائی کے ہر طرف آسانی پھر سکے۔
مریض کا بستر صاف و ستھرا ہونا چاہیئے، اور اُسے ہر دوسرے روز تیز دھوپ میں رکھ کر خشک کر لینا چاہیئے۔ مریض کے کمرہ میں ایک چھوٹی سی الماری بھی ہونی چاہیئے جس میں دوا اور مریض کی غذا وغیرہ رکھی رہے۔ اس کے علاوہ مریض کے تھوکنے کے لئے اُگال دان، پیشاب کے لئے پیشاب کا مخصوص برتن۔ پاخانہ کے لئے بیڈ پین، جسم کی حرارت معلوم کرنے کے لئے تھرمامیٹر، سر پر برف لگانے کے لئے ربڑ کی تھیلی، اور سینک کرنے کے لئے ربڑ کی بوتلیں وغیرہ موجود ہونی چاہئیں۔
تیماردار کو مریض کا لباس بھی جلد تبدیل کر دینا چاہیئے کیوں کہ مرض کی حالت میں بدن کے مسامات سے کثیف مادے زیادہ خارج ہوتے ہیں۔ اور لباس جلد میلا ہو جاتا ہے۔ اس کے علاوہ مریض کا بدن بھی پاک و صاف رکھنا ضروری ہے۔ ہندوستان میں مریض ہوا اور پانی سے بہت پرہیز کرتے ہیں اور اس قدر میلے کچیلے رہتے ہیں کہ اُن سے گھن آتی ہے۔ نہ ہاتھ منہ دھوتے ہیں، نہ کنگھی کرتے ہیں، نہ دانت صاف رکھتے ہیں۔ لیکن یہ نہایت بُری بات ہے۔ تیماردار کو چاہیئے کہ وہ ہر صبح و شام مریض کا ہاتھ منہ دُھلائے۔ کلی کرائے، برش سے دانت صاف کرائے۔ بالوں میں کنگھی کرے۔ غرضیکہ جس قدر صفائی ممکن ہو اس سے غفلت نہ کرے، اگر معالج اجازت دے تو مریض کا بدن گیلے تولیہ سے پونچھ دیا کرے۔
تیماردار کو چاہیئے کہ وہ مریض کے کمرہ میں شور و غل یا کانا پھوسی نہ ہونے دے اس سے مریض پریشان ہوتا ہے۔ اور نہ مریض کے سامنے معالج کے علاج پر نکتہ چینی کرے۔ کیونکہ اس سے مریض کے خیالات منتشر ہو جاتے ہیں اور وہ استقلال سے علاج نہیں کرا سکتا۔
مریض کے ہاتھ پاؤں کو آہستہ آہستہ ہاتھ سے دبانا اور اُن کے پٹھوں سے ہنسانا ورزش کا کام دیتا ہے۔ تیماردار کو چاہیئے کہ وہ اپنا بدن، لباس اور [illegible]

ہاتھ پاک و صاف رکھے اور جتنی دفعہ وہ مریض کو ہاتھ لگائے، اپنے ہاتھوں کو دھوڈالا کرے۔ علاوہ ازیں مریض کے کمرہ میں کبھی کچھ نہ کھائے، وغیرہ

مریض کے متعلق ہدایات

بیماری کی حالت میں چوں کہ بدن کی قوتیں کمزور ہوجاتی ہیں۔ اس لئے بیمار کو زیادہ سے زیادہ آرام کی ضرورت ہوتی ہے۔ اگر مریض سورہا ہو تو اُسے غذا یا دوا کے لئے ہرگز نہ جگانا چاہیئے۔

غذا | مریض کو مناسب غذا دینا دوا سے بھی زیادہ ضروری ہوتا ہے کیوں کہ ایک تو مرض کی حالت میں جسم ویسے ہی زیادہ تحلیل ہو کر کمزور ہوجاتا ہے۔ پھر اگر اسے مناسب غذا بھی میسر نہ آئے تو کمزوری زیادہ بڑھ جاتی ہے۔

مریض کو غذا وقت مقررہ پر دینی چاہیئے۔ اور ایسی غذا تجویز کرنی چاہیئے جو مریض کے مناسب حال ہو اور وہ اُسے رغبت سے کھائے بعض مریضوں کے لئے غذا کا تعین ضروری ہوتا ہے۔ مثلاً چیچک، حمی محرقہ، سرسام وغیرہ میں غذا معالج کی ہدایت کے مطابق دینی چاہیئے۔

ہندوستان میں ایک عجیب غریب کلیہ قائم ہے کہ لوگ ہر مریض کے لئے مونگ کی دال یا کھچڑی بتاتے ہیں۔ یہ نہایت غلط طریقہ ہے۔ کیونکہ ضعف و نقاہت کی حالت میں اگر اس غذا پر بس کیا جائے تو مریض کو سخت نقصان پہونچتا ہے۔ اس لئے معالج کی اجازت سے مریض کو پھلوں کا پانی، دودھ، ساگو دانہ، ارا روٹ، دلیہ، فیرنی، شوربا، چپاتی، توس اور رسک وغیرہ دے سکتے ہیں۔

بعض امراض غذا میں بد پرہیزی سے عود کر آتے ہیں۔ اس لئے مریض کی غذا ہلکی اور جلد ہضم ہوجانے والی ہونی چاہیئے، انتڑیوں اور معدے کے امراض میں غذا پر خاص توجہ ضروری ہے۔

مریض کو ہر بار ایک ہی قسم کی غذا دینے سے بھوک کم ہوجاتی ہے اور طبیعت اُکتا جاتی ہے۔ اس لئے غذا میں مناسب تبدیلی ضروری ہے۔ اور بلا ضرورت غذا پر پرہیز کی پابندیاں نہیں لگانی چاہیئیں۔ کیونکہ اس سے مریض کمزور ہوجاتا ہے۔

نوٹ۔ اگر مریض کا منہ خشک رہتا ہو تو اُسے سیال غذا مثلاً دودھ، آش جو، گلوکوس یا پھلوں کا رس دیں۔ اگر منہ خشک نہ ہو تو چاول، کھچڑی، ارا روٹ اور چپاتی دینے میں بھی کوئی ہرج نہیں ہے۔ غرض جب تک کوئی امر مانع نہ ہو غذا میں ہمیشہ مریض کی خواہش اور رغبت کو ترجیح دیں۔

حرکت و سکون

جو مریض زیادہ کمزور ہوں اور تھوڑی حرکت سے بھی تکلیف محسوس کریں۔ انہیں اُٹھانے اور بٹھانے میں بڑی احتیاط رکھنی چاہیئے۔ خاص کر پھیپھڑوں اور دل کے مریضوں کو دفعتاً اٹھا کر بٹھانے اور لٹانے سے پرہیز کریں۔ کیونکہ اس سے کبھی دل کی حرکت بند ہوکر مریض مرجاتا ہے۔

ایسے مریضوں کی خود حرکت نہ کرسکتے ہوں کروٹ بدلتے رہنا چاہیئے اور جہاں جہاں ہڈیوں کے ابھار موجود ہوں مثلاً کولھے، کندھے اور ریڑھ کی ہڈی کے نیچے نرم روئی کے تکیے رکھیں تاکہ مریض زخم بستری سے محفوظ رہے۔

دوا پلانا

مریض کو جو دوا پلائی ہو اُسے ہمیشہ وقت مقررہ اور ٹھیک مقدار میں دینی چاہیئے۔ اگر مریض کو ایک وقت دوا نہ دی گئی ہو تو دوسرے وقت فوراً دوا ایک ہی دفعہ ہرگز نہ دیں۔ دوائیں دو قسم کی ہوتی ہیں۔

۱۔ داخلی استعمال یا پینے کی دوا۔ ۲۔ خارجی استعمال یا مالش وغیرہ کی دوا۔

ان دونوں قسم کی دواؤں کو علیحدہ علیحدہ رکھنا چاہیئے۔ اور ہر دفعہ استعمال سے پہلے دوا کے لیبل کو پڑھ لینا چاہیئے۔ اس کے علاوہ کبھی بھی مریض کو اندھیرے میں دوا نہ دینی چاہیئے، اور مالش کی دواؤں کو استعمال کرنے کے بعد اپنے ہاتھوں کو خوب دھوڈالنا چاہیئے۔

فضلات مریض

اگر مریض کے ناک منہ، آنکھ، یا کان سے کوئی رطوبت بہتی ہو تو اُسے رومال، روئی یا کاغذ سے صاف کرکے فوراً جلادینا چاہیئے اور رطوبت کی کیفیت کو نوٹ کرنا چاہیئے۔

تیمارداری کا مضمون بہت وسیع ہے۔ چنانچہ متعدی اور لگنے والے امراض کی تیمارداری، ناگہانی حادثات میں تیمارداری، زچہ و بچہ کی تیمارداری، لڑائی اور جنگوں میں زخمی سپاہیوں کی تیمارداری، آتش زدگی اور ڈوبے ہوئے کی تیمارداری وغیرہ اپنے اپنے مقام پر خود بڑے اہم مضامین ہیں جن پر انشاء اللہ آئندہ فرصت میں کچھ عرض کروں گا +

بیگن اور ٹماٹر کا مکالمہ

از جناب حکیم محمد احسن صاحب قادری، طبیہ میڈلسٹ طبیب سرکاری، ریاست بھوپال

کہا بازار میں ایک روز بیگن نے ٹماٹر سے — کہ تیرے ظلم بے جا سے ہوا ہوں میں بہت عاری
ہوا ہے جب سے تیری عمدگی کا علم لوگوں کو — نہیں کرتا کوئی بازار میں میری خریداری
بڑھائی اس قدر عزت تری فیشن پرستوں نے — کہ میری شکل و صورت سے ہوئی لوگوں کو بیزاری
خدا کی شان ہے ایک روز تیرا وہ زمانہ تھا — کہ میرے سامنے رہتی تھی تیری سرد بازاری
ہمیشہ تو نے گمنامی سے کاٹی زندگی اپنی — تری ہستی سے ہم جنسوں کو رہتی تھی گراں باری
بہت سستا ہوں میں اور ہر جگہ کثرت سے ملتا ہوں — پکانے میں میرے مشکل نہ کچھ پکنے میں دشواری
لگایا تاج مخمل سر پہ میرے دست قدرت نے — عطا کی ہے خدا نے سبزیوں کی مجھ کو سرداری
تر و تازہ ہوں رنگت خوش نما ہے صاف ستھرا ہوں — عیاں برگ و شجر سے کلکِ قدرت کی ہے گل کاری
غریبوں کے لئے مرغ مسلّم ہے مرا بھرتہ — پسند آتی ہے لوگوں کو سفر میں میری ترکاری
سنی تقریر خاموشی سے بیگن کی ٹماٹر نے — مگر غصہ سے اس کی لال رنگت ہو گئی ساری
کہا اے بھائی تو واقف نہیں اپنی حقیقت سے — کہ دھوکہ دے رہی ہے تجھ کو تیری زشت پنداری
مزے میں تیرے تلخی ہے شباہت تیری بھونڈی ہے — نہ سیرت تیری اچھی ہے نہ صورت میں طرح داری
نہیں کھانے سے تیرے فائدہ کچھ جسم انساں کو — شکم میں جا کے تو کرتا ہے اظہارِ جفا کاری
یہ تیرے تغذیہ کا لازمہ ہے جسم انساں میں — فسادِ خون، خارش، دردِ سر، تبخیر و بیداری
علامت تیرے کھانے کی مریضوں میں یہ دیکھی ہے — فسادِ رنگ قارورہ وجودِ نبض نشاری
میری چٹنی مفرّح ہے میرا سالن مقوّی ہے — نباتی روح کے جوہر ہیں مجھ میں داخل و ساری
امیروں میں مری عزت غریبوں میں مری شہرت — ہر اک فردِ بشر رکھتا ہے مجھ سے رسم دل داری
درستی کو مزے کی ڈالتے ہیں مجھ کو سالن میں — مری ترشی سے آ جاتی ہے کھانے میں مزے داری
چمک سے میرے رخساروں کی روشن ہیں محل خانے — شعاعوں سے مری ہوتی ہے عالم میں ضیا باری
خدا نے تاج کانٹوں کا ترے سر پر لگایا ہے — ملی ہے غیب سے تجھ کو جہاں میں ذلت و خواری
قدامت پر تو اپنی ناز کر اتنا نہ اے بیگن — جہاں میں چند روزہ ہے یہ سب تیزی و طراری
تو اپنی ذات میں بہتر میں اپنی قوم میں برتر — کسی صورت تجھے لازم نہیں میری دل آزاری

چو بر روئے زمیں باشی توانائی غنیمت جان
کہ دوراں ناتوانیہا بسے زیرِ زمیں دارد

علم اور حکمت کے خزانے

شائقین علم کے لئے ایک زرّین موقع

اُردو کی طبی صحافت میں ہمدرد صحت ہی وہ رسالہ ہے جو اپنی ظاہری اور معنوی خصوصیات کی وجہ سے ایک انقلاب آفرین دعوت ہے۔ اسی لئے اس کا خیر مقدم نہ صرف ہندوستان کے طبی حلقوں کی طرف سے کیا گیا بلکہ ممالک غیر کے ماہرین بھی اسی صف میں داخل ہو گئے۔ آج سے چند سال پہلے کسی شخص کے خیال میں بھی یہ بات نہیں آسکتی تھی کہ ہماری طبی صحافت اس قدر کامیابی کے ساتھ ترقی کی منزلیں طے کرنے لگے گی۔ ہمدرد صحت ہی وہ رسالہ ہے جس نے طبیب اور غیر طبیب عوام و خواص کی ہر طبی ضرورت کو کما حقہٗ پورا کر دیا ہے اس کی اشاعت خاص جو ہر سال اسکی سالگرہ کی تقریب میں ماہ جولائی کو شائع ہوتی ہے اپنی نوعیت اور جامعیت کے لحاظ سے مشرقی زبانوں میں بالکل نئی چیز ہوتی ہے اور اس کی ضخامت تین سو صفحات سے بھی زیادہ ہوتی ہے۔ پہلے سالوں میں رسالوں کی جلدوں کا کوئی اہتمام نہیں کیا گیا تھا۔ صرف پندرہ بیس جلدیں مکمل کی جا سکی تھیں جو چند ہی روز میں شائقین علم نے حاصل کر لی تھیں۔ اب دفتر میں پہلے سالوں کی صرف دو جلدیں بطور فائل موجود ہیں قدردانوں کے پیہم تقاضوں کا خیال کر کے کبھی کبھی خیال بھی کیا گیا کہ گذشتہ جلد کے بعض پرچے جلدوں کی تکمیل کے لئے دوبارہ طبع کرالئے جائیں لیکن اسکے لئے موقع نہیں مل سکا۔ پہلے تجربے کو سامنے رکھ کر تازہ جلدوں کے تقریباً پانچ سو پرچے علیحدہ رکھے جاتے رہے تاکہ آخر میں پانچسو جلدیں مکمل کی جا سکیں اور شائقین ان سے محروم نہ رہیں۔ چنانچہ اب جلدوں کے تمام پرچے مکمل ہو جانے کے بعد دفتر میں انکی جلدیں مکمل کرا لی ہیں جو جولائی ۱۹۳۲ء سے جون ۱۹۳۳ء تک اور جولائی ۱۹۳۳ء سے جون ۱۹۳۴ء تک اور جولائی ۱۹۳۴ء سے جون ۱۹۳۵ء تک کے پرچوں پر مشتمل ہیں۔ انہیں ہمدرد صحت کی اشاعت ہائے خاص بھی شامل ہیں جو بجائے خود ایک جلد کا درجہ رکھتی ہیں۔ اور تجدید و اعادۂ شباب و درازیٔ عمر و نیز بچوں کے متعلق ہر قسم کی جدید و قدیم معلومات کا انتہائی ذخیرہ ہیں۔ تازہ جلد جولائی ۱۹۳۵ء سے جون ۱۹۳۶ء تک میں گذشتہ سال کا عظیم الشان عورت نمبر ہے جسکی تعریف میں ہندوستان بھر کے منتخب علما اور حکما متفقہ طور پر رطب اللسان ہیں۔ جلد بندی بھی رنگین کپڑے کی پختہ کرائی گئی ہے، جسکے پُشتے پر رسالہ کا نام سنہری حروف میں چھپا ہوا ہے۔

اِن جلدوں میں کیا ہے؟

اس کا جواب اتنا مختصر نہیں کہ اس ذرا سی جگہ میں دیا جا سکے۔ مجمل طور پر یوں سمجھ لیجئے کہ ۳۵-۱۹۳۴ء کی جلد میں ایک تو وہ مشہور زمانہ اشاعت خاص ہے جس کا موضوع اعادۂ شباب اور درازیٔ عمر تھا، اس کے علاوہ گیارہ مہینوں کے گیارہ پرچے ہیں جن میں ہر ایک علم و حکمت کے جواہر ریزوں سے مالا مال ہے۔ ۱۹۳۳ء کی جلد میں گیارہ معمولی پرچوں کے علاوہ ایک وہ معرکۃ الآرا اشاعت خاص ہے جسے "الاطفال" کا نام دیا گیا ہے۔ اور جس میں بچوں کی پرورش اور انکی طبیعت اور انکے کھیل اُنکی عادات اور اطوار اور ان کے امراض و علاج کے متعلق بہت سے ایسے نادر زمانہ مضامین ہیں جن کی نظیر آپ کو اُردو زبان کے طبی پرچوں میں کبھی نہیں مل سکتی۔ بچوں کی تعلیم و تربیت کے متعلق آپ اس پرچہ سے اتنی معلومات حاصل کر سکتے ہیں جو بصورت دیگر کئی مستقل فنی کتابیں دیکھنے سے حاصل ہو سکتی ہے اور وہ فنی کتابیں بھی اردو زبان میں کہیں موجود نہیں ہیں۔ ۳۶-۱۹۳۵ء کی تازہ جلد میں گذشتہ سال کے عجیب و غریب عورت نمبر کے علاوہ گیارہ مہینے کے پرچے ہیں جو جون ۱۹۳۶ء تک ختم ہوتے ہیں اس جلد میں صرف ایک عورت نمبر ہی ایسا ہے جس کی قیمت اس جلد کی سب قیمت کے برابر بھی ہو تو شائقین اور قدرشناس اس کو سستا سمجھیں گے۔ "ہمدرد صحت" کے معمولی پرچوں میں علاوہ بیش بہا طبی مضامین کے جو ماہ بماہ شائع ہوتے رہتے ہیں اچھے اچھے حکیموں اور ڈاکٹروں کے مجرب اور آزمودہ صدہا نسخے ملینگے جن میں سے ہر ایک کی قیمت یقیناً اس رقم سے بہت زیادہ ہے جو ہمدرد صحت کی جلدیں خریدنے پر صرف کرنی پڑے گی۔ یہ رقم دو روپے فی جلد ہے محصول ڈاک اس کے علاوہ ہے۔ ہر جلد کی ضخامت اس اشتہار سائز کے ایک ہزار یا ستر صفحات یا اس سے کچھ زیادہ ہے۔ بلاک کی رنگین تصاویر بھی ہر جلد میں ساٹھ سے زیادہ ہیں۔ اس کے علاوہ دلچسپ کارٹون اور دستی تصویریں ان میں شامل ہیں۔ علم و حکمت کے جواہر ریزوں سے بھرپور یہ جلدیں صرف اطبا ہی کے لئے ضروری نہیں۔ بلکہ عوام بھی اور دوسرے شائقین ادب بھی ان کے مطالعہ سے فائدہ حاصل کرینگے۔ ہمدرد صحت کی خصوصیتوں کا اندازہ آپ کو اسی پرچے کے مضامین سے ہو جائے گا۔ ہماری زبان کے نہ صرف طبی پرچوں میں بلکہ ادبی رسالوں میں بھی ہمدرد صحت ہی ایک ایسا رسالہ ہے جس کے قلمی معاونین میں ممالک یورپ کے بہت سے مضمون نگار شامل ہیں اور جس کے حلقہ میں ہندوستان کے منتخب طبیب و ادیب جمع ہیں۔ ان جلدوں میں آپ کو ان مشہور صحافیوں کے نتائج افکار جا بجا نظر آئیں گے

منیجر مکتبہ ہمدرد صحت، ہمدرد منزل، لال کنواں، دہلی

ظریفانہ

بیماری

از جناب کوثر صاحب چاند پوری

موجودہ زمانہ میں بیماری کی صحیح تعریف نہیں کی جاسکتی۔ اس وجہ سے نہیں کہ اس دور کے انسانوں میں کہ ایسی رگ یا پٹھے کا اضافہ ہوگیا ہے جس کی تشریح سمجھ میں نہیں آسکی۔ بلکہ محض اس وجہ سے کہ آج کل تندرستی میں بھی "بیماری" لاحق ہوجاتی ہے۔ ایسی صورت میں آدمی اپنے اپنے نزدیک تو بیمار ہوتا ہے لیکن حقیقتاً اسے بیمار نہیں کہا جاسکتا۔ یا واقعی وہ بیمار ہوتا ہے مگر آخر وقت تک اپنی نسبت تندرستی کا گمان رکھتا ہے۔ ان حالات میں بیماری ایسی "تن درستی" کو بھی کہہ سکتے ہیں جو مریض کی سمجھ میں نہ آئے اور ایسی بیماری کا نام بھی "تن درستی" رکھا جاسکتا ہے جسے معالج نہ سمجھ سکے۔

بیماریاں ہزاروں قسم کی ہوتی ہیں۔ بعض بیماریاں حقیقی ہوتی ہیں بعض اختیاری۔ بعض نمائشی ہوتی ہیں بعض اضطراری، بعض سیاسی ہوتی ہیں بعض ملکی و قومی حقیقی بیماریوں کی اکثر اقسام بھی "دماغ" کی پیداوار ہیں جس کے مریضوں کی سالانہ تعداد ہندوستان میں کسی طرح جرمن میں تیار ہونے والے ہوائی جہازوں اور جاپان میں بننے والے کھلونوں سے کم نہیں ہوتی۔ لیکن اس قسم کی بیماریاں اُمرا کے لئے مخصوص ہیں یا پھر اُن حضرات سے تعلق رکھتی ہیں جو بیک وقت شاعر بھی ہیں اور فیلسوف بھی، یعنے شعر کہتے وقت فلاسفر، اور دنیا کی پیچیدگیوں کو سلجھاتے وقت شاعر اور تجربہ کے لحاظ سے نہ شاعر نہ فیلسوف۔ رہی اختیاری بیماری تو وہ زیادہ تر اسکول کے لڑکوں کو ہوتی ہے یا پنشن پر بیٹھنے والے تجربہ کار بوڑھوں کو دفعتاً اس وقت ہو جاتی ہے جب ان کی مدتِ ملازمت تو ہوگئی ہو بیس بائیس سال کی مگر تنخواہ میں فی سال ایک روپے کا بھی اضافہ نہ ہوا ہو اور کہیں دوسری جگہ سے دوگنی تنخواہ پر اتفاقیہ ان کی مانگ آجائے یا اندوختہ کو نذر حماقت کرنے کے لئے یہ جوتوں کی تجارت کا ارادہ کرلیں۔ اس صورت میں یا تو ان کی بینائی کم ہوجاتی ہے یا پیشاب میں شکر آنے لگتی ہے یا دل کی حرکت بڑھ جاتی ہے۔ اور ڈاکٹری تحقیقات کی رو سے دل کی حرکت کا تیز ہوجانا موت کے فرشتہ کی توجہ کا اہم ترین ثبوت ہے اسی لئے فوراً ہی انہیں پنشن دے دی جاتی ہے۔ اختیاری بیماری کی ایک دلچسپ قسم وہ ہے جس میں فوجی افسران لڑائی چھڑتے ہی مبتلا ہوجاتے ہیں۔ اکثر نازک دماغ بہادر تو روانگی کا حکم موصول ہوتے ہی "اسہال" کا شکار ہوجاتے ہیں بعض ساحل بمبئی یا کراچی پر پہونچ کر دریا کی خوف ناک موجوں کو دیکھ کر سہم جاتے ہیں اور انہیں کوئی ایسی بیماری لاحق ہوجاتی ہے، جس کے لئے سمندری ہوا راس نہیں آیا کرتی۔ جو تیر دل ان سے بھی زیادہ بہادر ہوتے ہیں۔ اور بیوی بچوں کے رونے چلانے سے لے کر جہاز کی روانگی تک ہوش ربا مناظر کا ان کے دل و دماغ پر کوئی اثر نہیں ہوتا وہ عین میدان جنگ میں گولوں اور توپوں کی آتش باری سے خوف زدہ ہوکر صرف ذرا جان بچانے کے لئے پاگل ہو جاتے ہیں۔ اور "سند طبی" کی رُو سے ان کی واپسی حق بجانب قرار دے دی جاتی ہے۔

اختیاری بیماری کی ایک قسم اور بھی ہے۔ مگر یہ بہت بڑے افسران کو ہوا کرتی ہے۔ جب ان کا اپنے عہدے پر قائم رہنا سیاسی مصلحتوں کی بنا پر خلاف قانون ہوجاتا ہے۔ اس حالت میں فوراً انہیں تبدیل آب و ہوا کی ضرورت پیش آجاتی ہے۔

ان کے علاوہ بھی اختیاری بیماریوں کی چھوٹی چھوٹی قسمیں ہیں جو صرف معالج کی صورت دیکھ کر یا ایسی صورت میں جب کہ معالج کو بے ادائے فیس مریض نے اپنے گھر بلایا ہو، پیدا ہوجاتی ہیں اور آدمی محض اس بنا پر اس زرین موقعہ سے فائدہ اُٹھانے کے لئے تیار ہوجاتا ہو کہ نہ معلوم آئندہ وقت پر کوئی نبض دیکھنے والا ملے یا نہ ملے۔ لاؤ آج ہم بھی اپنا ہاتھ دکھادیں، یا پھر اس وجہ سے بیماری لاحق ہوجاتی ہے کہ معالج کو معقول فیس دی گئی ہے تو کیوں نہ اس سے پورا کام لیا جائے۔ چنانچہ ایسی صورتوں میں بعض اوقات گھر کا گھر بلکہ محلہ کا محلہ بیمار ہوجاتا ہے۔ کسی کو قبض کی شکایت ہوجاتی ہے، کسی کو بدہضمی کی، کسی کو تپ لازم کا شبہ ہوجاتا ہے، کسی کو کھانسی آنے لگتی ہے۔ غرض گھر کے ہر جاندار کو کوئی نہ کوئی روگ لگ جاتا ہے اور برسات کی خودرو گھاس کی طرح بیماریاں زمین سے اُبلنے لگتی ہیں، اور ایک دو، تین ——— دس، بیس، بلکہ بے شمار مریض آجاتے ہیں۔ کبھی تو بخیل قسم کے مریض یہ بھی کرتے ہیں کہ فیس چندہ کرکے جمع کرلیتے ہیں، اور محلہ کی دو چار پردہ نشین عورتوں کو، جو برقعہ اوڑھ کر سینما تو دیکھ آتی ہیں مگر ڈولی میں بیٹھ کر

معالج کے گھر تک آنا جائز نہیں رکھتیں، کھڑکیوں کی راہ سے جمع کر لیا جاتا ہے۔ ایک نبض دیکھ چکنے کے بعد فوراً چوڑی کی جھنکار پر کوئی صاحب بول اُٹھتے ہیں ——— "خالہ آؤ تم بھی ہاتھ دکھا دو اور آپا ذرا آپ بھی تو داہنا ہاتھ نکال دو پردہ سے۔ اماں تم بھی تو آنکھ دکھانے کو کہہ رہی تھیں، دو سال سے تمہاری آنکھوں کی بینائی کم ہوتی جا رہی ہے۔ اور صغریٰ تو بھی آ جا ادھر کو! بھلا شرماتی کیوں ہے کوئی غیر نہیں ہے یہاں! ارے ذرا باہر سے ٹِلّن کو بھی پکار لینا کوئی، اس کا پیٹ بھی بہت بڑھ گیا ہے، دن بھر کھاتی رہتی ہے۔"

اس طرح مریضوں کی تعداد خلافت کمیٹی کے ممبروں سے دوگنی ہو جائے گی۔ اور معالج کے قدوم مرض لزوم کی برکت سے ذرا سی دیر میں مریض کا دولت خانہ "شفا خانہ" بن جائے گا۔ اس قسم کے مریضوں کی تعداد کو کم کرنے کا سب سے اچھا طریقہ تو یہ ہے کہ بڑے بڑے خوف ناک، مہلک اور متعدی امراض کے نام بتا کر کہہ دیا جائے کہ آپ کے بائیں پھیپھڑے میں داغ پڑ گیا ہے فوراً بھوالی چلے جایئے۔ اور آپ کے خون میں "پاگل کتے" کے زہر کا اثر پایا جاتا ہے، آپ کو "کسولی" جانا چاہیئے۔ اور ان میں جو سب سے زیادہ شرمیلا مریض ہو اس کو غور سے دیکھ کر انگریزی میں مرض کا نام لے کر پوچھیئے "تمہیں کبھی "گنوریا" تو نہیں ہوا؟"

وہ کانوں پر ہاتھ رکھ کر فوراً کہے گا "کبھی نہیں، جناب مجھے تو کبھی گنوریا نہیں ہوا"

"آپ کے والد صاحب کو؟"

"انہیں بھی نہیں ہوا"

"اور آپ کے دادا صاحب کو؟"

مریض خاموش رہے تو جواب کا انتظار کئے بغیر ہی کہیئے، ——— "اور پردادا صاحب کو ضرور ہوا ہوگا۔ اچھا آپ ذرا اپنے خون کا امتحان کرا لیجئے"

اب وہی ایک مریض رہ جائے گا جسے آپ کے توسط سے ہدفِ قضا بننے کی ضرورت ہو۔ تو آپ مختار ہیں۔ چاہے انجکشن لگا کر مار ڈالیں، چاہے آپریشن کر کے شہادت کی موت ماریں۔

اضطراری بیماری کبھی کبھی بڑے شہروں میں دیکھی یا سُنی جاتی ہے۔ حال ہی میں ایک دیہاتی بزرگ شہر میں وارد ہوئے۔ اور ایک بہت بڑے معالج کے مطب میں پہونچ کر نہایت اضطراب اور سراسیمگی کے عالم میں بولے "میری نبض دیکھ لوگے کیا تم؟"

"ہاں، ضرور دیکھیں گے" یہ کہہ کر اُنہوں نے مریض کی طرف ہاتھ بڑھایا۔ جواب ان کی کرسی کے قریب اُکڑوں بیٹھ چکا تھا۔ دیر تک غور کرنے کے بعد اُنہوں نے فرمایا، "بھائی تمہیں تو کوئی بیماری نہیں معلوم ہوتی۔ نبض بالکل اچھی ہے"

"اچھی ہے تو پھر جانے دو" مریض اُٹھتے ہوئے بولا اور سلام کر کے جانے ہی والا تھا کہ معالج کی نکتہ سنج نگاہ زمین پر پڑی اور ایک چھوٹے سے انبار کی طرف اشارہ کر کے اُنہوں نے غصہ کے ساتھ فرمایا "ارے یہ کیا؟"

"یہی تو بیماری ہے صاحب اور مجھے شکایت ہی کیا ہے" مریض بولا اور نہایت عجلت کے ساتھ مطب سے نکل گیا۔

اسی بیماری کے ایک مریض، جو پولس میں ملازم تھے۔ اور رات کو گشت میں جانے سے پہلے تھوڑی سی افیون کھا لیا کرتے تھے، رات کو ایک بجے حسبِ معمول ایک گولی کھا کر اور وردی پہن کر گھر سے نکلے۔ اور جاگتے رہو، جاگتے رہو کی دو چار مہیب صدائیں لگا کر رفع ضرورت کے لئے ایک ویران گلی میں گھُس گئے، معلوم نہیں کتنی دیر بیٹھے رہے۔ آخر ایک مرتبہ کچھ خطرہ محسوس کر کے بیٹھے ہی بیٹھے چلا کر بولے جاگتے رہو! پھر جو آنکھیں کھول کر دیکھا تو سارا محلہ جاگ رہا تھا، اور اونچی اونچی عمارتوں پر دھوپ کی روشنی پھیلتی جا رہی تھی، جھنجلا کر فرمانے لگے "لاحول ولا قوۃ صبح ہو گئی!"

اب رہی ملکی و قومی بیماری ——— اس کے متعلق ہمیں صرف اتنا معلوم ہے کہ اس کے مریض ہمیشہ بے موت ہی مر جاتے ہیں۔

جُذام

از جناب حکیم مولوی عبدالحفیظ صاحب راج پوری، ندوی

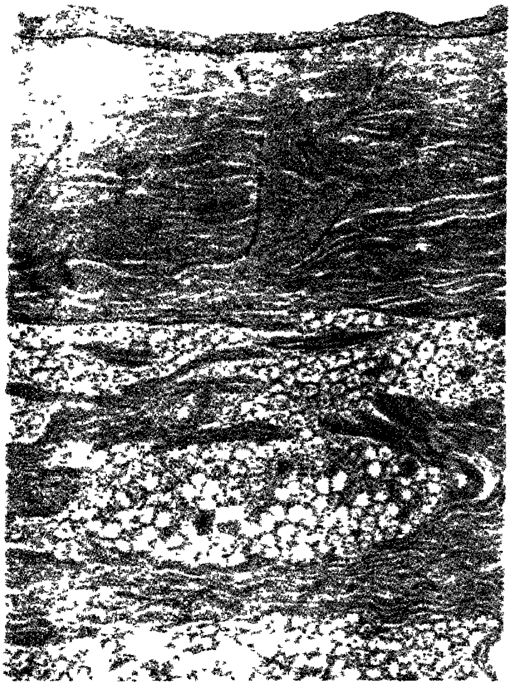
جذام عربی لفظ ہے جو جذم سے مشتق ہے اس کے لغوی معنے قطع کرنے یا کاٹنے کے ہیں۔ چونکہ اس مرض کے عوارض و نتائج اس قسم کے نمودار ہوتے ہیں کہ بدن کھدر کھدر کر اور انگلیاں کٹ کٹ کر جھڑنے لگتی ہیں۔ اس لئے اس حالت کو جذام کہتے ہیں۔

جائے وقوع جذام وہ نامبارک مرض ہے جس کا تذکرہ توراۃ جیسے صحیفۂ آسمانی کے اندر بھی موجود ہے۔ اور اس کو ابنائے آدم کے لئے ایک لعنت قرار دیا گیا ہے۔ اور حقیقت بھی یہ ہے کہ یہ مرض امراض خبیثہ اور متعدی بیماریوں کا سرتاج ہے۔ اس کے متعلق ذرا سی غفلت بھی معیبت کا پہاڑ بن جاتی ہے اور تھوڑے ہی دنوں میں سارا بدن تہس نہس ہو جاتا ہے۔ ایک زمانہ تھا جب بہت سے ممالک کی فضا اس موذی مرض سے زہریلی تھی۔ مگر اصول ارتقا کے مطابق رہائش و آرائش کی پاکیزگی اور تہذیب و تمدن کی تدریجی ترقی نے اس کے جال سے انسانوں کو نجات دلائی شروع کی چنانچہ اب بعض علاقے ایسے ہیں جہاں سے اس کا بوریا بستر اٹھ چکا ہے اور اگر کہیں ہے بھی تو برائے نام۔ اس کی خصوصیت نہ صرف منطقہ حارہ اور معتدلہ کے اندر ہے بلکہ ممالک باردہ کے اندر بھی اس کی کثرت رہی ہے۔ تقریباً چودھویں و پندرھویں صدی عیسوی کی تاریخیں اس کے عام ہونے کی شہادت دے رہی ہیں۔ ایشیا، یورپ، جنوبی افریقہ، چین اور ہندوستان اس کے مرکز قرار دئے جاتے ہیں۔ گذشتہ مردم شماری کے لحاظ سے ہندوستان کے اندر جذامیوں کی تعداد ایک لاکھ سے کچھ زیادہ ہے۔ خصوصاً ذیل کے علاقوں کے نام لئے جانے ضروری ہیں۔ برما، آسام، بنگال کے مغربی حصے، بہار و اڑیسہ کے مشرقی علاقے، صوبۂ مدراس کے متصل رقبے، صوبۂ متوسط کے نصف جنوبی خطے، صوبۂ بمبئی کے وسطی حصے اور اس سے متصلہ مملکت نظام کی جنوبی مغربی آبادی، کشمیر کے پہاڑی حصے، نیپال کا جنوبی مغربی حصہ، پنجاب، راجپوتانہ، میسور اور وسط ہند وغیرہ۔

ماہیت التہاب دو قسم کا ہوتا ہے۔ ایک وہ جس میں ملتہب مقام پر آغاز خراش سے ہلاکت و بربادی شروع ہو جاتی ہے۔ دوسرے وہ التہاب جس میں اولاً مقام ماؤف پر تکاثر کی کیفیتیں نمودار ہوتی ہیں، اور پھر تباہی و بربادی کی ابتدا ہوتی ہے۔ اس دوسری قسم کو اصطلاح میں التہاب حُبیبی کے نام سے تعبیر کرتے ہیں۔ اس التہاب کی خصوصیت یہ ہے کہ جسم کے مختلف اعضا میں گلٹیاں سی بننی شروع ہو جاتی ہیں چنانچہ ماہرین نے نہ صرف جذام کو بلکہ تدرن (دق وسل)، آتشک، مرض توت اجلدی، سراجہ اور فطریت شعاعیہ کو بھی التہاب حُبیبی کے عنوان میں بیان کیا ہے۔ اور یہ جذام، آتشک اور سوزاک صرف انسان کو لاحق ہوتے ہیں۔ مگر آتشک گاہے گاہے بندروں کو بھی ہو جاتی ہے۔

جراثیمی نظریہ :- ڈاکٹر ہنسین نے ۱۸۷۴ء میں عصائے جذام (جذام کے جراثیم) کو دریافت کیا تھا۔ یہ جراثیم اپنی شکل و صورت کے لحاظ سے سیدھے یا ذرا ٹیڑھے اور نازک ہوتے ہیں جو عصائے د.ق (دق کے جراثیم) کی طرح سر پھیلائے ہوئے غیر بذری اور غیر متحرک ہوتے ہیں، رنگ کے لحاظ سے گرام مثبت ہیں، اور گرام ہی کے طریقے سے رنگے بھی جاتے ہیں۔ یہ بھی عصائے دق کی طرح صالح حموض ہیں۔ مگر رنگوں کو قبول کرنے میں ان سے کم تیز رنگ کے طالب ہیں۔ رنگنے پر عصائے جذام کے اندر موٹے موٹے دانے کثرت سے ظاہر ہو جاتے ہیں۔ جو اسے عصائے دق سے ممتاز کرتے ہیں۔ ماہرین علم الجراثیم نے جذام کے جراثیم کی کاشت کی بابت بہت کوشش کی مگر ابھی تک کامیابی نہیں ہوئی اسی وجہ سے ان کی خاطر خواہ ویکسین تیار نہیں ہو سکی۔ یہ جراثیم اپنی رہائش کے لحاظ سے نسیج خلوی کے اندر بکثرت ملتے ہیں۔ خلیات کے اندر گچھے کے گچھے بھرے پڑے رہتے ہیں اس کے علاوہ نسیجی تجاویف، عروق صدیدی کی دیواروں، غدد جلدی، ناک کے غدد، غدد جاذبہ، گلے، اور منہ کی رطوبتوں میں پائے جاتے ہیں مگر یہ عصابی ریشوں میں نہیں ہوتے۔ کیونکہ دھبے دراصل اعصاب کے ماؤف ہونے کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ البتہ اعصابی گرہوں میں کم و بیش مل سکتے ہیں۔ اور یہ صفات کے لحاظ سے حُبیبی، گرام مثبت، صالح حموضی، خلوی، کاشت نہ ہونے والے اور خرگوش میں جذام پیدا کرنے والے عصا ہوتے ہیں۔ ان کی تحقیقات کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اولاً ان کی بیتیں دوران خون میں شامل ہو کر جسم کے بہت سے حصوں کو تباہ کرتی ہیں۔ اس کے بعد یہ جراثیم بنفس نفیس حملہ آور ہوتے ہیں جن کی خوردبین کے ذریعہ شناخت ہوتی ہے۔

گر یہ حقیقت بالکل ظاہر ہے کہ آج سے سینکڑوں برس پہلے متقدمین اپنے مخصوص الفاظ میں اس اصلیت کی عقدہ کشائی کر چکے ہیں کہ



جذام گرہ دار میں جلد کا
خوردبینی منظر
جلد کی گہری ساختوں میں عفونتی
حیوانات کا تجمع



جذام میں پاؤں کی ہڈیوں کی حالت ۔
ہڈیاں مرض کی وجہ سے چھوٹی
اور باریک ہوگئی ہیں ۔





حدہ سادی

چہرہ ... جسم ... مرض ... ھے -



حدہ خدری
ھاتھ اور پاؤں جھڑ گئے ھیں لیکن چہرہ پر
مرض کا اثر نہیں ھے -



حدہ سادی ... چہرہ ... ھے

مقولہ کا مفہوم یہ ہے کہ سودا اپنی احتراقی کیفیت اور مقدار کی کثرت کی وجہ سے سارے جسم میں پھیل کر انسان کے عزیز ترین سرمایہ (خون) پر مسلط ہو جاتا ہے اور خون کے اندر اتنی بھی صلاحیت نہیں چھوڑتا کہ اعضا اور ساختوں کو غذا فراہم کر سکے۔ اور طبیعت کے اندر اتنی بھی سکت باقی نہیں رہتی کہ اس سمیت اور تعفن کے کوہ گراں کو دفع کر سکے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ حیض کی حالت میں جماع کرنے سے جو بچے پیدا ہوتے ہیں۔ ان میں مرض جذام کی صلاحیت بدرجہ اتم موجود ہوتی ہے۔

طریق تعدیہ:۔ یہ نہایت چھوت دار مرض ہے۔ اس کی چھوت براہ راست تن درست آدمی کو لگ جاتی ہے۔ خصوصاً اگر اس مرض کا مادہ کسی خراش یا زخم پر لگ جائے تو علامات مرض بہت جلد نمودار ہونا شروع ہوتی ہے۔ ابھار دار کوڑھ جس میں مریض کے جسم پر گرہ دار زخم ہوتے ہیں۔ اس کی ناک بہتی رہتی ہے وہ زیادہ چھوت دار ہے۔ جذامی کے مستعمل تولیہ، رومال، لباس، اسباب خورد و نوش کے استعمال، مچھروں، پسوؤں، اور کھٹملوں کے ذریعہ انسان مبتلائے مرض ہو جاتا ہے۔ ڈاکٹر سکین نے جذامیوں کے پیشاب اور جذامی عورت کے دودھ سے بھی جراثیم علیحدہ کئے ہیں۔ اس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ جذام کے جراثیم کی رسائی کے کیا کیا ذرائع ہو سکتے ہیں۔ اور سب سے اہم مسئلہ وراثت کا ہے جس کے متعلق ہر دور کے ماہرین ایک زبان نہیں ہیں۔ بعض وراثت کے قائل ہیں اور بعض اس سے انکار کرتے ہیں۔

وراثت کے دلائل (۱) یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ بعض جذامیوں کے بچے جذامی ہوتے ہیں۔ مگر ایسی صورت میں چند احتمالات ہیں کہ آیا یہ بچہ آتشکی مولود کی طرح جذامی پیدا ہوا تھا۔ یا سل والے والدین کی اولاد کی طرح جذام کی طرف میلان و صلاحیت تھی۔ یا منبع مرض کے پاس رہنے کی وجہ سے بچہ جذامی ہو گیا۔

(۲) علم الجراثیم کا یہ مسلمہ مسئلہ ہے کہ کسی مرض میں اس کے جراثیم کا ملنا اور نہ ملنا اس مرض کے وجود و عدم وجود پر قطعی شہادت نہیں ہے۔ لہٰذا استقرار نطفہ کے وقت جذام کے جراثیم کی غیر موجودگی مرض جذام کی نفی نہیں کر سکتا۔ اس کے علاوہ جب پیشاب دودھ کے اندر سے جراثیم علیحدہ کئے جا سکتے ہیں تو خون کے اندر سے جذام کے جراثیم اور ان کی سمیتیں شناخت کرنا بعید نہیں ہے۔

(۳) علماء ہومیوپیتھک، عاملین ویدک، بعض ایلوپیتھک والے، اور ماہرین طب اسلامی متعدی و موروثی دونوں خیالات کے ہم نوا ہیں۔

عدم وراثت کے دلائل (۱) جذامی والدین کے بچے جذامی نہیں ہوتے۔ چنانچہ سرد ممالک ۱۶۰ بچے تجربۃً جذامی والدین سے علیحدہ کر دیئے گئے ہیں اور علیحدہ ہی ان کی نشو و نما ہوئی تو وہ بالکل صحیح و سالم ہے۔

(۲) یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ اولاً بچوں کو جذام ہوا پھر والدین کو ہو گیا۔

(۳) آغاز مرض کے کچھ ہی روز بعد مریض نامرد ہو جاتا ہے۔ حالانکہ وراثت کی صورت میں تین ہی نسلوں کے بعد جذام ناپید ہو جاتا ہے۔ مگر ایسا نہیں دیکھا جاتا۔

(۴) جذامی جراثیم سوائے خرگوش کے صرف انسان ہی کی ساختوں کو اپنی رہائش کے لئے چنتا ہے اور ان کا تعدیہ عام طور پر چھونے یا اسی قسم کی باتوں سے ہو جاتا ہے۔

(۵) شیر خوار بچوں میں جذام نہیں ہوتا۔

بہرحال بالعموم وراثت کے لئے تین چیزیں لازمی قرار دی جاتی ہیں۔ اوّل کرم منی کے اندر جرثومۂ مرض کا ملنا۔ دوئم بیضۂ انثیٰ کے اندر جراثیم کا پایا جانا۔ سوئم دوران خون کے ذریعہ سے جراثیم کا جنین کے اندر منتقل ہونا۔

اسباب اصولی حیثیت سے اس کے اسباب درج ذیل ہیں۔ (۱) زمین کی طبعی خاصیت۔ (۲) غذا کی نوعیت۔ (۳) لوگوں کی عادت طرز معاشرت۔ اس کی اصطلاحی توضیح یہ ہے کہ جراثیم اور ان کی سمیت کا انتشار۔ دوسرے الفاظ میں جذام دو وجہوں سے پیدا ہوتا ہے کبھی محض سودا سے، اور کبھی سودائے بلغمی کی آمیزش سے جس کے اندر اعضا کٹ کٹ کر گرتے ہیں۔ اور ان کی حس باطل ہو جاتی ہے کبھی سودائے صفراوی سے پیدا ہوتا ہے جس کی وجہ سے اعضا گل کر گرنے لگتے ہیں اور اس کا شفایاب ہونا دشوار ہوتا ہے۔ ویدک نقطۂ نگاہ سے اس کی تفصیل یہ ہے کہ دودھ اور مچھلی ساتھ ساتھ کھانا، دودھ، دہی اور سرکہ جیسی متضاد چیزوں کا ایک ساتھ کھانا، حد سے زیادہ غلیظ یا رقیق و ثقیل غذائیں کھانا۔ قے و بول و براز روکنے کی عادت، تخمہ کی حالت میں غذا کا استعمال، ریاضت شاقہ کے بعد غسل کرنا۔ تل، مولی، مچھلی اور دہی کا بکثرت اور مدت تک استعمال، دودھ میں ہمیشہ گڑ

مثلاً کثرت مباشرت، بدہضمی کی حالت میں جماع کرنا، اور مرض آتشک کا ہونا۔ یہ مرض ۱۰ سے ۳۰ برس کے اندر ہوتے دیکھا گیا ہے۔ ادھیڑ عمر میں بہت کم ہوتا ہے۔ عورتوں کے مقابلہ میں مرد اس مرض میں زیادہ مبتلا ہوتے ہیں۔

اقسام محققین آیورویدک نے اوّلی تقسیم میں مہاکشٹ اور کشد رکشٹ کو بتایا ہے۔ پھر ثانوی تقسیم میں مہاکشٹ کی سات قسمیں اور کشد ر کشٹ کی گیارہ قسمیں بیان کی ہیں۔ سشرت نے (۱) کو بھی جو تمام بدن پر ہو اور اس کے کنارے سیاہ ہوں مہاکشٹ میں شمار کیا ہے لیکن متاخرین نے ان تمام قسموں پر نظر غائر ڈال کر اپنے تجربات اور تحقیق کی بناء پر جذام کی تین قسمیں بیان کی ہیں۔ جذام گرہ دار، جذام خدری، اور جذام مرکب۔ قدیم اصطلاحی الفاظ میں ان تینوں قسموں کا اظہار اس طرح کیا جا سکتا ہے کہ ایک متقرح جو سودائے صفراوی سے پیدا ہوتا ہے۔ اور دوسرا غیر متقرح جو سودائے بلغمی سے ظاہر ہوتا ہے۔

(۱) جذام گرہ دار۔ یہ بالعموم سرد ممالک میں ہوتا ہے اور اس کی مدت حضانت (چھوت کی علامتیں ظاہر ہونے تک کا زمانہ) مختلف ہوتی ہے۔ یعنے چھوت لگنے کے ہفتوں، مہینوں اور برسوں کے بعد سن کے ضعف و قوت کے لحاظ سے علامتیں ظاہر ہوتی ہیں۔ مدت حضانت میں مریض بالعموم کمزور ہو جاتا ہے طبیعت میں تکدر، ہوئے ہضم اور غنودگی کی شکایت رہتی ہے۔ جوڑوں میں درد اور بے ترتیب بخار کی آمد کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔ ان علامتوں کے ساتھ ساتھ فوراً بعد جسم کے بعض حصوں پر مثلاً بازو اور رانوں پر خصوصاً چہرہ اور کان کی لو پر سرخ چمکدار چھٹے، دھبے یا داغ پڑنے لگتے ہیں۔ یہ چھٹے ذکی الحس ہوتے ہیں۔ ان میں التہابی ترشحات ابتدا ہی سے موجود ہوتے ہیں۔ یہ چند کچھ دنوں کے بعد کملا کر غائب ہو جاتے ہیں اور اپنی جگہ پر بھورے رنگ کا دھبہ چھوڑ جاتے ہیں۔ مگر چند ہی دنوں کے بعد دوبارہ بخار کے ساتھ انہیں دھبوں پر سرخ سرخ چھوٹے چھوٹے دانے نمودار ہونے شروع ہوتے ہیں۔ جو آپس میں مل کر اور حجم میں بڑھ کر گانٹھیں اور ابھار بنا دیتے ہیں۔ یہ گرہیں حجم میں مٹر سے لے کر سیم کے بیج تک اور بعضوں نے بیضہ مرغ تک بیان کی ہیں۔ ان کی بالائی جلد پر بال بالکل نہیں ہوتے۔ اور جائے وقوع کے لحاظ سے ہاتھ، کلائی، بازو، رانوں، کنج ران، احشاء اور غدد جاذبہ کے علاوہ چہرہ پر بکثرت ملتی ہیں جن کو بخوبی ہاتھ سے پکڑ کر ہلایا جا سکتا ہے۔

چنانچہ ان ہی گرہوں کی کثرت کی وجہ سے چہرہ شیر کے چہرہ کی طرح ڈراؤنا اور گھناؤنا ہو جاتا ہے۔ غالباً اسی وجہ سے عربی کتب میں اس مرض کو **داء الاسد** کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ ترشحات کے باعث اعصاب پر دباؤ پڑنے سے کبھی ان گرہوں میں بے حسی پیدا ہو جاتی ہے۔ اور کبھی تحلیل ہو کر صرف گہرا نشان رہ جاتا ہے۔ اور پھوٹ کر گرہیں زخم دار ہو جاتی ہیں اور ان سے رطوبت بہتی رہتی ہے۔ ناک کا بانسہ بیٹھ جاتا ہے۔ رخسار کچھ لٹک جاتے ہیں۔

(۲) جذام خدری۔ گرم ممالک میں اس کی کثرت ہے۔ اس میں ابتدائی علامات تقریباً جذام گرہ دار ہی کی طرح ہوتی ہیں۔ مگر جب گول سفید اور زردی مائل دھبے جلد پر نمودار ہوتے ہیں۔ تو دن بدن ان کی گولائی بیضوی اور بے ڈول قسم کے دھبوں میں بدلتی جاتی ہے۔ ان کا حاشیہ ابھرا ہوا ذکی الحس اور مرکزی حصہ قدرے نیچے کو دبا ہوا سفید اور بے حس ہوتا ہے۔ اور ان دھبوں کی پیدائش کے ساتھ ہی محیطی اعصاب خصوصاً عصب زندی اسفل، عصب متوسط، عصب شظوی اور عصب صافن کے اضلاع میں تیز سنسناہٹ یا جھنجھناہٹ یا چبھن اور درد کا احساس ہوتا ہے۔ اور اعصاب کے بعد عضلات متاثر ہوتے ہیں۔ ان کی لاغری و کمزوری کے بعد نمایاں استرخا ہو جاتا ہے جلد، ہڈیاں اور مفاصل کا تغذیہ خراب ہو جاتا ہے انگلیاں ٹیڑھی ہونے لگتی ہیں یا جھڑنی شروع ہو جاتی ہیں۔ ہتھیلی کا گوشت جذب ہو کر اس کی شکل شیر یا چیل کے پنجہ کی طرح ہو جاتی ہے بعض مریضوں میں جذام خدری کی ابتدائی علامتیں یہ ہوتی ہیں کہ ہاتھ پاؤں سن ہو جاتے ہیں۔ ان کے جوڑوں میں درد ہوتا ہے۔ اگر ان بے حس مقامات پر سوئی چبھوئی جائے یا انگارہ سے جلایا جائے تو بھی کسی قسم کی تکلیف نہیں ہوتی۔ گویا گرمی سردی اور درد کا بالکل احساس نہیں ہوتا۔ پھر ان دھبوں پر آبلے بن کر بغیر کسی قسم کے احساس کے پھوٹ جاتے ہیں۔ اور شدت مرض میں وہی مذکورہ بالا علامتیں شروع ہو جاتی ہیں۔ یعنے اطراف خصوصاً انگلیوں اور ہتھیلیوں کا گوشت گل جاتا ہے۔ یا اس میں جھڑنے کی کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔

(۳) جذام مرکب۔ اس مرض میں جذام خدری اور جذام گرہ دار دونوں قسم کی علامتیں ملتی ہیں۔ چنانچہ کبھی جذامی ابھار پیدا ہو کر اعصاب ماؤف ہو جاتے ہیں اور کبھی اعصاب ماؤف ہو کر گرہیں ظاہر ہونی شروع ہو جاتی ہیں۔ اور کبھی دونوں قسم کی علامات ہوتی ہیں۔ مگر جذام مرکب بہت کم دیکھا گیا ہے۔

ان تینوں قسموں کے علاوہ دو قسمیں اور بھی بیان کی جاتی ہیں یعنے جذام ابیض ، اور جذام الطفار جذام ابیض میں جسم کے مختلف مقامات پر سرخ سرخ داغ پڑنے کے بعد گٹھلیاں نہیں پیدا ہوتیں ۔ بلکہ وہاں کی جلد کی رنگت سفید ہو کر مقام ماؤف بے حس ہو جاتا ہے ۔ جذام ابیض اور برص کے درمیان فرق یہ ہے کہ برص کے داغ کے کنارے ہمیشہ صاف ہوتے ہیں یعنے اُبھرے ہوئے نہیں ہوتے ، اور نہ داغ کے مقام کی جلد بے حس ہوتی ہے بر خلاف جذام ابیض کے کہ اس کے کنارے اُبھرے ہوئے ہیں ۔ اور مقام ماؤف میں حس بھی نہیں رہتی ۔ اور جذام الطفار میں ناخن ہڈیوں کے مانند بوسیدہ ہو جاتے ہیں ۔

تشخیص اعمال وعلامات

علامات منذرہ یہ ہیں کہ ظہور مرض سے پہلے جلد کا رنگ بدل جاتا ہے ۔ جلد نہایت ملائم اور چکنی ، اور کبھی کھردری ہو جاتی ہے مقام ماؤف پر یا تو کثرت سے پسینہ آتا ہے یا دھوپ لگنے سے بھی پسینہ نہیں آتا ۔ سوزش وخارش ہوتی ہے ۔ زہریلی مکھیوں کے کاٹنے سے چکتے پڑنے لگتے ہیں ۔ پھوڑے پھنسیاں نمودار ہونے لگتی ہیں ۔ درد ہوتا ہے ۔ زخم کے بھرنے پر بھی جلد خشک رہتی ہے ۔ خون کا رنگ سیاہ ہو جاتا ہے چھونے کی قوت گا ہے باطل اور گا ہے ناقص ہو جاتی ہے ۔

انتباہ :- جب اعضا کی جلد میں تغیرات ، خارش اور درد پیدا ہو جائے ، قوت لامسہ زائل ہو جائے ، کپکپی چڑھتی رہے اور پسینہ بکثرت آئے تو یقین کر لینا چاہیئے کہ خون کے اندر مرض کا مادہ سرایت کر گیا ہے ۔ اور اگر منہ وزبان خشک رہیں بدن کھردرا اور ورام وثبور نکلتے رہیں ان میں سوئیاں چبھتی ہوئی معلوم ہوں تو مواد مرض کے گوشت میں سرایت کر جانے کی علامتیں ہیں اور اگر مذکورہ بالا علامتوں کے علاوہ زخم ترقی کر جائیں ، لولا پن آجائے تو سمجھنا چاہیئے کہ مرض کا مادہ چربی میں سرایت کر گیا ہے ۔ اور اگر ناک بیٹھ جائے ، آنکھوں کا رنگ سرخ ہو جائے ، گلا بیٹھ جائے ، تو ان سے ہڈی میں مادہ سرایت کر جانا ظاہر ہوتا ہے اور مایوس کن علامت یہ ہے کہ اعضا پھٹ جائیں ، ان سے پیپ ومواد ہر وقت نکلتا رہے آنکھیں انگاروں کی مانند سرخ ہو جائیں ۔ آواز بیٹھ جائے اور علاج سے کچھ فائدہ نہ ہو ۔

شروع شروع میں جب جذامی گرہوں کو شگاف دیا جاتا ہے تو وہ سفید وشفاف نظر آتی ہیں ۔ اور مزمن ہونے کی صورت میں ان کا رنگ بھورا ہو جاتا ہے ۔ جذامی گرہوں میں نہ تجبّن ہوتا ہے اور نہ حقیقی درنی جناتی خلیات ملتے ہیں ۔ بر خلاف تدرّن کے کہ اس جناتی خلیات بھی ملتے ہیں اور تجبّن بھی ہوتا ہے ۔

جذام گرہ دار میں زخموں سے فلم بنائی جاتی ہے مگر قرحہ نہ ہونے کی صورت میں عصبی گرہوں میں سوئی چبھو کر مصل الدم سے سلائڈ بنایا جاتا ہے اس صورت میں ماہرین کا طریقہ یہ ہے کہ ذیل نیلسن کے طریقہ سے رنگ کر خوردبین کے نیچے دیکھتے ہیں ، اسی طرح ناک رطوبت سے فلم بنا کر معائنہ کیا جاتا ہے ۔ اور جو لوگ جذامی ماحول سے آتے ہیں ان کے بلغم کا معائنہ فلم بنا کر کیا جاتا ہے ۔ جس کے ذریعہ سے تشخیص ہو جاتی ہے کہ جذام کے جراثیم ہیں ۔ یا درنی عصار کا دور دورہ ہے ۔ جذامی گرہوں کے اردگرد کی ساختوں کو لے کر اگر خوردبین سے دیکھا جائے تو کریات بیضا کے مانند گول اور مخروطی شکل کی بشری خلیات اور جذام کے جراثیم ملیں گے ۔ اسی طرح مقام ماؤف کے غدد جاذبہ کو دیکھا جائے تو وہ سخت ورماے ہوں گے ۔ شگاف دینے پر ان کا رنگ زردی مائل نظر آئے گا اور جذام کے جراثیم سے غدد بھرے ہوئے نظر آئیں گے ۔ جگر میں زردی مائل سفید دھاریاں اور نقاط پائے جائیں گے جو جراثیم سے بھرے ہوں گے ۔ خصیئے اور ان کی اردگرد کی ساختوں میں ضمور اور لیفی ساخت پیدا ہو کر قوت باہ زائل ہو جائے گی ۔ قناۃ غذائیہ کبد اور طحال میں فساد شحمی پایا جائے گا ۔ جذام عذری کی صورت میں بے حس مقام سے تھوڑی سی جلد کاٹ کر پیرافین سے منجمد کر کے خوردبین سے معائنہ کیا جاتا ہے ۔

مدت وانجام مرض

ابتدائے مرض سے لیکر ۲۰ سال تک جذامی زندہ رہ سکتے ہیں ۔ اور موت عموماً انسداد حنجرہ ، تعفن الدم ، زخم حلق عوارض تشش وکلیہ ، عام جسمانی نقاہت اور بالآخر اسہال یا پیچش ، یا نمونیہ یعنے ذات الریہ وغیرہ سے ہوتی ہے ۔

حفظ ماتقدم

(۱) جذامی کو کھلی ہوا میں تندرستوں سے الگ کو ٹھڑی خانہ میں رکھنا بہتر ہے ۔ اور روزانہ نیم یا گندھک کے صابون سے نہلا کر صاف ستھرا رکھنا اور زود ہضم وہلکی غذائیں دینا لازمی ہے ۔

(۲) جذام کے زخموں پر پٹی باندھنی چاہیئے تاکہ فاسد مادہ دوسروں کو نہ لگے ۔ ان کے بول و براز ، تھوک وبلغم اور زخموں کے مواد کو زمین میں گڑوا دینا ... اور خراب کپڑوں کو جلا دینا ... ان کے کپڑوں اور دیگر ... آرائش کے سامان کو پاک وصاف رکھنا فریضہ اخلاقی ...

... [illegible]

ان کو روپیہ پیسہ بھی نہ دینا چاہئے۔ بلکہ کسی قسم کی چیزیں خیرات کرنی چاہییں۔ ورنہ دوسروں سے لین دین کے وقت تعدیہ اور چھوت کا قطعی امکان ہوگا۔ اسی طرح جذامی والدین کے بچوں کو ان سے علیحدہ رکھنا چاہیے اور حق تو یہ ہے کہ جذامی خود لوگوں سے دور اور آبادی سے علیحدہ رہے۔ الغرض جذامی کے پاس سے بھی نہ پھٹکنا چاہئے۔ اور اگر ضرورت ہو تو فاصلہ سے گفتگو کرلی جائے۔ اسلام کے قانون میں اس قسم کی واضح ہدایتیں موجود ہیں۔

اُصولِ علاج

چونکہ جذام عموماً دو قسم کا ہوتا ہے۔ ایک رنم؛ جو سودائے صفراوی سے ہوتا ہے اور دوسرا وہ جو سودائے بلغمی سے وجود میں آتا ہے۔ لہٰذا اول الذکر صورت میں تنقیح اور ترطیب ماء الجبن وغیرہ سے پہونچانی چاہیئے۔ اور مؤخر الذکر صورت میں تلئین طبیعت مسہل معتدل اور تنقیہ کے بعد مناسب دواؤں کا استعمال مفید ثابت ہوتا ہے۔

علاج:- اصل علاج سے پہلے منضج پلا کر مسہل دینا چاہئے۔ **نسخہ منضج:-** برگ شاہترہ ۲ ماشہ، گل حنا دو ماشہ، گل منڈی ۴ ماشہ گل سرخ ۴ ماشہ، عناب ۵ عدد، صندل سرخ ۴ ماشہ، افتیمون ۴ ماشہ، بسفائج فستقی ۴ ماشہ کو پانی میں بھگو کر جوشاندہ یا خیساندہ بنا کر شربت عناب دو تولہ، شربت ورد ۲ تولہ ملا کر پلائیں۔ پندرہ روز کے بعد جب نضج ہو جائے تو تخم خربزہ ۴ ماشہ، تخم کاسنی ۴ ماشہ، گل نیلوفر ۴ ماشہ، بادیان ۴ ماشہ، مکوئے خشک ۴ ماشہ، گل سرخ ۴ ماشہ، برگ سنائے مکی نو ماشہ، مغز فلوس خیار شنبر ۹ ماشہ، شیر خشت دیسی ۴ تولہ اور طلیہ جات ملا کر مسہل دیں، اور ہر مسہل کے بعد دو روز کا وقفہ دیں۔ اور نسخہ تبرید استعمال کرائیں۔ خمیرہ گاؤزباں ورق نقرہ میں لپیٹ کر کھلائیں اوپر سے شیرہ عناب عرق جذام میں نکال کر شربت جذام ڈال کر پلاتے رہیں۔

سفوف جذام:- چوب چینی، باپچی، ہلدی، برگ قنب، تخم چاول موگرا۔ سب چیزیں ہم وزن لے کر سفوف بنائیں اور ۳ ماشہ یہ سفوف کھا کر اوپر سے ۵ تولہ یہ عرق پی لیں۔

عرق جذام:- شاہترہ، چرائتہ، سرپھوکہ، گل حنا، گل نیم، گل سرخ، گل نیلوفر، گل بکائن، گلوئے نیم، ثمر نیم، ثمر بکائن، پوست ہلیلہ زرد، ہلیلہ سیاہ، ہلیلہ کابلی، آملہ، نیل کنٹھی، افتیمون، بسفائج، افسنتین، بادرنجبویہ، تخم کاسنی، تخم خیارین، تخم خرفہ، تخم خربزہ، تخم کدو، صندل سرخ، صندل سفید ہر ایک پانچ تولہ، منڈی ۴ تولہ، برم ڈنڈی ۲۰ تولہ، برادہ شیشم ۲۰ تولہ، برادہ آبنوس ۲۰ تولہ، برادہ نیم ۲۰ تولہ، پوست نیم ۲۰ تولہ، پوست بکائن ۵ سیر، باپچی ۵ تولہ، تخم پنواڑ ۵ تولہ۔ سب چیزوں کو مناسب پانی میں بھگوئیں اور عرق کشید کریں۔ اس میں سے ۵ تولہ عرق لے کر اور ماء الجبن شیر بزہ تولہ ملا کر شربت جذام حل کر کے پلائیں۔

شربت جذام:- چوب چینی، عشبہ مغربی، عناب، گل نیلوفر، برگ گاؤزباں، شاہترہ، آلو بخارا، تخم کاسنی، بسفائج فستقی، افتیمون، افسنتین، برادہ صندلین۔ سب چیزیں چھٹانک چھٹانک بھر لے کر چار سیر پانی میں بھگو دیں پھر جوش دیکر چھان لیں اور ڈیڑھ سیر شکر ملا کر قوام کر لیں۔ اور رات کو حب جذام استعمال کریں۔

حب جذام:- چاول موگرا، چوب چینی، صمغ عربی تینوں چیزیں ہم وزن لے کر چنے کے برابر گولیاں بنالیں اور دو گولیاں کھلا کر ذیل کا عرق شہد ملا کر پلا دیں۔

عرق نیم:- اوکھ کا سرکہ ایک من لے کر اس میں ۵ سیر برگ نورستہ نیم ڈال دیں اور ایک ہفتہ کے بعد نکال کر پھینک دیں۔ پھر گل نیم پانچ سیر ڈالیں اور ایک ہفتہ کے بعد نکال کر پھینک دیں۔ پھر نبولی پانچ سیر نیم کوب کر کے ڈالیں۔ اور ایک ہفتہ بھیگنے کے بعد نکال کر پھینک دیں۔ اب اس سرکہ میں چنے کی روٹی ۱۰ سیر اور جو کی روٹی ۱۰ سیر ملا کر عرق کشید کریں۔

نوٹ:- اگر جذامی کو آتشک بھی ہو تو حب جذام میں آدھی رتی سنکھیا سفید فی خوراک کے لحاظ سے ملا کر گولیاں بنائیں اور استعمال کرائیں۔ جذام مزمن میں جب کسی تدبیر سے نفع نہ ہو تو اکسیر جذام کو استعمال کرنا چاہیئے۔ مگر مریض کی طاقت اور موسم کو ملحوظ خاطر رکھنا ضروری ہے۔

اکسیر جذام:- بلادر سوا چار سیر لے کر ان کی ٹوپیاں اُتار دیں۔ پھر بلادر کو خشک کر کے پانی سے دھو ڈالیں، اس کے بعد انہیں خشک کر کے چونے کے پانی میں خوب اُبالیں۔ یہاں تک کہ صرف سوا دو سیر پانی رہ جائے۔ اب سوا چار سیر دودھ ملا کر پھر پکائیں۔ جب پک کر صرف سوا دو سیر باقی رہ جائے تو اتنا ہی گھی ملا کر پھر پکائیں حتی کہ دودھ و پانی جل کر صرف گھی رہ جائے تو سوا سیر شکر ملا کر خوب حل کریں، پھر اُسے اُتار کر مرتبان میں سات روز تک پڑا رہنے دیں۔ اس کے بعد یہ دوا بقدر مناسب استعمال کرائیں اور دوران استعمال میں ریاضت، آگ

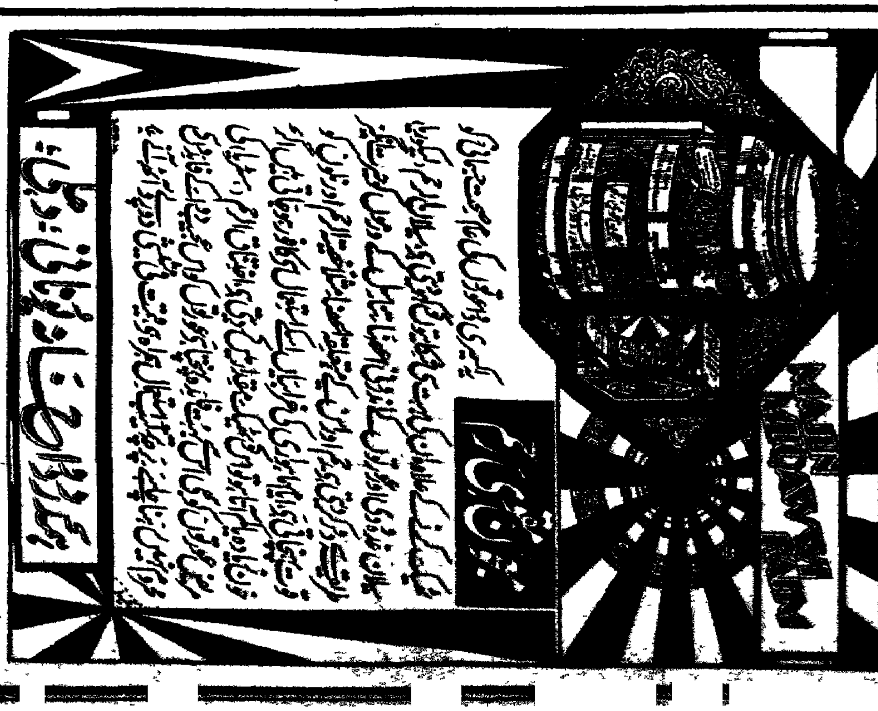
گوشت، دہی، تیل کی مالش اور جماع سے پرہیز کرائیں۔ جن لوگوں کو یہ دوا راس نہ آئے انہیں یہ دوا استعمال نہیں کرانی چاہئے۔

غذا و پرہیز مریض کو زود ہضم و لطیف غذائیں کھلائیں۔ نفاخ و ثقیل چیزوں سے بچائیں۔

جذام کا علاج جو بذریعہ انجکشن و تلقیح کیا جاتا ہے، درج ذیل ہے:

۱۔ سوڈیم ہائیڈنوکارپیٹ	۱ سی سی کا ہفتہ میں دو بار زیر جلد ٹیکہ کریں۔
۲۔ فارماسول چال موگرا	½ سی سی سے ۲ سی سی تک روزانہ وریدی ٹیکہ کریں۔
۳۔ چال موگرین	½ سے ۲ سی سی تک ہفتہ میں دو بار عضلاتی تلقیح کریں۔
۴۔ انٹی لیپرول	۱ سی سی کا ہفتہ میں دو دفعہ عضلے میں ٹیکہ کریں۔
۵۔ ایلی پول	۱ سی سی کا ہفتہ میں دو دفعہ عضلے میں ٹیکہ کریں۔
۶۔ ایوی نل	۱ سے ۴ سی سی تک ہفتہ میں ایک بار زیر جلد ٹیکہ کریں۔
۷۔ سال گانال	۰۰۱ گرام کا ہفتہ میں ایک بار وریدی تلقیح کریں۔
۸۔ ای۔ سی۔ سی۔ او	½ سے ۵ سی سی کا ہفتہ میں دو بار زیر جلد ٹیکہ کریں۔
۹۔ کریازوٹڈ ہائڈنوکارپس آئل	(۴ فی صدی لوشن) ۱ سی سی کا ہفتہ میں ایک دفعہ عضلاتی تلقیح کریں۔
۱۰۔ ایتھل ایسٹر آف موروہک ایسڈ	۲ سی سی کا ہفتہ میں دو بار عضلہ میں ٹیکہ کریں۔
۱۱۔ زمنبل کاپر	۳ سی سی کا روزانہ عضلہ میں ٹیکہ کریں
۱۲۔ سال گرنال۔ بی	ایک ایمپیول کا ہفتہ میں ایک دفعہ عضلے میں ٹیکہ کریں۔
۱۳۔ چال گرول	۲ سی سی کا ہفتہ میں ایک دفعہ عضلہ میں ٹیکہ کریں
۱۴۔ سکسی نول	ایک ایمپیول کا ہفتہ میں ایک دفعہ زیر جلد ٹیکہ کریں۔

(یہ مضمون شرح اسباب، مخزن حکمت، مخزن الجواہر، دواء الغرب، علم الجراحت، علم الامراض جدید، مرج البحرین اور کتاب التلقیح وغیرہ سے ترتیب دیا گیا ہے۔) ✣





معلومات

شہد کی مکھی کے فوائد

شہد کی مکھیاں، ان کا شہد، ان کا زہر، اور ان کا موم قدیم ترین زمانے سے بطور دوا کے استعمال کئے جاتے رہے ہیں۔ شہد کی مکھیوں اور انکی پیداوار کی اہمیت انسان نے تمام دوسرے جانوروں کی پیداوار سے پیشتر معلوم کرلی تھی۔ بقراط، جالی نوس، بوعلی سینا اور پلائینی جیسے حکمائے شہد کی مکھیوں کو بہت مفید اور اپنے زمانہ کی سب سے زیادہ ہر دل عزیز دوا بتایا ہے۔ پسی ہوئی مکھیوں کو شہد میں ملا کر آشوب چشم پر، درد کرنے والے دانتوں پر، سوجے ہوئے مسوڑھوں پر، حتیٰ کہ ڈھیٹ پھوڑوں وغیرہ پر لگایا جاتا تھا۔ شہد کی مکھیاں شہد میں پکا کر پیچش کے لئے استعمال کی جاتی تھیں۔ جالی نوس کا مقولہ ہے کہ اگر شہد کی مکھیوں کو شہد کے ساتھ پیس کر ایسے سروں پر لگایا جائے کہ جنکے بال گر گئے ہیں تو دوبارہ بال نکل آتے ہیں۔ تازہ تازہ مار کر پانی میں ڈالی ہوئی مکھیاں اگر روزانہ ایک کھالی جائے تو دیوانے کتے کے کاٹے سے آرام ہو جاتا ہے۔ جلی ہوئی شہد کی مکھیوں کی راکھ اگر شہد میں ملا کر استعمال کی جائے تو وہ آنکھ کی تمام بیماریوں کے لئے مفید خیال کی جاتی ہیں۔ سفوف کی شکل میں شہد کی مکھیاں، سرطان کے لئے، استسقا کے لئے، ضعف بصر کے لئے اور دماغی خرابیوں کے لئے مفید تسلیم کی جاتی ہیں۔ ہومیوپیتھی میں بھی اپس، وجع مفاصل، التہاب مفاصل اور نوبتی بخاروں کے لئے بہترین دوا خیال کی جاتی ہے۔ آٹھویں صدی عیسوی کا مشہور فرانسیسی فاتح نقرس میں مبتلا ہو گیا تھا اور کسی طرح آرام نہ ہوتا تھا۔ بالآخر شہد کی مکھیوں سے کٹوا کر اچھا گیا۔

خوش رہنے کا نسخہ

اپنے دن کے پیالے میں ہر روز علی الصباح بارہ حصے ایمان، گیارہ حصے جرأت، دس حصے صبر، نو حصے عمل، آٹھ حصے امید، سات حصے وفاداری، چھ حصے فکر و تدبر، پانچ حصے مہربانی، چار حصے آرام، تین حصے عبادت الٰہی، دو حصے تخیل ڈال کر اس میں نہایت احتیاط کے ساتھ ایک حصہ عزم ملا دیا کرو۔

بقراط کے اقوال

"ناگہانی اور بلا ظاہری اسباب کے اگر تکان محسوس ہو تو وہ بیماری کی علامت ہے۔"

"جو لوگ کہ دیکھنے میں بہت موٹے تازے ہیں ان میں دبلے آدمیوں کی بہ نسبت امراض کا مقابلہ کرنے کی قوت کم ہوتی ہے" لیکن زمانہ حال کے انسانوں کا یہ خیال ہے کہ "موٹے آدمی زندگی کی پہاڑی پر سے بہت آرام کے ساتھ لڑھکتے چلے آتے ہیں۔"

"بوڑھے فاقہ کشی کی تکلیف کو ادھیڑ عمر والوں کی بہ نسبت زیادہ آسانی سے برداشت کر لیتے ہیں، جوانوں سے یہ تکلیف بہت مشکل سے برداشت ہوتی ہے اور بچے تو بالکل ہی نہیں برداشت کر سکتے، خصوصاً وہ بچے جو ذرا دوسروں کی نسبت سے زیادہ کھلنڈرے ہوں۔"

"ایسے بدن جو نشوونما پا رہے ہیں ان میں بہت زیادہ ہوتی ہے اس لئے ان کو غذا کی سب سے زیادہ ضرورت ہے اور اگر انہیں کافی غذا میسر نہ آئے تو وہ گھلنے لگتے ہیں۔ بوڑھوں میں حرارت بہت کم ہوتی ہے اس لئے انہیں ایندھن کی ضرورت بھی زیادہ نہیں ہوتی۔ کیونکہ بہت زیادہ ایندھن جھونکنے سے آگ بجھ جائے گی۔"

کھانے پینے کی جو اشیاء ایسی ہوں کہ وہ مفید تو کم ہوں لیکن مزہ دار زیادہ ہوں وہ ان ماکولات اور مشروبات کی بہ نسبت بہتر ہیں جو مفید لیکن بدذائقہ ہوں۔

سردی کے موسم میں غذا کی کثرت مفید ہے، گرمیوں میں کمی قلت" کیا موجودہ زمانے کے اطبا اس سے زیادہ عقل کی کوئی بات

بجائے اس سے زیادہ واضح طریق پر کہہ سکتے ہیں۔

نیند اور آرام

ایسی عادت اختیار کرنی چاہئے کہ جسم اور دماغ دونوں کو آرام میسر آسکے۔ صرف کام چھوڑ دینے کے یہ معنی نہیں ہیں کہ آرام میسر آگیا اگر جسم یا دماغ میں تناؤ کی کیفیت بدستور باقی ہے۔ ایسے پیشوں کے متعلق یہ خیال اور بھی زیادہ صحیح ہے کہ جن میں جسمانی محنت بہت کم ہوتی ہے۔ یہ طریقہ بہت ہی مناسب ہے کہ لیٹ کر تمام جسم کو بالکل ڈھیلا کر دیا جائے اور آنکھیں بند کرلی جائیں اور ٹھنڈی، پُر سکون اور اندھیری جگہ میں آدھ گھنٹہ تک دوپہر کے وقت آرام کیا جائے۔ ایسے پیشے کہ جن میں سخت محنت کرنی پڑتی ہے ان میں تھوڑے تھوڑے وقفہ سے بار بار آرام کرنے کی ضرورت ہے جتنی دیر آرام کیا جائے اتنی دیر گہرے سانس لیتے رہیں۔

صحت انسانی پر شور وغل کا اثر

بعض بے سُرے شور وغل بھی کبھی کبھی اپنی نوعیت اور ماحول کی وجہ سے خوش گوار معلوم ہوتے ہیں۔ مثلاً ایک اولاد پر فخر کرنے والی ماں کو اپنے نوزائیدہ بچے کی "باؤں باؤں" بالکل ایک فردوسی نغمہ معلوم ہوتی ہے، ایک بھوکے پیاسے آدمی کھانے کے گھنٹے کی ہیبت ناک گونج بہت ہی خوش آیند محسوس ہوتی ہے۔ اور شرابیوں کو شمپین کی بوتل کے کاگ اُڑنے کا دناکا تو اس قدر بھلا لگتا ہے کہ فوراً دل مسرور ہو جاتا ہے۔ بین باجے کی آواز اسکاٹ لینڈ کے ایک باشندے کے دل میں جوش اور امنگ پیدا کرتی ہے لیکن اس کا پڑوسی انگریز اسی آواز کے اثر سے غصہ سے آگ بگولا ہو جاتا ہے۔ ہم میں کسی کی بھی یہ تو خواہش نہیں ہوا کرتی کہ پُر مسرت شور وغل کو بند کردیں لیکن اور بہت سے شور وغل ہیں جو ہم میں بیشتر آدمیوں کے لئے سامعہ فگار ثابت ہوتے ہیں۔ وہ ہمارا مزاج برہم کرکے ہمیں برافروختہ کر دیا کرتے ہیں۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ وہ ہماری صحت کے لئے بہت ہی مضر ثابت ہوں۔

آخر وہ چیز کیا ہے جو بعض آوازوں کو ناخوش آیند بنا دیا کرتی ہے؟ سب سے پہلی تو یہ بات ہے کہ تمام بے سُری آوازیں کانوں کو تکلیف دیتی ہیں مثال کے طور پر پڑوسی کے کتے کے بھونکنے کی آواز، رات کے وقت بلیوں کا چھت پر لڑنا، موٹروں کے بگل کی بھیانک آوازیں۔ موٹر سائیکلوں کی وحشت ناک پھٹ پھٹ، سڑکوں پر دودھ کے خالی برتنوں کا باہمی تصادم، اور کسی قدر نیچے اُڑتے ہوئے ہوائی جہازوں کا گھر گھراٹا، سب ایسی آوازیں ہیں جو کانوں کو برداشت نہیں ہوتیں۔

لیکن یہ بھی ایک دلچسپ حقیقت ہے کہ ہمیں صرف ایسے ہی شور ناگوار گزرتے ہیں جو دوسرے کر رہے ہوں۔ آپ کتنا ہی شور وغل کریں مگر وہ ہمیں بُرا نہیں معلوم ہوتا۔

اسی طرح یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ اچھے خاصے سریلے راگ بھی اگر وہ دفعتاً اور بڑے زور سے ہمارے کانوں میں پڑیں تو سخت تکلیف دہ معلوم ہوتے ہیں، جیسا کہ اکثر اس وقت ہوتا ہے جب ہم یکایک ریڈیو کی مشین چلاتے ہیں۔

حاملہ عورتوں کی غذا

دودھ دو یا ڈھائی سیر، آدھ پاؤ گوشت جس میں مچھلی کلیجی، گردے اور بھیجا سب شامل ہیں۔ ایک انڈا، آدھی چھٹانک پنیر۔ ایک چھٹانک مکھن، پاؤ بھر آلو، ڈیڑھ چھٹانک پکی ہوئی بند گوبھی، چار عدد ڈال کے پکے ہوئے تازہ پھل۔ دو ایک قسم کی اور ترکاریاں۔ اور اس کے علاوہ بے چھنے آٹے کی روٹی اور دلیا ایسے کھانے کہ جن میں شکر زیادہ ہو یا میدہ سے بنے ہوئے ہوں ان سے پرہیز لازم ہے۔

اسپتالوں کی بدبو اور شور

شرم وحیا کی وجہ سے عورتوں کے چہرہ پر سرخی دوڑ جاتی ہے۔ خوف کی وجہ سے بچوں کی پتلیاں پھیل جاتی ہیں گھناونی چیزوں کو دیکھ کر اچھے خاصے مضبوط آدمیوں کا بھی جی متلانے لگتا ہے اور اکثر قے ہو جاتی ہے۔ ان مثالوں سے ظاہر ہے کہ ہمارے فطری جذبات کا ہمارے اندرونی اعضا کے فعل پر بہت کافی اثر پڑتا ہے۔ اس اصول سے اسپتالوں کے انتظام میں بہت مدد لی جاسکتی ہے [illegible] ہو سکتی ہے [illegible] بہتر بات نہیں ہوگی کہ مریض سے [illegible]

کے برتنوں کی بدبو جو کبھی کبھی آتی ہے اور ان دواؤں کی بدبو جو کہ بدبو مارنے کے لئے مستعمل ہوتی ہیں بہت ہی قابل اعتراض چیزیں ہیں۔ صابن اور دوستوں کی بو اگرچہ اس بات کی طرف اشارہ کرتی ہیں کہ ہر چیز صاف ستھری ہے لیکن ساتھ ہی ساتھ مریض کو یہ بھی یاد دلاتی رہتی ہیں کہ وہ بیمار ہے اور اس کے دل پر خوف طاری کردیتی ہیں۔ موجودہ زمانے کے صفائی اور کھلی ہوا کے انتظامات کے پیش نظر ہم کہہ سکتے ہیں کہ اسپتالوں کی بو کوئی ناقابل تدارک مصیبت نہیں ہے۔

شور و غل ایک اور نفسیات پر اثر کرنے والا عنصر ہے۔ شور سے مراد ناخوش گوار آواز کا ناقابل برداشت مقدار میں سامعہ تک پہونچنا ہے۔ ایک خوش گوار آواز جو کہ صاف طور سے سنائی دیتی ہو شاید ہی کسی کے آرام میں خلل پڑتا ہو۔ لیکن ایک ایسے ناگوار شور سے جو کہ صاف سنائی نہ دیتا ہو غالباً کوئی چیز زیادہ تکلیف دہ نہیں ہوتی۔ یہ ممکن تھا کہ اس قسم کی اور بھی بہت سی مثالیں دے دی جاتیں لیکن جو کچھ کہا جا چکا ہے وہی اس بات کے لئے کافی ہے کہ ذمہ دار اصحاب کو اس طرف متوجہ کرے کہ مریض کو جسمانی آرام پہونچا کر یہ ممکن ہے کہ ہم اس کے لئے دماغی سکون مہیا کردیں کہ جس سے اسے بہت فائدہ پہونچ سکتا ہے۔

مصر قدیم میں "خود مسمومی" کے متعلق معلومات

ہیروڈوٹس کے بیان کے مطابق جو کہ قبل مسیح پانچویں صدی کا مصنف تھا اور سب سے قدیم مورخ تسلیم کیا جاتا ہے قدیم مصری امعاء مستقیم اور قولون کے باقاعدہ کام کرنے کی اہمیت کو اچھی طرح جانتے تھے۔

ہیروڈوٹس نے لکھا ہے کہ "ہر مہینے میں تین دن تک متواتر وہ جلاب لیا کرتے ہیں اور قے کرکے اپنی صحت کو بحال کرتے ہیں اور ان کا یہ خیال ہے کہ تمام بیماریاں جو انسان کو ہوتی ہیں وہ صرف اس غذا سے پیدا ہوتی ہیں جو کہ وہ کھاتے ہیں۔ کیونکہ اور ہر لحاظ سے مصری لیبیا والوں کے سوا تمام قوموں کی بہ نسبت زیادہ تن درست ہیں"

مصر کے قدیم لوگ غذا کو بہت ہی اہمیت دیتے تھے اور تقریباً سبزی خور تھے۔ ان کا عقیدہ تھا کہ روحیں پھر اس دنیا میں دوسرے جسموں کے اندر حلول کرکے آتی ہیں اور جانوروں کا جون اختیار کرتی ہیں۔ اس لئے وہ کسی جانور کی جان لینے کو اسی قدر گناہ خیال کرتے تھے کہ جیسا کسی آدمی کو مار دینا۔ ان کا خیال تھا کہ ایک بکرے یا بیل کو ذبح کرکے ممکن ہے کہ ہم اپنے ہی کسی بزرگ کی جان لے لیں

دندان سازوں اور سرجنوں کا مددگار

اس دوران میں جب دندان ساز دانتوں کا معائنہ یا ان پر کوئی عمل کرتا ہے، زبان خواہ مخواہ اوپر اٹھ جاتی ہے جس کی وجہ سے بعض اوقات مطلوبہ عمل مکمل ہی نہیں ہونے پاتا۔ یورپ کے ایک ماہر دندان سازی نے ایک ایسا آلہ ایجاد کیا ہے جو آپریشن کے دوران میں زبان کو دبائے رکھتا ہے اور منہ کے اندر ٹھنڈی غیر مضر روشنی ڈالتا رہتا ہے۔ اس روشنی کی خاصیت یہ ہے کہ نہ تو آنکھوں کو خیرہ کرتی اور نہ کسی قسم کا برقی صدمہ پہنچاتی ہے۔ سرجنوں کو بھی حلق کا معائنہ یا آپریشن کرنے میں اس سے بڑی مدد ملے گی۔ کیونکہ یہ آلہ منہ پر لگا دینے کے بعد انہیں یا ان کے اسسٹنٹ کو اپنے ہاتھ استعمال کرنے کی ضرورت نہ رہے گی۔

مجربات

جناب حکیم اکبر حسین صاحب الہ آبادی

اکسیر سیلان مازو سبز لا سوراخ ۶ ماشہ، سہاگہ نیم بریاں ۳ ماشہ، مصطگی رومی خالص ۴ ماشہ، دال نخود بریاں مقشر ایک تولہ، سنگ جراحت ۶ ماشہ۔ سب چیزوں کو باریک کرلیں اور ڈیڑھ ماشہ، صبح و شام دونوں وقت پانی کے ساتھ پھانکیں۔

جناب حکیم مولوی سید محمد اسد علی صاحب آنریری مجسٹریٹ جودھپور

سرمہ جوتی بردھک سرمہ درخت نیم (نیم کے درخت کے تنہ میں ایک سال تک سرمہ محفوظ رکھیں اور پھر نکال کر کام میں لائیں) ایک چھٹانک کالے سرس کے بیج ۳ ماشہ، کافور بھیم سینی ۲ ماشہ، مامیران چینی ۲ ماشہ، سنگ بصری ۳ ماشہ، سفیدہ کاشغری ۶ ماشہ، ہلیلہ سیاہ ۳ ماشہ، پھٹکری بریاں ½ ۱ ماشہ، مصری بیکانیری ۳ ماشہ، ناخن فیل ۳ ماشہ، تخم کھرنی ۳ ماشہ، سمندر جھاگ تین ماشہ۔ گل چنبیلی ۱۰۰ عدد تل کے پھول ۱۰۰ عدد، دانہ الائچی خورد ۳ ماشہ۔ سب چیزوں کو کوٹ چھان کر ایک بوتل عرق گلاب اور ایک بوتل ہری سونف کے پانی میں خوب کھرل کریں

فوائد:۔ اس سرمہ کے استعمال سے ردھے، لکرے، سلاق، پڑبال، شب کوری، رتوندہ، ابتدائی موتیا بند، دھند، غبار، سفیدی ناخنہ وغیرہ شکایتیں رفع ہوجاتی ہیں۔ اور روزمرہ کے استعمال کے لئے ایک تحفہ ہے۔

بواسیر کے جدید تجربات

جناب حکیم محمد احسن صاحب قادری، طبیب سرکاری ریاست بھوپال

بواسیر خونی ۔ نیم کی لکڑی کا پیالہ اور اسی کا گھوٹنہ بنوالیں اور ٹپاری (کنگھی بوٹی) کے پھل ۲۰ عدد۔ نیم کے سبز پتے ۲۰ عدد۔ کالی مرچ ۵ عدد ۶ تولہ پانی میں گھوٹ کر اسی پیالہ سے تین چار دن صبح کے وقت پی لیں اس سے اکثر مریضوں کو فائدہ ہوا ہے۔

دیگر:۔ پتھر چٹا بوٹی کی پتی نو ماشہ، الائچی سفید ۱ عدد، باریک پیس کر گولی بنا کر ۹ دن تک روزانہ کھائیں۔ مرض بواسیر کو زائل کرتی ہے۔

دیگر:۔ ایک تولہ مستی بوٹی ۱۰ تولہ پانی میں پیس کر ایک تولہ شکر ملا کر چند روز پئیں۔ اس سے بواسیر کا خون بند ہوجاتا ہے۔

دیگر:۔ بتاکو کا گل باریک پیس کر مکھن میں ملائیں اور مسّوں پر لگائیں۔ اس سے مسّے پژمردہ ہوجاتے ہیں۔ چند مریضوں کی تکلیف اس سے رفع ہوگئی ہے

دھونی برائے بواسیر خونی و بادی:۔ لنگور کی مینگنی السی کے تیل میں ڈبو دیں۔ پہلے تین دن تک رات کو نو ماشہ اجوائن گرم پانی سے کھاویں پھر چوتھے دن تھوڑی سی مینگنی تیل میں سے نکال کر آگ پر رکھیں اور مسّوں پر دھونی دیں۔ ۱۰ دن تک عمل کرنے سے انشاء اللہ فائدہ ہوگا۔

بواسیر خونی و بادی کے لئے:۔ رسوت، گوگل، تخم ٹپاری، مغز بنولہ، مغز نیم، مغز بکائن، ہر ایک ۲ ماشہ۔ سب کو گٹ رونده کے پانی میں باریک پیس کر چنے کے برابر گولیاں بنالیں۔ اور ایک گولی صبح اور ایک شام کو پانی کے ساتھ کھاتے رہیں۔ کبھی ناغہ بھی کردیا کریں۔ ان گولیوں سے قبض رفع ہوتا ہے، تبخیر بند ہوجاتی ہے، مسّے بیٹھ جاتے ہیں۔ خون نہیں آتا اور رفتہ رفتہ بواسیر سے نجات مل جاتی ہے۔

جناب حکیم پنڈت مدن گوپال رمپال ویدک اینڈ یونانی طبیہ کالج امرتسر

پانی میں گھس کر لگائیں۔

فوائد:۔ ہر قسم کے درد کے لئے نہایت مفید دوا ہے۔

اکسیر درد نمبر ۲ رال، سہاگہ، قلمی شورہ اور گندھک ہم وزن لے کر کوٹ چھان لیں۔ اور بیر کے برابر گولیاں بنالیں۔ حسب ضرورت ایک گولی آب لیموں میں گھس کر لگائیں۔

فوائد:۔ یہ دوا بھی ہر قسم کے درد کے لئے مفید ہے۔

جناب کوی راج حکیم بیج ناتھ خار امرتسری ایچ۔پی۔یو (امرتسر)

اکسیر آتشک نمبر (۱) مردار سنگ ایک تولہ، رس کپور ایک تولہ، نیلا تھوتھا ۲ ماشہ۔ سب چیزوں کو ادرک کے پانی میں کھرل کر کے بیر کی گٹھلی کے برابر گولیاں بنائیں۔ اور ایک گولی صبح کے وقت ادرک کے پانی کے ساتھ استعمال کریں۔

فوائد:۔ ان گولیوں سے آتشک کی شکایت رفع ہو جاتی ہے۔ زخم جلد بھر جاتا ہے، ان گولیوں کے دوران استعمال میں کھٹی چیزوں سے پرہیز کریں۔ اور دودھ، مچھلی اور انڈا بھی نہ کھائیں۔

اکسیر آتشک نمبر (۲) لونگ سوا تولہ، رس کپور مصطگی سوا تولہ، فلفل سیاہ سوا تولہ، عاقر قرحا سوا تولہ، باؤ بڑنگ سوا تولہ، رومی مصطگی ۱ تولہ، اجوائن ایک چھٹانک، گڑ ایک چھٹانک، بھلاوہ بڑے ۲۸ عدد۔ سب چیزوں کو کوٹ چھان کر چنے کے برابر گولیاں بنالیں اور صبح کے وقت چار گولیاں پانی کے ساتھ کھا کر پان کھالینا چاہیے۔

فوائد:۔ سات دن کے استعمال سے آتشک کیا جذام تک دور ہو جاتا ہے۔ ساتھ ہی ہڈیوں اور جوڑوں کا درد اور ان کی سوجن دور ہو جاتی ہے بھروسے کی چیز ہے۔ غذا دودھ اور چاول۔

چٹنی کھانسی بکری کے سوا چھ سیر پیشاب کو آگ پر رکھ کر گاڑھا کریں اور اس میں مندرجہ ذیل اشیاء کا اضافہ کریں۔ سفوف بلیلہ آدھ پاؤ، سفوف فلفل دراز ایک چھٹانک، کشتہ فولاد ایک چھٹانک، کیتلی کے پھلوں کا سفوف آدھ پاؤ بس دوا تیار ہے۔ دو ماشہ سے سوا تولہ تک ہمراہ آب گرم استعمال کرائیں۔ فوائد:۔ وہ کھانسی جسے حکیموں اور ڈاکٹروں نے لاعلاج قرار دے دیا ہو، صرف تین دن یہ دوا استعمال کرانے سے جاتی رہتی ہے۔

جناب حکیم محمد توحید الحق صاحب روحانی کشن گنج

معجون روحانی ثعلب مصری ۲ تولہ، اسگندھ ۲ تولہ، کشتہ خبث الحدید ۳ تولہ، کشتہ سہ دھاتہ ایک تولہ، مصری دیسی ۲۱ تولہ، شہد خالص ۲۱ تولہ، ترنجبین ۲۴ تولہ۔ حسب معمول معجون تیار کریں۔ خوراک ۶ ماشہ سے ایک تولہ تک رات کو سوتے وقت گائے کے دودھ کے ساتھ

فوائد:۔ مردوں کے جریان اور احتلام کی شکایتوں کے لئے اکسیری دوا ہے، نہایت مقوی معدہ و جگر ہے۔ دودھ، گھی اچھی طرح ہضم ہو جاتا ہے قبض دائمی کی شکایت کو دور کرتی ہے، خون کافی مقدار میں پیدا کر کے چہرے کو سرخ و سفید بناتی ہے

اکسیر النساء ثعلب مصری دو تولہ، گوند کیکر ۲ تولہ، زنجبیل دو تولہ، چکنی ڈلی دو تولہ، مازو سبز دو تولہ، سب کو باریک کر کے قند سیاہ کہنہ دس تولہ میں ملا کر رکھیں، اور ۶ ماشہ صبح اور ۶ ماشہ شام کو گائے کے دودھ کے ساتھ دیں۔

فوائد:۔ سیلان الرحم، بے سوت، کثرت حیض، درد کمر، وغیرہ شکایتوں کو یہ دوا بہت جلد رفع کرتی ہے۔

تصدیق حسب ذیل نسخے تجربہ میں صحیح ثابت ہوئے ہیں۔ (۱) اکسیر دق۔ اشاعت خاص دق و سل صفحہ ۱۲۹۔ از جناب حکیم اکبر حسین صاحب الہ آباد
(۲) کشتہ توتیار۔ اشاعت خاص دق و سل صفحہ ۱۳۲۔ از جناب حکیم کریم بخش صاحب آڑہ اکبر شاہ۔
(۳) سرمہ اکسیر چشم۔ ستمبر ۱۹۳۰ء۔ صفحہ ۴۱۔ از جناب حکیم سید محمد اسد علی صاحب، جودھپور

(حکیم غلام ابو قیم)

لندن کے ہسپتالوں کے مستند نسخے

ترتیبہ: ای ڈبلیو لوکس اینڈ ایچ بی سٹیلن
از جناب ڈاکٹر عبدالحمید صاحب، چغتائی، لاہور

ایکوالبیومن

سفیدی بیضۂ مرغ ۲ عدد
پانی ۱۸ اونس
ایکوا اورنج فلاور ۸۵ منم
سب چیزوں کو بلوری جار میں ڈال کر خوب ہلائیں۔ پھر چھان کر رکھ لیں۔ یہ پانی پیاس کو بجھاتا ہے اور تسکین دیتا ہے۔

ایکوا امپیریل

پوٹاسیم بور وٹارٹریٹ ۱۷۵ گرین
شکر ۵۲۵ "
پانی ۲۰ اونس
سب چیزوں کو ملا کر خوب ہلائیں۔ پھر چھان کر استعمال کریں۔ فوائد:- اوپر کے مطابق۔

کیٹاپلازما کے اولین

کے اولین ۹ اونس ۱۰۰ گرین
ایسڈ بورک ۳۱۵ "
تھائی مول ۳ ½ "
میتھل سیلی سلیٹ ۱۴ منم
ادلیم منتھا پپ ۲ ½ گرین
گلیسرین ۶ اونس
سب چیزوں کو ملا کر خوب کھرل کریں۔ پھر اس قدر گرم کریں کہ پلٹس کی طرح بن جائے۔ محلل اورام و مسکن اوجاع ہے۔

یوریتھرل بوگیز (شیاف احلیلی)

(۱) ایسڈ ٹینک ۱ گرین
افیون ۱ "
ادلیم تھیوبروما ۱۵ "
سب چیزوں کو ملا کر ایک شیاف مناسب لمبائی کا بنا کر پیشاب کی نالی میں رکھیں۔ سوزاک کے دوسرے درجہ میں مفید ہے۔

(۲) بسمتھ سب نائٹریٹ ۱۰ گرین
لیڈ ایسی ٹیٹ ¼ "
ادلیم تھیوبروما ۱۵ "
شیاف بنا کر پیشاب کی نالی میں رکھیں۔
سوزاک کے دوسرے اور تیسرے درجہ میں مفید ہے۔

(۳) [illegible] ۱ گرین
[illegible] ۱۵

شیاف بنا کر پیشاب کی نالی میں رکھیں۔
مسکن درد ہے۔

(۴) آیڈوفارم ۵ گرین
مارفیا ہائیڈروکلور ⅛ "
ادلیم تھیوبروما ۱۵ "
شیاف بنا کر نالی میں رکھیں۔
سوزاک و قرحہ کے لئے مفید ہے۔

کلوڈین

(۱) امونیم اکتھیوسلفونیٹ ۵ اونس
ایتھر ۵ "
کلوڈین ۲۰ "
سب چیزوں کو ملا کر محفوظ رکھیں۔ متورم مقام پر اس کا ضماد کریں۔ محلل اورام و مسکن درد ہے۔

(۲) آیڈوفارم ۲ اونس
فلی کیبل کلوڈین ۲۰ "
دونوں چیزوں کو ملا کر محفوظ رکھیں۔ اور زخم و جراحت پر لگائیں۔

(۳) سیلول ۲ اونس
ایتھر ۲ "
کلوڈین ۱۵ "
سب چیزوں کو ملا کر محفوظ رکھیں۔ زخم، رگڑ اور چوٹ پر لگائیں۔

نیزل ڈوش (ناک کا غسول)

سوڈا بائی کارب ۳۰۰ گرین
بورکیس ۳۰۰ "
سوڈا کلورائیڈ ۳۰۰ "
شکر ۳۰۰ "
پانی ۲۰ اونس
سب چیزوں کو ملا کر محفوظ رکھیں اور بقدر ایک اونس لوشن میں ایک اونس گرم پانی ملا کر ناک میں سڑکیں۔ نزلہ زکام، اور التہاب غشاء الانف کے لئے مفید ہے۔

آئی لوشن (قطور چشم)

امونیا کلورائیڈ ۱۴ ½ گرین
کافور ۱۴ ½ "
زعفران ۹ "
زنک سلفیٹ [illegible]

الکحال (۷۰ فی صدی) ۲ اونس
پانی ۲۰ "
ترکیب تیاری۔ الکحل میں زعفران اور کافور حل کر لیں، اور امونیا کلورائیڈ اور زنک سلفیٹ کو پانی میں۔ پھر دونوں محلولوں کو ملا کر ۲۴ گھنٹے کے بعد صاف کر لیں۔ رمد چشم، آشوب، سبل اور ککروں کے لئے نہایت عمدہ دوا ہے۔

کنفکشن سناء ایٹ جلیپ

سناء ۲ اونس
جلاپا ۲۴۰ گرین
زنجبیل ۲۴۰ "
کشنیز خشک ۲۴۰ "
آرد ملیٹھی ۲۴۰ "
ایسڈ پوٹاشیم ٹارٹریٹ ۲۴۰ "
ٹریکل ۱۲ اونس
سب چیزوں کو ملا کر معجون بنا لیں۔ خوراک آدھے اونس سے ایک اونس تک۔ قبض کشا ہے۔

ڈی کاکشن بارلے (بارلے واٹر)

پرل بارلے ۲ اونس
پانی ۲۰ اونس
نرم آگ پر اس قدر جوش دیں کہ پانی ۱۲ اونس باقی رہ جائے۔ چھان کر پلائیں (آش جو ہے)

الگزر ایسی ٹو مارفین ایٹ ٹرپن

ایسی ٹو مارفین ہائیڈروکلورائیڈ ۹ گرین
ٹرپن ہائیڈریٹ ۴۰ ½ "
الکحل (۹۰ فی صدی) ۱۰ اونس
گلیسرین ۵ "
سیرپ پرونی ورجنی ۲۰ "
سب چیزوں کو ملا کر الگزر بنا لیں۔ اور چائے کے چمچہ بھر چٹائیں۔ سل و دق کی شیلی کھانسی کے لئے اکسیر ہے۔

(باقی آئندہ)

یُورپ اور امریکہ کی پیٹنٹ دَواؤں کے رَاز

(سلسلہ کے لیے ، دیکھئے ہمدرد صحت بابت ماہ اپریل ۱۹۳۴ء)

۱

ٹیبلائیڈ کس کاراسکراڈا ایٹ جنشن کمپونڈ

ایکس ٹریکٹ کس کاراسکراڈا ۴ گرین
ایکس ٹریکٹ نکس وامیکا $\frac{1}{5}$ "
ایکس ٹریکٹ بیلاڈونا اوریڈس $\frac{1}{8}$ "
ایکس ٹریکٹ جنشن ۱ "
کیپسیکم $\frac{1}{4}$ "

سب چیزوں کو ملا کر ایک گولی بنالیں اور رات کو سوتے وقت کھلائیں ۔ مزمن قبض اور بواسیر کے لئے نافع ہے

۲

ٹیبلائیڈ کیتھارٹک کمپونڈ

ہائیڈرارجرائی سب کلورائڈ ۱ گرین
ایکس ٹریکٹ کیلوسنتھ کمپونڈ $\frac{1}{4}$ "
ایکس ٹریکٹ جلیپ ۱ "
پوڈکیم پوج $\frac{1}{4}$ "

سب چیزوں کو ملا کر ایک گولی بنالیں اور سوتے وقت کھلائیں مسہل ہے ۔

۳

ٹیبلائیڈ اپی نین

اپی نین $\frac{1}{220}$ گرین
کوکین ہائیڈروکلورائیڈ $\frac{1}{4}$ "
پانی ایک سی سی

یہ مقامی مخدر دوا ہے ، دانت اُکھاڑنے سے پہلے اس کا ٹیکہ کرتے ہیں ۔

۴

ٹیبلائیڈ کوڈانا ایٹ نکس وامی کا

کوڈائن فاسفیٹ ۱ گرین
ایکس ٹریکٹ نکس وامی کا $\frac{1}{4}$ "

ایک گولی بنالیں ۔ اور بعد غذا دیں ۔ ذیابیطس کے لئے مفید ہے ۔

۵

ٹیبلائیڈ کافی منٹ

سوڈا بائی کارب ۳ گرین
ایکس ٹریکٹ کافی $\frac{1}{4}$ "
سیریئم آگزی لیٹ $\frac{1}{4}$ "

امونیا بائی کارب حسب ضرورت
اولیم منتھ پپ حسب ضرورت

سب کی ایک گولی بنالیں ۔ اور ایک گولی منہ میں رکھ کر چوسیں ہاضم و مشتہی ہے ۔ معدہ کی ترشی کو زائل کرتی ہے

(جناب ڈاکٹر عبدالحمید صاحب چغتائی ، لاہور)

۶

ٹیبلائیڈ کالچیس ایٹ نکس وامیکا کمپونڈ

کالچیس $\frac{1}{2}$ گرین
ایکسٹریکٹ نکس وامی کا $\frac{1}{4}$ "
ایکس ٹریکٹ ہائیوسائمس ویریڈی $\frac{1}{4}$ "
ایکس ٹریکٹ جنشن حسب ضرورت

سب کی ایک گولی بنالیں اور ہر چوتھے گھنٹے ایک ایک گولی دیں ۔ گنٹھیا اور نقرس کے لئے مفید ہے

۷

ٹیبلائیڈ کالچی سی کمپونڈ

ایکس ٹریکٹ کالچی سی $\frac{1}{4}$ گرین
ایسڈ سیلی سیلک ۳ "

ایک گولی بنالیں نقرس اور گنٹھیا کے دردوں کے لئے مفید ہے

۸

ویپرول کلوروفارم ایٹ ایتھل آئیوڈائیڈ کمپونڈ

کلوروفارم ۱۰ منم
ایتھل آئیوڈائیڈ ۵ "
منتھول $\frac{1}{2}$ گرین

سب چیزوں کو ملا کر ایک کیپ سول میں بھرلیں اور جب ضرورت ہو اسے رومال میں توڑ کر سونگھیں ۔ دمہ کے دورے کو یہ دوا رفع دفع کرتی ہے

۹

ٹیبلائیڈ جنجا منٹ

سوڈا بائی کارب ۵ گرین
امونیا بائی کارب حسب ضرورت
جنجرین "
سیکرین "
اولیم منتھا پپ "

ایک گولی بنالیں اور جب ضرورت ہو منہ میں رکھ کر چوسیں ۔ نفخ کو دور کرتی اور معدہ کی ترشی کو زائل کرتی ہے ۔

۱۰

ٹیبلائیڈ گائیوسائی ایٹ کوئین کمپونڈ

گائیوسائی ریزن ۲ گرین
سلفر پریسی پٹیٹ ۲ "
کوئنین سیلی سلیٹ $\frac{1}{2}$ "

سب کی ایک گولی بنالیں اور صبح و شام بعد غذا کھلائیں ۔ پرانی گنٹھیا کے لئے نافع ہے ۔

۱۱

ٹیبلائیڈ ہکسامین اینڈ میتھے لین بلیو

ہکسامین (یوروٹروپین) ۳ گرین
میتھے لین بلیو $\frac{1}{4}$ "

ایک گولی بنالیں ۔ سوزاک کے لئے مفید ہے

۱۲

ٹیبلائیڈ ہائیڈراسٹین کمپونڈ ایٹ کوٹارنین ہائیڈروکلورائیڈ

ہائیڈراسٹین ہائیڈروکلورائڈ $\frac{1}{4}$ گرین
ارگوٹین $\frac{1}{2}$ "
کنے بین ٹینیٹ $\frac{1}{2}$ "
کوٹارنین ہائیڈروکلورائڈ $\frac{1}{4}$ "

ایک گولی بنالیں اور رات کو سوتے وقت کھلائیں ۔ استحاضہ اور کثرت طمث کے لئے اکسیر ہے ۔

۱۳

ٹیبلائیڈ ایرے ڈین کمپونڈ

ایرے ڈین ۲ گرین
ایکس ٹریکٹ ہائیوسائمس ویریڈی $\frac{1}{4}$ "
پل ریہائی کمپونڈ $1\frac{1}{2}$ "

سب چیزوں کو ملا کر ایک گولی بنالیں ۔ امراض کبد میں عجیب فائدہ مند دوا ہے

(باقی آئندہ)

جوابات

(۱۳۹) **فوری نعوظ** (الف) آپ کا یہ خیال کہ طب یونانی ایسے نسخوں سے خالی ہے غالباً صحیح نہیں ہے۔ طب یونانی میں بھی اور ڈاکٹری میں بھی بہت سے ایسے تیر بہدف اور بے خطا نسخے موجود ہیں کہ جن سے مطلوبہ فائدے حاصل ہو سکتے ہیں۔ یہ ضرور ہے کہ آپ ہتھیلی پر سرسوں جمانا چاہیں تو یہ غالباً ممکن نہ ہوگا۔ آپ بفضلہ ڈاکٹر ہیں اور خود خیال فرما سکتے ہیں کہ فرسودہ اور ناکارہ اعصاب کو پھر کارآمد بنانا کتنا مشکل کام ہے۔ آپ فالج کے مریض کو ایک دو روز میں تو اچھا نہیں کر سکتے۔ اور فالج میں بھی کیا ہوتا ہے، یہی کہ اعصاب ناکارہ ہو جاتے ہیں۔ صبر و تحمل کے ساتھ اگر آپ مریض کا علاج کریں تو یونانی طب میں بھی بہت کچھ ہے اور ڈاکٹری میں بھی۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) امساک کے بہترین نسخے طب یونانی میں موجود ہیں۔ صرف معلومات کا ہونا ضروری ہے۔ اس قسم کے بھی نسخے ہیں کہ صرف خارجی استعمال سے کافی امساک ہوتا ہے۔ جناب کی تشفی کے لئے صرف ایک نسخہ لکھتا ہوں۔ اس کو بنا کر تجربہ کیجئے۔ امید ہے کہ پسند ہوگا۔ مہندی کے تازہ پھول یا دیسے کر ڈیڑھ سیر پانی میں ہلکی آگ پر اس قدر پکائیں کہ پاؤ بھر پانی رہ جائے۔ پھر پانی کو چھان کر اس قدر پکائیں کہ پانی قوام کی شکل اختیار کرے۔ پھر اس میں دو تولہ پرانا گڑ شریک کرکے تبارہ پکائیں جب ایک جان ہو جائے تو گولیاں جنگلی بیر کے برابر بنالیں۔ کھانا کھانے کے آدھے گھنٹہ بعد ایک گولی پانی یا دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔ نسخہ نشہ والی چیزوں سے بالکل پاک ہے، یہی اس نسخہ کی صفت ہے۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) کشتہ فولاد دو تولہ، کشتہ سنہ ہاتہ ۳ تولہ، کشتہ نقرہ ایک تولہ، مومیائی خالص ایک تولہ، کشتہ طلا ۳ ماشہ، عنبر اشہب ۶ ماشہ، کستوری خالص ۶ ماشہ، جند بیدستر ۶ ماشہ، اسٹرکنین ۵ گرین۔ سب چیزوں کو عصارہ پوست خشخاش میں کھرل کرکے ۲۔۳ رتی کی گولیاں بنائیں۔ روزانہ ایک گولی کھانا کھانے کے بعد دودھ کے ساتھ کھائیں۔ مطلوبہ فوائد ظاہر ہوں گے۔ (حکیم ہمایوں)

(د) فوری امساک کے لئے تو آپ کو نسخے مل جائیں گے لیکن فوری نعوظ کے لئے تقویت دل و دماغ اور بے فکری کی سخت ضرورت ہے اور ایسے کا ملنا آج کل مشکل ہے، اس لئے کسی تیر بہدف نسخہ کا کامیاب ہونا بھی مشکل ہے۔ (حکیم سید منظور علی اکبر آبادی)

(ہ) حب جالی نوس کا نسخہ علاج الامراض سے بنا کر استعمال کرائیے۔ اور طلاء مندرجہ ذیل نسخہ استعمال کرائیے۔ کافور ایک ماشہ، سہاگہ تین ماشہ، قرنفل ۱۲ عدد فلفل سیاہ ۱۲ عدد۔ پانی میں حل کرکے شیاف بنالیں۔ اور وقت ضرورت پانی میں گھس کر طلا کریں۔ یہ نسخہ بھی علاج الامراض کا ہے۔ میں نے کئی مریضوں پر تجربہ کیا ہے۔ اس سے فوری نعوظ حاصل ہوا۔ (حکیم عبد الاحد شرف الدین پوری)

(و) جناب من۔ ایسے نسخوں کا کال نہیں ہے۔ لیجئے یہ نسخہ تیار فرمالیجئے۔ گندھک آملہ سار مصفیٰ ایک تولہ، پارہ مصفیٰ ایک تولہ، زہر مہرہ اصلی ایک تولہ، فادزہر حیوانی ۱۱ ماشہ، تج، ثعلب مصری، شقاقل مصری، اکرکرہ بہ شیر بز پرورده ہر ایک ایک تولہ، جائفل ۳ ماشہ، افیون ایک ماشہ، زعفران ۳ ماشہ، ماہی سقنقور ۱ تولہ، ریگ ماہی ایک تولہ، کشتہ فولاد ۳ ماشہ، کشتہ طلا ۲ ماشہ، کشتہ چاندی ۶ ماشہ، کشتہ قلعی ایک تولہ، موتی اصلی ایک ماشہ، عنبر اشہب ۱ رتی، مشک خالص ۱ ماشہ، آب بھنگ دو تولہ، روح گلاب سوا تولہ، روح بید مشک ۱ تولہ۔

ترکیب تیاری۔ گندھک اور پارہ کی کجلی کرکے سب دواؤں کو کوٹ چھان لیں۔ اور آب بھنگ، روح گلاب و بید مشک میں کھرل کرکے ایک ایک رتی کی گولیاں تیار کریں۔ خوراک ایک یا دو گولی دودھ کے ساتھ۔ (سید جلال الدین مخدومی)

(۱۴۰) **منہ کی بدبو**۔ (الف) آپ کا ہاضمہ خراب ہے۔ معدہ بہت دیر میں غذا کو نکالتا ہے اور وہ وہاں پڑے پڑے سڑتی رہتی ہے اسی کی بدبو آپ منہ میں اور ڈکاروں میں محسوس کرتے ہیں اور اسی بدہضمی کی وجہ سے احتلام کی کثرت ہے۔ آپ اپنے کھانے کے اوقات مقرر کیجئے۔ بہتر ہو کہ صرف دو وقت کھائیں۔ بہت ہی زود ہضم غذائیں استعمال کیجئے، دودھ، دہی، اور پھل بہ کثرت استعمال کیجئے، شام کا کھانا اندھیرا ہونے سے پہلے ہی کھا لیجئے۔ صبح ہی صبح شہر کے باہر تین چار میل ٹہل آیا کیجئے۔ دوا کے طور پر یہ نسخہ چند روز استعمال کر ڈالئے۔ سوڈا بائی کارب ۱۰ گرین، ٹنکچر کارڈیم کمپونڈ ۱ منم، ٹنکچر نکس وامیکا ۵ منم، سیرپ اورنشیائی ایک ڈرام، ایکوا اینی سی اتنا کہ سب مل کر ایک اونس ہو جائے۔ اس کے علاوہ مختلف کمپنیوں کا بنایا ہوا "چارکول" آتا ہے، وہ خرید لیجئے اور اس کی ہدایات کے مطابق استعمال کیجئے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) آپ کو منہ کی خرابی نہیں ہے بلکہ معدہ خراب ہے تاہم کسی مقامی طبیب یا ڈاکٹر سے اپنے منہ کا بھی معائنہ کرا لیجئے کہ پائیریا کی شکایت تو نہیں ہے۔ دواخانہ ہمدرد سے انوشدارو لولوی منگا کر استعمال کیجئے، شکایت جاتی رہے گی اگر پائیریا کی شکایت ہو تو اس کا مناسب علاج کیجئے۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) منہ سے بدبو عام طور سے پائیریا کی وجہ سے آتی ہے کسی قابل دندان ساز سے پائیریا کا علاج کرائیں۔ ضعف ہضم کی شکایت بھی پائیریا کی وجہ سے معلوم ہوتی ہے بجائے احتلام روک آلہ لگانے کے آپ احتلام کی اصلی وجہ معلوم کرکے اس کا مستقل علاج کیوں نہیں کرا لیتے۔ (ڈاکٹر عبد الرحمن ایم۔ بی۔ بی۔ ایس۔ پٹنہ)

(د) ایک تو آپ کا ہاضمہ خراب ہے۔ دوسرے منہ صاف نہیں رکھا جاتا۔ صبح سویرے پوٹاشیم کلوریٹ ۵ گرین۔ تھوڑے سے پانی میں حل کرکے غرارے کریں مسواک ملا نانہ کھانا کھانے کے بعد کیا کریں۔ احتلام کے لئے پوٹاشیم برومائڈ ایک گرین رات کو سوتے وقت پانی میں حل کرکے چند روز استعمال کریں۔ فائدہ ہوگا۔ اور ہاضمہ کے لئے یہ نسخہ استعمال کریں۔ سوڈا بائی کارب ۲۰ گرین، اسپرٹ امونیا ایرومیٹک ۲۰ منم، ٹنکچر ججر ۱۰ منم، سپرٹ کلوروفارم ۱۰ منم، ایکوا اینتھاپپ ایک اونس۔ (ڈاکٹر محمد اکرم صدیقی [illegible])

(ﻫ) روزانہ فرحت ساٹ پیا کریں۔ آنرا احتلام مفید چیز نہیں ہے بلکہ مضر ہے۔ احتلام کے لئے سبال مسکن استعمال کریں جس کا نسخہ کئی بار ہمدرد صحت میں شائع ہوا ہے۔ (حکیم ہمایوں)

(و) کیکر کی مسواک صبح کے وقت کرتے رہیں۔ رات کو سوتے وقت ... ایک عدد، نیم گرم دودھ جس میں روغن بادام ۶ ماشہ ملا لیا گیا ہو، کے ساتھ کھائیں۔ صبح کو ... آملہ ایک عدد دودھ کے ساتھ استعمال کرتے رہیں۔ (... رام دو ساجھ)

(ز) جوارش ... ۶ ماشہ میں کشتہ سنگ سیاہ ایک ... دو چاول، جوہر لودھ ... دو چاول، سوڑا ... کا ب دو چاول ملا کر صبح کے وقت ہمراہ عرق پودینہ ۳ تولہ، عرق بادیان ۳ تولہ کھائیں۔ اور ... کھانے کے بعد ... وقت جوارش جالینوس ۶ ماشہ کھائیں۔ (حکیم قاضی طاہر حسن عارفی)

(ح) آپ کا ... جوارش ... ہمراہ عرق بادیان ... استعمال کر لیا کریں اور چت سونے کی عادت چھوڑ دیں۔ احتلام روک ... کوئی خرابی پیدا ہو جائے۔ (حکیم سید منظور علی اکبر آبادی)

(ط) معدہ اور آنتیں درست حالت میں نہیں ہیں کسی مقامی طبیب سے رجوع کیجئے۔ (حکیم عبدالاحد شرف الدین پوری)

(۱۴۱) **روغن ارنڈی کی صفائی**:۔ (الف) آپ حکیموں اور ڈاکٹروں سے ایسے مرض کے متعلق مشورہ لینے کی بجائے یہ کوشش کیوں کرتے ہیں کہ وہ آپ کی تجارتی اغراض میں مدد کریں۔ تیل صاف کرنے کے لئے اگر آپ لوہار کا ... میں تو کتابوں کا مطالعہ کیجئے۔ صد ہا نسخے مل جائینگے۔ اپنی بیماری کے متعلق اگر آپ نسخہ کے طالب ہیں تو ... کرم مرض کے حالات لکھ کر بھیج دیجئے حکماء اور ڈاکٹر ... تشخیص کرکے نسخہ لکھ دیں گے یہ رسالہ ہمدرد صحت ہے اور اس سے صرف صحت کے متعلق ہی خدمات لینی چاہئیں۔ (ڈاکٹر سعید احمد ...)

(ب) روغن ارنڈ سو اسیر میں ... صندل سفید ایک چھٹانک ملا کر صبح دن میں دو بار ہلا دیا کریں دو دن کے بعد مقطر کریں۔ بو جاتی رہے گی، خوشبو آجائے گی اس کے بعد روغن کو بوتلوں میں ... ۳ قطرہ تیزاب ... ڈال کر ... لگا کر بوتل کو خوب زور سے ہلائیں۔ تاکہ تیزاب روغن میں مل جائے آٹھ دس گھنٹے بعد روغن ارنڈ صاف شفاف تیل ملے گا ... (حکیم اکبر حسین الٰہ آبادی)

(ج) روغن سپید ... ہم وزن سے کر ... آگ پر پکائیں جب رطوبت پانی جل جائے تو تیل چھان کر رکھ لیں۔ (حکیم قاضی سید طاہر حسن عارفی)

(۱۴۲) **بہرا پن**:۔ (الف) مریض کو کسی کانوں کے ... کے ... دکھائیے، بغیر دیکھے نسخہ نہیں لکھا جا سکتا۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) آپ مولیں آئل (ہومیو پیتھک دوا) ... دو قطرے کان میں ٹپکائیں۔ ... ۳ قطرہ صبح ۳ قطرہ شام کو دو تولہ پانی میں ملا کر مریض کو پلا دیا کریں۔ چند دن کے مسلسل استعمال سے شکایت جاتی رہے گی۔ (حکیم اکبر حسین الٰہ آبادی)

(ج) بغیر پوری طرح کانوں کے دیکھے کسی کے ... نہیں کی جا سکتی۔ موٹا پا کئی قسم کا ہوتا ہے، اور پھر ممکن ہے کہ وہی پرانی بیماری دوبارہ عود کر آئی ہو، مریضہ کا ابھی صحیح معائنہ کرا کر قابل معالج سے علاج کرائیں۔ (ڈاکٹر عبدالرحمٰن ایم۔ بی۔ بی۔ ایس۔ بغہ)

(د) کانوں میں روغن بادام تلخ دونوں وقت نیم گرم دو دو قطرے ڈالا کریں۔ (حکیم ہمایوں)

(ﻫ) شیرہ مغز بادام ۵ دانہ، شیرہ تخم ... ایک تولہ ... ۶ ماشہ، شیرہ بادیان ۶ ماشہ، نشاستہ گندم ۵ ماشہ، شیرہ چرونجی ۶ ماشہ پانی میں نکال کر شربت عناب ۲ تولہ شامل کرکے ہر روز صبح کے وقت پئیں۔ (حکیم قاضی طاہر حسن عارفی)

(و) مریض کو دیکھنے کی ضرورت ہے مقامی طبیب کو دکھایئے۔ (حکیم عبدالاحد شرف الدین پوری)

(۱۴۳) **پیشاب کی کثرت**:۔ (الف) مریض کے پیشاب کا کیمیاوی امتحان کرائیے اگر خدانخواستہ شکر آتی ہو تو "انسولین" کے انجکشن لگوائیے۔ پیشاب کی کثرت کا دوسرا سبب عصبی کمزوری بھی ہوتا ہے۔ آپ نے صرف پیشاب اور پیاس کی زیادتی کی علامات لکھی ہیں۔ اگر مریض ضعف اعصاب میں مبتلا ہو تو مقوی اعصاب دواؤں سے علاج کرائیے پیشاب کی زیادتی اعصاب میں طاقت آنے پر دور ہو جائے گی۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) بہترین اور کم خرچ نسخہ رسالہ کے استعمال سے ... ہوگی دار چینی قلمی کو خوب باریک کرکے ایک ایک ماشہ کی پڑیاں بنا لیں۔ ایک پڑیہ صبح ہی صبح پھانک کر اوپر سے دو گھونٹ پانی پی لیں۔ (حکیم اکبر حسین الٰہ آبادی)

(ج) حب بلادر عنبری ایک ایک گولی دونوں وقت استعمال کریں۔ (حکیم ہمایوں)

(د) مریض کا معائنہ کرا کے باقاعدہ علاج کرائیں۔ (حکیم ... سری رام دو ساجھ)

(ﻫ) مندرجہ ذیل عرق سہ آتشہ طیار کرا کے استعمال کرائیں۔ بیخ ... بیخ ببول، ثمر ببول، گل ببول، بیخ مولسری، بیخ جامن، انار، دودھی خورد، شگوفہ آکھ، گل نیلوفر، گل منڈی، تخم خرفہ، تخم کاہو، ... بیخ ... ہر ایک دو تولہ۔ سب چیزوں کو پانی میں بھگو کر حسب معمول عرق کشید کریں۔
(حکیم قاضی طاہر حسن عارفی)

(و) آپ کسی مقامی طبیب کے مشورہ سے یہ نسخہ استعمال کرائیے۔ نسخہ:۔ گلو، برگ جامن، کشتہ قلعی، مرجان سرخ، صدف مروارید، طباشیر، جبل السوس، مغز ... سفید چاول عوزہ، موصلی سیاہ، تخم سروالی ... سب چیزیں ہم وزن لے کر سفوف بنائیں۔ اور گولر کے درخت کی اندرونی چھال ایک تولہ رات کو پانی میں بھگو کر ... شنگ ... منقشر صمغ عربی، کشنیز خشک، گل نیلوفر، گل گاؤزبان، مرد ... گل سرخ، کتیرا، تخم خرفہ، صندل سفید، کافور، گلنار فارسی، گل ارمنی، تخم خشخاش، نشاستہ ... تین ماشہ سفوف کے ساتھ پلائیں۔ (حکیم سید منظور علی اکبر آبادی)

(ز) حسب ذیل معجون بنا کر استعمال کرائیے۔ قسط شیریں، کندر، سعد کوفی، جفت بلوط، دار فلفل ہر ایک ۵ ماشہ، تخم ...

سب چیزوں کو کوٹ چھان کر سہ چند شہد خالص میں معجون تیار کریں۔ ۳ ماشہ صبح اور ۳ ماشہ شام کے وقت استعمال کریں۔ (حکیم عبدالاحد شرف الدین پوری)

(۱۴۴) **ہر قسم کے جریان کا نسخہ**:۔ آپ نے ہماری معلومات میں "یہ مفید" یا غیر مفید کا اضافہ فرمادیا کہ جریان کئی قسم کا ہوتا ہے۔ کیونکہ میں جریان کی "ہر قسم" سے واقفیت نہیں رکھتا۔ اس لئے معذور ہوں کہ ایسا نسخہ نہیں لکھ سکتا جو "ہر قسم" کے جریان کے لئے مفید ہو اور غالباً آپ کو بھی ایسا نسخہ اپنے مرض کے لئے درکار نہیں ہے کیونکہ ظاہر ہے کہ آپ کو بیک وقت ہر قسم کا جریان تو ہو نہیں سکتا۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) ہر قسم کے جریان کو ایک ہی نسخہ کس طرح مفید ہوسکتا ہے۔ آپ کا یہ سوال صحیح نہیں ہے۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) یہ سفوف دافع جریان، ممسک اور مغلظ منی ہے۔ میرا خاص مجرب ہے۔ سنگھاڑہ خشک ۶ ماشہ، گوند کتیرا ۶ ماشہ، نشاستہ ۶ ماشہ، تال مکھانہ ۶ ماشہ، ثعلب مصری ۶ ماشہ، مازو ۶ ماشہ، مصطگی ۲ ماشہ، نبات سفید ہم وزن۔ سب چیزوں کو کوٹ چھان کر سفوف بنالیں۔ اور بقدر ۹ ماشہ روزانہ ہمراہ شیر گاؤ استعمال کریں۔
(ڈاکٹر محمد اکرم صدیقی، میڈیکل آفیسر)

(د) سیال مسکن استعمال کیجئے۔ مجرب نسخہ ہے۔ پوٹاسیم برومائیڈ، سوڈیم برومائیڈ ہر ایک سوا تولہ، لیومی نل سوڈا سوا ماشہ، شربت نارنج ۵ تولہ، عرق بادیان ۵ تولہ۔ سب چیزوں کو حل کرکے بوتل میں ڈال لیں۔ اور کھانا کھانے کے بعد دن میں تین مرتبہ چائے کے چمچہ بھر ذرا سے پانی میں ملا کر پیا کریں۔ (حکیم ہمایوں)

(ہ) بیس تولہ فولاد کو گرم کرکے سرسوں کے تیل میں ۱۰۱ مرتبہ بجھائیں۔ پھر اس کا برادہ کرکے آب برگ برگد ایک بوتل میں کھرل کریں اور مٹی کے پیالوں میں گل حکمت کرکے گج پٹ کی آگ دیں۔ اس فولاد کو ۱۰۱ مرتبہ آب برگ برگد ایک بوتل میں کھرل کرکے بدستور کشتہ کریں۔ پھر اس کشتہ کو آب انار ترش میں حل کرکے پانچ سے دس قطرہ تک دہی میں ملا کر کھائیں۔ یہ فولاد محلول اکسیر ہے۔ جریان منی اور سینکڑوں امراض کو رفع کرکے جسم کو مضبوط بنا دیتا ہے۔ (حکیم لالہ سری رام)

(و) مغز نارجیل ۶ تولہ، سبوس اسپغول ۶ تولہ، کشتہ قلعی ۶ ماشہ، نبات سفید سائیدہ ۱۲ تولہ۔ پہلے نارجیل کو چھیل کر کدوکش میں باریک کرلیں۔ پھر کشتہ قلعی اور سبوس اسپغول شامل کرکے سفوف تیار کرلیں۔ خوراک ایک تولہ ہمراہ شیر گاؤ صبح کے وقت۔ (حکیم سید منظور علی اکبر آبادی)

(ز) کوئی ایسا نسخہ جو کسی مرض کے لئے سو فی صدی کامیاب ہو دنیا میں موجود نہیں ہے۔ جریان کے اسباب بہت ہیں اور مریض کے حالات اور اسباب کو پیش نظر رکھ کر نسخہ کی تجویز اطبا کا فرض ہے۔ آپ کے سوال سے تجارت کی بو آتی ہے۔ خدا کے واسطے ایسا کرکے پبلک کو دھوکہ نہ دیجئے۔ اگر معالجہ کا شوق ہو تو طبیہ کالج دہلی میں داخل ہو کر باضابطہ تعلیم حاصل کرلیجئے۔ (حکیم عبدالاحد شرف الدین پوری)

(۱۴۵) **بول فی الفراش**۔ (الف) بچے کا راتوں کو پیشاب کرنا مقامی خراش کی وجہ سے بھی ہوتا ہے۔ اور کمزوری اعصاب کے باعث بھی۔ آپ ایک کافی مدت تک اس کو یہ نسخہ پلائیں۔ ٹنکچر بیلاڈونا ۵ منم، ایسٹنس سیرپ ۴۸ منم، گلیسرین ۵ منم، پانی اتنا کہ سب مل کر ایک اونس ہوجائے۔ یہ ایک خوراک ہے ایسی ایسی تین خوراکیں روزانہ استعمال کریں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) ایک رتی سہاگہ بریاں ۶ ماشہ جوارش کمونی میں رکھ کر بعد غذا نگل جایا کریں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) حب بلادر عنبری استعمال کریں صحت ہوگی۔ (حکیم ہمایوں)

(د) طباشیر ایک تولہ، سم الفار ایک ماشہ، نبات سفید ایک تولہ، تینوں چیزوں کو چند گھنٹے تک کھرل کرکے رکھ لیں۔ خوراک ایک سرخ رات کو سوتے وقت دودھ کے ساتھ۔ (حکیم قاضی طاہر حسن عارفی)

(ہ) جفت بلوط ۶ ماشہ، مصطگی رومی ۶ ماشہ، سعد کوفی ۶ ماشہ، ہلیلہ سیاہ ۶ ماشہ، قند سفید دو تولہ۔ سب چیزوں کو کوٹ چھان کر سفوف بنالیں۔ خوراک ۵ ماشہ ہمراہ آب تازہ۔ (حکیم سید منظور علی اکبر آبادی)

(و) جوارش مصطگی ۶ ماشہ روزانہ رات کو سوتے وقت استعمال کرائیے اور تل کی بنی ہوئی چیزیں بھی کھلاتے رہیئے۔ (حکیم عبدالاحد شرف الدین پوری)

(۱۴۶) **سفید داغ**:۔ (الف) جہاں تک دیکھے بغیر اندازہ کیا جاسکتا ہے۔ مجھے بھی آپ کے ڈاکٹروں کی رائے صحیح اور ان کا مشورہ ماننے کے قابل معلوم ہوتا ہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) جو مقام سُن ہے وہاں یہ دوا لگادیں۔ خردل ولایتی ایک تولہ، عقرقرحا ۶ ماشہ، تخم ترب ۶ ماشہ، سیاہ مرچ ۶ ماشہ۔ سب کو باریک کرکے سرکہ میں ملا کر حسب ضرورت سُن جگہ پر لگادیں۔ جہاں سفید داغ ہیں وہاں بیخ انجیر جنگلی کو سرکہ میں گھس کر ضماد کریں۔ دو چار بار کے لگانے سے جب آبلہ پڑ جائے تو استعمال ترک کردیں اور بعد صحت دوبارہ لگادیں۔ اسی طرح دو چار مرتبہ کے الٹ پھیر سے سفید داغ جاتے رہیں گے۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) داغ پر بتھوے کے پتے دن میں تین چار بار مل دیا کریں۔ (حکیم ہمایوں)

(د) مطبوخ ہفت روزہ استعمال کرانے کے بعد ہلیلہ خورد پہلے روز ایک عدد، دوسرے روز دو عدد اسی طرح ایک عدد روزانہ بڑھا کر سو عدد تک پہونچائیں اور پھر ایک عدد کم کریں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ہ) انجکشن سے بھی فائدہ کی امید ہے اور یونانی علاج سے بھی فائدہ ہوسکتا ہے۔ فی الحال آپ باوچی ایک تولہ، گندھک آملہ سار ۶ ماشہ کا سفوف بنالیجئے اور ۶ ماشہ روزانہ صبح کے وقت عرق مرکب مصفی خون ۵ تولہ اور شربت مصفی دو تولہ کے ساتھ کھائیے۔ پوست بیخ انجیر ایک تولہ، فلفل سیاہ ۲ عدد پانی میں پیس کر داغ پر اور سُن جگہ پر لگائیے۔ ان شاء اللہ بہت جلد فائدہ ہوگا۔ (حکیم عبدالاحد شرف الدین پوری)

(۱۴۷) **ضعف باہ**:۔ (الف) آپ کے مریض کی شفایابی کی صورت یہی ہے کہ بجلی کے ذریعہ سے علاج کرادیجئے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

[illegible]

قوت رفتہ کو بھی واپس لانے میں مفید ثابت ہوگا۔ گندک آملہ سار ۶ ماشے ایک تولہ، بال چھڑ، کٹ شیریں، تخم مصطگی رومی، سونٹھ، لونگ، جاوتری ہر ایک ۶ ماشہ، فلفل سیاہ، تخم خرفہ، افیون، اجوائن دیسی، زیرہ سیاہ، پودینہ خشک ہر ایک نو ماشہ، موبر منقے سب دواؤں کے برابر، شہد خالص کف گرفتہ سہ چند حسب معمول معجون بنالیں۔ خوراک نو ماشہ صبح و شام عرق ادرایان۔ یا معجون لنا جس کا نسخہ طبی کتابوں میں ہے بنا کر استعمال کرائیے۔ (حکیم اکبر حسین الٰہ آبادی)

(ج) حب اذاراقی ۳ عدد رات کو سوتے وقت استعمال کریں۔ (حکیم ہمایوں)

(د) اگر مریض معائنہ کرا کے استقلال کے ساتھ باقاعدہ علاج کرائے تو آرام ہو جائے گا۔ (حکیم لالہ سری رام دوسانجھ)

(ہ) حب جالی نوس ۳ ماشہ ماء العسل ۵ تولہ کے ساتھ ہر صبح و شام کھائیے۔ اور عضو مخصوص، کمر، ران اور پیڑو پر روزانہ روغن موم کی مالش کیجیے۔

(حکیم عبدالاحد شرف الدین پوری)

(۱۴۸) پسینہ کی کثرت

(الف) آپ ایک چمچہ یا بائیس چالیس بوندوں کی مقدار میں ایسٹنس سیرپ دراراسے پانی میں ملا کر دن میں تین مرتبہ پیجیے اس کے علاوہ ٹیب یا جارتیس ۳ عدد یومیہ کا استعمال کرڈالیے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) صبح ہی صبح ایک چمچہ سیب کے مربے کا پانی ملا کر اس میں طباشیر سائیدہ ۴ رتی، دانہ الائچی خورد سائیدہ ۲ رتی، زہرمہرہ خطائی سائیدہ ۲ رتی، مروارید سائیدہ ایک چاول ملا کر ایک عدد ورق نقرہ میں لپیٹ کر کھلائیں۔ اور سہ پہر کو بھی یہ دوا اسی طرح کھلائیں۔ اور بورک ایسڈ ۴ رتی سوا پاؤ نیم گرم پانی میں ملا کر کلی کرائیں۔ (حکیم اکبر حسین الٰہ آبادی)

(ج) ۵ تولہ عرق عنبر میں شربت عناب ایک تولہ ملا کر صبح کے وقت پئیں اور مربہ آملہ ایک عدد ورق نقرہ میں لپیٹ کر سہ پہر کے وقت کھائیں۔ (حکیم قاضی طاہر حسن)

(د) حالات نامکمل ہیں مفصل لکھ کر مشورہ کیجیے۔ (حکیم عبدالاحد شرف الدین پوری)

(۱۴۹) روغن خضاب

(الف) بازار میں کئی ایک خضاب تیل کی صورت میں بکتے ہیں۔ پھر خواہ مخواہ بیچارے اطبا کو خضاب سازی میں مصروف کرنے سے کیا حاصل! (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) ایسا تیل موجود ہے جس کو ۱۵ دس دن دونوں وقت لگانے سے بال سیاہ ہو جائیں گے۔ قیمت ایک اونس (۲ تولہ) آٹھ آنے ہو۔ ناپسند ہو تو واپس کر کے قیمت منگا لیجیے گا۔ (حکیم اکبر حسین الٰہ آبادی)

(ج) ایسا نسخہ ملنا ناممکن ہے۔ (حکیم ہمایوں)

(د) خضاب تو بہت سے آپ کو بنے بنائے دوا فروشوں اور دکانداروں سے مل سکتے ہیں۔ لیکن ایسا جادو اثر خضاب تیل کی شکل میں ملنا تو کچھ غیر ممکن معلوم ہوتا ہے۔ (حکیم سید منظور علی اکبر آبادی)

(ہ) فکر میں ہوں، کوشش کر رہا ہوں۔ اب تک اس میں کامیابی نہیں ہوئی۔ (حکیم عبدالاحد شرف الدین پوری)

(و) وسمہ، آملہ، اخروٹ کا چھلکا، مہندی کے پتے، لالہ کے پتے، ہر ایک تین ماشہ، مازو ۲ عدد۔ سب دواؤں کو نیم کوفتہ کر کے ایک سیر پانی میں پکائیں۔ جب آدھا پانی رہ جائے تو اس میں روغن مورد ۵ تولہ، لادن ۳۵ ماشہ ملا کر ہلکی آنچ پر پکائیں۔ جب پانی جل جائے تو تیل کو صاف کر کے رکھ لیں۔ اور روزانہ مالش کریں۔ ایک دفعہ لگانے سے بال سیاہ نہ ہوں گے۔ (حکیم ڈاکٹر بسنت داس)

(۱۵۰) بہرا پن

(الف) ثقل سماعت دور کرنے کے لئے کئی ایک آلے ہیں لیکن بہتر یہ ہے کہ کان کے امراض کے کسی ماہر خصوصی سے مشورہ کر لیں۔

(ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) ہاں ایسا آلہ بھی ایجاد ہوا ہے جس کو اگر لگایا جائے تو بہرے آسانی سے بات سن سکتے ہیں۔ فی الحال آپ مولین آئل (ہومیوپیتھک دوا) دو دو قطرے کان میں ڈالیں اور تین تین قطرے ذرا سے پانی میں ملا کر صبح و شام پلائیں۔ (حکیم اکبر حسین الٰہ آبادی)

(ج) روغن بادام تلخ نیم گرم کانوں میں ڈالا کریں۔ (حکیم ہمایوں)

(د) آب ترب ۱ تولہ، آب پیاز ۱ تولہ، روغن بادام تلخ ۱ تولہ ملا کر ہلکی آگ پر پکائیں پھر تیل کو صاف کر کے کان میں ڈالا کریں۔ ۹ ماشہ اطریفل کشنیزی روزانہ رات کو کھائیں۔ (حکیم لالہ سری رام دوسانجھ)

(ہ) آپ ہمدرد دواخانہ سے اطریفل کشنیزی منگا کر کچھ مدت تک استعمال کریں۔ (حکیم سید منظور علی اکبر آبادی)

(و) شہد خالص، آب برگ نیم، سرآب پیاز۔ تینوں چیزوں کو ایک ایک تولے کر ملا لیں۔ اور دونوں وقت کانوں میں ٹپکائیں۔ خمیرہ گاؤزبان جدوار عود صلیب والا ۵ ماشہ عرق گاؤزبان ۲ تولے کے ساتھ روزانہ صبح کے وقت کھائیے۔ برابر استعمال کرنے سے فائدہ ہوگا۔ آلۂ ثقل سماعت سننے کی آسانی کے لئے آپ استعمال کر سکتے ہیں۔ اس میں کوئی نقصان نہیں ہے البتہ بولنے والوں کو اس کے دہانہ میں منہ ڈال کر بولنے کی تکلیف ہوگی۔ (حکیم عبدالاحد شرف الدین پوری)

(۱۵۱) بواسیری بوٹی

(الف) بواسیری بوٹی کوئی نہیں ہے یہ سب بعض اصحاب کے اختراعی نام ہیں۔ تاکہ اس پردہ میں بندگان خدا کو لوٹا جا سکے۔ اصلی شے کا اصل نام کسونڈی ہے۔ اسی کو مروڑ یا کسونجی بھی کہتے ہیں۔ اگر اس کی لکڑی کو چند دن ہاتھ میں رکھا جائے تو آرام رہتا ہے۔ لیکن بواسیر بالکل نہیں جاتی۔ اگر کسونڈی کی لکڑی کا چھلا بنا کر انگلی میں پہنا جائے تو بواسیر کے لئے مفید ہے۔ سوم کلپا تا ہمدرد دواخانہ دہلی سے منگا لیجیے۔ (حکیم اکبر حسین الٰہ آبادی)

(۱۵۲) محرروں کا فالج

(الف) دماغی کام کرنے والوں کو عام طور پر ضعف اعصاب لاحق ہو جاتا ہے۔ اور جو لوگ دماغی کام کے ساتھ ساتھ ورزش نہیں کرتے اور بیشتر اوقات کرسی پر بیٹھے بیٹھے یا چارپائی پر لیٹے لیٹے گزارا کرتے ہیں۔ ان کے جسم میں ایک فاسد مادہ [illegible]

رہتا ہے اس کے جمع ہو جانے سے جوڑوں میں درد ہو جاتا ہے، اور اعصاب بھی اگر کمزور ہیں تو متاثر ہو جاتے ہیں۔ تمام جسم کے اعضا سست اور ناکارہ ہو جاتے ہیں۔ آپ کا ہاتھ اسی طرح سست رہ ہو گیا ہے۔ آپ مستقل طور پر کروشن سالٹ کا استعمال شروع کر دیجئے۔ اس سے یورک ایسڈ کے اخراج میں مدد ملے گی۔ روزانہ جسمانی ورزش کیا کیجئے۔ ہاتھ پر میٹھے تیل میں کافور ملا کر مالش کرائیے۔ اور مندرجہ ذیل نسخہ چند روز استعمال کر والئے۔ ایسڈ نائٹرو ہائیڈروکلورک ڈل ۱منم، ٹنکچر نکس وامی کا ۵منم ٹنکچر جنشین کمپونڈ ۲۰منم، اسپرٹ ایمونا ایرومیٹک ۲۰منم، سیرپ اورنشیائی ایک ڈرام پانی اتنا کہ سب مل کر ایک اونس ہو جائے یہ ایک خوراک ہے ایسی ایسی تین خوراکیں بعد غذا استعمال کی جائیں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) رعشہ کے لئے مہینہ میں چند دن بال چھڑ (جٹا ماسی) سات ماشہ نیم کوفتہ کو سوا پاؤ پانی میں رات کے وقت بھگو دیا کریں۔ پھر صبح کے وقت اس کا زلال لے کر اور شہد خالص دو تولہ ملا کر ایک ایک گھونٹ تین تین گھنٹے بعد پئیں۔ (حکیم اکبر حسین الہٰ آبادی)

(ج) ایک تولہ معجون فلاسفہ رات کو سوتے وقت استعمال کرتے رہیں۔ (حکیم لالہ سری رام دو ساجھ)

(د) معجون اذاراقی ۳ ماشہ میں کشتہ فولاد دو چاول ملا کر عرق اونٹ کٹارہ پانچ تولہ کے ساتھ کھائیں۔ اور روغن سرخ ہاتھوں پر رات کو سوتے وقت مل لیا کریں۔ (حکیم قاضی طاہر حسن عارفی)

(ہ) ہاتھوں میں خالص سرسوں کے تیل کی مالش کیجئے۔ اور ہر پندرہ منٹ پر لکھتے لکھتے ہاتھوں کو سیدھا کر لیا کیجئے مسلسل نہ لکھئے۔ انشاء اللہ چند دنوں میں آپ کی شکایت رفع ہو جائے گی۔ (حکیم عبد الاحد شرف الدین پوری)

(۱۵۳) **قد میں اضافہ**۔ (الف) اگر آپ نے ایک دو سال پہلے اس طرف توجہ کی ہوتی، تو کامیابی کے امکانات بہت زیادہ تھے۔ اب بھی آپ کسی ڈاکٹر کے مشورہ سے تھائرائڈ گلینڈ کا استعمال کیجئے۔ بہت ممکن ہے کہ قد میں ایک آدھ انچ کی زیادتی ہو جائے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) ناممکن ہے۔ (حکیم اکبر حسین الہٰ آبادی)

(ج) ورزش سے آپ کا ڈیل کچھ دنوں میں کچھ نہ کچھ بڑھ سکتا ہے، اس کے لئے جمناسٹک کی لٹکنے والی والی ورزش الٹی اور سیدھی کرنی چاہیئے لیکن پابندی اور باقاعدگی شرط ہے۔ (حکیم عبد الاحد شرف الدین پوری)

(۱۵۴) **روغن سنکھیا**۔ (الف) سم الفار سفید بلوری ۱ تولہ، اور سوڈا (جس سے کپڑا دھوتے ہیں) ۲ تولہ کو آدھ سیر پانی میں گھول کر تام چینی کے پیالہ میں رکھ کر ہلکی آنچ پر پکائیں۔ جب پانی جل جائے تو سم الفار کو نکال کر چینی کی طشتری میں رکھ کر رات کو شبنم میں چھوڑ دیں۔ صبح کے وقت سم الفار کا روغن یا پانی آپ کو ملے گا۔ (حکیم اکبر حسین الہٰ آبادی)

(ب) سنکھیا کا خالص تیل ذرا مشکل سے نکلے گا۔ تاہم اگر آپ کو شوق ہے تو نسخہ حاضر ہے۔ پوست بیضہ مرغ میں ۱ ماشہ سم الفار رکھ کر دوسرے پوست سے بند کر کے گل حکمت کر لیں، اور روغن کنجد میں معلق کر کے پکائیں۔ سم الفار روغن ہو جائے گا۔ مگر سم الفار کو چوبیس گھنٹے کے لحاف استر میں رکھنا پڑے گا۔ (حکیم قاضی طاہر حسن عارفی)

(ج) سنکھیا کے تیل بنانے کی الجھن میں آپ کیوں پڑے ہیں۔ ہمدرد دواخانہ سے بنا بنایا ہی منگا لیجئے۔ (حکیم سید منظور علی اکبر آبادی)

(د) آپ کو سنکھیا کا تیل کس مطلب کے واسطے درکار ہے؟ (حکیم ڈاکٹر بشن داس)

(۱۵۵) **حل طلب معمہ**۔ (الف) جس طرح بمبئی کا ہفتہ وار اخبار "السٹریٹڈ ویکلی" اپنے معموں پر تیس تیس اور چالیس چالیس ہزار روپے انعام دیا کرتا ہے، اسی طرح اگر آپ نے بھی ایک معقول رقم کا اعلان فرمایا ہوتا تو شاید اس کے حل کرنے کی طرف طبیعت راغب ہو جاتی۔ بصورت موجودہ تو "سنگ بے نمک لیسیدن" کا گناہ کون کرے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) اس نسخہ کا حل کئی بار رسالہ میں شائع ہو چکا ہے۔ ہمدرد صحت کے پچھلے فائل دیکھئے۔ (حکیم اکبر حسین الہٰ آبادی)

(ج) شرح رباعیات طب یوسفی مسمّٰی بہ "المعالجۃ المؤثرۃ بالنسخ المجربۃ" مصنفہ حکیم عبد العلیم ڈپٹی نصر اللہ خاں احمدی خورجوی مرحوم مطبوعہ نول کشور لکھنؤ ۱۳۱۱ھ کے صفحہ ۲۵ میں یہ معمہ درج ہے۔ دریں علاج بواسیر پنج نسخہ اند۔ و معمہ حل طلب مذکورہ نسخہ نخستین آن است۔ نسخہ دوم و سوم و چہارم و پنجم نیز معمہ حل طلب است۔ رسالہ شارح مذکور "نسخۂ اکسیر در علاج بواسیر" بہ زبان اردو مطبوعہ جام جمشید جی پریس ۱۲۶۵ھ میں ان کا حل موجود ہے۔ دفتر ہمدرد صحت یا اور کسی کے پاس رسالہ مذکور ہو تو مہربانی کر کے رفاہ عام کے لئے ان پانچوں نسخوں کا حل ہمدرد صحت میں شائع فرما دیا جائے۔ مجھے اس اردو کے رسالہ کی ضرورت ہے۔ خواہ کسی مطبع کا ہو پرانا ہو یا نیا۔ (حکیم عبد الرحمٰن دیہاتی طبیب)

(۱۵۶) **نیند کی کمی**۔ (الف) "ویرونل" ایک خواب آور دوا کی گولیاں بازار میں ملتی ہیں۔ چند روز ان کا استعمال کر کے دیکھئے۔ یہ ضرور یاد رکھئے کہ کسی خواب آور دوا کا مسلسل استعمال اچھا نہیں ہوتا۔ ان سے بوقت ضرورت کام نکال لینا چاہیئے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) پاسیی فلورا انکارنیٹا (ہومیو پیتھک دوا ہے) پانچ بوند ایک اونس پانی میں ملا کر پی لیجئے ضرور نیند آ جائے گی۔ (حکیم اکبر حسین الہٰ آبادی)

(ج) خواب آور نسخے جتنے بھی آپ کو ملیں گے ان کا دائمی استعمال نقصان دہ ہوگا۔ اگر تفکرات ذہنی نہ ہوں تو نیند فارغ اوقات میں خصوصاً جب کہ نیند کا آنا ضروری ہو آ جاتی ہے۔ عارضی استعمال کے لئے میڈینال (ایک پیٹنٹ دوا) ایک ٹکیہ پانی سے نگل لیا کریں۔ لیکن اس کی مداومت نہ کیجئے گا۔

(ڈاکٹر عبد الرحمٰن ایم۔ بی۔ بی۔ ایس مقیم)

(د) پوٹاسیم برومائیڈ ۵ گرین اور کلورل ہائیڈریٹ دس گرین کو پانی میں حل کر کے پی لیں۔ گہری نیند آ جائے گی۔ مگر اس کا عادی ہونا نقصان دہ ہے۔
ڈاکٹر محمد اکرم صدیقی میڈیکل آفیسر

[illegible]

(حکیم لالہ سری رام دوساجہ)
(د) نیند لانے والی دواؤں کا اثر صحت جسمانی پر خراب پڑتا ہے اس لئے ایسی دواؤں سے پرہیز کرنا چاہئیے
(ز) روغن لبوب سبعہ سر پر ملیں۔ اور مغز [illegible] ۵ دانہ خشخاش ۶ ماشہ، چہار مغز ایک تولہ، چرونجی ۶ ماشہ، نارجیل ۶ ماشہ، تخم کاہو ۳ ماشہ
دانہ الائچی ۱۲ عدد حسب معمول حریرہ بناکر پئیں۔ (حکیم قاضی طاہر حسن عارفی)
(ح) دوا [illegible] ایک ماشہ حمیرہ گاؤزبان سادہ ایک تولہ میں ملاکر روزانہ استعمال کیجیے۔ (حکیم عبدالاحد شرف الدین پوری)
(۱۵۷) **عوارض کثرت جماع** :- (الف) آپ ضعف اعصاب میں مبتلا ہیں۔ کثرت جماع سے یک سر احتراز فرمائیے۔ مقوی غذاؤں اور دواؤں
(ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)
کا استعمال کیجیے۔ [illegible] کے مقام پر [illegible] [illegible] کیجیے۔ انگریزی دوا آپ کے لئے ایک اچھی دوا ہے۔
(ب) دوا المسک معتدل [illegible] ماشہ اور [illegible] ماشہ کی گراں چڑھے پاؤ سیر دودھ پی لیں۔ یہ دوا صبح وشام دونوں وقت استعمال کریں۔
(ج) [illegible] مشک خالص ایک چاول، مروارید سائیدہ ایک چاول، اور شکر ایک تولہ ملاکر چاٹ
رات کو سونے وقت [illegible]
لیا کریں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)
(ج) کثرت جماع سے پرہیز کریں۔ [illegible] رات کو سونے وقت کھالیا کریں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجہ)
(د) [illegible] آپ کثرت جماع کو چھوڑیں گے [illegible] علاج کر سکیں گے۔ آپ فنا فی الجماعت کی منزل کے قریب پہونچ چکے ہیں صرف درجۂ
شہادت باقی ہے۔ (حکیم قاضی طاہر حسن عارفی)
(ہ) ازراہ کرم آپ اپنی حالت پر رحم فرمائیں۔ جماع [illegible] دیں۔ اور معجون فلاسفہ ۶ ماشہ میں کشتہ طلا ایک چاول، کشتہ قلعی ایک سرخ ملاکر صبح کو
وقت دودھ کے ساتھ کھائیں۔ اور رات کو سوتے وقت صرف معجون فلاسفہ ۶ ماشہ کھالیا کریں۔ (حکیم سید منظور علی اکبرآبادی)
(و) مقامی معالج کی طرف رجوع کیجیے اس طرح کام نہیں چلے گا۔ (حکیم عبدالاحد شرف الدین پوری)
(ز) آپ معجون [illegible] ماشہ صبح و ۱۰ ماشہ شام گائے کے دودھ کے ساتھ کھائیں۔ (حکیم ڈاکٹر [illegible])
(۱۵۸) **بھیم سینی کافور** :- کافور [illegible] ایک تولہ، جاوتری ایک تولہ، عود سیاہ، صندل حس ہر ایک چار تولہ، سرد چینی، زیرہ سفید،
بال چھڑ، لونگ، زعفران، تخم الائچی کلاں، کستوری، عطر چنبیلی، سمندر جھاگ، جائفل ہر ایک دو تولہ۔ سب دواؤں کو خوب کھرل کرکے حسب دستور
جوہر اڑائیں۔ بس یہی جوہر اصلی کافور بھیم سینی ہے۔ (حکیم ہمایوں)
(۱۵۹) **ورم عامۃ وغیرہ** :- (الف) مرلیقہ کے حالات آپ نے بہت ہی ناکافی لکھے ہیں قبض دور کرنے کے لئے "پیٹرولاگر" اس کی ہدایات کے
(ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)
مطابق استعمال کیجیے۔ اور کوئی [illegible] ہے۔ [illegible] صورت میں نہیں لکھ سکتا۔
(ب) آب کوہ سبز [illegible] آب کاسنی سبز [illegible] ہوا تیس تولہ میں شربت بنفشہ دو تولہ ملاکر دونوں وقت پئیں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)
(ج) چہرے پر ورم کا [illegible] کسی اندرونی بیماری [illegible] پر دال ہے۔ بول اور خون کا معائنہ کرا کے اصلی وجہ دریافت کریں۔
ڈاکٹر عبدالرحمٰن ایم۔بی۔بی۔ایس)
(د) بوٹی [illegible] ماشہ [illegible] ایک چھٹانک پانی میں پیس چھان کر پی لیا کریں۔ (حکیم ہمایوں)
(ہ) آپ نے یہ نہیں تحریر کیا کہ یہ شکایت کتنی مدت سے ہے بہتر یہ ہوگا کہ آپ کسی مقامی قابل طبیب سے باقاعدہ علاج کرائیں۔ (حکیم سید منظور علی اکبرآبادی)
(و) (حکیم عبدالاحد شرف الدین پوری)
(۱۶۰) **کمر وغیرہ کا درد** :- (الف) مریض کو دیکھے بغیر تشخیص دشوار اور تجویز ناممکن ہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)
(ب) جب تک مریض کے مفصل حالات معلوم ہوں، دوا تجویز کرنی بے کار ہے۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)
(ج) مقامی معالج کی طرف رجوع کیجیے اس طرح کام نہیں چلے گا۔ (حکیم عبدالاحد شرف الدین پوری)
(۱۶۱) **کان بہنا** :- (الف) بچی کو مچھلی کا تیل [illegible] ایک چمچہ کی مقدار میں روزانہ تین مرتبہ دیجیے کیلسیم کے انجکشن لگوائیے اور "پروٹوسل"
کی آدھی آدھی گولی روزانہ دو مرتبہ کھلائیے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)
(ب) [illegible] ماشہ، شہد خالص ایک تولہ میں حل کریں۔ اور کان کو نیم کی پتی سے جوش دئے ہوئے پانی سے صاف کرکے اس دوا کے تین قطرے
کان میں ٹپکائیں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)
(ج) روغن نیم نیم گرم کرکے کان میں ڈالا کریں۔ (حکیم ہمایوں)
(د) [illegible] کان روزانہ صاف کرکے [illegible] والا تیل کان میں ٹپکا دیا کیجیے۔ (حکیم عبدالاحد شرف الدین پوری)
(۱۶۲) **ہاتھ پیروں کی جلن** :- (الف) مریضہ [illegible] اور ضعف ہضم میں مبتلا ہیں۔ ہر مرتبہ کھانے کے بعد یہ نسخہ استعمال کرائیے:-
سوڈا بائی کارب ۵ گرین، پٹاسی سائٹراس [illegible] گرین، [illegible] کا ہم [illegible] انتا کہ سب مل کر ایک اونس ہو جائے یہ ایک خوراک ہے
کھانا کھانے کے ایک گھنٹہ بعد اس کا استعمال کیا جائے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)
(ب) گل نیم دو ماشہ، اور [illegible] دو ماشہ کو رات کے وقت عرق بادیان ۱۰ تولہ میں بھگو دیں، پھر صبح کو عرق نتھار کر دو تولہ شربت بنفشہ ملائیں، اسی طرح
شام دونوں وقت پلائیں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

سوالات؟

ضوابط اندراج

(۱) ہر خریدار کو سال بھر میں ایک سوال درج کرانے کا حق حاصل ہے لیکن دوسرے سال اس حق کو استعمال نہیں کیا جا سکتا۔
(۲) سوال دو سطروں سے ہرگز زیادہ نہیں ہونا چاہئے۔
(۳) دو سطروں سے زیادہ کے لئے خریداروں کو بھی تین آنے فی سطر کے حساب سے بھیجنے چاہییں۔
(۴) اگر آپ رسالہ کے خریدار نہیں ہیں تو دو آنے کے ٹکٹ بھیج کر تین سطری سوال درج کرا سکتے ہیں۔ زیادہ سطور کے لئے مزید تین آنے فی سطر کے حساب سے ارسال کرنے چاہییں۔
(۵) چار سطروں سے زیادہ لمبا سوال کسی خاص حالت کے سوا جس کا فیصلہ جناب مدیر کر سکتے ہیں، شائع نہیں ہو سکے گا۔
(۶) رسالہ کے خریداروں کو سوال بھیجتے وقت نمبر خریداری اور پتہ ضرور لکھنا چاہئے، ورنہ تعمیل نہ ہوگی۔
(۷) سوال کی عبارت مختصر اور صاف ہونی چاہئے۔ دفتر کو کانٹ چھانٹ کا اختیار بہرحال ہوگا۔
(۸) آئندہ ماہ سوال درج ہو جانے کی توقع زیادہ سے زیادہ ہر ماہ کی بیس تاریخ تک سوال دفتر میں پہونچ جانے کی صورت میں ہو سکتی ہے۔
(۹) ایسے سوالات رسالہ میں درج نہیں ہونگے جن کے لئے دواخانہ یا رسالہ کے پرمٹ کارڈ استعمال کئے گئے ہوں۔ منیجر "ہمدرد صحت"

---

(۱۶۴) ایک مریض جس کی عمر ۲۰ سال ہے ۱۰ سال سے مرگی کے مرض میں مبتلا ہے۔ مہینہ میں چار پانچ بار دورے پڑتے ہیں۔ تھرتھراہٹ آدھ گھنٹہ تک رہتی ہے جس وقت غشی آنے لگتی ہے تو ہر چیز گردش کرتی ہوئی معلوم ہوتی ہے۔ مریض چینی ہے۔ دوا تجویز کرتے وقت اس کا بھی خیال رکھا جائے۔ (خریدار نمبر ۷۱۹۹)

(۱۶۵) میری عمر ۴۰ سال ہے عرصہ تیس سال سے دو چار دس پندرہ دن کے بعد آدھے سر کا دورہ گاہے دائیں گاہے بائیں طرف ہوتا ہے، جس کے باعث نسوں اور پٹھوں میں تیزاب کی سی گرمی، سر گرم، بدن میں معمولی حرارت، ناک سے سفید پانی و دماغ سے بلغم کا گرنا، قبض رہنا، پیشاب کا کم و بیش آنا وغیرہ شکایتیں ہیں۔ اطبا کرام خوش ذائقہ اور کم خرچ نسخہ تجویز فرمائیں۔ (خریدار نمبر ۶۹۵۰)

(۱۶۶) میرے ایک انیس سالہ عزیز کو تین چار سال سے نزلہ و زکام کی وجہ سے بعض دفعہ وقت واحد میں کئی چھینکیں آتی ہیں۔ کچھ دن آرام اور کچھ دن یہی تکلیف رہتی ہے۔ مقامی ڈاکٹروں اور حکیموں نے معمولی نمک کو پانی کے ذریعہ ناک میں پہنچانے کا مشورہ دیا۔ بہت سے مقوی دماغ مجربے بھی استعمال کئے۔ مگر فائدہ نہ ہوا
(خریدار نمبر ۵۸۰۳، و ۷۲۴۸)

(۱۶۷) یوں تو میری عام جسمانی صحت پہلے ہی سے خراب ہے لیکن قابل توجہ دماغ کی کمزوری ہے۔ ذرا سے مطالعہ سے سر میں گرانی اور درد پیدا ہو جاتا ہے۔ اب کوئی چھ مہینے سے چکر آنے شروع ہو گئے ہیں۔ اور دن بدن ترقی پر ہیں۔ مزاج کچھ اس قسم کا واقع ہوا ہے کہ نہ تو ٹھنڈی چیزیں ہی موافق آتی ہیں نہ گرم۔ پانچ سال سے شادی شدہ ہوں۔ ابھی تک کوئی اولاد نہیں ہے۔ (خریدار نمبر ۷۷۱۶)

(۱۶۸) سفوف یا معجون کی صورت میں مجھے بھنگ کے ایک ایسے نسخہ کی ضرورت ہے جو برانڈی کے سے خواص رکھتا ہو اور خلاف قانون نہ ہو۔ اور اُسے آسانی سے تیار کیا جا سکے اور استعمال میں کسی موسم کی قید بھی نہ ہو۔ (خریدار نمبر ۸۰۲۶)

(۱۶۹) ۱۸ سالہ مریضہ کے ہاں شادی کے ایک سال بعد ایک لڑکا پیدا ہوا، جو دس مہینے کا ہو کر مر گیا۔ اس کے پانچ بعد ۳ مہینے کا حمل وضع ہو گیا۔ پھر ایک سال بعد ایک لڑکی پیدا ہو کر ۳ ماہ میں گزر گئی۔ لڑکی کے گزرنے کے بعد ایک سال تک باقاعدہ حیض جاری رہا۔ اب تین سال سے حیض بھی بند ہو گیا ہے۔ مریضہ کمزور ہے حکما کرام توجہ فرمائیں۔ مجامعت کرنے سے خون آنے لگتا ہے۔ (خریدار نمبر ۳۷۸۲)

(۱۷۰) دو سال ہوئے کہ مجھے اپنا گلا بڑھا ہوا معلوم ہوا جب سے کبھی کبھی لال مرہم کا استعمال کیا لیکن سوائے آبلے پڑنے کے کوئی فائدہ نہ ہوا۔ لوگ کہتے ہیں کہ کیلا اس مرض میں نقصان دیتا ہے۔ کیا یہ صحیح ہے۔ میری عمر ۱۹ سال ہے۔ (خریدار نمبر ۸۳۱۲)

(۱۷۱) مخلوق کی عضوی خرابیوں کا علاج بجلی کے ذریعہ سے اگر کیا جائے تو کیا مستقل فائدہ امید ہے؟ (خریدار نمبر ۵۳۲۰)

(۱۷۲) چار سال سے کچا کچا بلغم آتا ہے۔ پرانا جریان اور ضعف جگر بھی ہے۔ اطبا کرام کوئی زود اثر نسخہ تحریر فرمائیں۔ بہت سے علاج کر چکا ہوں کوئی آرام نہیں ہوا
(خریدار نمبر ۷۸۱۸)

(۱۷۳) ایک شادی شدہ مریض جس کی عمر ۳۲ سال ہے، گردن کے نیچے دونوں شانوں کے درمیان درد میں مبتلا ہے۔ یونانی اور ویدک علاج کئے اور سالورسن کے انجکشن بھی لگوائے گئے لیکن کچھ افاقہ نہ ہوا۔ درد بدستور موجود ہے۔ گرم چیزوں کے استعمال سے درد زیادہ معلوم ہوتا ہے۔ کبھی کبھی جسم کے اعضا پھڑکتے رہتے ہیں۔ پاخانہ اچھی طرح ہوتا ہے۔ (خریدار نمبر ۸۱۶۸)

(۱۷۴) اگر کسی صاحب کے پاس کتاب مجمع البحرین مصنفہ شاہ خیر اللہ حقانی برائے فروخت موجود ہو تو مجھے مطلع فرمائیں۔ (خریدار نمبر ۷۸۵۶)

(۱۷۵) مریض کی عمر ۴۰ سال ہے۔ بظاہر صحت اچھی اور چہرہ رونق دار ہے۔ ہاضمہ بھی خاصا ہے، مگر دل و دماغ کی کمزوری کی عام شکایت ہے۔ مدت سے سرعت میں مبتلا ہیں۔ اب ضعف باہ کی علامتیں ظاہر ہونے لگی ہیں۔ مجرب نسخہ تحریر فرمائیں۔ (خریدار نمبر ۷۴۳۲)

(۱۷۶) پیشاب میں رطوبت بیضیہ یعنے البومن کیوں آتی ہے۔ اور یونانی میں اس کا کیا علاج ہے؟ کیا رطوبت بیضیہ کو روکنے کے لئے کسی یونانی نسخہ کا تجربہ کیا

گیا ہے۔ اگر کسی طبیب صاحب کو اس میں کامیابی ہوئی ہے تو نسخہ لکھ کر ممنون فرمائیں۔ (خریدار نمبر ۵۹۸۵)

(۱۷۷) یہ لوگ دستوں، جسم کے عمومی ورم، پانڈو روگ، اور سنگ ... کلپ کے طریقہ پر علاج کرتے ہیں۔ غذا میں دہی اور دودھ دیتے ہیں۔ نمک اور پانی بند کر دیتے ہیں۔ اس طریقہ علاج کی مفصل کیفیت سے ... (ڈاکٹر سید محب حسنین نمبر ۴۶۵۵)

(۱۷۸) میرے ایک دوست کو (عمر ۲۰ سال ہے) پانچ سال سے ... آتے ہیں دودھ پینے سے شکایت بڑھ جاتی ہے فعل انہضام بھی خراب ہے۔ ایکس رے سے معدہ مسترخی نظر آیا ہے۔ (خریدار نمبر ۵۵۰۰)

(۱۷۹) میری اہلیہ کو ... مہینے سے بھگندر (... کی شکایت ہے ... کی دال کے برابر مقعد کے کنارے پر نشان ہے جو ہفتہ میں ایک دو بار پک کر بڑھ جاتا ہے، اور خفیف سا مواد نکل جاتا ہے۔ بعد اس ... ہے۔ اطبا کوئی ایسی دوا تجویز کریں کہ بھگندر کا منہ کھل جائے تاکہ بیرونی دوا استعمال ہو سکے اور مرض بھی جلد جاتا رہے۔ مریضہ کی عمر ۳۰ سال ہے۔ ...

(۱۸۰) میری عمر ۲۲ سال ہے مجھے کافی مدت سے دانتوں کی تکلیف ہے۔ مسوڑھوں سے خون جاری رہتا ہے جو غالباً غذا کے ساتھ بھی مل کر عام صحت پر مضر اثر ڈال رہا ہے۔ مسوڑے پھیلے ہیں۔ نیچے کے جبڑے کے دانتوں کی جڑیں کھل گئی ہیں۔ دبانے سے خون کے ساتھ سفید رطوبت بھی نکلتی ہے جو غالباً پیپ ہوگی۔ دانت اکھڑوانے کے تصور سے ہی تکلیف ہوتی ہے کیونکہ جوانی میں بے ... جاؤں گا۔ حالانکہ ابھی ایک شادی کا اور ارادہ ہے۔ (خریدار نمبر ۳۰۳۲)

(۱۸۱) میرا قد ۵ فٹ ۰ انچ ہے لیکن قد کے مطابق جسم نہایت پتلا اور دیکھنے میں کمزور نظر آتا ہے۔ مجھے اکثر صفرا کی شکایت رہتی ہے۔ آج کل سردی کے دنوں میں بھی شربت استعمال کرنے سے صحت اچھی رہتی ہے۔ مجھے ... ٹائیفائڈ بخار ہو چکا ہے اس کے سوا اور کسی قسم کی بیماری نہیں ہوئی۔ نظر کچھ کمزور ہے عینک لگاتا ہوں عمر ۱۹ سال ہے۔ (خریدار نمبر ۹۶۰۰)

(۱۸۲) مریض کی عمر ۲۰ سال ہے۔ آتشک اور سوزاک میں مبتلا رہ چکا ہے۔ آج کل دماغ میں طرح طرح کی آوازیں معلوم ہوتی ہیں سنائی بھی کم دیتا ہے۔ قبض ہے پاخانہ کے وقت کانچ باہر نکل آتی ہے۔ اور کبھی خون بھی آتا ہے۔ (خریدار نمبر ۱۵۶۷)

(۱۸۳) میرے ایک دوست کو پسینہ بہت زیادہ آتا ہے جو ہر وقت تر رہتے ہیں۔ سردی میں بھی یہی حال ہوتا ہے۔ عمر ۲۸ برس ہے۔ اطبائے کرام توجہ فرمائیں۔ (خریدار نمبر ۶۶۳۰)

(۱۸۴) ایک عورت کا گلا ہر مہینے پچیس دن کے بعد ... جاتا ہے ... میں چھالے پڑ جاتے ہیں۔ اور آخرکار دست آنے شروع ہو جاتے ہیں۔ دو تین دن کے بعد پھر طبیعت ٹھیک ہو جاتی ہے۔ یہ عارضہ ایک سال سے جاری ہے۔ (خریدار نمبر ۴، ۵۴)

(۱۸۵) ایک عورت کے سر میں سخت درد رہتا ہے حیض ... اور ... نہیں آتا۔ ہاتھ پاؤں میں بہت جلن رہتی ہے۔ سوم روگ کی بھی شکایت بہت ہے۔ آسان اور مجرب نسخے درج کریں۔ (خریدار نمبر ۶۴۹)

(۱۸۶) میری آواز خراب ہے۔ کوئی ایسی دوا بتائی جائے جس سے آواز سریلی ہو جائے۔ (خریدار نمبر ۳۳۲۲)

(۱۸۷) دو سال سے میرے جگر و معدہ میں بے حد حرارت پیدا ہو گئی ہے۔ بہت سے علاج کئے جن سے وقتی فائدہ ہوتا ہے۔ ہمدرد صحت میں بھی دو مرتبہ حکماء کو متوجہ کیا گیا اور بتائے ہوئے نسخے استعمال کئے گئے لیکن مفید نہ ہوئے۔ اب کیفیت یہ ہے کہ ہاتھوں اور آنکھوں میں سوزش اور جسم میں ہر وقت گرمی کا اثر رہتا ہے۔ غذا کے بعد خصوصاً پیاس زیادہ ہو جاتی ہے۔ اگر کسی گرم چیز کا استعمال کر لیا جائے تو جسم کی حرارت زیادہ بڑھ جاتی ہے اور احتلام کثرت سے ہونے لگتا ہے۔ زیادہ محنت کرنے یا زیادہ دور تک چلنے سے تمام جسم میں آگ بھڑک اٹھتی ہے جو کچھ دیر کے بعد خود بخود کم ہو جاتی ہے۔ بعض وقت جسم کے اعضا پھڑکتے ہیں۔ دل کی حرکت بھی اعتدال پر نہیں، جسم میں خشکی پیدا ہو گئی ہے۔ پشت پر چیونٹیاں سی چلتی معلوم ہوتی ہیں۔ کمر میں درد رہتا ہے۔ قارورہ سرخ ہے۔ میں نہایت عاجزی سے حکماء کی توجہ مبذول کراتا ہوں تاکہ اس طویل مرض سے نجات پا سکوں۔ میری عمر ۳۰ سال ہے اور میں شادی شدہ ہوں۔

بقیہ مضمون صفحہ ۴۶ سے

(ج) جگر کی اصلاح کسی مقامی طبیب سے کرائیے۔ (حکیم ہمایوں)

(د) رحم میں ورم ہو گیا ہے کسی ہوشیار مقامی معالج کی طرف رجوع کیجئے۔ (حکیم عبدالاحد شرف الدین پوری)

(۱۶۳) دائمی قبض وغیرہ۔ (ا) آپ اپنے بچے کو یہ مرکب استعمال کرائیے۔ فیری سلف ۲ گرین، کونین سلف ۲ گرین، ایسڈ سلفیورک ڈل ۱ منم، میگ سلف ایک ڈرام، لائکر آرسینی کیلس ۲ منم، سیرپ ... سیالی ایک ڈرام، پانی اتنا کہ سب مل کر ایک اونس ہو جائے۔ یہ ایک خوراک ہے۔ ایسی ایسی تین خوراکیں روزانہ بعد غذا استعمال کی جائیں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) مرض کی علامتوں میں بخار وغیرہ کا ذکر نہیں ... مفصل ہونے چاہئیں۔ چہرہ اور آنکھوں پر ورم کا ہونا بذات خود کوئی بیماری نہیں، بلکہ کسی اور بیماری کی ایک علامت ہے۔ تاہم یہ نسخہ جو کہ کئی معیدہ ... تجربہ کر کے دیکھیں۔ فیرائی سلفیٹ ۲ گرین، میگنیشیم سلفیٹ ۳۰ گرین، ایسڈ سلفیورک ڈل ۵ منم، پانی تا ایک اونس۔ اس دوا کی دن میں دو خوراکیں صبح و شام کھانے کے آدھے گھنٹے بعد دیں۔ (ڈاکٹر عبدالرحمن ایم۔ بی۔ بی۔ ایس)

(ج) گل بنفشہ ۳ ماشہ، مویز منقیٰ ۵ دانہ، بادیان ۳ ... کاسنی ۳ ماشہ، برگ جھاؤ ۳ ماشہ، کوزخشک ۳ ماشہ، انجیر زرد ۲ عدد، گاؤزبان ۳ ماشہ، عرق کوہ، عرق بادیان ہر ایک آٹھ تولہ میں جوش کر کے چھان لیں اور شربت دینار ۳ تولہ ملا کر صبح کو، اور معجون دبید الورد ۶ ماشہ آب کوہ سبز آب کاسنی سبز ہر ایک دو تولہ، شربت بزوری ۲ تولہ کے ساتھ شام کے وقت دیجئے۔ (حکیم عبدالاحد شرف الدین پوری) +

دشمنِ جان امراض کی فہرست

کیا آپ خدا نخواستہ ان میں سے کسی مرض میں مبتلا ہیں؟

آنکھوں کی بیماریاں
بچوں کی بیماریاں
امراض جگر و معدہ
سرعت انزال
پیچش
ذیابطیس
کمزوری عضو

بالوں کی بیماریاں
کمزوری دماغ
کمزوری اعضائے ہضم
ضعف ہاضمہ
قلب کے ضعف
امراض مخصوصہ
ضعف جگر

ناصور

جریان
دمہ
سوزاک
آتشک
ضعف باہ
نامردی

نزلہ

استقاط حمل
خرابی ایام
سیلان الرحم
امراض خون
احتلام
بے لذتی
دق و سل

کنٹھ مالا
پائیریا
تلی
امراض مخصوصہ
گٹھیا
طاعون
جنون

۱ ۲ ۳ ۴ ۵ ۶ ۷ ۸ ۹ ۱۰ ۱۱ ۱۲ ۱۳ ۱۴ ۱۵ ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶

شفاعت احمد

تحریر ... ۳۹

اگر ایسا ہے

تو آیندہ صفحات میں سے اپنے مرض کی دوا انتخاب کر لیجیے۔ جو یونانی طب کے سب سے بڑے اور مکمل و منظم دواخانہ کی لاثانی اور اکسیری دوائیں ہیں۔ ماہرین فن اور بڑے بڑے راجہ مہاراجہ صرف "ہمدرد دواخانہ دہلی" پر ہی اعتماد کرتے ہیں۔

انشاء اللہ آپ بھی اسی خادم ملک و فن دواخانہ کی دوائیں استعمال کر کے مایوس نہیں ہوں گے۔ خادم مجید ہمدرد دواخانہ دہلی

درس صداقت

"خدا خوب جانتا ہے کہ ملک کی خدمت کس طرح انجام دے رہا ہوں، یاد رکھو اگر تم نے ذرہ برابر بد دیانتی کی تو قیامت کے دن تمہارا گریبان ہوگا اور میرا ہاتھ ہوگا۔"

شہید فن ہمدرد خلاق حکیم حافظ عبدالمجید رحمۃ اللہ علیہ بانی ہمدرد دواخانہ



لبوب اعظم

یہ لبوب نہایت بیش قیمت ادویہ کا ایک نہایت بیش قیمت مرکب ہے۔ قوت باہ اور اعضائے رئیسہ وشریفہ کو قوت پہنچاتا ہے۔ مادہ منویہ کو غلیظ کرتا ہے اور اسکی پیدائش کو زیادہ کرتا ہے نہایت بے ضرر چیز ہے آپ اسکو ہر موسم خصوصاً موسم سرما میں بطور ایک مقوی دوا کے بے خطر استعمال کر سکتے ہیں۔ قیمت دس تولہ چار روپیہ (للعہ) پرچہ ترکیب استعمال ہمراہ ہے۔

تار کا پتہ "ہمدرد دہلی" **ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی** ٹیلیفون نمبر ۵۶۶۸



قرص جریان

جریان جیسے تباہ کن مرض کیلئے قرص جریان ایک نعمت ہیں جریان کا سبب خواہ کچھ ہو ہر صورت میں اپنا معجز نما اثر دکھاتے ہیں۔ عضائے تناسل کی بڑھی ہوئی حس کو اعتدال پر لا کر صحیح حالت میں لاتے ہیں۔ اس دوا کی دو تین خوراکیں ہی کثرت احتلام کو روکدیتی ہیں۔ قیمت فی شیشی جس میں ۲۰ یوم کے استعمال کی دوا ہے صرف دو روپے (عہ) پرچہ ترکیب ہمراہ ہے۔

تار کا پتہ "ہمدرد دہلی" ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی + ٹیلیفون نمبر ۵۶۶۸

مفت طلب فرمایئے جس میں ہر مرض کا علاج درج ہے

روغن اکسیر خنازیر (رجسٹرڈ)

یہ روغن خنازیر (کنٹھ مالا) کے لیے نہایت مفید ثابت ہوا ہے نوّے فی صدی خنازیری مریض اس دوا سے صحت یاب ہو گئے ہیں۔ خنازیری گلٹیوں کو چند روز میں تحلیل کر دیتا ہے۔ ترکیب استعمال، بقدر ضرورت یہ روغن گرم کر کے پندرہ منٹ تک مالش کریں اس کے بعد انڈ کا پتہ یا پان گرم کر کے باندھ دیں۔ قیمت فی شیشی جو ایک مریض کے لیے کافی ہو تین روپے

اکسیر شفا (رجسٹرڈ)

ہر قسم کے جنون کے لیے دنیا میں بہترین دوا ہے اسکے بےنظیر فوائد کو تسلیم کیا گیا ہے جنون کے عوارض میں بہت تخفیف ہو جاتی ہے جنون جو اختناق الرحم (باؤ گولہ) کی وجہ سے ہو اسکے لیے عجیب و غریب چیز ہے۔ اس دوا کی مدت استعمال مرض کی نوعیت کے لحاظ سے مختلف ہے لیکن عام طور زیادہ سے زیادہ چالیس روز کا استعمال پورے فائدہ کے لیے کافی ہے۔ ترکیب استعمال، ایک قرص صبح کو شربت روح افزا ۲ تولہ کے ساتھ استعمال کرائیں۔ اگر شربت نہ مل سکے تو صرف پانی کے ساتھ استعمال کریں

فی قرص ۳/

جوہری

امراض سوداوی مثلاً آتشک وگٹھیا وغیرہ کے لیے ایک کامیاب اور نفیس دوا ہے۔ آتشک خواہ نیا ہو یا پرانا دونوں کے لیے نہایت مفید ہے۔ رعشہ فالج وغیرہ آتشک کے نتائج سے محفوظ رکھتی ہے۔

ترکیب استعمال، یہ دوا کیپسول میں محفوظ ہے اس کو احتیاط سے پانی سے نگل لیا جائے تاکہ دوا کا اثر منہ میں نہ ہو سکے۔ غذا میں دودھ مکھن وغیرہ کا استعمال حسب برداشت کرنا چاہیئے۔

فی خوراک ۱/

معجون مقوّی و ممسک

یہ معجون قوت مردمی کے لیے حیرت انگیز ہے بے انتہا ممسک ہے پہلی ہی خوراک میں اپنا اثر دکھاتی ہے۔ باہ میں اندازہ سے زیادہ اضافہ کرتی ہے۔ دل عیش و نشاط کا مرکز بن جاتا ہے۔ ناکارہ اور عاقبت نااندیش لوگوں کو زندگی کا سچا لطف حاصل ہوتا ہے۔

ترکیب استعمال۔ ایک ماشہ رات کو سوتے وقت پاؤ بھر دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔

قیمت فی تولہ ایک روپیہ (عہ/)

الماس طلا

ہیرے کا مشہور اور بے نظیر طلا

یہ عجیب و غریب طلا ہے جس کے فوائد کا چرچا عام ہے ہیرے جیسے قیمتی اجزا سے خاص اہتمام کے ساتھ تیار کیا جاتا ہے عضو مخصوص کی ہر قسم کی خرابی رفع کرنے میں عدیم المثال ہے سست اور بےکار اعصاب از سر نو تازہ ہو جاتے ہیں۔ کجی، لاغری کمزوری کو جلد رفع کرتا ہے۔ اس کے چند روزہ استعمال سے مریض غیر معمولی قوت محسوس کرنے لگتا ہے۔

ترکیب استعمال:- ایک گولی کا ۱/۴ حصہ لعاب دہن میں گھس کر حشفہ اور سیون چھوڑ کر لگائیں۔ اوپر سے پان باندھ دیں۔

دوران استعمال میں جماع سے قطعی پرہیز

قیمت فی گولی چار روپے (للعہ/)

دولابی

ذیابطیس کے مریضوں کو مژدہ ہو کہ اس مرض کے لیے ایک کامیاب دوا تیار ہوگئی ہے۔ اس دوا کو تیار کرنے کا فخر ہمدرد دواخانہ کو حاصل ہے۔ اور اس کا نام "دولابی" ہے۔ ذیابطیس شکری ہو یا سادہ دونوں اقسام میں "دولابی" اکسیر صفت ہے۔ اس کی چند خوراکیں مرض کی قوت کو توڑ دیتی ہیں۔ ذیابطیس کی وجہ سے جو عوارض گردہ، جگر، بیضہ وغیرہ میں واقع ہو جاتے ہیں یہ دوا ان کی اصلاح کرتی ہے +

قیمت فی شیشی چوبیس خوراک (۲ ...

عرق عنبر

خواص، اعضائے رئیسہ کو قوت دیتا ہے۔ غشی کو دور کرتا ہے، اور زائل شدہ قوت کو جلد واپس لے آتا ہے اور بواسیر اور خون کی کثرت سے جو ضعف پیدا ہو جاتا ہے اس کو دُور کرتا ہے۔ باہ کو قوت دیتا ہے۔ فوری اثر کرتا ہے +

ترکیب استعمال، ۵ ماشہ عرق میں ایک تولہ شربت انار شیریں ملا کر پئیں یا دوسری مناسب ادویات کے ساتھ استعمال کریں۔ بادی و ترش اشیا سے پرہیز

قیمت فی بوتل دو روپیہ آٹھ آنے

کھانسی اور دمہ کی لاثانی دوا

اکسیر سعال (رجسٹرڈ)

انسانی زندگی کا پھیپھڑوں کی تندرستی پر دارومدار ہے یہی وجہ ہے کہ اس میں کوئی نقص پیدا ہوتا ہے تو وہ صحت کے لیے نہایت مضر ہوتا ہے آج کل ابنائے وطن بعض کھانسی اور دمہ کی شکایت میں بہت مبتلا نظر آتے ہیں۔

"اکسیر سعال" ان شکایات کا کامیاب علاج ہے اور چند روز کے استعمال سے تخفیف ہونے لگتی ہے۔ اور تکلیف دہ مرض رفع ہو جاتا ہے۔ اس مرض سے جو عام کمزوری ہو جاتی ہے اس کو قوت سے بدل دیتی ہے۔

ترکیب استعمال، ایک قرص شہد یا مکھن میں ملا کر استعمال کریں اس کے دوران استعمال میں دودھ حسب خواہش استعمال کرنا چاہیئے۔

قیمت فی شیشی (۴۰ خوراک) ایک روپیہ چار آنہ

فساد خون، اور پھوڑے پھنسی اور آتشک وغیرہ کے لیے دو نایاب دوائیں

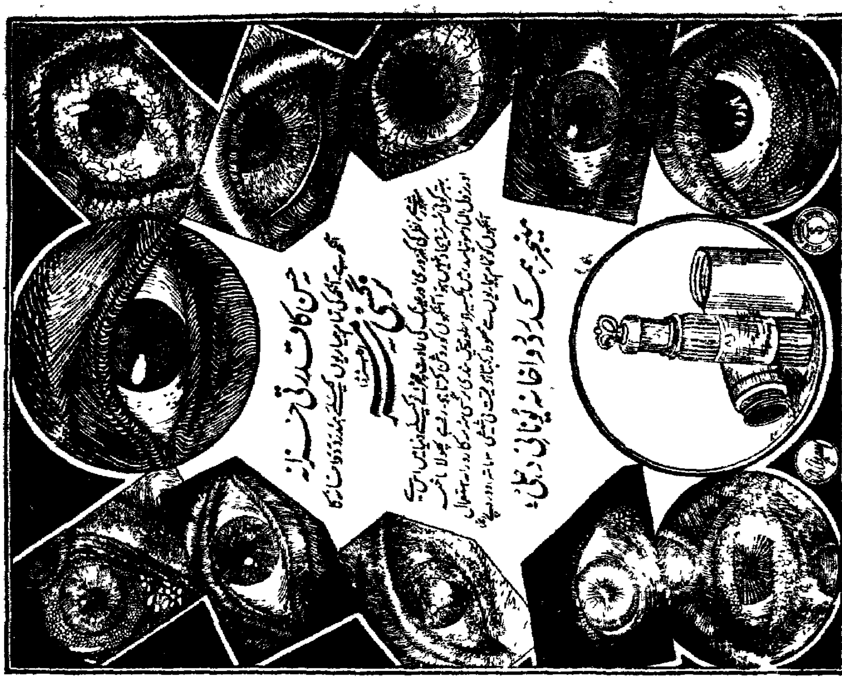
معجون مصفی خاص!

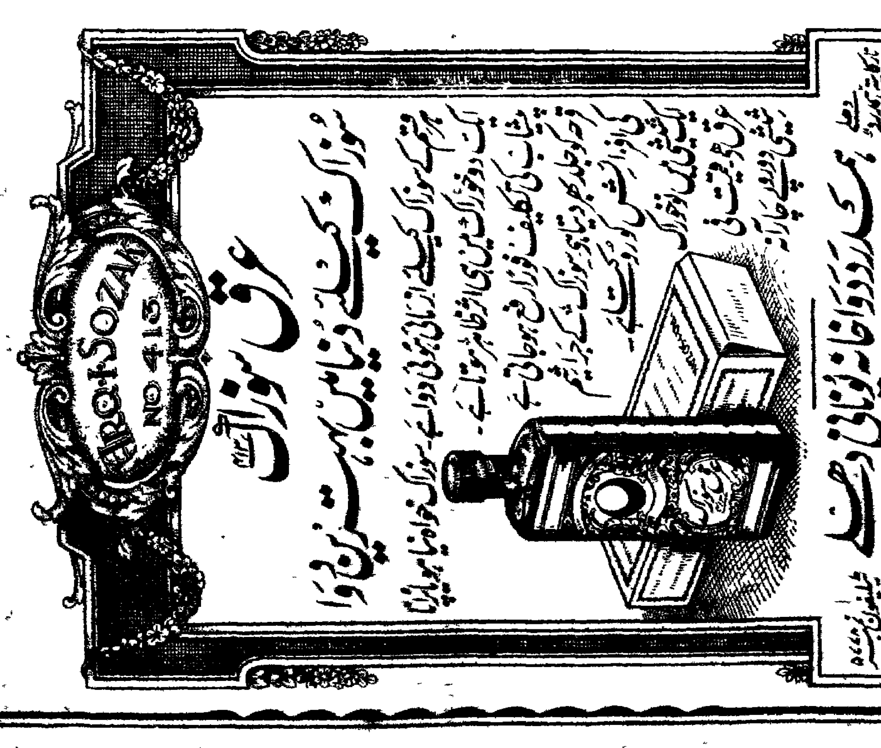
یہ معجون فساد خون پھوڑے پھنسی کے لیے اکسیر ثابت ہوئی ہے چند ہی روز میں خون کو صاف کر کے بدن کو کندن بنا دیتی ہے دیرینہ سے دیرینہ امراض اپنے حیرت انگیز کرشمہ سے اچھے کرتی ہے۔ خارش کو رفع کرتی ہے۔ آتشک کے لیے نہایت مفید ہے زخموں کو خشک کر کے جان فرسا تکلیف سے نجات دیتی ہے گٹھیا کے درد اور جذام میں بھی کامیاب تجربہ کیا گیا ہے۔ عجیب چیز ہے۔ قیمت فی ڈبیہ دس تولہ تیار دو روپیہ آٹھ آنے + ترکیب استعمال - ۶ ماشہ یہ معجون شربت عشبہ خاص ۴ تولہ پانی میں ملا کر اس کے ساتھ استعمال کریں۔

ترش اور گرم اشیا سے پرہیز ضروری ہے۔

شربت عشبہ خاص

عشبہ کے بے نظیر خواص طب قدیم و جدید میں مسلم ہیں۔ درحقیقت عشبہ امراض خون کی مفید ترین دوا ہے۔ ہمدرد دواخانہ میں اس کا شربت خاص اہتمام سے بنایا گیا ہے اور اس میں دوسری مفید ادویہ شامل کر کے اس کے خواص میں غیر معمولی اضافہ کر دیا ہے۔ خون کو صاف کر کے بدن کی خارش اور پھوڑے پھنسیوں کو چند ہی روز میں آرام کرنا اس کا معمولی کرشمہ ہے، اگر آپ خدانخواستہ گٹھیا کے درد اور جذام میں مبتلا ہیں تو اس شربت کی شفا بخشی ملاحظہ فرمائیں۔ ترکیب استعمال، چار تولہ یہ شربت بقدر ضرورت پانی میں ملا کر معجون مصفی خاص ۶ ماشہ کھا کر اوپر سے شربت پی لیں۔ ترش اور گرم اشیا سے پرہیز۔ قیمت فی بوتل جو بیس روز کے لیے کافی ہے ...





مفصل شاندار باتصویر مع جنتری فہرست مفت طلب فرمائیے۔ جس میں ہر مرض کا علاج درج ہے



معجون مقوی معدہ رجسٹرڈ

یہ دوا ان اشخاص کے لئے تجویز کی گئی ہے جن کا نظام ہضم جوانی کی غلط کاریوں کی وجہ سے خراب ہو چکا ہے۔ تجربہ شاہد ہے کہ اعضائے تناسل کے بیشتر مریض نظام ہضم کی خرابی میں مبتلا ہوتے ہیں۔ یہ معجون معدہ اور آنتوں کو نہایت قوت پہنچاتی ہے۔ قبض کی شکایت کو رفع کرتی ہے۔ غذا جلد ہضم کرتی ہے۔ قیمت فی ڈبیہ (بیس یوم کی دوا) دو روپے (۲)

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

تار کا پتہ "ہمدرد" دہلی — ٹیلیفون نمبر ۵۲۲



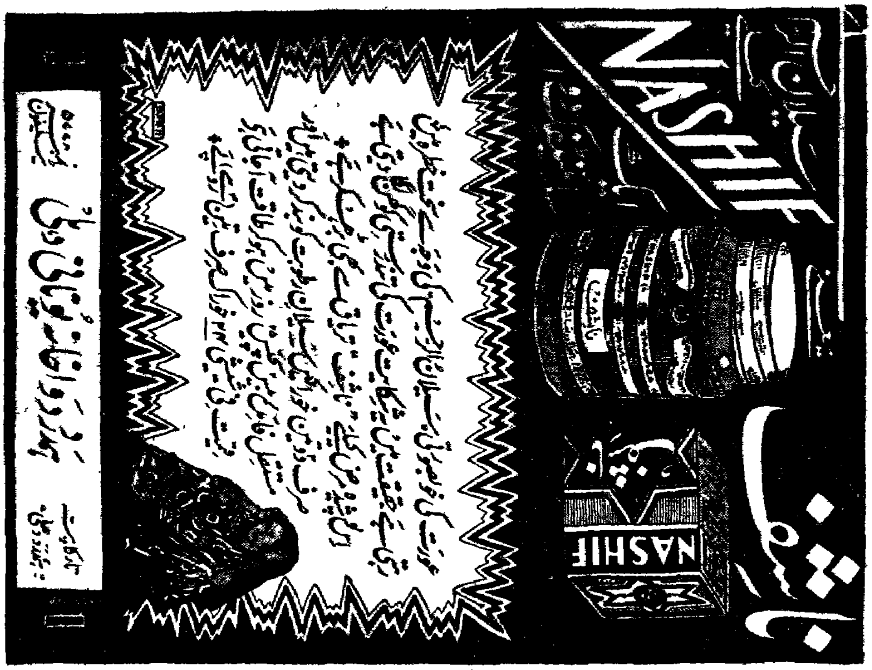
شربت اکسیر خاص رجسٹرڈ

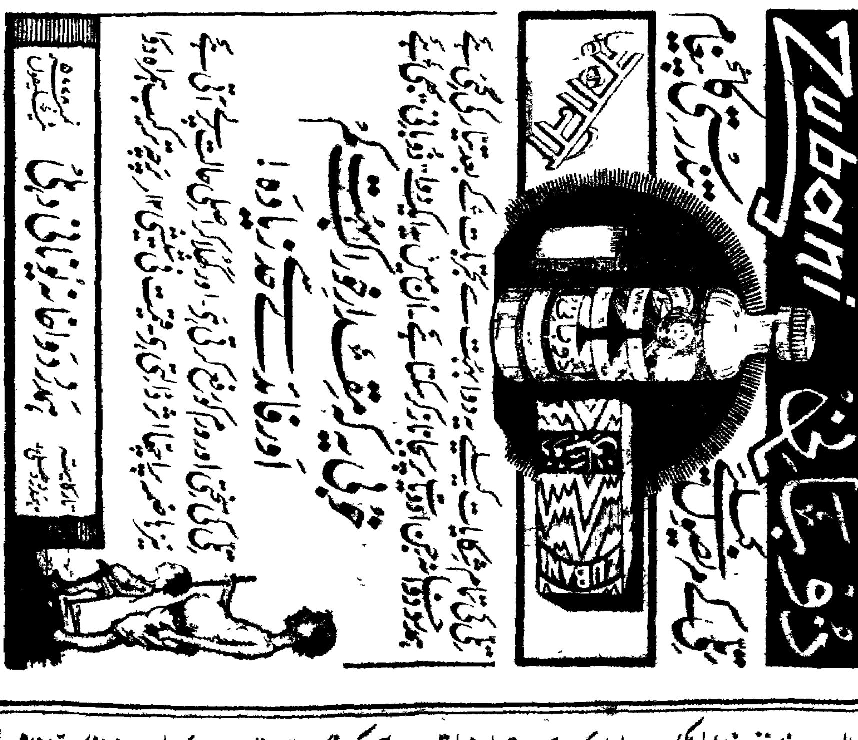
یہ عجیب و غریب شربت اعلیٰ درجہ کا مقوی معدہ و جگر ہے۔ کثیر مقدار میں خون صالح پیدا کرتا ہے خون کے ہر قسم کے نقص رفع کرتا ہے۔ خون کے سرخ دانوں میں حیرت انگیز اضافہ کرتا ہے غذا کے ہضم میں اعانت کرتا ہے۔ جسم کو قوی اور فربہ کرتا ہے۔ اعضائے رئیسہ کو تقویت پہنچاتا ہے بھوک لگاتا ہے۔ ہر عمر کا آدمی ہر موسم میں بلا تکلف استعمال کر سکتا ہے۔ قیمت فی شیشی جو دس روز کیلئے کافی ہے۔ ایک روپیہ آٹھ آنہ (عہ) ترکیب استعمال کا پرچہ شیشی پر چسپاں ہے۔

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

حب طاعون عنبری

یہ گولیاں طاعون کے لئے اکسیر ثابت ہوئی ہیں بطور حفظ ماتقدم اگر اس کا استعمال کیا جائے تو بفضلہ تعالیٰ طاعون سے محفوظ رکھتی ہیں۔ قیمت ۱ روپیہ
تیار شدہ ہیں از زمانہ طاعون میں اس کا ہر گھر میں ہونا ضروری ہے
ترکیب استعمال: ... صبح و شام پانی یا عرق گلاب کے ساتھ استعمال کریں۔ بطور حفظ ماتقدم دو گولیاں صبح کو ...

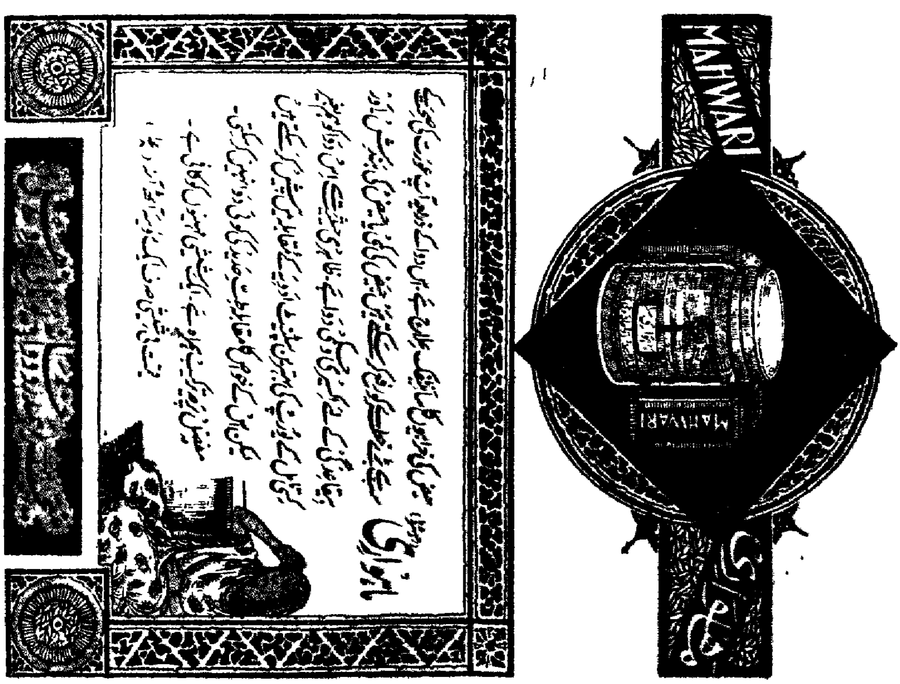

NASHIF
NASHIF


Zubdani
ZUBDANI

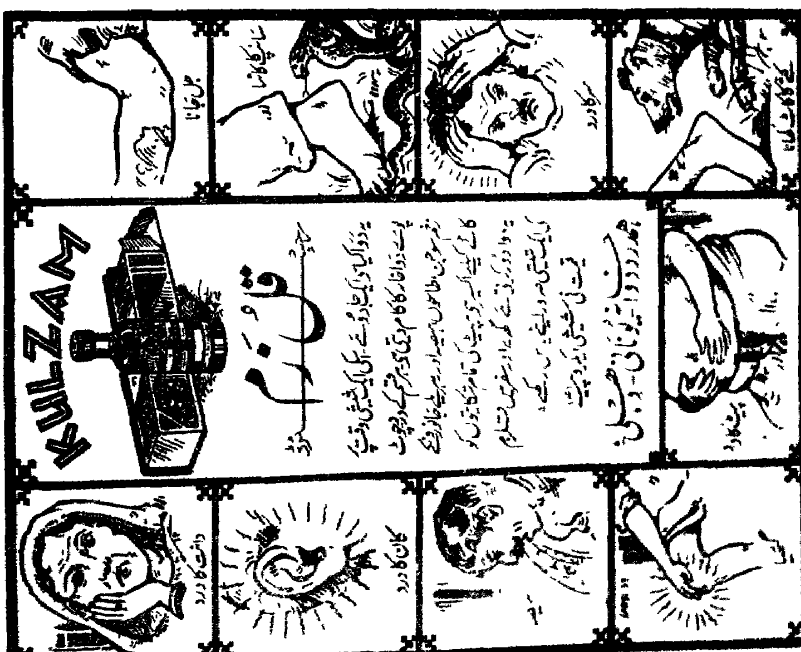

TILAJ-I-AZAM
علاج اعظم


KHAMERA NUZLI
JAWAHARWALA
خمیرہ نزلی جواہر والا

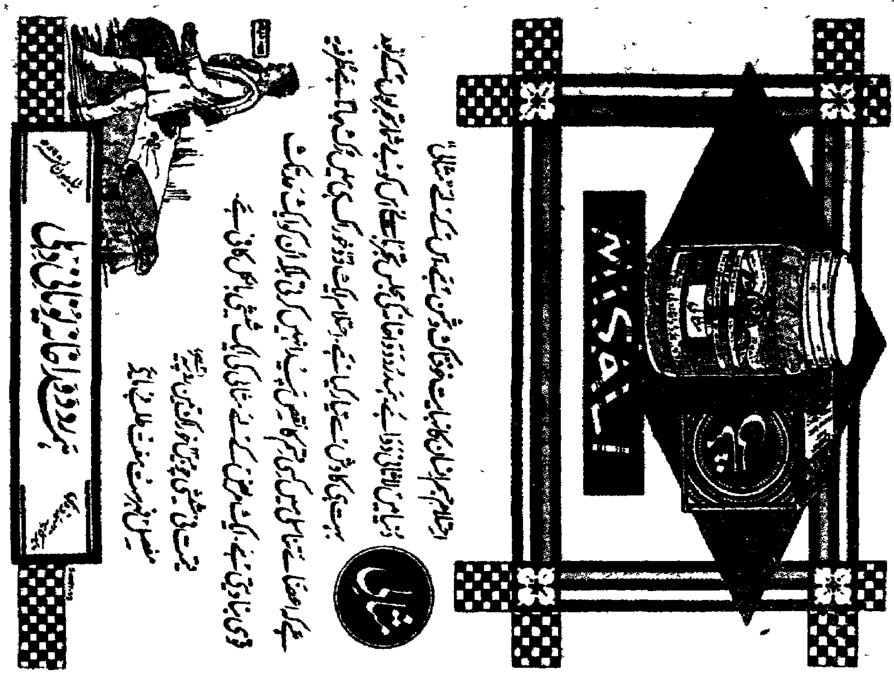

MUFARRAH
MUSHKIN

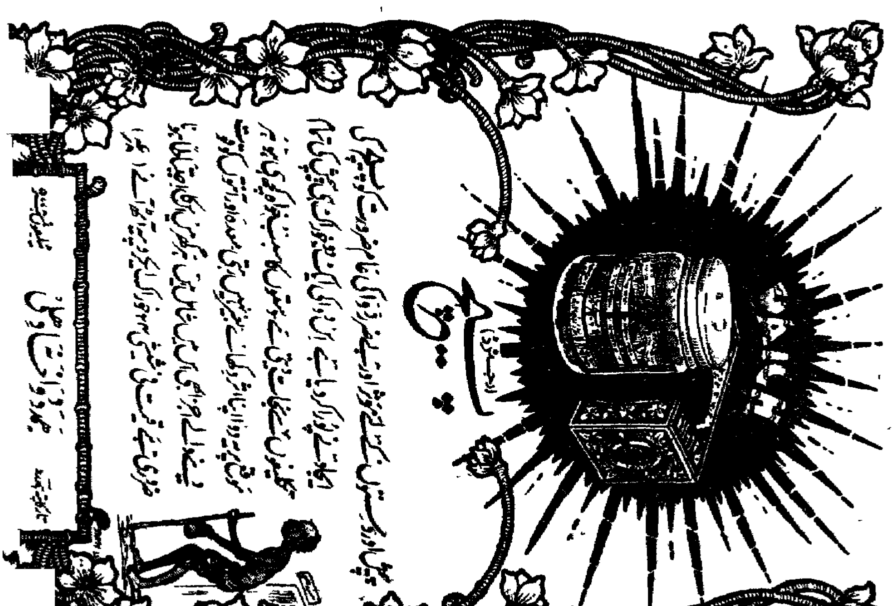

MAHWARI





گزشتہ سال ہمدرد دواخانہ دہلی سے جتنے مریضوں نے دوا حاصل کی ان کی تعداد
٦٠٩٨١٧ چھ لاکھ نو ہزار آٹھ سو سترہ ہے





دِق اور سِل کے مریضوں کو مژدۂ صحت

آج کل ہندوستان میں دق اور سل جیسی خطرناک بیماریاں کثرت سے پھیلی ہوئی ہیں۔ ہر روز ہزاروں قیمتی جانیں ان جان لیوا امراض کی نذر ہو جاتی ہیں۔ سینکڑوں خوش و خرم گھرانے اس کی وجہ سے ماتم کدہ بنے ہوئے ہیں۔ اطباءِ کرام جن کا فرض ہے کہ ایسے متعدی اور خوفناک امراض کے معالجے کی تحقیقات کریں اور اپنی تحقیق و تدقیق کے نتائج دنیا کے سامنے پیش کر کے پیام صحت پہنچائیں لیکن مشکل یہ ہے کہ ان کو امساک کی گولیوں کی تحقیق اور مقوی باہ طلاؤں کی ایجادات سے ہی فرصت نہیں۔ **ہمدرد دواخانہ** میں جو خدمت خلق و فن میں امتیاز خصوصی رکھتا ہے اور اپنی سچی ہمدردی اور خدمت ہی کی وجہ سے دنیا میں طب یونانی کا سب سے بڑا کامیاب اور منظم دواخانہ ہے۔ اس مرض کے متعلق ایک عرصے سے تجربات کیے جا رہے تھے اور شافی علاج کی جستجو برابر جاری تھی۔ الحمدللہ ان مبارک کوششوں میں حیرت انگیز کامیابی حاصل ہوئی۔ چنانچہ

اب ہم اس قابل ہو گئے کہ دِق سِل اور پرانے بخار وغیرہ کے مریضوں کو مژدۂ صحت سنائیں تاکہ وہ ان جان لیوا امراض کے چنگل سے رہائی حاصل کر سکیں۔ اگر آپ بھی خدانخواستہ ان امراض میں مبتلا ہیں تو

ہمدرد دواخانہ دہلی کے تیار شدہ لاثانی و صحت بخش مجربات خصوصی

یعنی

قرص سحر (رجسٹرڈ) اور ماءالحیات

استعمال کیجئے!

اور قدرت خدا کا تماشہ دیکھئے کہ بحیثیت فی صدی ایسے مریض جن کا مرض تیسرے درجے تک پہنچ گیا تھا۔ جراثیم مرض کا غلبہ انتہا پر تھا اور وہ محض پوست و استخواں کا ایک مجموعہ تھے۔ ان دو عجیب و غریب دواؤں کے استعمال سے تندرست و توانا ہو گئے ہیں۔ جراثیم مرض کا قلع قمع ہو گیا۔ مریض کی قوت جو ضعف کے انتہائی درجات طے کر رہی تھی سنبھل گئی اور وہ اپنے عیال کے لیے سرمایۂ عیش و مسرت ہو گئے۔ ان ادویہ کے استعمال کی مدت مرض کے درجات پر موقوف ہے لیکن انتہائی درجات میں بھی چالیس روز میں صحت کلی حاصل ہو جاتی ہے۔

ترکیب استعمال و ہدایات بالکل آسان و سادہ ہیں۔ صبح کو قرص سحر ایک عدد منہ میں ڈال کر اوپر سے ماءالحیات ۵ تولہ پی لیجئے اور ترش و ثقیل چیزوں سے پرہیز کیجئے۔ فواکہات میں انار، انگور، سنگترہ استعمال کیجئے۔ غذا نرم اور زود ہضم کھائیں۔ آش جو، ساگودانہ وغیرہ ہو تو زیادہ مناسب ہے۔

قرص سحر (رجسٹرڈ) قیمت فی قرص دو آنے **ماءالحیات** (رجسٹرڈ) قیمت فی بوتل جو بارہ روز کے لیے کافی ہے صرف دو روپے

نوٹ:۔ ان ادویہ کو منگانے سے پہلے صفحہ ۵ دستور العمل ہٰذا کو ملاحظہ فرما لیجئے۔ تاکہ دوا کے وزن وغیرہ کا اندازہ ہو جائے زیادہ وزن کا پارسل ریلوے سے منگانے میں کفایت ہے۔ ریلوے پارسل کے لیے چہارم قیمت پیشگی بھیجنی چاہیے

طلاءِ مقوی خاص (رجسٹرڈ)

یہ طلا بھی ہمدرد دواخانہ کے مطلب میں بہت ہی عرصے سے استعمال کرایا جارہا ہی لیکن آسٹریا کے مشہور پروفیسر یوجین اشٹانخ کے عظیم الشان تجربات کو سامنے رکھ کر جو انہوں نے دنیا کے سب سے بڑے محقق و مجدد شباب کی حیثیت سے کیے ہیں۔ ہمدرد دواخانہ کی مجلس تجربات نے اس مخصوص طلا کے اجزا اور اسکی ترکیب پر مزید غور کرنا شروع کیا بالآخر تقریباً ایک سال تک محنت و کاوش کے بعد ایک نسخہ سامنے آیا علم طب سے واقفیت رکھنے والے صاحب کے علم میں اضافہ کرنے کے لیے ہم اتنا اور بتا دینا چاہتے ہیں کہ اس سلسلہ میں ہمارے سامنے غددی علاج بھی رہا ہی اسکے علاوہ عضوی ساخت کا غائر مطالعہ نے ہماری مشکلات کو بہت حد تک حل کیا ہی۔

یہ طلا قضیب کی تمام ساختوں کے افعال کو قوی اور تیز کرتا ہی خصوصاً جسم اجوف و نسیج انتصابی اس سے بہتر متاثر ہوتی ہیں اعضائے تناسل کا دوران خون اس سے بڑھ جاتا ہی پھر انکی ساختوں تیاری اور افزائش کے آثار پیدا ہو جاتے ہیں۔ طلاءِ مقوی خاص جدید ترمیم اور اضافوں کے بعد چھ مہینہ سے آزمایا جارہا ہی اور اس کے نتائج بہت ہی کامیاب ثابت ہوئے ہیں جو صاحب عضو مخصوص کی ایسی خرابیوں میں مبتلا ہیں جو مشت زنی اغلام اور کثرت جماع یا زیادتی عمر کی وجہ سے پیدا ہوگئی ہوں ان کو ہمدرد دواخانہ کے اس طلا سے ضرور فائدہ اٹھانا چاہیے۔ قیمت فی شیشی آٹھ روپے۔

پرچہ ترکیب ہمراہ ہے۔

سفوفِ عجیب (رجسٹرڈ)

جریان۔ احتلام اور سرعت انزال وغیرہ امراض کے لیے عرصہ سے ایک ایسے کامیاب و موثر سفوف کی تیاری پیش نظر تھی جو ان تمام نقائص سے پاک ہو جو عموماً اس قسم کے ہر سفوف میں موجود ہوتے ہیں اور اس قسم کی قیمت بھی بہت ہو تاکہ غریب اور کم استطاعت لوگ اس سے خاطر خواہ فائدہ حاصل کر سکیں۔ الحمدللہ آج دو سال تک بے شمار تجربات کے بعد ہم سفوف عجیب کو پیش کرتے ہیں۔ یہ ایک مانی ہوئی بات ہی کہ اس قسم کی دوائیں خواہ وہ سفوف کی شکل میں ہوں یا حبوب کی یا انکی کوئی اور صورت ہو ان میں بہرحال ایسی دوائیں شامل ہوتی ہیں جو معدہ اور ہضم کرنے والے اعضا کے لیے مضر ہوتی ہیں اور بہت حد تک ان کے فعل کو باطل کرنے والی ہوتی ہیں لیکن "سفوف عجیب" کو اس نقص سے پاک کرنے کی انتہائی کوشش کی گئی ہی اور اس میں امید سے زیادہ کامیابی ہوئی ہی۔ اب یہ سفوف جریان، احتلام، سرعت انزال و رقت وغیرہ امراض میں انتہائی طور پر مفید ہونے کے باوجود معدہ اور آنتوں پر خراب اثر نہیں ڈالتا۔ عام سفوفوں سے معدہ میں جو بے چینی اور غلظت پیدا ہو جاتا ہی سفوف عجیب اس سے مبرا ہی۔ ہمارا مخلصانہ مشورہ ہی کہ کم استطاعت مریض اس دوا کو استعمال کرکے فائدہ اٹھائیں اندازہ لگایا گیا ہی کہ دو سال کے عرصے میں کم از کم پندرہ ہزار مریضوں پر اس سفوف کا تجربہ کیا گیا ہی یہ سفوف عام سفوفوں کی طرح جلدی خراب نہیں ہوتا بلکہ مہینوں عمدہ حالت میں رہتا ہی۔ قیمت فی ڈبیہ ۳۰ خوراک صرف ایک روپیہ چار آنے۔

روغنِ اکسیر بواسیر

یہ روغن بواسیر کے مستوں کے لیے عجیب پر اثر چیز ہے۔ مستوں کی تکلیف جس کا مقابلہ بیچارے مریض بواسیر کو کرنا پڑتا ہی اس سے یہ روغن نجات دلاتا ہی مستوں پر لگاتے ہی ٹھنڈک پڑ جاتی ہی اور کچھ عرصہ کے استعمال سے مستے مرجھا جاتے ہیں اور مریض کو اس جاں گسل تکلیف سے رہائی ہو جاتی ہی۔ ایک شیشی عرصے کے لیے کافی ہوتی ہی۔

قیمت فی شیشی ایک روپیہ آٹھ آنے۔

معجون حمل عنبری علویخانی

خواص۔ جن عورتوں کا حمل ساقط ہو جاتا ہو یا بچہ ام الصبیان میں مبتلا ہو کر ضائع ہو جاتا ہو ان کے لیے بہت مفید ہی تیسرے مہینے حمل کے اسے اس کا استعمال شروع کیا جائے، پورے دنوں کے بعد بچہ پیدا ہوگا اور آفات سے محفوظ رہے گا۔ یہ معجون قیمتی اجزا سے بنائی جاتی ہی۔ عمدہ چیز ہی۔ ترکیب استعمال ۵ ماشہ یہ معجون، عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ شربت انار شیریں ۲ تولہ یا تنہا پانی کے ساتھ استعمال کی جائے۔ قیمت فی سیر چالیس روپے۔

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی


MAJUN MUQAWWI RAHM
معجونِ مقوی رحم
یہ اکسیری دوا عورتوں کی عام صحت جسمانی کو
ٹھیک کرنے کے علاوہ ان کی بہت سی شکایتوں کو دور کر دیتی ہے۔ سیلان الرحم (لیکوریا)
سیلان غدودی اور عورتوں کے اندرونی اعضا تناسل کے ورموں کو حیرت انگیز
طریقے سے دور کر دیتی ہے۔ رحم اور اس کے متعلقہ اعضا مثلاً خصیۃ الرحم اور نلوں کو
قوت پہنچاتی ہے۔ ایام ماہواری کی خرابیاں اس کے استعمال سے کافور ہو جاتی ہیں اگر
خون زیادہ یا کم آتا ہو تو اس کو ٹھیک مقدار میں کر دیتی ہے۔ اختناق الرحم (ہسٹریا) کی
مریض عورتوں کو بھی اس سے بہت فائدہ پہنچتا ہے عورتوں کو اس عجیب دوا کے فائدے سے
محروم نہیں رہنا چاہیے۔ پرچۂ ترکیب استعمال ہمراہ ہے۔ قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنے
ہمدرد دواخانہ یونانی، دہلی


روغنِ بے نظیر رجسٹرڈ
سر کے بالوں اور دماغ کی بیماریوں کیلیے
طبِ یونانی کا بہترین تیل ہے
بالوں کی چمک اور سیاہی کا محافظ ہے
دردِ سر، نزلہ، زکام کیلیے بمنزلہ اکسیر ہے
بے ضرر، خوش رنگ و خوشبودار ہے
مقوی دماغ ادویہ سے کیمیائی اصول پر تیار ہوتا ہے
قیمت فی شیشی بارہ آنے
ملنے کا پتہ ہمدرد دواخانہ یونانی، دہلی
BENAZIR HAIR OIL
HAMDARD

AN ILLUSTRATED TIBBI MONTHLY

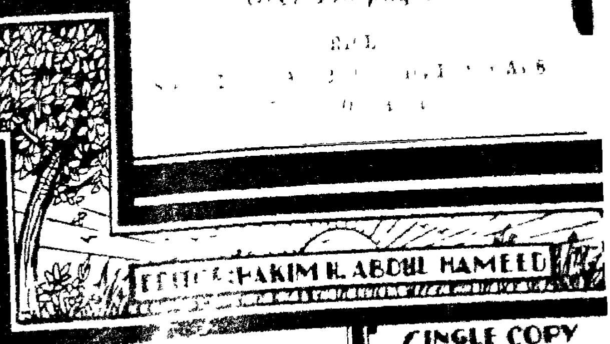
HAMDARD-I-SEHAT

FOUNDED IN MEMORY OF
THE LATE HAKIM HAFIZ A… MAJEED DEHLA…
FOUNDER OF THE HAM… DAWAKHANA DELHI



OUR TUBERCULOSIS NUMBER

Over 350 pages



EDITOR: HAKIM H. ABDUL HAMEED

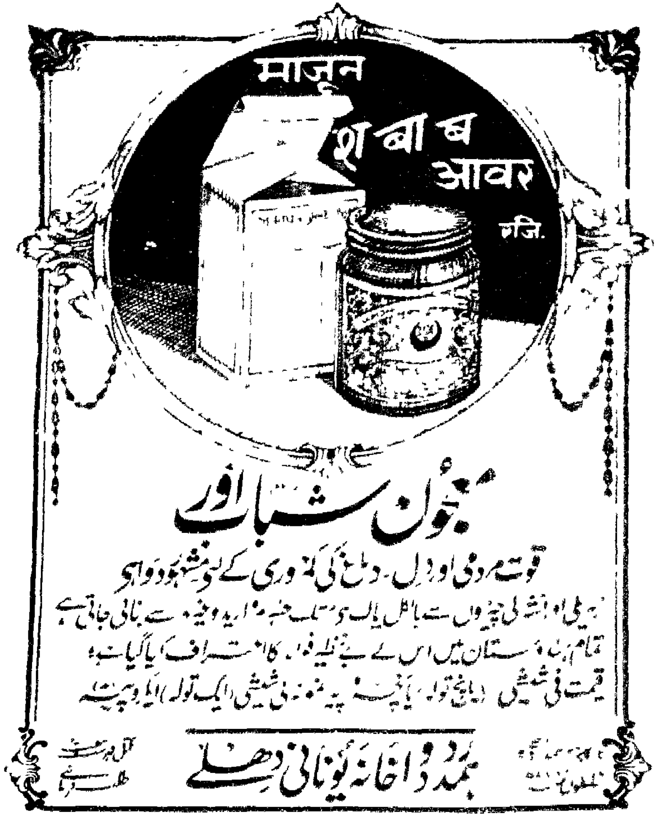
Subscription
YEARLY
ONE RUPEE.

HAMDAR… …IL, DELHI.

SINGLE COPY
TWO ANNAS



ماہوار مصور طبی رسالہ
ہمدرد صحت
بیادگار
شہید فنِ ہمدردی حاذق حکیم حافظ عبدالمجید بانی ہمدرد دواخانہ دہلی
مرتبہ
حکیم حاجی عبدالحمید
امراض
قیمت سالانہ
فی پرچہ
ONE RUPEE INDIA 1917
2 ANNAS
مقام اشاعت:- ہمدرد منزل لال کنواں دہلی


माजून
शबाब
आवर
रजि.
معجون شباب آور
قوت مردمی اور دل دماغ کی کمزوری کے لئے مشہور دوا ہے
ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی


"SHARBAT AKSIR
KHAS"
شربت اکسیر خاص
ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

جلد ۷ | اپریل ۱۹۳۹ء | نمبر ۱۰

فہرست مضامین

عکسی تصاویر:- (۱) مسیح الملک حکیم حافظ اجمل خاںؒ (۲) سر محمد یامین خاں صاحب ایم۔ اے۔ ایل۔ ایل، (مرکزی) (۳) اجمل ڈے۔

قیمت سالانہ ایک روپیہ — ممالک غیر (برما وغیرہ) سے تین شلنگ — فی پرچہ ڈیڑھ آنہ

خان صاحب عبداللطیف نے لطیفی پریس دہلی میں چھاپا اور شیخ محمد سعید نے دفتر ہمدرد صحت دہلی سے شائع کیا

ہمدرد صحت کی اشاعت خاص

دق وسل

ہمدرد صحت کا یہ خاص نمبر علم و فن کا ایک ایسا کارنامہ ہے جس کی نظیر مشرقی زبانوں میں مشکل ہی سے ملے گی اس میں دق وسل کے متعلق ایسے ایسے پہلوؤں پر بحث کی گئی ہے جو اس سے پہلے تاریکی میں تھے۔ یہ نمبر نہ صرف طبیبوں، ویدوں اور ڈاکٹروں کے لئے جدید و قدیم معلومات و معالجات کا مخزن ہے بلکہ یہ ان لوگوں کے لئے بھی انتہائی کار آمد ثابت ہوگا جو عوام کی بھلائی کے معاملات سے دلچسپی رکھتے ہیں اس کا مطالعہ ان کے سامنے ہندوستان کی حالت زار کا صحیح نقشہ پیش کردے گا اور ان کو ممالک غیر سے اپنے ملک کی حالت کا مقابلہ کرنے میں کوئی دشواری نہیں رہے گی۔ ہمدرد صحت ہی ایک ایسا رسالہ ہے جس نے دنیا بھر کے ماہرین فن کی قلمی خدمات حاصل کی ہیں چنانچہ اس نمبر میں یورپ، امریکہ اور آسٹریلیا وغیرہ براعظموں کے پندرہ سے زیادہ ماہرین فن نے مضامین لکھے ہیں۔ صرف اسی حقیقت سے آپ کو اس نمبر کے افادہ کا اندازہ ہوجائیگا ہندوستان کے ماہرین میں سے تقریباً سو ماہرین ایسے ہیں جنہوں نے اس اشاعت کے اوراق کو زینت دی ہے ان قلمی معاونوں میں طبیب، ادیب، مزاحیہ نویس اور شاعر غرض سب ہی شامل ہیں۔ یہ نمبر ان اصحاب کو بھی دعوت فکر دے گا جو ہر معاملہ کو صرف علمی نقطہ نظر سے دیکھنے کے عادی ہیں۔ دق وسل نمبر ادبی ذوق رکھنے والوں کی تسکین بھی پوری طرح کرے گا اور ان کو یہ محسوس کرادیگا کہ علم و ادب کو آپس میں کس طرح سمویا جاسکتا ہے۔ یہ نمبر ان مریضوں کے لئے چراغ ہدایت کا کام دیگا جو اس وقت اس موذی مرض کی کسی نہ کسی شکل میں مبتلا ہیں۔ یہ اشاعت خاص ان گھرانوں کو ہلاکت کے غار میں گرنے سے بچاسکے گی جن میں دق کی اموات ہوچکی ہوں۔ اور تیمارداروں کو دق کے بیماروں کی تیمارداری سکھائے گی۔ غرض یہ اشاعت خاص دق وسل کی ایک ایسی انسائیکلوپیڈیا ہے جس میں اس موضوع پر ہر عنوان سے بحث ملے گی۔ فہرست مضامین ہمارے اس دعوے کی تصدیق کے لئے کافی ہے۔ اگر آپ اس عظیم الشان نمبر کو حاصل کرنا چاہتے ہیں تو آج ہی اس کا بندوبست کیجئے۔ اس کے حاصل کرنے کی دو صورتیں ہیں۔

(۱) یا تو آپ ایک روپے کا منی آرڈر یا ایک روپے کے ٹکٹ لفافہ میں رکھ کر بھیج دیجئے اس صورت میں نہ صرف یہ دق وسل نمبر آپ کے پاس پہونچ جائے گا۔ بلکہ اگست ۱۹۳۸ء سے جون ۱۹۳۹ء تک گیارہ مہینے کے رسالے ہر مہینے آپکے پاس پہونچتے رہیں گے اور آپ کے پاس جون ۱۹۳۹ء میں ہمدرد صحت کی ایک عظیم الشان جلد موجود ہوگی جس کی ضخامت گیارہ سو صفحات سے کسی طرح کم نہ ہوگی اور آپ حیرت کریں گے کہ ایک روپے میں اتنا علمی اور فنی مواد کس طرح دیا جاسکتا ہے (۲) اور اگر آپ کو صرف دق وسل نمبر مطلوب ہے تو اس کی قیمت کے ٹکٹ (مع محصول ڈاک ۱) لفافہ میں رکھ کر آج ہی بھیج دیجئے۔ چند روز میں آپ کے سامنے یہ عظیم الشان نمبر موجود ہوگا۔ قیمت اعلیٰ ایڈیشن بارہ آنے۔ معمولی ایڈیشن ۸ / قیمت سالانہ مع اشاعت خاص معمولی صرف عہ/

منیجر ہمدرد صحت، ہمدرد منزل، لال کنواں، دہلی

ہمدرد صحت کا دِق و سل نمبر یورپ اور امریکہ کے مشاہیر فن کی نظر میں

ڈاکٹر ایچ العطاس معتمد صحت و اجتماع معاونت، انقرہ (ترکی)

محترم حکیم صاحب

آپ کا مکتوب مورخہ ۵ جولائی ۱۹۳۸ء اور رسالہ "ہمدرد صحت" کا خاص نمبر پہنچا جس میں "سل و دق" پر غیر معمولی مقالات اور بیش قیمت معالجات درج ہیں۔ یہ قیمتی رسالہ ہماری وزارت کے کتبخانہ کی زینت رہیگا۔ میں آپکی عنایتوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اس کامیاب رسالہ پر آپکو تبریک اور مبارکباد عرض ہے۔

وزارت صحت و امداد باہمی   دستخط ڈاکٹر العطاس

ڈاکٹر سیوری سوونن سکرٹری آف دی فینش نیشنل انٹی ٹیوبرکلوسس ایسوسی ایشن، ہلنسکی (فن لینڈ)

ایڈیٹر صاحب رسالہ "ہمدرد صحت" دہلی

"ہمدرد صحت" کا نہایت دلچسپ "دق و سل نمبر" ملا۔ میں اسکے لئے آپ کا بہت بہت شکریہ ادا کرتا ہوں۔ میں نے رسالہ کے اوراق کو اچھی طرح دیکھا۔ لیکن زبان کی غیریت کیوجہ سے بہت کم سمجھ سکا۔ لیکن اسمیں کوئی شک نہیں کہ یہ اشاعت خاص ایک بڑی سائنٹفک قدر و قیمت کی مالک ہے، اور ظاہری اعتبار سے بہت خوبصورت ہے میری طرف سے مبارکباد قبول فرمایئے۔ سیوری سوونن

سر رابرٹ فلپ ایڈنبرگ یونیورسٹی، اسکاٹ لینڈ

ڈیر سر

مجھے افسوس ہے کہ طبیعت کی ناسازی اور ڈاکٹروں کے مشورہ کے باعث میں آپکے پانچویں جولائی کے مراسلہ کا جواب نہ دیسکا۔ اسی خط کے بعد ہمدرد صحت کا خاص ٹیوبر کلوسس نمبر بھی پہنچا۔ اب میں مسرت کے ساتھ اس حیرت انگیز اور ضخیم ٹیوبر کلوسس نمبر کیلئے جو آپنے شائع کیا ہے آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اور آپ کو وسیع جد و جہد پر مبارکباد دیتا ہوں جو کہ آپنے ہندوستان کے باشندوں میں دق کے خلاف جنگ کرنے کیلئے جاری کی ہے اور جسکی بڑی شہادت آپ کے رسالہ میں موجود ہے۔

روئے زمین کی دوسری قوموں کی طرح ہندوستان کو بھی اس بڑے مسئلہ کا مقابلہ کرنا ہے۔ میں خلوص کیساتھ یقین کرتا ہوں کہ اس جہاد میں شریک ہو کر جس کو ہرایکسی لنسی وائسرائن نے شروع کیا ہے آپکو بھی اس خطرناک مرض کی روک تھام میں وہی کامیابی حاصل ہوگی جو دوسری قوموں نے اپنے علم اور استقلال سے حاصل کی ہے۔

مجھے افسوس ہے کہ سرِ دست میں کوئی دوسرا مضمون آپ کے رسالہ کے لئے نہیں لکھ سکا۔ لیکن ایک دوسرے پیکٹ میں میں آپکو اپنے مجموعہ مضامین کی ایک جلد بھیج رہا ہوں۔ جو میں نے ٹیوبر کلوسس کے متعلق جمع اور شائع کئے ہیں۔ مجھے امید ہے کہ آپ ہندوستان میں جو کوشش کر رہے ہیں۔ اس کے ساتھ میری ہمدردی کی نشانی کے طور پر آپ اسے قبول کرینگے۔

آپ کا مخلص (سر) رابرٹ فلپ

ڈاکٹر جازف ہولوس ایم۔ ڈی۔ نیویارک

ڈیر مسٹر حمید

میں آپ کے رسالہ "ہمدرد صحت" کے پہنچنے پر آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ مجھے اتنے بہترین طور پر مرتب کئے ہوئے رسالہ کے دیکھنے کی مسرت بہت کم حاصل ہوئی ہے میں نے نہایت غور کے ساتھ اس کے تمام صفحات دیکھے اور ہر صفحہ کے ساتھ مجھ پر یہ حقیقت زیادہ واضح ہوتی گئی کہ میری تعلیم میں کچھ کمی ہے یعنی میں آپ کی زبان نہیں جانتا۔ اس سے پہلے میں نے یہ کمی کبھی محسوس نہیں کی تھی۔ لیکن اب میرا دل چاہتا ہے کہ کاش میں اسے پڑھ سکتا اور سمجھ سکتا بہر حال انگریزی فہرست مضامین سے مجھے یہ معلوم ہوگیا کہ اس کے اندر کیا چیزیں ہیں۔ اور میں شک کے بغیر یہ کہتا ہوں کہ اس میں آپ نے بہترین مواد جمع کرنے کا انتظام کیا ہے، اپنے نام کو ایسے معزز اور قابل احترام ہستیوں کے ساتھ دیکھ کر میں فخر محسوس کرتا ہوں۔

آپ اپنے ملک میں ٹیوبر کلوسس کے انسداد کے لئے عظیم خدمات انجام دے رہے ہیں۔ اگر آپ خون کو جراثیم امراض سے محفوظ کر دینے کے خاص طریقہ علاج میں دلچسپی رکھتے ہیں تو میں بڑی خوشی کے ساتھ ہر ممکن طریقہ پر اپنی خدمات پیش کرتا ہوں۔

مجھے یہ جان کر بڑی خوشی ہوئی کہ لیڈی لن لتھ گو جیسی قابل احترام ہستی نے ہندوستان میں انسداد دق و سل کے کاموں میں کتنی دلچسپی لی ہو دق و سل کی مختلف صورتیں آپکے خوبصورت ملک کیلئے ہو ما لعنت بنی ہوئی ہیں اور ہر ایکسی لنسی کا یہ بہترین شریفانہ عمل ہے کہ انہوں نے اپنی زندگی کو اس کام کیلئے وقف کر دیا ہے میں ایک دوسرے پیکٹ میں میں نے اپنی تازہ ترین کتاب آپکو بھیجی ہے جو لیڈی لنلتھگو کے نام سے منسوب ہے۔ مہربانی کر کے آپ اس کو انکے پاس بھیج دیجئے اس سے پہلے میں اپنی تصنیف آپ کے پاس بھیج چکا ہوں۔ امید ہے کہ وہ مل گئی ہوگی۔

آپ کا مخلص۔ جازف ہولوس

ہمدرد صحت کا دق وسل نمبر اور مشاہیر صحافت

جناب مولانا عبدالحق صاحب سکرٹری انجمن ترقی اردو۔ اورنگ آباد

حکیم حاجی عبدالحمید صاحب نے زیر نظر نمبر کو مرتب کر کے نہ صرف ایک فنی اور علمی فرض کو ادا کیا ہے بلکہ رفاہ عام کا ایسا مفید کام کیا ہے جو ہمیشہ یاد رکھنے کے قابل ہے۔ اگرچہ حکیم صاحب موصوف اپنے نیک نام اور مشہور عالم "ہمدرد دواخانہ" دہلی کے ذریعہ سے بھی قابل قدر خدمات انجام دے رہے ہیں لیکن ہمدرد صحت کی افادی حیثیت سب پر فائق ہے۔

"دق وسل" کی یہ اشاعت خاص ۲۵۲ صفحات پر مشتمل ہے۔ اس امراض بیماری کا کوئی پہلو ایسا نہیں جس پر۔ صرف ہندوستان کے بڑے بڑے حکیموں، تجربہ کار ڈاکٹروں، ہوشیار ویدوں بلکہ یورپ، امریکہ، آسٹریلیا کے دق وسل کے ماہرین و متخصصین نے بھی پُر از معلومات بحث نہ کی ہو۔ گویا یہ نمبر ہماری زبان میں مشرق و مغرب کے مایۂ ناز اطباء کے سالہا سال کے تجربات کا نچوڑ اور ان کی طبی کاوشوں کا مرقع ہے۔

مضمون نگاروں کی تصویریں تو ان گنت ہیں ہی۔ لیکن ہائڈن کیپھڑوں، ان کے غار، گلٹیوں، خون چوسنے والے اور پھیپھڑوں پر انکے مہیب اور تباہ کن اثرات کی بھی بھیانک تصویریں دیدی گئی ہیں۔ چند جدول اور نقشے بھی ہیں۔ غرض ایک اعلیٰ اور معیاری رسالہ کیلئے علم و فن کی اس نئی روشنی میں جن جن لوازم کی ضرورت ہے وہ سب اس نمبر میں بدرجہ اتم موجود ہے اگر فاضل مرتب نسخوں کے اندراج میں ذرا احتیاط سے کام لیتے تو اچھا ہوتا۔ (رسالہ اردو)

جناب رام لال صاحب ورما ایڈیٹر تیج ویکلی دہلی

دہلی کا مشہور ماہانہ رسالہ ہمدرد صحت، فن طب، صحت عامہ، قدیم و جدید طریقہ ہائے علاج اور حیات و تندرستی کے متعلق بہترین معلومات و ہدایات کا ایک ذخیرہ ہوا کرتا ہے لیکن اس کی اشاعت خاص جو سال میں ایک مرتبہ صرف ایک موضوع پر تمام معلومات کا مخزن بنکر دنیا کے سامنے آتی ہے اس کا جواب صحافتی دنیا میں ملنا مشکل ہے۔ اس سال ہمدرد صحت کا خاص نمبر امراض "دق وسل" سے تعلق رکھتا ہے اس مہلک بیماری اور اسکے متعلق معلومات اور طریقہ علاج کی جو اہمیت ہے وہ اسی سے ظاہر ہے کہ اس وقت دنیا کا کوئی ملک ایسا نہیں، جہاں ایک خاص محکمہ دق وسل کے انسداد کیلئے قائم نہ ہو۔ ہمدرد صحت کے زیر نظر نمبر میں دق اور سل کے متعلق بعض ایسے پہلوؤں سے بحث کیگئی ہے جو اس سے پہلے تاریکی میں تھے یہ نمبر نہ صرف طبیبوں، ویدوں اور ڈاکٹروں کیلئے جدید و قدیم معلومات و معالجات کا مخزن ہے بلکہ ان لوگوں کیلئے بھی بہت کارآمد ہے جو عوام کی بھلائی کے معاملات سے دلچسپی رکھتے ہیں۔ اس نمبر کی ہمہ گیری کا اندازہ اسی سے ہو سکتا ہے کہ یورپ، امریکہ، آسٹریلیا وغیرہ کے چند ماہرین دق وسل نے اس نمبر کیلئے خاص مضامین لکھے ہیں اور ہندوستان کے تقریباً ایک سو ماہرین فن نے اس کی علمی معاونت میں شرکت کی ہے مزید براں اس میں ادیبوں، افسانہ نویسوں، مزاحیہ نگاروں اور شاعروں نے بھی حصہ لیا ہے اور ایک فنی رسالہ میں اسے دلچسپ اور مزاج کا کام بنا ایڈیٹر ہمدرد صحت حکیم حاجی عبدالحمید صاحب کا قابل تحسین کارنامہ ہے اس نمبر کے متعلق اس کے سوا کچھ کہنے کی ضرورت نہیں ہے کہ یہ دق وسل کی ایک بہترین انسائیکلوپیڈیا ہے جو ۲۲×۲۹ ½ کی تقطیع کے ۲۵۰ صفحات پر مشتمل ہے رنگین تصویر اور آرٹ کی تصویروں کے علاوہ متعدد مضامین کی تشریح بھی تصویروں کے ذریعہ کی گئی ہے کتابت، طباعت اور کاغذ نفیس ہے اور ان تمام خوبیوں پر اس مرقع علم و فن کی قیمت اعلیٰ ایڈیشن ۱۲ اور معمولی ۸ روپے ہے۔ "تیج ویکلی" ۱۴ ستمبر ۳۸ء

روزنامہ [illegible] لاہور

ہمدرد صحت کا دق وسل نمبر بلا شبہ [illegible] ان لوگوں کیلئے بھی کارآمد ہے جو اس نمبر سے [illegible] حکیم [illegible] معلومات [illegible] بیماری [illegible] بہترین معلومات [illegible] زیادہ معلومات [illegible]

([illegible] مورخہ [illegible] جولائی ۱۹۳۲ء)

جناب مفتی شوکت علی صاحب فہمی ایڈیٹر اخبار دین و دنیا دہلی

ماہنامہ ہمدرد صحت جو دہلی کا ممتاز طبی رسالہ ہے حال ہی میں اپنا ایک خاص نمبر دق و سل شائع کیا ہے یہ نمبر تقریباً تین سو صفحات پر مشتمل ہے جس میں بیشمار تصاویر دی گئی ہیں اور جسے اس قدر شاندار بنا دیا گیا ہے کہ بلا شبہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ ہندوستان کا کوئی طبی رسالہ آج تک اتنا شاندار نمبر شائع نہیں کر سکا ہے۔

"ہمدرد صحت کا دق وسل نمبر درحقیقت دق اور سل جیسے موذی مرض پر لاجواب اور بیش بہا مضامین کا ذخیرہ ہے جس میں دق اور سل کے امراض کے جملہ پہلوؤں پر اس خوبی کے ساتھ بحث کیگئی ہے کہ شاید ہی آجتک کسی ایک کتاب میں اتنا مفید مواد یکجا مل سکے۔

"ایسی حالت میں کہ ہندوستان میں یہ موذی مرض نہایت تیزی کے ساتھ بڑھ رہا ہے جناب حکیم حاجی عبدالحمید صاحب دہلوی کا یہ کارنامہ ملک اور قوم کی بہترین خدمت ہے حکیم صاحب موصوف نے یہ لاجواب نمبر شائع کر کے بلا شبہ اس مرض کے سلسلہ میں وہ مواد فراہم کر دیا ہے جو اس وقت تک نایاب تھا اور جسکے منظر عام پر آنے سے بعد ہزاروں اور لاکھوں گھر اس موذی مرض سے محفوظ ہو جائینگے۔ اس خاص نمبر کا ٹائیٹل اسقدر ہیبت ناک ہے کہ اسکے دیکھنے کے بعد یہ معلوم ہوتا ہے کہ موت کا فرشتہ ہماری طرف ہاتھ بڑھا رہا ہے غرضیکہ ہر لحاظ سے یہ نمبر نہایت مکمل اور کارآمد ہے ہندوستان کے کسی گھر اس نمبر سے خالی نہ رہنا چاہئے ہمارا خیال ہے کہ جو حضرات اسوقت اس خاص نمبر کو حاصل کرنے میں کوتاہی سے کام لیں گے وہ اس نایاب ذخیرہ کو آئندہ چلکر کسی قیمت کو بھی حاصل نہیں کر سکینگے کیونکہ یہ کتاب نہیں ہے بلکہ خاص نمبر ہے جو چند روز میں ختم ہو جائیگا اور اس کا دوبارہ طبع ہونا ناممکن ہے۔ قیمت اعلیٰ ایڈیشن ۱۲ر معمولی ایڈیشن ۸ر اور جو حضرات سال بھر کیلئے ایک روپیہ دیکر ہمدرد صحت کے خریدار ہونگے ان سے اس خاص نمبر کی قیمت کچھ نہیں لیجائے گی۔

(دین و دنیا۔ مورخہ ۱ جولائی ۳۸ء)

جناب مولانا سعید احمد صاحب ایم اے ایڈیٹر رسالہ برہان دہلی

ہندوستان کا سب سے زیادہ مشہور اور کم قیمت طبی پرچہ۔ ہمدرد صحت، دہلی ہر سال کسی خاص موضوع پر اپنا ایک خاص اور ضخیم نمبر شائع کرتا ہے چنانچہ اس رسالہ کا تپ دق وسل نمبر بڑے اہتمام کیساتھ شائع ہوا ہے اور گذشتہ نمبروں کی طرح ہر لحاظ سے کامیاب ہے۔ اس خاص نمبر میں مشرق و مغرب کے اساتذہ فن کے تحقیقی مضامین دق اور سل کے مختلف پہلوؤں کے متعلق درج ہیں جن میں بڑی محنت اور جانکاہی سے کام لیا گیا ہے ہمارا خیال ہے کہ کسی انسائیکلوپیڈیا میں دق اور سل کے متعلق جسقدر تحقیقی مضامین ہو سکتے ہیں وہ سب اس میں جمع ہیں۔ آخر میں حسب معمول "ادبیات" کے زیر عنوان متعدد طبی افسانے ہیں جو زبان و بیان اور افادیت کے اعتبار سے دلچسپ ہیں۔ دق اور سل کی صحت گاہوں کے حالات بھی ہیں اور ہندوستانیوں کی صحت عامہ کے متعلق اعداد و شمار بھی۔ کتابت و طباعت عمدہ اور دیدہ زیب۔ ارباب ذوق کو اسکی قدر کر کے حکیم عبدالحمید صاحب کی کوششوں کی عملی داد دینی چاہئے۔

ہمدرد صحت کی آئندہ اشاعت خاص

ضبطِ تولید یا برتھ کنٹرول

ہمدرد صحت کے خاص نمبر کی اشاعت کا زمانہ قریب آتا جا رہا ہے۔ ۵ جولائی کے آنے میں اب صرف تین مہینے باقی رہ گئے ہیں۔ ان تین مہینوں میں سے اپریل کا مہینہ تو مئی اور جون کی مشترک اشاعت کی ترتیب میں ختم ہو جائے گا۔ پھر مئی اور جون کے صرف دو مہینے اشاعت خاص کے لئے رہ جاتے ہیں۔ ان ہی دو مہینوں میں ادارہ کو وہ سب کچھ کرنا پڑتا ہے جس کا نتیجہ ایک خاص نمبر کی صورت میں مقررہ وقت پر ظاہر ہوتا ہے۔

ہم نے ہمیشہ اس بات کی تمنا کی ہے کہ اشاعت خاص کی ترتیب و تہذیب کے معیار کو بلند کرنے کے لئے ہمیں زیادہ وقت اور زیادہ اطمینان میسر آ جائے۔ لیکن اس تمنا کو نہ پہلے پورا ہونا تھا، اور نہ اب وہ پوری ہوتی معلوم ہوتی ہے۔ بہرحال ان تمام رکاوٹوں کے باوجود جس طرح ہم نے پہلے اشاعت خاص کو نکالا اور اس کے معیار کو بلند کیا ہے اسی طرح اس سال بھی یہی کوشش ہوگی، کہ ہمدرد صحت کی اشاعت خاص نہ صرف شائع ہی کی جائے بلکہ اس کا معیار بھی نسبتاً بلند ہو۔

مقصد تحریر اس تحریر کا مقصد، جیسا کہ معلوم ہے، یہ ہے کہ ہم اپنے ناظرین کو اشاعت خاص کے موضوع اور اس کے پروگرام کے متعلق اطلاع دے دیں اور اپنے قلمی معاونین سے درخواست کریں کہ وہ اشاعت خاص کی تسوید و ترتیب میں ہماری مدد کریں۔

موضوع کا انتخاب اشاعت خاص کے لئے موضوع کا انتخاب بھی جوئے شیر لانے سے کسی طرح کم نہیں ہوتا عموماً انتخاب کے لئے کئی کئی موضوع سامنے آتے یا سامنے لائے جاتے ہیں۔ پھر ان پر بحث و تمحیص کا سلسلہ شروع ہوتا ہے۔ ہر موضوع کے افادی پہلوؤں کی جانچ پڑتال ہوتی ہے۔ ہم پر یہ اخلاقی فرض بھی عائد ہوتا ہے کہ ہم اپنے ناظرین، جن میں حکیم، وید، ڈاکٹر، ہومیوپیتھ، طبیب و غیر طبیب، ادیب، عالم، امیر و غریب اور بیمار و تن درست، سب ہی طبقوں کے اصحاب ہیں، کی مختلف طبیعتوں کا بھی حتی الامکان پاس کریں۔ ان باتوں کے علاوہ ہم کو خود ادارہ کی مخصوص ذمہ داریوں کا لحاظ بھی کرنا پڑتا ہے، کہ انتخاب کئے ہوئے موضوع پر بہترین مواد کی فراہمی کے کیا کیا ذرائع ہوں گے اور ان ذریعوں سے کامیابی کی امید کس حد تک ہے۔ غرض اس قسم کے "تحفظات" کے بعد کہیں جا کر موضوع کا انتخاب عمل میں آتا ہے اور غور و بحث کا سلسلہ اکثر اس وقت تک جاری رہتا ہے، جب تک کہ ان سطروں کے لکھنے کا وقت سر پر نہیں آ جاتا۔

ضبط تولید لیکن اس سال جس موضوع پر عمل آرائی ہونے والی ہے، اس کا انتخاب مہینوں کے غور و تامل کے بعد نہیں ہوا۔ بلکہ دق و سل نمبر سے فارغ ہوتے ہی ایک موضوع ذہن میں آ گیا اس کے بعد اس کو ہر معیار پر پرکھا جاتا رہا۔ اور ہمیں یہ دیکھ دیکھ کر اطمینان ہوتا رہا کہ پیش نظر موضوع ہر لحاظ سے مناسب و موزوں ہے۔

ہمیں اس موقع پر اس حقیقت کو ماننے میں ذرا تامل نہیں کرنا چاہیے کہ ہمارا یہ موضوع اپنے اندر کچھ اچھوتا پن نہیں رکھتا بلکہ ظاہری نظروں میں یہ ایک پامال مضمون معلوم ہوتا ہے۔ لیکن یہ بھی ایک واقعہ ہے کہ ہماری زبان میں اب تک اس موضوع پر خالص علمی اور طبی نقطہ ہائے نظر سے گویا کچھ لکھا ہی نہیں گیا ہے۔ اگر کچھ خامہ فرسائی بھی کی گئی ہے، تو وہ محض اس کے ایک عامیانہ [illegible]

اس حقیقت کو تسلیم کرنے میں شاید اصحاب علم و نظر کو ذرا پس و پیش نہیں ہوگا کہ برتھ کنٹرول یا ضبط تولید کی تحریک محض حمل کو روکنے یا مانع حمل آلات کو فٹ کرنے یا استقرار کی صلاحیت کو ختم کردینے والی دواؤں کو استعمال کرنے کا نام نہیں ہے بلکہ اس تحریک کی بنیاد میں بعض اہم علمی حقائق کارفرما ہیں جن کا مقصد یہ ہے کہ دنیا کی آبادی کو جو غیر معمولی طور پر بڑھتی جارہی ہے، کس طرح متوازن رکھا جائے۔ اور آبادی کی کثرت سے دنیا میں جو معاشی الجھنیں پیدا ہو رہی ہیں اُن کے تدارک کی کیا صورتیں ہوں۔ برتھ کنٹرول کی ابتدائی شکل جو تمدن جدید نے پیدا کی، مانع حمل طریقوں سے کوئی واسطہ نہیں رکھتی تھی۔ بلکہ نسلیات کے عالموں کے ایک گروہ نے بعض حقائق کی بنا پر دنیا کو نسلوں کی خصوصیات قائم رکھنے اور ان کے عیوب کی اصلاح کرنے کی طرف متوجہ کیا تھا۔ غرض اِن داعیات میں سے کوئی چیز بھی ایسی نہیں ہے جس پر تفکر یا تدبر کفر ٹھہرے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ آج کل عوام نے غلط فہمیوں کی بنا پر اصلاح نسل اور دنیا کی آبادی کو متوازن رکھنے کا صرف ایک ہی ذریعہ سمجھ رکھا ہے اور وہ یہ ہے کہ جس طرح بھی ہوسکے حمل کی آفتوں سے خود بھی بچا جائے اور دوسروں کو بچایا جائے، خواہ اس خبط میں امراض و آلام کی کتنی ہی گرم بازاری کیوں نہ ہوجائے۔ بات یہ ہے کہ اس قسم کے طریقے اصحاب نظر کی ایک جماعت کے لئے اپنے اندر کوئی کشش نہیں رکھتے۔ اور ایک جماعت ایسی بھی ہے، جو اِن طریقوں کو مناسب پیش بندیوں کے ساتھ روا رکھ سکتی ہے، بشرطیکہ ان طریقوں کا نتیجہ خاطر خواہ نکلے۔ اور آسمان سے گر کر کھجور میں اٹکنے کی مثل صادق نہ آئے۔

ہم اپنے آپ کو اس دوسری جماعت میں شریک سمجھتے ہیں۔ ہم مانع حمل طریقوں کو بھی کفر نہیں سمجھتے۔ کیونکہ داعی اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہم کو اس معاملہ میں ایک واضح ہدایت دی ہے کہ جب آپ کے پاس ایک صحابی نے آکر کثرت اولاد کی شکایت کی تو آپ نے ان کو بیوی کی رضامندی سے عزل اختیار کرنے کا مشورہ دیا۔ آں حضرت کے اس ارشاد سے یہ بات بھی واضح ہوگئی کہ شارع اسلامؑ اور شریعت اسلام نے اجتماعی مسائل میں اپنے پیرووں کے مصالح کو نظر انداز نہیں کیا، بلکہ ان مسائل کو وقت اور حالات کے مطابق طے کرنے کے لئے چھوڑ دیا ہے۔ ہمارے نزدیک یہ بھی جائز ہے کہ اگر معاشیات اور اجتماعیات کے علما کے نزدیک دنیا کی اجتماعی مصیبتوں کا واحد حل آبادی کو گھٹانے میں ہو تو ہم امتناع حمل کے طریقوں کی تبلیغ کرسکتے ہیں۔ لیکن اس اجازت کے یہ معنے کسی طرح نہیں ہوسکتے کہ حمل کو روکنے کے طریقوں ہی کو اپنا واحد مطمح نظر بنا لیا جائے، خواہ علم وظائف الاعضاء (فزیالوجی) اور علم الادویہ اِن طریقوں کی صحت کی تصدیق کریں یا نہ کریں۔ اور خواہ ہم کو ان طریقوں کی بدولت اپنی صحت یا بعض اوقات اپنی جان عزیز ہی کیوں نہ برباد کرنی پڑے۔

حقیقت یہ ہے کہ غلط سلط مانع حمل طریقوں کی اشاعت سے کہیں زیادہ آج کل اس بات کی ضرورت ہے کہ ضبط تولید اور امتناع حمل کے متعلق عوام کو صحیح علمی اور طبی نقطۂ نظر سے آگاہ کیا جائے۔ یہ طریق کار اگرچہ بظاہر کچھ بہت زیادہ دل چسپ معلوم نہیں ہوتا لیکن اسے کیا کہیئے کہ عوام کی حقیقی ضرورت اسی سے پوری ہوسکتی ہے۔

ہمدرد صحت کا ادارہ اس سال ضبط تولید کو اپنی اشاعت خاص کا موضوع بنا کر اس اہم ضرورت کو پورا کرنے کی طرف قدم اُٹھا رہا ہے اُسے کس حد تک اپنے اس مقصد میں کامیابی ہوگی اس کا اندازہ کچھ تو ہمارے نیچے کے پروگرام سے ہوسکتا ہے۔ لیکن صحیح اندازہ اسی وقت ہوگا جب ہم شائقین کے ہاتھوں میں برتھ کنٹرول نمبر پہونچا دیں گے۔ ہم اس کوشش میں کوئی کسر اُٹھا نہیں رکھیں گے کہ اس نمبر کو ضبط تولید کے متعلق ہر قسم کی معلومات کا مخزن بنا دیں۔

ضبط تولید یا برتھ کنٹرول نمبر میں کیا ہوگا؟

اب ہم مناسب سمجھتے ہیں کہ ضبط تولید نمبر کے لئے بابوں اور فصلوں کی جو تفصیل اس ہمارے ذہن میں ہے، ناظرین کے سامنے رکھ دیں۔ اس سے نہ صرف عام ناظرین اس بات کا اندازہ کرلیں گے کہ آئندہ اشاعت خاص کن کن بحثوں اور عنوانوں کی حامل ہوگی۔ بلکہ ہمارے قلمی معاونوں کو بھی اپنے لئے مضمون کا عنوان منتخب کرنے میں آسانی ہوگی۔

اشاعت خاص کے بابوں اور فصلوں کے عنوان قائم کرنے میں اگرچہ ہم کافی غور و فکر سے کام لے رہے

قطعی و جامع کہنا مشکل ہے۔ کیوں کہ یہ بہت ممکن ہے کہ مجوزہ موضوع کا مزید مطالعہ ہم کو اپنے پروگرام میں ردّو بدل کرنے پر مجبور کردے۔ تاہم یہ ردّو بدل غالباً جزوی ہوگا۔ اہم تبدیلیاں کرنے کی ضرورت شاید واقع نہیں ہوگی۔

پہلا باب ضبط تولید کی تاریخ اور اُس کی اہمیت

اس باب میں کوشش کی جائے گی کہ ضبط تولید پر تاریخی اور علمی نقطۂ نظر سے بحث کی جائے اس سلسلہ میں ہم مواد فراہم کرنے کی فکر میں ہیں۔ زمانۂ قدیم میں اس مسئلہ کی نوعیت پر بحث کرنے سے اگر ہم معذور بھی ہے تو اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ضبط تولید کی موجودہ تحریک، اس کے واعیات، وسعت اور نتائج پر مفصل بحث اس باب میں پیش کی جائے گی۔

دوسرا باب مردانہ اور زنانہ اعضائے تناسل کی تشریح

ضبط تولید اور امتناع حمل کے مباحث کو سمجھنے کے لئے تشریح کے اِس حصہ کا ہونا اس اشاعت خاص میں ضروری ہے۔ دقیق فنی مباحث کو اس باب میں جگہ دینے کی غالباً ضرورت نہیں ہے۔ اس لئے ہم سادہ اور سلیس زبان میں اس باب کو مرتب کریں گے۔

تیسرا باب استقرار حمل

اس باب میں استقرار حمل کی کیفیت پیش کی جائے گی۔ کیونکہ اس کے بغیر بھی ضبط تولید نمبر نامکمل رہے گا۔ ناظرین بعض مسائل کو سمجھنے میں اس باب سے فائدہ اُٹھائیں گے۔

چوتھا باب ضبط تولید کی موجودہ تحریک مختلف ممالک عالم میں

یہ باب اپنی نوعیت کے لحاظ سے بہت اہم ہوگا۔ ناظرین اس باب کے مطالعہ سے دنیا کے اکثر ممالک میں ضبط تولید کی موجودہ تحریک کی ابتداء، اس کے نشوونما اور نتائج سے واقف ہوسکیں گے۔ ہم نے اس سلسلہ میں خط و کتابت کا سلسلہ شروع کردیا ہے۔ اُمید ہے کہ ہم کو بہت سے ممالک سے براہ راست معلومات حاصل کرنے میں کامیابی ہوگی۔ اگر بعض ممالک سے ہم کو مطلوبہ معلومات حاصل نہیں ہوسکیں گی تو ہم کوشش کریں گے کہ دوسرے ذرائع سے ان کے ہاں کی ضبط تولید کی تحریک (اگر واقعی ان ممالک میں اس تحریک کا وجود ہو) کا جائزہ لیں۔

پانچواں باب ضبط تولید اور معاشیات

ضبط تولید کو معاشیات سے گہرا تعلق ہے۔ اور اس تحریک کے بعض علم برداروں کا نعرہ بھی یہی ہے کہ دنیا کی موجودہ معاشی الجھنوں کا مقابلہ ضبط تولید سے کیا جاسکتا ہے ہم کوشش کریں گے کہ اس عنوان پر بعض ماہرین سے مضامین حاصل کرکے قارئین کی معلومات میں اضافہ کریں۔

چھٹا باب ضبط تولید اور اخلاق معاشرت

ضبط تولید کی تحریک کے مخالفین کا سب سے بڑا اعتراض اس تحریک پر یہی ہے کہ اخلاق اور موجودہ معاشرت کی بنیادیں اس کی کامیابی سے متزلزل ہو جائیں گی۔ اس کے مقابلہ میں موافقین بھی اپنے دلائل رکھتے ہیں۔ ہم اس باب میں موافق و مخالف دونوں گروہوں کی آراء کو جمع کریں گے تاکہ ناظرین کو حقیقتِ حال تک پہنچنے میں مدد ملے۔

ساتواں باب ضبط تولید اور مذاہب عالم

ضبط تولید کے متعلق دنیا کے بڑے بڑے مذاہب کا نقطۂ نظر اس باب میں پیش کیا جائے گا۔ ہم کوشش کریں گے کہ یہ باب ناظرین کی معلومات میں اضافہ کرنے والا ہو۔

آٹھواں باب ضبط تولید کے متعلق مشاہیر کی رائیں

ضبط تولید کے متعلق دنیا کے مشاہیر کی رائے معلوم کرنا بھی دلچسپی اور فائدے سے خالی نہیں ہے۔ ہم

کوشش کریں گے کہ اس باب میں ان آرا کو کسی نہ کسی طرح جمع کر کے ناظرین کی ضیافت طبع کا سامان بہم پہونچائیں۔

نواں باب ضبط تولید یا امتناع حمل کے ذرائع

اس باب کو ہم چار فصلوں میں تقسیم کر دیں گے۔

پہلی فصل میں ضبط تولید کے قدرتی ذرائع پر بحث ہوگی

دوسری فصل میں ضبط تولید کے دوائی ذرائع کو بحث میں لایا جائے گا۔ اس سلسلہ میں جو موشگافیاں کی گئی ہیں، ان کی تفصیل ناظرین کو اس فصل میں ملے گی۔

تیسری فصل میں ضبط تولید کے آلی ذرائع کی تفصیلات قلم بند کی جائیں گی۔

چوتھی فصل میں امتناع حمل اور ضبط تولید کے وضعی ذرائع معرض بحث میں آئیں گے۔ ہمیں امید ہے کہ یہ باب بحیثیت مجموعی بہت کار آمد اور مفید معلومات کا حامل ہوگا۔

دسواں باب مجربات

اس باب میں ہمارے بے شمار طبابت پیشہ ناظرین اُن مجربات کو ناظرین کے لئے وقف کریں گے جو ضبط تولید اور امتناع حمل کے لئے مخصوص ہیں توقع کی جاتی ہے کہ یہ باب نہ صرف عام ناظرین بلکہ طبیبوں اور ویدوں کے لئے بھی مجربات کا ایک بیش بہا ذخیرہ ثابت ہوگا۔

گیارھواں باب ادبیات

اس باب میں موضوع کی مناسبت سے افسانے نظمیں اور کارٹون وغیرہ ہوں گے۔ ہم کوشش کریں گے کہ اس باب کو دلچسپ اور مفید بنانے کے لئے ہندوستان کے مشہور افسانہ نویسوں اور ادیبوں سے افسانے اور مضمون حاصل کریں۔ اُمید ہے کہ ہمیں اپنی کوشش میں کامیابی ہوگی۔ اور ناظرین کی طبیعت کے بار کو دور کرنے میں یہ باب ناکام ثابت نہیں ہوگا۔

ہمدرد صحت کی آئندہ اشاعت خاص کا مختصر ساخاکہ ناظرین اور قلمی معاونین کے سامنے پیش کر دیا گیا ہے۔ اُمید ہے کہ ہمارا پروگرام دونوں کے لئے دلچسپ اور مفید ثابت ہوگا۔ ہم اس موقع پر اپنے قلمی معاونین سے خصوصیت کے ساتھ درخواست کریں گے کہ وہ ہم کو اس اہم بار کے اٹھانے میں اپنی روایات کے مطابق مدد دیں۔ اور جلد سے جلد اپنے پسندیدہ عنوان سے ادارہ کو مطلع کر دیں۔ تاکہ ادارہ اپنے کاموں کا صحیح اندازہ کر کے عمل کی طرف قدم اُٹھا سکے۔ ہمیں یقین ہے کہ جس طرح ہم نے پہلے اپنے معاونین اور کرم فرماؤں کی مدد سے ہمدرد صحت کی پچھلی خاص اشاعتوں کو کامیاب بنایا تھا اُسی طرح بلکہ اُس سے بھی زیادہ ضبط تولید نمبر کو کامیاب بنا سکیں گے۔

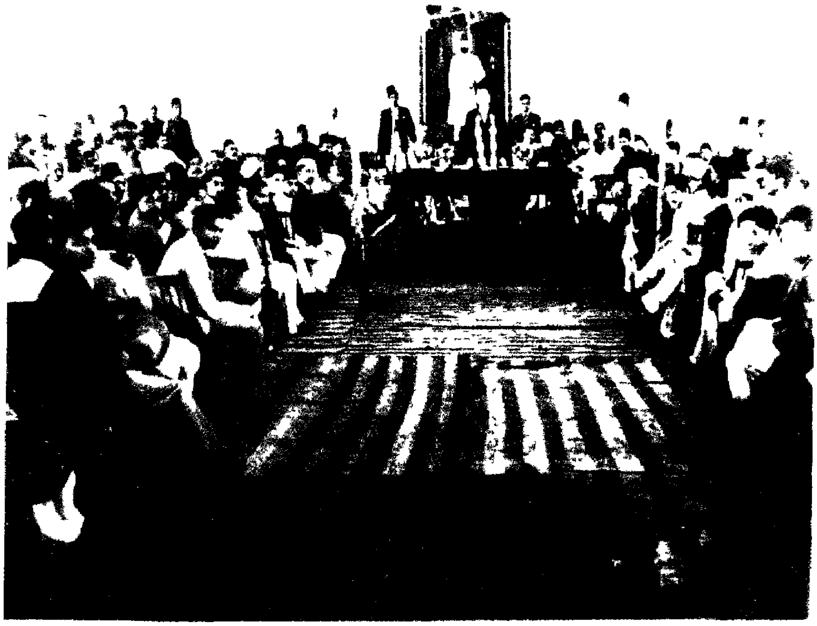
عبد الحمید



مسیح الملک حکیم حافظ محمد اجمل خاں رح
جن کی یاد میں پچھلے دنوں طبیہ کالج
دہلی میں یوم اجمل منایا گیا



سر محمد یامین خاں، ایم-ایل-اے، (مرکزی)
یوم اجمل کے صدر



صحت ڈے

صحت ڈے دہلی میں یوم صحت کا جلسہ ۲۳ مارچ سنہ ۳۹ع کو سر محمد یامین خاں،
ایم۔ایل۔اے، (مرکزی) کی صدارت میں منایا جا رہا ہے

علم اور حکمت کے خزانے

شائقین علم کے لئے ایک زرّین موقع

اُردو کی طبی صحافت میں ہمدرد صحت ہی وہ رسالہ ہے جو اپنی ظاہری اور معنوی خصوصیات کی وجہ سے ایک انقلاب آفرین دعوت ہوا اسی لئے اس کا خیر مقدم نہ صرف ہندوستان کے طبی حلقوں کی طرف سے کیا گیا بلکہ ممالک غیر کے ماہرین بھی اسی صف میں داخل ہو گئے آج سے چند سال پیشتر کسی شخص کے خیال میں بھی یہ بات نہیں آسکتی تھی کہ ہماری طبی صحافت اس قدر کامیابی کے ساتھ ترقی کی منزلیں طے کرنے لگے گی۔ ہمدرد صحت ہی وہ رسالہ ہے جس نے طبیب اور غیر طبیب عوام و خواص کی ہر طبی ضرورت کو کما حقہٗ پورا کر دیا ہے اسکی اشاعت خاص جو ہر سال اس کی سالگرہ کی تقریب میں ۵ جولائی کو شائع ہوتی ہے اپنی نوعیت اور جامعیت کے لحاظ سے مشرقی زبانوں میں بالکل نئی چیز ہوتی ہے اور اس کی ضخامت تین سو صفحات سے بھی زیادہ ہوتی ہے۔ پہلے سالوں میں رسالوں کی جلدوں کا کوئی اہتمام نہیں کیا گیا تھا صرف پندرہ بیس جلدیں مکمل کی جا سکی تھیں جو چند ہی روز میں شائقین علم نے حاصل کر لی تھیں اب دفتر میں پہلے سالوں کی صرف ۲ جلدیں بطور فائل دفتر میں موجود ہیں۔ قدردانوں کے پیہم تقاضوں کا خیال کر کے کبھی کبھی خیال بھی کیا گیا کہ گذشتہ جلد کے بعض پرچے جلدوں کی تکمیل کے لئے دوبارہ طبع کرا لئے جائیں لیکن اس کے لئے موقع نہیں ملسکا۔ پہلے تجربے کو سامنے رکھکر تازہ جلد کے تقریباً پانچ سو پرچے علیحدہ رکھے جاتے رہے تاکہ آخر میں پانچ سو جلدیں مکمل کی جاسکیں اور شائقین ان سے محروم نہ رہیں چنانچہ اب ان جلدوں کے تمام پرچے مکمل ہو جانے کے بعد دفتر نے انکی جلدیں مکمل کرالی ہیں جو جولائی سنہ ۳۴ء سے جون سنہ ۳۵ء تک اور جولائی سنہ ۳۵ء سے جون سنہ ۳۶ء تک اور جولائی سنہ ۳۶ء سے جون سنہ ۳۷ء کے پرچوں پر مشتمل ہیں۔ اس میں ہمدرد صحت کی وہ اشاعت ہائے خاص بھی شامل ہیں جو بجائے خود ایک جلد کا درجہ رکھتی ہیں اور تجدید و اعادۂ شباب اور درازیٔ عمر پر، نیز بچوں کے متعلق ہر قسم کی جدید و قدیم معلومات کا انتہائی ذخیرہ ہیں تازہ جلد جولائی سنہ ۳۷ء سے جون سنہ ۳۸ء میں گذشتہ سال کا عظیم الشان عورت نمبر ہے جس کی تعریف میں ہندوستان بھر کے منتخب علماء اور حکما متفقہ طور پر رطب اللسان ہیں۔ جلد بندی بھی رنگین کپڑے کی پختہ کرائی گئی ہے جس کے پشتے پر رسالہ کا نام سنہری حروف میں چھپا ہوا ہے۔

ان جلدوں میں کیا ہے؟

اس کا جواب اتنا مختصر نہیں کہ اس ذرا سی جگہ میں دیا جاسکے مجمل طور پر یوں سمجھ لیجئے کہ سنہ ۳۵-۳۴ء کی جلد میں ایک تو وہ مشہور زمانہ اشاعت خاص ہے جس کا موضوع "اعادۂ شباب اور درازیٔ عمر" تھا اور اسکے علاوہ گیارہ مہینوں کے گیارہ پرچے ہیں جن میں ہر ایک علم و حکمت کے جواہر ریزوں سے مالا مال ہے سنہ ۳۶-۳۵ء کی جلد میں گیارہ معمولی پرچوں کے علاوہ ایک وہ معرکۃ الآرا اشاعت خاص ہے جسے "الاطفال" کا نام دیا گیا ہے اور جس میں بچوں کی پرورش اور انکی طبیعت اور ان کے کھیل، ان کی عادات و اطوار اور ان کے امراض و علاج کے متعلق بہت سے ایسے نادر زمانہ مضامین ہیں جن کی نظیر آپکو انگریزی زبان کے طبی پرچوں میں بھی نہیں ملسکتی۔ بچوں کی تعلیم و تربیت کے متعلق آپ اس پرچے سے اتنی معلومات حاصل کر سکتے ہیں جو بصورت دیگر کئی مستقل فنی کتابیں دیکھنے سے بمشکل حاصل ہو سکتی ہوں اور دو فنی کتابیں بھی اُردو زبان میں کہیں موجود نہیں ہیں۔ سنہ ۳۷-۳۶ء کی تازہ جلد میں گذشتہ سال کے عجیب و غریب عورت نمبر کے علاوہ گیارہ مہینے کے پرچے ہیں۔ جو جون سنہ ۳۷ء تک ختم ہوتے ہیں اس جلد میں صرف ایک عورت نمبر ہی ایسا ہے جس کی قیمت اس جلد کی سب قیمت کے برابر ہے تو شائقین ادب قدر شناس اس کو سستا ہی سمجھیں گے۔ ہمدرد صحت کے معمولی پرچوں میں علاوہ بیش بہا طبی مضامین کے جو ماہ بہ ماہ شائع ہوتے رہتے ہیں اچھے اچھے حکیموں اور ڈاکٹروں کے مجرب اور آزمودہ صدہا نسخے ملیں گے جن میں سے ہر ایک کی قیمت یقیناً اس رقم سے بہت زیادہ ہے جو ہمدرد صحت کی جلدیں خریدنے پر صرف کرنی پڑیگی یہ رقم دو روپے فی جلد ہے محصول ڈاک اس کے علاوہ ہے۔ ہر جلد کی ضخامت اس اشتہار سائز کے ۹۶۰ صفحات یا اس سے کچھ زیادہ ہے بلاک کی رنگین تصاویر بھی ہر جلد میں ساٹھ سے زیادہ ہیں۔ اس کے علاوہ دلچسپ مرقعے، کارٹون اور دستی تصویریں ان میں شامل ہیں۔ علم و حکمت کے جواہر ریزوں سے بھرپور یہ جلدیں صرف اطباہی کے لئے ضروری نہیں ہیں بلکہ عوام بھی اور دوسرے شائقین علم و ادب بھی ان کے مطالعہ سے فائدہ حاصل کرینگے ہمدرد صحت کی خصوصیتوں کا اندازہ آپ کو اسی پرچہ کے مضامین سے ہو جائیگا۔ ہماری زبان کے نہ صرف طبی پرچوں میں بلکہ ادبی رسالوں میں ہمدرد صحت ہی ایک ایسا رسالہ ہے جس کے قلمی معاونین میں ممالک یورپ کے بہت سے مضمون نگار شامل ہیں اور جس کے حلقہ میں ہندوستان کے منتخب طبیب و ادیب جمع ہیں۔ ان جلدوں میں آپکو ان مشہور اصحاب قلم کے نتائج افکار جا بجا نظر آئیں گے۔

مینجر مکتبہ ہمدرد صحت ہمدرد منزل لال کنواں دہلی

طب قدیم اور طب جدید میں تفاوت راہ

(سلسلۂ اشاعت ہمدرد صحت دسمبر ۱۹۳۶ء)

(از جناب مولانا حکیم محمد یحییٰ خاں صاحب صدر دائرہ طبیہ، راولپنڈی)

اس امر کی تصریح کے بعد کہ یورپ نے جو کچھ پایا ہے عربوں ہی سے پایا ہے (جیسا کہ اس کے محققین کو بھی اعتراف ہے) مناسب معلوم ہوتا ہے کہ یہاں ہم یورپ اور عربستان کے درمیانی واسطہ اندلس کی اسلامی حکومت کے زوال کے بعد کی تاریخ طب پر ایک طائرانہ نظر ڈال لیں۔ اس سے طب قدیم و طب جدید کے مخصوص ارتقائی کوائف، اور باہمی تفاوت وغیرہ کے علم کے علاوہ سلسلۂ مضمون بھی مکمل ہو جائے گا۔

طب اسلامی کا عہد زریں اسلامی طب کا ہموار ترقی، اقبال و کامرانی کی شاہراہ پر برق رفتاری سے بڑھا چلا جا رہا تھا۔ اگرچہ فن کی علمی و عملی ترقی کی بنیاد اس سے بہت پہلے ہی پڑ چکی تھی۔ لیکن بارہویں صدی عیسوی سے ترقی و کمال فن کے جو دروازے کھولے گئے اُن کے باعث اس طب کا فیضان اس درجہ وسعت اور اتنی ہمہ گیری سے پھیلا کہ اس سے پہلے کی تاریخ اس کی مثال پیش کرنے میں قاصر ہے۔

اس عہد زریں میں بڑے بڑے باکمال اور نامور اطبا و فضلا اس اوج شہرت پر پہنچے۔ بہت سی عظیم الافادہ کتابیں لکھی گئیں۔ کتنے ہی نئے مسائل و مباحث پیدا ہوئے۔ جدید اور مفید تحقیقات کا انکشاف ہوا۔

الغرض اس عہد میں طب اسلامی نے ہر شعبہ میں نمایاں ترقی حاصل کی۔ دور اول محض اخذ و نقل کا زمانہ تھا۔ دور ثانی بحث و نظر میں کٹ گیا اور اب یہی زمانہ تھا کہ تنقیح و تہذیب کے مدارج طے کرنے کے بعد طب اسلامی کے تمام پہلوؤں کو وسعت و افادیت سے بہرہ ور کیا جاتا۔

تاریخی شہادت یہ اوراق صفحات تاریخ بتاتے ہیں کہ اس دور میں اسلامی طب نے فی الواقعہ انتہائی ترقی کی۔ "الاسباب والعلامات" جیسی مقبول و معروف کتاب کا مصنف نجیب الدین سمرقندی اسی دور میں پیدا ہوا۔ جو امام فن سمجھا جاتا تھا۔ اسی طرح علامہ علاء الدین علی بن حزم القرشی، جو آٹھویں صدی ہجری میں ہوا ہے اور جسے "جالینوس العرب" کا خطاب دیا گیا ہے۔ اسی عہد سعادت سے تعلق رکھتا ہے۔

اس دور میں جہاں بہت سی بیش قیمت کتابیں مرتب ہوئیں، وہاں ان کی شروح و تلخیصات کا سلسلہ بھی بے حد وسیع ہوا۔

علمی اصول و نظائر کے اعتبار سے بھی اس عہد میں معتد بہ ترقی ہوئی۔ بہت سے مفید و جدید اصول وضع ہوئے۔ جنہوں نے طب کی افادیت کو بیش از بیش وسعت بخشی۔

اصول علاج میں مشرقی امزجہ کی رعایت شیخ ابو منصور صاعد رئیس الاطبا بغداد نے یہ مذہب پیش کیا، کہ بیماری کے معالجہ میں حار اور حار دوائیں استعمال کرنے سے حتی الامکان گریز کرنا چاہیئے۔ اُن کی جگہ سرد و تر چیزوں کا استعمال زیادہ بہتر اور مشرقی امزجہ کے عین موافق ہے۔ چنانچہ مشربت بزوری، اور اصول تبرید وغیرہ ایجادات اسی کی مرہون منت ہیں۔ اس مذہب کو بے حد مقبولیت حاصل ہوئی۔ اور متفقہ طور پر اختیار کر لیا گیا۔

صرف علمی، نظری اور عملی تجرباتی لحاظ سے ہی اس عہد میں نمایاں ترقی نہیں ہوئی بلکہ ترویج و اشاعت کے وسائل، اور انتظامی و اخلاقی پہلوؤں پر بھی کافی توجہ دی گئی۔ لیکن یہاں ان تفصیلات میں جانے کی نہ ضرورت ہے نہ فرصت۔ جو ضمنی اشارات عرض کئے ہیں وہ صرف

سلہ اگرچہ طب کے انتظامی معاملات کی اصلاح میں ضروری قدم خلفائے عباسیہ کے ابتدائی دور حکومت میں ہی اٹھائے جا چکے تھے۔ چنانچہ اخبار الحکما قفطی اور طبقات الاطبا ابن ابی اصیبعہ میں آپ کو معلوم ہوگا۔ کہ موجودہ زمانے کے ٹیکس ایکٹ کی طرح ان دنوں بھی عطائیوں اور عطاروں پر ٹیکس لگائے جاتے تھے۔ اور ان کی شدید نگرانی کی جاتی تھی۔ تاکہ اطبا کے حقوق میں دست اندازی نہ کرنے پائیں۔ اس زمانہ میں ہی پہلے پہل تمام اطبا کا معیاری امتحان لینے کے لئے رئیس الاطبا مقرر ہونے شروع ہوئے چنانچہ مقتدر باللہ کے عہد میں سب سے پہلے سنان بن ثابت نے جو بغداد میں رئیس الاطبا کے منصب پر فائز تھا۔ تقریباً ایک ہزار اطبا کا امتحان لیا۔ جن میں سے سات سو کامیاب ہوئے جنہیں طبی عملیات (پریکٹس) کی اجازت دی گئی اور سند عطا ہوئی۔ اور باقیوں کو روک دیا گیا۔ بعد میں اس معاملہ میں مزید توجہات بھی مبذول کی گئیں۔ لیکن سب سے زیادہ مہتم بالشان اور مفید عملی قدم بارہویں صدی کے بعد ہی اٹھائے گئے۔

غازیپوری

اسی اہمیت کے پیش نظر زیب قرطاس کردیتے ہیں۔ کہ ان سے متعلق چند ضروری گذارشات پیش کرنی مد نظر ہیں۔

یہ علمی، عملی اور تحقیقاتی ترقیاں ایک طویل عرصہ تک جاری رہیں۔ یہاں تک کہ اسلامی حکومت مرکزیہ کے تباہ ہونے پر اسلامی حکومت مرکزیہ کے تباہ ہونے پر اسلامی تہذیب و مدنیت کی دوسری روایات کی طرح اس فن پر بھی غربت و ادبار کا سایہ پڑ گیا۔

اسلامی و یورپی طب میں حدِ فاصل

طبِ مغرب کی ارتقائی تاریخ پر نگاہ ڈالنے سے جہاں یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس کی بنیادی اینٹ طب عربی ہے، وہاں یہ بھی روشن ہو جاتا ہے کہ ایک مدت کے بعد جب اندلس کی عظیم الشان اسلامی سلطنت کے مٹ جانے پر مغرب کو اسلامی علوم و فنون سے واقفیت و آگہی حاصل کرنے کا کوئی ذریعہ نہ رہا۔ تو وہ ایک عرصہ تک جمود و تعطل کی آغوش میں رہتے رہتے آخرکار جادۂ قدیم سے بھٹک گیا۔

ادھر مشرق میں طب اسلامی کے ارتقاء کا عظیم و جلیل پرچم لہرا رہا تھا۔ اور اُدھر مغرب میں طبِ یورپی، اس عدیم العدیل طب کے فیضانی علوم و مسائل سے محروم رہی جاتی تھی۔

اجمال کی مختصر تفصیل

ہم ابھی ابھی لکھ چکے ہیں۔ کہ اس زمانہ میں شیخ ابو منصور صاعد ابن بشر رئیس الاطباء بغداد کا نیا طبی مذہب جاری ہوا۔ لیکن افسوس ہے کہ یورپ کو اس کی خبر نہ ہو سکی۔ اور اس مفید نظریہ سے محرومی کا نتیجہ یہ ہوا کہ طبِ یورپ نے اپنے معالجات و عملیات میں حار اور حادہ دواؤں کو تو رکھ لیا۔ لیکن مبرّدات و مرطبات سے فائدہ نہ اٹھایا۔ یہی باعث ہے کہ اس کی دوائیں بسا اوقات نقصان رساں ثابت ہوتی ہیں۔

تیز اور زہریلی دوائیں ممکن ہے کہ ایک مرض کو تو افاقہ بخش دیں لیکن اس حقیقت سے کون انکار کر سکتا ہے کہ بدن انسان کے اعضا کے لئے لازمی طور پر مضر ہیں۔ چنانچہ بہت سے نامور ڈاکٹروں کی معترفانہ تصریحات اس بارہ میں ہمارے پیش نظر ہیں۔

مرض کا معالجہ اور مریض سے بے پروائی

علاوہ ازیں طبِ یورپی میں مختلف امزجہ پر ایک ہی دوا بے رعایت استعمال کی جاتی ہے جس کا مختلف مزاجوں پر لازمی و اصولی طور پر مختلف اور متفاوت اثر ہونا چاہیئے۔ اس کے نتائج بھی بسا اوقات خطرناک صورت میں ظاہر ہوتے ہیں۔ مشہور امریکن ڈاکٹر رابنسن، اس غلطی کو شدید طور پر محسوس کرتا ہے اور مریض کو نظر انداز کر کے صرف مرض کا علاج کرنے کی حکمت عملی کے خلاف احتجاجی طور پر اظہار رائے کرتا ہے۔

مریض کے لئے نظام اغذیہ سے لاعلمی

اسی طرح اغذیۃ المرضیٰ کے لیے طبِ یورپ کوئی دستور و نظام نہیں پیش کر سکتی۔ حالاں کہ غذا کا مریض کی، صلاحِ مزاج، اعانتِ طبع پر گہرا اثر ہے۔

یہ تمام چیزیں یورپ کی اس لاعلمی کی آئینہ دار ہیں جو اُسے اَندلس کے درمیاتی واسطہ کے بیچ میں سے ہٹ جانے پر لاحق ہوئی۔ چنانچہ آپ دیکھتے ہیں۔ کہ طبِ قدیم میں تازہ بتازہ، لذیذ، موثر اور لطیف مطبوخ اور نقوع وغیرہ استعمال کئے جاتے ہیں۔ لیکن یورپ کی طب ان سے محروم ہے۔ یہ اطبائے مغرب ہر دوا کو الکحل میں تیار کرتے ہیں۔ نیز تازہ رسوں، جوشاندوں اور خیساندوں وغیرہ کی جگہ محفوظ ادویہ برتتے ہیں۔ حالانکہ الکحل کو متفقہ طور پر بدن انسان کے اعصاب و عضلات کے لئے مضر بلکہ مہلک تسلیم کیا گیا ہے۔

بازگشت

جدید تحقیقات نے واضح کیا ہے۔ کہ دواؤں اور غذاؤں کا بہترین جوہر وٹامین (حیاتین) جو بدن کی پرورش میں نہایت مفید ہے اور جس کی کمی کے باعث مختلف عوارض و امراض ظہور پذیر ہوتے ہیں، تازہ اور نو تیار رسوں اور جوشاندوں کی نسبت محفوظ دواؤں میں بہت ہی کم ہوتا ہے۔ لفٹنٹ کرنل ہیرلڈ براؤن۔ آئی۔ ایم۔ ایس، تحریر فرماتے ہیں کہ:۔

"یہ ایک مسلّمہ حقیقت ہے۔ کہ خالص، نو تیار اور تازہ نباتی ادویہ ان محفوظ دواؤں سے بہت زیادہ مفید اور مؤثر ہیں۔ جو ہماری لیبارٹریز میں کیمیاوی تراکیب اور قلوی استحالات وغیرہ کے پیچیدہ اعمال سے الکحل میں تیار کی جاتی ہیں۔ اور یہ کھلی بات ہے۔ کہ ان جوہروں میں اصل دَوا کے خواص و افعال بہت کم رہتے ہیں۔ بلکہ اکثر حالتوں میں ان کی مفید اور دوائی تاثیرات کا نشان تک باقی نہیں رہتا۔"

چنانچہ اسی قسم کی اور تصریحات کے بعد مغربی طب میں بھی تازہ توانا مرغوں ، خمیاروں اور نو تیار رسوں کا استعمال ہونے لگا ہے ۔

طب مغرب ، آغوش طب قدیم سے نکل کر

حقیقت یہ ہے کہ مشرق سے قطع تعلق ہو جانے کے بعد طب مغرب اس کے ان فیوض و برکات سے یکسر محروم ہو گئی - جن کی بنا پر اس کے قصر مستقبل کی دیوار اٹھائی گئی تھی ۔

زمانۂ متاخرین میں جو اہم اور عظیم الشان تالیفات مدون ہوئیں - اس سے بھی یورپ فائدہ نہیں اٹھا سکا - چنانچہ علامہ قرشی اور سمرقندی کی تالیفات اور ان کے شروح و تراجم یورپ تک نہیں پہنچے - علاوہ ازیں بہت سے اہم اصول یا تو اسے فراموش ہو گئے - یا کافی علم و آگہی نہ ہونے کی بناء پر انہیں ترک کر دیا گیا جن کے نتیجہ میں یورپ کی طب کا ایک حصہ بالکل ناکارہ اور کمزور ہو کر رہ گیا - چنانچہ یورپین ڈاکٹر خود معترف ہیں کہ وہ امراض عصبی ، امراض مزمنہ ، لقوہ ، فالج اور استرخا وغیرہ کے معالجہ کا خاطر خواہ اہتمام نہیں کر سکتے - سچ ہے ؎

ہر رنگ امتحان نہ تو دہم عیار ۔ ۔ آں مس کہ سر ز تربیت کیمیا کشد

تربیت حواس کا فقدان

اسی طرح یورپ نے تشخیص کے فطری داد را کی وسائل سے بھی قطع نظر کیا - صرف آلات کی غیر شعوری قوتوں پر تشخیص ایسے اہم اور مشکل فن کو ڈال دیا - جس کا انجام یہ ہوا کہ نہ تو ابتدائی مدارج میں اطبائے مغرب تشخیص مرض پر قادر ہو سکے - اور نہ انجام مرض کے متعلق آلات تشخیص نے کچھ رہنمائی کی - تربیت حواس نہ ہونے کے باعث وہ دقیق و پیچیدہ تشخیصی نکات میں دُرِ مقصود ڈھونڈھنے میں ناکام رہے اور پیش بینی کی حذاقت و بالغ نظری سے محروم - وللہ در من قال ؎

بغیر دل ہمہ نقش و نگارے معنی است ۔ ۔ ہمیں ورق کہ سیاہ گشتہ ، مدعا اینجاست

اس بات کا اعتراف کرنے کے باوجود کہ طب مغرب نے نئے آلات و تحقیقات کی مدد سے طبی تکشف و تجربہ میں قابل ذکر و لائق اعتبار حد تک ترقی کی ہے ، اس بات کا ذکر کئے بغیر نہیں رہا جاتا کہ طب قدیم سے بچھڑ کر ، طب مغرب منفعت کی صداقت سے کچھ اس درجہ خالی اور تہی دست ہو چکی ہے ، کہ اب اس کی ہمہ نوع ترقیاں ، سرمایہ دارانہ جاہ و جلال ، ورارتقائی شوکت و تجمل وغیرہ کوئی چیز بھی اس خلا کو پُر اور اس نقصان کی تلافی نہیں کر سکتی ۔

دلائل و استشہاد

آپ میں سے بعض دوست اس تلخ نگاری پر متعجب ہوں گے - اس لئے میں آپ کو حاملین طب جدید میں سے بعض ماہرین فن کے وہ اقوال سنانا چاہتا ہوں - جو میرے اس قول پر دلیل کا حکم رکھتے ہیں -

ایوانس لکھتا ہے " ہمارے زمانہ کی طب نہایت مشکوک ہے اور بالکل ناتسلی بخش - اس میں نہ کوئی معقولیت ہے اور نہ یہ قابل اعتماد ہے " ڈگلس میکلیگن کا بیان ہے " میں ایک پرانا ڈاکٹر ہوں - پھر بھی اگر آپ سچ پوچھیں تو مجھے کہنا پڑتا ہے - کہ ہم اندھیرے میں ٹک ٹوئیے مارتے پھر رہے ہیں "

اسی طرح اسٹیلی کوپر کا خیال ہے " ہماری طب کی ترقی بیماروں کو قتل کرنا ہے اور بس "

گویا اکبر الہ آبادی نے سچ کہا تھا ؎

جان ہی لینے کی حکمت میں ترقی دیکھی ۔ ۔ موت کو روکنے والا کوئی پیدا نہ ہوا

لیکن اس کے ساتھ ساتھ ہمیں یہ حقیقت بھی نظر انداز نہیں کرنی چاہیئے کہ طب مغرب نے اپنی خداداد ہمت عمل سے ترقی و کامرانی کی انتہائی منزلیں طے کرلی ہیں ۔

طب قدیم کا عملی انحطاط اور طب جدید کی بال کشائی

تاریخ کا عمیق مطالعہ ہم پر واضح کرتا ہے کہ جب تک حکماء و اطبائے اسلام میں علمی و نظری اور فلسفیانہ تالیفات کا رواج نہیں ہوا طب قدیم کا عملی پہلو نہایت شاندار رہا - لیکن جب مسلمانوں کو فلسفہ کے دلچسپ نظری مباحث میں لذت آنے لگی - تو طب کے خشک مسائل کا مذاکرہ کم ہونے لگا ۔

اخبار الحکماء کی روایت ہے کہ عضد الدولہ کے حکم سے علی بن عباس (مجوسی طبیب) نے ایک کتاب لکھی۔ جس کا نام "ملکی" تھا۔ چونکہ یہ کتاب علم وعمل طب پر مشتمل اور نہایت خوش انداز اور جید الاسلوب تھی۔ اس لئے ایک مدت تک غایت درجہ قبولیت کے ساتھ متداول رہی یہاں تک کہ ابن سینا نے کتاب "قانون" لکھ کر اس کی عظمت کو کم بلکہ زائل کر دیا۔ قفطی کے الفاظ یہ ہیں:-

الی ان ظهر کتاب القانون لابن سینا فمالوا الیه وترکوا الملکی بعض الترک والملکی فی العمل ابلغ والقانون فی العلم اثبت۔

یہاں تک کہ ابن سینا کی کتاب قانون منصۂ شہود پر آئی اور لوگوں نے ملکی کو ترک کرنا شروع کیا اور اس کی طرف مائل ہو گئے۔ ملکی عمل میں اعلیٰ ہے اور قانون علم میں پختہ ہے۔

بوعلی سینا کی اس مشہور عالم کتاب میں اگرچہ اس عصر کی اور کتابوں کی بہ نسبت فلسفہ کی لاگ بہت کم ہے۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ اسی قانون سے یہ راہ کھلتی ہے۔

متاخرین کا ذوق تفلسف

چنانچہ اس کے بعد یہ مذاق کچھ اتنا پھیلا اور عام ہوا۔ کہ ہر طرف سے گویا فلسفہ کی بوچھاڑ شروع ہو گئی قانون کی شرحوں پر ایک نظر ڈالنے سے معلوم ہوگا کہ طب کو فلسفہ اور دوسرے علوم مروجہ میں کس قدر خلط ملط کر دیا گیا ہے۔ یہاں تک کہ جب تک اور علوم و فنون میں کامل دستگاہ نہ پیدا کی جائے طب میں قابلیت بہم پہنچانا ایک ناممکن سی بات معلوم ہوتی ہے میں نہیں کہہ سکتا۔ کہ طب میں فلسفہ وغیرہ کی آمیزش جائز تھی یا ناروا۔ لیکن یہ حقیقت ہے کہ ذوقِ تفلسف نے عملی کام کرنے کی صلاحیت تو پہلے ہی سے کم کر دی تھی۔ اب طبی علم کو بھی فلسفہ نے مشکل و محال بنا دیا۔ نتیجہ ظاہر ہے۔ کہ فلسفہ کی دلچسپی نے طب کی خشکی پر پورا پورا قابو پا لیا اور طب ایک عقدۂ لاینحل بن کر رہ گئی۔

ایک غلط فہمی کا ازالہ

ممکن ہے کہ ان سطور سے کسی صاحب کو غلط فہمی پیدا ہو اور وہ حقائق و تواریخ کی مسلمہ و منصوصہ برہانیت سے آنکھیں بند کر کے مغربی اطبا اور شیدایانِ طبِ جدید کی طرح یہ اعتراض کر دیں کہ طبِ قدیم کے اصول و مسائل کی حقیقی بنیاد محض نظری فلسفہ اور دلائل کلامیہ وغیرہ ہیں۔ جو عملی لحاظ سے قابل قبول نہیں ہو سکتے۔ اور برعکس اس کے طب مغرب کی بنیاد مشاہدات اور تجربات پر استوار ہوتی ہے۔ اس لئے طبِ قدیم ایک مہمل اور ناکارہ سی چیز ہے۔ اور طب جدید قابل عمل و لائق قبول۔

لیکن دراصل یہ اعتراض بالکل بے معنی اور لغو ہے۔ اور اس قسم کی غلط فہمی محض جہالت اور دیوانگی ہے ع حبك الشيء يعمي ويصم۔
تاریخ طب و اطبا کا ایک ایک صفحہ ہمیں اس امر کی شہادت بہم پہنچائے گا۔ کہ طب قدیم ایک سائنس ہے۔ اور اس کی بنیاد مشاہدات[1] پر ہے۔ ہم نے بعض ضمنی مباحث کے ماتحت اس پر روشنی ڈال دی ہے کہ نظری فلسفہ اور دلائل کلامیہ کا محض تدوینِ علم کے طور پر استعمال کیا گیا ہے۔ اور یہ چیزیں فن کی علمی و اصولی حیثیت کو روشن کرتی ہیں۔ نہ کہ محل اعتراض ہیں ع

خیال کن، تو کجائی و ما کجا و اعظ!

طبِ جدید کا دورِ ترقی

لیکن طبِ مغرب کو قدرت نے ایسے اسباب و وسائل مہیا کر دیئے کہ وہ اس قسم کی علمی و عملی افتادوں سے مامون و محفوظ رہ کر ترقی و ترویج کی منزلوں کی طرف بڑھنے لگی۔

تیرھویں صدی عیسوی تک محض عربی طب و اطبا سے اخذ و نقل کا سلسلہ جاری رہا۔ لیکن اس کے بعد مونٹ پلیئر اور بولوگنا کی درس گاہوں سے چند فاضل مغربی اطبا ایسے نکلے جنہوں نے طب کی علمی و عملی ترقیوں کی طرف توجہ مبذول کی۔

سولھویں صدی تک اس کام میں کوئی قابل رشک نمایاں کامیابی نہ ہوئی۔ پھر اس کے بعد اسلامی طب کو سنگِ بنیاد قرار دے کر اس پر علمی و عملی ترقیات کی دیوار کھڑی کرنے کی کوشش شروع کی گئی۔ چنانچہ علم الکیمیا۔ دواسازی اور علم التشریح وغیرہ میں نمایاں

[1] اس مبحث کی تفصیل و تنقیح کا سلسلۂ مضمون سے کوئی تعلق نہیں اور مضمون میں تطویل و اطناب سخن میں الجھ جانے کا خوف ہے ورنہ میں اس اعتراض کے جواب میں تاریخی حقائق، فنی مسائل، اصولی مباحث اور عملی مشاہدات کے ساتھ ساتھ یورپ کے علمبرداران سائنس کے معترفانہ بیانات پیش کر کے بہت سی غلط فہمیوں یا بزعم خود غلطیوں کا ازالہ کر دیتا۔ اور سچ تو یہ ہے کہ کوئی ایسا شخص، جسے عقل کے ساتھ کسی قدر انصاف سے بھی حصہ ملا ہو اس قسم کا اعتراض کر ہی نہیں سکتا۔ لیکن پھر بھی ایسے دوستوں کو مزید اطمینان خاطر کے لئے فاضل کبیر الدین صاحب کا سلسلۂ مضامین ایک مرتبہ ضرور دیکھنا چاہیے۔

تحقیقات و اکتشافات کا اضافہ ہوا!

اسی دوران میں مائیکل سروٹیس نے خون کا دورۂ صغیرہ دریافت کیا اور ڈاکٹر سر ولیم ہاروے نے دورانِ خون کا نظریہ پیش کیا۔

سترھویں صدی عیسوی کے بعد تحقیق و اکتشاف کا ایک غیر معمولی اور نا متناہی کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ علم التشریح میں قابل ذکر اور لائق قبول اضافے ہوئے۔ غدد رات عمومی و مقامی کی دریافت۔ متعدی امراض اور ان کے جراثیم کی تحقیقات چیچک کا ٹیکہ اور معالجات امراض باطنیہ وغیرہ کے اکتشافات نے طب جدید کا دامن علم و عمل کے آب دار موتیوں سے بھر دیا۔

اس کے بعد نئی نئی ایجادات اور آلات نے طبی تحقیق و اکتشاف کے وسائل و اسباب کو اس قدر وسیع کر دیا۔ کہ اس کی تفصیل پر زبان قلم قادر نہیں۔ اور نہ اس کے کوائف حیطۂ بیان میں آ سکتے ہیں۔ ان اسباب و آلات نے مختلف علمی و عملی تحقیقات کو منتہائے تکمیل تک پہنچانے کے علاوہ بہت سے جدید طرقِ طب و علاج ایجاد کرنے میں بھی انتہائی مدد دی۔

اور پھر اب تو بجلی اور فوٹوگرافی وغیرہ کے کمالات نے طب کی توسیع و ترقی میں وسعتِ خیال سے بھی کہیں زیادہ گنجائش اور فراخی پیدا کر دی ہے۔ ع الله کرے حسنِ عمل اور زیادہ

تاہم مجھے کہنا پڑتا ہے کہ طب جدید کتنی ہی بلند پروازی کرے لیکن اس رفعتِ مقصود تک پہنچنا بہت مشکل ہے۔ جہاں طبِ قدیم کا جھنڈا گڑا ہوا دکھائی دیتا ہے، کسی نے کیا خوب کہا ہے۔

سادٹ سے زلفیں لاکھ بل کھایا کریں لیکن — یہ ممکن ہی نہیں ہے ہووے پیچ و تاب اپنا سا

آج بھی قدرت کی عربدہ کاریوں نے ع مہ تمام ہلال و ہلال شد مہ بدر۔ کی سی کیفیت پیدا کر رکھی ہے۔ اور طبِ مغرب اپنی ظاہر فریبی کے طفیل عوام کی توجہ جذب کئے ہوئے نظر آتی ہے اور اس کا پیکر رنگین بڑوں بڑوں کو دعوت لغزش دے رہا ہے اور ادھر طبِ قدیم اپنی گذشتہ شان و تجمل کے ماتم میں مصروفِ نوحہ خوانی ہے۔

اگر آنکھوں میں دیکھنے کی قوت ہے تو دیکھ سکو گے کہ طبِ قدیم اپنی شہرۂ آفاق عظمت و افادیت کے باعث طب جدید کو قدم قدم پر شکست دے رہی ہے۔ اور ہر قدم پر خم ٹھونک اُسے کہتی ہے سے

آ۔ شانے سے شانے کو ملا دیکھ — قدسی ہم ہی بلند ہوں گے

خواجہ حافظ شیرازی علیہ الرحمہ نے غالباً اسی حقیقت کو ان الفاظ میں پیش کیا ہے سے

کسے کہ محرم راز صباست می داند
کہ باد جود خزاں بوئے یاسمن باقی است

کتاب التکلیس (علم کشتہ جات)



نبض

سائز $\frac{20\times26}{16}$، ضخامت ۲۰۸ صفحے، قیمت ایک روپیہ چار آنے۔
پتہ :- منیجر صاحب شعبہ تصنیف و تالیف، طبیہ کالج مسلم یونی ورسٹی، علی گڈھ۔

طبیہ کالج مسلم یونی ورسٹی کے شعبہ تصنیف و تالیف نے ہماری زبان میں طبّی تالیفات کے جو "بہ تعداد کم تر اور بہ قیمت بہتر" اضافے کئے ہیں، ان میں رسالہ نبض بھی اچھی جگہ پانے کا مستحق ہے۔ اس رسالہ کے مؤلف جناب حکیم مولوی عبد اللطیف صاحب وائس پرنسپل طبیہ کالج مسلم یونی ورسٹی ہیں۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ نبض کی بحث ہماری طبّی کتابوں کا ایک اہم جزو ہے اور تصنیف و تالیف کا ذوق رکھنے والے ہر طبیب نے اس پر کچھ نہ کچھ لکھنے کی کوشش کی ہے، لیکن یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ یہ بحث ابھی تشنۂ تسہیل معلوم ہوتی ہے۔ اطبّاء قدیم نے نبض کے متعلق جو کچھ لکھا ہے وہ اتنا اُلجھا ہوا ہے کہ اس کے سمجھنے کے لئے معمولی قابلیت سے ذرا اونچا ہونا ضروری ہے۔ پھر حاشیہ چڑھانے والوں اور شارحین نے نبض کے بیان کو فلسفہ اور طبیعیات کے مسائل کا اچھا خاصہ گورکھ دھندا بنا دیا ہے۔

رسالہ نبض کے مؤلف نے باوجود فلسفی الطبع ہونے کے اپنی اس تالیف میں طبّی کتابوں کے اس عام نقص کو نظر انداز نہیں کیا ہے اور حرکت نبض اور محرک نبض وغیرہ عنوانوں میں فلسفہ اور طبیعیات کے جو مسائل لانے پڑے ہیں، مؤلف نے انہیں بھی حتی الامکان عام فہم بنانے کی کوشش کی ہے۔ سرسری طور پر اس رسالہ کے بعض مقامات پڑھنے کے بعد ہم اس نتیجے پر پہونچے ہیں کہ حکیم عبد اللطیف صاحب نے اس رسالہ کو اطبّا اور طب کے طلبا کے لئے زیادہ سے زیادہ مفید بنانے کی کوشش کی ہے۔ رسالہ کے آخری باب میں نبض پر مختلف اثرات کے عنوانوں سے جو تفصیلات فراہم کی گئی ہیں وہ یقیناً ہر طبیب کے مطالعہ کے لائق ہیں۔ رسالہ کو زیادہ دل چسپ اور مفید بنانے کے لئے ڈاکٹر گرونر کے ترجمہ قانون سے چینی اطبا کی نبض کے متعلق بعض اختراعات کو بھی درج کیا ہے۔ اور ویدک کی ایک کتاب "ناری دگیان" سے بھی نبض کا بیان اس رسالہ میں شامل کر دیا ہے، کتابت اور طباعت اچھی ہے۔ کاغذ سفید اور وزنی لگایا گیا ہے۔ قارئین کی سہولت کے لئے رسالہ میں عکسی تصویریں اور نقشے بھی لگا دیئے گئے ہیں۔ ہمیں اُمید ہے کہ مؤلف کی اس علمی خدمت کی قدر کی جائے گی۔

اصطلاحات ادویہ

سائز $\frac{18\times22}{8}$، ضخامت ۴۲۴ صفحے، قیمت تین روپے۔
پتہ :- منیجر صاحب کتب خانہ پروفیسر فضل الرحمٰن خاں صاحب، کچا باغ، دہلی۔

طبّی دار الترجمہ والتالیفات نے پروفیسر فضل الرحمٰن خاں صاحب کی زیر ہدایت یہ لغات ادویہ تالیف کیا ہے۔ اس لغت میں تمام متداول کتب ادویہ سے دواؤں کے نام جمع کر کے ان کے عام فہم نام لکھے ہیں۔ دار الترجمہ نے اس بات کا بھی اہتمام کیا ہے کہ مطالعہ کرنے والوں کو عربی اور فارسی ناموں کے علاوہ اس لغات میں بعض مشہور ویدک اور ڈاکٹری دواؤں کے نام اور ان کے طبّی مرادف مل جائیں۔ یہ کتاب طبیبوں اور عطاروں کے لئے بہت کارآمد ثابت ہوگی، اور ان کو متداول کتب ادویہ کے مطالعہ سے ایک حد تک بے نیاز کر دے گی۔ کتابت و طباعت اچھی ہے کاغذ عمدہ لگایا گیا ہے۔

فروق الامراض

سائز $\frac{20\times26}{16}$ ضخامت ۲۰۰ صفحے، قیمت دو روپے۔
پتہ :- منیجر صاحب محافظ صحت، عشرول باغ، دہلی۔

رسالہ فروق الامراض، جو اس وقت ہمارے سامنے ہے، علم التشخیص کے ایک اہم شعبے سے تعلق رکھتا ہے۔ اس شعبہ میں ان علامات فارقہ

سے بحث ہوتی ہے، جن کے ذریعے سے ہم مختلف امراض کی مختلف علامتوں کی گروہ بندی کرتے ہیں۔ اور پھر مرض کی صحیح تشخیص کے تحت اپنے علم اور تجربہ سے فیصلہ کرتے ہیں۔ تشخیص کا یہ شعبہ کوئی نیا شعبہ نہیں ہے۔ بلکہ اطبائے قدیم نے خود بعض بعض مقامات پر علامات کی گروہ بندی سہولت کے خیال سے کی ہے۔ لیکن طب جدید میں اس شعبہ پر زیادہ توجہ دی جانے لگی ہے۔ اور اس میں کوئی شبہ نہیں ہے کہ معالجین کے لئے اس قسم کی کتابیں بڑی آسانی کا باعث ہوتی ہیں۔ آج کل جہاں طب قدیم کی کتابوں کو ملکی زبان میں منتقل کرنے کا اہتمام ہو رہا ہے۔ وہاں طب جدید کو بھی طبیبوں سے رُوشناس کرنے کا رجحان بڑھ رہا ہے۔ رسالہ فروق الامراض اس رجحان کا عملی ثبوت ہے۔ جناب حکیم مولوی نذیر الدین احمد صاحب پروفیسر طبیہ کالج دہلی نے اس رسالہ کو تالیف کرکے طب و اطبا کی اچھی خدمت انجام دی ہے۔

رسالہ فروق الامراض، سات بابوں پر تقسیم کیا گیا ہے۔ پہلے باب میں نظام عصبی کے امراض کی تفصیلات ہیں اور دوسرے میں نظام ہضم کے امراض کی۔ اسی طرح امراض نظام بول، امراض نظام تنفس، امراض نظام دم، امراض حادّہ عامّہ اور امراض مزمنہ عامّہ کی تشخیصی علامات کو جمع کیا گیا ہے۔ ہمیں اُمید ہے کہ نہ صرف طبیب اس رسالہ کے مطالعہ سے فائدہ اٹھائیں گے، بلکہ طلباء کے لئے بھی یہ رسالہ مفید اور کارآمد ثابت ہوگا۔ اگر امراض کے ناموں کی صفحہ وار فہرست مرتب کرکے اور لگا دی جاتی تو دیکھنے والوں کو اور سہولت ہو جاتی۔

معینُ الاطبّا کا معالجات نمبر

سائز ۲۰×۲۶/۸، ضخامت ۷۰ صفحے، قیمت آٹھ آنے۔
پتہ:۔ مینیجر صاحب رسالہ معین الاطبّا، للیانی ضلع شاہ پور (پنجاب)

رسالہ معین الاطبا کا معالجات نمبر جناب ملک محمد یار خاں صاحب علوی کا مرتب کیا ہوا ہے۔ اس میں طب عملی، حکایات اطبا، طبی چٹکلے، اور متفرقات وغیرہ عنوانوں سے مضامین جمع کئے ہیں۔ پہلے عنوان پر اسباب و ماہیت امراض تشخیص اور معالجات پر بحثیں ہیں ہر بحث مختلف حکیموں کے قلم سے لکھوائی گئی ہے۔ معالجات کے سلسلہ میں دق و سل اور امراض مخصوصہ مردان وغیرہ پر زیادہ توجہ کی گئی ہے۔ امید ہے کہ اس رسالہ کے مطالعہ سے اطبا فائدہ اُٹھائیں گے۔ شائقین اوپر کے پتہ سے منگائیں۔

کلام عربی، حصہ اوّل و دوم

سائز ۱۸×۲۲/۸ ضخامت حصہ اول ۱۰۴ صفحے قیمت ۱۰/۔ حصہ دوم ۱۱۲ صفحے، قیمت دس آنے (۱۰/)

پتہ:۔ حافظ محمد سعید صاحب ھاشمی، تاجر کتب، کوچہ چیلان، دہلی۔

مفتاح العربیہ المعروف کلام عربی کے یہ دونوں حصے جناب قاضی زین العابدین صاحب سجّاد میرٹھی (مولوی فاضل، فاضل دیوبند) مترجم العبرات اور انتخاب صحاح ستّہ وغیرہ کی تالیف ہیں۔ ان رسالوں کو دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ مؤلف نے عربی زبان کے اُن شائقین کا خاص لحاظ رکھا ہے جو باوجود فرصت نہ ہونے کے اپنے شوق کو جاری رکھنا چاہتے ہیں۔ رسالے جدید تعلیمی تجربوں کی روشنی میں لکھے گئے ہیں۔

ان میں صرف و نحو کے ضروری و منتخب مسائل، روزانہ ضروریات زندگی سے متعلق جملے اور مکالمے، قرآن کریم اور حدیث شریف کے اقتباسات، کثیر الاستعمال امثال و اقوال، مفید و دلچسپ لطائف و حکایات، جدید طرز کے خطوط و رقعات اور ۱۹۳۸ء کے اخبارات و رسائل کے انتخابات، اسباق کی صورت میں اچھی ترتیب کے ساتھ جمع کر دیئے گئے ہیں۔ ہر سبق میں عربی عبارت کے ساتھ اس کا ترجمہ درج ہے۔ اور تمام کتاب با اعراب ہے۔ رسالوں کو زیادہ مفید بنانے کے لئے حصہ اوّل کے آخر میں ڈیڑھ ہزار ضروری الفاظ کی ایک اُردو، عربی ڈکشنری اور حصہ دوم کے آخر میں ۱۳۵۰ نئے عربی الفاظ اور ان کا اُردو ترجمہ شامل کیا گیا ہے۔ معمولی اُردو جاننے والے کلام عربی کی مدد سے اپنی عربی کی استعداد میں غیر معمولی ترقی کر سکتے ہیں۔ ہمیں اُمید ہے کہ یہ رسالے بہت مقبول ہوں گے۔ شائقین اوپر کے پتہ سے طلب فرمائیں۔

رسالوں کی کتابت اور کاغذ عمدہ ہے اور ٹائیٹل آرٹ پیپر کا لگایا گیا ہے۔

قومی صحت کا درد رکھنے والے

ذیل میں ان اصحاب کے اسماء گرامی درج کئے جاتے ہیں جنہوں نے ہمدرد صحت کے لئے خریدار مہیا فرمائے اور اس طرح انہوں نے نہ صرف ہمدرد صحت سے اپنی دلی وابستگی کا ثبوت دیا۔ بلکہ ملک و قوم کی ایک اہم ضرورت کو پورا کرنے میں معاون ہوئے۔ ہمیں اُمید ہے کہ یہ دردمند اصحاب آئندہ بھی اپنی کوششوں کو اسی طرح جاری رکھیں گے اور ہمیں اس کے ساتھ توقع ہے کہ ہمدرد صحت کے اور ناظرین بھی اس طرف اپنی توجہ منعطف کریں گے۔ "ہمدرد صحت"

نوٹ:۔ ناموں کی ترتیب رجسٹر کے مطابق ہے

نمبر	نام	تعداد	
(۱)	جناب شیخ قادر بخش صاحب، اٹاوہ	ایک	خریدار
(۲)	،، مسٹر جلال، اٹارسی	۱	،،
(۳)	،، سید بادشاہ صاحب، علی گڑھ	۴	،،
(۴)	،، ریاض الحسن صاحب، نارنول	۱	،،
(۵)	،، حسن شاہ صاحب، پشاور	۱	،،
(۶)	،، عبد القدوس صاحب، علی گڑھ	۱	،،
(۷)	،، محمد یونس صاحب، سیمنٹ ورکس، پنجور	۱	،،
(۸)	،، منشی وھاب گل صاحب، میختر	۱	،،
(۹)	،، محمد حیات صاحب، عمر پور	۱	،،
(۱۰)	،، محمد اسماعیل صاحب، بھوپال	۱	،،
(۱۱)	،، منشی وھاب گل صاحب میختر	۱	،،
(۱۲)	،، محمد ضامن علی صاحب، کلکتہ	۱	،،
(۱۳)	،، محمد امیر الدین صاحب، گیا	۱	،،
(۱۴)	،، فضل احمد محمد اقبال صاحبان بنیاں	۱	،،
(۱۵)	،، محمد شفیع صاحب، فضل بھیرو	۱	،،
(۱۶)	،، حکیم محمد حبیب اللہ صاحب سدھوری، حیدر آباد دکن	۱	،،
(۱۷)	،، حکیم محمد عبد الغفور صاحب، قصور	۱	،،
(۱۸)	،، ڈاکٹر غلام محی الدین صاحب، مرغا	۱	،،
(۱۹)	،، محمد یوسف الدین صاحب، ناگوری، اکولہ	۱	،،
(۲۰)	،، حاذق الحکماء حکیم عزیز الرحمٰن صاحب، امرتسر	۲	،،
(۲۱)	،، محمد کریم الدین صاحب، صیغہ دار معین آباد	۲	،،
(۲۲)	،، محبوب احمد صاحب، ملتان	۱	،،
(۲۳)	،، فیاض احمد اقبال احمد صاحب، بلیا	۲	،،
(۲۴)	،، حکیم عبد الکریم صاحب کناکور	۱	،،
(۲۵)	،، مولوی عزیز محمد صاحب، کشتواڑ	۱	،،
(۲۶)	،، حکیم محمد حبیب اللہ صاحب سدھوری حیدر آباد دکن	۱	،،
(۲۷)	،، سید آفتاب علی صاحب نائب تحصیلدار مھوہ	۲	،،
(۲۸)	،، سید محمد میاں صاحب سب انسپکٹر رام گڑھ	۱	،،
(۲۹)	،، حکیم و عامل سید خادم حسین، کشمیر	۱	،،
(۳۰)	،، مولوی ممتاز علی صاحب، لکھنؤ	۲	،،
(۳۱)	،، این۔ این کٹی صاحب، رائچور	۱	،،
(۳۲)	،، رمضان محمد خان، ٹنڈو باگو	۱	،،
(۳۳)	،، حکیم سید توصیف حسن صاحب، جام نگر	۱	،،
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
(۳۵)	جناب مستری میلا سنگھ، ٹکسیلا	۱	خریدار
(۳۶)	،، محمد ابراہیم یوسف صاحب، بمبئی	۱	،،
(۳۷)	،، حکیم بہاری لال شرما، ملتان	۱	،،
(۳۸)	،، حکیم سید مظفر الدین احمد صاحب، ٹونک	۱	،،
(۳۹)	،، سیماب اکبر آبادی	۱	،،
(۴۰)	،، حکیم منشی محمد مکرم الدین صاحب، لاہور	۱	،،
(۴۱)	،، حکیم محمد مختار صاحب، بھوپال	۱	،،
(۴۲)	،، حکیم عبد السلام صاحب، بنارس	۱	،،
(۴۳)	،، رائے زادہ جگن ناتھ صاحب، عثمان کھٹر	۱	،،
(۴۴)	،، حکیم کور بچن سنگھ، جے سنگھ، دلا	۱	،،
(۴۵)	،، حکیم محمد ابراہیم صاحب، صمصامی، بانٹوہ	۳	،،
(۴۶)	،، عبد الرزاق صاحب، سورت گڑھ	۱	،،
(۴۷)	،، حکیم مبین احمد صاحب، حیدر آباد	۲	،،
(۴۸)	،، حکیم قاضی عطاء اللہ صاحب لعلورونک	۱	،،
(۴۹)	،، طلاء محمد صاحب کمپونڈر، پٹنہ	۱	،،
(۵۰)	،، لوتن داس صاحب، سلطان کوٹ	۱	،،
(۵۱)	،، حکیم عطا حسین صاحب، جالندھر	۱	،،
(۵۲)	،، دی پبلک میڈیکل ہال، جھوجا خالصہ	۱	،،
(۵۳)	،، حضرت کامل صاحب، جون پور	۲	،،
(۵۴)	،، حکیم محمد ظہیر الدین صاحب، گوجرانوالہ	۱	،،
(۵۵)	،، غلام صمدانی صاحب، دھار	۱	،،
(۵۶)	،، حکیم مدن لال صاحب، کوہ مری	۱	،،
(۵۷)	،، حکیم قادر بخش محمد دین صاحب حویلی لکھا	۴	،،
(۵۸)	،، حاذق العصر حکیم محمد یحییٰ صاحب، خان پوری	۲	،،
(۵۹)	،، ہمشیرہ احسان علی صاحب، لاہور	۲	،،
(۶۰)	،، حکیم خزان سنگھ، نانک سری چک نمبر ۴۵	۱	،،
(۶۱)	،، حکیم میر معین الدین صاحب، حیدر آباد دکن	۱	،،
(۶۲)	،، رائے زادہ جگن ناتھ صاحب، خانپوری	۱	،،
(۶۳)	،، حکیم فضل اللہ صاحب، شکار پور	۱	،،
(۶۴)	،، خان صاحب حکیم حافظ یوسف حسن صاحب، بارکا	۱	،،
(۶۵)	،، حکیم نربھے سنگھ صاحب، دہلی	۱	،،
(۶۶)	،، حکیم مقبول شاہ صاحب وارثی، دہلوی	۲	،،
(۶۷)	،، محمد علاؤ الدین صاحب، اورنگ آباد	۱	،،
[illegible]	،، حکیم عبد المنان صاحب، آگرہ	۲	،،

افسانہ

میرا آپریشن

آج سے پچیس سال پہلے اپنی طبی تعلیم سے فارغ ہو کر میں قصبہ مولین میں آ کر ٹھیرا تھا۔ اُس وقت میرا یہ ارادہ نہ تھا کہ میں اس چھوٹے سے الگ تھلگ قصبہ میں مستقل طور پر بس جاؤں گا۔ بلکہ میں چاہتا تھا کہ یہاں عارضی طور پر اُس وقت تک ٹھیرا رہوں، جب تک کہ میرے پاس کسی بڑے شہر میں شاندار دماغی امراض کا مطب کھولنے کے لیے کافی روپیہ جمع نہ ہو جائے۔ میں نے دماغی امراض کی تعلیم خاص طور پر کالج میں کئی سال رہ کر حاصل کی تھی۔

مولین کی خاموش اور پُرسکون زندگی مجھ پر اور میری بیوی پر اثر ڈالے بغیر نہ رہی۔ ہم وہاں اتنے آرام اور اطمینان سے رہنے لگے کہ جلد ہی ہم نے کسی بڑی جگہ جانے اور دماغی امراض کا مطب کھولنے کا ارادہ چھوڑ دیا۔ میں نے اگرچہ دماغی جراحی کا امتحان پاس کیا تھا لیکن اس طرف میرا زیادہ رجحان نہیں تھا۔ اس لئے میں نے عام ڈاکٹر بن جانا خوشی سے قبول کر لیا۔

مولین جیسے مختصر سے قصبہ میں دماغی جراحی کے مریض تو کہاں ملتے۔ پورے پچیس سال میں مجھے ایک بار بھی دماغ کا آپریشن کرنے کو نہیں ملا۔ وہاں جو کچھ تھا۔ وہ بخار نزلہ اور کھانسی کے کیس تھے یا پھر رسولیوں پر پلاسٹر لگانا، پھوڑوں پر نشتر لگا دینا، ان کی مرہم پٹی اور زچگی کرانے کا کام تھے۔ اس محدود طبابت میں اگر عمل جراحی کا کوئی اہم مریض میرے پاس آتا تو میں اُس کو شہر کے مستند سرجن کے پاس بھجوا دیتا۔ کیوں کہ میں جانتا تھا کہ میں اب زیادہ سے زیادہ ایک لائق دیہاتی ڈاکٹر ہوں۔

جس دن کا واقعہ میں ناظرین کو سُنانا چاہتا ہوں اُس دن میں اپنی بیوی بچوں کے ساتھ بیٹھا لنچ کھا رہا تھا کہ اتنے میں ٹیلیفون کی گھنٹی بجی میری بیوی ٹیلیفون پر گئیں اور بات کی۔

ایک لمحہ میں وہ میری طرف پلٹیں اور کہا "ٹیلیفون پر ہیرلڈ ہے اور وہ آپ سے بات کرنی چاہتا ہے۔

ہیرلڈ سپنسر میرا بڑا ہی قریبی دوست اور ہم پیشہ تھا اور مولین کے چھوٹے سے ہسپتال کا بڑا ڈاکٹر تھا۔

"ہیلو، ہیرلڈ" میں نے رسیور اُٹھاتے ہوئے کہا۔

"ہیلو، میں ہوں ہیرلڈ، میں چاہتا ہوں کہ آپ فوراً سیدھے ہسپتال آ جائیں" اس کی آواز میں گھبراہٹ اور پریشانی صاف معلوم ہو رہی تھی۔

"خیر تو ہے؟" میں نے پوچھا۔

"تم نے رچرڈ لارنس کا نام تو سنا ہی ہوگا۔ وہی مشہور مصنف"

"بے شک"

"وہ یہاں ہسپتال میں ہے"

میں یہ سُن کر تعجب میں پڑ گیا۔ مجھے یقین نہیں آتا تھا کہ اتنا بڑا شخص ہمارے حقیر قصبہ میں کس طرح آ سکتا ہے۔ آخر میں نے ہیرلڈ سے پوچھا "کیا رچرڈ لارنس واقعی یہاں مولین میں ہے؟"

"ہاں، ہاں، میں ٹھیک کہہ رہا ہوں۔ وہ اپنی بیوی اور معتمد کے ساتھ ویلز سے لندن جاتے ہوئے یہاں سے گذر رہا تھا کہ راستہ میں بے ہوش ہو گیا"

"تمہارے خیال میں اس کا سبب کیا ہے؟"

"میرا خیال ہے کہ اس کے دماغ میں رسولی ہے۔ لیکن مجھے اپنی رائے کا یقین نہیں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ میں تم کو بلا رہا ہوں۔ کیونکہ دماغی امراض کے متعلق تم مجھ سے زیادہ جانتے ہو"

"بہت اچھا، میں ابھی ہسپتال پہونچ رہا ہوں"

ٹیلیفون پر بات ختم کر کے میں فوراً ہسپتال کی طرف روانہ ہوگیا۔ جب میں وہاں پہونچا تو میں نے ہیرلڈ اور اس کے مددگار ڈاکٹر سمتھ کو دو اجنبی مرد و عورت سے باتیں کرتے ہوئے پایا۔ ہیرلڈ نے آگے بڑھ کر ان کا تعارف مجھ سے کرایا کہ آپ ہیں مسز لارنس اور آپ ہیں مسٹر ہارٹ، لارنس صاحب کے سکریٹری۔ مجھے وہ دونوں کچھ پریشان اور ڈرے ہوئے معلوم ہو رہے تھے۔

میرے سوالوں کے جواب میں لارنس صاحب کی بیوی نے مجھے بتایا کہ اُس کے خاوند پچھلے مہینوں سے تکلیف محسوس کر رہے تھے اور ان کے سر میں اکثر شدت کا درد اُٹھتا تھا۔ ویلز میں اُنھوں نے کسی ڈاکٹر سے اپنی تکلیف کے متعلق مشورہ نہیں کیا۔ اب وہ لندن پہونچ کر اپنے دوست اور مشہور دماغی جرّاح مسٹر چارلس آرلنگٹن کو دکھانا چاہتے تھے لیکن ابھی ہوائی جہاز لندن چند ہی میل رہا تھا کہ لارنس کو یہ حادثہ پیش آیا۔ اور وہ بے ہوش ہو گئے۔

جب میں مسز لارنس سے باتیں کر چکا تو میں نے مریض کے کمرہ میں جا کر اس کا معائنہ ضروری سمجھا۔ ہیرلڈ اور سمتھ میرے ساتھ چلے۔ راستہ میں میں نے ہیرلڈ سے پوچھا "کیا تم نے مسز لارنس سے کہدیا ہے کہ اُس کے شوہر کو کیا بیماری ہے؟"

"نہیں، میں نے اس سے کچھ کہنے کی بجائے تمہارے معائنہ کے نتیجے کا انتظار مناسب سمجھا"

"ہیرلڈ، مجھے تو تمہاری تشخیص غلط معلوم ہوتی ہے"

"اگر ایسا ہو، تو اس کا مجھے ذرا بھی خیال نہ ہوگا"

میں نے کمرے میں جا کر مریض کو غور سے دیکھا۔ اگرچہ دماغی رسولی کے مریض سے دوچار ہوئے مجھے پچیس سال ہو چکے تھے۔ لیکن مریض کے سطحی امتحان ہی نے بتا دیا تھا کہ وہ بہت خطرناک قسم کی دماغی رسولی میں مبتلا ہے۔ جب میں اپنا کام ختم کر چکا تو ہیرلڈ نے مجھ سے پوچھا "تمہاری کیا رائے ہے؟"

"یہ تو دماغی رسولی ہے"

"کیا تم کو اپنی رائے کے ٹھیک ہونے کا یقین ہے؟"

"اگرچہ مجھے ایسے مریض کو دیکھنے کا اتفاق پچیس سال سے نہیں ہوا ہے۔ لیکن مجھے اپنی تشخیص بالکل صحیح معلوم ہوتی ہے۔"

"تو پھر اب ہم کو کیا کرنا چاہیئے مریض اس قابل بھی تو نہیں ہے کہ اسے کہیں اور پہونچا دیا جائے"

"بے شک تمہارا خیال صحیح ہے۔ مریض کو بچانے کی صرف ایک ہی صورت باقی ہے اور وہ یہ ہے کہ جلد سے جلد سے جلد کسی بہترین سرجن کو یہاں بلوایا جائے۔ رسولی بڑی خبیث قسم کی ہے"

ہم تینوں یہ باتیں کر کے کمرے سے نکلے اور سیدھے مریض کی بیوی اور اس کے سکریٹری کے پاس گئے۔ وہاں میں نے مسز لارنس سے انتہائی نرم آواز سے کہا "مجھے افسوس ہے کہ آپ کے شوہر کے دماغ میں خطرناک قسم کی رسولی ہے اور ان کی حالت نازک ہے۔ مسز لارنس نے جب یہ بات سنی تو غم کا پہاڑ اس پر ٹوٹ پڑا آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں۔ اس کے ہاتھ دفعتاً دل کے پاس گئے اور وہ سسکیاں لے لے کر رونے لگی۔ ڈاکٹر سمتھ آگے بڑھے اور مسز لارنس کو تسلی و تشفی دینے کی کوشش کی۔ اس دوران میں لارنس صاحب کے سکریٹری مسٹر ہارٹ نے مجھ سے مخاطب ہو کر پوچھا "اب آپ کیا کرنا چاہتے ہیں؟"

میری قطعی رائے یہ ہے کہ مسٹر لارنس کے دماغ پر جلد سے جلد عمل جرّاحی ہونا چاہیئے اور اس کے لئے مسٹر آرلنگٹن کو فوراً یہاں یہاں لانا چاہیئے۔

"بہت اچھا، میں ابھی اُن کو لاتا ہوں" ہارٹ نے جواب دیا "ٹیلیفون کہاں ہے؟"

"برانڈے کے نیچے میرے دفتر میں ہے" ہیرلڈ نے کہا۔ اس کے بعد ہارٹ لڑکھڑاتا ہوا برانڈے کے نیچے گیا۔ اور دس منٹ کے بعد واپس ہوا۔ ہم سب وہیں بیٹھے رہے۔ اس کے چہرے سے معلوم ہوتا تھا کہ وہ جس مقصد کے لئے ٹیلیفون پر گیا تھا۔ اس میں اسے کامیابی نہیں ہوئی۔ آخر اس نے بتایا کہ آرلنگٹن اپنے چند دوستوں کے ساتھ کشتی میں سیر کو چلا گیا ہے۔ جب مسز لارنس نے یہ سنا تو اس نے چلّا کر سکریٹری سے کہا کہ اُسے ڈاکٹر کو کہیں نہ کہیں سے ضرور لانا چاہیئے۔

میں نے جب یہ بات سنی تو میرے دماغ میں لندن کے اور سرجنوں کے نام آنے لگے۔ میں ان میں سے کسی ایک کا نام پیش کرنے ہی والا تھا کہ دفعتاً ہارٹ کی انگلیوں کو حرکت ہوئی۔ جیسے کوئی شخص کسی اُلجھن کو دور کرنے میں کامیاب ہوگیا ہو۔ آخر اس نے کہا "میرے دماغ میں ابھی ایک تجویز آئی ہے میں ابھی ٹیلیفون پر جا کر بی۔ بی۔ سی (برٹش براڈکاسٹنگ کمپنی) سے بات کرتا ہوں۔ میرا خیال ہے کہ میں ابھی آرلنگٹن کو ریڈیو کے ذریعہ سے فوری پیغام واپس آنے کا

پہونچ جاؤں گا۔ اور ڈاکٹر صاحب آپ تیار رہیئے تاکہ براڈکاسٹنگ والوں کو اگر صورتِ حال کی نزاکت کا یقین دلانا ہو تو آپ میری مدد کر سکیں۔" ہم یہ باتیں کرکے مسز لارنس کی طرف متوجہ ہوئے۔ وہ سکرٹیری کی تجویز سن چکی تھی۔ اس نے اس سے اتفاق ظاہر کیا۔ مسٹر ہارٹ فوراً ٹیلیفون پر گئے۔ اور براڈکاسٹنگ والوں سے آرلنگٹن کے لئے ایک فوری پیغام نشر کرنے کا وعدہ لے لیا۔ پھر ہم سب سمتھ کے ریڈیو سٹ کے اردگرد جمع ہو گئے اور پیغام کے نشر ہونے کا انتظار کرنے لگے۔ تھوڑی دیر میں ریڈیو کا پروگرام کاٹا گیا۔ پھر وہ اعلان کیا گیا جس کے ہم منتظر بیٹھے تھے۔

"مسٹر چارلس آرلنگٹن کے لئے ایک ضروری پیغام ہے۔ ان سے درخواست کی گئی ہے کہ وہ مسٹر رچرڈ لارنس کے ایک ناگہانی آپریشن کے لئے فوراً مولین پہونچیں"۔

پانچ منٹ کے اندر ہی اندر مولین کے ہسپتال میں ملک بھر سے ٹیلیفونوں کا ایک طوفان سا آگیا۔ لوگوں کے طرح طرح کے سوالوں کا جواب دیتے ہوئے ہم اکتا گئے۔ لیکن جس ٹیلیفون کی ہم کو ضرورت تھی اس کا اب تک پتہ نہیں تھا۔ آخر ایک گھنٹے کے بعد مسٹر آرلنگٹن کی نرس کا ٹیلیفون آیا جس نے ہمیں بتایا کہ آرلنگٹن کی کشتی بندرگاہ پر پہونچ چکی ہے اور ڈاکٹر صاحب ابھی کسی گاڑی کو پکڑ کر زیادہ سے زیادہ تین گھنٹے میں مولین پہونچ رہے ہیں۔

اس اطلاع سے ہمیں ایک حد تک اطمینان ہوا لیکن جب میں نے مریض کا جاکر معائنہ کیا تو معلوم ہوا کہ اس کی زندگی آہستہ آہستہ لیکن یقینی طور پر ختم ہو رہی ہے۔ میں نے ہیرلڈ اور سمتھ سے صاف صاف کہدیا کہ آرلنگٹن کے آنے تک مریض کا بچنا مشکل ہے۔ پھر میں ہر دس پندرہ منٹ کے بعد مریض کو جاجاکر دیکھتا رہا اور ہر دفعہ اس کو خراب سے خراب حالت میں پایا۔ آخر میری قوتِ برداشت نے جواب دے دیا۔ میرے دل و دماغ ایک قسم کے بوجھ میں دبے ہوئے معلوم ہونے لگے میرے لئے یہ مشکل ہوگیا کہ میں اپنی آنکھوں کے سامنے مریض کو مرجانے دوں اور کچھ نہ کر سکوں۔ پھر میں نے اپنے دل میں کہا کہ اگر آرلنگٹن وقت پر نہیں پہونچ سکے تو پھر کیا ہوگا ہم کوکیا کرنا چاہیئے۔ کیا مجھے مریض پر عمل جراحی کر ڈالنا چاہیے۔ اس خیال کا آنا تھا کہ مجھے ایسا معلوم ہوا کہ میری رگوں میں خون جم رہا ہے۔ ایک طرف مریض کی خراب حالت تھی دوسری طرف مجھے اپنی کمزوریوں نے ستا رکھا تھا۔ آخرکار بہت کشمکش کے بعد میں نے ارادہ کیا کہ مجھے خود آپریشن کر دینا چاہیئے۔

جب آرلنگٹن کے آنے میں ایک گھنٹہ رہ گیا۔ تو میں نے مریض کو جاکر پھر دیکھا۔ اس دفعہ اُس کی حالت بہت گر چکی تھی۔ وہ ایک گھنٹے تک جیتا نہیں معلوم ہوتا تھا۔ چند نہایت کشمکش کے لمحوں میں، میں نے پھر اپنے آپ سے سوال کیا کہ مجھے اپریشن کرنا چاہیئے یا نہیں۔ آخرکار اس دفعہ میں نے اپریشن کرنے کا مصمم ارادہ کر لیا اور فوراً ایک نرس سے کہا کہ ہیرلڈ اور سمتھ کو میرے پاس لے آئے۔ جب وہ دونوں آگئے تو میں نے لارنس کی نازک حالت کی انہیں اطلاع دی۔ ہیرلڈ نے جب یہ سنا تو بے یار و مددگار آدمی کی طرح اپنی بے چارگی اپنے ہاتھ اور کندھوں کی حرکت سے ظاہر کی۔

"تو پھر ہم کیا کر سکتے ہیں؟"

"ہیرلڈ، میں تو مریض کا آپریشن کر رہا ہوں" جب ہیرلڈ نے میری زبان سے یہ سنا تو اس کی آنکھیں ایسا معلوم ہو رہا تھا کہ باہر نکلی آرہی ہیں

"گریگری، کیا تم پاگل ہو رہے ہو؟"

"بھئی، وہ مر رہا ہے بس آدھ گھنٹے کا مہمان معلوم ہوتا ہے"

"گریگری، تم جو کچھ کہہ رہے ہو شاید اس کو سمجھ نہیں رہے ہو۔ تم کو آپریشن کرنے کی جرأت نہیں کرنی چاہیئے۔ تم سرجن نہیں ہو!"

"یہ آپریشن نہیں بلکہ قتل ہوگا" سمتھ نے کہا۔

"گریگری، اگر تم نے آپریشن کیا" ہیرلڈ نے کہا، "اور خدانخواستہ اُلٹی سیدھی بات ہوگئی تو اس سے تمہاری شہرت عامہ کو سخت نقصان پہونچے گا۔ لوگوں کو یہ کہنے کا موقع مل جائے گا کہ تم نے یہ آپریشن محض اپنی شان دکھانے کے لئے کیا ہے۔ تم اس حرکت سے بدنام ہو جاؤگے"۔ میں نے ہیرلڈ کی جب یہ بات سُنی تو کہا ہاں جو کچھ تم کہہ رہے ہو صحیح ہے۔ لیکن یہ بات بھی میری نیک نامی میں کوئی اضافہ نہیں کرے گی کہ میں نے لارنس کو اپنے سامنے مرنے دیا۔ اور اس کی مدد کے لئے ہاتھ تک نہیں ہلایا۔ اگر مسز لارنس اجازت دے دیں تو پھر میں ہر خطرے سے دوچار ہونے کے لئے تیار ہوں۔

دونوں ڈاکٹروں نے جب میرا یہ ارادہ دیکھا تو ایک دفعہ پھر اُنہوں نے مجھے سمجھانے کی کوشش کی۔ لیکن میں پکا ارادہ کر چکا تھا۔ آخرکار ہیرلڈ نے ہتھیار ڈال دیے۔ اور مجھ کو آپریشن میں مدد دینے کے لئے تیار ہوگا۔ سمتھ نے بہرحال اس کام میں کوئی حصہ لینے سے صاف انکار کر دیا۔ پھر ہیرلڈ اور میں مسز لارنس اور مسٹر ہارٹ کے پاس پہونچے۔ میں نے مسز لارنس سے مریض کی حالت ٹھیک ٹھیک بیان کر دی اور اس سے کہدیا کہ اگر مریض پر فوراً عمل جراحی نہیں

کیا گیا تو اس کی زندگی ختم ہو جائے گی۔ پھر میں نے آپریشن کے لئے اس کی اجازت مانگی۔ مسز لارنس تھوڑی دیر تک سکتہ میں پڑی رہی۔ چہرے سے اندرونی غم کا صاف اظہار ہو رہا تھا آخر اس نے دھیمی آواز سے کہا۔

"اچھا، اچھا میری طرف سے تم کو اجازت ہے۔"

"میں مریض کو بچانے کی کوشش میں کوئی کسر اُٹھا نہیں رکھوں گا" میں نے جواب دیا۔

مسز لارنس کے پاس سے رخصت ہو کر ہم مریض کے کمرے میں آئے۔ میں نے ہیرلڈ سے آپریشن کے لئے فوری انتظامات کے لئے کہا اور خود آپریشن کے کمرے میں چلا گیا۔ وہاں جب میں ایپرن وغیرہ پہن رہا تھا تو یکایک میری حالت غیر ہو گئی میں سر سے پاؤں تک کپکپا رہا تھا۔ میرا دل اتنے زور زور سے ہل رہا تھا کہ اس کی آواز صاف سنائی دے رہی تھی۔ بڑی کوشش کے بعد میں نے اپنے آپ پر قابو پایا۔ اتنے میں ہیرلڈ اور دو نرسیں مریض کو اُٹھا کر کمرے میں لے آئے سمتھ بھی ساتھ تھا لیکن اُس نے اپنے متعلق فوراً ہی صاف کہہ دیا کہ وہ صرف آپریشن دیکھنے کے لئے آیا ہے۔ بہرحال۔ جب ہیرلڈ اور نرسیں اپنے ہاتھوں کو جراثیم سے پاک کر رہے تھے تو میں نے مریض کو جھک کر دیکھا۔ اس وقت نہ معلوم کس وجہ سے میرے ہوش و حواس قائم ہو گئے تھے۔ جب ہیرلڈ نے اپنا کام کر لیا تو اس نے ایک دفعہ پھر مجھے سمجھانے کی کوشش کی۔ لیکن میں نے سوال کا جواب دینے کی بجائے اسے مریض کو کلوروفارم سنگھانے کا حکم دیا۔ پھر کمرے میں ایک خاموشی چھا گئی۔ لیکن میں پھر سر سے پاؤں تک کانپ رہا تھا۔ جب مریض پر کلوروفارم کا پورا اثر ہو گیا۔ تو میں نے آپریشن کرنا شروع کر دیا۔ مجھے یہ دیکھ کر بڑا ہی تعجب ہوا کہ میرے ہاتھ کس قدر یکسانیت، پھرتی اور صفائی سے اپنا کام کر رہے ہیں۔ میری ہمت بڑھ گئی تھی۔ اور مجھے یقین ہو گیا تھا کہ یہ آپریشن ضرور کامیاب ہوگا۔

مجھے اپریشن کرتے ہوئے بیس منٹ گذرے ہونگے کہ دفعتاً ہیرلڈ نے میرے کندھوں کو ہلایا۔ میں نے اس کی طرف آنکھ اُٹھا کر دیکھا تو اس نے کہا کہ اب کچھ کرنے سے کچھ فائدہ نہیں ہے۔ لارنس مر چکا ہے۔ ادھر سمتھ نے بھی دھیمی آواز سے ہیرلڈ کی تائید کی۔ جب میں نے یہ سنا تو میرے پاؤں تلے سے زمین نکل گئی۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ معدہ اندر ہی اندر قلابازیاں کھا رہا ہے۔ آنکھوں کے سامنے دنیا اندھیر معلوم ہو رہی تھی آخر میں اپنے آپ کو سنبھال کر دبے پاؤں ہیرلڈ کے دفتر میں پہونچا۔ وہاں بھی ایسا معلوم ہو رہا تھا کہ تمام دنیا کی بدبختیاں سمٹ سمٹا کر مجھ میں جمع ہو گئی ہیں۔ سمتھ کے الفاظ میرے کانوں میں گونج رہے تھے کہ یہ آپریشن نہیں بلکہ قتل ہوگا۔ آہ! پھر میں نے اپنے دل میں کئی دفعہ سوال کیا کہ آخر میں کون تھا آپریشن کرنے والا۔ مجھ کو دماغی جراحی کے متعلق کیا تجربہ تھا۔ اور کیوں میں نے آپریشن کرنے کی جرات کی۔

میں اپنی اسی اُدھیڑ بن میں تھا کہ میں نے قریب کے کمرے سے دل کے پار ہو جانے والی چیخ سنی۔ مسز لارنس کو اپنے شوہر کے مرنے کی خبر ہو گئی تھی اور وہ اس غم میں چلا چلا کر رو رہی تھی۔ میں نے جب یہ حال دیکھا تو مجھ سے ہسپتال میں نہیں ٹھیرا گیا۔ میں وہاں سے باہر نکلا ہی تھا کہ کیا دیکھتا ہوں کہ سینکڑوں کی تعداد میں لوگ باہر کھڑے ہیں۔ یہ لوگ قصبہ ہی کے تھے اور آپس میں ایک دوسرے سے چپکے چپکے باتیں کر رہے تھے۔ شاید ان کو میرے آپریشن کرنے اور پھر لارنس کی موت واقع ہو جانے کی اطلاع ہو گئی تھی۔ جب میں ان کے سامنے سے گذر رہا تھا تو میں نے محسوس کیا کہ جب وہ میری طرف دیکھتے ہیں تو ان کی نظر اور ان کا چہرہ ایک خاص قسم کے جذبات کی ترجمانی کرتے ہیں۔ مجھے اس وقت ہیرلڈ کا کہنا یاد آیا کہ لوگ یہی سمجھیں گے کہ تم نے اس قسم کا آپریشن صرف اپنی شان دکھانے کے لئے کیا۔ ہاں، اس وقت تو ہیرلڈ کا کہا سچ ثابت ہوا۔ مجھے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ واقعی ان لوگوں کے دماغوں میں یہی خیال چکر لگا رہا ہے۔

بہرحال میں جیسے تیسے گھر پہونچ گیا۔ وہاں جب میں نے دیکھا کہ بیوی بچوں میں سے کوئی بھی گھر پر نہیں ہے تو میں نے اطمینان کا سانس لیا۔ اور ایک کوچ پر لیٹ کر اپنے حواس کو قائم کرنے کی کوشش کرنے لگا لیکن ان کو نہ قائم ہونا تھا نہ ہوئے۔ مرحوم لارنس کا چہرہ میری آنکھوں میں پھر رہا تھا اس کی موت کو جب میں اپنی طرف منسوب دیکھتا تھا تو دنیا تاریک نظر آتی تھی۔

گھر کے اندر میں یہی پیچ و تاب کھا رہا تھا کہ ایک گھنٹے بعد ہیرلڈ کا ٹیلیفون آیا۔ اس نے مجھے اطلاع دی کہ ڈاکٹر آرلنگٹن ہسپتال پہونچ گئے ہیں پہنچتے ہی سوال کیا کہ کیا اُنہوں نے لاش کا معائنہ کر لیا ہے۔ اس کے جواب میں ہیرلڈ نے بتایا کہ ڈاکٹر موصوف آج واپس نہیں جائیں گے اور کل صبح ہی پوسٹ مارٹم کریں گے۔ ذرا سے وقفے کے بعد ہیرلڈ نے آہستہ سے پوچھا "ڈاکٹر گرگری، کیا تم کل صبح یہاں آؤ گے؟"

"ہاں، میں کل وہاں ضرور موجود ہوں گا۔"

"ٹھیک، میرا بھی یہی خیال تھا۔"

"اور ہاں گرگری! تم لوگوں کے کہنے سننے کا ذرا خیال نہ کرنا۔ مجھ کو اچھی طرح معلوم ہے کہ تم نے وہی کیا ہے جس کو تم اپنے خیال میں صحیح سمجھتے تھے۔ مریض کے

باب الصحت

لٹویا میں سل و دق کے خلاف کوشش

(از ڈاکٹر این ۔ ویٹرا چیف انٹی ٹیوبرکلوسس سیکشن، محکمۂ حفظان صحت، لٹویا)

"حکومت لٹویا کے محکمۂ حفظان صحت نے ہماری درخواست کے جواب میں ایک مختصر سا مضمون ارسال کیا ہے جس میں لٹویا کی دق و سل کے خلاف کوشش کے مجمل حالات ہیں۔ قارئین ہمدرد صحت کی دلچسپی کے لیے ہم اس مضمون کا ترجمہ پیش کر رہے ہیں۔ واضح رہے کہ یہ مضمون ہمیں پچھلے ہی مہینے میں ملا ہے۔ تاخیر کی ذمہ داری دفتر ہمدرد صحت پر عائد نہیں ہوتی۔" (ہمدرد صحت)

لٹویا بحر بالٹک کے سواحل پر ایک مختصر سی مملکت ہے جس کا رقبہ ۶۵٫۷۹۱ مربع کلو میٹر اور آبادی ساڑھے انیس لاکھ نفوس پر مشتمل ہے اس کا پایۂ تخت ریگا دریائے داگاوا کے کنارے ایک خوشنما شہر ہے۔ لٹویا کے باشندوں کی زبان قدیم سنسکرت سے ملتی جلتی ہے اور اس کا فن لینڈ یا جرمنی وغیرہ ہمسایہ ممالک کی زبانوں سے کوئی تعلق نہیں۔ جنگ عظیم تک یہ ملک سلطنت روس میں شامل تھا لیکن اب اسے ایک خود مختار جمہوریہ کی حیثیت حاصل ہے۔

سل و دق کے انسداد کی سرگرمیاں

لٹویا کو سل و دق کے حملوں سے اکثر نقصان پہونچتا رہا ہے لیکن روسی عہد حکومت میں ملک کو ان خوفناک مرضوں کی تباہ کاریوں سے نجات دلانے کے لئے کبھی کوئی مؤثر قدم نہیں اٹھایا گیا لیکن لٹویا نے حصول آزادی کے بعد اپنی توجہ اس جانب مبذول کی، اور خاص کر ۱۹۳۴ء سے انسداد سل و دق کے سلسلہ میں حکومت کی سرگرمیاں بڑھ گئی ہیں اور کئی صحت گاہیں (سینے ٹوریمز) قائم کی جا چکی ہیں۔

انسداد مرض کے لئے قانون کی مدد

۱۹۳۶ء میں جمہوریہ لٹویا نے انسداد سل و دق کے لئے ایک قانون بنایا ہے اور اس پر عمل درآمد کرنے کے لئے محکمۂ حفظان میں دق و سل ایک مستقل شعبہ قائم کر دیا گیا ہے اس قانون کی رو سے ہر ڈاکٹر کا فرض ہے کہ وہ سل کے تمام مریضوں کے نام، پتے اور مرض کی کیفیت سے محکمۂ حفظان صحت کو مطلع کر دے جس شخص پر سل کا حملہ ہو وہ مستند ڈاکٹروں سے علاج کرانے پر قانوناً مجبور ہے۔ اور اگر وہ اپنے علاج میں غفلت کرے تو قانون کی نگاہ میں مجرم سمجھا جاتا ہے جن لوگوں کا مرض بڑھ جائے وہ سرکاری ہسپتالوں اور صحت گاہوں میں علاج کرانے پر مجبور ہیں اور اگر وہ غریب ہوں تو ان کے علاج اور سفر وغیرہ کے خرچ حکومت برداشت کرتی ہے۔ اس قانون کی رو سے تمام کارخانوں اور فیکٹریوں کا فرض ہے کہ وہ اپنی حدود میں انسداد سل و دق کے لئے تدابیر حفظ ماتقدم کے لئے عمل کریں اور علاج کے سلسلہ میں اپنے مریض ملازموں کو پوری سہولت بہم پہونچائیں۔

لٹویا کی صحت گاہیں

لٹویا میں حکومت کی صحت گاہوں کی تفصیل حسب ذیل ہے:۔

(۱) سل ریوی کی صحت گاہیں جن میں بیک وقت ۷۲۰ مریضوں کے قیام کا انتظام ہے۔ 9

(۲) ہڈیوں کی سل کی صحت گاہیں جن میں بیک وقت ۳۱۰ مریضوں کے قیام کا انتظام ہے۔ 2

(۳) سل ریوی میں مبتلا بچوں کے لئے صحت گاہیں جن میں ۱۶۵ بچوں کے قیام کا انتظام ہے۔ 2

(۴) ان مریضوں کے لئے صحت گاہیں جن کا مرض آخری درجہ کو پہونچ چکا ہے ان میں بیک وقت ۲۷۲ مریضوں کا انتظام ہے۔ 4

(۵) شفاخانوں میں سل و دق کے مریضوں کے وارڈ۔ 3

اس کے علاوہ ایسے مختلف ادارے قائم کئے گئے ہیں جہاں رہ کر ہر عمر کے لوگ اپنی صحت اور طاقت کو بحال کر سکتے ہیں۔ دق کے مریضوں کی دیکھ بھال کے لئے نو مراکز صحت (ہیلتھ اسٹیشن) قائم ہیں اور امید ہے بہت جلد نئی صحت گاہوں اور شفاخانوں کا افتتاح عمل میں آئیگا۔ غریب مریضوں کے علاج کی اخراجات زیادہ تر حکومت برداشت کرتی ہے۔ اور ملک کی خیراتی انجمنیں بھی اس معاملہ میں حکومت کے ساتھ کامل اشتراک عمل کرتی ہیں۔ حکومت نے

جو قانون مرتب کیا ہے اس کی رُو سے دیہات کے باشندوں کو دوائیں اُن کی حیثیت کے مطابق یا تو کم قیمت پر دی جاتی ہیں یا بالکل مفت۔ جمہوریہ کو اُمید ہے کہ ان انتظامات سے ملک کو امراض سل و دق کی تباہ کاریوں سے جلد نجات مل جائے گی۔

تیمارداری

(۲)

از جناب ڈاکٹر عبدالحمید صاحب چغتائی، لاہور

وبائی اور متعدی امراض

وبائی اور چھوت والے امراض عموماً اس وجہ سے پیدا ہوتے ہیں کہ لوگ حفظان صحت کے اصولوں کی پابندی نہیں کرتے، غریب لوگ تنگ و اندھیرے مکانوں میں رہتے ہیں۔ ان کو مناسب غذا میسر نہیں آتی۔ بلکہ وہ خراب کھانے پینے کی چیزیں استعمال کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ پوشاک کی کمی، اور آب و ہوا کے بُرے اثرات بھی ان کو بیمار ڈالتے رہتے ہیں۔ امیر لوگ اپنے نوکروں سے ایسے کام کراتے ہیں، جن سے ان کی صحت برباد ہو جاتی ہے اس لئے وبائی اور متعدی امراض سے بچنے کے لئے سب سے پہلا اصول لوگوں کو حفظان صحت کی تعلیم دینا ہے۔ اس غرض کے لئے مدرسوں میں حفظان صحت کی تعلیم، عوام میں پبلک جلسے، اشتہارات، پمفلٹ، اخبارات، ریڈیو کی تقریریں، اور سینما کے ذریعہ سے ان اصولوں کو ذہن نشین کرانا ازحد ضروری ہے۔

تمام متعدی امراض طُفیلی کرموں اور خوردبینی جراثیم سے پیدا ہوتے ہیں۔ اس لئے بعض امراض ایک دوسرے کے ساتھ لگنے سے لگ جاتے ہیں اور بعض غیر محسوس طریقہ سے ایک شخص سے دوسرے تک پہونچ جاتے ہیں۔

ان امراض کو پھیلانے اور بڑھانے میں مکھیاں کھٹمل، جوئیں، مچھر، پسّو اور چوہے وغیرہ بہت مدد کرتے ہیں۔ مثلاً مکھیاں ہیضہ، ٹائی فائڈ، دق اور چیچک وغیرہ مرضوں کو پھیلاتی ہیں اور کھٹمل، جوئیں اور پسّو، تپ محرقہ ہذیانی (ٹائیفس فیور) گردن توڑ بخار وغیرہ پھیلاتے ہیں اور مچھر ملیریا بخار اور ہڈی توڑ بخار (ڈنگو فیور) پیدا کرتے ہیں۔ پسّو جذام کے جراثیم کو اور چوہے طاعون کو پھیلاتے ہیں وغیرہ۔ اس لئے متعدی اور وبائی امراض سے خود بچنے اور دوسروں کو بچانے کے لئے ان جانوروں کو جہاں تک ہو سکے، تباہ کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

چھوت والے امراض کے جراثیم اندھیری غلیظ اور سیلی جگہوں میں پرورش پاتے ہیں اور روشنی دھوپ اور صفائی سے ہلاک ہو جاتے ہیں۔ اس لئے پاکیزہ ہوا سورج کی روشنی، عمدہ غذا صاف ستھرا پانی، بدن، لباس، بستر، اور مکان کی صفائی، گلیوں، کوچوں، بازاروں اور شہروں کی صفائی اور معمولی روزانہ ورزش کے ذریعہ سے ان امراض کی دارو گیر سے ہم بہت حد تک بچ سکتے ہیں۔

چھوت والے متعدی مرضوں کی تیمارداری میں تین باتوں کو ہر وقت سامنے رکھنا چاہیئے۔

(۱) مریض کو تندرست لوگوں سے بالکل الگ تھلگ کامل آرام و سکون سے رکھیں۔

(۲) تیماردار خود بھی ایسی احتیاطوں کو ملحوظ رکھے جس سے وہ مرض کی چھوت سے محفوظ رہ سکے۔

(۳) مرض کے بڑھنے اور پھیلنے سے جہاں تک ممکن ہو روکا جائے۔

(۱) چھوت والے تمام مریضوں کو تندرست لوگوں سے بالکل علیحدہ کر دیں اور مریض جو مادۂ مرض خارج کرے اس پر جراثیم کو ہلاک کرنے والی مناسب دوائیں ڈال کر یا آگ میں جلا کر فوراً بے اثر بنا دیں۔

مریض کے پہنے ہوئے لباس، بستر اور چارپائی وغیرہ کو تیز دھوپ یا "گرم انجن" میں رکھ کر پاک (ڈس انفیکٹ) کراتے رہیں۔ اگر گھر والوں کو اتنی توفیق نہ ہو تو پھر مریض کو کسی قریب کے ایسے ہسپتال میں پہونچا دیں جہاں متعدی امراض کا علاج ہوتا ہو۔

(۲) تیماردار کو چاہیئے کہ مرض کی زد سے بچنے کے لئے مناسب ٹیکے لگوالے۔ مثلاً ہیضہ، طاعون، چیچک اور انفلوئنزا وغیرہ کا ٹیکہ۔ تیماردار کا چوغہ یا لبادہ سوتی کپڑے کا ہو جو آسانی سے دُھل سکے اور اپنے ہاتھ کاربالک صابن اور گرم پانی سے صاف رکھے۔ اور اسے ان باتوں کو بھی

خیال میں رکھنا چاہیئے:-

(۱) بلاضرورت مریض کے پاس نہ ٹھہرے۔ (۲) جب مریض کو ہاتھ لگائے تو اپنے ہاتھ تیز گرم پانی اور کاربالک صابن سے صاف کر لیا کرے۔ (۳) مریض کی سانس کی ہوا سے جہاں تک ممکن ہو بچے۔ (۴) دوسرے تن درست لوگوں کو بے ضرورت مریض کے کمرے میں نہ آنے دے۔ (۵) خود بھی تن درست لوگوں سے زیادہ نہ ملے جلے۔ (۶) مریض اور مرض کے نتیجوں سے نہ ڈرے بلکہ اپنے دل کو ہمیشہ مضبوط رکھے۔ (۷) کوئی چیز مریض کے کمرے میں نہ کھائے۔

(۳) (۱) ہر چھوت والے مرض کی خبر محکمہ حفظان صحت کو دے تاکہ اُس کی روک تھام کی تدابیر پر عمل کیا جا سکے۔ (۲) بیمار کے کمرے سے تمام غالیچے، دری، پردے، پہننے کے کپڑے اور فالتو اسباب کو اُٹھوا دے۔ (۳) بیمار کے کمرہ کی کھڑکیاں تازہ ہوا اور سورج کی روشنی کے لئے کھلی رکھے۔ (۴) مریض کے کمرہ میں تعفن اور بدبو کو دور کرنے والی دواؤں کو چھڑکتا اور جلاتا رہے۔ مثلاً فینائل کا چھڑکنا یا لوبان، عود، صندل اور اگر وغیرہ کی دھونی دینا مفید ہے۔ (۵) مریض کو اس وقت تک تن درست لوگوں سے علیحدہ رکھے، جب تک کہ مرض کی چھوت کا اندیشہ ہو۔ مثلاً چیچک اور خسرہ کے مریضوں میں جب تک جسم سے چھلکے اُتر نہ جائیں، اور مریض غسل نہ کر لے اُسے باہر جانے اور تن درست لوگوں سے ملنے کی اجازت نہ دے۔ (۶) مریض کی قے، دست، بلغم، تھوک اور پیشاب پاخانہ کو ایسے برتن میں لے جس میں فینائل ڈالا گیا ہو۔ اور ناک و منہ کی رطوبت پونچھنے کے لئے جو کپڑے استعمال کرے اسے فوراً جلا دیا کرے۔ (۷) صحت کے بعد مریض کا بستر اور لباس اُبلتے پانی میں ڈال کر آدھ گھنٹہ تک جوش دے تاکہ وہ مرض کے زہر سے پاک و صاف ہو جائیں مریض کے کمرے کو بھی اچھی طرح پاک کرائے۔ (۸) مریض کے تمام برتنوں کو بالکل علیحدہ رکھے۔ اور استعمال کے بعد انہیں اُبلتے پانی میں ڈال دیا کرے۔ (۹) مریض کے جھوٹے کھانے کو جلا ڈالے یا فینائل ڈال کر نالی میں بہا دے۔ (۱۰) اگر مریض مر جائے تو اس کے لباس، بستر اور چارپائی وغیرہ کو جلا دے خیرات نہ کرے۔

چھوت والے مرضوں کے ظاہر ہونے پر محکمہ حفظان صحت کو اطلاع دینی بہت ضروری ہے۔ خاص کر خسرہ، چیچک، خناق وبائی، طاعون، ہیضہ، حمیٰ محرقہ (ٹائی فائیڈ بخار) گردن توڑ بخار، سرخ بادہ، محرقہ ہذیانی، (ٹائیفس فیور)، نزلہ وبائی (انفلوئنزا) سل و دق اور جذام وغیرہ کے مریضوں کی خبر دینے میں کبھی غفلت نہ کی جائے

نوٹ۔ خسرہ، چیچک، حمیٰ محرقہ، کالی کھانسی، کزاز، گردن توڑ بخار، سُرخ بادہ اور ہیضہ کے امراض عموماً بچوں کو ہوا کرتے ہیں۔ سل و دق، خناق، خنازیر، کزاز، گردن توڑ بخار، طاعون، ہیضہ، انفلوئنزا اور حمیٰ محرقہ جوانوں کو اور دمہ، سرطان اور سل بوڑھوں میں زیادہ پائے جاتے ہیں۔

تیماردار کے کام سخت چھوت والے مرضوں میں مریض کے جسم کی حرارت اور نبض کی رفتار معلوم کرتے رہیں۔ اور ان مریضوں میں تھرمامیٹر ہمیشہ بغل یا چڈھے میں لگائیں۔

جو مریض مرض کے زہر کی وجہ سے بے ہوش پڑے ہوں ان کے منہ میں کبھی تھرمامیٹر نہ لگائیں۔

سخت بخاروں میں مریض کا بدن تولیہ سے پونچھ دیں یا اُسکے سر کو سرد رکھیں۔

سخت کمزوری کی حالت میں برانڈی، ڈیجی ٹیلس اور اسپرٹ امونیا ایرومیٹک وغیرہ معالج کی اجازت سے دیں۔ مریض کو تازہ پھلوں کا رس خوب پلاتے رہیں۔ گلوکوس کا شربت بھی طاقت کو قائم رکھتا ہے۔

بعض مشہور متعدّی امراض

چیچک۔ یہ سخت چھوت دار مرض ہے جس کا مادّہ اُن چھلکوں سے جو ہوا میں اُڑ کر دُور دُور پہونچ جاتا ہے جو مریض کے بدن سے اُترتے ہیں۔ اس لحاظ سے یہ دوسرے متعدّی مرضوں سے زیادہ خطرناک مرض ہے۔ اس لئے ضرورت ہے کہ جب مریض کے بدن سے یہ چھلکے اور کھرنڈ اُتر رہے ہوں تو اُس کے بدن پر کاربالک آئل کی مالش کی جائے۔ اور چھلکوں کو آگ میں جلا دینا چاہیئے۔

دق سل، خناق وبائی اور انفلوئنزا۔ ان مرضوں کی چھوت کا مادّہ منہ اور ناک کی رطوبتوں میں ہوتا ہے مریض کے کھ...

پینے کے برتنوں پر بھی یہ لعابات چمٹے رہتے ہیں اور مریض کے لباس اور بستر پر بھی مادہ مرض موجود ہوتا ہے۔ ایسے مریضوں کی کھانسی حد درجہ چھوت والی ہوتی ہے۔

مریض کا بلغم یا کھنکار اگر دیوار یا فرش پر پڑا ہے اور خشک ہو جائے تو مدت تک اس سے بھی چھوت کا اندیشہ رہتا ہے اس لئے ایسے مریضوں کو تھوک اور بلغم کو احتیاط سے جمع کر کے جلا دینا چاہیئے۔

خناق کے مریض کا اگر دم رکنے لگے تو بہت جلد سرجن کی خدمات حاصل کرنی چاہئیں۔ ورنہ مریض کے مرجانے کا ڈر ہوتا ہے۔

محرقہ ہذیانی (ٹائیفس بخار) اس مریض کا سانس بھی نہایت متعدی ہوتا ہے۔ اس لئے تیمار دار کو مریض کے سامنے نہ بیٹھنا چاہیئے۔

ٹائی فائیڈ بخار۔ اس مرض کا مادہ زیادہ تر مریض کے پیشاب پاخانہ میں پایا جاتا ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ ان کو باہر پھینکنے سے پہلے ان پر کاربالک ایسڈ یا دار چکنے کا آبی محلول یا فینائل ڈالدیا جائے تاکہ جراثیم ہلاک ہو جائیں۔

نوٹ:۔ ایسے مریضوں کو صرف سیال غذا دیں اور انہیں حرکت سے باز رکھیں۔

خسرہ۔ اس مرض کی چھوت مریض بچہ کی ناک کی رطوبت میں موجود ہوتی ہے

طاعون۔ سخت متعدی مرض ہے جو افلاس، گنجان آبادی، عدم صفائی اور چوہوں سے پیدا ہوتا ہے۔ طاعون کی گلٹیوں کی پیپ حد درجہ چھوت والی چیز ہے۔ طاعون ریوی سانس کے ذریعہ تن درست لوگوں کو لگ جاتا ہے۔ جب کہیں طاعون پھوٹ پڑے تو طاعون کا ٹیکہ لگوانا چاہیئے اور جہاں تک ممکن ہو کھلی ہوا اور روشنی میں رہنا چاہیئے۔ بدن کو زخم و خراش، پسوؤں اور چوہوں کی کاٹ سے بچانا چاہیئے۔

ہیضہ۔ سخت متعدی اور مہلک مرض ہے۔ اس مرض کا سبب غذا کی خرابی ہوتی ہے اور یہ مرض مکھیوں کے ذریعہ سے پھیلتا ہے۔ جب ہیضہ وبا کے طور پر پھیلا ہوا ہو تو خالی معدہ گھر سے باہر نہ جائیں، مرض کی چھوت پانی، دودھ اور کھانے کی چیزوں سے لگتی ہے۔ کھانا ہمیشہ وقت پر اور تازہ کھائیں۔ باسی اور مشکوک چیزیں کبھی منہ میں نہ ڈالیں۔

وبا کے دنوں میں سوڈا واٹر برف اور مٹھائیوں کا استعمال قطعاً بند کر دیں۔ اور گرم گرم چاء، گرم گرم دودھ۔ اونٹین، سکنجبین لیموں اور سنگترے کا رس وغیرہ استعمال کریں اور پیٹ کو ہر وقت گرم رکھیں۔ کھانے پینے کی تمام چیزوں کو مکھیوں کے حملوں سے محفوظ رکھیں۔ اور ایسے موسم میں جلاب وغیرہ سے پرہیز کریں۔ مریض کے پیشاب پاخانے اور قے و دست پر فوراً بے بجھا چونا یا فنائل ڈالدیں۔ مریض کے تن درست ہو جانے کے بعد اس کے لباس، بستر اور چارپائی اور اس کے کمرے کو پاک (ڈس انفیکٹ) کریں۔

پیچش۔ اس مرض کے جراثیم بھی مریض کے پاخانے میں پائے جاتے ہیں۔ چنانچہ مریض کے پاخانے پر فی الفور چونہ یا فینائل ڈالنی چاہیئے۔

ملیریا۔ یہ مرض مچھروں کی کاٹ سے پھیلتا ہے اس لئے رات کو مسہری لگانا، پانی کے گڑھوں اور سیلی جگہوں کو خشک مٹی سے بھرنا، مچھروں کے رہنے کی جگہوں پر مٹی کا تیل ڈالنا مفید تدبیریں ہیں۔ (باقی آئندہ)

سل کی ابتدا

از جناب عزیز احمد صاحب پنڈرا روڈ سینے ٹوریم۔ بلاسپور

سل کی ابتدائی علامتیں معلوم کرنا تشخیص و علاج کے لئے مفید ہوگا اس خیال سے یہ چند سطریں پنڈرا روڈ سینے ٹوریم کے رکارڈ سے مرتب کر کے پیش کی جاتی ہیں۔

پچھلے دو سال (۱۹۳۰-۱۹۳۲) میں ۲۵۲ مریض یہاں زیر علاج تھے ان میں سے ۲۰ مریض ایسے تھے جو سل میں مبتلا ہونے سے پہلے بالکل تن درست تھے۔ ایک صاحب کو ایسے تھے کہ میڈیکل کالج کے داخلہ کے دوران میں جب ان کا طبی معائنہ ہوا تو معلوم ہوا کہ انہیں سل ہے اور عکس ریز سے اس کی تائید ہوئی۔ باقی ۱۹ مریض ایسے تھے جنہیں بکایک کھانسی ہوئی اور کھانسی میں بہت سا خون آیا۔ اس کے بعد فوراً ہی عکس ریز کے ذریعہ سے سل کی تشخیص کی گئی۔

باقی ۲۳۲ مریض سل میں مبتلا ہونے سے پہلے مختلف شکایتوں میں مبتلا تھے۔ بہت ممکن ہے ان میں چند مریض ایسے بھی ہوں جو شروع سے سل میں مبتلا ہوں لیکن ان کی تشخیص بعد میں ہوئی۔ ان ۲۳۲ مریضوں میں سے ۱۲۰ مریض صرف اتنا بتا سکتے تھے کہ سل کی تشخیص سے پہلے انہیں فلاں فلاں شکایت تھی۔ لیکن ان کے معالج کی کیا تشخیص اس وقت تھی انہیں معلوم نہیں تھی۔ باقی ۱۰۴ مریض معالج کی تشخیص سے واقف تھے۔

(۱) ۱۲۸ مریضوں میں سے ۹۹ کو بخار کی شکایت تھی جس میں اکثر کو کھانسی بھی تھی۔

۲۹ مریضوں کو صرف کھانسی تھی۔ بخار نہیں۔

(الف) بخار کے ۹۹ مریض مختلف عرصہ تک بخار میں مبتلا تھے۔

۲	کو	۲	ہفتہ سے بخار تھا	دونوں کو کھانسی کے بغیر	۵	کو	۷	ماہ سے بخار تھا		سب کھانسی کے ساتھ
۱	"	۳	" "	کھانسی کے ساتھ	۶	"	۸	"	" "	ایک بغیر کھانسی کے
۸	"	۱	ماہ " "	۲ بغیر کھانسی کے	۳	"	۹	"	" "	سب کو کھانسی کے ساتھ
۱۴	"	[illegible]	" " "	سب کھانسی کے ساتھ	۱	"	۱۰	"	" "	"
۱۰	"	۳	" " "	"	۲	"	۱۱	"	" "	"
۱۰	"	۴	" " "	"	۱۵	"	ایک سال سے	"	"	"
۳	"	۵	" " "	"	۴	"	"	"	" "	"
۱۳	"	[illegible]	" " "	ایک بغیر کھانسی کے						چھ بغیر کھانسی کے

(ب) یہی حالت ان ۲۹ مریضوں کی ہے جنہیں صرف کھانسی تھی اور بخار نہ تھا

۱	کو	۱	ہفتہ سے کھانسی تھی	۱	کو	۸	ماہ سے
۲	"	۱	ماہ " "	۱	"	۱۰	" "
۹	"	۲	" " "	۱	"	۱۱	" "
۳	"	۳	" " "	۱	"	ایکسال	"
۳	"	۴	" " "	۶	"	ایک سال سے زیادہ مدت سے	
۱	"	۵	" " "				
۵	"	۶	" " "				

(یہاں یہ بتا دینا ضروری ہے کہ بہت سے مریض بخار کو محسوس نہیں کرتے اگرچہ بخار ۱۰۰ ڈگری تک ہو) یہ ۱۲۰ مریض صرف بخار، کھانسی یا دونوں میں مبتلا تھے۔ مگر وہ نہیں جانتے تھے کہ سل کی تشخیص سے پہلے وہ کس مرض میں گرفتار تھے یا ان کے معالج کی کیا تشخیص تھی۔

(۲) دوسرے ۱۰۴ مریض جو اپنے مرض کی تشخیص سے آگاہ تھے وہ بھی دو قسموں میں تقسیم ہو سکتے ہیں۔ ان میں سے ۷۰ بخار والے اور ۳۴ بغیر بخار والے تھے۔

(الف) ۷۰ مریض جنہیں بخار ہوتا تھا وہ حسب ذیل مرضوں میں مبتلا پائے گئے۔ ۷ ذات الجنب (ورم غشاء الریہ)

۱۵۔ انفلوئنزا

۳۴۔ ملیریا

۶۔ ٹائی فائڈ

۴۔ نمونیہ

۴۔ امراض حلق

(ب) ۳۴ مریض جنہیں بخار نہیں ہوتا تھا۔ ان شکایتوں میں مبتلا تھے

۹۔ کھانسی

۲۔ پرانا سوزاک

۲۔ ناصور مقعد

۱۔ ذیابیطس

۱۔ کرم امعاء

۳۔ پرانی پیچش

۴۔ پرانا قبض

۱۰۔ ضعف ہضم

۳۔ ہڈی کی چوٹ

سل کی علامتیں دو قسم کی ہوتی ہیں۔ (۱) وہ جو سینے سے تعلق رکھتی ہیں مثلاً کھانسی آنا، بلغم یا خون آنا، درد ہونا وغیرہ (۲) جو مادۂ فاسد کے جسم میں سرایت کرنے کی وجہ سے ہوتی ہیں مثلاً بخار۔ کھانے کی خواہش نہ رہنا، سستی، اور کام کاج میں دل نہ لگنا وغیرہ۔

پہلے قسم کی علامتیں ۷۵ مریضوں میں شروع سے تھیں۔ یعنی ۲۹ کو کھانسی

۱۹ کو خون آنا (نفث الدم)

۹ کو درد سینہ و پشت

دوسرے قسم کی علامتیں ۱۹۴ مریضوں میں شروع سے تھیں۔ یعنی ۱۶۹ کو بخار

۲۵ کو ضعف ہضم وغیرہ

مرض سل خاص قسم کے جراثیم کی وجہ سے ہوتا ہے۔ مگر محض ان جراثیم کے پھیپھڑوں کے اندر جانے سے مرض پیدا نہیں ہوتا۔ مرض اس وقت ہوتا ہے کہ جب بدن کی رطوبتیں ان جراثیم کو ضائع نہ کر سکیں۔ ایسی حالت میں یہ جراثیم پھیپھڑوں کے اندر گھر کر لیتے ہیں۔ اور تیزی کے ساتھ بڑھنے لگتے ہیں اوپر کے اعداد سے ظاہر ہوتا ہے کہ جب کوئی شخص کسی قسم کے مرض میں مبتلا ہوتا ہے تو اس وقت اس کی جسمانی حالت ایسی ہو جاتی ہے کہ جراثیم سل کو جگہ بنانے اور بڑھنے کے لئے اچھا موقع مل جاتا ہے۔ یا یوں کہیئے کہ جب ایک قسم کا مادۂ فاسد جسم کے اندر پہلے سے جمع ہو تو دوسرا مادۂ فاسد اگر اور آجائے تو جسمانی رطوبتیں دُگنا کام ہو جانے کی وجہ سے فاسد ملے کو آسانی سے خارج نہیں کر سکتیں۔ مندرجہ بالا اعداد سے یہ نتیجہ بھی نکلتا ہے کہ جب مریض مدت تک کسی مرض میں مبتلا ہو تو سل ہو جانے کا ہمیشہ اندیشہ رہتا ہے۔ لہذا اگر ذرا بھی شبہ ہو تو ضروری احتیاط عمل میں لانی چاہیئے۔

بقیہ مضمون صفحہ ۱۲ یہ ہے

"ہیرلڈ۔ میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ مجھ کو اپنے دوست سے یہی توقع تھی۔"

دوسرے دن صبح کو میں اُٹھا اور ہسپتال جانے کی تیاری کرنے لگا۔ جب میں وہاں پہونچا تو معلوم ہوا کہ ڈاکٹر آرلنگٹن پوسٹ مارٹم کر رہے ہیں میں اپنے دوست کے دفتر میں جا کر بیٹھ گیا اور نتیجے کا انتظار کرنے لگا۔

انتظار کے یہ لمحے بھی مجھے ہمیشہ یاد رہیں گے۔ میں سوچتا ہوا معلوم ہوتا تھا۔ لیکن یہ پتہ نہیں چلتا تھا کہ سوچ کیا رہا ہوں۔ مجھ پر واقعی خوف کا غلبہ تھا مجھ کو ڈاکٹر آرلنگٹن کے سامنے آتے ہوئے ہراس معلوم ہو رہا تھا۔ اور میں بڑی مشکل سے اپنے آپ کو ہسپتال سے بھاگ نکلنے سے روک سکا۔

کوئی آدھ گھنٹے بعد جب دفتر کا دروازہ کھلا تو میں نے دیکھا کہ ایک لمبا تڑنگا اور ممتاز شکل وصورت کا انسان میرے سامنے موجود ہے میں فوراً سمجھ گیا کہ یہی ڈاکٹر آرلنگٹن ہیں۔ انہوں نے میرا نام لے کر میرے خیال کی تصدیق کر دی پھر نرم آواز سے کہا،

"میں چارلس آرلنگٹن ہوں۔ تم نے بہت اچھا کیا کہ میرا انتظار کئے بغیر آپریشن کر دیا۔"

میں نے جب یہ بات سُنی تو میری جان میں جان آئی اور آرلنگٹن کی طرف شکر گذاری کے انداز میں دیکھنے لگا۔ لیکن میری زبان سے اب بھی کوئی لفظ نہیں نکلا۔ آخر ڈاکٹر صاحب نے خود ہی اپنی تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا "اس انجام سے مسٹر لارنس کو کوئی چیز بھی نہیں بچا سکتی تھی۔ وہ تو موت کے دروازے پر پہنچ چکے تھے۔"

اب ذرا میری ہمت بندھی اور میں نے لڑکھڑاتی ہوئی آواز میں کہا۔ "تو پھر، پھر میرا عمل جراحی تو مسٹر لارنس کی موت کا ذمہ نہیں ہے؟"

"نہیں، ہرگز نہیں، بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ جتنا کام بھی تم نے کیا ہے وہ بہتر اور تعریف کے قابل تھا۔" اس کے بعد ڈاکٹر آرلنگٹن نے مسکراتے ہوئے کہا "ڈاکٹر گریگری، اگر تم دماغی جراحی کا کام پہلے ہی سے اختیار کر لیتے۔ تو تم آج دماغ کے بہترین جراح ہوتے۔"

تن درستی کا ترانہ

جناب حکیم محمد احسن صاحب قادری، طبیہ میڈلسٹ، طبیب سرکاری، باڑی۔ بھوپال

(ہمارے کرم فرما حکیم احسن صاحب مہارتِ طب کے علاوہ شعر و سخن کا بھی ذوق رکھتے ہیں۔ ہم ان کی یہ نظم شکریہ کے ساتھ شائع کر رہے ہیں۔ اُمید ہے کہ قارئین اس کے افادی پہلو سے بھی بہرہ اندوز ہوں گے۔ ہمدردِ صحت)

تن درستی بہت غنیمت ہے　　لازم انساں کو قدرِ صحت ہے
دل مسرت سے گر ہے مالا مال　　بادشاہی کی کیا حقیقت ہے؟
نعمتِ زندگی کی قدر کرو　　اس سے کیا بڑھ کے مال و دولت ہے؟
تن درستی بحال رکھو تم　　سب کو دنیا میں اس کی حاجت ہے
حُسن ہر عضو سے ٹپکتا ہے　　تن درستی بدن کی زینت ہے
ہر ادا میں ہے اس کی لُطفِ حیات　　ہر جھلک میں بہارِ قدرت ہے
تن درستی کا بول بالا ہے　　تن درستوں کی سب میں عزّت ہے
پہلے صحت ہی تم کرو حاصل　　تم کو حاصل اگر معیشت ہے
صاف معدہ اگر رہے اپنا　　پھر تو لازم قیامِ صحت ہے
ہو نہ کوئی بھی مبتلائے مرض　　اے خدا! یہ بڑی مصیبت ہے
کوئی بیمار کا شریک نہیں　　خود ہی وہ جھیلتا مصیبت ہے
تن درستی ہے جس بشر کی خراب　　بدنما اس کی شکل و صورت ہے
دل سے عزّت کرو طبیبوں کی　　طب کی لازم تمہیں حمایت ہے
تن درستی تمہیں عطا کی ہے　　یہ خدا کی بڑی عنایت ہے
خود ہو بیمار حضرتِ احسن　　واہ! کیا آپ کی طبابت ہے

تنگ دستی اگر نہیں غالبؔ
تن درستی ہزار نعمت ہے

الامراض والعلاج

اسقاطِ حمل

ازجناب حکیم مولوی عبدالحفیظ صاحب جے راج پوری، ندوی

تعریف :- حمل ٹھہرنے کے بعد اگر چاند کے ساتویں مہینے سے پہلے جنین بچہ دانی سے نکل جائے یا خارج کردیا جائے تو اُس کو طب کی اصطلاح میں اسقاطِ حمل کہتے ہیں۔ اور اگر اس کے بعد ہو تو اُس کو اسقاطِ جنین (مس کیرج) کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ خود بخود اسقاط پہلے اور آخری تین مہینوں میں ہوتا ہے۔ پہلے تین مہینوں کے اسقاط میں دو درجے پیش آتے ہیں یعنے رحم کی گردن (عنق الرحم) کا پھیلنا اور جنین کا خارج ہونا۔ مگر آخری مہینوں میں ایک تیسری حالت نمایاں طور پر پیش آتی ہے جس کو اخراج مشیمہ کہتے ہیں۔

زیادہ تر اسقاط ابتدائی مہینوں میں ہوتے ہیں جس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ غشاء ساقطہ کے اندر کثرت سے رگیں ہوتی ہیں اور جنین کو رحم سے جوڑنے والی چیزیں نہایت نازک اور غیر مکمل ہوتی ہیں۔ عموماً اسقاط ایسے دنوں میں ہوتا ہے جن میں عورت کو ایام کی عادت ہوتی ہے۔ کیوں کہ اس وقت رحم میں اجتماعِ خون ہوتا ہے اور انعکاسی احساسات اشتعال پذیر ہوتے ہیں۔ جو مختلف عورتوں میں مختلف ہوتے ہیں۔ چنانچہ ایسی عورتیں بھی دیکھی گئی ہیں جو ریل کا سفر کررہی ہیں۔ اور اتفاقیہ گاڑی لڑ گئی مگر ان کا حمل ساقط نہ ہوا، بہ خلاف ان عورتوں کے جو ادنیٰ ٹھوکر سے بھی جنین کو نکال باہر پھینکتی ہیں۔

جن عورتوں کے ہاں بچے زیادہ پیدا ہوتے ہیں ان کے حمل بھی زیادہ گرتے ہیں اور کم بچے دینے والی عورتیں اسقاطِ حمل کے مرض میں کم مبتلا ہوتی ہیں۔ اس کے علاوہ جو عورتیں جلد جلد حاملہ ہوتی ہیں ان میں اسقاط کی صلاحیت زیادہ ہوتی ہے تحقیق و تلاش سے یہ بات معلوم ہو چکی ہے کہ بہت کم عورتیں دیکھی گئی ہیں جن کا تمام عمر میں ایک مرتبہ بھی حمل نہ گرا ہو۔

اسباب

اس کے دو قسم کے اسباب ہوتے ہیں۔ سابقہ - واصلہ

اسباب سابقہ :- والدین کی طرف سے آتشک یا کوئی سمّی مواد کا اثر ہو۔

اسباب واصلہ :- غشاء ساقطہ میں سیلان خون کا ہونا جنین کا رحم کے اندر مر جانا، رحم کے عصبی مرکزوں میں تحریک کا پیدا ہونا، آتشک، دق و سل حمل کے زہریلے امراض، سیسے کا زہر، مختلف قسم کے بخار، دوران خون پر اثر کرنے والے امراض، مثلاً امراض قلب، امراض جگر، حمل گرانے کی دوائیں، امراض گردہ اور انفعالات نفسانیہ وغیرہ۔

اسباب کی تفصیل :- (۱) امور خارجی :- کثرتِ جماع، تیز مدرّات (پیشاب لانے والی دوائیں) یا مسہلات کا استعمال، بدن سے بکثرت خون کا اخراج، سخت ورزش، متواتر فاقہ کشی، بیرونی صدمے اور حادثے، غم و غصہ کی زیادتی، اور اسپرین، کونین، اپی کاک، ارگٹ وغیرہ اور دوسری مضرِ رحم اور تیز دواؤں سے اسقاط ہو جاتا ہے۔

(۲) جسمانی عوارض :- مثلاً اعضاء میں ضعف و لاغری کثرتِ اسہال، ہیضہ، پیچش، طاعون، کثرتِ ریاح، مزاج کی خرابی، مٹاپا، آتشک، سوزاک اور آنتوں کے کیڑے وغیرہ۔

(۳) امراض رحم :- مثلاً رحم کی رسولی، اختناقِ رحم، رحم کا ٹیڑھا پن، سیلانِ رحم، ورم رحم، رحم کا چھوٹا پن، نفخہ رحم، خفیتہ الرحم، قلت حیض، کثرتِ حیض، رحم کا ٹل جانا، رحم کی غشاء مخاطی کا ورم، ورم قاذف اور ناجائز طور پر اسقاط کرانا۔

(۴) جنین اور اس کے متعلقات کی خرابیاں :- مثلاً آنول کی ساخت کا چربی میں بدل جانا، نال کے امراض، رطوبت جنین کی زیادتی جھلی کا تناؤ، جنین کا زیادہ قوی ہونا، رحم میں جنین کا مر جانا، جنین کی کمزوری و لاغری، مشیمہ کا تعلق رحم سے کمزور پڑ جانا، اور جنین کی رطوبت کا بہ جانا۔

قسمیں جب اسقاط شروع ہو جاتا ہے تو اس وقت یا تو کامل اسقاط ہوتا ہے یا ناقص۔ بعض وقت حاملہ کسی سخت مرض میں مبتلا ہوتی ہے تو [illegible] جنین کمزور [illegible] کی وجہ سے کم [illegible] تا [illegible] ہو جاتا ہے کبھی ارادۃً [illegible] لئے یعنی حاملہ کی مرضی کیفیت کی وجہ سے یا کسی ضعف کی [illegible]

کی وجہ سے یا حاملہ کی جان خطرے میں پڑ جانے کے خوف سے طبیب حمل گرانے کا مشورہ دیتا ہے کبھی ناجائز طور پر غلط کار عورتیں حمل گرا لیا کرتی ہیں۔ کبھی بعض عوارض سے حمل گر جاتا ہے۔ مثلاً سخت محنت یا ذہ جانے سے۔ بعض عورتوں کو بلا کسی نمایاں سبب کے ایک خاص مہینے میں اسقاط ہو جایا کرتا ہے بعضوں کے بچے خاص مہینہ میں رحم کے اندر مر کر ساقط ہو جاتے ہیں۔

علامتیں حاملہ کو خون آنا ——— رحم کی گردن کا پھیلنا ——— رحم کی اندرونی چیزوں کا باہر آ جانا۔ اس کی توضیح یہ ہے کہ پہلے حاملہ کی طبیعت سست ہو جاتی ہے۔ ہاتھ پاؤں ٹوٹتے ہیں۔ کمر اور پیڑو میں گرانی محسوس ہوتی ہے پھر درد شروع ہوتا ہے، جو قطن کے مہروں سے آہستہ آہستہ پیٹ کی طرف آتا ہے اور درد قولنج سے مشابہ ہوتا ہے۔ پھر رحم میں تھوڑے تھوڑے وقفہ کے بعد انقباض ہوتا ہے، اور درد بڑھتا جاتا ہے حتیٰ کہ رحم سے خون آنے لگتا ہے بعض عورتوں میں جریان خون کم اور بعضوں میں زیادہ ہوتا ہے۔ خون آنے کے ساتھ ہی رحم پھیل جاتا ہے اس کے بعد رحم کی چیزیں باہر نکلنی شروع ہو جاتی ہیں۔ جو اسقاط کی قطعی دلیل ہیں۔ ظاہری علامتیں یہ ہوتی ہیں کہ پستانوں کی سختی جاتی رہتی ہے۔ ان کا حجم گھٹ جاتا ہے۔ جب اسقاط کا وقت قریب ہوتا ہے تو اکثر حاملہ کے سر میں گرانی ہوتی ہے۔ اور اس کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا جاتا ہے۔ آنکھوں کے ڈھیلوں میں درد اور بدن میں لرزہ ہوتا ہے کبھی ہلکا ہلکا بخار بھی ہو جاتا ہے۔

عوارض اسقاط کے بعد اگر آنول (مشیمہ) دو تین روز تک خارج نہ ہو تو وہ رحم کے اندر متعفن ہو جاتی ہے اس وقت جو خون اور رطوبتیں رحم سے بہتی ہیں سخت بدبودار ہوتی ہیں۔ اور کبھی آنول کے بدبودار ٹکڑے خون وغیرہ کے ساتھ خارج ہوتے ہیں۔ اس دوران میں متعفن مواد کا زہر دوران خون کے ذریعہ سے تمام بدن میں سرایت جاتا ہے جس کی وجہ سے فساد خون کے امراض، سرخ بادہ، حمیٰ عادہ اور سرسام تک نوبت پہنچتی ہے۔ اور آخیر میں مریضہ کے ہلاک ہو جانے کا اندیشہ ہوتا ہے۔

تشخیص سب سے پہلے تو یہ دیکھنا چاہیے کہ مریضہ کو واقعی حمل ہے یا نہیں۔ اگر حمل ہو تو اسقاط کی علامتوں کا غور سے مطالعہ کرنا چاہیئے اس کے علاوہ دوسرے امراض کے حالات سے بھی اسقاط کی تشخیص لازمی ہے۔ مثلاً حمل خارج الرحم، رحم کا مسہ یا رسولی اور سرطان الرحم وغیرہ سے۔ اس کے بعد معلوم کرنا چاہیئے کہ یہ اسقاط کس قسم کا ہے

حفظ ماتقدم پیش بندی کے طور پر اسقاط کے تمام اسباب سے حاملہ کو محفوظ رکھنے کی کوشش کریں۔ اگر عوارض جسمانی یا رحم کے امراض اسقاط کے اسباب ہوں تو ان اعراض و امراض کے مطابق مناسب تدبیروں پر عمل کرنا چاہیئے۔ اسقاط سے حاملہ کو تقریباً ان ہی مصیبتوں سے دوچار ہونا پڑتا ہے جو طبعی وضع حمل کے وقت پیش آتی ہیں۔ حمل پورے دنوں سے جتنا ہی قریب ہوگا اتنا ہی اسقاط کے درد دکھ میں کمی ہوگی، اور جریان خون بھی نسبتاً کم ہوگا۔ اسقاط کے بعد زچہ کی پوری نگہداشت کرنی چاہیئے اور کم از کم آٹھ دس دن تک سکون میں رکھا جائے۔ اگر ایسا نہیں کیا گیا تو رحم میں طرح طرح کے امراض شروع ہو جائیں گے بعض اوقات رحم میں ایسے امراض ہو جاتے ہیں کہ پھر حمل ہی قرار نہیں پاتا مسکن دوائیں استعمال کرنی چاہئیں۔ افیون کے مرکبات اس مرض میں خصوصیت کے ساتھ مفید ہوتے ہیں۔ اگر رحم ٹل گیا ہو تو دایہ سے ٹھیک کرائیں۔ ورزش اور جماع سے قطعاً پرہیز کرائیں۔ مرہم داخلیون لگائیں۔

علاج اگر قرار حمل کے بعد اسقاط کے ابتدائی آثار شروع ہو جائیں، پیڑو اور رانوں میں درد کم ہو، سیلان خون اور اخراج رطوبت زیادہ نہ ہو، نم رحم ابھی کھلا نہ ہو اور جنین بھی اپنی جگہ سے ہٹا نہ ہو تو ایسے وقت بچہ کے روکنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اس موقع کے لئے چند مفید نسخے لکھے جاتے ہیں۔

پینے کا نسخہ - گل ارمنی سائیدہ ایک ماشہ، دم الاخوین سائیدہ ایک ماشہ، سنگ جراحت سائیدہ ایک ماشہ، دانہ الائچی کلاں سائیدہ ایک ماشہ کہربائے شمعی سائیدہ ایک ماشہ، طباشیر کبود سائیدہ ایک ماشہ، آملہ مربیٰ ایک عدد، سیب مربے میں ملا کر کھلائیں۔ پھر حب الآس ۴ ماشہ تخم کنوچہ ۴ ماشہ تخم خرفہ سیاہ ۴ ماشہ، بیخ انجبار ۴ ماشہ کا شیرہ پاؤ بھر عرق گاؤزباں اور چھٹانک بھر عرق گلاب میں نکال کر ۲ تولے شربت انار ملا کر پلا دیں۔

اس کے ساتھ مندرجہ ذیل فرزجہ بھی استعمال کرائیں۔

شب یمانی ۶ ماشہ، مازو سبز ۶ ماشہ، گلنار فارسی ۶ ماشہ، اقاقیا ۶ ماشہ، پوست انار ۶ ماشہ۔ ان سب چیزوں کو ببول کے بھیگے ہوئے پانی میں پیس کر کام میں لائیں۔

دونوں نسخوں کے ساتھ یہ شیاف بھی ناف کے نیچے لگائیں۔ نسخہ :۔ گل منافی ۶ ماشہ، مازو سبز ۶ ماشہ، گلنار فارسی ۶ ماشہ، افیون ۵ ماشہ، پوست انار ترش ۶ ماشہ۔ ان سب چیزوں کو پانی میں پیس کر ضماد کریں۔

مگر جب یقین ہو جائے کہ اسقاط لازم ہے خون زیادہ نکل رہا ہے اور درد میں بھی زیادتی ہے تو اس وقت معالجہ طبیعت مدبّرہ کے اوپر چھوڑ دینا چاہیئے یا اسقاط میں مدد دینے والی دوائیں پلائی جائیں تاکہ جلد از جلد مریضہ کو تکلیف سے نجات مل جائے۔ ایسے وقت میں یہ جوشاندہ تھوڑا تھوڑا پلانا مفید ہوگا۔ نسخہ :۔ مشک طرامشیع ۲ تولہ، پوست املتاس ۲ تولہ، پوست اخروٹ ۲ تولہ، پوست خربزہ ۲ تولہ، تخم خیارین دو تولہ، تخم قرطم دو تولہ، بادیان ۲ تولہ، ابہل دو تولہ، پرسیاؤشاں ۲ تولہ، ڈودہ کپاس دو تولہ، بیخ بانسہ ۵ تولہ۔ ان تمام دواؤں کو ڈیڑھ سیر پانی میں جوش دیں جب ایک تہائی رہ جائے تو دس تولہ قند سیاہ ملا کر چھان لیں اور بجائے غذا کے تھوڑا تھوڑا پلاتے رہیں۔

اگر اسقاط عادتاً ہمیشہ ہو جایا کرتا ہو تو استقرار حمل کے تیسرے ماہ سے معجون نشاط عاج والی بقدر ۶ ماشہ سات مہینے تک ہمراہ شربت انار وغیرہ کھلاتے رہیں۔ اور اگر کسی خاص مہینے میں اسقاط ہو جایا کرتا ہو تو اس ماہ میں بالخصوص نگہداشت کرنی چاہیئے اور ان تمام تدابیر کا لحاظ رکھنا چاہیئے جو پہلے لکھی جا چکی ہیں۔ اسی طرح اگر کسی خاص مہینہ میں جنین مر جایا کرتا ہو تو اس کے اسباب کو معلوم کرکے تدارک کیا جائے۔

غذا و پرہیز

اگر مریضہ بہت زیادہ کمزور ہو تو ابتدا میں آب انار شیریں، دودھ، آب سنترہ، بیضہ نیم برشت، کھچڑی اور آش جو وغیرہ دینا چاہیئے۔ اس کے ساتھ قوت کے اضافہ کے ساتھ غذا میں بھی اضافہ کرتے جائیں۔ قبض کا خیال رکھنا چاہیئے اگر بالفرض قبض ہو جائے تو ہلکی دست لانے والی دواؤں سے کام نکالیں۔

علاج بالتلقیح

(۱) ان جیو ٹرین ایس۔ ایک سی سی لے کر زیر جلد تلقیح کریں۔ مانع اسقاط ہے۔

(۲) کالسیس لوٹیم " " " " "

(۳) مارفین۔ ¼ گرین لے کر زیر جلد تلقیح کریں۔ مسکن درد اور مانع اسقاط ہے۔

(۴) گریوی ڈول۔ ایک ایم پیول کا زیر جلد ٹیکہ کریں۔ مانع اسقاط ہے۔

اگر اسقاط حمل نہ رکتا ہو تو پچوٹرین کی ایک سی سی لے کر زیر جلد تلقیح کریں۔ اس سے جلد اسقاط ہو جائے گا۔

اسقاط کے لئے منتخب نسخے

(۱) مقل ازرق ۶ ماشہ، مُرکی ۶ ماشہ، ابہل ۶ ماشہ۔ تینوں دواؤں کوٹ چھان کر بادام کے برابر قرص بنالیں۔ اور ایک قرص کی دھونی دیں۔

(۲) صبر زرد، مرکی، تخم موہ، ہر ایک ایک ماشہ۔ تینوں چیزوں کو آنکھ کے دودھ میں کھرل کرکے شیاف بنالیں اور ایک شیاف فرزجہ کے وقت اندام نہانی میں رکھوائیں۔ (۳) کپڑا تھوہڑ کے دودھ میں تر کرکے اندام نہانی میں رکھوائیں۔ (۴) مُرکی کو گڑ میں ملا کر چٹا دیں۔ (۵) دودھ اور لہسن کو جوش دے کر پلانے سے فوراً اسقاط ہو جاتا ہے۔ (۶) سرکہ خالص میں نمک لاہوری ملا کر جوش دیں جب آدھا رہ جائے تو تین روز تک مناسب مقدار میں پلائیں۔



معلومات

شہد کی مکھیوں کی عقل

چند سال گذرے کہ میونخ یونی ورسٹی کے پروفیسر کے، فان رذلیش نے اس بات کی تحقیق کی کوشش شروع کی تھی کہ ایسا کیوں ہوتا ہے کہ جہاں کسی ایک شہد کی مکھی کو کھانے کی کوئی چیز ملی، اور بس ذرا دیر میں اسی مکھی کے چھتے کی صدہا مکھیاں وہاں پہونچ گئیں۔ پروفیسر مذکور نے تجربہ کی خاطر ایسے چھتے تعمیر کئے جن میں شیشے کی کھڑکیاں لگی تھیں، اور شہد کی مکھیوں کو پانچ رنگوں سے رنگ دیا تاکہ وہ اڑتے میں بھی بآسانی پہچانی جا سکیں۔ اب یہ دیکھا گیا کہ سب سے پہلی مکھی جسے کسی جگہ کچھ کھانے کی چیز دستیاب ہوئی واپس اپنے چھتے میں آئی۔ اور جس قدر سامان خوراک وہ لائی تھی اُسے چھتے میں رکھ کر ناچنا شروع کر دیا۔ پورے ایک منٹ تک وہ داہنے اور بائیں کو اپنا بدن موڑتی رہی اور پھر دوسری جگہ جا کر اسی قدر زور سے ناچنا شروع کر دیا۔ چھتے کی دوسری مکھیاں اس ناچنے والی کے پیچھے جمع ہو گئیں۔ اور اس کی حرکات کا بغور مطالعہ شروع کر دیا۔ حرکت کے ساتھ ساتھ ناچنے والی کے جسم سے ایک خاص خوشبو بھی نکلتی تھی جو کہ اشارہ کا کام دیتی تھی یہ خوشبو پیٹ کے ایک مخصوص غدہ سے پیدا ہوتی تھی، جب ناچ ختم ہو گیا تو ایک ایک کر کے مکھیاں چھتے میں سے نکلنا شروع ہوئیں۔ ان سب کو اس مخبر مکھی کی حرکات سے نہ صرف یہ معلوم ہو گیا تھا کہ کس سمت کو جانا ہے بلکہ یہ بھی کہ کسی خاص قسم کے پھولوں کے ملنے کی توقع ہے۔ صرف چند ہی منٹ میں ان سب نے اس جگہ کا پتہ چلا لیا ناچنے والی کے پیچھے پیچھے جا کر نہیں۔ بلکہ بطور خود۔

شہد کی مکھیاں وقت پہچانتی ہیں

کیمبرج یونی ورسٹی کے شعبۂ حیوانیات کی ڈاکٹر میتھالڈ ہرٹز کا بیان ہے کہ شہد کی مکھیاں وقت معلوم کر سکتی ہیں۔ مختلف رنگ پہچان سکتی ہیں۔ ڈاکٹر موصوفہ اپنا کام صبح کے ٹھیک دو بجے شروع کرتی ہیں۔ اور جب ہی کیمبرج کی گھڑیوں میں نو بجتے ہیں تو تیس یا بتیس مکھیاں ہر روز ان کی لیبوریٹری (معمل) کے دروازے میں آ موجود ہوتی ہیں۔ ڈاکٹر موصوفہ کا بیان ہے کہ چونکہ شہد کی مکھیوں کے کان نہیں ہوتے اور اگر کان ہوتے بھی تب بھی وہ گھنٹے گن نہیں سکتیں۔ تو ضروری ہے کہ ان کے پاس کوئی ان کی اپنی گھڑی ہوتی ہے کہ جو انہیں وقت بتاتی ہے۔ ان کے دوسرے دعوے کے متعلق بھی ایک مدت دراز تک تجربے کئے گئے ہیں اور اخبارات کا بیان ہے کہ ان کی سچائی میں ذرا سا بھی شبہ نہیں ہو سکتا۔

کونین کی دریافت کا باعث ایک حادثہ

سنکونا (کونین کا درخت) کی دریافت کا باعث محض ایک اتفاقی حادثہ تھا۔ قصہ یوں بیان کیا جاتا ہے کہ پیرو دیا کے جنگل میں قدیم امریکی باشندوں کا ایک قبیلہ رہتا تھا، جو جنگل کے پھلوں پر گذران کیا کرتا تھا۔ اور ایک ایسے تالاب سے پانی پیا کرتا تھا جو بہت گہرا تھا اور کبھی سوکھتا نہ تھا۔ ایک روز رات کو بڑے زور کی آندھی آئی جس سے سنکونا کے کچھ درخت اکھڑ کر پانی میں جا پڑے۔ ان کی وجہ سے پانی ایسا کڑوا اور بھاری ہو گیا کہ استعمال کے قابل ہی نہ رہا۔ قبیلہ کو وہ جگہ چھوڑنی پڑی، اور وہاں سے رخصت ہوتے وقت وہ اپنے دو بیمار آدمیوں کو کہ جن کو بخار شدید تھا مرنے کے لئے چھوڑ گئے۔ جب پیاس سے ان کا دم نکلنے لگا تو یہ سوچ کر کہ مرنا تو ہے ہی ان دونوں نے اسی تالاب کے پانی سے اپنی پیاس بجھائی۔ انہیں یہ دیکھ کر سخت حیرت ہوئی کہ ان کے بخار میں پانی پینے کے بعد بہت کمی ہو گئی اور وہ کسی قدر چلنے پھرنے لگے انہوں نے پھر تو بار بار یہ پانی پیا اور ان کا بخار بہت جلد جاتا رہا۔ اور جسمانی طاقت واپس آ گئی۔ شفا پاتے ہی وہ پھر اپنے قبیلے میں جا ملے اور اس انکشاف کی سب حقیقت اہل قبیلہ کو سنا دی [illegible]

پھیلا اور بڑھتے بڑھتے یہاں تک عام ہوگیا کہ اب دنیا کے ہر گوشے میں اس کے مرکبات اہل طب کے استعمال میں ہیں ۔

شیشے کے نئے نئے استعمال

جب سے شیشہ عالم وجود میں آیا اس وقت سے اِس وقت تک وہ بس شیشہ ہی تھا یعنی نازک خستہ اور بآسانی ٹوٹ جانے والا مادّہ کہ جو حرارت کو بھی نہیں برداشت کر سکتا چٹک ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا ہے ۔ لیکن اب شیشے کے برتنوں میں کھانا پکانا ایک روزمرّہ کی بات ہو چکی ہے ۔ کیونکہ سائنس کے تجربوں کی بدولت ا[یک] قسم شیشے کی وجود میں آگئی ہے کہ حرارت سے نہیں ٹوٹتی ۔ اب ایسا شیشہ بھی نئی موٹروں میں لگایا جا رہا ہے کہ جو صدمات کو برداشت کر[ے] حفاظتی عینکوں میں بھی اسی شیشے کا استعمال ہوتا ہے جو کہ مزدور لوگ استعمال کرتے ہیں ۔ تاکہ اگر پتھر کے ٹکڑے آ کر لگیں تو شیشہ نہ ٹوٹے اور آنکھ[یں بچ جائیں] یہ نہ ٹوٹنے والا شیشہ اس طرح بنایا جاتا ہے کہ شیشے کی دو چادروں کو ایک نہ ٹوٹنے والے سیمنٹ کے ذریعہ سے باہم چپکا دیا ہے ۔ چپکانے کا [خیال] سب سے پہلے ایک فرانسیسی دوا ساز کے دل میں پیدا ہوا تھا ۔ جب کہ اس کے ہاتھ سے دوا کی ایک بوتل گر پڑی ۔ اور اس نے دیکھا کہ بوتل میں ا[یک] رُخ جو دوا کی تہ جم گئی تھی ۔ اس نے بوتل ٹوٹ جانے کے باوجود اس کے سب ٹکڑوں کو اپنی اپنی جگہ قائم رکھا اور دوا کا ایک قطرہ بھی نہ گ[را] بھی زیادہ مضبوط شیشے کی ایک قسم چند سال ہوئے جرمنی میں تیار کی گئی ہے ۔ یہ بالکل فولاد کی پتلی چادر کی طرح موڑی جا سکتی اور چھوڑ دینے پر [ا]صلی حالت پر آجاتی ہے حال ہی میں جرمن سائنس دانوں نے ایک اور شیشہ کھڑکیوں میں لگانے کے لئے ایجاد کیا ہے ۔ اس میں ایک ایسا مصالحہ لگا ہوتا ہے کہ جس میں سے صرف ایک رُخ کو روشنی گذر سکتی ہے اور دوسرے رُخ سے کچھ نظر نہیں آتا ۔ اس قسم کی کھڑکیاں بیماروں کے اسپتالوں میں لگائی گئی ہیں تاکہ ڈاکٹر تو مریضوں کی سب حرکات کا معائنہ کر سکیں اور مریض ڈاکٹر کو نہ دیکھ سکے ۔

حوالیٔ قلب کا درد

دل کے آس پاس درد ممکن ہے کہ قلب کے کسی مرض کی علامت ہو لیکن ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ [وہ] اور ایسی بیماری کی وجہ سے ہو جو کسی درجے میں بھی خطرناک نہ ہو ۔ مثال کے طور پر سینہ کا درد صرف [...] کے باعث سے ہو سکتا ہے ۔ پھیپھڑے اور ہوا کی نالیوں کی کسی معمولی سی بیماریوں کے سبب سے بھی ۔

قلب کے امراض رکھنے والے مریضوں کو بالکل ان ہدایات کے مطابق اپنی زندگی بسر کرنی چاہیئے کہ جو ان کے معالج کی طرف سے ملی ہوں ۔ عام طور پر مندرجہ ذیل ہدایات پر عمل درآمد ضروری ہے :-

(۱) اس حقیقت کو تسلیم کر لو کہ تمہیں ایک مستقل روگ لگ گیا ہے ، اور راضی بہ رضا رہ کر اپنی باقی زندگی کو پُرسکون طریقہ پر بسر کرنے کے لئے تیار ہو جانا چاہیئے ۔

(۲) دم پھول جانا یا چڑھ جانا خطرے کی گھنٹی ہے اسے اچھی طرح پہچاننا چاہیئے ، اور جونہی یہ کیفیت رونما ہو فوراً سب کام بند کر دینا چاہیئے ۔

(۳) ٹریم یا ریل پر چڑھنے کے لئے دوڑنا ہرگز نہ چاہیئے ۔ جب تک لفٹ مل سکے اس وقت تک زینہ پر چڑھنا نادانی ہے ۔ اگر بدرجۂ مجبوری پر چڑھنا ہی پڑے تو جس وقت دم پھولے اسی جگہ ٹھہر کر دم لے لینا چاہیئے ۔

(۴) سردی سے جسم کی حفاظت لازمی ہے ۔ ایسے لوگوں سے دور رہنا چاہیئے جو زکام میں مبتلا ہوں یا کسی اور متعدی بیماری کے مریض ہوں۔ اگر نزلہ زکام ہو ہی جائے تو بستر پکڑ لینا چاہیئے ، اور تاوقتیکہ ڈاکٹر اجازت نہ دے بستر نہ چھوڑنا چاہیئے ۔ چند روز بستر پر زیادہ لیٹنے سے [یہ بہتر ہے] کہ زندگی کے دن بہت کافی بڑھ جائیں ۔

(۵) ہر قسم کی شراب اور تمباکو سے کامل احتراز لازم ہے ۔

(٦) بسیار خوری سخت مضر ہے اپنا وزن معمول سے کسی قدر کم ہی رکھا جائے تو بہتر ہے ۔

(۷) غصّہ میں کبھی آپے سے باہر نہ ہونا چاہیے ۔

(۸) فکر اور پریشانی کو پاس نہ آنے دینا چاہیئے ۔ نہ کاروبار کے متعلق فکر کرنا چاہیئے اور نہ اپنے مرض کے متعلق فکر سے حالات کی ا[صلاح] ہونے سے رہی ، اُلٹا نقصان ہی پہونچ جائے گا ۔

(۹) معالج جب اور جتنی مرتبہ تمہیں دیکھنا چاہے اسے دکھاتے رہو ۔

(۱۰) اپنے دل کو اور اس کے مرض کو اہمیت تو دو لیکن اتنی اہمیت نہ دو کہ اس کا اثر تمہاری زندگی پر پڑے۔ ایسا ہوا تو تم بقیہ عمر کے واسطے بستر سوار بن جاؤ گے۔

سوءِ ہضم کا خاص سبب مالی پریشانیاں ہیں

ڈاکٹر والٹر سی۔ الوہرکیس کا بیان ہے کہ مالی پریشانی بدہضمی کا خاص سبب ہے۔ روزانہ ڈاکٹروں کے پاس ہزارہا مریض پیٹ کی شکایت کرتے ہوئے آتے ہیں۔ لیکن ان میں سے پورے پچاس فی صدی ایسے ہوتے ہیں کہ جنہیں دوا کی ایک ایک مستقل ماہانہ آمدنی کی یا اکٹھی ایک معقول رقم کی ضرورت ہے جو انہیں اس کی مالی مصیبت سے حقیقتاً رہا کر سکے۔

عصبی قسم کے سوءِ ہضم کے جس میں کہ صرف ہاضمہ کا فعل خراب ہو جاتا ہے، بہت سے اسباب ہیں۔ لیکن ان میں سے سب سے عام سبب تکان، پریشانی اور ذکاوتِ حس ہیں۔ طب سے ناآشنا عوام کو یہ یاد رکھنا چاہئے کہ ایسا فتورِ انہضام کہ جس میں معدہ اور امعاء میں کوئی خرابی نہ ہو سب سے زیادہ عام ہے اور اس سے مریض کو کوئی خاص نقصان نہیں پہونچا کرتا۔

جب کسی تنگ مزاج اور جھگڑالو عورت سے یہ کہا جاتا ہے کہ نہ تو اس کے معدے میں زخم ہے اور نہ پتے میں پتھری تو اسے بہت مایوسی ہوتی ہے اور اکثر اسے غصہ آ جاتا ہے۔ وہ کسی طرح اس بات کے ماننے کے لئے تیار نہیں ہوتی کہ اس کی یہ سب تکلیف کسی عضو میں خرابی نہ ہونے کے باوجود ہو سکتی ہے۔ اور وہ اس بات کے لئے تیار نہیں ہوتی کہ مہینوں تک اپنی اصلاح آپ کرے جو کہ شفا پانے کے لئے ضروری ہے۔

بہت سے آدمی اس بات کو تو آسانی سے سمجھ جاتے ہیں کہ شدید خوف کی وجہ سے انہضام کا فعل بگڑ جاتا ہے اور دست وغیرہ آنے لگتے ہیں۔ لیکن ان کی سمجھ میں یہ کسی طرح نہیں آتا کہ مستقل طور پر قائم رہنے والی پریشانی بھی اسی طرح فتورِ ہضم پیدا کر سکتی ہے۔ لیکن واقعہ یہ ہے کہ بیمار بچے کے لئے ہروقت کڑھنا، آوارہ مزاج، بدمزاج خاوند کی حرکتوں پر ہروقت کا رنج و غم یا ایسا کاروبار کہ جس میں برابر نقصان ہوتا رہے سب کی سب ایسی باتیں ہیں کہ جو ہاضمہ کو خراب کر دیتی ہیں۔

بہت سے ایسے خوف کہ جن کی وجہ سے ہاضمہ میں فتور لاحق ہو جائے بے بنیاد یا قابلِ مضحکہ ہوتے ہیں۔ اور مریض خود بھی اس بات کو جانتے ہیں۔ شروع میں تو ایسے خوف و ہراس کو دل سے دور کرنا بہت دشوار معلوم ہوتا ہے۔ لیکن آہستہ آہستہ ان پر غلبہ پا لیا جاتا ہے اور پھر تندرستی حاصل کی جا سکتی ہے۔

اعضاءِ جسمانی کی اس بطور خود تعلیم و تربیت کے زمانے میں مریضوں کو ایک مہربان اور ذی عقل طبیب سے بہت بڑی مدد مل سکتی ہے لیکن آخری کامیابی یا ناکامی کا انحصار تمام تر مریض کی اپنی قوتِ ارادی کی مضبوطی پر ہے۔ اگر قوتِ ارادی مضبوط ہے تو کامیابی یقینی ہے بصورت دیگر ناکامی کا منہ دیکھنا پڑے گا۔

سانپ کے کاٹے کا علاج

مرکزی تحقیقاتی ادارہ کسولی کی کامیاب کوشش

مرکزی تحقیقاتی ادارہ کسولی میں سانپ کے کاٹے کا ایک سیرم تیار ہوا ہے جس کی برما، عراق، سیلون اور ایران میں بڑی مانگ ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ ۱۹۳۷ء میں ان ملکوں نے اس سیرم کے ۸۰۰۰ ٹیوب خریدے اور اس کی مانگ دن بہ دن بڑھتی جاتی ہے۔

حسب ذیل اعداد سے اندازہ ہوگا کہ یہ سیرم سال بہ سال زیادہ مقدار میں تیار کیا جا رہا ہے۔

۱۹۳۳	۴۳۴۲ ٹیوب
۱۹۳۴	۵۱۷۳ 〃
۱۹۳۵	۵۹۹۳ 〃
۱۹۳۶	۷۱۶۰ 〃
۱۹۳۷	۷۷۷۳ 〃

ادارہ میں بعض مزید تجربات ہو رہے ہیں۔ جن سے یہ سیرم گرم آب و ہوا میں زیادہ دن رکھنے سے خراب نہ ہو سکے۔

نوٹ:۔ خریداران رسالہ ہمدردِ صحت کی خدمت میں التماس ہے کہ خط و کتابت کے وقت اپنے نمبر خریداری کا حوالہ ضرور دیں۔

مراسلات

طبیہ کالج مسلم یونی ورسٹی کی جمعیۃ طلبائے قدیم

مسلم یونی ورسٹی طبیہ کالج اولڈبوائز ایسوسی ایشن کا تیسرا سالانہ جلسہ ۱۴ مارچ ۱۹۳۹ء کو منگل کے دن جناب حکیم ملک عنایت اللہ صاحب نسیم ڈی۔آئی۔ایم ایس (علیگ) بمقام سلطان جہاں منزل علی گڈھ منعقد ہوا۔ جلسہ میں ہندوستان کے مختلف حصوں سے اولڈبوائز تشریف لائے تھے۔ جناب صدر کے بصیرت افروز اور فاضلانہ خطبہ صدارت کے علاوہ جس میں آپنے فن طب کی عظمت و برتری اور موجودہ حالات میں فن کی ترقی و بہبود کے ذریعوں کے متعلق اظہار خیال تھا مسلسل کئی گھنٹے کی بحث کے بعد قواعد و ضوابط میں چند ضروری ترمیمیں اور مندرجہ ذیل ریزولیوشن منظور ہوئے

(۱) مسلم یونی ورسٹی طبیہ کالج اولڈبوائز ایسوسی ایشن کا یہ جلسہ آل انڈیا کانگریس کے اس رویّہ کے خلاف پر زور اظہار ناراضگی کرتا ہے کہ اس نے تری پورہ میں ایلوپیتھی، ہومیوپیتھک اور آیورویدک ڈسپنسریوں کے ساتھ یونانی ڈسپنسری قائم نہیں کی۔ یہ اجلاس کانگریس ہائی کمانڈ کی توجہ اس طرف مبذول کراتے ہوئے اس سے مطالبہ کرتا ہے کہ کانگریس کے سالانہ یا صوبہ جاتی اجتماعوں میں ویدک اور ایلوپیتھی ڈسپنسریوں کے ساتھ یونانی ڈسپنسریوں کا بھی انتظام کرے۔

(۲) مسلم یونی ورسٹی طبیہ کالج اولڈبوائز ایسوسی ایشن کا یہ جلسہ حکومت یوپی کے اس اچھے اقدام پر جو کہ اس نے دیسی طبوں کی ترقی کے لئے اٹھایا ہے دلی مبارک باد پیش کرتا ہے اور حکومت کی توجہ اس نامناسب اور غیر مساویانہ رویّہ کی جانب مبذول کراتا ہے جو آیورویدک اور یونانی ڈسپنسریوں کے قیام میں اختیار کیا گیا ہے۔ یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ حکومت جلد سے جلد آیورویدک اور یونانی ڈسپنسریاں مساوی تعداد میں قائم کرکے فن پروری اور غیر متعصبانہ ذہنیت کا ثبوت دے۔

(۳) مسلم یونی ورسٹی طبیہ کالج اولڈبوائز ایسوسی ایشن کا یہ جلسہ سرحد، سندھ، پنجاب، بہار، آسام، اڑیسہ، بنگال، سی پی، بمبئی اور مدراس کی حکومتوں سے درخواست کرتا ہے کہ وہ بھی صوبہ جات متحدہ کی دیسی ڈسپنسریاں قائم کریں۔ اور طبیہ کالج مسلم یونی ورسٹی علی گڈھ کے اطبا کی خدمات حاصل کرکے پبلک کو صحیح اور سائنٹفک علاج سے فائدہ اٹھانے کا موقعہ دیں۔

(۴) مسلم یونی ورسٹی طبیہ کالج اولڈبوائز ایسوسی ایشن کا یہ جلسہ گورنمنٹ یو۔پی سے مطالبہ کرتا ہے کہ بورڈ آف انڈین میڈیسن میں طبیہ کالج مسلم یونی ورسٹی کے کم سے کم دو طبیب ضرور لئے جائیں۔

(۵) مسلم یونی ورسٹی طبیہ کالج اولڈبوائز ایسوسی ایشن کا یہ جلسہ اُن اولڈ بوائز سے جو اب تک ایسوسی ایشن کے ممبر نہیں ہیں اپیل کرتا ہے کہ جلد سے جلد ایسوسی ایشن کے ممبر بنیں۔ اور یہ جلسہ تمام اولڈبوائز سے ایسوسی ایشن کی مالی امداد کے لئے بھی اپیل کرتا ہے۔

(۶) مسلم یونی ورسٹی طبیہ کالج اولڈبوائز ایسوسی ایشن کا یہ جلسہ ہندوستان کے مختلف صوبوں کے اولڈبوائز سے اپیل کرتا ہے کہ مادر درسگاہ کی ترقی و بقا کے لئے زیادہ سے زیادہ قابل امیدواروں کو داخلہ کے لئے بھیجا جائے۔

قرار پایا کہ تمام تجویزوں کی نقلیں اور کارروائی کی تفصیل منشور طبی رسالوں اور قومی اخبارات کو بھیجی جائیں۔

(حکیم آغا شمس الحسن سکریٹری اولڈبوائز ایسوسی ایشن)

طبیہ کالج امرتسر میں اندھے پن پر جلسہ

۲۱ فروری ۱۹۳۹ء کے دن چار بجے شام کو طبیہ کالج کی اپنی عمارت میں اندھے پن پر ایک جلسہ زیر صدارت عالی جناب خان صاحب چودھری ڈپٹی فضل الدین صاحب ممبر لیجسلیٹو اسمبلی و رئیس اعظم امرتسر ہوا۔ جلسہ طلبا کالج کے علاوہ دیگر حضرات اور شائقین فن نے بھی شرکت کی سب سے پہلے مسٹر معراج الدین سٹوڈنٹ فرسٹ ایر کلاس طبیہ کالج امرتسر نے آنکھ کی اہمیت پر تقریر کی۔ اس کے بعد جناب حکیم محمد علی صاحب سکریٹری طبیہ کالج نے عالمانہ پیرائے میں آنکھ کی تشریح، اس کے افعال، ضعف بصارت کے اسباب، حفظ ما تقدم اور علاج پر ایک مبسوط تقریر کی۔ اس کے بعد جناب حکیم محبوب عالم صاحب پرنسپل کالج نے وہ اصول بتائے جن سے نظر کی حفاظت ہو سکے۔ پھر جناب ڈاکٹر غلام محمد صاحب ایم۔ بی۔ بی ایس ریٹائرڈ

سول سرجن پروفیسر تشریح کالج نے ماہیتِ بصر اور ضعف نظر کے اسباب پر فاضلانہ تقریر فرمائی۔ آپ کے بعد حکیم محمد جان صاحب ڈرگز انسپکٹر وسپروائزر شفاخانہ جات میونسپلٹی و پروفیسر علم الادویہ طبیہ کالج نے بازاری حکیموں اور عطائیوں سے جو نقصانات آنکھوں کو پہونچ رہے ہیں اُن کی تفصیل بیان کی جناب حکیم محمد عبدالرحمن خاں صاحب عباسی آنریری پروفیسر طبیہ کالج امرتسر نے اندھے پن سے بچنے کی تدبیروں پر روشنی ڈالی۔ آخر میں نیچے کا رزولیوشن بالاتفاق پاس کیا گیا۔ اور صاحب صدر کے شکریہ کے بعد جلسہ ختم ہوا۔

ریزولیوشن

طبیہ کالج امرتسر کا یہ جلسہ حکومت ہند سے پرزور درخواست کرتا ہے کہ آنکھوں جیسے شریف عضو کی اہمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے وہ ایسے احکام جاری کرے جن کی رو سے عطائی اور جاہل معالج آنکھوں کے سرمے یا اور اسی قسم کی دوسری دوائیں قطعاً فروخت نہ کرسکیں۔

زبدۃ الحکما حکیم منظور احمد خاں ایم۔ اے وائس پرنسپل طبیہ کالج امرتسر

آیورویدک اینڈ یونانی طبی کلب امروہہ (یو۔پی) کا بارہواں سالانہ اجلاس

آیورویدک اینڈ یونانی طبی کلب امروہہ کا سالانہ جلسہ ۲۲ جنوری ۳۹ء کو زیر صدارت جناب حکیم سید محمد معصوم حسن صاحب رئیس وسابق آنریری مجسٹریٹ منعقد ہوا جلسہ میں اطبا، وید و ڈاکٹر صاحبان کے علاوہ معززین شہر بھی ایک کثیر تعداد میں شریک تھے سب سے پہلے جناب حیدر شید اعلیٰ صاحب میونسپل کمشنر و جنرل سکرٹری مسلم لیگ و صدر مجلس استقبالیہ نے اپنا خطبہ صدارت پڑھا جس میں خصوصیت کے ساتھ موجودہ گورنمنٹ صوبہ یو۔پی کی اس پالیسی پر جس کے ذریعے وہ ۱۴۶ وید اور ۴۶ اطبا کا تقرر کر رہی ہے، پرزور احتجاج کیا اور تجدید فن اور اتحاد اطبا، وید صاحبان کی ضرورت پر کافی روشنی ڈالی۔ اس کے بعد صدر محترم نے اپنا بلیغ خطبہ صدارت ارشاد فرمایا جس میں دیسی علاج کا دیگر رائج الوقت طریقوں سے مقابلہ کیا اور یہ ثابت کیا کہ ہندستان کو اپنے دیسی طریقہائے علاج سے ہی فائدہ ہو سکتا ہے۔ موصوف نے بھی تجدید فن اور اتحاد پر کافی زور دیا۔ اہم و ضروری خطبات کے بعد جناب سید علی رضا صاحب نقوی (علیگ) سابق جنرل سکرٹری طبی کلب نے سالانہ رپورٹ پڑھ کر سنائی۔ حضرت تاباں نقوی امروہوی اور جناب دیدرام کمار صاحب نے دیسی طریقہ علاج و اطبا، وید صاحبان کی موجودہ حالت پر پُرزور نظمیں جو معنوی و علمی خصوصیات کے اعتبار سے درسِ عبرت تھیں ارشاد فرمائیں۔ آخر میں چند تجاویز پیش ہو کر منظور ہوئیں۔

(۱) آیورویدک اینڈ یونانی طبی کلب امروہہ کا یہ عام جلسہ پُرخلوص کارکن جناب حکیم محمد تمکین احمد خاں مرحوم کے انتقال پُرملال پر اظہار تاسف کرتے ہوئے ان کے واسطے دعائے مغفرت کا خواہاں ہے، اور ان کے پسماندگان سے دلی ہمدردی کا اظہار کرتا ہے۔

محرک جناب حکیم سید محمد مہدی صاحب نقوی جنرل سکرٹری طبی کلب۔ (موید) وید او دہم چند صاحب اور حکیم محمد عین الحق صاحب

(۲) آیورویدک اینڈ یونانی طبی کلب امروہہ کا یہ عام جلسہ گورنمنٹ (یو۔پی) سے پرزور اپیل کرتا ہے کہ گرام سدھار کے سلسلہ میں جو ۱۴۶ وید اور ۴۶ اطبا، کا تقرر ہو رہا ہے حکیموں اور ویدوں کے تناسب اور طب یونانی کی عام پسندیدگی کے لحاظ سے غیر مناسب ہے۔ ضرورت ہے کہ اطبا کی جگہوں میں اضافہ کیا جائے۔

محرک۔ ابو النظر حکیم سید طفیل حسن صاحب رضوی (موید) وید او دہم چند صاحب۔ حکیم سید علی رضا صاحب نقوی (علیگ)

(محمد مسعود عالم صدیقی سکرٹری)

بھوپ اندر طبیہ کالج کا سالانہ امتحان

بھوپ اندر طبیہ کالج پٹیالہ کے سالانہ امتحانات ۲۵ مئی ۳۹ء سے شروع ہو کر ۸ جون کو ختم ہونگے۔ پرائیویٹ طور پر امتحان میں شریک ہونے کا ارادہ رکھنے والے اپنی درخواستیں ۱۵ مئی تک بھیج سکتے ہیں۔

(پرنسپل)

تصحیح ہمدرد صحت بابتہ ماہ فروری ۳۹ء میں جو نسخہ عجیب طلا کے نام سے شائع ہوا ہے اُس میں کاتب کی غلطی سے شیر بڑ چھپا ہو۔ حالانکہ شیر بڑ لینے بڑکی کا دودھ ہونا چاہیئے۔ سوڈا کاسٹک بھی نمبر ۹۹۔۹ ڈگری کا ہونا چاہیئے۔ ناظرین تصحیح کرلیں۔

مجربات

جناب حکیم اکبر حسین صاحب الہ آبادی

اکسیر اطفال نیلا تھوتھا دتوتیا، ایک رتی ۲؍۱ سوڈا خوردنی ۲؍۱ رتی، سہاگہ بریاں ۲؍۱ رتی۔ سب چیزوں کو اتنا کھرل کریں کہ توتیا کا نیلا رنگ باقی نہ رہے خوراک ۲؍۱ رتی سے چار رتی تک ماں کے دودھ میں ملا کر۔

فوائد:۔ قے، بدہضمی، کھانسی اور دانت نکلنے کے وقت کے مرضوں کے لئے اکسیر ہے۔

دوائے حمی برگ سورج مکھی کو سایہ میں خشک کرکے باریک کریں۔ اور ایک ایک ماشہ یہ دوا صبح دوپہر اور شام کے وقت عرق بادیان، عرق گاؤزبان ایک ایک چھٹانک اور شربت بنفشہ دو تولہ کے ساتھ دیں۔ فوائد:۔ ہر قسم کے بخار خصوصاً ملیریائی بخار کے لئے اکسیر ہے۔

حبوب سعال مغز بادام مقشر، نشاستہ گندم، رب السوس، ترنجبین، بہدانہ ہر ایک ایک تولہ منقی دو تولہ۔ سب چیزوں کو کوٹ چھان کر چنے کے برابر گولیاں بنالیں۔ اور صبح و شام کو دو دو گولیاں منہ میں رکھ کر چوسیں۔

فوائد:۔ خشک و تر دونوں قسم کی کھانسیوں کے لئے یہ گولیاں مفید ہیں۔

حب عنبری عنبر ۳ ماشہ، سم الفار ۶ ماشہ، کات سفید ۱ ماشہ کو سو عدد پان کے پانی اور پانچ تولے کریلے کے پانی میں یکے بعد دیگرے کھرل کرکے ماش کے برابر گولیاں بنائیں۔ اور علی الصباح کوئی مرغن چیز کھاکر ایک گولی کھائیں۔ پھر اوپر سے گائے کا دودھ پی لیں۔

فوائد:۔ قوت باہ کی بہترین دوا ہے۔ ممسک بھی ہے۔

دافع احتلام ست گلو، طباشیر، دانہ الائچی خورد، ہر ایک تین ماشہ، بھوسی اسپغول، مغز بادام شیریں، کشنیز خشک، تخم کاہو، تخم خرفہ، ثعلب مصری، اندر جو شیریں، بیج بند، تخم سرالی، تخم فرنج مشک، تخم ترمندی، بیج مندی، ستاور، شقاقل مصری، بہمن سفید بہمن سرخ، موصلی سیاہ، موصلی سفید، تخم اوٹنگن، تودری سفید، تودری زرد، زیرہ سفید، رومی مصطگی ہر ایک چھ ماشہ، نبات سفید ۱۲ تولہ۔ سب دواؤں کو کوٹ چھان کر سفوف بنالیں اور نو نو ماشہ یہ سفوف صبح اور شام کو گائے کے دودھ کے ساتھ پھنکائیں۔

فوائد:۔ جریان اور احتلام کے لئے یہ دوا نہایت ہی مفید ہے۔ مغلظ اور مقوی باہ ہے۔

جناب حکیم مولوی سید محمد اسد علی صاحب آنریری مجسٹریٹ

معجون اکسیر گردہ تخم کرفس ۳۵ ماشہ، نانخواہ ۳۵ ماشہ، تخم شبت ۳۵ ماشہ، تخم گذرہ ۳۵ ماشہ، تخم گندنا ۳۵ ماشہ، مصطگی رومی ۳½ ماشہ، قرنفل ۳½ ماشہ، خرفہ ۳½ ماشہ، عقرقرحا ۳½ ماشہ، اسارون ۳½ ماشہ، بسباسہ ۳½ ماشہ، عودم ۱¾ ماشہ، مشک دو رتی زعفران ۲½ ماشہ، مویز منقی ۲۰ تولہ، شکر ۲۰ تولہ۔ حسب معمول معجون تیار کریں۔ اور چالیس دن کے بعد استعمال کریں۔ خوراک ۱½ ماشہ رات کو سوتے وقت۔

فوائد:۔ یہ معجون تمام ریاحی امراض اور ریاحی دردوں کے لئے مفید ہے، گردوں کو مضبوط بناتی ہے۔ گردہ کی ریگ کو خارج کرتی ہے۔ پیشاب میں فاسفیٹس اور چربی کے اخراج کو بند کرتی ہے۔

روہوں کا سرمہ سلفیٹ آف زنک ۲۰ گرین، کیلومل ایک ماشہ، سرمہ سیاہ (سال بھر تک نیم میں رکھا ہوا) ایک ماشہ، توتیا سبز (مشد کیا ہوا) ایک ماشہ، شورہ قلمی ایک ماشہ، دانہ الائچی خورد ایک ماشہ، پھٹکری خام ایک ماشہ، افیون خالص مصفےٰ ۵ تولہ زیرہ سفید ایک ماشہ، مرچ سفید ایک ماشہ، سہاگہ خام ایک ماشہ، سمندر جھاگ ایک ماشہ، نمک لاہوری ایک ماشہ، سرمہ اصفہانی ایک ماشہ، سرمہ چینی ایک ماشہ ان سب دواؤں کو عرق گلاب یا بارش کے پانی میں دو دن تک خوب کھرل کرکے سرمہ بنالیں اور ایک ماشہ یہ سرمہ ۲ ماشہ شہد میں ملا کر رکھیں اور روزانہ تین

دن تک اس کی دو دو سلائیاں آنکھوں میں لگائیں۔ پھر ہر روز ایک ایک سلائی بڑھاتے رہیں۔
فوائد:۔ رو ہوں کے لئے تو یہ سرمہ عجیب الاثر ہے ہی۔ اس کے علاوہ لگرے، جالے اور پھولے کو بھی مفید ہے۔ بصارت کو تیز کرتا ہے۔

جناب حکیم عبدالاحد صاحب۔ شرف الدین پوری، دریاپو

حب آتشک و سوزاک آملہ خشک، ہلیلہ سیاہ، پوست ہلیلہ زرد۔ تینوں چیزیں ایک ایک تولہ لے کر ۲۰ عدد کاغذی لیموؤں کے پانی میں خوب کھرل کریں۔ جب گولی بننے کے قابل ہو جائیں تو چنے کے برابر گولیاں بنالیں۔

ترکیب استعمال:۔ ایک گولی دہی کے ساتھ روزانہ صبح کے وقت سات روز تک کھلائیں۔

پرہیز:۔ ان گولیوں کے دوران استعمال میں مونگ کی دال سے قطعی پرہیز کریں۔

فوائد:۔ آتشک کے لئے یہ گولیاں مجرب ثابت ہوئی ہیں۔ اگر ایک ہفتہ میں خاطر خواہ فائدہ نہ ہو تو چند دن ٹھیر کر ایک ہفتہ اور کھائیں۔ پیشاب کی سوزش دو تین ہی دن میں کم ہو جاتی ہے اور مریض تندرست ہو جاتا ہے۔ سوزاک کے اکثر مریضوں کو اس سے فائدہ ہوا۔ طبیہ کالج دہلی کے شفاخانہ میں "حب احد" کے نام سے یہ گولیاں برتی جاتی ہیں۔

جناب حکیم سید مشتاق حسین صاحب جے پور

حب چیچک دانہ الائچی کلاں، زہر مہرہ خطائی، زرورد، پودینہ خشک، بادیاں، ست گلو، طباشیر، زیرہ سفید، دانہ الائچی خورد، زرنباد، عود غرقی، نمک لاہوری ہر ایک ایک تولہ، مویز منقہ ۵ تولہ، مشک خالص ۴ ماشہ۔ سب دواؤں کو باریک پیس کر ماش کے برابر گولیاں بنالیں اور ایک گولی سے تین گولیوں تک شربت عناب کے ساتھ دیں۔

فوائد:۔ چیچک اور موتی جھرہ کی شکایتوں کے لئے یہ گولیاں نہایت مفید ثابت ہوئی ہیں۔ اگر بطور حفظ ما تقدم ان کو استعمال کرایا جائے تو یہ نامراد مرض نہیں ہونے پاتے۔ اگر مرض کی موجودگی میں انہیں کھلایا جائے تو مرض کی سختی کو کم کرتی ہیں۔ اور مریض جلد ہی اچھا ہو جاتا ہے۔ چیچک کے علاوہ یہ گولیاں بچوں کے بہت سے مرضوں کے لئے بھی کارآمد ہیں۔ میرے ہم پیشہ بھائی یہ گولیاں بنا کر ضرور برتیں۔

گرمی توڑ شربت مغز بادام شیریں ۱۰ تولہ، مغز تخم خریزہ، مغز تخم خیارین، دانہ الائچی سفید، تخم خرفہ سیاہ ہر ایک ۲ تولہ، سہاگہ ۱۰ ماشہ، آب لیموں تازہ ۱۰ تولہ۔ آب لیموں کے علاوہ سب چیزوں کو ڈیڑھ سیر پانی میں پیس کر شیرہ نکال لیں۔ پھر اس میں آب لیموں اور شکر سفید سوا دو سیر ڈال کر شربت کا قوام بنالیں دوران قوام میں اگر چاہیں تو شربت کی سرخی بھی دے سکتے ہیں۔ ۵ تولہ یہ شربت پانی میں ملا کر صبح یا جس وقت ضرورت ہو پئیں۔ فوائد:۔ گرمی کے موسم میں یہ شربت بہت سے مرضوں کے لئے ڈھال کا کام دیتا ہے، پیاس کو روکتا ہے۔ گھبراہٹ اور بے چینی کو دور کرتا ہے۔ گرمی کے موسم میں صفراکی زیادتی سے تکلیف اٹھانے والے اس شربت کو ضرور استعمال کریں۔

جناب حکیم مولوی سید مقبول شاہ صاحب، وارثی

حب زحیر کافور یک سرخ، اور مغز بادام شیریں ایک عدد کو کھرل کر کے ۳ گولیاں بنائیں اور آدھ آدھ گھنٹے کے وقفہ سے دیں۔ پھر اگر ضرورت ہو تو تین گولیاں تازہ بنا کر ایک ایک گھنٹے کے وقفے سے دیں۔ فوائد:۔ پیچش کے لئے یہ گولیاں نہایت مفید ہیں ایک دو دن میں ہی فائدہ ہو جاتا ہے۔

مقوی باہ و مقوی دماغ سم الفار ۳ ماشہ، زعفران ۶ ماشہ، کتھہ سفید ایک تولہ، آرد سنگھاڑہ ۲ تولہ۔ پہلے سب چیزوں کو کھرل میں باریک کرلیں۔ پھر اس میں ایک ایک بنگلہ پان ڈال ڈال کر کھرل کرتے رہیں۔ سو پان کھرل میں ڈالے جا چکنے کے بعد کھرل کرنا اس وقت تک جاری رکھیں جب تک کہ دوا گولیاں بننے کے قابل نہ ہو جائیں۔ پھر ایک ایک رتی کی گولیاں بنا کر سایہ میں خشک کرلیں۔ اور ایک ایک گولیاں طبیب کے مشورے سے استعمال کریں۔ فوائد:۔ یہ گولیاں تقویت باہ کے لئے مفید ہیں۔ دماغ کو قوت پہنچاتی ہیں۔

دق بطنی کے لئے طب جدید کے مجربات

ازجناب ڈاکٹر عبدالحمید صاحب چغتائی لاہور

۱

ایسڈ ہائیڈروکلورک ڈائیلوٹ ۳۰ منم
لائیکوار ہائیڈرارجرائی پرکلورائڈ ۲۰ "
ٹنکچر کارڈیم کمپونڈ ۳۰ "
ٹنکچر آیوڈین رکٹی فائیڈ ۵ "
ایسڈ کاربالک کرسٹل ۳ گرین
اولیم سنےمس ۴ منم
ایکوا کلوروفارم ۲½ اونس
مکسچر بنالیں اور صبح وشام ایک ایک اونس کی مقدار میں غذا کے بعد پلائیں۔

۲

ایسڈ نائیٹرو ہائیڈروکلورک ڈائیلیوٹ ۱۰ منم
وائنم پپ سین ۳۰ "
ٹنکچر چرائتہ ۲۰ "
ٹنکچر کارڈیم کمپونڈ ۲۰ "
ایکوا منتھا پپ ایک اونس
ایسی ایک ایک خوراک غذا کے بعد صبح وشام دونوں وقت پلائیں۔

۳

کیلسیم کاربونیٹ پریسی پیٹیٹ ۱۰ گرین
کیلسیم فاسفیٹ ۳۰ "
پوٹاسیم آیوڈائیڈ ۲۰ "
کریازوٹ ۱۲ "
سیکیرین ۲ "
میوسیلیج ٹراگاکنتھ حسب ضرورت
کمفوریٹڈین ۱ ڈرام
اولیم اینیسی ۶ منم
ایکوا اورنشیائی فلیوا ۶ اونس
اس کی بارہ خوراکیں بنالیں۔ اور دن بھر میں تین خوراکیں پلائیں۔

۴

کاڈلیور آئل ۱ ڈرام
کیلسیم ہائپوفاسفیٹ ۵ گرین
گائیاکول کاربونیٹ ۲ "
[illegible] حسب ضرورت
[illegible]
ایسی ایک ایک خوراک دن میں تین بار پلائیں۔

۵

اوسٹیلین ۵ منم
گائیاکول ۲ "
ٹنکچر آیوڈین ۱ "
ٹنکچر کارڈیم کمپونڈ ۱۵ "
سیرپ کیلسیائی ہائپوفاسفیٹ ۱ ڈرام
سیرپ کیلسیائی لکٹوفاسفیٹ ۱ "
سیرپ کوڈائنا فاسفیٹ ۳۰ منم
ایکوا منتھا پپ ایک اونس
ایسی ایک ایک خوراک غذا کے بعد صبح وشام دونوں وقت دیں۔

۶

کیلسیم کلورائیڈ ۱۰ گرین
سیرپ فیرائی آیوڈائیڈ ۲۰ منم
گلیسرین ۲۰ "
ایکوا کلوروفارم ایک اونس
ایسی ایک ایک خوراک دن میں تین دفعہ پلائیں۔

۷

سوڈا بنزوئیٹ ۵ گرین
کیلسیم کلورائیڈ ۵ "
پوٹاسیم آیوڈائیڈ ۳ "
گائیاکول ۳ منم
ٹنکچر ہایوسائمس ۲۰ "
سپرٹ ایمونیا ایرومیٹک ۲۰ "
سیرپ ٹولو ۱ ڈرام
ایکسٹریکٹ گلیسیرہ الکوڈ ۲۰ منم
ایکوا کیمفر ایک اونس
ایسی ایک ایک خوراک دن میں تین دفعہ پلائیں۔

۸

ایسڈ ہائیڈروکلورک ڈائیلیوٹ ۱۰ منم
گلیسرین پپ سین ۳۰ "
گلیسرین ایسڈ کاربالک ۵ "
ٹنکچر کارڈیم کمپونڈ ۳۰ "
ٹنکچر نکس وامیکا ۵ "
سپرٹ کلوروفارم ۱۵ "
[illegible]
ایسی ایک ایک خوراک غذا کے بعد صبح وشام دونوں وقت دیں۔

۹

سوڈا بائی کارب ۱۰ گرین
سوڈا سلفوکاربولیٹ ۵ "
گلیسرین ایسڈ کاربالک ۵ منم
گلیسرین پے پین ۳ "
ٹنکچر کارڈیم کمپونڈ ۲۰ "
لائی کوار ناکاڈائی ایسیٹیس ۳۰ "
سیرپ جنجر ۱ ڈرام
ایکوا منتھا پپ ایک اونس
ایسی ایک ایک خوراک کھانے سے پہلے دونوں وقت دیں۔

۱۰

ٹنکچر آیوڈین رکٹی فائیڈ ۳۲ منم
اولیم یوکلپٹس ۱۷ "
کلوروفارم ۱۷ "
مگنیشیا کارب لیوس ۱۰ ڈرام
فیرائی ایٹ امونیا سائٹریٹ ۲½ "
ایکوا ۲۰ اونس
ایک ایک اونس کی مقدار میں دن بھر میں تین دفعہ پلائیں اور دوا پلانے سے پہلے شیشی کو خوب ہلایا کریں۔

حبوب، کیپسے اور سفوف

۱

آئیڈوفارم ۱ گرین
کریازوٹ ۱ منم
بلو بسزوتھ ۱ گرین
بالسم ٹولو ۱ "
اس کی ایک گولی بنالیں اور ایسی ایک ایک گولی صبح وشام دونوں وقت غذا کے ایک گھنٹہ بعد دیں

۲

آئیڈوفارم ۱۰ گرین
آرسینک آیوڈائیڈ ½ "
پپ سین ۲۰ "
بالسم پیرو [illegible]
سب چیزوں کو خوب کھرل کر کے [illegible]
[illegible]

۳

آرسینک آیوڈائیڈ ایک گرین
سٹرکنین سلفیٹ ۱ "
ہائیڈرارجرائی کلورائیڈ کروسیو ۱ "
کونین سلفیٹ ۲ ڈرام
آئیڈوفارم ۲

سب چیزوں کو خوب کھرل کرکے ۴۰ گولیاں بنالیں اور ایک ایک گولی صبح وشام دونوں وقت غذا کے بعد دیں۔

۴

کریازوٹ ۲۰ منم
آئیڈوفارم ۲ گرین
یوکلپٹول ۲۰ "
بالسم پیرو ۲ "

سب چیزوں کو خوب کھرل کرکے ۲۰ گولیاں بنائیں اور ایک ایک گولی صبح وشام دونوں وقت غذا کے بعد دیں۔

۵

گایاکول کاربونیٹ ½ گرین
آئیڈوفارم ۱ "
کونین برومائیڈ ½ "
الکسٹریکٹ کیسے بس انڈیکا ۶

سب چیزوں کو کھرل کرکے ایک گولی بنالیں اور صبح وشام ایک ایک گولی کھلائیں۔

۶

الکتھوفارم ۲۴ گرین
ٹیے جن — "
گایاکول کارب ۶۰ "
بسمتھ سب نائٹریٹ ۱۲۰ "

سب چیزوں کو خوب کھرل کرکے ۵۰ گولیاں بنالیں اور ایک ایک گولی دن میں تین دفعہ کھلائیں۔

۷

بسمتھ بیٹا نفتھول ۳ گرین
کریازوٹ ۱ منم
سیلول گرین
رک سلفوکارب ۱ "
ایکسٹریکٹ نکس ومیکا ¼ "
ایکسٹریکٹ جنشن کمپونڈ — "

سب چیزوں کو خوب ملاکر ایک کیسے میں بھر لیں اور صبح وشام ایسا ایک ایک کیسہ کھلائیں۔

۸

گایاکول سنے میٹ ۳ گرین
بسمتھ بیٹا نفتھول ۳ "
بسمتھ سب گیلیٹ ۳ "
ٹینے جن ۳ "

سب چیزوں کو ملاکر ایک کیسے میں بھر لیں اور صبح وشام ایک ایک کیسہ غذا کے بعد کھلائیں۔

۹

پپسین ۲ گرین
کریازوٹ ۱ منم
آئیڈوفارم ۱ گرین
سوڈیم گلیکوکولیٹ ہائیڈریٹ ۲ "

سب چیزوں کو ملاکر ایک کیسے میں بھر لیں۔ اور صبح وشام ایک ایک کیسہ بعد غذا دیں۔

۱۰

پےپین ۵ گرین
تھایاکول (روتے) ۵ "
کیلسیم گلوکونیٹ ۱۰ "

سب چیزوں کو ایک کیسے میں بھر لیں۔ اور صبح وشام ایک ایک کیسہ غذا کے بعد دیں۔

۱۱

کریازوٹ اور جن ۲ گرین
تھایاکول (روتے) ۶ "
آئیڈوفارم ¼ "
کیلسیم لکٹیٹ ۱۰ "
کیلسیم کاربونیٹ ۵ "
ٹیے جن ۳ "
بسمتھ سب نائٹریٹ ۸ "
کیلسیم سائٹریٹ ۱ "

سب چیزوں کو ملاکر ایک کیسے میں بھر لیں اور ہر روز ایک ایک کیسہ غذا کے بعد دیں۔

۱۲

کیلسیم لکٹیٹ ۱۰ گرین
پپسین ۵ "
کریازوٹ ½ منم
گایاکول کاربونیٹ ۳ گرین

ایسی ایک ایک پڑیہ صبح وشام غذا کے بعد کھلائیں۔

۱۳

ہیرامی ڈون ½ گرین
ٹاکاڈائی ایسٹیس ۴ "
پپسین ۳ "
کریازوٹ ½ "
بسمتھ کارب ۴ گرین

ایسی ایک ایک پڑیہ صبح وشام غذا کے بعد دیں۔

۱۴

بسمتھ کاربونیٹ ۵ گرین
کیلسیم لکٹیٹ ۵ "
کیلسیم ہائپوفاسفیٹ ۵ "
سوڈا بائی کارب ۱۰ "
گایاکول کارب ۳ "

ایسی ایک پڑیہ صبح وشام کھلائیں۔

۱۵

بسمتھ کاربونیٹ ۲ گرین
پپسین ۱ "
پینکریاٹین ۱ "
ڈائی ایسٹیس ۱ "

ایسی ایک ایک پڑیہ غذا کے بعد دونوں وقت دیں۔

۱۶

پپسین ۳ گرین
ڈائی ایسٹیس ۱ "
ایکس ٹریکٹ نکس وامی کا ¼ "
پلوا ہیکاک $\frac{1}{12}$ "

ایسی ایک ایک پڑیہ غذا کے بعد دونوں وقت دیں۔

۱۷

ہی ٹول ½ گرین
سٹائیراکال ۵ "
آرہی ٹول ½ "
لکٹوس ۵ "

ایسی ایک ایک پڑیہ غذا کے بعد دیں۔

الکذر

۱

کریازوٹ ۶۰ منم
گلیسرین ۱ اونس
ٹنکچر کارڈیم کمپونڈ ۲ "

سب چیزوں کو ملاکر محفوظ رکھیں اور ۲۰، ۳۰ قطرے ایک گھونٹ پانی کے ساتھ دو تین دفعہ دیں۔

۲

کریازوٹ ۳۰ منم۔ سپرٹ سے من ۴ ڈرام
ٹنکچر اورنشیائی ۲½ اونس
گلیسرین ۴ "

سب چیزوں کو ملاکر محفوظ رکھیں اور چائے کے چمچے بھر ایک گھونٹ پانی کے ساتھ دیں۔

(باقی آئندہ)

جوابات

(۱۶۴) **مرگی**:- (الف) اتنے عرصہ دراز کا مرض جلدی سے نہیں جا سکتا۔ ایک مدت تک مسلسل دوا استعمال کرنے کی ضرورت ہے "ٹری بل برومائڈس" برابر ایک مدت تک استعمال کرتے رہیئے۔ غذا سادہ، زود ہضم اور ہلکی استعمال کیجئے۔ رنج غصہ اور فکر کو پاس نہ آنے دیجئے۔ شام کا کھانا مغرب سے پہلے ہی کھا لیا کیجئے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) ہیرا ہینگ، کافور دیسی، جند بید ستر، افیون۔ چاروں دوائیں ہموزن لے کر پانی میں کھرل کریں۔ اور کالی مرچوں کے برابر گولیاں بنالیں ایک گولی صبح ایک شام پانی کے ساتھ استعمال کریں۔ چند دن کے استعمال سے انشاء اللہ شکایت جاتی رہے گی۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) عاقرقرحا ۵ تولہ کو باریک پیس کر مویز منقےٰ دس تولہ میں معجون تیار کریں اور دو ماشہ صبح اور دو ماشہ شام کو کھلائیں۔ دودھ کی تمام چیزوں اور کھٹائی سے پرہیز کریں۔ (حکیم عبد الاحد شرف الدین پوری)

(د) لیومی نل سوڈا دو چاول روزانہ کھایا کریں۔ پانچ دن کے بعد دو دن ناغہ کر دیا کریں۔ انشاء اللہ مہینے ڈیڑھ مہینے میں بالکل صحت ہو جائے گی (حکیم ہمایوں)

(ہ) ایارج فیقرا ۱ تولہ، ترید سفید ۱ تولہ، حب النیل ۸ ماشہ، غاریقون ۸ ماشہ، انیسون ۸ ماشہ، شحم حنظل ۳ ماشہ، نمک ہندی ۳ ماشہ۔ سب چیزوں کو کوٹ چھان کر عرق بادیان کے ساتھ گولیاں بنالیں۔ اور ایک ہفتہ تک ہر روز رات کو ۴ ماشہ یہ گولیاں کھلائیں۔ ایک ہفتہ کے استعمال کے بعد مندرجہ ذیل معجون بنا کر استعمال کریں۔ نسخہ:- مروارید ناسفتہ ایک ماشہ، کشتہ مرجان ۳ ماشہ، کہربائے شمعی ۶ ماشہ، درونج عقربی ۶ ماشہ، ابریشم مقرض ۶ ماشہ، لونگ ۶ ماشہ، اشنہ ۶ ماشہ، سنبل الطیب ۶ ماشہ، دانہ الائچی خورد ۶ ماشہ، دارچینی ۶ ماشہ، عود صلیب ۶ ماشہ، زعفران ۳ ماشہ، مصطگی رومی ۳ ماشہ، صندل سفید ۴ ماشہ، صندل سرخ چار ماشہ، طباشیر نقرہ ۴ ماشہ، مشک ۱ ماشہ، عنبر ۱ ماشہ۔ حسب معمول تگنے شہد میں معجون تیار کریں۔ اور تین ماشہ یہ معجون صبح کے وقت ہمراہ عرق گاؤزباں استعمال کریں۔ (حکیم گجندر سنگھ امرتسری)

(۱۶۵) **درد شقیقہ**:- (الف) آپ چند روز تک کیفی اسپرین کی گولیاں روزانہ استعمال کیجئے۔ ایک گولی صبح، ایک دوپہر، اور ایک شام کو کھایا کیجئے۔ کوشش کیجئے کہ قبض نہ رہنے پائے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) نوشادر کی آدھی ٹکیہ لے کر صبح ہی صبح اور شام کو پانی کے ساتھ کھلائیں۔ انشاء اللہ دو تین دن میں فائدہ ہو جائے گا۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) بہتر ہے کہ مقامی معالج سے باقاعدہ علاج کرائیے۔ (حکیم عبد الاحد شرف الدین پوری)

(د) سنا مکی صاف ۹ تولہ، گل سرخ ۲۰ تولہ، گل بنفشہ ۳ تولہ، گل نیلوفر ۲ تولہ کو سوا سیر پانی میں رات کے وقت بھگوئیں صبح جوش دے کر صاف کر کے تین پاؤ شکر میں حسب دستور شربت بنائیں اور تین تولہ یہ شربت عرق گاؤزباں ۱۰ تولہ میں ملا کر صبح کو استعمال کریں۔

نوشادر ۶ ماشہ، کافور ۴ رتی۔ مٹی کے برتن میں تھوڑا سا پانی ڈال کر پکائیں۔ جب دوا خشک ہو جائے تو پیس کر رکھیں اور ایک دو چٹکی رات دن میں ناس کے طور پر ناک میں لیں۔ (حکیم سید مظفر الدین ٹونکی)

(ہ) اسطوخودوس ۵ ماشہ، دھنیا ۴ ماشہ، مرچ سیاہ ۱۰ عدد کو دو چھٹانک پانی میں پیس چھان کر صبح ہی پلایا کریں اور رات کو سوتے وقت اطریفل زمانی ۱ تولہ گرم دودھ کے ساتھ دیں۔ چند دن کے استعمال سے صحت ہو جائے گی۔ (حکیم ہمایوں)

(و) پہلے چند روز اطریفل زمانی بقدر ۱۰ ماشہ، ہر روز رات کو سوتے وقت استعمال کریں۔ پھر ایک مہینے تک اطریفل کشنیز ۶ ماشہ صبح اور ۶ ماشہ شام عرق شاہترہ کے ساتھ استعمال کرتے رہیں۔ (حکیم گجندر سنگھ امرتسری)

(ز) آپ اپنے معدہ کی اصلاح کا خیال رکھیں قبض کرنے والی چیزوں سے پرہیز کریں۔ اور معجون اسطوخودوس ایک تولہ عرق بادیان ۵ تولہ کے ساتھ صبح کے وقت استعمال کریں۔ دماغ پر روغن بادام ملیں۔ اور اسطوخودوس ۵ تولہ، گل بنفشہ کشمیری ۵ تولہ، آملہ خشک ۲ تولہ، کشنیز خشک ۲ تولہ، ہلیلہ سیاہ ۲ تولہ، ہلیلہ کابلی دو تولہ، بلیلہ دو تولہ کا سفوف بنا کر ۳۰ تولہ مصری کے قوام میں معجون تیار کریں۔ اور پانچ تولہ روغن زیتون ملا کر رکھیں۔ رات کو سوتے وقت ایک تولہ یہ معجون کھائیں۔ (حکیم شمس الدین قریشی لکھنو)

(۱۶۶) **پرانا نزلہ زکام**:- (الف) آپنے اپنے عزیز کی عام جسمانی صحت کی حالت کچھ تحریر نہ فرمائی آپ کسی ڈاکٹر کے مشورے سے "انٹی کٹارل ویکسین" کے انجکشن ان کے لگوا دیجئے۔ اور اگر وہ لاغر اور کمزور ہیں تو مچھلی کا تیل استعمال کرائیے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) عناب ۳۰ دانے، سپستاں ۵۰ دانے، خطمی ۱ تولہ، خبازی ۱ تولہ، انجیر ولایتی ۲۰ عدد، زوفا ۳ تولہ، پرسیاؤشاں ۲ تولہ، اصل السوس نیم کوفتہ ۳ تولہ، گل بنفشہ ۱ تولہ، مصری کوزہ تین پاؤ۔ حسب معمول شربت بنالیں۔ خوراک ۲ تولہ صبح، ۲ تولہ شام عرق بادیان عرق گاؤزباں ایک ایک چھٹانک میں ملا کر۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) بورہ ارمنی اور نمک طعام ۳-۳ ماشہ، گرم پانی میں ڈال کر صبح شام ناک میں پہنچائیں۔ اور بہدانہ ۳ ماشہ، عناب ۵ دانہ، سپستاں ۹ دانہ، تخم خطمی ۳ ماشہ، گاؤزباں ۵ ماشہ کو رات کے وقت گرم پانی میں بھگوئیے۔ صبح مل چھان کر ۲ تولہ شربت عناب ڈال کر پیجئے۔ رات کو سوتے وقت کشتہ مرجان جواہر والا ۲ چاول خمیرہ گاؤزباں سادہ ایک تولہ میں ملا کر کھا لیا کیجئے۔ (حکیم عبد الاحد شرف الدین پوری)

(د) اسطوخودوس اور کشنیز کو خوب پیس کر ۲۔۳ ماشہ کے قرص بنالیں۔ اور ایک قرص تازہ پانی کے ساتھ کم از کم دس دن صبح کے وقت استعمال کریں۔ (حکیم سید مظفرالدین ٹونکی)

(ھ) دائمی نزلہ و زکام کے واسطے چون پراش اولیہ (ویدک دوا) استعمال کریں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(و) تنقیہ دماغ کسی معالج سے کرائیں۔ اس کے بعد حالات سے اطلاع دیں۔ (حکیم ہمایوں)

(ز) جواب نمبر ۱۶۵ پر عمل کریں۔ (حکیم گجندر سنگھ امرتسری)

(ح) فلفل سفید اور گل زوفا خشک ہم وزن لے کر سفوف بنالیں اور روزانہ صبح و شام ۲۔۳ ماشہ یہ سفوف پانی کے ساتھ پھنکائیں۔ (حکیم شمس الدین قریشی)

(۱۶۷) **ضعف دماغ**:۔ (الف) آپ چند شیشیاں "یبورو فاسفیٹس" کی استعمال کر ڈالئے۔ دماغ کے ساتھ عام جسمانی صحت بھی درست ہو جائے گی۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) برگ گاؤزباں ایک تولہ، گل گاؤزباں ایک تولہ، ابریشم مقرض نو ماشہ، زہر مہرہ خطائی ایک تولہ، زعفران نو ماشہ۔ سب چیزوں کو خوب حل کر کے ۱۲ تولہ مصری کے قوام میں ملالیں اور ورق نقرہ کی ایک گڈی ملا کر رکھیں اور ۴ ماشہ سے ۸ ماشہ تک صبح و شام دونوں وقت کھلائیں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) دماغی مشاغل کم کیجئے حتی الامکان تفریح اور سیر کیا کیجئے۔ مغز بادام ۵ دانہ، سیاہ مرچ ۵ دانہ، نبات سفید دو تولہ صبح کو کھائیے اور کشتہ مرگانگ ۲ چاول خمیرہ گاؤزباں ایک تولہ میں ملا کر دودھ کے ساتھ سوتے وقت کھایا کیجئے۔ اولاد پیدا کرنے کی فکر اور اس کے لئے محنت بالکل ترک کر دیجئے۔ صحت کے بعد اس طرف توجہ کیجئے گا۔ (حکیم عبدالاحد شرف الدین پوری)

(د) روغن بادام ۶ ماشہ گائے کے آدھ سیر گرم دودھ میں ملا کر رات کو پی لیا کریں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ھ) جواب نمبر ۱۶۶ پر عمل کریں۔ (حکیم ہمایوں)

(۱۶۸) **بھنگ کی معجون**:۔ (الف) از راہ کرم یہ تو تحریر فرمایئے کہ بھنگ کا سفوف یا معجون آپ کس مرض کے لئے استعمال کرنا چاہتے ہیں۔ بھنگ کی معجونیں تیار کرنا یا آپ کے لئے ٹھنڈائی گھوٹنا اطبا کا کام نہیں ہے۔ آپ خود ہی اپنے لئے بھنگ کا نسخہ تجویز فرما سکتے ہیں تو پھر غریب اطبا کو اس دردسری میں کیوں مبتلا کرتے ہیں کہ وہ بھنگ میں برانڈی کے اثرات پیدا کر دیں۔ وہ بے چارے ان مزوں سے کہاں واقف ہیں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) معجون فلک سیر بنا کر استعمال کیجئے۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) آخر کس لئے؟ برانڈی ہی کیوں استعمال نہیں کر لیتے؟ (حکیم ہمایوں)

(۱۶۹) **امراض رحم**:۔ (الف) آپ مریضہ کو ٹانک "ایلیٹرس کارڈیل" استعمال کرائیے۔ ان کی کمزوری سے نیز اس وجہ سے کہ ایک عرصے سے ماہواری بند ہے یہ شبہ ہوتا ہے کہ کہیں خدانخواستہ دق نہ ہو۔ بہتر ہو کہ کسی ہوشیار معالج سے مشورہ کر کے اس کے متعلق اطمینان کر لیجئے۔ کمزوری کے لئے مچھلی کا تیل اور فولاد کا شربت بہت مناسب ثابت ہوں گے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) کسی مقامی قابل طبیب یا کسی قابل لیڈی ڈاکٹر سے علاج کرائیے سوال جواب میں مریضہ کی زندگی برباد نہ کیجئے۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) تعلیم یافتہ دائی سے مدد لے کر مقامی معالج کی طرف رجوع کیجئے۔ (حکیم عبدالاحد شرف الدین پوری)

(د) مریضہ کا معائنہ کرا کے باقاعدہ علاج کرائیں ورنہ آپ کا قیمتی وقت اور روپیہ ضائع ہوتا رہے گا۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ھ) تخم کنر ایک تولہ کا جوشاندہ سا کر کے میٹھا کر کے صبح و شام پلایا کریں۔ اور بہروزہ اور پرانے گڑ کے شیاف بنا کر رحم میں رکھوائیں۔ انشاء اللہ بند حیض جاری ہو جائے گا۔ (حکیم ہمایوں)

(و) کثرت مجامعت سے پرہیز کریں۔ اور کسی لیڈی ڈاکٹر کے مشورے سے باقاعدہ علاج کرائیں۔ (حکیم گجندر سنگھ امرتسری)

(ز) مریضہ کا علاج کسی ہوشیار دائی کو دکھا کر کسی قابل حکیم سے کرائیے۔ (حکیم شمس الدین قریشی لکھنؤ)

(۱۷۰) **گلے کا بڑھنا**:۔ (الف) یہ مرض بنگال میں زیادہ ہوتا ہے اور چونکہ مرطوب ملک ہے۔ اس لئے کیلا بھی وہاں زیادہ پیدا ہوتا ہے۔ شاید اسی لئے یہ قیاس کر لیا گیا ہے کہ کیلا اس مرض کو بڑھنے میں مدد دیتا ہے ورنہ درحقیقت کیلے کا اس مرض سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ یہ مرض اندرونی غدودوں کے فتور سے ہوتا ہے۔ اور غدودوں ہی کے ذریعہ اس کا علاج بھی بہتر طریق پر ہو سکتا ہے۔ آیوڈین بھی اس کے لئے خاص طور پر نافع ہے کسی مقامی ڈاکٹر سے اپنا علاج کرائیے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) کالی زیری ۳ ماشہ کو پانی میں خوب پیس کر رکھیں، اور ایک ایک انگلی آدھ آدھ گھنٹے کے بعد چاٹ لیا کریں۔ دو چار دن کے عمل سے گلا درست ہو جائے گا کیلا آپ کے لئے مضر ہوگا۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) آپ کا گلا بڑھا ہوا ہے۔ معلوم نہیں آپ کی مراد "گلا" سے کیا ہے۔ بغیر آپ کا مرض سمجھے ہوئے کیلے کی مضرت کے متعلق لوگوں کی کیسے تائید کر سکتا ہوں۔ (حکیم عبدالاحد شرف الدین پوری)

(د) کیلا اس مرض میں ضرور نقصان دے گا۔ ٹھنڈی و بادی چیزوں سے آپ ضرور پرہیز کیجئے۔ (حکیم شمس الدین قریشی لکھنؤ)

(۱۷۱) **بجلی کا علاج**:۔ (الف) مستقل سے آپ کی کیا مراد ہے؟ کوئی شخص بھی کسی علاج کے متعلق یہ ذمہ نہیں لے سکتا کہ آئندہ کبھی وہ مرض ہو ہی نہیں سکتا۔ بجلی کا علاج منجملہ اور طریق ہائے علاج کے ایک طریقہ ہے اور اگر اس سے مرض دور ہو جائے گا تو ضرور مستقل [illegible]

ہوگا۔ لیکن مستقل کے یہ معنی ہرگز نہیں ہیں کہ کسی حالت میں بھی وہ مرض پھر نہیں ہو سکتا۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) عضوی خرابیوں کے لئے بجلی کا استعمال نقصان پہونچائے گا۔ کسی قابل و لائق طبیب کے مشورے سے اصولی علاج کرائیے۔ (حکیم اکبر حسین الٰہ آبادی)

(ج) اگر بجلی کے ذریعے سے اس مرض کا کامیاب علاج ہوتا تو ساری دنیا میں اس مرض کا کوئی فرد بشر شاکی نظر نہ آتا آپ روغن موم میں روغن کافور ملا کر استعمال کریں۔ تمام شکایتیں بغیر تکلیف کے رفع ہو جائیں گی۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(د) میں خیال کرتا ہوں کہ مستقل فائدہ ہرگز نہ ہوگا۔ (حکیم ہمایوں)

(ہ) بجلی کے ذریعہ سے فوری فائدہ تو ضرور ہو جائے گا۔ لیکن آپ کامیاب مطمئن نہیں ہو سکتے۔ (حکیم شمس الدین قریشی لکھنؤ)

(۱۷۲) **جریان**:۔ (الف) آپ چند شیشیاں "گریمالٹ سیرپ" کی پی ڈالئے۔ کچا بلغم آنا بند ہو جائے گا۔ جریان بھی اس سے کم ہو جائے گا۔ لیکن بہتر یہ ہے کہ اسی کے ساتھ ساتھ "ایسٹنس سیرپ" بھی استعمال کریجئے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) رات کو سوتے وقت اطریفل زمانی ایک تولہ کھا کر اوپر سے عرق بادیان نیم گرم آدھ پاؤ پی لیا کریں۔ اور خمیرہ گاؤزبان عنبری ۴ ماشہ میں دو چاول کشتہ فولاد رکھ کر صبح و شام دونوں وقت کھائیے۔ چند دن کے استعمال سے سب شکایتیں دور ہو جائیں گی۔ (حکیم اکبر حسین الٰہ آبادی)

(ج) مریض کو تشخیص اور مرض کا نام لکھنے کی بجائے اپنی شکایتوں کی پوری کیفیت لکھنی چاہیئے۔ تشخیص اور تجویز اطبا کا کام ہے آپ اپنی مفصل کیفیت لکھ کر اطبا کو نسخہ تجویز کرنے کی دعوت دیجئے۔ (حکیم عبدالاحد شرف الدین پوری)

(د) ستاور اور شکر سفید ہم وزن لے کر سفوف بنائیں اور دس دس ماشہ یہ سفوف گائے کے دودھ کے ساتھ صبح و شام پندرہ دن تک استعمال کریں۔ (حکیم سید مظفر الدین احمد ٹونکی)

(ہ) چون پراش ادلیہ استعمال کریں۔ پوری صحت نصیب ہوگی۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(و) کشتہ فولاد ۲ تولہ، کشتہ سہ دھاتہ ۳ تولہ، کشتہ نقرہ ایک تولہ، مومیائی خالص ایک تولہ، کستوری اصلی، عنبر اشہب، کشتہ طلا، ہر ایک ۳ ماشہ زعفران اصلی، جند بیدستر ہر ایک ۶ ماشہ، سٹرکنین ۲ گرین۔ سب چیزوں کو غیسا ندہ پوست خشخاش میں کھرل کر کے ۲-۳ رتی کی گولیاں بنائیں اور ایک ایک گولی صبح و شام کھانا کھانے کے بعد دودھ سے کھلائیں۔ جریان کہنہ کو دور کرتی ہیں، مقوی باہ، مقوی جگر اور مقوی اعصاب ہیں۔ لیکن اس دوا کے استعمال سے پہلے سیال مسکن ضرور استعمال کر لیں جس کا نسخہ ماہ مارچ ۱۹۳۹ء کے پرچہ میں صفحہ ۴۳ جواب نمبر ۱۴۴ میں درج ہے (حکیم ہمایوں)

(ز) گندھک آملہ سار اور ایک جوالہن ہم وزن لے کر خوب کھرل کریں۔ اور آتشی شیشی میں گل حکمت کر کے روغن نکالئے اور ۵ قطرے یہ روغن ۶ ماشہ شہد میں ملا کر صبح و شام استعمال کیجئے۔ (حکیم شمس الدین قریشی لکھنؤ)

(۱۷۳) **عوارض آتشک**:۔ (الف) بدقسمتی سے انجکشنوں کے متعلق عوام میں بہت سی غلط فہمیاں پھیل گئی ہیں اور اکثر لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ کسی چیز کا بھی انجکشن جسم میں داخل ہوا اور سب بیماریاں کافور ہو گئیں۔ اس صورت حالات سے بعض ڈاکٹر بھی ناجائز فائدہ اٹھا لیتے ہیں اور زبردستی کسی نہ کسی دوا کا انجکشن لگا ہی دیتے ہیں۔ آپ کے مریض کے جو انجکشن لگے وہ آتشک کے لئے لگائے جاتے ہیں۔ حالانکہ جہاں تک آپ کے بیان سے ظاہر ہوتا ہے ان بے چاروں کو آتشک کبھی نہیں ہوئی۔ آپ کے مریض صاحب غالباً ضعف اعصاب میں مبتلا ہیں آپ انہیں کچھ عرصہ تک "نیوروفاسفیٹس" استعمال کرائیں اُمید ہے کہ درد بھی اسی سے جاتا رہے گا۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) خمیرہ ابریشم حکیم ارشد والا صبح و شام ۲-۳ ماشہ عرق گاؤزبان کے ساتھ استعمال کرائیں۔ (حکیم اکبر حسین الٰہ آبادی)

(ج) مریض کو دیکھنے کی ضرورت ہے۔ (حکیم عبدالاحد شرف الدین پوری)

(د) مطبوخ ہفت روزہ استعمال کریں۔ روغن کافور کو روغن موم میں ملا کر مالش کریں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ہ) حب اذاراقی کھانا کھانے کے بعد دو دو عدد دودھ کے ساتھ کھایا کریں۔ (حکیم ہمایوں)

(۱۷۴) **کتاب مجمع البحرین**:۔ (الف) کتاب مجمع البحرین مجلد بالکل نئی ہمارے پاس موجود ہے۔ (حکیم ہمایوں)

(۱۷۵) **ضعف باہ**:۔ (الف) خمیرہ گاؤزبان سادہ صبح و شام ایک ایک تولہ عرق بادیان کے ساتھ کم سے کم بیس دن استعمال کرنا چاہیئے۔ اس کے بعد دوا المسک معتدل سادہ ۳ ماشہ، خمیرہ گاؤزبان عنبری ۳ ماشہ صبح ہی صبح عرق گاؤزبان کے ساتھ استعمال کرائیے۔ (حکیم اکبر حسین الٰہ آبادی)

(ب) صبح کے وقت کشتہ گئودنتی ایک رتی خمیرہ گاؤزبان سادہ ایک تولہ میں ملا کر کھائیں۔ اور سوتے وقت معجون فلاسفہ ۶ ماشہ دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔ دوران علاج میں جماع سے پرہیز کریں۔ (حکیم عبدالاحد شرف الدین پوری)

(ج) روغن زرد تازہ پاؤ سیر میں الائچی خورد اور لونگ ایک ایک ماشہ ڈال کر داغ دیں۔ پھر آرد نخود بریاں اور شہد مصفےٰ ایک ایک پاؤ ملا لیں۔ مقدار خوراک دو تولہ صبح چالیس دن تک۔ (حکیم سید مظفر الدین احمد ٹونکی)

(د) بیخ مرجان دو تولہ اور ورق نقرہ دو تولہ کو آب گلو ۴ تولہ آب ہزار دانی ۴ تولہ میں کھرل کریں۔ اور مٹی کے پیالوں میں بند کر کے گجپٹ کی آگ دیں اس کے بعد پھر ان بوٹیوں کے پانی میں کھرل کر کے آگ دیں۔ پانچ آنچوں میں دوا تیار ہو جائے گی۔ ایک رتی یہ دوا مکھن میں ملا کر صبح کے وقت کھائیں۔ عضو مخصوص کی مالش روغن موم اور روغن کافور ملا کر کریں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ہ) حب نمبر ۲۲ کی گولیاں استعمال کریں۔ تمام شکایتیں رفع ہو جائیں گی۔ (حکیم ہمایوں)

(و) جب تجربہ و بیان ہمدرد دواخانہ سے منگا کر استعمال کریں۔ (حکیم گجندر سنگھ امرتسری)

(۱۷۶) **رطوبت بیضیہ** :- (الف) بالعموم جب گردوں میں سوزش ہوتی ہے تو یہ رطوبت پیشاب کے ہمراہ خارج ہوتی ہے۔ یونانی طب میں اس کے متعلق کیا تجربے کئے گئے ہیں مجھے کچھ نہیں معلوم۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) سپستاں، خشخاش، کوکنار، صندل سفید چاروں چیزیں ہم وزن لے کر باریک کرلیں۔ اور برابر کی شکر ملا کر رکھیں۔ ۶ ماشہ یہ سفوف اور ایک دو چاول کافور صبح ہی صبح منہ میں ڈال کر پانی کے ساتھ نگل جائیں۔ دوا شام کو بھی استعمال کرنی چاہیئے۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) پیشاب میں رطوبت بیضیہ کیوں آتی ہے؟ اس کا ایک سبب تو ہے نہیں اس کے واسطے تو مفصل مضمون کی ضرورت ہو۔ مگر اتنا عرض کرنا بھی بے جا نہ ہوگا کہ اگر مزمن امراض گردہ یا کثرت جماع سے رطوبت بیضیہ آنے لگے تو گردوں کو آرام دینے کے لئے معرقات سے کام لے کر اس مرض کا خاتمہ کیا جا سکتا ہے۔ اگر دل اور پھیپھڑے کے مرضوں یعنی دل کے پھیل جانے کی وجہ سے خون کا شریانی دباؤ کم ہو جائے۔ اور وریدی خون کے اجتماع سے دوران خون میں دقت ہو اور پیشاب کے ثقیل اجزا کم مقدار میں خارج ہونے لگیں تو اس وقت بھی یہ رطوبت کم و بیش مقدار میں پیشاب کے ساتھ پائی جاتی ہے اس صورت میں دل کو قوت پہونچانے سے وریدی خون کا اجتماع رفع ہو جاتا ہے۔ اگر ضرورت ہو تو مدرات سے بھی کام لے سکتے ہیں۔ بہر حال مناسب یہی ہے کہ طبیب کو باقاعدہ معائنہ کرا کے مشورہ حاصل کریں (حکیم سید مظفر الدین احمد ٹونکی)

(د) فولاد ۲۰ تولہ کو گرم کرکے سرسوں کے تیل میں ۱۱ مرتبہ بجھائیں۔ پھر برادہ کرکے آب برگ برگد ایک بوتل میں کھرل کریں اور مٹی کے پیالوں میں بند کرکے گج پٹ کی ایک سو ایک آنچیں دے کر کشتہ تیار کریں۔ پھر اس کشتہ کو آب انار ترش میں کھرل کریں اور دس قطرہ دہی میں ملا کر صبح ہی کھا لیا کریں یہ فولاد مملوں اکسیری ہے، رطوبت بیضیہ، ضعف ماہ وغیرہ سینکڑوں بیماریوں کے لئے مفید ہے۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ہ) اچھی کامیابی ابھی نہیں ہوئی ہے۔ (حکیم ہمایوں)

(۱۷۷) **دہی دودھ کا علاج** :- اس طریقہ علاج کی تفصیلی کیفیت آپ کو وید کی کتابوں میں مل سکتی ہے۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ب) کتاب مخزن آیوروید مطالعہ فرمائیں۔ (حکیم ہمایوں)

(۱۷۸) **ڈکاروں کی کثرت** :- (الف) آپ نے یہ بہت ہی عجیب بات کہی کہ عکس ریز میں معدہ مسترخی نظر آیا ہے۔ عکس ریز کے ذریعہ معدہ کے زخم نظر آ سکتے ہیں یا پھر اگر معدہ کا حجم بڑھ گیا ہو اور معدہ پھیل گیا ہو تو وہ معلوم ہو سکتا ہے۔ لیکن معدہ کا استرخا نظر آ جانا یہ تو بہت ناممکن الوقوع سی بات ہے آپ اپنے دوست کو فلپس ملک آف میگنیشیا استعمال کرائیے۔ غالباً اس سے ان کی سب شکایتیں دور ہو جائیں گی۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) غذا کے بعد دونوں وقت جوارش زرعونی ۶-۶، شام اور صبح و شام جوارش فلفلی ۵-۵ ماشہ کھلائیں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) جوارش مصطگی ۶ ماشہ کھانے سے آدھ گھنٹے پہلے دونوں وقت استعمال کیجئے۔ اور کھانے کے بعد نوشادر سیال ۵ قطرے پانی میں ڈال کر پیجئے۔ غذا میں بغیر مسالہ کا شوربہ اور چپاتی کھائیے۔ لیکن پیٹ بھر کر کبھی نہ کھائیے۔ (حکیم عبد الاحد شرف الدین پوری)

(د) لونا بجی، نوشادر، سہاگہ ایک ایک تولہ لے کر جو کوب کریں۔ پھر ایک چینی کے پیالے میں دوائیں ڈال کر اسے پانی سے بھر دیں۔ ایک گھنٹے کے بعد پانی نتھار دیں۔ اس کے بعد اور پانی ڈال کر ایک گھنٹے کے بعد نتھار دیں۔ یہ عمل تین دفعہ کرنا چاہیئے۔ پھر دوا کو سایہ میں خشک کرکے اور پیس کر رکھ لیں۔ اور ایک ماشہ یہ دوا کھانا کھانے کے بعد کھایا کریں۔ ایک ہفتہ بعد آہستہ آہستہ یہ دوا کم کرکے چھوڑ دیں۔ (حکیم سید مظفر الدین احمد ٹونکی)

(ہ) ہینگ ایک رتی گڑ میں لپیٹ کر کھانا کھانے کے ایک گھنٹے بعد دونوں وقت نیم گرم پانی کے ساتھ کھائیں۔ (حکیم گجندر سنگھ امرتسری)

(۱۷۹) **بھگندر** :- (الف) آپ اپنی اہلیہ کو کسی ہوشیار لیڈی ڈاکٹر کو دکھائیے، جو اعمال جراحی میں بھی ماہر ہو۔ اس کے مشورہ سے اگر بھگندر کا آپریشن کرا دیا جائے تو یہ روز روز کی تکلیف جاتی رہے گی۔ معمولی سا آپریشن ہے کہ جس میں کوئی خطرہ وغیرہ بھی بالکل نہیں ہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) توتیا کے پانی سے بھگندر کو ایک دفعہ صاف کر لیا کریں۔ اور گیلک ایسڈ ۴ ماشہ، پوست انار قندھاری ۲ تولہ، کشتہ سنگ جراحت ۴ تولہ، پھٹکری بریاں ڈیڑھ تولہ، گیرو ۶ ماشہ کو باریک کرکے رکھیں۔ اور ایک ایک ماشہ یہ دوا پانی کے ساتھ صبح و شام پھنکائیں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) بارود ۳ ماشہ، روغن کنجد ۵ تولہ میں خوب حل کرکے رکھیں پھر اس میں کپڑے کی بتی تر کرکے جس وقت منہ کھل جائے سوراخ کے اندر پہونچا دیں اس سے آپ کا مقصد حاصل ہو جائے گا یعنی منہ بڑھ جائے گا اور بیرونی دوا آسانی سے استعمال کی جا سکے گی۔ (حکیم عبد الاحد شرف الدین پوری)

(د) کُندر پانی میں پیس کر بطور مرہم لگائیں۔ (حکیم سید مظفر الدین احمد ٹونکی)

(ہ) بلی کی ہڈی گھس کر لگائیں۔ ورنہ رال دو تولہ، نیلا تھوتھا ۳ ماشہ، روغن کنجد ۳ تولہ میں ملا کر کھرل کریں اور بھگندر میں لگایا کریں۔ (حکیم لالہ سری رام)

(و) ہمدرد دواخانہ کا روغن ناسور اس بارہ میں میرے خاص تجربات سے ہے۔ (حکیم ہمایوں)

(ز) کسی مقامی سرجن سے آپریشن کرا دیجئے۔ چند روزہ معمولی سی تکلیف کے بعد اس تکلیف دہ مرض سے ہمیشہ کے لئے چھٹکارا ہو جائے گا۔ (ڈاکٹر عبد الغفور ہیڈ میڈیکل آفیسر میرو خاں)

(۱۸۰) **مسوڑھوں کا زخم** :- (الف) دانت اکھڑوانے سے کوئی خاص فائدہ بھی نہ پہونچے گا۔ اس لئے کوئی خاص ضرورت نہیں ہے کہ یہ زحمت گوارا کی جائے۔ آپ گوشت اگر کھاتے ہوں تو بالکل ترک کر دیجئے۔ روزانہ کم از کم دو لیموں چوس لیا کیجئے۔ غذا میں سبز ترکاریاں [illegible] استعمال کیجئے۔ دن میں متعدد بار "ہائیڈروجن پراوکسائڈ" سے کلیاں کیا کیجئے۔ اگر ممکن ہو تو خود اپنے منہ کی رطوبت سے [illegible]

کے انجکشن لگوائیے۔ کوئی نوس یا اور کسی منجن سے روزانہ دانت صاف کیا کیجئے۔ داخلی علاج کے طور پر فولاد کا شربت استعمال کیجئے۔ (ڈاکٹر سعید احمد)

(ب) اگر آپ کا اور شادی کرنے کا ارادہ ہے تو ہرگز ہرگز دانتوں کو نہ نکلوائیے۔ اور یہ منجن رات کو سوتے وقت مسوڑھوں اور دانتوں پر ملئے۔ مازو سبز، کات سفید، پھٹکری ہر ایک چھ ماشہ، توتیا دو ماشہ، سرکہ اصلی خالص ۵ تولہ۔ دواؤں کو نیم کوفتہ کرکے کانسی کے کٹورے میں رکھ کر ملائم آگ پر پکائیں۔ جب دوائیں حل ہو کر خشک ہو جائیں تو باریک کرکے رکھیں اور آٹھ دس قطرے کاربالک ایسڈ کے اور ملا لیں۔ اور منجن کی طرح دانتوں اور مسوڑھوں پر ملیں۔ منجن ملنے کے بعد ایک گھنٹے تک کلی نہ کریں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) مصطگی رومی، دانہ الائچی خورد، فلفل سیاہ، قرنفل، عاقرقرحا، گل دیگدان، نمک لاہوری، پھٹکری، تمباکو، خاکستر پوست بادام، سب چیزیں ہم وزن لے کر کوٹ چھان لیں، اور صبح و شام یہ منجن دانتوں پر ملیں اور کچھ دیر کے بعد دھو ڈالیں۔ کھانے کے بعد جوارش جالی نوس ۷ ماشہ کھایا کریں (حکیم عبد اللہ)

(د) مصطگی اصلی ۶ ماشہ، مازو نیم بریاں ۶ ماشہ، پھٹکری ۱ ماشہ کو السی کے دو تولہ تیل میں کھرل کرکے دن میں دو تین بار اور رات کو سوتے وقت لگائیں۔
(حکیم سید مظفر الدین احمد ٹونکی)

(ہ) کیکر کی مسواک صبح ہی کر لیا کریں۔ اس کے بعد روغن کا فور لگا دیا کریں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(و) برگ سداب خشک ۵ تولہ، سجی ۲ تولہ، چونہ ۲ تولہ، سرکہ تند حسب ضرورت۔ تینوں دواؤں کو سرکہ میں کھرل کرکے ٹکیاں بنا لیں اور کوزہ میں بند کرکے آگ میں پھونک لیں۔ پھر پیس کر بہ حفاظت رکھیں اور صبح و شام دانتوں پر ملا کریں۔ (حکیم ھمایوں)

(ز) آپ غالباً پائیوریا کے مرض میں مبتلا ہیں اگر اس مرض کا اچھی طرح علاج نہ کیا گیا تو بہت سی بیماریاں پیدا ہو جانے کا خطرہ ہے۔ کسی ماہر امراض دندان کے مشورہ سے دانت نکلوا کر مصنوعی دانت لگوا لیجئے۔ غالباً دوسری شادی کے لئے کوئی رکاوٹ نہیں ہوگی۔ (ڈاکٹر عبد الغفور میڈیکل آفیسر میردغاں)

(۱۸۱) **ضعف عامہ**۔ (الف) آپ کچھ عرصہ تک مچھلی کا تیل استعمال کرتے رہیئے اور اس کے ساتھ ساتھ کسی قسم کی ورزش بھی کیجئے۔ فٹ بال یا ہاکی کھیلنا آپ کے لئے بہت مناسب ورزش ہوگی۔ ایک عرصہ تک ان چیزوں کی مداومت کرنے سے آپ اتنے موٹے ضرور ہو جائیں گے کہ قد کی لمبائی بڑی نہ معلوم ہو۔ اگر ان تدبیروں سے کافی وزن نہ بڑھے تو "فیٹیلن" کے انجکشن لگوا لیجئے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) خمیرہ مروارید ۴ ماشہ صبح و شام دونوں وقت عرق گاؤزباں کے ساتھ استعمال کریں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) غذا میں اصلاح کیجئے۔ انار، امرود، بیر وغیرہ ٹھنڈے پھل کھائیے۔ دہی کی لسی پیجئے، روزانہ غسل کیجئے۔ اس سے اگر طبیعت درست نہ ہو تو دوا کی طرف رجوع کیجئے۔ (حکیم عبد الاحد شرف الدین پوری)

(د) مریض کا معائنہ کئے بغیر نسخہ تحریر نہیں کر سکتا۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ہ) جواب نمبر ۲، اکی گولیاں کھائیں اور شربت فولاد کھانا کھانے کے بعد چاٹ لیا کریں۔ (حکیم ہمایوں)

(۱۸۲) **عوارض آتشک و سوزاک**۔ (الف) جو علامات آپ نے تحریر فرمائی ہیں ان کا کسی درجہ میں بھی سوزاک اور آتشک سے کوئی تعلق نہیں ہے علامات اس قدر ناکافی لکھی ہیں کہ کوئی صحیح رائے قائم کرنا بہت ہی دشوار ہے۔ بہتر یہی ہے کہ آپ مقامی طور پر کسی ہوشیار ڈاکٹر سے مشورہ کیجئے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) یہ سب سوزاک و آتشک کی برکتیں ہیں۔ شربت کا یہ نسخہ کسی ماہر سے تیار کرا کے استعمال کیجئے۔ بیس سیر گائے کے دودھ کا ترع انبیق کے ذریعہ عرق کشید کریں۔ پھر اس عرق میں عشبہ مغربی ۵ تولہ، برادہ چوب چینی، ہلیلہ سیاہ، سنا مکی، عناب، گل سرخ، بادیان، برگ شاہترہ، برگ بادرنجبویہ، برادہ شیشم، گل منڈی، تخم شاہترہ، افتیمون ولایتی، ریوند چینی، برگ گاؤزباں، برادہ صندل سفید، برادہ صندل سرخ، تخم کاسنی، نگندبابری ہر ایک چار چار تولہ، گل نیب دو تولہ نیم کوفتہ کرکے رات کے وقت بھگو دیں۔ اور صبح دواؤں کو جوش دے کر پانی نکال لیں اور دو سیر قند میں حسب معمول شربت بنائیں۔ اور چار تولہ یہ شربت پانی ملا کر صبح و شام دونوں وقت پئیں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) مریض کو معالج کے پاس رکھ کر علاج کرانے کی ضرورت ہے۔ (حکیم عبد الاحد شرف الدین پوری)

(د) روغن بادام شیریں ۶ ماشہ گائے کے آدھ سیر گرم دودھ میں ملا کر رات کو پیا کریں اور مربہ آملہ صبح کھایا کریں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ہ) مطبوخ ہفت روزہ سے تنقیہ کریں۔ پھر حالات لکھیں۔ (حکیم ہمایوں)

(و) آتشک و سوزاک کا اثر باقی ہے۔ تازہ مکھن اور دودھ بکثرت استعمال کریں، دودھ اگر بکری کا ہو تو زیادہ اچھا ہے۔ (حکیم گجندر سنگھ امرتسری)

(۱۸۳) **پسینے کی کثرت**۔ (الف) صرف پسینہ زیادہ آنا کوئی بیماری نہیں ہے۔ اگر کوئی مرض موجود ہے اور اس کی وجہ سے پسینہ کی یہ کثرت ہے تو اس کا آپ نے کوئی ذکر نہ فرمایا۔ پسینہ کی مقدار کم کرنے کے لئے ٹنکچر بلاڈونا پانچ پانچ بوند کی مقدار میں روزانہ تین مرتبہ استعمال کرنا بہت مفید ہے۔ چند روز استعمال کرکے دیکھ لیجئے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) دیکھنے کی ضرورت ہے۔ (حکیم عبد الاحد شرف الدین پوری)

(ج) مازو دو تولہ، گل سرخ تازہ ۳ تولہ، افیون ۲ ماشہ اور ساق ۱ تولہ کو سوا سیر پانی میں جوش دیں اور ایک بوتل پانی مل چھان کر نکالیں اور ۱ تولہ یہ پانی روزانہ بدن پر ملیں۔ (حکیم سید مظفر الدین احمد ٹونکی)

(د) کسی مقامی ماہر معالج سے جگر کی اصلاح کرائیے۔ (حکیم ہمایوں)

(۱۸۴) **گلے کا ورم**:۔ (الف) آپ مریضہ کو فلیس آف میگنیشیا کا استعمال کرائیے۔ گلے آجانے کی صورت میں حلق کے اندر "مینڈلیس پینٹ" لگایا کیجئے۔ اس دوا کے استعمال سے چند روز میں معدہ کی تیزابی کیفیت رفع ہو جائے گی اور یہ تکلیف جاتی رہے گی۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) سعدکوفی کا سفوف ۳ ماشہ لے کر صبح و شام دہی کے ساتھ کھلائیں۔ اور گلے کے ورم کے لئے گل خشک ۹ ماشہ، مغز املتاس ایک تولہ کو ایک پاؤ دودھ میں جوش دے کر غرارہ کرائیں۔ (حکیم عبدالاحد شرف الدین پوری)

(ج) گل سرخ تازہ ۵ تولہ، کافور ایک ماشہ، اور سہاگہ ۶ ماشہ کو پانی میں جوش دیں اور چھان کر ایک بوتل تیار کریں۔ اور دن بھر میں چار پانچ مرتبہ غرارے کریں۔ (حکیم سید مظفر الدین احمد ٹونکی)

(د) صفرا کا تنقیہ کرا کے رکھار سیاہ ایک رتی شہد میں ملا کر تین دن تک چٹائیں۔ پھر یہ شکایت نہ ہوگی۔ (حکیم ہمایوں)

(۱۸۵) **دردِ سر**:۔ (الف) چند شیشیاں "ایلیٹرس کارڈیل" کی استعمال کرا دیجئے۔ اس سے ماہواری میں باقاعدگی آجائے گی، اور دردِ سر بھی رفع ہو جائے گا۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) مقامی معالج کی طرف رجوع کیجئے۔ (حکیم عبدالاحد شرف الدین پوری)

(ج) جواب نمبر ۱۶۹ پر عمل کریں۔ (حکیم ہمایوں)

(د) گل سپاری ۲ تولہ، گل پتہ ۲ تولہ، صمغ ڈھاک ۲ تولہ، اندر جو شیریں دو تولہ، اسگند ناگوری ۲ تولہ، کشتہ قلعی ۶ ماشہ، کشتہ مرجان ۶ ماشہ، کشتہ عقیق ۳ ماشہ، نبات سفید دو تولہ۔ سب دواؤں کو کوٹ چھان کر سفوف بنائیں۔ اور ۳ ماشہ تک دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔ قبض نہ ہونے دیں۔ (حکیم گجندر سنگھ امرتسری)

(۱۸۶) **آواز کی خرابی**:۔ (الف) "برروز ویلکم اینڈ کمپنی" کی بنائی ہوئی "وائس ٹیبلائڈس" استعمال کیا کیجئے۔ ان سے آواز صاف اور خوش آیند ہو جائے گی۔ ہاں اس کا سُر یلا ہونا تو یہ آپ کے گانے کی مشق پر منحصر ہے۔ دواؤں سے آواز کے سُر درست نہیں ہوا کرتے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) آپ کے اوتار صوت اگر قدرتی طور پر موٹے ہیں تو علاج سے فائدہ نہیں ہو سکتا۔ لیکن اگر کوئی خرابی لاحق ہو گئی ہے تو فائدہ کی امید ہے۔ برہمی بوٹی ۱۰ ماشہ، خولنجان، اجوائن دیسی، ملفل دراز ہر ایک ایک ماشہ، سب کو پان کے پانی میں کھرل کر کے گولیاں بنا لیں۔ اور ایک ایک گولی منہ میں رکھ کر دن میں دو تین دفعہ چوسا کریں۔ (حکیم عبدالاحد شرف الدین پوری)

(ج) مغز بادام مقشر ۶ ماشہ، مغز چلغوزہ ۶ ماشہ، انیسون، بادیان، رب السوس، صمغ عربی ہر ایک ۳ ماشہ، مصری کوزہ ۳ تولہ۔ سب دواؤں کو باریک پیس کر حسب ضرورت شہد کی مدد سے چنے کے برابر گولیاں بنائیں۔ اور ایک ایک گولی منہ میں رکھ کر چوسا کریں۔ (حکیم ہمایوں)

(۱۸۷) **حرارت جگر وغیرہ**:۔ آپ کے جگر کی حرارت زیادہ نہیں بلکہ ضعف اعصاب میں مبتلا ہیں۔ جس قدر علامات آپ نے لکھی ہیں۔ یہ سب اعصاب کی کمزوری کی طرف اشارہ کرتی ہیں۔ گرم اور سرد کا خیال چھوڑ کے آپ کچھ عرصہ تک مسلسل ہیوروفاسفیٹس کا استعمال کیجئے اعصاب میں طاقت پیدا ہو جانے پر یہ گرمی کا غلط خیال جاتا رہیگا۔ روزانہ باقاعدہ ٹہلنے کو کھلی ہوئی سڑکوں پر جایا کیجئے۔ ٹہلنے کی مشق روزانہ زیادہ کر کے کم سے کم پانچ میل روزانہ پر پہونچا دیجئے۔ پھر فوراً جسم کا پھڑکنا بند ہو جائے گا۔ روزانہ سرد پانی سے غسل کیجئے اس سے عضلات کا پھڑکنا جاتا رہے گا۔ غذا زود ہضم استعمال کیا کیجئے۔ اس سے احتلام کی کثرت رک جائے گی۔ اگر پھر بھی نہ رکے تو چند روز تک پٹاشیم برومائڈ ۱۰ اگرین کی مقدار میں روزانہ تین مرتبہ کھایا کیجئے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) آپ کسی معالج کے پاس رہ کر علاج کرائیے۔ میرا بہترین مشورہ آپ کے لئے یہی ہے۔ ورنہ سوالات و جوابات کا سلسلہ لمبا ہوتا چلا جائے گا۔ (حکیم عبدالاحد شرف الدین پوری)

(ج) شربت زرشک صندل والا ہمدرد دواخانہ سے منگا کر دو ہفتہ تک استعمال کریں۔ (حکیم سید مظفر الدین احمد ٹونکی)

(د) فولاد محلول اکسیری جو جواب نمبر ۱۷۶ میں تحریر ہے استعمال کیجئے۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ہ) مارچ ۱۹۴۳ء کے رسالہ کے صفحہ ۴۳ پر جواب نمبر ۱۴۴ میں سیال سکن کا نسخہ درج ہے۔ پہلے اسے ۲۰ دن تک استعمال کریں۔ پھر جواب نمبر ۱۰۲ کی گولیاں کھائیں۔ تمام شکایتیں کافور ہوں گی۔ (حکیم ہمایوں)

سوالات

ضوابط اندراج

(۱) ہر خریدار کو سال بھر میں ایک سوال درج کرانے کا حق حاصل ہے۔ لیکن دوسرے سال اس حق کو استعمال نہیں کیا جا سکتا۔
(۲) سوال دو سطروں سے ہرگز زیادہ نہیں ہونا چاہیئے۔
(۳) دو سطروں سے زیادہ کے لئے خریداروں کو بھی تین آنے فی سطر کے حساب سے بھیجنے چاہئیں۔
(۴) اگر آپ رسالہ کے خریدار نہیں ہیں تو نو آنے کے ٹکٹ بھیج کر تین سطری سوال درج کرا سکتے ہیں زیادہ سطروں کے لئے مزید تین آنے فی سطر کے حساب سے ارسال کرنے چاہئیں
(۵) چار سطروں سے زیادہ لمبا سوال کسی خاص حالت کے سوا جس کا فیصلہ جناب مدیر کر سکتے ہیں، شائع نہیں ہو سکے گا۔
(۶) رسالہ کے خریداروں کو سوال بھیجتے وقت نمبر خریداری اور پتہ ضرور لکھنا چاہیئے ورنہ تعمیل نہ ہوگی۔
(۷) سوال کی عبارت مختصر اور صاف ہونی چاہیئے دفتر کو کانٹ چھانٹ کا اختیار بہرحال ہوگا۔
(۸) آئندہ ماہ سوال درج ہو جانے کی توقع زیادہ سے زیادہ ہر ماہ کی بیس تاریخ تک سوال دفتر میں پہونچ جانے کی صورت میں ہو سکتی ہے۔
(۹) ایسے سوالات رسالہ میں درج نہیں ہوں گے جن کے لئے دواخانہ یا رسالہ کے پرمٹ کارڈ استعمال کئے گئے ہوں۔ مینجر "ہمدرد صحت"

---

(۱۸۸) بچپن میں دانتوں کی صفائی نہ کرنے سے ان پر زرد رنگ چڑھ گیا ہے۔ کئی پوڈر استعمال کئے۔ لیکن فائدہ نہیں ہوا۔ مجرب نسخہ درکار ہے جس سے زردی دور ہو جائے۔ (خریدار نمبر ۴۰۵۴)

(۱۸۹) برہمی بوٹی کی شناخت اور طریق استعمال کیا ہے۔ (حکیم دیوانہ خریدار نمبر ۹۸۴)

(۱۹۰) میرے دائیں جبڑے کے نیچے ناصور کی شکل کا ایک پھوڑا ہے جو مواد سے بھر کر پھول جاتا ہے۔ چھیڑ دینے سے مواد نکل کر تھوڑے عرصہ میں زخم بھر جاتا ہے پھر چند یوم کے بعد وہی پہلی سی حالت ہو جاتی ہے۔ (خریدار نمبر ۸۱۰۱)

(۱۹۱) پانچ سال کے بچے کو چار سال سے یہ شکایت ہے کہ وہ کبھی کبھی اچانک تڑپنے لگ جاتا ہے ہاتھ پاؤں سکڑ جاتے ہیں۔ آنکھیں پتھرا جاتی ہیں منہ سے جھاگ آنے لگتے ہیں کبھی ہلتا رہتا ہے اور کبھی بے حس و حرکت پڑا رہتا ہے جسم کانپتا ہے۔ دورہ دو تین منٹ میں جاتا رہتا ہے۔ (خریدار نمبر ۵۰۳۲)

(۱۹۲) چار سال کی بچی کو پیدائش سے آج تک تقریباً ہر مہینے میں ایک دو بار آشوب چشم ہو جاتا ہے کبھی کبھی ناک سے خون بھی گرتا ہے اور پیشاب بعض اوقات سفیدی مائل ہوتا ہے پیشاب کے مقام میں اکثر جلن ہوا کرتی ہے۔ تینوں شکایتیں معمولی دواؤں سے عارضی طور پر جاتی رہتی ہیں لیکن جڑ کسی بیماری کی نہیں کٹتی۔ اطبا کرام توجہ فرمائیں۔ (حکیم مصطفے خاں، خریدار نمبر ۹۴۰)

(۱۹۳) مجھے ایک ایسے نسخہ کی ضرورت ہے جو دھات کو پشت اور جسم کو چست کر دے۔ ہر عمر والا اسے استعمال کر سکے اور اس کی چیزیں ہر جگہ مل سکیں۔ (خریدار نمبر ۵۳۳۲)

(۱۹۴) پرانا سوزاک ہو جانے کی وجہ سے جوڑوں میں درد رہتا ہے۔ اٹھنے بیٹھنے میں تکلیف ہوتی ہے، پیشاب کھل کر ہوتا ہے۔ قرحہ اب موجود نہیں قبض کی شکایت ہے۔ ہاتھ پیر جلتے رہتے ہیں (خریدار نمبر ۵۳۱۵)

(۱۹۵) ایک مریض کے خصیوں پر ایک سال سے سخت خارش ہوتی ہے رات دن میں کئی دفعہ دورہ ہوتا ہے اور مریض سخت بے چین ہو جاتا ہے۔ مریض کو مصفیات کا استعمال کرایا گیا لیکن کچھ فائدہ نہیں ہوا۔ جلاب بھی دیا گیا ہے وہی حالت ہے عمر ۴۰ برس سے زیادہ ہے۔ عورت نہیں ہے۔ (خریدار نمبر ۶۵۰۳)

(۱۹۶) شملہ پہاڑ پر آتشک سوزاک کے مرض بہت پھیلے ہوئے ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ کوئی کم خرچ اور مجرب نسخے ایسے مل جائیں جن سے عوام کو زیادہ سے زیادہ فائدہ پہونچے میں دفتر میں ملازم ہوں میرا مقصد اس سے روزی کمانا نہیں ہے۔ خریدار نمبر ۶۲۸۶)

(۱۹۷) میرے ایک بزرگ (عمر ۶۰ سال) عرصہ پانچ سال سے بیمار ہیں جب کوئی چیز کھاتے ہیں یا تھوڑا سا چلتے ہیں تو تمام چھاتی جلنی شروع ہو جاتی ہے بعض ڈاکٹر بتاتے ہیں کہ پھیپھڑے بڑھ گئے ہیں۔ بعض کا خیال ہے کہ دل کے ارد گرد گلٹیاں پیدا ہو گئی ہیں۔ بہت علاج کیا کچھ فائدہ نہیں ہوا۔ (خریدار نمبر ۵۵۹۴)

(۱۹۸) چائے اور موزے کے ہر موسم میں استعمال کو کوئی ڈاکٹر صاحب مفید بتاتے ہیں اور کوئی مضر۔ اس مسئلہ پر طبی رہنمائی کی جائے۔ ڈاکٹر سعید صاحب ضرور توجہ فرمائیں۔ (خریدار نمبر ۷۹۱۱)

(۱۹۹) مجھے تین سال سے گرمی کی بہت زیادہ شکایت ہے حلق و منہ خشک اور ہونٹ پھٹے ہوئے رہتے ہیں بھوک بہت کم ہے پیاس کبھی محسوس نہیں ہوتی ذرا سی گرم چیز (مچھلی وغیرہ) کھا لی جائے۔ تو ناک سے خون آ جاتا ہے حکما کی تشخیص ہے کہ جگر اور گردوں میں بہت گرمی پیدا ہو گئی۔ تازہ خون پیدا نہیں ہوتا۔ عمر ۲۰ سال ہے۔ (خریدار نمبر ۸۱۰۵)

(۲۰۰) ۴۹ سالہ مریض ذیابیطس کے لئے مجرب نسخہ کی ضرورت ہے۔ مریض کے دونوں پاؤں میں تکلیف رہتی ہے۔ تلوے جلتے ہیں۔ گوشت کھانے سے پنڈلی میں شدید اعصابی درد ہوتا ہے۔ جریان، بواسیر اور قبض دائمی کی شکایتیں بھی ہیں۔ لوگ کہتے ہیں کہ ذیابیطس لاعلاج مرض ہے کیا یہ صحیح ہے؟ (خریدار نمبر ۶۱۸۲)

(۲۰۱) میری ... والد کی آنکھیں ... سال سے خراب ہو گئی ہیں ضعف بصارت کی شکایت ہے۔ آجکل عینک زیر استعمال ہے۔

۲۵ سال ہے۔ (خریدار نمبر ۴۲۱۳)

(۲۰۲) میری عمر ۱۹ سال ہے۔ قد ۵ فٹ ۴½ انچ ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ وہ ۵ فٹ، ۸ انچ ہو جائے۔ اگر کوئی دوا یا قد بڑھانے والی ورزشیں ہوں تو مطلع فرمائیں۔ دوا لیے مضر ہو۔ تعاقب زائد جوہر کی طرح کیلئے دغیرہ امراض نہ پیدا کرے۔ (خریدار نمبر ۸۴۶۶)

(۲۰۳) میری عمر ۲۲ سال کے قریب ہے۔ آٹھ سال سے ڈاکٹروں کے مشورہ سے عینک کا مسلسل استعمال کر رہا ہوں پھر بھی نظر دن بدن کمزور ہوتی جا رہی ہے۔ پہلے عینک کا نمبر ۵، ۴ تھا اب ۵ ہو گیا ہے اور نہ معلوم میری بد قسمتی کی وجہ سے یہ کہاں تک بڑھ جائے۔ اب میری آنکھوں میں ہر وقت دھند اور غبار سا رہتا ہے اور آنکھیں جھکی رہتی ہیں۔ ڈاکٹر کے مشورہ سے بر روز دوا بھی ڈالتا ہوں لیکن کوئی فائدہ نہیں۔ (خریدار نمبر ۸۱۱۱)

(۲۰۴) زمانۂ طالب علمی سے دائمی نزلہ کا شکار ہوں۔ رطوبتیں حلق میں جمع ہو کر منہ یا ناک کے راستے خارج ہو جاتی ہیں قبض کی شکایت سردی کے موسم میں زیادہ ہوتی ہے۔ ضعف دماغ وقلب بھی ہے۔ کوئی صاحب آزمودہ نسخہ مرحمت فرمائیں جس سے یہ سب کمزوریاں دور ہوں۔ (خریدار نمبر ۸۰۰۱)

(۲۰۵) میرے ایک دوست کو پیدائشی (Ichthyosis) کی بیماری ہے۔ گرمی کے موسم میں یہ شکایت خود بخود جاتی رہتی ہے، اور سردی میں عود کر آتی ہے ہر چند علاج معالجہ کیا فائدہ نہ ہوا کوئی معقول نسخہ تجویز کیا جائے۔ ڈاکٹر سعید احمد صاحب بریلوی خصوصیت سے توجہ کریں۔ اس بیماری میں جلد پر مچھلی جیسے بڑے بڑے اور خشک چھلکدار حلقے سے نکل آتے ہیں۔ (خریدار نمبر ۸۲۱۱)

(۲۰۶) میری عمر تقریباً ۳۰ سال ہے۔ دماغ کمزور ہے۔ لکھنے پڑھنے یا اور کوئی دماغی کام کرنے سے فوراً چکر آ جاتے ہیں۔ عام جسمانی کمزوری زیادہ ہے، جوڑوں میں خاص کر اور گھٹنوں میں زیادہ درد رہتا ہے اکثر بے خبری میں احتلام ہو جاتا ہے۔ مذی بکثرت خارج ہوتی ہے۔ ریاح بکثرت پیدا ہوتے ہیں جوش کے وقت پیٹھ پر چیونٹیاں سی رینگتی معلوم ہوتی ہیں۔ (خریدار نمبر ۵۵۱۱)

(۲۰۷) مریضہ دو سال سے باؤ گولہ میں مبتلا ہے۔ پیٹ میں ریاح بھرے رہتے ہیں۔ گولے کو دبانے سے متلی ہوتی ہے۔ سیلان الرحم کی شکایت بھی ہے۔ جب درد کا دورہ ہوتا ہے تو اجابت میں سدے کثرت سے نکلتے ہیں۔ (خریدار نمبر ۸۴۰۰)

(۲۰۸) مریضہ کی عمر ۳۲ سال ہے اور وہ مدت سے سیلان الرحم کی شکایت میں مبتلا ہے جسم کے جوڑ جوڑ میں درد ہوتا ہے۔ دل و دماغ کمزور ہیں۔ بھوک اچھی طرح نہیں لگتی۔ گرمیوں میں پسینہ کثرت سے آتا ہے جس سے زیادہ کمزوری معلوم ہوتی ہے اطبار کرام اس مریضہ کے حال پر رحم کر کے کوئی مجرب نسخہ تجویز فرمائیں (خریدار نمبر ۶۱۵۳)

(۲۰۹) حکمائے کرام سے گذارش ہے کہ "امرت ابخن" یا "بیل بام" کا نسخہ درج رسالہ فرمائیں۔ (خریدار نمبر ۵۴۸۰)

(۲۱۰) پیشاب میں گوشت کے سے چھوٹے بڑے سرخ رنگ کے ٹکڑے نکلتے ہیں۔ پیشاب کا رنگ سفید مثل غلیظ دودھ کے ہوتا ہے جو کچھ عرصہ کے بعد جم جاتا ہے۔ پیشاب کی یہ صورت دورے کے دنوں میں ہوتی ہے۔ ہفتہ دو ہفتہ میں کبھی اس قسم کا پیشاب ہوتا ہے۔ دورے سے پہلے خصیہ میں خفیف ورم ہوتا ہے۔ ساتھ اس کے جاڑے کے ساتھ بخار بھی ہو جاتا ہے۔ مریض کو عرصہ تک سوزاک کی شکایت رہی ہے۔ (خریدار نمبر ۵۲۲۶)

(۲۱۱) مجھے ایک ایسے نسخہ کی ضرورت ہے جو جنون والوں کے لئے اکسیر اور مجرب ہو۔ دوا گولی کی صورت میں ہو اور ایک یا دو گولی قوی سے قوی معدہ والے جنونی کو استعمال کرانے سے تین چار پاخانے آ جائیں۔ خواب آور ہو اور گھبراہٹ کو فوراً دور کرے۔ (خریدار نمبر ۳۲۸۲)

(۲۱۲) مریض ورم جگر بلغمی میں مبتلا ہے۔ داہنی پسلیوں کے نیچے جگر بڑھا ہوا ہے۔ دبانے سے درد معلوم ہوتا ہے، زبان کی رنگت سفید ہے۔ بخار ہلکا رہتا ہے، پپوٹے بھاری رہتے ہیں۔ خونی بواسیر ہے، گو آج کل خون بند ہے۔ عمر ۴۰ سال ہے۔ (خریدار نمبر ۸۶۴۸)

(۲۱۳) عمر ۲۰ سال ہے احتلام کی شکایت ہے۔ پاخانہ صاف آتا ہے حلق سے ایک قسم کی بدبو آتی ہے معلوم نہیں اس کا کیا سبب ہے کسی کے قریب نہیں بیٹھ سکتا۔ (ایک خریدار)

(۲۱۴) پانچ سال پہلے ورم زائدہ دودیہ (اپنڈی سائٹس) ہوا تھا، اس کے بعد خون خراب ہو گیا۔ اب چھ مہینے سے تمام چہرہ اور گردن سرخ سرخ چٹوں سے بھر گیا ہے چٹوں میں کھجلی ہوتی ہے اور سفید بھوسی اُڑتی رہتی ہے، کبھی کبھی پھنسی ہو جاتی ہے۔ اطبار کرام مجرب نسخہ تجویز فرمائیں۔ (خریدار نمبر ۱۰۵۷)

(۲۱۵) مریض کی عمر ۵۰ سال ہے صحت اچھی ہے بچپن سے حقہ نوشی کی عادت ہے، ضعف ہاضمہ، یورک ایسڈ کی کثرت، مرغن ومقوی غذاؤں سے تکلیف ہونا، مہینے میں ایک دو بار ریاح بند ہونا، درد شر اعصاب تشنج اور صفرا کی زیادتی رہتی ہے۔ نمکین گرم پانی سے قے کرنے سے عارضی آرام ملتا ہے۔ بہت سی دوائیں استعمال کیں لیکن کسی سے فائدہ نہیں ہوتا۔ خریدار نمبر ۸۸۱۸)

(۲۱۶) عورتیں بچہ پیدا ہونے کے بعد عموماً ہر لحاظ سے کمزور ہو جاتی ہے۔ از راہ کرم کوئی ایسا بہترین مجرب طبی نسخہ یا غذا تجویز فرمائیں جس سے عام کمزوری طاقت میں تبدیل ہو جائے۔ عورتوں کی پرورش کے متعلق اگر کوئی انگریزی رسالہ ہو، تو تحریر فرمائیں۔ (خریدار نمبر ۶۱۹۵)

(۲۱۷) عمر ۲۵ سال ہے۔ تقریباً بیس سال سے منہ آنے کی شکایت ہے، ہر موسم میں تکلیف رہتی ہے۔ ہونٹ، زبان، رخسارے اور حلق پر دال کے برابر سفید چھالے ہو جاتے ہیں بات چیت اور کھانے پینے میں بے حد تکلیف ہوتی ہے۔ ہر ہفتہ ایک آدھ دورہ ضرور ہوتا ہے۔ مریض کا مزاج گرم وخشک سوداوی ہے۔ قبض دائمی ہے۔ حذاق سے التماس ہے کہ اپنے مجربات سے مجھ کو فائدہ اٹھانے کا موقع دیں۔ (خریدار نمبر ۴۹۴۴)

(۲۱۸) میرے ایک دوست کی شادی ۱۸ سال کی عمر میں ہوئی تھی۔ اب اس کی عمر ۳۱ سال ہے۔ اُسے ایک دفعہ آتشک اور پانچ دفعہ سوزاک ہو چکا ہے۔ بچپن میں خراب عادتیں بھی رہ چکی ہیں۔ گھر والی موجود ہے لیکن بچہ کوئی نہیں ہوتا۔ (خریدار نمبر ۸۶۵۵)

دشمن جان امراض کی فہرست

کیا آپ خدانخواستہ ان میں سے کسی مرض میں مبتلا ہیں؟

بچوں کی بیماریاں
آنکھوں کی بیماریاں
امراض جگر و معدہ
سرعت انزال
ذیابطیس
پیچش
کمزوری عضو

بالوں کی بیماریاں
کمزوری دماغ
کمزوری اعضا بوجہ ہضم
ضعف ہاضمہ
ضعف قلب کے
امراض مخصوصہ
ضعف جگر

ناصور

جریان
دمہ
سوزاک
آتشک
ضعف باہ
نامردی

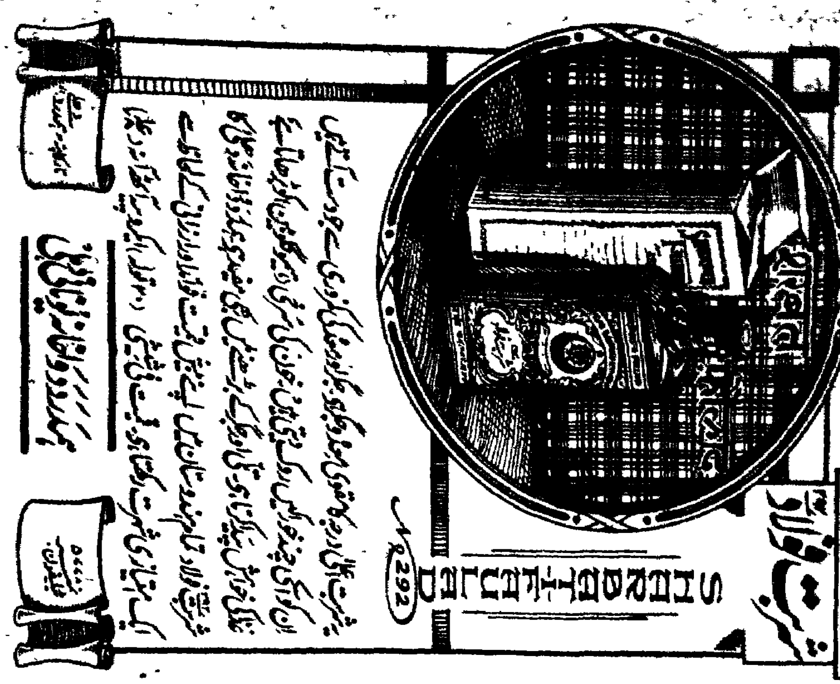
نزلہ

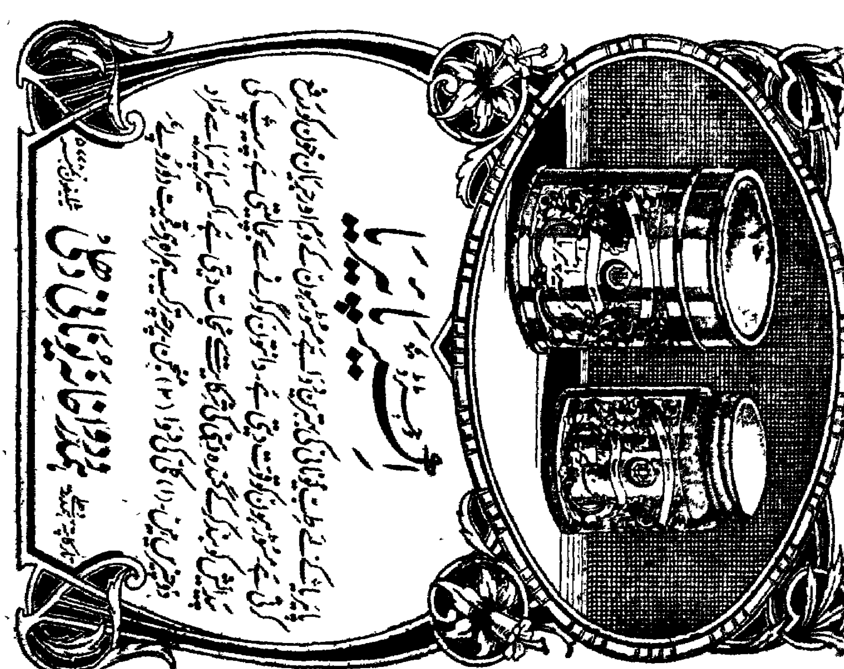
استقاط حمل
خرابی ایام
سیلان الرحم
امراض خون
احتلام
بے لذتی
دق وسل

کنٹھ مالا
پائیریا
تلی
امراض مخصوصہ
گٹھیا
طاعون
جنون

اگر ایسا ہے

تو آیندہ صفحات میں سے اپنے مرض کی دوا انتخاب کر لیجئے۔ جو یونانی طب کے سب سے بڑے اور مکمل و منظم دواخانہ کی لاثانی اور اکسیری دوائیں ہیں۔ ماہرین فن اور بڑے بڑے راجہ مہاراجہ صرف "ہمدرد دواخانہ دہلی" پر ہی اعتماد کرتے ہیں۔ انشاءاللہ آپ بھی اس خادم ملک و فن دواخانہ کی دوائیں استعمال کر کے مایوس نہیں ہونگے۔ خادم منیجر ہمدرد دواخانہ دہلی

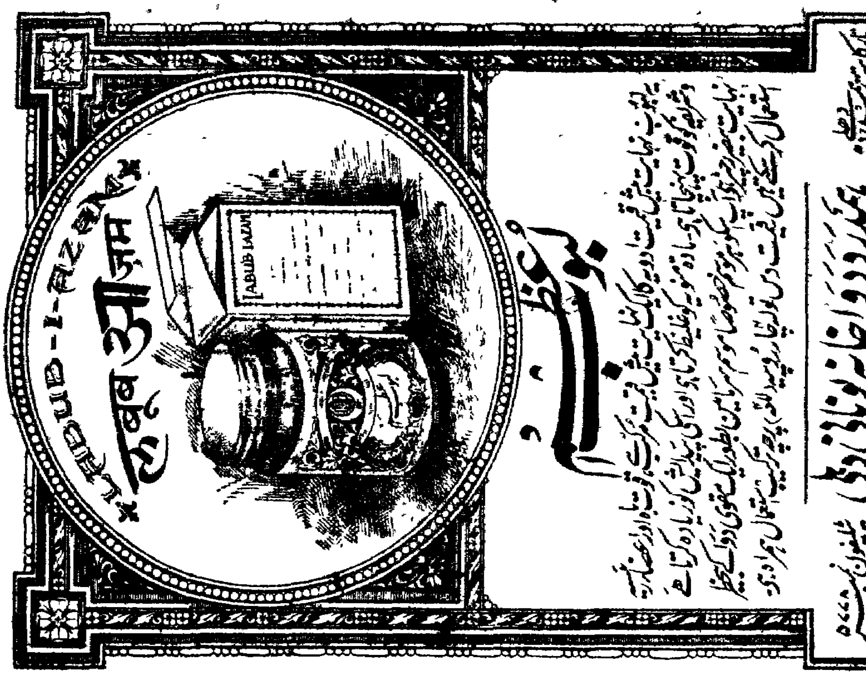


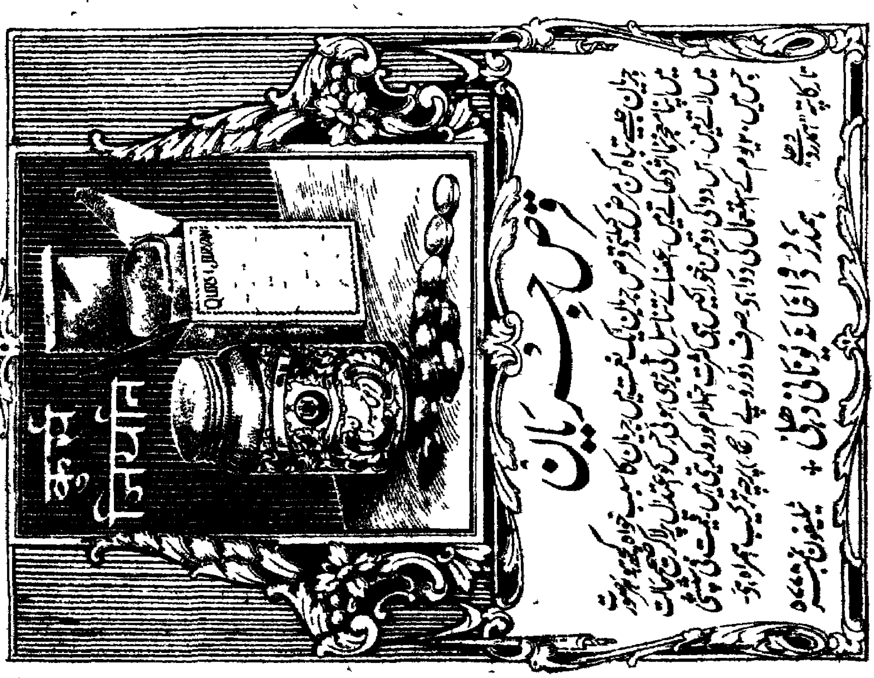


درس صداقت

"خدا خوب جانتا ہے کہ ملک کی خدمت کس طرح انجام دے رہا ہوں، یاد رکھو اگر تم نے ذرہ برابر بددیانتی کی تو قیامت کے دن تمہارا گریبان ہوگا اور میرا ہاتھ ہوگا"

شہیدِ فنِ ہمدرد خلائق حکیم حافظ عبدالمجید رحمۃ اللہ علیہ بانی "ہمدرد دواخانہ (وقف) دہلی"





مفصل شاندار باتصویر معہ جنتری فہرست مفت طلب فرمائیے ۔ جس میں ہر مرض کا علاج درج ہے





دنیا میں نامشہور کے لئے بہترین ۔۔۔ ہزاروں مایوس العلاج مریض اس کے استعمال سے

دوالابی (رجسٹرڈ)

ذیابیطس کے مریضوں کو مژدہ ہو کہ اس مرض کے لیے ایک کامیاب دوا تیار ہو گئی ہے اس دوا کو تیار کرنے کا فخر ہمدرد دواخانہ کو حاصل ہے اور اس کا نام "دوالابی" ہے۔ ذیابیطس شکری ہو یا سادہ دونوں اقسام میں "دوالابی" اکسیر صفت ہے۔ اس کی چند خوراکیں مرض کی قوت کو توڑ دیتی ہیں۔ ذیابیطس کی وجہ سے جو عوارض گردہ، جگر، ہیضہ وغیرہ میں واقع ہو جاتے ہیں یہ دوا ان کی اصلاح کرتی ہے +

قیمت فی شیشی
چوبیس خوراک (دو روپے)

عرق عنبر

خواص اعضائے رئیسہ کو قوت دیتا ہے غشی کو دور کرتا ہے اور زائل شدہ قوت کو جلد واپس لے آتا ہے اور بواسیر اور خون کی کثرت سے جو ضعف پیدا ہو جاتا ہے اس کو دور کرتا ہے باہ کو قوت دیتا ہے۔ فوری اثر کرتا ہے +

ترکیب استعمال ۵ ماشہ عرق میں ایک تولہ شربت انار شیریں ملا کر پئیں یا دوسری مناسب ادویات کے ساتھ استعمال کریں۔ بادی و ترش اشیاء سے پرہیز

قیمت فی بوتل
دو روپیہ آٹھ آنے

کھانسی اور دمہ کی لاثانی دوا

اکسیر سعال (رجسٹرڈ)

انسانی زندگی کا پھیپھڑوں کی تندرستی پر اور سلامتی پر دار و مدار ہے یہی وجہ ہے کہ اس میں کوئی نقص پیدا ہوتا ہے تو وہ صحت کے لیے نہایت مضر ہوتا ہے آج کل ابنائے وطن بلغمی کھانسی اور دمہ کی شکایت میں بہت مبتلا نظر آتے ہیں۔

"اکسیر سعال" ان شکایات کا کامیاب علاج ہیں اور چند روز کے استعمال سے طور پر تخفیف ہونے لگتی ہے۔ اور تکلیف دہ مرض رفع ہو جاتا ہے۔ اس مرض سے جو عام کمزوری ہو جاتی ہے اس کو قوت سے بدل دیتی ہے۔

ترکیب استعمال، ایک قرص شہد یا مکھن میں ملا کر استعمال کریں اس کے دوران استعمال میں دودھ حسب برداشت استعمال کرنا چاہیئے۔

قیمت فی شیشی (۴۸ خوراک) ایک روپیہ چار آنہ

فساد خون اور پھوڑے پھنسی اور آتشک وغیرہ کے لیے دو نایاب چیزیں

معجون مصفی خاص!

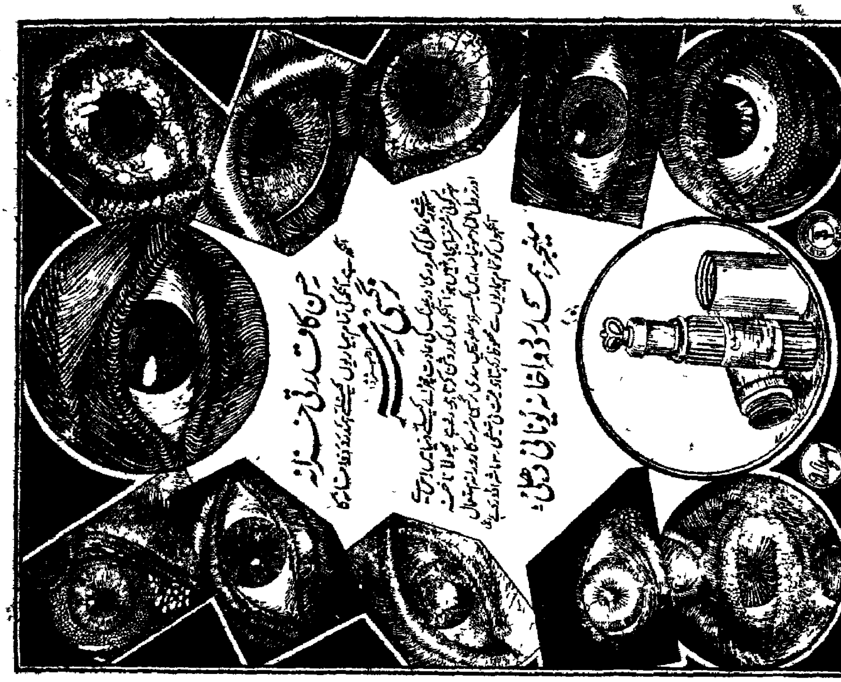
یہ معجون فساد خون پھوڑے پھنسی کے لیے اکسیر ثابت ہوئی ہے چند ہی روز میں خون کو صاف کر کے بدن کو کندن بنا دیتی ہے دیرینہ سے دیرینہ امراض اپنے حیرت انگیز کرشمہ سے اچھے کرتی ہے۔ خارش کو رفع کرتی ہے۔ آتشک کے لیے نہایت مفید ہے زخموں کو خشک کر کے جان فرسا تکلیف سے نجات دیتی ہے گٹھیا کے درد اور جذام میں بھی کامیاب تجربہ کیا گیا ہے۔ عجیب چیز ہے۔ قیمت فی ڈبہ دس تولہ تا دو روپیہ آٹھ آنے + ترکیب استعمال۔ ۶ ماشہ یہ معجون شربت عشبہ خاص ۴ تولہ پانی میں ملا کر اس کے ساتھ استعمال کریں۔

ترش اور گرم اشیا سے پرہیز ضروری ہے۔

شربت عشبہ خاص

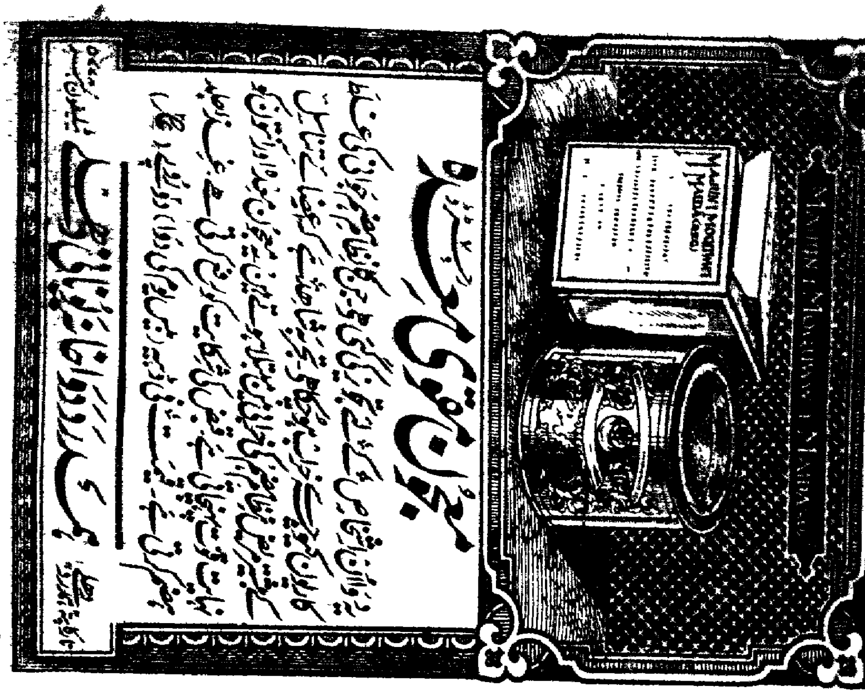
عشبہ کے بے نظیر خواص طب قدیم و جدید میں مسلم ہیں۔ درحقیقت عشبہ امراض خون کی مفید ترین دوا ہے۔ ہمدرد دواخانہ میں اس کا شربت خاص اہتمام سے بنایا گیا ہے اور اس میں دوسری مفید ادویہ شامل کر کے اس کے خواص میں غیر معمولی اضافہ کر دیا ہے۔ خون کو صاف کر کے بدن کی خارش و پھوڑے پھنسیوں کو چند ہی روز میں آرام کرنا اس کا معمولی کرشمہ ہے اگر آپ خدانخواستہ گٹھیا کے درد اور جذام میں مبتلا ہیں تو اس شربت کی شفابخشی ملاحظہ فرمائیں۔ ترکیب استعمال، چار تولہ یہ شربت بقدر ضرورت پانی میں ملا کر معجون مصفی خاص ۶ ماشہ کھا کر اوپر سے شربت پی لیں۔

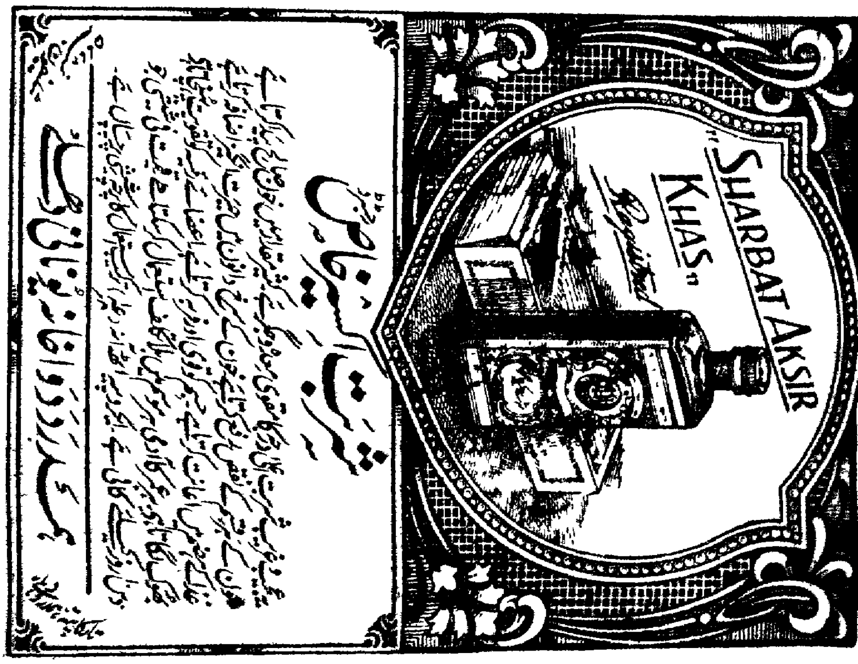
ترش اور گرم اشیاء سے پرہیز۔ قیمت فی بوتل جو بیس روز کے لیے کافی





مفصل نشانہ باتصویر مع جنتری فہرست مفت طلب فرمائیے۔ جس میں ہر مرض کا علاج درج




SHARBAT AKSIR
KHAS
Registered
شربت اکسیر خاص

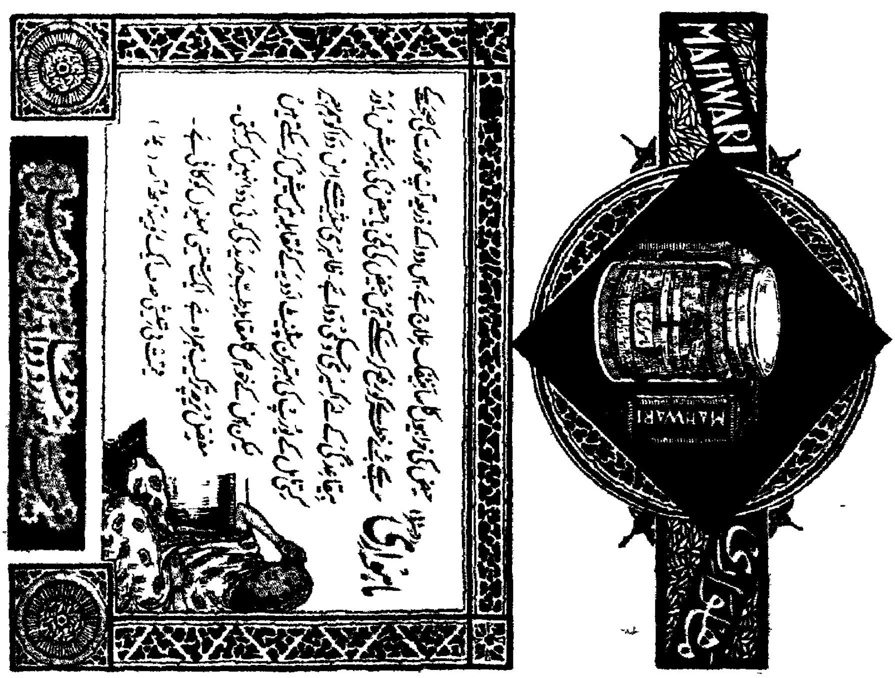




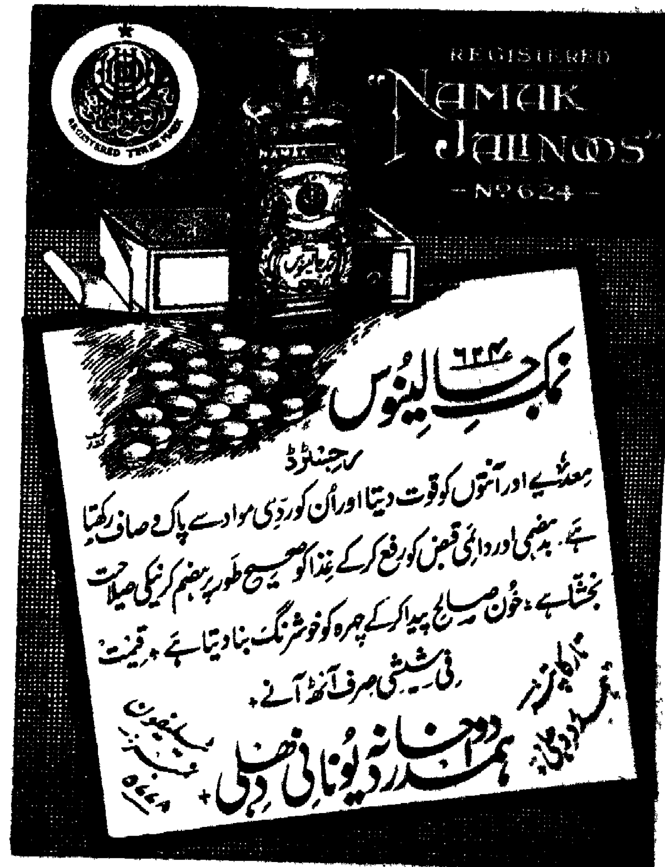
دُنیا میں سب سے مکمل اور منظم دواخانہ ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی ہے جس پر ہندوستان کے بڑے بڑے والیان ریاست
پورا پورا اعتماد رکھتے ہیں۔ یاد رکھئے بہترین یونانی ادویہ مناسب قیمتوں پر صرف ہمدرد دواخانہ ہی سے مل سکتی ہیں۔

تار کا پتہ:۔ ہمدرد، دہلی　　ٹیلیفون نمبر ۵۷۷۸

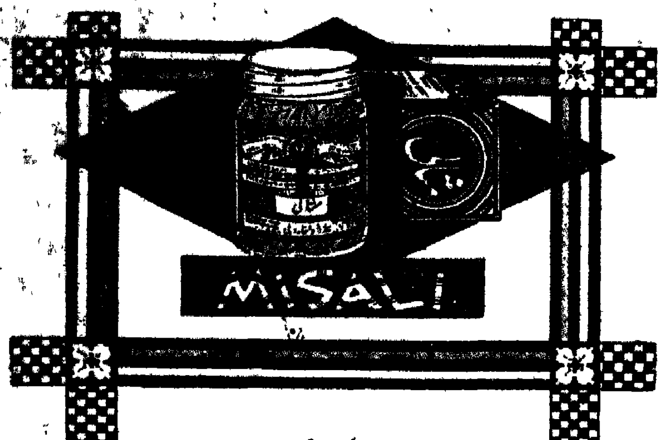

MUFARRAH
MUSHKIN


MAHWARI





گزشتہ سال ہمدرد دواخانہ دہلی سے جتنے مریضوں نے دوا حاصل کی ان
۶۰۹... چھ لاکھ نو ہزار ...


MISALI
مثالی







طلائے مقوی خاص (رجسٹرڈ)

یہ طلا بھی ہمدرد دواخانہ کے مطلب میں بہت ہی عرصے سے استعمال کرایا جا رہا ہو لیکن آسٹریا کے مشہور پروفیسر یوجین شتانناخ کے عظیم الشان تجربات کو سامنے رکھ کر جو انہوں نے دنیا کے سب سے بڑے محقق و مجدد شباب کی حیثیت سے کیے ہیں۔ ہمدرد دواخانہ کی مجلس تجربات نے اس مخصوص طلا کے اجزا اور اسکی ترکیب پر مزید غور کرنا شروع کیا بالآخر تقریباً ایک سال تک محنت و کاوش کے بعد ایک نسخہ سامنے آیا علم طب سے واقفیت رکھنے والے اصحاب کے علم میں اضافہ کرنے کے لیے ہم اتنا اور بتا دینا چاہتے ہیں کہ اس سلسلہ میں ہمارے سامنے غدودی علاج بھی رہا ہو اسکے علاوہ عضوی ساخت کا غائر مطالعہ نے ہماری مشکلات کو بہت حد تک حل کیا ہو۔

یہ طلا قضیب کی تمام ساختوں کے افعال کو قوی اور تیز کرتا ہو خصوصاً جسم اجوف اور نسیج انتصابی اس سے بہتر متاثر ہوتی ہیں اعضائے تناسل کا دوران خون اس سے بڑھ جاتا ہے پھر انکی ساختوں پر تازگی اور افزائش کے آثار پیدا ہو جاتے ہیں۔ طلائے مقوی خاص جدید ترمیم اور اضافوں کے بعد چھ مہینہ سے آزمایا جا رہا ہو اور اس کے نتائج بہت ہی کامیاب ثابت ہوئے ہیں جو اصحاب عضو مخصوص کی ایسی خرابیوں میں مبتلا ہیں جو مشت زنی اغلام اور کثرت جماع یا نیانی عمر کی وجہ سے پیدا ہو گئی ہوں ان کو ہمدرد دواخانہ کے اس طلا سے ضرور فائدہ اٹھانا چاہیے۔ قیمت فی شیشی آٹھ روپے۔

پرچہ ترکیب ہمراہ ہے۔

سفوف عجیب (رجسٹرڈ)

جریان۔ احتلام اور سرعت انزال وغیرہ امراض کے لیے عرصے سے ایک ایسے کامیاب اور مؤثر سفوف کی تیاری پیش نظر تھی جوان تمام نقائص سے پاک ہو جو عموماً اس قسم کے ہر سفوف میں موجود ہوتے ہیں اور اس قسم کی قیمت بھی بہت ہو تاکہ غریب اور کم استطاعت لوگ اس سے خاطر خواہ فائدہ حاصل کر سکیں۔ الحمد للہ آج دو سال تک بے شمار تجربات کے بعد ہم سفوف عجیب کو پیش کرتے ہیں۔ یہ ایک مانی ہوئی بات ہو کہ اس قسم کی دوائیں خواہ وہ سفوف کی شکل میں ہوں یا حبوب کی یا انکی کوئی اور صورت ہو ان میں بہرحال ایسی دوائیں شامل ہوتی ہیں جو معدہ اور ہضم کرنے والے اعضا کے لیے مضر ہوتی ہیں اور بہت حد تک ان کے فعل کو باطل کرنے والی ہوتی ہیں لیکن "سفوف عجیب" کو اس نقص سے پاک کرنے کی انتہائی کوشش کی گئی ہو اور اس میں امید سے زیادہ کامیابی ہوئی ہو۔ اب یہ سفوف جریان، احتلام، سرعت انزال و رقت وغیرہ امراض میں انتہائی طور پر مفید ہونے کے باوجود معدہ اور آنتوں پر خراب اثر نہیں ڈالتا۔ عام سفوفوں سے معدہ میں جو بے چینی اور غلظت پیدا ہو جاتا ہو سفوف عجیب اس سے مبرا ہو۔ ہمارا مخلصانہ مشورہ ہو کہ کم استطاعت مریض اس دوا کو استعمال کر کے فائدہ اٹھائیں اندازہ لگایا گیا ہو کہ دو سال کے عرصے میں کم از کم پندرہ ہزار مریضوں پر اس سفوف کا تجربہ کیا گیا ہو یہ سفوف عام سفوفوں کی طرح جلدی خراب نہیں ہوتا بلکہ مہینوں عمدہ حالت میں رہتا ہو۔ قیمت فی ڈبیہ ۳۰ خوراک صرف ایک روپیہ چار آنے۔

روغن اکسیر بواسیر

یہ روغن بواسیر کے مسوں کے لیے عجیب پر اثر چیز ہے۔ مسوں کی تکلیف جس کا مقابلہ بیچارے مریض بواسیر کو کرنا پڑتا ہو اس سے یہ روغن نجات دلاتا ہو مسوں پر لگاتے ہی ٹھنڈک پڑ جاتی ہو اور کچھ عرصہ کے استعمال سے مسّے مرجھا جاتے ہیں اور مریض کو اس جاں گسل تکلیف سے رہائی ہو جاتی ہو۔ ایک شیشی عرصے کے لیے کافی ہوتی ہو۔

قیمت فی شیشی ایک روپیہ آٹھ آنے۔

معجون حمل عنبری علویخانی

خواص۔ جن عورتوں کا حمل ساقط ہو جاتا ہو یا بچہ ام الصبیان میں مبتلا ہو کر ضائع ہو جاتا ہو ان کے لیے بہت مفید ہو تیسرے مہینے (حمل کے) سے اس کا استعمال شروع کیا جائے پورے دنوں کے بعد بچہ پیدا ہو گا اور آفات سے محفوظ رہے گا۔ یہ معجون قیمتی اجزا سے بنائی جاتی ہو۔ عمدہ چیز ہو۔ ترکیب استعمال ۵ ماشہ یہ معجون، عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ شربت انار شیریں ۲ تولہ یا تنہا پانی کے ساتھ استعمال کی جائے قیمت فی سیر ...



مقامِ اشاعت:- ہمدرد منزل لال کنواں دہلی
2
ANNAS
ONE
RUPEE
INDIA
1917
SAR-71.33

جلد ۷ | مئی و جون سنہ ۱۹۳۹ء | نمبر ۱۱ و ۱۲

فہرست مضامین

عکسی تصویریں، اسقلیبوس اور اس کی بیٹی ہائی جیا مقدس سانپ کے تھا (۲) یونان قدیم کے سکے جن پر اسقلیبوس اور سانپ کی تصویریں ہیں (۳) فرانس کے نوجوانوں کی جسمانی تربیت (۴) ۱۰۹ برس کا بوڑھا۔

ہمدرد صحت کا دِق وسل نمبر یورپ اور امریکہ کے مشاہیرِ فن کی نظر میں

ڈاکٹر ابن الحاج العطاس
ڈائرکٹر صحت و اجتماعی معاونت الفرانس (؟)

محترم حکیم صاحب
آپ کا مکتوب مورخہ ۵ جولائی ۱۹۳۸ء اور رسالہ ہمدرد صحت کا دق نمبر ...
بحیثیت ... مقالات اور بحیثیت معلومات درست ہیں ... ہمدرد ... رسالہ ...
... کی زینت ... آپ کی عنایتوں کا ... اور آرا ... ہوں۔ اس کا ... ...
وزارت صحت و امداد ...

بہ احترام ...
دستخط ڈاکٹر العطاس

سر رابرٹ فلپ
ایڈنبرگ یونیورسٹی، اسکاٹ لینڈ

ڈیر سر

مجھے افسوس ہے کہ طبیعت کی ناسازی اور ڈاکٹروں کے مشورہ کے باعث میں آپ کے پانچویں جولائی کے مراسلہ کا جواب نہ دے سکا۔ اسی خط کے بعد "ہمدرد صحت" کا خاص ٹیوبر کلوسس نمبر بھی پہونچا۔

اس میں مسرت کے ساتھ اس حیرت انگیز اور ضخیم "ٹیوبر کلوسس نمبر" کے لئے جو آپ نے شائع کیا ہے آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور آپ کو اس وسیع جدوجہد پر مبارکباد دیتا ہوں جو کہ آپ نے ہندوستان کے باشندوں میں دق کے خلاف جنگ کرنے کے لئے جاری کی ہے اور جس کی بڑی شہادت آپ کے رسالہ میں موجود ہے۔

روئے زمین کی دوسری قوموں کی طرح ہندوستان کو بھی اس بڑے مسئلہ کا مقابلہ کرنا پڑ رہا ہے۔ میں خلوص کے ساتھ یقین کرتا ہوں کہ اس جہاد میں شریک ہو کر جس کو ہز ایکسی لنسی وائسرائن نے شروع کیا ہے آپ کو بھی اس خطرناک مرض کی روک تھام میں وہی کامیابی حاصل ہوگی جو دوسری قوموں نے اپنے علم اور استقلال سے حاصل کی ہے۔

مجھے افسوس ہے کہ سردست میں کوئی دوسرا مضمون آپ کے رسالہ کے لئے نہیں لکھ سکا۔ لیکن ایک دوسرے پیکٹ میں، میں آپ کو اپنے مجموعہ مضامین کی ایک جلد بھیج رہا ہوں جو میں نے ٹیوبر کلوسس کے متعلق جمع اور شائع کئے ہیں۔ مجھے امید ہے کہ آپ ہندوستان میں جو کوشش کر رہے ہیں اس کے ساتھ میری ہمدردی کی نشانی کے طور پر آپ اسے قبول کریں گے۔

آپ کا مخلص (سر) رابرٹ فلپ

ڈاکٹر سیوری سیوڈن
سکریٹری آف دی فیڈرل نیشنل اینٹی ٹیوبر کلوسس ایسوسی ایشن ہلسنکی (فن لینڈ)

ڈیر صاحب رسالہ "ہمدرد صحت" کے ... کے لئے آپ کا بہت بہت شکریہ ادا کرتا ہوں
"ہمدرد صحت" کا نہایت ... دق و سل نمبر ... میں اس کے لئے آپ کا بہت ...
بڑی خوشی سے رسالہ کے اوراق کو اچھی طرح دیکھا لیکن زبان کی ناواقفیت کی وجہ سے بہت کم سمجھ سکا لیکن اس میں کوئی شک
نہیں کہ یہ اشاعت خاص ایک بڑی سائنٹفک قدر و قیمت کی مالک ہے اور ظاہری اعتبار سے بہت خوبصورت ہے۔ میری طرف سے مبارکباد
سیوری سیوڈن

ڈاکٹر جازف ہولوس۔ ایم۔ ڈی۔ نیویارک

ڈیر مسٹر حمید

میں آپ کے رسالہ "ہمدرد صحت" کے بھیجنے پر آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں مجھے اتنے بہترین طور پر مرتب کئے ہوئے رسالہ کے دیکھنے کی مسرت بہت کم حاصل ہوئی ہے۔ میں نے نہایت غور کے ساتھ اس کے تمام صفحات دیکھے اور ہر صفحہ کے ساتھ مجھ پر یہ حقیقت زیادہ واضح ہوتی گئی کہ میری تعلیم میں کچھ کمی ہے یعنی میں آپ کی زبان نہیں جانتا اس سے پہلے میں نے یہ کمی کبھی محسوس نہیں کی تھی لیکن اب میرا دل چاہتا ہے کہ کاش میں اسے پڑھ سکتا اور سمجھ سکتا بہر حال انگریزی فہرست مضامین سے مجھے یہ معلوم ہو گیا کہ اس کے اندر کیا چیزیں ہیں اور میں شک کے بغیر یہ کہتا ہوں کہ اس میں آپ نے بہترین مواد جمع کرنے کا انتظام کیا ہے۔ اپنے نام کو ایسے معزز اور قابل احترام ہستیوں کے ساتھ دیکھ کر میں فخر محسوس کرتا ہوں۔

آپ اپنے ملک میں ٹیوبر کلوسس کے انسداد کے لئے عظیم خدمات انجام دے رہے ہیں اگر آپ خون کو جراثیم امراض سے محفوظ کر دینے کے خاص طریقہ علاج میں دلچسپی رکھتے ہیں تو میں بڑی خوشی کے ساتھ ہر ممکن طریقہ پر اپنی خدمات پیش کرتا ہوں۔

مجھے یہ جان کر بڑی خوشی ہوئی کہ لیڈی لنلتھگو جیسی قابل احترام ہستی نے ہندوستان میں انسداد دق وسل کے کاموں میں کتنی دلچسپی لی ہے۔ دق اور سل کی مختلف صورتیں آپ کے خوبصورت ملک کے لئے بدنما لعنت بنی ہوئی ہیں اور ہز ایکسی لنسی کا یہ بہترین شریفانہ عمل ہے کہ انہوں نے اپنی زندگی کو اس کام کیلئے وقف کر دیا۔ ایک دوسرے پیکٹ میں میں نے اپنی تازہ ترین کتاب آپ کے پتہ پر بھیجی ہے جو لیڈی لنلتھگو کے نام سے منسوب ہے۔ مہربانی کرکے آپ اس کو ان کے پاس بھیج دیجئے۔ اس سے پہلے میں اپنی تصنیف آپ کے پاس بھیج چکا ہوں۔ امید ہے کہ وہ مل گئی ہوگی۔

آپ کا مخلص :- جازف ہولوس

ہمدرد صحت کا دق و سل نمبر اور مشاہیر صحافت

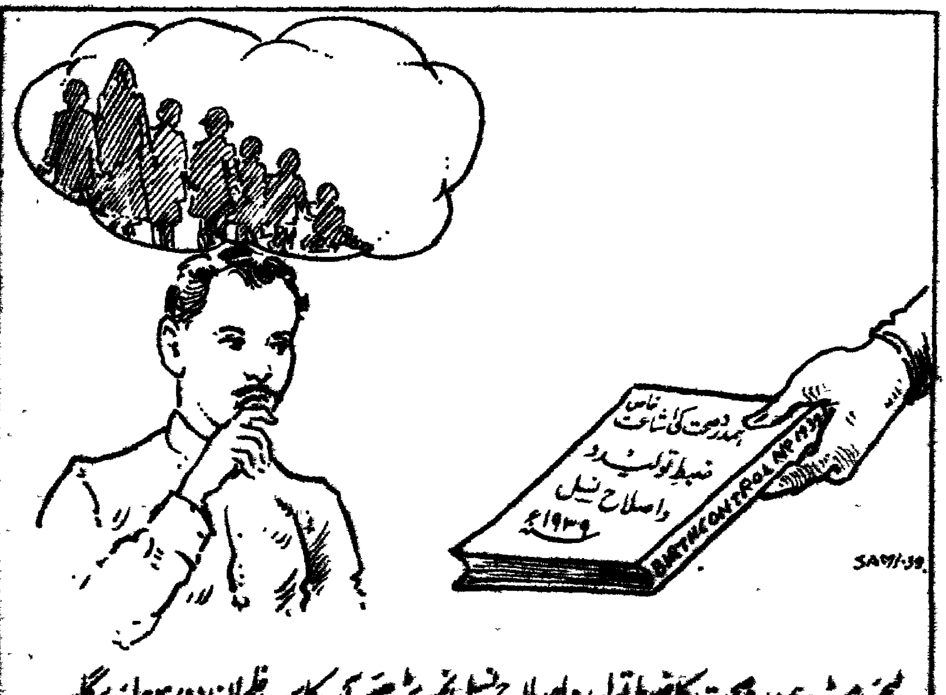
جناب مولانا عبدالحق صاحب، سکرٹری انجمن ترقی اردو، دہلی

حکیم حاجی عبدالحمید صاحب نے زیر نظر نمبر کو مرتب کرکے نہ صرف ایک فنی اور علمی فرض کو ادا کیا ہے بلکہ رفاہ عام کا ایسا مفید کام ہے جو ہمیشہ یادر کھنے کے قابل ہے۔ اگرچہ حکیم صاحب موصوف اپنے نیک نام اور مشہور عالم "ہمدرد دواخانہ دہلی" کے ذریعہ سے بھی قابل قدر خدمات انجام دے رہے ہیں۔ لیکن "ہمدرد صحت" کی افادی حیثیت سب پر فائق ہے۔

"دق وسل" کی یہ اشاعت خاص ۲۵۳ صفحات پر مشتمل ہے۔ اس نامراد بیماری کا کوئی پہلو ایسا نہیں جس پر نہ صرف ہندوستان کے بڑے بڑے حکیموں، تجربہ کار ڈاکٹروں، ہوشیار ویدوں بلکہ یورپ، امریکہ، آسٹریلیا کے دق وسل کے ماہرین و متخصصین نے بھی پر از معلومات بحث نہ کی ہو۔ گویا یہ نمبر ہماری زبان میں مشرق و مغرب کے مایہ ناز اطباء کے سالہا سال کے تجربات کا نچوڑ اور ان کی طبی کاوشوں کا مرقع ہے۔ مضمون نگاروں کی تصویریں تو ان گنت ہیں ہی۔ لیکن ماؤف پھیپھڑوں، ان کے غار، گلٹیوں، خون چوسنے والے اور پھیپھڑوں پر ان کے مہیب اور تباہ کن اثرات کی بھی بھیانک تصویریں دیدی گئی ہیں۔ چند جدول اور نقشے بھی ہیں۔ غرض ایک اعلیٰ اور معیاری رسالہ کیلئے علم و فن کی اس نئی روشنی میں جن جن لوازم کی ضرورت ہو وہ سب اس نمبر میں بدرجہ اتم موجود ہے اگر فاضل مرتب نسخوں کے اندراج میں ذرا احتیاط سے کام لیتے تو اچھا ہوتا (رسالہ اردو)

جناب رام لال صاحب ورما ایڈیٹر "تیج و بجلی" دہلی

دہلی کا مشہور ماہانہ رسالہ ہمدرد صحت، فن طب، صحت عامہ، قدیم و جدید طریقہ ہائے علاج اور حیات و تندرستی کے متعلق بہترین معلومات و ہدایات کا ایک ذخیرہ ہوا کرتا ہے۔ لیکن اس کی اشاعت خاص جو سال میں ایک مرتبہ صرف ایک موضوع پر تمام معلومات کا مخزن بن کر دنیا کے سامنے آتی ہے۔ اس کا جواب صحافتی دنیا میں ملنا مشکل ہے۔ اس سال ہمدرد صحت کا خاص نمبر امراض دق وسل سے تعلق رکھتا ہے اس مہلک بیماری اور اس کے متعلق معلومات اور طریقہ علاج کی جو اہمیت ہے وہ اسی سے ظاہر ہے کہ اس وقت دنیا کا کوئی ملک ایسا نہیں، جہاں ایک خاص محکمہ دق وسل کے انسداد کیلئے قائم نہ ہو۔ ہمدرد صحت کے زیر نظر نمبر میں دق اور سل کے متعلق بعض ایسے پہلوؤں سے بحث کی گئی ہے جو اس سے پہلے تاریکی میں تھے۔ یہ نمبر نہ صرف طبیبوں، ویدوں اور ڈاکٹروں کے لئے جدید و قدیم معلومات و معالجات کا مخزن ہے بلکہ ان لوگوں کیلئے بھی بہت کار آمد ہے جو عوام کی بھلائی کے معاملات سے دلچسپی رکھتے ہیں اس نمبر کی ہمہ گیری کا اندازہ اسی سے ہوسکتا ہے کہ یورپ امریکہ آسٹریلیا وغیرہ کے پندرہ بیس ماہرین دق وسل نے اس نمبر کیلئے خاص مضامین لکھے ہیں اور ہندوستان کے تقریباً ایک سو ماہرین فن نے اس کی قلمی معاونت میں شرکت کی ہے۔ مزید برآں اسمیں ادیبوں، افسانہ نویسوں، مزاحیہ نگاروں اور شاعروں نے بھی حصہ لیا ہے اور ایک فنی رسالہ میں ادبی چاشنی سے کام لینا ایڈیٹر ہمدرد صحت حکیم حاجی عبدالحمید صاحب کا قابل تحسین کارنامہ ہے اس نمبر کے متعلق اس سے زیادہ کچھ کہنے کی ضرورت نہیں ہے کہ یہ دق وسل کی ایک بہترین انسائیکلوپیڈیا ہے جو ۲۲ + ۲۹ کی تقطیع کے ۳۰۰ صفحات پر مشتمل ہے سہ رنگی تصویر اور آرٹ کی تصویروں کے علاوہ متعدد مضامین کی تشریح بھی تصویروں کے ذریعہ کی گئی ہے۔ کتابت، طباعت اور کاغذ نفیس ہے اور ان تمام خوبیوں پر اس مرقع علم و فن کی قیمت اعلیٰ ایڈیشن ۱۲ اور معمولی ۸ روپے۔ تیج و بجلی ۱۳ ستمبر ۳۸ء



لیجئے مسٹر، ہمدرد صحت کا ضبط تولید و اصلاح نسل نمبر پڑھیے آپ کا سب خلجان دور ہو جائے گا۔

اس پر ضرور ایک نظر ڈال لیجیے

[بندہ] نوازا!

تسلیم ۔آپ کا "ہمدرد صحت" خدا کے فضل اور آپ کی نوازشوں کی بدولت اپنی عمر کا ساتواں سال پورا کر چکا ۔جو پرچہ اس وقت آپ کے ہاتھ [میں] ہے مئی اور جون ۳۹ء کا مشترکہ پرچہ ہے ۔اسی کے ساتھ ساتواں سال ختم ہو رہا ہے دستورِ قدیم کے مطابق آیندہ سال کا پہلا پرچہ جولائی [۳۹ء] کو شائع ہوگا، سالگرہ نمبر ہوگا۔

اس سے پہلے آپ غالباً ہمدرد صحت کے کئی خاص نمبر ملاحظہ فرما چکے ہیں ۔اور اگر آپ ابھی تھوڑے ہی عرصہ سے اس کے خریدار ہوئے [ہیں] تو ان گذشتہ خاص نمبروں کی شہرت تو ضرور ہی گوش گذار ہو چکی ہوگی ۔ ہمیں اپنے منہ میاں مٹھو بننا اچھا نہیں معلوم ہوتا ۔اس لئے ان اشاعت[ہا]ئے خاص کے متعلق اپنی طرف سے کچھ کہنا نہیں چاہیئے ۔جو کچھ دوسروں نے ان کے متعلق کہا ہے وہ اتنا زیادہ اور اتنا اہم ہے کہ ہم یہاں کسی طرح [ا]ن تمام حکیموں، ڈاکٹروں اور ویدوں کی رائیں نہیں لکھ سکتے جو ہم کو ہندوستان اور بیرون ہندوستان سے وصول ہوئی ہیں ۔مثال کے طور پر اس [رس]الہ کے کسی دوسرے صفحہ میں انہیں دیکھ لیجئے۔

خواص کی رائے آپ نے سُن لی ۔اب ذرا عوام کے خیالات بھی ملاحظہ ہوں ۔اکثر اصحاب نے ہمیں یہ لکھ کر بھیجا ہے کہ یہ دیکھ کر ہمیں حیرت ہوتی ہے کہ ایسے دقیق مضمون یورپ اور امریکہ کے مشہور ترین حکماء کے خیالات کو ایسی سادہ اور سلیس زبان میں پیش کیا گیا ہے کہ ہم لوگ بھی بآسانی [ا]ن تحریروں کا مطلب سمجھ لیتے ہیں ۔متعدد اصحاب نے ہمارا تہ دل سے شکریہ ادا کیا ہے کہ ہماری حقیر کوشش ان کے علم میں اضافہ کا باعث بنی ۔

پچھلے سال کا دق نمبر اپنی خصوصیات کے لحاظ سے تمام نمبروں سے بڑھ گیا تھا ۔اس کی اہمیت کا اندازہ اسی سے لگایا جا سکتا ہے کہ بہت سے ناقدین نے اس کو دق و سل کی انسائی کلوپیڈیا لکھا ہے ۔اور یورپ، امریکہ اور آسٹریلیا سے پندرہ ماہرین نے اس کے لئے اپنے مضمون بھیجے تھے ۔

آیندہ جولائی میں "ہمدرد صحت" کا چھٹا سالگرہ نمبر شائع ہونے والا ہے اور اس کے لیے جو موضوع مقرر کیا گیا ہے وہ برتھ کنٹرول یا ضبطِ تولید ہے پچھلے سالوں کی طرح اس مرتبہ بھی کوششیں کی جا رہی ہیں کہ یہ پرچہ بھی علم و ادب اردو میں اپنی نظیر آپ ہو، اسی لئے ہندوستان، یورپ اور امریکہ [و] آسٹریلیا کے مستند اہل الرائے سے درخواست کی گئی ہے کہ ضبطِ تولید اور اصلاحِ نسل کے متعلق اپنے خیالات اور تجربات سے ناظرین ہمدرد صحت کو مستفید فرمائیں ۔اس خاص نمبر کو شائع کرنے کی غرض و غایت ناظرین کو اس مفصل تحریر سے معلوم ہو جائے گی جو مدیر رسالہ کی طرف سے اسی اشاعت میں شائع کی جا رہی ہے ۔اس تحریر کو پڑھنے کے بعد آپ کو یہ سمجھنے میں کوئی مشکل باقی نہیں رہے گی کہ ضبطِ تولید یا برتھ کنٹرول نمبر کیا ہوگا۔

اس مختصر سی عمر میں "ہمدرد صحت" کیا کچھ کر چکا ہے اس کا اندازہ آپ اس کے پچھلے فائل دیکھ کر لگا سکتے ہیں اور اگر آپ کچھ عرصے سے اسے ملاحظہ فرما رہے ہیں تو اس وقت تک اندازہ فرما چکے ہوں گے ۔سال آیندہ کے متعلق غالباً آپ نے یہ فیصلہ بھی کر لیا ہوگا کہ خواہ اور تمام پرچے بند کر دیئے جائیں لیکن "ہمدرد صحت" کو بند نہیں کیا جائے گا کیونکہ یہ گھر میں بچوں اور عورتوں کے لئے ذریعہ تعلیم ہے لیکن اگر شاید کسی سبب سے آپ کا فیصلہ اس کے خلاف بھی ہوا ہو تو ہم آپ سے یہ درخواست کرنی چاہتے ہیں کہ آپ اپنے فیصلہ پر پھر ایک نظر ڈال لیں اور فرصت کے وقت ٹھنڈے دل سے یہ سوچیں کہ صرف ایک روپیہ کے خرچ کی وجہ سے "ہمدرد صحت" جیسے مفید رسالے کے بارہ پرچے چھوڑ دینا کہاں تک قرینِ دانائی و کفایت شعاری ہے۔

خریداری کا سلسلہ جاری رکھنے کی صورت میں آپ کے لئے زیادہ مفید صورت یہ ہوگی کہ ایک روپیہ منی آرڈر کے ذریعہ ارسال فرمائیں۔ وی پی منگانے میں آپ کے تین آنے اور زیادہ خرچ ہوں گے اور بالکل فضول ۔

یہ عرض کر دینا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے کہ جن اصحاب کا چندہ جون ۳۹ء میں ختم ہو جائے گا، اگر ان کے پاس سے منی آرڈر یا کوئی اطلاع دفتر میں موصول نہ ہوئی تو جولائی کا پرچہ یعنی "برتھ کنٹرول نمبر" بذریعہ وی پی ارسال کیا جائے گا اور اسے واپس کر دینے سے زیادہ اس پرچے پر اور اُردو علم و ادب پر اور کوئی ظلم نہیں ہو سکتا

نوٹ

اشاعت خاص کی کوئی قیمت نہیں لی جاتی بلکہ ہر خریدار کو اسی ایک روپیہ میں جو "ہمدرد صحت" کا سالانہ چندہ ہے گیارہ معمولی پرچے اور ایک اشاعت خاص کا پرچہ دیا جاتا ہے جو صاحبان جولائی ۳۹ء سے خریدار ہوں گے انہیں پہلا پرچہ جو ملے گا وہ اشاعت خاص ہی ہوگا۔

نیاز مند

منیجر ـ "ہمدرد صحت"

ہمدردِ صحت کی آیندہ اِشاعتِ خاص

ضبطِ تولید یا برتھ کنٹرول

ہمدرد صحت کے خاص نمبر کی اشاعت کا زمانہ قریب آتا جارہا ہے۔ ۵ جولائی کے آنے میں اب صرف دو مہینے باقی گئے۔ اسلئے کہ اپریل کا تو سارا مہینہ مئی اور جون کی مُشترک اشاعت کی ترتیب میں ختم ہوگیا۔ اب مئی اور جون کے صِرف دو مہینے اعت خاص کے لئے رہ جاتے ہیں۔ اِن ہی دو مہینوں میں ادارہ کو وہ سب کچھ کرنا پڑتا ہے۔ جس کا نتیجہ ایک خاص نمبر کی ورت میں مقررہ وقت پر ظاہر ہوتا ہے۔

ہم نے ہمیشہ اس بات کی تمنا کی ہے کہ اشاعت خاص کی ترتیب و تہذیب کے معیار کو بلند کرنے کے لیے ہمیں زیادہ وقت زیادہ اِطمینان میسّر آجائے۔ لیکن اِس تمنا کو نہ پہلے پورا ہونا تھا، اور نہ اب وہ پوری ہوتی معلوم ہوتی ہے۔ بہرحال اِن تمام وٹوں کے باوجود جس طرح ہم نے پہلے اشاعت خاص کو نکالا اور اس کے معیار کو بلند کیا ہے اِسی طرح اِس سال بھی یہی شش ہوگی، کہ ہمدرد صحت کی اشاعت خاص نہ صرف شائع ہی کی جائے بلکہ اس کا معیار بھی نسبتاً بلند ہو۔

صدِ تحریر اس تحریر کا مقصد، جیسا کہ معلوم ہے، یہ ہے کہ ہم اپنے ناظرین کو اشاعت خاص کے موضوع اور اس کے پروگرام کے متعلق اطلاع دے دیں اور اپنے قلمی معاونین سے درخواست کریں کہ وہ اشاعت خاص سوید و ترتیب میں ہماری مدد کریں۔

ضوع کا انتخاب اشاعت خاص کے لیے موضوع کا انتخاب بھی جوئے شیر لانے سے کسی طرح کم نہیں ہوتا، عموماً انتخاب کے لیے کئی کئی موضوع سامنے آتے یا سامنے لائے جاتے ہیں۔ پھر ان پر بحث و تمحیص کا سلسلہ شروع ہوتا ہے۔ ہر موضوع کے اِفادی پہلوؤں کی جانچ پڑتال ہوتی ہے۔ ہم پر یہ اخلاقی فرض بھی عائد ہوتا ہے کہ ہم اپنے رین، جن میں حکیم، وید، ڈاکٹر، ہومیوپیتھ، طبیب و غیر طبیب، ادیب، عالم، امیر و غریب اور بیمار و تندرست سب ہی طبقوں کے اب ہیں، کی مختلف طبیعتوں کا بھی حتی الامکان پاس کریں۔ ان باتوں کے علاوہ ہم کو خود ادارہ کی مخصوص ذمّہ داریوں کا لحاظ بھی پڑتا ہے، کہ انتخاب کیے ہوئے موضوع پر بہترین مواد کی فراہمی کے کیا کیا ذرائع ہوں گے اور اُن ذریعوں سے کامیابی کی اُمید حد تک ہے، غرض اس قسم کے "تحفظات" کے بعد کہیں جاکر موضوع کا انتخاب عمل میں آتا ہے اور غور و بحث کا سلسلہ اکثر اُس ت تک جاری رہتا ہے جب تک کہ ان سطروں کے لکھنے کا وقت سر پر نہیں آجاتا۔

ضبطِ تولید لیکن اس سال جس موضوع پر عمل آرائی ہونے والی ہے، اس کا انتخاب مہینوں کے غور و تامل کے بعد نہیں ہوا۔ بلکہ دق و سل نمبر سے فارغ ہوتے ہی ایک موضوع ذہن میں آگیا اُس کے بعد اس کو ہر معیار پر پرکھا رہا۔ اور ہمیں یہ دیکھ دیکھ کر اطمینان ہوتا رہا کہ پیش نظر موضوع ہر لحاظ سے مناسب و موزوں ہے۔

ہمیں اس موقع پر اس حقیقت کو ماننے میں ذرا تامل نہیں کرنا چاہیئے کہ ہمارا یہ موضوع اپنے اندر کچھ اچھوتا پن نہیں رکھتا ظاہری نظروں میں یہ ایک پامال مضمون معلوم ہوتا ہے۔ لیکن یہ بھی ایک واقعہ ہے کہ ہماری زبان میں اب تک اس موضوع پر علمی اور طبی نقطۂ نظر سے گویا کچھ لکھا ہی نہیں گیا ہے۔ اگر کچھ خامہ فرسائی بھی کی گئی ہے، تو وہ محض اس کے ایک عامیانہ عنوان کہ جب ایک مخصوص طبقہ میں ضبط تولید کی تحریک ملک و شہر کی ... سے دیکھی ...

اس حقیقت کو تسلیم کرنے میں شاید اصحاب علم و نظر کو ذرا پس و پیش نہیں ہوگا کہ برتھ کنٹرول یا ضبط تولید کی تحریک محض حمل کو روکنے یا مانع حمل آلات کو فٹ کرنے یا استقرار کی صلاحیت کو ختم کرنے والی دواؤں کو استعمال کرنے کا نام نہیں ہے بلکہ اس تحریک کی بنیاد میں بعض اہم علمی حقائق کار فرما ہیں، جن کا مقصد یہ ہے کہ دنیا کی آبادی کو، جو غیر معمولی طور پر بڑھتی جا رہی ہے کس طرح متوازن رکھا جائے۔ اور آبادی کی کثرت سے دنیا میں جو معاشی الجھنیں پیدا ہو رہی ہیں ان کے تدارک کی کیا صورتیں ہوں۔ برتھ کنٹرول کی ابتدائی شکل، جو تمدن جدید نے پیدا کی، مانع حمل مسائل اور طریقوں سے کوئی واسطہ نہیں رکھتی تھی بلکہ نسلیات کے عالموں کے ایک گروہ نے بعض حقائق کی بنا پر دنیا کو نسلوں کی خصوصیات قائم رکھنے اور ان کے عیوب کی اصلاح کرنے کی طرف متوجہ کیا تھا۔ غرض ان داعیات میں سے کوئی چیز بھی ایسی نہیں ہے جس پر تفکر یا تدبر کفر ٹھہرے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ آج کل عوام نے غلط فہمیوں کی بنا پر اصلاحِ نسل اور دنیا کی آبادی کو متوازن رکھنے کا صرف ایک ہی ذریعہ سمجھ رکھا ہے اور وہ یہ ہے کہ جس طرح بھی ہو سکے حمل کی آفتوں سے خود بھی بچا جائے اور دوسروں کو بچایا جائے، خواہ اس خبط میں امراض و آلام کی کتنی ہی گرم بازاری کیوں نہ ہو جائے۔ بات یہ ہے کہ اس قسم کے طریقے اصحاب نظر کی ایک جماعت کے لئے اپنے اندر کوئی کشش نہیں رکھتے۔ اور ایک جماعت ایسی بھی ہے، جو ان طریقوں کو مناسب پیش بندیوں کے ساتھ روا رکھ سکتی ہے، بشرطیکہ ان طریقوں کا نتیجہ خاطر خواہ نکلے۔ اور آسمان سے گر کر کھجور میں اٹکنے کی مثل صادق نہ آئے۔

ہم اپنے آپ کو اس دوسری جماعت میں شریک سمجھتے ہیں ہم مانع حمل طریقوں کو کلی کفر نہیں سمجھتے۔ کیونکہ داعی اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہم کو اس معاملہ میں ایک واضح ہدایت دی ہے کہ جب آپ کے پاس ایک صحابی نے آکر کثرت اولاد کی شکایت کی تو آپ نے ان کو بیوی کی رضامندی سے عزل اختیار کرنے کا مشورہ دیا۔ آں حضرت کے اس ارشاد سے یہ بات بھی واضح ہو گئی کہ شارع اسلامؐ اور شریعت اسلام نے اجتماعی مسائل میں اپنے پیروؤں کے مصالح کو نظر انداز نہیں کیا بلکہ ان مسائل کو وقت اور حالات کے مطابق طے کرنے کے لئے چھوڑ دیا ہے۔ ہمارے نزدیک یہ بھی جائز ہے کہ اگر معاشیات اور اجتماعیات کے علماء کے نزدیک دنیا کی اجتماعی مصیبتوں کا واحد حل آبادی کو گھٹانے میں ہو تو ہم امتناع حمل کے طریقوں کی تبلیغ کر سکتے ہیں لیکن اس اجازت کے یہ معنے کسی طرح نہیں ہو سکتے کہ حمل کو روکنے کے طریقوں ہی کو اپنا واحد مطمح نظر بنا لیا جائے، خواہ علم وظائف الاعضاء (فزیالوجی) اور علم الادویہ ان طریقوں کی صحت کی تصدیق کریں یا نہ کریں۔ اور خواہ ہم کو ان طریقوں کی بدولت اپنی صحت یا بعض اوقات اپنی جان عزیز ہی کیوں نہ برباد کرنی پڑے۔

حقیقت یہ ہے کہ غلط سلط مانع حمل طریقوں کی اشاعت سے کہیں زیادہ آج کل اس بات کی ضرورت ہے کہ ضبط تولید اور امتناع حمل کے متعلق عوام کو صحیح علمی اور طبی نقطۂ نظر سے آگاہ کیا جائے۔ یہ طریق کار اگرچہ بظاہر کچھ بہت زیادہ دلچسپ معلوم نہیں ہوتا لیکن اسے کیا کہیے کہ عوام کی حقیقی ضرورت اسی سے پوری ہو سکتی ہے۔

ہمدرد صحت کا ادارہ اس سال ضبط تولید کو اپنی اشاعت خاص کا موضوع بنا کر اس اہم ضرورت کو پورا کرنے کی طرف قدم اٹھا رہا ہے۔ اسے کس حد تک اپنے اس مقصد میں کامیابی ہوگی، اس کا اندازہ کچھ تو ہمارے نیچے کے پروگرام سے ہو سکتا ہے لیکن صحیح اندازہ اسی وقت ہوگا جب ہم شائقین کے ہاتھوں میں برتھ کنٹرول نمبر پہنچا دیں گے۔ ہم اس کوشش میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھیں گے کہ اس نمبر کو ضبط تولید کے متعلق ہر قسم کی معلومات کا مخزن بنا دیں۔

ضبط تولید یا برتھ کنٹرول نمبر میں کیا ہوگا؟

ہم مناسب سمجھتے ہیں کہ ضبط تولید نمبر کے لئے بابوں اور فصلوں کی جو تفصیل اس وقت ہمارے ذہن میں ہے ناظرین کے سامنے رکھ دیں۔ اس سے نہ صرف عام ناظرین اس بات کا اندازہ کر لیں گے کہ آئندہ اشاعت خاص کن کن بحثوں اور عنوانوں کی حامل ہوگی۔ بلکہ ہمارے قلمی معاونوں کو بھی اپنے لئے مضمون کا عنوان منتخب کرنے میں آسانی ہوگی۔

اشاعت خاص کے بابوں اور فصلوں کے عنوان قائم کرنے میں اگرچہ ہم کو [illegible]

قطعی وجامع کہنا مشکل ہے کیوں کہ یہ بہت ممکن ہے کہ مجوزہ موضوع کا مزید مطالعہ ہم کو اپنے پروگرام میں ردّوبدل کرنے پر مجبور کردے تاہم یہ ردّوبدل غالباً جزوی ہوگا۔ اہم تبدیلیاں کرنے کی ضرورت شاید واقع نہیں ہوگی۔

پہلا باب ضبط تولید کی تاریخ اور اس کی اہمیت

اس باب میں کوشش کی جائے گی کہ ضبط تولید پر تاریخی اور علمی نقطہ نظر سے بحث کی جائے۔ اس سلسلہ میں ہم مواد فراہم کرنے کی فکر میں ہیں۔ زمانہ قدیم میں اس مسئلہ کی نوعیت پر بحث کرنے سے اگر ہم معذور بھی رہے تو اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ضبط تولید کی موجودہ تحریک، اس کے واعیات، وسعت اور نتائج پر مفصل بحث اس باب میں پیش کی جائے گی۔

دوسرا باب مردانہ اور زنانہ اعضائے تناسل کی تشریح

ضبط تولید اور امتناع حمل کے مباحث کو سمجھنے کے لئے تشریح کے اس حصہ کا ہونا اس اشاعت خاص میں ضروری ہے۔ دقیق فنی مباحث کو اس باب میں جگہ دینے کی غالباً ضرورت نہیں ہے۔ اس لئے ہم سادہ اور سلیس زبان میں اس باب کو مرتب کریں گے۔

تیسرا باب استقرار حمل

اس باب میں استقرار حمل کی کیفیت پیش کی جائے گی۔ کیونکہ اس کے بغیر بھی ضبط تولید نمبر نامکمل رہے گا ناظرین بعض مسائل کو سمجھنے میں اس باب سے فائدہ اٹھائیں گے۔

چوتھا باب ضبط تولید کی موجودہ تحریک مختلف ممالک عالم میں

یہ باب اپنی نوعیت کے لحاظ سے بہت اہم ہوگا۔ ناظرین اس باب کے مطالعہ سے دنیا کے اکثر ممالک میں ضبط تولید کی موجودہ تحریک کی ابتدا، اس کے نشوونما اور نتائج سے واقف ہوسکیں گے۔ ہم نے اس سلسلہ میں خط وکتابت کا سلسلہ شروع کردیا ہے۔ امید ہے کہ ہم کو بہت سے ممالک سے براہ راست معلومات حاصل کرنے میں کامیابی ہوگی۔ اگر بعض ممالک سے ہم کو مطلوبہ معلومات حاصل نہیں ہوسکیں گی، تو ہم کوشش کریں گے کہ دوسرے ذرائع سے ان کے ہاں کی ضبط تولید کی تحریک (اگر واقعی ان ممالک میں اس تحریک کا وجود ہو) کا جائزہ لیں۔

پانچواں باب ضبط تولید اور معاشیات

ضبط تولید کو معاشیات سے گہرا تعلق ہے۔ اور اس تحریک کے بعض علم برداروں کا نعرہ بھی یہی ہے کہ دنیا کی معاشی الجھنوں کا مقابلہ ضبط تولید سے کیا جاسکتا ہے ہم کوشش کریں گے کہ اس عنوان پر بعض ماہرین سے مضامین حاصل کرکے قارئین کی معلومات میں اضافہ کریں۔

چھٹا باب ضبط تولید اور اخلاق و معاشرت

ضبط تولید کی تحریک کے مخالفین کا سب سے بڑا اعتراض اس تحریک پر یہی ہے کہ اخلاق اور موجودہ معاشرت کی بنیادیں اس کی کامیابی سے متزلزل ہوجائیں گی۔ اس کے مقابلہ میں موافقین بھی اپنے دلائل رکھتے ہیں۔ ہم اس باب میں موافق ومخالف دونوں گروہوں کی رائیں کو جمع کرینگے تاکہ ناظرین کو حقیقت حال تک پہنچنے میں مدد ملے۔

ساتواں باب ضبط تولید اور مذاہب عالم

ضبط تولید کے متعلق دنیا کے بڑے بڑے مذاہب کا نقطۂ نظر اس باب میں پیش کیا جائے گا۔ ہم کوشش کریں گے کہ یہ باب ناظرین کی معلومات میں اضافہ کرنے والا ہو

آٹھواں باب ضبط تولید کے متعلق مشاہیر کی رائیں

ضبط تولید کے متعلق دنیا کے مشاہیر کی [illegible]

کوشش کریں گے کہ اس باب میں ان آراء کو کسی نہ کسی طرح جمع کرکے ناظرین کی ضیافتِ طبع کا سامان بہم پہنچائیں۔

نواں باب ضبطِ تولید یا امتناعِ حمل کے ذرائع

اس باب کو ہم چار فصلوں میں تقسیم کردیں گے۔

پہلی فصل، میں ضبطِ تولید کے قدرتی ذرائع پر بحث ہوگی۔

دوسری فصل، میں ضبطِ تولید کے دوائی ذرائع کو بحث میں لایا جائے گا۔ اس سلسلہ میں جو موشگافیاں کی گئی ہیں، ان کی تفصیل ناظرین کو اس فصل میں ملے گی۔

تیسری فصل، میں ضبطِ تولید کے آلی ذرائع کی تفصیلات قلم بند کی جائیں گی۔

چوتھی فصل، میں امتناعِ حمل اور ضبطِ تولید کے وضعی ذرائع معرضِ بحث میں آئیں گے۔ ہمیں اُمید ہو کہ یہ باب بحیثیت مجموعی بہت کارآمد اور مفید معلومات کا حامل ہوگا۔

دسواں باب مجرّبات

اس باب میں ہمارے بے شمار طبابت پیشہ ناظرین اُن مجربات کو ناظرین کے لیے وقف کریں گے جو ضبطِ تولید اور امتناعِ حمل کے لیے مخصوص ہیں۔ توقع کی جاتی ہو کہ یہ باب نہ صرف عام ناظرین بلکہ طبیبوں اور ویدوں کے لیے بھی مجربات کا ایک بیش بہا ذخیرہ ثابت ہوگا۔

گیارہواں باب ادبیات

اس باب میں موضوع کی مناسبت سے افسانے، نظمیں اور کارٹون وغیرہ ہوں گے۔ ہم کوشش کریں گے کہ اس باب کو دلچسپ اور مفید بنانے کے لیے ہندوستان کے مشہور افسانہ نویسوں اور ادیبوں سے افسانے اور مضمون حاصل کریں۔ اُمید ہو کہ ہمیں اپنی کوشش میں کامیابی ہوگی۔ اور ناظرین کی طبیعت کے بار کو دُور کرنے میں یہ باب ناکام ثابت نہیں ہوگا۔

ہمدرد صحت کی آیندہ اشاعت خاص کا مختصر سا خاکہ ناظرین اور قلمی معاونین کے سامنے پیش کردیا گیا ہو۔ اُمید ہو کہ ہمارا پروگرام دونوں کے لیے دلچسپ اور مفید ثابت ہوگا۔ ہم اس موقع پر اپنے قلمی معاونین سے خصوصیت کے ساتھ درخواست کریں گے کہ وہ ہم کو اس اہم بار کے اٹھانے میں اپنی روایات کے مطابق مدد دیں۔ اور جلد سے جلد اپنے پسندیدہ عنوان سے ادارہ کو مطلع کردیں۔ تاکہ ادارہ اپنے کاموں کا صحیح اندازہ کرکے عمل کی طرف قدم اُٹھا سکے۔ ہمیں یقین ہے کہ جس طرح ہم نے پہلے اپنے معاونین اور کرم فرماؤں کی مدد سے ہمدرد صحت کی پچھلی خاص اشاعتوں کو کامیاب بنایا تھا اُسی طرح بلکہ اُس سے بھی زیادہ ضبطِ تولید نمبر کو کامیاب بنا سکیں گے

عبدالحمید

انتقاد




ہینگ

سائز ۲۲×۱۸/۸، ضخامت ۱۲۸ صفحے، قیمت بارہ آنے۔
پتہ:۔ مینیجر صاحب دارالسنیاس، بیرون کشمیری دروازہ لاہور۔

حکیم محمد اسماعیل صاحب امرتسری نے ہینگ کے خواص اور اس کے استعمالات کو اس رسالہ میں جمع کیا ہے شروع میں ہینگ کے نام مختلف زبانوں میں، اس کی پہچان اور اس کے عام افعال و خواص ہیں۔ اس کے بعد عورتوں، مردوں اور بچوں کے امراض میں ہینگ کے طبی خواص کو بتایا گیا ہے۔ آخر میں امراض دماغ، امراض گوش اور امراض صدر وغیرہ میں معالجاتی ترتیب کے مطابق ہینگ کے استعمالات اور مرکب نسخے لکھے ہیں۔ مؤلف نے اس رسالہ کو نہ صرف طبیبوں کے لئے عام فہم اور مفید بنانے کی کوشش کی ہے۔ بلکہ ایک ہی دوا کے خواص اور اس کے مرکبات کو تلاش کرنے میں خاصی محنت اور تلاش سے کام لیا ہے۔ امید ہے کہ یہ رسالہ پسند کیا جائے گا۔ شائقین اوپر کے پتہ پر ایک روپے کے ٹکٹ بھیج کر رسالہ منگا سکتے ہیں۔

مجرّبات سلطانی حصہ اوّل و دوم

سائز ۲۲×۱۸/۸ ضخامت حصہ اوّل ۱۶۰ صفحے قیمت ایک روپیہ۔
ضخامت حصہ دوم ۲۵۰ صفحے، قیمت دو روپے آٹھ آنے۔ دونوں کی قیمت تین روپے۔ پتہ: زبدۃ الحکماء حکیم مولوی محمد یار خاں صاحب کھوکھر، مقام للیانی ضلع شاہ پور (پنجاب)۔

زبدۃ الحکماء حکیم مولوی محمد یار خاں صاحب نے مجرّبات سلطانی کے نام سے اس کا پہلا اور دوسرا حصہ شائع کیا ہے۔ یہ دونوں مسلسل نہیں ہیں۔ بلکہ ہر حصہ امراض کی پرانی ترتیب کے مطابق بجائے خود مکمل ہے۔ سرسری طور پر ان دونوں حصوں کو دیکھنے سے اندازہ ہوا کہ مرتب صاحب نے نسخوں کی فراہمی خاصی دلچسپی اور انہماک سے کی ہے۔ اس لئے ان کے یہ مجموعے عام کتب مجربات سے ذرا ممتاز ہیں۔ مؤلف نے زیادہ زور جناب حکیم محمد سلیم اللہ صاحب مرحوم لاہوری کے مجرّبات اور طریقۂ علاج پر دیا ہے اور اس میں کوئی شک بھی نہیں کہ مرحوم حکیم صاحب کی طبی شخصیت اسی تخصیص کی مستحق تھی۔ مؤلف نے خود اپنے مجربات کے علاوہ ان نسخوں کو ان مجموعوں میں شامل کیا ہے جو ان کو وقتاً فوقتاً ملتے رہے۔ بہرحال حکیم مولوی محمد یار خاں صاحب کی محنت قابل تحسین ہے۔ ہمیں امید ہے کہ مجرّبات کے شائقین "مجربات سلطانی" کو مفید پائیں گے۔ کتابوں کی کتابت و طباعت خاصی ہے۔ کاغذ رف ہے۔

رہنمائے تعلیم کا دق نمبر

سائز ۳۰×۲۰/۸، ضخامت ۳۶۰ صفحے، قیمت دو روپے۔
پتہ:۔ مینیجر صاحب رسالہ رہنمائے تعلیم، رام گلی، لاہور۔

رسالہ رہنمائے تعلیم لاہور کا ایک پرانا تعلیمی اور ادبی رسالہ ہے جس کو سردار صاحب ماسٹر جگت سنگھ کا علمی ذوق نہ صرف جاری رکھے ہوئے ہے بلکہ اس میں تنوّع اور رنگا رنگی پیدا کرنے کا بھی ذمہ دار ہے۔ چنانچہ اس رسالہ کا دق نمبر اس وقت ہمارے سامنے ہے اور ہمارے خیال کی ہر صورت میں تائید کر رہا ہے۔

اس نمبر کو ڈاکٹر بی۔ ایس موہن صاحب سپرنٹنڈنٹ بیج ناتھ سینے ٹوریم نے مرتب کیا ہے۔ اور اس کو عوام کے لئے زیادہ سے زیادہ مفید بنانے کی کوشش کی ہے۔ اور اس کوشش میں بہت حد تک کامیاب ہوئے ہیں۔ ان چند مضمونوں کو چھوڑ کر جو خالص طبی نقطۂ نظر سے لکھے گئے ہیں، باقی تمام مضامین عام فہم اور دلچسپ ہیں۔ دق کی ابتداء، اس کی قسمیں، اس کے صحت گاہی اور دوائی علاج کی تفصیلات، عام متفرق معلومات جو مریض اور تیمار دار دونوں کے کارآمد ہیں۔ اس نمبر میں متفرق طور پر جمع کی گئی ہیں۔ بعض دستی

بیرونی ممالک کی طبی مطبوعات کے مقابلہ میں ہندوستان اور بیرونِ ہندوستان کی صحت گاہوں کے عکسی مناظر بھی اس نمبر کی وضاحت کے مطالب سے وضاحت میں مددگار ہے۔ ہندوستان اور بیرونِ ہندوستان کی صحت گاہوں کے عکسی مناظر بھی اس نمبر کی زینت ہیں۔ غرض یہ نمبر جس خاص نقطۂ نظر سے مرتب کیا گیا ہے اس میں وہ کامیاب ہے۔ ہماری رائے میں اس قسم کے نمبروں کی عوام میں زیادہ سے زیادہ اشاعت ہونی چاہیئے ہم رسالہ کے مالک اور اس کے ایڈیٹر صاحب کو مبارکباد کا مستحق سمجھتے ہیں۔ رسالہ کی کتابت و طباعت اچھی ہے کاغذ سفید چکنا لگایا گیا ہے۔

گل زارِ حکمت

سائز ۲۲×۱۸ ضخامت ۱۱۰ صفحے، قیمت ایک روپیہ۔
پتہ: حکیم وزیر چند صاحب نندہ پنشنر، مقام بسوہلی براستہ پٹھان کوٹ ضلع گورداس پور۔

جناب حکیم وزیر چند صاحب نندہ نے علاج بالمفردات پر گل زارِ حکمت کے نام سے یہ رسالہ شائع کیا ہے۔ اس میں عام ترتیب کے مطابق امراض اور ان کے علاج لکھے ہیں۔ رسالہ کو دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ مؤلف نے مفردات کے خواص کو جمع کرنے میں محنت کی ہے۔ علاج بالمفردات معالجات کا ایک ایسا شعبہ ہے جس پر ہر معالج کو توجہ دینی چاہیئے۔ اس رسالہ کے پہلے حصے میں ۱۰۱۹ نسخے ہیں اور دوسرے حصے میں ۲۰۱۔ پہلا حصہ ترتیب وار ہے اور دوسرا متفرق۔ ہمیں اُمید ہے کہ یہ رسالہ مقبول ہوگا۔ کتابت اور طباعت خاصی ہے۔

حکمت کے بے نظیر مجربات

سائز ۲۲×۱۸ ضخامت ۸۴ صفحے قیمت ایک روپیہ۔
پتہ: حکیم وزیر چند صاحب نندہ، مقام بسوہلی براستہ پٹھان کوٹ ضلع گورداس پور۔

یہ رسالہ بھی جناب حکیم وزیر چند صاحب کی تالیف ہے۔ اس میں اُنہوں نے ایسے مجرب نسخے جمع کئے ہیں جو یا تو خود ان کے تجربہ شدہ ہیں یا وہ جوان کو سنیاسیوں اور فقیروں سے لے۔ آخر میں تقریباً بارہ طبیبوں اور ویدوں کے مجربات بھی ان سے حاصل کر کے اس رسالہ میں شامل کر دئے ہیں۔ جن سے اس رسالہ کی افادیت میں ضرور کچھ نہ کچھ اضافہ ہو گیا ہے۔ مجربات کی کل تعداد ۱۰۰ ہے۔ ۸۰ اکشتوں کی ترکیبیں بھی نندہ صاحب نے لکھی ہیں یقین ہے کہ یہ رسالہ مجربات سے دلچسپی رکھنے والوں میں اچھی نظر سے دیکھا جائے گا۔ شائقین اُوپر کے پتہ سے منگالیں۔

حکیم دکن کا امراض جلدیہ نمبر

سائز ۲۰×۲۶ ضخامت ۱۱۶ صفحے، قیمت آٹھ آنے۔
پتہ:۔ مینجر صاحب رسالہ حکیم دکن، حیدرآباد دکن۔

حکیم دکن، شاید جنوبی ہند کا واحد طبی رسالہ ہے جو دو تین سال سے صحافت طب کی خدمت خوش اسلوبی سے انجام دے رہا ہے۔ مدیرانِ اعزازی کی فہرست میں جناب مولانا حکیم مقصود علی خاں صاحب صدر انجمن اطباء یونانی کا نام بھی شامل ہے۔ اس رسالہ کے مدیر جناب حکیم محمد ظفرالدین صاحب ناصر ہیں۔ حال میں اس رسالہ نے اپنا خاص نمبر امراض جلد پر شائع کیا ہے جس میں جلد کی تشریح و منافع، فروق الامراض جلدیہ جلد کے امراض کی تقسیم تشخیص اور دستور علاج وغیرہ پر کافی مواد جمع کیا گیا ہے۔ شری، جذام، خارش، چیچک، اور برص وغیرہ امراض پر اطباء نے لیاقت سے بحث کی ہے۔ مدیر رسالہ نے اپنے فرائض کو اچھی طرح انجام دیا ہے۔ امید ہے کہ رسالہ حکیم دکن اور اس کا یہ خاص نمبر جمہور اطباء میں وقعت کی نظر سے دیکھے جائیں گے۔ کاغذ سفید ہے اور کتابت و طباعت اوسط درجہ کی ہے۔

ہماری زبان

سائز ۱۷×۲۷/۴ ، ضخامت ۲۰ صفحے۔ قیمت ایک روپیہ سالانہ۔
پتہ: مینجر صاحب انجمن ترقیٔ اُردو (ہند) دہلی۔

ہماری زبان کی نمائندہ انجمن کا یہ ایک پندرہ روزہ اخبار ہے۔ اگرچہ انجمن ترقیٔ اُردو کی طرف سے دو سہ ماہی رسالے مدت سے شائع ہو رہے ہیں، لیکن انجمن کے مقاصد کو عام کرنے اور عوام میں زبان کے متعلق بیداری پیدا کرنے کے لئے ایک اخبار کی سخت ضرورت تھی۔ اس لئے فی الحال ان مقاصد کو پورا کرنے کے لئے پندرہ روزہ اخبار "ہماری زبان" کے نام سے جاری کیا گیا ہے۔

اخبار کی نوعیت اور اُس کی افادیت کے متعلق تو کچھ کہنا بے کار ہی ہے، کیونکہ جن مقاصد کی سرپرستی رائٹ آنریبل سر تیج بہادر سپرو کر رہے ہوں اور جس کام کی باگ ڈور پنڈت برج موہن صاحب دتاتریہ کیفی دہلوی اور مولانا ڈاکٹر عبدالحق صاحب جیسے کاملانِ ادب

باتوں میں ہو، اُس کے متعلق خواص کیا عوام بھی بہت کچھ سمجھ سکتے ہیں۔

"ہماری زبان" کے دو پرچے ہماری نظر سے گزر چکے ہیں۔ انہیں دیکھنے کے بعد اندازہ ہوا کہ موجودہ حالات میں اس اخبار کا وجود کس قدر ضروری تھا۔ اخبار کے لئے چند مستقل عنوان تجویز کئے گئے ہیں "افکار و واقعات" کے عنوان کے نیچے ملک کی مختلف ادبی اور لسانی خبروں کو اداریہ کی طرف سے شائع کیا جاتا ہے۔ اخبار کے پہلے ہی پرچے میں اِن عنوانوں پر افکار و واقعات جمع کئے گئے ہیں: اردو دن، بنگال اردو کانفرنس، ریڈیو اور اُردو، صوبہ متحدہ میں لکھنے پڑھنے کا دن، سابق وزیر تعلیم صوبہ متحدہ کا استعفا، ناگ پور کا سمجھوتہ، کانگریس کا اجلاس، اخبارات کی آزادی، ایک ادیب کی افسوس ناک موت (مولوی خلیل الرحمٰن مترجم اخبار اندلس وغیرہ)، بمبئی ریڈیو اسٹیشن کی تقریریں، اُردو اور ڈاک خانہ، یورپ کا امن وغیرہ۔

اداریہ میں بھی وقتی مسائل پر سنجیدگی اور معقولیت سے بحث کی جاتی ہے۔ پیش نظر نمبر میں علمی و ادبی مضامین کو بھی مناسب جگہ دی گئی ہے۔ یوسف قاسم عارف صاحب رئیس اعظم کلکتہ کا خطبہ صدارت بنگال اور اُردو کے عنوان سے اور سید عبد العزیز صاحب بیرسٹرایٹ لا پٹنہ کے خیالات اردو و ہندی کے جھگڑے کی سرخی سے شائع کئے گئے ہیں۔ یہ دونوں مضمون بہت مفید اور دل چسپ ہیں "ذرا سنیئے تو" کے مستقل عنوان سے ایک کالم میں واقعات پر لطیف بحث بھی کی جاتی ہے۔ خبروں کے کالم میں یہ اخبار زبان کے متعلق تازہ خبریں بھی اپنے ناظرین کو پہونچاتا ہے۔ غرض مجموعی حیثیت سے یہ اخبار اتنا کارآمد اور دل چسپ ہے کہ ہم اپنے ناظرین سے پُر زور طریقہ پر اس کی خریداری کی سفارش کرتے ہیں۔ قیمت بھی کم ہے۔ ایک روپیہ سالانہ میں زبان و ادب کی ہر قسم کی ضروری معلومات پہونچانے والا پندرہ روزہ اخبار ہر لحاظ سے سستا ہے ہمیں اُمید ہے کہ صرف تعلیم یافتہ طبقے ہی کی طرف سے اس اخبار کا خیر مقدم نہیں کیا جائے گا بلکہ زبان سے دل چسپی رکھنے والے عوام بھی معمولی سی رقم خرچ کرکے اپنے ذوق کی تسکین کرسکیں گے۔ کتب خانوں اور تعلیمی اداروں کے منتظمین کو بھی "ہماری زبان" کی سرپرستی کی طرف توجہ کرنی چاہیئے "ہماری زبان" کا نمونہ "ہمدرد صحت" کے حوالے سے ایک کارڈ ڈال کر مفت منگایا جاسکتا ہے۔

مسئلہ قومیت

سائز ۲۰×۲۶، ضخامت ۴۰ صفحے، قیمت چار آنے۔
پتہ: دفتر رسالہ ترجمان القرآن، ملتان روڈ، لاہور۔

مسئلہ قومیت، جناب مولٰنا سید ابو الاعلیٰ صاحب مودودی مُدیر ترجمان القرآن، کی تالیف ہے۔ اس میں موصوف کا ایک مفصل مضمون قومیت اسلام کے عنوان سے ہے جس میں مولانا نے دلائل و براہین سے ثابت کیا ہے کہ اسلام نسلی اور وطنی قومیت کا کسی طرح روادار نہیں ہے مولانا کے طرز انشا، اصابت فکر اور دلالت مستحکم سے اہل علم اچھی طرح واقف ہو چکے ہیں۔ ہمیں اُمید ہے کہ عام و خاص ان کے خیالات سے مستفید ہوں گے۔ دوسرا مضمون کلمۂ جامعہ کے عنوان سے ہے۔ یہ دراصل ایک مختصر تقریر ہے جو ربیع الاول ۱۳۵۳ھ میں انجمن مجددیہ حیدرآباد کے سالانہ جلسہ میں کی گئی تھی۔ اس تقریر میں بھی مولانا نے قومیت کے متعلق اپنے خیالات کا دوسرے انداز میں اظہار کیا ہے۔ تیسرے مضمون کا عنوان "متحدہ قومیت اور اسلام" ہے۔ یہ دراصل میں ایک تنقیدی مضمون ہے جو جناب مولانا حسین احمد صاحب مدنی صدر دار العلوم دیو بند کے اسی نام کے رسالہ پر لکھا گیا تھا۔ اس مضمون میں تنقید نگار نے نہایت ذمہ داری کے ساتھ مولانا کے ان خیالات کی تردید کی ہے جو وہ وطنی قومیت کے بارہ میں رکھتے ہیں۔ بہر حال اس رسالہ کا مطالعہ تعلیم یافتہ طبقہ کے لئے نہ صرف اس وجہ سے ضروری ہے کہ یہ مسئلہ اُن کی قومی زندگی سے ایک گہرا تعلق رکھتا ہے بلکہ اس وجہ سے بھی کہ رسالہ کے مؤلف نے اپنے خیالات کو ذاتیات سے بلند ہو کر ظاہر کیا ہے، جس کا اس زمانہ میں کال ہے۔ شائقین اوپر کے پتہ پر سوا پانچ آنے کے ٹکٹ بھیج کر رسالہ منگا سکتے ہیں۔ رسالہ کی کتابت و طباعت عمدہ ہے۔ کاغذ چکنا لگایا گیا ہے۔

دوزخ کا کھٹکا

سائز ۱۸×۲۲، ضخامت ۱۳۶ صفحے، قیمت بارہ آنے۔
پتہ: مینجر صاحب دینی بک ڈپو، کوچہ تاہر خاں، دہلی۔

یہ رسالہ جناب مولانا احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علماء ہند کی تالیف ہے مؤلف نے اس میں ایسی حدیثیں جمع کی ہیں جن میں اعمال بد کے مرتکبین کو جہنم کا خوف دلایا گیا ہے یا اور کسی قسم کی وعید فرمائی ہے۔ رسالہ کو عام فہم بنانے کے لئے مؤلف نے علیحدہ علیحدہ عنوان قائم کر دیئے ہیں عنوانوں کی تعداد ۸۹ ہے۔ اور ان عنوانوں کے ماتحت جو احادیث جمع کی گئی ہیں وہ ۹۰۰ کے قریب ہیں۔ ترجمہ سلیس (بقیہ صفحہ ۱۴ پر)

آم کے چند فوائد

طب قدیم کے نقطہ نظر سے

ازجناب حکیم انصاری صاحب سند و تمغہ یافتہ سرکار عالی ایڈیٹر اعظم نیوز سروس والاعظم وطوفان حیدرآباد دکن

دوسرے نام (مشہور نام) آم، آنبہ (فارسی) آنبہ (عربی) آنبج، انغزک (سنسکرت)، امبرا، سوت، اسجا، تیلا، کا نٹاہ، پنڈ پھل رسالہ، سہکار ببھن، پستیم جھوا، (انگریزی)، مینگو (مرہٹی)، آنبہ (گجراتی) آنبو۔ (ہندی) آم (کنڑی)، مارین مارا۔ مارین ہنو (تلنگی) مامڑی (تامل)، آمرے (لاطینی) میانگی۔ فیرانڈیکا (ہندوستان کی دوسری زبانوں اور حصوں میں بھی اس کے اور نام ہیں۔ جن حضرات کو معلوم ہوں ازراہ کرم شائع کرائیں۔

شناخت ایک مشہور درخت کا مشہور میوہ ہے۔ فقط آم سے پھل ہی مراد ہوتا ہے۔ جو بے حد لذیذ اور اکثر میووں کے ذائقوں اور لذتوں کا مجموعہ مقبول خاص وعام ہے۔ آم کا درخت بہت بلند اور بڑا ہوتا ہے۔ موٹی جڑ، موٹا تنہ اور موٹی موٹی ڈالیاں، پتے جامن کے پتوں کی شکل میں مگر کچھ خوش بو لئے ہوئے اور پھول خوش بودار ہوتا ہے۔ کچے پھل کو کیری کہتے ہیں۔ اس وقت ان میں سے ایک قسم کی سفید دودھ سے مشابہ رطوبت (سیال مادہ) نکلتی ہے جو تیز سوزش دار، جلانے اور زخم ڈالنے والی ہوتی ہے۔ پکے پھل میں بھی خصوصاً تخمی میں اوپر کی طرف ایک تیزابی خاصیت رکھنے والی لیس دار (چکٹ) رطوبت ہوتی ہے۔ جس کو عام طور پر "چیپ چیپ" کہتے ہیں تخمی آم کے اندر گٹھلی سے چپکا ہوا ریشہ بھی ہوتا ہے، جو ناقابل ہضم اور سخت تکلیف دہ ہوتا ہے۔ بعض میں یہ ریشے بکثرت ہوتے ہیں پھل کے اندر ایک بیضوی قسم کی گولائی مائل چپٹی، دبیز اور قدرے لانبی گٹھلی ہوتی ہے۔ جس کے اوپر سخت حصہ اور اندر اوپر والے حصہ کی شکل جیسا کسیلا مغز ہوتا ہے۔ یہ مغز خشک ہونے پر نشاستہ دار ترشی مائل ہو جاتا ہے۔

مقام پیدائش ہندوستان کے ہر حصہ اور خطہ میں آم کا درخت پایا جاتا ہے جو عمدہ اور اچھی زمینوں پر اُگتا ہے۔ اکثر اس کے باغ کے باغ نہایت خوش نما چھتری دار گھنے سایہ والے درختوں سے ہرے بھرے رہتے ہیں۔

موسم آم کے درخت برس کے بارہ مہینے ہرے بھرے رہتے ہیں لیکن سردی کے موسم کی شدت کا زمانہ اس کی خزاں کا ہوتا ہے۔ اور پتے جھڑنے شروع ہو جاتے ہیں۔ گرمی کے شروع میں نئے پتے آنے لگتے ہیں جو کافی چکنے چکنے ہوتے ہیں۔ اس کے بعد ہی پھول اور پھر فصل ربیع سے متصل پھل لگتے ہیں۔ وسط گرما سے لے کر وسط برسات تک پھلوں کی پختگی اور بازاروں کی رونق اور عام وخاص سب کے کام ودہن کو لذت بخشی کا زمانہ ہوتا ہے

اقسام آم کی قسمیں تخمی، قلمی، نرمادہ، صحرائی اور باغی ہیں۔ باغی میں تخمی اور قلمی کی ہر مقام اور ہر جگہ صورت شکل اور ذائقہ کے اعتبار سے بے شمار قسمیں ہوتی ہیں۔ ہر قسم کا علیحدہ نام ہوتا ہے۔ تخمی اکثر چھوٹے اور رس دار ہوتے ہیں۔ اور قلمی بڑی جسامت کے مغزدار چاقو سے کاٹنے کے قابل ہوتے ہیں۔

مزاج بہت میٹھا پھل گرم وتر ہوتا ہے۔ جس قدر اس کی ترشی زیادہ ہوگی گرمی کم ہوگی۔ قدیم ہندی اطبا آم کو سرد وتر تصور کرتے تھے کچے آم (کیری) کا مزاج سرد وخشک ہوتا ہے۔ مگر ویدک اطبا کے نزدیک یہ گرم ہوتا ہے۔ آم کے پھول، پوست، پتے اور تخم ان سب اجزا کا مزاج سرد وخشک (بہ درجہ دوم) ہوتا ہے۔

نقصانات کیری (کچے پھل)، ریاح اور صفرا پیدا کرتی ہے۔ حلق کے امراض بلغمی، صفراوی اور خونی بیماریوں، ضیق النفس (دمہ) میں مضر ہے۔ پھیپھڑے، گردے اور باہ کو نقصان دیتی ہے۔ اور بعض مجربین کا خیال ہے کہ کیری بالخاصہ حمل کو ساقط کر دیتی ہے (مگر جہاں تک ہمارا ذاتی مشاہدہ اور تجربہ ہے ہم نے نہ تو کسی حاملہ عورت کا حمل کیری کھانے سے ساقط ہوتے دیکھا نہ کسی [illegible]

سُنا ممکن ہے کہ اسقاطِ حمل کے بعض قوی اسباب کے ساتھ اتفاق سے کیری کا بہ کثرت استعمال ہوا ہو۔ اگر قارئین میں سے کسی کو کیری کے مذکورہ اثر کی نسبت ذاتی مشاہدہ کا اتفاق ہوا ہو تو ضرور اس کی اشاعت کریں۔ انصاری)

پختہ آم کسی قدر دیر ہضم اور ریاح پیدا کرتا اور نفاخ ہے خصوصاً ان لوگوں میں جو مراقی اور تبخیری ہوں۔ خلوئے معدہ (نہار) میں آم کھانا اشتہا کو ساقط کرتا اور قبض و معدے کی گرانی پیدا کرتا ہے۔

ترش آم، اسہال، بلغم اور صفرا کی زیادتی کا سبب ہوتا ہے۔ کسیلا آم گردے، مثانے اور پیشاب کے امراض اور کھانسی میں مضر ہے، بلغم بھی پیدا کرتا ہے۔ آم کے پھول، پوست اور پتے آنتوں میں خشکی پیدا کرتے ہیں۔ کھٹ میٹھا دمے خوش) صفرا اور حرارت میں اضافہ کرتا اور منہ میں چھالے پیدا کرتا ہے۔ آم کا چیپ اکثر اوقات لبوں میں خراش، مسوڑھوں میں تکلیف اور منہ میں آبلے پیدا کر دیتا ہے۔

مطلقاً آم کو عام حالات میں جگر کے لئے مضر اور استسقاء (جلندھر) پیدا کرنے والا کہا جاتا ہے۔ آم کا، خواہ وہ کسی قسم کا بھی ہو کھانے کی حالت میں استعمال کرنا لازماً کھانے میں ترقی کا باعث ہو جائیگا۔ اور خون غلیان (جوش) اور خون میں غلظت پیدا کر کے (بشرطیکہ بکثرت کھایا جائے) پھنسیاں، پھوڑے اور حرارت کے اضافہ و تولید کا باعث ہو جاتا ہے۔

مصلحات کیری کے نقصانات کی اصلاح شکر سے ہو جاتی ہے۔ پختہ آم کے نقصان کا تدارک ادرک کے رس اور میٹھے دہی سے کیا جا سکتا ہے۔ پھول، پوست، تخم اور پتوں کے نقصان کی اصلاح کتیرا، شیرۂ بادام، لعاب بہدانہ اور لعاب اسپغول سے بہت کافی طور پر ہو جاتی ہے۔ آم کے چیپ کا ضرر گھی، روغن بادام، ناریل (کچا کھوپرا) گھی اور کتھ سفید کے آمیزہ سے دور ہو جاتا ہے۔ پھوڑے، پھنسیوں کے لئے، عناب، شاہترہ، سرپھوکہ ہنڈی، پوست نیم، گل سرخ، گل نیلوفر اور چرائتے کے جوشاندے اور شربت بزوری یا شربت بنفشہ کا استعمال کافی ہوتا ہے، چند روز اس کو استعمال کرنے کے بعد دو ایک مسہل لے لئے جائیں۔

اجزاءِ درخت کے چند اہم فائدے

امراض دماغ: (۱) آم کا تازہ اور میٹھا رس پاؤ بھر، تازہ دودھ ایک چھٹانک، ادرک کا تازہ رس چار کا ایک چمچہ (اگر جی چاہے تو بقدر ذائقہ شکر بھی شریک کر لی جائے) سب کو اچھی طرح ملا کر ایک مرتبہ کھالیں۔ روزانہ اسی طرح تیار کر کے استعمال کیا جائے۔

فوائد: بے حد مقوی دماغ ہے، ضعف دماغ کی وجہ سے دائمی دردِ سر، گرانی اور آنکھوں کے سامنے اندھیرا آنے کی شکایت دور ہو جاتی ہے۔ اور لاغری جسم بھی فربہی میں بدل جاتی ہے۔ مولدِ خون بھی ہے۔

قلب و جگر (۲) مذکورہ مرکب علاوہ فوائد مندرجہ کے قلب و جگر کو بھی قوت دیتا ہے، اور فرحت بخشتا ہے۔ قلت الدم اور زردی رنگ و خفقان و نقاہت وغیرہ کو زائل کرتا ہے۔

امراض دہن۔ حلق۔ دنداں: (۳) آم کے تازہ یا خشک پتے ایک مٹھی بھر، آم کے پھول دو تولہ، آم کے تنہ کا اندرونی پوست کچلا ہوا۔ (اوپر کا سیاہ پوست چھیل دیا جائے) چھٹانک بھر، سب کو تین چار سیر پانی میں پکایا جائے، جب آدھا پانی رہ جائے تو چھان کر اس پانی سے غرارے اور کلیاں کی جائیں۔

ھدایت: نسخہ میں تینوں اجزا کا ہونا بہتر ہے۔ ورنہ نہ ملنے کی صورت میں اس کے دو اجزا جو مل جائیں وہ بھی کافی ہیں۔

فوائد: منہ کے تعفن اور خبیث آبلوں (قلاع آتشکی اور قلاع سیمابی وغیرہ) کو بہت جلد رفع کرتا ہے۔ تبخیر معدہ اور فسادِ خون سے جو آبلے ہو جاتے ہیں وہ بھی جاتے رہتے ہیں۔ کثرت سیلان لعاب اور زبان و مسوڑھوں کے بلغمی ورم کے لئے بھی مفید ہے۔

اضافہ) مذکورہ نسخہ میں اگر کتھ سفید ۶ ماشہ، پوست درخت ببول دو تولہ، پوست کچنال ۲ تولہ، پوست گونی ۲ تولہ

کافور ایک ماشہ۔ ان سب کا یا ان میں سے جس قدر اجزا مل سکیں اضافہ کر دیا جائے تو نسخہ اپنے اثرات میں بہت قوی ہو جاتا ہے۔

(۴) آم کی پتلی ڈالی کی لکڑی سے روزانہ مسواک کرنا منہ کی بدبو (بخر الفم) کو رفع کرتا ہے۔

(۵) آم کے تازہ پتے تین چار خوب چبائیں اور لعاب دہن تھوکتے جائیں۔

فوائد: چند روز مسلسل استعمال سے ملتے ہوئے دانت مضبوط ہو جاتے ہیں۔ مسوڑھوں کا خون رک جاتا ہے۔ اور مسوڑھوں کا ڈھیلا پن اور اُن کی کمزوری کی شکایت جاتی رہتی ہے۔ دانتوں اور مسوڑھوں کی اکثر شکایتوں میں مذکورہ ترکیب بہت مفید اور خود میری متعدد مرتبہ کی آزمائی ہوئی ہے۔

(۶) آم کے پتے، جو زرد اور خشک ہو کر خود بخود درخت سے جھڑ گئے ہوں قینچی سے باریک باریک کاٹ کر تمباکو کی طرح چلم یا حقہ میں بھر کر (۳ یا چار ماشہ) دھواں کھینچیں دن میں کئی مرتبہ ایسا کیا جائے۔

فوائد: حلق، ناک اور تالو کے اس زخم کو جس میں ناک اور حلق کا سوراخ ایک ہو گیا ہو، مندمل کرنے کے لئے بے مفید اور آزمودہ ہے۔ مگر چالیس روز تک کم از کم ضرور استعمال کیا جائے۔

(۷) آم کے زرد اور خود بخود جھڑے ہوئے پتے دو تولہ، کمیلہ مصفےٰ تین ماشہ، کتھ سفید تین ماشہ۔ تینوں چیزوں کو خوب باریک پیس کر اور چھان کر رکھ لیا جائے

فوائد: متعفن، گلے سڑے اور بہنے والے زخموں پر اس سفوف کو چھڑکنا بہت جلد ان کو خشک اور مندمل کرنے کی تاثیر رکھتا ہے۔

ناک کے امراض (۸) آم کے پھول کو سایہ میں سکھا کر باریک غبار کی طرح پیس کر رکھ لیا جائے۔

فوائد: اس سفوف کی نسوار (ناس) لینے سے شدید نکسیر کا خون بہت جلد بند ہو جاتا ہے۔ بطور منجن ملنے سے مسوڑھوں کا خون بہنا بھی بند ہو جاتا ہے۔

امراض معدہ: (۹) کیری کو جس میں ابھی گٹھلی (جالی) نہ پڑی ہو، سایہ میں سکھا کر باریک پیس کر ہم وزن پسی ہوئی شکر ملا کر روزانہ ایک تولہ (بہ لحاظ ضرورت کم و بیش بھی) تازہ پانی کے پھنکائیں۔

فوائد: معدہ کی کمزوری، سوزش، قے، اُبکائی، متلی، لعاب دہن کی کثرت وغیرہ امراض کے لئے مفید ہے۔

آنتوں کے امراض: (۱۰) آموں کا تازہ رس، جو خوب پتلا اور میٹھا ہو پانچ تولہ، (بعد میں رس دس تولہ بھی کیا جا سکتا ہے) میٹھا دہی تازہ ایک یا دو تولہ، ادرک کا رس چار رتی ایک چمچہ۔ سب کو خوب اچھی طرح ملا کر پی لیا جائے۔ ایسی ایک خوراک دن میں تین بار تک دی جا سکتی ہے۔

فوائد: اسہال مزمن (پرانے دست) سنگ رہنی (غذا کا خام حالت میں دستوں سے نکلنا) آنتوں اور معدہ کی کمزوری اور بواسیر کے لئے مفید ہے۔

(۱۱) آم کی گٹھلی کا مغز (مغز خستہ انبہ) دو تولہ، پوست درخت انبہ خشک دو تولہ، برگ نورستہ آنبہ (کونپلیں) سایہ میں خشک کی ہوئی دو تولہ، گوند کتیرا ڈیڑھ تولہ۔ سب چیزوں کو باریک پیس کر روزانہ تین چار مرتبہ تین تین ماشے ٹھنڈے پانی کے ساتھ یا میٹھے دہی میں ملا کر پلا دیا جائے۔

فوائد: برسوں کے اسہال کو دنوں میں دور کرتا ہے۔

امراض خون: (۱۲) نہایت پختہ اور شیریں آم کا رس، جو پتلا اور تازہ ہو، ایک پاؤ، شیر گاؤ تازہ، آدھ پاؤ، خالص گھی ایک چمچہ اوسط، ادرک کا تازہ رس ایک چمچہ چار۔ سب کو خوب ملا کر اور پھر آدھی چھٹانک شکر حل کر کے پی لیا جائے۔ آم کا رس آہستہ آہستہ بڑھاتے رہیں ایک دو مہینے تک صرف یہی مرکب استعمال میں رہے۔ اس کے سوا اور کوئی چیز غذا میں نہ کھائی جائے۔

فوائد: قلت الدم (کمی خون یا انیمیا) کی شدید سے شدید صورت کو بھی دور کرتا ہے۔ خون بکثرت پیدا کرتا ہے۔ لاغر ترین جسم

بھی کافی موٹا اور طاقت ور ہوسکتا ہے جسم کی خشکی، بے رونقی، زردی اور ضعف زائل ہوجائے گا۔ اس سے بہتر غذائے دوائی قلت الدم اور لاغری شدید کی ملنی مشکل ہے۔

سوداوی امراض: آم کا تازہ میٹھا رس روزانہ بقدر ہضم غذائً چند روز مسلسل استعمال کرنا اکثر امراض سوداوی، تبخیر، مراق اور سوداویت وغیرہ کو دور کرتا ہے۔

امراض مثانہ: (۱۴) مغز خستہ انبہ (گٹھلی کا مغز) دو تولہ، پوست درخت آم دو تولہ، آم کی کونپلیں سایہ میں خشک کی ہوئی ۲ تولہ مغز بادام شیریں ایک تولہ، کتیرا ۶ ماشہ۔ سب چیزوں کو باریک پیس کر چھ چھ ماشہ صبح وشام پانی کے ساتھ استعمال کریں۔

فوائد: سلسل البول (بلا اختیار پیشاب کا نکلنا)، کثرت بول، تقطیر البول (قطرہ قطرہ پیشاب کا آنا) اور غلظت بول (پیشاب میں گاداور گاڑھا پن ہونا) کے لئے بے حد مفید ہے۔

امراض مردانہ: (۱۵) آم کا تازہ میٹھا نچلا رس پاؤ بھر، سفوف ستاور چھ ماشہ، سفوف ثعلب ۶ ماشہ، تازہ دودھ چھٹانک بھر، ادرک کا رس ۶ ماشہ، پیاز کا رس ایک تولہ، انڈے کی زردی ایک عدد، عمدہ گھی ایک تولہ، زعفران ۲ رتی (گلاب کے عرق ایک تولہ میں حل کرکے) سب چیزوں کو خوب اچھی طرح ملا کر آدھی چھٹانک یا ایک چھٹانک باریک پسی ہوئی مصری شریک کرکے پی لیا جائے۔ ہر روز کا مرکب اسی روز بنا کر استعمال میں لایا جائے۔ دو ہفتے بعد اس کا نصف وزن یا پورا نسخہ تیار کرکے شام کو بھی استعمال کیا جائے۔

فوائد: تقویت باہ، تولید منی، تولید خون، فربہی، تقویت جسم اور اعضائے رئیسہ کے لئے بہترین غذائے دوائی ہے۔ مفرح بھی ہے اور مقوی بھی۔ بدن کو کافی سرخ وسفید بناتی ہے

(۱۶) آم کی چھوٹی کیری کا سفوف ۵ تولہ، سونٹھ ایک تولہ، ثعلب مصری ایک تولہ، ستاور ایک تولہ، موصلی سفید ایک تولہ، کشتہ قلعی اور کشتہ مرجان تین تین ماشہ، شکر سفید ہم وزن لے کر باریک پیس کر روزانہ چھ چھ ماشہ صبح وشام دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔

فوائد: سیلان منی، سیلان مذی ودودی، جریان، سرعت انزال وذکاوت حس کو دور کرتا اور مولد و مغلظ منی ہے۔ کسی قدر ممسک بھی ہے۔

عورتوں کے امراض: (۱۷) آم کے تازہ خشک پتے ایک تولہ، آم کے تازہ خشک پھول ایک تولہ، پوست درخت آم ایک تولہ باریک پیس کر دایہ سے حمول کرایا جائے۔ ان تینوں اجزا کے جوشاندے سے آب دست بھی کرایا جاسکتا ہے۔

فوائد: سیلان الرحم اور شرم گاہ کی گندگی کو دور کرتا ہے اور شرم گاہ کو تنگ کرتا ہے۔

بالوں کے امراض: (۱۸) آم کی سالم کیری جس کی گٹھلی ابھی سخت نہ ہوئی ہو، تین سیر، تلوں کا خالص تیل ایک سیر، بھنگرے کا رس پانچ سیر، سب چیزوں کو ایک لوہے کے گھڑے میں بھر کر منہ بند کرکے زیر زمین چار ماہ تک دفن کرکے نکال لیا جائے۔ اور روزانہ ایک تولہ یا اس سے کم یا زائد حسب مزاج استعمال کریں۔

فوائد: سفید بالوں کو سیاہ کرنے میں موثر ترین بتایا جاتا ہے۔

جلد کے امراض: (۱۹) خام کیری میں ڈنڈی کی طرف ایک قسم کی سفید رنگ دودھ سے مشابہ رطوبت (سیال مادہ) تیزابی کیفیت رکھنے والی ہوتی ہے، اس کا لیپ کیا جائے۔

فوائد: داد اور گیکرن پر چند مرتبہ لیپ کرنا مفید ہے۔ زیر جلد رسولی کی قسم کی سخت گٹھلی کو بھی تحلیل کرتی ہے تحلیل کے بعد اگر کوئی زخم پڑجائے تو کوئی معمولی سا مرہم یا کتھا کافور اور گھی کا مرکب لگادیا جائے۔

ھدایت: خیال رہے کہ مذکورہ رطوبت جسم کے تندرست حصے پر نہ لگنے پائے۔ ورنہ زخم پڑجائے گا۔

سمیات: (۲۰) آم کی گٹھلی کو محفوظ جگہ رکھدیا جائے۔ جب کم سے کم بارش کا ایک موسم گذر جائے تو اس کے اندرونی مغز کو پیس کر رکھ لیا جائے، خوراک تین سے چھ ماشہ تک ہمراہ شیرہ مغز نیبہ دانہ یا شیرۂ ناریل یا صرف پانی کے ہمراہ دیں۔

فوائد: اکثر خوردنی سمیات کا تریاق ثابت ہوگا۔

متفرقات: (۱۲) کیری جو سخت ہو چکی ہو، بیس پچیس منٹ گرم بھوبل میں رکھیں، جب وہ کافی نرم اور داغ دار ہو جائے تو نکال کر پانی میں مل کر چھان لیا جائے۔ اور پانی میں بقدر ذائقہ شکر ملا کر سادہ یا برف سے ٹھنڈا کر کے شربت کی طرح پی لیں۔

فوائد: مسکن حرارت ہے۔ پیاس بجھاتا ہے۔ موسم گرما میں لُو لگنے سے محفوظ رکھتا ہے۔ لُو کے مارے ہوئے مریض کو تھوڑی دیر کے بعد پلایا جائے۔ بخار، سوزش، بے چینی، دوران سر وغیرہ کو دور کرتا ہے۔ دکن میں اس کا عام رواج ہے۔

نوٹ (۱): جب سے طبِ مغربی نے آم میں حیاتین (وٹامن) کے بہ کثرت پائے جانے کا علم حاصل کیا ہے۔ اس کو تغذیۂ بدن کے لئے بہت مفید سمجھا جا رہا ہے۔ چنانچہ اب تو آم نے ہندوستان سے باہر نکل کر انگلستان اور یورپ کے بادشاہوں اور امیروں کے کام و دہن تک رسائی حاصل کر لی ہے۔ (ماخوذ از کتاب زیر تالیف "دکن کی جڑی بوٹیاں")

(۲) طبِ مغربی، طب اسلامی، طب ویدک کے نقطۂ نظر سے آم کے موضوع پر جس قدر بھی اور مواد مل سکتا ہے، نیز اس کے دوسرے مرکبات اور فوائد وغیرہ پر اگر دوسرے اطبا اور واقف کار اصحاب بھی روشنی ڈالیں تو بہتر ہے۔

بقیہ مضمون صفحہ ۱۱ یہ ہے اور سادہ ہے ہر حدیث کے آخر میں کتاب کا حوالہ بھی دیا گیا ہے۔ رسالہ اپنے مقصد میں بہت کامیاب ہے۔ مؤلف نے اس کی تالیف میں اہتمام کیا ہے۔ امید ہے کہ ان کی محنت ٹھکانے لگے گی اور رسالہ اور زیادہ مقبول ہوگا۔ رسالہ کا یہ تیسرا ایڈیشن ہے۔ شائقین اوپر کے پتہ سے طلب فرمالیں۔

طریق باغبانی

سائز $\frac{20 \times 30}{16}$ ضخامت ۴۰ صفحے، قیمت آٹھ آنے۔
پتہ:۔ مینیجر صاحب رسالہ صنعت و حرفت، قلعہ گوجر سنگھ، لاہور

پروفیسر جسونت سنگھ صاحب کی نگرانی میں رسالہ صنعت و حرفت، کچھ مدت سے جاری ہے۔ اور وہ اپنے موضوع کی مناسبت سے مفید خدمات انجام دے رہا ہے۔ "طریق باغبانی" کے نام سے اس رسالہ نے حال ہی میں ایک مجموعہ شائع کیا ہے جس میں ادارہ نے اچھی معلومات سلیقہ سے جمع کی ہیں۔ باغ کے لئے موزوں زمین کی جانچ پڑتال، درختوں کے درمیان فاصلہ، پودوں کا انتخاب، مالٹوں اور سنگتروں کی کھاد، فالسہ کی کاشت وغیرہ مضامین ہر اس شخص کے مطالعہ کے قابل ہیں جو یا تو اپنا باغ رکھتا ہے، یا فن باغبانی سے دلچسپی رکھتا ہے۔ ہمیں امید ہے کہ پبلک کی طرف سے اس رسالہ کی ہمت افزائی کی جائے گی۔ کاغذ رف ہے۔ کتابت اور طباعت اوسط درجہ کی ہے۔

سیرۃ بتول

سائز $\frac{20 \times 30}{16}$ ضخامت ۶۴ صفحے، قیمت چھ آنے۔
پتہ:۔ سلیم اختر قدوسی، نامپلی حدید، مکان نمبر ۱۱۷، لال ٹیکری، حیدرآباد دکن۔

مولوی اعجاز الحق صاحب قدوسی نے سیرۃ بتول کے نام سے ایک مختصر رسالہ تالیف کیا ہے جس میں خاتون جنت حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے حالات زندگی تحریر فرمائے ہیں۔ شروع سے ۲۷ صفحے تک عام حالات ہیں۔ اس کے بعد حضرت فاطمہؓ کے اخلاق و عادات، معاشرت اولاد اور ان کی فضیلتوں پر اقوال و تفصیلات جمع کی گئی ہیں۔ مؤلف نے احتیاط کے خیال سے ان کتابوں کا حوالہ بھی دے دیا ہے جن سے انہوں نے یہ حالات لئے ہیں۔ مقصدِ تالیف خود مؤلف کی زبان میں یہ ہے کہ اسے چھوٹی چھوٹی بچیاں بھی آسانی سے پڑھ سکیں۔ بلاشبہ یہ رسالہ صرف بچیوں ہی کے لائق نہیں ہے۔ بلکہ لڑکیوں اور مسلمان عورتوں کو بھی اس کے مطالعہ سے اپنی زندگیاں سدھارنی چاہئیں۔ رسالہ ہر اعتبار سے مفید اور کارآمد ہے۔ کتابت اور طباعت عمدہ ہے۔ کاغذ سفید چکنا لگایا گیا ہے۔ شائقین سات آنے کے ٹکٹ اوپر کے پتے پر بھیج کر رسالہ منگا سکتے ہیں۔

مئی اور جون کی مشترکہ اشاعت

یہ اشاعت جو آپ کے ہاتھ میں ہے مئی اور جون کی مشترکہ اشاعت ہے جس کی ضخامت ڈیوڑھی ہے اس کے بعد جون کا پرچہ علیحدہ شائع نہیں ہوگا بلکہ ۵ جولائی ۱۹۳۹ء کو انشاء اللہ ضبطِ تولید یا برتھ کنٹرول نمبر شائع ہوگا جس کی نظیر ہندوستانی رسالوں میں نہیں مل سکے گی۔



وارسا کے نوجوانوں کی
جسمانی تربیت۔
اکھاڑے میں کشتیاں
ہو رہی ہیں۔



فتح گڈھ (یو۔پی) کا ایک سو دو برس کا بوڑھا جو غدر کے
زمانے میں سپاہی تھا اور جو اب بھی مضبوط اور توانا ہے۔



[illegible] کی بیٹی [illegible]
مقدس سانپ کے ساتھ



یونان قدیم کے سکّے جن پر اسقلی پیوس اور
سانپ کی تصویریں ہیں ۔

تاریخ الاطبّاء

اسقلی بیوس اوّل و دوم

از جناب حکیم ڈاکٹر اختر حسن صاحب صدیقی، انچارج میونسپل یونانی ڈسپنسری، احمدآباد

فروری ۱۹۳۹ء کے ہمدرد صحت میں اسقلی بیوس کی تصویر دیکھ کر، میں نے اور میرے بعض ہم پیشہ احباب نے اَسقلی بیوس اوّل و دوم کے حالات معلوم کرنے کی ضرورت محسوس کی۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ ہم میں سے اکثر حضرات، اطبائے قدیم، کے تاریخی حالات و کوائف سے عام طور پر بے خبر ہیں۔ کیوں کہ علاج معالجہ کی مشغولیتوں کی وجہ سے کتب بینی کا موقعہ ہی کم ملتا ہے۔ اور جو ملتا ہے وہ ہماری علمی بدمذاقی کی نذر ہو جاتا ہے اور یہ توفیق نہیں ہوتی کہ ہم قدما کے کارنامے معلوم کر کے عبرت حاصل کریں۔ بہرحال اَسقلی بیوس اول و دوم کے مختصر حالات لکھتا ہوں ممکن ہے کہ ناظرین ان سے دلچسپی لیں۔

اَسقلی بیوس کے نام کے دو حکیم گذرے ہیں۔ اَسقلی بیوس اول یونان کا رہنے والا ذکی الفہم اور کامیاب طبیب تھا۔ اس کو الہامی حکیم کہا جاتا ہے۔ اسی کی تصویر رسالہ ہمدرد صحت میں چھاپی گئی ہے۔ اگر آپ تصویر کو غور سے ملاحظہ فرمائیں گے۔ تو آپ کو اسقلی بوس کے ہاتھ میں خطمی کے درخت کی ایک ٹیڑھی سی لکڑی دکھائی دے گی۔ اس لکڑی پر ایک سانپ کی تصویر بنی ہوئی ہے۔ خود اسقلی بوس ڈاڑھی لمبی اور سر بہت بالوں والا ہے۔ جسم کا اوپر کا حصہ ننگا ہے اور نیچے کا حصہ کپڑوں سے ڈھکا ہوا ہے۔ یہ تصویر اس مجسّمے سے لی گئی ہے جو یونانیوں نے اپنے بعض معتقدات کی بنا پر بنایا تھا۔ مثلاً لمبی ڈاڑھی سے اس کے بوڑھے ہونے کو ظاہر کیا گیا ہے جو وسعت تجربہ پر دلالت کرتا ہے۔ لاٹھی پر سانپ کی تصویر کا کندہ ہونا واضح کرتا ہے کہ ایک طبیب کو سانپ کی طرح چست و چالاک اور پھرتیلا ہونا چاہیئے اور ایسی لکڑی کا ایک طبیب کے ہاتھ میں ہونا اس چیز کو بتاتا ہے کہ ایسے زہریلے کیڑوں کی موجودگی میں طبیب کا وجود دنیا میں کس قدر ضروری ہے۔ گویا اسقلی بیوس، کا مجسمہ اور تصویر بھی سمجھنے والے کے لئے بے معنی نہیں ہے۔

اَسقلی بیوس کا زمانہ تقریباً چار سو سال قبل مسیح ہے تشخیص امراض میں اس خصوصیت یہ تھی کہ مریض کی صورت دیکھ کر اور مرض کو سمجھ کر علاج تجویز کر لیا کرتا تھا اور عموماً وہ صحیح نتیجے پر پہونچا کرتا تھا۔ اس غیر معمولی قابلیت کی وجہ سے اس کے ہم وطن اس کو الہامی حکیم کہتے تھے اور دیوتاؤں کی طرح اس کی پرستش ہونے لگی۔ چنانچہ اس کے نام پر ایک بڑا شفاخانہ بنایا گیا جہاں ہر قسم کے مایوس مریضوں کا علاج ہوتا تھا۔ اس خیال سے کسی کو بھی اختلاف نہیں کہ میدان طب کا سب سے پہلا کامیاب طبیب اَسقلی بیوس ہی ہے۔ علاج میں اس کی اس غیر معمولی کامیابی کی وجہ بعض لوگوں نے یہ بیان کی ہے کہ یہ بانی علم و حکمت اور موجد فن طب استاذ الحکما ہرمس اول یعنے حضرت ادریس علیہ السلام کا خاص شاگرد تھا۔ پھر غیر معمولی قابلیت کی وجہ سے حضرت ادریس علیہ السلام نے اس کو اپنا خلیفہ بنا دیا تھا۔ کچھ مدت تک یہ حکیم بابل میں رہا۔ پھر وہاں سے یونان چلا آیا۔ مختصر یہ ہے کہ یونانیوں کے مبالغہ آمیز خیالات کو نظرانداز کر دینے کے بعد بھی اَسقلی بیوس کا مرتبہ طب کی دنیا میں بہت بلند ہے۔ لیکن افسوس نااہلوں سے فن شریف کو بچانے کے خیال سے اس کے مجربات اور طریقۂ علاج کو عام نہ ہونے دیا۔ حتیٰ کہ اپنے دونوں بیٹوں کو (ماخون اور بدلیویوس جو خود بھی بڑے طبیب اور سیاست داں تھے) وصیت کر گیا کہ وہ علوم صدریہ کو کسی پر ظاہر نہ کریں اور فن شریف کی تعلیم ہر کس و ناکس کو نہ دیں۔ یہی وجہ ہے کہ اس کے بعد عرصہ تک فن طب عمومیت حاصل نہ کر سکا۔ اور اس کامیاب علاج معالجہ دیوتاؤں کی کرامتیں سمجھی جاتی رہیں۔

اس کی عمر تقریباً ۹۰ سال کی ہوئی ہے جس میں سے ۵۰ سال تحصیل علوم اور سیاحت میں صرف ہوئے اور ۴۰ سال علم و عمل کی دنیا میں بسر ہوئے۔ اس کے تقریباً بارہ ہزار شاگرد تھے جن کو صرف زبانی تعلیم دی جاتی تھی۔ نہ خود اس نے کوئی کتاب شائع کی اور نہ اس کا کوئی شاگرد اس کی ہدایت اور وصیت کی وجہ سے ایسا کرنے کی جرأت کر سکا۔ انجام کار کچھ مدت کے بعد فن طب بجائے ترقی کرنے کے زوال میں آ گیا۔ اور اگر اسی خاندان کا ایک طبیب حکیم بقراط اصلاح حال کی طرف توجہ نہ کرتا تو یقیناً فن بالکل مردہ ہو کر رہ جاتا۔ اسی حکیم نے اس کمزوری کو محسوس کیا۔ اور چند مختصر کتابیں اس فن میں تصنیف کیں۔

اَس قلی پیوس کے چند مشہور اقوال ذیل میں درج ہیں -

(۱) فرصت کا وقت گذرا ہوا دن سمجھو، آج کا دن کام کا وقت ہے، اور آنے والا دن نئی اُمیدوں سے وابستہ ہے ؛ یعنی جو کچھ کرنا ہو ابھی کر ڈالو - ماضی و مستقبل بھروسے کے قابل نہیں ہیں -

(۲) انسان موجودہ وقت کی ہمیشہ بُرائی کیا کرتا ہے لیکن جب یہ وقت گذر جاتا ہے تو اس کی تعریف کرنے لگتا ہے اور اگلے کو روتا ہے اس لئے موجودہ وقت کی بجائے بُرائی کرنے کے قدر کرنی چاہیئے -

(۳) عابد بے علم، اس بیل کی مانند ہے، جو دھندا ایک دائرہ میں چکر لگایا کرتا ہے اور کبھی یہ نہیں سمجھتا کہ وہ کیا کر رہا ہے -

اَس قلی پیوس دوم

اَس قلی پُوس اوّل و دوم کے درمیان ۱۴۲۰ سال کا زمانہ ہے - اس درمیان میں کوئی مجدّد فن اور امام وقت پیدا نہیں ہوا - اور پہلوں کی اندھی تقلید ہوتی رہی - اس قلی پوس دوم نے پُرانے نظریات و تحقیقات پر ناقدانہ نظر ڈالی - اور کافی غور و خوض کے بعد افلاطون کی اس رائے کو بہتر خیال کیا کہ معالجہ میں تجربہ اور قیاس دونوں سے کام لیا جا سکتا ہے - اس کے بعد بقراط نے اس خیال کو دلائل و براہین سے اس درجہ مضبوط کر دیا کہ کسی معترض کو اعتراض کی گنجائش باقی نہ رہی - طب کی تاریخ سے بہت سے بے خبر حضرات آج بڑی آسانی سے کہدیتے ہیں کہ طب میں محض تکلی دلائل سے کام لیا جاتا ہے - تجربہ اور مشاہدہ کو ضروری نہیں خیال کیا جاتا ؛ حالانکہ اس فن کی بنیاد ابتدا ہی سے تجربہ اور قیاس پر رکھی گئی ہے - اَس قلی پُوس دوم کے بہت سے شاگرد تھے لیکن ان میں سے تین شاگردوں نے (جو اسی خاندان کے افراد تھے) نمایاں حیثیت حاصل کی - ان میں سے دو ماغاسیٹیکس، اور ارخیش، اس کے انتقال کے کچھ ہی مدت بعد فوت ہو گئے - البتہ بقراط بن ایرقلس نے حق شاگردی اچھی طرح ادا کیا - اور فن کو کافی ترویج دی - تعلیم و تعلّم میں اپنے پرائے کی کوئی تخصیص باقی نہ رکھی - کیونکہ اس کا خیال تھا کہ فن کو پردۂ راز میں رکھنا اور سینوں کے اندر ہی محبوس رکھنا فن کی موت کے مترادف ہے -

اس قلی پوس دوم نے ۱۰۱ سال کی عمر پائی - ۸۵ سال علم طب کی خدمت میں صرف کر دیئے - صرف پندرہ سال کی عمر میں یہ تحصیل علوم ضروریہ سے فراغت حاصل کر چکا تھا -

---

طبّ یُونانی کا آدم

از جناب حکیم عبدالرحیم صاحب، رحمانی - جلال آبادی

فروری ۱۹۴۹ء کے ہمدرد صحت میں اَس قلی پیوس، کو بلباس تصویر عوام سے روشناس کرایا گیا۔ یہ یونان کی مردم خیز اور علم پرور سرزمین کا وہ گوہر آبدار ہے، جو اگرچہ مسیح سے سترہ سو سال پیشتر اس عالم آب و گل میں آیا، مگر اس چشمۂ فیض کی شفاف و شیریں لہریں آج تک دنیا کو سیراب و شاداب بنا رہی ہیں - اور رہتی دنیا تک اس کا نام صفحۂ عالم پر منقش و منوّر رہے گا -

یہ مرد دانا بقول بعض طب یونانی کا آدم اور بانی اوّل ہے - انگریز مورخین اس کو اَس کلو پیوس کہتے ہیں - یہ اپنی زندگی میں علم و فضل، پاکیزگی و نیکی اور حذاقت و فطانت کے سبب اس درجہ مرجع خلائق اور مقبول تھا، کہ اس کے عہد کے جلیل القدر علماء و حکما اس کے حلقۂ درس میں بیٹھنا اپنے لئے سعادت و افتخار خیال کرتے تھے - حکیم بقراط اس کو " ابی و ابیکم اَس قلی پیوس " کے الفاظ سے یاد کرتا ہے - پچاس سال تک فن طب کی اعلیٰ خدمات انجام دینے اور عوام کی چارہ گری کرنے کے بعد جب یہ عالم بقا کو سدھارا، تو مرنے کے بعد بھی عقیدت کیش یونانی برسوں تک اس کا بُت بنا کر پوجتے رہے - اور " رب الشفا " کے لقب سے اس کو پکارتے اور امراض و آلام سے رستگاری و نجات کا ذریعہ سمجھتے ہے - اس کی قبر پر ایک ہزار چراغ جلائے جاتے تھے -

بعض مورخین کی رائے ہے کہ یہ حضرت ادریس کے شاگردوں میں سے تھا۔ اور بقراط بھی اسی کی نسل سے تھا جس نے سب سے پہلے طب کو علمی و عقلی قواعد کے ماتحت مرتب و مدون کیا۔ اس قلی بوس مرض استسقا کے علاج میں ایسا ماہر تھا کہ مستسقی کی گردن علیحدہ کر کے اور مریض کے شکم سے جمع شدہ پانی نکال کر پھر گردن جوڑ دیتا تھا اس کے دو بیٹے بھی تھے۔ ان میں سے ایک نے سب سے پہلے فصد کا طریقہ ایجاد کیا۔ کہا جاتا ہے کہ "ہائی جیا" نامی اس کی ایک لڑکی بھی تھی جو مریضوں کے علاج اور تیمارداری میں دست گاہ رکھتی تھی۔

اس کا مندر یونان کی ایک نہایت پر فضا اور صحت پرور پہاڑی پہ بنا ہوا تھا۔ اس مندر میں بیمار چٹائیوں اور چارپائیوں پر لیٹے رہتے اور اس قلی بوس کے مجسمہ سے صحت و شفا کی دعائیں مانگتے رہتے تھے۔ مریض خواب میں اس کی زیارت سے مشرف ہوتا۔ اور اپنے مرض کی تمام کیفیت عرض کرتا جس کی دوا خواب ہی میں بتادی جاتی تھی۔ مگر خواب ایسے پیچیدہ ہوتے تھے کہ ان کی تعبیر سوائے پجاریوں کے اور کوئی نہیں بتا سکتا تھا۔ اسی وجہ سے پجاری ہی معالج بنتے تھے۔ مندر کے پجاری دعائیں سکھانے علاوہ کھانے اور لگانے کی دوائیں بھی دیا کرتے تھے۔ مریض صحت اور شفا پانے کے بعد اپنے مرض کا تمام حال سونے یا چاندی کی پتری پر لکھ کر مندر میں رکھ دیتا اور نذر و نیاز چڑھا کر رخصت ہو جاتا تھا۔ اس طریقے سے جب یہاں کے پجاریوں کو بہت سے امراض کی شناخت اور علاج سے آگاہی ہو گئی تو پھر خود علاج کرنا شروع کر دیا۔ اس طریقے سے طب کی ابتدا یونان میں ہوئی اور اس کے موجدِ اول کے یہ مختصر حالات ہیں۔



مرزا جی ۔ کہیے منشی جی، صاحب زادے کی شادی میں کیا دیر دار ہے؟
منشی جی ۔ حضرت کیا بتاؤں، آج کل کے بچوں کا باوا آدم ہی نرالا ہے۔ صاحب زادے اپنی شادی کے متعلق ۵ ار جولائی ۱۹۳۹ء کو فیصلہ سنائیں گے۔
مرزا جی ۔ ۵ ار جولائی! اس کا مطلب؟
منشی جی ۔ جی وہ ۵ ر جولائی کو ہمدرد صحت کا برتھ کنٹرول نمبر نکل رہا ہے۔ صاحب زادے کا ارادہ ہے کہ وہ اس نمبر کا مطالعہ کر کے شادی کریں گے۔

مزاحیہ

ڈاکٹر

از جناب کوثر صاحب چاندپوری

جس اصول پر ہاتھی کی نسبت کسی محقق نے کہا تھا کہ اول تو یہ گاجر ہے ورنہ انڈا تو ضرور ہی ہے، اسی اصول پر ڈاکٹر کی نسبت کہا جا سکتا ہے کہ وہ چلتی پھرتی موت ہے یا چلتی پھرتی زندگی۔ موت اس لئے کہ اس کے پاس انجکشن کی پچکاری ہوتی ہے جو بعض اوقات سانس داخل ہونے سے پہلے ہی دَم نکال دیتی ہے۔ اور زندگی اس بنا پر کہ وہ کونین اور ٹنکچر آیوڈین کا موجد ہے۔ اگر یہ دونوں باتیں پایۂ تحقیق کو نہ پہونچیں تو پھر اس کے وجود کو امیروں کے لئے بیماری اور غریبوں کے لئے مایوسی سمجھ لیجئے کہ امرا کو فیس کی ضرورت سے وہ ہمیشہ بیمار اور غربا کو اپنی زحمت کے خیال سے ہمیشہ مایوس رکھتا ہے۔ پھر بھی زندگی میں جس کی حد پیدا ہونے سے مرنے کے دو گھنٹہ بعد تک ہیں بلکہ مرنے پر بھی جس کی حد دَم نکلنے کے ایک گھنٹہ پہلے سے رہتی دنیا تک ہے، نہ امیر اس سے بچ سکتے ہیں نہ غریب۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ زندگی مستقل بیماری ہے اور موت دائمی مایوسی۔

اس موقعہ پر زندگی اور موت کی جو حدیں مقرر کی گئی ہیں ان کا تعلق علمی اور منطقی دلائل سے نہیں بلکہ مشاہدات اور تجربات سے ہے اور ان کا دائرہ یقیناً اتنا ہی وسیع ہے جتنا دلائل و براہین کا فرق اتنا ہے کہ حجتیں خواہ کتنی ہی معقول ہوں۔ لاٹھی کے سامنے منقطع ہو جاتی ہیں۔ مگر مشاہدے اور تجربے کا سلسلہ نہ موتیا بند ختم کر سکتا ہے نہ بھولا۔ ہاں تو مرنے کے دو گھنٹہ بعد تک کی مدت کو جس میں مردے کے متعلق عالم بالا میں جہنمی یا جنتی ہونے کا فیصلہ ہو چکتا ہے، اس لئے زندگی میں شمار کیا گیا ہے کہ اکثر سخت جان انسانوں پر ڈاکٹر کو مر کر جی اُٹھنے کی بدگمانی ہو جاتی ہے۔ اور اتنی دیر وہ مصنوعی تنفس جاری کرانے اور اپنے انجکشن کی آزمائش پر صرف کر دیتا ہے۔ چونکہ ایسے "مُردے" کو جو ڈاکٹر کے نزدیک زندہ ہو طبی اصول کے موافق زندہ ہی سمجھا جا سکتا ہے۔ اس لئے مجبوراً اس کی "حیات ابدی" کے ابتدائی دو گھنٹے زندگیٔ مختصر ہی میں شامل سمجھے جائیں گے۔ رہا دَم نکلنے سے ایک گھنٹہ پہلے کا وقت تو اس کی ذمہ داری صرف تھرمامیٹر کے غلط استعمال پر عاید ہو سکتی ہے، جو کبھی کبھی مریض کی بغل تک پہونچنے کی بجائے اس کی "روئی کی بنڈی" کے کسی گوشہ میں پہونچ جاتا ہے اور ڈاکٹر اس زندہ مریض کو "مردہ" کہہ کر چل دیتا ہے۔ موجودہ زمانے میں ایسے لوگ تو دستیاب ہو جائیں گے جنہوں نے ریل تو دیکھی ہو مگر ریل کا انجن نہ دیکھا ہو لیکن ایسا ایک آدمی بھی نہ ملے گا جو بیمار ہوا ہو، مگر ڈاکٹر زیارت سے محروم ہو۔ اس کی وجہ یہ نہیں ہے کہ بیماری بڑھتے بڑھتے ڈاکٹر یا ڈاکٹر گھٹتے گھٹتے بیماری بن جاتا ہے، بلکہ بات یہ ہے کہ موت سے کچھ پہلے سب سے بڑی نحوست جو ملک الموت کو راستہ بتاتی ہے وہ یہی ڈاکٹر ہے جو کبھی قانون کی طاقت سے کبھی اخلاق اور ہمدردی کی قوت سے اور کبھی صرف موت کے زور سے گھر میں داخل ہو جاتا ہے۔

ڈاکٹر کی خصوصیت ہے کہ مریض کے گھر پر وہ بہت ہی مہربان، شفیق اور غم گسار ہوتا ہے۔ کیونکہ یہاں فیس کی امید کارفرما ہوتی ہے جس کا دینا اور لینا دونوں اخلاق میں داخل ہیں لیکن ہسپتال میں اپنی کرسی پر جب وہ "آلۂ سینہ بین" کو جیب میں ڈال کر بیٹھ جاتا ہے تو اسے فرائض انجام دینے کی مشین یا غصہ کی پوٹ کے علاوہ کسی چیز سے تشبیہ نہیں دی جا سکتی۔ یہاں صرف تنخواہ کی پابندی ہوتی ہے جس کا دینا تو قطعی اخلاق میں داخل ہے مگر لینے کو محض اصول کہہ سکتے ہیں یا مجبوری اور عادت۔ اس وقت اس میں نہ غم گساری ہوتی ہے نہ شفقت، نہ انسانیت نہ تہذیب۔ محبت کی جگہ اس کی ناک پر غصہ اور شفقت کی جگہ ہاتھ میں قلم ہوتا ہے جس سے وہ جلدی جلدی تاریخ بدلتا رہتا ہے۔ ایسی صورت میں اگر غلطی سے کوئی اُسے اپنا دوست یا ہمدرد سمجھ کر خصومت کے لب و لہجہ میں ذرا جھک کر بات چیت شروع کر دے تو سب سے پہلے وہ کرسی سے اُٹھ کر بھاگ جانے کے ذرائع پر غور کرے گا یا دخل دینے والے حیوان ناطق کے مغالطہ کو رفع کرنے کی سعی۔ کیونکہ اسے معلوم ہے کہ مریض اتنا اپنے لئے خطرناک نہیں جتنا دوسرے کے لئے اور یہ بات بغیر کسی اختلاف کے طے ہو گئی ہے کہ ڈاکٹر کو اپنی صحت سے جتنی محبت ہوتی ہے اتنی "بیوی" اور "نرس" سے بھی نہیں ہوتی۔ لہٰذا ایسے پُرخطر موقعہ پر وہ اگر چپت نہ مار سکے گا تو ڈانٹنے ڈپٹنے میں قطعی دریغ نہ کرے گا! اور اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ وہ ہسپتال میں ہے جہاں سے مریض مر کر نکلتا ہے یا اچھا ہو کر۔ اور اسے خدمت کے معاوضہ میں تنخواہ ملتی ہے جس پر نہ کسی کی موت کا اثر ہے نہ صحت کا۔ اور اس اعتبار سے وہاں جسمانی حاضری کی ضرورت ہے دماغی حاضری کی نہیں۔ ظاہر ہے کہ تعلقات جسم کے ساتھ نہیں ہوتے۔ بلکہ دماغ کے ساتھ ہوتے ہیں اور ہسپتال میں بیٹھے ہوئے ڈاکٹر کا دل اور دماغ دونوں بیوی کے کمرے

میں ہوتے ہیں۔ یا کسی نرس کے قدموں میں اُسے مریض کے اچھے بُرے سے کوئی سروکار نہیں ہوتا۔ یہ سب باتیں اس کے ضابطہ میں فیس سے وابستہ ہیں۔ اور فیس کے متعلق سب کو معلوم ہے کہ چاہیے "قبرستان" میں مل جائے۔ لیکن ہسپتال میں نہیں ملتی۔ اسی لئے وہ ایک مقررہ وقت تک آٹا پیسنے کی مشین کی سی عجلت سے مریضوں کی ایک بڑی تعداد کو نسخہ یا دھمکی دے کر واپس کر دیتا ہے۔ یا پھر اس طرح خاموش ہو جاتا ہے کہ دیکھنے والو شبہ ہوتا ہے کہ ہسپتال میں بولنا اس کے لئے قانوناً ممنوع ہو چکا ہے۔ اور اُسے یہاں محض لکھنے، گھور کر دیکھنے یا کبھی کبھی بے نیازانہ مسکرا دینے کے علاوہ کسی اور امر کی اجازت نہیں۔

ایک بہت ہی مشہور مگر بدصورت ڈاکٹر، جس کو نہ قبول صورتی کے اعتبار سے سخت کلامی اور بدلگامی کا حق تھا، نہ کمال فن کے لحاظ سے اپنی کُرسیٔ مطب پر جلوہ افروز تھے۔ ایک بوڑھا مریض جوان کے والدِ محترم سے دبلا اور غریب سہی مگر کم عمر نہ تھا، قریب آکر کہنے لگا "ڈاکٹر صاحب، صبح کو چائے کے ساتھ کچھ ناشتہ کرنے کو جی چاہتا ہے کیا کھاؤں؟"

"جوتے کھاؤ!" ڈاکٹر صاحب بولے

مریض حیران تھا کہ بیمار میں ہوں اور ہذیان ہو رہا ہے ڈاکٹر صاحب کو۔ اس نے پھر کہا "صاحب، میں ناشتہ کے متعلق پوچھ رہا ہوں کیا کھاؤں؟"

"الگ ہٹو ———— بک بک مت کرو" ڈاکٹر صاحب نے فرمایا

مریض تو ہٹ جاتا لیکن وہ جانتا تھا کہ اس کے ہٹنے سے مرض کسی طرح نہ ہٹے گا وہ بولا "کچھ تو بتا دو۔ مرا جاتا ہوں! دوپہر تک میں صبر نہیں کر سکتا"

"صبر نہیں کر سکتے تو جاؤ جہنم میں! ———— کھالو بازار سے جمال گوٹہ منگا کر"

مریض جانتا تھا کہ میں ڈاکٹر سے بات کر رہا ہوں جس کے یہاں سنکھیا تو دیا جا سکتا ہے۔ مگر جمال گوٹہ نہیں بتایا جاتا۔ اس نے پھر کہا "میرے ساتھ مذاق مت کرو"

لیکن ڈاکٹر صاحب مذاق نہیں کر رہے تھے بلکہ بڑی سنجیدگی سے گفتگو کر رہے تھے۔

ڈاکٹر کی ایک اور خصوصیت یہ ہے کہ وہ وقت کا بڑا پابند ہوتا ہے۔ بورڈ پر لکھے ہوئے اوقات کے خلاف کوشش کرنے سے خدا تو مل سکتا ہے اور اکثر مل جاتا ہے۔ مگر ڈاکٹر نہیں مل سکتا۔ اگر کسی فریب سے مریض ملاقات میں کامیاب بھی ہو جائے تو ڈاکٹر اسے دیکھنے پر کسی طرح آمادہ نہیں ہوتا۔

ایک صاحب سخت اضطراب و وحشت کے عالم میں ڈاکٹر کے یہاں پہونچے۔ پہلے آہستہ آہستہ آوازیں دیں۔ پھر ذرا بلند آواز سے پکارا۔ لیکن ڈاکٹر جو گھڑی کی سوئی کو دیکھتا ہے مریضوں کی آوازیں کیوں کر سُن سکتا ہے جو اکثر بے ہنگام ہوتی ہیں۔ آخر انہوں نے بہت خفا ہو کر پکارا گویا اپنی کوئی حاجت لے کر نہیں آئے بلکہ وارنٹ لے کر آئے ہیں جس کے لئے کسی وقت کی قید نہیں۔ ڈاکٹر صاحب باہر آئے۔ مریض بولا "جناب مجھے دیکھ لیجئے"

"ابھی وقت نہیں ہوا دیکھنے کا" ڈاکٹر صاحب نے کہا

"وقت نہیں ہوا کیا معنے؟"

"ان کاموں کے لئے میں نے ایک وقت مقرر کر دیا ہے۔ اور میں بھی اس وقت کا پابند ہو گیا ہوں جب وقت آتا ہے تو میں خود ہسپتال پہونچ جاتا ہوں"

"بجا ہے اپنے کتے کو بھی تو وقت کا پابند بنایئے کہ وہ بھی اُسی وقت راہ چلتوں کو کاٹا کرے جب آپ ہسپتال میں ہوا کریں"

"اچھا کیا کتے نے کاٹ لیا آپ کو؟"

"جی ہاں!"

"پھر آپ فوراً کتوں کے ہسپتال جایئے"

"لیکن میں نے کسی کو نہیں کاٹا میرے کتے نے کاٹا ہے" مریض نے کہا

"جی ہاں! میں سمجھ گیا۔ آپ کو انجکشن کی ضرورت ہے۔" ڈاکٹر نے کہا۔

"مگر ڈاکٹر صاحب کتا آپ ہی کا تھا۔"

"میرا تھا! ——— اچھا ذرا زخم دکھایئے!" ——— وقت کا انتظار کرنے میں کتنے کی جان کا خطرہ تھا، اس لئے ڈاکٹر صاحب نے فوراً زخم کی مرہم پٹی کی، پھر اطمینان کا سانس لے کر بولے۔ "یہ ہے آج تک کسی کو نہیں کاٹا یہ پہلا موقعہ ہے!"

"جناب مجھے جیک نے نہیں کاٹا، ٹانگر نے کاٹا ہے۔"

"ٹانگر نے۔ وہ تو میرے پڑوس کی نرس کا کتا ہے۔"

"جی ہاں، میں نرس سے ملنے جا رہا تھا کتے نے دوڑ کر کاٹ لیا۔"

"پھر آپ نے زخم بھی انہیں کو دکھایا ہوتا اس زخم کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں۔ آپ نے میرا بہت وقت ضائع کیا۔"

"اچھا، میں معافی چاہتا ہوں آپ اپنی نرس سے ٹیلیفون پر کہہ دیجئے کہ وہ مجھ سے اسی وقت مل لیں۔"

"لیکن میں انہیں ٹیلی فون نہیں دے سکتا۔ اور وہ ٹیلی فون پر اب آتی بھی نہیں۔ مجھ سے کچھ خفا ہو گئی ہے۔ وہ کم بخت میرے حکم سے کبھی سے مل سکتی تو ———"

"اچھا تو یوں کہیئے ڈاکٹر صاحب، آپ بھی میری طرح بیمار ہیں۔"

"کیوں آپ کو کیا مرض ہے؟"

مرض ——— !مجھے ٹانگر نے کاٹ لیا ہے نا!

"لیکن مجھے تو نہیں کاٹا" ڈاکٹر صاحب بولے!

"سچا ہے کاٹا۔ مولیکن زخم تو آپ کے بھی ہے!"

علم اور حکمت کے خزانے

شائقین علم کے لئے ایک زرّیں موقع

اُردو کی طبی صحافت میں ہمدرد صحت ہی وہ رسالہ ہے جو اپنی ظاہری اور معنوی خصوصیات کی وجہ سے ایک انقلاب آفرین دعوت ہوا اسی لئے اس کا خیر مقدم نہ صرف ہندوستان کے طبی حلقوں کی طرف سے کیا گیا بلکہ ممالک غیر کے ماہرین بھی اسی صف میں داخل ہوگئے آج سے چند سال پہلے کسی شخص کے خیال میں یہ بات نہیں آسکتی تھی کہ ہماری طبی صحافت اس قدر کامیابی کے ساتھ ترقی کی منزلیں طے کرنے لگے گی۔ ہمدرد صحت ہی وہ رسالہ ہے جس نے طبیب اور غیر طبیب اور عوام وخواص کی ہر طبی ضرورت کو کما حقہٗ پورا کردیا ہے اسکی اشاعت خاص جو ہر سال اس کی سالگرہ کی تقریب میں جولائی کو شائع ہوتی ہے اپنی نوعیت اور جامعیت کے لحاظ سے مشرقی زبانوں میں بالکل نئی چیز ہوتی ہے۔ اور اسکی ضخامت تین سو صفحات سے بھی زیادہ ہوتی ہے پہلے سالوں میں رسالوں کی جلدوں کا کوئی اہتمام نہیں کیا گیا تھا صرف پندرہ بیس جلدیں مکمل کی جاسکی تھیں جو چندہی روز میں شائقین علم نے حاصل کرلی تھیں۔ اب دفتر میں پہلے سالوں کی صرف دو جلدیں بطور فائل موجود ہیں قدردانوں کے پیہم تقاضوں کا خیال کرکے کبھی کبھی خیال بھی کیا گیا کہ گذشتہ جلد کے بعض پرچے جلدوں کی تکمیل کے لئے دوبارہ طبع کرالئے جائیں لیکن اس کے لئے موقع نہیں ملسکا پہلے تجربے کو سامنے رکھکر تازہ جلدوں کے تقریباً پانچسو پرچے علیحدہ رکھے جاتے رہے تاکہ آخر میں پانچسو جلدیں مکمل کی جاسکیں اور شائقین ان سے محروم نہ رہیں۔ چنانچہ آج ان جلدوں کے تمام پرچے مکمل ہوجانیکے بعد دفتر میں ان کی جلدیں مکمل کرالی ہیں جو جولائی ۱۹۳۴ء سے جون ۱۹۳۵ء تک اور جولائی ۱۹۳۵ء سے جون ۱۹۳۶ء تک اور جو ۱۹۳۶ء سے جون ۱۹۳۷ء تک کے پرچوں پر مشتمل ہیں۔ انمیں ہمدرد صحت کی وہ اشاعت ہائے خاص بھی شامل ہیں جو بجائے خود ایک جلد کا درجہ رکھتی ہیں اور تجدید و اعادہ شباب اور درازی عمر" پر نیز بچوں کے متعلق ہر قسم کی جدید و قدیم معلومات کا انتہائی ذخیرہ ہیں۔ تازہ جلد جولائی ۱۹۳۸ء سے جون ۱۹۳۹ء میں گذشتہ سال کا وہ عظیم الشان عورت نمبر ہے جسکی تعریف میں ہندوستان بھر کے منتخب علما اور حکما متفقہ طور پر رطب اللسان ہیں۔ جلد بندی بھی رنگین کپڑے کی پختہ کرائی گئی جسکے پشتے پر رسالہ کا نام سنہری حروف میں چھپا ہوا ہے

ان جلدوں میں کیا ہے؟

اس کا جواب اتنا مختصر نہیں کہ اس ذراسی جگہ میں دیا جاسکے مجمل طور پر یوں سمجھ لیجئے کہ ۳۵-۱۹۳۴ء کی جلد میں ایک تو وہ مشہور زمانہ اشاعت خاص ہے جس کا موضوع "اعادۂ شباب اور درازی عمر" تھا اور اسکے علاوہ گیارہ مہینوں کے گیارہ پرچے جن میں ہر ایک علم وحکمت کے جواہر ریزوں سے مالا مال ہے ۳۶-۱۹۳۵ء کی جلد میں گیارہ معمولی پرچوں کے علاوہ ایک وہ معرکتہ الآرا اشاعت خاص ہے جسے "اطفال" کا نام دیا گیا ہے اور جس میں بچوں کی پرورش اور انکی طبیعت اور ان کے کھیل، انکی عادات و اطوار اور انکے امراض و علاج کے متعلق بہت سے ایسے نادر زمانہ مضامین ہیں جنکی نظیر آپ کو انگریزی زبان کے طبی پرچوں میں بھی نہیں ملسکتی۔ بچوں کی تعلیم و تربیت کے متعلق آپ اس پرچے سے اتنی معلومات حاصل کرسکتے ہیں جو بصورت دیگر کئی مستقل فنی کتابیں دیکھنے سے بمشکل حاصل ہوسکتی ہے اور وہ فنی کتابیں بھی اُردو زبان میں کہیں موجود نہیں ہیں ۳۸-۱۹۳۷ء کی تازہ جلد میں گذشتہ سال کے عجیب و غریب عورت نمبر کے علاوہ گیارہ مہینے کے پرچے ہیں، جو جون ۱۹۳۸ء تک ختم ہوتے ہیں اس جلد میں صرف ایک عورت نمبر ہی ایسا ہے جسکی قیمت اس جلد کی سب قیمت کے برابر ہو تو شائقین اور قدرشناس اس کو سستا ہی سمجھیں گے۔ ہمدرد صحت کے معمولی پرچوں میں علاوہ بیش بہا طبی مضامین کے جو ماہ بماہ شائع ہوتے رہتے ہیں اچھے اچھے حکیموں اور ڈاکٹروں کے مجرب اور آزمودہ صدہا نسخے ملیں گے جن میں سے ہر ایک کی قیمت یقیناً اس رقم سے بہت زیادہ ہے جو ہمدرد صحت کی جلدیں خریدنے پر صرف کرنی پڑے گی یہ رقم دو روپے فی جلد ہے محصول ڈاک اس کے علاوہ ہے ہر جلد کی ضخامت اس اشتہار سائز کے ۶۰۰ صفحات یا اس سے کچھ زیادہ ہے۔ بلاک کی رنگین تصاویر بھی ہر جلد میں ساٹھ سے زیادہ ہیں۔ اس کے علاوہ دلچسپ مرقعے کارٹون اور دستی تصویریں ان میں شامل ہیں۔ علم وحکمت کے جواہر ریزوں سے بھرپور یہ جلدیں صرف اطبا ہی کے لئے ضروری نہیں ہیں بلکہ عوام بھی اور دوسرے شائقین علم وادب بھی ان کے مطالعہ سے فائدہ حاصل کریں گے ہمدرد صحت کی خصوصیتوں کا اندازہ آپ کو اسی پرچہ کے مضامین سے ہوجائے گا۔ ہماری زبان کے نہ صرف طبی پرچوں میں بلکہ ادبی رسالوں میں "ہمدرد صحت" ہی ایک ایسا رسالہ ہے جس کے قلمی معاونین میں ممالک یورپ کے بہت سے مضمون نگار شامل ہیں اور جسکے حلقے میں ہندوستان کے منتخب طبیب و ادیب جمع ہیں۔ ان جلدوں میں آپ کو ان مشہور اصحاب قلم کے نتائج افکار جابجا نظر آئیں گے۔

منیجر مکتبہ ہمدرد صحت، ہمدرد منزل، لال کنواں دہلی

الامراض والعلاج

سنگِ گردہ

از جناب زبدۃ الحکماء آغا رشید احمد خاں صاحب شیدا، امرتسر

مرض سنگ گردہ جس کو عربی میں حصاۃ الکلیہ ، انگریزی میں رینل کیل کیولس اور اردو میں گردے کی پتھری کے نام سے یاد کیا جاتا ہے دورِ حاضرہ میں بہت زیادہ پھیلنے کی وجہ سے خاص اہمیت اختیار کرتا جا رہا ہے۔

کیفیتِ مرض اس مرض میں گردے کے اندر ریت یا کم و بیش مقدار و حجم کی پتھریاں بن جاتی ہیں جن سے گردہ کے مقام پر درد گاہے ٹیس اور کبھی خلش ہوتی ہے۔ پیشاب بند ہو جاتا ہے یا رک رک کر نہایت تکلیف کے ساتھ قطرہ قطرہ اور کبھی خون ملا ہوا آتا ہے۔ پیشاب میں بعض اوقات رسوب ارضی (فاسفیٹ اگزلیٹ یا یوریٹس وغیرہ) پائے جاتے ہیں۔ جو قارورہ کے کیمیاوی امتحان سے معلوم ہو سکتے ہیں۔

یادداشت۔ یہ بات واضح رہے کہ پتھری گردہ میں اس مقام پر پیدا ہوتی ہے جہاں خون سے پیشاب الگ ہو جاتا ہے یہی وجہ ہے کہ جب یہاں کی قوت ممیزہ (تمیز یا علیحدہ کرنے والی قوت) کمزور ہو جاتی ہے تو خون کا حصہ پیشاب میں مل کر بول کو زلالی بنا دیتا ہے۔ یا پتھری کے پیدا ہونے کا مقام حوض الکلیہ ہے۔ جو غالب مادہ کے لحاظ سے مختلف اقسام فاسفیٹس و یوریٹس وغیرہ کی صورت اختیار کر لیتی ہے۔

مرض کی قسمیں پتھری کو محققین نے چار قسموں میں تقسیم کیا ہے یعنی (۱) یوریٹس (۲) فاسفیٹ (۳) اگزلیٹ (۴) سسٹین جو ان مذکورہ تینوں قسم کی پتھریوں کا مرکب ہے۔ مگر بالعموم حضرت انسان کے گردوں کو یوریٹس اور اگزلیٹ کی ہی پتھریوں کا شکار دیکھا گیا ہے۔

اسباب اگرچہ یہ مرض بلا لحاظ جنس و عمر ہر ایک مرد و عورت کو ہو جاتا ہے۔ لیکن بہ نسبت جوانی کے بڑھاپے میں کم اور بہ نسبت عورتوں کے مردوں کو زیادہ ہوتا ہے۔ خصوصاً وہ لوگ اس مرض میں زیادہ مبتلا دیکھے گئے ہیں جن کے خاندانوں میں نقرس گٹھیا اور آتشک وغیرہ امراض موجود ہوں۔ کثرت مے نوشی، گوشت خوری، انڈے یا اسی قسم کی حیوانی غذاؤں کا کثرت سے استعمال، تیز مصالحہ دار چیزیں، نہروں کا پانی، نقص تغذیہ، جگر کی خرابی، ضعف کلیہ اور ریاضت نہ کرنا وغیرہ اس مرض کے خاص اسباب ہیں۔

علامتیں پتھری اگر خاص گردہ کے اندر ہو تو مریض اکثر اپنے ہاتھ سے مقام گردہ کو دبا کر اسی طرف کو جھکائے رکھتا ہے اور خفیف درد اور بھاری پن کی اکثر شکایت کرتا ہے۔ اکثر اوقات ایک لمبے عرصہ تک سوائے بوجھ کے مریض اور کوئی تکلیف محسوس نہیں کرتا۔ صرف مقامِ ماؤف کو دبانے یا ٹکور کرنے سے آرام محسوس کرتا ہے۔ لیکن ایسی ہلکی علامتوں کی موجودگی میں بھی بے پروائی ہرگز کام نہیں لینا چاہیئے بلکہ فوراً علاج کی کوشش شروع کر دینی چاہیئے۔ اور اگر پتھری حوض گردہ میں ہو تو اس کی علامات جلد نمایاں ہو جاتی ہیں۔ مقام ماؤف پر کاٹنے والا درد، پیشاب میں کم و بیش خون کا آنا سخت حرکات کے بعد خصوصاً شدت درد کے ساتھ خون کا آنا وغیرہ۔ ملکس ریز کی ایجاد سے پہلے پتھری معلوم کرنے کا یہ ایک طریقہ تھا کہ مریض کو گھوڑے، اونٹ یا کسی رتھ وغیرہ میں سوار کر کے ایسے طریقہ سے اس کو ہچکولے دیتے تھے کہ اگر مریض کے گردہ میں پتھری موجود ہوتی تو اس کو پیشاب کے ساتھ خون کی مقدار زیادہ آنے لگتی اور درد زیادہ ہو جاتا تھا۔ ان سخت حرکات سے جو ہچکولے مریض کو لگتے تھے، ان سے پتھری اگر چھوٹی مقدار میں ہوتی تو پھسل پھسل کر بذریعہ حالبین خارج ہو جاتی اور مریض کو اس موذی مرض سے چھٹکارا مل جاتا۔ اور اگر وہ بڑی ہوتی تو ہچکولوں سے پھسل تو ضرور جاتی۔ لیکن راستہ میں آ کر کسی مقام پر اٹک کر ایسی تکلیف پہونچاتی جس کا اندازہ کچھ وہی شخص لگا سکتا ہے جو اس مرض کا مریض ہو۔ یہاں تک کہ مارے درد کے چیخ و پکار سے بے پانی کی مچھلی کی طرح ایک محشر بپا کر دیتا اور قولنج کلوی میں مبتلا ہو جاتا تھا۔ بار بار قے ہوتی ہے، متلی سے آنتیں اکٹھی ہو جاتی ہیں درد بجلی کی رو کی طرح گردہ سے اٹھ کر خصیوں تک محسوس ہوتا ہے، نبض میں سرعت اور چہرہ زرد ہو جاتا ہے اور کچھ دقفہ کے بعد یہ دورہ موقوف بھی ہو جاتا ہے جس سے یہ استدلال کیا جاتا ہے کہ پتھری یا تو واپس حوض گردہ میں

میں چلی گئی ہے یا مثانہ میں اتر گئی ہے۔ پہلی صورت میں تو اسی طریقے سے دورے پڑتے رہتے ہیں۔ دوسری صورت میں مثانہ اس مصیبت میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ اگر پتھری حالبین میں ہی مسدود ہو کر راستہ کو بند کر دیتی ہے تو اس جانب کا گردہ بہت جلد اپنے کام کو چھوڑ دیتا ہے۔ پھر آہستہ آہستہ دوسرا گردہ بھی اسی کی تقلید میں اپنے شغل سے بے نیاز ہو جاتا ہے۔ یہاں تک کہ کچھ مدت کے بعد مریض کا پیشاب بند ہو کر تسمم الدم پیدا ہو جاتا ہے۔

یہ ہو سکتا ہے کہ گردہ کی پتھریاں دانہ مٹر سے لے کر چھوٹے اخروٹ کے برابر تک پائی جائیں لیکن عموماً گردے میں چھوٹے چھوٹے چنے برابر سنگ ریزے ہی پائے جاتے ہیں جن کی تعداد دو تین یا چار تک ہوتی ہے۔

یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ دورہ کے وقت جو پیشاب آتا ہے اس میں نسبتاً خون کی مقدار زیادہ ہوتی ہے اور گاہے مقام مرض پر زخم بھی ہو جاتا ہے اور اس میں سے پیپ آنے لگتی ہے۔ مذکورہ بالا تشخیصی علامات کے علاوہ اس مرض کی ایک اور مخصوص علامت یہ بھی ہے کہ کیمیاوی امتحان سے قارورہ یورک ایسڈ کی بہت کافی مقدار پائی جاتی ہے۔

نکات وھل ایات:۔ اس مرض کو علامات فارقہ کے ذریعہ سے ان مشابہ امراض سے تشخیص کیا کرتے ہیں۔

دردِ قولنج:۔ یہ درد معا قولون کی رفتار کے مطابق ہوتا ہے دبانے سے نہیں دبتا۔ ریاح کی زیادتی کی وجہ سے پیٹ میں تناؤ ہو جاتا ہے۔ پیشاب میں خون بالکل نہیں آتا۔

سنگ مرارہ:۔ جگر کے مقام سے درد کی ٹیس اٹھتی ہے اور بجائے خصیتین کی طرف جانے کے کندھوں کی طرف اس کا رخ ہوتا ہے۔ یا کبھی کبھی گردن کے مہروں تک بھی درد محسوس ہوتا ہے۔ اس مرض میں پیشاب کے ساتھ خون نہیں آتا۔ البتہ کبھی پاخانے میں چھوٹی چھوٹی کنکریاں پائی جاتی ہیں۔ اس کے دورہ کے بعد مریض کو اکثر یرقان ہو جاتا ہے۔

دردِ مثانہ ایل کا اعوس:۔ اس کا درد پیٹ میں ناف کے قریب ہوتا ہے۔ اور وہیں تک محدود رہتا ہے۔ اس میں بھی پیشاب کے ساتھ خون نہیں آتا۔

مرض کا انجام

گردہ کی ساخت میں جب تک کوئی اہم نقص نہ پیدا ہو۔ اس وقت تک اس کا انجام کسی خطرناک صورت میں نہیں ہوتا لیکن جب قولنج کلوی کے دورے پڑنے شروع ہو جائیں۔ اور گردہ میں ورم کے آثار نمایاں ہونے لگیں تو پھر خطرات بڑھ جاتے ہیں۔ بہر حال اس مرض کو ایک معمولی مرض تصور نہیں کرنا چاہیئے بلکہ اس کا فوری تدارک ضروری ہوتا ہے۔

علاج

بطور حفظ ما تقدم نقرسی اور آتشکی مزاج والوں کو گوشت، شراب، انڈے اور اسی نوعیت کی دوسری چیزوں سے پرہیز کرنا چاہیئے۔ صبح و شام تفریح اور ورزش کریں اور جلدی ہضم ہو جانے والی چیزیں کھائیں۔ سبزیاں، پھل، سنگترے اور انار اپنی غذا میں شامل کریں۔ دورے کے وقت فوراً ٹنکچر بیلاڈونا (صبغ یبروج الصنم) دس دس بوند کی مقدار میں ہر تیسرے گھنٹے کے بعد ایک اونس پانی میں ملا کر پلاتے رہیں۔ نیم گرم پانی بہ کثرت پلائیں۔ اور حتی المقدور مریض کو حرکت کرنے سے بچائے رکھیں۔ سکون کے بعد روغن عقرب کی مقام ماؤف پر مالش کریں۔ اور ٹکور کریں۔ اور نیچے کی دوائیں کھلائیں جو میری مجرب ہیں۔

معجون عقرب ۱ ماشہ ہمراہ شربت بزوری ۳ تولہ وعرق بادیان ۱۰ تولہ۔ کشتہ حجر الیہود ۲ چاول ہمراہ جوارش زرعونی ۵ ماشہ۔ پنجال کبوتر صحرائی کی سپیدی ۱ رتی، ۲ چاول کشتہ حجر الیہود، ۲ چاول جو اکھار اور ۴ رتی پوٹاسیائی سائٹریٹ کو کھرل میں پیس کر سفوف بنائیں۔ اور نیچے کی دواؤں کے شیرہ کے ساتھ پھنکائیں۔ دوائیں: کاکنج ۵ ماشہ، گوکھرو ۵ ماشہ، تخم تربز ۴ ماشہ، کلفتی ۵ ماشہ، گل داؤدی ۶ ماشہ شورہ قلمی ۴ رتی۔ شیرہ پانی میں نکالا جائے اور ۴ تولہ شربت بزوری ملا کر اس کو میٹھا کر دیا جائے۔ میں نے بخل کو بالائے طاق رکھ کر اپنا مجرب نسخہ لکھ دیا ہے۔ امید ہے کہ ناظرین ہمدرد صحت اس سے فائدہ اٹھائیں گے۔ مرکب دوائیں ناظرین کو ہمدرد دواخانہ دہلی سے منگا لینی چاہئیں۔

پھیپھڑے کی سل کی علامتیں اور اس سے بچنے کی تدبیریں

از جناب حکیم مولوی عبداللہ خاں صاحب نصر پروفیسر طبیہ کالج مسلم یونیورسٹی علی گڈھ

پھیپھڑے کی سل ایک متعدی مرض ہے جس کی ابتدا پھیپھڑوں میں مخصوص متعدی جراثیم کی چھوت سے ہوتی ہے۔ ان جراثیم کے بڑھنے اور پھیلنے کا انحصار مناسب زمین (مریض) کی موروثی استعداد یا قوتِ مدافعت کی کمزوری پر ہے۔ نقص تغذیہ، جس کے ہم اس مرض میں بحث کریں گے عموماً عصبی درنی (سل کے جراثیم) اور دوسرے خوردبینی جراثیم کے پھیپھڑوں میں بڑھنے اور اُن کے سمی افرازات کے اثرانداز ہونے کا نتیجہ ہوتا ہے سوائے اس صورت کے جب کہ اس (نقص تغذیہ) کا کوئی معین اور نمایاں سبب موجود نہ ہو۔

ضروری ہدایتیں

سل ریوی میں علاج کے لئے ضروری ہدایتیں حسب ذیل ہیں۔

۱۔ جسم کی ساخت، اس کی ترکیب، ڈیل ڈول اور نمو کے اُن نقائص کو روکنا یا ان کی اصلاح کرنا جو مرض پیدا کرتے ہیں۔

۲۔ پھیپھڑے کے مقامی امراض کی روک تھام۔ کیونکہ ان امراض کی وجہ سے سل پیدا ہونے کی استعداد پھیپھڑوں میں پیدا ہو جاتی ہے خصوصاً اس وقت جب کہ اور بدنی استعداد موجود نہ ہو۔

۳۔ مرض کو پھیلنے سے روکنے کے لئے ایسے ذریعے اختیار کئے جائیں جن سے تن درست لوگوں کو اس کی چھوت نہ لگے۔ کیونکہ یہ مرض عموماً بیماروں کے جراثیم تن درست لوگوں میں منتقل ہو جانے سے پھیلتا ہے۔

۴۔ حتی الامکان مرض میں مبتلا اعضا کے مرضی اثرات سے پھیپھڑوں کی ساختوں اور عام جسم کو بچائے رکھنے کی کوشش کرنا۔

۵۔ بخار اور دوسری بدنی تکلیفیں جو نظام جسم میں مرض کی چھوت کی وجہ سے لاحق ہو رہی ہوں، کم یا بالکل رفع کرنا اسی طرح مقامی التہاب کو دور کرنا۔

۶۔ پھیپھڑوں کے ماؤف حصوں سے پیدا شدہ نزلی، التہابی اور فسادی تغیرات کو کم کرنا اور روکنا۔

۷۔ ناقص ہضم کو درست کرنا اور اعضا کی قوت مدافعت کو جملہ تدابیر کے ذریعہ سے جو ہمارے بس میں ہوں قوی کرنا مثلاً پرہیز، دوا، روشنی اور تازہ ہوا کا معقول انتظام۔

۸۔ مختلف تکلیف دینے والی علامتوں کو رفع کرنا اور متعدد اہم عوارض کا علاج کرنا جن کا ظہور دوران مرض میں ہوتا ہے

حفظِ ماتقدم

پھیپھڑے کی سل سے بچانے کے لئے حسب ذیل باتیں پیش نظر رکھنی چاہئیں۔

(الف) مسلول والدین سے اولاد میں اثر پہونچنے سے روکنا۔

(ب) مرض کی استعداد کی موجودگی میں مرض کو بڑھنے سے روکنا۔

(ج) ان خلاف صحت حالات، عادات اور ماحول سے بچانا جن کے متعلق یہ علم ہو چکا ہے کہ یہ سل کی چھوت اور ترقی میں مدد دے سکتے ہیں

(د) مریضوں سے تن درستوں میں مرض کے جراثیم کی چھوت کو روکنا۔

مرض کی چھوت لگ جانے کے اور بھی بے شمار ذریعے ہیں۔ لیکن سل کی موروثی استعداد بجائے خود تعدیہ (چھوت) کو بڑھانے میں شک و شبہ سے بالاتر ہے۔ حفظ ماتقدم کے نقطۂ نظر سے اس امر کا جاننا ضروری ہے کہ ایک مدت کے بعد ان میں مرض رونما ہو جاتا ہے۔ اس کے برعکس وہ اپنے بچوں کو ایسی بدنی پہونچاتے ہیں جو بہ نسبت دوسروں کے عصائے درنیہ (سل کے جراثیم) کے تعدیہ کی مدافعت کی طاقت کم رکھتے ہیں۔

جن لوگوں میں سل کی موروثی استعداد موجود ہو، ان میں شادی بیاہ نہیں کرنا چاہیئے۔ اور جو خاندان فی الحقیقت سل کے مریض ہوں ان میں ہرگز شادی نہیں کرنی چاہیئے۔

جن لوگوں میں اس مرض کی استعداد پائی جائے، ان میں مرض کو روکنے کے لئے بہترین اور مؤثر تدابیر اختیار کرنی چاہئیں۔

جو بچہ سلّی استعداد لئے ہوئے پیدا ہوا ہو، اس کی نہایت احتیاط سے نگہداشت کرنی چاہیئے۔ ماں میں اگر سلّی میلان موجود ہو تو اُسے اپنی اولاد کو ہرگز دودھ نہیں پلانا چاہیئے۔ کیونکہ ایسی صورت میں ماں اور بچے دونوں کے لئے خطرہ اور نقصان ہے۔ بلکہ ایسے بچوں کے لئے کسی تن درست دودھ پلانے والی کا انتخاب کرنا چاہیئے۔ اور بجائے شہر کی گنجان آبادی میں محبوس کرنے کے اسے کسی پُر فضا اور کھلے مقام میں رکھنا چاہیئے۔

بچے کا سینہ اور دوسرے اعضا تنگ لباس سے ہرگز کسے ہوئے نہ ہونے چاہئیں۔ بلکہ لباس ایسا ہو کہ بچہ نہایت آزادی اور سہولت سے حرکات کر سکے دایہ کو اس امر کا خیال رکھنا چاہیئے کہ وہ بچے کو کسی ایسی بدنما وضع میں رکھنے سے باز رہے، جو اس کے سینہ کو بھینچ دے اور اس کے جسم کی آزادانہ نشو و نما میں خلل ڈالے۔ جلد کی سطح کے اس احساس کو (جو مستعدین سل میں عام ہوتا ہے) رفع کرنا چاہیئے۔ کیوں کہ ایک حد تک ریُوی خراش اور اس کی زیادتی احساس کا دیباچہ ہوتی ہے۔ بچے کی عمر کے ابتدائی مہینوں ہی سے نرم اور صحت بخش تدابیر اختیار کرنی چاہئیں۔ جو بعد میں بہت بہت مضبوط اور قوی نظام کے قائم مقام ہو سکیں۔ اس مقصد کے حصول کے لئے یہ ایک آسان اور عمدہ طریقہ ہے کہ بچے کے صبح کے غسل کے بعد اس کے جلد کی سطح کو جلد جلد سمندر کے ٹھنڈے پانی یا ایسے پانی سے جس میں سمندر کا نمک حل کر لیا ہو اور ایک یا دو چمچہ بھر سپرٹ ملائی گئی، اسفنج کرنا چاہیئے۔ یہ طریقہ بالخصوص تنفس کے افعال کو تحریک دیتا ہے اور صحت افزا اور قوت بخش اثر رکھتا ہے۔

جب تن درست اور حسب منشا دایہ نہ ملے تو پھر بچے کو گائے کا تازہ دودھ دیں۔ دودھ دینے میں صفائی کا پورا پورا خیال رکھیں۔ دودھ کو جوش دیں۔ اور پانی ملا کر کسی قدر رتیلا کر لیں اور ملک شوگر ملا کر پلائیں۔ دانت نکلنے کے زمانہ میں دودھ میں قدرے یخنی بھی ملائی جا سکتی ہے۔ اگر دانت نکلنے کی رفتار سست ہو یا مشکل سے نکل رہے ہوں۔ تو ایسی حالت میں چونے کا کوئی مرکب مفید ہوتا ہے

عام رکھ رکھاؤ کے علاوہ اِن بچوں کو زمانہ طفلی کے عام امراض، بالخصوص خسرہ، کالی کھانسی اور حمیٰ قرمزیہ سے محفوظ رکھنے کا خیال رکھنا چاہیئے خسرہ اور کالی کھانسی ایسے بچوں کے لئے بالخصوص خطرناک ہوتے ہیں جن میں سل کی استعداد موجود ہو۔ کیوں کہ اعضائے تنفس کے نزلی اور اجتماع دم کے حملے جو ان امراض کے ساتھ مدت تک مسلسل رہتے ہیں، انہیں سل ریُوی کے لئے زیادہ مستعد کر دیتے ہیں۔ بچوں کو معمولی سی ٹھنڈ سے بھی بچا کر رکھنا چاہیئے۔

جب بچہ پانچ چھ سال کی عمر کو پہونچ جائے تو نہایت دانش مندی اور احتیاط سے اُسے تن درست اور مضبوط بنانے کی طرف توجہ مبذول کرنی چاہیئے تاکہ اس کا جسم مناسب طور سے پرورش پا سکے۔ اس مقصد کے حصول کے لئے کھلی فضا میں آزادانہ ورزش، عاقلانہ تدابیر سے جمناسٹک کی کسرت کرائیں۔ لیکن سخت ورزش سے بچانا چاہیئے۔ سرد اسفنج، سرد تر یڑا، یا بہت ہلکا سرد ڈوش روزانہ کرائیں۔ بچے کے سونے کے کمرہ میں کھڑکیاں کھلی رکھیں تاکہ روشنی اور ہوا کی بخوبی آمد و رفت ہو سکے۔

بڑھے ہوئے لوزتین اور غدد جب وہ نمایاں طور سے بڑھے ہوئے ہوں یعنی تنفس میں مزاحم ہو رہے ہوں اور سینے کی وسعت کو گھٹا رہے ہوں تو انہیں قطع کر کے خارج کر دیں۔

سلّی مزاج کے بچوں کی تعلیم اور سکول کے زمانہ میں بھی سخت نگرانی کی ضرورت ہے۔ اسکول کے کھچا کھچ بھرے ہوئے کمروں میں زیادہ انہماک سے مطالعہ کرنے سے روک دینا چاہیئے۔ جسمانی اور دماغی قوتوں سے حد سے زیادہ کام لینے سے بچانا چاہیئے اور مطالعہ کے دوران بیٹھک کو صحیح رکھنے کی ہدایت کرنی چاہیئے۔

زندگی کے چند ایسے دور ہوتے ہیں جو بالخصوص ان لوگوں کے لئے زیادہ خطرناک ہوتے ہیں جو موروثی طور سے سل کے لئے مستعد ہوتے ہیں۔ یعنے پہلے اور دوسرے دانت نکلنے کا زمانہ نُہضت اور ابتدائے بلوغت اور بیس تیس سال کے درمیان کا زمانہ۔

زمانہ نہضت کے دوران میں ہمیں نقص تغذیہ کے خلاف چارہ جوئی کرتے رہنا چاہیئے۔ کھلی فضا میں صحت بخش مشاغل، بیرونی ورزشیں جاری رکھنی چاہئیں اس کے ساتھ ہی ساتھ دماغ کے لئے صحت بخش غذائیں ہوں۔ عمر کے اس حصہ میں یہ جملہ احتیاطی تدابیر معقول اور ضروری ہیں ایسی صورت میں جب کہ طاقت اور قوت ہاضمہ نمو کی وجہ سے نمایاں طور سے کمزور دکھائی دیں تو یہ زیادہ بہتر ہوگا کہ ایسے مریضوں کو موسم سرما میں تو دھوپ میں رکھیں اور موسم گرما میں صحت افزا پہاڑوں یا ساحل سمندر پر رکھا جائے۔ دونوں حالتوں میں مریض کے لئے ایسی جگہ تلاش کرنی چاہیئے جو کھلی اور الگ تھلگ ہو۔

(بقیہ مضمون صفحہ ۳۲ پر)



معلومات

حیات بخش دھوپ

سورج کی چمکدار کرنوں کا اثر ہمارے خون پر حیرت انگیز ہوا کرتا ہے۔ وہ ہمارے خلیات میں قبولِ غذا کا مادّہ زیادہ کرتی ہیں۔ اور اس طرح جسمانی نشوونما کو ترقی دیتی ہیں اندھیرے میں اگر پودے لگائے جائیں تو ٹھٹھر کر رہ جاتے ہیں۔ پودوں کی حالت کے مشاہدے سے یہ بات بھی سمجھ میں آجاتی ہے کہ کانوں کے اندر کام کرنے والے کیوں اس قدر پیلے پڑجاتے ہیں۔ دھوپ کی وجہ سے تمام جسم کی قوت عمل ترقی پاتی ہے۔ بالخصوص عضلات کی۔ اور اس کی وجہ سے بھوک بڑھ جاتی ہے۔

ایک بوڑھا دیو

"ویجیٹیرین میسنجر" کے بیان کے مطابق مانچسٹر کا رہنے والا ہورشیو، آر، گڈون کی عمر اس وقت اسّی سال کی ہے لیکن وہ اب بھی ایک دن میں بائیسکل پر نوّے میل کا سفر طے کرلیتا ہے۔ ۱۸۸۵ء میں اس نے متواتر اُنیس روز تک چل کر بائیسکل پر دو ہزار چون میل کی مسافت طے کی تھی۔ گویا روزانہ ایک سو آٹھ میل چلاتا تھا۔ اپنی اس غیر معمولی قوت کا باعث وہ یہ بتاتا ہے کہ تمباکو یا شراب کا قطعاً استعمال نہیں کرتا۔ اور گذشتہ تیس سال سے اس نے گوشت بھی چھوڑ رکھا ہے۔

شوقیہ کام صحت کا ذریعہ ہیں

اس زمانے میں طبیعت کا گرا گرا رہنا اور دل پر مایوسی کا عالم طاری رہنا انسانی صحت کے دو بڑے دشمن ہیں اور ان کا بہترین تدارک علم اور علم کو کام میں لانا ہے۔ یعنے مختلف چیزوں کا علم حاصل کرکے اس علم کو شوقیہ کاموں میں لگانا۔ اس قسم کا عصبی اضمحلال دور کرنے کے لئے کاموں میں دلچسپی کا ہونا ضروری ہے۔ اور دلچسپی ہمیشہ ایسے کاموں سے پیدا ہوتی ہے جو اپنی ایجاد ہوں اور جن کے ذریعہ سے آدمی کو اپنی قابلیت اور اپنے علم کے اظہار کا موقع ملے۔ ایک مصروف کارمرد اور خانہ داری کی ذمہ داریوں میں الجھی ہوئی عورت کو دوسرے لوگوں پر کہ جو اتنے مصروف نہ ہوں بہت کچھ تفوق حاصل ہے (اگرچہ اپنے اس تفوق کا انہیں احساس نہیں ہوتا۔ یہ حقیقت قابل لحاظ ہے کہ ایسی عورتیں کہ جنہوں نے علم حاصل کرکے اپنی زندگی کا ایک مخصوص مقصد بنا لیا ہو ان عصبی فرسودگی کی یہ کیفیت ان عورتوں کی بہ نسبت بہت کم طاری ہوتی ہے کہ جو کنوئیں کی مینڈک کی طرح اپنی دنیا اپنے گھر تک محدود کرلیں اور باقی دنیا سے کوئی واسطہ نہ رکھیں۔

اسی طرح ایک اور حقیقت بھی دیکھنے میں آتی ہے اور وہ یہ کہ اکثر ایسے مرد کہ جن کی زندگی بہت مصروف گذری ہے جب ملازمت یا کاروبار چھوڑ کر آرام کی زندگی بسر کرنا شروع کرتے ہیں تو ایک دم سے ان کی صحت خراب ہوجاتی ہے۔ روزمرہ کے مشاغل کو اور اپنے مقصد زندگی کو چھوڑ کر یہ لوگ ایسا محسوس کرنے ہیں کہ وہ اساس کچھ کھو بیٹھے ہیں۔ اور فرصت اور آرام کی جس زندگی کی انہیں تلاش تھی اس کا کچھ بھی لطف انہیں نہیں ملتا۔ اس قسم کے لوگوں کے لئے یہ اور بھی زیادہ ضروری ہے کہ کوئی شوقیہ مشغلہ اختیار کرلیں یا اپنے لئے کوئی ایسا طریق زندگی وضع کرلیں جس سے انہیں انس اور شغف پیدا ہوجائے، اور جو اس کام کی جگہ لے لے کہ جو وہ چھوڑ رہے ہیں۔

ان کے لئے ایک یہ تدبیر بھی مناسب ہے کہ خدمت شہر یا رفاہِ عامہ کے کاموں میں حصہ لینا شروع کردیں۔ اور اس طرح ان کی وہ قوت عمل جو بیکاری کی وجہ سے اضمحلال اور فرسودگی اعصاب کا باعث بن جاتی، مفید کاموں میں صرف ہونے لگے گی۔ اس بات کا احساس کہ وہ خلق اللہ کی خدمت کررہے ہیں اور اپنے کاروبار سے الگ ہوجانے کے بعد بھی اس قابل ہیں دوسروں کے کام آسکیں ان کے دلوں کو حقیقی مسرت سے

بھر دے گا۔ اور اس سے یہ بھی ہوگا کہ ان کو چند رفقاء کار مل جائیں گے جن کی صحبت بجائے خود زمانۂ کہولت کو ان سے دور رکھنے میں مدد دیگی۔

گرم حمام دن بھر کے کام کے بعد یا ایسی کسی اور حالت میں کہ جب جسم تکان سے چور ہو، تیز گرم پانی سے غسل سب سے زیادہ تسکین بخش اور راحت رساں ہوا کرتا ہے۔ تیز گرم پانی میں بہت دیر تک نہ نہانا چاہیئے اور یہ بھی اچھا ہے کہ اگر کوئی نگراں شخص قریب ہو تاکہ اگر کوئی حادثہ رونما ہو تو مدد کر سکے۔ کیونکہ یکایک جسم پر جلتا جلتا پانی ڈالنے سے یہ ممکن ہے کہ نہانے والے کو انتہائی کمزوری سی محسوس ہو یا شاید غش آجائے۔

مناسب طریقہ یہ ہے کہ غسل خانے کی کنڈی لگا کر نہایا جائے اور دس منٹ سے زیادہ غسل نہ کیا جائے۔ دس منٹ کے بعد پانی کو بتدریج اتنا ٹھنڈا کر لینا چاہیئے کہ اس کا درجہ جسم کے برابر ہو جائے۔ اگر ایسا کیا جائے گا تو گرم حمام کا پورا فائدہ حاصل ہو سکتا ہے۔

جتنے عرصہ تک گرم پانی سے غسل کیا جائے تو پیشانی اور گردن پر سرد پانی کا کپڑا رکھے رہنا چاہیئے اور اسی طرح دل کے مقام پر بھی۔ نزلہ یا زکام اگر شروع ہو رہا ہے تو اس قسم کا گرم حمام اُسے فوراً روک دے گا۔ اگر جسم کو سخت سردی لگی ہے تو گرم حمام اس کے خراب اثرات کو زائل کر کے جسمانی حرارت کو اعتدال پر لے آئے گا۔ اور پھیپھڑے بیماری سے محفوظ رہیں گے۔ پیٹ کے مروڑ اور درد اور زیر ناف درد اس طریقہ کے غسل سے بہت جلد رفع ہو جاتے ہیں۔ اور کوئی دوا ان موقعوں پر اس قدر مفید ثابت نہیں ہوتی۔

حربہ جنگ کے طور پر گیس کا استعمال زمانۂ حال کے حربہائے جنگ میں شاید کوئی بھی ایسا نہیں ہے کہ جس سے اتنا خوف معلوم ہوتا ہو کہ جتنا گیس سے۔ لیکن اس کے باوجود بعض ماہرین فن کی یہ رائے ہے کہ اس سے زیادہ مطابق انسانیت اور غیر ضرر رساں اور کوئی حربہ نہیں ہے۔ گیس کے اثر سے آنکھیں اندھی اور جسم مفلوج ہو جاتا ہے اور اس طرح سپاہی لڑنے کے بالکل ناقابل ہو جاتے ہیں۔ لیکن اس کے اثر سے بدن کے چیتھڑے نہیں اُڑتے اور بالعموم انسان مرتا نہیں۔

ان کا مقولہ یہ بھی ہے کہ ایسا کوئی خطرہ نہیں ہے کہ گیس کے حملوں کے ذریعہ سے بڑے بڑے شہروں کا صفایا کیا جا سکتا ہے۔ اگر ایسا کرنا ہو تو گیس کے بموں پر بے انتہا دولت صرف ہوگی اور بمبار طیاروں کی اتنی تعداد کی ضرورت ہوگی کہ فراہم نہیں ہو سکتی۔ اندازہ کیا گیا ہے کہ کسی بڑے شہر کو بالکل نیست و نابود کر دینے کے لئے کچھ بھی نہیں تو تین ہزار طیارے درکار ہوں گے۔ گیس کے بم گرائے جانے کے ایک گھنٹہ بعد گیس منتشر ہو کر غائب ہو جائے گی۔ اس لئے یہ ضروری ہے کہ تین ہزار طیارے بیک وقت بم برسائیں تاکہ گیس کا ایسا بادل قائم ہو سکے کہ جو لوگوں کو مفلوج کر دے۔ اگر گیس کے بادل کی گہرائی اتنی زیادہ بھی ہو کہ جس سے لوگ مر سکیں تب بھی اگر لوگ اپنے مکانوں کے دروازے اور کھڑکیاں بند رکھیں، تو نقصان کا بہت کم اندیشہ ہے۔

اپنا منہ بند رکھو اس نام کی ایک کتاب ۱۸۷۰ء لندن کے ڈاکٹر جیارج کٹیلن نے لکھی تھی۔ وہ لکھتا ہے کہ "انسان کے علاوہ دنیا میں کوئی جاندار ایسا نہیں ہے جو منہ کھول کر سوتا ہو، اور انسانوں میں یہ غیر قدرتی عادت صرف ان طبقوں تک محدود ہے جو اپنے آپ کو مہذب کہتے ہیں۔ اور طرح طرح کی عیش پرستیوں میں اور مصنوعی گرمی میں پرورش پاتے ہیں۔

انسان کی جسمانی بناوٹ ہی اس بات کا کافی ثبوت ہے کہ اس کو منہ کھلا رکھ کر سونے کی عادت غیر قدرتی ہے۔ اور یہ کہ دوسرے جانوروں کی طرح قدرت نے انسان کو بھی یہی عادت دی ہے کہ وہ منہ بند کر کے سویا کرے تاکہ نتھنوں کے قدرتی راستے سے اس کے پھیپھڑوں میں آزادانہ ہوا جا سکے۔

حبشیوں کے بچے جانوروں کے بچوں کی طرح قدرت کے منشا کے مطابق ناک سے سانس لیتے ہیں۔ اور سوتے میں اپنا منہ بند رکھتے ہیں۔ اگر کوئی بچہ اس عادت سے مستثنٰی ہو اور اپنا منہ کھلا رکھتا ہو تو ماں زبردستی بلکہ ایک حد تک بے رحمی کے ساتھ اس کا منہ اس وقت تک بند کئے رہتی ہے جب تک کہ وہ ناک سے سانس نہ لینے لگے اور اس طرح عمر بھر کے لئے اس کی عادت مطابق فطرت کر دیتی ہے۔

انسان اور حیوان دونوں کو راحت بخش نصیب نہیں ہوتی جب تک کہ وہ منہ کھول کر سانس لیں۔ منہ کھول کر سونا بالکل غیر قدرتی چیز ہے

اور اس کا پھیپھڑوں پر بار پڑتا ہے جو کہ سونے والے کے چہرے پر علاماتِ تکلیف سے یا خواب میں چونک چونک پڑنے سے ظاہر ہوتا ہے۔

"اگر میں آئندہ نسلوں کے لئے کوئی اصول بتانا چاہوں تو وہ صرف یہ تین الفاظ ہوں گے کہ "منہ بند رکھو"۔

"میری عمر بہت کافی ہے اور میں نے بہت دنیا دیکھی ہے مجھے کبھی کوئی بوڑھا یا معمّر آدمی ایسا نہ ملا جو اپنا منہ کھلا رکھتا ہو اور جس کا جبڑا لٹکا رہتا ہو۔ تو پھر اس کی کیا وجہ ہے کہ جوانوں میں ایسے لوگ بہ کثرت دیکھنے میں آتے ہیں؟ اس کا جواب یہ ہے کہ انسانوں کی وہ نوع جو منہ کھلا رکھ کر سوتی ہے۔ وہ کبھی بڑھاپے کی عمر کو نہیں پہونچتی اور بچپن ہی میں مرجاتی ہے"۔

انسان کا منہ اس لئے بنایا گیا ہے کہ اس میں غذا ڈالی جائے۔ چبائی جائے، اور معدہ کے حوالے کردی جائے۔ نتھنے اس لئے بنے ہیں کہ ان کے نازک اور ریشہ دار استر کے ذریعہ سے ہوا گرم اور صاف ہو کر پھیپھڑوں میں جائے وہ پھیپھڑوں کے دروازے کے پاسبان ہیں، اور دوران خواب میں ہوا کی پیمائش کر کے دونوں پھیپھڑوں میں برابر مقدار بھیجتے رہتے ہیں۔ ہمیں یہ بتایا گیا ہے کہ انسان کے اندر روح یا زندگی کا سانس نتھنوں کے راستے پھونکا گیا تھا، پھر کیوں نہ ہم اسی راستے سے سانس لے کر اپنی زندگی کو قائم رکھیں۔

پاؤں کی تکلیفیں

اعداد و شمار سے ظاہر ہو رہا ہے کہ پاؤں کی تکلیفوں کے مریض برابر بڑھتے جارہے ہیں ان ہی اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ دس جوان آدمیوں میں سے ہر نو آدمی کسی نہ کسی طرح کی پیروں کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔ اور اس تعداد میں ۶۸ فی صدی عورتیں ہیں اور ۳۲ فی صدی مرد۔ اس کا سبب سمجھ میں آسکتا ہے۔ کیونکہ عورتوں کی خواہش ہوتی ہے کہ ان کے پیر چھوٹے چھوٹے اور نازک نظر آئیں اور اس لئے وہ ایسے جوتے پہنتی ہیں جو چھوٹے ہوں، یا ایسے جوتے استعمال کرتی ہیں جن کی شکل وصورت پیر کی قدرتی شکل سے مختلف ہوتی ہے۔ اعداد و شمار کی مزید تحقیق سے معلوم ہوا کہ پیر کی شکایتوں میں مبتلا عورتوں کی تعداد ستر فی صدی تیس اور پچاس کے درمیان عمر والیاں ہوتی ہیں۔ اور بیس سے کچھ زائد فی صدی اٹھارہ اور تیس کے درمیان عمر کی۔

پیروں کی ان تکالیف کی اہمیت کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ آٹھ اور چودہ سال کے اسکول جانے والے بچوں کے پیروں کا معائنہ کرنے پر معلوم ہوا کہ اسی فی صدی لڑکیاں اور پینسٹھ فی صدی لڑکے اس بلا میں مبتلا ہیں۔ اس نوع کی شکایتیں خاص طور سے ایسے جوتوں کے استعمال سے پیدا ہوتی ہیں۔ جو پاؤں میں ٹھیک نہ ہوں۔ اُن لوگوں کو یہ شکایتیں بہت ہی عام ہوتی ہیں کہ جن کو زمانہ طفولیت ہی میں بہت چھوٹے چھوٹے جوتے پہننے کا عادی بنا دیا جائے۔

ہندوستان میں غذائی جائزے کے نتیجے

آدمی جتنا زیادہ دولت مند ہوتا ہے۔ اتنا ہی زیادہ وہ مرغّن غذا کھاتا ہے۔ انڈین ریسرچ فنڈ ایسوسی ایشن کی غذائی مشاورتی کمیٹی نے غذائی جائزہ کے بعد معلوم کیا ہے کہ ہندوستان میں یہ خصوصیت ہے کہ دولت کے اضافہ کے ساتھ لوگوں کی خوراک زیادہ مرغّن ہوتی ہے۔

یہ جائزہ چار طبقے کے لوگوں یعنی آسام کے قلیوں، بنگال کے متوسط زراعت پیشہ لوگوں، کلکتہ کے اہل ثروت اور فیروز پور پنجاب کے ایک مشترک متوسط طبقہ کے لوگوں کی غذاؤں پر مشتمل تھا معلوم ہوا ہے کہ آسام کے قلیوں کی غذا میں لحمی اجزاء، چربی، چونے، وٹامن اے، وٹامن سی اور لوہے کی کمی ہوتی ہے۔ بہت سے خاندانوں میں دودھ نہیں پایا جاتا مگر متوسط درجے کے زراعت پیشہ لوگوں کی خوراک بہتر ہوتی ہے۔ اگرچہ اس میں چربی اور لحمی اجزا کی کمی پائی جاتی ہے۔ کلکتہ کے اہل ثروت کی غذا کا معیار تقریبًا یورپ کی غذا کا ہے۔

غذائی جائزے کے ساتھ ساتھ بچوں کے قد وزن اور کمزوری کی بھی جانچ کی گئی۔ آسام کے بچوں کا قد اور وزن کلکتہ کے خوش حال لوگوں کے بچوں سے بہت کم اور دیہاتی بچوں کے مقابلے میں بین بین تھا۔ اگرچہ سالانہ وزن کے اضافہ کے اعتبار سے کلکتہ کے بچے بہتر تھے۔ مگر جسمانی وزن کے سالانہ فی صدی اضافہ کی شرح آسام کے مزدوروں کے بچوں کی زیادہ تھی۔ خراب غذا کے باوجود ان بچوں میں نشوونما کی قوت خوش حال طبقے کے برابر معلوم ہوتی ہے۔

فیروز پور پنجاب میں جن خاندانوں کی غذاؤں کا جائزہ لیا گیا اُن میں ہندو مسلم سکھ اور کاری گروں کا طبقہ نیز کچھ عیسائی بھی شامل

تھے۔ ان لوگوں کی غذا کا معیار تقریباً کلکتہ کے خوش حال لوگوں کی غذا کا تھا۔ پنجاب کے مہتروں کی غذا بھی آسام کے قلیوں سے بہتر تھی حیثیت مجموعی پنجاب میں بہتر غذا کھائی جاتی ہے۔

دمہ کا نفسیاتی علاج

ہارورڈ یونی ورسٹی کے ایک ماہر تحلیل نفسی نے دمہ کے ایک سو مریضوں کا کامیاب نفسیاتی علاج کیا ہے۔ اس کا خیال ہے کہ بعض اوقات دمہ نفسیاتی صدمہ کی وجہ سے بھی ہوتا ہے۔ چنانچہ جب اس کو دمہ کے مریضوں کی نفسیاتی تشخیص کسی صدمہ کا پتہ چلتا ہے، تو اس کا نفسیاتی علاج کرتا ہے اور اس کو اس میں برابر کامیابی حاصل ہوتی جا رہی ہے۔ اسی یونی ورسٹی کے ایک دوسرے ڈاکٹر نے دمہ کی ایک نوجوان مریضہ کا علاج مصنوعی نیند سے کیا ہے۔ مگر اس کے تجربات ابھی مکمل نہیں ہوئے ہیں۔

سردی سے حرارت کا کام

جب سے دنیا کو آگ کا استعمال معلوم ہوا ہے آگ انسانی ترقی و تمدن کا نہایت اہم وسیلہ ثابت ہوئی ہے۔ کیونکہ دوسرے منافع کے علاوہ کھانا پکانے کا کام بھی اسی پر موقوف ہے اور سب سے بڑا اور اچھا فائدہ یہ ہے کہ آگ غذائی اشیا کے جراثیم کو قتل کر کے ان کو پکاتی اور انسان کے کھانے کے قابل بناتی ہے۔

مگر اب دنیا اس منزل سے بھی آگے بڑھتی نظر آتی ہے۔ امریکہ کے بعض سائنسدانوں نے ارادہ کیا ہے کہ کھانا پکانے کے لئے اب آگ کی بجائے سردی سے فائدہ اٹھائیں۔ اور صفر کے نیچے ۵۰ درجے کی تپش پر کھانا پکائیں۔ اس سلسلہ میں جو تجربات عمل میں لائے گئے ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ سردی بھی کھانے کو پکاتی ہے اور کھانے کے قابل بنا کر اس میں پائے جانے والے جراثیم کو ہلاک کر دیتی ہے۔ اور اس طریقے میں خرچ کی بھی کفایت ہوتی ہے۔

ہوا سے استفادہ

کچھ دن پہلے طیاروں اور غباروں کے اڑانے کے لئے ہائیڈروجن گیس سے کام لیا جاتا تھا۔ اور ان کے خزانے اس گیس سے بھر دیئے جاتے تھے۔ مگر چند زبردست طیاروں کے گر جانے یا آگ لگ جانے کی وجہ سے ماہرین پرواز کو ہائیڈروجن گیس کے بے شمار خطرات کا علم اور احساس ہوا۔ اور انہوں نے عزم کر لیا کہ آلات پرواز میں صرف کرنے کے لئے کوئی اور ہلکی مفید گیس تیار کریں گے۔ اور آخر کار اس کام کے لئے ہیلیم گیس کو مناسب سمجھا۔

مگر ہیلیم گیس جس میں ہائیڈروجن کے مقابلے میں آتش گیری کا خطرہ ۹۵ فی صدی کم ہے نہایت کم یاب اور بیش قیمت ہے اور دنیا کے تمام ملکوں میں صرف امریکہ کسی حد تک اس گیس پر دسترس رکھتا ہے۔

ہنڈن برگ زبلن کے جل کر گر جانے کے بعد جرمنی حکومت نے ہیلیم گیس کی کچھ مقدار خریدنے کے لئے گفت و شنید شروع کی۔ مگر اہل امریکہ نے اس بہانے سے کہ جرمنی اس گیس کو جنگی ضرورتوں میں صرف کرے گا، فروخت کرنے سے انکار کر دیا۔ دوسری طرف جرمنی کو اس گیس کی سخت حاجت تھی اس لئے اس نے فن پرواز کے خصوصی ماہروں اور بڑے بڑے کیمیادانوں کو حکم دیا کہ ہوا کے بعض سبک عناصر سے ہیلیم تیار کرنے کے لئے تحقیق و تجربہ کریں۔ چنانچہ جرمنی کے مشہور کیمیاداں ڈاکٹر سیڈلز نے بڑی دقتوں اور کاوشوں کے بعد ہوا کے سبک عناصر سے ہیلیم بنانے کا طریقہ دریافت کر لیا اور اپنے اس جدید نظریئے کو فرانک فورٹ کی کیمیائی انجمن میں بیان کیا۔

ڈاکٹر موصوف کا عقیدہ ہے کہ مصنوعی ہیلیم طبیعی ہیلیم سے بدرجہا ارزاں اور مفید ہے۔ اس کے علاوہ اس میں مشتعل ہونے کا خطرہ بہت کم ہے۔

ادویہ پر چین و جاپان کی جنگ کے اثرات

جڑی بوٹیوں اور دواؤں کی تجارت پر موجودہ جنگ چین و جاپان کا بڑا اثر پڑا ہے۔ افیڈرین ایک دوا ہے جو ایک چینی علاقے میں پیدا ہونے والے خاص قسم کے انگوروں سے تیار کی جاتی ہے۔ اب کمی کی وجہ سے اس کا نرخ بہت چڑھ گیا ہے۔ اس دواؤں پر بہت سی دواؤں کا دار و مدار ہے، جو زکام کے علاج میں صرف ہوتی ہیں۔ اسی طرح بڑٹروم ہے، نام کی نباتی دوا جاپان میں پیدا ہوتی ہے جو حشرات الارض کے دفع کرنے میں بہت کام آتی ہے، اس کا بھاؤ بھی کم یابی کی وجہ سے بہت تیز ہو گیا ہے۔ کیوں کہ جاپان میں مشغول ہونے کی وجہ سے اس دوا کی فرمائش پوری کرنے سے

قاصر ہے۔ اب کینیا میں اس کی کاشت کرنے کی سعی کی جا رہی ہے۔ جو کامیاب ہوتی نظر آتی ہے۔

پڑھنے کے لئے اوقات خواب کی نئی تنظیم

ایک جرمن نے اپنے سونے کے اوقات عجیب طریقے سے معین کئے ہیں اس کا بیان ہے کہ اس طرح وقت کی کفایت بھی ہے اور صحت بھی اچھی رہتی ہے۔ یہ شخص کوئلے کی ایک کان میں کام کرکے اپنی روزی مہیا کرتا ہے یہ آٹھ بجے صبح سے کام پر چلا جاتا تھا اور شام کو ۴ بجے سے پہلے چھٹی نہ پاتا۔ اس وقت جب شام کو گھر واپس آتا تو اس قدر خستہ و ماندہ ہو جاتا کہ اسے کتابوں یا اخباروں کے پڑھنے کا موقع نہ ملتا۔ اس نے اس نے اپنا روزانہ کا نظام الاوقات تبدیل کر دیا اب وہ جیسے ہی گھر آتا ہے۔ بستر پر دراز ہو کر آدھی رات تک کے لئے محو خواب ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد جب بیدار ہوتا ہے تو اس کی طبیعت نہایت چست و چالاک ہوتی ہے اور وہ حمام وغیرہ کرنے کے بعد پڑھنے میں مشغول ہو جاتا ہے۔ اس طرح اسے صبح تک بڑے اطمینان سے پڑھنے کا موقع مل جاتا ہے۔ پھر جب کام پر جانے کا وقت آتا ہے تو بڑی مستعدی کے ساتھ بغیر کسی خستگی یا تکان کے کان کو روانہ ہو جاتا ہے۔

اس کا بیان ہے کہ اس نے اس معاملے میں طریقۂ طبعت کا اتباع کیا ہے جس پر تمام حیوانات کاربند ہیں اور وہ غروب کے وقت سے سوتا ہے اس کا عقیدہ ہے کہ آدھی رات سے پہلے ایک گھنٹہ سونا بعد کے دو گھنٹے کی نیند کے برابر ہے۔

بقیہ مضمون صفحہ ۲۷ سے

اسکول کے انتخاب کے وقت اس اسکول کو ترجیح دی جائے جو بلند مقام پر بنا ہوا ہو۔ طویل تجربہ کے بعد یہ بات پایۂ ثبوت کو پہونچ چکی ہے کہ سمندری ہوا اور سمندری غسل سلی استعداد کو کم کرنے میں حیرت انگیز اثر رکھتے ہیں

حکمائے یورپ سلی عوارض میں مبتلا بچوں کو کنارہ سمندر کی صحت گاہوں میں رکھنے کے لئے پُرزور سفارش کرتے ہیں۔

جسم کا وزن آہستہ آہستہ کم ہونے پر سل کے خطرے کی دلیل شہادت ہوتی ہے۔ لیکن اس سے یہ نتیجہ اخذ کرنا کہ تمام وہ مریض جن کا وزن بہ تدریج کم ہو رہا ہو سل کا شکار ہونے والے ہیں غلط ہوگا۔

کمزوری جو سل ریوی میں بطور مقدمہ کے سمجھی جاتی ہے، اکثر حالتوں میں درحقیقت مرض کی موجودگی کی پہلی دلیل ہوتی ہے۔ وہ اس وقت ہمیں حفظ ماتقدم کے لئے متنبہ کرتی ہے کہ ایسا نہ ہو کہ ہم کمزور اور نازک بچوں میں بڑھتی ہوئی لاغری کو بے خبری میں بڑھنے دیں۔ ایسی حالت میں ہمیں غذا کا بہت زیادہ خیال رکھنا چاہیئے

نرم اور نازک بچوں میں ان کے مواقف غذا کی کافی مقدار کی بہت سختی سے پابندی کریں تاکہ وہ اپنے آپ کو سل کے حملہ سے محفوظ کر سکیں۔ ایسے اشخاص کو کھلی فضا میں نہ تھکانے والی ہلکی ریاضت مثلاً گھوڑے کی سواری یا کشتی چلانے کی ورزش نفع بخش اور مفید ہے۔

مذکورہ بالا قسم کے تمام لوگوں کو چاہیئے کہ کھلی فضا کے صحت بخش اور مقوی اثرات قبول کر لینے کے بعد نزلہ، اجتماع دم اور ہر قسم کے التہابی حملوں سے انہیں بچانا چاہیئے مثلاً تبدیلی موسم یا شدید موسم میں بے احتیاطی اور حد سے زیادہ ہیجان سے محفوظ رکھنا چاہیئے۔

عموماً چھوٹے، ور تنگ سینے والوں میں فضا صدر کو وسیع کرنے، عضلات تنفس اور بالائی اعضاء کو طاقت ور بنانے اور پھیپھڑے میں ہوا کی آمد و رفت کو صحیح کرنے کے لئے جمناسٹک کی ورزشیں بے شبہ مفید ہوتی ہیں +

ابوبکر محمد ابن زکریا رازی کا کمالِ تشخیص

تعلق العلق فی المعد و تدبیرہٗ

از جناب حکیم مولانا محمد یحییٰ خاں صاحب شفاؔ، خان پوری، صدر دائرہ طبیہ راولپنڈی (پنجاب)

رازدانِ طب و حکمت، رازیٔ نیکو خصال — جامعِ فن جس کو دیتے ہیں لقب اہلِ کمال
صاحبِ فہم و بصیرت حاذقِ روشن ضمیر — صفحۂ عالم میں تھا جو آپ ہی اپنی نظیر
واقف اسرارِ صحت حکمت آموزِ جہاں — جس کی اِک اِک بات سے رازِ فراست تھا عیاں
اس کی عقل و فکر و دانش کا ہے شہرہ دور دور — ہے مسلّم اس کی علمیت، حذاقت، اور شعور
ذیل میں اک واقعہ لکھتا ہوں میں بہرِ مثال — جس سے ظاہر ہو رہا ہے اس کی حکمت کا کمال

سوئے بغداد آ رہا تھا، رے سے اِک مردِ جواں — راہ میں ہی نفثِ دم سے ہو گیا وہ نیم جاں
جب اسی عالم میں وہ۔ صیدِ مرض غم مبتلا — خطۂ بغداد خوش بنیاد میں داخل ہوا
اپنی بیماری کے درمان و شفا کی کرکے آس — باصد ایقان و خلوصِ دل گیا رازی کے پاس

غور سے رازی نے اس کو دیکھ کر تشخیص کی — پر نہ اس کی کوئی بیماری مشخص ہو سکی
نبض بھی دیکھی، کیا قارورہ کا بھی امتحاں — لیکن اس پر کچھ نہیں کھلتا تھا یہ رازِ نہاں
سوچتا تھا نفثِ دم کی کوئی بھی صورت نہیں — جس کو بیماری کہا جائے وہ کیفیت نہیں
خون تو یہ تھوکتا ہے لیکن اس کو سِل نہیں — پھیپھڑے اس کے سلامت ہیں ذرا گھائل نہیں
الغرض کوئی مرض اس کو نہ ثابت ہو سکا — نفثِ دم کیوں ہے؟ سبب اس کا نہ کچھ روشن ہوا
رازی ایسا ژرف بیں نکتہ شناسِ عقل و ہوش — جب نہ کچھ سمجھا تو مجبوراً رہا بالکل خموش

دیکھ کر یہ حال بیمار حزیں مایوس تھا دل میں یہ سمجھا کہ بس اب میری آپہنچی قضا
اس کو رازی نے کہا تشریف اب لے جائیے کل سویرے آکے اپنا حال پھر بتلائیے
اور دو دن تک جواں رازی کے پاس آتا رہا پر یونہی ناکام اور مایوس اُٹھ جاتا رہا

آخر اک دن بر سبیلِ تذکرہ اس نے کہا راستے میں پانی حوض اوز نال کا میں نے پیا
جوں ہی اس نے یہ کہا رازی خوشی سے کھل گیا جیسے گم گشتہ خزانہ پھر سے اس کو مل گیا
شادماں ہو کر کہا اے نوجواں دل شاد ہو کل سے تم اس قید رنج و غم سے بس آزاد ہو
آج مجھ پر ہو گئی ہے وجہ بیماری عیاں اب شفا بخشے گا تم کو حق تعالیٰ بے گماں

قصہ کوتاہ دوسرے دن نوجواں حاضر ہوا گندے پانی پر سے کائی لا کے دی اس کو کھلا
گرچہ اس کو کائی کھانے میں کراہیت ہوئی پر بناچاری اسے تعمیل ہی کرنی پڑی
کائی کھاتے ہی اُسے آئی بڑی شدت سے قے نکلی اس کے پیٹ سے کائی کے ساتھ ایک شے
غور سے دیکھا، تو وہ ایک جونک خوں آشام تھی جو کہ اس مرد جواں کو خون تھکواتی رہی

اہل مجلس نے کہا رازی سے اے روشن خیال تیری تشخیص و حذاقت کی نہیں ممکن مثال
قابل داد و ستائش ہے تیرا فہم و ذکا تیری دانش لائق صد آفرین و مرحبا

مبداءِ فیاض کا انعام ہے یہ بالیقیں
آج اس میں کوئی انساں تیرا ثانی نہیں

(قانون شفا)

ضروری اطلاع جن اصحاب کا سالانہ چندہ اس پرچہ کے ساتھ ختم ہو رہا ہے وہ آئندہ سال کے لئے سالانہ چندہ یا بصورت دیگر ایک اطلاعی کارڈ معہ اپنے خریداری نمبر کے ۲۰ جون تک دفتر میں بھیج دیں۔ "مینیجر"

علم الحیاتین

(وٹامینا لوجی)

لیبگ (۱۸۷۳-۱۸۰۳) اور بنج کے زمانہ ہی سے یہ خیال چلا آتا تھا کہ انسان کی غذا میں اگر شکر کے اجزا، (کاربوہائیڈریٹ) لحمی اجزا (پروٹین)، روغنی مادے اور مختلف نمک اگر موجود ہوں تو انسانی جسم کی پرورش اور نمو کے لئے بس اور کسی چیز کی ضرورت نہیں رہتی۔ لیکن اس صدی کے ابتدائی بیس سالوں میں نئے نئے تجربات اور مشاہدات نے اس خیال میں بالکل تبدیلی پیدا کردی ہے اور اب روز بروز یہ بات ظاہر ہوتی چلی جارہی ہے کہ محض ان چار بڑے بڑے عناصر پر بنی نوع انسان کے جسمانی نمو اور پرورش کا کامل انحصار نہیں ہے اور یہ فعلیاتی ارتقا (فزیالوجیکل ایوولیشن) اس بات کا شاہد ہے کہ انسانی جسم میں چند ایسے عناصر اور بھی کام کرتے ہیں جن پر قدمائے زیادہ توجہ نہیں دی تھی

شروع شروع میں جب ان نئی چیزوں کی طرف توجہ دی گئی تو ذرا حیرت کا اظہار کیا گیا۔ ۱۸۸۱ء میں فرانس کے طبیب لیونن نے انسانی غذاؤں اور جسم کی پرورش کے مسئلہ کو سنجیدگی کے ساتھ تجربہ کی کسوٹی پر کسنا شروع کیا۔ اس کے بعد ۱۹۰۵ء میں جرمنی کے طبیب پے کلبرگ نے اس معاملہ کی بہت تفتیش کی۔ اس کی دریافتوں میں یہ بات بھی شامل تھی کہ دودھ میں بعض ایسے اجزا پائے گئے ہیں جنہیں ابھی تک پہچانا نہیں جاسکا ہے اور جسمانی نشوونما میں ان اجزا کی اہمیت بہت زیادہ ہے۔

مشہور طبیب ہاپکنس نے ۱۹۰۶ء میں اس بات کو ظاہر کیا کہ مصنوعی یا جزوی غذا یعنے شکر کے اجزا (کاربوہائیڈریٹس) چربی، نمک اور لحمی غذاؤں پر چوہے پوری طرح نشوونما نہیں پاتے۔ مگر جب ان کو چند نئی اور تازہ غذائیں مثلاً دودھ دیا گیا تو نمو بہت زیادہ ہوا۔ اس کی وجہ خود ہاپکنس کے نزدیک یہ تھی کہ دودھ میں بے شمار ایسے اجزا ہیں جو لحمی، شکری اور نمکین اجزا سے جدا ہیں اور بے حد کارآمد ہیں۔

یہ قدرتی عناصر تن درستی کے لئے ازبس ضروری ہیں۔ مگر غذاؤں میں ان کی مقدار اس قدر کم ہے کہ محض ان پر نشوونما کو منحصر نہیں کیا جاسکتا اور نہ وہ غذاؤں کی حیات بخش قوت کو کامل طور پر حاوی ہیں لیکن ان کے بغیر غذائیں، خواہ ان میں حیات بخش قوت کتنی ہی کیوں نہ ہو جسم انسانی کے لئے پائیدار اثر نہیں چھوڑ سکتیں۔ ان چیزوں کی حیاتیاتی قیمت جو ان کے نشاستہ دار اجزا میں پائی جاتی ہے یا نظام جسمانی کے لئے جس غیر عضوی عنصر کی ضرورت ہوتی ہے وہ ان قدرتی مادوں کو جسم میں داخل کئے بغیر بر سر عمل نہیں لائی جاسکتی۔ اس بحث سے یہ معلوم ہوا کہ غذا کے ساتھ چند "مددگار عناصر غذائی" بھی کام کرتے ہیں اور انہیں آج کل کی اصطلاح میں "حیاتین" یا وٹیامین کہتے ہیں۔ اس اصطلاح کو سب سے پہلے فنک نے استعمال کیا۔ اور بعد میں ڈرامنڈ نے بھی کسی قدر تبدیلی کے ساتھ رواج دیا۔ ان عناصر حیات کا حیات و تندرستی کے ساتھ بے حد ربط ہے اور ان کی کمی یا عدم موجودگی کے باعث ان کا جسم عوارض و علل کا شکار ہو جاتا ہے۔

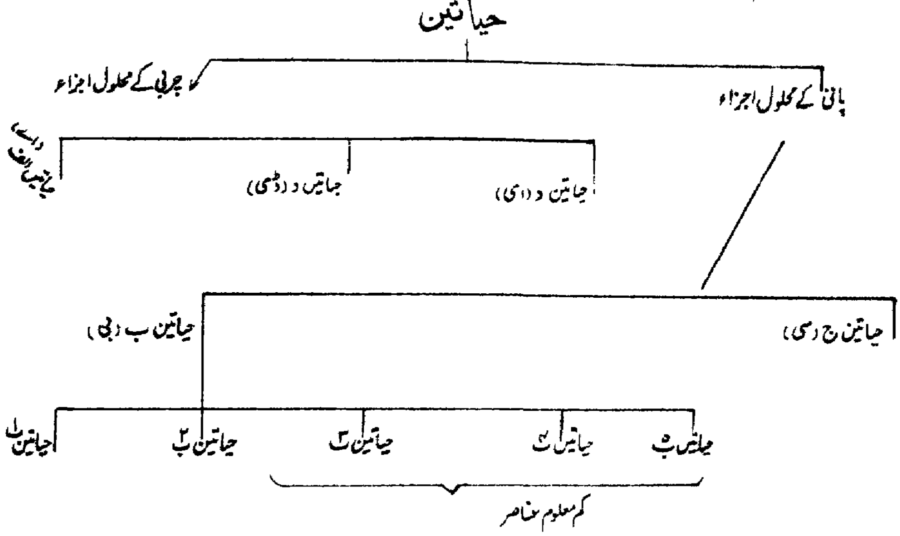
حیاتین کی نوعیت اور تقسیم

حیاتینیں غذاؤں میں بہت کم مقداروں میں لیکن بکثرت پائی جاتی ہیں۔ ڈاکٹر سی فنک نے ایک دفعہ ان کی چھان بین کی تھی تو ۱۱۰ پونڈ چاول کے چھلکوں میں سے صرف ۶ گرین کارآمد حیاتین دست یاب ہوئی تھی۔ لیکن اگر اور صحیح اندازہ لگایا جائے تو معلوم ہوگا کہ اس چھ گرین حیاتین میں سے بھی کارگر حیاتی جزو ۰.۰۱ سے زیادہ نہ تھا اس بات سے صحیح اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ حیاتین کی کس قدر قلیل و خفیف مقدار انسان کے نظام جسمانی کو مکمل اور بار ربط رکھتی ہے اور ان کی اہمیت کس قدر زیادہ ہے۔

حیاتین کا وجود اکثر کھانے پینے کی تازی چیزوں میں پایا جاتا ہے۔ چوں کہ اکثر حیاتینیں دیر پا نہیں ہوتیں، اس لئے ان چیزوں کی تازگی اور ان کے ذخیرہ کرنے کی حالت پر حیاتین کے کارگر رہنے نہ رہنے کا انحصار ہے۔ مختصر طور پر یہ بات کہی جاسکتی ہے کہ کھانے پینے کی چیزیں جس قدر کم کھلی ہوئی رکھی ہوں اور جس قدر کم ان کو حرارت پہونچے اور جس قدر زیادہ ان میں قدرتی پن اور تازگی ہو اسی قدر ان کی افادیت زیادہ ہوگی۔ زیادہ

پکانا اور پکی ہوئی چیزوں کو بہت دیر تک معمولی درجہ حرارت پہ ذخیرہ میں رکھ کر کھانا حیاتین کو کم کر دیتا ہے۔

اس وقت تک ۹ قسم کی حیاتینوں کا علم ہوا ہے اور ان کی اہمیت پہچانی گئی ہے۔ ڈاکٹر کاورڈ نے ۱۹۲۹ء میں اور ڈاکٹر گو ۱اور ڈاکٹر چک اور ڈاکٹر کوپنگ نے ۱۹۳۱ء میں اور مپین نے ۱۹۳۲ء میں اپنی تحقیقات سے یہ ثابت کیا ہے کہ ان حیاتینوں کے علاوہ اور چند عناصر بھی انسان کے جسم کی نشوونما میں کام کرتے ہیں۔ نیچے کہ نقشے سے حیاتینوں کی قسموں کا پتہ چل سکتا ہے۔



حیاتین کی کمی کا اثر کیا ہوتا ہے؟

جدید انکشافات اور تحقیقات سے اس بات کا پتہ چلا ہے کہ مہذب آبادیوں میں ناقص غذاؤں کی وجہ سے ہی تن درستیاں خراب ہوتی ہیں۔ "برٹش میڈیکل ریسرچ کونسل" کی رپورٹ میں اس امر پر اظہار افسوس کیا گیا ہے کہ برطانیہ کے لوگ باوجود خوش حال ہونے کے حیاتین کے بارے میں غافل ہیں اور ان کی غذائیں ان حیات بخش اجزاء سے خالی ہیں یا ان میں یہ چیزیں ناقص اور کم پائی جاتی ہیں۔ جس کی وجہ سے عمومی صحت کی خرابی اور بیماریوں کا شکار ہونا ان لوگوں میں عام ہو گیا ہے۔

یہ بات لوگ نظر انداز کر جاتے ہیں کہ غذا کھا لینے سے جسم میں نشوونما نہیں ہوتی، بلکہ غذا میں غذائیت کا ہونا اصل چیز ہے اور جس نوعیت کی غذائیت آپ کے جسم کو درکار ہے اسی چیز کا موجود ہونا اصل مرحلہ ہے۔ بہت سے امراض کسی نہ کسی خاص حیاتین کی کمی کی وجہ سے پیدا ہو جاتے ہیں مثلاً ہڈیوں کا دُبلا ہونا اور فیل پا وغیرہ۔ لیکن اس کے علاوہ عام تندرست انسانوں میں بھی بعض حیاتینوں کی کمی بعض شدید نقائص پیدا کر سکتی ہے۔ اور بعض امراض کو دعوت دے سکتی ہے۔ مثلاً بیری بیری کے بہت سے مریض ایسے دیکھے گئے جن کی غذاؤں میں حیاتین ب کی کمی ہی اس کا سبب نہ تھی بلکہ اور چیزیں بھی تھیں۔ مگر یہ بات ضرور تھی کہ اگر ان کی غذاؤں میں حیاتین ب کافی موجود ہوتی تو یہ مرض روکا جا سکتا تھا یا اس مرض کے ازالہ میں مدد لی جا سکتی تھی۔

مختلف قسموں کی حیاتینوں کی کمی سے جو جو امراض پیدا ہو سکتے ہیں۔ ان کا حال آئندہ سطروں میں لکھا جاتا ہے۔

حیاتین "الف" (اے)

مکھن، مچھلی، اور دودھ پلانے والے جانوروں کے جگر میں حیاتین الف کے جو اجزا پائے جاتے ہیں وُہ عمر کے ابتدائی حصہ میں انسانوں اور حیوانات کی نشوونما کے لئے نہایت ضروری ہیں۔ ان کے اثرات مشاہدہ عام سے ظاہر و معلوم ہو چکے ہیں۔ زندگی کے ابتدائی زمانہ عہد نمو، میں حیاتین "الف" کی اہمیت بہت زیادہ ہے۔ یہ بات معلوم ہو گئی ہے کہ اگر زندگی کے اس زمانے میں حیاتین "الف" کی کافی مقدار کسی جان دار کو میسر نہ آئے یا اس محرومی کا کوئی اور سبب ہو تو نشوونما میں خلل پڑ جاتا ہے۔ اور اگر آئندہ زندگی میں اس وٹامن کی کافی مقدار جسم میں پہونچائی بھی جائے تو اس کمی کا ازالہ نہیں ہوتا۔

حیاتین "الف" کی کمی کے باعث خاص طور پر آنکھ کا ایک مرض پیدا ہوتا ہے جس کا اصطلاحی نام سُلاق (بامضنی) ہے جس کو ۱۹۲۴ء میں ڈاکٹر روزبرن اور ڈاکٹر مینڈل نے دریافت کیا تھا اور جس کی تحقیق میں ڈاکٹر میک کالم اور ڈاکٹر سماند کا بھی حوالہ دیا جا سکتا ہے۔ مرض شب کوری (رات کو نہ دکھائی دینا) کے بارے میں بھی اطبا کا اتفاق ہے کہ وہ حیاتین "الف" کی کمی کے باعث رونما ہوتا ہے (بہ حوالہ ڈاکٹر فریڈریسیا اور ڈاکٹر ٹالسلی ۱۹۳۱ء)

یہ بات بھی معلوم ہو گئی ہے کہ اگر حیاتین "الف" کی کمی پائی جائے تو جسم بیماریوں کی مدافعت کرنے میں بے حد کمزور ہو جاتا ہے۔ [بہ حوالہ ڈاکٹر بینی سیک ۱۹۲۷ء)۔ ڈاکٹر ڈرامنڈ ۱۹۱۹ء)۔ ڈاکٹر گرین۔ اور ڈاکٹر مِیلن بی (۱۹۲۸ء)] آلاتِ تنفس کے امراض میں بھی غالباً اسی حیاتین کی کمی کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں۔ بعض چوہوں پر اس کا بھی تجربہ کیا گیا کہ اگر انہیں حیاتین "الف" نہ دی جائے تو کیا اثر ہوتا ہے۔ نتیجہ یہ ظاہر ہوا کہ ایسے چوہے جنسی قوت سے بھی محروم ہو گئے۔ اس لئے حیاتین الف "اے" کی یہ اہمیت بھی قابل غور ہے۔

علاج الامراض میں حیاتین "الف" کو بہت سے مریضوں پر بطور مددگار دوا کے استعمال کیا گیا۔ مثلاً چیچک اور خسرہ میں۔ نتائج اُمید افزا نکلے۔ ڈاکٹر گرین اور ڈاکٹر میلن بی، نے ۱۹۳۰ء میں اپنے تجربات سے عفونت الدم کے ازالہ میں حیاتین الف کا استعمال مفید پایا جس کی تصدیق ڈاکٹر میلن بی نے بھی کی ہے۔ نزلہ زکام اور کھانسی وغیرہ میں بھی اس کی امداد مدافعت مرض کے لئے مفید ثابت ہوئی ہے [بہ حوالہ ڈاکٹر ڈانلڈسن اور ڈاکٹر ٹاسکر (۱۹۳۰ء)]

حیاتین "د" (ڈی)

حیاتین "د" اکثر مچھلی کے تیل میں پائی جاتی ہے۔ اور اسے بچوں کے لئے نہایت ضروری سمجھا جاتا ہے۔ کیونکہ بچوں میں ہڈیوں کی ساخت

اویموں کے لئے اس کی مدد کی ضرورت ہوتی ہے۔ ہڈیوں کے ٹیڑھا ہو جانے (مرض کساح: رکٹس) کا مرض بچوں میں حیاتین "د" کے نقص یا کمی کی وجہ سے ظاہر ہوتا ہے۔ اس مرض کے سبب کے بارے میں اطبا کی دو رائیں تھیں۔ ایک گروہ تو یہ کہتا ہے کہ بیرونی اثرات اور ماحول اس کا باعث ہے اور دوسرے گروہ کا قول ہے کہ محض غذا کا نقص اس کا سبب ہے۔ ڈاکٹر اِی میلن بی نے کتوں کے پلّوں پر مصنوعی طریقہ سے غذا کے نقص سے ہڈیوں کے ٹیڑھے پن کا مرض پیدا کر کے اس کا ثبوت بہم پہونچایا تھا۔ اسی سلسلہ میں ماورائے بنفشی شعاعوں (الٹرا وائلٹ ریز) کی دریافت ہوئی [ڈاکٹر چِک (۱۹۲۳ء)] اور یہ بات ظاہر ہوئی کہ آفتاب کی شعاعوں اور غذا میں ربط موجود ہے۔ اور یہ دونوں چیزیں اس سلسلہ میں کام آتی ہیں۔

حیاتین "ج" (سی)

حیاتین "ج" (سی) چونے (کلسیم) اور فاس فورس کے جسمانی اجزا کو ضابطہ میں رکھتی ہے اور ان دونوں چیزوں کو کم زیادہ نہیں ہونے دیتی۔ یہ بات دیکھی گئی ہے کہ اگر حیاتین "ج" نہ ہو تو جسم میں کلسیم اور فاس فورس کی کمی ہو جاتی ہے۔ جب ہڈیوں میں چونے کی کمی واقع ہو جائے تو ٹیڑھا پن پیدا ہو جاتا ہے کجی عظام اور لینت عظام وغیرہ امراض بھی اسی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں۔ خون میں بھی چونے کے اجزا کم ہو جاتے ہیں۔ اور مرض کزاز رونما ہو جاتا ہے۔ [ڈاکٹر میلس بی اور ڈاکٹر پیٹی سن ۱۹۲۶ء اور ۱۹۲۸ء و ۱۹۳۲ء] ان ڈاکٹروں نے یہ رائے بھی ظاہر کی ہے کہ امراض دنداں کی وجہ بھی حیاتین "ج" کی کمی ہے۔ غرض ان حیاتینوں کی گڑبڑ سے ہڈیوں کے تقریباً سب امراض پیدا ہونے کا امکان ہے۔

حمل کے دنوں میں اور زچگی کے بعد حیاتین "ج" کی بہت زیادہ ضرورت رہتی ہے۔ حمل کے دنوں میں بچہ ماں کے جسم سے فاس فورس اور چونے کا بہت سا جزو چوس لیتا ہے۔ اس لئے اس زمانہ میں ماں کو ان اجزا کی ضرورت رہتی ہے۔ [بہ حوالہ ڈاکٹر سُور ۱۹۲۶ء]۔ اگر یہ حیاتین حاملہ یا زچہ میں پوری مقدار میں نہ پہونچائی جائے، تو نہ صرف ماں کی تندرستی برباد ہو جاتی ہے بلکہ بچہ بھی مریض اور پتلا دُبلا پیدا ہوتا ہے۔ ایسے بچوں میں ام الصبیان، کُساح، (ہڈیوں کا ٹیڑھا ہو جانا) لاغری اور دانتوں کے امراض دفعتہً یا آہستہ آہستہ ظاہر ہو سکتے ہیں۔

بعض اطبا نے غدہ بالائے درقیہ اور چونے کے باہمی ربط کو بھی مانا ہے۔ ان کے نزدیک چونے اور فاس فورس کا عمل ان ہی غددوں کے واسطہ سے برسرِکار آتا ہے (ڈاکٹر ٹیلر ۱۹۳۱ء)۔ ڈاکٹر ہیرس اور رائس (۱۹۳۱ء) نے اس بات کو تسلیم کیا ہے کہ کلسیم اور فاس فورس کے زیادہ استعمال سے ہی ان غددوں کی رطوبت ترقی کرتی ہے۔

ڈاکٹر ہیرس اور ڈاکٹر مورے نے ایک نئی دوا ایجاد کی ہے جس کا نام (ہائی پروٹامنوسس "ڈی") رکھا ہے جو عام وٹامین ڈی سے زیادہ طاقت ور ہے اور مقدار سے زیادہ جسم میں اس حیاتین کے داخلہ سے جس خطرہ کا اندیشہ ہو سکتا ہے وہ بھی اس سے دور ہو گیا ہے یعنی یہ ... ۱۰۰ سے ...۱۰ تک دی جا سکتی ہے۔ مگر اس سے پہلے عام حیاتین "ج" کی کچھ مقدار "سطح" بنانے کے لئے انسانوں کے جسم میں داخل ضرور کرنی چاہئے اگرچہ اس قدر زیادہ مقدار کی جسم انسانی کو ضرورت نہیں ہوتی اور نہ دی جاتی ہے۔ مگر اس دریافت نے دونوں میں ایک اعتدال پیدا کر دیا

حیاتین "ہ" (ای)

حیاتین "ہ" یا وٹامین "ای" کا وجود گندم کے بیج میں پایا جاتا ہے۔ اور تناسلی نظام سے اس کا گہرا تعلق ہے۔ اس جوہر کی کمی یا نقص کے باعث مردوں میں قوت رجولیت نہیں رہتی۔ اور یہی چیز عورتوں میں بانجھ پن اور رحم و اندام نہانی کے دوسرے امراض پیدا کرتی ہے [بہ حوالہ ایونز اور بر (۱۹۲۷ء)]۔ یہ بات بھی اچھی طرح سمجھ لینی چاہیئے کہ وٹامین "ای" کی مسلسل کمی کے باعث مردوں میں مردانہ قوت کا جو نقص پیدا ہو جاتا ہے۔ اسے بعد میں اگر زیادہ مقدار اس حیاتین کے دینے سے پورا کرنا چاہیں تو وہ نقص دور نہیں ہو سکتا۔ لیکن عورتوں میں ایسا دیکھا گیا ہے کہ جب اس حیاتین کی مناسب مقدار دی جانے لگے تو اُن کا بانجھ پن دور ہو جاتا ہے۔ [ایونز اور بر (۱۹۲۷ء) و میسن (۱۹۲۶ء)] حال ہی میں اس بات کی طرف بھی توجہ کی گئی ہے کہ مادّہ منویہ میں اس حیاتین کے جوہر بدرجۂ اتم کارفرما نظر آتے ہیں [میسن ۱۹۲۶ء]۔

حیاتین "ب۱" (بی ۱)

حیاتین ب۱ مختلف غلّوں اور خاص کر انڈے کی زردی اور چاول کے خول میں پائی جاتی ہے۔ برٹش میڈیکل ریسرچ کونسل کی رپورٹ بابت ۱۹۳۲ء میں اس کی اہمیت پر ان لفظوں میں روشنی ڈالی گئی ہے۔

"یہ بات اب بالکل مسلمہ حقیقت بن گئی ہے کہ حیاتین ب نہ صرف مرض بیری بیری کی مدافعت کرتی ہے۔ بلکہ نوعمری میں جسم کے نشوونما کی بہترین مددگار ہے۔ اس کا تجربہ ننھے ننھے چوہوں پر کیا گیا۔ بالغوں میں معمولی وزن اور تن درستی برقرار رکھنے کے لئے اس کی مناسب مقدار نفع بخش تسلیم کی گئی ہے۔"

اگر حیاتین ب۱ کی مقدار کسی بڑھتے ہوئے نوعمر جاندار کو نہ ملے تو کچھ دنوں تک تو جسم کی پس ماندہ قوت سے کام لے کر چلتا رہے گا، مگر جب یہ مقدار بالکل ہی کم ہو جائے گی تو جسمانی انحطاط کے آثار نمایاں ہو جاتے ہیں۔ اور ان میں امراض کا شکار بننے کی صلاحیت نمایاں ہو جاتی ہے۔ مریض عموماً غذا کم کھانے لگتا ہے اور حیوان سست اور نڈھال رہنے کا عادی ہو جاتا ہے۔ اس کے اعضا و جوارح کمزور ہونے لگتے ہیں۔ چوہوں میں اس حیاتین کی کمی کے باعث پچھلی ٹانگیں مفلوج ہو گئیں اور وہ بڑی مشکل سے لڑکھڑا لڑکھڑا کر چلنے لگے۔ جسم میں حرارت کم ہو گئی۔ حیاتین ب۱ کی کمی اور نقص کے آخری درجہ میں حیوان ذرا سی بھی غذا کھانے سے انکار کر دیتا ہے اور آخر کار موت اس کے سر پر منڈلانے لگتی ہے۔

کبوتروں میں یہ علامات ذرا مختلف طور سے ظاہر ہوتی ہیں۔ ان کے اعضا مفلوج ہونے لگتے ہیں اور وہ کچھ عجب ڈھنگ سے چلنے لگتے ہیں اس پرندہ کا سر اکڑ جاتا ہے اور وہ خود ہاتھ کا اشارہ کرنے سے گیند کی طرح لڑھک جاتا ہے۔ غرض توانائی بالکل جواب دے دیتی ہے۔ بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ کبوتر سر ڈال دیتا ہے اور سینہ پر رکھے رہتا ہے اور ہلنا جلنا بند کر دیتا ہے۔ کھانا ذرا سا بھی نہیں کھاتا۔ اور مرنے سے پہلے رعشہ اور تشنج میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

امراض بیری بیری اور مرگی بھی حیاتین ب کی کمی اور غذا کی غیر متوازن حالت کے باعث پیدا ہوتے ہیں۔ لیکن ان دو امراض کی بعض صورتیں ایسی ہیں کہ حیاتین ب۱ کی مقدار بطور علاج مہیا کرنے سے بھی ان کا ازالہ نہیں ہوتا۔ لیکن اگر عام حالات میں اس حیاتین کی مقدار مسلسل دی جاتی رہے تو کچھ مدت میں عمومی حالت عود کر آتی ہے [میک کریسن (۱۹۲۸ء)]۔ اس حیاتین کا نظام عصبی پر خاص اثر معلوم ہوتا ہے۔

حیاتین ب۱ بھوک کی کمی بیشی پر بھی خاصا اثر رکھتی ہے۔ اس کی کمی کے باعث بھوک کم ہو جاتی ہے اور حیوان کی غذا کم ہو جاتی ہے۔ اور اگر یہ صورت جاری رہے تو بھوک اس قدر کم ہو جاتی ہے کہ جاندار ایک دانہ بھی کھانے کو راغب نہیں ہوتا۔ اس کی حالت نڈھال ہو جاتی ہے اور پھر وہ مر جاتا ہے۔ ہمارے ملک کے نوجوانوں میں بھوک کی کمی کی عام شکایت ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ حیاتین ب۱ کی کمی کے باعث یہ حالت ظاہر ہوتی ہے۔

یہ بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ اس حیاتین کا زیادہ ذخیرہ جسم میں عرصہ تک نہیں رکھا جا سکتا۔ مثلاً چوہوں اور کبوتروں میں حیاتین ب۱ کی مقدار تین چار ہفتوں میں ختم ہو جاتی ہے۔ اس لئے روزانہ اس حیاتین کا خرچ ہونا اور جسم میں داخل ہونا اچھی صحت کی ضمانت ہے۔

مختلف اطبا مثلاً [کارٹر، ڈروری (۱۹۲۹ء) ہیرس اور موڈسلے (۱۹۳۰ء) کبوتروں پر اس وٹامین کی کمی کے اور تجربات بھی کئے ہیں۔ جن کے نتائج ابھی تک کوئی قطعی نتیجہ نہیں پیدا کر سکے ہیں۔ ہاں ان میں دمہ والے کی طرح ہانپنے کی سی کیفیت اس حیاتین کی کمی کے باعث پیدا ہو جاتی ہے۔

حیاتین "ب۲" (بی ۲)

حیاتین ب۲ زیادہ تر انڈے کی زردی میں اور دودھ پلانے والے جانوروں کے جگر میں پائی جاتی ہے۔ اس حیاتین کی کمی کی وجہ سے خارش اور دوسرے جلدی امراض پیدا ہو سکتے ہیں۔ ابھی تک اس بات کا پتہ نہیں چلا ہے کہ جذام اور برص کے سلسلہ میں یہ حیاتین کچھ مفید اور کامیاب مدافعت کا باعث ہو سکتی ہے یا نہیں۔ غذا میں حیاتین ب۲ کی مقدار کا محفوظ رہنا بھی حیوانات کی نشوونما کے لئے نہایت ضروری ہے۔ یہ بات دیکھی گئی ہے کہ ایسے حیوانات جن کو سب قسم کی حیاتین

دی گئیں مگر ب ۲ سے محروم رکھا گیا تو ان میں بڑھوتری رُک گئی۔ اصل میں دیکھا جائے تو جسم کی معمولی نشوونما اور تن درستی کے لئے نیز پختہ اور کامل غذائیت کے لئے ہر حیاتین کا متناسب اور متوازن ہونا ضروری ہے

حیاتین "ب ۳" "ب ۴" "ب ۵"

"بی ۳" "بی ۴" "بی ۵"

یہ حیاتینیں انڈے کی زردی اور گیہوں میں پائی جاتی ہیں۔ لیکن ابھی تک ان کی پوری تفصیلات تحقیق کی منزل تک نہیں پہونچی ہیں۔ سردست صرف اتنا کہا جاسکتا ہے کہ حیاتین "ب ۳" اور "ب ۵" سے جسم میں توانائی اور وزن قائم رہتا ہے۔ "ب ۴" زیادہ تر چوہوں کی غذائیت اور پرورش سے متعلق ہے چوہوں کو "ب ۳" اور "ب ۵" حیاتینوں کی ضرورت پرورش کے لئے نہیں ہوتی۔ پرندوں کو بھی غالباً حیاتین "ب ۴" کی ضرورت لاحق نہیں ہوتی۔

مگر انسانوں کو یہ تمام حیاتینیں جسم میں داخل کرنی ضروری ہوتی ہیں۔ غالباً اس کی وجہ ہے کہ پرندے ہوا میں اڑ کر بہت سے عناصر ہوا سے اپنے جسم میں داخل کر لیتے ہیں۔ مگر انسانوں کو یہ بات میسّر نہیں ہے۔ اسے زمین کی پیداوار سے ان عناصر کو اخذ کرنا پڑتا ہے۔ بہت سے لوگ اس صورت حال کی وجہ یہ بتاتے ہیں کہ پرندے اور حشرات الارض چوں کہ جسمانی و مادّی ارتقا کے کامل نمونے انسان کے مقابلہ پر نہیں ہیں، اس لئے حیاتین کی معمولی معمولی مقدار بھی ان کی توانائی کے لئے کافی ہو جاتی ہے۔ مگر انسان چوں کہ اپنی جسامت و توانائی کی وجہ سے حیاتین زیادہ خرچ کرتا ہے اس لئے کئی قسم کے عناصر و حیاتینیں اس کے لئے ضروری ہیں۔ ایک قسم کی مکھی جس کے پر نیلے ہوتے ہیں، کو صرف حیاتین ب پر زندہ رکھا جاسکتا ہے۔ چوہے اس سے بڑھ کر ارتقائی حیثیت رکھنے والا حیوان ہے، اس لئے اُسے حیاتین "ج" اور "ب" اور "ب ۵" کے سوا تمام حیاتینوں کی کم و بیش ضرورت ہوتی ہے۔ اس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ انسان جو انواع حیوانی میں حیات کا سب سے زیادہ عمدہ اور مکمّل مظہر ہے اسے کس قدر حیاتین کی ضرورت ہوتی ہوگی۔

حیاتین کی کیمیاوی حیثیت

کچھ مدت سے حیاتینوں کے بارے میں ہماری معلومات اور علمیت میں برابر اضافہ ہو رہا ہے۔ ایولر رہیلس روم (۱۹۲۸) مود (۱۹۲۹) وغیرہ نے حیاتین "الف" کی چھان بین کی ہے اور اسے بالکل خالص حالت میں نکال کر رکھا گیا اور اس کا کیمیاوی تجزیہ کیا گیا۔ اس کا مسکن جگر کو تسلیم کیا گیا ہے۔ مورٹن اور ہیلبورن کے نزدیک روغن جگر ماہی اور جگر حیوانی کے دوسرے روغن بہترین اجزا مہیا کرتے ہیں۔ اس پر نیلے رنگ کا خاص اثر پڑتا ہے۔ ہندوستان کی بہت سی مچھلیوں اور کیکڑے میں حیاتین "الف" کی مقدار تجربہ کرنے کے بعد زیادہ پائی گئی ہے۔ (تجربات چکرورتی مکرجی اور گھوس ۱۹۳۳ء)

ہندوستان میں مسئلۂ غذا

اہل ہند کی غذاؤں میں حیاتینیں یا تو بہت زیادہ مبالغہ لئے ہوئے ہوتی ہیں یا کچھ بھی ان میں نہیں ہوتا۔ ہندوستانیوں کی اکثر خوراکوں کا معائنہ کر کے دیکھا گیا ہے جس میں بہت سے نقائص پائے جاتے ہیں۔ ضرورت ہے کہ اہل ہند اپنی خوراکوں کے توازن کی اہمیت کو سمجھیں اور وٹامینالوجی یا علم الحیاتین کی ظاہر کی ہوئی غذائی قدر و قیمت کی روشنی میں اپنی غذاؤں کو جانچیں۔ اور ملک میں مختلف صوبوں اور اقوام کے درمیان خوراک کے غلط یا بے ترتیب استعمال سے جو نقائص پائے جاتے ہیں انہیں دور کرنے کی کوشش کریں

باب الصحت

احکام اسلام کی پابندی اور اس کا اثر عمر و صحت پر

از جناب صدر یار جنگ مولنا حبیب الرحمن خاں صاحب شروانی، علی گڈھ

زمانۂ حال میں جو سیلاب خیالات کے انقلاب کا موجزن ہے، اُس نے مذہب اور اس کے احکام کو بھی اچھوتا نہیں چھوڑا ہے۔ عہدِ قدیم میں مذہبی احکام، باعتبار اکثر محض تقدس یا مذہبی ہونے کی حیثیت سے قابل تسلیم سمجھے جاتے تھے۔ اب ہر شخص ان کو اس نظر سے دیکھتا ہے کہ آیا وہ اس کی عقل کے مطابق ہیں یا نہیں جن احکام کے وجوہ وہ اپنے اصول کے مطابق معقول خیال کرتا ہے، ان کو مانتا ہے، اور جن باتوں کی علت اس کی فہم سے خارج سی ہے یا اس کے ملنے ہوئے اصول کے موافق نہیں ان کو علانیہ رد کر دیتا ہے۔ پہلے بھی لوگ مذہبی قیود سے آزاد ہو کر زندگی بسر کرتے تھے، مگر وہ اس بے قیدی کو سرمایۂ شرمندگی تصور کرتے تھے۔ اب یہ بے قیدی مایۂ فخر خیال کی جاتی ہے۔ اکثر احکام کی جانچ صحت انسانی کے اعتبار سے کی جاتی ہے۔ ایک نامور مسلمان نے (جن کی رائے معاملات اسلامی پر مسلّم خیال کی جاتی ہے) شراب کی نسبت یہ بیان کیا تھا کہ حرمتِ خمر کا حکم ملک عرب کے لئے ہے۔ کیوں کہ وہ ملک حد درجہ کا حار یابس ہے۔ نہایت سرد ملک مثل کوہ قاف اس حکم سے مستثنیٰ ہیں۔ اس واسطے کہ وہاں کے باشندے اس آتش سیال کی مدد کے بغیر سردی کے حملے سے محفوظ نہیں رہ سکتے۔ روزوں پر اس بنا پر اعتراض کیا جاتا ہے کہ فاقہ صحت انسانی کے لئے مضر ہے۔ اس موقع پر یہ امر قابل لحاظ ہے کہ اس قسم کے اعتراضوں اور بے قیدیوں کو جہاں تک نظر تأمل سے دیکھئے ان کا محرکِ اول آپ راحت طلبی اور خواہش نفسانی کو پائیں گے۔ اس تحریک کے بعد فلسفہ کو کھینچ کر جبریہ شہادت دلوائی جاتی ہے۔

حکمائے حال نے تحقیقات کے دو زبردست اصول مقرر کئے ہیں۔ ان اصول نے علمی عالم میں ایک انقلاب عظیم پیدا کر دیا ہے۔ اور گذشتہ حکمت کی صدہا باتوں کو جو یقینی اور قطعی مانی جاتی تھیں محض بے اصل اور بادر ہوا ثابت کر دکھایا ہے۔ وہ اصول ہیں تجربہ اور مشاہدہ۔ جب تک کسی رائے کو اس معیار پر نہ پرکھ جائے اس وقت تک وہ رائے ہرگز قابل اعتماد نہیں ہو سکتی۔ پس ہم کو یہ دیکھنے کے لئے کہ فلاں امر صحت کے لئے مضر ہے اور فلاں شئے صحت کے لئے ضروری ہے، ان لوگوں کی صحت کی تفتیش کرنی چاہیئے جنہوں نے امر اول کو اختیار کیا اور شئے ثانی سے احتراز۔ اگر ان کی آنکھیں عینک کی محتاج نظر آئیں، ان کے دماغ کمزوری کے چکر میں ہوں، ان کے دلوں کو اختلاج کا ڈھڑکا لگ رہا ہو، اور ان کی عمریں کوتاہ یا وبال جان ہوئی تو ہم کو سمجھنا چاہیئے کہ بے شک یہ احکام اپنی پابندی کے واسطے صحت کی قربانی چاہتے ہیں۔ اگر ہم ان کی عمروں کو طویل اور قویٰ کو ساری عمر کا رفیق پائیں تو ہم کو اپنی خلاف واقع رایوں کے ساتھ فلسفے کو بدنام نہ کرنا چاہیئے۔

سب سے زیادہ احکام اسلام کی پابندی کرنے والے صوفیا کرام اور علما ہوئے ہیں۔ جو کتابیں صوفیا و علما کے حالات میں لکھی گئی ہیں ان کے مطالعہ سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ ان بزرگوں کی عمریں عموماً زیادہ ہوئی ہیں۔ ہم نے تذکرۃ الحفاظ۔ ابن خلکان۔ شقائق نعمانیہ اور بعض رسائل شاہ ولی اللہ وغیرہ سے ایک فہرست مرتب کی ہے۔ اس فہرست میں ساڑھے آٹھ سو سے زیادہ علماء کے سنہ ولادت و وفات لکھ کر مدت عمر نکالی گئی ہے۔ قبل اس کے کہ ہم اس فہرست کی تشریح کریں۔ ہم یہ بتانا چاہتے ہیں کہ یہ کتابیں اور ان کے مطالب کس پایہ کے ہیں۔ فن رجال کی عظمت اور جلالت کی شہادت محققین یورپ بھی دے چکے ہیں۔ چنانچہ ڈاکٹر اسپرنگر لکھتے ہیں کہ مسلمانوں کے لٹریچر کی عظمت اس کے لٹریری بیوگرافی میں ہے کوئی قوم دنیا میں ایسی نہیں ہے اور نہ ہوئی ہے جس نے بارہ سو برس کے زمانے کے ہر ایک عالم کی سوانح عمری لکھی ہو۔ اگر مسلمانوں کے رجال کی کتابیں اکٹھی کی جائیں ہم غالباً ان میں پانچ لاکھ ممتاز لوگوں کی سوانح عمریوں کے بیان پائیں گے اور یہ واضح ہوگا کہ مسلمانوں کی تاریخ کا کوئی دس برس کا زمانہ بھی ایسا نہیں ہے اور نہ کوئی ایسا مشہور مقام ہے جس کے علماء کا تذکرہ نہ لکھا گیا ہو۔ یہ بیش بہا تاریخی مواد اسی قدر زیادہ باعظمت ہوتا جاتا ہے جس قدر ہم ان لوگوں کے دماغی جودت کے نتائج (اسلامی ادب اور علوم حکمت) سے زیادہ واقف ہوتے جاتے ہیں"۔ (دیکھو اصابہ کا انگریزی دیباچہ مطبوعہ مقام کلکتہ ۱۸۵۳ء)

فن رجال میں جو مرتبہ امام ذہبی کی تصانیف کا ہے اس سے ایک زمانہ واقف ہے۔ ابن خلکان کی توثیق بھی کافی ہے کہ امام یافعی نے جا بجا ان کا

حوالہ دیا ہے۔ ہماری تمام فہرست ان ہی دونوں کتابوں سے ماخوذ ہے۔ دوسری کتابوں سے جن عالموں کی مدت عمر لی گئی ہے ان کی تعداد بیس سے زیادہ نہیں ہے۔ یہ نہ سمجھنا چاہئے کہ ہم نے طویل عمریں چھانٹ کر لکھی ہیں بلکہ ایک سرے سے ہم نے تمام ان علماء کی عمریں لکھی ہیں جن کے سنہ ولادت و وفات ان کتابوں میں نظر پڑے یا صرف سنہ وفات درج تھے اور اس کے ساتھ بالتصریح یہ درج تھا کہ اس قدر عمر ہوئی، عام اس سے کہ عمر طویل تھی یا قصیر۔ ہم نے مزید احتیاط یہ کی ہے کہ جہاں مدتِ عمر میں اختلاف تھا وہاں ہم نے اس قول کو لیا ہے جس میں عمر کم بتائی گئی تھی۔

ہماری فہرست کے دو حصے ہیں۔ ایک میں ان علماء کے نام درج ہیں جن کی عمریں دراز ہوئیں۔ اس حصے میں ۵۰۰ علما کے نام ہیں۔ دوسرے حصے میں وہ علما ہیں جن کی عمر طویل نہیں ہوئی اس میں ۴۰ عالم ہیں۔

بڑی فہرست کے معائنے سے واضح ہوتا ہے کہ منجملہ ۵۰۰ علماء کے ۱۰ عالم ساٹھ برس کے تھے۔ ۴ عالم اکسٹھ برس کے۔ ۹، باسٹھ برس کے۔ ۱۴، تریسٹھ برس کے۔ ۱۰، چونسٹھ برس کے۔ ۱۱، پینسٹھ برس کے۔ ۸، چھیاسٹھ برس کے۔ ۱۱، سرسٹھ برس کے۔ ۱۱، اڑسٹھ برس کے۔ ۹ عالم انہتر برس کے ۲۵، ستر برس کے۔ ۹ اکہتر برس کے۔ ۱۶ بہتر برس کے۔ ۲۰، تہتر برس کے۔ ۱۹، چوہتر برس کے۔ ۲۳، پچھتر برس کے۔ ۱۶، چھہتر برس کے۔ ۲۴، ستتر برس کے۔ ۲۰، اٹہتر برس کے۔ ۱۰، اناسی برس کے۔ ۴۰، اسی برس کے۔ ۱۹، اکیاسی برس کے۔ ۲۲ بیاسی برس کے۔ ۲۲، تراسی برس کے۔ ۳۷، چوراسی برس کے۔ ۲۹، پچاسی برس کے۔ ۲۰، چھیاسی برس کے۔ ۳۰، ستاسی برس کے۔ ۲۱، اٹھاسی برس کے۔ ۳۲ نواسی برس کے۔ ۲۴، نوے برس کے۔ ۱۷، اکیانوے برس کے۔ ۱۹، بانوے برس کے ۲۳، ترانوے برس کے۔ ۲۶، چورانوے برس کے۔ ۱۸، پچانوے برس کے۔ ۱۲، چھیانوے برس کے، ۵، ستانوے برس کے۔ ۹، اٹھانوے برس کے۔ ۴ ننانوے برس کے۔ ۱۵، سو برس کے۔ ۲ ایک سو پانچ برس کے۔ ۱، ایک سو چھ برس کے۔ ۱، ایک سو دس برس کے۔ ۱، ایک سو تیرہ برس کے۔ ۱، ایک سو سولہ برس کے۔ ۱، ایک سو اٹھارہ برس کے۔ اور ۲، ایک سو بیس برس کے۔

ابھی یہ امر بحث طلب ہے کہ ان دراز عمر بزرگوں کی زندگی ان زندہ نما مردوں کی سی تھی جن کو سکندر نے آب حیات کے کنارے پر پڑا پایا تھا، یا یہ کہ اُن کے قویٰ نے عمر کا ساتھ دیا۔ اور زندہ رہ کر مرے نہ یہ کہ مر مر کر جئے اس کا فیصلہ واقعاتِ ذیل سے ہوگا۔ ابو عمر لغوی جن کی عمر ایک سو دس برس کی ہوئی اُن کی نسبت ابن خلکان نے لکھا ہے کان یکتب بیدہٖ الی ان مات۔ یعنے مرتے دم تک وہ اپنے ہاتھ سے لکھتے رہے۔

ایک لکھنا کتنی قوتوں پر دلالت کرتا ہے، نگاہ کی قوت پر، دماغ کی قوت پر اور ہاتھ کی قوت پر۔ قاضی شریح تابعی جلیل القدر نے سو برس کی عمر پائی۔ بہتر برس انہوں نے عہدۂ قضا کی خدمات انجام دیں۔ اور اس قوت اجتہاد کے ساتھ کہ ان کے فیصلے مجتہدوں کے لئے رہنما اور فقہ کے واسطے اصول قرار پائے۔

علامہ عینی نے ہدایہ کی شرح (جس کی چار ضخیم جلدیں ۱۸۰۵ صفحوں کی ہیں) جب لکھی ہے تو ان کی عمر نوے برس سے زیادہ تھی۔ علامہ ممدوح نے شرح کے آخر میں خود اس امر کی تصریح کی ہے کہ اس کے لکھنے کا اتفاق اکثر شب کو ہوتا تھا۔ امام ابن السنی کا سن اسی سے متجاوز تھا۔ جب ان کا دم واپسیں رخصت ہوکر چلا تو وہ اس حالت میں تھے کہ لکھتے لکھتے قلم دوات کے منہ میں رکھا تھا اور دعا کو ہاتھ اُٹھائے تھے۔ اسی عالم میں روح عالمِ بالا کو پرواز کر گئی۔

امام ادب ثعلب نے اکیانوے برس دنیا کی سیر دیکھی۔ ایک روز جمعہ پڑھ کر بازار میں چلے آتے تھے۔ اور چلتے چلتے کتاب کا مطالعہ ہوتا جاتا تھا اتفاقاً کسی جانور کا دھکا لگا اور یہی صدمہ پیغام موت بن گیا۔ اس قسم کے واقعات تلاش سے اور بہت زیادہ مل سکتے ہیں لیکن نمونے کے لئے یہ ہی کافی ہیں۔

ان حالات کے پڑھنے کے بعد یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ ممکن ہے کہ کامل ہونا درازیٔ عمر کو چاہتا ہے۔ اور کتابوں میں مشاہیر و کاملین کے احوال درج ہوتے ہیں۔ پس کتابوں میں ان ہی علماء کا ذکر ہے جو معمر ہوئے۔ لہٰذا ان کا طویل العمر ہونا اس امر کے واسطے حجت نہیں ہو سکتا کہ اس فرقے میں اکثر نے عمریں بڑی پائیں۔ مگر واقعات پر غور کرنے سے یہ خیال غلط ثابت ہوتا ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ حصول کمال سالخوردگی پر منحصر نہیں، بلکہ قوتِ دماغ، جودتِ ذہن، مناسبت طبع پر منحصر ہے۔ ذیل میں ہم ایک فہرست کم عمر علما کی لکھتے ہیں جس سے ہمارے اس خیال کی تائید ہوگی۔ جو عالم ساٹھ برس سے کم دنیا میں رہے وہ اس فہرست میں درج ہیں۔

نوٹ:۔ ہم نے یہ فہرست گنجائش کم ہونے کی وجہ سے درج نہیں کی ہے۔ "ہمدرد صحت"

جب ہم اس فہرست میں حضرت امام باقر، حضرت سعید ابن جبیر، امام قتادہ، امام شافعی، امام محمد، امام مسلم، امام غزالی، امام الحرمین، امام نووی، شیخ الرئیس ابن سینا، شیخ شہاب الدین سہروردی مقتول وغیرہ مشاہیر آئمۃ و حکما کے نام پاتے ہیں تو ہم کو اس فیصلے میں ذرا بھی تامل نہیں ہوتا کہ درازیٔ عمر شہرت کمال کے لئے علت تام نہیں۔ علی ابن عبد الکافی کی ستعدی طلب اور جودت ذہن کی قسم کھانی چاہئے کہ ان کو دفتر قضا سے صرف ۲۶ برس دنیا میں

رہنے کی اجازت ملی تھی تاہم انہوں نے اپنے کمال کا نقش صفحۂ تاریخ پر بٹھا دیا۔ اور ان کی جلالت شان اس سے خیال میں آسکتی ہے کہ وہ امام ذہبی کے اُستاد تھے۔ اس سے اس عہد کی عربی تعلیم کا بھی اندازہ ہوسکتا ہے۔

اب ہم پھر فہرست طولانی کی طرف متوجہ ہوتے ہیں فہرست مذکور کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ سب سے زیادہ معمر محدث تھے جنہوں نے عفت و زہد کو داخل عادت و شامل زندگی فرمایا تھا۔ فقہا میں شیخ ابواسحٰق شیرازی کی نسبت (جن کی عمر ۸۳ سال کی ہوئی) ابن خلکان لکھتے ہیں۔ **کان فی غایۃ من الورع والتشدد فی الدین**۔ یعنے تقویٰ اور احکام دین کی سختی میں انتہا کو پہونچے ہوئے تھے۔

اگر ہم اپنی نظر کو بلند کریں اور صوفیائے کرام کی عمروں تو دیکھیں تو معلوم ہوگا کہ یہ والا مرتبہ فرقہ اگرچہ زہد مجسم اور سراپا ریاضت تھا، تاہم نہایت طویل العمر ہوا۔ ذیل میں ہم ایک فہرست بزرگوں کی عمروں کی بھی درج کرتے ہیں۔ یہ فہرست لمتر تذکرۃ الحفاظ و ابن خلکان سے ماخوذ ہے۔ اور اکثر خزینۃ الاصفیا (مولفہ مرحوم مفتی علامہ غلام سرور لاہوری) سے۔ مارہرہ کے خاندان کے بزرگوں کی عمریں کاشف الاستار سے لی ہیں۔ جو اس خاندان کی ایک معتبر تاریخ ہے۔ اور مولانا فضل الرحمٰن صاحب مبرور کے سنہ ولادت و وفات ارشاد رحمانی سے نقل کئے گئے ہیں۔ خزینۃ الاصفیا وہ کتاب ہے جس سے پروفیسر آرنلڈ نے پریچنگ آف اسلام میں مدد لی ہے۔

اولیائے کرام (رضوان اللہ علیہم اجمعین) کی نسبت بہ مقابلہ علما کے اس امر کا زیادہ خیال ہوتا ہے کہ ان کے کمال کا شہرہ ضرور طول عمر کا محتاج تھا لیکن اس خیال کی تردید کے واسطے ہمارے پاس خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ اور خواجہ باقی باللہؒ کی عمریں موجود ہیں۔ یہ بزرگ شہرت اور مرتبے میں کسی کم نہیں تاہم خواجہ اول الذکر کی عمر ۵۲ برس کی اور آخرالذکر کی چالیس برس کی تھی۔

اس سلسلے میں ایک پہلو اور قابل غور باقی رہتا ہے وہ یہ کہ ان لوگوں کی عمروں کو دیکھا جائے جو ٹھیک اس طرز زندگی پر بسر کرنے والے نہ تھے، جس طرز پر صوفیا و علمائے زندگی بسر کی ہماری مراد سلاطین و امرا سے ہے۔ واقعات یہ بتلاتے ہیں کہ اس فرقے نے نعمت حیات کا حصہ کم پایا۔ خوبی آب و ہوا، عمدہ غذا وغیرہ امور جو عمر کو بڑھانے والے صحت کو قائم رکھنے والے ہیں، جب طبقۂ امرا کو علما سے بہتر نصیب تھے اور اگر ان میں کوئی فرق تھا تو صرف طرز زندگی کا، تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ جو تفاوت دونوں کی عمروں میں ہے اس کا اصلی سبب طریق زندگی کا فرق ہے۔ ذیل میں ہم ایک فہرست درج کرتے ہیں جس میں خلفائے بنی امیہ و بنی عباس کی مدت عمر اور مختلف ناموَر خاندان ہائے اُمرا کی (مثل بنو حمدان۔ آل بویہ، سلجوقیہ، ایوبیہ و صلاحیہ، مدت حیات درج ہو۔ ان میں جو لوگ صغر سنی میں مقتول و شہید ہوئے ان کی عمر ہم نے درج نہیں کی البتہ جن کو بڑی عمر میں یہ حادثہ پیش آیا ان کی عمریں درج ہیں۔ ان نقشوں کے ملاحظے سے واضح ہوگا کہ سلاطین و امرا کی عمریں عموماً کم ہوتی ہیں۔ یہ خیال نہ کرنا چاہیئے کہ سلاطین و امرا کی شب و روز کی تشویشیں اور فکریں ان کی عمر کی جڑ کاٹتی تھیں۔ اس وجہ سے عموماً امرا و سلاطین ایسے نہ تھے جو مبتلائے تشویش رہے ہوں۔ بہت سے ایسے گزرے ہیں جو امن و سکون کی حالت میں زندگی بسر کرتے رہے۔ یہ ظاہر ہے کہ انحطاط دولت کی حالت میں جو جواں مرد سلطنت کو تھامتے ہیں ان کو بے حد تشویشوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے حریف زبردست ہوتے ہیں۔ اپنا کوئی معتبر مددگار نہیں ہوتا۔ خزانہ خالی ملتا ہے اور ہر ایک سوء تدبیری کی سزا موت ہوتی ہے اور ہر طرف ان کو موت کا فرشتہ گھورتا ہوا نظر آتا ہے۔

ہم دیکھتے ہیں کہ بنی عباس میں بہت سے خلیفہ ایسے گذرے ہیں جو کارخانۂ خلافت کے درہم و برہم ہوجانے کی حالت میں تخت نشین ہوئے ہزاروں روح فرسا تکلیفوں سے ان کا سامنا کیا تاہم وہ پوری عمر بسر کرکے دنیا سے گئے۔ ہم ان میں سے بعض کا ذکر بعد ختم فہرست ہذا کے کریں گے۔ علاوہ اس کے اگلے صلحا و علما نے بھی آسودہ زندگی نہیں پائی۔ حکام کی سختیاں۔ معاصرین کی ایذا رسانیاں اکثر ان کی جان کے لئے وبال رہیں۔ حکام کی تلوار اور فقہا کے کفر کے فتووں کو اُنہوں نے اپنے استیصال میں پہلو بہ پہلو پایا۔ اس پر ان کی طلب علم کی زحمتیں، مجاہدے، اور نفس کشی طرہ تھی یہ بھی نہیں کہہ سکتے کہ کل امرا و سلاطین آرام طلب و نفس کے بندے تھے، اور ان کی بے کاری اور بے اعتدالی ان پر موت کو جلد مسلط کردیتی تھی بس فرق ہے تو یہی کہ دونوں فریق کے طرز زندگی میں تفاوت تھا۔

سلاطین و امراء کی عمریں

خلفائے بنی اُمیہ

نام	سنہ ولادت	سنہ وفات	مدت عمر
حضرت معاویہ صحابی	۰	۶۰	۸۲ سال
یزید ابن معاویہ	۲۵	۶۴	۳۹ "
معاویہ ثانی	۰	۶۴	۲۱ "
مروان (مقتول)	۰	۶۵	۶۳ "
عبدالملک	۲۶	۸۶	۶۰ "
ولید	۰	۹۶	۵۱ "
سلیمان	۶۰	۹۹	۳۹ "
حضرت عمر ابن عبدالعزیز (زہر دیا گیا)	۶۱	۱۰۱	۴۰ "
یزید ابن عبدالملک	۷۱	۱۰۵	۳۴ "
ہشام	۰	۱۲۵	۵۵ "

خلفائے بنی عباس

نام	سنہ ولادت	سنہ وفات	مدت عمر
سفاح	۱۰۸	۱۳۶	۲۸ "
منصور	۹۵	۱۵۸	۶۳ "
مہدی	۱۲۷	۱۶۹	۴۲ "
ہادی	۱۴۷	۱۷۰	۲۳ "
رشید	۱۴۸	۱۹۳	۴۵ "
مامون	۱۷۰	۲۱۸	۴۸ "
معتصم	۱۸۰	۲۲۷	۴۷ "
واثق	۱۹۶	۲۳۲	۳۶ "
معتضد	۲۴۲	۲۸۹	۴۷ "
مکتفی	۲۶۴	۲۹۵	۳۱ "
القاہر	۰	۳۳۹	۵۳ "
الراضی	۲۹۷	۳۲۹	۳۲ سال
المتقی	۲۹۵	۳۵۷	۶۲ "
المستکفی	۲۹۲	۳۳۸	۴۶ "
المطیع	۳۰۱	۳۶۴	۶۱ "
الطائع	۳۲۰	۳۹۳	۷۳ "
القادر	۳۳۶	۴۲۲	۸۶ "
القائم	۳۹۱	۴۶۸	۷۶ "
المستظہر	۴۷۰	۵۱۲	۴۲ "
المقتفی	۴۸۹	۵۵۵	۶۶ "
المستنجد	۵۱۸	۵۶۶	۴۸ "
المستضی	۵۳۶	۵۷۵	۳۹ "
الناصر لدین اللہ	۵۵۳	۶۲۳	۷۰ "
الظاہر	۵۷۱	۶۲۳	۵۲ "
المستنصر	۵۸۸	۶۵۱	۶۳ "

عبیدین

نام	سنہ ولادت	سنہ وفات	مدت عمر
منصور	۳۰۲	۳۴۱	۳۹ "
مہدی بانی دولت	۲۵۹	۳۲۲	۶۳ "
الحافظ	۴۶۷	۵۴۴	۷۵ "
الظاہر	۳۹۵	۴۱۷	۳۲ "
القائم	۲۸۰	۳۳۴	۵۴ "
المعز	۳۱۹	۳۶۵	۴۶ "
المستنصر	۴۲۰	۴۸۷	۶۷ "
العزیز	۳۴۴	۳۸۶	۴۲ "
المستعلی	۴۶۹	۴۹۵	۲۶ "

امرائے متفرق

نام	سنہ ولادت	سنہ وفات	مدت عمر
ابراہیم ابن مہدی	۱۶۲	۲۲۴	۶۲ سال
حسن مہلب	۲۹۱	۳۵۲	۶۱ "
یحییٰ برمکی	۰	۱۹۰	۷۰ "
فضل برمکی	۱۴۷	۱۹۲	۴۵ "
احمد ابن طولون	۲۲۰	۲۷۰	۵۰ "
نظام الملک طوسی	۴۰۸	۴۸۵	۷۷ "
ابوالقاسم وزیر	۳۰۷	۴۱۸	۱۱۱ "
بہاء الدولہ وزیر	۳۳۶	۴۱۶	۸۰ "
کافور اخشیدی	۰	۳۵۵	۶۵ "
صاحب ابن عباد	۳۲۶	۳۸۵	۵۹ "

آل بویہ

نام	سنہ ولادت	سنہ وفات	مدت عمر
عماد الدولہ بانی دولت	۰	۳۳۸	۵۷ "
معز الدولہ	۳۰۳	۳۵۶	۵۳ "
رکن الدولہ	۲۸۴	۳۶۶	۸۲ "
عضد الدولہ		۳۷۲	۴۸ "
فخر الدولہ	۳۴۱	۳۸۷	۴۶ "
بہاء الدولہ	۰	۴۰۳	۴۴ "

آل حمدان

نام	سنہ ولادت	سنہ وفات	مدت عمر
سیف الدولہ	۳۰۱	۳۵۶	۵۵ "
سعد الدولہ	۰	۳۸۱	۴۰ " ۶ ماہ ۱۰ یوم

سلجوقیہ

نام	سنہ ولادت	سنہ وفات	مدت عمر
طغرل بیگ بانی دولت	۰	۴۵۷	۷۰ سال
ملک شاہ	۴۴۷	۴۸۵	۳۸ "
برکیا روق	۴۷۴	۴۹۸	۲۴ "
سنجر	۴۷۹	۵۵۳	۷۴ "
غیاث الدین	۰	۵۱۱	۳۷ " ۴ ماہ ۶ یوم

ایوبیہ و صلاحیہ

نام	سنہ ولادت	سنہ وفات	مدت عمر
نور الدین	۵۱۱	۵۶۹	۵۸ "
صلاح الدین	۵۳۲	۵۸۹	۵۷ "
الملک الافضل	۵۶۶	۶۲۲	۵۶ "
الملک الزہرا	۵۷۳	۶۳۲	۵۹ "
الملک المعظم	۵۷۸	۶۲۴	۴۶ "
الملک الناصر	۶۰۳	۶۵۶	۵۳ "
الملک الظاہر	۵۶۸	۶۱۳	۴۵ "
الملک العزیز ابن ملک ظاہر	۶۱۰	۶۳۴	۲۴ "
الملک الصالح	۶۰۰	۶۵۱	۵۱ "
الملک العادل	۵۴۰	۶۱۵	۷۵ "
الملک الکامل	۵۷۵	۶۳۵	۵۹ "
الملک المسعود	۵۹۹	۶۲۶	۲۷ "
الملک الصالح ثانی	۶۰۳	۶۴۷	۴۴ "
الملک الاشرف	۵۷۸	۶۳۵	۵۷ "
الملک الظافر	۵۶۸	۶۲۷	۵۹ "

خلفائے بنی عباس کی فہرست میں ہم دورِ انحطاط جو گویا بلاؤں کا زمانہ تھا۔ خلیفہ القادر، القائم اور المقتفی کا نام پاتے ہیں۔ ان کی عمریں طویل ہوئیں۔ یہ امر قابل غور ہے کہ اُن کی زندگی اُن اُصول پر بسر ہوئی جو علماء کی زندگی کے تھے۔ خلیفہ القادر کی عمر اکیاسی برس کی ہوئی۔ علامہ سیوطی نے انکی نسبت لکھا ہے کہ اس خلیفہ کا شمار فقہا میں ہے۔ اور امام ذہبی نے ان کو اپنے عہد کا راسُ الفقہا کہا ہے۔ خلیفہ القائم نے ۷۶ برس کی عمر میں وفات پائی

علامہ سیوطی نے ان کی بابت یہ ریمارک کیا ہے۔ کان .. ورعاً دیناً زاھداً عالماً یعنی متقی دین دار زاہد و عالم تھے۔ خلیفۃ المتقی ۶۹ برس زندہ رہے ان کی نسبت علامہ ممدوح فرماتے ہیں کان زاھداً عابداً ورعاً یعنی زاہد عبادت گذار اور پرہیزگار تھے۔ امرا کی فہرست میں نظام الملک طوسی کی عمر ۷۷ برس کی ہوئی۔ ان کی وفات کا قصہ ان کے طرز زندگی پر روشنی ڈالتا ہے۔ ابن خلکان نے لکھا ہے کہ "خواجہ مذکور اپنے آقا ملک شاہ کی معیت میں اصفہان کو جا رہے تھے۔ دسویں ماہ مبارک کو روزہ افطار کرکے ہوادار پر سوار ہوئے۔ راستے میں ایک دیلمی لڑکا عرضی کے لئے کھڑا تھا۔ نیک نفس وزیر نے اس کو آگے بلایا اور عرضی لینے کا قصد کیا۔ عرضی بالائے طاق رہی اس ستم گار نے ایک خنجر کا وار خواجہ کے قلب پر کیا جس نے اس مربی علم و ہنر کا خاتمہ کر دیا۔ ایک مشہور مقولہ ہے کہ تاریخ اپنے سلسلے کو دہراتی رہتی ہے۔ ایم کارنٹ پریسیڈنٹ فرانس کا واقعہ قتل کس قدر اس حادثے سے مشابہ ہے۔ اب ہم فہرست علما پیش کرتے ہیں۔ ہماری ناچیز رائے میں جو پہلو آئے وہ ہم نے عرض کر دیئے۔ اب اہل الرائے خود ہی صحیح نتیجہ نکال لیں۔

نوٹ:۔ اس کے بعد مضمون کے مؤلف صدر یار جنگ مولانا حبیب الرحمان خاں صاحب شروانی نے ۵۷ علماء اور صوفیا کے سنین ولادت، وفات اور مدتِ عمر کی فہرست درج کی ہے جس سے یہ حقیقت، روز روشن کی طرح سامنے آجاتی ہے کہ احکام اسلام کی پابندی اور اسلام کے سادہ طرز زندگی نے ان علماء و صوفیا کی نہ صرف عمریں بڑھا دی تھیں۔ بلکہ ان کی صحت کو بھی قائم رکھا تھا۔

یہ مکمل مضمون ایسٹرن لٹریچر کمپنی دہلی نے ایک رسالہ کی شکل میں شائع کر دیا ہے۔ شائقین پانچ آنے کے ٹکٹ بھیج کر یہ رسالہ منگا سکتے ہیں۔

تمباکو

از جناب زبدۃ الحکما حکیم منظور احمد خاں صاحب ایم اے، وائس پرنسپل طبیہ کالج امرتسر

تمباکو کو ترکی اور عربی میں تتن، لاطینی میں ٹوبی لیا، سنسکرت میں بجر بھنگ، انگریزی میں ٹوبی کو، اور اردو میں تمباکو کہتے ہیں۔ یہ مشہور عالم بوٹی ہے۔ جو ہندوستان کے علاوہ دیگر ممالک میں بھی کاشت کی جاتی ہے۔ اس کے پتے گدھے کے کان کے مشابہ ہوتے ہیں۔

تمباکو کی بہت سی قسمیں ہیں۔ بلجی، سورتی، کلکتی، بنارسی، کابلی، گازرونی، طوتی طبسی، امانت خانی، ملتانی اور لکھنوی وغیرہ۔ تمباکو کھانے یا پینے کا رواج ہر ملک میں مختلف اوقات میں ہوا لیکن ابتدا کے متعلق یہ مشہور ہے کہ پہلے پہل کسی طبیب نے اپنے کسی مریض کے لئے اس کا دھواں تجویز کیا تھا۔ اور کوئلوں پر اس کے پتے ڈال کر کسی نلکی سے اس کا دھواں کھینچنے کو بتایا تھا۔ ہوتے ہوتے لمبی گردن والی چلم تک نوبت پہونچی۔ پھر اس کے نیچے بانس کی نلکی تجویز ہوئی۔ پھر اس نلکی کے لئے ایک صراحی اور دوسری نلکی بن گئی۔ ایک رات وہ صراحی پرنالے کے نیچے رکھی گئی رات کو بارش کی وجہ سے اس میں اسی قدر پانی بھر گیا۔ جتنی کہ ضرورت تھی۔ حسب معمول صبح جب مریض اس کو استعمال کرنے لگا۔ تو اس میں سے گڑ گڑ کی آواز سنائی دی۔ مریض نے حیران ہو کر آواز کا سبب معلوم کیا تو سوائے پانی کے کوئی چیز معلوم نہ ہوئی۔ بالآخر ایک شاندار حقہ بن گیا۔ جو اس وقت تک چلا آتا ہے۔

اگرچہ اس دلچسپ کہانی کی کوئی تحریری شہادت موجود نہیں ہے، تاہم اگر تمباکو کا سب سے پہلا رواج دینے والا کسی طبیب ہی کو مان لیا جائے تو چنداں مضائقہ نہیں۔ کیونکہ ضرورت کے وقت، سنکھیا، افیون یا اسی قسم کی دوسری زہریلی چیزیں بھی طبیب تجویز کر دیا کرتے ہیں جس سے ان کا منشاء اس مرض کا دفعیہ ہوتا ہے نہ کہ اس کو رواج دینا۔ لیکن اگر کوئی تندرست آدمی مریض کی دیکھا دیکھی زہریلی چیزوں کا استعمال کرکے طبیب مورد الزام ٹھہرائے تو یہ سخت ناانصافی ہے۔ تمباکو کو جس مریض کے لئے تجویز کیا گیا ہوگا اس کا یہی علاج ہوگا۔ لیکن سوال یہ ہے کہ ہر کس و ناکس کا اس کو استعمال کرنا کس طبیب کی رائے کا نتیجہ ہے۔ تمباکو کے نقصانات کے مقابلہ میں اس کے فوائد صفر کا درجہ رکھتے ہیں۔ یہ مشاہدہ ہے کہ حقہ پینے والے بالعموم امراض سینہ میں مبتلا ہوتے ہیں۔ چنانچہ سکھ حضرات کو ہندو مسلم حضرات کے مقابلہ میں دمہ کا حملہ بہت ہی کم ہوتا ہے۔

ردی اور ناقص تمباکو جس میں چونہ، برگ آک، سجی، کلر شور یا اسی قسم کی مضر صحت اشیاء ملائی گئی ہوں بس زہر سے کچھ ہی کم رہ جاتا ہے۔ اس کے نقصانات تو اظہر من الشمس ہیں۔ لیکن میں آپ کو خالص تمباکو کے نقصانات دکھانا چاہتا ہوں تاکہ آپ معلوم کر لیں کہ یہ کس قدر بُری اور مہلک چیز ہے۔ اس کا دھواں کھینچنا یا نسوار لینا یا پان وغیرہ میں رکھ کر کھانا سب ایک ہی حکم کے ماتحت ہیں۔ صاحب محیط لکھتے ہیں کہ "دخان تمباکو

بسبب ارضیت مظلم و مخرب حواس و مسخن و محلل جمیع اعضا و مضعف دماغ و قلب و مفر مزاج معتدل و حار و اعضاء یابسہ است۔ مجاری را خشک مے سازد۔ و بدیں سبب قوت جاذبہ کم مے شود۔ از جذب کیموس باز ماند و سبب حرارت محدث یبوست اعضا و لاغری بدن و خشکی و درشتی جلد و دق شیخوخت مے گردد۔ وگاہے موجب امراض مختلفہ و عوارض مختلط مے شود کہ علاج آنہا مشکل مے گردد۔ مضر ریہ و محدث سرفہ است۔ و ایضاً بصاحبان خفقان و قلب حار مضر۔ و استعمال و سعوط آں صاحب دماغ حار را مضر و محدث ہزال و خشکی است۔ بالجملہ تمبا مضر دل و دماغ است خصوصاً صفراوی و سوداوی مزاج را محدث تشنگی و سدر و خفقان و تکدر حواس و مغلظ خون است۔

یعنی تمباکو کا دھواں کھینچنا بوجہ یبوست و ارضیت کے آدمی کو اندھا اور اس کے حواس کو خراب کر دیتا ہے۔ تمام اعضائے بدن کو اپنی حرارت ناری کے ساتھ گرم کر کے تحلیل کرتا اور دل و دماغ کو بالکل کمزور کر دیتا ہے۔ معتدل مزاج اور گرم مزاج والوں کے لئے سخت مضر ہے۔ تمام اعضا اور مجاری کو خشک کر دیتا ہے جس سے اعضاء کی قوت جاذبہ کم ہو کر جذب اخلاط سے رک جاتی ہے۔ نیز اعضاء کی یبوست، بدن کی لاغری و خشکی اور جلد کا کھردرا پن بڑھ کر دق تک نوبت پہونچ جاتی ہے۔ علاوہ ازیں بعض اوقات تمباکو سے اس قسم کے خطرناک اور ردی امراض پیدا ہو جاتے ہیں جن کا اچھا ہونا ناممکن ہے۔ غرض کہ تمباکو پھیپھڑوں کا دشمن، مضر قلب۔ اور کھانسی دمہ اور خفقان پیدا کرتا ہے۔ اس کی نسوار گرم طبیعت والوں کے دماغ اور جگر کے لئے سخت مضر اور بدن کو خشک اور دبلا کرنے والی ہے۔ بہرحال تمباکو دل و دماغ، جگر اور پھیپھڑوں کے لئے سخت مضر ہے۔ صفراوی، اور سوداوی مزاج والوں کو اس سے پیاس، خفقان اور تکدر حواس کی شکایتیں پیدا ہو جاتی ہیں۔ اور خون گاڑھا ہو جاتا ہے۔

جدید تحقیقات سے ثابت ہو چکا ہے کہ تمباکو میں ایک سخت قسم کا زہر ہے جس کو نکوٹین کہتے ہیں۔ اس کا ایک قطرہ ایک کتے کے ہلاک کرنے کے لئے کافی ہے۔ حقہ کے پانی میں نکوٹین موجود ہوتا ہے۔ اسی وجہ سے جس جگہ وہ پانی ڈالا جائے، کیڑا نہیں آتا۔ چھوٹے چھوٹے پرندے تو نکوٹین کی بو سے ہی مر جاتے ہیں۔ یہ تجربہ میں آئی ہوئی بات ہے کہ حقے کی نے کا میل چھپکلی اور سانپ کو ہلاک کر دیتا ہے۔ اگرچہ تمباکو عضلات کو ڈھیلا کرنے کی وجہ سے کچلہ کے زہر کو دور کرنے اور مرض تشنج میں مفید ہے لیکن بقول ڈاکٹر مسی صاحب ۲۰ یا ۳۰ گرین تمباکو کا جوشاندہ رفع تشنج کے لئے دو بارہ سہ بارہ دینے سے کئی مریض جان سے جا چکے ہیں۔ صاحب مخزن رقم طراز ہیں کہ امریکہ کے مشہور ڈاکٹر رش صاحب و ڈاکٹر وڈ ورڈ صاحب و پروفیسر سلمان صاحب و پروفیسر پانڈ صاحب اور انگلستان کے ڈاکٹر نکلسن صاحب اور ڈاکٹر ریچرڈسن صاحب وغیرہ اس بات پر متفق ہیں کہ تمباکو کے کثرت استعمال سے بلکہ بعض اوقات اس کے اوسط استعمال سے بھی اکثر دماغی امراض مثلاً دردسر، دوران سر، ضعف حافظہ، سکتہ، مراق، فالج، بے خوابی، دیوانگی، ضعف بصارت، اندھا پن، بحۃ الصوت، کھانسی، سل، کمزوری، خفقان، ضعف باہ، نامردی اور اسی قسم کے بے شمار امراض پیدا ہو جاتے ہیں۔ میرا چشم دید واقعہ ہے کہ طبیہ کالج میں ایک طالب علم سگرٹ نوشی کی کثرت کے باعث مالیخولیا مراقی میں مبتلا ہو کر کالج چھوڑنے پر مجبور ہو گیا تھا۔

کچھ مدت کا ذکر ہے کہ ایک مریض کثرت حقہ نوشی کے باعث مرض بے خوابی میں مبتلا ہو گیا۔ پانچ دفعہ مارفین کرانے پر بھی اس کی صحت درست نہ ہوئی۔ کچھ عرصہ ہوا کہ ایک قصاب جو ہر وقت حقہ منہ میں رکھتا تھا حقہ پیتے پیتے اسے ایسا اچھو آیا کہ جاں بحق ہو گیا۔

جس طرح تاش کا کھیلنا قماربازی کا دیباچہ ہے اسی طرح حقہ نوشی عام نشوں کی ابتدا ہے۔ اس کے بے شمار نقصانات کو دیکھ کر بعض بادشاہ بھی اپنے اپنے وقت میں اس کے انسداد کی کوشش کرتے رہے۔ انگلستان کی ملکہ الزبتھ (۱۵۳۳ - ۱۶۰۳) نے تمباکو نوشی کی ممانعت میں ایک تحریری حکم نافذ فرمایا۔ اس کے بعد بادشاہ جیمس (۱۶۳۳ - ۱۷۰۱) نے تمباکو نوشی پر سخت جرمانہ مقرر فرمایا۔ اور اس کے جانشین شاہ چارلس نے اس کے حکم کو بحال رکھا۔ صاحب خلاصۃ التواریخ لکھتے ہیں کہ جہانگیر بادشاہ نے اپنی سلطنت کے چودہویں سال، جب کہ وہ لاہور میں تھا تمباکو نوشی کی سخت ممانعت کر دی تھی۔ اور حکم دیا تھا کہ جو کوئی تمباکو پیئے گا اس کے ہونٹ کاٹ دیئے جائیں گے۔ چنانچہ اکثر اشخاص کو جنہوں نے اس حکم کی خلاف ورزی کی تھی، منہ کالا کر کے گدھے پر سوار شہر کے چاروں طرف پھرایا گیا۔

نکوٹین انسان کے پھیپھڑوں اور دل دماغ پر ایسا برا اثر کرتی ہے کہ دماغ اور حرام مغز کے اعصاب ڈھیلے ہو کر گوناگوں خطرناک امراض پیدا کر دیتے ہیں۔

بعض جگہوں کے تمباکو میں نکوٹین اس کثرت کے ساتھ ہوتی ہے کہ ہلکا تمباکو پینے والے اس کا ایک کش لگانے سے ہی بے حال ہو جاتے

ہیں، ٹھنڈا پسینہ، خفقان، دوران سر اور اُبکائی وغیرہ شکایتیں پیدا ہو جاتی ہیں بعض دفعہ نئے نئے شوقین جن کو حقہ پیتے ہوئے ابھی تھوڑا ہی عرصہ ہوا ہو، بلکے تمباکو پینے سے بھی ان ہی علامات کا شکار ہو جاتے ہیں۔ تازہ تحقیقات سے ثابت ہو چکا ہے کہ ہونٹوں کا ایک پھوڑا جس کو لیوکوپلیکیا کہتے ہیں، اور بعض دفعہ ہونٹوں کا سرطان تمباکو نوشی کی وجہ سے ہوتا ہے۔ اگر تمباکو نوشی بند نہ کی جائے تو مرض بڑھتا جاتا ہے حتیٰ کہ گلے کے تمام غدد جاذبہ مبتلائے مرض ہو کر موت کو زیادہ قریب لے آتے ہیں۔ بعض لوگ پھیپھڑے کے ایک مخصوص مرض میں مبتلا ہو جاتے ہیں ان کے پھیپھڑے ہوا سے بھر کر پھول جاتے ہیں۔ مگر ہوا باہر نہیں نکل سکتی۔ عموماً ان لوگوں میں یہ مرض پایا جاتا ہے جن کو دم کشی بطور پیشہ کے کرنی پڑتی ہے، مثلاً گویئے، قوال، باجہ بجانے والے۔ تمباکو نوش بھی بالعموم اس مرض کا شکار رہو جاتے ہیں۔

ڈاکٹر آسلر صاحب نے اپنی تصنیف میں تمباکو نوشی سے پیدا ہونے والے مرضوں کی تین قسمیں کی ہیں۔

(۱) خفقان۔ اختلاج قلب، درد دل جس کو ڈاکٹری میں انجائنا پکٹورس کہتے ہیں۔

(۲) تمباکو نوشی سے خون رقیق اور کم ہو جاتا ہے۔ جس سے خون کا دورہ سست ہو کر ضعف دماغ اور غشی پیدا ہو جاتی ہے۔ شریانوں کی اندرونی سطح نہایت نازک ہو جاتی ہے۔ اور ان کے اندر چونے کے باریک ذرات چمٹ جاتے ہیں۔ اور ان کی حالت ایسی ہو جاتی ہے کہ معمولی صدمہ سے وہ پھٹ جائیں۔

(۳) معدہ، جگر اور انتڑیاں، تمباکو نوشی کے باعث غذا کو ہضم کرنے سے قاصر ہو جاتی ہیں۔ بلکہ ان کے اندر ایک قسم کا لیسدار مادہ جمع ہو کر ان کی ساخت کو بگاڑ دیتا ہے۔ ڈاکٹر موصوف کی رائے ہے کہ اگر تمباکو نوشی کی عالمگیر وبا یک لخت رُک جائے تو پچاس فیصدی امراض میں کمی ہو جائے گی۔ اس کا دعوےٰ ہے کہ آتشک اور تمباکو نوشی چند امراض کے سوا باقی تمام امراض انسانی کا موجب ہیں۔

مذہبی پہلو جہاں تک میرا مطالعہ ہے کہ وثوق کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ دنیا کا کوئی مذہب اس کی اجازت نہیں دیتا بلکہ بعض مذاہب نے تو اس کو قطعاً حرام قرار دیا ہے۔ اسی لئے گورنمنٹ نے ریل گاڑیوں کے ڈبوں پر حقہ نوشی کی ممانعت کا اشتہار لگا کر واضح کر دیا ہے کہ اگر کوئی شخص اپنے ساتھی کی مرضی کے بغیر حقہ نوشی کرے گا تو اُسے گرفتار کیا جائے گا۔ سکھ مذہب کی ابتدا کے وقت تمباکو نوشی شروع ہو چکی تھی اس لئے اس نے تمباکو نوشی کو سختی کے ساتھ حرام قرار دیا ہے۔ مسلمانوں میں بھی اس بارے میں علما کے تین خیال ہیں ایک جماعت تو اس کو قطعی حرام قرار دیتی ہے۔ اس کا دعوےٰ ہے کہ تمباکو شیطان کے پیشاب سے پیدا ہوا ہے اور پیغمبر اسلام نے اس کے متعلق پیش گوئی فرما کر اس کی مخالفت فرمائی ہے۔ علما کا یہ گروہ علاقہ سوات و بنیر میں موجود ہے۔ وہاں کے بعض پیر لوگوں کو مرید بناتے وقت تمباکو نہ پینے کی بھی قسم لیتے ہیں۔ دوسرا گروہ اس کو مباح قرار دے کر اس کا پینا اور نہ پینا برابر خیال کرتا ہے۔ تیسرا گروہ اس کو مکروہ جان کر نرم لفظوں میں اس کی ممانعت کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اب تک علما نے اس طرف کلی توجہ نہیں فرمائی۔ اور اس کی ترقی برابر ہوتی جارہی ہے۔ **غایۃ الاوطار** میں جو فقہ کی ایک کتاب ہے اس کو حرام لکھا ہے۔

اس کے علاوہ حضرت اُم سلمہ فرماتی ہیں کہ حضور صلعم نے ہر نشہ پیدا کرنے والی اور فتور ڈالنے والی چیز کی ممانعت فرمائی ہے۔

بہرحال تمباکو کیا بہ لحاظ حفظان صحت اور کیا بہ لحاظ مذاہب ناقابلِ استعمال اور مکروہ چیز ہے۔ ہر شخص کو اس سے پرہیز کرنا چاہیئے۔

کونین فراہم کرنے کا مسئلہ

بوٹینیکل سروے آف انڈیا کی تازہ سالانہ رپورٹ بابتہ ۳۸-۱۹۳۷ء میں حرفت اور دوا سازی کے مقصد کے لئے ہندوستانی پودوں کی روز افزوں اہمیت کے مسئلہ پر دلچسپ روشنی ڈالی گئی ہے۔

رپورٹ کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس سال ہندوستان اور باہر کے ملکوں کے بے شمار لوگوں کو اقتصادی اہمیت رکھنے والے پودوں کے متعلق مختلف معلومات فراہم کی گئیں۔ مثلاً دوا سازی میں کام آنے والے پودے، لاکھ، دیا سلائی کے کام کی لکڑی، چارے کے کام

میں اپنے والی گھاس، برائی چیڑا گوند پیدا کرنے والے پودے وغیرہ مفصل معلومات حاصل کرنے کے لئے پولیٹکل سروے آف انڈیا (شعبہ حرفت مجموعہ ہستانی عجائب خانہ) میں تجارت پیشہ اصحاب اور طلبا کثیر تعداد میں آئے۔ یونی ورسٹی کے پروفیسر اور طلبار کو بھی پودوں کی تجارت کے سلسلہ میں مستند اور قابل قدر معلومات فراہم کی گئیں۔

حرفتی شعبہ میں اس سال ۲۴۲ نئے پودوں کے نمونوں کا اضافہ ہوا۔

ان میں دوا سازی اور تیل بنانے کے کام میں آنے والے پودے خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ موگا اور بھاگل پور وغیرہ کے دیسی رنگے ہوئے ریشمی کپڑوں کو نمائش کے لئے گیلری میں رکھا گیا۔ اور کاغذ تیار کرنے کی ترکیبوں کی تصویروں کا بھی اضافہ ہوا۔

کونین کی فراہمی کونین کی فراہمی کے مسئلہ میں پبلک کی دلچسپی بڑھ رہی ہے۔ تین طریقے ہیں جن سے پیداوار میں اضافہ ہوسکتا ہے (۱) سنکونا کی کاشت زیادہ رقبہ زمین میں ہو۔ (۲) سنکونا کی زیر کاشت زمین کو زیادہ پیداوار کے قابل بنایا جائے (۳) چھال کی عمدگی پر زور دیا جائے۔

اول الذکر طریقے کے متعلق حال ہی میں شاہی زرعی تحقیقاتی کونسل نے تحقیقات کی ہے جس کی رپورٹ شائع ہونے والی ہے۔ باقی دو امور پر باقاعدہ تحقیقات کی ضرورت ہے۔

سال کے ابتدا میں ۱۳۰۹۴۱ پونڈ کونین اسٹاک میں تھی، اور خاتمہ پر ۱۱۲۵۶۴ پونڈ، اس کے علاوہ ۱۳۰۰۰ پونڈ کونین چھال کی شکل میں تھی۔ کل آمدنی ۴۴۸۰۷ روپیہ ہوئی۔

مائیں زیادہ کیوں مرتی ہیں؟

انڈین ریسرچ فنڈ ایسوسی ایشن کی امداد سے حال میں آل انڈیا انسٹی ٹیوٹ آف ہائجین اینڈ پبلک ہیلتھ نے کلکتہ میں ایک سال کی مسلسل تحقیقات کے بعد معلوم کیا ہے کہ مرنے والی زچاؤں میں سے تقریباً ۹۶٫۳ فی صدی زچاؤں کی جانیں بچائی جاسکتی ہیں۔ اس تحقیقات میں ہر قسم کی احتیاط کی گئی تھی۔ لیکن اس شرح اموات میں غلطی کا امکان تسلیم بھی کرلیا جائے تو بھی اس میں شک نہیں کہ ملک میں زچاؤں کی موتوں کی تعداد افسوسناک حد تک زیادہ ہے۔

اموات کے اسباب کل ۸۸۰ اموات کی تحقیقات کی گئی تھی۔ معلوم ہوا ہے کہ ان میں سے ۱۰۰ اموات براہ راست وضع حمل کی خرابی سے اور ۱۸۶ اموات زچگی سے متعلقہ امراض کی وجہ سے پیش آئیں، وضع حمل کے سلسلہ میں سب سے زیادہ اموات عفونت اور کمی خون کے باعث اور زچگی سے متعلقہ امراض میں سے ۴۰ فی صدی اموات سل دق کی وجہ سے ہوئیں۔

اموات کے اسباب میں کمی خون سب سے زیادہ اہم ہے کیونکہ عفونت میں بھی کمی خون کو بڑا دخل ہے۔ کمی خون کے اسباب مثلاً غذا، اقتصادی حالات، پردہ، ذاتی اور متعلقہ امراض کے سلسلہ میں بھی تحقیقات کی گئی۔ امید کی جاتی ہے کہ بہت جلد کمی خون کی مختلف اسباب کی مکمل تحقیقات ہوجائے گی۔ اور یہ بھی معلوم ہوجائے گا کہ ان کا زچہ کی صحت پر کیا اثر پڑتا ہے۔

تحقیقات سے معلوم ہوا ہے کہ بحیثیت مجموعی ہندوستانی عورتوں کا خون صحت کے اعتبار سے یورپ کی عورتوں کے خون سے کسی طرح کم نہیں۔

مجربات

جناب حکیم سید محمد اسد علی صاحب - ایم - آر - اے - ایس لندن ، ایف - ٹی - ایس - ایم ، ایم - بی - جودھ پور

اکسیر نسیان ہلیلہ زرد کا چھلکا دو تولہ ، آملہ دو تولہ ، فلفل سیاہ چھ ماشہ ، فلفل دراز چھ ماشہ ، سونٹھ ۶ ماشہ ، مغز کشنیز ۳ تولہ ، بادیان ایک تولہ ، کشتہ عقیق ایک ماشہ ، کشتہ طلا ایک ماشہ ، کشتہ نقرہ ایک ماشہ ، مغز بادام شیریں ۴ تولہ ، مغز پستہ ۴ تولہ ، دانہ الائچی خورد ۶ ماشہ ، ورق طلا ۱۲ عدد ، ورق نقرہ ۲۵ عدد - سب چیزوں کو یک جان کریں ، اور چار تولے روغن بادام شیریں ڈال کر خوب حل کریں پھر تگنی مصری کا گاڑھا قوام تیار کر کے دوائیں اس میں ملا دیں - اور ۱۲ روز کے بعد ۳ ماشہ صبح اور ۳ ماشہ شام گائے کے دودھ کے ساتھ کھائیں -

فوائد :- ضعف دماغ اور اعضائے رئیسہ کی کمزوری کو دور کرتی ہے - طالب علموں اور دماغی کام کرنے والوں کے لئے عمدہ چیز ہے

سفوف مقوی باہ قرنفل ۴ سرخ ، مازو ۴ سرخ ، شنگرف رومی ایک سرخ ، ریگ ماہی ایک ماشہ ، دارچینی ایک ایک ماشہ افیون خالص ۶ سرخ ، سلاجیت شدہ ۴ سرخ ، عنبر اشہب ۴ سرخ ، بسباسہ ۶ سرخ ، جوزبوا ۴ سرخ ، کابفل ۶ سرخ ، زعفران ۱۰ سرخ ، ورق طلا ۱۰ سرخ ، ورق نقرہ ۱۰ سرخ ، نمک چکنی ۲ سرخ - سب چیزوں کو کوٹ چھان کر سفوف بنائیں - اور پہلے دن ایک ماشہ یا نصف ماشہ پھانک کر اوپر سے گائے کا دودھ پئیں - چار روز کے بعد ۲ - ۲ رتی دوا اور ساتھ ہی دودھ کا اضافہ کرنا شروع کر دیں اور ۳ ماشہ تک پہونچائیں - غذا میں انڈے کی زردی بھی نیم برشت کھلائیں - **فوائد** :- تقویت باہ کے لئے عجیب الاثر تحفہ ہے -

---

جناب ڈاکٹر محمد محفوظ عالم صاحب قریشی طوق کوٹلوری

مصفی اعلےٰ برگ شاہترہ ، سرپھوکہ ، برگ گز ، تخم کاسنی ، گل کاسنی ، گل بکائن ، گل کاسنی ، کمو خشک ، افتیمون ولایتی بصرہ لبستہ گل نیم ہر ایک پانچ تولہ ، برادہ شیشم ، برادہ آبنوس ہر ایک دو تولہ ، منڈی مع برگ و بیخ و بار و گل ایک پاؤ ، عناب کلاں ، گل نیلوفر ہر ایک ۵ تولہ ، بسفائج فستقی ، چوب چینی وردی ، عشبہ مغربی ہر ایک ۱۰ تولہ ، گل گاؤزبان ۲۰ تولہ ، درونج عقربی ایک تولہ - رات کو سب چیزوں کو پندرہ سیر پانی میں بھگو دیں - صبح کے وقت ۸ سیر عرق کشید کریں -

خوراک :- آدھ پاؤ عرق اور شربت عناب دو تولہ - صبح و شام دونوں وقت

فوائد :- سوداوی امراض میں خصوصاً تنقیہ کے بعد اس عرق کا استعمال بہت مفید ہوتا ہے - کچھ دنوں تک پرہیز کے ساتھ اس کو پیتے رہنے سے خون صاف ہو کر جسم چمکنے لگتا ہے - میرا معمول مطب ہے - لیکن شرط یہ ہے کہ پندرہ سیر سے زیادہ پانی میں دوا نہ بھگوئیں اور نہ آٹھ سیر سے زیادہ عرق کھینچیں - اور تمام دوائیں تازہ اور ٹھیک وزن سے لی جائیں -

---

بخاروں کے پانچ مجرب نسخے

(جناب حکیم محمد فضل الٰہی صاحب کمل صدیقی سیالکوٹ)

حب ابیض ست گلو ایک تولہ ، بنسلوچن کبود ایک تولہ ، زہر مہرہ خطائی ایک تولہ ، دانہ الائچی خورد ایک تولہ ، کونین سلفاس ۶ ماشہ کشتہ صدف مروارید ی ۶ ماشہ ، کشتہ ابرک سفید ۶ ماشہ ، کشتہ گئودنتی ۶ ماشہ ، کشتہ مرجان ۶ ماشہ ، کافور دیسی ۳ ماشہ گوند سفید ۳ ماشہ سب دواؤں کو بہت باریک پیس کر لعاب اسپغول میں چنے کے برابر گولیاں تیار کر لیں - اور ایک ایک گولی دن میں ۳ بار مناسب

بدرقہ کے ساتھ استعمال کرائیں۔ دوا کے استعمال سے پہلے معدہ کی صفائی ضروری ہے۔ ضرورت کے مطابق دو دو گولیاں بھی دی جاسکتی ہیں۔

فوائد:۔ ملیریا بخاروں کے دفعیہ میں "حب ابیض" ہزاروں دفعہ کی آزمائی ہوئی بے خطا اور مجرب گولیاں ہیں۔

حب صحت افزا جوز ماثل، افیون، مرچ سیاہ، اقاقیا۔ چاروں چیزیں برابر کی لے کر حسب معمول چنے کے برابر گولیاں تیار کرلیں۔ ایک گولی نوبت سے ۲ گھنٹے پہلے اور دوسری گولی بخار ہونے سے ایک گھنٹے پہلے گرم پانی کے ساتھ دیں۔ انشاء اللہ پہلے ہی روز نفع معلوم ہوگا ورنہ تنقیہ کرنے کے بعد دوسرے تیسرے دن تو ضرور فائدہ ہو جاتا ہے۔ اور بخار کی باری رُک جاتی ہے۔

فوائد:۔ نوبتی بخاروں کو دفع کرنے میں نہایت مفید و مجرب اور معمول مطب گولیاں ہیں کونین سے بھی زیادہ فائدہ کرتی ہیں۔

حب ہندی مغز کرنجوہ ۵ تولہ، فلفل دراز ۲ تولہ، برگ کیکر ۲ تولہ، زیرہ سفید ۲ تولہ، شب یمانی بریاں ۲ تولہ، کشتہ گئودنتی ۱ تولہ سب دواؤں کو کوٹ پیس کر گوند کے لعاب سے چنے کے برابر گولیاں بنالیں۔ اور ایک دو گولیاں ضرورت کے مطابق پانی یا سونفیے وغیرہ کے ساتھ معدہ کی صفائی کے بعد دیں۔

فوائد:۔ ہر قسم کے بخاروں میں مفید ہے خصوصاً ملیریا اور بلغمی بخاروں میں تو بہت ہی مفید و معمول مطب گولیاں ہیں۔

سفوف ست گلو ست گلو خانہ ساز ایک تولہ، طباشیر نیل گوں ایک تولہ، دانہ ہیل خورد ایک تولہ، مصری کوزہ ۶ تولہ۔ سب چیزوں کو باریک پیس کر محفوظ رکھیں۔ اور ایک ماشہ سے ۳ ماشہ تک دن میں تین چار بار پانی یا مناسب عرقوں کے ساتھ دیں۔ **فوائد:۔** ہر قسم کے بخاروں میں بے خطر دیا جاسکتا ہے۔ مفید مجرب اور سہل الحصول معمول مطب دوا ہے۔

اکسیر حمیٰ گل مدار خشک ایک تولہ، ابرک سفید مقرض ایک تولہ، ست گلو خالص خانہ ساز ایک تولہ، مصری کوزہ ۳ تولہ۔ سب چیزوں کو باریک پیس کر سفوف کرلیں۔ اور چار رتی سے ایک ماشہ تک یہ سفوف پانی یا کسی مفید شربت یا عرق کے ساتھ استعمال کرائیں۔

فوائد:۔ یہ دوا بلغمی اور فصلی بخاروں میں خصوصاً اور دوسرے بخاروں میں عموماً فائدہ کرتی ہے۔ تنقیہ کے بعد اکسیری اثرات ظاہر ہوتے ہیں۔ ضرور تجربہ کریں۔ اور نتائج سے دیگر ناظرین کو بھی آگاہ فرمائیں۔

جناب حکیم سید ریاض الحسن شاہ صاحب گیلانی حاذق الحکماء، شاہ کوٹ

ملذذ خاص عطر گلاب ایک تولہ، عطر موتیا ایک تولہ، چربی مرغی (جس نے انڈا نہ دیا ہو) ½ چھٹانک، مشک خالص ۳ ماشہ، عقرقرحا ۶ ماشہ، کباب چینی ۶ ماشہ، زعفران ۶ ماشہ۔ سب چیزوں کو خوب کھرل کرکے رکھیں، اور حسب معمول استعمال کریں۔

مصفی خون نیلا تھوتھا دو تولہ، مردار سنگ ایک تولہ، کتھ سفید ۶ ماشہ، گندھک آملہ سار ۶ ماشہ، دار چکنا ۳ ماشہ۔ سب چیزوں کو کوار گندل کے پانی میں خوب کھرل کرکے چنے کے برابر گولیاں بنائیں۔ اور ایک گولی عرق منڈی ۱ تولہ کے ساتھ دیں۔

فوائد:۔ یہ گولیاں خون کو صاف کرتی ہیں۔ آتشک کے عوارض کو دور کرتی ہیں۔

حب ممسک شدہ تخم دھتوج ۱ ماشہ، کشتہ سونا ایک ماشہ، جائفل ۶ عدد، جاوتری ۶ ماشہ، کستوری ۳ ماشہ، لونگ ۶ ماشہ، زعفران ۶ ماشہ۔ سب دواؤں کو برانڈی میں کھرل کرکے چنے کے برابر گولیاں بنالیں۔ اور ایک گولی حسب معمول ایک گھنٹہ پہلے استعمال کریں۔ **فوائد:۔** ممسک ہے اور مقوی باہ ہے۔

اکسیری دواؤں سے دق وسل کا علاج

(نقل واخذ کے حقوق محفوظ ہیں)

از جناب ڈاکٹر عبدالحمید صاحب چغتائی بیرون دہلی دروازہ، لاہور

دق وسل کے معالجات کے سلسلہ میں میں آج ان اکسیر صفت دواؤں کا اظہار کرتا ہوں جن کی مثال دنیائے طب پیش کرنے سے

قاصر ہے۔ وما توفیقی الا باللہ۔

(۱) کشتہ زرنیخ طبقی

ہڑتال طبقی ایک تولہ کا عمدہ ٹکڑا لے کر ململ کے کپڑے میں پوٹلی باندھیں اور اسے لحم بقر ایک سیر روغن زیت نصف سیر، مرچ سُرخ دو تولہ، نمک ۱ تولہ، پیاز ۱ تولہ، لہسن ۵ تولہ کے ساتھ چولہے پر چڑھا کر نرم آگ پر اس قدر بھونیں کہ لحم بقر اچھی طرح بریاں ہو جائے۔ دورانِ عمل میں چمچہ برابر چلاتے رہیں۔ جب یہ مرکب ٹھنڈا ہو جائے تو ہڑتال کو نکال لیں۔ اور باقی مرکب کو زمین میں دفن کر دیں۔

ہڑتال کو برگ حنا تازہ ایک پاؤ، اور برگ نورستہ نیم تازہ ایک پاؤ کے نغدہ میں رکھ کر مٹی کے کوزہ میں بند کریں اور سات دفعہ نہایت مضبوطی اور عمدگی کے ساتھ گل حکمت کر کے خشک کر لیں۔ پھر تین سیر دودھ میں اُپلوں کی اُسوقت آگ دیں۔ جب اُپلوں کا دھواں بند ہو جائے۔ آگ سرد ہو جانے پر ہڑتال نکال لیں۔ سفید براق کشتہ شدہ برآمد ہو گا۔

خوراک ۱ چاول ہمراہ ست گلو ایک سرخ، طباشیر ۲ سرخ، دانہ الائچی خورد ایک سرخ، جوہر کافور ۲ برنج۔

ترکیب جوہر کافور۔ کافور دیسی ۵ تولہ کو آدھی بوتل برانڈی میں حل کر کے بطریق معروف جوہر اڑا لیں۔

(۲) رُوح الماس

کشتہ ابرک سفید ۳ تولہ اور کشتہ الماس ایک سرخ لے کر روح گلاب میں تین دن تک خوب کھرل کر کے سفوف بنا لیں اور آدھی رتی یہ دوا ہمراہ شیر گاؤ کھلائیں۔ دق و سل کی بہترین دوا ہے۔

ترکیب کشتہ ابرک۔ ابرک سفید ۵ تولہ کو اول محلوب کر لیں۔ پھر اس میں سیماب مصفےٰ (شنگرف والا) ۳ ماشہ شامل کر کے آب گندر سرخ معطر ۲۰ تولہ کے ساتھ اس قدر کھرل کریں کہ تمام پانی خشک ہو جائے پھر قرص بنا کر مٹی کے کوزہ میں بند کریں اور سے گل حکمت کر کے ۵ سیر اُپلوں کی آگ دیں۔ سرد ہونے پر نکال لیں اور مزید سیماب مصفےٰ ۳ ماشہ اضافہ کر کے آب گندر ۲۰ تولہ میں کھرل کر کے یہی عمل کریں۔ اسی طرح ۱۲ مرتبہ آگ دینے سے ابرک کا کشتہ تیار کر لیں۔

ترکیب کشتہ الماس۔ ریزہ الماس ایک سرخ کو اول مطبوخ حب القلت ۵ تولہ، حلتیت ۳ تولہ، سینڈھا نمک ۳ تولہ اور خرمہرہ ۳ تولہ میں ۱۲۰ مرتبہ سرد کریں۔ پھر ریزہ مذکور کو برگ نورستہ درخت کویہ کے نغدہ میں ملفوف کر کے گولا سا بنا لیں اور اس پر ۷ دفعہ کپڑ ولی کر کے خشک کریں جب گولا اچھی طرح خشک ہو جائے تو اُسے اُوپر اور نیچے سے بالمقابل سلائی کے ساتھ چھید دیں۔ اور ۵ سیر اُپلوں کی آگ میں پھونک لیں۔ الماس پُھکا ہوا نکلے گا۔

دیگر۔ ریزہ الماس کو دانہ بلادر میں ملفوف کر کے نیچے اوپر کشتہ قلعی (از زیر) ایک تولہ فرش و لحاف کر کے کوزہ گلی میں بند کر کے گل حکمت کر لیں۔ اور ایک سیر اُپلوں کی آگ دیں۔ اس طرح گیارہ مرتبہ یہی عمل کریں۔ الماس کشتہ ہو جائے گا۔

(۳) کشتہ طلا فک الحجاب

برادہ طلا خالص ایک تولہ اور پارہ مصفےٰ ۳ تولہ کو ایک ہفتہ تک روح گلاب میں کھرل کریں پھر بطریق معروف جوہر اُڑا لیں جس قدر پارہ بصورت جوہر حاصل ہو اُسے وزن کریں اور کمی کو جدید پارہ سے پورا کر کے پھر روح گلاب میں کھرل کریں اور ہفتہ بھر کے بعد جوہر اُڑائیں اسی طرح ۱۱ سے ۱۲ مرتبہ کریں۔ یہاں تک کہ برادہ طلا کشتہ ہو جائے اور سیماب کے ساتھ کھرل کرنے سے پارہ کو عقد نہ کرے۔

خوراک چاول برابر ہمراہ ادویہ مناسبہ۔ دق و سل کے عجیب نفع بخش دوا ہے۔

(۴) کرپور آسو

شراب عمدہ اعلےٰ قسم ۱ سیر، مشک کافور ۲۴ تولہ، دانہ الائچی خورد ۸ تولہ، ناگرموتھا ۸ تولہ، سونٹھ ۸ تولہ، اجوائن ۸ تولہ، فلفل سیاہ ۸ تولہ۔ سب دواؤں کا سفوف کر کے شراب میں ڈالیں۔ اور ایک مہینے تک محفوظ رکھیں۔ پھر نتھار کر شیشیوں میں بھر لیں۔ اور ۵ سے ۱۰ بوند تک ہمراہ عرق گلاب دیں۔ **فوائد**:- دق طبی کے لئے نہایت مفید شے ہو۔

مرگ مدآسو

شراب اعلیٰ قسم سوا چھ سیر، کستوری نیپالی ۲ تولہ، خالص شہد ۳ سیر ۱ تولہ، پانی ۲ سیر ۱ تولہ، سفوف فلفل سیاہ ۱ تولہ، سفوف قرنفل ۱ تولہ، سفوف جائفل ۱ تولہ، سفوف فلفل دراز ۱ تولہ، سفوف دارچینی ۱ تولہ۔ سب دواؤں کو شیشے کے مرتبان میں ڈال کر ایک ماہ تک رکھیں پھر نتھار کر محفوظ کر لیں۔ خوراک ۱۰ بوند۔

فوائد:۔ یہ دوا ضعف و نقاہت اور مرض کے انتہائی درجوں میں دی جاتی ہے اور حالت نزاع میں بھی اس سے طاقت گویائی عود کر آتی ہے۔

جناب حکیم مولوی سید مقبول شاہ صاحب وارثی

حب جریان و احتلام

میں نے یہ نسخہ کئی سال ہوئے کسی کتاب میں دیکھا تھا۔ چونکہ تجربہ کرنے کا شوق مجھ کو دامن گیر رہتا ہے اس لئے اس کو بنا کر سینکڑوں مریضوں پر تجربہ کیا اور نہایت مفید پایا۔ **نسخہ:۔** برگد (بڑ) کے پختہ پتے زرد رنگ کے جو خود بخود گرتے ہیں، ایک من جمع کر کے برتے ہوئے مٹی کے گھڑوں میں بھر کر بھگو دیں۔ ۲۴ گھنٹے کے بعد کڑھائی میں پتے اور پانی کو الٹ کر پکانا شروع کریں۔ جب آدھا پانی جل جائے تو کڑھائی کو نیچے اُتار کر ٹھنڈا کرلیں۔ پھر پانی کو چھان کر پتے پھینک دیں اور پانی کو اتنا پکائیں کہ اس کا افیون کی طرح قوام ہو جائے۔ اس قوام میں حسب ذیل دواؤں کا سفوف ملا کر چنے کے برابر گولیاں بنالیں اور ایک گولی سے شروع کر کے چار گولیوں تک پہونچائیں۔ گولی پانی یا دودھ کے ساتھ استعمال کی جائے۔

سفوف بھوپھلی ۵ تولہ، سوس دو تولہ اور مغز تخم املی ۲ تولہ۔

فوائد:۔ جریان اور احتلام کے لئے عجیب گولیاں ہیں۔ سرعت کی شکایت کو رفع کرتی ہیں۔

فوری نعوظ کی دوائیں

ہمارے ایک کرم فرما ڈاکٹر صاحب نے فروری ۱۹۳۹ء کے ہمدرد صحت میں ایک سوال شائع کرایا تھا میرا ارادہ تھا کہ اس سوال کا فوری جواب دوں۔ مگر عدیم الفرصتی نے معذور رکھا۔ یہ خیال پیدا ہوا کہ اطبا کرام کی دریا دلی ضرور ڈاکٹر صاحب کی تسلی کر دے گی۔ مارچ کے ہمدرد صحت میں دریا دلی کا مظاہرہ تو ضرور ہوا لیکن ذرا کم۔ فوری نعوظ کی دوائیں گو کم یاب ہیں لیکن نایاب نہیں۔ میرے برادر اکبر حافظ مولوی عبدالقادر صاحب رضا مرحوم سابق طبیب خاص مہاراجہ کپورتھلہ نے صرف فوری نعوظ کے ایک نسخہ سے بہت شہرت حاصل کی تھی۔ اکثر اطبا کے پاس یہ نسخہ میرے علم میں موجود ہے۔ بھائی صاحب کے انتقال کے بعد یہ نسخہ مجھکو بھی ملا۔ اور میں نے اسے تیار کر کے شائقین پر آزمایا حقیقتاً یہ نسخہ اکسیر ہے۔ نسخہ میں ڈاکٹر صاحب کی خدمت میں خصوصاً اور تمام اطبا کرام اور شائقین کی خدمت میں عموماً پیش کرتا ہوں۔

خراطین دہنی، کافور بھیم سینی، افیون، مشک، ست سلاجیت کو ہم وزن لے کر ماہی روہو کے پتے میں ایک دن تک کھرل کر کے زیرہ سیاہ کی طرح زیرہ بنا کر سایہ میں خشک کریں۔ اور ایک زیرہ وقت سے پہلے پیشاب کی نالی میں رکھ کر کرشمہ دیکھیں۔

نوٹ:۔ خراطین دہنی ہونے چاہئیں یعنی وہ خراطین جو انسان کے منہ کے راستہ سے نکلا ہو۔

فوری نعوظ کے لئے طلا کا بھی ایک نسخہ لکھتا ہوں۔ یہ بھی عمدہ چیز ہے۔ سیماب ۶ ماشہ اور شہد ایک تولہ لے کر لوہے کی کڑھائی میں اتنا کھرل کریں کہ یک جان ہو جائے۔ پھر بقدر مناسب اسے ایک پٹی پر لگا کر چڑھائیں۔ چند منٹ کے بعد ہی مقصد پورا ہونا شروع ہو جائے گا۔

جناب حکیم ابو محمد اعظم صاحب شاگرد جناب حکیم ڈاکٹر سید محمد غوث صاحب، مدراس

دافع تپ دق و سل

ست گلو ۳ تولہ، تخم کاسنی ۳ تولہ، تخم پالک ۱ تولہ، خوب کلاں ۳ تولہ، سرطان ہندی سوختہ ۱ تولہ، تخم خرفہ ۳ تولہ، گاؤزبان ۱ تولہ، تخم بستان افروز ایک تولہ، تخم حماض ایک تولہ، تخم کاسنی ۱ تولہ، تخم کشنیز ۶ ماشہ الائچی خورد ۳ تولہ، نبات سفید ۵ تولہ، ترنجبین ۳ تولہ، گل سرخ ۳ تولہ، سریشم ماہی ۳ ماشہ، صدف ایک تولہ، زہر مہرہ ایک تولہ، سنگ یشب ایک تولہ، طباشیر ایک تولہ۔ سب دواؤں کا باریک سفوف کر کے رکھیں اور ڈیڑھ ڈیڑھ ماشہ صبح و شام دونوں وقت عرق گاؤزبان کے ساتھ دیں۔

سفوف سوزاک جدید

نمک سنگ دو تولہ، شورہ قلمی ۲ تولہ، ریوند چینی دو تولہ، زیرہ سفید دو تولہ، کباب چینی ایک تولہ۔ پھٹکری بریاں ۶ ماشہ۔ سفوف کر کے روزانہ ۴ ماشہ یہ سفوف دودھ کی لسی کے ساتھ استعمال کریں۔ انشاء اللہ ایک ہفتہ میں صحت ہو جائے گی۔

سفوف سوزاک کہنہ

مازو ایک تولہ، پھٹکری بریاں ایک تولہ، گیرو ۱ تولہ، نبات سفید تین تولہ۔ سفوف کر کے روزانہ صبح و

یورپ اور امریکہ کی پیٹنٹ دواؤں کے راز

از جناب ڈاکٹر عبدالحمید صاحب چغتائی، لاہور

۱۔ ٹیبلائیڈ فیرائی ایٹ آرسینک کمپونڈ

نسخہ ۱۔ فیرائی ہائپوفاسفیٹ ۲ گرین
کونین سلفیٹ ۱ "
آرسینک ٹرائی اوکسائیڈ ۱/۵۰ "
سٹرکنین سلفیٹ ۱/۵۰ "
ایک گولی بنالیں اور بعد غذا کھلائیں
مقوی باہ و مولد خون دوا ہے۔

۲۔ ٹیبلائیڈ فیرائی ایٹ آرسینک ٹرائی اوکسائیڈ ایٹ ڈیجی ٹیلین

نسخہ ۱۔ فیرائی فاسفیٹ سالیوبل ۳ گرین
آرسینک ٹرائی اوکسائیڈ ۱/۱۰۰ "
ڈیجی ٹیلین ۱/۱۰۰ "
ایک گولی بنالیں اور بعد غذا کھلائیں۔ مقوی قلب اور مولد خون دوا ہے۔

۳۔ ٹیبلائیڈ فیرائی سائٹریٹ کمپونڈ

نسخہ۔ فیرائی ایمونیا سائٹریٹ ۳ گرین
کونین سلفیٹ ۱ "
آرسینک ٹرائی اوکسائیڈ ۱/۴۰ "
ایک گولی بنالیں اور بعد غذا کھلائیں
مقوی و مولد خون دوا ہے۔

۴۔ ٹیبلائیڈ فیرائی ایٹ سٹرکنیا فاسفیٹ

نسخہ۔ فیرائی فاسفیٹ سالیوبل ۱ گرین
سٹرکنین فاسفیٹ ۱/۳۲ "
ایک گولی بنالیں اور بعد غذا کھلائیں۔
مقوی و مولد خون دوا ہے۔

۵۔ ٹیبلائیڈ ٹانک کمپونڈ

نسخہ۔ فیرائی پیرفاسفیٹ ۲ گرین
کونین ہائی سلفیٹ ۱ "
سٹرکنین سلفیٹ ۱/۱۰۰ "
ایسی ایک ایک گولی بعد غذا صبح و شام دیں
مقوی اعصاب ہے۔

۶۔ ٹیبلائیڈ لکسی ٹیول ویجی ٹیبل

نسخہ۔ ایکسٹریکٹ کیلوسنتھ کمپونڈ ۱ گرین
ایکسٹریکٹ جلیپ ۱/۲ "
پوڈافلین ریزن ۱/۴ "
لیپٹنڈرین ۱/۲ "
ایکسٹریکٹ ہائیوسائمس ویریڈی ۱/۴ "
ایکسٹریکٹ ٹرکسیکم ۱/۲ "
اولیم منتھا پپ ۱/۸ منم
اس کی ایک گولی بنالیں اور رات کو سوتے وقت کھلائیں اس سے صبح کھل کر اجابت ہوجاتی ہے

۷۔ ٹیبلائیڈ لیتھیا بنزوایٹ کمپونڈ

نسخہ۔ لیتھیم بنزوایٹ ۳ گرین
سلفر پریسی پیٹیٹ ۲ "
کونین سیلی سلیٹ ۱/۲ "
ایسی ایک گولی صبح و شام بعد اغذا دیں۔
امراض بول میں مفید شے ہے۔

۸۔ ٹیبلائیڈ نکلیو لیسیتھین کمپونڈ

نسخہ۔ نکلین ۱/۴ گرین
لیسے تھین ۱/۲ "
پوٹاسیم گلیسرو فاسفیٹ ۱ "
کیلسیم گلیسرو فاسفیٹ ۱ گرین
ایسی ایک ایک گولی بعد غذا دیں دق سل میں مفید ہے

۹۔ ٹیبلائیڈ پے پینا

نسخہ۔ پپ سین ۱ گرین
پن کریاٹین ۱ "
کیلسیم لکٹو فاسفیٹ ۱ "
ایسی ایک ایک گولی دن میں تین دفعہ کھلائیں
دق بطنی کے لئے مفید ہے

۱۰۔ پلے ہیول پپ سین ایٹ زائی مین

نسخہ۔ پپ سین ۲ گرین
زائی میں ۲ "
بعد غذا ایسی ایک ایک گولی کھلائیں۔
سل بطنی کے لئے اکسیر ہے۔

۱۱۔ پلے ہیول پپ سین ایٹ بسمتھ ایٹ نکس وامی کا

نسخہ۔ پپ سین ۳ گرین
بسمتھ سب نائٹریٹ ۲ "
ایکسٹریکٹ نکس وامی کا ۱/۶ "
ایک گولی بنالیں اور بعد غذا صبح و شام کھلائیں۔
سل بطنی کے لئے مفید ہے۔ مقوی اعصاب ہے۔

۱۲۔ پلے ہیول پپ سین ایٹ بسمتھ ایٹ زائی مین

نسخہ۔ پپ سین ۱ ۱/۲ گرین
بسمتھ سب نائٹریٹ ۲ "
زائی مین ۱ ۱/۲ گرین۔ ایسی ایک ایک گولی بعد غذا صبح و شام دیں۔ امراض شکم کے لئے اکسیر ہے

مراسلات

مجلس مذاکرہ طبیہ کالج کا سالانہ جلسہ

مورخہ ۱۴ اپریل ۱۹۳۹ء کو طبیہ کالج دہلی میں ڈاکٹر سر ضیاءالدین احمد ایم۔ ایل۔ اے (مرکزی) کی صدارت میں مجلس مذاکرہ طبیہ کا سالانہ جلسہ ہوا۔ سب سے پہلے معلومات عامہ کے سلسلہ میں تقریر اور فوری تقریر کا تحریری امتحان ہوا جس میں حکیم شیخ محمد سعید آزاد فاضل اور برادر جناب شیخ عبدالغنی صاحب ایڈوکیٹ دہلی، دونوں جماعتوں میں اول آئے۔ اور مجلس مذاکرہ کی جانب سے جو کالج کی سب سے بڑی علمی جماعت ہے ان کو اول درجہ کا تمغہ دیا گیا۔ اس کے بعد ایک پر تکلف پارٹی دی گئی جس میں شہر کے معززین بھی شریک ہوئے۔

اس کے بعد رات کے آٹھ بجے نواب صاحب باغپت کی صدارت میں ایک شاندار بزم مشاعرہ منعقد ہوئی جس میں حضرت بہزاد، حضرت ساغر، حکیم آزاد انصاری، حضرت نہال سیوہاروی وغیرہ شعرائے شرکت کی۔　(نامہ نگار)

طبی انجمن تلہ گنگ

مورخہ ۱۶ اپریل ۱۹۳۹ء کو طبی انجمن تلہ گنگ (پنجاب) کا ایک جلسہ زیر صدارت حکیم راجیشور صاحب مہتہ کامل طب و جراحت دہلی منعقد ہوا جلسہ میں بہ اتفاق رائے یہ پاس ہوا کہ انجمن پنجاب گورنمنٹ کے اس اقدام پر جو وہ پنجاب کے اطبا کے رجسٹریشن کے سلسلہ میں کر رہی ہے، اظہار خوشنودی کرتی ہے اور پنجاب گورنمنٹ سے اُمید کرتی ہے کہ وہ مستند اور قابل قدر طبی اداروں کی معاونت کرتے ہوئے سند یافتہ اطباء کو جائز حقوق عطا کرے گی۔ اور نام نہاد اور فرضی حکیموں و ویدوں سے پنجاب کو پاک کرکے قدیم طریقہ ہائے علاج کی صحیح معنوں میں سرپرستی کرے گی۔

(سکرٹیری طبی انجمن تلہ گنگ ضلع اٹک (پنجاب))

یونانی اینڈ آیورویدک طبیہ کمیٹی - دینانگر

وقت کی اہمیت و نزاکت کے پیش نظر مورخہ ۲۸ اپریل ۱۹۳۹ء کو دینانگر (ضلع گورداس پور) کے اطبا و وید صاحبان کا ایک عام اجلاس زیر صدارت حکیم رام لبھا صاحب منعقد ہوا۔ جلسہ میں طب قدیم کی ترقی کے لئے یونانی اینڈ آیورویدک طبیہ کمیٹی دینانگر کے نام سے ایک انجمن کی بنیاد رکھی گئی اور حسب ذیل اصحاب عہدہ دار منتخب کئے گئے۔

صدر حکیم مست رام صاحب۔ نائب صدر اول حکیم محمد علی صاحب۔ نائب صدر دوم پنڈت نیل کنٹھ صاحب وید۔ سکرٹیری حکیم حبیب الرحمٰن صاحب منشی فاضل۔ اسسٹنٹ سکرٹیری حکیم نانک چند صاحب۔ خزانچی گنیش داس صاحب وید۔

(حبیب الرحمان منشی فاضل سکرٹیری یونانی اینڈ آیورویدک طبیہ کمیٹی)

جمعیت سندیافتگان بھوپندرا طبیہ کالج پٹیالہ

سندیافتگان بھوپندرا طبیہ کالج پٹیالہ کی تنظیم و فنی احیا کے لئے ایک طبی انجمن جمعیت سندیافتگان بھوپندرا طبیہ کالج پٹیالہ کے نام سے چند سال پہلے قائم کی گئی تھی۔ لیکن ابتدائی مشکلات سے انجمن عہدہ برآ نہ ہو سکی اور نہ عملی زندگی میں کوئی مؤثر قدم اُٹھا سکی۔ اب ارباب جمعیت نے سندیافتگان بھوپندرا طبیہ کالج پٹیالہ کی مکمل تنظیم کا تہیہ کر لیا ہے۔ کیونکہ ہندوستان کا دستور اساسی سال گذشتہ سے ایک حد تک تبدیل ہو چکا ہے۔ اور صوبہ جاتی آزادی کے اس دور میں ہم طب قدیم کو زندہ رکھنے کے لئے اگر کوئی مؤثر قدم اُٹھا سکے تو یقیناً ہماری متزلزل کشتی طب کسی ٹھکانے ضرور لگے گی۔ ورنہ مخالف ہوا اسے بحر ذخار میں دھکیل دے گی۔ لہٰذا برادران فن و سندیافتگان بھوپندرا طبیہ کالج سے دردمندانہ درخواست ہے کہ اپنی پہلی فرصت میں جمعیت کے رُکن بن کر فنی تنظیم کو استوار کرنے کے لئے تیار ہو جائیں۔

پچھلے سال حکومت پنجاب نے طبی ایڈوائزری کمیٹی کا انعقاد بہ صدارت جناب انسپکٹر صاحب جنرل شفاخانہ جات پنجاب کیا ہے جس سے توقع

کی جاتی ہے کہ مستقبل قریب میں طبی اصلاحات ملنے والی ہیں۔ اور ان سے فائدہ اُٹھانے کے لئے منظم ہو جانا چاہیئے۔ اپنے نام درج کرانے کے لئے مندرجہ ذیل پتہ پر روانہ فرمائیں۔

نیازمند۔ حکیم سید ریاض الحسن گیلانی "حاذق الحکما" جنرل سکریٹری جمیعت سند یافتگان بھوپندر الطبیہ کالج، شاہ کوٹ ضلع شیخوپورہ (پنجاب)

اطبا میں ایک نئی وبار

جب سے بورڈ آف انڈین میڈیسن کے مقاصد کو عمل میں لانے اور سند فروشی کی وبا کو دور کرنے کی خاطر پنجاب طبی کانفرنس و دیگر جماعتوں نے جہاد شروع کیا ہے، اس وقت سے نام نہاد جماعتوں کی طرف سے نام نہاد کالج طبی کمیٹیاں اور کانفرنسیں بن گئی ہیں۔ اور انہوں نے عجیب طریقہ سے سند فروشی شروع کردی ہے۔ تھوڑا عرصہ ہوا جب پنجاب کے ایک طبی رسالے کی جانب سے رسالے یا کتابوں کے خریداران کو سندیں ملنی شروع ہو گئی تھیں۔ اس صورت حال کو دیکھ کر دوسری خود غرض طبی جماعتوں نے اپنے اپنے عہدے داران دحواریوں کے درمیان سندیں تقسیم کرنی شروع کردیں۔ امرتسر میں ایک دو ایسے کالج موجود ہیں جن کا منظور شدہ کالجوں میں سے کسی ایک کے ساتھ الحاق بھی نہیں ہے محض اپنی غرضوں کی خاطر کالج قائم کئے ہیں۔ ایسے نام نہاد کالجوں نے کچھ عرصہ سے محض روپیہ کمانے کی خاطر اشتہار بازوں و شہرت کے بھوکے لوگوں کو مسیح الطب، شمس الطب، سراج الحکما، نباض الہند اور افسر الحکما وغیرہ عجیب و غریب خطابات دینے شروع کئے ہیں۔ اگر اس عالم گیر مرض کے انسداد کے لئے تمام با اثر طبی کمیٹیوں نے فوراً کوئی قدم نہ اُٹھایا، تو یہ مرض وبائی صورت اختیار کرلے گا۔ پھر اس کا انسداد اطبا کے لئے سخت مشکل ہو جائے گا۔ اس لئے میں پنجاب گورنمنٹ، پنجاب طبیہ کانفرنس اور ویدک اینڈ یونانی طبی کانفرنس دہلی کے ارکان کی توجہ اس طرف مبذول کراتا ہوں۔ تاکہ یہ مرض ابتدا میں ہی رُک جائے۔ اور پبلک بھی ان جھوٹے خطابات کے پھندوں میں پھنس کر تباہ نہ ہو۔

سکریٹری مجلس دارالتجارب امرتسر

بقیہ مضمون صفحہ ۵۲ سے

شام تین تین ماشہ یہ سفوف دودھ کی لسی کے ہمراہ پھنکا دیا کریں۔

نوٹ:۔ اگر اسی کے ساتھ پروٹارگل یا ٹرائی پافلیوین کے سلوشن سے روزانہ ایک وقت پچکاری بھی کر لیا کریں تو جلدی فائدہ ہو جائے گا۔

جناب ایم۔ آر لطیق صاحب رلوان

حب جریان | جوز بوا، بسباسہ، قرنفل، دارچینی۔ اسپند، افیون ہر ایک تین ماشہ۔ کنجد سیاہ ۱۲ ماشہ۔ ترکیب دواؤں کو کوٹ چھان کر شہد خالص کی مدد سے جنگلی بیر کے برابر گولیاں بنالیں۔ اور ایک گولی رات کو غذا سے دو گھنٹے بعد ایک پاؤ دودھ کے ساتھ کھائیں۔

فوائد: یہ گولیاں، سرعت اور کثرت احتلام کے لئے مفید ہونے کے علاوہ ممسک بھی ہیں۔ جو صاحب اس نسخہ کو تیار کرکے استعمال کریں وہ نتیجہ سے ضرور مطلع کریں۔

دوائے حمّی اطفال | تخم تلسی، زیرہ سفید، فلفل سیاہ، طباشیر، سست گلو۔ سب دوائیں ہم وزن کوٹ پیس لیں۔ اور شہد کی مدد سے مونگ کے برابر گولیاں بنالیں۔ اور ماں کے دودھ میں حل کرکے بچے کو دن میں دو تین بار دیں۔

فوائد۔ بخار کے لئے بہت مفید ہے۔

تصدیق | ہمدرد صحت بابتہ ماہ فروری ۱۹۳۹ء میں صفحہ ۲۹ پر طلائے نایاب کا جو نسخہ جناب حکیم سید محمد اسد علی صاحب سعد پوری نے شائع کرایا ہے۔ اُسے میں نے بنا کر تجربہ کیا۔ بے حد مفید پایا۔ نیز سرمہ اکسیر چشم و اکسیر ناسور جن کے نسخے ہمدرد صحت بابت ماہ دسمبر ۱۹۳۸ء صفحہ ۱۴ پر شائع ہوئے ہیں، بے حد مفید ہیں۔

حکیم مقبول شاہ وارثی دہلوی

جوابات

(۱۸۸) **دانتوں کا میل**۔ (الف) غالباً آپ سگرٹ یا سگار پینے کے عادی ہیں۔ دانتوں پر یہ رنگ میل کا نہیں بلکہ تمباکو کا ہے۔ اگر میل ہوتا تو اچھی طرح دانت مانجھنے سے چھٹ جاتا۔ تمباکو نوشی ترک کر دیجئے اور روزانہ کسی اچھے منجن سے دانت صاف کیا کیجئے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) آم کے سبز پتے لے کر دانتوں سے کچل کر دانتوں پر ملا کریں۔ دانت صاف ہو جائیں گے۔ اور دانتوں کے سب امراض جاتے رہیں گے۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) پہلے کسی دندان ساز سے جمے ہوئے میل کو صاف کرا لیجئے۔ اس کے بعد منجن استعمال کرتے رہیں۔ اگر معدہ درست حالت میں نہ ہو تو اس کا بھی علاج کرائیں۔ نسخہ منجن مصطگی رومی، دارچینی، الائچی، کیور کچری، کباب چینی، زنجبیل، فلفل سیاہ، کتھہ، نیلا تھوتھا، زیرہ سفید، کشنیز خشک ہر ایک ایک تولہ، نمک سنگ دو تولہ۔ باریک پیس کر منجن بنا لیں۔ اور صبح شام دونوں وقت دانتوں پر ملیں۔ (حکیم ڈاکٹر محمد محفوظ عالم)

(د) کیکر کی مسواک سب سے بہتر ہے اور دانہ الائچی خورد، عاقر قرحا، قرنفل، سجی سفید، کیسر کشمیری ہم وزن لے کر کوٹ چھان لیں۔ اور دو چند شہد میں ملا کر رکھ لیں۔ اور صبح و شام دانتوں پر ملا کریں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ہ) گیرو، چاک مٹی ہر ایک دو تولہ، نمک لاہوری ۶ ماشہ کو باریک کر کے رکھ لیں۔ اور نرم مسواک یا برش پر لگا کر روزانہ دانتوں کو صاف کریں۔ اگر اس سے خاطر خواہ کامیابی نہ ہو تو دندان ساز سے صاف کرا لیں۔ (حکیم عبدالاحد شرف الدین پوری)

(و) دانتوں کے میل کے لئے یہ منجن بنا کر لگایا کیجئے۔ مرچ سیاہ ۳ ماشہ، مشک کافور ۳ ماشہ، یوکلپٹس آئل۔ ۱ قطرے، پھٹکری ۶ ماشہ، سوڈا ۶ ماشہ، خاکستر چھالیہ ایک تولہ، چاک خالص دو تولہ۔ سب چیزوں کو خوب پیس کر منجن بنائیں (حکیم ہمایوں)

(۱۸۹) **برہمی بوٹی**۔ (الف) بڑی بوٹی کی کتاب کامل بک ڈپو لاہور سے منگوا کر برہمی کی پوری شناخت، فوائد اس میں ملاحظہ کریں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ب) برہمی بوٹی کی صحیح شناخت تو اسی وقت ممکن ہے جب اُسے دیکھ لیا جائے ورنہ ذرا ذرا سی فرق کی اکثر بوٹیاں ایسی ہوتی ہیں جو اثر کے لحاظ سے بالکل مختلف ہوتی ہیں۔ لہذا کسی عطار خانے میں جا کر ملاحظہ فرمایئے۔ اور طریق استعمال کے متعلق یہی جواب کافی سمجھئے کہ اسے تنہا سفوف بنا کر بھی استعمال کرتے ہیں۔ اور شربت و معجون وغیرہ کی صورت میں بھی دیتے ہیں۔ (حکیم ڈاکٹر محمد محفوظ عالم قریشی)

(ب) برہمی ہندوستان کی بہت ہی مشہور اور مایۂ ناز بوٹی ہے۔ اس کے پتے ہلکے سبز گولائی لئے ہوئے اور کنارے دندانہ دار ہوتے ہیں۔ بیل کی طرح زمین پر پھیلتی ہے، پتوں میں کسی قدر خوشبو بھی ہوتی ہے، اس کو سفوف، گولیوں اور معجون کی شکل میں استعمال کرتے ہیں، مفرد استعمال کرنی ہو تو سیاہ مرچ اس کے ساتھ اصلاح کی غرض سے شامل کرتے ہیں۔ اس کے مرکبات چند سطروں میں بیان نہیں کئے جا سکتے۔ حکیم عبدالاحد شرف الدین پوری)

(ج) برہمی بوٹی کی شناخت کے لئے چند سالم تازہ پودے منگوا کر دیکھ لیجئے ترکیب استعمال اس وقت بتائی جا سکتی ہے جب یہ معلوم ہو کہ آپ کو کس مرض میں اسے استعمال کرنا ہے۔ (حکیم ہمایوں)

(۱۹۰) **جبڑے کا ناصور**۔ آپ اپنا ناصور کسی اچھے ڈاکٹر کو دکھایئے غالباً آپ کے جبڑے کی ہڈی خراب ہوگئی ہے اگر ایسا ہے تو فوراً آپریشن کرا ڈالئے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) پہلے کسی لائق جراح یا ڈاکٹر سے شگاف دلوا کر مواد صاف کرا دیجئے، پھر گلنار، سماق، عدس مسلم، جوز السرو، عود صلیب، کوہ خشک، کشنیز، صندل سفید، مازو، ہر ایک نو ماشہ لے کر نیم کوفتہ کریں اور عرق گلاب و سرکہ انگوری پاؤ بھر میں جوش دے کر کلیاں کریں۔ بعدہٗ روغن گل نیم گرم کر کے ایک کلی کریں پھر زخموں پر مرہم کافوری لگا دیں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) چھیڑ دینے سے اگر آپ کی مراد صرف یہ ہے کہ کسی نوکیلی چیز کی نوک گڑا دی جاتی ہے اور بس تو برادرم یہ کافی نہ ہوگا کسی ہوشیار ڈاکٹر سے ایسا آپریشن کرایئے جس سے کل مواد نکل جائے۔ پھر مرہم کی بھی ایسی دوا ہونی چاہیئے جو مواد کو بخوبی خشک کر دینے والی ہو۔ (حکیم ڈاکٹر محمد محفوظ عالم قریشی)

(د) رال سفید دو تولہ اور نیلا تھوتھا ۳ ماشہ پیس کر روغن کنجد ۳ تولہ میں ملا کر کھرل کریں۔ کھرل کرتے وقت پانی کا چھینٹا دیتے جائیں سفید مکھن کی طرح مرہم تیار ہو جائے گا۔ یہ مرہم صبح و شام ناصور میں لگایا کریں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ہ) مقامی طبیب کی نگرانی میں مصفیات کا استعمال شروع کیجئے اور اسی دوران میں ناصور کا آپریشن کرا لیجئے۔ ناصور اچھا ہو جانے پر بھی کافی دنوں تک مصفیات استعمال کرتے رہیئے۔ انشاء اللہ اس صورت میں کامیابی ہوگی۔ (حکیم عبدالاحد شرف الدین پوری)

(و) ہمدرد دواخانہ کا روغن ناصور استعمال فرمائیں۔ (حکیم ہمایوں)

(۱۹۱) **ام الصبیان**۔ (الف) بچہ ام الصبیان میں مبتلا ہے علاج میں غفلت نہ کیجئے۔ ورنہ عمر بھر کو یہ روگ لگ جائے گا۔ "ٹریپل برومائڈس" ایک پیٹنٹ دوا ہے اس کی ایک یا دو شیشیاں استعمال کر کے دیکھئے اگر فائدہ معلوم ہو تو کچھ عرصہ تک اس کا استعمال جاری رکھئے۔ بچے کو غذا بہت ہی ہلکی اور زود ہضم دیجئے۔ اور تا حد امکان اسے کھلی ہوا میں رکھئے کسی قسم کی دماغی محنت اس سے نہ لیجئے۔ ایسے اسباب بھی نہ پیدا ہونے دیجئے کہ جن سے اس کو دل کو رنج پہونچے یا غصہ آئے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) بچے کا علاج بغیر دیکھے مناسب نہیں۔ کسی مقامی معالج سے باقاعدہ علاج کرائیے۔ (حکیم اکبر حسین الٰہ آبادی)

(ج) آپ کا بچہ مرض ام الصبیان میں مبتلا ہے اس مرض کی اہمیت و پیچیدگی کا تقاضا تو یہی ہے کہ معائنہ کے بعد علاج کیا جائے۔ تاہم ایک مجرب نسخہ لکھتا ہوں۔ نسخہ:۔ صبر زرد، مرمکی اور سہاگہ ہم وزن پیس کر مونگ کے برابر گولیاں بنالیں اور صبح و شام ایک ایک گولی کھلاتے رہیں۔ (حکیم محمد محفوظ عالم)

(د) جواب نمبر ۱۶۴ (اپریل ۱۹۳۹ء) پر عمل کیجئے۔ (حکیم عبد الاحد شرف الدین پوری)

(ہ) سیال مسکن کا ایک چھوٹا چمچہ صبح و شام دونوں وقت بچے کو پلا دیا کریں پندرہ بیس دن میں صحت ہو جائے گی۔ سیال مسکن کا نسخہ مارچ ۱۹۳۹ء کے رسالہ کے صفحہ ۴۴ پر جواب نمبر ۱۴۴ میں درج ہے۔ (حکیم ہمایوں)

(۱۹۲) **آشوب چشم**:۔ (الف) آپ بچی کو مچھلی کا تیل استعمال کرائیے۔ چار کے آدھے چمچے سے شروع کیجئے اور بڑھا کر دو چمچے روزانہ تین وقت تک پہونچا دیجئے مکھن، دودھ، اور بالائی خوب کھلائیے۔ موسم کے تمام پھل آزادانہ دیجئے۔ مسلسل چھ مہینے تک ایسا کرتے رہیئے۔ خدا نے چاہا تو سب شکایتیں ہمیشہ کے لئے دور ہو جائیں گی۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) گھی کوار کا گودا لے کر اس پر نمک لاہوری و ہلدی چھڑکئیں۔ پھر گرم کر کے آنکھ پر رکھیں۔ اور پٹی باندھ دیں۔ دن میں تین چار بار یہ عمل کریں۔
(حکیم اکبر حسین الٰہ آبادی)

(ج) بچی کے مزاج میں حرارت و یبوست کا پتہ چلتا ہے۔ اس لئے ترپھلہ کے جوشاندہ سے اس کی آنکھیں دھویا کریں۔ اور روغن بادام شیریں و روغن کدو ملا کر سر پر لگایا کریں۔ آملہ مربّٰی۔ ٹھنڈی ترکاریاں، ٹھنڈے پھل، دہی اور گھی وغیرہ زیادہ کھلائیں۔ مغز تخم خربزہ ۲ ماشہ، مغز تخم خیارین ۲ ماشہ تخم خشخاش سفید ۲ ماشہ، مغز تخم تربوز ۲ ماشہ، تخم کاسنی ۲ ماشہ پانی میں پیس کر شربت بزوری بارد ۲ تولہ ملا کر صبح و شام پلایا کریں۔ (حکیم محمد محفوظ عالم قریشی)

(د) بچی کو دیکھ کر صحیح مشورہ دیا جا سکتا ہے۔ (حکیم عبد الاحد شرف الدین پوری)

(ہ) بچی کو شیرہ برگ شیشم تازہ صبح و شام شربت بزوری ملا کر پلایا کریں۔ (حکیم ہمایوں)

(۱۹۳) **ڈھات پشت**:۔ (الف) مجھے کتابوں سے نسخے نقل کرنے کی فرصت نہیں اور نہ ایسے نسخوں پر کوئی اعتماد۔ آپ مریض کے حالات لکھئے تو میں نسخہ تجویز کر سکتا ہوں۔ آپ کے "مقوی باہ" نسخے کے لئے جس کا اشتہار ہر اخبار میں نظر آتا ہے میں نسخہ بہم نہیں پہونچا سکتا۔ مہربانی کر کے کتابوں کا مطالعہ کیجئے۔ اور خود ہی نسخہ تلاش کر لیجئے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) بھوسی اسپغول ۴ تولہ، مغز تخم بندی بریاں ۳ تولہ، ثعلب مصری، تخم کونچ ایک تولہ، خولنجان ۶ ماشہ، کشتہ قلعی بھنگ والا ۳ ماشہ، کشتہ نقرہ گل سرخ والا ۱۰ ماشہ۔ سب چیزوں کو باریک کر کے ہم وزن مصری سائیدہ ملالیں۔ اور ۹ ماشہ شام کو ہمراہ شیر گاؤ استعمال کریں۔ (حکیم اکبر حسین الٰہ آبادی)

(ج) ہر عمر والا ایک ہی قسم کا نسخہ استعمال کر کے فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔ کیونکہ ہر عمر اور ہر مزاج کے انسان کے لئے مختلف نسخے تجویز کرنے پڑتے ہیں۔
(حکیم ڈاکٹر محمد محفوظ عالم قریشی)

(د) ہر مرض کے اسباب، علامات مختلف ہوتے ہیں اس لئے کوئی ایک دوا ہر مریض کے لئے ہر موسم میں مفید نہیں ہو سکتی۔ (حکیم لالہ سری رام دوبگا)

(ہ) ایسا نسخہ جو دھات پشت اور جسم کو چست کر دے اور اس کے اجزا ہر جگہ مل سکیں، آپ کو بھی مل سکتا ہے لیکن ہر عمر والے کے لئے قابل استعمال ہونے کا مطلب اگر مفید ہونا ہے تو کوئی ایسا نسخہ جو ایک عمر کے مختلف انسانوں کے لئے بھی مفید ہو نہیں مل سکتا۔ اس کے لئے آپ کو نسخہ کے ساتھ طبیب بھی رکھنا پڑے گا۔ (حکیم عبد الاحد شرف الدین پوری)

(و) جریان کے لئے سفوف موصلی سفید ۳ ماشہ ہر روز صبح و شام دودھ کے ساتھ پھانک لیا کریں۔ (حکیم ہمایوں)

(۱۹۴) **جوڑوں کا درد**:۔ (الف) پرانے سوزاک کے لئے انجکشن اکثر مفید ثابت ہوتے ہیں۔ بہتر ہو کہ آپ کسی ڈاکٹر سے انجکشن لگوالیں۔ کھانے کی دواؤں میں آپ کو "یولیرون" سے بہت فائدہ ہوگا۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) اسگند ناگوری ۵ تولہ اور رومی مصطگی خالص ۲ تولہ کو کوٹ چھان کر باریک کر لیں اور سوا تولہ مکھن میں ۳ ماشہ یہ سفوف اور حسب خواہش شکر سفید ملا کر علی الصباح چاٹ لیا کریں۔ اسی طرح دونوں وقت استعمال کریں چند دن میں شکایت جاتی رہے گی۔ (حکیم اکبر حسین الٰہ آبادی)

(ج) قرحہ موجود نہیں، پیشاب کھل کر ہوتا ہے اور غالباً جلن بھی نہ ہوگی۔ لہٰذا کچھ خوف کی بات نہیں۔ درد مفاصل وغیرہ کے لئے یہ نسخہ مناسب ہوگا۔ بجون چوب چینی ۶ ماشہ پہلے کھالیں۔ اوپر سے شاہترہ ۶ ماشہ، عشبہ مغربی ۶ ماشہ، سورنجان شیریں ۶ ماشہ، بوزیدان ۴ ماشہ، ہلیلہ سیاہ ۶ ماشہ، عرق مصفی خون ۱۰ تولہ میں جوش دے کر چھان لیں اور شربت عناب ۴ تولہ ملا کر صبح و شام دونوں وقت پئیں۔

(د) باقاعدہ مطبوخ ہفت روزہ کا مسہل لے کر جوہر منقّٰی کا استعمال کریں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ہ) شاہترہ، چرائتہ، سرپھوکہ، منڈی ہر ایک سات ماشہ، عناب ۵ دانہ، ہلیلہ سیاہ، سورنجان، بوزیدان ہر ایک پانچ ماشہ، برگ سنا مکی ۳ ماشہ گرم دودھ میں رات کو بھگو دیں۔ صبح جوش دے کر مل چھان لیں۔ اور شربت عناب ۴ تولہ ملا کر پی لیں۔ (حکیم عبد الاحد شرف الدین پوری)

(و) کسی مقامی ماہر معالج کی طرف رجوع فرمائیں۔ (حکیم ہمایوں)

(۱۹۵) **خصیوں کی خارش**:۔ (الف) آپ نے حالات مرض بہت ہی ناکافی لکھے ہیں۔ اس مرہم کی چند روز تک مالش کر کے دیکھئے۔
سیلی سلک ایسڈ ۲۰ گرین، زنک اوکسائڈ ۲ ڈرام، اکتھیال ۲ ڈرام، ویسلین ایک اونس۔ مرہم بنالیا جائے۔ روزانہ ایک مرتبہ گرم پانی اور صابون سے

مقام ماؤف کو اچھی طرح صاف اور خشک کرکے اس مرہم کی مالش کی جائے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) گوا پوڈر، کراسوفینک ایسڈ ایک ایک ماشہ، کیلومل دو ماشہ، گندھک آملہ سار ۲ ماشہ، بورک ایسڈ ۹ ماشہ۔ سب چیزوں کو باریک کرکے ۱۰ تولہ ویسلین میں مل لیں۔ پھر حسب ضرورت خصیوں پر لگا کر کچھ دیر تک آہستہ آہستہ مالش کریں۔ دن میں دو تین بار لگانے سے چار پانچ دن میں شکایت جاتی رہے گی۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) خارش کی کوئی وجہ آپ نے نہیں لکھی کسی طرح کی بے اعتدالی تو نہیں ہوئی؟ بہت ممکن ہے کہ جلاب کے ذریعہ پورا تنقیہ نہیں کیا گیا ہو۔ ایسی حالت میں مصفیات سے کوئی فائدہ نہیں ہوا کرتا یا بہت کم ہوتا ہے۔ پھر یہ بھی نہیں لکھا کہ خارجی طور سے کسی قسم کا مرہم وغیرہ لگایا یا نہیں؟ (حکیم ڈاکٹر محمد محفوظ عالم قریشی)

(د) مطبوخ ہفت روزہ کا باقاعدہ مسہل لیں، اور مشک کافور مکھن میں ملا کر خصیوں پر لگایا کریں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ہ) گندھک عمدہ لے کر گھی اور دودھ کے ذریعہ سے صاف کرلیں۔ اس کے بعد سفوف بنا کر رکھیں۔ ایک ماشہ یہ سفوف تولہ بھر مکھن میں ملا کر روزانہ صبح کے وقت کھا لیا کریں۔ اور مرہم گندھک (سلفر آئنٹ منٹ) دن میں دو دفعہ مقام خارش پر مل دیا کریں۔ (حکیم عبدالاحد شرف الدین پوری)

(و) نگند بابری ۲ ماشہ اور مرچ سیاہ ۱۰ دانے کو روزانہ تین چھٹانک پانی میں پیس کر بغیر چھانے پی لیا کریں۔ انشاء اللہ دو ہفتہ میں صحت ہوگی (حکیم ہمایوں)

(۱۹۶) **آتشک و سوزاک**:۔ (الف) آپ نے سوزاک و آتشک کو ایسی معمولی بیماریاں تصور کرلیا ہے کہ بس کوئی چٹی بٹی آپ کو بتا دی گئی اور آپ نے سینکڑوں مریضوں کا علاج کرلیا۔ آتشک کا مخصوص علاج "سیلورسن" کے انجکشن ہیں لیکن ناواقف فن لوگوں سے ان کا لگانا ممکن نہ ہوگا۔ سوزاک کے لئے کم خرچ تو نہیں لیکن ہاں بہت ہی مفید دوا "یولیرون" ہے۔ اس کی گولیاں کھلانے سے آرام ہو جاتا ہے۔ اور خارجی علاجوں کی ضرورت نہیں پڑتی۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) زیادہ بہتر ہے کہ آپ اس کام کو طبیبوں اور ویدوں کے لئے ہی رہنے دیں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) آپ دفتر میں ملازم ہیں حکیم یا ڈاکٹر نہیں ہیں۔ پھر آپ کو کیا حق حاصل ہے کہ معالجہ کی ذمہ داری اپنے سر لیں بہتر یہی ہے کہ اپنا کام کرتے رہیں اور گورنمنٹ سے اس کا مطالبہ کریں کہ وہ ان امراض کی کثرت کو روکے ورنہ میں کہوں گا کہ آپ لوگوں کو دھوکہ دے رہے ہیں۔ (حکیم ڈاکٹر محمد محفوظ عالم قریشی)

(د) جواب نمبر ۱۹۴ پر عمل کریں۔ (حکیم لالہ سری رام صاحب دوساجھ)

(ہ) ہمدرد صحت ماہ اپریل ۱۹۳۹ء (صفحہ ۳۰) میں گولیوں کا نسخہ جو میری جانب سے شائع ہوا ہے، بنائیے اور مخلوق کو فائدہ پہونچائیے۔ (حکیم عبدالاحد شرف الدین پوری)

(و) سوزاک کے لئے سینڈل فلیوا سی کوبیب ایٹ بکو کی ۱۵ بوند دن میں تین مرتبہ شربت بزوری کے ساتھ کھلا دیا کریں۔ آتشک کے لئے پوست بیخ مدار ۲ رتی، نگند بابری ۲ ماشہ اور مرچ سیاہ ۱۰ دانے کو تین چھٹانک پانی میں پیس چھان کر پلا دیا کریں۔ دو ہفتہ میں صحت ہو جائے گی (حکیم ہمایوں)

(۱۹۷) **سوزش سینہ وغیرہ**:۔ (الف) آپ اپنے معمر مریض کو "ملک آف میگنیشیا" استعمال کرائیے یہ ایک پیٹنٹ دوا ہے ہر جگہ انگریزی دوافروشوں سے ملتی ہے۔ اور ترکیب استعمال بوتل کے ہمراہ ہوتی ہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) گولر کا شربت پلائیے اور گولر کی ترکاری کھلائیے۔ شکایت جاتی رہے گی۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) پھیپھڑے کا بڑھ جانا یا دل کے اردگرد گلٹیاں نکل آنا ایسی چیزیں نہیں ہیں جس کو مریض کے معائنہ کے بغیر تشخیص کرلیا جائے۔ پھر ظاہر ہے کہ مرض کی تشخیص کے بغیر کوئی نسخہ تجویز کرنا یا کوئی دوا بتانا بدترین جرم ہے۔ (حکیم ڈاکٹر محمد محفوظ عالم قریشی)

(د) مریض کو دیکھے بغیر مشورہ نہیں دیا جاسکتا۔ (حکیم عبدالاحد شرف الدین پوری)

(ہ) معائنہ ضروری ہے۔ (حکیم ہمایوں)

(۱۹۸) **چائے اور موزے**:۔ (الف) چائے کا استعمال ہر موسم میں کیا، کسی موسم میں بھی مفید نہیں ہے۔ روزانہ ایک اور زیادہ سے زیادہ دو پیالیوں تک تو اجازت دی جاسکتی ہے لیکن اس سے زیادہ ہر موسم میں مضر ہے۔ صرف ایک دو پیالیوں تک اگر محدود رہے تو ہر موسم میں اس کا استعمال جائز ہے۔ موزے پہننے کے لئے کسی موسم کی تخصیص میری سمجھ سے باہر ہے۔ جس طرح آپ باقی تمام جسم پر کرتا پاجامہ سب کچھ پہنے رہ سکتے ہیں اسی طرح موزے بھی ہر موسم میں پہن سکتے ہیں۔ موزوں کا استعمال عادت سے متعلق ہے۔ جو لوگ ان کے عادی نہیں، انہیں سردی کے موسم میں بھی ان سے ایک الجھن سی معلوم ہوتی ہے اور جن لوگوں کو عادت ہو۔ وہ گرمی میں موزے کے بغیر نہیں رہ سکتے۔ یہ خیال کہ گرمیوں میں موزوں سے صحت کو کوئی نقصان پہونچتا ہے اور اسی طرح یہ خیال بھی کہ جاڑوں میں ان سے صحت کو کوئی فائدہ پہونچ سکتا ہے، بے بنیاد ہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) ڈاکٹر صاحبان کا خیال درست ہے۔ حالات اور اسباب کے ماتحت چاء اور موزے مفید بھی ہیں اور مضر بھی۔ اگر اس کی تشریح کی جائے تو کئی صفحوں کی ضرورت ہو۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) بے شک چاء اور موزے کا ہر موسم میں استعمال کسی کے لئے مفید ہو اور کسی کے لئے مضر بس اسی قدر سمجھ لیجئے اور جس ڈاکٹر نے مفید بتایا ہے اس جگہ یہ غور فرمائیے کہ کیوں مفید بتایا ہے اور جس نے مضر کہا ہے وہاں یہ دیکھئے کہ کیوں مضر کہا ہے۔ (حکیم ڈاکٹر محمد محفوظ عالم قریشی گونڈوی)

(د) چاء کا استعمال ہر شخص کے لئے کسی موسم میں مفید بتانے کی گنجائش نہیں ہے۔ چائے کے متعلق تمام اطباء کم و بیش اختلاف کے ساتھ مضر کہتے

قائل ہیں اور تجربات و مشاہدات کی موجودگی میں دلائل و براہین کا بیان وقت کو ضائع کرنا ہے۔ بعض وقت دوائیں مفید ہو سکتی ہے جیسا کہ مفید ہوتی ہے۔ (حکیم عبدالاحد شرف الدین پوری)

(ھ) چائے اگر کبھی کبھی کسی ضرورت کے موقع پر استعمال کرلی جائے تو کوئی ہرج نہیں۔ ورنہ اکثر اس قسم کی چیزیں مضر ہی ثابت ہوتی (حکیم ہمایوں)

(۱۹۹) **منہ اور ہونٹوں کی خشکی**:۔ (الف) آپ کے خون میں کیلسیم کی کمی ہے۔ یا تو آپ "کولائیڈل کیلسیم" کے انجکشن لگوالیں، یا اگر لگوانا گوارا نہ ہو تو روزانہ تین پڑیاں "کیلسیم لیکٹیٹ" کی پانچ پانچ رتی کی مقدار میں کھا لیا کریں۔ پھل بالخصوص سنگترے آپ کے لئے بہت مفید روزانہ چار چھ کھایئے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) آپ جوان ہی نہیں بلکہ نوجوان ہیں۔ ۲۰ سال کی عمر، ماشاء اللہ! پھر یہ شکایتیں تعجب کی بات ہے! جگر اور گردوں میں بہت گرمی پیدا ہوجا کی صورت میں تو پیاس ضرور محسوس ہوگی اور آپ اس سے انکار کرتے ہیں۔ اگر گرم غذاؤں کا استعمال ہی گرمی و خشکی کا سبب ہے تو انہیں ترک کرکے چیزیں کھایئے۔ ساری شکایتیں جاتی رہیں گی۔ ورنہ اگر کوئی دوسری بات ہو جسے آپ چھپا رہے ہیں تو جب تک صاف صاف نہ بیان کیجئے گا مشورہ دینا ناممکن ہوگا۔ (حکیم ڈاکٹر محمد محفوظ عالم قریشی)

(ج) پوست ہلیلہ زرد، پوست بہیڑہ، پوست آملہ، برنج کشنیز، برنج بادیان۔ برادہ صندل سفید، دانہ الائچی خورد ہر ایک تین تولہ، دس تولہ، مصری دوچند ملاکر حسب معمول معجون تیار کریں۔ اور دو تولہ یہ دوا گائے کے تازہ دودھ کے ساتھ کھایا کریں۔ (حکیم لالہ سری رام دوسا)

(د) انار کا پانی ۴ تولہ صبح و شام پی لیا کیجئے۔ چند روز میں یہ شکایتیں رفع ہوجائیں گی۔ (حکیم عبدالاحد شرف الدین پوری)

(ھ) آپ تازہ پھل سیب، انگور، رنگترہ اور انار بکثرت کھایا کریں۔ دودھ، گھی، مکھن، بالائی، چھاچھ اور دہی خوب کھائیں۔ غذا میں سبزیاں ترکاریاں زیادہ کریں۔ اگر ضرورت ہو تو کسی طبیب کی رائے سے تنقیۂ صفرا کرائیں۔ (حکیم ہمایوں)

(۲۰۰) **ذیابیطس**:۔ (الف) مریض کے پیشاب کا کیمیاوی امتحان کراکے بہ تحقیق طور پر معلوم کریجئے کہ پیشاب میں شکر آتی ہے۔ یہ لکھنے کی ضرورت لئے محسوس ہوئی کہ آپ نے بیماری کا نام لکھ دیا ہے لیکن اس کی علامات نہیں لکھی ہیں۔ اگر ذیابیطس ہو تو "انسولین" کے انجکشن لگوایئے ان سے بہت محسوس ہوگا۔ ذیابیطس لاعلاج تو نہیں مگر ہاں عسیر العلاج ضرور ہے۔ قبض رفع کرنے کے لئے "پیٹرولاگر" کا استعمال کریں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) ذیابیطس لاعلاج مرض ہرگز نہیں ہے۔ مگر آپ کا مریض چند وجوہ کی بنا پر اُسی وقت صحت یاب ہو سکتا ہے جب اس کا معائنہ کے بعد علاج کیا! (حکیم ڈاکٹر محمد محفوظ عالم قریشی)

(ج) ذیابیطس کے لئے جواب نمبر ۱۷۶ کا کشتہ فولاد بنا کر استعمال کریں۔ یہ کشتہ ضعف گردہ و مثانہ، ضعف معدہ، ضعف امعاء، ضعف جگر، جریان، سرعت انزال اور سیلان الرحم وغیرہ امراض کے لئے اکسیر ہے۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(د) یہ مرض لاعلاج تو نہیں ہے لیکن علاج کے لئے مریض کو معالج کے پاس رہنا چاہیئے تاکہ تغیر حالات کے وقت مناسب ادویہ دی جا اور معالج پوری ذمہ داری کے ساتھ اپنی نگرانی میں علاج کر سکے۔ (حکیم عبدالاحد شرف الدین پوری)

(ھ) حب بلادر عنبری صبح و شام بعد از غذا دودھ سے کھایا کریں۔ (حکیم ہمایوں)

(۲۰۱) **ضعف بصارت**:۔ (الف) آپ نے ایک مبہم سا لفظ لکھ دیا کہ "آنکھیں خراب ہوگئی ہیں"۔ آنکھوں کی خرابی یہ ہو کہ وہ بار بار دُکھتی ہوں، لیکن نظر ٹھیک ہو اور یہ بھی کہ نگاہ کم زور ہوگئی ہو۔ اگر نگاہ کم زور ہوگئی ہے تو آنکھوں کا باقاعدہ امتحان کراکے صحیح نمبر کا چشمہ لے لیا جا اور اگر دُکھتی آجاتی ہیں تو مقامی طور پر کسی ہوشیار معالج سے علاج کرایا جائے۔ ضعف بصارت دور کرنے کے لئے ڈاکٹر بیٹس کی ورزشیں مفید ثابت ہوتی ہیں۔ اکثر آنکھوں کے معالج خصوصی ان سے واقف ہیں کسی ایسے ماہر خصوصی کی رائے سے چند روز مخصوص ورزش کروالیے۔ (ڈاکٹر

(ب) معائنہ کی ضرورت ہے۔ (حکیم ڈاکٹر محمد محفوظ عالم قریشی)

(ج) مندرجہ ذیل نسخہ جملہ امراض چشم کے لئے ہزارہا مریض استعمال کرکے صحت یاب ہو چکے ہیں۔ **نسخہ**:۔ ماميران چینی، کافور بھیم سینی اور ہر ایک ایک ماشہ کو آب پیاز میں گھس کر شہد ایک تولہ ملاکر قطرہ قطرہ آنکھوں میں ٹپکایا کریں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(د) بتاشہ برگد کے پتوں کے پانی میں خوب حل کریں۔ جب سرمہ کی طرح ہو جائے تو صبح اور شب کے وقت چاندی کی سلائی سے آنکھوں پر اور خمیرہ گاؤزبان عنبری جواہر والا ۷ ماشہ روزانہ صبح کے وقت کھائیں۔ (حکیم عبدالاحد شرف الدین پوری)

(ھ) نرگسی سرمہ یا کحل الجواہر کا استعمال کرائیں۔ (حکیم ہمایوں)

(۲۰۲) **قد کی بڑھوتری**:۔ (الف) تھائرائڈ اور پیرا تھائرائڈ غدودوں کا ست ہی ایک ایسی چیز ہے کہ جو آپ کے قد میں (اگر ان غدودوں کی کمی کی وجہ سے قد چھوٹا ہے) کچھ اضافہ کر سکے۔ یہ آپ نے کہاں سے سن لیا کہ تھائرائڈ کے استعمال سے گھیگے کا مرض ہو جاتا ہے۔ ہر چیز کا ضرورت سے زیادہ استعمال مضر ہوتا ہے۔ اسی طرح تھائرائڈ کے غیر ضروری استعمال سے نقصان پہنچ سکتا ہے۔ لیکن ضرورت کے مطابق استعمال ہو تو مضرت کا اندیشہ نہیں ہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) جمناسٹک کی اُلٹی سیدھی مسلسل ورزش کرنے سے آپ کا قد بڑھ سکتا ہے کوئی دوا نہ کھانی چاہیئے۔ البتہ عمدہ غذائیں ضرور کھائے

(حکیم ڈاکٹر محمد محفوظ عالم قریشی)

(ج) وقت اور روپیہ برباد کرکے بس تجربے کرتے رہیئے۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(د) جواب نمبر ۵۳ (مارچ ۱۹۳۹ء) پر عمل کیجئے۔ (حکیم عبدالاحد شرف الدین پوری)

(ہ) قد بڑھانے کے لئے اُس پاسید ھا لٹکنے کی ورزشیں شاید مفید ہوں گی۔ (حکیم ہمایوں)

(۲۰۳) **بصارت کی بڑھتی ہوئی کمزوری**:- (الف) آپ کے لئے ڈاکٹر بینس کی مجوزہ ورزشیں بہت مفید ہوں گی۔ کسی امراض چشم کے ماہر خصوصی سے مشورہ کرکے ان ورزشوں پر عمل پیرا ہوجایئے۔ اس کے علاوہ سب سے زیادہ ضروری بات یہ ہے کہ اپنی عام جسمانی صحت کو درست کیجئے۔ مچھلی کے تیل کا استعمال آپ کے لئے بہت ہی مفید ہوگا۔ روزانہ چار کے دو چمچے تین مرتبہ پیا کیجئے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) دیکھنے کی ضرورت ہے۔ (حکیم ڈاکٹر محمد محفوظ عالم قریشی، گورکھپور)

(ج) نسخہ جو جواب نمبر ۲۰۱ میں تحریر ہے ضرور استعمال کیجئے اکسیر اعظم ہے۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(د) آنکھوں کا معائنہ کرنے کے بعد دوائیں بتائی جا سکتی ہیں۔ (حکیم عبدالاحد شرف الدین پوری)

(ہ) بعد از تنقیۂ دماغ ایک تولہ اطریفل کشنیزی صبح کے وقت کھایا کریں اور ۹ ماشہ اطریفل اسطوخودوس رات کو سوتے وقت دودھ کے ساتھ۔ ناریل تازہ، مکھن اور کوزہ مصری خوب کھائیں۔ (حکیم ہمایوں)

(۲۰۴) **دائمی نزلہ**:- (الف) سب سے پہلے تو آپ "اینٹی کٹارل ویکسین" کے انجکشن لگوایئے۔ اس کے بعد برابر کچھ عرصہ تک گریائنس سیرپ پیتے رہیں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) خمیرہ نزلی جواہر والا ہمدرد دواخانہ دہلی سے منگوا کر استعمال کیجئے۔ (حکیم ڈاکٹر محمد محفوظ عالم قریشی)

(ج) امراض سینہ نزلہ اور زکام دائمی کے لئے چون پراش اولیہ مفید ہے۔ ورنہ پوست ہڑ زرد، پوست بہیڑہ، پوست آملہ، برنج کشنیز، اسطوخودوس ہر ایک ۵ تولہ، مرچ سیاہ ایک تولہ، روغن بادام ۱ تولہ حسب معمول کوٹ چھان کر رکھیں اور ۹ ماشہ یہ دوا گائے کے دودھ کے ساتھ صبح و شام کھایا کریں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(د) کشتہ مرجان جواہر والا دو چاول خمیرہ گاؤزبان ایک تولہ میں ملا کر صبح کے وقت اور اطریفل اسطوخودوس ۹ ماشہ سوتے وقت کھائیں۔ چالیس دن کے اندر اندر شکایتیں رفع ہو جائیں گی۔ (حکیم عبدالاحد شرف الدین پوری)

(ہ) خمیرہ نزلی جواہر والا استعمال فرمائیں۔ قبض کے لئے بادام روغن شیریں ۶ ماشہ ایک پاؤ گرم دودھ میں ملا کر روزانہ رات کے وقت پی لیا کریں۔ (حکیم ہمایوں)

(۲۰۵) **"انکتھائی اوسس"**:- (الف) "سکنولین" ایک پیٹنٹ دوا ہے۔ اس کا دو فی صدی طاقت کا مرہم ویسلین کے ساتھ کسی انگریزی دوا فروش سے بنوالیجئے۔ اور ماؤف مقامات پر اس مرہم کی روزانہ مالش کرایئے۔ اس کے علاوہ روزانہ مندرجہ ذیل نسخہ کی تین خوراکیں صبح دوپہر اور شام کو استعمال کرایئے۔

لائکر آرسینی کیلس ۲ بوند، فیری ایٹ کوئنائینی سائٹراس ۲ گرین، ٹنکچر کواشیا ۲۰ بوند، شربت نارنج ایک ڈرام، پانی اتنا کہ سب مل کر ایک اونس ہو جائے۔ یہ بات ضرور یاد رکھنی چاہیئے کہ اس پینے کی دوا کا استعمال ہر پندرہ روز کے بعد دس روز کے لئے ترک کر دینا چاہیئے۔

(ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) مقامی معالج کی طرف رجوع کیجئے۔ (حکیم ڈاکٹر محمد محفوظ عالم قریشی)

(ج) مرض کا نام لکھنے کی بجائے مریض کی شکایتیں لکھیئے تاکہ اطبا غور کر سکیں اور شکایات و حالات کے مطابق نسخہ تجویز کر سکیں۔ ورنہ ہر مرض کی لئے قرابادینوں میں نسخے بھرے پڑے ہیں وہاں سے تلاش کر لیجئے۔ (حکیم عبدالاحد شرف الدین پوری)

(د) بغیر معائنہ کے نسخہ تجویز کرنا مشکل ہے۔ (حکیم ہمایوں)

(۲۰۶) **کثرت احتلام وغیرہ**:- (الف) آپ سوء ہضم اور ضعف اعصاب میں مبتلا ہیں۔ کچھ عرصہ تک مندرجہ ذیل نسخہ استعمال کیجئے

ایسڈ نائٹرو ہائیڈرو کلورک ڈل ۱۰ بوند، فیری ایٹ امونیائی سائٹراس ۵ گرین، ٹنکچر نکس وامی کا ۵ بوند، ٹنکچر جنشین کمپاؤنڈ ۲۰ بوند، میگ سلف ½ ڈرام، پانی اتنا کہ سب مل کر ایک اونس ہو جائے۔ یہ ایک خوراک ہے ایسی ایسی تین خوراکیں روزانہ بعد غذا استعمال کی جائیں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) آپ کی بیماری بہت پیچیدہ اور اُلجھی ہوئی ہے۔ اس لئے بغیر دیکھے مفید مشورہ نہیں دیا جا سکتا۔ (حکیم ڈاکٹر محمد محفوظ عالم قریشی)

(ج) گودہ گنوار گندل دھو کر ایک سیر پختہ گھی میں پکائیں پھر اس میں تعلب مصری، ستاور، موصلی سفید، موصلی سینبل ہر ایک ۵ تولہ اور مصری سائیدہ دو سیر ملا کر رکھ لیں۔ خوراک ۵-۵ تولہ صبح و شام ہمراہ شیر گاؤ۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(د) آپ جن حرکات کی وجہ سے اس مصیبت میں گرفتار ہوئے ہیں سب سے پہلے ان سے قطعی توبہ کیجئے۔ اور پھر مقامی طبیب سے علاج کرایئے۔

(حکیم عبدالاحد شرف الدین پوری)

(ہ) سیال مسکن استعمال کریں۔ نسخہ مارچ ۱۹۳۹ء کے پرچہ میں صفحہ ۴۳ پر جواب نمبر ۱۴۴ میں ملاحظہ فرمائیں۔ (حکیم ہمایوں)

(۲۰۷) **اختناق الرحم**:- (الف) مریضہ کو "الگزر بروموویلیرین" کا استعمال کرایئے۔ غذا ہلکی اور زود ہضم دیجئے۔ پھلوں کا استعمال

مفید ہوگا۔ کوشش کیجئے کہ مریضہ کو قبض نہ رہنے پائے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) مقامی معالج کی طرف رجوع کیجئے۔ اور استقلال کے ساتھ باقاعدہ علاج کرائیے۔ (حکیم ڈاکٹر محمد محفوظ عالم قریشی)

(ج) اجوائن دیسی، سونف، سونٹھ، مرچ سیاہ، زیرہ سیاہ، کلونجی، میتھی، دارچینی، کیسر کشمیری، مومیائی کانی، جوانکھار، نمک سیاہ، بیخ اذخر سفید گل، ہر ایک دو تولہ، کھانڈ تمام دواؤں سے دو چند کوٹ کر سفوف بنالیں۔ اور دو تولہ یہ دوا گائے کے دودھ کے ساتھ صبح کو کھا لیا کریں۔

(حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(د) جوارش جالینوس ۷ ماشہ کھا کر اوپر سے بادیان ۵ ماشہ، مویز منقیٰ ۷ دانہ، تخم کشوث ۵ ماشہ، عرق بادیان ۱۰ تولہ، عرق مکو ۵ تولہ میں پیس کر چھان لیں اور شربت دینار ۲ تولہ ملا کر صبح کے وقت پلا دیا کریں۔ (حکیم عبدالاحد شرف الدین پوری)

(ہ) ہمدرد دواخانہ کی دوا اکسیر شفا منگا کر مریضہ کو استعمال کرائیں اکسیری دوا ہے۔ (حکیم ہمایوں)

(۲۰۸) **سیلان الرحم**:- (الف) سیلان الرحم کے بہت سے مختلف اسباب ہوا کرتے ہیں۔ بہتر تو یہی ہے کہ کسی ہوشیار لیڈی ڈاکٹر (دائی سے نہیں) مشورہ کر لیا جائے۔ اگر کوئی اندرونی خرابی موجود ہو تو اس کا علاج کرایا جائے۔ معمولی حالات میں یہ نسخہ کافی ہے:-

فیرس سلف ۲ گرین، کونین سلف ۱ گرین، ایسڈ سلفیورک ڈل ۱۰ بوند، میگ سلف ۱/۲ ڈرام، ٹنکچر کواشیا ۳۰ منم، سربت نارنج ایک ڈرام، پانی اتنا کہ سب مل کر ایک اونس ہو جائے۔ یہ ایک خوراک ہے۔ ایسی ایسی تین خوراکیں روزانہ کھانے کے بعد پلائی جائیں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) مدت سے سیلان الرحم کی شکایت میں مبتلا ہونا معمولی بات نہیں ہے۔ پھر دوسری بیماریاں بھی شامل ہیں۔ ایسی حالت میں اطباء کرام مریضہ کے حال پر رحم کر کے یہی مشورہ دے سکتے ہیں کہ معائنہ کرا کر باقاعدہ علاج کرائیے۔ (حکیم ڈاکٹر محمد محفوظ عالم قریشی)

(ج) سپاری پاک استعمال کرائیں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(د) قابلہ سے مدد لے کر علاج کرائیے۔ (حکیم عبدالاحد شرف الدین پوری)

(ہ) کشتہ مرجان ایک رتی خمیرہ گاؤزباں عنبری نو ماشہ میں ملا کر مریضوں کو صبح و شام دونوں وقت کھلائیں۔ (حکیم ہمایوں)

(۲۰۹) **امرت انجن**:- (الف) ان دونوں دواؤں کا صحیح نسخہ ان کے موجد ہی سے آپ کو مل سکتا ہے۔ (حکیم ڈاکٹر محمد محفوظ عالم قریشی)

(ب) امرت انجن کا نسخہ آئندہ، مجربات کے کالم میں شائع کرا دوں گا۔ (حکیم ہمایوں)

(۲۱۰) **عوارض سوزاک وغیرہ**:- (الف) مریض کا سوزاک ابھی تک اچھا نہیں ہوا ہے۔ کچھ عرصہ تک "یو یبرون" کا استعمال کرائیے بلکہ اگر اس کے انجکشن بھی اگر لگوا دیں تو بہتر ہوگا۔ پیشاب کا کیمیاوی اور خوردبینی امتحان بھی کرائیے۔ لرزہ اور تپ سوزاک کے اثر سے ہے سوزاک اچھا ہونے پر یہ چیزیں خود بخود جاتی رہیں گی۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) پیشاب کا امتحان کرائیے پھر رپورٹ شائع کرائیے۔ دورہ سے جو مرض آپ کو ہوتا ہے وہ غالباً "سائجر" ہے جسے یونانی میں "قیلۃ الماء" کہتے ہیں۔ اگر میری اس تشخیص کی دوسرے حکما سے تصدیق ہو جائے تو پھر مجھ سے مجرب نسخے طلب کریں۔ (حکیم محمد محفوظ عالم قریشی)

(ج) فولاد محلول اکسیری بنا کر استعمال کریں۔ نسخہ جواب نمبر ۶، (اپریل ۱۹۳۹ء) کے پرچہ میں درج ہے۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(د) کشتہ سنگ جراحت ایک ماشہ کھا کر اوپر سے تخم خیارین، تخم خربزہ، خارخسک ہر ایک تین ماشہ، آب کوہ سبز ۱۰ تولہ میں پیس چھان کر خمیرہ بزوری ۳ تولہ ملا کر صبح شام دونوں وقت پلائیں۔ اور دونوں وقت کھانے کے بعد جوارش جالینوس سات سات ماشہ کھلائیں۔ (حکیم عبدالاحد)

(ہ) کسی مقامی ماہر معالج کی طرف رجوع فرمائیں۔ (حکیم ہمایوں)

(۲۱۱) **جنون**:- (الف) سب سے بہتر یہ ہوگا کہ آپ مریض کو آگرہ کے پاگل خانہ میں داخل کرا دیں وہاں ان کا علاج بہترین طریق پر ہو سکے گا جنون ایسی بیماری نہیں ہے جس کا علاج چند گولیوں سے کیا جا سکے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) "اکسیر شفا" ہمدرد دواخانہ دہلی سے منگا لیجئے۔ (حکیم ڈاکٹر محمد محفوظ عالم قریشی)

(ج) سنکھ پشپی بوٹی دو سیر پختہ کا دو سیر عرق کشید کر کے ۱۰ تولہ صبح ۱۰ تولہ شام کو پلا دیا کریں جنون کے لئے ازحد مفید ہے۔ (حکیم لالہ سری رام

(د) ہمدرد دواخانہ کی دوا "اکسیر شفا" جنون کے لئے بہت مجرب چیز ہے۔ (حکیم ہمایوں)

(۲۱۲) **ورم جگر**:- (الف) جگر کے مقام پر سینکنا سب سے زیادہ ضروری ہے گرم پانی کے لئے ربڑ کی بوتلیں بکتی ہیں۔ ایسی ایک بوتل خرید کر اور اس میں گرم پانی بھر کر ہر وقت سینکتے رہئیے۔ یہ نسخہ پینے کے لئے دیکھئے:- امونیم کلورائڈ ۵ گرین، سوڈا سلفاس ۵ گرین، ایسڈ نائیٹرو ہیڈرو کلورک ڈل ۱۰ بوند، ٹنکچر نکس وامی کا ۵ بوند، لیکوئڈ ایکسٹرکٹ آف ٹریگزیکم ۱۰ بوند، پانی اتنا کہ سب مل کر ایک اونس ہو جائے۔ ایسی ایسی روزانہ ۳ خوراکیں پی جائیں۔ غذا میں دودھ اور پھلوں کے عرق کے سوا چند روز کچھ نہ دیا جائے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) معجون دبید الورد سات ماشہ پہلے کھالیں۔ اوپر سے برنجاسف ۳ ماشہ، بادیان ۴ ماشہ، بیخ بادیان نیم کوفتہ ۴ ماشہ، بیخ کاسنی نیم کوفتہ ۴ ماشہ، مویز منقیٰ ۹ دانہ، تخم کشوث بصرہ بستہ ۴ ماشہ، تخم ہلیوا ۴ ماشہ، گل غافث ۴ ماشہ کا جوشاندہ شربت دینار ۴ تولہ ملا کر پی جائیں۔ پھر شام کو بھی جوشاندہ بدستور معجون اور شربت کے ساتھ نوش کریں۔ اور مغز فلوس ۳ ماشہ، گل بابونہ ۳ ماشہ، ناخونہ ۳ ماشہ، سنبل الطیب ۳ ماشہ کو پانی میں پیس کر روغن گل اضافہ کر کے نیم گرم جگر پر لیپ کریں۔ (حکیم ڈاکٹر محمد محفوظ عالم قریشی)

(ج) مریض کا معائنہ کرکے باقاعدہ علاج کرائیے۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(د) گل بنفشہ ۷ ماشہ، مویز منقیٰ ۹ دانہ، بادیان ۷ ماشہ، بیخ کاسنی ۷ ماشہ، گاؤزبان ۵ ماشہ، تخم کشوث (پوٹلی میں باندھ کر) ۵ ماشہ، پانی میں جوش دیکر چھان لیں۔ اور خمیرہ بنفشہ ۲ تولہ ملاکر خاکسی ۲ ماشہ چھڑک کر صبح و شام دونوں وقت پی لیں۔ (حکیم عبدالاحد شرف الدین پوری)

(۲۱۳) **کثرت احتلام**:۔ (الف) منہ سے بدبو آنے کے چند اسباب ہوسکتے ہیں۔ مسوڑھوں سے خون یا پیپ آنا، حلق کے غدودوں کا ورم، پھیپھڑوں کے بعض امراض اور معدہ میں غذا کا سڑنا۔ آپ کی تحریر سے یہی نتیجہ نکالا جاسکتا ہے کہ غالباً آپ کا معدہ اپنا کام ٹھیک طور پر نہیں کرتا۔ اور غذا اس میں پڑی سڑتی رہتی ہے۔ انگریزی دواؤں میں پسا ہوا کوئلہ آتا ہے۔ کسی انگریزی دوا فروش سے یہ خرید لیجئے۔ اور ہر مرتبہ کھانے کے تین گھنٹے بعد تقریباً دس رتی کی ایک پڑیہ پھانک لیا کیجئے۔ ہاضمہ کا فعل درست کرنے کے لئے یہ نسخہ استعمال کرتے رہیئے۔

سوڈا بائی کارب، اگرین، ٹنکچر کارڈیمم کمپاؤنڈ ۱۰ منم، ٹنکچر کارمی نیٹو ۱۰ منم، ایکوا منتھا پپ اتنا کہ سب ایک اونس ہوجائے۔ ایسی ایسی تین خوراکیں روزانہ استعمال کی جائیں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) احتلام کی شکایت کے لئے نسخہ لکھ دیا تو معمولی بات تھی مگر ساتھ ہی چونکہ حلق کی بدبو بھی ہے اور بغیر دیکھے اس کا اصلی سبب نہیں معلوم ہوسکتا لہٰذا مقامی معالج کی طرف رجوع کیجئے۔ (حکیم ڈاکٹر محمد محفوظ عالم قریشی)

(ج) ثعلب مصری اور تخم ریحان ہم وزن کوٹ کر بقدر ایک تولہ دودھ کے ساتھ صبح کے وقت پھانک لیا کریں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(د) مریض کو دیکھنے کی ضرورت ہے (حکیم عبدالاحد شرف الدین پوری)

(ہ) سیال مسکن استعمال فرمائیں۔ انشاءاللہ ضرور صحت ہوگی ملاحظہ ہو جواب نمبر ۱۴۴، مارچ ۱۹۳۹ء۔ (حکیم ہمایوں)

(۲۱۴) **خرابی خون وغیرہ**:۔ بغیر دیکھے کوئی صحیح رائے قائم نہیں کی جاسکتی۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) مقامی طبیب سے منضج و مسہل کے ذریعہ سے تنقیہ کرائیے۔ اس کے بعد "مصفیٰ اعلیٰ"، جس کا نسخہ "مجربات" میں میری طرف سے شائع ہوا ہے استقلال سے استعمال کیجیے۔ (حکیم ڈاکٹر محمد محفوظ عالم قریشی)

(ج) فساد خون کے لئے جواب نمبر ۱۹۴ کے مطابق عمل کریں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(د) آپ مقامی طبیب کی نگرانی میں منضج پی کر باقاعدہ مسہل لیجئے۔ (حکیم عبدالاحد شرف الدین پوری)

(ہ) بوٹی رتن جوت دیسی آبی ۶ ماشہ اور مرچ سیاہ ۷ دانہ روزانہ آدھ پاؤ پانی میں پیس چھان کر پی لیا کریں۔ (حکیم ہمایوں)

(۲۱۵) **یورک ایسڈ کی کثرت**:۔ (الف) "ریڈیوریم" ایک پیٹنٹ دوا ہے۔ غالباً اس سے یہ تمام شکایتیں دور ہوجائیں۔ ترکیب استعمال بوتل کے ہمراہ ملے گی (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)۔ (ب) مقامی معالج سے باقاعدہ اصولی علاج کرائیے۔ کیونکہ آپ کا مرض پیچیدہ ہے (حکیم ڈاکٹر محمد محفوظ عالم قریشی)

(ج) مریض کا معائنہ کراکے باقاعدہ علاج کرانا چاہیئے۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(د) غذا میں مناسب اصلاح کیجیے، سبزی چپاتی کھائیے۔ کھانا ہمیشہ بھوک سے کم کھائیے۔ پھل استعمال میں رکھیے۔ صبح اٹھ کر ایک تولہ بادیان کا شربت بنا کر پی لیا کیجئے۔ (حکیم عبدالاحد شرف الدین پوری)

(۲۱۶) **عورتوں کی عام کمزوری**:۔ (الف) زچگی سے کمزور عورتوں کے لئے سیینٹوجن ایک نہایت کارآمد دوا ہے۔ میسرز بٹر ورتھ اینڈ کو کلکتہ کو لکھ کر ایسی کتابوں کی فہرست منگا لیجئے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)۔ (ب) دوا یا غذا کی تجویز میں عورت کے مزاج، جسمانی کیفیت، زمانہ زچگی اور موسم وغیرہ کا لحاظ رکھنا ضروری ہے، اس لئے جب تک تمام کیفیتوں کا علم نہ ہو کوئی طبی نسخہ نہیں لکھا جاسکتا۔ اس قسم کے مجرب نسخے قرابادینوں میں درج ہیں (حکیم عبدالاحد)

(ج) بتیسہ استعمال فرمائیں۔ یونانی دواخانوں سے یہ دوا مل سکتی ہے۔ (حکیم ہمایوں)

(۲۱۷) **منہ آنا**۔ (الف) منہ میں لگانے کے لئے سہاگا اور شہد بہت اچھی چیزیں ہیں۔ اس کے علاوہ معدہ کی تیزابی کیفیت کم کرنے کے لئے "ملک آف میگنیشیا" کا اگر استعمال کیا جائے تو بہت مفید ثابت ہوگا۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی) (ب) مقامی طبیب سے منضج و مسہل کے ذریعہ سے تنقیہ سودا کرائیے۔ پھر "مصفیٰ اعلیٰ" ایک عرصہ تک استعمال کیا کریں قبض نہ ہونے دیں۔ مصفیٰ اعلیٰ کا نسخہ مجربات کے صفحوں میں دیکھئے۔ (حکیم ڈاکٹر محمد محفوظ عالم قریشی)

(ج) ترپھلہ دو تولہ رات کو بھگو کر صبح کو مل چھان کر پی لیا کریں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)، (د) مقامی طبیب سے رجوع کیجئے۔ (حکیم عبدالاحد)

(ہ) قلمی شورہ، کتھہ سفید، الائچی خورد، گل سرخ ہر ایک ۶ ماشہ، کافور ایک ماشہ، طوطیا سبز بریاں ۲ رتی کو خوب باریک پیس لیں اور دن بھر دو تین بار منہ میں چھڑک دیا کریں۔ (حکیم ہمایوں)

(۲۱۸) **عوارض آتشک**:۔ (الف) آپ کو اس بات پر تعجب ہے کہ آپ کے دوست کو پانچ مرتبہ سوزاک اور ایک مرتبہ آتشک ہوچکنے پر شادی ہونے کے باوجود ان کے ہاں بچہ کیوں نہیں پیدا ہوتا۔ اور مجھے اس بات پر حیرت ہے کہ اتنی مرتبہ سوزاک اور آتشک میں مبتلا ہونے کے بعد وہ اس وقت فرائض زوجیت ادا کرنے کے قابل ہی کیسے ہیں۔ جب کہ آپ کے فرمانے کے بموجب وہ اوائل عمر میں غلط کاریوں کے بھی مرتکب ہوچکے ہیں۔ میرے خیال میں انہیں ہی خدا کا شکر ادا کرنا چاہیئے کہ اب تک زندہ اور شریک زندگی سے خدا ندوز ہونے کے قابل ہیں ورنہ انہوں نے تو اپنی زندگی تباہ کرنے میں کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھا تھا۔ (ڈاکٹر سعید احمد)

(ب) ہر شخص کو اپنے افعال کا نتیجہ بھگتنا ضروری ہے۔ انعقاد حمل میں کونسی چیز مانع ہے اس کا پتہ چلانا چاہیئے۔ آپ کے دوست کا معائنہ کئے بغیر صحیح رائے قائم کرنی مشکل ہے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ حمل نہ ٹھہرنے کا سبب شوہر کی بجائے بیوی میں موجود ہو۔ (حکیم عبدالاحد شرف الدین پوری)

سوالات؟

ضوابط اندراج

(۱) ہر خریدار کو سال بھر میں ایک سوال درج کرانے کا حق حاصل ہے لیکن دوسرے سال اس حق کو استعمال نہیں کیا جا سکتا۔
(۲) سوال دو سطروں سے ہرگز زیادہ نہیں ہونا چاہیئے۔
(۳) دو سطروں سے زیادہ کے لئے خریداروں کو بھی تین آنے فی سطر کے حساب سے بھیجنے چاہئیں۔
(۴) اگر آپ رسالہ کے خریدار نہیں ہیں تو نو آنے کے ٹکٹ بھیج کر تین سطری سوال درج کرا سکتے ہیں۔ زیادہ سطروں کے لئے مزید تین آنے فی سطر کے حساب سے ارسال کرنے چاہئیں۔
(۵) چار سطروں سے زیادہ لمبا سوال کسی خاص حالت کے سوا جس کا فیصلہ جناب مدیر کر سکتے ہیں، شائع نہیں ہو سکے گا۔
(۶) رسالہ کے خریداروں کو سوال بھیجتے وقت نمبر خریداری اور پتہ ضرور لکھنا چاہیئے، ورنہ تعمیل نہ ہوگی۔
(۷) سوال کی عبارت مختصر اور صاف ہونی چاہیئے۔ دفتر کو کانٹ چھانٹ کا اختیار بہر حال ہوگا۔
(۸) آئندہ ماہ سوال درج ہو جانے کی توقع زیادہ سے زیادہ ہر ماہ کی بیس تاریخ تک سوال دفتر میں پہونچ جانے کی صورت میں ہو سکتی ہے۔
(۹) ایسے سوالات رسالہ میں درج نہیں ہوں گے جن کے لئے دواخانہ یا رسالہ کے پرمٹ کارڈ یا لفافے استعمال کئے گئے ہوں۔ مینجر "ہمدرد صحت"

---

(۲۱۹) مجھے معلوم ہوا ہے کہ ایک برقی آلہ ایسا ایجاد کیا گیا ہے جس سے چیچک کے داغ بالکل تو نہیں لیکن کچھ ضرور مٹ جاتے ہیں۔ ازراہِ مہربانی اطبائے کرام مطلع فرمائیں کہ اس کے استعمال سے کوئی نقصان تو نہ ہوگا۔ اور کیا عورتوں کے چہرے پر سے فضول بال اور مہاسے وہ داغ وغیرہ کے داغ بھی اس آلے سے ہمیشہ کے لئے دور ہو جاتے ہیں۔ (ایک ناظر)

(۲۲۰) انجکشنوں کی ایک کتاب میں جذام کے چودہ انجکشن بتائے گئے ہیں۔ ان میں تجربۃً کون سے انجکشن نہایت مفید و اعلیٰ ثابت ہوئے ہیں۔ اور وہ کس جگہ سے مل سکتے ہیں۔ جناب ڈاکٹر سعید احمد صاحب بریلوی خصوصیت سے توجہ فرما کر کے مطلع فرمائیں۔ (ڈاکٹر عبد الغنی اپر گھر خریدار نمبر ۵۲۲۹)

(۲۲۱) ایک تین برس کی بچی کو مہینہ ڈیڑھ مہینے کے بعد پیشاب رُک جاتا ہے۔ اور نہایت تکلیف کے ساتھ ہوتا ہے۔ کسی مقررہ زمانے کے بعد یہ شکایت نہیں ہوتی ہے بلکہ گذشتہ ایک برس کے اندر تین چار بار یہ شکایت ہو چکی ہے۔ بعض مرتبہ پیشاب خارج ہو کر جم جاتا ہے اور کبھی اس کی رنگت سفیدی مائل ہوتی ہے۔ کن چیزوں سے پرہیز کرانا چاہیئے؟ (خریدار نمبر ۸۴۸۸)

(۲۲۲) مجھ کو معجون کے ایک ایسے نسخے کی ضرورت ہے۔ جس کی خوراک ۲۔۳ ماشہ سے زیادہ نہ ہو اور جو سیروں دودھ اور مکھن ہضم کر سکے (خریدار نمبر ۱۸۸۷)

(۲۲۳) مجھے چار سال سے ذیابیطس ہے پیشاب دو دو گھنٹے بعد ہوتا ہے۔ پیاس کی شدت زیادہ ہے۔ کوئی صاحب نہایت مفید و مجرب نسخہ معہ پرہیز درج رسالہ فرمائیں۔ (خریدار نمبر ۶۵۹۰)

(۲۲۴) کیا اسپرٹ کے چولھے یا بجلی کے سامان سے خوراک کو گرم کرنے یا پکا کر استعمال کرنے سے صحت پر بُرا اثر پڑتا ہے؟ (خریدار نمبر ۲۲۲۸)

(۲۲۵) میرے ایک دوست (مجرّد عمرہ ۲ سال) کو دو تین سال سے خون آلود پاخانہ بتیوں کی صورت میں ہوتا ہے۔ پیچش اور بواسیر کے علاج سے کوئی فائدہ نہیں ہوا معلوم ہوتا ہے کہ انتڑیوں میں کوئی خرابی ہے۔ اطبائے کرام ازراہ کرم اس کا آسان علاج تحریر فرمائیں۔ قبض کی شکایت اکثر رہتی ہے اور معدہ بھی کمزور ہے۔ (خریدار نمبر ۸۲۶۷)

(۲۲۶) مجھے بوٹی موسا کانی کی ضرورت ہے۔ سنا ہے کہ یہ بوٹی پھولوں کی رنگت کے لحاظ سے تین قسم کی ہوتی ہے۔ مجھے سُرخ اور سفید پھول والی کی ضرورت ہے جس کی ایک ہی شاخ زمین سے نکلتی ہے۔ لمبائی قریباً چار اُنگل ہوتی ہے۔ اگر کوئی صاحب مہیا کر سکیں تو واجبی قیمت سے مطلع فرمائیں۔ (رائے نیاز علی خاں، فوجی اسکول، سرائے عالمگیر۔ جہلم)

(۲۲۷) میرے ایک دوست قابل انجنیر ہیں۔ تن درستی کی حالت میں اکثر اپنے جسم پر تجربہ کے طور پر بجلی کا استعمال کرتے تھے۔ اور عیاش بھی ضرور تھے۔ پندرہ سال سے ان کو ضعف اعصاب کا عارضہ ہے۔ اب پانچ سال سے نقل و حرکت سے بھی مجبور ہیں۔ یہاں تک کہ خورد و نوش میں دوسرے شخص کے محتاج ہیں۔ ہاتھ پاؤں حرکت نہیں کرتے۔ دو سال سے جسم پر ورم بڑھتا جاتا ہے اور جسم دوگنا ہو گیا ہے۔ دماغ اور زبان بہت اچھا کام کرتے ہیں۔ (خریدار نمبر ۴۱۵۱)

(۲۲۸) بچوں کے لئے ایک ایسے شربت کی ضرورت ہے جو دانت نکلنے کے وقت کی ساری تکالیفوں کو دور کر سکے نسخہ شربت خواہ دیسی ہو یا انگریزی (خریدار نمبر ۸۴۶۲)

(۲۲۹) مجھے ایسے طلا یا روغن کی ضرورت ہو جس میں پان و پٹی کی ضرورت نہ ہو بلکہ اس کی صرف مالش ہی کافی ہو اور وہ عضو مخصوص کے نقائص کو دفع کر کے کامل انعوذ پیدا کر سکے نیز اس میں شراب اور سور کی چربی وغیرہ کوئی نجس چیز شامل نہ ہو۔ (خریدار نمبر ۵۱۱)

(۲۳۰) نوجوان عورتوں کی سکڑی ہوئی بے معلوم چھاتیوں کو اصلی حالت میں لانے کے لئے آزمودہ و سہل نسخے درکار ہیں۔ (خریدار نمبر ۶۰۵۲)

(۲۳۱) تین چار مہینے سے مجھے نامکمل آنت اُترنے کی شکایت ہو گئی ہے یہ آنت اُتر کر عضو مخصوص کی جڑ تک آجاتی ہے۔ جس کی وجہ سے کوئے میں بھی کبھی

کبھی ہلکا ہلکا درد محسوس ہوتا ہے۔ قبض رہتا ہے یا دست آنے لگتے ہیں۔ آنت کے نیچے لٹک آنے سے کھانا ہضم نہیں ہوتا اور بھوک میں بھی کمی ہے۔ یہ شکایت دائیں طرف ہے۔ پیٹی لگانے سے کچھ آرام ملتا ہے لیکن زیادہ دیر لگانے سے وہی آنت کچھ لٹک آتی ہے۔ (خریدار نمبر ۱۰۰۸)

(۲۳۲) میرے بائیں گھٹنے میں سات مہینے سے کبھی کبھی وقت درد ہو جاتا ہے۔ ورم بھی رہتا ہے۔ عکس ریز سے معلوم ہوا ہے کہ ہڈی بالکل ٹھیک ہے۔ میں دق کا مریض ہوں حالت اچھی ہے بخار نہیں ہوتا۔ (خریدار نمبر ۶۴۸۱)

(۲۳۳) سفید رنگ کے کشتہ فولاد سبز بنانے کی ترکیب مطلوب ہے (خریدار نمبر ۴۶۴۳)

مجھے صبح اٹھتے وقت کچھ سستی سی محسوس ہوتی ہے۔ بہت کوشش کرتا ہوں کہ جلد اٹھوں مگر طبیعت نہیں چاہتی۔ ہاضمہ قریب قریب ٹھیک ہے کبھی کبھی بدہضمی کی شکایت ہو جاتی ہے۔ پھل کھانے کا بہت شوق ہے۔ کون سے پھل زیادہ مفید ہوتے ہیں اور انہیں کس وقت کھانا چاہئیے؟ ورزش کرنے کو بہت طبیعت چاہتی ہے کس وقت کی جائے اور کس طریقہ سے۔ اطبا کرام سے باادب التجا ہے کہ اس مسئلہ پر کوئی بہترین مشورہ دیں۔ میری عمر ۲۲ سال ہے۔ (خریدار نمبر ۶۲۵۹)

(۲۳۴) ہاضمہ خراب ہے۔ سر میں درد رہتا ہے تمام بدن میں ریاح پھرتے رہتے ہیں اور بے چینی پیدا کرتے ہیں۔ دل کمزور ہے۔ ہونٹ چپکتے ہیں منہ میں لعاب پیدا ہوتا رہتا ہے۔ عمر ۶۰ سال۔ نسخہ درکار ہے۔ (خریدار نمبر ۸۶۵۹)

(۲۳۵) سر کے بال سنہری کرنے کا کوئی تیل یا کوئی نسخہ تحریر فرمائیے (ایک ناظر)

(۲۳۶) مریض کی عمر ۶۲ سال ہے اس کو چوبیس گھنٹے میں ۳۵ یا ۴۰ مرتبہ پیشاب آتا ہے۔ جب پیشاب آتا ہے تو نالزہ میں مثل سوزاک والوں کے درد ہوتا ہے جب مریض پیدل چلتا ہے تو بول زلالی آتا ہے اور جب گھوڑے پر سواری کرتا ہے تو بول خونی آتا ہے اور سخت درد ہوتا ہے۔ جب وہ آرام سے رہے تو خون نہیں آتا۔ ہاں گرم چیزیں کھانے سے خونی بول آ جاتا ہے۔ بہت سے علاج کئے لیکن کوئی فائدہ نہیں۔ (خریدار نمبر ۸۴۴۱)

(۲۳۷) ایک شخص نے ایک نسخہ میں اصلی سیاہ رنگ کا سنکھیا تجویز کیا ہے، جو سفید کپڑے پر سیاہ لکیر چھوڑے۔ ایسا سیاہ سنکھیا ہوتا ہے یا نہیں اگر ہوتا ہے تو کہاں سے دستیاب ہو سکے گا؟ (خریدار نمبر ۶۷۸۴)

(۲۳۸) ایک سال سے میرے بھائی کے ہاتھ کی بعض انگلیوں کے ناخنوں کی گولائی کے ساتھ ساتھ جلد سفید ہو گئی ہے۔ اور بھی دو چار جگہ چھوٹے چھوٹے سفید دھبے ہو گئے ہیں۔ متفرق علاج کئے لیکن فائدہ نہیں ہوا، خاص طور سے توجہ کی ضرورت ہے۔ (خریدار نمبر ۷۸۳۹)

(۲۳۹) میرا مقام آج کل ہمالیہ کی ترائی میں ہے۔ یہاں کی آب و ہوا مرطوب ہے۔ نزلہ زیادہ ہوتا ہے ہاضمہ بھی اچھا نہیں ہے۔ شاید تلی اور جگر بڑھ گئے ہیں۔ اطبا کرام مناسب ادویہ تجویز فرمائیں۔ (خریدار نمبر ۵۸۲۳)

(۲۴۰) اٹھارہ سال کے ایک لڑکے کی بائیں آنکھ میں جالا ہے۔ اور اس نے پوری آنکھ کو گھیر لیا ہے۔ دوسری آنکھ بہت بڑی اور خوبصورت ہے۔ جالا چیچک کی وجہ سے ہے جو پانچ سال کی عمر میں نکلی تھی۔ حکمائے کرام توجہ کر کے کم قیمت اور با اثر نسخہ تحریر فرمائیں۔ (خریدار نمبر ۸۵۲۹)

(۲۴۱) اطبا کرام تیل کا کوئی ایسا نسخہ تحریر فرمائیں جو زخم، ورم، درد وغیرہ کے لئے مفید ثابت ہو۔ اگر کان میں اسے ڈالا جائے تو کان کا درد رفع ہو جائے اور ڈاڑھ میں لگایا جائے تو ڈاڑھ کا درد دور ہو جائے۔ (خریدار نمبر ۶۱۹۳)

(۲۴۲) مجھے ایسے مجرب نسخے کی ضرورت ہے جس کے استعمال سے جوڑوں کا درد، چمک اور ورم جاتا رہے۔ اور پرانا سیلان اور ورم رحم اور اعضا شکنی ہمیشہ کے لئے جاتی رہے۔ دوا مقوی دل دماغ ہو اور خون زیادہ مقدار میں پیدا کرے۔ (خریدار نمبر ۶۱۵۲)

(۲۴۳) میری عمر ۴۸ سال ہے۔ پیشہ وکالت ہے بار بار زکام اور نزلہ ہو جاتا ہے چھینکیں ہر وقت آتی رہتی ہیں، ناک خشک رہتی ہے دائیں نتھنے میں سے اکثر خون نکلتا ہے۔ پیشاب سفید گاڑھا آتا ہے۔ شکر نہیں آتی۔ معائنہ ڈاکٹری کرایا ہے۔ ہاضمہ کمزور ہے تشخیص مرض اور مجرب نسخے سے مطلع فرمائیں۔ (خریدار نمبر ۸۸۳۶)

(۲۴۴) میرے والد صاحب (عمر ۶۰ سال) ۴ سال سے تشقق اطراف میں مبتلا ہیں ہاتھ اور پاؤں کی ہتھیلیوں میں تشقق پیدا ہو جاتا ہے۔ موسم کی کوئی قید نہیں کبھی کبھی شکایت بالکل جاتی رہتی ہے (خریدار نمبر ۵۸۳۹)

(۲۴۵) پیٹ کے کیڑے خارج کرنے کے لئے کوئی مجرب دوا لکھئے۔ دوا خواہ ڈاکٹری ہو یا یونانی۔ (خریدار نمبر ۵۱۹۹)

(۲۴۶) مریضہ (عمر ۲۶ سال) چھ سال سے شادی شدہ ہے۔ پہلے تین سالوں میں چھ سات مہینے حیض بند رہ کر ہفتے ہفتے بھر شدید درد کے ساتھ خون خارج ہوا۔ بالآخر مسی کے مانند بھورے رنگ کا ایک ٹکڑا خارج ہوا پہلے دو مہینوں میں حمل کی علامات متلی وغیرہ بھی پائی گئیں۔ دائیاں اس شکایت کو رحم کا بے جگہ ہونا اور اتھرا بتاتی ہیں۔ لیڈی ڈاکٹروں نے الٹرس کارڈیل۔ فلورا پلز، اور ڈوش کے استعمال کی تاکید کی۔ ان چیزوں کا تین سال سے استعمال جاری ہے حیض کا خون معمولی طور پر جاری ہوتا ہے۔ وقفہ ہر چوبیسویں روز ہے۔ اب شکایت یہ ہے کہ ذہنی کاموں سے رنج، خوف اور حیض کی حالت میں بائیں کولہے کی گہرائی میں سامنے کی طرف ایک ناگوار کھٹک سی محسوس ہونے لگتی ہے۔ مریضہ کی نازک حالت کی وجہ سے تین سال سے مانع حمل طریقوں پر عمل ہے۔ حکیم اور ڈاکٹر صاحبان زیادہ سے زیادہ توجہ فرمائیں۔ کیا مریضہ اب مانع حمل سے پرہیز ہٹا سکتی ہے؟ (خریدار نمبر ۸۳۲۷)

احوال و اقعی

زندگی حرکت اور عمل کا نام ہے، جمود اور سکون فی الحقیقت موت کی علامات ہیں۔ کوئی انسانی جماعت زندہ کہلانے کی مستحق نہیں ہے جب تک کہ اس میں قوتِ عمل نہ ہو اور وہ اپنی قوت کو صحیح مصرف میں نہ لگائے۔ طبِ یونانی کی دنیا میں ایک عرصۂ دراز سے جمود چھایا ہوا تھا۔ جالینوس اور بو علی سینا کے بنائے ہوئے آفتاب و مہتاب درخشاں ضرور تھے لیکن ان کی روشنی کے راستے میں ہماری غفلت اور سستی کا ابر حائل تھا۔ اللہ کی زمین ہمارے سامنے پڑی تھی۔ اللہ کی پیدا کی ہوئی معدنیات کے ہر طرف انبار لگے تھے اور اللہ کی بخشی ہوئی نباتات کے خودرو گلزاروں سے ملک کی زمین لہلہا رہی تھی۔ لیکن ہمارے سکون اور ہماری بے عملی نے ہماری آنکھوں کے آگے پردے ڈال دیے تھے اور ہم بزعم خود یہ سمجھ کر کہ ہمیں عرفانِ کامل حاصل ہو چکا ہے اور ہمارے اسلاف کی تحقیقاتیں جو طب کی دنیا میں انھوں نے کی تھیں صرف ہمارا حصہ ہیں اطمینان کے ساتھ پڑے سو رہے تھے۔

دنیا میں ہمارے علاوہ اور بھی انسان آباد تھے لیکن وہ ہماری طرح غافل اور بے عمل نہ تھے انھوں نے بقراط کی تحقیقاتیں چھوڑیں نہ جالینوس کی۔ وہ شیخ الرئیس اور رازی کے خزانوں پر حملہ آور ہوئے، اور چرک اور شسرت کے تہ خانوں کا بھی انھوں نے جائزہ لے لیا۔ دنیا میں انھیں علم و حکمت کے نام سے جو چیز جہاں ملی انھوں نے لے لی اور پھر ان سنگین بنیادوں پر اپنی تحقیقاتوں کی دیواریں چننی شروع کر دیں ہمیں یہ چیزیں اچھی معلوم ہوں یا بری ہمیں اپنی کمزوری اور غلطی کا احساس خوشگوار معلوم ہو یا ناخوش آیند حقیقتیں بہرحال حقیقتیں ہی ہونگی اور دنیا ءطب کی تاریخ صرف اس سبب سے بدلی نہیں جا سکتی کہ اس تاریخ میں کچھ واقعات ایسے ہیں کہ جن سے ہماری غفلت اور ہمارے جمود کی پردہ دری ہوتی ہے

دنیا نے جالینوس کی وفات کے بعد اپنی رفتار بند نہیں کی تھی اور آج وہ اس منزل سے بہت آگے ہے کہ جہاں جالینوس و ارسطو اسے چھوڑ گئے تھے، کاروانِ طب آہستہ آہستہ جرس کارواں کی ہمت افزا صداؤں میں قدم بڑھاتا ہی چلا جا رہا ہے اور اب وہ مقامات بہت پیچھے رہ گئے ہیں کہ جہاں بو علی سینا نے اس قافلہ کی قیادت کی تھی۔

ممکن ہے کہ قافلہ غلط راستے پر پڑ گیا ہو اور دوراہہ پر پہنچ کر اس نے کعبے کی بجائے ترکستان کی راہ اختیار کر لی ہو لیکن وہ بہرصورت و بہرحال آگے بڑھ رہا ہے اور اب اگر ہم جاگیں اور اس قافلہ کو صحیح راستے پر ڈالنے کے لیے واپس بھی لانا چاہیں تب بھی ہمیں انتہائی تیزی کے ساتھ اس منزل تک تو ضرور جانا ہی پڑے گا کہ جہاں قافلہ پہنچ چکا ہے۔

ہمدرد دواخانہ

ہمارا خیال ہمیں خواہ کتنے ہی فریب دے لیکن اس حقیقت سے انکار نہیں ہو سکتا کہ کاروانِ طب کی قیادت حاصل کرنے کے لیے ہمیں لازمی طور پر جلد سے جلد اس بلندی پر پہنچنا پڑے گا کہ جہاں وہ قافلہ پہنچ چکا ہے اور یہی وہ تلخ حقیقت تھی جسے چند ہی روز پیشتر دنیائے طب کی دو عظیم ترین ہستیوں نے محسوس کیا تھا۔ ان میں سے ایک ہستی مسیح الملک حکیم حافظ محمد اجمل خاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی تھی اور دوسری شہیدِ فن ہمدرد خلائق حکیم حافظ عبدالمجید صاحبؒ کی۔ مسیح الملک نے اپنی تمام توجہ بلکہ یوں کہنا چاہیئے کہ اپنی تمام عمرِ عزیز دہلی کے طبیہ کالج کے قیام و استحکام پر صرف کر دی۔ اور شہیدِ فن نے ہمدرد دواخانہ یونانی کی بنیاد ڈالی۔

طبیہ کالج کا قیام اس لیے ضروری تھا کہ ہندوستان بھر میں طالبانِ فن کے لیے کوئی ایسی درسگاہ موجود نہ تھی جہاں انھیں طبِ قدیم کے ساتھ ساتھ ڈاکٹری کی جدید ترین تحقیقاتوں سے آگاہی اور وقوف حاصل ہو سکے اور اعلیٰ پیمانہ پر ایک ایسے دواخانہ کی تعمیر کہ جہاں بہترین قدیم و جدید اصولوں کے مطابق دوا تیار ہو سکے اس لیے ناگزیر کہ اطبا کی بے توجہی اور عام دواسازوں کی ہوس نے اچھی، خالص اور پر اثر دوائیں بازاروں میں ناپید کر دی تھی جس کی وجہ سے طبِ یونانی روز بروز بدنام ہوتی چلی جا رہی تھی۔ کالج اس لیے تھا کہ صحیح نسخے لکھنے والے پیدا ہوں اور ہمدرد دواخانہ اس لیے تھا کہ وہ ہندوستان بھر کو قابلِ اعتبار اور عمدہ دوائیں مہیا کرے نئی نئی دواؤں کے متعلق تجربے اور تحقیقاتیں کرے۔ پرانی اور آزمودہ دواؤں کے مرکب جدید طریقہائے دواسازی کے مطابق ایسی صورت اور ایسے اسلوب تیار کرے کہ

وہ ترقی یافتہ دنیا کے لیے قابلِ قبول ہوں اور طبِ قدیم کے لیے باعثِ فخر و ناز۔ مسیح الملک نے اپنی کوششوں سے طبِ یونانی کے جسم میں روح پھونکی اور حکیم عبدالمجید صاحب نے یونانی دواؤں کے اندر اثر کوٹ کوٹ کر بھر دیا۔

آج جس طرح طبیہ کالج کے تعلق کا نام آتے ہی کسی حکیم کے متعلق یہ یقین ہو جاتا ہے کہ وہ طبِ قدیم کے علاوہ طبِ جدید کا بھی ماہر ہے اسی طرح دواؤں کے معاملہ میں "ہمدرد دواخانہ" کا نام بھی اس بات کی ضمانت سمجھا جاتا ہے کہ وہ دوا صحیح الترکیب، خالص اور قوی الاثر ہوگی۔ ہمدرد دواخانہ کی دوا دنیائے دوا سازی میں خالص کا سونا ہے جسے کسوٹی پر کسنے کی ضرورت ہی نہیں ہوتی۔

ہمدرد دواخانہ کے بعض حالات

"ہمدرد" دواخانہ کا قیام ۱۹۰۵ء میں عمل میں آیا تھا اور اب وہ اپنی عمر کے تینتیس ۳۳ سال پورے کر کے چونتیسویں ۳۴ میں قدم رکھ چکا ہے۔ دواخانہ کی یہ انتہائی بدنصیبی تھی کہ دستِ اجل نے اسے اپنے بانی کی نگرانی اور سرپرستی سے ہمیشہ کے لیے محروم کر دیا لیکن اگر یہ صحیح ہے کہ خادمانِ ملت کی موت درحقیقت ان کی حیاتِ جاوید ہوا کرتی ہے تو بلا اندیشہ تردید کہا جا سکتا ہے کہ گو حکیم حافظ عبدالمجید صاحب آج اپنے پیکرِ خاکی میں یہاں موجود نہیں ہیں لیکن انکی روح اس دواخانہ پر طاری و ساری ہے انکے فیضانِ تربیت نے انکے فرزند اکبر یعنی حکیم حاجی مولوی عبدالحمید صاحب کے اندر وہ تمام خوبیاں مجتمع کر دیں کہ جو حکیم صاحب مرحوم میں تھیں اور بلا کسی مبالغہ کے کہا جا سکتا ہے کہ پرانے حکیم صاحب از سرِ نو جوان ہو کر اس دواخانہ کی نگرانی فرما رہے ہیں وہی دردِ قوم وہی ذوقِ خدمت اور وہی صدق و خلوص جو مرحوم حکیم صاحب کی خصوصیات تھیں ہمیں اس نوجوان دل کے اندر بھی نظر آ رہے ہیں اور جس وقت تک حکیم صاحب مرحوم کی یہ خصوصیتیں دواخانہ کے ہر شعبہ پر چھائی ہوئی ہیں اس وقت تک یہ کہنا کسی طرح بھی صحیح نہیں ہے کہ حکیم عبدالمجید صاحب ہم سے رخصت ہو گئے۔ "ہمدرد" دواخانہ اپنے نئے سرپرست کی نگرانی میں روز افزوں ترقی کر رہا ہے اور ہمیں خدا کی ذات سے یقین واثق ہے کہ وہ بہت جلد ترقی اور عروج کی اس منزل پر پہنچ جائے گا کہ جہاں اسے پہنچانے کی اس کے بانی کو تمنا تھی۔

دواخانہ سے ہماری توقعات

"ہمدرد" دواخانہ کے موجودہ سرپرست حکیم حاجی مولوی عبدالحمید صاحب ہیں اور آپ کی ذاتِ گرامی جن انسانی خوبیوں سے متصف ہے انھیں دیکھ کر اس دواخانہ کے مستقبل کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ آپ ماشاءاللہ ایک بہت ہی صحیح القویٰ اور تندرست نوجوان ہیں اور مسلسل پندرہ پندرہ گھنٹے روزانہ کام کرنے پر بھی ہمیشہ خوش اور بشاش رہتے ہیں۔ آپ بہت ہی عالی ہمت ہیں اور علوِ ہمت کا سب سے بڑا ثبوت انکی منکسر المزاجی کے ذریعہ سے ملجاتا ہے حد سے زیادہ خلیق، حد سے زیادہ نیک اور صحیح معنوں میں صالح جوان ہیں اور ان خوبیوں کے ساتھ علم اور عقلِ سلیم نے مل کر انہیں عام سطح سے بہت کچھ بلند کر دیا ہے۔ شروع ہی سے آپ کی طبیعت کو طب سے رغبت تھی اور بچپن ہی سے آپنے دواخانہ کے کاموں میں دلچسپی لینی شروع کر دی تھی، یہی وجہ ہے کہ دواخانہ کا ایک شعبہ بھی ایسا نہیں ہے کہ جس کے کام سے وہ پورے واقف نہوں بلکہ غالباً یہ کہنا بھی بالکل صحیح ہے کہ دواخانہ میں صرف انہیں کی ایک ایسی شخصیت ہے کہ جو ہر کام میں ماہر ہے۔ دواخانہ میں ان کی موجودگی ماہرینِ فن کے لیے کہ جو دیانتداری اور محنت سے اپنا کام کرتے ہوں موجبِ ہمت افزائی ہوتی ہے اور محنت سے جی چرانے والوں یا کام کو ایک مصیبت سمجھ کر بیگار ٹالنے والوں کی دال نہیں گلنے پاتی۔

ایک طرف تو اتنی سخت محنت اور دوسری طرف اس قدر کڑی نگرانی۔ ان دونوں چیزوں کا نتیجہ یہ نکلا کہ اس دواخانہ میں خراب اور کم قیمت دواؤں کی خرید، دواؤں کے ساتھ کسی دوسرے جزو کی آمیزش اور نسخوں کی دواؤں کے وزن میں کمی بیشی ایسے گناہ ہیں کہ جن کا خیال بھی کسی کام کرنے والے کے دل میں نہیں آسکتا دواسازی کا فن جس حد تک ذلیل اور مکروہ ہو گیا تھا اب اس دواخانہ کی کوششوں کی بدولت اسی قدر باعزت اور قابلِ اعتبار ہوتا جا رہا ہے اور ہمیں امید ہے کہ وہ زمانہ اب دور نہیں ہے کہ جب ہم فخر کے ساتھ سر اونچا کر کے دنیائے جدید کو یہ بتا سکیں کہ طبِ قدیم کی دواسازی ہرگز ہرگز کوئی ایسی چیز نہیں ہے کہ جسے ذلت و حقارت کی نگاہ سے دیکھا جا سکے۔ اور یورپ اگر اپنے بہت سے کارخانہ ہائے دواسازی پر ناز کرتا ہے تو ہندوستان بھی اپنے ایک دواخانہ پر فخر کر سکتا ہے۔

انتظامات

ایک ہندوستانی اور ملکی دواخانہ کے ذکر میں انتظامات کا عنوان دیکھ کر ممکن ہے کہ بعض مغرب زدہ صاحب کے لبوں پر حقارت آمیز تبسم

نمودار ہوجائے۔ لیکن ایسے اصحاب جو یہاں تشریف لاکر اس دواخانہ کا معائنہ فرماتے ہیں تو ان کے لبوں پر اس قسم کا تبسم نمودار نہیں ہوتا اور وہ اکثر منہ کھولے ہوئے دیکھتے ہی رہ جاتے ہیں۔

"ہمدرد" دواخانہ کا روبار بحمد للہ تعالیٰ بہت ہی وسیع پیمانہ پر جاری ہے اور کُل نظام تین شعبوں پر منقسم ہے۔ دواخانہ کا ایک بڑا حصّہ مقامی خریداروں کی ضرورتیں مہیا کرنے کے لیے مخصوص ہے جسے دوسرے الفاظ میں "دُکان" کہنا زیادہ موزوں ہوگا۔ اس دوکان کی وسعت کا کچھ تھوڑا سا اندازہ تو آپ کو یہ معلوم کرنے کے بعد ہوجائے گا کہ بیس افراد کا عملہ صرف اس دوکان سے متعلق ہے، اور زیادہ صحیح اندازہ آپ کو ان مریضوں کے اعداد و شمار معلوم کرکے ہوگا جو اس دوکان سے دوائیں خریدتے ہیں۔ ایسے مقامی خریداروں کی تعداد کہ جنہوں نے گزشتہ سال اس دوکان سے دوا خریدی ۶۵۹۳۷۳ تھی۔

دواخانہ کا دوسرا حصّہ اس کے لمبے چوڑے گودام ہیں۔ ایک گودام میں صرف مفرد دوائیں رہتی ہیں اور اس کا نام گودام مفردات ہے۔ یہ ایک بہت ہی طویل و عریض عمارت ہے اور اس میں دس آدمی کام کرتے ہیں۔ اس عملہ کا ایک افسر ہے جس کے فرائض میں یہ بات داخل ہے کہ ہر دوا کو اپنی آنکھ سے دیکھے اور وقتاً فوقتاً ہر پرانی خراب اور بے اثر دوا کو منیجر دواخانہ کے حکم سے ضائع کرتا ہے اور جو نئی دوا خریدی جائے اس کے متعلق پورے طور پر اطمینان کرلے کہ وہ تازہ، عمدہ اور صحیح الاثر ہے اور اس کے بعد اسے اچھی طرح صاف کرکے مناسب مقام پر رکھوا دے۔

(۲) "گودام مرکبات" اس گودام میں تمام مرکب دوائیں رہتی ہیں اور یہ بھی گودام مفردات کی طرح بہت بڑی عمارت ہے۔ سہولت کار کی غرض سے اسے پانچ حصّوں میں تقسیم کردیا گیا ہے۔ ایک حصّے میں صرف عرقیات اور شربت ہیں۔ دوسرے میں گلقند اور مربّہ جات۔ تیسرے میں خمیرے اور تھوڑی مقدار والی معجونیں۔ چوتھے میں اطریفل اور کثیر مقدار والی معجونیں اور پانچویں میں سفوف، گولیاں اور مرہم وغیرہ۔ اس گودام میں پندرہ آدمی کام کرتے ہیں اور ایک ہوشیار اور تجربہ کار افسر کی نگرانی میں بہت ہی قابل اور معتبر دواساز ہر قسم کے مرکبات تیار کیا کرتے ہیں۔ در فی الحقیقت دواخانہ کا یہی وہ شعبہ ہے کہ جس نے "ہمدرد دواخانہ" کی ایسی لازوال شہرت قائم کردی ہے۔ کوئی ایسا مرکب کہ جس کی تیاری میں ذرا سی بھی خرابی واقع ہوگئی ہو نگران افسر کی نگاہوں سے نہیں بچ سکتا اور جب تک کہ پورے طور پر مطمئن نہ ہو گودام کے اندر جگہ نہیں پا سکتا۔

(۳) گودام سٹاک، اس گودام میں صرف بوتلیں، خالی بکس اور پارسل بھیجنے کے متعلق دیگر ضروری اشیاء رکھی جاتی ہیں اور یہ تمام چیزیں اس قدر کافی مقدار میں مہیا رکھنی پڑتی ہیں کہ صرف ان چیزوں کے لیے عمارت کا ایک کافی بڑا حصّہ مخصوص ہوگیا ہے۔

ان گوداموں کے علاوہ دواخانہ سے متعلق تین علیحدہ علیحدہ دفتر ہیں۔ ایک تو "ہمدرد" دواخانہ کا دفتر ہے جس کا تمام تعلق بیرونجات کی فرمائشوں کی بہم رسانی اور دواخانہ کے ہر قسم کے دوسرے کاروبار سے ہے۔ اس دفتر میں بارہ آدمی کام کرتے ہیں۔ دوسرا دفتر رسالہ "ہمدرد صحت" کا دفتر ہے جو ماہوار اس دواخانہ سے شائع ہوا کرتا ہے اور جس کے متعلق بلا اندیشہ تردید کہا جا سکتا ہے کہ اس وقت اُردو کے طبی رسائل میں اپنی نظیر آپ ہی ہے۔ "ہمدرد صحت" کی ادارت کے فرائض حکیم حاجی عبدالحمید صاحب نے خود اپنے ذمہ لے رکھے ہیں۔ تیسرا دفتر "مجلس تشخیص و تجویز" ہے جو تین بہت ہی تجربہ کار اور لائق طبیبوں پر مشتمل ہے۔ اس مجلس تشخیص کی صدارت بھی حکیم عبدالحمید صاحب ہی سے متعلق ہے۔ یہ مجلس ان تمام مریضوں کے خطوط پر غور اور بحث کیا کرتی ہے جو بیرونجات سے اپنا حال لکھ کر بھیجدیتے ہیں اور طالب دوا ہوتے ہیں۔ پورے غور و خوص کرنے کے بعد مجلس تشخیص ایسے مریضوں کی بیماریاں تشخیص کرکے مناسب اور مفید نسخے ان کے لیے تجویز کردیا کرتی ہے۔

انتظامات کے اس مجمل و مختصر ہی سے ذکر سے اندازہ ہوسکتا ہے کہ یہ دواخانہ عمدہ اور قابل اعتبار دوائیں مہیا کرنے کے متعلق کس قدر سعی بلیغ کرتا ہے۔ نیز یہ کہ جو دوائیں مفرد ہوں یا مرکب اس دواخانہ سے نکلتی ہیں وہ عام ہندوستانی دواؤں کی سطح سے بلحاظ اثر و قوت کس قدر بلند ہوتی ہیں۔ یہ فخر اسی دواخانہ کو حاصل ہے کہ ہندوستان کے بڑے بڑے حکماء نیز نوابان اور مہاراجگان جنہیں علم طب سے دلچسپی ہے اس دواخانہ پر کامل اعتماد رکھتے ہیں۔

سنہ ۱۹۳۲ء میں ہز ایکسیلنسی راجہ راجایان یمین السلطنت مہاراجہ سر کشن پرشاد صاحب بہادر جی سی آئی ای سابق صدر اعظم دولت آصفیہ حیدرآباد دکن نے بھی اس دواخانہ کا معائنہ فرمایا تھا اور ہمیں فخر ہے کہ ہز ایکسیلنسی نے دواخانہ کی کوششوں کو پسند فرماکر اظہار ہمدردی و طمانیت فرمایا تھا۔

"ہمدرد" انسٹی ٹیوشن

"ہمدرد" دواخانہ کی دواؤں نے دنیائے دواسازی میں ایک مفید اور خوشگوار انقلاب پیدا کر دیا ہے، ماہرین فن کی نظروں میں اب اسکی دواؤں کی حیثیت ایک معیاری حیثیت ہے۔ اس دواخانہ نے گزشتہ چوبیس سال میں فن دواسازی کے متعلق بہت سی ایجادات کی ہیں، جن کی بدولت ہندوستانی دواسازی بھی اب ایک باقاعدہ اور مستقل فن کی صورت اختیار کرتی جاتی ہے اور یہ ایک ایسی خدمت ہے کہ جو ہندوستان کے اندر طب یونانی کی تاریخ میں ہمیشہ یادگار رہے گی۔ ان ایجادات کے علاوہ چونکہ "ہمدرد" دواخانہ دواسازی اور عطاری کے ماہرین کی بھی ایک جماعت پیدا کر رہا ہے جو اطراف ملک میں پھیل کر فن طب کی خدمات انجام دے رہی ہے اس لیے اب یہ محض ایک دواخانہ ہی نہیں ہے بلکہ دواسازی کا ایک بہت ہی مفید انسٹی ٹیوشن ہے جو نہایت خاموشی کے ساتھ فن طب کی اور خلق اللہ کی خدمت میں رات دن لگا ہوا ہے۔

"ہمدرد" دواخانہ کے متعلق یہ کہنا غالباً مبالغہ میں داخل نہ ہوگا کہ فن طب اور فن دواسازی کی جیسی جلیل القدر اور اہم خدمات اس نے انجام دی ہیں ان کی نظیر مشکل ہی سے مل سکے گی۔ بالخصوص اس لیے کہ یہاں دوائیں ہی تیار نہیں ہوتیں بلکہ دواساز بھی تیار کیے جاتے ہیں، اور ان تمام باتوں کو پیش نظر رکھ کر کیا ارباب علم اور ہمدردان ملک سے یہ توقع کرنی مناسب نہیں ہے کہ وہ تا حد امکان اس مفید انسٹی ٹیوشن کو ترقی دینے میں ہمارا ہاتھ بٹائیں۔

"جمعیۃ حاسدان و نقالان"

خدا شرے برانگیزد کہ خیر ما دراں باشد

اس سلسلے میں ہمیں اپنے معزز ناظرین سے "جمعیۃ حاسدان و نقالان" کا تعارف بھی ضروری معلوم ہوتا ہے یہ کلیہ ہے کہ دنیا میں ہر چیز کے دوست دشمن سب ہی ہوتے ہیں "ہمدرد" دواخانہ ملک و فن کی کیسی ہی بیش بہا خدمات انجام دیتا ہو۔ بقول سعدیؒ "گل است سعدی و در چشم دشمناں خار است" کا مصداق ہے۔ چنانچہ ایک جمعیۃ گو وہ کتنی ہی ناقابل اعتنا ہی اسکی مخالفت کے لیے دہلی میں قائم ہے جس کو "ہمدرد" کی ترقی ایک آنکھ نہیں بھاتی اور اس کا پروگرام یہ ہے کہ "ہمدرد" دواخانہ کے خلاف جہاں تک اس سے ہو سکے پروپگنڈا کرے اور دواخانہ کی ہر ہر چیز کی نقل کر کے پبلک کو دھوکہ دے کر فائدہ حاصل کرے لیکن مخالفت کے باوجود اپنے ناجائز فائدے کے واسطے اس کو اس کے سوا کوئی تدبیر نظر نہیں آتی کہ کسی نہ کسی شکل میں دواخانہ ہمدرد سے تعلق ظاہر کرے لیکن اہل نظر خوب جانتے ہیں کہ ہر چمکنے والی چیز سونا نہیں ہوتی اور حقیقت شناس نظریں دودھ اور پانی علیحدہ کر ہی لیتی ہیں خدا تعالے کا فضل ہمیشہ دواخانہ کے شامل حال رہا ہے اس لیے جس قدر اس کی مخالفت کی جاتی ہے اسی قدر اس کا نتیجہ دواخانہ کے حق میں اچھا نکلتا ہے سچ ہے ع عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد۔

دعوت

آخر میں اس تمام سمع خراشی اور تضیع اوقات کی معافی چاہتا ہوں اور آپ سے استدعا کرتا ہوں کہ جب آپ دہلی تشریف لائیں تو ہمدرد دواخانہ میں بھی ضرور قدم رنجہ فرمائیں تاکہ آپ بچشم خود دواخانہ کے کاروبار کا معائنہ فرما سکیں۔ امید ہے کہ آپ طب یونانی کے عظیم الشان دواخانہ کو دیکھ کر خوش ہوں گے۔

قبولیت کا امیدوار

مینیجر

ہمدرد دواخانہ یونانی - دہلی

کی

"مُرکّب دواؤں کی عمدگی اور نفاست کے لئے"

حضرت مسیح الملک کا اظہار مسرّت

اور

آل انڈیا ویدک اینڈ یونانی طبّی کانفرنس دہلی

کی

سند

ذیل میں کانفرنس مذکور کی سند کے الفاظ درج کئے جاتے ہیں تاکہ پبلک کو اس بات کا اندازہ ہو جائے کہ "ہمدرد دواخانہ" کے متعلق ہندوستان کی سب سے بڑی طبّی انجمن، اور دُنیا کے طبیب اعظم نے کس رائے کا اظہار کیا ہے:-

بخدمت شریف جناب مینیجر صاحب ہمدرد دواخانہ دہلی:-

آپنے ۱۹۲۵ء کی ویدک اینڈ یونانی نمائش میں داخلہ کے لئے جو نمائشی اشیا مرحمت فرما کر طبّی فنون کے ساتھ اپنی ہمدردی اور بہی خواہی کا گرانقدر ثبوت دیا اس کا دل سے شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔

یہ بات زیادہ موجب مسرت ہے کہ نمائش اشیا کی جانچ کنندہ کمیٹی کے معائنہ کے بعد آپکی چیزوں کے متعلق امور مندرجہ ہیڈنگ کی بابت پسندیدگی کا اظہار کیا ہے۔ اور اسکو مستند قرار دیے جانے کی سفارش کی ہے۔ لہٰذا کمیٹی مذکور کی پسند کردہ مندرجہ بالا امور کے لئے آل انڈیا ویدک اینڈ یونانی طبّی کانفرنس یہ باضابطہ تحریری سند آپ کی خدمت میں پیش کرتی ہے۔

(پریسیڈنٹ) مسیح الملک حکیم (اجمل) خانصاحب رحمۃ اللہ علیہ

آنریری سکرٹری
مان سنگھ (وید)

دستور العمل

(۱) اس سے پہلے کی تمام فہرستیں منسوخ کی جاتی ہیں اور اب ادویہ کی قیمتیں اس فہرست کے مطابق چارج کی جائیں گی (۲) خریدار قدیم ہوں یا جدید ہمیشہ خط میں اپنا نام مع لقب ڈاک خانہ و ضلع نیز اگر ریلوے پارسل منگانا ہو تو نام اسٹیشن مع لائن صاف و خوشخط تحریر کریں۔ اگر پتہ صاف پڑھنے میں نہ آیا تو تعمیل نہ ہوگی (۳) زیادہ وزنی فرمائش کی تعمیل پیشگی قیمت آنے پر یا کافی اطمینان ہونے پر کیجائیگی (۴) اکثر اصحاب ریلوے پارسل طلب فرماکر بلٹی واپس کر دیتے ہیں جس سے کارخانہ کو نقصان پہنچتا ہے۔ لہٰذا اگر ریلوے پارسل منگانا ہو تو نصف یا کم از کم چہارم قیمت (تخمینی) پیشگی بھیج دیں۔ تاکہ آرڈر کی تعمیل کی جاسکے اور خط و کتابت میں دیر نہ لگے (۵) فرمائشی نسخہ بھی پوری یا آدھی قیمت پیشگی آنے پر تیار ہوگا۔ اگر قیمت نہ آئے گی تو دواخانہ بطلب قیمت خط روانہ کرے گا اور پھر قیمت اور خط کا جواب ملنے پر آرڈر کی تعمیل ہوگی۔ بہتر یہ ہے کہ پہلے نسخہ بھیج کر قیمت دریافت کریں (۶) تمام پارسل نہایت احتیاط اور حفاظت سے پیک کیے جاتے ہیں۔ راستے کی غیر معمولی بے عنوانیوں سے اگر پارسل ٹوٹ جائے یا دیر سے پہنچے یا گم ہو جائے تو کارخانہ ذمہ دار نہیں (۷) ڈاک خانہ کے ذریعے سے زیادہ سے زیادہ ساڑھے پانچ سیر کا پارسل روانہ ہوتا ہے جس کا محصول ڈاک آٹھ آنے فی سیر کے حساب سے دو روپے گیارہ آنے (۲؍۱۱) ہوتا ہے اگر بوتل کا پارسل ڈاک خانے کے ذریعے منگانا ہو تو پہلے امور ذیل کو بغور ملاحظہ کیجیے۔ عرق کی بھری بوتل کا وزن ڈیڑھ سیر اور شربت کی ایک بوتل کا وزن پونے دو سیر ہوتا ہے اور حفاظت کی غرض سے جس چوبی بکس میں ایک بوتل بند کی جاتی ہے اس کا وزن تخمیناً آدھ سیر ہوتا ہے اور جس میں دو بوتلیں بند کی جاتی ہیں اس کا وزن ایک سیر ہوتا ہے اور پھر علی التواتر وزن بڑھتا جاتا ہے اس واسطے مناسب ہے کہ فرمائشی ادویہ کے اوزان کا پہلے اندازہ کرکے ڈاک خانے کے ذریعے فرمائش منگائیں چونکہ ریلوے کے ذریعے محصول میں کفایت ہوتی ہے اس لیے زیادہ وزن کی فرمائش جہاں تک ممکن ہو ریلوے کے ذریعے منگانی چاہیے بعض اوقات فرمائشی ادویہ کی قیمت سے محصول ڈاک و پیکنگ وغیرہ کا خرچ دو چند سہ چند بلکہ اس سے بھی زیادہ ہوتا ہے۔ لہٰذا فرمائش لکھتے وقت ادویہ کے محصول وغیرہ کا خوب سوچ سمجھ کر اندازہ کر لیا جائے اور جہاں تک ممکن ہو معمولی قیمت کی مفرد ادویہ اور از قسم شربت و عرق و مربے وغیرہ ریلوے کے ہی ذریعے نصف قیمت پیشگی بھیج کر منگائیں۔ (۸) ہر آرڈر کی تعمیل اسی روز یا دوسرے روز کر دی جاتی ہے اگر فرمائش کی تعمیل میں دیر لگے تو سمجھنا چاہیے کہ تاخیر کی کوئی خاص وجہ ہے اور ایسی حالت میں کارخانہ کو معذور سمجھنا چاہیے۔ اگر فرمائش میں زیادہ چیزیں ہوں تو لکھنا چاہیے کہ تمام دوائیں روانہ ہوں یا جو مرکب دوا تیار نہ ہو یا از قسم مفرد نہ ملتی ہو تو اس کو چھوڑ دیا جائے اور ساتھ ہی یہ بھی لکھنا چاہیے کہ بعد میں وہ دوا جو چھوڑ دی گئی ہے روانہ کی جائے یا نہیں (۹) اگر شربت یا عرق یا مربے کا پارسل ڈاک خانہ کے ذریعہ منگانا ہو تو بقدر محصول رقم پیشگی بھیج دینی چاہیے۔ ورنہ تعمیل نہ ہوگی (۱۰) تمام مرکب دوائیں پورے اجزا و صحت وزن کے ساتھ قابل اطمینان طریقہ پر تیار کی جاتی ہیں اور قیمت بھی مناسب رکھی گئی ہے تاہم بہ خیال ہمدردی و فائدہ رسانی مرکبات کی تیاری پر طبیبوں کو اور عطاروں کو طلب کرنے پر ۱۲؍۸ فی صدی کمیشن دیا جاتا ہے۔ اگر فرمائش کے خط میں کمیشن طلب نہ ہوگی یا بعد میں ہوگی تو پھر کمیشن نہ دیا جائے گا کیونکہ کارخانہ کا ریکارڈ اس سے خراب ہوتا ہے (۱۱) محصول پارسل و پیکنگ و خرچہ وی پی وغیرہ ہر حالت میں بذمہ خریدار ہوگا اگر کوئی صاحب پارسل منگا کر و یلیو واپس کر دیں گے تو ڈاک پارسل کا محصول اور ریلوے پارسل کا کرایہ آمد و رفت و ڈیمرج و نقصان وغیرہ ان کو دینا ہوگا (۱۲) ۸؍ آٹھ آنے سے کم کی فرمائش بذریعہ وی پی روانہ نہ ہوگی۔ اس لیے قیمت پیشگی بذریعہ ڈاک یا منی آرڈر آنی چاہیے۔

دہلی میں سیر اسی روپیہ کا اور تولہ ایک روپیہ کا مروج ہے اور اسی اوزان کے حساب سے دوائیں دی جاتی ہیں۔

منیجر

مریضوں سے سوالات

اگر آپ کو اپنے مرض کی دوا اس فہرست میں نہیں ملی ہو یا آپ کو ہم سے ہی مشورہ لینا ضروری ہو تو اپنے مرض کی پوری کیفیت لکھئے اور ساتھ ہی مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات بھی ضرور لکھئے۔ سوالات کی عبارت نقل کرنے کی ضرورت نہیں۔ صرف سوالات کا نمبر لکھ کر ہاں یا نہیں یا اور جو ضروری حال ہو لکھدیجئے اس طریق سے تشخیص میں اچھی مدد مل سکیگی یہی طریقہ بیرونجات کے مریضوں کے لئے تشخیص مرض اور تجویز دوا کا ہے۔

مردوں کی بیماریوں کے متعلق سوالات

(۱) عمر کیا ہے؟ (۲) جسم فربہ ہے یا لاغر۔ وزن کیا ہے؟
(۳) کس کس موسم میں مرض کی شکایت زیادہ رہتی ہے؟
(۴) گرم یا سرد کن اشیاء سے نقصان زیادہ ہوتا ہے۔
(۵) پاخانہ دن میں کتنی مرتبہ اور کس کس وقت ہوتا ہے؟
(۶) پیشاب دن میں کتنی مرتبہ اور کس کس وقت ہوتا ہے
(۷) پاخانہ اور پیشاب کا رنگ و قوام کیسا ہے۔
(۸) بھوک اچھی لگتی ہے یا کم؟
(۹) پیاس زیادہ لگتی ہے یا کم؟
(۱۰) منہ کا ذائقہ کیسا ہے؟
(۱۱) پیشہ کیا ہے؟
(۱۲) آپ کی جائے سکونت کی آب و ہوا کیسی ہے؟
(۱۳) مرض کتنے عرصے سے ہے؟

ضعف مردمی کے متعلق خاص سوالات

(۱۴) کبھی سوزاک یا آتشک تو نہیں ہوا؟
(۱۵) اگر ہوا ہے تو کتنا عرصہ گزرا۔ اب کوئی شکایت باقی ہے یا نہیں؟
(۱۶) پیشاب سے پہلے یا بعد میں سفید رطوبت تو خارج نہیں ہوتی۔ اگر ہوتی ہے تو کتنے عرصے سے ہے؟
(۱۷) مشت زنی یا اغلام کی عادت رہی ہے تو کتنے عرصہ تک؟
(۱۸) کیا عضو میں کجی لاغری اور کوتاہی ہے؟
(۱۹) جوش قوت پورے طور پر ہوتا ہے یا کم یا بالکل نہیں ہوتا؟
(۲۰) مادہ تولید کا قوام رقیق ہے یا غلیظ؟
(۲۱) احتلام کتنے روز کے بعد ہوتا ہے کوئی صورت دکھائی دیتی ہے یا نہیں
(۲۲) کیا سرعت انزال کی شکایت ہے؟
(۲۳) شادی ہوئے کتنا عرصہ گزرا (۲۴) کوئی اولاد ہے یا نہیں؟
(۲۵) کسی نفعلی جیسنر کی عادت تو نہیں؟

عورتوں کی بیماریوں کے متعلق سوالات

(۱) عمر کیا ہے؟ (۲) شادی ہوئی یا نہیں؟
(۳) کوئی اولاد ہے یا نہیں؟
(۴) مرض کتنے عرصے سے ہے؟
(۵) کبھی غشی کا دورہ ہوا یا نہیں؟
(۶) اگر ہوا ہے تو شادی سے قبل یا بعد؟
(۷) ایام ماہواری ہر مہینے وقت مقررہ پر ہوتے ہیں یا نہیں؟
(۸) ماہواری خون کی رنگت اور قوام کی حالت کیا ہے؟
(۹) کمر میں درد رہتا ہے یا نہیں؟
(۱۰) حمل ہے یا نہیں۔ اگر ہے تو کتنے دن کا؟
(۱۱) شکایات مرض حمل کے زمانہ میں پیدا ہوئیں یا پہلے سے ہیں؟
(۱۲) اس وقت تک کوئی حمل ساقط تو نہیں ہوا اگر ہوا ہے تو کتنے دن کا؟
(۱۳) رحم سے کسی قسم کی رطوبت تو خارج نہیں ہوتی اگر ہوتی ہے تو کس رنگ کی؟
(۱۴) خاوند کو اگر کوئی سوداوی بیماری مثل آتشک سوزاک وغیرہ ہو چکی ہو تو اس کا اظہار اگر ممکن ہو سکے تو کر دیا جائے۔

بچوں کی بیماریوں کے متعلق سوالات

(۱) بچے کی عمر کیا ہے؟
(۲) کتنے عرصے سے بیمار ہے؟
(۳) دودھ پیتا ہے یا چھڑا دیا ہے؟
(۴) کوئی دانت یا داڑھ نکل چکی ہے؟
(۵) پیٹ میں گرانی یا نفخ تو نہیں ہے؟
(۶) بچہ پاخانہ پیشاب کرتے وقت روتا تو نہیں ہے؟
(۷) پاخانہ میں چھوٹے چھوٹے کیڑے تو نہیں نکلتے؟
(۸) سوتے میں بچہ ڈرتا ہے یا نہیں؟
(۹) کبھی بیہوشی کا دورہ تو نہیں ہوتا؟

عِلاجُ الامراض

ذیل کے نقشے سے یہ معلوم ہوگا کہ اس فہرست میں کن کن امراض کے لیئے کون کون سی ادویہ ہیں!

ان صفحات میں صرف کثیر الاقوع امراض اور کثیر الاستعمال اور مجرب ادویہ ہی کا ذکر کیا گیا ہے

نمبر دوا	ادویہ
	متعدی اور وبائی امراض
	کھانسی و دمہ
۱۰۱	حب سرفہ
۱۰۷	حب سعال
۱۰۹	حب ضیق النفس
۱۱۵	سفوف دمہ
۲۹۸	شربت اعجاز
۳۲۵	شربت فریادرس
۴۵۳	کشتہ ابرک کلاں
۴۸۸	لعوق آب تربوز
۴۹۰	لعوق سپستاں
۴۹۵	لعوق ضیق النفس
۲۴	اکسیر سعال
	سل و دق
۸۰	حب جواہر
۱۵۰	خمیرہ ابریشم شیرہ عناب والا
۲۰۵	سفوف ناصری
۲۹۸	شربت اعجاز
۴۱۴	عرق ہرا بھرا
۴۲۲	قرص سرطان
۴۲۳	قرص طباشیر ملین
۴۳۱	قیروطی آرد کرسنہ
۴۵۴	کشتہ عقیق
صفحہ ۱۸	کشتہ طلا مرواریدی
۶۰ "	قرص سحر (رجسٹرڈ)
۶۰ "	ماء الحیات (رجسٹرڈ)
۴۴۸	لعوق آب تربوز والا

نمبر دوا	ادویہ
۴۴۹	لعوق آب نیشکر والا
۵۹۹	ماء الذہب
۴۶۳	کافور سیال
	ہیضہ
۶۶	جوارش کمونی
۶۹	حب پپیتہ
۲۷۹	سکنجبین سرکہ
۲۸۲	سکنجبین نعناع
۳۸۳	عرق پودینہ
۳۹۶	عرق گلاب
۴۶۳	کافور سیال
صفحہ ۶۱	قتل زم (رجسٹرڈ)
	پیچش
۸۷	حب پیچش
۲۷۹	دوائے سیاہ پیچش
۲۶۰	سفوف طین
۲۷۴	سفوف مویا
۳۱۳	شربت حب الآس
صفحہ ۶۱	پیچ (رجسٹرڈ)
	طاعون
تتمہ	حب طاعون عنبری
۳۸	تریاق وبائی
	امراض خبیثہ
	آتشک
ص ۶۸	اکسیر فرنگ
۷۴	جوہر مستے
۷۶	جوہری

نمبر دوا	ادویہ
۱۲۰	حب کتھہ
۱۷۹	روح عشبہ
۴۴۶	کشتہ گئودنتی
۵۵۳	معجون عشبہ
۶۰۵	مرہم آتشک
	خنازیر (کنٹھ مالا)
۹	اطریفل غددی
صفحہ ۶۷	روغن اکسیر خنازیر
	سوزاک
۱۹	اکسیر سوزاک
۱۶۹	دوا کڑھائی والی
۱۹۷	روغن سوزاک جدید
۲۲۸	روغن صندل
۲۶۳	سفوف کشتہ قلعی
۲۶۸	سفوف مامیران
۴۱۳	عرق سوزاک
۴۱۸	قرص سوزاک
	جذام
۷۶	جوہری
۴۰۳	عرق مطبوخ
۵۱۵	معجون جذام
صفحہ ۶۲	معجون مصفی خاص
۶۴ "	شربت عشبہ خاص
	امراض خون
	کمی خون
۲۹۲	شربت فولاد
۳۳۴	شربت مویز

نمبر دوا	ادویہ
۳۸۹	عرق عنبر
۳۹۵	عرق ماء اللحم عنبری
۴۱۷	فولاد سیال
ضمیمہ	شربت اکسیر خاص (رجسٹرڈ)
	خرابی خون
۶	اطریفل شاہترہ
۳۲۳	شربت عناب
۳۳۲	شربت مرکب مصفی خون
۴۰۲	عرق مرکب مصفی خون
صفحہ ۶۴	معجون مصفی خون
۶۴ "	شربت عشبہ خاص
	امراض عامہ
	بخار
۸۸	حب تپ بلغمی
۹۷	حب ربع
۱۱۶	حب غافث
۱۲۳	حب تپ لرزہ
۱۴۶	حب حمّی
۴۲۴	قرص غافث
۴۲۸	قرص گل
	وجع مفاصل (گٹھیا)
۸۲	حب اسگند
۱۰۳	حب سورنجان
۱۹۶	روغن موم
۲۱۵	روغن قسط
۲۱۷	روغن کچلہ
۲۲۹	روغن سورنجان

نمبر دوا	ادویہ
۵۳۳	معجون چوب چینی
۵۴۹	معجون سورنجان
ص ۸۴	معجون اوجاع
	امراض دماغ
۴	اطریفل زمانی
۱۹	اطریفل ملین
۴۲۹	قرص مثلث
	ضعف دماغ
۸	اطریفل مقوی دماغ
۷۵	جواہر مہرہ
۸۰	حب جواہر
۱۵۷	خمیرہ گاؤزبان عنبری
۱۵۸	خمیرہ گاؤزبان عنبری خاص
۱۶۰	خمیرہ گاؤزبان عنبری جواہر والا
۲۰۰	روغن بادام شیریں
۲۲۵	روغن لبوب سبعہ
۲۳۰	روغن مقوی دماغ
۴۴۸	کشتہ مرجان جواہر والا
ص ۸۵	مفرح مشکیں (رجسٹرڈ)
	صرع وسکتہ
۸۴	حب ایارج
۱۰۸	حب صرع
۱۵۹	خمیرہ گاؤزبان عود صلیب والا
۵۴۱	معجون ذبیب
	فالج، لقوہ، رعشہ
۲۷	برشعثا
۳۹	تریاق فاروق
۸۱	حب اذاراقی
۱۷۳	دواء المسک حار جواہر والی
۲۰۹	روغن سرخ
۲۱۱	روغن شفا
۲۱۵	روغن قسط
۲۱۹	روغن کلاں
۵۱۹	معجون اذاراقی
۵۲۷	معجون تلخ

نمبر دوا	ادویہ
۵۳۲	معجون جوگراج گوگل
۵۶۴	معجون لنا
	مالیخولیا
۱۴۸	خمیرہ ابریشم حکیم ارشد والا
۱۵۱	خمیرہ ابریشم عود مصطگی والا
۱۶۲	خمیرہ مروارید نسخہ کلاں
۱۶۳	خمیرہ زہر مہرہ
۲۹۲	شربت روح افزا
۲۹۶	شربت احمد شاہ
۴۶۸	گلقند سیوتی
	بیخوابی (سہر)
۲۰۰	روغن بادام شیریں
۲۰۳	روغن بنفشہ
۲۱۶	روغن کاہو
۲۲۵	روغن لبوب سبعہ
	نزلہ وزکام
۴	اطریفل زمانی
۴۷	برشعثا
۳۷	تریاق نزلہ
۹۲	حب جدوار
۱۳۳	حب فولادی
۱۴۵	حب نزلہ
۱۴۹	خمیرہ ابریشم سادہ
۱۶۴	خمیرہ نزلی جواہر والا
۱۵۳	خمیرہ خشخاش
۳۲۵	شربت فریادرس
۴۴۷	کشتہ مرجان سادہ
۴۴۸	کشتہ مرجان جواہر والا
۴۹۰	لعوق سپستان
	امراض چشم
	ضعف بصر
ص ۶۳	سرمہ نرگسی (رجسٹرڈ)
۴۵۷	کحل شفا
۴۵۸	کحل الجواہر
	آشوب چشم
۴۸	برود کافوری

نمبر دوا	ادویہ
۹۹	حب سرخ
۱۰۵	حب سیاہ
۴۶۰	کحل سیاہ
	آنکھ کی خارش
۲۶	باسلیقون کبیر
۴۵۷	کحل شفا
	ناخونہ
۲۶	باسلیقون کبیر
۴۶۲	کحل گل کنجد
	نزول الماء
۴۵۶	کحل چکنی دوا
	امراض گوش
	درد گوش، درد دندان
۱۹۹	روغن بادام تلخ
۲۰۵	روغن ترب
	ثقل سماعت (بہراپن)
۱۹۹	روغن بادام تلخ
۲۱۰	روغن سماعت کشا
	امراض بینی
	بخر الانف (ناک کی بدبو)
۴	اطریفل زمانی
۲۲۰	روغن گل
۲۲۵	روغن لبوب سبعہ
	امراض دہن
	گندہ دہنی
۱۳	اطریفل کشنیزی
۶۲	جوارش عود ترش
۲۴۲	سنون مجلے
۵۰۹	مربہ زنجبیل
	قلاع (منہ آنا)
	ذرور چھالوں والا
	سیلان اللعاب (رال بہنا)
۶۹	جوارش کمونی
۷۰	جوارش مصطگی نسخہ کلاں
۷۱	جوارش عود شیریں
	امراض دندان

نمبر دوا	ادویہ
	لکنت
۳۶	تریاق فاروقی
۴۴۶	کشتہ گئودنتی
۱۶۷	دوائے لکنت
	درد دندان
۲۳۷	سنون تمباکو
۲۳۹	سنون زرد
	تحرک دندان (دانت ہلنا)
۲۳۶	سنون پوست مغیلان
۲۴۰	سنون سپاری
۲۴۱	سنون کلاں
	امراض گلو
	بحۃ الصوت (آواز بیٹھنا)
۱۰۲	حب آواز کشا
۱۲۸	حب مغز بادام
	امراض قلب
	ضعف قلب
۶۰	جوارش شہنشاہی
۷۵	جواہر مہرہ
۸۰	حب جواہر
۱۵۵	خمیرہ صندل
۱۶۳	خمیرہ زہر مہرہ
۱۷۵	دواء المسک معتدل جواہر والی
۲۹۳	شربت روح افزا
۳۲۱	شربت سیب شیریں
۳۲۲	شربت صندل
۳۸۱	عرق بید مشک
۳۹۵	عرق گذر عنبری
۴۵۴	کشتہ عقیق
۵۶۹	معجون نقرہ
۵۸۱	معجون طلا
۵۹۲	مفرح شیخ الرئیس
۵۹۷	مفرح یاقوتی معتدل
ص ۸۵	مفرح مشکیں (رجسٹرڈ)
	خفقان
۱۴۸	خمیرہ ابریشم حکیم ارشد والا

نمبر دوا	ادویہ
۱۵۰	خمیرہ ابریشم شیرہ عناب والا
۱۶۲	خمیرہ مروارید نسخہ کلاں
۲۹۵	شربت ابریشم سادہ
۱۷۱	دواءالمسک بارد جواہر والی
۲۹۳	شربت روح افزا رجسٹرڈ
	غشی
۱۶۲	خمیرہ مروارید نسخہ کلاں
۲۹۳	شربت روح افزا
۳۸۱	عرق بید مشک
۳۹۴	عرق گند
۳۹۶	عرق گلاب
۴۶۸	گلقند سیوتی
	امراض معدہ
	متلی و قے
۵۱	جوارش انارین
۶۲	جوارش عود ترش
۶۹	جوارش مصطگی
۲۸۱	سکنجبین لیموں
۳۰۰	شربت انار شیریں
۳۲۴	شربت فالسہ
۳۲۵	شربت نارنج
۳۸۳	عرق پودینہ
	درد معدہ
۵۲	جوارش جالینوس
۵۵	جوارش زنجبیل
۶۶	جوارش کمونی
۶۷	جوارش کمونی کبیر
۶۹	حب پپیتہ
۹۴	حب حلتیت
۱۱۹	حب کبد نوشادری
۲۷۶	سفوف نمک سلیمانی
۲۹۰	سفوف الاملاح
۶۲۴	نمک جالینوس
۶۲۶	نمک مرگانگ
ص ۸۷	حبوب مقوی معدہ
	ضعف معدہ

نمبر دوا	ادویہ
۵۲	جوارش جالینوس
۲۹۲	شربت فولاد
۳۷۲	عرق فولاد
۴۰۷	عرق نانخواہ
۴۳۹	کشتہ خبث الحدید
۴۴۳	کشتہ فولاد
ص ۸۱	کشتہ فولاد سونے چاندی والا
۴۴۹	کشتہ مرگانگ
۵۴۷	معجون سنگدانہ مرغ
۵۹۸	مالتی بسنت
۶۲۳	انوشدارو لولوی
۶۲۴	نمک جالینوس
۶۲۶	نمک مرگانگ
۴۱۷	فولاد ستیال
ص ۸۷	حبوب مقوی معدہ
" ۶۲	معجون مقوی معدہ (رجسٹرڈ)
	قبض
۴	اطریفل زمانی
۱۶	اطریفل ملین
۶۰	جوارش کمونی مسہل
۱۴۱	حب قبض کشا
۱۹۷	روغن ارنڈی
۳۳۰	شربت ملین
۴۳۲	قرص ملین
	دیدان (پیٹ کے کیڑے)
۲	اطریفل دیدان
۴۷۰	گندھک ستیال
	بواسیر
۹۸	حب رسوت
۱۱۷	حب بواسیر بادی
۱۱۸	حب بواسیر خونی
۱۲۹	حب مقل
۲۶۱	سفوف فولادی
۳۴۷	ضماد بواسیر
۵۲۳	معجون بواسیر
۵۴۷	معجون خبث الحدید

نمبر دوا	ادویہ
۶۱۵	مرہم سائیڈ چوب نیم والا
	اسہال
۴۷	جوارش آملہ
۶۱	جوارش طباشیر
۷۰	جوارش مصطگی بنسخہ کلاں
۲۶۰	سفوف طین
۲۷۴	سفوف مویا
۳۰۱	شربت انجبار
۳۱۳	شربت حب الآس
۵۹۸	مالتی بسنت
	امراض جگر و طحال
	ورم جگر
۱۱۹	حب کبد نوشادری
۲۱۲	روغن افسنتین
۳۱۶	شربت دینار
۳۲۷	شربت کثوث
۳۴۸	ضماد جالینوس
۳۷۵	عرق افسنتین
۳۷۹	عرق برنجاسف
۴۰۴	عرق مکوہ
۴۳۱	قرص زرشک
	ضعف جگر
۱۱۹	حب کبد نوشادری
۱۴۲	حب حیات
۱۷۵	دواءالمسک معتدل جواہر والی
۱۷۸	دواءالکرکم کبیر
۲۹۲	شربت فولاد
۴۳۹	کشتہ خبث الحدید
۴۴۳	کشتہ فولاد
ص ۸۱	کشتہ فولاد سونے چاندی والا
۵۴۰	معجون دبید الورد
۴۱۷	فولاد ستیال
	استسقاء
۱۷۸	دواءالکرکم کبیر
۳۱۶	شربت دینار
۳۲۷	شربت کثوث

نمبر دوا	ادویہ
۳۳۷	شربت ورد مکرر
۳۷۲	عرق فولاد
۴۰۷	عرق نانخواہ
۵۴۰	معجون دبید الورد
۵۶۲	معجون کلکلانج
	عظم طحال و ورم طحال
	تلی بڑھ جانا اور تلی کا ورم
۲۱	اکسیر طحال
۸۳	حب اشخار
۲۶۹	سفوف طحال
۳۰۲	شربت انجیر
۳۴۶	ضماد اغق
۳۵۰	ضماد طحال
۳۵۴	ضماد کبریت
ص ۹۱	ذوبانی (رجسٹرڈ)
	امراض گردہ و مثانہ
	سنگ گردہ و مثانہ
۲۱۴	روغن عقرب
۲۳۳	سفوف قلت
۲۹۴	شربت آلوبالو
۳۷۷	عرق اناناس
۴۳۰	کشتہ حجر الیہود
۱۶۶	دوائے سنگ
۵۲۷	معجون تخم
۵۲۵	معجون حجر الیہود
۵۴۸	معجون سنگسر ماہی
۵۵۴	معجون عقرب
	ضعف گردہ و مثانہ
۵۴	جوارش زعونی عنبری بنسخہ کلاں
۲۸۰	سکنجبین بزوری
۳۰۵	شربت اناناس
۴۸۲	لبوب کبیر
۵۵۵	معجون فلاسفہ
	ذیابیطس
۲۵۳	سفوف ذیابیطس
۴۲۰	قرص ذیابیطس

نمبر دوا	ادویہ
۴۶۶	قرص کاکنج
۴۲۵	قرص کافوری
۴۳۷	کشتہ بیضہ مرغ
ص ۶۵	دوالبی (رجسٹرڈ)
	امراض جلد
	خارش
۶	اطریفل شاہترہ
۱۷۹	روح عشبہ
۳۴۶	سفوف شاہترہ
۳۴۹	ضماد جرب
۳۸۵	عرق شاہترہ
۴۱۲	عرق شیر مرکب
۶۱۲	مرہم کافور
ص ۶۴	معجون مصفی خاص
۶۴۶	شربت عشبہ خاص
	برص
۲۴۵	سفوف برص
۳۵۱	ضماد برص
	داد
۱۴۳	حب داد
۳۵۲	ضماد داد
	پھنسیاں وغیرہ
۱۲۷	حب مصفی خون
۱۸۵	روح عشبہ
۲۸۶	سفوف شاہترہ
۳۳۲	شربت مرکب
۳۸۴	عرق چوب چینی بنسخہ خاص
۳۸۵	عرق شاہترہ
۳۸۹	عرق عشبہ
۴۰۲	عرق مرکب
۴۰۳	عرق مطبوخ
۴۱۱	عرق شیر معتدل الملک
۵۱۷	معجون چوب چینی بنسخہ خاص
۵۵۳	معجون عشبہ
۵۸۴	معجون چوب گزوالی
۶۰۷	مرہم جدوار

نمبر دوا	ادویہ
	امراض مخصوص مردان
	جریان وکثرت احتلام
۲۰	اکسیر احتلام
۱۱۱	حب اکسیر جریان
۱۶۸	دوائے ڈپٹی صاحب
۱۷۶	دواء الترنجبین
۲۴۶	سفوف بیجبند
۲۲۷	سفوف اسپغول
۲۶۲	سفوف خستہ تمر ہندی
۲۶۶	سفوف گوند کتیرا
۲۷۱	سفوف مغلظ و ممسک
۴۴۵	کشتہ قلعی
۲۵۱	کشتہ نقرہ
۴۸۱	لبوب صغیر
۴۸۲	لبوب کبیر
۵۱۸	معجون آرد خرما
۵۲۸	معجون ثعلب
۵۶۱	معجون کلاں
۵۷۰	معجون جریان خاص
ص ۸۵	سشالی
۶۲۰	قرص جریان
	سرعت
۷۷	حب نشاط
۹۳	حب المسک
۱۱۲	حب ممسک طلائی
۱۱۴	حب ممسک عنبری
۱۲۴	حب ممسک السرخ
۵۳۱	معجون جلالی
	ضعف باہ
۲۲	الاحمر
۳۳	تریاق باہ معتدل الملک
۹۱	حب جالینوس
۱۰۴	حب عجیب
۱۱۰	حب مقوی معتدل الملک
۱۱۵	حب عنبر مومیائی

نمبر دوا	ادویہ
۱۳۶	حلوائے بیضہ مرغ
۱۳۸	حلوائے گندم سر گنجشک والا
۱۴۰	حلوائے ثعلب
۲۷۸	سفوف اعظم
۳۲۴	شربت مویز
۳۹۸	عرق ماء اللحم بنسخہ خاص دو آتشہ
۴۰۰	عرق ماء اللحم عنبری بنسخہ کلاں
۴۰۹	عرق شہ زور
۴۴۱	کشتہ طلا کلاں
۴۵۱	کشتہ نقرہ
ص ۸۱	کشتہ طلا مرواریدی
۴۷۹	لبوب الاسرار
۴۸۲	لبوب کبیر
۴۷۷	لبوب اعظم
۵۱۴	معجون اکسیر باہ
۵۲۸	معجون ثعلب
۵۲۹	معجون جالینوس لولوی
۵۳۱	معجون جلالی
۵۳۴	معجون اعظم
۵۶۱	معجون کلاں
۵۶۶	معجون مفرح الارواح
۵۷۴	معجون مومیائی
۵۸۷	معجون شباب آور (رجسٹرڈ)
ص ۸۵	ممسک بے نظیر (رجسٹرڈ)
۶۶۵	حب خاص
۶۶۶	حب احمر
۵۹۹	ماء الذہب
ص ۹۳	حب مبہی خاص (رجسٹرڈ)
۷۶۶	روغن مقوی
۸۲۶	معجون مقوی و ممسک
	لاغری وکجی
۱۸۲	دوائے مالش
۱۸۳	دوائے مکور
۳۶۳	طلا کیمیا تاثیر
۳۶۴	طلا پیہ شیر والا
۳۶۵	طلا اکسیر

نمبر دوا	ادویہ
۳۶۷	طلا مشک والا
۳۶۸	طلا عجیب
۳۶۹	طلا سرخ
۳۶۲	طلا شباب آور (رجسٹرڈ)
۳۷۱	طلا الماس
ص ۹۳	طلا اعظم (رجسٹرڈ)
	امراض مخصوص زنان
	بندش حیض
۱۲۴	حب مدر
۳۳۰	شربت مدر
ص ۹۱	ماہواری (رجسٹرڈ)
	کثرت حیض
۱۷۷	دوائے خاص
۲۸۳	سفوف حابس
۲۸۷	سفوف خاص
۵۴۶	معجون سپاری پاک
	سیلان الرحم
۱۲۵	حب مرواریدی
۱۳۷	حلوائے سپاری پاک
۱۷۷	دوائے خاص
۲۸۷	سفوف خاص
۵۴۶	معجون سپاری پاک
۵۷۲	معجون موچرس
۶۲۷	ناشف
	اسقاط
۹۵	حب حمل
۵۳۶	معجون حمل عنبری علوی خاں
۵۳۸	معجون نشارہ عاج والی
	ورم رحم
۶۰۸	مرہم داخلیون
۶۱۱	مرہم زردی بیضہ مرغ
	امراض بچگان
۱۸	اکسیر الاطفال
ص ۶۲	نونہال

دق اور سل کے مریضوں کو مژدۂ صحت

آج کل ہندوستان میں دق اور سل جیسی خطرناک بیماریاں بہت کثرت سے پھیلی ہوئی ہیں ہر روز ہزاروں قیمتی جانیں ان جان لیوا امراض کی نذر ہو جاتی ہیں سینکڑوں خوش و خرم گھرانے اس کی وجہ سے ماتمکدہ بنے ہوئے ہیں اطبائے کرام جن کا فرض ہے کہ ایسے متعدی اور خوفناک امراض کے معالجہ کی تحقیقات کریں اور اپنی تحقیق و تدقیق کے نتائج دنیا کے سامنے پیش کر کے پیام صحت پہنچائیں لیکن مشکل یہ ہے کہ ان کو امساک کی گولیوں کی تحقیق اور مقوی باہ طلاؤں کی ایجادات سے ہی فرصت نہیں **ہمدرد دواخانہ** میں جو خدمت خلق و فن میں امتیاز خصوصی رکھتا ہے اور اپنی سچی ہمدردی اور خدمت ہی کی وجہ سے دنیا میں طب یونانی کا سب سے بڑا کامیاب اور منظم دواخانہ ہے، اس مرض کے متعلق ایک عرصہ سے تجربات کئے جا رہے تھے اور شافی علاج کی جستجو برابر جاری تھی۔ الحمد للہ ان مبارک کوششوں میں حیرت انگیز کامیابی حاصل ہوئی۔ چنانچہ:۔

اب ہم اس قابل ہو گئے کہ دق، سل اور پرانے بخار وغیرہ کے مریضوں کو مژدہ صحت سنائیں، تاکہ وہ ان جان لیوا امراض کے چنگل سے رہائی حاصل کر سکیں۔ اگر آپ بھی خدانخواستہ ان امراض میں مبتلا ہیں۔ تو

ہمدرد دواخانہ دہلی کے تیار شدہ دو لاثانی و صحت بخش مجربات خصوصی

یعنی

قرص سحر (رجسٹرڈ) اور ماء الحیات

استعمال کیجئے

اور قدرت خدا کا تماشہ دیکھئے ۷۵ فیصدی ایسے مریض جن کا مرض دوسرے درجہ سے گذر گیا تھا۔ جراثیم مرض کا غلبہ انتہا پر تھا اور وہ محض پوست و استخواں کا ایک مجموعہ تھے، ان دو عجیب و غریب دواؤں کے استعمال سے تندرست و توانا ہو گئے ہیں جراثیم مرض کا قلع قمع ہو گیا مریض کی قوت جو ضعف کے انتہائی درجات طے کر رہی تھی سنبھل گئی اور وہ اپنے اہل و عیال کے لئے سرمایہ عیش و مسرت ہو گئے۔ ان ادویہ کے استعمال کی مدت مرض کے درجات پر موقوف ہے لیکن انتہائی درجات میں بھی ۴۰ روز میں صحت کلی حاصل ہو جاتی ہے +

ترکیب استعمال و ہدایات

بالکل آسان و سادہ ہیں صبح کو قرص سحر ایک عدد منہ میں ڈالکر اوپر سے ماء الحیات ۵ تولہ پی لیجے اور ترش و ثقیل چیزوں سے پرہیز کیجے۔ فواکہات میں انار، انگور، سنگترہ استعمال کیجے۔ غذا نرم اور زود ہضم کھائیں۔ آش جو، ساگو دانہ وغیرہ ہو تو زیادہ مناسب ہے۔

قرص سحر (رجسٹرڈ) قیمت فی قرص دو آنہ + **ماء الحیات** (رجسٹرڈ) قیمت فی بوتل جو بارہ روز کے لئے کافی ہے صرف دو روپے

نوٹ:۔ ان ادویہ کو منگانے سے پہلے صفحہ ۸۴ دستور العمل ۳ کو ملاحظہ فرمالیجے تاکہ دوا کے وزن وغیرہ کا اندازہ ہو جائے زیادہ وزن کا پارسل ریلوے سے منگانے میں کفایت ہے۔ ریلوے پارسل کے لئے چہارم قیمت پیشگی بھیجنی چاہئے +

ضمیمہ



KULZAM
قلزم

طلا مقوی خاص (رجسٹرڈ)

یہ طلا بھی ہمدرد دواخانہ کے مطب میں بہت ہی عرصے سے استعمال کرایا جا رہا ہے۔ لیکن آسٹریا کے مشہور پروفیسر یوجین اسٹائناح کے عظیم الشان تجربات کو سامنے رکھ کر جو انھوں نے دنیا کے سب سے بڑے محقق و مجدد شباب کی حیثیت سے کیے ہیں ہمدرد دواخانہ کی مجلس تجربات نے اس مخصوص طلا کے اجزا اور اس کی ترکیب پر مزید غور کرنا شروع کیا بالآخر تقریباً ایک سال تک محنت و کاوش کے بعد ایک نتیجہ سامنے آیا۔ علم طب سے واقفیت رکھنے والے صاحب کے علم میں اضافہ کرنے کے لیے ہم اتنا اور بتا دینا چاہتے ہیں کہ اس سلسلہ میں ہمارے سامنے غذائی علاج بھی رہا ہے اس کے علاوہ عضو کی ساخت کا غائر مطالعہ نے ہماری مشکلات کو بہت حد تک حل کیا ہے۔

یہ طلا قضیب کی تمام ساختوں کے افعال کو قوی اور تیز کرتا ہے خصوصاً جسم اجوف اور نسیج انتصابی اس سے بہتر متاثر ہوتی ہیں عضو تناسل کا دوران خون اس سے بڑھ جاتا ہے پھر ان کی ساختوں پر تازگی اور افزائش کے آثار پیدا ہو جاتے ہیں۔ طلا مقوی خاص جدید ترمیم اور اضافوں کے بعد چھ مہینے سے آزمایا جا رہا ہے اور اس کے نتائج بہت ہی کامیاب ثابت ہوئے ہیں جو صاحب عضو مخصوص کی ایسی خرابیوں میں مبتلا ہیں جو مشت زنی اور کثرت جماع یا زیادتی عمر کی وجہ سے پیدا ہو گئی ہوں ان کو ہمدرد دواخانہ کے اس طلا سے ضرور فائدہ اٹھانا چاہیے۔

قیمت فی شیشی آٹھ روپے (عہ)

پرچہ ترکیب ہمراہ ہے۔

سفوف عجیب رجسٹرڈ

جریان احتلام اور سرعت انزال وغیرہ امراض کے لیے عرصہ سے ایک ایسے کامیاب اور موثر سفوف کی تیاری پیش نظر تھی جو ان تمام نقائص سے پاک ہو جو عموماً اس قسم کے ہر سفوف میں موجود ہوتے ہیں اور اس قسم کی قیمت بھی بہت کم ہو تاکہ غریب اور کم استطاعت لوگ اس سے خاطر خواہ فائدہ حاصل کر سکیں۔ الحمد للہ آج دو سال تک بیشمار تجربات کے بعد ہم "سفوف عجیب" کو پیش کرتے ہیں۔ یہ ایک مانی ہوئی بات ہے کہ اس قسم کی دوائیں خواہ وہ سفوف کی شکل میں ہوں یا حبوب کی یا ان کی کوئی اور صورت ہو۔ ان میں بہر حال ایسی دوائیں شامل ہوتی ہیں جو معدہ اور ہضم کرنیوالے اعضا کے لیے مضر ہوتی ہیں اور بہت حد تک ان کے فعل کو باطل کرنے والی ہوتی ہیں۔ لیکن "سفوف عجیب" کو اس نقص سے پاک کرنے کی انتہائی کوشش کی گئی ہے اور اس میں امید سے زیادہ کامیابی ہوئی ہے۔ اب یہ سفوف جریان احتلام، سرعت انزال اور رقت وغیرہ امراض میں انتہائی طور پر مفید ہونے کے باوجود معدہ اور آنتوں پر خراب اثر نہیں ڈالتا۔ عام سفوفوں سے معدہ میں جو بے چینی اور غلظت پیدا ہو جاتی ہے سفوف عجیب اس سے مبرا ہے۔ ہمارا مخلصانہ مشورہ ہے کہ کم استطاعت مریض اس عجیب دوا کو استعمال کر کے فائدہ اٹھائیں۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ دو سال کے عرصہ میں کم از کم پندرہ ہزار مریضوں پر اس سفوف کا تجربہ کیا گیا ہے یہ سفوف عام سفوفوں کی طرح جلدی خراب نہیں ہوتا بلکہ مہینوں عمدہ حالت میں رہتا ہے۔ قیمت فی ڈبیہ ۲۰ خوراک صرف ایک روپیہ چار آنے (عہ)

روغن اکسیر بواسیر

یہ روغن بواسیر کے مسّوں کے لیے عجیب پر اثر چیز ہے مسّوں کی تکلیف جس کا مقابلہ بیچارے مریض بواسیر کو کرنا پڑتا ہے اس سے یہ روغن نجات دلاتا ہے مسّوں پر لگاتے ہی ٹھنڈک پڑ جاتی ہے اور کچھ عرصے کے استعمال سے مسّے مرجھا جاتے ہیں اور مریض کو اس جاں گسل تکلیف سے رہائی ہو جاتی ہے۔ ایک شیشی عرصے کے لیے کافی ہوتی ہے۔

قیمت فی شیشی ایک روپیہ آٹھ آنے (عہ)

معجون مقوی رحم

ہمدرد دواخانہ کے مطب میں اس عجیب غریب موثر معجون کا تجربہ تقریباً ڈیڑھ سال سے ہو رہا ہے اس کامیابی کے بعد بصد اطمینان عام ضرورتمندوں کے لیے پیش کیجاتی ہے یہ معجون عورتوں کے اکثر امراض کیلیے اکسیر ہے عام کمزوری کو رفع کرنیکے علاوہ سیلان رحم سیلان غذوی اور اندرونی اعضا تناسل کے ورام کو دفع کرنیمیں بہت کامیاب ثابت ہوئی ہے رحم اور اسکے متعلق اعضا خصیۃ الرحم اور نلونکو قوت پہنچاتی ہے ایام ماہواری کی خرابیوں کو رفع کرتی ہے اگر خون کم آتا ہو تو اسکو مناسب مقدار میں خارج کرتی ہے اگر زیادہ آتا ہو تو اسکو اعتدال پر لے آتی ہے بعض موقعوں پر اختناق الرحم والی عورتوں کو اس سے ایسا فائدہ ہوا جو ہمارے لیے بھی تعجب کا باعث ہوا بہر حال عورتوں کو اس دوا سے پورا پورا فائدہ اٹھانا چاہیے خوراک ۹ ماشہ رات کو سوتے وقت ہمراہ شیر گاؤ یا ویسے ہی کھائیں۔ ثقیل اور بادی چیزوں سے پرہیز۔ قیمت فی شیشی ۲۰ دن کے لیے (عہ)

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فہرست مرکبات ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی!

(الف)

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۴	اطریفل زمانی	خواص۔ دماغ کا تنقیہ کرتا ہے۔ مالیخولیا و مراق کے لیے بہت مفید ہے۔ درد سر تو لیج اور تبخیر کو رفع کرتا ہے۔ اس کی ملازمت (برابر استعمال کرتے رہنا) نزلہ کا قلع قمع کر دیتی ہے۔ ہر مزاج والے کو موافق آتا ہے۔ ترکیب استعمال ۵ ماشہ سے ۹ ماشہ تک ہمراہ عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ یا تنہا بغیر کسی چیز کے استعمال کریں۔ ترش و بادی اشیاء سے پرہیز۔	فی سیر ۳؍ فی تولہ ۱؍
۶	اطریفل شاہترہ	خواص فساد خون اور خارش وغیرہ امراض کے لیے نہایت مفید ہے۔ آتشک کی گرمی دور کرنے کے لیے نہایت مجرب چیز ہے۔ ترکیب استعمال ۷ ماشہ سے ایک تولہ تک ہر قسم مرکب مصفی خون کے ساتھ یا بغیر کسی چیز کے صبح کو استعمال کریں۔ گرم و ترشی سے پرہیز۔	فی سیر ۳؍ فی تولہ ۱؍
۸	اطریفل مقوی دماغ	خواص، دماغ کو قوت بخشتا ہے آنکھوں کی روشنی کو قائم رکھتا ہے۔ نزلہ درد سر حار کے لیے نہایت مفید ہے۔ ترکیب استعمال صبح یا سوتے وقت ۹ ماشہ استعمال کریں۔ ترش اور بادی چیزوں سے پرہیز۔	فی سیر ۳؍ فی تولہ ۔؍
۹	اطریفل غدود	خواص۔ خنازیر یعنی کنٹھ مالا کے لیے مفید ہے اور معدہ اور دماغ کو فضلات سے پاک کرتا ہے۔ ترکیب استعمال صبح کو ۹ ماشہ عرق مرکب کے ساتھ یا تنہا یا بغیر کسی چیز کے استعمال کرنا چاہیے۔ بادی اور ترشی سے پرہیز۔	فی سیر ۵؍ فی تولہ ۱؍
۱۳	اطریفل کشنیزی	خواص۔ درد سر اور درد چشم اور کان کی بیماریوں کے لیے جو معدہ کی تبخیر کی وجہ ہوں مفید ہے۔ دماغ کو قوت دیتا ہے۔ اور معدہ کی تبخیر کو بند کرتا ہے۔ بواسیر کو روکتا ہے۔ ترکیب استعمال، ایک تولہ رات کو سوتے وقت عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ کے ساتھ یا ایسے ہی استعمال کریں۔	فی سیر ۲؍ فی تولہ ۔؍
۱۴	اطریفل مقل	خواص، بادی و خونی دونوں بواسیر کے لیے مفید ہے قبض کو رفع کرتا ہے، بالخصوص خونی بواسیر کو روکتا ہے۔ ترکیب استعمال، صبح یا رات کو سوتے وقت بغیر کسی چیز کے تنہا استعمال کریں۔	فی سیر ۳؍ فی تولہ ۱؍
۱۶	اطریفل ملین	خواص۔ دماغی بیماریوں کے لیے مفید ہے اور پرانے درد سر کو زائل کرتا ہے معدہ اور آنتوں کے درد کو دور کرتا ہے اور قبض کشا ہے۔ ترکیب استعمال۔ رات کو سوتے وقت ۹ ماشہ یہ دوا نیم گرم پانی کے ساتھ استعمال کی جاتی ہے۔	فی سیر ۳؍ فی تولہ ۱؍
۱۸	اکسیر الاطفال	خواص۔ اس دوا کا ہر مکان میں رہنا طبیب یا ڈاکٹر کا کام دیتا ہے خورد سال بچوں کے واسطے نہایت ہی مفید ہے۔ معدے کو صحیح حالت میں رکھنا بدہضمی کو رفع کرنا اور پیٹ کی ہر قسم کی خرابیوں کی اصلاح کرنا اور قدرتی نشو و نما کو قائم و برقرار رکھنا اس کا خاص فعل ہے، غرضے کہ اسم بامسمٰے ہے۔ پرچہ ترکیب استعمال ڈبیہ پر چسپاں ہے۔	فی ڈبیہ ۸؍ آٹھ آنے
۱۹	اکسیر سوزاک	خواص۔ یہ سفوف سوزاک کے زخم کو بہت جلد بھر دیتا ہے، بارہا کا مجرب ہے۔ ترکیب استعمال ۵ ماشے یہ سفوف حسب ذیل ادویہ کے ساتھ استعمال کرنا چاہیے۔ شیرہ تخم خیارین تین ماشے تخم خرپزہ ۳ ماشے۔ شیرہ خار خسک ۳ ماشے۔ شیرہ بادیان ۳ ماشے پانی میں باریک پیس کر شربت بزوری ۲ تولہ ملا کر سفوف کھائیں اور اوپر سے دوا پی لیں یا صرف شربت بزوری ۲ تولہ کے ساتھ استعمال کریں۔	فی ڈبیہ ۲؍
۲۰	اکسیر جریان	خواص۔ مادہ تولید کی اصلاح کرتا ہے۔ رقت و کثرت احتلام کو رفع کرتا ہے۔ بارہا کا مجرب ہے۔ ترکیب استعمال، ۱ ماشہ یہ اکسیر صبح کو گائے کے دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔ کھٹی اور ثقیل چیزوں سے پرہیز۔	فی ڈبیہ ۱؍
۲۱	اکسیر طحال	خواص۔ طحال کے واسطے اکسیر ہے مرض کیسا ہی پرانا ہو اس کے استعمال سے شفائے کلی ہو جاتی ہے۔ تلی کے ورم کو تحلیل کرتی ہے اور اس کی سختی کو دور کرتی ہے۔ معدہ کو قوت پہنچاتی ہے۔ ترکیب استعمال، ۳ ماشے یہ دوا ۵ تولہ پانی میں ملا کر صبح و شام کھانا کھانے کے بعد استعمال کریں۔	فی شیشی ایک روپیہ ۱؍

نوٹ:۔ باقی اطریفلوں کے نام اور مختصر خواص اور قیمتیں آخر میں لگی ہوئی فہرست تتمہ میں دیکھیے۔ "منیجر"

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
	اکسیر فرنگ رجسٹرڈ	یہ دوا آتشک کے لیے تیر بہدف ثابت ہوئی ہے نئے اور پرانے ہر قسم کی آتشک میں اکسیر ہے ابتداء مرض میں استعمال کرنے سے مرض کو بالکل نیست و نابود کردیتی ہے سوداوی افزات اور آتشک کے عوارض کو زائل کردیتی ہے۔ غرضیکہ یہ دوا آتشک کی بہترین دوا ہے۔ فی شیشی ۳۰ گولی تین روپے	
	الاحمر ۲۲	خواص۔ تقویت باہ کے لیے بے نظیر دوا ہے۔ عام جسمانی کمزوری کو رفع کرتی ہے بے انتہا خون صالح پیدا کرتی ہے اعصاب کو قوی کرتی ہے اور حرارت غریزی کی محافظ ہے۔ عجیب مؤثر چیز ہے۔ فی تولہ (۱۸ روپے) اٹھارہ روپے ترکیب استعمال: ۲ چاول سے ۴ چاول تک لبوب کبیرہ ماشے یا معجون جالینوس لولوی ۵ ماشہ یا کسی اور مناسب بدرقہ کے ساتھ کھائیں۔	تخمینہ ۱۲ خوراک ایک روپیہ

۲۳ جنون اور مرگی کی اکسیر دوا

اکسیر شفا ہر قسم کے جنون کے لیے دنیا میں بہترین دوا ہے اس کے بے نظیر فوائد کو عام طور پر تسلیم کیا گیا ہے جنون کے عوارض میں بہت جلد تخفیف ہو جاتی ہے جنون جو اختناق الرحم (ہاؤگولہ) کی وجہ سے ہو اس کے لیے عجیب و غریب چیز ہے اس کی مدت استعمال مرض کی وسعت کے لحاظ سے مختلف ہے لیکن عام طور پر زیادہ سے زیادہ ۴۰ روز کا استعمال پورے فائدے کے لیے کافی ہے قیمت فی قرص دو آنے (۲/)
ترکیب استعمال: ایک قرص صبح کو شربت روح افزا ۲ تولہ کے ساتھ استعمال کریں۔ اگر شربت نہ مل سکے تو صرف پانی کے ساتھ استعمال کریں۔

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
	اکسیر سعال رجسٹرڈ ۲۴	(کھانسی اور دمہ کی لاثانی دوا) انسانی زندگی کا دار و مدار پھیپھڑوں کی تندرستی اور سلامتی پر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب اس میں کوئی نقص پیدا ہو جاتا ہے تو صحت کے لیے نہایت مضر ثابت ہوتا ہے آج کل ہمارے اہل وطن بلغمی کھانسی اور دمہ کی شکایت میں بہت زیادہ مبتلا نظر آتے ہیں "اکسیر سعال" اس شکایت کا کامیاب علاج ہے۔ چند روز کے استعمال سے مرض میں حیرت انگیز طور پر تخفیف ہونے لگتی ہے اور یہ تکلیف دہ مرض رفع ہوجاتا ہے۔ اس مرض سے جو عام کمزوری ہو جاتی ہے اس کو قوت سے بدل دیتی ہے۔ قیمت فی شیشی ۴۰ قرص ایک روپیہ چار آنے (۱/۴) ترکیب استعمال: ایک قرص شہد یا مکھن میں ملاکر استعمال کریں۔ اس کے استعمال کے دوران میں مکھن اور دودھ حسب برداشت استعمال کرنا چاہیے۔	

ب

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۲۷	برشعشا	خواص: زکام، نزلہ، مالیخولیا، صرع اور فالج، ضعف اعصاب و رعشہ و نسیان، درد قولنج، درد معدہ و جگر کے لیے بہت ہی مفید دوا ہے۔ ہر مطب میں یہ دوا بکثرت سے برتی جاتی ہے۔ ترکیب استعمال: صبح یا رات کو سوتے وقت ایک ماشہ یہ دوا عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ یا دوسری مناسب ادویہ کے ساتھ استعمال کی جاتی ہے۔ ترش و بادی چیزوں کا پرہیز۔	فی سیر ۱۵/ فی تولہ ۳/

ت

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۳۳	[illegible]	خواص: مغلظ منی، نافع جریان، محرک باہ، ممسک و مقوی اعضاء رئیسہ ہے اس میں نشہ کرنے والی کوئی دوا نہیں ہے۔ ترکیب استعمال: تین ماشے کھا کر اوپر سے پاؤ سیر دودھ پی لیں۔	فی تولہ ۸/
۳۵	تریاق پیچش	خواص: یہ دوا معدہ اور آنتوں کو قوت دیتی ہے اور کمزوری معدہ کی وجہ سے جو دست آتے ہیں ان کو روکتی ہے۔ ترکیب استعمال: دو چاول یہ دوا معجون سنگدانہ مرغ ۵ ماشے کے ساتھ استعمال کریں۔	فی سیر ۳۰/ تخمینہ ۵ خوراک ۱/
۳۷	تریاق نزلہ	خواص: نزلہ کو روکتا ہے اور کھانسی کے لیے مفید ہے اگر کچھ عرصہ تک استعمال کیا جائے تو نزلہ کی دائمی شکایت جاتی رہتی ہے۔ ترکیب استعمال: صبح یا رات کو سوتے وقت ایک تولہ استعمال کرنا چاہیے، ترش اور ثقیل چیزوں سے پرہیز۔	فی سیر ۶/ فی تولہ ۰/

ج

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۴۷	[illegible]	خواص: معدہ اور دل کو قوت دیتی اور دل و جگر کی زائد حرارت کو کم کرتی خفقان اور تبخیر کو مفید ہے اور صفراوی دستوں کو روکتی ہے۔ دماغ کو بھی قوت دیتی ہے (ترکیب استعمال) ۷ ماشے یہ جوارش صبح کو عرق گاؤزبان بارہ تولہ یا ہمراہ آب تازہ کھائیں۔	فی سیر ۶/ فی تولہ ۰/
۴۹	[illegible]	خواص: بدہضمی و معدہ کی سردی کو دور کرتی ہے اور بادی بواسیر کا استیصال کرتی ہے۔ پیٹ کو بڑھنے نہیں دیتی کھانا کھانے کے بعد اس کا استعمال غذا کو اچھی طرح ہضم کرنے میں مددگار ہوتا ہے نفخ نہیں ہونے دیتی اور ریاحی درد کو دور کردیتی ہے نہایت مفید چیز ہے۔ ترکیب استعمال: صبح کو یا دونوں وقت غذا کے بعد ۷ ماشے یہ جوارش استعمال کریں۔ بادی اشیاء سے پرہیز۔	فی سیر ۵/ فی تولہ ۰/
۵۱	جوارش انارین	خواص: معدہ اور جگر کو قوت دیتی اور اشتہا پیدا کرتی ہے اور حرارت کو تسکین دیتی ہے۔ ترکیب استعمال: ۹ ماشے یہ جوارش صبح یا جس وقت ضرورت ہو پانی کے ساتھ استعمال کرنی چاہیے۔	فی تولہ ۱/

نوٹ: [illegible]

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۵۲	جوارش جالینوس	**خواص**۔ معدہ کو قوت دیتی ہے۔ درد کمر زائل کرتی ہے۔ قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ گندہ دہنی اور ریاح کو دور کرتی ہے۔ پیشاب جو سردی سے آتا ہو روکتی ہے۔ بادی بواسیر اور گردہ و مثانہ کی ریگ کو دفع کرتی ہے۔ اشتہا پیدا کرتی ہے قبض کو دفع کرتی۔ بالوں کی سیاہی قایم رکھتی، درسر اور بلغمی کھانسی کو نافع ہے۔ حکیم جالینوس کا مجوزہ نسخہ ہے۔ **ترکیب استعمال**، ۹ ماشے یہ جوارش عرق بادیان ۱۲ تولہ کے ساتھ یا قدرے پانی کے ساتھ استعمال کریں بادی و ثقیل اشیاء سے پرہیز۔	فی سیر ۶؍ فی تولہ ۔؍
۵۳	جوارش زرعونی سادہ	**خواص**، گردہ و جگر کو قوت دیتی مادہ تولید کو بڑھاتی ہے باہ کو قوت دیتی اور کمزوری کو زائل کرتی ہے۔ **ترکیب استعمال**، ۷ ماسے یہ جوارش صبح کو عرق بادیان ۷ تولہ عرق گذر ۵ تولہ یا صرف عرق انناس ۵ تولہ یا دوسری مناسب ادویہ کے ساتھ یا قدرے پانی کے ساتھ استعمال کی جائے۔ بادی و ترش اشیاء سے پرہیز۔	فی سیر ۶؍ فی تولہ ۔؍
۵۴	جوارش زرعونی عنبری جواہر والی	**خواص** گردہ مثانہ، جگر دماغ کو قوت دیتی ہے پشت کو مضبوط کرتی ہے۔ معدہ کی اصلاح کرتی ہے۔ بلغمی و سوداوی امراض مثلاً زیادتی پیشاب۔ درد سر بلغمی کھانسی و نقرس وغیرہ امراض کے لیے نہایت مفید ثابت ہوتی ہے۔ ریاح کو دور کرتی مادہ تولید کی پیدائش کو بڑھاتی اور باہ کو قوت دیتی ہے اور بالوں کی سیاہی کو قایم رکھتی ہے۔ **ترکیب استعمال**، آلات تولید اور گردہ و مثانہ کو قوت دینے کے واسطے ۵ ماشے جوارش کشتہ فولاد دو چاول کے ساتھ استعمال کریں۔ اگر گردہ کے ضعف سے ریگ آتی ہو یا پیشاب میں شکر یا چربی دار مادہ خارج ہوتا ہو تو یہ جوارش ۵ پانچ ماشے کشتہ زمرد ۲ چاول اور عرق انناس آٹھ تولہ شربت بزوری دو تولہ کے ساتھ استعمال کریں۔ **نوٹ**:۔ اس جوارش کو صرف کشتہ فولاد یا صرف کشتہ زمرد یا صرف جوارش بھی استعمال کرسکتے ہیں۔	فی سیر ۱۵؍ فی تولہ ۴؍
۵۷	جوارش سفرجل مسہل	**خواص**، درد قولنج کو زائل کرتی ہے۔ بھوک لگاتی ہے۔ معدے کو قوت دیتی ہے، دست آور ہے اور دستوں کے ذریعے خراب اور فاسد مادے کو خارج کرکے معدہ اور امعاء کو پاک کرتی ہے۔ جگر کی حرارت کو کم کرتی ہے۔ **ترکیب استعمال** صبح یا رات کو سوتے وقت ایک تولہ عرق بادیان یا نیم گرم پانی کے ساتھ استعمال کرنی چاہیے۔ قابض چیزوں سے پرہیز۔	فی سیر ۶؍ فی تولہ ۔؍
۶۲	جوارش عود شیریں	**خواص**، معدے کو قوت دیتی اشتہا پیدا کرتی ہے، غذا کے ہضم ہونے میں مدد دیتی ہے۔ رطوبت اور بلغم کو تحلیل کرتی ہے۔ بھوک لگاتی اور صفرا کی زیادتی سے جو خرابیاں پیدا ہوجاتی ہیں ان کے لیے بالخصوص مفید ہے۔ **ترکیب استعمال**، ۷ ماشے صبح کو تنہا بغیر کسی دوا کے یا دوسری مناسب ادویات کے ساتھ استعمال کریں۔ بادی و ترشی کا پرہیز	فی سیر ۱۲؍ فی تولہ ۔؍
۶۳	جوارش عود تلخ	**خواص**۔ معدے کو قوت دیتی ہے قبض کو دور کرتی ہے اشتہا کو ترقی دیتی ہے۔ **ترکیب استعمال**، ۷ ماشہ یہ جوارش عرق بادیان ۷ تولہ کے ساتھ یا تنہا دیسے ہی استعمال کی جاتی ہے۔ بادی و ترشی کا پرہیز۔	فی سیر ۱۲؍
۶۶	جوارش کمونی	**خواص** معدے کی سردی اور سوء ہضم اور کھٹی ڈکاروں کو دور کرتی ہے اور بخار کو جو معدے کی خرابی سے ہو زائل کرتی ہے اور رطوبت کو خشک کرتی ہے معدے کو پاک و صاف رکھتی ہے قبض کو رفع کرتی ہے اور ہچکی اور شہوت کلبی کو دور کرتی ہے۔ **ترکیب استعمال**، ۷ ماشے سے ایک تولہ تک صبح کو عرق بادیان ۶ تولہ عرق عنب الثعلب ۶ تولہ یا اور مناسب ادویہ کے ساتھ یا صرف پانی کے ساتھ استعمال کی جاتی ہے۔ ٹھنڈی مرطوب اور بادی چیزیں نہ کھائیں ہلکی غذا کھائیں مگر بھوک سے کم۔	فی سیر ۶؍ فی تولہ ۔؍
۶۹	جوارش مصطگی	**خواص**، معدہ و جگر کی سردی کو دور کرتی ہے اور منہ سے پانی بہنے کو اور پیشاب کی کثرت اور دستوں کو روک دیتی ہے، خفقان کو دور کرتی و ضعف معدہ کے لیے مفید ہے۔ **ترکیب استعمال** ایک تولہ یہ جوارش صبح کو ہمراہ عرق بادیان یا صرف پانی سے استعمال کی جائے مرطوب نفاخ اور دیر ہضم غذاؤں سے پرہیز	فی سیر ۶؍ فی تولہ ۔؍
۷۱	[illegible]	**خواص**، معدہ کی خرابی اور کمزوری کو دور کرتی ہے بھوک پیدا کرتی ہے اور کھانا خوب ہضم کرتی ہے نہایت مفید دوا ہے۔ **ترکیب استعمال**، ۷ ماشہ یہ جوارش عرق بادیان ۱۲ تولہ یا قدرے پانی کے ساتھ استعمال کی جاتی ہے بادی اور ثقیل چیزوں سے پرہیز	فی سیر ۱۲؍ فی تولہ ۔؍
۷۴	معجون عشبہ	**خواص** سوداوی امراض آتشک و گٹھیا عرق النساء وغیرہ امراض کے لیے اکسیر ہے انقلاج قلب و توحش کے علیے جو سوداوی بخارات سے ہو فائدہ مند ہے پرانے سوزاک میں بمشورہ طبیب اس کا استعمال نمایاں فوائد دکھاتا ہے۔ **ترکیب استعمال** ۲ چاول یہ دوا سونٹ منقی میں رکھ کر اس کو چاروں طرف سے بند کرکے اس طرح نگلیں کہ دانتوں کو نہ لگے گی تو خوب کھائیں	فی ماشہ ۱۲؍ فی تولہ ۹؍
۷۵	[illegible]	**خواص** اعضائے رئیسہ دل دماغ کو نہایت قوت دیتا ہے، حرارت غریزی کی حفاظت کرتا ہے، امراض کے بعد جو کمزوری رہ جاتی ہے اس کو زائل کرکے اصلی قوت بخشتا ہے طب یونانی کی کامیاب دواؤں میں سے ہے۔	فی ماشہ ۱۲؍ ۱۵ اقراص ۲؍

نوٹ:۔ باقی جوارشیں آخر میں لگی ہوئی فہرست قیمت میں ملاحظہ فرمائیے۔ "مینیجر"

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
		ترکیب استعمال۔ دو چاول یہ جواہر مہرہ خمیرہ گاؤزبان ایک تولہ یا دواء المسک معتدل جواہر والی ۵ ماشہ میں ملاکر استعمال کی جاتی ہے	
۷۶	حب جوہری	خواص۔ سوداوی امراض مثلاً آتشک و گٹھیا وغیرہ کے لیے ایک کامیاب اور بےنظیر دوا ہے۔ آتشک خواہ نیا ہو یا پرانا دونو کے لیے نہایت مفید ہے۔ رعشہ، فالج وغیرہ آتشک کے نتائج سے مریض کو محفوظ رکھتی ہے۔ ترکیب استعمال۔ یہ دوا کیپسولوں میں محفوظ ہے اس کو احتیاط سے پانی سے نگل لیا جائے تاکہ دوا کا اثر منہ میں نہ ہو سکے۔ غذا میں مکھن دودھ وغیرہ کا استعمال حسب برداشت کرنا چاہیے۔	فی خوراک ۱ر

حب نشاط۔ یہ گولیاں اعلیٰ درجہ کی مقوی و ممسک ہیں سرعت کو دور کرتی ہیں کسی قسم کا نقصان نہیں کرتیں جیسا کہ اس مطلب کی دوسری ادویہ کرتی ہیں کوئی سستے کی چیز اس کا حرج نہیں اپنے مطلب کی اعلیٰ درجہ کی دوا ہے۔ سرعت کی شکایت کو دور کرتی ہیں۔ لذت و تفریح کا سامان بھی ہے جریان کو دور کرتی اور باہ کو قوت دیتی ہیں ایک ہی تجربہ اس کی خوبیوں کو ظاہر کردے گا۔ بازاری ممسک دواؤں میں نہ معلوم اور کیا کیا شامل ہوتا ہے لیکن سستہ کی چیزیں ہر حالت میں خراب اور بڑا اثر دکھاتی ہیں۔ حب نشاط اس سقم سے پاک ہے۔ ممسک دوا کے استعمال پر وافعی اور جائز ضرورت سے جو لوگ مجبور ہیں ان کے لیے بےضرر اور مفید دوا ہے۔ قیمت فی درجن ایک روپیہ دو آنے (عہ۱؍)

ترکیب استعمال۔ خاص وقت میں ایک گھنٹہ پیشتر ایک گولی دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۷۹	حب پپیتہ	خواص۔ حرارتی ہسمار درد شکم کے لیے بہت مفید ہے ہیضے کے دنوں میں اس کا استعمال زہریلے اثرات سے بچاتا ہے مفید چیز ہے۔ ترکیب استعمال۔ کھانا کھانے کے بعد یا بوقت ضرورت دو گولیاں کھائی جاتی ہیں۔	فی تولہ ۲ر
۸۰	حب اعضا	خواص۔ اعضاء رئیسہ کو قوت دیتی ہے حرارت غریزی کی حفاظت کرتی ہے اور بیماری کے بعد جو کمزوری باقی رہ جاتی ہے اس کو دور کرتی ہے۔ ترکیب استعمال۔ خوراک ایک گولی دواء المسک معتدل ماشہ یا خمیرہ گاؤزبان ایک تولہ میں ملاکر کھائیں۔	فی درجن ۱۲؍
۸۴	حب ایارج	خواص۔ مرگی پرانے درد سر اور امراض چشم میں فائدہ دیتی ہیں۔ دماغ کو فضلات سے پاک کرتی ہیں دماغ کے تنقیہ کے لیے خاص طور پر فائدہ مند ثابت ہوئی ہیں۔ ترکیب استعمال۔ جب چار گھڑی رات باقی ہو اس وقت ۳ ماشے سے ۵ ماشے تک یہ گولیاں ورق نقرہ میں لپیٹ کر عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ کے ساتھ کھاکر سو رہیں اور صبح کو مسہل پی لیں۔ تیسرے پہر کو مونگ کی کھچڑی کھائیں۔ نوٹ۔ یہ گولیاں طبیب کی رائے سے استعمال کریں۔	فی تولہ ۲ر
۸۷	حب پیچش	خواص۔ یہ گولیاں پیچش کے لیے نہایت مفید ہیں۔ درد اور مروڑ کو بہت جلد افاقہ ہو جاتا ہے گولی کے استعمال کے ایک گھنٹہ بعد آرام ہونا شروع ہو جاتا ہے اکثر دوسری گولی کھانے کی نوبت نہیں آتی ایسی چیزیں احتیاطاً ہر گھر میں رہنی چاہئیں۔ ترکیب استعمال۔ ایک گولی سوتے وقت یا حسب وقت ضرورت ہو تازہ پانی کے ساتھ استعمال کریں۔ اگر آنتوں میں سدے ہوں تو پہلے روغن ارنڈی سے رفع قبض کرلیں، گولی کے استعمال کے ایک گھنٹہ بعد تک کسی قسم کی حرکت نہ کریں۔	فی درجن ۶ر
۹۲	حب سرور	خواص۔ یہ گولیاں باہ کو قوت دیتی ہیں۔ سرور و نشاط پیدا کرتی ہیں دماغ کو قوت دیتی ہیں۔ جریان میں بھی نافع ہیں اور رقت و سرعت کے لیے مفید ہیں اور افیون کی عادت کو چھڑاتی ہیں۔ کھانسی و نزلہ کو روکتی ہیں۔ ترکیب استعمال۔ ایک گولی یا دو گولیاں صبح کو یا رات کو سوتے وقت خمیرہ گاؤزبان ایک تولہ یا عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ یا رات کو سوتے وقت گائے کے دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔ ترش اور بادی چیزیں نہ کھائیں۔	فی تولہ عہ؍

حب المسک ۹۳۔ یہ گولیاں قوت باہ کے لیے اکسیر ہیں استعمال کے دو گھنٹے بعد نعوظ سے بےتاب کردیتی ہیں نہایت بیش قیمت اچھا چھے مشک عنبر مروارید یاقوت وغیرہ سے تیار کی جاتی ہیں اسی وجہ سے ان کی قیمت زیادہ ہے قیمت ایک درجن للعہ نصف درجن للعہ تین گولیاں سے عہ

ترکیب استعمال۔ ایک گولی صبح یا شب کو آدھ سیر دودھ تازہ کے ساتھ استعمال کی جاتی ہے۔

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۹۵	حب حمل	خواص۔ بانجھ عورت کے لیے نہایت مفید ہیں۔ خدا کے فضل سے اس شکایت کو دور کرتی ہیں اور فرزند نرینہ کی خوشخبری دیتی ہیں اور ان خرابیوں کو جن کے سبب اولاد پیدا نہیں ہوتی دور کردیتی ہیں۔	فی [illegible]

نوٹ۔ [illegible]

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
		ترکیب استعمال، ہر مہینے ایام ماہواری کے بعد ایک گولی معجون موچرس ماشہ کے ساتھ ۳ روز متواتر صبح و شام استعمال کریں۔	
۹۶	حب سوزاک	**خواص** یہ گولیاں سوزاک کے لیے نہایت مفید ہیں نئے سوزاک کو ایک روز میں اور پرانے سوزاک کو جس میں کیسا ہی قرحہ پڑگیا ہو تین روز میں نیست و نابود کر دیتی ہیں۔ پیپ خون کی آمد مطلق بند ہو جاتی ہے۔ **ترکیب استعمال** ا گولی صبح ا گولی شام کو ۵ تولہ چھاچھ میں گھول کر پچکاری کی جاتی ہے نوٹ پچکاری گولیوں کیساتھ دیجاتی ہے	فی شیشی عہ
۹۹	[illegible]	**خواص**، یہ گولیاں آشوب چشم کو دور کرتی ہیں آنکھوں کی سرخی کو کاٹتی ہیں، درد کو تسکین دیتی اور مواد کو تحلیل کرتی ہیں۔ **ترکیب استعمال**، ایک گولی پانی میں گھس کر آنکھوں کے پپوٹوں پر نیم گرم صبح دوپہر اور شام کو لیپ کریں	فی درجن ۲ر
۱۰۱	[illegible]	**خواص**۔ خشک کھانسی کو جس میں قے ہو جاتی ہے نہایت مفید ہیں، نزلہ کو روکتی ہیں اور گلے کی خراش کو دور کرتی ہیں۔ شدت نزلہ میں جو خفیف حرارت محسوس ہوتی ہے اس کو جلد دور کرتی ہیں پہلی خوراک سے ہی فائدہ معلوم ہوتا ہے۔ **ترکیب استعمال** کھانسی کے وقت بچوں کو ایک گولی اور بڑوں کو دو گولیاں تک دیجاتی ہیں ترش و بادی چیزوں سے پرہیز	فی تولہ ۴ر
۱۰۲	حب آواز کشا	**خواص**۔ آواز بستہ کو صاف کرتی ہیں اور نہایت مفید ہیں (ترکیب استعمال) ایک گولی صبح و شام منہ میں رکھ کر گھلائیں۔	فی درجن ۱ر
۱۰۵	[illegible]	**خواص**، آنکھوں کے لئے نہایت مفید ہیں آنکھوں کے درد سرخی میل کو دور کرتی ہیں اور آنکھ کے مواد کو تحلیل کرتی ہیں۔ **ترکیب استعمال**، ایک گولی پوست خشخاش کے پانی میں گھس کر پپوٹوں پر لیپ کریں۔	فی درجن ۳ر
۱۰۸	[illegible]	**خواص**۔ مرگی میں نہایت مفید ہیں اورام الصبیان یعنی بچوں کی مرگی کو بھی رفع کرتی ہیں۔ **ترکیب استعمال** ایک گولی ماں کے دودھ میں گھس کر پلائیں اور بچہ کی ماں کو ترشی و بادی سے پرہیز کرائیں۔ بڑی عمر کے مریض تین گولیاں صبح کو تازہ پانی کے ساتھ استعمال کریں ثقیل اور دیر ہضم غذا میں نہ کھائیں	فی درجن ۲ر
۱۰۹	حب ضیق النفس	**خواص**۔ دمہ کے لیے نہایت مفید ہیں ضیق النفس کے دورے کو روک دیتی ہیں۔ **ترکیب استعمال**، ا گولی شب کو سوتے وقت عرق گاؤزبان ۲ تولہ کے ساتھ صرف ا گولی ہی استعمال کی جائے ترشی و بادی سے پرہیز	فی درجن ۳ر
۱۱۲	[illegible]	**خواص**۔ نہایت اعلیٰ درجہ کی ممسک و مقوی باہ ہے اور خوش کیف ہے۔ **ترکیب استعمال** ایک گولی مباشرت سے دو گھنٹے پیشتر غذا ہضم ہو جانے کے بعد پاؤ بھر دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔	فی درجن ۸عہ
۱۱۳	[illegible]	**خواص**۔ امساک پیدا کرتی ہیں اور تفریح بخشتی ہیں۔ **ترکیب استعمال** ایک گولی مباشرت سے دو گھنٹے پیشتر غذا ہضم ہو جانے کے بعد پاؤ بھر دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔	فی درجن ۶ر
۱۱۴	[illegible]	**خواص**۔ یہ گولیاں اعلیٰ درجہ کی ممسک ہیں۔ سرعت انزال کی شکایت رفع کرنے میں بے نظیر ثابت ہوئی ہیں۔ **ترکیب استعمال**، ایک گولی مباشرت سے دو گھنٹے پیشتر غذا ہضم ہو جانے کے بعد پاؤ بھر دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔	

حب عنبر مومیائی ۱۱۵ **خواص**۔ تقویت باہ کے لیے یہ گولیاں نہایت مفید ہیں۔ نوجوانی کی غلط کاری سے اعضائے تناسل و اعضائے رئیسہ میں جو ضعف پیدا ہو جاتا ہے اس کو دور کرتی ہیں اور اعضائے رئیسہ کو قوت دے کر کمزوری کی مختلف شکایتوں کو دور کرتی ہیں۔ مباشرت کے بعد ان کا استعمال بہت مفید ہے۔ قوت میں کمی نہیں ہونے دیتیں اور ان کے استعمال کے بعد قوت عود کر آتی ہے۔
ترکیب استعمال، دو گولیاں رات کو سوتے وقت پاؤ سیر دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔ قیمت فی درجن ایک روپیہ (عہ)

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۱۱۷	حب بواسیر بادی	**خواص**، یہ گولیاں بواسیر کے لیے نہایت مفید ہیں، سوزش کو رفع کرتی ہیں مسوں کو خشک کرتی ہیں۔ **ترکیب استعمال** دو گولیاں تازہ پانی کے ساتھ کھائی جاتی ہیں۔ مسوں پر ضماد بواسیر لگائیں۔	فی درجن ۲ر
۱۱۸	حب بواسیر خونی	**خواص**۔ یہ گولیاں خونی بواسیر کے لیے مفید ہیں۔ **ترکیب استعمال**۔ دو گولیاں صبح کو تازہ پانی کے ساتھ کھائی جاتی ہیں۔	فی درجن ۲ر
۱۱۹	[illegible]	**خواص**۔ امراض جگر کے لیے نہایت مفید ہیں جگر کی سختی اور جگر بڑھ جانے اور زیادتی بلغم سے جگر کے مجاری میں جو سدے پڑ جاتے ہیں ان کو دور کر دیتی ہیں۔ قبض اور گرانی شکم کو رفع کرتی ہیں۔ **ترکیب استعمال**، دو گولیاں دونوں وقت کھانے کے بعد استعمال کریں۔ دیر ہضم غذا اور گرم اشیاء نہ کھائیں	فی درجن ۱ر

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت

حب مروارید ۱۲۵ یہ گولیاں عورتوں کے لیے نہایت مفید ہیں عورتوں کی ان مخصوص اور پوشیدہ شکایتوں کو دور کرتی ہیں جو انکی تندرستی اور قوت کو آہستہ آہستہ بالکل خراب کر دیتی ہیں اور جوانی میں بڑھاپے کی حالت پیدا کر دیتی ہیں رحم سے سفید رطوبت کا جاری رہنا جریان منی وغیرہ ان شکایتوں کے نام ہیں اور ان کے جو نتیجے کچھ عرصے کے بعد ظاہر ہوتے ہیں وہ دردانگیز ہیں سفید رطوبت جو رحم سے جاتی ہے وہ عورت کو نہایت کمزور کر دیتی ہے یہ گولیاں اس کو دور کرتی ہیں۔ سیلان کو روکتی ہیں جریان کو کھوتی ہیں۔ قیمت فی درجن بارہ آنے (۱۲؍)
ترکیب استعمال ایک ایک گولی صبح و شام عرق عنبرہ تولہ کے ہمراہ یا دودھ کے ساتھ استعمال کی جائے۔ گرم بادی اور ثقیل اشیا سے پرہیز۔

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۱۲۶	حب اہلی	**خواص**۔ یہ گولیاں عورتوں کے رحم کی رطوبت خشک کر کے تنگی پیدا کرنے میں بے نظیر ہیں۔ **ترکیب استعمال**۔ شب کو ایک گولی اندام نہانی میں رکھ دی جائے اور صبح کو علیحدہ کر دی جائے۔	فی درجن ۶؍
۱۳۱	حب لذیذ	**خواص**۔ لذت کی نہایت عمدہ دوا ہے طرفین پر یکساں اثر کرتی ہے اور بہت ہی کیفیت دیتی ہے۔ **ترکیب استعمال**۔ ایک گولی چنبیلی کے تیل میں گھس کر وقت سے تھوڑی دیر پہلے سر عضو پر لیپ کریں۔	فی درجن ۱۲؍
۱۳۴	حب ممسک السرخ	**خواص**۔ یہ گولیاں نہایت ممسک ہیں اور مبہی ہیں اور اکثر مزاج پر یکساں اثر دکھاتی ہیں۔ مجرب ہیں۔ **ترکیب استعمال**۔ جماع سے ایک گھنٹہ پہلے ایک گولی پاؤ سیر دودھ کے ساتھ استعمال کی جاتی ہے۔	فی درجن ۱۲؍
۱۳۶	حلوائے بیضہ مرغ	**خواص** باہ کو قوت دیتا ہے گردہ و مثانہ کو طاقت بخشتا ہے۔ خون صالح پیدا کرتا ہے چہرہ کو سرخ بناتا ہے نہایت لذیذ خوشبودار اور سریع التاثیر ہے۔ (ترکیب استعمال) صبح کے وقت دو تولہ سے پانچ تولہ تک استعمال کیا جاتا ہے۔	فی سیر صمہ؍
۱۳۷	حلوائے بیداری	**خواص**۔ گردوں کی کمزوری کو دور کرتا ہے باہ کو قوت دیتا ہے ہاضمہ کو قوی کرتا ہے اولاد خواہ مرد کے قصور سے نہ ہوتی ہو خواہ عورت کے دونوں کی مایوسی کو دور کرتا ہے اور فرزند نرینہ کی خوشی دیتا ہے چہرہ کا رنگ نکھارتا ہے پرسوت کے لیے نہایت مفید ثابت ہوا ہے رطوبت خشک کر کے تنگی پیدا کرتا ہے۔ **ترکیب استعمال**، ایک تولہ سے دو تولہ تک صبح کو چالیس دن یا دو ماہ استعمال کریں۔ اولاد نہ ہوتی ہو تو عورت و مرد دونوں کو کھانی چاہیئے۔ ترش و بادی چیزیں نہ کھائیں۔	فی سیر صہ؍ پانچ روپے

حلوائے مغز سر کنجشک والا ۱۳۸ قوت باہ کے لیے مفید ہے مادہ تولید کی پیدائش کو ترقی دیتا ہے ممسک ہے اور سرعت کو مفید ہے گردہ و مثانہ کے ضعف اور درد کمر کو کھوتا ہے جسم کو فربہ کرتا ہے خون صالح پیدا کرتا ہے۔ فی تولہ ا؍ فی سیر صمہ؍
ترکیب استعمال۔ دو تولہ صبح کو استعمال کرنا چاہیئے۔ ترش و بادی چیزیں نہ کھائیں۔

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۱۴۰	[illegible]	**خواص** باہ کو ترقی دیتا ہے درد کمر کو رفع کرتا ہے سیلان منی اور سستی کو دفع کرتا ہے چہرہ کو سرخ کرتا ہے بدن کو قوی و فربہ کرتا ہے۔ **ترکیب استعمال** صبح کو ایک تولہ کھا کر اوپر سے گائے کا دودھ پاؤ سیر پی لیں۔ ترش و بادی اشیا سے پرہیز۔	فی تولہ ا؍
۱۴۳	حب داد	**خواص**۔ یہ گولیاں داد کے لیے نہایت مفید ہیں چند روز کے استعمال سے داد بھوسی کی طرح اڑ جاتے ہیں۔ **ترکیب استعمال**۔ ایک گولی کو لیموں کے پانی میں یا سادہ پانی میں گھس کر لیپ کریں۔	فی درجن ۶؍
۱۴۴	حب آتشک	**خواص**۔ یہ گولیاں امراض سوداوی کو دور کرتی ہیں آتشک کو زائل کر دیتی ہیں اور تنقیہ کے بعد بہت فائدہ دیتی ہیں اور وجع المفاصل کو جو آتشک کی وجہ سے ہو دور کر دیتی ہیں اور سوداوی دستوں کو روکتی ہیں۔ عجیب غریب ہیں **ترکیب استعمال**، ایک گولی صبح اور ایک گولی شام پانی کے ساتھ حلق سے اتار لیں تا استعمال دوا مونگ کی دال اور کدو ے دراز نہ کھائیں۔ باقی اور کسی چیز کا چنداں پرہیز نہیں۔	شیشی ۲۰ گولی ۱۰؍
۱۴۶	حب الحمی	**خواص** یہ گولیاں بخار کو خواہ کیسا ہی پرانا کیوں نہ ہو بیخ و بن سے کھو دیتی ہیں اور بارہا کی مجرب ہیں۔ **ترکیب استعمال**۔ دو گولیاں سرد پانی کے ساتھ بخار نہ ہونے کی حالت میں استعمال کی جائیں۔	فی شیشی ۴۰ گولی ۸؍
۶۶۵	حب خاص	**خواص**۔ ضعف باہ کی ایک مخصوص چیز ہے، بدن کو قوت دیتی ہے اور اعضا رئیسہ کو قوی بناتی ہیں ان کے چند روزہ استعمال سے پٹھوں میں حرکت قوت آجاتی ہے دماغی ضعف دور ہو کر سستی دور ہو جاتی ہے بھوک خوب لگتی ہے خون کی پیدائش	فی درجن [illegible]

نمبر دوا	نام دوا	خوص اور ترکیب استعمال	قیمت
		زیادہ کرتی ہیں ان کے چند روزہ استعمال سے بہت فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ ترکیب استعمال، ایک گولی صبح کو پاؤ سیر دودھ کے ہمراہ۔	
۱۶۶	[illegible]	خواص، یہ گولیاں مردانہ قوت کو قائم رکھتی ہیں اور ضعف باہ کو دور کرنے میں عجیب الاثر ہیں جوانی کی بے اعتدالیوں یا پیرانہ سالی سے جو کمزوری ہوتی ہے اس کو دور کرتی ہیں۔ ترکیب استعمال، جوان آدمی ایک ہفتہ تک نصف گولی مکھن یا دودھ کے ساتھ استعمال کریں اس کے بعد ایک گولی تک استعمال کر سکتے ہیں۔ بوڑھے آدمی اول ہی میں ایک گولی استعمال کریں [illegible] ورزش مشقت سے دوران استعمال میں پرہیز کیا جائے عام طور پر موسم سرما میں اس کا استعمال مناسب ہے۔ موسم گرما میں [illegible] پر اس کے استعمال کی اجازت نہیں۔	فی درجن ۱۲

خ

نمبر دوا	نام دوا	خوص اور ترکیب استعمال	قیمت
۱۴۸	خمیرہ ابریشم حکیم ارشد والا	خواص، اعضائے رئیسہ کو قوت دیتا ہے۔ خیالات فاسد اور خفقان کو نافع ہے امراض سوداوی کو مفید ہے۔ اور بیماری کے بعد جو کمزوری پیدا ہو جاتی ہے اس کو جلد زائل کر دیتا ہے۔ نہایت نفیس چیز ہے۔ ترکیب استعمال، ۳ ماشے سے ۵ ماشے تک یہ خمیرہ صبح کو عرق گاؤزبان ۷ تولہ عرق گذرہ ۵ تولہ یا دوسری مناسب دواؤں کے ساتھ یا صرف خمیرہ ہی استعمال کیا جاتا ہے۔ کھٹی و بادی چیزوں سے پرہیز۔	فی سیر ۱۶ روپیہ فی تولہ ۱۲
۱۵۰	[illegible]	خواص خفقان اور وحشت کو دور کرتا ہے۔ قوت باصرہ اور حافظہ کو ترقی دیتا ہے۔ معدے کو قوت دیتا ہے نیز سل و دق و خشک کھانسی میں نہایت مفید ثابت ہوا ہے۔ ترکیب استعمال، ۶ ماشہ یہ خمیرہ صبح کو عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ کے ساتھ یا صرف خمیرہ استعمال کیا جاتا ہے۔	فی سیر للعہ فی تولہ ۸
۱۵۶	خمیرہ گاؤزبان سادہ	خواص دل و دماغ اور بصارت کو قوت دیتا ہے۔ وسواس خفقان و مالیخولیا کے لیے نہایت مفید ہے۔ ترکیب استعمال ایک تولہ یہ خمیرہ صبح کو چاندی کے ورق میں لپیٹ کر کھائیں۔	فی سیر عہ
۱۵۷	خمیرہ گاؤزبان عنبری	خواص دل و دماغ اور بصارت کو قوت دیتا ہے۔ دماغی کام کرنے والوں کے لیے عمدہ چیز ہے۔ ترکیب استعمال چھ ماشہ یہ خمیرہ صبح کو استعمال کریں۔ کھٹی چیزوں سے پرہیز۔	فی تولہ ۱ر
۱۵۸	خمیرہ گاؤزبان عنبری [illegible]	خواص۔ اعضائے رئیسہ دل، دماغ کو قوت دیتا ہے۔ بصارت کو قائم رکھتا ہے اور حافظہ کو ترقی دیتا ہے۔ ہر قسم کی کمزوری کو زائل کرتا ہے۔ روح پر اس کا اثر جلد محسوس ہوتا ہے۔ ترکیب استعمال ۵ ماشے یہ خمیرہ عرق گذر ۵ تولہ شربت انار ترش دو تولہ کے ساتھ استعمال کریں۔	فی تولہ ۸ ر
۱۵۹	خمیرہ گاؤزبان عنبری جواہر والا [illegible]	خواص عام کمزوری کو زائل کرتا ہے اعضائے رئیسہ کو قوت دیتا ہے اعصاب کے ضعف کو دور کرتا ہے۔ دماغ اور حافظہ کے لیے بہت مفید ہے۔ زیادہ عرصے تک بیمار رہنے سے جو کمزوری پیدا ہو جاتی ہے اس کو زائل کر دیتا ہے مرگی، رعشہ، لقوہ، فالج کے اثرات کا ازالہ کرتا ہے۔ بچوں کے مرض ام الصبیان اور عورتوں کی بیماری اختناق الرحم میں نافع ہے عمدہ چیز ہے بیش قیمت ادویہ سے تیار کیا جاتا ہے۔ ترکیب استعمال، ۳ ماشے سے ۶ ماشے تک یہ خمیرہ کشتہ مرجان ۲ چاول، عرق گاؤزبان ۷ تولہ، عرق گذر ۵ تولہ، شربت ابریشم سادہ ۲ تولہ کے ساتھ یا صرف کشتہ مرجان جواہر والا کے ساتھ یا صرف خمیرہ ہی استعمال کریں۔	فی تولہ ۶ ر چھ آنے
۱۶۰	[illegible]	خواص، دل اور دماغ کو قوت دیتا ہے۔ دماغی کام کرنے والوں کے لیے نہایت مفید ہے دماغ کو روشن اور شگفتہ رکھتا ہے اور زیادتی محنت سے اس کو کمزور نہیں ہونے دیتا۔ بینائی اور حافظہ کو ترقی دیتا ہے اور خیالات فاسدہ کو دور کرتا ہے تفریح پیدا کرتا ہے اور دماغ کی خشکی دفع کرتا ہے۔ ترکیب استعمال، ۵ ماشے سے ۷ ماشے تک یہ خمیرہ کشتہ مرجان ۲ چاول یا دیگر مناسب ادویہ کے ساتھ یا صرف خمیرہ ہی استعمال کریں۔ کھٹی اور بادی چیزوں سے پرہیز۔	فی تولہ ۳ ر ورق طلا والا فی تولہ ۴ ر
۱۶۱	خمیرہ مروارید	خواص، دماغ اور دل کو قوت دیتا ہے خفقان اور گھبراہٹ کو دور کرتا ہے۔ موتی جھرہ اور چیچک میں بھی دل کی گھبراہٹ کے لیے دیا جاتا ہے۔ ترکیب استعمال، ۳ ماشے سے ۶ ماشے تک یہ خمیرہ صبح و شام استعمال کیا جائے۔	فی تولہ ۴ ر
۱۶۲	خمیرہ مروارید [illegible]	خواص دل اور دماغ کو قوت دیتا ہے بہت سا خون نکل جانے یا دستوں کی وجہ سے جو کمزوری پیدا ہو جاتی ہے اس کو اور ہر قسم کی کمزوریوں کو دور کرتا ہے ضعف قلب اور خفقان میں بہت مفید ہے موتی جھرہ و چیچک میں جو گھبراہٹ اور دل پر گرمی ہوتی ہے اسے جلد زائل کرتا ہے سچے موتی اور جواہرات اور ورق طلا جیسے قیمتی اجزا سے بنایا جاتا ہے اعلیٰ درجہ کی چیز ہے اس کا مزاج معتدل ہے۔ ترکیب استعمال، یہ خمیرہ صبح و شام تین ماشے سے لے کر ۵ ماشے تک استعمال کرنا چاہیئے۔	فی تولہ ۱۰ ر

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۱۶۳	خمیرہ [illegible]	خواص۔ خفقان وحشت، مالیخولیا اور مراق کے لیے بہت مفید ہے اور تشنگی دور کرتا ہے تقویت قلب میں بے مثل ہے۔ ترکیب استعمال ۲ ماشے صبح یا سہ پہر کو استعمال کریں۔ گرم و بادی چیزوں سے پرہیز۔	فی تولہ ۸ر

نزلہ، زکام و کمزوری دماغ کی بے خطا دوا
خمیرہ نزلی جواہر والا ۱۶۴

تجربہ شاہد ہے کہ طالب علم، وکیل، منصف اور دیگر دماغی کام کرنے والے اکثر زکام نزلہ کمزوری دماغ وغیرہ شکایات میں مبتلا ہوتے ہیں اور عام اشخاص بھی بے احتیاطی کی وجہ سے اکثر ان امراض کا شکار نظر آتے ہیں ان تمام اصحاب کے لیے یہ عجیب و غریب بے خطا دوا بنائی گئی ہے اس دوا کے بہترین فوائد کو دیکھ کر طب یونانی کی ہمہ گیری کا اعتراف کرنا پڑتا ہے کیسا ہی پرانا نزلہ زکام ہو اس کے استعمال سے اس کا قلع قمع ہو جاتا ہے طرفہ یہ کہ دوا اعلیٰ درجہ کی مقوی دماغ بھی ہے ضعف اعصاب کو دور کرتی ہے بھوک لگاتی ہے۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ ان مہلک امراض سے رہائی حاصل کریں تو آپ کو دنیا میں اس سے بہتر دوا نہیں مل سکے گی اس کی قدر آپ استعمال کے بعد ہی کر سکتے ہیں خوش رنگ ہے اور خوش ذائقہ ہے۔ ترکیب استعمال ۶ ماشہ یہ خمیرہ صبح کو یا رات کو سوتے وقت استعمال کریں۔ ترش اور ثقیل اور زیادہ سرد اشیائے سے پرہیز کرنا چاہیئے۔ قیمت فی تولہ صرف چار آنے رکھی گئی ہے جو اس کے بیش بہا فوائد کے اعتبار سے بہت کم ہے۔

گردہ اور مثانہ وغیرہ کی پتھری کا دنیا میں بہترین معالجہ
دوائے سنگ رجسٹرڈ نمبر ۱۶۶

گردہ اور مثانہ کی پتھری کے لیے بہترین دوا ہے پتھری کو آہستہ آہستہ ٹکڑے ٹکڑے کرکے نکال دیتی ہے درد گردہ کو رفع کرتی ہے اور اکثر آپریشن وغیرہ کی تکلیف سے بچا لیتی ہے۔ قیمت فی تولہ چار روپے۔ ترکیب استعمال ۱ رتی یہ دوا ایک تولہ سکنجبین بزوری یا شربت آلو بالو میں ملا کر دیں غذا زود ہضم ہلکی چیزیں دیں چاہئیں چاول اور ثقیل و بادی چیزوں سے پرہیز۔

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۱۶۷	دوائے لکنت	خواص۔ لکنت اور ہکلے پن کے لیے یہ دوا نہایت مفید ثابت ہوئی ہے بچوں میں نقل کرنے کی فطری عادت ہوتی ہے بعض بچے ہکلے اور لکنت والے اشخاص کی نقل اتارنے لگتے ہیں اور بالآخر خود بھی اس مرض میں مبتلا ہو جاتے ہیں اس قسم کی لکنت کے لیے یہ دوا مفید ثابت ہوتی ہے لیکن پیدائشی لکنت ہکلے پن میں کامیاب نہیں ہے۔ ترکیب استعمال ایک ماشہ یہ دوا رات کو سوتے وقت زبان پر اچھی طرح مالش کریں اور اسی طرح صبح کو۔	فی شیشی ۸ر
۱۶۸	دوائے جریان [illegible]	خواص۔ جریان کے لیے مفید ہے خصوصاً اس جریان میں جس کا سبب رطوبت کی کثرت ہو اور دافع قبض ہے۔ ترکیب استعمال ۱ رتی یہ دوا ایک تولہ بالائی میں ملا کر صبح کو کھائیں۔ لال مرچ اور ترش چیزوں سے پرہیز۔	فی ماشہ ۳ر
۱۷۱	دواء المسک بارد جواہر والی	خواص۔ خفقان و توحش کو جلد رو کدیتی ہے اور روح کو فوراً قوت پہنچاتی ہے۔ اعضاء رئیسہ کو قوی کرتی ہے اور خیالات فاسدہ اور دل کی گرمی کو دور کرتی ہے۔ دل کو فرحت دیتی ہے۔ ترکیب استعمال ۱ ماشے یہ دوا عرق گذر ۲ تولہ عرق عنبر ۲ تولہ کے ساتھ یا صرف دوا ہی استعمال کریں۔	فی سیر للعہ / فی تولہ ۸ر
۱۷۳	دواء المسک معتدل جواہر والی	خواص۔ روح قلب اور دماغ کو قوت دیتی ہے اور وحشت اور مالیخولیا اور امراض باردہ مثل فالج لقوہ رعشہ کے لیے مفید ہے ضعف معدہ کو دور کرتی ہیں اور رطوبات معدہ کو تحلیل کرتی ہے نہایت مفید اور زود اثر ہے۔ ترکیب استعمال ۵ ماشے دواء المسک عرق بادن ۵ تولہ عرق گذر سادہ ۵ تولہ عرق عنبر ۲ تولہ نبات سفید ۳ تولہ کے ساتھ استعمال کی جائے بلا کسی بدرقہ بھی یہ دوا استعمال کی جا سکتی ہے۔ کھٹی اور بادی چیزوں سے پرہیز۔	فی سیر للعہ / فی تولہ ۸ر
۱۷۵	دواء المسک [illegible] جواہر والی	خواص۔ سوداوی خفقان مالیخولیا کے لیے مفید ہے دل اور جگر اور معدہ کو قوت دیتی ہے اور سوداوی بخارات کو تحلیل کرتی ہے۔ قیمتی فوائد رکھتی ہے۔ بیماری کے بعد کی کمزوری کو جلد رفع کرتی ہے۔ ترکیب استعمال ۳ ماشے سے ۶ ماشے تک یہ دواء المسک صبح کو مناسب بدرقہ کے ساتھ استعمال کی جائے مندرجہ ذیل ادویہ کے ساتھ استعمال کریں تو زیادہ مفید ہوتی ہے عرق عنبر ۴ تولہ عرق گذر ۳ تولہ عرق بادیان ۴ تولہ مصری ۲ تولہ	فی سیر ۳۰ / فی تولہ ۴ر / نشانی تولہ ۲ر
۱۷۷	دوائے [illegible]	خواص۔ مستورات کے ایام ماہواری کو باقاعدہ کرتی ہے خون حیض کی کثرت کو جس کا بعض اوقات بند ہونا مشکل ہو جاتا ہے اس دوا کی صرف ۴ خوراکیں بند کر دیتی ہیں ۲ سے ۳ ماشے یہ دوا صبح و شام پاؤ سیر دودھ یا پانی کے ساتھ استعمال کریں۔	فی تولہ ۲ر
۱۸۲	[illegible]	خواص۔ یہ دوا ان لوگوں کے لیے ہے جو جوانی کی غلط کاریوں سے اپنے ہاتھوں آپ تباہ ہو چکے ہیں دوا مالش رگوں [illegible] جملہ خرابیوں کو زائل کرکے پوری قوت پہنچاتی ہے نہایت مفید ہے۔ ترکیب استعمال کچھ دن جسے [illegible] کہتے ہیں اور عضو کے	فی شیشی [illegible]

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
		چاروں طرف ہلکے ہاتھ سے اچھی طرح نیم گرم مالش کریں۔ بہتر یہ ہو کہ اس کے بعد کوئی طلا بھی استعمال کریں	
۱۸۳	[illegible]	**خواص**۔ اس دوا کے بھی وہی فوائد ہیں جو دولے مالش کے ہیں۔ اگر دونوں یکے بعد دیگرے استعمال ہوں تو بہت جلد فائدہ ظہور میں آتا ہے۔ **ترکیب استعمال**، یہ دوا ایک تولہ کپڑے میں باندھ کر پوٹلی بنائیں اور دو تولہ تل کے گرم تیل میں پوٹلی گرم کرکے عضو پر ٹکور کریں۔ یہ عمل پندرہ منٹ تک جاری رہنا چاہیئے۔ **نوٹ**:۔ بہتر یہ ہو کہ دولے مالش ایک ہفتہ تک استعمال کی جائے اس کے بعد دولے ٹکور ایک ہفتہ استعمال کی جائے اگر زیادہ ضرورت محسوس ہو تو طلا، کیمیا تاثیر جو اسی فہرست میں درج ہے تیسرے ہفتہ سے شروع کر دیں اس کے دوران میں اگر کوئی مقوی استعمال کی جائے تو سونے پر سہاگہ ہو۔	فی ڈبیہ ۱۲ر

رجسٹرڈ دولابی ذیابطیس کے مریضوں کو مژدہ ہو کہ اس مرض کے لیے ایک کامیاب دوا تیار ہوگئی ہے اس دوا کو تیار کرنے کا فخر ہمدرد دواخانہ کو حاصل ہے اور اس کا نام "دولابی" ہے۔ ذیابطیس شکری ہو یا سادہ دو اقسام میں دولابی اکسیر صفت ہے اس دوا کی چند خوراکیں مرض کی قوت توڑ دیتی ہیں ذیابطیس کی وجہ سے جو عوارض جگر و گردہ وغیرہ میں پیدا ہو جاتے ہیں ان کی بھی اس دوا سے اصلاح ہو جاتی ہے۔ قیمت فی شیشی ۲۴ خوراک تین روپے (سعہ)

عرقیات کی روحیں !!

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۱۸۴	روح شاہترہ	ایک تولہ یہ روح چار تولہ پانی میں ملا کر بطور عرق استعمال کریں اور عرق کے فوائد و ترکیب استعمال عرقیات میں ملاحظہ کیجیے۔	فی بوتل ۱۰ر
۱۸۵	روح کیوڑہ	ایک تولہ یہ روح چار تولہ پانی میں ملا کر استعمال کریں۔ 〃 〃	〃 سعہ ر
۱۸۶	روح گاؤزبان	ایک تولہ یہ روح چار تولہ پانی میں ملا کر بطور عرق استعمال کریں۔ 〃 〃	〃 ۱۲ر
۱۸۷	روح گلاب	ایک تولہ یہ روح چار تولہ پانی میں ملا کر بطور عرق استعمال کریں۔ 〃 〃	〃 سعہ ر
۱۸۸	روح مکوہ	ایک تولہ یہ روح چار تولہ پانی میں ملا کر بطور عرق استعمال کریں۔ 〃 〃	〃 ۱۲ر
نمبر ۱۸۸ (ا)	روح منڈی	ایک تولہ یہ روح چار تولہ پانی میں ملا کر بطور عرق استعمال کریں۔ 〃 〃	〃 ۱۲ر
〃 ۱۸۸ (ب)	روح پودینہ	تین تولہ یہ روح بارہ تولہ پانی میں ملا کر بطور عرق استعمال کریں۔ فوائد وغیرہ عرقیات میں ملاحظہ فرمائیں۔	〃 ۱۲ر
〃 ۱۸۸ (ج)	روح بید مشک	دو تولہ یہ روح بارہ تولہ پانی میں ملا کر بطور عرق استعمال کریں۔ 〃 〃	〃 عہ ر
〃 ۱۸۸ (د)	روح بادیان	دو تولہ یہ روح بارہ تولہ پانی میں ملا کر بطور عرق استعمال کریں۔ 〃 〃	〃 ۱۲ر
۱۸۹	[illegible]	**خواص**، تمام سوداوی امراض و آتشک میں نہایت مفید ثابت ہوئی ہے۔ اعلیٰ درجہ کا مصفی خون ہے۔ پھوڑے اور پھنسیوں کو بہت جلد خشک کرتی ہے۔ خاص اہتمام سے تیار کیا جاتی ہے۔ **ترکیب استعمال** ۴ تولہ یہ روح ایک تولہ مصری ڈال کر استعمال کریں۔ کھٹی اور بادی چیزوں کا پرہیز۔	فی بوتل دو روپے

روغنیات

روغن سوزاک جدید:۔ یہ روغن نئے اور پرانے سوزاک کے لیے اس قدر مفید ہے کہ بیان سے باہر ہے۔ سوزاک کو چند ہی روز میں مستقل فائدہ بخشتا ہے۔ جلن کو رفع کرتا ہے۔ قرحہ کو بھرتا ہے۔ ہر موسم کا استعمال بے خطر ہے۔ قیمت فی شیشی ایک تولہ ایک روپیہ (عہ)
ترکیب استعمال، ایک ماشے یہ روغن بتاشہ میں ڈال کر منہ میں رکھیں اوپر سے شربت بزوری ۴ تولہ پانی میں گھول کر پئیں۔ سرخ مرچ اور گرم اشیا سے پرہیز

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۱۹۶	[illegible]	**خواص**، یہ روغن عصبی دردوں کے واسطے بے نظیر بلکہ اکسیر ہے۔ گٹھیا، ذات الجنب، درد، قولنج وغیرہ میں نہایت مفید ہے۔ جلے ہوئے مقام پر لگانے سے فوراً آرام ہو جاتا ہے۔ نیم گرم مالش کریں۔	فی تولہ ۶ر
۲۰۰	[illegible]	**خواص**، اعضا کی خشکی کو رفع کرتا ہے قبض کو دور کرتا ہے اور دماغ کو قوت دیتا ہے۔ نیند لاتا ہے اور کم خوابی کی شکایت میں نافع ہے۔ دست لانے میں اعانت کرتا ہے۔ **ترکیب استعمال**، اگر قبض آنتوں کی خشکی کی وجہ سے ہو تو ۶ ماشے سے ایک تولہ تک آدھ پاؤ نیم گرم دودھ کے ساتھ سوتے استعمال کریں۔ تقویت دماغ اور نیند لانے کے لیے دماغ پر مالش کریں۔	فی سیر ۱۰ر فی تولہ ۲ر
۲۰۲	[illegible]	**خواص**، تقویت دماغ اور تقویت باہ کے لیے مفید ہے اور قبل از وقت بالوں کو سفید ہونے سے روکتا ہے۔ **ترکیب استعمال**، دماغ پر مالش کیا جائے اور باہ کے لیے بطور طلا کام میں لایا جائے۔	فی تولہ ۴ر

نوٹ۔ باقی دواؤں کے نام اور ان کی قیمتیں آخر میں لگے ہوئے تتمہ میں دیکھئے۔

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۲۰۹	روغن بابونہ	خواص۔ فالج، لقوہ، ضعف اعصاب کے لیے مفید ہے، چوٹ کا درد دور کرتا ہے اورام کو تحلیل کرتا ہے۔ ترکیب استعمال، نیم گرم مالش کیا جائے۔ ٹھنڈے پانی اور ہوا سے بچیں۔	فی تولہ ۴ر
۲۱۰	روغن [illegible]	خواص و ترکیب استعمال۔ امراض حارہ کے بعد کسی تیز حار مادہ سے حرارت کے باعث ثقل سماعت پیدا ہو جاتا ہے اور کم سننا اور اونچا سننا اور کان کا بجنا وغیرہ شکایتیں پیدا ہو جاتی ہیں۔ ان شکایتوں میں یہ روغن بہت مفید ہے۔ دن میں دو تین مرتبہ اس کے نیم گرم قطرے کان میں ٹپکائیں۔	فی تولہ ۲ر
۲۱۶	روغن کاہو	خواص و ترکیب استعمال درد سر، دماغ کی خشکی کو رفع کرتا ہے بے خوابی کو دور کرتا ہے اور فوراً نیند لاتا ہے اس کو سر پر ملیں۔	فی تولہ ار
۲۱۸	روغن کدو	خواص و ترکیب استعمال، درد سر حار اور بے خوابی کو جو خشکی کی وجہ ہو، دور کرتا ہے۔ دماغ کو قوت دیتا ہے۔ نہایت مفید تیل ہے۔ بقدر ضرورت سر پر مالش کرنی چاہیئے۔	فی سیر ۱۵ر فی تولہ ار
۲۲۵	روغن لبوب سبعہ	خواص، دماغ کی خشکی کو دور کرتا ہے اور میٹھی نیند لاتا ہے اور مرض سہر (بے خوابی) جس میں کسی وقت نیند نہیں آتی بہت نافع ہے۔ ناک کے زخم کو بھرتا ہے خاص نگرانی میں اور خاص اہتمام سے تیار کیا جاتا ہے۔ ترکیب استعمال، دماغ پر اس کو مالش کرنا چاہیئے اور اچھی طرح جذب کر دینا چاہیئے ناک کے زخم کے لیے ۳ قطرے ٹپکائیں۔	فی تولہ ۲ر
۲۲۸	روغن صندل	خواص یہ روغن پرانے سوزاک کو فائدہ دیتا ہے قرحہ کو بھرتا ہے سوزاک کی جلن دور کرتا ہے۔ مجرب ہے۔ ترکیب استعمال ایک ماشہ یہ روغن بتاشہ میں رکھ کر منہ میں ڈالیں اور اوپر سے شربت بزوری دو تولہ پئیں۔	فی تولہ ۱۲ر
۲۲۹	روغن سورنجان	خواص یہ تیل کمر اور پنڈلیوں کے درد اور وجع المفاصل ونقرس وغیرہ کے لیے بہت مفید ہے۔ ترکیب استعمال، نیم گرم درد کی جگہ مالش کریں اور سرد ہوا سے مقام ماؤف کو حتی الامکان بچانا چاہیئے۔	فی تولہ ار
	روغن ناصور	خواص دنیا میں ناصور کے لیے بہترین دوا ہے ہزاروں مایوس العلاج اس کے استعمال سے فائدہ اٹھا چکے ہیں بے خطا اور مجرب ہے۔ ترکیب استعمال۔ ناصور کو نیم کے پانی یا صابن سے صاف کر کے اس دوا کے تین چار قطرے ٹپکائیں یا روئی کی بتی میں یہ لگا کر بتی کو ناصور میں رکھیں۔ نوٹ۔ شیشی کو بوقت استعمال ہلا لینا چاہیئے۔	فی شیشی ۸ر
	روغن خنازیر	خواص یہ روغن خنازیر (کنٹھ مالا) کے لیے نہایت مفید ثابت ہوا ہے ای فی صدی خنازیری مریض اس دوا سے صحت یاب ہو گئے ہیں۔ خنازیری گلٹیوں کو چند روز میں تحلیل کر دیتا ہے، ترکیب استعمال، بقدر ضرورت یہ روغن گرم کر کے پندرہ منٹ تک گلٹی پر مالش کریں اس کے بعد ارنڈ کا پتہ یا پان گرم کر کے باندھ دیں۔ ایک شیشی ایک مریض کے لیے کافی ہے۔	فی شیشی تین روپے

روغن مقوی

یہ روغن قوت باہ کے لیے ایک عجیب چیز ہے۔ حیرت انگیز قوت پیدا کرتا ہے۔ سیروں دودھ اور گھی ہضم کرتا ہے۔ غذا کو جزو بدن بناتا ہے۔ اس روغن کو استعمال کرنے سے پہلے اپنا وزن کر لیجیئے اور پندرہ روز کے بعد پھر اپنا وزن کیجیئے پھر دیکھئے آپ کا کتنا وزن بڑھا۔ ہزاروں سست اور لاغر اصحاب اس کے چند روزہ استعمال سے چست اور فربہ ہو گئے ہیں بعض اوقات جسم میں غیر معمولی ترقی کی وجہ سے پہچاننے میں تامل ہوتا ہے۔

ترکیب استعمال، دو رتی سے تین رتی تک یہ روغن صبح کو یا شب کو پاؤ سیر دودھ یا تولہ بھر مکھن میں ملا کر استعمال کریں۔ دوران استعمال میں دودھ اور گھی جس قدر ہضم کر سکیں استعمال کریں۔ ترش اور ثقیل اشیا سے پرہیز کریں۔ قیمت فی شیشی چھ ماشہ دو روپے (عہ)

س

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۲۳۵	منجن مقوی دندان	خواص۔ دانتوں اور مسوڑھوں کو مضبوط کرتا ہے اور دانتوں کی ہر قسم کی بیماریوں کو رفع کرتا ہے اور مسوڑھوں سے خون آنے کو روکتا ہے۔ مسوڑھوں کا گوشت اگر گل بھی گیا ہو تو پھر پیدا کرتا ہے اور منہ کو خوشبودار کرتا ہے۔ ترکیب استعمال، سوتے وقت دانتوں پر ملیں اس کے بعد کلی نہ کریں صبح کو مسواک یا برش سے دانت صاف کر دیں۔	فی تولہ ۲ر
۲۳۶	منجن [illegible]	خواص، ہلتے ہوئے دانتوں کو جماتا ہے بشرطیکہ جگہ نہ چھوڑ چکے ہوں اور مسوڑھوں کی حفاظت کرتا ہے دانتوں کی نگہداشت کرتا ہے اور انھیں جلا دیتا ہے۔ غرضکہ دانتوں کے واسطے عمدہ چیز ہے۔ ترکیب استعمال، اس منجن کو دانتوں پر مل کر تھوڑی دیر کلی نہ کریں۔ شب کو مل کر سونا زیادہ مفید ہے۔	فی تولہ ار
۲۳۷	منجن [illegible]	خواص و ترکیب استعمال، دانتوں کی جڑوں کو مضبوط کرتا۔ مسوڑھوں کی خراب رطوبت کو جذب کرتا۔ نزلہ کی رطوبت کو جو دانتوں پر گر کر درد پیدا کرتی ہے دور کرتا ہے۔ ڈاڑھ کے درد کو رفع کرتا ہے۔ رات کو یا بوقت ضرورت	فی تولہ ار

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
		دانتوں پر ملیں۔ اس کے استعمال کے بعد آدھ گھنٹہ تک پانی استعمال نہ کریں۔	
۲۴۲	سنون مجلے	خواص و ترکیب استعمال، دانتوں کو جلا دیتا ہے اور منہ کو خوشبودار اور صاف کرتا ہے دانتوں پر ملیں اس سنون کو حل کر کلی بھی کر سکتے ہیں۔	فی تولہ ۱ر
۲۴۳	سنون مستی	خواص و ترکیب استعمال، دانتوں کو جلا دیتا ہے اور ہونٹوں پر دھڑی جماتا ہے منہ کو خوشبودار اور صاف کرتا ہے حسب معمول دانتوں پر ملیں	فی تولہ ۱ر
۲۴۴	[illegible]	خواص۔ معدہ کو قوت دیتا ہے ہضم اچھا کرتا ہے۔ بھوک خوب لگاتا ہے درد شکم کو فوراً رفع کرتا ہے اور ریاح کو تحلیل کرتا ہے معدے کے ضعف کو زائل کرتا ہے اور دافع قبض ہے اور ریاحی بواسیر کے لیے مفید ہے۔ ترکیب استعمال۔ ایک ماشہ یہ سفوف کھانا کھانے کے بعد یا جس وقت ضرورت ہو استعمال کریں۔	تبتی ۵ تولہ ۸ر
۲۶۴	[illegible]	خواص سوزاک کا قرحہ بھر دیتا ہے اور اس دیرپا آزار سے نجات دلاتا ہے جریان کے لیے بھی فائدہ مند ہے۔ ترکیب استعمال، ایک ماشہ اوّل دن، دوسرے دن ڈیڑھ ماشہ۔ تیسرے دن تین ماشہ یہ سفوف شربت بزوری چار تولہ یا اور مناسب ادویہ کے ساتھ استعمال کریں۔ لال مرچ گرم اور ترش اشیاء سے پرہیز۔	فی تولہ ۴ر

سفوف مغلظ و ممسک ۲۷۱ رقت و سرعت انزال کی شکایت کو رفع کرتا ہے اور مادہ تولید کو غلیظ کرتا ہے اور نہایت بہی و ممسک ہے۔ جریان کیسا ہی زیادتی کے ساتھ ہو خدا کے فضل و کرم سے ۲۱ روز میں صحت کلی ہو جاتی ہے۔
ترکیب استعمال، ۶ ماشہ یہ سفوف صبح کو یا دوپہر کو گائے کے تازہ دودھ کے ساتھ استعمال کریں کھٹی اور بادی چیزوں سے پرہیز۔ قیمت فی ڈبیہ ۲۱ خوراک ۱۲ر

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۲۷۶	[illegible]	خواص، معدہ کو قوت دیتا ہے کھانا خوب ہضم کرتا ہے ریاح کو تحلیل کرتا بھوک بڑھاتا جسم میں قوت اور تازگی پیدا کرتا ہے سستی اور کاہلی کو دور کر کے تمام اعضا کو قوت بخشتا ہے۔ ترکیب استعمال۔ ایک ماشہ یہ سفوف غذا کے بعد یا سوتے وقت پانی کے ساتھ استعمال کریں۔ بچوں کو باندازہ عمر اس سے کم مقدار میں استعمال کرائیں۔ قابض و بادی اشیاء سے پرہیز۔	فی سیر ۶۸ر فی تولہ ر
۲۷۷	[illegible]	خواص۔ معدہ کو قوت دیتا ہے بھوک بڑھاتا ہے اور ریاح کو تحلیل کرتا ہے ہضم اچھا کرتا ہے۔ خون صالح پیدا کرتا ہے۔ شیخ بوعلی سینا نے اس نسخہ کو تجویز فرمایا ہے۔ ترکیب استعمال ۳ ماشہ یہ سفوف بعد غذا یا جس وقت ضرورت پیش آئے استعمال کرنا چاہیئے۔	فی سیر ۶ر فی تولہ ر

سفوف اعظم ۲۷۸ یہ سفوف باہ کے لیے اکسیر ہے کیسی ہی باہ سے ناامیدی ہو گئی ہو خدا کے فضل سے ایک ہفتہ کے استعمال سے اصلی حالت ہو جائے گی۔ ۳ ماشہ یہ سفوف گائے کے دودھ پاؤ سیر کے ساتھ استعمال کی جائے۔ قیمت فی شیشی ایک ہفتہ کے لیے دو روپے (۶ر)

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۲۸۳	[illegible]	خواص کثرت حیض کو روکتا ہے۔ ایام ماہواری کو باقاعدہ کرتا ہے۔ رحم کی خراب رطوبت خشک کرتا ہے۔ جریان اور سیلان رطوبت کو مفید ہے۔ رحم کی خرابیوں کی اصلاح کرتا ہے۔ نیز بواسیر کے خون کو روکتا ہے۔ ترکیب استعمال ۷ ماشہ صبح کو تازہ پانی کے ساتھ استعمال کریں۔ بادی اور ثقیل چیزوں سے پرہیز۔	۱۵ خوراک کی ڈبیہ ۱۲ر
۲۹۰	[illegible]	خواص معدہ کو قوت دیتا ہے بھوک لگاتا ہے قبض کو رفع کرتا ہے معدہ کے ضعف اور ریاحی درد کو زائل کرتا ہے۔ ترکیب استعمال، ۲ رتی یہ سفوف جوارش کمونی ۹ ماشہ میں ملا کر استعمال کریں۔ بادی اور ثقیل چیزوں سے پرہیز۔	فی تولہ ۱۲ر

شربت فولاد ۲۹۲ معدے کو قوت دیتا ہے۔ جگر کو خاص طور پر تقویت بخشتا ہے خون صالح پیدا کرتا ہے بھوک لگاتا ہے قوت جسمانی کو ترقی دیتا ہے، چہرے کو خوش رنگ بناتا ہے۔ بیماری کے بعد کی کمزوری کو دور کرتا ہے ضعف معدہ کی وجہ سے جو دست آتے ہیں ان کو روکتا ہے۔ نیز طحال و جگر بڑھ جانے کو مفید ہے، پرچہ ترکیب شیشی پر چسپاں ہے۔ بیس تولہ کی شیشی ایک روپیہ آٹھ آنے (عہ۸ر)

طلا

موجودہ میڈیکل سائنس کی روشنی میں ترتیب دیا ہوا ہمدرد دواخانہ کا ایک بے نظیر طلاء

طلاء شباب آور ۲۹۶ (رجسٹرڈ) یہ طلا ہمدرد دواخانہ کی مخصوص چیز ہے اس کے اجزا کو میڈیکل سائنس کی روشنی میں ترتیب دیا گیا ہے اس حیثیت سے یہ طلا اس قدر مفید ہو گیا ہے کہ اس کے متعلق کچھ لکھنا فضول ہے۔ یہ طلا عضو مخصوص کی تمام خرابیوں کو رفع کر کے نہایت قوت پہنچاتا ہے اس کے اجزا سریع النفوذ ہیں۔ عجیب و غریب چیز ہے۔ قیمت فی شیشی صرف دس روپے پرچہ ترکیب شیشی کے ہمراہ ہے۔

نوٹ:۔ باقی سفوفوں اور شربتوں کے نام اور قیمتیں آخر میں لگی ہوئی فہرست تتمہ میں دیکھئے۔ "منیجر"

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۳۶۳	طلاء کیمیا تاثیر	خواص۔ اس زمانہ میں جہاں تک دیکھا گیا ہے فی صدی نوے بلکہ بچانوے انسان دل کمزور اور ضعف باہ کے شاکی ہیں جس کی وجہ زیادہ تر بچپن کی غلط کاری اور جوانی کی بے عنوانیاں ہوتی ہیں اور پھر غضب یہ ہے کہ شرم کے مارے کسی حاذق طبیب سے رجوع نہیں کرتے ہیں اور یہ ایسا درد دل کہتے ہیں اور دل کی حسرت دل ہی میں لیے ہوئے دنیا سے سفر کر جاتے ہیں لہذا ان حضرات کے واسطے جو اپنے آپ کو تباہ کر چکے ہوں اور از کار رفتہ و مایوس ہو کر موت کو زندگی سے بہتر سمجھنے لگے ہوں یہ طلا نہایت ادر جستجو سے تیار کیا گیا ہے فی الواقع یہ کیمیا تاثیر طلا ہے اور لطف یہ ہے کہ بالکل بے ضرر ہے نہ آبلہ کرتا ہے نہ سوزش اور نہ ہی جلن پیدا ہوتی ہے اور اگر دو ہفتہ پابندی شرائط کے ساتھ اس کا استعمال کیا جائے تو عضو کی کمزوری و سستی کو خواہ وہ کسی سبب سے ہو زائل کر کے از سر نو طاقت اور برانگیختگی پیدا کرتا ہے۔ ترکیب استعمال ۴ رتی سر اور سیون بچا کر مالش کریں اور اوپر سے بنگلہ پان یا معمولی پان نیم گرم کر کے کچے سوت سے باندھیں اور صبح کو کھول دیں اور سرد پانی سے پرہیز کریں اور جماع سے جب تک طلا کا استعمال رہے قطعی پرہیز کریں۔ اگر کچھ دانے نکل آئیں تو طلا موقوف کر کے چنبیلی کا تیل لگائیں۔ جب آرام ہو جائے تو پھر شروع کر دیں۔	فی تولہ للعہ چار روپے
۳۶۴	طلاء شیر والا	خواص کثرت جماع اور دیگر عوارض کے باعث عضو مخصوص میں اگر خرابی واقع ہو گئی ہو اس کو دور کرنا اور رطوبت ردیہ کو جذب اور تحلیل کر کے عروق و اعصاب کو قوت دینا اس کا خاص اثر ہے۔ چند روز کے استعمال سے ضعف اور سستی کی جملہ شکایتیں زائل ہو جاتی ہیں اور زائل شدہ قوت عود کر آتی ہے قابل قدر اور عجیب و غریب چیز ہے۔ ترکیب استعمال حسب الترکیب طلا مذکورۂ بالا۔	فی تولہ سے چھ روپے
۳۶۵	طلاء اکسیر	خواص، وہ نوجوان جنھوں نے اپنے ہاتھوں اپنی جوانی کو خاک میں ملایا ہو اور قوت مردانگی کو زائل کر دیا ہو یا وہ شخص جو تجرد یا دتی سن کی وجہ سے معذور ہو گئے ہوں ان کے واسطے یہ طلا نہایت مفید ہے کجی اور سستی کو دور کرتا ہے۔ رگوں اور پٹھوں کو مضبوط بنا دیتا ہے دو ہفتے استعمال کریں۔ ترکیب استعمال، حسب الترکیب طلاء مذکورہ بالا۔	فی شیشی چار روپے
۳۶۶	طلاء [illegible]	خواص یہ طلا ان لوگوں کے لیے ہے جو جوانی کی غلط کاریوں سے تباہ ہو چکے ہوں رگوں اور پٹھوں کی جملہ خرابیوں اور کجی کو زائل کر کے پوری قوت بحال کرتا ہے نہایت مفید ثابت ہوا ہے اس کے لیے موسم اور وقت کی قید نہیں ہر موسم اور ہر وقت استعمال کر سکتے ہیں۔ اور خوبی یہ ہے کہ صرف نیم گرم مالش کی جاتی ہے نہ باندھنے کا جھنجال ہے اور نہ کپڑے خراب ہونے کا احتمال۔ کوئی دوا اس میں ناپاک اور بدبودار نہیں۔ دوسری خوبی یہ ہے کہ کسی قسم کا کسی جگہ درد ہو اس طلا کی چند روزہ مالش سے کافور ہو جاتا ہے محلوقین کے لیے اس کا استعمال کم از کم ایک ماہ اور زیادہ سے زیادہ تین ماہ تک کافی ہوتا ہے۔ اگر کامل فائدہ اٹھانا ہو تو اس عجیب و غریب طلاء کا استعمال کریں۔ نہایت مفید ثابت ہوا ہے۔ ترکیب استعمال اس کو نیم گرم کر کے تمام عضو پر خوب مالش کریں۔ سرد پانی سے حتی الامکان اور مجامعت سے قطعی پرہیز۔	فی شیشی جو تین ماہ کے لیے کافی ہے دو روپے (عہ)
۳۶۷	طلاء مشکی والا	خواص باہ کو قوت دیتا ہے کمزوری کو دور کرتا ہے اور عصبی خرابیوں کی اصلاح کرتا ہے۔ اعصاب میں طاقت اور برانگیختگی پیدا کرتا ہے قیمتی اجزا سے بنایا جاتا ہے اور قیمتی فوائد بخشتا ہے۔ پہلے ہی دن اپنا اثر دکھاتا ہے۔ ترکیب استعمال۔ بقدر چار رتی یہ طلا سر اور سیون بچا کر مالش کیا جائے اور اوپر سے بنگلہ پان نیم گرم کر کے باندھ دیا جائے اس ترکیب کے بغیر بھی یہ طلا فائدہ دیتا ہے یعنی معمولی طور پر مالش کرنے سے بھی جلد اثر دکھاتا ہے۔	فی تولہ عہ دو روپے
۳۶۸	طلاء عجیب	خواص اعضائے تناسل کے تمام نقائص کو دور کرتا ہے اور چند ہی مرتبہ کے استعمال سے قوت پیدا کرتا ہے۔ پٹھوں کو قوی کرتا اور رگوں میں جو خراب رطوبت پیدا ہو جاتی ہے اس کو تحلیل کرتا ہے اپنے خواص میں عجیب الاثر ہے۔ ترکیب استعمال بقدر چار رتی یہ طلا سر اور سیون بچا کر مالش کریں اور اوپر سے بنگلہ پان نیم گرم کر کے باندھ دیا جائے سرد پانی اور جماع سے پرہیز۔	فی شیشی عہ
۳۶۹	طلاء سمی	خواص اعضائے تناسل کے تمام نقائص دور کرتا ہے اور چند ہی مرتبہ کے استعمال کے بعد قوت پیدا کرتا ہے ذرا اپنا اثر کرتا ہے بقدر ۴ رتی سر اور سیون بچا کر مالش کیا جائے اور اوپر سے بنگلہ پان نیم گرم کر کے باندھ دیا جائے سرد پانی اور جماع سے پرہیز۔	فی تولہ عہ
۳۷۰	طلاء اعجاز	خواص وہ تمام خرابیاں جو بیہودہ افعال سے اکثر نوجوانوں کو لاحق ہو جاتی ہیں اور وہ شرم سے ان کا اظہار نہیں کرتے اور رفتہ رفتہ لطف زندگی کھو کر بصد حسرت کف افسوس ملتے ہوئے راہی عدم ہو جاتے ہیں ان کے لیے یہ طلا واقعی اعجاز اثر ہے اس کے استعمال سے قوت رفتہ رفتہ عود کر آتی ہے اعصاب میں توانائی پیدا کرتا ہے آبلہ و سوزش سے بالکل مبرا ہے ہر موسم اور ہر مذہب کے لوگ بلا کراہت استعمال کر سکتے ہیں	فی شیشی [illegible]

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
		ترکیب استعمال شب کو ہم رنی گرم کر کے سر اور سیون چھوڑ کر مالش کریں اوپر پان گرم کر کے باندھیں سرد پانی اور مجامعت سے پرہیز	
۳۷۱	طلاء الماس	خواص۔ عجیب و غریب طلا ہے جس کے فوائد کا چرچہ عام ہے ہیرے جیسے قیمتی اجزا سے خاص اہتمام سے تیار کیا جاتا ہے۔ عضو مخصوص کی ہر قسم کی خرابی رفع کرنے میں عدیم المثال ہے سست اور بیکار اعصاب از سر نو تازہ ہو جاتے ہیں کجی لاغری کمزوری کو جلد رفع کرتا ہے اور اس کے چند روزہ استعمال سے مریض غیر معمولی قوت محسوس کرنے لگتا ہے۔ ترکیب استعمال انگوٹھی کا ۱/۲ حصہ روغن چنبیلی میں گھس کر حشفہ اور سیون چھوڑ کر لگائیں اوپر سے پان باندھیں مجامعت سے پرہیز۔	فی گولی للعہ چار روپے

عرق فولاد ۳۷۲ نہایت ہاضم مقوی اعصاب و مقوی معدہ ہے۔ عمدہ خون پیدا کر کے چہرے کی رنگت نکھارتا ہے بواسیر خونی و بادی کے لیے خاص طور پر مفید ہے معدہ و جگر کی ہر قسم کی خرابی کی اصلاح کرتا ہے جگر کی سختی کو زائل کرتا ہے۔ صبح ۵ تولہ عرق میں ۱ تولہ مصری ملا کر پی لیں۔ قیمت فی بوتل چار روپے (للعہ)

عرق روح افزا ۳۷۴ دل اور دماغ اور جگر کو نہایت قوت بخشتا ہے معدہ کی ہر قسم کی خرابی کی اصلاح کرتا ہے اور ہاضمہ کو بحد قوی کرتا ہے اور اعلیٰ درجہ کا مشتہی ہے غذا کو جزو بدن بناتا خون صالح کثرت سے پیدا کر کے چہرے کو خوش رنگ بناتا سستی و کاہلی کو دور کر کے طبیعت میں بشاشت اور شگفتگی اور جسم میں چستی و تازگی پیدا کرتا ہے ہر قسم کے ضعف کو خواہ کسی وجہ سے ہو دفع کرتا ہے اور گئی ہوئی قوت کو واپس لاتا ہے محرک باہ ہے سالہا سال تجربہ کیا ہے ہر بحد تا ہوا قریب قریب ہر مزاج پر یکساں فائدہ دکھاتا ہے بلا قید موسم استعمال کیا جاتا ہے نہایت جانفشانی اور خاص اہتمام سے تیار کیا جاتا ہے قابل استعمال و عدیم المثال ہے قیمت فی بوتل تین روپے (للعہ) ترکیب استعمال ۔ تولہ عرق میں [illegible] صبح وقت استعمال کریں۔ ترش اور بعض چیزوں سے پرہیز۔

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۳۸۴	[illegible]	خواص اعلیٰ درجہ کا مصفی خون ہے پھوڑے پھنسیوں کو اور خون کی ہر خرابی کو دور کرتا ہے۔ چہرے کا رنگ نکھارتا ہے قوت باہ کے لیے مفید ہے عقل و حواس کو تقویت دیتا ہے معدہ کو قوت دیتا ہے ہضم طعام میں اعانت کرتا ہے مفرح قلب ہے اور طبیعت کو شگفتہ رکھتا ہے۔ ترکیب استعمال ۵ تولہ یہ عرق دن کو کھانا کھانے کے ایک گھنٹہ بعد پی لیں ایک دم نہ پئیں بلکہ تھوڑا تھوڑا پئیں۔	فی بوتل تین روپے
۳۸۹	[illegible]	خواص اعضائے رئیسہ کو قوت دیتا ہے عشی کو دور کرتا ہے اور زائل شدہ قوت کو جلد واپس لے آتا ہے بواسیر کے خون کی کثرت سے جو ضعف پیدا ہو جاتا ہے اس کو دور کرتا ہے باہ کو قوت دیتا ہے فوری اثر دکھاتا ہے۔ ترکیب استعمال ۵ تولہ عرق میں ایک تولہ شربت انار شیریں میں ملا کر یا دوسری مناسب ادویہ کے ساتھ استعمال کریں۔ بادی و ترش اشیا سے پرہیز۔	فی بوتل عا ر
۴۱۴	[illegible]	خواص دق نہایت خوفناک اور سخت مرض ہے مریض کی جان لیکر پیچھا چھوڑتا ہے جب یہ بیماری مریض پر پورا قبضہ کر لے تو آرام ہونا مشکل ہو جاتا ہے اس لیے بہت جلد ایسے مریض کی خبر گیری کرنی چاہیے مرض کے ترقی کرنے سے قبل اس کا علاج کرنا چاہیے عرق ہذا بڑی محنت اور جستجو سے تیار کیا ہے۔ خدا کے فضل و کرم سے دق کے مریض کو سرسبز اور شاداب بنا دیتا ہے مسکن حرارت ہے جگر اور پھیپھڑوں کو قوت پہنچاتا ہے ترکیب استعمال ۱۰ تولہ یہ عرق شربت اعجاز یا شربت بنفشہ ۲ تولہ یا اور مناسب ادویہ کے ساتھ پلائیں۔ لال مرچ اور ترشی کا پرہیز۔	فی بوتل عہ ر

غ

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۴۱۶	غازہ حسن افزا	خواص۔ چہرے پر ملاحت اور خوبصورتی پیدا کرنا ہو تو ہمارا غازہ حسن افزا استعمال کیجیے۔ چہرے کی چھائیاں داغ مہاسے کو دور کرتا ہے اور چہرے کے رنگ کو صاف اور شفاف بنا دیتا ہے جلد کو نرم اور خوشبودار کرتا ہے۔ ترکیب استعمال رات کو ماشہ یہ غازہ قدرے پانی میں نیم گرم کر کے چہرے پر مالش کریں صبح منہ دھو ڈالیں۔	فی ڈبیہ ۱۲ ر

ف

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۴۱۷	[illegible]	خواص ضعف معدہ و جگر کے لیے خاص چیز ہے بیماری کے بعد جو نقاہت پیدا ہو جاتی ہے اس کو بہت جلد زائل کرتا ہے جسم میں سرخی تازگی و قوت پیدا کرتا ہے کمی خون اور خرابی خون (انیمیا) وغیرہ امراض میں اس کے فوائد حیرت انگیز ہیں خون کے سرخ دانوں کی تعداد میں اضافہ کرتا ہے اور انہیں سرخی خون (ہیموگلوبین) کی مقدار کو زیادہ کرتا ہے کھانا کھانے کے بعد دو وقت ۵ قطرہ پانی میں ملا کر پئیں	فی تولہ عا دو روپے

ق

قرص سوزاک ۴۱۸ یہ دوا سوزاک کا بہترین معالجہ ہے جلن کو فوراً رفع کر دیتی ہے سوزاک کے جراثیم کو ہلاک کرتی ہے سوزاک کے لیے اکسیر ہے اور پرانے سوزاک کے لیے تریاق ہے ترکیب استعمال ۲ قرص شربت بزوری ۲ تولہ کے ساتھ اگر دودھ کی لسی کے ساتھ استعمال کی جائے تو زیادہ مناسب ہے۔ فی شیشی ۱۰ خوراک دو روپے (عہ)

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت

قرص عود رجسٹرڈ ۴۱۹ یہ دوا تبخیر کے لیے بے حد مفید ثابت ہوتی ہے معدہ اور جگر کی زائد حرارت کو اعتدال پر لاتی ہے حقتوں کی زیادتی کو رفع کرتی ہے دائمی نزلہ درد سر کی شکایات اس کے استعمال سے چند روز میں رفع ہو جاتی ہے غذا کے ہضم میں مدد دیتی ہے اختلاج قلب کو نافع ہے مقوی دماغ جگر ہے۔ ترکیب استعمال دو دو قرص کھانا کھانے کے بعد دونوں وقت پانی کے ساتھ استعمال کریں، گرم ثقیل، بادی اشیاء سے پرہیز۔ قیمت فی شیشی ننھی قرص دو روپے (عہ)

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۴۳۲	قرص ملین	خواص۔ یہ دوا قبض کے لیے نہایت مفید ہے معدہ اور آنتوں کو فضلات سے پاک کرتی ہے آنتوں کی قوت دافعہ کو قوی کرتی ہے قبض کی وجہ سے جو امراض پیدا ہو جاتے ہیں درد سر، درد گوش آشوب چشم وغیرہ کو زائل کرتی ہے۔ یہ ایک نہایت بے ضرر اور ہلکی قبض کشا چیز ہے۔ ترکیب استعمال دو یا تین قرص رات کو نیم گرم پانی کے ساتھ استعمال کریں۔ بادی و ثقیل اشیاء سے پرہیز	فی درجن ۱۰/

کشتہ جات اور کشتوں کی ٹکیاں

خریداروں کی آسانی کے لیے اب کشتوں کی ٹکیاں بھی تیار کی گئی ہیں ایک ٹکیہ کی ایک خوراک مقرر ہے اب اختیار ہے چاہے ٹکیاں منگائیں چاہے کشتہ جات اصلی صورت میں منگائیں۔

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۴۳۵	کشتہ طلا جواہر دار	خواص سونے کا ایک خاص کشتہ ہے یہ روح اور حرارت غریزی کی حفاظت کرتا ہے تمام اعصاب رئیسہ کو قوت بخشتا ہے اور جسم میں جس قدر قوتیں ہیں سب کو فائدہ پہنچاتا ہے بھوک خوب لگاتا ہے اور غذاؤں کو جزو بدن بناتا ہے چند ہی روز میں اپنا اثر دکھاتا ہے۔ ترکیب استعمال ۲ چاول یہ کشتہ دواء المسک معتدل جواہر والی ۵ ماشہ یا لبوب کبیر ۵ ماشہ یا مکھن ایک تولہ میں استعمال کریں، ترشی کا پرہیز۔	ایک ماشہ عہ ٹکیاں ۱۵ خوراک چار روپے
۴۳۶	کشتہ قلعی	خواص جریان کے لیے نہایت مفید ہے مادہ تولید کو بڑھاتا اور غلیظ کرتا ہے قوت مردمی کی حفاظت کرتا ہے اور جگر کو قوت پہنچاتا ہے۔ ترکیب استعمال ۲ چاول یہ کشتہ معجون آرد خرما ایک تولہ یا مکھن ایک تولہ میں ملا کر کھائیں۔	ایک ماشہ کی شیشی ۶/ ٹکیاں ۱۵ خوراک ۵/
۴۴۰	کشتہ زمرد	خواص و ترکیب استعمال جگر کو قوت دیتا ہے کھانسی کے لیے نافع ہے اس جریان کو جو مثانہ کی حرارت سے ہو مفید ہے زیادتی پیشاب کو روکتا ہے، مفرح قلب ہے، ۲ چاول یہ کشتہ ہمراہ جوارش زرعونی عنبری نسخہ کلاں ۵ ماشہ یا جوارش زرعونی سادہ استعمال کیا جائے۔ گرم اشیاء کا پرہیز۔	فی تولہ لعہ ٹکیاں ۱۵ خوراک ۹/
۴۴۱	کشتہ طلا کلاں	خواص و ترکیب استعمال اعضائے رئیسہ کو قوت دیتا ہے ارواح و حرارت غریزی کی حفاظت کرتا جسمانی قوتوں کو قائم رکھتا ہے اور باہ کو برانگیختہ کرتا ہے اعلیٰ درجہ کا مقوی و مبہی اور ہاضم ہے، ۲ چاول یہ کشتہ لبوب کبیر ۵ ماشہ یا خمیرہ گاؤزبان جواہر والا ۵ ماشہ یا دواء المسک جواہر والی ۵ ماشہ یا معجون جالینوس لولوی ۴ ماشہ یا مکھن ۲ تولہ کے ساتھ استعمال کیا جائے بادی اور ترش اشیاء سے پرہیز۔ مرغن غذا دودھ مکھن وغیرہ کا استعمال مفید ہوگا۔ نوٹ:۔ اس سے قبل اس کشتہ میں سونے کے ذرات قائم و نمودار رہتے تھے جس کی وجہ سے اکثر طبیب وید صاحبان کا یہ اعتراض تھا کہ یہ کشتہ نہیں ہے کشتہ وہ ہے جو خاک ہو جائے اس لیے اب ہم نے اس کو دوسری ترکیب سے تیار کیا ہے جو نہایت عمدہ اور بالکل غبار ہو گیا ہے اور فوائد میں پہلے سے زیادہ بہتر ثابت ہوا ہے۔	فی ماشہ عہ ٹکیاں ۱۵ خوراک للعہ/
۴۴۳	کشتہ فولاد	خواص و ترکیب استعمال معدہ و جگر کے لیے بہت مفید ہے بلغم تحلیل کرتا ہے خون کی اصلاح کرتا ہے ضعف معدہ کو زائل کرکے چہرے پر رونق لاتا ہے ۲ چاول یہ کشتہ جوارش انیسا ۵ ماشہ یا جوارش جالینوس ۵ ماشہ یا دواء المسک معتدل جواہر والی ۵ ماشہ میں ملا کر کھائیں۔	فی تولہ ۶/ ٹکیہ ۱۵ خوراک ۹/
۴۴۵	کشتہ قلعی	خواص و ترکیب استعمال جریان کے لیے مفید ثابت ہوا ہے، سرعت رقت کثرت احتلام کو رفع کرتا ہے اس کے علاوہ معدہ باہ کو قوت دیتا ہے ۲ چاول یہ کشتہ لبوب کبیر ۵ ماشہ یا معجون آرد خرما ایک تولہ کے ساتھ استعمال کیا جاتا ہے۔ ترش و بادی چیزوں سے پرہیز۔	فی تولہ ۸/ ۱۵ خوراک ۲/
۴۴۷	کشتہ مرجان سادہ	خواص و ترکیب استعمال دل کو قوت دیتا ہے اور کھانسی کے لیے مفید ہے۔ دو چاول یہ کشتہ خمیرہ گاؤزبان جواہر والا ۷ ماشہ یا خمیرہ گاؤزبان سادہ ایک تولہ میں ملا کر استعمال کریں۔	فی تولہ ۸/ ٹکیاں ۱۵ خوراک ۳/
۴۴۸	کشتہ مرجان جواہر والا	خواص و ترکیب استعمال تقویت دماغ و جگر کے لیے نہایت مفید ہے ضعف دماغ کی وجہ سے نزلہ و زکام، کھانسی، درد سر وغیرہ کی جو شکایات پیدا ہو جاتی ہیں ان سب کے واسطے مفید ہے، دو چاول یہ کشتہ خمیرہ گاؤزبان جواہر والا میں ملا کر کھائیں۔	فی تولہ للعہ ٹکیہ ۱۵ خوراک ۱۲/
۴۴۹	کشتہ [illegible]	خواص و ترکیب استعمال معدہ کو قوت دیتا ہے اور جگر کے لیے بہت مفید ہے اعضائے رئیسہ کو قوت دیتا ہے۔ دو چاول یہ کشتہ جوارش انیسا ۵ ماشہ یا جوارش جالینوس ۵ ماشہ میں ملا کر استعمال کریں۔	فی تولہ ۶/ ٹکیہ ۱۵ خوراک ۹/
۴۵۰	کشتہ [illegible]	خواص و ترکیب استعمال عورتوں اور مردوں دونوں کے جریان کے لیے بہت مفید ہے اعضائے رئیسہ کو قوت دیتا ہے علی الخصوص قلب کو فرحت دیتا ہے۔ حرارت غریزی کی حفاظت کرتا ہے عورتوں کی سیلان رطوبت کو روکتا ہے دو چاول یہ کشتہ خمیرہ گاؤزبان جواہر والا ۵ ماشہ یا مفرح بارد ۵ ماشہ میں ملا کر استعمال کریں۔ ترشی و بادی سے پرہیز	فی تولہ للعہ ٹکیہ ۱۵ خوراک دو روپے

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۴۵۱	کشتہ قلعی	خواص و ترکیب استعمال۔ جگر معدہ اور دماغ کی کمزوری کو زائل کرتا ہے۔ مثانہ کو قوت دیتا ہے غذا کو خوب ہضم کرتا ہے باہ کو برانگیختہ کرتا ہے اور جسم کو فربہ اور چست کرتا ہے۔ دو چاول یہ کشتہ دواء المسک ۳ ماشے یا انوشدارو ۷ ماشے یا خمیرہ گاؤزبان جواہر والا ۷ ماشے یا لبوب کبیر ۷ ماشے یا مکھن ایک تولہ میں ملا کر استعمال کریں۔ ترشی و بادی کا پرہیز۔	فی تولہ للعہ / ۱۵ قرص ۹ر
۴۵۲	کشتہ قلعی جواہر دار	خواص و ترکیب استعمال تمام اعضاء رئیسہ کو قوت دیتا ہے۔ حرارت غریزی کی حفاظت کرتا ہے فعل ہضم کو قوی بناتا ہے مقوی باہ ہے اور مادہ تولید کی خرابیوں کی اصلاح کرتا ہے۔ رنگ میں لطافت پیدا کرتا ہے اور چند روز میں چہرہ کو بارونق بنا دیتا ہے ۲ چاول کشتہ لبوب کبیر ۷ ماشہ یا دواء المسک جواہر والی ۵ ماشہ یا خمیرہ گاؤزبان جواہر والا ۵ ماشہ میں ملا کر استعمال کیا جائے۔ ترشی و بادی سے پرہیز۔	فی تولہ سیعہ / ٹکیاں ۱۵ خوراک ۸ر
۴۵۳	کشتہ ابرک طلائی	خواص۔ فالج، لقوہ، کھانسی، دمہ اور خدر وغیرہ امراض کو رفع کرتا ہے اور ضیق النفس کے درد کو جلد روک دیتا ہے۔ ترکیب استعمال ۲ چاول یہ کشتہ ایک تولہ شہد میں ملا کر سوتے وقت استعمال کریں۔ ترش اور ثقیل چیزیں نہ کھائیں	فی تولہ ۶ٹکہ / ۱۵ خوراک ۶ر
	کشتہ [illegible]	خواص جسمانی قوت کو بڑھانے میں عجیب چیز ہے خون صالح بکثرت پیدا کرتا ہے بھوک خوب لگاتا ہے دودھ مکھن اور دیگر غذائیں بہت اچھی طرح جزو بدن کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ معدہ اور جگر قوی ہو جاتا ہے۔ برص کے لیے بھی مفید ہے۔ ترکیب استعمال ۲ چاول یا ۱ قرص بالائی یا مکھن میں استعمال کیا جائے تقویت باہ کے لیے لبوب کبیر میں استعمال کرنا چاہیے۔	فی تولہ للعہ / ۱۵ قرص ۱۲ر
	کشتہ فولاد زعفرانی والا	خواص فولاد کا یہ مرکب کشتہ دل دماغ اور جگر کے لیے ایک خاص چیز ہے خون صالح بکثرت پیدا کرتا ہے چہرے کو سرخ و سفید کرتا ہے ضعف معدہ اور جگر کے لیے نہایت مفید ہے جسم کو فربہ کرتا ہے مقوی غذائیں جزو بدن بناتا ہے۔ حرارت غریزی کی حفاظت کرتا ہے۔ ترکیب استعمال دو چاول یا ایک قرص دواء المسک معتدل جواہر والی یا لبوب کبیر یا جوارش جالینوس میں استعمال کرنا چاہیے۔ ترش اور بادی چیزوں سے پرہیز۔	فی تولہ ۱۲ر / ۱۵ قرص ۱۲ر
	کشتہ طلا و مروارید	خواص۔ یہ سونے اور سچے موتیوں کا ایک نہایت موثر کشتہ ہے جو بہت اہتمام سے تیار کیا جاتا ہے اعضاء رئیسہ دل و دماغ و جگر کو نہایت تقویت پہنچاتا ہے۔ عام جسمانی کمزوری جو بیماری کے بعد پیدا ہو گئی ہو بہت جلد رفع کرتا ہے محرک باہ ہے مریضان دق کو یہ کشتہ بہت مفید ثابت ہوا ہے ان کی قوت کی نگہداشت کرتا ہے پھیپھڑوں کو قوت دیتا ہے کھانسی میں مفید ہے ۲ چاول یہ کشتہ مناسب بدرقہ کے ساتھ دینا چاہیے عام کمزوری کیلیے دواء المسک معتدل جواہر والی اور مریضان دق کیلیے خمیرہ ابریشم شیرہ عناب یا مفرح بارد کے ہمراہ	فی ماشہ عللہ / قرص ۱۵ خوراک پانچ روپے (صہ)

کحل شفا ۴۵۷

دنیا میں آنکھیں بڑی نعمت ہیں آنکھوں کی قدر انسان کو اس وقت ہوتی ہے جب کسی قسم کی تکلیف پیدا ہوتی ہے ورنہ کچھ قدر و حفاظت نہیں کی جاتی جس کا لازمی نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ تھوڑی سی عمر میں کمزوری بصارت کی شکایت لاحق ہو جاتی ہے یہاں تک کہ عینک کے خوگر ہو جاتے ہیں۔ یہ سرمہ ہم نے خاص طور پر بیش قیمت اجزاء سے تیار کیا ہے جو تمام امراض چشم میں نہایت مفید ثابت ہوا ہے۔ بینائی نہایت طاقت بخشتا ہے نیز جالا، پھولا، ناخونہ، خارش، نزول الماء وغیرہ کی شکایتوں کو رفع کرتا ہے اور خاص طور پر آنکھوں کو قوت بخشتا ہے عجیب و غریب چیز ہے۔ اس سرمہ کی دو دو سلائیاں سوتے وقت آنکھوں میں لگائیں۔ قیمت فی تولہ ایک روپیہ آٹھ آنے (عہ)

کحل الجواہر ۴۵۸

خواص۔ اس سرمہ میں جواہر ڈالے جاتے ہیں یہ آنکھ کی بینائی کو قائم رکھتا ہے آنکھوں کی بہت سی شکایتوں سے محفوظ رکھتا اور نظر میں قوت پیدا کرتا ہے فی زمانہ مطالعہ اور افکار و اشغال دماغی کی کثرت یا حفظ بصارت سے بے پروائی اور عام جسمانی کمزوری کی وجہ سے کمزوری نظر کی شکایت عام ہو گئی ہے لیکن یہ سرمہ پیدا شدہ شکایات کو روکتا ہے اور بہر سن و سال میں آنکھوں کی شکایتوں کو دور کرتا ہے اگر عینک کی محتاجی تک نوبت نہ پہنچی ہو تو عینک کو بیکار رکھتی ہے اگر بغیر چشمہ کے کام نہیں ہو سکتا تو یہ سرمہ اس کو دور کرنے کے لیے حاضر ہے خواہ آنکھوں کو شکایت ہو یا نہ ہو یہ سرمہ بہرحال مفید ہے اور آنکھوں کو آفات مرض سے بچاتا ہے۔ قیمت فی تولہ دو روپیہ آٹھ آنے (عہ) ترکیب استعمال۔ اس سرمہ کی ایک ایک سلائی سوتے وقت آنکھوں میں لگائیں۔

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۴۶۳	[illegible]	خواص۔ یہ کافور کا اعلیٰ درجہ کا مرکب ہے سل دق میں نہایت مفید ہے ان امراض کے جراثیم کو ہلاک کرتا ہے فساد ہوا کے ضرر سے جسم کو محفوظ رکھتا ہے وبا ہیضہ کے زمانہ میں اس کا استعمال بطور حفظ ماتقدم اس سخت متعدی مرض سے حفاظت کرتا ہے نفث الدم (خون تھوکنے) میں فوری اثر رکھتا ہے۔ ترکیب استعمال چار یا پانچ قطرے پانی میں ڈال کر استعمال کریں۔	فی تولہ ۸ر

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۴۷۰	[illegible]	خواص یہ دوائی تریاقی فوائد رکھتی ہو جسم کے زہریلے اثرات کو زائل کرتی ہو فساد خون کے لیے مفید ہو پیٹ کے کیڑوں کو ہلاک کرتی ہو غذا کی خواہش کو زیادہ کرتی ہو ترکیب استعمال اس دوا کے چار قطرے ۵ تولہ پانی میں حل کرکے استعمال کریں۔	فی تولہ ؏

لبوب

لبوب اعظم ۴۷۷ یہ لبوب نہایت بیش قیمت ادویہ کا ایک نہایت نفیس مرکب ہے قوت باہ اور اعضائے رئیسہ و شریفہ کو قوت پہنچاتا ہو۔ مادۂ منویہ کو غلیظ کرتا ہو اور اس کی پیدائش کو زیادہ کرتا ہو نہایت بے ضرر چیز ہو۔ آپ اس کو ہر موسم میں خصوصاً موسم سرما میں بطور ایک مقوی دوا کے استعمال کر سکتے ہیں۔ قیمت فی شیشی دس تولہ چار روپے۔ پرچہ ترکیب استعمال ہمراہ ہو۔

لبوب کبیر ۴۸۲ خواص۔ قوت باہ کو ترقی دینے میں عجیب چیز ہو۔ اعصاب کو مضبوط کرتا ہو رنگ نکھارتا ہو دل ودماغ کو قوت دیتا ہو گردوں کو قوی کرتا ہو مادہ تولید کو کثرت سے پیدا کرتا ہو کمزوری کو زائل کرتا ہو قوت بڑھانے میں عجیب الفعل ہو ایسی چیز ہو کہ لوگ بار بار منگاتے ہیں قوت باہ کے لیے عمدہ چیز ہو فی سیر ۱۵ فی تولہ ۳ر۔ ترکیب استعمال ۵ ماشہ سے ۷ ماشہ تک یہ دوا کشتہ قلعی ۴ چاول یا کشتہ طلاء ۲ برنج کے ساتھ استعمال کیا جائے اگر ماء اللحم بنسخہ خاص ۵ تولہ اوسے پی لیا جائے تو اور زیادہ مناسب ہوگا۔ دودھ کے ساتھ یا صرف لبوب بھی استعمال کر سکتے ہیں۔

معجون مقوی و ممسک ۴ یہ معجون قوت مردمی کے لیے حیرت انگیز چیز ہو بے انتہا ممسک ہو پہلی ہی خوراک میں اپنا اثر دکھاتی ہو باہ میں اندازہ سے زیادہ اضافہ کرتی ہو۔ دل عیش و نشاط کا مرکز بنجاتا ہو ناکارہ اور عاقبت نااندیش لوگوں کو زندگی کا سچا لطف حاصل ہوتا ہو۔ قیمت فی تولہ (عہ) ترکیب استعمال ایک ماشہ رات کو سوتے وقت پاؤ بھر دودھ کے ساتھ استعمال کریں یا خاص ضرورت سے ۱ گھنٹہ قبل ایک ماشہ استعمال کریں۔

معجون اکسیر باہ ۵۱۴ یہ معجون باہ کے واسطے اکسیر کا حکم رکھتی ہو قوت مردمی کو قائم رکھتی ہو عضو مخصوص کی تمام خرابیوں کو دور کرتی ہو پٹھوں میں طاقت اور سختی پیدا کرتی ہو خون صالح پیدا کرتی ہو۔ رقت کو دور کرتی ہو جوش اور قوت کو برقرار رکھتی ہو۔ غرض باہ کی ہر شکایت کے لیے اکسیر ہو۔ ترکیب استعمال۔ ۵ ماشے یہ معجون شیر گاؤ پاؤ سیر کے ساتھ یا رات کو سوتے وقت استعمال کریں۔ قیمت فی تولہ (۱۰ر)

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۵۱۷	معجون [illegible]	خواص، حرارت غریزی کو برانگیختہ کرتی ہو اعصاب کے درد کو زائل کرتی ہو۔ باہ کو قوت دیتی ہو معدہ کے ضعف کو دور کرتی ہے مصفی خون ہو۔ چہرہ کا رنگ نکھارتی ہو جو لوگ محرور المزاج ہوں ان کو بہت قوت اور فائدہ دیتی ہو۔ ترکیب استعمال، کمزور اشخاص ساڑھے چار ماشہ اوسط درجہ کی طاقت والے ۹ ماشہ اور قوی اشخاص ایک تولہ یہ معجون تازہ پانی کے ساتھ استعمال کریں۔ اس معجون کی بڑی خوبی یہ ہو زیادہ پرہیز کی ضرورت نہیں۔	فی تولہ ۴ر
۵۱۸	معجون [illegible]	خواص۔ رقت اور سرعت کو دور کرتی ہو باہ کو قوت دیتی ہو مادہ تولید کی خرابی کی اصلاح کرتی ہو اور جریان کو روکتی ہو۔ یہ معجون کسی قدر قبض بھی کرتی تھی مگر اب اس میں ایسے اجزا شامل کیے گئے ہیں جو قبض نہیں ہونے دیتے۔ ترکیب استعمال ۱ تولہ یہ معجون کشتہ قلعی ۲ چاول میں ملاکر استعمال کریں۔ ترش و بادی اشیا سے پرہیز۔	فی سیر ۶ر، فی تولہ ۸ر
۵۲۸	معجون [illegible]	خواص باہ کو قوت دیتی اعصاب میں صلابت پیدا کرتی اور خشکی کو زائل کرتی جریان ورقت کو کھو دیتی ہو عمدہ اور موثر چیز ہو، ۷ ماشہ یہ معجون عرق ماء اللحم عنبری بنسخہ کلاں ۵ تولہ یا عرق گذر ۵ تولہ شربت انار ۲ تولہ کے ساتھ یا صرف معجون ہمراہ شیر گاؤ ترشی و بادی سے پرہیز۔	فی سیر [illegible]، فی تولہ ۶ر

معجون جالینوس لولوی ۵۲۹ خواص، جالینوس نے اس معجون کے سات فائدے لکھے ہیں (۱) قوت مردمی اور خواہش کو قائم رکھتی ہو (۲) گردہ اور دیگر اعضاء تناسل کے درمیانی عروق نیز مثانہ و انثیین و احلیل کو جو غلط کاری اور کثرت جماع سے متاثر ہوگئے ہوں اور دوران خون میں مزاحم ہوتے ہیں انہیں اعتدال کے ساتھ قوی کرتی اور اپنے ذاتی فعل نفوذ کے لیے بیدار کرتی ہو اور حالت طبعی تک پہنچاتی ہو (۳) پٹھوں میں قوت اور سختی پیدا کرتی ہو اور جوش قوت کو برقرار رکھتی ہو (۴) مرد کی عظمت قائم رکھتی ہو (۵) چہرے کا رنگ نکھارتی ہو (۶) اچھی مقدار میں خون صالح پیدا کرتی ہو (۷) اعضاء خاص کی زائل شدہ قوت کا بدل پیدا کرتی ہو ہر عضو کی کمزوری کیلئے نافع ہو۔ فی تولہ (۸ر) ۵ ماشے سے ۷ ماشہ تک یہ معجون استعمال کی جائے قوی اثر بنانے کے لیے [illegible] برنج یا ماء اللحم خاص دو آتشہ ۵ ماشہ کے ساتھ بشرطیکہ موسم سرما ہو اگر گرمی یا برسات کا موسم ہو تو عرق بید مشک ۵ تولہ یا صرف دودھ کے ساتھ استعمال کی جائے۔

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت

معجون حمل عنبری علویخانی ۵۴۱

خواص۔ جن عورتوں کا حمل ساقط ہو جاتا ہو یا بچہ ام الصبیان میں مبتلا ہو کر ضائع ہو ان کے لیے بہت مفید ہے۔ تیسرے مہینے (حمل کے) سے اس کا استعمال شروع کیا جائے پورے دنوں کے بعد بچہ پیدا ہوگا اور آفات سے محفوظ رہے گا۔ یہ معجون قیمتی اجزا سے بنائی جاتی ہے عمدہ چیز ہے۔ ترکیب استعمال ۵ ماشہ یہ معجون عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ شربت انار شیریں ۲ تولہ یا تنہا پانی کے ساتھ صبح استعمال کی جائے۔ قیمت فی تولہ آٹھ آنے (۸؍)

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۵۴۶	[illegible]	باہ کو قوت دیتی ہے سرعت کو زائل کرتی ہے عورتوں کے جریان کی مخصوص دوا ہے استقرار حمل میں ممد ہے عورتوں کی عام کمزوری کو رفع کرتی ہے نہایت مفید اور مجرب دوا ہے ترکیب استعمال ۱ تولہ یہ معجون پاؤ بھر دودھ کے ساتھ یا صرف معجون استعمال کی جاتی ہے ترشی و بادی کا پرہیز	فی سیر ۵؎ فی تولہ ۱؍
۵۵۳	معجون عشبہ	خواص، گٹھیا کے درد، آتشک، جذام اور فساد خون کی بیماریوں کے لیے نہایت مفید ہے معمولات مطب میں سے ہے۔ ترکیب استعمال ۶ ماشہ یہ معجون عرق سابترہ ۶ تولہ عرق عشبہ ۶ تولہ کے ساتھ یا صرف معجون استعمال کریں بادی و ترش اشیا سے پرہیز	فی سیر ۶؎ ۸؍ فی تولہ ۰؍
۵۵۴	معجون عقرب	خواص۔ گردہ و مثانہ کی پتھری کو توڑ کر بسہولت پیشاب کے راستہ نکالتی ہے گردہ و مثانہ کو قوی کرتی ہے۔ ترکیب استعمال ۳ ماشہ سے ۶ ماشہ تک صرف یہ معجون تیرتخم کرفس ۳ ماشہ شیرہ بادیان ۵ ماشہ عرق بادیان ۱۲ تولہ شربت بزوری ۳ تولہ کے ساتھ	فی سیر ۸؎ فی تولہ ۴؍
۵۵۵	معجون فلاسفہ	خواص باہ کو بڑھاتی ہے مادہ تولید کی پیدائش کو زیادہ کرتی ہے بھوک لگاتی سلسل البول اور درد کمر اور درد گردہ و جمع المفاصل کو دور کرتی ہے چہرے کا رنگ صاف کرتی ہے بدبوئے دہن کو زائل کرکے منہ کو خوشبودار بناتی ہے مسلمہ طور پر مفید ہے۔ ترکیب استعمال ۶ ماشے یہ معجون رات کو سوتے وقت استعمال کریں کھٹی اور بادی چیزوں سے پرہیز۔	فی سیر ۶؎ ۸؍ فی تولہ ۰؍

معجون مفرح الارواح

خواص۔ یہ معجون ایک پراسرار چیز ہے حرارت غریزی کو قوت دیتی ہے اعضاء رئیسہ کی طاقت بڑھاتی ہے جسم کو فربہ اور قوی کرتی ہے عقل اور حافظ کو زیادہ کرتی ہے مرطوب بیماریوں کو زائل کرتی ہے دھات کے روگ کو مٹاتی ہے۔ اور مادہ تولید کو اس قابل بناتی ہے کہ اولاد پیدا ہو تکان اور کمزوری کو دور کرتی ہے اور قوت کو زائل نہیں ہونے دیتی حکماء کی رائے ہے کہ اگر اس معجون کو کسی طبیب حاذق کا مشورہ لیکر استعمال کیا جائے تو جو شخص ایک شادی کرکے بھی پشیمان اور ناکام ہو اس ناکام شخص کو اس کی آرزو سے پانچ حصہ زیادہ قوت حاصل ہو جائیگی اس کے اجزا نادر اور قیمتی ہونے کے علاوہ مشکل سے دستیاب ہوتے ہیں اور اس کو خاص ترکیب اور خاص اہتمام سے بنایا جاتا ہے۔ قیمت فی تولہ ایک روپیہ۔

ترکیب استعمال: صرف ایک ماشہ یہ معجون استعمال کی جائے اس سے زیادہ ہرگز نہ استعمال کی جائے۔ عرق عنبر ۵ تولہ عرق ماء اللحم خاص دوآتشہ ۵ تولہ یا کسی اور مناسب بدرقہ کے ساتھ استعمال کرنا زیادہ مفید ہے۔ دودھ کے ساتھ بھی استعمال کر سکتے ہیں۔

معجون جریان خاص ۵۷۰

خواص۔ جریان ایسا موذی مرض ہے جو انسان کے جسم کے اندر ہی اندر گھن کی طرح کھا لیتا ہے جو ہر انسان کو پانی کی طرح بہا دیتا ہے جوانی کو خاک میں ملانیوالا قوت جسمانی کو برباد کرنیوالا یہی موذی مرض ہے اس قاطع نسل مرض کے واسطے یہ معجون اکسیر کا حکم رکھتی ہے معدہ میں غلظت پیدا نہیں ہوتی بفضل خدا صرف ۲۰ یوم کے استعمال سے یہ شکایت رفع ہو جاتی ہے۔ قیمت فی ڈبیہ برائے ۲۰ یوم (عـہ) ترکیب استعمال ایک تولہ یہ معجون پاؤ سیر دودھ کے ساتھ صبح کو استعمال کریں۔ کھٹی اور بادی چیزوں سے پرہیز۔

معجون مومیائی ۵۷۴

خواص۔ تمام اعضاء رئیسہ کو قوت دیتی ہے اور جماع کے بعد فوراً استعمال کرنے سے زائل شدہ قوت کا جلد بدل کر دیتی ہے اور کمزوری کو باقی نہیں رہنے دیتی۔ عجیب اثر رکھتی ہے۔ قیمت فی تولہ دو روپے (عـہ)

ترکیب استعمال ایک ماشہ سے تین ماشے تک یہ معجون عرق عنبر پانچ تولہ کے ساتھ یا صرف معجون استعمال کریں۔ ترش اور بادی چیزوں سے پرہیز۔

معجون نقرہ ۵۷۹

دل اور دماغ کو قوت دیتی ہے جسم میں خوشگوار حرارت پیدا کرتی ہے اور خفقان کو زائل کرتی ہے۔ حرارت غریزی کو برانگیختہ کرکے قوت قائم رکھتی ہے۔ قیمت فی تولہ ایک روپیہ (عـہ)

ترکیب استعمال ۳ ماشہ سے ۵ ماشہ تک یہ معجون عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ کے ساتھ یا صرف یہ معجون استعمال کریں۔ ترش اور بادی چیزوں سے پرہیز۔

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت

معجون طلا ۵۸۱

خفقان اور امراض سوداوی کو زائل کرتی ہے دل و دماغ کو بیحد طاقت بخشتی ہے تمام اعضاء رئیسہ و شریفہ کو قوت دیتی ہے اور حرارت غریزی کو بڑھاتی اور تمام قوتوں کو قائم رکھتی ہے۔ قیمت فی تولہ دو روپے (عـ۲)

ترکیب استعمال: ۳ ماشہ یہ معجون بید مشک ۵ تولہ یا عرق برگ تنبول ۵ تولہ یا دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔

معجون اوجاع

یہ معجون ہر قسم کے ریاحی درد کے لیے اکسیر صفت ہے خصوصاً گھٹیا نقرس کے پرانے مریض اس سے حیرت انگیز طور پر صحت یاب ہو چکے ہیں اس معجون کی سب سے بڑی صفت یہ ہے کہ غلیظ مواد کو اجابت کی راہ خارج کرتی ہے اور بتدریج مریض کو صحت ور کر دیتی ہے قبض کشا بھی ہے۔ فی تولہ صرف ۲ر ترکیب استعمال، رات کو سوتے وقت ۶ ماشہ معجون استعمال کریں ثقیل اور ترش چیزوں سے پرہیز۔

معجون شباب آور (رجسٹرڈ)

قوت مردمی کی لاثانی دوا - یہ معجون ہمدرد دواخانہ دہلی کی مایہ ناز دواؤں میں سے ہے قوت مردمی کے لیے اس کے خواص تریاق سے کم نہیں۔ یہ بات بلا مبالغہ کہی جا سکتی ہے کہ ہزاروں مایوس مریض اس کے استعمال سے شفایاب ہو گئے۔

شہید فن ہمدرد خلاق حکیم حافظ عبدالمجید رحمۃ اللہ علیہ نے اس معجون کا نسخہ برسوں تجربات کے بعد بہت غور و کاوش سے مرتب کیا تھا الحمدللہ جو خوبیاں وہ اس معجون میں پیدا کرنا چاہتے تھے اس میں ان کو پوری پوری کامیابی حاصل ہوئی اس کی ایک سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ یہ معجون زہریلی اور منشی اشیاء مثلاً بھنگ سنکھیا، کچلہ وغیرہ سے قطعی پاک ہے بلکہ اس کی یہ قوتیں مشک عنبر مروارید مرجان جیسی بیش قیمت مقویات سے حاصل کی گئی ہیں اب آپ سمجھ لیجیے کہ یہ معجون اپنے اثرات میں ہر لحاظ سے کس قدر کامیاب ہوگی اسکے مختصر خواص جن کا ایک مدت سے تجربہ کیا جا رہا ہے یہ ہیں۔ یہ معجون باہ کی ہر شکایت کے لیے اکسیر کا حکم رکھتی ہے قوت مردمی کو بے انتہا فائدہ کرتی ہے خون اور مادہ تولید کو بڑھاتی ہے۔ حرارت غریزی کو برانگیختہ کرتی ہے عصبی کمزوریوں کو دور کر کے سختی پیدا کرتی ہے معدہ اور جگر کی اصلاح کرتی ہے غذا کو جزو بدن بنا کر کثیر مقدار میں خون صالح پیدا کرتی ہے اس کے استعمال سے چند روز بعد ہی چہرہ شگفتہ اور خوش رنگ ہو جاتا ہے اعضاء رئیسہ دل دماغ اور جگر کو اس کے استعمال سے خاص قوت حاصل ہوتی ہے۔ سرعت انزال کے لیے مفید ترین چیز ہے جریان منی جو کمزوری اعضاء تناسل کی وجہ سے ہو بہت جلد رفع کرتی ہے۔ جماع سے دو گھنٹہ پیشتر اگر اس کا استعمال کیا جائے تو امساک پیدا کرتی ہے اگر جماع کے بعد استعمال کیا جائے تو قوت میں کمی نہیں ہونے دیتی۔ اس کی خوبیاں اسکے استعمال کے بعد ہی ظاہر ہو سکتی ہیں۔ قیمت بہ نظر ہمدردی بہت کم رکھی گئی ہے یعنی فی تولہ صرف ایک روپیہ (عـ۱ر)

ترکیب استعمال، ۳ ماشہ یہ معجون صبح یا شب کو پاؤ بھر دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔

نوٹ:۔ موسم سرما میں اگر یہ معجون عرق ماء اللحم بہ نسخہ خاص دوآتشہ نمبر ۵۹۸ کے ساتھ استعمال کی جائے تو سونے پر سہاگہ ہے۔

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۵۸۹	[illegible]	خواص، قلب کو قوت دیتی ہے اختلاج کو زائل کرتی ہے حرارت کو تسکین دیتی ہے فوراً اثر دکھاتی ہے۔ ترکیب استعمال ۵ ماشہ یہ مفرح عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ کے ساتھ ۲ تولہ مصری ڈال کر یا صرف مفرح استعمال کریں۔	فی تولہ ۲ر

مفرح یاقوتی معتدل

خواص۔ حرارت غریزی کی حفاظت کرتی ہے اور اعضاء رئیسہ کو قوت دیتی ضعف اسہال اور امراض رحم کے لیے بیحد مفید ثابت ہوتی ہے اشتہا پیدا کرتی ہے اور ہر قسم کی کمزوری کو دور کرتی ہے مقوی جگر ہے

قیمت ۱۲ر ترکیب استعمال ۳ ماشہ سے ۵ ماشہ تک شربت روح افزا ۲ تولہ یا دودھ کے ساتھ یا صرف مفرح استعمال کریں۔

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۵۸۹	[illegible]	خواص معدے اور امعاء کو قوت دیتی ہے ضعف معدہ کے سبب جو دست آتے ہیں ان کو بند کرتی ہے۔ ترکیب استعمال چار چاول یہ دوا معجون سنگدانہ مرغ ۶ ماشہ کے ساتھ استعمال کی جائے۔	فی تولہ [illegible]
۵۹۹	[illegible]	آج تک سونا جن جن صورتوں میں استعمال کیا جاتا رہا ہے ان سب میں اس کی یہ صورت زیادہ سریع التاثیر ثابت ہوئی ہے اس قیمتی دھات کے فوائد عرصہ دراز سے مسلم ہیں درحقیقت جسم کی ہر قسم کی کمزوری کے لیے سونا ایک خاص چیز ہے اس کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ فوراً خون میں جذب ہو کر اپنا اثر شروع کر دیتی ہے اعضاء رئیسہ پر اس کا بہت جلد اثر معلوم	

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۵۹۹	[illegible]	ہوتا ہو اور جسم میں ایک نئی قسم کی قوت پیدا ہوجاتی ہو معدہ پر اس کا اثر غذا کی خواہش زیادہ ہونے کی صورت میں محسوس ہوتا ہو سل اور دق کے مریضوں کو خاص بدرقہ کے ساتھ استعمال کرانے سے اس میں مرض کے خلاف توانائی پیدا ہوجاتی ہو ضعف باہ وغیرہ کے مریض اس سے خاص فوائد حاصل کرسکتے ہیں۔ ترکیب استعمال۔ ضعف عامہ کے لیے اس دوا کے دو تین قطرے عرق ماءاللحم عنبری ۵ تولہ کے ساتھ یا عرق گاؤزبان ۱۰ تولہ کے ساتھ یا صرف پانی میں ڈال کر استعمال کرنے چاہئیں دق وغیرہ کے مریضوں کو عرق ہرا ابجرا یا عرق گذر عنبری کے ساتھ اور ضعف باہ کے مریض اس کو عرق ماءاللحم بنسخہ خاص دوآتشہ میں ڈال کر استعمال کریں اس کے دوران استعمال میں دودھ، مکھن وغیرہ حسب برداشت کرسکتے ہیں۔	فی ماشہ تقریباً ۲۰ قطرے دو روپے (عہ)
۶۰۰	[illegible]	یہ کیمیاوی طریق سے بنایا ہوا موتیوں کا پانی ہو اور نہایت لطیف بے ضرر اور مفید چیز ہو امراض قلب اور ضعف عامہ میں اس فوائد قابل اعتماد ہیں آلات ہضم پر اس کا اثر خاطر خواہ پایا گیا ہو موتی جھرہ اور تقویت قلب کے لیے خاص چیز ہو۔ ترکیب استعمال ۵ قطرے عرق گاؤزبان ۵ تولہ یا صرف پانی میں ڈال کر استعمال کریں۔	فی تولہ عہ آٹھ روپے
	[illegible]	مشک عنبر اور جواہرات کا ایک نفیس مجموعہ۔ یہ مفرح نہایت قیمتی اجزا سے تیار کیجاتی ہو اور دماغی کام کرنے والوں کے لیے آب حیات سے کم نہیں ہو صبح کو اس کی ایک خوراک اس بات کی کافی ضمانت ہو کہ آپ کا دماغ اور جسم تمام دن بے تکان مصروف عمل رہیگا معدہ میں پہنچتے ہی تمام اعصاب پر غیر معمولی اثر کرتی ہو تمام دن کے تھکے ہوئے جسم اور دماغ اس سے از سر نو توانا ہوجاتے ہیں غرضکہ حیرت انگیز فوائد رکھتی ہو جو تجربہ سے ہی ظاہر ہوں گے۔ ایک شیشی میں ۱۲ خوراک دوا ہے۔	فی شیشی ایک تولہ عہ
	[illegible]	احتلام جسم انسان کا نہایت خوفناک دشمن ہو اس کے لیے مثالی دنیا میں لاثانی دوا ہو ہمدرد دواخانہ کی مجلس تجربات نے اس کو بے شمار تجربوں کے بعد بہت ہی کاوش سے تیار کیا ہو احتلام ایک دو خوراک میں ہی رک جاتا ہو طرفہ یہ ہے کہ اعضاء تناسلیہ میں کسی قسم کا نقص یہ دوا پیدا نہیں کرتی بلکہ ان کو ایک حد تک قوی بنا دیتی ہو۔ ایک مریض کے لیے مثالی کی ایک شیشی بالکل کافی ہوتی ہو۔ فی شیشی ۲۴ خوراک تین روپے (سےؔ)	فی شیشی تین روپے
	ممسک بے نظیر	اب کوئی شخص مایوس و ناکام نہیں رہے گا کیونکہ ممسک بے نظیر (رجسٹرڈ) کی ایجاد نے بیشمار مایوس و بے مراد لوگوں کو کامران بنا دیا اس دوا کے خواص اس قدر یقینی ہیں کہ انسان کو مجبوراً دواؤں کی قوت کا اعتراف کرنا پڑتا ہو اگر آپکو آجتک اس قسم کی سریع الاثر اور مفید دوا استعمال کرنیکا اتفاق نہیں ہوا ہو تو ممسک بے نظیر کا تجربہ کیجیے۔ ممسک بے نظیر جیسا کہ اس کے نام سے ظاہر ہو ایک نہایت مقوی اور انتہائی ممسک دوا ہو قوت اور مساک کے متعلق جس قدر دوائیں موجود ہیں ان میں اور ممسک بے نظیر میں فرق یہ ہو کہ ممسک بے نظیر ہرگز کوئی خراب نتیجہ پیدا نہیں کرتی۔ ممسک بے نظیر میں مشک عنبر یاقوت زمرد مومیائی جیسی قیمتی ادویہ شامل ہیں اور یہ دوا مہینوں میں نہایت کوشش سے تیار ہوتی ہو۔ ہمدرد دواخانہ اس دوا پر بجا طور پر ناز کرسکتا ہو مفصل پرچہ ترکیب دوا کے ہمراہ ہے۔	فی شیشی تین روپے سےؔ

نمک جالینوس ۶۲۳

خواص۔ اس کے اجزاء ترکیب کا رخ خصوصیت سے معدہ اور اس کے تمام افعال کی جانب ہو سچ پوچھیے تو جسم کی مشین میں معدہ ہی ایک جادو کی تپلی ہو جس کو تمام جسم پر خاص اقتدار حاصل ہو دل و دماغ جگر اور مغز استخواں سے لیکر بدن کی کمال تک سب اسکے محتاج ہیں معدہ کا عمل صحیح ہو تو کوئی خلط اعتدال سے زیادہ پیدا نہ ہوگی۔ کثرت بلغم سے تپ زکامی اور امراض سینہ و صدر اکثر فالج و ضعف اعصاب وغیرہ امراض پیدا ہوتے ہیں اسی طرح سوداکی کثرت طرح طرح کے عوارض پیدا کرتی ہو ریاح کی کثرت سے تبخیر اور طرح طرح کے درد جسم پر قابض ہوجاتے ہیں۔ خصوصاً درد گردہ، تلی وغم معدہ، درد شکم و بواسیر وغیرہ نمک جالینوس معدہ میں داخل ہوکر اس تمام آلائشوں سے پاک و صاف کرتا ہو اور امعاء میں غذا کے نشاداخل ہوکر ہر ایک ردی مادہ کو دفع کرتا ہو ہمیشہ خون صالح پیدا کرکے جسم کو تازگی چہرہ کو آب و تاب دماغ کو روشنی دل کو سرور آنکھوں کو بصارت و حافظہ کو تیزی بخشتا ہو نمک جالینوس کا دائمی استعمال اکثر امراض سے محفوظ رکھتا ہو۔ ترکیب استعمال کا پرچہ شیشی پر چسپاں ہو۔ قیمت فی شیشی صرف آٹھ آنہ (۸/)

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
	[illegible]	خواص ہر قسم کے امراض معدہ کے لیے بیحد مفید ہو غذا کو جلد ہضم کرتا ہو گرانی شکم اور نفخ کو رفع کرتا ہو جسم کو ردی مواد سے پاک و صاف کرتا ہو بلغم چھانٹتا ہو۔ ترکیب استعمال ۴ ماشہ یا ایک قرص جوارش جالینوس یا جوارش انار میں ملا کر بعد غذا دونوں وقت کھانا چاہیے۔	فی تولہ عہ ۱۵ قرص ۱۲/

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۶۲۵	[illegible]	معدہ و جگر کے امراض میں مفید ہے عظم جگر (جگر بڑھ جانا) میں فائدہ کرتا ہے فعل ہضم میں اعانت کرتا ہے اور گردہ کو فائدہ پہنچاتا ہے کھانا کھانے کے بعد دونوں وقت ۵ قطرے تھوڑے پانی میں ملاکر پینے چاہئیں ۔	فی تولہ ۱۲ر

دوائے خرمہرہ (رجسٹرڈ)

ڈاکٹروں کے ایک مخصوص طبقہ کا خیال ہے کہ جسم کے اندر کسی نہ کسی نمک کی کمی کی وجہ سے انسان بیمار پڑ جاتا ہے۔ لیکن ہمدرد دواخانہ کی مجلس تجربات کا خیال ہے کہ ۷۵ فی صدی مریض ایسے ہوتے ہیں جن کے جسم میں نمکوں کی زیادہ سے زیادہ مقدار پہنچا دینے کے باوجود فائدہ نہیں ہوتا۔ اس کی وجہ مجلس کی رائے میں یہ ہے کہ جسم میں نمکوں کی تقسیم جس مخصوص نظام کے سپرد ہے اس میں گڑبڑ یا اختلال واقع ہو جاتا ہے۔ اس گڑبڑ کے ذمہ دار عموماً جگر اور آنتیں ہوتی ہیں یہی وجہ ہے کہ ضعف دماغ، سر چکرانا، درد سر، پرانا نزلہ، نیند کی کمی، جی متلانا، بھوک کی کمی، صفرا کی زیادتی تبخیر اور عام کمزوری وغیرہ ایسی شکایتیں ہیں جو معدہ اور آنتوں کے فعل کی اس گڑبڑ سے انسان میں پیدا ہو جاتی ہیں۔ اور برابر علاج کرتے رہنے کے باوجود بھی نمایاں اور مستقل فائدہ نہیں ہوتا۔

"دوائے خرمہرہ" کو ہمدرد دواخانہ کی مجلس تجربات نے اسی خاص نقطہ نظر سے ترتیب دیا ہے۔ اور لطف یہ ہے کہ اس میں کوئی چیز غیر طبعی شامل نہیں ہے۔ اس دوا کے اجزا کا رخ خصوصاً جگر اور آنتوں کی اس گڑبڑ کی اصلاح کی طرف ہے جس کا اوپر اشارہ کیا گیا ہے پھر اس میں اعلیٰ قسم کے نمکیات شامل کر کے اس کے فوائد کے دائرہ کو بہت وسیع کر دیا گیا ہے۔ اب دوائے خرمہرہ مذکورہ مرضوں کو دور کرنے میں اکسیری خاصیتیں رکھتی ہے۔ یہ دوا ان لوگوں کے لیے بھی تریاق سے کم نہیں ہے۔ جو لمبی بیماریوں سے اٹھے ہوئے عام جسمانی کمزوری میں مبتلا ہوں وہ اطبا یقیناً دوائے خرمہرہ کو مناسب بدرقوں کے ساتھ استعمال کرا کے نیک نامی حاصل کریں گے۔ خوراک ایک ٹکیہ مقرر ہے۔ صبح یا رات کو سوتے وقت دودھ کے ساتھ کھائیں۔ اگر دودھ نہ ملے تو پانی کے ساتھ استعمال کر سکتے ہیں۔ کمزور بچوں کو آدھی ٹکیہ دینی چاہیئے۔ اگر مرض زیادہ تکلیف دہ ہو تو دن بھر میں دو خوراکیں اس دوا کی دی جا سکتی ہیں۔ بیماری سے اٹھے ہوئے لوگ اس دوا کو اگر دواء المسک معتدل یا خمیرہ گاؤزبان عنبری جواہر والا کے ساتھ استعمال کریں تو چند دن میں ان کی کمزوری رفع ہو جائے گی۔ قیمت فی درجن قرص بارہ آنے (۱۲ر)

ہمدرد کا مرہم

یہ مرہم بہت سے حادثوں اور مرضوں میں آپ کا بہترین رفیق ثابت ہوگا۔ اگر آپ کے کہیں چوٹ لگ گئی ہے تو فوراً تھوڑا سا ہمدرد کا مرہم نکال کر مالش کر دیجئے۔ ذرا سی دیر میں درد وغیرہ کی تکلیف کم ہو جائے گی۔ اگر یکایک کسی بھڑ بچھو یا کسی اور زہریلے جانور نے کاٹ لیا ہے تو اس مرہم کو لگاتے لگاتے ہی زہر کا اثر ختم ہونا شروع ہو جائے گا۔ اگر کسی عضو میں ورم ہو تو دو تین بار اس مرہم کو ہلکے ہاتھ سے مل دیجئے۔ بس ورم کافور ہو جائے گا۔ معمولی زخموں، پرانے زخموں اور ناسوروں تک کے لیے یہ مرہم اکسیر کا کام دیگا۔ ذرا سا مرہم پھایہ پر لگایئے اور زخم کو صاف کر کے لگا دیجئے۔ ناسور کے لیے یہ مرہم بتی میں لگا کر لگایئے۔ سر کے درد میں یہ مرہم پیشانی پر مل دیجئے۔ گٹھیا وغیرہ کا درد، ذرا سا مرہم سرسوں کے تیل میں ملا کر لگانے سے جاتا رہتا ہے۔ غرض ہمدرد کا مرہم کیا ہے ایک جادو ہے جو آپ کے لیے آپ کے بال بچوں کے لیے بلکہ آپ کے پڑوسیوں تک کے لیے وقت پر ہزاروں روپیہ کی دوا سے زیادہ کارآمد ثابت ہوگی۔ قیمت فی ڈبیہ صرف آٹھ آنے (۸ر)

ہمدرد کا منجن

ہمدرد کا منجن دانتوں کی ہر شکایت کیلئے مفید ہے دانتوں کے میلے پن اور منہ کی بدبو دور کرنے میں تو شاید ہی کوئی منجن اس کا مقابلہ کرے لیکن دانتوں اور مسوڑھوں کے بہت سے مرض ہمدرد منجن سے دور ہو جاتے ہیں دانتوں کا ہلنا، دانتوں کی جڑوں سے خون اور پیپ کا آنا، ڈاڑھ کا درد اور دانتوں اور مسوڑھوں کے دوسرے امراض کے لیے یہ منجن آپ کو دوسرے منجنوں سے بے نیاز کر دے گا۔

خوش مزہ، خوشبودار اور خوش رنگ ہے اپنے دانتوں کی مستقل حفاظت کے لیے ہمدرد کے منجن کو ہمیشہ استعمال میں رکھیے۔

قیمت فی شیشی آٹھ آنے (۸ر)

عروسک (رجسٹرڈ)

یہ دوا عورتوں کے لیے مخصوص ہے اور ان کی بہت سی مخصوص شکایتوں کے لئے بڑی اثر والی چیز ہے۔ اندام نہانی کی اکثر تکلیفیں اس سے جاتی رہتی ہیں یہ دوا اسفنج یا روئی میں لگا کر اندر رکھی جاتی ہے جس سے نہ صرف سیلان الرحم (سفید پانی آنا) کی شکایت جلد رفع ہو جاتی ہے بلکہ اندام نہانی کے عضلات اور اعصاب بھی مضبوط ہو جاتے ہیں اور وہاں کا ڈھیلا پن دور ہو جاتا ہے۔ اس مقصد کے لیے بالکل بے ضرر اور عجیب دوا ہے۔

قیمت فی شیشی ایک روپیہ (عہ)

مینیجر ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

اگر آپ ہمیشہ تندرست رہنا چاہتے ہیں؟
حبوب مقوی معدہ (رجسٹرڈ) ضرور استعمال کریں!

یہ گولیاں معدہ کے تمام امراض کے لیے مفید ہیں، کھانے کو جلد ہضم کرتی ہیں۔ ریاح کو تحلیل کرتی ہیں۔ درد معدہ و شکم کو دور کرتی ہیں۔ بدہضمی و متلی کو رفع کرتی ہیں اور ملین بھی ہیں۔ عجیب و غریب چیز ہیں۔ قیمت اس لیے کم رکھی ہے کہ غریب لوگ بھی اس کے فوائد سے محروم نہ رہیں۔ ترکیب کا پرچہ ہمراہ ہوتا ہے۔ تقریباً سو گولی کا بکس آٹھ آنے (۸/)

ادویہ مندرجہ ذیل بہ نظر رفاہ عام بلا قیمت پیش کی جاتی ہیں

ان ادویات میں سے جس دوا کی ضرورت ہو بلا تامل کارخانہ سے طلب فرمائیں فوراً پیش خدمت کیجائیں گی
بیرونجات والے اصحاب صرف ایک آنہ کا ٹکٹ محصول کے لیے روانہ فرمائیں +

سرمہ مفید

یہ سرمہ امراض چشم کے لیے نہایت مفید ہے بینائی کو قوت دیتا ہے۔ آشوب چشم کو دور کرتا ہے، دھند، ناخونہ، جالا کو بھی مفید ہے۔ سوتے وقت بطور سرمہ کے استعمال کرنا چاہیے +

گولیاں خشک کھانسی

یہ گولیاں بچوں اور بڑوں کی خشک کھانسی میں نہایت مفید ہیں۔ سوتے وقت ایک گولی منہ میں رکھ کر اس کا عرق چوستے رہیں ایک دم سے نگل نہ جائیں ترش اشیاء سے پرہیز

گولیاں بلغمی کھانسی

یہ گولیاں بلغمی کھانسی کے لیے نہایت مفید ہیں یہاں تک کہ کئی کئی برس کی کھانسی کو فائدہ بخشتی ہیں سوتے وقت ایک گولی منہ میں رکھ کر عرق چوستے رہیں۔ ایک دم سے نگل نہ جائیں نہایت مفید ہیں۔ ترش اشیاء کا پرہیز

پاک صابن (رجسٹرڈ)

نماز روزہ روحانی عبادت ان سب کی قبولیت طہارت پر موقوف ہے عام طور سے صابن جن طریقوں سے اور جن اشیا سے تیار ہوتے ہیں انکا پاک ہونا ناممکن ہے اسلیے حسب ایماء علماء کرام "پاک صابن" جسکے تمام اجزاء پاک و طاہر ہیں نہایت احتیاط سے حکیم آغا منصب علی صاحب نے یونانی ادویات سے مرکب کر کے چند علماء دین کے آگے تیار کیا ہے اور بہت سے علماء دین کی خدمت میں پیش کر کے بعد استعمال بہترین سندات حاصل کی ہیں پاک صابن کی خصوصیات آج تک کسی صابن کو میسر نہیں جسب ذیل ہیں:۔ شراب، چربی، اور تمام قابل اعتراض اجزاء سے مبرا ہے میل کاٹتا۔ تمام جلدی امراض کو دور کرتا ہے، جلد کو صاف کر کے ملائم کرتا اصلی رنگ نکھارتا۔ بدن میں خشکی دفع کرتا۔ جسم میں خوشبو پیدا کرنا اس کا اصلی جوہر ہے، نہایت خوشبودار، مفرح اور نفیس ہے۔ قیمت فی بکس جس میں تین ٹکیاں ہیں ایک روپیہ (عہ)
محصول ڈاک بذمہ خریدار

سرمہ نور العین (رجسٹرڈ)

دھند۔ خارش چشم۔ جالا۔ ناخونہ۔ سرخی چشم، ڈھلکا ضعف بصارت اور روہوں کے لیے مفید ہے۔
دہلی کے طبیبوں اور ویدوں کے سارٹیفکیٹ اس سرمہ کے بارے میں موجد نے حاصل کیے ہیں۔
قیمت تین ماشہ (۹/) چھ ماشہ ایک روپیہ (عہ)
پرچہ ترکیب استعمال ہمراہ ہوگا +

روغن داد

بغیر تکلیف کے داد کے لیے مفید ثابت ہوا ہے اور بلا مضرت (۱) داد کو دور کرتا ہے۔
قیمت فی شیشی ایک تولہ آٹھ آنے (۸/)
قیمت چھ ماشہ کی شیشی چار آنے (۴/)

حکیم حافظ عبد المجید اینڈ سنز۔ ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

تتمہ

جو مرکب ادویہ آپ کو پچھلے صفحوں میں نہیں ملی ہیں انکے نام مختصر خواص اور قیمتیں ردیف وار یہاں ملاحظہ فرمائیے

نمبر دوا	نام دوا	مختصر خواص	پوری مقدار استعمال	قیمت
۱	اطریفل مسیح الملک	دماغ اور حافظہ کو قوت دیتا ہے۔ سودرد سر کو زائل کرتا ہے۔	۹ ماشہ	فی تولہ ۱ر
۲	اطریفل اسطوخودوس	دماغ اور معدہ کو فضلات سے پاک کرتا ہے برابر استعمال کرتے رہنے سے بالوں کی سیاہی قائم رہتی ہے	۹ ″	″ ۱۰ر
۳	اطریفل دیدان	پیٹ کے کیڑوں کو صاف کرتا ہے مقوی معدہ بھی ہے۔	۹ ″	″ ۱۰ر
۵	اطریفل سنائی	مالیخولیا کی بعض قسموں میں مفید ہے قبض کشا اور درد سر کو زائل کرتا ہے۔	۹ ″	″ ۱۰ر
۷	اطریفل صغیر	مقوی دماغ ہے بادی بواسیر کے لیے سودمند ہے۔	ایک تولہ	″ ـــر
۱۰	اطریفل فولادی	بادی اور خونی بواسیر کے لیے مفید ہے۔	۶ ماشہ	″ ۱مر
۱۱	اطریفل کبیر	دماغ اور معدہ کو قوت دیتا ہے۔ نزلہ کو روکتا ہے۔	۹ ″	″ ۱۰ر
۱۵	اطریفل افتیمون	سوداوی امراض کے لیے بہت مفید ہے قبض کشا ہے۔	۹ ″	″ ۱۰ر
۱۷	انقرویائے کبیر	فالج لقوہ اور صرع وغیرہ بلغمی امراض کو دور کرتی ہے۔	۴ ″	″ ۲ر
		ب		
۲۶	باسلیقون کبیر	ابتدائی نزول الماء میں مفید ہے۔ بینائی کو قوت دیتا ہے۔	ایک ایک سلائی	″ ۸ر
۲۸	برود کافوری	یہ دوا آنکھوں کی سرخی کو کاٹتی ہے اور آشوب کی بیقراری کھوتی ہے۔	″	″ ۸ر
۲۹	بنادق البزور	یہ دوا سوزاک کے قرحہ کو بھرتی ہے اور پیشاب کی جلن کو رفع کرتی ہے۔	۶ ماشہ	″ ۱ر
		ت		
۳۶	تریاق فاروق	زہروں کے اثرات کو زائل کرتا ہے۔ بلغمی امراض میں کارآمد ہے۔	۱ ″	″ ۸ر
۴۰	تریاق مثانہ	گردہ اور مثانہ کی بیماریوں کو دور کرتا ہے پیشاب کی جلن کو رفع کرتا ہے۔	۹ ″	″ ۱ر
		ج		
۴۶	جوارش آملہ لولوی مسیح الملک	مقوی معدہ اور قلب ہے ضعف معدہ کی وجہ سے آنے والے دستوں کو روکتی ہے۔	۶ ″	″ ۶ر
۴۸	جوارش آملہ عنبری نسخہ کلاں	صفراوی دستوں اور تخمیر کو روکتی ہے معدہ اور قلب کو قوت دیتی ہے۔	۹ ″	″ ۶ر
۵۰	جوارش تمر ہندی	صفراوی دستوں اور قے کو روکتی ہے ہیضہ کے دنوں میں کارآمد ہے۔	۹ ″	″ ۱۰ر
۵۵	جوارش زنجبیل	ضعف معدہ اور تمام بلغمی امراض کے لیے مفید ہے ہاضمہ کو درست کرتی ہے۔	۷ ″	فی سیر ۲ فیتولہ ۱ر
۵۶	جوارش سفرجلی قابض	قے اور دستوں کو روکتی ہے۔ جگر کی حرارت کو کم کرتی ہے۔	۹ ″	″ ے ″ ۵ر
۵۸	جوارش شاہی	دل و دماغ کو قوت دیتی ہے خفقان اور تبخیر کو دور کرتی ہے۔	۹ ماشہ فیتولہ ۱ر	جوہر والی ″ ۳ر
۵۹	جوارش شہریاراں	معدہ اور جگر کی سردی کو دور کرتی ہے۔ قولنج اور عسر البول میں مفید ہے۔	۹ ماشہ	فی تولہ سر
۶۰	جوارش شہنشاہی عنبری	دل و دماغ کو قوت دیتی ہے خفقان اور وحشت کو دور کرتی ہے۔	۶ ″	″ ۱۲ر
۶۱	جوارش طباشیر	خراب بخارات سے دماغ کو محفوظ رکھتی ہے صفراوی دستوں کو روکتی ہے۔	۹ ″	″ سر
۶۲	جوارش فلافلی	معدہ کی غلیظ ریاحوں کو تحلیل کرتی ہے ہاضمہ کو قوی کرتی ہے۔	۶ ″	″ سر
۶۵	جوارش قرطم	ملین ہے۔ پیشاب کھول کر لاتی ہے مقوی معدہ ہے۔	ایک تولہ	″ سر
۶۷	جوارش کمونی کبیر	درد معدہ اور قولنج کو رفع کرتی۔ ہاضم ہے معدہ اور دل کو قوت دیتی ہے۔	۹ ماشہ	″ ۲ر
۶۸	جوارش کمونی مسہل	معدہ کو خراب مادوں سے پاک و صاف کرتی ہے ریاح کو خارج کرتی ہے۔	۹ ″	″ ″
۷۰	جوارش مصطگی نسخہ کلاں	معدہ کی سردی اور ضعف کو زائل کرتی ہے تبخیر کو روکتی ہے۔	۹ ″	″ ″
۷۲	جوارش کمونی اکبر	معدہ کی خراب رطوبتوں کو تحلیل کرتی ہے۔ ہاضمہ کو درست کرتی ہے۔	۹ ″	″ ″

ح

نمبر دوا	نام دوا	مختصر خواص	پوری مقدار خوراک	قیمت
الف ۷۷	حب تارمشک	پیٹ کی گرانی کو دور کرتی ہیں۔ دست آور ہیں۔	ایک عدد	فی درجن ۳ر
۷۸	حب مسکین نواز	قبض کو دور کرتی ہیں۔ بلغمی بخاروں کو زائل کرتی ہیں۔	ایک عدد	فی درجن ۳ر
۸۱	حب اذاراقی	مقوی اعصاب ہیں۔ بلغمی مزاج والوں کے لیے مفید ہیں۔	۲ عدد	فی تولہ ۴ر
۸۲	حب اسگند	وجع المفاصل اور درد کمر کے لیے مفید ہیں۔ تنقیہ کے بعد بہت فائدہ دیتی ہیں	۲ عدد	〃 ۱ر
۸۴	حب اشجار	تلی کی زیادتی اور اس کے ورم کو تحلیل کرتی ہیں ہاضم ہیں	۲ عدد	〃 ۱ر
۸۶	حب بچپلونہ	غذا کو ہضم کرتی ہیں معدہ کو قوت دیتی ہیں۔	۲ عدد	〃 ۱ر
۸۸	حب تپ بلغمی	یہ گولیاں بلغمی بخاروں کو دور کرتی ہیں بہ کثرت مستعمل ہیں	۲ 〃	〃 ۲ر
۹۰	حب تنکار	دائمی قبض کو رفع کرتی ہیں مقوی معدہ ہیں اور بھوک لگاتی ہیں	۳ 〃	〃 ۱ر
۹۱	حب جالینوس	مقوی باہ و مقوی اعصاب ہیں چستی و چالاکی پیدا کرتی ہیں۔	۲ 〃	〃 ۱۲ر
۹۴	حب حلتیت	معدہ کو قوت دیتی ہیں۔ کھانا خوب ہضم کرتی ہیں۔ محلل ریاح ہیں۔	۲ 〃	〃 ۲ر
۹۷	حب ربع	چوتھیا بخار کو رفع کرتی ہیں۔	۲ 〃	〃 ۲ر
۹۸	حب رسوت	بواسیر خونی اور بواسیری دستوں کو روکتی ہیں۔	۲ 〃	〃 ۴ر
۱۰۰	حب سرخبادہ	بچوں کے سرخبادہ کے لیے مفید ہیں۔	۱ 〃	〃 ۲ر
۱۰۲	حب سورنجان	پٹھوں کے اور جوڑوں کے دردوں کے لیے مفید ہیں قبض کشا ہیں	۸ 〃	〃 ۱ر
۱۰۴	حب عجیب	مقوی باہ اور مقوی اعصاب ہیں۔	۱ 〃	۱۰ گولیاں عہر
۱۰۶	حب شبیار	دماغ اور معدے کے فضلات کو خارج کرتی ہیں	۵ 〃	فی تولہ ۲ر
۱۰۷	حب سعال	بلغمی کھانسی کے لئے بہت مفید ہیں۔ عمر کی کوئی قید نہیں	۲ 〃	فی درجن ۱ر
۱۰۹	حب ضیق النفس	دمہ کے لیے بہت مفید ہیں۔ دورے کو روکتی ہیں۔	۱ 〃	〃 ۳ر
۱۱۰	حب مقوی باہ معتمد الملک	مقوی باہ ہیں اور بے ضرر ہیں۔	۱ 〃	〃 عہر
۱۱۷	حب بواسیر بادی	بادی بواسیر کے لیے بہت مفید ہیں۔ مسّوں کو خشک کرتی ہیں۔	۲ 〃	〃 ۲ر
۱۲۰	حب کتھ	آتشک میں بہت مفید ہیں سوداوی مادوں کو زائل کرتی ہیں۔	۱ 〃	〃 ۳ر
۱۲۱	حب گل پستہ	بلغمی کھانسی کے لیے بہت مفید ہیں۔ سینے کو بلغم سے صاف کرتی ہیں۔	۲ 〃	فی تولہ ۱ر
۱۲۲	حب لب الخشخاش	نزلہ زکام اور گلے کی خراش کو رفع کرتی ہیں۔	۲ 〃	〃 ۴ر
۱۲۳	حب تپ لرزہ	جاڑے بخار (ملیریا) کے لیے مفید ثابت ہوتی ہیں۔	۱ 〃	ڈبہ ۵۰ گولیاں ۸ر
۱۲۴	حب مدر	ایام ماہواری کی خرابی رفع کرتی ہیں ان سے حیض کھلکر ہو جاتا ہے۔	۳ گولیاں صبح، دوپہر، شام	فی درجن ۶ر
۱۲۷	حب مصفی خون	فساد خون کے لیے بہت مفید ثابت ہوتی ہیں۔	۴ عدد	فی تولہ ۲ر
۱۲۸	حب معنبر بادام	پرانی کھانسی کے لیے بہت مفید ہیں۔ پھیپھڑے کے زخم کو بھرتی ہیں۔	۳ 〃	〃 ۲ر
۱۲۹	حب معتدل	ریاحی بواسیر کو دور کرتی ہیں قبض کشا ہیں۔	۳ 〃	〃 ۲ر
۱۳۰	حب مومیائی سادہ	تقویت باہ کیلیے بہت مفید ہیں۔ مباشرت کے بعد سستی نہیں ہونے دیتیں۔	۲ 〃	〃 ۸ر
۱۳۲	حب مقوی باہ عجیب	قوت باہ کے لیے بہت مفید ہیں۔	۴ 〃	فی درجن ۶ر
۱۳۴	حب فولادی	کمزوری اعصاب اور نزلہ کیلیے سود مند ہیں مقوی دماغ ہیں بدرقہ خمیرہ گاؤزبان عنبری	۱ 〃	〃 ۱۲ر
۱۳۹	حلوائے موچرس	سیلان منی اور سلسل البول کی شکایت کو رفع کرتا ہے باہ کو قوی کرتا ہے۔	۱ تولہ	فی تولہ ۱۰ر
۱۴۱	حب قبض کشا	عادی قبض کے مریضوں کے لیے ان کا استعمال بہت مفید ہے بے ضرر ہیں۔	۱ عدد	شیشی ۴۰ گولیاں ۸ر
۱۴۴	حب حیات	ضعف معدہ اور صلابت جگر کے لیے بہت مفید ہیں۔ ہاضم طعام ہیں۔	۱ 〃	۴۰ گولیاں ۱۰ر
۱۴۵	حب نزلہ	نزلہ زکام کے لیے مفید ہیں دماغ کو قوت دیتی ہیں۔ درد سر کو رفع کرتی ہیں۔	۲ 〃	۴۰ 〃 ۶ر
۱۴۷	حب نسیم	خون صالح پیدا کرتی ہیں۔ ضعف دماغ اور نزلہ زکام کو دور کرتی ہیں۔	۱ 〃	فی درجن عہر
	حب طاعون عنبری	یہ گولیاں طاعون کیلیے اکسیر ہیں زمانہ طاعون میں ان کا ہر گھر میں ہونا ضروری ہے۔	۲ 〃	〃 ۶ر

نمبر دوا	نام دوا	مختصر خواص	پوری مقدار خوراک	قیمت
۱۴۹	خمیرہ ابریشم سادہ	دل و دماغ اور بصارت کو قوت دیتا ہے خفقان و مالیخولیا کو رفع کرتا ہے۔	۹ ماشہ	فی تولہ ۱ر
۱۵۱	خمیرہ ابریشم عود مصطگی والا	مراق اور خیالات فاسدہ کو دور کرتا ہے مقوی دل و دماغ و معدہ ہے۔	۹ "	" ۸ر
۱۵۲	خمیرہ بنفشہ	ملین طبع ہے۔ دماغ کی ترطیب کرتا ہے۔	۴ تولہ	فی سیر عہ ر
۱۵۳	خمیرہ خشخاش	نزلہ و زکام کو رفع کرتا ہے نزلہ کو سینے پر گرنے نہیں دیتا کھانسی میں مفید ہے۔	۱ تولہ	" عہ ر
۱۵۴	خمیرہ صندل ترش ورق طلا والا	تپ صفراوی اور قے میں بہت مفید ثابت ہوا ہے گرانی شکم کو زائل کرتا ہے۔	۹ ماشہ	فی تولہ ۸ر
۱۵۵	خمیرہ صندل سادہ	دل و دماغ کو قوت دیتا ہے خفقان کے لیے مفید ہے۔	۱ تولہ	" ۰ر
		د		
۱۶۹	دوا کڑھائی والی	نئے اور پرانے سوزاک کے لیے مفید ہے۔ قرحہ کو بھرتی ہے۔	۱ ماشہ یا ۱ قرص	فی تولہ ۸ر ۱۲ قرص عہ ر
۱۷۰	دوائے سیاہ مسہل	اخراج سودا و بلغم اور آتشک کے مادہ کو زائل کرنے میں بہت کار آمد ہے۔	۲ رتی	دو ماشہ ۸ر
۱۷۲	دوا المسک بارد سادہ	خفقان اور توحش کو دور کرتی ہے۔ دل کو فرحت دیتی ہے۔	۹ ماشہ	فی تولہ ۲ر
۱۷۴	دوا المسک حار سادہ	فالج، لقوہ اور رعشہ وغیرہ امراض میں اس کا استعمال بہت مناسب ہوتا ہے	۹ ماشہ	" ۳ر
۱۷۶	دوا الست تجبین	مقوی باہ ہے جلقام و سرعت اور جریان کی شکایت رفع کرتی ہے۔	۱ تولہ	" ۱ر
۱۷۸	دوا الکرکم کبیر	مقوی جگر ہے استسقا کے لیے مفید ہے جگر و طحال کا ضعف جلد زائل کرتی ہے۔	۹ ماشہ	" ۲ر
۱۷۹	دوائے سیاہ پچیش	سدے اور پچیش کو خواہ اس کی وجہ سے خون آتا ہو یا نہ آتا ہو دور کرتی ہے۔	۹ ماشہ	" ۱ر
۱۸۱	دیا قوزہ	خشک کھانسی کے لیے مفید ہے نزلہ کو روکتا ہے سینے کو صاف کرتا ہے۔	۱ تولہ	فی تولہ ۔ فی سیر عہ ر
		ر		
۱۹۰	رب انار ترش	اسہال صفراوی اور قے کو روکتا ہے معدہ اور دل کو قوت دیتا ہے۔	۲ تولہ	فی سیر عہ ر
۱۹۱	رب انار شیریں	پیاس کو فرو کرتا ہے دل و دماغ کی گرمی دور کرتی ہے مقوی معدہ ہے۔	۲ "	" عہ ر
۱۹۲	رب انگور ترش	خون صالح پیدا کرتا ہے مقوی جگر اور فرحت بخش ہے۔	۲ "	" عہ ر
۱۹۳	رب انگور شیریں	دل اور جگر کو قوت دیتا ہے۔ مفرح ہے۔	۲ "	" عہ ر
۱۹۴	رب بہی شیریں	قلب و جگر کو قوت دیتا ہے قے اور دستوں کو روکتا ہے۔	۲ "	" عہ ر
۱۹۵	رب جامن	دستوں کو روکتا ہے جگر اور معدہ کی حرارت کو تسکین دیتا ہے۔	۲ "	" عہ ر
۱۹۷	روغن ارنڈی	دست آور ہے۔ سدوں کو نکالتا ہے پچیش میں مفید ہے۔	۳ "	فی سیر عہ ر
۱۹۸	روغن بابونہ	اندرونی ورموں کو تحلیل کرتا ہے، درد کو تسکین دیتا ہے۔	بقدر ضرورت	فی تولہ ۰ر
۱۹۹	روغن بادام تلخ	کان کے درد کو سکون دیتا ہے بہرے پن کے لیے مفید ہے۔	بقدر ضرورت	فی تولہ ۳ر
۲۰۲	روغن بلساں	زخم کو بھرتا ہے ورموں کو تحلیل کرتا ہے، مقوی اعصاب ہے۔	۱ ماشہ	" ۵ر
۲۰۳	روغن بنفشہ	نزلہ اور درد سر کے لیے مفید ہے دماغ کی خشکی اور بیداری کی شکایت دور کرتا ہے۔	بقدر ضرورت	" ۱ر
۲۰۵	روغن ترب	کان کے درد کو دور کرتا ہے۔ ریاح کو تحلیل کرتا ہے۔	"	" ۱ر
۲۰۷	روغن زفت	رطوبت کو خشک کرتا ہے۔ دوران خون تیز کرتا ہے۔	"	" ۲ر
۲۰۸	روغن زیتون	ورموں کو تحلیل کرتا اور چہرے کو صاف کرتا ہے۔	"	" ۱ر
۲۱۱	روغن شفا	فالج، لقوہ اور گٹھیا کے درد میں بہت مفید ہے۔	"	" ۳ر
۲۱۲	روغن افسنتین	معدہ اور جگر کے ورموں کو تحلیل کرتا ہے۔	"	" ۱ر
۲۱۵	روغن قسط	فالج، رعشہ، لقوہ اور تشنج وغیرہ کے لیے مفید ہے مقوی اعصاب ہے۔	"	" ۲ر
۲۱۷	روغن کچلہ	جوڑوں کے درد کو تسکین دیتا ہے مقوی اعصاب ہے۔	"	" ۳ر
۲۱۹	روغن کلاں	فالج، لقوہ اور رعشہ کے لیے مفید ہے بیش قیمت چیزوں سے بنایا جاتا ہے،	"	" ۳ر
۲۲۰	روغن گل	ابتدائے سرسام میں مفید ہے دماغ کو بخارات سے محفوظ رکھتا ہے۔	"	" [illegible]
۲۲۲	روغن گندم	سخت اورام کو تحلیل کرتا ہے۔ داد اور گنج کو دور کرتا ہے۔	"	" [illegible]

نمبر دوا	نام دوا	مختصر خواص	پوری مقدار خوراک	قیمت
۲۲۹	روغن مصطکی	جگر کی سختی کو دور کرتا ہے، معدے اور اعصاب کو قوت دیتا ہے۔	بقدر ضرورت	فی تولہ ۱ر
۲۳۰	روغن مقوی دماغ	دل کو قوت دیتا ہے، دردسر اور نزلہ کو دور کرتا ہے۔	"	" ۴ر
		س		
۲۳۱	سفوف ملین	قبض کشا ہے، پیٹ کی گرانی کو رفع کرتا ہے۔	۶ ماشہ	فی تولہ ۰ر
۲۳۲	سفوف لودھ	حالت حمل میں خون آنے کی شکایت کو رفع کرتا ہے۔	۶ ماشہ	۱۲ خوراک ۱۰ر
۲۳۳	سفوف قلت	گردہ و مثانہ کی پتھری کو توڑ کر نکال دیتا ہے۔	۹ ماشہ	۱۰ خوراک ۱۰ر
۲۳۴	سفوف عود	مقوی معدہ اور ہاضم طعام ہے، ریاح کو تحلیل کرتا ہے۔	۴ ماشہ	۱۵ خوراک ۵ر
۲۳۸	سفوف چوب چینی	مسوڑھوں سے خون آنے کو روکتا ہے۔ منہ کو صاف کرتا ہے۔	بقدر ضرورت	فی تولہ ۱ر
۲۳۹	سنون زرد	ڈاڑھ کے درد کو دور کرتا ہے دانتوں کے میل کو صاف کرتا ہے۔	"	" ۱ر
۲۴۰	سنون سپاری	مسوڑھوں سے خون آنے کو روکتا ہے۔	"	" ۱ر
۲۴۱	سنون کلاں	دانتوں کی جڑوں کو مضبوط کرتا ہے، دانتوں کو صاف کرتا ہے۔	"	" ۱ر
۲۴۵	سفوف برص	بدن کے سفید داغوں کو دور کرتا ہے چالیس دن تک استعمال کیا جاتا ہے۔	۶ ماشہ	" ۲ر
۲۴۶	سفوف بیجبند	احتلام و جریان کے لیے بہت مفید ہے، ذکاوت حس کو دور کرتا ہے۔	۹ ماشہ	فی تولہ ۰ر
۲۴۸	سفوف چٹکی	بچوں کے بہت سے امراض کے لیے مفید ہے ہاضمہ درست کرتا ہے دستوں کو روکتا ہے	۱ ماشہ	" [illegible]
۲۵۱	سفوف دمہ	دمہ کے لیے بہت مفید ہے بلغمی کھانسی کو دور کرتا ہے۔ بدرقہ خمیرہ گاؤزبان۔	۱ رتی	" ۹ر
۲۵۲	سفوف ذیابیطس	ذیابیطس شکری ہو یا غیر شکری دونوں کے لیے بہت مفید ہے۔	۶ ماشہ	" ۱ر
۲۵۳	سفوف بنفشہ	قبض کشا ہے۔ دردسر کو جو قبض کی وجہ سے ہو دور کرتا ہے۔	۱ تولہ	" ۰ر
۲۵۴	سفوف شرغ	سوزاک کے لیے مفید ہے، پیپ کو بند کرتا ہے، خوب پیشاب لاتا ہے۔	۳ تولہ	فی تولہ ۲ر
۲۵۶	سفوف سیلان	رحم سے رطوبت آنے کو بند کرتا ہے عورتوں کے لیے بہت مفید ہے۔	۱ تولہ	" ۱ر
۲۵۸	سفوف جریان دہ سالہ	یہ سفوف جریان کے لیے بہت مفید ہے	۱ تولہ	" ۰ر
۲۵۹	سفوف طحال	تلی کے ورم اور سختی کو دور کرتا ہے۔ مقوی معدہ بھی ہے۔	۳ ماشہ	" ۱ر
۲۶۰	سفوف طین	صفراوی اور خونی دستوں کو روکتا ہے۔	۶ ماشہ	" ۱ر
۲۶۱	سفوف فولادی	بواسیر کا خون بند کرتا ہے۔ مقوی معدہ ہے۔	۳ ماشہ	" ۱۲ر
۲۶۲	سفوف محستہ تمر ہندی	مقوی باہ ہے مادہ تولید کو غلیظ کرتا ہے۔ کم خرچ بالانشین ہے۔	۶ ماشہ	" ۱ر
۲۶۳	سفوف کشتہ قلعی	پرانے اور نئے سوزاک کے لیے بہت مفید ہے۔ جریان سوزاکی کو نفع کرتا ہے۔	۶ ماشہ	" ۲ر
۲۶۶	سفوف گوند کتیرے والا	جریان کو دور کرتا ہے باہ کو قوت دیتا ہے۔	۹ ماشہ	" ۱ر
۲۶۷	سفوف لونگا	سنگرہنی، ضعف معدہ اور تبخیر کے لیے بہت مفید ثابت ہوا ہے۔	۶ ماشہ	" ۱ر
۲۶۸	سفوف ماميران	سوزاک کے قرحہ کو بھرتا ہے جلن کو رفع کرتا ہے۔ مجرب ہے۔	۶ ماشہ	" ۲ر
۲۶۹	سفوف کنول گٹہ	جریان کو دور کرتا ہے، مادہ تولید کو غلیظ کرتا ہے۔	۶ ماشہ	" ۱ر
۲۷۲	سفوف مصلیاشا	پیچش اور مروڑ کو دور کرتا ہے۔ بواسیر ریحی کے لیے مفید ہے۔	۳ ماشہ	" ۱ر
۲۷۳	سفوف مولف	مادہ تولید کی خرابیوں کو دور کرتا ہے کثرت احتلام کی شکایت کو رفع کرتا ہے۔	۶ ماشہ	فی تولہ ۱ر
۲۷۵	سفوف نعناع	ریاح کو تحلیل کرتا ہے غذا کو ہضم کرتا ہے مقوی معدہ ہے۔	۳ ماشہ	" ۰ر
۲۷۹	سکنجبین سادہ	صفرا کی حدت کو توڑتی ہے، پیاس کو زائل کرتی ہے۔	۳ تولہ	فی بوتل ۱۲ر
۲۸۰	سکنجبین بزوری	صفراوی بخاروں کے لیے مفید ہے، جگر و طحال کے فضلات کو خارج کرتی ہے۔	۳ تولہ	" ۱۲ر
۲۸۱	سکنجبین لیموں	صفراوی قے اور دستوں کو روکتی ہے، پیاس بجھاتی ہے۔	۳ تولہ	" ۱۴ر
۲۸۲	سکنجبین نعناع	صفرا کی حدت کو توڑتی ہے ہضم غذا میں مدد دیتی ہے۔	۳ تولہ	" ۱۲ر
[illegible]	سفوف ناصری	نئے اور پرانے بخاروں کے لیے مفید ہے۔ کھانسی کو دور کرتا ہے۔	۶ ماشہ	فی تولہ ۳ر

نمبر دوا	نام دوا	مختصر خواص	پوری مقدار استعمال		قیمت
۲۸۰	سفوف شاہسترہ	خون کی حدت کو زائل کرتا ہے اور ہر قسم کے جلدی امراض کے لیے اکسیر ہے۔	۹ ماشہ		۴ خوراک ۸
۲۸۷	سفوف خاص	سیلان الرحم اور درد کمر کے لیے اکسیر ہے۔ حیض کی خرابیوں کی اصلاح کرتا ہے۔	۹	"	۴ " "
۲۸۸	سفوف فضہ	خفقان اور ضعف قلب کو دور کرتا ہے۔ مفرح بارد میں ملا کر استعمال کریں۔	ایک	رتی	فی تولہ ۵ روپے
۲۸۹	سفوف اصل السوس	جریان منی و ودی کے لیے مفید ہے۔ ذکاوت حس کو زائل کرتا ہے۔	۹	ماشہ	" "

ش

نمبر دوا	نام شربت	قیمت فی بوتل	نمبر دوا	نام شربت	قیمت فی بوتل	نمبر دوا	نام شربت	قیمت فی بوتل
۲۹۴	شربت آلو بالو	ایک روپیہ (عہ)	۲۹۵	شربت ابریشم سادہ	عمہ	۲۹۶	شربت احمد شاہ	عمہ
۲۹۷	شربت اسطوخودوس	ایک روپیہ عہ	۲۹۸	شربت اعجاز	عہ	۲۹۹	شربت انار ترش	۱۴/
۳۰۰	شربت انار شیریں	۱۴/	۳۰۱	شربت انجبار	۱۴/	۳۰۲	شربت انجیر	۱۴/
۳۰۳	شربت انگور ترش	۱۴/	۳۰۴	شربت انگور شیریں	۱۴/	۳۰۵	شربت انناس	عہ
۳۰۶	شربت بزوری بارد	۱۲/	۳۰۷	شربت بزوری حار	۱۲/	۳۰۸	شربت بزوری معتدل	۱۰/
۳۰۹	شربت بنفشہ	۱۰/	۳۱۰	شربت بہی	۱۴/	۳۱۱	شربت تمر ہندی	۱۴/
۳۱۲	شربت توت سیاہ	۱۲/	۳۱۳	شربت حب الآس	۱۴/	۳۱۴	شربت حماض	عہ
۳۱۵	شربت خشخاش	۱۴/	۳۱۶	شربت دینار	عہ	۳۱۷	شربت زرشک	۱۴/
۳۱۸	شربت زوفا سادہ	عہ	۳۱۹	شربت زوفا مرکب	عمہ	۳۲۰	شربت شفا	عہ
۳۲۱	شربت سیب شیریں	۱۴/	۳۲۲	شربت صندل	عہ	۳۲۳	شربت عناب	۱۰/
۳۲۴	شربت فالسہ	عہ	۳۲۵	شربت فریادرس	عہ	۳۲۶	شربت فواکہ	عہ
۳۲۷	شربت کشوث	عہ	۳۲۸	شربت کیوڑہ	۱۴/	۳۲۹	شربت گاؤزبان	عمہ
۳۳۰	شربت گڑہل	۱۴/	۳۳۱	شربت لوکاٹ	۱۴/	۳۳۲	شربت مصفی خون	عہ
۳۳۳	شربت مسہل	عہ	۳۳۴	شربت مویز	عمہ	۳۳۵	شربت نارنج	۱۴/
۳۳۶	شربت نیلوفر	۱۰/	۳۳۷	شربت ورد مکرر	عہ	۳۳۸	شربت ملین	عہ
۳۴۰	شربت مدر	شیشی پاؤ بھر عہ	۳۴۱	شربت بادام	عمہ	۳۴۲	شربت گدر	عہ

نمبر دوا	نام دوا	مختصر خواص	پوری مقدار استعمال		قیمت
۳۳۹	شیاف ابیض	آنکھوں کی سرخی کو کاٹتا ہے اور درد چشم کو دور کرتا ہے۔	ایک	عدد	فی درجن ۱/

ض

نمبر دوا	نام دوا	مختصر خواص	پوری مقدار استعمال		قیمت
۳۴۶	ضماد اشق	تلی کے ورم کو تحلیل کرتا ہے اور بڑھی ہوئی تلی کو گھلا دیتا ہے۔ تیز سرکہ میں ملا کر لگائیں	بقدر ضرورت		فی تولہ ۱/
۳۴۷	ضماد بواسیر	بواسیر کے مسوں کو مرجھا دیتا ہے۔ بواسیری درد کو رفع کرتا ہے۔	"	"	۱/
۳۴۸	ضماد جالینوس	ورم جگر اور ورم معدہ کیلیے یہ ضماد بہت ہی مفید ہے۔ عضلات و اعصاب کی سختی دور کرتا ہے۔	"	"	۱/
۳۴۹	ضماد جرب	تر خارش کے لیے بہت مفید ثابت ہوا ہے۔ تین ہی دن میں خارش کو دور کرتا ہے۔	"	"	۱/
۳۵۱	ضماد برص	یہ لیپ برص کے داغوں کو دور کرتا ہے۔ سرکہ میں حل کرکے کام میں لائیں۔	"	"	فی ڈبیہ عہ
۳۵۲	ضماد داد	درد کو دور کرتا ہے اور اس کو بھوسی کی طرح اتار دیتا ہے۔	"	"	فی تولہ ۱/
۳۵۳	ضماد شیر شتر والا	رحم کے ورم اور سختی کو دور کرتا ہے۔ گھٹنوں کے درد کو دور کرتا ہے۔	"	"	۱/
۳۵۴	ضماد مہاسہ	مہاسوں کو دور کرتا ہے۔ جلد کو صاف کرتا ہے۔ رات کو ملیں۔	"	"	۱/

ع

نمبر دوا	نام عرق	قیمت فی بوتل	نمبر دوا	نام عرق	قیمت فی بوتل	نمبر دوا	نام عرق	قیمت فی بوتل
۳۷۵	عرق افسنتین	۸ر	۳۷۶	عرق الائچی	۸ر	۳۷۷	عرق اناناس	۱۰ر
۳۷۸	عرق بادیان	۲ر	۳۷۹	عرق برنجاسف	۴ر	۳۸۰	عرق بید سادہ	۵ر
۳۸۱	عرق بید مشک تخم لعل	۱۴ر نمبر دوم ۸ر	۳۸۲	عرق پان	۱۰ر	۳۸۳	عرق پودینہ	۴ر
۳۸۴	عرق چوب چینی خاص	[illegible]	۳۸۵	عرق شاہترہ	۲ر	۳۸۶	عرق عشبہ	۸ر
۳۸۷	عرق برگ تنبول	۱۲ر	۳۸۸	عرق عناب	۱۰ر	۳۹۰	عرق فواکہ	عہ ر
(ب)	عرق کاسنی	۳ر	۳۹۱	عرق کیوڑہ نمبر ۱ و ۲ و ۳	عہ ر ۱۲ر ۸ر	۳۹۲	عرق گاؤزبان	۲ر
۳۹۳	عرق گندہ بیخ نسخہ دیگر	عہ ر	۳۹۴	عرق گذر سادہ	۴ر	۳۹۵	عرق گندہ عنبری نسخہ کلاں	۶ر
۳۹۶	عرق گلاب نمبر ۱، ۲، ۳	۱۴، ۱۲، ۸ر	۳۹۷	عرق ماء الجبن	۱۰ر	۳۹۹	عرق ماء اللحم سادہ	۸ر
۴۰۰	عرق ماء اللحم عنبری نسخہ کلاں	للعہ ر	۴۰۱	عرق ماء اللحم کوہ کاسنی والا	۱۰ر	۴۰۲	عرق مرکب مصفی خون	۴ر
۴۰۳	عرق مطبوخ ہفت روزہ	۸ر	۴۰۳	عرق مطبوخ دخشک (دیا)	۶ر	۴۰۴	عرق مکو	۲ر
۴۰۵	عرق مڈی	۲ر	۴۰۶	عرق مہارنا بیخ	عہ ر	۴۰۷	عرق نانخواہ	۸ر
۴۰۸	عرق نیلوفر	۴ر	۴۰۹	عرق نشہ زور	للعہ ر	۴۱۰	عرق شیر معتمد الملک	۸ر
۴۱۱	عرق ہاضم	شیشی ۱ تولہ ۶ر	۴۱۲	عرق شیر مرکب	۸ر	۴۱۳	عرق سوزاک	۹ خوراک ۶ر

ق

نمبر دوا	نام دوا	مختصر خواص !	پوری مقدار استعمال	قیمت
۴۲۰	قرص ذیابیطس	ذیابیطس کو دور کرنے میں یہ قرص بہت مفید ثابت ہوئے ہیں۔ بدرقہ شربت انار شیریں	۶ ماشہ	فی تولہ ۱ر
۴۲۱	قرص زرشک	تپ محرقہ میں مفید ہیں معدہ اور جگر کو قوی کرتے ہیں بدرقہ عرق گاؤزبان	۴ 〃	〃 ۱ر
۴۲۲	قرص سرطان	تپ دق اور سل میں مفید ہیں کھانسی کو زائل کرتے ہیں۔ ہمراہ شربت اعجاز	۳ 〃	〃 ۱ر
۴۲۳	قرص طباشیر ملین	سل اور تپ دق محرقہ میں نہایت مفید ہیں قبض کشا ہیں بدرقہ مناسب	۳ 〃	〃 ۱ر
۴۲۴	قرص غافت	بلغمی اور پرانے بخار میں مفید ہیں۔ جگر کی حرارت کو زائل کرتے ہیں۔	۴ 〃	〃 ۱ر
۴۲۵	قرص کافور	دق اور تپ محرقہ میں مفید ہیں۔ دل کو قوت دیتے ہیں۔ بدرقہ مناسب	۳ 〃	〃 ۱ر
۴۲۶	قرص کاکنج	گردہ اور مثانہ کے قرحہ کو بھرتے ہیں۔ بدرقہ شربت بزوری	۶ 〃	〃 ۲ر
۴۲۷	قرص کہربا	منہ سے خون آنے (نفث الدم) کو روکتے ہیں۔ بذریعہ شربت خشخاش	۶ 〃	〃 ۱ر
۴۲۸	قرص گل	تپ بلغمی کو دفع کرتے ہیں۔ بدرقہ عرق مکوہ۔	۶ 〃	〃 ۱ر
۴۲۹	قرص مثلث	پورے اور آدھے سر کے درد کو دفع کرتے ہیں نزلہ بند ہیں پانی میں گھسکر کنپٹی پر لگائیں	ایک عدد	فی درجن ۳ر
۴۳۱	قیروطی آرد کرسنہ	درد پہلو، ضیق النفس اور نمونیا کے لیے بہت مفید دوا ہے گرم کرکے مالش کریں۔	بقدر ضرورت	فی تولہ ر

ک و گ

۴۳۴	کشتہ بیضۂ مرغ	ذیابیطس کے لیے مفید ہے جریان کو روکتا ہے۔ بدرقہ جوارش مصطگی۔	۴ چاول	فی تولہ عہ ر
۴۳۸	کشتہ حجر الیہود	سنگ گردہ و مثانہ کو خارج کرتا ہے بدرقہ معجون عقرب یا معجون حجر الیہود۔	۱ سرخ	〃 ۸ر
۴۳۹	کشتہ خبث الحدید	معدہ کی خراب رطوبت کو جذب کرتا ہے مقوی معدہ و جگر ہے بدرقہ دواء المسک	۴ چاول	〃 ۸ر
۴۴۲	کشتہ ابرک سفید	دمہ اور کھانسی میں بہت مفید ہے۔ بدرقہ شہد خالص	۴ 〃	〃 عہ ر
۴۴۴	کشتہ قرن الایل	بلغمی کھانسی اور خنازیر کے لیے مفید ہے۔ بدرقہ خمیرہ گاؤزبان عنبری۔	۴ 〃	〃 عہ ر
۴۴۶	کشتہ گئودنتی	آتشک وجع المفاصل اور عرق النساء میں مفید ہے۔ بدرقہ منقیٰ کا دانہ	۴ 〃	〃 ۸ر
۴۵۴	کشتہ عقیق	پھیپھڑے کے زخم کو بھرتا ہے دل کو قوت دیتا ہے بدرقہ خمیرہ گاؤزبان عنبری جواہر والا	۴ 〃	〃 ۶ر
۴۵۵	کشتہ صدف	عورتوں اور مردوں کے جریان کے لیے مفید ہے بدرقہ خمیرہ گاؤزبان عنبری	۴ 〃	〃 عہ ر
	کشتہ فولاد سرد	معدہ اور جگر کو قوت دیتا ہے گرم مزاج والوں کے لیے مناسب ہے بدرقہ دواء المسک معتدل	۴ 〃	〃 للعہ ر

نمبر دوا	نام دوا	مختصر خواص	پوری مقدار خوراک	قیمت
-	کشتہ سرب	جریان کے لیے بے حد مفید ہے بدرقہ معجون آرد خرما	۲ چاول	فی تولہ ۱۲ [illegible]
۴۵۶	کحل چکنی دوا	یہ دوا نزول کے لیے مفید ہے دھند جالے اور پھولے کو کاٹتی ہے۔	ایک ایک سلائی	فی ماشہ ۴ر
۴۵۹	کحل بیاض	آنکھ کے جالے پھولے اور ناخونے کو کاٹتا ہے۔	″ ″ ″	فی تولہ ۴ر
۴۶۱	کحل روشنائی	ضعف بصارت کو دور کرتا ہے۔ ناخونہ کو کاٹتا ہے۔	بقدر معمول	″ ۱ر
۴۶۲	کحل کحل کنجد	آنکھوں کے پھولے اور جالے کو کاٹتا ہے۔ ناخونہ کو زائل کرتا ہے۔	″	″ ۱۲ر
۴۶۳	کافور سیال	سل اور دق کے لیے مفید ہے۔ خون کے تھوک کو بند کرتا ہے۔	۵ قطرے	″ [illegible]
۴۶۸	گلقند سیوتی	خفقان اور وحشت کو دور کرتا ہے۔ مفرح قلب ہے۔	۲ تولہ	فی سیر [illegible]
۴۶۹	گلقند گلاب	ملین ہے مقوی معدہ اور جگر ہے۔ ہاضمہ کو درست کرتا ہے۔	۴ تولہ	″ ۱۲ر

ل

نمبر دوا	نام دوا	مختصر خواص	پوری مقدار خوراک	قیمت
۴۷۸	لبوب معتدل	مادہ تولید کی پیدائش کو زیادہ کرتا ہے گردہ اور مثانہ کی کمزوری کو زائل کرتا ہے بدرقہ ماء اللحم خاص	۹ ماشہ	فی تولہ ۲ر
۴۷۹	لبوب الاسرار	دل دماغ اور اعصاب کو قوت دیتا ہے مادہ تولید کو بڑھاتا ہے بدرقہ شیر گاؤ یا ماء اللحم دواء المسک	۶ ″	″ ۴ر
۴۸۰	لبوب بارد	کثرت احتلام کو روکتا ہے۔ باہ کو قوت دیتا ہے۔ بدرقہ دودھ۔	۱ تولہ	″ [illegible]
۴۸۱	لبوب صغیر	باہ کو قوت دیتا ہے گردے اور مثانہ کی خرابی کو رفع کرتا ہے بدرقہ ماء اللحم عنبری یا دودھ	۹ ماشہ	″ ۱ر
۴۸۸	لعوق آب تربوز والا	سل اور خشک کھانسی کے لیے بہت مفید ہے بدرقہ عرق گاؤزبان	۱ تولہ	″ ۱ر
۴۸۹	لعوق آب نیشکر والا	سل اور خشک کھانسی کے لیے مفید ہے پھیپھڑوں کو قوی کرتا ہے بدرقہ عرق گاؤزبان	۱ ″	فی سیر [illegible] فی تولہ ۱ر
۴۹۰	لعوق سپستان	نزلہ اور کھانسی کے لئے مفید ہے بلغم کو سینہ سے صاف کرتا ہے بدرقہ عرق گاؤزبان	۱ تولہ	″ [illegible]
۴۹۱	لعوق خیار شنبری	نزلہ اور خشک کھانسی کے لیے مفید ہے قبض کشا ہے بدرقہ عرق گاؤزبان	۱ تولہ	″ [illegible] فی تولہ [illegible]
۴۹۲	لعوق کتان	دمہ کے لیے مفید ہے سینے کی جلن کو رفع کرتا ہے بدرقہ عرق گاؤزبان	۱ تولہ	″ ″ ″ ″
۴۹۳	لعوق معتدل	نزلہ زکام اور کھانسی کے لیے مفید ہے نزلہ حار کو غلیظ کرتا ہے۔	۱ ″	″ ″ ″ ″
۴۹۴	لعوق نزلی	نزلہ کے لیے مفید ہے نزلی کھانسی کو رفع کرتا ہے۔	۱ ″	″ ″ ″ ″
۴۹۵	لعوق ضیق النفس	دمہ کے لیے مفید ہے ذائقہ کے اعتبار سے خوشگوار ہے۔	۱ ″	″ ″ ″ ″
۴۹۶	لعوق بہدانہ	نزلہ اور کھانسی کے لیے مفید ہے حرارت کو کم کرتا ہے۔	۱ ″	″ ″ ″ ″
۴۹۷	لعوق بادام	مقوی دماغ ہے۔ سینے کی خشکی کو رفع کرتا ہے۔	۱ ″	فی تولہ ۱ر

م

نمبر دوا	نام دوا	قیمت	نمبر دوا	م	قیمت	نمبر دوا	نام دوا	قیمت
۵۰۴	مربہ آملہ نمبر ۱ و ۲ و ۳	[illegible] فی سیر	۵۰۵	مربہ انناس	فی سیر [illegible]	۵۰۶	مربہ بہی	فی سیر [illegible]
۵۰۷	مربہ بہیگری	فی سیر [illegible]	۵۰۸	مربہ پیٹھہ	″ ۱۲ر	۵۰۹	مربہ زنجبیل	″ [illegible]
۵۱۰	مربہ سیب	فی سیر [illegible]	۵۱۱	مربہ گزر	″ ۱۲ر	۵۱۲	مربہ ناشپاتی	″ [illegible]
۵۱۳	مربہ ہلیلہ نمبر ۱ و ۲	″ [illegible] ۱۲ر						

نمبر دوا	نام دوا	مختصر خواص	پوری مقدار خوراک	قیمت
۵۱۵	معجون جذام	جذام کے لیے نہایت مفید ثابت ہوئی ہے آتشک وغیرہ کے اثرات کو زائل کرتا ہے۔	۱ تولہ	فی تولہ ۱ر
۵۱۶	معجون پیاز	مقوی باہ ہے مادہ منویہ کو زیادہ پیدا کرتی ہے زہریلے اثرات سے محفوظ رکھتی ہے بدرقہ دودھ	۹ ماشہ	″ [illegible]
۵۱۹	معجون اذاراقی	نہایت مقوی اعصاب ہے فالج لقوہ رعشہ کے لیے مفید ہے۔ بدرقہ عرق بادیان	۲ ″	″ [illegible]
۵۲۰	معجون لبد	خون بند کرنے میں نہایت مؤثر ہے خونی بواسیر کو روکتی ہے بدرقہ مناسب۔	۹ ماشہ	″ [illegible]
۵۲۳	معجون بواسیر	بواسیر کے دستوں کو روکتی ہے آنتوں کو قوت دیتی ہے بدرقہ عرق بادیان	۹ ″	″ [illegible]
۵۲۵	معجون مقوی باہ مسیح الملک	یہ معجون باہ کے لیے مقوی ہونے کے علاوہ اعضائے رئیسہ کو بھی قوت دیتی ہے بدرقہ دودھ	۹ ″	″ [illegible]
۵۲۶	معجون بزوری	مثانہ کی خرابیوں کو رفع کرتی ہے گردہ و جگر کو طاقت دیتی ہے بدرقہ کچھ نہیں۔	۱ تولہ	″ [illegible]
۵۲۷	معجون تخم	مثانہ اور گردہ کی پتھری کو توڑ کر نکالتی ہے فالج لقوہ اور رعشہ میں مفید ہے۔ بدرقہ پانی۔	۹ ماشہ	″ [illegible]

نمبر دوا	نام دوا	مختصر خواص	پوری مقدار خوراک	قیمت
۵۳۱	معجون جستلالی	خواہش کو زیادہ کرتی ہے مقوی اعصاب اور ممسک ہے بدرقہ ماء اللحم خاص یا دودھ	۶ ماشہ	فی تولہ ۸ر
۵۳۲	معجون جگراج گوگل	فالج لقوہ اور رعشہ وغیرہ تمام امراض دماغی میں مفید ہے اعصاب کو قوت دیتی ہے بدرقہ عرق بادیان	۶ ماشہ	〃 ۱ر
۵۳۳	معجون چوب چینی	وجع المفاصل اور تمام اعضا کے دردوں کو دور کرتی ہے مصفی خون ہے۔ بدرقہ عرق عشبہ۔	۹ 〃	〃 ۸ر
۵۳۴	معجون اعظم	نہایت مقوی باہ ہے دماغ اور گردوں کو طاقت دیتی ہے معتدل مزاج ہے بدرقہ دودھ۔	۶ 〃	۱۰ تولہ ۸ر
۵۳۵	معجون حجر الیہود	گردہ اور مثانہ کی پتھری اور ریگ کو خارج کرتی ہے اور ان اعضاء کو قوت دیتی ہے بدرقہ عرق بادیان	۱ تولہ	فی تولہ ۱ر
۵۳۷	معجون خبث الحدید	خونی بواسیر کو دور کرتی ہے معدے کو قوت دیتی ہے بھوک بڑھاتی ہے بدرقہ عرق بادیان	۶ ماشہ	〃 ۳ر
۵۳۸	معجون الخباز	یہ معجون بڑھاپے میں نہایت مفید ثابت ہوتی ہے تمام اعضاء کو قوت دیتی ہے بھوک لگاتی ہے۔	۱ تولہ	۲۰ تولہ عہ
۵۳۹	معجون اکسیر البدن	یہ معجون بہت جلدی مرض کو دفع کرتی ہے مسلسل ایک سال تک استعمال کرنے سے بال سفید ہونے کا خطرہ کم ہو جاتا ہے	۹ ماشہ	فی تولہ ۱ر
۵۴۰	معجون دبید الورد	ضعف جگر اور استسقا کیلئے بہت مفید ہے محلل اورام ہے معمول مطلب بدرقہ عرق بادیان۔	۹ 〃	〃 ۸ر
۵۴۱	معجون ذہبیب	صرع کے لیے مفید ہے۔ دماغی بطنوں کے سدوں کو کھولتی ہے مقوی اعصاب ہے۔ بدرقہ ماء العسل	۹ 〃	〃 ۱ر
۵۴۲	معجون راح المومنین	ضیق النفس اور خفقان کے لیے مفید ہے۔ اشتہا پیدا کرتی ہے۔ بدرقہ عرق گاؤزبان۔	۶ 〃	〃 ۱ر
۵۴۳	معجون عجیب	مقوی باہ و ممسک ہے۔ سرعت انزال کو دفع کرتی ہے۔ بدرقہ دودھ۔	۱ تولہ	۲۰ تولہ عہ
۵۴۴	معجون زنجبیل	عورتوں کی بہت سی شکایتوں کو دور کرتی ہے خراب رطوبتوں کو جذب کرتی ہے حیض کو درست کرتی ہے	۹ ماشہ	فی تولہ ۱ر
۵۴۵	معجون سناء	دست آور ہے۔ دماغ کا تنقیہ کرتی ہے۔ درد سر کو دور کرتی ہے۔ بدرقہ پانی	۱ تولہ	〃 ۸ر
۵۴۷	معجون سنگدانہ مرغ	معدہ اور آنتوں کو قوت دیتی ہے ضعف ہضم کو دور کرتی ہے محلل ریاح ہے۔ بدرقہ پانی۔	۹ ماشہ	〃 ۱ر
۵۴۹	معجون سورنجان	گنٹھیا اور نقرس اور دوسرے جوڑوں کے دردوں کے لیے عجیب چیز ہے ملین ہے۔ 〃	۱ تولہ	〃 ۸ر
۵۵۰	معجون سہاگ سونٹھ	یہ دوا عورتوں کے بہت سے امراض کیلئے ویدک کی ایک خاص دوا ہے رحم کی خرابیوں کو دفع کرتی ہے	۱ تولہ	〃 ۱ر
۵۵۱	معجون سیر علوی خاں	بلغمی امراض کیلئے اکسیر صفات کی معجون ہے موسم سرما میں اسکا استعمال بہت سے امراض سے نجات دلاتا ہے۔	۶ ماشہ	〃 ۸ر
۵۵۲	معجون صندل	خفقان کیلئے عجیب و غریب معجون ہے دل و دماغ کو قوت دیتی ہے تبخیر کو روکتی ہے۔ بدرقہ عرق بید مشک۔	۹ 〃	〃 ۱ر
۵۵۶	معجون فنجنوش	بواسیر کے لیے مفید ہے معدہ کو قوت دیتی ہے۔ غذا ہضم کرتی ہے۔ بدرقہ پانی۔	۹ 〃	〃 ۱ر مشک والی ۳ر تولہ
۵۵۷	معجون فوتنجی	معدہ اور جگر کے درد کو دور کرتی ہے پرانے بخار کو زائل کرتی ہے ہچکی بند کرتی ہے بدرقہ پانی۔	۱ تولہ	فی تولہ ۸ر
۵۵۸	معجون قسطرطم	معدہ کو قوت دیتی ہے قبض کشا ہے اور پیشاب کھول کر لاتی ہے۔ بدرقہ عرق بادیان۔	۱ 〃	〃 ۱ر
۵۵۹	معجون حیات	مقوی معدہ و جگر ہے۔ قبض کشا ہے۔ محافظ صحت ہے۔ بدرقہ پانی۔	۱ 〃	〃 ۸ر
۵۶۰	معجون ارزیر سیع الملک	دافع جریان ہونے کے علاوہ مقوی باہ اور مغلظ منی ہے اعضاء رئیسہ کو قوت دیتی ہے۔ بدرقہ دودھ۔	۹ ماشہ	〃 ۲ر
۵۶۱	معجون کلاں	باہ کو قوت دیتی ہے جریان و سیلان رحم کو روکتی ہے مرد و عورت دونوں کیلئے مفید ہے۔	۶ 〃	〃 ۴ر
۵۶۲	معجون کلکلانج	استسقا کیلئے مفید ہے درد قولنج کو تسکین دیتی ہے مدر بول ہے۔ بدرقہ عرق بادیان۔	۱ تولہ	〃 ۸ر
۵۶۳	معجون کندر	سلسل البول یعنی بار بار پیشاب آنا کیلئے مفید ہے گردہ اور مثانہ کو قوت دیتی ہے۔ بدرقہ کفتہ بیضہ مرغ	۹ ماشہ	〃 ۸ر
۵۶۴	معجون لسنا	فالج لقوہ اور رعشہ کے لیے مفید ہے اختلاج عضو کو روکتی ہے۔ بدرقہ مناسب۔	۶ ماشہ	〃 ۱ر
۵۶۵	معجون نان خواہ	غذا کو جلد ہضم کرتی ہے معدہ کو فضلات سے پاک کرتی ہے بھوک لگاتی ہے بدرقہ پانی۔	۹ 〃	〃 ۸ر
۵۶۸	معجون مغلظ	مادہ منویہ کو غلیظ کرتی ہے اور اسکی اصلاح کرتی ہے جریان کے لیے مفید ہے بدرقہ دودھ۔	۱ تولہ	〃 ۱ر
۵۶۹	معجون مقل	بادی اور خونی بواسیر کے لیے مفید ہے معدہ کی خرابی کو دور کرتی ہے بدرقہ عرق بادیان۔	۹ ماشہ	〃 ۸ر
۵۷۲	معجون موچرس	سیلان رحم کے لیے مفید ہے۔ رحم کی خراب رطوبت کو خشک کرتی ہے۔ بدرقہ پانی۔	۱ تولہ	〃 ۱ر
۵۷۳	معجون ریگ ماہی	مادہ تولید کو بڑھاتی ہے باہی و محرک ہے۔ بدرقہ دودھ۔	۶ ماشہ	〃 ۴ر
[illegible]	معجون نانخواہ مشک والی	غذا کو ہضم کرتی ہے ریاح کو تحلیل کرتی ہے معدہ اور جگر کو قوی کرتی ہے دونوں وقت کھائیں۔	۶ 〃	〃 ۳ر
[illegible]	معجون نجاح	سوداوی امراض کے لیے مفید ثابت ہوئی ہے بدرقہ عرق شاہترہ۔	۱ تولہ	〃 ۸ر
[illegible]	معجون نسیان	حافظہ کو قوی کرتی ہے طلباء اور دماغی کام کرنے والوں کے لیے مفید ہے بدرقہ عرق بادیان۔	۶ ماشہ	〃 ۲ر
[illegible]	معجون نشاط فالج والی	[illegible] کے لیے یہ معجون بہت مفید ثابت ہوئی ہے۔ بدرقہ [illegible]	۶ 〃	〃 ۴ر

نمبر	نام دوا	مختصر خواص	مقدار خوراک		قیمت	
۵۸۲	معجون اسپند سوختنی	قوت مردمی کے لیے مفید [illegible] ضعف مردمی کو زائل کرتی ہے بدرقہ دودھ	۹	[illegible]	فی تولہ	۱ر
۵۸۳	معجون بہمنین	جریان کے لیے مفید [illegible] کو دور کرتی ہے بدرقہ دودھ	۹	ماشہ	〃	۳ر
۵۸۵	معجون ماسک البول	پیشاب کی زیادتی کو روکتی ہے مثانہ کو قوی کرتی ہے بدرقہ پانی۔	[illegible]	ماشہ	〃	۱۲ر
۵۸۶	معجون ہلیلہ جات	معدہ اور دماغ کو طاقت دیتی ہے قبض کو دور کرتی ہے۔ بدرقہ پانی۔	۱	تولہ	〃	[illegible]
۵۸۸	مفرح اعظم	اعضاء رئیسہ کو قوت دینے میں عجیب چیز ہے خفقان و ضعف کا علاج کرتی ہے بدرقہ عرق عنبر	۲	ماشہ	فی تولہ	۵ر
۵۹۰	مفرح دل کشا	دل کو قوت دینے میں بے نظیر ہے خیالات فاسدہ دور کرتی ہے نشاط آور ہے بدرقہ عرق عنبر وغیرہ	۲	ماشہ	〃	۸ر
۵۹۱	مفرح سوسنبری	مسہل کے بعد جو ضعف اعضاء رئیسہ پیدا ہو جاتا ہے اسکے لیے یہ مفرح بہت کارآمد ہے۔	۲	ماشہ	〃	۳ر
۵۹۲	مفرح شیخ الرئیس	ضعف دل خفقان سوداوی وحشت اور عام کمزوری کو دور کرتی ہے بدرقہ مناسب	۲	ماشہ	〃	۳ر
۵۹۳	مفرح کبیر	یہ مفرح دماغی امراض کے لیے بہت مفید ہے عام ناتوانی کو زائل کرتی ہے بدرقہ مناسب	۲	ماشہ	〃	۸ر
[illegible]	مفرح لقراط	یوں تو یہ مفرح تمام اعضاء رئیسہ کو قوی کرتی ہے لیکن قلب کی تفریح میں خاص اثر رکھتی ہے۔	۲	ماشہ	〃	۸ر
۵۹۵	مفرح بارد سادہ	خفقان کو دور کرتی ہے ضعف قلب و دماغ کو دور کرتی ہے۔ بدرقہ مناسب۔	۲	ماشہ	〃	۱ر
۵۹۶	مفرح معتدل	خفقان اور مراق کو رفع کرتی ہے تفریح پیدا کرتی ہے۔	۲	ماشہ	〃	۲ر
۶۰[illegible]	مرہم باسلیقون	ہر قسم کے ورم اور سختی کو رفع کرتا ہے امراض رحم میں بھی کارآمد ہے۔	بقدر ضرورت		فی تولہ	۲ر
۶۰۵	مرہم آتشک	یہ مرہم آتشک کے زخموں کو جلد بھر دیتا ہے خارش کو رفع کرتا ہے۔	〃		〃	[illegible]
[illegible]	مرہم اشق	خنازیر [illegible] اور رسولیوں کو تحلیل کرتا ہے۔ نیم گرم لیپ کرنا چاہیے۔	〃		〃	۱ر
۶۰۷	مرہم جدوار	زخموں کو بھرتا ہے گلٹیوں کو تحلیل کرتا ہے دردوں کو سکون دیتا ہے۔	〃		〃	۲ر
۶۰۸	مرہم داخلیون	ورم رحم کی مخصوص دوا ہے [illegible] کو رفع کرتا ہے طاعونی گلٹیوں کو تحلیل کرتا ہے	〃		〃	۱ر
۶۰۹	مرہم زنگار	خراب گوشت کو زخم سے دور کرتا ہے ناصور کو بھرتا ہے۔	〃		〃	۱ر
۶۱۰	مرہم رسل	زخم کو صاف کرکے جلد بھرتا ہے قدیم معتبر نسخہ ہے جدید تجربوں نے اسکے فوائد کو اچھا ثابت کیا ہے	〃		〃	۲ر
۶۱۱	مرہم زردی بیضہ مرغ	رحم کی سختی کو دور کرنے میں عجیب ہے ورم کو تحلیل کرتا ہے۔	〃		〃	۲ر
۶۱۲	مرہم کافور	زخم کی سوزش کو رفع کرتا ہے اور ان کو بھرتا ہے۔ ورم کو تحلیل بھی کرتا ہے۔	〃		〃	۲ر
۶۱۳	مرہم مخترع	ہر قسم کے دنبل کیلئے مفید ہے دنبل کو پکاتا ہے اور پھر اسکو صاف کرکے مندمل کر دیتا ہے۔	〃		〃	۲ر
۶۱۴	مرہم ناصور	ناصور کو بھرتا ہے اور پھر زخم پیدا نہیں ہونے دیتا۔	〃		〃	۲ر
۶۱۵	مرہم سائیدہ چوب نیم والا	بواسیر کے مسوں کو خشک کر دیتا ہے اور مسوں کے درد اور خارش کو رفع کرتا ہے۔	〃		〃	[illegible]

ن

نمبر	نام دوا	مختصر خواص	مقدار خوراک		قیمت	
۶۲۱	نوشدارو معتدل الملک والی	دل اور جگر کو قوت دیتی ہے اور تقویت معدہ میں بے نظیر ثابت ہوتی ہے۔	۲	ماشہ	فی تولہ	۴ر
۶۲۲	نوشدارو سادہ	معدہ کو قوت دیتی ہے دستوں کو روکتی ہے۔	۹	ماشہ	〃	[illegible]
۶۲۳	نوشدارو لؤلؤی	معدہ اور جگر کو قوت دیتی ہے، خفقان کو دور کرتی ہے مقوی قلب ہے	۷	ماشہ	〃	[illegible]